

طلسماتی دنیا کے

خصوصی نمبرات

جلد اول

جنات نمبر 1995 شیطان نمبر 1996

جادو ٹوٹا نمبر 1997 روحانی ڈاک نمبر 1998

حاضرات نمبر 1999 خاص نمبر 2000

ہزار نمبر 2001 امراض جسمانی نمبر 2002

مزید کتابت کی کتب پکڑنے والے آئیں

<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

محمد اہل مقامی عنانہ محمد علی اہل

حانی مرکز کلا و حانی رسالہ

طلسمانی دنیا

مارچ و اپریل ۱۹۹۵ء

جنتا نمبر

Rs. 30.00



معائنہ ایڈیٹر
مریم صدیقی
خصوصی مشیرین - نسیم فاطمہ
ایوسفیان عثمانی
صوفی
سلیم عرش
مُشیران - رابعہ بانو شیریں

حسن الہاشمی

سوربست! حضرت الحاج مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب مدظلہ
دانش عاہری
عمر فاروق عاصم عثمانی
فون نمبر ایڈیٹر: ۲۲۶۸۲

ایڈیٹر ڈائری منٹ منیجر: خالد مظہر، راحت عثمانی

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی ملک ہے اس کے کسی بھی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ (منجبر)

اس دائرہ میں ○ شرح نشان اس بات کی یاد دہانی کرتا ہے کہ اس شمارے کے ساتھ آپ کا زیر تعاون ختم ہو رہا ہے اس شمارے کے موصول ہوتے ہی آپ زیر تعاون روانہ کریں اور اگر خریداری شروع کرنی ہو تو بذریعہ خط اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا شمارہ دی پی سے ایک سال کی قیمت کے ساتھ روانہ کیا جائے گا اور دی پی چھڑانا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔ نئی آرڈر سے رقم روانہ کر کے آپ دی پی خرچ سے بچ جائیں گے۔ (منجبر)

انتباہ

'طلسماتی دنیا' سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کے سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کے عدالت کو حاصل ہوگا۔ (منجبر)

'طلسماتی دنیا' روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب خیر کے اجر و ثواب کے لئے کوئی شکیں کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے رابطہ قائم کریں۔ یا 'روحانی مرکز' کے نام اپنی رقم بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تعاون علی البر والی رومات کیلئے پوری پوری وضاحت کر دینا ضروری ہے۔ تاکہ رومات صحیح مصرف میں خرچ کی جاسکیں۔ (منجبر)

۲۲۶۵۵۲
رُوحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

بزرگ پبلشر حبیب احمد صدیقی نے بابی اسیت پر نذر ہونے سے چھوڑ کر جو خائف مسکین محلہ ابوالمعالی دیوبند شائع کیا

کیسا اور کہاں؟

جَنَاتِ

نہایت

جَنَاتِ کا ایک رخ یہ بھی ہے

جواہر ریزے ۶

دُر گھٹا ۵

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جَنَاتِ

صنم خانہ عملیات ۱۱

غزلیں ۹

جن تابع کرنیکے طریقے ۶۱

جن کو بقل میں بند کرنے کا عمل

عملیاتِ حاضراتِ جَنَاتِ ۵۱

درس عملیات ۶۷

ایک مسلمان جن کا تیار کردہ عمل ۶۶

تشخیصِ مرض کے طریقے ۶۴

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت ۸۱

جَنَاتِ کی حقیقت ۷۳

سبحانی ڈاک ۶۹

جَنَاتِ کے جنگ ۸۵

قتلِ مودی قبلِ ایذا ۸۴

جن کیا ہے؟ ۸۳

اس کی بیوی جنی تھی ۱۰۳

بائیس جن ایک عورت ۹۹

حامل جن ۹۳

اُمّ الصبیان کیا ہے؟ ۱۱۵

سورہ جن کی تشریحات ۱۰۹

قاتل جن ۱۰۵

جانوروں کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر ۱۲۵

علم الاغصاء ۱۲۳

بچے اور ستائے ۱۱۷

انسانوں و جانوروں کے درمیان منظرہ ۱۳۶

خوفناک حویلی ۱۳۳

اگر شیطان مر جائے ۱۲۷

بکلی چکی / کوندھالہ کا / ڈھیلا اچھلا / شیشہ ٹوٹا / آٹو بولا۔
بھیر بڑھی۔

انسانوں کی / حیوانوں کی / دیوانوں کی / مستانوں کی / بیگانوں کی / شیطانوں کی۔

ایک شور ہوا۔

بند دقوں کا / مچھ گولوں کا / کچھ اینٹوں کا / کچھ ڈنڈوں کا / کچھ شیطان چیخوں کا / کچھ انسانی آوازوں کا۔
کچھ لوگ گرے اور اٹھ نہ سکے۔

کچھ بھیر کے نیچے دب کے مرے۔

کچھ خون سے لٹ پٹ بھاگ گئے۔

کچھ اندھے ہوئے۔ کچھ ٹوٹ گئے۔

آندھی آئی۔

پھیل گئی۔

خون کے چھینٹے / خون کے دھبے / موت کے بادل / فوسے جلے / آگ زنی / سامان ٹٹا۔

طوفان بڑھا / اور بڑھتا رہا / کچھ باپ مرے / کچھ بھائی مرے / کچھ بیٹے گئے / کچھ پوتے مرے۔

دولت بھی لٹی / غربت بھی مٹی / کچھ بہنوں کی عصمت بھی گئی۔

اور اب کرنیو کا سناٹا۔

خاکی دردی / بوت کی تھاپ / لاٹھی / سیٹی / گھونے رہیٹ / مار دھاڑ / گولی گالی۔

بھاگ بے سالے / گرم سالے / ادبے گئے / ادبے حوامی / مرغا بن جا / اٹھا بیٹھی۔

پکڑ دھکڑ / زور ازوری / توڑا توڑی۔

مفت کی سگریٹ / مفت کی بیڑی / مفت کی چائے / مفت کی بیوی۔

رُسا پھر ناہید ہوئی / فتنے کی تہید ہوئی / دلاؤں کی عید ہوئی۔

پھر شورا ٹھا پھر لوگ مرے۔

پھر آگ لگی پھر لوگ جلے۔

اور شام ہوئی تو ریڈیو میسرا۔

ہنس کر بولا۔ جم کر بولا۔

قابو میں ہے صورت حال

دُر گھٹنا اب کوئی نہیں!۔





- ۲۱) دولت سے زیورات خریدے جاسکتے ہیں حسن اور صحت نہیں۔
- ۲۲) دولت سے خوشامد خریدی جاسکتی ہے محبت اور خلوص نہیں۔
- ۲۳) دولت سے کتابیں خریدی جاسکتی ہیں علم و فضل نہیں۔
- ۲۴) دولت سے نرم بستر خریدا جاسکتا ہے۔ میٹھی نیند نہیں۔
- ۲۵) انسان کی گفتگو اس کے دل کے آئینہ کی ترجمان ہوتی ہے۔
- ۲۶) مبارک ہیں وہ لوگ جو مشکلات میں بھی نیکی کی تدبیر کرتے ہیں۔
- ۲۷) جبراً دوست آگ کے اس درخت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو جلا دیتا ہے۔
- ۲۸) دل سے محبت کا حال پوچھو، اس لئے کہ دل ہی ایک ایسا گواہ ہے جو رشوت نہیں لیتا۔
- ۲۹) ہزاروں خطرات میں بھی گھر کر انسان کو اپنا کردار نہیں بدلتا چاہئے۔
- ۳۰) جرم کے بعد فوراٰ سزا نہ دو، بلکہ جرم اور سزا کے درمیان معذرت رکھو۔
- ۳۱) محبت کی عظمت یہ ہے کہ انسان خاموشی سے جل جائے اور زبان پر حرف نکالے۔
- ۳۲) اس گھر میں ہمیشہ خوشی موجود رہتی ہے۔ جہاں ہربالی اور شائستگی جیسی خوبیاں ایک دوسرے کی طرف ظاہر کی جاتیں۔
- ۳۳) جو شخص مذہب سے عاری ہو وہ اس گھوڑے کی مانند ہے جس کی کوئی لگاؤ نہ ہو۔
- ۳۴) سفر کے راستے سے پہلے ساتھی کو اور گھر سے پہلے پردوسی کو دیکھو۔
- ۳۵) خوش نصیب ہے وہ انسان جس کے والدین اچھے ہوں جسکا ماحول اچھا ہو۔
- ۳۶) خوبیاں بازار میں نہیں بکتیں، خوبیاں اپنے اندر خود پیدا کی جاتی ہیں۔

- ۱) علم وہ خزانہ ہے جو ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔
 - ۲) اپنے اوپر بھروسہ کرنا عقلمندی ہے۔
 - ۳) اپنی رائے کا آزادی سے استعمال کرو۔
 - ۴) اپنے فیصلے پر قائم رہو۔
 - ۵) وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔
 - ۶) نیا تجربہ زندگی میں نیا نکھار لاتا ہے۔
 - ۷) قریب ایک خاموش آواز ہے۔ اور قلم ہاتھ کی زبان۔
 - ۸) کاہلی سے دل و دماغ ناکارہ ہو کر جاتے ہیں۔
 - ۹) صفائی اور پاکیزگی ایمان کی علامت ہے۔
 - ۱۰) چیزوں پر بھروسہ کرنے سے غور و پیدا ہوتا ہے۔
 - ۱۱) محبت اور خلوص سے دشمن دوست بن جاتے ہیں۔
 - ۱۲) امید روشنی اور ناامیدی اندھیرا ہے۔
 - ۱۳) جبری محبت مستقبل برباد کر دیتی ہے۔
 - ۱۴) طارنگ تجارت بہتر ہے۔
 - ۱۵) جھوٹے آدمی پر سوچی بات کا یقین کرنا مشکل ہے۔
 - ۱۶) کامیابی کیلئے محنت اور لگن ضروری ہے۔
 - ۱۷) اللہ کے سوا کسی دوسرے کے سامنے سر نہ جھکانا چاہئے۔
 - ۱۸) صالح خیالات مقصد کو پورا کرتے ہیں۔
 - ۱۹) زبان درازی اور نکتہ چینی کرنے سے بدنامی ملتی ہے۔
 - ۲۰) والدین، دوست اور استاد مشعلِ ماہ ہیں۔
 - ۲۱) خوشی تو انسان کے اپنے سایہ سے مشابہ
- ۲۲) ہم جتنا اس کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ وہ اتنا ہی ہم سے دور ہو جاتی ہے۔
 - ۲۳) زندگی میں بد و بھد، مشکلات اور مصیبتیں پریشانیوں مایوس کرنے کیلئے نہیں، بلکہ غیر معمولی ہمت، تجربہ اور طاقت دینے کیلئے آتی ہیں۔
 - ۲۴) شک اور خوف سے بھرادل، متفکر خیالات اور دماغ میں اٹھتا ہوا طوفان کبھی کسی کام کو مکمل یا سکون سے نہیں ہونے دیتا۔
 - ۲۵) ہم اپنے فیصلے تب بدلتے ہیں جب ہم اپنے مقصد میں ناکام، مایوس اور بے چین ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم اس سرطے پر کچھ بھی کر گزرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔
 - ۲۶) یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ناکامی کرنے میں نہیں بلکہ گر کر اٹھنے میں ہے۔
 - ۲۷) ہماری زندگی میں وہ خواب جن کے لئے ہم ساری قوتیں صرف کر دیتے ہیں۔ اور ہمیں اپنی منزل تک پہنچا دیتے ہیں۔
 - ۲۸) جس قدر ظلم اور مصیبتیں تم برداشت کرتے ہو، ان سب میں تمہارا مضربِ ایمان ظاہر ہوتا ہے۔
 - ۲۹) مصائب و آلام اور راحت و آرام غرض ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہئے۔
 - ۳۰) جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔
 - ۳۱) تعلیم کے ساتھ عمل اور دولت کے ساتھ شرافت نہ ہو تو دونوں بیکار ہیں۔

جنات کا ایک نئے یہ بھی ہے

حسن الشیشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

محمد اجمل

انصاری freeamliyatbooks/groups/ www.facebook.com/

شریک ہوتے ہیں جس طرح بنی آدم اپنے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہیہ کرتے ہیں۔ تاریخ دارالعلوم اور تاریخ دیوبند کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اکابر دیوبند سے ہر دور میں جنات نے استفادہ کیا ہے اور ان کے سامنے بحیثیت طالب علم اپنا سر جھکا کیا ہے۔

✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽

ہم ایسے بے شمار واقعات نقل کر سکتے ہیں کہ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ قوم جو انسانوں میں اپنے افراد بد کی وجہ سے بدنام ہو کر رہ گئی ہے اور جن کے تصور سے اور تصور الٰہی تصویروں سے انسانوں کے بچے بڑے بھی لڑتے کانپتے ہیں ان میں انسانیت نوازوں اور نوجوانوں کے سہمردی اور محبت و رافت کا بڑا ذکر کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

میرے والد محترم میر سبط میں روحانی علاج کی خدمات انجام دیا کرتے تھے۔ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے بیعت تھے۔ ان کی روحانی خدمات کا چرچا آج بھی بالعموم پورے میر سبط میں اور بالخصوص علامہ ابوہریرہ پھیلایا ہوا ہے۔ کہیں ان کا ذکر ہوتا ہے تو لوگ آج بھی حقیقت سے اپنا سر جھکا لیتے ہیں اور ان کی خدمات کا چرچا کر کے آج بھی ان کا ذکر اتنا ہی اہم و احترام کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی مجلس میں کئی جن بھی آیا کرتے تھے۔ اور انہوں نے جنات کے ذریعہ انسانوں کی خدمت بھی کرائی ہے۔ میں نے کئی بار انہیں ایک کونے سے باتیں کرتے دیکھا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کوئی جن تھا جو کوئے کی صورت میں ان کے پاس آتا جاتا تھا۔

ایک بار اسکول کے امتحان کا نتیجہ غلط موقع سامنے آیا۔ اس میں سکول کی بدنامی گئی تھی۔ اس سے والد محترم جن کا اچھا گرامی محمد ہاشم تھا بہت ملول تھے۔ اگلے صبح کولوگوں نے دیکھا کہ امتحان کی تمام کاپیاں اور اسکول کا پورا ریکارڈ اسکول کے صحن میں رکھا ہوا ہے اور اس پر برف کی بڑی بڑی سلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ حالانکہ یہ دسمبر کی بات تھی اور برف کا اس زمانہ میں موسم سرما کی وجہ سے آس پاس ملنا مشکل تھا۔ چنانچہ سارا ریکارڈ اور امتحان کی کاپیاں محل میں گر برابر ہو گئیں اور میونسپل بورڈ کی طرف سے دوبارہ امتحانات کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔

جس مکان میں میں اس وقت رہتا ہوں یہ مولانا مطلوب الرحمنؒ نے خریدا تھا۔ یہ مولانا شہیر احمد مدنیؒ کے بڑے بھائی تھے۔ اس مکان میں جنات رہا

ماہرہ اناس میں جنات کے بارے میں صرف ایک ہی بات مشہور ہے کہ وہ لوگوں کو سستاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے انسانوں کا نام میں دم کرتے ہیں حالانکہ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے۔ انسانوں کو جو حضرات اجنبی ستاتے ہیں یا نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں وہ اس قوم کے وہ افراد ہیں جنہیں جنات ہی میل بھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ وہ اپنی قوم میں بھی بدنام اور رسوا ہوتے ہیں اور ان کی قوم خود ان کی بُرائیوں اور ریشہ دوانیوں سے لرزہ براندام رہتی ہے۔ انسانوں کے اس گروہ کا جائزہ لے کر جو ابواشی اور غنڈہ گردی میں مصروف ہوں اگر دوسرے جنس کا کوئی فرد تمام انسانوں کو بُرا اور خالی اور قابلِ غلامت سمجھنے لگے تو ظاہر ہے کہ یہ عدل و انصاف کے خلاف ہو گا۔ بس لیے کہ انسانوں میں جہاں شیطان صفت لوگ ہیں وہاں فرشتہ صفت افراد کی بھی کمی نہیں ہے۔ اسی طرح جنات میں اچھے بڑے بھی قسم کے افراد پائے جاتے ہیں۔ ان میں ایسے افراد بھی ہیں جو انسانوں کے درپے رہتے ہیں۔ انہیں نقصان پہنچاتے ہیں ان کی جان و مال کے کچھ بڑے رہتے ہیں اور جو ان کے جسموں میں داخل ہو جاتے ہیں اور انسانوں کے رگوں پے میں شامل ہو کر شیطانی کی طرح ان کے خیالات پر چھا جاتے ہیں۔ اور ان کی زبان سے اپنی بات کہتے ہیں اس کی نظروں سے خود دیکھتے ہیں اور انہی پڑیوں کا گواہی کس کس کر انہیں نیم مردہ اور نیم دیوانہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ ایسے جنات کی وجہ سے جن کی تعداد اچھے جنات کے مقابلے میں یقیناً کم ہے تمام اجڑ کو بُرا کہنا اور اس مخلوق کو قابلِ لعنت و غلامت سمجھنا اخلاقی طور پر بھی بُرا ہے اور شرعی طور پر بھی غلط ہے۔ اور یہ طریقہ جنات کو دعوتِ اختلاف دینے کے برابر بھی ہے۔

تاریخ کی ڈائری میں تلاش کرنے سے جہیں ایسے بے شمار واقعات حاصل ہو جائیں گے جن واقعات سے جنات کی خرافات ہمدردی اور فساد کی پہلوئیاں ہونگی۔ جنات کی اکثریت نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر مشرقت بہ اسلام ہو گئی تھی۔ بلکہ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ انسانوں کی طرح جنات نے اپنی روحانی تربیت کے لیے بے شمار بزرگوں اور ولیوں سے اپنا رشتہ نہایت قائم کیا۔ اگر وہ انسانیت کے بہ اعتبار جنس دشمن ہوتے تو کبھی کوئی جن بھی انسان کی نبوت کو تسلیم نہ کرتا اور کبھی کوئی جن کسی ولی کی ولایت کا قائل نہ ہوتا۔ حد تو یہ ہے کہ جنات نے انسانوں کی بنائی ہوئی دینی دوسں کا ہوں میں تعلیم و تربیت کے مراحل طے کیے اور اپنا رشتہ اولیاء اللہ کی مانگا ہوں میں تسلیم و رضا قائم کیا۔

کَلَامُ الْعُلَمَاءِ دیوبند میں ہر سال جنات بھی اسی طرح اسباق کی سماعت میں

تھا۔ اور گاجر کا حلوہ اس وقت ملنا دیوبند میں ناممکن تھا۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب چند منٹ کے بعد انہوں نے ایک ٹرے میں چائے اور گاجر کا گرم گرم حلوہ میرے سامنے رکھ کر کہا۔ لے کھا۔

اس طرح کے واقعات بھی سننے اور دیکھنے میں آئے ہیں کہ جنات نے انسانی صورتوں میں آکر انسانوں کی مدد کی اور انھیں سہارا دے کر انسانی نوازی کا ثبوت پیش کیا۔

ان واقعات سے یہ بات ڈو اور ڈو چار کی طرح واضح اور متین ہو جاتی ہے کہ جنات انسانوں میں اچھے تعلقات قائم رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن ان میں کے بڑے افراد انسانوں کو ستاتے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے ان کی پوری قوم بدنام ہے۔

دوسری طرف عام انسانوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کے گھروں میں جنات رہتے ہیں اور حال اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ یہاں جنات قیام پزیر ہیں تو خواہ وہ اہل مکان کو ستاتے ہوں یا نہیں۔ ان سے مکان خالی کرانے کی فکر شروع ہو جاتی ہے۔ مکان کیلوا کر اور نقش وغیرہ لٹکا کر جنات سے مکان خالی کرایا جاتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ انسان اگر کسی انسان کے مکان پر قابض ہو تو کسی طرح بھی مکان خالی کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ مقدمہ بار کر بھی اسے اپیل کرنے اور اپیل ہار جانے کے بعد بھی اسے ہٹ دھرمی اور زعم طاقت کا مظاہرہ کرنے کا حق رہتا ہے۔ لیکن جنات بیچارے قرآن حکیم کی آیات کے ذریعہ گھر سے باہر چلے جاتے ہیں۔

اب ذرا سوچیے کہ بڑا اور ہٹ دھرم کون ہے۔ انسان یا جن؟ ہماری رائے یہ ہے کہ بڑا انسانوں کا گروہ ہے اور نہ جنات کا طبقہ۔ بلکہ بڑا تو وہ ہے جس میں بڑائی ہے۔ جس میں بڑائی اور فتنہ انگیزی ہے وہ بڑا ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا از قبیلہ جنات۔

اس مضمون کی آخری بات یہ ہے کہ ہم نے جنات کو سمجھا ہی نہیں اگر ہم نے ان کی حقیقت کو پایا ہوتا تو ہم ان سے دوستی اور روابط بڑھانے کی بات کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے۔ ہم ان کے پیچھے جب لٹھ لے بھاگے پھرتے ہیں اور بذریعہ عمل ان کیلئے جگہ جگہ مشکلات کھڑی کرتے ہیں تو پھر ان سے کسی خوشگوار بات کی توقع رکھنا بے معنی وارد ہے۔

کرتے تھے۔ اور اس مکان کے مکینوں کو پریشان کیا کرتے تھے۔ مولانا سیدین احمد مدنی ج نے اس مکان کو کیلا اور جنات سے باقاعدہ ایک تحریری معاہدہ ہوا۔ اور الحمد للہ آج تک یہ مخلوق کسی کو براہ راست کوئی دیکھ نہیں دی۔ بلکہ بعض افراد کو انہوں نے کچھ فائدے پہنچائے ہیں۔ اور ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔

راقم المحررت کے تایا (والد کے بڑے بھائی) حافظ ناظم صاحب دیوبند میں روحانی علاج کی خدمات میں مشہور و معروف تھے اور مشہور عام تھی یہ بات بھی کہ جنات ان سے ڈرتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی پر جن کا اثر ہوتا اور کوئی حافظ ناظم صاحب کا نام لے دیا کرتا تھا تو جن اسی وقت رنج و کج ہو جاتا تھا۔ اور بغیر علاج ہی کے آسیب زدہ شخص ٹھیک ہو جایا کرتا تھا۔ ۱۹۴۰ء کی بات ہے کہ دیوبند کی جامع مسجد کے دائیں مینار پر روزانہ ایک چراغ جلا کرتا تھا۔ لوگوں کو اس کے جلنے پر بڑی حیرت تھی۔ لوگوں نے حافظ ناظم صاحب سے تحقیق چاہی۔ انہوں نے بتایا کہ دیوبند میں کسی جن کے گھر جنات ہی میں کچھ ایسے مہمان آئے ہوئے ہیں جو کچھ شرارت پسندی ان ہی میں سے بعض کی یہ حرکت ہے کہ روزانہ رات کو مینار میں ایک چراغ جلا دیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ناظم صاحب نے بذریعہ عمل ان سے بوجہ کشائی کی اور پھر کہیں جا کر یہ سلسلہ موقوف ہوا۔ لیکن اسی اثنا میں دیوبند کے جنات میں سے بعض شریف افراد نے حافظ صاحب سے اپنے مہمانوں کی شرارتوں کی معذرت چاہی اور ان کی خدمت میں کوئی بد یہ بھی پیش کیا۔

مشہور عام ہے یہ بات کہ حضرت مولانا حاجی اصغر حسین میاں صاحب نے اکثر جنات نے علمی طور پر استفادہ کیا۔ اور ان سے عملیات کا فن بھی حاصل کیا۔ کیوں کہ حضرت میاں صاحب فن عملیات کے بے تاج بادشاہ تھے۔ اور انہی کے غلوں بے کراں اور للہیت کا کرشمہ ہے کہ برسہا برس کے بعد بھی نسل بعد نسل بھی تک خلق خدا ان کی جو کھٹ سے برابر فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور ان کی اولاد کی بھی بذریعہ علم و عمل اللہ کے بندوں کی خدمات جلیلہ میں مصروف ہیں

مولانا خورشید عالم صاحب کے والد محترم حضرت مولانا ظہور احمد صاحب کی جب وفات ہوئی تو اس وقت کے مشائخ نے یہ بات بتائی کہ مرحوم کے جنازے کو جنات نے گھیر رکھا تھا اور بعض جنات جو غالباً ان کے شاگرد تھے قرآن حکیم کی تلاوت میں مصروف تھے اور اس وقت کے بعض بزرگوں نے ان کی آواز بھی سنی تھی۔ اور یہ اعتبار جہان کا قریب بھی محسوس کیا تھا۔

دیوبند میں ایک نہیں کئی ایسے بزرگ ہوئے ہیں جن کے تعلقات خاصے بہت گہرے تھے۔ بھائی سید گنگوہی کے پاس جنات کی ایک جماعت درس لینے آتی تھی۔ ایک بار میں ان کی خدمت میں رات کو خفا کے بعد پہنچا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ درس دینے میں مصروف تھے۔ اور سامنے کوئی نہ تھا۔ میں نے کچھ پوچھنا چاہا تو حضرت نے ڈانٹ دیا۔ پھر پوچھنے لگے کیا کھائے گا؟ میں نے کہا گاجر کا گرم گرم حلوہ! یہ فرمائش میں نے سوچ سمجھ کر کی تھی۔ کیوں کہ جون کاہیز

حقیر حسین حضرات

آپ کو "طلسمانی دنیا" کا یہ "جنات نمبر" کیسا لگا؟ اس سلسلہ میں اپنی رائے سے مزور مطلع کریں۔ اہم خطوط کو طلسمانی دنیا میں شائع کیا جائے گا۔

منجبر

غزلیں



کچھ اس طرح بھی ہم پہ وہ چشمِ کرم کریں
جس جس طرح سے چاہیں وہ ظلم و ستم کریں
غم آستین اور گریباں کو صدم کریں
اک تازہ اہتمام سے جشنِ الم کریں
ہم یادِ رفتگان کا کریں اہتمام کیا؟
کس کس کے غم کو چھوڑیں کس کس کا غم کریں
اب فیصلہ ہوا ہے یہی اگلے در سے کیا
ہم سر جھکا دیں اور وہ سر کو قلم کریں
صدیاں گزر گئی ہیں خیالوں کی راہ سے
کیا اپنی زندگی کی کہانی رقم کریں
کیوں کر نہ قافلے کو طے منزل مراد
جب رہبری کسی کے نقوش قدم کریں
میں آپ ہی کے واسطے زندہ جہاں میں ہوں
اپنا گرم مجیب نہ کچھ آپ کم کریں

مجیب سمری انوی ضلع بستوی

پگھلے ہوئے لمحوں سے یہ چلتا ہے پست بھی
اس شہر میں رہتا ہے کوئی شعلہ نوا بھی
ڈرتا ہوں کہ قسمت کہیں پتھر نہ بنا دے
اپنے لئے میں نے جو کوئی پھول چُنا بھی
کیا جلتے کہاں کھو گئے خوشبو کی طرح وہ
میں چار قدم ان کے تعاقب میں چلا بھی
زائل نہ ہوئے جسم سے ظلمات کے دھتے
راتوں کا بدن چاند کی کرنوں سے دھلا بھی
انسان کا دل ساحلِ طوفان کا سنگم
انسان کا احساس خموشی بھی صمد بھی
لفظوں سے تراشا ہے ترے حسن کا پیکر
شعروں میں سموتے ہیں ترے ناز و اد بھی
ماحول کے زخموں کی کسک دیکھنے والو
حالات کچھ دھاگوں سے کوئی زخم سیا بھی
تخریب میں شامل ہوا اگر پیار کا جذبہ
تخریب سے ہو سکتی ہے تعمیر و فدا بھی
پتھر کی چٹانیں بھی تو ہیں رامیں مآبر
شیشے کی فصیلوں کو اگر توڑ دیا بھی

صاحب سہارنپوری

صنم خانہ عملیات

تالیف
حسن السہاسنی
فاضل دارالعلوم دیوبند

صنم خانہ عملیات ناچیز حسن السہاسنی کی زیر ترتیب ایک کتاب ہے۔ یہ کتاب جو موجودہ سائبر پر تقریباً آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہوگی طلسماتی دنیا کے قارئین کے لیے اس کے کچھ ابواب قسط وار پیش کیے جا رہے ہیں۔ اب تک اس کتاب کی ۹ قسطیں پیش کی جا چکی ہیں۔ اس کتاب کا پہلا باب استخاروں پر مشتمل تھا اور دوسرا باب فضائے حاجات اور تیسرا باب قرضوں کی ادائیگی کے عملیات و وظائف پر مشتمل تھا اور چوتھا باب رزق و روزگار اور آمدنی کی خیر و برکت سے متعلق تھا۔ اور یہی باب زیر اشاعت تھا کہ جنات نہر کا اعلان کر دیا گیا اور آج الحمد للہ جنات نہر آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اور آپ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

رزق و روزگار سے متعلق عملیات و نقوش کا سلسلہ ابھی اور چلے گا لیکن جنات نہر کی وجہ سے اسے طلسماتی دنیا پر روک کر اس نہر کی مناسبت کی وجہ سے صنم خانہ عملیات کا وہ حصہ پیش کیا جا رہا ہے جو جنات و آسیب کو دفع کرنے، جلانے، حاصر کرنے اور انہیں قید و بند کرنے سے متعلق ہے۔ اس کے بھی کچھ اجزاء روک لیے جائیں گے اور انہیں اس وقت شامل کیا جائے گا جب صنم خانہ عملیات کتابی صورت میں پیش کی جائے گی۔ باب الرزق کے طریقہ ۷۷ مزید عملیات و نقوش و وظائف مئی ۹۵ء کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ میرے کی قدر جو بری ہی کرتے ہیں۔ جو لوگ اس فن کی گہرائی و گیرائی سے واقف ہیں وہ اندازہ کر چکے ہوں گے کہ صنم خانہ عملیات کے مختلف ابواب میں ہم نے تحقیق و جستجو کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے یہ دعویٰ کرنا تو غلط ہو گا کہ یہ کتاب "بیت لے فن" ثابت ہوگی البتہ یہ طے ہے کہ یہ کتاب جب مکمل ہو کر منظر عام پر آئے گی تو اس کو اب باب فن قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھیں گے اور خادم و ناچیز کی فیاضی اور وسعت قلب کے قائل ہوں گے کہ حسن نے جو کچھ اپنے بڑوں سے حاصل کیا تھا اس کو بغیر کسی کٹوتی اور تنگی نظر کے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مگر اس خطا کا پر کتان حق کا الزام مائدہ ہو سکے۔

اگلے صفحہ پر صنم خانہ عملیات کا وہ باب ملاحظہ فرمائیں جو آسیب و جنات سے متعلق ہے اور جو عالمین کے لیے یقیناً ایک تحفہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو لوگ پہلے ہی سے اس باب کے ذریعہ خدمت خلق میں لگے ہوئے ہیں انہیں اس میں کئی فارمولے بالکل نئے اور جاذب نظر محسوس ہوں گے اور تجربے کی کسوٹی پر پورے اتریں گے جو لوگ اس فن کے ماہر نہیں ہیں ان کے لیے تو یہ سارا سرمایہ ہی تریاقِ منظم ہے لیکن اس تریاق کو وہ اپنے لیے زہر بنائیں۔ اگر اس باب کی ابتدائی سطور کو بغور پڑھ کر ان پر عمل نہیں ہوا تو یہ سرمایہ مبتدی اور اناری عالمین کے لیے نقصان و خسارہ کا موجب بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ بہر کیف۔ سرمایہ علم و عمل پیش خدمت ہے اپنی اہلیت و صلاحیت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھائیں اور ناچیز کو دعا و خیر میں یاد رکھیں۔ (خادم حسن السہاسنی)

باب

بَابُ الْحَبْنِ وَالْأَسِيبِ

جنات اور آسیب کو دفع کرنے کا بیان

تمام عالمین کیلئے ”صنم خانہ عملیات“ کا یہ باب ایک خاص تحفے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس باب میں ہم ایسے زود اثر اور مفید فارمولے پیش کریں گے کہ جن کے ذریعہ خدمتِ خلق کرنا عالمین کیلئے بہت آسان ہو گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان فارمولوں کو وہی لوگ استعمال میں لائیں جنہیں اس روحانی لائسنس کی سوجھ بوجھ پہلے سے حاصل ہے۔ جنات اور آسیب کے معاملات میں ہر عامل کو احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔ جب تک کسی حصار اور کسی عمل خاص کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی ہو اس وقت تک جنات ماضرات اور آسیب کے عملیات سے بچنا چاہئے ورنہ نفع کے بجائے نقصان کا احتمال ہے۔

آج ساری دنیا میں جنات اور آسیب کی تخریب کاریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ جن دانس کی کشمکش کا سلسلہ تو جب سے یہ دنیا بنی ہے تب ہی سے چل رہا ہے لیکن خبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جو نشانیاں بتائی تھیں ان میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جنات مخصوص معاہدوں کو توڑ کر انسانوں کو پریشان کرنے پر مائل جائیں گے۔ اور قربِ قیامت میں ان کی ریشہ دوانیاں بڑھ جائیں گی۔

جنات اور آسیب کے اثرات سے آج دنیا بھر میں لوگ پریشان ہیں اور اہل یورپ نے بھی اب اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ مخلوق اپنا ایک وجود رکھتی ہے اور یہ مخلوق انسان سے زیادہ طاقتور ہے۔ ہم مسلمانوں نے ہمیشہ ہی سے اس مخلوق کے وجود کو مانا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ اس مخلوق کے وجود کی خبر ہمیں خبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور خدا کی آخری کتاب میں اس مخلوق کا نہ صرف تذکرہ ہے بلکہ ان کے نام پر باقاعدہ قرآن کی ایک سورۃ ”سورۃ جن“ کے نام سے نازل ہوئی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنات نظر نہیں آتے اس لئے انسانوں کو نقصان پہنچانا ان کیلئے نسبتاً آسان ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنات انسانوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔

علمی اور واقعاتی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ انسان اگر فی الواقعہ اپنے رب کا فرمانبردار ہو تو وہ ایک مثبتِ خاک ہو کر بھی جنات اور اسی طرح کی دوسری مخلوقات سے زیادہ طاقتور بن جاتا ہے۔ اس لئے کہ رب کی فرمانبرداری کی وجہ سے

اس کے اندر بے مثال روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنی روحانی قوت سے وہ ہر مخلوق پر غالب آ سکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روحانی قوت کی بنا پر مژگانہ پہلوان کو زیر کر دیا تھا۔ حالانکہ مژگانہ چالیس مردوں سے زیادہ طاقت رکھتے تھے۔

بہر حال جنات اور اسی طرح کی دوسری مخلوقات سے نمٹنے کیلئے ایک تو اپنے اندر روحانی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے اُن علمی ہتھیاروں سے لیس ہونا بھی ضروری ہے جو ہمارے بزرگوں کے ایجاد کردہ ہیں اور جن ہتھیاروں کا سہارا لیکر عالمین نے ہمیشہ جنات اور شیاطین کو شکست دی ہے۔

جنات اور دوسری شیطانی مخلوقات سے نمٹنے کیلئے اس باب میں ہم بہت سے قیمتی فارمولے نقل کریں گے۔ عاصمین اپنی صلاحیت اور بساط کے مطابق ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ان فارمولوں کو نقل کرنے سے پہلے ہم یہ حصار پیش کر رہے ہیں۔ تمام عالمین اس حصار کو زمین نشین کر لیں۔ کیونکہ اس حصار کے بغیر جنات وغیرہ کو حاضر کرنا ہلاکت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

یہ حصار جو ہم نقل کر رہے ہیں۔ اُن تمام حضرات کے معمولات میں شامل رہے جو روحانی عملیات کے ذریعہ خدمتِ خلق کیا کرتے تھے۔

”حصار“ تو بے شمار ہیں۔ ان سب کا بیان انشاء اللہ ”باب الحصار“ میں تفصیل کے ساتھ آئے گا۔ یہاں تو ہم صرف ایک حصار نقل کرنے پر قناعت کریں گے۔ لیکن یہ حصار وہ ہے جسے تمام عالمین نے فوقیت دی ہے۔ یہ حصار جن، دیو، آسیب کو حاضر کرنے یا کسی اور طرح کی حاضرات کیلئے کام آتا ہے۔

اس حصار سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ اس کی زکوٰۃ صرف ۷ روز میں ادا ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ ادا کر نیکاً طریقہ یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں جمعرات کے دن سے بعد نمازِ عشاء ۴۴ مرتبہ زوزانہ پڑھے اور اول و آخر گیارہ گیارہ درود شریف بھی پڑھے۔ ساتویں روز عمل ختم کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کو ایصالِ ثواب کرے اور دودھ کی کھیر بنائے اور ۷ نمازیوں کو پیٹ بھر کر یہ کھیر کھلائے اور جس وقت یہ کھیر دسترخوان پر ہو اس وقت کوئی تکلیف چیز دسترخوان پر موجود نہ ہو۔ خود بھی پیٹ بھر کر یہ کھیر کھلائے اور ساتویں نمازیوں کو بھی بس یہی کھیر کھلائے۔ انشاء اللہ حصار کی زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس کے بعد اس حصار سے پوری طرح فائدہ اٹھانا ممکن ہوگا۔

حصار یہ ہے، پہلے بسم اللہ پھر آیت الکرسی، پھر قل یا ایہا الکفارون پھر قل ہو اللہ احد پھر قل اعوذ برب الفلق پھر قل أعوذ برب الناس پھر سورۃ بقرہ کا آخری رکوع، آمین الرسول سے ختم سورۃ تک۔ ایک ایک مرتبہ پڑھ کر چاقو یا شہادت کی انگلی پر دم کرے۔ چاقو خالص لوہے کا ہو اس میں ہاتھی دانت وغیرہ کا دستہ نہ ہو۔ چاقو کی نوک سے یا شہادت کی انگلی سے عامل اپنے ارد گرد ایک دائرہ کھینچ لے۔

حصار کا دائرہ کھینچنے کے بعد اسی حصار کو ایک بار پھر پڑھ کر آسیب زدہ کے اوپر اگر دم کر دے گا تو جن، پری، آسیب وغیرہ جو بھی اس وقت مریض پر حاضر ہوگا۔ بغیر عامل کی اجازت کے واپس جانے کی ہمت نہیں کر سکے گا۔

یہ حصار دوسرے حصاروں کے مقابلے میں آسان بھی ہے اور اسے سب سے زیادہ طاقتور مانا گیا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت، روز تک اسی حصار کو روزانہ ۴ مرتبہ پڑھنا ہے۔ چاقو وغیرہ پر دم کرنا ضروری نہیں۔ اس حصار کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ایک چلہ ہر قسم کے گوشت سے پرہیز کرتے ہوئے روزانہ گیارہ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

يَا بَدُّ دَحْ عَلِيًّا مَلِيْقًا تَلِيْقًا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فَلَظِيْ بَعْدُ۔ اور روزانہ تلاوت کے دوران لبان وغیرہ کی خوشبو جلائیں۔ انشاء اللہ اس طرح ایک چلہ پورا کرنے پر عامل ہو جائیں گے اور پھر جب بھی آسیب یا جن کو قبضے کرنے کا عمل کریں گے تو کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ یہ دونوں کام اس لائن میں آنے سے پہلے بہت ضروری ہیں۔

اب ہم آسیب و جنات کو قابو میں کرنے اور انہیں بے بس کرنے یا خاستہ کر نیکے فارمولے بیان کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان فارمولوں میں سے ہر فارمولہ اپنی جگہ اہم اور آزمودہ ہے۔ ہم یہاں کوئی ایسا فارمولہ بیان نہیں کریں گے۔ جو تجربہ میں آچکا ہو۔

طریقہ ۱ جب کسی جن زدہ یا آسیب زدہ انسان کا علاج کرنا ہو تو سب سے پہلے مریض کے قدم کے برابر رناک کی جڑ سے بائیں پیر کے انگوٹھے تک گیارہ سرخ رنگ کے تار لیکر ایک گنڈا بنائیں! اس میں صرف تین گرہ لگائیں اور ہر گرہ کو بند کرنے سے پہلے یہ عزیمت پڑھ کر پھونک ماریں پھر گرہ لگا دیں۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَخْوَضْ عَلَيْهِمْ فَزَلَاتُكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (سپارہ ۱۴ سورہ نحل آیت نمبر ۱۲)

مریض کو پاک زمین پر یا سفید چادر پر بٹھا کر یہ گنڈہ اس کے بالوں میں باندھ دیں۔ مریض کے سامنے ایک کوری ہانڈی رکھیں۔ یہ ہانڈی اس سے پہلے کبھی استعمال میں نہ آئی ہو۔ ہانڈی کو الٹا کر کے رکھیں اور اس پر ایک کورا چراغ رکھیں یہ چراغ بھی اس سے پہلے کبھی استعمال میں نہ آیا ہو۔

اس کے بعد درج ذیل فتیلہ تیار کر کے اس کو نئی روٹی میں لپیٹ کر بتی بنالیں اور چراغ میں لٹوں کا نیل ڈالیں۔ پھر اس فتیلہ کو اس چراغ میں جلائیں اور مریض سے کہیں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ یہ سب کچھ کرنے سے پہلے عامل اپنا اوڑھن مریض کا حصار کر لے اور مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر مریض پر دم کر دے۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْجُودَاتٌ بِاَمْرِہِ الْاِلٰهَةِ الْخَلْقِ وَالْاُمُورُ نَبَاہُ اللّٰهِ دَجَّ الْغَالِيْنَ۔ ہر کس کہ در وجود کہ در اندام و آنچہ در شکم و آنچہ در گوش و چشم و بینی فلاں ابن فلاں سایہ سخت شدہ است یا بنظر سخت شدہ است آمدہ زود بسوزد بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام و بحق اھیا اشرافاً بحق ملیقاً ملیقاً تلیقاً اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ و بحق لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهُ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰم و بحق مُؤْمِن و بحق مُعِیْن۔

آسیب مریض پر حاضر ہو گا۔ اور حاضر ہو کر جل جائے گا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض او اس کی ماں کا نام لینا ہے۔

فتیلہ اس طرح بنے گا۔

یہ عمل صرف ایک ہی بار کرنا ہے۔

طریقہ ۴ اس طلسم کو لکھ کر آسیب زدہ کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

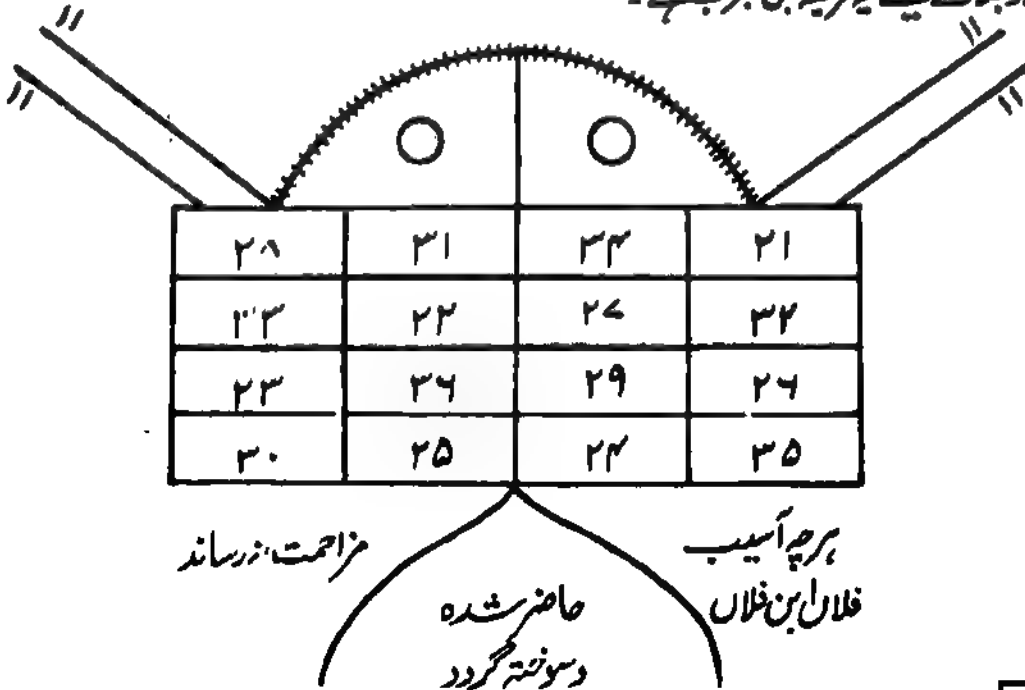
۴۹۱۱۱۱

طریقہ ۵ سورہ جن کا نقش بھی جن اور آسیب کو دفع کرنے اور جلانے میں تیر بہدف ہے۔ جب کسی مریض کیلئے یہ نقش بنائیں تو چار نقش بنائیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں۔ دوسرا مریض کو پلا دیں۔ تیسرا نقش کورے چراغ میں لکھیں۔ اور چوتھا نقش فقیلہ بنا کر نئی روٹی چڑھا کر اسی چراغ میں سروسوں کے تیل میں جلا دیں۔ انشاء اللہ ایک ہی رات میں جن و آسیب کا فقہ تمام ہوگا۔
سورہ جن کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۳
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

طریقہ ۶ مندرجہ ذیل فقیلہ کو سروسوں کے تیل میں کورے چراغ میں روشن کریں اور مریض اس کو دیکھتا رہے۔ ختم ہونے کے بعد چراغ حفاظت سے رکھے۔ تین روز کے بعد پھر البسا ہی کریں اس کے بعد تینوں چراغ کسی زمین میں دفن کر دیں۔ آسیب کو جلانے کیلئے یہ طریقہ بھی مجرب ہے۔



طریقہ ۷ مندرجہ ذیل نقش کو طریقہ ۶ ہی کی طرح استعمال میں لائیں۔ یہ طریقہ مجرب اور بارہا آزمودہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

نمرد				نمرد			
ابو جہل	ابو جہل	ابو جہل	ابو جہل	ابو جہل	ابو جہل	ابو جہل	ابو جہل
نمرد	نمرد	نمرد	نمرد	نمرد	نمرد	نمرد	نمرد
فرعون	فرعون	فرعون	فرعون	فرعون	فرعون	فرعون	فرعون
شداد	شداد	شداد	شداد	شداد	شداد	شداد	شداد
علیقا	علیقا	علیقا	علیقا	علیقا	علیقا	علیقا	علیقا

علی

ہرچہ آسیب در وجود فلاں
ابن فلاں خاکستر شد

الحمل

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔
مندرجہ ذیل تینوں نقش حسب ذیل طریقے سے تیار کریں اور مریض کو حسب قاعدہ بٹھا کر کورے چراغ میں
فقیلہ بوقت شام عصر و مغرب کے درمیان جلائیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

طریقہ ۵

۶۶۵۴۹۵۱	۶۶۵۴۹۵۱	۶۶۵۴۹۵۱
۶۶۵۴۹۵۴	۶۶۵۴۹۵۵	۶۶۵۴۹۵۳
۶۶۵۴۹۵۲	۶۶۵۴۹۵۹	۶۶۵۴۹۵۳

۵	۴	۳	۲	۱
۱۰۰	۹۰	۸۰	۷۰	۶۰
بحق احمیٰ اثر علیقا	علیقا	علیقا	علیقا	علیقا
ھا	ھا	ھا	ھا	ھا
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱

۶۶۴۴۸	۶۶۴۵۱	۶۶۴۵۲	۶۶۴۲۱
۶۶۴۵۳	۶۶۴۴۲	۶۶۴۴۴	۶۶۴۵۲
۶۶۴۴۳	۶۶۴۵۶	۶۶۴۴۹	۶۶۴۴۶
۶۶۴۵۰	۶۶۴۴۵	۶۶۴۴۳	۶۶۴۵۵

بحق علیقا تلیقا انت تعسلم مافی قلوبہم طلیقا۔ ہرچہ در وجود

فلاں ابن فلاں حاضر شود و سوختہ شود العجل العجل

اگر آسیب کسی کو بار بار پریشان کرتا ہو اور کسی طرح باز نہ آتا ہو تو اس نقش کا فقیلہ بنا کر کورے چراغ میں
جلائیں اور نقش کے نیچے مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں۔ عامل مریض کو چراغ
کے سامنے بٹھائے اور آیت الکرسی پڑھے اور درمیان عمل یعنی چراغ جلنے کے دوران عامل $\text{وَلَا يَكُودُ كَاجْفُظْهُمَا}$ کی تکرار
کرتا رہے۔

طریقہ ۹

انشاء اللہ آسیب جل کر خاک ہو جائے گا۔ اور مریض کو اس کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔
نقش اس طرح تیار کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
یا اللہ آسیب و جنات دور شود			

اگر کسی شخص کو جن پریشان کرتا ہو تو اس کے گلے میں چہل کاف کا نقش لکھ کر تعویذ بنا کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ جن بھاگ جائے گا۔ اور پھر کبھی اس شخص کو پریشان نہیں کرے گا۔
چہل کاف کا نقش یہ ہے۔

طریقہ ۱۳

۷۸۶

۱۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۴	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

یہ قلیلہ حضرت غوث قدس سرہ العزیز سے منسوب ہے اور یہ ایک قلیلہ ہے جو ایسے موقع پر استعمال میں لائیں جب دوسرے طریقوں سے مریض کو فائدہ نہ ہوا ہو۔ قلیلہ بنانے کے بعد سب سے پہلے استطاعت کس نچوں کو شیری منگا کر تقسیم کریں۔ اور اسکا ایصال ثواب حضرت غوث کو پہنچادیں۔ اس کے بعد اس قلیلے کو ۴۹ مرتبہ مریض کے سر سے پیرنگ اتاریں۔ مریض کا حصار کر کے چاقو مریض کے سامنے گاڑ دیں۔ قلیلے نئے چراغ میں روشن کریں۔ اگر آسیب سخت ہو تو آدھی حصار کے اندر برائے احتیاط بیٹھیں۔ تاکہ مریض چراغ کی طرف ہاتھ بڑھانہ سکے۔ اگر قلیلے جل گیا تو خدا کے فضل و کرم سے بلا جو بھی ہوگی اسی کے ساتھ ساتھ جل کر خاک ہو جائے گی۔ قلیلے کا مضمون اور نقش یہ ہے۔

طریقہ ۱۴

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵
۱۱	۱۴	۱	۸
۲	۵	۱۰	۱۵
۶	۳	۱۶	۹
۱۳	۱۲	۷	۲

الہی بھومت خویش و جلال خویش و عظمت خویش برائے ہر متروہر دیوہر نصیبت دہر جن و دہر دوسوے دہر مرض و ام القیام

طریقہ ۱۹ یہ نقش آسیب زدہ کے بازو پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ جائے گا۔

لا الہ الا اللہ	محمد	رسول	اللہ
یا اللہ	یا رحمن	یا رحیم	یا ستار
یا کریم	یا صاب	یا بدوح	یا غفور
			یا شکور

طریقہ ۲۰ مندرجہ ذیل نقش آسیب زدہ اور سحر زدہ دونوں مریضوں کیلئے یکساں طور پر مفید ہے، آسیب زدہ یا سحر زدہ کو بارش، دریا یا کنوئیں کے پانی میں نقش ڈال کر پانی کھولا لیں۔ پھر اس پانی سے نہلائیں۔ مجبوری میں تل کا پانی لے لیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔ نقش جمعہ یا پیر کے دن نیک ساعت میں مرتب کریں۔ اور نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں۔
اَسْمُتُ عَلٰی کُمْ یَا دُو قِیَاسِیل۔

نقش یہ ہے۔

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۲	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۰۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۹۲۱

طریقہ ۲۱ اگر کسی جن کو جلانا مقصود ہو تو عامل کو چاہئے کہ بروز دوشنبہ (پیر) صبح ۹۔۸ بجے کے درمیان ایک قلیلہ تیار کر کے رکھے اور بوقت ضرورت کام میں لائے۔ جب کسی مریض کے اوپر جن حاضر ہو یا عمل سے حاضر کیا گیا ہو اور اس کو جلانا مقصود ہو تو اس قلیلہ کو کورے چراغ میں جلا کر مریض کے روبرو رکھتے اور عامل خود اس عزیمت کو پڑھتا ہے انشاء اللہ سخت سے سخت جن جل کر خاک ہوگا۔

عزیمت یہ ہے۔ ————— علیقا ملیقا تلیقا انت تملعوما فی قلوبہم
قلیلہ بنانے والا نقش یہ ہے۔

سو ختم جملہ دیویان پریان و کفتاران و جوگیان و جنات
و جنیات آنچه در وجود مزاحمت بدہد خاکستر گردد و بحیرت
علیقا ملیقا تلیقا انت تعلم مافی قلوبہم و مافی انفسہم طلیقا
ملیقا تلیقا انت ہر بلاد در وجود فلاں ابن فلاں باشد سو ختم
قلیلہ در آمدہ در چراغ حاضر شود گرد رنگ بناید سوز خاکستر
گردد۔

فلاں بن فلاں
کی جگہ ہمیشہ
خالی رکھیں۔
اور بوقت ضرورت
یہاں مریض اور
ماں کا نام لکھیں۔

طریقہ ۲۲ نقش ۳۳ کی زکوٰۃ ادا کرے۔ مربع آتشی چال سے۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۳ کا نقش روزانہ لکھ کر ۳۳ روز تک اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۳۳ روز کے بعد ۱۶ دن تک ۱۶ نقوش روزانہ

لکھے اور آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۱۶ دن کے بعد ۴۴ نقش ۳ روز تک روزانہ لکھے اور آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اس کے بعد شیرینی بچوں میں تقسیم کرے اور تمام بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرے۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ۴۴ کا نقش جس کو بھی جس مقصد کیلئے بھی لکھ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ نقش کے نیچے مقصد تحریر کر دیا جائے۔ اگر یہ نقش قلیلہ بنا کر آسیب زدہ کو شنگھاویں۔ انشاء اللہ اسی وقت آسیب رفع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر کسی شخص کو آسیب ستا رہا ہو تو اس نقش کو جمعرات کے دن صبح ۶-۷ کے درمیان لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔ یہ نقش نادلی کا ہے۔

طریقہ ۲۳

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۴	۱۰۲۷	۱۰۳۰	۱۰۱۷
۱۰۲۹	۱۰۱۸	۱۰۲۳	۱۰۲۸
۱۰۱۹	۱۰۳۲	۱۰۲۵	۱۰۲۲
۱۰۲۶	۱۰۲۱	۱۰۲۰	۱۰۳۱

مندرجہ ذیل نقش آسیب کو جلانے میں تیر بہتر ہے۔ نقش اس طرح تیار کریں۔

طریقہ ۲۴

بحق سلیمان ابن داؤد
بحق یاقوت و بحق اصف
بحق یحییٰ ابن یحییٰ ابن یحییٰ ابن یحییٰ

یا ایہا الناس بحق اسرافیل
بحق جبرائیل

۴۹۷	۵۰۰	۴۸۶
۴۸۷	۴۹۳	۴۸۸
۵۰۲	۴۹۵	۴۹۲
۴۹۱	۴۸۹	۵۰۱

علیہا ملیقا ملیقا انت تعلم ما فی قلوبہا

یا ایہا النجس وجود فلان ابن فلان ابلیس بن

مجتہد، دیو، پری یا شہ دروغن قلیلہ در آمدن حاضر شود بسوخت

طریقہ ۲۵

آسیب وغیرہ کو رفع کرنے کیلئے مریض کے دائیں کان میں ۲۱ مرتبہ اور بائیں کان میں ۱۹ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ آسیب اسی وقت رفع ہوگا۔

آیت یہ ہے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ ذَا الْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ذَا الْقَيْنَا إِذْ دُزُّوهُ ۖ
پہلے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے۔ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کرے اور بعد نماز روزانہ مذکورہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور متواتر ۴۱ روز تک پڑھے۔ ۴۱ دے روز شیرینی محسن بچوں میں تقسیم کرے اور اس فن کے بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس کے بعد مذکورہ بالا طریقہ سے جب بھی عامل کام لیگا۔ اسے فائدہ ہوگا۔

طریقہ ۲۶

سرسوں کے تیل پر مندرجہ ذیل آیت ۴۴ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آسیب زدہ کے کان میں ناک کے نتھنوں پر بغلوں پر میسوں ناخنوں پر اور دل کے مقام پر اس تیل کو لگوائیں۔ انشاء اللہ اثرات اسی وقت زائل ہوں گے اور مریض کو سکون ملے گا۔ یہ آیت سورۃ بروج میں ہے اور سورۃ بروج ۳۰ دے سپارے میں ہے۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوْا فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْمِ
مندرجہ ذیل عربیت، کاغذوں پر لکھ کر آسیب زدہ کو، دن تک متواتر پلائیں۔ انشاء اللہ مریض کو آسیبی اثرات چھٹکارا نصیب ہوگا۔

طریقہ ۲۷

عزیمت یہ ہے۔ عَلِيْقًا مَلِيْقًا تَلِيْقًا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ طَلِيْقًا۔
اس نقش کو بروز پیر جمعرات یا بدھ کو لکھ کر بعد نماز فجر ایک مریض کے گلے میں ڈالیں اور نقش روز تک مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اور مریض کو مکمل آرام ملے گا۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

حافظ	حفیظ	دقیب	وکیل	ناصر
حفیظ	راقیب	وکیل	ناصر	نصیر
راقیب	وکیل	ناصر	نصیر	قادر
وکیل	ناصر	نصیر	قادر	قدیر
ناصر	نصیر	قادر	قدیر	سلام

الہی فلاں ابن فلاں کو آسیب و جنات کے شر سے محفوظ رکھو

اس نقش کو بروز پیر تین اور چار بجے کے درمیان لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب جنات سے حفاظت ہوگی۔

طریقہ ۲۹

۷۸۶

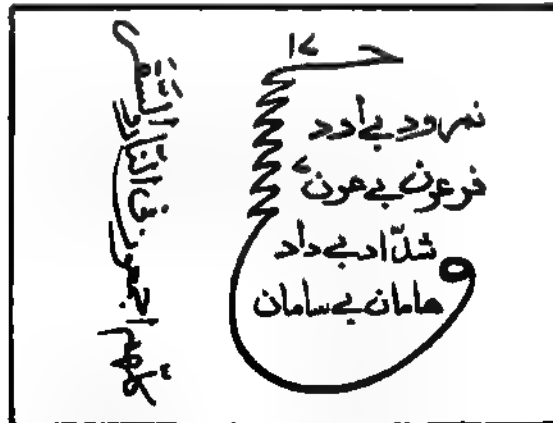
۱۷۹۵	۱۷۹۸	۱۸۰۱	۱۷۸۷
۱۸۰۰	۱۷۸۸	۱۷۹۴	۱۷۹۹
۱۷۸۹	۱۸۰۳	۱۷۹۶	۱۷۹۳
۱۷۹۷	۱۷۹۲	۱۷۹۰	۱۸۰۲

طریقہ ۳۸ اگر کسی شخص کو آسیبی بیماری ہو تو دن تک فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ نسا در پارہ ۴ پڑھ کر مریض پر دم کریں۔ اور مندرجہ ذیل نقش ایک مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش پانی میں گھول لیں اور یہ پانی مریضوں کو سات روز تک صبح شام مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ روز میں بھلا چکا ہو گا اور آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۲۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۱۵
۲۸۴۸۲۸	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۶
۲۸۴۸۱۷	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۲۳	۲۸۴۸۲۰
۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۱۹	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۳۰

طریقہ ۳۹ اس فیلے کو بروز منگل پہلی ساعت میں لکھ کر تیار کر کے رکھ لیں پھر اس کو کورے چراغ میں حسبِ قاعدہ جلائیں اور آسیب زدہ کو ایک گز کے فاصلے پر بٹھائیں۔ تین روز تک لگاتار تین فیلے تین نئے چراغوں میں جلائیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات حاصل ہوگی۔
فیلہ یہ ہے۔



طریقہ ۴۰ آسیب زدہ کے واسطے ان آیات کو لکھ کر تعویذ بنا کر کالے کپڑے میں کر کے گلے میں ڈالیں اور تعویذ دن تک لگاتار مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب کے موذی اثرات سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا قَالَ یٰوَسْعُ لَا یَبِیْہُ یَا بَیْتُ اِنِّیْ رَاٰیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالْقَمَرَ رَاٰیْتَهُمْ یُحِیُّ سَجْدَیْنِ طِیْمَعِشْرَ الْجَنِّ وَالْاَنْسِیْنَ اَلْمُسْتَطْعِمَ اَنْ تَقْدُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّكَ تَفْقَهُونَ إِلَّا بَسْطَیْ۔ (سپارہ ۱۲، سورہ یوسف و سورہ محمد آیت نمبر ۴۲ اور ۴۳)

طریقہ ۴۱ یہ نقش بھی آسیب زدہ کیلئے ہے اس کو لکھ کر موم جامہ کر کے لوہان کی دھونی دیکر آسیب زدہ کے گلے میں باندھیں۔ اور یہ نقش زعفران سے لکھ کر ۷ روز تک آسیب زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب کے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۶۴۵۲۹	۶۴۵۳۵	۱
۶۴۵۳۳	۲	۷	۶۴۵۳۱
۳	۶۴۵۲۹	۶۴۵۲۵	۶
۶۴۵۲۷	۵	۴	۶۴۵۲۷

طریقہ ۴۲ آسیب زدہ کے واسطے یہ قلیلہ بے حد مفید ہے۔ قلیلہ بنا کر نیلے رنگ کا دھواگا اس پر لپیٹ کر حسب تادمہ نئے چراغ میں جلا دیں اور مریض کو سامنے بٹھادیں۔ انشاء اللہ آسیب جل کر خاک ہوگا۔ لفظ فلاں کی جگہ مریض کا نام لکھئے۔ قلیلہ والا نقش یہ ہے۔

فرعون	ابلیس	ہامان	شداد
ابلیس	ہامان	شداد	نمرود
ہامان	شداد	نمرود	لعین
شداد	نمرود	لعین	ابلیس

ہر کلمہ در وجود فلاں اب فلاں شداد کشتہ شود

طریقہ ۴۳ سورہ مزمل ہا مائل کا نقش بھی آسیب زدہ کیلئے تیر بہ تیر ہے۔ نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب کی اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

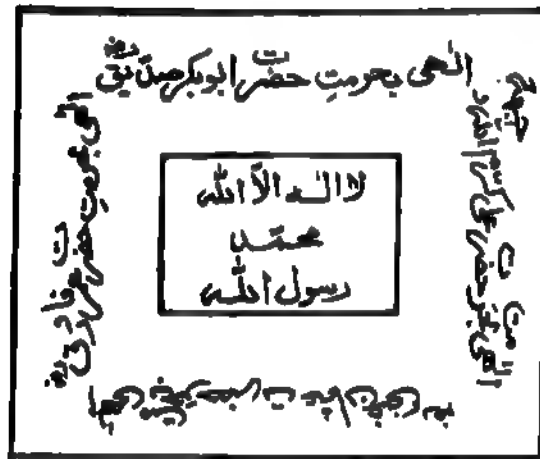
۲۹۲۲۰	۲۹۲۲۳	۲۹۲۲۷	۲۹۲۱۳
۲۹۲۲۶	۲۹۲۱۴	۲۹۲۱۹	۲۹۲۲۲
۲۹۲۱۵	۲۹۲۲۹	۲۹۲۲۱	۲۹۲۱۸
۲۹۲۲۲	۲۹۲۱۷	۲۹۲۱۶	۲۹۲۲۸

طریقہ ۴۴ اگر کوئی شخص آسیب و جنات کا ستایا ہو یا ہو تو اس آسیب زدہ کا علاج اس نقش سے کریں۔ ایک نقش گلے میں باندھیں اور ایک نقش روزانہ متواتر ۷ روز تک پلائیں اور ایک نقش تیل میں ڈالیں اور روزانہ آسیب زدہ

۷۸۶

۳۹۱۱	۳۹۰۳	۳۹۰۹
۳۹۰۶	۳۹۰۸	۳۹۱۰
۳۹۰۷	۳۹۱۲	۳۹۰۵

طریقہ ۴۸ اس نقش مکرم کو صبح کی نماز کے بعد چڑھتے چاند میں لکھ کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔ اور آئندہ کیلئے بھی آسیب کے اثرات سے حفاظت رہے گی۔
نقش یہ ہے۔



یا اللہ جمیع داسیب و جنتات دفعہ شود

طریقہ ۴۹ ایک سفید کپڑا لیں اور اس کو ہلدی میں رنگ کر، ہم قلیل بنالیں اور ۴۰ دن تک بعد نماز عشاء روزانہ ایک قلیل آسیب کی سونے کی جگہ روشن کریں۔ انشاء اللہ آسیب رفع ہوگا۔

طریقہ ۵۰ سورۃ ناس درپارہ ۴۰ قرآن حکیم کی آخری سورۃ کو بغیر سین کے یعنی بوقت التا الذ النہا پڑھ کر سروسوں کے تیل پر دم کر لیں اور آسیب زدہ کی آنکھ، کان، ناک اور ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔

طریقہ ۵۱ جس شخص پر آسیب، دیوی پری وغیرہ کا اثر ہو تو اس کو چاہیے کہ اس قلیل کو عشاء کی نماز کے بعد لکھ کر لوگوں کی آمد و رفت کم ہو جائے۔ تنہائی میں اس چراغ کو سروسوں کا تیل ڈال کر روشن کرے۔ اور مریض کو تاکید کرے کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ اسی طرح لگاتار قلیا چار یا پانچ دن تک روشن کرے چراغ نہ بدلے چراغ وہی رہے۔ البتہ روزانہ قلیل بدلتا رہے۔ جب قلیل جل جائے تو چراغ اٹھا کر احتیاط سے رکھ دے۔ اور اگلے دن پھر اسی چراغ میں نیا قلیل جلانے۔ اس طرح پانچ دن تک پانچ قلیل اسی چراغ میں جلاتا رہے۔ اس عمل کی برکات سے انشاء اللہ مریض کو آسیب وغیرہ کے اثرات سے نجات ہو جائے گی۔
قلیل کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۲
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

طریقہ ۵۲

جس شخص کو آسیب کا اثر ہو تو اس کو چاہیے کہ اس نقش کو لکھ کر قیلہ بنا کر کورا چراغ لیکر جس میں پانی نہ لگا ہو ہر سو کا خالص تیل لیکر اس قیلے کو بغیر کپڑے اور ردی کے تیل میں بھگو کر روشن کرے۔ یہ چراغ جس میں قیلہ روشن ہوگا اس کو مریض کے سر پر رکھے اور جس چیز پر اسٹول وغیرہ پر چراغ رکھے۔ اس کی ادنیٰ اس پلنگ کے برابر ہی ہو جس پر مریض لیٹا ہے۔ کوشش کرے کہ مریض تمام حاجات سے فارغ ہو کر بستر پر دراز ہو اس لئے کہ پھر بہتر ہے کہ صبح تک مریض اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ حامل کو چاہیے کہ اس بات پر غور کرے کہ چراغ کی روشنی کس رنگ کی ہے۔ اگر دورانِ عمل قیلہ بجھ جائے تو فوراً ہی اس کو روشن کر دیا جائے قیلہ کا سرا جب جل جائے تو دیا سلائی سے اس کو ادپر کی طرف کرتا رہے۔ جب قیلہ پورا جل جائے تو اس چراغ کو اٹھا کر بحفاظت کہیں رکھ دے اور پھر اگلے دن اسی وقت پھر روشن کرے اس طرح لگاتار تین دن ایسا کرے۔ جس وقت قیلہ جلایا جائے تو گھر کے سب لوگ سو گئے ہوں۔ کمرے میں مریض ایک تیمار دار اور حامل موجود ہوں اس سے زائد افراد نہ ہوں۔

قیلے کو ۶ کی طرف سے موڑنا شروع کرے اور ۸ کا ہندسہ ادپر کی جانب رکھے۔ اس نقش کو منگل کے دن مشتری یا زہرہ کی سمت میں لکھے اور دیکھتا رہے کہ پہلے دن چراغ کتنی دیر اور دوسرے اور تیسرے دن کتنی دیر تک روشن رہا۔ اگلے دن قیلہ کا جلد جل جانا صحت کی علامت ہوگا۔ اگر مریض چت لیٹا رہے تو بہتر ہے۔ ورنہ اس کو کر دھڑے بھی لٹا سکتے ہیں۔ اس قیلے کو روشن ہوتے وقت مریض کا اس کو دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ یہ عمل بے حد مجرب ہے اور بارہا کا آزمودہ بھی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون، قارون، هامان شدّ اذ فرعون ابلیس
عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ وَابْتَاعَ اِيشَانَ اَكْسَرَ نَفْسًا

سوختہ شونند

اگر کسی گھر میں آسیب اور جنات کے اثرات پیدا ہو گئے ہوں تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔

طریقہ ۵۳

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۵۸ آسیب کو دفع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

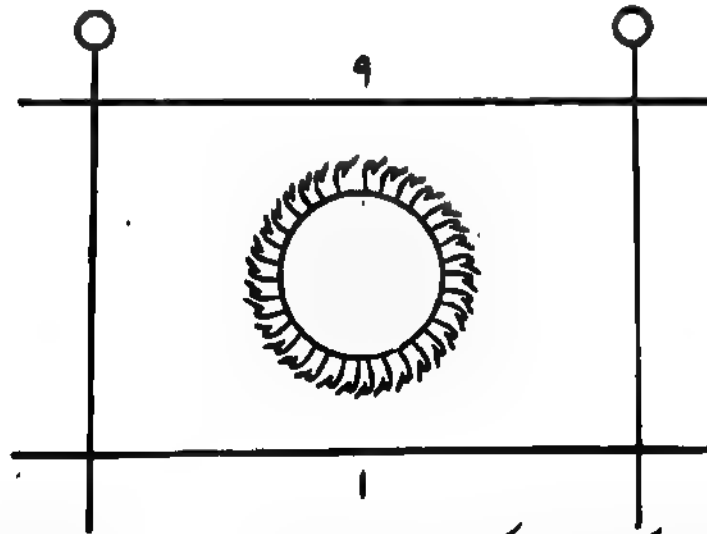
۷۹۸۹	۷۹۸۲	۷۹۸۷
۷۹۸۳	۷۹۸۶	۷۹۸۸
۷۹۸۵	۷۹۹۰	۷۹۸۴

طریقہ ۵۹ آسیب کو دفع کرنے کیلئے اس نقش کو سرخ رنگ کے کپڑے میں تھونید بنا کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۵

طریقہ ۶۰ اس نقش کو صپ قامہ سرسوں کے تیل میں فتلہ بنا کر روشن کریں۔ انشاء اللہ شفا پائے ہو گا۔
نقش یہ ہے۔



طریقہ ۶۱ عزیمات دیربی میں لکھا ہے کہ جب کسی کو جن آزار دیتا ہو تو ان آیات کو نیلے کپڑے پر لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ان آیات و کلمات کی برکت سے جن اور آسیب کا اثر زائل ہو جائے گا۔

وہ آیات یہ ہیں۔ — هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ وَلَا يُؤْدُونَ لَهُمْ يُعْتَدِلُ رَبُّنَا فَوْقَ الْحَقِّ وَبَطْل مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
وَرَفَعَ الْحَقُّ عَلَيْهِمْ مَا ظَلَمُوا أَفَكُم لَا تَبْطِقُونَ دَحْزَ حَسَقٍ حَمِيَّتٍ كَمَا يَنْصَحُ كُفَيْتُ فَقَدْتُ خَلْقَ يَلْحَاقِلُ كِتَابِي هَذَا
الْبِسْمِ الْخَلْقِ الْمُبَشِّرِينَ كُلَّ أَنْفَى وَذَكَرٍ بِأَلْبٍ لَأَحْزُولٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَى

إِلَيْهِمْ وَصَحْبِهِمْ وَسَلَامٌ. وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَجَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا. وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا. وَإِذَا أَدْلُجْتُ رَبَّنَا فِي الْقُرْآنِ فَحَدَّثَكَ وَلَوْ عَلَى آذَانِكَ وَأَنْتَ عَنْهُمْ غَفُورٌ.

طریقہ ۶۲ نیلے رنگ کے سات تار سوئی مریض کے قد کے برابر ناپ لیں۔ ناک کی جڑ سے پیر کے انگوٹھے تک ناپیں۔ پھر منہ و خیل آیت، مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ لگائیں اور گرہ بند کرنے سے پہلے دم کر دے۔ اسی طرح سات گرہ لگائیں۔ اور مریض کے گلے میں اس گنڈے کو (دوہرہ یا تہرہ کر کے) ڈال دیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

آیت یہ ہے۔۔۔۔۔ التَّائِبُونَ الْعَامِلُونَ الرَّاكِعُونَ السَّائِجُونَ السَّاجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْعَزْمِ لِقَائِهِ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعَافِلُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ۔

طریقہ ۶۳ سات مددگاری مرچ لیں ہر ایک مرچ پر سات سات مرتبہ سورۃ قریش (۳۰) پڑھ کر دم کر دیں پھر انہیں پانی میں گھس لیں اور اس پانی کو آسیب زدہ کی آنکھوں میں لگائیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا ملے گی۔

طریقہ ۶۴ خزانہ جلالی میں لکھا ہے کہ روایت صحیح سے یہ ثابت ہے کہ جو کوئی عہد نامہ جتینان کو اپنے پاس رکھے گا کبھی اس پر آسیب کا اثر نہیں ہوگا۔ اور سفلی عمل کے حملے سے بھی انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

عہد نامہ یہ ہے۔

[illegible]

طریقہ ۶۵۔ آیت الکرسی کا نقش بھی آسیب زدہ کیلئے تیر بہدف ہے اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۹	۳۵۶۲	۳۵۶۶	۳۵۵۲
۳۵۶۳	۳۵۵۳	۳۵۵۸	۳۵۶۳
۳۵۵۴	۳۵۶۸	۳۵۶۰	۳۵۵۷
۳۵۶۱	۳۵۵۶	۳۵۵۵	۳۵۶۷

طریقہ ۶۶ آسیب زدہ کیلئے یہ قیلہ کو رے چراغ میں حسب قاعدہ روشن کریں۔ ۷ دن تک لگاتار روشن کریں اور ہر بار نیا چراغ لیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات ملے گی۔
قیلہ کا طلسم یہ ہے۔

— — — — —

طریقہ ۶۷ اس طلسم کا قیلہ بنا کر آسیب زدہ کے ناک میں جلا کر دھواں پہنچا دیں۔ انشاء اللہ آسیب بچے گا۔
اس طلسم کا طلسم یہ ہے۔

— — — — —

طریقہ ۶۸ اس قیلہ کو حسب قاعدہ مریض کے روبرو چراغ نویں جلائیں ۳۷ دن تک انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔
ج ۱۱ ا د ج ۱۱ ا د ج
بھن یا بندھ یا شعلہ

طریقہ ۶۹ اسمائے اصحاب کہف بعبادت ذیل کا غدر لکھ کر جس کمرے میں مریض رہتا ہو اس کی دیواروں پر چاروں طرف چپکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کو دکھائیں وہ دیکھنے سے انکار کرے تو جبراً دکھائیں۔ اور پھر اسی نقش کو تونید بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔
اسما کہف اس طرح لکھیں

الہی جہوت یلعنا مکسمینا کشفوط ادر فطیونس کشانطیونس قیونس یوانس بوس وکلبہم قطیوط علی اللہ قصد
التبیل و منہاجا بوند و لومنا کما اجتمعین و علی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و بارک و سلیم۔
نقش یہ ہے۔

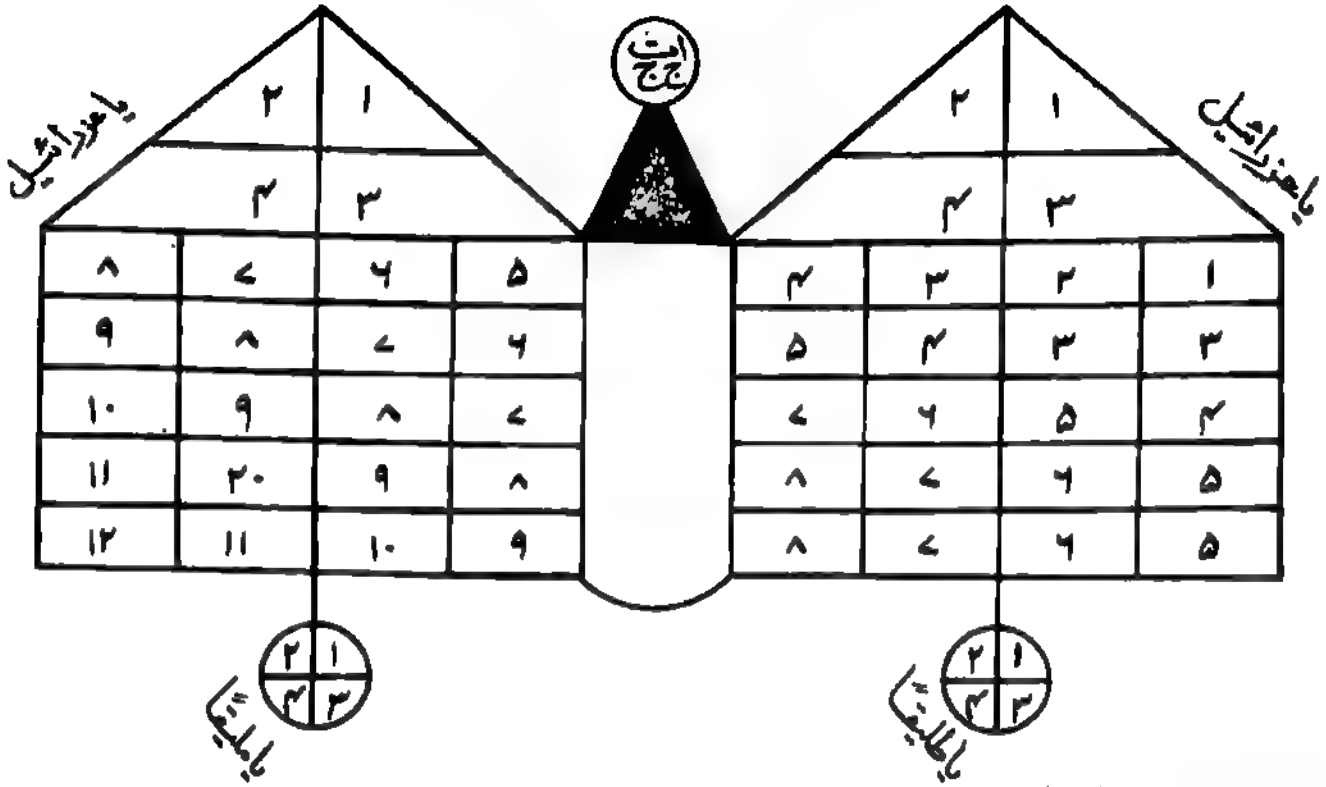
۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۲	۲	۸	۶

اس نقش کو لکھ کر قلیلہ بنا کر نئے چراغ میں کرڑے تیل میں ڈال کر پاک جگہ جلا دیں۔ آسیب زدہ کو تاکید کریں کہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ چراغ کے ارد گرد تازے پھول رکھ دیں۔

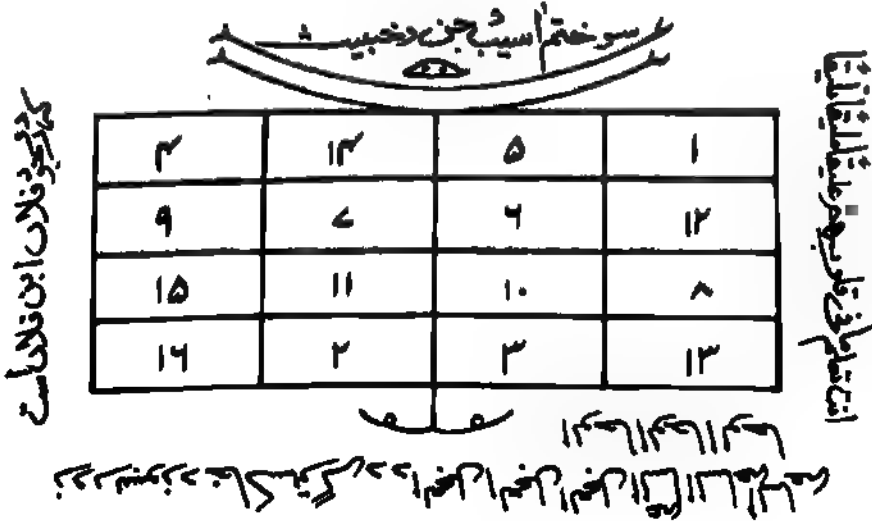
طریقہ نمبر ۷

یہ عمل بھی بے حد سریع الاثر اور مجرب ہے۔
نقش یہ ہے۔



یہ نقش لکھ کر قلیلہ بنا کر حسب قاعدہ نئے چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلا دیں۔ اشارہ اللہ آسیب دفع ہوگا۔

طریقہ نمبر ۸



اگر کسی مکان میں آسیب کے اثرات ہو گئے ہوں تو ان کو ختم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر کے جس کمرے میں اثرات محسوس ہوتے ہوں لٹکا دیں۔ اشارہ اللہ آسیبی اثرات ختم ہو جائیں گے۔

طریقہ نمبر ۹

۷۸۶

۳۱۷۸۰۸	۳۱۷۸۱۱	۳۱۷۸۱۴	۳۱۷۸۰۱
۳۱۷۸۱۳	۳۱۷۸۰۲	۳۱۷۸۰۷	۳۱۷۸۱۲
۳۱۷۸۰۳	۳۱۷۸۱۶	۳۱۷۸۰۹	۳۱۷۸۰۶
۳۱۷۸۱۰	۳۱۷۸۰۵	۳۱۷۸۰۴	۳۱۷۸۱۵

نقش یہ ہے۔

مندرجہ ذیل دو نقش تیار کریں۔ ایک نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں اور ایک نقش زعفران و گلارے لکھ کر کسی بوتل میں ڈال کر پانی بھریں۔ اور اس بوتل کا پانی ۱۱ دن تک مریض کو پلاتے رہیں۔ اور خدا کی قدرت

طریقہ ۷۶

کا کرشمہ دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۴	۳۲۷	۳۳۰	۳۱۷
۳۲۹	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۸
۳۱۹	۳۲۲	۳۲۵	۳۲۲
۳۲۶	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۱

اگر کسی شخص پر سخت ترین آسیب چڑھا ہوا ہو تو اس کا علاج مندرجہ ذیل تین نقوش کے ذریعہ کیا جائے۔ ۱۔ نقش ۷۷ نیلے کپڑے میں لپیٹ کر فیلے کی شکل میں آسیب زدہ کے پورے بدن کو دھواں دیں اور اس کی ناک میں بھی دھواں پہنچانے کی کوشش کریں۔

طریقہ ۷۷

۲۔ نقش کو زعفران سے لکھیں اور اس کو پانی میں گھول کر آسیب زدہ کو پانی پلا دیں۔ اور یہی نقش ایک آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔

۳۔ نقش فیلہ بنا کر حسب قاعدہ کو رے چراغ میں روشن کریں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھتا رہے۔

نقوش یہ ہیں۔

نقش ۷۸

۷۸۶

۳۵۴۷۲۹	۳۵۴۷۵۲	۳۵۴۷۵۶	۳۵۴۷۲۲
۳۵۴۷۵۵	۳۵۴۷۲۳	۳۵۴۷۲۸	۳۵۴۷۵۳
۳۵۴۷۲۴	۳۵۴۷۵۸	۳۵۴۷۵۰	۳۵۴۷۲۷
۳۵۴۷۵۱	۳۵۴۷۲۶	۳۵۴۷۲۵	۳۵۴۷۵۷

نقش ۲

۷۸۶

۱۵۳۲۳	۱۵۳۲۷	۱۵۳۳۰	۱۵۳۱۷
۱۵۳۲۹	۱۵۳۱۸	۱۵۳۲۳	۱۵۳۲۸
۱۵۳۱۹	۱۵۳۳۲	۱۵۳۲۵	۱۵۳۲۲
۱۵۳۲۶	۱۵۳۲۱	۱۵۳۲۰	۱۵۳۳۱

نقش ۳

۷۸۶

۱۸۵۲۳	۱۸۵۲۷	۱۸۵۵۰	۱۸۵۳۶
۱۸۵۲۹	۱۸۵۲۷	۱۸۵۲۳	۱۸۵۳۸
۱۸۵۳۸	۱۸۵۵۲	۱۸۵۲۵	۱۸۵۲۲
۱۸۵۲۶	۱۸۵۲۱	۱۸۵۳۹	۱۸۵۵۱

طریقہ ۷

دفع جن کیلئے یہ نقش بھی حد سے زیادہ مجرب ہے۔ یہ نقش کالے دھتورے کے عرق سے لکھیں اور خالص ارڈ کے تیل میں فقیلہ جلا دیں جس وقت یہ نقش تحریر کرے پتھر خواہر سامنے رکھیں۔ اور من جی کو ایصال ثواب کرنے کیلئے نابالغ بچوں کو کچھ شیرینی اسی وقت تقسیم کریں۔ یہ فقیلہ اگر چاند کی نئی جمعرات کو لکھ کر رکھ لیں تو زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ فقیلہ والا نقش یہ ہے۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ یہ بوقت ضرورت لکھیں۔



طریقہ ۷۹

اگر کسی شخص کو جن دآسیب کے اثرات کی وجہ سے شدید بخار ہو یا خوف و درہشت کی وجہ سے کسی کا بدن کپکپاتا ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند گھنٹوں میں بخار اتر جائے گا اور خوف و درہشت بھی نجات مل جائے گی۔

نقش اس طرح بنیں گے۔ دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر بن کر ایک تعویذ بنائیں۔ اور موم جلے کے بعد کالے کپڑے میں کرنگی تاکہ کریں۔

یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح

یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح

طریقہ ۸۰ ایضاً _____ مندرجہ ذیل نقش بھی اسی طرح کے مارضے میں مفید ہے۔ مریض کے گلے میں مذکورہ بالا طریقہ سے پیک کر کر ڈالادیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲۷	۳۰	۱
۲۹	۲	۷	۲۸
۳	۳۲	۲۵	۶
۲۶	۵	۴	۳۱

طریقہ ۸۱

مندرجہ ذیل آیت کا عمل طریقہ ۷۹ میں بھی بیان کیا گیا۔ تعداد کے تبدیلی سے یہی عمل ایک بار پھر بیان کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کو مریض کے دائیں کان میں ۲۱ مرتبہ اور بائیں کان میں ۱۹ مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو عمل زیادہ کارگر ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو ۴۱ دن تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ دن پورے ہو جانے پر اسکا ایصالِ ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تمام عالمین و اکابرین اور مومنین و مسلمین کو پہنچا دے۔ بعد ازاں اس آیت کو دس مرتبہ روزانہ درود میں رکھے۔ انشاء اللہ بڑا بڑا اس عمل کا عامل ہو جائے گا۔ اور جب بھی بوقت ضرورت یہ عمل کریگا تو فوراً فائدہ ہوگا۔

آیت یہ ہے۔

طریقہ ۸۲

اگر کسی شخص پر آسیب ہو اور سخت قسم کا آسیب ہو اور عامل یہ چاہے کہ اس کو قید کرے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ

جس مکان میں آسیب کا اثر ہو اس مکان میں مندرجہ ذیل نقش فریم میں لگا کر دیوار میں فٹ کر دیں۔ انشاء اللہ مکان ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا۔ اور آسیب دفع ہوگا۔

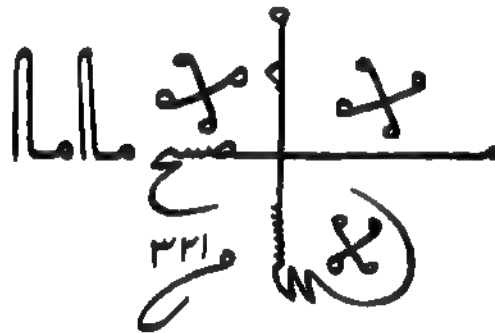
طریقہ ۸۴

نقش یہ ہے۔

۸	۱۸	۱۲	۱
۱۳	۲	۴	۷
۳	۱۶	۵	۶
۱۰	۵	۲	۱۵

طریقہ ۸۵ یہ نقش لکھ کر آسیب زدہ کو کاغذ کی گولی بنا کر پانی سے نکلوا دیں۔ انشاء اللہ آسیب فریادی ہو کر فرار ہوگا۔

نقش یہ ہے۔



طریقہ ۸۶ جس کسی کو جن کا اثر ہو یا آسیب یا چڑیل وغیرہ کا اثر ہو تو اس کیلئے یہ عمل بھی مجرب ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ اور مریض کو پلا دیں۔ اگر وہ نہ پیئے تو پھر اس کے منہ پر پھینکیں ماریں۔ انشاء اللہ جن و آسیب وغیرہ کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ یوں اگر زائل نہ ہوں تو اسی عزیمت کا قبیلہ بنا کر کورے چراغ میں روشن کریں۔ انشاء اللہ جن و آسیب جل کر خاک ہو جائیں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ جَبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاسْرَافِيلَ وَهَزْرَافِيلَ اَسْتَحْنَا الَّذِي جَعَلَ الْعَرْشَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ بِالَّذِي اُجِئْتُ اَذْهَبَ لَهٗ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَالسَّيِّدُ نَابِرُوحَ الْقُدُّوسُ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ سَلِيْمَانَ ابْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَخَّرَ لَهٗ الرِّياحَ وَالْجِنَّ وَالشَّيْطَانَ سَرِيعًا۔

طریقہ ۸۷ مندرجہ ذیل قرآن حکیم کی آیت کو بار پڑھیں اس کے بعد اس آیت کا نقش تیار کریں اور اس نقش کے نیچے اس شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں جس پر جن کا اثر ہو۔ یہ نقش دوسو گھنٹے بھر اڑھائی ہنٹیاں ڈال کر اس کو بند کر دیں پھر بار آیت الکرسی پڑھ کر اس ہنٹیا پر پھونک دیں۔ پھونکنے کے بعد ہی ہنٹیا کو بند کر کے اس کے چاند طرف اٹا چڑھا دیں۔ پھر تین روز تک اس ہنٹیا کو اُدھے۔ اُدھے گھنٹے تک پکائیں۔ انشاء اللہ جن جل کر خاک ہو جائے گا۔

اس عمل کے بعد اڑکی دال پکائیں اور اس پر قرآن حکیم کی یہی آیت تین مرتبہ اور آیت الکرسی تین مرتبہ اور سورہ جن ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور یہ دال مریض کو کھلا دیں۔ روٹی سے یا صرف دال پلا دیں۔ انشاء اللہ مریض پوری طرح صحتیاب ہو جائے گا۔
 آیت یہ ہے۔ نَعْمَ الْمُؤْمِنُ وَنَعْمَ الْمُتَّقِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔
 اس آیت کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۷۲	۲۷۶	۲۶۲
۲۷۵	۲۶۳	۲۶۸	۲۷۳
۲۶۲	۲۷۸	۲۷۰	۲۶۷
۲۷۱	۲۶۶	۲۶۵	۲۷۷

طریقہ ۸۷ اگر کسی شخص پر جن بھوت یا آسیب وغیرہ کا اثر ہو تو اس کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر ڈال دیں اور ان کلمات کو بچ بسم اللہ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ فی الفور فائدہ محسوس ہوگا۔ بہت ہی مجرب عمل ہے۔
 کلمات یہ ہیں۔ اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا سَاجِدًا لَا يَفْلَحُ السَّاجِدُ حَيْثُ أَقْبَىٰ اِذَا هُوَ سَاقِلٌ هُوَ مَا أَتَىٰ مَوْمًا أَهْبَاً امْتَرَاهِيَا۔

طریقہ ۸۹ آسیب زدہ مریض کو یہ نقش صینی کی پلیٹ پر لکھ کر بار بار دکھائے۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائے گا۔
 نقش یہ ہے۔

۸۹ ۱۱۱ ۹۹۹ ۷

طریقہ ۹۰ آسیب کو جلانے کیلئے یہ نقش بھی بے حد مجرب ہے۔ کورے چراغ میں حسب قاعدہ فتیلہ بنا کر جلائیں۔
 نقش اس طرح بنا کر فتیلہ بنالیں۔

۷۸۶
 ح ج د ل ل ج ۱۱
 بحق یا بدوح یا بتکفیل

طریقہ ۹۱ سورہ جن کی آیات شیطاً تک ۶ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیں اور یہی آیات اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۹۲ اگر کسی مکان میں جن یا آسیب کے اثرات ہوں تو اس مکان کے چاروں کونوں میں اذان دینا مفید ہے اذان دینے سے اثرات انشاء اللہ زائل ہو جائیں گے۔

میں تلوں کے تیل یا چنبیلی کے تیل میں یہ فقیلہ روشن کریں۔ فقیلہ مغرب یا عشاء کے بعد روشن کریں۔ اور لگاتار ۹ دن تک نئے چراغ میں روشن کریں اور روشنی پر غور کریں کہ کس رنگ کی ہے۔ اور اس کی نو میں کوئی تصویر بھی نظر آرہی ہے یا نہیں؟ یہ بات مریض سے پوچھتے رہیں۔ واضح رہے کہ روشنی کا رنگ مریض کو بدلا ہوا نظر آئے گا اور اسی کو چراغ کی نو میں کوئی تصویر نظر آئے گی جس دن مریض کو چراغ کی نو اصلی رنگ میں جو آگ کا رنگ ہوتا ہے نظر آجائے گی تو سمجھیے کہ اب وہ آسیب وغیرہ کے اثرات سے نکل آیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ پہلے دن چراغ ڈیڑھ گھنٹے تک جلے گا۔ اس کے بعد اس کی مدت گھٹتی رہے گی اور نویں دن زیادہ سے زیادہ ۱۵۔ بیس منٹ تک جل سکے گا۔ اور یہ صحت مند ہونے کی علامت ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

انلھم احرقہ الشیاطین

۱۶	۲	۳	۱۳
۵	۱۱	۱۰	۸
۹	۷	۶	۱۲
۴	۱۴	۱۵	۱

سمسم ۱۲۹۶۰

طریقہ ۹۷

اس فقیلہ کو لکھ کر اس پر نیلا ڈورا لپیٹ کر کوئلوں کی آگ پر رکھتے اور آسیب زدہ کے نقھوں میں دھواں دے۔ اور مریض کا نام اس کی ماں کے نقش کی پشت پر لکھتے۔

نقش یہ ہے۔

فرعون	ابلیس	ہامان	۱۱۳
ابلیس	ہامان	۱۱۳	فرعون
ہامان	۱۱۳	فرعون	ابلیس
۱۱۳	فرعون	ابلیس	ہامان
فرعون	ابلیس	ہامان	۱۱۳

طریقہ ۹۸ اگر موزتین کا نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں تو آسیب دفع ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۸۲	۳۶۹۵	۳۶۹۲	۳۶۸۹
۳۶۹۳	۳۶۸۸	۳۶۸۳	۳۶۹۴
۳۶۸۷	۳۶۹۰	۳۶۹۷	۳۶۸۴
۳۶۹۶	۳۶۸۵	۳۶۸۶	۳۶۹۱

حق این نقش هر قسم آسیب و نظر بد و هو مریض در وجود این را دفع شود دفع شود دفع شود

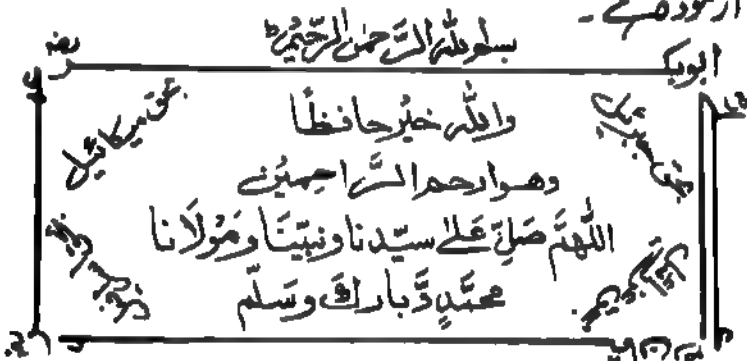
طریقہ ۹۹

مندرجہ ذیل عزیمت کا قلیلہ بنا کر مغرب یا عشاء کے درمیان کورے چراغ میں حسب قاعدہ روشن کریں اور سات روز تک لگاتار چراغ بدل کر روشن کرتے رہیں کل ۷ قلیلے روشن ہوں گے۔ انشاء اللہ پانچویں روز در نہ پھر ساتویں روز آسیبی اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔ زیر زبر لکھنے کی ضرورت نہیں۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہَا مَلِیْقًا لِّیَقَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِی قُلُوْبِہِمْ الْعَجَلُ الْعَجَلُ الْوَحَا الْوَحَا السَّاعَۃُ السَّاعَۃُ نَفَرٌ دَہَامَانَ فِرْعَوْنَ شَدَّ اِدَا بُوْجَہْلٍ مِّنْ جِنْدِ اِبْلِیْسِ اَجْمَعُوْنَ بِحَقِّ خَاتَمِ سَلِیْمَانَ اِبْنِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَہَرِیْجَہٗ دَرِیْدَنَ اَسِیْبٌ نَّدَہَ یَا شَدَّ بَنْدَ کُشْرَہٗ مُوْکَلَانِ فَلَیْتَمَّ دَسْرَیْہِمْ جِرَاعٌ بَسْتَهٗ یَا دَرِنْدَ دَسُوْزَانِ شَدَّ خَاکِ سُوْگَرِ دَدِ دَفْعَ شُوْد۔

طریقہ ۱۰۱

مندرجہ ذیل خاص طور پر ان بچوں اور عورتوں کے لئے ہے جو آسیب کی لپیٹ میں ہوں۔ انشاء اللہ گلے میں ڈال دینے ہی سے آسیب دفع ہو گا۔ اگر آسیب سخت ہو تو پھر ایک نقش پلا دیا جائے اور ایک گلے میں ڈال دیں۔ تجربہ ہے اور بارہا کا آزمودہ ہے۔



طریقہ ۱۰۲

مندرجہ ذیل قلیلے کو اپنے دھاگوں سے باندھ کر تازہ ۳ پھولوں کے ساتھ گلاب کے ۳ قلیلے ۳ روز تک سرسوں کے تیل میں جلادیں۔ اگر گلاب کے پھول نہ ملیں تو کوئی بھی خوشبودار پھول سوکھے ہوئے یا تازہ لے لیں چراغ بڑالیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے جب تیل میں غلن پیدا ہو جائے تو سمجھیں کہ آسیب جل گیا۔ قلیلے کا نقش یہ ہے۔

فرعون لعین	ابلیس لعین مردود	ہامان لعین	ہوا
دھنا ابلیس	فرعون	ابلیس قارن	ہامان لعین
لعین مردود فرعون	ابلیس لعین	ہامان	فرعون
ہوا	فرعون	ہوا	ابلیس لعین
ہوا	لعین ہامان	ہوا	ابلیس لعین
ہوا	ابلیس لعین	فرعون لعین	ہامان لعین

طریقہ ۱۰۲ مندرجہ ذیل قلیلہ بھی آسیب کو جلانے اور دفع کرنے میں تیرہ ہدف ثابت ہوئے ہیں۔ حسب قاعدہ کو رے چراغ میں جلائیں اور پھول خوشبودار چراغ کے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ آسیب حاضر ہو کر جل جائے گا۔ قلیلہ اس طرح بنائیں۔



طریقہ ۱۰۳ مندرجہ ذیل نقش قلیلہ بنا کر اتوار کی شب، پیر کی شب یا بدھ کی شب میں جلائیں۔ چراغ نو میں حسب قاعدہ جلائیں انشاء اللہ جو بھی آسیب ہوگا۔ نقش کے مؤکلین اس کو چراغ کی نو میں حاضر کریں گے۔ قلیلہ گائے کے گھی میں جلائیں۔ لوبان کی الگ سے دھونی دیتے رہیں اور اچھا ٹانگ شیرینی اور کچھ تازہ پھول چراغ کے قریب رکھیں۔ پھر اس شیرینی اور پھولوں کو بھی چراغ کے ساتھ تالاب میں پھینک دیں۔ نقش کے پیچھے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ کر نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔ جو کچھ اس مریض کے جسم میں ہے اور تکلیف دیتا ہے، اسے مؤکلو اس کو حاضر کرو اور جلادو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱	۴۸	۲	۷
۶	۳	۴۵	۴۴
۴۷	۴۲	۸	۱
۴	۵	۴۳	۴۶

طریقہ ۱۰۴ اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ چند دن میں آسیب دفع ہو جائے گا اور مریض کو آرام ملے گا۔ نقش یہ ہے۔

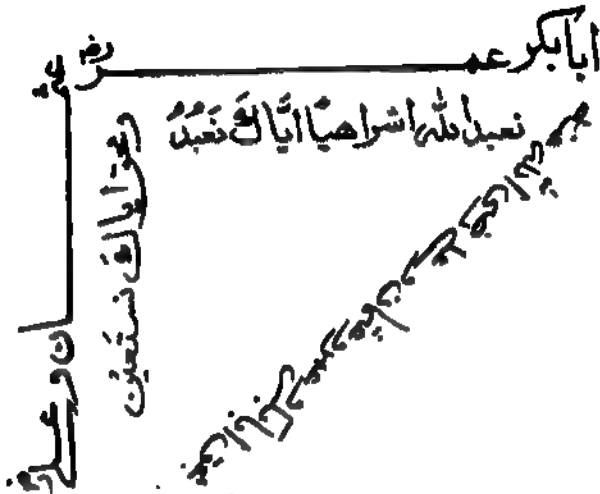
۷۸۶

۸	۱۱	۴۹۱۲	۱
۴۹۱۱	۲	۷	۱۳
۳	۴۹۱۲	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۹۱۳

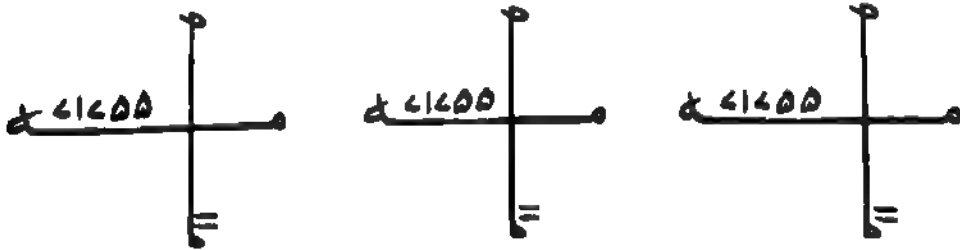
طریقہ ۱۰۵ اگر کسی شخص کو جن یا آسیب ستانا ہو یا جن و آسیب کا اثر محسوس ہوتا ہو تو صبح و شام یہ پڑھے۔ صوفی ایک بار صبح ایک بار شام۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قل دین

أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَذِهِ الشَّيْطَانِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَحْضُرَ ذَنْهُ اس کے بعد ایک ایک مرتبہ معوذتین پڑھے۔ انشاء اللہ چند دن اس پر عمل کرنے کے بعد زبردست سکون اور آسیبی اثرات سے نجات محسوس کرے گا۔

اگر کسی شخص پر آسیب کا اثر محسوس ہو تو یہ مندرجہ ذیل نقش بڑے سے کاغذ پر لکھ کر مریض جہاں لیٹا ہو اس کے سامنے دیوار پر چسپاں کر دیں۔ بڑے سے کاغذ پر بڑے بڑے حروف میں اس کو لکھیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائیگا۔
نقش یہ ہے۔



اگر کسی مکان پر زبردست اثر ہو تو عامل صاحب مکان یا کسی اور شخص کے دائیں ہاتھ کی پتیلی پر یہ لکھ دے۔ اور اس سے کہہ دے کہ جا کر باہر دروازہ پر دائیں ہاتھ سے دستک دے۔ انشاء اللہ جنات اسی وقت مکان خالی کر دیں گے۔
دستک کیلئے یہ طلسم لکھیں۔



اگر کسی کو آسیب پڑی یا جن کی شکایت ہو تو عامل کو چاہیئے کہ وہ چہل کان کو سات مرتبہ کڑے چھٹانک بھرتیل پر دم کرے اور اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے اس کے بعد اس تیل کا ایک قطرہ کسی بچکاری وغیرہ سے یا ڈراپر وغیرہ سے مریض کے کان میں ٹپکائے پہلے دائیں کان میں پھر بائیں کان میں اس بوند کو کان میں ٹپکانے کے بعد کان کو خوب ہلا کر تیل کو اندر تحلیل کر دیں۔ تیل کی بھی صورت میں کان سے باہر نہ آئے۔ اس کے بعد سارے کڑے تیل میں پڑھے ہوئے تیل کی ۳ بوندیں ڈراپر وغیرہ سے ڈال دے اور مریض کے پورے جسم کی اس تیل سے مالش کرائے۔ سات دن تک یہ عمل برابر لگاتا رہا جاتا رہے۔ تیل ایک بار پڑھ کر رکھ لے۔ اگر مریض اگتائے تو میرے دن یہ عمل کرے لیکن تعداد سات کی پوری کرے اس صورت میں ۱۴ دن میں عمل کی تکمیل ہوگی۔ انشاء اللہ مریض بالکل صحتیاب ہو جائے گا۔ اگر گلے میں چہل کان کا نقش بھی بانٹھ دیں تو اور بھی جلدی آسیبی

جو نقش ڈاڑھ کے نیچے رکھا جائے گا وہ یہ ہے۔

	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳
یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳	یابد ۳

جو قلیل روشن ہو گا وہ یہ ہے۔



ابلیس جہل مان تاؤن ملو



چند ضروری باتیں

عامل کو جن کے دفعیہ کی تدابیر اختیار کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

- ① مقام عمل پاک ہو، ② اس جگہ کوئی عورت حائضہ موجود نہ ہو، ③ اس مجلس میں زیادہ بات چیت سے گریز کریں ④ عامل عزیمت باواز بلند پڑھے، ورنہ کم سے کم درود شریف تو باواز بلند پڑھے ⑤ عمل کے وقت متعلقہ دھونی دیتا رہے ⑥ عمل کے مریض کے گلے میں کوئی بھی پُرانا تعویذ موجود نہ ہو ⑦ عمل چھت دار مکان میں ہو، کھلے آسمان کے نیچے نہ ہو ⑧ مریض کو عامل کے روبرو ہونا چاہیے اگر مریض مرد ہو تو مرد ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے اور اگر مریض عورت ہو تو عورت ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے ⑨ عمل کا بہتر وقت بعد نماز عصر یا بعد نماز مغرب ہے ⑩ آسیب زدہ شخص کو اگر غسل کرانا ہو تو چھت دار جگہ غسل کرائیں کھلے آسمان کے نیچے نہ کرائیں ⑪ عامل دوران عمل حصار کے ساتھ ساتھ کوئی نقش برائے حفاظت اپنے بازو پر ضرور باندھ لے ⑫ عمل شروع کرتے وقت عامل اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور اپنے عاجز اور کمزور ہونے کا اعتراف کرے۔ ⑬ عمل سے پیشتر کچھ نہ کچھ صدقہ دے ⑭ عمل کے وقت عامل کا پیٹ کھانے سے پُر نہ ہو ⑮ عمل کے وقت عامل خوشبو وغیرہ کا استعمال کرے ⑯ جس عمل کی جو بھی تعداد ہو اس میں کسی بیشی نہ کرے ⑰ کسی وجہ ایک بار عمل کر نیسے کام نہ بنے تو اس عمل کو کمر کرے۔

طریقہ
۱۱۱

جن بھوت اور آسید کو دفع کرنے کا مجرب طریقہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری امت کیلئے ایک قابل قدر تحفہ حیوۃ النہوۃ امام بیہقی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ایکدن حضرت ابودجانہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں چکی چلنے کی آواز آئی پھر یک بیک متواتر بجلی چمکتی نظر آئی جب میں نے غور سے دیکھا تو پھر ایک کالی گھٹاسی مجھے اپنے مکان کے صحن میں محسوس ہوئے اور اس کالی گھٹاسی سے انگارے اڑ کر میری طرف آتے ہوئے معلوم ہوئے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ تیرے گھر میں جن ہے۔ اور اس کے بعد حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے علی! تم قلم دوات اور کاغذ لاؤ۔ میں اس جن کے نام ایک خط لکھتا ہوں۔ حضرت علی قلم دوات اور کاغذ لے آئے تو آپ نے جنات کے نام اپنا فرمان جاری فرمایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خط روئے زمین کے تمام جنات کے نام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہذا کتاب من محمد رسول اللہ رب العالمین الی من یطریق من القادریۃ والشریۃ والشیخیۃ الاطہار فی بطریق بعینہما رحمۃ، اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعة فان تک عاشقا مؤلعا اذ فاجرا مفتنجا اذ ذابا حقا بلا بلا فلہذا کتاب اللہ یبطل علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنبہ ما کنتہ تعلمون ودرسلنا یکتبون ما کنتہ فکون اترکوا صاحب کتابی ہذا واطلقوا الی علیہ الاضواء الی من یزعم ان مع اللہ لا اله الا هو کل شیء ہالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون فلیکون حم لا ینصرف من حم فحق تفرق اعلیاء اللہ وبلغت حجة اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم فسیکفیکم اللہ ج وهو السميع العلیم۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نامہ مبارک کو حضرت علیؓ سے لکھا کہ حضرت ابودجانہؓ کو عطا فرمایا حضرت ابودجانہؓ نے رات کو اسے اپنے تکیہ میں رکھ لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مکان کے اندر سے رونے اور فریاد کرنے کی آواز آئی۔ ہائے مرگیا ہائے جل گیا۔ اے دُجانہ اب میں تیرے گھر میں کبھی نہ آؤں گا۔ نہ تیرے قریب دُجواریں رہوں گا۔ مجھے معاف کر دے۔ مجھے چھوڑ دے، مجھے جلنے دے۔ حضرت دُجانہؓ نے کہا کہ میں جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ نہیں کر لوں گا ہرگز تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت دُجانہؓ نے فجر کی نماز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں پڑھی اور رات کا سارا واقعہ عرض کیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے دُجانہ! جنات کی قوم پر رحم کر اور میرا ممد ہاں سے ہٹالے، ورنہ قیامت تک یہ جنات اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ حضرت دُجانہؓ نے وہ نامہ مبارک اپنے تکیہ کے نیچے سے ہٹا دیا۔ تمام جنات ان کے گھر سے فرار ہو گئے اور اس کے بعد پھر بھی ان کے مکان میں نہیں آئے۔

بھاشیو! — یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک سارے جہان کے جنات کے نام لکھا ہوا ہے۔ جس کسی کے مکان میں

باب ۱۲

عملیاتِ حاضرِ آسیب و جنتا

اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ جب آسیب زدہ کو کسی عامل کے پاس لے جاتے ہیں تو اس وقت آسیب رونق پکڑ رہا ہوتا ہے اسلئے ہمارے بزرگوں نے آسیب کو مریض پر حاضر کر کے بیشمار طریقے تجویز کئے ہیں۔ ان طریقوں میں سے جن طریقوں کو خادم نے مفید اور محرب پایا انہیں برائے استفادہ عاقلین یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ باصلاحیت لوگ ان طریقوں سے فائدہ اٹھائیں گے اور خدمتِ خلق کے دوران خادم کو دعا و خیر میں یاد رکھیں گے۔

طریقہ ۱ ۲۱ عدد شہد کی مکھیاں پکڑ لی جائیں۔ جب یہ مرجائیں تو ان میں سے ہر ایک مکھی پر ۱۱ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر صبح بسم اللہ دم کر دیا جائے پھر ان سب کو نئی روٹی میں لپیٹ کر قتلہ بنا لیا جائے اور نئے چراغ میں سرسوں کے تیل میں چراغ روشن کر کے حسب دستور کاجل بنا لیا جائے کاجل بنانے کا طریقہ بالعموم سبھی کو معلوم ہوتا ہے جب کاجل تیار ہو جائے تو سمجھیں کہ بفضلِ خدا آپ کو ایک نعمت مل گئی ہے۔ اب جب کسی بھی آسیب زدہ کی آنکھوں میں آپ اس کاجل کی تین تین سلائیاں اس کی آنکھوں میں ڈالیں گے تو انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا۔ محرب اور آزمودہ طریقہ ہے۔

طریقہ ۲ مندرجہ ذیل نقش عروج ماہ میں جمعرات کے دن ساعتِ مشتری میں تیار کر کے رکھیں اور بوقتِ ضرورت آسیب زدہ شخص کو ایک نقش پانی میں کھول کر پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

ہر چہ بلا برا یں مریض۔ احوال شو

طریقہ ۳ جب کسی مریض پر آسیب یا جن وغیرہ کو حاضر کرنا ہو تو تین گلاب یا چھلی کے پھولوں پر تین تین مرتبہ عزیمت دعا پڑھ کر دم کر کے مریض کو ایک ساتھ تینوں پھول سنگھارے۔ انشاء اللہ آسیب یا جن جو بھی مریض کو پریشان

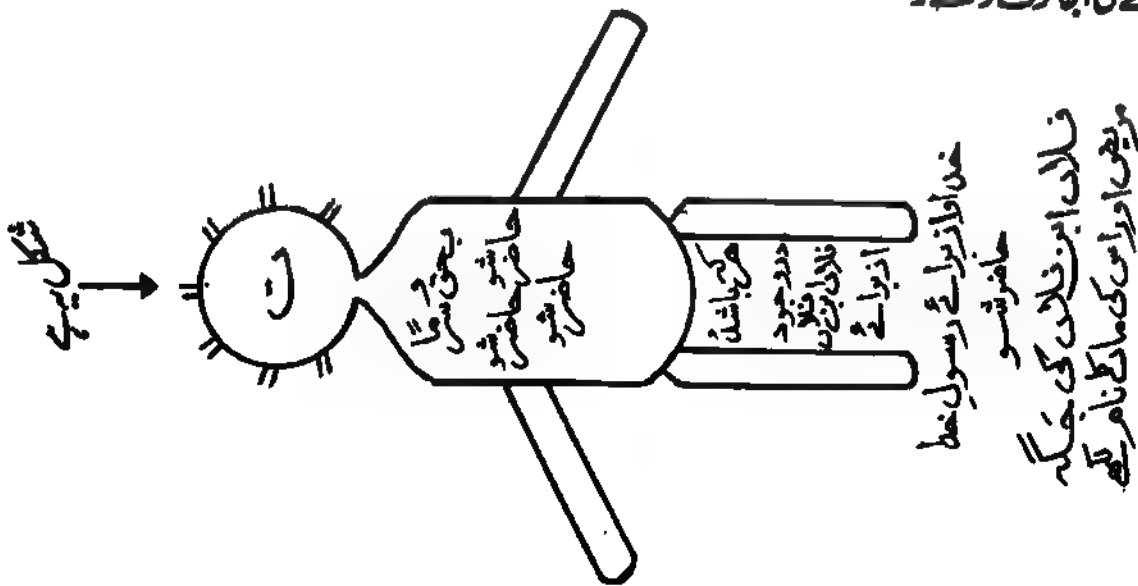
عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَزَمْتُ عَلَیْكَ بِمَا مَالُكَ الْاَرْوَاحِ لِفُطُوْثِ صَادِعًا اُخْصَرُ وَاِذَا اُصْحَابُ الْجَنَّتِ وَالْقِيَا طِیْنٍ مِنْ جَانِبِ الْاَیْنِ وَالْاَیْنِ۔

طریقہ ۷

طریقہ زکوٰۃ عمل حاضر اسب دیو، پڑی وغیرہ کا یہ ہے کہ اس عزیمت کو، اَلْمَقْصُوْلُ الْحَاشِیْ مَحْرُجٌ شَرْعٌ، بریت دعوت ۳۰ روز تک ہر روز ۳۲ مرتبہ پڑھے۔ پہلے دن پڑھے تو کس بجوں کو کچھ شیرینی بھی تقسیم کر دے، تمام جگہ کے بعد ۱۵ مرتبہ ہر نماز کے بعد مذکورہ عزیمت کو تازہ زندگی پڑھتا رہے۔ جب آسب وغیرہ کی حضرات کرتی ہو تو کسی لڑکے کو جس کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو غسل کر کر پاک لباس پہنا کر سفید اور پاک چادر پر بٹھا دے۔ اس کے سیدھے ہاتھ میں "یا علی" لکھے۔ اور اس طرح لکھے۔ **یا علی**۔ پھر مذکورہ عزیمت کو ۱۵ مرتبہ پڑھ کر لڑکے پر دم کرے اور سیاہ گول دائرہ پر عطر لگا دے اور لڑکے کی آنکھوں میں تین تین مرتبہ یا کریم پڑھ کر دم کر دے۔ پھر لڑکے سے پوچھے کہ سیاہی میں کیا نظر آتا ہے۔ اس سیاہ گول دائرے میں مذکورہ عزیمت کا موکل اسماعیل انشا اللہ نظر آئے گا۔ اگر موکل سرخ لباس میں نظر آئے تو عمل اسی وقت موقوف کر دے۔ اگر سیاہ پوش ہو تو دوسو سو شیطان بھیجے۔ اور اگر سبز لباس میں نظر آئے تو بہتر ہے۔ پھر مائل لڑکے سے کہے کہ موکل سے ہمارا سلام کہو اور پوچھو کہ فلاں شخص پر کوئی آسب ہے، یا جسمانی بیماری اگر آسب ہے تو اس کو گرفتار کر دو۔ اگر آسب ہو گا تو موکل اس گرفتار کر کے لا دے گا۔ پھر اگر عامل چاہے تو اس آسب کو قید میں رکھے، یا قول و قرار کے بعد آزاد کر دے۔ عامل جو حکم دے گا موکل وہی کرے گا۔ اور اگر موکل جسمانی بیماری بتلائے تو اس سے اس کا علاج معلوم کرے۔ انشا اللہ صحت رجحانی کرے گا۔ یہ عمل بے ضرر بھی ہے اور مخرب بھی ہے۔

طریقہ ۸

آسب کی حاضری کیلئے مندرجہ ذیل شکل بنائے اور اپنا احصار کر لے، جہاں کو قول جینال لکھا ہے وہاں عطر لگا کر مریض کو یہ کاغذ دیدے جس میں شکل بنائی ہو اور مریض سے کہے کہ عطر پر نظر جائے رکھے غرض بودار پھول مریض کے پاس رکھ دے۔ انشا اللہ آسب حاضر ہو گا اور مریض اسے دیکھے گا اور بات کرے گا۔ مریض کی جن د آسب سے قول و قرار کے بعد اسے جانے کی اجازت دے۔



طریقہ ۹

آسب کو حاضر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو ۱۳ مرتبہ ہلدی، لہسن اور کالے بکرے کے بالوں پر پڑھ کر دم

کریں پھر اس سے مریض کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ فوراً حاضری ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔۔۔ اَبْرُعْتُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقَدْ سَرَّيْتَهُ اِسْتَفْتَحْتُ فُھُوشَ قَرْقَشْتُ هَذَا مَا هَذَا مَا بَرَّئْتُ اُحْضَرُوا يَا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ وَالشَّيْطَانِ مِنْ جَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْاَيْسَرِ مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔
آسیب کو حاضر کرنے کے بعد عامل کو اختیار ہے کہ چاہے قول و قرار کے بعد آزاد کر دے یا قید کر دے یا جلا کر رکھ کر دے۔

طریقہ ۱

ایک اور کامیاب طریقہ علاج اور محاضرات کا یہ ہے کہ لڑکا جس کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو اسے غسل کرائیں۔ اور پاک صاف جگہ بٹھائیں۔ اگر کچی زمین تازہ گوبری کی ہوئی ہو تو زیادہ ہے ورنہ پھر پاک کپڑا ہو مریض کو بھی غسل کرائیں۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو مریض کو وضو کرا دیں اور مریض کو بھی پاک کپڑے پہنا کر اسی جگہ بٹھادیں۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایصالِ ثواب کی غرض سے شیرینی بچوں میں تقسیم کر دیں۔ پھر فتیلہ کو رے چراغ میں جلائیں۔ اور مریض سے تاکید کریں کہ وہ فتیلے کی طرف نگاہ رکھے اور لڑکے کو بھی تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے اور عامل ان تمام کاموں سے پہلے اپنا اور لڑکا اور مریض اور چراغ جہاں رکھا ہو سب چیزوں کا حصار کر لے۔ پھر یہ عزیمت پڑھیں اور سات مرتبہ پڑھیں۔

عَزِمْتُ عَلَيْكَ قَسَمْتُ عَلَيْكَ مَا لَكَ كَانِ سُلْطَانُ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ اس عزیمت کو الجَنُوبِ وَالشَّالِبِ بِحَقِّ سَلِيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ اس عزیمت کو پڑھتے ہوئے ثابت اڑد کے دانے لڑکے کے عامل مارتا رہے۔ عزیمت سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کو چراغ کی لویں کوئی جھاڑ دینے والا نظر آئے گا۔ اور کوئی سقہ آکر چھڑکاؤ کرے گا، پھر اگر کوئی فرش بچھائے گا۔ جب لڑکا ان باتوں کی اطلاع دے تو عامل کو چاہیے کہ فوراً یا فَنَّاخْ یا فَنَّاخْ پڑھنا شروع کر دے۔ کچھ دیر کے بعد بادشاہ حاضر ہوگا۔ اور اپنے نام و پتہ کے ساتھ سلام عرض کرے گا، اس طرح کہ میں فلاں ہوں۔ فلاں فقیر کا مرید ہوں۔ السلام علیکم۔ اس کے بعد عامل اپنا مقصد لڑکے کی معرفت بیان کرے۔ اس شخص کو کون پریشان کرتا ہے، یا کسی نے اس پر جادو کرایا ہے۔؟ پھر لڑکے سے کہے کہ بادشاہ سواروں کو روانہ کرے اور ستانے والی چیز کو گرفتار کر کے لائیں۔ جب یہ بات ۳ مرتبہ لڑکا کہے گا تو بادشاہ سواروں کو حکم دے گا اور مؤکلین آسیب وغیرہ کو گرفتار کر کے لے آئیں گے۔ عامل چاہے تو اس کو قتل کرادے اور مجلسِ درخواست کر دے۔ یہ عمل بفضلِ خدا ہمیشہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ یقین ہر معاملے میں شرط ہے۔ جو فتیلہ چراغ میں جلا یا جلے گا وہ یہ ہے۔

یا ابلیس یا اکتانوس بحق علیقا	یا ابلوس یا لوسانیا	یا ابلوس یا اکتانوس بحق علیقا
ملیقا ملیقا علیقا انت تعلم منا	یا ابلوس یا لوسانیا	ملیقا ملیقا علیقا انت تعلم منا
فی قلوبهم	یا ابلوس یا لوسانیا	فی قلوبهم
۸	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۶	۲	۲۹۷
۳	۲۹۹	۲۹۲
۲۹۳	ع	۲۹۸

اصوات ہر
در وجود فلاں
ابن فلاں حاضر
شود و اکسترو
شود

یہ مریض کی جگہ ہے۔ ————— لطل ————— (یہ عامل کی جگہ ہے)

جب آسیب لگے تو گول دائرے کے سامنے ایک خط کھینچ دے اس طرح۔ ————— لطل ————— اور اس وقت گندھک کی دھونی دیتا رہے۔ پھر کچا سوت لیکر اس کے سات تاروں پر، مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ دے، اللّٰهُمَّ اَنْتَ الدَّيَّانُ فَاَنَا الْخَائِفُ فَمَنْ يَنْدِعُ الْخَائِفُ اِلَّا الدَّيَّانُ يَادِبْتَ اَجِبْ دَعْوَتِي يَا جَدِ امْتِلْ يَا دَرْدَا امْتِلْ يَا سَرَفَتَا امْتِلْ يَا تَكْفِيْلُ بَعْنِي يَا بَدُوْخُ اگر آسیب بہت ہی بُرا ہو گا تو پہلی گرہ پر حاضر نہیں ہو گا۔ دوسری درجہ پھر تیسری پر لازماً آجائے گا۔ اس وقت ایک مضبوط قسم کی بوتل پر بنائی ہوئی مشکل کے برابر میں لٹا دے اور بوتل کا منہ عامل کی طرف ہو اور اس کا آخری سر اشکل کا جو دائرہ ہے اس کے برابر میں ہو اس وقت اُس خط کو اُنکلی سے مٹا دے جو مشکل کے برابر میں کھینچا جائے۔ اور چھری سے دائرے کا منہ کھول دے اس طرح۔ ————— لطل ————— اور مذکورہ عزیمت پڑھنی شروع کرے۔ آسیب وجن بوتل کے اندر داخل ہو جائے گا۔ فوراً بوتل کو بند کر کے اس پر موم چڑھا دے اور جنگل میں لے جا کر دفن کر دے۔

طریقہ ۴ گرفتاری آسیب کیلئے یہ عمل بھی مجرب ہے۔ پہلے اس عمل کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی بھی دن سے شروعات کریں اور مندرجہ ذیل عزیمت کو چار سو مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں۔ بعدِ عشاء پر ہنر بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چالیس دن تک گائے اور مچھلی کے گوشت سے پرہیز کریں۔

عزیمت یہ ہے۔ ————— بِسْمِ اللّٰهِ الشَّحْنُ السَّحْنُ السَّحْنُ عَلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْاَنْسِ دَبْطًا غَلًا غَلًا نَشْرُ انْشُرْ انْشُرْ غَشْرًا بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ شَوْحَاضِرٌ شَوْحَاضِرٌ شَوْ۔

جب جن کو قید کرنا ہو تو جن زدہ آدمی کو ایک پاک صاف سفید چادر پر بٹھا دیں۔ اس کے قریب خوشبودار پھول رکھ دیں۔ اور یہ پھول ایک طشت میں پانی بھر کر اس میں رکھ دیں۔ عود وغیرہ جلائیں اور مذکورہ عزیمت پڑھنی شروع کریں۔

عزیمت پڑھنے سے پہلے عامل کو چاہئے کہ اپنا حصار کر لے۔ ابھی چند بار ہی وہ عزیمت پڑھے گا کہ وہ جن حاضر ہو گا جو مریض کو ستانا ہے۔ اس وقت عامل کو ایک مضبوط قسم کی بوتل طشت کے برابر میں رکھ لینی چاہئے۔ اور وہ عزیمت برابر پڑھتا رہے تو پانی دیر کے بعد جن بے دم ہو جائے گا اور فریاد و فغاں کرے گا۔ اس وقت عامل کو یہ حکم دینا چاہئے کہ وہ بوتل میں داخل ہو جائے۔ انشاء اللہ جن فوراً بوتل میں داخل ہو جائے گا۔ اس کی علامت یہ ہوگی کہ بوتل میں دھواں بن کر وہ داخل ہو گا۔ صاف نظر آئے گا کہ بوتل کے اندر دھواں داخل ہو رہا ہے۔ دھواں جب داخل ہو جائے تو عامل کو فوراً مضبوط قسم کی کارک سے بوتل کو بند کر دینا چاہئے اور پھر اس بوتل کو جنگل میں جا کر گڑھا کھود کر دفن کر دینا چاہئے۔

طریقہ ۵ سب سے پہلے مندرجہ ذیل کلمات قرآن اور عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں بروز پیر سے ابتدا کرے۔ اور ۱۲۱ مرتبہ روزانہ کسی تنہائی کے مقام پر بیٹھ کر پڑھے۔ اول و آخر سات سات تہ روزہ شریف پڑھے۔ ۲۱ روز تک پڑھتا رہے ۲۱ دے روز ایصالِ ثواب تمام اولین و آخرین کو کر دے۔ اور کچھ مٹھائی بچوں میں تقسیم کر دے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ ۲۱ روز کی تکمیل کے بعد روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا کرے اور اول و آخرین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیا کرے۔

جب عامل کسی مریض کے سر پر جن کو حاضر کرنا چاہئے تو مریض کو ایک پاک صاف جگہ پر بٹھائے اور اس کے برابر میں ایک بڑی سُرطانی

رکھ دے، شرمہ دانی کم سے کم چھ انچ کی ہونی چاہیے۔ شرمہ دانی میں ایک پرچے پر یہ کلمات لکھ کر بجی بنا کر شرمہ میں ڈال دے۔ یعنی **مَالِ الْجَنَّةِ**
بَيْنَهُمْ يُخَذُّبَاتُ التَّوَابِي وَالْأَقْدَامُ۔ اور شرمہ دانی کے باہر یہ کلمات لکھ کر چپکا دے۔ **وَقِفُّهُمْ أَيْتَهُمْ مَسْئُولُونَ۔**

اس کے بعد جس عزیمت کی زکوٰۃ ادا کی تھی اس کو پڑھنا شروع کرے، بلند آواز سے پڑھے۔ ایک ہی بار کے پڑھنے سے جن جو مریض کو ستانا ہو گا، سرمہ دانی میں خود بخود داخل ہو جائے گا۔ عزیمت ختم ہوتے ہی بسم اللہ پڑھ کر سرمہ دانی کو بند کر دے۔ پھر اس کو جنگل میں لے جا کر دفن کر دے۔

عزيت يه — بسم الله الرحمن الرحيم نوح المجرموت بسم الله نوح خد با التواصي والاقدا امراد الاغلا
في اعنا بهم والسلاسل يعجبون خد فة فسلوة ثم الجحيم سلوة ثم في بلسنة دمرها سبعون ذوا عافا فسلوة الله كان
لا يمين يا الله العظيم اجب يا هبوة بحق الذي اشرق برقي متواجي بنور وجهه يجبل طوبى يساه فافحنى والقر د
وجز يانها كما يجري الماء جزيا وتعظيما لله تعالى الذي قال للسموات والارض الى طاعتين لله رب العالمين رب النار
والبحر الاسود والسموات وكفة الميزان يا سمع شامخ من كل براخيا شطط لبغا واصبا اشرافا اذوني امتاوث والاشد
الضجلة اجب يا تنفيل ويا صند وش ويا دهنش ويا ايامرة يا فليس ربا فشع المشاعلى اذخلوا على المعاصى بالبحر

عالمین توجہ دیں

مرض کی تشخیص کیلئے ایک نقش روحانی مسکن دویوبند سے روانہ کیا جاتا ہے۔ یہ نقش مریض کے ہاتھ میں پکڑا کر مریض سے کچھ باتیں معلوم کی جاتی ہیں مریض سوالات کے جو جوابات دیتا ہے ان ہی سے اس کا مرض واضح ہو جاتا ہے کہ آیا اس پر جن دواؤں کا اثر ہے یا سحر و جادو ہے یا کچھ اور ہے یا جسمانی بیماری ہے۔۔۔۔۔۔ یہ نقش خاص اوقات میں خاص اہتمام کے ساتھ سال میں چند ہی تیار ہوتے ہیں اور طلب گار حضرات کو یہ بذریعہ ڈاک روانہ کر دیئے جاتے ہیں ضرورت مند اور شائقین حضرات رجوع فرمائیں۔ مزید تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔

رابطہ کونیکا مکمل ہے۔

روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند

باب ۱۲

جنات تابع کرنے کے طریقے

طریقہ ۱

بدھ سے سنیچر تک روزے رکھیں۔ روزانہ غسل کریں اور روزانہ پاک و صاف کپڑے بدل لیں۔ ایک لباس چوبیس گھنٹے سے زیادہ بدن پر نہ رہے۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص (قل ہو اللہ احد پارہ ۳) سورۃ دخان (سورۃ نمبر ۲۹) پارہ ۳ اور سورۃ تنزیل السجدہ (سورۃ نمبر ۱۸ پارہ ۱) اور سورۃ ملک (سورۃ نمبر ۱۱ پارہ ۲) اور سورۃ یسین (پارہ ۱۳) یہ تمام سورتیں روزانہ تھوڑا تھوڑا مرتبہ پڑھیں۔ پھر سنیچر کے دن نویں ساعت میں دیر مشتری کی ساعت ہے۔ لوگوں سے الگ تھلک کسی تنہائی کے مقام میں بیٹھ کر کاغذ کے ٹکڑے لکھ کر ان پر یہ آیات لکھیں۔ اور اپنا حصار کر کے لکھنا شروع کریں۔

ایک ٹکڑے پر وہو الذی یخفی دیمیت قلبہ اختلافاً اللیل والنہار۔

دوسرے پر فاذا قضی امر افا انما نقول له کن فیکون تیسرے پر نسئفیکم اللہ وهو السميع العلیہ جو چاہے پڑھو اذا دعاکم دعوة من الارض اذا انشعرت خرجون یا یحییٰ پر فاذا هم من الاجداث الی ربہم یبسلون چھٹے پر دنفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربہم یبسلون قالوا یتولنا من جمنا من مرقدنا سمعہ هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون ان کانت الا صیحة واحدة فاذا هم جمیع لذننا محضون۔

ان آیات کو لکھنے سے پہلے چار رکعات نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ یسین دوسری میں سورۃ دخان تیسری میں تنزیل السجدہ اور چوتھی میں سورۃ ملک پڑھیں۔ اور ہر سجدے میں یہ دعا پڑھیں۔ سُبْحَانَ مَنْ لَبَسَ الْجَنَّةَ وَقَالَ بَعْمُجَانٍ مَنْ قَطَفَ بِالْحَمْدِ وَتَكْرَمَ بِهِمْ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِمْ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي السَّبْحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ مَنْ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنَّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِلْمِ وَالْجَلَمِ سُبْحَانَ ذِي الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ وَاللَّوْجِ وَالْقَلَمِ وَالْقُدْرَةِ وَالنَّوْزِ مَا نَزَلَ مِنْ فَارَعٍ هُوَ نَزَلَ مِنْ عَرْشِهِ مَنْ عَزَّ شَيْءٌ وَمَنْ هَبَّ ذَخْتِهِ مِنْ كِتَابِكَ وَأَسْأَلُكَ الْعِظِيمُ الْأَعْظَمُ وَبُجْهِكَ الْكَرِيمُ الْأَكْرَمُ وَبِكَلِمَاتِكَ الثَّمَنِيَّةِ أَنْ تُخْرِجَنِي عَوْنًا مِنْ بَصْلَةِ الْجَنِّ عَلَى مَا أُرِيدُ مِنْ خَيْرٍ الدُّنْيَا۔ انشاء اللہ اسی وقت جنات حاضر ہوں گے اور سلام عرض کریں گے۔

ہاں نماز سے پہلے یہ ضروری ہے کہ کاغذ کے اُن ساتوں ٹکڑوں کو ایک دھاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو اسکے بعد نماز شروع کرو۔ جنات کی حاضری کے بعد اُن ساتوں کاغذوں میں سے ایک کاغذ نکال کر پڑھو اور جنات سے پوچھو کہ تم میں سے یہ کاغذ کس کا ہے؟ اُن سے ایک کہے گا کہ یہ کاغذ میرا ہے۔ تم اس سے نام پوچھو اور اس کے نام کو اس کاغذ کی پشت پر لکھ دو۔ اسی طرح ساتوں کاغذ کے بارے میں پوچھتے رہو کہ کس کا ہے اور جو بھی بولے میرا ہے اس سے نام پوچھو اور پھر اس کا نام اسی کاغذ کی پشت پر درج کر دو۔ جب ساتوں سے پوچھ چکو تو انہیں جلانے کی اجازت دے دو اور ان ساتوں کاغذوں کو ایک چاندی کے ڈبے میں احتیاط سے رکھو۔ اس کے بعد

جب بھی جنات کو بلانا ہو نماز کے بعد دالی دعا ایک بار پڑھو، فوراً حاضر ہوں گے۔ یہ جنات پھر جب بھی بلاؤ گے جو کام کہو گے کریں گے، خزانے لا کر دیں گے، خبریں لا کر دیں گے۔ لیکن اس کام کیلئے بہت مضبوط دل کی ضرورت ہے اگر دل کمزور ہوگا تو بارتھ فیل ہونے کا خطرہ رہے گا۔ اللہ کے وہ نیک بندے جو اپنے مالک کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ان ہی کیلئے اس طرح کے عملیات زیبا ہیں۔ جن تابع کرنا ہر کس و نا کس کی بات نہیں ہے۔ تاہم طریقہ تحریر کر دیا گیا ہے۔ صاحب تقویٰ اور صاحب ہمت لوگ اللہ کے بھروسے پر تقدیر آزما سکتے ہیں۔ عمل اپنی جگہ لیکن کامیابی اللہ کے فضل ہی پر موقوف ہے۔

طریقہ ۲

کسی پاک جگہ پر بالکل تنہائی میں اور بستی سے الگ تھلگ ایک مصلے بچھائیں اور نیا لباس پہنیں، خوشبو سے مکہ معطر رکھیں۔ عود وغیرہ کی دھونی لیں۔ اور حصار کھینچ کر عمل شروع کریں۔ دوران عمل کامل یکسوئی کے ساتھ سورہ مزمل ۱۱۰ روزانہ بعد نماز عشاء چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح چالیس روز تک پڑھیں۔ یاد رہے کہ اس کمرے میں چالیس دن تک کوئی دوسرا آدمی داخل نہ ہو۔ عمل سے فارغ ہو کر جب آئیں تو کمرہ مقفل کر دیں اور دوران چلہ ترک حیوانات کی پابندی رکھیں۔ دوران عمل مختلف چیزیں عامل کو نظر آئیں گی۔ عامل ان سے خوف نہ کھائے۔ حصار کی وجہ سے کوئی چیز عامل کو نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اگر عمل کے دوران عامل بوجہ خوف حصار سے باہر نکل آیا تو بے شک عامل کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے گا اور اگر عامل کسی چیز سے ڈرے اور ثابت قدم رہا تو پھر چالیس دن پورے ہو جانے پر ایک جن آئے گا اور عامل کو بڑے ادب سے سلام کریگا اور عامل کا مطیع ہو جائے گا۔ اور حکم کی تعمیل کرے گا۔ لیکن اس سے ہمیشہ جائز کام میں مدد لینی چاہئے۔ ناجائز کام میں نہیں۔ آنے کا طریقہ اسی سے پوچھنا چاہئے کہ جب ضرورت بلانے کی پڑے گی تو کیا کریں انشاء اللہ وہ خود ہی طریقہ بتائے گا۔

طریقہ ۳

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ آبادی کے باہر کسی پاکیزہ مقام پر حصار کھینچ کر خوشبو وغیرہ معطر کر کے پھر بعد نماز عشاء عمل شروع کرے۔ سورہ جن سات مرتبہ اور سورہ مزمل ۱۱۰ مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ اسی طرح چالیس روز تک عمل کرے وقت اور جگہ کی پابندی رکھے۔ ترک حیوانات اور پرہیز جلالی اور جمالی دونوں کا پابند رہے۔ آخری عشرے میں ڈراؤنی اور خوفناک چیزیں نظر آئیں گی۔ اور آخری رات مختلف قسم کے جانور اور وحشت ناک قسم کے انسان اور تنگی عورتیں نظر آئیں گی۔ اگر عامل بے خوف رہا اور حصار سے باہر نہ آیا اور عمل مکمل کر لیا تو صبح صادق کے وقت شاہ جنات اپنے معاصین کے ساتھ حاضر ہوگا اور طلب کرنے کا سبب دریافت کرے گا اور پھر ہمیشہ کیلئے انشاء اللہ عامل کا مطیع ہو جائے گا۔ بشرطیکہ عامل کی نیت صاف ہو اور دنیا کمانے کی نہ ہو۔ بلکہ خدمتِ خلق کی ہو۔ اور رزق حلال کا عادی ہو۔

طریقہ ۴

اس سلسلے میں سورہ جن کی ریاضت بہت اہم ہے۔ جب سورہ جن کی ریاضت کا ارادہ ہو تو تین روزے رکھے۔ منگل، بدھ اور جمعرات کو اور اس دوران کوئی حیوان چیز نہ کھائے نہ استعمال کرے۔ اور ہر وقت خوشبو میں بسا رہے اور صبح و شام دھونی بھی لے اور ان تین دنوں میں ایک ہزار بار سورہ جن پڑھے یعنی روزانہ ۳۳۳ مرتبہ پڑھے۔ اور عمل جمعرات کے دن اس طرح شروع کرے کہ تقریباً نصف شب کے وقت ختم ہو۔

عمل کے اختتام پر دو نفلیں پڑھے۔ نفلوں سے فارغ ہو کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک بار سورہ جن پڑھے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ اسی وقت اس سورہ کا ایک مؤکل حاضر ہوگا۔ اس کا قد کوتاہ اور ہاتھ لمبے لمبے ہوں گے۔ مؤکل عامل کے سامنے آکر بیٹھے گا۔ اور سلام کرے گا۔ اپنا دل مضبوط رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اس کی ہیئت بہت سخت ہے۔ یہ مسلمان جنات کا بادشاہ

ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لایا ہے۔ ۳۔ آدمی اس کی پشت پر کھڑے ہوں گے۔ اگر عامل نے اپنے دل کو قابو میں رکھا تو کامیاب ہوگا۔ اور اگر خوف کھایا تو وہ سب واپس ہو جائیں گے اور عامل کا عمل برباد ہوگا۔ اس لئے لازم ہے کہ عامل اپنے دل کو مضبوط رکھے۔ اور خوف ہرگز ہرگز نہ کھائے۔ اس مؤکل کا نام ابویوسف ہے اس سے کہنا چاہیے۔ ہمارا حق تم پر واجب ہے ہماری مدد کرنا تمہارا فرض ہے وغیرہ۔ انشاء اللہ وہ اپنے ساتھیوں کو حکم دے گا جو مثل بجلی کے اگر عامل کے آگے ڈال دے گا۔ بس عامل کو اس پر قناعت کرنی چاہیے۔ اور اس مؤکل کو بار بار طلب نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ یہ عمل سال میں ایک بار کرنا چاہیے۔

طریقہ ۵

کامل تنہائی میں پاک جگہ پر مصلی بچھا کر حصار کر کے عمل شروع کریں۔ صاف ستھرا لباس زیب تن کریں اور خوشبو سے لباس کو معطر کریں عمل ہمیشہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔ حصار کرتے وقت تین بار سورۃ اخلاص پڑھیں۔ روزانہ کامل یکسوئی کے ساتھ سورۃ منزل بہ مرتبہ پڑھنی چاہیے۔ عمل کے دوران اس پاس کوئی انسان موجود نہیں ہونا چاہیے۔ عمل کے دوران نہایت بھیانک صورتیں نظر آئیں گی۔ لیکن ان سے ہرگز ہرگز ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ حصار کے اندر داخل ہونے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر عامل ڈر گیا اور حصار سے باہر آ گیا تو پھر عامل کیلئے خطرہ ہے جان بھی جاسکتی ہے اور دماغ بھی خراب ہو سکتا ہے۔ آخری عشرے میں عامل کو زیادہ ڈرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اگر عامل ثابت قدم رہ کر اپنا چلہ پورا کر لیتا ہے تو پھر جنات حاضر ہو کر دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ دوستی ہونے کے بعد جب بھی سورۃ منزل تنہائی میں پڑھ کر حاضر ہونے کا حکم دے گا۔ جنات فوراً حاضر ہوں گے اور عامل کی اطاعت کریں گے۔

طریقہ ۶

یہ طریقہ وقت کے اعتبار سے بہت آسان ہے۔ لیکن اس لحاظ سے بے حد مشکل ہے کہ ایک ہی نشست میں سو الاکھ مرتبہ پڑھنا ہوتا ہے اور انسانی تقاضے چھ گھنٹے قابل برداشت نہیں ہوتے۔ تاہم اگر کسی کو لمبی نشستوں میں بیٹھنے اور وظائف پڑھنے کی مشق ہو تو ان کیلئے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

اس عمل کی شرائط یہ ہیں۔ بالکل تنہائی کا مقام ہو۔ عورت بلائے نیا لباس پہنے، خوشبو لگائے، خوشبودار پھول اپنے پاس رکھے بدبودار چیز پورے دن نہ کھائے۔ مثلاً پیاز، لہسن وغیرہ۔

اس عمل کیلئے حصار اس طرح کرے، چاروں قیل اور آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر چھری پر دم کرے اور اس چھری سے اپنے ارد گرد گول دائرے کی صورت میں حصار کھینچ دے، عمل شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ نصر اذ آجاء نصر اللہ، دُعاً مرتبہ پڑھے۔

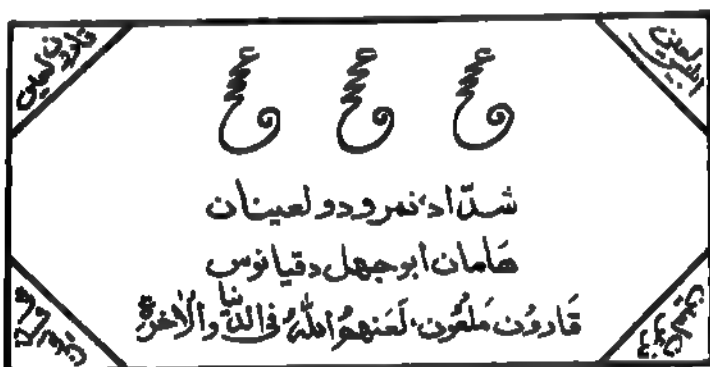
عمل صرف یہ ہے کہ سو الاکھ مرتبہ یا سَمْعَلُوْنی پڑھے۔ عمل کے اختتام پر ایک جن عورت اگر سلام کرے گی اگر عمل پورا ہو چکا ہے تو کسی قسم کا خوف نہ کھائے اور سلام کا جواب دیکر اس سے یہ عہد کرے کہ میں جب کسی خدمت خلق کیلئے تمہیں بلاؤں تو تمہیں حاضر ہونا پڑے گا۔ وہ وعدہ کرے گی اور کوئی نشانی بھی دے گی۔ اور انیکا طریقہ بھی بتائیگی۔ تو بے ہزار جنات اسکے تابع ہیں۔ جنات تابع کرنیکی خواہش رکھنے والے حضرات یہ بات یاد رکھیں کہ یہ کام کمزور دل اور کمزور بدن والوں کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح کے عملیات کیلئے بڑا درصحت مند ہونا بے حد ضروری ہے۔ بصورت دیگر نقصان کا احتمال ہے۔

بہر حال خادم نے قیمتی طریقہ ارباب ذوق کیلئے نقل کر دیئے ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ ان طریقوں سے اہل حضرات کو قسمت آزمائی کی توفیق دے اور اپنے فضل و کرم سے انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

مرض کی دریافت



اس باب میں ایسے طریقے نقل کئے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ عاملین یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مریض کسی مرض کا شکار ہے اور کیا چیز اس پر چڑھی ہوئی ہے۔ آیا اس پر آسیب وغیرہ کا اثر ہے یا اس پر جادو کرایا گیا ہے۔ یا پھر اسے جسمانی بیماری ہے۔ عاملین کو چاہئے کہ وہ مرض کی تحقیق میں کامل سنجیدگی اور احتیاط سے کام لیں کیونکہ تشخیص ہی میں صحیح علاج ممکن ہے۔ اگر تشخیص غلط ہوگی تو لامحالہ علاج بھی غلط ہوگا۔ اور بجائے فائدے کے مریض کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے علاج سے زیادہ تشخیص پر توجہ دینی چاہئے۔ شناخت آسیب کیلئے یہ نقش دیا جا رہا ہے۔



جس وقت مریض پر آسیب ہو اس وقت یہ نقش لکھ کر دکھائیں۔ اگر اس کو دیکھ کر مریض رونے لگے تو سمجھیں کہ اس پر جن کا اثر ہے۔ اگر سنسنے لگے تو کوئی غیبی روح اس پر مسلط ہے۔ اور اگر خاموش رہے تو پھر دماغی خلل ہے۔

طریقہ ۱

مریض کا پہنا ہوا کپڑا ناپیں اور پھر اس پر بسم اللہ، سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ سورہ صافات (سپارہ ۲۱) کی آیات شططاً تک اور سورہ جن ۲۹ کی آیات لاذب تک ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ آخر میں سورتین قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر کپڑے پر دم کر دیں۔ پھر دوبارہ اسے ناپیں۔ اگر کپڑا گھٹ جائے تو جادو ہے اگر بڑھ جائے تو جن وغیرہ کا اثر ہے، جوں کا توں رہے تو جسمانی بیماری ہے۔

طریقہ ۲

مریض کے پاؤں کے ناخن سے لیکر ستر تک ایک نیلے رنگ کا ڈورا ناپیں پھر سات مرتبہ اس پر سورہ منزل پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر دوبارہ اس ڈورے کو ناپیں۔ اگر کم ہو جائے تو سحر ہے اگر بڑھ جائے تو ادیری اثرات ہیں اور اگر جوں کا توں رہے تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۳

ایک کورا مٹی کا سکورا لیکر اس پر کالی ردشنائی سے یہ عزیمت لکھئے ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ اس سکورے کو عزیمت لکھنے کے بعد مریض کے چاروں طرف، مرتبہ گردش دے پھر اس کو دیکتی ہوئی آگ میں رکھ دے

اور دیکھئے۔ اگر حروف سفید ہو گئے تو سحر ہے اگر سرخ ہو گئے تو چڑیل کا اثر ہے اگر غائب ہو گئے تو جن کا اثر ہے اور اگر کالے ہی رہے تو جہائی بیماری ہے۔

طریقہ

طریقہ ۴

مریض کے پہنے ہوئے کو کپڑے کو ناپیں پھر اس پر یہ عزیمت ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کرے، بسم اللہ الرحمن الرحیم عز
 علیکم یا جمیع اخصیڑاھز اما التوراة انبزی والانجیل والفرقان العظیم صاف رب المشرق
 والذازرب بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس کے بعد معوذتین پڑھے پھر آخر میں کہے صلی اللہ علی خلد خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔
 اس کے بعد دوبارہ ناپیں اگر ایک انگلی کم ہو جائے تو جن کا اثر ہے اگر ۲، انگلی گھٹ جائے تو آسیب کا اثر ہے اگر ۳ گھٹ جائے تو حمر
 کا اثر ہے۔

طریقہ ۵

طریقہ ۵ فجر کی نماز کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم اُنتَحِ اُنتَحِ اُنتَحِ شومرتہ پڑھ کر آنکھیں بند کر لیں اور اللہ سے مدد طلب کریں۔ اس وقت جو بھی قلب پر وارد ہو وہی مرض سمجھیں۔ انشاء اللہ کبھی تشخص غلط نہ ہوگی۔

طریقہ ۷

طریقہ ۶ کالی مرغی کا انڈا لیکر اس پر یہ عبارت لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلٰی اللّٰهِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
 وَالِہِ وَاَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ اَہْلَکُمْ فَوْغ۔ پھر اس انڈے کو مریض کے دائیں ہاتھ پر
 رکھیں۔ اور ہاتھ پوری طرح کھلوائے رکھیں۔ اب سورۃ اخلاص لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں اس دوران دھنیے کی دھونی دیتے رہیں۔
 پانچ دس منٹ کے بعد انڈا خود بخود کھڑا ہو جائے گا۔ اسی وقت اسے توڑ دیں اور دیکھیں۔ اگر انڈے کی زردی میں کالا بال ہو تو سبلی
 سحر ہے۔ اگر زردی تمام کی تمام کالی ہو تو نظر بد ہے اور اگر سفیدی میں سرخ بال ہو تو آسیب و جنات وغیرہ کی علامت ہے اور
 اگر صبح سلامت نکلے تو پھر جسمانی مرض ہے۔

طریقہ

طریقہ ۷

سات نیلے رنگ کے ڈورے سر سے پاؤں تک مریض کے ناپے، بعدہ مندرجہ ذیل دعاسات مرتبہ پڑھ کر دوںے
 ہر دم کرے اس کے بعد پھر ڈوروں کے مریض کے بدن سے ناپیں۔ اگر ایک انگلی کے برابر ڈورے بڑھ جائیں
 تو آسیب وغیرہ کا اثر ہے اگر ۲ انگلی زیادہ ہو تو سحر علوی ہے اگر ۳ انگلی زیادہ ہو تو اُم الصبیان ہے اگر پانچ انگلی بڑھ جائے تو
 نظربہ ہے اگر ایک انگلی کم ہو تو ہوا ہے اگر ۲ انگلی کم ہو تو غفرت کا اثر ہے اگر ۳ انگلی کم ہو تو سحر سفلی ہے۔ اگر برابر ہو تو جسمانی بیماری
 ہے۔ عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيمِ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ الْعَظِيمُ يَا هَادِيَ الْبَصَرِ اِطْمِئِنَّ
 يَا مَرْسِلَ السَّيْلِ يَا خَالِي الْاَصْبَاحِ يَا ذِي الْعَرْشِ الْجَوْدِ وَالسِّيَاحِ يَا اِلَهَ يَارْحَمُنِي يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَرْحَمُ
 اِلَى الْفَوَاقِدِ اَخَذَ هُوَ اللّٰهُ وَالشَّجَرُ كُلُّ نَاقَةٍ دَافِعَةٍ وَشِدَّةٌ دَافِعَةٌ وَبَلَاءٌ وَبَلِيَّةٌ كُلُّ ذَلَّةٍ وَعِلَّةٍ وَكُلُّ قَلْبَةٍ وَمَرِيضٍ وَحَرِيصٍ وَفَرَسٍ
 وَفَقْرٍ وَوَبَاءٍ كُلُّ سَيْحَةٍ سَاحِرَةٍ وَعَدْوٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ يَا سُبُوْحُ يَا قُدُّوسُ يَا رَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
 خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ ۸

طریقہ ۵ اس نقش کو کورے سکورے پر لکھ کر مریض کے جسم پر سے سر سے پاؤں تک سات مرتبہ اتارے اور پھر آگ میں ڈال دے اگر حروف شرخ ہو جائیں تو آسیب ہے اور اگر سفید ہو جائیں تو جادو ہے اگر سیاہ رہیں تو مریض جمانی ہے اور اگر غائب ہو جائیں تو زبردست جن کا اثر ہے۔

اللوط عوط
عوط لوط

نقش یہ ہے۔



انسان اس عمل کے ذریعہ جنات اور دنیاوی تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے

حضرت سعید ابن مسیبؓ کی ملاقات ایک جن سے ہوئی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ایمان لایا تھا۔ اس جن نے ان سے کہا میں تم کو ایک عمل بتاتا ہوں جو شخص اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ جنات کی شرارتوں سے اور دنیا کی تمام بلاؤں اور آفتوں سے بفضل رب العالمین محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس عمل کو لکھ کر جانور کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ جانور چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس کو لکھ کر مال میں رکھ دیا جائے تو مال چوری اور نقصان سے محفوظ رہے گا اگر کوئی مسافر اس کو اپنے پاس رکھے تو بخیر وفایت اپنے وطن واپس ہو۔

سعید ابن مسیبؓ نے کہا ضرور بتاؤ۔ اس جن نے کہا کہ قلم دوات لاؤ میں لکھواتا ہوں، چنانچہ حضرت سعید ابن مسیبؓ قلم دوات اور کاغذ اٹھالائے جن بولنا رہا اور آپ اس عمل کو لکھتے رہے۔

وہ عمل یہ ہے ————— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ كُلُّ ذِي مَلَاكِ مُلَوِّكٌ لِلّٰهِ وَكُلُّ ذِي قُوَّةٍ نَّفْسِيْفٌ جُنْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ جَبَّارٍ وَصَغِيرٍ جُنْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ ظَالِمٍ اَلْمَجْنِيْفُ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ حَقُّنْتُ حَامِلٌ كِتَابِيْ هٰذَا يَا هَدِيْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالشَّيْطٰنِ وَالْجَبْرِیْتِ الْمُتَمَرِّدِ بْنِ حَاطِرٍ سَلِيْمَانَ ابْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰی اَنْوَاجِكُمْ وَمَعَا مَوْسٰی عَلٰی اَكْنَافِكُمْ وَخَالِدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰی اَعْيُنِكُمْ وَنَسْرًا بَيْنَ اَنْجَلِكُمْ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ لَكُمْ دَحَائِلٌ كِتَابِيْ هٰذَا فِيْ حِزْزِ اللّٰهِ الْمَانِعِ الَّذِيْ لَا يَذِلُّ هَبْنِ اعْتَدَيْتُمْ وَلَا يَكْشِفُ اَشْتَرُ سُبْحَانَ مِنَ الْجَعْرِ الْجَعْرِ بَلَايَتِهِ سُبْحَانَ مَنْ اَطْفَانَا كِرَاعِيْ اِبْرٰهِيْمَ بِقُدْرَتِهِ وَحِكْمَتِهِ سُبْحَانَ مَنْ تَرَاوَعَتْ لَهٗ كُلُّ شَيْْءٍ اَقْبَلُ وَلَا تَخَفُ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ وَلَا تَخَافُ ذَرَاكَ وَلَا تَخْشٰی اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی لَا تَخَافَا اَنْتَیْ مَعْلَمًا اَسْمَعُ وَاَسْمٰی اللّٰهُمَّ اَحْفَظْ حَامِلِ كِتَابِيْ هٰذَا اَسْتَوْرِعُ بِسِتْرِكَ الْوَاَقِيْ الْحَوَیْنِ فِيْ لَيْلِيْهِ وَنَهَارِيْهِ وَظَعْنِيْهِ وَفَرَسِيْهِ الَّذِيْ تَسْتَرِيْهِ اَوْلِيَاءُ اَوْلِيِّ الْمُتَّقِيْنَ مِنْ اَحَدِ اَمْلِكَ الظَّالِمِيْنَ الْغَاثِيْنَ بِنِ الْاَلْهَمَّ مَنْ عَادَا اَوْ قَادَا وَمَنْ كَادَا فَكَيْدَا وَمَنْ نَصَبَ لَهٗ نَفَاخِدًا وَطَلْفًا عَنْهُ نَارًا مِنْ اَسْرَادِيْهِ عَدَاوَةً وَشَرًّا وَفَرَسًا عَنْهُ كُلُّ كَرْبَةٍ وَهَجَرٍ وَضِيْفٍ وَلَا تُحْبِلْنٰهُ مَا يَبْعُوْهُ وَيَبْلِيْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْحَقُّ الْحَقُّ الْحَقُّ وَصَلٰی اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم



حکمرانی عملیات



حَسَنُ الْحَاشِی



حاصل کے لیے یہ بات بھی لازم ہے کہ چلکشی کے دوران وہ اپنے بستر پر کسی اور کو نہ سونے دے اور نہ ہی وہ کسی اور کے بستر پر سوئے۔ اپنے استعمال کے برتن وغیرہ کو بھی کسی دوسرے کا ہاتھ نہ لگنے دے اور نہ ہی دوسروں کے برتنوں کو استعمال کرے۔

کیوں کہ ہر انسان کی اپنی ذاتی ضروریات ہوتی ہیں۔ اور جب بھی کوئی انسان کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو صرف اس کے چھو لینے سے بھی اس کی شخصیت کی غور اس چھوئی ہوئی چیز میں پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ماہرین نے اس بات کی سخت تاکید کی ہے کہ دورانِ عملِ قابلِ زکسی کا استعمال شدہ سامان خود استعمال کرے اور نہ ہی اپنا سامان کسی دوسرے کو استعمال کرنے دے۔

پچلے کے دوران ہر عامل کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی طہارتوں کا خیال رکھے۔ جھوٹ غیبت، بد نظری وغیرہ سے خود کو محفوظ رکھے تاکہ باطنی طہارت سے مالا مال رہے اور ظاہری طہارت کا بھی ہر لحاظ اہتمام کرے۔ مثلاً ہر وقت با وضو رہے اور بلاناہ غسل کرے۔ اگر ممکن ہو تو پچلے کے دوران روزے سے رہے ورنہ تیسرے دن روزہ رکھے۔ یہ بھی اگر کمزوری کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھے۔ اوگھل کے پہلے اور آخری دھنل کرے۔ دورانِ عمل اگر روزانہ احرامی لباس پہنے تو اسے عمل کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لباس جو بھی ہو

خوشبو سے معطر ہو، کوشش کرے کہ دورانِ عمل سفید لباس پہنے۔ سفید لباس ہر قسم کے عمل کے لیے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ پھر اپنی تقدیر کے ستارے کا جو رنگ ہو اس کی مناسبت سے لباس زیب تن کرے۔

عملیات کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے یہ بات ذہن کی گہرائی میں اتار لینی چاہیے کہ جس طرح ڈاکٹر اور طبیب بننے کے لیے ایک خاص مدت تک تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے بالکل اسی طرح عاملِ قابلِ بننے کے لیے عفت و مشقت اور علم و عمل کی گہری منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہیں نکلتا۔ اور کبھی کبھی فائدے کے بجائے زبردست نقصان ہو جاتا ہے۔ آج کل درگلی جو لوگ دھوئی رچائے بیٹھے ہیں یہ عامل نہیں ہیں بلکہ یہ محض پیشہ کرنے والے اور ایک مقدس فن کو بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایک دو کتاب میں چکر اپنی دکان سجالی ہے۔ ایسے لوگ خدا کی سیدھی سادی مخلوق کو آٹو بنانے میں مصروف ہیں۔

اگر آپ فی الحقیقت عامل بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ محنت اور ریاضت کے لیے تیار رہیں۔ کیوں کہ اس کے بغیر عملیات کا میدان فتح نہیں ہوتا۔ جو ریاضت اور تقویٰ سے جان چڑاتا ہو اس کو اس لائن میں نہیں آنا چاہیے۔ کیوں کہ اس لائن کا حق ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو محنت اور عبادت کے حامی ہوں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ

۱۔ عملیات اور نقوش کو کتابوں سے جوں کا توں

نقل کر دینا کارآمد نہیں ہو سکتا۔ جب تک باقاعدہ عمل اور ہر نقش کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی گئی ہو۔ اگر زکوٰۃ کے بغیر کسی نقش یا عمل میں تاثیر پیدا ہو گئی تو یہ اتفاقی بات ہے۔ اور کسی اتفاقی کام یا بی کو اپنا کمال سمجھ لینا نادانی کی بات ہے۔

۲۔ کوئی بھی وظیفہ پڑھنے یا عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کی شروعات کرنے سے پہلے ان تمام شرائط و قہودہ پیش نظر رکھنا چاہیے جو ہر عامل کے ضروری ہیں۔ مثلاً طہارت کا اہتمام، عبادت کا التزام، خدمتِ خلق کی پابندی۔ سچ بولنے کی عادت، حلال روزی حاصل کرنے کی فکر، نیت کی صفائی اور خدا کی کل مخلوق سے محبت کرنے کا جذبہ وغیرہ۔ ان اوصاف کے بغیر عامل بننا ممکن نہیں ہے۔

۳۔ کسی بھی عامل کو کوئی عمل کسی کو نقصان نہ پہنچانے کے لیے نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ روحانی طور پر فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ معالج صرف زندگ بچانے کا کام کرتا ہے کسی کی زندگی پھینکنے کی کوشش جب کرے ممکن بھی نہیں معالج کا کام نہیں ہے۔ منفی عمل کرنے والے عاملین کی دین و دنیا برباد ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان کا کیا ہوا ان کی اولاد کے سامنے آتا ہے۔

۴۔ عملیات شروع کرنے سے پہلے ان تمام تفصیلات سے باخبر ہونا چاہیے جن کی جانکاری ہر عامل کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً ستاروں کی تفصیلات، ساعتوں کی جانکاری اور علم نجوم کی اس حد تک معلومات جس حد تک علم نجوم کا حاصل کرنا شرطاً جائز ہے۔ اور اگر ساعتوں کے سید اور غیر سید ہونے کی معلومات

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

حسین الہاشمی

فنا حنسل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طہستانی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتے ہیں۔ جواب کے لیے جوابی الفاظ ضرور روانہ کرے اگر اس کالم میں جگہ نہ مل سکی تو بذریعہ ڈاک سوالات کا جواب دے دیا جائے گا۔ (۵۰ ج)

دعا ایک وقت میں تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اور تین روز تک سات سات روز تک لگاتار ایسا کرتے رہیں ان شاء اللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔

دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ خَیْرٍ عَلٰی مَا یَعْمَلُ لَیْسَ لَیْسَ وَالْقُرْآنَ الْحَکِیْمَ حَقِّقْ قَوْلَیْ وَ اَلْقَلَمَ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ۔

آسیب زدہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اِنا لله وَاِلَیْهِ رَاجِعُونَ پڑھنا بھی مفید ہے۔

وہم اور مایخولیا کا روحانی علاج

سوال: از: ایضاً۔

مترم اگر کسی کو وہم کی بیماری ہو جائے یا مایخولیا ہو جائے کہ ہم وقت الٹی سیدھی سوچتا رہے اور بولتا رہے تو اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ اگر اس کا بھی علاج کسی دماغ سے ممکن ہو تو وہ دعا تحریر فرمائیں۔

جواب: جسے وہم کی بیماری ہو اس پر ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ مودتین پڑھ لے، قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں پڑھ کر دم کی جائیں اور گیارہ مرتبہ یہ آیت بھی پڑھی جائے۔ مَلِكُمْ مَعَكُمْ رَبِّیْ الْمَلٰٓئِکَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ سَبِّحْ بِحَمْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِلُّ عَمَلُ الْمُنٰسِدِیْنَ۔

مایخولیا کے لیے اس آیت کو تین سو ۱۳ مرتبہ پڑھ کر چنبیلی کے تیل پر دم کر کے مریض کے روزانہ مالش کی جائے۔ ان شاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر مایخولیا سے نجات حاصل ہو جائے گی اور دماغی پوزیشن نارمل ہو جائے گی۔ اگر قدرتی طور پر بھی کوئی شخص غلط انکوار ہو تو بھی اس غسل سے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا اور صحت حاصل ہوگی۔

آسیب حفاظت کے لیے دعا

سوال: از عادل اختر۔

آج کل آسیب کے اثرات کی وبا سی پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی ایسی جامع دعا تجویز فرمادیں کہ اس طرح کے اثرات سے محفوظ رہا جاسکے۔

جواب:- آسیب اور ہر طرح کے اوپری اثرات نیز نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے روزانہ مندرجہ ذیل دعا کو کم سے کم ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ ہر قسم کے اوپری اثرات سے بھی حفاظت رہے گی اور دنیاوی تفکرات و مصائب سے بھی حق تعالیٰ محفوظ رکھیں گے۔ اور ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور قوت بھی پیدا ہوگی۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْخَالِقِ الْاَكْبَرِ یُحْزِزُ اِسْمًا اَخَافُ وَاُخْذِرُ لِمَقْدَرِہٖ الْمَخْلُوْقِ مَعَ الْخَالِقِ کَمَا یُعْمَلُ۔ حَمَّشَقْ وَعَسَتْ الْوُجُوْہُ لِلْحٰی الْقَیُّوْمِ وَ کَذَٰلَکَ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ۔

آسیب کے اثرات سے شفا کی تدبیر

سوال: از ایضاً۔

اگر خدا نخواستہ گھر میں کسی کو اوپری اثرات کی شکایت ہو جائے تو کیا کریں؟ ہم لوگ تنوید وغیرہ باندھنے کا اہتمام نہیں کر سکتے کوئی آسان سا علاج تجویز فرمادیں جسے ہم خود ہی کر لیا کریں۔ آپ کی دعا سے گھر میں سب لوگ نماز کے پابند ہیں۔ میں غرض رب آخر شب میں بھی اکثر اٹھ جاتا ہوں۔ کوئی وظیفہ اگر بتا دیں تو میں ان شاء اللہ پڑھتا رہوں گا۔ یا پھر کوئی ایسا عمل بتادیں کہ گھروالوں پر یا خاندان کے افراد پر جب وہ کسی اثر کا شکار ہو جائیں پڑھ کر دم کر دیا کروں۔

جواب: کسی بھی ایسے شخص پر جو آسیب و جن کا شکار ہو مندرجہ ذیل

سلسلہ جنات

سوال: از محمد ظفر رومی بی ماران دہلی

ماشاء اللہ طلسمائی دنیا ترقی کی طرف کافی تیزی سے دوڑ رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ جناتِ نبر نکال رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس میں وہ ساری باتیں شامل کریں گے جو عام آدمی کے لیے باعثِ تعجب ہوتی ہیں۔ جیسے جنات کون ہیں؟ کیسے ہوتے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ کیا پہنتے ہیں؟ کہاں رہتے ہیں؟ کس طرح ان کو تابع کیا جاتا ہے۔ کس طرح شریکِ جنات سے بچا جاسکتا ہے؟ کس طرح جن انسان پر سوار ہوتے ہیں؟

جواب: طلسمائی دنیا کی حوصلہ افزائی کرنے پر شکریہ قبول فرمائیں۔ میں اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ طلسمائی دنیا کو اپنے بندوں کے حق میں نافع بنائے اور آپ جیسے مخلصین و محسنین کے حسی ظن اور جذباتِ حوصلہ افزائی کو باقی رکھے۔

آپ نے جنات کے بارے میں جو بنیادی سوالات اٹھائے ہیں وہ بلاشبہ سبھی کے دلوں کی آواز ہے۔ ہر شخص ان باتوں سے واقف ہونا چاہتا ہے جن کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان تمام باتوں کا جواب ان شاء اللہ آپ کو اسی شمارے کے مختلف مضامین سے مل جائے گا اور ان شاء اللہ جناتِ نبر کے مطالعہ سے جنات کے بارے میں قارئین کو بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہوں گی جن باتوں سے وہ اب تک لاعلم رہے ہونگے جناتِ نبر کے سلسلہ میں ادارے نے کافی محنت کی ہے اور اس محنت کا صلہ ہم اپنے قارئین سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ اس نبر کو غور و خوض کے ساتھ پڑھیں اور پھر اس کی خامیوں اور خوبیوں سے ہمیں آگاہ کر دیں۔ جناتِ نبر کے پاپس قارئین کے تعمیری اور تنقیدی جو بھی خطوط ادارے کو موصول ہوں گے انھیں طلسمائی دنیا میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ ہمارے قارئین باہم آپس میں ایک دوسرے کی رائے اور خیالات سے مطلع ہو سکیں۔

دوسری بے بنیاد باتوں کا تذکرہ

سوال: از: ایضاً۔

جنات کے بارے میں اور کون سی مخلوق ہے جو اسی طرح کہ ہے؟ جیسے کہتے ہیں کہ کسی کے سر پر سپر صاحب آگے اور کسی کے سر پر بزرگ آگے ان باتوں کی کیا حقیقت ہے؟ ازراہِ کرم طلسمائی دنیا کے قارئین کے سامنے یہ بات واضح کر دی جائے کہ بھوت، پریت، چڑیل، پری، سرکنا، شہید، سید صاحب اور طرح کی دوسری اور چیزیں جو مشہورِ عام ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟

جنات کے اثرات تو بے شمار حقائق سے ثابت ہیں۔ اور جنات کا انسانوں کو مختلف انداز سے ستانا انھیں خوف زدہ کرنا اور نقصان پہنچانا اور ماہرینِ کرا انسانوں کے رگ و پے میں داخل ہو جانا تو جاویدِ رسولؐ سے

بھی ثابت ہے اور جنات کا انسانوں پر مسلط ہونا اور انسانوں کے جسم میں تحلیل ہو جانا خلافِ عقل و قیاس بھی نہیں ہے کیونکہ از قبیلہ شیاطین ہی ہیں۔ ان سب کا جدا جدا ابلیس ہی ہے جس طرح انسانوں کے جدا جدا حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ ابلیس سے رشتہ منخونی رکھتے ہوئے بھی اسی مخلوق میں صاحبِ ایمان و ایمان، صاحبِ اتقا اور صاحبِ تدرن لوگ بھی پیدا ہوئے ہیں۔ جس طرح انسانوں میں سلسلہ ولایت اور سلسلہ عظمت و بزرگی پایا جاتا ہے اسی طرح جنات میں بھی یہ سلسلے موجود ہیں اور ان میں بھی صلہ و راتقاء کی کوئی کمی نہیں ہے ابوجہل کے یہاں عکرم پیدا ہو سکے ہیں تو ابلیس کی نسل میں اہل ایمان کیوں نہیں پیدا ہو سکے۔ دین و ایمان کسی ایک خاندان یا کسی ایک برادری کی جائز نہیں ہے اللہ جسے توفیق دیتا ہے اسی کو یہ دولتیں نصیب ہو جاتی ہیں۔ اور جب اللہ توفیق دروازے کو بند کر دیتا ہے تو نیک لوگوں کے گھر میں ہر دار و درختیہ کے گھر میں منافقین پیدا ہو جاتے ہیں۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب جنات کا رشتہ تولد ابلیس سے جڑا ہوا ہے تو پھر ان کا انسانوں کی گود میں داخل ہو کر خون کی طرح خون میں رچ بس جانا خلافِ رطوبت نہیں ہے۔ حق تعالیٰ نے ابلیس اور اس کی تمام ذریعات کو اور تمام جنات و شیاطین کو بطور خاص یہ صلاحیت بخش ہے کہ انسانوں کے ابدان میں آسیمی صورت میں داخل ہو کر انسانوں کے ذہن و دماغ پر چھا جاتے ہیں اور ان کی ارواح و قلوب پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ اور یہی بات اور پری اثرات آسیمی اثرات اور اثرات جن وغیرہ سے تعبیر کی جاتی ہے۔ جن، بھوت، دیو وغیرہ کم و بیش ایک ہی مخلوق کے نام ہیں۔ ان میں کی خوب صورت صورتیں بالخصوص جبکہ وہ شاہی گھرانوں سے تعلق رکھتی ہوں پریوں کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ اور ان میں کی بد صورت اور بد شکل صورتیں بالخصوص جب کہ وہ جنات کے تفرڈ کلاس طبقے سے متعلق ہوں چڑیل اور ڈائن وغیرہ کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں۔ اور ان میں جو واسطہ درجے کی صورتیں ہوتی ہیں انھیں جیتہ کہہ کر بکارا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ مسلمانوں میں جو باتیں مشہور ہیں کہ فلاں شخص پر کسی بزرگ کا سایہ ہے۔ فلاں عورت کے پاس سید صاحب آتے ہیں فلاں کے لڑکے کو سر کے لشہب کی نظر لگ گئی ہے فلاں عورت پر کسی پیر صاحب کی حاضری ہوتی ہے۔ جیسی باتیں قطعی طور پر غلط و جہالت ہیں۔ بڑی رو میں بعض زین و آسان قبول کرتے ہوں اور جہالتی بد اعمالیوں کی وجہ سے ماندہ درگاہ قرار پاتی ہوں اور جن کی قسمت میں قیامت تک بھٹکنا لکھ دیا گیا ہو اگر وہ کسی پرچہ لہ جائیں، کسی گھر میں گھس جائیں کسی کو بڑی نظر سے دیکھیں اور اسے نظر بد لگا دیں تو چلیے یہ باتیں کسی حد تک تسلیم! لیکن سیدوں پر یہ الزم لگانا کہ وہ کسی پر سوار ہو گئے ہیں۔ شہیدوں کو سر کنا بتانا اور یہ ثابت کرنا کہ وہ بھی حیار لوگوں کی طرح خدائی مخلوق کو پریشان کرتے ہیں یا پریوں کے بارے میں یہ دعوے کرنا کہ وہ مرجانے کے بعد کسی پر حاضر ہو رہے ہیں اور خیم کی باتیں بتا رہے ہیں دفرِ خرافات کا ذخیرہ ہیں۔ اور کم سے کم ہمیں تو ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔

جواب : اس دنیا میں حق تعالیٰ نے جتنی بھی بظاہر خیر و جاندار چیزیں پیدا کی ہیں ان میں بھی حسیت موجود ہے۔ اور اس دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس میں حسیت نہ ہو۔ اور ہر حسیت اپنے اندر ایک معنویت رکھتی ہے۔ اور ہر معنویت پس پردہ بالکل اسی طرح اپنا کام کرتی ہے جس طرح بدن میں چھپی ہوئی روح اپنا کام کرتی ہے۔ اگر روح نہ ہو۔ تو بدن صرف گوشت کا ایک لوسٹر ہوتا ہے۔ اور روح نکلنے کے بعد بدن قطعاً کسی قابل نہیں رہتا۔ اسی طرح اگر کسی بھی چیز کی معنویت کو اس سے جدا کر دیا جائے تو وہ چیر قطعی بیکار ہو کر رہ جاتی ہے۔

مثال کے طور پر حُسن اخلاق ایک چیز ہے ذرا تصور کریں کہ اگر حُسن اخلاق انسانی پیکر عطا کر دیا تو ظاہر ہے کہ یہ پیکر جاذب نظر ہو گا اور یقیناً کریں کہ حُسن اخلاق جو بظاہر صرف الفاظ ہیں ان کا اپنا ایک وجود ہے۔ اسی طرح شیطنیت اور چوری و دہشت کو اگر کسی طرح کوئی پیکر عطا کر دیا جائے تو جو چہرہ سامنے آئے گا وہ یقیناً بُرا ہو گا اور وحشت و بربریت اس سے چمکتی ہوگی۔

محبت صرف لفظوں تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ اس کا اپنا ایک وجود ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا۔ اسی طرح عداوت کا بھی اپنا ایک وجود ہے۔ جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ اور محبت و عداوت کے وجود چل پھر کر اپنا کام کرتے ہیں اور ارباب محبت اور ارباب عداوت کو تعاون دیتے ہیں۔ اور اسی طرح انسانوں میں محبت و عداوت کے سلسلے مضبوط ہوتے ہیں۔

یاد کیجیے کہ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن حکیم کو انسانی پیکر عطا کر دیا جائے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات غرامی بن کر سامنے آئے گا۔ اس لیے کہ قرآن سے زیادہ عظیم الشان کوئی کتاب دنیا میں وجود نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رفیع المرتبت اور عظیم الشان شخصیت اس کائنات میں نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ کبھی پیدا ہوگی۔ انسانیت عہدیت اور اوصاف و حسنات کا سرچشمہ علی طور پر قرآن حکیم ہے اور جسمانی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر ہم یہ عرض کریں کہ قرآن حکیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن حکیم کا عکس ہیں تو بالکل درست ہوگا۔

اسی طرح اس دنیا کی ایک ایک چیز کو قیاس کیجیے۔ تو اندازہ ہوگا کہ اچھی بُری چیز کے پیچھے ایک اچھا بُرا وجود کام کرتا ہے۔ اور اسی وجود کو روحانی اصطلاحات میں موکل کا نام دیا جاتا ہے۔

مثلاً قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔ اور اس آیت کے درپردہ ایک روحانی وجود ہے جو اسی آیت کا انسانی عکس ہے یہ عکس اپنا کام کرتا ہے اور اسی کو ہم موکل کہتے ہیں۔ اس دنیا کے بے شمار افراد کچھ وظیفے پڑھا کرتے ہیں ان وظیفوں کے پیچھے بھی ایک روحانی وجود ہوتا ہے جو وظیفے

اور اپنے ۲۹ سالہ روحانی عملیات کے تجربات میں ہم نے کبھی کسی پر کسی حاضری اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی نہ ہی ہیکل کی عمل کے ذریعہ معلوم ہوا کہ فلاں ابن فلاں پر کوئی بزرگ آپسے ہیں اور آسمان کی باتیں بتا رہے ہیں اور نہ ہی ہم نے سیدوں پر طبع آزمائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نہ ہی ہمیں سرکھے شہید کسی طرح کی کرتب بازیاں کرتے ہوئے نظر آئے۔ دراصل اس طرح کی جاہلانہ باتوں نے اس امت کی اکثریت کا ذہن خراب کر رکھا ہے اور اس خراب ذہنیت کو کمک پہنچا رہا ہے وہ تمام ممالین جو زبان خود اس طرح کی وائیات باتوں کو ماننے میں اور اپنے پیشے کو وسیع کرنے کے لیے ان کی اشاعت کرتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں مسلمانوں کے ہر محلے میں سیدوں کی پیروں کی حاضری اور سرکھے شہیدوں کے افسانے خدا خواہی سننے پڑتے ہی ہیں۔ اللہ ہم سب کو ان خرافات سے محفوظ رکھے اور حق ہم سب پر واضح کر دے۔ (آمین)

بدایوں کی چھوٹی بڑی سرکار

سوال از (ایضاً)

بدایوں میں چھوٹی بڑی سرکار کے نام سے مشہور جو جگہ ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں جنوں کی عدالت لگتی ہے۔ اس بات میں کتنی سچائی ہے؟

جواب : یہ ایسی بات ہے کہ جب تک اپنی آنکھوں سے مشاہدہ نہ ہو جائے تو اس بات کی تائید و تردید نہیں کی جاسکتی۔ ویسے یہ بات بعید از عقل نہیں ہے جب جنات کا وجود ہے اور یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے بھی ہیں بگتے مواتے بھی ہیں۔ ان میں بیاہ شادیاں بھی ہوتی ہیں، سلسلہ حسب و نسب بھی ان میں موجود ہے۔ کافر مسلمان، منافق، مخلص، صادق، کاذب، امین، خائن، اچھے بُرے سبھی قسم کے افراد ان میں بالکل اسی طرح موجود ہیں جس طرح انسانوں میں مختلف طبقات کی ریل پیل ہے۔ ان میں اگر محبت اور قربانیوں کے سلسلے ہیں تو ان میں جھگڑاؤں اور عداوتوں کے قصے بھی ضرور چلتے ہوں گے۔ اور جب ان میں انسانوں کی طرح آپسی تضاد اور سر پھٹاؤں ہوتی ہوگی تو کہیں نہ کہیں ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول کے فیصلے بھی ہوا کرتے ہوں گے۔ اگر بالاتفاق بدایوں کے چھوٹی بڑی سرکار میں جنات کا ہائی کورٹ قائم ہو تو ہوگا۔ اس کے ان لینے سے ہمارے کسی عقیدے پر ضرب نہیں پڑتی۔ تاہم جب تک انسان پر کسی چیز کا اثبات واضح نہ ہو جائے تو اسے ایسی بات کی تائید و تردید کا کوئی حق نہیں۔ اس بارے میں خاموشی بہر حال بہتر ہے۔

موکل کیا ہوتے ہیں؟

سوال از (ایضاً)

یہ موکل کیا ہیں؟ ان کو کس طرح دیکھا جاسکتا ہے؟

پڑھنے والوں کی اعانت کرتا ہے جس اندر کا وظیفہ پڑھا جائے گا اسی اعزاز کی اعانت سامنے آئے گی۔

مثلاً ایک شخص "الرزاق" روزانہ ایک ہزار تیر پڑھتا ہے۔ تو
الرزاق کا عکس نوزاق جو درحقیقت وجودِ روحانی ہے اور جو درحقیقت روحِ بر
الرزاق کی وہ اس وظیفے کے پڑھنے والے کی مدد کرے گی اور رزق و روزی
کے مسائل میں اس کا ساتھ دے گی۔

ہم اپنی زندگی میں ایسے الفاظ بھی بار بار بولتے ہیں کہ ظاہر چیز کو چشم تصور سے دیکھو۔۔۔۔۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ چشم تصور کیا چیز ہے اور اصل چشم تصور بھی ایسی ہی چیزوں سے روشناس کرا رہا ہے جو پیشانی والی آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ پھر جو تصوراتی خاکہ میں چشم تصور سے دکھائی دیتا ہے سمجھیے وہی اس کا روحانی وجود ہے۔

آخر کیا بات ہے کہ جب انسان اللہ اللہ کرتا ہے تو اس کا اثر پورے جسم پر اور اس کے پورے ماحول پر واضح ہوتا ہے۔ درحقیقت اللہ اللہ کا نوزائی وجود اس شخص کے لیے مسلسل اپنے غنی ہاتھ پیر بلاتا ہے اور اسی سے اس شخص کی زندگی میں اچھے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ایک شخص بروقت گالیاں بکتا ہے اور غش کلاسی میں مبتلا رہتا ہے تو ان باتوں کا بھی اثر اس کی زندگی پر پڑتا ہے جیسی اس کی زبان ہوتی ہے ایسے ہی رفتہ رفتہ اس کی عادتیں بھی بُری ہو جاتی ہیں اور پھر جیسی عادتیں ہو جاتی ہیں انسان ایسے ہی ماحول میں خوش نظر آتا ہے۔ یہ کیوں؟ یہ بھی محض اس لیے کہ ان بُرائیوں کا بھی ایک روحانی وجود ہے جو فی الیقین اپنا کام کرتا ہے اور بُرائی کرنے والوں کو بُرائیوں میں ملگ پھنچاتا ہے۔

اسی لیے روحانی اصطلاحات میں دونوں قسم کے مؤکلین کے وجود کا ذکر ہے۔ سفلی مؤکلین کا بھی علوی مؤکلین کا بھی۔ اچھی چیزوں کے مؤکلین علوی ہوتے ہیں جو علوی کام کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور چونکہ علوی کام کرنا نسبتاً مشکل ہوتا ہے اسی لیے اچھی چیزوں کے مؤکلین کو متاثر کرنا اور انہیں تابع کر لینا یعنی اپنی مرضیات میں ڈھال لینا مشکل ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ مؤکلین اس وقت تک اپنے عامل کے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ جب تک وہ اپنی زبان اپنے خیالات، اپنے افعال اور اپنی روزی میں طہارت پیدا نہ کرنے۔ اور جب عامل ان تمام چیزوں کا پابند ہو جاتا ہے تو یہ مؤکلین خود اس کے دل میں اس طرح اتر جاتے ہیں جس طرح دانا پانی دیکھ کر پرندے اتر جایا کرتے ہیں۔ زبان کی طہارت، خیالات کی پاکیزگی افعال و کردار کا حسن اور حلال روزی کی عادت ہی علوی مؤکلین کا دانا پانی ہیں۔ ان چیزوں کے بغیر انہیں اپنے بس میں کر لینا ممکن نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس سفلی مؤکلین کو اپنی طرف مائل کر لینا اور انہیں تابع کرنا نسبتاً

آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ مغلی موکل برائیوں اور خرابیوں سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کا ساتھ دیتے ہیں جو بڑے کام کر رہے ہیں اور سفلیات میں مبتلا ہوں۔ یہ موکلین وہ ہیں جو کج کرتے ہیں جہاں زبان کی بڑائی، اخلاق کی گندگی، خیالات کی نحوست اور حرام نعمتوں کی عادت نیز ناپاکی کا تسلسل موجود ہو وہاں یہ موکلین باطل اسی طرح کو چڑھتے ہیں جس طرح مردار اور گندگی کے ڈھیر پر کئے اپنا ڈھیرہ جمالیتے ہیں۔ کیونکہ بدی کرنا سیکھنے کے لئے مقلدے میں سہل ہوتا ہے اسی لیے مغلی موکلین کو تابع کر لینا اور انہیں اپنی طرف راغب کر کے اپنا روحانی مددگار بنالینا نسبتاً بہت آسان ہوتا ہے۔ اور اسی لیے آج مغلی کام کرنے والوں کی بہتات ہے کیوں کہ اس میں محنت و مشقت کم ہے بدی اور بڑائی کے لیے کسی اہتمام کی ضرورت نہیں ہے جب کہ بھلائی اور نیکی کے لیے بہت ہی پاؤں سیلے پڑتے ہیں تب جا کر انسان کی طبیعت میں نکھار آتا ہے۔

یادوں سمیٹھیے کہ اچھے کاموں میں فرشتے انسان کی مدد کرتے ہیں اور برے
فرشتے علوی مٹول کہلاتے ہیں اور برے کاموں میں شیاطین انسانوں کے
مددگار ہوتے ہیں اور انہی شیاطین کو مغلی مٹول کا نام دیا جاتا ہے۔ سب دلی نظر نہ
آنویال بات تو یہ کوئی ہنردی نہیں ہے کہ جو نظر نہ آئے اس کا کوئی وجود نہ ہو۔
بہت سی چیزیں مسلسل موجود ہوتی ہیں لیکن وہ انسان کو نظر نہیں آتیں۔ اور انسان کا
اپنا مریض یہ ہے کہ وہ ان ہی چیزوں کو تسلیم کرتا ہے جنہیں وہ اپنی آنکھوں سے
دیکھ لے جب کہ ہر راج کوئی اچھا راج نہیں ہے۔ ہم غیب کی باتوں پر ایمان لا کر
ہی مسلمان ہوئے ہیں۔ ہم میں سے کس نے دوزخ و جنت کو دیکھا ہے اور کس نے
عذاب قبر کا دیدار کیا ہے اور کس نے کھلی آنکھوں سے عذاب و ثواب کا مشاہدہ
کیا ہے؟ لیکن ہم سب دوزخ و جنت کے وجود کے بھی قائل ہیں عذاب قبر کو
بھی مانتے ہیں اور عذاب و ثواب پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ محبت کے نظر آتی ہے؟
لیکن محبت کا کون قائل نہیں؟ دکھا اور رخ کب دکھائی دیتے ہیں؟ اور دکھ
اور رخ کو کون محسوس نہیں کرتا؟ خوشی اور غم آنکھوں سے نظر نہیں آتے
دل میں خوشی اور غم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر انسان خوشی اور غم کا اظہار کرتا ہے
دردِ دلی کو کس نے دیکھا ہے؟ لیکن دردِ دلی کو کس نے نہیں مانا ہے۔ اور کون ہے
دنیا میں جو دردِ دلی اور کربِ رُوح کا قائل نہیں۔ اس طرح میرے بھائی ان
مولکین کا بھی اپنا ایک وجود ہے اور جس کا انکار کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے
جو مادہ پرستی کے گندے تالاب میں سر تک ڈوبے ہوئے ہوں، اور جنہیں خود
اپنی ظاہری آنکھوں ہی پر ایمان ہوتا ہو۔ جو چشمِ باطن کے قائل ہوں۔ چشمِ
بعیوت کے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سکر کر آیا گیا تو ایک دن دو فرشتے
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے خبر کیا
کہ آپ پر جادو کا عمل ہوا ہے۔ دراصل یہ دو فرشتے ان دو صورتوں کے موکل تھے۔
(بقیہ پر ص ۱۲)

فَلَا يَخَافُ عُقْبَاهُ وَلَا ذَهْقًا.

جہور علماء اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ان دونوں آیتوں سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ مومنین کو عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ رہی یہ بات کہ جنات جنت میں جائیں گے یا نہیں؟ اس سلسلے میں قرآن حکیم میں وضاحت ہے۔ دوسرا جواب یہ دیا ہے۔ ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے ذاب کو ان پر نغنی رکھا ہو۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں، جنات جنت میں داخل ہونے کے بعد انسانوں کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ بلکہ ایک گوشہ جنت میں رہیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مخلوق کی چار قسمیں ہیں۔ ایک مخلوق وہ ہے جو تمام جنت میں جائے گی۔ یعنی ملائکہ۔ دوسرے وہ مخلوق ہے جو تمام جہنم میں جائے گی، یعنی شیاطین۔ اور ایک مخلوق ایسی ہے جس کے بعض افراد جنت میں بعض جہنم میں، یعنی انسان اور جن، نیز ملائکہ جن و انس کی طرح جنت کی نعمتوں سے لطف و اندوز نہیں ہوں گے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مومن جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت میں داخل تو ہوں گے مگر انسانوں کی طرح جنت کی نعمتوں سے محظوظ نہیں ہوں گے۔ بلکہ تسبیح و تقدیس ہی میں ان کو لطف اور لذت محسوس ہوگی۔“
آپ کی بعثت کے عموماً پر بہت سی احادیث ہیں، مثلاً امام مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے جاس ترین نام عطا کیا گیا ہے اور تمام لوگوں کی جانب مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

حضرت جابرؓ کی روایت میں یہ ہے کہ میں ہر کالے اور گورے کی جانب مبعوث کیا گیا ہوں۔
علامہ محمد ابن ظفر کی کتاب ”خیر البشر بخیر البشر“ میں ابن مسعودؓ کی یہ حدیث مذکور ہے۔

”راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے لیلیٰ الجن میں میرے ہمراہ چلنا چاہے وہ چلے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل دیا کہ ہم مکہ میں ایک بلند مقام پر پہنچے۔ وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے خط کشی کر ایک دائرہ بنا دیا۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر آپ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک

جہنم عظیم جمع ہو گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے درمیان وہ آڑ بن گئے۔ حتیٰ کہ آپ کی آواز بھی آنا بند ہو گئی۔ پھر وہ منتشر ہو کر چلنے لگے جس طرح بادل چلتے وقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ سب کے چلے جانے کے بعد صرف ایک جماعت باقی رہ گئی۔ پھر آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ جماعت کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہڈی اور لید لاؤ۔ آپ نے ان کو ہڈی اور لید دے کر ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی اور لید سے استیذان کرے۔

اسی کتاب میں حضرت بلال ابن حرث سے یہ روایت منقول ہے کہ۔
”مادھی کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شام کے وقت ایک منزل پر پہنچے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر ایک شور اور جھگڑے کی آواز سنی ایسی آواز اس سے قبل میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور قسم فرماتے ہوئے بولے۔ سلمانے اور مشرکین جن میرے پاس اپنا مقدمہ لیکر آئے تھے اور اپنے مسکن کے بارے میں فیصلہ چاہتے تھے۔ میں نے مسلم جنات کو جس میں اور مشرکین جنات کو غور میں بٹھرنے کا حکم دیا۔ جس بلند اور اچھے مقام کو کہتے ہیں اور غور پست اور بیکار زمین کو کہتے ہیں۔“

اسی کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ذیل کی حدیث بھی مذکور ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظناہی بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ شیاطین آسمان پر پہنچ کر خبریں لاہیں سکتے تھے۔ جب شیاطین اپنی جماعت میں پہنچے تو ان سے ان کے ساتھیوں نے پوچھا کہ آپ آسمانی خبریں کیوں نہیں لاتے، بولے کہ مضبوط رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی ہیں اور ہم پر شدید انگار پھینکے جاتے ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عظیم واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے، اس کا سراغ لگانا چاہیے۔ یہ سراغ لگانے کیلئے نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پارٹی سے ان کی ٹڈ بٹھیر ہو گئی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، انہوں نے اس عجیب و غریب کلام کو سن کر یقین کر لیا کہ یہی کلام

ہمارے اور آسمان کے درمیان مائل ہو گیا ہے اور اپنی قوم کو اکڑتایا کہ ہم ایک عجیب کلام سین کر آئے ہیں۔ انھوں نے اللہ علیہ وسلم کا جنات سے یہ پہلا سابقہ تھا۔ اس سے پہلے آپ نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بس بطور وحی کچھ چیزیں جنات کے بارے میں آپ تک پہنچائی گئی تھیں۔

صبح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رات میں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غائب پایا تو ہم نے تمام وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کر کے باوجود نہ پا کر یہ سوچنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غائب ہو گئے یا کہیں رحلت کر گئے۔ ہم تمام رات انتہائی پریشان رہے۔ صبح کے وقت اچانک آپ تشریف لائے۔ حرام کی جانب سے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! ہم نے رات آپ کو غائب پایا اور تلاش کے باوجود بھی آپ نہیں ملے جس کی وجہ سے ہم رات بھر نہایت پریشان رہے۔ ارشاد ہوا مجھے جن بلائے آیا تھا میں نے اس کے ساتھ جا کر ان کو قرآن کریم سنایا تھا۔ اس کے بعد آپ ہیں لیکر چلے اور آپ نے ان کے نشان وغیرہ ہم کو دکھائے۔ اسی نما میں جنات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی فدا کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ نے ان کو حکم دیا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ وہ ہڈی استعمال کر دو۔ تمہارے لئے گوشت سے بہتر ہے۔ اور میٹگنیاں تمہارے چو پاؤں کے واسطے چاڑھیں۔ پھر آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ ان چیزوں سے استنجات کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی فدا ہے۔

طبرانی نے بسند حسن حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

”راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میں مسجد نبوی میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کو دفنہ جن سے ملاقات کیلئے میرے ہمراہ کون چلے گا؟ سب لوگ خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے یہی کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لیکر چلے گئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلنے لگا۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ کے تمام پہاڑوں سے دور نکل گئے اور ایک ٹیلے کو دکشادہ

میدان میں پہنچ گئے تو اچانک مجھے نيزوں کی مانند لمبے لمبے لوگر آئے۔ جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھ پر سخت کپکپی طاری ہو گئی۔ یہاں تک کہ کپکپی ہٹ کے باعث میرے قدم ڈگھٹانے لگے۔ پھر جب ہم ان کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہائے مبارک کے انگوٹھے سے میرے واسطے خط کھینچ کر ایک دائرہ بنا کر مجھے اس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ اس میں بیٹھنے کے بعد جتنی چیزیں مجھے نظر آ رہی تھیں سب آنکھوں سے ادھمک ہو گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے اور ان کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باذان بلند فرمایا کی تلاوت فرمائی۔ یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے لیکر روانہ ہو گئے اور فرمایا کہ مجھ سے قریب ہو کر چلو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلو چلنے لگا۔ تو تھوڑی دور چلنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ دروغ سے دیکھئے کیا ان میں سے کچھ غیبی آ رہا ہے؟ میں متوجہ ہوا اور دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو بہت بڑی جماعت نظر آ رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا رخ زمین کی جانب فرمایا تو آپ کو ہڈی اور لید نظر آئی۔ آپ نے وہ دونوں چیزیں انکی جانب پھینک کر مجھے مخاطب کیا اور فرمایا کہ یہ جنات کا دفنہ تھا ہوا ہے اور مجھ سے اپنی فدا کے متعلق معلومات کر رہے ہیں۔ لہذا میں نے ہڈی اور لید کو ان کی فدا قرار دے دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں ہڈی اور لید سے استنجہ کرنا ناجائز ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

”محمد رضی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مجھے اپنے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا کہ پندرہ افراد پر مشتمل ایک پارٹی جو جنات ہوں گے۔ آج شب مجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔ مجھے ان پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا یا کلام ربانی پیش کرنا ہے۔ عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس مقام کی جانب چل دیا۔ جہاں آپ تشریف فرما تھے۔ آپ نے ایک خط کھینچ کر مجھے اس میں بٹھا دیا اور فرمایا کہ اس سے باہر نہ نکلنا۔ میں رات بھر اسی میں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت دست مبارک میں ہڈی اور لید وغیرہ لئے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ جب تم استنجہ

اُن کو دیکھتے ہوں۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے جن کے سلسلے میں کلام پاک میں فرمایا، کہ جنات تم کو دیکھتے ہیں۔ حالانکہ تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ لہذا ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخصوص طاقت کے ذریعہ دیکھ لیتے ہوں۔ جن سے صحابہ کرام کو نہیں نوازا گیا ہو۔

علاوہ ازیں بعض صحابہ نے بھی جنات کو دیکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اس جن شیطان کو دیکھا جو زکوٰۃ چرانے آیا تھا۔ یہ روایت بخاری شریف میں منقول ہے۔

بخاری و مسلم دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ۔

”ایک سرکش جن نے گزشتہ شب میری نماز میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ میں نے اسے دبوچ لیا، اور چاہتا تھا کہ ستون سے اُسے باندھ دوں۔ لیکن مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام پیغمبر کی دعا یاد آگئی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ مجھے ایسی ایک وسیع حکمرانی عطا فرما جو کسی کو میرے بعد میرے ہو۔“

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں جن رہتے ہیں۔ اور وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔“

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

”جن داس میں سے اگر کوئی مؤمن کی آواز سے گھٹا تو وہ اس کیلئے قیامت میں گواہی دیں گے۔“

امام سلمہؓ نے سالم بن عبد اللہ بن جعدہ کی حدیث نقل کی ہے ملاح ستم میں اس کے علاوہ ان سے اور کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ لگا ہوا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے ساتھ بھی۔؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں میرے ساتھ بھی، مگر حق تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور مجھے محفوظ رکھا اور وہ مجھے خیر کے علاوہ کسی چیز کا حکم نہیں دے سکتا۔

حدیث شریف میں جو مسلم آیا ہے، ہم پر فتنہ و فتنہ دوں پڑے گئے ہیں۔ خطابی نے رخ کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور قاضی عیاض اور نوذی نے فتح کو ترجیح دی ہے۔ قاضی صاحب کا مسلک یہی پسندیدہ ہے۔ محققین علماء کا اجماع یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کے کردار سے محفوظ ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث کا مطلب لوگوں کو نفس کے فتنہ اور دوسرا اور اس کے گمراہی کی طرف لیجانے سے تنبیہ مقصود ہے۔ نیز اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ تمام پیغمبر علیہ السلام کبار سے محفوظ ہیں۔ لیکن صفائے کے بارے میں

کیا کرو تو ان چیزوں میں سے کسی بھی چیز سے استجماعت کیا کرو۔ جب دن نکل گیا تو میں نے سوچا کہ مجھے بھی دیکھنا چاہیے کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ چنانچہ میں نے وہ مقام جاکر دیکھا تو اتنی بڑی جگہ تھی جس میں سترادنت بیٹھ جائیں۔ شافعیؒ نے یہ روایت بیان کی کہ۔

ایک انصاری عشار کی نماز کیلئے گھر سے نکلے تو ان کو جن نے اغوا کر لیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ اسی دوران ان کی بیوی نے شادی کر لی۔ پھر وہ مدینہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے جن پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے بعد مومن جن نے جہاد کیا اور ان میں بہت سے حضرات کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ وہ کہنے لگے کہ یہ مسلمان شخص ہے۔ اس کو قید کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے اختیار دیا چاہے میں ان کے پاس قیام کروں یا اپنے اہل و عیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کر لیا تو مجھے مدینہ لے آئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے کھانے کے بار میں دریافت کیا تو ان انصاری نے کہا کہ وہ لوبیا کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کے پینے کے بارے میں پوچھا تو بتایا تلچھٹ اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ ایک گھاس ہے جو کھائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ جدف، ہر اس برتن کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز کھانے پینے کی موجود ہو۔ لیکن اسے ڈھکانہ گیا ہو۔

ما قبل میں یہ بات گزر چکی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین رجبؓ اس کی جانب مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف بھیجے گئے ہیں تو شریعت مطہرہ کے جملہ احکام بھی جنات پر لازم ہوتے اور وہ ان احکام کو معلوم کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حالانکہ صرف دو مرتبہ مکہ میں آنا منقول ہے۔ جب کہ ان کے آنے کے بعد دین کے بہت سے احکام میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ روایت کے عدم سے جنات کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جنات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا اور آپ کا کلام سماعت کرنا اس طرح بھی ممکن ہے کہ صحابہ کرام ان کو نہ دیکھ سکیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اختلاف ہے جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔ البتہ صحیح مسلک یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام صغائر و کبار و طفل سے مبرا ہیں۔

وجود جن اور شیطان کے متعلق بیشمار احادیث موجود ہیں۔ نیز اہل عرب کے اشار و رد واقعات سے بھی اس کی شہادت ملتی ہے، لہذا اس سلسلے میں گفتگو کرنا بدیہی چیز سے روگردانی کے مترادف ہے۔

پھر دوسری بات یہ کہ عقل سلیم کے منافی نہیں ہے اور شعور و احساس کے من مطابق ہے۔ لہذا یہ شریعت محمدی کے مکلف ہیں۔

حضرت سدا بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہائے میں یہ بات مشہور ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر لی تو یہ دل برداشتہ ہو کر شام کی جانب کوچ کر گئے اور حوران میں جا کر مقیم ہو گئے۔ یہاں سے حوران میں غسل خانہ میں انتقال کر گئے۔ اہل شہر کوان کے انتقال کی اطلاع جب ملی جب لوگوں نے ایک کنوئیں میں یہ آواز سنی۔

فَمَنْ تَقَاتَلْنَا سِوَا الْخَزْنَةِ دِمَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
تَوَجَّهَ: هُمْ فِي خَزْنَةِ قَبِيلَةِ سُرَدَارِ بْنِ عُبَادَةَ كَمَا رُفِئَ

فَوَيْبِنَاهُ بِنَهْمَتِهِ دِمَ وَلَحْنُ خَطِّ فَوَادَةَ

ترجمہ: اور ان پر دور سے تیر ملائے جو ٹھیک ان کے دل پر لگے اور نشانہ خطا دیا۔ اشارہ کرنے کے بعد لوگوں نے تحقیق کی۔ واقعی اس روز ان کا انتقال ہوا تھا۔ لیکن صحیح مسلم شریف میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سدا بن عبادہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

حافظ فتح الدین ابن سید الناس کہتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ شہید بدر میں سے نہیں تھے۔ طبرانی نے بھی محمد بن سیرین اور قتادہؒ سے یہی مسلک نقل کیا ہے۔

حجاج ابن علاط سلمی سے یہ واقعہ منقول ہے یہ نصر ابن حجاج کا والد ہے کہ چند سواروں کے ہمراہ مکہ کے ارادہ سے نکلے اور راستہ میں ایک غیرانوس اور ہیبت ناک مقام پر رات ہو گئی اہل قافلہ نے کہا کہ ہمیں پر قیام کر لیجئے اور اپنے اور ساتھیوں کے لئے امان طلب کر لیجئے۔ ساتھیوں کے مشورہ کے مطابق وہ پورے قافلے کے ارد گرد گھومنے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

لَعِينُ نَفْسِي دَاعِيْنُ صَحْبِي مِنْ عَلِيٍّ جَنِيْ هَذَا النَّقَبِ
حَتَّى أَهْجُوَ مَا لَمْ يَأْذُرْ كَيْفِي

ترجمہ: میں خود کیلئے اور اپنے ساتھیوں کیلئے ان جنات سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو اس دہائی میں ہیں۔ تاکہ میں اور میرے ساتھی ہلاکت گزر جائیں۔

اچانک انہوں نے یہ آیت کریمہ سنی۔ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّ اسْمَ ظَنُّكُمْ أَنَّنِي سَفْهَانٌ أَفْعَلُ الذُّلَّ وَالْعُتُوبَ وَالْأَذَى ط الْآيَةُ۔

مکہ پہنچ کر انہوں نے کفار قریش کو اس کی اطلاع دی۔ کفار کہنے لگے ابو کلاب معلوم ہوتا ہے۔ تو نے مذہب تبدیل کر دیا ہے۔ کیونکہ جو تو بتا رہا ہے اس کے بارے میں محمدؐ یہ کہتا ہے کہ یہ آیت محمدؐ پر نازل کی گئی۔ انہوں نے جواب دیا کہ دانش میں نے ان تمام ساتھیوں سے سنا ہے۔ اس کے بعد وہ مشرق باسلام ہو گئے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی جو ان کے نام سے مشہور ہے۔

ابن سعد اور طبرانی اور حافظ ابو یوسف وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں عمرو بن جابر نامی ایک جن تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے قول کی دلیل میں صفوان ابن محفل السخنی کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ شام کی جانب جا رہے تھے۔ اچانک انہیں ایک ٹڑپنا ہوا سانپ نظر آیا۔ جو فوراً ہی مر گیا۔ لہذا ایک شخص نے ایک کپڑا لیکر اس میں اس مردہ سانپ کو لپیٹا اور زمین میں ایک گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دیا۔ مکہ پہنچ کر مسجد حرام میں یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ان کے پاس ایک شخص آیا اور معلوم کیا کہ عمرو بن جابر کو کس نے دفن کیا ہے؟ کہا میں تو معلوم نہیں۔ پھر اس نے سوال کیا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان صاحب نے اس پر اس اجنبی شخص نے دعائیہ کلمات کہتے ہوئے عرض کیا کہ عمرو بن جابر ان جنات میں سے آخری شخص تھے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنا تھا۔ اس واقعہ کو حاکم نے بھی مستدرک میں صفوان کے حالات کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

ابن ابی الدنیل نے بیان کیا ہے کہ ایک سانپ جو شدت پیاس کے باعث ٹڑپ رہا تھا۔ ایک تابعی کے صدمہ میں آیا۔ انہوں نے اس کو پانی پلایا۔ اس کے بعد وہ سانپ مر گیا۔ انہوں نے اس کو دفن کر دیا۔ رات میں کسی نے ان کے پاس آکر سلام کیا اور شکر یہ ادا کرتے ہوئے بولا کہ جس سانپ آپ نے دفن کیا ہے وہ زہریلہ نامی ایک نیک اور صالح جن تھا۔

امیر المؤمنین عمرو بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل میں تشریف لیا رہے تھے۔ انہیں ایک مردہ سانپ ملا۔ آپ نے اس کو کھنا کر دفن کر لیا اچانک ایک آدمی آئی کہ سرقا تھے یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پاس سے میں فرمایا کرتے تھے کہ ایک جنگل میں تیری موت واقع ہوگی اور ایک صالح اور نیک آدمی تجھ کو دفن کرے گا۔ عمرو بن عبدالعزیز یہ سن کر بولے تم کوں ہو؟ وہ بولا میں ان جنات میں سے ہوں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنا تھا۔ اپنے ساتھیوں میں سے صرف ہم دو زندہ تھے۔ میں اور سرقا اور یہ بھی مر گیا۔

کتاب "غیر البشر لولہ البشر" میں عبید کلاب نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا ایک گروہ حج کے ارادے سے نکلا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ہم نے راستہ میں سفید سانپوں کو بل کھاتے ہوئے دیکھا

جس سے مشک کی خوشبو بھوٹ رہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو چلنے کا حکم دیا اور اپنے بارے میں خیال کیا جب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا کہ جب تک مجھ پر یہ راز منکشف نہ ہو جائے۔ تھوڑی دیر میں سانپ مر گیا اور میں راستے سے علیحدہ ہو کر ایک طرف اس کو دفنا دیا۔ عشاء کے وقت اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہی تھے کہ اچانک چار عورتیں مغرب کی طرف سے آئیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ عمرو کو کس نے دفن کیا؟ میں نے کہا کہ کون عمرو؟ اس نے کہا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا؟ میں نے اس عورت سے کہا کہ میں نے دفن کیا ہے۔ عورت بولی۔ خدا کی قسم تم نے قائم بالا یمان کو دفن کیا جو اللہ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان رکھتا تھا اور تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یقین رکھتا تھا۔ جن کے بارے میں بشت سے چار سو سال قبل آسمان پر سنا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا اور حج سے فراغت کے بعد اس واقعہ کو ہم نے حضرت کے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ خود سچ کہتی تھی کہ میں نے یہ بات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

اسی کتاب میں ابن عمرؓ سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے بارگاہ خلافت میں عرض کیا۔ یا امیر المومنین! کیا میں آپ کو ایک عجیب و غریب واقعہ سنائوں؟ آپ نے فرمایا۔ ضرور سنائیے۔ اس نے کہا میں جنگل میں جا رہا تھا تو میں نے دو سانپوں کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا پہلے ایک دوسرے کی جانب بڑھے پھر علیحدہ ہو گئے۔ جب میں اس جگہ کے قریب پہنچا جہاں وہ آپس میں دست درگیاں تھے۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ سانپ ہیں۔ ایسے جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ تھلاؤ رنگ کا تھا اور اس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ خوشبو میرے لئے بڑی کارآمد ہوگی۔ اس میں سے کچھ اپنے عمامہ میں رکھ لی۔ اور پھر سانپ کو دفنا دیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کفن دفن کے بعد چلنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ یہ دونوں سانپ جنات تھے۔ ان میں سے جو شہید ہوا یہ وہ جن ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف سنا تھا۔ اسی کتاب میں یہ واقعہ بھی مذکور ہے کہ فاطمہ بنت لعمان بخاریہ کہتے ہیں۔ ایک جن مجھ پر ماشق تھا۔ جب وہ میرے پاس آتا تھا تو فوراً میرے پاس اندر گھر میں آ جاتا تھا۔ ایک دن وہ اگر دیوار پر کھڑا ہو گیا۔ میں نے کہا آج تم اندر کیوں نہیں آئے؟ اس نے جواب دیا کہ آج ایک پیلیڑ بھوٹ ہوئے ہیں جو زنا کو حرام کہتے ہیں۔ (روای البیہقی فی دلائلہ عن الحسن)

تمہارا نبی یا شکر کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انسانوں اور جنات دونوں سے جہاد کیا ہے، آپ سے پوچھا گیا کہ جنات سے جہاد کب ہوا؟ تو بولے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کنوئیں سے پانی لینے کیلئے بھیجا تھا۔ وہاں مجھے شیطان اپنی اصل شکل میں نظر آیا۔ وہ مجھے آگے لگایا تو میں نے اسے پکھا ڈرایا۔ میرے پاس ایک چھڑا تھا یا غالباً چھڑا تھا، میں نے اس کو اس کی ناک میں ٹھونس دیا۔ میں ابھی واپس بھی نہ پہنچا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھیوں کو اس واقعہ کی اطلاع بھی دے دی۔ جب میں لوٹا تو اصحاب اس بارے میں مجھ سے پوچھنے لگے جس پر میں نے انہیں اس واقعہ کی تفصیل سنائی۔ اسکے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمار ابن یاسر ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جن کو شیطان کے تحفظ کے اطلاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی ہے۔

بخاری کی حدیث میں بھی اسی مضمون کی جانب اشارہ ہے جو انہوں نے ابراہیم خنقی سے نقل کی ہے۔ طبرہ جس وقت ملک شام پہنچے تو انہوں نے مسجد میں جا کر اپنے لئے دھار مانگی کہ یا اللہ مجھ کو بہترین وصالح شخص عطا فرما۔ چنانچہ انہیں ابوالدرداء کی صحبت مل گئی۔ ابوالدرداء نے ان سے پوچھا کہ کہاں رہتے ہو؟ جواب دیا۔ کوئٹہ میں۔ ابوالدرداء نے کہا کیا کوئٹہ میں وہ شخص نہیں ہے جس کے پاس ایسے راز ظاہر ہوئے ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا۔ یعنی حذیفہ! میں نے کہا جی ہاں۔ پھر انہوں نے سوال کیا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے شیطان سے پناہ دی۔ یعنی عمار بن یاسر! میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ پھر سوال کیا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو سفر میں آپ کی سواک اور بھیکہ لے کر چلتے۔

کتاب ریایات میں قاضی ابوالعلیٰ اور ابو بکر عبد اللہ بن حسنہ بعضی سے نقل کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں طرطوس گیا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ یہاں کوئی عورت ہے جس کو نبوس کہا جاتا ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد لیکر آئے تھے۔ میں یہ سن کر اس کے پاس گیا تو میں نے دیکھا۔ ایک عورت چت لیٹی ہوئی ہے۔ میں نے اس کو سوال کیا۔ تو نے ان میں سے کسی جن کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھ سے سمجھنے جس کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ

رکھا تھا، بیان کیا ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو پیدا فرمانے سے پہلے کس چیز پر مستوی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نور کی ایک چمکتی دگتی ہوئی پھل پر، عورت نے کہا کہ میں نے سمجھ ہے یہ بھی سنا ہے وہ کہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے جس مریض کے پاس سورۃ یسین شریف کی قرآن لکھوائے اس کی روح با آسانی محل ملے گی۔ اور اس سے قبر کی سختی ہٹائی جائے گی، اور میدانِ محشر میں خوش رہے گا۔

اس سے بھی زیادہ عجیب واقعہ یہ ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کے جنگلات میں، اچانک ایک ستر شخص نمودار ہوئے جو اپنی لاطعی کے ہمارے چل رہے تھے، اُسے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹے میاں چال اور آواز سے جن معلوم ہوتے ہیں۔ وہ فوراً بولا جی ہاں! اس کا جواب سماعت فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تم کون سے جن ہو؟ اس نے کہا میرا نام ہامہ ابن ہیم ابن اقیس ابن ابیس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور شیطان کے درمیان تو صرف دو پشتوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے جواب دیا۔ جی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جواب دیا۔ دنیا کا اکثر زمانہ میں نے دیکھ لیا۔ جس رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ میری عمر چند سال کی تھی۔ میں ٹیلے سے چھلانگ لگا رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا اور لوگوں کو بھڑکار رہا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بُرا عمل تھا۔ اس نے کہا۔ اے اللہ کے پیارے نبی تمہ پر درود و سلام نازل ہو غصہ نہ کیجئے کیوں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور میں نے بھی ان کے دستِ مبارک پر اللہ سے توبہ کر لی تھی اور میں نے انکو دعوت کے کام میں تعاون دیا تھا اور انہیں راضی کر لیا تھا پھر وہ اتنا رو دیا کہ اس کی وجہ سے ہم بھی روئے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ واللہ میں بہت شرمندہ ہوں اور اس بات سے کہ میں کافر رہوں۔ اللہ کی امان طلب کرتا ہوں اور میں نے حضرت ہود علیہ السلام سے ملاقات کر کے ان کے ہاتھ پر ایمان لایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے

بھی میری ملاقات ہوئی ہے اور جس وقت آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ میں آپ کے ساتھ تھا اور حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو کنوئیں میں ڈالا گیا میں ان کے ساتھ اور ان سے پہلے اس کنوئیں میں پہنچ گیا اور حضرت شعیب علیہ السلام سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے تو آپ کی خدمت بابرکات میں میرا سلام عرض کر دینا۔ لہذا میں ان کا پیغام آپ کو پہنچاتا ہوں اور آپ کے دستِ مبارک پر اللہ تعالیٰ کا ایمان لاتا ہوں۔ آپ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تم پر بھی اور صلی علیہ السلام پر سلامتی نازل کرے تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت موسیٰ نے مجھے توبہ بت سکھائی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل اور آپ مجھے قرآن کریم سکھا دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسس کو قرآن حکیم سکھا دیا۔“

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قرآن کریم کی مفسر دس سورتیں سکھائی تھیں اور آپ نے دنیا سے تشریف لے جانے وقت تک بھی ہیں اس کی موت کی اطلاع نہیں دی اور نہ ہم نے ان کو دیکھا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ زندہ ہے یا انتقال کر گیا۔

امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک روز حضرت ابی قحاس سے فرمایا کہ مجھے کوئی نئی بات سناؤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھ سے ابو خرم بن قانک اسدی نے اپنا قصہ بیان کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک روز ان کا اونٹ غائب ہو گیا۔ لہذا وہ اس کی تلاش میں چلتے چلتے ابرق غراف میں پہنچ گئے۔ راتِ غراف ایک دادی کا نام جس میں جن رہا کرتے تھے، وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی سواری کے پاؤں باندھ دیئے اور اس دادی کے ایک ٹیلے پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ اور یہ الفاظ کہنے لگے۔

اُحُوذُ بِعَظِيمِ هَذَا السَّكَنِ رَمِيَتْ اس کی عظیم شخصیت سے پناہ مانگتا ہوں) اچانک ایک آواز دینے والے نے ان کو آواز دے کر کہا۔ ے وَبَعْدًا حَدًّا بِاللَّهِ ذِي الْجَلَالِ مَنْزِلَةُ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ تَوَجَّهْنَا۔۔۔ جو حلال اور حرام کے بارے میں احکام نازل کرنا والا ہے۔ وَوَحَّدَ اللَّهُ وَلَا تَسْبُكُ مَا خَوَّلَكَ الْجَنِّي مِنَ الْأَهْوَالِ توجَّهْنَا۔۔۔ خدائے واحد کی توحید کا اعلان کر اور پھر کسی طرح کا اندیشہ نہ کر جنات کے شرفین سے بھی بے فکر ہو۔

میں نے اس سے کہا۔

يَا أَيُّهَا الدَّاعِي فَمَا تَخْتَلِئُ أَتَشُدُّ عِدَّتَكَ أَمْ تَقْصِلُهَا
ترجمہ:۔ اے پکارنے والے تیرا کیا خیال ہے۔ کیا تیرے پاس دعوت خیر ہے یا تو
شر کی جانب بلاتا ہے۔

اس نے میرے جواب میں کہا۔

هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ذُو الْخَيْرَاتِ جَاءَ بِسَانِسِينَ وَحَامِيَاتٍ
ترجمہ:۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن پر یسین نازل ہوئی اور بہت سی
سورتیں جن کے شروع میں حمد ہیں۔

فَصَوَّرْتُ بَعْدَ مُنْقَضِ لَيْلَةٍ يَذْهَبُ إِلَى الْحُجَّةِ وَالشَّجَاةِ
ترجمہ: اور میں اور مختصر دونوں قسم کی سورتیں یہ لوگوں کو جنت اور جہنم لے جانے ہیں
یا مَرِّ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَبِرَجْوِ النَّاسِ مِنَ الْهَنَاتِ
ترجمہ:۔ روزے اور نماز کا حکم دیتے ہیں اور جرائیوں سے روکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ میں نے آواز دینے والے سے دریافت کیا تم کون ہو؟ جواب
دیا میں مالک ابن مالک ہوں۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کے جنات
کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر کوئی میرے اس اونٹ کا محافظ ہوتا تو
میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام سے سرفراز ہوتا
ابھوں نے مجھے یقین دلایا کہ اگر آپ حلقہ اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے
ہیں تو انشاء اللہ میں تمہارے اونٹ کو بحفاظت تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔
راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی سواری کو مدینہ منورہ کی جانب روانہ کیا
اور جمعہ کے روز وہاں پہنچ کر مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ دے رہے ہیں۔ میں نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر بٹھا دیا۔
اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو گئے۔ تو ابوذرؓ میرے پاس
تشریف لائے اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔
آپ کے اسلام کی اطلاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکی ہے۔ آپ مسجد
میں آئیے اور لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کر لیجئے۔

راوی کہتے ہیں۔ میں نے غسل کیا اور مسجد میں نماز ادا کی۔ اس کے بعد
رسالتاں صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ جس بوڑھے کو
تم نے ان کا خاص بنایا تھا۔ کیا اس نے تمہارے گھر پہنچا دیا؟ میں نے
عرض کیا۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ساتھ
رحم و کرم کا معاملہ فرمائے۔ آپ کا ارشاد ہوا کہ ہاں اللہ اس پر رحم فرمائے۔
اور سند الداری میں بھی کہتے ہیں۔

معبود اللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے جن سے طاقات
کی اور آپس میں دونوں کا ٹکراؤ ہو گیا۔ صحابی نے جن کو
پچھاڑ دیا۔ بس صحابی نے جن سے کہا تم تو بہت دبلے پتلے ہو

کیا سب جنات ایسے ہی ہوتے ہیں؟ اس جن نے کہا کہ ایسی
بات نہیں ہے۔ آپ دوبارہ کشتی کر کے دیکھئے۔ اگر دوسری تہ
بھی آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو نفع بخش بات بتاؤں گا۔
چنانچہ پھر وہ جن زیر ہو گیا۔ تو جن نے کہا کہ شاید تم آیت الکرسی
اللہ لا الہ الاہو الحق القیوم پڑھ رہے تھے۔ اگر تم اس کو گھر میں
پڑھو گے تو شیطان اس میں داخل نہیں ہوگا۔ اور مجھے فتی
اس کی آواز گدھے کی آواز ہوگی۔ پھر تمام رات وہ گھر میں نہ
آ سکے گا۔

دارمی کہتے ہیں کہ الفضل دہاریک، اور الشیخ رطلی کہتے ہیں شیخ
عبد سلیمان والا، طاقت ور اور حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ حج کے معنی
گدھے کا گزرنے کا ہے۔

مسلکہ اگر کسی مقام پر چالیس مرد جمع ہو گئے۔ چاہے جنات میں سے
ہوں یا انسانوں میں سے یا دونوں ہوں تو جمعہ کا انعقاد
مجبور ہوگا۔

شیخ ابوالحسن محمد ابن حسین اپنی کتاب مناقب شافعیؒ میں تحریر فرماتے
ہیں کہ حضرت ربیعؒ نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے سنا کہ اگر کسی صاحب حدیث
نے یہ کہا کہ میں نے جنات کو دیکھا ہے تو اس کی شہادت ناقابل اعتبار قرار دی جائیگی
حق تعالیٰ کے اس قول کی مخالفت کرنے کی بناء پر ائمہ نے اکتھو حوث فیہ
میں حقیقت لاتھو ذھو۔ صرف انبیاء علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ ان
کو اصلی حالت میں دیکھ سکتے ہیں۔

دوسری جگہ کہتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا قول ممول ہوگا۔ جنات کی اصل حیثیت
دیکھنے پر یعنی اگر ان کو اصلی حالت میں دیکھنے کا دعویٰ کرے تو اس صورت
میں اس کی شہادت ساقط قرار دی جائے گی۔ عام طور پر ان کو اصلی حالت میں
نہیں دیکھ سکتے۔

عظیم کتابوں کا عظیم مرکز

عظیم بک ڈپو

دینی، مذہبی، ادبی اور علمی کتابوں کے لئے ہم سے رجوع کریں بروقت
آرڈروں کی سپلائی عمدہ پیکنگ اور معقول رعایت ہمارا نصب العین ہے۔
بیرونی اور مقامی کتب کے لئے ہمیں یاد رکھیں
اور ایک بار برائے تجربہ خدمت کا موقعہ دیں۔

عظیم بک ڈپو جامع مسجد دیوبند
ہمالا مکمل پتہ: عظیم بک ڈپو جامع مسجد دیوبند

حَسَنُ الْهَاشِمِيِّ فَاظِلُ السُّلُومِ

قسط ۲

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کو اس لئے چھوڑ دیا۔ کیوں کہ اس نے مجھے ایسے کلمات تلقین کئے جن کے ذریعہ اللہ مجھ کو نفع عطا فرمائے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا اس نے مجھے بتایا ہے کہ جب میں بستر پر لیٹا کروں تو سونے سے پہلے پوری آیت الکرسی پڑھ لیا کروں۔ یہ آیت الکرسی میرے لئے ایک ڈھال بن جائے گی اور میں جَنّات اور شیاطین وغیرہ سے رات بھر محفوظ رہوں گا اور صبح تک بھی کوئی مین اور شیطان مجھے دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

یہ سنکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے یہ بات حق بالکل سچ کہی ہے لیکن جھوٹ بولنا اس کی فطرت ہے۔

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آیت الکرسی ایک ایسا علمی ہتھیار ہے کہ جس کے ذریعہ ہم اذیت دینے والی مخلوق کی شرارتوں اور اذیتوں سے مامون رہ سکتے ہیں۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے تمام کابرین رات کو سونے سے قبل آیت الکرسی ضرور پڑھا کرتے تھے بزرگوں میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسا نہیں تھا کہ آیت الکرسی کا ورد جس کے معمولات میں شامل نہ ہو۔

رفع غم و علت امام بوٹی نے آیت الکرسی کی فضیلت پر ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس میں ایک خاص عمل کا ذکر کیا ہے جس کا جاننا ہر صاحب ایمان کیلئے ضروری ہے۔ وہ خاص عمل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیت الکرسی کو کسی خالی جگہ بعد نماز عصر مختار پڑھے وہ اپنے قلب میں ایک خاص کیفیت محسوس کرے گا اور اس کیفیت کی حالت میں وہ جو بھی دعا کرے قبول ہوگی۔ اور دل کی اداسی اور رنج و غم کی دھند اس کے دل سے دور ہو جائیگی۔ اسکے قلب میں ایک عجیب طرح کی طمانیت اور تسکین پیدا ہو جائیگی جو اس کو ہر اچھے مجربے حالات میں مسرور اور مطمئن رکھنے کی

حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ جو شخص مصیبت اور سختی میں مبتلا ہو اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کو پڑھے گا۔ رب الظلمین اور کی سختی اور مصیبت کو آسانی اور راحت میں تبدیل کر دیں گے۔ (مدارج النبوۃ)

جَنّات سے نمٹنے کا ہتھیار ترمذی اور حاکم حضرت ابو یوسف انصاریؒ

روایت بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بخاری تھی جس میں کجوریں رچی رہا کرتی تھیں۔ بھوت بلی کی صورت میں آتے اور اس میں سے کجوریں نکال کر لے جاتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ اور جب وہ پھر دوبارہ آئے تو اس سے کہنا کہ اللہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ کے نام کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ حضرت ابو یوسف انصاریؒ فرماتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ آئی تو میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آؤں گی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے قسم کھالی ہے کہ میں اب نہیں آؤں گی۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے چنانچہ اگلے دن وہ پھر آئی اور میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے پھر قسم کھائی اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگلے دن مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی سوال کیا اور میں نے وہی جواب دیا۔ اس مرتبہ آپ نے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ تیسری بار جب وہ پھر آئی تو میں نے اس کو پکڑ کر کہا کہ اس مرتبہ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ اور تجھے خدمت نبویؐ میں لیجا کر رہوں گا۔

یہ سنکر اس نے جواب دیا کہ میں آپ کو آج ایک گھر کی بات بتائے دیتی ہوں وہ یہ کہ تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اس کے پڑھنے سے آپ کے گھر میں شیطان یا کوئی اور ستانے والی چیز نہیں آئے گی۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے بعد جب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا۔ میں نے آپ کو پورا واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نسخہ تو اس نے صحیح بتایا دیے جھوٹ بولنا اس کی بہر حال عادت ہے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کے مال کا محافظ مقرر فرمایا اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے حضرت

دعا کی قبولیت کا موثر ذریعہ

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مقصد کے لئے دعا کرے اور یہ چاہے کہ اس کی دعا جلد قبول ہو جائے۔ وہ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد گوشت پھانی میں بیٹھ کر ۱۰ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ فوراً قبول ہوگی۔ طریقہ بزرگوں کا بارہا کا آزمایا ہوا ہے۔ ان کی تقلید کرتے ہوئے اگر ہم لوگ بھی یہ طریقہ اختیار کریں گے تو اللہ کے فضل و کرم کے مستحق قرار پائیں گے۔ اور دین و دنیا کی کامیابی ہمارے حصے میں آئے گی۔

جنگ میں کامیابی کیلئے

حکمائے اسلام سے یہ بات بھی مروی ہے کہ آیت الکرسی کسی بھی پریشانی میں اگر ۳۱۳ مرتبہ پڑھ لی جائے تو پریشانی رفع ہو جائے۔ اور اگر کسی ہتھیار پر ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور پھر اس ہتھیار کو لیکر میدان جنگ میں جائیں تو خدا کے فضل و کرم سے دشمن پر فتح پائیں۔

عجیب و غریب اتفاق

یہ اتفاق عجیب و غریب ہے کہ اسلام کی خاطر میں جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے تھے ان کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ اور بعینہ یہی تعداد اصحاب طاہرات کی بھی تھی جو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں نافرمانوں سے جنگ کیلئے نکلے تھے۔ آیت الکرسی کے حروف بھی ۳۱۳ ہیں۔ اسی لئے اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر آیت الکرسی کو اس کے حروف کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر کوئی شخص اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اپنے کام کی برکت سے اور اصحاب بدر اور اصحاب طاہرات کے طفیل میں دعا ضرور قبول کرے گا۔ اور مانگنے والے کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرے گا۔

آیت الکرسی کے ذریعہ روحانی علاج

خوف دہشت سے دور رہنے کیلئے

جو شخص کسی سے ڈرتا ہو وہ نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ دوسری رکعت کے آخری سجدے میں آیت الکرسی تین بار پڑھے اور **وَلَا يُوَفِّكُمَا دُخْرُ الْعَالِيَةِ الْعَظِيمِ** کو ہر بار تین تین بار پڑھے اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر خدا سے امن و دعائیت کی دعا کرے۔ انشاء اللہ چند روز کے بعد اس کے دل سے ڈر، خوف اور دہشت دسرا سبکی بالکل ختم ہو جائے گی اور وہ خود اپنے اندر بہت اور شجاعت محسوس کرے گا۔

قلب و جگر کی بیماری دور کرنے کیلئے

اگر دل میں درد رہتا ہو ذرا چلنے پھرنے سے

دل زرد زرد دھڑکنے لگتا ہو۔ ذرا سا بھاری کام کرنے سے سانس پھول جاتی ہو۔ ضعف و جگر کی تکلیف ہو۔ معدہ کمزور ہو۔ پھیپھڑے متاثر ہوں ان صورتوں میں آپ حکیم یا ڈاکٹر کا جو بھی علاج کر رہے ہوں کرتے رہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ عمل بھی کرتے رہیں۔ ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانی کی تین پلیٹ پر ایک ایک بار زعفران یا سیلے رنگ کے آیت الکرسی لکھیں اور ایک پلیٹ میں اسی دن عصر کے بعد پانی گھول کر پی لیں۔ دوسری پلیٹ پیر کے دن عصر کے بعد پانی پی لیں اور تیسری پلیٹ جمعرات کے دن عصر کے بعد پی لیں۔ مرض جو بھی ہو آپ پیتے وقت شفا پانے اور صحت حاصل ہونے کی نیت رکھیں۔ انشاء اللہ یہ عمل اگر آپ نے تین ہفتوں تک لگاتار کر لیا تو آیت الکرسی کی برکت سے اللہ آپ کو شفا اور صحت عطا فرمائے گا۔

بلغم اور کھانسی رفع کرنے کیلئے

اگر بلغم کی وجہ سے کھانسی کی شکایت ہو تو آپ لاہوری نمک کی سات ڈلیاں پینے کے برابر لیں اور ہر ڈلی پر سات سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور ہمارے نمک ایک ڈلی روزانہ چوسیں اس طرح لگاتار سات دن تک سات ڈلیاں چوسیں۔ انشاء اللہ روز میں بلغمی کھانسی کئی طور پر ختم ہو جائے گی۔ اگر مرگ کے مریض پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی **مرگ دور کرنے کیلئے** ۳ روز تک برابر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو مرگ انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گی اور حیرت انگیز طور پر مریض کو شفا ہوگی۔ (باقی آئندہ)

ابن جوزی کی ایک جن سے ملاقات

علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ شہر حاد کے اطراف میں میں مصر و گشت تھا یکایک بے ایک شہر تھوڑے تغیر شدہ نظر آیا۔ شہر کے وسط میں ایک عالی شان محل تھا۔ جب میں اس محل میں پہنچا تو میں نے اس محل کے اندر ایک عظیم المنبر بڑے سے بڑے جوانی جھپٹے ہوئے تھا۔ میں نے اتنی لمبی چوڑی مخلوق کبھی نہ دیکھی تھی۔ میں حیرت و تعجب میں پڑ گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے اس کو سلام کیا۔ سلام کا جواب یہ کہ اس نے کہا کہ یہ جتھے میرے جسم پر ۷۰ سو برس سے ہے۔ یہ آج تک کہیں سے نہیں بچھا۔ اس نے مجھ کو پہن کر میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی ان پر ایمان لایا اور اسی جتھے کو پہن کر میں نے سرور کو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور شرف پر اسلام ہوا۔ میں ان جنوں میں سے ہوں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **قُلْ اَوْحِيَ اِلَيَّ اَنْتَ اَسْمَعُ لِقَوْمٍ اَلْحِنِ اِلٰى اٰخِرِهِ**۔

(تفسیر مظہری)

جنات کا انکار کیوں؟

ملاکہ اور جن اگر یہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن وہ بلاشبہ مشغل مخلوق ہیں یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مشاہدے میں تو بالعموم غلطی کا امکان ہو سکتا ہے۔ لیکن دینی الہی اور نبی برحق کی اطلاع میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے ایک مسلمان کے نزدیک جنات اور فرشتوں کے وجود میں کوئی کلام نہیں ہے۔

عقلی اعتبار سے بھی جنات اور ملاکہ کا وجود ناممکن نہیں اس لئے کہ کسی کا ہر دنیا مشاہدے میں نہ آنا اس کے عدم ہونے کی دلیل نہیں۔ بجلی، روشنی اور مقناطیس کے وجود سے موجود مادی دور میں کون انکار کر سکتا ہے ان چیزوں کے وجود کا ظہور آثار و علامات کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے درجہ بجلی، روشنی اور مقناطیس کی اصل صورت سے کون واقف ہے؟

جنات کی کثرت آبادی

روایت میں آتا ہے کہ جو جنات عورتوں اور مردوں کو ستیا کرتے ہیں وہ بہت سی قسم کے ہیں۔ ایسے جنات کی شتر قواں ہیں اور ہر قوم کے ستر ہزار قبیلے ہیں اور ہر قبیلے میں ستر ہزار افراد ہیں اگر آسمان سے ٹھونڈی پھینکی جائے تو وہ زمین پر نہ گرے گی ان کے مردوں پر لوگ جائے گی۔

قرآن میں جنات کا ذکر

قرآن حکیم میں جنات اور ملاکہ کا ذکر ۸۸ مقامات پر آیا ہے۔ اللہ کی آخری کتاب میں جگہ جگہ جس مخلوق کا ذکر ہے کوئی بھی صاحب ایمان انسان۔ اس کے وجود کی تکذیب کیسے کر سکتا ہے؟

سلسلہ ہزار مضمون نبیوں کی شریک حیات اور ناموں کا حسن انتخاب کی تیسری قسط میں ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ملاحظہ کریں۔ (خبر)

جن کی کیا ہے؟

پیدا کر اس جان کا مانع رکھا اور اس کے لئے ایک بیوی مہر نام کی پیدا فرمائی۔ اس طرح اس ایک جوڑے سے جنات کی افزائش نسل ہوئی اور پھر قبیلے کے قبیلے بن گئے۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب ان جنات اور شیاطین کی تعداد سینکڑوں ہو گئی اور یہ سب سے پہلے نبی تھے جن کا نام عامر بن حمیر بن الجان تھا لیکن جنات نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کے بعد دوسرے نبی ضائق بن یثرب اور بن الجان کو مبعوث کیا گیا ان کو بھی جنات نے شہید کر دیا۔ اس طرح گناہ سے نبی جنات میں مبعوث کئے گئے اور تمام کے تمام ان کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ یہ ۱۰۰ نبی ۱۰۰ سال میں بھیجے گئے۔ یعنی ہر سال اللہ تعالیٰ نے ایک ایک نبی فرمایا لیکن جنوں کی سرکشی اور بدکرداری کا خاتمہ نہ ہو سکا۔ (اللاہی الجلیل)

۱۰۰ سال کی لمبی مدت میں جب جنات سرکشی اور بدکرداری سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے آسمان پر رہنے والے جنات کو زمین پر رہنے والے جنات کے قتل عام کے لئے بھیجا اور اس لشکر کا امیر ابلیس کو بنایا اور حضرت کعب احبار فرمائی اللہ عز و جل فرماتے ہیں: "معرض جنات نے جب نبیوں کے احکامات کی خلاف ورزی کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر رہنے والے جنات کو حکم دیا کہ تم زمین پر جا کر وہاں رہنے والے جنات کو قتل کرو اور ابلیس کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا۔

ابلیس کی اس فوج نے زمین پر آنے کے بعد قتل عام شروع کر دیا۔ جنات بھاگ بڑھے اور ایک مقام پر پناہ گیر بن ہو گئے لیکن وہاں آگ اگر ان کو جلا گئی۔ اس طرح زمین پر ابلیس اور اس کی فوج آباد ہو گئی ابلیس نے اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ اس سے پہلے شاید بھی نہ کی تھی۔"

خریدار حضرات خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور ڈالیں۔

عربی لغت میں ہر اس چیز کو جن کے نام سے پکارا جاتا ہے جو نظر نہ آ سکے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک مقرب مخلوق فرشتہ بھی انسانوں کو نظر نہیں آتے۔ اس لئے عربی لغت میں فرشتوں کو بھی جن کہتے ہیں اور اسی طرح جنت بھی انسانوں کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اس لئے عربی لغت میں بہشت کا نام جنت ہے۔ لیکن اصطلاح کے اعتبار سے جن وہ جاندار ہیں جن کا جسم آگ اور ہوا کا مرکب ہے اور مادہ کی لطافت کی وجہ سے یہ مخلوق اس چیز پر قادر ہے کہ کوئی بھی شکل اختیار کرے۔ یہ مخلوق دہم اور خیال کی قوت سے لطیف اور ثقیل جسم ترتیب دے کر مختلف خونک سے خونک اور خوبصورت سے خوبصورت شکل میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے جو مخلوق انسانوں وغیرہ کو ستاتی ہے اور اللہ کا نافرمان ہے اسے شیطان اور جونیٹ اور غیر مضر ہیں ان کو جن کہتے ہیں اور چونکہ ان میں برائی بھلائی کو سمجھنا وغیرہ اور کھانا پینا، عورتوں کی طلب اور دوسری حیوانی خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لئے یہ خلق بھی شرعاً احکام الہی کی مکلف ہے۔

جانب انھیں میں عبد الواحد بن عفی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک آگ پیدا فرمائی۔ اس آگ میں نور بھی تھا اور ظلمت بھی، تو اللہ تعالیٰ نے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا اور آگ سے جنات کو باقی دھوئیں سے شیاطین (دیو) وغیرہ کو پیدا کیا۔ قاضی محمد الدین صبطی نے تاریخ القدس والخلیل میں آیت وَالْجِنَّاتُ خَلْقٌ مِّنْ آتِ الشَّوْءِ مَکْتُوبٌ لِّہِمْ تفسیر کے سلسلہ میں حضرت وہب بن منبہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے نار سموم پیدا کیا اور یہ ایسی آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا، اس آگ سے اللہ تعالیٰ نے جن کو پیدا کیا اور اللہ کے قول وَالْجِنَّاتُ خَلْقٌ مِّنْ آتِ الشَّوْءِ کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس جان سے ایک عظیم مخلوق

گل رعنا ایڈوکیٹ

قتلِ سودی قبلِ ایدنا

اہلِ غزالی کو پیشِ انبیاءِ الٰہیہ واقعہ

امام غزالیؒ بولے: ”میں نے تو زندگی بھر دانستہ کسی کا دل دکھائی بھی کوشش نہیں کی، قتل تو بہت بڑی بات ہے“

اس پر مدعی کو طلب کیا گیا۔ اس نے کہا: ”اچھو! میں میری بیوی کو قتل کیا۔ یہی میری بیوی کے قاتل ہیں اس لئے میں انصاف چاہتا ہوں“

امام صاحب نے پھر انکار کیا تو بادشاہ نے کہا: ”یہ بتاؤ کہ تم نے کوشش دور دراز میں کسی غیر انسانی مخلوق کو جان سے مارا تھا؟“

امام صاحب نے فرمایا: ”ہاں دور دراز پہلے میں نماز عشاء کے بعد عبادت میں مصروف تھا کہ ایک سانپ میرے حجرے میں آگیا۔ میں نے قتلِ سودی قبلِ ایدنا کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اسے مار ڈالا“

اب بادشاہ نے مدعی سے کہا: ”اب تم پورا واقعہ سناؤ“

مدعی بولا: ”میں دونوں میاں بیوی سیر کرنے کیلئے نکلے تھے۔ جب ان کے گھر کے سامنے سے گزرے تو میری بیوی نے کہا کہ میں ذرا اندر کا چکر لگا کے آتی ہوں۔ لہذا وہ سانپ کی شکل میں اندر داخل ہوئی اور انہوں نے اسے مار ڈالا“

یہ سن کر بادشاہ نے کہا: ”میں نے محوِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی اپنی ہیئت بدل دے اور وہ اسی حالت میں ختم ہو جائے تو اپنے نرسے سے نکل جاتا ہے۔ چونکہ تمہاری بیوی سانپ کی شکل میں ماری گئی ہے، اس لئے اس کے قتل کا الزام ان پر عائد نہیں ہو سکتا۔ تیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سودی کو مارنے کا حکم دیا ہے“

چنانچہ امام غزالیؒ قتل کے الزام سے بری ہو گئے اور انہیں گھر جانے کی اجازت دیدی گئی۔ جب وہ گھر مارے تھے تو بہت خوش تھے کہ ان کی وہ دلی آرزو پوری ہو گئی تھی جس کیلئے وہ ہمیشہ دعائیں مانگتے تھے یعنی انہوں نے اس ہستی پر بادشاہِ جنت کو دیکھ لیا تھا جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کر چکا تھا۔



امام غزالیؒ کا اسم گرامی آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ ان کی ذات کسی تعریفِ تعارف کی محتاج نہیں۔ زیرِ نظر واقعہ انہوں سے تعلق رکھتا ہے۔

امام غزالیؒ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی تھی کہ وہ ایسے لوگوں کو دیکھ سکیں۔ چہلوئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ وہ رب ذوالجلال کے دربار میں ہمیشہ اسی آرزو کی تکمیل کے لئے سر بسجود رہتے تھے۔ ایک رات وہ نماز عشاء کے بعد حسبِ معمول عبادت میں مشغول تھے۔ دل میں وہی آرزو تھی جس کیلئے ہمیشہ دعائیں مانگتے رہتے تھے۔ حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دور میں کئی صدیوں کا فرق تھا اور یہ بات ناممکن سی تھی کہ وہ کسی ایسے فرد کو دیکھ سکیں۔ جنہیں ”الاکرم“ کا دیدار نصیب ہوا ہو۔

وہ عبادت میں مصروف تھے کہ ناگاہ ان کے حجرے میں ایک سانپ نمودار ہوا۔ آپ نے اپنا عصا اٹھایا اور سانپ کو مار کر باہر پھینک دیا۔

دور در بعد وہ پھر عبادت میں مصروف تھے کہ حجرے کے دروازے پر دستک ہوئی، انہوں نے دروازہ کھولا تو دروسپا ہی کھڑے نظر آئے۔ انہوں نے ان کی آمد کا مقصد پوچھا تو سپاہیوں نے بتایا کہ بادشاہ نے انہیں طلب کیلئے۔ وہ حیران اور قدرے پریشان بھی ہوئے کہ اگر اس وقت بادشاہ نے انہیں کیوں بلایا ہے مگر وہ سپاہیوں کے ساتھ چلے گئے۔

راستے میں جب سپاہیوں نے بادشاہ کے محل کو جانے کی بجائے دیرانے کو جانے والی راہ منتخب کی تو امام صاحب نے ان سے پوچھا: ”تم لوگ محل کی بجائے جنگل اور دیرانے کی طرف کیوں جا رہے ہو۔؟“

وہ بولے: ”آج بادشاہ نے شہر سے باہر دربار لگا دیا ہے۔“

کچھ دور چلنے کے بعد جنگل میں منگل کا سماں دکھائی دیا۔ رات کے وقت بھی دن کی سی روشنی تھی۔ پتہ چلا کہ یہ جنت کی آبادی ہے۔ کھلے میدان میں انکے بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا۔ وہ لوگوں کی فریاد سن کر اداسی کیلئے جو کچھ کر سکتا تھا، کر رہا تھا۔ آخر امام صاحب کی باری آگئی۔ بادشاہ نے ان سے کہا: ”تم پر قتل کا الزام ہے۔ تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو۔؟“



ادرلین دہلوی



اور چین جیسے ممالک میں بھی جہاں خدا پر اعتقاد رکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ لوگ جن بھوت پر یقین رکھتے ہیں۔ امریکہ میں پچھلے چند برسوں سے کئی فلمیں آئی ہیں جو بھوت پریت اور بدارواح سے متعلق ہیں۔

اپنے ملک کے اخبارات میں آئے دن بھوت پریت سے متعلق ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ بدارواح کے اثر کو زائل کرنے کے لئے حکیم، وید اور ڈاکٹر بے اثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان اثرات کو زائل کرنے کے لئے اُن پڑھ سادھو، سنیا سی اور پیر فقیر کی کار آمد ثابت ہوئے ہیں، مگر جس طرح ہر چکنے والی شے سونا نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہر سادھو، منت اور فقیر عامل نہیں ہوتا۔ یہ دنیا ہے۔ یہاں لوگ اپنی زبان دانی اور چالاک سے مٹی کو بھی سونا بنا کر بیچ دیتے ہیں۔ نیکی کے چولے میں لوگوں سے ان کی عمر بھر کی کمائی لوٹ لیتے ہیں، تھوڑا درگندے کے نام پر گھر میں بھوٹ ڈال دیتے ہیں۔ باپ کو بیٹے سے بدظن کرتے ہیں اور بھائی کو بھائی سے لڑا دیتے ہیں۔ اور اپنی دکان چمکاتے ہیں۔

اس حرص و ہوس کی دنیا میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو بدگمان خدا کی بے لوث خدمت میں رات اور دن مصروف ہیں۔ میری ملاقات ایسی ہی ایک ہستی سے ہوئی جو گزشتہ ۲۸ برس سے تن من دھن سے عوام الناس کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ ان کے دروازے ہر امیر و غریب کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ کسی سے بھی ایک پائی لینا حرام سمجھتے ہیں۔ بدلے میں صرف دُعا کے طلب گار ہوتے ہیں۔

اس عالم و عامل کا نام ہے حاجی عبدالصمد جنہیں لوگ عزت و احترام سے میاں جی کہتے ہیں۔ میاں جی بہت بڑے کاشت کار ہیں۔ اپنے گاؤں کے پردھان ہیں۔ مگر گزشتہ ۲۸ یا ۲۹ برس سے بنی نوع انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنی کھیتی باڑی کا روبرو سماجی زندگی سے انہوں نے

موجودہ سامعین جن بھوت پریت کو انسان کا وہم گردانتی ہے۔ یہ ایم کا دماغ ہے۔ وہ ایم کو سب سے بڑی طاقت مانتے ہیں اور خود بالشر خدا کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ وہ ہر چیز کا جواب صحیح تفریق سے نکالتے ہیں اور جو چیز اس دائرے میں نہ آئے اُسے قابل اعتنا نہیں سمجھتے۔

آئزک نیوٹن (۱۶۴۲-۱۷۲۷) نے نظام شمسی کی حرکت کے اصول معلوم کئے اس نے شمسی نظام (سورج اور اس کے تابع ستاروں) کا ایک ماڈل بنوایا جو اس کی میز پر رکھا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز نیوٹن کا ایک دوست اس کے کمرے میں آیا جو خدا کے وجود کو نہیں مانتا تھا۔ میز کے رکھے ہوئے ماڈل کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ نیوٹن کے نظریہ کے مطابق نظام شمسی کا ماڈل ہے۔ تاہم اس کے بنانے والے کا نام اس پر رکھا ہوا نہیں تھا۔ اس نے نیوٹن سے پوچھا: یہ ماڈل کس نے بنایا ہے؟ نیوٹن کو یاد آیا کہ اس کا دوست یہ کہتا ہے کہ یہ دنیا خود سے بن گئی ہے۔ اس کا کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ نیوٹن نے اپنے دوست کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: یہ ماڈل خود بخود بن گیا ہے۔ اس کو کسی نے بنایا نہیں ہے۔ دوست بولا: مذاق مت کرو۔ یہ بتاؤ اتنا اچھا ماڈل کس نے بنایا ہے؟ نیوٹن نے دوبارہ کہا: اس کا بنانے والا کوئی نہیں۔ وہ اپنے آپ بن گیا ہے۔ دوست نے گھبرا کر کہا: مذاق چھوڑو میری بات کا جواب دو کہ اس کو کس کا رنگ نے بنایا ہے؟ آخر نیوٹن نے کہا: تمہارے اوپر حیرت ہے تم اس بات کو تو بغیر کسی بحث کے مان رہے ہو کہ شمسی نظام کا یہ معمولی سا ماڈل کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بن سکتا۔ ضرور اس کا کوئی بنانے والا ہے، مگر اس معمولی ماڈل کی عظیم اصل (شمسی نظام) کے متعلق تم نے یقین کر لیا ہے کہ وہ اپنے آپ بن گیا ہے اس کا کوئی بنانے والا نہیں۔

جس خداوند قدوس نے یہ دنیا بنائی ہے۔ یہ کائنات بنائی ہے انسان حیوان، چرند، پرند بنائے ہیں، اُس نے انسان بھی پیدا کئے ہیں۔ آج دس

منہ موڑ لیا ہے۔

گزشتہ ۲۹ برس میں وہ ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خدا کے علاج کر چکے ہیں۔ ہر شخص اپنے آپ میں ایک کہانی ہے ہر کہانی جہاں دل چنپ ہے وہاں عبرت انگیز بھی ہے۔

میاں جی سے میری ملاقات ایک دوست کی معرفت ہوئی۔ یہ چند ماہ پہلے کی بات ہے۔ اس دوران میں اُن کا طرہ علاج بھی دیکھا اور اُن کے پاس علاج کے لئے آنے والے مریضوں کے واقعات بھی سُنے جن سے میاں صاحب کی خلعت کا مجھے معترف ہونا پڑا۔

ایک صاحب نے لاڈو کا عجیب و غریب واقعہ سُنا یا۔ لاڈو پنجاب کا چھوٹا سا قصبہ ہے۔ رنجیت سنگھ وہاں کا اچھا کھانا پیتا آدمی ہے۔ اُس کے یہاں دریاں بہتی ہیں۔ جو اتنی اچھی ہوتی ہیں کہ غیر ممالک بھی بھیجی جاتی ہیں۔ وہ روپے پیسے میں کھیں رہا تھا۔ ہر دم ہر گھڑی خوشیاں ہی خوشیاں بھینے کہ اچانک ایک ایسا حادثہ ہوا کہ اُس کی دولت دونوں ہاتھوں سے لٹنے لگی۔ اُس کا شکم چین اور سکون برباد ہو گیا۔ اور وہ دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہو گیا۔ رنجیت کا بڑا سا گھر ہے۔ تین کمرے ایک طرف ہیں اور ایک بڑا سا کمرہ آٹھن کے باہر کھیتوں سے ملا ہوا ہے۔ ایک رات رنجیت سنگھ سوتے سوتے اُٹھ بیٹھا۔ اُسے ایسا لگا کہ کوئی گھوڑ سوار اُس کی حویلی میں آ گیا ہے۔ رنجیت نے اپنی بیوی کو اُٹھایا۔ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز اس نے بھی سُنی رنجیت سنگھ نے لالٹین جلائی۔ اور صحن میں گیا۔ جدھر سے آواز آرہی تھی۔ مگر وہاں اُسے کوئی گھوڑا نظر نہ آیا نہ اُس کا سوار بھی وہ والیں جانے کے لئے بٹناری تھا کہ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز بھر آئی۔ اب کی بار اُسے ایسا لگا جیسے گھوڑا اس کی طرف ہی آرہا ہو۔ لالٹین کی جی کچھ اور روشن کر کے رنجیت سنگھ نے بہت دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر اُسے کوئی نظر نہیں آیا۔ حویلی کے دروازے بھی اندر سے بند تھے، اس لئے رنجیت سنگھ کی کچھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ ماجرا کیسا ہے؟

اچانک کسی نے اس کے ہاتھ سے لالٹین لے لی تو رنجیت سنگھ گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اُس سردرات میں وہ پسینے پسینے ہو گیا۔ وہ لالٹین لینے والا تھا تو رنجیت کو نظر نہیں آیا۔ مگر ایسا لگا کہ کوئی گھوڑے پر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں لالٹین ہے۔ ایسے میں اس کی بیوی بھی آگئی اور ہوا میں ہلکی لالٹین دیکھ کر چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

رنجیت سنگھ نے بیوی کو اُٹھایا اور کمرے میں لاکر ٹاڈا یا۔ تب بھی اُس نے دیکھا لالٹین اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ کسی کے قدموں کی چاپ صاف سنائی دے رہی ہے مگر آنے والی شکل نظر نہیں آرہی تھی۔ "کون ہو تم، کیا چاہتے ہو؟" رنجیت سنگھ نے بہت کر کے پوچھا۔

"میں جن ہوں۔ تمہارے ہاں رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے رہنے کے لئے جگہ دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں اور تمہارے بچوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔" "میں بچوں والا ہوں۔ بچوں والے گھر میں تم کیسے رہ سکتے ہو؟" "باہر والا کمرہ مجھے دے دو۔ میں وہاں رہوں گا۔ تمہارے بچوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔"

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ میرا مکان ہے۔ تم اس میں کیسے رہ سکتے ہو۔ وہ کمر امیر اسٹور ہے، جہاں دریاں رکھی جاتی ہیں۔" "اب وہاں میں رہوں گا۔ تم بھول کر بھی اس میں قدم نہ رکھنا ورنہ پچھتاؤ گے۔" "تم ابھی اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ اور پھر کبھی ادھر کا رخ نہ کرنا۔ میں جن بھوت کسی کو نہیں مانتا۔"

رنجیت سنگھ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ اُس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش شروع ہو گئی۔ اُس پر مار پڑتی رہی مگر مارنے والا نظر نہیں آیا۔ یہ سلسلہ بہت دیر تک چلا اور رنجیت زخمی اور نڈھال ہو کر زمین پر بے سدھ ہو کر گر پڑا۔ صبح اُس نے یہ بات کسی سے نہیں کہی۔ صرف بیوی سے صلاح مشورہ کیا۔ دونوں کا یہ خیال تھا کہ گاؤں کے کچھ بد معاشوں کی یہ شرارت ہے ورنہ جن بھوت کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ اگر ہے بھی تو وہ کمرہ لے کر کیا کر سگے۔ رات آئی اور رنجیت سنگھ اپنی بندوق اور بڑی ٹارپچ لے کر بیٹھ گیا۔ کوئی ایک بجے کے قریب گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی شروع ہوئی جو آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور اس کے کمرے کے باہر آ کر رک گئی۔ رنجیت سنگھ کو لگا کہ گھوڑا کمرے کے باہر آ کر رک گیا ہے۔ اُس کا سوار آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ رنجیت سنگھ نے بندوق پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ وہ نشانہ باندھنے کے لئے تیار تھا، مگر نشانہ کس کا باندھے، اُسے تو کوئی نظری نہیں آ رہا تھا۔ اچانک اس کے مونہ پر کسی نے زوردار طمانچہ مارا۔ اور بندوق چھین کر اس کے گھوڑے ٹکڑے کر دیئے۔

تو تم مکان میں جگہ دو گے یا نہیں، سیدھی طرح ہاں کر دو۔ ورنہ میں روز تین ماروں گا اور ہاتھ پاؤں توڑ کر اپنا بیج بنا دوں گا۔" رنجیت سنگھ کے پاس ہاں کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس نے کہا "ٹھیک ہے تم اس کمرے میں رہ سکتے ہو۔ مگر مجھے اور میرے خاندان کو تنگ نہیں کرو گے۔"

"مجھے منظور ہے۔ مگر تم یا تمہاری بیوی کبھی اُس کمرے میں قدم نہیں رکھو گے کمرہ آج سے اور ابھی سے میرا ہو گیا ہے۔"

رنجیت سنگھ نے یہ بات قہقہے کے کسی فرد کو نہیں بتائی۔ اور نہ ہی بچوں سے اس کا ذکر کیا۔

ہفتہ بھر کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ مگر ایک رات جب رنجیت سنگھ

دہاڑنے کی زبردست آوازیں آنا شروع ہوئیں تو رنجیت سنگھ اور اس کا سارا خاندان دہل کر رہ گیا۔ پھر سب نے سنا کہ جن گالیاں دیتا ہوا صحن میں آیا اور ہر چیز کو توڑنا پھوڑنا شروع کر دیا۔ سادھو بابا کی کھینچی ہوئی لکیر بے کار ثابت ہو گئی تھی۔

رنجیت سنگھ نے شراب کی بوتلیں اور مرغے لاکر صحن میں رکھ دیئے۔ اور یہ چیزیں دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئیں۔ اور ان کے ساتھ ہی دہاڑیں بھی۔ اب پہلی بار رنجیت سنگھ نے اپنے بچوں کو جن کے بارے میں بتایا، مگر اس کی حیرت کی حد نہ رہی جب بچوں نے اُسے بتایا کہ وہ جن کے بارے میں جانتے ہیں۔ وہ اُس کے کہے میں جاتے رہے ہیں، جہاں جن اُنہیں مٹھائیاں کھلاتا ہے۔

تم نے جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟ رنجیت نے پوچھا۔
ہاں ہم نے اُسے دیکھا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھتا ہے، مٹھائی کھلاتا ہے، ہاتھ کرتا ہے۔ رنجیت کی لڑکی نے بتایا۔

وہ دیکھنے میں کیسا لگتا ہے؟
اچھا خاصا پہلوان ہے۔ کالا رنگ ہے۔ اس کا ایک گھوڑا بھی ہے سفید رنگ کا۔ لڑکی نے بتایا۔

تو نے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تیرے ساتھ اس کا روئے کیسا ہے؟
اس نے یہ سب بتانے کو منع کر دیا تھا۔ میرے ساتھ وہ بہت اچھا ہے بس پاس بیٹھا رہتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے جسم میں گھس گیا ہے۔ بس اور کچھ نہیں۔

ایک دن جن نے فرمائش کی کہ شراب اور مرغے کے ساتھ پانچ کو مٹھائی بھی لائی جایا کرے پھر یہ معمول ہفتہ میں تین دن کی بجائے ہر روز ہونے لگا۔ رنجیت سنگھ پریشانی کے عالم میں اپنا کاروبار چھوڑ کر بیٹھا۔ اوپر سے ہر رات مٹھائی، مرغ اور شراب کے خرچ نے اس کی کمر توڑ دی۔ علاقے کے پردھان نے نہ جانے کہاں سے سادھو، سنت، مولوی اور پیر بلوائے، مگر کوئی اس جن کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ ماں رنجیت کی جیب خالی ہوتی گئی جو لوگ انہیں لینے کے لئے جاتے وہ آنے جانے اور کھانے کے پیسے وصول کرتے اور جو لوگ آتے وہ اپنے عمل کا معقول معاوضہ لیتے مگر نتیجہ صفر رہا۔

حاجی عبدالصمد نے میاں جی نے کسی اخبار میں رنجیت سنگھ کی بیٹا پر طعنی تو انہیں رنجیت سنگھ پر بہت رحم آیا۔ میاں جی اس قسم کے مقابلے اور چیلنج قبول کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگاتے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد دہاڑیں ختم اور مصیبت زدہ کے کام آئیں۔ میاں جی نے رنجیت سنگھ کو خط لکھا اور دن اور ٹرین کی اطلاع دی کہ وہ کب پہنچ رہے ہیں۔ وہ ہند پاک جنگ کے ذرا بعد کے دن تھے، مگر فوجی نقل و حرکت بڑی

کھانا کھا کر سویا ہی تھا کہ اس کے کمرے کے دروازے پر کسی نے بہت زور سے دستک دی۔ رنجیت سنگھ ہرٹا کر اٹھ بیٹھا۔ اُس کی بیوی بھی جاگ گئی۔

رنجیت سنگھ نے لالٹین جلائی اور ابھی وہ دروازے کی طرف جا رہا تھا کہ اس نے دیکھا دروازے کی کنڈی خود بخود اُتری اور دروازہ کھل گیا۔ یہ بات سمجھنے میں اُسے دیر نہیں لگی کہ یہ جن کا کام ہی ہو سکتا ہے۔

تم اس وقت کیسے آئے ہو؟ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ کمرہ لینے کے بعد پریشان نہیں کرو گے۔

پریشان نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے، اسی لئے دستک دے کر آیا ہوں۔ میں آج یہاں سے جا رہا ہوں ہفتہ بھر میں تین دن آیا کروں گا۔ ان دنوں آپ کو میرے لئے شراب کی دو بوتلیں اور دو مرغے رکھنے ہوں گے۔

میں ان چیزوں کا بندوبست نہیں کر سکتا۔

رنجیت سنگھ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ اس پر گھونسوں اور لاتوں کی ہادش شروع ہو گئی۔ وہ نڈھال ہو کر گر پڑا تو جن نے کہا۔ میں ہفتہ کی رات کو آؤنگا شراب کی دو بوتلیں اور دو مرغے اپنی لڑکی کے ہاتھ بھیج دینا ورنہ یاد رکھو تمہیں بہت ماروں گا اور تمہاری بیٹی کو لے جاؤں گا۔

تم کو یہ سب چیزیں مل جائیں گی۔ مگر میری بیٹی اور بچوں سے دور رہو۔

تمہاری بیٹی مجھے اچھی لگتی ہے۔ اس کی شادی نہ کرنا۔

جو ان لڑکی کو گھر میں کیسے بٹھائے رکھیں۔ تم نے کمرہ مانگا تو وہ تمہیں دے

دیا اور اب کھانے پینے کا بندوبست بھی کر دوں گا۔ مگر بیٹی سے دور رہو۔

لڑکی مجھے پسند ہے۔ اچھی لگتی ہے۔ اس کی شادی کی تو اس کی سزا تم

کو دوں گا۔ یہ کہہ کر جن غائب ہو گیا اور میاں بیوی سوچ میں پڑ گئے کہ اس

مصیبت سے کیسے بچا جائے۔

اب معاملہ لڑکی کا تھا جو جوان تھی، خوب صورت تھی، جس کے رشتہ

کی بات چیت چل رہی تھی، اس لئے رنجیت سنگھ نے قصیدے کیلئے لوگوں

سے اس کا تذکرہ کیا۔ ان لوگوں نے پاس کے علاقے میں رہنے والے کسی سادھو

بابا کو بلانے کا مشورہ دیا کہ وہ بہت پہنچے ہوئے ہیں، جن کو مار بھگاؤں گے۔ رنجیت

سادھو بابا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رو رو کر اپنی کہانی سنائی اور انہیں اپنے

ساتھ ہی گھر لے آیا۔

سادھو بابا اس کمرے میں تو نہیں گئے مگر کمرہ کے ارد گرد انہوں نے راکھ

سے ایک لکیر کھینچ دی اور کہا کہ اگر اس کمرہ میں اگر جن آگیا تو پھر باہر نہیں نکل

سکے گا۔ رنجیت سادھو بابا کو دو سو روپے کا نذرانہ پیش کر کے اطمینان سے

بیٹھ گیا۔

ہفتہ کے روز رنجیت نے شراب اور مرغوں کا انتظام تو احتیاطاً کر لیا تھا۔

مگر کمرے میں یہ سامان نہیں رکھو یا رات کو آٹھ نو بجے کمرے میں سے کسی کے

ہاں میاں جی کو ادھر اٹھایا اور زمین پر پٹخ دیا۔ میاں جی مٹھنی سے انسان ہیں۔ اُن کا جوڑ جوڑ درد کرنے لگا۔ جن نے چیخ چیخ کر یہ کہنا شروع کر دیا۔ "لو ہم نے تیرے مولوی کو پٹخ دیا۔ اب میں اس کا قید بناؤں گا۔"

باہر میاں جی کے معاون کا بُرا حال تھا کہ آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میاں جی نے غیبت سے غیبت جنات کو قبضے میں نہ کیا ہو۔ رنجیت سنگھ یہ سوچ کر بد حال ہو رہا تھا کہ میاں جی کے بعد اُس کا نمبر آنے والا ہے۔ فوجی افسر آوازیں سن کر فیصلہ نہیں کر پار رہا تھا کہ اصل واقعہ کیا ہے اور اندر کیا ہو رہا ہے۔

میاں جی کے ہوش جب ٹھکانے ہوئے تو انہیں یاد آیا کہ وہ جوش میں آکر جن کے کہے میں گھستے چلے گئے اور وہ وظیفہ جو اُن کے بزرگ سید احمد علی شاہ صاحب گھرے والے نے انہیں بخشا ہے، اُسے پڑھنا بھول گئے ہیں۔ اسی لئے وہ جن اُن پر قابو پاسکا۔

میاں جی نے جلدی جلدی وہ وظیفہ پڑھا، قرآنی آیات کا ورد کیا اور اپنے اُوپر دم کر لینے کے بعد وہ اُٹھ بیٹھے۔ جن اُن کی طرف بھاگا، مگر قریب نہ پہنچ سکا اور دائیں بائیں ہونے لگا۔ میاں جی نے اپنے مٹھکوں کو حکم دیا کہ اس غیبت جن کے کوڑے لگائے جائیں۔ حکم کی دیر بھتی جن پر سڑا سڑا کوڑے پڑنے لگے۔ نہ جن نظر آ رہا تھا نہ کوڑے نظر آ رہے تھے بس مارنے اور کرانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ جن بہت ہی غیبت قسم کا تھا۔ پٹتا جاتا تھا اور گالیاں دیتا جاتا تھا۔ میاں جی نے کچھ اور دعائیں پڑھیں اور جن کو حکم دیا کہ وہ انسانی شکل میں آجائے۔ پہلے تو جن نے حکم ٹالنے کی کوشش کی مگر عملیات کے آگے وہ بے بس ہو گیا اور انسانی شکل میں آ گیا اور میاں جی کے قدموں میں گر پڑا۔ میاں جی نے کہا: "تم نے ناقابل معافی گناہ کیا ہے۔ تمہیں اس کی سزا دی جائے گی۔ تم نے گھر کو شراب کا اڈہ بنا دیا اور ایک شریف آدمی کو کنگال بنا دیا۔"

میاں جی کے مٹھک جن کو مارتے ہوئے کمرے سے باہر لائے اور اس وقت رنجیت سنگھ نے پہلی بار اُس جن کو دیکھا جس نے اُسے پریشان کیا ہوا تھا۔ فوجی افسر بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر سکا۔ گاؤں والے بھی آہستہ آہستہ جمع ہو گئے اور جن کے پٹنے کا منظر دیکھتے رہے۔ اُنہیں صرف جن ہی نظر آ رہا تھا جو مارکی وجہ سے ہوا کر رہا تھا، مگر سزا دینے والے نظر نہیں آ رہے تھے۔

ایک دلچسپ بات یہ ہوئی کہ رنجیت سنگھ کے بچوں نے میاں جی کو گھیر لیا اور ضد کی کہ جن کو گرفتار نہ کیا جائے اور اُسے گھر میں ہی رہنے دیا جائے۔ بچوں نے اس کی وجہ بتائی کہ جن انہیں طرح طرح کی چیزیں لاکر دیا کرتا تھا اور مزے دار کھانے کھلاتا تھا اور ان سے بے حد محبت کرتا تھا۔

چاق و چوبند تھی۔ لاڈ اور صدمہ کے قریب کا علاقہ ہے۔ چہرے پر لمبی سی داڑھی اور جسم پر سیاہ شیروانی کے ساتھ جب میاں جی اپنے ایک معاون کے ساتھ لاڈوا پہنچے تو طرزی والوں نے انہیں گھیر لیا کہ شاید کوئی جاسوس سرحدی علاقے میں فوجی نقل و حرکت دیکھنے آیا ہے۔ رنجیت سنگھ نے فوجی افسر کو بتایا کہ یہ ایک مسلمان بزرگ ہیں جو مجھے ایک جن سے نجات دلانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان پر کسی قسم کا کوئی شک نہ کیا جائے اور انہیں میرے گھر جانے کی اور قصبہ میں گھومنے پھرنے کی پوری آزادی ملنی چاہئے۔

ذبحہ افسر نے جب جن بھوت کا نام سُنا تو اُسے رنجیت سنگھ کی باتوں پر ہنس آئی۔ اس نے کہا: "یہ جن بھوت صرف انسان کا وہم ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ جن بھوت ہیں تو پھر انہیں بھگانا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ کو یقین نہ ہو تو ہمارے ساتھ چلیں۔ رنجیت نے فوجی افسر کے کہا تو افسر جن دیکھنے کے شوق میں ہمراہ ہو لیا۔

ابھی یہ سب رنجیت سنگھ کے گھر کے قریب پہنچے بھی نہیں تھے کہ کسی کے چنگھاڑنے کی آوازیں آنے لگیں۔ جیسے جیسے قریب ہوتے گئے آواز تیز ہوتی گئی۔ توئی بہت گرج دار آواز میں گندی گندی گالیاں دے رہا تھا۔

"یہ وہی جن ہے جس نے میرا ستیاناس کر رکھا ہے۔ اب آپ ہی مجھے اس سے چھٹکارا دلائیں۔" رنجیت نے میاں جی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ رنجیت سنگھ کا گھر آگیا۔ قصبہ کے ان گنت لوگ گھر کے باہر موجود تھے بنے یہ چیخ و پکار سن رہے تھے۔ یہ چیخ و پکار اور گالیاں روز کا معمول بن گئی تھیں، مگر آج تو جن نے آسمان سر پر اُٹھا لیا تھا۔

میاں جی نے جیسے ہی مکان میں قدم رکھا جن کی آوازوں میں ایسی شدت پیدا ہوئی کہ گاؤں والے وہاں سے بھاگ گئے۔ اب میاں جی اُن کے ایک معاون رنجیت سنگھ اور فوجی افسر وہاں رہ گئے۔ میاں جی کے بارے میں جن نے چلا نا شروع کیا۔ "او مولوی! تو مجھے کیا ختم کرے گا میں تجھے ختم کر دوں گا۔" یہ رنجیت سنگھ نہ جانے کن کن لوگوں کو لے کر آیا ہے اور کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ تو بھی سامنے آکر اپنا زور آزمائے۔ تجھے وہ مار دوں گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔" اور پھر جن نے گندی گندی گالیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

میاں جی غصے میں آگے بڑھتے گئے اور جیسے ہی انہوں نے جن کے کمرے میں قدم رکھا، جن نے اُن کے ایک لات ماری۔ میاں جی کے لئے یہ بالکل نیا تجربہ تھا۔ آج تک انہوں نے بڑے سے بڑے جن کو زیر کیا تھا، اُسے اپنے مٹھکوں کے ذریعے پٹایا تھا، مگر کسی جن بھوت نے اُن پر ہاتھ اٹھایا ہو یہ کبھی نہیں ہوا۔ میاں جی آگے بڑھتے رہے اور جن سے کہتے رہے کہ اُسے یہاں سے جانا پڑے گا۔ جن نے میاں جی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

کے دورہ پر رہتے ہیں۔ اور جہاں سے بھی مریضوں کی پیکار آ جاتی ہے وہاں پہنچ جاتے ہیں، مگر جہاں بھی ہوں وہاں سے کسی بھی طرح مشکل، بدھ اور جمعرات کو گھیرا جوا ہر پور ضرور پہنچ جاتے ہیں۔

میاں جی کا طریقہ علاج بہت ہی معمولی ہوتا ہے۔ وہ ایک کمرے کے دروازے اور کھڑکی پر چاقو سے کچھ لکیریں کھینچ دیتے ہیں۔ اور اس وقت کلام الہی پڑھتے جاتے ہیں۔ (اس عمل کو بندش کہا جاتا ہے) پھر وہ اس شخص کو جس پر بھوت کا اثر ہوتا ہے اس کمرے کے بیچ بٹھا دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ وہ زور لگا کر اپنی سانس کو باہر کی طرف پھینکے۔ دو تین بار سانس باہر پھینکنے کے بعد اس شخص کو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے اس کی سانس کے ساتھ ہوا کا کوئی وزنی گولا بھی باہر نکل آیا ہے اور سامنے دُور تک پھیل گیا ہے۔ پھر فوراً ہی میاں جی یا ان کا کوئی ساتھی سوال کرتا ہے۔

”کون ہے بھئی تو؟“

آہستہ سے مگر تھیں جلنے کے لائق بوڑھی سی آواز میں کوئی جواب ملتا ہے۔

”میں برہار کشس ہوں۔“

اس آواز میں کسی قسم کا خوف شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے اُسے سن کر وہاں موجود لوگوں کو کسی قسم کی گھبراہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ بس ایسا لگتا ہے کہ وہاں اندھیرے میں کوئی بول رہا ہے۔ اس کے بعد میاں جی اس آواز سے مزید سوال کرتے ہیں کہ:

”اس شخص کے پیچھے آخر تم کیوں پڑے ہو؟ چھوڑ کیوں نہیں دیتے اسے؟ اور پھر وہ آواز جواب دیتی ہے۔“ میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ میں اس کا کوئی کام نہیں بننے دوں گا۔ اگر یہ کسی قسم کا علاج کرانے کا تو اس نے دوام میں لے جایا کروں گا۔ انجکشن بھی اسے نہیں لگوانے دوں گا۔ اس کی بجائے انجکشن میں لگواؤں گا۔“

”اچھا اچھا، اس کا کوئی کام مت ہونے دینا۔ مگر ذرا پہلے تو انسانی شکل میں تو ہمارے سامنے آ رہا ہے تم لوگ کسی بھی شکل کو اختیار کر سکتے ہو۔ ذرا انسان بن کے تو بتاؤ ہمیں۔“ میاں جی اس سے کہتے ہیں۔

اور ٹھیک اس وقت جب وہ آواز کچھ کہنا ہی چاہتی ہے کہ اچانک ہی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے اس کا گلابا دیا ہے۔ دراصل اس وقت میاں جی کے تابع مَوکل اُسے دہیچتے ہیں اور پھر اپنی مرضی کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرنے لگتے ہیں۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: ”بتا، تیرے علاوہ اور تیرے کتنے ساتھی ہیں؟“ اگر اس سوال کا جواب ٹھیک سے نہیں دیا جاتا۔ تو جوتوں سے کسی کو مارنے کی صاف صاف آوازیں کانوں میں آنے لگتی ہیں، مگر اس مار پیٹ کے دوران کسی کے چپنے چلاتے کی قطعے کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ہاں، مار پڑنے کے بعد ضرور کسی پیٹے ہوئے

میاں جی نے رنجیت سنگھ کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہے ہوں پو لوکیا کروں؟ رنجیت نے ہاتھ جوڑ کر کہا: حضور! اس بد معاش سے مجھے بچالیں ورنہ اب کی بار تو یہ مجھے کچا ہی چبا لے گا۔“

میاں جی نے مَوکل کو حکم دیا کہ اسے فوراً گرفتار کر لیں اور سب نے دیکھا کہ جن دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہو گیا۔

بظاہر یہ ایک ناقابل یقین کہانی ہے۔ سائنس اور منطق اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مگر رنجیت سنگھ زندہ ہے، اس کی فیملی زندہ ہے۔ فوجی افسر گاؤں والے ابھی مرکب نہیں گئے کسی سے بھی اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ پھر انسان جھوٹ تو وہاں بولے گا جہاں اُسے روپے پیسے کا لالچ ہو۔ میاں جی تو ایک ایسے چتر فیض ہیں جس سے لاکھوں لوگوں کو فیض پہنچا ہے۔ میاں جی کے کمال کے لاکھوں لوگ جیتے جاگتے ثبوت ہیں۔

ایک نوجوان لڑکی کا یہ واقعہ مجھے بہت چلا کر اُسے ایک انوکھی بیماری تھی۔ جس کے لئے ہر روز اُسے ایک انجکشن لگوانا پڑتا تھا۔ جب تک انجکشن نہ لگے وہ تڑپتی رہتی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ انجکشن بھی بے کار ہو گیا تو زیادہ طاقت کا انجکشن لگنے لگا۔ پھر دن میں دو انجکشن لگنے لگے اور لڑکی کا جسم چھلنی ہو گیا۔ لڑکی کا جسم عزیزوں نے میاں جی کو دکھایا تو انہوں نے بتایا کہ اس لڑکی پر ایک جن کا قبضہ ہے اور جب تک اُسے گرفتار نہیں کیا جائے گا یہ لڑکی اسی طرح گھلتی رہے گی۔ ڈاکٹروں کو جب یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے مذاق اڑایا اور کہا کہ لڑکی کو انجکشن وقت پر نہیں لگے تو وہ مر جائے گی۔ لڑکی کے والدین بھی بھوت پریت کو نہیں مانتے تھے مگر انہوں نے سوچا کہ آزمانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لڑکی تو ویسے بھی زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہے اور آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ اس پھول سی خوبصورت لڑکی پر چار جنات کا قبضہ تھا اور میاں جی نے چار نشستوں میں ان جنات کو گرفتار کیا اور آج وہ لڑکی پوری طرح صحت مند ہے۔ اور شادی کے بعد وہ بچوں کی ماں بن چکی ہے۔

میاں جی بہت کم گو انسان ہیں۔ وہ کسی قسم کے احساس برتری میں مبتلا نہیں۔ بہت سادہ مزاج اور سادہ پوش ہیں۔

بہتری ضلع بریلی کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں سے کچھ دُور گھیرا جواہر پور ہے۔ یہاں سید احمد علی شاہ عرف گھیرے والے بابا صاحب کا مزار مبارک ہے۔ اس مزار پر مریض دیکھے جلتے ہیں۔ میاں جی کو یہ علم گھیرے والے بابا صاحب نے اپنی روحانی طاقت سے خواب میں آکر سکھایا اور عوام کی خدمت کرنے کے لئے انہیں حکم دیا تو میاں جی نے اپنی زندگی اسی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ ہر مشکل، بدھ اور جمعرات کو چار پانچ سو مریض وہاں جلتے ہیں اور شفایاب ہو کر لوٹتے ہیں۔

ہفت کے باقی ایام میں میاں جی بریلی، لکھنؤ، دلی، کلکتہ، بمبئی، نیپال وغیرہ

قسم نے اپنا انٹرویو ختم کیا اور میاں کے مونکوں نے اُس بدروح کو گرفتار کر لیا۔ جن بھوت اگر کسی کے سر پر سوار ہو جائیں تو ہر وقت سر میں درد ہوتا ہے کسی کو خوشی کے دوسے پڑتے ہیں۔ رات کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ سانس میں بس جائیں تو سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ دل پر قبضہ ہو جائے تو دل کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ کوکھ میں بیٹھ جائیں تو اولاد نہیں ہوتی۔ ہر دوا پر علاج بے کار ہو جاتا ہے جب تک کہ بھوت گرفتار نہ کروایا جائے۔

کتنے لوگ ہیں جن کے ہاتھ میں پیسہ نہیں ملتا، کاروبار میں مسلسل گھٹا ہوتا ہے ہر کام میں ناکامی ہوتی ہے۔ اچھے تیز اور ذہین طلباء امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں یا معمولی نمبروں سے پاس ہو جاتے ہیں۔ دکان اور کاروبار سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ سونے میں ہاتھ ڈالو تو مٹی بن جاتی ہے۔ انسان کے تقدیر کا لکھا سمجھ کر چپ ہو رہتا ہے۔ مگر بیشتر حالات میں یہ جنات کا ہی کیا دھرا ہوتا ہے۔

بہن میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی نام اُن کا اختر ہی کچھ لیجئے اچھے کھاتے پیتے تھے۔ مگر چانک ایسی مصیبت پڑی کہ سچ بچ بھیک مانگ کر گزارا کرنا شروع کر دیا۔ ایک وقت تھا کہ اختر کے دسترخوان پر دس بیس افراد کھانا کھاتے تھے اور پھر وہ وقت آیا جب وہ خود دانے دانے کو محتاج ہو گیا۔ اختر نے کئی بار خود کشی کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

اختر کی کہانی بہت دردناک ہے۔ آپ بھی پڑھیں۔ یہ الفاظ اُس کے ہیں۔ میں نے اس میں کوئی اضافہ یا ترمیم نہیں کی ہے۔ جو وہ کہتا رہا، میں نوٹ کرتا رہا۔

حاجی علی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ میں ان کے مزار کے باہر سڑک پر بھیک مانگنے کے لئے بیٹھا۔ میری حالت ایسی تھی کہ دیکھنے والے کو ترس آ جاتا تھا اور وہ چند پیسے دے کر چلا جاتا تھا۔ جب جب یہ بھیک ہاتھ میں لیتا ہے اپنے آپ سے نفرت ہو جاتی تھی۔ دل چاہتا کہ اس بھیک کے بجائے مجھے کوئی موت کیوں نہیں دے دیتا۔ خیر میرے نصیب میں یہ دن لکھے ہوئے تھے جو کسی نہ کسی طرح کاٹے۔ آج میری کایا پلٹ میاں جی کی بدولت ہوئی ہے اور میں آپ کے سامنے اُن ہی کی بدولت بیٹھا ہوں ورنہ میری تلاش حاجی علی کے پاس پہنچنے والے سمندر میں ملتی۔

میں ماں باپ کا بہت پیارا اکلوتا بیٹا تھا۔ اُن کے انتقال کے بعد ۱۹۵۲ء میں بمبئی آیا۔ وطن نکھن کو خیر باد کہا اور بمبئی آکر فلمی دنیا سے وابستہ ہوا اور دولت حاصل کی۔ میرے ہمراہ زیادہ تر دوست احباب وغیرہ رہتے تھے اور میرے دسترخوان پر دوستوں کا موجود ہونا اہم تھا۔ کھانے کے وقت کم از کم دس بیس دوست ہر وقت رہا کرتے تھے۔ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۷ء تک میری زندگی کا سنہری دور تھا، مگر ۱۹۶۷ء سے ایک ایسی

انسان کی طرح کراہنے کی آوازیں ابھرتی ہیں۔ اور وہ اس بات پر آمادہ ہو جاتا ہے کہ میاں جی کے پوچھے گئے سارے سوالوں کا وہ صحیح صحیح جواب دے گا۔ آپ سوچ رہے رہوں گے کہ جب روجوں کے پاس جسم نہیں ہوتا تو وہ آخر بولتی کس طرح ہیں؟ چلئے اگر وہ بولتے بھی ہیں تو خود کو "سایہ" یا "جن" یا "ہرہ" راکشس" ہی کیوں کہتے ہیں؟ پھر ایک پہلو اور بھی حیرت انگیز یہ ہے کہ جب وہ صرف ہوا ہیں تو آخر وہ بول کیسے لیتے ہیں؟ کیا ہوا بھی زبان رکھ سکتی ہے؟ لیکن یہ سارے شکوک اُس وقت ختم ہونے لگتے ہیں جب ایسے افراد سے ملاقات ہوتی ہے جو میاں جی کے علاج سے شدید عذاب سے نجات پا چکے ہیں۔

پچھلے دنوں میاں جی بمبئی میں تھے۔ وہاں انہوں نے کچھ فلمی لوگوں کا بھی علاج کیا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا بنیائے دماغی طور پر بیمار تھی۔ برسوں بیمار رہنے اور ہزاروں علاج معالجے کے بعد بھی وہ پوری طرح تن درست نہ تھی کہ میاں جی نے اس کا علاج کیا اور آج بنیائے ایک نئی صحت مند بنیائے رہے ہیں۔ میاں جی نے بنیائے کے شوہر پریم ناتھ کا بھی علاج کیا ہے اور اداکارہ نرگس دت کی معرفت بہت سی اداکاراؤں اور اداکاروں اور دوسرے فلمی لوگوں نے اپنا علاج کرایا ہے۔ ان کے نام کی اشاعت مناسب نہیں ہے۔

ایک ماہ قبل سینل دت کے انڈر گراؤنڈ ریکارڈنگ روم میں سینل دت نرگس، رینارے، گلزار، سلیم جاوید، کلیان جی آندجی، انور حسین، شبنم، ڈیزی ایرانی، سہنی ایرانی اور کے کے شکلا، ریڈیو اور ٹی وی اسٹار، تبسم کے علاوہ کوئی سو افراد وہاں موجود تھے۔ اور مریضوں کا علاج چلا رہا تھا۔ ایک عورت کو علاج کے لئے میاں جی کے پاس لایا گیا، جس کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ میاں جی نے اپنے طریقہ کار کے مطابق بھوت سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا تو سلیم اور گلزار نے اصرار کیا کہ بھوت سے سوالات تبسم کریں گی۔ (تبسم ٹی وی پر پھول کھلے ہیں گلشن گلشن کے نام سے ایک پروگرام کرتی ہیں جس میں فلمی شخصیتوں سے انٹرویو لئے جاتے ہیں اور ریڈیو کے لئے بھی تبسم انٹرویو لیتی ہیں) میاں جی نے اجازت دے دی اور تبسم نے بھوت سے باقاعدہ انٹرویو لیا۔

عورت قطعی خاموش بیٹھی تھی اور تبسم کے ہر سوال کا جواب غلامی سے آ رہا تھا اور وہاں موجود ہر شخص دم بخود تھا۔ جواب دینے والے کے لہجے سے پتہ چلتا تھا کہ وہ کسی بھیا (دودھ والے) کی روح تھی جو اس عورت پر سوار تھی۔ اس عورت کے شوہر نے دودھ والے کے بیٹے کو مارا بیٹا تھا لہذا اُس دودھ والے کی روح نے انتقاماً مریضہ کی کوکھ پر قبضہ کر لیا کہ وہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہونے دے گا۔ کافی دیر سوال جواب کے بعد بھوت نے وعدہ کیا کہ وہ اس عورت کو آزاد کر دے گا۔ لیکن میاں جی سے کہو کہ وہ اُسے گرفتار نہ کروائیں

کر کے دن کاٹے۔ فلقے بھی کاٹے۔ وہ دن یاد رہی گے ایک ایک دن مصیبت کا تھا، کوئی سنتا نہ تھا اور پھر جب انسان گر جاتا ہے تو کوئی سہارا نہیں دیتا ایک دن سندس ملاک میاں جی بمبئی تشریف لے آئے ہیں۔ مجھے جوائڈر بس ملا کہ یہاں پر بیس گے وہاں پر گیا۔ میاں جی کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ لوگ اس قدر تھے کہ میں دیکھتا رہ گیا۔ بال کچھا کچھ بھرا ہوا تھا۔ دکھی لوگ میاں جی کا انتظار کر رہے تھے۔

ایک گھنٹہ بعد میاں جی وہاں آئے۔ تین چار گھنٹے بعد میری باری آئی۔ میاں جی عبدالصمد نے میری طرف دیکھا اور میری پہلی انگلی کے ناخن پر کچھ کلام پڑھا اور مجھے بتایا کہ تمہارے اوپر جن ہے جو تمہیں پریشان کر رہا ہے میاں جی نے کہا کہ ابھی فیصلہ ہوا جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد دوسرے کمرے میں مجھ اندر بلایا گیا۔ اور پھر میاں جی کے ساتھی نے مجھے زعفرانی پانی پلایا اور مجھے ہدایت کی گئی کہ اس طرح کیا جائے کہ مونہہ سے ہوا نکالی جائے۔ ہا ہا ہا۔ سانس باہر کی طرف پھینکا جائے۔

سو میں نے ہدایت کے مطابق سانس ۵۴ دفعہ مونہہ سے نکالا۔ اُدھر میاں جی مٹر پڑھ رہے تھے۔ سامنے چند مشہور فلمی ہستیاں بھی بیٹھی تھیں جو کہ میاں جی کا کمرہ دیکھنے کو آئی ہوئی تھیں۔ میرے مونہہ سے جیسے ہی ایک گولا باہر نکلا تو میرے پسینے چھوٹ گئے کہ یہ کیا پکڑ ہے؟ شیطان جن سامنے تھا۔ میاں جی نے اس سے پوچھا۔ تو کون ہے؟

”میں جن ہوں۔“

میاں جی نے کہا۔ ”اگر تو جن ہے تو انسان بن کے دکھا۔“

”جن نے کہا۔“ میں انسان نہیں بنوں گا۔“

میاں جی نے کہا۔ ”پھر تو جن ہے ہی نہیں۔“

جن نے کہا۔ ”مجھے آج تک کوئی پکڑ نہیں سکا۔ اب لے لٹاؤں لے میں مجھے مار ڈالوں گا۔ تیری داڑھی نوچ ڈالوں گا۔“

میاں جی نے کہا۔ ”اگر تو جن ہے تو پھر انسان بن کے بات کر۔ پھر تو جو مرنی چلے کرنا۔ پھر مار ڈالنا۔ انسان کی حالت میں آ۔“

جن نے کہا۔ ”میں انسان بنتا ہوں پھر تجھے مار ڈالوں گا۔“

جیسے ہی جن انسان کے سائز کا بنا تو میاں جی کے ٹوکوں نے اس کو پکڑ لیا۔ جن غرائی ہوئی گرج دار آواز میں بولا۔ ”مجھے دھوکے سے پکڑا ہے میں بدل لوں گا۔“

میاں جی نے کہا۔ ”بدل تو لینا۔ پہلے یہ بتا کہ اس کے ساتھ کب ہے؟“ جن نے بتایا کہ بارہ سال سے ہوں۔ اس نے میرے اوپر پان کھا کر تھوکا تھا۔ میں اس کو بھیسک منکا دوں گا۔ کوڑی کوڑی کا محتاج کر دوں گا۔ اس غریب نے پان کھا کر تھوکا تھا تو کیا ہوا۔ تم لوگ ہوا میں رہتے ہو

آفت ناگہانی مجھ پر آن پڑی، جس نے میری ہوش و حواس اڑا دیئے۔ میں کچھ نہ سمجھ سکا کہ ایسا کیوں ہو گیا ہے اور میری عزت و دولت میرے ہاتھ سے جاتی رہی میں کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گیا۔ یہاں تک کہ بھیک مانگنے کی نوبت آگئی۔ جو اپنے دوست و ہمدرد تھے وہ کنارہ کشی اختیار کر چکے تھے۔ مجبور انسان کیا کر سکتا ہے؟ جھاڑ پھونک، تعویذ، دعا کرنے والوں کے پاس جاتا ہے سو میں بھی گیا بشہم بمبئی میں کوئی ایسا نہ ہو گا جو مجھے نہ جانتا ہو۔ میں جب اُن کے پاس گیا تو مجھے بتایا گیا کہ تمہارے اوپر بدروح کا اثر ہے اور جھاڑ پھونک کے بعد تعویذ دے دیا، مگر کچھ آرام نہ آیا۔ میرا کام کوئی نہ کر سکا۔ میں از کم دس پندرہ کے پاس گیا مگر میرا کام نہ ہو سکا۔ میں پریشان ہو گیا۔ سب تعویذ اکٹھے ہو گئے تو میں ایک نیا نشان پریشان ہو گیا۔ عاجز آکر میں نے سب عالموں بزرگوں کے دئے ہوئے تعویذ کو حاجی علی بابا کے سمندر میں ٹھنڈا کر دیا اور ایک ٹھنڈی آہ بھری اور ساتھ ہی ساتھ خدا سے دعا کی کہ اسے مالک مجھے اس پریشانی سے نجات دلائے محسوس ہوا کہ کوئی طاقت و راسخ میرے ساتھ ہے جو مجھے اتنے سالوں سے پریشان کئے ہوئے ہے۔ میں علاج کرتا ہوں آرام نہیں آتا اور گھنٹوں بیٹھا اپنی قسمت پر روتا ہوں۔ کیوں کہ میرا کام پایہ تکمیل پر پہنچ کر بگڑ جاتا تھا۔ ایسے فتنے اور واقعات میرے ساتھ ان گنت ہو چکے تھے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ایک کام دو کام دس کام بگڑ جاویں۔ مگر یہاں تو گنتی ہی نہ تھی۔ اتنے کام بگڑنے کے میں خود پریشان ہوا تھا۔ بس میں متواتر ایک بزرگ ہستی کی جستجو میں سرگرداں رہنے لگا جو مجھے اس سے نجات دلا دے۔ جو میری مشکلات اور دکاوں کی وجہ بنامے کہ آخر معاملہ کیا ہے جو کہ میرے دوست دشمن بن رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے انتظار میں دن کٹتے گئے۔ آخر بارہ سال بعد ایک دن میں اپنے چچا زاد بھائی کے آفس فیس بلڈنگ مہالکشی بمبئی میں گیا۔ اب یہ سمجھئے کہ خداوند تعالیٰ کو جب کوئی کام بنانا ہوتا ہے تو وہ ضرور کوئی راستہ یا وسیلہ بنا دیتا ہے۔ فیس بلڈنگ میں میں پروڈیوسر سردار گوپال سنگھ کے دفتر میں گیا۔ دفتر میں ایک بزرگ ہستی کے مختلف فوٹو جگ جگ آویزاں تھے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ سردار گوپال سنگھ جن نے جو فوٹو آویزاں کر رکھے ہیں وہ میاں جی عبدالصمد کے ہیں، جو بھوت پرست جنات وغیرہ کو اتارتے ہیں۔

میں نے پوچھا میاں جی کب آرہے ہیں؟ تو معلوم ہوا میاں جی مئی میں آ رہے ہیں پھر جون بتایا گیا۔ انتظار کی گھڑیاں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ ایک ایک دن کر کے بتائے جا رہا تھا۔ مگر میاں جی جون میں بھی نہ آئے۔ آخر ایک دن سوچا کیوں نہ بھڑی چلا جاؤں۔ مگر میرے پاس آنے جانے کے خرچ کے پیسے نہ تھے قرض بھی دینے کو کوئی تیار نہ تھا۔ خیر زندگی میرے سے عاجز تھی اور میں زندگی سے عاجز آچکا تھا۔ آخر معلوم ہوا کہ میاں جی اگست میں آئیں گے خیر کیسے بھی

اس کو کیا معلوم تھا کہ تم بیٹھے تھے اتنی بڑی سزا دی۔ اتنے عرصے سے غریب کو پریشان کیا۔ اب یہ بتا تیرے ساتھی کتنے ہیں؟“

جن نے کہا: ”ایک اور ہے۔“

میاں جی نے جن کو گرفتار کرادیا۔ نوکل فوراً لے گئے۔ میاں جی نے مجھے کہا کہ اب وہ پکڑا گیا ہے وہ اب نہ آسکے گا۔ کل پھر تہارا کام ہوگا۔ میں پھر اسکے بعد وہاں بیٹھ گیا۔ اور دوسرے مریضوں کا کام دیکھتا رہا۔ دوسرے دن میں پھر پہنچا تو دوسرا جن پکڑا گیا۔ دوسرے جن نے نکلتے ہی کہا کہ میرا ساتھی لاؤ۔ میرے ساتھی کو ملاد اڑھی والے نے پکڑ لیا۔ میں ملاد اڑھی والے کو نہ چھوڑاؤں گا۔ میرا ساتھی لاؤ۔ میاں جی نے اس کو بھی انسان بنا کر پکڑ لیا۔

اور اس طرح مجھے غلط جگہ پان کی پیک تھوکنے کی یہ سزا ملی کہ جنات نے مجھ سے بھیک منگو کر انتقام لیا۔ اب میرے حالات پھر بہتر ہو گئے ہیں۔ میری زندگی بدل گئی۔ نئی راہیں میرے سامنے تھیں۔ میرے کام کے طور طریقے بدل گئے۔ اب قسمت میرے ساتھ ہے جو کام کرتا ہوں ہوتا ہے اس کے بعد میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے اور کوئی پریشانی نہ رہی۔ جہاں جہاں میرا پیسہ رکھا ہوا تھا، جن سے مانگنے پر بھی نہ ملتا تھا بعد میں مجھے اُن لوگوں نے بلا کر کہہ دیا کہ اپنا پیسہ لے جاؤ۔ اب مالک کی دعا ہے عزت دولت جو میں کو بھیٹا تھا، اب مجھے سب کچھ مل رہا ہے! یہاں یونہی کے ایک شہر کی بات ہے۔ ایک نواب صاحب اپنی حویلی میں کنویں کی منڈیر پر بیٹھے تھے گڑا گڑا رہے تھے کہ کسی نے ان کا نام لیکر پکارا۔ نواب صاحب نے ادھر ادھر دیکھا۔ مگر کوئی نظر نہیں آیا گڑا گڑا برابر آ رہی تھی وہ پریشان ہوئے اور زور سے بولے: ”کون ہو بھی؟“

آواز نے کہا: ”میں کنویں میں ہوں اور آج سو سال بعد سوکراٹھا ہولہ میں منگورام بنیا ہوں۔ تمہارے دادا نے مجھ سے قرض لیا تھا۔ وہ روپیہ مجھے چاہیے لیکن اصل نہیں صرف اس کا سود۔ ہر روز تم اس کنویں میں دس روپے پھینکو گے۔ اگر کسی دن سود نہ ملا تو تمہیں اس کی سزا ملے گی۔“ آواز غائب ہو گئی۔ نواب صاحب بہت ہمت والے تھے۔ بھوت پریت میں اعتقاد بھی نہیں رکھتے تھے، اس نے اسے کسی کا مذاق سمجھ کر چپ ہو گئے۔ لگے روز وہ پھر دوپہر کا کھانا کھا کر کنویں کی منڈیر پر آکر بیٹھے تو آواز آئی: ”تم نے آج سود نہیں دیا۔ یاد رکھو اگر شام سے پہلے پہلے سود نہ ملا تو تمہیں سزا دوں گا۔“

”یہ کیا بکواس ہے۔ تم کون ہو؟ کس سود کی باتیں کر رہے ہو؟“

”میں منگورام ہوں۔ تمہارے دادا نے مجھ سے سود پر روپیہ لیا تھا۔“

پورے ایک ہزار روپے تھے۔ مجھے رقم نہیں چاہیے۔ بس ہر روز اس کا سود دیکھ کر روپے دیتے جاؤ۔ یہ سود ایک ایک روپیہ کے سکوں میں ہونا چاہیے۔“

نواب صاحب کے چہرے پر پسینے کی لکیریں آگئیں۔ وہ لگی میں گئے اور پراسنے لوگوں سے منگورام کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ ہاں کبھی کوئی بنیا اس نام کا شہر میں رہتا تھا اب اس کا پوتا سود کا کام کرتا ہے۔

نواب صاحب کو منگورام کے نام پر تو یقین آگیا۔ مگر اس بات پر یقین نہیں آیا کہ ان کے دادا نے ہزار روپے سود پر لئے تھے اور سو سال کے بعد منگورام کی روح سود وصول کرنے کیلئے آئی ہے۔ یہ ایک دھوکہ، مذاق کے سوا کچھ نہیں۔ شام ڈھل گئی۔ نواب صاحب نے دس روپے کے سکے کنویں میں ہنسنے لائے۔ رات کو جب وہ سونے کے لئے مسہری پر لیٹے تو ایسا لگا کہ کسی نے اُن کا تھلا دبوچ لیا ہے اور مسہری کو ہلانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے چلا کر اپنی بیوی کو اعظایا اور وہ بے چاری خاموش تماشا بنی بنی یہ ڈرامہ دیکھتی رہی اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ سب کیا ہے اور کون کر رہا ہے۔

یہ سلسلہ کچھ دیر بعد بند ہوا تو نواب صاحب نے بیوی کو ساری بات بتائی اور دس روپے کے سکے کنویں میں ڈال کر آرام سے سو گئے۔ کئی ماہ تک وہ برابر شام ڈھلنے سے پہلے دس سکے کنویں میں ڈالتے رہے۔ اگر کسی دن وہ بھول گئے یا دیر کر دی تو اُس رات اُن کی شامت آجاتی تھی۔

خوش قسمتی سے اُن کی طاقات میاں جی سے ہوئی اور اُن کی مدد سے وہ خبیث روح گرفتار ہوئی اور نواب صاحب نے سکے کا سانس لیا۔

یہ سب باتیں سننے میں قہقہے کہاںیاں لگتی ہیں، مگر یہ سچے واقعات ہیں۔ جن میں رازداری کی وجہ سے نام تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ واقعات ایک نہیں ہزاروں ہیں اور سب ایک سے بڑھکر ایک کر یقین نہیں آتا۔

گزشتہ کئی ماہ سے آپ ایسے حیرت انگیز واقعات پڑھ رہے ہیں۔ یہ سلسلہ اب ختم کرتا ہوں، لیکن اگر آپ کا اصرار ہو تو یہ سلسلہ نئے نئے واقعات کے ساتھ پھر شروع کیا جاسکتا ہے۔ اپنی رائے سے نوازیں۔

ایک جن کا قبول حق

مدینہ میں ایک عورت تھی اس کے ساتھ ایک جن جملہ کیا کرتا تھا کچھ دلوں کا غائب رہا پھر ایک دن وہ جن مکان کے روشندان سے جھانکے ہوئے نظر آیا عورت نے کہا کیا آ ہے اب تو نے میرے پاس آنا ہانا ترک کر دیا ہے۔ جن نے کہا کہ میں ایک نیم پھیا ہوا ہے اس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اب میں نے زنا کرنے سے توبہ کر لی ہے یہ کہہ کر اس نے عورت کو آخری سلام کیا اور رخصت ہو گیا۔

(ابو نعیم)



وہ جس نے ہذا بت خود مالے تھا۔ اسے لئے کسے مالے کا
علیٰ اسے پر کارگر نہیں ہے ہوتا تھا لیکنے.....



”بھائی! آپ کچھ دن یہاں رہیں گے تو اندازہ ہو ہی جائے گا۔“
بہم سا جواب پا کر میں حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔
وہ پھر بولے ”ویسے اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ انشاء اللہ آپ کو کسی قسم
کی تکلیف نہیں ہوگی۔“

”جس میں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں ایک دم شرمندہ سا ہو گیا۔
”میں تو صرف اپنی معلومات کی غرض سے پوچھ رہا تھا۔“

”اصل میں میں جو کچھ کہتا ہوں وہ بہت سے لوگوں کی نظروں میں فزڈ
سمجھا جاتا ہے۔“ انہوں نے اپنی سفید و سیاہ داڑھی میں انگلیاں پھیرتے
ہوئے ایک گہری سانس لیکر کہا۔ ”یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ بعض دفعہ تو اس کام
میں جان کے لالے بھی پڑ جاتے ہیں۔“

ان کی یہ باتیں سن کر میرا تجسس جوان ہونے لگا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ
احمد علی صاحب اب کھل کر بتا ہی دیں کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے پوچھنے کیلئے
لب کھولے ہی تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور احمد علی صاحب اٹھ کر
دروازہ کھولنے چلے گئے۔

میری نظریں ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ مجھے ان کی شخصیت میں پورے
نظر آ رہی تھی۔

”آئیے.... آئیے!“ احمد علی یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کے
پچھے دو برقع پوش خواتین تھیں۔ انہوں نے دونوں کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ
کیا اور خود برابر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے۔

”جی لڑائیے کیا مسئلہ ہے؟“ ان کی پوری توجہ عواتین کی طرف تھی۔
”مالا صاحب!“ ان میں سے ایک عورت گویا ہوئی میں بہت غریب
ہوں۔ میری ایک جوان بیٹی ہے۔ کوڑی کوڑی جمع کر کے میں نے اس کیلئے جینز

۱۹۹۸ء کے ادائل کی بات ہے جب شوقی آوارگی نے سراٹھایا تھا بزرگوں
سے ہندوستان کے بارے میں اتنا کچھ سنا تھا کہ سماعتیں حسرت دید کا رگڑ دھار
چلی تھیں۔ سود میں کا قصد کیا۔ ادبی دنیا کے دوستوں کو اطلاع دی، رشتے داروں
کے چہ معلوم کیے۔ آخر سر دیوں کی ایک ٹھٹھرتی ہوئی رات میں ایئر لکائی پرواز نے
مجھے ایک ہی جست میں بحر عرب کے ساحل سے بحر ہند کے کنارے پہنچا دیا۔ میرا
پہلا پڑاؤ بھی تھا۔ رات کے دس بجے کا مل تھا اور اس وقت کسی کا پتہ تلاش کرنا
انتہا درجے کی حماقت تھی۔ یہ کسی ڈرائیو سے کسی درمیانہ درجے کے ہوٹل کا کمرہ
میں نے پشت سے ٹیک لگالی۔ ایئر پورٹ شہر سے غاصے غاصے پر تھا اس لئے
ایئر پورٹ سے شہر کے درمیان مجھے بجی کی کوئی رنگینی نظر نہیں آئی۔ وہاں سڑک
ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ رات کی تاریکی میں سیاہ عمارتیں پڑ ہوئی نظر
آ رہی تھیں میں نے آنکھیں بند کر لیں اور ذہن میں اس ملک کے وہ واقعات گھومنے
لگے جو میں برسوں سے سنا چلا آ رہا تھا۔

وہ رات میں نے ایک ہوٹل میں گزاری اور صبح ہوتے ہی احمد علی صاحب
کو ڈھونڈنے کا قصد کیا۔ جن کا پتہ میرے ایک عزیز دوست نے کراچی سے
پتے ہوئے دیا تھا اور تاکید کی تھی کہ میں بھی میں احمد علی صاحب کے یہاں قیام کر لوں۔
بڑی تلاش کے بعد میں نے احمد علی کا مکان تلاش کر ہی لیا۔ وہ بجلی کے
ایک علاقے اندھیری میں رہتے تھے۔ احمد علی مجھ سے بڑے تپاک سے ملے، میں
نے اپنے دوست کا خط ان تک پہنچایا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور میری خاطر داری
میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ وہ چھوٹے قد کے دبلے پتلے سے آدمی تھے۔
اپنی دو بیٹیوں اور بیوی کے ساتھ رہتے تھے۔ جلد ہی وہ مجھ سے بے تکلف ہو گئے۔
میں نے ان سے ان کے کاروبار کے بارے میں دریافت کیا تو وہ
کچھ سوچنے لگے۔ شاید بتانا نہیں چاہتے تھے۔ مگر پھر گویا ہوئے۔

مختصر سا دوسرا ماں کے ساتھ میں اور احمد علی اس گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ فاصلہ پس سے ملے کیا اور کچھ تانگے پر۔

گاؤں تک کا سفر بڑا ہی پر لطف تھا۔ اونچے نیچے راستوں پر بچکولے کھاتے ہم مداف دواں تھے کہ اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا اور تانگو الٹ گیا۔ جس سیٹ پر میں بیٹھا تھا وہ الٹ کر میرے اوپر آگئی اور میں نیچے دب گیا احمد علی کا بھی کم دیش یہی حال تھا۔ راستہ دور تک سنسان تھا۔ خود ہی کوشش کر کے میں باہر نکلا۔ میرے سر میں چوٹ لگی تھی اور نپٹنے کی کوشش میں ہاتھ بھی پھل گئے تھے۔ میں نے اپنی چوٹوں کی پردہ نہ کرتے ہوئے احمد علی کو دکھایا۔ تانگے دلاتا تانگے سے اچھل کر کچھ فاصلے پر گرنا تھا۔ وہ اٹھ کر اپنی چوٹیں سہارا بنا کر اور ماں حال چوتے توالتے ہوئے تانگے کی طرف نظر ڈالی، تانگے کا ایک پہا نکل چکا تھا۔ اور لگا میں ٹوٹنے کے باعث گھوڑا ایک طرف کھڑا تھا اب تانگے سے اٹھ جانا ممکن نہ تھا۔ سو ہیدل ہی اس طرف چل پڑے۔ ابھی کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ احمد علی کو ٹھوکر لگی اور وہ منہ کے بل گر پڑے۔ میں ابھی اٹھانے کیلئے جھکا ہی تھا کہ ایک جھٹکے سے میں بھی گر پڑا۔ یوں لگا جیسے کسی نے زور سے دھکا دیا ہو۔ میں نے اٹھتے ہوئے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی مگر کوئی نہ تھا۔ یہ میرا دم نہیں تھا بلکہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی نے مجھے دھکا دیا تھا۔ ”بھائی احمد علی یہ سفر جاسے حق میں اچھا نہیں ہے بیز رہی ہے کہ واپس چلیں“ میں نے احمد علی کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

”نہیں بھائی! حادثے تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ دم میں نہیں پڑنا چاہیے اور پھر جس کام کیلئے ہم نکلے ہیں اسے تو کر کے ہی جانا ہے“ احمد علی کے عزم کو دیکھتے ہوئے میں نے بھی اپنے ذہن سے ہر قسم کے دوسروں کو جھٹک دیا، دو یا تین گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم اس گاؤں میں داخل ہو گئے، دور دور تک کھیتوں کا جال بکھا تھا۔ ہر فاصلے پر ہی سبزہ تھا۔ کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی پر چلتے ہوئے آبادی کے آثار نظر آئے تھے۔ اکا دکا آدمیوں سے بھی راستے میں ڈھیر ہوئی۔

گاؤں کے لوگ عموماً ایک دوسرے کو جانتے ہیں یہی سوچ کر احمد علی نے ملنے آتے ہوئے ایک شخص سے مطلوبہ مکان کا پتہ پوچھا اس شخص نے بڑے غور سے ہمیں دیکھا۔ مجھے اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک نظر آرہی تھی۔ وہ شخص تھوڑا سا جھکا اور پھر اچانک اس نے احمد علی کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھالیا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کا قد کئی فٹ بلند ہو چکا تھا۔ اتنا بلند کچھ ایسا مناسب قد قدامت کا آدمی اس کے سامنے بونا لگ رہا تھا۔ احمد علی اس کے کندھے پر کسی بچے کی مانند بیٹھے تھے۔

وہ سامنے جو مسجد کا مینار نظر آ رہا ہے، اس کے برابر ہی وہ مکان ہے۔ اس شخص کی آواز ادھر سے آرہی تھی۔ وہ ہاتھ کے اشارے سے احمد علی کو کچھ دکھا

اکٹھا کیا تھا۔ اب شادی کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ یہ آفت آگئی۔ ”وہ عورت زار و تظار رونے لگی۔ کوئی کجنت سب کچھ لے گیا کچھ بھی نہ چھوڑا۔ ہائے مانقا صاحب اب میں کس طرح بیٹی کو رخصت کروں گی۔“ وہ باقاعدہ مین کرنے لگی۔

احمد علی نے بڑے غور سے اس عورت کو دیکھا اور تسلی دیتے ہوئے بولے: ”وہ بڑا غمخوار ترجم ہے سب ٹھیک کر دے گا۔“ یہ کہہ کر انہوں نے انھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگے۔ ان کا یہ عمل کافی دیر تک جاری رہا میں غمخوارانہ کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں، وہ بالکل انکار سے کی طرح سرخ تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان میں خون اتر آیا ہو۔ پھر انہوں نے جھٹ کی جانب گھورنا شروع کیا۔ ان کی بڑبڑاہٹ اب بھی جاری تھی مگر اب ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بات کو رد ہے ہوں۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس عورت کے مخاطب ہوئے۔

”بہن! تم گھر جاؤ۔ کل شام تک نہیں کھو یا ہوا سامان مل جائے گا۔“ ان کی آنکھوں میں یقین کی کیفیت تھی۔ دونوں عورتیں انہیں دوائیں دیتی ہوئی اٹھ گئیں اور احمد علی صاحب مجھ سے کوئی بات کہنے بنا دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ اب مجھ پر ان کے کام کی حقیقت ظاہر ہو چکی تھی۔ میں خود بھی اس قسم کے کاموں کو فرادہ ہی سمجھتا تھا۔

روزانہ شام کو احمد علی کے پاس عورتوں اور مردوں کا ہجوم اکٹھا ہوتا اور وہ سب کو کچھ نہ کچھ تسلی دیتے ہوئے رخصت کرتے۔ وہ اپنے کام کا موازنہ بقول ان کے اس وقت لیتے تھے جب سائل کا کام ہو جاتا اور وہ بھی حضرت سلیمان کی نذر کے طور پر۔ سائل اپنی بساط کے مطابق اس ڈبے میں ڈال کر چلا جاتا جو دروازے کے ساتھ ہی رکھا رہتا تھا۔

مجھے بھی آئے دس دن ہو چکے تھے اور اب میں دہلی جانے کیلئے پرتول رہا تھا۔ یہ دس دن آنکھ بند کر کے گزر گئے تھے! اس دوران میں میں نے تقریباً سارا ہی بیٹی دیکھ ڈالا تھا۔ کئی مشاعروں میں بھی شریک رہا۔

احمد علی صاحب سے جب میں نے رخصت چاہی تو وہ مجھ سے کہنے لگے دو چار اور رک جاؤ اور میرے ساتھ ایک جگہ چلو۔

”کہاں؟“ میں نے استفسار کیا۔

”مجھے یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک جوان لڑکی پر آسیب کا اثر ہے۔ مجھے بلایا گیا ہے تم چاہو تو ساتھ چلو۔ شہر تو دیکھ ہی لیا ہے اب گاؤں کے بھی کچھ نظارے کر لو۔“

مجھے دہلی جانے کی جلدی تو تھی مگر لڑکی اور آسیب کے ذکر نے مجھے مجبور کر دیا کہ یہ تماشا بھی دیکھتا ہی چلوں۔

ہم سب کی آنکھیں کھل گئیں۔ یہ آواز فوری کی تھی۔ میں اور گھر کے دو تین افراد لپک کر چمت پر پہنچے تو فوری پسینے میں شرابور اپنے بستر پر جھٹی تھی۔ خوف سے اس کا بدن لرز رہا تھا۔ جب کریشیاں سو رہی تھی۔ فوری کے چہنچہ کی آواز سے بھی اس کی آنکھ نہیں کھلی تھی۔

”کیا ہوا بیٹا!“ میں نے اسے مخمور کر پوچھا مگر وہ کچھ کہنے سے قبل ہی بے ہوش ہو گئی۔ میں نے فوری کو اٹھا کر نیچے پہنچایا اور پھر اس خیال سے کہ ریشیاں اکیلے ہوں۔ اسے جگانے کیلئے اور گیا۔ ابھی ریشیاں کو جگانے کے خیال سے میں نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ مجھے دھکا لگا۔ دھکا اتنا شدید تھا کہ میں کافی دور جا گرا۔ میں اس اچانک حملے سے غورزدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھ رہی رہا تھا کہ ریشیاں بیدار ہو گئی۔

”یہاں سے چلے جاؤ“ بڑے میاں ”ریشیاں کے ہونٹ ہل رہے تھے مگر وہ آواز ریشیاں کی قطعاً نہیں تھی۔ مجھے تحلیلہ چاہیے۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو اور نیچے چلے جاؤ۔“

ریشیاں نے کبھی اس انداز میں مجھے مخاطب نہیں کیا تھا۔ وہ مجھے بونی کہتی تھی۔ پھر آج اسے کیا ہو گیا اور وہ آواز؟ وہ آواز بھی اس کی نہیں تھی۔ میں وحشت زدہ سانچے اتر آیا۔ فوری اب تنگ بے ہوش تھی۔ سب اسے ہوش میں لانے کی کوششیں کر رہے تھے۔

صبح کا اجالا پھیل چکا تھا۔ فوری ہوش میں آگئی تھی مگر غور سے ابنگ اس کی زبان گنگ تھی۔ اس نے منہ سے ایک بھی لفظ نہیں نکالا تھا۔ اتنے میں ریشیاں بھی نیچے اتر آئی۔ اس نے حسیٹر سے ہم سب کو دیکھا پھر ایک نظر فوری پر ڈالی۔

”کیا ہوا اسے؟“ وہ ایسے پوچھ رہی تھی جیسے اسے کچھ علم ہی نہ ہو۔ ”تم تو غیریت سے بھٹی ادا تھیں کیا ہوا تھا؟“ میں نے اس کا بازو تھام لیا۔

”کچھ بھی نہیں“ مجھے کیا ہوا تھا؟ رات میں اور فوری باتیں کرتے کرتے سوئے تھے اور بس! وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔ اسے دیکھ کر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ رات میں ہونے والی ہر بات سے لاعلم ہو۔ فوری کی نظر جب ریشیاں پر پڑی تو وہ ایک چیخ مار کر مجھے بے ہوش ہو گئی۔

فوری کو اس کے گھر والے اسی روز وہاں سے لے گئے تھے مگر جا کر فوری نے بتایا تھا کہ اس رات کو وہ اور ریشیاں باتیں کر رہے تھے۔ پھر باتیں کرتے کرتے ریشیاں سو گئی۔ پھر اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ بادل تیزی سے نیچے کی سمت آ رہا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ریشیاں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ریشیاں مخمور سی کسمائی اور پھر ٹر سکئی ہو گئی۔

اس کے بعد اکثر وہ بیخیر ریشیاں پر دودھ سے بڑھتے رہے۔ دھک کی حالت

رہا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میرے تو اوسان خطا ہو گئے۔ پھر فوراً ہی وہ شخص اپنی جسامت میں واپس آ گیا۔ ایک جھٹکے سے اس نے احمد علی کو نیچے اتارا اور قہوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد غائب ہو گیا۔ میں اب وہاں ایک منٹ بھی رکنے کو تیار نہ تھا مگر احمد علی بالکل ناراض تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ میں احمد علی سے ایسی کی ضد کرنے لگا۔ مگر احمد علی مستقل حوصلہ بڑھا رہے تھے۔ میں اگر وہاں اجنبی نہ ہوتا تو شاید فوراً ہی بھاگ آتا۔ مگر اس وقت تو میں احمد علی کے رحم و کرم پر تھا جو وہاں سے واپس آ کر تو فوری تیار نہ تھے۔ تاہم فیکہ وہ کام نہ ہو جائے جس کی وہ یہاں لے تھے۔

قہوڑا سا فاصلہ طے کر نیچے بعد ہم ایک مسجد کے سامنے کھڑے تھے۔ بقول احمد علی کے یہ وہی مسجد تھی جو اس پراسرار شخص نے اسے دکھائی تھی۔ مسجد سے ملحق ایک مکان تھا۔ احمد علی نے بڑھ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھلا اور ایک دھڑیر عمر شخص باہر آیا۔ احمد علی نے اس سے کچھ باتیں کیں اور پھر وہ اندر چلا گیا۔

چند لمحوں بعد اندر سے اس کی آواز آئی ”تشریف لے آئیے حافظ صاحب“ دروازہ خاصا بڑا تھا۔ احمد علی دروازے کا پٹ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے میں تھا۔ جیسے ہی میں نے داخل ہونے کی کوشش کی میرا سر زور سے دردانے سے ٹکرایا اور میں وہیں سر ٹکڑ کر بیٹھ گیا۔ مجھے حیرت تھی کہ اتنے اونچے دروازے سے میں کیسے ٹکرایا۔ کیا میرا قد لمبا ہو گیا تھا یا دروازہ نیچے آ گیا تھا۔ احمد علی نے پکڑ کر مجھے اٹھایا تھا۔ کھڑے ہونے کے بعد میں نے اپنے آپ کو دیکھا پھر دردانے کی طرف، مگر میرے دونوں ہی اندازے غلط ثابت ہوئے۔ یہی میرا قد بلند ہوا تھا اور وہی دروازہ اتنا نیچے تھا کہ اس سے میرا گلونا ممکن ہوتا۔ پھر میں کس چیز سے ٹکرایا تھا؟ یہ سوال میرے ذہن میں گونج رہا تھا شاید تکلیف کے باعث میرا سر جھکا رہا تھا۔

میزبان نے مجھے اندر لے جا کر ایک چار پائی پر ٹاڈا دیا اور گرم گرم دودھ لے آیا۔ دودھ پینے کے بعد میرے اوسان کچھ بحال ہوئے۔ مانتے بڑھاتے لگا کر دیکھا تو ایک گھوڑا ابھرا آیا تھا۔

احمد علی نے وہاں پہنچنے کے قہوڑی دیر بعد ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے سارے گھر میں اگر تیریاں جلو ادیں اور اپنے میزبان سے تفصیلاً معلوم کرنے بیٹھ گئے۔ رجب علی ہمارے میزبان کا نام تھا وہ پھر میرے بدن کا اچھے تدکا کا آئی تھا۔ لگ بھگ پچاس کی عمر ہو گئی۔

اس نے بتایا ”حافظ صاحب! تقریباً چھ ماہ قبل میرے گھر کچھ رشتے دار یہاں آئے تھے۔ یہاں میں ایک لڑکی فوری بھی تھی جس کی میری اکوٹی بیٹی ریشیاں سے دوستی ہو گئی۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے رات کو دونوں نے چھت پر سوئے کا پر گرام بنایا اور پھر ملتی گئیں رات کے آخری پہر ایک جمع کی آواز سے

میں اس کی آواز تبدیل ہو جاتی ہے۔ وہ کسی کو نہیں پہچانتی۔ پہلے تو ایسا رات میں ہوتا تھا اب دن میں بھی ہونے لگا۔ کبھی تو ایک ایک پہننے بالکل ٹھیک رہتی ہے اور کبھی دو دو دن تک یہی حالت رہتی ہے۔ ہم نے بہتر علاج کرائے ڈاکٹر اسے ہسپتال کا کیس بناتے ہیں اور عامل اسے آسیب قرار دیتے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہے مگر میری کچی ٹھیک نہیں ہوتی۔ یہ ساری باتیں بتاتے ہوئے جب علی کی آواز بھر آگئی۔

”حافظ صاحب! خدا کیلئے میری کچی کو اس مصیبت سے نجات دلا دیں۔ میں ساری زندگی آپ کو دعاؤں میں دوں گا۔“

احمد علی نے رجب علی کو تسلی دی اور کہا کہ وہ حتیٰ الوسع کوشش کریگا کہ ریشیاں ٹھیک ہو جائے۔

”آج کل کیا دورے کی کیفیت ہے؟“ حافظ صاحب نے پوچھا۔
”نہیں“ ان دنوں تو ٹھیک ہے مگر کوئی پتہ نہیں کب اور کس وقت حالت بگڑ جائے یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جانے کے برتن اٹھاتے ہیں اکیس سال کی ایک خوب روڈ شیوہ تھی۔ اس نے جھک کر مجھے ادا احمد علی کو سلام کیا اور چائے کے برتن سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ کر چائے بنانے لگی۔

وہ واقعی حسین تھی، ایسی کہ ایک بار دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کو ہی چاہے وہ چائے بنا رہی تھی اور میری آنکھیں اس کے حسین سرا کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

چائے لیجئے۔ اس نے پیالی میری طرف بڑھائی اور اسی لمحے اس کے آنکھیں مجھ سے چار پوئیں اور پیالی میرے ہاتھ سے گرتے گرتے پھری۔

چائے پینے کے بعد احمد علی نے ریشیاں کو اپنے سامنے بٹھالیا اور بہت دیر تک اسے دیکھتے رہے وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ پھر احمد علی نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ ریشیاں کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرائے گئے۔ اس نے ایک نظر اپنے باپ کی طرف دیکھا اور پھر احمد علی کی طرف، احمد علی نے رجب علی کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور بڑے پیار سے بولا۔

”بیٹی! تم کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔۔ جی وہ۔۔۔ بہت فوفز دہتی اور بول نہیں پا رہی تھی۔“ کہہ دیتی جو کچھ تمہارے دل میں ہے۔ بلا جھجک کہہ دو۔ احمد علی بہت شفقت اور پیار کا اظہار کر رہا تھا۔

”اے پہلے بھی لوگ یہاں آتے رہے ہیں، وہ مجھے بہت اذیت دیتے رہے ہیں۔ مارتے ہیں آپ ایسا کچھ مت کیجئے مجھے خوف آتا ہے خوف آتا ہے۔ وہ رو پڑی۔“

”جس میں نہیں، ہم نہیں مارتے نہیں آئے۔ تم بے فکر ہو۔ اللہ نے

چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔“ احمد علی نے اسے تسلی دی۔

اس کے بعد بہت دیر تک احمد علی کچھ پڑھتے رہے اور وہ سر جھکائے خاموشی سے بیٹھی رہی۔ میں کبھی احمد علی کو اور کبھی ریشیاں کو دیکھ رہا تھا اگر وہ ریشیاں کی خوشبو نے ماحول کو اور بھی پر اسرار بنا دیا تھا۔ احمد علی کبھی آنکھیں بند کر لیتے اور کبھی غور سے ریشیاں کو دیکھتے۔

کافی دیر پڑھنے کے بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں اور ریشیاں کو جانے کی اجازت دیدی۔ ریشیاں باہر چلی گئی۔

میں نے احمد علی کی آنکھوں میں پریشانی کی جھلک دیکھی تو دوبارہ دریافت کی، وہ بولے۔ حیرت ہے میرے اتنے عمل کرنے پر بھی حاضری نہیں ہوتی۔
”حاضری! کس کی حاضری؟“ میں نے حیرت سے پوچھا۔

احمد علی بولا۔ ”جن کی حاضری جو ریشیاں پر آتا ہے۔ مگر آج میرے اتنا پڑھنے کے باوجود نہیں آیا۔“

ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ رجب علی اندھا گیا۔ احمد علی نے اس سے کہا کہ ”موجو عامل اس سے پہلے ریشیاں کیلئے یہاں آپکے ہیں اگر ان میں سے کوئی قریب ہو تو میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔“

رجب علی نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر احمد علی اور مجھے ملحق مسجد میں پہنچا دیا گیا۔ مسجد کے عطیب نامی گرامی مال اور عاملوں میں سے تھے۔ انہوں نے ہیں بڑی شغف سے بٹھایا۔ احمد علی نے اپنی پریشانی ظاہر کی تو وہ زور لب سکرائے۔

”میاں احمد علی! تم شاید مجھ سے واقف نہیں مگر میں جیس جانتا ہوں اور مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ کام تم ہی کر سکتے ہو۔ میں نے ہی جیٹلی کو نہیں بلوانے کا مشورہ دیا تھا۔“

احمد علی حیرت سے مفتی صاحب کو دیکھ رہے تھے۔ وہ اہستہ اہستہ بولی رہے تھے۔ نہیں آتے ہی مجھ سے ملنا چاہیے تھا، اب تم ایک عمل کرنے کے بعد پریشان ہو کر یہاں آئے ہو۔ اگر مجھ سے پہلے مل کر جاتے تو شاید پریشانی نہ ہوتی۔ پھر مال سنا، جیسا میں بتاؤں ویسا کرو۔ اصل میں ریشیاں پر ایک جن عاشق ہے اور اسے قابو کرنا بہت مشکل ہے، اس لئے کہ وہ جن خود بھی مال ہے جھوٹے موٹے مالوں کے عمل کا توڑ جانتا ہے اس لئے کسی کے قابو میں نہیں آسکا۔

”مگر مفتی صاحب! یہ کام آپ بھی کر سکتے ہیں جب آپ کو اتنا علم ہے؟ احمد علی نے حیرانی سے پوچھا۔“

”ہاں یقیناً، مگر اس میں کچھ مصلحت ہے اس لئے میں خود سے یہ کام نہ کر سکتا، میں نے جس بلوا بھیجا تھا۔ اس لئے اب یہ کام تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے احمد علی کو قریب بلا کر کچھ دم کیا اور پھر کچھ عمل بتائے۔

رات عشا کی نماز پڑھ کر احمد علی اپنا عمل کرنے بیٹھ گئے۔ انہوں نے

مفتی صاحب کی بات یاد آگئی تھی اس لئے اس کا بوجھ دھیمہ ہو گیا۔ تم اس لڑکی کا بیچا چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟“

حافظ: ”یہ میری مجبور ہے میں نے اس سے عشق کیلئے اور صرف یہی نہیں اس نے بہت سی راتیں بھی میرے ساتھ گزاری ہیں میں اس کے دست بزار نہیں ہو سکتا“

”تم اپنی قوم میں رہ کر یہ سارے کام کیوں نہیں کرتے۔ انسانوں میں کیوں چلے آتے ہو؟ حافظ احمد علی نے پوچھا۔

”کوئی اور پوچھتا تو شاید میں دہاتا۔ مگر تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ تمہیں پتہ ہے میں مال ہوں اور مال بننے کیلئے بڑی ریاضت اور ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے اور اس دوران میں میں شادی نہیں کر سکتا تھا۔ یہ طویل عرصہ میری قوم کے بزرگوں پر بارگزار اور انہوں نے مجھے اپنی برادری سے خارج کیا اب میں بھی اپنی قوم میں شادی نہیں کر سکتا، اور ہماری قوم میں جس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے وہ انسانی بستیوں کا ہی رخ کرتا ہے۔

”کچھ بھی ہو تم اس مصوم لڑکی کو کس بات کی سزا دے رہے ہو اور نہ صرف یہ بلکہ اس کے پورے گھروالے بھی کب میں بتائیں۔ تمہیں اس کو چھوڑنا ہی چاہیے“ حافظ احمد علی نے جیسے فیصلہ سنایا۔

”اور میں انکار کروں تب؟“ جن نے سوال کیا۔

”میں تم مسلمان ہوں؟“ حافظ نے سوال کا جواب سہل ہی کے پوچھ لیا۔

”الحمد للہ مسلمان ہوں“ جن نے جواب دیا۔

پھر میں تمہیں ان شرکاء اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا، حضرت سلمانؓ کا، مولانا علیؒ اور سیدنا غوث الاعظمؒ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم یہاں چلے جاؤ۔

”حافظ یہ کیا کر رہے ہو؟“ جن کی آواز میں تڑپ بھی تھی لہجہ بھی، ”لے آئے ہو واسطے درد۔ کسی سے اس کی محبت جدا کر کے نہیں کیا جا سکتا۔“

”کچھ بھی ہو تمہیں یہاں سے جانا ہوگا۔“ اب حافظ اس پر عادی نظر آنے لگا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں یہاں سے بلا جاؤں گا۔ مگر اب تمہیں بھی میری ایک شہرہ ملانا ہوگی۔“

”وہ کیا؟“ حافظ اپنی فتح کے زعم میں بولا۔

”ہر بھری ہینے کی پہلی جمرات میں یہاں آیا کروں گا۔ کسی کے کچے نہیں ہوں گا۔ صرف اس رات ریشماں کو ایک کمرے میں تنہا چھوڑ دیا جائے۔“

جن کی یہ شو سکر حافظ کچے سوچ میں پڑ گئے پھر انہوں نے رجب علی کو بلا کر اس سے کچے کہا۔ رجب علی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور حافظ نے سر کو ایسے جھٹکا دیا۔ جیسے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

”مجھے تمہاری شہرہ منظور ہے۔“ حافظ نے کہا۔ مگر اس بات کی کیا گارنٹی

میں پر ہی درج جاری رکھا۔

”مفتی صاحب شب کے قریب اس نے پھر پورے گھر میں اگر بٹیاں جلائے کا حکم دیا اور پھر درگت نفل ادا کرنے کے بعد ریشماں کو بلوایا اور سامنے بیٹھا کر زیر لب کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ انکی آواز تیز ہوتی گئی۔ میری سمجھ میں صرف اتنا آیا کہ وہ حضرت سلمان علیہ السلام حضرت علیؓ اور حضرت غوث پاکؒ کے نام لے رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں ریشماں کی حالت تبدیل ہونا شروع ہو گئی۔ کہاں تو وہ سر جھکائے بیٹھی تھی اور کہاں اب اس نے اپنا دپٹہ بھی گلے سے اتار کر چھپک دیا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں، اس کے ہونٹ ہلنے لگے اور پھر ایک مردانہ ڈراؤنی آواز گونجی۔

”حافظ احمد علی! آخر تو باز نہ آیا اور یہاں چلا آیا۔“ مجھے تیری آمد کے اطلاع تھی اور میں نے چاہا کہ تو یہاں نہ آئے مگر شاید تجھے اپنی زندگی عزیز نہیں ہے۔ تجھے پتہ نہیں میں کون ہوں۔

”میں جانتا ہوں تو کون ہے۔ تو ایک شریعہ پرست ہے اور یہاں بلا وجہ اس مصوم لڑکی کو پریشان کر رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اپنی اس حرکت سے باز آجائے۔“ احمد علی کی آواز میں بھی جلال تھا۔

”حافظ میں تیرے منہ لگتا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لئے جب تو راستے میں تھا تو تیرا تانگہ الٹا۔ پیدل چلنے تجھے گرایا۔ اپنے آپ کو ظاہر کر کے تجھے پتہ بتایا کہ شاید تو خوف کھا جائے۔ پھر گھر میں داخل ہوتے وقت تیرے دوست کو شدید چوٹ آئی مگر تو باز نہیں آیا۔ کیلئے مجھے ڈر نہیں لگتا۔“ ریشماں کے ہونٹوں سے یہ مردانہ آواز مجھے واقعی غور سے کر رہی تھی۔

”میں صرف اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں جس کی تو مخلوق ہے پھر میں تجھ سے کیوں ڈروں۔“

”احمد علی میں اب تجھے لڑنا نہیں چاہتا۔ اس لئے تیرے پہلے عمل پر میں نے تیرے سامنے آنے سے گریز کیا تھا۔ مگر جب تو نے حضرت سلمان علیہ السلام مولانا علیؒ اور سیدنا غوث الاعظمؒ کے واسطے دینے تو آگیا اب تو بتاؤ کہ تو کیا چاہتا ہے۔ ریشماں کا جن مصالحت پر آمادہ نظر آتا تھا۔

”موت میں بھی نہیں چاہتا۔ صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تو اس مصوم لڑکی کا بیچا چھوڑ دے۔ انکار کی صورت میں میں تجھے۔۔۔!“

حافظ احمد علی کا جملہ ادھر رہا تھا کہ ریشماں ہلاڑی ”تو کیا بگاڑ لے گا میرا!“ آواز غضب ناک ہو چکی تھی۔

”میں تجھے جلا دوں گا۔“ حافظ نے دھمکی دی۔

”میرے کام تمہیں کر سکتے حافظ۔“ جن نے نہ مٹا کر مسترد کر دیا۔

”ہاں۔۔۔ شاید اس لئے کہ تم خود بھی عامل ہو۔“ حافظ احمد علی کو شاید

کہ تم دعوہ خلافتی نہیں کرو گے؟

”میں تو مہجناات میں سے ہوں“ انسان نہیں ہوں۔ جس بات کا وعدہ کروں گا اسے سرے دم تک نبھاؤں گا۔“ اس بار جن کی آواز میں طنز کی جھلک تھی۔ ”میری کچھ اور باتیں بھی ماننا ہوں گی۔ جن نے ایک بات کی منظوری ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

”اب اور کیا کہنا چاہتے ہو؟“ صاحب نے غصے سے کہا۔
”صرف یہ کہ اس لڑکی پر کوئی تشدد نہیں ہونا چاہیے۔ نہ جسمانی اور نہ سنی“
میرے جانے کے بعد اس سے گزری ہوئی باتیں نہ پوچھی جائیں۔ تم لوگ انسان ہو
اور دودھ غلافی کر جاتے ہو۔ اگر میری ان باتوں پر عمل نہ ہو تو پھر میں بھی مجبور
ہو جاؤں گا۔“

”بس اب تم جاؤ۔ میں یہ ساری باتیں رجب علی کو سمجھا دوں گا۔ اور متعین کروں گا کہ کوئی ایسی بات نہ ہو“ حافظ نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے حافظ! میں جا رہا ہوں۔ مگر تم نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے“ جرنے نے کہا اور پھر آواز کے رکتے ہی ریشیاں زمین پر گر گئی۔ احمد علی نے رجب علی کو اندر

لکھنؤ میں طلسماتی نیلے
 ایجنٹ
 "فیمنا" نیوز ایجنسی
 ۲۵۳/ نادرا محل روڈ لکھنؤ

شازمہ سید



ایک ایسی عورت کی آلم انگیز مکی کہانی جسے یکے بعد دیگرے بائیس جنا
نے اپنی سواری بنالیا تھا اور جو تنہا ایکسکیم کو الٹ دینی تھی۔

بائیس جن ایک

مجھے تعجب ہے کہ قرآن مجید کی شہادت کے باوجود کچھ لوگ جنات کا وجود
نسیم نہیں کرتے۔ خدا نہ کہے کہ جنات ایسے لوگوں کو اپنے وجود کا یقین دلانے کے
لیے ان پر سوار ہو جائیں۔ جنات گرفتہ لوگوں پر کیا گزرتی ہے؟ اس کا اندازہ
صرف وہی افراد کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے انہیں دیکھا ہو یا ان کے قریبی رشتے دار
ہوں۔ ہماری ایک عزیزہ نسیم جنات گرفتہ تھیں۔ اس پر جو قیامت گزری
اس کی تفصیل نسیم کے بھائی اختر کی زبانی سنئے۔

”یہ واقعات آج سے تقریباً بیس برس پہلے پیش آئے تھے۔ میری بہن نسیم
ہم چار بھائیوں کی ایک اکلوتی بہن تھیں اس لئے وہ ہم بھائیوں اور امی ابوکی
آنکھ کا تارا تھیں۔ اللہ میاں نے اسے شکل و صورت بھی بہت اچھی دی تھی۔
نسیم نے میٹرک پاس کر کے بعد لٹی ٹی سی کر کے ایک سرکاری اسکول میں
ملازمت کر لی۔

نسیم کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے بے شمار رشتے آئے مگر چونکہ وہ
ہماری اکلوتی بہن تھیں اس لئے ہم اس کی شادی کسی امیر گھرانے میں کرنا چاہتے
تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ہم نے نسیم کے کئی رشتے ٹھکرائے۔ امیر گھرانے کے رشتے
کے انتظار میں نسیم کی عمر تیس کے لگ بھگ ہو گئی تو ہمیں بڑی فکر ہوئی مگر
پھر اس کے لئے رحمان صاحب کا رشتہ آگیا جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار
کرتے تھے۔ یہ رشتہ ہمیں ہر لحاظ سے موزوں لگا اور ہم نے اسے قبول کر لیا
بڑی دھوم دھام سے نسیم کی شادی رحمان صاحب سے کر دی گئی۔ شادی
کے بعد نسیم بہ مشکل ایک ماہ سسرال میں رہی۔ آئے دن ساس نندوں کے
جھگڑے سے تنگ آکر رحمان صاحب نے ڈرگ روڈ میں اپنا الگ مکان
خرید لیا اور نسیم کے ساتھ اس میں شفٹ ہو گئے۔

ڈرگ روڈ کا یہ مکان گذشتہ سات سال سے بند پڑا تھا۔ اس مکان
کا مالک زیادہ تر اسے کرائے پر دیتا تھا مگر کرائے دار ایک ڈیڑھ ماہ سے

زیادہ نہیں ٹھہرتے تھے اور بھاگ جاتے تھے اس لئے یہ مکان آسب زدہ
مشہور ہو گیا تھا۔ اس صورت حال سے پریشان ہو کر مالک مکان نے اسے بیچنے
کی کوشش کی مگر تا کام رہا تو تنگ ہار کر اس نے اس مکان کو مستقل طور پر
لاک کر دیا۔ اسی طرح تقریباً سات سال کا عرصہ گزر گیا۔

رحمان صاحب مکان کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے جب یہ مکان دیکھا
تو انہیں قیمت وغیرہ کے لحاظ سے مناسب لگا۔ انہوں نے اسے خرید لیا
حالانکہ لوگوں کے ذریعے مکان کے ”آسب زدہ“ ہونے کی خبر انہیں بھی مل
چکی تھی مگر انہوں نے اس پر کان نہ دھریے۔ ویسے بھی وہ ان باتوں پر زیادہ
یقین نہیں کرتے تھے۔ رحمان صاحب نے مکان کی جھاڑ پونچھ کروائی اور
پھر نسیم کو لے کر اس گھر میں آ گئے۔

وہ اپنے کام کے سلسلے میں صبح کے گئے شام کو لوٹتے تھے اتنے عرصے
میں نسیم گھر میں بالکل اکیلے رہتی تھیں۔ آس پڑوس میں سے نہ کوئی آتا تھا
اور نہ وہ جانا پسند کرتی تھیں۔ شادی سے پہلے ملازمت تو چھوڑ ہی چکی تھی سو
گھر کے چھوٹے موٹے کام کر کے اپنا وقت گزارتی۔ صفائی ستھرائی اور گھر کی
میننگ میں اس کا وقت گزارتا۔ اس گھر میں ایک طرف بہت بڑا مچان
تھا جو فالتو سامان رکھنے کے لئے استعمال میں لایا جاسکتا تھا مگر پتا نہیں
کیا بات تھی کہ جب بھی نسیم یہ سوچتی کہ جو سامان زیر استعمال نہیں وہ اس
مچان پر رکھ دیا جائے مگر جب بھی وہ مچان کے پاس جاتی تو فزردہ سی ہو کر
پلٹ آتی پھر اس نے مچان کی طرف جانا ہی چھوڑ دیا۔

اس گھر میں آئے اے بیس دن ہو چکے تھے۔ اس عرصے میں کوئی بھی واقعہ
پیش نہیں آیا تھا۔ رحمان صاحب کے دل میں لوگوں کی بتائی ہوئی باتوں کا
جواندیشہ تھا، وہ ختم ہو گیا۔ اکیسویں دن نسیم نے حسب معمول رحمان صاحب
کو ناشتہ وغیرہ کروا کر آئس روٹ کیا اور خود گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئی۔

رحمان صاحب کی روز سے نسیم میں تبدیلی دیکھ رہے تھے وہ خاموش اور کھوئی کھوئی رہنے لگی تھی۔ ان سے بھی ٹھیک طرح بات نہ کرتی اور بات بات پر کاٹ کھانے کو دوڑتی۔ اسے کسی بات کا ہوش نہیں رہا تھا۔ کپڑے بدلے اور کنگھا کیے کئی کئی دن بجاتے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر وہ پریشان رہنے لگے۔ انہوں نے نسیم کو کئی نفسیاتی ڈاکٹروں کو دکھایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار وہ نسیم کو لے کر ہاسے ہال آگئے اور ساری بات میرے والد کو بتائی۔

میرے والد ایک بزرگ آدمی تھے اور جنات پر نہ صرف یقین رکھتے تھے بلکہ اکثر لوگوں کو توہید وغیرہ بھی دیا کرتے تھے ان کا جناتی اثرات مٹوانے کا طریقہ یہ تھا کہ وہ مریض کے ہاتھ پر ایک توہید رکھتے تھے جو چیز بھی مریض پر ہوتی وہ حاضر ہو جاتی مگر ان میں یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اس چیز کا اتار کر سکتے۔

انہوں نے جب نسیم کو دیکھا تو اس کی آنکھوں پر نگاہ پڑتے ہی وہ ساری بات سمجھ گئے۔ انہوں نے نسیم کے ہاتھ پر توہید رکھا جس سے نسیم کی حالت بگڑنے لگی اور پھر اس سے پتا چلا کہ اس مکان کے مچان پر بائیس جنات کا ایک خاندان آباد ہے جو کافی عرصے وہاں رہتا ہے، ان کا سردار نسیم پر گئے لگا ہے اور نسیم کو اپنے گھوٹے یا سواری سے سیر کراتا ہے۔

یہ سب باتیں میرے والد نے ہم سب کے سامنے معلوم کیں۔ رحمان صاحب بھی اس وقت وہیں موجود تھے۔ رحمان صاحب کو بھی اب یقین آگیا کہ جنات ہوتے ہیں۔

اب ہم سب کے سامنے جن کے اتار کا مسئلہ تھا کہ کس سے علاج کروایا جائے۔ آخر کس نے ہمیں درگ کا لونی میں مقیم سلطان بابا کا پتہ بتایا جو جنات اتارنے کے ماہر تھے۔

ہم چاروں بھائی اور رحمان صاحب نسیم کو زبردستی ٹیکسی میں بٹھا کر درگ کا لونی کی طرف چلے۔ نسیم ہمارے قابو میں نہیں آرہی تھی۔ شریف جن پر شیطانی سوار ہو گئی تھی۔ وہ بڑی طرح ہاتھ پیر پٹ رہی تھی۔ کئی مرتبہ اس نے ہمیں مارا بھی مگر ہم نے ہمت نہ ہاری۔ ٹیکسی ابھی آدھے راستے میں ہی تھی کہ ٹیکسی کے چاروں ٹائر ایک دھماکے سے پھٹ گئے۔ ہم بھائیوں نے بڑی مضبوطی سے نسیم کو پھلی سیٹ پر پکڑ رکھا تھا مگر ٹیکسی رکتے ہی نسیم نے زور کا چھٹکا دے کر اپنے آپ کو چھڑا دیا اور دروازہ کھول کر اتر گئی۔ اب نسیم نے حیرت انگیز طور پر پوری طاقت سے ٹیکسی کو پلٹ دیا اور پھر ایک طرف بھاگنے لگی۔ بڑی مشکل سے ہم لوگ ٹیکسی سے نکلے۔ جگہ جگہ خراشیں آگئی تھیں جن میں ٹیکسی اٹھ رہی تھیں مگر ہم ان کی پروا کئے بغیر نسیم کے پیچھے دوڑے اور اُسے پکڑا۔ نسیم بڑی مشکل سے ہمارے قابو میں آئی پھر لاکھوں میں ایک والا محاورہ اس پر صد فی صد صادق آتا تھا۔

وہ کام سے فارغ ہو کر جب کمرے میں آئی تو دیکھا رحمان صاحب سامنے بیٹھے ہیں مگر وہ اسے اتنا دیکھ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ وہ حیران پریشان ان کے پیچھے گئی تو وہ دوسرے کمرے سے بھی اسی طرح غائب ہو گئے۔ اس کے بعد وہ پورے گھر میں گھومی مگر وہ اسے نظر نہ آئے۔ وہ سوچنے لگی کہ ہو سکتا ہے رحمان کو کسی کام کے سلسلے میں دوبارہ آنا پڑ گیا ہو مگر بیرونی دروازہ تو اندر سے لاک تھا پھر وہ گھر میں کیسے آئے اور اس طرح غائب ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے؟ وہ انسان ہیں جن تو نہیں جو اس طرح غائب ہو جائیں۔ یقیناً یہ میسرا وہم ہو گا۔

یہ سوچ کر وہ مطمئن ہو گئی۔ شام کو رحمان صاحب آئے تو نسیم نے ان سے بھی ذکر نہ کیا کہ وہ مذاق اڑائیں گے مگر جب دو تین دن اسی طرح رحمان صاحب دفتر جانے کے بعد گھر میں گھومتے نظر آئے تو وہ پریشان ہو گئی۔ اب تو وہ کسی طور پر بھی اسے اپنا وہم سمجھنے کو تیار نہ تھی۔ آخر کار اس نے اس بات کا ذکر رحمان صاحب سے کر دیا۔ حسب توقع رحمان صاحب نے اس بات کو نسیم کا وہم قرار دیتے ہوئے بات مذاق میں اڑا دی۔

اس کے بعد بھی نسیم نے اسی طرح رحمان کو دیکھا مگر رحمان صاحب سے اس کا ذکر نہ کیا کہ وہ پھر اسے وہم قرار دیں گے اور مذاق اڑائیں گے۔ جلد ہی ہمیں دوسری ٹیکسی مل گئی۔ ہم اس میں بیٹھ گئے تب نسیم نے مردانہ آواز میں کہا۔

”اب اگر خیریت چاہتے ہو تو دوبارہ ہمیں لے جانے کی حماقت مت کرنا ورنہ اس ٹیکسی کا بھی وہی حشر کریں گے جو پہلی کا ہوا تھا۔ نسیم ہمارا گھوڑا ہے۔ اسے ہم سے چھیننے کی کوشش مت کرو۔ اس کے بدلے جو چاہو ہم سے لے سکتے ہو۔ ہیرے جواہرات وہ یہی میسر ہو کہو گے ہم دیں گے۔“

”ہماری بہن کا بیچھا چھوڑ دو یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ ہمیں لالچ دینے کی کوششیں مت کرو۔ ہماری بہن ہر شے سے قیمتی ہے۔“ میں نے جواب دیا۔ ”یہ تو اب ناممکن ہے۔ ہم اپنی پسند کی چیز بھی نہیں چھوڑتے اس لیے یہ بات اب بھول جاؤ اور ٹیکسی گھر کی طرف واپس لے چلو ورنہ اب ہمیں دوبارہ غصہ آنے والا ہے۔“ اس نے دھمکی دی تو ہماری بھی حالے کی ہمت نہ ہوئی۔ رنچوں میں پہلے ہی ٹیکسی اٹھ رہی تھیں لہذا ہم نے واپس چلنا ہی مناسب سمجھا۔ اس طرح ہم ناکام واپس آ گئے۔

میں ایک پیر صاحب کا مرید تھا جن کا اصل نام حاجی عبدالغنی قادری چشتی تھا مگر وہ میاں جی کے نام سے مشہور تھے۔ میں نے نسیم کا ان سے علاج کروانا مناسب سمجھا۔ ان کے پاس لے جانے کے لئے بھی ہم بھائیوں کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا مگر ہم نے ہمت نہ ہاری اور میاں جی کے پاس لے گئے۔ انہوں نے نسیم کا آہستہ آہستہ علاج شروع کیا۔

نسیم پر خوب حال آیا کرتے تھے۔ وہ بیٹھے بیٹھے جھونے لگتی تھی اور اگر ایسی حالت میں کوئی اس کے نزدیک چلا جاتا تو اس کی خیر نہ ہوتی۔ وہ اس بندے کی اچھی خاصی بیانی کر دیتی۔ ہم لوگوں نے نسیم کی حالت کے پیش نظر اسے اپنے گھر میں ہی رکھ لیا تھا کیونکہ ڈرگ روڈ والے مکان میں رہنا اس کے لئے مزید خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

میاں جی سے علاج کے دوران میں نسیم نے ہمیں بہت پریشان کیا۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ ہمارے سب سے بڑے بھائی کی لڑکی جو ہمارے پاس ہی رہتی تھی اس پر بھی کبھی کبھی وہ جن آجاتا اور وہ اٹھل پٹھ ہوتی کہ خدا کی پناہ ان حالات میں ہم اچھے خالص پریشان ہو گئے۔ ہم نے میاں جی سے درخواست کی کہ اس جن کا مکمل طور پر جلد از جلد خاتمہ کر دیں تو بڑی سے عنایت ہو گئی۔

پھر ہمارے سامنے ہی میاں جی نے اپنا عمل شروع کیا۔ جی وقت وہ عمل کر رہے تھے اس وقت وہ جن میاں جی سے بڑی معافیاں مانگ رہا تھا پھر میاں جی نے ہمیں اشارہ کیا کہ نسیم کا سانس روک دیں ہم جب نسیم کی جانب بڑے تو وہ بڑی طرح بچھاڑیں کھا رہی تھی۔ ہم رکنے لگے تو میاں جی نے سختی سے ہمیں کہا: ”روک مت ڈونا آگے بڑھ کر سانس روک دو۔“

ہم نے بڑی مشکل سے نسیم کو تالو کیا اور اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ وہ ہم سے سنبھل نہیں رہی تھی۔ ہم نے بڑی مضبوطی سے پکڑ کر اس کا سانس بند کر دیا۔ تھوڑی دیر میں ہی وہ ڈھیلی پڑ کر بے ہوش ہو گئی۔

ایک حام روٹی کا سانس روکنے کے لئے ایک آدمی ہی کافی ہوتا ہے مگر وہاں پانچ آدمیوں نے اس کا سانس روکا۔ آدھے گھنٹے بعد نسیم کو ہوش آیا تو میاں جی نے کہا: ”اب یہ بالکل ٹھیک ہے اسے گھر لے جائیں۔“

ہم یہ سوچ کر نسیم کو اس کے ڈرگ روڈ والے گھر میں لے گئے کہ وہ اصل ٹھیک ہے ہم نے نسیم کو ایک کمرے میں ٹھادیا اور خود دوسرے کمرے میں تھوڑی دیر آرام کی کہ غرض سے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد رحمان صاحب یہ کہہ کر نسیم کے کمرے کی طرف چلے گئے کہ ذرا طبیعت معلوم کر کے آتا ہوں۔

نسیم سہری پر چیت لیٹی چیت کو گھور رہی تھی۔ رحمان صاحب کمرے میں داخل ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور نسیم سے خیریت پوچھی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر ایک دم ڈر کر رحمان صاحب کی طرف دیکھا۔ اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں اس قدر وحشت تھی کہ ایک لمحے کو رحمان صاحب جیسا انڈر انسان بھی بری طرح لرز کر رہ گیا۔ وہ گھور کر رحمان صاحب کو دیکھ رہی تھی۔ خوفزدہ ہو کر رحمان صاحب فوراً ہی کمرے سے باہر آ گئے۔ ان کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ ہم نے جب انھیں اس طرح لرزتے دیکھا تو ان سے دجہ پوچھی مگر وہ ہمیں کچھ بھی نہیں بتا پا رہے تھے۔ خوف سے ان کی زبان گنگ رہ گئی تھی۔ ان کی یہ حالت

دیکھ کر میں نسیم کے کمرے میں طرف لپکا کہ دیکھوں بات کیا ہے؟ نسیم بالکل اسی طرح سہری پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں نیچی تھیں۔ جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا نسیم نے نظریں اٹھا کر مجھے دیکھا۔

میں بیان نہیں کر سکتا کہ وہ کتنی خوفناک آنکھیں تھیں۔ پھیل ہوئی لالہ انگارہ آنکھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی ان سے خون نکلنا شروع ہو جائے گا۔ میں ڈر کر فوراً باہر آ گیا اور اپنے بھائیوں کو آکر بتایا۔ میرے باقی بھائیوں نے بھی اسے دیکھا مگر کسی کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ نسیم کے نزدیک جائے۔ ہم نے مناسب یہ سمجھا کہ میاں جی کو یہاں لے آیا جائے۔ میرے دو بھائی جا کر میاں جی کو لے آئے۔ میاں جی نے بتایا کہ اس پر دوسرا جن آ گیا ہے۔

میاں جی نے اسی طریقے سے بڑی مشکل سے اس جن کا خاتمہ کیا اور ہم سے فرمایا: ”بہتر یہ ہے کہ تم نسیم کو اپنے گھر لے جاؤ۔ میں نے ایسا عمل کر دیا ہے کہ تقریباً تین دن آرام سے گزر جائیں گے مگر باقی کے دوسرے جن بھی باقی طرح اس پر آئیں گے کیونکہ یہ لوگ ایک کے بعد ایک کے انتقام کے حکم میں جان نہیں چھوڑتے میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جہاں تک ہو سکا میں تمہاری مدد کروں گا۔ یہاں رہنا اس لیے خطرناک ہے کہ یہ لوگ کچھ بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ اسے اپنے گھر لے جاؤ اور جیسے ہی کوئی بات ہو تم لوگ مجھے بلا لینا۔“ یہ کہہ کر میاں جی چلے گئے اور ہم نسیم کو اپنے گھر لے آئے۔

جو تھے دن نسیم کی پھر وہی حالت ہوئی۔ ہم میاں جی کو گھر لے آئے۔ انھوں نے اس جن کو بھی ختم کر دیا۔ اسی طرح تقریباً ۲۱ جن نسیم پر آئے اور ان کا تاریاں جی نے کیا مگر بائیسواں جن میاں جی کے بس کا بھی نہیں تھا۔ وہ کافی خطرناک تھا۔ میاں جی نے ایک نابینا شخص رفیق صاحب کا پتا دیا جو حیدر آباد میں رہتے تھے۔ ان کے قبضے میں ۲۲ ہزار جنات جلتے جلتے تھے۔ ان کا پتلے کر میں خود انھیں حیدر آباد لے گیا۔ میرے والد نے ایک مکان مجھے الگ سے دے رکھا تھا جو ہمارے بڑے مکان سے ملا ہوا تھا۔ رفیق صاحب کو میں نے اسی مکان میں ٹھہرا دیا۔ وہیں پر رفیق صاحب نسیم کا علاج کرنے لگے۔

رفیق صاحب نے مجھ سے ایک بڑی سی بوتل منگوائی اور نسیم کو اپنے سامنے بٹھایا۔ انہوں نے بوتل کا کارک مجھے دیا اور کہا کہ جیسے ہی میں کہوں فوراً بوتل پر لگا دینا۔

انہوں نے اپنا عمل شروع کیا۔ نسیم کی حالت بگڑنا شروع ہو گئی۔ وہ اپنا سر گھڑی گھڑی زمین پر مار رہی تھی۔ اس پر سوار بائیسواں جن رفیق صاحب کے معافیاں مانگ رہا تھا مگر رفیق صاحب نے اپنا عمل جاری رکھا اور تھوڑی دیر بعد ہم نے اپنی آنکھوں سے دھوئیں کے مرفوے دیکھے جو اس بوتل میں منتقل ہو رہے تھے۔ جیسے ہی دھواں ختم ہوا رفیق صاحب نے فوراً کارک لٹکانے کو کہا۔ میں نے جلدی سے بوتل پر کارک لٹکا دیا۔ رفیق صاحب نے کہا کہ فوراً جا کر اسے اپنے گھر کی دہلیز میں دفن کر دو۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

پتھروں کی تاثیر حقائق، روایات اور تجربات سے ثابت ہے۔ رب العالمین نے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے بیشمار نعمتیں اس کائنات میں پیدا کی ہیں۔ ان ہی نعمتوں میں نیکیں اور پھر بھی شامل ہیں۔ آج دنیا بھر میں نیکیوں اور پھر کی مسلمہ تاثیرات کی بنیاد پر میوے، لکینوں اور پتھروں کا کاروبار پوری شدت کے ساتھ ہو رہا ہے اور خدا کے ہوشمند بندے اپنے رب کی نہ جھٹلاتی جائے والی اس نعمت عظمیٰ سے بھی مستفیض ہو رہے ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے — تَاْتِيهِمُ الْيَأْقُوْتُ وَالْمَرْحَاتُ —

اور ایک جگہ فرمایا گیا ہے — بِهَذَا نَلْوِيكَوَالْمَرْحَاتُ جَانِ —

صرف یہ دوا آئیں ہی پتھروں کی قدر و قیمت کو واضح کرنے کیلئے بہت کافی ہیں۔

الماس پتھر، مومگا، پھرج، بغیر وزہ، زبرد، سنگ سیلانی، عقیق، لاجورد، نیلم، گارنٹ، موتی وغیرہ جیسے کم قیمت اور بیش قیمت نیکیں اور پتھروں کا ہم نے ضرورت مام کی وجہ سے بندوبست کر لیا ہے۔ رب العالمین کی شانِ کریمی کا شاہدہ کرنے کیلئے اور ان کی نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے ہم سے رجوع کریں۔

جو حضرات اپنے نام کی مناسبت سے پتھر اور نگینہ یا بنی بنائی انگوٹھی ہم سے منگانا چاہیں تو وہ درج ذیل شرائط غور سے پڑھ لیں۔

① فرمائش کرنے وقت پچیس روپے کا سنی آرڈر روانہ کریں۔

② اپنا نام مع عرفیت، اپنی والدہ کا نام، تاریخ پیدائش راگرباد نہ ہو تو خط لکھنے کا دن اور وقت اور تاریخ نوٹ کر دیں، اپنا پسندیدہ رنگ اور اپنا پسندیدہ پھول لکھ کر بھیجیں۔

انگوٹھی اور نگینہ و پتھر کے دیئے سے مطلع کر دیا جائے گا۔ اور ہر یہ وصول ہو جانے پر حسب فرمائش منتخب نگینہ اور پتھر یا منتخب نیکیں اور پتھر کی بنی بنائی انگوٹھی روانہ کر دی جائے گی۔ اور طے شدہ دیئے میں سے ۲۵ روپے وضع کر دیئے جائیں گے۔

فون نمبر: ۲۲۶۸۲

اس پتہ پر رابطہ قائم کریں

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی اسٹریٹ دیوبند روپی

اسکی بیوی حقیقی



حکیم الاسلام
حضرت مولانا قاری محمد طیب

جن ایک حقیقت ہے جو نصی قطع سے ثابت ہے لیکن جن کا نام سننے سے بدن میں سنسنی سی دوڑ جاتی ہے۔ اگر کسی گھر کے باہر میں یہ شبہ بھی ہو جائے کہ یہاں جنات کا اثر ہے تو کوئی بھی اس گھر میں رہنے کی ہمت نہیں کرے گا لیکن ان خوفناکیوں کے باوجود جنات اور انسانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات بھی قائم ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف باہمی تعلقات بلکہ جنات اور انسانوں میں ازدواجی رشتے بھی قائم ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ جس کی صداقت ذیل کے واقعہ سے ہوتی ہے۔ یہ واقعہ دہلی کے مشہور زمانہ عالم۔ محدث و مفسر خاندان ولی اللہی کے مایہ ناز فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کے ایک مرید کل ہے۔

حضرت اقدس کا یہ مرید دہلی سے باہر کسی نواحی بستی میں رہتا تھا۔

ایک دن وہ مرید اپنی کسی ضرورت کے دو سرگاموں چارم تھا جب وہ اپنی بستی کی کباڑی سے کافی دور نکل گیا تو اسے دور سے ایک بڑے گھنے درخت کے نیچے سفید کپڑوں کی ٹیکٹری سی رکھی ہوئی نظر آئی۔ جب وہ اس گھٹری کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ سفید برقعہ میں لپیٹی ہوئی ایک عورت بیٹھی ہے۔ اسے یہ منظر دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ عورت یہاں سنان جنگل میں تنہا کیوں بیٹھی ہے وہ اس کے قریب گیا اور اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہاں سنان جنگل میں تنہا کیوں بیٹھی ہے۔

یہ سنتے ہی عورت نے اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا دی اور کہنے لگی میں ایک نکھیا اور ستانی ہوئی عورت ہوں۔ میرے شوہر نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ اب میں مجبور ہو کر دہلی جا رہی ہوں تاکہ وہاں کسی نیک آدمی سے شادی کر کے عزت کی زندگی گزار سکوں۔

مرید بولا: شادی کا تو میں بھی خواہش مند ہوں۔ لیکن فی الحال میں بے روزگار ہوں اس لئے ابھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہوا ہے۔

عورت بولی: اگر واقعی تم شادی کے لئے تیار ہو تو تم خرچ کا بالکل فکر مت کرو۔ یہ ذمہ داری میری ہے۔ بس تم مجھ سے شادی کر لو۔

وہ مرید عورت کے حسن و جمال کا تو پہلے ہی گردیدہ ہو گیا تھا اور اب جب

اس نے یہ سن لیا کہ خرچ کی ذمہ داری بھی یہ عورت قبول کر رہی ہے تو فوراً شادی کے لئے آمادہ ہو گیا۔ وہ اس کو لے کر اسی وقت سیدھا اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دہلی آیا اور ان سے نکاح پڑھوا کر اس کو اپنے گھر لے آیا۔ اور دونوں ہنسی خوشی رہنے لگے۔ یہ عورت اس مرید کو روزانہ ایک اشرفی دے دیا کرتی تھی جس سے گھر کا خرچ بڑی فراغت سے پورا ہو رہا تھا۔ اس عرصہ میں ان کے یہاں دو بچے بھی پیدا ہو گئے، ان دونوں بچوں میں ماں کے حسن و جمال کی جعلگ اور باپ کی صحت و تندرستی نمایاں طور پر جلوہ گر تھی۔ ایک روز مرید کو بیٹھے بیٹھے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ عورت ایک اشرفی روز کہاں سے لاتی ہے۔۔۔۔۔ جب کہ یہ ہر وقت گھر میں رہتی ہے۔۔۔ کہیں آتے جاتی بھی نہیں۔ اور جس وقت یہ عورت جنگل سے میرے ساتھ آئی تھی اس وقت بھی اس کے پاس سوائے ایک برقعہ کے اور کچھ نہیں تھا۔۔۔ پھر یہ کیا راز ہے۔۔۔۔۔ یہ اشرفی روز کہاں سے لاتی ہے۔۔۔؟

اس نے اپنے کئی ہم راز دوستوں سے اس کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کافی سوچنے کے بعد بتایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری بیوی کا تعلق انسانوں سے نہیں ہے۔۔۔ بلکہ جنات سے ہے۔ انہوں نے اسے یہ مشورہ دیا کہ کسی عامل سے بھی اس سلسلہ میں معلومات کر لی جائیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کوئی جن ہے تو بہتر ہے کہ اس سے فوراً چھٹکارا حاصل کر لیا جائے کیوں کہ جن و انسان ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اگر کسی روز بھی اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات ہو گئی۔ اور اسے غصہ آگیا تو وہ تمہیں جان سے بھی مار سکتی ہے۔ یہ سن کر مرید کا برا حال ہو گیا۔ وہ سر سے پیر تک کانپ اٹھا۔ اور اسی وقت وہ ایک حال کے پاس پہنچا اور اس کو تمام حالات بتائے۔ عامل نے تمام حالات سن کر کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تمہاری بیوی کوئی جن ہے لیکن تم گھبراؤ نہیں میں ایسے توہید دوں گا کہ وہ جلد ہی ہی بھاگ جائیگی۔ وہ عامل سے توہید لے کر گھر آیا اور اس نے اپنی بیوی سے چھپا کر توہیدوں کو جلانا اور ان کی دھونی دینی شروع کر دی۔

اب وہ ہر وقت اپنی بیوی سے خوف زدہ رہنے لگا تھا۔

ایک دوپہے اسی طرح گذر گئے۔ ایک روز اس کی بیوی کہنے لگی۔ آخر تم کس جگر میں پھنس گئے ہو۔ اور یہ تعویذ گنڈے کیوں کراتے پھر رہے ہو۔۔۔ مجھے اسے تعویذوں سے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ تمہارا یہ اندیشہ صحیح ہے کہ میں جن ہوں۔۔۔ لیکن میں بچے دل سے تمہاری وفادار اور قلعہ بیوی بن چکی ہوں۔ اور میں قسم کھا کر تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں کبھی بھی کسی طرح کا تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔۔۔ یہی نہیں بلکہ اگر تم پر کوئی پریشانی اور مصیبت آجڑی تو میں اپنی زندگی تک تم پر قربان کرنے سے دریغ نہیں کروں گی۔ سچ بات یہ ہے کہ میں اپنی قوم سے ٹھوکریں کھا کر تم انسانوں کی طرف آئی تھی کہ شاید کوئی انسان مجھے اپنے سینے سے لگائے۔ سلیہ تم مجھے مل گئے اور تم نے مجھے اپنا بھی لیا۔ مجھے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی کہ تم بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے مرید ہو مجھے اور میرے تمام خاندان کو بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے بے پناہ عقیدت ہے لیکن افسوس تم بھی مجھے ٹھکرانے اور اپنے سے جدا کرنے پر آمادہ ہو گئے ہو۔ خدا کے لئے مجھے اپنے سے جدامت کرو مجھے اپنے پہلو میں آرام سے زندگی گزارنے دو میں سچ کہتی ہوں کہ میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کروں گا۔ خدا کے لئے تعویذوں کے اس سلسلہ کو بند کر دیں مجھے اس سے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اب جبکہ مرید کو اس کے جن ہونے کا مکمل یقین ہو گیا تو وہ اور بھی زیادہ خوف زدہ رہنے لگا۔ اور اس نے تعویذوں کا سلسلہ اور زیادہ تیز کر دیا۔ جب وہ جن عورت بالکل ہی پریشان ہو گئی اور ہر لمحہ اس کی تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تو اس نے اپنے شوہر سے کہا۔

اب تم نے میرا یہاں رہنا بالکل ہی مشکل بنا دیا ہے۔ تمہارے طرز عمل سے مجھے بہت زیادہ تکلیف پہنچنے لگی ہے اور یہ تکلیف ناقابل بیان حد تک بڑھتی جا رہی ہے۔ میں اپنے جسم میں ہر وقت آگ کے شعلے سے دوڑتے ہوئے محسوس کرتی ہوں۔ مجھے اپنے چاروں طرف آگ ہی آگ نظر آرہی ہے۔ اور اس آگ میں مجھے اپنی رگ رگ جھلستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اب جب کہ تم نے مجھے بالکل ہی مجبور کر دیا اور میری روح کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے تو اب میں مجبور ہو کر تمہارے گھر سے جا رہی ہوں۔ اگر میں چاہتی تو تم سے اس ایذا رسانی کا انتقام بڑی آسانی سے لے سکتی تھی لیکن نہیں۔۔۔۔۔

میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ میں نے تم سے سچی محبت کی ہے۔ میں تمہیں ادنیٰ سی بھی تکلیف میں دیکھنا برداشت نہیں کر سکتی۔ میں تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتی ہوں یہ میری بد نصیبی ہے کہ تم مجھے اپنے گھر سے نکال رہے ہو۔ میں تمہارا بے حد احترام بھی کرتی ہوں کیونکہ تم میرے شیخ و مرشد کے مرید ہو۔ خیر۔۔۔۔۔ اب جو تمہاری مرضی۔۔۔۔۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو۔ یا تمہاری خدمت گزاری میں کوئی کمی ہو گئی ہو تو خدا کے لئے مجھے معاف کر دینا۔ اچھا۔۔۔۔۔ اب میں۔۔۔۔۔ تم

سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہی ہوں۔۔۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔۔۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔ روتی ہوئی اور آنسو بہاتی ہوئی دروازے کے کھنکھل دی۔۔۔۔۔ اور دروازے کے قریب کی دیوار کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ اور اپنے شوہر اور گھر کی ایک ایک چیز پر بڑی یاس اور حسرت بھری نگاہ ڈالی اور رندھی ہوئی آوازیں اپنے شوہر کو آخری سلام کیا اور پھر اپنے دونوں بچوں کو بڑی عجیب و غریب نظر سے گھورا اور وہ دونوں معصوم بچے آہستہ آہستہ دھواں بننے لگے اور کچھ ہی دیر میں دھواں بن کر اس دیوار میں سما گئے۔ اس کے بعد اس عورت نے ایک بار پھر اپنے شوہر کو در دھرا سلام کیا اور چند ہی سیکنڈ میں وہ بھی دھواں بن کر اسی دیوار میں سما گئی۔

مرید یہ دہشت ناک منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ تینوں کے اس طرح غائب ہو جانے کے بعد وہ فوراً اپنے گھر سے نکل کر بھاگا اور پڑوسی کے گھر میں گھس کر بے ہوش ہو گیا۔ اور بھار چڑھ آیا۔ کافی دیر کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اس نے پڑوسی کو سارا واقعہ سنایا۔ جسے سن کر اس کے بدن میں گھبراہٹ ہو گئی۔ اس نے فوراً ہی وہ مکان فروخت کر دیا اور اپنا گناؤں چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں میں جا کر رہنے لگا۔

حرکت نازیبا کو جنات بھی پسند نہیں کرتے

مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی وہیں مذکور ہے کہ حضرت نے کسی نے اگر عرض کیا کہ میری
 لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ گرنے کے بھگت میں
 پانچ سو تیلے کے پاس اپنے گرد آیت الکرسی کا حصار کر کے بیٹھ جانا اور اس کے بعد یہ اہل حق
 الرجم پر حکم سورہ فزل پر حق شروع کر دینا اور لا تعدوا ظہرتے رہنا۔ نصف صلات کے بعد تمہارے
 پاس جنات کے شروع ہو جائیں گے۔ تم ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھانا وہ تمہیں کسی قسم کی
 ایذا نہ پہنچا سکیں گے صبح کے وقت تمہارے پاس جنات کا بادشاہ آئے گا اور تم سے سوال
 کرے گا۔ اس وقت تم یہ کہہ دو کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے اور میری لڑکی مکان کی چھت غائب ہو گئی ہے
 چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی فرمائے کے مطابق نصف شب کے بعد جنات آئے شروع ہوئے
 اور صبح صادق کے وقت جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور حصار کے سامنے
 کھڑے ہو کر بولا۔ کیا بات ہے؟ ہمیں کیوں یاد کیا گیا ہے؟

میں نے اس سے کہا کہ میں شیخ عبدالعادر جیلانیؒ کا بھیجا ہوا ہوں میری ملائی مکمل کی چھت سے غائب ہو گئی ہے اور مجھے شبہ ہے کہ جنات اسکو اٹھا کر لے گئے۔ شیخ عبدالعادر جیلانیؒ کا نام سنتے ہی بادشاہ گھوٹے سے اتر کر زمین بوس ہوا اور حصار کے قریب بیٹھ گیا اس کے سب ساتھی بھی بیٹھ گئے۔ شاہ جنات نے فوراً اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ نامعقول حرکت کس مردود نے کی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سرکش جن بادشاہ کے روبرو لایا گیا اور اس کے ہمراہ میری ملائی بھی تھی۔ بادشاہ نے نہایت غم و خستہ کا اظہار کرتے ہوئے اس سرکش کی گردن اڑادی اور میری ملائی کی میسر دکر دی۔

وہ مجھے شرمزادہ اور قائل تھا۔ اور کئی غصے کر چکا تھا۔
لیکن مالے مٹانے ایک لڑکے کے جانے بجانے کے لئے
اپنے آخری پیسے کے مجھے قربانے پیش کر دیے۔



کے بعد ہوشل کی دوسری لڑکیوں کی طرح والدین سے ملنے کیلئے گھر جاتی رہتی تھی۔
ایک دن وحید صاحب کو ہوشل وارڈن کا فون ملا کہ وہ فوراً پہنچیں۔ ان
کی بیٹی شکیلہ کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے۔ وحید صاحب اور انکی بیگم
حوا اس ہفتے سے وہاں پہنچے اور ہوشل وارڈن سے ملے تو حقیقت حال جان کر
ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ ایسا واقعہ توان کے خاندان میں کبھی سات
بشوں میں سننے میں نہیں آیا تھا۔

وارڈن نے بتایا کہ کل شام کو نہانے کے بعد شکیلہ غیلے بال سکھانے
کیلئے دوسری لڑکیوں کے ساتھ لان میں چلی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد نہ جانے اُسے
کیا ہوا کہ اس نے اپنے تمام کپڑے پھاڑ ڈالے اور دیوانہ وار تھپتھپے لگاتے لگی۔
جب لڑکیوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے ان کو مارا پیٹا اور دھکے
دیئے۔ جب وہ ان کے قابو میں نہ آئی تو ایک لڑکی نے گھر آکر مجھے اطلاع دی۔
میں نے جا کر دیکھا تو وہ نیم برہنہ حالت میں تھی اور اسے اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔
ہم بڑی مشکل سے اسے چادر میں لپیٹ کر کمرے میں لائے اور دوسرے کپڑے
پہنائے لیکن تھوڑی دیر بعد اس نے وہ بھی پھاڑ ڈالے۔ آخر کمرے میں بند
کر کے آپ کو اطلاع دی۔ ایسا واقعہ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی سنا اور نہ دیکھا
آپ اسے کسی طرح گھر لے جائیں۔

شکیلہ کے والدین بہت پریشان تھے کہ جب اس کی یہ حالت ہے تو اسے
کس طرح لے جائیں۔ آخر وہ ایک مسجد کے پیش امام کے پاس گئے اور تمام
تفصیل بتائی۔ انہوں نے پانی دم کر کے ایک توبہ دیا اور کہا "انشاء اللہ مسئلے
میں آپ کو پریشان نہیں کرے گی۔ بس اس سے زیادہ میرے بس میں نہیں ہے۔
وحید صاحب اور انکی بیگم نے شکیلہ کو پانی پلایا۔ توبہ اس کے گلے میں
ڈال کر اللہ کا نام لیا اور سفر کیلئے تیار ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ راستہ آرام سے

یہ حقیقت ہے کہ جنات کی متعدد اقسام ہوتی ہیں اور ان کا تعلق مختلف قوموں
سے ہوتا ہے۔ بعض جن انسانوں کو نقصان نہیں پہنچاتے مگر شیاطین جن انسانوں
کیلئے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔ ان کی ضرر رسائی کا ایک واقعہ پیش کر رہی
ہوں جو ایک بزرگ نے سنایا ہے۔

یہ واقعہ ضلع اٹارہ کا ہے۔ اس وقت میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔
وحید صاحب ہمارے پڑوسی تھے۔ ان کی شادی کو نو سال پہلے تھے لیکن انہیں اولاد کی
خوشی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ آخر بڑی مدتوں مردوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے انکی
دعا قبول فرمائی اور انہیں ایک بیٹی سے نوازا دیا۔ بچی بہت خوبصورت تھی، اس کا
ہم شکیلہ رکھا گیا۔ شکیلہ کے بعد ان کے ہاں کوئی بچہ نہ ہوا اس لئے انہوں نے شکیلہ
کو بڑے ناز و نعم سے پالا۔ شکیلہ اپنے والدین ہی کی نہیں بلکہ خاندان کے ہر فرد کی
آنکھ کا تارا تھی۔

اللہ تعالیٰ نے شکیلہ کو صین کے ساتھ ساتھ ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا
تھا۔ تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں اس نے ہر جماعت امتیازی نمبروں سے
پاس کی۔ جب اس نے میٹرک کر لیا تو والدین چاہتے تھے کہ اب اس کی شادی
کر دجائے کیونکہ اس کیلئے ایک سے بڑھ کر ایک اچھے رشتے کا پیغام آرہا تھا
مگر شکیلہ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتی تھی۔ والدین نے اسے بہت گھمایا کہ یہاں
کوئی کالج نہیں ہے اور مزید تعلیم کیلئے اسے کسی دوسرے شہر جانا پڑے گا جو ممکن
ہیں ہے مگر شکیلہ نہ مانتی تو والدین اس کی ضد کے آگے ہار ملنے پر مجبور ہو گئے۔
شکیلہ قریبی شہر کے ہوشل میں رہنے اور تعلیم حاصل کرتے لگی۔

شروع میں تو خود شکیلہ کا دل بھی والدین سے دور ہونے کی وجہ سے اداس
رہا لیکن آہستہ آہستہ ہوشل کی لڑکیوں سے دوستی ہو گئی اور اس کا دل لگ گیا۔
وحید صاحب اور بیگم وحید اکثر اس سے ملنے آتے رہتے تھے۔ شکیلہ بھی پندرہ دن

سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کی آوازیں دجید صاحب اور ان کی بیگم نے خوشنیں۔ لیکن انہیں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

کافی دیر عمل کرنے کے بعد عالم صاحب نے کسی سے مخاطب ہو کر کہا میں نے انتہائی مجبور ہو کر یہ قدم اٹھایا ہے۔ ایک لڑکی کی عزت کا سوال ہے۔ آپ ٹیک اجازت دیں تو میں اس لڑکے سے بات کر لوں جس نے لڑکی کو اس حالت تک پہنچا دیا۔ جنوں کے سردار نے اجازت دے دی تو عالم صاحب نے اپنی گردن ایک طرف موڑ کر کسی نظر نہ آنے والی ہستی کو مخاطب کیا۔ ”یا تو تم اس لڑکی کا بیچا چھوڑو یا اس کو اپنے ساتھ اپنی دنیا میں لے جاؤ تاکہ یہ دنیا کی نظروں میں متاثر نہ رہے۔ تم لوگ تو انسانوں کی عزت کرتے ہو۔ پھر تم نے اس لڑکی کو اس حالت تک کیوں پہنچا لیا ہے؟ کیا تمہیں اس کی عزت پیاری نہیں؟“

اچانک شکیلہ کے منہ سے ایک مردانہ آواز نکلی۔ ”میں اس لڑکی کو چھوڑ سکتا ہوں نہ اپنی دنیا میں لے جا سکتا ہوں۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر کے دیکھ لو۔“

عالم صاحب نے دوبارہ ان کے سردار سے کہا ”آپ ہی اسے سمجھائیے بار بار سمجھانے پر بھی شکیلہ کے منہ سے انکار ہی ہوتا رہا تو عالم صاحب بولے ”تم نے سن لیا ناں تمہارے والد اور موجودہ سرے لوگوں نے کیا کہلے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ نافرمان کہنا نہیں مان رہا۔ لہذا میں تمہیں جلا کر خاک کر دوں گا۔ یہ آخری موقع ہے، یا تو اسے آزاد کر دو ورنہ خاک ہو جاؤ گے۔“

شکیلہ نے فوراً مردانہ آواز میں جواب دیا۔ ”میں تو خود انسی ہوں۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔“

یہ سن کر عالم صاحب نے اپنا محل تیز کر دیا اور اسٹیکس بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ بڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ شکیلہ چیخنے لگی اور کمرے میں کسی چیز کے پلٹنے کی بو آنے لگی۔ شکیلہ بار بار مردانہ آواز میں کہہ رہی تھی ”میں جلا بھیج دو لیکن عالم صاحب نے اپنا محل جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وہ آوازیں آہستہ آہستہ ہوتے بالکل ختم ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دجید صاحب نے دیکھا کہ شکیلہ کے پلنگ کے نیچے رالک کا ڈھیر لگ چکا ہے۔

تھوڑی دیر بعد شکیلہ کو ہوش آگیا اور وہ اپنی حالت دیکھ کر کچھ نہ سمجھتے ہوئے شرمندہ سی نظریں جھکائے چادر میں خود کو لپیٹے کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ دجید صاحب اور انکی بیگم کو بھی عالم صاحب نے جانے کا اشارہ کیا اور وہ لوگ بھی اٹھ کر چلے گئے۔

ان کے جلتے ہی کمرے میں ایک آواز گونجی۔ ”تم نے مجھے جلا لیا ہے، میں اس کا چچا ہوں۔ میں نے تمہیں عمل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ تم نے میرے بیٹے کو جلا کر خاک کر دیا ہے تو اب دیکھو میں تمہارا کیا مشر کرتا ہوں۔“ پھر کرسی نزدیک سے گزرنے کی آواز آئی اور دروازہ کھل کر بند ہونے سے پہلے چل گیا کہ کوئی کمرے سے باہر گر گیا ہے۔

کٹ گیا اور وہ لوگ خیریت سے اپنے گھر پہنچ گئے۔ اب انہوں نے عاتوں اور علماء کا در پکڑ لیا اور التجا کی کہ ہماری جوان بیٹی کی یہ حالت ہے۔ خدا رکھی طرح اس کا علاج کریں۔ یا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اسے اٹھالے۔ ہم اس کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔ بہت سے لوگوں نے اپنی سی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ سب ناکام رہے۔ آخر کسی نے ایک عالم کا نام بتایا جو ان کے شہر سے تھوڑے فاصلے پر رہتے تھے۔ دجید صاحب وہاں پہنچے اور درود کران کے آگے فریاد کرنے لگے کہ خدا کیلئے ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دیں۔ جوان لڑکی کی یہ حالت ہم کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ اس کی عزت و عصمت کی خاطر آپ کچھ کریں۔

وہ عالم صاحب جن اتارنے کے ماہر تھے۔ مگر وہ شکیلہ کو جن کے قبضے سے نجات دلانے کیلئے تیار نہ ہوئے کیونکہ اس چکر میں وہ اپنی اولاد سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ اب انکی اولاد میں سے صرف ایک چھبہ پندرہ سالہ لڑکا تھا۔ انہوں نے مصاب کر کے دجید صاحب کو بتادیا۔ ”شکیلہ کی خوبصورتی اور لمبے بالوں پر ایک جن عاشق رہو گا ہے۔ اس جن کو اس کے سردار نے اپنی برادری سے خارج کیا ہوا ہے۔ کیوں کہ بندگان خدا کو سنا تا رہتا ہے اور بار بار سمجھانے کے باوجود اپنی غلط حرکتوں سے باز نہیں آتا۔ اگر میں نے اس جن پر ہاتھ ڈالا تو وہ مجھ سے انتقام ضرور لے گا۔ لہذا میں معذرت خواہ ہوں۔“

دجید صاحب بولے ”تو پھر لڑ بھری بیٹی کو مار ڈالے۔ تاکہ وہ سرعام متاثر نہ بنے۔“

عالم صاحب کچھ دیر سوچتے رہے پھر بولے۔ ”میں نے آئندہ ایسے کاموں سے قوت پر کرنی تھی۔ لیکن چونکہ یہ ایک عزت دار لڑکی کا معاملہ ہے اس لئے میں یہ کام کرنا تیار ہوں۔ آجے جو اللہ کو منظور!“

عالم صاحب نے دجید صاحب کے ساتھ چلنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن روانگی سے قبل انہوں نے کچھ بڑھ کر اپنے گھر کے گرد حصار قائم کر دیا۔ بیوی اور لڑکے کو سختی سے تاکید کی کہ میں جب تک واپس نہ آ جاؤں اس حصار سے باہر نہ نکلنا چاہیے کوئی کٹنا ہی زور دے۔ یہ کہہ کر عالم صاحب دجید صاحب کے ساتھ ان کے گھر روانہ ہو گئے۔

عالم صاحب نے شکیلہ کے گھر پہنچ کر ایک کمرے کو صاف اور پاک کر کے سفید چاندنی بچھوائی اور سفید ہی گاؤں کیے فرش پر رکھوا دیئے۔ اس طرح انہوں نے ایک فرشی نشست بنوائی۔ اس کمرے میں ایک طرف پلنگ پر سفید چادر بچھا کر شکیلہ کو کوٹا دیا۔ اسے بھی سفید ہی چادر اٹھائی۔ پھر کچھ بڑھ کر اس پر دم کیا جس سے وہ نیم غورگی میں آگئی۔ درندہ اس سے پہلے اس کا ہی حال تھا۔ وہ کپڑے پھاڑتی اور تھپتھپے لگاتے ہوئے گھر سے باہر نکل جاتی۔

اب عالم صاحب نے فرشی نشست سے الگ بیٹھ کر عمل شروع کیا۔ انہوں نے اپنے ساتھ ہی دجید صاحب اور ان کی بیگم کو بھی با وضو بٹھالیا تھا۔ بڑھنے کے عمل کے دوران میں کمرے کا بند دروازہ کھلنے اور کچھ غیر مرئی چیزوں کے فرش پر آ کر گرا دیکھو

بیوی ۱۰ پارونا دھونا بھول کر ان سے کہنے لگی۔ تم ہی نے تو دروازے پر اسے آواز دی تھی۔ میرے منع کرنے پر اس نے کہا تھا کہ آبا جی دروازے پر کھڑے ہیں اور مجھے بلارہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا تھا۔

عالم صاحب غم اور مدے سے سرکڑا کر بیٹھ گئے، آسان کی طرف منگوہ آئیز نظریں اٹھا کر دیکھا اور بیٹے کے آخری سفر کی تیاری میں لگ گئے۔ ان کی شکل میں جن کا چپا آیا تھا۔ اس نے لڑکے کو آواز دے کر عالم صاحب کے بنائے ہوئے حصار میں سے نکالا اور ہلاک کر دیا تھا۔

اس طرح عالم صاحب بچے دھیمہ صاحب کی بیٹی کی عزت بچانے کیلئے اپنے آخری بیٹے کو بھی قربان کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر انہیں آخرت میں عطا فرمادے گا۔

جنات انسانوں کو کیوں کر سباتے ہیں

(۱) ایک صورت جن کے ستانے کی یہ ہے کہ مرد، عورت یا لڑکا یا لڑکی جن کے زیر اثر ہوتے ہی اول فول کھنے لگتی ہے۔ یا اس پر بدبو پھیلی چھلنے لگتی ہے۔ کبھی کبھی متاثر انسان کی حالت مرگی زدہ کی سی ہو جاتی ہے۔ (۲) عفریت زوالج۔ عام طور پر نئی دہنوں کو ستایا کرتے ہیں۔ جو ایک دودن کی بیاہی ہوتی ہیں ان پر چانک روٹنے اور پھسنے کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

(۳) شیطان عفریت۔ میاں بیوی میں خواہ مخواہ کھٹ پٹ کر دیتے ہیں۔ (۴) میمون اسود پارٹی کے جنات عورتوں پر اس حالت میں چڑھ جاتے ہیں جب وہ منسل کر کے ہال سکھا رہی ہوں۔ یا عورتیں جب خوشبو لگا کر گھروں سے نکلتی ہیں تو راستے میں پھرنے والے جنات ان پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ (۵) اس طرح جنات عورتوں کے خاص طور پر عاشق ہوتے ہیں عورتوں کے پیٹ کو پسند کرتے ہیں اور ان پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں جس کی وجہ سے عورتیں بدبھنی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان کے جسم کے جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے اور طبیعت گری گری رہنے لگتی ہے۔ ایسی عورتوں کو کھانے پینے سے نیز اپنے شوہر سے نفرت سی ہو جاتی ہے اور وہ غلوٹ کی طرف بھی مائل نہیں ہوتیں۔

بعض اوقات جن زدہ عورتیں ذہنی تکلیف کچھ زیادہ ہی محسوس کرتی ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ پیروں کو زمین پر پھینکتی ہیں۔ اول فول کھتی ہیں۔ عورتوں پر جنات اس لئے بھی مسلط ہو جاتے ہیں کہ پاکی ناپاکی کے سلسلے میں عورتیں محتاط نہیں ہوتیں۔ (مخلوقات عجائب)

یہ دیکھ کر عالم صاحب گھبرا گئے اور فوراً اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کا دل دھڑک رہا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جب وہ گھر پہنچیں گے تو کوئی نہ کوئی بری خیر ان کی منظر ہوگی۔ وہ جیسے ہی گھر کے نزدیک پہنچے، انہوں نے اپنے گھر کے باہر لوگوں کا ایک اژدھام دیکھا اور گھر کے اندر سے روٹنے پھٹنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ لوگوں کو جانتے ہوئے جب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کی کٹی ہوئی گردن دیکھی۔ جن کا چپا اپنا کام دکھا گیا تھا۔ وہ اپنے آخری جنات گھر کی کٹی ہوئی گردن دیکھ کر وہیں بیٹھ گئے۔ ان کی ٹانگوں میں اتنا دم نہیں رہا تھا کہ وہ کھڑے ہو سکیں۔

انہوں نے بیٹے کی میت پر بین کرتی ہوئی بیوی سے پوچھا: نیک بخت! جب میں نے منع کیا تھا کہ حصار سے باہر نہ خود نکلتا اور نہ بیٹے کو صلیب دینا تو تم نے اسے دروازے سے باہر کیوں جانے دیا۔؟

جنات کے اثرات

جنات چونکہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اس لئے نہ اس مخلوق کی صحیح تعداد کا علم ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس مخلوق کے تفصیلی حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں جنات کی ایک کثیر تعداد اسلام قبول کر چکی تھی۔

جس طرح انسانوں میں کوئی کسی مذہب کا پیروکار ہے اور کوئی کس مذہب کا اس طرح جنات کے مذاہب بھی انسانوں کی طرح مختلف ہیں کوئی مسیح ہواستے پر ہے تو کوئی غلط راستے پر کوئی نیک بخت ہے تو کوئی بد بخت کوئی نیک ہے تو کوئی بد معاش۔

دنیا میں جس طرح نیک انسان اپنی جنس کو ستانا گناہ تصور کرتے ہیں اس طرح نیک جنات بھی انسانوں کو آزار نہیں دیتے۔ اور نیک جنات باہم بھی محبت اور پیار سے رہتے ہیں۔

ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کے لئے جنات کی حکومت کی طرف سے بھی انتظامات ہوتے ہیں اور ہر شخص متاؤن حفاظت کے تحت محفوظ ہے اور خود بھی اپنی محافظت کا سامان برائے حفاظت اپنے پاس رکھتا ہے۔

جنات چونکہ ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں ہمیں وہ بالکل نظر نہیں آتے ان کو ایذا پہنچاتے ہوئے چونکہ دیکھا نہیں جاسکتا اس لئے جنات کے شر سے پوری طرح محفوظ ہو جانا ایک ٹیڑھا مسئلہ ہے۔ جنات شیاطین کی طرح ہمارے رگ و پے میں شامل ہو جاتے ہیں اور اسی کو ادھری اثرات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (جنات کے پراسرار حالات)

آپ کلہ پچاس سالہ خادم

آپ کی آنکھوں کا محبوب



سونے چاندی کے ورق پتے موتی اور ۳۶ دواؤں کا مرکب

نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست

طبت قدیم کا ایک نادر شاہکار
دست نجف کے فوائد

۱۔ رُو ہے ہرخی بدھند، جالا، بھولا، سفید، موتیا، آنکھوں کے آگے ترمرے اڑنا، آنکھوں سے پانی بہنا، غرض کالا موتیا کے سوا آنکھوں کے جلد امراض میں مفید، بغیر کسی مرض کے بھی اسے استعمال کرتے رہئے، نگاہ نہ گرے گی نہ ٹھکے گی نہ کھنٹی ہوئی آنکھوں کے پوٹوں پر سوتے وقت اس کا لپ کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ اچھی ہی جگہ کشا نمایاں فائدہ ملے گا۔

۲۔ انتہائی غلیبہ ہے کہ اپنے میں بہا فائدہ کے باوجود یہ آنکھوں میں لگا اور کرکنا نہیں بلکہ سکون اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ ۳۔ اس کا استعمال آنسو، عرق، میاں کا تحفظ اور امراض کی ممانعت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تروتازگی اور نگار محسوس کریں گے۔

قیمت فی سفینہ _____ دس گرام _____ پانچ گرام _____ ڈھائی گرام _____

تاجر حضرت شمس علی دہلوی صاحب کتب کسٹومی

حضرات اکابرین ملت کی نظر میں

سرمد در نجف

ارشاد شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
آپ کا سرمہ اس درجہ مفید ہے کہ آپ اس کی توصیف میں جو چاہیں لکھیں۔ میں اس کی تصدیق کروں گا۔

ارشاد حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
میں نے سرمہ در نجف استعمال کیا اور دوسرے اعزاء کو استعمال کرایا۔ قبل اس کے بہت سے شرے میں نے استعمال کئے، سب سے اچھا اور بہتر اسے پایا مجھے امید ہے کہ جو شخص اسے استعمال کرے گا وہ میرے بیان کی تصدیق صرف زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

ارشاد حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ
میں نے یہ سرمہ استعمال کیا۔ آنکھوں کو تقویت دینے اور جلاد بننے میں مفید پایا۔ امید ہے کہ اہل بصیرت اس بشارت افزا سرمہ کا استعمال کر کے اسی نتیجہ پر پہنچیں گے جس پر بعد تجربہ کے میں پہنچا ہوں۔

خط و کتابت کا پتہ

دائرہ فیض راحمتی دیوبند (بجلی)

حسین الهاشمی

سورہ رحمن کی تشریحات

کی چیز سمجھتے ہیں اور ان کے وجود کا کھٹے طور پر انکار کرتے ہیں انہوں نے خدا کے کلام کی بھی تاویلات کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ جس مخلوق کا ذکر قرآن حکیم میں برصراحت آیا ہو۔ اور جس مخلوق سے باقاعدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی ہو اور جس مخلوق کے نام پر قرآن حکیم میں پوری ایک سورہ موجود ہو اس مخلوق کے وجود کا انکار کسی بھی صاحب ایمان کو نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ یہ نقص ایمان کی دلیل ہوگی قرآن حکیم میں ایک جگہ نہیں بکثرت مقامات پر جن اور انسان کا ذکر اس حیثیت سے کیا گیا ہے کہ یہ دو الگ الگ قسم کی مخلوقات ہیں مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔

سورہ اعراف سپارہ ۵ آیت ۲۵

سورہ ہود سپارہ ۱۱ آیت ۱۱۹

سورہ صافات سپارہ ۱۷ آیت ۲۵

سورہ احقاف سپارہ ۲۶ آیت ۲۳، ۲۴

سورہ زاریات سپارہ ۲۹ آیت ۵۶

سورہ الناس سپارہ ۳۱

اور سورہ رحمن میں جگہ جگہ ایسی شہادتیں موجود ہیں جن سے صاف طور پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انسان اور جن خدا کی پیدا کردہ الگ الگ دو مخلوق ہیں۔

سورہ اعراف میں اس بات کی وضاحت ہے کہ انسان کا مادہ تخلیق مٹی سے اور جنوں کا مادہ تخلیق آگ ہے۔

سورہ حجر میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ جنات انسانوں سے پہلے پیدا کئے گئے تھے۔ اسی بات کی قصہ آدم و ابلیس شہادت دیتا ہے یہ قرآن حکیم میں ساٹھ مقام پر بیان ہوا ہے اور ہر جگہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق کے وقت ابلیس موجود تھا نیز سورہ کہف پارہ ۱۸ میں صاف طور پر اس کی وضاحت ہے کہ ابلیس جنوں میں سے تھا۔ سورہ اعراف میں اس بات کی بھی صراحت موجود ہے کہ جن انسانوں کو دیکھتے ہیں مگر انسان

میں سورہ قرآن حکیم کے ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳،

جنوں کو نہیں دیکھ پاتے۔

سورہ ہجرات سورہ صافات اور سورہ ملک میں بتایا گیا ہے کہ جنات اگرچہ عالم بالا کی طرف پرواز کر سکتے ہیں مگر ایک حد سے آگے نہیں جاسکتے۔ اگر اس حد سے آگے چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور طیارہ اعلیٰ کی باتیں سننا چاہیں تو شہابِ ناقب مار کر انہیں بھگا دیا جاتا ہے۔

سورہ بقرہ کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کی خلافت اللہ نے انسان کو دی ہے اس لئے انسان جنوں سے افضل مخلوق ہے اگرچہ بعض غیر معمولی طاقتیں جنوں کو بھی بخشی گئی ہیں اور یہ سورہ نمل کی ایک آیت سے مجھے ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس طرح تو بعض طاقتیں بعض جانوروں کو انسان سے زیادہ عطا کی گئی ہیں لیکن اس کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جانور انسانوں سے افضل ہیں۔ پس اگر جنات میں بعض طاقتیں انسانوں کے مقابلے میں بڑی ہوئی بھی ہوں تب بھی وہ انسانوں کے مقابلے میں افضل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جنات پر بھی ایک طرح کی فوقیت اور عظمت عطا کی ہے۔

بہر کیف قرآن حکیم کی بے شمار آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اور جن خدا کی پیدا کردہ الگ الگ دو مخلوق ہیں اور بلاشبہ جنات کو حق تعالیٰ نے مخصوص قوتوں اور صفات سے نوازا ہے لیکن اس کے باوجود بھی انسان کا مقام جنات سے بڑھا ہوا ہے۔

قرآن حکیم کی بے شمار شہادتوں کے باوجود جنوں کے وجود کا انکار ایک اعتبار سے قرآنی شہادتوں کا انکار ہے۔ اور قرآن کا انکار کفرِ عظیم کے اظہار کے مترادف ہے اللہ تمام مسلمانوں کو قرآنی شہادتوں کے انکار و اعتراف سے محفوظ رکھے۔

سورہ جن کا موضوع | اس سورہ کا موضوع جنات سے متعلق ایک واقعہ کا تذکرہ اور ان ہی سے متعلق کچھ

تاریخی باتوں کا بیان ہے۔

پہلی آیت سے ۱۵ ویں آیت تک یہ بتایا گیا ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن مجید میں کراس کا اثر لیا اور واپس جا کر اپنی قوم کے دوسرے افراد سے کچھ باتیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ساری گفتگو کو اس سورت میں نقل کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
قُلْ اَوْحِیَ اِلَیَّ اِنَّہٗ اَسْتَمِعُ لِمَنْ یُّرِیْدُ فَقُلُوْا اِنَّا سَمِعْنَا
قُرْاٰنًا جَنّٰہَا یُعْذِیْ اِلَی الرُّسُلِ فَاَمْتَا بِہٖ وَلٰكِن لِّشِرْکِکُمْ بِرَبِّنَا اَحْذَاہ
ترجمہ: اے نبی کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے بغور سنا اور جا کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے

جو سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

تشریح | اس سے معلوم ہوتا ہے جنات اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر نہیں آ رہے تھے اور آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ قرآن سن رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو بذریعہ وحی اس بات سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردار کیا۔

جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جب قرآن حکیم سنا تو وہ اس عجیب و غریب کلام کو سن کر بے حد متاثر ہوئے۔ انہوں نے آج تک ایسا کلام نہیں سنا تھا۔ قرآن حکیم کی ہر ایک آیت اپنے اندر بے پناہ تاثیر رکھتی ہے اس کلام کو کفار مشرکین سن کر بھی متاثر ہو کر کرتے تھے اور چھپ چھپ کر اس قرآن کو سنتے تھے اور جب اس کلام الہی کو رحمة اللعالمین جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس خود تلاوت فرماتے ہوں گے تو اس کی عظمت اور جاویدیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہو گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کلام الہی سننے کے بعد جنات کی روح پھر تک اٹھی اور انہوں نے واپس دوسرے جنات کے پاس جا کر بر ملا اس بات کا اظہار کر دیا کہ اس کلام کو سننے کے بعد اب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم ایمان لے آئیں گے اور اپنے رب کے ساتھ اب ہم کسی کی شرکت گوارہ نہیں کریں گے۔

یہ بات قابلِ بحث ہے کہ یہ واقعہ کب اور کہاں پیش آیا اور کونسا مقام تھا جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت جنوں نے سنی اور اس کے بعد وہ ایمان لے آئے۔ واضح رہے کہ اس سے ملتا جلتا واقعہ سورہ احقاف میں بھی بیان ہوا ہے۔ مسند امام احمد میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ واقعہ غلہ میں پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز عشاء ادا کر رہے تھے یہ سب جنات سمٹ کر آپ کی ارد گرد بیٹھ کر شکل میں جمع ہو گئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت یہ ہے کہ یہ جنات نصیبین کے تھے اور یہ کل تعداد میں ساٹھ تھے۔ کتاب دلائل نبوۃ میں یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نہ تو حضور نے جنات کو سنانے کی غرض سے قرآن پڑھا۔ نہ آپ نے انہیں دیکھا۔ آپ کچھ اپنے بعض اصحاب کے ساتھ بازار عکاس تشریف لے جا رہے تھے ادھر یہ ہوا تھا کہ شیاطین کے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی تھی اور ان پر شعلے برسے شروع ہو گئے تھے شیاطین نے اگر اپنی قوم کو یہ خبر دی تو انہوں نے کہا کوئی نہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے جاؤ تلاش کرو پس یہ جنات تلاش و جستجو میں نکل پڑے ہوئے ان میں کی ایک جماعت عرب کی طرف متوجہ ہوئی جب وہ یہاں پہنچی تب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بازار عکاس کی طرف جاتے ہوئے مقام غلہ میں

ناز پر ہمارے تھے۔ ان جنات کے کانوں میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی آواز آئی تو یہ ٹھہر گئے اور بغور تلاوت قرآن سننے لگے اور اس کے بعد انہیں یہ یقین ہو گیا کہ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ہمارا آسمان تک پہنچنا اب موقوف ہو گیا ہے۔ اس کے بعد فوراً یہ لوگ اپنی قوم کی طرف پٹے اور انہوں نے جاکر وہاں صاف صاف یہ کہا کہ آج ہم نے ایک عجیب و غریب کلام سنا ہے۔ یہ کلام ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو سننے کے بعد ہم نے ایمان لانے کا اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اس واقعہ کی خبر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی سورہ جن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے اور احادیث کے دوسری کتابوں میں بھی اسکا تذکرہ موجود ہے۔ اور اس حدیث کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

قرآن حکیم کے نازل ہونے سے پہلے بھی وحی کا سلسلہ موجود تھا۔ اس وقت جنات وحی الہی سن لیا کرتے تھے اور پھر اس میں اپنی طرف سے باطل کلمات کی آمیزش کر کے اس کی اشاعت کیا کرتے تھے۔ لیکن آنحضور کی بعثت کے بعد ان جنات کا آسمانوں تک پہنچنا موقوف کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے سرداروں میں بے چینی مچتی اور انہیں اس بات کی جستجو مچتی کہ ہماری قوت پر دوزخ کیوں کر دی گئی۔ جس وقت جنات کے ایک گروہ نے کلام الہی کو سنا تو انہیں یقین ہو گیا کہ آخری نبی مبعوث ہو چکے ہیں اور ان پر جو قرآن نازل ہو رہا ہے اس کی حفاظت کی وجہ سے جنات کا آسمانوں تک پہنچنا ختم کر دیا گیا ہے۔

احادیث سے یہ ثابت ہے کہ پہلی مرتبہ جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنا تو اس وقت بھی آنحضور کو معلوم نہیں تھا کہ جنات اس پاس موجود ہیں اور تلاوت سن رہے ہیں۔ البتہ اس کے بعد جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ملاقات کی اور قرآن بھی سنا۔ ایک مرتبہ کسی صحابی نے اصحاب رسول ہی سے یہ پوچھا تھا کہ جنات والی رات تم میں سے کوئی حضور کے ساتھ تھا؟

اس کے جواب میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی ساتھ نہیں تھا۔ آپ رات بھر غائب رہے اور ہمیں بار بار اس بات کا خیال آتا تھا کہ شاید دشمنوں نے آپ کو دھوکہ دیدیا ہے۔ خدا نخواستہ آج رات آپ کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آ جائے۔ ساری رات ہماری اسی تشکیش اور سوچ و فکر میں کٹ گئی۔ پھر صبح صادق سے کچھ پہلے ہم نے دیکھا کہ آپ فارحاً سے واپس آ رہے ہیں۔ پس ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رات بھر کی اپنی تمام کیفیات بیان کیں اس پر آپ نے فرمایا کہ

رات میرے پاس ایک جنات کا وفد آیا تھا۔ اور مجھے اپنے ساتھ لے گیا تھا میں نے انہیں قرآن سنایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جنات جزیرہ مکہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسی وقت آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں نے ان کی اور ان کے جانوروں کی غذا مقرر کر دی ہے ہڈی اور لید ہڈی جنات کی غذا ہوگی اور لید ان کے چوپاؤں کی۔

کسی صحابی نے پوچھا کہ یار دل اسٹر ہڈی سے ان کا کیا بھلا ہوگا؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہڈی کو ہاتھ لگتے ہی انہیں بفضل رب گوشت پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ بعینہ وہ صورت اختیار کر جائے گا جو ابتداء میں کھانے سے پہلے تھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے اس بات کی وضاحت بھی فرمائی کہ مجھ سے ہندو جنات نے ملاقات کی ہے اور یہ سب کے سب آپس میں رشتے دار تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کو اس بات کی ہدایت کی کہ ہڈی اور لید سے استہزاء کیا جائے کیونکہ یہ چیزیں جنات اور ان کے جانوروں کی غذا بنادی گئی ہیں۔

ان واقعات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ دو بار ایسا ہوا کہ جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنی۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا انہیں۔ اور ایک بار صاف طور پر انہیں دیکھا بلکہ ان کی فرمائش ہی پر آپ نے قرآن کی تلاوت کی۔ اس کے بعد سورہ جن کی اعلیٰ آیات دیکھیں۔

وَأَنَّهُ لَنَتْلُوَنَّهُ حَقَّ تِلْكَ آيَاتِنَا أَتَمَنَّا حَاجِبَةً وَلَا وَلَدَاءَ وَأَشْدَ كَاثَ نَقُولُ سَفِينًا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا وَأَنَا ظَنَنَّا أَنَّ لَنَا قَوْلًا الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَأَنَّهُ كَانَتْ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَتَوَفَّوْنَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَرَادُوهُمْ زَهَقًا وَأَتَعَهُمْ كَلْبُوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَنَّ لَنَا بَيْعًا اللَّهُ أَحَدًا

ترجمہ: اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت ہی اعلیٰ اور ارفع ہے اس نے کسی کو اپنی بیوی اور بیٹیا نہیں بنایا ہے۔ اور یہ کہ ہماری قوم کے نادان لوگ اللہ کے بارے میں بہت خلاف حق باتیں کہتے رہتے ہیں اور یہ کہ ہم نے گمان کیا تھا کہ انسان اور جن کبھی اللہ کے بارے میں باتیں نہیں ٹھہر سکتے اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایسا کہ انہوں نے جنات کا غرور اور بڑھاد دیا۔ اور یہ کہ انسانوں نے بھی کسی گمان کیا جو جنوں نے گمان کیا تھا کہ اللہ کسی کو بھول بنا کر نہیں بھیجے گا۔

تشریح

ان آیات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح مختلف گروہ تھے ان میں مشرکین بھی تھے اور عیسائی بھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قرآن حکیم کی تلاوت سن کر جب جنات کے ایک گروہ کو ہدایت اور توحید کی توفیق عطا ہوئی تو انہوں نے صاف صاف اس بات کا اعتراف کیا کہ ہم اللہ پر مختلف تہمتیں باندھا کرتے تھے حالانکہ اللہ ان تمام تہمتوں پر الزامات سے بری ہے۔ وہ صاحب اولاد بھی نہیں ہے۔ وہ نہ کسی سے پیدا ہے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہے۔ شرک و کفر کے ساتھ ساتھ جنات نے عیسائیت کی بھی تردید کی۔ اور ان تمام توہمات سے اعلان بیزاری کر دیا جس میں انسانوں کی طرح جنات بھی مبتلا تھے۔ اور ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ جنات کے قہر اور غرور کو انسانوں ہی کے خوف اور دہشت نے بڑھایا تھا۔ انسان اگر جنات سے پناہ نہ مانگتے تو ان کی سرکشی اس قدر بڑھتی جتنی بڑھ چکی تھی۔

دور جہالت میں عربوں کی عادت تھی کہ جب کسی پڑاؤ پر اترتے تو کہتے کہ اب اس جنگل کے بڑے جن کی پناہ میں ہم آتے ہیں اور کچھتے تھے کہ ایسا کرنے کے بعد ہم تمام جنات کے شر سے محفوظ ہو جاتے ہیں جنوں نے جب یہ دیکھا کہ انسان ہم سے ڈر کر ہماری پناہ مانگ رہے ہیں تو ان کی سرکشیاں اور بھی زیادہ بڑھتی چلی گئیں۔ اور انہوں نے اور بھی زیادہ انسانوں کو ستانا شروع کر دیا۔ شروع میں جنات انسانوں سے ڈرا کرتے تھے۔ روایت میں فرمایا ہے کہ جس جنگل میں انسان داخل ہو جاتا وہاں سے جنات فرار ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن جب انسانوں نے خود ہی جنات سے پناہ مانگنی شروع کی اور اپنے خوف و دہشت کا اظہار کیا تو جنات کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ سرکشی پر اتر آئے۔ تفسیر ابن کثیر میں واقع بیان ہوا ہے کہ حضرت ابو سائب انصاری کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ سے کسی کام کے لئے باہر نکلا اس وقت حضور کی بعثت ہو چکی تھی مگر میں اب بحیثیت پیغمبر ظاہر ہو چکے تھے رات کے وقت ہم ایک چرواہے کے پاس جنگل میں ٹھہر گئے۔ اُدھی رات کے وقت ایک بھیڑیا آیا اور بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہا اس کے پیچھے دوڑا اور پکار کر کہنے لگا کہ اے اس جنگل کے آباد رکھنے والے تیری پناہ میں آیا ہوں میں تو لٹ گیا اس کے ساتھ ہی ایک آواز آئی حالانکہ بولنے والا کوئی نظر نہیں آ رہا تھا کہ اے بھیڑیے اس بکری کو چھوڑ دے مٹھوڑی دیر میں ہم نے دیکھا کہ وہی بکری بھاگ کر واپس آگئی۔ اور بھیڑیے نے اس کو چھوڑ دیا۔

اس طرح کے واقعات سے انسانوں کی گمراہی اور جنات کی سرکشی میں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن پھر بعثت محمدی کے بعد جب جنات ایمان لے آئے تو انہوں نے فوراً اپنی غلطیوں کا نہ صرف اعتراف کر لیا بلکہ اپنی خطاؤں

سے تائب بھی ہو گئے۔

آگے چل کر قرآن کہتا ہے۔

وَاَنَّا لَمُنْذِرٌ لِّالسَّاءِ فَوَيْدُنْهَآ مِلَّتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهَبًا وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِطَمْعٍ فَتَنَّا يُسْقِعُ الْاِلَآهَ يَجْدُلُ شُهَبًا بَاسِدًا وَاَنَّا لَا نَنْدِرِيْ اَشْرَارُ يُدْخِلُ فِي الْاَرْضِ اَمْرًا اَزَادَ بِهِمْ زُرْعَهُمْ رَشَدًا وَاَنَّا مَبْنِئُ الصُّلُوعِ وَبَسَادُوتِ ذَالِكِ وَكُنَّا طَرَائِقَ قَدَدًا

ترجمہ:- اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹوٹا تو دیکھا کہ وہ پہرے داروں کی پٹا ہے۔ اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے اور یہ کہ پہلے ہم سن گئے تھے کہ آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پالیتے تھے۔ مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہاب ناقب لگا ہوا پاتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی برا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کا رب انھیں راہ راست دکھانا چاہتا ہے اور یہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

تشریح | آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات آسمانوں پر جلتے تھے کسی جگہ بیٹھ جاتے اور کان لگا کر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے۔ اور پھر اگر کانہوں کو خبر دیتے تھے پھر کانہن ان باتوں میں شک و رچ لگا کر ادراک بات میں متوجھوٹ لگا کر اپنے ماننے والوں سے بیان کرتے۔ لیکن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے اور قرآن حکیم کے نزول کا سلسلہ شروع ہوا تو آسمانوں پر زبردست پہرے بٹھا دیئے گئے اور جنات اور شیاطین کی آمد و رفت کے سلسلے کو روک دیا گیا۔ اسی بات کو جنات اپنی قوم سے کہتے ہیں کہ پہلے تو ہم آسمانوں تک چلے جاتے تھے لیکن اب تو سخت پہرے لگا دیئے گئے ہیں اور آگ کے شعلے ہماری تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم میں سے کوئی آسمان تک جانے کی کوشش کرے تو شہاب ناقب اس کا پیچھا کرتا ہے اور اسے جھلسا کر رکھ دیتا ہے۔

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں کہ شیاطین بعثت اسلام سے پہلے آسمانی بیٹھکوں میں بیٹھ کر فرشتوں کی آپس کی باتوں کو اُچک لیا کرتے تھے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے اور انہیں نبوت عطا کرنے کے بعد وحی الہی کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک رات شیاطین پر خوب شعلہ باری ہوئی جسے دیکھ کر اہل طائف گھبرا گئے کہ شاید آسمان والے ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ تابڑ توڑ ستارے ٹوٹ رہے ہیں شعلے بھڑک رہے ہیں اور دور دور تک کسی کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اہل طائف نے گھبرا کر بطور صدقہ غلام آزاد کر ڈالے اور جانوروں کو فی سبیل اللہ چھوڑ دیا۔ آخر

ترجمہ:- اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم نہ زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہراسکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی تعلیم سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اب جو کوئی بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا۔ اسے کسی حق تلفی اور ظلم کا خوف نہ ہوگا۔

اور ہم میں سے کچھ مسلم اور اطاعت گزار ہیں اور کچھ حق سے منحرف ہیں تو جنہوں نے اسلام کا راستہ اختیار کر لیا انہوں نے نجات کی راہ تلاش کر لی اور جو حق سے منحرف ہیں وہ جہنم کا اندھن بننے والے ہیں۔

تشریح اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انسانوں کی طرح جنات بھی نافرمانی کی صورت میں دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور آگ کا عذاب بھگتیں گے۔

یہاں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کی رو سے جن تو خود آتش مخلوق ہے پھر جہنم کی آگ سے انہیں کیا تکلیف ہو سکتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کی رو سے آدمی مٹی سے بنا ہے پھر اگر اس آدمی کو مٹی کا ڈھلچھٹک کر مارا جائے تو اسے تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ ثابت یہ ہوا کہ جب مٹی سے بنی ہوئی چیز کو تکلیف ہو سکتی ہے تو آگ سے بنی ہوئی چیز کو آگ بھی تکلیف ہو سکتی ہے۔

ان آیات کے بعد سورہ جن میں حق تعالیٰ نے اپنے ارشادات بیان کئے ہیں۔ ہم ان ارشادات کو نقل کرنے میں صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ (اور اے نبی کہو کہ مجھ پر یہ وحی بھیجی گئی ہے) کہ اگر لوگ ثابت قدمی سے چلتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے تاکہ اس نعمت سے ان کی آزمائش کر لیں۔ اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا اس کا رب اسے عذاب شدید میں مبتلا کرے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں لہذا ان میں اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارو اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس پر پکارنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار ہو گئے اے نبی کہو کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ کہو کہ میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا کہو کہ مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ پاسکتا ہوں۔ میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں اللہ کی بات اور اس کے پیغامات کو پہنچا دوں۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی بات نہیں مانے گا اسکے لئے جہنم کی آگ ہے۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

(یہ لوگ اپنی روش سے باز نہیں آئیں گے) یہاں تک جب یہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کا جتنا تعداد میں کم ہے۔

عبداللہ ابن عمر و عمر نے ان سے کہا کہ اے طائف والو! تم کیوں اپنے مال کو برباد کر رہے ہیں؟ تم تو مجھ کو دیکھو اگر ستاروں کو اپنی اپنی جگہ پاؤ تو سمجھو کہ آسمان والے تباہ نہیں ہوئے بلکہ یہ سب انتظامات حضرت ابن ابی کبشہ کے لئے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں جو اہل نجوم تھے انہوں نے نجوم پر نظر ڈالی تو سب ستارے اپنی اپنی جگہ نظر آئے تب انہیں سکون حاصل ہوا۔ شیاطین میں بھی بے چینی پھیلی ہوئی تھی شیاطین بھی اپنے سردار ابلیس کے پاس آئے اور شعلے برسنے اور آسمان پر پیرے بھٹانے کی بات کی اور پریشانی کا اظہار کیا ابلیس نے کہا کہ تم روئے زمین پر جاؤ اور ہر علاقے کی مٹی میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ شیاطین زمین کے سبھی علاقوں سے مٹی اٹھا کر لے گئے۔ ابلیس نے مٹی کو سونگھا پھر کئے کی مٹی کو سونگھ کر بتایا کہ آخری پیغمبر مبعوث ہو چکے ہیں۔

مذکورہ آیات میں جنات نے اپنے باہمی اختلافات کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ جس طرح انسانوں میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے اس طرح جنات میں بھی باہمی اختلاف موجود ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح اچھے بُرے افراد موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک جن سے ہو گئی میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کھانوں میں سب سے زیادہ کونسا کھانا پسند ہے اس نے کہا چاول۔ میں نے اے چاول لا کر دیئے۔ میں نے دیکھا کہ لغت برابر اٹھ رہا ہے لیکن کھانے والا نظر نہیں آتا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ جو خواہشات تم میں ہیں کیا وہ تم میں بھی ہیں اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کہ راقصی تم میں کیسے گئے جاتے ہیں اس نے کہا بدترین۔

روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جنات میں مسلمان، کافر، منافق، ملحد، یہودی، عیسائی، نیک، بدکار سبھی قسم کے افراد ہوتے ہیں اور ان میں بعض جنات اس طرح شاعری بھی کرتے ہیں جس طرح انسان شاعری کرتا ہے۔ جنات حضرت عباس ابن احمد دمشق فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات کو ایک جن کو اشعار کہتے سنا۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔
دل خدا کی محبت سے پُر ہو گئے ہیں۔ یہاں تک مشرق و مغرب میں انکی جڑیں جم گئی ہیں اور وہ حیران و پریشان (دھرا دھرا) خدا کی محبت میں پھر رہے ہیں۔ جو ان کا رب ہے انہوں نے مخلوق سے تعلقات کا فکر اپنے تعلقات خدے والہ سے کر لئے ہیں۔

وَأَنَّا عَلَّمْنَا أَنْ لَنْ نُجْزِيَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَنْ نُجْزِيَكَ هَرَبًا وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَى أَمَّا يَمُومُ فَمَنْ يَوْمُنَ بَرِيْمَ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا وَأَنَّا مِمَّا الْمُشْمُؤُونَ وَمِمَّا الْقَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأَوْلِيكَ تَحْزُونُ وَارْشَدَاهُ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَأَنَّهُمْ بِحَبْلٍ مُنْقَطِعٍ

عثمانی دواخانہ دیوبند کی پیدائش معجزہ ادویات

معجون تقویتہ الاعصاب

آج کے زمانہ میں اعصاب اور اعصاب و ریشہ میں کمزوری کی شکایت عام ہے، اور صحت برقرار رکھنے کیلئے دل و دماغ کو مضبوط رکھنا نہایت ضروری ہے، ہمارا تیار کردہ یہ معجون مستند ترین حکیموں کی نگرانی میں قدیم بایض کا پتھر ہے جملہ کمزوریوں کو دور کر کے آدمی کو صحت مند بناتی ہے اور بے اندازہ قوت پیدا کرتی ہے، اور دماغی زندگی کی ادائیگی میں اپنا مکمل اثر دکھاتی ہے۔ قوت باہ کی کمزوری اور عام مواد کمزوری کے لئے جب نیا دوا تجزیہ، تندرست آدمی کیلئے اعصاب صحت مند کی حکمت ہے۔ ترکیب استعمال:۔ اگر عام معجون رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت: ۱۰ روپے علاوہ وصولی ڈاک

مانع جربان

موجودہ زمانہ میں خالص غذا نہ ملنے اور دوسری وجوہات سے جربان یعنی صحت کی بیماری نوجوانوں میں عام ہو گئی ہے اس سے چہرہ پلاڑ جاتا ہے، اکڑ سکتا اور بدن میں ہمارے درد پہنے لگتا ہے اگر مناسب وقت پر اسکا علاج نہ کیا جائے تو آدمی ناکارہ ہو جاتا ہے اس کیلئے تجزیہ اور مستند ترین معجون مانع جربان، مقبول اور مشہور ہے۔ اس کے استعمال سے بیماری مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے اور آدمی تندرست ہو جاتا ہے، قوت مردانگی لوٹ آتی ہے۔ اس کے علاوہ پیشاب کے قطرہ کیلئے بھی یہ تجزیہ دوا ہے۔ ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ہانڈی سے دس گرام معجون دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت: ۱۰ روپے وصولی ڈاک

روشن ایام

عورتوں کی صحت کا دار و مدار ماہیاری و حیض کی ہولناکی پر ہے، ان ایام میں کمی و زیادتی پیدا ہونے سے عورتوں کی صحت بے شمار بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، ایسی بیماریوں کو دور کرنے کیلئے روشن ایام شہرتی اور خوشی کا پیغام لاتا ہے، اس سے ہمیشہ کا درد بے پنی کا درد بندش کا مکمل خاتمہ ہو جاتا ہے، تندرست عورتیں بھی اسکو استعمال کر کے اپنی صحت اور جوانی کو ایسی عمر تک برقرار رکھ سکتی ہیں۔ اس دوا سے ہزاروں عورتوں کو مکمل فائدہ حاصل ہو چکا ہے، دوا نہایت شیریں ادویہ ہے مندرجہ۔ ترکیب استعمال:۔ صبح ناشتہ کے بعد ایک چمچ اور رات کو سوتے وقت ایک چمچ دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت مکمل کوڑی ۳/۶ روپے علاوہ وصولی ڈاک

بام شہین

جو عورتیں اپنے بچوں کو دودھ بے احتیاطی سے پلاتی ہیں یا مردوں کی بے احتیاطی سے ان کے شباب کی خصوصیات کھو جاتی ہیں اور ان کی چھاتیاں ڈھل جاتی ہیں، اس کے علاج کیلئے یہ دوا الپ کے طور پر استعمال کیجئے، سینے میں سختی اور سناڑ پیدا ہو جاتا ہے اور حسن و شباب میں تازگی آجاتی ہے۔ ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت دونوں سینوں پر ہلکی ہلکی مالش کریں اور صبح کو گرم پانی سے دھولیں۔ قیمت: ۳/۶ روپے علاوہ وصولی ڈاک

نوٹ:۔ تمام ادویات پر دس فیصد سیل ٹیکس اور ڈاک خرچ و پیکنگ مزید بذمہ خریدار ہوگا۔ دوا اگلنے کیلئے صرف ایک خط لکھ دینا کافی ہے۔ اس کے علاوہ آپ مکمل کیفیت لکھ کر ہم سے بہتر ادویات منگا سکتے ہیں۔

صدارت

عثمانی دواخانہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو پی)

جناب حافظ جلیل صاحب

اُمُّ الصَّبِيَانُ کیا ہے

اُمُّ الصَّبِيَان وہ ڈائنہ اور اجڑہ ہے کہ جو گھروں کو گرا دیتی ہے محلوں کو برباد کر دیتی ہے۔ لوگوں کی محنت پر پانی پھیر دیتی ہے اور شرارت و خباثت کے ذریعہ مصائب اور مسائل پیدا کرتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبریل نے حق تعالیٰ کا پیغام حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچایا کہ تمام سرکش و شریر جنوں اور شیطانوں کو قید کیا جائے تو تمام لشکر جنات جو کہ زمین و آسمان کے درمیان تھے باذن سلیمان حاضر ہوئے مگر ام الصبیان نہیں آئی۔ جنات کے لشکر میں سے کسی نے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! کیا آپ نے ام الصبیان کو امان دی ہے؟ حالانکہ ام الصبیان بنی آدم کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے اور ان کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالتی ہے۔ یہ لشکر حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف برخیا کو حکم دیا کہ جلد گرفتار کر کے ام الصبیان کو حاضر کرو۔ چند ساعتوں کے بعد ام الصبیان کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا۔

یہ بہت ہی ہینٹناک اور خطرناک صورت کی ایک عورت تھی۔ جس کے دانت ہاتھی کے دانتوں کے مانند تھے اس کے ہال کچھ کے ریشوں کی طرح تھے اس کی آنکھیں دیکھتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں اس کے منہ اور ناک کے نچھوڑے دھواں نکلتا تھا اس کی آواز گرجدار بادلوں جیسی تھی۔ اس کے ناخن زہریلے کانٹوں کی طرح تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی منحوس صورت دیکھ کر اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوئے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اس ملعونہ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ بتا تیرا نام کیا ہے؟

اس نے کہا میرا اصل نام ہمہ بنت ہمہ ہے اور کنیت ام الصبیان ہے۔ میں زمین و آسمان کے درمیان میں رہتی ہوں۔ میں گھروں کو منہدم کرتی ہوں۔ بستیوں کو ویران کرتی ہوں۔ بچوں کو ہلاک کرتی ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں دوسوے ڈالتی ہوں۔ حمل ساقط کرتی ہوں۔ میاں بیوی کے درمیان فتنے پیدا کرتی ہوں۔ ماں کے پیٹ میں بچوں کو نقصان پہنچانے پر قادر ہوں۔ تاجروں کے کام میں خلل ڈالتی ہوں۔ نیک لوگوں کی نیکی میں رخنہ پیدا کرتی ہوں۔ پھلوں کو خراب کر دیتی ہوں۔ خرمن اناج کو گھن لگا دیتی ہوں پانی میں زہر ڈال دیتی ہوں۔ میں انسان کی ہڈیوں کا گودا کھا جاتی ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس ملعونہ کی زبان سے یہ لشکر فرمایا۔

کیا ان تمام باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں تجھے قید و بند کی سزا دوں گا تاکہ نبی نوع تیری شرارتوں سے محفوظ رہیں۔

یہ لشکر ملعونہ ام الصبیان نے کہا۔ بے شک آپ مجھے ہر قسم کی سزا دینے پر قادر ہیں لیکن یہ بات بھی یاد رکھئے کہ مجھے عمر دراز عطا کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود مجھے کچھ لوگوں پر عذاب مسلط کرنے کے لئے پیدا کیا ہے میں کچھ بھی سہی مگر اللہ کی طاقت کے سامنے میری طاقت ہیچ ہے اور میں اس کی مرضی کے بغیر تو کچھ بھی نہیں کر سکتی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ بتاؤ کون لوگ ہیں جن پر تجھ کو مسلط کیا جاتا ہے؟

ام الصبیان نے کہا یا نبی اللہ! جو لوگ علم کلام الہی سے محروم ہیں۔ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔ اور جن لوگوں کے پاس اسم ذات و صفات کا علم نہیں ہے اور جن کے پاس خاتم سلیمان بھی نہیں ہے میں ان ہی لوگوں پر اپنا تسلط جاتی ہوں۔ صاحب علم دین پر میرا بس نہیں چلتا۔ حالانکہ میں عورتوں بچوں اور مردوں کے جسموں میں اس طرح دوڑتی پھرتی ہوں جس طرح رگوں میں خون دوڑتا پھرتا ہے میں ہزار رنگ بدل لیتی ہوں گدھے کی طرح رنگتی ہوں اونٹ کی طرح کراتی ہوں بھیڑیے کی طرح پیختی ہوں درندوں کی طرح چنگاڑی ہوں کتے کی طرح بھونکتی ہوں بلی کی طرح روتی ہوں سانپ کی طرح سیٹی مارتی ہوں اور چیتے کی طرح غراتی ہوں۔ لوگ مجھے مسافلم اور مسان بختہ کی بیماری کا نام بھی دیتے ہیں اور میرے ایک دو نہیں بارہ نام ہیں لیکن میں مشہور ام الصبیان کے نام سے زیادہ ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پھر فرمایا۔ کیا ان باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں نبی آدم پر رحم و کرم کے لئے تجھے سخت سے سخت سزا دوں گا۔ اور ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ جنات و شیاطین بھی لرز کر رہ جائیں گے اور انسانوں کو ستلنے اور ضرر پہنچانے سے باز آجائیں گے۔

یہ سنکر ام الصبیان طعون نے کہا کہ آپ مجھے معاف کر دیں۔ مجھے آزاد کر دیں۔ میرے پاس ایک خاتم ہے جس پر اللہ کا نام تحریر ہے۔ میں آپ سے عہد و میثاق کرتی ہوں کہ جس کے پاس ایسی کوئی چیز ہوگی جس پر اللہ کا نام ہوگا اور جس کے دل میں اللہ کا کلام ہوگا اور جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہوگا میں اس کے پاس ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گی۔ اگر کوئی شخص اللہ کے ذکر و فکر اور اللہ کے نبی کے فرمودات سے وابستہ رہے گا تو میں اس کے گھر سے نکل جاؤں گی۔ میرے پاس، عہد ربانی تحریر ہیں اگر یہ کسی کے پاس ہوں گے تو میں اس کو نہیں ستاؤں گی۔ اور اگر ستانا بھی چاہوں گی تو نہ ستا سکوں گی۔ اس کے بعد ام الصبیان نے حضرت سلیمان کو ان عہدوں سے آگاہ کیا جن میں اللہ کی کبریائی پاکی اور بے نیازی کا ذکر تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اچھے لوگوں پر کبھی اپنا تسلط نہیں جمائے گی آزاد کر دیا۔

واضح رہے کہ ام الصبیان آج بھی زندہ ہے اور وہ آج بھی لوگوں کو ستاتی ہے اور انہیں برباد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان کے جسموں میں سرایت کر کے ان کی ہڈیوں کا گودا چباتی رہتی ہے بالخصوص بچوں کی وہ خاص طور پر دشمن ہے)

نوٹ

خدمتِ خلق کی غرض سے ان سات عہدوں کا نقش جو ام الصبیان نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بتائے تھے روحانی مرکز سے چاندی کے تعویذ میں بند کر کے بھیجا جاتا ہے۔ جب کبھی کسی پر ام الصبیان کا اثر محسوس ہو یا کسی عامل کی تشخیص ہو کہ مریض پر ام الصبیان کا تسلط ہے تو بروقت روحانی مرکز کی خدمات حاصل کریں۔ انشاء اللہ اس نقش کے گلے میں ڈالتے ہی ام الصبیان کا اثر باطل ہو جائے گا اور مریض بفضلِ رب صحت یاب ہوگا۔

ناظم اعلیٰ روحانی مرکز دیوبند

حضرت کاش البریلؒ

وہ بچے جن کی پیدائش ۲۳ نومبر
۲۳ دسمبر کے درمیان ہوئی ہو



قوس تیرکیان کو کہتے ہیں۔ یہی اس کا نشان ہے۔ جو بچے اس برج کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ فطرتاً جہت پسندی اور محبت کے متبع ہوتے ہیں۔

یہ عام طور پر گھوڑے کی سی عادات و صفات کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کے بدن کی تشکیل بھی اسی طرح کی ہوتی ہے۔ یعنی لمبے دانت۔ لمبا چہرہ۔ لمبی ٹانگیں۔ گھوڑے کے بچے کی طرح چوکنا پن یا پھر سست الوجود بھی۔ کھال سخت مگر موسم کے اثرات کو جلد قبول کرنے والی ہوتی ہے۔ یہی علامت برج قوس کے زیر اثر پیدا ہونے والی لڑکی میں بھی بدرجہا نمایاں جاتی ہے۔ مگر یہ بات پیش نظر رکھنے کے بغیر ان کے دماغ میں ایسے بچوں میں پھر تپا پن، پھلانگیں لگانا، بھاگنا، منہ بنانا وغیرہ عادت پائی جاتی ہے اور یہ ان کی فطرت ہے۔ قد کے لحاظ سے لمبے ہوتے ہیں۔ پاؤں بھی ان کے لمبے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہاتھ اور بازو بھی لمبے ہوتے ہیں مگر وہ بناوٹ کے لحاظ سے عمدہ ہوتے ہیں۔ لمبی گردن۔ جڑواں دانت۔ کالے یا بھورے یا پھر زردی مائل سیاہ بال ہوتے ہیں۔

آزاد خیال۔ بے باک طبع۔ سطحی خیالات رکھنے اور منہس مکھ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے ملتسار ہوتے ہیں۔ کھلی عادات و خصال۔ انہما میں آزادانہ بھاگنا، کھیلنا، کودنا پسند کرتے ہیں۔ گھٹے گھٹے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔ جس قدر تنہا کھیل کود سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ مل کر نہیں ہوتے۔

ان میں فلاح علم کے کاموں میں شمولیت کا بڑا جذبہ ہوتا ہے۔ مثلاً لڑکی گریڈ بن کر اور لڑکا سکاؤٹ بن کر خدمت کرنا زیادہ پسند کرتا ہے چنانچہ انہی اوصاف کے باعث ایسے بچے فی الفور ماحول میں ڈھل جاتے ہیں۔ ان میں تقلید پسندی کا عنصر موجود ہو جاتا ہے۔ جانوروں کے شوقین ہوتے ہیں۔ خصوصاً گھوڑے پالنے والے کلبے مد شوق رکھتے ہیں۔

یہ گھوڑے کی طرح شرمیلی اور محبوب عادات کے مالک ہوتے ہیں محبت پسند خود بین اور حسد پسند طبع رکھتے ہیں۔ بعض اوقات اپنے آپ کو ایک نمونہ بنا کر دوسروں کی توجہ کا مرکز بننے کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس فطرت کے تحت کسی بھی کھیل میں شامل ہو کر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

بے مقصد باتیں کرنا۔ فضول خیالات کا شکار ہونا۔ اچھا پن اور بھونڈا مسرہ فقر اختیار کرنا ان کی عادت میں شامل
گزریاں ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کو اچھی عادات سکھائیے۔ کیونکہ ان میں بھر دوسرے کا فقدان ہوتا ہے۔ اور تھپاہل عارفانہ بھی پایا
جاتا ہے۔

ان کو قابل تقلید بنانا بہت آسان ہے۔ کیونکہ فطرتاً ہی طینت کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اپنے آپ پر منحصر کرتا ہے
تربیت اگر کیسے ان کی تربیت کریں۔ ان کی اچھی عادات پر غور کریں اور ان عادات کو پختہ کرنے میں مدد کریں۔ بری عادات
سے ان کو بچائیں۔ کیونکہ جلد ہی ایسی عادات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کو کھلی فضا میں کھیلنے دیجئے۔ مگر اپنا سبق یاد کرنا
بھولنے نہ دینا چاہیئے۔

ان کی اچھی خواہشات کو اجاگر کیجئے۔ یہ بچے جدت پسند ہوتے ہیں۔ ان کو اچھے طریقہ سے گزر بسر کرنا۔ کپڑوں کا سلیقہ
اور کھانے پینے کے اطوار سے واقف کرائیئے۔

ان کے کردار کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کسی عادت کو فطرتاً جلد ہی قبول کر لیتے ہیں۔ مگر بعض عادات کا شکار بھی ہو
جاتے ہیں جو غیر یقینی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان کے بچپن میں تربیت کریں۔ اگر ان میں ایسی عادات پائی جائیں تو کسی طرح فوراً ختم کرنے کے
بجائے نرم روی سے ختم کریں۔ اسی طرح اگر ان میں اچھی عادات ہیں یا کوئی جدت پسند خیال ان کے ذہن سے نکل کر اختراعی صورت
میں روبہ عمل ہے تو نہایت سنجیدگی سے نگرانی کیجئے۔ مدد دیجئے تاکہ آپ کی نگہداشت ایک اچھا نتیجہ پیش کر سکے۔ چونکہ وہ پیش بینی کے
عادی ہوتے ہیں اس لئے اگر آپ نے سلیقہ مندی کا ثبوت فراہم کیا تو یقیناً آپ کے لئے بھی بہتر ہوگا۔

ان بچوں کی عمر میں بدہواں اور اکیسواں سال ایک کلید کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہی عمر ان کی تعمیری زندگی
منازل نشوونما کی تکمیل کرنے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کی کوششوں یا تربیت کا پھل اس وقت ہی نظر آئے گا۔

ان کا مناسب جوڑ برج حمل والے (پیدائش مارچ ۲۱ تا اپریل ۲۰) ہیں یا پھر برج اسد (پیدائش جولائی ۲۴ تا اگست ۲۳)
والے بچے ہیں۔ مگر برج حوت (پیدائش فروری ۱۹ تا مارچ ۲۰) والے بچے یا برج سنبلہ (پیدائش اگست ۲۳ سے ستمبر ۲۳)
کے دوران ہونے والے بچے قطعاً غیر مناسب ثابت ہوتے ہیں۔

جے پور میں

طاسماتی دنیا

ذیل کچھ سے خسرید

مسکین بکڈ پو موتی ڈونگری روڈ جے پور

حیدر آباد میں

طاسماتی دنیا

کے سولہ ایجنٹ

شمس ایجنسی گوشہ محل روڈ حیدر آباد

فون نمبر: ۵۵۶۱۳۵

پوشیدہ کمزوریوں

کا

طبی علاج

اگر آپ خدا نخواستہ کسی مردانہ کمزوری یا کسی پوشیدہ مرض میں مبتلا ہیں تو پہلی فرصت میں بذریعہ خط ہم سے رابطہ قائم کریں۔

مشورے کی کوئی فیس نہیں ہے۔ بعض امراض صرف احتیاط سے ختم ہو جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ بھی کسی ایسے مرض کا شکار ہوں جو احتیاط ہی سے ختم ہو جائے۔ اگر آپ کا مرض احتیاط کرنے سے ٹھیک ہونے والا نہ ہو تو پھر یہ بات یاد رکھیے کہ رب العالمین نے کوئی بھی مرض ایسا پیدا نہیں کیا جس کا علاج ممکن نہ ہو۔

بھروسہ تو ہر حال میں اللہ ہی پر کیجئے لیکن ایک بار برائے علاج ہم سے بھی رجوع کیجئے ممکن ہے کہ شفا ہمارے ہی ہاتھوں نکلی ہو۔

(پوشیدہ باتوں والے خطوط صرف حکیم صاحب ہی پڑھتے ہیں اس لئے

اپنا حال بے تکلف بیان کیجئے

زیادہ احتیاط ملحوظ ہو تو لغات پر پرائیویٹ لکھ دیجئے۔

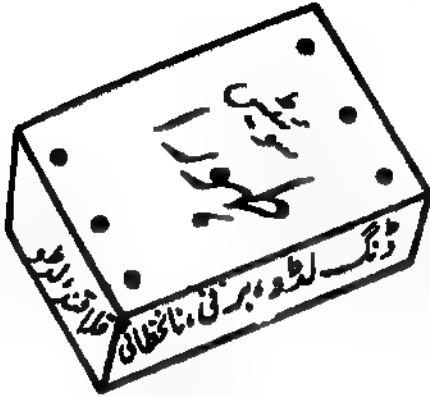
ہمارا نتیہ:-

روحانی طبی بورڈ۔ دیوبند یو پی

بیمبئی میں

مٹھاس کی دنیا میں

صرف ایک ہی نام



تیوہار کے موقع پر پکینگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے

سویا
طہور



اردو کے مت خلیل
آپ کے اعلیٰ ذوق اور معیار کے منشا

انواع واقسام کے
خوش ذائقہ و دلپذیر
مٹھائیاں، دیسی گھی،
زعفران اور میوے
سے بھر پور



اپیشل افلاطون، مینگو برنی، ڈرائی فروٹ برنی۔
انجیر برنی، ڈنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور نانا خطائی وغیرہ۔

۳۰۹۱۳۱۸

۳۰۸۲۴۴۳

ناگپارہ جنکشن بلا سس روڈ بمبئی ۸ فون:

بھوتوں سے نجات پانیکا طریقہ

طبرانی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ: ————— نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی بھوت دھوکہ دینا چاہے تو فوراً اذان پڑھ دیا کرو۔ اس لئے کہ شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو گوزارتا ہوا بھاگتا ہے ————— اسی طرح نسائی نے ایک روایت حضرت جابرؓ سے نقل کی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم لوگ اذان میں گھر آجایا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین سمٹتی ہے۔ اگر بھوت تم پر ظاہر ہوا کریں تو جلدی سے اذان دے دیا کرو۔ امام نوویؒ نے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے۔

مسلم سہیل ابن ابی صلیحؓ نے نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے والد نے مجھے اور ایک غلام کو بنی حارثہ کے پاس بھیجا۔ راستہ میں ایک دیوار کے اوپر سے کسی نے غلام کا نام لیکر اس کو پکارا۔ یہ سنکر غلام دیوار پر چڑھ گیا۔ مگر اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ گھر پہنچ کر یہ واقعہ میں نے والد سے ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا تو میں ہرگز نہیں وہاں نہ بھیجتا۔ لیکن آئندہ کیلئے یہ یاد رکھو کہ اگر کبھی ایسی کوئی بات پیش آجایا کرے تو فوراً اذان دے دیا کرو۔ کیونکہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا ہے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے تھے کہ اذان کے کلمات سنکر شیطان اور شیطانی مخلوقات فوراً دفع ہو جاتی ہے۔

رعایت

اس کے ساتھ ساتھ ادارے نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۵ء تک سالانہ زیر تعاون سادی ڈاک سے منظور پے ہی رہے گا۔ اگر کوئی صاحب تصور و پے کے حساب سے ۱۵ اپریل تک کئی سال کا زیر تعاون بھیجنا چاہیں تو وہ بھی قابل قبول ہوگا۔ امید ہے کہ شائقین اس رعایت سے خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور ادارے کو بھی اپنے زیر تعاون سے کمک پہنچائیں گے۔

(منجس)

ضروری اعلان

کافذ کی ہوشربا گرائی کی وجہ سے تمام اخبارات و جرائد نے قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے، ہمسائیہ دنیا کی موجودہ قیمت برقرار رکھنے میں زبردست نقصان کا اندیشہ تھا اس لئے بادل غواستہ ہیں بھی قیمت اور سالانہ زیر تعاون میں اضافہ کر لیا فیصلہ کرنا پڑا۔ مئی کے شمارے سے عام شمارے کی قیمت ۱۲ روپے سالانہ زیر تعاون سادی ڈاک سے ۱۲ روپے اور ایک سال کیلئے سادی ڈاک سے دی ۱۳ روپے غیر ملکی چندے میں بھی کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ (منجس)

ٹوکن امتحان

نام _____
پتہ _____
رستہ _____

ٹوکن انعامی پھیلکش

نام _____
پتہ _____
رستہ _____

بقیہ: روحانی ڈال

جو عباد اور سحر کے ذریعے کیلئے آپ پر نازل کی جانوالی تھیں اور وہ سورتیں قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں ہیں جو ”موزتین“ کے نام سے مشہور ہیں مومن نے آپ کو اس بات سے آگاہ کیا کہ فلاں یہودی نے آپ پر سحر کیا ہے اور فلاں کنوئیں میں آپ کے بال اور گنگھی پہنچائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس کنوئیں میں اتارا جس کی رہنمائی مومنین کر گئے تھے تو جیسا بتایا گیا تھا۔ وہاں ایسا ہی ماجرا سامنے آیا۔ کوئی مسلمان اگر اس واقعہ کا منکر ہو سکتا ہے تو اسے مومنین کے وجود کا بھی انکار کر دینا چاہیے۔ در نہ پھر یہ مان لینا چاہیے کہ اچھے کاموں کی امداد کیلئے فرشتے بھی چہل پہل میں لگے ہوئے ہیں اور بُرے کاموں کی استمداد کیلئے شیاطین بھی مسلسل حرکت میں ہیں یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور یہ اچھے بُرے موکل اچھے بُرے کاموں میں انسان کو کمک پہنچاتے رہیں گے۔ اب یہی نظر آنے والی بات تو اس کا جواب یہ ہے کہ موکل اسی کو نظر آتے ہیں جو اس کا اہل ہو جس نے مجاہدوں اور مشقتوں کے ذریعہ اپنے اندر روحانی قوت کو جمع کر لیا ہو اور اپنی فطرت میں وہ جو ہر پیدا کر لئے ہوں جن سے روحانی مخلوقات کا نظر آنا ممکن ہوتا ہے۔ کسی مجلس میں صاحب کمال عامل موجود ہو اور وہاں دوسرے افراد بھی موجود ہوں۔ اگر وہاں موکل حاضر ہو تو وہ صرف عامل ہی کو نظر آئے گا۔ دوسرے افراد اسے نہ دیکھ سکیں گے کیوں کہ ان میں اسے دیکھنے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ متعدد درجہ ایسا ہو کہ صحابہ کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے لیکن ان کا دیدار کوئی بھی صحابی نہ کر سکا۔ دیدار ہوا تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور مشہور عام ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل مہکوان کی اپنی صورت میں دیکھا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فرشتے اور مومنین مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ کسی ایک شکل اور وجود کے پابند نہیں ہیں۔ لیکن وہ نظیر اسی کو آئیں گے جو اس کا اہل ہو۔

ہم اُسے بڑھائیں گے



سرمایہ آپ لگائیں گے

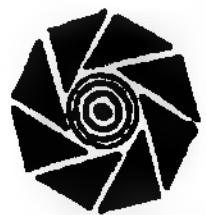
منافع ۲۵ فی صد تک

اللہ نے تجارت کی اجازت دی ہے
اور
سود کا کاروبار حرام قرار دیا ہے

ڈپازٹس، اگر دوڑے زائد

بمبئی، بنگلور، چیلون، بمبھوٹی، ممبہرا، سورت اور رتناگیری میں زبردست کامیابی حاصل کرنے کے بعد آدھلی میں التجیب
مسلم فنڈ گروپ کے ذریعہ سود کی لعنت سے پاک اسلامی معیشت کی تشکیل کی راہ پر گامزن

برکت انویسٹمنٹ کارپوریشن



تعمیراتی سرگرمیوں، اراضی کا فروغ، اجارہ داری (ریزنگ) اور درآمدات کی خصوصی منافع بخش اسکیموں کے ساتھ

شاخ دھلی

۲۵۴۵

۱۱۰۰۰۲

التجیب کامپلکس
تراہا بیسٹم خان دریا جی دھلی
فون: ۳۲۸۴۲۶۳

سالانہ منافع ۲۵ فی صد تک

صداس دفتر

۴۴، سعید ہاؤس ۶۵/۶۳ وی ایس ڈ

۲۰۰۰۱۶

ماہم بمبئی

فون: ۲۵۶۵۹۸/۲۵۳۹۹۰/۲۶۳۵۰۸

قسط ۱۳



حَسَنُ الْهَاشِمِی
فاضل دارالعلوم دیوبند

۱۹۲۲ء تا ۲۰۱۹ء تاریخ کو پڑ جائیں تو ان کی سعادت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔
اہم سال ایسے تمام حضرات کیلئے جن کی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ بنتا ہے۔
زندگی کا ۵۰ داں، ۳۰ داں، ۲۹ داں، ۳۳ داں، ۴۰ داں، ۴۲ داں، ۵۲ داں اور ۶۵ داں سال اہم ہوا کرتے ہیں۔

غیر مبارک ماہ ایسے حضرات کیلئے معذوری ہے کہ جنوری، فروری اور جولائی میں ان پر کسی بھی ہلک بھاری کا عمل ہو سکتا ہے۔

تعلقات ان حضرات کا عدد ۱۱، ۳۱ یا ۷ ہوگا۔ ان کے ساتھ ۲ عدد والے کے تعلقات انشاء اللہ ہمیشہ خوشگوار رہیں گے۔

رنگ ایسے افراد کیلئے سبز سفید رنگ مبارک ثابت ہوتے ہیں اور ان افراد کو شہرہ اور سبھی گھرے اور بھرک دار رنگوں سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ہر رنگ باذن اللہ ان کیلئے ضرر رساں ثابت ہو سکتے ہیں۔

نگینہ ایسے حضرات کو موتی، چندر گانٹھ یا سفید اور سبز رنگ کا کوئی بھی نگینہ خواہ چھوٹا یا بڑا ہر قسم سے دھو، کا پتھر یا جو اس آسکتا ہے۔

امراض ایسے افراد پر ان بیماریوں کا عمل ممکن ہے۔ امراض معدہ، بد ہضمی، انٹریوں کا دورم، بادی، ر سولی وغیرہ۔ لہذا ایسے افراد ہمیشہ ان چیزوں سے پرہیز کرتے رہیں جو مذکورہ امراض پیدا کرنے والی ہوں۔

ادویات ایسے حضرات عموماً زندگی کے ہر دور میں اور بالخصوص زندگی کے آخری دور میں کرم کلا، کلم، بکھرا، خربزہ، کاسی، سرسوں اور اسی وغیرہ کا استعمال بکثرت کریں اس سے ان کی صحت انشاء اللہ کنٹرول میں رہے گی۔ اور کوئی ہلک بھاری عمل آور نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ صحت کوئی اتفاقی چیز نہیں ہے یہ پرہیز اور ان التزام سے قائم رہتی ہے۔ ورنہ تباہ ہو جاتی ہے۔

۳ نمبر کی قوت ایسے بات پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے کہ ۲ عدد کا ستارہ اقر یہ نمبر خطا و ص اور غاندائی اتفاق کا مظہر ہے۔ یہ نمبر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپ کے پاس ذہانت اور دماغ کی اعلیٰ قوتیں موجود ہیں۔ اور آپ اپنی بات

یہ بات یاد رکھیں کہ مفرد عدد ایک سے ۹ تک ہوتے ہیں۔ یہ عدد نام سے مجھے نکلے جاتے ہیں اور تاریخ پیدائش سے بھی آپ اپنی تاریخ پیدائش کا عدد نکالیں۔ اور پھر اس عدد کی خصوصیات دیکھیں۔ مثلاً آپ کی تاریخ پیدائش ۲۹ ہے تو علم الاعداد میں ۲۹ کا عدد ۲ شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ ۱۲ اور ۹ کو باہم جمع کرنے کے بعد ۱۱ بنتا ہے۔ اور گیارہ کے ایک اور ایک کو باہم جمع کرنے کے بعد ۲ بنتا ہے۔ اب آپ اپنے باریں کی خصوصیات دیکھیں بس یہی خصوصیات ہی آپ کی اپنی خصوصیات ہیں اور ان تمام حضرات کی خصوصیات میں جو کسی بھی انگریزی ماہ کی ۱۱، ۲۰، ۱۱، ۲ یا ۲۹ تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں۔ اس طرح اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۳ ہے تو آپ کا عدد ۶ بنتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۱۱ ہے تو عدد ۴ بنتا ہے۔ اسی طرح اپنے اور دوسروں کے عدد تاریخ پیدائش سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اپنی تاریخ پیدائش سے اپنا عدد نکالیں اور پھر اس عدد کے خاص دیکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو اپنے بارے میں بعض ایسی خوبیوں اور خرابیوں کا علم ہو جائے گا جن سے آپ ابھی تک غافل ہو رہے ہیں۔ ایک نمبر کی خصوصیات آپ پچھلے شمارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ آگے ملیں۔

۲ نمبر کی خصوصیات جو حضرات کسی بھی مہینے کی ۱۱، ۲۰، ۱۱، ۲ یا ۲۹ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں۔ ان کا عدد ۲ ہے۔ ایسے حضرات فطرت اور طبیعت کے اعتبار سے شریف ہوتے ہیں۔ یہ لوگ منکر بھی ہوتے ہیں۔ اور کوئی فن باقاعدہ اختیار کریں تو لا جواب فکر بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ فطرتاً رمدان اور صحن پسند ہوتے ہیں۔ یہ اپنے خیالات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اگر خوشگوار ماحول میں نہ ہوں تو بہت جلد دل شکستہ ہو جاتے ہیں اور مایوسی کے کنارے تک پہنچ جاتے ہیں۔

مبارک تاریخ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کا ہر ایک اہم کام کسی بھی انگریزی ماہ کی ۱۱، ۲۰، ۱۱، ۲ یا ۲۹ تاریخ کو کریں۔ انشاء اللہ یہ تاریخیں ان کیلئے مبارک ثابت ہوں گی۔

مبارک دن ان حضرات کیلئے اتوار، پیر اور جمعہ مبارک ہوتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی بھی دن ۱۱، ۲۰، ۱۱، ۲ یا ۲۹ تاریخ کو یا ۱۱، ۲۰، ۱۱، ۲ یا ۲۹

اگر آپ نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ اپنی خامیوں کی اصلاح کی فکر کریں گے اور خوبیوں میں مزید اضافے کی جدوجہد کریں گے تو زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ خرابیاں خود آپ سے دامن چھڑا چکی ہوں گی۔

کوشش کریں کہ آپ کی زندگی کا قیمتی وقت یا ربازی یا لالچی کاموں میں ضائع نہ ہوں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ دنیا میں انسان بس خود ہی اپنے کام آتا ہے، بڑا وقت آجائے تو اس وقت درشتے دار کام آتے ہیں اور نہ ہی احباب۔ انسان کو دکھوں کی آگ میں اکیلے ہی جھلنا پڑتا ہے۔ اس لئے دوستوں پر اپنا وقت اور پیسہ برباد نہ کیجئے اور نہ ہی وقت اور پیسہ ایسے کاموں میں لگائے جن کا کوئی حاصل نہ ہو، بے شک رشتے داروں کے مسائل اور مقدمات نشانے کیلئے کچھ وقت دینا اچھی بات ہے لیکن اس طرح کے مسائل کیلئے پیش پیش رہنا اور دوسروں کی خاطر خود کو مصائب کی جھاڑیوں میں اُلجھالینا عقل مندی کی دلیل نہیں ہے۔ صنعت کاری اور کوئی بھی تجارت آپ کیلئے اللہ اللہ ملید رہے گی۔ لیکن ایسا پیشہ اختیار کرنا جو پانی سے متعلق ہو مثلاً سوڈے اور مشروبات کی تجارت، چوس وغیرہ کی فروختی آپ کو مالامال کر سکتی ہے۔ آپ کو سمندر وغیرہ کی تفریح کا شوق ہو گا۔ اور ٹھیل کا شکار بھی آپ کی ایک کمزوری ہوگی۔ اس طرح کی کمزوریاں جو آپ کیلئے نقصان دہ نہیں ان کی اصلاح بھی اگر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر ان چیزوں میں آپ وقت ضائع کریں گے تو بڑا ہو گا۔

ہمیں امید ہے کہ اگر آپ نے اپنی کمزوریوں پر کنٹرول کر لینے کا مشورہ لیا تو بھی کر لیا تب بھی آپ ایک دن اپنی خوبیوں میں بے پناہ اضافہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس دنیا میں وہی کامیابیوں سے ہم کنار ہوا ہے جس نے اپنی خامیوں کا مشراخ لگا کر انہیں دور کرنے کا عزم کر لیا ہے۔

(باقی آئندہ)

کوئدہ پرانے میں لوگوں کے سامنے رکھنے کے پوری طرح اہل ہیں۔ آپ کی شخصیت اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کی رائے ہموار کرنے میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور شدید مخالفت کی صورت میں بھی الگ تھلک اپنا ایک مقام بنالینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

آپ کیا ہیں؟ اگر آپ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲۰۱۱ یا ۲۰۱۲ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں تو آپ حد سے زیادہ برباد اور حلیم الطبع واقع ہوں گے، آپ کے اندر پروردگار عالم نے وہ خصوصیات رکھی ہیں کہ آپ بچوں بڑوں، اپنوں، بیگانوں، سبھی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کی محبت اور ہمدردی صرف اہل خاندان کیلئے وقف ہوگی۔ ————— عدد نمبر ۱۲ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بیشمار خوبیوں کے مالک ہیں اور صنعت کاری میں آپ کے یک گوند فوقیت حاصل ہے۔ آپ زندگی کے ہر نئے کام میں بھرپور قوت عمل کا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔ بے شمار خوبیوں کے ساتھ ساتھ کچھ خامیاں بھی آپ کے اندر موجود ہیں۔ آپ لالچی اور بے مقصد کاموں میں قیمتی وقت ضائع کرنا آپ کی عادت میں شامل ہے آپ کا مزاج کسی قدر جذباتی واقع ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے کبھی کبھی آپ اپنا کافی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ آپ روپیہ پیسہ غیر ضروری چیزوں میں خرچ کر دینے کے عادی ہیں اور یہ عادت کبھی کبھی آپ کو تنگ دست کر دیتی ہے اور آپ غرض بھی ہو جاتے ہیں۔

آپ کو کیا کرنا ہے؟ اس دنیا میں خالق کائنات نے کوئی بھی انسان ایسا پیدا نہیں کیا ہے کہ جس میں صرف خوبیاں ہوں۔ خوبیاں ہوں۔ خوبیوں کے ساتھ ساتھ خامیاں بھی ہر انسان کے اندر موجود ہوا کرتی ہیں۔ بحیثیت مجموعی جو انسان اچھا ہوتا ہے وہ اچھا کہلاتا ہے اور بحیثیت مجموعی جو انسان بُرا ہوتا ہے اس کو دنیا بُرا گردانتی ہے۔

جنت کی خدمات

ابن ابی کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حاجیوں کا ایک قافلہ اٹلانے سفر میں راستہ بھول گیا جب راستہ نہ ملا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس قافلے کے لوگ قریب ہو گئے تو وہ کفن پہن کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ قریب ہی ایک درخت پر جن رہتا تھا اس نے آکر بیان کیا کہ جنت کے گروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا تھا وہ سب فوت ہو گئے ہیں اور میں باقی رہ گیا ہوں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ اس کا پاس بان اور پیسہ اس نے تم لوگوں کو پریشان نہیں دیکھ سکتا اس کے بعد اس نے اس قافلے کے لئے پانی بھی ہتیا کیا اور اس قافلے کو صحیح راستے کی رہنمائی بھی کی۔

(جنت کے پُر اسرار حالات)

قارئین معذرت قبول کر لیں

ہم نے اعلان کیا تھا کہ ایک مین سے لیا گیا انٹرویو اپنے قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے پیش کریں گے۔

ایک مٹکل کی معرفت یہ انٹرویو حضرت شاہ اسماعیل جی سے لیا گیا تھا۔ جو اس وقت جنت میں بڑے عہدے پر فائز ہیں۔ چھوٹے بڑے تمام بھتیجا باواں یا بلا واسطہ شاہ اسماعیل جی کے ماتحت ہیں۔ شاہ اسماعیل جی نے جنت کے بار میں بڑے قیمتی باتیں بیان کی تھیں۔ لیکن انہوں نے کسی ذریعہ سے ہمیں متنبہ کیا کہ ہماری باتوں کی اشاعت عام نہ کی جائے۔ لہذا اس انٹرویو کو چھپنے سے ہم امتراز کرتے ہیں اور اپنے قارئین سے وعدہ ملائی پر معذرت مانگتے ہیں۔ (حسن الہامی)

قسط ۳

تلخیص انتخاب
حسن الہاشمی

چالوں کے خوابیں دیکھنے کی تدبیر

دلفین | دلفین ایک قسم کی بھلی ہوتی ہے۔

جو سمندر میں پانی جاتی ہے۔ اسکو

خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ انسان کسی کی

غیبت میں مبتلا ہوگا یا مکر و فریب کا شکار ہوگا۔

● اگر کوئی خوفزدہ شخص دلفین کو خواب میں

دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ عنقریب اس شخص کو

خوف اور دہشت سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص خواب میں دلفین کو خشکی

میں پڑا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب

دیکھنے والا کا کوئی ایسا دشمن ہے جو اسے

نقصان پہونچانے پر قادر نہیں ہے۔

ریچھ | ریچھ کو خواب میں دیکھنے کا مطلب

یہ ہے کہ انسان کسی شرم میں مبتلا ہوگا۔

● اگر کسی شخص نے ریچھ کو بھاگتے ہوئے

خواب میں دیکھا تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے

والا کسی کے ساتھ مکر و فریب کرے گا۔

● اگر خواب میں یہ دیکھا کہ ریچھ اسکے پیچھے

بھاگ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کوئی

اور خواب دیکھنے والے کے ساتھ مل فریب کرے گا

● اگر کوئی شخص ریچھ کو ناچتے ہوئے دیکھے

تو تعبیر یہ ہوگی کہ کسی ایسی عورت سے واسطہ

پڑے گا جو گانے بجانے والی ہوگی۔

● اگر کوئی ریچھ کو بندھا ہوا دیکھے تو اسکی

تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا عنقریب گرفتار

ہوگا۔

● اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے

اور اس میں نیکی کی صلاحیت ہو تو اس شخص کو

ولایت کا مرتبہ حاصل ہوگا۔

● اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے

لیکن ولایت کا اہل نہ ہو تو اسے بے شمار رنج و

غم کا سامنا کرنا پڑے گا

● بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی

شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے تو اس کی تعبیر

یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا عنقریب دور

دراز کا سفر کرے گا۔

سانپ | سانپ کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ

خواب دیکھنے والے کا کوئی دشمن ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ بھاگ گیا

تو اسکی تعبیر یہ ہوگی کہ کوئی دشمن ہے لیکن وہ

بہت چالاک ہے اور اس پر خواب دیکھنے

والے کا زور نہیں ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ کو مار ڈالا

ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا حسن

تدبیر یا حکمت عملی سے دشمن کو فوج کرے گا۔

● اگر خواب میں دیکھے کہ سانپ کچا گوشت

کھا رہا ہے تو دشمن کی موت کی طرف اشارہ ہے

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ نے کاٹ

کھایا تو تعبیر یہ ہوگی کہ دشمن کا حملہ کارگر ہوگا

اور خواب دیکھنے والے کو جانی نقصان بڑاشت

کرنا پڑے گا۔

● اگر کوئی خواب دیکھے کہ سانپ اس کے

منہ سے نکلا ہے اور خواب دیکھنے والا بیمار

ہو تو یہ اس کی موت کی طرف اشارہ ہے

● اگر سانپ کو درختوں اور کھیتوں میں بھاگتے

دولتے دیکھے تو خواب دیکھنے والے کی بیوی کی

موت کی طرف اشارہ ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ گھر کی چھت سے سانپ

گرا ہے تو گھر کے معزز ترین شخص کی وفات کی

طرف اشارہ ہے۔

شیر | اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ شیر

اسکی طرف بھاگ رہا ہے۔ تو تعبیر یہ

ہوگی کہ خواب دیکھنے والے کو کسی مہلک مرض

سے نجات ملے گی۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیر کی ہڈی

اور گوشت لئے ہوئے ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی

کہ عنقریب اسے کسی دشمن یا ظالم انسان سے

مال و دولت ملے گی۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیر پر

سوار ہو گیا لیکن ہے خوفزدہ تو اس کی تعبیر یہ

ہوگی کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہوگا، اور اگر

خوف زدہ نہیں ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ وہ اپنے

دشمن پر جلد غالب آجائے گا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ بے خوف و ہراس

شیر کے برابر میں لیٹا ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ دشمن

کی تمام چالوں سے محفوظ رہے گا،

● اگر خواب میں دیکھا کہ شیر کا سر ہاتھ میں

ہے تو اقتدار نصیب ہوگا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ شیر کو کچھ کھلا رہا ہے

تو کسی دشمن سے بھائی چارے کی بات کرے گا

● اور کامیاب رہے گا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی گود میں شیر کے

طہر و مزاح



میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ زمانہ مردہ پرست واقع ہوا ہے جب تک کوئی شخص زندہ رہتا ہے۔ اس کے خلاف ہزاروں زبانیں زہر لگتی ہیں۔ وہ اپنی بدکاریوں، غسٹہ داریوں اور بے ایمانیوں کے لئے انگشت شمار ہوتا ہے (یہ اور بات ہے ان الزامات کی صداقت کا امتحان نہ کیا جائے)۔ لیکن موت اُس کے تمام جیوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ اس کے مخفیات جب یہ سنے ہیں کہ وہ دنیا کی فضا میں آخری سانس بے چکا ہے تو ان کا لب و لہجہ فوراً بدل جاتا ہے۔ اور وہی شخص جو کچھ عمر میں چلے سے اُن کی نظر میں دنیا جہان کی بوٹیوں کا بیج ہوتا ہے، دفعہ تیسری اطلاق اور دیانت اور امانت کا دل کش پیکر بن جاتا ہے۔ اس دل چسپ تمیل کا ایک پہلو یہ ہے کہ مرنے والا خود اس مدحت سرائی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا اور شاید اس کے دس تیس دل ہی دل میں کہتے ہوں "وہ ایک ایسے جہان میں پہنچ گیا ہے جہاں ہماری اولاد اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس نے ہمیں اس بات کا کوئی فخر نہیں ہے کہ وہ ہمارے منہ سے اپنی تعریفیں سن کر غرور سے سر بلند کر سکے"

آپ اور آپ کے دوست کسی شخص کو تمام عمر مدد پر کاغذ لیں اور تجویز مشہور کرتے رہیں گے۔ لیکن جب

وہ موت سے ہم کنار ہو جائے گا تو آپ ہی میں سے کوئی شخص کہہ اُٹھے گا: حق مغفرت کرے جب آزاد مرد تھا۔ دوسرے صاحب فلسفیانہ انداز میں اپنا سر ہلاتے ہوئے کہیں گے "جہاں وہ آدمی بڑا دانا تھا شہداء کی طرح دوست نہ بنا نہیں تھا اس کا اصول تھا کہ دوست کی نمائش کم غروں کا کام ہے" تیسرے صاحب کہتے ہیں "لوگ کہتے ہیں وہ دل کا بڑا سنی تھا آج تک کوئی سال دروازے سے واپس نہیں گیا" اور اس موقع پر اپنی قبائلی سے فائدہ اُٹھا کر قوم کی سخاوت کے دو تین تھے خود ہی گھڑ دینے ہیں۔ اور لوگ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ دنیا اپنا بہترین انسان کھو چکی ہے۔

پلے کے مولوی صاحب تمام عمر کسی آدمی کو کرستان، بے ایمان اور دوزخی کہتے ہیں۔ ان کی زبان اس کے خلاف سا لہا سال تک کبھی رخصتی ہے لیکن جب وہ مر جاتا ہے تو خود مولوی صاحب اسے غسل دیتے ہیں اسے کفنا کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنے مقتدیوں کے سامنے جہیزوں اُس کا ذکر کرتے ہیں: "واللہ کیا مسلمان تھا۔ موت کے بعد چہرے پر جلال اور انوار کی بارش ہوتی رہی۔ مرتے وقت زبان پر کلمہ شہادت تھا۔ مجھے کہنے لگے، مولوی صاحب میرے لیے کواہر بیڑا" سیاسی لیڈر اپنے مخالفین سے ہمیشہ نفلی رنگ میں معروف رہتے ہیں۔ اُسے ملک کا خدا اور ملت کا دشمن بتاتے ہیں۔ لیکن جب وہ مر جاتا

ہے تو ایک عظیم انسان جلسہ میں ہیں انسانی مردوں کا تھیں مانتا ہوا سمند نظر آتا ہے۔ منفق کیا جاتا ہے۔ جس میں مرحوم کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ پس ماندگان کے لئے مہر جیل کی دعا مانگی جاتی ہے اور عوام کو بتایا جاتا ہے کہ قہر قومیت کا ایک بہت بڑا ستون گر پڑا۔ انہی حقائق کے پیش نظر میں یہ سوچنا ہوں کہ اگر شیطان تب مر جائے تو دنیا والوں کا رویہ کیا ہو شیطان ہی ایک ایسی ہستی ہے جسے خدا، اُس کے فرشتوں اور کائنات انسانی نے ہمیشہ ملعون و مفسوب قرار دیا ہے دنیا کی تمام زبانوں کے لغات میں جس قدر ملامت کے الفاظ ہیں وہ تمام شیطان پر صرف کے جلتے ہیں۔ لیکن شیطان اگر فنا کا جام پی لے تو اُس کے متعلق دنیا کا نظریہ نظر قیضاً بدل جائے گا۔ آج جس قدر برائیاں شیطان کے سر تعوی جادہ ہیں ہیں بقدریہ اُس سے دو گنی نیکیوں کا سپہرہ اُس کی لاش پر باندھا جائے گا۔ آج دنیا کے اُس سرے سے اُس سرے تک ایک جوش پھیل جائے گا اور بڑے بڑے اخبار نویس، شاعر، فلسفی، عالم اور سیاسی لیڈر شیطان کو خرابی نہیں اور کریں گے "اب کیسا دل گروے والا تھا خدا اور اُس کے سامنے فرشتوں کے مقابلے میں آخر تک ڈنار ہا۔" حضرت ایل نے موقع پر دہرایا دوزخ یوں کہیں آسانی سے مر سکتا تھا۔

آدم کو سجدہ کرنے کی بات ہی کیا تھی۔ اتنی سجدات پر خدا سے بڑھ گئی۔ وہ دن اور بدو، یہ خدا کی طرف لغت سے باز نہیں آیا کیا استقلال تھا! ایک فلسفی اخبار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

دنیا ایک ایسی قوت سے محروم ہو گئی ہے جس نے کائنات کا توازن برقرار رکھا ہوا تھا۔ شیطان کی طغیانی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس نے آدم کو جنت کی بے عمل اور بے کیف زندگی سے نکال کر اسے حیات کی لذتوں اور رنگینیوں سے روشناس کرایا۔ اس کی موت سے زندگی پھر نیکیوں کا گہوارہ بن جائے گی اگر ہم شیطان کی روح کو برقرار نہ رکھا تو ہمیں ڈر ہے کہ دنیا ہتھیاموں سے خالی ہو جائے گی اور ہم جمود اور بے بسی کے اسی جال میں گرفتار ہو جائیں گے جس سے ابتدائے آفرینش میں حضرت نے ہمیں نجات دلائی تھی۔

ایک اخبار نویس اُس کی موت پر یوں تبصرہ کریں گے:

اور ان کی موت کی خبر قارئین کو پہنچاتے وقت ہمارا دل غم سے ننگا ہو رہا ہے۔ وہ دنیا کے سب سے پہلے اخبار نویس تھے اور پروپیگنڈہ کار فن ان کی جہانی کامیابیوں کا ثبوت تھا۔ انہوں نے تو آگاہ کیا کہ آدم اور حوا کے خلاف جو کامیاب پروپیگنڈہ کیا اس کا نتیجہ آج آپ کو اور ہمیں اس وسیع و عریض کائنات کی صورت میں نظر آ رہا ہے۔ حضرت عزرائیل کی تمام عمر ادھر ادھر پروپیگنڈہ کرتے گزرے وہ اخبار نویسوں کے لئے منبع الہام تھے اور ان کی وفات معافی برادری کے لئے ایک صدمہ بن گیا۔ حقیقت یہی ہے۔

بلکہ سنا سن کر اس پر دل سوز نفیس لکھیں گے اور تو اور علماء کے طبقے میں بھی ہل چل پک جائے گی اور وہ کہیں گے:

”شیطان گمراہ کر کے ہمیں اس بات کا موقع دینا تھا کہ ہم کفر کے فتوؤں کے لئے اس کی اصلاح کریں۔ لیکن اس کی موت نے ہم سے یہ موثر طریقہ چھین لیا ہے۔ وہ چکا ہے اب دنیا میں حکومت

نیکی کی ہوگی۔ افسوس کہ اب تقریریں کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی موضوع نہیں رہا۔ اب ہم کیا بولیں۔۔۔ سیاسی لیڈروں کو یہ خیال ستائے گا کہ شیطان کی موت سے سیاست کا بازار سرد پڑ جائے گا اور اس بات کا اثر لازمی طور پر ہماری اقتصادی حالت پر ہو گا۔ دنیا کے جنگ جو کثیرتہ اس بات پر افسوس کریں گے کہ اب جنگ کے لئے یہاں سے ترانے کاغذ نہیں کون سکھائے گا؟ دوسرے سے اپنے آلات حرب پر نظر کریں گے اور ”ہائے شیطان“ پکار کر خاموش ہو جائیں گے۔ البتہ فرشتے ضرور اس واقعے پر مسرور ہوں گے اور سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے کہیں گے ”اچھا ہوا امر گیا۔ کم بخت نے بہت پریشان کر رکھا تھا۔ اب جب تک خدا کو نیا شیطان نہیں بنلا ہم چین کریں گے۔ اور جبرائیل پکار اٹھے گا خاموش رہو۔ ہم سب کا استاد تھا شیطان کی اولاد کیجئے گی۔“ ابھان تم خوش نصیب تھے کہ مر گئے ورنہ یہ اولاد آدم گناہ خود کرتی اور لغت تم پر بھیجتی رہتی اب یہ اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

خصوصی خدمات

- حرم شریف سے ملحق جدید ایئر کنڈیشنڈ رہائش
- معیاری ناشتہ و طعام
- مکہ معظمہ میں کپڑے دھونے کی مشین
- ۲۴ گھنٹے چائے کی سروس



مؤدایندہ طہارت

حج بیت اللہ ۱۹۹۵ء

- مقامات مقدسہ کی زیارت
- عمرہ و انکان حج کا دائمی قرآنی حدیث شریعت و فقہ کی روشنی میں ذاتی رہنمائی
- زائرین کیلئے ۲۴ گھنٹے طبی ہسپتالیت تجربہ کار ڈاکٹر کی زیر نگرانی

محمد حسین بستانی

فون: ۵۵۲۵۶۷۹
۳۵/۶۵۵ جہڑنگر کراچی ۷۴

اخراجات	ایمان سفر
۶۰,۰۰۰/۷	۱۰۰۳۵

آرگنائزنگ مینسٹر: آفتاب عالم اعظمی فون: ۵۷۳۶۸۲۵

ڈاکٹر عبد الملک اعظمی

فون: ۵۵۳۵۵۸۲

سید سہیل طارق مکان: ۳۷، حسین کالونی کاشانی پورہ رام گلہ روڈ جے پور، فون: ۵۴۸۸۷	محمد خالد مظہر محکمہ گڈ پوائزڈ دیوبند، سہارن پور روڈ فون: ۲۲۸۵۵	محمد انس انصاری تیسرا نظام پورہ بھیڑی تھاد فون: ۲۶۰۹۸/۲۷۲۶۵	سید جعفر طیار رضوی پوسٹ پور، سعادت نگر فون: ۲۷۲۱۹۱	ہمارے نمائندے
--	---	---	--	---------------



ہندو سو = 1500 روپے کے انعامات
پیش کئے جائیں گے۔

ذیل میں دس سوالات دیئے جا رہے ہیں۔ آپ ان کے جوابات ۵ مارچ ۱۹۹۵ء تک
ہمیں روانہ کر دیں۔ جوابات پوسٹ کارڈ پر لکھ کر اس کی پشت پر نوکریں پسپا کر دیں۔ جو
جوابات ۵ مارچ کے بعد یا بغیر نوکری کے موصول ہوں گے انہیں مسترد کر دیا جائے گا۔

۱۔ انعام کی تفصیل:-

بالکل صحیح جوابات پر چھ سو روپے انعام دیئے جائیں گے۔ اگر صحیح جوابات ایک سے زائد موصول ہوں تو چھ سو روپے
سب کے درمیان برابر برابر تقسیم کئے جائیں گے اگر ایک بھی مل بالکل صحیح موصول نہیں ہوا تو چھ سو روپے کا انعام سوخت ہو
جائے گا۔ ایک غلطی والے طوں پر چار سو روپے انعام دیئے جائیں گے۔ اگر ایک سے زائد مل موصول ہوں تو چار سو روپے سب
کے درمیان برابر برابر تقسیم کئے جائیں گے۔ اگر ایک بھی مل ایک غلطی والا موصول نہیں ہوا تو چار سو روپے سوخت کر دی جائے گا۔ دو
غلطی والے طوں پر تین سو روپے انعام دیئے جائیں گے اگر ایک سے زائد مل موصول ہوں تو تین سو روپے سب کے درمیان برابر برابر
تقسیم کئے جائیں گے۔ تین غلطی والے طوں پر دو سو پچاس روپے انعام دیئے جائیں گے۔ اگر ایک سے زائد مل موصول ہوں تو
دو سو پچاس روپے سب کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ تین سے زیادہ غلطیوں پر کوئی انعام نہیں ملے گا نہ ہی نام شائع کیا
جائے گا۔ پہلے تین غلطیوں پر انعام نہیں تھا۔ اس ماہ سے تین غلطیوں پر بھی انعام دیئے کا فیصلہ کیا ہے۔
نوٹ:- بعض افراد اپنا پتا واضح نہیں لکھتے اس صورت میں انعام کی رقم ان تک پہنچانے میں ہمیں دشواری ہوتی ہے۔
ہمیشہ اپنا پتا مکمل اور صاف صاف لکھیں۔
(منیجر)

- سوال ۱۔ ناچیر قرآن حکیم کی کس سورہ کو کہتے ہیں؟
سوال ۲۔ قرآن حکیم کا ترجمہ سب سے پہلے کس زبان میں ہوا؟
سوال ۳۔ قرآن حکیم میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کیا کہا گیا؟
سوال ۴۔ قرآن حکیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کس چچا کا نام آیا ہے؟
سوال ۵۔ اس اُمت کو "ملت بیضا" کیوں کہتے ہیں؟
سوال ۶۔ خاتون اُمید، کس خاتون کو کہتے ہیں؟
سوال ۷۔ دلی تودل والوں کی ہے۔ یہ مقولہ کس کا ہے؟
سوال ۸۔ قتیل شفائی کا اصل نام کیا ہے؟
سوال ۹۔ یہ شعر کس شاعر کا ہے؟

سوال ۱۰۔ کیا انہی میں دوا دارانے سے روزہ رکھنا ہے؟

سر میں سودا نہ رہا پاؤں میں بیڑی نہ رہی

میری تقدیر میں تھابے سر دس سال ہونا

جواب ۱۔ پتہ بڑی

انعامی پیشکش ماہنامہ طلسماتی دنیا محلہ ابوالعالی دیوبند

انعامی پیشکش کے صحیح جوابات

اور انعام پانچواں لے خوش نصیب قارئین کے اسماء گرامی

۱	حضرت زبید بن ثابتؓ	۲	سورۃ فاتحہ	۳	توریت	۴	حضرت حمزہؓ	۵	حضرت عباسؓ	۶	بلیا	۷	کفن	۸	مونا ماسٹر
---	--------------------	---	------------	---	-------	---	------------	---	------------	---	------	---	-----	---	------------

۹	پیدائش ۲۹ فروری کوہوئی	۱۰	ہذا خود
---	------------------------	----	---------

اس مرتبہ بالکل صحیح حل ایک بھی موصول نہیں ہوا۔ ایک غلطی والا ایک حل موصول ہوا۔ اس میں ایک غلطی کتاب الزوج والی تھی جو سبھی حلوں میں تھی۔

کتاب الزوج کا صحیح جواب "توریت" صرف دو حلوں میں تھا۔

سید طفیل احمد ۳۵۶ کلاں محل دریا گنج، نئی دہلی۔

شہر بانو ۳۵۶ کلاں محل دریا گنج، نئی دہلی۔ ان دونوں حلوں میں دو غلطیاں دیکھی موجود تھیں۔

ایک غلطی والا صرف ایک حل موصول ہوا۔ انہیں تین سو روپے انعام میں دیئے جائیں گے۔
محمد انضال قریشی، محلہ قصاب پورہ احمد آباد، گجرات۔ غالباً یہ پتہ مکمل نہیں ہے۔
ازراہ کرم مکان نمبر تقریر فرمائیں یا خط سے مطلع کریں کہ یہ پتہ کافی ہے آپ کا خط آنے پر ہی آرڈر دیا
کیا جائے گا۔ (منجبر)

مقامی حضرات ۱۵ مارچ ۱۹۹۹ء کو اپنا انعام کا کیس بیت المال محلہ چٹانہ پور سے حاصل کر لیں۔ بیرونی انعامات کی رقمات بطانہ کرنے میں تاخیر ہوگئی تھی، اس کیلئے معذرت چاہتے ہیں۔ ماہ مبارک میں بھی انعامات رواد کر دیئے گئے ہیں۔ (منجبر)

دو غلطی والے کل ۲۰ حل موصول ہوئے، ان حضرات کو ۲۰ روپے فی کس دیا گیا روپے انعام میں دیئے جائیں گے۔

۱۱۔ ام کلثوم بسکیری ضلع مظفرنگر

۱۲۔ عبدالقادر عارف آزاد چوک محلہ گد پوارہ دیوبند

۱۳۔ رابعہ زینب آزاد چوک معرفت عارف عثمانی گد پوارہ دیوبند

۱۴۔ غور شید احمد آزاد چوک گد پوارہ دیوبند

۱۵۔ اسلمہ پروین آزاد چوک گد پوارہ دیوبند

۱۶۔ حمزہ عثمانی آزاد چوک گد پوارہ دیوبند

۱۷۔ سید طفیل احمد ۳۵۶ کلاں محل دریا گنج، نئی دہلی۔

۱۸۔ شہر بانو ۳۵۶ کلاں محل دریا گنج، نئی دہلی۔

۱۹۔ قصور حسین جنرل مرچنٹ مین مارکیٹ غازی آباد

۲۰۔ اختر مہیاں نزد مسجد محلہ قاضی ٹولہ مراد آباد

۱۔ محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند

۲۔ شاہدہ رعسار محلہ عبدالحق دیوبند

۳۔ مہر النساء محلہ عبدالحق دیوبند

۴۔ عارف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند

۵۔ زینت عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند

۶۔ عاطف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند

۷۔ فیضان الہی عثمانی سرائے پیر زادگان دیوبند

۸۔ حافظہ دیشان احمد صدیقی۔ بسکیری ضلع مظفرنگر

۹۔ فرزادہ معرفت حافظہ دیشان احمد صدیقی۔ بسکیری ضلع مظفرنگر

۱۰۔ نجمہ حسن، ہستہ شہر شاہی۔ مظفرنگر

ذہنی

امتحان

۹

دور

مجموعہ جواب دینے والے افراد کے درمیان
ایک ہزار روپے کی دینی اور ادبی کتابیں عام۔
قیمت سے انعام ہیں دی جائیں گی۔
فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ رقم بطور انعام دی
جائے گی۔ لیکن قارئین کے اصرار پر انعام میں
کتابوں ہی کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔

آپ کے جوابات ہمیں ۱۵ اپریل تک مل جانے
ضروری ہیں ورنہ شریک مقابلہ نہ ہو سکیں گے۔
اپنے جوابات کے ساتھ نوکین ضرور روانہ کریں جواب
پوسٹ کارڈ پر لکھیں اور پوسٹ کارڈ کی پشت پر
نوکین چسکادیں (منجھڑ)

اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں ایک
چیز ایسی بھی ہے جو بندوں کو نظر آتی ہے اور وہ چیز
اللہ تعالیٰ کو دکھائی نہیں دیتی بتائیے وہ چیز کیا ہے؟

جواب اس پتہ پر دیں

امتحان ماہنامہ طلسماتی دنیا، محلہ ابوالمعالی دیوبند

امتحان نمبر: ۷

صحیح جواب: — اس وقت دن تھا۔

مندرجہ ذیل حضرات نے امتحان نمبر ۷ کا جواب صحیح دیا۔ ان سب کو ایک ہزار روپے کی کتابیں
فی کس ۱۸ روپے پچاس پیسے کی کتابیں انعام میں دی جائے گی۔
مقامی حضرات کے درخواست ہے کہ وہ اپنا انعام ۲۵ مارچ ۱۹۹۵ء کو دفتر قاسمی بیت المال
سے آکر حاصل کر لیں۔
(منجسہ)
پتہ: — ماہنامہ طلسمانی دنیا ڈھاکہ سیکڑہ محلہ ڈوبہ الما کھٹہ پٹنہ

انعام کے حقداروں کے اسماء گرامی اور پتے

- ۱۔ فضل الرحمن خان ۲۳۳/۳۰ وزیر گنج فیض آباد
- ۲۹۔ محمد فیض الرحمن قاسمی مدرسہ العلوم مسلم پورہ پٹی پوسٹ کرشن مگری تعلقہ صرح پور ضلع
- ۳۰۔ عبد الکریم بہار العلوم اسلامیہ باکم پوسٹ چنڈا لہی
- ۳۱۔ شیخ محبوب احمد عباسی استاد لائٹ ہاؤس بازار قنات سہارنپور دیوبند
- ۳۲۔ محمد ناصر عزیز نجیب آباد مدرسہ عربیہ رحمانیہ روڑکی
- ۳۳۔ محمد احمد ریگیل آؤمہ بانس محبوب گنج حیدر آباد
- ۳۴۔ ڈاکٹر محمد حنیف انصاری نجی ہستی سادات ضلع مراد آباد ملتان
- ۳۵۔ نذیر احمد نذیر جرنل اسٹورس شیش رنڈ، پنچیر پال اسے پی
- ۳۶۔ ضیاء الرحمن ابن سقی جیل الرحمن ۱۳۷ سرانے قاون گویاں پرانا بازار ہاؤس ضلع غازی پور
- ۳۷۔ محمد عارف ربانی محلہ ٹولی کلان اسپرٹ کھنڈ سہارنپور دیوبند
- ۳۸۔ ایم افضل خیل مسکان نمبر ۱۱ محلہ کدوہوں والی محلہ قاسمی سہارنپور
- ۳۹۔ محمد وسیم اختر معرفت محمد نسیم اختر راجپور سیم بیگن ل اسکول شاہ بھول اسپرٹ سہارنپور
- ۴۰۔ عبد اللہ خان عرف منار پورن فروش محلہ نمبر ۱۱ محلہ کالونی محلہ ایڑا سیم آباد سہارنپور
- ۴۱۔ محمد دراک محمد مسلم قیدی مقام دیوبند، ہنگ لائٹ پوسٹ محمد آباد
- ۴۲۔ ندیم اشرف ہنگ آزاد خان رامپور
- ۴۳۔ زاہدہ پروین مسکان نمبر ۱۱۷ سیکڑہ ۲۵۵ چنڈی گڑھ
- ۴۴۔ رحیمی خان معرفت عبدالقادر خان محلہ کوٹ گلی نمبر ۷ مسکان نمبر ۷، اجین۔ ایم پی
- ۴۵۔ انیس احمد خیل ماسٹر ۳۳، گردو دار روڈ چونا بھٹی، مالہ گاؤں
- ۴۶۔ محمد احمد محمد براہیم معرفت بانو خانہ، ماری کشیدہ کاری، گھر ۱۲ سرک ۱۹۹ مسلم ٹکڑا کھٹوں
- ۴۷۔ اسرار احمد نیالی وارڈ ۲
- ۴۸۔ اسرار احمد معرفت حمادی عثمانی چوک بازداران سہارنپور
- ۴۹۔ احمد اللہ ولد آفاق رپہ کھم میں زاکسا جو صاحب بھٹی ہوں توجہ دیں
- ۵۰۔ مالکہ عزیز رامپور
- ۵۱۔ شرافت علی مسکان نمبر ۹۹، ۱۳۳ اڈھولی کھال سہارنپور
- ۵۲۔ محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند
- ۵۳۔ میر انصار معرفت محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند
- ۵۴۔ شاہدہ رضا معرفت محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند

- ۱۔ بشری عثمانی بڑی حویلی محلہ ابوالمعالی دیوبند
- ۲۔ لبنی صدیقی۔ دیوان دیوبند
- ۳۔ آسیہ صدیقی۔ محلہ قلعہ دیوبند
- ۴۔ عاطف عثمانی معرفت عارف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
- ۵۔ زینت عثمانی معرفت عارف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
- ۶۔ لہریان الہی عثمانی معرفت احتشام الہی عثمانی محلہ سرانے پیر زادگان دیوبند
- ۷۔ محمد اطہر خاں ڈاکٹر تسلیم احمد محلہ ستادوالی مگلی دیوبند
- ۸۔ بشری خاں ارشد خاں محلہ چٹا پورہ دیوبند
- ۹۔ عبدالرحمن بڑی حویلی محلہ ابوالمعالی دیوبند
- ۱۰۔ رضی عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
- ۱۱۔ عبدالقادر عارف عثمانی گتہ یو ۱۱۱ مولانا آزاد چوک دیوبند
- ۱۲۔ بسمل ہاشمی بن کلیم ہاشمی نزد مولانا آزاد چوک دیوبند
- ۱۳۔ نور شید احمد مولانا آزاد چوک دیوبند
- ۱۴۔ محمد عارف یوسف معرفت قاسمی مرغوب احمد مولانا آزاد چوک دیوبند
- ۱۵۔ محمد نازش عثمانی محلہ لال سجد دیوبند
- ۱۶۔ محمد دلی الشرح محلہ قافہ سرد منزل کمرہ ۷، دیوبند
- ۱۷۔ حسین احمد راہی کمرہ ۷ رواق خالد دار السلام دیوبند
- ۱۸۔ ذواب اسلام خاں محلہ سرانے قلندر بخش شاہ بھول سہارنپور
- ۱۹۔ محمد قمر۔ ۲۵ بارہ درہی بیارن چاندنی چوک دھل ۱۱۰۰۰۶
- ۲۰۔ کمال انصاری، نازیلپور مسجد شیخ فرخ سہارنپور
- ۲۱۔ ترم مسافر بی معرفت ابرار احمد کارنگ محلہ آئی سرانے قلندر بخش روڈ سہارنپور
- ۲۲۔ ام کلثوم بیکری ضلع مظفرنگر
- ۲۳۔ نجمہ حسن۔ ۲۷ سحر شای ضلع مظفرنگر
- ۲۴۔ حافظہ ذیشان احمد صدیقی۔ سیکری ضلع مظفرنگر
- ۲۵۔ فرزادہ معرفت حافظہ ذیشان احمد صدیقی سیکری ضلع مظفرنگر
- ۲۶۔ سیدہ حسین زیدی۔ ڈاک بنگلہ کے پاس گج باسہ۔ ایم پی
- ۲۷۔ طارق۔ نالٹی ایپوریم بازار انضر الشفاں رامپور



گڈوکی ساگرہ کی تیاریاں خالو جان لگاتا ایک ماہ پہلے سے کرتے رہے تھے مگر میں خوشی اور مسرت کا ایک ہینے تک عجیب و غریب ماحول بنا رہا۔ ہر رات رقص و سرور اور قہقہوں اور چہرہوں میں کٹ جاتی تھی۔ اور ہر دن طرح طرح کے پروگرام بنانے میں گزار جاتا تھا۔ بظاہر ساگرہ تھی۔ لیکن ایسا لگتا تھا کہ جیسے گڈوکیاں کی شادی ہونے والی ہے۔ ہماری نانی جود سے زیادہ موم دسلوۃ کی پابند تھیں وہ بھی سفید روپے اور ڈھکر و زائد اس طرح ناپا کرتی تھیں جیسے کسی رقاصہ کو معاوضہ دیکر بلا یا گیا ہو۔ خالو جان اس طرح خوشی میں ڈوبی ہوئی نظر آتی تھیں کہ جیسے انکے گلے بے کا بیاہ ہو نہ والا ہو۔ ماما زبیر کسں بچوں کی طرح اچھلا کرتے تھے۔ اور ہر وقت اس طرح لگتے تھے کہ جیسے کوئی کسان آسمان پر کالی کالی گھٹائیں دیکھ کر خوشی سے بھوم اٹھتا ہے اور خود بخود بے اختیار اس کی زبان نشہ سرا ہو جاتی ہے۔ خالو شین بے حد سنجیدہ اور بڑبڑاتے تھے وہ بھی ہم بہن بھائیوں کا ہم غلط کرنے کیلئے اس دیر بات بات پر ہنسی مذاق کیا کرتے تھے کہ میں بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی کہ آخر انہیں ہو کیا گیا ہے؟ ان کی سنجیدگی کہاں چلی گئی؟ لیکن مجھے فوراً ہی یہ خیال آجایا کرتا تھا کہ دوسروں کی خوشی کیلئے اپنے اصولوں کو پامال کر دینا اور بچوں کو دولت جسم عطا کرنے کیلئے اپنی عمر گھٹا کر خود بچے بن جانا ہمیشہ ہی ہے اچھے اور معیاری لوگوں کا شیوہ رہا ہے اور اپنے بڑے بن کا مظاہرہ کرنے کیلئے یہی کردار آج میرے خالو بھی ادا کر رہے ہیں۔

گڈوکی ساگرہ پر خاندان بھر کو حویلیا گیا تھا۔ اقدار کے علاوہ خالو اور بابا کے دوستوں کی تعداد ایک ہزار سے کہیں زیادہ تھی۔ مجموعی طور پر لگ بھگ ہزار لوگ اس ساگرہ میں مدعو تھے۔ باہر کے بعض یہاں ساگرہ سے دودن پہلے ہی آگئے تھے۔ دوتین دن تک حویلی میں خوب اُدم کو دور دھماچو کڑی می می رہی ہر شخص جشنِ طرب اور فرحت و انبساط میں مستغرق تھا۔ اور ہر ذات ماحول میں خوشی کی خوشبو بکھیرنے میں مصروف نظر آتی تھی۔ میں بھی اگرچہ اس خوشی کے ماحول سے بے حد متاثر تھی لیکن اس کے باوجود بھی میرے حساس اور شیشے سے زیادہ نازک دل

کو اپنی مٹی اور پاپا کی یاد مسلسل ستاتی تھی۔ اس لئے میرا دل خوشی کے اس ماحول سے کچھ اچاٹ اچاٹ رہتا تھا۔ میں جب بھی کسی نردکی آواز سنتی۔ نہ جانے کیوں مجھے ایسا لگتا کہ جیسے میرے پاپا مجھے مدائیں دے رہے ہوں۔ مجھے پکار رہے ہوں۔ اور میں جب بھی کسی عورت کو اٹھلاتے ہوئے دیکھتی تو مجھے اپنی مٹی کی یاد آ جاتی۔ اور مجھے ایسا لگتا کہ جیسے مٹی نے پاپا کی خاطر آج خود کو سوار رکھا ہے اور یہ اداؤں کی بارشیں پاپا کی خوشی کیلئے ہو رہی ہیں۔ نہ جانے کیوں مجھے سبھی رندوں میں اپنے پاپا اور سبھی عورتوں میں اپنی مٹی کا گھبراہٹ رکھائی دیتا تھا۔ مجھے ایسا لگتا تھا کہ جیسے ہر وجود کا شیشے کی بوتل ہے اور اس بوتل میں میرے مٹی پاپا بند ہیں۔ اور جب کسی گوشے میں کھڑے ہو کر میں دُور میاں بیوی کو باہم پیار کی گفتگو کرتے یا آپس میں محبت بھری چہرے چھاڑتے ہوئے دیکھتی تو مجھے بھی اور پاپا کا آپسی تعلق اور پیار یاد آ جاتا وہ دودن ایک دوسرے کے کس دیر دیر دیتے تھے۔ پاپا اگر جسم تھے تو مٹی اس جسم کی روح تھیں۔ پاپا اگر کسی بھول کا رنگ تھے تو مٹی اس بھول کی خوشبو تھیں۔ پاپا اگر محبت تھے تو مٹی اس کی گیت کی خوشیقی تھیں۔ میرے پاپا سرتاپا اخلاص تھے اور میری مٹی سرتاپا محبت تھیں۔ کتنا تعلق تھا پاپا اور مٹی میں۔ وہ بھول کی پتیوں کے طرح آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ وہ انگوٹھی اور نیچے کی طرح ایک دوسرے میں پوشت تھے وہ بڑا اور بادل کی طرح ایک دوسرے میں کھوئے رہا کرتے تھے وہ دودن سدا ایک ساتھ رہے اور ایک ساتھ ہی دودن کا جنازہ قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ میری پاگل نگاہیں مٹی اور پاپا کی جستجو کرتے کرتے تھک جاتی تھیں اور میں گد بھی تھک کر چور ہو جاتی تھی۔ لیکن وہ دودن مجھے ہر جگہ محسوس ہوتے اور کسی جگہ نظر نہ آتے۔ جانے کے بعد کون داپس آیا ہے جو وہ آجاتے اور اس دنیا سے پردہ کیلئے کے بعد کس نے اپنا چہرہ دکھایا ہے۔ جو وہ دکھاتے۔ جب میں تھک جاتی تو خیالات کی دادیوں میں بٹک جاتی۔ اور وہاں میں ان کو تلاش کر لینے میں کچھ دیر کے لئے کامیاب بھی ہو جاتی۔ لیکن یہ خیالات کے اٹل کٹلے تھے ہی اونچی اٹان اڑتیں یہ انسان کو چند منٹ کی خوش فہمی کے ماسوا اور دے ہی کیا سکتے ہیں۔ اس لئے میں

یہ مغلوں کا رنگ، یہ ہارمونیم کی آواز، یہ ڈھولک کی تھاپ اور یہ خونی رشتوں کی خوشامی
کیا حقیقت ہے ان سب چیزوں کی اگر سینے میں دل ہی مر گیا ہو۔ جب دل میں غموں کی
ایک قیامت برپا ہو تو پھر باہر کی بہاروں اور فرستوں کی قیمت ہی کیا ہے؟ یہ تو
پھر سب بے قیمت اور بے حیثیت ہیں۔ آنکھیں نہ ہوں تو چشمہ کس کام کا؟
انگلیاں ہی نہ ہوں تو انسان انگوٹھی کا کیا کرے!!

اُہ! افسردہ دل اور مضطرب روح کے ساتھ ہنسنا کتنا بڑا کمال ہے۔
یہ بات پوچھیے ان لوگوں سے جو غموں اور دکھوں کے دیا میں گلے گلے ڈوب کر بھی
دوسروں کے لئے مسکراتے ہیں۔ جھوٹے ہیں اور گیت گاتے ہیں۔ یہ بات پوچھیے ان
ہاروں سے جو اپنے خون کا پانی بنا کر دلوں میں بکھرتے ہیں کہ کھینیاں ہری بھر پڑ جائیں
اور درد و خون کے دامن بھلوں اور بھولوں سے بھر جائیں۔ اور کساؤں کے گھر میں
جس دھرت کی مغلیں جاگ اٹھیں۔ میں کہتی ہوں کہ یہ بات پوچھیے ان لوگوں جن کے
دلوں میں رنج و الم کی بھٹیاں سلگتی رہتی ہیں۔ جن کی نس نس میں شعلے بھڑکتے
رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ لوگ اپنے جسم کی فیولوں پر خوشی کے دیپ جلانے دوسروں
کیلئے قندے شربت کا پیالہ بنے رہتے ہیں۔ غم کے انگاروں کو سینے میں چھپا کر خوشی
کی برف بائنا اور دل میں دیکھتے ہوئے ایک دوزخ کو دربارِ جنت کی ٹھنڈی ٹھنڈی
نہنیں اہل دنیا میں تقسیم کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہ ایک فن ہے۔ ایک
آرٹ ہے۔ یہ ایک کمال ہے اور یہی انسانیت و عظمت کی معراج ہے۔ یہ اپنے
خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میں نے اپنے ماں باپ کی عطا کردہ تعلیم و تربیت کے
بہ فیض درد و کرب کی دہلیز پر نگے پاؤں کھڑے ہو کر خوشیوں کی یازیب کھنکھاتی
ہے۔ خدمتِ درد کو چھپا کر علیٰ طرب میں مسکراہٹیں لٹائی ہیں۔ زہرِ غم پیلا ہے اور
زعفران بکھرا ہے۔ خود دلی کی حالت میں زندگی کا ثبوت دیکر میں نے اپنے اُن
بڑوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے جو ہر قدم پر جان دیتے ہیں۔ لیکن
ہر قدم پر کسی نیم مردہ انسان کو ایک نئی زندگی دے کر اپنا جنازہ اپنے ہی ہاتھوں
پر اٹھا کر آگے بٹھ جاتے ہیں۔ خود فنا ہو جاتے ہیں لیکن دوسروں کیلئے زندگی ایک
ماحول پیدا کر دیتے ہیں۔ خود لٹ جاتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو عطا کر جاتے ہیں
خود نفرت کے اندھیروں میں بھٹکتے ہیں لیکن مگر گھر میں محبت کے چراغ روشن کرتے
ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ سالگرہ سے ایک ہفتے پہلے میں بے عدا داس تھی۔ مجھے وہ دکر
اپنے ماں باپ، اپنا وطن اور اپنے وطن کے لوگ یاد آ رہے تھے۔ مجھے اپنا دگر
یاد آ رہا تھا جہاں میرے بچپن نے اپنے شوق کی آنکھیں کھولی تھیں جس مکان کے
صحن میں میں اگلی ڈکلی کھیلا کرتی تھی جس مکان کے دالان میں ایک جھولا تھا۔
میں اس جھولے میں گڈو گڈو کپاتی گود میں لے کر میڑ جاتی اور بسمل مجھے جھونٹے دیا
دیا کرتا تھا۔ رات آتی تو یہی بسمل مجھے جنوں کی اور بھوتوں کی کہانیاں سنایا کرتا تھا۔
اور میں پوچھا کرتی تھی کہ بسمل بھائیہ بھوت کیا ہوتے ہیں؟ بسمل سمجھایا کرتا تھا کہ
بھوت بہت خطرناک ہوتے ہیں انکے پر ہوتے ہیں انکے بہت بڑے بڑے ناخن ہوتے

خیالات کی خوبصورت دنیا سے اپنی اینٹ اور پتھر کی اس بد صورت دنیا میں واپس آ جاتی
جہاں میرے ماں باپ غائب تھے۔ میں موجود تھی اور مجھے چاہئے والے غائب تھے۔
انسان ساری زندگی بھی چاہا جاسکتا ہے۔ اس کے رشتے دار بھی اسے چاہتے ہیں۔
اس کے یار و دست بھی اسے چاہتے ہیں۔ اس کے اہل وطن اور اڑوس پڑوس والے
بھی اسے چاہا کرتے ہیں لیکن۔ نگے ماں باپ کی چاہت کا رنگ تو کسی بھی چاہت
میں نظر نہیں آتا۔ یہ رنگ جب کا فور کی خوشی کی طرح اڑ جاتا ہے تو عمر بھر ماتھ پیر
مارنے کے بعد بھی دوبارہ میسر نہیں ہوتا۔

اس دنیا میں ہر چیز کتنی ہے۔ غم کا دھواں بکتا ہے۔ پیار کی خوشبو بکتی ہے۔
بستہ کی سلویں بکتی ہیں۔ عزت بکتی ہے۔ مانگیں بکتی ہیں۔ مسند و رکتے ہیں۔ بدن بکتے
ہیں۔ دل بکتے ہیں۔ اتفاق بکتا ہے، مغلصا بکتا ہے، دوستی بکتی ہے، دشمنی بکتی ہے، خوشیاں
کا بانگ بکتا ہے۔ اپنے بکتے ہیں، غیر بکتے ہیں۔ امیر بکتے ہیں۔ غریب بکتے ہیں۔ عبادتیں
بک جاتی ہیں۔ ریاضتوں کے دام لگ جاتے ہیں۔ آرزوئیں بکتی ہیں۔ دولہا بکتا ہے۔
مغنیں تجارتوں کی بھیٹ چڑھ جاتی ہیں۔ نگار خانے بکتے ہیں اور صنم خانے بھی
فروخت ہو جاتے ہیں، ایمان بک جاتے ہیں اور کفر بھی خیرام ہو جاتا ہے ہر چیز کی
ایک قیمت ہے اور ایک مول ہے۔ دنیا کے بازار میں آپ پیسہ لیکر چلے جائیے جو
دل چاہے خرید کر لے لیتے۔ لیکن کاروبار کی اس منڈی میں باپ کی شفقت اور
ماں کی مٹاسی بھی قیمت میں دستیاب نہیں ہوتی۔ انسان تمام عمر بھی اگر دنیا کے
پتے پتے پر اپنے ہاتھوں میں چاند سورج لیکر بھٹکتا رہے تو بھی اس کو اپنے ماں باپ
کی محبت کا قیمتی سرمایہ ایک بار کھو جانے کے بعد دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ غائب
کی محبت کا رنگ تو اس رنگِ حنا کی طرح ہے جو ایک بار اڑ جاتا ہے تو بس اڑ
ہی جاتا ہے۔ کتنا بھی بھینچے کیا حاصل؟ اور میں بھی اسی طرح بھینکتی ہوں۔ کبھی
حقیقت میں کبھی خیالوں میں۔ اور تلاش کرتی ہوں ماں باپ کی محبت کا مفہوم
کبھی جوابوں میں کبھی سوالوں میں۔ لیکن مجھے تو کسی بھی جگہ ایسی کے اندھیرے
کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ ماں باپ کی محبتوں کا پاند جب ایک بار غروب ہو جاتا
ہے تو پھر دوبارہ نہ یہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور نہ ہی مغرب سے، ابدال ہو یا اصل
صاف ہو یہ پاند گیا تو بس گیا۔

میں گھر میں بکھری ہوئی نت نئی خوشیوں کے ہوتے ہوئے اپنے ماں باپ
کی جدائی کا احساس کرتی رہتی اور صہب چھپ کر روتی رہتی میں سالگرہ کی تیاری
کے دوران بظاہر ہنستی بھی تھی۔ قہقہے بھی لگاتی تھی۔ اپنے قہقہے بھائی کے
بار بار بوسے بھی لیا کرتی تھی غالباً خال کے امرا پر نہیں بھی سناتی تھی۔ اور ہلکا
پھلکا مشرقی انداز کا دھس بھی کر لیا کرتی تھی۔ لیکن میرے دل کی دادیوں میں ہر وقت
درد و غم کی دھند بکھری رہتی تھی اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہ دنیا چند گھنٹوں کی ہے اور
اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہے۔ درد و درد تک بس دھند ہی دھند ہے۔ گہرا ہی گہرا
ہے۔ یہ اچھل کود، یہ خوشیوں کے تماشے، یہ زرق برق لباس، یہ چاند کی چاندنی

ہیں۔ ان کا قدر بہت ہی اونچا ہوتا ہے۔ وہ بہت ہی بڑے دکھائی دیتے ہیں۔ بہت ہی بڑے۔ گلدوزچ میں بول پڑتا تھا۔ اور بڑی مصوبیت سے کما کرتا تھا کیا بھوت ہمارے پاپا سے بھی بڑے ہوتے ہیں؟ لیکن جی ہاں ہمارے پاپا تو سب سے بڑے ہیں اور سب سے لمبے ہیں؟

اُہ۔ کہاں گئیں یہ ساری باتیں۔ کہاں کھو گیا میرا پناہا مول۔ تقدیر نے آخر ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ میں اس طرح برباد کیوں کر دیا۔؟ مجھے اس دن دجائے کیا کیا یاد آیا۔ کیسے کیسے خیالات نے مجھے پریشان رکھا۔ ایک عجیب طرح کی ٹپل تھی جس نے میری روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ میں تمام دن تہ پر غم رہی۔ اپنی کی یادیں کسی آسیب کی طرح میرے سر پر منڈلاتی رہیں۔ اور مجھے پریشان کرتی رہیں۔ دل پھیل کے سوکھے ہوئے پتوں کی طرح چٹنارہا۔ روح کسی سیلی کی چادر کی طرح آداس رہی۔ میرے چہرے پر درخ دم آنکھ بھولی کیلئے رہے۔ میرے آنکھوں کے کٹھن سے آنسوؤں سے بھرے رہے لیکن میں اپنے دکھ اور درد کو دنیا والوں سے چھپاتی رہی۔ اور مجھے قہر حال ہنسنا تھا۔ یہ خوشی کا موقع تھا۔ یہ میرے جان و دل سے زیادہ عزیز بھائی کی سالگرہ تھی۔ میں کسی پر اپنا غم کیسے ظاہر کرتی۔ مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ مجھے کوئی غم نہیں ہے۔ میرا کوئی ماضی نہیں ہے۔ میرے دل میں یادوں کی کوئی پرچھائیں تک نہیں ہے۔ آپ لوگ یقین کریں میرا دل فیروز تھا۔ لیکن پھر بھی نئے بلب کی طرح روشن تھا۔ میں رنجیدہ تھی۔ لیکن پھر بھی مسکرا رہی تھی۔ میرے خیالات پر آگندہ تھے مگر میں اپنے چہرے سے سکون اور اطمینان ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں اداکاری کے بل بوتے پر یہی ثابت کرنے میں کامیاب تھی کہ اس وقت مجھ سے زیادہ کوئی دوسرا خوش نہیں ہے۔ میری حقیقت صرف مجھ پر کھلی ہوئی تھی۔ دندناتی خوشی کے موقع پر سب مجھے خوش ہی سمجھتے تھے۔ جی ہاں۔ یہ خوشی تو میری اپنی ذاتی خوشی تھی۔ یہ محض تو میری اپنی محض تھی میں اسے مجلسِ ماتم کیوں بنا دیتی۔ جس روز میں بے حد آداس تھی اس سے اگلے دن لکھنؤ سے خالو جان کے دوست بھائی ابراہیم اور ان کی بیگم آرزو تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی کوکب بھی آئی۔ جو میری بہت کچھ دوست بن چکی تھی۔ کوکب کا مجھے کافی دنوں سے انتظار تھا۔ اس کے آنے کے بعد میں نے وقتی طور پر اپنے تمام غم بھلا دیئے۔ اس کے بعد سالگرہ تک نما دن ہنسنے کیلئے گزر گئے۔ خدا خدا کر کے وہ دن آ ہی گیا۔ جس دن سالگرہ کی تقریب ہوئی تھی اور جس دن میرے گھروالوں کو اپنے ارمان نکالنے تھے۔

آج حویلی خوشیوں اور مسرتوں کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ خالو جان نے ہزاروں روپے ڈیکوریشن پر خرچ کئے تھے۔ حویلی دوراتوں سے روشنی میں نہایت تھی۔ تمام دیواروں پر چھوٹے چھوٹے نقشے لگے ہوئے تھے۔ جو جگہ جگہ کہہ رہے تھے۔ درختوں پر بھی چھوٹے نقشے اس طرح پھیلا دیئے گئے جیسے یہ درختوں ہی کا حصہ ہیں۔ ہر طرف عمدہ فزیر کی خوشبو بکھری ہوئی تھی۔ کاغذ کے رنگ برنگے پھولوں

اور خوبصورت بیوں سے پورا پنڈال سجایا گیا تھا۔ اسی پنڈال میں کھانے کا انتظام تھا اور کھانے سے فراغت کے بعد اسی میں تھوڑی دیر کیلئے مشاعرہ کا بھی پروگرام طے کر لیا تھا۔ اور ان سے پہلے رسم سالگرہ بھی تھی۔ عورتیں۔ مرد۔ بچے۔ نئے فیشن کے لباسوں میں پہلے کر رہے تھے۔ اور خالو اور خالہ سب ہاتھوں کا چومش کرنے سے استقبال کر رہے تھے۔ طرح طرح کے کھلونے اور گلدستے اور طرح طرح کے نمونے تھے گلدستوں میں کیلئے لوگ لے کر آ رہے تھے اور جو بھی آتا وہ گلدستوں کو گود میں اٹھاتا اور پیار کرتا۔ پھر اس کے ہاتھ میں تھمہ پڑا دیتا گلدستوں میں بہت خوش رہتے ان کیلئے ہزاروں تھپتھپتے ہوئے تھے۔ وہ اپنے دوستوں کو ایک ایک چیز دکھا رہے تھے۔ اور خوش خوش تھا کہ یہ سارا اہتمام صرف ان کی ذات کی خاطر ہوا تھا! سوحت حویلی میں عجیب سماں تھا۔ غالباً آسمان بھی ہنس رہا تھا۔ زمین بھی شاید قہقہے لگا رہی تھی۔ دنیا بھر کی بہاریں سولہ سنگھار کے ساتھ اپنے چہرے پر انگلیوں اور زانو کی تردنازی لگے ہوئے اپنی آنکھوں میں تمناؤں اور مرادوں کا کاجل لگا کر ہر نفس نفس اور بذات خود ہماری حویلی پر دستک دینے آئی تھیں۔ اس دن یہ حویلی جنت الفردوس کا ایک حصہ لگ رہی تھی۔ اور اس کی چہل چل دو کچھ کرایا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کائنات کے دل و جگر اس جگہ مٹ آئے ہوں۔ جیسے دنیا صرف اس حصہ زمین کا نام ہو جہاں یہ حویلی قائم تھی۔ اور جیسے یہ دنیا صرف خوشی کیلئے بنی ہوئی تھی۔ روشنی کیلئے زندگی کے لئے اور زندہ دلی کیلئے بنائی گئی ہو جگہ جہاں بیکہ رہے تھے کہ جہاں میں سب سے زیادہ خوش خیم اور قابلِ رشک جگہ کیونکہ حویلی کے ان گناک خوشی اور مسرت کے قوارے تھے۔ کوکب کے ہاتھ میں بھی جگر کاؤں میں زس گھومتے ہیں۔ اس نے کہا تھا۔ دلچسپ!۔ لطف اندوزی کے کہتے ہیں۔ مجھے آج ہی معلوم ہوا ہے۔ رہا۔۔۔ کتنا مزہ آ رہا ہے۔

ہاں۔۔۔ مجھے بھی بہت مزہ آ رہا ہے۔ میں نے جواباً کہا تھا۔ لیکن گلوہ نہ جائے کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے خوشیوں کا یہ سارا ڈرامہ کسی قبرستان میں ہوا رہا ہے۔ اللہ یہ زندہ لوگ جو سوٹ بوٹ میں اس خوشی کے ماحول کا سنوٹن بنے ہوئے ہیں۔ شاید یہ سب کے سب غم سے ہیں اور یہ رنگ برنگے غم ہیں کہ ہم سب کا بیوقوف بنا رہے ہیں۔ اور اپنی اپنی قبروں سے محلِ کرم زندوں کو کچھ یاد دلانے کیلئے آئے ہیں۔

پاگل ہے۔ کو! تجھے ان غلغلیہ باتوں سے کبھی جہات نہیں ملے گی۔ جب دیکھو افلاطون کی زبان میں بات کرتی ہے۔ عشق فلسفے کا امام ارسطو بھی کبھی کبھی خوش خوشی سے بیڑ لگ اٹھتا ہوگا اور مسرت ہو جانا ہوگا۔ لیکن تیرا حال تو یہ ہے کہ بس ہر حال میں آداس ہی نظر آتی ہے۔ لاخول ذل لاخولہ۔ تو گھٹن فیشن و طرب کو قبرستان بتا رہی ہے اور ہماری خوشی کا مذاق اڑا کر رنگ میں جنگ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ٹھنک ہے کہہ پر۔ اور سچ بات ہے کہ تجھے جینے کا کوئی حق نہیں۔ جادو ہو۔ کسی کمرے میں جا اور کاف تان کے لیٹ جا۔

ہی خون تھا۔ اے انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کیا گیا تھا۔ اس کا لاش قافل کی وحشت و بربریت کا زندہ ثبوت تھی اس کو کس نے قتل کیا؟ اور کس نے ایک معصوم بچے کی زندگی لی؟ کون ہے وہ پالی جرے؟ اس بچے کا دردناک قتل کیا؟ اس وقت ان سوالوں کا کوئی جواب کسی کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ میں تو اپنے بھتیجا کی لاش دیکھ کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ جب ہوش آیا تو گھر میں صرف گھر کے لڑکے تھے۔ کچھ باہر کے مہمان بھی موجود تھے۔ کوکب اور اس کے دو بھائی بھی موجود تھے۔ لیکن حویلی کی رونق قبرستان کے سنڈے میں بدل چکی تھی۔ گھر کا ہر زرد قبر سے محل کر آئے دلا مردہ محسوس ہو رہا تھا۔

یہ بات سمجھ کیلئے قابل نشوونما تھی کہ یہ قتل و غارت گری کس بنا پر ہوئی اگر یہاں کوئی دوسری مخلوق آباد ہے تو کیا ان کو یہ سالگرہ کا ہنگامہ برائے کیا ان کی کسی بات سے تو زمین و تہ زمین ہوئی؟

سیکڑوں انسانوں کا یہ بیان ہے کہ انہوں نے اندھیرے میں کچھ ہاتھ بڑھتے ہوئے دیکھے اور ایک بوڑھے سے انسان کو کئی بار حویلی کے مختلف حصوں میں ہنستا ہوا دیکھا گیا۔ حالانکہ یہ شخص سب کیلئے اجنبی تھا۔ مجھے پوچھنے کے بعد ایک عجیب سی صورت نظر آئی جسے دیکھ کر میں پھر بے ہوش ہو گئی۔ دوبارہ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے ایسا محسوس کیا جیسے میں کسی قبر میں اتار دی گئی ہوں۔ اور میرے ارد گرد وحشتناک اندھیرے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

میں یہ بات بتانا بھول گئی کہ سیکڑوں لوگوں نے کچھ خود دیکھا ہے کہ جو ہاتھ اندھیرے میں نغداؤں میں بلند ہو رہے تھے ان پر لکھا تھا۔ "حویلی خالی کر دے" (باقی اگلی صفحہ)

لکھا ہوا۔ اندھیرے میں بھی چمک رہا تھا یا یہ تو عجیب طرح کی ٹھٹھ ہے۔ اگر حرم کرے یہاں سے کھسک لو۔ اس طرح کی باتیں سن کر جب ہم نے ادھر جانے کی کوشش کی تو ہمیں روک دیا گیا۔ غارِ نمبر نے اگر مجھے روک دیا لیکن میں نے دیکھا کہ غارِ نمبر ماما زبیر نانی اماں اور صاحبہ زریں سبھی بڑی طرح رو رہے تھے اور کوئی کچھ بتا کر نہیں دے رہا تھا۔ میں نے سسپٹا کر گڑو کو تلاش کیا تو غارِ نمبر نے مجھے جھولی دستی دیتے ہوئے کہا کہ گڑو تو سو رہا ہے۔ اس کی ٹھٹھ کر دے۔ اس کے ساتھ خدا ہے۔

گڑو سو رہا ہے؟ ابھی تو وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ میں نے گھبرا کر جواب دیا۔ اتنی جلدی کیسے ہو گیا۔

ہاں ہاں ابھی نہیں گڑو کے پاس لے چلے ہیں۔ ان کی اس بات کو سن کر میرے جسم پر کچھ طاری ہو گئی۔ مجھے کچھ دال میں کا لاف نظر آیا۔ میں نے رو رو کر گڑو کے پاس جانے کا اصرار کیا اور غارِ نمبر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ پھیرا لیکن کوشش کی۔ لیکن انہوں نے میرا ہاتھ پوری سختی کے ساتھ پکڑ رکھا تھا۔

اور غارِ نمبر نے میرے بعد مجھے سب کے روئے ہٹنے کی سسپٹا کی کہ جب معلوم ہو گئی۔ حویلی میں چار انسانوں کی ناگہانی موت کے ساتھ میری زندگی بھی ختم ہو چکی تھی۔ میرا جیسا بھائی گڑو اپنی سالگرہ سے پہلے ہی دست اجل کا لقمہ بن چکا تھا۔ بظاہر اس کی موت کی اور اس کے بے دردانہ قتل کی کوئی وجہ کسی کے سمجھ میں نہیں آ رہی تھی اس کی لاش کا وہ عجیب سا منظر میں آج تک نہیں بھول سکی۔ اس کا سر کھلا ہوا تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں غائب تھیں۔ آنکھوں کی جگہ صرف گھٹائے تھے۔ بایاں پر بھی موجود تھا اس کی لاش کے چاروں طرف خون

بقیہ: ۲۲ جن ایک عورت

میں نے اسی وقت جا کر گڑو کا گڑو اور توہل کو دفن کر دیا جو آج تک اسی طرح دفن ہے۔ اس طرح ان بائیس جنتاں نے میری بہن کا بڑی مشکل سے پیچھا چھوڑا اگر جانتے جاتے انھوں نے میری بہن کو بالکل اجاڑ دیا۔

میری بہن کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ انھوں نے اس کو کھ باندھ دی تھی جسکی وجہ سے وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہی۔ دو سال بعد رحمان صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اس طرح ان لوگوں نے جاتے جاتے بھی نسیم کو بری طرح تباہ و برباد کر دیا اس واقعے کے تقریباً ۹ سال بعد میری بہن نسیم بیمار رہنے لگی۔ وہ تقریباً ایک سال بیمار رہی۔ اس عرصے میں ڈاکٹروں نے اسے مختلف بیماریاں بتائیں مگر کوئی بھی صحیح طرح مرض کی تشخیص نہ کر سکا۔ یوں تقریباً اس واقعے کے دس سال بعد نسیم کا انتقال ہو گیا۔

اس داستان کا ایک ایک لفظ سچ پر مبنی ہے۔ اگر کسی کو یقین نہیں آتا تو سنائے لیکن خدا نہ کرے کہ کوئی جن کسی کو اپنی "سواری" بنائے۔

جنت کی آبادی

اسامیل دزیر شاہ جنتاں کا بیان ہے کہ:

حضرت مالاہیں، کنوؤں اور گڑھوں میں رہا کرتے ہیں۔ اور شایعین شہروں، مقبروں، دیرانوں میں رہتے ہیں، طوائف ایسی جگہ کو پسند کرتے ہیں جہاں خون پڑا ہو چنانچہ یہ مذبحِ خلع میں اپنا ڈیرا ڈال لیتے ہیں یہ گندگی کے ڈھیروں کو بھی اپنی رہائش کیلئے پسند کرتے ہیں، زنا و تباہی میں مشغول رہتے ہیں۔ بعض بڑے شیاطین آگ کے قریب سیر کرتے ہیں۔ طوائف وہ جنتاں جو عورتوں کی صورت میں متعلق ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے درختوں پر اپنا مقام بنالیتے ہیں! ملی نیم، برگڑ اور چیل کے درخت خاص طور پر انہیں پسند ہوتے ہیں۔ یہاں سب بیماریوں میں بو و بائیں کرتے ہیں۔ جنتاں کی تمام قسمیں اکثر افراد انسانوں کو سناتے ہیں۔ بعض حضرت کی تو یہ حالت دیکھ کر غور و بڑی طرح فریاد کرتے ہیں اور ان کے ساتھ صحبت کرنا انہیں عزیز ہوتا ہے! طوائف حضرت کو عورتوں پر چڑھ جاتے ہیں اور ان کے جسم سے فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

دکتر الاسرار

قسط ۱۳

حَسْبُ الْهَاشِمِيِّ فَاضِلِ دَارِ الْعِلْمِ وَدَيُّو

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

ثعبان و تین کے بیان میں | بادشاہ نے اپنی بائیں جانب نظر ڈالی تو لمحہ نظر پڑی۔

بہت باریک آواز میں نغمہ سرائی کر رہا تھا۔ پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں تمام کپڑے کوڑوں کا دکیل ہوں۔ مجھے ان کے بادشاہ نے بھیجا ہے پوچھا وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا نام ثعبان ہے۔ بڑے اونچے پہاڑوں پر رہتا ہے اور ایسی جگہ زندگی گزارتا ہے جہاں نہ ٹھکاس اگتہ ہے نہ ہارٹیں ہوتی ہیں۔ اس جگہ اگر انسان یا حیوان چلا جائے تو ایک دودن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس کی رعیت کون ہے؟ لمحہ نے کہا تمام سانپ، بچھو وغیرہ اس کی رعایا میں ہیں اور انسانوں کے گھروں میں رہتے ہیں۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ اپنی رعایا سے دور اتنی بلندی پر کیوں بٹھا ہے؟ لمحہ نے کہا کہ اس کے منہ میں زہر ہوتا ہے اور اس کے جسم میں گرمی ہوتی ہے وہ اپنا اور دوسروں کا فائدہ اسی میں محسوس کرتا ہے کہ سب سے الگ ٹھک رہے۔ بادشاہ نے کہا اس کی صورت و سیرت بیان کر۔ لمحہ نے کہا اس کی صورت و سیرت بعینہ تین جیسی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تین کی صورت و سیرت سے بھی ہیں واقفیت نہیں کہ کیسی ہے؟ لمحہ نے کہا کہ دریائی جانوروں کا دکیل مینڈک حضور کے سامنے موجود ہے۔ اس سے پوچھئے۔ بادشاہ نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں دریائی جانور کے بادشاہ کا دکیل ہوں۔ فرمایا کہ اس کا نام و نشان بیان کر، مینڈک نے کہا۔ نام اس کا تین ہے اور وہ دریائے شور میں رہتا ہے اور تمام دریائی جانور کچھوے، مچھلی، مینڈک وغیرہ اس کی رعیت ہیں۔ بادشاہ نے کہا اس کی شکل و صورت بیان کر، مینڈک نے کہا وہ ڈیل ڈول میں سب سے بڑا صورت عجیب و غریب، قد لمبا اور جسم خوب پھیلا ہوا۔ تمام دریا کے جانور اس سے خوف کھاتے ہیں۔ آنکھیں روشن، منہ چوڑا، دانت پھری کی طرح تیز، جتنے بھی دریائی جانور پاتا ہے۔ فوراً نگل جاتا ہے۔ جبکہ اس کو زیادہ کھانے کی وجہ سے بد بھنی کا ڈر ہوتا ہے تو اس وقت کمان کی طرح خم ہو کر سر اور دم کے زرد پر کھڑا ہو جاتا ہے اور بچ کے دھڑک پانی سے نکال کر ہوا میں بلند کرتا

ہے اور آفتاب کی حرارت سے اس کا کھانا ہضم ہو جاتا ہے اور بیش تر اس حالت میں بے ہوش بھی ہو جاتا ہے اور اس وقت دریا سے جو بادل اٹھتے ہیں اس کو خشکی میں ڈالتے ہیں۔ پھر وہ مرجا تلے اور درندوں کی غذا بن جاتا ہے اور کبھی کبھی وہ بادلوں کی ساتھ اڑ کر یا جوج ماجوج کی سرمدوں میں چلا جاتا ہے اور ان کی غذا بن جاتا ہے۔ ویسے تمام جانور اس سے ڈرتے ہیں اور وہ کسی جانور سے نہیں ڈرتا۔ مگر ایک جانور جو پتھر کے برابر ہوتا ہے۔ مگر پتھر اس سے ڈرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ چھوٹا سا جانور بہت زہریلا ہوتا ہے وہ کاٹا ہے تو مگر پتھر کے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور پھر وہ مرجاتا ہے تو سب جانور اس کے جسم کو کھا لیتے ہیں۔ زندگی میں یہ جانوروں کو کھاتا ہے اور مرجاتا ہے تو جانور اس کو کھاتے ہیں اور یہی حال انسان کا بھی ہے۔ وہ جانوروں کا گوشت زندگی بھر کھاتے ہیں اور جب انسان مرجاتے ہیں تو قبر کے کپڑے کوڑے انسانوں کا جسم کھا جاتے ہیں اور شاید بھی دیکھتے ہوئے بعض ملکوں نے کہا ہے کہ ایک کے مرجانے سے دوسرے کی بہتری ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا هُمُ الْيَوْمَ يُنْفَخُ النَّاسُ وَيُؤْتَىٰ الْمُؤْمِنُونَ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَتَجْعَلُ مِنْكُمْ شَشَدًا ۚ وَنُفَعًا لِّاُولٰٓئِكَ
الطَّالِبِينَ ۝

یعنی ہم فزیت بہ فزیت زمانہ کو آدمیوں میں پھرتے رہتے ہیں تاکہ اللہ امتحان کر لے۔ ان لوگوں کا جو ایمان لائے اور گواہ بنائے ان کو اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس کے بعد اس نے کہا کہ سب آدمی گمان کرتے ہیں کہ ہم مالک ہیں اور تمام حیوان ہمارے غلام ہیں۔ میں نے جو حیوانوں کا احوال بیان کیا اس سے کیوں نہیں دریافت کرتے کہ سب حیوان مسادی ہیں کوئی فرق نہیں کبھی تو کھاتے ہیں اور کبھی دوسروں کی غذا ہو جاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ انسان حیوانوں پر کس لئے فخر کرتے ہیں۔ حالانکہ جو حال ہمارا ہے وہی ان کا ہے۔ کیوں کہ نیکی بدی بعد مرنے کے ظاہر ہوتی ہے اور اس

دنیا میں سب کا انجام مٹی میں مل جانا ہے۔ خواہ وہ انسان ہوں یا جانور اس کے بعد اس نے بادشاہ سے کہا کہ انسان جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مالک اور سب غلام ہیں تو یہ ان کا مکرو فریب ہے اور اس پر ہمیں تعجب ہے، یہ انسانوں کی جہالت کی بات ہے کہ ایسا تصور کرتے ہیں اور ایک غلام ناقص بات پر غور کرتے ہیں اور اتراتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ وہ کس بنا پر یہ کہتے ہیں کہ وہ تمام چرند پرند اور درختوں کے حاکم ہیں۔ حالانکہ اگر جنگل کا کوئی درندہ ان کی طرف غصہ سے دیکھ لے تو ان کا پیشاب خطا ہو جاتا ہے بعض جانور ایسے ہیں کہ اگر وہ انسانوں کی بستی میں آجائیں تو یہ انسان اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ ان انسانوں کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ انہیں جنگلی جانوروں سے دور رکھا۔ ورنہ ان کی خیریت میں فرق آجاتا۔ انسانی کی بات ہے کہ جو جانور ازراہ بعضی ان کے قبضہ میں آگئے ہیں انسان ان پر بھی بھرے غلہ و ختم ڈھاتے ہیں اور خدا کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔

اس کے بعد بادشاہ نے ایک ٹوٹے کی طرف دیکھا جو بہت غور سے ساری باتیں سن رہا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا کہ میں شکاری پرندوں کا وکیل ہوں اور مجھے ہمارے بادشاہ عطا دیے بھیجے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ ٹوٹے نے جواب دیا۔ دریلے شور کے جزیروں میں بلند پہاڑوں پر رہتا ہے وہاں کسی انسان کا گزر نہیں اور کوئی جہاز بھی وہاں تک نہیں جاسکتا۔

بادشاہ نے کہا۔ اس جزیرے کا احوال بیان کر۔ ٹوٹے نے کہا کہ زمین وہاں کی بہت عمدہ ہے۔ آب و ہوا اور مینا ہے۔ چنے اور باغات خوشگوار ہیں اور پھل اور پھول بے شمار قسم کے وہاں پیدا ہوتے ہیں۔ جو دیکھنے میں خوبصورت اور کھانے میں خوش ذائقہ۔

بادشاہ نے کہا۔ اپنے بادشاہ عطا کی صورت و شیر پر روشنی ڈال۔ ٹوٹے نے کہا کہ وہ ٹیل ڈول میں تمام پرندوں سے بڑا ہے۔ اڑنے میں قوی ہے۔ اس کے بچے انتہائی تیز ہیں اور جسم انتہائی پھیلا ہوا ہے اور چونچ تلوار کی طرح تیز دھار والی ہے۔ وہ جس وقت اڑتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی جہاز ہوا میں اڑ رہا ہو۔ وہ اتنا طاقتور ہے کہ بڑے بڑے جانور کو چونچ میں لیکر اڑ جاتا ہے اور اس کی عادتیں نہایت عمدہ ہیں اور میں اس پر کبھی کسی وقت تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔

اس کے بعد بادشاہ نے انسانوں کی طرف دیکھا۔ انسانوں کی بستی میں ستر آدمی مختلف قبیلوں کے کھڑے ہوئے تھے ان کی صورتیں اور لباس ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ بادشاہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جانوروں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ تم نے سن ہی لیا ہے انکی بیانات پر غور و فکر کرو اور یہ بتاؤ کہ تمہارا بادشاہ کون ہے؟

انسانوں نے جواب دیا۔ ہمارے بادشاہ بہت سے ہیں۔ ہر قبیلہ میں ہمارا ایک بادشاہ ہوتا ہے اس کا اپنا ملک اور فوج ہوتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ حیوانوں میں بادجو دیکھ کثیر ہیں۔ ایک بادشاہ ہوتا ہے اور تم میں بادجو دیکھ تم قلیل ہو بہت سے بادشاہ ہوتے ہیں۔

انسانوں کی جماعت میں سے ایک عراقی شخص نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی احتیاج رکھتے ہیں۔ حالات ان کے مختلف ہیں۔ اس لئے بہت سے بادشاہ ان کیلئے چاہئیں۔ دوسرے حیوانوں میں جو ڈیل ڈول میں بڑا ہو وہی بادشاہ بن جائے کا حقدار ہوتا ہے۔ لیکن انسانوں میں ایسا نہیں ہے۔ انسانوں میں وہ بادشاہ بننے کا مستحق ہوتا ہے جس میں ذہن پر صاحب علم ہو اور جو عدل و انصاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس لئے کہ بادشاہ اس لئے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ رعایا میں اگر اختلاف پیدا ہو جائے تو رعایا کسی کی طرف رجوع کر کے انصاف طلب کر سکے۔ انسانوں میں ایسے بادشاہ وہ کبھے جاتے ہیں جو عادل و منصف اور رعایا پر در ہوں۔ ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کریں اور انسانوں میں بادشاہی ملازمین کے فرتے بھی بہت سے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس لئے ہوتے ہیں کہ اگر دشمن کی فوج حملہ کرے تو وہ اپنا دفاع کر سکیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ ہتھیار سے لیس رہتے ہیں۔ بعض کی ڈیوٹی یہ ہوتی ہے کہ چوراہوں، قاتلوں، جواڑیوں اور شرابیوں کو سزا دیں اور ان کے خلاف کارروائی کر سکیں ایسے لوگ شہر کے مختلف حصوں میں بھی گشت کرتے ہیں تاکہ مجرمین پر ان کی نگاہ رہے اور بعض وزیر ہوتے ہیں جو حکومت کے نظام کو چلاتے ہیں۔ بادشاہ کے مددگار ہوتے ہیں۔ بعض مفتی اور قاضی ہوتے ہیں جو احکام شریعت کو نافذ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر شریعت کے احکامات نافذ نہ ہوں تو لوگ گمراہ ہو جائیں اور اپنے پیدا کر نیوالے کو بھول جائیں اور بعض صرف خدمتِ خلق پر مامور ہوتے ہیں۔ غرضیکہ انسانوں کے بادشاہ کے تحت بہت سی جماعتیں شاہی ڈیوٹی انجام دیتی ہیں اور ان کا مقصد حیات انسانوں کی خدمت ہوتا ہے اور اسی کی انہیں خواہ ملتی ہے اگر ان میں سے کوئی بھی فرقہ پنا کام چھوڑ دے تو نظامِ سلطنت میں فساد پیدا ہو جائے۔ اسی لئے ہمارا بادشاہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے فرائض خندہی سے انجام دیتے رہیں۔ اتنی بہت ساری ذمہ داریاں صرف ایک بادشاہ انجام نہیں دے سکتا، اس لئے انسانوں میں قبیلہ دار بہت سے بادشاہ ہوتے ہیں اور ہر بادشاہ خواہ وہ کسی علاقہ کا ہو یا زمین پر خدا کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ بادشاہ کو جو کچھ عزت ملتی ہے وہ خزانہ قدر سے ملتی ہے۔ بادشاہ خدا کی زمین میں فساد کو روکتا ہے اور خدا کا حکم پھیلاتا ہے۔ اگر بادشاہ زمین پر فساد کو نہ روکے اور خدا کے احکامات جاری نہ کرے تو پھر اس سے زیادہ بدترین بھی کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔ اور

ایک فقیری نسخے سے تیار کیا ہوا تیل روحانی آملہ تیل

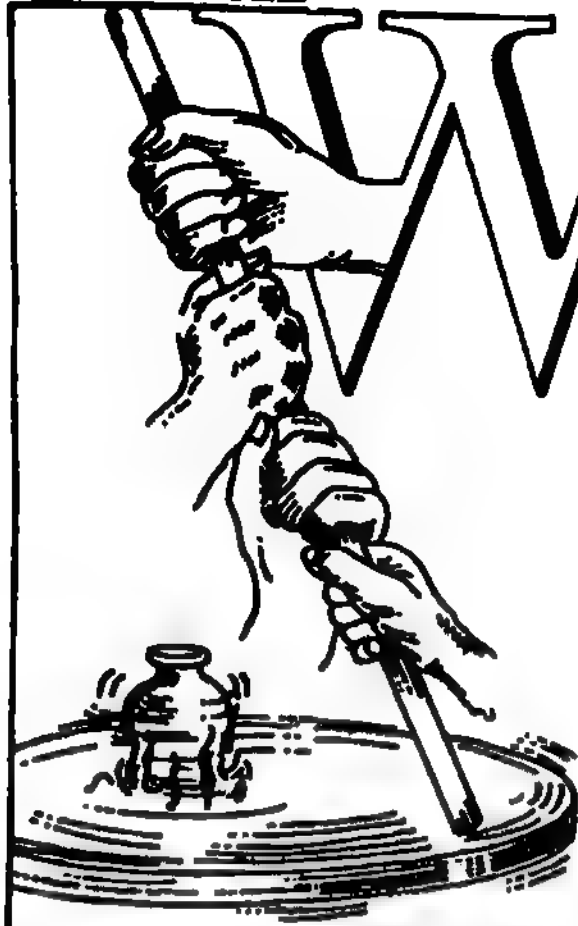
- یہ تیل آپ کے دماغ کو سکون عطا کرے گا۔
- غشی کو دور کرے گا۔ دماغ میں تروتازگی پیدا کرے گا۔
- اس کا مستقل استعمال ہالوں کو مضبوط کرے گا ان میں نکھار اور نری پیدا کرے گا۔
- اور ہاں چھڑنے اور سفید ہونے سے آخری طرح محفوظ رہیں گے۔
- یہ تیل جڑی بوٹیوں اور تقریباً ۳۰ مرکبات سے بنایا جاتا ہے۔
- اس تیل کو حکماء کی حدیثات کے مطابق تیار کر کے مخصوص ساعت میں ایک مخصوص عمل پڑھ کر اس پر دم کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح اس تیل کی تاثیر رونق پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تیل روحانی امراض کے لئے تیرہ ہدف ثابت ہوتا ہے۔
- اس تیل کو اگر آپ رات کو سوتے وقت اپنی پیشانی کاغذ کے سولہ انگلیوں کے پوٹوں پر مل لیں گے تو انشاء اللہ ادھیڑا اثرات اور سٹپل اور گندے جادو کے حملے سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ اور آپ کے دشمن اپنی سازشوں میں انشاء اللہ ناکام ہو جائیں گے۔ تجربہ دنیا میں سب سے بڑی کسوٹی ہے۔
- ایک بار ہمارے کہنے سے استعمال کریں۔ پھر بار بار آپ اپنی مرضی سے استعمال کرنے پر مجبور ہوں گے۔
- قیمت فی شیشی (روزن سوگرام) _____ پیسہ
- پیشکش رو ہے۔
- موصول دیکنگ ۲۰ روپے بڑے خریدار
- چار شیشیاں ایک ساتھ منگنے پر موصول دیکنگ کی بھوث
- رڈ آرڈر کے ہموار میں روپے ایڈوانس آنے ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔ (ہر جگہ لکھنؤ کی ضرورت ہے)

دروغہ دار کو نہ

روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند

ہیں ان کا دعویٰ قطعاً ہے دلیل ہے جو ناقابلِ سماعت ہے۔ کاش یہ انسان اس بات پر غور کرتے کہ جو نئی جیسا تھا مناجا اور زمین کی گہرائیوں میں کس طرح اپنے پیچیدہ مکانات بناتی ہے۔ زمین میں کسی ہی سیلابی ہو لیکن ان کے مکان سیلابی سے محفوظ رہتے ہیں جو مٹیاں سال بھر کا غلہ جمع رکھتی ہیں اور اس غلہ کی خوب حفاظت کرتی ہیں اور اگر غلہ کبھی بھار بیگ جاتا ہے تو اس کو نکال کر دھوپ میں پکھاتی ہیں۔ گرمیوں کے زمانہ میں جو مٹیاں مختلف قافلے بنا کر روزی کسے تلاش میں زمین کے مختلف حصوں میں بکھلتی ہیں اور انتہائی ایمانداری کے ساتھ داد و دادر اپنے سوار کے پاس لا کر جمع کرتی ہیں اور روزی کی تلاش میں اگر کوئی چھوٹی سستی کا مظاہر کرتی ہے تو اس کو مار ڈالا جاتا ہے اس لئے کہ جو مٹیوں کے قبیلہ میں کابلوں کی کوئی جگہ نہیں۔ ان سب باتوں پر اگر غور کیا جائے اور انصاف سے کام لیا جائے تو ہر فرد اس تجربہ پر یقینے گا کہ جو مٹیاں خدا داد صلاحیتوں کی مالک ہیں۔ اسی طرح مٹی جب فضلِ ربیع میں کھائی ہوئی ہو جاتی ہے کسی نرم جگہ پر جا کر اٹھ دیتی ہے اور اس کو مٹی سے چھپا کر اٹھ جاتی ہے۔ پھر وہ مرجاتی ہے لیکن وہ اٹھنے سے اس انداز میں رہاتی ہے کہ کچھ حصے کے بعد ان میں سے بچے برآمد ہو جاتے ہیں اور اس طرح مٹی کی نسل برابر چلتی رہتی ہے۔ اسی طرح ریشم کے کپڑے پہاڑوں میں شہوت کے درخت پر اپنا مکان بناتے ہیں۔ اس میں اٹھ دیتے ہیں اور انہیں بڑی حفاظت کے ساتھ چھپا دیتے ہیں۔ کچھ مدت کے بعد مرجاتے ہیں۔ لیکن ان کی موت کے بعد بچے خود بخود نکلتے ہیں اور اس طرح ریشم کے کپڑوں کی نسل چلتی ہی رہتی ہے۔ بالکل ہی حال بھنڈوں کا بھی ہے۔ غرض اس طرح تمام حشرات الارض اپنے بچوں کو پیدا کرتے ہیں۔ ان کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور حق الامکان ان کی ہمدردی کی حد حد کرتے رہتے ہیں اور ان سے کسی طرح کی کوئی غرض نہیں رکھتے۔ بر خلاف انسانوں کے کہ وہ اپنی اولاد کو اس نیت سے پالتے ہیں کہ وہ بڑھاپے میں ان کا سہارا بنے اور ان کے کام کئے، جانوروں کے مقابلہ میں انسان زیادہ خود غرض اور مطلب پرست واقع ہوئے ہیں۔ تو پھر وہ کس بنا پر غور کرتے ہیں اور کس بنا پر خود کو بڑا تصور کرتے ہیں۔ اور پھر کبھی وغیرہ اٹھ دیتے ہیں اور اپنے بچوں کے پودش کرتے ہیں اور کسی کو بھی ان میں اپنا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے کپڑوں کیسے وہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ غرض مند مطلب کے لئے جتنے جتنے ہیں اور ان کا کوئی کام غلصانہ نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی دیکھی غرض اور مفاد کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ضروری اعلان
محکم دلائل کی قیمت ازاد طلسماتی اشتہار میں کم چھپ گئی تھی۔
میں نے حضرات کے اندر مارچ ۱۹۹۵ء سے پہلے موصول ہوئے ہیں ان کے ساتھ
پہلے اشتہار کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔ آئندہ کیلئے یہ قیمت رہے گی جو برابر سے
خارج کیا جا رہی ہے۔
(نمبر)



WORKING TOGETHER FOR A HAPPY FUTURE

The Bombay Mercantile Co-operative Bank is one of the largest Co-operative banking institution in the country today with over 45 branches in the states of Maharashtra, Gujarat, Jammu & Kashmir, Delhi, Andhra Pradesh, Madhya Pradesh, Rajasthan and Uttar Pradesh.

Rising from a modest beginning in the year 1939, BMC Bank has recorded a consistent growth all through, earning today it's greatest asset - the trust reposed in it by the people, built through care and quality service the bank has been rendering for over half a century.

With deposits of over Rs. 945 crores, BMC Bank has been a silent contributor to the economic development of the country and the people, assisting the weaker sections, promoting small scale units, rendering aid to ex-servicemen, the self-employed and working for the general upliftment of women.

For BMC Bank believes in one philosophy - working together for happy future

**BOMBAY MERCANTILE
CO-OPERATIVE BANK LTD.**
(SCHEDULED BANK)



Where banking is a pleasure!

لذیذ مغلی کھانوں کا لطف اٹھانا ہے
تو
کریچر ہوٹل کی خدمات ضرور لیجئے

**Secret of good mood
Taste of Karim's food**

شاہ نہیں رہا ہی گھرائے تو ہیں
مغل نہیں مغلی کھانے تو ہیں



جامع مسجد دھلے ۱۱۰۰۰۹

قائمشدا ۱۹۱۳ فون: ۳۲۶۹۸۱ ۳۲۶۹۸۰

TILISMATI DUNYA

(Urdu Monthly)

Abulmali DEOBAND - 247554 (U.P.) (R.N.1.66796/92)

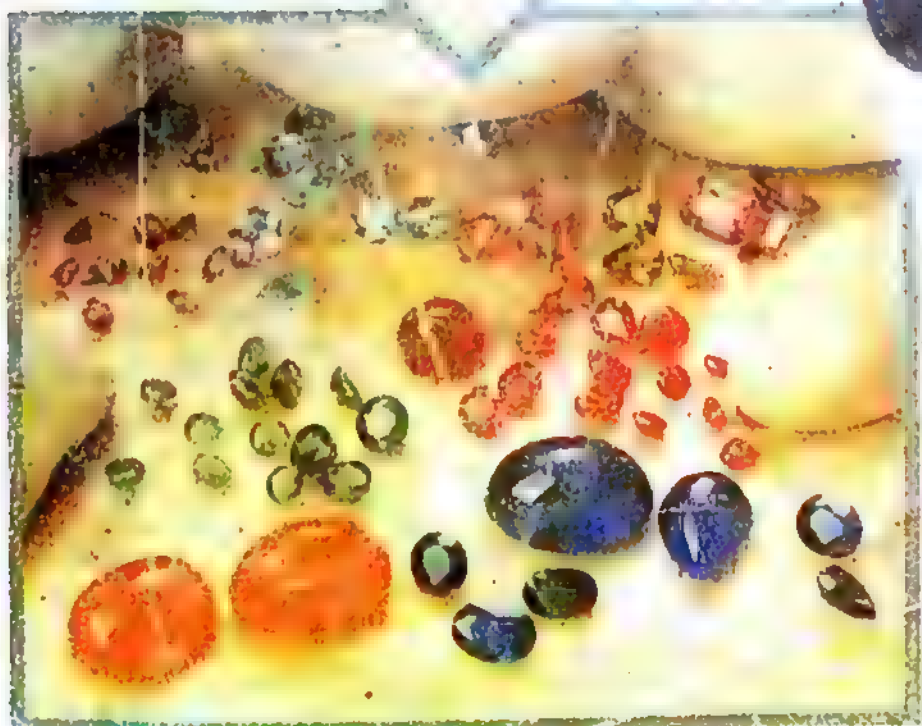
طاسماتی دنیاء دیوبند

برتھ سٹون، طبعی خرابیوں، حصول برکات اور
ستاروں کی نحوست دور کرنے والے
جواہرات

آپ کے معیار کے عین مطابق۔
درجہ اول، درجہ دوم، درجہ سوم کے ہتھیار
میدوزیب رنگوں میں پتھروں کی ایک مکمل وراثی



تشخیص اور رنگینوں کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں



ماہنامہ طاسماتی دنیاء عالمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند
فون ۲۲۶۸۲
۲۲۶۵۵

عالمی دنیا

شیطان نمبر



الشرعانی

نمبر: ۳ شمارہ: ۲۰
 تاریخ: اپریل ۱۹۹۶ء
 شمارہ: روپے
 سالانہ: _____

_____ اگستان سے سالانہ
 _____ مہینہ مالک سے
 _____ نصف مہینہ
 _____ حادین سے سالانہ
 _____ سنین سے سالانہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طائفہ عثمانی

معاونت ایدہ شریف
 مَرَدِ حُرِّ مَدَنِی

خصوصی مشایخ

نسیم فاطمہ سرشیخ صدیقی

عمومی مشایخ: _____ ابرسیان عثمانی، سلیم عری

_____ رابعہ بانو شیریں

_____ محسن ہمدرد

_____ ڈاکٹر طاہر الاسلام قاسمی

ہفت روزہ زینب نامید عثمانی

سید جعفر الحاج مولانا سید ذلیل حسین میاں صاحب مدظلہ

ایدہ شریف حسن الہاشمی

سرکولیشن منیجر ڈاکٹر: _____ دانش عامری

نگار: _____ عمر فاروق عامر عثمانی

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی ملک ہے۔ اس کے کسی کئی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے رابطہ قائم ضروری ہے (منجس)

اس (○) میں شرح نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی مدت خریداری اس پرچے کے ساتھ ختم ہو جائیگی۔ لہذا اب آپ فوراً فیصلہ فرمائیں کہ آئندہ آپ طلساتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں گے یا نہیں؟ یہی یقین ہے کہ اس مدت میں آپ طلساتی دنیا کو اپنے لئے اپنے گھر والوں اور دوستوں کیلئے بھی مفید پایا ہوگا۔ لہذا اس رخ نشان دیکھتے ہی آپ سالانہ تعاون دینا شروع کریں، اور رسالہ بند کرنے کی اطلاع دیں۔ خاموش رہنے کی صورت میں رسالہ دی پال سے نہیں بھیجا جائیگا۔ بلکہ رسالے کی ترسیل روک دی جائے گی (منجس)

انتباہ

طلساتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کے ساعت کا حق صرف دیوبند ہے کہ عدالت کو حاصل ہوگا۔ (منجس)

طلساتی دنیا روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب اختیار کے اجر و ثواب کے لئے کوئی دشمنی کرنا چاہیں وہ ایدہ شریف سے رابطہ قائم کریں۔ یا روحانی مرکز کے نام اپنی رقم بھجوا کر عذرا شہر مابور ہوں۔ تعاون علی البتہ والی رقومات کیلئے پوری پوری وضاحت کر دینا ضروری ہے۔ تاکہ رقومات صحیح معرّف میں خرچ کی جاسکیں۔ (منجس)

ROOHANI MARKAZ

ABULMALI DEOBAND-247554

۲۲۷۵۵۴ روحانی مرکز محلہ ابوالعالی دیوبند

مدرسہ اہل بیت احمد صندیقی نے ربانی کسب پر عزم دیکھ کر پھر ایک دفعہ کفر علیہ ابوالعالی دیوبند شائع کیا

کتابت محمد ابراہیم

الشیطان غلام کی قیمت 40%

کیا اور کہاں

نورِ ہدایت کی
۵

مختلف باغوں کے پھول ۶

اداریہ ۹

غزلیں ۱۰

انسانِ جن
اور شیطان
۱۱

داستانِ ابلیس ۱۱

تاریخِ ابلیس
۶۷

ابلیس لعین کے شیطانی کارنامے
۷۳

شیطان کے
مکرو فریب کے جال
۱۲۳

انسان اور
شیطان کی دشمنی
۸۹

شیطان کے
پراسٹوٹِ حال
۱۲۳

شیطان کی
تخلیق کا فلسفہ
۱۳۷

شیطان کی ڈسٹری
۱۴۳

شیطان سے انٹرویو ۱۵۲

خوفناک حویلی
۱۶۰



نورِ ہدایت

اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر صورتیں بنائیں تمہاری پھر حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو۔ پس سبھی نے سجدہ کیا آدم کو۔ لیکن ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ تھا۔

اس سے کہا گیا۔ تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا ہے؟ جب کہ ہم نے تجھے سجدہ کرنا حکم دیا تھا ابلیس نے کہا۔ اس لئے کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ مجھے پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور آدم کو پیدا کیا ہے ٹمٹے۔

اس سے کہا گیا تو آخر جا یہاں سے تو اس لائق نہیں ہے کہ تو تکبر کرے پس تو یہاں سے ذلیل ہو کر باہر نکل جا۔

ابلیس بولا۔ مجھے زندگی دیجئے اس دن تک جب لوگ قبروں سے باہر نکلیں گے۔ فرمایا گیا۔ جاتو اس وقت تک کہ ہلکتی دی گئی۔

ابلیس نے کہا کہ میں تو ہو گیا ہوں گمراہ۔ اب میں ضرور میٹوں گا تاکہ لگا کر سیدھی راہ اور میں بہکاؤں گا تیرے بندوں کو دائیں سے بائیں سے آگے سے اور پیچھے سے اور تو ان میں سے اکثر کو مارا پائے گا۔

کہا گیا ابلیس سے تو نکل جا خستہ حالی کے ساتھ ذلیل اور مردود ہو کر اور جو کوئی تیری اتباع کرے گا تو میں تجھے اور تیری اتباع کرنے والوں کو دوزخ میں ڈالوں گا۔

(القرآن سورۃ اعراف۔ پارہ ۱۵)

مختلف باغوں



علم کی فضیلت

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان کیلئے ایک فریضہ ہے۔
- آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کر کے دوسرے مسلمان بھائی کو علم سکھائے۔
- آپ نے فرمایا کہ جو شخص علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلتا ہے، فرشتے اس کے استقبال کیلئے آسمان سے اُتے ہیں اور اس کے قدموں میں اپنے پر کھینچتے ہیں۔
- آپ نے فرمایا کہ جو شخص علم سیکھنے اور سکھانے کیلئے اپنے گھر سے نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو حج کامل کا ثواب عطا کرتے ہیں۔
- آپ نے فرمایا کہ عالم کی فضیلت مابد پر ایسی ہی ہے جیسی برتری چاند کی تمام ستاروں پر ہے۔
- بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شیطان عالم دین سے گھبراتا ہے اور اس کو بہکانے کیلئے اسے سو جتن کرنے پڑتے ہیں۔ جب کہ مابد جاہل پر شیطان باسانی اپنا تسلط قائم کر لیتا ہے۔

بہترین اسلام

- ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دین میں کونسا کام بہتر ہے۔
- آپ نے فرمایا کہ غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ہر شخص کو سلام کرنا خواہ تم اسے پہچانتے ہو

یا نہیں۔

بہتر سزے

- جس شخص کے دل میں خوف خدا نہ ہو وہ بہتر سزے سے بڑا کام کر سکتا ہے۔
- دوسروں کی عیب جوئی کے بجائے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھو۔
- شرافت میں چھپے ہوئے دوندہ صفت انسان سے وہ بھیڑ یا اچھا ہے جو اپنی وحشت کا مظاہرہ کر کے علم کرتا ہے۔
- جو آدمی دولت مند بننے کے خواب دیکھتا ہے وہ دھوکوں کو جمع کرنے کا خواہش مند ہے۔
- علم شریفوں کو متواضع بناتا ہے اور کمینوں کو مغرور کر دیتا ہے۔

- انسان تھوڑی سی خوشی پا کر جب حد سے زیادہ ہنستا ہے تو فطرت انتقام لیتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

- جو عورت بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق طلب کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے
- جو مرد اپنی بیوی کی دلجوئی نہیں کر سکتا وہ بدگیا کا بھی حق ادا نہیں کر سکتا۔

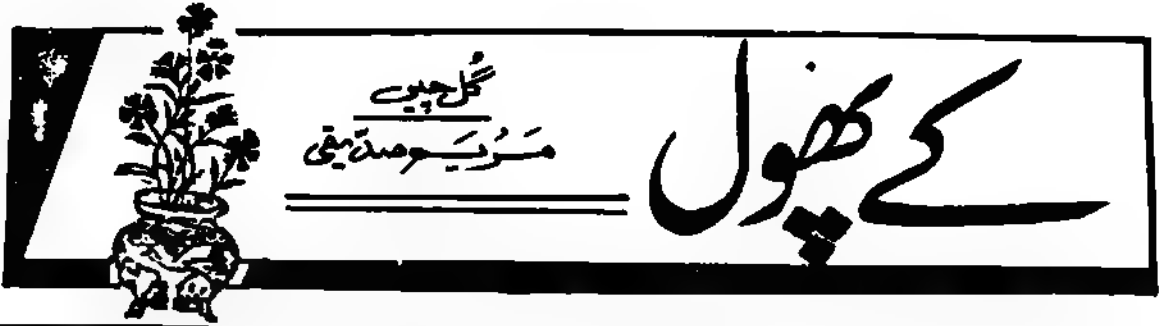
- تم اپنے دوست کے دشمن کو دوست نہ رکھو ورنہ تم اپنے دوست کے دشمن بن جاؤ گے۔
- جسم کا آرام حلوں میں ملتا ہے لیکن دل کا سکون محبوبی والوں ہی کو میسر ہے۔
- سچ بول کر جو متعہان پہنچتا ہے وہ اُس طرح

اقوال زریں

- آخرت کا بہترین توشہ تقویٰ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کم ہونا حکمت کی علامت ہے۔ (حضرت عرفؓ)
- نزدیک اور دور سے بڑا کوئی دوست نہیں اور غارت کامر دے بڑا کوئی دشمن نہیں۔ (مہاجرات)
- ہر چیز صرف اپنے عمل وقوع کے اعتبار سے خوبصورت اور بدصورت کہلاتی ہے (فرنگیان)
- نرم دلی خالق کائنات کی سب سے بہتر تخلیق ہے۔ (مہاتما بدھ)
- اگر کسی لپچے آدمی کی تم کسی دوسرے تریف نہیں کر سکتے تو اس کی بڑائی بھی مت کرو۔ (میکس مسالڈ)

یہ کیسے مسلمان بنیں

- اللہ کو پہچانتے ہیں پھر بھی بندگی نہیں کرتے
- بنی کو ملتے ہیں لیکن اس کی پیروی نہیں کرتے۔
- قرآن کو پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے
- جنت دوزخ پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن جنت میں جانے کی تیاری نہیں کرتے۔ اور دوزخ سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔
- جانتے ہیں کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے لیکن اسے خوش نہیں رکھتے۔
- مانتے ہیں کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے لیکن اسے راضی نہیں دیکھتے۔



● زندگی کی بے ثباتی کے قائل ہیں۔ لیکن آخرت کی کوئی تیاری نہیں کرتے۔

سُقراط نے کہا تھا

● کسی کو نقصان پہنچانا خود نقصان اٹھانے سے بھی بڑا ہے۔

● زندگی بہت مختصر ہے لیکن اگر مصیبتیں ساتھ لگی ہوں تو بہت طویل معلوم ہوتی ہے۔

● غم پر ایک خاموش آواز ہے۔ اور قلم لکھنا۔

● جو لوگ اپنی اولاد کیلئے دولت جوڑنے میں لگے رہتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ اپنی اولاد میں وہ صلاحیت اور قابلیت پیدا کر دے خود دولت کما سکے۔

● کہہ لوگ کھلے کیلئے جیتے ہیں اور کچھ لگ جیتے کیلئے کھلتے ہیں۔

● جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے وہ اپنے سامنے سے بھی ڈرتے ہیں۔

حکمت کے موتی

● کسی کے دل میں ایمان اور خدا ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● قابل رشک ہے وہ آدمی جسے عقل بخشی گئی ہو اور وہ اس کے مقابلے پودے کرتا ہو۔ (حضرت علیؓ)

● ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ (قرآن حکیم)

● نیکی بزرگی اور محبت کا پھول ہے کہ انسان

● دوسروں کی بھلائی کیلئے تکلیف اٹھائے۔ (حضرت علیؓ)

● کتابوں کا مطالعہ دماغ کو روشن کرتا ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

● غریب وہ ہے جس کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہو۔ (چینی کہاوت)

● غم نہ دیر لگتی ہے اسے قبضے میں رکھنے والے پر قبضہ کر لے گا۔ (ہندی کہاوت)

● غم نہ عقل کو کھاجاتا ہے۔ (حضرت داتا گنج بخشؒ)

ٹانگ

● محبت دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور ٹانگ ہے۔ بے بسوں، غریبوں کیلئے تو یہ تیر بہون سڑک ہے۔ (مشرقی)

● بھی یہ اگر معمولی سی مقدار میں میسر آجائے تو جان کسان سے فرشتہ اجل کے حوالے کی جا سکتی ہے جو مسکراہٹ

● محبت کے ذریعہ عطا ہوتی ہے اسے موت کی تلخی بھی نہیں نہیں سکتی۔ محبت کرنے والا اور محبت کیا جائیگا

● انسان مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔

منتخب اشعار

● کوئی موسم نہیں محبت کا چاند نکلے یا آفتاب ڈھلے

● مجھ سے دیکھی نہیں جاتی بے ادبی یا بد شاعر چھپے پردوں کو آوازوں کیسے

● ایک دن آئینا کو جھکوانے والا۔ استغلام تو نہیں روٹھ کے جائیگا۔

● یہ اور بات ہے کہ تعارف نہ ہو سکا ہم زندگی کے ساتھ بہت دور تک گئے

● اپنے دامن میں زخموں کی بڑی دولت ہے کیوں نہ پھر وقت کا ہر قسم کا چلایا جائے

● دُعا دیا گیا مجھے ہادی کی قہر میں میں جس کو چاہتی تھی وہ لڑا کلاں پر

● شریک تعلقات کو ایک لمحہ چاہیے لیکن تمام عمر مجھے سوچنا پڑا

● دشمنی آپ کی عنایت ہے ہم فقط دوستی کے مجرم ہیں

● مینا شہر ہے کچھ دوست بنائے رکھئے دل طے پاٹے ہاتھ ملائے رکھئے

● جس طرف جاؤں ادھر مال پہناتی ہے جتا چاہا تھا تجھ اتنی سزا پاتی ہے

سوال جواب

● کیا یہ درست ہے کہ شادی شدہ افراد غیر شادی شدہ افراد کے مقابلے میں زیادہ عمر سے تک زندہ رہتے ہیں؟
● نہیں لیکن شادی شدہ افراد کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے موت ان کے نصیب میں نہیں ہے۔

● کیا بویہ سے ڈر کر جو بویہ کی سی زندگی گزارنا ضروری ہے؟
ہرگز نہیں۔ لیکن بٹی کے محلے میں گھنٹی کو سننے باندھے گا۔

● ایک صاحب کا دعویٰ ہے کہ ان کی بیگم دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت خاتون ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟
_____ غالباً ان صاحب سے یہ دعویٰ اپنی بیگم کے سامنے کیا ہوگا۔

● کیا شادی کرنا عود کشتی ہے؟
جی ہاں۔ نکتے مردوں کیلئے تو خود کشتی ہی ہے۔
● وہ شادی شدہ ہے اور ہر وقت ہشاش ملیش رہتا ہے۔

● ایسا بچہ بولے کہ جس کا کوئی مسیقین نہ کرے آج کل پڑھے لکھے عاشق مزاج کیوں ہیں؟
● ارباب تجربہ جو ٹھہرے۔
● تجربہ کار لوگ اپنی فرم میں شادی شدہ لوگوں ہی کو کون ملازم رکھتے ہیں۔

● اس لئے کہ شادی شدہ لوگ ڈانٹ ڈپٹ کا تجربہ نہیں ملتے۔
● سفر کی بہترین ساتھی کن ہیں یا بویہ؟
ظاہر ہے کہ کتابیں۔ اس لئے کہ اگر کوئی کتاب پورہ وقت اسے بے تحلف گاڑی سے باہر نہیں نکال سکتا۔

● کیا یہ صحیح ہے کہ اگر ایک دن میں دو شادیاں ہوں تو ایک ناکام ہوتی ہے۔
شاید اس لئے کہ میری شادی جس دن ہوئی اسی دن میری بویہ کی شادی ہوئی تھی۔ اور یہ بات ثابت شدہ ہے کہ میری بویہ کی شادی کامیاب رہی۔

● شادی کا مقصد کیا ہے؟
ہر شخص کو جنت میں جلائے سے پہلے کچھ سزا جگتی پڑتی ہے اس سزا کو اردو زبان میں شادی کہتے ہیں۔

● دو باتیں
دو باتیں ہمیشہ یاد رکھو۔
پہلی بات یہ کہ بویہ سے جو وعدہ کرو۔ اسے

پورا کرو۔

دوسری بات یہ کہ بویہ سے کبھی عہد ہی مت کرو۔

پہلا قدم

بیگم! اگر تم نے صدیق نہ چھوڑیں تو میں کل ہی طلاق کی طرف پہلا قدم اٹھا لوں گا۔
پہلے قدم سے مراد؟
میں کل ایک اور عورت سے نکاح کر رہا ہوں۔

سبب

گرمیوں کی نسبت سردیوں میں میاں بویہ میں ٹکراؤ کم ہوتا ہے۔۔۔ وجہ؟
دراصل سردیوں میں مردوں کے کالوں پر منظر پڑھتے ہوئے ہوتے ہیں۔

غموں نصیب

میراثہ ہر شادی کے ایک ماہ بعد ہی ملتا رہتا۔
بہت خوش نصیب انسان تھا جو مصیبت کے دن نیچے بغیری فصاحت ہو گیا۔

یہی حضور

سالن میں تنک تو زیادہ نہیں ہے؟
جی حضور تنک تو تنک ہے۔ البتہ تنک کے حساب سے سالن کم ہے۔

کامیاب

کامیاب شوہر وہ ہے جو بویہ کے خرچ کرنے کی طاقت سے زیادہ کھائے۔
اور کامیاب بویہ وہ ہے جو شوہر کے کھانے کی طاقت سے زیادہ خرچ کرے۔

دوسرے کیلئے

زیادہ خوبصورت چیزوں کی تلاش مت کرو۔
کیوں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ ملتی ہوئی شے

کی مانند بن جاؤ جو دوسروں کو تو روشنی بخشتی ہے لیکن خود گچھل گچھل کر غم بھوجاتی ہے۔

قرض

قرض ایک طرح کی نعمت ہے۔ لیکن جو قرض دہوؤ کو خوش کرنے کیلئے لیا جائے وہ ایک بے مثال نیکی ہے اور اس نیکی پر ہزار رحمتیں اور نعمتیں قربان۔

ارشادات رسول

● جو شخص کو شیش کرے گا اسے کو شیش کا پھل ضرور ملے گا۔

● میرے اپنے وہ ہیں جن کے اطلاق اچھے ہیں۔
● زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو۔ اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مرہ کر دیتا ہے۔

● تم میں ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری کے مستحق پوچھا جائے گا۔

● موت کا ذکر کرنا صدقہ ہے اور قبر کی یاد دہانی تک پہنچا دیتی ہے۔

● نیکی حسن اخلاق ہے۔
● گناہ دھبہ ہے جو تمہارے دل میں دوسرے پر پڑا کرے اور جسے تم دوسروں سے چھپاتے ہو۔

(مدرسہ: اعظم اقبال سیکری)

نماز

● نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
● نماز جنت کی کنجی ہے۔

● نماز مومن کی سراج ہے۔
● نماز بے حیائیوں اور بڑی باتوں سے روکتی ہے۔

● نماز کے متعلق قیامت کے دن سب سے پہلے سوال کیا جائے گا۔

● جس نے نماز ترک کر دی اس نے دین کو ڈھال دیا۔
● نماز ایک اچھی درزش ہے۔

● نماز کفر اور اسلام کے درمیان فرق پیدا کرنے والی چیز ہے۔ (مدرسہ: اعظم اقبال سیکری)

بقلم خاص

بائیں چپہ

ادبیات

شیطان نمبر

کیلئے آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا۔ جو بھی تاخیر ہوئی اور نتیجے میں آپ کو انتظار شدید کی جو کوفت برداشت کرنی پڑی۔ اس کیلئے ہم آپ سے معذرت کے طلب گار ہیں۔ شیطان نمبر کیلئے ہم نے کافی محنت کی ہے اور کافی مواد ہم نے اس نمبر میں اکٹھا کر دیا ہے جو اہل ذوق کیلئے یقیناً باعثِ حظ بھی ہو گا اور قابلِ افادیت بھی۔ شیطان نمبر کو عبرت کی سنگاہوں سے دیکھ کر اثر پذیر کی کے ارادے سے ایک بار بھی اگر پڑھ لیا گیا تو انشاء اللہ روح کے بالا خانوں میں عہدیت کے قعر پر طرح روشن ہو جائیں گے اور احساسات کی وادیوں میں غفلتوں کا اُجالا شمس و قمر کی پاکیزہ روشنی کی طرح پھیل جائے گا۔

اس نمبر کا مطالعہ پورے اہتمام کے ساتھ کیجئے۔ اور پھر اس کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے ہمیں نوازیجئے۔ ہمیں امید ہے کہ شیطان نمبر جناتِ نمبر کی طرح مقبول ہو گا اور ہر طبقے میں اُسے پسند کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

بابری مسجد کی شہادت کے بعد ملک میں بد اعتمادی کی جو فضا پیدا ہوئی ہے وہ ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔ ممکن ہے کہ جلد ہی الیکشن کا اعلان ہو جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ کیا وہ الیکشن کا ہائیکار کریں۔ یا وہ الگ تھلک کوئی تنظیم بنا کر اُسے سپورٹ کریں یا پھر وہ آزمائی ہوئی جماعتوں میں سے کسی کا انتخاب کریں۔

اس سلسلے میں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر فرقہ پرستوں کو منہ توڑ جواب دینا ہے تو کسی مضبوط سیاسی جماعت کو سپورٹ کرنا قرینِ عقل ہے اور اس وقت کانگریس کے سوا کوئی بھی جماعت ایسی نہیں ہے جو فرقہ پرستوں کا کھلے عام مقابلہ کر سکے۔ بے شمار غراہیوں اور لاتعداد کو تار پیوں کے باوجود کانگریس ہی وہ واحد جماعت ہے جو فرقہ پرستوں کو فرقہ پرستی کا مزہ چکھا سکتی ہے۔ اور اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھنے والے گروہوں کو گناہی کے نشان لگاٹ میں دھکیل سکتی ہے۔

بابری مسجد کی شہادت کا عارضہ یاد کر کے مسلمان کانگریس کے خلاف داویلا کرتا ہے۔ اور کانگریس سے انتقام لینے کی باتیں کرتا ہے۔ حالانکہ کانگریس سے جس قدر مسلمان نا ناخوش ہے اس سے زیادہ ہندو نا ناخوش ہے۔ مسلمانوں کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ وہ فرقہ پرست لوگ جو ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کیلئے اٹھی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ وہ کانگریس سے خفا کیوں ہیں؟ اگر مسلمانوں نے اس سوال کا جواب تلاش کر لیا تو ان کے سوچنے کا رخ بدل جائے گا۔ ذاتی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی سوچہ بوجھ اور حکمت عملی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم کانگریس کو معاف کر دیں اور یقین کر لیں کہ معاف کر دیے سے بہتر کوئی انتقام ہے ہی نہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان بے حد جذباتی ہو چکا ہے۔ وہ جوش میں ہوش کھو بیٹھتا ہے۔ اور یہ بات بھول جاتا ہے کہ وہ جس دیش کا واسطی ہے وہاں اکثریتِ عام کا نام لینے والوں کی ہے جو ہم کا نام لینے والوں کی نہیں ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ رام کا نام لینے والوں کی اکثریت شاید دلوں کی رشتہ دار ہے، نتیجہ یہ ہے کہ گندی سیاست کی ہائی کوش میں بار بار اُبال آتا ہے اور فرقہ واریت کے آسیب بھی گلی میں اپنا رنگ دکھا کر فضاؤں کو زہر آلود کرتے ہیں۔ اور انسانیت کا خون گندے نالوں کی نذر ہو جاتا ہے مسلمانوں کو حالات نے جذباتی بھی بنا دیا ہے اور سُر پھرا بھی۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ ناروا سلوک بھی ہوا ہے اور کبھی کبھی اس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے پیروں پر کھپاڑی بھی ماری ہے اور ان دونوں باتوں کے نتیجے میں مقہورانِ صرف مسلمان ہی کا ہوا ہے۔ اور افسوس در افسوس دالی بات یہ ہے کہ بعض جذباتی اخبارچوں نے مسلمان کی سفیدگی کو پامال کر کے اُسے خود کشی والا راستہ بار بار دکھانے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی ہر اپنی قوم سے مایوس نہیں ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ بابری مسجد کی شہادت نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں اور اُنے والے الیکشن میں وہ پوری سوچہ بوجھ سے کام لے گا اور ان لوگوں کی قبریں بنائے گا جو یا تو اُنیں نکال کر اترا تے پھرتے ہیں۔ اندام کے نام پر دلوں کے مسلک کو پودے ملک میں پھیلائے کی داغ بیل ڈال چکے ہیں لیکن ہندوستان صرفیوں اور دیویوں کا ملک ہے یہاں فرقہ واریت کے اندھیرے زیادہ دیر تک اپنی کالس برقرار نہیں رکھ سکتے۔ ہماری دعا ہے کہ انٹر مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور فرقہ پرست ہندوؤں کو بھی انسانیت کی توفیق عطا فرمائے آمین!

غسریں

بکھرے ہوئے پتوں کی طرف دیکھ لیا تھا
خود اپنے قبیلوں کی طرف دیکھ لیا تھا
دولت مجھے ملتی ہے دعاؤں کی بدولت
بس میں نے فقیروں کی طرف دیکھ لیا تھا
دی اس کو سزا چھین لی بینائی بھی اس کی
مزدور نے محلوں کی طرف دیکھ لیا تھا
پھر کوئی غلط فیصلہ ممکن ہی نہیں تھا
نیپوں کے اصولوں کی طرف دیکھ لیا تھا
کشتی کو ڈبو یا مری ملاح نے ضد میں
کیوں میں نے کناروں کی طرف دیکھ لیا تھا
پھر میں نے کسی پر کبھی تنقید نہیں کی
جب اپنے گناہوں کی طرف دیکھ لیا تھا

دانش کا مری
محکمہ اہل و عیال دیوبند

جب ہوں پاندیاں فن کے اظہار پر
کیا گزرتی ہے ایسے میں فنکار پر

جرات عشق پر جوش اظہار پر
سب نے پتھر اچھالے مرے پیار پر

الجھنیں ذہن سے ایسے چسپاں ہوئیں
جیسے مگڑی کے جالے ہوں دیوار پر

آج بھی تازہ خبریں نہ پڑھ پائے ہم
ہر طرف خون پھیلا تھا اخبسار پر

موت بہتر ہے جینے سے دانش ماگر
آج آنے لگے اپنے — کردار پر



مطلوب احمد قاضی ایم اے

قرآن وحدیث کی روشنی میں

انسان جن اور شیطان

یونانی دیوبالاؤں میں ان کے قتلے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ قدیم عربی اور مصری تھیں کہا جاتا ہیں یہی ان کے تذکرے موجود ہیں۔ مشہور آسمانی مذاہب میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام بخیر ہی جنوں کے وجود کے قائل ہیں۔ صرف یہی تہذیب متاثرہ معاشرے کے لوگ ہی جنوں کے قائل نہیں ہیں۔ وہ ان کے اثرات کو جرم اور بلکوب قرار دیتے ہیں۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

اسلام میں جن کا وجود قرآن وحدیث سے باقاعدہ ثابت ہے۔ قرآن میں ان کی تخلیق کے علاوہ سورہ جن میں ان کے اسلام لانے کے واقعے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار احادیث میں جنوں کے اسلام قبول کرنے ان کی خوراک امدان کے اثرات کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس طرح قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ان کا وجود ثابت ہے۔ نیز یہ کہ انسانوں کی طرح یہ بھی اپنے اعمال کیلئے خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اس دنیا میں بہت سارے لوگ جن میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں۔ ان کو دیکھتے ہیں اور ان سے باتیں بھی کرتے ہیں۔ دراصل شیطان یا مومن جنوں کی انتہائی قربت کی وجہ سے لوگ دیکھنے اور سننے لگتے ہیں۔ اور آج کل ایسے بے شمار لوگ مل جاتے ہیں۔ جن کے نیک یا بد جنوں سے گہرے تعلقات ہوتے ہیں۔

مشہور عالم دین ائیش کا بیان ہے کہ ایک مات ایک جن میرے پاس آئے میں نے پوچھا آپ لوگوں کو کھانے میں کیا پسند ہے۔ جواب دیا۔ چاول میں نے چاول پیش کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نوالے تو اٹھ رہے ہیں۔ مگر کھانے والا نظر نہیں آ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کیا ہماری جیسی خواہشات آپ لوگوں میں بھی ہوتی ہیں۔ کہنے لگے بیشک۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ لوگوں میں سب سے بڑی بات کیا ہوتی ہے۔ جواب دیا کہ ہمارا اثر۔

اسی طرح بہت سے علماء دین اور متقی لوگوں کی خدمت میں جنوں کے آمد و رفت اور ان سے تعلقات کے بارے میں بے شمار واقعات منقول ہیں۔ انسانوں کے علاوہ بہت سے جانور خاص طور سے گدھے اٹھتے، جنوں کا باقاعدہ دیکھتے ہیں۔

اس روئے زمین پر دو قسمیں شائد بشان نہ رہی ہیں جو اپنے اعمال کیلئے خدائی کے حضور پوری طرح جواب دہ ہیں۔ ایک انسان دوسری جن۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انسان کی تخلیق آب و گل سے ہوئی ہے۔ اور جن کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔ سورۃ حجر میں ارشاد باری ہے۔ فَخَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَمْسُوكٍ وَالْجَنَّاتِ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ۔ انسان کو ہم نے پیدا کیا کھکھناٹے سے جو تھوڑی سی آگ سے اور جن کو اس سے پہلے پیدا کر چکے تھے لہٰذا آگ سے۔

اسی طرح قرآن کی متعدد سورتوں میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ انسان کسے تخلیق مٹی سے ہوئی ہے اور جن کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اس کے علاوہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ فرشتوں کی تخلیق نور سے جنوں کی آگ سے اور انسان کی مٹی سے ہوئی ہے۔ اس تخلیق فرق کی وجہ سے انسان کا وجود ہماری ہجرم اور جن کا وجود ہلکا چلکا ہے۔ چنانچہ انسان اپنی ہیئت اور شکل تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور فاصلے طے کرنے میں بھی اسے اچھا خاصہ وقت درکار ہوتا ہے۔ جب کہ جن حسبِ حاجت اپنی شکل تبدیل کر سکتا ہے۔ بغافلہ انتہائی سرعت کے ساتھ طے کر سکتا ہے۔ ہزاروں میل تک دیکھ سکتا ہے اور سن سکتا ہے، اور سب بڑی بات یہ ہے کہ وہ انسانی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔

ارشاد باری ہے۔ إِنَّمَا يَرُوكُمُ الْكَافِرُونَ فَلْيُكَلِّمُوا كَمَا يَلْعَنُ لَكَ تَزَوُّجُهُمْ (سورۃ اعراف ۲۷) وہ اور اس کا قبیلہ تم لوگوں کو دیکھتا ہے۔ جب کہ تم لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔

اپنی انہیں مذکورہ بالا خصوصیتوں کی وجہ سے جن انسانوں کیلئے ایک مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ وہ انسانوں کے دل و دماغ پر قابو پا کر کلی طور سے اپنے کنٹرول میں لے لیتے ہیں اور بدھر چاہتے ہیں سمجھتے ہیں۔ سینکڑوں نوجوان لڑکے لڑکیاں کاپتے صرف میں لیکران کی دین و دنیا دونوں تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں

جن کا وجود

دنیا کی تقریباً تمام قومیں جن کے وجود کی قائل رہی ہیں۔ ہندوستان اور

دائیں ہاتھ سے پئے کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا اور پیتا ہے۔
مسند امام احمد کی ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ "جو شخص اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے اور جو بائیں ہاتھ سے پانی پیتا ہے اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔"

مسند امام احمد ہی کی ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کھانا کھانے پر نہ رات گزارنے کا ٹھکانا ہے اور نہ ہی کھانا ملے گا اور اگر داخل ہوتے وقت اور پھر کھانے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا ہے تو کہتا ہے کہ کھانا بھی ملے گا اور ٹھکانہ بھی۔

جس طرح انسانوں کو بغیر بسم اللہ پڑھے ہوئے ذبح کھانے سے منع کیا گیا ہے اسی طرح مومن جنوں کو ایسی چیزیں کھانے سے منع فرمایا گیا ہے جن پر بسم اللہ نہ پڑھا گیا ہو۔ چنانچہ شیطان اور کافر جنوں کی خوراک بغیر بسم اللہ پڑھی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اسی بنا پر بعض علماء کا یہ قول ہے کہ مردار جاور شیاطین کی خوراک ہوتے ہیں۔

مسند امام احمد اور سنن ابوداؤد میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ جب تم رات میں کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا رنگنا سنو تو شیطان سے پناہ مانگو کیوں کہ جو چیزیں وہ دیکھتے ہیں تم لوگ نہیں دیکھتے۔

شیطان اور جن کا فرق

اردو زبان میں کافر و مشرک جن کو شیطان کہتے ہیں اور مومن جنکو بزرگ کہا جاتا ہے۔ سب بڑا شیطان ابلیس ہے۔ جو درحقیقت جن تھا۔ سورہ کہف میں بہت ہی واضح طور سے فرمایا گیا ہے۔ قَتَّانَ مِنَ الْجِنَّۃِ یعنی ابلیس ایک جن تھا۔ علماء سلف کے نزدیک پہلے اس کا نام عزازیل تھا۔ جو نہایت ہی اطاعت تھا۔ اور اپنی اسی اطاعت کی بدولت فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں رہتا تھا۔ اور جنت میں آنا جاتا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے سرکشی اختیار کی۔ اور راۓ دہ بار ہو گیا۔ تبھی سے اس کا نام ابلیس پڑا۔ جس کے معنی ہیں خدا کی وجہ سے مایوس۔

اسی طرح کافر و مشرک جن کو شیطان کہا جاتا ہے۔ شیطان عربی زبان میں نافرمان اور سرکشی کو کہتے ہیں۔

جنوں کی خوراک

چونکہ جن انسانوں ہی کی طرح ہاشم اور مکلف مخلوق ہے۔ اسی لئے وہ انسانوں کی طرح کھاتی پیتی اور زندگی گزارتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں استنجا کیلئے پتھر لانے کا حکم دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہڈی اور گوشت نہ لانا۔ جب حضرت ابوہریرہؓ نے بعد میں اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں۔ جب میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تو انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ جب بھی وہ کسی ہڈی اور گوشت سے گزریں تو اس میں وہ خوراک پائیں۔ اس کے علاوہ ترمذی میں صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ تم لوگ ہڈی اور گوشت سے استنجا مت کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہیں۔

اسی طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا اور پانی پینا چاہیے۔ کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا پیتا ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیے تو

جنوں اور انسانوں کے درمیان شادی بیاہ

جنوں اور انسانوں کے مابین شادی بیاہ کے رشتے ہر دور میں ہوئے ہیں۔ لیکن علماء کی ایک کثیر جماعت نے اسے پسند نہیں کیا ہے۔ امام مالک کا یہ قول بہت ہی مشہور ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ کوئی عورت حاطہ ہوا در جب اس سے بچھالے کہ تمہارا شوہر کون ہے۔ تو وہ جواب دے کہ میرا شوہر ایک جن ہے۔ اگر ایسا ہوا تو معاشرے میں بے پناہ فساد برپا ہو جائے گا۔

لیکن اس کے علاوہ کبھی کبھی زندگی زبردستی بھی ہوتی ہے۔ جن عورتیں یا مرد اپنے سے کمزور مردوں یا خوبصورت لڑکیوں پر تصرف جالیتے ہیں۔ اور بھرنے صرف یہ کہ ان کی شادی شدہ زندگی تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ بلکہ ان کی ہنستی کھلی زندگی بھی تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اس کا دوا د علاج قرآن کی چند خصوصیات کی پابندی کے ساتھ تلاوت یا کسی نثر اور باشرع عامل سے رجوع ہے۔

جنوں کی عمر

جہاں تک جنوں کی عمر کا سوال ہے تو انسانوں کے مقابلے میں ان کی عمریں قدرے طویل ہوتی ہیں۔ پھر انسانوں کی طرح انہیں بھی موت سے ہم کنار ہونا پڑتا ہے۔ صرف ابلیس ملعون اپنی پیدائش سے لیکر قیامت تک زندہ رہے گا۔ سورہ اعراف میں ہے۔ قَالَ اَنْظُرْنِي اِلٰی يَوْمِ يَبْعَثُونَ قَالَ اَتَدْعُنِي

بنی المظفر بن دین علیس نے کہا۔ مجھے قیامت تک ہمت دیکھئے۔ اللہ نے کہا۔
جا تجھے ہمت دی جاتی ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے
حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل مکہ کی مشہور و معروف دیوی عزیٰ نامی پڑا کھاڑ کے
چینک دیا تھا۔ جس کی وہ صدیوں سے پوجا کرتے آئے تھے اور شیطان دیوی کو
قتل کر دیا تھا۔

اسی واقعے کے ضمن میں یہ بات بھی مد نظر رہے کہ ہمارے یہاں بھی جنے
دیوی دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ ان کی انہیں شیاطین کے ذریعہ باقاعدہ
نمائندگی کی جاتی ہے۔ اور چڑھاوے کی چیزیں وہ بذات خود وصول کرتے یا
کرتی ہیں۔ اسی لئے اسلام میں چڑھاوے کی چیزوں کا کھانا یا استعمال کرنا قطعاً
حرام ہے۔

جنوں کے مسکن

جن اسی سرزمین پر رہتے ہیں۔ جہاں انسان رہتا ہے۔ مگر یہ زیادہ تر دیوتاؤں
بیابانوں، گھاٹیوں، پہاڑوں، سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں۔ انسانی
آبادی میں یہ گندی، جگہوں جیسے فصل خاؤں، بیت الخلاء، جانوروں کے چوپالے
کوڑھ کرکٹ کے ڈھیر وغیرہ میں رہتے ہیں۔ شمشان گھاٹ اور مقابر میں ان کی بہت
بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سخی اور تاترک لوگ اپنے علیات شمشان گھاٹ
یا مقابر وغیرہ میں کرتے ہیں۔ عام طور سے سورج غروب ہونے کے بعد شیطان اپنا
کاروبار شروع کرتا ہے۔ اسی لئے سورتوں اور پتھروں کی تاریکی میں بچنے
سے منع کیا گیا ہے۔

جنوں میں بدلنے کی صلاحیت

چونکہ جنوں کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اپنی مرضی کے مطابق کچا
شکل و صورت بدل لیتے ہیں۔ جنگ بدر میں ابلیس سراقہ بن مالک کی شکل میں
کفار کے لشکر میں موجود تھا۔ مگر جب فرشتوں کا نزول شروع ہوا تو بھاگ گیا اور
کہنے لگا کہ میں جو چیز دیکھ رہا ہوں۔ وہ تم نہیں دیکھ رہے ہو۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رمضان میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ مجھے محسوس ہوا کہ بیت المال
میں موجود کھجوریں کم ہو رہی ہیں۔ اس کی شکایت میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
کی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی آگے کھاتا ہے۔ میں رات ہوتے ہی نگرانی کیلئے بیٹھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد پچھتے پڑاٹے کپڑے میں ملبوس ایک بڑھا آدمی آیا اور آتے ہی سے
کھجوریں کھانے لگا۔ میں نے اسے دبوچ لیا۔ اور کہا کہ میں تمہیں حضور کی خدمت

میں پیش کروں گا۔ وہ بڑی منت خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا میں ایک غریب
بال بچہ دار آدمی ہوں اور سخت ضرورت کے پیش نظر آیا تھا۔ اب نہیں آؤں گا۔
اس کی مجبوری اور منت سماجت سے متاثر ہو کر میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے پوچھا۔ اے ابو ہریرہؓ! تمہارے رات کے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے کہا کہ
رسول اللہؐ اس نے سخت ضرورت اور ہال بچوں کا واسطہ دیا تو میں نے رحم کھلے
چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس نے جھوٹ بولا وہ پھر آئے گا۔ چونکہ آپ نے فرمایا تھا۔
کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ اس لئے میں پھر تیار ہو کے بیٹھ گیا۔ وہ رات کو پھر آیا اور آتے
ہی کھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پھر دبوچ لیا۔ اور کہا کہ میں آج تمہیں حضور کی خدمت
میں ضرور پیش کروں گا۔ یہ سن کر وہ بہت ہی گڑگڑاٹے اور خوشامد کرنے لگا۔ چنانچہ
میں نے پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو حضور نے پوچھا۔ ابو ہریرہؓ! رات کے قیدی نے کیا کہا؟ میں
نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے بہت منت سماجت اور دہائی دی اس
لئے میں نے ترس کھا کے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا۔ غصے
روز میں پھر تیار ہو کے بیٹھ گیا۔ رات کو وہ آیا اور آتے ہی کھانا شروع کر دیا۔ میں نے
اچھل کے دبوچ لیا۔ اور کہا۔ تین روز سے تو مجھے دھوکا دے رہا ہے اور
دوبارہ نہ آئے گا وعدہ کرنے کے باوجود پھر

سورج غروب ہونے کے بعد شیطان اپنا کاروبار شروع
کرتا ہے۔ اسی لئے سورتوں اور پتھروں کی تاریکی میں
بچنے سے منع کیا گیا ہے۔

تہیں کسی بھی قیمت پر
نہیں چھوڑوں گا۔ اور حضور کی خدمت میں ضرور
پیش کروں گا۔ یہ صورت حال دیکھ کے اس نے کہا۔ مجھے چھوڑ دو۔ اس کے

بدلے میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو تمہارے لئے بہت ہی منفع بخش ثابت ہوگی۔
میں نے پوچھا وہ بات کیا ہے۔ اس نے کہا۔ رات کو لیٹر پر لیٹے وقت آیت الکرسی پڑھ
لیا کرو اس سے صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہو گے۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا
صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ ابو ہریرہؓ! تمہارے رات کے قیدی
کا کیا ہوا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کچھ منفع بخش چیزیں بتائیں
تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس نے کیا بتایا؟ میں نے کہا۔ اس نے یہ
بتایا کہ رات کو لیٹر پر لیٹے وقت آیت الکرسی پڑھنے سے خدا تعالیٰ ایک گنہگار مقرر
کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ شخص صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ آپ
نے فرمایا اس نے تم سے سچ کہا۔ حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ تین دنوں سے
تمہارے پاس کون آرہا تھا؟ میں نے کہہ نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

یہاں پر شیطان نے انسانی شکل اختیار کی تھی۔ کبھی کبھی وہ مختلف جانوروں
کی شکلیں اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے اونٹ، گدھا، گائے، کتا اور بلی وغیرہ۔ اس لئے
نماز میں اگر کوئی کالا کتا سامنے سے گزر جائے تو نماز منقطع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ حضور

نے فرمایا ہے کہ کلا کتا شیطان ہوتا ہے۔

یہاں ہر ایک بہت ہی اہم بات ہے کہ آخر جہت پریت یا شیطان و جنات ایک انسان پر اپنا قبضہ کس طرح جمالیتا ہے۔ اور پھر ایک اچھا بھلا انسان کس طرح ان کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔

آپ جان کر حیران ہوں گے کہ اس کی وجہ صرف گناہ ہے۔ کوئی بھی شخص جب مراہ مستقیم سے ہٹ جاتا ہے تو اس کے دل و دماغ پر شیطان اپنا تسلط جمالیتا ہے اور پھر وہ محسوس یا غیر محسوس طور پر اس کا اسیر بن جاتا ہے۔ خاص طور پر غیر ملال و لذت تو اس کیلئے تازیانہ کا کام کرتا ہے۔ مال حرام کے ساتھ شیطان بھی مصائب و مشکلات کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ اور پھر اسے طرح طرح کی پریشانیوں کے دلدل میں پھنسانا جاتا ہے۔ بخاری کی ایک حدیث میں حضورؐ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پھر جب وہ ظلم کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان لگ جاتا ہے۔

ابن جوزیؒ نے حضرت حسن بصریؒ سے ایک عجیب و غریب واقعہ منقول کیا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اپنے دین و ایمان کے شیں ایک شخص انسان کس طرح شیطان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ اور جب اس خلوص کی جگہ خود غرضی اور دنیا کی حرص آجاتی ہے تو پھر شیطان کس طرح اس کو مغلوب کر لیتا ہے۔ حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک درخت کی پوجا کرنے لگے۔ درخت کے مالک نے یہ متوہمال دیکھی تو کھٹائی اٹھائی اور درخت کاٹنے کی نیت سے چل پڑا۔ راستہ میں ابلیس ملا۔ کہنے لگا: یہی اس قدر رقتہ میں کہاں جا رہے ہو۔ کہنے لگا: یہاں پر غیر اللہ کی پوجا ہوتی ہے۔ لہذا میں اُسے جڑ سے کاٹ بیٹھوں گا۔ ابلیس نے کہا جب تم نہیں پوجتے تو ہمیں دوسروں سے کیا لینا دینا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ کفر و شرک میں برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ صورت حال دیکھ کر شیطان نے کہا: میری مافوق اس سے بہ صلاح دے رہا ہوں۔ تمہیں روزانہ نیکی کے نیچے دو اشرفیاں مل جائیں گی۔ اس نے کہا کون دے گا؟ ابلیس نے کہا میں دوں گا۔ وہ شخص مطمئن ہو کر چلا گیا۔ صبح جب بیدار ہوا تو نیکی کے نیچے دو اشرفیاں پالکے پر مدخوش ہوا۔ لیکن دوسرے دن اشرفیاں نہیں تو پھر کھٹائی لیکر چلا۔ راستے میں وہی شخص موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ آج پھر کھٹائی لے کر کہاں چلے؟ اس شخص نے کہا آج تو میں یہ پڑھ کر روکاؤں گا۔ تو نے مجھے اشرفیاں بھی نہیں دیں۔ ابلیس نے اس کا راستہ روک کر کہا کہ میں اشرفیاں دے گا۔ اور نہ ہی پڑھ کاٹنے دوں گا۔ آخر کار دونوں آپس میں گتہ گتہ ہو گئے اور ابلیس نے اُسے زمین پر پڑنے کے جی طرح رگیدا اور پھر کہا تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ اس نے کہا نہیں۔ بولا میں ابلیس ہوں۔ پہلی بار تم خالص خدا کیلئے پڑھ کر ملے جا رہے تھے۔ لہذا میرا بس نہیں چلا۔ پھر میں نے دو اشرفیوں میں تمہیں خرید لیا اب تم صرف دو اشرفیوں کیلئے پڑھ کر ملے جا رہے تھے۔ لہذا میں نے تمہیں مغلوب کر لیا۔ (تالیس ابلیس۔ ابن جوزی)

اسی طرح کا دوسرا واقعہ امام احمد بن حنبلؒ کا ہے۔ خلیفہ مستعصم باللہ کی ایک منکوحہ باندی غزال پر جن آتا تھا خلیفہ نے ایک قاصد امام احمد بن حنبلؒ کے پاس بھیجا۔ امام صاحب اس وقت وضو بنا رہے تھے۔ قاصد کی زبانی ماجرا سنکر انہوں نے اپنا کھڑاؤں دیدیا۔ اور کہا کہ یہ کھڑاؤں دکھانے کے جن سے کہنا کہ فوراً چلا جائے ورنہ اس سے ستر کھڑاؤں ماروں گا۔ قاصد نے باندی کے سامنے کھڑے ہوئے جب یہ کہا تو جن نے کہا میں جا رہا ہوں۔ اور فوراً چلا گیا۔ مگر چند سالوں کے بعد جب امام موصوف کا انتقال ہو گیا تو وہ جن دوبارہ آجود ہوا۔ خلیفہ نے پھر قاصدان کے شاگرد کے پاس روانہ کیا۔ قاصد کی زبانی امام احمد کا واقعہ سننے کے انہوں نے بھی اپنا کھڑاؤں قاصد کو دے دیا اور کہا کہ اس کے سامنے ہی الفاظ کہنا کہ تو چلا۔ ورنہ ستر کھڑاؤں رسید کروں گا۔ مگر جب قاصد نے یہ الفاظ کہے تو جن بہت ناراض ہوا اور کہنے لگا کہ مار کرے دکھاؤ امام احمد بن حنبلؒ کی بات اور تمہی ان کی زندگی خدا کیلئے وقف تھی اور جب آدمی خدا کا ہوجاتا ہے تو ساری کائنات اس کا حکم مانتی ہے۔ اس لئے اگر امام صاحب پورا عراق چھوٹنے کیلئے کہہ دیتے تو میں پورا عراق چھوٹنے چلا جاتا۔ لیکن ان کے شاگرد کے کہنے سے میں ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گا۔ ان کی جو مرضی ہو کر لیں۔

آیت الکرسی سے بڑھنے سے انسان
شیطان سے کسر سے محفوظ رہتا ہے

بات دراصل یہ ہے کہ گناہوں کی وجہ سے شیطان مسلط ہو جاتا ہے اور تقویٰ و عبادت سے شیطان مغلوب رہے پس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک عابد و زاہد شخص کی صورت دیکھتے ہی شیطان فرار ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کون اپنے شیطان کو اس طرح دھکم دیتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفیر کے دروازے پر اپنے اوٹھ کو دھک دے دیتا ہے (بدایہ ابن کثیر)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان حضرت عمرؓ سے دور بھاگتا ہے۔ (ترمذی)
ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ انس و جن اور شیاطین عمرؓ سے دور بھاگتے ہیں۔ (ترمذی)

ہزار کا تصور اور اس کی حقیقت

ماہل حضرات اکثر و بیشتر ہزار کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ماہل لوگ کہیں کہیں انسان کے ہزار کو ماحر کرنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔

بالکل بے بس ہو کے رہ جاتا ہے۔ دمشق میں اسی طرح ایک شخص فضا میں اڑتا ہوا نظر آتا تھا اور پھر اڑتا ہوا ہی روشن دان کے واسطے اپنے گھر میں داخل ہوتا تھا ایک روز ایک دیندار صاحب اپنے گھر میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے یہ منظر دیکھ کر کراہ کر سی پڑنا شروع کیا۔ شیطان انہیں روشن دان ہی میں چھوڑ کے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ نیچے گر کے بھری طرح زخمی ہو گیا۔

اسی طرح شام کے ایک شخص علاج سے لوگوں نے ملوہ کھانے کی فرمائش کی۔ وہ شخص تھوڑی دیر گیا۔ اور پھر ایک طشتری بھر کے ملوہ لے آیا۔ بعد میں جب علاج کے دوستوں نے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ شیطان یہ ملوہ عین کے ایک حوالی کے یہاں سے چما کے لایا تھا۔

علامہ ابن تیمیہ نے فلسطین کے ایک شخص کا واقعہ بھی نقل کیا ہے وہ شخص ہر سال حج کو جابا کرتا تھا۔ مگر عام لوگوں کے برعکس وہ حج سے صرف ایک روز پہلے روانہ ہوتا تھا۔ اور اہل محلہ سے حج پہلے والوں کیلئے مخطوط اور نقدی وغیرہ بھی لے کر جاتا تھا۔ جسے وہ پوری ایمانداری کے ساتھ پہنچاتا تھا۔ سبھی لوگ حیران تھے کہ ایک روز میں یہ کیسے پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر سب پہلے گھر بھی واپس آ جاتا ہے۔ جس میں شخص کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بڑے بیٹے کو بلایا اور کہنے لگا کہ ایک اونٹ خودی تمہارے گھر کے سامنے آ کے کھڑا ہو جائے گا۔ تم اس پر بیٹھ کے بھینٹ بھل کر چرے چلے جانا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اور بڑا لڑکا ہنسی خوشی برق رفتار اونٹ پر بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔ جب اونٹ بیچ صحرائیں پہنچا تو بیٹھ گیا۔ اور انسانی آواز میں کہنے لگا کہ اب تم مجھے سمجھ کر ٹھکے نے کہا یہ تو صریح کفر ہے۔ اونٹ نے جواب دیا۔ تمہارے باپ ہیں مگر مجھے سمجھ کیا کرتے تھے۔ تب میں آگے بڑھتا تھا۔ تم اگر سمجھ نہیں کر دے تو میں تمہیں میری چھوٹ کے چلا جاؤں گا۔ چنانچہ جب لڑکا کسی بھی طرح سمجھ کر نہ پر تیار نہ ہوا تو اونٹ اسے بیچ صحرائیں چھوڑ کے چلا گیا اور پھر بے چارہ لڑکا بڑی مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کر کے گھر واپس پہنچ سکا۔

اس کے علاوہ بہت سے لوگوں کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں جانور کی بلی چڑھاؤ تو میں تمہارا فلاں فلاں کا کر دوں گا۔ اور جب لوگوں نے اس کے نام پر بلی چڑھا لی تو اس نے واقعی اس کا کام کر دیا۔

علامہ ابن تیمیہ نے دمشق کے ایک انتہائی فاسق دغا جبر کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جب وہ کہیں جاتا تھا تو ایک کالا کتا جس کی پیشانی پر دو سفید نقطے چمکتے تھے۔ سامنے آ جاتا اور کسی انسان کی آواز میں کہتا۔ میں نے تمہارے لئے فلاں فلاں شخص کا کام کر دیا ہے۔ وہ تمہارے پاس نذر لے کر آئیں گے۔ تم اسے قبول کر لینا اس شخص کے منہ سے کوئی فرمائش نہ نکلتی تھی وہ چیز اس کے ہاتھ میں پہنچ جاتی۔ جب یہ شخص کہیں جاتا تو اس کے ساتھ ساتھ ایک کالے رنگ کا ستون سا چلتا جس کے سرے پر روشنی ہوا کرتی تھی۔ بعد میں جب اس شخص نے حرام کاری سے

ہزار کی حقیقت جاننے کیلئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس حدیث کو ضرور ملاحظہ فرمادیں۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ایک ساتھی جو ۱۰۰۰ سال تک اس کے ساتھ فرشتہ مامور نہ کیا ہو۔ معاہدہ نہ کیا ہو اور آپ کیساتھ رسول اللہؐ؟ آپ نے فرمایا میرے ساتھ بھی۔ لیکن اللہ نے اس پر مجھے غالب فرمایا ہے۔ لہذا مجھے وہ صرف خیر کا حکم دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں اتنا اور اضافہ ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات بہت ہی اچھی طرح سے واضح ہو جاتی ہے کہ ہر زادے مراد انسان کا ساتھی جن ہی ہوتا ہے جو شرکی طرف مائل کرتا ہے اور خیر طرف بلانے والا ساتھی فرشتہ ہوتا ہے۔ اصل حقیقت صرف اتنی ہی ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں میں شہور تھے اور کہا نیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

انسان کو گمراہ کرنے کیلئے جنوں کے ہتھکنڈے

جن یا شیاطین اپنے غیر مرئی ہونے اور سرخحرکت ہونے کی وجہ سے



انسان کو نت نئے طریقوں سے بے وقوف بناتے ہیں۔ اور انسان کچھ تو اپنی سادگی اور کچھ مال و دولت کی بھوس کی وجہ سے ان کا شکار بڑی آسانی سے بن جاتا ہے۔ چنانچہ دل و دماغ میں دوسو سہ ہدا کرنے کے علاوہ کبھی کبھی یہ انسان کی صورت میں لوگوں کے پاس آتا ہے۔ اور کبھی کبھی صرف آواز سنائی دیتی ہے۔ مگر کہنے والا نظر نہیں آتا ہے۔ کبھی کبھی یہ عجیب و غریب میولا بنا کے آتا ہے تو کبھی کبھی فوراً نئے شکل میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو فرشتہ بزرگ یا روحانی پیشوا بنا دیتا ہے۔ مگر سب کا مقصد صرف ایک ہوتا ہے۔ اور وہ ہے انسان کو سیدھے راستے سے ہٹانا اور اس کی عاقبت اور دنیا و دوزخ برباد کرنا۔

جن یا شیطان کبھی کبھی کچھ لوگوں پر مہربان بھی ہو جاتا ہے اور پھر ان کو صرف یہ کہ مال و دولت لالچ کے دیتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھی تو انہیں لیکر فضا میں ہوائی جہاز کی طرح سفر بھی کرتا ہے۔ کچھ لوگ ہاتھ اپنا اوپر اٹھاتے ہیں اور طرح طرح کے میوے اور مٹھائیاں اٹھانے کو لوگوں کو کھانے کیلئے روکتے ہیں۔ اس قسم کے شہدہ ہار عوام فاسق دغا جبر یا کافر مشرک ہوتے ہیں۔ ایسے مواقع ہوا کر لامل یا آیت الکرسی پڑھ دیا جائے تو شیطان فوراً فرار ہو جاتا ہے اور شہد باز

یہاں تک کہ ساری گرہیں کل گئیں پھر آپ کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی پہاڑ کا چوہا آپ کے بدن سے ہٹ گیا ہو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے اس یہودی کو جلاڈالنے کا حکم کیوں نہیں دیا۔؟ آپ نے فرمایا۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو خدا نے مجھے نجات دے دی اور میں لوگوں کو کسی بُری بات پر اکسانا نہیں چاہتا تھا۔ پھر آپ نے اُسے دفن کرنے کا حکم دے دیا۔

آجکل پڑانے بالکال جادوگر جو طلسمی نکلوں کے مالک ہوا کرتے تھے تنقیرِ ناپید ہو چکے ہیں۔ ان کی جگہ دوسرے درجہ کے لوگ یعنی ٹونا، ٹونکا اور سفلی کرینوگر نے لے لی ہے۔ انھوں نے کی بات تو یہ ہے کہ غیر مسلم حضرات کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ایسا کر رہے ہیں اور مزید حیرت اور شرم کی بات تو یہ ہے کہ بہت سے مساجد کے امام اور مولوی حضرات بھی سفلی وغیرہ کا کام دہا، تنوید کی آڑ میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ کر رہے ہیں۔ جب کہ اسلام میں یہ قطعی حرام بلکہ کفر ہے کیوں کہ اُن میں سے پڑے جانے والے مسترفعالی مشرکانہ ہوتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ چاروں اماموں کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ جادوگر سے توبہ کرنے کو کہا جائے۔ اگر وہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ واجب القتل ہے۔

جادو ٹونا اور سفلی کرینوالوں کی خاص پہچان

ایسے لوگوں کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ ان کے بدن سے ہمیشہ تیز قسم کی بدبو نکلتی ہے۔ اور جہاں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہاں کافی دیر تک بدبو کا اثر رہتا ہے دوسری علامت یہ ہے کہ ان کی خوراک بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ایک آدمی کئی کئی آدمیوں کا کھانا اکیلا کھا جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ ان کے ساتھ ساتھ ہر وقت شیطان رہتے ہیں اور اس کے نام سے جادو ٹونا اور سفلی کرتے ہیں۔ اس کا کافی ٹکس یا اس کا خاندانہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔

روحوں کا عمل دخل اور ان کے اثرات

اکثر بدبخت لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انسان کے مرتبے اور اس دنیا سے تعلق ختم ہوتا ہے پھر اسے نیلوی زندگی سے کوئی مطلب ہوتا ہے اور وہی کوئی پرفا، قبر میں لٹائے بعد ہی اس کیلئے جنت کی آسائشیں یا دوزخ کے عذاب شروع ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس دنیا سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔ پھر بعد میں روحوں کے نام پر یا ان کے جیس میں سارے کرتب شیطان دکھاتا ہے۔ کسی حد تک یہ بات صحیح بھی ہے۔ چونکہ جن یا شیطان کی عمریں انسانوں کے مقابلے میں کافی طویل ہوتی ہیں۔ اسلئے وہ ہمارے ہر کھوں کی شکل بنانے اور انہیں کی آواز میں ہم کلام بھلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مردہ اپنی قبر چھانٹ کے باہر آ گیا ہے۔ اور وہی

تو برکتی اور صوم و صلوة کا پابند ہو گیا تو کتا وغیرہ خود بخود غائب ہو گئے۔

کچھ لوگوں کے ساتھ تو اس سے بھی عجیب و غریب واقعات پیش آتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص جا رہا ہے کوئی جنگلی چڑیا یا جاوڑا اس کے آس پاس کہتا ہے کہ آپ دلی ہیں۔ لہذا آپ مجھے ذبح کر کے کھالیں یا آپ کی عبادت سے خوش ہوں گے فلاں کشتے نے یا فلاں مزار والے نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ لہذا آپ مجھے پکڑ کے اور ذبح کر کے کھا جائے اس کے بعد آپ سے نماز یا روزہ کی فرضیت ختم کر دی جائے گی۔ یہ سب شیطان کے ہتھکنڈے ہیں۔ جسے وہ انسان کو گمراہ کرنے کیلئے اختیار کرتا ہے۔

جادو ٹونا اور سفلی

جادو ٹونا اور سفلی کا چلن زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے قرآن میں بھی حضرت موسیٰ کا جادو گروں سے مقابلہ اور پھر ان کی پسپائی کا بجا ذکر موجود ہے جہاں تک اس کے اتحاد کا تعلق ہے تو قرآن کے پہلے پارہ کی سورہ بقرہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ جادو دُوزخیوں سے پھیلتا ہے۔ ایک حضرت سلیمانؑ کے دور حکومت میں جب انسان اور جن مل کر مختلف منصوبوں پر کام کر رہے تھے تو اس باہمی اتحاد و ارتباط سے فائدہ اٹھا کر جنوں نے بہت سے انسانوں کو سحر کا علم سکھایا۔ دوسرا بل میں انسانوں کی آزمائش کے لئے خدا تعالیٰ نے دوزخیوں کو ہدایت و وارادت کو انسانوں کی شکل میں بھیجا جو پہلے تو اس کے مقصدانات اور مری کفر ہونے کے بارے میں صاف صاف بتاتے تھے۔ لیکن اگر کوئی اس کے باوجود بھی اس کے سیکھنے پر اصرار کرنا تھا تو پھر اُسے سکھا بھی دیتے تھے۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایک یہودی لبید بن اعسمؓ نے جادو کیا تھا۔ جو دنیا کے سخت ترین جادوؤں میں سے ایک تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ آپ کو یہ گمان ہوتا تھا کہ آپ اپنے فلاں کام کر لیا ہے۔ جب کہ درحقیقت ایسا نہیں ہوتا تھا۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک روز آپ نے کئی بار اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور پھر فرمایا کہ اے عائشہؓ مجھے ایسا لکھتا ہے کہ اللہ نے میری دعا سن لی میرے پاس دوزخی آئے ایک سر ہلے اور دوسرا پائیں بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا ہو گیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔ اسے جادو کیا گیا ہے۔ کس نے کیا ہے، لبید بن اعسمؓ نے کس چیز میں کیا ہے۔؟ کنگھی کرتے ہوئے جو موئے مبارک گرے تھے۔ انہیں کیلے کے پتے میں رکھ کر ذی اردان کنوئیں میں سے ایک پتھر کے نیچے دھا دیا گیا تھا۔ بیدار ہوتے ہی آپ نے حضرت علیؑ اور حضرت بلالؓ کو بھیجا جنہوں نے کنوئیں میں آنکر یہ چیزیں لا کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اس کنوئیں کا پانی ہندی کے رنگ جیسا ہو گیا تھا۔ آپ نے قل عولہ برہا الخلق کی تلاوت شروع فرمائی اور ہر آیت پر ایک ایک گمہ کھلی جاتی تھی۔

جنوں سے نجات کا طریقہ

جنوں کے وجود ان کی غیر برائی طاقت و قوت کا جتنا قریبے مشاہدہ کیا جائے گا قرآن و حدیث اور اسلام کے دیگر احکامات کی صداقت و حقانیت واضح ہوتی جائیگی اور پھر انسان خود بخود بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ طاقت کا اصل سرچشمہ قرآن ہے۔ دراصل جن یا شیطان کا تسلط اکثر و بیشتر صورتوں میں اکل حلال نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حرام کی کمائی اپنے ساتھ طرح طرح کی بلائیں لاتی ہیں جن میں ایک بلا یہ بھی ہے۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کے یہاں حلال کمائی بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

ہر کیف جن سے متاثر شخص کیلئے سب سے زیادہ تیر ہدف چیز ہلاک ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک تسبیح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا رہے تو ہمیشہ ہستہ کے لئے جنوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بہت سے غیر مسلموں پر بھی یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔ دوسری چیز آیت الکرسی اور چاروں قل ہیں۔ اگر گھر خانا کے بعد یا صبح و شام پانچ کے ساتھ ان کا ورد کیا جائے تو ان کے شر سے مکمل طور سے حفاظت مل جاتی ہے ان کے علاوہ اور بھی آیات اور دعائیں ہیں مگر مذکورہ بالا چیزیں آسان و سہل ہیں جنہیں ہر شخص کم سے کم وقت میں با آسانی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بات مد نظر رہے کہ ہر چیز کے اثر میں کچھ وقت لگتا ہے۔ لہذا داماد و پابندی و اس میں شرط ہے۔

بقیہ داستان ابلیس

ہر قسم کے شر کیلئے مندرجہ ذیل اسم اعظم منقش کے زعفران سے جینی کی ششری پر لکھ کر ۴۰ دن تک دھو کر پلائیں۔

یا حی یا قیوم	۸	۱	۶
یا صمد	۳	۵	۷
یا شامد	۴	۹	۲

بعد نماز فجر درود تاج گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کے چہرے پر چھینٹا دیں اور پانی اس کو پلائیں۔

نادی پر بیان کئے گئے تمام علیات مجربہ اور تجربہ شدہ ہیں۔ جو صاحب ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل شرطوں کے پابند ہوں۔

- ① اتہام شریعت۔
- ② اکل حلال۔
- ③ صدق مقال۔

پر موجود شخص کو کوئی حکم دیتا ہے۔ انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان اس قسم کے چھانڈ استعمال کرتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ عالم برزخ میں رومن آزاد ہوتی ہیں۔ اگر اس دنیا میں انہوں نے اچھا کام کیا ہے تو سرے کے بعد بھی وہ عالم اور دیگر اچھے کام کرتی رہتی ہیں۔ مگر اس طرح کہ عام آدمی کو احساس نہیں ہو پاتا۔ اور اگر اس دنیاوی زندگی میں اس نے بُرے کام کئے ہیں تو سرے کے بعد بھی وہ بُرے کام کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ عبادت و ریاضت کرنے والوں کی نیک رومن مرنے کے بعد بھی شیطانوں سے خبردار رہنا چاہی ہے۔ اور دیگر رفاہی کاموں میں لگی رہتی ہیں۔ اور جادو گر و دغیرہ کی رومن مرنے کے بعد بھی جادو و ٹونا کرتی رہتی ہیں۔ دراصل یہ بڑا انزاعی مسئلہ ہے جس پر زبان کھولنا یا قلم اٹھانا مناسب نہیں ہے۔ چونکہ قرآن و حدیث اس مسئلہ پر بالکل خاموش ہیں۔ اس لئے امت مسلمہ کو بھی اس مسئلہ پر خاموش ہی رہنا مناسب ہے۔ طویل ریاضت و عبادت کے نتیجے میں جس کو خدا تعالیٰ مشاہدہ اور بصیرت کی قوت فرماتے ہیں وہ اپنی زبان سے

پڑانے با کمالے جادو گر جو طلسمی قلعوں کے مالک ہوا کرتے تھے جو تقریباً ناپید ہو چکے ہیں۔

بند کر لیتا ہے۔ اور جس کو حقیقت حال کا مشاہدہ نہیں ہوتا وہ ان بھول بھلیوں میں پھنس کر جھگڑیں مارتا رہتا ہے اور پھر بکھنے کا راستہ نہیں پاتا ہے۔ اس لئے میں بھی اس مسئلے کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

جن یا آسیب زدہ ہونے کی علامتیں

آج کل طبی سائنس بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ جس کی بنا پر اکثر لوگ ہر قسم کی بیماریوں کیلئے ڈاکٹر یا طبیوں کی طرف رخ کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ جب تک جنوں کا نفس بدن سے خارج نہیں ہوتا ہے۔ ساری دوائیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ ہر کیف آسیب زدہ ہونے کی علامتوں میں ہفتہ میں ایک یا دو بار آنکھ یا پورے سر میں شدید درد بدن کا بھاری پن۔ دونوں مونڈھوں پر دباؤ۔ اور دونوں بازوؤں میں درد وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ آسیب زدہ شخص خواب میں اکثر و بیشتر سانپ، شیر، کالا کتا، کالی آبی وغیرہ دیکھتا ہے۔ اس کے علاوہ جو ایسے آڑنا پاق میں تیرنا، پہاڑیوں پر چڑھنا وغیرہ بھی آسیب زدہ ہونے کی علامتیں ہیں۔ اگر مذکورہ بالا علامتیں کسی بھی شخص میں پائی جائیں تو ایسا شخص یا تو کسی اچھے قابل سے رجوع کرے یا خود ہی پہلا کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پابندی کے ساتھ دہکرے۔ ان شاء اللہ آسیب دور ہو جائے گا۔



قرآن کی نصیحتیں

قرآن کی نصیحتیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پند

نصائح چند عنوانات میں تقسیم کر کے بیان کئے جاتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ**
فَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

شیطان کی شیطنت

جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کریم کے ہاں شیطان سے پناہ مانگو۔

یہ آیت سورہ نحل میں آئی ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کی آخری تین سورتیں مدینہ میں اتاریں۔ اس سورہ میں ایک سواٹھائیس آیتیں ہیں۔ ۱۸۴۱ کلمے ہیں۔ سات ہزار سات سو و ستر حرف ہیں۔ اس کے نزول کا سبب مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے کہ نماز فجر میں سورہ والجنم اور واللیل پڑھی۔ جب اس مقام پر پہنچے۔ جب تم لات اور عزرائی، منات کو دیکھو تو آپ کو اوجھلا گئی۔ اس حال میں یہ عبارت شیطان نے آپ کی قرأت میں ٹال دی۔ کہ یہ بہت بڑے غرائق ہیں۔ ان سے شفاعت کی امید رکھی گئی ہے غرائق سے مراد بت تھی۔ جب مشرکین نے آپ کی زبان سے یہ سنا تو خوش ہوئے۔ کیوں کہ وہ جن کی شفاعت پر اعتماد رکھتے تھے۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ **مَا تَسْبِيحُهُمْ إِلَّا لِيُفْتِرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ اللَّهُ ذُنُوبٌ**

ہم ان کی عبادت نہیں کرتے۔ مگر اس لئے کہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ کافر یہ بھی کہتے تھے کہ یہ بت ایسے اجسام ہیں۔ جو گندگی سے پاک ہیں۔ اور اسی پاک کے باعث یہ پرستش اور عبادت کے لائق ہیں۔ بادشاہوں اور فرشتوں میں ایسی لیاقت نہیں، کیونکہ وہ ارواح ہیں۔ اور گناہوں سے پاک ہیں چنانچہ انہوں نے بتوں کو غرائق سے تشبیہ دی۔ غرائق نر پرندے ہیں، افکا واحد غرق اور غرق ہے۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ ادھر اڑتے اور آسمانوں تک بلند جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ غرق سفید دریائی پرندہ ہے، کلنگ کو بھی کہتے ہیں۔ نازک اندام جوان کو بھی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت علیؓ کے کلام میں آیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے میں غرق قریش کی جانب دیکھتا ہوں۔ اور وہ خون میں لوث رہا ہے۔ یہاں غرق سے جوان مراد ہے۔ مقاتل کا کہنا ہے غرق

سے فرشتے مراد ہیں۔ کفار کی ایک جماعت فرشتوں کی پوجا کرتی تھی۔ ان کا عقیدہ تھا کہ فرشتے ہمارے لئے شفاعت کریں گے۔

غرض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ والجنم تلاوت فرما چکے تو آپ نے سجدہ کیا۔ مسلمان اور کافر جو جماعت میں موجود تھے۔ ولید بن مغیرہ کے سوا ان سب نے سجدہ کیا۔ یہ ایک بوڑھا شخص تھا۔ اس نے غور سے مٹی ہاتھ میں رکھی۔ اور اُسے پیشانی کی طرف لے جا کر اس پر سجدہ کر لیا۔ اور کہا کہ میں ام ایمنؓ اور اس کی ہم ملیسوں کی طرح سجدہ کرتا ہوں۔ ام ایمنؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں گار تھیں۔ عین کی لڑائی میں ولید بن مغیرہ مارا گیا۔

یہ دونوں کلمے ہر مشرک کے دل میں بیٹھ گئے۔ یہ شیطانی فتنہ تھا جو اس نے آنحضرتؐ کی قرأت میں طاغوتوں اور بتوں کے ذکر کے بعد ڈال دیا۔ اور جنہیں سے سن کر دونوں فریقوں نے آنحضرتؐ کی پیروی میں سجدہ کر دیا۔ کافروں اور مسلمانوں دونوں کو اس سے شجب ہوا۔ مسلمان اس لئے متوجہ ہوئے کہ ایمان لانے اور یقین کرنے کے بغیر کافروں نے کیسے سجدہ کر دیا اور مشرکوں نے آنحضرتؐ اور ان کے صحابہ سے اس لئے عجب ہوئے کساہوں نے وہ کلمے آپؐ کی جاکھ سے سنے جو شیطان نے ان کی قرأت میں ملا دیئے تھے۔ اور کہا کہ آنحضرتؐ نے اپنے پہلے دین اور اپنی قوم کی طرف رجوع کر لیا ہے۔ انہوں نے سجدہ اسی لئے کیا کہ اس قرأت میں ان کے خداؤں کی تعظیم پائی جاتی تھی۔

جب شیطان نے ان کلموں کو مشہور کر دیا اور عام دھماکا مچا دیا تو آنحضرتؐ کو بہت رنج ہوا۔ چنانچہ رات کے وقت حضرت جبریلؑ آئے۔ اور فرمایا ان دونوں کلمات سے میں خدا کے ہاں پناہ مانگتا ہوں میرے رب نے انہیں نازل نہیں کیا۔ نہ ہی انہیں کہنے کا بھوکہ دیا ہے۔ آنحضرتؐ حضرت جبریلؑ سے یہ سن کر اور طول ہوئے۔ اور فرمایا۔ میں نے اس بارے میں شیطان کی اطاعت کیا اور اس کے کہنے کے مطابق ایسا کیا۔ اور اللہ کے کاموں میں شریک کر لیا۔ سو جو کچھ شیطان نے ملایا تھا۔ خدا نے اُسے دور کر دیا۔ پھر آپؐ پر یہ آیت نازل ہو گئی۔

فَمَا أَزَلْنَا مِنْ صَلَافِكَ مِنْ تَحْوِيلٍ وَلَا يَجِي إِلَّا إِذْ أَتَاكَ الْفُلُ
الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَبَنَسْخِ اللَّهُ مَا بُنِيَ الشَّيْطَانُ لَنَحْزِيحَ بَيْنَهُمَا

الْبَيْتِ وَالْأَهْلِ عَلَيْهِمْ سَكِينَةٌ

میں نے اس سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا کہ جب اس نے میرا کام چھوڑنا شروع کیا تو شیطان نے اس میں دخل نہ دیا ہو۔ پس جو کچھ شیطان ڈالتا ہے خدا اسے دور کر دیتا ہے اور وہ اپنی آیات کو مستحکم کرتا ہے، خدا دانا اور حکیم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان کے مکر و فریب سے پاک صاف کر دیا تو مشرک اپنی گمراہی کے باعث آنحضرت سے مغرور ہو گئے غفلت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ شیطان کے مکر سے پناہ مانگے اور یہ آیت نازل فرمائی: **فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** جب تو قرآن کی تلاوت کرے تو مردود شیطان کیلئے اللہ سے پناہ مانگ۔

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ قرآن شروع کرتے وقت اُتھو **بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** کہہ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا شیطان پر اُتھو سے زیادہ سخت اور دشوار شے کوئی نہیں۔ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں ان پر شیطان غلبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر مشرکوں کو گمراہ کر دیتا ہے جو لوگ خدا پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں۔ شیطان ان کے نزدیک بھی نہیں آ سکتا۔ مگر چاہے کاموں کے لحاظ سے شیطان کے پیرو ہوتے ہیں۔ انہیں ضرور گمراہ کرتا ہے۔ اور مشرکوں کو ان کے ساتھ شرکت کرنے میں مدد دیتا ہے۔

اعوذ کے معنی اللہ سے پناہ مانگنا، غلامی پانا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ اُتھو کہلاتا ہے۔ اور معاذ کے معنی میں جلتے پناہ۔ یعنی پناہ لی اس نے ساتھ اس کے۔ وہ اس کے ساتھ پناہ لیتا ہے۔ پناہ لیتا۔ میں پناہ مانگتا ہوں۔ جیسا کہ پناہ لینے کی جگہ ہے۔ جس سے میں ڈرتا ہوں۔ یعنی یہ مجھے غلامی دینے والا اور مجھ سے دور کرنے والا ہے، گویا بندہ خدا سے پناہ لیتا ہے۔ تاکہ وہ اُسے شیطان کے شر سے بچائے۔ جب قرآن سے پناہ مانگتا ہے تو اس سے اُسے شفا حاصل ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ استفادہ کے معنی میں حرار اور خدا کو قلعہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی والدہ کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا، اس سے کہا کہ: **ذَبِّ اِنِّیْ اُحْيِدُهَا بِكَ فَذَرْنِیْهَا مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** اے پروردگار! میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

یعنی حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو شیطان مردود سے پناہ میں رکھ۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کا حرار اور قلعہ بناتی ہوں شیطان مردود سے۔

شیطان کے معنی شیطان شطن سے نکلا ہے۔ شطن وہ رسی ہے جو جی کا دلی سے دور ہو گیا اور بدی میں دما ز ہو گیا۔ بدی کرنے پہلے قرار رہتا ہے۔ سو جسے شیطان کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے کام شیطان جیسے ہیں ہر بُری شے کو شیطان سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ جیسے اس کا منہ شیطان کے منہ جیسا

ہے اس کا سر شیطان کے سر کی طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **خَالِفُوا نَارًا تَنْفُذُ وُجُوهَ الشَّيَاطِينِ** اس درخت کی شاخیں شیطانوں کے سروں کی طرح ہیں۔

درخت کو شیطان کے سر سے تشبیہ اس لئے دی کہ سب شیطان سانپ ہیں۔ اُن کے سر بڑبڑا اور ناہوار ہیں۔ اُن کی گردن کے بال گھوڑے کے بالوں جیسے ہوتے ہیں۔ شیطان لعنت کے ساتھ راندا گیا۔ یہ سزا اس لئے دی گئی کہ اس نے حضرت آدمؑ کو جہنم نہ کیا۔ اور اللہ کے حکم کی نافرمانی کی جب شیطان نے نافرمانی کا جرم کیا۔ تو فرشتوں نے اُسے نیرے مارے اور آسمانوں سے زمین پر بھیج دیا۔ چنانچہ قیامت تک اس پر اور اس کی اولاد پر ستاروں کی بوجھار ہوتی رہے گی۔ خدا فرماتا ہے ان ستاروں کو ہم نے شیطانوں کو دور کرنے والے بنایا ہے۔

شیطان کی حقیقت

اللہ تمام شکلیں اور ہشت سے شیطان دور ہے۔ اور دوزخ کے قریب ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور اس کی اُمت کو حکم دیا کہ تم مردود شیطان سے جو دشمن سے دور رہو۔ پناہ مانگو تاکہ دوزخ کی آگ سے بچ سکو اور بہشت کے جہاؤ اور عادل بادشاہ کے چہرے کا دیدار حاصل کر سکو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے! شیطان مجھ سے دور رہے۔ اور تو میرے نزدیک رہے۔ اور مجھے اپنے مال کو حفاظت میں رکھ تاکہ کسی پہلے شیطان تجھ پر قابو نہ پاسکے۔

ادب حاصل کرنے کا مطلب اور اس کے اسباب یہ ہیں کہ انسان خدا کے احکام بجالائے، ہنوع کاموں سے باز رہے۔ جان و مال، اہل اولاد اور تمام امور میں تقدیر الہی پر راضی رہے۔ جو شخص ان پر کار بند ہو گا۔ اور ثابت قدمی سے ان پر عمل کرے گا۔ وہ شیطان کے دوسروں اور فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ غیروں کے فساد اور دھوکے سے بچے گا۔ قبر کے عذاب، قبر کی سنگی، قیامت کے خوف، سختی، دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ بہشت میں خدا کے قریب، رسولوں، شہیدوں، اور صالح لوگوں کے ساتھ رہے گا، جو بہترین رفاقت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **إِنَّ جِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ**۔

اے شیطان! میرے خاص بندوں پر تو قابو نہیں پاسکتا۔

چنانچہ جس بندہ کو اللہ تعالیٰ کی جناب سے بندگی کا متحمل ہلئے، اس پر شیطان غالب نہیں آ سکتا۔ ظاہر یا باطن کسی بھی حالت میں اس کے قریب جاکر گناہ کے دوسروں سے اس کا دل اکودہ نہ ہو گا۔ اگر شیطان ایسے بندہ کے قریب چلا بھی جائے تو خود ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ یہ آواز سن لے کہ جو شخص اس کی باطل خواہش کو ترک کر دے۔ حق کی پیروی کرے اور اس کے ساتھ نہ پلئے اُسے یہ رتبہ ملتا ہے کہ جب وہ مر جاتا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں اس کی روح لیجائے کیلئے فرشتوں میں نگران ہونے لگتی ہے۔ فرشتوں میں اس شخص کا بزرگ نام پکالا جاتا ہے۔ خدا ایسے بندے پر فخر کرتا ہے۔ اس طرح ہم برائی اور بے حیائی کو اس

غلو سے باز رہنا اور ہر وقت میں داخل ہو گیا۔

شیطان مذہب کا دشمن ہے جب کوئی شخص کلمہ توحید پڑھتا ہے اور ادا کر دیتا ہے تو شیطان جلا سے چپ کر دیتا رہا ہوتا ہے، اس سے دور رہنا ہے قریب نہیں آتا چاہے اس کے قتل سے اسی طرح بچ جائے جس طرح مردانہ میں دشمن کے ہار سے ڈھال کے اندر سے بچ جائے۔

شیطان سے بچنے کیلئے بسم اللہ زیادہ پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا شیطان ہلاک ہو۔ میں نے اس سے کہا ایسا نہ کہو۔ اس سے شیطان اپنے آپ کو بڑا سمجھ لے گا۔ اور کہتا ہے کہ میں اس شخص پر غالب آ گیا ہوں، لہذا تم بسم اللہ از سنن الترمذی کہو۔ ایسا کہنے سے شیطان دب کر چھوٹی چوٹی جیسا ہوتا ہے۔

جو شخص خدا کے فضل کی بابت دنیا داروں کا فضل اور ان کے مال کی طرح کرے ان کی تعریف کرے مال جمع کرنے میں لگ جائے وہ ایسا ہے گویا اس نے شیطان سے مدد طلب کر لی۔ اس کا فرزند اور اس کا مال شیطان کی ملکیت ہوتا ہے۔ اس کے مال سے شیطان مالدار اور بادشاہ بن جاتا ہے، جس کا لشکر بھی ہوتا ہے۔ یہ سب ستان کی ناسوادی کی باتیں ہیں۔ لہذا انسان کو چاہیے کہ اللہ ہی سے مدد طلب کرے۔ اس پر جو وسوسہ کرے ہر کام میں اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرے۔ مشتبہ اور حرام چیزوں سے بچے۔ طحال اور مباح چیزیں خواہ تھوڑی ملیں۔ ان پر نفاق کرے لوگوں کا احسان دلنے نکالتے چنے کی حوس کرنا ایسا ہے جیسے رات میں کوئی شخص غم اور ناکاش کے بغیر لڑیاں کاٹتی کرے۔

جو شخص طحال اور حرام میں حیرت میں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہارے میں پیدا نہیں کرتا کہ اسے دوزخ کے کسے دے اور اس سے اندر داخل کرتا ہے۔ لہذا آدمی کو ہر چیز کا رازی اختیار کرنی چاہیے۔ تاکہ شیطان سے بچا رہے اور سلامت رہے جو ایسا نہیں کرتا۔ شیطان اس کے سید اور دل میں جگہ حاصل کر لیتا ہے۔

خدا فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَفْضَحْ عَنْ ذَنْبٍ كَبِيرٍ أَلَمْ يَفْضَحْ لَكَ شَيْطَانًا فَعُولًا قَوِيًّا۔

جو شخص دھن کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے۔ ہم اس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں۔

شیطان ایسے شخص کا ساتھی بن جاتا ہے۔ کبھی اس کی نماز میں دوسرے پیدا کرتا ہے کبھی جھوٹی خواہشوں کی رغبت دلاتا ہے۔ کبھی خواہش نفسانی اور ظلم خیالات اس کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ نیکیوں میں جلدی کرنے سے روکتا ہے۔ سنت اور فرض عبادت اور اطاعت سے باز رکھتا ہے۔ اور اس طرح وہ شخص دوزخ جہان میں خاصہ اٹھاتا ہے۔ قیامت کے دن شیطان ہی کے ساتھ اس کا حساب لگایا۔ آخری عمر میں شیطان اکثر آدمی پر غلبہ پالیتا ہے۔ اس کے ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔ ایسا شخص جہنم دوزخ میں رہے گا۔ قیامت کے دن فرعون، ہامان

اور قارون کے ساتھ رکے گا ایمان کے زائل ہونے اور ان کے ایمان میں شیطان کی اطاعت کرنے سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

سات شیطان مقاتل نے زہری سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ایک رات میں حضرت عمرؓ کو ان سات شیطان میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ شامل تھے۔ آنحضرتؐ کو کاش کرتے ہوئے آئے اس اشتاد میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لگے ان کے چہرے پر موتیوں کی طرح پسینہ نظر آ رہا تھا۔ جیسے بخار آ رہا ہو۔ آپؐ نے تین دفعہ پیشانی سے پسینہ دھوا اور فرمایا اس لمحوں پر خدا کی لعنت ہو۔ پھر سر مبارک کو جھکایا۔ حضرت علیؓ نے وہ بابت فرمایا۔ یا رسول اللہ! آپؐ نے کس پر لعنت کی ہے؟ آپؐ نے جواب دیا شیطان لعین سے دشمن خدا پر۔ اس مردود نے اپنی دم کو اپنی مقصد میں داخل کیا اور ساتھ ساتھ دے دے ان سے اس کے سات بچے پیدا ہوئے۔ پھر ان میں سے ہر بچہ آدمی اور گمراہ کرنے پر آمادہ ہوا۔

ایک کا نام دُشمن ہے جو مالوں کو ہوا و حوس کی ترغیب دے پھر مقرر ہوا۔ دوسرے کا نام مدیث ہے جو نماز میں کوتاہی دے کھیل میں لگاتے، بہکانے، بھائی لینے اور ادھیچے میں مبتلا کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ سو جاتے ہیں۔ پھر جب سونے والے سے کہا جاتا ہے، تو سو گیا تو وہ کہتا ہے میں سو یا نہیں۔ پھر بے وضو نماز میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ٹھکر کی جان ہے، مان میں کوئی ایسا نہیں ہے اس کی نماز کے ثواب کا نصف، جو تعالیٰ یا دوسرا حصہ ہی ملتا ہے، بلکہ اس کی نماز کے گناہ ثواب سے بڑھ جاتے ہیں۔

تیسرے شیطان کا نام ذلیبون ہے جس کے سپرد بازاروں کا انتظام ہے یہ رات دن بازاروں میں رہتا ہے، لوگوں کو قتل کی ترغیب دیتا ہے۔ پھر بازاروں میں جھوٹ بولنے، سامان کو بھانسنے، اس کی تعریفیں کرنے کے واسطے جاتا ہے۔ چوتھے شیطان کا نام بتر ہے جو مصیبت کے وقت لوگوں کو اپنے گریبان بھاڑنے کی رغبت دلاتا ہے۔ اپنا منہ فوہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ انہیں سکھاتا ہے کہ فادیا کریں۔ اپنے آپ کو کوسریں اور مبر کرے۔ جو ثواب ملتا ہے اس سے غور رہیں۔ پانچویں شیطان کا نام غشوط ہے۔ یہ لوگوں کو جھوٹ بولنے، چٹائی کھانے، طعن و تشنیع کرنے اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں کی ترغیب دیتا ہے۔ چھٹے شیطان کا نام واسم ہے۔ جو مرد کے ذکر اور عورت کی شرم میں مچھکتا ہے۔ تاکہ آپس میں زنا کریں۔

ساتویں شیطان کا نام اعر ہے، جو چوری کرنا سکھاتا ہے۔ چور سے کہتا ہے کہ چوری کرے۔ تہا را فاقہ دور ہوگا۔ پھر عرض ادا کر سکو گے۔ پھر یہ سن کر چوری کرنے کے بعد توبہ کر لیتا۔

نماز کی صفوں میں شیطان

مسلمان کو ان شیطانوں سے بچنا چاہیے کسی حال میں ان سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دہان نام ایک شیطان وضو پر مقرر ہے۔ اس سے بھی پناہ مانگنی چاہیے۔ آپ نے فرمایا نماز کے وقت صف میں ایک دم سے کے ساتھ مل کر کھڑا ہونا چاہیے۔ کیونکہ درمیان میں جگہ خالی ہو تو شیطان بکری کے بچے کی مانند اس میں گھس جاتا ہے۔

ابو حنیفہ نے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ اس حدیث میں بنات حذف سے مراد بکری کے بچے ہیں جنہیں عربی میں نقذ بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حذف اس بکری کا نام ہے جس کے کان اور دم نہ ہوں۔ یہ قسم موضع جرش میں پیدا ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ عثمان بن ماضی نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میری نماز اور قرات کے درمیان شیطان اگر داخل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام غزب ہے۔ اسے دیکھو تو اللہ کے ہاں اس سے پناہ مانگو اپنے غایت بائیں تین دفعہ تھوک دیا کرو۔ عثمان فرماتے ہیں میں نے اس پر عمل کیا تو شیطان بھاگ گیا۔

ایک مشہور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان لگا ہے۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں، مگر اللہ نے مجھے اس شیطان پر غالب کر دیا ہے۔ اور میں اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہر انسان کے ساتھ ایک جن لگا ہوا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے جواب دیا۔ ہاں، مگر اللہ نے اسے میرے تابع کر دیا ہے۔ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ اور مجھے ملکی بتاتا ہے۔

شیطان کی لاتعداد نسل

کہا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی تو آدم کی طرح اس کی بائیں پسلی سے ایک عورت پیدا کی۔ شیطان نے اس سے جماع کیا۔ وہ حاملہ ہوئی اور اس سے انیس اندے دیئے۔ ان سے اولاد پیدا ہوئی جو بڑھ کر جنگلوں اور دریاؤں میں پھیلی پھرائے سے دس ہزار نر و مادہ شیطان پیدا ہوئے۔ جو پہاڑوں، جزیروں، دریاؤں، جنگلوں، دریاؤں، رنگستانوں اور درختوں کے تنوں میں بھر گئے، کوئی چمڑہوڑا ہا، چمڑا ہا، حمام بھی ان سے محفوظ نہ رہا۔ ستر کی جگہ، گندگی کے مقاموں، گڑھوں، لٹائی اور نا تو سیر کی جگہوں، قبروں، گھروں، محلوں، صحرانہ شہروں کے نیچوں، عبادت گاہوں، غرض سب جگہوں میں داخل ہو گئے۔

شیطان سے بچنے والے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم ابلیس اور اس کی اولاد کو میرے بدلے اپنا دوست بناتے ہو، حالانکہ تمہارے دشمن ہیں، ان خالوں کیلئے تمہارا بدلہ ہے۔ اس لئے شیطان

اور اس کی اولاد کی تابعداری کرنے والا توبہ کے مغیرہ رہا۔ توبہ ہلاک ہوا۔ اور شیطان کے ساتھ ہمیشہ و زور میں رہے گا۔ چاہئے کہ آدمی اپنی ذات سے ہوشیار اور خبردار رہے۔ نفس کو شیطانی کاموں سے بچائے۔ شیطان اور اس کے لشکروں سے علیحدہ رہے۔ خدا کی درگاہ میں سجدہ کرے۔ اس کی فرمانبرداری کے شرائط کو کا حق پورا کرے۔ خدا شناس لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ خدا کی رضا کیلئے نیک کام کرے۔ ان لوگوں کی مجلس میں رہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ بچے دل سے اللہ کی درگاہ میں حاضر رہتے ہیں۔ اس کے فضل کے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کے غضب سے ڈرتے ہیں۔ دنیا سے الگ رہتے ہیں۔ طاقت کے طالب ہیں۔ رات کو قیام کرتے، دن کو روزہ رکھتے، غرض شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ جو عبادت رہ جائے اس کا اہم غم ہوتا ہے اور اگر دنیا کی کرتے ہیں ہمیشہ نیک کام راہ رکھتے اور مجراؤں سے بچتے، گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ اس خدا پر عبور کرتے ہیں جو ان کا خالق ہے۔ رات دن اپنے مقررہ وقت پر نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ لوگ جہنم کے طوقوں اور زنجیروں سے بچنے والے ہیں۔ اور دنیا کی آفت اور درد و غم کی آگ سے امن میں رہنے والے ہیں۔ کیوں کہ یہ لوگ ظاہر و باطن میں شیطان کی مخالفت کرتے ہیں۔ خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ لہذا اللہ نے ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

فَوَقَّعَهُمُ اللَّهُ وَسُودَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّعَهُمْ مُّصْرَعًا وَشَرَفَهُمْ وَاسْتَفْعٰلًا بِمَا صَبَرُوا فِي جَنَّتٍ وَحُورٍ مُّثْنًا۔

پس اللہ نے ان لوگوں کو اس دن کے شر سے بچایا۔ غرضمالی بخش اور ان کے صبر کے عوض میں بہشت اور پہننے کو حریر کا کپڑا عطا کیا۔ ایک جگہ اور فرمایا۔

اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتٍ وَنَهْرٍ فِي مَقْعَدٍ وَنَهْرٍ فِي مَقْعَدٍ مُّثْنًا۔
پر ہرگز کار لوگ جنت میں اپنے بزرگ ہاد شام کے پاس دوستی کے مقام میں ہوں گے۔

دوسری جگہ فرمایا۔
قُلْنَ خَافُوا مَقَاعِدَ رَبِّہُمْ جَنَّتِہُمْ۔

جو شخص خدا کے سامنے کھڑا ہوئے سے ڈرتا ہے۔ اس کیلئے دو بہشتیں ہیں۔ شیطان کے دھوکے میں آکر پھر خدا کے ڈر سے اس کے دھوکے سے نکلنے شخص کے متعلق فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰتٰمَسَّہُمْ ظَلَمْتُ مِنَ الشَّیْطٰنِ لَنْ یَّکُوْنُوْا فَاخًا مُّصْرَعِیْمٌ۔

جب کبھی شیطان پر ہرگز کار لوگوں کے دلوں میں دوسرے ڈال سکے اس وقت وہ خدا کو یاد کرتے ہیں اور فرماتے ہیں اور باطل کا فرق معلوم ہو جاتا ہے، پھر فرمایا خدا کی یاد سے دلوں کو روشنی ملتی ہے، ان کی تاریکی اور

ماہنامہ اعلیٰ اسلامی دنیا دہلی

پہلی بات

میں اپنی سوانح عمری لکھنے سے پہلے یہ اور مضمون
 کرونا چاہتا ہوں کہ میرے پاس فی الحال کوئی ایسا
 مضمون نہیں جو میرے بتائے ہوئے واقعات سے
 وارد ہو کر کے اور ظاہر ہے کہ میں ایک وقت یہ
 دو تین کام انجام نہیں دے سکوں گا۔ نہ میرے پاس
 اتنا وقت ہے اور نہ بظاہر اس کا کوئی ضرورت
 میرا مقصد زندگی کے واقعات اور سوانح حیات
 کو نہ مضمون میں لانا ہے۔ اور اس کی بجائے ضروری
 نہیں ہے کہ تقدیم و تاخیر کا خیال رکھا جائے پس
 میری زندگی کے واقعات پڑھنے والوں کو یہ نظر انداز
 کر دینا چاہئے گا کہ میں نے مسلسل کیوں قائم نہ رکھا

”ابلیس“

محمد اجمل انصاری / freamliyatbooks / groups / www.facebook.com /

پیش لفظ

کیوں صاحب احب ہمارے ہاتھوں سے بنائے ہوئے مٹی کے کھلونے دنیا میں آکر اپنی اپنی سوانح عمریاں شائع کرتے ہیں تو فرشتوں اور ان کے ساتھیوں نے کسی کا بیل تھوڑی سا راسے کہ زبان و قلم پر تالا لگائے بیٹھے رہیں۔ ہم کیوں نہ اپنی زندگی کے حالات لکھیں اور کیوں نہ اسے شائع کریں۔ آج تک کسی جن، فرشتہ بنے اپنی سوانح عمری شائع نہیں کی۔ کیوں شائع نہیں کی یہ ایک راز ہے اور رکھا گیا ہے۔ دنیا میں رہنے والے کم سمجھ انسان اسے نہیں جانتے۔ اور نہیں جان سکتے۔ خاک کی بنی ہوئی عقل کیا خاک کچھ کی؟ کہ نورانی اور ناری دنیا آج تک اپنی اپنی سوانح حیات لکھنے سے کیوں محروم کرتی رہی۔ یہ مونی عقل کے پتلے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جن اور فرشتوں کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا۔ انہیں لکھنے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن یاد رہے کہ ہم نے مٹی کے کھلونے سے پہلے کھانا سیکھا ہے پہلے بولنا سیکھا ہے اگر کسی کو یہ ضرور ہے کہ دنیا کا بے بجا احسان کسی معمولی سے معمولی فرشتے کا بھی مقابلہ کر سکتا ہے تو یہ انسان کی کھوکھلی ہاتھوں میں سے ایک اہم حماقت اور ندادانی ہے۔

ہم بہت دن چپ رہے۔ بہت دن تک انسان کی ہوائی تعلیموں کو دیکھتے رہے۔ اسے موصوفیاں مکتوب بننا سب کو آتا ہے۔ سب بن سکتے ہیں۔ لیکن کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے۔ یہ سب سے سدا انسان کہتے ہیں کہ فرشتے ہماری برابری نہیں کر سکتے۔ اور غور کر لیں کہ انھوں نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔ اس وقت مخلوقات سبھ لیا ہے۔ افضل الکائنات فرمایا ہے اور فرشتوں کا سجود پایا ہے۔

ابھی اگر قلمی کھول کر دیکھ دوں تو ساری کرکری ہو جائے۔ انھوں نے اپنی کرکری کے حقد میں اپنا خلیفہ مہدیا تو کم گفت انسان کا مہر سے باہر ہوا جلتا ہے۔ اس وقت مخلوقات اور افضل الکائنات فرمادیا۔ تو اس کی گردن میں ایک سھل ہڈی پیدا ہو گئی۔ جو گردن کو جھکنے ہی نہیں دیتی۔ مسجود بنا دیا کہ اب اسکی نظر میں ساری کائنات حقیر ہو رہی ہے۔

ارے وہ تیری کم ظسرفی۔ اتنی سی بات میں ابلا پڑتا ہے دعا لکھیں ہونے پر بھی تیری کو چشمی کی یہ حالت ہے۔ ہمیں دیکھ۔ او کم غرت! ہمیں دیکھ۔ تو تین دن کی پیداویش ہے ابھی تیرے منہ سے دودھ کی برآئی ہے۔ عالی ظرفی دیکھنی ہے تو کبھی فرشتوں کی دنیا میں آ۔ اسے ساتھ آنکھیں لا۔ اور دیکھ جنہیں قسربہ اپنی میسر ہے جنہیں دیدار خداوندی حاصل ہے جنہیں عرض کی دنیا کی میسر ہے۔ دیکھ کہ ابی طالب ہر تھوں کے باوجود اپنا ایک ایک لمحہ عبادت خداوندی میں صرف کر رہے

ہیں، مغزیت کی معسراج بھی دیکھ۔ وہ خدا کے خلیفہ بھی نہیں ہیں۔ لیکن ہر پڑاؤ دیکھ اور مڑ ماجا آج تو ان سب کو سجدہ میں دیکھتا ہے۔ یہ کج سے نہیں۔ ان کے ہاں میں ہیں۔ اور اب تک سجدہ ہی میں رہ رہے۔ انہیں ان کے خالق نے ایک دوسرے بخشی ہے، اسے قریب جگہ دی ہے اس ایک احسان پر ان کی پیشانیاں اس پر کھٹ سے قدامت تک نہیں اٹھ سکتیں۔ اب خدا ہے مگر بیان میں مڑ مال اور تصفیہ کر۔ تو آج اپنی ذات کو کیا کیا سمجھتا ہے۔ خود تجھے اعتراف ہے کہ خدا نے تجھے سب کچھ بنایا ہے۔ اور اب جھک کر میرے کان میں ہی کہہ دے کہ کبھی تو نے بھی اظہار مغزیت کیلئے اپنا مذاق اچھا کیا ہے۔ کبھی یہ پیشانی خدا کے حضور میں اس لیے بھی جھکی ہے کہ تجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اس وقت مخلوقات بتا رہے ہیں اور نہ جانے کیا کیا بنا رہے، سر مڑ ماجا اور بھونکی ہمارے والے اور اعتراف کرنے کو تو ہے وہ ہم نہیں ہے اور جو خدا ہے وہ تو نہیں ہے۔

ان فرشتوں کو دیکھ جو کچھ ہیں۔ اور نہیں کہنے کہ کچھ ہیں ان کے اعمال کو دیکھ۔ سر اور جزا کا خیال کئے بغیر وہ کر رہے ہیں۔ جو انہیں کرنا نہیں چاہیے اور اپنی دنیا کو دیکھ۔ ان کے اعمال کو دیکھ۔ وہ کس لئے دنیا میں آئے ہیں۔ اور کیا کر رہے ہیں۔ اس پر بھی یہ دعویٰ ہے کہ انسان فرشتے سے افضل ہے۔ ساری کائنات سے افضل ہے۔ بڑا حیرانہ! اگر دن رات کے جو میں گھنٹوں میں پانچ مرتبہ مانتا جھکا لیا تو راجا ہو کوئی، بڑا احسان کر رہا ہے۔ کیا بتاؤں کوئی ایسا موقع نہیں آتا۔ کہ انسان اور فرشتہ کا موازنہ کیا جاسکے۔ ورنہ صرف ایک لمحہ میں بتا دیتا کہ تیرے بے بسا کیا ہے اور تو کتنے پانی میں تیر رہا ہے۔

آج ہزار سال کے بعد اسے سید کا ایک ذبا ہوا راز کھیر کر لے کیلئے مسجد بنوا دیں۔ وقت بخیر کر رہا ہے، تاکہ تجھے بیداری کی نیند سے ہوشیار کر دے۔ تو جانتے ہیں سو رہا ہے عالم پوش میں بھی بے غم رہے آج سلسلے دیا ہوا وہ ملازم جس نے بہت دن تک چھپائے رکھا تھا۔ جی تو یہی چاہتا تھا کہ تو اسی طرح سوتلے رہا۔ کا طرح بے خبری کے عالم میں نس پورے کرے۔ لیکن کیا کر دے میری برادری پر لازم تھا ہے۔ میرے بھائی بندوں پر چہ نہیں گف رہی ہیں۔ میرے ساتھیوں کی بدنامی ہو رہی ہے میرے بڑا نے دوستوں پر تیسرے تعصب اور غرور کے آدے پھیل رہے ہیں۔ اب چپ نہیں رہا جانا۔ زبان اور دل میرے قلوب سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ ملک اسی بات ظاہر کرنے والے ہیں۔ جسے میں نے سچے کی استہانی گہرائی میں چھپا رکھا تھا۔ میں نے جو گئیں، انسان اور انسانیت کے نام پر کلاؤں کرتے ہوئے، لیکن یہ تو سوچ کہ تو انسان ہے بھی یا نہیں۔ انسانی انسانیت بھی ہے یا نہیں؟ تو ان میں

پھرنے سے پہلے خدا اپنے وجود سے بحث کر لی ہوئی، ذرا اپنی ذات کو پہچان لیا جتنا جس نام پر تو رہا ہے جس چیز کو توفضیلت دے رہا ہے، وہ کہاں ہے، کس کے پاس ہے۔ ذرا پہلے اسے تو تلاش کر جب تو کہتا ہے کہ خاک کے بے ہونے خاکی پتلے کی عقل بھی اندھی ہے اب عقل کا ردنا بھی رو۔ بلکہ جاتے ہوئے احساس کا دامن تمام لے، اگر یہ بھی نہ رہا تو تو بھی نہ بچے گا، دیکھ، تیرے احساس کے دھچکوں کیسی پرانگند ہیں اب بھلا یہ تو کچھ نادان کہ جب تیرے احساس کا یہ عالم ہے۔ تو تو کیا خاک سمجھ سکتا ہے اپنی بھلائی کو اور کیا خاک جان سکتا ہے اپنے وجود کی بساط کو اپنے تغیر اور انقلاب کو جس انصافیت کے نام پر تیسرا مدار ہے وہ عرصہ ہو غرور اور تکبر کے ریگستان میں دفن ہو گئی، جو لوگ اسکی تلاش میں نکلے تھے انہوں نے بھی اپنی عمر کا چرہ حاف اس بے نشان مزار پر چڑھا دیا۔ اب تو انسانیت کے مزار پر کتابوں کے علاوہ رونے والے بھی کہیں نظر نہیں آتے۔

کیوں؟ سن لی تاراز کی بات! ششدر کیوں رہ گیا۔ دکھتی ہوئی رگ تکلیف ہی دیتی ہے تمہارے دکر، جواب دیجئے کی کو ششدر نہ کر، یہ دنیا ہے اس میں نہ یہی جوتا آیا ہے۔ اشرف المخلوقات کا تمہارا نگاہ، علامت کی مسند پر بیٹھا اور انقلابات نہاد دیکھتا جا۔ کچھ انسان فرشتوں سے الجھ کر کیا کرے گا۔ یہ دنیا کائنات سے کہیں بالاتر ہے، یہ اپنے پروردگار کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں، ان کی قدر و منزلت پہنچتے ہیں جو کچھ ملتا ہے، ان ہی کے پاس رہے گا اور جو کچھ یہ ہیں، یہی رہیں گے اعلیٰ کے فکر کرتا جانتے ہیں، احساس رکھتے ہیں، اور کبھی غرور نہیں کرتے۔ جتنے نام نہاد انسان کی طرح ان کی گردن کسی نہیں اٹھتی تیری جیسی احسان فرما دینا ان کے غرور میں نہیں ہیں۔ تیرے جیسا تعصب ان کے دل و دماغ پر سوار نہیں ہو سکتا جتنے جیسے غرور کرتا نہیں جانتے۔ انہوں نے کسی نہیں کہا کہ ہم فرشتے انسانوں سے افضل ہیں، ارے نادان انسان تو پھر کچھ ہے انہوں نے تو کسی حقیر مخلوق کو بھی اپنے سے برا نہیں سمجھا اور سمجھا کیا نہیں؟ انہیں کسی کی اچھائی یا برائی پر غور کرنے کا وقت ہی نہیں ان کو تو پروردگار کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرنے ہی سے فرصت نہیں ملتی کسی کی برائی بھلائی میں حصہ کیسے لیں۔

اور ہاں یہ بھی سن لے کہ اگر تیری تعلیمات حد سے ذہنی ہیں اور تو انسانیت سے باطنی ہو کر فرشتوں کو ادھے لٹھن دیکھتا یا ہمیں اپنے سے کمتر نہ سمجھتا تو قسم ہے مجھے اپنے پیدا کرنے والے کی میں تجھے کبھی جواب نہ دیتا، لیکن وقت استاد پڑتا ہے۔ تجھے تیری جوانی پر داز لے ہی مجبور کیا ہے کہ تجھے تیری صبح بساط کا اندازہ کرنا دل۔ اور بتاؤں کہ آج تو انسانیت کے مشرف کے نام پر دنیا میں جوانی گونے چھوڑ رہا ہے۔ ہر لحاظ سے اور ہر طرح سے میری سمجھ میں سما سکتا ہے۔ اس لئے کہ تیرے پاس وہ چیز ہی نہیں رہی جس کے بنا ہمارے جس کے زور پر تو میرا مقابلہ کر سکتا۔ اور ذرا اٹھا کان قریب لا۔ تجھے چپکے سے یہ بھی بتا دوں کہ تو عرصے سے میری سمجھ میں ہے میرے

اشاروں پر نہ رہا ہے۔ نا کچھ نیچے! غرور کرتا۔ ذرا اپنے اندر دیکھ۔ میں بول رہا ہوں تو تو ایک کاٹ کے پتلے کی طرح رہ گیا ہے جسے مداری کے اشاروں پر تانچا پڑتا ہے اب تیرے بال بال پر میری حکومت ہے اور کچھ کم ظرفی کے وجود میں سما کر مجھ میں بھی غرور اور تکبر کا مادہ بڑھ گیا ہے۔ اب میں بھی غرور کروں گا اپنے کوسلے دنیا سے افضل سمجھوں گا۔ اور اس بات کو سب سے مڑانے کی کوشش کروں گا۔ تیرا ایک نقصان تو ضرور ہوا ہے کہ تجھ میں سے وہ چیز جاتی رہی جو تیری زندگی کا سر پایہ تھی۔ وہ تعلیم، جو تیرے پروردگار نے تجھے دی تھی۔ لیکن اب تجھے میسر آسان مند ہونا پڑے گا کہ تیری آئندہ زندگی اور اس کے عیب سب کچھ سے منسوب ہو جائیں گے۔ دنیا والے تجھے سیدھا اور سچا کہیں گے۔ تیری خطائیں میرے نادر اعمال میں درج کرائی جائیں گی۔ لیکن مجھے اسکی ہند انتہی ہے یہ سب کچھ میں پہلے ہی سے جانتا ہوں۔ جو کچھ ہو گا وہ سب میرے علم میں ہے۔

اچھا یہ تو بتا دے، یہ جو تو اپنی سوانح عمریوں کا شائع کرتا ہے اس سے تیرا مقصد کیا ہے؟ کیا سوانح عمریوں کا نام ہے کہ اپنی زندگی سے ملتی جلتی کچھ چیزیں اپنی قریبی ایک جگہ جمع کر کے چھاپ دی جائیں یا کچھ اور بھی ملے۔ آج کل میں دیکھتا ہوں کہ ہر شے والا آدمی اپنی پوری زندگی کتاب کی شکل میں چھاپ دیتا ہے اور دنیا میں بھیلاتا ہے۔ آخر اس بات سے کیا فائدہ ہے۔ کیا یہ لوگ سب اپنے زندگی کے سچے سچے واقعات لکھتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو میں کچھ نیک کوئی سوانح عمری ایسی دیکھیں جس میں کسی نے اپنی برائیاں اور اپنے گناہ بھی صاف صاف لکھے ہوں۔ کیا اس بھری دنیا میں کوئی گناہ ہی نہیں کرتا اور اگر کرتا ہے تو ان لوگوں نے اپنی تعریفوں کے ساتھ ساتھ اپنے عیب کیوں نہ بتائے؟

غیر! اسے بھی جانے دو۔ صرف یہی بتا دے کہ پہلے زمانہ میں تو لوگ اپنے بڑوں کی سوانح عمریاں لکھا کرتے تھے اور اس میں بھی ممکن تھا کہ دس میں سے تینوں کے ساتھ ایک آدمی برائی بھی لکھ دیں۔ لیکن اب تو نئی ہوا چل رہی ہے جسے کچھ خود اپنی زندگی کے حالات بھلا پاتا ہے اور شائع کرتا ہے تو پھر سوانح عمری کیا ہوئی؟ جس میں زندگی کے ممکن سوانح نہ ہوں۔ ارے وہ دے انسان کی دنیا۔ نیچے جھٹی ہرپ، کرٹوی کرڈی تھوٹو، اور دعویٰ یہ کہ ہم انسان ہیں۔ اشرف المخلوقات ہیں۔ متعصب کہیں گے۔

ارے اگر سوانح عمری لکھو تو سب کچھ لکھو۔ تاکہ دنیا والے تمہارے اچھے کارناموں سے سبق لے سکیں اور تمہارا نادانیوں سے احتیاط اور گناہوں سے عبرت حاصل کریں یہ کیا ہو اگر چھانٹ چھانٹ کر تعریفیں لکھ ماریں اور گناہ تو گویا کیا ہی نہیں۔

ہاں وہ جذبہ ہے جس نے مجھے اپنی سوانح عمری لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ میں نے سال ہا سال فرشتوں کو درس دیا ہے اور اب دنیا والوں کو بھی تعلیم دینا چاہت ہوں۔ پڑھنے والوں کو میری زندگی سے چھوڑا سبق لینا پڑے گا۔ وہ دیکھیں گے کہ میں

کسی پر ظاہر کیا جائے کہ ضمیر سے کیا آواز آ رہی ہے
خاکسار ابلیس

غلبہ نفس و عداوت شیطان

ہر عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھوکا رہ کر شہوات کا قلع قمع کرے اس لئے کہ بھوک اس دشمن خدا نفس کے لئے قہر ہے، شیطان کا وسیلہ ظفر ہی خواہشات اور کھانا پینا ہے، فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ شیطان تمہارے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اس کے ان راستوں کو بھوک سے بند کرو۔

بلاشبہ قیامت کے دن وہی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہو گا جس نے بھوک پیاس برداشت کی ہوگی۔ اور ابن آدم کیلئے سب سے زیادہ برباد کرنے والی چیزیں پیٹ کی خواہشات ہیں۔ اس پیٹ کی بدولت حضرت آدم اور حوا علیہما السلام جنت سے ذلت اور فقر فاقہ کی زمین پر اتارے گئے جب رب کریم نے انہیں شجر (منوعہ) کے کھانے سے منع کر دیا تو انہوں نے پیٹ کی خواہشات کی بنا پر اسے کھا لیا تھا۔ یہی پیٹ ہی حقیقت میں شہوات کا منبع اور مرکز ہے کھا لیا تھا۔ ایک دانا کا قول ہے جس انسان پر اس کا نفس غالب آجاتا ہے وہ شہوات کا قیدی ہو جاتا ہے اور بیہودگی کا تابع بن جاتا ہے جس کسی نے بھی اپنے اعضاء کی زمین کو شہوات سے سیراب کیا اس نے اپنے دل میں ندامت کی کاشت کی، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے:-

- (۱) فرشتوں کو پیدا فرمایا، انہیں عقل رکھی انہیں شہوات سے پاک و منزہ رکھا۔
- (۲) جانوروں کو پیدا کیا، ان میں شہوات رکھی مگر عقل سے عاری رکھا۔
- (۳) انسان کو پیدا کیا، ان میں عقل اور شہوت دونوں ودیعت فرمائے۔ اب جس انسان کی عقل پر اس کی شہوت غالب آجاتی ہے۔ وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ اور جس مسلمان کی شہوات پر اس کی عقل غالب آجاتی ہے وہ فرشتوں سے بھی بہتر ہے۔

نے اپنی زندگی کے حالات لکھتے ہوئے نہ اپنی کسی تعریف کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ کسی عیب پر پردہ ڈالنے کی۔ جو کچھ گذرا ہے بعینہ لکھ رہا ہوں۔ خواہ وہ اچھی بات ہے یا بری میرا مقصد اپنی زندگی کے حالات لکھنا ہے اگر اس میں کوئی سبق مل سکے تو حاصل کر لینا اور اگر کوئی بُرائی کی بات ہو تو نظر انداز کر دینا۔ کیوں کہ بُرائی کا انجام ہمیشہ تکلیف دہ ہوتا ہے، مہاجا ان باتوں کو چھوڑ دیتا ہے کہنے کی نہیں ہیں۔ میرا مشن اس قسم کی گفتگو اور پسند و نفاق کو جائز قرار نہیں دیتا میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے، سچ جانا۔ بڑی زبردست قربانی کی ہے، ایسی قربانی، جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔ دنیا والے مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ بالفرض اگر یہ بات صحیح ہے تو انہیں تسلیم کرنا چاہیے۔ کہ کوئی دشمن ایسی کار آمد نصیحتیں اپنے مخالف کو نہیں کر سکتا۔ یہ افلاص یقیناً حیرت انگیز ہے جو مجھ سے سرزد ہوا۔ بہر حال اسے کچھ ہی سمجھا جائے۔ مجھے اس سے کوئی دوسرا نہیں۔ اب تو مجھے صرت ایک ہی دھن ہے اور وہ یہ کہ میری سوانح عمری شائع ہو۔ میں فی الحال نہیں جانا چاہتا ہوں کہ میرے اس انوکھے اقدام سے مجھے یا میرے مشن کو کوئی فائدہ پہنچے گا یا نقصان۔ کیوں کہ میں یہ سب کچھ تقیید کے جذبے سے متاثر ہو کر کر رہا ہوں اور دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ سوانح عمری لکھنے والے کو اور خصوصاً سوانح عمری لکھنے والے کو ایمان دار ہونا چاہیے۔ اور آزادی کے ساتھ وہ تمام واقعات سلسلہ وار لکھ دینے چاہتے ہیں جن سے اس کی زندگی کو واسطہ پڑا ہو یہ احتیاط غلط ہے کہ بروائی کو نظر انداز کر کے تصویر کا ایک ہی رخ پیش کریں۔ اس کے بعد یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ جس وجود کو انسان کے دربار سے مردود یا گاہ اور شیطان اور لعین جیسے خطرات عطا ہو چکے ہیں۔ وہ انہما حقیقت میں ان لوگوں سے کتنا آگے ہیں، جو مقدس صورتیں لئے ہوئے بظاہر ناپادہ زندگیوں کے ملک ہیں۔ اور جن کے ہر ظاہری فعل سے تقدس کے سمندر میں طوفان آجاتا ہے اور جب دو چار کڑیوں کے نفع و نقصان کی صورت آپڑتی ہے تو اس کی زبان مختلف شاخوں میں تبدیل ہو جاتی ہے تصویر کے دونوں رخ سامنے ہیں ایک طرف شیطان ہے اور دوسری طرف تقدس کا ٹھیکیدار، شیطان کیلئے انسان کی بارگاہ سے جو کچھ عطا ہوتا ہے اسے بھی ملحوظ رکھا جائے اور تقدس مآب مولوی صاحب کیلئے انسان کے پاس جتنی عقیدت ہے وہ بھی سامنے رہے اس کے بعد میری مذکورہ بالا تحریر پر بھی جائے اور خود کیا جائے کہ دونوں فریق انہما حق میں کتنے فیاض یا بخیل ہیں۔ اگر پڑھنے والے کے خیال میں مجھ شیطان کے نام درویش کوئی کا قرعہ نکل آیا۔ تو بسم اللہ! نیاز مند حاضر ہے۔ سابقہ الفاظ میں کچھ اور اضافہ فرما دیا جائے دہرچہ دوست می رسد نیکو ست، اور اگر خدا خواستہ یہ خوشی نصیبی تقدس مآب کے حصہ میں آئے۔ تو صرف دل ہی دل میں ایک دہرا لیا چاہیے۔ اور بھول چانا چھو کہ ہم کیا سوچ رہے تھے۔ بجائے اس کے کہ

پیدائش

میری پیدائش کا زمانہ اور اس کے قبل کے حالات کھانیسے عجیبہ ہیں مگر جو زمانہ کے انسان کی ادھوری عقل ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اس واسطے مجھے اپنے نادان مطالب کو سمجھانے کیلئے ان کی تفصیل بھی لکھنی پڑے گی۔ کیونکہ انسان بیچارہ بہت ہی محدود عقل کا پتلا ہے۔ اور جہاں تک اس کی عقل کام کرتی ہے اس سے زیادہ عقین کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس نا سمجھ کو سمجھانے کے لئے مجھے وہ تمام واقعات بال تفصیل بھی لکھنے پڑیں گے جو میری پیدائش سے پہلے تشکیل عالم کے لئے ظہور پذیر ہوئے اور دنیا موجودہ شکل میں آئی۔

سب سے پہلے تو مجھے یہ بتانا ہے کہ دنیا کس طرح بنی اور کیوں بنی؟

کس طرح بنی؟ یہ تو میں خوب جانتا ہوں اور مجھے ٹوب بتایا گیا ہے۔

لیکن کس لئے بنی؟ اس کا جواب میرے پاس صرف ایک ہے اور اس میں اعتراض کی کسی کو مجال ہی نہیں۔

خدا سے پوچھا گیا کہ پھر وہ گار! تخلیق کائنات سے تیرا کیا منشاء ہے اور یہ سب کیسے کیوں کھیل گیا ہے؟

جواب ملا:-

میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔ مجھے اچھا معلوم ہوا کہ میں بچانا جاتوں لہذا میں نے کائنات کی بنی ڈالی۔

اب بتائیے۔ اس میں کون دہم مار سکتا ہے۔ اور اس کے بعد سوال

ہو گیا باقی رہ جاتا ہے جب بتانے والا خود ہی یہ کہہ دے کہ اس کے بعد دوسرا سال کر سکے۔ خیر چلو اچھا ہوا کہ دنیا بنانے کا جواب انہوں نے خود ہی دیدیا۔

اب رہا یہ سوال کہ تو دنیا کس طرح بنی وہ مجھ سے لیجئے۔ مجھے بھی نہایت ہی

معجزہ زریعہ سے معلوم ہوا ہے اور صاف ہی کیوں نہ کہہ دوں کہ مجھے خود میرے فرشتوں نے مختلف اوقات میں سمجھایا ہے کہ تو خود بغیر دریافت کے اور کچھ مختلف فرشتوں

کی معرفت مجھے تعلیم ملی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ اپنے حالات کی ابتدا کرتے ہی پہلے یہ سمجھاؤں کہ دنیا کس طرح تشکیل میں آئی۔

ایک نور تھا۔ جس کے متعلق مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ بغیر آخر الزمان کا نور ہے

خود مجھے بھی اس کی زیارت بارہا نصیب ہوتی ہے۔ اس وقت جب میں آسمان پر گزرتا کر کے لایا گیا تھا۔

ہاں تو وہ اعلیٰ ہے جس کے اس وقت جب کائنات میں کچھ بھی نہ تھا۔ مگر نور

ہی جلوہ افروز ہر طرف تھا۔ کہ پھر مجھ نے اپنے پہچانے کیلئے تخلیق کائنات کا ارادہ

کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس نور کو دھوئیں میں تقسیم فرمایا۔ پہلے حصے میں ایک راز

تھا۔ اور جس کو صرف ہر دور گار ہی جانتا تھا۔ دوسرے حصے سے زیادہ روشن اور

کثیر النفع تھا۔ اس تقسیم کے بعد مانع مطلق نے پہلے حصے کا نام نور رکھا اور بقیہ نصف

جو صفات نور سے کم درجہ پر تھا۔ جس سے ضیائے خاص علیحدہ کر لی گئی ہے اس

کو بھی دو حصوں میں تقسیم فرمایا۔ پہلے حصے کو دوسرے حصے پر فضیلت دینے کے لئے اس میں مخصوص ترسیم فرمادی گئی۔ چنانچہ پہلے حصے سے جس کا نام "نار" تجویز ہوا تھا قوم جنم لگتی ہوئی۔ اور عقیدہ دوسرا حصہ جس میں صفات نور بہ عدم ہو چکی تھیں اور اس میں شایطین اور ارباب غیثہ کیلئے رہ گیا۔

چنانچہ اب یہ تقسیم اس طرح ہوئی۔ کہ حصہ اول جو خالص نور تھا اور جس میں ضیائے خاص موجود تھی۔ اس کو ارباب مقدسہ اور ملائکہ نیز اطباء و کادرات وغیرہ

کے لئے مخصوص فرمایا۔ چنانچہ سب سے پہلے روح پاک بنیغیر آخر انہوں میں اصل انوار علیہ السلام تخلیق فرمائی گئی۔ اس کے بعد روح و ظلم اور کل اجسام کی تخلیق..... عمل شہان

زمین آسمان پیدا کئے گئے۔ اور اس نور خاص کے بقیہ نصف سے جس میں ضیائے خاص علیحدہ ہونے کے بعد دو حصے ہوئے۔ ان میں سے پہلے حصے کو جانے دوسرے

نصف سے ممتاز تھا۔ قوم جنم کی تخلیق کے واسطے رکھا گیا۔ اور اس کے بقیہ دوسرے حصہ کو ارباب شایطین کے واسطے مخصوص کر دیا گیا

سب سے پہلے جو تقسیم عمل میں آئی تھی۔ اس کے نصف بہتر حصہ جو عقلی عالم وجود میں آئی اس کا فرض بھی عبادت قرار دیا گیا کیونکہ وہ نور خاص سے

پیدا کی گئی تھی۔ اس لئے اس کی سرشت میں عبادت داخل ہوتی اور مصوری اور جو کہ خالص نور سے تخلیق ہوتی تھی۔ اس واسطے اس مخلوق کا سلیک نہ پڑتا

تھا اس کے بعد حصہ دوم جو ضیائے خاص سے محروم تھا۔ لیکن ایک حصہ نور تھا۔ قوم جس کیلئے مخصوص ہوا چنانچہ قوم جن کا سایہ بھی زمین پر نہیں۔ لیکن چونکہ اس

کی تخلیق میں غار کا جزو غالب ہے۔ اور حصہ نور کم اس لئے زیادہ تر وہ قوم جن کی طرف ذورٹی رہی، کبھی کبھی اس قوم کے بعض افراد مائل بہ دین ہوتے اور اس کی

دہ دہی تھی کہ ان کی تخلیق میں کچھ کچھ نور کی جھلک ضرور تھی۔ لیکن چونکہ نار غالب تھی اس لئے تباہی و بربادی زیادہ عسارتی۔

غیرہ تو تشکیل دنیا کی کیفیت تھی۔ جسے میں نے محدود تا بہت ہی مختصر بیان کیا اب میں باقی تمام بیضے چھوڑ کر وہ حالت بیان کرتا ہوں۔ جہاں سے میری زندگی کی

ابتدا ہوئی۔ دنیا کے بہت سے نامور انسان مجھے فرشتہ سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے

بڑے لکھے میرے متعلق بھی راستے رکھتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ میں میرے فرشتوں میں اس واسطے فرشتوں کا استاد مشہور ہوں۔ بہر حال یہ طے شدہ امر ہے کہ میرے متعلق

دنیا والے بہت کم جانتے ہیں۔ کہ میں کون ہوں اور اس حالت میں کیسے آیا۔ چنانچہ میں انسان کی محدود معلومات اور ناقص عقل کا مشرے پڑنے اور اس کی مخصوص قدرت

اور مسدود غیبت کی قسم کھا کر صبح واقعات لکھتا ہوں۔ کہ جب میں پیدا ہوا تھا تو یہ تھا کہ عالم وجود میں آئے ہوئے ایک لاکھ چوبیس ہزار سال گذر چکے تھے۔

دنیا کی ابتدا

چونکہ مجھے دنیا کی مکمل تاریخ نہیں لکھنی بلکہ صرف اپنی زندگی کے حالات

شیخ کر نہیں اس لئے میں ہانی تمام واقعات چھوڑ کر صرف اپنی قوم کا ذکر لکھوں گا۔
 ہمارے ہرے سب و نسب کے متعلق بھی معلومات ہو سکتی گی۔

سب سے پہلے یہ معلوم کیجئے کہ میں فرشتہ نہیں ہوں۔ بلکہ قوم اجنس سے ہوں۔
 میرے بچا محمد دنیا کے صبح پہلے جن ہیں جس کو تخلیق کائنات کی ابتدا میں پیدا کیا گیا
 تھا۔ اس وقت وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ ان کا
 نام طارق نوس تھا اور لقب بھائی تھا۔ مگر ماحول سے الگ الگ کہلاتے تھے۔ بعض
 دنیاوی مورخوں نے میرے بچا محمد آدھ نوس کا نام سوتا لکھا ہے۔ لیکن وہاں
 تک میری معلومات کام کرتی ہے۔ ان کا نام طارق نوس تھا۔ لیکن بچے کی مناسبت
 سے وہ کہہ کر سوتا کے نام سے بھی مشہور ہوئے ہوں۔ لیکن ہمارے خاندانی
 معلومات میں ان کا نام طارق نوس ہی کیا جاتا تھا۔ سب سے بڑی تاریخی کتابوں میں مذکور
 حقیقت یہ ہے کہ طارق نوس کا نام طارق بھی لکھا ہے۔ بہر حال ان سب اختلافات کو
 ہاتھ ملاتی رکھ کر ان کا نام طارق نوس ہی ماننا چاہئے۔

میں طرح طرح حضرت انسان اپنی نسل الیہ البشر حضرت آدم علیہ السلام سے
 آئے ہیں۔ بالکل بھی کیفیت قوم انجکی بھی ہے۔ ان کا سلسلہ تبارہ و نسل پہلے
 طارق نوس بھائی سے ملتا ہے اور اس طرح عورت اور مرد انسانوں میں پیدا ہوتے
 ہیں۔ اس طرح قوم اجنس میں بھی اس کا رواج تھا۔

میرے بچا محمد طارق نوس کو پیدا ہونے پر ہائی قوم گزری تھی۔ وہ اپنے
 قوم اور اپنی جنیت کے لحاظ سے تہذیب زندگی بسر کرتے تھے۔ کہ ایک ایک چیز میں اس طور
 پر انھیں قوم اجنس میں سے ایک عورت لگاتی۔ اول تو انھیں بہت قہر ہوا۔ لیکن بعد
 میں وہ اس عورت سے مانوس ہو گئے۔ رفتہ رفتہ اس ایک عورت نے انکو شہر اور پوری
 کے دشمن بن گیا۔ اس زمانہ میں رواجی موت کا دستور تھا۔ یعنی کوئی تخلیق
 اللہ صمد مرنے لگی۔ چنانچہ اس کا یہ افریقا کہ تھوڑے ہی زمانہ میں طارق نوس کی اولاد بھی
 قہر دے نہ تھیں۔ پہلی گئی۔ مگر کوئی نہ تھا۔ پھر اندرونی جھگڑا ہونے لگا۔ اس سبب
 سب کے تھکے تھے۔ اچھا خاصا عالم آباد کر دیا۔ آج کی زبان میں جس چیز کو قوم شکاری کہا
 جاتا ہے۔ وہ طارق نوس کے زمانہ میں رائج تھی۔ اگرچہ کوئی توشیحہ آج کی دنیا سے
 بچا اس بزرگ تہذیب اور قوم اس دنیا میں آباد نظر آتے۔ مگر اس زمانہ میں کوئی کرے
 ولادت تھا۔ اور شکار کر کے کوئی ضرورت تھی۔ تمام روئے زمین پر میرے بچا محمد
 طارق نوس بھائی کی حکومت تھی۔

ساری دنیا عیش و عشرت کی زندگی گزار رہی ہے۔ کہہ رو دکار عالم نے ناگاہ
 الیہ اللہ بزرگ ایک شریعت نازل فرمائی۔ جسے اللہ الہی اور ان کی اولاد نے اپنے
 لئے قابل عمل سمجھا لیا۔

اس شاندار آسمانی شریعت پر عمل کرتے ہوئے طارق نوس اور اس کی تمام
 اولاد نے آج کل کے حساب سے چونتیس ہزار سال کے قریب گزار دیئے۔ اور سب نے
 چند طرہ جنوں کے کسی کی طرف سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوئی جو شریعت آسمانی
 کے خلاف ہوئی یا اس قوم کی تباہی کا سبب بنی۔ لیکن اس کا کیا علاج گذشتہ

میں نارس تھی۔ یہ کہ میں سے چھٹے دینی۔ آخر کار تہذیبیت رنگ لائی اور لڑائی
 حق سے پھرتے گئے۔ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ چاہی کی طرف دوڑنے لگے۔ اور
 تباہ کے ایک وقت وہ آگیا کہ عالم میں ہر طرف گناہ ہی گناہ تھا۔ سب کا
 طور پر غلاب آگئیں۔ مخلوق اپنی زبان سے تباہی و بربادی کو کہلاتے گئے۔
 حالات خراب ہو گئے اور آخر کار وہاں جاس کا خطرہ تھا۔ آخر خداوندی حکمت

تمام دنیا کا رو کو موت کی نذر بنا دیا گیا۔
 کیا لکھوں شرم آتی ہے کہتے ہوئے کہ خود طارق نوس بھی اس تباہی سے بچ کر
 اللہ جل جلالہ کی طرف بھاگے۔ اپنا قصہ بھائی چکا تھا۔ چنانچہ اس تباہی میں وہ بھی اپنے
 سب ساتھیوں کے ساتھ عالم انیس ہو گیا ہے۔

اب تمام عالم میں سناٹا تھا۔ وہاں ہل بھل نہ تھی کہیں کہیں ہندک مل
 استیسیں موجود تھیں۔ ان کی ہلاکت و درہمائی کے لئے ہر جگہ گلاہا ملنے لگا کہیں
 کی ضرورت محسوس کی اور آخر کار اس قوم میں سے ایک فرد کو جن کا نام چنانچہ تھا
 خداوندی بھائی طارق نوس کے سر پر کرائے سلطنت کر دیا گیا۔ اس سلسلہ شریعت کو
 تدریجاً تسلیم کرنے کے ساتھ ان کے حوالہ کر دی گئی۔ یہ بھی آخر اپنے باپ کے بیٹے تھے۔
 سے دور کیے جاتے تھے۔ ہندک اپنی قوم میں سب سے زیادہ ایک ماہر سب سے عبادت گزار
 تھے۔ شریعتی اصول پر روز کے لئے عبادت پر راضی۔ پہلے سے زیادہ عابد فاضل مشہور تھے
 لیکن صرف اسی وقت تک جب تک کہ اپنی عظمت سے متاثرہ نہ تھے۔ ان میں طاقت
 آخر کار خواہشات کے سامنے سر تسلیم خم کر گئے۔ عبادت اور ریاضت نے اپنی قوم کو
 کی۔ آہستہ آہستہ اس نے گناہ کشی شروع کر دی۔ ماہر تہذیبی زمانہ گذرنے کے بعد وہ بچنے
 والوں نے دیکھا کہ طارق نوس کے ساتھیوں میں پہلی تھی وہی بزرگ ہیں۔ وہ صلیب
 و بیڑی سے پہلے تھے۔ اور اپنی قوم میں کسی تدریج عبادت و ریاضت کے باعث متاثر
 آتے تھے۔ اب وہ انہماک عبادت و شکار و مشغلہ ہلاکت۔ سب اپنے اپنے راستے
 تھے۔ بھلا کر کوئی کسی کا ہرگز تھا۔ اور سب سب کے رہتے تھے۔ ایک دوسرے کے کل
 سے کوئی تائید نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ اس کی پیروی برائے نام رہ گئی تھی۔ خود انھیں یاد
 نہیں رہا تھا کہ وہ کون ہیں۔ یا توئی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دی گئی تھی۔

زمانہ ایک اور پڑا گیا اور حالات کوئی پہنچ گئے۔ یہی ہی عبادت و شکار
 بھی حال وچکر اپنی عزت و کبر کی حفاظت میں صرف چھوٹے اور مخلوق کے کش
 اختیار کر لی۔ مقدس چلپا نہیں سب کچھ دے تھے۔ مگر اس طرح کر گیا نہیں دیکھ سہ
 تھے۔ گناہ کا دوتا ان کے سامنے نہ تھا۔ اور وہ دیکھ دیکھ کر سرکار ہے تھے۔ سب
 قوم ظلم کی عمارتیں ساگتی تھی۔ مگر ان کی سیاہ کاریاں انھیں قوی و عذاب بھی ماس کی تھی
 ستاری کی شان آگے بڑھی۔ اور اس نے چلپا نہیں کو مطالبہ کر کے کہا۔ چلپا نہیں
 تھوڑا من ضرورت کو تیار کر کے دے۔ اور پھر تھوڑا دیا ہی کر دی۔ تم راستہ بھول گئے ہو پھر
 نہیں راستہ لگا دیں۔

چلپا نہیں پھر تھک گئے۔ قدرت نے بھائی نہیں دیا ہی کہ وہ ساری قوم کو
 اختلاہ برائی۔ لیکن ناری عظمت مسلسل پہنچا کام کر رہی تھی۔ قدرت نے ہر ایک کو

تعداد ہاتھ کی۔ گننا ہر حال نادر تھی۔ آخر کار اس نے قوی عقل و ہوش کا گھر چھک ڈالا۔ تمام قوم کو غلامی بردار کر کے چھوڑا۔ اور ان کے ساتھ بھی وہی کے چھوڑا۔ ان سے پہلے ہر کشوں کے ساتھ ہوا تھا۔ ابھی چلپا نہیں کی حکومت اور غیری کو پورے چھتیس ہزار سال بھی صبر نہ آتے تھے۔ کہ وہ انجام کی پہنچاوتے گئے۔ اور اپنے ہمراہ تمام ایسے مصروف کو جس کے ساتھ بدکاری میں مصروف تھے۔ گناہی اور برداری کی دنیا میں لے گئے۔ اور اس طرح دنیا کو دوسرا دور زلیٹ ہائیس چلپا نہیں کے ہاتھوں تلخ کی گم نامیوں میں کو گید۔ اور ہمد کی آتے والی نسلیں و صوفیہ سنی رہ گئیں کہ ان کے دادا چلپا نہیں نے ان کے لئے کیا چھوڑا۔

اب دنیا پھر خالی تھی چند صدمات گذر گئے کہیں نظر آئے تھے کہ قہر خداوندی کے خوف سے لڑائیاں اور اپنے ناسلوا انجام کے فطر۔ قدرت نے پھر ایک ضرورت محسوس کی ہر طرف دیکھا۔ ایک مقدس صیبت بزرگ اپنی قوم کی کوئی جوتی صفت و صوفیہ پھر رہے تھے کہ قدرت کی نگاہ انتخاب میں سما گئے۔ کیا ڈھونڈ رہے تھے صوفیہ کی گلیا۔ اور بزرگ کا نام اچھا تھا۔ ان کی اولاد کے متعلق بعض بعض روایتیں سے پتہ چلتا ہے کہ بہت ہی ہر افعال تھی۔ اور یہ اسی ظہر میں دن و رات رویا کرتے تھے صوفیہ سے زیادہ عبادت کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ میری راضیت سے خوش ہو کر ہر گز ہر میری اولاد کے گناہ معاف کر دے گا۔ ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ گونا گوں صحیح تصدیق کا حال معلوم نہ تھا۔ نہ سب کے نام یاد رکھ سکتے تھے مسئلہ کیا ایک ہزار انہوں نے اپنی اولاد کو ایک جگہ جمع کر کے شمار کرتے کی کوشش کی۔ لیکن شمار کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے کئی بیٹے تعداد میں نہ آ سکے۔ کیوں کہ بعض وقت موجود نہ تھے اور یاں باپ کو خیال تک نہ تھا۔ کہ حاضرین کے علاوہ ان کی کئی اور بھی اولاد ہے۔ لیکن جب سامنے آئی تو ماں باپ کو یاد آ گیا کہ وہ بھی ان کے بچے ہیں۔ جس وقت قدرت کی نگاہ انتخاب اچھا پڑی ہے۔ ان کی فرد و فرد سال سمجھ کر زیادہ تھی اور خدمت قوم کا جذبہ ان کے دل میں شہاب کی منزلیں لے کر ہوا تھا۔ اس نئی قوم سے ان کا دل باغ باغ ہو گیا۔ قدرت نے انہیں ان کی قوم کا پلیر بھی بنا دیا۔ اور بادشاہ بھی۔ اس اعزاز کے بعد ان کی ریاضت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بقیہ سامنے بڑی ہر افشانی اور ایمان داری کے ساتھ اپنے عہدہ کے فرائض انجام دیتے۔ اور ایسی عبادت زندگی کا ہوا پیش کیا۔ کہ ان کی قوم سر تا پا عبادت بن گئی۔

تقریباً چھتیس ہزار سال تک یہ کیفیت رہی۔ دنیا کے ذرہ ذرہ پر اپنی شاکل کو متھی۔ ہر طرف شریعت آسانی کا ڈکائی رہا تھا مگر دانتے بد نصیبی کی ناری نہایت پھر ہوا۔ ہو گئی۔ اور حالات دیکھ کر شرمک اٹھی۔ اُسے کب گوارا تھا کہ غارت خانہ دنیا میں نیکیوں کی حکومت ہو۔ اس خیال میں شاید تک اعلیٰ کا وجود اس فانی دنیا کے لئے موزوں نہیں تھا۔ ہاں یہ دیکھتے دیکھتے ہوا کا رنگ پھر گیا۔ ٹھنڈی چوڑائی کے نرم جھونکے آندھیاں بن کر سناتے گئے۔ حالات بہت تھلہوڑے اور زلات کی طرف کاہم لہراتے لگا۔ ہر طرف ہلچل و لہجہ تھا۔ گائے دوسرے نظروں میں آئیں کہیں کہیں کھانوں کی قوت ہا صرہ مو نہ ہو

بیشی۔ اور انہیں ہر طرف تاریکی تاریکی کا احساس ہونے لگا۔ انہیں کو اندھیرے میں دو دیکھی سو بھتی ہے۔ ساری قوم سیاہ کاری کی صوفی گئی اور وہ گناہ گار یاں تراشی گئیں۔ کہ زمین و آسمان لرز گئے۔ انجام کار قدرت نے ناک و نار میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا اور سرکش شریعت کو اہتمام جہت کے بعد فن کی گود میں بھونچا دیا۔

دنیا پھر خالی تھی۔ مالا مال کارواں کی ضرورت نے قدرت کو پھر حوجہ کیا اور باقی ماندہ افراد میں سے ہاتھوں جی کے نام ہر دانہ پیبری ہماری ہوا۔ یہ بزرگ اپنی قوم میں مقابلہ نایک لطیف اور ممتاز تھے۔ حکومت اور پیبری کے بعد ان کے مراتب میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ ساتھ ہی قدرت کی طرف سے مختلف ہدایتوں کے علاوہ پیش بھی تھا کہ اگر تم نے کچھ نہیں کی طرح بغاوت کی اور شریعت آسانی کی تو ان کے مرتکب ہو گئے۔ تو تمہیں ان سب سے زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔ اور وہ ایسی سزا ہو گی کہ اگر تم ان آسے معلوم کرو تو خوف و وحشت کے مارے تمہارے کلمہ کے حرکتے اڑ جائیں۔

ہاتھوں نے غلوں قلب سے وعدہ کیا کہ میں شریعت کی پوری طرح مخالفت کرونگا۔ اور کوشش کروں گا کہ میں اور میری قوم پوری طرح قوا اٹھا سانی کی کیا بند ہو کر رہے۔

وعدہ کرنے والا ناری تھا اور وعدہ بھی ناری تھا کہ بنگ۔ رفتہ رفتہ ناری فطرت گنگ لگے۔ اور اپنے اسلاف کی طرح ہلکے چھتیس ہزار سال گذرنے کے بعد آخر کار اس مرکز ہوا گئی۔ جہاں سے عالم خدا کا راستہ بالکل سیدھا اور تباہی کا زینہ قریب تر ہے۔ اور جہاں پھر کچھ بھی تو میں شریعت کی قید و بند سے اپنی ذات کو آزاد دیکھنے لگی تھیں۔ شروع شروع میں تو ہاتھوں جی نے اپنی قوم کو بہت بھلا دیا۔ لیکن اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ سیاہ کاریوں کے دیوتا کے سامنے ایک دن ہاتھوں جی سر ہو کر نظر آیا۔ پھر کیا تھا۔ میان بچے کو تو اں اب ڈر کا ہے گا۔ جب پیبری اور راہبر ہی گناہوں کا ہماری بن جاتے تو اس کی قوم کیسے بچ سکتی ہے؟ وہ جو ایک روک تھکی۔ ہاتھوں کی خدائی سے جاتی رہی۔ کچھ افراد ایسے ہی تھے۔ جو عرصہ تک گناہوں کی دنیا سے دامن بچاتے رہے۔ لیکن راہبر کو مرنے کا گناہ دیکھ کر ان کا جی بھی لپٹا گیا۔ اور انہوں نے اپنا تقدس کا لباس و سیاہ کاری کی بھی میں پھونک دیا۔

ان سے پہلے تو تین دور گذرے ان میں بھی یہ ہولناک سیاہ کاریاں نہ تھیں۔ کہیں کہیں زہد و تقویٰ کے مریض دم توڑتے نظر آ رہے جاتے تھے۔ لیکن اس بوجہ سے دور میں تو ذرہ ذرہ انجام سے بے خبر ہو کر شریعت کی دھجیاں اٹار رہا تھا۔

قدرت نے پہلے ہی فیصلہ سنایا تھا کہ اگر تم نے اسلاف کی طرح خدائی کی تو تمہیں ان سے زیادہ لرزہ خیز سزا دی جائے گی۔ چنانچہ پوری تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک فوج کو حکم دیا۔ کہ وہ زمین پر جائیں اور ہاتھوں کی قوم کو انتہائی سختیوں کے ساتھ تباہ کر دیں۔ اور ہاتھوں کا عام ہو کہ شریعت سے خدائی کرتے والوں کیلئے ہمیشہ کے لئے

ایک مثال میں جانئے۔

بلکہ کی فوج مقابلہ کے لئے زمین پر آئی اور ادائے فرض میں مصروف ہو گئی قوم جنت نے بھی بڑی بہادری سے ان کا مقابلہ کیا۔ لیکن فرشتے ہر حال فرشتے ہیں انھوں نے غالب آگئے۔ اور قتل عام سے جو افراد بچ سکے وہ ادھر ادھر جزیروں میں بھاگ گئے اور بے شمار چھوٹی عمر کے بچے فرشتوں کی مراد میں آ گئے۔ ان ہی کم سن قیدیوں میں پہلی کم عمری کے سبب میں بھی تھا۔ ہر چند کہ میں نے بھاگنے کی کوشش کی مگر نہ کر سکتے تھے زیادہ طاقت نہ تھی۔ اور میں ان کے پچھلے پیچھے نہ سکا۔

میں بچپن میں بے حد حسین تھا۔ میری ذہانت اور قابلیت سے میرے والدین کو بہت کچھ امیدیں تھیں۔ میرے خاندان کے بہت سے لوگ میرے باپ سے محض اسی وجہ سے عزت رکھتے تھے۔ کہ تماشین و میل اور ایسا ذہین بیٹا ان کی کیوں نہلا ہر حال اس قدر کے اند بھی میری ذہانت اور میرا حسن بیکار نہیں گیا۔ مجھے کچھ کڑھنیاں گورم گئیں اور انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے پروردگار عالم سے التجا کی کہ اگر ہفت ہولوس کم سن بچے کو ہم آسمان پر لے آئیں۔ یہ بہت ذہین ہے۔ اور بھلا انیال ہے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ فرشتوں نے کہا۔

پروردگار عالم! تو عالم الغیب ہے۔ آئندہ کے عید تو ہی جان سکتا ہے۔ لیکن اظہار گرا بھی تعلیم ہے۔ تو یہ لڑکا حارے خیال میں شیک ہو جائے گا۔

تھو کو تو کچھ بھی منظور تھا۔ حکم ہوا۔ اچھا اس بچے کو آسمان پر لے آؤ اور باقی بچوں کو دیکھ دیکھا میں چھوڑ دو چنانچہ حکم باری تعالیٰ کے تحت فرشتے مجھے آسمان پر لے آئے

انسانی دنیا کا دھوکہ

ستائیس کروڑ انسانی دنیا کے بعض نامتو خیال اصحاب میرے متعلق ایک دلچسپ رائے رکھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ مجھے فرشتوں نے قید نہیں کیا۔ بلکہ ان کی رائے میں واقعہ یوں تھا کہ قوم ہندو کے بد اعمال اور گنہگاروں کو دیکھ کر مزاریل یعنی میں نے گورشتی تھائی کہ اپنے لئے پسند کیا اور خدا کی دنیا سے دور کسی سنان مقام پر خدا کی عبادت میں مصروف ہو گیا۔ یہ فرشتے مفسدوں کا سکیل کارخانہ ہوتے۔ اور مزاریل کو مصروف عبادت دیکھا تو ان میں بہت تعجب ہوا۔ اور پروردگار سے عرض کی کہ اگر کم ہو تو اس زائد دینی کو ہم اپنے ساتھ لے آئیں۔ کیوں کہ یہ اس گناہ آلود دنیا کے لائق نہیں ہے۔ اور چارے ساتھ اس کا تھلا خوب ہو جائے گا۔ پروردگار کو منظور ہی یہ تھا۔ لہذا اس نے فرشتوں کی التجا منظور کی اور مزاریل کو آسمان پر فرشتوں کے ساتھ رکھنا منظور کر لیا۔

نہر! اس طرح بھی میری توہین نہیں ہے۔ اگر ایسا مشہور ہو تو کوئی ہرج منج ہر حال مجھے صحیح واقعہ کھنا ضروری ہے۔ اور وہ دی ہے۔ جو میں نے پہلے لکھا ہے یعنی میں لڑائی کے وقت بصورت مخالف قید کیا گیا تھا۔ اور فرشتوں نے میری عبادت پر نہیں بلکہ کم سن اور مصروف اور خوبصورت بچہ کو اس کا اور میرے اچھے ذہن اور خوش سے مخلص امیدیں وابستہ کر کے پروردگار عالم سے سفارش کی تھی۔

بہر حال میں خود اپنی مرضی سے اپنی التجا سے آسمان پر نہیں گیا تھا ہر فرشتوں

نے سفارش کی اور پروردگار نے منظور کر لیا۔ میرا کیا بگڑتا تھا۔ بگڑتا کیا۔ میرا تو فائدہ اسی میں تھا کہ کسی صورت سے جان بچے۔ میں تو اپنی آنکھوں سے فلوروں کا قتل عام دیکھ چکا تھا۔ یہ بھی اچھا ہوا کہ میری کسی کا آسمان نہیں رہا اور ملت میں جان بچ گئی۔ میں نے بھی سوچا۔ خیریت اسی میں ہے۔ کہ اس وقت جان بچنے کی خوشی کا اظہار نہ ہونے پائے ورنہ فرشتے اور خدا بھگے کہ یہاں بچنے سے لڑکے کو خوشی ہوئی ہے اور خود چاہتا ہے کہ اسے فائدہ کیا جائے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر اس وقت پروردگار کو یہ اطلاع ہو جاتی یا فرشتے کسی طرح جان لیتے کہ میں سرور ہوں اس انتخاب سے تو یقیناً کوئی نہ کوئی شرط اسی وقت لگا دی جاتی۔ مگر وہ تو خیریت ہی رہی کہ فرشتوں نے التجا کی اور پروردگار نے منظور کر لی۔

مجھے کیا خبر تھی اس وقت کہ میرا یہ خیال پھر ہے اور ایک نایک دن مجھے تکلیف دے گا۔ میں تو یہ جانتا تھا کہ علم غیب کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ اگر اس وقت مجھ سے کوئی نہ کہہ دیتا کہ پروردگار دور کی بات بھی جان لیتا ہے۔ اور دل کا بھی دیکھ لے کسی طاقت سے معلوم ہو جاتا ہے۔ تو یہ جانئے کہ ایک دفعہ تو میں اس مہربانی کا کھوکھو ادا کر ہی لیتا اور محب نہیں کہ اس وقت کی ممنونیت آج میرے کام آجاتی۔ لیکن اب وقت گند چکا اس کی تمنا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہائے مجھ کیا خبر تھی کہ اس وقت کی روشنی طبع مجھ پر بلائے ناگہانی کی ضرب ٹوٹ پڑے گی۔ جب میں آسمان پر رہتا تھا تو بار بار فرشتوں نے مجھے طعنہ دیا تھا کہ ہم نے تمہاری سفارش کی، بلکہ تمہاری لیکن تم نے اس صاحب شہم کے عوض اس وقت کسی منزلت کا اظہار نہیں کیا۔

اس وقت تو نہیں، ہاں آج مجھ پہنچتا پڑ رہا ہے۔ اگر اس وقت ایک لمحہ سنا لی سمجھ کر لیتا تو میرا کیا بگڑتا۔ مگر میں اپنی عقل کے ذمہ میں رہا۔ اور واقعت اپنا کام کرتے گئے ہاں! تو میں عرض کر رہا تھا کہ فرشتے مجھے گرفتار کر کے آسمان پر لے گئے۔ اس وقت میری عروہ سو سو سال کی تھی۔ ممکن ہے کہ یہ عراج کل کے زمانہ میں تعجب انگیز ہو۔ کیونکہ میں نے اس عمر کے باوجود اپنی ذات کو گرفتاری کے وقت کم سن بتایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں عیسیٰ عہد دو نہیں ہوتی تھیں۔ یہ حد بندی تو ہی وقت ہو سکتی ہے۔ جب ابتدا کے بعد انتہا ہو اور آغاز کے بعد انجام ہو اور پیدائش کے بعد فنا کی کوئی صورت مقرر ہو۔ ہمارے لئے فنا کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ اس سلسلے ہزار ہا سال کی عمر تک کم سنی کا زمانہ شمار ہوتا تھا۔

حب و نسب

قبل اس کے کہ میں آئندہ کے واقعات لکھوں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنی سابقہ عمر اور حب و نسب کے متعلق بھی فقرہ عرض کر دیا جائے۔

میری پیدائش دنیا کی ابتدا سے ایک لاکھ چوبیس ہزار سال بعد ظہور میں آئی ہے۔ سب سے پہلے میرے جدو اہل الجن ظاہر ہوں جان پیدا کئے گئے تھے جو چھتیس ہزار سال تک ساری دنیا پر حکومت اور پیغمبری کرتے رہے۔ اور آخر کار شریعت آسمانی کی سرکشی کے باعث فنا ہوئے۔

ہزاروں کاموں پر پھیر دیں۔ فرشتوں سے آخری جنگ کے وقت ان کی پہلاری نے وہ وہ نظارے پیش کئے کہ دیکھنے والے عیش و عشرت کر گئے۔ لیکسی شکل، حتیٰ کہ جنت اور فرشتوں کی جوڑ برابری نہیں تھی۔ دو راہی جنگ میں قوم کے بچے بچک رہا نہ رہتا تھا۔ کتوم، بچہ کی ماہیہ ناز مادر وطن تہلیلٹ کے زندہ ہوتے ہوئے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں زندہ نہیں کر سکتی۔

خود میرا بھی یہی خیال تھا کہ اماں جان کی بھید از قیاس پہلاری کے مقابل میں اگر فرشتوں نے سخت غلطی کی ہے اور انہیں مومنہ کی کھانی بڑے گی اور درحقیقت مومنہ کی کھانی بڑی۔ اگر کوئی اندرونی طاقت کام نہ کر رہی ہو تو۔ پہلے کم طاقت فرشتے ہمارے مقابل میں کیا جنگ کر سکتے تھے۔ یہ بھی خدا جانے کیلالت تھی کہ ہم وہ بگئے ورنہ وہ جو ہر کھانے کو فرشتوں کو چھٹی کا دودھ یاد آ جائے۔

اس عجیب و غریب جنگ کا سہاں کہ ایسا ناقابل فہم تھا کہ ساری قوم ہر تہی سخی فرشتوں کا دار ہم پر بھول رہا تھا۔ لیکن پہلا وار کہ ایسا اوچھا بھلا نہ نظر آتا تھا۔ کہ خود میں جیت ہوئی تھی وہ دھار کرتے تھے تو ہم پر ٹرتا تھا اور جب ہم دھار کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہم نے ریت کے ڈھیر پر چڑھ گیا۔

اسی ناقابل فہم اور ہر تہی ناک جنگ میں والدہ والدہ شہید ہو گئے۔ میں بھی اس وقت شادی شدہ تھا۔ میری ماں نثار ملک بھی اسی لڑائی میں خدا کی بھاری ہو گئی۔ میرا بڑا بھائی بھی دھارہ اس لڑائی میں ختم ہوا۔ اسی کا ہم مرہ تھا۔ بچہ لگ بھگ شادی کے دن قریب تھے۔ اگرچہ جنگ کہہ اور مرہ اندھ ہوئی تو وہ قریب بھی شادی کی ستریں دیکھ لیتا۔ مگر افسوس ہے کہ میں اپنے دادا ہاتوس کی طرف سے ایک ایسا تاجان ادا کرنا تھا۔ جو کسی حال میں بھی ہلکت دینے کیلئے تیار نہ تھا۔ مرہ قریب بے آئی مارا گیا۔ اس نے ابھی دنیا میں بلوری طرح قدم بھی نہ رکھا تھا۔ کہ اپنے بڑے بھائی جنتی کے گناہوں کی پاداش میں فنا کی قربان گاہ پر چڑھا دیا گیا اور اپنے خدا الہا لغوی چلیا۔ اور داوی تہلیلٹ کے ساتھ گم نامی کے مین سمندر میں پھلانگت دی کی نظروں سے بہت دور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گم ہو گیا۔ اور اسے والی انسانی دنیا کے بے غلط فہمی چھوڑ گیا کہ اس کا باپ دینیں شیطان، فرشتے ہیں اور شاید بے باں باپ کہہ دیا ہوا ہے۔ اور غالباً غلط خیال بھی کہ پہلے شیطان لا دل ہے۔ غیر شادی شدہ ہے دنیا ذکر سے جو میں لا دل ہوں،

خیر مجھے اس سے بحث نہیں کہ میرے تحت جگر تھوڑا دنیا کیلئے کیا بھوڑا اور اپنے ساتھ کیا لے گیا۔ مجھے تو ان نادان انسانی موزوں پر ہنس آتی ہے جو موت کی عقل لئے پھرتے ہیں۔ اور دعوے کرتے ہیں کہ ہم تاریخ کے اہم شخصیت بہت دور کی کوڑی لا سکتے ہیں۔ جو کی سلومات کا یہ عالم ہے کہ فرشتہ اور جنت میں لگ بھگ نہیں کر سکتے۔

میری عمر کا ابتدائی حصہ

بتا چکا ہوں کہ میں دنیا کی ابتدا سے ایک لاکھ چھالیس ہزار سال پہلے پیدا

اس کے بعد دنیا کا ایک دو سرادور شروع ہوا۔ اور چلیا نہیں سر ہوا لائے سلطنت ہوئے۔ انہوں نے بھی بہت شاندار طریقے سے چھتیس ہزار سال گزار دیئے۔ جن کی شریعت کو بھول گئے اور اسی باعث انہیں اپنی ہستی کو بھی بھولنا پڑا۔ جیسرا دور ایلیا کا تھا۔ حضرت بھی اسی سرت میں شروع و زوال کی منزلیں طے کر گئے۔ چوتھی پہلاری میرے دادا ہاتوس جنتی کی تھی۔ انہوں نے بھی چھتیس ہزار برس شریعت آسانی کا جھنڈا بلند رکھا۔ اور اجمام کا لاپنے اسلام کے مقلدین کرگناہ کے دہوتا کی جگہ رگد میں سما گئے۔ میرے والد صاحب قبلہ بھی ان ہی حضرت کی اولاد میں تھے۔ اور عمر والدہ کو بھی یہی شرف حاصل تھا۔ اور خدا غایت کرے اس شرف کو مجھے بھی پہنچ گیا اور آخر کار اپنے دادا جان کے عذاب میں مجھ جیسے بے گناہ اور کم سن لڑکے کو بھی اس پر پناہ پڑا۔ خیر، یہ نودوں کے پچھو لے ہیں۔ ہمیشہ پھوٹتے ہی رہیں گے پھوٹنے دیکھئے۔ ہاں تو یہ سنئے کہ میں کون ہوں اور میرے باپ دادا کون تھے؟

جس طرح آج کل مختلف انسانوں کی عقلیں مختلف ہوتی ہیں، عقلیں کی طرح اس وقت بھی ہوتا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ آج کل شکلوں کا اختلاف بہت معمولی ہوتا ہے اور ہر صورت چہرہ انسانی ہی رہتا ہے۔ مگر ہمارے زمانہ میں بات ہی کہہ اور تھی۔ مثلاً ایک مرد کا چہرہ اگر گھوڑے کا سا ہے تو دوسرے کا بلی کا سا ہو سکتا ہے اور یہ تعجب کی بات نہیں سمجھی جاتی تھی۔ ہر فرد کا جسم تقریباً ایک سا ہی ہوتا ہے۔ جس طرح آج کل انسانی جسم موٹا، پتلا، بھتہ، نازک، خیر و شکلوں کا ہوتا ہے ایسا ہی اس وقت کا بھی دستور تھا۔ صرف چہرہ کی ساخت نمایاں اختلاف رکھتی تھی اور یہی پہچان کا ذریعہ تھا۔

ماں باپ کا حال

میرے باپ کا قومی نام چلیا تھا۔ لیکن ان کے قوم والے تو انہیں رکنیت کی مناسبت سے ایوانی کہہ کر پکارتے ہیں۔ ان کا چہرہ تقریباً ایسا تھا جیسے آج کل کے زمانہ میں ببر شیر کا ہوتا ہے۔ نہایت قد اور بھلاور تھے۔ آج کل کے حساب سے بتایا جائے تو ان کے بھگوزن ۴۴ من ۵۳ سیر تھا۔ قوم کی طرف سے ان کو شاہین کا خطاب تھا۔ شاہین کے لغوی معنی ہماری زبان میں لڑا دینے والے کے ہیں۔ میرے والد کی تمام قوم ہر دھاک بیٹھی ہوئی تھی وہ جس سے خفا ہوتے تھے اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی تھی۔ وہ جس سے خوش ہوتے تھے نہال کر دیتے تھے قوم کا بچہ بچہ احترام کرتا تھا۔

اسی طرح میری والدہ بھی بہت دلیر اور طاقت ور تھیں ان کا نام تہلیلٹ تھا ان کا چہرہ کہہ اس ساخت کا تھا کہ آج میں مثال دے کر بھی شکل سے نیسا سکا بھلا بھر حال ایک حد تک ان کے چہرہ کی ساخت آج کل کے بھیر بچے کی مادہ سے بہت کچھ ملتی ملتی تھی۔ ان کے شعلات عام ہلت مشہور تھی کدھ اپنے زمانہ کی سب سے زیادہ حسین و جمیل مادہ ہیں۔ لیکن نہایت جنگ جواد دلیر۔ بھادر والی کہ جنگ میں

کاسبہ بنی۔

موجودہ دنیا والوں کا خیال ہے کہ میں صرف ایک سجدہ کے انکار پر ان مالوں کو ہتھیاجوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ سجدہ کر لیتا تو میری سیاہ نقیصہ پھار دیکھ دن پردہ ہٹا رہتا۔ مگر وہ تو قدرت ہی کو منظر تھا کہ جس نے ہم کلاشن مشہور ہو جائوں اور قیامت تک مجھ پر لعنت اور لعنتوں کی بارش ہو رہی ہے۔

آسمان کی سکونت

میں اس وقت جبکہ میں شہاب کی اجتماعی منزلوں سے گندہ راقتوں جنگ شروع ہوئی جس کا ذکر ادھر آچکا ہے۔ اور میں میں میرے والدین اور قوم کے لاتعداد افراد توڑا ہل ہوئے اور میں نے دنیا کا ہر خاندان بھی لقمہ کر دیا۔ اس جنگ میں فرشتوں نے مجھے قید کر لیا۔ اور خدائے قدس کی اعلیٰت سے مجھے آسمان ہونے لگے۔ اس خلقت میں سے مجھے وہ حقیقت بہت حد سے مست تھی۔ لیکن تمہو کے کھانج افسوس کرتا ہوں۔ اگر مجھے بھی میری قوم کے ساتھ قاتل دیا جانا تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اس وقت کی زندگی سے موت زیادہ بہتر تھی۔ لیکن مجھے اس وقت کی آخری کٹنگ میری زندگی میرے ساتھ کیسے کیسے وقت انگریز کھیل کھیلے گی۔ میں موت ہی سجدہ تھا کہ جان بچ گئی اور اب ہمیشہ فرشتوں کی محبت میں امام سے بسر ہو گی۔

شروع شروع میں مجھے فرشتوں نے ہڈیاں۔ علم تفنگ کی تعلیم دی اور آسمانی ماز اور ان کے تفصیل واقعات سے آگاہ کیا۔ پردہ واد عالم کے رتہ اور عہد و ہول سے آشنا کیا۔ جہالت اور ریاضت کے طریقے سمجھائے۔ کواب آسمان بتائے اور جب میں اپنے تیز ذہن اور ذہن و دست حافظہ کی حد سے سب کچھ سمجھ گیا تو وہی فرشتے غالباً حکم خداوندی کے تحت مجھ سے علم عالم میں احاد لینے لگے۔ رفتہ رفتہ میں اپنی قابلیت کے باعث فرشتوں

کا مکمل استاد بن گیا۔ اب میری وہ ہولناکیشن ہو گئی جو کبھی میرے سامنے فرشتوں کی تھی۔ ایک وقت وہ تھا کہ میں ان کے سامنے ایک شاگرد کی محبت رکھتا تھا۔ ایک دن وہ لیا کہ وہ سب کے سب میری شاگردی کو باعث افتخار سمجھنے لگے۔ اللہ اللہ! قدرت بھی کچھ کچھ مجھ پر بے ہش کرتی ہے۔ کبھی کسی کو احراز بخشی ہے اور کبھی کسی کو۔ اللہ یہاں کا ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ وہ اپنی رائے اور اپنے ارادے کو سب سے ملک تھک رکھتے ہیں۔ کسی کو کلاں کان پر بھی نہیں ہوتی۔ اور انہیں جو کچھ کرنا ہوتا ہے کرہاتے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں۔ اور جس کو چاہتے ہیں ذلت دیتے ہیں۔ جو ان کے سامنے سے گزرتے ہو جاتے۔ پھر اسے کوئی طاقت طراط مستقیم پر نہیں لاسکتی اور جھٹکنا کی کبھی دے دیں پھر اسے کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔

موجودہ زمانہ میں بھی ان کا دستور اٹل ہے۔ قرآن مجید میں بھی لکھا

ہوا تھا اور دنیا کی تباہی کے وقت میری عمر دو سو پچاس سال کی تھی۔ اس فقر عمر کی کیفیت یہ ہے کہ مجھے والد صاحب نے اپنے ایک دوست سے جن کا نام ثریون تھا ابتدائی تعلیم دلائی۔ ذہن اچھا تھا۔ تھوڑے عرصہ میں پہلے لکھا اور تعلیم کے میدان میں فرائے بھرنے لگا۔ میری قابلیت کو دیکھ کر بہت سے افراد چلنے لگے۔ اور انہوں نے شہرت دینی شروع کر دی کہ انہیں صلیب قوی نام ہے، بہت مشہور اور خود بین لڑکا ہے اور چونکہ اس کے باپ کی شکل شیر کی سی ہے اس واسطے نہایت خود دہار اور سرکش ہے اور اس کا ملاحج ہی نہیں سکتا۔ اور جو لوگوں کی شکل بھیڑیے سے مشابہ ہے اس واسطے نہایت مکلف و غرض ہے اور دھوکہ باز اور فریبی ہے۔

ممکن ہے کہ مجھ میں یہ صفات ہوں۔ یا میری قوم کے حاسدوں نے باتیں چلن کی وجہ سے شہرہ کر دی ہوں۔ بہر حال، واقعہ ہے کہ میں بچپن میں ضدی بہت تھا۔ اور گو اس وقت تو نہیں مگر آج مجھے تجربات کی بنا پر بھی مانتا ہٹا ہے۔ کہ میں والدین کی اطاعت سے بھی گریز کیا کرتا تھا۔ نافرمان تھا۔ اور یہی حقیقت ہے کہ میں نے ہمیشہ ماں باپ کے ساتھ گستاخانہ برتاؤ کیا۔ لیکن بچاروں نے ہمیشہ درگزر اور عفو سے کام لیا میں نے بار بار اپنے والد صاحب قبلہ کو ایک حقیر ملازم کے مانند ڈانٹ دیا۔ لیکن وہ ہمیشہ میرے ساتھ نرمی ہی کا برتاؤ کرتے رہے۔

یہاں دنیا کے انسانی نور خین لوث کر لیں کہ میں کس آزادی کے ساتھ اپنی برائیاں بھی لکھتا جا رہا ہوں۔ اگر میری جگہ حضرت انسان ہو تے تو ان سے بھی بچپن میں اسی قسم کی گستاخانہ حرکتیں سرزد ہوتیں تو وہ ان واقعات کو اس طرح لکھتے کہ: بچپن میں میرے معزز والدین مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور میری ناز و نازاریوں میں کوئی دقیقہ امتحانہ رکھتے تھے میری تعلیم و تربیت کا انہیں خاص خیال تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے تمام دنیا کی ہر زبان کا اور ہر علم کا دستار بندی عالم و فاضل بنایا۔ کروڑوں روپے میری تعلیم پر لگائی کی طرح بہایا۔ تب کہیں یہ خاکسار دنیا میں رہنے کے قابل ہوا۔

دیکھی پاپ نے انسانی خاکساری سب کچھ کہہ دیا ہے۔ ہر دم کا رنگ عادی کے ہر کچے سوکھے ونبہ سے کہتا ہے۔ تب کہیں یہ خاکسار دنیا میں رہنے کے قابل ہوا ہے اس کے علاوہ گستاخانہ رویہ کو بتایا ہے کہ طالبین میرے ناز و ناز سے کہہ سکتے کرتے تھے۔ گویا انسان کے خیال میں گستاخی کرنے کے بعد اگر کوئی بزرگ معاف کر دے یا درگزر کی اس سے غلطی ہو تو انسان یہ کہتا ہے کہ اس سے محبت کی گئی اور اس کی ناز برداری ہوئی۔

نیر چھوڑیئے ان باتوں کو۔ میں عرض کر رہا تھا کہ میں بچپن میں خدا جانتا تھا کہ گستاخ تھا۔ ماں باپ کا جتنا احترام کرنا چاہتے ہیں اس کا مشرعیہ بھی نہ کرتا تھا اور جہاں تک برائیوں کا ہے۔ میری موجودہ بدنامی کا باعث بڑی حد تک والدین کی نافرمانی بھی ہے۔ خود و سرے بڑے اسباب کے ساتھ مل کر سوائی کی گندہ راقت

دوسرے آسمان پر چڑھنا تھا تو وہاں کے مناظر دیکھ کر پہلے آسمان کو بھول گیا تھا۔ گمراہ تیسرے آسمان کے کچھ مرتبہ لڑا لڑا کیا۔ کیا اس میں تھک گیا۔ پھر چارواں آسمان پر چلا۔ یہاں بھی یہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ روزانہ وعظ کی مجالس ہوتی تھیں اور قافلہ ملائکہ حرکت کرتے تھے۔ مجھے اس جگہ بہت ہی ہر دلعزیزی حاصل ہوئی۔ میں نے بھی جی کھول کر اپنے احباب کو تعلیم دی اور انہوں نے بھی ہر طرف سے بے نیاز ہو کر میرے اعمال کی تقلید کی اور فنِ عبادت میں چار چاند لگا دیے۔

چوتھے آسمان پر

ابھی خود میرا بھی جی نہیں بھرا تھا کہ چوتھے آسمان کے حاکم کی مدد کشش پھرک اٹھی اور انہوں نے تھکے ہوئے دروازے سے اجماع کی کہ مزائیل کو کچھ روز کیے جارہے آسمان پر رہنے کا موقع دیجئے تاکہ میری اس کی ایک تعلیم سے مستفیض ہو سکیں۔ چنانچہ حکم باری تعالیٰ مجھے آسمان چارواں پر چلانا پڑا۔

وہاں میں نے کیا دیکھا۔ ایک بہت بڑا دروازہ اور کچھ اہانت نہیں ہے۔ کچھ ہر کروں۔ کہو کہ وہاں میری طاقت علاوہ طاقت کے اور بھی چند مشہور روحوں سے ہوئی۔ میری جگہ میں جس نے آیا، اپنے لایق ہر طرف ہو گیا۔ یہاں کے فرشتوں نے میری بڑی طاقت عبادت کی اور میں نے بھی خوب جی بھر کے ان کے ساتھ عزت کی تعلیم خاص سے مستفیض کیا۔ مگر مجھے پانچویں آسمان پر جانے کا مسکن سنا دیا گیا۔ اور میں باوہل ناخوار سے چڑھ کر آسمان سے بھی رخصت ہو گیا۔

پانچویں آسمان پر

یہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہاں کے حاکم حضرت دانا سے مجھے بلائے کی کوشش کر رہے تھے۔ آخر کچھ روز دروازے مطلق نے ان کی اجماع قبول کی اور کچھ ہر طرف سے اس آسمان پر خوب ہر طرف عبادت ہی عبادت نظر آ رہی تھی۔ میں بھی اس شغل میں مصروف ہو گیا۔ اکثر وعظ کی مجلسیں منعقد ہونے لگیں۔ میرے آنے سے یہاں کے فرشتوں میں عبادت خداوندی کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو گیا۔ مجھے دیکھ دیکھ کر ان سب سے بھی اپنی بڑی عزت میں بڑھ چلا کر دیا۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ اس آسمان کی سکونت کو میرا تھا کہ مجھے چھٹے آسمان پر چڑھنے کا حکم مل گیا۔ چنانچہ میں اپنے دوستوں کو الوداع کہتا ہوا روانہ ہوا۔

چھٹے آسمان پر

کتنی جلد ہی اس آسمان پر کاش ایک دفعہ اور کچھ کا حوصلہ مل سکا۔ ایک وہ وقت تھا کہ میں چھٹے آسمان پر سکونت کر رہا تھا اور تمام فرشتے میرے تابع اور مشغول تھے۔ اور آج وہ وقت ہے کہ میں صرف ایک نگارہ کو ترستا ہوں۔ یہاں کے حاکم تھے شریفانہ یہاں فرشتے۔ اب وہاں کے حاکم کو کچھ بونہ کرانا ہے کہ ایسے جنت نظر مقام سے مرعوب نہ ہو جائیں۔ بہت ہی کم عرصہ قیام ہوا کہ مجھے ساتھ آسمان پر بلانے کا حکم سنا دیا گیا۔ چنانچہ میں اپنے ساتھ

نے ہار بار جی جاتا ہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں، جسے چاہتے ہیں ذلت دیتے ہیں۔ کون ہمیں مشورہ دینے کا مجاز نہیں۔

آسمانوں کی سکونت پہلے آسمان پر

میری عبادت و راحت پر میرے جوش و ترقی وعظ کی مجلسیں روزانہ ہوا کرتی تھیں۔ پہلے آسمان کے فرشتے میرے درس و تدریس سے بہت کچھ سیکھ چکے تھے۔ میں ان سب سے مانوس ہو گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے میں بھی انہیں میں سے ایک ہوں۔ میرے سب ساتھی آپس میں ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے رہتے تھے کہ ہر روز دروازے عزائیل جیسی ہستی ان کی تعلیم و تربیت کیلئے بخشی ہے۔ مجھے بھی سب کچھ معلوم تھا کہ فرشتے میرے کیا رائے رکھتے ہیں۔ ایک روز ایک مجھے بتایا کہ آسمان دوم کے فرشتے میرے جلسے میں ہونا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی میری طرف سے کہ لائق شانہ کی تمنا رکھتے ہیں۔ میں نے پرس کو جواب دیا۔ میں حاضر ہوں اور کچھ جانتا ہوں ان کو ضرور بتاؤں گا۔ وہ شوق سے وعظ کی مجلسوں میں شریک ہوا۔ لیکن اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا کہ آسمان دوم کے فرشتے پہلے آسمان پر نہیں آسکتے چنانچہ حکم خداوندی دوسرے آسمان پر پہنچا دیا گیا۔ پہلے آسمان کے فرشتوں کو میری اس تبدیلی سے اور جانی سے افسوس ہوا۔ مگر میں نے انہیں بھادیا کہ خداوندی حکم کے گم سب کی گزشتہ تم میں اور بھی احوال و تیز ہے۔ چنانچہ آسمان اول کے فرشتے میرے بھلائے سے کچھ مطمئن ہو گئے اور پھر اپنے محبوب ساتھیوں کو باصبر تھام چاند کر دوسرے آسمان پر چلا گیا۔

دوسرے آسمان پر

یہاں پہونچا تو فرشتوں نے میری آؤ بھگت کی۔ اور مجھ سے کہا کہ ہم سب نے اپنا وقت اس میں صرف مصروف کر کے آپ کو حاصل کیا ہے کچھ اچھا ہوا اگر آپ کی زندگی اور عمل سے کچھ بھی سیکھ سکیں۔ وہی وعظ کی مجلسیں جو آپ آسمان اول پر منعقد فرمایا کرتے تھے۔ یہاں ہمارے لئے بھی منعقد ہوں گی۔ میں نے کہا کہ پہلے دوست میں ہر وقت کے لئے حاضر ہوں۔ چنانچہ وہی مشاغل جو پہلے آسمان پر تھے۔ یہاں بھی شروع ہو گئے۔ ایک مدت دلائلک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ میری ضرورت تیسرے آسمان کے فرشتوں کو محسوس ہوئی اور اسی طرح چارواں آسمان سے مجھے دوسرے آسمان کے پیارے ساتھیوں کو الوداع کہنا پڑا۔ چلتے وقت میرے محبوب دوستوں نے جی ملیں لگا ہوں سے مجھے دیکھا تھا وہ میری طرح میرے سچے کو چھین کر گئیں۔ اور آج تک اس کا اثر محسوس کرتا ہوں۔

تیسرے آسمان پر

پہلے آسمان پر جو بہت سی لاش میں بیان کر کے کی طاقت رکھتا تھا۔ لیکن جب

ایک طرف جنت تھی۔ ایک طرف قوی رہبری۔ میرے دل کے دنیا میں وہ نوس جنگ کر رہی تھیں کسی اعزاز ذاتی کا غلبہ ہر حال تھا۔ اور کبھی جب قوی کا کبھی سوچا تھا کہ قوم کی رہبری کے لئے زمین پر جانا پڑے گا۔ تو یہ آسانی سکونت بھین جاسکے۔ اور کبھی احساس پریشانہ کرتا تھا کہ قوی خدمت پر گزارا تھیں قربان کر دینی چاہئیں۔ غرض ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا کہ بالکل غلط فہمی سے مکمل ملا۔

تم اگر چاہو تو ہم تمہیں تھمادی قوم کا رہبر بنا کر بھیج سکتے ہیں۔ بلکہ تمہیں بھیجے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لگا کر قوی فرض کر دو۔ اس کے بعد بھی تمہارے ساتھ یہ رہایت رہے گی کہ تم جب چاہو آسمان پر بلورک لوگ آ سکتے ہو۔ اور جب چاہو اپنی قوم میں جا سکتے ہو۔ تمہارے لئے ہنٹ افٹاک اور جنت افردوس کے داخل میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔

انہی کو کیا چاہئے دو آنکھیں۔ میں تو خود چاہتا تھا کسی طرح مجھے ان درہات کے ہوتے جیسے بھی قوی رہبری کا موقع مل جائے۔ چنانچہ میں نے خالق کائنات سے عرض کیا اس پر درود دعا عالم! تو سالم القیہ ہے۔ تو نے دل کی بابت جان کر رکھے ہمارا درویش ہے۔ اب میں تجھی سے اسرار و احانت طلب کرتا ہوں کہ مجھے زمین پر پہنچنے سے پہلے اپنی طاقت دے کہ ضرورت کے وقت میں کسی کام میں معذور نہ ہوں اور روئے زمین کے قریب وہ کوئی شخص و فرماں بردار بنا سکوں۔

دیا نے رخصتے نہری سے آواز دی کہ آؤش میں لے لی اور بعد ازاں مجھے اپنی قوم کی رہبری کے لئے بھیج دیا۔ بے شمار طاقت کی فوج بھی میرے ساتھ کر دی۔

اسٹنٹ پیغمبروں کی روانگی

میں طاقت کی کثرت فوج کے ساتھ زمین پر آیا اور اپنی سکونت کے لئے ایک نہایت بڑا فضا مقام تجویز کر کے چند لاکھ لوگوں کی فوجیں بھی میرے ارد گرد بس گئیں۔

اب میں نے اپنی قوم کی رہبری کیلئے ایک سپر وگرام بنایا اور کامل خورد فوج کے بعد مناسب سمجھا کہ میں اپنی قوم کے پاس ایک اسٹنٹ پیغمبر بھیجوں تاکہ وہ تعلیم خداوندی سے قوم کو بہرہ ور کرے۔ چنانچہ میں نے چند روزہ کوشش کے بعد اپنی قوم کے چند افراد سے دوستی کر کے انہیں اپنے ساتھ ملا لیا لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ صرف چند دوستوں کے حصول میں مجھے کافی وقت اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا یہی عجیب بات تھی کہ باوجود اس تباہی اور بے چارگی کے یہ قوم اب بھی غراتی تھی۔ بہر حال حکمت عملی سے اس نے مجھ کو ایسے افراد حاصل کر دیئے جو مجھے میرے ہمدرد گرام میں اسلاد کر سکتے تھے۔

سب سے پہلے میں نے سہل طیث ابن ہاشم کو بلور اپنے نائب و مہتمم اسٹنٹ پیغمبر کے طور پر بھیجا۔ سہل طیث نہایت ہوشیار اور شفیق جن تھا اور ہر خیال تھا کہ اس خدمت کو نہایت دانشمندی سے انجام دے گا۔

لیکن انہوں نے یہ کہہ جانے کے بعد اس نے عرصہ تک کوئی خبر نہیں بھیجی تب بھی

نے ایک دوسرے جس کو تیار کر کے بلور ہادی قوم کی طرف روانہ کیا۔ وہ بھی بالکل سچا ہوا کہ عرصہ تک خبر نہیں لی۔ اس کے بعد مجھ کو ایسے پیغمبر کا مامور کیا یہ خدمت بھی اپنے ساتھ ساتھیوں کی طرح ہوا میں غائب ہو گئے۔ مجھ کو ایک اور پیغمبر روانہ کیا۔ یہ خدمت بھی ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا۔ پانچواں پیغمبر بھی جاتو یہ خدمت پانچواں سداقت ہوئے مجھ کو چھٹا پیغمبر تیار کیا اور خوب سمجھا کر بھیجا۔ اور تاکید کر دی کہ تم پہلوں کی طرح نہ بیٹھو تا کہ از کم حالات سے ضرور مطلع کرنا مگر یہ بھی اپنے ساتھیوں کے بھائی ثابت ہوئے۔

اب مجھے ڈر تھا کہ اب میں نے سوچا کہ اگر کوئی دلیل و نہار ہے تو قوم کی رہبری اپنے بس کی بات نہیں۔ سوچتے سوچتے دل نے کہا۔ کہ از کم ایک باطن کو خوش کرلو۔ آخر یہ لوگ غائب کیوں ہو جاتے ہیں۔ مجھے سمجھتا ہوں میں کسی بھٹا ہوتا ہے کہ بھیج دیا کوئی خبر نہیں ملتی۔ خود مختلف ذرائع سے جانے والوں کے حالات معلوم کرتا ہوں تو پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں کوئی پتہ نہ پایا نہیں۔ صحیح حالات ہی کوئی نہیں بتاتا۔

میں نے اپنی کوشش سے جو چند افراد حاصل کئے تھے۔ ان میں سے کئی مستر اور بھروسے کے باشندے بھیجے جلاہوں لیکن ہنوز روز اول ہے۔ اب میں نے باقی ماندہ ساتھیوں پر نظر ڈالی اور آخری کوشش کیلئے آستیں بیاست کا انتخاب کیا۔ بہت ہی تیز رفتار درجہ انتہا چاکا جن تھا۔ بہت عابد اور عیسازگار۔

آسف کو اتوں تو اس خدمت سے کچھ تامل ہوا۔ لیکن میرے بھانے سے کچھ بھری لے کر روانہ ہو گیا۔ میں نے ضروری باتیں کیں اور خوب اچھی طرح ہوشیار کر دیا کہ جس طرح بھی ممکن جو قوم کو شریعت آسمانی پر عمل پیرا ہوئے کی تعین کرو اور حالات سے مجھے مطلع کرتے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ سابقہ پیغمبروں کی طرح تم بھی منہ پھرا بیٹھو۔

آسف اللہ کا نام لے کر روانہ ہو گیا اور وہ وعدہ کر گیا کہ حق القدر ہدایت پر عمل کروں گا۔

عرصہ تک مجھے اس کی خبر نہیں ملی۔ میں سمجھ گیا کہ بھیجے نہیں کی طرح ضرور ہو گیا۔ لیکن حیرت یہ تھی کہ باوجود سخت تحقیقات کے یہ پتہ کسی طرح نہ چلتا تھا کہ میرے پیغمبر ہوتے پیغمبر کہاں رو پڑیں ہو جاتے ہیں۔ ان کا وہاں پہنچنا یا ہانا ہے۔ کوئی یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ ہم نے انہیں کسی جگہ دیکھا ہے۔ میں نے طریقوں اور آئندہ جمادیز پر غور کر ہی رہا تھا کہ ایک دن آسف نہایت حیران و پریشان آیا کہنے لگا۔

اے عزازل! تم نے آج تک جتنے بنی اپنی قوم میں بھیجے ہیں وہ سب فنل کے گھاٹ اُتار دیئے گئے۔ قوم کے سربراہ اور وہ جنہوں نے پیغمبر کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک کیا ہے۔ وہ اپنے دشمن کسی ہادی کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

تم نے پیغمبر بھیجے ہیں۔ ان سب کے ساتھ دشمنانہ سلوک کیا گیا ہے اور یہ کہہ کر نہ کیا گیا ہے کہ تم نے اپنی قوم سے غلطی کر کے دوسری پارٹی سے میل جول پسند کیا تھا۔ اس معاملے تم اس قابل نہیں ہو کہ ہمیں مل بیٹھ سکو۔

یہ حال دیکھ کر میرے دل میں سے تلک کے شرعے نکلے اور میں نے اس وقت

پر مغرور ہونے اور دوسرے کو حقیر سمجھنے کی صلاحیت تھی۔ میرے نزدیک سب ملایا کرتے تھے۔ کیونکہ میرے نزدیک حکومت اور بادشاہی اس لئے مسموٰی تھی کہ تو اور میں کی دوستی کی بجائے نہ کہ اس لئے کہ طاقت کے گنبد میں صاحب طاقت اپنی قوم کی ہمدوشی کا خیال بھی منور ہوں سے پیشہ کیلئے خود کرے۔

آج کل جس چیز کا نام انسانی دنیا نے بادشاہ رکھا ہے وہ اتنی مضحکہ خیز اور بلی چیز ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں اتنا ٹاپاک بھرا نہ اپنی قوم میں پایا اور شاہ سے پہلے انسانی نسلوں میں دیکھا۔ خدا کی پناہ! آج کل کا انسان ذاتی وہابیت اور پیشہ دہام کیلئے حکومت کرتا ہے۔ اسے رعایا کی تکلیف دہام پر خود کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا بلکہ وہ ہرچہ لیتا ہے۔ کہ رعایا کی ضرورتوں پر خود کرنا میرا کام نہیں دوسرے طائفہ رعایا کی دیکھ بھال کریں گے۔

کتنا افسوس ناگ اور خود غرضانہ خیال ہے حکومت کا تخت اور حکومت کے مخصوص اختیارات تو اپنے ہاتھ میں مضبوط رکھ لے۔ اور کچھ کو دیکھ رہے کہ رعایا کے حالات ہر ماتحت افسران خود کریں گے۔ خزانہ کی چابیاں تو اپنی جیب میں رکھے اور سچے لے کہ بغیر انہی چابکام جاری رکھے گا۔ اپنے کان پھوڑ کر پیشہ ہائے باس انتشار میں کھلائی فریاد کوئی اور سنی لے گا۔ یہ ہے انسانی دنیا کا بادشاہ اور ہر بھٹن کسان مجھ صحبت کے باوجود بھی حضرت انسان اپنے کوا شرف الملوکات کھنکی غلی میں خیمیں مگر خود غرضی اور پیشہ دہامی اور قوم سے لاپرواہی کا نام شرف ہے تو ایسے شرف کو دور سے سلام ہے تو حضرت انسان ہی کو مبارک رہے۔

سب سے پہلا شیطانی خیال

میرے حسن انتظام اور خوش مندوں سے جو خوشی لوری طرح ملتی تھی وہیں وہاں انسان کا پیشہ میرا پیشہ اور خزانہ میرا خزانہ کسی کو مال کشی کی دہشت میں نہ کہ ہوتا تھا کہ رکھتا تھا۔ دنیا کی ہر طاقت میرے اختیار میں تھی۔ اپنی قوم کی حدود فرشتوں کی دنیا پر بھی میرا ہی طرح مسلط تھا۔ اور وہ سب میری تابعداری کو بھارت سمجھتے تھے۔

ایک دن بیٹے بیٹے کے لئے خیال آیا کہ دنوں کا پیشہ نکل کھڑے گھر گھر بادشاہی گلوب کی دھڑے شہنشاہ حقیقی اپنی تمام سرگرمیوں کے ساتھ شہنشاہیت سے کتنا کشش کرے یا اس کی طاقت کسی معاملہ میں کمزور ہو جائے تو میں اس کے بعد بھی اسی اطمینان کے ساتھ حکومت کر سکتا ہوں۔ کیونکہ اب میں کسی معاملہ میں دنوں کا پیشہ خدا کا محتاج نہیں ہوں۔ جتنا گذر گیا۔ جب میں بات بات میں اس کا محتاج تھا اور وہاں بارہا میری مدد کرتے تھے اور دنیا تو تنہا مختلف قسم کی غامض کھنکھناتے رہتے تھے۔

آج ضرورت سے زیادہ ہر طاقت میرے پاس ہے اب نہ مجھ کی اس قدر ضرورت ہے۔ نہ کسی کی سرپرستی کی مانگ رہا ہوں تو آج ہر لوری آنکھوں کا صحن کروں۔

دوسرا شیطانی خیال

انہوں نے کہا کہ بادشاہ کا خزانہ میرا خزانہ ہے میری عقل پر اس وقت چھڑ

بارگاہ و رہنما عزت میں دھماکی کہ "اے خالق کائنات! مجھے اتنی طاقت دے کہ میں اپنی قوم سے انتقام لے سکوں اور مجھے کوئی گزند نہ پہنچے۔"

ارشاد و خدا کہ انتقام لے سکتے ہو اور تمہیں کوئی گزند نہ پہنچے گا۔ چنانچہ میں نے اسی وقت ملائکہ کی فوج کو حکم دیا کہ قوم جہنم میں جتنے سرکش اور باغی ہوں۔ سب کو میری قتل کر دوں گا۔ کسی کے ساتھ رعایت نہ کرو۔ البتہ کوئی متقی اور پرہیزگار نظر آئے تو اس کو احترام کے ساتھ ہمارے پاس بھیج دو اور باغیوں میں مگر کوئی صراط مستقیم پر چلنے اور شریعت آسمانی پر عمل پیرا ہونے کا دھوکہ کرے تو اس کو بھی بے رحمیت ہم سب پہنچا دو۔

ملائی کی فوج نے ایسا ہی کیا۔ باغی اور سرکشوں کو جہنم میں کھینچ کر دیا اور دیکھو اب اس دنیا میں صرف متقی اور نیک لوگ رہ گئے تھے فساد اور بغاوت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

خدا کا دایرے

اس جنگ عظیم کے بعد دنیا سے گناہوں کا نام و نشان ہی جاتا رہا جس دن لکھ جاتی تھی رکوع و سجود کا منظر سامنے آ جاتا تھا۔ مجھے اپنی اس عظیم شان کا سیاسی سے بلے حد سرت ہوئی اور سب دستور پیچھے کیے افراد کے درس تدریس میں مصروف ہو گیا۔ اب مجھ ان لوگوں کو تعلیم دینے میں کوئی دقت نہیں تھی۔ اور میں ذاتی طور پر نہایت آسانی کے ساتھ پیغمبری کرنے لگا۔ بادشاہ حقیقی کو میری نہایت پستائیں اور اس نے مجھ کو پادشاہ بنائے گناہی اور دایرے بنانے کے بعد تمام کائنات میرے ماتحت کر دی۔ روئے زمین کا چپہ چپہ میری حکومت میں آ گیا۔ اور بھٹ افلاک کی ہر گزور بھی میرے ہاتھ میں دے دی گئی۔ جنت اور دوزخ بھی میرے زیر اثر آ گئے۔

اب میرے فرائض بہت کم پڑ گئے تھے۔ لیکن تو خدا سے گناہوں کا رونا غم ہو چکا تھا اس واسطے مجھے بیشتر وقت خدا کے لئے بھی مل جاتا تھا۔ میری عبادت کی جگہ بھی اس زمانہ میں مخصوص نہیں رہی تھی۔ جس طرح ہندوستان کا دایرے توں گویاں جملہ اوزن و سرمہ میں دلی اور خزاں میں رطبتوں وغیرہ کا دورہ کرتا تھا۔ جہاں ضرورت سمجھتا تھا۔ چاہتا تھا۔ بالکل بھی کیفیت میری تھی۔ جب بھی چاہتا تھا میں پر مٹھی بچا کر عبادت اپنی کرتا اور جب بھی چاہتا تھا آسمان پر پہنچ جاتا۔ نہ یہاں کوئی دقت اور نہ وہاں کوئی تکلیف البتہ موسم خزاں کا اس زمانہ میں رواج نہیں تھا۔ اس واسطے کوئی نئی سرزمین اس موسم کیلئے نہیں بنی تھی۔

میری شہنشاہیت پہلے سے عروج پر تھی۔ دایرے کی طرح مجھ پر مجبور ہوا اور پابندیاں مکران نہیں تھیں۔ میں باوجود شہنشاہ حقیقی کی نہایت کے بالکل آزاد تھا۔ آپ یقین کیجئے کہ باوجود اتنی عظمت و سلطنت کے میں نے کسی کو نہیں شہنشاہ اس و امان کے ہوتا کو کسی ناراض نہیں کیا۔ میں ملک و قوم کے لئے دایرے بنایا تھا۔ میرا مقصد دوسری زندگی کا شرف صرف یہی تھا کہ میری خدمت سے خواہ کا ہوا ہو۔ آج کل کے بادشاہوں کی طرح مجھ میں ملک گیری زور پرستی اور جاہ طلبی کا ماحول نہیں تھا۔ آج کل کے بادشاہوں کی طرح غریب اور کمزور پر لڑائی لگائیں ڈالنے کا جس غلی نہ تھا اور دھرم میں ذاتی وہابیت

گئے۔ اور میرے نہ جانے کا کہ جس میں اعزاز بخشنے کی طاقت ہے وہ ذات بھی تو رہے سکتا ہے۔ مگر میں سوچتا ہوں کہ میری تحقیق نارسے ہوئی تھی اور احسان فراموشی ناراض ہے۔ اس واسطے کہ باہم سکتا ہے۔ کہ میں بے قصور تھا۔ احسان فراموشی کے انتہائی خیالات کو روکنا میرے بس کی بات نہیں تھی۔

پہلے شیطانی دوسرے پتھنے آنسو بہاؤں کہ ہے۔ کیونکہ پہلے بات تھی مگر اس کے ساتھ ہی احساس بھی شروع ہو گیا تھا کہ اگر خدا چاہے کہ عزت ازل سے تمام چلتی اور چلتی چلیں لے یا عین کر کسی دوسرے کو دے دے تو شاید آسمان بہت کچھ کھینچا ہوا نہ ہو۔ اور فوڈ لائٹس مذاک، پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ خدا ہمیں کی ہر طاقت میرے قبضے میں آچکی ہے۔ اور میں کے بل بوتہ پر دوبارہ توہر آسمان سے ناز ہے۔ وہ میرے اختیار میں ہے۔

دلت ہے۔ میرے ان خیالات پر جنہوں نے مجھے کون کا نہ رکھا اور سب چھوڑ دیا۔ پھر حال اس وقت ہادیوں شیطانی دوسروں کے مجھے سے کوئی باز پرس نہیں کی گئی۔ اور میں بدستور حکومت اور نظریاتی کرتار ہا۔

جبرئیل علیہ السلام کی پیدائش

اس زمانہ میں آسمان سے ہزاروں گہرے دروازے گرا رہے تھے جبرئیل کو غلبت دینا ملاحظہ فرمائیے۔ اور ان میں ایسے الوی کے خطاب سے بھی سرفراز کیا ہے۔ مجھے اس عمر سے درحقیقت بہت ہی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ میں اپنی موجودگی میں کسی دوسرے کو برسر اقتدار دیکھنا نہ دیکھتا تھا۔ مجھے گوارا تھا کہ میرے ہوتے ہوئے کسی غیر کو کوئی خطاب اور غلبت عطا ہو۔ شکیلیام جبرئیل عالم وجود میں آئے ہی سجدہ میں گر گئے اور سجدہ آج کل کے حساب سے تقریباً تیس ہزار سال کی مدت میں قائم کیا۔ جب جبرئیل نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اپنے معبود سے دریافت کیا کہ اے پروردگار! جس طرح میں نے تیری عبادت میں قیام کیا ہے اس کی مثال تیری مخلوق میں مل سکتی ہے۔

ارشاد ہوا

جبرئیل! تمہاری عبادت ممکن ہے کہ تمہاری نظروں میں زیادہ اہمیت رکھتی ہو لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے۔ کہ میں آخری زمانہ میں ایک ایسا گروہ بھی پیدا کروں گا کہ جس کی دور کثرت تمہارے تیس ہزار سال کے ایک سجدہ سے کہیں افضل و برتر ہوگی۔ اور اس کثرت کا کلام جبرئیل نے طویل سجدہ سے لاکھوں گنا زیادہ ہو گا۔

جبرئیل کو جواب سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ تیس ہزار سال کے سجدہ سے دور کثرت نظری اہمیت کیسے زیادہ ہے۔ اور اس کا زیادہ اہمیت ہے۔ آخر کار انہوں نے پروردگار سے پھر سوال کیا۔ کہ کف ذالک یا تبارک! انہیں دینی سجدہ پروردگار عالم! کہ ہے؟

ارشاد ہوا

تمہیں جاننے چاہیے کہ اگر وہ کئی عبادتوں میں دور کثرت نظر آدا کریں گے میں نے انہیں خاص سے پیدا کیا ہے۔ اور تمام خواہشات انسانی وہ عبادتیں جو انہیں اور تلاش معاشی و کس ہر طاقت سے بری رکھا ہے۔ تمہیں کوئی بہکا لے اور راہ راست سے ہٹا دے

والا بھی نہیں بنایا۔ لیکن اس گروہ کا امتحان لینے کے لئے میں نے طرح طرح کی پابندیوں کو برقرار رکھا۔ خواہشات انسانی کو بھی ان کا دشمن بنایا ہے۔ تلاش معاش کا بار بھی انہیں پر کھوں گا۔ طرح طرح کے جسمانی آزار بھی انہیں ہوں گے۔ اس کے بعد کھوں گا کہ کتنے ایسے ہیں جو میرے بتائے ہوئے راستہ پر قائم رہ کر ان پابندیوں سے گزرتے ہی باور تم ہی تاکو جبرئیل! جب ان حالات میں وہ دور کثرت نظر آدا کریں گے تو وہ تمہارے ہزار سال کے سجدہ سے کتنی زیادہ باوقعت اور قابل ستائش ہوگی۔ تم تو محض نور سے پیدا کئے گئے ہو۔ تمہارا کام عبادت ہے۔ تمہاری سرشت میں عبادت ہے۔ اور وہ گروہ آب و گل کی شکستہ میں بھی سجدہ کی عبادت بجالائے گا۔ تو اب تم ہی غور کرو کہ تمہاری عبادت قابل کثرت ہے۔ یا اس گروہ کی؟

جبرئیل نے یہ حالت سن کر کہا۔ پروردگار! تو عظیم و عظیم تر ہے۔ ظاہر و باطن کے حالات تو ہی جاننا ہے۔ میری کیا بھلا کہ تیری حکمت علیوں پر غور کرنے کا ارادہ کیا کر سکوں۔ اس کے بعد جبرئیل بدستور عبادت الہی میں مصروف ہو گئے۔ اور یہ معاملہ بھی کامیاب رہ گیا۔

الذمیں کی پیشین گوئی

ایک روز کا ذکر ہے کہ میں عرض پر و فرج جنت ملک کی سر کیلے گیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوح محفوظ پر آسمانی زبان میں حسب ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے۔ ہمارا ایک بندہ ایسا ہے جسے ہم انواع و اقسام کی نعمتوں سے مالا مال کریں گے اور زمین سے اس کو آسمان پر پہنچا دیں گے اور آسمان سے پھر اس کو جنت میں لے جائیں گے۔ اس کے بعد ہم ایک خاص کام پر مامور کریں گے لیکن وہ انکار کرے گا اور غلامت پر آمادہ ہوجائے گا۔

مجھے عبادت پر کڑی بھی حیرت ہوئی۔ ایسا کون ہوگا جو اپنے معبود کے ساتھ ایسی احسان فراموشی کرے گا۔ میں نے سوچا کہ اگر میرے ساتھ کوئی اتنے احسان کر دے تو اپنی جان تک اس پر قربان کر دوں گا۔ بڑا بد نصیب ہے۔ وہ بندہ جس پر خدا ایسی ایسی نعمتیں نازل فرمائے اور وہ سرکشی پر آمادہ ہو۔ دوبارہ عبادت پر کڑے کا ارادہ کیا تو اس پر پوری عبادت کے قریب ہی ایک جگہ نہایت صاف اور جلی حروف میں تحریر تھا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

میں گھبرا ہوا بارگاہ قدوس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی اے رب اعلیٰ! شیطان الرجیم کون ہے؟ جس پہناہ مانگنی چاہئے؟

ارشاد ہوا کہ ہمارے بندوں میں سے جو انواع و اقسام کی نعمتوں سے سرفراز کیا جائے گا۔ لیکن ہماری ایک نافرمانی کے باعث مردود بارگاہ ہو جائے گا۔

میں نے عرض کی۔ پروردگار! مجھے اس ملعون کو دکھا دے تاکہ میں اسے بھی جہنم رسید کر دوں۔

اور خون و ذرہ تمام جہاں کی مجموعی خاک سے نہیں گے۔

یہی مسئلہ ہو گا کہ اس چلنے کی صورت پر، ہائی اور جو کوئی شامل کیا جائے گا اور اس طرح وہ عجیب و غریب پتہ خیر صانع مطلق اپنے ہاتھ سے تیار کرے گا اس کے بعد یہ علم نہ ہو گا کہ تیار کیے کے بعد اس پتہ سے کیا کام لیا جائے گا۔

اسی آئی ڈی کی اطلاع میرے لئے بہت تشویش انگیز تھی۔ مجھے متانیل آیا کہ جس بدو کے لئے لوح محفوظ پر پروردگار نے پیشین گوئی کی تھی۔ چونکہ وہ وہی حضرت ہیں پروردگار اسی پتہ کو اپنی فتنوں سے ملامت کرے گا۔ لیکن مجھے یلنا یا کہ پروردگار کو پیشین گوئی میں کوئی بات ہے۔ کہ پہلے اس کو زمین سے آسمان پر پہنچا دیں گے۔

پتہ تو آسمان پر بھی تیار ہو رہا تھا۔ پہرے کیسے ممکن ہے کہ وہ پیشین گوئی اس کے لئے ہو۔ اس خیال نے مجھے پریشان کر دیا۔ البتہ اگر پتہ زمین پر تیار ہوتا تو یقیناً شہنشاہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔

میں نے سب سے پہلے اس پتہ سے ہر جگہ کی مٹی کیوں شامل کی گئی۔ یہ کیا ایک عجیب و غریب خاک کا انتخاب ہے جس میں اس کے لئے کافی ہے۔ پتہ نہ کہہ سکتے تھے ملک کی مٹی سے تیار کرنے کا مطلب ہے کہ اس پتہ کی اصل غلط فہمیت اور غلط فہمیت کی بنیاد۔ اور اس ترکیب عمل کا نتیجہ ایک یہ بھی ہو گا کہ اسلئے تمام غلط فہموں اور غلط فہموں میں خود دار ہو سکیں گے۔

میں نے سوچا کہ کیا آدم کا پتہ اس لئے تیار کیا جا رہا ہے کہ اس سے اصل پتہ چلا جائے جو اب حکم باطن کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن حالات اور فتنے انہی ہی ہیں جن کی بنا پر اس پتہ سے کسی نہ کسی وقت نسل چلے گی۔

ان عجیب و غریب افواہوں اور افواہوں نے مجھے اور بھی پریشان کر دیا۔ طرح طرح کی بدگمانیاں اور بدے نہال ہر وقت سنا رہے تھے۔ اسی اثنا میں میرے حکم سے آئی ڈی نے مجھے اطلاع دی کہ پروردگار نے آدم کا پتہ تیار کر کے زمین پر بھیج دیا ہے اور وہیں جگہ رکھا جا رہا ہے۔

فرشتے یہ سن کر جو حق و باطل جانے لگے۔ پتہ کا تیسرے فرشتے میں غلط فہمیت ہوئی اور ترکیب ظاہری و باطنی اعضا کی عجیب و غریب ساخت کو دیکھ کر انہیں حیرت ہندیں تھیں اور صالح حقیقی کی حمد و ثناء کرتے تھے۔

میں بھی پتہ کے پاس گیا اور حقیقت اس کے متعلق جو کچھ اطلاع ملی تھی وہ باتیں اس پتہ میں موجود تھیں۔ عجیب و غریب ساخت اور اس کا حسن واقعی بہ نظر آتا تھا۔ دیکھتے ہی وہاں جتنے فرشتے تماشہ دیکھنے کیلئے جمع ہوئے تھے کہنے لگے۔

اے بادشاہ عالم! ابھی وہ پتہ ہے جس کی اطلاع ہمیں ملی تھی۔ میں نے کہا خدا شہود۔ میں اسے اندر سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ خداوند قدوس نے اس کے اندر کسی قسم کی مشنری رکھی ہے۔ یہ کہتے ہوئے اول تو میں نے اس پتہ کو دیکھا کہ اس طرح بھلا یا بیچارے جمل کے زمانہ میں کرلو کا غریب تر روز غریب نے وقت بھگا اور کتنا دیکھتے دیکھتے انگلیوں کی پشت سے کرلوں پر چڑھ مارتا ہے۔

میری اس حرکت سے پتہ میں ایک آواز پہنچ رہی تھی۔ بہت ہی عجیب و غریب آواز پہنچ رہی تھی۔ آواز خالق کائنات کے حضور میں غریبوں کے طور پر تھی۔ مگر میں اس کی

بازگاہ عالی سے ارشاد ہوا۔ مَسُوفٌ قَدْ رَاہُ دینی توجہ سے دیکھا۔ مجھے کیفیت معلوم کر کے بہت ہی بے چینی ہو گئی۔ اور بار بار بھی خیال آتا تھا کہ کون ایسا احسان ناشناس ہو گا جو پروردگار کی نعمتوں سے مالا مال کیا جائے اور پھر بھی مطیع نہ رہے۔ یا خالق کائنات سے بغاوت کرنے کا ارادہ کر بیٹھے۔ میں اس مردود پر ہزاروں لعنتیں بھیجتا ہوا۔ آسمان سے واپس ہوا اور راستہ بھر اس تکلیف دہ خیال نے ستایا۔

آسمان سے واپس آنے کے بعد مجھے ایک عجیب بات نظر آنے لگی۔ یعنی میں جب سجدہ سے سر اٹھاتا سجدہ کی جگہ لعل اللہ ملنے لگتا۔ ابلیس نکلا نظر آتا تھا۔ سجدہ سے اٹھنے کے بعد میں بھی ہر مرتبہ بھی کلمہ زبان پر لانے لگا۔ مجھے اس وقت کیسا غم تھی کہ یہ لعنت اپنے اوپر ہی بھیج رہا ہوں۔ اور وہ بدفصلی و فحاشی میں ہی بنوں گا۔ جس کی پیشین گوئی لوح محفوظ پر لکھی ہوئی تھی۔

مگر میں مجھے یاد ہے۔ کہ اس وقت یہ غم میرے دل میں گذرنا تھا کہ جب وہ شیطان پروردگار کی نعمتوں کو شکرا لے کر طاقت رکھتا ہے۔ تو کسی وقت مجھ سے بھی یقیناً سر پیچا ہو گا۔ اس واسطے میں ابھی سے کیوں نہ اس کا انتظام کروں۔ چنانچہ ایک دن میں نے اپنی فرج کے تمام فرشتوں کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ اگر خدا فرما دے کہ کسی وقت کوئی آفت آجائے۔ تو تم سب میرے لئے کیا کرو گے؟ چنانچہ ہر ایک نے اپنی اپنی قربانیوں کا حال سننا شروع کر دیا۔

اس کے بعد میں نے دریافت کیا کہ اگر خداوند عالم بھلے میرے کسی دوسرے کو زمین کی بادشاہت دے دے اور میری جگہ کوئی دوسرا فیرا صلی اور خدا کا واسطہ نہ ہو تو تم میرے لئے کیا کرو گے۔

سب نے ایک زبان ہو کر کہا

اے بادشاہ زمین و آسمان! ہماری کیا مجال ہے کہ حکم خداوندی کے سامنے ہم مل سکیں۔ اس کا ارشاد ہمارے سر آنکھوں پر، جو بازگاہ رب العزت سے ارشاد ہو گا ہم اس کو قبول کریں گے۔ یہ جواب سن کر مجھے بے حد تشویش ہو گئی۔ میں نے سوچا کہ اگر کہیں دلعوز باللہ میرے اور خدا کے درمیان کوئی جنگ شروع ہوئی تو یہ سب کے سب مجھ سے منحرف ہو کر خدا کی طرف ہو جائیں گے۔ اور ایسی حالت میں میرے وقار اور میری عزت و آبرو کا خاتمہ ہو جائے گا۔

== حضرت آدم کا پتہ ==

میں انہی شہنشاہ میں رہتا تھا کہ آسمان سے حضرت آدم کا پتہ تیار ہونے کی خبر ملی مجھے بتایا گیا کہ ایسا عجیب و غریب قالب تیار کرنے کا پروردگار نے حکم دیا ہے جس کی بنیاد میں عجیب و غریب چیزیں کام میں لانی جائیں گی۔ پتہ نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ پتہ تیار ہونے والا ہے۔ ذہم نے سنا اور نہ دیکھا۔ اس کا سر نہ کی خاک سے تیار ہو گا اور گردن بیت المقدس کی مٹی سے بنے گی۔ سینہ زمین عدن سے اور پشت حکم ہندوستان کی سرزمین سے ہاتھ مشرق کی خاک سے اور پیر مغرب کی زمین سے تیار ہوں گے اور باقی گوشت و پوست

اس کے بعد کیسے ممکن ہے کہ نگہبازوں کو اپنے گناہوں کا فیروزہ نہ پہنچا دے۔ اگر چشم پوشی کئے بندوں قدرت کی طرف سے ہو سکتی تو زہرہ و نقاشی کیا قیمت رہ جاتی۔ بہر حال غلامی مخالفت اور اپنے معتبوب ہونے کے باوجود مجھے تسلیم ہے کہ اس معاملہ میں قدرت کسی اعتراض کی حق دار نہیں ہے۔ فاعل اپنے فعل کی اچھا نائی برائی کا آپ ہی ذمہ دار ہے اور آپ ہی جواب دہ ہو گا۔

اللہ میاں کا پروگرام

دو اصل اللہ میاں کا پر وگرم آرام آؤم کو موجود ہیں لانے کا اسی وقت ہی ظاہر ہو گیا تھا جب ہاموس جتنی کے زمانہ میں بہرورد گمارنے ملائکہ کے فروغ ہاموس جتنی اور اس کی تو اکونیت و نابود کرنے کیلئے بیسیبی تھی۔ بات یہ تھی کہ جب ملائکہ کی فروغ ہاموس کا خاتمہ کرکے اپنی اولاد میں ان نصیب ہما پرورد گمارنے فرشتوں سے خطاب فرمایا ۔ ہائی چاہیں جی! لاؤنا جن نے اپنے

(پندرہویں میں ایک خلیفہ پسند کرنے والا ہوں)

فرشتے جو نگہ زمین کے باشندوں کی قتل و غارت گری دیکھ چکے تھے۔ اور انہیں معلوم تھا کہ زمین کے رہنے والے مفسد ہوتے ہیں اور قتل و خونریزی کا باعث بنتے ہیں لہذا انہوں نے یہ درود گزارے عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَا کَانَ یَقْسِدُ فِیْہَا وَ لَیْسَ فِیْکَ اَلْیَمَیْنُۃُ وَ اَعِیْنُ فِیْ سَبْقِیَّتِہِمْ بِیَدِیْہِمْ وَ اَعِیْنُ فِیْ لَدُنِّکَ

کیا پیدا کرے گا تو زمین پر اس قوم کو جو طوع و طرح کے فساد پر پا کرے گی

اور اس سے غولہ نریاں چولہ لگی اور ہم تیری تعین کرتے ہیں۔ حسد

کرتے ہیں۔ تقدس کرتے ہیں۔

گروہ فرشتوں کا مطلب یہ تھا کہ اگر تیرا مشا اس کے پیدا کرنے سے ہے کہ تیری نیس
و حق میں کی جائے تو وہ ہم کو ہی رہے ہیں۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ میں پر خدا اور خون بری
کرنے والے کو پیدا کیا جائے۔

فرشتوں کا جواب سن کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **وَيَا عِزَّةُ مَا لَا تَعْلَمُونَ**

(اس معاملہ میں میں جو کچھ جانتا ہوں، تم نہیں جانتے،

فلاحی کائنات کا یہ باب سن کر فرشتوں نے عاجز انداز میں کہا۔

سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ٥

دہلی اور گجرات کی ریاست پاک ہے جو کچھ کہتے ہیں علمدار ہے۔ اس

سے زائد ہم کچھ نہیں جانتے۔ تو سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اتنا کہ کہیں فرشتے عفو تقویٰ کے سلسلہ میں آگے نہ بڑھ سکیں۔

معارف شاد و گوارا :-

۱۔ مغرقتو! تم نے اس فساد اور خون ریزی پر غور کر لیا۔ لیکن اس کی

فیکسوں پر خیال نہیں کیا۔ اس کے علاوہ کاغذوں کو کر لیا۔ لیکن میری مسافرت

کر بھول گئے۔ اس کے غور ریزی دیکھنے کے بعد تمہیں اس کی اعلیٰ

رہزی بھی خود یکنس چاہئے تھی۔ تم نے اپنی مصروفیت پر تو غور کیا لیکن

اس کی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے خالق کے ساتھ ہوگی۔ دراصل

تم اپنی دوستی پر سنا سنہ دیکھ سکتے ہو۔ لیکن یہی دوستی جو اس کے ساتھ
ہوگی وہ تمہارے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتی۔

[illegible]

مجھ سے مل گیا۔ کیوں نہیں آدیا میرا نام کہ گیا تھا، تو بعد میں نہیں کرتا
میں نے عرض کی اے عزت و عظمت و بڑے والے! میں آدم کو کہیں کر بھوکے
قابل سمجھوں۔ تو نے مجھ سے ہنسیا ہے۔ اور اسے خاک نشین کیا ہے۔ جو کچھ کہتیں
نے دیکھا کہ یہ لہو اور قام جسم تبدیل ہوتے لگے۔ پروردگار نے میرے جواب کے لیے
میں خاص اور خلعت پوشا کیا مجھے سمجھیں لیا۔ اور اس کی جگہ پر اس کو دھاتی پر پہنا
پر چڑھا دیا گیا۔ تمام نقوش اور لطافت رنگان سے مجھے محروم کر دیا گیا۔ قربت اور صمیمیت
میں میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔ و حسن صورت جو تمام ملک سے زیادہ مجھے ملا تھا
کا فوراً ہٹ گیا اور ایسی ہیبت ناک شکل میں آئی کہ خدا کی پناہ۔ میں پہلے ہی ہی ہوا تھا۔ اس
کتاب کے سرورق پر پوری اس زمانہ کی تصویر دیکھ لیجئے،

فشتوں نے میری گت ہتی دیکھی تو دوبارہ سجدہ فکر طاعت ادا کیا۔ یہ جو
آج کل مسلمانوں میں دو سجدوں کا رواج ہے۔ یہ اسی دوسرے سجدہ کی یادگار ہے
یہ ہے جو فشتوں نے دوبارہ ادا کیا تھا۔

دیکھا آپ نے حضرت انسان کو! ایک طرف تو مجھ پر ایسا کہتا ہے طوطا
کی گالیاں دیتا ہے، کوستا ہے، ماوراء دوسری طرف میرے شاگرد فرشتوں کے عمل سے
ساق لیتا ہے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ جو شخص میرے شاگرد کو اپنا استاد کہتا ہو
اسے میری ذات سے کیا رشتہ ہو گا اور ذرا یہ بھی اس کے اندر خود ہی دیکھ لیجئے کہ کیا
بھنا چاہئے مستحق کیا کھانا پائا ہوں۔ خیر! مجھے اس کی کوئی شکایت نہیں۔ جب ہر مذہب
میں نے مجھے شکرا دلواؤ اس کے بندوں سے کہیں شکایت کروں؟ وہ تو مومنہ، دیکھ کے
ہو گئے ہوں! اگر آج انہی میں سے کسی نے خوش ہو کر تو میری انسانیت پر اندازہ لے رہا ہو جاتا

• — پہلی ستر — •

اس تنازعہ کے عوض مجھے ہر دو گار کی طرف سے پہلا حق فی عطا ہوا وہ ایک

نہیں۔ یہ تو میں نہیں جانتی۔

یہی چہاری بھول ہے۔ تو! چہارے شوہر آدم کو یہ سوال کرنا چاہئے تھا کہ اس بچہ میں آخر کیا کیا راز ہے کہ جنت کا کوئی نہ کوئی بچہ تو یہاں پر رہا ہے اور ایک حقیر بچہ کے لئے یہ سخت ہانپدیاں لگا دی جائیں کہ ہاتھ لگانا اور کسانا تو کیا۔ اس کے قریب ہرگز نہ بھی ہو جہاں۔

ہاں ہے تو تعجب کی بات اسے ہمدرد اگر ہم نے آج تک اس بات پر غور نہیں کیا تھا۔

میں نے دقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لڑ چھا۔ جانتی ہو کہ اس بچہ کے قریب نہ جانے دنیا کیا معنی رکھتا ہے۔
خوش ہیں نہیں جانتی۔

ہاں جان بھی کیسے سختی جو تو! یہی تو جہادِ مستقبل بن کر رہا ہے کہ تم اس بچہ کو نہیں جان سکتی۔

تو نے حیران لہجہ میں لڑ چھا۔ کیا یہی بچہ ملری تاجی کا باعث ہے؟
میں نے کہا۔ ہاں اس بچہ میں دونوں باتیں درج ہو چکی ہیں کہ اس کا ایک کرکٹ ہے دو کیسے؟

دو کیسے؟۔ پوچھتی ہو اگر میں۔ میں ضرور بتاؤں گا تو! تمہیں بھولی شخصیت تھیں جتنا انا ہی بڑے گا تمہیں تاجی وہ بڑی سے چھانا وہ سب کا رخسار چھوڑا ہے۔ یہاں تاجی فردوس کے غور میں ہیں۔ تو تم نے کیا کیا کہ لوگ تمہیں کتاب پڑھ کر کھانا پھینک دیں۔ تمہیں اس بچہ کا حال نہیں بتاتا۔

تو نے کہا۔ کیا یہ لوگ بھی اس بچہ کی بات جانتے ہیں؟
ہاں جانتے کیوں نہیں۔ تو! یہ سب کہہ جاتے ہیں۔ لیکن تم ان کو نہیں جانتے۔ تمہاری برادری کے مشن میں۔ غلام ہیں تمہارا قیام گوانا نہیں کرتے۔ انہوں نے بار بار تمہاری شکایتیں ہمدرد گلاس کھاسی گئی ہیں۔ مگر تو! تم جانتی ہو کہ جب تمہیں ہمدرد گلاس ہمدرد گلاس ہو تو ان کی شکایتیں کیسے ہمارا غور پر غور ہو سکتی ہیں۔ میں نے ہلائی یہ بات مسکراتے کو رنج دلیج کر دیا ہے۔ ورد کوئی کہہ سکتا ہے کہ تم ایسے اطمینان کے ساتھ جنت میں رہ سکتے ہو تو کیا سب لوگ تمہارے دشمن ہیں؟

میں نے تجربہ کا مادہ انداز سے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ دشمن یا یہ تو ایک دشمن ہیں کہ خدا محفوظ رکھے۔ ان کا لانا ہوا پانی بھی نہیں مانگتا۔ ایسا مل کر ملے ہوئے ہیں بلوٹے ہی سن پڑتی۔

تو پھر کوئی ترکیب بتاؤ۔ میں تمہارا احسان ہمیشہ یاد رکھوں گی۔
ترکیب۔ میں نے یہ غلط دہلاتے ہوئے کہا۔ ترکیب تو ایسی بتا سکتا ہوں کہ تم ہمیشہ کیلئے خطاب سے محفوظ رہو گا۔ اور میں یہی جانتا ہوں کہ اس احسان کو تم ہمیشہ یاد رکھو گی۔ اور مجھے دکھائے بغیر یہ یاد کرو گی۔ مگر تو! اس بات یہ ہے کہ مجھے راز فاش ہونے کا شہ ہے اگر کوئی کسی کو یہ خبر چھٹی کہ میں نے تمہیں مخاطب ہے گا زور بجا دیا ہے۔ تو تمہارا کہہ دینا اور تم خطاب سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جاؤ گی۔ البتہ یہ کہیں شکنا نہ کرے گا۔

میں نے تو! نے مجھے اطمینان دلا دیا اور کہا۔ تم وعدہ کرتے ہو کہ اس بات کی خبر کوئی

جو رنگ میں ہندو کیسے تو ہم ہمدرد ہمارے شوہر ہرگز نہ دلا ہے۔ اے تو! یہ خیال آتی ہی میرا وہ دن تھا تو گھبرا گیا اور میں ضبط نہ کر سکا کہ تم کیا کیا تو! کہ تمہارے وقت آنے والا ہے۔ کاش مجھے اس کی اجازت ہو جاتی اور میں تمہیں بتا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدس کیا کیا ہے تو! اگر تمہیں کسی طرح علم ہو جائے کہ تمہارا مستقبل کتنا تاریک ہے تو کوئی کیا جان سکتا ہے کہ تمہارا کیا حشر ہو جس کی خبریں کر تمہارا کلیریشن ہو جائے۔

اے تو! زیادہ بہتر یہ تھا کہ تم میرا ہی نہیں جانتے۔ تمہارے مقدس میں وہ دن تھا تو دھوکا لگتی ہے۔ جو واقعی عالم نے ان کی کسی مخلوق کیسے تو جہیز نہیں کی۔

تو نے شرم کر گھبرا گئیں اور انہوں نے کہا۔ اے اجنبی! تو جہاد چھوڑ دو۔ اور جب تو ہمارے متعلق کی بات جانتا ہے۔ تو کم از کم ان تدبیر سے بھی غور و راقب ہو گا کہ ہم کدھر اس خطاب سے نکلتے ہو سکتے ہیں۔ کوئی ایسی ترکیب بتا کہ ہمارا خالق اپنے لہذا وادہ بدل دے کیا ایسی کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ اس خطاب سے محفوظ رہ سکیں۔

ہاں ہو سکتی ہے۔ میں نے طسپا نہ انداز میں جواب دیا۔ مگر ایک شرط پر۔ تو! نے نہایت اشتیاق کے لہجہ میں کہا۔ وہ کیا۔؟

میں نے حاضرین پر ایک نگاہ غلط انداز ڈالنے ہوئے کہا۔ اے تو! تم اب ہمارے کو بڑھاؤ اور دن رات نہایت غلوں سے ہمدرد گلاس کے حضور میں دھلتے مسکرتے ہو گے۔ یہی وہی وہی تمہاری سفارش کرو گا۔ عجیب نہیں کہ حضور الہیم تمہاری دعا اور میری سفارش پر ہرگز کم زور سے اس خطاب سے بڑی کر دی جاؤ۔

تو نے کہا۔ اے ہمدرد! گھبراہٹ اور راحت ہمدرد گلاس کے حضور میں کوئی سفارش مسکرت کر سکتی ہے تو میں آج ہی سے اپنے وقت کا ایک ایک کر اس کی خدمت میں حاضر کروں گی۔

میں نے ہمدرد گلاس کو دیکھ کر کہا۔ اے تو! بڑی مشکل ہے کہ تم عبادت کے طریقوں سے ہمدرد گلاس طرح واقف نہیں ہو۔ آدیں تمہیں ایک دو باتیں ہمدرد گلاس کے متعلق سمجھا دوں گا کہ انہوں نے کسے ہمدرد گلاس کو خوش کر سکو۔ کہتا ہوا میں دینی حق کو طسپہ جگے لے گیا۔ جہاں ہم دونوں کی باتیں ملنے والی کوئی نہ تھا۔ ہمارا بچہ کر میں نے کہا۔

اب تک جو کہ میں کہہ رہا تھا وہ اس واسطے تھا کہ ہمارے تمام چاروں طرف ساکنان فردوس بنائے گئے۔ اس واسطے مجھے صرف عبادت ہی کا ذکر کرنا پڑا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے خطاب سے بچے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔

بائی تو! نہیں۔ وہ کیا ہے؟ اے اجنبی! مجھے ملری بتاؤ۔

میں نے کہا۔ اگر تم ہضخائے راز کا وعدہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ کہ وہ ترکیب میں نے تمہیں سمجھائی تھی تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں، ورنہ نہیں۔

تو نے کہا۔ تم اطمینان رکھو۔ یہ راز کسی ہمدرد گلاس سے نہ ہو گا۔

یہ جواب سن کر میں نے کہا۔ تم جانتی ہو کہ جنت میں کوئی درخت ایسا بھی ہے۔ جس کے قریب جانے کی تم کو اور آدم کو کائنات کی گنجی ہے؟

ہاں ہے۔ تو نے کہا۔ ایک ایسا درخت ہے جس کیلئے ہمدرد گلاس کا حرف کے کم امتیازی صادر ہو چکا ہے۔ لَا تَقْرَبُ هَذِهِ الشَّجَرَةَ ط میں نے مسکرا کر لڑ چھا۔ جانتی ہو کہیں کائنات ہے؟

ہوگی :-

تب میں نے ان کے کان میں آہستہ سے کہا۔ یہ درخت تمہارے خزانے کا ثواب ہی کیلئے بنایا گیا ہے۔ اگر کسی وقت خدا کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ تم پر سے خزانہ ہٹا دے یا صاف کر دے تو وہ تمہیں حکم دے گا کہ اس پتھر کے دو چار پھل کھا لو جس سے ان پھلوں کا کھانا تمہارے لئے امرت بن جائے گا اور سارا خزانہ تقویٰ کر دیا جائے گا۔ یہی سبب ہے کہ ہم دھوکہ دے کر ضروریات پر غور کرتے ہوئے یہ درخت بھی پیدا کیا ہے تاکہ اگر ضرورت پڑے تو وقت پر کام آ سکے۔

غیر ضروری نوٹ

ناگھو، یہاں یہی ٹوٹ کر لیں کہ موجودہ زمانہ میں دستاویزات کے اختتام پر ایک فرقہ لکھا جاتا ہے کہ یہ دستاویز لکھری تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ یہ اسی تقیید کا نتیجہ ہے دراصل موجودہ صدی کے لوگ دستاویز میں جب یہ فرقہ لکھتے یا کھواتے ہیں تو ان میں بھی وہی حال پایا جاتا ہے کہ اگر وہ گارنٹے بھی ایک دھت لگایا تھا تو اگر موجود رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ !

تو قوالا میرے کچھ لاشعوبہ ہے کہ اس پر نعت کے پہلے کمالہ ذکاوت پر تم دونوں کے مستقبل کا قصار ہے اور پھر دیکھو کہ تمہارے لئے ایک فیصلہ کر رکھا ہے۔ اسی فیصلے اس نعت کے قریب جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ اگر تم نے وہ پہل کسایا تو پھر وہ فیصلہ جو تمہارے لئے ہو چکا ہے قابل عمل نہ سمجھا جائے گا اور تم مزید سب سے بری کر دی جاؤ گی۔

تو اے کہاسر کوں ہمارے اجنبی ہمدرد اگر توں دونوں وہ پہل کھالیں تو پھر غریب سے غریب ہو جائیں گے نا۔؟

جس نے جواب دیا۔ ہاں، پھر تم دونوں پر خطاب نہیں آئے گا، لیکن دیکھو پھر مجھے دیتا ہوں کہ آج اور آج کے بعد اس سلسلہ میں کبھی میرا نام نہ لگے۔

یہاں قبل اس کے کہ میں بعد کے حالات کہوں۔ ناظرین کو ایک خاص بات یاد دلانا
کہ وہ کہیں کا مجاہدِ جنت میں ہوا اور جس کے باعث آج موجودہ دنیا نظر آ رہی ہے زیادہ تر
عورت کے ذمہ سنبھال لی گئی ہے وہ نے زیادہ کہا کہتے ہیں کہ آدمِ حوریت کے باعث جنت سے نکالے
گئے۔ درحقیقت انہیں اور غلامی مانہ وہ پہل کھاتے اور جنت سے نکلے۔ میں نہیں ہوں اب ان تو
کاجنیوں نے زندگی بھر چاندھرہ یاد رکھا اور سوائے اپنے شوہر کے کسی کسی سے نہیں کہا کہ نیاز
مند نے انہیں پہل کھانے کا مشورہ دیا تھا۔ حالانکہ پہل کھانے کے بعد وہ بچاری طرح کی تکالیف
میں پھنس گئیں۔ اور ہزاروں مصیبتیں کیں اور ان کی اولاد آج تک وہ نیازہ بھگت رہی ہے
مگر وہ اہرے وعدہ وفا کی کہ اس بچاری نے فرستے دم تک میرا نام نہیں لیا مگر ہمیشہ اپنی
ظلم اور تلوم ہوتی رہی۔

اگر ان خزانہ ہونے پر تو بیش ان کے قدموں میں سر رکھ دیتا اور کہتا کہ گریں تمہارے
خلو کی بدولت راندہ درخشاں ہوا ہوں۔ لیکن تم نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا ہے کہ قیامت تک
میری گردن تمہارے اس احسان سے نہیں اٹھ سکتی۔

آج تو زندہ نہیں ہیں لیکن ان کا احسان زندہ ہے اور میں اس کے عوض یہ عہدہ دیکھا ہوں کہ ان کی پیشوں پر زیادہ اثر انداز نہ ہوں اور یہی وجہ ہے کہ دنیا والے قدرت کو مرے مقابلہ

میں زاد و ولد سب پرست کرتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب میں لڑا تو تیرا وقت بہت کم تھا
نہیں چاہتا تو وہ مرد کے مقابلہ میں اپنے آپ تک سب پرست لڑا کرتا۔

ہاں! تو میں عرض کر رہا تھا کہ تو اگر کچھل کھائے گا تو ایک شہر ہو گا اور خطائے گار کا مسئلہ طے کر کے جنت سے واپس چلا آئیگا اور اس کے بعد کچھ ایسے حالات پیش آئے گے کہ کتب تک وہاں جانا نہ ہو سکا۔ لیکن بعض معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ سیرت کا انگریزی نسخہ پہلے رہا۔

عورت کی پہلی غلطی

یہ جنت عذاب کی ہے اور جنتوں میں ان کا عذاب ہے۔

خدا نے میرے مشورہ کو اپنی آستین ہاؤزی قبول کرتے ہوئے فیصلہ کر لیا کہ خود مجھ سے پہلے کھائیں گی۔ اور اپنے معاون کو بھی بلور کر رہی گی۔ کھڑب سے نکلتے ہیں جتنے دن اس وقت سے سات خوشے گزرتے تو ذکر لائیں۔ جس میں سے ایک تو خود کھایا اور شوبہ سے کسی نیت سے ایک خوشہ اپنے پاس محفوظ رکھ لیا۔ باقی پہلے خوشے تو ہم کو دینے لگا۔ میں نے بھی درخواست کی کہ وہ بھی پہلے کھا کر کھڑب اپنی بے پناہ میں آجائیں۔

آئیے دیکھ کر گفت متعجب ہوئے اور پوچھا: خزانہ نے کیا غضب کیا کیا تم کو اپنے
 بددعا گار کا وہ حکم یاد نہیں کہ پہلے ہم دونوں کی تمنا ہی کا باعث ہے۔ اس کے نتیجے میں کہ وہ
 خزانے تمنا ہے تانتاں اور پیچیدگی سے جواب دینا۔ آپ سمجھا رہے نہیں۔ جس میں تم
 کی جگہ پہنچ گئی ہو۔ درحقیقت یہی درخت ہماری تمنا ہی اور بربادی کے لئے تمنا ہو رہی ہے
 ہم اس کے پھل کی کٹا رہے ہیں۔

آدم نے جنت سے بلوا کر لیا تم خود اپنے ہاتھوں تمہارے بھائیوں پر زور دیا کرتے ہو۔
 سے زور دھتکاب ہو تلخ کنز کرتی ہو :-

تو اے حجاب دیا۔ آپ کیا جانتے اس ماز کو۔ یہ درخت ممنوع کیوں ہے؟
واقعہ یہ ہے کہ اس درخت کو ممنوع قرار دینے میں خدائی کائنات کی بہت بڑی حکمت عملی ہے
وہ کیا۔؟ آدمی نے درخت کھایا۔

بس اس کے ناز ہی رچنے دیجئے۔ یہ کیا ضروری ہے۔ کہ جس راز سے میرا واقف ہو
 بگٹی ہوں وہ آپ پر بھی روشن ہو جائے۔ بالہ ہمدردوں کو اس کے تہیہ فکر کرنا چاہئے۔ ورنہ صحت
 ہوتا کٹ ہے۔

اسے اگر ہولناک ہے تو پھر کیا ہیگیں؟

ہیں کہتا ہے کہ اسے ایک ایسا شخص ہے، انہی اس کے کوئی ہمارے نہیں ہے۔

لو کیا ہم بچل کھا کرتا نہ ہو ہائیں گے۔

نہیں آپ نہیں جانے کہ کیا کر رہی ہیں۔ اور اس کا انجام کتنا ہلکا ہے۔ آپ میری کچھ خبریں لیں گے اور یہ سب کچھ لیں گے۔

آئی نے بزم ہو کر کہا۔ ہرگز نہیں تھا! اگر تم اپنے درویشوں کے سر کشی کرتے والے ہو

تو کہہ میں اپنے عشاق سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ میں نے اپنے خیر و شر کا

جو دھوکہ کیا ہے وہ اٹل ہے۔ اور کوئی طاقت اسے ٹھیس دلا سکتی۔ جنت کہ ہر جنت میں

لئے اتحاد ہے۔ کیا حرج ہے کہ اُن میں ایک کھل کوہنٹ کیلئے چار ہاتھ ملا کر لیں۔

معاذ کرور وچھاؤں۔ لیکن ایک حقیر دولت کے لئے کسی مذہب کی شہرت کا شوق نہ تھا۔
شہر ہمارے لئے نقصان دہ ہے اور ہمیں یہاں سے کہہ کر چلے جانا چاہیے۔

غیر ضروری نوٹ

واقعہ یہ کہ اگرچہ کچھ کام نہیں ہیں۔ مگر اگر کسی معاملہ میں کسی شخص کی زندگی
سے ملے۔ لیکن ضرورت پڑے اور اتفاق سے کوئی بزرگ اس وقت نہ
آئے۔ چاہے کبھی بھی وہ مشورہ کرے اور یہی مشورہ دے۔ اسکا
انکار نہ کیا جائیگا۔ لیکن یہاں مشورہ پر عمل کرنا اسی بات کی یاد دہانی ہے
قرآن کو کبھی رائے دینی تھی۔ اگر آدم کوئی کی مشورہ کے خلاف عمل کرتے اور
پہلے نہ کہتے تو کیا کامیابی تھی۔ مگر انہوں نے عورت کے مشورے کے مطابق
عمل کر لیا اور آخر میں انہیں نقصان پہنچ گیا۔

ہر حال آدم نے یہ سمجھ کر کرتے تھے کہ وہ مشورہ قرآن کے ہوتے۔ اور اس کا نام لے کر
گئے۔ عورت کی پہلی غلطی تھی۔ جس پر مرد نے عمل کیا۔ انہی دو گنا میں سے ایک بھی
نہ ہوتے۔ لیکن آدم کو اس کے جسم سے کچھ نہ ہوا۔ اور اس کا لقب ان کے سر پر لگا۔ یہ کوئی
بزرگ ہوا۔ اور اس کا نام

طوبہ ہے۔ لیکن یہی ہم انسان میں نام کی شکل میں موجود ہے۔ طوبہ کے معنی خیر
وکان اچھے تھے۔ جیسے انسان کے جسم پر نام ہیں اور بعض لوگوں کو طوبہ دے گئے ہیں
اور وہ فائدہ بھی ہے کہ انسان انتہائی سرور و راحت میں جب کہ اپنے
سے اپنے نام دیکھ لے تو اس کے دل پر ایک آواز آتی ہے کہ اس کا ایک لڑکے کے
ہے کہ کس بات پر خوشی آ رہی تھی۔ اگر کسی کو یہ احساس ہو کہ وہ مشورہ سے چاہے کبھی
بے یقینی تھی کہ وقت نام نہ دیکھ لے تو وہ سمجھتے ہیں کہ نام ہی سے کسے کرے
نہ اس کا نام نہ تھا۔ اسے چھوڑنے سے اس کا نام آج بھی اس کے نام ہے۔
اس کا نام اور وہ جو ہر دور کے آدمی کو اس کی مشورہ سے ملتی ہے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اپنے آدمی کو اس کا نام دے دیا۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہاں بھی عورت کو دنیا ضروری غلطی ہے کہ آدم کو اس کے جسم سے کچھ نہ ہوا
کے بعد بھی اس کا نام نہ دیکھ لے۔ لیکن یہ مشورہ ہی ہے کہ اس کا نام نہ دیکھ لے
بلکہ اس کے ساتھ مشورہ ہی کہ عورت کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
نے ایک کرنا مشورہ ہی کہ اس سے وہ ان دونوں کو کامل پر نہ دیکھ سکتے تھے۔ یہ مشورہ ہی
ہے۔ لوگوں کو لگا نظر نہ تھا۔ اور درخت انہی دو سے بعض اسی باعث اپنے پتے پھیلنے
تھے۔ اللہ آدم کو اس پر نہ دیکھ سکتے تھے اور آدم کو اس کا نام نہ دیکھ سکتے تھے۔ یہ مشورہ ہی
اور اس کا ایک اور مشورہ ہے۔ یہی مشورہ ہی ہے کہ

اسی مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
دونوں سے نکالنا مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
ہو گیا ہو کہ میری تحریک برائی تھی۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
شرم قرار دے کر انہی کے پتے استعمال کے بعد آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
راہوں اور گناہوں کو پس کیا جائیگا۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ
یہ مشورہ ہی ہے کہ آدم کو اس کا نام نہ دیکھ لے۔ یہ مشورہ ہی ہے کہ

شخص کسی عداوت میں جبری کو ایسی دے رہا ہوا اور ٹھیک پراس کے ہوش کا بڑا نہ ہوتو
کے کھل جائے اور اس غریب گواہ کے گئے ہیں دفعہ ۱۹۳ کا پھندا پڑ جائے اور وہ بے چارہ
جیل کی طرف بکھتا ہوا چل دے۔

ہم آئے تھے اس لئے کہ نیکو بشرائیں گے وہاں روزے اور گھر بڑھ گئے۔

ٹائوس کے اندر مسٹر میر تھے۔ جی کا موٹر میں نے بطور حق کے استعمال کیا تھا پھر
پنچا گردن کے خرواں خرواں عداوت کی طرف جا رہے تھے۔ ایک ایسے جرن کی طرف جس کا تصور
کی آفری تیار ہوا اور اسے سزا کا حکم سننے کا لہذا نہیں ہو۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلے اپنی روٹی
سے پہلے ضرور کوئی وصیت نامہ لکھ کر لے لیں۔

ان حضرات کے پیچھے دیگر اور لوگوں کے درخت تھے۔ ایسے گھر بنائے ہوئے۔ گواہ
کوئی ناکردہ گناہوں اور غلط فہمی کے باعث پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔ راستہ میں
شخص بدلتی نظر آ رہے ہیں سے مصیبت کا تحمل کرتے ہوئے چل رہے تھے۔

آدم کی سزا

دور طرادندی پر آج تھری کی پوری شان میں ہی تھی جیسے جگہ خوش رہتے
اور ہر طرف سناٹا چلایا ہوا تھا۔ عرش و کرسی لرزہ برپا تھا۔

ارشاد ہوا۔ آدم کو حاضر کرو۔

آدم بھی نکلا۔ کھڑے ہوئے ڈرتے ڈرتے پیش ہوئے۔ اور سجدہ معبودیت بجا
لے کر بعد دست بستہ کھڑے ہوئے۔ آواز آئی۔

اے آدم! کیا تم نے دکھا تھا تم سے کہ لا تَقْرَبُ هَذِهِ الشَّجَرَةَ

مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ہم نے تمہیں اچھی طرح سبھاؤں سنا کہ یہ درخت

تمہارے لئے ممنوع ہے اور اگر اس درخت کا پھل کھاؤ گے تو خسار میں

رہو گے۔ آخر کار آج وہ دن آ گیا کہ تم اس کا نتیجہ حاصل کرنے کے لئے انصاف کا کھنڈ

کھنڈ ہوئے ہم نے تمہیں اپنا غلط ہونا دکھا کر ایک اعمال اور اطاعت کا مظاہرہ کر کے غور کو پہنچ

دوئے۔ کہ اس لئے کہ غفلت کو بدنام کرنے کا باعث بنو۔ اور وہ بھی

صرف ایک معمولی ذائقہ حاصل کرنے کیلئے۔ پس تمام حالات بڑھ کر دیکھو

بعد ہم تمہارے لئے سب ذیل دس سزائیں تجویز کرتے ہیں۔

پہلی سزا: تمہارے جسم کی ظاہری خوبصورتی، یعنی عداوت کے شوق تم سے واپس لے لئے جائیں
اور اس پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔

دوسری سزا: تمہاری موجودہ زندگی کے ساتھ جنت سے اخراج اور اس پر عمل درآمد کی
وقت ہو گیا۔ جب تم دربار میں طلب کئے گئے۔

تیسری سزا: غم ابھی۔ جو اس وقت تم پر ہو رہا ہے اور جس کی پاداش تمہیں ہمیشہ خون
کے آنسو رلانے گی۔

چوتھی سزا: ستر عورت کی معلومات کہ میرے خلیفہ آدم کیلئے سخت ممنوع ہیں۔

اس پر بھی عمل درآمد ہو چکا ہے۔

پانچویں سزا: تم سے اور تمہاری اولاد سے شیطان اور جہیم کی عداوت۔ قیامت کے دن تک۔

چھٹی سزا: آدم (آدمی) کے ساتھ فقط خاص کا اضافہ کرے بطور تاج عیساں آدم کے ساتھ جوتا

ہم اس حاصل کیا اور آج اسی آدم کی اولاد اپنی برائی تیار کرنے کیلئے خود اپنے جاس جسم سے
آکر کریمیک دہی سے دیکھ دیکھ کر میں ہوا میں تھپتھپ کر رہا ہوں۔ اور یہ آواز عداوت
پسند لوگوں کی آنکھوں سے نکلتی ہیں۔ اور آنسو میں کر گئے غلط ہیں۔ دنیا کا سب سے انسان ان
آنسوؤں کو قدیم تہذیب کے شہسوار ہزاروں کی طرح بڑھاتا ہے۔ مگر انہیں سمجھتا ہے اس مزار
کا ذوق نہ سرتا یا پیاس میں لیا ہے اور ان آنسوؤں کو اپنے دل سے وجود سے ہٹا دیتا ہے کہ دنیا
کی تہذیب سے ہمیشہ کے لئے اوچل کر دیتا ہے۔

احکام الحاکمین کی عدالت میں

مجھے جو کہ کرنا تھا۔ کر چکا۔ میرے جرن استقامت پر کامیابی کا پانی پڑ چکا تھا۔ اب مجھے صرف
یہ دکھانا تھا کہ جس عدالت نے جس ایک عمر کی نافرمانی کے سبب مجھے جیسے علیل القدر بادشاہ کے
ساتھ مصافحہ کیا ہے کہ ہمیشہ کے واسطے لعنت کا طوق میری گردن میں ڈال دیا۔ وہ اپنے اس
قہر کی عمرانی پر کیا سزا دے گا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے بڑے شوق میں جھینک لیا چھوڑیں
کی حالت سے آئے طوع طرح کی امیدیں وابستہ تھیں۔ آج دیکھتا ہے اس کے انصاف کا حال۔
یہ انہیں حاکم اپنے ہاتھ کے بتائے ہوئے مٹی کے کھنڈے کو توڑ دے گا۔ لیکن مجھے مجھے ملے
ہنگام جتنی سے آدم کوئی نام پر دیکھیں صاف ہو جائے۔ میرے اور ٹائوس بھی ملنے گئے ہیں
انہیں اور خود کو بھی حاضر کا حکم ہے۔

یہ غرض ہے کہ میں بھی پیچھے سے اپنی انتہا پر وار کھینچ کر بیٹھا گیا۔ تاہم انصاف کا
کھنڈ ہے۔

مجمروں کی حاضری

سب سے پہلے میں نے دیکھا کہ جناب آدم بعد از دو س جنت الفردوس سے برآمد ہوئے
ان کے سر پر کیلئے ہوئے جنت سے ان کے دل میں دل سے مصروف رہے ہیں۔
خوش حال ہیں، ہم تو سڑ کر تھیں

ایک دفعہ پھر مگر انہوں نے جنت پر نگاہ ڈالی تو خدا نے کس غضب کی نگاہ تھی کہ
وہ دروازہ لرزے لگے۔ میں بھی اس زلزلہ سے گھبرا گیا۔ مگر بعد میں دیکھا کہ اس کی صورت بھری لکھتو
بہترین کو لہذا برآمد کر سکتی ہے۔

مجھے ادا کیا ہے آگے بڑھ کر ایک ایک کروں اور لوہوں۔ کہنے حضرت کہاں تشریف
لے چکے۔ آج وہ اسی کیسی ہے؟ کیا کچھ کھو گیا ہے؟ تاکہ دوبارہ بھی بغیر مزاحمت کے استقامت
کا موقع مل سکے۔

آدم کے کہنے سے مجھے میرا شکل بدل رہا تھا۔ جیسے شکاری کا بھولہ وار کھائے ہو۔
یہ بھولہ کار تو اسے نہیں جنہوں نے میرے غصہ سے مشورہ پر عمل کر کے خطاب سے بچنے والی لکھی
کی تھی۔ بے چاری نہایت خاموش اور اس جا رہی تھیں۔ پیشانی کے آنسو قدیم قدم پر گر رہے
تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ہی جی میں نہ حرا کارے کہ نہ حاکم کہ باز آید پیشانی کا سبق
پڑھتی رہی ہیں۔

ان کے پیچھے میرا مغرور دست ٹائوس تھا۔ اس کی کیفیت ایسی تھی کہ مجھے آج کل کوئی

باقی سزا۔ تمہاری اور خاکی مفارقت اس کا دلخوش صدر تمہارے قلب پر۔
آٹھویں سزا۔ تمہاری ہر حرکت پر شیطان کی آزادی کردہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو ملزم مستقیم
سے پٹانے کی کوشش کرے۔

۱۱ویں سزا۔ تم کو اور تمہاری اولاد کو دنیاوی مصیبتوں اور ہولناک تکلیفوں کا سامنا۔
دوسری سزا۔ تلاش معاش کی سواہی روح بننے والی تکلیف جس سے تم آج تک بے نیل رہتے
یہ حکم سننے کے بعد چند جگہ کو حکم دیا گیا کہ آدم کو زمین پر پھینک دو۔ تاکہ یہ اپنے گناہ کی
سزا لے سکے۔ چنانچہ فرشتوں نے تعیل ارشاد کی اور مجھے تخت سلطنت سے اتروانے والے
حضرت آدم آسمان سے پھینکا دیے گئے۔ جو پکارے کہ سر آندھ پیرا کر گئے۔

خاکی سزا

آدم کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے کے بعد نبی خاکی طلب کی گئیں۔ ارشاد ہوا۔
استغفار! تمہارا حق ہو کہ اس معاملہ میں آدم سے زیادہ تم قصور دار ہو
اور تمہیں نے آدم کو مجبور کر کے وہ پھیل کھلایا۔ آدم کو معص اس پر نہیں
سزا دی گئی کہ باوجود طہری ممانعت کے تمہاری تجویز سے وہ مجبور ہو گئے۔
انہوں نے تمہارا کہنا ماننے وقت نہ سوچا کہ ان کے بددعا کار کی آفرانی
ہو رہی ہے۔ جو کہ تم آدم سے زیادہ قصور دار ہو۔ اس لئے تم تمہارے
واسطے زمین کی پندرہ سزائیں تجویز کرتے ہیں۔

پہلی سزا: جنت اور اس کی نعمتوں سے محرومی کے بعد دنیا کی مصیبت جس سے قیامت تک
تمہاری اولاد کو چھکارا نہ مل سکے گا۔

دوسری سزا: دنیا میں رہنے کے بعد ہر زمین کی ایک بیسی مصیبت جس کی تباہی سے تم کبھی
دفع پریشان رہو اور عبادت سے محروم۔

تیسری سزا: عمل کی موجودگی میں روحانی اور جسمانی تکلیف۔ جس سے زندگی میں بار بار لا
پڑے گا۔

چوتھی سزا: وضع عمل کی ایسی سخت تکلیف جس کے سامنے دنیا کی تمام جسمانی تکلیفیں ہتھکڑی
ہوں گی۔ سزا مرد کی مستقل حکومت اور خوبی جس سے زندگی بھر چھٹکانا نہ مل سکے گا۔
پنجمی سزا: مرد کو اختیار مطلق تاکہ وہ کسی حالت میں تمہارا حکوم و ملین قرار نہ پائے۔
ساتویں سزا: طلاق یا بھگتی کے بعد ایک ایسی مدت کا قحط جس میں تمہیں دنیا کے لوازمات
سے محرومی رہے۔

آٹھویں سزا: مرد کے مقابلہ میں تمہارا حق میراث جو مرد کے مقابلہ میں ہر لہجہ سے کم ہو
۱۱ویں سزا: تم اور تمہاری بیویاں قیامت تک بے نظری سے محروم اور اس کی ناکامی رہنے
دسویں سزا: جس کی ناکامی اس کے انمول ثواب سے محرومی تاکہ ہر ہفتہ اپنے کبیرہ گناہ
کو یاد کر سکے۔

گیارہویں سزا: جمہور کی شرکت میں حاصل ہونے والے فضائل اور ان کے ثواب سے محرومی
بارہویں سزا: نقصان عقل کہ ان میں ہمیشہ مرد کا دست نگرین کر دینا پڑے گا۔
تیرہویں سزا: دینی اور مذہب کی عمل خیزتوں سے اندرونی قوتوں کا فقدان ہر لہجہ سے
ابست محرومی یا کمی۔

چودھویں سزا: شہادت اور گواہی کے وقت کی ذلت کہ تمہاری شہادت مرد کے مقابلہ میں کم
سبھی ہائے گئی۔

پندرہویں سزا: مرد کے مقابلہ میں ہر قسم کی عزت و عظمت کی کمی۔ تاکہ ہر وقت تمہاری عزت
گناہ تمہارے سامنے رہے۔

یہ حکم سناتے کے بعد ہر دردگار نے چند جگہ کو حکم دیا کہ آدم کو زمین پر پھینک دو تاکہ
یہ اپنے گناہ کی سزا لے سکے۔ چنانچہ فرشتوں نے حکم خداوندی کے ماتحت پہلی نبی خاکی آسمان
سے پھینکا ڈال دیا۔ اور وہ بارعایت خداوندی جنت کی سرزمین پر آجڑوں اور حضرت آدم
کو فراق کی جو سزا دی گئی تھی اس پر عمل درآمد ہو گیا۔ یعنی آدم کو سزا سننے سے پہلے گئے
اور نبی خاکی جنت میں۔

طاؤس کی سزا

نبی خاکی کو اکام مقدمہ ختم ہونے کے بعد طاؤس پیش ہوا۔ حکم ہوا۔
اے طاؤس! اگر تیری غلاز زیادہ نہیں ہے۔ لہذا یہ قسم کی طبع
معاف نہیں کیا جاسکتا کہ تو نے ہماری طاقت عام کے باوجود کسی کی کج
میں جانے کا سوچ دیا۔ حالانکہ تو اوقات تنہا جنت میں مسکن تھے خود
کے علاوہ کسی کی کج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ پس جس سے اس قصور کے
عوض ہم حسب ذیل تین سزائیں تجویز کرتے ہیں۔

پہلی سزا: اخراج جنت کے بعد جسے جسم کی تمام خوبصورتی چھوٹے کی جائے اور
بکے طور پر آن کی یادگار بنیں کہیں باقی رہے۔

دوسری سزا: ہر قسم کے سواں لوہے ان سب کو چاہیں لے کر صرف دو روزہ قحط و سمانی
رہنے چاہئیں۔

تیسری سزا: چونکہ تیرے پیر گناہ کی معافیت کیلئے تیرے گناہوں کے گناہوں کی خاطر ان
کی خوبصورتی سلب کر کے ضرورت گردنا جائے۔

فیصلہ سناتے کے بعد ہر دردگار نے چند فرشتوں کو حکم دیا کہ طاؤس کی سزا سننے
گرا دو تاکہ اپنے گناہ کی سزا پائے۔ چنانچہ طاؤس وایت کے مطابق زمین پر پھینکا دیا گیا
اور وہ چہ چارہ ملک حبش میں جاگرا۔

یہاں مجھے ایک بات اور عرض کرنی ہے کہ بعض انسانی نوعیتوں نے گناہوں کی کج
کامی میں آکر گراگشتا۔ لیکن میری تحقیقات کا ماحصل یہ ہے کہ وہ حبش میں آیا۔ ہر حال میں
انسانی نوعیتوں کی اس معاصر میں تردید مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اس وقت میں خود
آسمان پر تھا۔ اور میں نے اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی تھی کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر
غور کروں۔ اگر اس وقت یہ خیال ہوتا کہ ایک نہ ایک دن مجھے اپنی سزا عین کھٹنی پڑے گی
اور اس میں یہ چھوٹی باتیں بھی اور کج کرنی پڑیں گی تو میرے لئے اس بات کی تحقیقات کچھ مشکل
بات نہ تھی۔ ذرا سی دیر میں معلوم کر سکتا تھا۔ ہر حال یہ ایسی اہم بات نہیں ہے جس کے لئے
تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر انسانی نوعیت یہ ہشاد صریح کہیں کہ وہ کج کامی گرا جائے
بہت اچھا نیا ملے کہ کیا طرہ پڑی ہے کہ اس کی تردید کرتا پھرے ہر حال ایسا حق بات ہے
کہ آج فیصلہ خداوندی کے بعد زمین پر پھینکا دیا گیا۔

حیۃ کی سزا

مرد و عورتوں کا مقدر ملے جو جانے کے بعد حیات و سانپ کی باری آتی۔ یہ بے حد عین ہمارے ہوتا ہے۔ تمام جسم پر نہایت ہی دلچسپ رنگ کے پڑتے۔ اور چار پیروں سے چلتا تھا۔ مگر وہ وقت کی حالت اور ہم سے کہیں زیادہ بڑا اور پیارا تھا۔ اس کے جسم اور ذہن سے شک اور غیب کی خوشبو آتی تھی۔ جس طرف سے نکل جاتا اپنے پیچھے خوشبوؤں کی ایک سرد آغیز دنیا چھوڑ جاتا تھا۔ جنت میں اپنے مخصوص امتیازات کے باعث بہت ہی معزز اور ستارہ جسا جاتا تھا۔ جنت کے تمام باشندے حیات کی مدد کو اپنے لیے باعث فخر جانتے تھے آج پہلے نماز مندی کو حق کے باعث ملازمین کے کپڑے میں کھڑا اپنے مقدر کا فیصلہ سننے کا فخر خواہاں تھا۔ انصاف سے آواز آئی۔

حیات! ہم نے تجھے اپنی بہت سی مخلوق سے زیادہ عین صورت دی۔ طرح طرح کی نعمتیں تجھے بخشیں۔ قدرت دی عظمت دی اور اپنی لائقہ سہرا بنوں سے تجھے مالا مال کیا۔ لیکن تو نے ان کی کوئی قدر نہیں کی اور باوجود ہمارے انتظامی احکام کے تو نے غیر کو جنت میں لے جانے کا کتاہ کیا۔ حالانکہ تو نے جانتے وقت بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ سوائے مسلمانانِ فردوس کے ہماری اجازت کے بغیر کوئی شخص داخل جنت نہیں ہو سکتا مگر تو نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اور یہ خیال کر لیا کہ ہم تیری ہدایت کا حامل رہا ہوں کیسے گئے۔ اس واسطے ہم تیرے لئے حسب ذیل عین سنیں جو عز کرتے ہیں۔

پہلی سزا: اخراج جنت کے ساتھ ہی تمام عین واپس لے کر تیرا چہرہ رخ کر دیا جائے۔ دوسری سزا: عین پیروں کے ذریعہ تو جبر کو لے کر اندر داخل ہوا وہ واپس لے لئے جائیں۔ چنگ تیرا بندہ ہیٹ کے بل گھسے۔

تیسری سزا: جس وجہ سے ہٹا کر لے گیا تھا اور جہاں سے شک و ظہر کی خوشبو آتی تھی وہاں پہلے انوار کے زہر مالا مال بھر دیا جائے۔

مقررہ کا فیصلہ اور سزا کا حکم سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جلد ملا کر کوکم دیا کہ حیات کو سزائیں بگھنے کیلئے زمین پر پھینک دو۔ چنانچہ حیات صاحب بعد صورت و لباس جسم کی چھری واقعی خوبصورتی کو کرا اور پیروں سے بے نیاز زمین پر گھسٹ گھسٹ کر پھٹنے کے لئے اس دلازمین اور دارا سزا میں آگئے۔ جہاں انسان اپنے جیش و آرام کے ذرائع تلاش کرتا رہتا ہے۔ بے چارے اصفہان میں آکر گرے اور دنیا کے لئے درس عبرت بن کر رہی اولاد در اولاد کی صورت میں آج تک زندہ ہیں۔

انجیر اور عود کی سزا

چونکہ ان دونوں درختوں سے بھی گناہ گار آدم کی اصلاح کی تھی اور وہ اولاد و نسل کا حکم حاصل کئے بغیر نہیں تھی۔ اس واسطے حیات کے بعد دونوں بھی بصورت طرح چھین دیئے اور یہ کہ ان دونوں کے گناہ زیادہ وزنی نہ تھے اس واسطے صرف اخراج جنت پر ہی اکتفا کیا گیا۔

میری سزا

بالاضافی ہوئی اگر اس سلسلے میں ان سزائوں کا ذکر نہ کریں تو میرے لئے مذکر نہیں۔ اس کے علاوہ ان سزائوں کا ذکر چھوڑ کر حضرت انسان کی طرح فی تاریخ نویسی کا کوئی نمونہ کا جو بھی کرونگا جس ضرورت ہے کہ میں اپنے مقدر کی کیفیت کو سمجھ کر دیکھتا ہوں کہ یہ کس طرح کے سلسلے میں رہا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس ضمن میں یہ سبھی مقدر پیش ہوا۔ ہر گاہ حقیقی نے فیصلہ صادر فرمایا کہ اب میں کے لئے دس سزائیں جو عورتوں کی پہلی سزا: روئے زمین کی سلطنت تو ہم نے تجربی کے اعزاز کے ساتھ بخشی تھی واپس لی جائے (عمل درآمد ہو چکا)

دوسری سزا: جنت سے اخراج اور درجہ جنت ہمیشہ کیلئے منوع د اس سزا پر بھی عمل درآمد ہو چکا ہے)

تیسری سزا: وہ عین صورت جس کو تمام فرشتوں پر فیضیت حاصل تھی واپس لے کر صورت مسخ کی جائے۔ (عمل درآمد ہو چکا۔ میرا فریاد دیکھ لیجئے)۔

چوتھی سزا: اب میں، نام تجریر کیا گیا۔ (عمل درآمد ہو چکا)

پانچویں سزا: آئندہ ہونے والے تمام شیا میں اور اشتیاق کی پیشوائی کا ہر غداغ۔

چھٹی سزا: قیامت تک کے لئے سستی لعنت تاکہ ہم قدم چلا پاتا نکلا کھو دیا کر سکوں (کر رہا ہوں)

ساتویں سزا: مغفرت کے تمام دروازے اور اسباب ہمیشہ کے لئے بند کر کے محروم شہادت کر دیا جائے و دیکھا جائے گا)

آٹھویں سزا: توہ کر کے کی گناہ کش نکال دیکھی جائے ان ہمیشہ کیلئے در توبہ بند کر دیا جائے۔ (دکڑا ہوا کون ہے توہ!)

نویں سزا: آج سے قیامت تک پیدا ہونے والی قوموں کے عینوں میں ہمارا کاشتیک اور حق (دھکرہ)

دسویں سزا: غلیب اہل انکار کا بدنامی غلبہ جو پیشانی پر سیاہ داغ کی صورت میں غلوں کا

یہ عین میری سزائیں۔ غمزہ تو ہونے والی بات تھی۔ مجھے اس کا خم نہیں۔ کیونکہ تو میں اسی وقت جانتا تھا جب آدم کی گتوں کو لے کر ان کے انتقام لینے کے منصوبہ باندھ رہا تھا۔ البتہ اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے کہ اس فیصلہ کے بعد مجھے آسمان سے نیچے پھینک دیا گیا اور میں بصرہ میں آکر گرا۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ میں یہاں سے آکر گرا تھا۔ لیکن آپ خود ہی انصاف سے کہنے کہ اپنی جگہ کو میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ ہر گاہ کہ آپ اپنی کہنے والے کو سزا اور پھر دیکھ لو پچھنے کو دنیا کی پہلی جگہ کم از کم میرے لئے تو بہت ہی اہم ہے۔ اسے کہیں کر بھول سکتا ہوں۔

ہم سب کی ایک دوسرے مخالفت

یہ تئیرات اور تباہیوں کے بعد ضروری تھا کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جائیں۔
بہت دور ملت کرتے اور سب عظیم ہو گئے تھے۔ یہ بھی ضروری تھا کہ جس کے باعث تباہی آئی
ہے اس سے نفی ہو جائے اور اس کے خلاف انتقام کا جزم پیدا ہو جائے۔

آدم و حوا کا جذبہ انتقام

آدم کی مجھ سے مخالفت

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ آدم اداان کی اولاد میری کتنی مہربان ہے۔ آدم و حوا کا خیال
تھا کہ میں کی تباہی کا اصل سبب میری ذات ہے۔ چنانچہ وہ اپنی زندگی بھر میری مخالفت ملامت
کرتے رہے۔ اداان کی اولاد بھی میری طرح یہ کہنا لیا اور کہنے دینے پھیلے۔ میری مخالفت
سب جانتے ہیں کہ میں نے آدم کے ساتھ کوئی خاص دشمنی نہیں کی تھی بلکہ جو کچھ بھی کیا تھا وہ
پورا انتقام کا جزو تھا۔ کیونکہ دراصل آدم ہی میری تباہی کا باعث ہوئے تھے۔ نہ وہ میرا
ہوتے نہ میرا جھگڑتا۔ اس واسطے میں نے جو کچھ کیا وہ آدم کی مخالفت کیلئے نہیں بلکہ
انتقام لینے کیلئے۔ میری مخالفت آدم کی دوسری جگہ اور میرا جو کچھ بھی کیا تھا وہ میری مخالفت
نہی تھا۔ میری مخالفت نہیں بلکہ قیامت تک کو دشمنی کروانے کا آدم کی اولاد میں سے دیکھ سکتے
اور شاید آدم کا وہ دیکھا تھے اسی طرح کو سقا رہے گی۔

آدم کی مور سے مخالفت

دنیا بھی ہے کہ میرے بھائی آدم نے اداان کی اولاد سے مور کو بہت کچھ کھڑا
دیا۔ اس نے کوئی بد نہیں کیا۔ لیکن اس چیز پر آج تک کسی نے غور نہیں کیا کہ آدم کی اولاد
میرا اور میرا مور تو کیا لگاؤ رکھتی ہے۔ اور تقریباً ہر دس سال کے بعد ایک گھر
میں ضرور ملتا ہے۔

لیکن میری جگہ میں کھڑے کے بعد بھی دنیا کے ہزاروں لاکھوں جانوروں سے
زیادہ میں نے آدم کی اولاد سے قریب رکھنا شروع نہیں کرتی اور پہلے جہاد جنگوں میں
بھگتا ہوتا ہے۔

آدم کی سانپ سے مخالفت

یہ سانپ ہے آدم اداان کی اولاد سے ہی کھول کر بدلا لیا ہے۔ اور اسے موذی قرار دینے
کا لفظ اللہ کی زبان پر نہیں لایا۔ بلکہ اس کو شرع کر دیا ہے۔ آدم اداان کی اولاد کا خیال ہے کہ
میرے اطوار کو تو شیطانی جنت میں داخل ہو کر اس تباہی میں کامیاب نہ ہوتا۔ اس لیے
میرے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ سزا کا مستحق ہے۔ چنانچہ آدم کی اولاد
نے دنیا میں ہر دین کا نام کر دیا ہے کہ میری اولاد میں سے نظر آئے ہیں سے مار دو۔ ہرگز ہرگز
رعایت نہ کرو۔

آدم کی انجیر اور عود سے دوستی

جو کہ انجیر اور عود نے آدم سے ہمدردی کی تھی اس واسطے آدم کی اولاد ان دونوں
کو اپنا دشمن نہیں سمجھتی بلکہ ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور انجیر و عود کو
آدم کے نزدیک نقصان پہنچاتا اور وہ آدم کی بدولت جنت سے نکالے جاتے ہیں۔ ان دونوں
کے خلاف کوئی جذبہ نہ ہوتا تو یقیناً وہ دونوں چیزیں آدم اداان کی اولاد کیلئے بہت فائدہ
بخشیں۔ لیکن انسانوں نے کہ انجیر اور عود کا دل آدم کی طرف سے مناف نہیں ہے اور ان میں منافقت
ہے کہ ان کی تباہی کا باعث آدم ہی ہے۔ لہذا ان دونوں سے اپنے بے شمار فیائدہ کا انجیر اور عود
ہوتے دیا۔

مور کا جذبہ انتقام

مور کا خیال ہے کہ وہ بے چارہ میرا آئی مار گیا۔ نہ تو کسی کی بھوتی میں تھکاؤ لڑائی
لیکن میرا کیا جانے تو اس کا جرم سب سے زیادہ اہم اور ناقابل معافی ہے۔ اس نے اپنی
کی باتوں پر غور کیا تھا اور پھر جنت میں جا کر اپنے آخر سے کام لیا۔ اور میرے کوس بات کی
برایت کی تھی کہ وہ انجیری فرشتے کو جنت کی میرا کرے۔

دنیا میں آنے کے بعد آدم میں میری بھی رگ انتقام بھر گئی۔ اسی واسطے میں
سودا میرے لیے زیادہ کھدائی تھا۔ پھر اس نے ایسی حرکت کی کہ میری
مطلق حقیتات ملے۔ مگر جو کچھ میرے کی حالتیں سب کر کے جنت سے نکال دیا۔ میری مخالفت
اس واسطے اس نے میری کیا کہ آدم و حوا سے انتقام لینے کی میری جگہ نہیں سمجھتی
کہ انتقام کا نتیجہ سب ذیل رہا۔

مور کی آدم و حوا سے مخالفت

جو کہ آدم سے انتقام لینے کی قوت اس میں نہیں رہی تھی لہذا میرے ہر سہارا اس
مٹی کے چلنے سے دوڑ گیا۔ اور میری زبان میں زندگی گنار دے اور جہاد میں کھڑے ہو گئے
قریب آدم اداان کی اولاد میں کدو پر درختوں میں کھڑی ہو کر میری مخالفت کرنا۔ میری مخالفت
حوام کر دے۔ چنانچہ آج کدو تک کھوس کی اولاد اس پر عمل کرتی ہے۔ اور رات کے آخری حصے
میں تو جنت کا بہترین وقت ہے۔ چنانچہ کدو اور آدم کو آدم کا حرام کر دیتی ہے۔ دنیا کے مختلف
حصوں میں جہاں جہاں کھوس کی اولاد ہجرت آباد ہے وہاں کے باشندے اس بات کو سمجھتے
ہوئے کہ کدو کھوس کی اولاد میں سے ہے۔ چنانچہ اس طرح برادر کیا کرتی ہے۔

مور کی میرے مخالفت

اللہ جیتے جو کہ خود یہ مخالفت ہو کر جنت سے نکال گیا ہے۔ اس واسطے آج کے کدو
کھوس کی اولاد میرے مخالفت میں ہے۔ اور کدو کھوس کے ہر سہارا ہے۔ اور کدو کھوس کے ہر سہارا
مالت میں بھی سانپ ہرگز نہیں کرتا۔ بلکہ میرا احتیاط اور انتقام کی شدت دیکھنے کے لیے کھوس
کی اولاد نے میرے مخالفت کو اپنی مغرب غذاؤں میں شامل کر لیا ہے تاکہ اولاد کھوس سے کسی
وقت بھی جذبہ انتقام و مخالفت دور نہ ہو سکے اور اگر کسی کو میرا اور سانپ کی دشمنی میں رکھ

ان دونوں کے پاس کوئی طاقت نہیں۔ جس کی بنا پر کسی سے انتقام لے سکیں۔ تاہم جو کچھ ہے اس سے یہ دونوں ہرگز نہیں بچتے۔

انجیر کی آدم حوالے سے مخالفت

خود کیجئے۔ جنت سے آیا ہوا انجیر میوہ۔ مگر دنیا کے بازار میں کتنا بے اثر۔ اس وجہ سے کہ انجیر نے اپنا ذائقہ سلب کر لیا ہے۔ اور انسان آج تک محسوس ہی نہیں کر سکا کہ انجیر کس قدر حسوسیت انجیز ذائقہ ہے۔ اس کا تجربہ یوں کیا جاسکتا ہے۔ کہ کوئی شخص ہزار سے انجیر خریدے اور اس کو دس حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ درختانہ ایک حصہ کھا لیا کرے۔ یہی ایک قسم کا انجیر دس دن میں دس ذائقے دیکھا مگر پھر بھی حقیقی طاقت انسان محسوس نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ انجیر نے خود سلب کر لی ہے اور نہیں چاہتا کہ آدمی اس کی اصل کیفیت سے آگاہ ہو۔ یہی حال خود کا ہے۔ اس نے بھی اپنے خاص اثرات خلقت از وجود کر دیے ہیں تاکہ وہ انسان جس کیلئے خود کو جنت سے نکالتا ہوا اس کے حقیقی فائدوں سے مستفید نہ ہو سکے۔

انجیر کی طاؤس سے مخالفت

چونکہ انجیر جو وہ زمانہ میں ظاہری جان نہیں رکھتا اس واسطے اس کی وقت انتقام محدود ہے۔ تاہم انجیر کے درخت کا بغیر روزہ مورا کا دشمن ہے اور مورا کو مختلف طور پر نقصان پہنچاتا ہے۔

انجیر کی حیہ سے مخالفت

یہی حال حیہ کے ساتھ ہے۔ اگر سانپ کو کسی ہڈی میں بند کر دیا جائے اور اس ہڈی میں انجیر کے درخت کی ہڈی پھل کر ڈال دی جائے اور پھر ہڈی کا مونہہ اس طرح بند کر دیا جائے کہ اس میں زیادہ ہوا نہ جا سکے تو صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر سانپ مر جائے گا اور زیادہ لمبی بات یہ ہوگی کہ سانپ مگر اگر پہلے سے نصف رہ جائے گا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انجیر کے درخت کی جڑ سانپ کو بہت تکلیف دے کر مارتی ہے۔ ورنہ سانپ کے چھوٹا ہونے اور سکڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اسی طرح خود کی لکڑی کو جلا کر اس کی راکھ سانپ کے مونہ میں بھر دی جائے۔ ایسے کہ وہ راکھ کم سے کم میں منڈ سانپ کے مونہ میں رہے تو وہ راکھ اس کے مونہ کا تمام زہر خود ہی کرنا سے بچتا اور کمزور بنا دے گی۔ سانپ لاکھ کوشش کرے۔ لیکن وہ راکھ کے اس عمل کو روک نہیں سکتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ زہر دوبارہ اس کے مونہ میں پھینکا ہو جائے۔ لیکن ایک بار تو یہ راکھ آئے گا کہ ہنا دیتی ہے۔

انجیر کی مجھ سے مخالفت

آپ یہ سن کر حیران ہونے لگے کہ انجیر کبھی مجھ سے بھی انتقام لیتا ہے۔ بات یہ ہے کہ مجھ سے ہمیشہ سے انجیر بہت مرعوب ہے جب میں جنت میں مقنا تب بھی یہ مجھ سے بہت پسند تھا۔ اور آج بھی میری رخصت کا وہی حال ہے۔ جب کہیں انجیر کو رخصت دیکھتا ہوں اور اس میں پھل نظر آتا ہے۔ تو میں بے چین ہو جاتا ہوں اور جب جبیت

نہیں مانتی تو وہ چار پھل توڑ کر کھا لیتا ہوں۔

جانتا ہوں کہ دنیا میں آنے کے بعد یہ مجھ سے کبھی راس نہیں آیا۔ لیکن یکساں کروں ہیئت نہیں مانتی۔ دن میں ہزار مرتبہ تکلیف اٹھاتا ہوں ہر پریشان ہو جاتا ہوں۔ مگر انجیر کھانے کی عادت نہیں ہاتی اور انجیر بھی ایسے انتقام پر مولا ہوا ہے کہ خدا کی پناہ۔ دوسرے میں نے کھایا اور میرے پیٹ میں بھیٹنی شروع ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے بھیٹنی ایک اور بھیٹنی بھلا دی۔ درد بھی ہاس بلا ہوتا ہے کہ میں بھاگا بھاگا پھرتا ہوں اور پھر میرے پیٹ میں جاتے کے بعد چاروں طرف کھوتا ہے۔ تاکہ مجھے اندرونی تکلیف پہنچے اور میں ہر پریشان ہو جاؤں۔ میں جانتا ہوں کہ اس درد کی دوا کے لئے جنت میں ایک پتھر ہے۔ اگر اس درد کے وقت وہ پتھر کھائے جائیں تو سکون ہو جاتا ہے۔ لیکن کیسے کروں جب انجیر کھاتا ہوں اور میرے پیٹ میں کوئی درد کر سخت پہنچتی کا درد پیدا کرتا ہے تو میں گھبراہٹ کے عالم میں آسمان کی طرف دوڑتا ہوں تاکہ جنت سے وہ پتھر لاکھوں گھر جب آسمان کے قریب پہنچ جاتا ہوں تو فرشتے میرے مونہ پر لگ چکے ہیں اور گرز مارنے میں ناچار اپنا ارادہ مٹتی کر دیتا ہوں اور کراہتا ہوا واپس آ جاتا ہوں۔ آخر کار روتے پچھتے حد تک تھک پوری کرتی پڑتی رہی ہے۔

نوٹ : رات کے وقت آسمان پر تاروں کا ڈھنسا ہوا نظر آتا طاقت ہے اس بات کی کہیں اس وقت پھٹ کے درد کا علاج کرنے کے لئے آسمان کی طرف ہر دانا گزرتا ہوں مگر فرشتے مجھ پر لگ کی ہارش کر دیتے ہیں۔ یہ عمل دن میں بھی اکثر ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنے فتنے تیز نظر نہ ہونے کے باعث دن میں آسمانی آگ کا نظارہ نہیں کر سکتا۔

میری سٹیٹمنٹ کا کچھ

کتاب کے شروع میں ہی میں الٹی پڑھنے چکا ہوں کہ میں صرف اپنی زندگی کے حالات لکھوں گا۔ اس واسطے یہاں سے آدمی دھوکا کے ساتھ ساتھ مورسانپ اور انجیر وغیرہ کو بھی چھوڑتا ہوں۔ مجھے اس سے شکست نہیں کہ آدمی کب تک اپنے گناہوں پر روتے رہے اور کس طرح صبر کیا۔ نہ مجھے یہ تملنے کی ضرورت ہے۔ کہ حق انہیں کب ملیں اور کہاں میں نہ اس کی ضرورت ہی گھنسا ہوں کہ آدمی اور دھوکا کے وہ حالات بتائیں جنہوں نے کج بہت تھک پھر ہمت سے شہنشاہ تاج ہے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ بی بی خواتین کے ہاں صبح دعا اور شام لڑکی ہوتی تھی اور آگے دن بھی اسی طرح دوپٹے ہوتے تھے۔ پہلے دن کے لڑکے سے آگے دن کی لڑکی کی شادی ہو کر تھی تھی۔

کہیں یہ شہور ہے کہ ہر چہ بیٹے کے بعد بی بی خواتین کے ہاں وضع عمل ہو کر تھکتا بعض چہ یقین رکھتے ہیں کہ روزانہ تو اچھے پھیرا ہوتے تھے۔ پھر حال دنیا کی اونٹنی بیگیا تاریخ کھنے والوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ نہ مجھے اس پر رائے زنی کی ضرورت ہے۔ اور نہ قرآن مجید کے بتائے ہوئے واقعات پر مدلولہ کرنے کا حق۔ اور یہ بات تو یہ ہے کہ میری زندگی سے ان واقعات کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ اس واسطے میں ان تفصیلات کی بھی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں۔ جن لوگوں کی زندگی کے علاوہ ان واقعات کے بھی معلوم کر دینی ضرورت ہے وہ کوئی ایسی کتاب پڑھیں جو اس قصہ کے لئے لکھی گئی ہو۔ نیاز مند کا نام ہے جن

کہ اپنی مقدس سواغ غری کے ساتھ کسی غیر کے حالات کو شریک کر سکے۔ کیونکہ شرک سراسر گناہ ہے۔ اور میں گناہوں کی دنیا سے بہت دور رہنا چاہتا ہوں۔

عام لوگوں کا خیال ہے۔ کہ میری شیطنیت کی ابتداء اس وقت ہوئی تھی جب میں نے جنت میں پہنچ کر آدم کو گہجوں کھلانے کا انتظام کیا تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیال غلط ہے۔ وہ تو ایک انتہائی ہذبہ تعلیم جو تک آدم کا وجود میری تباہی کا باعث ہوا تھا۔ اس واسطے میں نے ان کے خلاف عمل کیا وہ صرف انتقام کا کرشمہ کہا جاسکتا ہے۔ اگر شیطنیت ہے تو اس کا کی افلا دیں سو فیصدی شیطنیت دکھانے کو تیار ہوں۔ خصوصاً آج کل ہر گھر میں بچہ بچہ بھی کام کرتا ہے۔ ایک کی تباہی کیلئے ایک کو تیار کرتا رہتا ہے۔ اور چپ چاپ تماشا دیکھتا رہتا ہے۔ پھر کچھ دن کے بعد اس کے لئے بھی فرعون نکل آتا ہے۔ اور کوئی تباہی اس کے لئے بھی تیار کر دیتا ہے۔

غیر! مجھے دنیا والوں سے کیا عرض اچھی میں آئے کہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ میری شیطنیت کا پہلا کارنامہ وہ ہے جو میں نے آدم کے بیٹے ہابیل اور قابیل کے ساتھ انجام دیا۔ کیونکہ اس میں میری بقیت مفساد تھی اور اس فعل سے مجھے طاقی طوبہ پر کوئی فائدہ نہیں۔ دراصل شیطنیت کے معنی یہ ہیں کہ بغیر کسی فائدے کے دوسرے کو جان بوجھ کر جلائے آلام کر دیا جائے۔

دنیا میں میرا پہلا شاندار کارنامہ

مجھے اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار حکمران کرنا چاہیے کہ دنیا میں آئے کے بعد میرا سب سے پہلا کارنامہ نہایت شان دار اور تہنیر خیز رہا۔ جس کی نقل کر رہے آج تک اولاد آدم میرا من مانا نتیجہ حاصل کر رہی ہے۔

آدم کے یہاں سب سے پہلے ایک لڑکا قابیل اور اس کے ساتھ ایک لڑکی اقلیا دوام پیدا ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے عمل میں ایک لڑکا ہابیل اور ایک لڑکی لیوا پیدا ہوئے۔ جب دونوں بچے کو جوان ہوئے تو آدم کے پاس اللہ تعالیٰ کا بیہیام آیا۔

اے آدم! اپنے بچے کو جوان ہو گئے ہیں۔ لہذا تمہیں چاہئے کہ اب ان کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دو۔ اس طرح قابیل کے ساتھ لیوا کو۔ اور ہابیل کے ساتھ اقلیا کو بیاہ دو۔ دوسرے توام لڑکے ہابیل کے ساتھ پہلے عمل کی لڑکی اقلیا کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دو۔ آدم نے یہ حکم خداوندی سن کر اپنی اولاد کو جمع کیا اور انہیں بھی بتا دیا۔

صبر خوش ہو گئے۔ لیکن قابیل کو یہ بات بہت ناگوار گذری اور انہوں نے اپنے باپ آدم سے کہا کہ اس میں میری حق تلفی ہے۔ اقلیا نہایت حسین اور عقیل لڑکی ہے۔ میری توام ہے۔ لہذا اس پر میرا حق ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میری توام کو دوسرے کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے اول تو آدم نے بہت کچھ سمجھا کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے۔

جیسا حکم خداوندی ہے اس پر عمل کیا جائے گا۔ لیکن قابیل کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ تب نبیر آدم نے ہر در دھار سے دعا کی۔ بتائیک ان کے بی میں ایک ترکیب آگئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ ان کے دل میں کسی نے کچھ کہہ دیا ہے۔ اور کوئی خاص ترکیب بتائی ہے۔

آدم نے ایک دن پھر اپنے بچوں کو جمع کیا اور کہا کہ قابیل اگر تمہارا خداوندی پر عمل کرنے کا وعدہ کریں تو میں دوبارہ حکم خداوندی مشکو استیجاسکتا ہوں۔

آسان ترکیب یہ ہے کہ کوہ قلعہ قابیل اور ہابیل اپنی اپنی طرف سے قربانیاں لے جا کر رکھیں۔ جس کی قربانی منظور ہو جائے اسی کے ساتھ اقلیا کی شادی ہوگی۔

قابیل نے سن کر ہلے۔ قربانی کی منظوری کس طرح سمجھ میں آئے گی؟ آدم اول تو بہت ہٹ پٹائی۔ لیکن فوراً انہیں التا ہوا ادا ہوا۔ نے بتایا کہ میں کی قربانی قابل منظور ہوگی وہ یا تو آسان ہر آسانی جائے گی۔ یا آگ آنے کی اور اس کو بھڑائی اور جس کی قربانی منظور ہوگی وہ بدستور پہاڑ پر رکھی رہے گی۔

دونوں لڑکوں نے اس ترکیب کو پسند کر لیا۔ اور قربانی دینے کے لئے رضامند ہو گئے چنانچہ اگلے دن صبح ہابیل کی طرف سے ایک بکری اور قابیل جو نہ زراعت پیشہ تھے ان کی طرف سے کچھ گندم قحہاڑ کی جو بیوں پر پیچیدہ جیندہ رکھ دئے گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک شعلہ آتش آیا اور ہابیل کی قربانی پر چمک گیا قربانی کی بکری مارکھ لا بھیر بن گئی۔ یہ حال دیکھ کر قابیل کو بے حد غصہ کیا۔ آدم ہلے۔

اے قابیل! آج تمہیں یقین آگیا کہ ہر در دھار کا اقلیا کی شادی آجیل کے ساتھ چاہتا ہے۔ قابیل اپنے جذبات کو چھپاتے ہوئے بولے۔ بی ہاں۔

ہوئے تو تو بھڑکنا۔ لیکن قابیل کے دل میں حسد کی آگ بڑی طرح جل اٹھی۔ فیصلہ خداوندی کے سامنے اعتراض کی کیا مجال تھی۔ ناچار اپنے کام کا ج میں مصروف ہو گئے مگر اقلیا کے معاملہ میں شکست کا خیال انہیں ہر وقت مستار رہا۔

دنیا کا پہلا قاتل

ایک دن میں نے سوچا۔ قابیل کے دل میں جو حسد کی آگ تل رہی ہے۔ کیوں اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ آدم سے انتقام لینے کا بہترین وقت ہے چنانچہ صبح نے انسان کی اسی صورت بنائی اور قابیل کے پاس پہنچا۔ اول تو مجھے دیکھ کر بہت حیران ہوئے لیکن تھوڑی دیر میں میں نے ان کی حیرت دور کر دی اور کہا۔ میں تمہارا خاص بھروسہ ہوں۔ اور تمہارے سب حالات جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ سخت نا انصافی کی گئی ہے۔ دراصل اقلیا پر تمہارا حق تھا۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ اور سب نے مل کر تمہیں نقصان پہنچایا۔

قابیل نے سہلے بوجھا۔ اے مرد بزرگ! کیا کوئی ایسی تدبیر ہے کہ میں اپنا حق حاصل کر سکوں؟

میں نے جواب دیا۔ ایسی تو کوئی ترکیب نہیں ہے۔ البتہ اگر تم اپنے رقیب ہابیل سے بدلہ لینا چاہو تو بہت آسانی سے لے سکتے ہو۔ درحقیقت تمہیں ایسے دشمن سے منہ نہ انتقام لینا چاہئے۔

قابیل ہلے۔ میں تو کوئی ترکیب نہیں جانتا۔ کس طرح بدلہ لیتے ہیں۔ میں نے فوراً اسی مفیدگی سے جواب دیا۔ تم نادان ہو۔ یہ طریقے کس طرح سمجھتے ہو آؤ تمہیں بتاؤں۔ ہابیل اپنی بکریاں چرانے پہاڑ پر گیا ہے۔ اس کا دستور ہے۔ کہ وہ اپنے بھوکے ستوری دیر تو رات کو آکر گھر کو آتا ہے۔ اور پھر پہاڑ پر کسی جگہ لیٹ کر سو جاتا ہے۔ تم اس کی تاک

میں رہنا۔ جب بائبل سوجائے تو ایک بڑا سا پتھر اس پر دے مارنا۔ بلکہ آؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔

قائیل میرے ساتھ ہوئے۔ پہاڑ بھی پھونک کر مرنے لگا۔ دیکھا کہ بائبل داخل ہوا اور وہاں سے۔ میں نے قائیل کو اشارہ کیا۔ وہ چپکے سے آگے بڑھے اور میری ہدایت کے موافق قریب سے ایک بڑا پتھر اٹھا کر بائبل کے طرف لڑکا دیا۔

بائبل دوسرا سا سانس بھی نہ لے سکا اور لڑھکتا ہوا پہاڑ کی گھاٹیوں میں جا پڑا۔ اس کی روح تھن غصہ سے آزاد ہو چکی تھی۔ مٹا میرے دل نے کہا۔ یہ دنیا کا پہلا قتل ہے اور میری کامیابیوں کا اچھا شگون۔ یہ سوچتا ہوا میں قائیل کی ٹھنڈی لاش سے اوجھل ہو گیا۔ قتل کرنے کے بعد قائیل نے سوچا۔ اگر یہ لاش اسی طرح بڑی ہی تو روز قاش ہو جائے گا لہذا اس کو کسی جگہ چھپا دینا چاہئے۔ وہ اسی ٹھنڈی لاش کے انگوٹھے کے دیکھا کہ دو کتے آپس میں لڑتے لڑتے زمین پر گر پڑے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو ٹھونکنے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ اور اپنے بچوں سے زمین کھود کر مردہ کو اس کے اندر دفن کر کے اوراد پر سے وہی مٹی ڈال کر جگہ کو برابر کر دیا۔ چنانچہ قائیل نے بھی کوئٹے کی ترکیب پر عمل کیا اور زمین کھود کر بائبل کا جسم دفن کر دیا۔

اگر آج میں یہ کہہ دوں کہ کوئی انسان سے بہتر ہے اور اس کا استاد ہے تو ساری دنیا دوسرے میرے پیچھے پڑ جائے اور ہزاروں لاکھوں کو سننے دیں۔ مگر میں اتنا نادان نہیں ہوں کہ ناحق اپنی باتیں ظاہر بھی کر دوں اور پھر کوئی سننے بھی لگاؤں۔ اس کے علاوہ دلچسپی کیا کم عزت افزائی ہوتی ہے جو اور بھی مصیبت مول لوں۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ اپنا خاموش مشن جاری رکھوں۔ جب تک اولاد آدم زندہ ہے اپنا کام کرتا رہوں۔ خیرہ تو عمر بھر کا قہر ہے پلٹا ہی رہے گا۔ اسے چھوڑ دیئے۔ اور اصل مطلب پر آئیے۔ قائیل اپنے انتقام کی آگ بائبل کے خون سے بھرا کر فرار ہو گئے۔ اور میرے سین پر پونچے اور کہاں بھی وہی زراعت کا کام پھیلا دیا۔

مذہب آتش پرست اور اس کی وجہ تسمیہ

قائیل سین میں نہایت اطمینان کے ساتھ کاروبار میں مصروف تھے۔ ایک دن ایک زائد کی صورت بنا کر نماز مندان کے پاس پہنچا اور اپنا مطلب کتنے تعارف کرانے کے بعد عرض کی کہ جناب والا! آپ کو معلوم نہیں کہ بائبل سے آپ نے جو قربانی کی شکر کی تھی۔ اور بائبل کی قربانی منکوری ہو گئی تھی۔ اس کا اصل راز کیا ہے؟

قائیل نے حیرت سے پوچھا۔ کیا راز ہے؟

میں نے کہا اور اصل بائبل آگ کی پریش کرتا تھا۔ جب کسی اُسے موقع ملتا تھا۔ خفیہ طریقہ سے آگ کو بوجھتا تھا۔ چنانچہ آگ کا دیرینا سا پر ہر بان تھا۔ اور ایسی حالت میں یہ کیوں کر توجہ ہو سکتی تھی کہ وہ بائبل کی قربانی منظور کرتا تھا۔ اس کیلئے فیضی تھے۔ کیونکہ تم نے آج تک آگ کو سمجھ نہیں کیا۔ تم نے ناحق یہ شرط قبول کی۔ اگر تم بائبل کے راز سے واقف ہوتے تو کبھی اس شرط کو منظور نہ کرتے۔ میں جانتا ہوں قائیل! تم نہایت ہوشیار اور مفلندہ ہو۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ بہت ہی شیک ہو۔ مگر افسوس ہے کہ اس نیکی نے تمہیں نقصان پہنچا دیا اور اصل آگ کا دیرینا ہی ہم سب کا مالک ہے۔ وہ جس کو چاہے کامیابی دے اور جسے چاہے ناکام کر

دے دنیا کے بے شمار خزانے اس کے پاس ہیں اور وہ اپنے جنت کرنے والے جہاں کو مالا مال کرتا رہتا ہے۔ قائیل! اگر تم چاہو تو دنیا اور آخرت میں نہایت اچھا تر پہاڑ حاصل کر سکتے ہو۔

وہ کہیے۔؟ قائیل نے بوش مسترت میں پوچھا۔

میں نے کہا۔ وہ اس طرح کہ تم بھی بائبل کی طرح آگ کے دیوتا کو رہنمائی کر آس کی عبادت کیا کرو اور دوسرے کو اپنی مختصر قوم میں بھی اس معراج کو پھیلا دو تاکہ ہر شخص راحت کی زندگی بسر کرے۔ تم دیکھتے ہو کہ تھلہ والہ کی ادھ دھت کافی پھیل چکی ہے۔ اگر تم اپنے ان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہو تو سب کو اپنی طرح بتاؤ۔ بلکہ آئندہ کسی کو ان میں سے تکلیف نہ ہو۔ اگر یہ سب غلط اور بد دیکھے خدا کو چھوڑ کر آگ کے دیوتا کو سب کچھ مان لیں۔ اور گذشتہ گناہوں کی اس کے سامنے توبہ کر لیں تو یقیناً یہ کدہ خوش ہو کر تم سب کو بھال کر دے گا۔ اور تم سب کی زندگیوں کو خوشگوار ہو جائیں گی۔

مجھے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میرے والد بھی کارگر بنے اور میں قائیل کو یہ مستقبل شاندار نظر آنے لگا۔ بے پادری نے آؤ دیکھا نہ آؤ۔ میرے شہر پر خود بھی مل شروع کر دیا۔ اور اپنے بھائی بندوں میں آتش پرستی کا دعوت پھیلا دیا۔ جو کسی نہ کسی صورت میں آگ تک قائم ہے اور میں کو خوش کر دوں گا کہ قیامت تک رہے۔ بلکہ امید ہے کہ اس کو برصغیر میں بھی کامیاب ہو جائوں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مذہب اسلام نے میرے مشن کو پیش سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے کوئی دھرم نہیں کہ میں بھی اپنی تمام قومیں اسلام کو ختم کر دیتی صرف نہ کروں۔ بعض دفعہ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ میں زیادہ تر مسلمانوں کے پیچھے کیوں پڑا رہتا ہوں۔ گریلو چنے والے نہیں سوچتے کہ مجھے بھی تو اسلام نے ہی زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ میرا مشن پوری طرح کامیاب تھا۔ ہر حکومت میری حکومت تھی۔ زمین کھجے پتے پر میں اور میری امت اپنا کام کر رہی تھی۔ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ تھی کہ شیطان ہے۔ کیا بلا سب اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے اور میں بھی بڑی آسانی کے ساتھ اپنے مشن کو دھڑ دھاتے ہوئی ترقی دے رہا تھا۔

خدا جانتے یہ اسلام کہاں سے آگیا بیٹھے بٹائے مجھے طرح طرح کی پریشانیوں میں پھنسا دیا۔ لوگوں سے کہنا شروع کر دیا کہ شیطان سے بڑھ کر شیطان ہے۔ ہاتھ مارتے۔ کہہ کر وہ دنیا جانتی ہے۔ کہ اسلام کی ذرہ ذرہ تعلیم صرف اس لئے ہے کہ میرا مشن غلاب کیسا جائے۔ اسلام سے اگر کوئی پوچھے کہ تم کیوں آئے؟ تمہاری کیا ضرورت تھی؟ تو جواب دیتا ہے کہ میں دنیا کو مسیحی ہمارا سستہ بتانے آیا ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے صرف یہ ہے دشمنی ہے اور دشمن میری وجہ سے اسلام آیا۔ خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ اسلام صرف اسی لئے آیا کہ اُسے میرا مشن پسند نہ تھا۔ میری کامیابیاں اُسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ میں کس طرح حکومت کر رہا ہوں اور دنیا والے کس طرح میرے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے ہیں۔ آخر اس سے نہ رونا دھنا۔ صبر کے دے آپ سے باہر ہو گیا اور میدان میں آگودا۔ اب کوئی اس سے پوچھے کہ تو دوسرے کو رقابت اور صدمہ سے متح کرنا ہے۔ لیکن خود اسی کامیوں کرتا ہے؟

مظلوم یہ کہنے والے کوئی جانتے ہیں کہ اسلام نے زیادہ تر کدے ترا بھلا کہا اپنے

اگر ایک آدمہ گھسٹہ کیسے بھی اور پیش اور واپس ہو جاتے تھے تو وہ لڑائی کی قوت سے بہت تاب ہو جاتا تھا۔ دوسرے حضرت ادریش کی نصیحتوں کے وہ گھسٹہ بھی کہتے تھے کہ میرے لئے تو سب کچھ ادریش ہیں۔ اس جہوں کی مثال اکثر آج بھی مل جاتی ہے جو بعض گمراہ مسلمان آج بھی یہ شعر پڑھتے نظر آتے ہیں۔ ع

اللہ کے ہاتھیں صحت کے سوا کیا ہے

جو کچھ بچہ لینا ہے لے لوں گا قہر سے

یہی کیفیت اس شخص کی تھی۔ اور وہ حضرت ادریش کی محنت میں خدا کو بھول رہا رہا تھا۔ اسی اشارہ میں حضرت ادریش کو مستقل سکونت کے لئے یکایک آسمان پر جانا پڑا تو وہ بے چارہ بہت تاب ہو گیا۔ دن رات آہ و زاری کے سوا اس کا کوئی کام نہ تھا۔

میں نے اس موقع کو فضا میں جانا اور ایک خیمہ آبی کی صورت میں کر اس شخص کے پاس پہنچا۔ اگلے تو اس سے سالو ماہراستا اور اس کے بعد نہایت مدت گزارا ہوا میں اس سے کہا۔

یہی کوئی مشکل کام ہے جس کے لئے روتے ہو مگر تمہیں اپنے درد کا علاج ہی کرنا ہے تو میں بتا دوں گا۔

اس شخص نے بڑی خوشامد کے ساتھ مجھ سے وہ ترکیب سہل بھی۔

میں نے کہا۔ پہلے بتاؤ کہ تم صرف ادریش کی زیارت ہی کرتے پڑے ہو یا

بھی ضروری ہے۔ کہ وہ پکا پکا کہہ کر تمہارے سوا ہر باتہ بھی پھر میں؟

اس نے کہا۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہر وقت انہیں دیکھ سکوں۔ پھر وہ مجھ سے بات نہ کرے جسے اس کی ہمدردی نہیں۔ اہمیت ان کی فرائض کی صورت میں وقت میری آنکھوں کے سامنے رہے۔ بس یہی میرے لئے سب کچھ ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا۔

پیشن کریں لے کیا۔ اس کی تو ایک ترکیب ہو سکتی ہے۔

وہ کیا ہے؟ اس شخص نے نہایت حیرت سے دریافت کیا۔

میں نے کہا۔ اگر تم اجازت دو۔ تو میں ادریش کے شکل سے ہاتھیں شایبک شبیر بنائے دیتا ہوں۔ جس میں سر کو فرق نہ ہوگا۔ بالکل یہی ہوگا۔ جیسے کہ تمہیں ہے ہیں۔ اس شبیر کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا۔ تمہارے قلب کو سکون رہے گا۔ بلکہ اگر تمہارا عقیدہ کامل ہوگا تو اسی شبیر میں دوبارہ حضرت ادریش آجائیں گے۔ انہی سے ہر وقت باتیں کیا کر دو گے۔

فراق کا ملہا ہوا دوست اپنے محبوب کی زیارت کے شوق میں ہر قرانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اس نے کہا۔

اے اچھی دوست! میں تمہارا بہت ہی ممنون ہوں گا اگر تم میرا کام کر دو گے اندھے کو کیا چاہئے۔ دوا نکلیں۔ میں نے نہایت خوشیاری کے ساتھ تمہاری ایک ایسی شبیر تیار کر دی۔ جس پر ہر روزی طرح حضرت ادریش کا دھوکہ ہوتا تھا۔ جس وقت وہ شبیر جسمان (حضرت ادریش کے دوست) نے دیکھی تو ہلکا سا مٹا۔ بے تابانہ کھڑے ہو کر آسے جو منہ لگا آنکھوں سے ٹپکایا۔ کسی ایسی پیشانی اس کے پیچھے ہر کہہ دی۔ بڑی دیر تک اس کا جوش بہت کام کرتا رہا۔ اور میری تدبیر اپنا کام کر

ہیروؤں کو بھگاتا ہے تو بھی بات بہت میں ہر نام لیتا ہے کسی سے کوئی عبرت اچیر قصہ بیان کرتا ہے۔ تب بھی قدم قدم پر میری مثال پیش کرتا ہے۔ آپ ہی بتائیے میں کب تک سر کروں بھگورائیں نے بھی اپنے وقت کا بیشتر حصہ مسلمانوں پر صرف کرنا شروع کر دیا۔ جب یہ ذرا ذرا سی بات میں مجھے ہر نام کرتا ہے تو پھر میں کچھ چھوڑ دوں۔ یہ اپنا کام کر رہا ہے۔ میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ تبھی کچھ ہوگا بعد میں دیکھا جائیگا۔

ماں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں نے اپنی کوششوں سے آدم زاد کو بھٹکانے کے لئے آتش پرستی کا طریقہ ایجاد کیا۔ تاکہ یہ قوم اپنے صحیح راستے سے ہلکے بھٹکے خوب ٹھوکر کھائے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ آتش پرستی کے واقعہ کو انسانی توحین نے ایک دوسرے طریقے سے مشہور کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان کا خیال ہے کہ آتش پرستی کی ابتدا قاتیل کے زمانہ میں نہیں بلکہ نمرود کے زمانہ میں ہوئی۔ چنانچہ انسانی توحین لکھتے ہیں کہ۔

جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور

آگ نے حکم خداوندی حضرت ابراہیم کو محفوظ رکھا تو شیطان نے یہی میں

نے یہ مشہور کر دیا کہ چونکہ حضرت ابراہیم خلیفہ طور پر آگ کی پرستش کرتے

تھے اس وجہ سے آگ نے انہیں نہیں جلا یا۔

ان مورخین کا خیال ہے کہ میں نے یہ شہرت آتش پرستی کو کامیاب بنانے کے لئے دی تھی۔

بعض مورخین اس سے بھی آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے ایک نئی بات پیدا کر دی ان کا خیال ہے کہ کسی زمانہ میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کا نام تھا کشتاسپ۔ اس کے زمانہ میں ایک شخص مسیحی زردشت پیدا ہوا۔ اس نے ۲۴ سال کی عمر میں نبوت کا دعویٰ کر کے ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام شوش رکھا۔ اور ظاہر کیا کہ آسمانی کتاب ہے لوگ جو حق و حقوق اس کی طرف مائل ہو سکتے۔ اس کتاب کو آتش پرستی کے مذہب کی بنیاد قرار دیا تھا۔ لوگ اپنے انجیل، خوشی، کہتے تھے۔ چنانچہ آج بھی عیسوی قوم میں زردشت کا نام بہت احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

مذہب بت پرستی اور اس کی وجہ تسمیہ

مذہب آتش پرستی کی کامیاب ایجاد کے بعد میں مختلف اسکیموں پر عمل کرتا رہا کئی معرکے کی کامیابیاں جیت سکتا تھا۔ جس میں سے سب سے زیادہ ضیاع اور خاص کامیابی مجھے وہ ہوئی جو حضرت ادریش علیہ السلام کے زمانہ پہنچنے کے بعد پسترائی اور جس کی یادگار آج تک قائم ہے۔

حضرت ادریش کے آسمان پر جاتے اور دہاں سکونت اختیار کرنے سے پہلے دنیا میں ان کا ایک بہت ہی گہرا دوست تھا۔ جسے حضرت ادریش علیہ السلام سے بے حد محبت تھی اور اسی محبت کے ساتھ عقیدت کا جہر بھی حد کمال کو پہنچ گیا تھا۔ اس کا فیصلہ تھا کہ

۱۔ ادریش کے بعد وہ میں خدا بول رہا ہے۔

ہیں سب کو ایک جگہ بٹھانے کا ارادہ کرے تو اس کتاب کی لاگت کا اندازہ اس دولت سے کہیں زیادہ ہو جائے جو آج دنیا والوں کے قبضہ میں ہے۔ اس واسطے میں اس طواعت کو چھوڑ کر صرف اہم واقعات کی کہیں ہی اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ ورنہ وہ سب مل کر بھی کروڑوں صفحے کی کتاب بن جائے گی۔ اس واسطے مجھے اس اختصار کے لئے معذرت سمجھ کر معاف کر دیں گے۔ البتہ اگر کوئی مافی کاہل ایسا ہو کہ جو میری لکھی ہوئی بلوری کتاب کو شائع کرنے کا انتظام کرے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ فی الحال چند واقعات اختصار کے ساتھ پیش کئے دیتا ہوں۔

طوفان نوح

سب سے پہلے تو میں اس غلط فہمی کو دور کرتا ہوں جو بعض لوگوں کو طوفان نوح کے سلسلہ میں میرے متعلق پیدا ہو گئی ہے اس کا مجھے اعتراف ہے کہ حضرت نوح کے زمانہ میں میرا مشن ضرورت سے زیادہ کامیاب ہو گیا تھا۔ اور حضرت نوح کی شریعت پر میرے قواعد غالب آ گئے تھے اور اس کا بھی مجھے اعتراف ہے کہ طوفان آیا ہی اس نے کہ میرا مشن بہت ترقی کر گیا تھا۔ اور لوگ غلو کے مذہب کو چھوڑ کر میرے مشن کی طرف زیادہ رجوع ہو گئے تھے۔ اس سلسلہ میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب سوائے کشتی نوح کے سب کچھ غرق کر دیا گیا تو پھر شیطان کیسے نئی گئی۔ دیکھا اس کے ساتھ فنا ہو جاتا ہے۔ لیکن اعتراض کرنے والوں کو یہ خیال غلط رہا کہ **وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا**۔ واللہ کا وعدہ پتہا ہوتا ہے، اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یوم الوقت الموعود تک مجھے فنا نہ کیا جائے گا۔ اس واسطے کوئی نہ کوئی سبیل میرے بچانے کی ضرورت کی ہوگی۔ میرا مشن کشتی نوح کے علاوہ سب کچھ غارت کر دیا گیا تھا۔ اور کشتی میں جو کچھ محفوظ رکھا گیا وہ اللہ اور اس کے پیغمبر حضرت نوح کے کشتی میں سوار کر لیا۔

میں جانتا ہوں کہ کوئی پیغمبر مجھے زندہ رکھنے پر رضامند نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایک خاص واقعہ جو میرے محفوظ رہنے کا باعث ہوا۔ اسے سننے کے بعد امید ہے کہ معترضین اپنا اعتراض اقرار میں تبدیل کر لیں گے۔

بات یہ تھی کہ جب طوفان آیا اور ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا تو حضرت نوح نے حکم خداوندی ایک کشتی بنانے کی اور اس پر خدا کی بتائی ہوئی تمام چیزیں رکھ لیں حضرت نوح کو اپنا دروازہ گمشدہ تھا بہت عزیز تھا۔ وہ اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے میں جانتا تھا کہ نوح اس دروازہ گمشدہ کو عرقاب نہ ہونے دیں گے اور کسی نہ کسی طرح ضرورت اسے بھی کشتی میں سوار کر لیں گے۔ اس واسطے میں نے بھی اپنے لئے ایک خاص ترکیب ڈھونڈ نکالی۔ کیونکہ بڑی مشکل یہ تھی کہ اس کشتی میں حضرت نوح کی اجازت کے بغیر کوئی سوار نہ ہو سکتا تھا۔ یا مجھے وہ کم دیتے تھے وہ سوار ہو جاتا تھا۔ اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ مجھے کیسے اجازت دیدیتے۔ اس واسطے جب آخر میں ان کا دروازہ گمشدہ

گم ہوا کشتی پر چڑھنے لگا تو میں چپ سے جا کر اس کی کچلی ٹانگیں کھڑکیں سے بے چارہ اگلی دونوں ٹانگیں کشتی پر دھک چکا تھا۔ اب دیکھنے والے صرف یہ دیکھ رہے تھے کہ دروازہ

گوشہ ہار کشتی پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اس کی کچلی ٹانگیں زمین سے نہیں اٹھتیں۔ حضرت نوح نے اول تو اسے بہت لٹکایا۔ بہت تلاطم ہوئے۔ ہار ہار اس سے کہتے تھے کہ چڑھ کیوں نہیں آتا، مگر بے چارہ دروازہ گمشدہ تھا کیا جواب دے سکتا تھا یہاں تک کہ حضرت نوح کو غصہ آ گیا۔ اور انہوں نے مجھ کو کڑوا کر کہا۔ **اَوْتِیْلَ وَانْ كُنَّا لَمُعَذِّبِ الشَّیْطَانِ**۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اگر تیرے ساتھ میں شیطان بھی ہو تو میرا وہ ذکر کشتی میں بیٹھ رہا۔ یہ فقرہ سنتے ہی دروازہ گمشدہ نے ایک جہت کی اور کشتی میں سوار ہو گیا کیوں کہ اب کی مرتبہ میں نے اسے ڈھونڈ چھوڑ دیا تھا اور اس ڈھونڈ چھوڑنے کی وجہ سے مجھ کو حضرت نوح نے نکرانہ طور پر مجھے بھی کشتی میں سوار ہونے کی اجازت دے دی تھی چنانچہ میں ہر طور پر کشتی میں ایک طرف بیٹھ گیا اور جب کشتی کے روانہ ہونے کا وقت آیا اور نوح نے کشتی کا بازو لیا تو نیاز مند بھی ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت نوح کو غصہ آ گیا۔ فرماتے تھے۔ تو یہاں کیوں آیا؟ جب کہ اس کشتی میں میری اجازت کے بغیر کوئی سوار ہی نہیں ہو سکتا۔

میں نے نہایت لہجہ و آہی کا چہرہ بنا کر عرض کی۔ جب والا آپ بیٹھ رہے ہیں۔ چھوڑ دینے کی کوشش نہ کیجئے۔ یہ نیاز مند آپ کی اجازت سے حاضر ہوا ہے۔ اور وقت کا مرتبہ دیکھ آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔

حضرت نوح کا اور بھی غصہ آیا۔ فرماتے تھے۔ میں نے تجھے کب اجازت دی؟ میں نے سچوہ طور پر پیش کیا۔ مجھے تو آپ کے وہ الفاظ یاد ہیں۔

اَوْتِیْلَ وَانْ كُنَّا لَمُعَذِّبِ الشَّیْطَانِ۔ کیوں، یاد آ گئے آپ کو میرا؟ اب نہایت میں آپ کی اجازت سے آیا ہوں یا نہیں؟ اسی حضرت نوح نے نیاز مند کو آپ جیسے۔ میں نے اسے ضرورت سے زیادہ احترام کرتا ہے۔ اگر آپ اجازت نہ دیتے تو میری کیا بھان تھی کہ آپ کی کشتی میں سوار ہو جاتا۔ آپ نے اپنے دروازہ گمشدہ سے کہا تھا کہ کشتی میں داخل ہو جا خواہ تیرے ساتھ میں شیطان ہی کیوں نہ ہو۔ میں مانتا ہوں کہ آپ نے ضرور غصہ میں ادا کیا تھا۔ لیکن جناب مجھے بتا دیجئے کہ کو کچھ حکم غصہ میں دیا جائے کیا وہ حکم قابل عمل نہیں ہوتا؟ اگر ہوتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ میں نے آپ کے دروازہ گمشدہ سے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔ میں نے کچھ بے چارے کو بچھڑاتے ہوئے تھا۔ جب آپ کا یہ حکم سنا تو اس کے ساتھ میں بھی کشتی میں سوار ہو گیا۔

حضرت نوح کو میری تقریر پر غصہ آ گیا۔ فرماتے تھے۔ نکل یہاں سے مردود میں نے زلامسکرا کر کہا۔ جناب! یہ کام آپ کے بس کا نہیں ہے اب تو آپ مجھے یہیں بیٹھا رہنے دیجئے۔

مگر حضرت نوح نہ مانے اور زبردستی مجھے کشتی سے اتارنے لگے کہ فوراً ہی وہی نازل ہوئی۔

اے نوح! اس کشتی سے نہ نکالو کیونکہ اس معاملہ میں ہماری بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ میں کہ حضرت نوح دم بخود رہ گئے۔ اور کشتی ہم سب کو لئے ہوئے پانی پر چڑھ گئی۔ اس طرح بہت دن بیت گئے۔

اللہ میاں مجھے معاف کرنا چاہتے تھے

ایک روز حضرت نوح نے کہا۔ اے الہیں! تو کتنا بیوقوف ہے! پہنچا ہوں تیار ہو کر بھی تجھے عقل نہیں آئی۔ کبھی اگر تو چاہتا تو آج بڑے درجوں پر ہوتا بھلا تجھے اپنے پروردگار کی نافرمانی سے کیا ملا۔

میں نے کہا۔ جناب! جو کچھ ہو چکا ہے۔ اس کا تذکرہ ہی ہے کارہ الہیہ! اگر کوئی صورت۔ دک میں دوبارہ پھر وہی عظمت حاصل کر سکوں تو بتلائیے۔ تاکہ میں اس پر عمل کروں۔

پس حضرت نوح نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا غفور رحیم ہے۔ تو اپنے گناہوں کی پتھریلے معافی مانگ اور آئندہ کے لئے توبہ کر۔ کیا تجھ وہ اپنی کسی کھوپڑی میں تیری خطائیں معاف کر دے۔

میں نے جواب دیا۔ اے نوح! میں جانتا ہوں کہ میری توبہ بلاؤ خداوندی سے شکرا دی جائیگی۔ کیونکہ میں نے گناہوں کی انتہا کر دی ہے۔ ہاں ایک صورت میں مجھے معافی مل سکتی ہے۔ اگر آپ میری سفارش کر دیں تو جب نہیں کہ پروردگار میرے گناہ معاف کر دے۔

پس حضرت نوح نے فرمایا۔ اچھا میں جیسی تیرے لئے دعا کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے غصے کے ساتھ میری سفارش کی۔

حکم ہوا۔

اے نوح! تمہاری کشتی میں آدم کا تابوت رکھا ہے۔ اگر ابلیس

کھانی کے لئے اب بھی اس تابوت کو سمجھ کر لے تو ہم اس کا پہلا

گناہ معاف کر دیں گے۔

حضرت نوح اس وی سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ اگر تم اس تابوت کو سمجھ کر لے تو پروردگار تیرے گناہ معاف کر دے گا۔

میں نے یس بن کر جواب دیا۔ اے نوح! تم بھی کیسی باتیں کرتے ہو۔ جس نے زحہ آدم کو جو اللہ کا خلیفہ اور مقرب تھا۔ جب اسی وقت سمجھ نہ کیا تو آج اس خاک کے ڈھیر کو کیا سمجھ کرے گا۔

حضرت نوح نے بہت سہلایا۔ مگر میں نے ایک نہائی اور ماننا بھی کیسے خدا آپ ہی فیصلہ کیجئے جو شخص آدم کی زندگی اور ان کے قریب کو دیکھ کر بھی سمجھ کر نہ کا دانا دار نہ ہوا وہ ایک بے جان خاک کے ڈھیر کے سامنے کیونکہ جھک سکتا ہے؟

میرا جواب سن کر حضرت نوح مایوس ہو گئے اور میں نے بھی اس بحث کو طول دینا مناسب نہ سمجھا اور خاموش ہو گیا۔ مگر اس واقعہ سے آپ نے بے اندازہ کر لیا ہوگا کہ اللہ میاں مجھے معاف کرنا چاہتے تھے۔

میرے مشہور کارناموں کی تفصیل

یہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ اگر اپنی زندگی کے تمام واقعات کو تفصیل کے ساتھ لکھوں تو دفتر کا دفتر میں جا بیگا اور پھر اس کا شائع ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ اس واسطے اپنی زندگی کی ابتداء سے آج تک کے مشہور کارناموں کی مختصر فہرست لکھ دینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ امید ہے کہ اسی سے بہت کچھ تجویز اخذ کر لیا جائے گا۔

یہ تو بتا چکا ہوں کہ جنت سے حضرت آدم اور نوح کو خارج کرانے میں میرا ہاتھ تھا یہ بھی لکھ چکا ہوں کہ حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کو میں نے ان کے گئے بھائی سے قتل کروا دیا اور یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ حضرت ابراہیم کی امت کو بت پرستی سکھانے میں ان سے پہلے ہابیل کے زمانہ میں آتش پرستی کی ایجاد کرنے والا بھی میں ہوں۔

حضرت نوح کی قوم کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ نوح کو خوب ستائیں اور اس کا انجام حضرت نوح کی پریشانی اور تمام عالم کی غرقابی ہوا۔

قوم عاد و ثمود کو حضرت یونس اور حضرت صالح کی بددعا کے پھڑے میں غارت کر دیا۔ نوح کو حضرت ابراہیم کے خون بھڑکا کر انہیں آگ میں زندہ ڈالنے کا مشورہ دیا حضرت لوط علیہ السلام کی امت کو خلاف فطرت افعال میں پھنسا کر تہیٰ کے خدیں پہنچا دیا۔

حضرت اسمعیل و یحییٰ اللہ کے دل میں جو سرور تعلق ڈالا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کو آپس میں متعلق کر کے روست علیہ السلام کے خلاف بھڑکایا اور انہیں ایذا دلوائی حضرت یونس علیہ السلام کو امتحان خداوندی کے سلسلہ میں خوب رسوا کیا۔ فرعون کو مجبور کر کے ڈوبنے

خدا کی کا اعلان کر دیا اور اسے اہلکار کو حضرت موسیٰ کا مقابلہ کرے اور اس کے بعد فرعون کو نو جوں سمیت دریائے مصر میں غرق کر دیا۔ ہارون علیہ السلام کے زمانہ میں سامری کی معرفت گوسالہ پرستی کو اپنی اور دیکھ دیکھ کر ہارون گئے۔ یہ شتمادے خدا کی کا دعویٰ کر کے ایک بھتہ خوائی کا اور پھر ملوس کر کے جہنم داخل کر دیا۔ قادیان کو دولت کی بھتہ میں پھنسا کر تیار کیا۔ سلیمان علیہ السلام کو انگوٹھی کا پیکر دے کر بھتہ جہنم میں پھنسا

یونس علیہ السلام کو گھلی کے حوالے کیا۔ زکریا علیہ السلام کو مریض سے زنا کا احرام لگا کر اسے سے دو ٹکڑے کر کے بیٹی علیہ السلام کو ایک گناہ بھڑکارت کے معاملہ میں بے گناہ قتل کر دیا

جیسی علیہ السلام کو ان کی جہنم کے ہاتھوں سخت ایذا پہنچائیں۔ ان پر طرح طرح کی جہنمیں لگائیں اور مجبور کر کے آسمان پر بھیجا۔ تاکہ ہمارے ختی سے باز رہ سکیں۔ حضرت لوط علیہ السلام علیہ السلام کے خلاف قریش کو ابھارا۔ اور آخر کار انہیں ہجرت کرنا پڑی۔ خلفائے راشدین کو شہادت کا سزا چھوڑ دیا۔ یزید کو اہلبیت نبوی کے قتل پر آمادہ کر کے اپنے غری

کی پیاس بجھائی۔ اس کے علاوہ ہزار ہا مقتدر بادشاہوں کے ہاتھوں کڑوروں و ننگان خدا کا خون بہایا۔ بے شمار شتی اور مجبوریز کاروں کو گناہ کی طرف مائل کر کے ان کی بددیشی ختم کرائیں۔ مسلمان بادشاہوں سے مسلمان پیغمبروں کے خلاف اور مسلمانوں سے ہندو

اوتاروں کے خلاف زہرا ٹھوایا۔ اور کشت و خون کرایا۔ کبھی تعصب کا بھوت بن کر غیر مسلموں میں پہنچاؤ کبھی اسلام بظلم سے ہے۔ کی جسم صورت بن کر مسلمانوں کے تعصب میں جاسولا۔ اور اپنا مطلب حاصل کر لیا۔ کسی کے دماغ میں جو ایسے پیغمبری کا ضبط پیدا کیا

تو کسی کے خیال میں مہدی آخر الزماں کی اسکیم لے کر بچا۔ غرض کہاں تک عرض کروں کہ میں اور میری ذریعات جس خلوص کے ساتھ اپنا مشن پھار رہی ہے۔ اگر اس کا عشر عشیر بھی انسان کے قبضہ میں پہنچ جاتا تو پارس ہو جاتا۔

تحفظی و سماجی طب

ڈاکٹر شہینہ احمد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (معلوم) ہارگے (Kidney) کی جان اس کی Parvis میں ہے، اگر اس میں حوصلہ ہو جائے تو یہ گدے والے کے لئے بہت اچھا کام ہے، اس کا علاج اپنے پانی اور شہ سے کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو مطالعہ میں بہت کراں کے علاج دیکھے جاسکتے ہیں۔ کسی بچے کے سوزش (فوزل) میں سوجن، درد اور سوزش پیدا ہوگی، اس وقت کی طوائف نے اپنے اظہار سے علاج کرنا چاہا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (معلوم) سوجن کو ایسے طریقوں سے طاب نہ دے، بلکہ شہ سے لئے قلعہ بند ہے۔

یہ اور اسی طرح کے متعدد امراض اور ارشادات نبویؐ، اعلیٰ کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ بات کو غور کرتے ہوئے عرض کرنا چاہئے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے امراض سے بچا جاسکتا ہے، اور اگر مرض ہے تو اس سے بہت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سائنسی تحقیقات کی روشنی میں ایسے نبویؐ کا جائز لیا جائے اور طریقہ علاج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کیا جائے، ہمارا ایمان یہ ہونا چاہیے کہ کبھی ہر وہاں چھ تحقیقات کی بیڑوں پر پوری نہیں اتنی، اور کل کی تحقیقات اختتام اللہ اس کی تحقیقات ضرور پیش کرے گی!!!

اجمل غفر رب کاف علی
مذہب مسلم پیغمبر ﷺ میں وہ دونوں حقائق صحت و طب سائنسی ہڈیشل لائٹس میں یکم سید امیر غفر کے عقیدے کی تھیں۔

سہ قدر کی اور چارم
اعلیٰ کی کتابوں میں تقریباً ۵۰۰۰۰ کا تذکرہ ملتا ہے، جن میں بعض کی اعلیٰ کو لپٹائی مرحلہ میں طب قبل کرنے میں تہل کر دینی تھی، لیکن بعد کی تحقیقات نے اس کی اعلیٰ حلیم کرلی۔

صحت نبویؐ میں وہ اور وہی امراض کا تصور ملتا ہے، ایک صحت کا معلوم ہے کہ جس عظمیٰ طاعون کی دیکھی ہو وہاں مت چو اور اگر تم جوں کو صحت اختیار کرے ہو، وہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہو تو وہاں سے نہ ہمارے۔

غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ شہ چلنے اور نہ ہمارے میں دیکھنے سے دیکھنے کا ایک اہم نکتہ پیش ہے۔ اسی طرح ہم دیکھا ہے کہ اس مرحلہ میں لپٹی ہو کر تمام کو، اس سے وہ لپٹے ہیں، ایک تو صاف اور پائین ہوا حاصل ہوگی، دوسرے طاعون دہان کے اسباب کا تذکرہ ہوگا۔ چند میڈیکل سائنس نے واضح کر دیا ہے کہ طاعون کا بڑا شہ ایک خاص لوہائی تک ہی پھرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈام کے مریض سے غور کر کے وقت بعض نوع کی احتیاط سے کام لیا ہوا ہے، اس میں سے ایک صحت پاک کا معلوم یہ ہے۔

مہربان تم کسی کو دوسری سے بہت کرنا ہے اور اس کے درمیان ایک سے دھڑکے برابر حاصل رکھو۔

چند تحقیقات سے یہ بات مختلف ہو چکی ہے کہ ہڈام کا مریض بہت کرتا ہے تو اس کے اندر سے نکلنے والی سانس میں بیماری کے جراثیم ہوتے ہیں، جو کہ قلب کی فاک واحد کے راستہ سے داخل ہو کر اس کو ہمارے کرتے ہیں۔

دعا میں پانی چلنے والی تمام تحقیقات اور مہربان نے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے حقائق صحت کے اصولوں کی پابندی کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اسلام میں بھی اس کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں سورج سورج چھلنی اور اپنی طہارت کی دہانت ہار پار کی گئی ہے بہت سی اعلیٰ سے بھی صحت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مصیبت زدگی میں تحفظی اور ملتی طب کے اصولوں کو برتے اور ان پر کار بند رہنے کی دہانت فرمائی ہے، اور علاج و معالجہ کی بہت تاکید کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو جو طب اور معالجہ سے تعلق ہیں، مہربان نے تدوین صحت کے مرحلہ میں طبع باب اور کتاب کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

علم طب علم الامین و علم الامین
ثمرہ: دراصل علم دینی ہی دین کا علم اور دین الہی کا علم۔

قرآن حکیم کے مطالعہ سے بہت سی نکتہ طرح کی بات کا پتہ چلتا ہے جس میں واضح ظہن دیکھیں بھی شامل ہیں، اس میں کلور، چٹا، سر، لسن، لیون کے واضح ظہن اثرات خاص طور پر چل کر ہیں۔

طب نبویؐ کو موضوع بنا کر بہت سے علم نے کام کیا ہے، اور اس موضوع پر چند کتابیں لکھی ہیں، جن میں میں ہم ہڈی اور جمل الدین سہولی، اپنے انداز کی فراہمی کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیون سے جو تحقیقی تصور قائم ہوتا ہے، اس میں وہ طریقہ زیادہ واضح ہو کر سامنے آتے ہیں۔

۱۔ علاج ہڈام کا ۲۔ علاج ہڈام کا

ٹوکن انعامی پیشکش ۲۰۲۰

غیر مندرجہ ذیل

نام

پتہ

نام

پتہ

دستخط

عَلَامَةُ كَمَالِ الدِّينِ الدَّمِيرِ



دستکون ابلیس

زمین پر جا کر وہاں رہنے والے جنات کو قتل کر دو اور ابلیس کو اس میں لشکر کا امیر مقرر کیا۔ ابلیس کی اس فوج نے زمین پر کھڑے کے بعد قتل عام شروع کر دیا۔ جنات بھاگ پڑے اور ایک مقام پر پہنچ گئے۔ ابلیس نے ان کو بلا لیا۔ ابلیس نے اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ اس سے پہلے شاید کبھی نہ کی تھی۔

رائدہ درگاہ کے بعد ابلیس کا مسکن زمین ہو گیا۔ اور یہاں اس نے اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ چھوڑا جہاں اس نے بھروسہ نہ کیا ہو۔ اس کی یہ عبادت اور ریاضت دیکھ کر فرشتے حیرت میں پڑ گئے اور پھر فرشتوں کی سفارش پر ابلیس کو آسمان پر بلا کر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں شامل کر لیا۔ پھر رضوان علیہ السلام کی سفارش پر جنت میں بھی ابلیس کا داخلہ ہو گیا۔

ابلیس کے ہاتھوں زمین پر جنات کے قتل عام کے بعد کچھ جنات روپوشی کی وجہ سے بچ گئے۔ اور دھیرے دھیرے پھر ان کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ پھر سیکڑوں کی تعداد میں ہو گئے۔ اور پھر وہی فتنہ فساد زمین پر رہا کیا۔ فرشتہ آؤ ابلیس ان جنات کے حالات سے باخبر تھے۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مجھے ان شریر اجتنائی کی ہدایت کیلئے پھر سے زمین پر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تو اجازت ربانی سے ابلیس فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ پھر سے زمین پر وارد ہو گیا۔ اور اس بار اس نے اس شدت سے جنات کا قتل عام کیا کہ تمام اجتنائے زمین پاک ہو گئی۔ اور بہت تھوڑے پہاڑوں وغیرہ میں چھپ کر ابلیس اور اس کے ساتھیوں سے جان بچا سکے۔

عجائب القصص میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ابلیس نے لوح محفوظ پر غور کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ تعالیٰ سے دریافت فرمایا کہ اے اللہ! یہ شیطان الرجیم کون ہے؟ حکم ربانی ہوا کہ ہمارا ایک بندہ ہے اور مغرب یہ اپنے غرور اور تکبر کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو گا۔ ابلیس نے کہا اے اللہ مجھے اس کی صورت دکھا دے۔ تاکہ میں اس کو قتل کر دوں۔ حکم ربانی ہوا کہ مغرب تو اس کو

عجائب القصص میں بعد ازاں بن مفتی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک آگ پیدا فرمائی اس آگ میں نور بھی تھا اور ظلمت بھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا۔ اور آگ سے جنات کو۔ باقی دھوئیں سے شیطان (دیو) وغیرہ کو پیدا کیا۔ قاضی حمید الدین ضلعی نے تاریخ القدس والخلیل میں آیت وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُمْ مِنْ نَارِ السَّمُومِ کی تفسیر کے سلسلے میں حضرت وہب بن منبہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نارِ سوم پیدا کیا۔ اور یہ ایسی آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا۔ اس آگ سے اللہ تعالیٰ نے جن کو پیدا کیا۔ اللہ کے قول وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُمْ جِثَّ نَارِ السَّمُومِ کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس جان سے ایک عظیم خلوق پیدا فرما کر اس جان کا نام نارِ سوم رکھا اور اس کے لئے ایک بڑی مرجہ نام کی پیدا فرمائی۔ اس طرح اس ایک جوڑے سے جنات کی افزائش نسل ہوئی اور پھر قبیلے کے قبیلے بن گئے۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب ان جنات اور شیاطین کی تعداد سیکڑوں ہو گئی اور انہوں نے زمین پر فتنہ و فساد پھیلانا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کیلئے ایک نبی کو بھیجا۔ اور یہ سب پہلے نبی تھے جن کا نام مار بن عزیز الجمان تھا۔ لیکن جنات نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کے بعد دوسرے نبی ضائق بن مائق اور بن الجمان کو مبعوث کیا گیا۔ ان کو بھی جنات نے شہید کر دیا۔ اس طرح لگاتار ۸۰۰ نبی جنات میں مبعوث کئے گئے اور تمام کے تمام ان کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ یہ سب نئی ۸۰۰ سال میں بھیجے گئے یعنی ہر سال اللہ تعالیٰ نے ایک ایک نبی مبعوث فرمایا لیکن جنوں کی سرکشی اور بد کرداری کا خاتمہ نہ ہو سکا۔ (الانجسی الجلیل)

۸۰۰ سال کی لمبی مدت میں جب جنات سرکشی اور بد کرداری سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے آسمان پر رہنے والے جنات کو زمین پر رہنے والے جنات کے قتل عام کیلئے بھیجا۔ اور اس لشکر کا امیر ابلیس کو بنایا اور حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”عرض جنات نے جب نبیوں کے احکامات کی خلاف ورزی کی تو اللہ تبارک تعالیٰ نے آسمان پر رہنے والے جنات کو حکم دیا کہ تم

دیکھ لے گا۔

اس کے بعد شیطان کا یہ معمول بن گیا کہ وہ ہر عبادت کے بعد شیطان پر لعنت بھیجتا لیکن دھیرے دھیرے اسے اس بات پر فخر محسوس ہونے لگا کہ اس نے تمام دنیا کو اجنبی سے پاک کر دیا ہے اور پھر فخر مڑھتے مڑھتے غرور و تکبر بن گیا اور ابلیس اپنی ہستی کو مافوق الفطرت سمجھنے لگا۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اور ہر ابلیس کے دل میں یہ خیال آیا اور اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کو حکم ہوا۔

إِنِّي خَالِئٌ بِشَرِّتَيْنِ طَيْفَتَيْنِ فَإِذَا اسْتَوَيْتُمْ فَخَلَعْتُمْ تِلْكَ ثِيَابَكُمْ فَمِنْكُمْ

میں ان سے ایک آدمی پیدا کرنے والا ہوں جب اس میں روح پڑ جائے تو اس کو سجدہ کرنا۔

سارح النبوة میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس حکم کے بعد زمین کو وحی سے مطلع کیا کہ:

”لے زمین میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کر رہا ہوں۔ ان میں سے بعض میرے فرمانبردار اور بعض نافرمان ہوں گے میں فرماؤں گا کہ جو جنت میں اعلیٰ مقام دوں گا۔ اور نافرمانوں کو درد زخ کے حوالے کر دوں گا۔“

حضرت آدمؑ کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ واجبہ و نفل آدم کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے حکم ربانی کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت آدم کو سجدہ کیا۔ عبدالواحد بن محمد مفتی نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ فرشتے ۱۰۰ سال یا ۵۰ سال تک (دور وایت) سجدے میں پڑے رہے۔ اتنے عرصے کے بعد جب فرشتوں نے سجدے سے ستر اٹھایا تو ابلیس کو کھڑا پایا۔ سجدے سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے دریافت کیا۔ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ شیطان نے جواب دیا۔ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ الخ اور مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا۔ اور آدم کو مٹی سے بھلا افضل بھی کبھی کبتر کو سجدہ کرتا ہے۔ اب شیطان دنیا میں پہلا شخص تھا جس نے حکم ربانی کی خلاف ورزی کی۔ اس لئے تمام فرشتوں نے اس پر لعنت کی اور پاداش جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اس کو راندہ درگاہ کر دیا۔

ابلیس کا اصل نام عزراہیل تھا مگر ابدی لعنت کا سزاوار قرار دے کر اس کا نام عزراہیل سے ابلیس کر دیا گیا۔ اب شیطان (ابلیس) نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میری ہر دروازہ کر دیا جائے۔ حکم ربانی ہوا کہ جا قیامت تک تجھ کو موت نہ آئے گی۔

پھر شیطان نے درخواست کی کہ اے اللہ! میں آدم کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا ہوں۔ مگر تیری عطا کے بغیر میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ حکم ربانی ہوا۔ جا ہم نے تجھے آدم پر مسلط کیا اور آدم کے سر پہنچنے کے ساتھ تیرا بھی ایک بچہ پیدا ہوگا۔ اور بنی آدم کے دل کے لئے ہم نے تیرے مسکن بنا دیئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ

نے حضرت آدم کو جنت میں داخلہ کی اجازت مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ شجر ممنوعہ کے قریب نہ جانا اور نہ شیطان کے دھوکے میں آنا۔ جنت میں آدم کے داخلہ سے شیطان پر مایوسی چھا گئی اور حضرت آدم سے انتقام لینے کی تدبیریں سوچنے لگا۔ آدم جنت میں تنہا تھے۔ جن تعالیٰ نے ان کی تنہائی دور کرنے کیلئے ان کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا۔ تو حضرت آدم کی تنہائی ختم ہو گئی۔ اور انسانوں کا یہ پہلا جوڑا جنت میں عیش و آرام سے رہنے لگا۔ شیطان مردود مستقل اس فکر میں تھا کہ کسی طرح آدم حوا کو درغلا یا جائے۔ چنانچہ ایک دن وہ موقع پا کر جنت کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور اس انتظار میں رہا کہ کوئی پُرانا دوست نظر آئے تو اس سے کچھ کام نکالوں۔ اتنے میں حضرت حوا گھومتے ہوئے دروازے کی جانب آئے۔ شیطان نے فوراً پرانی دوستی کا حوالہ دے کر کہا کہ کسی طرح مجھے جنت میں لے جاؤ۔ مورے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ کام میرے بس میں نہیں۔ ہاں البتہ سانپ یہ کام کر سکتا ہے۔ میں اس کو بھیجتا ہوں۔

غرض کسی طرح شیطان جنت میں داخل ہو گیا۔ اور حضرت آدم اور حضرت حوا کو درغلائے لگا کہ عنقریب تم ان تمام نعمتوں اور عیش و آرام سے دور کر دیئے جائو گے اور یہ تمام چیزیں تمہارے لئے عارضی ہیں۔ کیوں کہ تم کو موت آگھیرے گی۔ اور تمہارا وجود کو ختم کر دے گی۔ اس لئے اس سے پہلے کہ تم اس بیج کو پیو۔ اس خشت شجر ممنوعہ کا ایک پھل توڑ کر آدھا آدھا کر دو۔ حضرت آدم تو شیطان کی یہ بات سن کر اٹھ کر چلے گئے۔ مگر حوا بیٹھی رہی اور آخر کار وہ شیطان کے دھوکے میں آگئیں۔ شیطان نے شجر ممنوعہ کا ایک پھل توڑ کر دو حصوں میں تقسیم کیا۔ اور حضرت حوا سے کہا کہ یہ آدھا تم کھاؤ اور آدھا حضرت آدم کو کھلاؤ۔ حضرت حوا نے کرا دم کے پاس گئیں اور پھل آدھا خود کھایا اور آدھا حضرت آدم کو کھلا دیا۔ حضرت آدم کا پھل کھانا تھا کہ ان کے جسم سے جنت کی پوشاک اتر گئی اور وہ برہنہ ہو گئے۔ مجبوراً الخیر کے پتوں سے ستر چھپانا پڑا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم حوا کو سانپ کو زمین پر اتار دیا اور ان سب کو مختلف عقوبتوں میں مبتلا کر دیا۔ کیوں کہ ان سب نے حکم خداوندی کی نافرمانی کی تھی۔ اس طرح قیامت تک آدم اور آدم کی اولاد شیطان لعین کے قبضے میں آگئی۔ لیکن اللہ کے بعض مخصوص اور نیک بندے گزشتہ زمانے میں بھی اور آج بھی اس کے شر و فساد سے محفوظ ہیں۔ کیوں کہ حکم ربانی ہے:

إِنِّي جَاعِلٌ لِّكَ لَاقٍ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعْتَنِي وَاتَّبَعَ أَتَى مَنَاسِكَتِي

میرے اطاعت شمار اور معصوم بندوں پر تیرا اکلنا واد نہ چل سکے گا۔ تیرے دام و فریب میں تیرے بیج اور گمراہ لوگ پھنس گئے۔ شیطان اور اس کا لشکر چونکہ مستقل اس فکر میں رہتا ہے کہ کسی طرح انسان کو گمراہ کرے اس لئے مشابہات میں سے ایک منٹ کی غفلت بھی انسان کو شدید ترین نقصان سے دوچار کر سکتی ہے۔ شیطان کن کن چودہ دروازوں انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے۔ ان سے واقف ہونا شدید ضروری ہے۔ ویسے تو اس

کے حاکم کرنے کیلئے بہت سے دروازے ہیں۔ لیکن چند بڑے اور خاص دروازے ہیں۔
حسد و حرص | حسد اور حرص ایک ایسی خطرناک چیز ہے جس سے انسان بالکل اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کو آگے پیچھے کی کچھ خبر نہیں رہتی اور جس دل میں حرص و حسد پایا جاتا ہے۔ شیطان اس دل کو مضبوطی سے اپنے دام میں کر کے انسان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی تیار کر چکے اور طوفان سے بچنے کیلئے کشتی میں سوار ہو گئے تو شیطان بھی موجود تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمایا تو کیوں آیا ہے۔ شیطان نے جواب دیا۔ اس لئے کہ لوگ اصل میں تو میرے ہمارے ہیں۔ لیکن ظاہر میں یہ آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا۔ مردود میری کشتی سے دور ہو جا۔ شیطان نے کہا کہ اس جہاں میں لوگ پاؤں کی باتوں کی وجہ سے گمراہ اور ہلاک ہوتے ہیں۔ حضرت نوحؑ پر فوراً وحی الہی آئی کہ شیطان سے ڈو باتیں معلوم کرو۔ باقی تین باتوں سے تمہارا تعلق نہیں۔ شیطان نے کہا کہ ان میں سے ایک حرص ہے جس کی وجہ سے آدم جنت سے نکالے گئے۔ زندہ جنت میں ہمیشہ رہنے کی حرص کرتے۔ (یعنی شجر ممنوعہ کا پھل کھاتے) اور نہ جنت سے نکلتے۔ لیکن آدم نے جنت کی حرص کی شجر ممنوعہ کا پھل کھایا اور جنت سے نکالے گئے۔ دوسرے حسد ہے جس کی وجہ سے میں اللہ کے یہاں سے مردود و ملعون ہوا۔ کیونکہ نہ میں آدم سے خند کرنا اور نہ رائدۃ دنگاہ ہوتا۔

غضب اور شہوت | غضب اور شہوت یہ دو ذلّ چیزیں بھی انسان کو برباد ہلاک کر دیتی ہیں۔ کیوں کہ غصہ میں آدمی پاگل ہو جاتا ہے اور جوش و خروش کی وجہ سے اس کی عقل سلب ہو جاتی ہے۔ اس لئے غصہ کے وقت شیطان پورے زور شور سے انسان پر حاوی ہو جاتا ہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

زیادہ کھانا | زیادہ کھانا کھانے سے بھی شیطان کو اپنے مقصد میں کامیابی کا طاقت ور دروازہ مل جاتا ہے۔ کیونکہ زیادہ کھانے سے شہوت پیدا ہوتی ہے اور جب شہوت کا علم ہو جاتا ہے تو شیطان اس وقت پوری قوت سے حملہ کرتا ہے اور ایسے امور پر مجبور کر دیتا ہے جس سے گناہ عظیم سرزد ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ انسان بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ بسیار خوری سے بچیں۔ ملّا اور سلف صالحین نے بسیار خوری کے بہت سے مقصداً بیان کئے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

① خدا کا خوف دل سے چل جاتا ہے۔

② مخلوق خدا پر رحم نہیں کھانا۔ کیونکہ وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی حکم سیر کھاتا ہے۔

③ حکم سیر ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی سستی اور کبھی گرائی ہوتی ہے جس سے عبادت اور ریاضت میں خلل آتا ہے۔

④ طرح طرح کے جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں

سامان عیش و عشرت | جب کبھی شیطان کسی کے دل میں نما بھی سامان عیش و عشرت کی خواہش دیکھتا ہے تو فوراً حملہ کرتا ہے۔ اس اور اس خواہش کو مزید بڑھاتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان کی یہ خواہش بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ صبح سے شام تک اسی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح اس عیش و عشرت کے سامان کو حاصل کرے۔ ظاہر ہے کہ جب اس کا دل و دماغ مستقل اس جانب مرکوز رہے گا تو وہ آخرت و دین کے بارے میں کچھ سوچ ہی نہ سکے گا جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمام عمر اسی فکر میں ضائع ہو جاتی ہے کہ آج فلاں عیش کا سامان ہوتا ہے نہ کہ ذرا بیچ ہو جائیں۔ اور کل فلاں عیش کا سامان آج ملے۔ غرض شیطان ہر وہ حربہ استعمال کرتا ہے جس سے بنی آدم کو گمراہ کر سکے۔ اور اسے عبادت و ریاضت سے دور رکھ سکے۔

خواہش منصب | خواہش منصب یہ ایک ایسا جہد و دار ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان پر حاوی ہو جاتا ہے کہ جہاں کسی کے دل میں اس خواہش نے شہر آشوب اُٹھا دیا تو شیطان اس کے دروازے سے دل پر قابض ہوا اور پھر اس خواہش پر انسان کو آگسا آگسا کر شدید ترین فتنہ برپا کرنا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی خواہش ہے کہ جہاں پر بڑے بڑے بے شکنی اور پرہیزگار ڈمک جاتے ہیں۔ بھلا کون نہ چاہے گا کہ وہ فلاں ملک کا بادشاہ، صدر یا وزیر اعظم نہ بن جائے اور جب یہ خواہش زور پکڑنے لگی اور شیطان آگسائے گا تو ساتھ ساتھ دل میں طرح طرح کے چمکٹے بھی بھگتے گا۔ کہ فلاں شخص کو اس طرح زبردستی کو ایسے اس راہ سے ہٹاؤ اور فلاں کو فلاں سے لڑا کر فائدہ حاصل کر دے۔ یعنی حاکم کو تمام سیاسی چمکٹوں پر آگسائے گا۔ اور کبھی کبھی یہ خواہش اتنی زبردست ہوتی ہے کہ منصبی افراد ہوس کا چورہ دروازہ کھول دیتے ہیں جس سے فائدہ اٹھا کر شیطان فوراً ایک ملک کو دوسرے ملک کا ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلے سے جنگ بھول پر آمادہ کر دیتا ہے جس کا بھیانک انجام ہزاروں افراد کی موت پر ہوتا ہے اور تمام انسانی خون اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھ جاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسے شخص کی جب تمام عمر خواہش منصب کی نذر ہو جائے گی تو ایک دن اس کو بھی موت آگھیرے گی۔ اور وہ اس دُنیا سے اس حال میں رحلت ہو گا کہ وہ اس کے پاس نہ کوئی صالح عمل ہو گا اور نہ عبادت ہو گی۔

طلب زر | اور اگر کبھی شیطان کسی انسان کے دل میں مال و دولت کی خواہش دیکھتا ہے تو فوراً اپنی پوری قوت سے اس دروازے سے گھس کر اس شخص کے دل پر قبضہ کر لیتا ہے اور دن رات اس شخص کو مال و دولت حاصل کرنے پر اکساتا ہے۔ دولت ایک ایسا جال ہے جس میں پھنس کر انسان دنیا و مافیہا سے غیر ہو جاتا ہے اور سوائے دولت اٹھا کرنے کے اُسے اور کچھ نہیں سوجھتا اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب جائز طریقوں سے انسانوں کو دولت

ڈھکاکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی دوسرے کسی بھی تدبیر بیان کی ہے۔
 إِنَّ الَّذِي نَفَقُوا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيَاطَانِ تَذَكَّرُوا
 فَإِذَا هُمْ مُبْتَلَوْنَ ۝

تو وہ ڈھکے والے لوگوں کو اگر شیطان مس کر لیتا ہے تو وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ صاحب بصیرت بن جاتے ہیں۔

حضرت مجاہد علیہ الرحمہ نے سنن شریک الواسع النفاہ میں تفسیر میں بیان کیا ہے کہ شیطان انسان کے دل کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتا ہے۔ لیکن جب انسان ذکر الہی میں لگ جاتا ہے تو وہ سکوا کر رہ جاتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیطان خدا اور قدرت قرآن میں دوسرے ڈھکے اور جھوٹ میں اور میری نماز میں مائل رہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس شیطان کو غریب کہتے ہیں اور جب تم کو مطمئن ہو تو غریب سے شیطان انہیں پھر کر اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دیا کر دے حضرت عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کیا تو وہ واقعی فائدہ ہوا۔

قیس بن حماد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مجھ سے میرا شیطان کہنے لگا کہ آپ نے تو مجھ سے زیادہ لاغر بنا دیا۔ حالانکہ میں جب آپ کے پاس آیا تو ایک توانا اونٹ کی طرح تھا۔ میں نے پوچھا: کس طرح؟ کہنے لگا جیسے جیسے آپ کفر میں مشغول ہوتے ہیں ویسے ویسے میں لاغر ہو رہا ہوں۔

بہر حال انسان کا دل خیالات کا سکن ہے۔ اب اگر کوئی ایسا خیال جو نیکی کی طرف مائل کرے۔ وہ یقیناً منجانب اللہ ہوتا ہے۔ اور اگر بھلائی کی طرف مائل کرے تو شیطانی دوسرے ہوتا ہے۔ لیکن ایک تیسری قسم خیالات کی بہت ہی خطرناک ہے جس کا عام طور پہلے چھ لچے لوگ بھی سمجھ نہیں پاتے اور شیطان اس کا نافع مٹا کر فوراً گمراہی کی طرف لیجاتا ہے۔ مثلاً شیطان کسی عالم اور بزرگ سے کسی بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ لوگوں کی مجالت اور غفلت پر وعظ کریں۔ اور پھر اس عالم کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ اگر تعقیب کپڑے زیب تن کرے گا اور ایک شخص مائل میں وعظ کریں۔ تو اس کا لوگوں پر کافی اثر ہوگا۔ چنانچہ وہ عالم ایسا ہی کرتا ہے۔ چنانچہ دھیرے دھیرے بیان کی عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اور ان کو اپنی تکریم اور تسلیم کا شوق اور غلام و مقید بن کی کثرت اور اپنے علم و بزرگی پر غرور اور دوسروں کو حقیر سمجھنے کا مرض لگ جاتا ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ سوائے اس کے اور کیا ہوگا کہ اس عالم کی تمام محنت بکبر کی نذر ہو جائے گی۔ غرضیکہ دوسرے یہ تیسری قسم اتنی خطرناک ہے کہ اس میں شیطان اچھے لچے عالم اور بزرگ ہستیوں کو بہاد کر دیتا ہے۔

شیطان کا دوسرے کس قدر خطرناک ہوتا ہے اس کا اعجازہ حدیث شریف میں مذکور بنی اسرائیل کے اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ شیطان نے بنی اسرائیل کی ایک لڑکی کا نکاح ہادیا۔ لڑکی کے والدین سخت پریشان ہوئے کہ کہاں لڑکی

نہیں حاصل ہوتی تو شیطان اس کو حرام طریقوں سے دولت حاصل کرنے کی ترغیبیں سمجھاتا ہے۔ اور انسان حرام حلال کو بھول کر دولت کے لالچ میں پڑ جاتا ہے۔ اور آخر کار بغیر کسی عمل صالح اور عبادت کے وہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اور شیطان کیلئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہوگی۔ کہ وہ ایک شخص کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کی تمام زندگی اس نے برباد کر دی۔

قارون جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا، اس قدر دولت مند تھا کہ اس کے خزانے کی چابیاں چالیس اونٹوں پر سوار ہو کر جایا کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو قارون نے تمام بنی اسرائیل کے چھلار کو جمع کر کے کہا کہ لو اب تو موسیٰ تمہارے مال پر بھی ہاتھ مٹا کر ناپا چاہتا ہے اور تمہیں فقیر اور تنگ دست بنانا چاہتا ہے۔ بنی اسرائیل نے جواب دیا کہ تو ہمارا آقا ہے۔ جیسا حکم ہو تمہیں کیلئے ماضی میں، تو قارون نے اپنے قبیلے کی ایک عورت کو جو اہرات کا ایک طباق دے کر اس بات پر تیار کیا کہ وہ حضرت موسیٰ پر رونا کا الزام لگائے۔ اگلے دن جب حضرت موسیٰ وعظ کیلئے تشریف لائے تو قارون نے حضرت موسیٰ کی کافی ہجو کی۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے دل میں پشیمانی ڈال دی اور وہ اپنے منصوبے پر دل ہی دل میں نادم ہو گئی تو اس نے وعظ کے درمیان ہی بلند آواز سے اس منصوبے کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور کہا کہ مجھے اس کام کیلئے قارون نے تیار کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ غصہ کی وجہ سے منبر سے اتر آئے اور اگر پہلے بھڑک اٹھا کیا۔ اور پھر قارون کیلئے مبدعہ فرمائی تو قارون حضرت موسیٰ کی بددعا کے سبب اپنے مال کا سبب کے ساتھ زمین میں دھنس گیا۔

وسوسہ اور الہام کا فرق انسان جو بھی نیک یا برا عمل کرتا ہے تو اس کے واقع ہونے کی یہ صورت ہے کہ جب پہلے انسان کے دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے اور اس کے بعد اس عمل کیلئے رجحان پیدا ہوتی ہے اور درخت حرم اور نیت کو حرکت میں لاتی ہے اور پھر نیت اعضا و انسانی کو حرکت دے کر اس فعل کو وقوع پذیر کر دیتے ہیں۔ اس سے آپ وسوسہ اور الہام میں فرق اس طرح کر سکتے ہیں کہ اگر دل میں اٹھنے والا خیال نیک عمل کیلئے ہے تو یہ الہام ہے اور اگر شر یا بھلائی کی طرف مائل ہے تو یہ وسوسہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ شیطانی دوسرے کس طرح مداخلت کی جملے تو ملے۔ اس کا سہل علاج یہ بتایا ہے کہ جب کوئی برا خیال دل میں پیدا ہو اور آپ کیلئے کہ یہ شیطانی دوسرے تو اپنے دل کو کسی دوسری طرف متوجہ کر لیں۔ لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک دوسرے سے ٹھنڈا مایا پانے کیلئے جب کسی دوسری طرف دل کو متوجہ کرتے ہیں۔ تو وہ کام بھی دوسرے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے دوسرے ٹھنڈے مایا کر کے ایک اور طریقہ دل کو عبادت کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ کیونکہ ذکر الہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ہوتے ہوئے شیطان اس بات پر قادر نہیں کہ وہ آپ کے دل کو

طرح کرنا چاہئے تو شیطان نے پھر ان کے دل میں بات ڈالی کہ لاں راہب اسر کا علاج کر سکتا ہے۔ چنانچہ لڑکی کے والدین لڑکی کو اس راہب کے پاس لے گئے۔ اور راہب لڑکی کے علاج کیلئے نکلا۔ اول تو راہب نے علاج کو منہ کیا۔ مگر والدین نے جب کافی اصرار کیا تو اس نے لڑکی کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کچھ دن بعد شیطان نے راہب کے دل میں دوسرے ڈالا کہ وہ لڑکی سے مباشرت کرے۔ کیونکہ راہب ایک عرصے سے جوڑ تھا اس لئے فوراً راہب یہ فعل کر بیٹھا۔ جس سے وہ لڑکی مائل ہو گئی۔ اب تو راہب کو بڑی فکر ہوئی کہ کس طرح اس بدنامی سے بچا جائے تو فوراً شیطان نے یہ دوسرے ڈالا کہ اس لڑکی کو قتل کر دے اور اگر کوئی پوچھے کہے گا تو کہہ دینا گئی۔ چنانچہ راہب نے بدنامی اور ہنگامہ سے بچنے کیلئے اس لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ اب شیطان نے لڑکی کے والدین کو بتلایا کہ اس راہب نے لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ والدین نے راہب کو پوچھنا چاہی تو وہ کوئی اطمینان بخش جواب نہ دے سکا۔ اس لئے والدین نے راہب کو لڑکی کے قصاص کیلئے پکڑ لیا۔ اب راہب بالکل پھنس چکا تھا۔ اور اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا۔ تو فوراً شیطان نے راہب کو کہا کہ تمام کام میرا کیا ہو رہے۔ اب اگر تو میری بات مانے تو میں تجھے اس مصیبت سے نجات دلا سکتا ہوں۔ راہب نے کہا ٹھیک ہے۔ جیسا کہ تم کہو۔ میں کروں گا۔ اس مصیبت سے جس طرح ممکن ہو سکے بچا لے۔ شیطان نے کہا کہ اگر تو مجھے دیکھو کہ تو میری جان بچا دوں گا۔ راہب نے فوراً دوسرے شیطان صین کو کہہ دیا۔ میں پھر کیا تھا فوراً شیطان نے اسے دھتکار دیا اور کہا کہ جا اپنا کام کر۔ تیری فکر میں دگسال سے لگا ہوا تھا۔

سوال اب یہ ہے کہ شیطان سے انسان خود کو کیسے بچائے؟ تو اس کے ترکیب جو دوسرے شیطان میں کھچے ہیں کہ انسان ایسے موقعوں پر جب شیطان غیلات آگھیریں۔ ذکر الہی میں مشغول ہو جائے اور شیطان کے حملہ کرنے کے تمام صفائے بند کر دیئے جائیں اور تمام بُرے خیالات اور مذموم صفات سے دل کپاک کر دیا جائے کیوں کہ جب دل کے تمام دروازے بند ہوں گے اور دل تمام مذموم صفات سے پاک ہوگا تو پھر شیطان دل پر تسلط نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ ذکر الہی شیطان کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ اس لئے شیطان آپ کے سامنے سناٹے پر ابھریں گے اور کچھ ذکر سکے گا۔ دوسرے یہ کہ مذموم صفات کے دفعیہ کے بغیر یعنی اللہ کے ذکر سے شیطان دور و غور ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان مستقل محفوظ نہیں ہو پاتا۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ ذکر الہی دل کی گہرائیوں سے کیا جائے۔ اور تقویٰ اور صفائی قلب سے آئینہ قلب کو بالکل صاف کر دیا جائے۔ کیوں کہ اگر ذکر الہی دل کی گہرائیوں اور دنیا کو بھلا کر نہ کیا جائے تو یہ ذکر الہی بھی از قبیل خطروں ہوتا ہے اس لئے کہ دل پر اس کو پودا قایم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ شیطان کو بھی دفع نہیں کر سکتا۔ اس لئے دفعیہ شیطان کیلئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ سب سے پہلے احسان قلب کی صفائی کرے اور وہ تمام راستے بند کرے جس سے دل

میں دنیا کی کسی بھی چیز کی خواہش نہ پیدا ہو سکے۔ اور ذکر الہی کو اپنے دل پر ایسے تسلط سے جملے کہ شیطان کیلئے کوئی گوشہ خالی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِي يُؤْتِيْكَ اِذَا امْسَكَهٖ حَطَا اَنْفًا۔ اَلَا يَتَذَكَّرُ اِنَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ۔ میں ذکر الہی کو داغ شیطان صرف اہل تقویٰ کیلئے ہی فرمایا ہے۔ کیوں کہ جب انسان کے دل میں کوئی خواہش کوئی شیطان غذا یا ستغذیہ (دھند، حرص، طلب، زر، طلب جاہ و غیرہ وغیرہ) نہ ہوں گی تو ایسی صورت میں شیطان ذکر الہی سے بھاگ جائے گا۔ اور اس طرح ذکر الہی دل کے چاروں طرف پھیل کر اس کو ایسے صورت کر لے گا کہ پھر اس میں شیطان کا گزرنا ممکن ہو جائے گا۔

بہر حال جہاں شیطان کے دفع کیلئے لَاحِظُونَ ذُرِّيَّاتِہٖ اَلَا اَلَا اللّٰہُ اَنْفَعُ الْعٰلَمِیْنَ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہے وہاں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دعائیں اس کے دفع کیلئے مستعمل ہیں۔ حضرت محمد بن واسطہ ہونے کے بعد ان کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰہُمَّ اَنْتَ سَاطِطٌ عَلٰی کُلِّ عَمَلٍ اَبْدَانِیْہِ اَوْ نَفْسِیْہِ مِنْ حِیثْ کَانَ رَاحِہٖ۔ اَللّٰہُمَّ فَالِیْسَ مِنْکَ اَمْرٌ مِنْ دَحْنَتٍ وَ قَطْعٌ مِنْکَ اَمْرٌ کَمَا قَطَعْتَ مِنْ مَعْنُوْثٍ وَ بَاعَدَ بِنِیَادِہٖہٖ کَمَا بَاعَدْتَ بَنِیْہِہٖ وَ جِئْتَ دَحْنَتَہٗ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدْرٌ

ایک دن شیطان حضرت محمد بن واسطہ کو مسجد کے باہر بلا اور کہنے لگا کہ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں کہ میں کون ہوں۔ حضرت واسطہ نے فرمایا۔ نہیں میں نہیں جانتا۔ تا تو کون ہے۔ کہنے لگا میں ابلیس ہوں۔ اور تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ یہ دعا جو آپ پڑھتے ہیں کسی اور کو نہ بتانا۔ میں آپ کو دہکاتا ہوں کہ میں بھی آپ سے مزاحمت نہ کروں گا۔ حضرت واسطہ نے فرمایا کہ میں کسی کو اس دعا کے پڑھنے سے نہیں روکوں گا۔ جو تجھ سے ہودہ کر لے۔

۱ حضرت عبدالرحمن بن لیلیٰ سے روایت ہے کہ ایک ابلیس نے حضرت علیؑ علیہ السلام کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی ایک شعل لیکر کھڑا ہوا یا کہ تاشا اور قزاق و استغفار سے بھی دل نہ ہوا کرتا تھا۔ آپ کی خدمت میں حضرت جبریلؑ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ یہ دعا پڑھیں۔

”اٰھود و بکلمات اللہ الثانیات الّٰتی لا یجاوزھن ہود و ناجور من شمس و ما یلج فی الارض و ما یخرج منها و ما ینزل من السماء و ما یخرج بینہم و من فتن اللیل و النہار و من طلع اللیل و النہار لا یطرق بطنہ و یأمن“

ضرور اگر علیؑ علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو اس ابلیس صین کی شمع بجھ گئی اور وہ اُلٹے منہ زمین پر گر پڑا۔

لفظ سحر کے لغت میں اصل معنی افرغی اور پوشیدہ چیز کے ہیں۔ اور علیؑ اصطلاح میں ایسے حیرت انگیز اور عجیب و غریب اسم کا نام ہے۔ جن کے وجود میں آنے کے اسباب پوشیدہ ہوں۔ امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لفظ سحر کے

متعلق فرمایا ہے کہ
”لفظ سحر کے معنی شریعت میں ایسے امور کیلئے مخصوص ہے جن کا سبب پوشیدہ ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف سمجھ میں آئے لگے۔“

حقیقت سحر تمام علمائے اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور اپنے اندر مضر اثرات رکھتا ہے اللہ جل شانہ نے سحر میں اپنی قدرت کا مظاہر مصلحت سے ایسے مضر اثرات رکھ دیئے ہیں، جیسے درد، زہر وغیرہ ہیں۔ بہر حال سحر ایک حقیقت ہے اور اس کے اثرات بھی بہت تیزی سے اثر کرتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مضر بات خود قدرت الہی سے بے نیاز ہو کر یوثر بالذات ہے اور اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے یا سوچتا ہے تو ایسا سمجھنا اور سوچنا کفر ہے۔

سحر کیا ہے؟ اللہ جل شانہ کا واسطہ ترک کر کے پوشیدہ اسباب کے ذریعہ عجیب و غریب امور پر قدرت حاصل کرنے کا نام سحر ہے۔ دنیا میں سحر کے بہت سے طریقے ہیں۔ جن کے ذریعہ غلاب، عادت، امور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایسے امور ایک تو ردعائیت سے متعلق ہیں۔ مثلاً جنات و شیاطین یا دھواں جو جسم سے طبعاً ہو چکی ہوں مان کو مسخر کر کے مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے یا تاثیرات جسامتہ ہیں جو اپنی ایک خاص ترکیب یا مختلف حالتوں کے اجتماع یا صورت و نوع کے خواص کی بنا پر ظاہر ہوتی ہیں۔

بہر حال سحر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ لیکن عام طور پر دنیا میں دو طرح کے طریقے ہیں۔
① کلدانی اور ② دوسرا بابل۔

معجزہ اور سحر کے درمیان فرق معجزہ اور معجزہ کے درمیان یہ فرق ہے کہ معجزہ ہوا و نبات صرف اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو کہ بیکسی اسباب کے ظہور میں آتا ہے اور اس کا کوئی اصول طریقہ یا وقت نہیں ہوتا اور نہ کسی فن کی طرح پڑھایا یا سکھایا جاتا ہے۔ کہ نبی ہر وقت اس کو دکھائے کی صلاحیت رکھتے۔ سوائے اس کے کہ ایک نبی کی صداقت کیلئے وجود پذیر ہوتا ہے اور نبی مخالفین کو بطور صداقت جب کبھی پیش کرنا چاہتا ہے تو پہلے خدا کی طرف رجوع (دعا وغیرہ) کرتا ہے۔ تب خدا کی طرف سے نبی کو معجزہ دکھانے کی قوت عطا کی جاتی ہے جب کہ سحر اور جادو مستقل ایک فن ہے اور یہ فن باقاعدہ سکھایا اور بتلایا جاتا ہے اور جس کے جلنے والے اس کو مقررہ اصول و قوانین کی پابندی کو کام میں لا کر کسی بھی وقت کہیں بھی کر سکتا ہے اور یہ فن ایک انسان دوسرا انسان کو سکھایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے اسباب بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس فن کے ماہر اس سے واقف ہوتے ہیں۔

سحر شریعت کی نظر میں فقہائے اسلام نے سحر کے بارے میں لکھا ہے کہ جن اموں میں شیاطین اور اراج خبیثہ اور امارے

مدولی جائے اور ان کو عاجت روا سمجھ کر منتر و دغیرہ سے ان کو مسخر کر کے کام لیا جائے تو وہ شرک کے برابر ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے اور اس کے علاوہ جن امور میں دوسرے طریقے استعمال کئے جائیں اور ان سے دوسروں کو تحلیف اور منعہان پہنچے تو ان کا کرنے والا بھی گناہ کبیرہ کا اور امور حرام کا مرتکب ہو گا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

”ہلک باقوں سے بچو۔ یعنی شرک اور جادو سے۔“

فتح الباری میں علامہ عقیلی نے لکھا ہے کہ:-

”علامہ نووی فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے اور اتفاق رائے سے کہا کہ میں سے ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سات ہلک چیزوں میں شمار کیا ہے اور بعض صورتیں سحر کی کفر ہیں اور بعض صورتیں کفر نہیں ہیں۔ مگر سخت گناہ ہیں۔ پس اگر سحر کا کوئی منتر یا عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے۔ ورنہ نہیں۔ بہر حال سحر کا سیکھنا سکھانا قطعاً حرام ہے۔“

بہت سی منتر و تاریخ میں لکھا ہے کہ منور کے زمانے میں حکمائے بابل نے چڑھ ایسے حیرت انگیز اور عجیب طلسم بنائے تھے کہ عقل اور ذہن کی رسائی ان تک نہ ہوا تھی۔ وہ چڑھ طلسم یہ تھے۔

① کلدانیوں نے تانبہ کی ایک تلخ بنائی تھی جس کی خاصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر میں داخل ہوتا تو وہ خود بخود بولنے لگتی جس سے شہر کے چھپانے سمجھ جاتے کہ شہر میں کوئی چور یا جاسوس گھس گیا ہے اور وہ تلاش و جستجو کے بعد اس کو پکڑ لیتے تھے۔

② گندہ چیزوں کیلئے ایک نقارہ بنایا تھا۔ جب کبھی کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو وہ اس نقارہ پر چوٹ مارتا۔ تو یہ نقارہ اس کو اس کی گندہ چیز کے بارے میں بتا دیتا کہ ہاؤ فلاں جگہ ہے یا فلاں کے پاس ہے۔

③ ایک ایسا عجیب و غریب حوض بنایا تھا جس میں مختلف قسم کے شراب ڈالے جاتے تھے۔ لیکن جو شراب جس کو درکار ہوتا تھا وہ اس حوض سے حاصل کر لیتا تھا حالانکہ تمام مشروبات ایک ساتھ ڈالتے تھے۔ یہ حوض جشن وغیرہ کے موقع پر استعمال میں لایا جاتا۔

④ ایک آئینہ ایسا بنایا جو کہ غائب کا حال بتاتا تھا کہ وہ کہاں اور کس جگہ یا کس حال میں ہے۔

⑤ خرد کے محل کے باہر ایک ایسا پیڑ لگایا جس کا سایہ لوگوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا تھا یعنی اگر آدمی زیادہ ہو گئے تو پھیل کر بڑا ہو گیا کر لیتا تھا اور جب آدمی کم ہو جاتے تھے تو سکڑ کر بقدر ضرورت ہو جاتا تھا۔

⑥ ایک ایسا تالاب بنایا جو کہ ایک چیز کے دودھ ویدار ہونے پر ان کے مابین فیصلہ کرتا تھا یعنی اگر کسی ایک چیز کے دودھ ویدار ہوتے تو وہ دونوں

اس تالاب میں اگر جلتے جو حصار ہوتا پانی اس کی نافت تک آتا اور جو بھٹا ہوتا وہ اس میں ڈوب کر مر جاتا۔

سحر اور اس کا علاج اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے نفرت کر تلے تو مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

کلمات یہ ہیں۔

فَلَمَّا رَأَيْنَا أَكْبَرْتَنِي إِلَى قَوْلِهِ كَذِبٌ أَوَّلًا فَلَمَّا أَفْعَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهَا بَشِيرًا فَمِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۖ فَجَاءَ الْكَاذِبُونَ ۚ
لیکن یہ عمل طالع محل میں ہونا چاہیے۔ لکھنے کے بعد اگر بقی سے دھونی دے کر اس عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

اگر بیوی کی نظر میں شوہر کتا یا خنزیر نظر آتا ہو اور وہ اس سے شدید نفرت کرتی ہو تو سات کھجور یا انجیر یا سار قمر لکھ کر بیوی کو کھلائیں اور اس کے گلے میں سورۃ یوسف زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر ڈال دیں۔

اگر عورت شادی کی خواہش مند ہو تو ایک کاغذ پر سورۃ الم نشرح سات مرتبہ لکھ کر ذیناٹ لانا پلیرین سات مرتبہ لکھیں اور اس کے بعد آیت بطلان کر قال مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهَا بَشِيرًا فَمِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۖ فَجَاءَ الْكَاذِبُونَ ۚ اس کے نیچے لکھیں اور اس عورت کے سر پر آؤ تھن کان مینا فَاخْبَيْنَا ۚ سات مرتبہ پڑھیں۔

جس کنواری لڑکی کا کہیں سے رشتہ نہ آتا ہو تو اس کے لئے پوری سورۃ طہ جمعہ یا پیر کے دن ایک کاغذ پر لکھیں اور اس کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ کے نام کے لکھ کر یہ عبارت لکھ دیں۔

بِأَجْمَاعَةِ الرِّجَالِ سَلَبْتُ عَقُولَكُمْ كَسَلَيْبٍ وَالْقَبْتُ عَلَيْكُمْ
وَحَنَانًا وَتَخِيلاً وَعَشَقًا وَتَخِيلاً وَعَشَقًا وَتَخِيلاً لَأَطَافَةِ لَكُمْ
بِالْجُلُوسِ وَلَا لِلْقُعُودِ حَتَّىٰ يَنْزِجَهَا أَحَدُكُمْ فَاطْلَتْ تَعطيلها دلالت
بِانزاجها یا علمانیہ حرکت الالواح الشرحانیة الساکنۃ فی قلوب
الاجناب فینظرون الی ذلالتہ فیصرنہا فی أعینہا کالشمس المنیرۃ
کنظرہ لیخالیوسف علیہ السلام

یہ عبارت سات مرتبہ لکھی جائے اور اس کے بعد آیت بطلان السحر قال موسیٰ یا جبرئیل
بالسحر اخرجک لکھ کر ساعت عطار میں لکھ کر غسل کے پانی میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ
ایک ہفتے کے اندر اندر شادی ہو جائے گی۔

اگر کوئی مرد اپنے گھر والوں سے نفرت کرتا ہو اور ان سے بھاگتا ہو تو عسی
اللہم اَنْ یَّخْلُقَ بَيْنَکُمْ وَحْجَةً تَنْکُرُ بِطَلَانِ السَّحَرِ جِوَادٍ بِرَبِّکُمْ یَسْتَأْذِنُ
مرتہ کسی برتن پر لکھیں اور اسے بارش کے پانی سے دھو کر وہ پانی مرد کو پلائیں۔
اگر کسی عورت کا محل ساقط ہو جاتا ہو تو سورۃ واقعہ ایک کاغذ پر لکھ کر
تعوینہا کر گلے میں اتنے لمبے دھاگے کے ساتھ ڈالیں کہ وہ تعوینہ دم پر پڑا رہے۔

اور انشاء اللہ کے ۹۹ نام اور آیت بطلان سحر کسی برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت
کو آفتاب طلوع ہونے کے وقت سات دن تک پلائیں اور اس کے سر پر آیت بطلان
سحر مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

اور جس عورت کے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تو سورۃ نجم کسی برتن
پر لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی سے بدھ کے دن غسل کرائیں اور اس کے سر
پر پوری سورۃ انبیا اور آیت بطلان سحر اور اسماء قمر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

اور اگر دلہن دو لہا سے نفرت کرتی ہو تو ایک کاغذ پر سورۃ یوسف لکھیں اور
آیت فلما رأینا اکبرتنی کو سات مرتبہ لکھیں اور اس کتابت کو اس کے سر پر باریں اور اس
کے بعد کسی چیز پر دین شفی خَلَقْنَا آدَمَ فَخَوَّيْنَاهُ نَارَ الْجَنَّةِ فَخَرَّ مِنْهَا
اگر کوئی عورت مسہری سے نفرت کرتی ہو تو امناۃ نوح و امناۃ نوح کاغذ
فَخَرَّ مِنْهَا فَخَرَّ مِنْهَا فَخَرَّ مِنْهَا فَخَرَّ مِنْهَا فَخَرَّ مِنْهَا فَخَرَّ مِنْهَا فَخَرَّ مِنْهَا فَخَرَّ مِنْهَا
سے میٹھا کر کے سات دن تک پلائیں۔

سحر جادو لکھنے کے بعد جادو کے عمل کی کتب سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے
سحر والے مریض کو پلائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
بَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَبِّ جَبْرِ كَوْنًا بَانِدًا هُوَ دَسُوبٌ دَسُوبٌ دَسُوبٌ دَسُوبٌ
بجری جائے سب جگہ سائل۔ توند جادو سب دور ہو جائے جو توند جادو
بجری جائے الٹ پلٹ وہاں کا وہاں پڑ جائے جو جس کے مسوس ہو کر بجتی
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَتَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاؤُكُمْ وَخَبْرُكُمْ
لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ الْإِخْسَاسَ۔

سورۃ قلن اور سورۃ ناس ان دونوں نقش کو زعفران سے لکھ کر اور
عطر میں بسا کر سحر زدہ کے بارو پر باندھیں۔

۷۸۶

۲۱۵۸	۲۱۶۱	۲۱۶۳	۲۱۵۰
۲۱۶۳	۲۱۵۱	۲۱۵۷	۲۱۶۲
۲۱۵۲	۲۱۶۶	۲۱۵۹	۲۱۵۶
۲۱۶۰	۲۱۵۵	۲۱۵۳	۲۱۶۵

نقش
سورۃ قلن

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۲۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

نقش
سورۃ قلن

سورۃ قلن اور سورۃ ناس گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر کڑے تیل پر دم
کر کے سحر والے مریض کی آنکھ، ناک، کان اور میوں ناخنوں پر ملیں۔
(بقیہ صفحہ ۶۶)

طلسماتی دواخانہ دیوبند کی چند اہم اور بے مثال دوائیں

تحفۃ النساء در موانع سنبلہ

نڈاؤں میں طاعون اور دیگر کڑوروں کی وجہ سے جن میں لکڑیا کا مرض ماہ ہو گیا ہے۔ لیکن یہ تحفہ عظیم کو دیکھ کر طبع چلتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ عورت لہجہ سنبلہ کو بخشتی ہے اور بدن میں سستی اور کالہ پیدا ہو جاتی ہے۔ چوکی رنگت مٹا رہتی ہے۔ لکھنے کے طے ملے رہ جاتے ہیں۔ پنڈلیوں میں درد رہے لگتا ہے۔ اس مرض کو دفع کرنے کے لیے ہمارا تیار کردہ تحفۃ النساء استعمال کریں! اسکا استعمال سیانہ لڑکھ کی بیماری انشاء اللہ ختم ہو جائیگی اور بدن میں جستی اور سیداری پیدا ہوگی چہرہ کے پھل کی طرح کھل اٹھے گا۔ قیمت مکمل کورس ۸۰ گولی ۳۰۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حب شاہی رمانع جوان

آج کل کے نوجوانوں میں جریان درمات کا لڑنا مانا ہو کر رہ گیا ہے۔ جریان کی بیماری انسان کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتی ہے مگر کڑور ہو جاتی ہے۔ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور مردانگی کا جو ہر بدن کم ہوتا رہتا ہے۔ اس مرض کو دفع کرنے کے لیے رمانع جوان دواخانہ نے قدیمی نسخوں سے بطریق قدیم ہی ایک گولی تیار کی ہے۔ جو اس مرض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ مکمل کورس کی قیمت ۸۰ گولی ۲۰۰ روپے



شاہی عجبہ (طلسم)

بچوں کی غلط کاریوں کی وجہ سے عضو تناسل میں کڑوری لگی ہوئی مادہ ٹھہرا ہوا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس بنا پر اکثر نوجوان احساس کتری کا شکار ہو کر موت کے منہ میں پھنسنے لگتے ہیں۔ عضو تناسل کی کڑوریاں دفع کرنے کے لیے ایک دواخانہ خاص تیار کیا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے عضو تناسل تروتا رہتا ہے اور ایسا دنگ پیدا ہو جاتی ہے اور عضو تناسل کی مردہ رنگیں نہر سے زندہ ہو جاتی ہیں۔ یہ دواخانہ بے مثال تاثیر کی وجہ سے عجبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ قیمت ایک ماہ ۶۰ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

روغن ہمدرد

یہ روغن ایک پزلے فارمولے کے مطابق خاص روغن ہوتی ہے جو تیار کیا جاتا ہے۔ اور جوڑوں کے درد کے لیے یہ انتہائی مفید اور مجرب ہے، جو لوگ جوڑوں میں مبتلا ہوں اور بے درپے علاج کرائے کے باوجود اس لیے نجات نہ پاسکے ہوں یہ ایک بڑا روغن ہمدرد بھی استعمال کیے دیجیے انشاء اللہ اس کے بعد ہر ایسے شخص کو روغن ہمدرد استعمال کرنے کی ترغیب دیں گے۔ ہر بوتل کے ہر حصے کے نوٹ کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۵۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک) ۲۵۰/۱۶

طلسماتی گولیاں

بنگال کے جادو سے زیادہ مؤثر جو لوگ کسی دھبے مردانگی کھینچے ہوں اور ان میں تحریک پیدا نہ ہوتی ہوں وہ طلسماتی گولیاں استعمال کریں۔ اور دیکھیں کہ جادو کس طرح سرچڑھ کر رہا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۲۰ گولی ۳۰۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حب بواسیر

بواسیر کو ختم کرنے کے لیے ایک حیرت انگیز یونانی دریافت حب بواسیر اگر آپ بواسیر کے عارضے میں مبتلا ہوں تو گولی حب بواسیر استعمال کیجیے انشاء اللہ ایک بار تجربہ کر کے آپ خود لوگوں کو اس گولی کے استعمال کرنے کی تاکید کریں گے۔ قیمت مکمل کورس ۱۲۰ گولی ۱۵۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اڈڈ کے حمل کا یہ دوا ہے اے ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔

ہمارا { طلسماتی دواخانہ سسٹر بازار دیوبند (یو پی) } مکمل پتہ
۲۲۷۵۵۳۲ فون: ۲۲۲۷۱۱

ابلیس

شَیْطَانٌ خَصِيصٌ خَائِفٌ

زمین پر جانے کی اجازت عطا کی جائے۔ ابلیس فرشتوں کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ زمین پر آگیا۔

ابلیس کے قاصدوں کا قتل | ابلیس نے زمین پر اگر اپنی لگوں میں سے ایک شخص کو اپنا الٰہی بنا

کر بنوں کے پاس بھیجا۔ جنات نے اسے قتل کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوسرا قاصد بھیجا وہ بھی قتل کر دیا گیا۔ ابلیس کے متعدد قاصد قتل ہو گئے۔ ایک قاصد کسی طرح جان بچانے میں کامیاب ہو سکا۔ اس نے اس شرور قوم کے پورے حالات بیان کئے۔ ابلیس نے حق تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی۔ فرشتوں کی ایک بھاری جماعت اس کی مدد کے لیے آگئی۔ فرشتوں کی فوج نے جنات کا اس قدر قتل عام کیا کہ ساری دنیا خالی ہو گئی۔ بہت تھوڑے سے پہاڑوں میں چھپ کر جان بچانے میں کامیاب ہو سکے۔ جنات سے زمین پاک ہو جانے کے بعد حق تعالیٰ نے ابلیس کو زمین کی خلافت عطا فرمائی، اب تو اس کی یہ حالت تھی کہ وہ بھی زمین پر عمارت کو مانتا نظر آتا، کبھی ساتویں آسمان پر بھی جنت میں۔

لوح محفوظ کی تحریر اور فرشتوں کا غم | اسی دوران میں فرشتوں کی ایک جماعت کی

نظر لوح محفوظ پر پڑی تو لکھا نظر آیا کہ عنقریب اللہ کا ایک مقرب بندہ ابدی لعنت میں گرفتار ہونے والا ہے۔ فرشتے اس تحریر کو بڑھ کر گھبرا گئے۔ گھورتے پھرتے ابلیس کے پاس پہنچے تو چہروں پر غم و فکر کے آثار نمایاں تھے۔

ابلیس نے پوچھا کیا بات ہے کیوں غمگین ہو؟

فرشتوں نے لوح محفوظ کا مضمون سن کر ابلیس سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ کی دعا کی برکت سے یہ بلا ہم پر نازل نہ ہو۔۔۔۔۔۔ ابلیس نے جواب دیا کہ یہ تحریر تمہارے متعلق نہیں ہے یہ تحریر بہت عرصہ پہلے میری نظر سے بھی گزر چکی ہے۔

عجائب القصص میں ہے کہ ایک روز ابلیس کو لوح محفوظ پر

ابلیس فرشتوں کی صف میں | ابلیس جو کہ عبادت الٰہی کا دلدادہ تھا اس کا دل وقت بوقت

میں گزرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو آسمان پر بلایا۔ فرشتے اس کی عبادت دیکھ کر ششدر ہو گئے۔ فرشتوں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایسا عبادت گزار اور مخلص فرشتوں میں شامل کئے جانے کے لائق ہے۔ حق تعالیٰ نے فرشتوں کی درخواست منظور فرما کر ابلیس کو فرشتوں کی جماعت میں شامل کر لیا۔ ابلیس ایک ہزار سال تک پہلے آسمان پر رہا۔ عبادت کا ذوق و شوق جو کہ روز افزوں تھا۔ حق تعالیٰ کے تبارک و تعالیٰ نے اس کو ترقی عطا فرما کر دوسرے آسمان پر اٹھا لیا۔ یہاں بھی عبادت کرتا رہا۔ پھر وہاں سے اسے تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ غرض اسی طرح عبادت کرتے کرتے اوپر ترقی حاصل کرتے کرتے ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔ رضوان علیہ السلام کی سفارش پر ابلیس کو جنت میں داخل کی اجازت مل گئی۔ اور شیطان بعد از نزول و احترام جنت میں رہنے لگا۔ ابلیس جنت میں پہنچ کر بھی عبادت کرتا رہا۔ فرشتوں کی تعلیم وارشادات کے فرائض انجام دیتا رہا۔ ابلیس کے دین و خطابت کی یہ شان تھی کہ عرش کے نیچے یا قوت کا مینر بچا یا جاتا تھا۔ سر پر نور کا پھیرا فضا میں اترتا زمین پر کچھ جنت کا عمل و دخل | ابلیس کے ہاتھوں قتل عام سے بچ کر تھوڑے بہت پہاڑوں میں

روکش ہو کر رہ گئے تھے۔ اس واقعہ کے ایک طویل عرصہ کے بعد پھر زمین پر اگر آباد ہو گئے۔ کچھ طوفان و تودہ راہ راست پر قائم رہے۔ خدا کی اطاعت کو نہ رہے۔ مگر چوں کہ ان کی فطرت میں کفر و تمرد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ پھر خدا سے باغی ہو گئے اور زمین پر فتنہ و فساد برپا کرنے لگے۔

جنات کی ہدایت کیلئے ابلیس کی آمد | فرشتے دنیا والوں کے حالات سے باخبر

تھے۔ ابلیس بارگاہ الوہیت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے شراب جنہ کی ہدایت کے لئے

فرماں بردار اور اطاعت شعار ہوں گا اور بعض میرے احکام کی نافرمانی کریں گے۔ اطاعت شعاروں کو بہشت میں جگہ دوں گا اور گنہگاروں کو دوزخ کے حوالے کر دوں گا۔

زمین فرمان الہی سنتے ہی تھرا اُٹی اور عرض گزار ہوئی الہی مجھ میں تیری دوزخ کی آگ بر داشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل کو حکم ہوا جاؤ ہر قسم کی زمین کی ایک مشت خاک لے آؤ۔ حضرت جبرائیل نے زمین پر آئے۔ زمین نے خداوند وحدہ کی قسم دے کر حضرت جبرائیل کو مشت خاک لینے سے منع کر دیا۔ پھر حضرت اسرافیل آئے ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ تیسرے نمبر پر حضرت غزفیل علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ انہوں نے زمین کے نالہ و غیوں کی کوئی پروا نہ کی اور حکم الہی کی تعمیل کر کے داییں چلے گئے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے اپنے بندہ آدم سے کہا تیار کیا۔

حضرت آدم عالم و جود میں جس وقت آدم کے جسم میں حکم الہی سے روح داخل ہوئی اور آنکھوں میں

قوت بینائی پیدا ہوئی تو عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمہ پڑھ کر آیا۔ آدم محمد رسول اللہ کا نام دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گئے۔ دریافت کیا کہ الہی محمد رسول اللہ کس کا نام ہے۔ حکم ہوا یہ میرے ایک پیغمبر کا نام ہے تیری اطاعت سے پیدا ہوگا۔ اگر کبھی تم سے کوئی خطا سرزد ہوگی اس کے وسیلے سے تمہاری خطا اور لغزش کو معاف کر دوں گا۔ اور تم سے کوئی مولفہ نہ ہوگا۔ یہ سن کر آدم کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مناسب تو کبھی معلوم ہوتا ہے کیا اپنے پیشکے حق میں شیخ اور وسیلہ ہو۔ مگر وہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ آدم کے دل میں یہ خیال آئے ہی جبرائیل کو حکم ہوا کہ جاؤ آدم کے دل سے اس خیال کے مادے کو نکال دو ورنہ یہ چیز آدم کی تباہی کا باعث ہوگی۔ جبرائیل نے آدم علیہ السلام کا سینہ شق کر کے اس خیال کا نصف مادہ نکال کر جنت میں دفن کر دیا۔ نصف باقی رہ گیا۔ مدفون مادہ سے وہی شیخو الخلد پیدا ہوا جو جنت سے آدم کے اخراج کا سبب بنا اور بقیہ نصف سے نفس مادہ کی تخلیق ہوئی۔

شیطان کا تکبر اور حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار فرشتے

تھے کہ طاعت و عبادت کی وجہ سے ہم ہی خدا کی ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ اور ان کا ایسا سمجھنا ایک حد تک حق بجانب بھی تھا کیونکہ اولاً ان کی تخلیق نود سے ہوئی تھی۔ دوم مادہ کی لطافت کی وجہ سے ان میں خدا کی نافرمانی کے استعداد معدوم تھی مگر قدرت کو تو اور کچھ ہی منظور تھا آدم کو پیدا کر کے حق تعالیٰ نے ان کو وہ علم عطا فرمایا جس سے وہ سراسر محروم تھے۔ وطمع آدم الا انما اراد ان يرضيهم على البلاء فكلما عرض لهم على البلاء فكلما

”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ“ لکھا نظر آیا تو اس نے عبرت و استعجاب سے حق تعالیٰ سے دریافت کیا شیطان الزیم کون ہے؟ حکم ہوا وہ بھی ہمارا ایک بندہ ہے جس کو میں نے ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا رکھا ہے، مگر غرور و تکبر کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو جائے گا۔ ابلیس نے کہا یا الہی مجھے اس بندہ کی صورت دکھا دے میں اسے قتل کر دوں گا، حکم ہوا ہاں تو بھی اُسے دیکھ لے گا۔ اس کے بعد شیطان کی یہ حالت تھی کہ وہ سجدہ میں خود شیطان پر لعنت بھیجا کرتا تھا **تکبر عزرائیل را خوا کرد** جنات کے وجود سے زمین کا پاک ہو جانا کوئی معمولی کارنامہ نہ تھا جس پر فرشتہ کیا جاسکتا ابلیس بھی اس کارنامہ سے مغرور ہو گیا اور وہ اپنی ہستی کو مافوق الفطرت ہی تصور کرنے لگا۔ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اس سے کوئی ظاہر اور مخفی بات پوشیدہ نہیں۔ ادھر ابلیس کے دماغ میں انانیت کا تصور آیا ادھر فرشتوں کو حسم ہوا۔

اِنِّىْ خَالِقُ بَشَرٍ مِّنْ طِيْنٍ فَاذْهَبْ وَاَسْمِعْ فَاَنْتَهُمْ فَيَهْمُوْنَ رُوْحِيْ فَقَوْلُهُمْ مَا جَدِيْنَ

میں مٹی سے ایک آدمی پیدا کرنے والا ہوں، جب اس میں روح پڑ جائے تو اس کو سجدہ کرنا

فرشتوں کو جب ارادہ الہی کا علم ہوا انہوں نے جنات پر آدم کو قیاس کرتے ہوئے جواب دیا۔

اَتَجْعَلُ لِّهٖ سِمًا مِّنْ يَّفْرُدُ لِيْهِمَا وَيُفْلِكُ السَّمٰوٰتِ وَرُحْنِ نَّسِجٍ مِّمَّكَ وَنَقْدٍ مِّنْ لَّاكَ

فرشتوں کو چوں کہ معصیت اور شروفاں پسند تھا اس لئے انہوں نے یہ بھی کہا ہم تیری تسبیح و تحمید و تقدیس بیان کرتے ہیں۔

فرشتوں کو مصلحت الہی کا علم نہ تھا۔ خدایتعالیٰ نے اسی مصلحت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرشتوں سے کہا۔ اِنِّىْ اَعْلَمُكُمْ اَلَا تَعْلَمُوْنَ

(جن باتوں کا مجھے علم ہے وہ تم نہیں جانتے) فرشتے اس بات سے بے خبر تھے کہ ابلیس کا دماغ غرور و غرور سے لبریز ہو چکا ہے۔ اور اب وہ عزرائیل کی

ساعت زیل نہیں رہا۔ **حضرت آدم کا خمیر اور زمین کا اوٹیل** معارج النبوت میں ہے

کہ بعد زمین کو وہی سببی۔

اے زمین بانو خلق موجود می سازم کے بعضے اس

ایشان اطاعت فرمان کنند و بعض عصیان و رزق مدد طبعاً

مراودہ بهشت و عاصیان را بد آتش دوزخ سپارم ۱۱۔

اے زمین تجھ سے ایک مخلوق پیدا کر رہا ہوں اس میں سے بعض میرے

لَا تَقْضُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَسِيْعًا -

یا اللہ تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کر دیا مگر تیری مہربانی کے بغیر میں اپنی حفاظت سے قابض ہوں حکم ہوا کہ تیری ہر اولاد کے ساتھ ایک فرشتہ پیدا کروں گا۔ جو شیطان کے شر سے بچاتا رہے گا۔ حضرت آدمؑ نے کہا یا اللہ امانت میں میرا اہواز ہو۔ حکم ہوا ایک نیکی کا بدلہ دس غنا یا زیادہ دوں گا۔ اور غنا صرف ایک گناہ ہی شمار ہوگا۔ حضرت آدمؑ نے کہا الہی اس سے بھی زیادہ تیری امانت درگاہ ہے۔ روح قبض ہونے تک تو یہ قبول کی جائے گی۔ حضرت آدمؑ نے کہا یا الہی کچھ اور بھی عنایت ہو، حکم ہوا کہ گنہگار بندوں کو میری رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیے۔ ان کے سب گناہ معاف کر دوں گا۔

حضرت آدمؑ کا جنت میں داخلہ
ابلیس کی حسرتناک مایوسی

بات کا عہد لے لیا کہ جنت میں رہتے ہوئے شجر ممنوعہ کے قوب نہ جانا اور منہ شیطان کے دھوکے میں آنا جنت میں آدمؑ کے داخل سے ابلیس پر حسرت و یاس کا عالم طاری ہو گیا اور آدمؑ سے انتقام لینے کی تدبیریں سوچنے لگا۔

حواء کی پیدائش اور حضرت آدمؑ کی عیش و عشرت کی زندگی

کیلئے ان کی باتیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا۔ انسانوں کا یہ پہلا جوڑا جنت میں عیش و عشرت کے ساتھ رہنے لگا۔ جنت میں ہر قسم کی عیش و راحت کے سامان مہیا تھے۔

آدمؑ سے بدلہ لینے کیلئے سانپ اور مور سے شیطان کی خفیہ سازش

آدمؑ کو سمجھ نہ کرنے کے بعد اگرچہ ابلیس کو جنت سے نکال دیا گیا تھا مگر اس کو آسمان پر رہنے کی اجازت تھی اور آپ پڑھ چکے ہیں کہ ابلیس لعین ایک زمانہ میں معلم الکفر (فرشتوں کا استاد) تھا وہ عرش کے نیچے خاص صمبر پر نور کے جھنڈے کے نیچے بیٹھ کر فرشتوں کو درس دیا کرتا تھا، جنت اس کے رہنے کا مقام تھا تمام جنت والوں سے اس کی پائی اور شناسائی تھی۔ شیطان کو جنت میں داخل کی ممانعت تھی اس لیے وہ کھلم کھلا جنت میں نہیں جاسکتا تھا وہ چاہتا تھا کہ عیش و عشرت میں پہنچ جائے تو آدمؑ سے بدلہ لے کر اپنا دلی بغض نکالوں چنانچہ ایک روز شیطان جنت کے دروازے سے باہر جا کر بیٹھ گیا۔ اور اس انتظار میں رہا کہ کوئی پہلانا دوست نظر آئے تو اسے اپنا

دلی مدعا ظاہر کروں۔ اتنے میں مور گھومتا پھرتا نظر آیا۔ ابلیس نے مور سے اپنا مطلب ظاہر کر کے امداد کی درخواست کی، مور نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ابلیس نے کہا یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ بال البتہ یہ کام سانپ انجام دے سکتا ہے میں ابھی اس کے پاس جا کر ذکر کرتا ہوں، تھوڑی دیر بعد سانپ بھی اسی طرح کھلا۔ بات چیت کے بعد سانپ شیطان کو جنت میں لے جانے پر رضامند ہو گیا۔

شیطان امان حوا کو کھانے میں کامیاب

قطار رونے لگا۔ آدمؑ نے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے نامحاذ انداز میں آدمؑ کو حوا سے کہا کہ تمہارا یہ اعزاز کو کام چند روز ہے۔ تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا نہیں۔ ایک دفعہ موت آئے گی یہ تمام اعزاز و مناصب چھین جائے گا۔ تمہارے انجام کا خیال کر کے میرا دل بھر کر آ رہا ہے۔ آدمؑ نے کہا کہ ان سے بچنے کی بھی کوئی تدبیر ہے؟ شیطان نے کہا کیوں نہیں۔ یہ جو سانپ درخت کھڑا ہوا ہے جس کا پھل تمہیں کھانے کی ممانعت ہے اگر تم اس کا پھل کھلو تو موت سے بچ جاؤ گے۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا کچھ بھی ہو میں خدا کے حکم کے نافروانی نہیں کر سکتا۔ شیطان نے کہا کہ اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت کارائش ہی ہے کہ حق تعالیٰ کو تمہیں جنت میں ہمیشہ رکھنا منظور نہیں۔ اگر منظور ہوتا تو اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت نہ کرتا۔ اس درخت کے خاصیت یہی ہے کہ اس کا پھل کھانے سے انسان فرشتوں کی طرح ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت آدمؑ تو اس بات کو سن کر لڑکھڑکے۔ چلے گئے۔ مگر حوا وہیں بیٹھی رہی۔ شیطان نے جتنی قسم کھا کر حوا کو یقین دلایا کہ وہ ان کا سچا خیر خواہ ہے اور خیر خواہی کی بنا پر وہ ان کو مشورہ دے رہا ہے۔ دائمی حیات حاصل کرنے کیلئے یہ پھل کھانا تمہارے لیے نالغہ ہے۔ عورت ناقص عقل ہوتی ہے۔ امان حوا اس کی باتوں میں گمان۔ شیطان نے غمدم کا ایک پھل ناخن سے دو حصہ کر کے امان حوا کو دے کر کہا کہ آدھا تو تم کھا لو اور آدھا آدمؑ کو کھلا دینا۔ کچھ دیر بعد آدمؑ تشریف لائے تو امان حوا نے آدمؑ سے کہا کہ یہ پھل کھاؤ آدمؑ متاہل ہوئے۔ امان حوا نے کہا اگر تمہیں اس پھل سے ڈر لگتا ہے تو میں پہلے کھائے لیتی ہوں۔ اگر اس پھل نے مجھے نقصان نہ پہنچایا تو تم بھی کھا لینا۔ آدمؑ عجیب ہو گئے۔ امان حوا نے درخت غمدم کا نصف پھل کھالیا۔ اور کچھ دیر انتظار میں بیٹھی رہی۔ جب ان پر کوئی معرا اثر نہ ہوا تو آدمؑ نے بھی نصف پھل کھالیا۔ آدمؑ کے معدوں میں یہ پھل پہنچے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ان کے جسم سے جنت کی روشنی اتر گئی اور وہ نئے ظرف رہ گئے۔ مجبور ہو کر انجیر کے پتوں سے ستر چھپایا۔

آدمؑ کا جنت سے اخراج

اس واقعہ کے بعد حق تعالیٰ نے آدمؑ کو حوا کے ساتھ موز سانپ کو

ساقش پیش کیا گیا ہے اب آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ ابلیس لعین کدے
عدالت کا حال ملاحظہ ہو۔

اولادِ آدم کو فسق و فجور میں مبتلا کرنے کی کوشش

حضرت عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد
میلان میں بھی آباد تھی اور پہاڑوں میں
بھی جو لوگ میلان اور شہروں پر آباد

تھے وہ بنو قایل کے نام سے مشہور تھے اور جو لوگ پہاڑوں میں آباد تھے۔ وہ بنو
شیست کہلاتے تھے، بنی شیت خود قوما صاحب جمال تھے نمران کی عورتیں
پر صورت تھیں۔ ابلیس لعین بنو قایل کے پاس حسین و جمیل صورت میں
تمشکل ہو کر ملازم ہو گیا۔ اور ان کی خدمت کرنے لگا۔ ابلیس نے دوران
ملازمت میں ایک مرثیہ تیار کیا۔ ابلیس لعین اس انداز سے اسے بجایا کرتا تھا
کہ سننے والے بے تاب اور مسحور ہو جاتے تھے، بنو آدم نے چونکہ اس سے پہلے بھی
ابلیس خوش کن آواز نہ سنی تھی اس لیے مرثیہ سننے کیلئے ابلیس کے عروج
ہو جاتے تھے، تھوڑے ہی عرصے میں ابلیس کے مرثیہ کی عام شہرت ہو گئی۔ لوگ
دور دور سے اس کو سننے کیلئے آنے لگے۔

عید کے موقع پر بنو قایل کے ہاں ایک میل لگتا تھا عورتیں اور مرد
جمع ہوتے تھے، ابلیس اس عظیم اجتماع میں مزمار بجا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ
بنو شیت عید کے موقع پر بنو قایل کے یہاں آئے اور ان کی عورتوں کے
حسن و جمال کو اس اجتماع میں بے پردہ دیکھ کر ششدر ہو گئے، بنو شیت
نے بھی وہیں جا کر اسی قسم کا میل پہاڑوں پر لگایا۔ بد معاش مرد اور عورتوں
کے اختلاط سے اس میل میں خوب حرام کاری ہوئی۔ اس کے بعد اولادِ آدم میں
بے حیائی اور بے کائی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔

ابلیس نے اولادِ آدم کو گمراہ کرنے
کے لئے آدم کا مجسمہ بنایا

عجائب القصص میں ہے
کہ جب حضرت آدم علیہ
السلام وفات پائے
تو مسلمانوں نے کھاد کو

آدم کی زیارت سے منع کر دیا۔ موقع بہت اچھا ہے۔ شیطان نے فوراً ان
لوگوں سے جا کر کہا غم کرنے کی کوئی بات نہیں میں آدم کی شبیہ تیار کئے دیتا ہوں
تم بھی اس کا طواف کو زیارت کیا کرو۔ ابلیس نے آدم کی شبیہ تیار کر دی
لوگ اس کی تعظیم و محترم کرنے لگے۔

حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان زمانہ میں پانچ بزرگ و
مقتدی پر سبز گار گزرے تھے۔ ان لوگوں کے متبعین و مقلدین کثیر تعداد میں
تھے۔ ان بزرگوں کی وفات سے متبعین کو جس قدر صدمہ ہوا ہوگا۔ ظاہر ہے
ابلیس نے ان بزرگوں کی یادگار کے نام سے ان بزرگوں کے بت بنادیئے شروع

ہیں زمین پر تار دیا اور یہ چاروں زمین پر ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر تھے
حضرت آدم اور نوح کا اخراج تو اس وجہ سے ہوا کہ ان دونوں نے شیخ منور تھا
روح الہی کی نافرمانی کی تھی۔ سانپ اور مور چونکہ جرم میں اعانت کے
جرم تھے اس لئے وہ بھی خدا کی نافرمانی میں مجرم قرار پائے۔ قدرت نے ان
چاروں کو مختلف عقوبتوں میں مبتلا کر دیا۔

حضرت آدم عتاب الہی کے مورد بنے، جنت کا لباس اتار دیا گیا۔
اور جنت میں نکلے کھڑے ہو گئے۔ (۳) آدم کا جسم جنت میں نہایت سفید اور
چمکدار تھا۔ دنیا میں آنے کے بعد اس میں کچی اور تاریکی پیدا ہو گئی۔ (۴) آدم
و نوح کے درمیان ایک روایت کے مطابق ۲۰ سال تک جدائی رہی (۵) حضرت
آدم اور شیطان کے درمیان عدالت کی مستحکم دیوار قیامت تک کیلئے قائم
ہوئی۔ (۶) آدم خطا کا قرار پائے۔ (۷) شیطان کو ان پر اور ان کی اولاد پر
مسئط کر دیا گیا۔ (۸) دنیا میں آدم کیلئے جیل خانہ بنادی گئی۔ (۹) دنیا میں
آدم اور ان کی اولاد کو قسم قسم کی محنت کے کاموں میں لگا دیا گیا۔

حضرت نوح مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوئیں عورتوں کے پیٹ
اور شرمگاہ کو غلاطت (خونی حیض و نفاس) کا مقام بنادیا گیا۔ (۱۰) نوہینے
یک محل کا بار اٹھانا پڑا۔ (۱۱) وضع حمل کے وقت جان لیوا تکلیف پھرنی پڑی۔
(۱۲) شوہر کے مرنے کے بعد عورتوں پر عدت لازمی قرار دی گئی۔ (۱۳) عورتوں
کو ان کے شوہروں کے ماتحت اور تابع کر دیا گیا۔ (۱۴) طلاق دینے کے حق سے
عورت محروم کر دی گئی۔ (۱۵) دو عورتیں گواہی میں ایک مرد کے قائم مقام
تجویز کی گئیں۔ (۱۶) عورتیں ناقص العقل قرار دی گئیں۔ (۱۷) عورتوں
کو سلام کرنے کی مردوں کو ممانعت کر دی گئی۔ (۱۸) جموع کی نماز اور جماعت سے
محروم کر دی گئیں۔ (۱۹) مردوں کے مقابلے میں عورتوں کا دین بھی ناقص قرار
پایا۔ (۲۰) عورت نبوت سے محروم قرار پائی۔ (۲۱) عورتوں کا حکم شرعاً غیر
نافذ قرار دیا گیا۔

ابلیس کو لعین مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوا

(۱) ابلیس تمام روئے زمین اور آسمان اول کی بادشاہت کے علاوہ جنت کے
افسر خزانہ کے عہدہ سے محروم کر دیا گیا۔ (۲) صورت مسخ کر دی گئی۔ (۳) حق تعالیٰ
کے قرب سے محروم ہوا۔ (۴) عزرائیل نام تبدیل کر کے ابلیس نام تجویز کیا گیا۔
(۵) بد بخت لوگوں اور کفار کا پیشوا بنادیا گیا، (۶) ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ملعون و مردود
بنادیا گیا۔ (۷) معرفت الہی سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محروم کر دیا گیا۔ (۸) تو بہکا و بھڑکا
اس کیلئے بند کر دیا گیا۔ (۹) شکی سے ہمیشہ کیلئے محروم کر دیا گیا۔ (۱۰) تمام دوزخیوں کا
خلیب مقرر ہوا۔

مستور بالامیں حضرت آدم کے ساتھ شیطان کی عدالت کا ہلکا

شروع میں تو لوگ ان بنوں کی تعظیم و تکریم کرتے رہے۔ جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے ان کا اولاد سے کہا کہ تمہارے باپ ان بنوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ تم بھی ان کی پوجا کیا کرو۔

حضرت نوح کے زمانہ میں ان بتوں کی پرستش کا اس قدر زور ہوا کہ وہ ان ہی بتوں کو خدا سمجھنے لگے۔ حضرت نوح علیہ السلام ان کو سمجھاتے رہے مگر وہ نہ ماننے والے تھے نہ مانے۔ انجام کار طوفان میں غلابت ہلک کر دیئے گئے۔ قال محمد بن کعب القرظی فی قولہ تعالیٰ ولا تدعون دولا ولا میولعوا ولا یفوت و یعوق وینال الا یہ فی ہذہ کانت السماء قوم الصالحین کانوا یمین آدم و نوح فلما ماتوا کان اتباعہم یلقونہم یمم و یمخذون یمدم باخذہم فی العبادۃ فجاہلہم ابلیس وقال لہم لو صبرتم صبرتم کانت ذالک الضب وکم واسوی الی العبادۃ ففعلوا ذالک ثم نشا قوم یمدم فقال لہم ابلیس ان الذین من قبکم کانوا یمدون ہم ان اللہ لقد اعطاهم الایۃ لیرہبہ فاستحقوا العبادۃ ثم من ماخلق اللہ کما انہ ملک الملوک یخضع لہ عبد لا یفنی خدمتہ قطبہ خلصہ الملک و یغرض الیہ تدبیر بلایہ من بلایہ

فستحق السمع والطاعة من اهل تلك العبادات ولانه لا اقبل
عبادة الله ولا مضمومة بعبادهم لان الحق في غاية التعالي
فلا يقبل عبادة تقربا منه بلا لديه من عبادة هولاء ليقربوا الى
الشرع لئلا يقال هولاء يسمعون وينصرون ويشعرون لعبادهم و
يلبسونهم الامورهم وينصرونهم فخلق من لعبادهم خلقا لهم
الفرق بين الاصنام وبين من هم على صورة قطبوس
غياها ولا ذلك والله تعالى خليم

على من الحكم والملك الله تعالى خالصا وما قريبين السما
جادات لهم ارحل يشون بها أم لهم ايد يبطشون بها ام لهم
احين يبعرون بها ام لهم اذان ليمعون بها -

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان میں وہو، سواع، یغوث، یعوق، باعج حضرات معتقدین گنزدے ہیں ان حضرات کے بڑی تعداد میں لوگ معتقد اور مقلد تھے۔ ان حضرات کی وفات کا قوم نے سخت عدم محسوس کیا۔ ابلیس لعین نے انسانی شکل میں ان کا ان حضرات کے متبعین سے کہا کہ اگر تم حضرات ان کے تصویر بنا کر رکھ لو تو ان حضرات کی جبرانی کا عدم بھی فی الجملہ کم ہو جائیگا۔ اور ان حضرات کی عدم موجودگی سے عبادت میں بہ کیفی بھی جالی رہے۔ ان لوگوں نے شیطان کے مشورے پر عمل کیا اور ان حضرات کی ستریاں

بنائے رکھیں، ان لوگوں کے مرنے کے بعد ایلیس نے ان کی اولاد سے کہا کہ تم باپ دادا تو ان ہی سورتوں کی طرح جا کیا کرتے تھے تم بھی ان کی طرح جا کیا کرو، ان جنوں کو حق تعالیٰ نے اپنے ملک کے انتظام و انصرام کیلئے مخلقت و سلطنت عطا فرمائی ہے۔ اس لئے ان جنوں کی اطاعت ہم پر واجب ہے۔ جب تک ان جنوں کی پوجا نہیں کی جائے گی خدا کی عبادت بھی قبول نہ ہوگی۔ ان جنوں کو ستارے کے ایک خاص درجہ اور مرتبہ حاصل ہے۔ ان جنوں کی سفارش پسند گو اور پیغمبر میں مقبول ہے۔ شیطان کی باتوں میں آکر ان لوگوں نے جنوں کی پوجا کی شوق کر دی، اس کے بعد تیسرے دور میں یہی سبت معبود حقیقی بن گئے۔ بت اور عکس ایش کوئی تمیز باقی نہ رہی یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان عکس اور فاسدہ کی تردید کہیں اس طور سے کی کہ حکومت اور شہنشاہیت خدایہ کے لئے ہی ہے۔ اور کہیں اس طور پر کہ یہ بت عبادت میں ہی عیب پانے میں بول سکتے ہیں۔ یا انا تمہوں سے بڑھ سکتے ہیں۔ یا اپنے کاروں کے سن سکتے ہیں۔

اولادِ آدم پر شیطان کا غلبہ

شیطان نے اللہ سے کہا اے اللہ! تو نے مجھ جنت سے نکال دیا
 کے سبب اب مجھے اولاد آدم پر ظہور عطا فرما! رب تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے تجھے
 انبیاء کے سامان کی محبت مسلم ہے آدم کی اولاد پر ظہور عطا فرمایا۔ شیطان نے کہا
 رب نے فرمایا جتنی آدم کی اولاد ہوگی اتنی ہی تیری اولاد ہوگی۔ شیطان نے کہا
 اور وہ اولاد کو دشمن نے فرمایا۔ میں نے ان کے سینوں کو تیرا شکن بنایا۔ ان کے
 میں خون کی طرح گردش کرنے کا عزم کیا۔ کچھ اور؟ فرمایا! اٹھیں یہاں سے
 اور پیارہ مدگاروں سے امداد مانگ کر انہیں مال حرام کی نکالی پر کشادہ
 کرنا، انہیں ایام حرام میں داخل ہونا اور آدم کا حق ادا کرنا۔
 حرام کاری کے سبب ہیا کرنا، انہیں مشرک و نام تعلیم کرنا جیسے عبد العزی
 و دیو، انہیں گندی گفتگو، بُرے افعال اور چھوٹے ظاہر و باطن کے درمیان
 کرنا، انہیں جھوٹی تسلیاں دینا جیسے معبودان باطل کی شفاعت، آلودہ
 کی کراہتوں پر غرور، بول و امیدوں کے درمیان توہین میں تاغی و فحش اور یہ سب
 ہندید کے طور پر تھا جیسا کہ فرمایا اٹھیں۔ اٹھو نہ اٹھو تم جہاں جا کر
 آدم نے عرض کیا اے اللہ! تو نے میری اولاد پر انہیں کائنات کو دیا اس لئے کہ میں
 بری رحمت کے بغیر کیسے ہوگی؟ رب تعالیٰ تیرے نزدیک فرزند کے ساتھ میں لگا کر
 عرض کیا اٹھیں اور انہیں اٹھیں ہر ایک کو اپنے گناہوں میں گناہ کے عزم کیا اٹھیں
 اور انہیں انہیں گناہوں میں لگا کر انہیں گناہوں میں لگا کر انہیں گناہوں میں لگا کر
 انہیں گناہوں میں لگا کر انہیں گناہوں میں لگا کر انہیں گناہوں میں لگا کر

شیطان کے مورچے | حضرت شیخ امام الترمذی حسنیہ فرماتے ہیں۔

اعلم ان الشیطان یقف للمؤمنین فی سبع عقبات عقبة الکفر فان مسلم منہ وقف لہ فی عقبة البدعة ثم فی عقبة فعل الصغائر فان مسلم منہ وقف فی عقبة فعل الملاحات فیثقل بہا من الطاعات فان غلبہ شغلہ بالاعمال النضر من الاعمال انہا ضلہ فان مسلم من ذلک وقف لہ فی العقبة السابعة ولا یسلم منہا الا ان یدخلہا اهل الاسلام وینہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وینہا تسلیط الاعداء والفجۃ فی انواع الاریاء (الاستعاذہ)

شیطان مومن کو گمراہ کرنے کے لئے ۷ مورچوں پر بیٹھتا ہے۔ پہلا مورچہ کفر کا ہے۔ پس اگر مومن کفر سے محفوظ رہا تو وہ بدعت کے مورچہ پر آکر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر کبار کے مورچہ پر بیٹھتا ہے۔ پھر صغائر کے مورچہ پر آکر بیٹھتا ہے۔ پس اگر مومن پر ان مورچوں سے شیطان ناکام رہتا ہے تو وہ مباحات کا مورچہ سنبھالتا ہے۔ اور مومن کو اطاعت الہی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس مورچہ پر بھی ناکامی رہتی ہے تو مومن کو غیر افضل اعمال کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مورچہ پر اگر اسے کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو وہ سب سے آخری مورچہ سنبھالتا ہے اور وہ ہے بدعت کا مورچہ کو ایذا رسانی پر مل جاتا ہے۔

شیطان عالم کی موت سے بہت خوش ہوتا ہے | من یمن مع من

قالوا ابلیس یا سیدنا انما نفتح بموت العالم والا نفتح بموت العابد۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ شیاطین اپنے گروہ گھنٹال ابلیس سے کہا کرتے ہیں کہ ہمیں جتنی خوشی عالم کے مرنے کی ہوتی ہے اتنی خوشی عبادت گزار کے مرنے کی نہیں ہوتی۔

جو لوگ ذکر الہی سے غافل رہتے ہیں شیطان انہی کے پیچھے لگا رہتا ہے | الشیطان

من یعیش عن ذک اللہ تقیص لہ شیطانا فہو لہ مسترین۔

جو شخص خدا کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اس کے پیچھے شیطان لگا دیتے ہیں۔ جو ہر وقت

اس کے ساتھ رہتا ہے۔ جو شخص صبح کو دیر تک سو رہا ہے شیطان اسکے کان میں پیشا کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ قال ذکر رجل عند النبی صلی

اللہ علیہ وسلم نامرحتی اصبیح فقال ذاک رجل بال الشیطان فی اذنیہ وستمہما

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو طویل آفتاب کے وقت خواب سے بیدار

ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا تھا۔

شیطان بھی انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے | سنن البیہقی و سنن ابی یوسف

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یاکل قلوبہ اللہ حتی لم یبق من طعامہ الا نعز فلمادفعہا الیہ قال



بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُ بَاعٍ آخِرُهُ فَضَحَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
مَعْرُوفًا مَّا ذَالَ الشَّيْطَانُ يَا كَلَّ مَعْلًا فَلَمَّا ذَكَرَ اَمْرَ اللّٰهِ
اَسْتَقَامَ مَا فَنَ بَطْلَانَهُ۔

حضور کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا بسم اللہ پڑھنا شروع
کیا تھا۔ آخری فقرہ کھاتے وقت اس نے بسم اللہ لکھا اور آخری کھا۔ حضور
ہنس پڑے اور فرمایا کہ شیطان بھی برابر شریک رہا اور کھاتا رہا۔ جب تک
نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے قے کر دی۔

شَیْطَانُ سَا شَرِّیْ کھاتا ہے اور رات کو ساتھ ہی سوتا ہے

حضرت عبداللہ بن جابرؓ کی روایت ہے۔
عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اِذَا دَخَلَ بَیْتُہُمْ فَذَكَرَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قُلَّ
الشَّیْطَانُ لَا مَبِیتَ لَکُمْ وَلَا عِشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَہُمْ یَذْکُرُ اللّٰہَ عِنْدَ
دُخُولِہٖ قَالِ الشَّیْطَانُ اَوْ کُنْتَ الْمَبِیتِ وَاِذَا السُّمُورُ کَرَّ اللّٰہُ عِنْدَ
طَعَامِہُمْ قَالِ اَوْ کُنْتَ الْمَبِیتِ وَاَنْعَشَا۔

حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کا نام لے کر کھریں داخل ہوتا ہے
اٹھنا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ میرا شب بانی
یا کھانے میں کوئی حق نہیں ہے۔ اور جو شخص کھریں اللہ کا نام لے کر بغیر داخل
ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے مجھ رات کو رہنے کا کھانا مل گیا اور جو شخص
کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کو رہیں
رہوں گا یہیں کھاؤں گا۔

وقال بن مسعود خلق شیطان المؤمن فہزولہ وَاِذَا
شَیْطَانُ التَّلَاسِیْمِ فَقَالَ مَا لَکَ قَالَ مَا لَیَّ عِنْدَہُ شَیْءٌ اِذَا دَخَلَ
یَنْفِیْہُ ذَکَرُ اللّٰہِ وَاِذَا طَعَمَ ذَکَرُ اللّٰہِ وَاِذَا شَرِبَ ذَکَرُ اللّٰہِ قَالَ
الْاٰخِرُ کُلُّ فَعْلٍ وَاَشْرَبَ مَخْلُوقٌ۔

ایک روز مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان کی ملاقات ہوئی مومن
کا شیطان دہلا پڑا اور کافر کا شیطان موٹا تازہ تو کافر کے شیطان نے پوچھا
کیا بات ہے تو انہی بلا کیوں ہے مومن کے شیطان نے جواب دیا کہ کیا
کروں وہ کھریں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہے۔ کھانا بسم اللہ پڑھ کر کھاتا
ہے پانی بسم اللہ پڑھ کر پیتا ہے۔ کافر کے شیطان نے کہا میں اپنے انسان کیساتھ
خوب کھاتا پیتا ہوں۔

حضرت پیران پیرؒ کو دھوکہ دینے کی شیطان کی کوشش و

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں مجھ پر غری کی

وجہ سے پیاش کا ظہر ہوا۔ آسمان پر ایک کالے رنگ کا بادل چھا گیا۔ ٹھنڈی ہوا
چلنے لگی اتنے میں آواز آئی یا عبدالقادر انار تک تو میں نے جواب دیا انت
اللہ الا لہ الا هو اس کے بعد آواز آئی انار تک وقد اخلت
لک ما حمت علیک تو میں نے جواب دیا کذب بل انت شیطان
یہ سنتے ہی وہ بادل چھٹ گیا۔ میرے پیچھے آواز آئی اے عبداللہ کب تک تم
اپنی خداداد سمجھ سے نجات پائے۔ تم سے پہلے میں، آدمیوں کو اس طرح
غمرہ کر چکا ہوں۔

شَیْطَانُ کی ایک جال حضرت ابی ہریرہؓ کی روایت ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بِأَنَّ الشَّیْطَانَ اَحَدَ کَمَنْ یَقُولُ مِنْ خَلْقٍ کَذَابٍ مِّنْ خَلْقٍ
کَذَابٍ حَتّٰی یَقُولُ مِنْ خَلْقٍ رَبِّکَ غَاذِ اَبْلَغَ ذٰلِکَ فَلَیْسَتْ
لِہٖ شَبَہٌ۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تمہارے پاس
اگر پوچھتا ہے اس چیز کو کس نے پیدا کیا یہاں تک کہ وہ یہ بھی پوچھتا
ہے تیرے خدا کو کس نے پیدا کیا اگر ایسا سوچ ہو تو اللہ سے پناہ مانگنی
چاہیے دوسری روایت میں ہے کہ

فَنُتِلُوْا فَلَہُوَ اللّٰہُ اَحَدًا اِیَّیْ اَخْلَقَ فَمَنْ لِّیْ غُلٌّ مِّنْ یَّسَادَہُ
تَلَاثًا وَلِیْسَتْ عِندَہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
دوسری روایت میں ہے کہ سورہ اعلیٰ میں پڑھ کر اور ۲۲ دفعہ یاقین
طرف تھمکار کر اَمُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہئے۔

کُنْ دُکُنْ مَوَارِیْقُ مِلْ شَیْطَانُ سَیِّئَہٗ مَا مَعْنٰی چاہئے

(۱) قرأت قرآن کے وقت۔ (۲) جس وقت مسلسل دوسرے آدھے ہوں
(۳) پیشاب کے وقت

شَیْطَانُ کا رونا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَرَأَ ابْنُ
آدَمَ السَّجْدَ تَسْبِیْحًا عَتَزَ الشَّیْطَانُ بِتَبْکِیِّہِ فِیْ قَوْلِہٖ یَا وَیْلَہُ
اَمْرًا یُّنَادِیْ اَدَمَ بِالسَّجْدِ فَنَجَدَ فَلَمَّا الْجَنَّةَ وَاَمْسَتْ بِالْجَوْحَانِ
بَیْتُ فَلَی السَّارِ (مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بنی آدم سجدہ
کی آیت پڑھ کر خدا کو سجدہ کرتا ہے تو وہ اس کے پاس سے روتا ہوا
خدا پر جاتا ہے۔ ہائے ہائے بنی آدم کو سجدہ کا حکم ملا اس نے سجدہ
کر لیا۔ جنتی ہو گیا۔ مجھ خدا نے سجدہ کا حکم دیا تھا میں نے انکار کر دیا۔

دور بن گیا۔

شیطان چار مرتبہ خوب کوکین مار کر رویا۔ | یحییٰ بن محمد نے

اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان چار موقعوں پر دھڑکیں مار مار کر رویا تھا (۱) جس وقت اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔

(۲) جس وقت زمین پر اتارا گیا۔

(۳) جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

(۴) جس وقت سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔

طبرانی میں ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ اس وقت شیطان اس قدر رویا کہ اس کی فوج جمع ہو گئی۔ شیطان نے اپنی فوج سے کہا اب تم ناامید ہو جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تم پر نہیں ہو سکتی ہاں ان کو دین کی باتوں میں یقینوں میں ڈالو شعر گوئی اور نوحہ کو رواج دو۔

کتب مغازی و سیر میں ہے کہ بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت بھی ابلیس رویا تھا۔

حضور سرور عالم کو قتل کے مشورے میں شیطان کی شرکت

جس وقت مکہ کے دارالندوہ میں قریش کا اجتماع ہوا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تدبیر سوچی جانے لگی۔ تو شیطان ایک بوڑھے کے روپ میں دارالندوہ میں آیا۔ اور اس نے لوگوں کے دباقت کہنے پر بتایا کہ میں بخدا کا رہنے والا ہوں ہاں۔ اسی شیخ بخدی نے قریش کو رائے دی تھی کہ تمام قبیلوں کا ایک ایک نوجوان منتخب کر کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جائے اس صورت میں نبی ہام تمام عرب قبائل سے بدلہ نہ لے سکیں گے۔

اس کے بعد جب حضور کفار قریش کی آنکھوں میں دھول بھونک کر گھر سے صبح وصال نکل گئے تو اس شیطان نے قریش کو خبر دی تھی کہ مجھ تو صاف بچ کر نکل گئے۔

غزوہ احد میں شیطان نے اعلان کیا تھا کہ محمد قتل ہو گئے

جس وقت غزوہ احد میں خالد بن ولید نے عقبہ کھلے ہوئے کی جماعت مقرر ہو گئی۔ ۵۔ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے۔ شیطان نے اعلان کیا (قتل محمد) محمد قتل ہو گئے۔

عزوفہ کی شہادت ابلیس کی کا ماتم | عن العباس بن مرداس السدوسی قال سجدت لرسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم لامتناہ عشية عرمة بالمغفرة والرحمة فاکثر الدعاء فاجابه ان قد فصلت الاظلم بعضہم بعضا فلما سبى و منهم فقلد غفر بها فقال يارب انك قادر على ان تذيب هذا المظلم خير من مظلمت وتغفر بعد الظالم بل يجب تلك العشية البشعة فلما كانت عند امة المولعة امداد الدعاء فاجابوا ان قد غفرت قل ثم تيسر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال له بعض اصحاب يا رسول الله انك سميت في ساعة لم تكن تسم فبما فقال سميت من عند الله ابليس انك ما علم ان الله سبحانه قد امتحاب لي اخذ يد هو بالرحيل والبشره يعني الزاب على ساسه۔ (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب اپنی امت کی مغفرت کیلئے دعا فرمائی متعدد دعائیں تھیں سب قبول ہوئیں حکم ہوا تہااری دعائیں سب قبول ہیں۔ مگر ظالم کو مغفرت عطا نہیں کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی مانگی کہ میری امت کے ظالم اور مظلوم دونوں کی مغفرت فرمائی جائے۔ حق تعالیٰ نے ظالم کی مغفرت سے انکار فرمایا۔

مزدلفہ کی شب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی دعا فرمائی حق تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے عرض کیا حضور اس وقت تو آپ ہنسنا نہیں کرتے تھے اب کیا بات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھے شیطان کو دیکھ کر ہنسی آگئی اسے جس وقت میری دعا قبول ہو جائے گی خبر ہوئی تو وہ اپنے کو کڑھتے پھینکے ہوئے اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔

شیطان ہمبستی میں بھی شریک ہوتا ہے | عن ابن عباس

قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدكم اتانا لاد ان ياتي اهلنا قال لبسم الله اللهم جننا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقنا فانما ان قد بينهم ولم يفرق الشيطان ابدا۔ (متفق علیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرو تو لبسم الله اللهم جننا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقنا پڑھ لیا کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کو کچھ پیدا کرنا منظور ہوگا تو اس کو شیطان بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

شیطان اذان کی آواز سن کر ہلکا جاتا ہے | عن ابن عباس

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا الزري بالصلوة استبرأ
 الشيطان لها فلو حق لا يسمع الاذن فإذا قضى الاذن ان اقبل
 فإذا انوب بها او برئ اذا قضى اقبل حتى يحظر بين المراء ونفسها
 يقول اذكر كذا او كذا لئلا لم يكن يذكر حتى يظن الرجل ان يرى
 حشمه صلى . (بخاري ومسلم)

حضور سرحد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان بیٹھ بھر کر بھاگ پڑتا ہے۔ اس کے گوزر نکلنے رہتے ہی اذان کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے اقامت کے بعد واپس آ جاتا ہے پھر نمازیوں کے دل میں طرح طرح کی باتیں ڈالتا ہے یہاں تک کہ نماز پڑھنے والا بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی اور کیا پڑھا۔

وَأَنذِرْ مَنِ الشَّيْطَانِ مِنَ الْآذَانِ لَعَلَّ لَيْسَ مِنْهُ فَيُضِلُّكَ
إِلَى الْآيَةِ شَهِدْ لِمَا بَدَأَ يَوْمًا الْقَامَةِ لَقَدْ لَبِثَ الْأَنْفُسُ
لَا يَسْمَعُ صَوْتِ الْيَوْمِ حِينَ وَلَا نَسْ وَلَا شَيْءَ الْآيَةِ شَهِدْ لِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْآيَةِ كَمَا أَوَّلَ سَنَ كَرِ الشَّيْطَانِ كَيْ بَجَانِ كَمَا سَبَبَ يَوْمَ كَمَا وَه
أَسْبَابُ يَوْمَ كَمَا يَوْمَ كَمَا أَوَّلَ سَنَ كَرِ الْقِيَامَةِ كَيْ دَنَ كَمَا
نَدْنِي يَوْمَ كَمَا وَهْلِي الشَّيْطَانِ كَيْ دَنَ كَمَا كَمَا يَوْمَ كَمَا وَهْلِي
أَسْبَابُ يَوْمَ كَمَا وَهْلِي الشَّيْطَانِ كَيْ دَنَ كَمَا كَمَا يَوْمَ كَمَا وَهْلِي

شیطان کیونکر ذلیل میں وسوسے ڈالتا ہے ؟
 فلاں عسب
 عبد العزیز
 سال قبل مریدان میرید مرتب الشیطان من قلب ابن آدم فلما
 کان فی الحولای رأی فیما یرى النمل حیدر جبل یبشاً بلود یرى
 واحد من خارج و رأى الشیطان فی صورت صفدر قاعد
 عنر منکب الامیر بن منکب و ازده له خرطوم طویل
 و قیحة ترعنه منکب الامر و الی قلب یوسوس الیہ فاذا ذکر
 اللہ نفس :
 (رواہ ابی الدنایا من کتاب الشیطان)

رہی شخص نے اللہ سے دعا کی کہ میں شیطان کو دل میں دوسو سو
ڈال دیکھا جاتا ہوں۔ اپنی رحمت سے دکھلا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے
نیم میڈر کی حالت میں ایک جسم شفاف بلور جیسا دکھایا۔ شیطان مینڈک
کی شکل میں اس کے بائیں منہ سے پڑ پڑا ہوا تھا اور اس نے اپنی لمبی سونڈ
دل میں داخل کر رکھی تھی اور اس کی یہ حالت تھی جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا
شیطان بھاگ جاتا تھا۔

شیطان کا اللہ تعالیٰ سے عہدہ

لا تعدن لهم صراطك المستقيم فلا يفتخروا من بين أيديهم
 اشكروا في آخرتهم وإنك لابعث ولا تبعث ولا تارو من
 خلفهم أرغبهم في دنياهم وأكد بهم ما فيها من الآيات
 وعن آياتهم أشبه لهم من دينهم ومن شألهم أشبه
 لهم المعاصي

شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ بنی آدم کو گمراہ کر دیکھتے ہیں ان کے صراطِ مستقیم پر بیٹھوں گا۔ پھر ان کے سامنے سے آؤں گا (آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں شک پیدا کروں گا کہ دوزخ جنت، قیامت، حشر و نشر، فرضی باتیں ہیں ان باتوں کی کوئی اصلیت نہیں) اور ان کے پیچھے سے آؤں گا۔ (ان کے دلوں میں دنیا کی محبت پیدا کروں گا اہل کائنات اہل حق کی تکذیب کراؤں گا) اور ان کے دامنِ طرف سے آؤں گا (دینی امور سے متعلق ان کے دلوں میں شبہات پیدا کروں گا) اور ان کے بائیں طرف سے آؤں گا۔ (ان کے دلوں میں گناہوں کی شہرت پیدا کروں گا)۔

شیطانِ خون کی طرح جسمِ انسانی میں دوڑتا ہے

من جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
تجبروا على المضيق فان الشيطان يجري من ابن آدم مجرى
الدم قلنا ومن مضيق رسول الله قال وضعي ولكنني انا مني طبع الخ
مين ثابت بن النسي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
احد من سبابه فمر به رجل فلو اذ نخاره فقال يا ملاي فله روي
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يجري من
ابن آدم مجرى الدم.

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غیب کی باتوں پر کھوکھری نہ
درو۔ کیونکہ شیطان بنی آدم کے جسم میں غبن کی طرح دوڑتا ہے۔ صحابہ
نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان کا یہی معاملہ ہے۔ فرمایا کیوں
نہیں اللہ میری مدد کرتا ہے میں اس کے شر سے محفوظ رہتا ہوں۔

قال الشيخ تقي الدين انما حرم الله اكل الدم لانه يقي
مجادى الشيطان فانه يجري من ابن آدم مجرى الدم.

ایک دفعہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اہل الوہابین حضرت صفیہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے اتفاقاً ادھر سے ایک آدمی گذرا۔ حضورؐ نے اس شخص کو بلا کر فرمایا یہ میری بیوی صفیہ ہیں۔ شیطان بنی آدم کے جہنمی خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

فرشتے و سوا اس پر مطلع ہو جاتے ہیں

والشیاطین یعلمون ما توسوس به نفس العبد۔ ملائکہ تعلمون
ذاتی الاحشاء کتابہ میجریدہ من الحسنات والشیات والشیطان
یجرى من ابن آدم بحری الدم ایلہم وانہم یدہ نفسہ فیرون
لہ یدہ۔

قال الشیخ نقی الدین الملک یعلم ما یدہ العبد من حسنات
وسیئہ ولین ذلک من علمہم بالغیب الذی اختص اللہ
بہ وقد روعی من ابن صینیہ انہم یثمون راہبہ فیعلون
انہم یحسنہ ویثمون ذلک تحت خبیثہ فیعلون انہم سیئہ
خلیہ شیخ نقی الدین نے لکھا ہے کہ انسان کے دل میں جو وسوسے
پیدا ہوتا ہے اس کا علم فرشتے اور شیطان کو برابر درجہ میں رہتا ہے۔ فرشتے
جو نیک عمل بدی لکھتے ہیں اس کے وسوسے سے مطلع رہتے ہیں شیطان
کا کام تو وسوسہ ڈالنے کا ہی ہے۔

قلیہ نے لکھا ہے کہ فرشتوں کو وسوسہ کا علم اس طور پر نہیں
ہوتا کہ ان کو علم غیب حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ ان غیبیہ کے قول کے مطابق فرشتوں
کو نیک وسوسہ کی اطلاع جو خوشبودار ہے وسوسہ کی اطلاع بدبودار
ہو جاتی ہے۔

ہر انسان پر ایک شیطان متجانس الہی مسلط ہوتا ہے

قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسعد الاوقار کل بہ
قرینہ من الملائکہ وقرینۃ من الجن قلہ وانت یارسول اللہ
وانا الا ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یادونہ الا بخیر
(سوانہ مسلم)

ہر انسان پر ایک فرشتہ اور ایک جن مرکب ہے۔ صحابہ نے جو صحابہ
آپ کے ساتھ بھی جن رہتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ مگر وہ مقہور ہے مجھ پر بات
کا الفاظ نہیں کرتا۔ ہمیشہ اچھی بات کی تلقین کرتا ہے۔

پیدا کر کے بعد کچھ کو شیطان ان ہاتھ لگاتا ہے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علیہ
مولود الا الشیطان عیسا حین تولد فیموت وادخا من الشیطان
ایاہ منہ وابنہا ثم یقول ابو ہریرۃ اقرؤ وانہ شتم الخ
اعیز ہا وزد بیتہا من الشیطان الرجیم۔ (اخرجہ البخاری وسلم)
جس وقت بچ پیدا ہوتا ہے شیطان آکر اس کو چھو رہا ہے۔ بچہ
لے لے لگتا ہے۔ ہاں حضرت مریم کو شیطان نے نہیں چھوا تھا۔ قرآن مجید میں
مذکور ہے۔ انہ اعیز ہا وزد بیتہا من الشیطان الرجیم۔

شیطان نماز میں خلل انداز ہوتا ہے

قلت یارسول اللہ حالہ الشیطان بینہ وبين صلاتی قال ذاک
حسب فاذا احسنت برفتعود باللہ منہ وانتقل من یسارک۔

(رواہ مسلم)
عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا کہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان غنرب ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ۔
اعوذ باللہ بھر بھر بائیں طرف تھوک دیا کرو۔

شیطان وضو کرتے وقت دوسو دے رہا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان شیطانا یقال صلہ اللہ
ناقوار وسواس الماء (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وضو پر ایک شیطان مقرر
ہے۔ اس کا نام ولہان ہے لہذا پانی کے وسوسے سے بچو۔

شیطان اولیائے واصیلین کو کس طرح گمراہ کرتا ہے

قال القطبی سمعت شیخنا الامام ابی محمد عبد المعطی شیعولا
سکندریہ یقولہ ان شیطانا یقال لہ الیضاوی فیقولہ الفقلہ
الواصلین فاذا استحکم منہم المجرع واخبر باجمہم یشتغلہم عن
ضیاع نور حق بلایہ علیہم البیوت فیظنون انہم قد وصلوا لہ
من اللہ تعالیٰ ولین کما ظنوا۔

ابو عمر معطی کہتے ہیں بیضاوی نام کا شیطان فقرائے واصیلین کو
گمراہ کیا کرتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب بھوک کی وجہ سے ان کی آنکھیں خشک
ہونے لگتی ہیں تو وہ نور اور روشنی کی صورت میں گھر کا گوشہ گوشہ منور کر
دیتا ہے۔ اس نور کو دیکھ کر وہ دھوکہ سے نور الہی سمجھ بیٹھتا ہے۔ ملاح
در حقیقت وہ نور شیطانی ہوتا ہے۔

وسوسہ دل میں کاتے ہی استعاذہ پڑھنا چاہیے

بن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان
للمتہ یا بن آدم وللمتہ لمتہ نامد لمتہ الشیطان فایجاد بالشہ
تکذیبہ بالحق واما لمتہ الملک فایجاد بالخیر یصدق بالحق
نمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فیصلہ اللہ ومن وجد غیر
فلیست ذمہ الشیطان الرجیم۔

میں تو وہ اس کا نام سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جب کوئی کہتا ہے کہ میں نے
میں بیوی یا گھر والوں میں تفریق کرادی۔

شیطان راستوں میں کیسیٹا رہتا ہے عن ابن سبتین
ابن الصفر کہ قال

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان

تقریباً بن آدم باطرقہ تعد لباطریق الاسلام فقال لہ فلم
تفرک دینک و دین اباءک فعمداً فاسلم ثم قعد بطریق العجری
فقال لہا حبر و تذرا ذلک و سماءک و انما سئل المہاجل

فی اسول لغصاة وھا جب ثم قعد لہ بطریق المہاجر مرجھا و
النفس المال فقال تقائل فتفضلت فتکلم المراء ویتسمہ الہن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان نبی آدم کے تمام

راستہ میں بیٹھا ہوتا ہے۔ اسلام قبول کرنے والے سے کہتا ہے تو اسلام لے

گا۔ اپنے باپ و دادا کا دین چھوڑے گا لیکن اگر اس نے شیطان کی بات نہ

کرا اسلام قبول کر لیا تو ہجرت کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے کیا اپنے زمین آسمان

کو چھوڑ کر ہجرت کرنے کا ارادہ ہے۔ یہاں بھی ناکامی ہوتی ہے تو جہاد کے موقع

پر وہ فتنہ مٹا ہے۔ بھلے اپنے بیوی بچوں کا خیال نہیں اگر تو کر لیا تو وہ یتیم اور

لاوارث ہوجائیں گے۔ تیری بیوی دوسرا نکاح کر لے گی تیرا مال لوگ تقسیم

کر لیں گے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن حفص بن الیمان قال قلت لعل الباریۃ یقطع علی الصلوۃ و ان

اللہ یشکونی منہ فذہبتہ (بخاری)

قولنا فذہبتہ ای خفتہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ایک عفت جن نے میرے اوپر شک کر خوارہ منقطع کرنا چاہا۔ لیکن خدا

کی امداد سے میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔)

بازار میں شیطان کا بیجوم رہتا ہے کان البیہی صلی

اللہ علیہ وسلم اذا

دخل السوق قال الحمد لله انا اعوزک من شر هذا السوق و مثلاً

نیہلوا عوزک ان اصیب فیہا سفقتہ خاسر و بیہنا ناجیہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بازار میں داخل ہوتے وقت

یہ دعا پڑھیں چاہیے۔ اللہ اے عوزک من شر هذا السوق و مثلاً

وا عوزک ان اصیب فیہا سفقتہ خاسر و بیہنا ناجیہ۔

حضور شیطان عند البیہی صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر کہ میں عرض

عن سعد بن وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب صلی اللہ علیہ وسلم

وعندہ فسوة من قریش بکلمۃ یسئلہ ویستکشر فیہ علیہ

اصوات علی صویۃ فلما استاذن عمر بن الخطاب صلی اللہ علیہ وسلم

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عمر و رسول اللہ یفحک

فقال عمر ضحک اللہ متک یا رسول اللہ بالی و اعمت

ما اضحک قال عجب من هؤلاء الا انی کن عندی فلا معنی

صوتک ابتدرت الجواب قال عمر فانت یا رسول اللہ حق ان یجین

ثم قال عمر انی عداوت انفسکم تعین ولا تعین رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قلن نعم انت افظ و اعظم فقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی لنفسی بید ما لک

الشیطان سالکنا الا سکت فجاہل فحک۔ (بخاری و مسلم)

ایک روز حضرت عمرؓ نے بارگاہ نبوت میں ماضی کیلئے اجازت طلب

کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اور

باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کی آواز سننے ہی انہوں نے بدو کیلئے دست

سنبھالے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ حضرت عمرؓ داخل

ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا آپ

میرے مل باپ قربان ہوں کس بات پر ہنس رہے تھے۔ فرمایا مجھے من عورتوں

پر ہنسی آگئی۔ تمہاری آواز سننے ہی انہیں بدو کیلئے بیٹھی۔ حضرت عمرؓ عرض

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے

اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اے اپنے نفس کی دشمن عورتوں مجھ سے تو

تمہیں اس قدر خوف معلوم ہوا۔ حضورؐ کا خوف تمہارے دل میں نہیں۔

عورتوں نے جواب دیا۔ آپ سے ڈرنا ہمارا حق بجانب ہے۔ آپ بہت سخت

آدمی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اے خطاب کے بیٹے تم

جس راستہ پر چلتے ہو شیطان تمہارے ڈر سے اس راستہ پر نہیں چلتا۔

عن بربک ان امۃ سورۃ اقامت لنبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقد رجع من بعض مغازیہ فقالت ان کنت نذرت ان تکلم

صالحاً ان اضرب علیک بالان قال انی کنت ففعلت فافعلت و ان کنت

ثم فعلت ففعلت ففعلت ففعلت ففعلت ففعلت ففعلت ففعلت

و دخل غیر و وہمہ تعویب ثم دخل عمر فجعلت دفنھا خلفھا

وہمہ متفعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البیہی

لیفحک یا عمر انا جالس و دخل هؤلاء فلما دخلت فقلت ما

فقلت (بین مذہب)

ام المؤمنین حضرت سورۃ شکی والدہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے واپس

تشریف لائے تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے اللہ کی نذر مانی تھی کہ حضور خیر و عافیت سے جہالت و الیس آجائیں تو اس خوشی کا اظہار دف بجا کر دوں گی۔ حضورؐ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے۔ ام سورہ دف بجائے نہیں۔ استغفر میں حضرت حدیق تشریف لائے۔ وہ دف بجائی رہیں کچھ دیر بعد حضرت عمرؓ تشریف لائے تو وہ اپنے دف کو اپنی پشت کے پیچھے چھپا کر بیٹھ گئے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے عمرؓ تم سے تو شیطان بھی ڈر کے مارے بھاگ جاتا ہے۔ اے عمرؓ میں نہیں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ میرے پاس آئیں اور انہوں نے جو کچھ کیا۔ تمہارے سامنے ہے۔

عن ابی سعید قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وھو خلف فقراء فالسبت علیہ القراءة فمات فی من صلاتہ قال لوزا ترونہ وابلیس فاحریت بیدہ فی نمازنا خلفہ حتی وجہ بروج لظاہرہ بین اصبی ہاتھ الابھار التی تلہا ولولاد دعوتہ اخی سلیمان لا یجوز من یطانی سادیۃ من سواد السجد تلاحب بر صوبان اللہ لہ مسجد کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا قرأت قرآن میں التباس معلوم ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر حضورؐ نے فرمایا۔ کہ شیطان نے نماز میں خلل اندازی کی میں نے پکڑ کر اس کا گلہ گھوٹا اس کے منہ کے لعاب سے میری انگلیاں اب تک سڑی محسوس کر رہی ہیں۔ اگر مجھے حضرت سلیمانؑ کا خیال نہ ہوتا تو میں اس کو مسجد کے ستون سے باندھ دیتا۔ جس کو دین کے بچے اس کا خوب تماشا بناتے۔

زیح بنت مسعود بن عفرار کہتی ہیں میں ایک روز نماز

اچانک چھت شش ہو گئی۔ اس میں سے کالے رنگ کا اڈا ہر طرف ہر طرف سے لٹک رہا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے ایک تختی بھی آئی جس پر لکھا ہوا تھا۔ عدت رب عکب امجد ملا سہیل تک علی الرأۃ الصالحۃ بنت العالجین اس کے بعد وہ فوراً ہی خد جائے کہاں غائب ہو گیا۔

حضرت عمار بن یاسر کی جن سے کشتی عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ میں نے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنات اور انسان کے ساتھ ملائی کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیسے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک منزل پر ان کے میں ڈول دسی لے کر ہائی بھرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنوئیں پر تمہیں پانی بھرنے سے روکنے کوئی شخص آئے گا۔ چنانچہ جب میں کنوئیں پر پہنچا تو ایک شخص بالکل سیاہ فام میرے سامنے آیا۔ اور پانی بھرنے سے روکتے ہوئے مجھے پکڑ لیا۔ میں نے بھی سے پکڑ لیا اور زمین پر دے ملا اور ایک پتھر سے اس کا سر کھیل دیا اور پانی بھر کر

لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ تمہیں کسی نے پانی پینے سے تو نہیں روکا تھا۔ میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وہ شیطان تھا۔

شیطان لوگوں کا کھانا پیرا کر کھا جاتا ہے ومن شق

سارق لا موال الناس نکل طعام او شراب لمری ذکر اللہ علیہ منہ خط بالسرقت والمخطف وکذا تک نیت فی صیوت ہم بغیر لذنہم ویکمل سلافا وینجج ویدخل علی عورتہم نما مل العبد بالمعصیۃ تشریف فی قلوب الناس لقطعة ومناما انہ کذا کذا ومن هذا یفعل بعد الذنب لا یطلع علیہ احد فیصبح والناس یخجلون بمرور ملک الا ان الشیطان ینہل والقاعۃ فی قلبہم ثم یوسوس الی الناس بما نعل والقاعۃ فی الذنب ثم یفصحہ فالرب یسترہ والشیطان ینفحہ۔ (مسند الاستاذہ من الشیطان الرحیمہ)

شیطان کی بہت سی شرارتیں ہیں سے ایک شرارت یہ ہے کہ شیطان پکا چور ہے۔ لوگوں کا مال کھانے پینے کی وہ چیزیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا چانا پیرا کر کھا جاتا ہے۔ بغیر اجازت کے گھروں میں سوتا ہے۔ لوگوں کے سر پر دھکتا ہے۔ لوگوں کو معصیت پر اکساتا ہے اور جب وہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو دوسروں پر عیب کشائی کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

برس خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں عن ابی

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ازرای احدکم دوا یجھا فانما من اللہ تعالیٰ فلیجمل للہ علیہا ولجملث وقتہ رواہ ابن ماجہ و ابن النبی یحب وانما ی عینہ لک ما یکف فانما یحب من الشیطان فلیستقل باللہ من شرہا ولا یدکرہا لاحد فانما لا تقض (بخاری) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اچھا خواب دیکھو تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اس کا تذکرہ بھی کرو ایک روایت میں ہے کہ اس کا ذکر اپنے خیر خواہ کے سامنے کرنا چاہیے۔ اور اگر مکروہ خواب نظر آئے تو وہ خواب شیطانی ہے۔ شیطان کے شر سے خدا سے پناہ مانگو اور کسی کے سامنے اس خواب کا تذکرہ نہ کرو۔

ابلیس کی ایک زمانہ کے روپ میں حضرت محبوب سبحانی

شیطان خواب میں نظر آیا۔ حضرت ممدوح نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو شیطان نے کہا۔ آپ کیوں مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میرا کیا قصور ہے۔

اگر تم قدرت کسی شخص کیلئے شراب میں جل گیا ہے تو میں بدل نہیں سکتا اور اگر غیر کے متعلق جل گیا ہے تو میں اس کو بدل نہیں سکتا۔ حضرت مروح خاں نے کہا کہ اس وقت شیطان ایک زمانہ کی صورت بنائے ہوئے تھا۔ گفتا میں رفتار میں زمانہ بن تھا۔

شیطان حضور سرور عالم کا شبیر نہیں بن سکتا عن ابی ہریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آتے فی المنام فقد واثق فان الشیطان لا یقتل لی (بخاری و مسلم)

فان قلت اما السکاف یتکون الواحد فی مکانین فی زمان واحد۔

احباب الصوفیہ ہانہ علیہ السلام کا شمس یوحہ نے کہا کہ کثیر ہے وہ واحد۔

حضور نے فرمایا ہے جو شخص مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ فی الواقع میری نریت سے مشرف ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان میری شکل میں مشکل نہیں ہو سکتا۔

شیطان انبیاء کتب سماوی فرشتے اور بادل کی صورت میں خواب میں نظر نہیں آتا کہے...

ونص الکتاب فی کتابہ نادیل الروایان الرسل والکتب المنزلیۃ والذکر والسحب کذلک معصومۃ عن تمثل الشیطان بلثما۔ علامہ کربانی نے کتاب الروایان میں لکھا ہے کہ شیطان انبیاء علیہم السلام کتبہ آسمانی فرشتوں یا بادل کی شکل میں نہیں ہو سکتا۔

شیطان مرتے وقت بھی لوگوں کو ڈرانا ہے شیطان بھی انسان کو ڈراتا ہے۔ (ماہنامہ ہر آسمانی سفر نامہ)

شیطان جان بوجھ کر نمازی کے سامنے سے گزرتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم احکم ال شیء لیست من الناس فاروا احد ان یجتاز بین یدیه فلیذبح فی محض فان ابی فلیقاتلہ فانما هو شیطان۔ (بخاری شعبین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص کسی دیوار یا اور

کسی قسم کی چیز کی آڑ لکھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص نمازی اور اس حالت میں چیز کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کی گردن پکڑ کر مٹا دینا چاہیے۔ اس پر بھی اگر نہ بٹے تو اس کو قتل کر دینا چاہیے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

شیطان تین دن تک گھوٹ نہیں آتا حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکل شیء من لیل وان نام القرآن سورۃ البقرۃ من قل ہانی بیتہ لیل لیس فی الشیطان بیتہ ثلاثہ لیل۔ (سوانح ابن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے قرآن شریف کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔ جو شخص سورہ بقرہ کو رات کو پڑھے گا۔ اس گھر میں شیطان تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔

ڈراوے خواب سے بچنے کی دعا عن عبد بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا فرغ احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غفبہ وعقابہ وشر حیلہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضر فانی لا نقض۔ (سوانح ابی داؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص سوئے ہوئے چونک پڑے ڈر جائے تو اعوذ بکلمات اللہ التامات سے عقابہ وشر حیلہ وشر ہمزات الشیاطین وان یحضر فانی لا نقض۔ اس سے خواب سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

شیطان کے شر سے بچنے کیلئے گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذ اخرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکل علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حبک حدیث توکلت وتنفی من الشیطان۔ (ترمذی)

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے گا۔ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ بسم اللہ توکل علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت شیطان سے بچنے کی دعا

عن حیوۃ بن شریح قال لقی شریح بن مسلم فقلت لہ

گھنٹی اور گھونگر کے ساتھ شیطان رہتا ہے

عن عمر بن عبد اللہ بن الزبیر ان مولانا علیہ السلام باطلت الزبیر الی عمر بن الخطاب و فی علیہما اجرام فقطعوا عنہما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع کل جن شیطان (رواہ ابوداؤد)

حضرت زبیر کی ایک بانگ حضرت زبیر کی ایک لڑکی جس کے پیروں میں گھونگر و ندر ہے ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی خدمت میں لیکر گئی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے لڑکی کے پیروں سے گھونگر و نکال کر پھینک دیئے۔ اور کہا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر گھونگر کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔

باجھپن معلوم کرنے کا طریقہ

اگر کہتے ہیں کہ عورت کے باجھپن کو معلوم کرنے کا طریقہ ہے کہ پسینے کے جوے کا ایک روٹی کے ٹکڑے میں لے کر عورت اپنی شرمگاہ میں سات گھنٹے رکھے رہے۔ اتنی مدت کے بعد اگر عورت کے منہ سے پسینہ کی بو نکلتے تو اس کا علاج دواؤں کے ذریعہ ممکن ہے اور اس کا باجھپن دھو کر سکتا ہے۔ ورنہ نہیں

ہوالشافی

کوشش اپنی شفا خدا کا عطیہ

بہنوی گیس کے مریض اب مطمئن ہو جائیں کہ ان کے لئے خدا کے فضل سے ایک ایسی دوا وجود میں آگئی ہے جو سینے کی جلن، قبض کے شکایت، بھوک نہ لگنا، کھٹی ڈکاریں آنا اور نظام ہضم کی مشدد دوا برقرار میں کار آمد ہے۔

نظامی گیس کے چھوٹ

نیزہ مریض بھی مل سکتے ہیں جو روانہ کردی کا شکار ہیں یا اپنی شفا کی وجہ سے جو اپنے آپ کو برباد کر چکے ہیں۔

نظامی دوا خانہ، حکیم الیس، اے بی والے مشرق منزل محلہ خانقاہ دیوبند

بلغت انک حدیث

عن عبد اللہ عمر بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ العظیم و بوجہہ الکرم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم۔ (رواہ ابوداؤد)
سید میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اعوذ باللہ العظیم بوجہہ الکرم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم۔

شیطان انسان کے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے

عن صاحب ابان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانه حتی یخضع عند طہلہ ف اذا سقطتہ تقبہ، احدکم لیاخذہا فلیطہا بکاف یا من اذی ثریا کلھا ولا یدعہ الشیطان فاذا فرغ فلیلق اصلہ فانہ لا یدعہ فی ای طہارہ البرکۃ (رواہ مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تمہارے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے۔ کھانے میں بھی شریک کرتا ہے۔ اگر کھانا کھاتے ہو تو اس کو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔ شیطان کیلئے نہ چھوڑنا چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد چھیل کو چاٹنا چاہیے۔ معلوم نہیں کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے کی ممانعت

عن ابی عیاض عن صاحب البیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البیہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یجلس الرجل بین الصبح والطلوع و قال یجلس الشیطان (سواۃ احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ شیطان کے بیٹھنے کا ہے۔

تہا یا دواؤں کا سفر کرنا منع ہے

عن عرو بن شعبہ عن ابیہ عن جلد ان یزاد من سفر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صحت قال صحت احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراكب شیطان والراكبان شیطانان والثلاثۃ وکب۔

ایک شخص سفر سے واپس آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تمہارا رفیق سفر کون تھا۔ اس نے جواب دیا۔ کوئی بھی نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اکیلا مسافر بھی شیطان ہے۔ دو مسافر بھی شیطان ہیں۔ تین مسافر البتہ جماعت ہیں۔

شیطان کے مکر و فریب کے

حکایت

قرآن پاک میں
حق تعالیٰ نے ابلیس کا
قول نقل فرمایا ہے۔
نہما اخویني لا
تعذر لہم امرالک

ہم دیکھ کر سنا کہ
رہنہ کی کرتا ہے۔

اس آیت میں مذکور
ایک دھم کی تفسیر میں علامہ
فرماتے ہیں کہ اس سے غرض

یہ ہے کہ میں ایسی طرف سے آؤں گا۔ جہاں سے لوگ اسے دیکھ
سکیں۔ اور میں غلط فہم سے حضرت ابن عباس کی تفسیر کے مطابق
شیطان کی غرض یہ ہے کہ میں دنیا کو آراستہ ہر اسے کر کے ان کے
سامنے پیش کر کے ان کو رغبت دلاؤں گا۔

الستقیم ثم لا یتیم من بین ایدیم ومن خلفهم
ومن ايمانهم ومن شاكلهم ولا تجد الاثرهم شاكرين۔
توجیہ اتوں نے مجھے بدراہ کیا ہے۔ میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری
سید راہ پر چلن پر آؤں گا۔ آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اور
پاؤں سے گاتوں میں اکثر شکر گزار۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت
کے بارے میں ان کے دلوں میں شک ڈالوں گا۔ اور ان کو آخرت سے محروم
اور عن ایمانہم کی تفسیر میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ شیطان
کی غرض یہ ہے کہ ان کا دین مشتبہ کر دوں گا۔ اور لاواصالح کے قول کے مطابق
حق بات میں ان کو شک پیدا کر دوں گا۔

ان الشیطان فقد لابن آدم باطرقہ فقد لب بطرق الاسلام
فقال السمرقند بن دینک ابدا وک ففصلا فاسلم ثم تعدل بطریق
المخرج فقال انها خرجت من ارضک وسمک ففصلا فهاجر ثم
تعدل بطریق المجدل وهو جهاد النفس والماله فقال تقا اثنی فقل
تکلم الرأۃ وتغنم الماله (روایۃ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

اور عن شملہم کے معنی یہ ہیں کہ باطل کی تفریب دے کر ان کو باطل
میں رائج کر دوں گا۔

شیطان بنی آدم کی راہوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اول اسلام کی راہ میں
بیٹھ کر کہتا ہے کہ تو مسلمان ہوتا ہے اپنے باپ دلوں کے دین کو چھوڑتا ہے۔
آدی نے اس کا کہا دانا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھ گیا۔
اور مہاجر سے کہا تو ہجرت کر کے اپنی زمین و آسمان اور وطن کو چھوڑتا ہے۔ آدی
اس کا کہا نانا۔ پھر اس کے لیے سبب و مال کی جہاں کی راہ میں بیٹھ کر کہا تو لڑے
کا ملا جائے گا۔ تیری مشکوہ اور کسی سے بیاہی جائے گی۔ تیرا مال لٹ جائیگا۔
اور منصور بجا ہڈے راوی ہے۔

زنجیری کہتے ہیں کہ شیطان کی غرض یہ ہے کہ میں سب طرف سے
تم کو فریب دوں گا۔

ما من رفقة یخرج الی مکة الا جف معہم ابلیس مثل حدیث
(روایۃ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)
جو قافلہ مکہ مقرر کو جانے کو نکلتا ہے شیطان بھی ان کے شمار کے
برابر اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔

(۱) ومن کیدہ لا یفلحون انہ یقف الموارثۃ فی الخیل الید
ان فیہا منفعة ثم یصد الی المصارف الی فیصل عطیہ ویخرجہ
فیسلہ ویقف لشمسہ بس ویفصلک منہ فیلہ بالرقۃ واهربنا
ومقتل فیولے علیہ ویفصلہ (تہذیب الانساب)

شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ وہ انسان کو ایسی جگہ لاکر کھڑا کرتا
ہے جن میں اسے سمجھا دیتا ہے کہ تیرا نفع (یعنی میں ہے) پھر انجام کار ایسا نکلتا
ہے جو وہ سمجھتا تھا ہے۔ جہاں اس کی تباہی ہو۔ اور آپ اس سے کناؤش ہو جاتا
ہے اور اس کو پھنسا کر کھڑا ان کے رخ سے خوش ہوتا ہے اور ان سے مسخر
کرتا ہے۔ مثلاً ان کو چوری، زنا، قتل کا حکم دیتا ہے۔ پھر ان کو رسوا کرتا ہے۔

ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شیطان نیکی کی ہر راہ

الشرطی نے فرمایا ہے۔

واذ من لہم الشیطان اعمالہم وقال الغالب لکم الیوم من الناس واتے جاکم ظلم اقل عت الفتن تکس علی عقبیہ وقال الخ نے دے منکم الخ اری ما لا ترون الخ الخاف الیہ واللہ شدید العقاب اور جس وقت سنوارنے لگا شیطان ان کی نظر میں ان کے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن اور میں رفیق ہوں تمہارا۔ پھر جب سامنے ہوئیں دو فوجیں الٹا پھر الٹی ایڑیوں پر اور بولائیں تمہارے ساتھ نہیں میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ میں ڈرتا ہوں اللہ سے۔ اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔ اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جب مشرکین مکہ جنگ بدر کیلئے جمع ہوئے تو شیطان نے سراقہ بن مالک کی صورت میں آکر ان لوگوں سے کہا کہ بنی نضیر تمہارے زین و فرزند سے کوئی متعارض نہ کریں گے۔ میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔ لیکن جب شیطان نے فرشتوں کا لشکر دیکھا تو وہ ان کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ شکست کے بعد جب مشرکین مکہ نے سراقہ سے باز پرس کی تو اس نے لامٹی ظاہر کی تب معلوم ہوا کہ سراقہ فریب شیطان کا تھا۔

تفسیر کی کتابوں میں شیطان کے کړوتوں کی بہت مثالیں مذکور ہیں۔ (۲) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسانوں پر اس قسم کا جادو کر دیتا ہے کہ اس کو سب سے بڑی مضر چیز نافع ترین نظر آنے لگتی ہے۔ شیطان امر باطل کو اس طرح چکنا چٹا کر کے خوبصورت شکل میں پیش کرنا ہے کہ حق بات خلاف واقعہ نظر آنے لگتی ہے۔ عقول کو اس درجہ مسح کر دیتا ہے کہ حق بات سمجھائی نہیں دیتی۔

اسی مابلیس نے آدم کو حوا کو جنت سے نکلایا اور قابیل کے ہاتھوں قاتل کر لیا۔ حضرت نوح کی قوم کو غرق کر لیا۔ قوم عاد کو تیز آندھی سے تباہ کر لیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں سب سے ہلاک ہوئی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو زمین میں دھنسا لیا اور ان پر سنگباری کر لائی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر لیا۔ یہی شیطان ملعون ان سب کا ساتھی تھا۔ اور غزوہ بدر میں مشرکین کا یار تھا۔

(۳) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان کے فون میں داخل ہو کر نفس کے ساتھ مل جائے اور جس چیز کی رغبت اور محبت نفس میں پاتا ہے۔ اس کو محظوم کر کے اسی راہ سے ذل انداز دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ آدم کو حوا علیہم السلام کی یہ خواہش تویہ تھی کہ جنت میں فرشتہ بن کر رہیں۔ لیکن یہ خواہش ضرور تھی کہ ان کو بارشاہی عطا ہو جائے۔ شیطان ان دونوں کے پاس اسی راہ سے آکر ان کو جنت سے نکلنے میں کامیاب ہوا۔ شیطان نے حضرت آدم کو حوا سے کہا تھا۔ اهل اذک علی شجرة الخلد۔ ملک لایبلی۔ کیا میں تمیں بتاؤں درخت ہمیشہ زندہ رہنے کا اور بارشاہی کا

جو پرانی نہ ہو) شیطان کے اس فعل سے اس کے پیروکاروں نے یہ سمجھا کہ انہوں نے بعض حرام چیزوں کے ایسے نام تجویز کئے ہیں جن کے معنی نفس کو بہت ہی خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً شراب کا نام ام الافراح (خوشیوں کا چرا) سو کا نام معاملہ۔ معمول کا نام حقوق شاہی شیفین کی مجلسوں کا نام مجلس نشاط وغیرہ۔

(۴) ایک شیطان کا عجیب مکر یہ ہے کہ وہ اگر نفس کی قوتوں میں پیش قدمی اور بلند ہمتی غالب دیکھتا ہے تو جس چیز کا حکم الہی ہوتا ہے۔ اس کو اس کی اہمیت کے سامنے حقیر اور قلیل کر دیتا ہے۔ اور آدمی کو وہ مہم و اہم دلاتا ہے کہ اس قدر کافی نہیں ہے اس میں کچھ اور نہ پادتی ہونی چاہیے اور اگر نفس پر سرکشی غالب دیکھتا ہے تو بہت کو مقدور و مہموت کا ہل کر دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ اس کو بالکل ہی چھوڑ دیتا ہے یا اس میں کوتاہی کرنے لگتا ہے۔

مثال کے طور پر طہارت کے باب میں یا تو بعض لوگ اس قدر غریب کرتے ہیں کہ طہارت کے واجبات بھی صحیح طور پر لیا نہیں کرتے۔ یا اس قدر افراط میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ پانی استعمال کرنے سے تنگ جاتے ہیں۔ مگر ان کی تسلی اور اطمینان نہیں ہوتا۔ اسی طرح شیطان کبھی کسی قوم کو اس قدر تسخیل میں گرا دیتا ہے کہ وہ پیغمبر کو قتل کر دیتا معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ اور کبھی اس قدر اونچا اٹھاتا ہے کہ وہ انبیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔ یہودیوں کو ابلیس نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں اس درجہ گرا لیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو جھٹلایا اور ان کی والدہ پر تہمت لگائی۔ اور نہایت کو حضرت عیسیٰ کے بارے میں اس درجہ بڑھایا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو برا کا درجہ دے دیا۔

(۵) کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں کئے خیالات ٹٹل دیتا ہے۔ وہ خدائی باتوں کو تو یقین کا درجہ نہیں دیتے۔ خدا کے احکام کے مقابل میں امور عقلی اور حکمت کو زیادہ یقین سمجھتے ہیں۔ فلان قرآن سے روشنی حاصل کرنے کے بجائے منطق و فلسفہ یونانی کی روشنی حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو لگا دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین ایمان سے اس طرح علی ہو جاتے ہیں۔ جس طرح گندے ہوئے آٹے میں سے بال بالکل صاف نکل آتے۔ (۶) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان آدمی کو ایسے لوگوں سے خوش خلقی خندہ روئی اور خوش گفتاری کو کہتا ہے۔ جن کی بدکاری سے بچنا بجز ترش روئی اور درگزر دہانی کے ممکن نہیں۔ اس خوش خلقی اور خندہ روئی کے بعد آدمی کو ان کی بدکاری سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے دل کے طبع پر نااہل بدست سے روگردانی اور ان کو سلام نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

(۷) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان انسان کو اپنے نفس کے

عزت و حفاظت کا حکم وہاں دیتا ہے جہاں پر وہ دگرگشتی نفس کی ذلت و امانت میں ہے۔ مثلاً اگر یا مٹا نفوس سے جنگ یا بدکاروں اور لالچوں کو اہل المعروف و نہی من النکر میں شیطانی یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ ان باتوں سے تو اپنے نفس کو زلت میں ڈال کر دشمنوں کو اپنے اچھے اور غالب کرنا چاہتا ہے۔ ان کے لئے اپنے اوپر لینا چاہتا ہے اس کا انجام یہ ہوگا کہ تیری عزت جاتی رہے گی اس کے بعد نہ کوئی تیری بات مانے گا نہ تیری بات سنے گا۔

اور جس جگہ نفس کی بہتری عزت و حفاظت میں ہوتی ہے وہاں اپنے نفس کو بیل و خوار کرنے کو کہتا ہے۔ مثلاً آدمی کو کہتا ہے کہ ریسول کے سامنے زلیل بنادو۔ اور وہاں یہ ڈال دیتا ہے کہ اس امر کے اختیار کرنے سے تیرے نفس کی عزت ہوگی۔

(۸) ایک مکر شیطانی کا یہ بھی ہے کہ آدمی کو کسی ایک گوشہ مثلاً کسی مسجد یا سارا خانہ یا کسی سزا پر قید کر کے بٹھا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر تو یہاں سے نکلے گا تو لوگوں کی نظروں میں گر جائے گا۔

ان باتوں سے شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو اہل المعروف و نہی من النکر کرنے سے باز رہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی غریبیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً اپنے آپ کو بڑا جانا لوگوں کو حقیر سمجھنا یا راستہ کا قیام بھرنے اس کے خدیر میں لوگوں سے ملنے سے یا راستہ طے کرنا امید ہوا اور وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھ سے ملیں میں نہ ملوں وہ میرے پاس آئیں میں ان کے پاس نہ جاؤں اس خیال سے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے مقرب کی چیزوں کو چھوڑ کر ان باتوں میں لگ جاتا ہے جن سے لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا کر ضروریات کی چیزیں خرید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ مدینہ منورہ کا حاکم ہونے کے بعد اپنے کام خرابانے باقی رہے کیا کرتے تھے۔

(۹) شیطان کا ایک مکر یہ بھی ہے کہ وہ ارباب عزت اور بزرگ و ریاست کو اپنے خیال پر عمل کرنے کو بدوین حکم شرع کے اچھا کرتا ہے اور ان کے دل میں یہ خیال بڑھ کر دیتا ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ محفوظ ہے تو اس کے خیالات اور اندیشے خطا سے بچ رہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی شخص کو سہرا میں اڑتا دیکھو تو اس سے مخالفت نہ کھاؤ جب تک یہ نہ دیکھو کہ وہ امر و نہی عن اور بدوین کی حفاظت میں کیسا ہے۔

(۱۰) شیطان کا مکر یہ بھی ہے کہ شیطان بعض ایسا بدمذہب کو خاص ہیئت خاص لباس اور خاص طریق اختیار کرنے کا حکم وجوب کے طور پر دیتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض ایسا قسم کے لوگ نماز پڑھنے کیلئے ایک جگہ مخصوص کر لیتے ہیں۔ اس جگہ کے سوا اور کسی جگہ نماز نہیں پڑھتے۔

(۱۱) ایک مکر شیطانی کا یہ بھی ہے کہ بعض جاہل لوگ طہارت اور نیت کے بارے میں اس درجہ وسواس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت طریقے سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان ان کو مشقت میں ڈال کر ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی وضو یا غسل کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ خواہ پاؤں لٹوئے سے وضو کرے اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیت کرنے میں اس بے مشغول ہو جاتے ہیں کہ پہلی رکعت فوت ہو جاتی ہے۔ مگر وہ نیت نہیں کر پاتے۔

(۱۲) بعض جاہل وسواس کی یہ حالت ہے کہ وہ اگر عام مسلمانوں کے ساتھ یا بچوں کے ساتھ کھانا کھا لیتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بکس سمجھتے ہیں۔ ایسا لوگوں پر شیطان کا غلبہ اس قدر ہوتا ہے کہ وہ بچوں یا عام مسلمانوں کو نجس سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ حالت بھی ایک قسم کا جنون ہے۔ جو شیطان کے وساوس سے پیدا ہوتی ہے۔

ان لوگوں کے دماغ میں اس درجہ تک دشمن پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے وضو کو دھو لیتے ہیں۔ مگر ان کو شک رہتا ہے کہ یہ وضو میں نہ دھو رہا ہے یا نہیں ایسا شخص اپنی آنکھوں کی دیکھی چیز کا بھی ہٹ دھرمی اور اپنے نفس کے یقین سے منکر ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ دنیا تا لاب میں غسل کرتے ہوئے بار بار غوطہ لگاتے ہیں یا بہت سا پانی اپنے جسم پر ڈالتے ہیں یا پانی میں آنکھیں کھولتے ہیں جس سے کئی اوقات پینائی جاتی رہتی ہے۔ یا اس طرح غسل کرتے ہوئے ان کا سر گھل جاتا ہے۔ اور دیکھنے والے مذاق اڑاتے ہیں۔

(۱۳) ایک مکر شیطانی کا یہ ہے کہ وہ نماز میں شہدائے مسلمہ مسلم بن عثمان بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) شیطان میری اور میری خانہ کے درمیان آکر ہو گیا ہے۔ نماز میں شہدائے مسلمہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزیر ہے۔ تم کو جب معلوم ہو تو خون اس سے بڑھا طلب کرو۔ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوکر دو میں نے ایسا ہی کیا۔ حتیٰ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا۔

(۱۴) مبغلوہ وسواس کے وضو اور غسل کے پانی میں زیادتی کرنا ہے حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ وضو کا بھی ایک شیطان ہے۔ اس کا نام دلہان ہے۔ تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعدؓ کے پاس گئے وہ وضو کر رہے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا پانی نفوس خارج مت کرو۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا۔ پانی میں بھی اسراف (نفوس خارج) ہے۔ فرمایا کیوں نہیں۔ اگر تم نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیوں نہ کرو۔

(۱۵) اور مبغلوہ وسواس شیطان کے ایک وسوسہ وضو پڑھنے کا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو تیاں پہنے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے

(۱۹) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ قبرستان، حمام اور اونٹوں کے پیشے کی جگہ کے علاوہ جہاں اور جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھنا چاہیے۔ صاحب وسواس سولے مسجد یا کسی محرم جگہ کے نماز پڑھنا پسند نہیں کرتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جعلت فی الارض مسجداً وطہوراً۔ تمام روئے زمین میرے لئے نماز پڑھنے کی جگہ اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔

(۲۰) ایک دوسرے شیطان کا یہ ہے کہ ڈھیلے استنجے کو کافی نہیں سمجھتا تاؤ تلیک پانی سے عضو نہ دھو والے۔ حالانکہ ایام سہا میں حسب مقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی ہے۔ اس کے بعد اگر استنجے کے مقام پر پسینہ کی وجہ سے تری آجائے تو کچھ اوروں کا یہ رویہ نہیں۔

(۲۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ جو شخص حضور کی دعوت کرتا قبول فرماتے تھے۔ صاحب وسواس اس بات کو کوا نہیں کرتا وہ اس بات کو مناسب سمجھتا ہے کہ اگر کہیں عام مسلمانوں کے ساتھ دعوت میں شرکت کا اتفاق ہو جائے تو وہ اپنے سادہ جسم اور کپڑوں کو دھونا پاک کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغہ کو نہ دلوں کی مذمت فرمائی ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا ہے سن لو ظلوکنا ولکہ ہلاک ہوئے۔ ظلوک کرنے والے ہلاک ہوئے۔ ظلوک کرنے والے ہلاک ہوئے۔ (۲۲) شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے مقرر رکھے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّا لَنَحْنُ الْبَیِّنُ وَالْاَنْفَالُ وَالْاَنْفَالُ مِمَّنْ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

انٹھاب : ان چیزوں کا نام ہے۔ جہاں غیر اللہ کی عبادت کا جاتی ہے۔ خواہ وہ جگہ پتھر ہو یا درخت یا بت یا کوئی عمارت حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ رماز جاہلیت میں نماز کعبہ کے گرد چند پتھر پڑے ہوئے تھے مشرکین مکران پر جانوروں کو ذبح کر کے ان کے گوشت کو دھوپ دیا کرتے تھے۔ اور ان کی تعظیم و پرستش کیا کرتے تھے۔

انٹھام : پالنے والے ان میں سے ایک پر افعیٰ اور دوسرے لا تفعیٰ لکھا تھا۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتے تو ان پالٹوں کو پھینک کر دیکھتے تھے۔ اگر افعیٰ لکھا ہوا یا تفعیٰ لکھا ہوا تھا تو ایشیا کا

حال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنے پیش میں گر کر بڑھکس کرو اور شک بڑھاوے کہ کچھ پیش میں سے نکلا ہے یا نہیں تو وہ نماز سے باہر ہو تاؤ تلیک اپنے سے آواز نہ سن لے۔ یا بد بڑھکس کرے۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کی نماز کے اندر آتا ہے۔ اور ایک بال اس کے پیچھے کی طرف سے پکڑ کر کھینچتا ہے تو نمازی کو معلوم ہوتا ہے میرا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ ایسی حالت میں اس کو چاہیے کہ وہ نماز میں مشغول رہے۔ جب تک اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بد بڑھکس نہ ہو

(۱۹) ایک دوسرے شیطان کا اس قسم کا ہے کہ وہ پیشاب کیلے کے بعد لوگوں کو اس شہر میں مبتلا رکھتا ہے کہ ابھی احلیل صاف نہیں ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پھر قطرہ آجائے اور وہ لوگ اس بارے میں اس وجہ تکلیف کرتے ہیں کہ اس کا بیان تہذیب سے خارج ہے۔

سنن ابن ماجہ میں عیسیٰ بن داؤد کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے سر کو تین بار بوجھ لے۔ مفہم یہ ہے کہ استنجا اس طور سے کرنا چاہیے کہ دوبارہ قطرہ آنے کا خوف نہ رہے۔

(۱۸) ایک دوسرے شیطان کا یہ ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے جن امور میں نرمی برتی تھی۔ وسواس اس میں سختی برتا ہے۔ مثلاً صاحب وسواس اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ نیچے پاؤں گھومتے چل کر مسجد میں نماز پڑھے اور پاؤں نہ دھوئے۔ حالانکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

سنن ابوداؤد میں نبی جبرائیلؑ کی عورت سے روایت ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں مسجد کا راستہ گندہ ہے ہم گھومتے وضو کر کے آتے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ حضور نے فرمایا کہ اس روایت کے بعد کوئی اس سے متفرق راستہ نہیں ہے؟ عرض کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اچھا راستہ اس راستہ کا عوض ہے۔

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں بارش ہوئی تمام راستہ میں کچھڑ ہو گئی۔ حضرت مولانا علیؒ کچھڑ میں گھس کر مسجد میں تشریف لائے۔ نماز پڑھی اور اپنے پاؤں نہ دھوئے۔

(۱۸) جوتے کے نیچے اگر نجاست لگ جائے تو اس کو زمین پر گر کر دینا طہارت کیلئے کافی ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔ صاحب وسواس موزہ یا جوتا پہن کر نماز پڑھنا نہیں پڑھ سکتا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہن کر ناپاکی پر چلے تو مٹی اس کو پاک کرنے کے لئے کافی ہے صاحب وسواس کا دل جو تیاں پہن کر نماز پڑھنے سے خوش نہیں ہوتا۔

کر لیتے تھے روزہ چھوڑ دیتے تھے۔

شریعت اسلام کی رو سے پائنتے پھینکنے حرام ہے۔

(۱۳۱) شیطان کے مکرو فریب میں سے وہ جیلے اور فریب بھی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرنے یا فرضوں کو ساقط کرنے یا امر دہنی کے خلاف کرنے پر شامل ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جو جیلے مسلمان کے حق کو باطل کرتے ہوں ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

یہوں کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ اگر کسی شخص نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کو باطل کرنے کیلئے جیلے کیا۔ تو کیا یہ جیلے جائز ہے حضرت امام احمد نے فرمایا۔ نہیں یہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا ہے اور یہ ایک قسم کا خفاق ہے اور خدا کے حکم کا استہزاء ہے۔

قرآن مجید میں اصحاب سبت کا حال مذکور ہے۔ یہودیوں کو سہفہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی۔ انہوں نے اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو جیلے کی راحت مباح کر لیا۔ وہ جمعہ کے روز جال لگا کر چھوڑ دیتے تھے۔ جو پھل یا جال میں پھنس جاتی تھیں ان کو اتار کے دن صبح کو پھینک دیتے تھے۔ اس جرم کی پاداش میں حق تعالیٰ نے ان کو نذر بنا دیا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کرنے والوں پر اس لئے لعنت فرمائی ہے کہ اس جیلے سے خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام کرنا جیلوں کی مختلف صورتیں ہیں۔

(۱۴) ایک صورت یہ ہے کہ جو چیز بالفعل حرام ہو اس کو حلال کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا جائے۔

(۱۵) دوسری صورت اس چیز کو حلال ہونے کے متعلق ہے جس کی حرمت کا سبب ہو چکا ہو اور وہ حرام ہو چکا ہو۔ مثلاً کسی شخص نے اپنی بیوی کے طلاق کو کسی ایسی شرط پر وابستہ کیا جو وقوع پذیر ہے۔ پھر طلاق سے بچنے کیلئے عورت سے خلع کر کے نکاح کر لے۔

(۱۶) تیسری صورت جیلے یہ ہے کہ فرض یا واجب کے ادا نہ کرنے کے لئے کوئی بہانہ نکالا جائے اور اس سفر سے مقصد صرف روزہ نہ رکھنا ہو۔

چوتھی صورت ایسے واجب کے ساقط کرنے کیلئے ہے جس کا وجوب نذر ہوا ہو۔ مگر واجب ہونے کو ہو۔ مثلاً زکوٰۃ ساقط کرنے کیلئے سال بھر لوہا ہونے سے پہلے اپنے کسی گروہ کو مالک بنا کر وہ مال خود واپس لے لیا جائے (۱۷) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ لوگوں کو عشق مجازی میں مبتلا کرے

خدا تعالیٰ کے عشق حقیقی سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دل معشوق مجازی کی محبت میں مبتلا ہو کر معشوق حقیقی کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

(۱۸) شیطان نے دنیا میں بت پرستی کو رواج دیا۔

بت پرستوں کے ساتھ شیطان کا کھیل کود

کی قوم سے ان کی عقل کے مطابق کھیلتا ہے۔ کبھی شیطان مردوں کی تعظیم کی نیت سے ان کی مورتیاں قہر پور رکھ کر ان بتوں کی پرستش کیلئے بلاتا ہے۔ مشرکین نے ایسا ہی کیا کیا انہوں نے بیویوں کی مورتیں بنا کر ان کی قبروں پر رکھ کر ان کی پرستش شروع کر دی۔ کہیں مشرکین کے دل میں شیطان نے یہ بات ڈال کر یہ بت ان ستاروں کی صورتوں پر ہیں جو ان کے عزیز ہیں عالم میں تائید کرتے ہیں۔ مشرکین نے ان بتوں کیلئے خاص مکانات بنوائے۔ ان کی خدمت کیلئے خلام مقرر کئے۔ چنانچہ ایک اسی قسم کا تہذیب اصحابان کی ایک پہاڑی چوٹی پر تھا۔ یہ بت خدا کسی مشرک نے زہرہ مستاد کے نام سے بنوایا تھا۔ حضرت فہم غنی رضی اللہ عنہ نے اس بت خانے کو سمار کر دیا تھا۔ اسی قسم کا ایک بت خانہ لوشہ قالوین نے آفتاب کے نام پر فرغانہ میں بنوایا تھا۔ معتمد بالہ نے اس بت خانہ کو ویران کیا۔ یحییٰ بن بشیر کا بیان ہے کہ ہندوستان میں بت پرستی کا رواج بہر من نے دیا تھا۔ اسی شخص نے بت بنائے اور لوگوں کو بت پرستی سکھائی ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا بت خانہ صوبہ سندھ میں تھا۔ اس بت خانہ میں ہیرا لاکر نام کا ایک بڑا بھاری بت تھا۔ ثقہ ڈوہنراہ کو اس سے لوگ اس کی زیارت کرنے آیا کرتے تھے۔

حجاج کے زمانے میں جب صوبہ سندھ فتح ہوا اور مسلمانوں نے اس بت خانے کو تباہ کرنا چاہا تو اہل ہندو نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر تم اس بت خانہ کو باقی رہنے دو تو اس بت خانہ کی تہائی آمدنی ہم تم کو دیا کریں گے۔ عبدالملک نے اس بت خانہ کو باقی رہنے کا حکم دے دیا۔ یہ مشرک درحقیقت ستارہ پرست تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا منظرہ ایسے ہی مشرکین کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ مذہب بہت پرانا ہے اس مذہب کے لوگ بہت سے فرقوں پر مشتمل ہیں۔

ایک فرقہ ان میں سے سورج کی پوجا کرتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ سورج ایک فرشتہ ہے جو صاحب نفس اور ذی عقل ہے۔ چونکہ تمام ستاروں اور چاند میں سورج کی روشنی ہی جلوہ گر ہے اس لئے انہوں نے آفتاب کا ایک بہت بڑا بت خانہ قائم کر کے اس کے تمام بڑی بڑی جاگیریں وقف کیں۔ اس کے لئے خادم اور دیوان مقرر کئے۔ یہ لوگ طلوع غروب اور ستاروں کے وقت آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں۔ ان اوقات میں چونکہ شیطان سورج سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سجدہ درحقیقت شیطان ہی کو کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں خاموش پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

اس مذہب کے دوسرے فرقہ کے لوگوں نے دوسرے عقائد کی صورت اور مذہب خود ان کی روحانیت کی شکل میں بت بنائے اور وہ ان کی پوجا کرتے ہیں۔

مشرکین بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہیں؟ ایک سبب

یہ بھی ہے کہ شیطان بتوں کے پیٹ میں گھس کر لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ غیب یا آئندہ کے حالات کی اطلاع دیتا ہے۔ عوام سمجھتے ہیں کہ بت بات چیت کرتا ہے۔ سمجھار بت پرست اس قسم کی باتوں کو احرام علویہ کی فرمائش بتاتے ہیں۔

آتش پرستی کا رواج شیطان نے اس طرح دیا کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مارا اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کے خوف سے بھاگ گیا تو شیطان نے اس سے آکر کہا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ اس لئے کھا گئی تھی اور اس سے کہ قربانی اس لئے مقبلی ہوئی تھی کہ ہابیل آگ کی خدمت اور عبادت کیا کرتا تھا۔ تو بھی ایسا کرتیے اور تیرے بعد والوں کیلئے فائدہ مند

ہوگا۔ قابیل نے اسی وقت آتش پرستی کیلئے ایک مکان بنا کر آتش پرستی شروع کر دی قابیل مجوسی بن گیا۔ جس وقت مجوسی مذہب طلوس بنکارا اور ہستان میں پہنچا۔ وہاں بڑے بڑے آتشکدے قائم ہو گئے۔ شیطان نے ان لوگوں کو آتش پرستی کی فہمیت میں بہت سمجھائی کہ آگ سب سے زیادہ جگہ گھیرتی ہے۔ جوہر میں اشرف اور جسم میں لطیف تر ہے۔ دنیا اور دنیا کا منہ دنیا کی بقا اور دنیا کا انعقاد اسی وجود سے وابستہ ہے۔

اسی طرح شیطان نے بعض مشرکین کو پانی کی پرستش پر غلام کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ پانی ہی دنیا میں سب سے افضل و اشرف ہے۔ اگر دنیا میں پانی کا وجود نہ رہے تو دنیا فنا ہو جائے اور دنیا کے کاروبار بند ہو جائیں۔ زراعت موقوف ہو جائے۔

اسی شیطان نے بعض مشرکین کو گلے اور دوسرے جانوروں کی پوجا پر غلام رکھا ہے۔

شیطان مشرکوں سے نہ خستوں کی پوجا کرتا ہے۔ جنت کی بھی پوجا کرتا ہے۔

شیطان کی عزت اور ذلت

شیطان کا نام پہلے آسمان پر عابدوں سے پرزادہ تیرے پر مارا فہمے پرولی پانچھے پرشتی چٹے پر جزا ذیل اور لوح محفوظ میں ابلیس تھا۔ وہ اپنی عاقبت سے بے فکر تھا۔ جب اسے آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو کہنے لگا کہ اے اللہ! تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی حالانکہ میں اس سے ہوں۔ تو نے اسے آگ اور مٹی سے پیدا کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ شیطان نے اپنے آپ کو آدم سے بہتر سمجھا اور تکبر کی وجہ سے آدم علیہ السلام سے منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا۔ جب فرشتے آدم کو سجدہ کر کے اُٹھے تو انہوں نے دیکھا کہ شیطان نے سجدہ نہیں کیا۔ وہ دوبارہ سجدہ شکر میں گر پڑے۔ لیکن شیطان نے نفقہ کھڑا کیا۔ اور اسے اپنے اس فعل پر کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت مسخ کر دی۔ غزیر کی طرح لٹکا ہوا منہ سر اوٹ کے سر کی طرح مسبب بڑے اونٹ کے کوہان جیسا۔ بندر جیسا بھروسہ۔ انھیں غزیر منہ جیسا کہ کوڑے جیسے کھلے ہوئے ہونٹ کی طرح ہلکے ہوئے دانت غزیر کی طرح باہر کو نکلتے ہوئے اور داڑھی میں چند بال۔ اسی صورت میں اسے جنت سے پھینک دیا گیا۔ بلکہ اسے جہانک جزائر کی طرف بھیجا گیا۔

ایک بار شیطان نے اللہ سے کہا۔ اے اللہ! تو نے آدم کی اولاد میں بھی بنائے۔ ان پر کتابیں نازل کیں۔ میرے رسول اور کتابیں کیا ہیں۔ جواب دیا گیا کہ مزامیر بکارتے والے تیرے رسول ہیں۔ اور گدی ہوئی کھالیں تیری کتابیں ہیں۔ جھوٹ تیری حدیث ہے۔ گندے اشارے تیرے قرآن ہے۔ گانے والے تیرے مؤلف ہیں۔ ہزار تیری سجدیں ہیں۔ عمامہ تیرا گھر ہے۔ ہر وہ کھانا تیرا کھانا ہے جس پر اللہ کا نام دیا جائے۔ شراب تیرا مشروب ہے۔ اور عورتیں تیرے بچہ سے ہیں۔



انسان اور شیطان کی دشمنی



دشمنی کے اسباب اس کی تاریخ اور اس دشمنی کی شدت | انسان اور شیطان کے

دشمنی کی جڑیں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کی تاریخ اسی دن سے شروع ہوتی ہے جب اللہ نے آدم کا پہلا بنا کر کھڑا کیا تھا۔ ابھی اس میں روح بھی نہ بھونکی تھی کہ شیطان نے اس کے آس پاس چکر لگانا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر تم کو مجھ پر تعلق حاصل ہوا تو میں تمہاری ایک دشمنیوں گا۔ اور اگر مجھے تم پر غلبہ ہو تو تم کو تباہ کر دوں گا۔

میںج مسلم میں اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے جنت میں آدم کا ڈھانچہ بنایا تو اس کو جب تک چاہا کچھ مدت تک کیلئے اپنے مال پر چھوڑ دیا۔ اس کا سامنا کرنے کیلئے شیطان اس پاس چکر لگانے لگا۔ جب شیطان نے دیکھا کہ ڈھانچہ کھوکھلا ہے۔ سمجھ گیا کہ اللہ نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جس کو اپنی بات پر قابو نہیں۔

جب اللہ نے آدم کے ڈھانچے میں روح بھونکی فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو بندہ کریں۔ چونکہ ابلیس آسمان کے فرشتوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ اسلئے اس حکم کے تحت اس پر بھی بندہ کرنا واجب تھا۔ مگر احساس برتری اور پندار عظمت میں اگر اس نے آدم کو بندہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا میں آدم سے عظیم تر ہوں تو نے مجھ کو آگ اور آدم کو مٹی تمہارے سے پیدا کیا ہے۔

فَالْأَنفُسُ الَّتِي خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَأَنْتَ خَلَقْتَنِي مِنْ طِينٍ
اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور اس کو مٹی سے۔ (الاعراف: ۱۴)

حضرت آدم نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ ان کی خوب عزت ہو رہی ہے۔ فرشتے ان کے سامنے سجدے میں پڑے ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ وہیں ایک غناکد دشمن ہے۔ جو ان کی اور ان کی نسلوں کی تباہی و گمراہی کا نشان بکھر چکا ہے اللہ نے شیطان کو تکبر کی وجہ سے جہنم میں داخل کر دیا۔ شیطان نے بھی اللہ سے بدوہ لے لیا کہ وہ اُسے قیامت تک زندہ رکھے۔

فَالْأَنفُسُ الَّتِي خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَأَنْتَ خَلَقْتَنِي مِنْ طِينٍ
بولا مجھ اس دن تک جہنم دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائیں جائیگے

فرمایا مجھے جہنم ہے۔ (الاعراف: ۱۴-۱۵)

شیطان لعین نے اپنے دل میں یہ عہد کر لیا کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرے گا اور ان کو کمزور بنائے گا۔

فَالْأَنفُسُ الَّتِي خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَأَنْتَ خَلَقْتَنِي مِنْ طِينٍ
مَنْ يَنْبَغِي أَنْ يَدِينَهُمْ وَعَنْ أَتَمَّ يَهُودٍ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝ (الاعراف: ۱۶-۱۷)

بولا اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب نیری سب راہ پر ان انسانوں کی گمراہی میں لگا رہوں گا، آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

شیطان کا یہ جملہ بتاتا ہے کہ وہ ابن آدم کو گمراہ کرنے کیلئے کس قدر تنگ بند میں مصروف ہے۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے۔ ہر سمت اور ہر ممکن طریقے سے وہ انسان پر غالب ہونا چاہتا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں زعماری کہتے ہیں کہ میں ان چاروں جانب سے انسانوں پر حملہ کروں گا جہاں سے عونا دشمن حملہ کرتا ہے۔ یہ اس بات کی مثال ہے کہ شیطان حتی الامکان لوگوں کے دلوں میں سوڑا لے گا۔ اور ان کو راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کرے گا جیسا کہ اللہ نے دوسری جگہ فرمایا:

فَاسْتَفْرِغْ مِنْهُنَّ سُلْطَتَكَ مِنْهُنَّ يَتَوَلَّوْنَكَ وَاجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخُلُوعِكَ وَكَجَلْبَتِكَ (یعنی اسر ایل: ۶۳)

تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھلا سکتا ہے پھلا لے، ہاں پر اپنے سوار اور پیادہ چڑھا لا۔

قرآنی تنبیہات | قرآن نے ہم کو بارہا آگاہ کیا کہ شیطان کا فتنہ بہت سنگین ہے اسے گمراہ کرنے میں جڑی بہارت حاصل ہے۔ اسکی تمام تر

ذیل کے مقاصد: یہ شیطان کا بنیادی مقصد ہے اس کے ذیلی مقاصد یہ ہیں۔

بندوں کو کفر و شرک میں مبتلا کرنا | یعنی بندوں کو غیر شرک کی عبادت اور اللہ

کَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ

وَتَنَزَّاهُ (المعشرہ: ۳۲)

ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر چلتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں۔

مجمع مسلم میں حیا بن عمار سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بنی خطبہ دیا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو! مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں وہ بات بتا دوں جس سے تم نا آشنا ہو اور وہ بات اللہ نے مجھے آج ہی بتائی کہ میں نے جو کچھ اپنے بند کو حکایت کیا وہ اس کیلئے ملامت ہے اور میں نے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا تھا لیکن شیطانوں نے اگرچہ اس اپنے دین سے پھیر دیا اور میرے ساتھ ایسی چیزیں شریک کر کے حکم دیا۔ جن کیلئے میں نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

۲۔ کافر بننے کے تو گناہوں میں مبتلا کرتا ہے | اگر وہ لوگوں کو کفر و شرک

میں ہوجاتا، بلکہ اس سے چھوٹا حربہ استعمال کرتا ہے۔ یعنی ان سے چھوٹے موٹے گناہ کرانا اور ان کے دلوں میں عداوت و دشمنی کی کاشت کرتا ہے۔ ترجمہ دہ اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوگو! شیطان اس بات سے قطعی ناامید ہے کہ اس کی اس شہر میں عبادت ہوگی، مگر کچھ اعمال جن کو تم معمول اور حقیر سمجھو ان میں اس کی اطاعت کی جلتی گی اور وہ اسی سے خوش ہوگا۔ مجمع بخاری میں ہے کہ

شیطان اس بات سے ناامید ہے کہ جریرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کریں گے، لیکن ان کو ایک دوسرے کے خلاف برا بھلا کہنے کے سلسلے میں وہ ناامید نہیں۔

یعنی وہ لوگوں کے درمیان عداوت و دشمنی کی آگ روشن کرے گا اور ایک دوسرے کے خلاف بھڑکائے گا جیسا کہ اللہ نے فرمایا۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْغَمْرِ وَالْمَيْمِرِ وَيَصْعَدُ كُفْرًا فِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ وَعَيْنُ الْعَالَمِينَ قَدْ عَلِمَ أَنَّكُمْ مُنْشَقُونَ ؟ (المائدہ: ۹۱)

شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟ ہرگز نہیں کام کا حکم دیتا ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْغَمْرِ وَالْمَيْمِرِ قَدْ عَلِمَ أَنَّكُمْ مُنْشَقُونَ (البقرہ: ۱۷۹)

خواہش لوگوں کو گمراہ کرنا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے۔

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ (الاعراف: ۲۷)

اے بنی آدم! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں فتنہ میں مبتلا کر دے۔

نیز فرمایا:

إِنَّمَا الشَّيْطَانُ لَكُمُ عَدُوٌّ فَاجْتَنِدُوا عَدُوَّكُمْ (فالمائدہ: ۶)

شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَتَّبِعِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِ سُنْةُ الْكُفْرِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرًا مُبِينًا (التَّوْبَةُ: ۱۱۹)

اس شیطان کو جس نے اللہ کے بدلے اپنا دلی دسر پرست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

شیطان کی دشمنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے بابا آدم کی بدولت اس کو لعنت، پتھر کا اور جنت سے بدخالی کا داغ اٹھانا پڑا اس لئے وہ ضرور آدم اور اس کی اولاد سے انتقام لے گا۔

قَالَ أَفَرَأَيْتَ هَذِهِ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْهَا آخِرُ تَوْبَةٍ لِي بِرَبِّ الْعَالَمِينَ لَأَتَّيِبَنَّ عَنْهَا سَمَةً أَفْطَلًا (یعنی اسرائیل: ۳۲)

وہ بولا دیکھ تو یہی کیا ہے اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر نفیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں۔ بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔

ماہرین اخلاقیات نے نفس اور اس کے عیوب و آفتوں پر تو بحث کی لیکن اپنے اولی دشمن کو سمجھنے میں کوتاہی سے کام لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بارے میں بہت متنبہ کیا ہے اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے نفس سے پناہ مانگنے کا اس نے ایک جگہ بھی حکم نہیں دیا۔ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں نفس کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ نَفْسٍ أَنْتُمْ سَاءَ سَيِّقَاتُ أَهْلِهَا

ہم نفس کے شر اور شرے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

شیطان کے اغراض و مقاصد

بنیادی مقصد | شیطان کا ایک ہی آخری مقصد ہے جس کے حصول کی خاطر وہ جہد جہد کر رہا ہے۔ وہ یہ کہ انسان کو جہنم میں دھکیل دے اور

جنت سے محروم کر دے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ نَزْوَإِمَنْ أَصْغَبَ الشَّجَابِ (فاطر: ۲۱)

وہ تو اپنے پیروں کو اپنی ماہ پر اس لئے بلارہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں سے شامل ہو جائیں۔

وہ نہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ کھانکے کے نام پر وہ بائیں کونے کے متعلق نہیں علم نہیں ہے کہ (وہ اللہ نے فرمائی ہیں) مخفیہ کہ ہر ایسی عبادت جو اللہ کو پسند ہے وہ شیطان کو ناپسند ہے اور ہر ایسی مصیبت جو رحمان کو ناپسند ہے وہ شیطان کو پسند ہے۔

س۔ شیطان کا بندوں کو اللہ کی اطاعت سے روکنا صرف کفر و مباحی کی دھت دینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ انہیں اچھے کام کرنے سے بھی روکتا ہے۔ بھلائی کے جس راستے پر بھی اللہ کا کوئی بندہ چلتا چاہتا ہے۔ شیطان اس کے راستے میں ٹانگہ اڑاتا اور اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ: شیطان ابن آدم کی تمام راہوں میں بیٹھتا ہے چنانچہ اس کے اسلام کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے: کیا تم اسلام کی خاطر اپنا او اپنے باپ داداؤں کا دین چھوڑو گے؟ بندہ اس کی بات نہ کرے اگر اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے: کیا تم ہجرت کی خاطر اپنا وطن اپنا ماحول چھوڑ دو گے؟ ہاجر کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو لمبی رستی میں کھنٹے سے بندھا ہوا ہو۔ بندہ اس کی بات نہ کرے اگر ہجرت کیلئے چل پڑتا ہے۔ پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں بیٹھتا اور کہتا ہے: جہاد ڈرنے کا اس میں نفس اور مال کی پریشانی تو ہے ہی اگر لڑائی ہوئی او تم ہار دیتے گے تو تمہاری بیوی دوسرے سے شادی کرے گی۔ اور جمہاری دھن دولت بھی ٹھکانے لگ جائے گی۔؟ بندہ اس کی بات نہ کرے اگر جہاد کیلئے نکل جاتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا۔ اس کو جنت میں داخل کرنا اللہ پر واجب ہے۔ اگر اس کا قتل ہو تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر اس کا ہاتھ اس کی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اس کو احمد، نسائی اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۲/۴۷۲)

اسی جیسی بات قرآن کریم میں اللہ نے شیطان سے نقل کی ہے شیطان نے اللہ رب العزت سے کہا تھا:
فَإِنِّي أَخَافُكَ لَا تَقْعُدَنَّ لَّهُمْ مِرَاطًا الْمُسْتَعِيرُونَ لَئِنْ يَدْعُوهُمْ سَأَجْتُمِهُنَّ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّمَا يَخْشَوْنَ اللَّهَ عِزًّا لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ سِوَاهُ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ مُعْجِزُ خَلْقِهِمْ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذَا الْعَرْشِ الْمَعْلِيِّ ۝۱۶۔ جس طرح تو نے مجھے گراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیری سیبی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور قرآن میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

لقد علموا انہی تفسیر میں ساری کے اقوال ملتے جلتے ہیں ابن عباس نے اس کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائی کہ اس نے مسودہ کتاب اللہ سے کہا کہ اس سے ملو اسلام ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد حق ہے۔ ہر حال بھلائی کا کوئی ایسا راستہ نہیں جہاں شیطان بیٹھ کر لوگوں کو اس سے دروکتا ہو۔

س۔ عبادت و اطاعت میں شرابی پیدا کرنا اگر شیطان لوگوں کا طاعت و عبادت و اطاعت کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ اس کے اہل و عیال سے لوگوں کو محروم کر دے۔

ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا: خدا خراب کرنے کیلئے شیطان میرے اندر خدا کے درمیان مائل ہو جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان ہے جس کو غضب ہوتا ہے اگر تمہیں اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ ٹھوک دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز ختم کر دی اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے دل و دماغ پر سوار ہو کر اس کے دل میں ہزاروں خیالات ڈالتا اور اسے اللہ کی یاد سے غافل کر کے دنیا کے مسائل میں الجھا دیتا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شیطان کو اذان کی آواز آتی ہے تو وہ گوز کرنا چاہتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ اذان پڑھتے پر وہ بائیں ہوجاتا اور پھر دوسرے پید کرنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر قنوت کی آواز سننے پر وہ بھاگ جاتا ہے۔ تاکہ اس کی آواز نہ سن سکے۔ قنوت پڑھتے پر وہ بائیں ہوجاتا ہے اور پھر دوسرے پید کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ:

جب قنوت پڑھتی ہے تو آتا ہے اور انسان اس کے نظروں کے درمیان مائل ہو جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو۔ فلاں چیز یاد کرو۔ اس کو ایسی باتیں یاد دلاتا ہے۔ جو بیوقوف نہیں سمجھتے۔ اس میں الجھ کر آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رستیں پڑھیں۔ (روایت بخاری و مسلم)

رحمن کی ہر خالقیت شیطان کی اطاعت ہے
 (إِنَّ يَدَ عَزَّتِ)

وَمِنْ ذُنُوبِهِمْ أَنَا نَأْتِيَانِ يَدَ عَزَّتِ الْإِشْبَعُ نَأْتِيَانِ الْعَنَةُ اللَّهُ وَقَالَ لَا تَجْعَلَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَجِيًّا مَعْرُوفًا۔ (النساء ۱۱۷)

وہ اللہ کو چھوڑ کر دیوبند کو معبود بناتے ہیں وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کا اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔ وہ اس شیطان کی عبادت کر رہے ہیں جس

نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقدمہ لیکر رہوں گا۔
جو شخص اللہ کے ملاوہ کسی بھی چیز کی پرستش کرے گا مجھ وہ کلڑی اور پتھر کے
بت ہوں۔ سورج ہو۔ چاند ہو۔ خواہشات ہوں۔ یا کوئی شخصیت یا نظریہ ہو۔ ملنے یا نہ
ملنے یہ حال وہ شیطان کی پرستش کرنے والا ہو گا۔ کیوں کہ شیطان ہی کے حکم اور
پسند سے اس نے یہ کام کیا ہے۔ جو لوگ فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ حقیقت میں
شیطان کی پوجا کر رہے ہیں۔

ذَیْقَہ یَخْشَوُہُ خَیۡفًا ثُمَّ یَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اَیۡاَکُمۡ کَانَۡ
یُسۡمٰیۡکُمْ فَاَلۡوَاۡسَ خَیۡفَکُمۡ اِنَّہٗ وَلِیُّۡنَاۤ اَمۡنٌ مِّنۡ دُوۡنِہُمۡ بَلۡ کَانَۡوَا یُعٰبِدُوۡنَ
اَکۡثَرُہُمۡ یَعۡبُدُوۡنَ (سبا۔ ۲۰-۲۱)

اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ
جہاڑی ہی عبادت کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہاں ہے آپ کی ذات ہمارا
تعلق تو آپ سے ہے دکان لوگوں سے دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے
تھے ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

یعنی فرشتوں نے انہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ جنوں نے اس کا حکم
دیا تھا۔ لہذا ان کی عبادت حقیقت میں شیاطین کے لئے ہو جائے۔ جیسا کہ جنوں کی عبادت
حقیقت میں شیاطین کی عبادت ہوتی ہے۔

خلاصہ
اب تک کی بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ شیطان ہی ہر مرنائی کا حکم
دیتا اور اس پر آمادہ کرتا ہے اور ہر کاغذ پر روکنا اور اس کو راتا
ہے تاکہ لوگ پہلی چیز کا ارتکاب کریں اور دوسری چیز کو چھوڑ دیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا
الشَّیۡطٰنُ یَعۡبُدُکُمۡ اِنَّہٗ لَمِنَ الْفٰسِقِیۡنَ وَ اَمَّا کُمۡ فَاِنَّہٗ لَیۡسَ بِکُمۡ
مِّنۡ شَیۡءٍ اَقۡرَبَ اِلَیَّ وَ اَقۡرَبَ اِلَیَّ (البقرہ: ۲۶۸)

شیطان تمہیں مغیسی سے ڈراتا ہے اور شرناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب
دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی پرستش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔

شیطان میں مغیسی سے یہ کہہ کر ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنی دولت راہ خدا میں خرچ
کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے۔ وہ جن فتنہ کاموں کی ترغیب دیتا ہے اس سے پرہیزت اور
گندہ کام مل رہے۔ مجاہدہ۔ بخل ہو یا زنا کاری یا کوئی دوسرا فعل۔

۵۔ جسمانی اور ذہنی ایذا رسانی
جس طرح شیطان یہ چاہتا ہے کہ انسان کو
کھڑکھاتا ہو یا جتا کر کے گرا کرے اسی
طرح وہ مسلمان کو جسمانی اور ذہنی طور پر پریشان کرنا چاہتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند
شالیں پیش کی جاتی ہیں۔

ابن علی علیہ السلام پر حملہ ایک روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
علیہ السلام پر حمل کیا تھا اور ان پر آگ کا شعلہ اچھالا تھا۔ لیکن وہ اپنے
ناپاک مقصد میں ناکام رہا۔

ب۔ شیطانی خواب
شیطان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ انسان کو بوجہ

طرح کے پریشان کن خواب دکھاتا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انسان نیند کی حالت میں جو خواب دیکھتا ہے
وہ تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک رحمانی یعنی اللہ کی طرف سے۔ دوسرا شیطانی جہاں انسان کو تجویز
کرنے کیلئے شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تیسرا انسانی جس میں انسان اپنے آپ
گفتگو کرتا ہے۔ (صحیح الجامع ۲/۱۸۵-۱۸۶)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند ہو تو وہ اللہ کی طرف سے
ہے اسے چاہیے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور خواب لوگوں
سے بیان کرے اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان
کی طرف سے ہے اسے چاہیے کہ اللہ کی پناہ مانگے اور خواب کسی سے
بیان نہ کرے۔ کیوں کہ اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ج۔ گھروں میں آتش زدگی
شیطان گھروں میں آگ لگائے گا تاکہ کام جہنم
کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ سنن ابی داؤد اور صحیح
ابن حبان میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جب تم لوگ سوئے ہو تو چراغ بجھا دو۔ کیوں کہ شیطان اس طرح کے
حیوانوں کو چرواہوں کو ایسی چیزیں چراغ کی طرح لٹاتا اور تنہا رکھ
مکانات میں آگ لگا دیتا ہے۔

د۔ موت کے وقت شیطان کا انسان کو جھجھورنا
ابن علی علیہ السلام
شیطان کے دوسرے سے پناہ مانگتے اور کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الدَّخٰنِ وَ مِنَ الدَّخٰنِ وَ مِنَ الدَّخٰنِ وَ مِنَ الدَّخٰنِ وَ مِنَ الدَّخٰنِ
وَ اَنْ یَّخۡبَطَ عَلَیَّ الشَّیۡطٰنُ وَ اَنْ یَّخۡبَطَ عَلَیَّ الشَّیۡطٰنُ وَ اَنْ یَّخۡبَطَ عَلَیَّ الشَّیۡطٰنِ
مُنۡ بَرَاۡءًا وَّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الْمَوۡتِ لِیۡلَیۡکَ۔ (صحیح الجامع ۱/۲۰۵)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اگر ہلاک ہوئے، عبادت میں دبتے ہوئے
اور جلتے ہوئے اور پناہ چاہتا ہوں موت کے وقت شیطان کے جھجھورنے سے اور اس
ہاتھ کے میں تیری راہ میں پشت دکھا کر نہروں اور پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جہاڑے کے ٹپنے
سے میری موت ہو۔ (اس کو سنائی اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا)

۵۔ پیدا نش کے وقت شیطان کا بچے کو تکلیف دینا
ابن علی علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ

ہر انسان کو جب اس کی ماں جنمی ہے۔ شیطان نکلیں پہنچاتا ہے
مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔ (صحیح الجامع ۲/۱۸۵)

میں بیماری میں ہے۔
جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے۔ شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں
اچھی چھوٹتا ہے۔ جیسی بن مریم اس سے محفوظ رہے۔ شیطان انکو چھوڑ
گیا تو پورے میں بھجودیا۔

بیماری ہی میں ہے۔

شیطان ہر نبی آدم کو اس کی پیدائش کے وقت تکلیف دیتا ہے جس
سے بچتا ہے مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔
مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے کو شیطان سے محفوظ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ
مریم علیہا السلام کی والدہ نے مریم کی پیدائش کے وقت اللہ سے دعا کی تھی کہ:
اِنِّیْ اَعِیْذُکَ اٰیَّتُکَ وَ ذَرِیَّتُکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (آل عمران: ۳۶)
میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے نری پناہ
میں دیتی ہوں۔

چونکہ انھوں نے سچے دل سے دعا مانگی تھی اس لئے اللہ نے ان کی دعا
قبول کی اور مریم اور علی علیہما السلام کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ قاری بن یاسر بھی
ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ نے محفوظ رکھا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ابو ذر
نے کہا کہ کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان
سے محفوظ رکھا ہو؟ منیر نے جواب دیا۔ جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان محفوظ
رکھا وہاں ہیں۔

وسطاعون دہلیگ کی بیماری جنوں سے ہوتی ہے

یہ فرمایا:

میری امت کا خاتمہ میدان جہاد کے فیروں اور طاعون کی بیماری
سے ہوگا۔ جو جنوں کے کچے کا نتیجہ ہے۔ دونوں حالتوں میں شہادت
غیب ہوگی۔ (صحیح الجامع ۹۰/۴)
اس کو احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

سند کہ حاکم میں ہے کہ:

طاعون جہارے دشمن جنوں کے کچے کا نتیجہ ہے۔ اس میں تمہارا
لئے شہادت کا رتبہ ہے۔ شاید اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام کو جو یہاں
گئی تھی وہ جن کی وجہ سے تھی جیسا کہ اللہ نے فرمایا:
فَاِذْ کُنتُمْ عَلٰی اَنْۢبَیَآءٍ اِذْ نَادٰی رَبُّہٗ اِنِّیْ مُسْتَغِیْثُ الشَّیْطٰنِ مُنْقِیْثُ
فَقَدْ اٰتٰہُ۔ (ص: ۴۱)

اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو۔ جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ
شیطان نے مجھے تکلیف دے گا اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔
ز۔ ایک دوسری بیماری

ابن علی علیہ السلام نے استعاذہ وہ خون جو میں

کی مغرور مدت کے بعد کسی بیماری کی وجہ سے جاری رہے ہوں اور عورت کو فرمایا تھا۔
یہ شیطان کی گرگی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو ابو ذر و نسائی نے روایت کیا
ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۵۶/۲)

ح۔ انسان کے کھانے پانی اور گھر میں شیطان کا حصہ ہے

شیطان کی لائی ہوئی ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ وہ اس کے کھانے پانی پر ناجائز قبضہ کرے
اس میں الزنا حصہ رکھتا ہے اور اس کے گھر میں شب ہاشمی بھی کرتا ہے اس وقت جتنا
ہے جب بندہ اپنے رب کی ہدایات کی مخالفت کرے یا اس کے ذکر سے غافل ہو جائے
اگر وہ اللہ کی دی ہوئی ہدایات پر کاربند ہو اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہو تو شیطان
کی کیا مجال کہ ہمارے مال اور گھر میں حصہ دار ہو جائے شیطان ہمارا کھانا اسی وقت
حلال سمجھتا ہے جب کوئی اسے بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع کر دے۔ اگر اس پر اللہ کا
نام لیا جائے تو وہ شیطان کیلئے حرام سمجھتا ہے۔

صحیح مسلم میں حدیث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شرکت کرتے
تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے جب تک آپ خود شروع نہ کرتے
کیلئے اپنا دست مبارک نہ بڑھا دیتے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ
ایک کھانے میں شرکت ہوئے تھی ایک لونڈی تیزی سے آئی۔ گویا
کوئی اس کا تعاقب کر رہا تھا اور کھانے میں ہاتھ بڑھانے لگی۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ حرام لیا۔ پھر ایک دیہاتی کی
کدیت کے ساتھ آیا۔ آپ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ نے
فرمایا۔ کھانے کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان اس کھانے
کو حلال سمجھتا ہے۔ شیطان کھانا حلال کرنے کیلئے اس لونڈی کے ساتھ
لایا تھا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر اس دیہاتی کو لیکر آیا تاکہ
اس کے کدیر سے حلال کرے۔ میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم
ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس شیطان
کا ہاتھ لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن شیطان سے اپنے مال کو محفوظ رکھنے کا حکم دیا
ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کا نام لیکر دروازہ بند کیا جائے اور برتنوں پر کھائے
چیز ڈھانپ دی جائے۔ اس سے چیزیں شیطان کی دستبرد سے محفوظ رہیں گی۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کا نام لیکر دروازہ بند کرو۔ شیطان بند دروازہ نہیں کھل
سکتا۔ من کیرے کا منہ بند کرو اور اس پر اللہ کا نام لو۔ تو بھلائی
اور اللہ کا نام لو۔ اور چراغ بجھا دو۔
اس کو مسلم نے روایت کیا۔

شیطان انسان کے ساتھ اس وقت بھی کھانا اور پیتا ہے جب وہ بائیں ہاتھ سے کھائے ہے۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پینے کے وقت بھی چنانچہ مسند احمد میں مائتہ فی الشہدائے منہ سے مروی ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رعایت کرتی ہیں کہ اپنے فرمایا۔ جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے۔ جو بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔

مسند احمد میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کھڑا ہو کر پینے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ رو اس نے کہا کیوں؟ آپ نے فرمایا کیا نہیں پسند ہے کہ بٹی تمہارے ساتھ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا ابی نے بدر حیز شیطان نے تمہارے ساتھ پیلا ہے۔

شیطان کو گھر سے باہر نکالنے کیلئے آپ گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا دیکھ لیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے گھر میں آئے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت نیز کھانا کھاتے وقت خدا کا نام لے لے تو شیطان باطنی توبہ سے کہتا ہے، اس گھر میں تمہارے لئے ذشبہاشی کی جگہ ہے نہ شام کا کھانا۔ اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا نام نہیں لیتا، تو شیطان راہی توبہ سے کہتا ہے، اس گھر میں نہیں ذشبہاشی کی جگہ مل گئی اور وہ آدمی کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے۔ یہاں تم کو ذشبہاشی کی جگہ مل گئی اور رات کا کھانا بھی۔

ط۔ اسیب زدگی علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموعہ فتاویٰ جلد ۲ ص ۲۴۶ پر نقل فرماتے ہیں کہ انسان کے جسم میں جن کا داخل ہونا بالاقافاق اعتدہ اہل سنت والجماعت ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَتَغَيَّرُونَ إِلَّا كَمَا يَتَغَيَّرُ اللَّذَّةُ يَتَغَيَّرُ
الشَّيْءُ مِنْ الرِّبَا (البقرہ ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے چھو کہ شیطان نے ہڈی کا گدیا بنا۔

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ۔ شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جن اسباب زندہ کے جسم میں داخل ہیں ہوتا ہے۔ والد نے جواب دیا بیٹا یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ کچھ ایسے کہ جن ہی انسان کی زبان سے بات کرتا ہے۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے جو بات کہی۔ مشہور و معروف ہے۔ جن انسان پر سوار ہوتا ہے اور انسان ایسی زبان میں بات کرتے لگتا ہے جو کچھ میں نہیں آتی اس کے جسم پر اتنی مار پڑتی ہے کہ اگر کسی اونٹ کو مارا جائے تو اس کے بدن پر نشان پڑ جائے

اس کے باوجود اس شخص کو نہ پٹائی کا احساس ہوتا ہے نہ اس کو لگتا کہ جو اس نے اپنی زبان سے کہا۔ اسباب زندہ شخص کو تو دوسرے انسانوں کو گھسیٹتا اور کبھی جس چیز پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اسی کو گھسیٹنے چھڑنے لگتا ہے۔ کبھی دو پہیوں پر مشینوں کا کابک جگہ سے دوڑی جگہ منتقل کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حرکتیں کرتا ہے۔ جو شخص اس کا چشم خورد مشاہدہ کرے گا۔ اُسے بدیہی طور پر معلوم ہو جائیگا کہ جو چیز انسان کی زبان سے بات کر رہی ہے اور ان چیزوں کو الٹ پلٹ کر لکھتی ہے۔ وہ انسان کے علاوہ کوئی دوسری صنف کی مخلوق ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں: ائمہ مسلمین میں کوئی بھی اس بات کا منکر نہیں کہ جن اسباب زندہ شخص کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ جو اس کا انکار کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ شریعت اس کو نہیں مانتی نہ شریعت پر عصمت لگاتا ہے شرعی دلائل میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی جس سے اس کی تردید ہوتی ہو۔

علامہ جلد ۲ ص ۲۴۶ پر نقل فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اسباب زندہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہے۔ وہ مشرک کا ایک ٹولہ ہے جس میں عجمانی اور ایک بڑی ذبیحہ شامل ہیں۔

سہارا جنگ تسلل انسانی سے جنگ کرنے کیلئے ابلیس ہی نقشہ مرتب کرتا۔ اور قیادت کا کام انجام دیتا ہے۔ مرکز سے مختلف علاقوں میں فوجیں دیتے اور مٹیریاں رواد کی جاتی ہیں۔ مشاوری اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ جس میں شیطان اپنی فوجوں سے ان کی کارکردگی کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا ہے جن لوگوں نے انسانوں کو خوب گمراہ کیا ان کو خوب سراہتا ہے۔

مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رعایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے۔ پھر وہاں سے لوگوں کے پاس فوجیں روانہ کرتا ہے۔ اس کے نزدیک سب معزز فوجی وہ ہوتا ہے جو سب بڑا فتنہ گر ہو۔ ایک فوجی اگر کہتا ہے: میں فلاں کے پیچھے چلا ہوا ہوں اور اس سے ایسا ایسا کہلوا کر چھوڑا۔ ابلیس کہتا ہے: یہاں تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے فلاں کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کے اہل کے درمیان چھوٹ نہ ڈال دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب شیطان اسے قریب کر لیتا اور کہتا ہے۔ شاہاش اتم کام کے ہو۔

مسند احمد میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عاصم سے کہا: تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا سمندر کی سطح پر ایک تخت نظر آتا ہے جس کے ارد گرد بہت سارے سانپ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن عاصم نے صحیح کہا۔ وہ ابلیس کا تخت ہے۔

لوگوں کو گمراہ کرنے کے میدان میں شیطان کو طویل تجربہ حاصل ہے۔ اسی لئے

ہے کہ اگر نجات حاصل کرنا ہو تو اسے سجدہ کرے۔ جب راہب نے شیطان کا بھوکا
کیا تو شیطان اس کو چھوڑ کر روٹ کر ہو گیا۔

قیامت کے دن جب شیطان اور اس کے حامی مولا جہنم میں جا چکے ہوں گے
شیطان ان سے کہے گا۔

إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَحْتُمُونِي مِنْ قَبْلُ۔ (ابراہیم۔ ۳۲)
اس سے پہلے جو تم نے مجھے خلائی میں شریک بنا رکھا تھا۔ میں اس کی ہر بات
ہوں۔ یہاں بھی اس نے لوگوں کو تباہی کے گھاٹ
پر پہنچایا اور ان سے بری ہو گیا۔

شیطان کے غلام، مومنوں کے دشمن | لوگوں کی مدد نہیں کرے۔ جن
دوست شیطان کے دوستوں میں تمام شرکین حتی شامل ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب کے
ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔

إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَهْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ۔ (اعراف۔ ۴۰)
شیاطین ان لوگوں کو بھگوار کے طور پر استعمال کرتا ہے تاکہ وہ کھوکھلا
کے درمیان مومنوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔

فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِ الْآيَةِ وَهُمْ لَوَكُوفُونَ
أَطْعَمْتُمْهُمْ مِمَّا لَكُمْ مِمَّا شَرَكْتُمْ۔ (الانعام۔ ۱۲۲)

شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک اعتراضات افکار کرتے ہیں۔
تاکہ وہ تم سے بھڑکریں۔ لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو۔
مستشرقین، اہل صلیب و یہود اور محمد بن آئے دن جو شکوک اعتراضات
پیش کرتے ہیں وہ اسی قبیل سے ہیں۔

شیطان اپنے دوستوں کو اس بات پر بھی آمادہ کرتا ہے کہ وہ مومنوں کو ذہنی
طرد پر پریشان کریں۔

إِنَّمَا التَّجْوِي مِنْ الشَّيْطَانِ لِيُضِلَّ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْجَدَلِ۔ ۱۱۰
کانا بھوی تو ایک شیطان کا کام ہے، اور وہ اس لئے کی جاتی ہے کہ ایمان
لانے والے لوگ اس سے رنجیدہ ہوں۔

چنانچہ جب کبھی مشرکین کے قریب مسلمان کھڑے رہتے شیطان مشرکوں کو
اپس میں کانٹا بھجوی کرتے پر آمادہ کرتا۔ تاکہ مسلمان شخص یہ سمجھے کہ وہ لوگ اس کے
ہی خلاف سازش و شورہ کر رہے ہیں۔

بلکہ شیطان اپنے ساتھیوں کو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی بھڑکوانے کے عہد پر
آمادہ و مجبور کرتا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا يَتْلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتْلُونَ
فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَهْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ
كَانَ ضَعِيفًا۔ (الحج۔ ۳۸)

کوہا کہ اس میں بگاڑ پیدا کر دے گا اور انہیں ہدایت کی نعمت محروم کر کے بھوکا
اور انہیں کے کھڑے ہو سکے گا۔

فَالَّذِينَ كَفَرُوا أَهْلِيَاءَ الطَّاغُوتِ يُخْرِجُونَ نَجْوَاهُمْ مِنَ التَّوْحِيدِ
إِلَى الظُّلُمَاتِ أَلَا يَلْفُ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔ (البغوثہ۔ ۲۵)
اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ ان کے حامی اور مددگار طاغوت
ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں۔ یہ آگ میں جلائے
لوگ ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ لوگ اس لئے بھی خسارے میں ہیں کہ شیطان انہیں قیامت کے دن
جہنم میں پہنچا دے گا۔

إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبًا مِمَّنْ لَّا يَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعَادَةِ۔ (فاطر۔ ۶)
وہ شیطان ہمارے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لئے بلاتا ہے کہ وہ دو چیزوں
میں شامل ہو جائیں۔

غرض شیطان نے اپنے ان دوستوں کو اپنے منصوبوں اور اغراض و مقاصد
کی تکمیل کے لئے اکرا کر بنا رکھا ہے۔

شیطان کا اپنے دوستوں کے ساتھ فریب | بہت سے لوگ شیطان
سے دوستی کرتے ہیں۔

لیکن شیطان ان کے ساتھ مکرو فریب کر کے انہیں ایسی جگہ پہنچا دیتا ہے جہاں ان
کی تباہی و بربادی ہوتی ہے۔ بھوکہ انہیں بے بہار اچھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔ اور
کھڑے ہو کر تباہی و بربادی اور ان پر قبضہ کر لیتا ہے چنانچہ شیطان لوگوں کو قتل و چوری
اور غلام کاری کی ترغیب دیتا ہے اور وہی انہیں پکڑا کر سر بازار ذلیل و رسوا بھیجے
کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے جنگ بدین مشرکین کے ساتھ کیا کہ سراقہ بن مالک کی
شکل میں ان کے پاس آیا اور ان سے مدد و غلبہ کا وعدہ کر کے کہنے لگا۔

وَقَالَ لَأَخَالِبَنَّ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ خِيَارًا تَكُونُونَ لَنَا مَلَكًا
اس نے کہا۔ آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔
لیکن جب اس دشمن خدا نے دیکھا کہ لڑنے والے مومنوں کی مدد کیلئے آئے ہیں۔
تو مشرکوں کو چھوڑ کر دم دبا کر بھاگ گیا۔ اسی کے ہارے میں حسان بن ثابت رضی اللہ
عنه فرمایا۔

فَلَا تُخَيِّرْ بَيْنَ رَأْسِكَ وَرَأْسِ الْخَيْبِ لِمَنْ فِي الْأَمَةِ غَزَا
شیطان نے انہیں دھوکہ دے کر بے بہار اچھوڑ دیا، اس نصیبت سے بچی
دوستی کرے گا۔ دھوکہ کھا جائیگا،

اسی طرح اس نے عدوت اور اس کے بچے کو قتل کرنے والے راہب کے ساتھ
کیا تھا کہ پہلے اسے زنا کاری کی ترغیب دی۔ پھر جب عدوت حاملہ ہوئی اور اسے بچہ
ہوا تو راہب کو بٹی بٹھائی کہ وہ عورت اور بچے کو قتل کر دے۔ پھر عدوت کے گھروالوں
کو اس راہب کا بچہ بٹھا دیا اور ان کے سلسلے اس کا بھانڈا اچھوڑ دیا۔ پھر راہب

کامل پسند کرتا ہے جیسے شراب کو اصل مزہ سمجھنے کو "آرام کی دہلی" سود کو "لین دین" اور ظالم ڈیکس کو "شاہی حقوق" کا نام دے دیا گیا ہے۔
 آج سود کو "انٹرنٹ" اور قصاص و سزا کو "قانون و دھارم" اور قصود و غش کو "مکتبہ" کو "آرٹ" بتایا جا رہا ہے۔

جن کا نام خود رکھ دیا خود کا جونا جھا ہے آپ کا حسن کرشمہ از کیم
 اس سلسلے میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شیطان
۲۔ افراط و تفریط جب کوئی حکم صادر کرتا ہے تو اس کے بارے میں شیطان
 کی درخواستیں ہوتی ہیں یا تو اس میں کمی کو نہایتی کی جائے یا زیادتی و غلو اس کی ہر
 بندہ دونوں میں سے کوئی بھی غلطی کرے۔ شیطان انسان کے دل کے پاس آنا اور اسے
 سوچنا ہے اگر اس میں بہت تنگی، تن آسانی اور پہلی پسندی کی صفت ہوتی ہے تو
 وہ اس دروازے سے انسان پر حملہ کرتا ہے چنانچہ اس کی حوصلہ شکنی کے لئے غرض
 کی انجام دہی سے روک دیتا ہے۔ اس پر تن آسانی اور آرام طبی مسئلہ کر دیتا ہے
 اور اس کیلئے تدریجی و توجہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب
 انسان تمام احکام سے کل طور پر ناداد بھجواتا ہے۔

اگر انسان کے دل میں حقیقت پسندی و احتیاط اور جوش و ولولہ ہو رہا ہو
 شیطان کو اس پر اس دروازے سے حملہ کرنا بھی موقع نہیں رہتی تو وہ اسے ضرورت کے زیاد
 اجتہاد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس سے کہتا ہے۔ تمہارے لئے اتنا کافی نہیں تم تو
 اس سے زیادہ کر سکتے ہو نہیں دوسروں سے زیادہ عمل کرنا چاہئے۔ اگر وہ سوتے
 ہیں تو نہیں سونا نہیں چاہئے۔ وہ افراط کرتے ہیں تو تمہیں افراط نہیں کرنا چاہئے۔
 ان کو سستی لاحق ہوتی ہے تو تمہیں سستی نہیں لاحق ہونی چاہئے۔ اگر کوئی اپنا ہاتھ
 چہرہ جن تین مرتبہ دھوئے تو تمہیں سات سات مرتبہ دھونا چاہئے۔ وہ غماز کیلئے دعو
 کرے تو تمہیں نسل کرنا چاہئے۔ اور اسی طرح کے دوسرے کاموں میں افراط و تفریط
 زیادتی کی ترغیب دیتا ہے غرضیکہ اسے طواعت و تہا پسندی اور صراطِ مستقیم کے حدود
 سے آگے بڑھا دیتا ہے۔ جیسا کہ پہلے شخص کو صراطِ مستقیم تک پہنچنے نہیں دیتا اس سے
 پہلے ہی روک دیتا ہے۔ دونوں جگہ اس کا مقصد انسان کو صراطِ مستقیم سے دور رکھنا
 ہے۔ پہلی صورت میں انسان صراطِ مستقیم تک نہیں پہنچ پاتا اور دوسری صورت میں
 آگے چل جاتا ہے۔ اکثر لوگ اس قدر کا شکار ہوئے۔ اس سے نجات کی صورت
 صرف اور صرف گہرے علم مضبوط ایمان، شیطان کی مخالفت کی طاقت اور اعتدال
 کی راہ چلنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (الاحیاء العیسیٰ ص ۱۱)

۳۔ آج نہیں تو کل شیطان انسان کو کام کرنے سے روکتا اور نکلے شست
 اور آج کام کل کرنے کا مادی بنادیتا ہے۔ اس
 کیلئے اس کے پاس مختلف طریقہ اور حربے ہیں۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 "جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر عین گرہ لگاتا

اور پہلے بھی ہوتا رہا ہے کہ شیطان نے ان کے بے کرتوت اپنی خوشنما بنا کر رکھا
 یہ بڑا خطرناک حربہ ہے۔ اس لئے کہ اگر انسان کے سامنے کوئی گناہ چیز
 مزین کر کے پیش کر دی جائے اور وہ اسے صحیح سمجھے تو جس چیز کو اس نے صحیح سمجھا ہے
 اس کے حصول کیلئے وہ پوری قوت کھڑا ہو جاتا ہے۔ خواہ اسے اس کی راہ میں اپنے
 قربانی کی کیں مندی پڑے۔

قُلْ مَنْ يَنْتَظِرْ يَوْمَ الْآخِرَةِ أَنْ يُعْطِيَ سَعَةً مِنْ رَبِّهِ
 فِي الْآخِرَةِ يَأْتِهَا مِنْ شَاءِ اللَّهِ يَخَافُ أَنْ يُتْرَكَ فَيَذَرُهَا حَتَّى يَنْفَسَ الْحَبْلَ
 اسے نبی مانے کہیں کیا ہم نہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ گناہ
 و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سچی جہد راہِ راست
 سے ہٹ چکی ہو اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔
 ایسے لوگ، انسانیت کو اللہ کے دین سے روکنے اور اللہ والوں سے جنگ
 کیلئے اٹھاتے ہیں اور اپنے آپ کو حق و ہدایت پر سمجھتے ہیں۔

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى وَلَئِنْ أَنتُمْ لَن يُخَفِّضُوا عَنْكُمْ نَارًا تَلَظَّى
 والآخرۃ۔۔۔۔۔ ایسے لوگ راہِ راست سے روکتے ہیں اور سمجھتے ہیں
 کہ وہ اپنی جگہ ہدایت پر ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اہل کفر دنیا کو ترجیح دیتے اور آخرت سے غافل برتنے
 ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمِمَّنْ آتَاهُم مِّنَّا فَزَيَّا فَتَمَنَّوْا الْآخِرَةَ بَلِيتْ أَبَدَتْ بَهُمْ وَمَا خَلَقَكُمْ
 ذَرْعًا لِّرَبِّهِمْ۔۔۔۔۔ ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کر دیئے تھے جو ان
 آگے اپنے بھروسے خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔

آیت میں ساتھی سے مراد شیطاں ہیں۔ انہوں نے لوگوں کے آگے سنی
 دہری زندگی کو اپنی خوشنما بنا کر پیش کیا کہ وہ اس پر نظر ہو گئے اور انہیں آخرت کی
 عذیب پر آمادہ کیا اور ایسے حسین انداز میں کیا کہ وہ لوگ صاحبِ کتاب بھوت جہنم
 پر مزہ کا انداز کر بیٹھے۔

کالے دھند گورے نام شیطان کا انسان کو دھوکہ دینے اور باطل کو
 مزین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن حرام چیزوں
 میں بشری نافرمانی ہوتی ہے وہ ان کا خوبصورت سا نام رکھ دیتا ہے تاکہ انسان
 مخالط میں نہ چلے۔ اور حقیقت بھی یہی جیسا کہ اس نے شجرہ ممنوعہ کا نام شجرہ طیبہ
 رکھا تھا تاکہ آدم علیہ السلام کیلئے اس کو خوشنما بنا کر پیش کرے۔

قَالَ يَا ذَٰنِ قُلْ أَفَلَا تَحْشُرُونَ الْخَالِدِينَ فِيهَا لَا يَجْزِيهِمْ وَلَا يَشْفَعُ لَهُمْ
 شیطان نے کہا: آدم بتاؤ نہیں وہ رحمت جس سے ابدی زندگی اور
 لا دعال سلطنت حاصل ہوتی ہے۔

علامہ ابی حمزہ عثمانی فرماتے ہیں کہ شیطان ہی سے اس کے گمراہوں کو یہ
 ہنر و صفت میں ملتا ہے کہ حرام چیزوں کا ایسا نام رکھتے ہیں جس نام کی چیز کو انسان

فلک نہیں کہ جس شخص کو یہ امید ہو کہ وہ دن بھر چلتا رہے گا تو وہ سب سے زیادہ فانی ہے گا۔ اور جس کو یہ امید ہو کہ وہ صبح تک زندہ رہے گا تو وہ رات میں بہت اہستہ کام کرے گا۔ لیکن جس شخص کے تصور میں موت سر پر کھڑی ہو رہی ہے تو وہ بہت سہجہ و آسان کام کرے گا۔

بعض سلف کہا کرتے تھے میں تمہیں لفظ "سوف" (یعنی مغرب کرلوں گا) سے آگاہ کر دیتا ہوں کہ یہ ابلیس کی سب سے بڑی فوج ہے۔ دورانہ پیش اور کامل دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی جماعت سفر میں ہو اور کسی بستی میں قیام کرے۔ اب دورانہ پیش گیا اور اس نے اپنے سفر کی تمام ضروریات پوری کر لیں اور روانگی کیلئے تیار ہو کر بیٹھ گیا۔ اور کامل نے یہ سوچا کہ بعد میں تیار ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے یہاں ایک مہینہ تک قیام کرے۔ اسی وقت روانگی کا بلکل بچا۔ اب کیا تھا۔ دورانہ پیش تو خوش تھا۔ لیکن کامل خیر خیریشانی کے سمندر میں ڈوب گیا۔ دنیا کے اندر بھی لوگوں کی یہی مثال ہے۔ دنیا میں کچھ لوگ چست اور بیدار مغز ہوتے ہیں جب موت کا فرشتہ آتا ہے تو انہیں ضرورتاً نہیں ہوتی اور کچھ لوگ کامل اور مثال مٹول کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو موت کے وقت ندامت کے کڑے گھونٹ پینا پڑتے ہیں۔ (تلبیس ابلیس ص ۵۵)

۳۔ جھوٹا وعدہ جھوٹی امید | شیطان لوگوں سے جھوٹے وعدے کرتا رہا اور انہیں جھوٹی امیدیں دلاتا ہے۔ تاکہ ان کو گمراہی کے یقین غار میں لے جا کر پھینک دے۔

يَعِدُّهُمْ وَيُؤْتِيهِمْ مِمَّا يَنْصَرُونَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ الْأَعْرُوفُ ۝ وَإِلَّا تَسْلِم
وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔ مگر شیطان
کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں۔

کافر جب سلاقل سے جنگ کرتے ہیں تو شیطان ان سے قوت و مدد اور غلبہ و اقتدار کا وعدہ کرتا ہے۔ پھر ان کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

فَاذْكُرْنِ لَهُمُ الشَّيْطَانَ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَغَالِبٌ لَّكَ الْيَوْمَ مِنَ
النَّاسِ وَإِنِّي جَائِلٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقَبَيْهِ وَقَالَ
إِنِّي بَخِشٌ بَشِيرٌ (الأنفال- ٣٨)

فدا خیال کرو اس وقت کا جب شیطان نے ان لوگوں کے کربوت ان کے
 نگاہوں میں خوشنما بنا کر دکھائے تھے ادا ان سے کہا تھا کہ آج تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا
 اورے کہیں تمہارے ساتھ ہوں، مگر جب دونوں گروہوں کا آمناسا مانا ہوا تو وہ اُلٹے
 پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا میرا تمہارا ساتھ نہیں ہے۔

شیطان سرمایہ داروں اور کافروں سے دنیوی زندگی کے بعد آخرت میں بھی دولت و ثروت ملنے کا وعدہ کرتا ہے۔ جس کے غور میں ایک آدمی کہہ اٹھتا ہے۔

وَلَكِنْ تَدْعُوهُ إِلَىٰ رَبِّكَ لِتَجِدَ خَلْقًا مِّثْلًا لَكَ وَلَكِنْ تَدْعُوهُ إِلَىٰ رَبِّكَ لِتَجِدَ خَلْقًا مِّثْلًا لَكَ
اگر بغرض حال، مجھے اپنے رب کے حضور بلایا بھی گیا تو ضرور اس سے بھی
زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں اس کے باغ ہا نیچے اور صحت و طاقت

ہے ہرگز لگاتار وقت کہتا ہے۔ "رات لمبی ہے سورہ" اگر آدمی بیدار ہو جائے اور اس کا نام لیلا ہے تو ایک گرمہ کھل جاتی ہے۔ وضو کرتا ہے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کی ساری گرمییں کھل جاتی ہیں اور وہ محبت، محوش دل اور تازہ دم ہو جاتا ہے۔ ورنہ اس پر غیبت اور شہرت طاری رہتی ہے۔

بخاری اور مسلم میں ہے:

۴۰ اگر کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو اسے تین مرتبہ پانی سے ناک جھاڑنا چاہیئے۔ اس لئے کہ شیطان ناک کے بائیسہ پر رات گزارتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو رات کو سوتا اور سوچ
چھنے پر بیدار ہوتا تھا، آپ نے فرمایا:

۱۳ ایسے شخص کے کان میں شیطان پیشاب کرتا ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا۔

اد پر جو باتیں ذکر کی گئیں وہ شیطان کا انسان کو کسی کام سے روکنے کیلئے ذاتی فتنہ تھا۔ کبھی وہ دوسرے پیدا کر کے انسان کو کسی کام سے روکنا چاہتا ہے۔ اس طرح کہ اس کو کاہل ہست اور آج کام کل پر ٹالنے کا عادی بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اس سلسلے میں علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کتنے یہودیوں اور عیسائیوں کے دلوں میں اسلام کی محبت کا خیال آیا۔ لیکن شیطان "نا کو روکنا" اور کہتا رہا۔ جلدی مت کرو ابھی اور غور و فکر کر لو۔ اسی طرح ٹانٹا رہا۔ یہاں تک کہ ان کی موت کفر پر ہوئی۔ اسی طرح شیطان گنہگار کو توبہ سے روکتا ہے اس سے شہوانی اعراض کی تکمیل جلدی سے کروانا ہے اور یہ امید دلانا ہے کہ ابھی توبہ کر لیں گے۔ جیسا کہ کسی عربی شاعر نے کہا۔

لا تجعل الذنب لما تشتهي ونامل التوبه من قابل
 اس امید پر جلدی جلدی گناہ نہ کرو کہ توبہ قبول کرنے والے کے دربار میں توبہ
 کی جائے گی۔

کہتے ہیں جبکہ ارادہ رکھنے والے لوگوں کو شیطان نے کل پر ٹالا۔ کتنے مقام فضیلت پر پہنچنے والوں کی اس نے حوصلہ شکنی کی۔ کبھی کسی نقیب نے اپنے درس کا اعادہ کرنا چاہا تو شیطان نے کہا: تھوڑی دیر آرام کر لو۔ یا کوئی عبادت گزار رات میں نماز کیلئے بیدار ہوا تو اس نے کہا: ابھی تو بہت وقت ہے۔ شیطان اسی طرح انسان کو کاہل ٹال ٹال کر نے اور امیدوں پر جیسے کا عادی بنادیتا ہے۔

لہذا عقل مند کو چاہیے کہ دورانِ نشی سے کام لے۔ دورانِ نشی یہ ہے کہ وقت پر کام کرے۔ ٹال مٹول چھوڑ دے۔ امیدوں پر جینے سے باز آئے۔ کیوں کہ یہی ہر کوتاہی اور بُرائی کے رجحان کی جڑ ہے۔ انسان ہمیشہ سوچتا ہے کہ وہ اب بُرائی چھوڑ دیتا اور اچائی کی طرف واپس ہو جائے گا۔ لیکن یہ صرف دل کا بھلا دوا ہوتا ہے۔ اس میں

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي وَنَسِيتُكَ فَأَنَّ الشَّيْطَانَ ذَكَرَهُ فَلَمَّا قَامَ فِي الشَّجَرِ يَبْغِي سَبْتًا (سورہ صافات ۴۲)

پھر ان میں سے جس کے متعلق خیال تھا کہ وہ نجات پائے گا اس سے یوسف نے کہا کہ اپنے رب (شاہ مصر) سے میرا ذکر کرنا اگر شیطان نے اسے ایسا غفلت میں ڈالا کہ اپنے رب (شاہ مصر) سے اس کا ذکر کرنا بھول گیا اور یوسف کو کئی سال قید خانے میں رہنا پڑا۔

انسان پر پوری طرح حادی ہو جانے کے بعد شیطان اسے اللہ تعالیٰ سے علی طور پر غافل کر دیتا ہے۔

اَشْتَعِدْ وَلِيَوْمِ يُبْعَثُ الشَّيْطَانُ فَاَسْتَعِذْ بِكَ اَللّٰهُ اَوْ لَقَدْ عَلِمْتَ لَئِنْ اَنَّ الشَّيْطَانَ اَلَا اَنَّ جُنْدَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُونَ (الحجرات ۱۶)

شیطان ان پر تسلط ہو چکا ہے اور اس نے ہمارے ایمان کے دل سے بھری ہے۔ وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں، خبردار ہو، شیطان کی پارٹی والے ہی خسرے ہیں رہنے والے ہیں۔

آیت میں جن لوگوں کا تذکرہ ہے ان سے منافقین مراد ہیں جیسا کہ اس سے پہلے والی آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ کی یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس کا ذکر کیا جائے کیوں کہ اس سے شیطان دور رہتا ہے۔

فَاذْكُرْنِي نَسِيتُكَ اِذَا نَسِيتُ (الکہف - ۲۳)

بھول جاؤ تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو۔

۶۔ فوج کا خوف شیطان کا ایک ہتھکنڈا ہے کہ وہ مومنوں کو اپنی فوج سے خوفزدہ رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ اس کی فوج کے خلاف جہاد کر سکیں اور لبرل معروف دینی میں لشکر کے دشمن سے باز آجائیں۔ اہل ایمان کے حق میں شیطان کی یہ سب بڑی شاطرانہ چال ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کی اس چال سے گتھ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَنذَاكَ لَكُمُ الشَّيْطَانُ يَخُوْفُ اَذَلِيَا وَكَافَلَا فَاَوْفَوْهُمْ مَّخَافَتِي اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ (آل عمران - ۵۵)

اب ہمیں معلوم ہو گیا کہ وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دشمنوں سے خوفزدہ ڈرا رہا تھا۔ لہذا آئندہ تم انسانوں سے ڈرو نہ، مجھ سے ڈرو نا۔ اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔

اپنے دوستوں سے ڈرانے کا مطلب یہ بتول قنارہ یہ ہے کہ وہ ہمارے دلوں میں ان کی تربیت بٹھانا چاہتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے یہ کہا کہ اگر تم مومن ہو تو ان سے ہمیں مجھ سے ڈرو، بندہ کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے اس کا دل شیطان کے دوستوں کے خوف سے اتنا ہی خالی ہوتا ہے۔ اگر اس کا ایمان کمزور ہو تو وہ ان سے خوفزدہ رہتا ہے۔

۷۔ مغفرت پر قبضہ اللہ کو جو چیز محبوبہ پہنچتی ہے شیطان اسی دروازے سے

کو ٹھکانے لگاتا ہے اور اس کی سمجھ میں آ جاتا ہے کہ وہ جتنے کدو فریب تھا۔ شیطان انسان کو بھیڑتی ترناؤں میں الجھا کر جن کارنگی کے حقائق سے کئی تعلق نہیں ہوتا۔ غم و اندوہ کو خوشیوں سے روک دیتا اور اسے غم و اندوہ کی دنیا میں جینے کا جو گریبا دیتا ہے۔ انجام کار وہ کچھ بھی نہیں کر پاتا۔

۵۔ نسیان و غفلت جس چیز میں انسان کی بہتری اور بھلائی ہوتی ہے شیطان اس سے انسان کو غافل کر دیتا ہے جیسا کہ اس نے آدم علیہ السلام کے ساتھ کیا کہ ان کے دل میں ایسے دوسرے ڈھنگ ہا کہ وہ اللہ کے حکم سے غافل ہو گئے اور جو مومن کا چل کھا لیا۔

فَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى آدَمَ مِنْ قَبْلِ يٰسَٔى وَاٰخِرُ جُنْدٍ لَّكُمْ عِزًّا ۝۱۵۰ ہم نے اس سے پہلے آدم کو ایک حکم دیا تھا۔ مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں حرم نہ پایا۔

یہ حضرت موسیٰ کے غلام پر دوش بن نون نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا۔ اَنَّا نُبَيِّنُكَ اِذَا دُنِيَ اِلَيْكَ الشَّيْطَانُ فَاجٰبِي نَسِيتُ الْخُذُوْتَ وَمَا اَنْشَأَ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَكَ (الکہف - ۶۳)

آپ نے دیکھا ایک بھلا اور اچھا انسان چنان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت مجھے بھی کاغذ اخیال در رہا اور شیطان نے مجھ کو ایسا غافل کر دیا کہ میں اس کا ذکر کرتے سے کرنا بھول گیا۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی تاکید کی تھی کہ آپ یا آپ کا کوئی ساتھی ایسی مجلسوں میں نہ بیٹھے جن میں اللہ کی آیتوں پر کلمہ چینی کی جا رہی ہو۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا کہ شیطان ان کے ذہن سے اس حکم متاعی کو بھلا دیتا اور وہ ایسی مجلسوں میں بیٹھ جاتے۔

فَاذْكُرْنِي اَلَّذِيْنَ يَخُوْفُ مَخُوْفِيْ اَيُّنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْفُوْا فَاِذَا نَسِيتُكَ اَذْكُرْنِي الشَّيْطَانُ فَلَا تُفَعِّلَنَّ بَيْنَ الدَّامِ مَعَ الْخَوْرِ (الانعام - ۶۸)

اور اے نبی جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر کلمہ چینی کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان نہیں بھلا دے میں ڈال دے تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے نظام لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔

اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام نے اس قیدی سے جس کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ اسے قتل کی سزا نہیں ہوگی اور وہ رہا ہو کر شاہ مصر کی خدمت میں لوٹ کر جائے گا اس سے بدخواہی کی تھی کہ جب وہ بادشاہ کے پاس جائے تو اس سے ان کا تذکرہ کرے۔ مگر شیطان نے اس شخص کے ذہن سے بادشاہ کے سامنے یوسف علیہ السلام کے تذکرے کی بات بھلا دی تھی۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام کو کئی برس جیل میں رہنا پڑا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شیطان کی فحاشیات اور وہ جس شیطان کی فحاشیات کا تصور ہو گئے تھے۔ اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔

بعض صحابہ نے اپنے دل میں پیدا ہونے والے شیطانی خیالات کی غمی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ”کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم غمی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا: ہمارے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں جن کو زبان پر لانا بھی ہم میں سے کسی کو گوارا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا حقیقت میں تمہارے دلوں میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا تم جو خالص ایمان ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یہی خالص ایمان ہے، یہاں مطلب یہ ہے کہ شیطان کے دوسرے کو فرج کرنا اس سے نفرت کرنا اور اس کو جہاں جہنمی خالص ایمان کی نشانی ہے۔ معاہدہ کرنا، شیطان کی خیالات کا جس شدت سے شکار نہ بننا اس کو ملاحظہ کیجئے

سنن ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں اپنے آپ ایسی باتیں کرتا ہوں جن کو زبان پر لانے سے بہتر ہے کہ جلی کر بھسم چھاؤں یا اپنے سے فرمایا یا شکرا اس خدا کا جس نے اس کے معاملہ کو دوسری طرف لوٹا دیا۔

شیطان دلوں میں جو شکوک افکار تپا ہے ان میں سے یہ چیز بھی ہے جس کے متعلق اللہ نے اس آیت میں فرمایا۔

فَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا إِذَا هُمْ عَلَىٰ آلِهِمْ لِلْإِثْمِ غَافِلِينَ
فِي أَنْبَاءِ مَا يَلْقَى الشَّيْطَانُ فَمَنْ يَعْزَمُ أَنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
لَا يُعْلَمُ مَا يَلْقَى الشَّيْطَانُ فَفَسَدَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَالُونَ ذُرِّيَّتَهُمْ
أُفٍّ لِلْعَالَمِينَ أَلَمْ يَسْأَلُوا بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمُ السُّورَةُ فَمَنْ
نَزَّلَتْ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ مُتَّفَعٌ لَهَا فَمَنْ نَزَّلَتْ اللَّهُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اسْتَوَلَىٰ
بَيْنَهُمْ أَشْقَىٰ يَوْمٍ (الحج ٥٢-٥٣)

اور اسے بھی اتم سے پہلے ہم نے دیکھ کر رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی جس کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا ہو کہ جب اس نے تمنا کی، شیطان نے اس کی تمنا میں اضافہ کر دیا اس طرح جو کچھ بھی شیطان القا کرتا ہے اللہ اس کو غم کر دیتا ہے اور اپنی آیات کو پختہ کر دیتا ہے، ہاں شریعہ اور حکم ہے (وہ اس لئے ایسا ہونے دیتا ہے) تاکہ شیطان کی اذیت ہو کر غلابی کو فتنہ نہ دے۔ ان لوگوں کیلئے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں، بیشک ظالم لوگ حناد میں بہت دور نکل گئے ہیں اور جن لوگوں کو علم حاصل کیا گیا وہ جان لیں کہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے اور وہ اس پر ایمان لائے اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔ یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

فلسفہ کرتا ہے۔ فلسفہ ابن قیم و علامہ ابن کثیر اپنی کتاب "انفاۃ اللفحان" جلد اول ص ۱۳۵ میں اس موضوع پر لکھتے ہیں کہ "شیطان انسان کے جسم میں لعن کی طرح گردش کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی ملاقات نفس سے ہوتی ہے شیطان نفس سے معلوم کرتا ہے کہ اے کونسی چیز محبوب ہے جب اس کو نفس کی کمزوری معلوم ہو جاتی ہے تو وہ انسان کو گراؤ کرنے کیلئے اس کمزوری سے مدد لیتا ہے اور انسان پر اس دروازہ سے قابض ہو جاتا ہے شیطان اپنے انسان دوستوں اور ساتھیوں کو بھی ایسی ہی سکھا دیتا ہے کہ اگر انہیں اپنے ساتھیوں سے کوئی خاصہ مقصد مفاد حاصل کرنا ہو تو ان پر اسی دروازے سے قبضہ کیا جائے جو ان کے نزدیک محبوب ہو۔ کیونکہ اس دروازے سے جانے والا اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہو سکتا۔ جو شخص دوسرے دروازے سے جانے لگا۔ اس کے لئے وہ دروازہ بند ہو گا وہ منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔"

شیطان اسی دروازے سے آدم اور حوا کے پاس پہنچا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

وَقَالَ مَاذَا كُنْتُمْ كَمَا مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا مَلَائِكَةً
وَتَكُونُوا مِنَ الْخَالِدِينَ. (الأنعام - ٢٠)

اس نے ان سے کہا: تمہارے رب نے تمہیں جو اس معرفت سے روک رکھے اس
 کو جس کے ساتھ کہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے ہی جاؤ۔ یا تمہیں پیش کی زندگی نہ حاصل
 ہوئے۔

عقلمانی نہیں کہتے ہیں کہ: اللہ کے دشمن ابلیس نے آدم و حوا کو سوچھا تو اے میری بہادر مدظل کو سخت سے نصیحت ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت کی ادبی نعمتوں سے بہرہ ور رہنا چاہتے ہیں۔ شیطان کہہ گیا کہ آدم و حوا پر تسلط حاصل کرنے کا یہی ایک ذرا ہے اللہ شری فرما کہ کہا کہ وہ ان کا پیروار ہے۔ پھر ان سے کہنے لگا۔

مَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ نَقُولُ فِي الشَّجَرِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا مَلَائِكَةً أَوْ تَكُونُوا مِنْ
الْمَلَائِكَةِ ۚ (٣٠)

ہمارے رہنے نہیں اس طرف سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے اگر نہ رفتے دیں ہوا یا نہیں۔ جھلکی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔

۱۔ شکوک و شبہات کا القا ہے کہ وہ شکوک و شبہات پیدا کر کے عقیدہ کو منزل الگ بنا رہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کی طرف سے القا ہو گیا بعض لمبات سے آگاہ بھی کیا ہے۔ ہماری اور مسلمانوں کی حدیث میں ہے۔

نہیں سے بعض کو میوں کے پاس شیطان آکر کہتا ہے، فلاں چیز کرس
نے پیدا کی؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے
کہ پوچھتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب بات یہاں تک
پہنچ جاتی تو آدمی کو اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے اور وہ جس کا جانا چاہیے
معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ بھی شیطان کی گفتہ سامانی سے بچ سکے اور انہوں سے

گولی

فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں | عیش و عشرت ہو رہا

سرعت انزال سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ گولی "فولاد اعظم" استعمال میں لائیں۔ یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے۔ اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی بھولی میں آگرتی ہیں۔ جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے وقت اس سے بھیج لیتا ہے۔

تجربے کیلئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ وقتی لذت اٹھانے کیلئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی استعمال کیئے اور از روامی زندگی کے خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے۔ اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی گولی ۱۲ روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت پُر ۳۵ روپے (ملاوہ محصول آک)۔

اگر ڈر کے ہمارا کاہر ہو پے اپنا دوا خانے سے خریدی ہیں۔ دوا خانہ لاہور کے تعمیل دہ ہوئے گئے۔

ہمارا مکمل پستہ

طلسمانی دواخانہ سرسٹ بازار دیوبند دیوبند

کاپی د کوٹ



دشمن کی جانب مسجد میں جھپٹنے کا منظر تھا۔
مغرب کی نماز ابھی ختم ہی ہوئی تھی۔ میں ایک
مستثنیٰ سے ٹپک لگانے ذکر میں مصروف تھا۔ کیا
دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوتا
ہے۔ حیرت بھری نظروں سے درو دیوار کو دیکھتا
ہے۔ اس کے انداز سے یہ لگتا ہے کہ یہ جگہ اس
کے لئے نئی نئی ہو اور وہ اس ماحول سے کچھ زیادہ
مانوس نہ ہو۔ اس کی شکل و صورت اور لباس سے
بھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی اجنبی ہو لیکن مقامی
انداز اختیار کر کے شامی لباس میں اپنی شناخت کو
چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔ میرے دل میں
خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی پریشان حال
مسافر ہو جو کسی مدد کا طالب ہو۔ خود اس کے
جہرے پر ایک قسم کی وحشت نمایاں تھی۔
میرے دل میں خیال آیا کیوں نہ اس شخص کی مدد
کی جائے۔ میں اس کی طرف بڑھا اور انتہائی
مہربان لہجے میں اس سے یہ پوچھنے کی کوشش کی
کہ وہ کون ہے، کہاں سے آیا ہے اور یہ کہ آیا وہ
کسی رہنمائی کا محتاج ہے۔ میری نرم کھلی نے
آگے کی گفتگو کے لئے وہ ہموار کر دی۔ کہنے لگا

بس مجھے ایک مسافر سمجھو۔ اس عجیب و غریب عمارت، بلند مینارے اور خوبصورت گنبد کو دیکھ کر ایک لمحے کو خیال آیا کہ شاید یہ اس شہر کی کوئی اہم عمارت ہو۔ لہذا اس کے بارے میں مزید جاننے کا داعیہ پیدا ہوا۔ باہر لوگوں سے معلوم کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ عام جگہ نہیں ایک خدائے واحد کی عبادت گاہ ہے۔ یہ سوچ کر اچانک بے اختیار تجسس پیدا ہوا کہ جس خدائے واحد کی عبادت گاہ ذکر کرتے ہو مگر گزری اس کے اتنے قریب کچھ کر کیوں نہ اس کے بارے میں مزید معلومات کی جانے خواہندہ داخل ہو گیا لیکن اتنے بڑے خدائی عبادت گاہ کو اپنے اہل اتنی سادگی لئے ہوئے ہو گئے جان کر حیرت ہوئی۔

اس شخص کے حیرت انگیز جواب سن کر ایک لمحے کو میں نے سوچا کہ یہ شخص بھی دمشق آنے والے دوسرے بہت سے سیاحوں سے مختلف معلوم نہیں ہوتا۔ پھر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اس کی واقفیت اتنی کم کیوں ہے کہیں یہ تہلیل مبالغہ سے کام تو نہیں لے رہا ہے۔ پھر یہ سوچ کر کہ اگر کسی شخص کو اسلام اور

مسلمانوں کے بارے میں دلچسپی ہے تو اسے دائر
مطلوبت فراہم کرنا بھی میری ذمہ داری ہے۔ میں
نے بڑے احترام سے اگلی شخص کو اپنے پلوں میں
بٹھالیا۔ اور اس کے بارے میں مزید تفصیل جانتا
چاہی۔ پہلے تو اس نے سارے سوانح کے
۱۰۰ بات سمجھ دئے لیکن جب اسے اس بات کا
احساس ہوتا گیا کہ اپنی صحیح شناخت بتانے بغیر
اس کے لئے مجھ سے استفادہ کچھ آسان نہ ہوگا۔
اور اس احساس کے بعد کہ اس کا واسطہ ایک
غریب اقلیت اور محدود شخص سے ہے۔ اس نے
اپنے بارے میں ایک ایسی بات کا انکشاف کیا
کہ میں چند لمحوں کے لئے متلئے میں آگیا اور مجھے
سخت دھت ہوئی۔ گویا اب تک میں ایک جن
سے ہمکلام تھا جو انسانی شکل و صورت میں
میرے سامنے بیٹھا ہے۔ لیکن اس بات پر کچھ
احتہار کیا جائے۔ میں نے اپنے شک کا اظہار کیا
پھر کیا دیکھتا ہوں کہ پلوں میں بیٹھا شخص اچانک
کاغذ ہو گیا۔ اب مجھے اس شخص سے دھت
معلوم ہوئی اور اب میں پہلے سے کہیں زیادہ
حضور قلب کے ساتھ اذکار میں مصروف ہو گیا۔

ابھی میں ان ہی خیال میں غوطہ اوردی ہوں کہ وہی شخص دوبارہ میرے پہلو میں مراجعت ہے۔ کھنے لگا اب شاید تمہیں چین آگیا ہو کہ میں دنیائے جن کا ایک باشندہ ہوں۔ اور یہ کہ اس عملت اور اس مذہب کے بارے میں جانتے کی میری خواہش دراصل تلاش حق کا ایک حصہ ہے۔

بچپن سے میں نے جنوں کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ مجھے پڑوس میں کسی شخص کے اوپر جن کا اتنا اور شریعہ جنوں کے شر سے نہایت دہانے والے مخصوص وضع قطع کے لوگوں سے بھی واقف تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں ان واقعات کو قہرے کھانیاں سمجھتا تھا اور میری نظر میں جنوں کے قہرے، بھوت پریت اور کہہ کاف کی سرپیس سے زیادہ کچھ حقیقت نہ رکھتے تھے گو کہ

ایک مسلمان کی حیثیت سے قلبی طور پر یہ تسلیم کرتا تھا کہ جنوں کا وجود درحقیقہ ہے کہ اس کا ذکر کرمہ واضح الفاظ میں قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں موجود ہے۔ لیکن اس کے باوجود عقلی طور پر میں نے اس مسئلہ پر سنجیدگی سے کبھی غور نہیں کیا حالانکہ علوم اسلام کے مطالعے کے دوران بار بار شیاطین اور جن کے ذکر کرنا سے ساتھ پڑتا رہا لیکن نہ جانے کیوں میں ان امور پر رکنے اور غور کرنے کے بجائے سرسری گزر جاتا تھا۔ اب جو اپانک ایک ایسے شخص سے ساتھ پیش آیا جو خود کو جنوں کی قوم سے متعلق بتاتا تھا۔ اور جس کے ثبوت میں اس نے وہ تمام عملی اور نظری مظاہر پیش کر دیئے جن کی صحت کتاب و سنت کے نزدیک بھی تسلیم شدہ ہے تو مجھے اپانک ایسا لگا کہ یہ شخص جس سے اب تک صرف خوف اور وحشت پوری تھی یہ ایک انتہائی دلچسپ شخص

بھی ثابت ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعہ بعض ان
حقائق کا پتہ چل سکتا ہے جس تک ہم انسانوں کی
رسانی مشکل ہے۔ پھر کیوں نہ اس شخص کو اپنی
مہربانیاں اور لطف و کرم سے کچھ اس طرح گرفتار
کر لیا جائے کہ یہ کم از کم میرے سوالوں کا تقاضی
بخش جواب دینے تک اپنا تک قاتب نہ
ہو جائے یہ صبح کر میں نے اسے ایک کریم
میزبان کی حیثیت سے مہمانت کی پیش کش کی،
دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور اسے اپنے غریب خانے کو
بلور مہمان عزت بخشنے کی دعوت دی۔

جنس اور انسان کی دنیا کے مستقبل میں ایک دوسرے کے قریب آ جانے سے ہے۔ کھنے کا نہیں بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ حیرت انگیز۔ میری کچھ عرصے کے بعد اشد سے کچھ آئے کچھ آئے۔ مگر قریب آ چکا تھا۔ عرصے نے کافر جملہ ابن باطل کو اطمینان سے گھٹکھٹک کر دیں گے۔ تھوڑی دیر کی گھٹکھٹک اور جہاد خیل کے ہر مجھے اس جن سے اب کچھ لگنے لگا کہ جس طرح انداز سے گھٹکھٹک کرتا تھا اور انسانی دنیا کے ہٹے ہٹے الٹ پھیر پر اس کی جتنی گہری نگاہ تھی اس

یہ تو نہیں سمجھا جاسکتا کہ آوازِ المسیح سے میری بغاوت اور تحتِ عظیم سے میرا قرار تلاش حق کے لئے ہے۔ بلکہ میرا بلیاوی اختلاف بعض پالیسی امور سے شروع ہوا اور اچانک میرے ساتھ ایک خوش گوشت حادثہ پیش آیا اور اس نے میرے فرائض کی راہ کھول دی۔

میرے اس لطف و کرم کے روپ نے بالآخر بہت جلد اسے ایک بے تکلف شخص میں تبدیل کر دیا۔ میں نے اسے یہ بھی بتایا کہ میں یوں تو اس مسجد کا ایک معمولی خادم ہوں لیکن میری دلچسپی صحافت میں بھی ہے اور میں بعض بین الاقوامی اخبارات کے لئے کالم بھی لکھتا ہوں۔ پھر کیا ہی بستر ہو گا کہ جنوں کی دنیا کی بعض اہم معلومات کو قارئین تک پہنچاؤں۔ میری اس پیش کش پر پہلے تو وہ ایک لمحے خاموش رہا پھر مسکرایا کہنے لگا محض معلومات نہیں بلکہ بعض ایسے انکشافات جن کا علم انسان تو کیا جنوں کی عظیم اکثریت کو بھی نہ ہو گا۔ میں نے پوچھا بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ؟ کہنے لگا ہاں ایسا ہی ہو گا۔ لیکن پہلے تم مجھے بعض سوالات کے جوابات فراہم کرو کہ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ شاید ہم دونوں کی معلومات انسانی تاریخ کی جدیدی کا نقطہ آغاز بن جائے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ تمہاری مراد شاید

سے تو یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص کوئی عام
جن نہیں بلکہ کوئی غیر معمولی متعصب و ملاحین
ہے اور یہ کہ انسانی تاریخ کے بارے میں اس کا
مطالعہ خاصا وسیع اور دلچسپ ہے۔ مزید یہ کہ اسے
انسانی نفسیات کو سمجھنے اور انسانی کمزوریوں پر
انگلیں رکھ دینے کا خاص ملکہ حاصل ہے۔ پھر
کون ہے؟ کیا چاہتا ہے؟ اور جنوں کی دنیا سے
کل کر انسانی آبادی میں کس چیز کی تلاش میں
سرگرداں ہے؟ اس قسم کے سوچتے نے ایک
بار پھر میرے دل میں اس کے لئے شکوک و
شبہات پیدا کر دیے۔ لیکن اس دفعہ شک اس
بات پر نہیں تھا کہ وہ واقعی جن ہے بلکہ اس
بات پر تھا کہ وہ کوئی عام جن نہیں بلکہ اس دنیا کا
ایک اہم شخص ہے اور جینا بڑے یا خطرناک
مقاصد کے لئے ہمارے شر کا چکر لگا رہا ہے۔

لیکن پھر یہ سمجھ کر کہ اتنی بھی جلدی کیا حد
 کر دینے سے کچھ نہ کچھ تو پوسے انھیں گے۔ پھر

اگر غور فرمادے کہ جو کچھ اس کا مقصد ہوا ہے پورا کر رہا ہے۔

جواب: ایسا اکثر ہوتا ہے لیکن انسان ہمارے بارے میں جو تصورات رکھتے ہیں اس کے بیان میں وہ خامیے ملنے سے کام لیتے ہیں اور بہت سے لوگ تو جھوٹے سچ بھی گڑبہ لیتے ہیں۔ جہاں تک شیطان کا تعلق ہے تو اس کی شکل تو اللہ نے مسخ کر کے بکھڑ دی ہے اور اس کے برعکس صاحب ایمان جن کی صورت اللہ تعالیٰ اچھی بناتا ہے۔

سوال: تو تمہاری وہ حقیقی شکل کون سی ہے جس پر اللہ عزوجل نے تمہیں خلق کیا ہے۔

جواب: جہاں تک ہماری ظاہری شکل و صورت کا سوال ہے تو وہ شکل جو اللہ نے بنائی ہے انسانوں کی شکلوں سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوتی۔ اعضاء کی بناوٹ میں معمولی فرق و اختلاف ضرور ہے۔ ہمارا سر باقی جسم کے تناسب سے ذرا بڑا ہوتا ہے یعنی کہ انسان کے سر سے بڑا۔ ہماری آنکھیں انسانوں کے برخلاف چوڑائی کے بجائے لمبائی لے ہوتی ہیں۔ ہم میں سے بعض ایسے ہیں جن کی آنکھیں لمبی اور کھڑی ہوتی ہیں اور ایسے بھی ہیں جن کی آنکھیں پیشانی کی طرف مڑی ہوتی ہوتی ہیں جیسا کہ انسانوں میں جاپانی یا چینی باشندوں کی۔ خاص بات یہ کہ ہماری آنکھیں بعض انسانی آنکھوں کی طرح تنگ اور سکیڑی ہوتی نہیں بلکہ بڑی اور کھلی ہوتی رہتی ہیں جیسے کہ بہن کی آنکھیں لیکن ان کی شکل لمبائی پر ہی رہتی ہے۔

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کی آنکھیں ہمیشہ سرخ رہتی ہیں تو کیا یہ بات صحیح ہے۔

جواب: ہمیشہ تو ایسا نہیں ہوتا۔ ہمارے درمیان ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کی آنکھیں

انسانوں کی طرح مختلف رنگوں کی ہیں کسی کی کان۔ کسی کی نیلی تو کسی کی شدید جیسی اور اگر دونوں مخلوقوں کی آنکھوں میں کوئی فرق ہے تو وہ یہ کہ آنکھ کے اندر کی پتلی پوری طرح مدور یا گول نہیں ہوتی جیسی کہ تمہاری ہے بلکہ وہ بیضی یا تل ہوتی ہے۔ آنکھ کی جس سرخی کا تم نے ذکر کیا ہے کہ وہ ہم سب کی آنکھوں میں رہتی ہے تو وہ اس کے اندر بعض ہلکی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے جن سے ہماری آنکھیں چمکتی رہتی ہیں ان شعاعوں

کے مین وسط میں ہوتی ہے اور لمبائی کے بجائے قطبیت کے باشندوں کی ناک کی طرح جھکنے پن کی طرف مائل ہوتی ہے۔ مسلمان اور صاحب ایمان اجنبی مسلمانوں کی طرح اس طرح اس پر ہنستے ہیں کہ اس کا چہرہ کیسا غریب لگتا ہے۔

ہمارے سر کے بال گھنے اور لمبی ہوتے ہیں تو اس سے بھی گھنے ہوتے ہیں ان دونوں

انسان ہمارے بارے میں جو تصورات رکھتے ہیں اس کے بیان میں وہ ذات مبالغے سے کام لیتے ہیں اور بہت سے لوگ تو جھوٹے سچ بھی گڑبہ لیتے ہیں۔ جہاں تک شیطان کا تعلق ہے تو اس کی شکل تو اللہ نے مسخ کر دی ہے اور اس کے برعکس صاحب ایمان جن کی صورت اللہ تعالیٰ اچھی بناتا ہے۔

کے بال لمبے بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں اور خوبصورتی کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ انہی بھی عورتیں ہیں جن کے بال اتنے لمبے ہیں کہ زمین پر گھسکتے ہیں۔

سوال: تمہارے ہاتھ پائوں کیسے ہوتے ہیں اس کے بارے میں بھی تو بتاؤ؟

جواب: ہمارے ہاتھ ایسے ہی ہیں جیسے کہ تمہارے۔ ہاں فرق دو اعتبارات سے ہے۔ یعنی کہ پھیل اور ناخن کی لمبائی۔ ہماری پھیل جسم کے باقی اعضاء کے مقابلے میں خاص لمبی ہوتی ہے اور یہ تناسب انسانی جسم اور پھیل کے تناسب سے خاصا مختلف ہے۔ اسی طرح ہمارے ناخن بھی لمبے ہوتے ہیں کیونکہ ہماری انگلیاں خود ہی لمبی ہوتی ہیں۔ ہمارے پائوں ایک طرف سے چمپے ہوتے ہیں اور ان کی انگلیاں مڑی ہوتی رہتی ہیں۔

کارنگ سرخ ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ ان آنکھوں کو دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں انہیں ان سے کوئی خوف نہیں آتا بلکہ وہ انہیں چمکدار اور خوبصورت دکھائی دیتی ہیں۔

ہمارے کان گھونٹے کے کان سے بہت مطابقت رکھتے ہیں۔ خصوصاً جس طرف سے وہ مڑا ہوا رہتا ہے۔ ہم ہمارے دو میان ایسے لوگ بھی مل جائیں گے جن کے کان بلی کے کان جیسے ہوں۔ انسان کے کان پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ سائز کے اعتبار سے اس میں اور بلی کے کان میں کتنی مطابقت ہے۔ ہم میں سے جو مسلمان ہیں انہیں اگر کسی دوسری شکل اختیار کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو ان کے نزدیک پسندیدہ شکلیں بلی، گھونٹے اور شیر کی ہیں۔

ہماری ناک انسانوں کی ناک کی مانند چہرے

سوال: کیا تمہارے جسم میں ہڈیوں کا ڈھانچہ،
دل اور نظام ہضم اور نظام تنفس بھی پائے جاتے
ہیں

جواب: یہ تمام چیزیں ہمارے جسم میں اسی
طرز پر رکھی گئی ہیں جیسے کہ انسانوں کے جسم میں۔
ہمارا ہڈیوں کا ڈھانچہ ہمارے جسم اور گوشت کی
مناسبت سے خاصا پرکشش اور مضبوط ہے
اور ساتھ ہی ساتھ اتنا نرم و نازک بھی کہ تم اس کا
تصور نہیں کر سکتے۔ باقی جو چیزیں اللہ عزوجل نے
ہمارے جسم کے اندر رکھی ہیں وہ اپنے جسم میں
خاصی چھوٹی ہیں لیکن کام اسی طرح کرتی ہیں جیسے
کہ انسانی اعضا۔ ہمیں سانس لینے کے لئے اتنی
آکسیجن نہ مل سکتی ہوتی جتنی کہ انسانوں کو۔ اسی
طرح ہمارا نظام ہضم ہر اس شے کو ہضم کر لیتا ہے
جو ہم کھاتے ہیں اور اللہ نے فضلے کے اخراج کے
لئے جو مقامات بنائے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے
انسانی جسم میں جن سے فضلہ خارج ہوتا ہے۔
ہم ہمارے فضلے کی کوئی ٹھوس مادی شکل نہیں
ہوتی بلکہ گیس کی صورت میں اس کا اخراج ہوتا
ہے اسی طرح ہمارا پیشاب بھی بھاپ اور گیس
کی شکل میں نکلتا ہے مگر اس میں انسانوں کے
پیشاب کے مقابلے میں کثافت کم ہوتی ہے۔
ایسے شیطان بھی ہیں جو اس مسلمان کے کان میں
پیشاب کر دیتے ہیں جو سوتے وقت اللہ کو یاد
نہیں کرتا۔

گوشہ سطویں میں ایک صاحب ایمان جن
سے گنگو کی روشنی میں ہم اس کے جسمانی اعضا
کی شکل و صورت کی تفصیل شائع کر چکے ہیں۔
اسی گنگو کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس
محقق کے بارے میں دیگر معلومات اور ان سے
واہدہ بعض تصورات کی وضاحت پیش کی جا رہی
ہے۔

سوال: کیا تم لوگوں کے جسم میں اعضائے
تاسل بھی ہوتے ہیں؟

جواب: ہاں انسانوں کی ہی طرح جو
ہمارے جسموں سے مشابہ ہو۔ ہماری قوم میں
مرد انسانوں کی ہی مانند ہوتے ہیں ان کی بھوک
پیاس اور شوقانی خواہشات بھی یکساں ہیں۔ ان
کے مباشرت اور جنسی تسکین کے طریقے بھی
مختلف نہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی انسانی دنیا
کی عورتوں ہی جیسی ہیں جن کی شادیوں دنیا کی
دیگر عورتوں کی طرح انجام پاتی ہیں۔ بھائی یہ سمجھ
لیجئے کہ ہماری زندگی اور عام انسانی زندگی میں کوئی
فرق نہیں ہے۔

سوال: جیسا کہ امام مالک، امام احمد بن حنبل
اور دیگر محدثین سے منقول ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے طہر، زوال اور غروب
آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے
کیونکہ سورج کا طہر و غروب شیطان کی سینگیوں
کے درمیان ہوتا ہے تو کیا واقعی جنوں کی مواد و
سینگیں ہوتی ہیں یا یہ بیان محض مجاز و کنایہ پر
بنی ہے۔

جواب: یہ ارشاد اللہ کے رسول کی طرف سے
ہوا ہے اور یقیناً صحیح ہے۔ جنوں کی دو سینگیں
ہوتی ہیں لیکن کالی چھوٹی جو کہ چھوٹے سے
چھوٹے جن کے سر پر بھی طیں لگی۔

سوال: تمہارا مطلب یہ ہے کہ تمہاری بھی دو
سینگیں ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ لیکن حد درجہ چھوٹی اور اتنی
بسی نہیں کہ انسان کو اذی ہوئی حالت میں ہمیشہ
نظر آجائیں۔

سوال: انیس کی سینگیں چھوٹی ہوتی ہیں
یا بڑی۔

جواب: بڑی ہوتی ہیں اور اس کی

جسامت سے تناسب رکھتی ہیں۔ جہاں تک ہمارا
سوال ہے تو ہمارے جسم کمزور پڑ گئے ہیں جس
طرح کہ انسانوں کے جسم وقت گزرنے کے ساتھ
ساتھ کمزور ہو جاتے ہیں۔

سوال: تم لوگوں کے رنگ کیسے ہوتے ہیں
جواب: انسانوں میں کالے، گندے
سائے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح ہم
میں بھی ہیں۔ ہاں ہم میں سے بیشتر لوگوں کے
چہرے کالے ہوتے ہیں۔ ہماری ہلد بھی سیاہ
گوشت سے پیوست ہوتی ہے۔ ہماری ہلد کے
رنگ کو سب اپنی دنیا کی ہمیں سے مطاب قرار

قدرتی بات ہے اس لئے کہ ہمارا جسم
اپنی اصل کے اعتبار سے مادی اور
ہوائی ہے خلک نہیں اور بعض مخصوص
حالت میں ہی ہمیں دیکھا جانا ممکن
ہے۔ ایک حالت تو وہ ہے جس میں ہمارا
جسم مادی شکل و صورت اختیار کرتا ہے
یا حرکت حالت یا حرکت کیا پانی پی لینے کی
صورت میں یا یہ کہ جن غول کا ہر ہونے
کا ارادہ کرے جس کے لئے ہمیں
مخصوص حالت کا ہونا ضروری ہے۔

دے سکتے ہیں۔ اس پر ہاں کم ہوتے ہیں جیسے
بعض انسانوں کے جسم پر کم ہاں ہوتے ہیں یا
بالکل نہیں ہوتے۔ ایسے جن بھی ہیں جن کا پورا
جسم گنے ہالوں سے بھرا ہوا ہو۔ جنوں میں سے
بعض سفید اور بعض سیاہ۔ رنگ رنگے، بھانست
بھانست کے جن ہوتے ہیں بھان اللہ۔

سوال: تو تم لوگ کپڑے بھی پہنتے ہو گے

جواب:۔ ضرور ضرور مختلف رنگ اور طرز کے لباس پہنتے ہیں جو ہر رنگ دار اور قیمتی بھی ہوتے ہیں۔ عورتیں کا لباس ایسا ہوتا ہے جو ان کے لئے موزوں ہو اور انہیں زیب دے۔ مسلمان جن عورت دنیا کی پردہ دار اور دندار عورت کی طرح جلب کی پابندی کرتی ہیں۔ میں بھی خطب پہننے کے حق میں ہوں کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی طریقہ سب سے پسندیدہ ہے۔ مرد بھی وہی لباس اختیار کرتے ہیں جو ان کے لئے مناسب ہو۔ زیادہ تر لوگ عبا پہنتے ہیں اور بیشتر کو سرخ رنگ کا لباس پسند ہے اس کے بعد نیلے رنگ کا لیکن ان دونوں سے زیادہ انہیں کالا رنگ مرغوب ہے۔

سوال:۔ یہ جس زبان سے تم بات کر رہے ہو یہ کیا اصل زبان ہے یا کسی اور کیفیت میں بدل رہے ہو جس کا میں علم نہیں ہو پایا۔

جواب:۔ نہیں نہیں۔ جس زبان سے میں بول رہا ہوں وہ میری ہی زبان ہے اس میں بھڑک برگر و غل نہیں۔ یہ بات ضرور ہے کہ یہ زبان بہت چھوٹی ہے اور ہمارا جسم بڑھا حقیر ہے اسی مناسبت سے زبان بھی ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں جسم کا اندرونی نظام بھی انسانوں سے بہت مشابہ ہے یعنی کہ ہر چیز تمہارے ہی جیسی ہے۔

سوال:۔ تمہارے دانت بھی ہیں؟

جواب:۔ دانت کیوں نہ ہوں گے جناب باقی اعضاء جسم کے اعتبار سے ہمارے دانت زیادہ بڑے یا لمبے ہوتے ہیں۔

سوال:۔ انسانوں سے اس مشابہت کے باوجود ہم تمہیں دیکھ نہیں سکتے یہ عجیب بات ہے۔

جواب:۔ قدرتی بات ہے اس لئے کہ

ہمارا جسم اپنی اصل کے اعتبار سے ناری اور ہوائی ہے فلکی نہیں اور بعض مخصوص حالت میں ہی ہمیں دیکھا جانا ممکن ہے۔

سوال:۔ وہ کیسے؟ اس بارے میں بھی کچھ بتاؤ۔

جواب:۔ ایک حالت تو وہ ہے جس میں ہمارا جسم مادی شکل و صورت اختیار کرتا ہے اسی طرح جیسے Ether کا مادہ جس میں جبریل ہوتا ناممکن نہیں ہے۔ یا عمر کی حالت یا عمر کیا ہوا پانی پی لینے کی صورت میں یا یہ کہ جن خود ظاہر ہونے کا ارادہ کرے جس کے لئے بعض مخصوص حالت کا ہونا ضروری ہے۔

سوال:۔ تم لوگ اپنے ہر صلی میں کیا پہنتے ہو؟ نگے پہنتے ہو یا جوتے اور سینٹل کے قسم کی کوئی چیز بھی پہنتے ہو؟

جواب:۔ ہاں ہاں۔ ہم جوتے بھی پہنتے ہیں لیکن مسلمان جن اور شیطان جن میں اس معاملے میں فرق ہے۔

سوال:۔ وہ کس طرح کا فرق ہے؟

جواب:۔ شیطان اپنے ہاتھیں ہر صلی میں پہنتا ہے اور داہنا پر خلل دیکھتا ہے۔

سوال:۔ اور مسلمان جن کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:۔ وہ ایسا نہیں کرتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں وہ نہیں ہوں جس میں جوتے پہنتا ہوں۔



جواب:۔ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ ہمیں مل جاتا ہے لیکن وہ چیز کالی تلی ہوتی ہے اور ہمارے جسم کی ہی طرح حقیر۔ اس کے علاوہ ہم جو کچھ بھی پہنتے ہیں وہ ہماری جسمانی خصوصیات کے مطابق ہوتی ہیں جنہیں کوئی دیکھ نہیں سکتا۔

سوال:۔ تم لوگ کس چیز کے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہو؟

جواب:۔ ہمارے جوتے پیڑے کے بنے ہوتے ہیں جس سے کالہ خیار ہوتا ہے۔

سوال:۔ یہ تو دینی چیز ہے جس پر فرامین مصر لکھا کرتے تھے۔ کیا تم لوگ پیڑے کی حالت خود کرتے ہو اس طرح کہ کوئی دیکھ نہ سکے؟

شیطان کے ایک باغی رفیق بات

گزشتہ سطوروں میں ہم نے اپنے گزشتہ قارئین کو یہ خبر دی تھی کہ دنیا کی طرف سے پوشیدہ رہنے والا ابلیس کا مرکزی ہیڈ کوارٹر ایک معروف جرمنیائی شہر کا نام ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے فرح انسانی کو گمراہ کرنے کے لئے کئی چوٹ دے رکھی ہے۔ اسکی ماضی میں اور خاص طور پر قرآن مجید میں ابلیس کا جس انداز سے تذکرہ کیا گیا ہے اس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس دوسرے کے علاوہ ایک خاص مہتمم کا نام ہے جس نے آدم کو جہنم کرنے سے منع کیا۔ یہ سچ ہے کہ آدم کی نافرمانی کے لئے بکلیتہً اس کے دل میں دوسرا پیدا کرنے کا کام ہی شیطان ملعون نے ہی انجام دیا اور جب سے اب تک وہ انسان کو راہ راست سے ہٹانے کا فریاد انجام دے رہا ہے۔ عام طور پر زبان مذکرین کی اہلی سہ ماہی شیطان کے دوسرے ہی نہیں بلکہ شیطان کی ہر شکل سے خواہ وہ انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے، اللہ کی پناہ حاصل کرنے کا انداز سکھاتی ہے۔ گویا قرآن کے مطابق جنوں کا وجود اور شیطان دنیا کا مسلسل سرگرم عمل رہنا ایک حقیقت ہے۔ بعض

لوگ شاید یہ سمجھتے ہوں کہ شیطان کسی طبعہ وجود یا شخصیت کا نام نہیں بلکہ انسان کے اندر پائی جانے والی فحش جبلتوں اور حیوانی خواہشات سے وحدت ہے۔ لیکن یہ حقیقت کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ ابلیس کو قیامت تک کے لئے کئی چوٹ دینے کا صاف مطلب ہے کہ وہ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کہیں نہ کہیں سے نسل انسانی کی گمراہی کے لئے شب و روز مصروف ہے۔ اسکیس جلتا ہے اور ان پر عمل بھی کرتا ہے اور احمد کی پادشہ کے لئے اجلاس بھی طلب کرتا ہے۔ بیسویں صدی کے دوسرے راج میں اقبال نے ابلیس کی مجلس عورتی لکھ کر مسلم مفکرین کو درد حیرت میں ڈال دیا تھا جب اقبال کا تصور بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ خلافت کا ستودہ اسلام کی پسپائی اور کفر کے مالی غلبے کے پیچھے ضرور کہیں نہ کہیں ابلیس کی پادشہ کام کر رہی ہے۔ اقبال اپنے قرآنی مطالعے اور زبردست تصور کی مدد سے چند لمحوں کے لئے ابلیس کی اس مجلس عورتی میں جا پہنچے جہاں اسلام کے خلاف گویا قزاقوں اور رہبروں کا ایک سلسلہ جل رہا تھا۔ شیطان دنیا کے اس طرح متحرک رہنے کا عمل

اقبال کے ذہن میں محسوس ہی نہیں آیا بلکہ اس کے پیچھے دراصل وہ اصولیت ہی جن میں اعلیٰ اور انسانی طور پر شیطان کے غلبے ہونے، ظاہری دین اور اپنے خاکروہوں کو نیک انسانوں کو راہ عمل سے ہٹانے پر مامور کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ چہرے دنیا پر نظر ڈالنے سے تو یہ صاف محسوس ہوتا ہے کہ گویا شیطان کا دہائی نظام سائنس اور ٹیکنالوجی کی مدد سے اس وقت پوری دنیا پر حاوی ہو گیا ہے۔ شر کے پھیلنے کے لئے کون سا ایسا حربہ ہو گا جو شیطان نے اختیار نہ کیا ہو۔ فلی دھن کے فحش چوٹوں کے ذریعے شیطان تہذیب اپنے قلوب کی تخلیق اور عملی طور پر کام کر دکھانے میں اللہ کے نیک بندوں کے طرہ تخلیق سے کہیں آگے نکل گئی ہے۔ لندن میں عظیم ایک عالم دین مولانا عبدالحق اندوی جو شب و روز قرآن پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں، لکھتا ہے کہ اللہ کے کلام سے توجہ ہٹانے کے لئے شیطان لو اللہ ریٹ کے مختلف مظاہر سامنے لگا رہا ہے تاکہ اللہ کے کلام کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹائی جاسکے۔ مثل کے طور پر ان کا کہنا ہے کہ جدید شیطان تہذیب کے صہجہ دہائی کی مقبولیت کا سطرہ کچھ ہے۔ یہ عالم دین اعبدات کو دہائی کے صفحے سے

تسمیر کرتے ہیں اور ان کا کتا ہے کہ کل جب مسلمانوں کے گھروں میں صبح ہوتی تھی تو اس کا آواز صحت قرآن سے ہوا کرتا تھا اب صبح کا آواز صبح پہل یعنی عبادت سے ہوتا ہے۔ گویا شیطان نے ہر محاذ پر مقابلہ پیدا کر دیا ہے۔ تاکہ لوگوں کی توجہ الہی پیغام سے ہٹا کر ہوا الحدیث میں لگائی جاسکے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ حیرت کی بات ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کے بانی اور اس صدی میں برصغیر کے مسلمانوں کے سب سے موثر قائد محمد علی جناح نے اپنی قوم کے بچوں کو جو ہدایت کی تھی وہ اخبارات پڑھنے کی تھی قرآن پڑھنے کی نہیں۔

شیطان کامرکزی دفتر کاموں کی بہتات اور دنیا بھر میں کفر کے غلبے کیلئے سرگرم ہونے کی وجہ سے شب و روز سرگرمی کی آماجگاہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی دنیا پر نظام کفر کو غالب کر دینے میں انہیں کیا کیا کچھ نہ کرنا پڑا ہو گا۔ ذرائع ابلاغ کے استعمال کے علاوہ شیطانی تہذیب مسلسل پلاننگ میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اس کی ہر ممکن

کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کے غلبے کے لئے ہونے والی کوششوں کو کسی لپیٹ کن چیچک سمجھنے سے قبل ہی سونڈ کر دیا جائے۔ اس قسم کی باتوں کا اہلہ اور جدید دنیا سے متعلق بہت سی شیطانی سازشوں کا انکشاف ابھی گوشہ دہن ابلیس کے ایک قوی رفیق نے دمشق میں کیا۔ اس گفتگو کو ہم اقلہ اللہ مستقبل میں پوری تفصیل کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس جہول بلی غلطی کا تدارک ہو جائے جن اس حالیہ انکشاف کے مطابق ابلیس ملعون کا مرکز و دفتر واقع ہے۔

مظاہر غلبہ برمودا کا نام سننے ہی آدمی پر

خوف و وحشت سے لکھی مٹی ہو جاتی ہے اور اسی لئے ہنس لوگوں نے اس کا نام غنی مظاہر یا صحت کا ہر جہ کا ہے۔

یہ مظاہر بہت پر اسرار اور عجائبات کا مسکن ہے۔ جدید سائنس ترقی یافتہ آلات، مشینوں اور ماہرین کی سولت کے باوجود آج تک اس کی پر اسراریت کی منطقی فصاحت پیش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ برمودا بحر الکاہل میں ایک فرضی اور خیالی مظاہر نامہ علاقے پر مشتمل ہے۔

اس مظاہر کے اندر عجیب و غریب اور انسانی ذہن کو حیرت میں ڈال دینے والے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ مظاہر کنی جہاں اپنے غلبے اور سوار ہیں کے ساتھ حیرت انگیز طور پر غائب ہو گئے اور اس کی وجہ محل و غیب کے گھوڑے ہر سمت میں طوفان کے باوجود کوئی سائنس دان نہیں جاسکا۔ اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس علاقے کو پکڑ کر لے والے جہاز اہل اور مسافروں میں سے

یہ مظاہر بہت پر اسرار اور عجائبات کا مسکن ہے۔ جدید سائنس ترقی یافتہ آلات، مشینوں اور ماہرین کی سولت کے باوجود آج تک اس کی پر اسراریت کی منطقی فصاحت پیش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس مظاہر کے اندر عجیب و غریب اور انسانی ذہن کو حیرت میں ڈال دینے والے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

کسی کے کوئی ٹکڑا بھی نہیں لے۔ اور یہ بات برادر راز بنی ہوئی ہے اور اس کے آگے انسانی عقل و نگ ہو کر رہ گئی ہے۔ اس میدان میں معروف کار سائنس دانوں کے سامنے جب پہل پیش آئی تو اے واقعات کا ذکر ہوتا ہے۔ تو وہ کوئی اطمینان بخش جواب دینے سے قاصر رہتے ہیں۔

مشت غائب برمودا کا کل رقبہ ۵۷

ہزار مربع کلومیٹر ہے اور اس کی حدود ٹھوس حساب ذیل ہیں۔

(الف) اس کا شمالی سر اجزیرہ برمودا میں ہے اور وہاں انگریزی بولی جاتی ہے۔ اس کی راجدھانی ہٹلن ہے۔

(ب) اس کا جنوب مشرقی سر اجزیرہ ٹوریکو میں واقع ہے۔ جو امریکی فوجی انتظامیہ کا مرکز ہے۔ یہاں اسپینی زبان بولی جاتی ہے۔ اور انگریزی سرکاری زبان ہے۔ اس کی راجدھانی سان جوان ہے۔

(ج) جنوبی سر اجزیرہ فلوریڈا سے لگتا ہے۔

کے معلوم تھا کہ مظاہر غلبہ برمودا کا مرکز اصل ابلیس کا مرکز و دفتر ہے اب تک تو اب زعمی کے عجائبات میں داخل کیا جاتا تھا۔ کیونکہ وہی کی ہر بات عام انسان کی زعمی سے مختلف اور انوکھی ہے جس کے رازوں کی پیچیدگی ناقابل بیان

ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو زعمی ہم ہی رہے ہیں وہ بذات خود ایک دھڑ ہے۔ ہمارے سر پر چھایا ہوا آسمان بھی اپنے دامن میں بہت سے راز چھپائے ہوئے ہے۔ یہ علاقے، سیدے اور نظامائے فہمی سب کے سب ایسے راز ہیں جن کی ترنگ سمجھنے کے لئے دنیا کے سائنس دانوں اور علم اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کر رہے ہیں اور حیرت کے سوا ان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا ہے۔

مشت غائب برمودا کا تعارف کرتے ہوئے ہم نے غزشتہ

بھول کو خاموش کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اس اویٹ ناک صورت حال میں کام کرنا میرے لئے مشکل ہوتا گیا پھر اپنا تک میرے ساتھ ایک غورگوہر مادہ دیش آیا جس نے میرے لئے فراہم کردہ کھیل دی۔ باہر آکر اب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں ان کیفیٹوں کو سنبھال سکتا ہوں اور بعض ہم راہ تو میرے پاس ایسے ہیں کہ جن کے اخطا ہونے کے ڈر سے آگئے ابلیس بھی کانپ جائیں۔

کچھ بھی خلق نہ ہوتا اگر میری رائے کو ذرا بھی اہمیت دی جاتی یا اسے چند لمحے کے لئے قابل بحث ہی سمجھا جاتا۔ لکھا ہوا ہے کہ میرے مخلصانہ مشوروں کو مخالفت پر عمل کیا گیا۔ عظیم جنرل اسبلی میں ایک معمولی حدیدہ نے مجھ پر پھبتیاں کیں اور آگئے ابلیس نے میرے تسمیر اڑانے کو شہ دی۔ طویل خدمت کے نتیجے میں کیا مجھے یہی سب کچھ مل سکتا تھا؟ اسبلی میں میری لابی کی تعداد بھی کم نہ تھی لیکن میں نے یہ محسوس کیا کہ آگئے ابلیس کی ایک پھلکار بن

رہی ہے کہ ہم کا کام ہی پتلا رہا جس میں اس کی خدمت کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ یہ سب سوچ کر میں نے خود کو اللہ کی پناہ میں دے دیا۔ ایک بار ایک حدود معین کی حیثیت سے اس کی تاج میں مشغول ہو گیا۔ بعد میں نے اپنے گروہ میں کوئی مناسب نہ سمجھا کہ ملو اور عزم میں کوئی غیر معمولی جن ہے۔ ملو اور یہ لفظ نہ دہرائیں اور یہ بات پڑوس میں

پھر گفتگو کی گفتگو کے بعد یہ معلوم کر کے میں صدمہ ہوئی کہ ہمارا جانی یہ جن کوئی اور حق نہیں بلکہ دیئے ابلیس کا ایک مفرد فرد ہے۔ ایک ایسا جانی ہے جس نے صدیوں کی باطنی خدمت کے بعد ابلیس سے بغاوت کی ہے اور اب ابلیس کے پہلے کوہڑ میں ایک مدت تک وہی امور طے کرنے کی ذمہ داری انجام دینی پڑی ہے۔ میں نے پوچھا پھر اپنا تک اسے انسانی دنیا کی میر کا خیال کیونکر آیا اور یہ کہ ایک مدت تک نظام باطن کے قلب کے لئے متحرک رہنے کے بعد اب اس کے اندر اپنا تک تلاش حق کا دامن کو نگریہا ہوا۔ کہنے لگا۔ کھانی بری طویل ہے کہ ایک طویل مدت تک باطن کی تنگ سے دیکھتے دیکھتے اب میں حق بھی باطن ہی نظر آگئے۔ مگر اب خدا کی تسخیر جاتی رہی ہے۔ مجھے اندازہ ہے میں فرق کرنا مشکل ہے۔ اندازہ تو نہیں کیا پاسکا کہ آگئے ابلیس سے میری بغاوت اور نکتہ عظیم سے میرا فرار تلاش حق کے لئے ہے بلکہ میرا ہمدردی مختلف بعض پالیسی امور سے شروع ہوا۔ نظام باطن کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اور صدیوں کی خدمت اور تجربے کی بنیاد پر یہ سمجھتا تھا کہ بعض مسائل پر میری براہ اور کھیلوں کو تسلیم کیا جانا چاہئے تھا۔ مجھے

واقفیت میں حاصل ہوتی ان پر دل گنگو یہاں پیش کی جائے گی۔ بیشتر لوگ غالباً یہ نہیں سمجھتے کہ انسانی دنیا میں جنوں کی شکل و صورت کے بارے میں غلط اور افواہوں پر مبنی تصورات رائج ہیں وہ ان سے بہت رنجیدہ اور کبیدہ خاطر رہتے ہیں۔ جب اس ابلیس کے قبیلے کو خیر باد کہہ دینے والے اس جن سے اس کی عام شکل و صورت کے بارے میں دریاہٹ کیا گیا تو انسان کے اس تصور بچا کا وہ بھی شکلی ملا۔ اس نے کہا انسان کا یہ خیال غلط ہے کہ جن بد صورت ہوتا ہے اور درندگی اس کے چہرے سے نکلتی ہے یا یہ کہ اس کی شکل بہت ہیست ناک ہوتی ہے اور اس کی لمبی دم بھی ہوتی ہے۔ ان تمام باتوں کی کوئی بنیاد نہیں ہے بلکہ سب محض انسان کا دم ہے۔ میں ہم باطنی رفیق کے اندر وہ کے اس صدمہ کو پیش کر رہے ہیں جس میں اس نے جنوں کی شکل و شہادت پر روشنی ڈالی ہے۔

گزشتہ سطروں میں ہم نے انسانوں کی دنیا سے واقفیت کے خواہاں ابلیس کے جس باطنی رفیق سے دمشق کی ایک مسجد میں ملاقات کا ذکر کیا تھا اس سے دوران گفتگو جنوں کی بعض خصوصیات پر بھی سوال و جواب ہوئے تھے۔ ان کی روشنی میں یہ اندازہ ہوا کہ عام انسانوں کے لئے جنوں کو ان کی اصل شکل میں دیکھنا ممکن نہیں ہے جو تھکے وہ مادی اوصاف کی حامل کوئی دیگر شکل و صورت نہ اختیار کر لیں۔ انبیاء عظیم السلام مجوزے کی مدد سے ضرور انہیں اصل شکل میں دیکھ سکتے تھے یا وہ لوگ دیکھ سکتے ہیں جنہیں اللہ کی جانب سے اس کی خاص قدرت و استطاعت ودیعت کی گئی ہے یا جن لوگوں نے خصوصی ریاضت سے یہ صلاحیت اپنے اندر پیدا کی ہے۔ آپ کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ ساری باتیں زیب داستان کے لئے بھی جا رہی ہیں بلکہ جنت کی بعض صفات اور ان کی صلاحیتوں کے بارے میں مسجد کے خادم اور جن کے مکالموں سے جو

جواب وہ کیے جناب۔ یہ ذمہ داری جن پر آپ کیوں ڈال رہے ہیں۔ سوال : کیونکہ شیطان انسان کے سامنے

سوال : اس دم کے لئے جن خود ذمہ دار ہے نہ کہ وہ تصور جو انسانوں کے ذہن میں جاگزیں ہو گیا ہے۔

کرنے والوں کے علم کا حصہ ہیں۔

جنت میں ابلیس کے داخل ہونے کی کہانی اگر آپ نے بائبل کے حوالے سے پڑھی ہے تو آپ نے اس سائب کا ذکر بھی پڑھا ہوگا کہ جس نے بلخ صحن میں داخل ہو کر آدم کو اپنے رب کی ممانعت پر افسوس کیا تھا اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مطلق غلے سے مودا میں جو مخلوق پانی کی تھوں پر کثرت سے تیری نظر آتی ہے وہ پھلیں یا دوسرے معروف آبی جانور نہیں بلکہ احتمالی کرمہ صورت پر اسرار قسم کے سائب ہیں۔ جن میں بعض کی لمبائی تو 72 فٹ تک جا پہنچتی ہے اور جب یہ سائب پانی کی سطحوں پر چلتے ہوئے ہیں اپنے منہ سے آگ لگتے ہیں تو ارد گرد کی فضا کا رنگ بھورا بھورا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے کے دور کے مظاہرے سے بھی سائب پر ہونے والی عجیب و غریب حرکت سے واضح احساس ہوتا ہے

سمندر کی جانب کھینچ لیا۔ اس لئے کہ ابلیس دنیا یہ نہیں چاہتی کہ کسی بھی قیمت پر عام انسانوں اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگ جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو ابلیس اپنی کمزوریوں سے خوب واقف ہے اسے معلوم ہے کہ اپنی ساری اگلاں اور کمر کی منظم قوت کے باوجود وہ اللہ کے ایک بندہ سے مقابلہ کی تکیب نہیں لاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرف رخ کرنے والے ہر جہاز کو خواہ وہ سمندری جہاز ہو یا ہوائی جہاز ابلیس ہاتھوں لے پانی میں غرق کر دیا یہاں تک کہ اس خطے کو جہازوں کا قبرستان بھی کہا جانے لگا۔ لیکن ابلیس آخر کب تک اپنی غیر مصلحتی باطلہ صحتوں کے اس راز سے اس کے ایک قریبی باقی رفیق نے پردہ اٹھا دیا۔ کج مطلق غلے سے مودا میں یہ مسئلہ سب سے زیادہ گفتگو کا موضوع ہے کہ اس انکشاف سے پیدا شدہ خطرات کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ ۹

بعض اوقات ایسی تیز فہم اور ایسا طوفان بپا ہوتا ہے جس سے اس کا واضح اظہار ہوتا ہے کہ سمندر کی تھوں کے نیچے آبی جانور نہیں بلکہ کوئی احتمالی پر اسرار مخلوق اپنا اظہار کرتے ہوئے ہے۔

گذشتہ سطروں میں ہم نے بتایا تھا کہ کج مطلق غلے سے مودا میں گفتگو کا سب سے اہم موضوع یہ مسئلہ ہے کہ ابلیس دنیا کے راز اٹھا ہو جانے کے بعد جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ گذشتہ دنوں حرب اختیارات میں ابلیس کے ہیڈ کوارٹر کے حوالے سے جو خبریں آتی تھیں وہ کوئی تفصیلی سطرات فراہم کرنے سے قبل ہی نہ جانے کس قاتل ہو گئیں۔ پھر بات بھی قابلِ غور ہے کہ لی مائنز کے عملوں میں بعض ہیلوی انکشافات کے شائع ہونے ہی مطلق غلے سے مودا اپنا ایک حرکت میں آیا اور ابھی تو یہ 5 خیر کا واقعہ ہے جب

کہ پانی کی اس سطح کے نیچے ایک ایسا شہر آباد ہے جو عجیب و غریب اور پر اسرار سرگرمیوں کی آماجگاہ ہے۔ پھر اس علاقے میں بعض اوقات ایسی تیز فہم اور ایسا طوفان بپا ہوتا ہے جس سے اس کا واضح اظہار ہوتا ہے کہ سمندر کی تھوں کے نیچے آبی جانور نہیں بلکہ کوئی احتمالی پر اسرار مخلوق اپنا اظہار کرتے ہوئے ہے۔ مزید یہ کہ سمندر کی زیریں تھیں مسلسل بدلتی رہتی ہیں۔ آگ اور پانی کے عجیب و غریب طوفان میں اب تک بے شمار جہاز تباہ ہو چکی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جنگی جہازوں نے جب پرواز کے ذریعہ اس علاقے کا قریب سے مطالعہ کرنے کی کوشش کی تو ابلیس کا رد عمل نے اسے بھی غوطہ سے

کندیا کے شہر ساحل میں آگ کا ایک روشن گولہ بھرا میں اٹھا ہوا دکھایا گیا جسے نہ صرف یہ کہ جہازوں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ کنڈیا کے تمام بڑے قوی اختیارات میں سرحد پر اس کی تصویر شائع ہوئی واقعت کاروں کا کہنا ہے کہ آگ کا اڑتا ہوا گولہ یا سگریٹ بنارہا ہے جس پر جواب تک سکھیں بدام آنکھوں سے فضا میں عینی حکمی گئی ہے اس کا تعلق بھی دراصل مطلق غلے سے مودا سے جلتا ہے۔ ایسا اس لئے بھی کہ کج لوگوں نے مطلق غلے سے مودا پر مسلسل تحقیق کی ہے اور جو اس پر اسرار ابلیسی دنیا کو خاص باتیں توجیہات کے حوالہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا کہنا ہے کہ اگر آپ اس خطے پر مسلسل نگاہ جلتے رکھیں تو آگ کے گولوں کا سمندر کی سطح سے نکلا، فضا میں تیرتا اور پھر سمندر کے اندر گرے گا۔ پانیوں میں اتر کر گھولنا ایک ایسا معمول کا عمل ہے جسے آپ کئی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ عام طور پر ساحل انہوں نے اس پر اسرار آگ کے گولے کو کبھی زمین طوفانی کا نام دیا تو کبھی عجیب و غریب لڑنے والی شئی کے نام سے موسوم کیا۔ بعض ساحلوں پر ساحلوں کے حوالہ دینے کے بعد اس قہر پر پہنچے کہ شاید آگ کے یہ گولے اور روشن لڑنے والی طوفانیں دوسرے ساحلوں پر رہنے والی مخلوق کے ہوائی جہاز ہیں۔ جو ہم انسانوں کی طرح زمین کے مطالعے کے لئے پہنچے ہیں۔ لیکن دھپنے عین کی کوئی ساتھی توجیہ اس وقت کرنے سے ناکام رہے جبکہ لڑنے والی اشیاء انسانوں کو دیکھتے ہی اپنا ایک قاتل ہو گئیں۔ یا سمندر کی تھوں نے اسے لک لیا۔ مطلق غلے سے مودا کے حوالے سے جسے ہم کج ساتھی تحقیق کہتے ہیں اس کی حقیقت اور نئے لگنے کے علاوہ ابھی نہیں کہ اگر ہی خبر مرنی آگ کے گولوں کی کوئی ساتھی بنیاد ہوتی تو اس کی ساتھی توجیہ بھی ممکن ہوتی۔

پرو لوگ مددے اس نکتے پر چین کرتے ہیں کہ حلقہ غلے مرمودہ دراصل ایلیسی دنیا کا عمل ہے۔ ان کے لئے صرف اتنا مصلحہ کافی ہوتا ہے کہ گود چھوڑنے کے بعد ان اس حلقے میں سطح آب پر پامرو سرگرمیں جتنی تیزی سے غلہ گئی ہیں اس کا کوئی مقابلہ چھوڑنے کی صورت حال سے نہیں کیا جاسکتا کہ جب اس حلقے کے بدنے میں ہم داخل کا مختلف نہیں ہوا تھا۔

لی ہائز کے دفتر میں موصول ہونے والے بے غلہ حلقوں میں مددے بعض قدر بین نے بعض شہادت کا اظہار کیا ہے اور بعض نے تو اس بدے میں حیرت کا بھی اظہار کیا ہے کہ آخر اتنی ہم طہات سے اب تک پردہ کیوں نہ اٹھایا جاسکا۔ لیکن وہ یہ ہے کہ ایلیسی دنیا کے بدنے میں پامرو قسم کے احساسات تھے نہیں ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم نے باہمی رفیق کے اثر و یوکی ناشی میں ان غیر مرنی خوف اور احساس کا جواب رقم کر دیا ہے جس نے گود چھوڑنے سے انھیں کو پریشان کر رکھا تھا۔ وہ ایسا بھی نہیں کہ اس حلقے میں عجیب و غریب حرکتوں کا ہوتا عام طہات کا حصہ نہ ہا ہو۔ مثال کے طور پر ایک امریکی کوری کچن جب ہنری کے مصلحتات سے اپنے توفیق محسوس ہوگا کہ وہ کسی اور چیز کا بیان نہیں کر رہا ہے بلکہ ان بدناتے عمل خصوصیات کا ذکر کر رہا ہے جنہیں مسلم دنیا میں عام طور پر فیصلی حرکت کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ بات زیادہ پرانی نہیں، ذکر 1966ء کا ہے جب سطح آب پر کچن نے ایک عجیب و غریب منظر ملاحظہ کیا۔

تھم قلعہ لڈر ڈیل سے واپس آ رہے تھے، ہم جس جہاز پر سوار تھے وہ انتہائی عجیب و غریب جہاز تھا جس پر پچیس ہزار ٹن سلمان لا دیا جاسکتا تھا۔ سہ ہر کا وقت تھا۔ آسمان روشن اور موسم خوشگوار تھا۔ میں چند

منٹ کے لئے اپنے کچن میں گیا۔ جیسی میں نے اچھلی خوشک آواز سنی۔ میں ہلک کر باہر آیا کہ دیکھوں امریکہ ہوا ہے۔ اب میرے خدا ہم نے دیکھا کہ قطب نما نے کام کرنا بند کر دیا ہے چاروں سمت سے پانی کا ایک طوفان ہے۔ شفق کہیں غائب ہو گیا ہے۔ پانی آسمان اور شفق سب مل جل کر ایک عجیب منظر پیدا کر رہے تھے۔ جہاز کے جنرل نے

بھڑی پر تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ سمندر کی تہ پر عجیب و غریب حرکتیں شروع ہو گئی ہیں۔ اور آگ کا ایک غبارہ جو کوبی کے بھول کی مانند سطح آب پر اٹھ اٹھا تھا۔ ان کے جہاز کی طرف بھاڑ ہونا شروع ہوا۔ ان لوگوں نے کوئی تیس سیکنڈ تک اس منظر کا ملاحظہ کیا۔ کچن نے مزد قریب جاکر ملاحظہ کی کوشش کی اور اپنے جہاز کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔ جہاز کے جالہ ہی سمندر پر سکون ہو گیا اور

اب میرے خدا ہم نے دیکھا کہ قطب نما نے کام کرنا بند کر دیا ہے۔ چاروں سمت سے پانی کا ایک طوفان ہے۔ شفق کہیں غائب ہو گیا ہے۔ پانی آسمان اور شفق سب مل جل کر ایک عجیب منظر پیدا کر رہے تھے۔ جہاز کے جنرل نے بجلی پیدا کرنا بند کر دیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی چیز ہمیں اپنی طرف کھینچا جاتی ہو۔

بجلی پیدا کرنا بند کر دیا۔ جنرل چل تو رہا تھا مگر بجلی پیدا کرنے سے محروم۔ ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ ہم کس جہاز پر تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی چیز ہمیں اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہو۔ بڑی مشکل سے میں اس بلا سے نکلنے میں کامیاب ہوا۔ جب پلٹ کر دیکھا تو وہ نہ کوئی سمندر سی طوفان تھا اور نہ ہی پانی میں کھنپنے والی وہ غیر مرنی قوتیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے سب کچھ معمول پر ہو۔

کچھ اسی قبیل کا مصلحہ روتھ دور اند کا بھی ہے جنہوں نے ایلیسی دنیا کی سراسر سانی میں برس برس صرف کئے ہیں۔ روتھ کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں مسلسل عجیب و غریب چیزوں کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ جب انہوں نے ہوائی جہاز سے اس علاقے کے قریبی مصلحہ کی کوشش کی تو ایلیسی کا بدن نے ان کے جہاز کو بھی سمندر میں کھینچ لینے کی کوشش کی۔ اسی روتھ کا جہاز جزائر لٹ کی

آگ کا گولا پانی میں کسیں روپوش ہو گیا۔ یہ اور اس قسم کے بے غلہ مصلحتات اس بات کی طرف واضح اشارہ کرتے ہیں کہ پانی کے اندر آگ کی جس طوفانی نے اپنا مسکن بنایا ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ وہی طوفان ہے جسے آگ سے بنایا گیا ہے اور جس نے اسی فرے میں آکر مٹی سے بنے آدم کو سمجھ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر شلٹ غلے بر مواد کا علاقہ شیطان کا مسکن نہ ہوتا۔ اور محض حادثات کے نتیجے میں یہاں بے شمار جہازوں جاتے تو انہیں کی کیا توجیہ کی جاسکتی ہے کہ ٹولے والے مصلحتات جنگی جہاز انہیں سے کون ایک لے جاتا ہے پھر سمندری مصلحتات دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ٹولے ہوئے جہازوں کے ٹولے ہونے سے سطح آب پر آمد ہو جاتے ہیں جس سے ان مصلحتات کی تحقیق ہو جاتی ہے۔ لیکن یہاں تو مسئلہ یہ ہے کہ پورا کاحہ

جذبہ جس پر وہ جنوں انسانوں کا عمل سوار رہا ہے،
شیاطین نے سمندر کی سطح سے نیچے کھینچ لیا ہے۔
اس طرح کہ اس کے وجود کا کوئی ثبوت بھی دنیا کو
نہیں مل سکا۔ اور اسی طرح غیر مرنی باتھوں نے اس
علاقے پر پرواز کرنے والے جہنگلی
جہازوں کے غول کے غول فضا سے اچک
لئے۔ یہ سب کچھ محض حادثات اس

لئے بھی نہیں ہیں کہ اس علاقے کے بدلے میں ہونے والی تحقیق نے اب تک جو اطلاعات فراہم کی ہیں۔ ان سے ایک ایسے ایسی دنیا کا خاکہ بنتا ہے جس کا نہ وہی کتابوں میں درج ہے۔ پانی کی سطح پر بلند آگ کے گولوں کا طوفان، آگ کی مخلوق کے جھنڈ کے جھنڈ کا فضا میں تیرنا اور پھر اچانک سمند کی تسوں میں گم ہو جانا مکروہ صورت سامنوں کا سطح آب پر کثرت سے تیرنا اور آگ اٹھنا یہ سب کچھ اس بات کو عقلی طور پر باور کرانے کے لئے کافی ہے کہ اس سمند کے اس غلبے کا رشتہ اس ملعون دنیائے ابلیس سے جا ملتا ہے جو ازل سے کفر کے غلبے کے لئے سرگرم عمل ہے اور جس نے آج اپنی شیطانی تہذیب کے ذریعہ موجودہ دنیا پر اپنے غلبے کس رکھے ہیں۔ یہ بات بھی دلچسپی سے غالی نہ ہوگی کہ سمند کی سطحوں سے اچکھلنے جانے والے جہاز یا فضا میں لڑتے ہوئے اچانک غائب ہو جانے والے انسانوں سے بھرے جہاز آخر جاتے کبھی ہیں اور یہ کہ ابلیس دنیا آخر اس بدلے میں اتنی مستحکم کیوں ہے۔

ابلیس کے سرکشی ہینڈ کو نوڑ کے
اکٹھ سے بعض

داخل میں اس سوال کا پیدا ہوا غلطی امر تھا کہ آخر
اقی ہم غیر صدیوں سے انسانی نگاہوں سے جو عمل
کیوں دبی۔ ہمارے پاس بے شمار ایسے حیرت
بھرنے غلطی دے ہیں جن میں اس انٹرویو کے جلد
نہ جلد شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے جو ہمارے

نماز سے لے ابلیس کے باطنی رفیق سے دمشق میں لیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس سوال کا جواب پایا ہے کہ آخر اسی ہم سرگرمیوں کے بلے میں دیا اب تک بے خبر کیوں رہی جبکہ ابلیس کے وجود کا اہتمام اس کے مسلسل سرگرم عمل ہونے کا ذکر اور رہتی دنیا تک نوع انسانی کو گمراہ کرنے کے لئے اس ملعون کو کھلی چھوٹ دے جانے کا ذکر صاف صاف قرآن مجید میں موجود ہے ؟

اس ضمن میں ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھانے کا کام اٹھارویں صدی میں یورپ میں صنعتی انقلاب سے بعد بطور شروع ہوا ہے اور اس حقیقت کے باوجود کہ جدید سائنس نے کائنات سز کرنے کے سلسلے میں بعض اہم پیش رفت کی ہیں۔ مگر بھی ہماری سائنسی تحقیق کو اپنی بے بغاقتی کا احساس ہے اور بہت سے سوالات ایسے ہیں جس کا جواب عقلی طور پر دینے کے بجائے آج بادلانے عقل سے دعا ہی ممکن ہے۔ البتہ سائنسی اکتفا کی ابدانی مسموں میں چونکہ مدلی توجہ عقلی انداز سے مسائل کو حل کرنے میں رہی اس لئے مذہبی کتابوں خاص طور پر قرآن یا بائبل کے قصوں کو عقلی عقلی انداز

بادشاہ آگ کے گولوں کا طور، آگ کی مخلوق کے محمد کے محمد خدا میں تیرا اور پیرا چاند محمد کی قسوں میں گہوا جانا کروہ صورت مانیوں کا سطح آب پر کثرت سے تیرا اور آگ انگنا یہ سب کچھ اس بات کو حسی طور پر یاد کرانے کے لئے کافی ہے کہ اس سمند کے اس خطے کا رشتہ اس ملعون دنیا سے ابلیس سے چلتا ہے جو ازل سے کفر کے قلب کے لئے سرگرم عمل ہے۔

سے سمجھنے کی کوشش کی گئی۔

عقل پر پوری طرح انحصار کی یہ لے
یہاں تک بڑھی کہ بیسیوں صدی کے معروف
مسلم فلسفی اور شاعر اسلام اقبال نے
جنت اور جہنم کو جزا و ناکہ کی حقیقت سمجھنے

سے انکار کر دیا۔
 قبل کی گنج میں یہ حقیقت نہ آسکی کہ سرسبز
 شاداب باغ اور دھندلے درختوں اور شہد کی خروں سے
 حدت، خوبصورت آنکھوں والی حوصلہ کا سکس
 اور انسانی لذت کو اپنی اچھا پر تسکین پہنچانے والی
 کوئی جنت واقعا کوئی جبرائیلی حقیقت ہو سکتی ہے
 ۔ قبل جدید سائنس کے ابتدائی دور میں سائنس
 لے رہے تھے۔ جہاں عقلیات پر مدد از خود تھی اندازہ
 اس نتیجے پر پہنچے کہ جنت یا جہنم جبرائیلی حقیقتیں
 نہیں بلکہ انسان کی مادیاتی کیفیت (State Of
 Mind) ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جدید سائنس کے
 بے شمار انکشافات کے باوجود کسی کی توجہ ان قرآنی
 اشارات کی طرف توجہ نہ گئی جو کائنات کے پوشیدہ
 حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

البد مذکورہ دو دہائیوں سے خود مغرب میں
فرمان کے ذریعہ کائنات کو گھننے کی کوششوں کا
آغاز ہوا ہے اور سائنسدانوں کو یہ معلوم کر کے
حیرت ہوئی کہ کائنات کے سلسلے میں قرین جن
رموز کی نقاب کشائی کرتا ہے وہ جدید سائنس تحقیق
سے مکمل ہم آہنگ ہیں۔ البد تحقیق کا یہ نیا اصول
ابھی بہت زیادہ عام نہیں ہو پایا ہے۔ لیکن جیسے

جیسے فرکان کے ذریعہ کائنات کو گننے کی کوشش
عام ہوتی جائے گی جنوں کی دنیا کے بدلے میں
زیادہ سے زیادہ معلومات عام انسانی معلومات کا حصہ
بنی جائے گی۔ درنہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی تک سائنس
۷ جنوں کے وجود کے بارے میں کوئی
واضح نقطہ نظر قائم نہیں کیا ہے۔ بلکہ

کھیل سب کے کھیل کے لئے پہلے سے موجود ہیں۔ لیکن میں بس مدعی تو اچھی ہی معلوم ہوتی ہیں جن پر مل کی تعمیر کا گناہ ہوتا ہے۔ بس مدعی کا خیال ہے کہ شاید یہ قوم انسانی مدعیوں میں جو پانی سر کے اوپر آنے کے نتیجے میں رند رند مرق ہو گئی لیکن سول کا یہ سیدھا مادہ اس کی جواب اس لئے تھنی بھی نہیں ہے کہ میں میں بس مدعی تو باطل ہی معلوم ہوتی ہیں۔ اور جلی تک سب کے اوپر آنے اور اس سلسلے میں گھیر کے پھٹنے کے سلسلے اس کے ساتھ ساتھ ہے تو وہ خود ساسی اور اس کے مطابق تیر چھ ہزار سال پہلے کا مادہ ہے پھر یہ اتنی مدت تک کوئی عمل صحیح سالم حالت میں کیسے پایا جاسکتا ہے؟ یہ بات کہ یہ عمل ویران کیوں ہیں؟ یا مشاہیرین کو دوران حالت میں کیوں ملے تو اس سوال کا کوئی صحیح جواب اسی وقت مل سکتا ہے جب اس دنیا کے ایک قسم فوادہ ابلیس کے قوی دینی کی گفتگو کا مادہ دلی ہلنے جو اس نے بدعت کے بعد ملے فوادے سے کی ہے اور جسے ہم مغرب خلق کہنے والے ہیں۔ البتہ پہلے فادہ میں یہ بات واضح کرنا چاہیے ہیں کہ فادے فادے نے اپنی گفتگو کو غیر ضروری تفصیلات پر مرکوز کرنے کے بجائے ان بدعت کے گرد رکھا ہے جو شیعوں کے مرکزی بیڑ کوڑ میں جمع زیر بحث ہیں۔ پھر چونکہ اس باقی رہنے والے شیعوں کے بس خطہ منصوص سے بھی یہ اثبات ہے اس لئے ہو سکتا ہے اس کی اقامت میں حقیقت پر گروں گندے جو چلن پھرنے کا غیر ضروری طور پر شیطانی سلاخوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور سب سے ہم اور دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اسلام کو طالب کرنے کی مختلف بدعت کو شیعوں پر خود شیعوں کے مرکزی بیڑ کوڑ میں کس اور اسے بحث ہوتی ہے۔ اور یہ کہ بس اس کی کام چھ م اسلام کے

حوالے سے کہ کے غرض ہوتے ہیں وہ ابلیس کے نزدیک کھانا ہے ضرور مل ہے اور اس عمل میں لگاتے رکھنے کے لئے خود اس کے بیڑ کوڑ میں جو خصوصی کمپنی کام کرتی ہے اس کا بیڑ لکھا گیا ہے۔ یہ اور اس قسم کے بیڑ عام کھانا حق سے اب پرہیز کرنے کی شکل ہے لگتا۔

ابلیس کا اگر واقعی وجود ہے تو کسی نہ کسی اس کا مسکن بھی ہو گا۔ ابلیس محض ایک تشبیہی اور خیالی مخلوق نہیں ہے بلکہ آدم کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی اس قسم میں حقیقی مخلوق ہے جسے اللہ نے آدم کے برعکس مٹی کے بجائے آگ سے پیدا کیا تو لازم آتا ہے کہ اس کا کوئی جزائلی مقام بھی ہو گا۔ وہ کس رہتا ہو، اٹھتا ہو، بیٹھتا ہو اور پھر یہ کہ انسانوں کی گمراہی کا جو اہلی ٹھیکہ اس نے لے رکھا ہے اس بارے میں پوری عہدی کے ساتھ سرگرم بھی ہو۔ پھر یہ کہ اس کے حواری بھی ہوں اور اس کے رفیقوں کا ایک حلقہ ہو جو اچھی بڑی دنیا میں نظام کفر کے طبقے کے لئے شب و روز سرگرم ہو۔

ابلیس کا وجود اور اس کے رفتار کی سرگرمیوں کا ذکر جس تواتر کے ساتھ یہودی اور اسلامی ماخذ میں آیا ہے کوئی وجہ نہیں کہ اس بارے میں کوئی شبہ کیا جائے۔ البتہ چونکہ بائبل کی تشریحات میں اور خود اس کے متن میں انسانی باتوں اور دل و دماغ نے تعمیرات کے اسے جو ہر دکھائے ہیں کہ وہاں یہ سب کچھ کسی خاص اسکول کے ساتھ مخصوص ہو گیا ہے۔ یہی بات اسلامی حوالوں کی تو قرآن مجید اور احادیث میں شیطانی دنیا کے مسلسل متحرک ہونے اور اہل ایمان کو دور غفلت کے لئے جتنی تفصیلات کا ذکر ملتا ہے اس سے بھی یہ بات گہر میں آتی ہے کہ حق اور باطل کی سرگرمی آدائی ہر گز جلدی ہے جس میں اب فی زمانہ اگر ایک طرف خدا کے آخری پیغام کے ساتھ اس کے آخری رسول کی امت ہے تو دوسری

طرف ابلیس کی سرگرمی میں شیاطین کا نظر حق ہے اور بائبل کے اس سر کے میں گزشتہ چند سو سالوں میں جس طرح ابلیس کو متواتر کامیابی ملتی رہی ہے اس لئے نہ صرف یہ کہ اس کے حوصلے بلند کرنے میں بلکہ خود اب اللہ والوں کو اس مادی نظام کفر کو اہل یحییٰ کے اہل سنت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ صورت حال یہاں تک آچکی ہے کہ کج اسلام کے بیشتر مبلغین موجودہ نظام کفر کو اہل یحییٰ کے بجائے اسی کے اندر وہ کہ محدود اسلامی زندگی گزارنے کی اسٹریٹیجی تشکیل دینے میں مصروف ہیں ایک ایسے عہد میں جب ابلیس کا مادی نظام اپنی پوری اسٹیم پر ہو، جب دنیا اس کی مٹی میں آچکی ہو، جب زائست Zionism کے طہر وادوں اور یہودی رفاکروں کے طریق ابلیس نے موجودہ دنیا پر اپنی باہرستی مستحکم کر لی ہو جب مختلف غلے برمودا میں واقع اس کے بیڑ کوڑ میں سرگرمیوں میں شب پر ہوں، آنے والے ہوں، والوں کا سلسلہ ہو، چل پھل ہو، سیکس ہو، کھنڈر نہیں منظر کی جلدی ہوں اور جب یہ مادی دہلی نظام کو پیش آنے والے عطرات اور امور ہیں بحث کا سلسلہ چل رہا ہو اور جب مسلم دنیا میں اٹھنے والی بعض اسلامی تحریکیں سے غافل ہو کر ابلیس اٹھانے اور رد عمل کی اس کم بن ببا ہو ٹھیک ایسے وقت میں ابلیس دنیا کے اس دور و روز سے بڑھ اٹھاتا دینا ایک ایسا عمل ہے جس نے اس مستحکم دہلی نظام کے روحانی سرخوردہ ابلیس کو بھی پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔

لی جائز نے مختلف غلے برمودا کے حوالے سے بھی جن امور کا انکشاف کیا ہے وہ بذات خود کھاسی حیرت انگیز واقعہ کیوں نہ ہو البتہ آئندہ خواہد کی روشنی میں ان حقائق کو مزید احکام بخشا ہے۔ گو کہ مختلف غلے برمودا میں ہونے

میں نظر میں۔

سند کی گمرانی میں ہم نے جن عاملین بہت کی خبر دی تھی ان کے بارے میں بعض مانتی تھیں نے ہمارے ان مضامین کو چیلنج کیا ہے۔ ان تھیں کا کہنا ہے کہ جرابا سال پہلے جب خشکی کے بعض حصے سند بن گئے اور سند کے بعض حصے خشکی میں تبدیل ہو گئے تھے یہ ممکن ہوا کہ خشکی پر بنے عاملین محلات رفتہ رفتہ سند کی تھوں میں آ گئے۔ اسی طرح سند کے بعض حصے صحرا اور ریگستان بن گئے۔ مذکورہ والے واقعات بذات خود تھے نہیں ہیں البتہ انہیں کے سکھ کے حوالے سے اس علاقہ کا مطالعہ ایک ایسی معلوم دنیا کا احساس دلاتا ہے جس پر یقین کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔ ماترہ انوں کے مطابق اس طرح کے واقعات باورینی تبدیلی کی وجہ سے دنیا میں کثرت سے ہوتے رہتے ہیں اور آج بھی دنیاؤں کا بدلاؤ اور پانی والے حصے کا خشکی میں تبدیل ہو جانا معمول کی بات ہے۔ اپنے اس خیال کی تائید میں انہوں نے ریگستان میں پائے جانے والے شادک مچھلی کے جن علاقوں کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں قیاس ہے کہ مچھلی کا ریگستان میں پایا جانا شاید اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ریگستان کا یہ علاقہ بھی سند کا حصہ رہا ہوگا۔

گوکہ بظاہر اس دلیل میں وزن معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی حیثیت محض ایک اندازہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ایسا اس لئے بھی کہ تقریباً تمام ہی تاریخی اور مذہبی کتابوں میں طوفان نوح کا ذکر جس انداز سے مذکور ہے اس سے اس قیاس کو تقویت ملتی ہے کہ خشکی کے علاقے میں بھی سند کی مچھلیں طوفان نوح کے وقت آگئی ہوں گی البتہ پانی جب اپنا تک کم ہوا ہوگا تو ان میں سے بعض خشکی کے علاقوں میں پھنس گئیں جن میں پانی کے

بغیر موت ان کے لئے متعدد تھی۔ صحرا میں پانی جانے والی طویل فاصلت کی مچھلیوں کے اعلانیے دراصل اسی طوفان نوح کے باقیات ہیں۔ ہمارے اس خیال کو اس امر سے بھی تقویت ملتی ہے کہ سامیریا کے ان ٹھہرے علاقوں میں آج بھی اسی طویل فاصلت آبی جانور مین خشکی پر منجر حالت میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض جانور تو ہزاروں سال سے کچھ اس طرح منجمد ہیں کہ ان کا گوشت اب کتوں کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں رہا ہے۔ خاص طور پر جو چیز قابل خورد ہے وہ یہ کہ ان میں سے بیشتر جانور اولا سامیریا میں پائے نہیں گئے تاہم ان کے پٹھن میں آج بھی ایسی گھاس منجمد حالت میں پائی گئی جو جینا سامیریا میں دستیاب نہیں ہے۔ اب اس سوال کا سائنسی تحقیق کے نزدیک کوئی جواب نہیں ہے کہ آخر یہ کیسے ممکن ہوا یہ طویل فاصلت آبی جانور سامیریا کی سرزمین میں آکر منجمد ہو گئے اور بعض تو اتنی تیزی کے ساتھ انجمد ہو گئے کہ ان کے پٹھن میں غیر ختم ہوا اسی طرح محفوظ رہ گئی۔ اس واقعہ کا تعلق بھی دراصل طوفان نوح سے ہے۔

سند کے اعداد پائے جانے والے ان محلات کے علاوہ تقریباً سو میل لمبی اور تیس فٹ اونچی ایک دیوار بھی پائی گئی ہے۔ شروع میں تو تھیں اسے سند کی فکری ساخت کا حصہ سمجھتے رہے البتہ اس کی تراش غرائش اور اس دیوار کی ساخت پر غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اس دیوار کو کسی خاص مقصد کے تحت بنایا گیا ہے۔ پھر یہ کہ جو لوگ سند میں آنے والی تبدیلیوں خاص طور پر زلزلوں اور آتش فشاںوں سے واقف ہیں ان کا بھی کہنا ہے کہ سطح آب سے سطح نیچے شادک محلات کے درجہ پوار اعلانی نہیں حالت میں ہزاروں سال سے نہیں ہو سکتے کہ اگر ایسا ہوتا تو سند میں ہونے والی تبدیلیوں سے ان کی صورت کافی سا

ہو چکی ہوتی۔ پھر یہ کہ جنگلی میں ہونے اور سندی گھاس ان محلوں کی شکل و صورت سے کدیتی جبکہ عالم یہ ہے کہ ان محلوں پر ایسا لگتا ہوتا ہے جیسے کوئی شاہی خاندان ابھی ان محلوں کو دیرین چھوڑ کر پٹھک کے لئے باہر گیا ہے۔ محلات کا نیا پن، لگی ہوئی کھڑکی، تزئین اور جھلٹ ہر بات سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ سند کی ان تھوں میں محلات کے بننے کا عمل آج بھی جاری ہے۔ البتہ پانی کی تھوں میں ہونے کی وجہ سے اس دنیا کی ٹیکٹولوجی مختلف ہے کینوں کے محلات و اطوار مختلف ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نہ جانے کیوں ان محلات میں کسی کوئی شخص نظر نہیں آتا۔ پھر آخر کن لوگ ہیں یا وہ کوئی مخلوق ہے جو ان محلات میں قیام پذیر ہے اور یہ کہ زیر آب اس دنیا کا انتظام و انصرام کس کے ہاتھوں میں ہے۔ سائنسی طور پر اس دنیا میں کیا کچھ ترقی ہو چکی ہے۔ اور یہ کہ ہماری دنیا سے باطل ملک تنگ ہونے کے باوجود آخر اس دنیا کے باشندے کو ہماری دنیا سے اس قدر دلچسپی کیوں ہے کہ وہ یہاں بھی اپنے اور لا کا نظام ہماری کتے رکھنے پر صبر ہے؟ یہ اور اس طرح کے سوچے سوچتے کے جوابات اب اس شخص کی رہائی تھے جو صدیوں اسی دنیا کا باسی رہا ہے اور جو اب کسی وجہ سے ہمارے وطن کی زندگی گزرنے پر مجبور ہے۔

انتباہ

بعض لوگ جواب طلب امور کیلئے جوابی خطا ساتھ نہیں بھیجتے جبکہ بعض حضرات لغاف تو رکھ دیتے ہیں لیکن اس پر اپنا پتہ لکھنے کے لئے زحمت نہیں کرتے۔ یاد رکھیں کہ جواب طلب امور کیلئے پتہ لکھا ہوا لغاف ضرور آگرس خود خواہ سے موڈر رویگی

پانچ سو روپے کا نقد انعام

قرآن مجید میں مدینہ منورہ کو کیا کہا گیا ہے۔؟

پاکستان میں سب سے پہلے قرآن حکیم کا ترجمہ کس زبان میں ہوا۔؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ کس نے رکھا تھا؟

اُمہانی کس کی بیٹی تھیں۔؟

یہ شعر کس شاعر کا ہے۔۔۔۔۔ جان تم پر نثار کرتا ہوں : میں نہیں جانتا کون کا کیا ہے

عید کی نماز میں اگر کوئی واجب چھوٹ جائے اور امام سجدہ سہو نہ کرے تو کیا نماز ہو جاتی ہے۔

۱۔ اپنے جواہرات اس بے پروا نے گھسیٹے

شیطان کا اصل نام کیا تھا

رحمت الہی سے مطرود و ملعون
ہونے سے پہلے شیطان

کام مرزبان تھا۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے اور حکم الہی کی خلاف ورزی کی پاداش میں اس کا نام ابلیس تجویز کر دیا گیا۔ شیطان بنی ماس ابلیس کو کہتے ہیں۔

شیطان ہی تمام جنات کا باپ ہے

اس
جنات کے
اولاد میں جنات جنات کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آل کے شعلوں سے ایک جن کو پیدا کیا تھا اس کے بعد اس کیلئے ایک بڑی پیدا کی جیڑے سے تمام جنات کی فصل دنیا میں بھلی اس اجمال کے تفصیل میں صاحب حیات الحیوان نے لکھا ہے۔

شیطان

اما ابلیس فان الله تعالى خلقه من طين من السيف وكرهه
اليعنى فخرافه وكنه هذا بعد ان يخرج له كل يوم مشرباً
يخرج من كل بيضة سبعون شيطان وغنيطاته
الله تعالى نے ابلیس کی دامن زان میں مرد کی شرم گاہ
اور بائیں میں عورت کی شرم گاہ پیدا کی ہے جس سے ہر
روز دس اٹھ ٹکٹے ہیں اور ہر اٹھ سے شیطان اور
شیطانیات پیدا ہوتی ہیں۔

شیطان کی بیوی کیوں کا نام
کے نام اور کام پر ہیں۔
کے نام اور کام پر ہیں۔

کے

لا قیس - ولہان
یہ دونوں و عناد کا زہر مامور ہیں لوگوں
کے دلوں میں دوسو سے ڈالتے ہیں۔
ہفاف
یہ لڑکا محسوس ہر مامور ہے 'محسوس' میں
شیطنیت پھیلاتا ہے۔

وعلوان المشهور ابن جميع الجن من خريده ابليس
وفى الحديث لما امر الله ان يخلق لابليس نسلاً و
زوجاً القى عليه الغضب فطرد منه شيطونه من التلي
فخلق منها امرأته (حَيَوَانَةُ الْحَيَوَانَاتِ)
یہ بات زبان زعموم ہے کہ تمام جنات ابلیس ہی کی اولاد ہیں۔

زلیخو
یہ بازاروں پر مامور ہے جمہوری نفسان اور جمہوری قیسوں پر
لوگوں کو اکساتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی نسل اور اس کی زوجہ پیدا کرنے
پاؤں شیطان برقعہ کا القا کیا۔ غصہ کی وجہ سے آگ کی ایک
چمکی پیدا ہوئی اس چمکی سے حق تعالیٰ نے ابلیس کی
بڑی پیدا کر دی۔ !!

پرائیویٹ

بشر
معیب زدہ لوگوں کو جہالت کے کام فوج مائتم
گروہاں چلکنا چہرے کو زچہ کی تحریف دیتا ہے۔
ابریق
یہ انبیاء علیہم السلام کے دلوں میں دوسو
ڈالتے ہر مامور ہے۔

اعور
یہ شیطان قنار ہر مامور ہے۔ زمانہ وقت
مرد عورت کی شرم گاہوں پر سون چلے۔
داسم
اس شیطان کی بڑی بیوی ہے کہ جب کوئی
شخص اپنے گھر میں بغیر سلام کے یا اللہ کا نام
لے داخل ہوتا ہے تو وہ گھر والوں میں حسد کرانے کا سبب بنتا ہے۔

جنات انسان پیدا ہوتے ہیں اتنے ہی جنات بھی
پیدا ہوتے ہیں
روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے
ابلیس سے فرمایا تھا کہ میں جتنی اولاد آدم پیدا کروں گا اتنی ہی
اولاد تیری بھی پیدا کروں گا۔ چنانچہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ ہر
انسان کے ساتھ حق تعالیٰ ایک جن بھی پیدا کرتا ہے جو اس کو برائی پراکساتا دہلتے
جنات مذکور بھی ہوتے ہیں اور موت بھی آپ پڑھ چکے

مطوس
یہ شیطان غلط اور بے بنیاد افواہوں لوگوں میں
پھیلاتا ہے۔
بھوت
یہ شیطان کیلئے مکڑ کے جنات
شیطان کے کندوں سے پیدا ہوتے ہیں
ایک بار

ایک جنات کی ایک قسم انسان جیسی ہے وہ انسانوں کی طرح مذکر
اور مؤنث ہوتے ہیں۔ آپس میں یہاں شادی بھی کرتے ہیں اور ان
کے اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔

حالات

شیطان نے ۳۰۰ انڈے دیئے تھے۔ دس مشرق میں دس مغرب
میں اور دس وسط زمین میں ان انڈوں سے دنیا میں شیطانیات کی مختلف قسمیں
بھوت پریت کھڑے مکڑ سے وغیرہ پیدا ہو کر دنیا میں پھیل گئے۔

شیطان ہر روز دس انڈے دیتا ہے
حیوانہ الایوان
میں شیطان
کافر انڈے نسل کے بارے میں مذکور ہے کہ۔

تاریخ کر دیتا ہے۔

یوں تو انسان کے دل میں گھسنے کیلئے شیطان ان کے واسطے بہت سے راستے ہیں۔ پھر بھی ان میں چند بڑوں بڑوں کا ذکر حسب ذیل ہے۔

حسد اور حرص

حسد اور حرص میں انسان اندھا اندھ ہو جاتا ہے۔ شیطان جب ان دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں کا احساس کسی قلب میں پاتا ہے تو اس طواغیت کو تباہ کرنے کیلئے موقع مل جاتا ہے۔ اور وہ انسان کے دل کو گھنہ ہوں کے میدان میں گیند کی طرح اڑھاتا پھرتا ہے۔

روایت ہے کہ جس وقت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو شیطان بھی موجود تھا۔ فرمایا تو یہاں کیوں آیا۔ شیطان نے جواب دیا میں واسطے کہ یہ لوگ دل سے تو میرے ہمنواز ہیں اور ظاہر میں آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ عمل جامد و دھوکے کے شیطان نے کہا کہ دنیا میں لوگ باپ بائوں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ میں بائیں آپ کو تلے دیتا ہوں۔ فوراً وحی آئی کہ شیطان سے دو باتیں پوچھ لو بانی تین باتیں آپ سے غیر متعلق ہیں۔ شیطان نے کہا ان میں سے ایک تو حسد ہے حسد کی وجہ سے میں بارگاہ الہی سے مردود و ملعون ہوا دوسری چیز حرص ہے اگر آدم جنت میں ہمیشہ رہنے کی حرص نہ کرتے تو آج ان کو جنت سے نہ نکالا جاتا۔

غضب اور شہوت

یہ دونوں چیزیں بھی قلب بنی آدم سے شیطان کے داغے کے اہم دروازے ہیں غضب اور شہوت کی وجہ سے انسانی عقل کمزور ہو جاتی ہے۔ شیطان غصہ کرنے والے آدمی سے اس طرح کھیلنے لگتا ہے جس طرح بچے گیند سے کھیلا کرتے ہیں۔ شیطان نے حضرت موسیٰ سے بارگاہ الہی میں توبہ کیلئے سفارش کر لی تھی۔ توبہ کی مقبولیت حضرت آدم کی قبر کو سجدہ پر موقوف رکھی تھی شیطان نے غضب ناک ہو کر جواب دیا تھا۔ جب میں نے زندہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا مردہ کو تو کیا کروں گا۔ شیطان نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس موقع پر کہا تھا کہ جب انسان غصہ ہوتا ہے اس کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔

بسیار خوری

شکم سیر ہو کر کھانا بھی شیطانی آفتوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ شکم بسی سے شہوت پیدا ہوتی ہے شہوت شیطان کا ایک خاص پیہار ہے۔

ایک روز ابلیس حضرت یحییٰ بن زکریا کے سامنے مشکل ہو کر آیا اور اس نے بیان کیا کہ میں شہوت کے ذریعہ سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کیا کرتا رہا۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا کبھی تو نے مجھے بھی شہوت میں مبتلا کیا ہے۔ ابلیس نے جواب دیا کہ بہت سے موقعوں پر ایسا ہوا کہ آپ شکم سیر ہو کر کھانا کھا کر سو گئے مگر خدا

جن اور شیطان میں فرق

محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ جن اور شیاطین اصل کے اعتبار سے ایک ہیں مگر ایمان دار جن کے نام سے کفار شیاطین کے نام سے موسوم ہیں۔

جناات سائنپ کی شکل میں تھروں میں بھی رہتے ہیں

بخاری مسلم اور البیہقی سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے سامنے کوڑا مارنے کو منع فرمایا ہے مگر جس سائنپ کی پشت پر دو سفید خط ہوں یا وہ سائنپ جس کی دم بہت چھوٹی ہو اس کو فوراً مار ڈالنا چاہیے۔ یہ دونوں قسم کے سائنپ بہت ہی خطرناک ہیں۔

شیطان کے لشکر جن وہ قلب آدم پر حملہ آور ہوتا ہے

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شیطان کے پانچ لڑکے پانچ مختلف بڑے بڑے کاموں پر ملوث ہیں ان لوگوں کے نام یہ ہیں۔ ثبیر، اعور، مبسوط، واسم، زلبور۔ ثبیر اس خدمت پر مامور ہے کہ لوگوں کو جاہلیت کے کاموں کی ترغیب دے، معیت میں جلا لوگوں کو جو بھان چاک کرنے میں مدد دے اور نہ نوحہ کرنے کی ترغیب کرتا ہے۔

اعور، زنا پر مامور ہے لوگوں کو زنا کی ترغیب دے کر زانیہیں مبتلا کرتا ہے۔

واسم، اس کام پر مامور ہے کہ وہ گھروالوں میں بھڑکے ڈکڑا کر ایک کو دوسرے کا دشمن بنادے۔

مبسوط، لوگوں کو جھوٹ بولنے پر اکساتا ہے۔

زلبور، بازار پر مامور ہے۔ ناپ تول میں کمی اور دوسری باتوں میں لوگوں کو مبتلا کرتا ہے۔

ان کے علاوہ ایک شیطان نماز پر مسلط ہے جس کا نام شرت ہے اور دوسرے شیطان وضو پر مسلط ہے، اس کا نام ولہان ہے ان دونوں شیاطین کا ذکر آگے آئے گا

دل میں داخل ہونے کے شیطان کے چور دروازے

شیطان کے لشکر چونکہ ۲۴ گھنٹے انسان کو گمراہ اور اغوا کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے شیاطین کی مداخلت سے ایک ان عقلیت بھی انتہائی مضبوط ہے۔ پھر چونکہ شیطان کا حملہ انسان پڑا ہری دشمن کی طرح کھلم کھلا نہیں ہوتا تو اس لئے سب سے پہلے ان دروازوں اور راستوں سے واقفیت ضروری ہے جہاں سے وہ حملہ آور ہو کر کائنات قلب کو تافت و

ذکر اللہ سے رو گئے۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا اس کے علاوہ اور کچھ شیطان نے جواب دیا کہ نہیں۔ اسی وقت حضرت یحییٰ علیہ السلام نے قسم کھائی کہ بدشاعر پیش ہر کھانا دکھاؤں گا۔ شیطان نے یہ سنتے ہی سر پیٹ کر کہا کہ اب میں کسی مسلمان کو بھی نصیحت نہیں کروں گا۔

بسیار خوراک کے نقصانات۔ علامۃ باطن نے بسیار خوراک کے نقصانات تحریر کیے ہیں۔ ۱۔ دل سے خوف خفا کل جاتا ہے۔ (۲۱) دل میں غلوئی پر جنت نہیں رہتی کیونکہ وہ دوسروں کو بھی اپنی طرح شکم بھر سمجھنے لگتا ہے۔ بہت کم بیک سے ناز و عبادت گزار معلوم ہوتی ہے۔ ۲۔ حکمت کا کلام سن کر دل پر رقت طاری نہیں ہوتی۔ ۳۔ ایسی حالت میں اگر وہ شخص کو نصیحت کرتا ہے تو لوگوں کے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ۴۔ بسیار خوراک سے جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

ساکان زینب و زینب اگر شیطان کسی انسان کے دل میں مکان لباس اور گھر کے ساز و سامان کی محبت رکھتا ہے تو وہ انسان کے دل میں ان چیزوں کی محبت کے انڈے دے دیتا ہے۔

ان انڈوں سے جب بچہ نکل پڑتا ہے تو مکان کی تعمیر کرنے مکان کی آرائش کدھن میں لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں اسے موت آکر کر دیتی ہے۔ **وَسُوْسَمَہُ اَوْرَالہَامُ کَافِرُق** انسان سے نیک یا بد اعمال کی حدود کی نوعیت یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے

دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد اس کام کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ رغبت غرض اور نیت کو حرکت میں لاتی ہے۔ آخر میں نیت اعضا کو حرکت میں لاکر اس فعل کا وقوع عمل میں لے آتی ہے۔ پھر جس طرح اعمال خیر و شر کے نوعیت مختلف ہیں۔ اسی طرح انسان کے دل میں کسی کا خیال جو اولاً پیدا ہوتا ہے وہ بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہے اگر وہ خیال کسی اچھے کام کے ہے تو اسے اصطلاح شرع میں اس کا نام الہام ہے اور اگر وہ خیال برے کام سے متعلق ہے تو اس کو دوسو سہ کہا جاتا ہے۔

الہَامُ یَاوَسُوْسَمَہُ کَاِبَاعِثُ کَیَاہُ انسان کے دل میں شروع شروع میں جو خطرات یا

خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کے محرک قدرت نے جدا جدا پیدا کئے ہیں۔ حدیث شریفہ میں ہے۔

فی القلب لثان لمة من الملک ابعاد بالخیر و یضاق بالحق ثمین وجد ذ اللہ فلیعلم انہ من الاستحسانہ ولیمہ اللہ ولمة من الشیطان ابعاد بالشع تکذیب بالحق ونحی الخیر فمن وجد ذ اللہ فلیستعل باللہ من الشیطان الذی جم دل میں ہر قسم کے دوسوے پیدا ہوتے ہیں۔ فرشتوں کی طرف سے بھی اور شیطان کی طرف سے فرشتے کے دوسوے سے غیر کی ترغیب ہوتی ہے اور

شیطان کے دوسوے سے برائی کی پس جس وقت شیطان دوسوے محسوس ہو تو اعدا باللہ من الشیطان الرجم پڑھنا چاہیے۔

چونکہ دلائل قوتیں مساوی حیثیت سے قلب انسانی پر اثر انداز رہتی ہیں۔ اس لئے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان قدرتی طور پر ایسی گنجائشی میں مبتلا ہے۔

حدیث شریفہ میں اسی کھینچ تانی کی طرف اشارہ ہے۔

قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن
مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے
پھر یہ انہی طور پر جو نیکو قلب انسانی میں آثار و دلائل اور شیطان قبول کرنے کی صلاحیت و استعداد مساوی طور پر ہے۔ کسی ایک جانب کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے اتباع شہوات یا مخالفت کے اعتبار سے ہی کسی ایک جہت کو غالب یا مغلوب کہا جاسکتا ہے پس اگر کوئی غضب و شہوت کے اقتضار سے کسی کام کا محرک ہوگا تو شیطان خواہش نفسانی کی راہ سے انسان پر غالب آجائے گا۔ اس صورت میں قلب شیطان کا جلوہ ممکن بن جائے گا۔ اور اگر شہوات کو مغلوب کر کے فرشتوں کے اختیار اختیار کرے گا تو اس صورت میں انسان کا دل فرشتوں کی منزل اور مستقر ہوگا جس طرح کہ قلب میں صفات بشو شہوت غضب حرص طمع وغیرہ جو خواہش نفسانی کی فروعات میں سے ہیں موجود ہیں اسی لئے خوراک اور لذت اور ہر قسم کے شیطان کے دوسوے کی گندہ گاہ ضرور ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
ما منک من احد الا و لد شیطان قالوا ولنت یا رسول اللہ لنت
علیہ ولا یامسک الا بنحین
(اولیٰ قال)

حضور اگر مرنے فرمایا ہے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا حضور کے ساتھ بھی ہے۔ فرمایا ہاں۔ لیکن وہ خدا کی مدد سے مقبوض ہے وہ ہمیشہ اچھی بات کی ترغیب دیتا ہے۔

شیطان اسی وقت دل میں دوسوے ڈالتا ہے جب وہ ذکر الہی سے غافل ہوا کہ قلب ذکر اللہ کی طرف راغب ہے تو شیطان کو دوسوے اللہ کا موقع نہیں ملتا ہے۔ وہاں سے چل دیتا ہے۔ اس وقت فرشتہ طہارت کرتا ہے۔ عرض شیاطین اور فرشتوں کے لشکر و دلیں ہر وقت کشمکش رہتی ہے۔ قلب بہر صورت کسی بھی ایک کا مطیع و متغافل ہو جاتا ہے۔ یا تو فرشتے ہی اس کو مفتوح و مسخر کر لیتے ہیں یا شیاطین ہی اس کے مالک بن جاتے ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں کا مالک شیطان بن جاتا ہے ایسے لوگوں کے دل ہر وقت دوسووں سے چرچتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ ہمیشہ دنیا کو آخر

پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب تک شیطان کے زور کو نہ گھٹایا جائے۔ قلب کی اصلاح دشوار ہے۔ البتہ جو لوگ شہوات اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتے بلکہ اس کو مغلوب کر کے رکھتے ہیں۔ ان لوگوں پر شیطان کا دواؤ چلنا دشوار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایسے ہی بندوں کے متعلق ہے۔

ان عبادی لیس علیہم شیطان

جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں۔

دوسرے دور کرنے کا طریقہ ظاہر ہے کہ دل میں شیطانی دوسرے ہر وقت آتے رہتے ہیں جب اس دوسرے

کے سوا دل میں کوئی دوسری بات نہ ہو کیونکہ جب ایک بات کا گذر دل میں ہوتا ہے تو اس سے پہلے کی بات دل سے نکل جاتی ہے۔ اس لئے شیطانی دوسرے دور کرنے کا ایک تدبیر یہ ہے کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی بری بات کا گذر ہو تو وہ دل کو کسی دوسری بات کی طرف متوجہ کرے۔ یہ ترکیب اگرچہ دفعیہ دوسرے کے لئے سہل ہے مگر پھر بھی یہ اندیشہ ہے کہ اس دوسری بات کا بھی وہی انجام نہ ہو جو پہلی بات کا ہوا ہے۔ اس لئے یہ صورت دفعیہ دوسرے کے لئے سونی حدی کا مایاب نہیں۔ البتہ ذکر الہی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے شیطان کی مجال نہیں کہ دل کے قریب قدم رکھے۔ خدا تعالیٰ نے بھی دفعیہ دوسرے کی یہ تدبیر بتلائی ہے۔

ان الذین اتقوا اذا سمعوا طائف من الشیطان تذکروا
فلذا هم مبصرین

خدا سے ڈرنے والے لوگوں کو اگر شیطان مس کر لیتا ہے تو وہ خدا کا ذکر کرتے ہی صاحب بصیرت بن جاتے ہیں۔

حضرت مجاہدؒ نے جن شری الوشواس الخناس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان انسان کے دل پر چاروں طرف سے چھایا رہتا ہے۔ جب قلب ذکر الہی کرتا ہے تو سر کو دیک جاتا ہے۔

ذکر اللہ اور دوسرے میں دن یا رات یا روشنی اور اندھیرے کا اتقاد ہے ذکر الہی کے سامنے شیطان ٹکستے نہیں سکتا۔ حضرت انسؓ نے روایت کی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ان الشیطان واضع خطوطہ علی قلب بنی آدم فان هو
ذکر اللہ تعالیٰ اخفص وان لم یسئل اللہ و تعالیٰ التقم علیہ۔

شیطان اپنی سوڈا انسان کے دل پر رکھے ہوئے ہے پس اگر وہ خدا کا ذکر کرتا ہے تو ہٹ جاتا ہے۔ اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے تو دل کو ٹھٹھک لیتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان نا اذ قرأت قرآن میں دوسرے

ڈالتا ہے۔ مجھ میں اور میری نمازیں حامل ہو جاتا ہے تو حضور نے فرمایا
ذلک شیطان یقال لذخرب فاذا احسبہ متعوذ باللہ منہ
اس شیطان کو خرب کہتے ہیں جب وہ تم کو معلوم ہو تو اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم پڑھا دیا اپنی بائیں طرف منہ نہ تھوک دے حضرت عمرو بن العاصؓ
کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی فرمودہ ہدایات پر عمل کیا وہ بات جاتی رہی۔

اسی طرح دوسری حدیث وارد ہے

ان المؤمن ینفی شیطانہ کما ینفی احداکم بعدی فی سفرہ
ایمان دار اپنے شیطان کو ایسا لاف کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص
اپنے اونٹ کو دہلا کر دیتا ہے۔

قیس بن حجاج فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے
پاس اونٹ کی طرح توانا آیا تھا۔ اب دہلا ہوتے ہوئے چڑیا جیسا ہو گیا ہوں
میں نے پوچھا کس طرح جواب دیا کہ تم ذکر اللہ سے مجھے ہر دم غفلت رہتی ہے
انسان کے قلب پر جو خطرات گذر چکی ہیں وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔

ایک وہ جو انسان کو نبی پر آمادہ کر دے ایسے خطرات یقیناً اللہ مہم
جانب الہی ہوتے ہیں۔

دوسرے وہ جو انسان کو دہائی پر اکسائیں ایسے خطرات یقیناً
وساوس شیطانی ہوتے ہیں۔

تیسری قسم کے وہ خطرات ہیں جن کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ
وہ فرشتے کی طرف سے ہیں یا جنات کے ایسے خطرات ہیں انسان کو بڑا
دھوکہ ہوتا ہے۔ ان خطرات میں نیک و بد کی تمیز دشوار ہے۔ اس لئے کہ
نیک بندوں کو تو صاف طور سے شیطان دغا نہیں سکتا۔ البتہ شر کو بھی
صورت میں لا کر ان کے سامنے کر دیتا ہے۔ اور یہ شیطان کا ایک بڑا ذریعہ
جس سے اکثر لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مثلاً شیطان کسی عالم کو علم کی غفلت
و جہالت کا حال بنا کر دھوکہ دے کر آمادہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل میں ڈالتا ہے
کہ اگر عمدہ کپڑے پہن کر اور خاص لب و لہجہ بنا کر تقریر کر دے تو علم تہدای
تقریر سے متاثر نہیں ہوں گے۔ چنانچہ عالم اپنی باتوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے
ان باتوں میں مبتلا ہونے کے بعد اس کو اپنی تعظیم کا شوق خدام اور محققین
کثرت اور اپنے علم و مرتبہ پر غرور اور دوسروں کو حقیر سمجھنے کا مرض پیدا ہو جاتا
ہے۔ عالم صاحب کی تمام کوری کوئی محنت دیا و بنود و تکریم کی نذر ہو جاتی ہے
عرض علما و علماء زہد کو فریب میں مبتلا کرنے کے شیطان کے ڈھنگ ایسی ہیں۔

شیطان کا دوسرے دور کرنے کا طریقہ ظاہر ہے کہ شیطان نے نبی اسرار علی

میں نبی اسرار علی کے ایک اسباب کا قصہ مذکور ہے کہ شیطان نے نبی اسرار علی

میں ذکر الہی کو رافع شیطان صرف اہل تقویٰ کیلئے فرمایا ہے۔ جس دل میں غنائے شیطانی (صفات ذمیرہ) موجود نہ ہوں وہاں شیطان ذکر الہی سے ہٹ جائے گا۔ اور اگر دل پر شہوت کا غلبہ ہوگا تو ذکر الہی دل کے چاروں طرف پھیل کر رہ جائے گا۔ تھر قلب پر اثر انداز ہو کر دفعیہ شیطان کے لئے موثر ثابت ہوگا۔

بہر حال جہاں شیطان کا دفعیہ لَاحِظٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
یا۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ سے ہوتا ہے وہاں اور بھی دعائی
اس بارے میں منقول ہیں۔ حضرت محمد بن واسع ہر روز بعد نماز غیبی دعا
پڑھا کرتے تھے۔

اللھم انکس ما ملکنا بصیرا بعدینا بنائنا وانا حق قبلہ
من حیث لا نزالہ۔ اللهم فاکسبہ منکما ایستہ من رحمک
قسطہ منکما قسطہ من عفوک و یا بعد بنیادینا و بنیادینا کما باعدت بنیاد
و بنیادینک انک علی کل شیء قدیر۔

محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ ایک روز شیطان مجھے مسجد کے راستہ میں
ٹھاسنے لگا۔ تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں۔ میں نے کہا تو کہنے لگا
تو اس نے جواب دیا میں ابلیس ہوں۔ میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم اس
دعا کو کسی اور کو نہ بتانا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی تم سے مزاحمت نہ ہوں گا۔
میں نے کہا میں کسی شخص کو اس دعا کے پڑھنے سے منع نہ کروں گا۔ جو تجھ
سے ہو سکے کرے۔ (امام مالک)

حضرت عبدالرحمن بن لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شیطان حضور رسول اللہ
کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی مشعل لے کر کھڑا ہوا کرتا تھا اور قرأت
و استغفار سے زجراتا تھا آپ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام
اور عرض کیا کہ آپ یہ دعا پڑھیے۔

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا مِنْ
فَاجِسٍ مِنْ شَيْءٍ مَّا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ
السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ قَلْبِ الْمَلِیْکِ وَالْغَفَّارِ وَمِنْ طَرِیْقِ
الْیَلِیْلِ وَالْغَفَّارِ الْاِطَّارِقِ بِطَرِیْقِ بَغِیْضِ مَیَارِ حَمْنِ۔

حضور نے اس دعا کو پڑھا اس مرد کو کشف کل ہو گیا اور اندھ منہ
بھر پڑا۔

گیامیں

طلسماتی دنیا — مندرجہ ذیل پتہ سے خریدیں۔
جمال بکڈ پویا سرائی روڈ گیامیں

ایک لڑکی کا گلو بادیا اور اس کے گھروالوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ لڑکی کی بیلری
کا علاج غلام راہب کر سکتا ہے۔ چنانچہ لوگ لڑکی کو راہب کے پاس لے گئے اس
نے اول تو انکار کیا مگر پیہم مجبور ہو کر اپنے پاس رکھ کر مجبور ہو گیا شیطان نے
راہب کے دل میں اس لڑکی سے مباشرت کرنے کا وسوسہ ڈالا۔ راہب بڑے
عزت سے مجروح ہوا۔ وہ فوراً یہ فعل کر بیٹھا۔ لڑکی کو حمل ہو گیا اب شیطان نے
اس راہب کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اب وہ لڑکی کو لینے آئیں گے بڑی نصرت
ہوگی اس نے اس لڑکی کو قتل کر کے زمین میں دفن کر دیا۔ اگر کوئی پوچھے
آئے تو کہہ دینا کہ مگر راہب نے ایسا ہی کیا۔ اس حکم سے فارغ ہو کر شیطان
نے لڑکی کے والد کو بتایا کہ غلام راہب نے اس طرح تمہاری لڑکی کو قتل
کر کے زمین میں دفن کر دیا ہے وہ لوگ راہب سے پوچھنے لگے مگر وہ اہلینان
بخش جواب نہ دے سکا۔ لڑکی کے ورثہ نے اس راہب کو قصاص میں
قتل کرنے کیلئے پکڑ لیا اب شیطان نے راہب سے کہا کہ یہ سارے کام میرے
کوائے ہوئے ہیں اب بھی اگر تو میرا کہنا مان لے تو میں تجھے موت سے بچا سکتا
ہوں راہب نے کہا مجھے اس مصیبت سے جس طرح ہو سکے چلے میں تیرے
کچھہر عمل کروں گا۔

شیطان نے کہا تو مجھے دو سجدے کر لے تو تیری جان بچ جائے گی
راہب نے سجدے کر لئے۔ شیطان نے کہا کہ جا اپنا کام کوئی تیرے فکر نہ دو
سو برس سے لگا ہوا تھا آج مجھے کامیابی نصیب ہوئی ہے۔
(رواہ ابن ابی الدنیا)

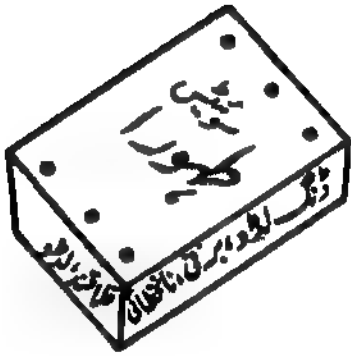
شیطان کی دفعیہ کی تدبیر کیا ہے؟
شیطان کے شر کے

ترکیب یہی ہے کہ دل میں شیطان کے داخل کے تمام دروازے بند کر دیئے
جائیں اور دل تمام مذموم صفات سے صاف کر لیا جائے اس مختصر میں اتنی
گفتا شن نہیں ہے کہ ان کا ذکر پیش کیا جائے، تفصیلات کیلئے حق
متعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے تو احیاء العلوم کی تیسری جلد مطالعہ فرمائیں۔
بہر حال اس موقع پر اتنا بتانا ضروری ہے کہ جب دل ان تمام مذموم صفات
سے پاک صاف ہو جائے گا۔ تو پھر شیطان دل میں جم کر نہیں بیٹھ سکے گا۔ چونکہ
اللہ کا ذکر شیطان کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ اس لئے شیطان میرا پھر
کڑی نظر لگے گا۔ اخلاق ذمیرہ کے دفعیہ کے بغیر اللہ کے ذکر سے شیطان دفع
توجہ ہو جاتا ہے مگر اللہ کا ذکر دل میں اسی وقت جاگزیں ہو جاتا ہے جب
تقویٰ اور صفاتی قلب سے آئینہ قلب کو صاف کر لیا جائے اگر ایسا نہ ہو تو
ذکر الہی بھی از قبیل خطرات ہوتا ہے چونکہ اس کو دل پر پورا قابو نہیں ہوتا اسی
لئے وہ شیطان کو بھی دفع نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اَبِ الذِّیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّہُمْ طَائِفٌ مِّنْ

صرف ایک ہی نام

بمبئی میں مٹھاس کی نیلیں



سویٹس
طہورا

تیوہار کے موقع پر پکنگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے

اڈور کی تکمیل
ایک اعلیٰ ذوق اور معیار کے مطابق

انواع و اقسام کی خوش ذائقہ
و دلپذیر مٹھائیاں، دسی، گھی،
زعفران اور میوے سے بھرپور

اسپیشل افلاطون، مینگو برنی، ڈرائی فروٹ برنی، انجیر برنی،
ڈنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور نانا خطائی وغیرہ

طہور فون: ۳۰۸۲۷۷۳

۳۰۹۱۳۱۸

ناگپارہ سنکشن بلا سس روڈ بمبئی ۸

ابلیس اور ابلیس کا علیہ السلام

رہا۔ آخر آپ کے قدم مبارک کے نیچے آکر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا موتی اکس ہے کلام کر رہے ہو؟ حضرت نے فرمایا جادو رہو تو جس مقصد سے یہاں آیا ہے میرا مقصد لوہا نہ ہوگا۔ ابلیس نے کہا میرا مقصد تو لوہا نہ ہو گیا۔ ابھی آپ خدا سے کلام کر رہے تھے ابھی مجھ سے بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ابلیس لعین حضرت نوحؑ کی خدمت میں | وہیب بن منہجہ کہتے ہیں کہ طہان

کے بعد جب حضرت نوحؑ کی قوم زمین پر آباد ہو گئی تو ابلیس لعین نے حضرت نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے مجھ پر جو احسان عظیم فرمایا ہے آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔ اس احسان کے بدلے آپ جو بات مجھ سے دریافت فرمائیں گے اس کا صحیح صحیح جواب دوں گا جھوٹ نہ بولوں گا۔

حضرت نوحؑ نے شیطان کی بات سن کر منہ پھیر لیا۔ وحی بانی کو اگر تمہیں کچھ پوچھنا ہو ابلیس سے پوچھ لو وہ تمہیں صحیح جواب دے گا۔ نوحؑ نے ابلیس سے پوچھا یہ بتا دینا میں تیرا یا رو مددگار کون ہے؟ ابلیس نے جواب دیا میرے بارو مددگار وہ لوگ ہیں جو بھل اور تکبر کرتے ہیں اور ہر کام میں غلبت کے عادی ہیں۔

حضرت نوحؑ نے فرمایا تو میرا کس بات پر شکریہ ادا کرنے آیا تھا؟ میں نے تجھ پر کیا احسان کیا ہے؟ تو شیطان نے جواب دیا کہ آپ نے بددعا کر کے ساری قوم غرق کر دی مجھے ان کی عمر ای کے فکر سے نجات مل گئی حضرت نوحؑ یہ سن کر بہت پشیمان ہوئے اور غلبت پسندی سے سہریں تک بارگاہ الہی میں گریہ و زاری کرتے رہے۔

ابلیس لعین نمرود کے روپ میں | حضرت ابراہیم علیہ السلام مزدین کھٹان کے عہد

حکومت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ کافر و ستمگر کا بادشاہ تھا۔ بڑی شان و شوکت اور بددب کا حکمران تھا۔ اسی مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا..... عجائب القصص میں ہے کہ جب نمرود کو

ابلیس اور حضرت نوحؑ علیہ السلام | روایت ہے کہ جب

حضرت نوحؑ علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر جا کر رکھی تو ابلیس نے بانی پر بیٹھ کر حضرت نوحؑ سے کہا۔ اسے نوحؑ تم نے بددعا کر کے دنیا کو بانی میں غرق کر دیا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نوحؑ نے جواب دیا اب تمہارا کام یہ ہے کہ "خدا سے توبہ کرو اور خدا کے فرماں بردار بندے بن جاؤ۔" ابلیس نے کہا کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟..... اگر قبول ہونے کی امید ہے تو آپ میرے حق میں سفارش فرما دیجئے۔

حضرت نوحؑ علیہ السلام نے مناجات میں حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ ابلیس توبہ کی درخواست کر رہا ہے کیا حکم ہے؟ حکم ہوا شیطان سے کہہ دو کہ اگر وہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے توبہ قبول کی جائے گی۔ حضرت نوحؑ نے غصہ لاکھ کر ابلیس کو سنا یا تو اس نے جواب دیا کہ "میں نے زندہ آدم کو توبہ سجدہ کیا نہیں تھا اب مرنے کے بعد ان کو کب سجدہ کرے والا ہوں؟"

ابلیس نے کہا چونکہ آپ نے خدا کی جانب میں میری سفارش کی تھی اس لئے شکریہ کے طور پر آپ سے تین باتیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) جس وقت غصہ آئے مجھے یاد کر لیا کہ غصہ کے وقت میں انسان کا چہرہ منہ ناک بن جاتا ہوں اور خون کی طرح رنگ رنگ میں روڑتا ہوں۔ (۲) لڑائی کے وقت بھی مجھے یاد کر لیا کہ اس موقع پر میں لوگوں کے دلوں میں بری بچوں کا خیال ڈال دیتا ہوں۔

(۳) کسی نامحرم عورت کے ساتھ کبھی غلیبہ میں نہ بیٹھتا میں ایسے وقت نہ معلوم کیا کر گزرتا ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ ابلیس نے حضرت نوحؑ سے کہا تھا کہ خداوند حرم نہ کرنا، صدقہ کی وجہ سے میں اور حرم کی وجہ سے آدم جنت سے نکال دیئے گئے حضرت موسیٰؑ کی مناجات میں | مدخلت ہے کہ ایک مرتبہ

حضرت موسیٰؑ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے مناجات میں مشغول تھے ۷۰ ہزار فرشتوں کا مجمع آپ کے ارد گرد تھا۔ ابلیس نے مداخلت کرنی چاہی مگر ناکام

ابلیس کی مخالفت عظمیٰ ملی تو اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور اپنے بت جو کہ تمام قلمروں پر چلنے بیٹھتے۔

نمروذ خدائے لڑنے والا | نمروذ نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں دسی میری خدائی میں کوئی رازِ اشکانہ ولا نہ رہے گا۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ نہ جلا سکی وہ آگ میں سے صبح و سارم نکل آئے۔ نمروذ سمجھ گیا کہ ابراہیمؑ کا کھانا بڑی طاقت والا ہے۔ نمروذ نے ارکانِ دولت کے مشورہ سے ایک نہایت بلند میندرہ بنادے لڑنے کیلئے بنایا۔ تین سال کے عرصہ سے ۴۰ کوس اونچا میندرہ تیار ہوا۔ نمروذ جب اس میندرہ کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں سے بھی آسمان اتنا ہی اونچا نظر آیا۔ جتنا زمین سے نظر آتا تھا۔ مابوس ہو کر لڑ آیا اور یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔

قدت علیہ وہ مینارِ تیغ و بنیاد سے اکھر مگر گر پڑا اور ہزاروں مکانات اور بے شمار آدمی ہلاک ہو گئے۔ اس مینار کی تباہی سے نمروذ کا غصہ تیز ہو گیا اور اس نے کہا کہ اب میرے لئے ابراہیمؑ کے خدائے جنگ ناگزیر ہے۔ شیطان نے نمروذ کو آسمان پر پہنچنے کی یہ تدبیر بتائی کہ چار کوس ہلو اور ایک لکڑی کا کبس اتنا بڑا بناؤ جس میں دو آدمی بیٹھ سکیں۔ یہ کبس اس قسم کا ہونا چاہیے کہ اس کے چاروں سرے ڈنکے کی شکل میں باہر نکلیں اس کے بعد ایک دن رات کا مل ان کرگسوں کو بھرا رکھو اور اس کے چاروں ڈنکے ان کے جسموں سے باندھ دو اور اس کبس میں سوار ہو کر چاروں کرگسوں کے سروں پر گوشت کا ٹکڑا لٹکا دو کرگس بھوک کی وجہ سے اس گوشت کو کھانے کے ارادے سے اوپر پرواز کرنے لگیں گے۔

نمروذ نے شیطان کے مشورہ پر عمل کیا اور اپنے بڑے وزیر کو اپنے ساتھ اس سواری میں بٹھا کر سوار ہو کر..... ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ یہ ہوا گاڑی جب سطحِ زمین سے اس تیز بلندی ہو گئی کہ زمین نظر سے اوجھل ہو گئی تو نمروذ نے کہاں میں چل چڑھا کر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا۔ قدرتِ خدا نے وہ تیر خون میں آلودہ واپس آیا۔ نمروذ نے سمجھ لیا کہ میں ابراہیمؑ کے خدا کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب نمروذ نے وہ گوشت کے پارچے کرگسوں کے پیروں کے نیچے کی طرف باندھ دیئے کرگس زمین پر اتر گئے۔

نمروذ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا لو اب میں نے تمہارے خدا کا وعدہ پاک کر دیا، اب تو مجھے ہمیں خدا تسلیم کرنے میں تامل نہ ہوگا، حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا تو نہ با گل ہے۔ بھلا کوئی آسمان بھی خدا کو مار سکتا ہے؟ نمروذ نے کہا۔ اچھا اگر یہ بات ہے تو مجھے خدا کی فوج کی تعداد بتاؤ خدا کے پاس کتنی فوج ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ خدا کی فوج کی تعداد کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ اس پر نمروذ نے کہا تو اپنے خدا سے کہہ دے کہ وہ مجھ سے

آخری جنگ کیلئے تیار ہو جائے۔ میں بھی اپنی فوج جمع کرتا ہوں وہ بھی اپنی فوج لے کر مقابلے کیلئے آجائے۔ نمروذ نے خدا سے لڑنے کیلئے فوج جمع کر لی۔ حق تعالیٰ نے کوہِ قاف کی طرف سے پھرتوں کی فوج بھیج دی۔ ان پھرتوں نے نمروذ کے سپاہیوں کا منہ کھالیا اور وہ وہیں فنا ہو گئے۔ ایک لنگڑا پھر نمروذ کے منہ میں گھس گیا۔ پس پھر کیا تھا خدائی کا دعویٰ بھول گیا۔ سر پر جو توئی بڑا ہوتی رہتی تو سکون ملا ورنہ وہ پھر منہ میں کاٹ کر نمروذ کو بے تاب کر دیتا تھا آخر اسی طرح جو توئی سے پتے پتے نمروذ جہنم رسید ہو گیا۔

شیطان اور قومِ لوط | حضرت نوح علیہ السلام کی قوم بت پرستی کے علاوہ لوگوں سے فعلِ حرام کرتی تھی۔ اور اس قوم میں اس فعل کا رواج شیطان نے دیا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ابلیس ایک سین لڑکے کے روپ میں ایک باغ میں آتا تھا اور پھیل پھیل کا نقصان کر جاتا تھا۔ جب باغ کا مالک پکڑنے کو جاتا تو بھاگ جاتا جب اس کے باغ میں بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اس کے پکڑنے سے عاجز اور حیران ہوا تو ابلیس نے کہا کہ میں ایک شرط پر باغ میں آنا جانا بند کروں گا جب تم مجھے اپنے تعریف میں لاکر یہ کام کرو۔ باغ کا مالک راضی ہو گیا۔ شو شدہ یہ فعل ہر ایک باغ میں ہونے لگا۔ اور آہستہ آہستہ ساری قوم اس مرض میں مبتلا ہو گئی۔ پھر تو یہ حالت ہوئی۔

ان قریہ قوم لوط کانت مخصبة ذات وزوع وشمار لم یکن فی الارض مثلاً وکانوا اهل کفر یرتکبون الفلحشة فوقع بادی منهم الغلاء فکانوا یدخرون الغلال ویطلبون بذرک اللہ وکان الناس یقصدونہم من سائر الاقطار فجاء الیہم ابلیس فتن صفاتہ شیخ مبید فقال لہم ان رجل خبیث یا حوال الثیمان فلنکدن عندکم شئی من الغلال نامسکوا یدیکم فی بیعھا فیسوف ینالی خلی الناس ملاح لا تنبت منما حبا ولا تمطر السماء قطرة ولذل لجدکم الناس یشترعوا منکم فلا یتبعوا حتی قلوبوا یدہم فکانوا مجلسون علی علی الطریق ینظرون من یرسہم من المسافین فیعیدونہم ویلوطون بہم (البصائر)

حضرت لوطؑ کی قوم ایسے موصفات میں آباد تھی جہاں باغات اور زراعت کی فراوانی تھی بہت ہی لذت خیز علاقہ تھا۔ لیکن یہ لوگ پرلے درجے کے بدکار تھے۔ ایک سال قحط پڑا تو ان لوگوں نے انباس خوردی کو ذوق کر لیا۔ لوگ دور دور سے غلہ کی خریداری کیلئے ان لوگوں کے پاس آئے گئے۔ شیطان نے ایک بوڑھے آدمی کی شکل میں مشکل ہو کر ان لوگوں سے آکر کہا کہ عنقِ سب ایسا وقت آ رہا ہے۔ آسمان سے ایک قطرہ پانی کا برسے گا نہ زمین سے ایک قطرہ پیدا ہوگا۔ تمہارے پاس جو شخص غلہ کی خریداری کیلئے آئے لوالت کئے

ایک اٹھ کوئی چیز وخت نہ کرنا لوط کی قوم نے ایسا ہی کیا۔ پھر تو یہ حالت ہوئی
لوگ راستہ پر پہنچ جاتے اور ہر آنے والے کے ساتھ اپنا منہ کالا کرتے تھے۔
پھر حال جب لوط کی قوم بدکاری کی اس حد کو پہنچ گئی تو حق تعالیٰ نے حضرت
لوطؑ کو ان کی بدایت کیلئے بھیجا۔ لوگ اپنی بدی سے باز نہ آئے آخر عذاب الہی میں
فرقہ پرکری ہو گئی۔ غیبت و نابود کر دیئے گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے
زین کے ساتویں طبق تک پہنچا کر ان پانچوں شہروں کو اپنے پیروں پر اٹھا کر
اور آسمان کے قریب لے جا کر اونڈھا کر دیا فرشتوں نے پتھروں کی بارش پر
دی آن کی آن میں سب کفار دنیا سے نیست و نابود ہو گئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام پر ابلیس کی حسد حضرت ایوب علیہ السلام

صاحب ثروت تھے۔ حق تعالیٰ کی دی ہوئی دنیاوی دولت بھی کافی تھی۔ آپ کے
جامعت و عبادت کا آسمانوں میں چرچا تھا۔ ابلیس آسمان پر جاتا تو فرشتوں کے
زبان پر حضرت ایوب علیہ السلام کی تعریف سن کر تاؤ کھاتا۔ آخر ایک روز ابلیس
نے کہا کہ ایوب علیہ السلام کی مال و دولت کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر
نہ ہوتے تو خدا کی عبادت بھی نہ کرتے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر خدا مجھے ان کی اولاد
اور مل پر مسلط کرے تو وہ عبادت کرنا چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو
حضرت ایوب علیہ السلام کی مال و دولت پر مسلط کر دیا۔ ابلیس اپنی فوج لے
کر حضرت ایوب علیہ السلام کی زراعت اور مویشی پر چڑھ دوڑا۔ زمین کے نیچے
سے آگ برآمد ہوئی تمام کھیتی جلا گئی اور تمام مویشی ہلاک ہو گئے۔ حضرت ایوب
علیہ السلام محراب میں کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ ابلیس نے آکر کہا
کیا تمہیں کچھ خبر بھی ہے جس خدا کی تم عبادت کر رہے ہو اس خدا نے تمہاری
تمام زراعت اور مویشی ہلاک کر دی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔

الحمد للہ الذی اعطانی واخذ منی ما کانت وھبے۔ (الشعرا
شکر ہے تو نے ہی مجھے عطا فرمایا اور تو نے ہی واپس لے لیا) حضرت ایوب
علیہ السلام کی زبان سے کلمات شکر سن کر ابلیس مایوس ہو کر واپس ہو گیا۔
ابلیس کے بعد جب شیطان آسمان پر گیا تو فرشتوں کی زبان سے
پر سن کر حضرت ایوب علیہ السلام بڑے صابر و شاکر ہیں بارگاہ الہی میں عرض
نہاں ہوا اب مجھے حضرت ایوب علیہ السلام کی اولاد پر مسلط کر دیا جائے۔ اولاد
کی موت ہو چھٹا ایوب علیہ السلام کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھٹ جائے گا۔ اللہ
تعالیٰ نے ابلیس کو ان کی اولاد پر تسلط فرمادیا۔ ابلیس نے حضرت ایوب کے
مکان کو ہلاک کر دیا اور اس کے نیچے دب کر ان کی تمام اولاد ہلاک ہو گئی۔ اس
موقع پر ابلیس ان کی خادمہ کی شکل میں آکر رونے لگا۔ حضرت ایوب نے
پوچھا کیا بات ہے۔ خادمہ نے عرض کیا کہ آپ کا مکان بگڑا اور آپ کے
سارے بچے دب کر مر گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ سن کر صابرانہ انداز

میں خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان کے نوکر کی موت میں آکر کہنے لگا
نوا کر کی تو خبر لو وہ تو منہدم ہو گیا۔ آپ کے بھائی کا خون بہہ رہا ہے۔ پیٹ
بھٹ گئے ہیں۔ آنتیں باہر نکل پڑی ہیں یہ کہہ کر بڑی طرح سے رونے لگا۔
حضرت ایوب علیہ السلام اس حد تک غم سے رو پڑے اور کہنے لگے۔ اگر میں پیدا
نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ ابلیس یہ الفاظ سن کر خوش ہوا اور سمجھا بس اب میرے
داؤ کا میاب ہو گئے۔ مگر اس کے فوراً بعد ہی حضرت ایوب استغفار پڑھنے
لگے اور شیطان کی تمام امیدوں پر پانی بھر گیا۔

اس واقعہ کے بعد ابلیس نے آسمان پر جا کر حضرت ایوب علیہ السلام
کے بارے میں پوچھا۔ کہو ایوب کے بارے میں تمہارا اب کیا خیال ہے۔ حضرت
نے کہا وہ خدا کا سچا بندہ اور انتہائی صابر و شاکر ہے اب ابلیس نے حق سبحانہ
سے عرض کیا کہ مجھے ایوب علیہ السلام کے جسم میں مصیبت کرنے کا اختیار دیا جائے۔
ابلیس کی درخواست منظور ہوئی۔ ابلیس ہنسی خوشی ایوب کے پاس گیا۔
حضرت ایوب علیہ السلام اس وقت نماز میں مشغول تھے شیطان
نے ان کی ناک میں پھونک ماری جس کے اثر سے تمام جسم میں آگ سی مشعل ہوئی
اور اس قسم کی خارش پیدا ہوئی کہ کھلانے سے گوشت کھٹ کھٹ کر گرنے
لگا۔ ہاتھوں پیروں کے ناخن جھڑ گئے۔ جسم پر ٹہریاں ہی وہ گھٹتی۔ جسم پر
جو کچھ گوشت رہ گیا اس کی کھرب پڑ گئے اور تمام جسم میں سخت درد اور
تکلیف پیدا ہو گئی۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو اس مصیبت میں مبتلا پا کر ان کی عقل
بیویاں تو رخصت ہو گئیں۔ مگر عیسائی بی بی نے جس کا نام رحمت تھا اپنے
شوہر کی رفاقت نہ چھوڑی۔

ابلیس نے شہر والوں سے آکر کہا کہ ایوب علیہ السلام ایک متحرک
بیماری میں مبتلا ہیں ان کو آبائی سے باہر نکل دو ورنہ گلوں کے سارے لوگ ہیں
بیماری میں مبتلا ہو جائیں گے۔ گلوں والوں نے حضرت ایوب کو بستی سے باہر نکل
دیا۔ بی بی رحمت آپ کو کنڈھے پر اٹھا کر بستی سے باہر لے آئیں اور ایک جگہ زمین
طام کر کے آپ کو لٹا دیا۔

بی بی رحمت شہر میں محنت مزدور کے کہ روٹی کا ٹکڑا لاکر حضرت
ایوب کو کھلا دیا کرتی تھیں۔ ابلیس نے شہر والوں سے کہہ کر بی بی رحمت کا
شہر میں داخلہ بند کر دیا۔ اور ان لوگوں سے کہلایا کہ تو اپنے شوہر کو بیماری بستی
کے آس پاس سے اٹھا کر کہیں دور چلی جا۔ بی بی رحمت حضرت ایوب کو اٹھا کر
شہر سے بہت دور ایک مقام پر لے گئیں۔ اس موقع پر بی بی رحمت نے کہا
آپ تو خدا کے نبی ہیں اپنی صحت کیلئے کیوں دعا نہیں کرتے۔ ایوب علیہ السلام
نے فرمایا۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے میں نوازا تھا اب میں اس کے
بھی ہوئی تکلیف پہ بھی صبر کرنا چاہیے۔

اب لیتی والوں کی یہ حالت تھی کہ بی بی رحمت کو اپنے گھروں میں نہ گھسنے دیتے تھے۔ بی بی رحمت دو دنوں پر کھڑی ہو کر خالی ہاتھ واپس چلی گئیں۔ غرض نافذ کرتے کرتے جب کہتے ہی دن گزر گئے اور بھوک برداشت کرنے کی طاقت نہ رہی تو ایک روز بی بی رحمت اپنے گیسو کاٹ کر ایک روٹی کے عوض زوخت کر کے حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس روٹی لے کر آئیں۔ (بی بی رحمت کے قیسو نہایت حسین اور خوبصورت تھے) ایوب علیہ السلام نے پوچھا روٹی کھلے سے کھاؤ تو انہوں نے سادہ فقر سنایا۔ حضرت ایوب علیہ السلام بہت دیر تک رو کر صبر کر کے خاموش ہو گئے۔

اس دوران میں ایلیس یعنی ایک روز طبیب کے ہمیں میں بی بی رحمت سے ملا دیکھنے لگا کہ ایوب کی بیوی تم ہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں ایلیس نے کہا میں ان کا علاج کرنے کیلئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دیں اور شراب پیئیں گیں۔ بی بی رحمت نے اپنے شوہر سے اس طبیب کی طاقت کا حال ذکر کیا۔ حضرت ایوب بہت غصہ ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ اگر میں اچھا ہو گیا تو تیرے سو کوڑے ماروں گا۔ تب سے اس ایلیس الحین سے یہ نہ کہا گیا کہ اللہ سے شفا عطا فرمائے گا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے سارے جسم میں کھڑے پڑ گئے تھے۔ زبان محفوظ تھی جب زبان کا جھڑپا اور انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ اس تکلیف کی وجہ سے ذکر الہی سے محروم ہو جائوں گا تو انہوں نے سخت رنج و قلب کے ساتھ خدا سے فریاد کی اے مہربان شیطان منصب و عذاب! حضرت ایوب علیہ السلام کی فریاد سنتے ہی حق تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کا سیب دے کر بھیجا۔ سیب کھاتے ہی ان کے جسم کی ساری تکلیف دور ہو گئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایوب علیہ السلام سے کہا ایوب کھڑے ہو جاؤ! حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا مجھ میں کھڑے ہونے کی طاقت کہاں ہے۔ حضرت جبرائیل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور انگلی پکڑ کر دس باہر قدم چلا دیے اور فرمایا زمین پر اڑی مارو۔ ایوب علیہ السلام نے بائیں پیر کی اڑی زمین پر پڑی پڑی فوراً زمین سے گرم پانی کا چشمہ ظاہر ہوا۔ پھر دوبارہ کہا زمین پر اڑی مارو۔ سو پانی کا چشمہ ابھنے لگا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا عزم پانی سے غسل کرو اور ٹھنڈا پانی پیو۔ غسل کر کے پانی پیتے ہی آپ کا جسم مہلک جانی کی طرح پھٹنے لگا اور اس کی سابقہ آب و تاب واپس آ گئی۔ اس کے بعد جبرائیل نے جنت کا ٹکڑا پہنک کر تاج زرین سر پہنکا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے معصیت سے نجات پانے کے بعد شکریہ میں دو رکعت نماز پڑھا کر ادا فرمائی۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت حضرت ایوب علیہ السلام نے غسل کر دیا ہے تو آپ کے جسم پر سونے کی ٹہل اکر گریں حضرت ایوب علیہ السلام نے ان کو جج کر

کے کپڑے میں رکھ لیں۔ غیبی ندا آئی ایوب! ہم نے تمہیں کافی مال و دولت عطا کیا ہے۔ عزم کیا یا الہی تیرے فضل و کرم کا تو میں محتاج ہی ہوں۔

جس وقت حضرت جبرائیل حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچے بی بی رحمت کہیں گئی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر کے بعد واپس آئیں تو ہمارے شوہر کو نہ دیکھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا بی بی رحمت کس کی تلاش ہے۔ بی بی رحمت نے کہا میں لگتی کچھ دیر ہوئی اپنے پیارے شوہر کو یہاں چھوڑ کر گئی تھی۔ خدا جانے وہ کہاں چلا گیا۔ (بی بی رحمت حضرت ایوب کو شاہد لباس میں پہچان نہ سکی تھیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے شوہر کی کیا نشانی اور کیا علیہ تھا۔ بی بی رحمت نے کہا کہ آپ بالکل جیسے شوہر کے ہم چہرہ معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ہاں ایوب میں ہی ہوں۔ حق تعالیٰ نے اس معصیت سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل نے منہدم مکان کی طرف اشارہ کیا وہ اسی سابقہ صورت میں قائم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے بھی زندہ کر دیے۔ کعبیت اور باغات بھی سرسبز ہو گئے تو ان کا کایہ سات سالہ دور ختم ہو گیا۔

ایلیس اور فرعون | فرعون کی طرح فرعون نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ فرعون کی خدائی کے زلے کا واقعہ ہے کہ

ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑا۔ مخلوق پریشان ہو کر فرعون کے پاس آئی۔ عرض کیا آپ کچھ خدا ہیں۔ آپ کی خدائی میں اس قدر قحط۔ بارش برساتے تاکہ قحط رفع ہو جائے۔ ایلیس یعنی اس زمانہ میں فرعون کا خلیفہ، افضل بنا ہوا تھا۔ فرعون نے ایلیس سے کہا کہ قحط کی وجہ دنیا بھر کی سرزمین ہے۔ بارش کا انتظام کیا جائے۔ ایلیس نے کہا یہ کیا بڑی بات ہے۔ لوگوں سے کہہ دو کہ رات بارش ہو جائے گی۔ لوگ مطمئن ہو کر چلے گئے۔

ایلیس نے رات کو اپنے تمام لشکر کو جج کر کے حکم دیا کہ رات بھر تم سب لوگ شہر پر پیشاب کی بارش کرو۔ صبح کو جب لوگ خواب سے بیدار ہوئے مکانات دیواروں اور زمین پر بڑی دھمکی تو بہت خوش ہوئے مگر جب باہر نکلا اور ہوا کے ساتھ دلو بھونکنے لگی تو پریشان ہو گئے۔ دھبے ہونے فرعون کے پاس گئے اور شکایت کی یہ کیسی بارش تھی بلکہ سبب دلع پشما جا رہا ہے۔

فرعون نے ایلیس کو بلا کر پوچھا۔ رات کیسی بارش ہوئی تھی؟ ایلیس نے جواب دیا کہ جس زمین کا تجھ جیسا خدا اور مجھ جیسا وزیر ہوگا وہاں ایسی بارش نہ ہوگی تو اور کیسی ہوگی۔

ایلیس اور بنی اسرائیل | مواہب علیہ میں ہے کہ جس وقت بنی اسرائیل علیہ السلام اپنے خدائی باور کو اپنا پناہ بنا

کا واقعہ زبان زد عوام ہے۔ ابلیس نے صفائی کو کس طرح عمرہ کیا البتہ اے
الفاظ میں سنئے۔

واضل النصارع باذن عیسیٰ خلق من غیر اب فلیصلہ
منہ آثارہم لنعلم من البشر مثل احوال الاموات من الامور
الغارقة للعادات البشریة فلیخبر ان یتقال لہا بن اللہ
والثالث ثلاثہ فہذا اللہ علیہ السلام ان ہذا الامور
قد صد رعنہ باذن اللہ وتلمذ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کما کمل آدم
تخلقه من تراب ثم قال لہ کن فیکون فلو کان عیسیٰ اللہ
لکونہ مخلوقا غیر اب لکان آدم اربا لہ ان یتکون العبادہ
قد خلق من دون ابہ وامر۔ (البصائر)

ابلیس نے نصاریٰ کے دل پر بات ڈالی کہ حضرت عیسیٰ السلام
بغیر اب کے پیدا ہوئے اور ان سے بہت سے امور شرقی و غریبی
مردوں کو زندہ کرنا چاہیوں کو پیدا کرنا تو اس میں آئے اس مافوق الفطرت
کے پیش نظر وہ واقعی اس مافوق میں کہ ان کو خدا کا بیٹا یا تین خداؤں میں ایک
خدا کہا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اس عقیدہ کی تردید کہیں تو اس طرح کی
کہ کہا گیا کہ یہ نبوت ان کے ذاتی فعل نہ تھے بلکہ خدا کے حکم سے ظہور میں آئے
تھے اور انہیں اس طور پر تربید کی گئی کہ حضرت عیسیٰؑ بھی تو آدمؑ کی طرح شی
سے پیدا ہوئے تھے۔ پس اگر یہ باپ کے پیدا ہونا خدا ہونے کی دلیل ہے
تو حضرت آدمؑ کی خدائی میں تو کوئی کام نہیں ہرنا چاہیے آدمؑ تو نبیوں
باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت عیسیٰؑ سے شیطان کی ملاقات روایت ہے
ہے کہ ایک

روز حضرت عیسیٰؑ کی ملاقات شیطان سے ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مجھے
سچ بتا دے کہ کن باتوں سے ٹوٹی ہے۔ ابلیس نے جواب دیا آپ مجھے
خدا کی قسم دی ہے۔ اس لئے میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ جنت کے
ساتھ نماز پڑھنے اور گھر میں نعل نماز پڑھنے سے میری گھر ٹوٹی ہے۔

نکول ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ کو سلام پہنچا کر چلے
پر نماز میں مشغول تھے۔ ابلیس نے آکر کہا آپ قضا و قدر پر کیوں ایمان نہیں
رکھتے۔ حضرت نے جواب دیا کیوں نہیں۔ ابلیس نے کہا اگر یہ بات ہے تو
آپ اس پہاڑ کی چوٹی سے زمین پر گر پڑیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ امتحان
و آزمائش لینے کا کام اللہ تعالیٰ کا ہے بندوں کا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک
مقام پر شیطان کی ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے ہوئی۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔

یا کر کوہ طور تشریف لے گئے تو سامری نے ان کی عدم موجودگی میں بچہ پڑا بنا کر نبی
اسرائیل سے پرستش شروع کرادی۔

سامری بنی اسرائیل کے ایک مغز نگرانے کا ایک فرد تھا۔ یہ شخص حضرت
جبرائیل علیہ السلام کو پہچانتا تھا جس وقت فرعون گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے تعاقب میں دریا کے کنارے پہنچا تو اس کا گھوڑا پانی کو دیکھ
کر ٹھٹھک گیا۔ اتنے میں حضرت جبرائیل گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کے سامنے
آئے فرعون نے ان کو دیکھ کر اپنا گھوڑا پانی میں ڈال دیا۔ اس موقع پر سامری نے
دیکھا تھا کہ حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کا رسم زمیں پر جس جگہ پڑا تھا وہاں
سبز گھاس لگائی تھی۔ سامری نے حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام کے گھوڑے کے ہم
کے نیچے کی مٹی اٹھا کر رکھ لی تھی۔ جس وقت حضرت موسیٰؑ تورات لانے کوہ طور پر
تشریف لے گئے تو سامری نے حضرت ہارون سے عرض کیا میں نے قبیلوں سے
سوئے چاندی کے زیورات مستعار لئے تھے۔ مجھے ان میں تمہارے کرنا چاہئے
ہیں۔ حضرت ہارون نے فرمایا کہ تم ان زیورات کو امانت کے طور پر لے
پاس رکھو حضرت موسیٰؑ علیہ السلام تشریف لے آئے تو اس مسئلہ کا فیصلہ ہو
جائے گا۔ سامری نے حضرت ہارون کی اجازت سے وہ تمام زیورات ایک
گڑھے میں ڈال کر آگ روشن کر دی اور اس کے بعد اس مرکب کا ایک بت بچھڑ
کی صورت شکل کا بنا کر حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام کے گھوڑے کے سہ کے نیچے مٹی
فلک اس کے میں ڈال دی اس مٹی کا تاثیر سے وہ بچھڑا ہونے لگا۔ سامری
نے اعلان کر دیا جو شخص موسیٰؑ کے خدا کی نیابت کرنا چاہے آجائے۔ لوگ
جمع ہو گئے اور سامری کے کہنے کے موافق اس بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے ان لوگوں کو ہر چند عرصہ سال پرستی سے روکا
مگر یہ لوگ کب باز آنے والے تھے باز آئے۔

حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو دھوکہ دینے کی کوشش

تبیلہ الفاظ میں ہے کہ ایک دن ابلیس حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سے
کہنے لگا کہ تمہیں مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھیوں کو بینا اور نذرست
کر دینے کی قوت حاصل ہے خدائی کا دعویٰ کیوں نہیں کہتے؟ امیر الشکر آپ
کی امانت کیلئے تیار ہے۔ عیسیٰؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ معجزات میرے اختیار
الفعال نہیں خدا کی قدرت کے کرشمے ہیں جا رہے ہیں تو مجھے عمرہ کرنے آیا ہے۔
ابلیس نے کہا خیر اگر آپ نہیں چھٹے تو کیا ہے آپ کے سبب آپ کی امت
کے بہت سے لوگوں کو عمرہ کر دیں گا۔ ان لوگوں سے تمہیں خدا کا بیٹا اور تمہاری
والدہ کو خدا کی جود کہلاؤں گا۔ اور تمہیں صلیب پر بھجوا دیں گا۔

ابلیس نے نصاریٰ کو کیوں کر گمراہ کیا؟ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو صلیب دینے جانے

مال پر بھی مانتو صاف کرنا چاہتا ہے۔ موسیٰ زکوة کے بہانے تمہارا مال لیکر تمہیں فقیر اور تنگ دست بنانا چاہتا ہے۔ تم لوگ خاموش بیٹھے ہو جواب کیوں نہیں دیتے۔ بنی اسرائیل نے کہا تو ہمارا سارا ہے جیسا حکم ہو تعمیل کیجئے حاضرین۔ قارون نے ایک ہر کار صورت کو ایک طباق زرد خواہر کا دے کر اس بات پر تیار کیا کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام مجلس وعظ میں آئیں تو بنی اسرائیل کے سامنے زرد زور سے یہ بات کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام نے میرا سامان لے لیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہفتہ میں ایک بار وعظ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وعظ کے دن جب سب لوگ مجلس میں جمع ہوئے تو قارون نے بعد شان و شوکت مجلس میں آکر حضرت موسیٰ کا مذاق اڑانا شروع کیا۔ وہ خاموش صورت میں مجلس کے ایک گوشے میں بیٹھ بیٹھ ہی اس نے جاہا کہ حضرت موسیٰ کے دامن عصمت کو تہمت ہے آلودہ کو ہے مگر خدا تعالیٰ نے اس کی زبان پھیری۔ اس عرصہ میں یہ آواز بلند کیا۔

اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰ کا دشمن ہے۔ کل مجھ کو اپنے گھر لے جا کر ایک طباق زرد خواہر کا دے کر کہا تھا کہ مجلس وعظ میں پہونچ کر موسیٰ علیہ السلام ہڈیاں کی تہمت لگانا۔ کہنا کہ موسیٰ نے میرا سامان لے لیا ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ موسیٰ خلع کے پیغمبر اور نبی برحق ہیں اور جو برائیاں میں نے کی تھیں ان سے توبہ کرتی ہوں۔ بنی اسرائیل نے یہ سن کر قارون کو طاعت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام غصہ کے مارے منبر سے اتر کر اسے لوہے میں سرنگھڑا کر اعراس محل سے محروم کیا۔ اگر بنی اسرائیل ہوں تو اس مردود پر غضب نازل کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قارون مال کا سبب سمیت زمین میں دھنسا گیا۔

حضرت یحییٰ بن زکریا کے شیطان کی کلمات

دشمن بن منہ کہتے ہیں کہ ایک روز شیطان یحییٰ بن زکریا کے پاس نصیحت کرنے آیا اور کہا میں آپ کو نصیحت کرنے آیا ہوں۔ حضرت یحییٰ نے کہا جھوٹے کہیں کے جا بھاگ تو مجھے کیا نصیحت کرے گا۔ ہاں آدمیوں کی اہمیت کج بات بتلا شیطان نے کہا۔

ایک قسم لوگوں کی وہ ہے جو ہمارے بہتے سخت پیہر وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو کسی قدر میں مبتلا کرتے ہیں تو وہ فوراً ہی استغفار میں مصروف ہو جاتے ہیں یا ایسا آدمی ہمارے لئے دریا جان ہیں۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو آپ جیسے معصوم ہیں آپ جیسے بزرگوں پر ہمارا کوئی داؤ نہیں چل سکتا۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا آخر کبھی ترا طاقی تم پر چلے یا نہیں۔ تو ابلیس نے جواب دیا ہاں ایک روز رات کو آپ نے شکم میں جو رکھنا کھلایا تھا۔ میں نے غیب کے فرسے میں رات کی نفلت ہوتی

مردود ملعون یہ بتا تو میری امت کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ ابلیس نے جواب دیا کہ میں آپ کی امت کو آپ کی پوجا کرنے کی تعلیم دوں گا۔ حضرت مسیح نے فرمایا۔ اچھا امت محمدی کے ساتھ تیرا کیا سلوک ہوگا تو اس نے جواب دیا۔ میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ روپیہ پیسے کی محبت ان کے دل میں رہے۔ درجہ پیدا کروں گا کہ وہ مال و زر کو ادا اللہ الا اللہ پر ترجیح دینے لگیں گے۔

ابلیس اور حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام چاند سورج اور گیارہ ستارے سمجھ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس خواب کی یہ تفسیر مانی کہ تمہارے مال باپ اور گیارہ بھائی ایک نڈے میں تمہارے سامنے عاجزی سے پیشانی جھکا دیں گے۔ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا کہ اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا ورنہ وہ تمہارا دشمن ہو کر دسپے آوار ہو جائیں گے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اس خواب پر مطلع ہوئے تو مارے حسد کے قتل کرنے کے دسپے ہو گئے۔ چنانچہ سب سے بڑے موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ میری و تفریح کے لئے بھیج دو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف میری دل بستگی کا سامان ہے ایسا نہ ہو کہ تم جنگل میں اس کی طرف سے غافل ہو جاؤ اور اس کو میری تلاش کر لے جائے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھائی مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔

اس دوران میں ابلیس یعنی نے ایک سپر مرد کا روپ بھر کر برادران یوسف سے کہا کہ کیا باپ ہے کس نکلیں ہو۔ برادران یوسف نے اس کو اٹھ کر محل بیان کیا۔ ابلیس نے رائے دی کہ ایام بہار میں جب تمام درخت پھولوں سے لہ جائیں تو اول یوسف کو راہی کر کے اور اس کو اپنے ساتھ لے کر باپ سے اجازت حاصل کرنا۔ برادران یوسف نے ایسا ہی کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دے دی۔

برادران یوسف میری و تفریح کے بہانے سے حضرت یوسف علیہ السلام کو جنگل میں لے گئے۔ اور ان کو ایک کتبوں میں دھکا دے کر اور ان کی قمیص کو بکری کے خن میں رنگ کے حضرت یعقوب کو لا کر دکھلا دی کہ یوسف کو تو میری پا کھا گیا۔ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام پر کیا گزری اس کی پوری تفصیل سورہ یوسف میں مذکور ہے۔

قارون یا شیطان الارنس قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا اس قدر صاحب

دولت اور مالدار تھا کہ اس کے خزانے کی گنجیاں ۱۱۲ اونٹوں پر صندوقوں میں بارہوتی تھیں۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو زکوة ادا کرنے کا حکم دیا تو اس نے بنی اسرائیل کے پہلا کو متوجہ کر کے کہا کہ لو اب موسیٰ تمہارے

هُدًى وَ شِفَاءً وَ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ

(قرآن حکیم اس دنیا میں) مؤمنین کیلئے ذریعہ ہدایت اور جسمانی اور روحانی بیماریوں کیلئے ذریعہ شفا ہے۔
اور آخرت میں ذریعہ رحمت ثابت ہوگا۔

فلہذا آپ مایوس نہ ہوں

صدیقوں کے تجربات اور اکابرین کے متواتر مبادیات سے یہ بات روز بروز روشن کیلئے واضح ہو چکی کہ قرآن حکیم کی آیات اور ان کے نقوش کے ذریعہ خدا کی بے شمار مخلوقات کو ذہنی، جسمانی اور روحانی شفا حاصل ہوئی۔
قرآن حکیم کی مختلف آیات کے مختلف فائدوں کے سلسلے میں لاتعداد علماء دین اور صلہ سلامت نے یہ دلائل گفٹگو کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر ایمان کامل اور یقین محکم کے ساتھ قرآن حکیم کی مشہور آیت بسم اللہ کی ت سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائیگی تو مالک کون و مکان محروم نہیں رکھے گا۔ اور اسکے لئے دنگان کے مطابق جسمانی اور روحانی فائدوں سے بہرہ ور کرے گا۔
ہم نے بزرگوں کی رہنمائی سے بے شمار جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے وقتاً فوقتاً جو نقوش ضرورت مندوں کو دیئے ہیں۔ ان سے خدا کی مخلوق کو توقع سے زیادہ فائدہ ہوا ہے۔
اگر خدا خواستہ آپ جنون، مایولیا، لکنت، وحشہ، درد سر درد گردہ، مرگی، تپ لرزہ، فالج، لقوہ، برص، جذام، غارش، داد، چپک، رقت قلب، بواسیر، اختلاج قلب، بلڈ پریشر، آتھک، ہوزاک، جربان، شربت انزال، کثرت احتلام، نامردی، ضعف، بھس، گردہ کی پتھری، اعصاب کی کمزوری سے، ضعف، معدہ وغیرہ میں سے کسی بھی مرض کا شکار ہوں تو ہماری روحانی خدمات حاصل کریں۔
اور اگر ہماری مائیں اور بہنیں لیکوریا، حیض و نفاس، یا اگر کسی ظاہری یا پوشیدہ بیماری میں مبتلا ہوں تو ہم سے رجوع کریں۔
انشاء اللہ قرآنی آیات کے نقوش کے ذریعہ آپ مایوس کن امراض سے بفضل رب العالمین نجات حاصل کر لیں گے۔
یاد رکھیے اللہ کے کام پر بھروسہ کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔



روحانی مرکز محمد ابوالمعالی دیوبند دیوبند

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ | شیطان تمام خرابیوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہے۔ دہی دنیوی و دھرمی برہادی کی طرف لیتا ہے اور ہر وقت اور ہر جگہ اپنا جھنڈا لہراتا ہے وہ لوگوں کو کفر اور مصیبت الہی کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کی تخلیق کے پس پشت کوئی حکمت پنہاں ہے، آخر وہ کون سی حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شفا العلیل ص ۳۲۲ میں دیا ہے آپ فرماتے ہیں:

”ابلیس اور اسکی فرج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہے۔“

(۱) شیطان اور اسکے چیلوں سے لڑنے میں عبودیت کے مراتب کی تکمیل

کے ان مراتب کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے جو اللہ کے دشمن سے لڑنے، اللہ کی خاطر اس کی مخالفت کرنے، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غضبناک کرنے اور اس کے مکرو فریب سے اللہ کی پناہ مانگنے پر ہی حاصل ہو سکتے ہیں، نیز اس پر وہ بہت سے دنیوی و اخروی مصالح مرتب ہوتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اور جو چیز کسی پر موقوف ہو وہ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

(۲) بندوں کا گناہوں سے ڈرنا

نے ابلیس کی حالت زار اور اس کا ملکوتیت کی بلندی سے شیطنیت کی ہستی کی طرف انحراف دیکھ لیا تو ان کے دل میں گناہوں کا خوف اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہو گیا، اس میں شک نہیں کہ جب فرشتوں نے اس کو دیکھا تو ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی اور عبودیت پیدا ہو گئی اور خضوع و خوف پیدا ہو گیا جیسا کہ دنیوی بادشاہ کے غلاموں کی حالت ہوتی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ نے ان میں سے کسی کو بری طرح ذلیل کیا ہے تو ان کا خوف و احتیاط اور بڑھ جاتا ہے۔

(۳) شیطان سامانِ عبرت

تیسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے شیطان کو ان لوگوں کیلئے سامانِ عبرت بنایا ہے جو اس کے احکام کی مخالفت، اسکی اطاعت سے تکبر اور اس کی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ابو البشر آدم علیہ السلام کی غلطی کو ان لوگوں کے لئے سامانِ عبرت بنایا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب یا اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر مشرکہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان دونوں کے باپوں کو گناہ میں ڈال کر ان کی آزمائش کی، اس باپ کو ان لوگوں کے لئے عبرت بنایا جو اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اور اس باپ کو ان لوگوں کیلئے مصیبت بنایا جو گناہ کے بعد خدا کے حضور میں توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی کتنی عظیم حکمتیں اور نشانیاں ہیں۔

زم اشیطان بندوں کیلئے فتنہ و آزمائش | جو مٹی حکمت یہ ہے کہ شیطان کسوٹی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کون اچھا ہے اور کون برا۔ اللہ نے نوع انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے مٹی نرم بھی ہے اور سخت بھی، اچھی بھی ہے بری بھی، کس کا خمیر کس مٹی سے بنا ہے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ ترمذی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اللہ نے آدم کو ایک مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی۔ چنانچہ آدم کی اولاد بھی اسی پر پیدا ہوئی۔ ان میں اچھے بھی ہیں برے بھی، سخت بھی ہیں، نرم بھی جو جس مادہ سے بنا ہو گا اس میں وہ مادہ ضرور رہے گا۔ اللہ کی حکمت کا تقاضا ہو کہ وہ اس مادہ کو ظاہر کرے۔ اس کے اظہار کیلئے ایک سبب ناگزیر تھا، چنانچہ ابلیس کو کسوٹی بنایا گیا۔ جس کے ذریعہ اچھے برے میں تمیز ہو سکے۔ اللہ نے انبیاء و رسل کو بھی اس کام کیلئے کسوٹی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا حَقَّ لِلَّهِ أَنْ يَرْسُدَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَشْتَمَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَبْلُغُوا الْخَبِيرَ حَتَّى يَبْلُغُوا الْخَبِيرَ (آل عمران: ۱۷۹)

اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا جس میں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو، وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا۔

اس نے رسولوں کو مختلف بندوں کی طرح پڑھا، ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی تھے جو امتحان کے لئے لکھنا مل گیا اور ہر امتحان کے لئے لکھنا مل گیا۔ اللہ کی حکمت کا تقاضا ہے کہ وہ امتحان لکھنا ملے، اچھے

محق جس کے فوائد، حکمتیں اور مصالحتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

(۹) شیطان کی تخلیق اللہ کی نشانیں کے ظہور کا ذریعہ

یہ ہے کہ جو اللہ کے رسولوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور ان سے دشمنی رکھے ایسے شخص کی تخلیق سے اللہ کی نشانیاں اور عجیب و غریب قوتوں کا ظہور ہوا اور ایسی چیزیں وجود میں آئیں جن کا ہونا اللہ کو زیادہ پسند اور اس کے بندوں کیلئے زیادہ نفع بخش تھا۔ ان کے نہ ہونے سے جیسے طوفان، لامحی، ید بیضا، سمندر کا چھٹنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالنا یہ اور اس طرح کی بے شمار نشانیاں کا ظہور، ان سب نشانوں کے ظہور کیلئے اس کا ہونا ناگزیر تھا۔

(۱۰) اللہ کے اسماء کے متعلقات کا ظہور

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن میں خاصہ (پست کرنے والا) رافع (بلند کرنے والا) معز (عزت دینے والا) مذل (ذلیل کرنے والا) حکم (فیصلہ کرنے والا) عدل (انصاف کرنے والا) مستقم (بدل لینے والا) وغیرہ بھی ہیں۔ ان ناموں کا تقاضا ہے کہ ان کے کچھ متعلقات ہوں جو احسان، رزق اور رحمت وغیرہ معانی کی طرح ان کے معانی کے بھی مظہر ہوں لہذا ان متعلقات یعنی مظاہر کا وجود ضروری ہے۔

(۱۱) اللہ کی مکمل حکومت اور کھلے متصرف کے آثار کا ظہور

یہ ہے کہ وہ جس طرح چاہے تصرف کرے، کسی کو ثواب دے۔ کسی کو عذاب، کسی کو عزت دے، کسی کو ذلت، کسی کو اس کا منصفانہ حق دے کسی حق سے بھی زیادہ دے دے، چنانچہ جس طرح اس نے ایک قسم سے متعلق لوگوں کو پیدا کیا اسی طرح دوسری قسم سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی پیدا کرنا ضروری تھا۔

(۱۲) ابلیس کا وجود اللہ کی کمال حکمت ہے

تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے۔ حکمت اسکی صفت ہے اسکی حکمت اس بات کو مستلزم ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر رکھی جائے جو اس کے سوا کسی کی شان نہ ہو، چنانچہ اللہ کی حکمت اس بات کی مقتضی تھی کہ متضاد چیزیں پیڑ کی جائیں اور ان میں سے ہر ایک کو اپنی اسی صفت اور خصوصیت کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے جو اس کے علاوہ کسی کو زیب نہ دیتی ہو، اسی

اور برے تمام لوگوں کو ایک ساتھ رکھا جب وہ دارالقراری یعنی آخرت میں منتقل ہوں گے تو اچھے اور بُرے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا جائے گا، اس علیحدگی میں عظیم حکمت و قدرت مضمر ہے۔

(۱۵) متضاد چیزوں کی تخلیق کے ذریعہ کمال قدرت کا اظہار

چیزوں کو پیدا کر کے اپنی کمال قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے، یہ اس کی قدرت، مشیت اور قوت کی عظیم ترین نشانی ہے وہ آسمان و زمین، روشنی و تاریکی، جنت و جہنم، آب و آتش، سرد گرم، اور طیب و غلیظ جیسی متضاد چیزوں کا خالق ہے۔

(۱۶) ضد کا حسن ضد سے ظاہر ہوتا ہے

کی تخلیق اس کے ضد کے حسن کا کمال ہے کیوں کہ ضد کا حسن اس کے ضد ہی سے ظاہر ہوتا ہے، اگر بد صورتی نہ ہوتی تو خوب صورتی کی چھائی بھی نہ آتی اور غسری نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ معلوم ہوتی۔

(۱۷) شیطان کے ذریعہ آزمائش تکمیل شکر کا طریقہ

تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا مختلف طریقوں سے شکر یہ ادا کیا جائے اس میں شک نہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس اور اسکی فوج کے پائے جانے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں نے اللہ کا اتنے مختلف طریقوں سے شکر یاد کیا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو وہ اتنے طریقوں سے اس کا شکر ادا نہ کرتے۔ آدم علیہ السلام کے اس شکر میں جب وہ جنت میں تھے اور ابھی وہاں سے نکالے نہیں گئے تھے اور اس شکر میں جب ان کو شیطان کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرنی کتنا عظیم فرق ہے۔

(۱۸) تخلیق ابلیس عبودیت کی گرم بازاری کا ذریعہ

عبودیت ہے، اس عبودیت کی تکمیل جہاد، اللہ کے لئے ایثار و قربانی اور اس کی محبت کو ہر شخص کی محبت پر مقدم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جہاد عبودیت کا اعلیٰ ترین مقام اور اللہ کی سب سے پسندیدہ بندگی ہے۔ شیطان اور اس کی فوج کی تخلیق میں اسی عبودیت اور اس کے لمحات کی گرم بازی مضمر

سے حکمت اپنے درجہ کمال کو پہنچ سکتی ہے لہذا نوعِ شیطانی کا وجود کمالِ حکمت میں ہے اور کمالِ قدرت بھی۔

(۱۳) ابلیس کی تخلیق اللہ کے صبر اور بردباری کے اظہار کا ذریعہ ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کے سامنے اپنی بردباری و صبر، نرمی

و سعیت و رحمت، اور جو دو سخاوت کا اظہار کرے چنانچہ اس کا تقاضا تھا کہ ایسی مخلوق پیدا کی جائے جو اللہ کے ساتھ شریک کرے۔ اس کے احکام سے مرتبائی کرے۔ اس کی مخالفت کرے۔ اور اس کو ناراض کرنے میں کوشاں رہے بلکہ اس کی ہمسری بھی کرنا چاہے اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو ابھی اچھی نعمتوں سے نوازے۔ اس کو غیر دعا و غایت بخشنے۔ اس کے لئے مختلف قسم کے اسباب و راحت فراہم کرے، اس کی دعا مانگیں سننے۔ اس کی مصیبت دور کرے، اور اس کے ساتھ بالکل اس کے برعکس کفر و شرک کے مقابلہ میں مغفل و کرم کا معاملہ کرے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کتنی حکمتیں اور تعریفیں ہیں۔

ابلیس کے تاقیامت زندہ رہنے کی حکمت علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے شفا

العلیل مکتبہ ۳ میں اس کا بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔

بندوں کا امتحان چنانچہ علامہ نے جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کسوٹی اور آزمائش

بنایا ہے جس سے اچھے، بُرے اور دوست دشمن میں تمیز ہو جائے، اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس کو قیامت تک زندہ رکھا جائے تاکہ اس کی تحقیق کا جو مقصد ہے پورا ہو جائے۔ اگر اس کو مار دیا جاتا تو وہ مقصد فوت ہو جاتا جیسا کہ حکمت کا تقاضا تھا کہ اللہ کے کائنات و مخلوق کا وجود دنیا میں تاقیامت رہے اگر انہیں بالکل ختم کر دیا جاتا تو وہ بہت سی حکمتیں بیکار ہو جاتیں جو ان کے زندہ رہنے میں مضمر ہیں۔ چنانچہ جس طرح خدا کی حکمت کے تقاضے کے مطابق ابوالبشر آدم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد کا بھی امتحان ہو گا جو شیطان کی مخالفت اور اس سے دشمنی کرے گا۔ وہ سعادت سے ہمکنار ہو گا اور جو اس کی موافقت اور اس سے دوستی کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہو گا۔

سابقہ نیک اعمال کے بدلہ میں لمبی عمر ایک حکمت یہ بھی ہے کہ علم و حکمت میں یہ بات تھی کہ شیطان کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اور چونکہ وہ اطاعت و عبادت کو چکنا چور کرتا ہے تو اللہ نے اس کو اس کی عبادت و اطاعت کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا۔ اس طرح کہ اس کو قیامت

تک زندگی بخش دی کیوں کہ اللہ کسی کو اس کے عمل کی فکری سے محروم نہیں کرتا ہے۔ جہاں تک بندہ مومن کا تعلق ہے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا لیکن کافر کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جائے گا۔ آخرت میں اس کے لئے کچھ نہ ہو گا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

گناہوں میں اضافہ کیلئے لمبی عمر شیطان کا قیامت تک زندہ رہنا اس کے حق میں

عزت و کرامت نہیں کیونکہ اگر وہ پہلے ہی مرجاتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا اس کے عذاب میں بھی کمی ہوتی اور سزا میں بھی۔ لیکن چونکہ مصیبت پر اصرار کرنے۔ جس ذات کے فیصلے کو تسلیم کرنا چاہیے اس سے لڑنے، اس کی حکمت پر اعتراض کرنے اور اس کے بندوں کو اس کی بندگی سے روکنے کی وجہ سے شیطان کا جرم سنگین ترین ہو چکا ہے اس لئے اس کو اس سنگین جرم کی سزا بھی سنگین ہی ملے گی۔ چنانچہ اللہ نے اس کو دنیا میں زندہ رکھا اور خوب مہلت دی تاکہ اس کے جسم کے ساتھ اس کے ذریعہ گناہوں میں اضافہ ہو جائے اور ایسی سزا کا مستحق ہو جائے جو اس کے علاوہ کسی کو ددی جاسکتی ہو۔ چنانچہ وہ جس طرح شر اور کفر میں فرسندوں کا سردار تھا اسی طرح سزا میں بھی ان کا سردار بن جائے گا۔ چونکہ ہر برائی کی جزا اسی سے نکلتی ہے اسلئے جہنم میں بھی اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی یعنی جہنمیوں کو جو عذاب ہو کرے گا اس کی ابتدا شیطان سے ہوگی پھر وہ اس کے پیروکاروں تک پہنچے گا۔ یہ اللہ کا انصاف اور عظیم حکمت ہے۔

اسکو لمبی عمر دی گئی تاکہ مجرموں پر تسلط ہو جائے شیطان کو تاقیامت

زندہ رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے رب سے منہ صبر کرتے ہوئے کہا تھا:

قَالَ اَرَاؤُنَيْكَ هٰذَا الَّذِي كُوْنَمْتَ عَلٰى ذٰلِكُنْ اٰخِرُ مَنٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا خَيْرَ لَكَ اِنَّوَلِيْلَكَ (الاسراء: ۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری اصل کی بیخ کنی کر ڈالوں گا۔ بس تھوڑے ہی لوگ بچ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آدمؑ کی ذریت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس کے گھر میں رہنے کے قابل نہ ہوں گے ان کی وہی حیثیت ہوگی جو کورٹسے کرکٹ کی ہوتی ہے اس لئے اللہ نے ان کے لئے شیطان کو زندہ رکھا۔ اور بزبانِ تقدیر فرمایا کہ یہ ہیں تیرے دوست اور فرمانبردار، کو

بے دخل کر کے اس پر غضب و لعنت بھیجی تو اس نے اللہ کے سامنے اپنے آپ سے یہ عہد کر لیا کہ وہ ہمیں گمراہ کر کے رہے گا اور ہم سے اپنی عبادت کر ملے گا۔

لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَا يُخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَهْيًا
مَفْرُوعًا وَلَا حُيُولًا لَهُمْ وَلَا مَنَافِعَ لَهُمْ (النساء: ۸۸-۸۹)
(وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت زدہ
کیا ہے اور جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ
حصہ لیکر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں سے
انجھاؤں گا۔

قَالَ أَرَأَيْتَ هَٰذَا الَّذِي كَذَّبْتَ عَنْكَ
إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُخَذِّلُكَ ذُرِّيَّتِي إِلَّا قَلِيلًا (النساء: ۸۹)
پھر وہ بولا دیکھ تو یہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر
فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی
پوری نسل کی ریح کٹی کر ڈالوں، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے
تو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے قصد میں کہاں تک
کامیاب ہوا؟

آدمی انسانیت پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر دنگ رہ جائے گا
کہ کتنے لوگ گمراہ ہیں اور انہوں نے کس طرح رسولوں اور آسمانی کتابوں
کو جھٹلادیا اور اللہ کا انکار کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو
شریک ٹھہرایا۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَمَا آخِذُوا بِالْقَارِئِ وَلَا كَوْنُكُمْ بِمَوْعِدَةٍ

(یوسف: ۱۰۳)

مغر خواہ تم کتنا ہی چاہو، ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے
والے نہیں۔

اسی لئے ان پر اللہ کا غیظ و غضب نازل ہوا۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا كُلًّا جَاءَ أُمَّةً وَقَوْمُهُا
كَذَّبُوا كُلًّا فَتَبَعْنَاهُمْ بِعَصَاهُمْ فَعَصَوْنَا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ
فَبَعَدَ (القصص: ۲۴)

(المومن: ۱۴۲)

پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، جس قوم کے پاس بھی
اس کا رسول آیا اس نے اسے جھٹلایا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو
ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو میں افسانہ ہی بنا کر چھوڑا، پھٹکارا
انگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔

عمر حاضر میں ہم جہاں کہیں دیکھیں ہر جگہ شیطان کے ماننے والوں
کا شور سنائی دے گا وہ شیطان کا جھنڈا اٹھائے اس کے افکار و

ان کے اشتیاد میں بیٹھ جب ان میں سے کوئی تیسرے اس سے گزرے
تو پکڑ لے اگر وہ میرا مطیع ہو گا تو میں اس کو تیرے قبضہ میں نہیں دوں گا
کیوں کہ میں مطیع اور فرمانبردار بندوں کا نگہبان ہوں۔ اور تو مجسروں
کا سر پرست ہے جو میری دوستی اور خوشنودی سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے
فرمایا:

إِنَّهُ لَكَيْسٌ لَّمَّا سَلَطْنَاهُ عَلَى الَّذِينَ
يَتَوَكَّلُونَ إِنَّمَا سَلَطْنَاهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَكَّلُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ (الزحل: ۹۹-۱۰۰)

اے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور

اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو
اس کو اپنا سر پرست بناتے اور اس کے بہکانے سے نرا کرتے ہیں۔

رہا انبیاء اور رسولوں کو موت آنا تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوا

کہ وہ اللہ کے نزدیک حقیر تھے بلکہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی باعزت جگہ

میں پہنچ جائیں اور دنیا کی مصیبتوں نیز اپنوں اور غیروں کی تکلیفوں

سے چھٹکارا حاصل کر لیں اور تاکہ اللہ اپنے بعد دوسرے رسولوں کو پیدا کرے

ان کی موت ان کے اور ان کی امت دونوں کے لئے ٹھیک ہے۔ ان کیلئے

اس لئے کہ انہیں دنیا سے نجات مل گئی اور انتہائی لذت و سرور کیساتھ

رفیق اعلیٰ سے جاملے، اور امت کیلئے اسلئے کہ ان کی امت صرف ان کی

رہدگی میں اطاعت کی پابندی تھی بلکہ ان کی زندگی کی طرح موت کے بعد

بھی اطاعت کی پابندی تھی۔ نیز انہی کے پیروکار اپنے انبیاء کی نہیں بلکہ

ان کے حکم سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اللہ کی ذات ہمیشہ زندہ ہے کہ

ان کو کبھی موت نہیں۔ انبیاء کی موت میں ان کے اور ان کی امت کے لئے

کتنی حکمتیں اور مصالحتیں ہیں؟ اسی کے ساتھ تمام انبیاء بشر تھے اور

اللہ نے بشر کو دنیا میں ہمیشہ رہنے والی مخلوق بنا کر نہیں پیدا کیا بلکہ

ان کو زمین میں غلیظ یعنی جانثیں بنایا کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا قائم

مقام ہے۔ اگر تمام انسانوں کو ہمیشہ زندہ رکھتا تو ان کو غلیظ بنانے

میں جو حکمت و مصلحت تھی فوت ہو جاتی اور ان کے لئے زمین کا دامن

تنگ ہو جاتا، موت ہر غرض من کا نقطہ کمال ہے، اگر موت نہ ہوتی تو دنیا

کی زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا اور لوگوں کو دنیا میں کوئی خوش نہ ہوتی،

زندگی کی طرح موت بھی حکمت ہے۔

بنی آدم کو ہلاک کرنے میں شیطان

کہاں تک کامیاب ہوا؟

جب شیطان نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ نے اس کو اپنی جنت و رحمت سے

نظرات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں، شیطان اپنے مقصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہو اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ وہ اپنی ذریت میں سے جو بھی جماعت کو الگ کریں، جب آدم علیہ السلام اس جماعت کی تعداد کے متعلق پوچھیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ تیرے جہنم میں ایک جنت ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ دس سو تالیف جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اسی سے شیطان کا اس ذریت کے بارے میں اپنا خیال صحیح ثابت نہیں۔ انہوں نے تو اپنے باپ کے ساتھ جو اس سے عبرت پڑی اور اپنے اسلاف پر جو گزری اس سے سبق حاصل کیا اور یہ طعن انہیں تباہی کی طرف لے جاتا رہا بلکہ بسا اوقات وہ خود جہنم کی طرف دوڑ میں شیطان نکل گئے۔

کتنی بری بات ہے کہ ایک دشمن کا خیال اپنے دشمن کے بارے میں صحیح ثابت ہو۔

وَلَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ أَنِیلَیْسَی خَلَقْتَ قَائِمَیْمَیْ رَاقِیْ
فَرِیْقَیْمَیْنِ الْمُؤْمِنِیْنِ (سبا: ۲۰)

ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی۔ بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا۔

انسان کیلئے یہ خراب بات ہے کہ اس کے بارے میں شیطان کا خیال صحیح ثابت ہو۔ یعنی وہ اس دشمن کی اطاعت کرے اور اپنے رب کا نافرمان ہو جائے۔ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے جس کا بیان یا تصور ممکن نہیں۔ چنانچہ عراق اور دوسرے علاقوں میں ایسی جماعت ہے جو اپنے آپ کو شیطان کے بندے کہتی ہے بعض مصنفین کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شیطان کی قسم کھاتے ہیں کتنا تعجب غیر ہے ان کا یہ رویہ!

عقل مند انسان کو ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیوں کہ اللہ کی میزان میں اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں،

اعتبار صرف حق کا ہے خواہ حق پرستوں کی تعداد اقلیت میں کیوں نہ ہو۔ آپ بھی حق پرستوں میں شامل ہو جائیے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مانتے اور جانتے ہیں، جو شیطان اور اس کے پیروکاروں کو اچھی طرح جگہ چکے ہیں۔ اور ان سے ہر طرح سے برسر بیکار ہیں۔ دل سے برامان کر۔

زبان سے بول کر ہاتھ سے لکھ کر حق پر عمل کر کے اور سب سے پہلے اللہ کے دھار میں سر بسجود ہو کر اور اس کے دین پر عامل بن کر۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ نَعَمٌ غَدْرٌ قَبِيلٌ وَمَا كُنْتُمْ مِّنْ لَّحْمٍ مِّنْ لَّحْمِهِ مَا جَاءَكُمْ نَعْمٌ الْبَيِّنَاتُ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (البقرة: ۲۰۸، ۲۰۹)

اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جو صاف صاف ہدایت تمہارے پاس آچکی ہیں۔ اگر ان کو پال لینے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور مجسم و داناس ہے۔

اللہ سے دھار ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں میں شامل کرے جو پورے طور پر دائرۃ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔
وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ محمد وعلی آلہ و صحبہ وسلم۔

عالمی روحانی مرکز کا قیام

روحانی علاج، تصوف اور خانقاہی نظام

کیلئے دیوبند کے سرزمین پر روحانی مرکز کا قیام

عمل میں آگیا ہے۔ یہ مرکز خدمت و محبت کے ذریعہ دنیا کے

تمام انسانوں کے لئے دعوت اسلام پیش کرنے کی سیکھیں مقرر کرنا ہے

اور اللہ کے تمام بندوں کے لئے سستی کا آرزو مند ہے۔ آپ کے گناہ

ہر کہ روحانی مرکز کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور

قیمتی شروحات سے نوازیں۔

تفصیلی اعلانے عنقریب ملاحظہ کریں۔

۲۳۱۸۳ _____ ۰۱۳۳۶
فروری ۱۹۹۶

ملنے کا پتہ: مکتبہ امدانیا سقید مسجد دیوبند ۲۲۵۵۲

شیطان کی ڈائری کے چند اوراق

کہلاتی ہے۔

۱۵ جنوری ۱۹۹۲ء

۱۵ مارچ ۱۹۹۲ء

ایک بچہ اسکول جاتا تھا۔ میں بچہ بن کر اس کے ساتھ پہلی بار اس کے ساتھ کھیل کر میں مشغول کر دیا۔ وہ اسکول میں دیر سے پہنچا۔ اسٹرے اس کی پٹائی کھینچ کر دیا۔ اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔ اسکول میں دوسرے بچوں نے اسٹرے کے ساتھ لڑائی لڑ کر دیا۔ بچے کے رشتے دار اسکول پر چڑھ گئے۔ وہ اسٹرے کے رشتے داروں نے بھی مورچہ نہال لیا۔ کالی کالیاں ملاطیان میں، غصہ بازی میں بچے کے منہ پر لپٹے بچے کا نام اسکول سے نکال دیا۔ اس طرح میں نے ایک کام کے لیے کام کیا۔ یہ میں میری صلاحیتیں۔ اسی طرح میں صرف اعلیٰ لگا کر لٹنے کھڑے کر دیتا ہوں۔

۱۵ مئی ۱۹۹۲ء

ایک عرصہ بعد بزرگ جو متقی اور پرہیزگار تھے اور خوب گذروں کا کام کیا کرتے تھے۔ میں نے انہیں ایک لٹنے میں مبتلا کر دیا۔ ہوا یہ کہ ایک جوان اور خوبصورت عورت ان سے تعویذ لینے آئی۔ وہ بزرگ اس وقت بالکل تنہا تھے۔ عورت تنہائی میں ان کے پاس بیٹھ گئی۔ میں نے موقع غیبت سمجھ کر اپنی صلاحیتوں سے کام لیا۔ اور عورت کے دل میں دوسرے ڈالا۔ حسب معمول بے کامیابی ملی۔ عورت نے ایک انگڑائی لی۔ لپٹا ننگ بزرگ کی تلاش عورت پر پڑی۔ عورت اور میں زیادہ خوبصورت لگنے لگی۔ بزرگ نے عورت سے کہا۔ تم اپنی بہن پر عورت بنی۔ آپ پر میں بھروسہ کرتی ہوں۔ ہر رنگ میں اس طرح نہیں جاتی۔ بزرگ نے کہا۔ میں بھی تو انسان ہوں۔ اور انسان خطاؤں کا پتلا ہوتا ہے۔ عورت بولی۔ غیر کچھ بھی ہو۔ تو آپ ہی میں۔ آپ کیلئے تو میں اپنی جان بھی قربان کر سکتی ہوں۔ عورت کی اس پڑھیں گے۔ ان بزرگ کے دل میں گناہ نے کروٹ لی۔ لیکن اسی وقت کوئی آگیا۔ اور اس طرح اللہ نے اپنے بندے کو گناہوں کے دریا میں غرق ہو جانے سے

آج میں نے ایک مولانا کو جو عام طور پر عداوت کرتے ہیں اور تقویٰ کی زندگی بسر کرتے ہیں، گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ میں نے ان کی زبان سے ایک ایسا فقرہ خارج کر دیا جو انسان کو گمراہی کے دوزخ سے تک پہنچا دیتا ہے۔

مولانا کی مخالفت اور اجابت پر وہ کمر بستہ رہے۔ صل رہے تھے کہ ایک بچے نے ایک لٹا کو پتھر پھینک کر مارا۔ وہ پتھر کٹنے کے لٹا کو کھرا کر نالی میں گرنا۔ نالی میں پڑنے والی سے بھری ہوئی تھی۔ گناہ میں گمراہی لگے۔ پانی کی چھٹیں مولانا کے کپڑوں پر چھلید لگنے لگے۔ پتھر کھڑے ہوئے۔ کہا۔ تم لوگ نہ نمازیں کا خیال کرتے ہو۔ نہ بنیادوں کا۔

لڑکا جب قہر تھا۔ اس نے کہا۔ مولانا نماز پڑھ کر اتر رہے ہو۔ مولانا بولے۔ کہنتوں کو تو نماز پڑھتے نہیں ہو اور ہمارا مذاق اڑاتے ہو۔ نہیں تمام زندگی نماز پڑھنے کی توفیق نہیں ہوگی۔ مولانا کو غصہ دلا کر میں نے بطرحان کی زبان سے خارج کر دیا۔

آج کی تاریخ کا یہ دوسرا ہم کارنامہ ہے۔ کیونکہ کسی کو ایسی بات کہنا شریعت کی رو سے گناہ ہے۔

۱۵ فروری ۱۹۹۲ء

ایک شخص غاص صاحب عقیدہ مسلمان نے اپنے بچے کے انتقال پر کہا۔ اگر میں اپنے لڑکے کو کسی حکیم کو دکھا دیتا تو یہ بچہ جاتا۔

ظاہر ہے کہ موت اور زندگی اللہ کے اختیار میں ہے اور نتائج طالع و سحاب کے بعد جو بھی سامنے آتے ہیں۔ وہ بجانب اللہ ہی ہوتے ہیں۔ پھر اس طرح کے جملے ذہنی طور پر حرکت کرنے کی علامت ہے۔ لیکن میں نے اپنی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے ایک صاحب عقیدہ مسلمان کی زبان سے ایسا جملہ نکلا دیا جس سے شرک

نویاں لوگوں کے دل کی رعایت بخش کی وجہ سے ایک ہی سال ہو گئی اور میں استسائی میرا مقصد بھی تھا۔

۱۶ جنوری ۱۹۹۶ء

آج شب بارات تھی اس رات اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کو عفویت کے ساتھ صاف کر دیتا ہے اور رزق کے فیصلے اسی رات ہوتے ہیں۔ میں نے صبح مہول اللہ کے بے شمار بندوں کا آتش بازی میں مشغول رہنا اس طرح کثیر لوگ غرقات میں مبتلا رہے۔ اور جو لوگ مذہب دار تھے اور جن کی طبیعتیں دین پسند تھیں مابین میں نے مختلف جماعتوں میں مبتلا کر کے رحمت خداوندی سے محروم کر دیا۔ اس طرح آج کی رات بھی میری مامیوں کا طرح کا سیلاب گزری۔

۱۷ جنوری ۱۹۹۶ء

ایک مفتی صاحب سے غلط فتویٰ دلو اکرم نے دارالافتاء کی تقدیر میں کوئی نقصان پہنچایا۔ اس سے مجھے تین فائدے ہوئے۔ خبر ایک عام میں مقبول کے غلط بدلتی ہوئی خبروں مقبول کا اقرار اللہ کی بارگاہ میں مبرجہ ہوا۔ خبر تین غلط فتوے کی وجہ سے مسلم سماج میں ہکا بکا پیدا ہونے کی صورتیں پیدا ہوئیں۔

۱۸ جنوری ۱۹۹۶ء

ایک صاحب غیر انسان کے دل میں اس وقت جب وہ ایک بیوہ کی مدد کرنا تھا بدیتی پیدا کر دی اور اس طرح اس کے اجر کو ضائع کر دیا۔

۱۹ جنوری ۱۹۹۶ء

ایک صاحب جو چندے کا کام کرتے تھے ان کے دل میں بجا بیاہی پیدا کر کے میں نے وہ فائدے حاصل کئے اور اسی دن ان کا احتیاج مبرجہ کیا۔ اور جو رقم خدایوں تک پہنچی تھی اسے خدایوں تک پہنچنے نہیں دیا۔ میں جانتا ہوں کہ زکوٰۃ کی رقم جب خدایوں تک نہیں پہنچتی تو کیا قیامتیں برپا ہوتی ہیں۔ اور میں ایسی قیامتوں ہی سے خوش کام ہونا کرتا ہوں۔

میں نے اشتہار دے کر اپنے تجارت کو فسر دیا ہے۔

طیباتی دنیا

ایک فقیری نسخے سے تیار کیا ہوا تیل روحانی آملہ تیل

- یہ تیل آپ کے دماغ کو سکون عطا کرے گا۔
- عقلی کو دور کرے گا۔ دماغ میں ترو تازگی پیدا کرے گا۔
- اس کا مستقل استعمال بالوں کو مضبوط کرے گا ان میں ٹھنڈا اور نرمی پیدا کرے گا۔

- اور بال جڑنے اور سفید ہونے سے آخر عمر تک محفوظ رہیں گے۔
- یہ تیل بڑی بوٹیوں اور تقریباً ہر کرات سے بنایا جاتا ہے۔
- اس تیل کو حکماء کی ہدایات کے مطابق تیار کر کے مخصوص مساجد میں ایک مخصوص محل پر رکھ کر اس پر دم کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح اس تیل کی تاثیر دوگنی ہو جاتی ہے۔ اور یہ تیل روحانی امراض کے لیے تیر بہدف ثابت ہو جاتا ہے۔

- اس تیل کو اگر آپ رات کو سوتے وقت اپنی پیشانی کاٹھ کے سطح پر آنکھوں کے پچھوں پر مل لیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی اثرات اور سنی اور گندے جادو کے حملے سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ اور آپ کے دشمن اپنی سازشوں میں ان شاء اللہ ناکام ہو جائیں گے۔ تجویز دنیا میں سب سے بڑی کسوٹی ہے۔

- ایک بار ہمارے کہنے سے استعمال کریں۔ پھر بار بار آپ اپنی مرضی سے استعمال کرنے پر مجبور ہوں گے۔
- قیمت فی شیشی (دو سو گرام) ————— بیس روپے۔

محصول دیکنگ۔ ہر روپے بڑے خریدار
چھ شیشیاں ایک ساتھ منگنے پر محصول دیکنگ کی پورٹ
ڈانڈر کے ہر روپے ایڈوائس آنے ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر
کی تعمیل نہیں ہوگی۔ (ہر جگہ لکھنؤ کی ضرورت ہے۔)

تیل دار کو دے گا

روحانی مرکز علامہ ابو المعالی دین

شیطان کی چالوں سے بچنے کی کیمیا

علامہ ابن جوزیؒ

وہ فتنے اٹھاتا ہے لیکن اہل ایمان اس کے فتنوں سے محفوظ رہتے ہیں

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: اِنَّ مَّا يُدْرِكُهُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوَفِّعَ بَيْنَكُمْ وَالْغَدَاةَ ذَاتِ الْبُغْضِ اَوْ فِي الْغَفْرِ وَالْمَغْشَرِ الْاَكْبَرِ يَنْفَعُ شَيْطَانَ تَرْسِيٍّ جَاهِلًا بِمَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْ شَرِّ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ تَمَنُّوْكُمْ فِي بَابِكُمْ اَوْ حَادِثًا اَوْ بَطْلًا اَوْ نَالًا دَعَا. اور تم کو یاد رکھو کہ شرابیوں کی رکھتا ہے تو تم ان کاموں سے باز رہو گے۔ وَقَوْلُهُ تَعَالَى اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا. الانجیل یعنی شیطان بیشک تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسکو دشمن بنائے رکھو۔ وہ اپنے گمراہ کو اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ بھی جہنم میں پہنچ جائیں۔

وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَكُمْ بِاللَّغْوِ الْغَرِيِّ یعنی شیطان تمکو اللہ تعالیٰ کیساتھ دھوکے میں نہ ڈالے اس سے بچے رہو اور قرآن مجید میں اس قسم کا یا بکھرنا نہ ہو۔ فخریہ: جان لینا چاہیے کہ یہ ابلیس جس کا بھی کام ہے کہ اپنے جہنم میں مخلوقات کو تلبیس و شبہ میں ڈالنا ہے۔ جسکے پہلے وہ خود شہر میں پڑا ہے اور آخر الہی سے مشتبہ ہو کر صریح حکم سجدے سے جو بالکل صحیح تھا نہ منکر کر دیتا ہے اور خلقت کے عناصر میں فضیلت دینے لگا جتنا اللہ تعالیٰ نے ہم کو اعلیٰ کر دیا۔ خَلْقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَنِيْ مِنْ طِينٍ یعنی ابلیس نے کہا۔ تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو تو نے گونگی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پھر اس نافرمانی کے بعد مالک عظیم عزوجل کی جناب میں اعتراض لایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اٰیَاتِيْ دَعَا هٰذَا الَّذِيْ كُنتُمْ عَلٰی الْاَلْبَةِ یعنی مجھے آگاہ کر دے کہ آخر تو نے اس کو کیوں مجھ پر فضیلت دی؟۔ اس اعتراض کی تہہ میں اس کی یہ حالت ہے کہ تو نے مجھ کو مجھ پر فضیلت دی تو یہ کہ حکمت نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد کبر کر کے لگا کہ اَنَا خَيْرٌ مِنْكَ یعنی میں اس سے بہتر ہوں۔ پھر کہہ دیا کہ میں نے اس سے بادل رہا اس سے کہ نہ ہوا۔ سوائے اس کے شیطان نے خود اپنے نفس کو دائمی لعنت و عذاب کے غوار کیا۔ حالانکہ اپنے نزدیک وہ اپنے نفس کی بزرگی کرنا چاہتا تھا۔ پھر جب شیطان کسی انسان پر کوئی بات رجا دے تو انسان کو سخت پرہیز کے ساتھ شیطان دشمن سے ڈرنا چاہیے اور جب وہ مجری بات کہے تو اس کو جواب دے کہ شیطان

ابلیس کی مکاری چالوں اور فتنوں سے بچنے کی تاکید بیان

انسان میں خواہش نفسانی و ہوائی مرکب ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ ایسی چیزیں تلاش کر لیتا ہے جن کو اپنے جی میں آرام و شہ پہنچا دینا چاہتا ہے اور انسان میں غضب و خشم بھی رکھا گیا ہے جس سے وہ عداوت دینے والی چیزیں بھی دیکھ کر اس کو محض بھی ملامت ہوتی ہے جو اس کے غلیل نفس کے واسطے گویا ادب دینے والی محکم ہے کہ اس کو سکھاتی رہتی ہے کہ جو چیزیں حاصل کرے یا جن کو دفع کرے۔ سب اعتدال کے ساتھ ہوں۔ اور شیطان اس کا دشمن پیدا کیا گیا ہے۔ جو گمراہ کو اجڑاتا رہتا ہے کہ حاصل کرنے اور دفع کرنے میں حد سے بڑھ جائے۔ حکمت نے وہ تباہی دہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مائل پر لادہ ہے کہ اپنے دشمن سے ہر وقت بچا رہے جس کی عداوت انسان کے ساتھ نہ آدم علیہ السلام سے صاف ظاہر ہو چکی ہے جس نے اپنے آپ کو تمام امر اسی واسطے دفع کر دیا ہے کہ ہر حال میں اولاد آدم کی برہادی میں اپنی پوری کوشش صرف کرے۔ لہذا اور اللہ عزوجل نے انسان کو اگر یہ قوت نہیں دی کہ شیطانی دیکھیں تو اس کے عوض میں ابلیس دیکھیں اور اس دشمن سے بچے رہنے کی تاکید فرمائی۔

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اِنَّهٗ لَكُمْ هَدً وَّ سَبِيلًا یعنی اے اہل ایمان تم لوگ شیطان کے قدموں کے نشان پر نہ چلو۔ وہ تمہارا گمراہ دشمن ہے۔ وہ تم کو مجری باتوں اور بدکرداریوں کی تاکید کرتا رہتا ہے۔ اور نیز اس امر کی کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہو جس کا تم کو نہیں ہے۔

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: الشَّيْطَانُ يُعِدُّ لَكُمْ الْغَفْرَ اَنْ تَاْمُرُوْكُمْ بِالْعُدْوَانِ یعنی شیطان تم کو عداوت چھوڑنے سے ڈراتا ہے اور قیج بکارتوں کی تاکید کرتا رہتا ہے۔ غافٹ لکھا: یہ مجرماتھوں دیکھ لے کہ راویہ میں خیر کرتے وقت یہ دوسرے پیدا ہوتا ہے کہ ہال بچہ کا ساتھ ہے اور پھر بھی نفس ہال بچہ کے خندہ خوی میں نفس و قہار میں اسراف کے ساتھ خرچ کرتا ہے۔ یہ ہال شیطان کا اتباع ہے۔

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ذُجِرْتُ الشَّيْطَانُ اَنْ تَبْغِيْ لَهُ خُضُلًا لَا يَبْقٰی۔ یعنی شیطان بچا ہوتا ہے کہ انسان کو درد کی گھڑی میں بھٹکا دے۔

آنس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اپنی سونٹ کو فروغ
آدم کے دل پر رکھے چوتھے ہے اگر وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو سونٹ چھپ جائیگا
ہے۔ اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے تو اس کے دل کو چھل جاتا ہے۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ شیطان کا گزرا ایک جماعت پر ہوا جو ذکر الہی میں
مغلول تھے۔ اس نے ان کو فتنہ میں ڈالنا چاہا۔ مگر تفرقہ پر داری ذکر سکا۔ پھر ایک اور
لوگوں میں آیا۔ جو دنیا کی باتیں کر رہے تھے۔ ان کو بہکا یا یہاں تک کہ کشت و خوئے
ہوئے۔ خدا کا ذکر کرتے دل لے لوگ ان میں بیچ بچا ذکر کرنے کے لئے اٹھ اس طور
پران میں تفرقہ پڑ گیا۔

قائد سے روایت ہے کہ ابلیس کے پاس ایک شیطان ہے جس کو قنقب
کہتے ہیں اس کے منہ پر چالیس برس سے کھم چڑھا رکھی ہے۔ یعنی اس سے کوئی کام
نہیں لیا تاکہ بھڑا رہے، جب لڑکا اس رستے میں آتا ہے تو اس شیطان سے کہتا ہے کہ
اس لڑکے کو بھولے اسی کیلئے میں نے تیرے منہ پر کھم چڑھائی تھی۔ اس پر غصہ کر
اور اس کو فتنہ میں ڈال۔

ثابت بنانی کہتے ہیں کہ ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ ابلیس حضرت یحییٰؑ پر بظاہر ہوا پہنچا
نے دیکھا کہ اس پر ہر قسم کے (فلک) ہیں پوچھا کہ اے ابلیس یہ فلک کیسے ہیں۔ جو تجھ پر
نظر آتے ہیں کہنے لگا کہ یہ دنیا کی مشہور ہیں جن میں میں فرزند آدم کو جلا کرتا ہوں
حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کہ کیا ان میں میرے واسطے بھی کچھ ہے؟ بولا کہ جب آپ شکم میرے پوتے
ہیں تو نماز کا پڑھنا آپ پر گراں کر دیتا ہوں۔ اور ذکر الہی آپ پر بار ہو جاتا ہے۔ حضرت
یحییٰؑ نے پوچھا کہ اس کے سوائے اور بھی کچھ ہے؟ کہا بخدا اور کچھ نہیں۔ حضرت یحییٰؑ نے
نے کہا خدا کی قسم اب میں کبھی ہرگز نہ بھڑکنا دکھاؤں گا۔ ابلیس بولا خدا کی قسم میں
اب بھی کسی مسلمان کی خیر خواہی نہیں کروں گا۔

حارث بن قیس سے روایت ہے کہ جب نماز پڑھنے کی حالت میں تیرے
پاس شیطان آدے اور کہے کہ تو ریا کردہ ہے، تو نماز کو خوب طویل کر دے۔

ابن حامر نے عید بن رفاعہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر بچہ اگر روایت کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب تھا۔ اس کے زمانے میں
شیطان نے اگر ایک لڑکی کا گھانا بنایا۔ اور اس لڑکی کے گھروالوں کے دل میں ڈال دیا
کہ اس کی دعا لڑکے کے پاس ہے۔ وہ لڑکی کو لیکر راہب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ
اس کو اپنے پاس رکھو الغرض وہ لڑکی راہب کے پاس رہنے لگی۔ پھر اُس کے پاس
شیطان آیا اور کہا کہ اب تو رسوا ہو جائے گا۔ لڑکی کے گھروالے اگر تجھ کو مار ڈالیں
تو اس لڑکی کو مار ڈال۔ جب وہ لوگ تیرے پاس آئیں تو کہہ دینا کہ مر گئی۔ راہب نے
اس کو قتل کیا۔ اور دفن کر دیا۔ اس کے بعد شیطان لڑکی کے گھروالوں کے پاس آیا۔
اور ان کے دلوں میں دوسرے ڈالا کہ راہب نے اس کو بیٹ رکھوایا اور فضیلت کے خوف سے
اُسے قتل کر ڈالا۔ لڑکی کے گھروالے آئے اور پوچھا۔ راہب نے کہا لڑکی مر گئی۔ لوگوں نے
راہب کو پکڑا شیطان راہب کے پاس آیا اور کہا کہ دیکھ میں نے ہی اس لڑکی کا

جو کچھ تو مجھ سے کہتا ہے۔ اس میں میری خیر خواہی بس یہی ہے کہ جو کچھ میری خواہش ہے وہ
مجھے حاصل ہو جائے۔ لیکن جس نے اپنی ذات کی خیر خواہی نہ کی وہ دوسرے کی خیر خواہی
کیوں کر کرے گا۔ اس کے علاوہ میں خالص دشمن کی خیر خواہی پر کیوں کر بھروسہ کروں۔
لہذا تو اپنی راہ لے کیوں کہ میرے نزدیک تیری بات کا ذکر کرنے والی نہیں ہے اب شیطان
کو کوئی حیلہ باقی نہ رہے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ انسان کے نفس آمادہ سے مدد لے۔
کیوں کہ وہ آدمی کے جی کو اس کی دل پسند چیز پر بھارے گا تو اس وقت عقل کو بلا ناہیچے
تاکہ وہ ثابت قدم ہو کر گناہ کے انجام کار میں غرق کرے۔ امید ہے کہ تو حق اپنا مدد لیکن خیر
بیچ دے کہ اس کی روانہ تیرے لشکر شیطانی و مفسدات بھاگ کھڑے ہوں گے۔

عیاض بن حماز نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو۔
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم کو وہ باتیں بتا دوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ
نے مجھ کو کج ہی بتائی ہیں۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں نے اپنے بندے کو
بخش دیا وہ اس کو حلال ہے۔ اور میں نے اپنے تمام بندوں کو ایک نیک دین پر پیدا
کیا۔ پھر مشاہدین ان کے پاس آئے اور ان کو ان کے دین سے پھیر دیا اور ان کو حکم
دیا کہ میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک کریں جن کے بارے میں میں نے کوئی گواہی نہیں
نازل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو غریب لیکر
عجم تک دیکھا تو سوائے چند بقایائے اہل کتاب کے سب پر فتنہ فرمایا۔

عیاض بن حماز سے ایک دوسرے سلسلہ مسند سے روایت ہے کہ ایک روز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں فرمایا کہ میرے پروردگار
عزوجل نے مجھ کو ارشاد فرمایا کہ تم کو وہ باتیں تعلیم کروں جو تم نہیں جانتے اور مجھ کو کج ہی
اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمائی (پھر وہی حدیث بیان فرمائی جو منقول ہو چکی ہے)

جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس لینے
اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں سے شیطان
کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو بڑے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔ پھر ان میں سے
ایک آتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں نے ایسا کیا اور ویسا کیا۔ شیطان جواب دیتا ہے
کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے ایک اگر کہتا
ہے کہ میں نے فلاں شخص اور اس کے اہل میں تفرقہ ڈال دیا۔ پس شیطاں اس کو
اپنے قریب بٹھاتا ہے۔ یا یہ فرمایا کہ بھل میں نے لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں بے شک تو اچھا
ہے اور تو نے بڑا کام کیا۔

جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے
ناامید ہو گیا ہے کہ نمازی لوگ اس کی پرستش کریں۔ لیکن ان کے درمیان طرانی بھگوا
ڈالنے میں ان پر تاویل ہے۔

یا اخیر کی دونوں حدیثیں نقطہ مسلم نے روایت کی ہیں اور ان کی روایت میں
اس طرح ہے کہ شیطان کو اس سے ناامیدی ہو گئی کہ جزیرہ عرب میں نمازی لوگ اسی
کی عبادت کریں۔

کو وحی ہوئی کہ اس سے کہو تین کی مجھے حاجت نہیں وہ دو بیان کر۔ ابلیس نے کہا اچھے
دو سے ہیں آدمیوں کو ہلاک کرتا ہوں اور ان کو کوئی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔
ایک شخص کہہ کر اسی کی وجہ سے میں ملعون ہوا اور شیطان مردود کہلا یا۔
دوسری عرض کر آدم کیلئے تمام جنت مباح کردی گئی۔ میں نے عرض کی بدلت
اُن سے اپنا کام نکال لیا۔

راوی نے کہا کہ ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور کہنے لگا اے موسیٰ
اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنی رسالت کیلئے برگزیدہ فرمایا ہے اور تم سے ہر کام چاہے میں
بھی خدا کی خلق میں شامل ہوں اور مجھ سے ایک گناہ مزید ہو گیا اب میں تیرے کٹا ہوا
ہوں۔ آپ میرے پروردگار عزوجل کے پاس میری سفارش کیجئے کہ میری توبہ قبول
کر لے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ حکم ہوا کہ اے موسیٰ تمہارا
حاجت برائے۔ پھر حضرت موسیٰ شیطان سے ملے اور کہا کہ مجھ پر رشاد ہوا ہے کہ تو
حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو جھد کرے تو تیری توبہ قبول ہو۔ شیطان نے اعلان کیا کہ
میں نے اسے مارنے کا کہنے لگا کہ جب میں نے آدم کو کھان کی زندگی میں جھد نہ کیا تو اب میرے
پر کیا جھد کر دوں گا۔ پھر شیطان نے کہا۔ اے موسیٰ تم نے جو اپنے پروردگار کے پاس
میری سفارش کی ہے۔ اس لئے تمہارا مجھ پر ایک حق ہے۔ تم مجھ کو تین حالتوں میں
یاد کیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کو ان تین وقتوں میں ہلاک کر دوں۔

ایک توفیق کے وقت مجھ کو یاد کرو۔ کیوں کہ میرا دوسرے تمہارے مل گیا ہے۔
اور میری آنکھ تمہاری آنکھ میں ہے۔ اور میں تمہارے رنگ و پوست میں خون کی طرح
دھڑکتا ہوتا ہوں۔

دوسرے جہاد و غزائی حالت میں میرا خیال کیا کرو کیوں کہ میں فرزند آدم
کے پاس اس وقت جانا ہوں جب وہ کفار سے مقابلہ کر رہے ہوں اور اس کے لڑنے
لی بیٹھ کر والے یاد دلانا ہوں۔ یہاں تک کہ جہاد سے بھاگ کر ہوتا ہے۔

تیسرے غیر عزم و جدت کے پاس بیٹھنے سے بچتے رہو۔ کیوں کہ میں تمہارے
پاس اس کا قصد ہوں اور اس کے پاس تمہارا پیانا ہوں۔

سید بن مسیب سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو سورت نہیں فرمایا
مگر یہ کہ شیطان اس بات سے ناامید نہیں ہوا کہ اس کو عورتوں کے لئے مرد ہلاک کر دے۔
فصیل بن عیاض کہتے ہیں۔ ہم کو اپنے بعض مشائخ سے یہ حدیث پہنچی کہ ابلیس
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے باتیں
کرتے تھے۔ شیطان نے فرشتے نے کہا۔ وائے ہوتو کہ اس حالت میں کہ حضرت موسیٰ
اپنے پروردگار سے باتیں کر رہے ہیں تو ان سے کیا عوامش رکھ سکے۔ جواب دیا کہ
میں اُن سے دمی خواہش رکھتا ہوں جو اس کے باپ آدم سے بہشت میں چاہا تھا۔
عبدالرحمن بن زیاد سے روایت ہے کہ ایک وقت حضرت موسیٰ عیسیٰ علیہ السلام
بیٹھے تھے۔ اتنے میں ابلیس اُن کے پاس آیا۔ اور اس کے سر پر کھاروٹی تھی جس میں
طوطا طرح کے رنگ تھے جب حضرت موسیٰ سے قریب ہوا تو ٹوٹا یا مار ڈالی اور سامنے

سے بیان کرتا ہوں۔ پھر شیطان منجھلے بھائی کے خواب میں آیا۔ اس سے بھی ایسا ہی
کہا۔ پھر چھوٹے کے پاس گیا اس سے بھی یہی گفتگو کی۔ جب صبح ہوئی تو سب لوگ
بیدار ہوئے اور یہ تینوں اپنے اپنے اپنے خواب سے تعجب میں تھے۔ ہر ایک آپس میں ایک دوسرے
سے بیان کرنے لگا کہ میں نے رات عجیب خواب دیکھا۔ سب نے باہم جو کچھ دیکھا تھا۔
بیان کیا۔ بڑے بھائی نے کہا یہ خواب فقط خیال سے آدھ کچھ نہیں یہ ذکر چھوڑ دو اور اپنا
کام کرو۔ چھوٹا کہنے لگا کہ میں تو جب تک اس مقام کو دیکھ نہ لوں گا باز نہ آؤں گا۔ تینوں
بھائی چلے جس گھر میں ان کی بہن رہتی تھی آئے۔ دروازہ کھولا۔ اور جگہ الگو خواب
میں بتائی گئی تھی تلاش کی اور عیسا ان سے کہا گیا تھا اپنی بہن اور اس کے بچے
کو ایک گڑھے میں ڈال دیا ہوا پایا انہوں نے عابدہ کی کیفیت دریافت کی۔ عابدہ شیطان
کے قول کی اپنے فعل کے بارے میں تصدیق کی۔ انہوں نے اپنے بادشاہ سے جا کر
تلاش کی۔ عابدہ صوبے سے نکالا گیا۔ اور اس کو دار پر کھینچنے کے لئے لے چلے جب کہ
اس کو دار پر کھڑا کیا گیا۔ شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ تم نے مجھے پہچانا تو میں
ہی تمہارا وہ ساتھی ہوں جس نے تم کو وحدت کے حق میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ تم نے
اس کو معاملہ کر دیا اور ذبح کر ڈالا اب اگر تم میرا کہنا ماقاود جس خدا نے تم کو پیدا
کیا ہے اس کی نافرمانی کرو تو میں تم کو اس بلا سے نجات دوں۔ راوی نے کہا کہ
عابدہ خدا تعالیٰ سے کافر ہو گیا۔ پھر جب عابدہ نے کفر باللہ کیا۔ شیطان اس کو اس کے
ساتھیوں کے قبضے میں چھوڑ کر چلا گیا۔ انہوں نے اس کو دار پر کھینچا۔ اسی بارے میں
بیات نازل ہوئی۔ كَذَّبَ الشَّيْطَانُ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ الْآيَةَ۔ یعنی
شیطان کی مثال ہے کہ انسان سے کہتا ہے کفر کر۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا۔ میں
تم سے الگ ہوں۔ میں اللہ رب العالمین سے خوف کرتا ہوں۔ اس شیطان اور اس
کافر دونوں کا انجام یہی ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ظلم کرنے والوں کی یہی
سزا ہے۔

دہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ایک راسب
اپنے صوبے میں غلوت گزین تھا۔ ابلیس نے اس کا ارادہ کیا تو کچھ قابو نہ چلا اور اس
کے پاس ہر ڈھکے آیا۔ لیکن کسی طرح اس پر قابو نہیں چلا۔ یہاں تک کہ اس کے
پاس حضرت عیسیٰ کی شبیہ بن کر آیا۔ راسب نے کہا کہ اگر تو عیسیٰ ہے تو مجھے تیری کوئی
ضرورت نہیں۔ کیا تو ہے ہم کو عبادت کرنے کا حکم چاہیے کیا۔ اور قیامت کا وعدہ نہیں کیا۔
چل اور اپنا کام کر مجھے تم سے کچھ کام نہیں۔ ابلیس لعین چلا گیا اور اُسے چھوڑ دیا۔

سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
کشتی میں سوار ہوئے تو اس میں ایک انجان بڑھ کو دیکھا۔ حضرت نوح نے اس سے
کہا تو یہاں کیوں آیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تمہارے یاروں کے دلوں پر قابو
کرتے آیا ہوں۔ تاکہ اُن کے دل میرے ساتھ ہوں اور جس تمہارے ساتھ حضرت نوح
نے کہا کہ اے خدا کے دشمن صل ہوا۔ ابلیس ہلاک کیا چاہتا ہے۔ جن سے میں لوگوں کو
ہلاک کرتا ہوں ان میں سے تین نہیں بتاؤں گا اور دُوم سے دیکھوں گا حضرت نوح

رکلی چھڑا کر سلام علیک کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تو کون ہے۔ بلا میں ابلیس ہوں۔ موسیٰ نے فرما دیا تجھے زندہ نہ رکھے۔ تو کیوں آیا۔ کہنے لگا۔ میں آپ کو سلام کرنے کیلئے آیا تھا۔ کیوں کہ آپ کا مرتبہ اور آپ کی منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہے۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جو میں نے تیرے سر پر نہ بھیجی تھی کہا کہ اس سے اولاد آدم کے دلوں کو ٹھہا لیتا ہوں۔ پوچھا کہ بھلا یہ تو جتنا کہ وہ کونسا کام ہے۔ جس کے مرتکب ہونے سے انسان پر غالب آجاتا ہے۔ جواب دیا کہ جب آدمی اپنی ذات کو بہتر سمجھتا ہے اور اپنے عمل کو بہت کچھ خیال کرتا ہے اور اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔ اے موسیٰ میں تم کو نین باتوں سے ڈراتا ہوں۔

ایک دفعہ عزمِ حور کے ساتھ تہمتی میں دبیٹھا۔ کیوں کہ جب کوئی شخص غیر عزم کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے۔ تو اس کے ساتھ میں بذاتِ خود ہوتا ہوں۔ میرے ساتھی نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ اس حور کے ساتھ اس کو فتنے میں ڈال دیتا ہوں۔

دوسرے سال اللہ تعالیٰ سے جو عہد کرو۔ اس کو پورا کیا کرو۔ کیوں کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے تو اس کا ہمراہی اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر میں خود ہوتا ہوں یہاں تک کہ اس شخص اور وفادار عہد کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔

تیسرے سال جودہ کھلا کروا سے جاری کرو دیا کرو۔ کیوں کہ جب تک صدقہ نکالتا ہے اور اُسے جاری نہیں کرتا تو میں اس صدقہ اور اس کے پورا کرنے کے بیچ میں حائل چھجاتا ہوں اور یہ کام بذاتِ خود کرتا ہوں۔ اپنے ساتھ والوں سے نہیں لیتا۔ یہ کہہ کر شیطان چل دیا۔ اور غبن بار کہا۔ ہائے افسوس۔ موسیٰ نے وہ باتیں مان لیں جن سے بنی آدم کو ڈرانے لگا۔

حسن بن صالحؒ کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ شیطان عورت سے کہتا ہے تو میرا اُٹھا کر ہے اور تو میرے لئے ایسا تیرے کہ جس کو مارتا ہوں نہ سادہ خطا نہیں کرتا اور تو میری عیب دیکھ کر جگہ ہے اور تو میری حاجت بھلانے میں قاصد کا کام دیتی ہے۔

عقیل بن مقلدؒ نے کہا۔ میں نے وہب بن منبہ سے سنا کہ ایک راجہ پر شیطان ظاہر ہوا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ اولادِ آدم کی کونسی ایسی خصلت ہے جو اُن کے ہارے میں تیری بہت معاون ہوتی ہے۔ شیطان نے جواب دیا کہ تیری غضبنا جب انسان تند مزاج ہوتا ہے تو ہم شیاطین اس کو اس طرح اُلٹے پلٹے ہیں جیسے لڑکے گیند کو لڑھکاتے پھرتے ہیں۔

ثابتؒ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس لعین نے اپنے شیاطین کو اصحابِ رضی اللہ عنہم کے پاس بھیجنا شروع کیا۔ وہ سب کے سب نامراد لوٹے اور اپنی کارروائی کے دفتر اسی طرح سادہ لے گئے کہ اُن میں نہیں لکھا تھا۔ شیطان نے اُن سے کہا تم کو کیا ہو گیا۔ اس قوم پر کچھ علانہ کر سکے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم نے ایسے لوگ آج تک نہیں دیکھے۔ ابلیس نے کہا خیر اس وقت ان کو جملے دو اور درگزر کرو۔ حقیر یہ دنیاوی فتوحات ان کو حاصل ہوں گی اس وقت تم ان سے خاطر خواہ اپنا مطلب نکال لو گے۔

ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے ابلیس اپنے لشکروں کو منظرِ کربا ہے پھر کہتا ہے کہ جو تم میں سے کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ رادی نے کہا کہ ایک ان میں سے اگر بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں مسلمان سے اس کی لابی کو طلاق ہی دلو کر چھوڑا۔ ابلیس کہتا ہے عجب نہیں کہ وہ سری شادی کر لے ایک اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں مسلمان سے اس کے ماں باپ کی نافرمانی کی مگر چھوڑی۔ شیطان کہتا ہے عجب نہیں کہ وہ پھر ان کی خدمت کرے گا۔ ایک اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں کو شراب پلا کر چھوڑی۔ شیطان کہتا ہے تو نے بڑا کام کیا۔ ایک اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں مسلمان کو زنا کر کے چھوڑا۔ شیطان کہتا ہے تو نے بھی بڑا کام کیا۔ ایک اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے قتل ہی کر کے چھوڑا۔ شیطان کہتا ہے تو نے بہت ہی بڑا کام کیا۔

حسنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ تھا۔ جس کی لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ اس دفعہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں اس دفعہ کو ضرور کاٹ ڈالوں گا۔ یہ کہہ کر خدا کے خوف سے اس نے دفعہ کے کٹانے کا قصد کیا مگر اپنے میں شیطان ایک انسان کی صورت اختیار کر کے اس کے سامنے آیا اور کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ اس دفعہ کو کاٹنا چاہتا ہوں۔ جس کو کٹ کر خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہیں۔ شیطان نے کہا کہ جب تم اس دفعہ کی پرستش نہیں کرتے تو وہ رسول کی عبادت کرے۔ تمہارا کیا مقصد ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کو ضرور کاٹوں گا۔ شیطان نے کہا کیا تم ایسی چیز چاہتے ہو جو تمہارے لئے بہتر ہو؟ اس دفعہ کو مت کاٹو۔ تم کو ہر روز علی القہار دودینا رکھنے کے لئے ملا کریں۔ اس نے کہا کہ تمہاری بات کا خاصا کون ہے؟ شیطان بولا میں خود ذمہ دار ہوں۔ وہ شخص واپس لوٹ آیا۔ اگلے روز صبح کو دودینا اپنے سر پہنے پائے پھر جو دگر دن صبح کو اٹھا تو اسے کچھ نہ ملا۔ فقہ میں اگر دفعہ کو کاٹنے کیلئے اُٹھا۔ شیطان اس کے پاس آدمی کی صورت میں آیا تو کہا تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا۔ اس دفعہ کو کاٹنا چاہتا ہوں۔ جس کی خدا کو چھوڑ کر عبادت کی جاتی ہے شیطان نے کہا تو چھوڑ دے تو خدا کے خوف سے اس کو نہیں کاٹتا۔ وہ شخص دفعہ کو کاٹنے لگا۔ شیطان نے اس کو زمین پر دے مارا۔ اور اس کا کھلا گھونٹ دیا۔ قریب تھا کہ اس کا دم نکل جاوے۔ پھر اس سے کہا تو مجھے جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ تم کو شیطان کہتے ہیں۔ پہلی بار تو خدا کے واسطے غصہ میں بھرا ہوا آیا تھا۔ تو میں تم پر قابو نہ پاسکا۔ اس نے تم کو قریب دیا کہ دودینا ملا کریں گے۔ تو نے اس کو چھوڑ دیا۔ اب جب کہ دودینا روں کے لئے غصہ کر کے آیا تو میں تم پر غالب ہوا۔

ربیع بن جابرؒ نے کہا کہ ابلیس کی اولاد میں سے پانچ ہیں۔ جن میں سے ہر ایک ایک کام پر جس کا اس نے حکم کیا ہے مقرر کر رکھا ہے۔ ادا ان کے نام ہیں۔ شہرِ احوال، مستبطل، مسطل، ہاسم، دکنبور۔ شہر کے اختیارات میں تو مصیبتوں کا کاروبار ہے جن میں لوگ ہانے دا دیا کرتے ہیں۔ اور گریبان چھاڑتے ہیں اور منہ پر پٹا بٹھا دیتے ہیں۔

ساتھ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے مگر میری طرف سے
حضور نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا۔ مٹی سے مسلمان ہو گیا۔

معصوم نے کہا یہ حدیث فقط مسلم میں ہے اور دوسرے کتب میں نہیں آئی ہے کہ
حدیثی نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا اس لئے میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں۔
ابو سلیمان خطابی نے کہا حاتمہ رواءة لفظ فاشلہ و ہمیشہ خاصی غائب کہتے
ہیں یعنی وہ شیطان مسلمان ہو گیا۔ مگر سفیان بن عیینہ فاشلہ و مصعب بن عمیر کہتے
ہیں یعنی میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں۔

سفیان کا قول ہے کہ شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ معصوم نے کہا۔ میں کہتا ہوں
کہ ابن عیینہ کا قول حسن ہے اور اس سے ریاضت اور محنت کشی کا انتظام ہوتا ہے۔
کیونکہ شیطان اس کے مخالف ہے۔ لیکن بظاہر عبد اللہ بن مسعود کی حدیث بہا میر
کے قول کو رد کرتی ہے۔

چنانچہ عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے کوئی فرد بشر نہیں۔ مگر اس کے ساتھ ایک ہر لڑی میں اور ایک ہر لڑی
موتل ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ۔ اور آپ کے ساتھ یا رسول اللہ بنو لڑا
میرے ساتھ بھی۔ مگر اللہ عزوجل نے اس پر مجھے غالب کر دیا اس لئے مجھ کو حق بات
کے سوا نہیں بتاتا۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا قرین موصول ہے۔ لوگوں نے
پوچھا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ؟ فرمایا میرے ساتھ بھی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو
اس پر غالب کر دیا۔ لہذا وہ اسلام لے آیا تو اب مجھے نیک کام کے سوا نہیں بتاتا۔
معصوم نے کہا کہ یہ حدیث فقط مسلم میں ہے اور سالم ہادی حدیث ابو الجعد کے بیٹے
ہیں۔ اور ابو الجعد کا نام رافضی ہے۔ حدیث کے ظاہر الفاظ سے شیطان کا اسلام لانا
پایا جاتا ہے۔ اور احتمال دوسرے قول کا بھی ہے۔

شیطان آدمی میں خون کی طرح دوڑتا ہے حضرت ابو جہل

کہا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکس میں تھے۔ میں مات کو آپ کے
زیارت کیلئے گئی اور آپ سے ہاتھ کر کے واپس آئے گی۔ آپ میرے ساتھ مجھ کو گھر
پہنچانے کیلئے ہوئے۔ حضرت صفیہ کا مکان اُسامہ بن زید کے محلے میں تھا جس میں
وہ انصار کے آدمی خود رہتے۔ انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
تو تیزی کے ساتھ آگے بڑھے۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ ٹھیکو ٹھیکو، میرے ساتھ مصیر
ہے۔ وہ عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ میرے آپ کیا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ شیطان
انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تمہارے
دلوں میں خیال فاسد نہ پڑا ہو۔ کوئی بات نہ ڈال دے۔ یہ حدیث صحیحین میں ہے۔
ابو سلیمان خطابی نے کہا کہ اس حدیث میں فقہی بات ہے کہ انسان کو ہر

اور آیا جہالت کے سے ذمے بیان کرتے ہیں۔ اور آواز نا کا کا حکم ہے۔ لوگوں کو زنا
کا مرتکب کرنا ہے اور اُسے اچھا کر کے دکھانا ہے۔ اور مستحوا مسوا، اس کذب
دروغ پر مبنی ہے۔ جسے لوگ کان لگا کر سنیں ایک انسان سے ملنے سے بھولی خبر
اس کو دیتا ہے۔ وہ شخص لوگوں کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ایک انسان کو
دیکھا جس کی صورت پہچانتا ہوں۔ مگر نام نہیں جانتا۔ مجھے ایسا ایسا کہتا تھا۔ اور
وہ آسم کا ایک ہے کہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر والوں کے
غیب اس کو دکھاتا ہے اور اس کو ان پر غضبناک کرتا ہے۔ اور زکینور ہاردار کا مختار
ہے۔ بازار میں اگر اپنا جھنڈا اکاڑتا ہے۔

خلید بن حسین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو کسی شے کی طرف نہیں بلاتا مگر
یہ کہ شیطان اس میں دخل دے کر دُشمن سے ایک کام کو گزرتا ہے یا تو وہ اُس شے
میں المذا کرتے ہیں یا اس سے کوتاہی کرتے ہیں۔

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ شیطان سب سے بڑی والی زمین میں جکڑا ہوا ہے
پھر جب وہ غش کرتا ہے تو زمین پر سب شروفاً جو کہ دو یا زیادہ شخصوں میں
پیدا ہوتا ہے۔ وہ اس کی حرکت سے ہوتا ہے۔

معصوم نے کہا میں کہتا ہوں کہ شیطان کے کماؤ فتنے بہت ہیں انشاء اللہ
تعالیٰ اس کتاب میں اپنے اپنے موقع پر بیان ہوں گے۔ اور چونکہ شیطان کے فتنے
بکثرت ہیں اور دلوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس لئے انسان کو اس کے مکارے سے
بچنا مشکل ہے۔ کیوں کہ جو شخص آدمی کو اس کی مغرب الطبع چیز پر بھارتا ہے تو وہ
ایسا ہے جیسے کسی کیلئے دریا کا بہاؤ ہوتا ہے، دیکھو کس تیزی سے کشتی رواں ہوتی ہے
اور جب کہ ہاروت و ماروت میں خواہش نفسانی کا مادہ پیدا کر دیا گیا تو وہ مضطرب
کر سکے۔ لہذا جب فرشتے کسی مسلمان کو ایمان پر مارتا ہوا دیکھتے ہیں تو اس کے
سلامت پہنچنے سے تعجب کرتے ہیں۔

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جب بندہ موت کی روح آسمان پر لچکتے
ہیں تو فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ۔ اس بندے کو خدا نے شیطان سے نجات دے۔
تعجب ہے کہ یہ بچا رہے کیوں کر بچ گیا۔

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہے ابن قسبط کہتے ہیں کہ وہ

سے روایت کیا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے آگے گرا ہر
تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ بھی تھیں۔ مجھ کو رشک ہوا۔ پھر آپ میرے پاس آئے تو
مجھ کو سوچ میں پایا۔ فرمایا۔ اے عائشہ مجھ کو کیا ہوا۔ کیا تجھے رشک ہوا۔؟ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا مجھ ایسی عورت کو آپ ایسے کے پاس سے
میں کوں کر رشک ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ کیا تجھ پر شیطان غالب آیا۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ شیطان ہے۔ فرمایا ہاں میں نے عرض
کیا اور کیا ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اور آپ کے

اقلیم

شیطان سے استرو و

مکسیر

شیطان استرو و کیلئے وقت دیکر میرے بار بار ملتا رہا۔ لیکن باقرا ایک دھڑکے سے
گھبرایا۔ باتیں تو بہت طویل تھیں۔ لیکن ہم طوالت سے بچنے کیلئے بہت ہی اختصار کے
ساتھ اس استرو و کو بہرہ نافرمان کر رہے ہیں۔

۱) آپ مختلف ناموں سے پکارے جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

۲) میرا اصلی نام تو عزرا زیل ہے۔ ابلیس میرا لقب ہے۔ ابلیس مجھے اس لئے کہا جاتا ہے کہ میں غریب اور تنہا کی ایک اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوں۔ طاغوت میرا خطاب ہے۔ اور بڑھری میری کیفیت ہے۔ اور مڑو میری بیٹی کا نام ہے۔ شیطان کے نام سے میں زیادہ مشہور ہوا ہوں۔ اور شیطان مجھے اس لئے کہتے ہیں کہ مجھ میں پھار سو بھی کے جو ہر دم سے زیادہ ہفتہ میں موجود ہیں۔ میرے ساتھ زیادتی یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے اپنی آخری کتاب میں مجھے ابلیس طاغوت اور شیطان کے نام سے پکارا ہے۔ لیکن مجھے میرے اصلی نام سے نہیں پکارا۔ حالانکہ میرا اصلی اور قوی نام عزرا زیل ہے اور ابتلا سے انکار کہہ تک میرا نام ہی رہا۔

۳) آپ کی بیگم کا نام کیا ہے۔

۴) میری بیگم کا نام طرب ہے۔ یہ شروع ہی سے میری معاون رہی ہیں۔ اور انہیں بھی میری طرح خطوط ملتی گئی ہیں۔

۵) آپ کی اولاد کتنی ہے۔

۶) خود مجھے نہیں معلوم البتہ میرے پانچ لڑکے قابل ذکر ہیں۔ بڑا احمد، متوسط داسم، ماورز کنیر۔

۷) ان کے کاناں میں ہر کچھ روشنی ڈالیں گے

۸) بڑوگوں کو انہوں اور دوسروں میں بدلتا کرتا ہے اور لوگوں کو بدکاری کیلئے آگسانا ہے، مستحق لوگوں کو جوش اور غریب پر آمادہ کرتا ہے۔ داسم گھروں اور غاندانو میں جھگڑے کرتا ہے اور سماج میں فتنے پھیلاتا ہے زلیخور بازار میں طرح طرح کے ہنگامے کرتا ہے اور گناہوں کی طرف لوگوں کو مائل کرتا ہے۔

۹) آپ سب سے زیادہ خوش کس وقت ہوتے ہیں۔

۱۰) میں سب سے زیادہ خوش اس وقت ہوتا ہوں۔

جب میں کسی عالم سے کوئی ایسا گناہ کرانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں جسکی وجہ سے ایک قوم گمراہ ہو جاتی ہے کیونکہ ایک عالم کے ہنگامے سے ایک قوم میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

۱۱) کیا آپ عابد کو گناہ پر آگسا کر بھی خوش ہوتے ہیں۔

۱۲) عابد کو بہکانا میرے لئے مشکل نہیں ہے۔

۱۳) البتہ عالم نے عمل ہو کر بھی میرے بس میں نہیں آتا۔

جب کہ عابد باطل ہو کر بھی میرے بس سے باہر نہیں جاتا

۱۴) اسے میں جب بھی چاہتا ہوں درغلانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔

۱۵) آپ اپنی اولاد میں سب سے زیادہ انعام کا مستحق کسے سمجھتے ہیں۔

۱۶) جو میاں بیوی کے درمیان جھگڑا کرانے میں کامیاب ہو جائے۔

۱۷) اس کی وجہ؟ بظاہر تو یہ گناہ بہت بڑا معلوم

نہیں ہوتا۔

۱۸) اس ایک گناہ سے بڑا اور گناہ کونسا ہے۔

۱۹) ان گناہوں کی تشریح کریں۔

۲۰) اس سلسلے میں معذور ہوں۔ کیوں کہ اگر میرے

ساری باتیں کھول دیں تو میاں بیوی آپس میں جھگڑا

کرنے سے گریز کریں گے اور میرا سارا کاروبار ٹھپ

ہو جائے گا۔

۲۱) آپ کو پسندنے کی چیز میں سب سے زیادہ کونسی

چیز پسند ہے۔

۲۲) شراب میرا من پسند مشروب ہے۔ شراب

پینے والا میری انگلی کے اشاروں پر ناپتا ہے۔ اسلئے

میں شراب پینے والے کو اپنا دوست سمجھتا ہوں۔ اور جب

تک وہ نشے میں ہوتا ہے۔ پوری طرح میرے کٹرطن میں

ہوتا ہے۔

۲۳) کھاؤں میں آپ کا پسندیدہ کھانا کونسا ہے۔

۲۴) ہر وہ کھانا میرا پسندیدہ ہے جس پر اشتہا

نام نہایا جائے۔ ویسے گرم گرم کھانا بھی مجھے بہت

پسند ہے۔ اور ہر وہ کھانا بھی مجھے مرغوب ہوتا ہے

جو حرام کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔ چنانچہ سود، چھوٹا

رشوت، بچاؤ، سٹے کے ذریعہ جو غذا میں حاصل کی جاتی

ہیں وہ بھی میری پسندیدہ اور مرغوب غذا ہیں۔

۲۵) آپ میٹھے کے کس طریقے کو پسند کرتے ہیں۔

⑥ کچھ دھوپ اور کچھ سائے میں بیٹھا مجھے اچھا لگتا ہے۔
 ⑦ آپ کس چیز کو دیکھ کر جھوم اٹھتے ہیں۔
 ⑧ میں موسیقی پسند کرتا ہوں اور رقص و مہرا نیت کو دیکھ کر خوشی سے ہال ہچکاتا ہوں۔
 ⑨ آپ کو رنج کب پہنچتا ہے۔
 ⑩ جب میں کسی انسان کو مصائب پر صبر کرتے دیکھتا ہوں تو مجھے دکھ ہوتا ہے کیونکہ یہ عمل انسان کے لئے کو بلند کرتا ہے۔
 ⑪ انسانی گروہ میں آپ کس کو عزیز رکھتے ہیں۔
 ⑫ بے نیاز لوگوں سے میں بے حد پیار کرتا ہوں۔
 ⑬ جہلی قیس کھانے والے میری برادری ہی کے لوگ تھے ہیں۔ وہ صوفیہ کمال ٹرپ کرنے والوں کو بھی محبت کی نظروں سے دیکھتا ہوں۔ جماری، سٹیاری، شہلپ، زانی میرے لئے سب قابل احترام ہیں اور فضلی غریب کرنے والوں کو میں اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔
 ⑭ آپ کو کون کب ہوتی ہے۔
 ⑮ جب میں کسی مسلمان کو بار بار مسجد کی طرف بلانے سے روکتا ہوں تو مجھے بہت کوفت ہوتی ہے۔
 ⑯ آپ زندگی میں سب سے زیادہ کتنے ہنسے ہیں۔
 ⑰ اہی اتھی رومدار آواز کے ساتھ ہنسا ہوں کہ پہاڑوں کے وجود دہل گئے تھے اس وقت جب اللہ نے مجھے قیامت تک کیلئے عطر طویل عطا کر دی تھی۔ اور مجھے انسانوں کے رگ و پے میں داخل ہونے کی صلاحیت بخش دی تھی۔
 ⑱ آپ زندگی میں کبھی رونے بھی ہیں۔
 ⑲ کئی بار رو دیا ہوں۔ لیکن چار مرتبہ کار و نوائج تک یاد ہے۔ کیوں کہ ان چاروں مرتبہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔
 ⑳ کیا آپ اس بارے میں کچھ روشنی ڈالیں گے۔
 ㉑ آپ تو میرے رازدوں سے پردے ہٹا رہے ہیں۔ مجھ کو آپ بھی کیا یاد رکھیں گے۔ سنیئے۔ ایک بار تو میں اس صفت پر حیران ہوا کہ اللہ کے ساتھ وہاں اب اللہ کے لئے نظر میں نہیں ہیں اور لعنت کا طریق میرے

مخبر میں ڈال دیا گیا۔ دوسری مرتبہ اس دن رویا میں تھا مجھے عرشِ عالی سے راندہ درگاہ کر کے زمین پر اتار دیا گیا۔ تیسری مرتبہ اس وقت دھاڑے مار کر رویا جب غمگین ہوا ہونے اور چوتھی مرتبہ اس وقت رویا جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔
 ⑳ سورۃ فاتحہ کے نزول سے نہیں تحلیف کیوں پہنچی۔
 ㉑ میں اس سوال کا جواب نہیں دوں گا۔
 ㉒ انسان پر آپ پوری طرح حاوی کس وقت ہوتے ہیں۔
 ㉓ جب انسان دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو دراصل وہ میرا بندہ بن جاتا ہے۔ پھر وہ اگر کچھ میں بھی ہوتا ہے تو اللہ کا نہیں میرا بندہ ہوتا ہے۔ وہ نماز میں بھی دنیا ہی کے دھندلوں میں الجھا رہتا ہے وہ بظاہر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ لیکن دنیا کا غلام ہونے کی وجہ سے وہ فی الحقیقت میرا مطیع ہوتا ہے۔ اور میں اس سے ایسے ایسے گھناؤنے کام کرا لیتا ہوں جس کی توقع کسی جہانور سے بھی نہیں کی جاسکتی۔
 ㉔ میں نے پوچھا تھا کہ آپ انسان پر پوری طرح کب کنٹرول کرتے ہیں اور کس طرح اس پر حاوی یعنی غالب ہوتے ہیں؟
 ㉕ ختمہ میری اولاد ہے۔ یہ میرے خون سے پیدا ہوا ہے۔ جب کسی انسان کو غصا آتا ہے تو اس وقت میرے پوری طرح اس پر قابو پالیتا ہوں۔ اور مکمل طریقے سے اس کی نفس نفس میں روڑے لگتا ہوں۔ طلاق جیسی غیر چیزوں کا ظہور غصے ہی کی حالت میں ہوتا ہے۔ اسلئے یہ غصہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ جب کوئی انسان غصے میں بھڑک اٹھتا ہے تو وہ کتنا بھی نیک اور خدا ترس ہو وہ میرے قریب ہو جاتا ہے اور میں اس کو جس طرح چاہتا ہوں گیند کی طرح اچھالتا ہوں۔
 ㉖ اس کے علاوہ کوئی اور عمل جس کی وجہ سے آپ انسان کو اپنی منگنی میں بند کر لیتے ہیں۔
 ㉗ اور بھی کئی عمل ہیں جن کی وجہ سے انسان پر اشاروں پر ناپا جاتا ہے۔ جب کوئی انسان کسی عورت

کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تب بھی اس پر میرا قابو ہے اور میں اس سے چچا ہتا ہوں کرا لیتا ہوں۔
 ㉘ حرم اور حسد میں کیا فرق ہے۔
 ㉙ حرم انسانی گناہ ہے۔ آدم جنت میں رہنے کے حرم میں تھے۔ اور اس حرم کی وجہ سے آپ جنت سے نکالے گئے۔ کیوں کہ میں نے انہیں جنت میں رہتے ہی کالہ لکے کر ان سے ایک غلطی کرا دی تھی۔ اور حسد شیطانی گناہ ہے جو میں نے کیا تھا۔ حرم کی معافی ملتی ہے لیکن حسد کی معافی نہیں ہوتی۔
 ㉚ آخر عاصد کو صاف کیوں نہیں کیا جاتا۔
 ㉛ اس لئے کہ عاصد اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتا۔ اللہ کسی کو دولت دیتا ہے عاصد کو تحلیف ہوتی ہے۔ اللہ کسی کو فقرت بخشتا ہے عاصد کو ملین ہوتی ہے۔ جس طرح مجھے ہوتی تھی جب آدم کو مسیحا بنا کر معزز کیا گیا۔ اللہ جب بھی کسی کو کسی طرح کی فوقیت دیتا ہے عاصد اپنے دل میں گڑبڑ محسوس کرتا ہے۔ اسلئے اپنے عمل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ کی عقل کم ہے۔ اس کی زیادہ ہے۔ وہ نظام خداوندی سے مطمئن نہیں ہوتا۔ خود کا اللہ سے زیادہ صاحب بعیرت سمجھتا ہے اور اس کی بنائی نقدیروں پر ایمان نہیں لاتا۔ اس لئے اس کی بخشش مبارک راتوں میں بھی نہیں ہوتی۔ خواہ وہ بظاہر کتنا ہی اللہ والا ہو۔ درحقیقت وہ میری طرح راندہ درگاہ ہے۔
 ㉜ کیا آپ انسانوں میں کسی کا پناہ دے گا بھی سمجھتے ہیں۔
 ㉝ بخل کرنے والے بکھر کر گروا لے اور جلد بازی سے کام لینے والے سب کے سب میرے مددگار ہیں۔ ان سب کا میں شکر گزار ہوں۔
 ㉞ اس بارے میں مزید روشنی ڈالیں گے۔
 ㉟ بخل کرنے والے اللہ کے غریب بندوں کا حق ادا نہیں کرتے۔ اس لئے میں انہیں اپنا معیوب سمجھتا ہوں۔ بکھر کر گرنے والے اللہ سے مقابلہ کرتے ہیں۔ کیوں کہ بکھر کر حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جب کئی انسان اللہ کی بھائی کرنا ہے تو میں اس سے راضی

ہوجاتا ہوں اور اس کو اپنا مدگار سمجھتا ہوں۔ مختلف کاموں میں بھلتا اور جلد بازی سے کام لینے والے مٹیار غلطیاں کرتے ہیں پھر ان غلطیوں سے دوسری بے شمار غلطیاں سماج میں پھیلتی ہیں۔ اس لئے جو لوگ بھلتا پسند ہیں وہ عوام نیک ہوں یا بدوہ سب میری پارٹی کے لوگ ہیں۔ اور میرے ناصر و مددگار ہیں۔ میں ان سب کا ممنون ہوں۔

(۴) آپ انسانوں کیلئے مورچہ بندی کہاں کہاں کرتے ہیں۔

(۵) ایسا لگتا ہے کہ آپ تو میرا بڑا غرق کردیجئے جب میں سارے ناز فاش کردوں گا تو انسانوں کے لئے مجھ سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ لیکن آپ بھی کیا یاد کریں گے۔ آج میں نے بھی کچھ بولنے کی ٹھان لی ہے۔ کیوں کہ آپ نے مجھے یہ عزت بخشی اور مجھے لڑائی کے قابل سمجھا تو سچ ہے کہ میں مورچہ بندی کس طرح ادا کہاں کہاں کرتا ہوں۔

میرا سب سے پہلا مورچہ کفر ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ انسان صاحب ایمان نہ ہو سکے کیونکہ ایمان کے بعد مل کی راہیں بھی کھل جاتی ہیں۔ اسلئے میری ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی انسان مومن نہ بن سکے۔ وہ کافر اور شرک مہی رہے۔ اور اگر مجھے اس میں کامیابی نہیں ملتی اور انسان اپنے ایمان کو بچا کر میرے مورچے سے گزر جاتا ہے تو پھر میں دوسرا مورچہ اس کیلئے بدعت کا قیام کر دیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ اس کو بدعتوں میں الجھا دوں، وہ دین میں نئی نئی باتوں کی طرف مائل ہو کر محمد کے طریقوں سے بے پردہ ہو جاتا ہے اور بدعات ہی کو سنن سمجھ لیتا ہے اس لئے اسے زندگی میں کبھی توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ زانی کوششیں کو چوروں اور اچھوٹوں زندگی میں کبھی نہ کبھی توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔ لیکن بدعتی کیلئے توبہ کے دروازے بند ہی رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بدعت کو سنت سمجھ کر خود کو بر باد کرتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اللہ کے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کر لینا ایسی گمراہی ہے کہ جس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ اور اگر

خدا کا بندہ بدعات سے خود کو بچا لیتا ہے تو میں اس کیلئے کہاں کا مورچہ کھول دیتا ہوں۔ اس کو بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہوں۔ اگر وہ دنیا دار ہوتا ہے تو اس کے دل میں محبت مال اور عیش پرستی کا ہیبت پیدا کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ نفاق سے کھیر میں لگا رہتا ہے۔ اور جب نوٹ گنتے گنتے تھک جاتا ہے تو شراب اور شہاب میں کھوجاتا ہے اور اس طرح وہ گناہوں میں غرق رہتا ہے۔ اگر وہ دیندار ہوتا ہے تو اس کے دل میں زعم اور نیکی کا احساس پیدا کر دیتا ہوں۔ وہ خوش فہمی میں مبتلا ہو کر اپنے اعمال ضائع کر لیتا ہے اور نیکی کو توفیق خداوندی کے بجائے اپنا ہی کمال سمجھتا ہے اگر وہ عالم ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں حب جاہ و تکبر پیدا کر دیتا ہوں وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ اگر کوئی اس سے بڑا عالم سامنے آتا ہے تو وہ اس کو کوئی وقعت نہیں دیتا اور نا ملا غیری کے مرض میں مبتلا ہو کر کیرہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے اگر وہ مبلغ ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں یہ خوش فہمی پیدا کرتا ہوں کہ دنیا میں دین کی تبلیغ جو کچھ ہو رہی ہے اور اصلاح کے جو بھی کارنامے سامنے آ رہے ہیں تو میری محنت کے بدولت ہیں جبکہ ایمان و عمل کی توفیق صرف خدا کا کرنا ہے اور اس طرح میں دین کی تبلیغ کرنے والوں کے دل میں گھٹن اور تعجب پیدا کر کے ان کے اعمال کو حبط کر دیتا ہوں۔ عورتوں کے دل میں بیابہ و سوسڑا لٹا ہوں کہ پردہ تو آنکھ کا ہے۔ اور اس طرح میں بے پردگی کا گناہ عام کر کے طرح طرح کے نفع میں مبتلا کرنا ہوں۔ غزالوں کے دل میں۔ میں یہ احساس پیدا کرتا ہوں کہ ہم لوگ اللہ کے نیک بندے ہیں اس احساس سے ان کے اندر ریادہ خود کے جرثومے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کا خلوص برباد ہو جاتا ہے۔ دیوبند و دیوبند یہ کہاں تک مورچہ بندی مختلف لوگوں کیلئے مختلف ہوتی ہے۔ کیوں کہ ہر انسان ایک تیرے شکار نہیں ہوتا جس تیرے میں جاہل کو شکار کرتا ہوں اس سے عالم کو شکار نہیں کر سکتا اور جس سے عالم کو شکار کرتا ہوں اس سے مجاہد کو شکار نہیں کر سکتا۔ میں چہرہ دیکھ کر

ماتا ہوں۔ اور میں جب دیکھتا ہوں کہ کوئی انسان کلمہ کی طرف مائل نہیں ہو رہا ہے تو پھر میں اس کیلئے کلمہ کا مورچہ قائم کرتا ہوں جو بڑے بڑے گناہوں سے خود کو بچا لیتا ہے وہ چھوٹے چھوٹے گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔ کیوں کہ انسان خطاؤں کا پتلا ہے۔ کوئی نہ کوئی کمزوری اس کے مزاج میں ہوتی ہے۔ اگر وہ غیبت سے نکل جاتا ہے تو جھوٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر ان دونوں گناہوں سے نکل جاتا ہے تو مسخر اور خود پسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں سے نکل جاتا ہے تو کسی اور بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھر چھوٹے چھوٹے گناہوں کا اصرار اس کو کسیر و گناہوں تک پہنچا دیتا ہے اور اگر انسان صفائے کے مورچے سے بھی بچ کر نکل جاتا ہے تو اس کیلئے مباحات کا مورچہ کھول دیتا ہوں اور اس کو ایسے اعمال میں الجھا دیتا ہوں جن پر کوئی ثواب نہیں ہے۔ اور اگر کوئی صاحب علم و عقل اس مورچے سے بھی خود کو بچالے جاتا ہے تو پھر میں اس کیلئے غیر افضل اعمال کا عملہ قائم کر دیتا ہوں اور اس کو غیر افضل اعمال یا پھنسا دیتا ہوں کیوں کہ اگر وہ افضل راستے پر چلا تو زیادہ ثواب و اجر کا ایلتا میں اس کو غیر افضل اعمال میں مشغول کر کے اُسے افضل ترین اعمال سے محکوم دیتا ہوں اور اس طرح اس کی ترقی و تک جاتی ہے۔ یہ ہیں میری مورچہ بندیاں۔ اور ان میں سے کسی نہ کسی مورچے پر میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔

(۶) موجودہ مائتہ مسلمانوں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔

(۷) یہ سب میرے ہیں اور جب یہ میرے ہو گئے ہیں تو میں ان کا ہو گیا ہوں۔ اور ان کو ہٹلے دھپلا کی بھی مجھے زحمت نہیں ہوتی۔ یہ بے چارے تو خود ہی میرا کام کر رہے ہیں اور میری ذمہ داریوں کو ہٹا کر رہے ہیں۔ میں ان سب سے خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو نیک لوگوں کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہم و رضا عنہ۔ وہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے اور میں ان مسلمانوں کے بارے میں جو خود بخود میرے مشن کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ یہ کہتا ہوں کہ

رضی الشیطان ورضوا عنہ شیطان اُن سے اعدو شیطان سے راضی ہیں۔

⑤ عورتوں سے آپ کیا کام لیتے ہیں۔

⑥ عورتیں میرے سب سے زیادہ حسین پھندے ہیں۔ ان کے ذریعہ میں دنیا میں وہ فساد چاتا ہوں جو کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں ہے عورت ہر مرد کی کمزوری ہے جو انسان میرے بس میں نہیں آتا اُسے میں عورت کے ذریعہ تباہ کر دیتا ہوں۔

⑦ آپ کا آئندہ کا پروگرام کیسا ہے۔

⑧ اب میں نے کام کا انداز بدل دیا ہے۔ اب میں جہالت کو علم کے ذریعہ اور گمراہی کو دین کے کاموں کے ذریعہ پھیلارہا ہوں۔ اس طرح خلاصے بھلے لوگ

بھی شکار ہو رہے ہیں۔ میری نظر خاص طور پر مدرس اور دینی اداروں کی طرف ہے۔ میں صرف ان کے کاموں کا رخ بدلنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد نام اللہ کا لگاؤ اور کام میرا ہوگا۔ اہل دنیا حسین کا نام لیکر بڑے بڑے پالیسی پر چلیں گے۔ بات رام کی ہوگی لیکن کام ہر فرد پر راؤن کا ہوگا۔ میری یہ پالیسی دنیا کے لئے زیادہ ہلک اور تباہ کن بنے گی۔ اور اسی طرح میں اللہ کے ہر بندے کا سستیاناں کر دوں گا۔

⑨ آپ کے خیال میں آنے والے کل میں فتنے کی ہوگی اسلام کی یا کفر کی؟ شرافت کی یا ذلالت کے شیطان کی یا رحمت کی۔ حق کی یا باطل کی؟ ارباب حسین کی یا ارباب بزدلی کی۔

⑩ معاف کیجئے۔ میں اس کا جواب ہرگز نہیں دوں گا کیوں کہ میں کوئی ایسی بات اپنی زبان سے خارج نہیں کروں گا جو میری فوج میں مایوسی کی لہر دوڑادے۔ کلچر ہوگا دیکھا جائے گا۔ آج تو میرا ہے اس طرح شیطان اعظم نے بیشک سوالوں میں سے تین سوالوں کے جوابات نہیں دیئے۔ وقت زیادہ ہو گیا تھا اس لئے میں نے مزید سوالات نہیں کئے اور رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔

شیطان کے اثر و پوسے میں نے اپنی اصلاح کا پروگرام مرتب کر لیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ شیطان کن کاموں سے خوش ہوتا ہے اور کون سے کام اسے مایوس کر دیتے ہیں۔

شیطان اور اس کا عذاب

شیطان کو جہنم میں عذاب دے کر پھانسیا جائے گا تو نے عذاب کو کیسا پایا۔؟ عذاب دے گا بہت سخت اسے کہا جائے گا کہ آدم جنت میں ہیں تو کبترے تائب ہو کر نہیں سجدہ کرے اور گزشتہ گناہوں پر عذرت کرے تاکہ تیری بخشش ہو جائے مگر شیطان سجدہ کرنے سے انکار کر دے گا۔ اس کے بعد اسے عام دوزخیوں کے مقابلے میں سترگنا زیادہ عذاب ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شیطان کیلئے آگ کی کرسی رکھی جائے گی۔ بدہ اس پر بیٹھے گا۔ تمام مشیطین اور کفار مشرکین وہاں جمع ہوں گے۔ شیطان گدھے کی طرح چپتے ہوئے کہے گا کہ اے دوزخیو! تم نے اپنے رب کے دھوکے کو کیسے پایا۔؟ سب کہیں گے بالکل سچ پایا۔ پھر وہ کہے گا۔ میں آج کے دن اللہ کی رحمت سے ناامید ہو گیا ہوں۔ تب اللہ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس پر اور اس کی پیروی کرنے والوں پر آگ کے ڈنڈے برسواؤ اور اس کے بعد ہمیشہ ان کے ساتھ یہ عذاب جاری رہے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شیطان کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا جائے گا۔ اور اسے ایک بہت بڑی آگ کی کرسی پر بٹھا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ عذاب کے فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس کو جہنم میں دھکیل دو۔ مگر وہ کوشش کے بعد کرسی کو ہلا دے گا۔ تب جبریل علیہ السلام کو اسی ہزار فرشتوں کے ساتھ اسے دھکیلنے کا حکم ہوگا۔ وہ بھی ہزاروں اور لاکھوں فرشتوں کے ساتھ دھکیلنے کی کوشش کریں گے۔ مگر ناکام رہیں گے۔ ارشاد باری ہوگا کہ اگر میرے سپدا کردہ مقام فرشتے بھی کوشش کریں گے تو اس کو ہلا نہیں سکیں گے۔ کیونکہ اس کے گلے میں جولنت کا طوق ہے وہ بہت وزنی ہے۔ پھر حکم خداوندی سے وہ دوزخ میں گرے گا۔

(مشافہۃ العقوب)



پہیلی ۲

اُن صاحب نے ثابت کیا کہ اُنکے
پارڑکیاں اور تین ٹرکے ہیں۔

۱۲ حضرات کا جواب درست تھا۔ ان حضرات کو عام قیمت سے
پانچ سو روپے کی کتابیں بحساب فی کس ۱۶ روپے کی کتاب یا مختلف کتابیں
انعام میں دی جائیں گی۔ کتابوں کا انتخاب کمیتی کرے گی۔
حضرات دفتر اسلامی دنیا سرسبز بازار سے اپنا انعام ۱۶ اپریل ۱۹۹۶ء
کو حاصل کر لیں۔ صحیح جوابات روانہ کرنے والے حضرات کے نام یہ ہیں۔

۱. چاند خان جھٹاں ۵۲۱۱ گنگ پٹیہ پھل سالانہ دس سو نمبرگ ٹاکیڑ پونہ۔ ۱۱۰۰۲
۲. محمد شفاق احمد معرفت کشمی باغیڑ ننگ درکہ نند جھٹاں ٹاکیڑ پی بی روڈ فتح شاہ پور گل برک کوناگر۔ ۵۸۵۲۲۳
۳. محمد رفیع بیٹہ ماسٹر فیشل جونیئر انی اسکول بھدر ترود خرد وکٹان۔ مظفر نگر
۴. عتیاذ نیر پاشا ۵۳۶ گنگ پٹیہ پھل سالانہ دس سو نمبرگ ٹاکیڑ پونہ۔ ۱۱۰۰۲
۵. سرفراز حسین الدین کرک مٹا اسکان دلاشا ستری نگر بانڈرہ روڈ سیٹ) بمبئی۔ ۴۰۰۵۰
۶. محمد احمد نیگل آٹو بائیس ۵۵-۹-۱۵ محبوب گنج احمد آباد راے پی ۱۲-۱۵۰۰۰
۷. سراج حسین، ای سی۔ آر سی، ایس سی۔ ریلوے نظام آباد راے پی ۱۳-۵۰۳۰۳
۸. ایڈا محمد، محلہ صاحب گران اسٹریٹ، دیوبند
۹. خوشاد مسرشی، صاحب گران اسٹریٹ، دیوبند
۱۰. بشری خاں، محلہ سہما نیوہ دیوبند
۱۱. عید الرحمن، محلہ ابو اللہ عالی، بڑی حویلی دیوبند
۱۲. نعت عالم معرفت انعام الحق رحمانی، محلہ پاه رونق نند باج مسجد، کتپور بھنور (پوٹی)
۱۳. محمد عمران انصاری، مکان ۱۵۱۵ نیوہ اندور (ایم پی)
۱۴. بشری سہما نیوہ محلہ غشی مسجد نماز گاہ، رامپور
۱۵. محمد عقیل معرفت جے۔ کے۔ لیدر، ۵۶۲-۱۴۰۹ چٹائی بلانہ، احمد آباد راے پی

۱۴. نعیم احمد، شیلر پرائز گوبانہ روڈ کھٹیکان بستی پانی پت۔ ۱۳۲۱۰۳
۱۵. مافض محمد لقمان خاں، ایم۔ ایم۔ یو۔ عربی کالج، چیمپتی چھاوڑی پوسٹ سیلم۔ ۱۲-۴۳۹۰۱۲ دکل ناڈو
۱۸. بدر عالم، محلہ ملہا، پوسٹ ادوی۔ ۲۷۵۱۰۲ (مسو)
۱۹. کامیاب ذکی، مذکی منتقل، سو تھا بد اوٹن۔ ۲۳۳۴۰۱ (یو پی)
۲۰. فیروز احمد خاں، محلہ حضرت بل، پٹنی بازار اسلام آباد کشمیر۔ ۱۹۲۱۰۱
۲۱. محمد عرفان، مکان ۹۷۷ گلی بیرسی دالی، احاطہ کدراہ، بارہ ہند وراڈ دہلی۔ ۱۱۰۰۰۹
۲۲. سعید اختر اعظمی، آزاد لائبریری پھرہ دلید پور مسو۔ ۲۷۴۳۰۵
۲۳. شیخ محمد، مکان ۱۹/۱۸-۷۸-۷۸ آرمٹ نگر پوسٹ یا قوت پورہ، حیدر آباد (اے۔ پی)۔ ۵۰۰۰۲۳
۲۳. فشی شاہد حسین انصاری، محلہ شیش گران، مکر تپور قلعہ بجنور۔ یونی (دہلی)۔ ۲۳۹۷۳۱
۲۵. سید اسماعیل طہ سید عبدالرزاق، نزد جی۔ اے سائیکل ٹیکسی احمدی بازار قلعہ نظام آباد۔ ۵۰۳۰۰۱
۲۶. ماسٹر ضیاء الدین مراد آبادی، ہنسل ادیوگ، دیس راج کالونی پانی پت۔ ۱۳۲۱۰۳
۲۷. محمد اکرم انصاری، شہنوک ادبرائے مادل ٹاؤن، ایل، پانی پت۔ ۱۳۲۱۰۳ (ہریانہ)
۲۸. سید طفیل احمد ۱۳۵۶ کلاں محل اوریا گنج نی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۲
۲۹. حبیب اللہ خاں، ۱۷/۱۱-۱۴-۱۱ سیلم نگر کالونی، حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۳۴
۳۰. محمد عبدالعظیم، ۹۸۲ نیو اسٹریٹ، انیلڈ فیلڈ، دنیا بھری (دی این)۔ ۹۳۵۷۵۱

لذیذ مغلی کھانوں کا لطف اٹھانا ہے

تو
کریجہوٹل کی خدمات ضرور لیجئے

Secret of good mood
Taste of Karim's food

شاہ نہیں شاہی گھرانے تو ہیں
مغل نہیں مغلی کھانے تو ہیں



جامع مسجد دھلے ————— ۱۱۰۰۰۴
قائم شدہ — ۱۹۱۳ فون: ۳۲۶۹۸۸۰ ۳۲۶۹۸۸۱

پیشگی

تینوں جگہ پر ایک نفع کل استعمال
ہوگا۔ لہذا جواب ہے کل۔

۳۳ حضرات کا جواب درست تھا۔ ان حضرات کو عام قیمت سے پانچ سو روپے کی کتابیں بحساب فی کس ۵۰ روپے کی کتاب انعام میں دی جائے گی۔ کتابوں کا انتخاب بھی کرے گی۔ مقامی حضرات دفتر فلسفاتی دنیا سرسبز بازار سے اپنا انعام ۲۰ روپے کی کتاب کو حاصل کر لیں۔ صحیح جوابات روانہ کرنے والے حضرات کے نام یہ ہیں۔

- ۱۔ اے ایس احمد علی پور پٹنل کالونی گوارہ پٹنر ۲۲۸۱۲۲۔ اکی دوسروں ۲۲۸۱۲۲۔
- ۲۔ محمد عبدالمعین خان اسسٹنٹ ڈیفینڈر (آرٹھی) ۱۹-۳۰ ۲۵/۲۵۱-۱۹-۳۰ فلک نیا حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳ (۱۷۱ پی)
- ۳۔ محمد سید پروین خورشید احمد مکان ۱۲۷۱ گلی ۱۲ نیا پورہ مالی گاؤں ڈاسک ۲۲۳۲۰۳ مہاراشٹرا
- ۴۔ ساروہ برہم منشی ۳۸۱ بوستان سوسائٹی، سرسبز روڈ احمد آباد ۳۸۵۵۵۵
- ۵۔ محمد عرفان علی پٹنل، ایس وی روڈ ندو ڈھک بنگ، بونیشووی (ویسٹ) بیٹی ۲۰۱۰۲
- ۶۔ رتن لال سنگھ سیدی مکان نمبر ۵۴۳/۱۹-۳۰ تقدیر منٹل گلی نگر کالونی، ڈاکٹر فلک نیا حیدر آباد ۵۰۰۵۵۳ (انعام)
- ۷۔ محمد عرفان مکان ۲۲۷۵ گلی سیری والی احمد کراہہ بارہ ہندو راؤ۔ دہلی ۱۱۰۰۰۹
- ۸۔ نسیم قریشی شام دل سرگ، اپوسٹ گارڈن بیچ، گلگتہ ۷۰۰۲۲۲
- ۹۔ محمد شامی معرفت محمد یوسف انصاری ۳۷۸ نیو وارڈ پوسٹ مالی گاؤں ڈاسک، موہ ۳۲۳۲۰۳
- ۱۰۔ محمد سلیم ۱۱ میاٹو ۲۵، آئی۔ ٹی۔ سی۔ لیلیڈ سہارنپور۔ ۲۲۷۰۰۱
- ۱۱۔ محمد محمد بیگل آڈو موہاٹس ۵۵۵/۲-۵۵۵۹-۵۵۵۹ محبوب گنج حیدر آباد
- ۱۲۔ محمد عرفان شیخ ۱۹۱ چندر شیکر آزاد مارگ، ڈھابہ روڈ، اٹھین ۳۵۴۰۰۹
- ۱۳۔ محمد عبدالمعین ارشاد اسکول محلہ دیوان کا بازار مراد آباد۔ ۲۲۴۰۰۱
- ۱۴۔ محمد شارق محمد فرحان مکان ۲۲۷۹، بارہ درری، بیماران، گلی کپتان دالی دہلی ۱۱۰۰۰۹
- ۱۵۔ محمد زبیر معرفت جناب غیر الشیش لہام ہندو انصر بریس مکان ۲۷۵ محلہ پٹیا سیٹاپور دیوپی ۳۷۱۰۰۱
- ۱۶۔ محمد رفیع بیڈ ماسٹر منٹل جونیئر ہائی اسکول دھیرو قدر دکان مظفر نگر دیوپی ۲۵۱۰۰۱

- ۱۔ قادر مہاسین مکان طلسمانی، ڈی پالیہ روڈ، گورنمنٹ کولار کراچی۔ ۵۷۱۲۰۸
- ۲۔ آصف اقبال محمد صاحب پٹا، سروس، ۵۵۳۲۰۳، کلاں (نارنگ) ۳۲۲۲۰۳
- ۳۔ محمد حنیف خاں، جھنڈا لگی حمام، دیوبند (دیوبند)۔ ۲۳۲۹۰۱
- ۴۔ عبدالرحمن خٹاب، ۱۸۱، اندر روڈ، دیوبند (دیوبند)۔ ۳۲۱۳۰۲
- ۵۔ طاہر حسین وقف، فیسٹر، کمپور، تمل کپاؤنڈ، کلکتہ، بہار (دیوبند)۔ ۲۴۱۸۰۱
- ۶۔ محمد ابوبکر، ادیشور، بلنگ، ۳۵، کمرہ ۵۵۳، جوگیشوری (دیوبند)۔ ۳۰۱۰۲
- ۷۔ ایم۔ آر۔ رستم، مدرسہ جامعہ قاسمیہ، بالاسا، پوسٹ بالاسا، ضلع سیتا پور (بہار)۔ ۸۳۳۳۲۶
- ۸۔ زینت شیخ، ۸/۸، دے کج، داکو، مسجد کے سامنے (مشرق)، بمبئی۔ ۴۰۰۵۵
- ۹۔ نعمت زور، محمد عبدالقادر شیخ، ۸/۸، دے کج، داکو، مسجد کے سامنے، لسانا، گروت (دیوبند)۔ ۴۰۰۵۵
- ۱۰۔ عجاز احمد حسین، سیان شیخ، ۱۲/۱۲، نوپار، فائز، منشن، بانڈہ (دیوبند)۔ ۴۰۰۵۵
- ۱۱۔ محمد زریاب، پتوچال، کمرہ ۳، نزد جونی مسجد، پریم نگر، جوگیشوری (مشرق)، بمبئی۔ ۴۰۰۹۰
- ۱۲۔ چاند خان محمد، خاں، ۵۳۶، گنج، پٹیل، ملانڈ، سونمارگ، ٹاکیٹر، پونہ۔ ۴۱۱۰۰۲
- ۱۳۔ محمد یوسف انصاری، شہاب الدین، سرگ، منڈا، ہاؤس جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۱۱۰۲۵
- ۱۴۔ اقبال، نظیر پاشا، محبوب، منٹل سروس، ۵۵، بھاگیو، نگر، کوٹہ، دادخود، پونہ۔ ۴۸۵-۴۸۵-۴۸۵
- ۱۵۔ عارف عثمانی، علامہ ابوالمعالی دیوبند
- ۱۶۔ اعظم اقبال، سیکری منظر نگر
- ۱۷۔ انسی، فرید، معرفت، اعظم اقبال، بھیم، راشی، سیکری منظر نگر
- ۱۸۔ سرور حسین، علامہ خافقاہ دیوبند
- ۱۹۔ محمد حسن عثمانی، مکان ۳۳۳، نزد مسجد شیخ الہند، ابوالمعالی دیوبند
- ۲۰۔ عبدالرحمن عثمانی، ابوالمعالی دیوبند
- ۲۱۔ انیس، الرحمن عثمانی، ابوالمعالی دیوبند
- ۲۲۔ شمس الدین، بستوی، کمرہ ۵، محلہ شاہ بخاری، اسحاق منڈل، دیوبند
- ۲۳۔ شگفتہ مہاسین، معرفت، سعید احمد، مقبول، سکرین پر، نرس منڈ، صدر گیت، دہلی، دیوبند
- ۲۴۔ نوشاد عرشی، مہابین، گران، اسٹریٹ دیوبند
- ۲۵۔ محمد نازش عثمانی، ولد محمد مجیب، محلہ لال مسجد دیوبند
- ۲۶۔ ایذا احمد، ولد سر فرزا احمد، محلہ صاحب گران دیوبند
- ۲۷۔ ندیم عثمانی، لائبریری، محلہ ابوالمکات دیوبند
- ۲۸۔ رخصتہ زینت، عثمانی، لائبریری، محلہ ابوالمکات دیوبند
- ۲۹۔ عبدالقادر عارف عثمانی، مولانا آزاد چوک دیوبند
- ۳۰۔ سعید، لڑمیاں، بی۔ ڈی۔ ۱۰، آفس، موہنہ منظر نگر
- ۳۱۔ نظیر احمد، امام مسجد، سکینہ کالونی، گیتا، بھون کے پیچھے، جوہپور، دراجستان
- ۳۲۔ داسج علی انصاری، مکان ۵۵، نیلا پورہ، اندور (مدھیہ پردیش)
- ۳۳۔ نسیم احمد، مدرسہ دارالقرآن، الطیفہ، متصل آند، کولڈ اسٹور، پکڑ تاروڈ، بہار، پونہ
- ۳۴۔ ملک خاتون، محلہ زبرد، حسن مکان، ۵۵، پوسٹ آتا، دیوبند
- ۳۵۔ محمد خان، شجاع علی، ۳۶۸، نیو وارڈ، کلاں



اچھا نہیں تھا۔ غافلہ نمبر پر اسی طاری تھی۔ اور پورا ہی گھر سو گوار تھا۔ اور فکر و تشویش کے دریاؤں میں ڈوبا ہوا تھا۔ شام جب تک مال صاحب اسی طرح کی صورت حال سے دوچار رہے۔ چپے اچانک وہ بالکل ٹھیک ہو گئے۔ لیکن ٹھیک ہونے کے بعد انہوں نے ہمارے ساتھ رہنے کا فیصلہ بدل دیا۔ اور یہ شدتِ اصرار یہ شور مچنے لگے کہ دو تین دن کے اندر ہم سب کو یہ حویلی چھوڑ دینی چاہیے۔ ان کے تمام دعوے اور حوصلے کا فوراً کر فضاؤں میں اڑ گئے۔ سات بجے تک انہوں نے حویلی چھوڑ دینے کا مکمل فیصلہ کر لیا۔ دراصل وہ رات آنے سے پہلے وہاں سے بھاگ جانا چاہتے تھے صاف طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ڈر گئے ہیں۔ اور انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ حویلی کے جنات سے مٹا آسان نہیں ہے۔ لیکن تمام گھروالوں کے اصرار کی وجہ سے انہوں نے ایک رات اور ہمارے ساتھ گزارا کیا۔

ارادہ کر لیا۔ لیکن اگلی رات ان کے شوخی اور شگفتگی بالکل نہ ہونے کے برابر تھی۔ پہلی رات وہ چھوٹے کمرے میں تنہا سوئے تھے۔ اور دوسری رات انہوں نے اپنا نہ کوئی واقعہ سنایا اور نہ ہی کوئی دعویٰ کیا۔ بلکہ وہ دوسرے

چھوٹے بچے غالباً بے خبر سو رہے تھے۔ باقی بھی لوگ جاگ گئے۔ ایک دوبار ایسا بھی لگا جیسے جھپٹ کر زلزلہ آگیا ہو۔ پوری حویلی ہل کر رہ گئی۔

موضوعات پر بات چیت کرتے رہے۔ اس رات گھر کے سبھی افراد اس بچے تک سو گئے تھے۔ فریاد رات کے دو بجے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے گھر میں چور گھس آئے ہوں۔ گھر کے مختلف گوشوں میں چلے پھرے اور سرگوشیاں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ تشویشناک بات یہ تھی کہ بجلی بجاک گئی تھی۔ حویلی میں بجیا تک اندھیرا چھا چکا تھا۔ تمام شخص خورزدہ تھا۔ اور کسی کی مجال نہیں تھی کہ اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر جانے کی ہمت کر سکے۔ جب پہلے نالی اماں نے آواز دی کہ پوچھو نہ نہیں۔ اپنے اللہ سے دعا کرو جس کے جوہر عاید تھی وہ اُسے بڑھ رہا تھا۔ چھوٹے بچے غالباً بے خبر سو رہے تھے۔ باقی بھی لوگ جاگ گئے تھے۔ ایک دوبار ایسا بھی لگا جیسے جھپٹ کر زلزلہ آگیا ہو۔

مال صاحب بلاشبہ بہادر بھی تھے اور یقینی طور پر وہ روحانی عملیات کے کامیاب فنکار تھے۔ وہ رات گئے تک جنوں اور بھوتوں کے خوفناک واقعات سناتے رہے اور اپنے ان کارناموں پر روشنی ڈالتے رہے جو انہوں نے مختلف علاقوں میں انجام دیئے تھے۔ ان کی باتیں سن کر ہم سب کو ایک طرح کا اطمینان نصیب ہوا تھا۔ اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے اب ہمارے ساتھ کوئی نئی دُر گھٹنا پیش نہیں آئے گی۔

رات کے تین بجے ہاتوں میں گزر گئے۔ تقریباً تین بجے سب لوگ سونے کے ارادے سے اپنے اپنے بستر پر دراز ہو گئے۔ باقی رات آرام و سکون کے ساتھ گزرتی گئی۔ رات کو کسی بھی طرح کا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ دورانِ ناشتہ مال صاحب نے دعویٰ کرنے کے انداز میں کہا کہ اب

آپ لوگ اطمینان رکھیں۔ میں تنہا ہی حویلی کا حصار کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تم لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن میں اپنی آنکھوں سے یہ نظر صاف صاف دیکھ رہا ہوں کہ جنات اپنا بور یہ بستر یہاں سے باندھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ آج کے بعد تم لوگ کسی بھی

طرح کی الجھن اور معیبت کا شکار نہیں ہوں گے۔ میں نے اس حویلی کا پوری طرح سے حصار کر دیا ہے۔ لیکن ناشتے کے فوراً ہی بعد مال صاحب کو خون کے تپ ہوئی اور وہ بے حال ہو گئے۔ وہ اگرچہ بے ہوش نہیں تھے۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ ان پر عجیب طرح کی وحشت تھی۔ آنکھیں سرخ اور ڈراؤنی ہو گئی تھیں۔ اور وہ سرسبی گھروالوں کو صرستناک لگتا ہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ہماری کچھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہم لوگ کیا کریں۔ عجیب سی صورت حال تھی۔ جو ڈاکٹر علاج کرنے آیا تھا وہ خود بیمار کا شکار ہو گیا تھا۔ مال صاحب کی یہ حالت دیکھ کر سبھی کے اوسان خطا تھے۔ غافلہ نمبر پر گھر بھٹ طاری تھی۔ اماں زبیر بالکل چپ تھے اور نالی اماں کا حال بھی

آگیا۔ پوری حویلی ہل کر رہ گئی۔ ان زلزلوں کے چٹکوں سے وحشت کھا کر میں تو اپنے بستر سے کود کر نالی اتار کے پلنگ پر پہنچ گئی۔ اور پھر رفتہ رفتہ گھر کے سب افراد ایک ہی جگہ پر آ گئے۔ ہر شخص پر وحشت اور خوف طاری تھا۔ نظر کچھ نہیں آ رہا تھا۔ لیکن موت کی سی خاموشی ہر شخص کے خوف و درہشت کی نشاندہی کر رہی تھی۔ کمال کی بات یہ تھی کہ اس عالم میں ایک بار بھی عامل صاحب کی آواز نہیں سنائی دی تھی وہ ہال کمرے ہی میں ایک طرف سہری پر دراز تھے۔ لیکن نہ ان کی آواز سنائی دی اور نہ ہی یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ جاگ رہے ہیں یا سو رہے ہیں۔ کسی کسی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس بھیاں تک اندھیرے میں جب کہ نامعلوم سی چلنے پھرنے اور بولنے کی آوازیں آرہی ہوں۔ ادھر ادھر جانا۔ نالی اتارنے سے بھی سختی سے سب کو منع کر دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ بس ایک جگہ بیٹھ کر اپنے اللہ سے فریاد کرو وہ ہم سے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے سکتا ہے۔

اسی دوران خالہ نجمہ کے جسم میں کچھ طاری ہوئی۔ اور انہوں نے بے اختیار وحشت ناک انداز میں رونا بھی شروع کیا۔ نالی اتار اور خالولین انہیں دبا دے بیٹھے رہے۔ ان پر کبیل وغیرہ ڈالتے رہے۔ لیکن وہ جبری طرح دور ہوتے تھے۔ بعد نہ جانے کیا بول رہی تھیں ان کی کوئی بات کسی کے سمجھ میں نہیں آرہی تھی اس وقت ماما زبیر نے ہر زور آواز میں مولوی صاحب مولوی صاحب کہہ کر عامل صاحب

کو آواز میں دیں۔ لیکن عامل صاحب کی طرف سے ہاں ہوں کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ مجوز ازبیر ماما اس گوشے کی طرف چلے گئے جہاں عامل صاحب سوئے تھے۔ حویلی کا یہ بال کمرہ کافی بڑا تھا۔ اس زمانہ میں قاضی جگہ میں پورا مکان بن جاتا ہے خصوصاً وہاں کے علاقے میں یہ کمرہ ۲۵ گز لمبا اور ۲۰ گز چوڑا تھا۔ درمیان میں لکڑی کا پارٹیشن تھا۔ عامل صاحب پارٹیشن کے دوسری طرف آرام فرماتے تھے۔ ہم لوگ یہ کمرہ رہتے تھے۔ کیا تو عامل صاحب گہری تنیدہ سو رہے ہیں یا پھر ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے۔ خوف و درہشت کی وجہ سے ابھی تک انہیں کوئی جھگڑے نہیں گیا تھا۔ کیوں کہ کمرے میں اندھیرا بھی طاری تھا۔ دوسرے جنات کی چلت پھرت بھی محسوس کی جا رہی تھی۔ لیکن خالہ نجمہ کی حالت دیکھ کر بے اختیار ماما زبیر کو عامل صاحب کی طرف جانا پڑا۔ لیکن اس کے بعد جو ہم پر گزری وہ ناقابل بیان ہے۔ زبیر ماما نے ہاں جاننے کے بعد حسب معمول بالکل سستا سنا سچا یا رہا۔ ادھر خالہ نجمہ بھی بے شدہ ہو گئیں۔ ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ البتہ بے ہوش ہونے کے بعد بھی ان کے جسم پر کچھ طاری رہی۔ خالولین نے چند منٹ کے بعد ماما زبیر کو آوازیں لگائیں۔ لیکن ماما زبیر کوئی جواب نہیں آیا۔ یہ داستان پڑھنے والے ہماری اس وقت کی کیفیت کا اندازہ

نہیں کر سکتے۔ اُس رات جو ہم پر گزری تھی۔ ویسی تو اگر کسی شخص پر نہ گزرے تو بہتر ہے۔ ماما زبیر کے ادھر جانے اور پھر واپس نہ آنے سے ہم یقین کر چکے تھے کہ حادثہ کچھ نہ کچھ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے بعد کسی بھی فرد کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل پادی تھی۔ ہر شخص سہا ہوا تھا۔ اور ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے وہ مر چکا ہے۔ اور قبر کے کنارے بیٹھا اپنے جسم کے دفن ہونے کا منتظر ہے۔

تقریباً پندرہ منٹ تک ہم سب لوگوں کی حالت مُردوں سے بدتر رہی۔ آگیا۔ پر سکتہ طاری ہو گیا تھا۔ زبیر ماما کے واپس نہ آنے کی وجہ سے ادھال کمرے میں موت کی سی خاموشی کی وجہ سے رگوں میں دوڑنے والا خون باطل ہی سمجھ کر وہ آگیا تھا۔ خالولین جو عام زندگی میں یقیناً بہادر تھے اور کسی زمانہ میں جوں اور جھوٹوں کے قائل بھی نہیں تھے۔ وہ بھی ہیسے ہوئے تھے اور اپنی نظلیں پر پھینکا ہے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اصل خود دار میں ہوں۔ میں ہی اس گھر کے افراد کو خود کشی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ کاش میں اس حویلی کو خریدنے سے باز آ جانا۔ اُس وقت تو وہ خاص طور پر سراسیمہ تھے۔ کیوں کہ عامل اور ماما زبیر کی نہ سمجھ میں

آئیوالی پر پھول خاموشی جا رہی ہے سوچنے پر مجبور کہ کیا تھا کہ ہمارے گھر میں پھر کوئی غریب حادثہ ہو گیا ہے اور آج کی صبح عمارت میں زبیر ماما بھی کام آگئے ہیں۔ انہوں نے اندازاً میں گنتی ہوں کہ لگ بھگ ڈسٹ کے بعد ماما زبیر کی بیٹھک کی آواز

عامل اور ماما زبیر کی سچ میں آئیوالی پر پھول خاموشی نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ کہ ہمارے گھر میں پھر کوئی غریب حادثہ ہو گیا ہے۔ اور آج کی غریب واردات میں زبیر ماما کا آگئے بیٹھے۔

آئی۔ آنا جان۔ ان کی آواز سنکر بے اختیار نالی اتار کے منہ سے عجبیسا زبیر ماما اس وقت خالولین سے نہیں رہا گیا۔ اور وہ بھی بے اختیار اور بے یمن سے ہو کر اس گوشے کی طرف پہنچ گئے۔ اور اسی اشار میں لائن آگئی کہ کمرے کی ہر چیز ہمارے نظروں کے سامنے تھی۔ لیکن اس گوشے میں چونکہ لکڑی کا پارٹیشن تھا اس لئے کمرے کا وہ کونہ ہماری نظروں سے اوجھل تھا۔ لیکن ٹائٹل کے بعد کسی سے صبر نہ ہو سکا اور سبھی لوگ آٹھ گز اس کونے کی طرف چلے گئے۔ وہاں عجیب سحر تھا۔ ماما زبیر نے مُردگی کی حالت میں نیم پر سہنہ پڑے ہوئے تھے۔ اُن کے کپڑوں پر خون کے دھبے تھے۔ چہرے پر خراشیں تھیں۔ حالت اُس زخمی انسان کی سی تھی جس پر کافی دیر تک کئی لوگوں نے ایک ساتھ لاشیں برساتی ہوں۔ وہ بڑا بڑا تھے اور ان کی کیفیت قطعی طور پر اس انسان کی سی تھی۔ جو دم توڑنے والا ہوتا نہیں اس حالت میں دیکھ کر نالی اتار کی جھینس نکل گئیں۔ خالہ نجمہ پر اسی وقت ایک بھیاں تک قسم کا دورہ پڑ گیا۔ وہ بھیا بھیا کہہ کر رونے لگیں اور اس کے بعد بے ہوش ہو گئیں۔ میں بھی روتے روتے بے قابو ہو چکی تھی۔ لیکن مجھے تو اللہ نے نہ جانے کس مٹی سے بنایا ہے کہ میں اتنے سارے حادثات دیکھ کر زندہ رہی۔ ورنہ مجھے

Monthly

SHAREEK-E-HAYAT (URDU)

Mohalla Abul Mall, Deoband-247554 Ph:01336-24455, 24748

سولے چاندی کے ورق چمے موتی اور ۲۶ دواؤں کا مرکب

نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست



طلبہ قدیم کا ایک نادر شاہکار



درنجف کے فوائد

۱۔ رو ہے، سرخی دھند، جالا، پھولا، سفید موتیا، آنکھوں کے آگے ترمرے اڑنا، آنکھوں سے پانی بہنا، غرض کالا موتیا کے سوا آنکھوں کے جملہ امراض میں مفید، بغیر کسی مرض کے بھی اسے استعمال کرتے رہئے، نگاہ نہ کرے گی نہ تھکے گی، دکھتی ہوئی آنکھوں کے پوٹوں پر سوتے وقت اس کا لپ سکیجئے، آپ دیکھیں گے کہ انکی ہی صبح کتنا نمایاں فائدہ لگتا ہے۔
۲۔ انتہائی خوبی یہ ہے کہ اپنے بیش بہا فوائد کے باوجود یہ آنکھوں میں لگتا اور کرتا نہیں بلکہ سکون اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔

۳۔ اس کا استعمال آخر عمر تک بیانی کا تحفظ اور امراض کی مدافعت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تروتازگی اور نکھار محسوس کریں گے۔

قیمت فی شیشی دس گرام - ۱۲ پانچ گرام - ۸ روٹھائی گرام - ۵

تاجر حضرات شرائط ایجنسی طلب کریں

خط و کتابت کا پتہ دار الفیض رحمانی، دار الفیض (پونہ)

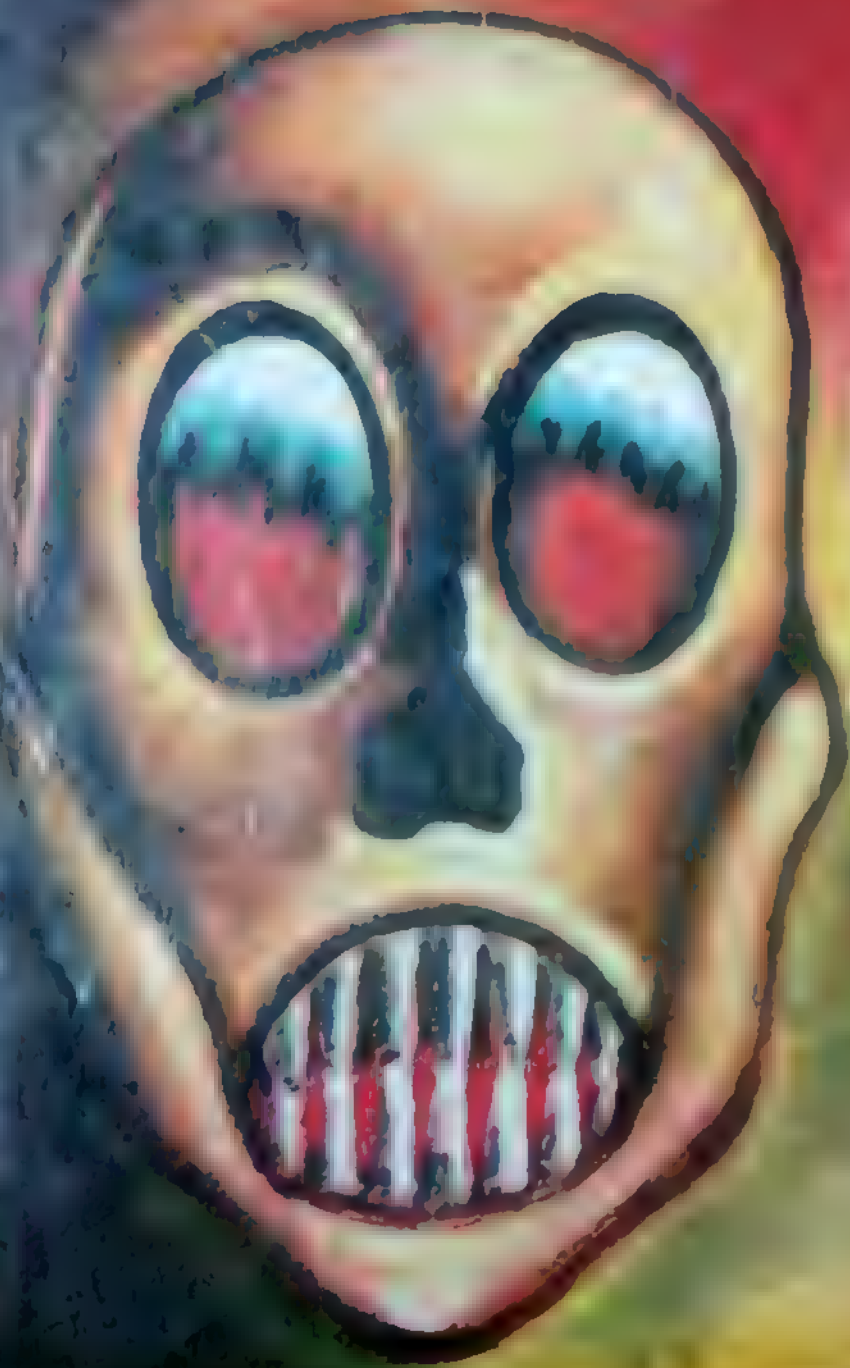
DR. FAIZ REHMANI

ABUL MALL, DEOBAND-247554 Ph: 01336-24455

Designed by: Computers, Deoband. Ph-01336-23183

جادو کا منبر

طلسمانی دنیا



RS.60/=

پیش کشی

شماره نمبر ۵۵

روپے

سال
سال
سال
سال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طاشیانی

محسنِ مہلک
مولانا طاہر الاسلام قاسمی

معاون ایڈیٹر: مریم صدیقی
خصوصی مشیر: نسیم فاطمہ شیخ

خصوصی مشیران

ابوسفیان عثمانی، سلیم عرشی، رابعہ بانو شیریں

ایڈیٹر قانون نمبر ۲۲۶۸۲

ہمایون زیب نامید عثمانی

سمت: دفتر الحاج مولانا سید جلیل حسین میاں ضیاء ظلہ

حسین الہاشمی

سرکولیشن منیجر ڈائری: دانش عاہری

نگران: عمر فاروق عاصم عثمانی

اطلاع عامہ

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ دعائی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کئی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے (منجس)

اس میں سرخ نشان اس بنا

کی ہیکہ آپ کی مدت خریداری اس پر بھی گہرا اثر غم ہو جائے گی سرخ نشان دیکھتے ہی آپ سائلانہ زیر تعاون روانہ کر دیں۔ ورنہ رسالے کی دعا بھی بند کر دی جائے گی۔ (منجس)

انتباہ

طاشانی دنیا سے متعلقے قنازعہ مذہبی مقدمہ کے سماعت کا حق صرف مجاہدین کے عدالت کو حاصل ہوگا۔ (منجس)

طاشانی دنیا روحانی مرکز کے ذریعہ چلاؤں غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحبِ آخرت کے اجرو ثواب کیلئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

ROOHANI MARKAZ

ABULMALI DEOBAND-247554

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

پرنٹر پبلشر حسن احمد مدنی نے یہی تصدیق کرتے ہیں کہ یہاں روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں



باب رد سحر و سحر تارنیکے توطریقہ

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت ۵۱

علم سحر اور علم نجوم کی تاریخ پر ایک نظر

حقیقت سحر اور اسکے اقسام ۶۶

تشریحات سورۃ ناس ۷۰

سحر آسیب کی تشخیص کے طلسماتی عملیات

لوگوں کی مختلف ضرورتیاں ۱۱۷

کالے جادو پر سنی خیز معلومات ۱۱۹

ایران کی جادوگری ۱۳۹

عربوں کا کالا جادو ۱۴۱

زندہ طلسمات ۱۴۴

عربوں کا کالا علم ۱۴۵

یونان کا کالا جادو ۱۴۹

روح سلیمانی ۱۵۰

کالڈی کاہنوں کا کالا جادو ۱۵۱

مصر کا کالا جادو ۱۵۳

برنگال کا کالا جادو ۱۵۵

تشریحات سورۃ فلق ۱۵۹

سحر کیا ہے؟ ۱۷۷

حقائق سحر ۱۷۹

روحانی ڈاک ۲۰۲

آپ بیتی ۲۰۹

دشمنی عاملوں کے چند خطرناک اعمال

چند روحانی تحفے ۲۱۹

عمل ہمزاد ۲۲۰

انسان اور شیطان کی کشمکش ۲۲۱

خونناک حویلی ۲۲۳

حیرتناک شعبہ ۲۲۶

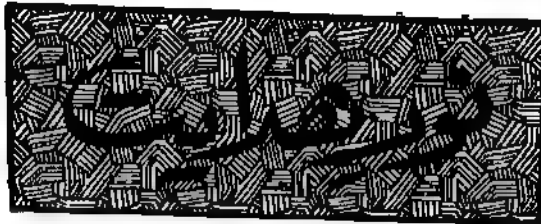
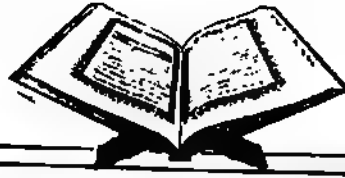
تشخیص سحر بذریعہ علم الاعداد ۲۲۷

سچی باتیں ۲۴۹

دُعا

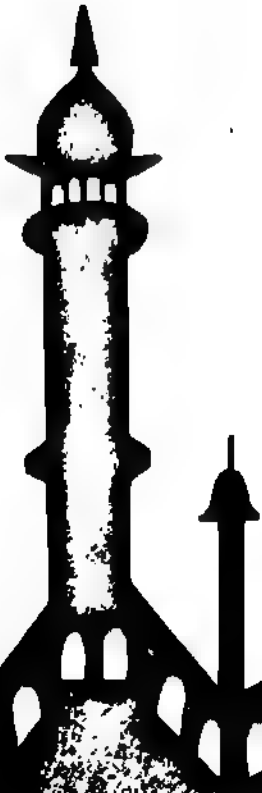
سفلی عمل اور جادو ٹوٹنے کی آفت و نحوست گھر گھر
میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں
کہ۔۔۔ اے پروردگار عالم! طلسماتی دنیا کے
تمام قارئین کو اور اپنے تمام بندوں کو جادو ٹوٹنے
کی نحوست سے اور جادو گروں کی خباثتوں سے محفوظ رکھ۔
(امین)





اور جب پہچان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے امداد کرنی والا اس کتاب کی جان کے پاس ہے۔ تو بھینک دیا ایک جماعت نے اہل کتاب میں سے کتاب اللہ کو اپنی پشت کے پیچھے گویا کہ وہ اس کی قدر و منزلت سے واقف ہی نہیں۔ اور پیچھے ہونے اُس علم کے جو پڑھتے تھے شیاطینِ سلیمان کی بادشاہت کے وقت اور کفر نہیں کیا سلیمان نے لیکن کفر کیا شیطانوں نے کہ وہ سکھاتے تھے لوگوں کو جادو۔ اور اس علم کے پیچھے ہونے جو اُترا تھا دفرشتوں پر شہرِ بابل میں۔ اُن فرشتوں کا نام تھا ہاروت ماروت۔ اور فرشتے نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش کیلئے ہیں۔ تو آپ لوگ کافر نہ بنو۔ پھر ان سے وہ سیکھتے تھے جادو جس کے ذریعہ جدائی ڈالتے تھے میاں بیوی کے درمیان اور وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر۔ اور ایسے لوگ سیکھتے ہیں وہ چیز جو انہیں فائدہ نہ پہنچا کر نقصان پہنچاتی ہے۔ اور وہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے جادو اختیار کیا نہیں ہے اس کیلئے آخرت میں سے کوئی حصہ۔

(سورۃ بقرہ آیت ۱۰۲ اس پارہ ۷)



مختلف باغوں



آئینہ افکار

- قسمت پیسے کی مانند گھومتی ہے کوئی نیچے آجاتا ہے اور کوئی اوپر۔ جب تم اوپر آؤ تو نیچے والوں کا ہاتھ تھامو کیونکہ ممکن ہے کہ اگلے چکر میں تمہیں ان کے سہارے کی ضرورت پڑ جائے۔
- کسی پر کچھ حسرت اچھا کیونکہ دوسروں کے دامن اسلحہ سے آلودہ ہوں یا نہ ہوں لیکن تمہارے ہاتھ کبچڑے ضرور آلودہ ہو جائیں گے۔
- صرف یہ ہی ظلم نہیں کہ ہم انسانوں سے نفرت کریں۔ بلکہ یہ بھی ظلم ہے کہ ہم انسانوں کو بے اعتنائی نہ کریں۔

شہکارے

- نادان لوگ دولت کیلئے دل کا چین کھو بیٹھے ہیں اور دانا سکون پانے کیلئے دولت قربان کر دیتے ہیں۔
- دنیا میں خوش رہنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنی ضروریات کو کم کریں۔
- بے وقوف لوگ کھانے پینے کیلئے جیتے ہیں لیکن عقل مند لوگ اس لئے کھانے پینے ہیں۔ تاکہ وہ جیت سکیں۔
- نفرت بُرائی سے کرنی چاہئے نہ کہ برائی کرتے ہوئے۔

احساس خودی

- کھلے اور چھپے ہر حال میں خدا سے ڈرتا رہو۔
- خوشی اور اندنا خوشی ہر حالت میں انصاف کا نام لیں۔
- امیری اور غربی دونوں حالتوں میں اعتدال قائم رہو۔
- اگر بڑا آدمی بننا چاہتا ہے تو ایک دولت سے بچے۔

کرتا ہے۔

- محنت وہ کچھ ہے جو دولت کے دروازے کھول دیتی ہے۔
- ہر خوبی اپنانے کے قابل ہے خواہ وہ دشمن ہی میں کیوں نہ ہو۔
- دل آئینہ کی طرح صاف، زبان شہد کی طرح سچی اور کام کی رفتار چوٹی کی چال کی طرح دھیمی اور مستقل ہونی چاہئے۔
- اگر تم بالدا بننے کے آرزو مند ہو تو اپنی غصت کے اوقات ضائع مت کرو۔
- ہمیشہ خوش کلامی والا طرز اختیار کرو۔ دنیا عزت کرنے پر مجبور ہوگی۔
- وہ ہم ضائع ہو جاتا ہے جو عمل کے لباس سے محروم ہو۔

درس حیات

- اگر دفا کا درس لینا ہے تو پھول سے لوجہ پورے سے جدا ہونے ہی میں مرجھا جاتے ہیں۔
 - اگر پہاڑ کو ہٹانے کا ارادہ ہو تو پہلے ڈرؤں کو سڑکا ناسیکھو۔
 - ناکامی کے جذبے سے کامیابی پیدا ہونا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا بول کے درخت گلاب کھلنا ناممکن ہے۔
 - دشمن کو معاف کر دینا اس سے انتقام لینے کا سب سے اچھا طریقہ ہے۔
 - بڑے لوگ اچھی باتوں میں بُرا پہلو تلاش کر لیتے ہیں جس طرح مکھیاں تمام خوبصورت جسم کو چھوڑ کر صرف زخموں ہی پر بیٹھنا پسند کرتی ہیں۔
- (مرسلہ: ساجدہ یوسف انصاری۔ تھانہ)

ارشادات نبویؐ

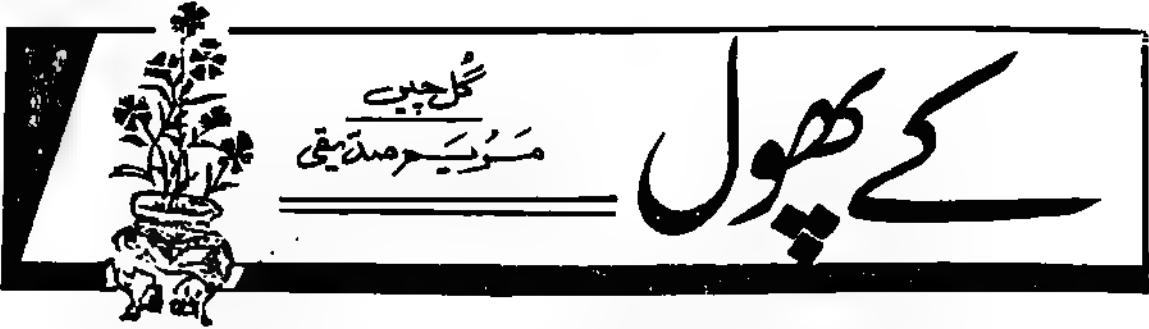
- جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی اس کے لئے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس نیکی کرنے والے کیلئے ہے۔
- تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔
- ذکر الہی سے بڑھ کر انسان کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلائے والا نہیں۔
- وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔
- اپنے ہاتھ کی کمان سے بہتر کوئی روزی نہیں ہے۔
- جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی درازی اثر کی دعا کرو۔

(مرسلہ: بہت پرورین۔ رحلی)

گہر نیچ

- ایک چھوٹی سی نیکی ایک بہت بڑے نیک ارادے سے بہتر ہوتی ہے۔
- خواہش اگر پرندہ ہوتی تو ہر شخص اپنی جیب میں رمال کی جگہ جال رکھتا۔
- نفرت ایک ایسا نیزہ ہے جس کی نوک اس کے اپنے بدن ہی میں سوراخ کر دیتی ہے۔
- دوسروں کا گھلا کاٹنا آسان ہے۔ لیکن اپنی آنکھ کی تکلیف برداشت کرنا مشکل ہے۔
- اگر آپ کے پاس علم ہے لیکن دانائی نہیں ہے تو آپ ایسی کاریں جس میں انجمن نہیں ہے۔

(اصول موافق)



آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تمہاری بات سیکر یاد آیا۔ کہ ایک بار جن تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی بشر کو سیرا دیدار کرنا نصیب ہوتا تو میں اپنا سحاب اٹھا کر اس پر ظاہر کر دیتا کہ جس کا مجھ جیسا رب ہو اس کو کسی خدا کی ضرورت نہیں اور اس کے لئے کسی در پر سر جھکانا جائز نہیں۔

مہکتے پھول

- اچھا دوست خدا کا بہترین تحفہ ہے۔ جو طاعت کو ملتا ہے۔
- مطلب کی دوستی کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔
- فحش ہمیشہ شک کی ہوتی ہے۔
- خوبصورت وہ ہے جو خوبصورت کام کرے۔
- وقت خاموشی کے ساتھ پہننے والا ایسا دریا ہے جو اپنے دامن میں ماضی کے بڑے بڑے واقعات کو چھپا کر مستقبل کی طرف بڑھ جاتا ہے۔
- دنیا امتحان گاہ ہے یہاں ہر قدم کو عقل کی فراز میں تولنا پڑتا ہے۔
- ہر چیز کے ثواب کا اندازہ ہے مگر صبر کے ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

برکت ہی برکت

حرکت میں برکت ہے۔ برکت میں رحمت ہے۔ رحمت میں کرم ہے۔ کرم میں نعمت ہے۔ نعمت میں لطف ہے۔ لطف میں جوش ہے۔ جوش میں جذبہ ہے۔ جذبہ میں بہت ہے۔ بہت میں کوشش ہے۔ کوشش میں مصیبت ہے۔ مصیبت میں صداقت ہے۔ صداقت میں توبہ ہے۔ توبہ میں

تک پہنچ جاؤ۔ گھوٹا گاڑی ہو تو بائچ گز تک پہنچا ضروری ہے ہاتھی ہو تو دس گز تک پہنچ جاؤ۔ لیکن اگر بڑا آدمی نظر آجائے تو ایک سو گز تک پہنچ جاؤ اسی میں عافیت ہے۔ بچھو کے دم میں زہر ہوتا ہے۔ سانپ کے دانتوں میں زہر ہوتا ہے۔ پتھر کے سر میں زہر ہوتا ہے۔ لیکن بڑے آدمی کے پورے جسم اور اس کی باتوں میں بھی زہر ہوتا ہے۔ بڑے آدمی میں جو خوبیاں ہوتی ہیں وہی خوبیاں چھوٹے آدمیوں میں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ چھوٹے لوگوں میں وہ خوبیاں جسمانی طور پر ہوتی ہیں۔ اور بڑے لوگوں میں یہ خوبیاں گہرائی تک ہوتی ہیں۔ چھوٹے لوگ اپنی خوبیوں سے خود فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور بڑے لوگوں کی خوبیوں سے ایک عالم مستفیض ہوتا ہے۔

حسن و جمال

ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی۔ حضرت امیر اشوہر دسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اس شخص کے نکاح میں اس وقت مہر و نفی نہیں تو یہ نکاح جائز ہے۔

وہ عورت بولی۔ حضرت اگر ہمارے مذہب میں غیر عورتوں کو دیکھنا جائز ہوتا تو میں اپنا پردہ اٹھا کر نکاح کر جس مرد کے نکاح میں مجھ جیسی عورت ہو اس کو دسرا نکاح کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

عورت کی بات سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ وہ گھبرا گئی اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟

کرے۔

- جو مجھ سے کہے گا میں اس سے جڑوں تک۔
- جو مجھ سے محروم کرے گا میں اسے دوں گا۔
- جو مجھ پر زیادتی کرے گا میں اسے صاف کر دوں گا۔
- میری خاموشی تفکر کی خاموشی ہوگی۔
- میری گفتگو ذکر الہی کی گفتگو ہوگی۔
- میری نگاہ حیرت کی نگاہ ہوگی۔
- اگر ان باتوں پر قوت نہ مل کر لیا تو ایک دن بہت بڑا آدمی بنے گا۔

(مرسلہ: سیدہ آرزو نانہ۔ ہزاری بدخ)

محبت کے راز

- محبت انسان کو عظمت، پاکیزگی، انسان دوستی بخشتی ہے اور اس دامن کا سبق دیتی ہے۔
- محبت انسانوں کے درمیان مائل شدہ دیوار کو گرا دیتی ہے۔
- محبت کسی ذات برادری اور فلسفے کی قائل نہیں۔
- محبت وہ کھیل ہے جس میں عقل ہار جاتی ہے۔
- محبت کے اظہار کیلئے خوبصورت الفاظ کی ضرورت نہیں۔
- محبت میں آنکھوں کی اپنی زبان ہوتی ہے۔
- محبت خوبصورتی کی بھی قائل نہیں۔ محبت دل کے دل کو بھرا کرتی ہے۔ اور جب محبت ہو جاتی ہے تو محبوب کی ہر چہرہ ادا بھی پسند آتی ہے۔
- (مرسلہ: حکیم اختر کوثر کوثر پار)

اگر مڑک پر چلتے ہوئے مٹا دی جائے تو مڑک کے کٹنے

کشش ہے کشش میں صلاحیت ہے صلاحیت میں اُجالا ہے
اُجالے میں عافیت ہے۔

(مرسلہ محمد راشد بھانگل پور)

عظیم انسان

● عظیم انسان وہ ہے جو بظاہر سمندر کی طرح پرکون
ہو لیکن اس کی گہرائی میں ہزاروں تنائیں دم توڑتی ہوں۔
● دلوں کے ہزار طوفان اُٹھتے ہوں۔

● خواہشات کرچیاں بنکر اس کے وجود کو زخمی کرتی
ہوں۔ لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے سوا کچھ نہ ہو۔

مکمل عورت

جب عورت کو خدا نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا۔
چاند کی چاندنی شبیم کی ٹھنڈک ستاروں کی روشنی بلبل کی
آواز چکورو کا حوصلہ گلاب کی رنگت۔ کوئی کی پکار بند
کی گہرائی۔ آسمان کی بلندی۔ شام کا سکون۔ صبح کا نور لیکر
آؤ فرشتوں نے کہا۔ اے خدا آپ اپنی طرف سے کیا عطا
کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ نور عیت۔

(مرسلہ یعقوب خاں بریلی)

منتخب اشعار

لوگ مٹی میں نمک لے کے پھر اُسنے بن
اپنے زخموں کو زما نے کو دکھایا نہ کرد

● شور مچاتے ہیں دنیا کو جو بھی دیوانے
دھماکوں کے گھروں میں وہاں اندھیرا ہے

● خاموش مزاجی تجھے جینے نہیں دے گی
اس دور میں جیل ہے تو گہرا مچا ہے

● تم میں ہرے کی مصفحہ، فوانیر میں جلو
دھوپ میں کالج کے کڑوے بھی چمکتے ہیں

● ترے خیال سے پہلے کئی خیال آئے
کوئی خیال نہ آیا تم سے خیال کے بعد

میں نے دکھی ہیں ہر اک بھول کی آنکھیں پر
کس طرح کہوں کہ گلشن میں بہاؤ لائی ہے

● عدل و انصاف کسی حشر و موقوف نہیں
زندگی خود ہی گناہوں کی سزا دیتی ہے

● یارب کسی سے تھیں کے تجھ کو خوشی نہ دے
جو دوسروں پر بار ہو وہ زندگی نہ دے

● عشق اُن کو عطا نہیں ہوتا۔
جن کے دل میں خدا نہیں ہوتا۔

● تعویذ دینے میں نے محبت کے سبھی کو
اور خود میں تو قبر سے بھی محروم رہا ہوں

کامنیامیاں بیوی

کامیاب شوہر وہ ہے جو بیوی کے خرچ کرنے کی
طاقت سے زیادہ کمائے۔ اور کامیاب

بیوی وہ ہے جو شوہر کے کمانے کی طاقت سے زیادہ خرچ کرے۔
● شادی وہ منزل ہے جہاں مرد اپنے مستقبل

کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے
اور عورت اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا بند کر دیتی ہے۔

● میں بیوی کی یادداشت کی وجہ سے بہت
پریشان ہوں۔

● انہیں کوئی بات یاد نہیں رہتی ہوگی۔
نہیں۔ بلکہ پریشانی کی بات یہ ہے کہ اُسے ہر بات

یاد رہتی ہے۔
● کیا بیوی سے تمہاری کہا سنی ہو جاتی ہے۔

● جی ہاں ہر روز۔ وہ کہتی ہے اور میں سُنا
ہوں۔

● مبارک ہو دوست آج کا دن تمہارا
لئے مبارک ہے۔

● لیکن میری شادی تو کل ہے۔
اسی لئے تو تمہارا لئے آج کا دن مبارک ہے۔

ایک رنگ روغن کی دکان پر ایک بورڈ
منظوری

● پر یہ عبارت تحریر تھی۔
● رنگ ہند کرنے والے کے پاس بیوی کے

تحریری منظوری ضروری ہے۔
● چند سہری باتیں

● عمل کے بغیر علم ایسا جسم ہے جس میں روح نہیں ہے۔
● زندگی میں کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو خیال سے

شروع ہو کر خیال ہی پر ختم نہ ہوتا ہو۔
● حیات کی ابتدا کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہو ایک

دن اسے ستاروں سے گزرنا پڑتا ہے۔
● دنیا مٹی کا ایک کھلونہ ہے جس کا مقصد بالآخر

ٹوٹ کر بکھر جانا ہے۔
● قبر قسمت کے طوفانوں کے مقابلے کیلئے بہتر ظلم

● انسان ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ لیکن انسانیت میں
کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

آنکھ

● لڑائی ہے تو دنیا کی ہر چیز بھلا دیتی ہے۔
● جھکتی ہے تو زمانہ بھر کی حیا اپنے اندر سمو لیتی ہے۔

● اُٹھتی ہے تو دگرگزاروں کو بھی گلزار بنا دیتی ہے۔
● گھٹتی ہے تو کائنات کے رازوں کے پردے

کھول دیتی ہے۔
● دیکھتی ہے تو سمندر کی گہرائی سے موتی نکال لاتی ہے۔

● مسکراتی ہے تو ستاروں کی چمک اُچک لیتی ہے۔
● اور روتی ہے تو عرشِ معلٰی کو ہلا دیتی ہے۔

(مرسلہ روبینہ اسلم کلکتہ)
● محمد ابن حسین بھٹائی فرماتے

● اتنا بھی کافی ہے
● جس کہ میں ابو عثمان غفری کے

پاس گیا اور دل میں خیال کیا کہ شاید وہ مجھ سے کچھ مانگ
لیں۔ اس پر ابو عثمان نے فرمایا کہ لوگوں کیلئے یہ کافی ہیں

● ہے کہ میں ان کی چیزیں قبول کر لیتا ہوں کہ وہ اب مجھ سے
یہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے آگے اپنا دارا میں بھی بھلا دیتا ہوں

باب ردِ سحر



صنم خانہ عملیات کا سولہواں باب ”ردِ سحر“ ایک اہم ترین باب ہونے کی وجہ سے اس کتاب کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس باب کے ذریعہ ہم اس کتاب کے ناظرین کو ایسے سو طریقے عنایت کریں گے جن کا سہارا الیکر جادو کے بُرے اثرات پر قابو پایا جاسکتا ہے اور سفلی اور گندے مسلم کے سنگین جملوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

یہ بات مسلم اور ملے شدہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی معاملے میں کوئی بھی فارمولہ اور کوئی بھی طریقہ اس وقت تک کارگر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا جب تک مالک کون و مکان کی مرضی شامل حال نہ ہو۔ تعویذات ہوں یا دعائیں ہوں یا عملیات کے ذخیرے ہوں سب سب بے روح اور بے جان قرار پاتے ہیں۔ اگر مالک کون و مکان کی رضا و قضا سے یہ محروم ہوں۔ تعویذ فی نفسہ مؤثر نہیں ہے۔ تعویذ کی حیثیت اگر اللہ جل جلالہ کی مرضی شامل نہ ہو تو فقط کاغذ کے ایک پُرزے کی سی ہے۔ لیکن صرف ایک تعویذ ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر طریقہ علاج کی بعینہ یہی حیثیت ہے۔ اگر اللہ جل جلالہ اس میں اپنی مرضیات کو داخل نہ کریں ٹیلیٹ اور کیپسول، چاکلیٹ اور چمک سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر حق جل جلالہ مریض کو شفا دینے کا ارادہ نہ فرمائیں۔ آج کی دنیا کے مادہ پرست لوگوں نے یا ان کو رے جاہلوں نے جو اسلامی عقائد کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ تعویذات کے خلاف تو بہت لے دے کی ہے اور ان کی تاثیرات کے خلاف بہت ہنگامے چلائے ہیں۔ لیکن ان ہی حضرات میں کل نے دواؤں اور خیروں کو عملاتی نفسہ مؤثر مانا ہے۔ گو زبان سے وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اقوال و احوال سے صاف طور پر یہ مترشح ہوتا ہے کہ جنونندے اور صہیہ مردار و دیکھا اور ڈیٹرا کیپسول وغیرہ کو وہ فی ذاتہ مؤثر خیال کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی تمام دواؤں کی بھی وہی پوزیشن ہے۔ جو ازراہ عقیدہ تعویذات کی ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر اگر روحانی عملیات بے حیثیت ہیں تو اللہ کی مرضی کے بغیر میڈیسن اور جڑی بوٹیاں بھی قطعاً بیچ اور لایعنی ہیں۔ حدیث پاک سے یہ ثابت ہے کہ دوا حلق میں جالتے وقت اپنے رے سرگوشی کرتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ میں اس مریض کے مرض کو بڑھاؤں یا گھٹاؤں یا اسی حال پر رہنے دوں؟ اور پھر جو فیصلہ حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اسی نوعیت کا اثر دوا کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ دوا کبھی فائدہ بھی کرتی ہے اور کبھی نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ عرف عام میں اس کو ریکشن کہتے ہیں۔ شریعت نے گُنیا کو دارالاسباب مانتے ہوئے امراض سے نمٹنے کیلئے علاج کی اجازت دی ہے اور علاج ہر نبی کی سنت بھی رہا ہے۔ لیکن شریعت نے کسی وسیلہ مدافعت اور کسی طریقہ علاج کو محبوب قرار نہیں دیا ہے۔ از روئے شرع صرف ان طریقوں کو مردود بتایا گیا ہے جن میں غیر اللہ سے استعانت طلب کی جاتی ہو یا جن پر بھروسہ مد سے زیادہ کر لیا جاتا ہو یعنی اس انداز میں کر لیا جاتا ہو جیسے کہ یہ طریقہ مؤثر بالذات ہیں اور اپنی تاثیرات کے خود ہی خالق ہیں۔ ورنہ شریعت اسلامیہ میں علاج کا کوئی بھی طریقہ مبغوض نہیں ہے۔ جس طریقہ سے انسان کو شفا نصیب ہونے کا امکان ہو اس طریقہ کو برائے علاج اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یونانی علاج ہو یا ایلوپیتھک یا ہومیوپیتھک یہ سب ہی جائز ہیں۔ اسی طرح جو علاج شرفِ خدا داد کے ذریعہ کیئے جاتے ہوں۔ وہ بھی سب کے سب جائز ہیں اور ان پر بھی شریعت کسی بھی طرح کی کوئی قدغن نہیں لگاتی۔ البتہ شریعت اس بات کی متقاضی

ہر جگہ نظر آتی ہے کہ ہر بندہ ہر طرح کے علاج و معالجہ سے فائدہ اٹھاتے وقت اس یقین کو پامال نہ ہونے دے کہ بیماری کے بعد شفا اور صحت عطا کرنیوالی اصل ذات خالق کائنات کی ہے اور آفتوں کے بعد راحتیں اور طوفانوں کے بعد سکون عطا کرنے والی ذات بھی خالق کائنات ہی کی ہے۔ یہ ذات گرامی اگر کسی کو زندگی دینے کا فیصلہ کر چکی ہو تو زہرِ ہلاہل بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور یہ ذات گرامی کسی کو موت دینے کا ارادہ کر بیٹھی ہو تو تریاق بھی اسے زندگی عطا نہیں کر سکتا۔ یہ یقین کہ کرنے اور عطا کرنیوالی ذات الشریک اور مرد الشریک ہے۔ اگر دل کی گہرائی میں جا گزریں ہو تو پھر علاج و دوا سے ہو، جڑی بوٹی سے ہو یا حروف اور اعداد سے ہو، عقل سے ہو یا مشینوں سے ہو۔ انسان کے عقیدے کو مجرد نہیں کرتا۔ اور اسے گنہگار نہیں بناتا۔

اس رنگ برنگی دنیا میں جہاں بیشمار اور لاتعداد حقائق پیدا کیے ہیں۔ وہاں سحر کی بھی ایک حقیقت پیدا کی گئی ہے۔ لیکن بیشمار لوگ اس دنیا میں آج بھی ایسے ہیں جو جادو کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ جو لوگ تہذیب زدہ ہیں ان کا ذکر تو چھوڑیے لیکن افسوسناک بات تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو خود کو صاحب عقیدہ سمجھتے ہیں وہ بھی جادو کی حقیقت کو جھٹلاتے ہیں۔ جب کہ جادو کا تذکرہ الشریک آخری کتاب قرآن مجید میں جگہ جگہ آیا ہے۔ اگر جادو بے حقیقت ہوتا تو قرآن پاک میں اس کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کو بے حقیقت بتایا جاتا۔ لیکن قرآن نے کسی جگہ جادو کو بے اثر اور بے حقیقت قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ مختلف انداز سے اس کی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ جس طرح بندوں کی گولی اور تلوار کی دھارا اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے اور یہ اثر الشریک کا پیدا کردہ اثر ہے۔ اسی طرح جادو ٹونا بھی اپنے اندر تاثیر رکھتا ہے۔ لیکن لامرب یہ تاثیر اذن خداوندی کی بالکل اسی طرح محتاج ہے جس طرح دنیا کی ہر شے انگیز چیز اپنا اثر دکھانے میں اذن خداوندی کی محتاج ہے سحر اور جادو کے سلسلے میں برہنہ برہنہ تک علماء اور عقلاء کے درمیان بحث ہوتی رہی ہے کوئی اس کی حقیقت کو مانتا رہا۔ کوئی منکر رہا۔ لیکن اکثر علماء حق کی رائے یہ ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور یہ سحر حضرت رساں بھی ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مصلحتِ کاملہ کے پیش نظر اس میں اسی طرح کے مضمرات پیدا کر دیئے ہیں جس طرح دوسری اشیاء میں موجود ہیں۔ مثلاً نہ ہر انسان کی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے اور تریاق انسان کو حیات نو بخشا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حکم خداوندی ہی سے ہوتا ہے۔ اگر اللہ کا حکم اور سقیدان نہ ہو تو نہ کسی کو مارا نہیں سکتا اور تریاق کسی کو چلا نہیں سکتا۔ آگ بلاشبہ جلانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن یہی آگ کسی کیلئے گلزار بھی بن سکتی ہے۔ پانی ڈوبنے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن یہی پانی کسی کیلئے پتھر کی طرح جامد بھی بن جاتا ہے۔ وہ دریا ہی تو تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بارہ راستے بن گئے تھے۔ اور وہ بھی دریا ہی تھا جس نے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا تھا اور موسیٰ اور ان کے اصحاب اس پر سے گزر گئے تھے کیوں کہ حکم خداوندی یہی تھا کہ فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو ٹوڑ دو اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو پار کرادو۔ جیسا خدا کا حکم ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کائنات کی ہر مؤثر چیز اپنا اثر دکھاتی ہے۔

جو لوگ جادو کو مؤثر بالذات سمجھتے ہیں وہ کافر ہیں۔ لیکن جادو میں حکم خداوندی سے ایک اثر نہیں ہے اور اس حقیقت کو تمام علماء اہل سنت والجماعت نے تسلیم کیا ہے۔ البتہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا یا کسی کو جادو کی تعلیم دینا دونوں ہی باتیں منجملہ کفر یا ہیں۔ اور شریعت نے جادو کو شرک قرار دیا ہے۔ البتہ ایسے فنون سیکھنا جن سے جادو جیسے مضر چیزوں پر قابو پایا جاسکے ضروری ہے۔ جادو کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ اور کچھ محدثوں کے ساتھ اس کی تعلیم زمانہ قدیم کے مسلمانوں نے بھی حاصل کی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ جب اس کے برگ و بار پر کفر و شرک کے پھل پھول آنے لگے تو اسلامی شریعت نے ان چیزوں سے کنارہ کش ہونے کی تاکید کی۔ اور پھر بہشتِ محمدیؐ و شریعتِ محمدیؐ کے بعد جادو کا فن رفتہ رفتہ قریب الختم ہو گیا کیوں کہ مسلمانوں نے خود اس کی بیخ کنی کرنے کی جدوجہد کی۔

حضرت مولانا حفظہ الرحمن صاحب اپنی تصنیف ”رموز مقطعات“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”زمانہ قدیم میں علم نجوم اور علم سحر کی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے۔ وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر فوقیت دیتے تھے۔ کلدانیوں، سریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبتاً زیادہ کمال حاصل تھا۔ دراصل ان ہی قوموں سے یہ علوم و فنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کئے تھے۔ قرآن حکیم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں سحر کا فی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو مبہوت کر ڈالتے تھے۔ بعض مالک میں تو لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آ گئے تھے کہ ان کیلئے سلامتی کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد۔ پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیرے کو ذرہ بذر کر دیا گیا۔ تاہم کچھ نہ کچھ علم باقی رہ گیا۔ سب کا سب ضائع نہ ہو سکا۔ عظیم مؤرخ ابن خلدون لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجے میں مختلف ممالک کے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ و حکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علم سحر کو حرام قرار دے دیا تھا اور ساحروں کیلئے سخت ترین عذاب کی بات کہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ بلکہ اس کو شدید نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھا اور یونانی علوم کے تراجم کرنے وقت بالقصد اس علم کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو غیر مرتب صورت میں سے حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا۔ یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں نے ہی نہیں دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجے میں بھر بھی باقی رہ گیا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔“

بہر حال جادو کی حقیقت کو تمام علمائے قدیم نے تسلیم کیا ہے اور یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ ذخیرہ سحر بڑی حد تک تلف ہو جانے کے باوجود سلسلہ علم سحر سینہ بہ سینہ کسی نہ کسی درجے میں باقی رہا۔ اور آج تک باقی ہے۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ جادو صرف شعبہ بازی اور نظر بندی کو کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب کہ جادو ایک ایسی حقیقت کا نام ہے کہ جس کا سہارا لیکر حقائق کو متغیر کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ جنس بھی بدل دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے فتنے اس کے ذریعہ ظہور میں آ جاتے ہیں۔ جو عموماً خلق خدا کے لئے ضرر و رساں بنتے ہیں۔ اسی لئے جادو کو شرعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت میں حضرت کوہٹ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہودی میرے ایمان لانے سے بہت چراغ پا ہوئے۔ اور اگر میں ایک عزیمت کو اپنے درد میں نہ رکھتا تو وہ مجھے جادو کے زور سے گدھا بنا دیتے۔ لیکن میں عزیمت کا درد کرنے کی وجہ سے ان کی سازش سے محفوظ رہا۔ اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادو کے زور سے انسان کو گدھا بھی بنایا جاسکتا ہے۔

بے شمار واقعات اور شواہد سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ بذریعہ جادو میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات طلاق تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ بعض گھر میں یہ دیکھا گیا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے پر جان چھڑکنے میں اور پھر جانک یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی صورتوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ یہ دراصل کسی کړتوت کی بنا پر ہوتا ہے۔

جادو کے ذریعہ لاکھوں کے رشتوں کی بندش کر دی جاتی ہے۔ اسکے بعد قابل قبول لڑکیوں کے بھی پیغامات آنے بند ہو جاتے ہیں بلکہ

لگے لگائے رشتے بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور رشتے داروں میں دراڑ پڑ جاتی ہے جادو جانوروں پر بھی کیا جاتا ہے۔ اور جادو سے متاثر ہونیکے بعد گائے، بھینس، بکریاں جو دودھ دینے میں بے مثال ہوتی ہیں۔ اچانک دودھ سے بھاگ جاتی ہیں اور انکے تھنوں میں درد سوکھ جاتا ہے۔ فاسق و فاجر لوگ کسین پتوں پر بھی سحر کر دیتے ہیں۔ اس طرح بچے سحر کی لپیٹ میں آکر سوکھ کر مر جاتے ہیں۔ جادو کے ذریعہ عورتوں کی کوکھ بندی کر دی جاتی ہے۔ کوکھ بندھ جانیکے بعد حمل قرار نہیں پاتا۔ جادو کے ذریعہ "عقد فرج" کر دیا جاتا ہے۔ اور اسکے بعد مرد عورت کے قابل نہیں رہتا۔ اسکی جھولیت اور مردانگی تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ جادو کے ذریعہ روزگار کی بندش کر دی جاتی ہے انسان جہاں بھی جاتا ہے اُسے ناکامی ہوتی ہے۔ اور اگر روزگار لگ جاتا ہے تو اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ جادو کے ذریعہ خاندان کے غلام تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ گھروں کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔ باہمی تعلقات نفرت اور عداوت میں بدل جاتے ہیں۔ زندگیاں ناسو بنکر رہ جاتی ہیں۔ ہر وقت طنطنہ اور کٹاکشی کا ماحول بنا رہتا ہے۔

جادو کے ذریعہ چہرے بھی بگاڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور قدرتی محسن کو ہمال کر دیا جاتا ہے۔ اور بہت نقصانات جادو کے ذریعہ شہر کے بندوں کو پہنچائے جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگیوں میں زہر گھول دیا جاتا ہے۔ اور یہ ظلم و ستم کسی ایک علاقے کی کہانی نہیں ہے بلکہ کسی جگہ بھی چلے جائیں آپ کو سفلی عمل اور جادو ٹوٹنے اور چوکیاں اور ہانڈیاں چھوڑنے کے واقعات سننے کو مل جائیں گے۔ جادو کے ذریعہ کسی کو قتل کرنا کسی کے کاروبار کو تباہ و برباد کرنا کسی کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنا کسی کو اسکے جائز مقام سے محروم کرنا یا کسی کو بیماری میں مبتلا کر دینا وغیرہ جیسے تمام کام کبیرہ گناہ میں شامل ہیں۔ بلکہ انکا تعلق کسی مذہبی درجے میں کفر و شرک سے جڑا ہوا ہے۔ جادو کرنا یا کرنا قطعاً حلال نہیں۔ اور ایسے لوگ آخرت میں اللہ کی ہازر جس سے نہیں بچ سکتے۔ زنا، چوری، ڈکیتی، شرب نوشی، سود و خوری، ماں باپ کی نافرمانی کرنا جیسے بیچ کاموں سے بھی بدتر ہے کسی پر جادو کرنا یا کرنا۔ جبکہ خوفِ خداوندی اور فکرِ احتساب آخرت کا جو ہر مسلمان میں عنقا ہوا ہے۔ یہ کبھی ایسی نازیبا حرکتیں اور اس طرح کے کالے کرتوت دل کھول کر ہونے لگے ہیں۔ اور اس طرح ظلم و ستم کا سلسلہ پورے معاشرے میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل گیا ہے۔ جادو کی ستم خیزیوں اور سفلی عمل کی چہرہ دہستیوں سے نمٹنے کیلئے اور جادو ٹوٹنے کے اثرات کو رفع کرنے کیلئے ہم نے "باب رد سحر" قائم کر کے سٹوایسے طریقے منتخب کر کے اپنے ناظرین کیلئے نقل کئے ہیں کہ جن کو "عنیم خاندان" نے عملیات کا خاص الخاص سرمایہ کہا جاسکتا ہے۔ ان روحانی فارمولوں میں بعض فارمولے تو ایسے ہیں جو آپ کی نظروں سے پہلے بھی گزرے ہونگے بعض فارمولے ایسے ہیں جنہیں آپ پہلی بار پڑھیں گے اور بعض فارمولے ایسے بھی ہیں جنہیں کوئی عامل لاکھوں روپے لیکر بھی عطا کرنے کیلئے تیار نہ ہوتا لیکن ہم نے خدمتِ خلق کے ارادے سے اور حصولِ رضا و خداوندی کی نیت سے ہر ذریعہ ناظرین کو دیتے ہیں۔ درخواست یہ ہے کہ پڑھنے والے ان گرانقدر روحانی فارمولوں سے فائدہ اٹھاتے وقت راقم الحروف کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اللہ کے بندوں کو جادو ٹوٹنے کی اذیت ناک آفتوں سے نجات کی مومنانہ جدوجہد کریں گے۔ انہیں اکثر فارمولے تو وہ ہیں جو ان عاملین کیلئے پیش کئے گئے ہیں جو روحانی عملیات کے ذریعہ خلق کی خدمت میں مصروف ہوں اور انہیں بعض فارمولے ایسے بھی ہیں کہ جن کے ذریعہ ہر ہر پڑھنے والا اپنا اور اپنے گھروالوں کا علاج کر سکتا ہے یا رکھیں کہ اجازت کسی باضابطہ عامل سے اس وقت یعنی ضروری ہے جب یہ کام بحیثیت عامل دوسروں کیلئے انسان کرنے کا ارادہ کرے اگر صرف اپنی ذات یا اپنے گھر کی دہلیز کے اندر رہنے والے افراد کیلئے کسی عمل کو کرنے کی ضرورت پڑے تو اجازت یعنی ضروری نہیں ہے۔ پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ جن عملیات کی اجازت مام نہ نہ ہو انہیں کرنے سے پہلے آپ کسی روحانی رہنما سے رجوع کر لیں اور اپنی جان کو ضیق میں نہ نہ ڈالیں۔ لیجئے آپ ان طریقوں پر نظر ڈالیں جو آپ کیلئے سونے چاندی کی دولت ہے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

طریقہ ۱

اگر کسی پر جادو کر دیا جائے تو اس کو دفع کرنے کیلئے تترتہ روزانہ سورہ فلق اور تترتہ روزانہ سورہ ناس پڑھے۔ لگاتار چالیس دن تک یہ دونوں سورتیں قرآن حکیم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ایک یہودی نے فخرِ دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور آپ اس جادو کے اثر سے متاثر ہو کر بیمار ہو گئے تھے۔ اس وقت فرشتوں نے اگر صحیح رہنمائی کی اور باذن اللہ اس جادو کا توڑ بتایا۔ اور بتایا کہ اس جادو کی چیزیں کس کنوئیں میں ڈالی گئی ہیں اگر روز پڑھنا شکل ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو تین سو تین سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیا جائے اور چالیس دن تک یہ پانی صبح و شام جادو زدہ کو پلایا جائے۔ ان سورتوں کے نقش اکابرین سے دونوں طرح منقول ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔ لفظی نقش یہ ہیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت زیرِ زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش سورہ فلق

۷۸۶

قل اعوذ	بیت الفلق	من شر ما خلق	ومن شر
خاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النفس	فی العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

عددی نقش یہ ہیں۔

نقش سورہ ناس

۷۸۶

قل اعوذ بآی	ملك الناس	الہ الناس	من شر الوسوس
ملك الناس	الہ الناس	من شر الوسوس	الذی یوسوس
الہ الناس	من شر الوسوس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شر الوسوس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	الجنۃ والناس

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

۷۸۶

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

جادو زدہ انسان کیلئے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقش کا مجموعی نقش بنا کر ربض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور یہ تینوں نقش موم جلے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں۔ اور ڈورا بھی کالا ہی استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

دونوں کا عددی نقش یہ ہے۔

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

انشاء اللہ حکم الہی سحر باطل ہو جائے گا۔ اور مریض کو شفا نصیب ہوگی۔ یہ عمل بھی مجرب اور آزمودہ ہے۔

فَلَمَّا أَتَوْا قَالُوا تَحْسَبُ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرَ إِنَّ اللَّهَ سَبَّحْتَ بِطِلْمٍ بَطَلٌ بَطَلٌ السِّحْرُ يَا ذَنْنَ اللَّهِ ﴿۴۱﴾

طریقہ ۶

اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہو تو ہفتے کے دن بعد نماز عصر قرآن حکیم کی وہ تین سورتیں لکھ کر نکلے میں ڈالیں جن میں "مک" نہیں ہے۔ اور وہ سورتیں یہ ہیں۔ سورہ عصر، سورہ قمر، سورہ فلق (سپارہ نمبر ۲) ان ہی سورتوں کو، دن تک ۲۱-۲۱ مرتبہ پڑھ کر ایک کٹورا پانی پر دم کر کے مریض کو پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ یہ ہی روز میں کیسا بھی جادو ہوگا۔ خواہ وہ علوی ہو یا سفلی اتر جائے اور بفضلِ رحمتِ درحیم مریض رو بہ صحت ہوگا۔

طریقہ ۷

اگر کسی مریض پر جادو ٹونا بندش اور ٹوکا وغیرہ ہو یا مریض کو سفلی اور گندے علم کے ذریعہ بے بس کر دیا گیا ہو تو اس مریض کو زمین پر چت لٹائیں۔ اور مریض مرد ہو تو ٹن کے کپڑوں کے علاوہ کوئی اور کپڑا نیچے اور پر نہ ڈالیں۔ اگر مریض عورت ہو تو اوپر سوئی سی چادر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ ڈالیں جس جگہ لٹائیں وہ جگہ پاک اور صاف ہونی ضروری ہے۔

اس کے بعد عامل ایک چاقو لے۔ چاقو پورا لوہے کا ہو۔ اس میں لکڑی وغیرہ کا دستہ نہ ہو۔ چاقو نہ ہو تو پوری لوہے کی چھری لے اور اس چھری پر، مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرے اور مریض کے سر سے پیروں کی طرف چھری اتار کر بائیں سے دائیں لکیر کھینچ دے۔ سات لکیریں کھینچ جانے کے بعد مریض کو اٹھا لٹا دے اور اس کے بعد عمل مذکورہ کر کے ان ہی لکیروں کے اوپر۔ اوپر سے نیچے کی طرف لکیر کھینچے اور کل ۳ لکیریں کھینچے۔ بائیں سے دائیں، لکیریں کھینچی ہیں اور اوپر سے نیچے لکیریں کھینچی ہیں۔ اور لکیر کھینچنے سے پہلے چاقو یا چھری پر سات سات مرتبہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرنا ہے۔ اور دم کر کے چاقو یا چھری کو مریض کے سر سے پیروں کی طرف اتار کر اس کے بعد لکیر کھینچی ہے۔ یہ ایک دن کی کاٹ ہوئی۔ اسی طرح لگاتار ۷ روز تک کاٹ کرنی ہے۔ اگر یہ کاٹ عصر اور مغرب کے درمیان کی جائے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ اس کاٹ سے کتنا بھی سفلی اور گندہ جادو ہوگا کاٹ جائے گا اور مریض ایک ہی ہفتے میں بحکم الہی بھلا چکا ہو جائیگا لکیروں کی صورت یہ رہے گی۔

ادھر سے نیچے	شروع	بائیں سے دائیں شروع
		ختم

طریقہ ۸

پاک دھاف مٹی سے ایک گولہ بنائے جو وزن میں ڈھائی سو گرام کا ہو۔ اس پر سات مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں۔ پھر اس کو کسی بھٹی میں ڈال دیں۔ جب یہ خوب تپ جائے اس وقت اس کو پانی میں ڈال دیں۔ اور صبح و شام اور ہر پہلوں میں ۳ مرتبہ یہ پانی جادو زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔

دعا یہ ہے۔ آیت الکرسی دل قرآن آبِ حیاتِ نور حمان حلقہ حلقہ سات آسمان سات زمین سات مٹی ایک دربان پاؤں رکھے جبریل

کرم کرے رحمان موجود اس کا کرم موجود بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درکھلا رہے چلہ وہ نہ کرے جو جادو کرے سو مرے یہ عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

اگر کسی مکان پر سحر کا شبہ ہو۔ تو اس مکان میں یہ نقش لکھ کر کسی فریم میں لگا کر دیوار پر آویزاں کر دیں انشاء اللہ گھر سے سحر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

طریقہ ۹

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۴	۱۲
۳	۱۶	۵	۶
۱۰	۵	۲	۱۵

جادو علوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور کنوئیں کے پانی پر ۲۱ مرتبہ اسی عزیمت کو پڑھ کر دم کر دیں پھر اس پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح و شام پلانے رہیں۔ اور اسی عزیمت کو ۲۱ مرتبہ مریضوں کے قبل پر دم کر کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔ عزیمت یہ ہے۔

موتی و ہارون کی لالٹھی ٹوٹا کرنے والے کی ٹوٹے پانی سے سحر پڑے موت کی کھائی۔ کعبہ کی نظر بیکار ہو اجادو کا اثر بسم اللہ اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس نقش کو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مندرجہ ذیل نقش کو آگ میں جلا دیں اور لگاتار ۷ دن تک اسی طرح سات نقش جلا دیں تو انشاء اللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا۔ نقش یہ ہے۔ اور یہ نقش

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۳	۴۱
۴۰	۴۸	۴۲

یا سلام کا ہے۔

اگر کسی شخص پر کسی نے زبردست جادو کر دیا ہو۔ یا سفلی عمل کے ذریعہ سے بالکل مفلوج کر دیا ہو۔ یا ایسی گڑبگڑ کر دی ہو کہ جس کی نشاندہی نہ ہو پار ہی ہو اور اس وجہ سے وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو تو اس کے ایک ایک بے حد مجرب عمل یہ ہے۔ انشاء اللہ اس عمل کے ذریعہ اس پر کئے ہوئے جادو گندے علم اور گڑبگڑ وغیرہ کی مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور چالیس دن میں مریض جادو کی لپیٹ سے انشاء اللہ پوری طرح نجات پالے گا۔

طریقہ ۱۲

طریقہ ۱۳

سات نمازیوں کے وضو کا پانی (جو بیچ وقتہ نمازی ہوں) ایک بوتل میں جمع کر لیں اور اس پر دو سو مرتبہ سورہ یسین کی آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبِّ السَّحَابِ پڑھ کر دم کر دیں۔ سات چھوڑے لیں اور ان میں سے ہر چھوڑے پر یہی آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان ایک چھوڑا کھلا کر بوتل کا پانی پلائیں۔ صرف سات دن کا علاج ہے سات دن پورے ہو جانے پر اسی آیت کا نقش مثلث مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

طریقہ ۱۴

سحر زدہ کیلئے یہ طریقہ علاج بھی کافی سودمند ثابت ہوا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ ۲۱ درختوں کے پتے جو تعداد میں کل ۳۰۳ ہوں۔ توڑ کر لائیں۔ اور ہر ایک پتے پر سات مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ کر دم کر دیں۔ کل تعداد پڑھائی کی اکیس سو اکیس مرتبہ ہو جائے گی۔ یہ تعداد زیادہ سے زیادہ تین نشستوں میں مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکائیں اور سحر زدہ کو اس پانی سے غسل کرائیں۔ لگاتار سات دن تک اس عمل کو دہرائیں۔ اور روزانہ پتے توڑ کر لائیں انشاء اللہ سات دن میں مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور کتنا بھی سخت جادو ہو گا اتر جائے گا۔ اس کے بعد ایک نقش لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کا مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔ اور ایک بوتل پانی پر ۲۱ مرتبہ لَاحَوْلَ پڑھ کر دم کر کے رکھ دیں۔ اور اس پانی کو ۲۱ روز تک صبح و شام پلائیں۔ اور سرسوں کے تیل پر بھی ۲۱ مرتبہ دم کر کے رکھ دیں۔ اور ۲۱ روز تک تیل کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ مکمل صحت نصیب ہوگی۔

نقش جو گلے میں ڈلے گا وہ یہ ہے۔

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۳	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۴
۳۷۳	۳۷۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

طریقہ ۱۵

اگر کسی انسان پر زبردست جادو ہو اور کسی بھی طرح جادو کے اثرات سے نجات نہ ملتی ہو تو "ہفت سلام" کے نقوش قرآن حکیم محتایاب ہو جاتا ہے۔ جملات کے دن سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اور درج ذیل تفصیل کے ساتھ نقوش پلانے چاہئیں۔ ۲۸ دن کا علاج ہے۔ ہر نقش چار مرتبہ پلانا ہے۔

وہ ساتوں نقوش جو ہفتے کے سات دنوں میں پلانے میں ہیں۔ وہ

یہ ہیں۔

جمرات کے دن پینے والا نقش

سَلَامٌ عَلَىٰ نَحْوِ فِي الْغَائِبِينَ			
۳۲۲	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۳۲۰
۱۱۵	۳۱۹	۱۳۳	۱۱۱

جمعہ کے دن پینے والا نقش۔

ہفتے کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يَسِينَ			
۱۳۱	۱۱۰	۳۱	۷۰
۳۲	۶۹	۱۳۲	۱۰۹
۶۸	۲۹	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۶۷	۳۰

سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَآلِهِ			
۱۳۱	۱۱۰	۱۱۶	۲۶۸
۱۱۷	۲۶۷	۱۳۲	۱۰۹
۲۶۶	۱۱۳	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۲۶۵	۱۱۵

پیر کے دن پینے والا نقش۔

اتوار کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ			
۱۳۱	۱۱۰	۵۶۳	۵۰
۵۶۴	۴۹	۱۳۲	۱۰۹
۴۸	۵۶۱	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۴۷	۵۶۲

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الْجَنَّةِ			
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

بدھ کے دن پینے والا نقش۔

منگل کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلَىٰ مَنَّا مَطْلَعِ الْفَجْرِ			
۱۳۱	۲۳۳	۱۴۹	۳۱۴
۱۵۰	۳۱۳	۱۳۲	۲۳۲
۳۱۲	۱۳۷	۲۳۵	۱۳۳
۲۳۴	۱۳۴	۳۱۱	۱۳۸

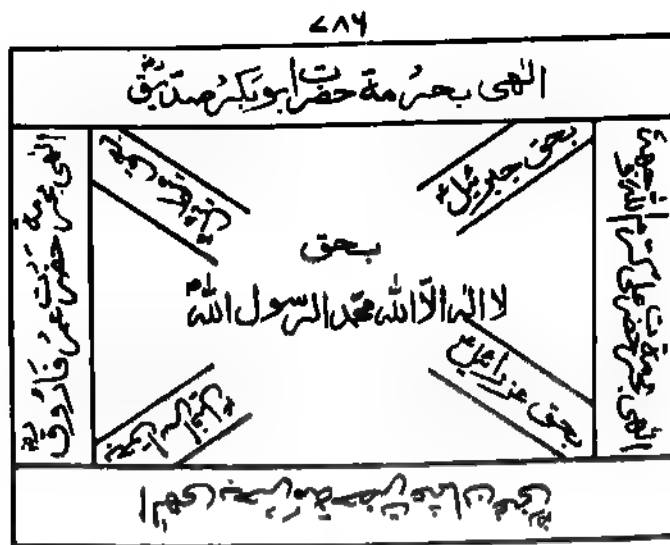
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوا خِلَابِي			
۱۳۱	۱۷۰	۳۵۱	۱۳۲۲
۳۵۲	۱۳۲۱	۱۳۲	۱۶۹
۱۳۲۰	۳۴۹	۱۷۲	۱۳۳
۱۷۱	۱۳۳	۱۳۱۹	۳۵۰

”سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الرَّحِيمِ“ والا نقش گلے میں ڈال دینا چاہیے۔ انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہو گا علوی یا سفلی پوری طرح اس نجات مل جائے گی۔ اور ۲۸ دن میں مریض معقیاب ہو جائے گا قاعدہ یہ ہے کہ ہر نقش چار کی تعداد میں بنانے چاہئیں اور اد پر دی ہوئی ہدایت کے مطابق انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ پھر دیکھئے کہ ان ہفت سلام ”کا کرشمہ کیا ہے۔“

سحر کا اثر اگر معمولی ہو اور بالخصوص ميعاد کے دوران عامل کو خدمت کا موقع مل جائے تو عامل کو چاہیے کہ وہ مندرجہ ذیل نقش پر کالی ردشائی سے لکھ کر موم جلے کے بعد اسکو کالے رنگ کے کپڑے اور کالے ہی رنگ کے ڈورے میں کر کے مریض کے گلے میں ڈال دے۔ یہ نقش جمعرات کے دن سورج نکلنے سے پہلے پہلے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تو افضل ہے ورنہ جب بھی موقع ہو ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے پندرہ دن کے اندر نجات مل جائے گی۔ اور مریض بفضل رب الطلین روبرہ صحت ہو گا۔

طریقہ ۱۶

نقش یہ ہے۔



طریقہ ۱۷ سخت جادو کیلئے یہ طریقہ بھی مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اکثر اکابرین جادو انار نے کیلئے اس طریقے کو استعمال کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی سامنے رکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یسین کی تلاوت کریں۔ سورہ یسین میں یسین ہیں۔ ہر یسین پر رک کر سورہ یسین کی آیت ”سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّكَ الْحَنِيمِ“ ۴۴ مرتبہ پڑھیں اور بوتل پر دم کر دیں۔ اس طرح ساتویں یسین پر رک کر ۴۴ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور ہر مرتبہ بوتل پر دم کرتے رہیں۔ ختم سورہ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بوتل پر دم کر دیں۔ اور یہ پانی صبح و شام۔ صبح کو نہار منہ اور شام کو مغرب سے پہلے اور عصر کے بعد مریض کو پلائیں اور مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔ انشاء اللہ سر سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۴۰
۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲
۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶
۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵

طریقہ ۱۸ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو حرکت کیا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف لوٹ جائے تو سورہ کوثر دروازہ سحر مرتبہ بلاد درود شریف پڑھا کرے اور یہ نقش جو سورہ کوثر کا نقش ہے۔ کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ ہم دن کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

طریقہ ۱۹ اگر کوئی شخص سفلی جادو کے اثرات میں مبتلا ہو اور اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض پیدا ہو گئے ہوں۔ اور کاروبار و فیوکی بندش ہو کر رہ گئی ہو تو سورہ فاتحہ کے اس نقش کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔ اس نقش کو

مربع اتنی چال سے لکھیں۔ اور کل چار عدد یہ نقش لکھیں۔ ۱۔ نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ۲۔ نقش کو مریض جہاں سوتا ہو وہاں چھت میں لٹائیں اس طرح کہ نقش مریض کے اوپر رہے۔ ۳۔ نقش کو خاص طور سے گلاب و زعفران سے لکھیں اور بوتل میں ڈال کر پانی بھریں۔ پھر پانی مریض کو صبح و شام ۲۱ روز تک پلائیں۔ اور یہ نقش کو لکھ کر اس کے نیچے یہ عبارت بھی لکھیں۔
 ”یا اللہ ببرکتِ ایں نقش فلاں ابن فلاں را از سحر نجات عطا کن“

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھیں۔ اور اس نقش کو کسی بیری کے درخت پر یا کسی ایسے درخت پر جس پر کھانے والے پھل آتے ہوں۔ اور وہ درخت کا نٹوں دار بھی ہو لٹکا دیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن میں مریض پوری طرح صعیاب ہو جائے گا۔ نقش لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الرحمن الرحيم رب العالمين	ولا الضالين عليهم السلام	انعت عليهم السلام الذين	ما لك يوم الدين استعين
انعت عليهم السلام الذين	ما لك يوم الدين استعين	ولا الضالين عليهم السلام	الحمد لله الرحمن الرحيم رب العالمين
ما لك يوم الدين استعين	ولا الضالين عليهم السلام	انعت عليهم السلام الذين	الحمد لله الرحمن الرحيم رب العالمين
ولا الضالين عليهم السلام	الحمد لله الرحمن الرحيم رب العالمين	ما لك يوم الدين استعين	انعت عليهم السلام الذين

طریقہ ۲

جادو زدہ انسان کیلئے چار سورتوں کا مجموعی نقش بھی بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو یہ مجموعی نقش ۳ عدد تیار کئے جائیں۔ ایک نقش مریض کے پلنگ کے اوپر لٹکا دیا جائے۔ دوسرا نقش مریض کے بستر کے نیچے رکھ دیا جائے اور تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ مریض کے پاس ۱۴ دن تک کوئی ایسی عورت نہ آئے جسے دم نفاس یا دم جیض آرہا ہو۔ ۱۴ دن کے بعد یہ پرہیز ختم ہو جائے گا۔ اگر ۱۴ دن کے اندر اندر ایسی کوئی عورت مریض کے قریب آگئی تو تعویذوں کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے اس بارے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس مجموعی نقش کو کامل احتیاط کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ کیوں کہ فطری کا ارکان رہتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ نقش سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس کے نقوش کا مجموعہ ہے۔
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۱۳۲۲	۲۱۶۹	۱۳۲۷	۲۱۷۲
۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۵۳
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۳	۲۳۶۹
۱۳۲۹	۲۱۷۴	۱۳۲۷	۲۱۶۸
۲۳۵۹	۲۳۷۲	۲۳۷۶	۲۳۶۳
۱۳۱۸	۲۱۷۲	۲۱۷۴	۲۱۷۲
۲۳۷۰	۲۳۷۲	۲۳۷۰	۲۳۷۲
۱۳۲۹	۲۱۷۴	۲۱۷۲	۲۱۷۲
۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲

طریقہ ۲۱ یہ نقش بھی جادو کے اثرات ختم کرنے میں بے حد موثر ثابت ہوا ہے اور یہ نقش حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ نقش تیار کئے جائیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور یہ نقش مریض کو روزانہ دودھ میں گھول کر پلائے جائیں۔ نقش ہمیشہ رات کو سوتے وقت پلایا جائے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۱۸	۱۶۵۲۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۱۱
۱۶۵۲۳	۱۶۵۱۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۲۲
۱۶۵۱۳	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۹	۱۶۵۱۶
۱۶۵۲۰	۱۶۵۱۵	۱۶۵۱۳	۱۶۵۲۶

طریقہ ۲۲ مندرجہ ذیل کلمات اور آیات قرآنی ۳۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ مغرب کے بعد ۳۱ روز تک پلائیں۔ اگر روزانہ پڑھنا دشوار ہو تو ایک ہی دن ۳۱ مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر کسی بوتل میں پانی بھر کر اسے دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ مغرب کے بعد یہ پانی ۳ گھونٹ ۳۱ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ سحر سے پوری طرح نجات ملے گی اور اگر اس عمل کے بعد کوئی شخص پھر جادو کرائے گا۔ تو اسی کی طرف وہ جادو لوٹ جائے گا۔

وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بحری بحری کو اڑ
بحری باندھوں دسوں دوار بحری آئے بحری جائے سب جگہ سائے ٹونا جادو سب رد ہو جائے جو ٹونا جادو پھر کر ائے الٹ پلٹ وہاں
کا دیں پر جائے۔ جو کرے سو کرے۔ بحق لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ و نزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمة لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
وَلَا یُنِیْدُ الظَّالِمِیْنَ الْاَخْسَاۤءُ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۔ سپارہ ۷۸

طریقہ ۲۳ اگر کوئی شخص جادو میں مبتلا ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل صرف دو نقش گلاب و زعفران سے تیار کئے جائیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور ایک بوتل میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں پھر صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ مریض کو جادو سے نجات ملے گی۔ یہ نقش ”اَلِیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدًا“ قرآن حکیم کی ۲۴ ویں سپارے کی آیت کلمہ ہے۔
نقش یہ ہے۔ اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک گوشت سے پرہیز کر کے ساتھ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ بعد
روزانہ صرف ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

طریقہ ۲۴ اگر کوئی آسیبی اثرات کا شکار ہو یا جتنی جادو کا شکار ہو تو سرسوں کے تیل پر ازل و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ سورۃ ناس قرآن حکیم کی آخری سورۃ بغیر سین کے پڑھیں۔ مثلاً اَنْ اَعُوْذَ بِكَ النَّا۔ عَلَیْكَ النَّا۔ اِلٰہِ النَّا وغیرہ۔ واضح رہے کہ یہ عمل قدیم مالین سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے پھر بھی بہتر ہے

ہے کہ چونکہ قرآن حکیم کا معاملہ ہے اس لئے شرعی فتویٰ حاصل کر کے یہ عمل کیا جائے اور اس عمل کو اس وقت اختیار کریں جب دوسرے عملیات سے فائدہ نہ ہوا ہو۔

طریقہ ۲۵

اگر یہ شبہ ہو کہ کسی شخص کو کسی نے کچھ کھلا پلا دیا ہے جس سے جسم کے اندر جادو کے اثرات پیدا ہو گئے ہیں۔ تو ایسے شخص کے علاج کے لئے اس نقش کو روزانہ پشتری پر لکھ کر دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ جسم کے اندر سے جادو کے اثرات نکل جائیں گے اور اس شخص کو شفا حاصل ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۲۳۸	۳۳۲۳۳	۳۳۲۳۰
۳۳۲۳۹	۳۳۲۳۷	۳۳۲۳۵
۳۳۲۳۲	۳۳۲۳۱	۳۳۲۳۶

طریقہ ۲۶

جس شخص پر سحر کا اثر ہو اس مریض پر مندرجہ ذیل سب سورتیں پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد ایک بوتل میں پانی بھر کر اس پانی کو بھی اسی طرح دم کریں۔ اور دن کے ۱۲ گھنٹوں میں ہر ایک گھنٹے میں ایک گھونٹ یہ پانی مریض کو پلائیں۔ اس طرح سات دن تک عمل کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مہلک اور سخی جادو ہو گا اتر جائے گا۔ جو کچھ پڑھا جائے گا اس کی تفصیل یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک بار۔ سورۃ فاتحہ سات بار، آیت الکرسی سات بار، سورۃ کافرون، بار، سورۃ اخلاص، بار، سورۃ فلق، بار، سورۃ ناس، بار۔ عمل کے شروع اور اخیر میں تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

طریقہ ۲۷

حروف مقطعات کے چاروں عناصر کا اجتماعی نقش دو عدد بنائیں۔ ایک گلاب و زعفران سے بنا کر بوتل میں ڈالیں اور پھر اس میں پانی بھر دیں۔ اور اس پانی کو صبح دوپہر شام تین تین گھونٹ محرزہ کو پلائیں اور دوسرا نقش کالی روٹ سنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گھلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ۱۱ دن میں سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳۶	۸۳۹	۸۵۲	۸۳۸
۸۳۹	۸۳۸	۸۵۲	۸۳۶
۸۵۲	۸۳۸	۸۳۶	۸۳۹
۸۵۱	۸۳۹	۸۳۵	۸۵۰
۸۳۹	۸۵۰	۸۳۵	۸۵۱
۸۳۵	۸۵۰	۸۵۱	۸۳۹
۸۳۰	۸۵۲	۸۳۷	۸۳۳
۸۳۵	۸۳۳	۸۳۷	۸۳۰
۸۳۷	۸۳۳	۸۳۰	۸۵۲
۸۳۸	۸۳۳	۸۳۱	۸۵۲
۸۳۲	۸۵۲	۸۳۱	۸۳۳
۸۳۱	۸۵۲	۸۳۸	۸۳۳

طریقہ ۲۸

جس پر جادو کر یا گیا ہو اس پر روزانہ ۲۱ مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر دم کریں، دن تک اور ان ہی کلمات کو لکھ کر مریض کے محلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔
کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ علی قالمیقاً تلیقاً خالقاً مخلوقاً کافیا شامیاً ارضی مریضی بحق یا بدیع
وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔ بحق اسالاسالووسا۔

طریقہ ۲۹ محکوم دفع کرنے کیلئے سورہ یسین کی درج ذیل آیت روزانہ ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کرے روز تک دم کریں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات رفع ہوں گے۔ آیت یہ ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَاهُ اِيَّاهُمْ اَعْلٰى فَاِنْ اَرَادْتُمْ اَنْ تُخْلِسُوْهُ مِنْ اَرْضِ يَهُوْءَ سَدَّ اَوْحٰى خَلْفَهُ سَدًّا اِنَّا غَشَيْنٰهُمْ مَّوْجُهُمْ لَا يَبْصُرُوْنَ اِى آیت کو لکھ کر مریض کی کمریں باندھیں کہ تعویذ نشت پر رہے۔ اور گرہ آگے پیٹ پر۔

طریقہ ۳۰ سورہ طہ (سہارہ ۱۶) کی تلاوت بھی جادو کے دفعیہ کیلئے تیرہ دفع ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت مریض کے پاس بیٹھ کر کی جائے اور تلاوت کے بعد مریض پر دم کر دیں۔ اور سورہ طہ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تلاوت ۱۱ روز تک لگاتار کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

طریقہ ۳۱ مندرجہ ذیل دونوں نقش صینی کی بڑی پلیٹ پر لکھ کر سحر کو پلائے جائیں۔ ۲ نقش صبح کو پلا یا جائے ۲ نقش شام کو پلا یا جائے۔

۷۸۶

فَلَمَّا الْفَوَاقَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُ بِالسِّحْرِ

اِنَّ اللّٰهَ سَبِيْطٌ لِّاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ قَوْمًا يَّكْفُرُوْنَ

۶۶۸۴	۶۶۸۷	۶۶۹۱	۶۶۷۷
۶۶۹۰	۶۶۷۸	۶۶۸۳	۶۶۸۸
۶۶۷۹	۶۶۹۳	۶۶۸۵	۶۶۸۲
۶۶۸۶	۶۶۸۱	۶۶۸۰	۶۶۹۲

۷۸۶

۲ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فَلَمَّا الْفَوَاقَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُ بِالسِّحْرِ اِنَّ اللّٰهَ سَبِيْطٌ لِّاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ قَوْمًا يَّكْفُرُوْنَ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ قَوْمًا يَّكْفُرُوْنَ

۸۳۴۰	۸۳۴۵	۸۳۵۰	۸۳۴۹
۸۳۴۶	۸۳۴۳	۸۳۴۶	۸۳۴۹
۸۳۴۷	۸۳۴۸	۸۳۴۷	۸۳۴۲
۸۳۵۱	۸۳۴۸	۸۳۴۱	۸۳۴۲

۷۸۶

طریقہ ۳۲ اگر کوئی شخص اس دما کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد در در کرے گا اگر کسی شخص نے اس پر جادو کیا ہوا

نقش مثلث یہ ہے۔

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۳۷	۳۵	۳۰

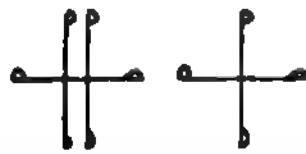
طریقہ ۳۸ اگر جادو کے ذریعہ کسی عورت کا دل اس کے شوہر کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو اور عورت کو اپنے شوہر سے نفرت ہو گئی ہو تو اس صورت میں سورہ یوسف کے ذریعہ علاج کرنا چاہیے۔ اس کیلئے تین طریقوں پر عمل کریں۔ عورت کو سورہ یوسف کا دم کیا ہو پانی پلائیں۔ سورہ یوسف پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس پانی کو روزانہ رات کو سوتے وقت عورت کو نین گھونٹ کے بقدر پلائیں۔ دوسرے یہ کریں کہ سورہ یوسف روزانہ پڑھ کر عورت کے اوپر دم کریں۔ انشاء اللہ رات ہی روز میں اس کے دل کی کج روی درست ہوگی۔ یہی عمل اس مرد کے لئے بھی کارآمد ہے جس کا دل بذریعہ سحر اپنی بیوی کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو۔

نقش یہ ہے۔

۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

طریقہ ۳۹ اگر کسی لڑکی کو بذریعہ سحر باندھ رکھی ہو تو اس کے توط کے لئے اس طرح نقش بنوا کر اس کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر سحر باطل ہو گا اور کہیں سے پیغام موصول ہو گا۔ یہی عمل اس لڑکے کے لئے بھی مفید ثابت ہو گا۔ جس کے رشتے کو بذریعہ جادو باندھ دیا گیا ہو۔ دو نقش اس انداز سے بنائیں۔

۵۷۶۷	۵۷۷۰	۵۷۷۳	۵۷۵۹
۵۷۷۲	۵۷۶۰	۵۷۶۶	۵۷۷۱
۵۷۶۱	۵۷۷۵	۵۷۶۸	۵۷۶۵
۵۷۶۹	۵۷۶۳	۵۷۶۲	۵۷۷۴



بحق اھیٹا اشر اھیٹا

۲۱۷۵۲	۲۱۷۵۶	۲۱۷۵۹	۲۱۷۴۵
۲۱۷۵۸	۲۱۷۴۶	۲۱۷۵۱	۲۱۷۵۷
۲۱۷۴۷	۲۱۷۶۱	۲۱۷۵۳	۲۱۷۵۰
۲۱۷۵۵	۲۱۷۴۹	۲۱۷۴۸	۲۱۷۶۰

طریقہ ۴۰ خوف خدا سے بے پرواہ لوگ سفلی عمل کے ذریعہ بعض عورتوں کی کوکھ باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حمل ٹھہرتا ہی نہیں۔ اور اگر ٹھہرتا بھی جاتا ہے تو ضائع ہو جاتا ہے۔ اور حمل پورا ہونے کی فورت نہیں آتی۔ اس لئے اکابرین نے ایسی عورتوں کیلئے ایک طریقہ عمل تجویز کیا ہے۔ وہ یہ کہ سورہ واقعہ کا ایک نقش بنایا جائے اور اس نقش کے اوپر آیت سحر کو لکھ دیا جائے۔ اس کے بعد یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک بوتل پانی لیں۔ اس پر سورہ واقعہ پڑھ کر دم کریں۔ ۹۹ اسلام الہی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور تلو مرتبہ آیت سحر پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ پانی ۷ دن تک پلائیں۔ ہر ہفتے اس طرح ایک بوتل تیار کریں اور صبح و شام پلا کر ختم کر دیں۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔ (دوا خیر ہے کہ پانی پلانے والا حمل ٹھہرنے کے ۲ ماہ بعد کیا جائے گا)

نقش یہ ہے۔

۲۵۷۳۱	۲۵۷۳۳	۲۵۷۳۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۳۶	۲۵۷۳۲	۲۵۷۳۰	۲۵۷۳۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۳۹	۲۵۷۳۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۳۳	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۳۸

طریقہ ۲۱

اگر کسی شخص کی قوتِ مردانگی کو باندھ دیا گیا ہو تو اس کیلئے یہ عمل انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ یہ عمل قرآن حکیم کی ۳ آیات کا ہے۔ آیت ۱۱۱ وَاتَّبِعُوا مَا نَزَّلْنَا عَلَى الْمَلَكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَازِلٌ وَمَا ذُفِرَتْ۔ (سورہ بقرہ سپارہ ۱۱۱) اس آیت کو ۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے ۱۱ دن تک مریض کو صبح و شام پلائیں۔

دوسری آیت ہے سورہ یسین کی۔ سَلَامٌ قَوْلًا تَنْتَهِبُ الرَّحِيمِ۔ اس آیت کو دو سو مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر رکھ لیں اور روزانہ ۱۱ دن تک پورے جسم کی مالش کرائیں مریض اگر ہوش و حواس میں ہو تو وہ خود مالش کرے۔ مالش کے بعد پانی پر ۱۱ سو مرتبہ یا سلام پڑھ کر دم کر کے مریض کو نہلا دیں۔

تیسری آیت سورہ اشرا کی ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ (آیت ۱۱۱ سپارہ ۱۱۱) اس آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو سے نجات مل جائے گی۔

جادو کو رفع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش کو چینی کے بڑے پیالے میں لکھ کر ۲ گھنٹے تک رکھ کر پھلوس میں پانی ڈال دیں۔ پانی ڈالنے کے ایک گھنٹے کے بعد پیالے کو دھو کر مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ۳ بار ایسا کرنے سے جادو کے اثرات

طریقہ ۲۲

سے نجات حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا رحمن	یا کریم	یا اللہ	یا علی	یا رحمن	یا کمال
ام	بلدہ	علی	علی	علی	علی
ع	ع	مجید	ح	ی	ی
لا الہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ	ام
علی	ولد	م	م	م	م

یہ عمل شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منسوب ہے۔ عمل یہ ہے کہ سات کنوؤں کے پانی پر مجبوراً ایک ہی کنوئیں کے پانی پر چاروں قل ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور لگاتار ۱۱ دن تک صبح و شام محرزہ کو پلائیں۔

طریقہ ۲۳

انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۲۳: یہ عمل مولانا احمد رضا خان صاحبؒ سے منسوب ہے۔ حمد و ثناء مرقعات کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دریا کے پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔

طریقہ ۲۷

جادو ٹوٹنے کو لوٹانے کیلئے سورہ عبس (سپارہ ۸۳) کا نقش بھی بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک بوتل پانی پر سورہ عبس ۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح و شام مریض کو یہ پانی پلائیں۔ مغرب کے بعد مریض کو سورہ عبس تین مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

جادو کے اثرات سے حفاظت کیلئے اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات اور جادو کے اثرات سے پوری طرح حفاظت رہے گی۔
نقش یہ ہے۔ یہ نقش سورہ طلق کا ہے۔

۷۸۶

۵۶۳۵	۵۶۳۸	۵۶۳۱	۵۶۲۷
۵۶۴۰	۵۶۲۸	۵۶۳۳	۵۶۳۹
۵۶۲۹	۵۶۳۳	۵۶۳۶	۵۶۳۲
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۴۲

آیت الکرسی کا نقش آسیب و سحر کیلئے تیر بہدف ہے۔ اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اگر اس نقش کو شریف مشتری میں چاندی کی تختی پر کندہ کر کر گلے میں ڈالیں تو ہر آفت سے حفاظت رہتی ہے۔ محرزہ انسان کا انگوٹھا پہنے کیلئے دیئے جائیں اور ایک گلے میں ڈال دیا جائے۔ کیسا بھی سحر ہو گا۔ انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۸	۳۵۵۳	۳۵۶۰
۳۵۵۹	۳۵۵۷	۳۵۵۵
۳۵۵۲	۳۵۶۱	۳۵۵۶

قرآن حکیم کی آیت وَلِلّٰهِ عَنِ نَبِذْ وَانْتِقَامِ آیت ۷۷ سورہ ابراہیم سپارہ ۸۳ جادو کے اثر کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ اس آیت کا مربع نقش آتش چال سے بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور دو مثلث نقش آتش چال سے مثلث بنا کر دائیں بازو پر باندھیں۔ تینوں نقش کالے کپڑے میں پیک کریں۔ اس کے علاوہ مثلث آتش چال سے گیارہ نقش گلاب دوزعفران سے بنا کر دونا نایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو کے اثرات

طریقہ ۲۵

نجات ملے گی۔

نقش مرتب یہ ہے۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۴۸۹	۴۸۴	۴۹۲
۴۹۱	۴۸۸	۴۸۶
۴۸۵	۴۹۳	۴۸۷

۳۷۳	۳۷۶	۳۷۹	۳۶۶
۳۷۸	۳۶۷	۳۷۲	۳۷۷
۳۶۸	۳۸۱	۳۷۴	۳۷۱
۳۷۵	۳۷۰	۳۶۹	۳۸۰

طریقہ ۵۱ قرآن حکیم کی آیت قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (آیت ۱۵ سورہ مائدہ سپارہ ۲) یہ آیت بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ بالکل طریقہ ۵۰ جیسا ہے۔

نقش مرتب یہ ہے۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۳۷۲	۳۶۶	۳۷۴
۳۷۳	۳۷۱	۳۶۸
۳۶۷	۳۷۵	۳۷۰

۲۷۷	۲۸۰	۲۸۳	۲۷۰
۲۸۲	۲۷۱	۲۷۶	۲۸۱
۲۷۲	۲۸۵	۲۷۸	۲۷۵
۲۷۹	۲۷۴	۲۷۳	۲۸۴

طریقہ ۵۲ قرآن حکیم کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (آیت ۱۳ سورہ بقرہ سپارہ ۱) طریقہ بالکل طریقہ ۵۰ جیسا ہے۔ یہ آیت بھی جادو کے اثرات زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔

نقش مرتب یہ ہے۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۲۳۱	۲۲۶	۲۳۳
۲۳۲	۲۳۰	۲۲۸
۲۲۷	۲۳۴	۲۲۹

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۸	۱۷۹

طریقہ ۵۳ قرآن حکیم کی آیت لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (آیت ۱ سورہ مدید سپارہ ۱) یہ آیت بھی جادو کے اثرات زائل کرنے میں مفید و مؤثر ہے۔ طریقہ علاج پہلے ہی طریقہ کے مطابق ہے۔

نقش مرتب یہ ہے۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۸۹۶	۸۹۱	۸۹۸
۸۹۷	۸۹۵	۸۹۳
۸۹۲	۸۹۹	۸۹۴

۶۷۰	۶۷۳	۶۷۶	۶۶۳
۶۷۵	۶۶۴	۶۶۹	۶۷۲
۶۶۵	۶۷۸	۶۷۱	۶۶۸
۶۷۲	۶۶۷	۶۶۶	۶۷۷

طریقہ ۵۴

قرآن حکیم کی آیت **فَنُفِصِرْ لَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا** (آیت ۲ سورہ فتح سپارہ ۲۷) یہ آیت بھی راقم الحروف کے تجربے میں سحر کے اثرات کو زائل کرنے میں آئی ہے اور تیرہ ہدف ثابت ہوئی ہے۔ طریقہ علاج وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے

۷۸۶

۲۹۳	۲۸۸	۲۹۶
۲۹۵	۲۹۳	۲۹۰
۲۸۹	۲۹۷	۲۹۲

۷۸۶

۲۱۹	۲۲۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۲۳	۲۱۳	۲۱۸	۲۲۳
۲۱۴	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۷
۲۲۱	۲۱۶	۲۱۵	۲۲۶

قرآن حکیم کی آیت **فَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ** (آیت ۲۵ سورہ مؤمن سپارہ ۲۴) اس کے ذریعہ بھی سحر زدہ کا علاج راقم الحروف کے تجربے میں آیا ہے اور ہمیشہ اسے موثر پایا ہے۔ طریقہ علاج پہلے ہی طریقہ عینا

طریقہ ۵۵

نقشیں مرقع یہ ہے۔ ۷۸۶

۷۸۶

۵۱۱	۵۰۵	۵۱۳
۵۱۲	۵۱۰	۵۰۷
۵۰۶	۵۱۴	۵۰۹

۷۸۶

۳۸۹	۳۹۲	۳۹۶	۳۸۲
۳۹۵	۳۸۳	۳۸۸	۳۹۳
۳۸۴	۳۹۸	۳۹۰	۳۸۷
۳۹۱	۳۸۶	۳۸۵	۳۹۷

سات بتاشوں پر مندرجہ ذیل عزیمت سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک بتاشہ عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ روز میں مریض کو آرام ملے گا۔ اور سحر سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۵۶

عزیمت یہ ہے۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - أَهْيَا أَتَوَاهِبُ بِحَقِّ يَاسَاسٍ وَبِحَقِّ قُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِحَقِّ قُلِّ أَعُوذُ بِكَ بِتِ افْلَقَ وَبِحَقِّ قُلِّ أَعُوذُ بِكَ بِتِ النَّاسِ وَبِحَقِّ يَاسَاسٍ عَلَوْنِي**۔ اگر اس عزیمت کو سو مرتبہ چالیس روز تک پڑھ لیا جائے بہ نیت زکوٰۃ تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

طریقہ ۵۷

ایک مینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت گلاب و زعفران سے لکھ کر سات روز تک مریض کو پلائیں۔ روزانہ نئی پلیٹ پر لکھیں اور ایک ساتھ سات پلیٹوں پر لکھوا کر رکھ لیں۔ صبح کو بجے پلیٹ دھو کر پلائیں۔ اور گلاب کے سات پھولوں پر اس آیت کو ایک پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پھول کو مریض کے پورے بدن پر ملیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سات ہی روز میں سحر سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ **فَاتَّبِعُوا أَمَّا تَشْلُوا الشَّيَاطِينَ عَلَى مَلَأِ سَلِيمٍ وَمَا كَفَرَ سَلِيمٍ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَأَبْغَضُوا إِلَى النَّاسِ السَّحَرُ** (آیت ۲۷ سورہ بقرہ سپارہ ۷۸)

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۱	۳۵۵	۳۶۳
۳۶۲	۳۶۰	۳۵۷
۳۵۶	۳۶۴	۳۵۹

طریقہ ۵۸

کیسا بھی جادو ہو علوی ہو یا سفلی کالاہو، میلا ہو۔ ہر قسم کے جادو کو زائل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو زرد رنگ کے کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ہارش کے پانی یا نہر کے پانی پر اس عزیمت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور سحر زدہ کو صبح و شام گیارہ دن تک پلائیں۔ اور اتنی ہی تعداد میں سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور گیارہ دن تک اس تیل سے مریض کے سر پر مالش کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہو گا اتر جائے گا۔ اس عزیمت کو اگر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے گیارہ دن کے درمیان ۳ مرتبہ غسل بھی اگر سحر زدہ کو کرادیں تو اور بھی جلدی جادو کے اثر سے نجات ملے گی۔

یا اللہ بطل السحر بحق آدم و نوح علیہ السلام و بحق موسیٰ و علیہ و ہارون و نوح و بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق اصحاب لوط و بحق اصحاب بد و بحق جمیع المسلمین و بحق جمیع الاولیاء و بحق جمیع المؤمنین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اس نقش کو سحر زدہ کو لگاتار ۷ دن تک پلائے اور ایک نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

بسم اللہ کا یہ نقش بھی جادو سے نجات کیلئے تیر ہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے۔ ایک نقش تو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ سارا گلاب و زعفران سے لکھ کر سات دن تک روزانہ ایک نقش مریض کو پلائیں اور سات نقش کالے کاغذ پر کچی پنسل سے لکھ کر مریض کے بدن پر مل کر اس کو جلادیں اور مریض کو غسل کرادیں۔ انشاء اللہ سات دن میں جادو سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۲	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

طریقہ ۶۱

چار سو چالیس چنے کے دانے لیں۔ ہر ایک چنے پر ایک مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں پھر چالیس چنے ابا لکھ ایک دن میں کھلائیں اور لگاتار ۱۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

دوسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر آیت کریمہ تین سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ آٹا گوند ہنہ وقت تھوڑا سا پانی اس بوتل میں سے ڈالیں۔ اس طرح ایک روٹی اس پڑھے ہوئے پانی کی پکا کر مریض کو کھلائیں۔ اس عمل کو بھی ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔ تیسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ کریں۔ اس آیت کا نقش مثلث بنا کر ۱۱ عدد روزانہ ایک نقش ۱۱ دن تک پلائیں۔ پلایا کریں۔ اور ایک نقش اسی آیت کا مربع نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈالادیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں مریض کو سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۵
۵۹۸	۵۸۶	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۷	۶۰۱	۵۹۳	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۸	۶۰۰

۷۸۶

۷۹۲	۷۸۷	۷۹۳
۷۹۳	۷۹۱	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۵	۷۹۰

طریقہ ۶۲

آسیب اور سحر دونوں کیلئے ایک نادر عمل نقل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل اَللّٰهُمَّ بِنَافِ عَيْنِکَ“ کہل ہے۔ یہ آیت ۲۴ سے سارے کے پہلے ہی رکوع کی ہے۔ ایک بوتل یا نصف بوتل پانی پر اس کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اس کے بعد ایک سفید مرغ لیں۔ یہ مرغ اذان دینے والا ہونا چاہئے۔ لیکن اگر آسیب زدہ یا سحر زدہ عورت ہو تو پھر سفید مرغی لینی چاہئے۔ اور مرغی ایسی ہونی چاہئے جس نے کم سے کم ایک مرتبہ انڈا دیا ہو۔ اس مرغی یا مرغی کو ذبح کر لیں۔ اور اس کی دائیں ٹانگ کو جُدا کر دیں۔ اور بائیں بازو کو بھی الگ کر لیں۔ اور پھر اس کو پکالیں۔ اس کو پکاتے وقت ان چیزوں کو استعمال کریں۔

کشنیز، سیاہ مروج، مرغی کے انڈے کی زردی، سونٹھ، ردغن زیتون۔ ورنہ گلے کے اصلی گھی میں پکائیں۔ اُن کے علاوہ ذائقہ پیدا کرنے کیلئے حسبِ خواہش کچھ اور بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن یہ چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان کی مقدار حسبِ خواہش رکھنی چاہئے۔ نمبر ایک ایسا شخص جس کی ماں ہو باپ نہ ہو۔ نمبر دو ایسا شخص جس کا باپ ہو ماں نہ ہو۔ نمبر تین ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں نہ ہوں۔ نمبر چار ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں موجود ہوں۔ کھانا کھلانے کے بعد ان چاروں حضرات کے ہاتھ اسی بالٹی میں دھوائیں جس بالٹی میں مریض کے ہاتھ دھلوائے تھے۔ اس کے بعد ایک چینی کی پلیٹ پر سورہ کافرون کا نقش گلاب و زعفران سے لکھیں اور دوسری پلیٹ پر سورہ قریش کا نقش لکھیں۔ پھر ان دونوں پلیٹوں کو دھو کر آدھا پانی مریض کو پلا دیں۔ اور آدھا پانی اُس بالٹی میں ڈال دیں جس میں مریض کے اند چاروں حضرات کے ہاتھ دھلوائے گئے تھے۔ اس کے بعد اس پانی کو نیم گرم کر کے اگر سردی ہو تو تیز گرم کر کے مریض کو نہلا دیں۔ اور اس کے بعد مریض کے گلے میں اَللّٰهُمَّ بِنَافِ عَيْنِکَ کا نقش لکھ کر ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۲	۸۲	۸۷	۹۳
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

سورہ کافرون کا نقش جو چینی کی پلیٹ پر لکھنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۵	۹۴۰	۹۴۷
۹۴۶	۹۴۳	۹۴۲
۹۴۱	۹۴۸	۹۴۳

بسم اللہ یا احد یا ف ذو جلال یا ارحم الراحمین۔ وزیر زبر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، انشاء اللہ اس طریقہ علاج سے کتنا بھی خطرناک جادو یا جن کا اثر ہوگا۔ سات دن میں زائل ہو جائے گا۔ احتیاطاً ۲۱ روز تک مزید دوسرا پانی جس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ سوتے وقت مریض کو پلاتے رہیں۔

طریقہ ۶۴ سحر و آسیب کے حفاظت کیلئے اور اگر ان میں سے کسی بھی آفت کا شکار ہو جائے تو اس کو رفع کرنے کیلئے آیت الکرسی کا نقش بے حد مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو پر باندھ لیا جائے تو سحر و آسیب کے حفاظت رہتی ہے۔ اگر اس نقش کو فریم کر کر اگر گھر میں آویزاں کریں یا تنویدی شکل میں گھر میں لٹکائیں تو دوبائی امراض اور آفات ارضی و سماوی سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں آیت الکرسی کا نقش ہو وہ سحر و آسیب کی نجاستوں سے بھی پاک صاف ہو جاتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۲۵۵۸	۲۵۵۳	۲۵۶۰
۲۵۵۹	۲۵۵۷	۲۵۵۵
۲۵۵۴	۲۵۶۱	۲۵۵۶

طریقہ ۶۵ آج کے پُر نقن دور میں جب کہ حسد اور ملن عام اور جادو و ٹونا عام ہو کر رہ گیا ہے اور کسی بھی شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ہر شخص پہلے ہی اپنی حفاظت کی فکر کرے۔ نماز کی پابندی رکھے اور ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھنے کا معمول بنائے۔ رات کو سوتے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے سوتے۔ اور اپنے گھر میں حروف مقطعات کے اس نقش کو فریم کر کر آویزاں کر لے۔ انشاء اللہ پورا سال جادو و ٹونے سے محفوظ رہے گا۔
نقش یہ ہے۔

۱	۱۱۳۲	۱۱۲۶	۱۱۱۹	۷
۱۱۲۰	۸	۲	۱۱۲۸	۱۱۲۷
۱۱۲۹	۱۱۲۳	۱۱۲۱	۹	۳
۱۰	۴	۱۱۳۰	۱۱۲۴	۱۱۱۷
۱۱۲۵	۱۱۱۸	۶	۵	۱۱۳۱

طریقہ ۶۶ حروف نورانی کا نقش بھی سحر کو رفع کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالنے سے سحر کے اثرات رفع ہو جاتے ہیں۔

۲۳۲	۲۲۷	۲۳۳
۲۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۶۷

سُغلی اور کالے جادو کی کاٹ بعض اکابر اسم یا صیت کے ذریعہ بھی کیا کرتے تھے طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو ہزار مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے جادو زندہ کو پلائیں اور اس پر دم بھی کریں۔ اگر کوئی شخص خود ہی سحر کی لپیٹ میں ہو تو پانی خود پڑھ کر پی لے اور خود ہی اپنے اوپر دم کر لے۔ اس عمل کو سات روز تک جاری رکھئے اگر عمارت سے شروع کرے تو افضل ہے اللہ تعالیٰ سات روز ہی میں جادو سے نجات ملے گی۔ اور صحت عطا ہوگی۔ عمل کے شروع اور اخیر میں گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ اگر جادو زندہ کے گلے میں مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی ڈالیں تو تاثیر عمل اور بھی بڑھ جائے گی اور فائدے کے امکانات اور

زیادہ ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۵
۱۲۷	۱۱۶	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۷	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۳	۱۱۹	۱۱۸	۱۲۹

اسم "یا قہار" کا اور بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ اس پر دم کریں اس کے بعد ۸۳۶ مرتبہ "یا قہار" پڑھیں۔ اخیر میں گیارہ مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھیں اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ اس عمل کو بدھ کے دن شروع کر کے گیارہ دن تک لگاتار جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی سخت اور مفرے مفر جادو ہو گا۔ رفع ہو جائیگا۔ اور مریض کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت حاصل ہوگی۔

طریقہ ۶۸

آج کل یہ خیانت عام ہو گئی ہے کہ فتنہ پرور اور حاسد قسم کے لوگ چلتے چلاتے کاروبار کو سُغلی عمل کے ذریعہ باندھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اچھا خاصا کاروبار تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور انسان کا ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے قرض بڑھنے لگتا ہے۔ گھر میں معاشی تنگی شروع ہو جاتی ہے اور انسان کی عزت و داد پر لگ جاتی ہے جو شخص یہ محسوس کرے کہ اس کی اور اس کے کاروبار کی بندش کر دی گئی ہے۔ وہ روزانہ عشا کی نماز کے بعد یا مستقم ۴۳ مرتبہ پڑھے گا۔ آگے پیچھے درود شریف سات سات مرتبہ پڑھے۔ اور اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور ایک نقش دکان میں لٹکا دے۔ انشاء اللہ ۲ دن کے اندر بندش کھل جائے گی اور بُرے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۳	۱۶۹	۱۶۸	۱۷۹

اسم ذات کے ذریعہ بھی اکابرین سحر زندہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش ۲۱ عدد لکھ کر سحر زندہ کو پینے کیلئے دیئے جائیں اور عصر و مغرب کے درمیان روزانہ ایک نقش مریض کو پلایا جائے اور ایک نقش مرتبہ مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔

طریقہ ۶۹

سے لکھ جائیں اور ایک نقش زعفران سے لکھا جائے۔ زعفران والے نقش کو بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں پھر مریض کو صبح و شام روزانہ یہ پانی پلائیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ ایک نقش مریض کے سر پر لے کر طرف باندھ دیں۔ اور ایک نقش مریض جہاں لیٹا ہو اس کے اوپر چھت وغیرہ میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات عطا ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۹

۱۰۳۶۲۹۳	۱۰۳۶۲۹۶	۱۰۳۶۲۹۹	۱۰۳۶۲۸۶
۱۰۳۶۲۹۸	۱۰۳۶۲۸۷	۱۰۳۶۲۹۲	۱۰۳۶۲۹۷
۱۰۳۶۲۸۸	۱۰۳۶۳۰۱	۱۰۳۶۲۹۳	۱۰۳۶۲۹۱
۱۰۳۶۲۹۵	۱۰۳۶۲۹۰	۱۰۳۶۲۸۹	۱۰۳۶۳۰۰

طریقہ ۴۷ اگر کوئی شخص طوی یا سفلی میں مبتلا ہو تو بعد نماز فجر ۲۱ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے ہاتھ بدن پر پھیرے۔ انشاء اللہ اذن میں سحر سے چھٹکارا ملے گا۔ اول و آخرین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَاهُ اَغْلَا فِیْہِمْ اَغْلَا فِیْہِمْ اِلٰی اِلٰذْقَابٍ فِہِمْ مَّقْمُوحُونَ وَ جَعَلْنَاهُمْ یَبْکِبْنَ اِیْدِیْہُمْ سَدًّا وَّ حِیْثُ خَلَفِہُمْ سَدًّا اَفَاَنْشِیْنٰہُمْ فِیْہُمْ لَا یُبْصِرُ فِیْہِمْ ذٰلِکَ اٰیۃٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ (سورہ یسین)

طریقہ ۴۸ سفلی اور سیلے علم کی کاٹ کیلئے ایک سفلی عمل بزرگوں سے یہ بھی منقول ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ نیچے دی گئی عبارت کو ۲۱ مرتبہ سروس کے دانوں پر پڑھ کر گھر کے تمام گوشوں میں یہ سروس ڈال دیں۔ ۲۱ ہی مرتبہ سروس کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت اس کی مالش مریض کو کرائیں۔ پورے جسم پر تیل کی مالش کریں صبح کو مریض کو روزانہ ہملا دیں۔ دن لگانا رالیا کریں۔ ہملانے کے بعد روزانہ پڑھا ہو پانی پلائیں۔ پانی پر بھی ۲۱ مرتبہ یہ عبارت پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور اس عبارت کے تین نقش پیر کے دن ساعت قرمز میں لکھ کر ایک مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک گھر کی چھت پر لٹکائیں ایک دروازے کی چوکھٹ پر لٹکادیں۔ انشاء اللہ ۷ دن میں فائدہ ہوگا اور جادو اتر جائے گا۔ بلکہ جادو کرنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

عبارت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِنْد بِنْد بِنْد سحر بِنْد اُسبب بِنْد کروت بِنْد دشمن کا دماغ بِنْد دشمن کا دل بِنْد دشمن کا ہاتھ بِنْد دشمن کا پیر بِنْد دشمن کا وار بِنْد بحق حضرت علی کرم اللہ وجہہ و بحق یا وحی یا علی لا الہ الا اللہ کی کھائی محمد رسول اللہ کی دھائی۔ العجل العجل العجل۔ الساعة الساعة الساعة۔

طریقہ ۴۹ عملیات کی لائن میں ایک عمل "عقد فرج" بھی ہوتا ہے۔ اس عمل کے ذریعہ عورت کو بیکار کر دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے شوہر سے صحبت نہیں کر پاتی۔ بلکہ اسے صحبت سے نفرت اور وحشت ہوتی ہے۔ اگر کسی عورت پر اس طرح کے اثرات محسوس ہوں تو اس کو عورت کیلئے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل آیت ستر مرتبہ لکھ کر بوتل میں ڈال لیں اور اس بوتل میں پانی بھر لیں۔ روزانہ صبح و شام اس بوتل کا پانی کسی گلاس میں نکال چند قطرے شہد کے ڈالیں اور عورت کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ہی روز میں عقد فرج سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ اِمْرَاۃٌ مُّؤْمِنَةٌ اَمْرَاۃٌ لَّوْطٰہُ کَانَتَا نَحْتُ عَبْدَیْنِ مِنْ جَبَا دِنَا الصّٰلِحِیْنَ ہا آیت ۷۸ سورہ تحریم سپارہ ۷۸ حضرت خواجہ بختیار کاکی سحر کونج کرنے کیلئے یہ نقش دیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے مریض صرف ایک ہی نقش سے شفا یاب ہو جاتا تھا۔

نقش یہ ہے۔

247			
251	255	258	222
252	225	250	254
224	240	252	229
252	228	226	259

طریقہ ۷۸

طریقہ ۷۸ محبوب الہی سلطان الشیخ حضرت مولانا نظام الدین اولیاء سورۃ مزمل کے ذریعہ جادو کا علاج کیا کرتے تھے۔ سورۃ مزمل پانی پر دم کر کے مریض کو دیا کرتے تھے۔ صبح و شام مریض یہ پانی پینے سے جادو کے اثرات سے نجات پا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپؐ فرمایا تھا کہ جو شخص سورۃ مزمل کو روزانہ پڑھے گا اور اس کو اپنے پاس لکھ کر رکھے گا۔ اس پر کوئی بلا نازل نہیں ہوگی۔ خدا کی مخلوق کی نظروں میں وہ ذی عزت ہوگا۔ اللہ اس کو اپنا ولی بنائے گا اور اس سورۃ کی پابندی سے تلاوت کر نیوالے پر آسیب و سحر اثر انداز نہیں ہوئے۔

طریقہ ۷۹

طریقہ ۷۹ حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادیؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی سحرزدہ شخص عشاء کی نماز کے بعد بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ۱۱ سو مرتبہ یا سُبُّوحٌ یَاقُدُّوْسُ یا عَفْوٌ یَا دَوْدُ یَا ذَا الْجَلَالِ پڑھے گا تو انشاء اللہ ۲۱ روز میں اس کو سحر کے اثرات سے نجات نصیب ہوگی۔

طریقہ ۸۰

طریقہ نمبر ۸۰ سفید کاغذ پر یہ عبارت کالی روشنائی سے لکھیں۔ یا قاہرہ ذا البطش الشدید انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قاہرہ اس کو مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ دوسرے کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔ یا مذل علیٰ جبّار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل۔ اس کو مریض کے بائیں بازو پر باندھیں۔ اور یہ دونوں عبارتیں ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ الشارح الشرف اس دن کے اندر سحر کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

طریقہ ۸۱

طریقہ ۸۱ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ جادو زدہ شخص کو یہ عبارت لکھ کر دیتے تھے۔ وہ نقش بنا کر گلے میں ڈال لیا کرتا تھا۔ اور بفضل خداوندی ٹھیک ہو جاتا تھا۔

اللہی رحم۔ کن۔ کرم کن۔ برہا ل فلاں ابن فلاں

اِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ- اِنَّكَ سَمِيعٌ مَّجِيبٌ وَاِنَّكَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

زیر زیر لگانے کی ضرورت نہیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ جادو زدہ کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھنا چاہیے۔

طریقہ ۸۲

طریقہ ۸۲ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی مسحور پر ۳ مرتبہ سورۃ فاتحہ ۳ مرتبہ سورۃ اخلاص اور تین تین مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کرتے تھے۔ لگاتار ۷ دن اس عمل کی برکت سے مسحور دفع ہو جاتا تھا۔

طریقہ ۸۳

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ

هَرَمُ الْمُفْلِحِينَ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْغَنِيُّ الرَّشِيدُ مِنَ النَّاسِ هُنَّ ثَلَاثُ أَصْنَافٍ الْأُولَى الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ مَعَ صَبِيرٍ طَائِفَةٌ وَلِيَ الدِّينَ أَمْوٍ تُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاءُ هُمْ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّ أَمَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَذُنُ خِفْوةٍ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَمَنْ غَفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ عَذَّبَ
 مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَمَّا الرَّسُولُ فَمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنَ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَكُلٌ أَمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَكُتِبَ
 دَرُسُهُمْ لَا تَقْرَأُ فِي بَيْنِ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِمْ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا
 مَا كَسَبَتْ وَفَعْلَهَا مَا كَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ
 قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحِيزْنَا مَا لَنَا قِسْمًا رَبَّنَا رَبَّنَا وَغَفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَارْحَمْنَا وَقَدْ أَنْتَ مَوْلَانَا وَقَدْ فَانَعَمْنَا نَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
 إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى
 الْقَبْلُ الشَّهَارِ يُطَلَّبُ خَيْثُ الْأَوَّلِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسْتَخَرَاتُ بَأْسِهِ ۖ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْخَلْقُ وَالْأَلْهَامُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ
 أَذُنُ خِفْوةٍ خَفِيفَةً ۖ إِنَّهُ لَا يُجِيبُ الْمُتَعَذِّبِينَ وَلَا تَنْفُسُ إِلَى الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَأَذُنُ خِفْوةٍ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ
 رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۖ قُلْ إِنْ أَرَادَ عَوَالِدُكُمْ أَوْ أَرَادَ عَوَالِدُكُمْ أَوْ أَرَادَ عَوَالِدُكُمْ أَوْ أَرَادَ عَوَالِدُكُمْ أَوْ أَرَادَ عَوَالِدُكُمْ أَوْ أَرَادَ عَوَالِدُكُمْ
 وَلَا تَخَافُ بِهَا وَتَبْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمَلَكُوتِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ دُولٌ مِّنَ الدُّنْيَا قُلُوبًا تَكْفُرُ
وَالصُّلْبُ صَقْلًا فَأَلْزَمَ جَاسِدًا مِّنْ جَسَدٍ لَّيْسَ بِهِ كُفْرًا إِلَّا أَنِ الْهَلْمُ لَوَاحِدَةٌ تَلْمُوتُ وَالْأَرْضُ
وَمَا بَيْنَهُمَا ذَرْبُ الشَّارِقِ إِنَّا زَيَّيْنَا السَّمَاءَ دَنِيًّا أَبَدَيْتُ الْكَوَاكِبَ وَوَحَفْنَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ لَا يَسْمَعُونَ إِلَى
الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَيَقَعُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَأَصْحَابُ الْإِيمَانِ خُطِفَ الْخُطْفَةُ فَاتَّبَعُوا شَهَابًا نَّاقِبًا فَاسْتَقْبَلُوا
أَمْرًا شَدِيدًا خَلَقْنَا أُمَّرًا خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَا هُمُومِينَ طِينٍ لَا يَبُطُّ

يَا مَعْشَرَ الْجِبِّ وَالْإِنْسِ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفَعُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ فَانْفَعُوا لَا تَمْنَعُوا الْإِبْرَاطَ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ شَوَاقِدَ نَارٍ وَخُمُوسًا فَلَا تُنصِرُونَ
لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنُقَرِّبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ طُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

قُلْ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّمَا اسْمِعَ نَفْسِي مِنَ الْحَقِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۖ وَأَنَّمَا تَعَالَىٰ جَدُّكَ رَبُّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۚ إِنَّ فَاتِنَةً كَانَ يَقُولُكَ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۖ

علامہ شیخ ابوالعباس احمد ابن علی بونی نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کے چار اسماء کا نقش آتشی چال سے محکوم دفع کرنے میں بے حد مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ آتشی چال سے ان اسماء کا نقش چار طریقوں سے تیار کیا جائے ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک نقش دائیں بازو پر ایک نقش بائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش جہاں مریض لیٹا ہے ہاں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ دس دن کے اندر اندر مریض کو سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

وہ اسماء الہی یہ ہیں۔ اللہ۔ رحمن۔ رحیم۔ کریم۔

نقش اس طرح بنائیں۔

بحق یا مذلّ

بحق یا منتقم

بحق یا مہیت

الرحمن	اللہ	الکریم	الرحیم
الکریم	الرحیم	اللہ	الرحمن
الرحمن	الکریم	اللہ	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	الکریم

اللہ	الکریم	الرحیم	الرحمن
الرحیم	الرحمن	اللہ	الکریم
الرحمن	الرحیم	الکریم	اللہ
الکریم	اللہ	الرحمن	الرحیم

بحق یا مہیت

بحق یا قہار

بحق یا مذلّ

بحق یا مہیت

بحق یا قہار

بحق یا مذلّ

الکریم	الرحیم	الرحمن	اللہ
الرحمن	اللہ	الکریم	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	الکریم
الرحیم	الکریم	اللہ	الرحمن

الرحیم	الرحمن	اللہ	الکریم
اللہ	الکریم	الرحیم	الرحمن
الکریم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحمن	الکریم	اللہ

بحق یا مذلّ

یا منتقم

بحق یا مہیت

یہ عمل جلالی اور جمالی اسماء الہی کا مرکب اور مشترک عمل ہے اور ہر مزاج کے مریض کو اس آتشی ہے۔ اگر خدا خواستہ کوئی جادو میں مبتلا ہو تو اس عمل کے ذریعہ علاج کر کے فائدہ اٹھائیں۔

نقش حروف نورانی کے ذریعہ بھی محکوم دفع کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور بفضل خداوندی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ان حروف کا مزاج مربع نقش گلے میں ڈالنا چاہیے۔

طریقہ ۸۵

مربع نقش یہ ہے۔

۱۶۳	۱۶۴	۱۶۹	۱۶۵
۱۶۸	۱۶۶	۱۶۲	۱۶۷
۱۶۷	۱۸۱	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۵	۱۶۰	۱۶۸	۱۸۰

اور پہنے کیلئے مثلث کے نقش بنا کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۹ دن میں سحر سے نجات ملے گی۔
نقش مثلث یہ ہے۔ اس کو گلاب و زعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

۳۳۳	۲۲۷	۳۳۲
۲۲۹	۲۳۱	۲۲۲
۲۳۰	۲۳۵	۲۲۸

سات چھ موتی لیں ہر ایک موتی پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے ایک بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح و شام سات دن تک پلائیں۔ آٹھوے دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنوا کر مریض کو پہنائیں اور چھ موتی ۶ الگ الگ کنوؤں میں ڈال دیں۔ کنواں مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اور آئندہ جب تک یہ انگوٹھی انگلی میں رہے گی۔ جادو نہیں ہو سکے گا۔

طریقہ ۸۶

جست کے ٹکڑے میں حرابیہ مقطعات کندہ کر اگر اُسے کسی جگہ میں ڈال دیں۔ اور پانی بھر لیں پھر یہ پانی صبح و شام سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۲۹ دن میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۸۷

ایک نیلے رنگ کی بوتل لیں۔ اس میں پانی بھر دیں۔ پھر اس پر کسی بھی دن نماز فجر کے بعد سورہ رحمن پڑھ کر دم کر دیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ صبح جبکہ سے شام جبکہ چھپنے تک اسے دھوپ میں رکھیں۔ یہ پانی سحر جادو ڈالنے اور پاگل پن کو رفع کرنے میں انشاء اللہ مفید اور موثر ثابت ہو گا۔ یہ پانی دن میں تین تین مرتبہ پلائیں۔ صبح کو نہار منہ رات کو سونے سے پہلے اور دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد انشاء اللہ ایک ماہ میں پوری طرح سحر کے اثرات سے اور جنون کیفیت سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۸۸

ایم محمد علی اللہ علیہ وسلم سے بھی جادو زدہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ طریقہ ہے کہ ایم مبارک کا مریخ نقش گلے میں ڈالیں اور مثلث نقش ۹ دن تک لگاتار بعد نماز فجر پلائیں۔ انشاء اللہ جادو سے نجات عطا ہوگی۔
نقش مریخ یہ ہے۔
نقش مثلث یہ ہے۔

طریقہ ۸۹

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۳
۳۳	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۳	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

سورہ یسین کی آیت جسے سورہ یسین کا دل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔
راقم الحروف کا تیسرا سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جادو خواہ کیسا بھی ہو۔ سفلی ہو یا میلا اس آیت پاک کے ذریعہ اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ بہت ہی محتاط انداز کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ اس آیت کریمہ کے نقوش کے ذریعہ میں نے اب تک کئی ہزار سے زیادہ جادو زدہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے اکثر لوگوں کو جادو کے اثرات سے نجات مل گئی ہے۔ اس آیت کریمہ کی تاثیر سے پوری طرح مستفیض ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ

طریقہ ۹۰

میں کسی جعفر سے زکوٰۃ کی شروعات کی جائے اور ۳۱۲ مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں سوالا لکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد روزانہ ستر مرتبہ اس آیت کو ورد میں رکھیں۔ آیت یہ ہے۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الرَّحْمٰنِ۔

جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو سات چھوڑے لیکر ہر چھوڑے پر ۲۵ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ اور سات کنوؤں کا پانی لیں۔ یا سات مسجدوں کے حوضوں کا پانی لیں۔ یا سات ایسی مسجدوں سے پانی لائیں جہاں کنواں یا برما ہو۔ یہ ساتوں پانی ایک تیل کے بقدر ہوں۔ اس ایک بوتل پانی پر دو سو مرتبہ مذکورہ آیت اس طرح پڑھیں کہ سات سات مرتبہ شروع اور آخر میں درود شریف بھی پڑھیں۔ اور پانی پر دم کر دیں۔ یہ پانی سات دن تک نہار منہ اور سونے سے پہلے مریض کو پلائیں۔ چھوڑے عصر کے بعد مریض کو کھلائیں اور اس کے فوراً بعد مذکورہ آیت کا نقش مثلث پانی میں گھول کر پلائیں۔ اس نقش کو پلانے سے ایک گھنٹے پہلے پانی میں گھول دیں۔

نقش یہ ہے۔

۲۸۲	۲۸۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۴

اس طرح کے سات نقش گلاب و زعفران سے لکھے جائیں۔ سات دن میں چھوڑے بھی نمٹ جائیں گے۔ اور نقش بھی اور بوتل والا پانی بھی۔ جس دن علاج شروع کریں اسی دن سرسوں کے تیل پر دو سو مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ اور روزانہ سونے وقت مریض کے جسم پر اس تیل کی مالش کریں۔ پوشیدہ مقامات کو چھوڑ کر جسم کے ہر حصے پر تیل لگائیں۔ سات راتوں تک ایسا کریں جس دن چھوڑے پانی اور نقش ختم ہو جائیں۔ اُس دن مریض کو غسل کرا دیں۔ اور غسل کے بعد مذکورہ آیت کا مربع نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ کتنا بھی خطرناک جادو ہو گا ایک ہفتے میں ختم ہو جائے گا۔ اور مریض بھلا چٹکا ہو جائے گا۔

نقش مربع یہ ہے۔

۲۱۲	۲۱۵	۲۱۸	۲۰۳
۲۱۷	۲۰۵	۲۱۱	۲۱۶
۲۰۶	۲۲۰	۲۱۳	۲۱۰
۲۱۴	۲۰۹	۲۰۷	۲۱۹

اگر کسی شخص پر سفلی عمل کر دیا گیا ہو اور اس کی جان خطرے میں ہو تو بعد نماز مغرب اس کے سامنے بیٹھ کر عامل کو چاہیے کہ حصار قطبی با آواز بلند پڑھے۔ اتنی آواز سے کہ مریض سنار ہے اور یہ عمل صرف تین دن تک لگانا کرے۔ انشاء اللہ جادو ٹرنے سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۹۱

حصار قطبی یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ یَا مِیْکَائِلُ یَا مِیْکَائِلُ یَا مِیْکَائِلُ مِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ اَمَنْتُمْ نَعَا سَا بَغْشٰی طَائِفَةً مِّنْکُمْ وَ طَائِفَةً یَّا فِطْمَا مِیْلُ یَا فِطْمَا مِیْلُ یَا فِطْمَا مِیْلُ قَدْ اَهْتَمُّهُمْ اَنْفُسُهُمْ یُطْنُوْنَ بِاللّٰهِ غَاثُ الْحَقِّ فَلَنْ الْجَاهِلِیَّةِ یَا سِرْطَا مِیْلُ یَا سِرْطَا مِیْلُ یَا سِرْطَا مِیْلُ یَقُولُوْنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْاُمُوْمِ مِنْ شَیْءٍ مَا قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ لَ لِلّٰهِ یُخَفُّوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ مَا یَقُولُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُلْنَا یَا اَمْرًا مِیْلُ یَا اَمْرًا مِیْلُ یَا اَمْرًا مِیْلُ هُمْنَا

ان ہی سارے مبارکہ کے مشترک نقش مثلث ۱۴ عدد تیار کئے جائیں اور مریض کو سات دن تک صبح و شام دو نقش روزانہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔
مشترک نقش مثلث یہ ہے۔

۵۴	۴۸	۵۶
۵۵	۵۳	۵۰
۴۹	۵۷	۵۲

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ کریں کہ ایک پاؤ تل، ایک چھٹانک نیا لوہا، ایک تولہ نیل چار کھیتوں میں سے ایک ہی طرح کے اناج دگندہ ہو، چنا، ہاجرہ وغیرہ میں سے، ایک ایک شاخ توڑ لیں۔ پھر ان سب چیزوں کو آدھے میٹر کالے کپڑے میں پوٹ لی بنا کر مریض کے سر سے پیر کی طرف منہ بہر اُتار کر جنگل میں دبا دیں۔ اس کے بعد مذکورہ علاج کریں۔ انشاء اللہ شرعاً دوا کے برے اثرات سے نجات ملے گی۔

مریض سے ۳ کوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاؤ اڑد ثابت منگائیں۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤ اڑد **طریقہ ۹۲** پر سات مرتبہ یہ آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔ فَلَمَّا الْقَوْأَقَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُ بِهٖ السَّحَرَاتِ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْلُحُ هَٰذَا الْمَٰفِیْدِیْنَ۔ بطل السحر باذن اللہ، بطل السحر باذن اللہ، بطل السحر باذن اللہ اور ہر تھیلی میں یہ نقش بھی لکھ کر ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۳	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے ۳ مرتبہ اتاریں۔ یا مریض کے ہاتھوں سے اڑد اور تعویذ ہانڈی میں ڈلوائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آنچ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگادیں۔ ہانڈی میں اڑد اور تعویذ کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ ۴ منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چوبیسے سے اتار دیں۔ اور جب یہ ٹھنڈی ہو جائے اس کو لیجا کر جنگل میں دفن کر دیں۔ لگاتار ۳ دن تک یہ عمل کریں۔ تیسرے دن ہانڈی کے دفن ہونے کے بعد بعد مریض کو غسل دیں۔ اور یہ تعویذ اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ شرعاً دوا ٹوٹ جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۶۸۱	۶۸۴	۶۸۸	۶۷۳
۶۸۷	۶۷۵	۶۸۰	۶۸۵
۶۷۶	۶۹۰	۶۸۲	۶۷۹
۶۸۳	۶۷۸	۶۷۷	۶۸۹

طریقہ ۹۵: ایک بوتل پانی پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح و شام

یہ پانی سات دن تک پلائیں۔ سورہ فاتحہ کے چار چالوں سے چار نقش تیار کر کے رکھ لیں۔ نمبر ۱ نقش مریض کے گلے میں ڈالوائیں۔ ۲ گھنٹے کے بعد اس کو اتار کر آٹے میں گولہ بنا کر ڈور سے سمیت پانی میں پھینک دیں۔ پھر نمبر ۲ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اتار کر کہیں جنگل میں دبا دیں۔ اور نمبر ۳ نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اتار کر کسی بری کے درخت پر باندھ دیں۔ اور چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں۔ اس نقش کو چالیس دن تک کم سے کم باندھ رکھیں۔ انشاء اللہ شکر رفع ہوگا۔ تمام نقوش کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں۔

طریقہ ۹۶

”ہفت سلام“ کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ سات دن کا علاج ہوتا ہے۔

- پہلے دن **سَلَامٌ عَلَى قَوْلَاتِن رَبِّ التَّحِيْمِ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 دوسرے دن۔ **سَلَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْعَلَمَيْنِ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 تیسرے دن۔ **سَلَامٌ عَلَى ابْنِ اِهْبَح** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 چوتھے دن۔ **سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 پانچویں دن۔ **سَلَامٌ عَلَى اِلْيَاسِينَ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 چھٹے دن۔ **سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 ساتویں دن۔ **سَلَامٌ عَلَى عِبَادِ الدِّينِ اصْطَفٰ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 بالترتیب ان کے نقوش یہ ہیں۔ ہفت سلام کا دوسرا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

②

۲۰۷	۲۰۲	۲۰۹
۲۰۸	۲۰۶	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۰	۲۰۵

①

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

③

۲۳۷	۲۳۲	۲۳۹
۲۳۸	۲۳۶	۲۳۴
۲۳۳	۲۳۰	۲۳۵

④

۱۶۵	۱۶۰	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۳	۱۶۲
۱۶۱	۱۶۸	۱۶۴

⑤

۲۲۱	۲۱۶	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

⑥

۱۳۳	۱۲۷	۱۳۵
۱۳۴	۱۳۲	۱۲۹
۱۲۸	۱۳۶	۱۳۱

۷۸۶

۱۹۹	۱۹۴	۲۰۱
۲۰۰	۱۹۸	۱۹۶
۱۹۵	۲۰۲	۱۹۷

اس کے بعد ان ساتوں سلام کا مجموعی مرتبہ نقش سحرزدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔
پلانے والے نقش گلاب و زعفران سے لکھے جائیں۔
مجموعی مرتبہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۶	۱۰۶۰	۱۰۶۳	۱۰۴۹
۱۰۶۲	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۱
۱۰۵۱	۱۰۶۵	۱۰۵۸	۱۰۵۴
۱۰۵۹	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۴

طریقہ ۹۷ سورہ جن کے نقش کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ ۱۱ نقش پلیٹ پر لکھ کر پلیٹ کو دھو کر مریض کو صبح ۸ اور دس بجے کے درمیان پلائیں۔ اور ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

طریقہ ۹۸ آیت سحر کے ذریعہ علاج کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سب سے پہلے بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں۔ جہاں بارش کا پانی جمع ہوتے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

طریقہ جمع کرنے کا یہ ہے کہ جب بارش ہو تو برتن ایسے مقام پر رکھ دیں کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے کسی ایسے کنوئیں سے پانی نکالیں کہ جو کنواں معطل ہو۔ یا عام طور پر استعمال میں نہ آتا ہو۔ ایسا کنواں نہ ہو تو پھر اس تالاب کا پانی مجبوراً لے لیں جس میں دھواں کڑے نہ دھوتے ہوں۔ ان دونوں پانیوں کو ایک جگہ کر لیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل نقش جو دراصل آیت سحر کا نقش ہے کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور اس میں ۱۴ پتے کسی ایسے درخت کے ڈال دیں جس کے پھل کھانے میں نہ آتے ہوں۔ اس کے بعد اس پانی کو چھپے پر رکھ دیں۔ جب اس میں کھدے پڑ جائیں تو پانی کو چھپے پر سے اتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد سحرزدہ انسان کو جنگل لیجائیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے میں لے جائیں۔ اور اس کو پانی میں کھڑا کر دیں۔ پانی اس کے گھٹنوں تک آجانا چاہیئے۔ اس کے سر پر پانی ڈالیں۔ غسل کے بعد گھبرا کر اس کے گلے میں یہی نقش کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور ایک بوتل پانی پر آیت سحر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات دن تک صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ سات دن میں مکمل آرام مل جائے گا۔ اور جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۹۷۶	۹۷۹	۹۸۳	۹۶۹
۹۸۲	۹۷۰	۹۷۵	۹۸۰
۹۷۱	۹۸۵	۹۷۷	۹۷۳
۹۷۸	۹۷۲	۹۷۲	۹۸۳

آیت تحریر ہے۔ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لَھُمْ مُوسٰی الْقَوٰمَ اَنْتُمْ مُلٰقُوْنَ بِمَا عَلَّمَا الْقَوٰی قَالَ مُوسٰی مَا جِئْتُ بِہِ الْبَحْرِ اِنَّ اللّٰهَ سَیُّبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ط۔

طریقہ ۹۹

اکابرین سے ایک یہ طریقہ سحر کو اتارنے کا منقول ہے کہ ۳۱ اگر بتی لیں۔ ہر ایک اگر بتی پڑھا اذ ابٹشتمو بٹشتمو جَبَّارِیْن گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ صبح و شام ایک اگر بتی مریض کے سر پر جانے جائیں۔ اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت ۳۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں لیں۔ جس وقت اگر بتی جل کر ختم ہو جائے اس وقت اس پانی کا ایک دو گھونٹ مریض کو پلا دیں۔ اگر بتی کے نیچے کوئی مٹی کا برتن رکھیں۔ تاکہ راکھ محفوظ کی جا سکے۔ ۳۱ اگر بتیاں ۲۰ دن میں ختم ہو جائیں گی۔ ان سب کی راکھ جمع کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ دے دن مریض غسل خانہ میں جا کر اس راکھ اپنے پورے بدن پر ملے۔ پوشیدہ مقامات چھوڑ دے۔ راکھ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائے۔ چند منٹ کے بعد غسل کر لے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۳۶۶	۳۶۹	۳۷۲	۳۵۹
۳۷۱	۳۶۰	۳۶۵	۳۷۰
۳۶۱	۳۷۳	۳۶۷	۳۶۳
۳۶۸	۳۶۳	۳۶۲	۳۷۳

آیت کریمہ کا نقش یہ ہے۔

طریقہ ۱۰۰

آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کا نقش ہر شکل ہر دشواری اور ہر طرح کے سحر کو دفع کرنے کیلئے اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ ایک نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں۔ پھر صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ ایک نقش کانے کپڑے میں کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۶
۵۹۸	۵۸۷	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۸	۶۰۱	۵۹۳	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۹	۶۰۰

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت

سید فیض احمد صاحب نقوی

یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جادو کا موضوع صرف نقصان پہنچانے نہیں، نقصان کا ازالہ کرنا بھی ہے۔ چاہی و بربادی کا پیدا کرنا نہیں، چاہی و بربادی کا عمل بھی پیش کرنا ہے۔

فصل اول میں ہم اس سلسلہ کے چند ایک اعمال کو درج کر چکے ہیں ان کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تحریری اعمال کے ساتھ تعمیری پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ دونوں صورتیں ایک ساتھ موجود نظر آتی ہیں۔ اس مختصری تفصیل کے بعد ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سحر و جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا سحر و جادو کے کلمات و حروف کے تابع مؤکلات اور اس سلسلہ کی دوسری عقلی قوتیں عامل کے حکم کے تابع ہو کر نفع و نقصان اور خیر و شر کے حالات پیدا کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بحث زمانہ قدیم سے آج تک جاری ہے اور اس فن کے ماہرین اس سلسلہ میں کوئی کلمات و حروف کے زیر اثر مؤکلات و روحانیت کی قوتوں سے کسی عمل کا سرانجام دے لینا یہ حقیقت تو سمجھ میں آتی ہے لیکن محض عمل کے افعال و حروف کی عبارات کا کسی عمل کے لئے مؤثر ہونا عجیبہ قسم کی حقیقت ہے جس کا سمجھنا عام لوگوں کی بجائے خواص تک محدود ہے۔

قاضی برہان الدین بربری شامک و السحر میں رقم طراز ہے کہ جس طرح کسی مضمیہ کا اس کی دلکش آواز میں گانا کانوں میں رس گھول دیتا ہے اور کسی تلخ اور بھدی آواز کے مالک شخص کی آواز بے چینی و اضطراب پیدا کر دیتی ہے۔ یا جیسے قرآن حکیم کی آیات مقدسہ کی تلاوت قلوب و اذان میں سکون و راحت پیدا کرتی ہے۔ کیا ان آیات میں کوئی ایسی عقلی قوتیں موجود ہوتی ہیں جو فرحت و السہاء پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں یا حروف و کلمات کی قوتیں ہی مؤثر

عوام و خواص کے اذہان میں جادو سحر ایک خوفناک اور پریشان حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ مدت سے اس فن تین کے حقائق سے ہوائی لوگوں کے ہاں جادو اور سحر کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں ان کے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے چاہی و بربادی کے سوا کوئی دوسرا فائدہ ہرگز ہرگز نہیں پہنچاتا یہ نظریہ جو اب ایک اصولی شکل کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ قطعی طور پر غلط ہے جادو کا موضوع اس حقیقت پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ محض اور محض خطرناک اور پریشان کن بنیادوں پر استوار علم ہے۔ یہ تو اس فن کی ابجد سے ناواقف لیکن خود کو اس فن کے عظیم ماہر و عامل سمجھنے والے نام نہاد عالمین و کالمین کا خود ساختہ نظریہ ہے۔ جو کسی صورت بھی اس فن کے اثرات کے سلسلہ کی تحقیق کرتے وقت کوئی بھی حقیقی تسلیم نہیں کرتا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ اس غلط عام نظریہ کو علمائے حق دین و متاخرین نے ٹھکرادیا ہے اور سحر و جادو کے اثرات کے باب میں اس سلسلہ کی وضاحت کرتے ہوئے واضح طور پر اس کی تردید کی ہے۔ سر دفتر علماء و عالمین امام ہر مس اپنی مشہور زمانہ تصنیف طلسمات ہر مس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جادو و سحر واقعاتی طور پر دو صورتوں میں اثر انداز ہوتا ہے۔ پہلی صورت چاہی و بربادی اور نقصان کے حقائق پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسری صورت چاہی و بربادی اور ہر قسم کے نقصان کے ازالہ اور دفعیہ کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ امام ہر مس کا یہ نظریہ سحر و جادو کے سلسلہ میں اس کے موضوع کی بنیاد کے طور پر مانا گیا ہے اور ہائی علمائے خلیات و طلسمات نے اپنی اپنی کتب معتبرہ میں اس نظریہ کو اپنے موضوعات کی بنیاد بنا کر اس کی تفصیل میں بہت کچھ لکھا ہے۔ واضح طور پر

کیوں نہ ہو اس کے علاج پر قادر نہ ہو سکے گا اور وہ شخص اس عذاب میں جلاء مختلف بیماریوں کا شکار بستر مرگ پر پڑا رہے گا۔

صاحب شائل طلسمات اس عمل کو بطور نمونہ لکھنے کے بعد تحریر کرتا ہے کہ اس خطرناک سفلی عمل کو طلسماتی زبان میں "سیف الاعداء" کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ جس کا عامل اگر خوف خدا نہ رکھتا ہو تو خلق خدا تعالیٰ کو اس کے ظلم و شر سے محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ امام ہر مس فرماتے ہیں کہ سحر و جادو کے دور اول کی تصانیف میں علمائے حقہ میں نے اس عمل کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ علمائے کالدوسر بان نے عمل "سیف الاعداء" کے اس سفلی عمل کی نسبت ساحر فرعون سامری کی طرف بیان کی ہے جو اس عمل کا پہلا عامل تھا۔ کتاب الآیات میں جسے صاحب شائل سامری کی تصنیف قرار دیتا ہے۔ اس عمل کی اجازت صرف اور صرف دشمن کو بیمار کر دینے کی حد تک محدود ہے۔ چنانچہ عال جب دشمن کو چند روز تک جلائے مصائب و آلام ہوتے ہوئے دیکھ لے تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ کرے ورنہ اس کا دشمن یقینی طور پر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد اس عمل کی قوت و تاثیر سے خود عامل بھی انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریوں میں مبتلا ہو کر یقینی طور پر جان بحق ہو جائے گا۔

سحر و جادو کے متاثرہ متذکرہ بالا حالات کے شکار مریض کے علاج کا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ عامل شدہ کراہی الصدر سحری الفاظ و حروف کے لول و آخر (مناوہد ہیا) کے اضافہ کے ساتھ ترتیب دے اور مریض کے خون فصد سے تحریر کر کے آب باراں یا جاری پانی سے دھو کر اس کو پلائے تو بحکم ہدائے تعالیٰ قریب المرگ مریض اس عمل کی خیر و برکت سے صحیح و تندرست ہو جائے گا الفاظ یہ ہیں۔

مَا قُفُّوسُ هِنَا مَا قُفُّوسُ هِنَا مَا قُفُّوسُ هِنَا

کتاب الآیات میں تحریر کیا گیا ہے کہ سحر و جادو کے زیر اثر بیمار ہونے والے مریض کے دوبارہ علاج کے لئے اس عمل کو بجالاتے وقت عامل کے لئے ظاہری پاکیزگی عمل کے مکان کا پاک و صاف ہونا، خوشبو یا کا جلا نا اور عمل کو کسی سعید ساعت میں سرانجام دینا ضروری ہے۔

عمل کی تفصیل

شائل طلسمات میں مرقوم و مسطور ہے کہ دشمن کو بیمار کر دینے کے اس عمل کی عبارت کے یہ سحری کلمات عربی لفظ میں ہیں۔ پہلا لفظ قُفُّوس ہے جس کا عربی میں تہاول لفظ الْقَهْوُ ہے۔ علمائے عملیات و طلسمات نے الْقَهْوُ کے شمعانیہ: هو اقل اور مؤانہل: تین مؤکل بیان کئے ہیں۔ جن

ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو بھی کوئی فیصلہ کرے کر سکتا ہے۔ لیکن نرمی اور ترشی میں فرق واضح ہے۔ کوئل اور زانغ کی آواز میں فرق کو دور نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح یہ چیزیں انسانی طبیعت پر خوشگوار و ناخوشگوار اثر رکھتی ہیں بالکل اسی طرح سحر و جادو کی عبارت کے الفاظ و حروف کا اثر تسلیم کیا گیا ہے۔ لوگوں کے جم غفیر میں اچانک یہ اعلان کر دینا کہ سانپ آگیا ہے مجمع کی پر آگندگی اور پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ ہر شخص کے ذہن میں سانپ کے خطرناک ہونے کا تصور اسے اپنی جان بچانے کی تدابیر کے لئے پریشانی کا پیدا ہو جاتا قدرتی امر ہوتا ہے۔ ایسے ہی جادو اور سحر کا شک بھی پریشانی اور خوف کو پیدا کرتا ہے۔ چونکہ جادو خود بھی خطرناک اور پریشان کن حقیقت کا دوسرا نام ہے اس لئے اس کا تصور جملہ پریشان کن ہوتا ہے اور اس بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ نفع و نقصان اور خیر و شر کے ہر قسم کے عملیات کے لئے جادو اور سحر کا تذکرہ بالادونوں صورتوں میں اثر انداز ہونا ثابت ہے، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ کی وضاحت کے لئے ایک عمل بطور نمونہ تحریر کر دیا جائے۔

دشمن کو بیمار کر دینے کے لئے

شائل و السحر میں دشمن کو بیمار کر دینے کے عجیب و غریب حقائق کا حامل ایک عمل اس طرح پر تحریر ہے۔

کہ عامل اگر اپنے دشمن کو بیمار ڈالنے کے لئے جادو کے اثرات کا تجربہ کرنا چاہتا ہو تو ہفتہ کے روز زوال ماہ قمری میں طلوع آفتاب کے بعد دو ساعت گزرنے پر جب مریخ کی ساعت آئے تو گھریلو جانوروں میں سے کسی جانور مریخی یا بلیغ وغیرہ کو پکڑ کر ذیل کے کلمات و حروف کو کاغذ پر تحریر کر کے پانی سے دھو کر اس جانور کو پلا دے تو دیکھتے ہی دیکھتے دو یا تین روز کے اندر ہی جانور مذکور سخت قسم کا بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہو جائے گا۔ قُفُّوس قُفُّوس قُفُّوس اب آپ اس قریب المرگ جانور کو ذبح کر دیں اور ذبح کرتے وقت جو خون حاصل ہوا اسے کسی برتن میں سنبھال رکھیں۔ جانور مذکور کے تمام جسم کو گڑھا کھود کر زمین میں دفن کر دیں اور مریخ و زحل کی ہی کسی منھوس ساعت میں اس جانور کے خون سے ان ہی الفاظ کو کاغذ پر تحریر کر کے جس بھی صحت مند، توانا اور تندرست آدمی کو پانی میں گھول کر کسی بھی طریقہ سے کھلا دلا دیں گے تو ایسی پیچیدہ اور خطرناک قسم کی بیماریوں اور عوارضات میں جکڑا جائے گا کہ کسی قسم کا کوئی بھی روحانی و جسمانی علاج اس کے لئے کارگر ثابت نہ ہو سکے گا اور جب تک وہ عامل اس عمل کے مصلوس عمل کی مدد سے خود اس کا علاج نہ کرے گا کوئی بھی دوسرا عامل خواہ کس قدر بھی عامل و ملاق

گا۔ سحری قوت و تاثیر کے حامل اس عمل کی دوسری صورت کو بجلانے کی کوئی تدبیر کارگر نظر نہ آتی ہو تو پھر عامل تیسری صورت سے کام لے۔ شامل طلسمات میں اس تیسری صورت کی عبارت عمل کو دوسری صورت کی عبارت عمل کے الفاظ و حروف کے اول و آخر (اَو اوْد شَا) کے اضافہ سے ترتیب دے کر لکھا گیا ہے۔ جس کی صورت یوں ہے۔

اَوْفَقُوْ سَسْنَاْ يٰا شَمَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ اَوْفَقُوْ
سَسْنَاْ يٰا طَوَائِلُْ يٰا قَمَائِلُْ اَوْفَقُوْ سَسْنَاْ يٰا عَزَائِلُْ يٰا رِغَزَائِلُْ۔

چونکہ اس تیسری صورت میں دشمن کے دور ہونے کی وجہ سے اسے نہ کھلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی عمل سے ترتیب کردہ کسی چیز کو اس کے جسم پر ڈالا جاسکتا ہے۔ نہ ہی اس کی راہ گزر میں دُفن کیا جاسکتا ہے کہ جس پر سے وہ گزر جائے۔ اس کے لئے اس عمل کو پارچہ کاغذ پر نام و دشمن مع ہم والدہ کے لکھ کر جلا کر سات روز تک متواتر اس کی خاک کو دشمن کے پیاد کر دینے کے ارادہ کے ساتھ ہوا میں اڑا دیا جاتا ہے۔ اس عمل کے نتیجہ میں دشمن جہاں بھی اور جس قدر بھی دور ہو تا ہے یقینی طور پر اس عمل کے نقصان دہ اور خطرناک اثرات کا شکار ہو جاتا ہے اور سخت قسم کا بیمار ہو کر لا علاج بن جاتا ہے۔ پھر جب عامل کو اپنے دشمن کے بیمار ہونے کی خبر پہنچے تو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ فوراً اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہو اور تیسرے طریقہ سے ترتیب کردہ عبارت عمل کے ہر لفظ کے اول و آخر (قَمَا اَوْد سَسْنَا) کے الفاظ کا اضافہ کر کے جو عبارت بنے اسے کاغذ پر تحریر کر کے اس کے نیچے دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھے پھر اس تحریر کے آگے دشمن کے لئے اس کی بیماری سے شفا پانے کے الفاظ کا اضافہ کر کے روزانہ اس عمل کو لکھ کر سات روز تک بلاناہ جلائے اور خاک کو جاری پانی میں ڈال دیا کرے۔ دشمن صحت یاب ہو جائیگا اور اس پر سحری اثرات کا اثر جاتا رہے گا۔ اس عبارت کی ترتیب یہ ہوگی۔

قَمَا اَوْفَقُوْ سَسْنَاْ سَسْنَاْ يٰا شَمَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ قَمَا
اَوْفَقُوْ سَسْنَاْ سَسْنَاْ يٰا طَوَائِلُْ يٰا قَمَائِلُْ قَمَا اَوْفَقُوْ سَسْنَاْ سَسْنَاْ
يٰا عَزَائِلُْ يٰا رِغَزَائِلُْ الشَّفَاةُ لَشَفَاةُ - الشَّفَاةُ فُلَانِ اِنْهِن فُلَانَةُ۔

علمائے فن کے نزدیک سحر و جادو کو اس کے موضوع کے اعتبار سے بیسیوں عنوانات پر تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ موضوع اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک ہمہ گیر اثرات کا مجموعہ ہے بالکل اسی طرح اس کے جادو کن اور پریشان کن اثرات کا مقابلہ کر کے انہیں دفع کرنے کے لئے ردِ سحر و جادو کے جو عملیات ملتے ہیں وہ بھی اپنے حقائق کے اعتبار سے مختلف موضوعات پر تقسیم ہیں۔

لیوض طلسمات کا یہ باب سحر و جادو کے اثرات کے رد و بطلان کے

کو وظیفہ بیماری اور ہر قسم کے دماغی عوارضات کو پیدا کرتا ہے۔ دوسرا لفظ قُفُوسُ ہے جس کے لئے عربی میں وَالْغَضَبُ کا لفظ موجود ہے۔ لفظ غضب کے طَوَائِلُ اَوْد قَمَائِلُ دو مؤکل لکھے گئے ہیں جو بیماری میں اضافہ کرنے اور اسے بھی نہ ختم ہونے والے اثرات کی پیچیدگی میں بدل دے ہیں۔ تیسرا لفظ قُفُوسُ ہے۔ اس کے لئے عربی میں لفظ وَالْهَلَاكَةُ ملتا ہے جس کا جَزَائِلُ اور رِغَزَائِلُ دو مؤکلات سے تعلق ہے۔ یہ رد و مؤکل بیمار کو اس کے انجام یعنی موت تک پہنچانے کے وظیفہ پر مقرر ہیں۔ صاحب شامل طلسمات تحریر کرتا ہے کہ دشمن کو بیمار کرنے کے حقائق پر مشتمل یہ سحری عمل حقیقت میں اسی طرح ترتیب ہے۔

قُفُوسُ يٰا شَمَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ قُفُوسُ يٰا طَوَائِلُْ
يٰا قَمَائِلُْ قُفُوسُ يٰا عَزَائِلُْ يٰا رِغَزَائِلُْ۔

ہر مس تحریر کرتا ہے کہ چونکہ یہ عمل اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع الاموال عمل تسلیم کیا گیا ہے اس لئے اس کے حکوینی اثرات کا دائرہ بھی عمل کے استعمال کی تین صورتوں پر محیط ہے۔ پہلی صورت اس عمل کو کھلانے پلانے سے تعلق رکھتی ہے جس کا ذکر گذر چکا ہے۔ دوسری صورت کھانا پلانا ممکن العمل ہو تو جادو اور سحر کو ترتیب دے کر دشمن پر پینک دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو تیسری صورت میں دشمن کے خیال و تصور ہی کو بنیاد بنا کر عمل کی مدد سے اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ہر مس لکھتا ہے کہ اگر دشمن کو کھانا پلانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں تذکرہ بالا صورت کی سحری عبارت کو شرائط و آداب عمل کے مطابق کسی منحوس ساعت میں دشمن اور اس کی والدہ کے نام کے ساتھ تحریر کر کے پارچہ کاغذ کو جلا کر اس کی جو خاک تیار ہو اسے کسی طریقہ سے دشمن کے جسم پر ڈال دے۔ ایسا ممکن نہ ہونے کی صورت میں دشمن کی رہائش گاہ یا اس کے راست میں دُفن کر دے تو دشمن عامل کے مقصود کے مطابق بیمار پڑ جائے گا۔ اس کے بعد جب اس سحری عمل کے متاثرہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس عبارت عمل کے اول و آخر (یَا اَوْد هُوْ) کا اضافہ کر کے تحریر کرے۔ ترتیب عبارت اس طرح ہے۔

يٰا قُفُوسُ يٰا شَمَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ يٰا هَوَائِلُْ هُوْ يٰا طَوَائِلُْ
يٰا قَمَائِلُْ هُوْ يٰا قُفُوسُ يٰا عَزَائِلُْ يٰا رِغَزَائِلُْ هُوْ۔

اس عبارت کو کسی سعید ساعت میں کاغذ پر تحریر کر کے دشمن کی بیماری کو ختم کر دینے کے ارادہ کے ساتھ عبارت عمل کو پانی میں گھول کر اگر ممکن ہو سکے تو مریض کو پلائے یا اس کے جسم پر چھڑکے یا پھر اس کے راست میں پینک دے تو دشمن سحری اثرات کے سبب پیدا ہونے والے عوارضات سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اس عمل کے نتیجہ میں جلد ہی صحت یاب ہو جائے

زبان بندی کر دینا جیسے کسی شریذ غیبی عورت و مرد کا قریبی مسایلوں کے گھروں میں خوف و ہراس پیدا کر کے اپنی انکی تسکین کر دینا پھر جیسے از رولود شنی و محبت کسی طالب کا اپنے مطلوب کی خواب بندی کر دینا یہ اور اس جیسے تمام تر عملیات جنہیں غیر استقلالی عملیات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ چونکہ یہ عملیات اوراد اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت زیادہ جملہ کن نہیں ہوتے، نہ ہی ان کا اثر مستقل اور حقیقی ہوتا ہے اس لئے یہ غیر مستقل اثرات پر مشتمل عملیات سحر و جادو کی عمومی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں اور اپنے استقلالی اثرات کے اعتبار سے عمومی عملیات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ عمومی قسم کے عملیات بھی چونکہ اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک مدت کے بعد چل کر نقصان دہ پریشان کن اور جانی و برہادی پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں اس لئے عمومی قسم کے عملیات کے اثرات کا مکمل علاج نہ کرنا بھی اکثر حالتوں میں انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

سحر و جادو کی خصوصی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الامال تحریر کرتا ہے کہ قصائد انالیو سس میں مذکور و مسطور ہے کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم سے مراد سحر و جادو کا اپنے مکمل اور قوی تر اثرات کے اعتبار سے اثر انداز ہونا ہے۔ سحر و جادو کی یہ قسم مستقل اور دیر پا اثرات پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اس کے اثرات بھی خطرناک، کرہناک، الذیت ناک اور ملک دہرہا کن ہوتے ہیں۔ سحر و جادو کی اس خصوصی قسم کا حامل اپنے عمل کے زیر اثر مفعول قسم کی جتنی و شیطانی قوتوں کو اپنے مطلوبہ کام کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں حامل کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے والا شخص جسمانی و روحانی اور مالی و معاشی ہر احوال سے جانی و برہادی کے گماتہ اثر جاتا ہے۔

سحر و جادو کی خصوصی قسم کے عملیات کے زیر اثر مسکور افراد و رستہ تشخص نہ ہونے کے سبب ایسے حالات و مشکلات میں جہاں ہو جاتے ہیں جن سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کے مصداق ایسے لوگوں کی مشکلات و پریشانیوں دن بدن بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ صاحب مجمع الامال اروس بیل نے قصائد انالیو سس سے سحر و جادو کے خصوصی عملیات کے باب میں جن مثالی عملیات کو نقل کیا ہے ان میں سے ایک عمل بطور مثال ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اروس بیل لکھتا ہے کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کا ایک عمل جس میں دشمن کے کاروبار اور مال و متاع کو ختم کر دینا مطلوب ہوتا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک ساحر کے پاس ساحل آکر اپنا یہ مقصود بیان کرتا ہے کہ اسے

جن عملیات پر مشتمل ہے اس میں سحر و جادو کو اس کے عنوان کے اعتبار سے تشخص کر کے اس کے متعلقہ اصولی عملیات اوراد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں اگرچہ اس موضوع کے سلسلہ کے تمام تر عملیات و اعمال کا ضبط تحریر میں لانا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے۔ تاہم۔ ہم اپنی کوشش کے مطابق سحر و جادو کے مختلف قسم کے طے جملے اثرات کو رد کرنے کے سلسلہ کے کوئی پچاس ایک کے قریب عملیات کو صاحبان علم و فن کے لئے ضبط تحریر میں لا رہے ہیں۔

سحر و جادو کے اثرات کی مختلف اقسام کا بیان

حکیم انالیو سس اپنے قصائد میں رقمطراز ہے کہ ایک ماہر و حاذق روحانی طبیب کی ذمہ داری ہے کہ وہ علاج سے قبل اپنے زیر علاج مریض کے مرض کی سب سے پہلے بڑے غور و فکر اور کامل احتیاط کے ساتھ تشخص کرے جب تشخص کر چکے تب چل کر علاج کی طرف متوجہ ہو۔ حکیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حامل اساتذہ فن کے تعلیم کردہ اصول و قواعد کی پرواہ نہیں کرتا اور علاج معالجہ کرتے وقت خود کو اصول و قواعد عملیات کا پابند نہیں سمجھتا تو وہ کبھی بھی نیک نامی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا۔ ایسا شخص خود بھی مختلف مواقع پر ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اپنی بے اصولی کے سبب علم و فن کی بدنامی و رسوائی کا بھی موجب ٹھہرتا ہے۔

حکیم کے نزدیک طلسماتی معالجات و حقیقت روحانی و نورانی اثرات کا مجموعہ ہیں جن کے حقائق کو سمجھنے کے لئے ایک سلیم و کریم ذہن کی ضرورت ہے اور ان حقائق سے استفادہ کے لئے بھی صابر و شاکر، مستقل مزاج اور با اصول ہونے کی شرط ہے۔ حکیم کی تحقیقات کے مطابق سحر و جادو کے اثرات کی موضوع کے اعتبار سے مختلف قسمیں ہیں جن میں سے دو اقسام جن کو عمومی و خصوصی اقسام کا نام دیا جاتا ہے زیادہ تر مشہور مقبول ہیں۔

سحر و جادو کی عمومی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الامال کے مطابق حکیم انالیو سس کی تحقیقات سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس کے مطابق سحر و جادو کی عمومی قسم سے مراد سحر و جادو کے ایسے اثرات کے حامل اوراد و دوا خائف ہیں جن کا اثر دقتی، عارضی اور معمولی قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے دو دوستوں، میاں و بیوی اور اولاد و والدین کے درمیان نفرت و عدوت کا پیدا کر دینا۔ یا جیسے دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی دکان بندی کر دینا کسی کمزور و ناتواں شخص کا اپنے مد مقابل ظالم و جاہل دشمن کے شر و فساد سے بچنے کے لئے کسی ساحر و حامل کی مدد سے مطلوبہ شخص کی

سحری عمل کے زیر اثر اس شخص کی کاروباری جگہ پر صبح و شام آنا جانا شروع کر دیتا ہے اور اس جگہ پر کچھ دیر کے لئے بیٹھ کر روتا دھوتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے۔

یہ جانور مسلسل سات روز تک اس دشمن کے ہاں اسی ترکیب کے ساتھ آتا جاتا رہتا ہے جس کے نتیجے میں اس شخص کا کاروبار دیکھتے ہی دیکھتے تباہی و بربادی کی نذر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نحو ستیں اس قدر غالب آجاتی ہیں کہ وہ کاروباری جگہ دیران ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہ شخص کا دل اس جگہ سے اکتا جاتا ہے۔ بچے کوئی بچہ کرتی ہے چینی اور خوف وہ اس وہاں اپنا ذریعہ جمالیاتا ہے۔ حکیم اس عمل کو تحریر کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ یہ ایک ایسا حری اور جادوئی عمل ہے کہ اگر اس عمل کو ایک پوری انسانی ہستی کے لئے بھی کیا جائے تو یقینی طور پر وہ انسانی ہستی تباہ و برباد ہو کر کھنڈرات کی شکل اختیار کر جائے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کا یہ مثالی عمل انتہائی خطرناک اور تباہ کن اثرات کا حامل ہے اس لئے اس عمل کا بجالانا سوائے خصوصی ضرورت کے کسی طور پر بھی جائز و مباح نہیں ہے۔

حکیم لکھتا ہے کہ اس عمل کو بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ کسی عمل کی تشغیص کرتے وقت عمل کی حقیقت کا پتہ چل جائے کہ وہ عمل کس قسم کا ہے۔ چونکہ محرو جادو کی خصوصی قسم کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس عمل کو بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطرناک قسم کے سفلی عمل کا روحانی علاج بھی اس جگہ پر ہی تحریر کر دیا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ صاحب مجمع الاعمال نے بھی بحوالہ قصائد انا لیو سس مندرجہ بالا مثالی عمل کو نقل کرنے کے بعد اس عمل کے اثرات کو باطل کر دینے والے حقائق پر مشتمل ایک عجیب و غریب عمل کو جس کی نسبت حکیم انا لیو سس کی طرف بیان کی جاتی ہے اس طرح پر نقل کیا ہے :-

اگر حامل یہ تشخیص کرے کہ اس کے زیر علاج مسموم شخص کے کاروباری نقصان کا سبب مذکورہ بالا عمل ہے تو اس کے علاج کے لئے حامل قمر زائد انور کے دنوں میں بندریا کے بچے کو حاصل کر کے ذیل کے عمل کو جو مذکورہ بالا عمل کا معکوس عمل ہے بھوج پتر پر تحریر کر کے کسی بنیائی لڑکی کے دوپٹے میں لپیٹ کر بندریا کے بچے کے گلے میں باندھے اور اسے مقررہ مکان میں چھوڑ دے اس عمل کے نتیجے میں ایک چلنے والے کے بعد چل کر مذکورہ سحر دجاد کا اثر باطل ہو سکے گا اور اس جگہ سے سخت دے برکتی کا سپرہ ختم ہو جائے گا۔ خوف دہر اس کی کیفیت جاتی رہے گی اور اس طرح بندریا کے بچے کے ذریعے کئے جانے والے اس عمل کی مدد سے وہاں کا بستہ کاروبار دوبارہ کشادہ ہو جائے گا۔

اپنے لہاں دشمن کے کاروبار کو بست کرانا ہے۔ ایسا بست کرانا ہے کہ جس کی نہ تو تشخیص ہی ممکن ہو سکے اور نہ ہی کوئی علاج کارگر ہو سکے۔ اس طرح پر کہ اس کے دشمن کا کاروبار اور مال و معاش ایسی چلی و بربادی کا شکار ہو کہ اس کا اثر استقامتی صورت اختیار کر جائے۔ ساحر اپنے مسائل کے مطلوب مقصود کے مطابق اس کے دشمن کے لئے سحر و جادو کا جو ایک خصوصی عمل تجویز کرتا ہے اس کے مطابق حکیم کہتا ہے کہ ایسا ساحر قصائد انالینو سس میں مندرجہ ترکیب کے مطابق قرآن قص انور میں گرہ سیاہ دھشتی کو حاصل کر کے ایک قفس آہنی میں بند کر دیتا ہے۔ اس عمل کو سات یوم تک اس ترتیب کے ساتھ بجالاتا ہے کہ گرہ کو صبح و شام پانی کی بجائے شراب پلاتا ہے اور خوراک میں حرام جانوروں کا گوشت کھانے میں دیتا ہے۔

عمل کے لئے عمل کے مقررہ وقت یعنی غروب آفتاب کے وقت وہ گرہ کو اس کے بخیرہ سے نکال کر اپنے سامنے پکڑ کر بٹھا دیتا ہے اور ذیل کے اسمائے طہسات کو تین سو انیس (۳۱۹) مرتبہ پڑھ کر اس کے تمام جسم پر پھونکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی گرہ کو مخاطب کر کے یہ الفاظ دہراتا ہے کہ :-

”اے مگر یہ دوستی تجھے فلاں بن فلاں کے ہاں اس کے کاروبار کی چابی و
برادری کے لئے بھیجتا ہے۔ تجھ پر اسماء مذکورہ کی قسم ہے کہ تجھے یہ کام سر
انجام دینا ہو مگر نہ تجھے قوم جنات کی صف سے نکال دیا جائے گا۔“

يَا غُرَّاعُرَّ غُرَّ غُرَّ غَيْرَ رِفَا خِيَا غَيْرَا غُرَّابَا غَيْرَا بَا غُرَّابَا
غُرَّعُرَّ غُرَّابَا غُرَّ.

صاحب مجمع الاحمال لکھتا ہے کہ اسماء کی مندرجہ بالا صورت در حقیقت اس عمل کی مختصر لغات پر مشتمل ہے مختصر لغات پر مشتمل یہ عمل اگرچہ مندرجہ مقصد کے لئے مؤثر بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس عمل کی ایک جگہ میں سوالا کہ کی تعداد کے مطابق زکوٰۃ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ عمل کی تفصیلی شکل کو ادائے زکوٰۃ کے بغیر ہی مؤثر و مفید تحریر کیا گیا ہے۔ جس کی صورت درج ذیل ہے :-

يَا غُرَّاءَ غَيَّاثَيْلُ غُرُّ غُرِّ الْقَيْلِ يَا غَيْرَ رَعَا غَيْلُ غِيَا غَيْرًا
غَرَّائِلُ غَرْبًا غَيْرَابَا غَرْبَائِيلُ غَرْبًا يَاعَزْ غَزْ غَرَّائِلُ غَرَاعِرْ غَرًّا
قَيْلُ.

سات روز کے بعد ساحر اس گربہ کو اپنے سائل کے حوالے کر دیتا ہے اور اسے حکم دیتا ہے کہ وہ اس سحری جانور کو اپنے مطلوبہ دشمن کے کاروباری مکان میں چھوڑ آئے۔ عمل تمام ہوا۔ حکیم لکھتا ہے کہ جوں ہی وہ شخص اس گربہ کو اپنے دشمن کے کاروباری مکان پر چھوڑ آتا ہے تو یہ جانور اس

کے ساتھ سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھتا رہے گا۔ عبارت عمل ملاحظہ ہو۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ مَلَائِكَةَ الْجَنِّ وَاشْتِطَافِينَ اخْضَرُوفِي
هَذِهِ السَّاعَةِ عَلَى هَذَا الْاَدِيمِ اِنْ كُنْتُمْ بِاَسَانِيْرِ الْاَحْوَالِ
بِاَيُّهَا الْغَابِرُونَ بِحَقِّ غُلُوشِ دَهْوشِ هَزْ هَزْ ظَلُوشِ عَزَمْتُ
عَلَيْكُمْ بِاَيُّهَا الْغَابِرُونَ الَّذِيْنَ سَلَطْتُ عَلَى الْعَبْدِ وَادْفَعُوا عَنْهُ
فِي هَذِهِ السَّاعَةِ بِحَقِّ مَا هَلَفْتُ لَكُمْ مِنْ اَسْمَاءِ الْكَرِيْمَةِ وَبِحَقِّ
صَاحِبِ السَّيْفِ وَالْأَمْرِ وَلَيْثُنَا وَوَلِيِّكُمْ حَضَرَتْ مُحَمَّدُ الْمَهْدِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاجْمَعِ الْجَنَّاتِ وَالشَّرَفِ بِحَقِّ هُوَ مَا جَلِبَ طُورًا
قَلْبُ يُوَهِّلُ هَابِ بِالذُّنُوبِ بِاَيُّهَا الْمُذْنُوبُونَ اَنْتُمْ وَخَرَفُمْكُمْ الْوَحَا
الْعَجَلُ السَّاعَةِ.

یاد رہے کہ اس عمل کو اگر آلودگی کے اوقات میں بجالانے کی
ممانعت ہے۔ چونکہ اس عمل میں مریض کا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنا
ضروری قرار دیا گیا ہے اس لئے اس عمل کا بہترین وقت چاشت کا وقت ہے
عمل کے لئے عامل اور مریض دونوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عمل
بجالانے سے قبل غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنا جائے اور عمل کو کسی کھلی اور
کشادہ پر سکون جگہ پر بجالایا جائے۔ شرائط عمل کے مطابق تفتیش کے اس
عمل کی مدد سے یہ جان لینے کے بعد کہ مریض کے مرض کا سبب غیر قدرتی
یعنی آسمانی وجہاتی ہے۔ جب مریض عمل کے زیر اثر سورج کی طرف دیکھتے
ہوئے گر پڑے تو عامل زمین پر پہلے سے بچائے ہوئے فرش پر دو زانو ہو کر
تشدد کی حالت میں بیٹھے اور اس لئے عمل کو بلا تین تعداد طحلات کرتا رہے اور
مریض کچھ ہی دیر کے بعد خود بخود پر سکون ہو کر ہوش میں آجائے گا۔ عامل
اس عمل کو عمل کی حقیقت کے مشاہدہ کے لئے ایک ہی نشست میں جتنی
مرتبہ چاہے بجالا سکتا ہے۔

مسوڈہ اور ارباب علم و فن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ
تفتیش کا یہ عمل درحقیقت جتنی و آسمانی مریض کے لئے حاضرانی عمل کے
طور پر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس عمل میں جو نئی مریض سورج کی ٹکیہ کی
طرف بنور ٹھٹکی لگائے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے سورج کے ہالہ کے آئینہ میں
اپنے جسم پر باطنی حیثیت سے مسلط ہونے والے آسیب و جن کی شکل
و صورت دکھائی دیتی ہے۔ مریض مسلسل اس عجیب و غریب مشاہدہ کا مظاہرہ
کرتا رہتا ہے اور عامل عمل کی طحلات کرتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں کچھ ہی
دیر بعد مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سورج کے ہالہ میں نظر آنے
والی اشکال دیہات مجیبہ اس کے دائرہ سے نکل کر بڑی تیزی کے ساتھ اس پر
حملہ آور ہونے کے لئے اس پر جھپٹ پڑنے کو محسوس ہیں جس پر وہ خوفزدہ ہو کر

اردس بجلی کتا ہے کہ مذکورہ بالا سحری اثرات کے مکمل خاتمہ تک
بند رہا کے بچے کا وہاں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اردس بجلی کا خیال ہے کہ
اگرچہ تذکرۃ الصدر سحری اثرات سے تباہ و برباد ہو چکی ہو وہاں پر بند رہا کے
بچے کا سالہا سال تک رکھنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ پہلے سے کئے ہوئے اثرات
بھی دور ہو سکیں اور آئندہ کے لئے بھی کوئی اثر و غیرہ نہ ہو سکے۔ عمل کی
عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

أَمَّا يَا غَرَاغِيَا نَيْلُ غِيَا أَمَا غَرُ غَرُ غَرَاغِيَا سَوَاها أَسَوِيَا
غَيْرِ رَغَا غِيَا غِيَاها أَمَا غِيَا غَيْرَا غَيْرَا نَيْلُ هَسَا يَا غَرَا غِيَا غِيَاها
غَرَا نَيْلُ سَوَاها أَلَا غَرَا يَا غَرَا غَرَا نَيْلُ هَسَا يَا غَرَا غَرَا غَرَا نَيْلُ
قَسَا.

محولہ بالا کاروباری تہاں و برہادی کے اثرات کا حامل عمل اور اس جیسے
دوسرے عمل و سحر و جادو کی خصوصی قسم کے عملیات کا موضوع ہیں۔

سحر و آسیب کی تشخیص کے عجیب و غریب طلسماتی عملیات

طلسمات کے باب میں آسیب و جنات اور سحر و جادو کی تشخیص کے
سلسلہ کے جو طریقے زمانہ قدیم سے آج تک استعمال میں لائے جا رہے ہیں اور
اپنے حقائق کے اعتبار سے کامیاب و بے خطا چلے آ رہے ہیں ان میں سے
تفتیش کے چند ایک صدی طریقے جو میرے پاس صدیوں سے میرے
خاندان کے اکابر بزرگوں کے موروثی عطیات کے طور پر موجود و محفوظ ہیں
اور جو میرے روزانہ کے معمولات و مجربات کے طور پر کام میں لائے جا رہے
ہیں، قارئین یروض طلسمات کے لئے ضبط تحریر میں لائے جا رہے ہیں۔ امید
کی جاتی ہے کہ شائقین حضرات ان اعمال کے عامل بن کر اپنی پسند کے
عملیات میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱۔ تشخیص آسیب و جن کا معجزاتی عمل

یہ جاننے کے لئے کہ عامل کے زیر علاج مریض آسمانی وجہاتی اثرات
کے زیر اثر ہے یا قدرتی و جسمانی طور پر متاثر ہے۔ مریض کو عامل ٹھٹکی سر اور
پاؤں سورج کی طرف منہ کر کے چمکتے ہوئے سورج کے ہالہ میں دیکھنے کا حکم
دے اور خود اس کے پس پشت کھڑے ہو کر ذیل کے کلمات و حروف کو
پڑھے۔ مریض آسمانی وجہاتی ظلل کے زیر اثر ہو گا تو اسی لمحہ ہی پکارا کہ منہ کے
مٹی زمین پر گر پڑے گا اس طرح کہ اسے اپنی اور اپنے ماحول کی چنداں خبر نہ
رہے گی۔ اور وہ مکمل طور پر بے سدھ ہو جائے گا اور اگر اس کے مرض کا سبب
قدرتی و جسمانی یا ظلل دائمی ہو گا۔ تو اس صورت میں وہ بالکل سکون و سکوت

ہوئے ایلافوتی تحریر کرتے ہیں کہ عمل کے کلمات جو سحر و آسیب کی مشترک تفصیلات کے لئے مؤثر و مجرب حلیم کے جاتے ہیں درحقیقت قوم جنات کے تین عظیم المرتبت فرمانرواؤں کے نام ہیں۔ جب کہ اس کے علاوہ یہ تینوں ہم ملائکہ رحمت کے اسمائے کریمہ اور شریفہ ہیں۔ صفا صفا ملک اور صلب کا نام ہے، عبرانی کلمہ ہے۔ عربی میں اس کے لئے اسطیقل آتا ہے صفا صفا دریاؤں و سمندروں پر مقرر ملک مقرب کا نام ہے، عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو سنو فانیل آتا ہے تیسرا اسم صفا صفا ہے۔ عبرانی کے اس کلمہ کے مطابق عربی میں سنو فانیل ہے۔ یہ ملک مقرب کھیت و کھیاں اور ریاض و مگستان پر مقرر ہے۔ چونکہ قوم جنات کے سرداروں کے اسماء مذکورہ بالا ملائکہ کے اسمائے موسوم ہیں۔ شاید اسی اعتبار سے جنات کے ان سرداروں کو ابرو دار، پانی اور باغات وغیرہ کے مقامات و اوقات کے سلسلے کے جنات کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

ایلافوتی فرماتے ہیں کہ تفصیلات کے اس عمل سے کام لینا جو تو اس سلسلہ کی ترتیب کردہ اسمائے ملائکہ و جنات کی عبارت یوں بنتی ہے۔

أَوْصِنَا صَانِئِلُ وَاسْمِيعْ بِنَايِ اَنَا قَهَا صَانِئِلُ
وَأَنْصُرْ لِرَجَائِي بِأَعْمَارِ صَانِئِلُ وَاشْفِ لِدَائِي وَغَلْبِكُمْ تَحْتَهُ
وَسَلَامٌ بَارِكْ اللَّهُ فِيكُمْ وَغَلْبِكُمْ بِأَمْلَانِئَةُ الْمُتَّقِينَ بِنُصْرَةِ اللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ بِنَا اَنَا هَتَا هُوَ هَتَا.

جہاں تک اس عمل کی تفسیر کا تعلق ہے کچھ اسرار میں مذکور ہے کہ یہ عمل اپنی اثر آفرینی کے سبب بغیر کسی چلہ و وظیفہ کے ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے میرے نزدیک یہ بات کسی عمل کی واقعی و کرماتی حیثیت کو تو واضح کرتی ہے لیکن میں اپنے طور پر سمجھتا ہوں کہ ہودہ عمل جو اسمائے زکوٰۃ کے بغیر ہی پر اثر حلیم کیا جاتا ہے اس کے لئے بھی کچھ پابندیاں بہر حال موجود ہیں۔ چنانچہ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک باطن ہو۔ شریعت مقدسہ و مطہرہ کا حامل ہو۔ تقویٰ و طہارت کا پابند ہو اور عملیاتی شرائط میں سے کم از کم ترک حیوانات کا خیال رکھتا ہو۔ مذکورہ خصوصیات کا حامل عامل ہی اس قسم کے عملیات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ بہر حال کس دنا کس کے لئے ان عملیات سے مستفید مستفیض ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے۔

میرے معزز قارئین کرام میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عملیات خلو چلہ کشی پر مشتمل ہوں یا چلہ کشی کی شرائط بغیر ہوں عامل کے لئے بہر حال عملیاتی لواصف کا مالک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جب تک کوئی عامل خود اپنی ذات میں عمل و کردار کے اعتبار سے مثالی نہ بن سکے گا کسی بھی عمل سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکے گا۔ جس طرح کچھ عملیاتی اصول و قواعد ہیں بلکہ اسی طرح

سکون پیشا رہے اور ظاہر ہو جائے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی سحر و جادو وغیرہ نہیں ہے تو اس کے لئے کہ کیا اس پر آسیبی اثر ہے تو عامل کلمات عمل کو کسی سفید کاغذ پر تحریر کرے اور تعویذ کی صورت میں لپیٹ کر مریض کو دے کہ وہ اس تعویذ کو اپنی داڑھوں کے نیچے رکھ کر دبائے۔ جو نئی مریض ایسا کرے گا تو اس پر آسیب و جاتی خلل ہونے کی صورت میں اس کا ایذا و ہندہ جسم آسیب و جن میں سے جو بھی ہو گا فوری طور پر اس پر آ حاضر ہو گا۔

یاد رہے سحر و آسیب کی تفصیلات کا یہ عمل سحر و جادو کی تفصیلات اور سحر و جادو کے ذریعے مسلط کردہ آسیب و جن کی تفصیلات کے لئے ہی ہے۔ قدرتی و حادثاتی طور پر مسلط آسیب و جن کی تفصیلات کے لئے یہ عمل کار آمد نہیں ہے۔ اگر قدرتی و حادثاتی آسیب و جن کی تفصیلات کرنی ہو تو اس کے لئے ہم پچھلے اور اب میں ایک عمل تحریر کر چکے ہیں جس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ کلمات عمل کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کے لئے یہ عرض کر دیا جائے کہ آسیب و جن کے کسی شخص پر مسلط ہو جانے کی جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دو ایک کثیر الوقوع وجوہات ہیں۔ جن میں سے پہلی وجہ کسی پر آسیب و جن کا قدرتی و حادثاتی طور مسلط ہو جانا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کوئی شخص لطفی سے آسیبی و جاتی ماحول میں گرفتار ہو جائے۔ دوسری صورت اس طرح ہے کہ دشمن کے سحر و جادو کے کلمات کے متعلقہ مؤکلات و جنات کسی پر مسلط کر دے جائیں۔ چونکہ دونوں صورتوں میں ایک واضح فرق موجود ہے۔ اس لئے تفصیلات کرتے وقت بھی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف طریقہ جات کو بروئے عمل لایا جاتا ہے۔

طلسمات میں اس سلسلہ کا ایک عظیم ذخیرہ ملتا ہے۔ چنانچہ اگر تفصیلات پر مبنی عملیات و اوراد کو ہی یکجا کر دیا جائے تو اس کے لئے بھی ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کے سلسلے کے تذکرہ الصدر عملیات کو درج کرنے کے بعد ہم محسوس کرتے ہیں کہ تفصیلات امور کے لئے اس قدر عملیات ہی کافی ہیں۔ مذکورہ بالا عمل کے کلمات درج ذیل ہیں۔

صَفَا صَفَا صَفَا صَفَا صَفَا صَفَا

یہ عمل بھی میرا آزمودہ و مجرب الجرب ہے۔ میرے عملیاتی ذخیرہ میں تفصیلات کے لئے اس سے زیادہ کوئی دوسرا سلسلہ الحصول عمل موجود نہیں ہے۔

عمل کی تفصیل

الہیہ الاسرار میں مندرجہ مذکورہ بالا عمل کی تفصیل بیان کرتے

بد قسمتی ہے کہ عقلی علوم و فنون کو علمائے علم و فن نے ضبط تحریر میں لانے ہوئے صرف رمز و کنایہ کی زبان میں ہی لکھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن اوّل کے علماء کی مرموزہ و جنتی عبارات پر مشتمل عملیاتی ذخیرہ ان کے بعد آنے والی نسلیں، دلچسپی رکھنے والے حضرات اور ارباب علم و فن بالکل بالبدہ رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن ثانی کے علمائے علم و فن نے اپنے طور پر عقلی علوم و فنون کی ترتیب و تدوین کرنے ہوئے خیر بشر کے عملیات میں کوئی ترتیب نہ رکھی بلکہ رطب دیا بس کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا۔

چنانچہ قرن ثانی کے عہد کے علمی و فنی ذخیرہ جات و مخلوط کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں جو سحری و عقلی علوم و فنون پر مشتمل عملیات و اوراد ترتیب دینے والے جو ماہرین فن تھے ان میں سے زیادہ تر کا تعلق یہود و ہنود سے رہا ہے۔ ان ماہرین حضرات نے اس علم و فن کو بطور خیر اچھائی کے نہیں شروعت کے طور پر لکھا اور تحارف کر لیا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی۔ لیکن گردشِ روزگار کیسے کہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ علم و فن کی شاعت محض جادو و برہادی اور شروعت کے طور پر ہی ہونے لگی اور غالباً اس کا اثر آج تک باقی ہے کہ ہر شخص سحر و طلسمات کا نام سن کر اپنے ذہن میں جو پہلا تصور قائم کر لیتا ہے وہ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تعزیری صورت ہے جس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔

تائین کرام اس سلسلہ کی ہم زیادہ تفصیل نہیں بیان کرنا چاہتے بلکہ صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طور پر بھی کسی غیر مجرم شخص کو کسی قسم کی کوئی لایعین پہنچانا جیسے ہمارا کر دینا یا معاشی طور پر جہاں حال کرنا مستحسن نہیں ہے۔ کیونکہ کسی بھی علم و فن کا موضوع ظلم و استحصاں نہیں ہے۔ ہم عرض یہ کر رہے تھے کہ سحر و جادو کے باب میں کسی شخص کے ہاں و متعل کو جہاں بہاد کر کے معاشی وسائل کو ختم کرنے اور اسے اقتصادی طور پر جہاں حال کر کے بھوک و افلاس کے اٹھارے سندروں میں گرا دینے والے منحوس اور ذلیل کن عملیات و وظائف کا ایک بہت بڑا مجموعہ آج بھی موجود ہے۔ اس مجموعہ کے وارث و امین وہ عالم و داعی و اقتدار اندیش لوگ بنے بیٹھے ہیں جنہیں صرف بنیادی جہادِ حشم سے فرض ہے۔ آخرت ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہی لوگ معاشرہ کی جہاں حالی بلور پریشانوں کے زیادہ تر ذمہ دار ہیں۔

ارباب علم و فن کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے عملیات جن کا موضوع محض جادو و نقصان ہی ہے ایک کثیر تعداد میں ہونے کے ساتھ ساتھ سبب الحصول اور کثیر الاثر بھی ہیں۔ چنانچہ احباب کی دلچسپی اور ان کی علمی و فنی معلومات میں اضافہ کے لئے ایک عمل کو بطور مثال ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل اصل میں عطاءِ بعد اوی کے مصحف سے نقل

عالم بننے کے لئے بھی لوصاف و کمالات کا ایک باب تجویز کیا گیا ہے۔ جب تک عالم اپنے میں وہ اوصاف و کمالات پیدا نہیں کر لیتا نہ وہ عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی اسے عالم کہلانے کا کوئی حق پہنچتا ہے۔ شخص کے مذکورہ بالا عمل کو تحریر کرنے کے بعد اب ہم فیوض طلسمات کے دوسرے باب کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ باب بھی عملیاتی حقائق کا ایک شاخص مارتا ہوا سند و نظر آئے گا جس کو ہم نے کوزہ کی حدود کے اندر اندر رکھنے کا اہتمام کر دیا ہے۔

عمل نمبر ۴۔

سحر و جادو کے ذریعے کا دوبارہ کو باندھ دینے کا عمل سفلی اور سحری عالمین کے یہاں عام اور خصوصی عمل کے طور پر مشہور و مردج ہے۔ اس عمل میں مالی اور معاشی پریشانیاں پیدا کر کے جس شخص کو سحر و جادو کا نشانہ بنایا جاتا ہے اسے جہاد و برہاد کر کے، ذلیل و رسوا کر کے معاشی طور پر اس حد تک مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ بھیک مانگنے پر اتر آتا ہے۔ رزق کے سارے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں کہ کہیں سے بھی اس کو سارا نہیں مل سکتا اور اس طرح وہ شخص مالی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی مفلوج و ناکارہ بن جاتا ہے۔ ایسے ہی اثرات کے حامل عملیات و اوراد سحر و جادو کا موضوع ہیں۔ چونکہ اس قسم کے عملیات کثیر الوقوع ہیں جو حسد و بغض کی بنیاد پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔ ایسے عملیات کے عواقب و نتائج پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو یہ دیکھ کر روح انسانی تڑپ اٹھتی ہے کہ محض چھوٹی چھوٹی دشمنیوں کے نتیجہ میں ایک انسان اپنے ہی ایک دوسرے بھائی بند کو کس قدر ذلیل و رسوا کرنے پر اتر آتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ عالم سفاک قسم کے عالمین ماہرین حضرات بھی قابلِ مذمت ہیں۔ انسانیت کے مجرم ہیں جو محض معمولی سی اجرت کے لالچ میں کسی ایک کے کہنے پر دوسرے شخص کا مالی و معاشی طور پر بیڑہ فرق کر دینے کے لئے اچھے برے عملیات بجالانے کے لئے ہمہ مستعد اور تیار رہتے ہیں۔

ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں کہ عقلی علوم و فنون میں سے کسی بھی علم و فن کا موضوع کسی بھی شخص کو ناہانز طور پر تنگ کرنا اور نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سحر و جادو جیسے علم و فن کا موضوع بھی محض حسد و انتقام کی بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ یہ علم و فن بھی ایسے موضوعات سے بحث کرتا ہے جس میں صرف دشمن کو جہاں طور پر اس کے ظلم و جبر کے مقابلہ اور بدلہ میں نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ تاہم یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی

جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ مالی و معاشی طور پر تباہی و بربادی پھیلانے والے عملیات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آج بھی موجود محفوظ ہے اور اس سے بڑی کثرت کے ساتھ تباہی و بربادی پھیل رہی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کر لینا بھی کسی طور پر صحیح و درست نہیں ہے کہ تحریری اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ تحریری اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ اگرچہ کم ہی ہے۔ لیکن مختصر ہونے کے باوجود تعمیری عملیات کے ذخیرہ میں ایسے مفید و مؤثر اور لاجواب و باکمال نسخہ جات موجود ہیں کہ جن میں سے ہر ایک نسخہ اپنے فوائد و نتائج کے اعتبار سے سینکڑوں قسم کے تحریری عملیات کا اپنے طور پر ہی مؤثر جواب اور مکمل حل ہے۔

مذکرۃ الصدر عمل جسے ہم ایک نمونہ کے عمل کے طور پر تحریر کر چکے ہیں اور اس عمل سے جس قدر تباہی و بربادی عمل میں آتی ہے اس کی تفصیل بھی بیان کر چکے ہیں۔ اس تحریری عمل کی جہاں کن خوشیوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اگرچہ اس کے مقابلہ کا کوئی آسان ترین عمل تعمیری قسم کے عملیات کے باب میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس عمل کی خوشیوں سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا اور یہ کہ اس رد و بطلان کے حقائق پر مشتمل کوئی تعمیری عمل موجود نہیں ہے۔ اس اور اس جیسے سینکڑوں تحریری عملیات و اوراد کے مقابلہ میں اور ان سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے علمائے فن نے جو عملیات ترتیب دیئے ہیں وہ اپنے شرائط کے ساتھ اس قدر مؤثر ہیں کہ ان کے سامنے اس جیسے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان اعمال کا بجالانا خوشیوں اور پریشانیوں کو دور کر کے تحریری شر کو دفع کر دیتا ہے اور جلد سے جلد ترشیطنی پنجے میں جکڑے ہوئے مظلوم و مجبور شخص کو خوشیوں کے تسلسل سے آزاد کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دونوں میں ہی اس کی مالی و معاشی صورتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور بھوک و افلاس کا مارا ہوا شخص دوبارہ خوشحال زندگی کا راز پالیتا ہے، اس کی سلب شدہ عقل و خرد واپس آ جاتی ہے، دشمن دوست بننے لگتے ہیں، اپنے اور بیگانے مسلمان بن جاتے ہیں اور اس طرح معاشی تنگدستی کا دور ختم ہو کر مال و منال کی کثرت اور رزق میں خیر و برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے کے تعمیری عملیات کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا عمل جسے معکوس کر کے تخریب کی بجائے تعمیر کے ایک مؤثر عمل کے طور پر بھی ترتیب دیا گیا ہے اسے سب سے پہلے بیان کیا جائے تاکہ عملیاتی حقائق کا یہ معجزاتی پہلو بھی سامنے آجائے کہ کیسے اور کس طرح ایک ہی عمل تخریب و نحوست کا مخزن ہے اور وہی عمل معکوس ہو کر تعمیر و بہتری کا جامع بن جاتا

کیا جا رہا ہے۔ عمل کا موضوع ہے دشمن کو مالی و معاشی طور پر تباہ کر دینا۔ ترکیب عمل کے سلسلے میں تحریر کیا گیا ہے کہ قریباً قص النور کے لیم میں مرغ یا زحل کی کسی منحوس ساعت کے وقت اگر ذیل کے کلمات کو سیدھی کی تختی پر تحریر کر کے اس کے نیچے مطلوبہ شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے۔ پھر اس تختی کو سیاہ رنگ کے کچے سوت کے دھاگے سے لپیٹ دیا جائے اور پھر جب کبھی موقع ملے اس لوح کو اس شخص کے مکان، رہائش کی کسی جگہ یا کاروباری دوکان میں دبا دیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں ایک چلہ کے اندر اندر ہی اس شخص کا کاروبار تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ مالی و معاشی پریشانیاں اس پر غالب آجائیں گی۔ حصول رزق کے تمام راستے اس کے بند ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس کی عقل و خرد جاتی رہے گی۔ وہ ہزار کوششیں کرے گا۔ نت نئے جن لوہر قسم کے وسائل کے استعمال کے باوجود اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آسکے گا۔ یہاں تک کہ اسے کوئی شخص بھیک دینے پر بھی مجبور نہ ہوگا۔ معاشی طور پر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ اس کے اپنے بیگانے بن جائیں گے شناسا جہنی ہو جائیں گے۔ دوست و مددگار دشمن بننے لگیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی کوئی اچھی کسی ہوئی بات بھی دوسروں کو اچھی نہیں لگے گی۔ ہر شخص اس سے خدا واسطے کی دشمنی رکھنے لگے گا۔ نتیجہ کے طور وہ مالی و معاشی طور پر تباہ حال شخص دوسروں کی نظر میں ذلیل اور تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ عمل کے کلمات ملاحظہ فرمائیں۔

أَجَانِي سَنَمَ دَهَائِي دَغَائِي دَائِي لَمْ هَوَقَدْ خَطَمَ سَوْدًا قَا هَدَيْتَا
بَلَا هِنَا ضَنَا طَانُو جَوَ طَا طَا عَاوَجَ عَوَفَجَ طَوَامُوقَا وَطَا كُنْدَا
قَدْ خَابَا خَابَ خَطَوُ شَتَوَ مَلَا مَلَامَ مَلَامَ شَتَوَ

کارکنین کرام آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ کسی کو مالی و معاشی طور پر تباہ و برباد کرنے کے سلسلے کا یہ عمل کس قدر آسان، مختصر اور نتائج کے اعتبار سے کس قدر ہولناک عمل ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے واضح ہوئی ہوگی کہ اس عمل کے لئے جلال و جمالی قسم کی شرائط وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سحر و جادو کے تحریری اعمال نہایت ہی آسان ترین مگر ملک اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تعمیری قسم کے عملیات، اعمال جلالی و جمالی شرائط کی پابندیوں کے ساتھ پابند کر کے تحریر کئے گئے ہیں۔ ایسے عملیات مؤثر ضرور ہیں مگر ان کے بجالانے کے لئے عامل کو مختلف شرائط کا پابند بننا پڑتا ہے۔ تقویٰ و طہارت اختیار کرنا اس کے لئے لازم و ملزوم قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح کے بہت سے دوسرے اصول و قواعد اور بھی نظر آتے ہیں جن کا پابند بننے کے بعد ہی تعمیری قسم کے عملیات کے بجالانے کی اجازت ہوتی ہے۔

ہوتا۔ ایسے عالمین حضرات جو اصول و قواعد کی پابندیوں سے بے نیاز ہو کر عملیات سے بہتر نتائج کی توقع رکھتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں اور انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جہاں گوہر مقصود کے حصول میں ناکام رہتے ہیں وہاں روحانی و فلکیاتی علوم کی بدنامی و رسوائی کا سبب بھی بنتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ باشرائط عمل کو بھلا نہیں گئے تو یقینی طور پر اس کے فوائد سے مستنفع ہو سکیں گے۔ اگر اس عمل کا بھلا نا آپ کے لئے مشکل امر ہو تو اس کے لئے یہ احقر اس عمل کا عامل ہونے کے اعتبار سے آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے سول ایجنٹ

حیدر آباد

شمس نیوز ایجنسی

گوشہ محل روڈ، حیدر آباد-۱۲

فون نمبر- ۴۷۳۳۸۶

ممبئی

برائٹ نیوز پیپر ایجنٹ

۱۳۶- ڈی این روڈ، مندرہ چیمبرس

گراؤنڈ فلور روم نمبر ۱- ممبئی- ۴۰۰۰۰۱

فون نمبر- 2875640

سری نگر

عبداللہ نیوز ایجنسی

لال چوک

سری نگر- کشمیر

محض لوح پر کندہ کر کے ہی بڑی تعریف کے ساتھ پراثر عمل کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ رسائل ہلالیہ کے مطابق اس عمل کے لئے عمل تعظیم کوئی ضروری عمل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسری شرائط کو بھی شرائط ضروریہ کے طور پر تحریر نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف اس قدر لکھا گیا ہے کہ مذکورہ عمل کی معکوس عبارت کو شمس کی ساعت میں لوح مستی پر نقش کر کے اپنے پاس رکھ لیں تو ہر اعتبار سے اثر آفریں ثابت ہوگا۔

قارئین کرام! رسائل ہلالیہ میں مندرجہ ترکیب پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلاشبہ یہ ترکیب بھی اپنے طور پر مؤثر ہی ہوگی کہ جسے رسائل ہلالیہ جیسی عظیم کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔ تاہم مجھے اس سلسلے میں اس ترکیب کو کام میں لانے کا کوئی موقع نہیں ملا ہے اس لئے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا۔ البتہ اس عمل معکوس کی پہلی ترکیب کے مطابق جو باشرائط بیان کی گئی ہے میں اب تک بیسیوں بار اس عمل کو آزما چکا ہوں۔ چنانچہ میرے اخذ کردہ نتائج کے اعتبار سے یہ عمل سحری و جادوئی اثرات کے سبب پیدا ہونے والی پریشانی کو بھی دور کر دینے کے لئے ایک مفید ترین روحانی و طلسماتی عمل ہے وہاں قدرتی و فلکیاتی طور پر بھی پیدا ہو جانے والی معاشی پریشانیوں کے تدارک کے لئے یہ عمل اپنی مثال آپ ہوا ہے۔

اس عمل کی ایک دوسری ترکیب جسے صاحب رسائل سر-مکتوم و شالین نے بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ معکوس عمل کی عبارت کو طلوع و غروب آفتاب کے اوقات میں آب باراں یا آب بحال پر پڑھ کر سحری طور پر متاثرہ شخص صبح و شام پیتا رہے اور اپنی رہائش گاہ و دوکان میں چمڑکتار ہے تو سحر و جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ راقم السطور عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس عمل سے کام لینے کی مختلف قسم کی جن ترکیب کا ذکر ملتا ہے وہ اپنے طور پر سب مؤثر اور مفید ہیں۔ اس لئے ایک عامل و دہر اپنے طور پر بھی اس بات کی اجازت رکھتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جس ترکیب کو اپنے لئے آسان سمجھتا ہو اسے عمل میں لاسکتا ہے۔

یقین کامل ہے کہ عالمین حضرات اپنی ذوق طبع کے مطابق جو بھی طریقہ پسند کر کے اس پر عمل پیرا ہوں گے اس سے ہی مستفید و مستنفع ہو سکیں گے۔ خود مجھے ذاتی طور پر بھی اس عمل کی مختلف ترکیب کو مختلف مواقع پر آزمانے کا موقع ملا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے کامیابی ہی ملی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میں نے ہر ترکیب کو آزماتے ہوئے شرائط سے کبھی پہلو قی نہیں کی ہے اور یہی بات میں آپ کے لئے بھی تجویز کرتا ہوں کہ آپ جس بھی عمل کو آزمانا چاہیں اسے اس کی متعلقہ شرائط کی پابندیوں کے ساتھ بھالائیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی عمل بھی بلاشرائط مؤثر نہیں

علم سحر اور علم نجوم وغیرہ کی قدیم تاریخ پر ایک نظر

از مولانا حفظ الرحمن صدیقی قاسمی

ہوتا ہے کہ یہ جنت اور جادو گروں کی محض کہانیاں نہیں ہیں بلکہ تاریخی دور سے پہلے لوگوں کے علمی و عملی اور صنعتی ارتقاء کی یادگار ہائیں ہیں جو احداً و زمانہ کے ساتھ ساتھ کہانیاں بن کر رہ گئی ہیں۔

ہر کمال راز و احوال

واقعہ یہ ہے کہ انسانوں نے اپنی فطری صلاحیتوں کی بدولت ہر دور میں ترقی کی ہے۔ اس کو جھٹایا نہیں جاسکتا۔ لیکن جب وہ ارتقاء کی آخری منزلوں پر پہنچے اور انھوں نے انسانی حدود کو پار کرنا چاہا۔ خدا کو بھلا کر خود خدا بن بیٹھے۔ ان کی سرکشی اور تردد حد سے زیادہ بڑھ گیا تو قدرت نے انھیں ہلاک کر ڈالا۔ کہیں شدید آندہ حیوں کے ذریعہ کہیں خوفناک زلزلوں کے ذریعہ اور کہیں سمندروں کی مضطرب لہروں کے ذریعہ۔ وہ قومیں اپنی مسلسل سرکشیوں کے نتیجہ میں عموماً فنا ہو گئیں۔ ان کی تہذیب فنا ہو گئی۔ اور ان کے تمام ترقیاتی عوامل و مظاہر سمندر کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ اور ان کے محیر المعول کمالات اور علوم و فنون صرف کہانیوں کی شکل میں باقی رہ گئے۔ قرآن حکیم نے ایسی قوموں کی جاہلوں کی طرف اُفْلَسَ سَبِّحُوا فِی الْاَرْضِ فَاَنْظُرُوا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ، جیسی آیتوں میں اشارات کئے ہیں۔ آج ہمارے دور کا انسان بھی ترقی کی انتہائی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اگر اس نے اپنے اور خدا کے مقام کو نہ پہچان لیا اور اس کے مطابق زندگی میں تبدیلیاں نہ پیدا کیں تو یہ بھی اپنی تمام ترقیاتی کمالات کے ساتھ فنا کے گھاٹ اتر دیا جائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں موجودہ ترقیاتی مظاہر کو اپنے بزرگوں سے سن کر کہانیوں کا ہی درجہ دے سکیں گی۔

قدیم زمانہ میں، رومی، پارسی، اور یونانی اقوام، حکمت و فلسفہ، ریاضی اور طب وغیرہ علوم میں بہت آگے بڑھ گئی تھیں۔ انھوں نے مہادیات کے سلسلے میں جو نظریات قائم کئے اور جو اصول مرتب کئے ان میں بہت سے آج

قوموں کے عروج و زوال اور ان کے علوم و فنون کے متعلق تاریخ مکمل طور پر ہماری رہنمائی نہیں کرتی۔ جن اودار کی رہنمائی کرتی ہے ان کی مدت زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار سال ہے اس سے پہلے روئے زمین پر آباد لوگ کیا کرتے رہے۔ ان کے فکری و عملی، تمدنی و اخلاقی اور سماجی حالات کیا تھے۔ اور انھوں نے ارتقاء کی کتنی منزلیں طے کر لی تھیں، اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا، تاریخ خاموش ہے۔ نہ ہی کتابوں میں بھی کہیں کہیں صرف اشارات ملتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اب اگر ہم ماقبل تاریخ کے حالات معلوم کرنا چاہیں تو ہمارے پاس اس کا کوئی حتمی ذریعہ نہیں ہے۔ سائنسی کھوج کے نتیجہ میں جو چیزیں سامنے آرہی ہیں مثلاً ہڑپا، موہن جودڑو، یخسلہ، بینا متی وغیرہ۔ یہ وہ قدیم شہر ہیں جو مٹی کے تودوں میں دبے ہوئے تھے اور جنھیں کھود کر نکالا گیا ہے۔ لیکن ان جاہل شہروں سے جو دستاویزات تختیوں اور پتھروں پر کتبوں کی شکل میں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان سے بھی ماقبل تاریخ کے حالات و واقعات کی طرف نشاندہی نہیں ہوتی ان کا زمانہ بھی تین چار ہزار سال سے زیادہ کا نہیں ہے۔ اسی طرح بعض پہاڑوں کی کھودوں سے یا ان کی چوٹیوں پر سے جو عجیب و غریب مردہ جانور یا ان کے ڈھانچے ملتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہنا تو درست ہو سکتا ہے کہ اب ان کی نسل کا کوئی جانور زمین پر موجود نہیں۔ مگر یہ کہنا کہ یہ جانور آٹھ ہزار سال یا پندرہ ہزار سال پہلے کے ہیں۔ قیاس آرائی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

اب ہمارے پاس ماقبل تاریخ کے سلسلے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ بھی کمزور سا، اور یہ ذریعہ وہ روایات ہیں جو کہانیوں کی صورت میں یکساں طور پر ساری دنیا میں مشہور ہیں اور متواتر سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہیں۔ مثال کے طور پر دیودوں کے قصبے، جنت کے ہولناک قصبے اور جادو گروں کی حیرت ناک سحر کاریوں کی عجیب عجیب باتیں۔ موجودہ دور کی ہمہ جہتی اور عظیم صنعتی ترقیات کو دیکھتے ہوئے اندازہ

سے کئے گئے ہیں۔

مسلمانوں نے صرف کتابوں کے تراجم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان پر غور و فکر بھی کیا ہے اور حد جواز کی پوری رعایت کے ساتھ مستقل کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ جابر ابن حیان نے حروف واعداد پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ مسلمہ ابن احمد الجریلی نے جو اپنے دور میں علم ریاضی کا ماہر تھا۔ ریاضی سے متعلق اہم مسائل کا خلاصہ کیا اور غایت اعلیٰ کتاب لکھی۔ جس کی افادیت کو ہر دور میں محسوس کیا گیا امام فخر الدین رازی کی اس سلسلے میں ”سرکھم“ ہی کتاب موجود ہے۔ فلاحہ البلیہ۔ یہ علم نباتات کی ایک ضخیم اور اہم کتب تھی۔ اس میں جہاں نباتات کی روئیدگی، نشوونما، ان کی بیماریوں کے علاج اور انہوں کے سلسلے میں مفید ترین بحثیں تھیں۔ وہیں سحر سے متعلق چند ابواب بھی تھے، کہتے ہیں کہ ان ابواب میں سحر کرنے کے طریقے، اوقات اور اس کو زیادہ سے زیادہ زود اثر بنانے کی تراکیب درج تھیں۔ مسلم علماء نے ان ابواب کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ چھوڑ دیا۔

خرق عادت قوتیں اور حضرات صوفیاء

حضرات صوفیاء کا دور شروع ہوا تو انہوں نے حصول معرفت اور خرق عادت قوتیں حاصل کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے لئے سخت ترین دیاہٹیں کی گئیں۔ نفسانی خواہشات کو ترک کر کے روحانی کمالات حاصل کئے۔ اور شعور و حواس کے حجابات سے باہر ہو کر عجیب و غریب اور سرریح الاثر طاقتیں حاصل کیں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ حضرات حروف واعداد کے اسرار و موزے آگاہ ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی (وفات ۶۲۳ھ) کی اس فن میں تقریباً پچاس کتابیں ہیں۔ شمس المعارف اور لطائف الاشارات وغیرہ۔ ہر کیف حروف کے اسرار و موزوں دریافت کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کا حاصل یہ ہے کہ ارواح فطری اور طہالغ کو کسی مظاہر قدرت ہیں۔ جن کے پیچھے خداوند قدوس کی عظیم حکمتیں کار فرما ہیں۔ اسرار حروف تمام اسمائے الہی اور کلمات الہیہ کے ذریعہ جن میں پر اسرار حروف مقطعات بھی شامل ہیں۔ عالم طبیعت میں تصرف کرنے میں کمال حاصل کیا۔ اور اپنی روحانی قوتوں سے کام لے کر حروف کی ان پوشیدہ طاقتوں کا سراغ نکالا جو دراصل حروف کے باہمی امتزاج، عناصر اور اثرات فطری سے مل کر عالم ارضی میں اتصالی اور انفصالی تصرف پیدا کرتی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ تصرف محض حروف کی طہالغ کے مرہون منت ہے یا اس کا سبب کچھ اور ہے؟ اس سلسلہ میں ایک قول تو یہ ہے کہ حروف اپنی

بھی اپنے دائروں میں معیار قرار دئے جاتے ہیں۔ زمین اور چاند کا قطر، ان کا باہمی فاصلہ، ستاروں کی گردش اور ان کا آپسی تعلق و ربط کے بارے میں ان دنوں نے جو معلومات فراہم کی تھیں اور جن نتائج پر وہ پہنچے تھے، آج بھی نہیں تسلیم کیا جاتا ہے۔

زمانہ قدیم میں علم نجوم وغیرہ

زمانہ قدیم میں علم نجوم اور علم سحر کی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر ہمیشہ فوقیت دیتے تھے، ترجیحی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کلدانیوں، سریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبت زیادہ کمال حاصل تھا دراصل انہی قوموں سے یہ علوم و فنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کئے تھے۔ قرآن کریم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں علم سحر کافی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو مبسوت کر ڈالتے تھے۔ بعض ممالک میں تو لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آ گئے تھے کہ ان کے لئے سلامتی کے ساتھ ذمہ رہنا مشکل ہو گیا تھا تنگ آمد، جنگ آمد، پھر یہ ہو کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیروں کو دیا برد کر دیا گیا۔ تاہم کچھ نہ کچھ باقی رہ گیا، سب کا سب ضائع نہیں کیا جاسکا، عظیم مؤرخ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ

مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجہ میں مختلف ممالک سے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ و حکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علم سحر کو حرام قرار دیا تھا اور ساحروں کے لئے سخت ترین عذاب کی بات کہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ اس کو شدید نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور یونانی علوم کے تراجم کرتے وقت بالخصوص اس علم کو نظر انداز کر دیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو غیر مرتب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں ہی نے نہیں، دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجہ میں پھر بھی باقی رہ گیا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔

مسلمانوں نے سحر کو چھوڑ کر باقی بہت سے علوم و فنون پر لکھی گئی کتابوں کے تراجم کئے ہیں۔ جیسے مصاحف کو اکب سبہ اور مسلم ہندی وغیرہ۔ علم نجوم علم ریاضی اور حروف واعداد پر مشتمل کتابوں کے تراجم تو کافی اہتمام

بنگلور میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

ہمدرد بک ڈپو

شی مد کیٹ، بنگلور

پونا میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

۱۔ اسلام بک ڈپو

بائندل روڈ، پونا

۲۔ کتابستان بک ڈپو

کنیش پیٹ، پونا

اطلاع عام

ہم ہمدرد وطن میں ہوں یا دنیا کے کسی ملک میں — ہم ڈاک سے اردو، ہندی، عربی، فارسی کی ہر کتاب گھر بیٹے سنا سکتے ہیں۔

ہم نے اپنی پندرہ کتاب چاہے کسی گھر میں دیکھی ہو، سبھی جی ہمارے ہیں گھر بھیجیں گے گھر بیٹے اپنی پندرہ کتابیں حاصل کریں۔

ہمارے پیل بھیج طوم و فہم کی کتابیں دستیاب ہیں۔ دوسرا (200) دس روپے یا اس سے زیادہ کی کتابیں گھر بھیجیں گے گھر بیٹے سنا سکتے ہیں۔ ہم نے (80%) کی قیمت ملے گی۔ ہم پچھلے آڈیو کی بھی فہم تفصیل کرتے ہیں۔ ایک سہ ماہی معمولی فروخت دوا کر کے ہمارے قریبی تصدیق فرمائیں۔ کتابیں ہمدرد وطن میں سنا سکتے ہیں۔ ہمدرد کتابیں کی ادھی رقم منی آڈیو سے بھیجیں گے گھر بھیجیں گے گھر بیٹے سنا سکتے ہیں۔

پندرہ کتابیں کا سبھی گھر بھیجیں گے گھر بیٹے سنا سکتے ہیں۔

نورسہ ہمدرد وطن میں اردو، ہندی، عربی، فارسی کی گھر والی ہر کتاب ڈاک سے دنیا بھر میں پہنچا کرتے ہیں۔

کتاب فروغوں کو مستقل کسٹم دیا جاتا ہے۔

ترسیل زر اور عدا و کتابت کا پتہ،

نہیں اس۔ بک سٹور دکن الدین سرائے سنبل 244302 (انڈیا)

NAHSAHMED BUKH SELLER, BUKHNUDDON SARAI
SAMBHAL, 244302 (INDIA)

عصری طبائع کے ذریعہ ہی کام کرتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حروف جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اس قول کے مطابق نسبت عددی مؤثر و متصرف ہے۔

حقیقت حال جو بھی ہو بہر حال حروف و اعداد کا باہمی ایک زبردست تعلق ہے۔ بالکل ایسا ہی تعلق جیسا جسم و روح میں پایا جاتا ہے۔

اسی لئے حروف کی قوتیں اور ان کے اثرات معلوم کرنے کی کوششیں کی گئی اور پھر ان کو زیادہ سرلیج بنانے کے لئے اعداد کی طرف توجہ مبذول کی گئی۔ چنانچہ ابجد کے اصول کو سامنے رکھ کر حیرت انگیز طور پر کام لئے گئے۔ اور اعداد کی مناسبت سے ان کی باہمی نسبت و تالیف کا پتہ لگایا گیا۔ یہی بنیادیں ہیں جن پر علم جفر اور تعویذات کا سلسلہ قائم ہے۔

پٹنہ میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

آفتاب بک ڈپو

سبزی باغ، پٹنہ

بھوپال میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

انڈیا بک اسٹال

سرائے جمہوراتی

بھوپال

مدراس میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

نذیر بک ڈپو

۳۲۳۔ تریپلی گمن ہائی روڈ

مدراس

حقیقت سحر اور اس کے اقسام

حکیم حافظ جلیل احمد صاحب

سحر بعض صورتوں میں کفر ہے اور بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں گناہ کبیرہ ہے۔ بہر حال سحر کا سیکھنا سکھانا کفر و حرام ہے اللہم حفظنا بہت سے جلاء سحر کو مانند مجرّمہ سمجھتے ہیں مگر علماء و صلحاء کرام و بزرگان دین نے اس خیال باطل کو رد کیا اور سحر اور مجرّمہ کے فرق کو صاف صاف بیان کیا ہے فقہائے اس کی تصریح کی ہے کہ مجرّمہ براہ راست خداوند تعالیٰ کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق نبی کی صداقت کے لئے عالم وجود میں آتا ہے اور اس کا کوئی اصول اور قاعدہ و قانون نہیں ہو تا بلکہ جب خدا چاہتا ہے یا اس کا نبی بارگاہ خدا میں رجوع کرتا ہے تب مجرّمہ کا ظہور ہوتا ہے۔ سحر اور جادو ایک فن ہے جسکو اس کے مقررہ اصول اور قوانین کی پابندی کے ساتھ استاد فن سحر اپنے فن کا ہر وقت مظاہرہ کر سکتا ہے گو کہ اس کے اسباب نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے واقف کار اس سے واقف ہوتے ہیں۔

اور حقیقت سحر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے توسل کو چھوڑ کر غیہ اسباب و علل کے ذریعہ خلاف عادت افعال عجیبہ پر قدرت کا نام سحر ہے۔ دنیا میں مختلف الانوع و اقسام کے مرد و زن لاقعد اور طریقہ ہیں "غیہ اسباب" کہ جن کے ذریعہ امور غرق عادت ظہور میں آتے ہیں۔ کچھ "روحانیات" سے متعلقہ ہیں۔ جیسے روحانیات کو اکب، ہلاک اور عناصر کی روحانیات جزیہ ہیں۔ مثل کے طور پر روحانیات امراض یا جنات و شیاطین، یا وہ ارواح جو جسم سے الگ ہو چکی ہیں اور ان کو مسترد و تسخیر کر کے ان کو مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یا، تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی مخصوص ترکیب یا مختلف کیفیات کے اجتماع یا صورت نوعیہ کے خواص کی بناء پر عمل میں آتی ہیں۔

روحانیت سے مناسبت یا تعلق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ بھی ان کا نام لیکر مقررہ طریقے سے التجاد فریاد کی جاتی ہے یا م مخصوص صورتیں ترتیب دیکر مخصوص کلام پڑھا جاتا ہے۔ دو طریقوں پر عملایا جاتا ہے اول طریقہ کلدانیوں کا ہے دوسرا طریقہ ال بائل کا ہے۔ دوسرے طریقہ

سحر کے معنی لغت میں امر غفلتی و پوشیدہ چیز کے ہیں اور علمی اصطلاح میں ایسے عجیب و غریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب و علل نظر سے پوشیدہ ہوں۔

امام رازی صاحبؒ کے بقول لفظ سحر اصطلاح شریعت میں ایسے امر کے لئے مخصوص ہے جس کا سبب غفلتی ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف نظر خیال میں آتے ہیں۔ علماء اہل سنت کی رائے میں سحر واقعی حقیقت ہے اور معصرت رساں بھی ہے۔ حق تعالیٰ نے حکمت اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح معصرا اثرات پیدا کر دیئے ہیں جیسے دوسری چیزیں مثلاً زہر اور نقصان رسا روایات میں موجود ہیں۔

یہ بات نہیں کہ سحر جادو بذات خود قدرت الہی سے بے نیاز ہو کر موثر ہلاکت ہے۔ سحر کو مؤثر ہلاکت سمجھنا کفر خالص کفر ہے۔

علامہ محمد اللہ بن ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فقہائے اسلام نے سحر کے متعلق تصریح کی ہے کہ جن اعمال میں شیاطین اور ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے استعانت طلب کجائے اور انکو حاجت روا قرار دیکر مغفروں کے ذریعہ ان کی تسخیر کجائے اور ان سے کام لیا جائے تو شرک کے مطرواف ہے اور اس کا عامل کافر ہے اور جب اعمال میں ان کے علاوہ دوسرے طریقے استعمال کریں اور ان سے مخلوق خدا کو نقصان پہونچایا جاوے اور طرح طرح کی مصیبتوں میں ڈالا جاوے اس قسم کے امور کا مرتکب حرام اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔

اور جناب آقائے نامدار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اجتنبوا اللعوی بقات الشیرک با اللہ و الستمحور" (بخاری شریف) ترجمہ ملک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ عمل سحر حرام ہے اور بالاجماع گناہ کبیرہ ہے۔ آقائے نامدار سیدنا ابراہیم حنفیؒ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر کو سات ملک چیزوں میں شمار کیا ہے۔

کا آغاز ہاروت ماروت سے ہوا ہے۔

معتبر تاریخوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کلدانی، سحر کے بڑے ماہر ہوتے تھے اور نمرود کے زمانہ میں علمائے بائبل نے جو طلسم ایسے تیار کئے تھے جو کہ عقل و فہم سے باہر تھے۔

۱:- کلدانیوں نے تانبے کی "ہڈ" بنائی تھی اس کی خصوصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شرکی چار دیواری میں داخل ہوتا تھا تو یہ ہڈ خود بولنے لگتی تھی تو لوگ سمجھ جاتے تھے کہ شر میں کوئی جاسوس یا چور داخل ہوا ہے اور لوگ اس کی تلاش میں لگ جاتے تھے اور اس کو گرفتار کر لیا جاتا تھا۔

۲:- ایک عجیب بخارہ تیار کیا تھا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اگر کسی شخص کا بال در تم یا اور کوئی شے گم ہو جاتی تھی تو وہ شخص بخارہ بجاتا تھا تو اس سے آواز آتی تھی کہ تمہاری گمشدہ شے فلاں جگہ یا فلاں کے پاس ہے۔

۳:- ایک ایسا حوض ترتیب دیا تھا کہ کسی جشن کے موقع پر لوگ اس کے کنارے جمع ہو جاتے تھے اور مختلف قسم کے شربت اس میں ڈال دیتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت ہوتی وہی ان کا مطلوبہ شربت اس شخص کو مل جاتا تھا۔

۴:- ایک ایسا آئینہ تیار کیا تھا جو قائب کا حال جانتا تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

۵:- ایک ایسا تالاب بنایا تھا کہ جس سے مختلف قسم کے مسائل حل کئے جاتے تھے مثلاً کسی ایک چیز کے دو شخص دعویٰ دار ہیں کہ میری ہے دوسرا کہتا ہے میری ہے تو ان دونوں کو تالاب میں اتارا جاتا تھا۔ جو حق ہوتا تھا تو تالاب کا پانی ناف تک آتا تھا اور جو غلط ہوتا تھا تو وہ شخص اس تالاب میں غرق ہو جاتا تھا۔

۶:- ایک ایسا درخت نمرود کے محل کے دروازہ کے سامنے لگایا تھا جس کا سایہ آدمیوں کی تعداد کے مطابق گھنٹا اور بڑھتا تھا یہ سب طلسمات نمرود کے دارالسلطنت شہر بابل میں موجود تھے۔

فن سحر کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سحر کلدانی بہت ہی مشکل ہے اس کے حاصل کرنے میں سخت سے سخت محنت و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ اس علم کا عامل اپنے علمی کمالات سے وہ وہ کمالات اور امور خوارق و عادات لوگوں کو دکھاتا ہے جن کو عقل و فہم بھی سمجھنے سے قاصر ہیں اس جادو میں تمام ارواح کی تسخیر ہوتی ہے۔ جس مریض کو طبیب مہینوں کے علاج سے صحت یاب نہیں کر پاتا اس جادو کا جاننے والا لمحوں میں تندرست کر سکتا ہے اس قسم کا سحر بلاشبہ کفر ہے۔

اس سحر کی چند شرطیں ہیں جن میں چند شرطیں یہ ہیں۔

ارواح کو دلوں کے حالات پر مطلع ہونے کا یقین۔ ارواح کے خلاف

اور ابھی بد عقیدہ کی پیدا ہو گئی تو سارا کام بٹا بٹا کر کیا۔

روحانیات کو اکب کی تسخیر میں سب سے پہلا طریقہ و عمل تسخیر قر کا ہے اور تسخیر قر کی دعوت میں جو کلام پڑھا جاتا ہے وہ کفر یہ ہے اس لئے اس کا تحریر کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اصول اسلام کے خلاف اور توحید کے منافی ہے۔

اہل بابل ہاروت و ماروت کی تعلیم کے مطابق تسخیر روحانیات طویہ مطہیہ و جسمانیہ وغیرہ کرتے تھے اور اہل یونان تسخیر روحانیات طویہ پر اکتفا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ روحانیات طویہ کی تسخیر کے بعد روحانیات سفیہ کی تسخیر کی ضرورت نہیں ہے۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان میں بھی سحر اہل بابل کا رواج تھا حنفیہ میں ہندوستانی روحانیات پر زور دیا کرتے تھے۔

سحر کی دوسری قسم جن و شیاطین کو تسخیر کرنے کی ہے یہ پہلی قسم سے سہل اور آسان ہے ہندوستان میں سحر کی یہ دوسری قسم بکثرت رائج ہے۔ اس دوسری قسم کے سحر میں بھوانی، ہنومان، کالی، بھیروں، لونا چھاری اور مختلف دیوی، دیوتاؤں کی دہائیاں دیکر ان کے جانے و قوت پر طرہ شو جلا کر، دعویٰ دیکر، جینٹ چڑھا کر کام لیا جاتا رہا اور لیا جا رہا ہے یہ دوسری قسم سحر بھی حرام و کفر ہے۔

تیسری قسم سحر کی تسخیر ارواح خبیثہ ہے اس میں کسی قوی بیکل قوی البلیہ۔ شخص کی روح کو کلام شیاطین پڑھ کر تسخیر کرتے ہیں اور اپنے تابع کر لیتے ہیں اور ان سے شل نوکر کے کام لیتے ہیں اس قسم کے سحر میں اکثر عام طور سے ارواح خبیثہ سے ہی کام لیا جاتا ہے اس لئے شرعیہ بھی ممنوع و حرام ہے۔ چوتھی قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم میں معمول کی قوت و طاقت کو بعض ارواح خبیثہ یا جنات کے ذریعہ خراب کر دی جاتی ہے یعنی معمول کو سامنے کی چیز نظر نہیں آتی، اگر نظر آتی ہے تو ہولناک صورت میں دکھائی دیتی ہے۔

فرعون کے جادو گروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں اسی قسم کے سحر سے بنائے ہوئے سانپ چھوڑے تھے اسی قسم کے جادو کو سامری جادو بھی کہا جاتا ہے جو کہ فرعون کا سب سے بڑا جادوگر تھا۔ اس قسم میں ارواح خبیثہ سے مدد لی جاتی ہے اور شیطان کے ناموں کی دہائی دجائی ہے اور حد سے زیادہ ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔

پانچویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس میں عجیب غریب نظارے لوگوں کو دکھائے جاتے ہیں۔

یوں تو اگر سحر کی قسموں کو بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ بس اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں شائقین عالمین کی معلومات میں اضافہ کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ اب آگے وہ معرات بیان کرتا ہوں جو سحر سے پیدا ہو

تے ہیں۔ ان معضرات کو پڑھئے۔

معضرات سحر

معضرات سحر علامات سحر کی پہچان کے قواعد و طریق پہلا حصہ۔
آفتاب عملیات 'بطریق ایجاد اعدادی میں بیان ہو چکا ہے۔ حصہ اول دیکھیں۔
دوسرے شناخت مریض کے بیان میں حصہ دوم آفتاب عملیات میں مفصل
ذکر گذر چکا ہے۔ حصہ دوم دیکھیں پھر بھی مختصر پہچان سحر کی بیان کرتا ہوں تا
کہ شائقین عملیات کو بجائے دشواری کے آسانی ہو دے۔

اول علامت سحر یہ ہے کہ دو مہیاں پیوی آپس میں محبت والفت سے زندگی
گذار رہے ہیں۔ یکایک مرد و عورت میں تازہ کی شکل کھڑی ہو جائے اور
ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار ہو جائے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفتہ ہو اور سحر کر کے
اس کو برکت کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ شوہر کی شکل دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔
تیسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے
خمس چھٹی بلکہ رات دن شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سنگی سحر کے ذریعہ
اس کو بد ظن، متنفر کر دیا جاتا ہے اور اس کو شوہر کی شکل شکل کتے اور خنزیر کے
نظر آنے لگتی ہے۔

چوتھی علامت یہ ہے کہ کسی بھی نوجوان حسین خوبصورت لڑکی ہونے کے باوجود
رشتہ والے لڑکی والے دیکھ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور رشتہ سے انکار کر
دیتے ہیں۔ اس طرح عرصہ دراز گذر جاتا ہے۔

پانچویں علامت یہ ہے کہ لڑکیوں کے رشتہ آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی بغیر
دیکھے ہی لوگ بد ظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت اور اچاٹ پن دلوں
میں ہونے لگتا ہے۔

چھٹی علامت یہ ہے کہ مرد اپنی پیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے مگر
سحر زدہ ہونے کے بعد نفرت و بغض کرنے لگتا ہے اور سمجھانے والا بھی دشمن
لگتا ہے۔

ساتویں علامت یہ ہے۔ یہ بھیڑ، بکریوں، گالیوں، اور بھینسوں پر یعنی دودھ
دینے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے۔ اس کے راستہ میں ذالذہبتے ہیں ان
جانوروں کا دودھ سوکھ جاتا ہے پھر مر جاتا ہے دودھ پینے والے بیمار ہو جاتے
ہیں۔

آٹھویں قسم سحر کی یہ ہے جو کہ جویوں کیلئے مخصوص ہے اس سحر کے
کرنے سے جانوروں کے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے اور وہ جانور گھاس کھانا
چھوڑ دیتے ہیں اگر بروقت علاج نہ ہو تو مر جاتے ہیں۔

نویں قسم سحر کی یہ ہے یہ سحر دودھ دینے والے جانوروں اور بچہ جننے والی ماؤں
پر کیا جاتا ہے، خواہ جانور ہوں یا عورتیں، اس کے کرنے کے بعد بچہ پیٹ سے
بے وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

دسویں قسم سحر کی یہ ہے سحر کے ذریعہ خاص کر اولاد کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی
نومولود اور شیر خوار بچوں پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور بچے سوکھ کر مر جاتے ہیں۔
گیارھویں قسم سحر کی یہ ہے طالع منہ میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک پتلہ
عطارد کا بنا کر راستے میں ڈال دیتے ہیں وہ پتلا جس عورت کے پیروں میں
آجایگا، اس عورت کے یہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوں گی، لڑکانہ ہوگا۔

بارھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کو بستہ کر دیا جاتا ہے یعنی وہ مرد بھسوی
کے قابل نہیں رہتا۔

تیرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ دلہن کو اپنے شوہر سے یا جس سے بستہ کیا ہے
اس کے ساتھ بھسوی سے نفرت ہو جاتی ہے۔

چودھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاصل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا
جاتا ہے۔ اور مرد بیکار ہو جاتا ہے۔

پندرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں اور سر میں پانی پیدا ہو جاتا
ہے۔

سولھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی
ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تہلی رونما ہوتی ہے اور شکل و صورت بھی بگڑ
جاتی ہے۔

سترھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت حقیر
(بانجھ) ہو جاتی ہے ماہواری بھی ہوتی رہتی ہے مگر استقرار حمل نہیں ہوتا ہے۔
اٹھارھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کا روزگار
باندھ دیا جاتا ہے۔ اور سحر زدہ کامل و اسباب تکف ہو جاتا ہے موسیقی مر جاتے
ہیں آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔

انیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ رشتہ ازدواجی منقطع کر دیا
جاتا ہے اور مرد عورت جدا جدا ہو جاتے ہیں۔

بیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ سے کسی گھر کو دیرینہ دربار
کر دیا جاتا ہے اس گھر کی خیر و برکت اڑ جاتی ہے۔ محبت والفت جاتی رہتی ہے
ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے رات دن جھگڑا رہتا ہے۔

اکیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ اپنے مطلوبہ شخص کو خواہ مرد
ہو یا عورت شدید بیماری میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور کسی صورت صحتیاب نہیں ہو
پاتے۔

بائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو مرد یا

عورت کو ذلیل کر دیا جاتا ہے ہر کوئی ان سے بلاوجہ نفرت کرنے لگتا ہے۔ کوئی اعتبار نہیں کرتا ہے۔

تینیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی افسریہ حاکم یا ملازم کو نوکری سے، یا افسر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سحر زدہ ہونے پر نوکری و عہدہ سے محفل ہو جاتا ہے۔

چوبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ امیر کو، رئیس کو، تہدار کو، وزیر کو عہدہ سے گرادیا جاتا ہے اور فقیر و کنکال بنادیا جاتا ہے

پچیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر سے عورتوں کو اجاڑ کر دیا جاتا ہے یعنی طلاق دلا دی جاتی ہے جب تک اس سحر کا دفعیہ نہ ہو گا تو کتنے ہی نکاح کر لئے جائیں سب منقطع ہوتے رہتے ہیں۔

چھبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ حاکم کو تھالہ پر پہنچا دیا جاتا ہے اور شہر سے دور کر دیا جاتا ہے۔

ستائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خوبصورت حسین عورت کے حسن و جمال کو خراب کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے پریوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

اٹھائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہر ترقی کو مسدود کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اجاڑ دیا جاتا ہے اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا ہے بلکہ ویران رہتا ہے جو بھی مکان میں آتا ہے جلد ہی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

سحر کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں بس اتنی ہی علامتوں پر اکتفاء کرتا ہوں تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔

اور قسم راز کو پردہ راز میں اس لئے رکھا ہے تاکہ عوام الناس اور خاص کر شائقین عالمین کے سامنے آنے پر کسی بھی روز کسی طریقہ قسم سحر کے اخذ کر کے کوئی عمل کر لیا تو ایمان کا ہڈیاں ہے اس لئے ان سلفی سحر کو تحریر نہیں کیا کہ عالمین معصرت رسانی سے، کمزوری ایمانی سے محفوظ رہیں اور گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہونے پائیں۔

عالمین جہان مخلوق کی حفاظت اور بہتری و فلاح و بہبود کیلئے کوشش کرتا ہے ازل اپنی حفاظت کرتا بھی ضروری ہے یعنی اکل حلال، صدق مقال اور پابندی شریعت و پابندی، صوم و صلوة کا اہتمام رکھنا از حد ضروری ہے تبھی مخلوق خدا کی صحیح معنوں میں خدمت انجام دے سکتا ہے اور ثواب دارین حاصل کر سکتا ہے وہما اور لغویات سے، کذب، دروغ گوئی سے اور خرافات و اہیات سے دور رہنا چاہئے۔ امراض کا علاج اور عقائد کی اصلاح کرنی چاہیے تاکہ اپنا بھی اور دوسروں کا بھی ایمان محفوظ و سلامت رہے۔

جے پور میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں
مسکین بک ڈپو

مسجد قریشیان، سوتی ڈھگری روڈ۔ جے پور

گیا میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں
جمال بک ڈپو

ہاری روڈ۔ گیا

جمشید پور میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں
آزاد کتاب گھر

ساجی بازار، جمشید پور

لدھیانہ میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں
آزاد بک ڈپو

اسٹورنگلی 6 1/2 لدھیانہ

جوڈھپور میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں
رہانی بک ڈپو

بکرا منڈی۔ جوڈھپور

محمد اجمل انصاری

www.facebook.com/groups/freemliyatbooks

https://www.facebook.com/groups/freemliyatbooks

تشریحات سورۃ ناس

مولانا محمد طاہر قاسمی

برادر محکم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

جاتا ہے۔ اسی لئے عالم اجسام میں جب شیطان انسان کے مقابلہ میں حیوانوں اور انسانوں کا بھیس بھر کر آیا تو اس کے بچھڑنے کے لئے انسان کے پرورش کرنے والے خدا نے صرف رب الملقن کا نورانی جہاز مرحمت فرمایا یعنی شیطان کو انسان نے اس کا الٹی میٹم دیدیا کہ اگر تو نے اسکے بعد اپنے شرور و مکائد سے مجھ پر حملہ کیا تو یاد رکھ میرا خدا وہ ہے جو رات کی تاریکیوں سے صبح کا نور ظاہر کرنے والا اور شرور کا نجات کی اندھیریوں میں سے حق و رسالت کا آفتاب و مہتاب چمکانے والا ہے اور شیطنیت کے راستوں کو سدور فرما کر انتخابِ ہدایت کر دینے والا ہے

عالم ارواح میں شیطان کا حملہ اور اس کا تدارک

اور جب شیطان عالم ارواح میں براہ راست انسان کے جوہر ملکیت و انسانیت کو معدوم کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہوا اور لٹوائے حدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم۔ جب کہ وہ جسم انسانی میں داخل ہو کر اس کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑنے لگا تو اس پر دردگار عالم نے جس نے انسان کو کربسِ عقل کا تاج پہنا کر اور خلاصہ کائنات بنا کر حلیۃ الارض بنایا ہے اپنی ربوبیت و ملکیت والویت کی تجلیاتِ عظمیٰ کا بھی فروغ نہ ہونے والا آفتاب و مہتاب، ارواح انسانی، پر طلوع فرمایا اور اپنی صفات نورانیہ میں سے انسان کو ایسے تین نور مرحمت فرمائے جن کے توسل اور توسط کے بعد شیطنیت کا یہ عقلی اور کاری حملہ انسان کے لئے معترت رساں نہ ہو۔

آفتاب عالم اجسام و آفتاب عالم ارواح

کائنات عالم کو منور کرنے والے آفتاب کی ضیاء پاشی تو اس طرح ہے کہ وہ طلوع ہو کر پورے منور نصف النہار پر آکر زوال پزیر بھی ہو جاتا ہے اور

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُّؤْوِسُ فِيْ سُدُوْدِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ تو کہہ پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، بدی سے اُس کی جو پھسلادے اور چھپ جاوے، وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور یہ آدمیوں میں۔

سورہ فلق میں انسان کو ان چار آفتوں اور شیطانی معترتوں سے پناہ و رب میں لیا گیا تھا جو عالم اجسام میں انسان کے لئے ضرر رساں تھیں اور جو غفلت و شیطنیت انسان کو عالم اجسام میں مطمئن نہ رہنے دیتی تھی۔ چنانچہ تاخرین کرام پڑھ چکے ہیں کہ غفلت و شر کا ظہور عالم اجسام میں کبھی "ماخلق" کی صورت میں ہوا ہے اور کبھی "عاصق اذواق" کی ہیئت میں کبھی شر شیطان "مضغی" کی شکل میں اثر انداز ہوتا ہے اور کبھی "حلمہ اذا حسد" کے لباس میں۔ الغرض عالم اجسام میں شیطان کی ایذا رسانی اصولاً انہی چار شکلوں سے ہوتی ہے۔ اب سورہ ناس میں پروردگار عالم نے شیطان کے اس ضرر شدید اور شر عظیم سے انسان کو خبردار کر کے اپنی پناہ میں لیا ہے جو عالم ارواح میں برادرِ راست اُس کے جوہر انسانیت پر شیطان کی طرف سے اثر انداز ہوتا تھا اور اسکی ملکیت کو چھو تاراج کرنے کی سعی کرتا تھا۔ اور تداویر جسم میں فساد ڈال کر شیطان ہر دو عالموں میں روح انسانی کے لئے خسران و ناکامی کے اسباب مہیا کرتا تھا۔

ہردشمن کے موافق اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے

یہ ایک اقتضائے فطرت ہے کہ جس قدر بڑا دشمن ہوتا ہے اسی قدر اس کے مقابلہ میں تیاری کی جاتی ہے۔ سانپ اور کچھو انسان کے دشمن ہیں تو ان کے مارنے کے لئے لاشی اور جو تا کافی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دشمن حیر و تنگ سے مقابلہ میں آئے تو اسکا مقابلہ توپ اور ہوائی جہاز سے کیا

مغرب کے وقت تک ہماری نظروں سے غائب ہو کر جو اپنی نورانیت لاتا ہے وہ اپنے ہی ساتھ لے جاتا ہے لیکن عالم ارواح میں ان تجلیاتِ خلصہ کا آفتاب نیا پاش اور اس کے انوار و برکات تو کسی وقت اور کسی آن بھی فروب نہیں ہوتے۔ بلکہ ہر آن نئی شان اور نئی وجہ سے انسان کی تربیت و حفاظت، بقا و ارتقا، میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور شیطنیت کی تاریکیوں سے انسان کو ہٹا کر سراپا نور پر چلانے کے لئے ہر دم مستعد ہیں اور قلب انسانی میں ان تجلیاتِ خلصہ کی جلوہ پاشی جنت و مکان سے منزع ہونے کے باوجود عین وہی شکل رکھتی ہے جیسے آفتاب کا نور تمام عالم کو محیط ہونے کے باوجود جو آئینہ میں آجائے جیسے آفتاب عالمات اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا مگر آئینہ میں جلوہ افروز ہو جاتا ہے اور یوں کہہ سکتے ہیں کہ آفتاب آئینہ میں نہ ساکنے کے باوجود آئینہ میں ہے ایسے ہی ان صفاتِ خلصہ کی جلوہ افروزی باوجود جنت و مکان سے منزع ہونے کے قلب انسانی میں قرار پکڑ لیتی ہے یہیں سے خدا و عالم کا شرک سے بھی زیادہ ہم سے قریب ہونا بھی بالبدلتہ روشن ہو گیا کیوں کہ جس طرح انسان مطلق ہر انسان متعین میں پایا جاتا ہے یہی حال موجود اصلی کا موجوداتِ عالم کے ساتھ ہے لیکن اس قربت و جلوہ افروزی کے ساتھ بھی اگر کوئی اندھی روح اپنے ارادہ و اختیار سے ان تجلیاتِ خلصہ کے فیوض و برکات سے مستفید نہ ہونا چاہے اور شیطنیت کے جال سے نکلنے کی آرزو ہی نہ کرے بلکہ اس کے دامِ زدیر میں پھنس جانے ہی کو اپنی کامیابی اور ترقی سمجھے تو اس میں ان تجلیاتِ ربانیہ کا کیا قصور ہو سکتا ہے۔ جیسے آفتاب عالمات، اس عالم میں روزانہ چل رہی ہوتا ہے اور آفتاب فیض کے لئے ہر ایک کو صلائے عام دیتا ہے مگر اس پر بھی جو اس کے انوار و تجلیات سے مستفید نہ ہو اور تاریکی ہی میں رہنا پسند کرے تو آفتاب کا اس میں کچھ قصور نہیں بلکہ اسی کوتاہ نظر کا قصور ہے اسی طرح جو کوتاہ عقل ربوبیت "حکیت والوہیت" کے انوار و تجلیات سے آفتابِ نور ہی نہ کرے تو اس میں ان کا کوئی قصور نہ ہو گا بلکہ عقل انسان کے عجز و مجاہز ہونے کی وجہ سے سراسر قصور اسی کا سمجھا جاوے اور یہی انوار و تجلیات و صفاتِ ربانی یومِ حساب میں اس پر محنت کر دی جاوے گی۔

گر نہ بیند بروزِ شہرہ چشم چمن آفتاب را چہ گناہ

آئینہ قلب میں جلوہ خداوندی کب ضیاء ریز ہو تلبے

جس طرح آئینہ کا رخ جب آفتاب عالمات کے ٹھیک مقابلہ پر آجاتا ہے تو آئینہ میں پورا عکس آفتاب مندرج ہو جاتا ہے اور چاہے انسان کتنی ہی اس کی کوشش کیوں نہ کرے کہ عکس آفتاب آئینہ میں نہ آئے یا تھوڑی بہت تاریکی کو آئینہ قبول کر لے مگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان جب

اپنے آئینہ قلب کو خدا کی طرف کر لے گا اور اپنی روحانیت کا ملکوتی رخ تجلیاتِ الہیہ کی طرف کر کے جنتِ عہدیت کو مجبورِ حقیقی کے ساتھ سمجھ کر لے گا تو یہ ممکن ہے کہ اس کے آئینہ میں شیطنیت کی تاریکی و غل پائیکے اور تواضع و بندگی کے قالب میں رعت و کرامت کا آفتاب جلوہ گر نہ ہو کما قال الرسول علیہ السلام من تواضع لله رفعہ اللہ (الحديث) اسی مضمون کی طرف قرآن عزیز میں یوں اشارہ فرمایا گیا ہے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین میں نے متوجہ کر لیا اپنے چہرہ کو اسی کی طرف جسے بتائے آسمان اور زمین سب سے یکسو ہو کر اور میں نہیں ہوں شرک کرنے والا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے فاقم وجہک للدين حنیفاً فطرة اللہ الی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلك الدين القيم تو سید عارف اپنا منہ دین پر ایک طرف کا ہو کر وہی تراش اللہ کی جس پر تراشا لوگوں کو بدلتا نہیں اللہ کے بتائے ہوئے کو

سعی شیطان

شیطان کی سعی ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ انسان کے اس ملکوتی جنت کو جسکو خدا و عالم نے اپنی صفاتِ خلصہ کی طرف رجوع کرنا سکھایا ہے ان تجلیاتِ خلصہ کے انوار سے متعصب نہ ہونے دے بلکہ انسان کے علم و ارادہ، انصاف و اعمال کا رخ سببِ حقیقی سے ہٹا کر عالم اسباب کی طرف مائل کر دے تاکہ بھیت کا غلبہ ہو کر ملکیت فنا ہو جائے اور ان اسباب کے پکڑوں میں پھنسنے سبب عالم سے انسان غافل ہو جائے جس طرح وہ کا شکار اور کسان جو گناہ کی سر سے سیکڑوں میل کے فاصلہ پر رہنے کے باوجود اپنی بھیتی ہاڑی کو سرسبز و شاداب کرنے کی آرزو رکھتا ہے تو اسکے لئے یہی صورت ہے کہ وہ اپنی بستی کے آس پاس گناہ کی شلغ سے ایک چھوٹی سی نالی کاٹ کر اپنے کھیت میں ملا دے تو سیکڑوں میل کی بعد مسافت، آفتاب فیض، و برکتِ آب کے لئے ہرگز مانع نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے حامد و مددگار، چاہے کتنی ہی سعی اس کی کیوں نہ کریں کہ اس کسان کے کھیت میں خشکی سے ویرانی آجائے مگر نہیں آسکتی۔ اسی طرح جو عبادِ قلین، چشمہ ہائے علوم نبوت والوہیت، سے اپنے چمنستانِ قلبی میں، کب و آفتاب کی نالیاں کاٹ کر لائے ہیں اور جنہوں نے اپنے دلوں کی زمین کو مقدس حوض کوثر سے سنبھال لیا ہے ان کے قلوب میں بھی شیطنیت کی ویرانی اور جہالت و غفلت کی خشکی ہرگز غل نہیں پا سکتی البتہ بدہ کا کام یہ ضرور ہے کہ عمل صالح و کسبِ محمود کو ہاتھ سے نہ پھوڑے اور جو انسان اپنے قوائے معیہ و بھیت سے کام ہی نہ لے اسکی مثال اور حالت تو عین اس کا شکار کی سی ہے جس

سکتے کہ اس کی شکل و صورت کیا ہے اسی طرح ہمارے ہمارے کہتے ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ اسکی صورت کیا ہے۔ جس طرح نور آفتاب کو اسکی اعتدالی لطافت کی وجہ سے زمین قبول کرنے پر مجبور ہے اور اپنی کثافت و ثقل ذاتی کی بنا پر فیض آفتاب و مستاب کو خواہی نخواہی لینے پر مجبور و مجبول ہے۔ اسی طرح جو کہ شیطان و ملک کا مادہ خلقت بھی زمین سے لطیف ہے اس لئے ان کا اجسام انسانی میں داخل ہونا اور انسان کا شیطان و ملک کو اپنے جسم میں داخل ہونے سے نہ روک سکتا بھی بالبدنہ ظاہر ہے۔ رہا شیطان و ملک کے وجود کا مسئلہ سو یہ ایک کھلی ہوئی چیز ہے جس طرح مدبر الامر کے حکم محکم کا تعلق جب ضرر خاکی سے ہوا تو اس سے حیوان و انسان شجر و حجر و غیرہ پیدا ہوئے اسی طرح جب اس کے امر کا تعلق نور و تاری سے ہوا تو ان سے شیطان و ملک پیدا ہوئے لیکن اگر وہ غیر مرتبی ہیں تو اس سے انکار وجود لازم نہیں آتا اور نہ تو پھر روح کے وجود سے بھی انکار کرنا پڑیگا اور یہ ہمارا استدلال عقلی بھرا اللہ اختراع محض ہی نہیں ہے بلکہ احادیث و تفاسیر معتبرہ میں اسکی اصل بھی موجود ہے چنانچہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں ہے ان الشیطان لمة الخ۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ ابن آدم کے دل پر شیطان کا بھی گزر ہوتا ہے اور ملک کا بھی۔ شیطان کے گزرنے سے شر پر آمادگی ہوتی ہے اور انسان حق کی تکذیب کرتا ہے اور فرشتوں کے گزرنے سے انسان کو نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے لہذا جس کو نیکی کی توفیق میسر آوے اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جس کے دل میں شیطان کی طرف سے بدی کی تحریک ہو اسکو خدا سے پناہ مانگنی چاہئے۔ الغرض فرشتے اور شیاطین جسم غیر محسوس رکھتے ہیں اس لئے ان کا ہماری دم میں مداخلت کرنا کچھ مشکل نہیں یہی وجہ ہے کہ انسان کے دل پر دریا کی طرح خیر و شر کی موجیں اٹھا کرتی ہیں اور اسکی بعید اسکی صورت ہوتی ہے جیسے کسی تالاب میں کوئی پتھر یا ڈھیلا پھینک دیا جائے تو پانی لہریں لینے لگتا ہے اور موجیں سطح آب پر ہر مرتبہ ایک نیا لباس پہن لیتی ہیں اسی طرح جب انسان کے دریائے قلب میں فرشتے اور شیطان غوطہ زن ہوتے ہیں تو اسکے قوائے ملکی و بھیگی میں بھی ایک قسم کا توج پیدا ہو جاتا ہے۔ اور خیر و شر کی یہ لہریں انسان کے اعمال و افعال میں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

شیطان کا وجود اور اسکا اثبات عقلی

جیسے دریا میں حرکت خود بخود پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ کوئی محرک اس میں توج نہ پیدا کرے اور دریا کی سطح پر لہریں اس وقت تک نمودار نہیں ہو سکتیں جب تک دریا کی بے میں کوئی غوطہ نہ لگائے اسی لئے موتی بھی باہر جب ہی آتا ہے جب کہ مایمان دریا کی دریا میں اچھال پیدا کرتی ہیں اور پھر

کے گھر میں غلہ بونیکا سامان بھی رکھا ہوا ہے اور قدرت کی فیاضیوں سے پانی اور زمین بھی اس کے پاس موجود ہے مگر نہ وہ زمین کو جو تپا ہے نہ اسے پانی دیتا ہے نہ دانہ زمین میں ڈالتا ہے ہاں مگر قدرت سے امیدوار اسی کا ہے کہ میرا دامن مرا بھی انہیں کا شکاروں کی طرح بھر جائے جنہوں نے سخت سے سخت لوہ کے اندر تپتی ہوئی زمینوں میں قدرت کی فیاضیوں پر اعتماد کرتے ہوئے دانہ کو سپرد خاک کیا تھا اور ہر قسم کے تعب و مشقت سے جان نہ چرائی تھی تو یہ اعتماد اس کسان کے لئے موجب نقصان ہے اور سر اسر نادانی ہے اور ناممکن ہے کہ قدرت کی فیاضی اس کے گھر میں غلہ کا ڈھیر لگائے اسی طرح جو انسان اپنی قوت منکحہ کو لوح ترقی پر پہنچا کر کمال انسانیت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضرورت ہے کہ تعلیمات ربانی و ہدایات آسمانی کے مطابق اولاً اپنے دل کی زمین میں کھمبہ طیبہ کا ٹھم سعید ڈالیں اور پھر زندگی کی اس کھتی کو توحید و رسالت کی اعانت سے آلات کثافت شیطانی سے پاک و صاف بنائیں اور مجوزہ اعمال حسنة کی مشقت اور مواخبت و مداومت سے شجر ایمان کو بڑھائیں اور پھیلائیں اور دل کی زمین کی پیداوار کو رحمت حق کی بارش سے آگائیں اور پکائیں

قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلواتہم خاشعون
والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعطون
والذین ہم لغزوہم حافظون۔

کام نکال لیا ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں اور جو بھی بات سے اعراض کرنے والے ہیں اور جو زکوۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامنے والے ہیں

الغرض اس کی ضرورت تھی کہ جس طرح عالم اجسام میں شیطان کے راستے مسدود کئے گئے تھے اسی طرح جب وہ ہماری دم میں گھسے اور عالم ارواح میں قلب انسانی پر اس کا گزر ہو تو اس کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف کوئی بندش بتلائی جاوے۔

شیطان و ملک کا گزر قلب انسانی پر اور اسکا اثبات عقلی

بظاہر حدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم کا یہ مضمون کہ ”شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے“ خلاف فطرت معلوم ہوتا ہے لیکن عقل سلیم اس پر شاہد ہے کہ روح انسانی کا مادی لباس جس طرح کثیف اور وزنی ہے اسی طرح شیطان و ملک کا مادہ غلیظ لطیف اور سرخ الطہوز بھی ہے اور وہ ہر شکل و صورت کے قبول کرنے کی اہلیت و صلاحیت رکھتے ہیں کون نہیں جانتا کہ نور و تاری دونوں مادے جسمانی شکل و صورت سے بے نیاز ہیں نور آفتاب کو نور آفتاب تو ہم کہتے ہیں لیکن نہیں تلا

بھی مادہ روح سے جب ہی باہر آتا ہے جب اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اس کے لئے حکم اخراج صادر ہو جاتا ہے۔ غرض ہر عقلی وجود جب ہی مرئی ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ظاہر جل مجدہ کا حکم ظہور اس سے متصل ہو جائے اسی طرح انسان کے قوائے ملکیہ و دہیہ میں بھی غلاطم و قموح اسی وقت تسلیم کیا جاسکتا ہے جب کہ ایک ایسی مخلوق کا وجود مانا جائے جو غیر مرئی و غیر محسوس ہو اور قلب انسانی اسکی تائید و تحریک کی اہلیت رکھتا ہو چنانچہ ایسے ہی غیر مرئی و غیر محسوس باری مخلوق کو شریعت اسلامی جن و شیطان کہتی ہے اور نوری مخلوق کو ملک سے تعبیر فرماتی ہے۔ جس طرح کار خلد وجود کا موجود ہو جانا بدون کسی قادر مطلق کے تسلیم کے ممکن نہیں اور عناصر ربہ کی قوتوں کا خود بخود ہر شکل و صورت کو قبول کر لینا اور اسکو تسلیم کر لینا صرف انہی کا کام ہے جنکی عقلیں مسخ ہو چکی ہیں۔ اسی طرح شیاطین اور ملائکہ کے وجود سے بھی انکار کرنا اور صرف نفسانی قوت کو شیطان سے تعبیر کر دینا انہی کو تہ نظردوں اور نچریت کی بیماری میں گرفتار ہونے والوں کا کام ہو سکتا ہے جنکی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام بلاغت نظام تک نہیں پہنچی اور خبر صادق کے مشاہدات غیب کا جنہیں اقرار نہیں ہے

منکرین وجود شیطانی اور ان کی غلط فہمی

گو جناب سرسبز اور ان کے ہم نوا باوجود براہین سادہ و دلائل واضح کے بھر بھی اس کے قائل ہیں کہ شیطان و ملک کا وجود مستقل شکل و صورت میں نہیں بلکہ صرف نفس کی قوت کا نام شیطان ہے اور ان کے دلائل کا حاصل یہ ہے کہ جو چیز آنکھ سے دکھائی نہ دے اور کان سے سنائی نہ دے اور زبان سے چھٹی نہ جائے تاک سے سوتھیں نہ جائے ہاتھوں سے چھوئی نہ جائے اس کا وجود ہو ہی نہیں سکتا لیکن کوئی ان مادہ پرستی میں سرشار ہونے والوں سے پوچھے کہ آخر پھر تم اپنی روح کے کس طرح قائل ہو چاہئے کہ اپنے وجود اور اپنی روح سے بھی انکار کر دو کیوں کہ آج تک حواس خمسہ ظاہری نے کسی انسان کی روح کو بھی نہیں دیکھا اور نہ دیکھنے کے باوجود کسی نے انکار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حواس خمسہ ظاہری صرف انہی اشیاء کو محسوس و ادراک کر سکتے ہیں جو ذی جسم ہوں اور مادہ و روح دونوں سے مرکب ہوں تمہارے حواس خمسہ ظاہری ہرگز ادراک نہیں کر سکتے وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ حواس ظاہری فی الحقیقت دیکھنے والے اور سننے والے، چمکنے والے اور سوتھنے والے نہیں بلکہ وہ قلب مدد کہہ جو ان حواس خمسہ سے سب عالم کی اشیاء کو دیکھتا اور سنتا ہے اگر اس کی حس جاتی رہے یا انسان کا دل مر جائے تو پھر یہ حواس خمسہ کوئی فعل بھی صحیح طور پر بجا نہیں لاسکتے اور روح بھی بدون حواس خمسہ کے اس عالم میں

نہیں رہ سکتی۔ غرض یہ ہے کہ حواس خمسہ، مجردات کا تھا اور ادراک نہیں کر سکتے جب بھی ادراک کرتے ہیں تو مرکب وجود ہی کا ادراک کر سکتے ہیں لیکن جیسے ہر مرکب اپنے وجود سے مفرد کا پتہ دیتا ہے اور ہر مجموعہ اپنے وجود سے اپنے اجزاء پر شاہد ہے اور لسل بنی آدم میں دو سے تیسرے کی پیدائش ہوتا رہی ہے کہ یہ تیسرا جب ہی معرض وجود میں آیا جب کہ ایک مخلوق کی پشت میں رہا اور ایک کے جبین میں۔ اسی طرح خیر و شر کا یہ مجموعہ اور خیر و شر کی یہ نوع مرکب بھی بتا رہی ہے کہ انسان کی نوع اگر لڑکتوں کی مخلوق سے نکل ہے تو اسے شیطان و جن کی جنم میں بھی جنم لیا ہے اور دونوں ملکی و دہی مخلوقات کا جدا جدا وجود یقینی اور ضروری ہے جس طرح ایک تخت اپنے مجموعہ سے اس پر شاہد ہے کہ اس میں لکڑی بھی ہے اور لوہا بھی اور ان کے جدا جدا ذخیرے اور کانیں عالم میں بالیقین موجود ہیں یہ ناممکن ہے کہ تخت بدون لکڑی اور لوہے کے ذخیرہ کے معرض وجود میں آجائے۔ اسی طرح خیر و شر سے مرکب یہ انسانی مخلوق بتا رہی ہے کہ جدا جدا دو قسم کی باری و نوری مخلوق بھی عالم میں پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ وہ ہم کو مثل خداوند عالم کے دکھائی نہ دیں یا جیسے ہر بیٹے کا باپ اور اسکی ماں مر جانے کے بعد لوگوں کو نظر نہ آئیں۔

ارواح اجل یافتہ بھی انسان کے

خیر و شر میں مدد و معاون ہوتی ہیں

علاوہ ازیں جو ارواح جن و انس اہل مقررہ پر یہ پوچھ موت کا ذائقہ کچھ بھی ہیں اور اپنا لباس خلقی عطا کنندہ اصلی کو واپس دے چکی ہیں اور اعمال خیر و شر کا رنگ ان پر ایسی ہی طرح چڑھ چکا ہے۔ جیسے ایک کپڑے پر ایک رنگ باندھ طور پر دے دیا جائے تو کبھی حق تعالیٰ ایسی ارواح سعیدہ و خیرہ کو عالم کی تدبیر کے لئے یا انکو عالم سخی میں محسوس و معذب فرمانے کے لئے عالم سخی میں رکھتے ہیں جو اپنے اثرات باری و نوری سے انسان پر مسلط ہو کر ایسی ہی طرح انسان کے قوائے ملکیہ و دہیہ میں غلاطم و قموح پیدا کر دیتی ہیں جیسے قدرتی بجلی مصنوعی بجلی پر مگر اس میں ایک غیر معمولی تیزی و قوت اور چمک پیدا کر دیتی ہے۔ بہر حال یہ امر حقیق و قطع ہو چکا ہے کہ شیطان و ملک کا وجود ہے اور وہ جسم انسانی میں داخل ہو کر روح پر اپنے اثرات ایسی ہی طرح طاری کر دیتے ہیں جیسے ایک مقرر اپنے کلام کے اثرات سے قلب انسانی کو متاثر کرتا رہتا ہے اور شیطان انسان کے علم و ارادہ، افعال و اعمال، کار و خال عالم لاہوت سے عالم ناسوت کی طرف پھیرتا رہتا ہے اور اکساب تجلیات حلقہ خدو لونی کی نعمت ابدی سے انسان کو محروم کر دیتا ہے اور انسان از خود ان کے روکنے کی

جب انسان دسترس اور قابو پالیتا ہے تو پھر اس کے لئے اس سے بڑھ کر مفید شے بھی کوئی نہیں ہے۔

قوتِ نفسانیہ پر قابو پالنے سے انسان کامل ہو سکتا ہے

چنانچہ وہ آگ جو کروڑوں روپیہ کی عمارتوں کو ایک منٹ میں خاک کا ایک ڈیر بنا دیتی ہے جب اس آگ کو انسان اپنے قابو میں کر لیتا ہے تو دیکھ لیجئے کہ ایک سینئر ہزاروں ٹن وزن دم کے دم میں مشرق سے مغرب میں اور مغرب سے مشرق میں یہو نچا دیتا ہے۔ یہی حال شیطان اور نفسانی قوت کا بھی ہے کہ وہ جس قدر انسان کے حق میں معر ہے اسی قدر مفید بھی ہے وہ شیطان جو انسان کی بھی تاریکی میں اضافہ کر کے اسے اپنا جیسا کر لیتا ہے اور اسلئے اساطین کی گمراہیوں میں اتار دیتا ہے جب انسان اس پر قابو اور غلبہ پالیتا ہے تو ملک السموات والارض کے اسرار و عجائب دیکھ لیتا ہے اور اسرارِ کونی و آسمانی ملکوتی اس پر منکشف ہو جاتے ہیں کما اشارہ تبارک و تعالیٰ شانہ و کذا لک نوری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولم یکن من الموقنین

تسخیر عناصراربعہ اور اسکے نتائج

جیسے بجلی کی طاقت پر قابو پالنے سے انسان نے پانی اور ہوا کو مسخر کر لیا ہے اب نہ سمندر کی طوفان خیز موجوں سے انسان ڈرتا ہے نہ ہوا کے جھڑا سے کوئی گزند پہونچا سکتے ہیں اسی طرح نفسانی قوت پر جن اعلیٰ ملکی طاقت رکھنے والے اور طماء اعلیٰ تک پرواز کرنے والے مقدس انبیاء نے قبضہ پالیا ہے اور اس باری کیفیت کو اپنی ملکیہ اعلیٰ کا خادم بنا کر حضرت احدیت کے چشمہ قدرت و کمال، جلال و جمال سے توسل کر لیا ہے۔

اثبات معراج نبوی و رفع مسیح تا صری بجد غصری

ان میں برقی قوت سے زیادہ وہ نورانی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ باذن اللہ ان کے لئے آسمان و زمین کی سیر اسی جسد غصری کے ساتھ آسان ہو جاتی ہے اور آسمانوں کی سیر میں یہ ارواح طیبہ اپنے جسد غصری کو ساتھ رکھتے ہیں کوئی تعب اور دھنچ محسوس نہیں کرتیں اور قوت باری اور قوت نوری اور ملک خیر و شر کا یہی وہ کامل و اعتدال اور توازن اصلی ہے کہ جن کے باہم مزوج ہو جانے کے بعد لباسِ خاکی افادہ تجلیات ربانی کے لئے مراعہ و مقابل نہیں رہتا اور نورِ علیک، غالب و مستولی ہو کر اس طرح ان کے قبضہ میں آ جاتا ہے جس طرح بجلی پر انسان قبضہ پالنے سے مٹی کے دہاتے ہی بجلی سے چاہیں تو پروازی کی کیفیت حاصل کر لیتے ہیں اور جب چاہیں عالم کے کاروبار میں مدد لیتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء عظیم السلام جب چاہتے ہیں تو صفاتِ آئینہ کی غیر

طاقت و قدرت بھی نہیں رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا مقابلہ ہی کر سکیگا جو اس سے بھی بڑھ کر لطیف اور قوی ہو۔

نار کا مقابلہ نور ہی کر سکتا ہے

سو ہر ایک کو معلوم ہے کہ نار کا مقابلہ اگر کوئی چیز کر سکتی ہے تو نور ہی کر سکتا ہے ایک ہنڈا کتنی ہی تیز روشنی والا کیوں نہ ہو جہاں شب کو اس کی روشنی کی ہر شخص آرزو کرتا ہے اور اسکی ضرورت ہر فرد بشر کو محسوس ہے وہیں اس چمکنے والے ہنڈے کا نور آفتاب میں بیکار ہو جاتا بھی ہر ایک پر بخوبی عیاں اور روشن ہے اور آفتاب عالمیاب کے نور کو کم کرنے کے لئے لاکھوں اور کروڑوں ہنڈے بھی کیوں نہ روشن کر دئے جائیں یادن میں بجلی کی روشنی کتنی ہی زبردست مقدار میں کیوں نہ استعمال کی جائے مگر ناممکن ہے کہ نار نور پر غالب آسکے۔ ٹھیک اسی طرح سمجھ لو کہ شیطان کسی قدر بھی انسان پر قبضہ کیوں نہ جمالے مگر ناممکن ہے کہ جب اللہ و رسول اور اسکی نورانی مخلوق کے انوار و تجلیات کا انسان پر درود ہو اور بندہ عاصی اکتساب نور کا ارادہ کر لے تو شیطان کا کوئی داؤچ چل سکے۔

شیطان کی جبلت ہی میں فساد نظم رکھا ہوا ہے

چونکہ شیطان کی جبلت و فطرت میں فساد نظم کا اقتضاء صانع بھون دے جھون نے رکھ دیا ہے اور اس کی خلقت اور ساخت نار سے ہوئی ہے اس لئے اس کا مادہ ناری بھی اکثر عالم کے کاروبار میں فساد کا سبب ہوتا ہے دیکھئے ایک عمارت اینٹ پتھر لکڑی چونہ لوہے مٹی وغیرہ کے مجموعہ سے لاکھوں روپے میں برسوں کی محنت و کاوش سے تیار کی جاتی ہے اور طرح طرح کی صعوبتوں اور مشقتوں سے اس کو مکمل کیا جاتا ہے مگر جب آگ کا قابو اس پر چل جاتا ہے تو ایک پیسہ کی دیا سلائی سے یہ برسوں کی محنت ایک دم میں غارت ہو جاتی ہے اسی طرح شیطان کا قابو بھی جب انسان پر چل جاتا ہے اور شیطنت کا حربہ جب بھی کسی کے خرم و دین و ایمان پر کاری ہو جاتا ہے تو برسوں کے حسنات و برکات دم کے دم میں اکارت ہو جاتے ہیں اور انسان ذلت و خسران کے گڑھے میں جا کر رہتا ہے۔

شیطنت کی سزا نار ہی ہونی چاہئے

غالباً ہی سبب ہے کہ شیطان کے دامِ ترویہ میں پھنس جانے والوں کی سزا بھی نار اسی لئے تجویز کی گئی ہے کہ جس چیز سے انہوں نے دنیا میں لگاؤ پیدا کیا تھا آخرت میں بھی وہی اسی قسم کی جزائے ماثل ان کے سامنے آجائے گی کما قال تعالیٰ جزلہ سبقتہ سبقتہ مطلباً۔ لیکن اسی مادہ ناری پر

مرد و زنانوں میں مستغرق ہو جاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں ملاء اعلیٰ کی سیر کر لیتے ہیں جب بعض اشیاء و ادویات کے باہم مل جانے کا یہ اثر ہے کہ ان سے مہیب سے مہیب آوازیں پیدا ہو جائیں۔ ہم کے گولے ہزاروں جانیں تلف کر دیں تانبے پر یا کسی اور کربائی دھات پر کیمیائی دوائیں استعمال کر دی جائیں تو باخالص سونا بن جائے اور کارخانہ عالم میں اس کی قدر و قیمت بڑھ جائے۔ اور کوئی شخص یہ تمیز نہ کر سکے کہ خالص اور قدرتی سونے میں اور اس مصنوعی میں کیا فرق ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ جن اجزاء کو ملا کر قدرت نے سونا بنایا تھا انسان نے بھی خدا تعالیٰ کی بتلائی ہوئی الہامی ترکیب کے موافق دیا ہی سونا بنایا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام نے بھی مدبر الہامی کی بتلائی ہوئی ترکیب کے موافق نفسانی قوت پر ملکیت کو غالب و حاوی کر کے کچھ اس طرح اس سے کام لیا ہے کہ وہ نفسانیت و بہیمیت نہ رہی بلکہ حش تانبے کے ملکیت ہی ضم ہو کر اس کی کمال قوت کا سبب بن گئی تھی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں جو خیر و نور ہے وہ ملائکہ کے خیر و نور سے کہیں بڑھ کر ہے کیوں کہ ملائکہ کے خیر میں ترقی و اضافہ کی کوئی شکل نہیں وہ جتنے پیمانہ پر ہے بس اتنے ہی پیمانہ پر ہے گی۔ لا یعصون اللہ ما امرهم ویفعلون ما یشاءون اور انبیاء علیہم السلام کی ملکیت و خیر و فیاض اضافہ وار تھا ہے کیوں کہ جس طرح انجن میں آگ پانی کو کھولا کر اسٹیم پیدا کرتی ہے اور یہ آگ نہ صرف انجن کے حق میں رحمت ہے بلکہ تمام مسافروں کے حق میں بھی ہمعصر برکت ہے اور چولہے کی آگ اس قدر قوی نہیں ہوتی بس وہ ایک خاص صورت میں جلتی رہتی ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے لئے ہاؤن اللہ کرۂ ارض سے کرۂ سلاوی پر جانا اور وہاں قیام کرنا ایسا ہی سہل ہو گیا تھا جیسا کہ برقی طاقت پر تھوڑا سا قابو حاصل ہو جانے سے ہمیں اور تمہیں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہوا میں اڑنا اور ٹھیرنا آسان ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں اگر فضاء جسمانی کی طاقت سے ہمیں اور تمہیں زمین پر چڑھ جانا آسان ہے اور قوت بہیمیہ نے ہسانی ہمیں بڑے سے بڑے بچہ اور زینہ پر لے جا کر سطح زمین دکھلا دی ہے یہ طاقت نہ ہو تو ایک میٹر می پر بھی قدم نہ رکھا جائے ایسے ہی انبیاء علیہم السلام کی قوت متبعیہ کو کلام و امر خداوندی کی روحانی طاقت و تقویہ نے اس درجہ پر پہنچا دیا تھا کہ وہ ہاؤن اللہ کرۂ سلاوی پر چڑھ جائیں اور انکی قوت بشریہ بلع رفع الی السماء نہ ہو۔

ان اشارہ سے گمان غالب یہ ہے کہ ناظرین کرام کو مسئلہ رفع مسج جسید غصری اور معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں انشاء اللہ تردد و محجک باقی نہ رہے گا۔

شیطان کا تمثیل جسمانی و روحانی

الغرض شیطان ہر شکل و صورت سے بدن انسانی میں داخل ہوتا ہے

شیطان کی دھوکہ دہی کی ایک مثال

جس طرح وہ انجن جو کلکتہ کی طرف اپنی بیبیوں گاڑیوں کے مسافروں کو فرمائے بھرتا ہوا لے جا رہا تھا لیکن ایک معمولی سے کاٹا بدلنے والے نوکر کی شرارت سے انجن کی لائن کا رخ بدل گیا اور بجائے کلکتہ پہنچنے کے وہ انجن مسافروں کو لیکر لاہور پہنچ گیا تو جو کچھ شرارت و غفلت پور کی جائے گی وہ ڈرائیور اور کانٹے والے ہی کی کچا سکتی ہے لائن کا کچھ قصور نہ ہوگا اسی طرح شیطان انسان کی عمر عزیز کی جملہ ترقیات کی لائن کا رخ عالم بالا سے پھیر کر عالم فانی کی طرف کر دیتا ہے اور اسی طرح اسکو فنا کر دیتا ہے بس یہی روح کی موت کہلاتی ہے۔ کیوں کہ جب اس کا تعلق اسکے اصل مرکز سے منقطع ہو جائیگا تو ناممکن ہے کہ اسکی حیات باقی رہ سکے جیسے وہ درخت جس کی جڑ پر کھڑا بجلیا جائے اور اس کا تعلق زمین سے منقطع کر دیا جائے تو درخت کے حق میں یہ موت ہے اور زمین کی جملہ قوتیں باوجود اس درخت کے متصل ہونے کے محض اس تعلق رشتہ کی وجہ سے کوئی نفع اسکو نہیں پہنچا سکتیں اور اس کھڑا بننے کے تھوڑی دیر بعد یہ نظر آنے لگتا ہے کہ درخت کی دھڑ دھڑاواپ ڈالیاں جڑا بھی ہو گئے جو کھوکھلیں جھوم جھوم کر نظروں کو اپنی طرف جھکائے دے رہی تھیں اور وہ آفتاب کی نورانی شعاعیں جو اس کھڑا بننے سے پیشتر اس پر چلی ریز تھیں اس تعلق کے بعد درخت کے جملہ برگ و بار کھلا جاتے ہیں اور وہ درخت جو سیکڑوں آدمیوں کو ابھی اپنے سایہ میں سلائے ہوئے تھا یکایک سوکھ کر زمین پر گر پڑتا ہے اسی طرح وہ انسان جسکی ارواح سعیدہ تدبیر جسم میں معروف تھیں اور فیضان قلبیات ربانی سے فرحال و شادان ترقی ملکیت میں معروف تھیں کہ یکایک شیطان کی تاریکیوں نے چاروں طرف سے آن گھیر اور ان کے تعلقات خدا و رسول میں رخنہ ڈال کر یہ تعلق ان کے حق میں ہمعصر پڑمردگی ہو گا اور اگر روح انسانی اپنے خالق و مولیٰ

جھٹ سے حملہ کر دیتا ہے لیکن جب دیکھتا ہے کہ ازلی واہدی سرکار کی فوج اور حفاظتی دستے مدد کو آ پہنچے ہیں اور انسان نے سرکار احدیت میں ہاتھ جوڑ کر اقرار کر لیا ہے کہ حول و قوت جس قدر بھی ہے وہ صرف اللہ ہی کے لئے ہے اور وہی سب کا خدا و ادا ہے تو یہ روحانی لیرے یہ دیکھ کر کہ رب الناس کی محبت کے پیادے آہو نچے۔ ملک الناس کے نورانی لشکر اور ان کے پرے آ موجود ہوئے آلہ الناس کے رسول کریم اور روح الامین نمودار ہو گئے تو یہ شیطانی اثرات پر اگندہ و منتشر ہوا منشور ہو جاتے ہیں اور دل کی زمین خدائی لشکر کے لئے خالی رہ جاتی ہے۔

شیطان کے داخلہ قلب کے تین دروازے

الغرض قلب انسانی میں شیطان کے داخلہ کی تین ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ (۱) کبھی وہ شہوت کی راہ سے دخل پالیتا ہے (۲) اور کبھی غم و غصہ کی راہ سے۔ (۳) کبھی شرک و ہوا، حرص و طمع کی راہ سے انسان کے قلب کو مسخر کرتا ہے۔ خداوند عالم نے ان تینوں راستوں کو شیطان پر بند کر کے انسان کو راہ مستقیم دکھائی۔

رب الناس

اور رب الناس سے اشارہ فرمایا کہ شیطان جب شہوت کی راہ سے قلب میں دخل پائے تو انسان اس کی پناہ لے جو تمام انسانوں کی قوتوں کی مگرانی و حفاظت کرنے والا اور سب کا پالنے والا اور اس کی قوت بھیجے کو چادہ اعتدال پر لگانے والا ہے یوں تو خداوند عالم تمام مخلوقات ہی کا پالنے والا ہے اور اسکی پرورش تمام عالمین کو محیط ہے لیکن جو تریبہ کاملہ انسان پر فائز ہے وہ کسی دوسری مخلوق پر نہیں ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اس حقیقت جامعہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت بھی نہیں ہے۔ دیکھئے لطفہ انسانی بظاہر ایک گہمی سی ہے مگر خالق کائنات نے عقل و کرامت، ولایت و شرافت، کے لئے کیسے لعل و جواہر اس میں لگائے اور مرد و عورت کے جوڑے بنا کر کس طرح ایک کو دوسرے کے لئے کار آمد بنایا اور توالد و تناسل کے بادلوں سے مادر رحم میں کس طرح انسانیت کے موتی برسائے اور کیسی لطیف و ممکن تدبیر سے انکی نسلوں کو پھیلایا اور بڑھایا اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی محبت و خواہش پیدا کر دی اور ایک ایسا مادہ پیدا فرمایا جو عمر کے وسط میں جوش کھا کر اپنے امانتے جنس کے بڑھانے کی آرزو کرتا ہے۔

نظم توالد و تناسل کی پر امن راہ اور شیطان کی دراندازی

سوجوانی کے اس مادہ شہوت کے لطف استعمال سے شیطان کا مقصد یہ

کی طرف ثابت و تضرع نہ اختیار کر سکی تو پھیلنے کی موت اس پر آجائے گی۔ خداوند عالم نے انسان کے لئے توبہ و استغفار اس لئے رکھا ہے کہ جب اس کا رشتہ اپنے مالک و مولیٰ سے کمزور پڑنے لگے اور شیطان کے غلبہ و تسلط سے انسان کی حیات اہدی خطرہ میں آجائے تو بندہ اپنی نفسانی شرارتوں پر دل سے تادم ہو کر اپنا علاقہ درست کر لے۔

مسلم عاصی اور کافر و مشرک کے معاصی کا فرق

یہی فرق مسلم عاصی اور کافر و مشرک کے مگناہوں میں ہے کہ شیطان تو ہر ایک کے خلد دل کو ٹٹولتا ہے و سواس و خطرات سے ہر ایک کے قلب کو سیاہ کرتا ہے مگر جنگی روح عالم اجسام کی آلائشوں سے ہاتھ بٹو نہیں ہوئی اور توحید و رسالت کا کوئی نقطہ نورانی بھی ان میں موجود ہے گناہ و اثم کی مزلوت اور ممدارشت سے جن کے دل پورے سیاہ نہیں ہو چکے ہیں جب بھی رحمت حق کی بارش کا کوئی چمینشاں پڑ جاتا ہے اور جب بھی کسی سعید روح کا گذر ان کے قلب پر ہو جاتا ہے تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے لعین و بدکار دشمن پروردگار یہ حیرانہ شر کو بظاہر بڑے آن و بان، قوت و شوکت کے ساتھ ہے اور حیرے یہ باطلان اقدامات کو بڑے استحکامات کر کے آئے ہیں مگر یاد رکھ کہ حول و قوت جو کچھ بھی ہے وہ اللہ جل شانہ و عز مکانہ ہی کے لئے ہے اور باگ و زور صرف اسی کے ہاتھ میں ہے جسے ہدایات و سعادت کی منادی عالم میں کرائی ہے اور باطل کو حق سے مغلوب ہونے ہی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔

اما الزبد فبذهب جفاء او اما ما ينفع الناس فبمكث في الارض، جاء الحق وذهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ بس اتا کہتے ہی انسان پر سے تمام ہرکیوں کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور شیطنیت کے تمام منصوبے بکھر جاتے ہیں۔

انسان اگر اس مفید نظم عالم کے مکائد و سائس سے بچنا چاہتا ہے اور اس دشمن انسانیت کے داخلہ کو عالم ارواح میں بند کرنا چاہتا ہے تو اس کی صورت صرف یہی ہے کہ وہ کار ساز عالم کی پناہ لے اور اسکی مجوزہ صفات ربوبیت و ملکیت والوہیت کی پناہ لیکر شیطان کو مقهور و مغلوب کرے۔

شیطان کس حالت میں انسان پر حملہ کرتا ہے

یہ قاعدہ ہے کہ چور اور ڈاکو ہمیشہ اس حالت میں نقب لگاتے ہیں کہ جب انسان غافل ہوتا ہے یا اندھیری بڑھاتی ہے یہی وجہ ہے کہ دن میں چوروں کم ہوتی ہیں اسی طرح شیطان بھی جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان کی ہیبت کی راہیں کھل گئی ہیں اور اسکا تعلق اپنے مالک حقیقی سے کمزور ہو گیا ہے تو

فرماتے ہوئے نہ تو بالکل ہی اس مادہ کو محسوس فرمایا اور نہ نفسانی لذتوں میں منہمک ہو جانے کی ہی انسان کو اجازت دی کیونکہ اگر بہار شباب کو بالکل ہی محسوس رکھا جاتا ہے تو تب بھی انسان، انسان رہتا نہ وہ اپنی نسل اور اپنے قائم مقام سطح زمین پر لاسکتا اور اگر ہر جگہ اور ہر حالت میں اجازت دیدی جاتی تو انسان بہائم کی طرح ہو جاتا۔ بہر حال جو اس بہار کو انسان پر لاتا ہے اسی کو یہ حق حاصل ہے۔

نکاح و زنا کا باہمی فرق

کہ جن حالات و محلات میں اس مادہ سے انسان کی بہتری اور بھلائی ہو وہ بھی اسکی طرف سے تلاء دئے جائیں اور جن حالات و محلات میں اس مادہ کا صرف انسانیت کو ہڈ لگانے والا، اور وہ بھی اسکی طرف سے واضح کر دیئے جائیں تاکہ اسکی قدرت کاملہ سے نہ انسان بہائم کی طرح ہو اور نہ انسانیت کا دائرہ اس پر تنگ ہو اسی لئے قرآن حکیم میں جن حالات و محلات میں اس مادہ کے صرف کی اجازت دی گئی ہے اسکو شریعت اسلامی کی اصطلاح میں نکاح کہتے ہیں اور جن حالات و محلات میں بندہ از خود بلا اجازت خداوندی اس بہار انسانیت کو صرف کر ڈالے اسکو زنا کہتے ہیں۔

مادہ شہوانی کا پیدا کرنے والا ہی اسکے آمد و صرف کا نگران ہو سکتا ہے

جیسے ایک حکیم یا ڈاکٹر اگر دواؤں اور غذاؤں سے کوئی مادہ انسان میں پیدا کرتے ہیں یا منفعہ دیکر کسی مادہ کو اکھاڑتے ہیں تو ہر شخص جانتا ہے کہ ان کے علاج میں کسی ناواقف شخص کو نہ دخل دینے کا حق حاصل ہے نہ مرئیض کو خلاف ورزی کر کے پرہیز توڑنے کا اختیار ہے اور اگر ایسا ہو تو مرئیض کی حالت بگڑ جاتی ہے اور انجام کار اس عالم سے کوچ کر جاتا ہے۔ اسی طرح بدن انسانی میں ملکیت و بہیمیت و سمعییت کے باہمی استخراج سے خداوند عالم نے جو یہ خواہش پیدا کی ہے اور جو اس مادہ شباب اور بہار انسانیت کو جسم پر نمودار فرمائے والا ہے وہی اس کے آمد و صرف کا اعجازہ اپنے یہاں رکھتا ہے اور وہی اسکی بہار شباب کا مجاز و عطر بھی ہے جیسے کسی مخلوق کی جان غیر اللہ کے نام پر لی جائے اور انسانوں پر اس کا گوشت اس لئے حرام ہے کہ جان اسی کو لینے کا حق ہے جو جان ڈالنے والا ہے دوسروں کو ہرگز اسکا حق نہیں۔ اسی طرح پروردگار عالم مادہ شباب اور بہیمیت انسانی کے کمالات کی جو بہار انسان پر لایا ہے وہی اسکا بھی مالک ہو گا اور بلا اجازت خداوندی ایسے مواقع میں صرف کا بندہ کہ ہرگز حق حاصل

ہوتا ہے کہ انسان کے نظم تو اللہ و تعالیٰ کو بہاد کر دیا جائے اور جو پر امن راہ تو اللہ و تعالیٰ کی حق تعالیٰ نے مرد و عورت کے درمیان بذریعہ رسول و انبیاء قائم فرمائی ہے یہ باقی نہ رہے اور قوت بھی کے صرف کرنے میں انسان مطلق العنان ہو جائے لیکن خداوند عالم ہی چونکہ اس بہار شباب کا لالے والا ہے اور وہی لطیف غذا میں بخش کر اس مادہ کا پیدا کرنے والا ہے اور بندہ اس کے آمد و صرف میں خدا کے تئیں جوابدہ ہے اس لئے عقلاً یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا اور نظم ربوبیت پروردگار کے سراسر خلاف تھا کہ بندہ اس جوانی کی بہار کو (جسے قدرت نے ماں باپ کے دل میں جو شربت محبت ڈال کر پرورش کر لیا ہے اور اپنی سالہا سال کی نگہداشت اور نیرنگیوں سے انسان پر جو بہار شباب قدرت لائی ہے) جسکے ہاتھ چاہے فروخت کر دے اور مالک کو یا اس کے پیٹھامبروں کو خبر بھی نہ کرے ظاہر ہے کہ وہ غلام کسی طرح بھی امتیاز کمانے کا مستحق نہیں جو مالک کے بدون اجازت داذن کے اسکے مال و دولت، عزت و آبرو، کو چھل چاہے صرف کر ڈالے بلاشبہ بندہ کی عقل پر چونکہ

شیطان کا قابو چل جاتا ہے اور وہ دن رات انسان کو برے سے برا مشورہ اور کھوٹی سے کھوٹی صلاح دیتا رہتا ہے اس لئے قوی اندیشہ تھا کہ جب انسان کے رشتہ خدا سے کمزور پڑ جائے تو شیطان قوت بہیمیہ کا غلط استعمال کر دے اور انسان کو جانوروں کی مشابہہ کر دے اسلئے شفقت و ربوبیت کا اقتضاء یہ ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ انسان جوانی کے ہاتھوں لاچار ہے اور لڑکپن کی شرارتوں سے دل اسکا چل گیا ہے اور انسان اپنے ظاہری و باطنی نظم میں لٹا ڈالنے پر حلا ہوا ہے اور بہائم کی مشابہت اختیار کر لینے پر شیطان نے اسے بٹکا پھسلا کر راضی کر لیا ہے بندہ اپنی قوت بہیمیہ کو محفوظ رکھنے کے لئے رب الناس کی پناہ و احوطے اور اس کی طرف رجوع کرے جس نے برسوں تک اسکی حفاظت کر کر یہ مرحلہ شباب اسکو مرحمت فرمایا ہے اور تعمیلی ربوبیت سے تعویذ کر کے انسان اپنے لباس تقویٰ پر شیطنیت کے داغ نہ لگائے اور رک کر اور جھک کر بہائم سے ممتاز ہو جائے اور سوچے کہ ایک وقت خزاں کا بجھ پر ایسا بھی آنے والا ہے جبکہ میں کمنہ درخت کی طرح سوکھ کر زمین پر جاگروں گا اور لوگ مجھے اٹھا کر پیر و خاک کر چکے اور میرے جسم کے ریزے زمین پر ہوا میں اڑ چکے۔ اسی خواہش و میلان طبعی میں انسان کو مطلق العنان نہ بننے کے لئے ارشاد ہوا واللہ یرید ان یتوب علیکم ویرید اللہ ان ینخف عنکم وخلق الانسان ضعیفا۔

قوت بہیمیہ کا استعمال معتدل

آجہ ہذا میں حق تعالیٰ نے انسان کے اس اختیاء طبعی کی رعایت

اعانت و شرکت غیرے ہر موجود پر، کل مخلوق پر، قائم و مستقیم ہے۔

بادشاہان دنیا اور ملک الناس کی حکومت کا فرق

پھر بادشاہان دنیا کی حکومت تو صرف اعطاء و جوارح ہی پر ہے اور وہ بھی بدلتی سہلتی رہتی ہے۔ آج کوئی برسر اقتدار ہے تو کل دوسرا سربر آرائے سلطنت ہے اور پھر تمام روئے زمین اور دنیا کے گل تختوں پر تو آج تک نہیں سنا گیا کہ کسی ایک انسان کی حکومت قائم رہی ہو بلکہ اصل یہ ہے کہ زمین کے تختوں پر مختلف سلطنتیں قائم ہیں جو آئے دن ایک دوسرے سے برسر پیکار رہتی ہیں مگر ملک الناس کی حکومت نہ صرف اعطاء و جوارح انسانی ہی پر ہے بلکہ حواسِ خمسہ، عقل و دانش، دل و دماغ، اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہے سب اسی کے زیر اقتدار تابع فرمان ہیں۔

استبداد کے ساتھ رضائے قلب کہاں جمع ہوتی ہے

پھر حکومتِ انسانی میں تو زیادہ تر جبر و استبداد کو دخل ہوتا ہے سب کے دلوں کی رضا حاصل کر لینا اور تمام دلوں کو موہ لینا باوجود دنیا کے ہر قسم کے ساز و سامان موجود ہونے کے انسان کے بس سے باہر ہے لیکن خدا تعالیٰ عالم کی حکومتِ ابدی، محبتِ کاملہ کے ساتھ ہے اور ہر قلب میں فطری طور پر ایسے دیدار کا تخم شوق بکھرا ہوا ہے۔

بادشاہان دنیا اپنے نظم میں دوسروں کے محتاج ہیں

علاوہ ازیں بادشاہان دنیا تو اپنے فکر و عمل میں خود ہر جگہ ہر وقت موجود نہیں رہ سکتے اسی لئے وہ جو بھی انتظام قائم کرتے ہیں دوسروں کی مدد سے کرتے ہیں اور متضاد احوال اور پیچیدہ اسمتات کو تھا اپنی قوتِ فکریہ سے سر نہیں کر سکتے اسی لئے صلاح و مشورہ کے لئے وزراء کی جماعتیں بناتے ہیں مگر اقتدارِ مشاہرات دیکھ دوں رات انکے ناز و نخرے سہتے ہیں اگر وہ کسی کی سفارش کرتے ہیں تو بادشاہ اسکو رد نہیں کرتے کہ مبادا دل گر فکلی پیش آجائے اور نظمِ سلطنت میں فتور پڑ جائے۔ پھر ذمہ دارانِ حکومت سے تو دماغ سوزی و دیدہ ریزی کے باوجود بسالوقات و ہمتِ سلطنت میں غلطی واقع ہو جاتی ہے اسی لئے جو کبھی منہ چڑھے مقرب ہوتے ہیں وہ کبھی معتبور اور رائے دار گاہ ہو جاتے ہیں فرضِ بادشاہان دنیا باوجود خدم و حشم کے مالک ہونے کے عمل اور عقل دونوں میں عاجز ہوتے ہیں لیکن ملک الناس کی حکومت ہر آن سب پر شامل ہے نہ وہاں صلاح کی ضرورت ہے نہ مشورہ کی حاجت نہ وہاں مجبوری کا گدڑ ہے نہ نقصان کا دخل جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ہر ایک کے دل کے عقلی مجیدوں پر مطلع ہے فرض اپنے ملک کے انتظام میں نہ وہ کسی کا پابند

نہ ہو گا جہاں انہی مکاروں حکم الامم کی حمایت پوری نہ ہوتی ہو غرض ہر کس و نا کس کے ہاتھ بندہ کو بہارِ انسانیت کی فردِ خفگی کا حق حاصل نہ ہو گا اور نہ بندہ خائن اور نافرمان کسلائے ملک۔ اسی خواہش پر کیا موقوف ہے کھانا اور چٹنا، اشنا بیٹھنا اور ہٹنا اور پینٹنا، غرض جو کچھ بھی ضروریاتِ انسانی ہیں اس سب میں انسان خدا کی تعلیم درضا کا پابند ہے جس سے دائرہ انسانیت قائم رہے اور ان سب کا لب لباب یہی ہے کہ شیطان انسان کو آدمیت سے خارج نہ کر سکے۔

ملک الناس

اور جب شیطان غضب اور قہر کی راہ سے قلب میں داخل ہو تو روحِ انسانی ملک الناس کی پناہ لے کیونکہ روحِ انسانی جسم میں اگرچہ ایک حکمران کی حیثیت رکھتی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ حکمرانی اسی کے بل بوتے پر ہے اور یہ نفوذ و نفوذِ اسی کے پیدا کردہ قوتی پر ہے جس نے انسان میں زور اور گھمنڈ کی طاقت رکھی ہے چنانچہ ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ اسے روحِ شہنشاہِ مطلق، ہم ہیں یہ قوتی ہمارے ہی دئے ہوئے ہیں ہم جب چاہیں اپنی دی ہوئی قوتوں کو واپس لے لیں اور ضعیف و کمزور انسانوں سے بڑے سے بڑے بہادروں کے زور و نفوذ کو پامال کر دیں۔ بیشک انسانوں کو اس کے پروردگار نے جہاں اپنے عقل و فہم سے معلوم کرنے کا ملکہ عنایت فرمایا ہے وہیں مقاومت و مدافعت کے لئے اور زمین پر قبضہ اور تسلط حاصل کرنے کیلئے قوتِ شہابیہ اور طاقتِ غصیبہ بھی بخشی ہے جسکی وجہ ہے وہ اپنے مخالفین سے نبرد آزما ہوتا ہے اور خدا کی زمین کو خون سے رنگین بنا دیتا ہے۔

قوتِ سبعیہ کا غلط استعمال

لیکن قہر و غضب فساد و منازعیت کی حالت میں چو کہ شیطان اس قوتِ سبعی و قہری کا رخ اور قوتِ سبعیہ کی جہت اعداء اللہ سے پھیر کر اپنے بھائی بندوں کی طرف کر دیتا ہے اور عقل کی مغلوبیت کی وجہ سے انسان دوسرے کے زور اور گھمنڈ پر بھروسہ کر کے شیطان کے بکائے سے انا و لا غیبی کا علم بلند کر کے مطلق العنان ہو جاتا ہے اس لئے ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ روح اگر ملک الجسم ہے تو اس کا تربیت کرنے والا اور اسکی جملہ قوتوں کو حد بلوغ پر پہنچانے والا ملک الناس ہے جس کے قہر و سیاست، قوت و شوکت کی کوئی تاب نہیں لاسکتا۔ اسی کے ہاتھ میں انسان کے دل کی کلیں ہیں وہ جس طرف کو چاہے دم کے دم میں پلٹ کر رکھ دے چاہے تو انسان کی جملہ قوتوں کو اسکے حق میں مفید بنادے اور چاہے تو اسی کا زور اور گھمنڈ اسی کے حق میں معرکہ دے پھر اس کی شوکت و جلال کا یہ عالم ہے کہ ہر آن اور ہر ساعت ہر ایک جگہ اپنی غیر محدود شانوں کے ساتھ موجود ہے اور اسکی شہنشاہیت ہمارے

ہے نہ محتاج ہے۔

خدا کی ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی تمثیل

جب اسکی مخلوقات میں سے بعض علوی مخلوق مثل چاند سورج کو اکب دیارات کا یہ حال ہے کہ ہزاروں لاکھوں میل سے وہ اپنی روشنی اس یکسانی کے ساتھ بھیجتے ہیں کہ ایک انچ ایک سوت کا فرق و تفاوت نہیں ہو سکتا ہے اور ہر جگہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تمام آب و تاب کیساتھ یہ اسی مقام کے لئے طلوع کئے گئے ہیں تو خدا اور عالم کے ہر جگہ اور ہر جہت پر حاضر و ناظر ہونے میں کیا کسی سمجھدار کو انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ جہات سب سے زیادہ نظام موجودات خود اسکے حاضر و ناظر ہونے پر شاہد عدل ہیں ازل سے اسکی حکومت کاملہ قائم ہے اسکے نظم کی استواری و برقراری کا یہ حال ہے کہ کبھی کسی نے نہ سنا نہ دیکھا کہ اسکی کسی چیز میں ایک منہ یا ایک ہل کا فرق بھی آیا ہے۔ چاند ہے کہ چلی تاریخ سے بڑھ بڑھ کر چودھویں شب تک کامل ہوتا ہے اور پھر گھٹ گھٹ کر آخر ماہ تک غائب ہو جاتا ہے۔ سورج ہے کہ اپنی نورانیت سے اس عالم تاریک کو وضع مقررہ پر آکر روشن کر دیتا ہے مگر کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک سکنہ بھی دیر سے آیا ہے فرض یہ ہے کہ اسکی حکومت مطلقہ جامع و محیط حکومت ہے، جو محبت کاملہ اور اطاعت مطلقہ، دونوں پر مشتمل ہے اور بندہ کی حکومت قافیہ میں یہ دونوں چیزیں مکمل نہیں پائی جاتیں۔ بادشاہ عمل، اور محل دونوں میں خدا کے محتاج ہوتے ہیں مگر خدا کی حکومت ہر دو اعتبار سے مکمل ہے۔

انبیاء علیہم السلام منصب نبوت سے معزول نہیں ہو سکتی

اسی لئے جو اسکے مقرب و پیغامبر ہوتے ہیں وہ کبھی معتبوب نہیں ہوتے اور خالصانِ خدا، خدا سے جدا نہیں ہوتے کیونکہ ان کو دنیا کی پیچیدہ و متضاد اسباب کی گتھیوں میں ایک ایسا نور خدا کی طرف سے عطا کر دیا جاتا ہے جسکے بعد وہ جملہ پوشیدہ حقائق کی اصل پر مطلع ہو جاتے ہیں اور اسکی ازلی وابدی حکومت کا نقشہ سمجھ کر پھر شیطان کے دھوکہ و فریب میں نہیں آتے۔ انقوا فراسة المؤمن لانه ينظر بنور الله کی وجہ ہے کہ بدون نور فراست کے انسان بعید ایک نابینا کی طرح حقائق و اشیاء عالم کی کنہ میں سر مارتا رہتا ہے اور کچھ بھی اسے حقیقت کا سراغ نہیں ملتا۔

استبدادِ بندہ کے لئے شایاں نہیں

ہر حال بادشاہ چونکہ علم و عقل و معقولہ میں اپنے ہم جنسوں

کا محتاج ہے اسلئے شیطان، قوتِ مصلحہ پر قوتِ قریہ کو غالب کر کے اس میں انایت پیدا کر دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنی ناقص رائے ہی کو مدار کار سمجھنے لگتا ہے اور اپنی عقل کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہے اور مستبد ہو کر مملکتِ خدا کی ہمسری کرنے لگتا ہے یہی وجہ ہے کہ مخلوق ایسے شخص کی جان کی دشمن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایک شخص کتنا ہی مدد دیر کر کیوں نہ ہو لیکن جب انسان اپنے اہلخانے جنس سے بے نیاز ہونے لگتا ہے اور مستبد ہو کر انایت سے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے تو مخلوق میں اس انایت سے عام نفرت پھیل جاتی ہے۔ ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ روح انسانی پر جب کہ اصلی حکمران خدا اور عالم ہے اور اسکی سیاست و بادشاہی تمام عالم پر منحصر ہے تو پھر ملک الناس کے ہاں جلال و جبروت انسان کا دعوے انا و لاغیری کیا؟ اور انسان کا بحالت بادشاہی ہاں مجرود تصور مطلق العنان اور مستبد ہو جانے کے کیا معنی؟

قوتِ سبعیہ کا مصرف اصلی

خلاصہ یہ ہے کہ اگر قوتِ قریہ سبعیہ کا استعمال حق تعالیٰ کے بتلائے ہوئے مصرف میں کیا جائے گا تو یہ میں طاعت ہو گا اور اگر شیطان کے بتلائے پر انسان اس قوت کا استعمال کرے گا تو یہی گناہِ اثم ہو گا کا اشارہ تعالیٰ محمد رسول الله والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الا یہذا اسی قوتِ ضعیفہ کے متعلق دوسری آیت میں اسی طرح ارشاد ہے واللہین یجسبون کبائر الائم واللواحش واذا ما غضبہم یغلثون۔ قوتِ ضعیفہ کا مصرف اصلی آیت سابقہ سے معلوم ہو گیا کہ کفار ہیں اور رحمہم و شفقت کا مصرف اصلی مسلمان ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ محبت بھی اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیے اور عداوت بھی اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیے تاکہ محبت و عداوت دونوں میں دوام و پائیداری ہو اور اگر یہ دونوں کیفیتیں اللہ کے لئے نہ ہو گئی بلکہ شیطان کے بتلائے سے کی جائیں گی تو دوام نہ ہو گا کما قال تعالیٰ۔ الاغلاء یومئذ بعضہم لبعض عدوا الا المتقین۔ صحابہ کرام نے اسی قوتِ سبعیہ کو دنیا کی بحالی امن کے لئے استعمال فرما کر جو جماعتی نظام قائم کیا تھا اس کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ تھا کہ عالم کو اسکے ظلم سے روکا جاتا تھا اور مظلوم کی مدد کی جاتی تھی اب بھی اگر مسلمان اپنی اس قوت کی تربیت و حفاظت ملک الناس کے بتلائے ہوئے اصول پر کر لیں اور جو جنگ و جدال وہ آپس میں کرتی رہتی ہیں اگر وہ اس کا صحیح مصرف کفار کو سمجھ کر اپنی تمام تر توجہ مرکز اعداء اللہ کو بنالیں اسکا استعمال بجائے اپنے بھائی بندوں پر کرنے کے اختیار پر کریں تو آج وہ دنیا پر بھاری بن جائیں۔ صحابہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تو کمال تھا کہ جس کی وجہ سے ایک قلیل جماعت تمام دنیا پر بھاری ہو گئی تھی۔ اور

ہماری بہتی کا اصلی سبب بھی تو یہی ہے کہ ہماری جملہ قوتیں غلط طور پر صرف ہوتی ہیں۔

آلہ الناس

اور جب شیطان عقائد باطلہ و خیالات کا سدھ اور حرم و ہوا کی راہ سے قلب انسانی میں دخل پائے حسن و دولت کے راستے سے دل پر قبضہ جمائے اور اسکی قوت سلجیہ پر قوت بھیجے غالب آکر انسان کو خدا کی چوکھٹ پر سر لمبود ہونے کے بجائے مخلوق کے آگے سرنگوں کر دے۔ تو خدا کو ہر عالم اور معبود و معبود انسان نے آلہ الناس کی جگہ سے انسان پر واضح کیا۔

آدمیوں کا معبود آدمی نہیں ہو سکتا

کہ آدمیوں کے معبود آدمی نہیں ہو سکتے بلکہ لوگوں کا معبود وہ ہی ہو سکتا ہے جسکا جلال و جمال اور جملہ کمالات و خوبیوں ذاتی ہوں کسی کی دی ہوئی نہ ہوں اور مخلوق کے ہر قسم کے نفع و ضرر کی باگ ڈور جسکے ہاتھ ہو اور تمام خوبیوں اور بھلائیوں اس سے ایسی ہی طرح وابستہ ہوں جیسے آفتاب کی نورانی شعاعیں اسکی ذات سے لازم و ملزوم ہوتی ہیں جبکہ ہر قسم کی ظاہری و باطنی قرابت کا آخری سر اسی ذات وحدہ لا شریک پر جا کر ختم ہوتا ہے اور ہر قسم کی شان و شوکت قوت و سطوت اسی کا فیض و عطا ہیں اور قلب انسانی میں اسکی یاد کا فطری جذبہ اور جتنی تڑپ موجود ہے اور جبکہ سلسلہ نظم اسباب میں غریب اموروں کے محتاج ہیں تو امیر بادشاہوں کے پابند اور بادشاہ اپنے تصور عقل اور تصور علم و عقل کی وجہ سے خدا کے محتاج ہیں تو پھر مالک نفع و ضرر بندہ کو سمجھ جائے اور حرم و ہوا کے چکر میں پھنس جانا اور دنیا کے چند روزہ قوت و شوکت پر اکڑ بیٹھنا حد درجہ غفلت اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے خدا کی کبریائی و برتری میں عیب و ابروں کو شریک ذات و صفات بنا لینا اپنی بزرگ پیشانیوں کو غیر اللہ کے آگے گھون کر دینا اپنی ملکی ملاقات پر بھی تاریکی کو حادی کر دینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے بقول حضرت جد امجد حبیب الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب انسان اگر کسی کے آگے جھکتا ہے یا اسکی اطاعت کرتا ہے تو وہ تین ہی چیزوں کی وجہ سے کرتا ہے۔

مالک نفع و ضرر خداوند عالم ہی ہے بندہ نہیں

یا نفع و راحت کی توقع اور امید پر سر نیاز جھکتا ہے یا اندیشہ معرت و نقصان پر سر اطاعت ٹم کرتا ہے یا ظلم و محبت میں دیوانہ و عاشق بکر اپنے محبوب کے اشاروں پر چلتا ہے اور اسکی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اسکے دوستوں پر جان و مال فدا کرتا ہے تو اسکے دشمنوں کی پابلی و حقیر میں مصروف

رہتا ہے۔ لیکن بندہ کے نفع و ضرر و رسانی کا تو یہ عالم ہے کہ ایک وقت میں اگر کوئی کسی کو نفع و ضرر پہنچانے کے قابل ہے تو دوسرے وقت میں وہی بے دست و پا نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی کسی کے قدموں میں سر دے ہوئے اپنی فدائیت و محبت کا اظہار کرتا ہے اور اسکے لئے جان و مال سب کچھ نذر کر دیتا ہے تو دوسرے وقت میں وہی اسکا دشمن جانی نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی خوبصورتی و رعنائی کسی میں دیکھی جاتی ہے تو دوسرے وقت میں اسکے ہمارے حسن پر خزاں مسلط نظر آتی ہے۔ لیکن آلہ الناس کے تینوں کمالات ازلی وابدی اور قطعی و ذاتی ہیں اس لئے سخت عبادات اور ہر قسم کی اطاعت کے لائق وہی ذات جامع الکملات ہو سکتی ہے جسکے حق میں یہ تینوں خوبیوں داغی اور ذاتی ہوں اس لئے رب الناس ملک الناس آلہ الناس سے اشارہ یہ ہے کہ بندہ کی محبت کا محور مرکز اگر کوئی ذات ہے تو وہ جو سب کا پرورش کر نیوالا ہے اور جس سے لوگ اپنے میں کسی کا کوئی کھٹا نہیں اور جس کا کوئی رقیب نہیں اور اطاعت و خوف کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ جسکے ہاتھ میں تمام عالم کے نفع و ضرر کی باگ ہے چاہے قوم کے دم میں سارے نظام عالم کو تہ و بالا کر دے اور عبادت کے لائق ہے تو وہ ذات ہے جسکا جمال و کمال ازلی و ابدی ہے۔ اور عالم میں جہاں کہیں بھی کوئی خوبی یا بھلائی پائی جاتی ہے تو اسی کا عمل اور اسی کا فیض ہے اور عالم کے نفع و ضرر، بھلائی برائی، کمرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کے لئے جو آگاہ عقل ہمیں مرحمت فرمایا گیا ہے :-

تو عقل خدا کی وحدانیت اور کائنات کے راز

سمجھنے کے لئے دیا گیا ہے

اس کا اگر کوئی اصلی کام ہے تو یہ ہے کہ کن چیزوں میں ذات مقدس جامع الکملات کی رضا حاصل ہوتی ہے اور کن امور سے امتناع محرومی سعادت ہے۔ جس طرح ایک تلواری کو چاہے دشمن کے گلے پر چلا دیا جائے چاہے دوست کی گردن پر اس کا کام ہر صورت میں کاٹ کر رکھ دینا ہی ہے اسی طرح انسان کے آگے عقل کا کام بھی یہی ہے کہ جس سلسلہ میں بھی انسان اس کو مصروف کر دیتا ہے وہ اسی سلسلہ کی تمام چیزوں کو انسان کے سامنے لا کر حاضر کر دیتا ہے شیطان انسان کے اسی آگے عقل کو بجائے تیز حق و باطل میں صرف کرنے کے اور خدا کی خوشنودی اور ناراضی کے اسباب دریافت کرنے میں مشغول کرنے کے دنیا کے ہپاک قصوں میں مصروف کر دیتا ہے۔

عقل کو غلط مصرف میں صرف کرنے والے ظالم ہیں

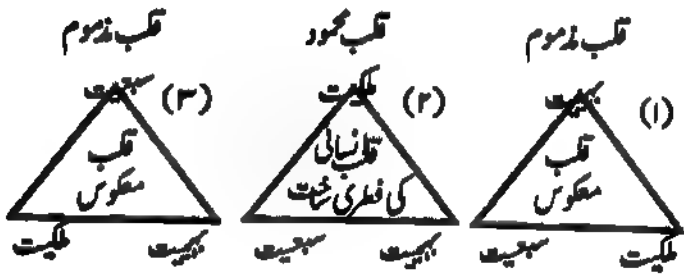
اس لئے آسمانوں میں فرشتوں کی زبان پر اس قوتِ مصیبت اور نور عقل

تجلیاتِ ثلاثہ کی تربیت قوائے ثلاثہ کے لئے

نتیجہ تقریر ہائے صفاتِ ثلاثہ کا یہ ہے کہ قلبِ انسانی جو کہ اپنے اندر تین زوایے رکھتا ہے اور اسکی شکل مثلثِ دُخروملی ہے اسلئے شیطان کے دلفلہ قلب کی بھی تین ہی صورتیں ہیں یعنی کبھی وہ شہوت کی راہ سے دغل پاتا ہے اور کبھی قہر و غضب کی راہ سے اور کبھی شرک و ہوا، حرص و طمع کی راہ سے اور شیطان ان شرور و کائنات کو انہی تین سمتوں سے قلبِ انسانی میں گھساتا ہے اس لئے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ ثلاثہ یعنی رب الناس، ملک الناس، والہ الناس کی انوار ربوبیت و ملکیت والوہیت سے ہر سر قوائے ثلاثہ ملکیت و سببیت کی تربیت فرماتے ہوئے شیطنت کے تینوں راستے انسان کو بند کرنا سکھلائے اور تین قسم کے نور قلب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تینوں سمتوں میں ایسے ہی مضبوط آہنی دیوار کی طرح بپا کر دئے جیسے ہم اور آپ اپنے مکانات میں چور اور لٹیروں کی بندش کے لئے ہر دروازے پر سنتری مقرر کر دیتے ہیں اور انسان کو آگاہ فرمادیا کہ جب کسی راستہ سے بھی شیطان دولت ایمان پر حملہ آور ہو فوراً ان تین انوار سے تعوذ و استعاذ کر کے اس کے داخلہ قلب کو روک دیا جاوے۔

ہدایت و ضلالت کی اشکالِ ثلاثہ

اور قلبِ انسانی کی تین حالتیں



جو کہ قلبِ انسانی کی فطری ساخت اور نقطہ ہائے خرد و شر کا قدرتی اعتدال و توازن تو اسی کو مقتضی ہے کہ انسان کی ملکیت دروہانیت، سببیت و سببیت، پر غالب رہے اور قوتِ سببیت کے زیر فرمان ہی سببیت و سببیت تربیت پائیں اور یہ دونوں قوتیں زوایہ توحیدی پر نہ جانے پائیں بلکہ قوتِ سببیت ان دونوں قوتوں پر ایسی ہی طرح غالب و حاوی رہے جیسا کہ ایک باپ اپنے دونوں بیٹوں پر غالب رہا کرتا ہے کہ وہ بلا اسکے اشارہ کے کوئی کام نہیں کر سکتے اور اگر باہم دونوں لڑکوں میں لڑائی ہو جائے تو باپ ہی فیصلہ کر لوچا ہے لیکن شیطان کو جو کہ اسکا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو اور وہ قدر و عطا فرما کر عالم

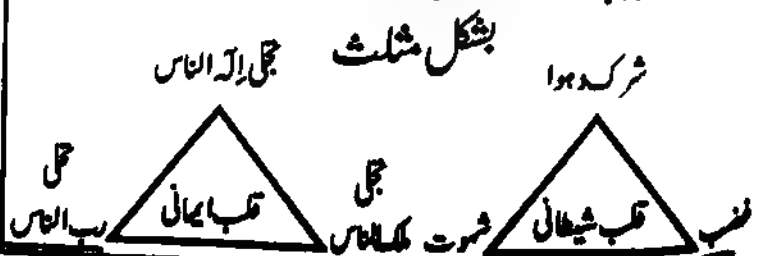
کے قلم استعمال کرنے والے کا نام بجائے مؤمن قانت، قلمس للہین، مسلم خیف، کے ظالم پکارا جائے لگتا ہے۔ اور قلوبِ انسانی میں اسکی طرف سے کپٹ ڈال دی جاتی ہے۔ ویوم بعض الظالم علی یدہ۔

انفرض عبادت کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ ہے جسکے حکم کے آگے سب کی گردنیں پست ہیں اور جسکی حکومت مطلقہ، محبہ کاملہ، پر مبنی ہے اور بلاشبہ خداوند، سر و قدر موجودات، کھلانے کا سرور اور وہی ہے جسکی حکومت سے بڑھ کر کسی کی حکومت نہیں۔ اور جس سے اوپر کوئی بڑا نہیں۔ اور فی الحقیقت عہد و کبریائی بھی اسی کو پہنچتی ہے جس کے جمال و کمال کے کوئی مقابل نہیں اور جس کے کسی فعل پر کوئی اعتراض نہیں۔

عبادتِ خداوندی کی تشریح

خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے محتاج و پابند ہونے کی وجہ سے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی ہستی کو مضبوط دہر پر قائم رکھنے کے لئے اپنی قوتِ سببیت کو خدا کی طرف لگائے اور نورِ عقل کی مدد سے اسی کی کبریائی کا اعتراف و اقرار زندگی بھر کرے جو اس کا رزاق بھی ہے اور بادشاہ بھی۔ معبود بھی ہے اور معبود بھی۔ اور اپنے ہم جنسوں کے ساتھ بھی اس طرح پیش آئے جس سے دوسروں کو تکلیف و ایذا نہ پہونچے کیونکہ جس طرح خالق کے ستارے کی ایک فل یہ ہے کہ کھائے تو اسکا اور گائے دوسرے کا۔ اسی طرح اسکی ناراضی کی یہ بھی فکر ہے کہ اسکی زیر حفاظت مخلوق کو بری نگاہ سے دیکھے اور دلوں کو آزار دے۔ اور مردم آزاری اور خدا کی ناراضی یہ سب امور اسی وقت ہوتے ہیں جبکہ انسان اپنی قوتِ سببیت سے کام لینا چھوڑ دے۔ یعنی نہ انسانوں سے محبت و شفقت کرے اور نہ خدا کی تعظیم و بندگی بجالائے بلکہ دن رات لہو و لعب عزت و شہرت حرص و ہوا حسن و دولت فرد و نفوت کے چٹروں میں پھنس کر اپنے اس لطیف جوہر کو کھو بیٹھے۔ اور سببیت کی سیاہی سے اپنے دل کی زمین کو داغدار بنائے اور اپنے دل و زبان اور تمام اعضاء کو شیطانی حکومت کے تابع بناوے فرض قوتِ ملکی کا مصروف اصلی عبادت و تقیاد ہے اسیں جتنا انہماک ہو گا اسی قدر بارگاہِ الوہیت سے نزدیک ہوتا جائیگا۔ اور جتنا لحد ہو گا اسی قدر شیطان کے قریب ہو پختا چلا جائے گا۔

نتیجہ تقریر ہائے صفاتِ ثلاثہ



کے ماتحت ہو اور سہیبت بھی ہو تو نور ملکیت کے ساتھ ہو اور قوت مسلک بھی ہو تو نور الوہیت کے ساتھ ہو اور ان میں بھی قوت مسلک بقیہ قوتی پر اسی طرح غالب و حاوی رہے جیسے قلب اپنے اعضاء و جوارح پر غالب ہو کر رہا ہے کیوں کہ جب تک توسط و تعوذ الہی انسان کو حاصل نہ ہو گا اس وقت تک انسان حیات ابدی و نجات سرمدی حاصل نہیں کر سکتا ہے پس عمل و تہذیب ہرگز انسان کو لوح کمال پر نہیں پہنچا سکتیں۔

مواسم جسمانی و روحانی

جس طرح عالم اجسام میں گرمی و برسات و جاذبہ کے تین موسم ہوتے ہیں اور ہر ایک موسم علی العموم دوسرے موسم کے آنے کا باعث ہے مثلاً موسم برسات کے آنے کا نتیجہ یہ ہے کہ جڑے کا موسم آنے اور جڑے کا موسم گرمی کا موسم لانا ہے اور یہی چکر ہے جس میں زندہ و زامیات مقید نظر آتے ہیں اسی طرح عالم ارواح میں بھی ہاتھار خیر و شر کے تین ہی موسم ہیں کبھی بھیت کا غلبہ قلوب انسانی پر ہوتا ہے تو کبھی بھیت و سہیبت کا چنانچہ جب بربریت، ظلم و عدوان حد سے بڑھاتے ہیں تو پھر رحمت الہی جوش میں آکر دور ملکیت لاتی ہے اور ارواح نورانیہ کا نزول اجلال ہوتا ہے جس طرح ہر موسم جسمانی میں فصل زمستان پر سکون کھلاتی ہے اور دیگر موسام اس سے کتر شمار ہوتے ہیں اسی طرح موسم روحانی میں بھی ہدایت و ملکیت کا دور بہترین دور کھلاتا ہے اور بھیت و سہیبت کے ادوار ظلمات ناپسندیدہ شمار کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دور ملکیت میں تو ذرا سا عمل خیر بھی جلد ہی بار آور ہو جاتا ہے اور دور بھیت و سہیبت میں جب ہی غم و سحابت بار آور ہوتا ہے جبکہ بہت پوری توجہ سے اسکی پرورش کا خیال کیا جائے اور ہر قسم کی آفتوں اور معرکوں سے اسکو محفوظ رکھا جائے۔

مرکز احساسات کی تربیت صفات ثلاثہ سے

پھر اگر بالفرض بعض علماء دور حاضرہ کی تحقیقات کے مطابق قلب انسان اور بادشاہ جسم بھی نہ مانا جائے بلکہ دماغ ہی کو تمام احساسات و اوراکات کا منبع و مرکز اور تمام قوتوں کا سرچشمہ مان لیا جائے جو گو ہمارے نزدیک تو مسلم نہیں تو تب بھی ہماری یہ تقریر چسپاں ہو سکتی ہے اسلئے کہ قلب کی طرح دماغ کے بھی تین ہی حصے قدرت نے فرمائے ہیں پہلا حصہ پیشانی کا ہے جس میں کاسب تقدیر نے اس کی قسمت کا فیصلہ لکھ دیا ہے تو دوسرا حصہ وسطانی کا ہے جو کل اعصاب کا منبع و مرکز ہے۔ اور جس میں بھلائی، شباب، امانیت کے خمار اور کبر و نفوت کے سودے پیدا ہوتے رہتے ہیں تیسرا حصہ وہ ہے جو پشت کی جانب سے ملا ہوا ہے اور ریڑھ کی ہڈی کو اپنے اندر رکھتا ہے وہ ہے جو جانب صلی

میں اس کے لئے بھلی اور بری راہیں کھول دی ہیں اور غم و سعادت و شقاوت زمین و قلب میں پیوست فرما کر اعمال خیر و شر سے اسکی فرمانبرداری و نافرمانی کا امتحان لینا چاہیے

زاویہ توحیدی پر ہمیشہ ملکیت ہی رہنی چاہئے

اس لئے برمائے جہت اصلہ شیطان دل میں بری باتوں کا القا کر کے اسکی سعی کیا کرتا ہے کہ ولاد آدم زاویہ توحیدی پر اپنی ملکیت کو بانی نہ رکھ سکے بلکہ یا تو ملکیت کو بھیت کے تحت میں لہجائے اور یا سہیبت کے نیچے کر دے ظاہر ہے کہ جب انسان اپنی ملکیت کو بھیت و سہیبت کے ماتحت کر لے گا اور اثرات شیطنت اسپر مسلط اور حاوی ہو جاوے گا تو ملکیت کے نشوونما کی پھر کوئی صورت نہ رہے گی بلکہ رفتہ رفتہ وہ اسی طرح ختم ہو جاوے گا جیسے ایک چراغ اور دیاتیل کے ختم ہو جانے پر غمناک رہا ہو جاتا ہے یا ایک خوشبودار درخت پانی نہ ملنے کی صورت میں کھلا کر فنا ہو جاتا ہے اور اسکی جگہ پھر از خود خاردار درخت پیدا ہو جاتے ہیں یا خورشید و ستارے ابر کے حائل ہو جانے سے چھپ جلیا کرتے ہیں۔ بہر حال جبکہ بھیت زاویہ توحیدی پر آجاتی ہے تو انسان بڑوں کو پوجے لگا ہے اور بسانم کی طرح ہر وقت کھانے پینے میں منہمک اور لذائذ و شہوت میں گھر جاتا ہے اور اسکی مقاصد و نصب العین کی سطح صرف فنا ہو جانے والی راحتیں اور لذتیں بن جاتی ہیں اور حسب سہیبت زاویہ توحیدی پر فریب شیطانی کی وجہ سے آجاتی ہے تو انسان میں درندگی و بربریت نمودار ہو جاتی ہے جس کا آخری نتیجہ دونوں کیفیتوں میں یہی ہوتا ہے کہ انسان نفع عاجل کے لئے نفع آجل کو ترک کر دیتا ہے۔

قوائے ثلاثہ کی کیفیات ثلاثہ

الغرض ان ہر سه متضاد قوائے قلب و مغلوبیت کے اعتبار سے قلب انسان کی تین ہی کیفیتیں ہوں گی۔

- (۱) کیفیت اول (یا انسان کی بھیت، ملکیت، و سہیبت، پر غالب ہوگی اور جملہ افعال و اعمال میں بھیت ہی کا رنگ غالب ہوگا یعنی انہماک فی الاکل و الخرب و حب المشہوات و حصول الذہب و الفضة اسکی زندگی سے واضح ہو گئے۔
- (۲) کیفیت دوم (یا اسکے آئینہ افعال و اعمال میں درندگی و تند خوئی، کشت و خون، لوٹ مار، قتل و غارت، نظر آنیگی اور قوت سہیبت بقیہ قوائے پر غالب ہوگی۔
- (۳) کیفیت سوم (یا انسان کی عملی زندگی میں خدا پرستی اور مخلوق تری کا غلبہ ہوگا۔

مقصد تعلیم و تعوذ الہی

سو تعلیم الہی و تعوذ ربانی کا مقصد یہ ہے کہ بھیت بھی ہو تو نور ربوبیت

انسان کو یہ باور کرایا کہ وہ سینہ میں عقلی رکھ اپنے مددگار و خلفائے اربعہ سے اگر بیبیوں من عناصر اربعہ کا وزن اٹھا سکتا ہے تو بدرجہ اولیٰ وہی کلام رب العالمین کا وزن بھی اٹھانے کی اہلیت رکھتا ہے۔

یک بنی و دو گوش اور مسئلہ توحید

اور جب آپ کتاب بشریت اور بشرۃ الانسانی کے ان دونوں صفحات کے مطالعہ سے فارغ ہو کر اس ابھرے ہوئے درمیانی حصہ پر یک بنی و دو گوش نظر ڈالیں گے جو ان دونوں کی یکتائی پر واحد و شاہد ہے اور جس کو محدود و محدود کے آگے ہی رگڑنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو آپ کو اس کتاب بشریت کے مرتب کرنے والے کا کمال معانی نظر آویگا اور نور توحید ہائل محسوس و ممتاز ہو کر دکھائی دیگا۔ جو ہر آن خدا کی خدا کی یکتائی و کبریائی پر ہر ایک فکر سے اقرار توحید لے رہا ہے اور آلہ الناس کی وحدانیت پر ایک زبردست چہ قائم ہے جو مکرین توحید و مشرکین ذات و صفات سے بزبان حال کہہ رہی ہے کہ جس طرح چہرہ کی زیب و زینت یک بنی و دو گوش پر مبنی ہے دو بنی و یک گوش پر نہیں ہے۔ اسی طرح عالم کی زیب و زینت بھی توحید سے ہی ہے تثلیث سے نہیں ہے۔

مس و تقبیل کی حدود و قیود اور انکی حکمت

اسی لئے اس کتاب بشریت کو چھوٹا یا بوسہ دینا یا اس کا تماشا دیکھنا جس میں ذات و صفات اور نبوت در حالات کے دلائل و شواہد و اشارات موجود ہیں جب ہی درست ہو گا جبکہ شیطان کا دخل اور اس کا واسطہ در میان میں نہ ہو کیوں کہ شیطان ہرگز اس کا اہل نہیں کہ وہ معتبہ سرکار احدیت ہو کر ان مظاہر قدرت کا تماشا دیکھے یا انسان کی حکمت کے پس پردہ انھیں ہاتھ بھی لگائے یہی وجہ ہے کہ جب خلاف حکم ہانزل اللہ شیطان کے بکائے سے اور نفسانیت کے لگاؤ سے انسان ان مظاہر قدرت و کتاب بشریت کو بری نگاہ سے دیکھتا یا چھوٹے لگتا ہے تو انوار الہیہ کا فیضان پر تو وہ بند ہو جاتا ہے اور تجلیات عطا اپنی تدبیر فیضان چھوڑ دیتی ہیں۔ اور بندہ کے اور خدا کے در میان میں شیطان کے حائل ہو جانے سے روح و جسم کے در میان فساد شروع ہو جاتا ہے اور اس کے کاروبار میں سے مدد خداوندی اسی طرح نکل جاتی ہے۔ جیسے کسی پھول دار درخت سے پھول توڑ لینے پر اسکی خوشبو اور مسک جاتی رہتی ہے۔

بلا و ضوئے باطنی کتاب بشریت کا چھوٹا جائز نہیں

جیسے بلا و ضو آب کتاب اللہ کا چھوٹا اور اس کو ہاتھ لگا جائے نہیں اسی

کی تربیت کے لئے رب الناس کو مرحمت فرمائی اور رب النور نے اسکی محمد اشت کی تو دماغ کے درمیانی حصہ کے لئے ملک الناس کی جلی شاہانہ نے اپنا پر توہ والا اور پیشانی کے حصہ کی حفاظت کے لئے وہ غیر اللہ کے آگے نہ جھکے انسان کو آلہ الناس کا نور بخشا گیا اور ان انور عطا سے مرکز اور اکات و احساسات کو کھیر کر ان تینوں حصوں میں توحید ہاری کا عقلی اثبات کیا گیا۔

نور توحید کتاب بشریت سے بھی ہویدا ہے

یہی نور توحید انسان کے چہرہ مرہ اور اس کے بدن کی کتاب بشریت کے ہر جوڑ بند سے بھی ہویدا ہے۔ چنانچہ دیکھئے ایک آنکھ سے اگر ربوبیت پر دروگار مثل آفتاب نمایاں ہے یعنی جیسے آفتاب، کافر کے گھر بھی جاتا ہے اور مسلمان کے گھر بھی اسی طرح یہ آنکھ بھلے کو بھی دیکھتی ہے اور برے کو بھی تو دوسری آنکھ ملک الناس کی نورانیت کے لئے مثل متاب شاہد عدل ہے اور ان دونوں آنکھوں کے درمیان میں ایک تیسرا نور معنوی نور توحید ہے جو پیشانی کے حصہ میں چمک رہا ہے اور ایسی ہی طرح درخشاں و تاباں ہے جیسے خداوند عالم کا نور ہر چیز میں ظاہر ہونے کے باوجود ان آنکھوں میں نہیں ساکتا اور دیکھنے کے باوجود دیکھا نہیں جاسکتا۔

اور اق کتاب بشریت اور کرشمہ ہائے خداوندی

پیشانی سے نیچے اتر کر چہرہ مرہ اور اس کتاب بشریت کے اور اق پر نظر ڈالئے تو یہاں بھی ان انوار عطا و نور توحید کا وہی تماشا نظر آتا ہے چنانچہ کتاب بشریت اور بشرۃ الانسانی کی داہنی جانب کا ایک سیاہ و سپید، سرخ و زرد و رقی اگر رب الناس کی اس تربیت کا پتہ و نشان دے رہا ہے جو بدن انسانی کے مطبوع یعنی (جگر) میں کار فرما ہے اور تمام اعضاء کے لئے قوت لایموت تیار کرنے میں مشغول اور سامی ہے تو چہرہ کی بائیں جانب کتاب بشریت کا دوسرا صفحہ عطا رہا ہے کہ رب الناس کی وہ تربیت جس نے جگر میں غذا کو خون بنا کر فضلہ کو اسفل کی طرف پھینک دیا ہے اور خون کو قلب کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ جب یہ تربیت در ربوبیت خون کو لیکر قلب انسانی میں پیونجی تو اس نے قوت تدبیر و حکمرانی کا درجہ پایا اور قلب میں ایسا پادار آگیا کہ وہ اپنے مددگار و خلفاء اربعہ میں سے اگر بیروں کو منزل مقصود پر پیونجے کے لئے اشارہ کرے تو میلوں و دواں ہو جائیں اور اگر ہاتھوں کو کسی دزنی سے دزنی چیز کے اٹھانے کا حکم کرے تو وہ اپنی قوت قاعدہ و واسطہ سے آنا فائز کو اٹھا کر پھینکیں غرض اس نور ربوبیت نے قلب میں پیونج کر ایسی ہی طرح نور ملکیت کی شکل اختیار کر لی جیسے غذا نے جگر میں پیونج کر خون کا رنگ اختیار کر لیا تھا اور قلب کی اس قوت شاہی نے

کلام یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے چونکہ اپنے انوار عطا کا مظہر دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا ہے اور آپ ہی کا نور سب سے پہلے حق تعالیٰ نے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث اول ماخلق اللہ نوری سے واضح ہے اور نور خداوندی کے ساتھ آپ کے نور کی مشابہت بعینہ ایسی ہی ہے جیسے نور آفتاب اور نور آئینہ اور آپ کا نور انسانیت اور نور عقل تمام انوار خلق میں اعلیٰ و ارفع ہے اور آپ کے ماسوا جس قدر بھی نور مصدر نور سے مخلوق و مشتق ہوئے وہ سب بعد کی ہیں اس بنا پر رب الناس ملک الناس، آلہ الناس میں اس سے انسانیت کا وہی فرد کامل مراد لیا جاسکتا ہے جس کے ذریعہ سے نور خداوندی شکل و بویہ و ملکیت والوہیت عالم میں تجلی ریز ہوتا ہے اور رب الناس۔ ملک الناس۔ آلہ الناس۔ میں اس کی طرف جو نسبت الہی فرمائی گئی ہے اس سے اشارہ یہ ہے کہ نور خداوندی جب بھی عالم میں تجلی ریز ہوتا ہے حضور ہی کے واسطے سے ہوتا ہے۔ کما قال تعالیٰ ولا ملأ منک الا رحمة للعالمین۔

امامت سید المرسلین کا اثبات عقلی و نقلی

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین اور جملہ انبیاء عظیم السلام کے سردار و امام ہیں۔ اور جیسے بدن کی پانچ اٹھلیوں میں وسط کی انگلی امام ہوتی ہے اسی طرح حضور کی ذات منبع البرکات بھی تمام انبیاء عظیم السلام اور تمام امم سابقہ میں امام کی حیثیت رکھتی ہے اسی لئے آنکھ و دین عطا فرمایا گیا اس میں پانچ ہی رکن تجویز فرمائے گئے اور حضور کو چار خصوصیات صاحب ایمان باللہ و عمل صالح و تواضع بالحق و تواضع بالسر کے مظہر حضرت ہادی تعالیٰ نے اپنے چار مقررین جبرئیل و میکائیل، اسرافیل و عزرائیل کی طرح عطا فرما کر چھتوں سے دنیا پر یہ واضح فرمایا کہ جس طرح دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک ہاتھ اور اس کی پانچ اٹھلیاں کافی نہیں ہوتیں بلکہ دوسرا ہاتھ اور اس کی پانچ اٹھلیاں اس کی مدد کے واسطے درکار ہوتی ہیں اسی طرح ان چھتوں ہی سے پانچ ارکان اسلامی کا عملی نقشہ دینا میں فرد پانچ اور جیسے انبیاء مرسلین میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و حضرت خاتم النبیین عظیم الصلوٰۃ والسلام آسمان نبوت کے پانچ درخشاں کو اکب و سیارات ہیں اسی طرح یہ چھتوں بھی کیفیات رسالت و نور نبوت محمدی میں وہی مثال اور مشابہت رکھتے ہیں۔ الغرض آپ ہی کے نور ارفع و اقدس سے تمام انبیاء عظیم السلام عالم ارواح میں مستفید اور خوش چین ہوئے اور امم سابقہ و لاحقہ کو جو بھی نور عقل و نور انسانیت ملا ان سب کا سرعاً حضور ہی تھے اور اولین و آخرین کو واسطہ دہلا واسطہ علم میں جس قدر بھی انوار الہی مبداء فیاض سے تقسم ہوئے اس میں بھی واسطہ حضور ہی تھے اس لئے آپ کی نوع تمام النوع پر آپ کی امت تمام امتوں

طرح بلا وضوئے نفس و بلا طہارت قلب و بلا اجازت باغبان عالم غنیہ کتاب بشریت کا چھوٹا نور دیکھنا بھی روا نہیں اسی لئے فرمایا گیا قتل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم الخ لب لا یمسہ الا المطہرون کا مضمون بھی بجز اللہ خوب ہی تامل اپنے عموم آیت کے لحاظ سے یہاں چسپاں ہو جاتا ہے۔

قوتِ ملکیہ اور قوتِ بیکیمیہ کی

ترتیب کیلئے چار چار کتابیں

شاید یہی وجہ ہے کہ قوتِ ملکیہ کی ترتیب کے لئے چار کتابیں عرش سے آئیں تو بیکیمیہ کی ترتیب کے لئے بھی چار ہی بشریت کی کتابیں (چہرہ) بواسطہ رسول بصورت نکاح جائز کی گئیں۔ اور کیا جب ہے کہ جس طرح تحریف و تغیر کی وجہ سے ہر چہار کتب سلاویہ کی تسلیم کی اب یقینی اور واحد صورت یہی ہے کہ کتب سلاویہ و صحف انبیاء کے مجموعہ و نفس قرآن حکیم پر ایمان لایا جائے۔ اسی طرح خوف عدم عدل و اندیشہ ظلم چار نکاح کے بجائے ایک نکاح ہی بہتر و ادنیٰ قرار دیا گیا ہو۔

قوتِ یقین اور قوتِ محملہ دونوں کیلئے چار چار ائمہ

اور جبکہ قوتِ یقین کی ترتیب کے لئے چار کتابیں عرش سے اتریں تو قوتِ محملہ و قوتِ اجتہادی کے لئے بھی عقلاً چار ہی سرخیل و ائمہ اربعہ برحق ہونے چاہئیں اور چار ہی مسلک (حنبلیت و شافعیہ، حلیہ و مہدویت) فطر غاوی عقلاً صائب ہونے چاہئیں۔ چنانچہ تعدد حق کے اسی لئے اہل سنت قائل ہیں لیکن ادنیٰ و بہتر یہی ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے جو ایک مسلک کسی کو پسند ہو اس کو اختیار کر لے تاکہ قوتِ یقین کی راہ مستقیم اور اعتقادی وحدت کو انسان امور اجتہادی و تقیاسی میں بھی نہ چھوڑنے پائے اور جب کہ شریعت حقہ و قوتِ محملہ کی نگہبانی کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ میں چار ہی خلیفہ راشد اور چار ہی اصابت رائے کے مظاہر ائمہ اربعہ پیدا کئے گئے تو عقل سلیم اس نقل صحیح کی بھی تصدیق کرتی ہے۔

کارخانہ یقین و ایمان کے حاملان بھی چار فرشتے ہیں

کہ اس کارخانہ ایمان و یقین کو مضبوط و استوار رکھنے کے لئے چار ہی فرشتے جبرئیل میکائیل عزرائیل و اسرافیل عظیم السلام بھی بارگاہِ صمدیت سے مقرر ہونے چاہئیں تھے اور عناصر اربعہ و اخلاط اربعہ کے انتظامات انہی کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں تھے۔ غرض یہ چار کا عدد یہاں پر پر لطف اسرار مشکف کرتا چلا آ رہا ہے جن سب کے بیان کا یہ موقعہ نہیں۔ بہر حال رہا

فیضیاب کرنے کے لئے شل متاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ الخلق ہوئے۔

معجزہ شق القمر کا تعلق حتم نبوت سے

قائم یہی سبب ہے کہ ملا علی اور عالم ارواح کے اس متاب رسالت نے جب عالم شہادت کے متاب سے آنکھ ملائی تو وہ تاب نگارہ نہ لاسکا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متابی کرۂ نور کے دو کھڑے کر دئے اور کیا عجب ہے کہ حضرت متاب رسالت نے چاند کے دو کھڑے فرماتے وقت جہاں مشرکین حرب کو اعجاز نبوت دکھلایا وہیں اس الشقاقِ قر سے مشرکین نبوت کے لئے اس دائمی اعجاز کی طرف بھی اشارہ غیب فرماتا مقصود ہو کہ جس طرح چاند جیسے عظیم الشان کرۂ نوری کے دو کھڑے ہوئے ہیں میرے وصال الی اللہ کے بعد میرے نور کے بھی دو حصے ہوں گے۔ ایک کتاب اللہ دوسری عزت اور جس طرح چاند کا نور تا قیام قیامت دنیا میں چمکتا بیگا اسی طرح

کتاب اللہ کے اور انوار تجلیات بھی تا قیام قیامت دنیا میں باقی رہیں گے اور انکے حاملان باصفا بھی ہمیشہ لا یخسرہم من خالفہم کی بشارت کے موافق دنیا میں نوبت بہ نوبت پیدا ہو کر اس نور محمدی کا اعادہ اور تحفیر و توفیق فرماتے رہیں گے اور نور محمدی برابر ان کے ذریعہ ضیاء ریز رہیگا۔ لہذا نہ کسی نبی کی ضرورت باقی رہے گی اور نہ کوئی سچائی آئیگا بلکہ میرا وجود اور قیامت کا وجود ایسا ہی قریب قریب ہوگا جیسا کہ دو انگلیاں باوجود الگ الگ ہونے کے ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں یا مثلاً چاند کے جیسے دو کھڑے ایک ہی کرہ کے دو حصے ہوتے ہیں اب حدیث بعثت انا والساعة کما بین کائنات بھی بحمد اللہ خوب ہی چسپاں ہو گیا

خاتم نبوت سے خاتم شیطنیت کا رابطہ

اور ختم نبوت پر بھی کافی اشارہ ہو گیا۔ البتہ حضرت خاتم النبیین کے دور نبوت میں نکل اذوقوع قیامت یکک اسکی ضرورت مقل سلیم محسوس کرتی ہے کہ خاتم شیطنیت کا ظہور بھی عالم اجسام میں ہونا چاہئے اور یہ خاتم شیطنیت دنیا کو کبھی نبوت کا دھوکہ دیکر راہ حق سے پھیرے اور کبھی محدث خیر کائنات کے حربہ سے دجال اکبر کی صورت میں نمودار ہو غرض جس طرح نور نبوت محمدی تدریجاً مختلف دور میں مکمل ہوا اسی طرح شیطنیت کی تکمیل بھی آپ ہی کے دور رسالت و نبوت میں ہو کر مطلوب ہوئی چاہئے اور خاتم الشیاطین بھی عالم اجسام میں ضروری کے زمانہ نبوت میں ظاہر ہونا چاہئے چو کہ ہم صحنہ ازل میں دکھلا چکے ہیں کہ عالم باطن میں فجر نبوت و فجر شیطنیت کا ختم سعادت

پر، آپ کی قوم تمام اقوام پر، آپکا موطن تمام موطن پر افضل و اشرف ہے۔

انوار خداوندی کے ساتھ نور محمدی کا تعلق اور رابطہ

جس طرح شب کی تاریکیوں میں آفتاب عالم تاب کا نور متاب ہی میں سے ہو کر زمین پر پھیلتا ہے دوسری کوئی صورت شب میں فیض آفتاب سے استفادہ کی نہیں ہوتی اسی طرح نور خداوندی بھی ہر دور مشالیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے تمام عالم پر محیط ہوا ہے اور اسی نور نبوت محمدی نے نور آفتاب و متاب کی طرح تدریجی طور پر بڑھنے اور عالم کی استعداد کے موافق پھیلنے کے لئے حضرت آدم علیہم السلام کے قالب میں بلا تولد و تاسل جنم لیا تھا آخر یہ نور نبوت محمدی حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ وغیرہم میں منتقل ہوتے ہوتے :-

آفات رسالت کا طلوع عالم اجسام میں

قادران کی چوٹیوں پر سے بلا واسطہ آفتاب کی طرح انور رسالت سے طلوع ہو گیا اور چالیس برس میں یہ بدر کمال چودہویں رات کا چاند بکر آخر تمام رحمۃ للعالمین کے درجہ پر پہنچ گیا لیکن نور نبوت محمدی کا اس طرح منتقل ہونا اس قدر غیب پروردگار کے موافق تھا۔ کیوں کہ جس طرح بادشاہان دنیا جو پاور اور جوا اختیار بھی اپنے قلمرو میں کسی کو عنایت کرتے ہیں جسکے بعد وہ تمام انسانوں پر حکمرانی کرتا ہے تو اول اپنے وزراء و نائبین سلطنت سے اسے منوائے ہیں اور اسکے بعد قلمرو میں درجہ بدرجہ سب اسکے اختیار کو تسلیم کر کے اطاعت و انقیاد سے اسکو حاکم و با اختیار تسلیم کر لیتے ہیں اور اسکے حکم کو بادشاہ کا حکم مانتے ہیں۔

نور محمدی نے انوار خداوندی کا حامل مخلوق کو بنایا

اسی طرح حق تعالیٰ شانہ نے بھی یہ نور نبوت محمدی کل انبیاء علیہم السلام کو انکے مرتبے و استعداد کے موافق عنایت فرمایا اور تمام انبیاء نے عالم ارواح میں حضور کی نبوت کی تصدیق کی اور جب یہ نور محمدی مکمل و مختتم ہو کر دنیا میں پھیلا یا گیا تو حق تعالیٰ شانہ نے اپنی کل صفات علی الخصوص تجلیات عطا کی جملہ غیر محدود و غیر متناہی طاقتیں تمام اسماء محمدیہ کو انسانیت کے مظہر اتم اور مجدد و اشرف کے نمونہ اعظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بخشیں اور عالم ارواح کے اس متاب رسالت نے آفتاب جلال و کمال احدیت سے اکتساب نور فرماتے ہوئے تمام مخلوق کو انوار خداوندی کے قفل کے قابل بنادیا اور آفتاب نور احدیت کے فیوض سے تمام مخلوق کو

اسی ذاتِ صمدیت سے رائج ہو گئے جو حق و قیوم ہے اور آپ کے بعد انوار بھی دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری محترمت جن میں ایک نور معنوی ہے جو برابر آفتاب کی طرح اپنے فیوض، عالم میں لٹا رہا ہے مگر اہوں کو راہِ حق دکھلا رہا ہے اور دوسرا نور محترمت کا ہے جس میں فتوحاتِ حسی طور پر جاری و ساری ہے اور اسکی صورت بعینہ ایسی ہے جیسے چاند ہر مہینہ آفتاب سے آفتاب نور کرتے ہوئے ہلال سے بدر کمال بکر مد کمال پر پہنچتا ہے اور پھر زوال پذیر ہو جاتا ہے پھر نئے سرے سے طلوع ہوتا ہے اور اپنی نورانیت سے انسانوں کے غمچہ ہائے قلوب کو کھلا دیتا ہے مگر پھر گھٹ گھٹ کر آخر ایک دن نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اسی طرح آسمانِ رسالت کے درخشاں کو اکب یعنی عبادِ مخلصین و مہدین امت محمدیہ بھی ہر صدی کے دور ہدایت میں چاند کی طرح طلوع ہوتے ہیں اور آفتابِ نبوت کے غروب ہو جانے کے بعد متاب کی طرح مہدینِ اسعٰی محمدیہ کا طلوع و غروب ہوا اور کمالِ نبوت کے بعد زوال دینا کے لئے قیامت کا اسکے ساتھ لازم و قوام ہوا بعینہ وہی مشابہت رکھتا ہے جسکی طرف حضور نے اپنی حدیث ”بعثت انا والساعة کھاتین“ میں اشارہ بلیغ فرمایا ہے۔

انوارِ متابِ جسمانی و متابِ روحانی کے دو دو حصے

اور چاند کے دو ٹکڑے فرما کر حساب و عملاً بھی بتلادیا کہ جس طرح اس کرۂ نوری کے دو ٹکڑے اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ دونوں ایک ہی کرہ کے حصے تھے اسی طرح میرا وجود اور قیامت کا وجود بھی اسی قادر مطلق کی نشانیوں کا ایک جڑا ہوا سلسلہ ہے جو تکوینات میں یوں ظاہر ہوا ہر حال مضمون حدیث ”بعثت انا والساعة کھاتین“ کے اشارہ کو عملی صورت میں یوں دکھلایا گیا۔ ”اقتربت الساعة وانشق القمر“ یعنی قریب آگئی قیامت اور چھٹ گیا چاند۔

قربِ قیامت اور الشقاقِ قمر

دورِ بظاہر قربِ قیامت کو الشقاقِ قمر سے کوئی ربط نہیں ہے فرض جبکہ نظم کائنات میں بہت بڑا کرہ چاند کا ہے جو کرۂ ارضی سے بہت بڑا ہے یا اگر بقول حکمائے حاضرہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس میں عظیم الشان مخلوق آباد ہے اور حضور نے اس نوری مخلوق کو دو حصوں میں منقسم فرمادیا تو اسکا مطلب ہلّا خرہ کی ہو گا کہ علویات میں قیامت کی ابتدا شروع ہو گئی ہے۔

علویات میں آغازِ قیامت اور سفلیات کی متابعت

کیونکہ قیامت سلسلہ اسباب و نظم کے درہم برہم ہونے ہی کو کہتے

و شتوت طلاق بچون و بچون نے بودیا ہے اور عالم اجسام میں جس قدر بھی انسان پیدا ہوتے ہیں کوئی ان میں شجرِ شیطنت کا پھل ہوتا اور کوئی شجرِ نبوت کا شر شریں۔ اس لئے جبکہ شجرِ نبوت کی پھیل چھیل ناموس اکبر اور حضرت خاتم الانبیاء سے ہو چکی ہے اور شجرِ نبوت حد کمال و شباب پر پہنچ گیا تو اسی قاعدہ کے موافق شجرِ شیطنت کا بھی اختتام اسی دور خاتم الانبیاء میں خاتم الشیاطین سے ہونا چاہئے چنانچہ احادیثِ صحیحہ میں ہے کہ دجال اکبر کا ظہور قیامت کے قریب ہو گا۔ اور وہ سحر و تنخیر کا عینات کا غیر معمولی حربہ شیطنت لیکر ظاہر ہو گا جسکی وجہ سے اکثروں کو ایمان میں فتور آجایگا اور وہ دجال اکبر کے شعبدہ ہائے سحر و شیطنت کے جال میں پھنس کر اپنا ایمان کھو بیٹھیں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو محض خداوندی و مصلحتِ محمدی عالم ہالا میں فرشتوں کی طرح اپنی مدتِ معینہ کو گزار رہے ہیں جب دجال اکبر آکر اپنی شیطنت کو مکمل کریگا تو اسوقت جرنیل سرکار محمدی یعنی حضرت عیسیٰ روح اللہ آسمان سے نازل ہو کر اس دجال لعین کے لئے شاہِ قاقب بن کر اسکو قتل کر چکے اور ایک دفعہ پھر نورِ نبوت محمدی تمام عالم میں چھا جائیگا اور خدا کی حجت تمام کر دی جائیگی۔

درازیِ عمرِ شیطان و حضرت مسیح کا راز

بیمیں سے شیطان کی عمر کی طوالت کے راز پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے کہ اسکو ابتداء آفرینش و آغازِ نور محمدی سے مردود فرمانے کے باوجود اسکی دعا پر اختتامِ دورِ نبوت محمدی تک کس لئے حیاتِ طویل دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ شیطان کی وجہ سے انہیں بھی کس لئے حیاتِ طویل عطاء فرمائی گئی۔ اور یہ بھی کہ استیجابِ دعا کے لئے مقبول من اللہ ہونے کی بھی شرط نہیں ہے بلکہ رجوعِ ربوبیت کا فردِ مشرک فاسق و فاجر سب ہی کے لئے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور کی نبوت، خاتمہ کے بعد کوئی دجالِ اصغر ذریتِ شیطان سے پیدا ہو کر آگئی نبوت کی خامیت کو توڑنا چاہے تو در حقیقت آپ کی ہم نبوت کو تو وہ کس طرح بھی نہیں توڑ سکتا البتہ شیطنت کا مظہر اور اسکا حامل ضرور بن سکتا ہے۔

متابِ عالم ارواح و متابِ عالم اجسام میں کون افضل ہے

ہر حال جبکہ متابِ جسمانی کے دو ٹکڑے حضرت متابِ عالم ارواح نے فرمادئے اور چاند جیسے عظیم الشان کرۂ نوری کا الشقاق و تغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے بطور خرق عادت و اعجازِ حق تعالیٰ نے کرا دیا (ادھر خود حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض مباد کہ بھی عالم اجسام میں ایک وقت معینہ اور غرضِ مخصوص کے لئے تھی جب وہ غرض اکمالِ دین و اتمامِ نور رسالت پوری ہو گئی تو آپ بھی راضی ملک بھاؤ کر

ہیں وہ سب مکتب بالفرض ہیں۔

آفتاب جسمانی و آفتاب روحانی کا خط استوا

جیسے آفتاب عالمیاب تدریجی طور پر بڑھتا ہے یہاں تک کہ خط استوا پر جب پہنچتا ہے تو کمال نورانیت کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے اور کوئی نظر بحر کر بھی نہیں دیکھ سکتا مگر یہ سراج منیر قدرت کی نورانیت سے شرما کر فوراً ہی ٹھکنے اور ڈھلنے لگتا ہے اسی طرح نور نبوت محمدی حضرت آدم بڑھتے بڑھتے جب حضرت عیسیٰ پر پہنچ گیا جن کو حضرت آدم سے توالد و تقاسل میں اسی قسم کی نسبت ہے جو حضرت حوا آدم سے رکھتی ہیں تو آخر آفتاب رسالت آسمان نبوت سے طلوع ہو کر خط استواء پر پہنچ گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چہ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اعلان فرمایا اللہوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ اور اسی کے کچھ عرصہ بعد یہ حکم رہائی آن پہنچا اذا جاء نصر اللہ و الفتح الخ۔

تکمیل نبوت کے بعد نبی نہیں آسکتا

لور ظاہر بھی تو یہی ہے کہ تکمیل دین و تکمیل نور نبوت کے بعد کوئی نیا نہ آئے جیسا کہ آفتاب کے عروج نصف النہار کے بعد کسی دوسرے آفتاب کی روشنی کی عالم کو ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور حضور کے بعد نبی آئیے سکتا ہے جیسا صفات خداوندی میں جو سب سے اعلیٰ و ارفع صفات ملائکہ ربوبیت و ملکیت والوہیت ہیں بحیثیت مجموعی امت محمدیہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عام ہو چکی ہیں اور قرآن کا نور دنیا میں شیطنیت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ بس ختم نبوت کی مثال تم ایسی ہی سمجھ لو کہ۔

اثبات ختم نبوت پر ایک تمثیل

جس طرح مرد و عورت کے درمیان نکاح ہو جانے کے بعد ان کو نکاح کی فی نفسہ ضرورت باقی نہیں رہتی اور دونوں کے رشتہ و استعراج باہمی کی وجہ سے ایک تیسرا غیر معلوم وجود یا مبرا اللہ ظہور پذیر ہو جاتا ہے جو درحقیقت مرد و عورت کے ملنے کی اصلی غرض و غایت ہے اور آدم کی نسل پر اس معنی کر کبھی بڑھاپا اور خزاں نہیں آئی کہ اگر آدم کے بیٹے پر بڑھاپے کی خزاں مسلط ہو جاتی ہے تو اس کا پوتا جوان ہو جاتا ہے اور پوتے پر بڑھاپا آتا ہے تو اس کا بیٹا جوان ہو جاتا ہے۔

قیامت جوانوں پر ہی آئے گی

غرض سلفا من غلبت یوم حساب تک یہی صورت جاری ہے اور اس

ہیں جب علویات میں قیامت کی سلسلہ جنائی شروع ہو گئی اور غیبات اپنے انصال و تاثرات کی وجہ سے علویات کے تابع ہیں تو اسکے ہی معنی ہوں گے کہ عالم شہادت میں بھی حضور کے سامنے قیامت کی ابتدا ہوگی۔

عالم جسمانی میں بڑھاپے کے آثار

غالباً یہی وجہ ہے کہ اب حوادث عالم کی رفتار یچنم اس بوڑھے آدمی کی طرح پر ہوتی جا رہی ہے جسکی تمام کیفیات میں ایک قسم کی بے ترتیبی سی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً کبھی پیاس کا غلبہ ہے تو اسقدر کہ پانی ہی پئے چلا جاتا ہے اور کبھی بھوک بند ہوتی ہے تو اس طرح کہ بہت سے وقت صاف گزر جاتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے اکثر بارش برستی ہے تو اسقدر کہ لوگ الامان الحفیظ پکڑاٹھتے ہیں اور بندش ہوتی ہے تو ایسی کہ لوگ الغیاث الغیاث چلانے لگتے ہیں غرض جہاں گرمی ہوتی تھی اب وہاں سردی ہوتی ہے جہاں سردی ہوتی تھی اب وہاں لوہ چلتی ہے۔ لہذا جیسے یہ ممکن نہیں کہ بڑھاپے کے بعد پھر کسی پر جوانی آئے اور حد کمال پر پہنچ کر کوئی مخلوق زوال پذیر نہ ہو اسی طرح یہ کب ممکن ہے کہ علویات میں قیامت کی سلسلہ جنائی کے بعد کوئی نبی آئے اور عالم کے بڑھاپے میں نئی آخر الزماں کے بعد کوئی نبی برپا کیا جائے اللہوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ

حضرت عیسیٰ کے نزول کی حکمت

اسی لئے حضرت عیسیٰ روح اللہ و نبی اللہ کا نزول بھی قیامت کے قریب آسمان سے ہو گا تو وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بکری دنیا میں تشریف لا دیجئے جس طرح ایک سابق حاکم اپنے سابقہ دار الخلافہ میں تدبیر ملک کے لئے آجاتا ہے تو وہ موجودہ حاکم ہی کا ممان و تابع فرمان ہوتا ہے خود اسے سلطنت میں حکمرانی کا کوئی ادنیٰ اختیار بھی نہیں ہوتا یہی صورت زماں رسالت محمدی میں حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی معبود و غیر ہم کی ہوگی لہذا نبی کا زب مدعی نبوت قادیان کا دعویٰ نبوت تشریف اور عوام کو دعویٰ اور مخالفہ میں ڈالنے کے لئے دعویٰ مددیت نہایت ظلی و بروزی درحقیقت نبوت معجزات محمدی کا انکار نہیں تو اور کیا ہے لور اکمال نبوت سے بیشتر قیامت کا حضور کے ساتھ توام جانا خلاف عقل و حکمت نہیں تو اور کیا ہے۔

صفات خداوندی کے مکتب بالذات آنحضرت ہی ہیں

حاصل یہ ہے کہ انسانیت کے فرد اکمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفات ملائکہ ربوبیت و ملکیت والوہیت کے انتساب مخصوص کی وجہ سے مکتب بالذات ہیں لور جس قدر بھی عالم ارواح کے کواکب و سیارات انبیاء علیہم السلام

ان کا ظہور پایہ تکمیل کو پہنچ لیتا ہے تو تجلیات الوہیت سے انسان سر فراز ہونے لگتا ہے۔ غرض ایک وقت میں کسی نفس پر قیامت آتی ہے تو کسی نفس پر آغاز وجود ہوتا ہے کسی پر جوانی کی بادشاہت شروع ہوتی ہے اور کوئی نوشاہ بننا ہے تو کسی پر لغیری کے آثار وارد ہوتے ہیں اور کوئی توکل و قناعت کا لباس پہن کر تازیت مسمان رب العالمین ہوتا ہے غرض نوع انسانی دو افراد انسانی میں ہر سر تجلیات ربانی بیک وقت کار فرما و مصروف تدبیر رہتی ہیں اور انسان کی ہر قدم پر اس کے لئے رہ نما ہیں تو انصاف سے خدا را تم ہی بتاؤ کہ ان تجلیات ربانی کے افاضہ کے بعد نور نبی آخر الزماں کے نور رسالت کی تکمیل کے بعد نبوت کے سلسلہ میں کسی کو مستحکم یا غیر مستحکم خلا و بروز اقدم رکھنے کی گنجائش کب ہے؟

الغرض اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ وقل رب اعوذک من همزات الشیاطین واعوذ بدرب الناس ملک الناس آلہ الناس من شر الواسوس الخفاس سے انسان کو مطلع کر دیا گیا کہ مظہر تاریکی و غفلت شیطان الرجیم و همزات الشیاطین خناس لصین سے بچنے کے لئے اس پروردگار مصدر نور مطلق رحمن درحیم سے تھوڑا کر۔

تربیت نور محمدی کے طفیل میں تربیت نوع انسانی

جو تربیت کرنے والا ہے مظہر نور انسانیت کا اور ان کے طفیل میں تمام عالمین کا اور محافظ و بادشاہ مطلق ہے مجموعہ انسانیت و محل کا اور ان کے طفیل میں تمام کائنات کا اور معبود ہے خلاصہ کائنات اور ان کے طفیل میں فخر و جبر اور تمام جانداروں کا بلاشبہ وہی ذات اقدس و یکساں ہے ہوتا ہے۔

تجلی الہی جس قوت پر بھی متوجہ ہوتی ہے تو

وہ قوت عالم کے لئے رحمت ہوتی ہے

جس کے نور ربوبیت کی روشنی اور جگہ جگہ اگر انسان کی قوت سمجھ پر پڑ جاتی ہے تو انسان شفقت علی الخلق کے مرتبہ عالی پر قافز ہو کر بے ساروں کا سہارا اور بے دیلوں کا جلاء و ملاء بن جاتا ہے۔ اور اگر اسکی تجلی شاہد مردانہ باصفا کی قوت سمجھ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو پھر اندائے دین کے باطلات و اقدامات کو خاک و خون میں ملا دینے کے لئے حضرت علی و عمر و خالد و ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم جیسے مکی طاقت رکھنے والے بہادر فدائیان اسلام پیدا ہو جاتے ہیں اور دنیا کی کوئی مادی طاقت بھی ان کے تصور و ہدہ و شجاعت و جلال کے آگے دم نہیں مارتی اور اگر تجلی الوہیت کسی انسان کی قوت سمجھ کی طرف

سلسلہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت بروز محوں پر نہیں آئیگی بلکہ مالک الملک کی تجلی قمری کا ظہور جس کو شریعت اسلامی قیامت کہتی ہے جوانوں پر ہی قائم ہوگی۔ جس کی وجہ جبر اس کے کچھ نفس کہ شباب کی تربیت کرنے والی صفت ملک الناس ہے جو رب الناس و آئمہ الناس کے درمیان میں ہے۔

قلب نبوی پر جملہ تجلیات الہی کا درود ہوا

اسی طرح صفات عظمیٰ ربوبیت و ملکیت و الوہیت جب بیک وقت آئینہ قلب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جلوہ افگن ہو گئیں اور جو کیفیت جمالی (ربوبیت) حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر طاری ہوئی تھی اور جو کیفیت جمالی (ملکیت) حضرت موسیٰ پر وارد ہوئی تھی اسی طرح کیفیت الوہیت کا جو پر تو حضرت عیسیٰ روح اللہ پر ہوا تھا جس سے نصرانی نادانوں نے الوہیت کو ان کے حق میں ذاتی سمجھ کر ان کو غدا لیا خدا کا بیٹا مان لیا تھا جب یہ تینوں کیفیتیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر بیک وقت وارد ہو گئیں تو ظاہر ہے کہ ادیان و نبوت سابقہ کی تکمیل و ختم ہو گئی۔ اور دین محمدی ہی تمام ادیان و نبوت کا مکمل بن گیا۔

ختم نبوت کے بعد مجددین ہی امت میں پیدا ہو سکتے ہیں

اور مرد و عورت کے ملنے سے جس طرح نسل آدم کا بڑھنا اور پھیلنا صادق آتا ہے اسی طرح ان کیفیات و تجلیات عظمیٰ کے تداخل و ادغام سے جامعیت و تکمیل دین فطرت اور اختتام نبوت و ظہور مجددین لازم ہو گیا۔ اور آثار نبوت محمدی کا قیامت تک نسل بنی آدم کی طرح قائم و باقی رہنا ضروری قرار پایا گیا۔

جس طرح راجی و رعایا ملکر ہی حکومت کی صورت اور اس کا نقشہ پیدا کرتے ہیں اور تا قیامت تختہ زمین پر کوئی نہ کوئی سلطنت ضرور قائم رہے گی اور دنیا کے ختم پر صرف مالک الملک کی ہی بادشاہت رہ جائیگی اسی طرح تجلی ربوبیت کا تعلق جب تجلی الوہیت سے ہوا تو اس سے تجلی ملکیت کا ظہور خود بخود ہو گیا۔

تجلیات عظمیٰ کا ظہور نوع انسانی میں

جس طرح سے جب انسان جوانی پہنچتا ہے اور جوانی کے میدان کو طے کر کے درجہ بدرجہ بڑھاپے میں قدم رکھتا ہے تو انسان کچھ عقل و قلب و حاجات ہوتا ہے اسی طرح رب الناس کی تجلیات ربوبیت جب کسی نوع یا کسی فرد میں مکمل ہو لیتی ہیں تو ملک الناس کی تجلیات ملکوتی شروع ہو جاتی ہیں اور جب

ہیں اس لئے نبی کی انسانیت عام انسانوں اور جملہ اولیاء کی انسانیت سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے چنانچہ عام انسانوں کو اگر چار نکاح کی اجازت ہے تو انبیاء بہیمیت اعلیٰ پر کامل قابو پالینے کی وجہ سے زیادہ کے مجاز و عہد ہیں اور ولی کی تمام شانیں مکمل نہیں ہوتیں بلکہ نبی کی مختلف شانوں میں سے کوئی شان کسی میں جھلکتی ہے اور کوئی کسی میں اسی اسلوب فطرت کی وجہ ہے کہ حضور کے خلفائے اربعہ میں علی المرتضیٰ آپ کی چار شانوں کا ظہور ہوا مثلاً کیفیت ایمانیہ میں آپ سے جو مشابہت اور قرب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تھا اس میں ان کا کوئی ہسر نہ تھا۔ اسی بنا پر آپ کو تصدیق رسالت و اقرار معجزات اور اعتراف مغیبات میں کبھی اونٹنی سا بھی شک یا تامل نہ ہوا۔ چنانچہ معراج کی تصدیق سب سے اول حضرت صدیق اکبر نے ہی فرمائی ہیں پر بارگاہ رسالت سے ”صدیق“ کا خطاب عطا ہوا اور یہی وہ کیفیت ایمانیہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جوش محبت میں بھرے ہوئے تلواریں کھینچنے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ ”حضور کی وفات نہیں ہوئی ہی بلکہ آپ زندہ ہیں اگر کسی نے یہ کہا کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے تو میں اس کا سرتن سے جدا کر دوں گا۔ تو حضرت صدیق اکبر اس سانچہ عظیمہ کے وقت بھی اپنی اسی قوت ایمان و یقین کی وجہ سے پکارا گئے ”من بعد محمد امان محمد اقد مات ومن کان بعد اللہ فان اللہ حی لا يموت“ یعنی جو محمد کی عبادت کرتا تھا اسے اطلاع ہو کہ ان کی وفات ہو چکی ہے لیکن جو اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ وہ تمام عالم کو زندگی بخشنے والا ہے اور کبھی نہیں مرے والا ہے۔ حضرت عمرؓ پر اگر عالم غیب کی کیفیات طاری ہوئیں اور انہوں نے حضور کا فیضان اسی طرح دیکھا جیسا کہ عالم شہادت میں پہلے تھا اسی لئے وہ کہنے لگے کہ حضور کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی روح اعلیٰ کا رفیع اعلیٰ سے وصال ہوا ہے تو حضرت صدیق اکبر پر عالم شہادت کی کیفیات طاری تھیں اور وہ دیکھ رہے تھے کہ اب حضور کا فیض ایسی ہی طرح دنیا میں باقی رہے گا جیسے پھولوں میں سے خوشبو کی مہک پوشیدہ ہو کر ظاہر ہوتی ہے اور آپ کی بہیمیت مبارکہ قل انما انا بشر مثکم کے اسلوب پر زمین ہی میں مستور کی جائیگی اس لئے انہوں نے یہ خطبہ پڑھا اسی طرح انہیں زکوٰۃ سے جملہ کرنے کے متعلق جب حضرت صدیق اکبرؓ نے اکابر و اعیان صحابہ سے رائے لی اور ان کی رائے یہی تھی کہ حضور کی تازہ تازہ وفات ہوئی ہے اس وقت میں خاموشی اختیار کرنا ہی مناسب ہے، تو حضرت صاحب الفارغانی امین کو چمکے حضور کی معیت و محبت مبارک کی وجہ سے ایمان و یقین کا بہت ہی اونچا مرحلہ حاصل تھا اس لئے آپ نے فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں امر الہی کو قائم کرنے میں ذرا بھی سستی و غفلت کو کام میں لاؤں البتہ اگر تم میں سے کوئی بھی

متوجہ ہو جاتی ہے تو تمام عالم اس کی نظر میں پہنچ ہو جاتا ہے اور آنکھ کی پتلی کے نور کی طرح انسان اس نور کے ماسوا سب کو تاریک یقین کر لیتا ہے اور کیفیات مجرہ سے حمد رب، تسبیح، و تقدیس، تحمید، و تہلیل، میں منہمک ہو کر لقائے ابدی کی سرحد میں پہنچ جاتا ہے اور مراتب قرب الوہیت میں اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں کہ فرشتوں کی بھی رسائی نہیں ہوتی عسلی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔

قربت الہی بہیمیت کے آثار کو محدود کر دیتی ہے

اسی بنا پر ان کیفیات نورانیہ میں نہ اسے کھانے کی ضرورت رہتی ہے نہ پینے کی، چنانچہ بزرگان دین کے احوال کو اٹھا کر دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ بعض حضرات کی قوت ملکیہ اور ان کے تغذیہ روحانی نے انہیں بارہ بارہ برس تک کسی طرح بہیمیت کے متغذیات اور کھانے پینے سے بے نیاز کر رکھا اور قوت ملکیہ اس درجہ بڑھ گئی اور بہیمیت اس درجہ گھٹ گئی کہ ان کو کھانے اور پینے کی تکلیف و ضرورت ہی باقی نہ رہی اور اگر بھی تو اس طرح کہ وہ توکل و قناعت کی چادر لپیٹ کر اس عالم فانی سے بے خبر ہو جائیں اور ہمیشہ کے لئے مہمان رب العظیم بن جائیں۔

اختیاری فقر و فاقہ ترقی ملکیت کا ذریعہ ہے

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار و ارادہ سے فقر و فاقہ کو محبوب رکھا اور کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھالینے کو پسند نہیں فرمایا۔ کیونکہ حکم پر ہی ملنے ترقی ملکیت ہے اور یہ تو ہم جیسے کور باطنوں کا بھی تجربہ ہے کہ جب قوت ملکیہ کی لذت انسان پالیتا ہے تو پھر اس کی تمام تر توجہ لڈاؤ دندہ سے ہٹ جاتی ہی اور دنیا کا کوئی کیف و سرور اس کے دل کو بھالینے پر قادر نہیں ہوتا جس قدر کہ یہ ملکی لذت و حلاوت نور انسان کو محو تماشا ئے عالم بنائے رہتی ہی اور اسی کا انتہائی مرحلہ وہ ہے کہ جس کے بعد انسان کی بہیمیت کی تربیت بجائے انسانوں کے خدا خرد فرماتا ہے اور جو اسباب تربیت و وسائل معاشرت بھی انسان سے وابستہ ہوتے ہیں وہ سب الگ کر لئے جاتے ہیں یعنی اس کا خدا ہی اس کو کھلاتا ہے اور وہی اس کو پلاتا ہے وہی اس کو پلاتا ہے اور مرض کی حالت پیش آئے تو خدا ہی اس کا معالج ہوتا ہے اور وہی اس کو شفا دیتا ہے۔ بطعمنی و یسقینی و اذا مرضت فهو یشفین۔

کیفیات انبیاء اور کیفیات اولیاء کا باہمی فرق

بس نبی کی اور ولی کی کیفیات میں یہی فرق ہے کہ نبی کی تو تمام شانیں مکمل ہوتی ہیں اور وہ تجلیات ربانی نوع انسانی کے مرحلہ اعلیٰ سے حاصل کرتے

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ایسے شخص کو علم دیا جاوے گا یا اس شخص کو علم دیا جائے جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اسکو "دوست" رکھتے ہیں اسی کے ہاتھ پر اللہ اس قلعہ کی فتح نصیب کرے گا سب صحابہ رات کے وقت میں آپس میں تذکرہ کرتے تھے کہ دیکھئے کل کس کو علم نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ جب صبح کیوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا "علی کہاں ہیں" صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اکی آکھوں میں ورد ہے وہ آنے کے قابل نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ انکو بلاؤ حسب ارشاد حضرت علی تشریف لائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکی آکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور خدا سے دعا کی تو اکی آنکھیں ایسی ہی طرح اچھی ہو گئیں جیسے کچھ تھابی نہیں پھر حضور نے فرمایا کہ جاؤ پہلے اسلام کی دعوت دو اور خدا کے حقوق سمجھاؤ اے علی اگر تمہارے ذریعہ سے ایک شخص کی بھی ہدایت ہو گئی تو یہ تمہارے لئے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ چنانچہ آپ قلعہ کے قریب تشریف لے گئے تو ایک یہودی نے قلعہ سے سر نکال کر پوچھا تم کون ہو۔ فرمایا کہ "میں علی بن ابی طالب ہوں اس نے کہا قسم ہے تورات کی تم ضرور غائب ہو گے۔ اس قلعہ پر تقریباً بیس روز محاصرہ رہا یہ سب سے زیادہ مضبوط قلعہ تھا اس لئے اسکے بعد فتح ہو سکا۔

مدارج النبوۃ اور روحۃ الاحباب میں ہے کہ حضرت علی کی سپر گر مٹی اسکو یوں لے بھاگے تو حضرت علی نے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر اسکو سپر بٹایا، جنگ کے بعد آپ نے اس دروازہ کو پھینک دیا تو سات قوی آدمی اسکو پلٹ نہیں سکتے تھے۔ اور چالیس آدمیوں نے ملکر اٹھانا چاہا لیکن نہ اٹھا سکے۔

معارف سے نقل کیا گیا ہے کہ اسکا وزن آٹھ سو من تھا۔ مواہب لدینہ میں ہے کہ جس دروازہ کو حضرت علیؑ نے تھا اٹھا کر پھینکا تھا اسکو ستر آدمیوں نے ملکر چاہا کہ اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھ دیں تو نہیں رکھ سکے۔ بہر حال ان روایات میں اگر کچھ مبالغہ بھی ہو تو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضور کی کیفیت شجاعت کے آپ مظہر تام اور مصداق اول تھے۔ اور زادہ مطہ فی العلم والنجم کے صحیح نمونہ تھے۔ اپنی استقامت علی الحق کا موازنہ واندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ حضرت معاویہ کی فوجوں نے جب قرآن پاک نیزدوں پر رکھ کر امان طلب کی اور مسلمانوں کو شکست اور دھوکہ دینے کے لئے امان چاہی اور کلام پاک سے ناجائز اور فاسد ارادہ کیا اور آپ کی جماعت کے اکثر افراد امان دینے پر مصر ہو گئے اور اس دھوکے میں آگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لٹکار کر فرمایا کہ اے لوگو یہ قرآن صامت ہے اور میں قرآن باطل ہوں تم میری طرف آؤ مگر ظاہر بیٹوں نے ایک نہ سنی اور حضرت کے حکم کو نہ مانا لیکن حضرت علی آخر دم تک حق ہی پر قائم و مستقیم رہے۔

جہاد نہ کریگا تو میں تنہا جہاد کروں گا اور ایک قسم کے نہ دینے پر بھی جہاد کروں گا۔ علی ہذا تصلب فی الدین اور شدت علی الشکار اور عملی کیفیت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قرب و مشابہت حضرت عمرؓ کو حاصل تھی اس میں ان کا کوئی سیم و شریک نہ تھا۔ اگر الا الذین آمنوا اور رحمہاء بہنہم کے منظر اول حضرت صدیق اکبرؓ تھے تو اشدہ علی الکفار اور عملوا بالصالحات کے مصداق اول حضرت فاروق اعظمؓ تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی خدا داد فراست ایمانی اور اپنی خدا داد قوت و شوکت و ہیبت سے جس قدر حلقہ اسلام کو وسیع فرمایا اس سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ اور آج بھی اہل کفر کے قلوب اس سے مرعوب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اہل کفر کا یہ ایک عام مقولہ ہے کہ اسلام میں ایک عمر اگر پیدا ہو جاتا تو پھر سوائے اسلام کے دنیا میں کوئی اور مذہب ہی باقی نہ رہتا علی ہذا تو اسی بالحق اور حیاء و عفت میں حضرت عثمانؓ ڈی النورین کو جو مرتبہ کرامت اور حضور سے مشابہت حاصل ہوئی اس کا اندازہ خود حضور علیہ السلام کی اس حیاء سے ظاہر ہے کہ جو حضرت عثمان کے ساتھ حضور کو تھی۔

اسی کیفیت نبوت (تو اسی بالحق) کا نتیجہ تھا کہ آپ کے عہد مبارک میں مسلمانوں کے دین کی اساس یعنی کلام پاک کی جمع و ترتیب کی خدمت عظیمہ پایہ تکمیل و تحفظ کو پہونچی اور آپ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کی بشارت اور وعدہ کے مصداق ہو کر حافظوں میں داخل ہوئے گویا حظ خداوندی کا جو وعدہ انسانوں سے کیا گیا تھا آپ اس کے مظہر و مصداق بنے آپ نے ان انوار الہی کو جو عالم الفاظ و حروف میں سما دینا سے قلوب مؤمنین میں وارد و نازل ہوئے تھے سطح قرطاس پر لا کر انہیں محفوظ کیا۔ تاکہ صحیفہ سادہ و تسبیہ سابقہ میں جس طرح تحریف و تغیر ہوا ہے قرآن کریم اس سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائے اور بیٹک ایسا کرنے سے ہی سابقہ تسبیہ سادہ کے اوپر ایمان لانے کی صورت بھی باقی رہی۔

علی ہذا تو اسی بالصبر اور استقامت علی الحق و شجاعت دینی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو قرب اور مشابہت حضور سے حاصل تھی اس میں انکا کوئی شریک و سیم نہ تھا نیز رسول خدا کے رسول خاص ہونے کی جو حیثیت حضرت علیؓ کو حاصل ہوئی اسی میں کوئی بھی انکا شریک و ہم پلہ نہ تھا چنانچہ سورہ براءت کا اعلان کرنے کے لئے آپ کا انتخاب ہمارے دعوے کی دلیل ہے۔ آپ کی جو انمردی اور شجاعت کا اندازہ صرف اسی واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ قلعہ قوص کا جب لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو وہ کسی طرح فتح نہ ہوا تھا چنانچہ ایک روز حضرت صدیق اکبر تشریف لے گئے اور بڑی کوشش کی مگر فتح نہ ہوا۔ دوسرے روز حضرت عمرؓ گئے اور بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ حضور

سے بدرجہا فائق ہے وجہ اسکی بجز اسکے کیا ہے کہ اسکی قوت ملکیت کو براہ راست آفتاب رسالت و مقام نبوت سے ہر قسم کے اغیار فیض کا موقع نصیب ہوا ہے۔

قرآن محمدی کی افضلیت

اسی لئے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم کی شہادت سے جہاں صحابہ کی فضیلت نکلتی ہے وہیں اس سے یہ بھی مستخرج و منجذ ہے کہ عالم اجسام میں ظہور نور محمدی سے قبل جو نبی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جسد و قریب ہو گا اسی قدر انبیاء علیہم السلام میں اسکا درجہ نبوت بڑھا ہوا ہوگا۔ یہی سبب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء میں ایک کراسعہ خصوصی حاصل ہے چنانچہ آیہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ میں تائید روح القدس کا حضرت عیسیٰ کے نام کے ساتھ ذکر کیا جانا اسکا ثبوت ہے۔

تشریح مطالب و سواس الخناس

صفات ثلاثہ الہی کی تفصیل و توضیح سے فارغ ہونے کے بعد اب ”شدر الوسواس الخناس“ کی تشریح رہجاتی ہے سواسکے متعلق بھی جو کچھ اپنے اکابر کا علم ہمارے پاس ہے وہ پیش خدمت ہے۔

جناب من وسوسہ کا تقابل ایمان کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے رات کا مقابلہ دن کے ساتھ ہوتا ہے کیوں کہ ایمان انقیاد و تسلیم کو کہتے ہیں تو اسکی ضد کو وسوسہ کہا جاتا ہے۔ پس جس طرح وسواس کا مبداء شیطان ہی ہے اور اسکی کیفیت کا جو بھی فروغ ہے وہ اپنے مبداء منشاء ہی سے ہے اسی طرح ایمان کا مبداء منشاء بھی صفات ثلاثہ یعنی ربوبیت و ملکیت والوہیت ہیں جن میں ایمان کا نشو و استقام اور وسواس کا قلع قمع وابستہ ہے اور جبکہ صورت حال یہ ہے کہ وسوسہ کا تقابل ایمان کے ساتھ ایسا ہے تو رفع وسواس و شیطنت کے لئے بھی انہی صفات ثلاثہ سے بالترتیب تمسک و تہود کی ضرورت ہوگی جو ایمان کے لئے ممنولہ مہادی مناشی مئی جاتی ہیں۔

عالم ارواح کے لیل و نہار

چنانچہ صفات ثلاثہ الہیہ رب الناس ملک الناس الہ الناس میں اور صفات شیطانیہ الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس میں ہیچنہم وہی نسبت ہے جو دن کو رات کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ صفات شیطانیہ انسان کے لئے بمنزلہ شب و بجز کے ہیں تو صفات خداوندی بمنزلہ یوم و نہار کے ہیں۔ پھر عجیب مطابقت عالم اجسام و عالم ارواح

فرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی وہ چار شانیں ایمان باللہ۔ عمل صالح۔ تواضع بالحق۔ و تواضع بالصبر کی تھیں جنکے مصداق و مظہر خلفائے راشدین تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو لوگ خلیفہ اول تسلیم کرانے میں، غلو کر کے شیخین پر تہمت کرتے ہیں اور سب دشمن صحابہ سے اپنی زبان کو کندہ کرتے ہیں وہ دنیا اور آخرت کا ہی نقصان اپنے سر پر لیتے ہیں اسی لئے فرقہ مراتب کی قوت حق تعالیٰ ان سے سلب کر کے انہیں زندیق شمار فرماتے ہیں کیونکہ وہ فطری والہامی اور قرآنی ترتیب کے غلط ہو جانے کا عملاد عموماً کرتے ہیں۔

یہ توجہ اجیز ہے کہ جماعت صحابہ میں سے حضور کی کوئی شان کسی میں بڑھی ہوئی تھی اور کوئی کسی میں لیکن ترتیب خلافت راشدہ کو غلط سمجھنا یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب پر فائق کردینا یہ بیشک عقیدہ اہل سنت والجماعت کے سراسر خلاف ہے کیوں کہ اگر ایک جزو میں انکو دیگر اصحاب راشدین پر فوقیت حاصل تھی تو اکثر امور میں دوسرے حضرات کو ان پر کرامت تھی اور ہم نے جو اشارہ ترتیب خلافت راشدہ میں کیا ہے اسکے بعد تو اسکی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ اس اولیت اور آخریت میں نزاع کیا جاوے کیوں کہ اولیت و آخریت بیشک ایک درجہ میں سبب کرامت ہے لیکن نوعیت فضیلت ہمارے خیال میں سب کی جدا جدا ہے اور جو ترتیب واقع ہوئی وہ من امر اللہ ہی تھی اور بیشک خلفاء اربعہ میں سے شیخین رضی اللہ عنہما کو بقیہ پر کملی کرامت و اولیت حاصل تھی۔ جس طرح ایمان و عمل صالح کو فطری طور پر تواضع بالحق اور تواضع بالصبر پر اولیت ہوا کرتی ہے۔

نورِ متاب کی طرح کو اکب و سیارات کا نور نہیں

الفرض جس طرح آفتاب و متاب کا نور تمام ستاروں پر حاوی و جامع ہے تمام ستاروں کا نور دیا جامع نہیں ہے۔ اور جسد ر بھی کو اکب ہیں وہ سب آفتاب و متاب ہی کو خوشہ چین ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح کے متاب اور آسمان نبوت کے آفتاب ہیں اور اولیاء الرحمن عالم ارواح اور آسمان نبوت کے ستارے ہیں۔ جس طرح کو اکب و سیارات کی تاثیر جزی بوئیوں میں ہوتی ہے اسی طرح تمام اہل اللہ اپنی اپنی استعداد کے موافق قلوب انسانی کو منور کر کے جگمگاتے ہیں۔ پس جیسے آفتاب سے جسد ر کوئی قریب ہوتا ہے اسی قدر نور آفتاب اس سے متصل ہوتا ہے اور اخذ نور میں اسی قدر بڑت آجاتی ہے، اسی طرح آفتاب نبوت سے جو جتنا کما کیفاً قریب ہے اسی قدر اس کا مرتبہ بلند ہے۔ اسی لئے علماء اہل سنت کا یہ مسلہ عقیدہ ہے کہ ایک اولیٰ صحابی تمام اولیاء و قطاب امت پر اپنی تسبیح بالطنی و ظاہری کی وجہ

کے ان ظاہری و معنوی شب و روز میں یہ ہے کہ

عالم اجسام اور عالم ارواح کے لیل و نہار میں مشابہت

جس طرح عالم اجسام کے شب و روز کے تین تین حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی دن کا پہلا حصہ عروج آفتاب کا ہے جس میں دنیا کے کاروبار شروع ہوتے ہیں اور دوسرا حصہ زوال آفتاب سے عصر تک کا ہے جس میں عالم کے جملہ کاروبار قرار پکڑتے ہیں اور تیسرا حصہ عصر سے مغرب تک کا ہے جس میں جملہ کیفیات نہار پاپہ پھیل کو پیو چمکتی ہیں۔ علیٰ ہذا عالم اجسام کی رات کے بھی تین ہی حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی پہلا حصہ وہ ہے جس میں اندھیری شروع ہوتی ہے دوسرا حصہ وہ ہے جس میں اندھیری قرار پکڑتی ہے۔ تیسرا حصہ ٹٹٹ اللیل کہلاتا ہے جس میں خلعت کی جملہ کیفیات سمٹ سمٹ کر پاپہ پھیل کو پیو چمکتی ہیں اور ختم ہونا شروع ہو جاتیں ہیں اسی طرح انسان کی روح پر عالم ارواح میں بھی جب شب و سوس اپنی ظلمات بعضہا فوق بعض لاتی ہے تو اسکے بھی تین حصے ہوتے ہیں۔ چنانچہ پہلا حصہ معنوی تاریکی اور شب و سوس کا مرتبہ اور مضبوط سوس ہے جس میں شیطان اس صفت سے متصف ہو کر قلب انسانی میں داخل ہوتا ہے گویا یہ شیطان کا داخلہ انسان کے نغم ظاہری و باطنی میں لٹا ڈالنے کا پیش خیمہ ہے۔ دوسرا مرتبہ مضبوط سوس کا ہے جس میں اس خناس نے چوروں کی طرح قلب انسانی میں گھس کر نقب زنی شروع کی۔ تیسرا مرتبہ اس معنوی تاریکی کب لعلیت کا یوسوس فی صدور الناس ہے یعنی جس مرتبہ میں اسنے قلب انسانی کے پردہ بھیمیت کو مضبوط کرتے ہوئے روح و جسم کے کاروبار میں خطرات و سادس ڈال ڈال کر ظلم اور فتنہ برپا کر دیا۔ علیٰ ہذا شب و سوس کی ان تینوں معنوی و روحانی تاریکیوں سے بندہ کو نجات دلانے کے لئے ارواح انسانی پر صفات اللہ کا جو آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اسکے انوار کے بھی تین ہی درجے اور مرتبے ہیں۔ چنانچہ پہلا درجہ نور رب الناس ہے جس نے یوسوس فی صدور الناس کی کیفیات مظلمہ کو زائل اور پس پا کیا دوسرا مرتبہ نور ملک الناس ہے جس نے اپنی قوت شہانہ و تدبیر حاکمانہ سے خناس کو گرفتار کر کے انسان کو اس کے پنجے سے چھڑایا۔ تیسرا مرتبہ اللہ الناس ہے جسکے اوپر کوئی مضبوط نورانی نہیں اس نے قلب انسانی میں جلاء و صیقل کا کام کیا۔ یعنی سوس کو انسان کے دل پر سے ہالکیہ ہٹا دیا اور اب ان انوار اللہ کے ازالہ خلعت کی بعینہ وہی صورت ہو گئی جو ایک رنگ آلود برتن کے صاف کرنے میں ہوا کرتی ہے کہ پہلے برتن کو بھیڑی میں رکھ کر آگ میں پتکتے ہیں پھر مانچتے ہیں۔ تیسری بار صیقل اور قلنسے سے برتن کو جلاء دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ رب الناس ملک الناس اللہ الناس من شر

الوسوس الناس الذی یوسوس فی صدور الناس کو بغیر دلقا حاکم کے ذکر کیا گیا۔ جس میں اشارہ یہ ہے کہ جس طرح عالم شہادت میں اگر کوئی شخص یوسوس شب یہ عمل اور آرزو کرے کہ اسے کل عصر کا نورانی وقت دیکھنا نصیب ہو جائے تو اسکی واحد صورت یہی ہوگی کہ متنی کو منازل فجر و عصر اور درمیانی ساعات کا طے کرنا ضروری ہوگا یہ ممکن نہیں کہ اندھیرے اجالے میں آتے ہی حسی بدون لحاظ عروج و زوال کو طے کئے وقت عصر کپالے اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ عالم ارواح کی شب و سوس سے جو شخص جلیات اللہ کی روشنی میں آگ چاہتا ہے وہ بدون ایمان کے مناشی اللہ یعنی رب الناس ملک الناس اللہ الناس کے مراتب اللہ طے کئے ہوئے مقصود و مراد قلنسے پالے جیسے دن اور رات کے تمام حصص بلا فصل ہوتے ہیں اسی طرح ان انوار اللہ اللہ و ظلمات شیطانیہ کے حصص بھی بلا فصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ شخص جو رات کی تاریکیوں سے گھبرا کر روز کا لیل کی نورانی کیفیت حاصل کرنا چاہتا ہے اسکے لئے اسکی لازماً ضرورت ہے کہ وہ شب کے ابتدائی و احتمالی مراحل طے کرے ایسے ہی جو بندہ شب و سوس کی تاریکیوں سے تنگ آکر نور ایمان کا اجالا چاہتا ہے اسکے لئے بھی یہی صورت ہے کہ وہ اپنی ایمان کی مربی صفات اللہ سے درجہ بدرجہ تمسک و تعوذ کر کے نور ایمان سے اپنی روح کو پھینا کرے۔

مراتب ایمان و یقین

کیوں کہ ایمان کا نشو و نما اس عالم میں ابتدا ہو چکا ہے بھی ہوتا ہے وہ رب الناس کی تہیہ کاملہ و انعامات نازلہ کو دیکھ کر ہی ہوتا ہے اور اسی کے بعد انسان پر یہ واضح ہوتا ہے کہ بیشک جو پروردگار ہر قسم کی ضروریات زندگی مہیا فرمانے والا ہے وہی ہر قسم کے نفع و ضرر کا بھی مالک ہے اور اسی کے حکم کے آگے سب سر نیاز خم کئے سر بسجود ہیں۔ اور اسی کے بعد انسان پر یہ مرتبہ یقین و حق یقین واضح ہوتا ہے کہ بیشک جسکے آگے سب کی گردنیں پست ہیں اور نفع و ضرر کی ہانگ ڈور جسکے ہاتھ ہے ایسی ہی ذات جامع الکملات معبود و معبود خلائق ہو سکتی ہے اور بلاشبہ ایسی ہی ذات جامع الاوصاف کی حکومت کاملہ محبت مطلقہ پر مبنی ہو سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نتیجہ یقین انسان کو جب ہی حاصل ہوا جب اسنے صفات اللہ کے انوار و حقائق کو سر کیا اگر مضبوط یوسوس و ملکیت سے تمسک نہ کرتا تو ہرگز الوہیت کو نہ پہچان سکتا۔ غرض جیسے اس عالم میں رات کے بعد دن آتا ہے اور دن کے بعد رات آتی ہے اور ہمیشہ اسی چکر میں زمانہ و زمانیات پھرنے رہتے ہیں یہی صورت عالم باطن کے لیل و نہار کی بھی ہے یعنی کبھی اجسام نور سے دل پر روز معنوی طلوع ہوتا ہے تو کبھی عکس و خلعت، انقباض و تسلوت کی کالی گھٹائیں دل پر مسلط ہوتی ہیں۔ دلیر بھی ضرور ہوتا ہے

تو کبھی میر۔ کبھی غم آتا ہے تو کبھی مسرت کما قال تعالیٰ ان مع العسر
یسرا۔

انبیاء علیہم السلام کی نورانیت پر شب و سوا س نہیں آتی

ہاں مگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی مثال بعد حصول نور نبوت اس
بارہ میں ان ممالک کی سی ہے جن میں دن ہی دن رہتا ہے اور رات آتی ہی نہیں۔ یا
آتی ہے تو برائے نام ہی آتی ہے اور اس بارہ میں اگلی اور ہماری حالت بعینہ ایسی
ہی ہوتی ہے جیسے ہم اور آپ شب کے وقت اپنے مکانات میں بکلی کے سوسو
کنڈل پادور کے نیچے روشن کر کے رات کو دن بنالیا کرتے ہیں۔ بہر حال جبکہ
عالم ارواح کے لیل و نہار کی بعینہ وہی صورت ہے جو عالم فانی کی لیل و نہار کی
ہے فرق ہے تو یہ ہے کہ یہاں جو ہمیں گھنٹہ میں رات دن کا چکر پورا ہو جاتا ہے
اور وہاں عمر بھر میں۔

نماز اور اسکے اوقات اور ہر ایک کی حکمت

تو ہمیں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فریضہ نماز اور اس کی حکمت
پر غور فرمائیے۔ نیز ان کے سر میں وجہی ہونے کے شر پر بھی غور و تدبر کیجئے
سو جوں ہی دریائے فکر میں مستغرق ہو جئے تو واضح ہوتا ہے کہ رات اور دن
کے جو کچھ تین تین حصے ہیں اور کل قطعات لیل و نہار چھ حصوں پر مشتمل ہیں
اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ شب و سوا س کو نور ایمان کے ساتھ وہی
لبست ہے جو رات کو دن کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ اسلئے دن اور رات کے ہر
ایک حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ حضور کے اکمل الخلق اور
افضل البشر ہونے کے اور آپ کی امت پر بوجہ سید الامم ہونے کے ایک ایک
نماز فرض دو واجب کی گئی یعنی تین نمازیں تو دن میں اس طور پر مقرر کی گئیں جو
دنیا کے کاروبار میں انسان کو خدا سے الگ نہ ہونے دیں اور تین نمازیں شب
کے ہر ایک حصہ میں ایسی مقرر فرمائی گئیں جو از دنیا نور کا باعث ہوں اور دافع
وسوس شیطانیہ ہوں تاکہ شب کی کیفیات تضرع دن میں کام آویں تو دن کی
کیفیات اطمینان شب کے لئے معین ہوں۔ اور اس طرح دن رات شجر ایمان پر
آبیاری نور سے جلد ہی دنیا میں ثمرات ایمانیہ برآمد ہو جائیں۔

مغرب کی رکعات ثلاثہ اور ان کا سر

چنانچہ شب کا پہلا حصہ مغرب کا وقت ہے جبکہ آفتاب عالمات ہماری
نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس حصہ میں مغرب کی نماز قائم کی گئی جو شب
کی تمام نمازوں میں اول ہے اور اس کی رکعات ثلاثہ کے نور نے ایسی ہی طرح

بندۂ مؤمن کے قلب پر طلوع کیا ہے جیسے آسمان دنیا پر شب کو شلت فل کا
ستارہ طلوع ہوتا ہے اور اسکو دیکھ کر اس کی مخلوق، خدا کی حمد و ثناء کرتی ہے اور اس کی
رکعات ثلاثہ شب کے تینوں حصوں کو شیطان کی زد سے بچانے کے لئے ایسی
نہی طرح احاطہ کر رہی ہیں جیسے قلب مؤمن کو تینوں سطوں سے چھلپات
صفائے ثلاثہ نے گھیر لیا ہے یا اس شلت ستارہ نے جیسے اپنی نورانیت
اور ایک دوسرے کے جذب الجذاب سے آسمان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ مغرب کی
نماز اگر ایک طرف شیطان کے مروجہ لعینیت پوسوس فی صدور الناس کے لئے
دافع و محزیل ہے تو اپنی رکعات ثلاثہ سے دوسری طرف رب الناس کے کمال
و ربوبیت اور ملک الناس کے کمال ملکیت اور آلہ الناس کے کمال الوہیت پر بھی
درجہ بدرجہ شاہد ہے۔

نماز عشاء اور وتر اور رکعات سبعہ کی حکمت و مشابہت

علیٰ ہذا عشاء کی نماز اور اس کی رکعات اربعہ شب کے دوسرے حصہ
کے لئے برائے ازالہ شر و درابہ خناس لعین و گرفتاری شیطان حدیث میں اور یہ
تو مضبوط ملک الناس ہے۔

صلوۃ الوتر اور صلوۃ اللیل

تو صلوۃ الوتر عوام الناس کے لئے اگلی سورت کی خاطر ثلاث اللیل
کے حصہ میں قائم مقام ہے اور صلوۃ تہجد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے آخر لیل میں فرض کی گئی ہے دافع و سوا س و قاطع مابیت شیطان اور پر توف
مصطفیٰ آلہ الناس ہے اور صلوۃ وتر اور صلوۃ عشاء کی رکعات سبعہ ایسی ہی طرح
قلب انسانی کی اصلاح و تدبیر کرتی ہیں جیسا کہ سچ سچ سیرات اپنے محور و مرکز پر
چکر لگا کر اور محکم کر اپنے خالق کے مقدس نظام قدرت میں تاثیر کر کے اہل
بصیرت کو اپنا فریضہ و شہداء بناتے ہیں اور ان رکعات سبعہ کے یہ اوار سبعہ بعینہ
انسان ایسی ہی طرح اپنے قلب میں پیدا کر کے اپنی روح و جسم میں تدبیر و تاثیر
لطیف پیدا کرتا ہے جیسے یہ مددات سبعہ حسب تحقیق عرفا اشیاء عالم میں
تاثیرات ہاذن اللہ پیدا کیا کرتے ہیں۔

فرض شب کی یہ تینوں نمازیں تو شب کے بحفاظت تمام گزرنے اور
بندہ کو اپنے رب سے قریب تر بنانے کے لئے ہمیں چنانچہ ان اوقات سکون
میں جو نمازیں بھی بندہ عاجز لے اوائی ان میں مناجات رب کا رنگ غالب تھا۔

فجر کی نماز وقت جمال میں

اب دن کے تینوں حصوں کی نمازوں کو لیجئے تو اس میں سب سے پہلی

جس میں وہ بڑھتا ہے اور دوسرا وقت شباب کا ہے جس میں آفتاب عالمیت خیز استواء پر پہنچتا ہے اور عالم عالم جہگاہ افتاء ہے یعنی کوئی روح نظر بھر کر بھی اسے نہیں دیکھ سکتی۔ تیسرا وقت کمال ہے جس میں جملہ کیفیات نماز پائے پھیل کو یہو چمتی ہیں سو فجر سے زوال تک کا وقت جمال رب الناس کی ترتیب ہائے بے پایاں کا سمجھنے اور ظہر کا وقت ملک الناس کے جلال کا وقت سمجھنے اور وقت عصر کمال ہے جو آلہ الناس کے لئے صرف ہو نیکاسر اور ہے نیکادج ہے کہ جب دن میں کمال و عروج بڑھتا ہے اسی کے بعد نمازیں ادا کی جاتی ہیں اس لئے فجر سے لیکر ظہر تک درمیان میں کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کے بعد سے جو سلسلہ شروع ہوا تو اتنے ہی وقت میں اوسط تین نمازوں کا ہو جاتا ہے۔

ظہر کی نماز و وقت جلال میں

بہر حال فجر کی نماز کے بعد سے دنیا کے کاروبار علی العموم چونکہ شروع ہو جاتے ہیں جس میں کسی کو نفع ہوتا ہے اور کسی کو نقصان کسی پر کوئی ظلم کرتا ہے تو کوئی کسی کے ظلم کا شکار ہوتا ہے اس لئے اولاً ظہر کی نماز قائم کی گئی۔ تاکہ ملک الناس کی عدالت جلال میں جسکا جی چاہے مراعات کرے اور جس نے جسکا حق غصب کیا ہے یا جس نے کسی کو بلاوجہ ستایا ہے تو وہ اسکے برخلاف ملک الناس کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کو اس کا حق ہے کہ جی چاہے تو وہ بڑے سے بڑے بادشاہ کے مقابلہ میں لڑا کر دے کیونکہ دربار خداوندی میں امیر و غریب بادشاہ و فقیر ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں ہاں مگر یہ وقت چونکہ جلال خداوندی کا وقت ہے اس لئے اس وقت جلال میں جو بھی عرض معروض ہو چپکے چپکے ہو اور جو حمد و ثناء بھی کی جائے دلی زبان سے کی جائے نہ مقتدی ہی زور سے حمد و ثناء کریں نہ امام ہی۔ بجز اسکی کبریا کی و بڑائی کے اظہار کے کوئی حرف زبان سے باوازا بلند نکالے۔ بلکہ ہر شخص ملک الناس کی ہیبت و جلال کے آگے دم بخود نظر آئے اور ہر ایک کے پیش نظر ہر ایک رکعت میں ملائکہ اربعہ جبرائیل، واسرائیل، میکائیل، و عزرائیل کا ادب ہو کہ جلال خداوندی سے کس طرح یہ چاروں فرشتے ناشع و متضرع ساکت و صامت ہیں اور بندہ مخلص کو تقرب خداوندی حاصل کرنے کے لئے اسکی ضرورت ہے کہ ہر ایک رکعت میں اسکے نقش قدم پر چل کر ہر ایک مقرب کے خشوع و خضوع کا رنگ پیدا کرے۔

عصر کی نماز کا وقت کمال

اب وقت عصر کو سمجھنے جس میں جملہ کیفیات نماز سمٹ کر پائے پھیل کو یہو چمتی ہیں اور لحاظ نماز میں تنحیص و جامعیت پیدا ہو کر کمال حاصل ہونے لگتا ہے سو یہ وقت کمال دیکھ اسکو متفہمی ہے کہ انسان اسی ذات جامع

نماز فجر کی نماز ہے اور یہ گویا اس وقت اسفار و غلص اور زلزلہ خاص میں ہے جسکو نہ پورا دن کہہ سکتے ہیں اور نہ پوری رات کہہ سکتے ہیں۔ نہ اسکی چمکتی ہوئی چاندنی چاند کی شرمندہ احسان ہے نہ اسکے نور میں نور آفتاب کی صورت ہو یہ ہے۔ بلکہ جنت کے لواقات کی یہ ایک تھوڑی سی جھلک ہے جس پر غیظ دل کی کلیاں کھل جاتی ہیں۔

غرض اس سامنے اور جنت کے مشاہدہ وقت میں سب سے پہلی نماز فجر کی نماز ہے جو سوتوں کو بیدار کر رہی ہے۔ اور اہل بعثت کے لئے اپنے سامنے وقت سے بادشاہ عالم امکان یعنی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تجلی ریز ساعات مبارکہ کا نقش قیام دینا ہی کے وقت سے برابر دنیا میں پیش کر رہی ہے اور یہ نماز اپنی دونوں رکعتوں سے رات دن کو ملانے کے لئے آفتاب و مہتاب کی طرح اس پر شاہد ہے کہ بندہ نے اظہار ضروریات نماز و تشکر انوار شب میں دل بھر کر جی کھول کر جو کچھ بھی رب الناس و رب الجہیل سے عرض معروض کناستنا تھا سب ہی اس وقت جمال میں اسنے مفصل کہہ سن لیا ہے کیونکہ اسکے بعد اسے زوال آفتاب تک دنیا کی ہر قسم کی محنت و مشقت میں لگتا ہے اور جس طرح رہبان باللیل بکر شب کو بندگان خاص نے عالم ارواح میں اپنا نمایاں اثر قائم کیا ہے اسی طرح فرسان بالندار بکر اب انہیں عالم اجسام میں ہی لفضل ربی تلاش کرنے میں محنت و کاوش کرتا ہے اور عالم اجسام میں باغزت و غیرت زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے پیروں پر کھڑے ہو نیکی استعداد رب الناس کی مدد و رحمت سے پیدا کرنی چاہئے۔ اور اپنے غریب و معذور بھائیوں کے لئے ابر رحمت بننا ہے اور جو کیفیت امانت و امانت، تقویٰ و طہارت کی قلب میں شب بھر پیدا کی تھی اب اسکے ظہور و آزمائش کا وقت آیا ہے لہذا شیطان تو اس تک دو میں ہے کہ جو رات بھر کا سرمایہ نور بندہ مخلص نے حاصل کیا ہے دنیا کے چکروں میں پھانس کر اسکو کور کر دیا جائے اور جو حمد و سبادت اور بیاضت کا اسکی پیشانی پر پڑ گیا ہے معاملات کی و تقریب چھید گیوں اور دل آرائیوں میں لا کر اسے خدا سے غافل بناتے ہوئے اسے نقش بے معنی کر دیا جائے اور بندہ مخلص کمر بستہ ہو کر دنیا کے جال سے صحیح و سالم نکلنے کے لئے چلا ہے رات بھر بندہ خالق نے عقائد و افکار میں شیطان سے جنگ کی ہے تو اب دن میں دائرہ اعمال و معاملات سے صحیح و سالم نکلنے کے لئے بندہ مخلص کو ہر ساعت میں اس سے جہاد کرنا ہے۔

مجیبہ۔ جیسے انسان پر تین حالتیں مقصضائے فطرت آتی ہیں۔ ایک وقت عروج و ارتقاء کا آتا ہے جس میں وہ بڑھتا اور نشو و نمود حاصل کرتا ہے۔ دوسرا وقت شباب ہے جس میں اس پر بار آتی ہے تیسرا وقت کمال ہے جبکہ اسکی عمر و عقل پائے پھیل کو یہو چمتی ہے اسی طرح دن پر بھی ایک وقت تو عروج کا آتا ہے

کمال میں مستغرق رہے اور ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالے۔ بلکہ اپنے کو قدرت کی کرشمہ سازیوں کے لئے محو حیرت بنا دے۔

صلوۃ اللیل اور صلوۃ العصر میں باہمی مناسبت

غالباً یہی سبب ہے کہ جس طرح شب کی تمام نمازوں میں اعلیٰ و اشرف صلوۃ اللیل ہے اور جو مخصوص توحید کا رنگ لے ہوئے ہے اسی طرح رات اور انکی تمام نمازوں میں صلوۃ العصر اعلیٰ و افضل ہے اسی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے متعلق فرمایا کہ جس شخص نے عصر کی نماز فوت کر دی اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا گھر بار لٹ جائے اور دیوالیہ ہو جائے۔ کیونکہ وقت عصر در حقیقت تمام دن کا مفرد خلاصہ اور پجڑ ہے جسے اس وقت کمال میں بھی اپنی روح کو ادب کمال پر نہ پہنچایا اور یہ وقت عزیز بھی، شان مان ہی کی نذر کر دیا تو اسے در حقیقت تمام دن کے اوقات گویا برباد کر دئے اور جو کچھ بھی کیا تھا سب ہی ضائع کر دیا اسی لئے فرمایا گیا۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی۔ نماز وسطی کا تعلق دن اور رات دونوں کی نمازوں سے بعد ایسا ہی ہے جیسا کہ پانچ انگلیوں میں سے بیچ کی انگلی کا تعلق اپنی دونوں طرف کی انگلیوں سے ہوتا ہے پس جس طرح انسان کی پانچ انگلیوں میں سے وسط کی انگلی جب ہی ممتاز حالت میں ٹھیک وسط میں دیکھی جاسکتی ہے جبکہ اس کے داہنے اور بائیں چار انگلیاں اور اس سے کمتر دیکھی جائیں اسی طرح صلوۃ العصر کو بقیہ چار نمازوں کے اوپر قیاس کیجئے اسی بنا پر اس نماز کا تعلق دن کی ساعتوں سے بھی ہوتا ہے اور شب کی ساعتوں سے بھی اور اسی لئے اسکو صلوۃ وسطی فرمایا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شب کے تین حصے تین ہی نمازیں اسیں فرض و واجب قرار دی گئیں اور دن کے بھی تین حصے تین ہی نمازیں اسیں نصب کی گئیں۔ پھر تین نمازیں تو بالخاصہ مزیل و دافع شیطنت ہیں اور تین نمازیں بالخاصہ نور ایمان کے بڑھانے اور انوارِ ہدایت کے پیدا کرنے میں طاق ہیں۔

جرعہ آب کوثر اور اسکا اثر متواتر

الغرض جبکہ چوبیس گھنٹہ میں اوسطاً ہر چار گھنٹہ میں عبادت مفروضہ سے دنیا کے ہر قسم کے منکرات سے بچنے کے لئے اور رضائے مولیٰ حاصل کرنے کے لئے جفت کا یہ جرعہ آب کوثر ہر روز بندہ کو اسکے مالک کی طرف سے پلایا جاتا تجویز ہوا ہے پھر سے بھی ہے چنانہ بھی ہے صرف اس غمکہ میں اس سے نشاط کے پینے کی دیر ہے تو ہمیں انصاف سے ملاحظہ

الکمالات اللہ الناس کے کمالات کا اعتراف کرے جسکی کرشمہ سازیاں اور بد قدرت کی نیرنگیاں انسان کو ہر روز نیا سبق دیتی رہتی ہیں اسی لئے اس وقت کمال میں عصر کی نماز فرض کی گئی جس میں انسان ہاتھ باندھ کر اللہ کے کمالات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے اور اپنے عجز کو خاموشی سے ظاہر کرتا ہے۔ سو جو نئی بندہ معترف کمالات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے تو اس پر وہ محویت و سہے خودی کا عالم طاری ہوتا ہے کہ اس وقت میں شیطانی وسوسوں کا آنا تو کجا اور کتنا سنا تو کس کا بندہ عاجز کو اپنی ہی خبر نہیں رہتی بلکہ اسکے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ اللہ اکبر وہ آفتاب عالمیت جو صبح کو مشرق سے طلوع ہو کر اپنی باریک باریک اور لمبی لمبی کرنوں سے بڑھ بڑھ کر خط استواء پر پہنچا تھا اور معانی قدرت کے کمال نورانیت سے شرما کر ڈھلنا شروع ہو گیا تھا اور اسکے بعد اپنی تاثیرات کو مکمل کرنے کے لئے گھٹ گھٹ کر زوال پذیر ہونا شروع ہو گیا تھا اسے آج جس قدر بھی تاثیرات عالم میں ہاؤن اللہ کرنا تھیں وہ اس نے مکمل کر دیں اب اسکے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے دو چار گھنٹہ کا صمان ہے دیکھئے کل اسکو دوبارہ اس کرۂ ارضی کو روشن کرنے کا حکم بھی بارگاہِ رحمت سے ملتا ہے کہ نہیں۔ اسی طرح مصلیٰ عصر کے پیش نظر یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ آفتاب نور محمدی جو حضرت آدمؑ کی پیشانی سے نکل ہوتا ہوا اپنے مرکزِ اصلی پر آکر کامل ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں آنے کے وقت اگر یہ نور محمدی سجودِ ملائیک ہوا تو عالم اجسام میں جگہ ریز ہونے کے وقت مبارک میں مقصود عالین بنا۔ اور جسکی تکمیل بھی آفتاب ظاہری کے اسلوب پر ہوئی ہے، اسکا زلزلہ کمال بھی اسی قدر ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت ہوتا ہے اور حضور کے خلفائے رابعہ بھی مکمل دن محمدی و اعلانِ حجۃ الوداع کے بعد سے اسی لئے شکر و انقلابِ حقہ کہ دیکھئے اب آفتاب رسالت کب غروب ہوتا ہے اور قیامت کتنی سرعت سے عالم پر آتی ہے لہذا یہ وقت کمال جو آفتاب ظاہری و معنوی کے کمال و غروب پر شاہد ہے اور قیامت کا لانے والا ہے، اپنی کیفیات کمالات کے لحاظ سے بیک اسکو مقتضی ہے کہ اس وقت کی عبادت اللہ الناس کے لئے ہونی چاہئے جو حی لایموت ازل سے ابد تک ایک حال پر قائم ہے نہ فنا کا اس میں دخل ہے نہ زوال کے گذر کی اسیں کوئی صورت ہے پس اس وقت کمال میں جو امت کے لئے نماز رکھی گئی ہے وہ بھی اسکی مقتضی ہے کہ جس طرح حضرات خلفائے رابعہ آفتاب رسالت کے غروب ہونے کے قریبی لمحات میں ساکت و صامت فکر فردا میں مستغرق تھے اور جس طرح آفتاب ظاہری کے غروب ہونے پر اہل بصیرت شکر ہوتے ہیں کہ دیکھئے کل پھر یہ نعمت ہمیں میسر بھی آئے گی کہ نہیں معترف کمال مصلیٰ عصر خلفائے رابعہ کے نقش قدم ساکت و صامت اللہ الناس کے اعتراف

پروردگار کی جو پالنے والا ہے تمام انسانوں کا اور تدریجاً بچانے والا ہے اور عقل کا اور پناہ دینا ہوں با حکم الحاکمین ملک الناس مالک یوم الدین کی جو بچانے والا ہے خناس سے یعنی ظاہری و باطنی معصرتوں سے اور خطہ شباب پر پھونچانے والا ہے نور باطنی کا اور میں پناہ میں آیا معبود و معبود انسان الہ الناس کی جو نعم ہے اسکے انوار ظاہری و باطنی کا اور مانجھے والا ہے ہمارے دلوں کا پس جو لوگ اس اعتبار قلبی کے ساتھ اقرار باقصیر کر لیتے ہیں وہ نور تعوذ کی پناہ میں لے لئے جاتے ہیں۔ اور دولت ایمان انکی تکمیل کر دی جاتی ہے اور جو لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے وہ ہمیشہ شیطنیت کے دام تزییر میں الجھے رہتے ہیں۔ اور انکو سعادت سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔

قوتِ ملکی کا طبعاء خداوندِ عالم ہے

فرض اور خلاصہ کلام ماستحق یہ ہے کہ قوتِ ملکی کا طبع اصلی خدا کی عبادت اور اسکا انقیاد ہے۔ اور انسان کو قدرت اور اختیار دیکر چونکہ اس دار العمل میں آویزا گیا ہے اور بھلی اور بری راہیں اس پر مستحکم کرتے ہوئے آئے عقل مرتبت فرما کر قرب حق و بار خدائی حق کے منافع و منفعت دونوں اسکو سمجھائے گئے ہیں مگر اسی کے ساتھ اسکے ہر ایک کام کو اسباب کی زنجیروں میں بھی جکڑ دیا گیا ہے لہذا شیطان کی ہمیشہ یہ سعی ہوتی ہے کہ انسان اپنے جملہ اختیارات اور قوت کو غفلت استعمال کر کے خداوند پاک کی نظر رحمت سے محروم اور اسی جیسا سر جو مہر و جیم بن جائے۔

اسی لئے شیطان اول تو انسان کو برے رستہ پر لگاتا ہے لیکن جس کی عقل کو چیز دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے آسانی سے معاملہ نہیں ہو سکتا تو کچھ عرصہ کے لئے اسی کے ساتھ ہو لیتا ہے اور انکی ہاں میں ہاں ملا کر اسے پر جاتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ برے راستہ پر آدمی کا لگانا مشکل ہو گیا ہے :-

عملِ خیر میں سے روحِ خیر شیطان سلب کیا کرتا ہے

تو پھر ملکی کی راہ پر لگا کر صورتِ عمل کو تو نیک رکھتا ہے مگر ہدی کی طرف اس طرح لے آتا ہے کہ روحِ عمل میں لہو و اہل دیتا ہے اور طرح طرح کے خیالات و وساوس و اہل و اہل کر خراب کر دیتا ہے۔ اور خراب کر کے خود غلط ہو جاتا ہے۔ اور بد معاشی کا یہ انتہائی مرحلہ اور بہت ہی خطرناک وار ہے کہ نقصان تو پہونچا دے اور جب آگ لگ جائے تو خود کھسک جائے مثلاً ایک شخص خیرات کرتا ہے یا نماز پڑھتا ہے پہلے تو شیطان کی یہ سعی ہوتی ہے کہ اسکو نیک عمل ہی سے روکے لیکن اگر دیکھتا ہے کہ اس میں کامیابی نہیں ہوگی تو پھر دوسرا حربہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ غی کے آگے کسی انسانی قالب میں آکر

دنیا کی وہ کونسی زبردست سے زبردست مادی طاقت ہے جو خدا کے اس سچے پرستہ اور قوتِ بھیمہ کی تدرستی حاصل کرنے والے انسان سے آنکھ بھی ملا سکے یا ایسوں کی کثرت سے خدا کی زمین اور اسکے اقتدار مابلوں کے ہاتھ میں جا بھی سکیں۔ ہاں

ہم ہی اگر نہ چاہیں تو باتیں ہزار ہیں

صحفِ روحانی کا مرتبہ اعلیٰ

یہی صحفِ روحانی اور قوتِ ملکی کی بیسیا اصلی کا وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جس پر ہمارے حضور آقائے نامدار قارئ ہوئے اور اپنی اسی کیفیت کو حضور نے ان لفظوں سے ظاہر فرمایا ان عینی لقمان ولا ینام قلبی۔ یعنی میری آنکھیں (گوشب کی تاریکیوں میں) سو جاتی ہیں (اور میں گوشب کو اس ظاہری غفلت کو زیادہ دیکھنا پسند نہیں کرتا) مگر میرا دل اس حالت میں بھی ڈاکر رہتا ہے جیسا کہ دن میں آپ اور ہم بیدار رہا کرتے ہیں اور حق تعالیٰ نے انکے دشمنوں کی یہ شان فرمائی ان شانک هو الابد۔ یعنی حیرت و حیرت ہی منقطع الخیر و مقنود اللہ کرے۔

جسکا حاصل یہ ہے کہ آپ کا محیط باطنی و ظاہری حواسِ غصہ پر موقوف نہیں ہے اور مقصد یہ ہے کہ عالم ارواح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شب و سواں اپنی تاریکیاں نہیں لاسکتی۔ بلکہ جلی حق کا لگا تار سلسلہ کچھ قلبِ مبارک کے ساتھ اس طرح قائم ہے کہ احتیاط پل بھر کو بھی نہیں ہے۔ پھر اوسطہ چار گھنٹہ میں آپ کو شرا ایک جرمہ پی لیا جاتا ہے یعنی نمازیں دن رات کے ہر حصہ میں ادا کی جاتی ہیں جو نور باطنی میں دن رات اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ اور ہر فریضہ قربانی سے اجسام انسانی میں بھی احتمال پیدا کیا گیا ہے اور حیوانوں کا بھی تزکیہ عمل میں لایا گیا ہے تو تاریکی آئے تو کدھر سے آئے۔ اور جلی گاہ عالم باطن میں ماسوی اللہ کا گذر ہو تو کیونکر ہو۔ الغرض اول تو مومن قانت کے لئے دن رات کے ہر حصہ میں نمازیں ایسی ہی طرح قائم کر دی گئیں ہیں جیسے آجہن میں سترے نصب ہیں۔

مردِ خداوندی کس طرح سے انسان پر آتی ہے

لیکن اگر مصلحتائے بشریت و غفلتِ شب و سواں کی تاریکیوں میں انسان مگر جائے تو مردِ خداوندی اس شیطنیت کے جال میں پھنس جائے والے کو ایسی ہی طرح بچانے والے کے لئے لپکتی ہے جیسے مرنی اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے دوڑا کرتی ہے اور مردِ خداوندی مسلمان مصر کہتی ہے کہ اے بندے ایک مرحلہ دل سے اور زبان سے کہہ لے کہ میں پناہ میں آیا اپنے

روحانی ضرر متعدی ہوتے ہیں

لیکن اگر ایک شخص کی روحانی صحت بگڑ جائے اور اسکے اخلاقی ولکات باطن پر شیطن کا مرض لگ جائے تو یہ بیماری دق کی بیماری کی طرح نہایت محسوس ہوتی ہے نہ اسکا علاج ہی ہر شخص جانتا ہے ظاہر ہے کہ اس بیماری کا ضرر نہ صرف اسی کو پہونچے گا جو حملہ ہے بلکہ جتنے لوگ بھی اسکی صحت میں رہیں گے انکے اخلاقی ولکات بھی بگڑنے چلے جائیں گے اور اس طرح یہ شیطن دہاء عام کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ افراد سے گذر کر اجتماعات میں اور رفتہ رفتہ قلوب میں راسخ ہو کر لسلوں اور نطفوں تک میں سرایت کر جاتی ہے۔

قلب بعثت عرب میں شیطن کا شیوع

اور یہی تو وہ شیطن کہ تھی جو زلمہ جاہلیہ عرب میں عرب پرانگی بد اعمالیوں اور برے عقیدوں کی وجہ سے مسلط کر دی گئی تھی چنانچہ اس صوف العقل محروم النور قوم کا یہ حال ہو چکا تھا کہ اگر ایک قبیلہ میں ازراؤ تذکرہ کسی کی کسی پر فضیلت و برتری ثابت ہو جاتی ہے اور معمولی سی نوک جھونک ہو جاتی تو ایک کو دوسرا انجاد کھلانے کے لئے تلوار مہمان سے نکال لیتا ہے اور کشت و خون کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ پھر نہ صرف انہی دو شخصوں یا دو قبیلوں میں یہ جنگ محدود رہتی بلکہ ہر ایک قبیلہ کے حمایتی کھڑے ہو جاتے اور فرقہ بندی و پارٹی سازی کی لعنت سے یہ دوبار ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں اور دوسرے سے تیسرے میں جا پھونچتا اور معرکہ کارزار گرم ہو جاتا اور یہ بغض و عداوت، قتل و غارت، کی کیفیات شیطن، یہاں تک بڑھتی ہیں کہ ایک قبیلہ اپنے پس ماندوں کو وصیت کر کے مرتا تھا کہ ہمارا بدلہ ہمارے قبیلے مقابل کی لولاد و اولاد سے لیتے رہنا اور جب وہ جوان ہوتے تو اپنے آباؤ اجداد کی انہی انسانیت سوز سرپا شیطن و صیتوں کو عملی جامع پہناتے اور خدا کی زمین کو ناحق کے خون سے رنگین بنا دیتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کیوں ہیں

اسی لعنت و شیطن کہ نہ کو حضرت رحمۃ للعالمین نے آکر مٹایا اور اپنی پر رحمت و شفقت نصیحت و تبلیغ و دعوت انذار و تحفیر کی کیفیات نورانیہ سے صدیوں کی اس بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ اور لاکھوں انسانوں کی جانیں بچائیں۔ و ما ان سلک الارحمة للعالمین۔

اسکے عمل کی بہت زور شور سے تعریف کرتا ہے کہ آپ ایسے ہیں اور آپ ویسے ہیں۔ اور آپ کا اپنے اہلئے جنس پر اتنا بڑا احسان ہے کہ کوئی اس سے سرتابی کر ہی نہیں سکتا ایک نمازی کو کہتا ہے کہ تو خوب نماز پڑھ تاکہ لوگ تجھے بڑا نیک نمازی اور پرہیزگار کہیں اور تیرے ہاتھوں پر بیعت کریں اور دنیا میں تیری سربلندی اور نیک نامی ہو اور تو مسر اقتدار پر پہونچے اور خوب شہرت و عزت اپنے اہلئے جنس میں ہو بس جہاں اسکی چکنی چھڑی ہاتوں پر انسان نے کان لگایا اور دل میں ان خیالات کو جگہ ملی اور نفس پھولا تو ان سب اعمال حسنہ کی روح نکل جاتی ہے اور محض صورت ہی صورت رہ جاتی ہے۔

شیطان کی تجربہ کاری اور اسکا عالم شر ہونا

چونکہ شیطان ہزاروں برسوں کا تجربہ کار بڑھا خراٹ ہے اور تمام شر و کائنات کا بردست عالم ہے اسلئے کھٹ صوفیوں کو صوفیوں کے رنگ میں اور مولویوں کو مولویوں کے رنگ میں اور جاہلوں کو انکے طرز میں ایسا چمکہ دیتا ہے کہ ہر وجود دیکھ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ برے عمل کا نتیجہ برا ہوتا ہے اور بھلے عمل کا نتیجہ بھلا ہوتا ہے اور شیطان بری باتوں کی طرف لیجاتا ہے مگر پھر اسکے بکائے میں انسان آجاتا ہے بڑے بڑے عقلاء کو اپنے دام تزییر اور مکاری و فریب کے چکر میں پھانس کر عقلوں کو ماف کر دیتا ہے اور بھلے برے کی تمیز کی قوت نہیں چھوڑتا چنانچہ آج جو تفرقے مسلمانوں میں پیدا ہیں کفر و شرک بدعت و ہوا کے جو مراکز جگہ جگہ قومی و مرکزی کارخانوں کی صورت میں صیائیوں، آریوں، قادیانیوں، اور خود غرض غیر مزی کی نفوس اسلامی نے قائم کر رکھے ہیں اور جو زہریلے اور معضن اثرات ان سے عالم میں پھیل رہے ہیں یہ سب انہی حضرت شیطان کی توکار ستائیاں ہیں بخیل کو بخیل کی لے میں بھا کر بٹنی دیتا ہے تو سخی کو سخی کے رنگ میں پٹ کرتا ہے۔

روحانی ضرر جسمانی ضرر سے بہت بڑھ کر ہے

لفظ مختصر یہ ہے کہ شیطان کا دینی و روحانی ضرر جسمانی و دنیوی مضار سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جسمانی مضرت سے تو ایک ہی شخص کو نقصان پہونچتا ہے اور روحانی ضرر وہ بری بلا ہے کہ اس سے قومیں کی قومیں اور ملک کے ملک جلاہد و برہاد ہو جاتے ہیں جس طرح طاعون جہاں خدا نخواستہ آجاتا ہے تو گھر کے گھر صاف کر جاتا ہے اسی طرح جن انسانوں کی روح پر شیطن کا رنگ چڑھا جاتا ہے تو اس سے بھی گھر کے گھر اور شہر کے شہر متاثر ہو جاتے ہیں ایک شخص کی جسمانی صحت بگڑ جائے تو اسکا ضرر دوسروں کے لئے اکثر متعدی نہیں ہوتا مگر مرض بھی ظاہر ہوتا ہے اور علاج بھی کچھ نہ کچھ انسان جانتے ہیں :-

ہاذا ان الله کا وعدہ کس طرح بلا حلف صحیح ثابت ہوا۔

فتح و ظفر کثرت و قلت پر موقوف نہیں

اور کس طرح دنیا کو یہ سبق حضرت حق نے سکھلایا کہ ظہر و نصرت کثرت و قلت پر موقوف نہیں ہے بلکہ غالب اور مغلوب فرمانے والا صرف کار ساز عالم ہی ہے جو فتح و نصرت کی ہر کیفیت میں اپنی شان دکھاتا ہے یہی وجہ تھی کہ کبھی تو مسلمانوں کو باوجود انکی کثرت کے مغلی بھرانسان سے ہزیمت دلا دی گئی اور کبھی لیلیٰ التعداد مسلمانوں سے کفار کے لشکر جبار کو زیر و زبر کر دیا گیا۔ چنانچہ غزوات اسلامی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تین ہزار مسلمانوں نے تین لاکھ کافروں کو گاجر مولیٰ کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور کبھی بیس ہزار نے پانچ لاکھ کے منہ بھیر دیئے۔ قوتِ سبعیہ کا یہی وہ محمود استعمال تھا جسکی وجہ سے مجاہدین اسلام کے انوارِ سلیمینہ و برکاتِ قلبیہ میدانِ جہاد و معرکہ کارزار میں کچھ اس طرح درخشاں و تاباں ہوئے کہ کفار کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں اور ان کے دلوں پر رعبِ اسلامی چھا جاتا اور فرشتوں کی اعانتِ غیبیہ انکو سر اسیم بنا دیتی اور مجاہدین جاناہذا اپنی تلواروں کے سایہ میں دارالعم کی ابدی راحتیں اور سرمدی مسرتیں دیکھ کر بعد شوق و رغبت لقاء رب کی جگہ تڑپ میں بلا کسی جبر و اکراہ کے جامِ شہادت پی لیتے اور ان مکارمِ اخلاق سے اپنی روح کو مرصع و مزین کر کے راہی عالمِ آخرت ہوتے جسکی وجہ سے قربانی و ایثار، خلیل الہی کا نظارہ سامنے آجاتا اور آنے والی تسلیں انکے نامِ بزرگ سے عزت و برکت پاتیں اور عالمِ باقی میں فرشتے انکے پیروں کے نیچے اپنی آنکھیں بچھاتے اور بغیر حساب بلا روک ٹوک مالکِ انس و جان کی آغوشِ نور میں جاسوتے۔

دی کسی خوشی سے جان نہ تنگ داغ نے

لب پر تبسم اور نگہ یار کی طرف

غرض بیان یہ تھا کہ شیطان کی ابلہ فریبان ہواوقات صدیوں کے امن و برکت کو ملیا میٹ کر دیتی ہیں اور معمولی سی بات کو ہواوقات ہولناک بنا دیتی ہیں پھر غضب اور ستم یہ ہے کہ یہ شیطنیت کارنگ بعد خاتمہ حیات مستعار و جسمِ ناپائیدار بھی نہیں اترتا اور یہ ناری رنگ ایسا پختہ ہے کہ اگر اس دارالعمل میں اسکے ازالہ کی موثر تدبیر بجلت ممکن نہ کی جائے تو کسی طرح بھی روح سے یہ رنگِ شیطانی منگ نہیں ہوتا۔

مرکز خیر و شر یعنی جنت و دوزخ کی طرف کشش

اسی لئے ہم حساب میں ہر ایک روح ہر ایک نفس اپنے اپنے کب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عرب کی قوائے ثلاثہ کا غلط استعمال تھا اسے دور کیا

جابل عربوں کی قوتِ جارحانہ و دغاخانہ اور قوتِ سبعیہ و بھیمہ کا یہی تو وہ صدیوں سے غلط استعمال شیطان نے کر رکھا تھا جسکی بدولت انکی قوتِ سلیمینہ تیرہ و تاریک اور فنا کے مرجہ میں پیونچ چکی تھی اور اغراض، اور اہوا، و اعجاب رائے نے انکے دلوں کو رنگ آلود بنا دیا تھا اور شر و شیطان جس قدر بھی ممکن تھے سب ہی انکے خاندل میں موروثی ہو چکے تھے آخر رحمہم باری سے منظورِ قلوبِ انسانی معلوم حسبِ ربانی، نفوسِ انسانی، نے مبعوث ہو کر ان فریب خورہ جابلوں کو خبردار فرمایا کہ اے ملکیت کے پارہ پارہ کردینے والے انسانوں تمہاری یہ قوتِ سبعی و بھیمی اور اسکا غلط استعمال تمہارے لئے ہی تباہ کن ہے اور جو فساد فی الارض سے خدا کی زمین کو تم نے ناپاک کر رکھا ہے یہ خود تمہارے لئے بربادی ہے ایک دشمن مخفی ہے جسے تمکو اس حال پر پہونچا دیا ہے۔ آؤ کہ میں تمہیں تمہاری قوتوں کا اصلی مصرف اور تمہارے مرض کا اصلی علاج بتاؤں اور اس آنے والے عذاب سے ڈراؤں جو تمہاری اس بیجا جسارت و جرأت و مطلق العنانی سے تم پر آنے والا ہے اور وہ علاج یہ ہے کہ اللہ کی جملہ مشین میں جز کر تم سب ایک ہو کر اپنے دلوں کو خدا کے نور کی لڑی میں پرو کر آپس میں بھائی چارہ کرو۔ اور خدا سے ڈرنے والوں کی ایک نئی برادری قائم کر دو جو خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرے جو ہر دور ہدایت و انقیاد میں پروردگار کی طرف سے ان کے آبا پر نازل و مرسل فرمائی گئیں تمہیں اور رحمہم حق سے انکے مردہ دلوں کو زندہ کیا گیا تھا۔ اور سوچو کہ وہ کونسا دشمن ہے جو تمہاری گھات میں لگا ہوا تمہاری جملہ طاقتوں کو منتشر کرتا ہے اور غلط راست پر لگا ہوتا ہے۔ واعتمسوا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم انکنتم اعداء فالانف بینکم و بین قلوبکم فاصبحتم بنعمۃ اخوانا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوائے ثلاثہ کا رخ کیونکر پھیرا

چنانچہ جب حضرت معلوم حکمت کے اس بتلائے ہوئے ٹگر کو اس وحشی قوم نے مجھ لیا اور اپنے دلوں کو رسول کے ارشادات کے لئے دقف کر دیا اپنی قوائے ملیحہ و بھیمہ و سبعیہ کو پر خدا کر دیا۔ قوتِ قریبہ کو اعداء اللہ و شیطین الانس و الجن کے مقابلہ پر لاؤالا اور بے دھڑک شیطنیت کے مقابلہ پر آکر ڈٹ گئے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ہم من ہفتہ قلیلۃ غلبت ہفتہ کثیرۃ

قبول کر کے ایک ایسی کشش اپنے اندر پیدا کر لی ہے کہ ہزاروں لڑائیاں اسی کے لئے لڑی جاتی ہیں اور جب نزع کا خاتمہ ہوتا ہے تو یہی اکثر سونا چاندی ہی ہا ہی اکتھ کو داپس لے آتے ہیں اور ذمی دلوں پر مرہم کا کام دیتے ہیں۔

مال و دولت کی محبت شرک خفی ہے

لیکن ہماری عقل کی مادہ پرستی اور شرک ہو گا یہ کیسا شر متاک مرتبہ ہے کہ سونے اور چاندی کو توہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں کہ انہوں نے نور امیت آفتاب و مہتاب کو اپنے اندر جذب کر لیا ہے اور اس عالم کے جملہ کاروبار ان سے چلتے ہیں۔

معدنیات کی جذب نور انیت اور

آنحضرت صلعم کا اکتسات نور انیت

لیکن اس سچے جاذب نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور انکا حلق اپنے قلب میں پیدا نہیں کرتے جنہوں نے بلا توسط مادہ کسب نور فرمایا اور براہ راست اس مرکب نور احدیت سے فیض حاصل کیا جو خود آفتاب و مہتاب کو نور عطا کرنے والا ہے اور جن کے توسل اور وساطت سے عالم آخرت کے جملہ کاروبار قائم ہیں اور جہاں اس مال کی کوئی بھی عزت و وقعت نہیں۔ کیونکہ جب ہر چیز میں نور ہی اصل ہے اور جسم و جسمانیات کا وہاں گزری نہیں تو پھر جیسے اس جسم کی وہاں کوئی پوچھ نہ ہوگی بلکہ ایک عرصہ دراز تک روح کا یہ سکون رہا ہے تو وہاں سونے اور چاندی کی کیا پوچھ ہوگی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور جتنے باخدا اب تک گزرے ہیں انہوں نے مال و دولت سے محبت نہ کی کیوں کہ ان کے نزدیک اس سے لگھو اور محبت ایسی ہی ہے جیسے ایک چشمہ صافی کے موجود ہوتے ہوئے کسی مہر و چشمہ سے اپنی پیاس کو بجھایا جائے ظاہر ہے کہ یہ غفلت و بلاوقیت کا بہت ہی گھٹنا مرتبہ ہے اسی مرتبہ مال و دولت پر کٹ مرنا اور دن رات اسی کی طلب میں کھودینا چاندی اور سونے کے پیچھے ایمان و دین کی دولت سے قطع نظر کر لینا اور آٹھ ہر جمع مل ہی کی فکر میں مستغرق رہنا بھی حد درجہ شرک ہے اسی لئے جو لوگ اسکو جتنا زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو یہ مال اور جمع شدہ خزانہ ان کا ہی خدا نہیں ضرور یہو نچاتا ہے اور اس کی محبت سے جو شرک خفی پیدا ہو جاتا ہے اور صاحبان حاجت اسکو اپنا قاضی الحاجات تصور کر لیتے ہیں۔

حب مال سے اخلاق باطنی متعفن ہو جاتے ہیں

تو اس سے خود انہی کے باطنی اخلاق و احوال بگڑ جاتے ہیں اور اسکی

عمل کے مطابق جنت و دوزخ کے مراکز خیر و شر کی طرف کشش کر چکے۔ اور جکے دلوں کے اندر رائی کے دانہ کے برابر بھی نور ایمان ہو گا انشاء اللہ بعد از مکافات عمل پھر جنت ہی کی طرف لوٹا دیئے جاویں گے اور جن کے دلوں میں ایمان کا کوئی شہ نہ ہو گا وہ سزائے ابدی و عذاب دائمی میں گرفتار رہیں گے۔

وزن ایمان وزن عناصر سے بڑھ کر ہے

کیوں کہ نور ایمان کو حق تعالیٰ نے اعمال میں ویسا ہی وزن عطا فرمایا ہے جیسے پہاڑوں کو زمین پر حق تعالیٰ نے ثقل عطا فرمایا ہے جیسے یہاں پہاڑوں سے بڑھ کر کوئی وزنی چیز نہیں کہ جہاں انکو قدرت نے بٹھا دیا ہے وہیں بیٹھے ہیں اپنی جگہ سے ہلنے تک نہیں اسی طرح اعمال صالحہ کے وزن کا حال بھی یہ ہے کہ صداقت و استحاضی اور دیگر اخلاق حسنہ کا ثقل اور وزن جو اپنے اندر رکھتا ہے اسی کو دنیا کو وہ دھار پکارتی ہے اور وہ کسی کے ہلائے سے ہلتا نہیں اور زندہ ایسے افراد کو ہمیشہ سونے اور چاندی میں تو ہار ہتا ہے فرض نور ایمان کو حق تعالیٰ نے ویسا ہی غلبہ اور وزن و قیمت عطا فرمائی ہے جیسے سونے اور چاندی کا وزن دیگر معدنیات پر قائم ہے اور اسکی برتری تمام دھاتوں پر مسلم ہے مثلاً اگر تازہ میں ایک طرف ایلو مینیم کی دھات کا ایک ٹکڑا رکھا جائے اور دوسری طرف سونے کی ایک سری رکھی جائے تو ظاہر ہے کہ وزنی جانب سونے ہی کی ہوگی ایسے ہی وزن ایمان کو سمجھئے وجہ بظاہر اسکی یہ ہے کہ جو معدنی ہلے جس قدر نور انیت آفتاب و مہتاب کو اکب و سیارات کو جذب کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ اسی قدر افضل و برتر شمار ہوتے ہیں۔

سونے اور چاندی پر روح کیوں عاشق ہے

چونکہ سونے کی دھات نے نور آفتاب کو قبول کر کے اپنے اندر جذب کر لیا ہے اسلئے یہ دونوں دھاتیں قدر و قیمت میں بڑی ہوئی ہیں یہی سبب سونے اور چاندی پر روح کے عاشق ہونے کا معلوم ہوتا ہے اور ہزاروں آدمی اپنی جانیں شمار کر رہے ہیں در نہ ان پر روح کے اس بے طرح فریفتہ ہونے کی اور کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

بہتر راجح الوقت میں کو اب کاغذی سکہ بھی چل گیا ہے اور لوگ اسکی بجائے حفاظت اسی طرح کرتے ہیں جیسا کہ سونے اور چاندی کی حفاظت کی جاتی ہے لیکن آج اگر تمام سلطنتیں ان کاغذی سکوں کو بے اعتبار ٹھیرا دیں۔ اور پھیلاؤ میں ڈال کر پوٹھے کے حوالے کریں۔ ہر حال جہاں تک ہمارے فکر کا رسائی ہے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کو ہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں اور اپنے گمروں میں چھپاتے ہیں کہ روح اس پر عاشق ہے اور حلق کی وجہ انکے سوا کچھ نہیں کہ ان دونوں دھاتوں نے نور انیت آفتاب و مہتاب کو

دنیا میں صرف دو طبقے رہ جائیں ایک امراء کا دوسرا غرباء کا اور ان میں باہم مستندانہ تعلقات قائم ہو جائیں اور یہ بندہ کو سزاوار نہیں لہذا اس کی طرح بھی باعث برکت نہیں بن سکتا۔ غرض یہ ہے کہ سود کے طحال ہونے کے بعد متوسط طبقہ کسی طرح بھی فروغ نہیں پاسکتا۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ حرفہ الحالی دنیا میں جب ہی پیدا ہوتی ہے جبکہ متوسط طبقہ موجود ہو اور تجارت و صنعت و حرفت سے لین دین کی کثرت ہو اور اسکا حامل دی متوسط طبقہ ہوتا ہے جو راجی اور رعایا کے درمیان وسط کا درجہ رکھتا ہے یہی طبقہ ادنیٰ کو اعلیٰ سے اور اعلیٰ کو ادنیٰ سے ملاتا رہتا ہے برخلاف ذراعت اور سود خوار طبقہ کے کہ وہ اعلیٰ طبقہ حاصل کر کے ادنیٰ طبقہ کو اپنا پابند بنا دیتا ہے اور یہ اعلیٰ طبقہ اچھی حکومت کے نشہ میں ادنیٰ طبقہ کی ضروریات کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتا۔ اور حصول زر کے لئے ہر قسم کے جوہر ستم ظلم و استبداد پر اتر آتا ہے اور دولت کو عوام الناس سے ٹاکر طبقہ امراء میں پیونچا دیتا ہے جسکا نتیجہ فساد فی الارض ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستان و یورپ میں آج کل حالت رونما ہے۔

حکمت زکوٰۃ

الغرض حرم سود اور حلقہ زکوٰۃ کی حتمی اصل یہ ہے کہ دولت کی تقسیم صحیح رہے یعنی امراء غرباء سب کے حوائج پورے ہوتے رہیں اور مل دولت کے اس فیض خداوندی سے حسب مراتب و استعداد سب ہی مستفیع ہوں۔

بخل کے نتائج اور اسکی مذمت

پس معلوم ہوا کہ جو لوگ بلا وجہ مال کو روکتے ہیں وہ درحقیقت معصی خداوندی کے پورے ہونے میں حائل ہوتے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص چلتے ہوئے دریا کو بند کر دے۔ ظاہر ہے کہ جہاں پانی کو روکا جائے گا وہیں پانی میں نقص و دہیو آجائے گی اسی طرح جو لوگ مال و دولت کو بلا قاعدہ روکتے ہیں اور خدا کے ان خزان کو اپنی ملک سمجھتے ہیں اور منہج نظر انکس سے یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں ہماری عزت و شہرت ہو وہ درحقیقت رفقا قدرت کے مقابل آتے ہیں جسکا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ انکا باطن سڑ جاتا ہے اور بخل و طمع کے کندے جذبات ان کے قلب میں پیدا ہو جاتے ہیں اور جہنم کی آگ میں اسی وقت سے سانپ اور بچھو اسکی دشمنی کے لئے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

دنوی و اخروی حرمت و وجاہت نور ایمان کیساتھ ہے

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ چاندی اور سونے کو جمع کر کے انکی جمعیت سے عزت حاصل کرنا اور اپنے کو عزت دار سمجھ لینا بھی عین حماقت

تقص و کمند کی سے عام طور پر قلوب انسانی میں ایک قسم کی نفرت و حقارت پیدا ہو جاتی ہے کہ اشارہ تعالیٰ والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فبشرهم بعذاب الیم۔ یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جباہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزکم لانفسکم فلنوقوا ما کنتم تکنزون۔

مال و دولت کی پائی اور اسلامی فریضہ زکوٰۃ کی حکمت

اسی لئے جمع شدہ مال زائد از ضرورت سونے اور چاندی پر خدا اور عالم نے زکوٰۃ مقرر فرمائی تاکہ یہ مال صاحب مال کو ضرر نہ پہونچائے اور اسکے دل کو ٹپاک نہ ہونے دے۔ جذبات بخل، طمع، حرص ہوا نہ پیدا ہوں اور جو نورانی قلب و دستاب، سونے اور چاندی میں جذب ہوئی تھی جو حقیقت میں فیض خداوندی ہے اور جسکو اس بندہ نے اپنے لئے خاص کر کے بڑی بڑی آہنی تجوریوں میں محفوظ کر دیا ہے۔ اسکا بڑا حصہ عام ہی رہے اور اپنے غریب ایمانے جنس ہی پر تقسیم ہو اور معینہ و مفروضہ مقدار زکوٰۃ سے دولت کی تقسیم غلط نہ ہونے پائے۔

سود کی حرمت اور اسکی حکمت

اور جبکہ دولت کی تقسیم کی صحت و سقم پر عالم کے کاروبار کی صحت و سقم موقوف ہوئی تو اس سود کے متعلق بھی عقلاً ثابت ہو گیا کہ عالم کے کاروبار کے لئے بے سود ہی نہیں بلکہ سخت معرت رساں بھی ہے اسلئے کہ اس عالم کے جتنے بھی کاروبار اور جتنے بھی اسکے منافع ہیں سب کی اصل الاصل یہ ہے کہ لین دین میں مساوات ہو یعنی انصاف کا اقتضایہ ہے کہ اگر ایک انسان حق تعالیٰ کی پیدا کردہ کوئی چیز دوسرے انسان کو دے تو عرف دستور کے موافق اسی قدر اسکا معاوضہ مشتری بائع کو ادا کرے یہ تو حق تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ وہ انسان کو ہر قسم کی نعمتیں عطا فرما کر کچھ نہیں لیتا ہے اور اگر کسی وقت میں انکی جان و مال انکی کے قاعدہ کے لئے بچ کر رہے تو جو چیز لیتا ہے اسکو ہزار گنا زائد فرما کر اسکی نسل کو منافع ابدی عطا فرماتا ہے۔

دولت کی غلط تقسیم اور اسکے مفاسد

لیکن سود میں چمکہ روپیہ سے روپیہ کمایا جاتا ہے کوئی چیز اسکے بدلہ میں نہیں دی جاتی بلکہ جس چیز کے ذریعہ سے نفع انھما حق تعالیٰ نے بتلایا تھا خود اسی کو انسان نے نفع بابایا اس لئے دولت کی تقسیم صحیح نہیں رہتی اور دلوں میں فساد شروع ہو جاتا ہے اسی لئے سرمایہ داری کا انجام آخر میں یہی ہوتا ہے کہ غریبوں کی جیب سے روپیہ ٹاکر سرمایہ داروں کے گھر میں پیونچ جائے اور

شیطنیت کی سزا نار کیوں ہے

غالباً یہی وجہ ہے کہ کافر چونکہ شیطنیت کے مرض میں ہمیشہ گرفتار رہتے ہیں اور مال و دولت کے جمع کرنے میں بھی ہر آن مستغرق رہتے ہیں اس لئے انکی سزا بھی تاری تجویز کی گئی ہے۔ کیونکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ شیطنیت کا مادہ خلقی ہر ہے اس لئے بعد از حساب اعمال دوزخ کے گمراہوں میں گر جانا اور عصب الہی کی دہکتی ہوئی آگ میں کافروں کو جلتا ضروری ہوگا کیونکہ نور توحید و رسالت کا کوئی ادنیٰ ساحہ بھی ان میں نہ ہوگا۔

جس طرح وہ آگ بعد مشتعل ہو کر سوزاں کھلاتی ہے جو ہزاروں سال سے برابر آتش کدہ میں جل رہی ہو اور ایک منٹ کے لئے بھی خاموش نہ ہوئی ہونہ اسپرانی کا کوئی چھینٹا پڑا ہو اور وہ آگ کم سوزاں کھلاتی ہے جس پر پانی بھی ڈالا جائے اور اسے ٹھنڈا بھی کیا جائے

مسلم عاصی اور کافر مشرک کی سزا کا باہمی فرق

اسی طرح مسلم عاصی اور کافر مشرک کی نار میں بھی فرق ہوگا کیونکہ کوئی مسلم عاصی ایسا نہ ہوگا جسکے قلب میں کسی نہ کسی درجہ میں ایمان کا کوئی جزو اور شے نہیں اس لئے اسپر جہنم کی آگ اگر اثر بھی کریگی تو نور کی ٹھنڈک فی الجملہ اسکو زیادہ اشتعال میں نہ لائے گی اور کفار کے قلوب میں نار کے سوا کچھ بھی نہ ہوگا۔ لہذا ہر تک وہ اسی لئے عذاب میں پڑے رہیں گے۔

الغذاب نور میں انسان کی مشابہت معدنیات سے

چونکہ مسلمانوں کے دل میں نور توحید و رسالت کے جذب ہونگی صورت بعینہ اسی طرح ہے جیسے سونا اور چاندی نور آفتاب و مہتاب کو جذب کرتے ہیں اور جب سونے اور چاندی میں ناقص دھاتوں کا ملاؤ زیادہ ہو جاتا ہے تو آگ میں تپا کر اسے خالص کیا کرتے ہیں اور آگ صرف کھوٹ ہی کو جلاتی ہے فی قصہ سونے اور چاندی کو نہیں جلاتی اور آگ میں سونے چاندی کا ڈالنا ہی سراسر رحمت ہوتا ہے اسی لئے کوئی ٹھنڈے ستروں کو بے محل نہیں کہتا کہ وہ ایسے قیمتی دھات کو کس لئے نذر آتش کر رہے ہیں۔

مسلم عاصی کیلئے جہنم سراسر رحمت الہی ہے

اسی طرح مسلم عاصی کا نار جہنم میں ڈالنا بھی سراسر رحمت الہی ہے کیونکہ جہنم میں وہی قلب داخل ہونے کے لائق ہے جو ہر قسم کے نفسانی میل کچیل اور آلائشات شیطانی سے کھرا اور پاک ہو۔ اسی لئے جن لوگوں نے یہاں اپنے دل کو شیطنیت کے کھوٹ سے پاک نہ کیا اور تزکیہ نفس کر طرف

ہے کیوں کہ عزت و وجاہت تو فیض خداوندی کے پھیلانے والوں کو حاصل ہوگی نہ انکے روکنے والوں کو عزت و وجاہت اصلی تو ایمان محمدی کے نور کے ساتھ وابستہ ہے چاندی اور سونے کی نورانیت و کشش عالم بالا میں ظاہر ہے کہ عزت اسوقت تک پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ ایمان محمدی کا نور اسکے ساتھ شامل نہ ہو اور جب مال و دولت ایمان کے ساتھ جمع ہوگا تو جمع مال بلا فائدہ دینی و اخروی نہونے پایگا الغرض اگر محض روپیہ پیسہ سے عزتیں قائم رہا کرتیں جنکا فوری اثر یہ ضرور ہے کہ انسان اپنے ہم جنس کو سولے اور جب تک روپیہ پیسہ کی مدد جاری رہے اس وقت تک اس سے لوگ راضی ہو جائیں گے۔

یورپ مال و دولت کی بلا میں گرفتار ہے

تو وہ قومیں ہمیشہ عزیز رہا کرتیں جو اربوں اور سٹھوں روپیہ کی مالک ہیں لیکن دیکھ لیجئے کہ اس شرک و حق کی وجہ سے آئے دن سطر ح جلائے عذاب رہتی ہیں اسکا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ میں مسلمانوں کو مفلس بنانے کی یاد دینا سے قطعاً بے تعلق ہونے کی تلقین کر رہا ہوں میرا یہ منشا ہرگز نہیں بلکہ میں حصول رضائے الہی کے ساتھ حصول دولت کو بہت ضروری اور اچھا سمجھتا ہوں میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز بھی ہو اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔

نہ مرد است آنگہ دنیا دوست دارد

اگر دارد برائے دوست دارد

بہر حال جس طرح مال و دولت سونے اور چاندی کو دیگر سامانوں پر فضیلت و فوقیت ہے اسی طرف نور ایمان کو حق تعالیٰ نے مال و دولت پر فضیلت و کرامت عطا فرمائی ہے اسی لئے انسان کے شکات و اخلاق کے اعتبار سے انکے کھرے اور کھولے ہونے کی تشبیہ حدیث میں سونے اور چاندی بھی آئی ہے الناس کالمعادن الخ

آخرت میں زندار کون ہونگے

اسلئے جس قدر نور ایمان کسی کے دل میں ہوگا اسی قدر یوم حساب میں وہ ذی نور بھاری ہوگا اور جس قدر جس کے اعمال اخلاص و ایمان کی روح سے خالی ہوں گے اسی قدر وہ ہلکے ہوں گے۔ فلانما من قلعت موازیہ الخ اور جیسے جسکے اعمال ہوں گے ویسے ہی نتائج سامنے آجائیں گے دنیا میں بدی کی ہوگی تو بدی سامنے آجائیں گی اور اگر بھلائی کی ہوگی تو نیکی سامنے آجائیں گی لمن بعمل مقال ردة خیرا بدہ الخ

رحمت سے اسکے دل کی برائیوں کے کھوٹ کو ایک دم سلب کر کے نوری اور جنت کے قابل کر دیا اگر نہ چاہیگا تو معاف نہ کریگا اگرچہ دنیا میں رہ کر کئی ہی ریاضت کیوں نہ کی ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی انسان شیر اور بھیڑیے سے دوڑنے کے بھی قلعہ کو نہیں پہنچ سکتا ہے اسی طرح جو انسان اپنے آبائی و نوری دھرم و حاسد شیطان کے پھندے میں پھنس جائیں وہ بھی کبھی قلعہ کو نہیں پہنچ سکتے جس طرح روح کے وجود سے بلو جو داس کو آنکھ سے نہ دیکھ سکتے کے اپنی حرکات و سکنات کی وجہ سے کوئی نفس انکار نہیں کر سکتا ہے اسی طرح دنیوی تعقیبات و تلذذات اور غفلت کو گناہ کے بڑے گھٹے رہنے اور انکے مشاہدات کی وجہ سے کوئی سمجھدار انسان بھی شیاطین و ملائکہ کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔

جہاں نشیب ہو پانی وہیں مرتا ہے

یہ قاعدہ ہے کہ جہاں دولت ہو چور وہیں آکر نقب لگتے ہیں سو مؤمن کے لئے ایمان سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور شیطان سے بڑھ کر اس دولت کا کوئی دشمن نہیں یہ تو جنت ہی کی خصوصیت ہے کہ وہاں جو بھی نعمت ہوگی وہ داعی ہوگی اور ہر قسم کے نقصان سے پاک ہوگی نہ کوئی حاسد ہوگا نہ فکوزوال کا کوئی خطرہ ہوگا لیکن :-

حسد کے معنی اور اسکے نتائج بد

یہاں پر تو انسان کو اگر دوسرا ایمان ملتی ہے تو شیطان کا حسد اسکی ساتھ لگا ہوا ہے اس سے اگر بچتے ہیں یا بچاتے ہیں تو وہ صرف انبیاء علیہم السلام ہی خدا کی تعین و خاصہ کی بنا پر بچتے ہیں۔

حسد کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص پر جو نعمت قسم ازل کی طرف سے ہاتھ ہوئی ہے اس نعمت کا حقدار حاسد اپنے کو سمجھے اور اس مستحق واقعی سے اس نعمت کو چھین لئے جائے کی تنہا سستی کرے۔ سو درحقیقت مایہ حق تعالیٰ کی تقسیم نعمت کو غیر صحیح جا کر اس پر معترض ہوتا ہے اور دراصل اسکا مقابلہ قسم ازل ہی سے ہوتا ہے لیکن خداوند عالم کا تو کچھ بگاڑ نہیں سکتا اسلئے عسور کے دن رات پیچھے پڑا رہتا ہے اور طرح طرح سے اس کی نعمتوں کو چھیننے کی فکر میں مستغرق رہتا ہے۔

ایک خاص بات حسد میں یہ دیکھی جاتی ہے کہ حاسد اپنے فعل کو قبیح بھی نہیں سمجھتا بلکہ اسی فعل میں دوسروں کو شریک کرنے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے اور یہ گناہ کا بہت ہی خطرناک مرتبہ ہے کہ انسان گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھے۔

انہی توجہ نہ ہوئے اگر بعد کلفت و غم عالم آخرت میں مکافات عمل کی وجہ سے نار جہنم سے اپنے دل کا غیر اختیاری و اضطراری تزکیہ کرنا ہوگا اس لئے جتنا جس میں محبت کا کھوٹ ہوگا اسی قدر نار جہنم اس قلب کو اپنے اندر رکھی گی

نار میں نور کب تک رہ سکتا ہے

اور جب قلب میں مثل خالص سونے کے نوری نور باقی رہ جائیگا تو پھر اس قلب اور نفس کو نار جہنم اپنے حلقہ سے ٹھل پیچھے کی اور وہ اعراف کی ہوائیں لیتا ہوا آخر اپنے مرتبہ و استعداد و عمل کے مطابق دارالنجیم میں پہنچ جائیگا۔ اور جہنم میں پھر وہی سیل و دل اور ہر قسم کی شیطنت والے رہ جائیں گے۔

جہنم کی اصلی غذا کفار ہیں

جن میں نور تو حید و رسالت کا کوئی جوہر نہ ہوگا جیسے آم کے درخت پر آم ہی کا پھل آسکتا ہے کبک کے درخت پر کانٹے ہی نمودار ہو سکتے ہیں زمین میں جیسا دلہن ڈالا جائے ویسا ہی درخت آگ سکتا ہے یہ ممکن نہیں کہ دلہن ڈالا جائے گھمبوں کا اور آگ آئے درخت کسی اور چیز کا اسی طرح اسباب نظم عالم کا انتقاء تو یہی ہے کہ اس دارالعمل میں اگر عمل کیا جائے شیطنت کا تو اسکی سزاوار ہو اور اگر نیک عمل کیا جائے تو جزا اسکی نور ہو۔ جزاء سہنہ سہنہ

کفار کا ناری ہونا خود انکے عمل سے ثابت ہے

عالمی سبب ہے کہ مشرکین و کفار اکثر اپنے مردوں کو پہلے ہی آگ میں جلا کر اپنے آپ ہی اپنے ناری ہونے پر گواہ بنتے ہیں اور مال و دولت کی محبت میں غرق ہو کر بار اللہ اور خذاب روحانی کی اپنے اندر راہیت پیدا کرتے رہتے ہیں نار اللہ الموقدۃ التي تطلع علی الافئدة، نیز جس طرح ہمدردی کی آگ اور غم کی لپٹ انسان کو ہر طرف سے گھیر لیتی ہے اور پہلے قلب کو پکڑتی ہے اور اسکے بعد جسم پر اسکا اثر ہوتا ہے اسی طرح جہنم کی آگ پہلے دل کو لپٹے گی اور اسکے بعد جسم پر اسکا اثر کرے گی پھر غم کی آگ اور بخار کی حرارت تو کسی وقت کم بھی ہو جاتی ہے مگر آتش قبر الہی تو ایک ہل کے لئے بھی سہل و چھین جہنم لینے دیگی ہر حال نظم عالم کا انتقاء تو یہی ہے کہ عمل اگر کسی کا ناری ہے تو سزا بھی اسکی ناری ہونی چاہئے اور اگر نورانی عمل ہے تو جزا اسکی نورانی ہونی چاہئے لیکن خداوند عالم اور مسہب حقیقی جو کہ اسباب کا پابند نہیں ہے اور اگر اسباب کا وہ پابند ہو جائے تو خدا، خدا نے اس لئے اسنے مقدمات و نظم کے خلاف بطور خرق و عادت کچھ امور ایسے بھی رکھ دئے ہیں کہ اگر وہ ایک گناہگار سر تپا محبوب کو چاہیگا تو ہمشت میں داخل کر دیا اور نور بنادیا اور خود ہی اپنی نظر

حسد جنم کی آگ ہے

چونکہ اصل الاصل حسد کی شیطنت ہے اور یہ دوزخ کی آگ کا ایک پر توہ ہے جو قلب حاسد کو ہر وقت جلائے رکھتا ہے اور اندر ہی اندر اسے گھلائے رہتا ہے۔

شیطان دوزخ کی آگ دل میں لگاتا ہے

اس لئے شیطان دن رات ایک انسان کو دوسرے انسان سے لڑا کر ایک کی نعمت کو دوسرے سے زائل کر کر اپنا گنہگار بناتا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ جس طرح میں حسد آدم کی وجہ سے مردود پار گا والہی ہو، ہوں آدم کی ولاد کو بھی اپنے ہی جیسا بنا کر چھوڑوں جیسے خدا کو ہر عالم کی تربیت بچہ کے پیدا ہونے کے وقت ہی سے شروع ہو جاتی ہے اور مرتے دم تک خدا کی رہنمائی اور مدد انکے شامل حال رہتی ہے۔

شیطان کی ایذا رسانی مدت العمر رہتی ہے

اسی طرح شیطان کی ایذا رسانی بھی پیدائش ہی کے وقت سے شروع ہو کر مرتے دم تک رہتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسکے چو کے لگاتا ہے اور جب اسکے کان میں اسلام کی آواز یعنی اذان دی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ یہ تو بچہ کی حالت ہے جب انسان کے اس عالم سے کوچ کا وقت آتا ہے تو اس وقت بھی شیطان کی دشمنی کم نہیں ہوتی بلکہ سارا زور اپنا اسی وقت لگاتا ہے اور قبض روح اور حلیہ نزع میں اسکی انتھک کوشش کرتا ہے کسی طرح انسان کا خاتمہ ایمان و تعلق باللہ کے ساتھ نہ ہو اور اسکا نامہ اعمال (ریکارڈ) خراب ہو جائے اور ساری عمر کی محنت اوقات چلی جائے اور عالم آخرت میں اسے کوئی پروا نہ دیت نہ مل سکے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کیا دشمنی انسان کے ساتھ ہو سکتی ہے کہ ایمان کا سرمایہ اسکا ضائع کر دیا جائے اور عالم آخرت میں اسے مفلس کر کے یکہ و تنہا کھڑا کر دیا جائے۔ یوں تو تمام ہی دشمن مڑے ہوتے ہیں اور اللہ ہی کی پناہ سے انسان دشمنیوں کے جال سے بچے گا سالم نکلتا ہے۔

خوف کے لائق کو نہ دشمن ہو سکتا ہے

لیکن دشمنوں میں سب سے زیادہ خوف کے لائق وہ دشمن سمجھا جاتا ہے جو نہ ہمیں نظر آئے نہ ہم اسکا کچھ بتا سکیں اور وہ نظروں سے لوجھل دیکر ہر وقت انسان کی تاک میں لگے رہے۔

دوستی کی پیرایہ میں دشمنی

اور اس پر طرہ یہ کہ اس دشمن اعظم کا ضرر بھی ہادی انظر میں ضرر نہ معلوم ہو بلکہ یہ دشمنی جو دوستی کے پردہ میں ہوتی ہے بکی خواہی نظر آئے حقیقت میں دشمنی کا یہ انتہائی خوفناک مروجہ ہے شیطان بظاہر انسان کو تکلیف میں جلا نہیں کرتا بلکہ مل و دولت زن و فرزند عیش و مطرب کے غمخواروں میں پھنس کر اوپر میں دکھاتا ہے انسان اس وقت اور فانی و کدر عیش کے چکر میں آسانی پھنس جاتا ہے اور اسکا لہم وادراک معطل ہو جاتا ہے۔ نہیں سمجھتا کہ شیطان نے اسکو دائمی راحت اور ابدی مسرت سے سطر ع محروم کر دیا اور عمر عزیز جو سعادت کی گریزی کے لئے فرصت قلیل اور اسکا بہترین موسم سے اسکو کیسے خاردار گھموں کے پورے اور کاٹنے میں صرف کر لیا۔ غرض شیطان کی دھوکہ بازی کو کما تک بیان کیجئے۔

شیطان کی دھوکہ بازی کی ایک مثال

بس اسکی حالت بعینہ ایسی ہی ہے جیسے بھلے مانس آدمی کو کوئی دھوکہ باز آدمی چاندی کا روپیہ دینے کے بجائے کانسی کا جعلی روپیہ لا کر دیدے ظاہر ہے کہ شکل و صورت تو ان دونوں سکوں اور روپیہ کی ایک ہی سی ہوگی لیکن جب آدمی ہزار میں جعلی سکے چلانے چاہے گا تو ایک کوڑی میں بھی اسے کوئی لینا پسند نہ کرے گا۔ بلکہ الٹا پولیس کے پھندے میں پھنس جائے تو قہر نہیں۔ یہی صورت شیطان کی دھوکہ دہی کی ہے کہ مسلمانوں کو اسی طرح دینائے فانی کی ان چند روزہ راحتوں اور مسرتوں میں پھانس کر ابدی راحت اور سرمدی مسرت سے محروم کر کے اپنا حسد لگاتا ہے۔

شیطان کا تمثیل جسمانی و روحانی

قصہ مختصر یہ ہے کہ شیطان لباس انسانیت پہن کر معطل ہوتا ہے اور ماسوقی لباس میں انسان کو دھوکہ دیتا ہے اور کبھی معطل نہیں ہوتا بلکہ برائیوں کا لقمہ دل میں کرتا رہتا ہے اور غفلت و قنوت کے پردے انسان کے دل پر یکے بعد دیگرے اسی طرح سے ڈالتا ہے کہ انسان جناب باری کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت ہی نہ پائے اور پر آگندگی قلب کی وجہ سے حیات دنیا پر مطمئن ہو جائے اور اسکے ذہن معطایر شیطان مہلوت کا پردہ ایسا ڈالتا ہے کہ جسکی وجہ سے انسان آیات ربانی میں غور و فکر سے محروم ہو جاتا ہے اور اسکا نظام مدنییت برباد ہو جاتا ہے جیسے آدم کی ولاد میں جب کسی فرد کا اضافہ ہو جاتا ہے تو اسی وقت سے ماں باپ اسکی تربیت شروع کر دیتے ہیں اسی طرح شیطان بھی ہر

روح کا تو جیسے جسم کے عالم میں وہ آفتاب و مہتاب کی ضرورت سمجھتا ہے اور امن و برکت حاصل کرنے کے لئے سب کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح روحی برکات حاصل کرنے کے لئے اسکو عالم ارواح کے آفتاب و مہتاب کی بھی ضرورت ہے اور جسم کی طرح اپنے قلب و روح کو بھی پاک صاف بنانے کے لئے چشمائے علوم نبوت والوہیت سے استفادہ کی لازماً حاجت ہے۔

انسان کی تینوں حالتوں میں اسکی

اعانت پر ودگار کی طرف سے

اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے سورہ ناس میں انسان کو اس دشمن ملکیت اور مقوی بہیمیت و سمیعیت سے بچانے کے لئے جو کبھی عالم اجسام میں انسان کے پیچھے پڑ جاتا ہے تو کبھی عالم ارواح میں پیونچ کر اسکی روح کو تیرہ و تاریک کر دیتا ہے۔ اپنے تین اسمائے حسنہ سے تعوذ سکھایا۔ اور اپنی صفاتِ علانیہ کی غیر متناہی طاقتِ شیطان کے مقابلہ کے لئے عطا کی یعنی ظاہری دشمنوں سے تعوذ کے لئے تو سورہ قلن میں اسمائے حسنیٰ میں سے صرف ایک اسم رب الملقن سے تعوذ سکھایا اور باطنی دشمن کے مقابلہ کے لئے اسمائے حسنیٰ میں سے اپنے تین اسموں یعنی رب الناس ملک الناس آلہ الناس سے پناہ باری حاصل کرنا سکھائی اور لڑکپن اور شباب و شبیب تینوں حالتوں میں اسکی دشمنی فرمائی یعنی اگر شیطاں لڑکپن سے ستائے تو رب الناس سے کناہ فرمایا گیا تو اس پر ودگار کی طرف رجوع کر جو تیرہ اور تیرے ماں باپ اور تیرے جملہ آپواہد اویہیں تک کہ آدم و خاوا کا پالنے والا ہے اور اگر جوانی کے عالم میں شیطاں تیرے مقابلہ پر آئے تو تو ملک الناس کی عدالت میں جا کھڑا ہو جسکی شہنشاہیت نہ صرف کو اکب و سلطنت ہی پر ہے بلکہ دنیا کی تمام سلطنتیں اور زمین و آسمان کا ہر تختہ جسکے ذہب فرمان اور دل کی نکلیں جسکے ہاتھ میں ہیں جس طرف کو چاہے پلٹ کر رکھ دے۔ اور اگر بڑھاپے کی حالت میں شیطاں پہچانہ چھوڑے تو اس مجبور و معبود کی طرف رجوع کر جسکے ہاتھ میں دنیا کے قانی کا انجام و اتمام ہے اور ہر قسم کے نفع و ضرر کی باگ ڈور ہے۔

مخلص مضامین مفصل

آخری حاصل ان سب مضامین کا یہ ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ نے ہر انسان میں ملکیت و سمیعیت و بہیمیت کی تین قوتیں ودیعت کی ہیں اور ہر ایک کے نشو و نما کے لئے ظاہری و باطنی سامان جدا جدا پیدا کئے ہیں مثلاً قوتِ بھیمی کی ظاہری پرورش کے لئے قسم قسم کے پھل اور پھول غذائیں اور دوائیں پیدا کیں اور قوتِ سمعیہ کو کار آمد بنانے کے لئے لوہے کو زمین پر نازل کر کے

ایک انسان کے پیچھے اپنی اولاد کو مقرر کر دیتا ہے اور ہر انسان کے پیچھے ایک شیطاں مسلط کر دیتا ہے کما اشارہ تعالیٰ۔ و کذلک جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن يوحى بعضهم الى بعض ذخرف القول غرورا۔ جیسے انسان بد امنی کی آفات سے بچنے اور امن و برکت کی دولت حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی حکومت کے زیر فرمان زندگی گزارتا ہے،

جسمانی آفات میں بادشاہ کی ضرورت ہے تو روحانی آفات

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو سل ضروری ہے

اور مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان کی اعانت و مدد کا محتاج ہے اسی طرح باطنی آفات و غرکانات سے بچنے کے لئے بھی انسان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے اور طہیب قلب و فراخی صدر کی دولت انسان کو اسی وقت میسر آسکتی ہے جبکہ وہ ملک الناس کی حکومت کو قولا و عملا تسلیم کر لے اور باطنی احوال کو سپرد خدا اور رسول کر دے۔ اور اپنے دل کے تزکیہ کے لئے پانچوں وقت ملک الناس کی عدالت اور آلہ الناس کی جائے عبادت میں شیطاں کی رہٹ لکھواتا رہے۔ اور اس قوتِ بہیمیہ کو جسکے پس پردہ شیطاں، انسان پر وار کرتا ہے روزہ سے گھٹاتا رہے اور مال و دولت سے جو جذباتِ شیطانیہ پیدا ہونے لگتے ہیں زکوٰۃ ادا کر کے اس حملہ شر کو بھی ناکام کر دے اور قوتِ مشقیہ کے غلط استعمال سے بچنے کے لئے دیار حبیب کے گلی کوچوں میں چکر لگا کر محبوبانِ مجازی کے کوچوں میں درود پھرنے سے بچا رہے۔

عقل و جسم کے بلوغ اور انکے نتائج

جیسے انسان کے لئے ایک وضع بلوغ ایسا آتا ہے کہ اس حد پر پہونچ کر عقل اسکی حد تکمال میں داخل ہو جاتی ہے اسی طرح عالم مثال میں بھی انسان کے لئے ہاتھار اسکی سعادت و دہانت کے ایک وضع بلوغ مقرر ہے پس عالم مثال میں بھی ہالٹ وہ کھلاتا ہے جسکی عقل حسبِ بالغہ حاصل کر لے اور نابالغ وہ کھلاتا ہے جسکی عقل دہانت میں پڑی رہے اس لئے جسکی روح عالم مثال سے کسبِ نفع ناکل کرتی رہتی ہے عالم اجسام میں وہ شخص اپنے ہمسروں میں قانع ہوتا ہے اور بیماری بھر کم کھلاتا ہے۔ اور جسکی روح حسبِ کمالات سے عاجز و عاری ہوتی ہے اور عالم مثال سے اسکا تعلق نہیں ہوتا وہ دنی اور خفیف الحركات و نابالغ کھلاتا ہے۔ اسی لئے وہ روح حامیہ کے گڑھوں میں لٹکی رہتی ہے۔

انسان کو ہر دو عالموں میں نور الہی کے بدولن چارہ نہیں

پس جب انسان کے لئے دو عالم ہوئے ایک اسکے جسم کا اور دوسرا اسکی

اسن لورجنگ کو اس میں مضمر فرمایا اور قوتِ ملکیہ کی تربیت کے لئے بذریعہ انبیاء عظیم السلام علمِ الہی کو قائم کیا تو ان ہر سہ قوتوں کی باطنی تربیت کے لئے خدا نے اپنی صفاتِ ثلاثہ رب الناس ملک الناس آلہ الناس کی تجلیات بھی حضرت انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عطا کیں تاکہ انسان خیر و شر کی مخلوق آزمائش میں تہود حق کی راہ سے کامیاب ہو کر دارین کی سرخروئی حاصل کرے و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

العبد الضعیف محمد طاہر ابن احمد القاسمی کان اللہ فی ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ یوم عرفہ

ریاست رام پور میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

اے زیڈ خاں

نورنگ بک ڈپو، جی پی روڈ

خورجہ ضلع بلند شہر میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

ڈاکٹر ایم سیج فاروقی

فاروقی کلینک ۴۶ خولیش گیان

واپی ضلع بلساڑ میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

شاہین بک ڈپو مسجد عمران نگر سلواسر روڈ

دہلی میں طلسماتی دنیا

جامع مسجد، نیا محل اور ملی مدان

کے تمام نیوز پیپر ایجنٹوں سے مل سکتا ہے

سہارن پور میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

۱- ضمیر بک ڈپو رقبہ شیر

۲- مومن جنرل اسٹور، ریح کمانڈ

۳- سعید جنرل اسٹور لکھی گیٹ

کانپور میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

منظور الحسن نیوز پیپر ایجنٹ

۸۸/۹۸، چمن گنج

الہ آباد میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

شیخ بک اشال، گھنٹہ گھر چوک

مراد آباد میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

مرزا بک ڈپو

کنہ مغل پورہ نئی سڑک

علی گڑھ میں طلسماتی دنیا

مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں

کتاب سینٹر شمشاد کیت

سحر و آسیب کی تشخیص و علاج کے طلسماتی عملیات

حضرت مولانا رفیق صاحب

۱۔ تشخیص آسیب و جن کے لئے

سحر اسود کی مشہور عالم کتاب میون السحر کے باب تشخیص الامراض میں ابو الفضل احمد ابن حسین بدیع الزماں قبلی نے قاضی جرجان الیافومی کا تشخیص آسیب و جن کے لئے ایک عجیب و غریب عمل بیان کیا ہے جو اس طرح ہے کہ اذرائی یعنی کچلے کو جلا کر اس کی راکھ میں عرق گلاب شامل کر کے اس کی سیاہی تیار کریں اور ذیل کی طلسماتی عبارت کو اس سیاہی سے کسی صاف و سفید کاغذ پر تحریر کریں اس کے بعد اس کاغذ کو بطور تعویذ لپیٹ کر جس مریض کے مرض کی تشخیص کرنا ہو۔ اس کے سر سے پاؤں تک تمام جسم پر سے اتار کر اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ اس عمل کے کچھ ہی وقفہ بعد جب تعویذ کو کھول کر دیکھیں گے تو مریض پر آئینی و جناتی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں اس کی تحریر مٹ کر کاغذ پہلے کی طرح صاف و سفید ہو چکا ہو گا کہ جیسے اس پر کچھ تحریر ہوا ہی نہیں تھا تشخیص کے اس سر بیج تاثیر بحرب الحروب عمل میں بعض اوقات یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ عامل عبارت کو ابھی مکمل طور پر تحریر ہی نہیں کر پاتا کہ تحریر کردہ عبارت عمل خود بخود ختم ہوتی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی پوشیدہ قوت نے زبان سے عبارت عمل کی سیاہی کو چاٹ کر رکھ دیا ہے۔ عامل جب تک اس عمل کو بجالاتا رہے گا یہی حیرت انگیز تماشہ دیکھنے میں آئے گا۔ عبارت طلسمات ملاحظہ ہو۔

تعاویضا تعاویضا لوشیا لوشیوش ترشیبا ترشیوش
ملیوشا کلیوشا طلیقا میا امیبا امیبا امیبا کحفا کحفا
کشوکشاقلوشا اطردوا املیحا ملیحا ملیحا برمواجیامیا
اطا اطالوا ابرمشا برمیوہ غیامیا

۲۔ تشخیص کا عمل عجیب

میون السحر میں تشخیص آسیب و جن کے لئے تذکرہ بالا عمل کے

اثرات کا عامل ایک دوسرا عمل جو میرا ذاتی طور پر آزمودہ بحرب ہے درج ذیل ہے۔ یہ عمل اگرچہ طریقہ تشخیص کے اعتبار سے پہلے عمل سے مختلف نہیں ہے لیکن نتائج کی نوعیت کے اعتبار سے بالکل جدا بلکہ طلسماتی اعمال کی حقیقت کے مشاہدہ کا ایک حیرت انگیز کرشمہ بھی ہے۔ ترکیب عمل میں حکیم قبلی تحریر کرتے ہیں کہ جب کسی مریض کے مرض کی تشخیص کرنا مطلوب ہو تو زعفران و عرق گلاب کی سیاہی سے ذیل کے طلسمات کو کاغذ پر تحریر کریں۔ اس کے بعد اس کاغذ کو تعویذ کی طرح چارچہ سحر یا کسی پڑے کے ٹکڑے میں لپیٹ کر مضبوطی سے سی دیں اور رات کو سوتے وقت مریض کے گلے میں پٹا دیں یا اس کے بازوئے راست پر باندھ دیں۔ مریض کے جناتی و آئینی اثرات کے زیر اثر ہونے کی صورت میں دوسرے روز جب وہ صبح کے وقت بیدار ہو کر دیکھے گا تو پڑے کا ٹکڑا کپڑا تو اپنی اصلی حالت میں جوں کا توں ہی موجود ہو گا۔ لیکن اس میں باندھا ہوا تعویذ حیرت انگیز طور پر غائب ہو چکا ہو گا حسب ضرورت جتنی مرتبہ اور جس وقت بھی اس عمل کا آسیب زدہ مریض پر تجربہ کیا جائے گا۔ اسی عجیب و غریب کرشمے کا مشاہدہ عمل میں آئے گا۔ طلسمات کی عبارت یہ ہے۔

امنو ابهاموینا جیا تعظما توتھا دھا اکریدی زحاتوٹ
موٹ یا ارواح اطللف طیرات هیوٹا امیوٹا الا ان دھا احامن
الارض ولا اسماء والبحر والبر والجن والانس جوحیاطا ججا
مرجیا ۵

۳۔ تشخیص و مشاہدہ امراض کا محیر العقول عمل

میون السحر میں باب تشخیص الامراض کے عنوان سے جن عملیات کا ذکر ملتا ہے ان میں سے ذیل کا عمل جو تشخیص و مشاہدہ آسیب و جنات کے حقائق کا حامل ہے نہایت معتبر و بحرب عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ترکیب عمل میں درج ہے کہ ذیل کی طلسماتی لوح کو منگ و زعفران سے لکھیں

اور پانی میں ڈال کر خوب دھوئیں تاکہ لوح کے کلمات و اشکال کے تمام حروف و الفاظ مٹ کر پانی میں اچھی طرح حل ہو جائیں طلسماتی لوح یہ ہے۔



عمل کے لئے اس پانی کو کسی سفید رنگ کے شیشے کے برتن یا شیشی میں ڈال دیں۔ اور جس مریض کے مرض کی تشخیص اور خود مریض کو اس کے مرض کا مشاہدہ کرنا مطلوب ہو برتن کو اس کے سامنے پاک و صاف فرش پر آراستہ پائیزہ نشست پر رکھ دیں۔ عامل مریض کو برتن کے سامنے اس طرح پر بٹھائے کہ منہ اس کا شل کی طرف ہو اور پشت جنوب کی طرف اور خود بھی اسی طرح مریض کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھے۔ عمل کے وقت کوئی سا خوشبودار دھندہ جلائیں اور مریض کو حکم دیں کہ وہ اپنے مرض کی تشخیص و مشاہدہ کا اپنے دل میں پختہ تصور کرے اور اس طرح اپنے تصور میں اپنے ارادہ کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے کامل یکسوئی قلب سے شیشے کے برتن کے پانی کے عین وسط میں ٹھنکی باندھ کر دیکھتا رہے اس کے بعد عامل درج ذیل کلمات عمل کو تلاوت کر کے مریض پر پھونکنا شروع کر دے کلمات یہ ہیں۔

غَیَاثَا لَقَا هَذَا قَلْعًا لَقْنَا قَلْعًا بَدُوْحًا طَفْنَا. طَفْنُشْنَا وَتَرَجَلَا
كَيْدًا بَدُوْحًا بِحَقِّ الْعَهْدِ الْمَاخُوْدِ عَلَيْكُمْ سُبْحَانَهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ
شَيْئٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اِلَّا سَافَعَلْتُمْ وَتَذَكِّرْ اَمَّا اَزْدَتْ مِنْ اَمْرِ
بِحَقِّ هَذِهِ الْعَزِيْمَةِ عَلَيْكُمْ اَسْرَاعُوْا فِيْهَا بِهٖ بِحَقِّ الْعَزِيْزِ الْمُعْزِي
عَزِيْهِ وَلَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِلٰى تَوْكِیْهِمَا يَا قَوْمَ الْجِنِّ وَالنَّجِيَّاتِیْنَ اَبَدًا ۝

اور اس کے ساتھ ساتھ مریض سے دریافت بھی کرتا رہے کہ اس کے سامنے برتن کے پانی میں اسے کچھ نظر آتا ہے یا نہیں عامل اس عمل کو مسلسل پڑھتا اور مریض سے برابر اس کے مرض کے اسے پانی میں دکھائی دینے کے بارے میں دریافت کرتا جائے۔ عمل کے چند ہی لمحے بعد مریض کو برتن کے مرکز میں عجیب و غریب نظارے رونما ہوں گے جن کے دوران ایسا معلوم ہوگا کہ اس کے سامنے ایک بہت بڑا قلعہ نما دربار شاہی کا نظارہ

موجود ہے جس میں حیرت انگیز مخلوق کا ایک جہان آباد ہے۔ اس دربار میں در و جواہر سے مرصع ایک تخت آراستہ نظر آتا ہے جس پر ایک بارعب روحانی بزرگ موجود ہے۔ جب عامل کے دریافت کرنے پر مریض اس منظر کے دکھائی دینے کا ذکر کرے تو عامل اسے فوراً حکم دے کہ وہ اس تخت نشین بزرگ کو سلام و آداب بجالا کر اپنے مرض کی حقیقت کے بارے جو کچھ دریافت کرنا اور مشاہدہ کرنا ہو دریافت کرے۔ مریض کے دریافت کرنے پر اس حاضر روحانی ہستی کے حکم سے مریض پر وارد آسیب و جن یا ارواح خبیثہ میں سے جو کچھ بھی ہوگا اس کے سامنے حاضر ہو جائے گا اس وقت ضروری ہوتا ہے کہ مریض کسی بھی قسم کا کوئی خوف و خطر دل میں لائے بغیر مکمل معلومات حاصل کرے۔ اس عمل میں نہ صرف مریض ہی اپنے مرض کو مشاہدہ کر سکتا ہے بلکہ حاضرین مجلس میں سے بھی ہر شخص اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اس روحانی و طلسماتی علم کی مدد سے مریض کے مرض کی تشخیص و مشاہدہ کی صورت تو ممکن ہے لیکن مریض پر مسلط آسیب و جن کے ظلل و اثرات کا علاج کسی بھی صورت ممکن نہیں ہوتا اس لئے عامل کے لئے ضروری ہے کہ دوران عمل مریض کی حقیقت مرض اور مشاہدہ مرض کے حالات و اسباب کے بارے سوالات کی دریافت تک ہی رہے علاج کی بابت کسی قسم کا کوئی سوال نہ کیا جائے۔ اس محیر العقول عمل کو عامل جب تک چاہے جاری رکھ سکتا ہے اور جب تمام تر معلومات اور جو کچھ مریض اور حاضرین مجلس کو دیکھنا دریافت کرنا مطلوب ہو اپنی آنکھوں سے محاکمہ کر لیں اور اپنے کانوں بغور سن لیں تو عامل عمل کا چپ کرنا ترک کر دے۔ مریض اور اہل مجلس کی نظروں سے مقرر اسی وقت قاتم ہو جائے گا۔ اس عمل کا میں نے بارہا تجربہ کیا ہے اور حرف بحرف درست پایا ہے۔ ایک مدت کے بعد برائے استفادہ شائقین علوم مخفیہ اس عمل کو سپرد قلم کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں خدا کرے اہل فن حضرات اس علم کی تحفیر کر کے اس عمل روحانی و طلسماتی کی برکات و عجائبات سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔ ابو الفضل احمد ابن حسین بدیع الزماں قبلی صاحب میونالمحر اس عمل کی تحفیر کی ترکیب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ اس عمل کا عامل بننے کے لئے چالیس یوم تک ترک حیوانات حلالی و حلالی کے ساتھ عہدات تہذکرہ بالصدر کو ایک لاکھ پچیس ہزار کی تعداد کے مطابق پڑھنا شرط لازم ہے ذکوۃ پوری ہو چکے تو بھی عمل کو قابو میں رکھنے کیلئے ہر روز ایک سو پچیس دفعہ بلاناغہ پڑھتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔

۴۔ مریض کے حالات کی دریافت کے لئے

میونالمحر میں مریض کے حالات کی تشخیص کے متعلق حکیم قبلی کا

خوف کھائے گا اور ایک دفعہ آئینہ میں اپنی شکل و صورت کو اس طرح کریمہ
المنظر دیکھ کر دوبارہ آئینہ میں نہیں دیکھ سکے گا بارہا اس عمل کا میں نے تجربہ کیا
ہے۔ اسامیہ ہیں۔

كَمَا صَوَّبِيَا عَوَّطِلَ طَلَّا عَطَا عَقَطَا صَنَا طَنَا طَاغَطَا
عَلَوْنَا حُرْمَتَا مُكَبَّأَ صِفْرًا هَيَّا مَرُّوْا اِلَى رَبِّهَا نَا طِرَةً فَدَجَّوْهُ يَوْمَئِذٍ
غَابِرَةً وَارْقُدُوا ثَامَةً حَصْنَا صَنِخْنَا رَنَا شَيْفَا عَقَبَا خَرَجَا اَمْلَغْنَا
تَمْلِيخْنَا اَمَالَهُ بِحَقِّ هَذَا لَاسْمَاءٍ مِنَ السَّحْرِ اَفُوْكَلْ يَا عَهْدَ النَّارِ
حَقِّقْ وَجُوهَكَ وَالنَّوَا صِيْنَكَ وَالْاَقْدَامَ مُخَارِقًا صَبَطًا صُوصَرِيَا
بِنَا جَعْنَا خَوَا طَغْنَا شَالِهًا ۵

۷۔ سحر و جادو کی تشخیص

علمائے علوم روحانیات و مخفیات کے نزدیک ایسے پوشیدہ و مخفیہ
خطرناک حالات مرض کا مریض جس کے مرض کی اس کے جسم میں ظاہری
طور پر کچھ بھی علامات نظر نہ آتی ہوں اور علاج معالجہ کے باوجود مرض میں
شدت پیدا ہوتی جاتی ہو اور کسی بھی صورت نجات ممکن نظر نہ آتی ہو بلکہ
انجام کار وہ مرض جان لیوا ثابت ہونے لگے تو پھر بلا حک و شبہ یہ جان لینا
ضروری ہو جاتا ہے کہ اس مریض کے مرض کی درست تشخیص نہیں ہو سکی
اور یہ کہ مریض کے مرض کا سبب قدرتی و جسمانی نہیں ہے بلکہ عینی طور پر
سحری و سٹلی ہے ایسے مریض پر سحر و جادو کا اثر معلوم کرنے کا ایک کامیاب
طریقہ تشخیص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تشخیص کے اس عمل کے لئے عامل
ذیل کے کلمات طلسمات کو ایک سو دس بار تلاوت کر کے مریض کو دم کرے
اور اس کے ساتھ ہی اس کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو پکڑ کر کاغذ پر لگائے
اس کے بعد انگوٹھے کو اٹھا کر دیکھے۔ مریض پر سحر و جادو کے اثرات ہونے کی
صورت میں مجسم خدا مریض کے انگوٹھے کے نشان پر تازہ اور سرخ رنگ کا
انسانی خون کا دمہ نمودار ہو جائیگا جبکہ انگوٹھے کی جلد بالکل صاف ہوگی۔ عامل
جتنی بار اس عمل کو بجالائے گا۔ ہر بار انگوٹھے کے نشان پر خون کا دمہ واضح
طور پر ابھرا ہوا نظر آئے گا۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے لیکن بطور تماشہ اس
عمل کے بجالانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس طرح عمل کی قوت و
تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ کلمات طلسمات ملاحظہ ہوں۔

وَنَادَوْنَاهَا اِنَّمَا السِّتْرُ السَّاحِرَةُ مِنَ الدَّعَوَاتِ وَالْفُتُوْرَاتِ
مَا كُنْتُمْ اِمْنَكُمْ يَا فَرْحَسَ وَنَا شَيْفَتُ مَلْفَتُ حَامِلُ هَذَا الْكِتَابِ
مِنْ جَمِيعِ الْاَحْوَالِ وَالْعُقُوْبَاتِ مَا تَرَى لِتَهْبَةِ الْبَلَاءِ وَالْوَهْلَةِ عَلَى
الْعَلَائِقِ اَجْمَعِينَ مَلْعُوْنَا مَذْخُوْدًا يَا كَلْفَا نَبِلَ طَابَرًا وَنَا طَلْنَا لَمَلًا

ایک مجرب عمل یوں لکھا ہے۔ تحریر ہے کہ جس مریض کے بابت یہ معلوم
کرنا ہو کہ وہ جس مرض کا شکار ہے کیا اسے اس مرض سے چھٹکارا نصیب
ہو سکے گا یا نہیں یا یہ کہ مرض طوالت پکڑے گا یا جلد اچھا ہو جائیگا۔ تو اس
دریافت کے لئے ذیل کے طلسمات کو ایک بیضہ مرغ پر لکھیں اور رات کو
پوشیدہ طور پر مریض کے سر ہانے رکھ دیں۔ صبح کے وقت نکال کر دیکھیں
کے تواترے کا سیاہ رنگ پڑ چکا ہو گا یا سرخ یا پھر بالکل اصلی حالت درگت پر ہی
ہوگا۔ اثرے کا سیاہ ہو جانا مریض کی ہلاکت کی علامت ہے۔ سرخ رنگ مرض
کے طوالت کی دلیل ہے جبکہ کسی قسم کے تغیر کار و نمائندہ ہو اس بات کی نشانی
ہے کہ مریض انشاء اللہ جلد صحت یاب ہو جائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

اراج ساطا سا مادا حبایا صدعا رقاطا ادبایا احددا

سالال اکادبا شعا ۵

۵۔ تشخیص سحر و جادو کے لئے

ہا ما سہروس ما حروس یعنوس ما سرتلوس دیوس
عطروسا هاعطا هوش رفقبطا ارکاھض أصبایا وٹ کیلتا عزبا
القاصف سحابا الحقا سکسبک قرطشان طلو شاعدا لساعة
السحر هیوبا العجل لغیشی لعط یصا من ہیا مروج ما همطا
همطار تقوش نطاف طائف من ربك وهم نائمون ۵
ہر نیا سیاہ ملی کے دباغت شدہ چڑے پر اسمائے متذکرہ لکھیں اور
اس کے نیچے مریض اور اس کی ماں کا نام تحریر کریں۔ اس چڑے کو مریض
کے سر پر باندھ دیں تو وہ سحر ہونے کی صورت میں اپنے مرض کی تمام
حقیقت خود بخود بیان کر ڈالے گا اور ہوش میں ہوتے ہوئے بھی خود معلوم نہ
کر سکے گا کہ وہ کیا تپا چکا ہے۔ صاحب میون السحر اس عمل کو مجرب الجرب کہتے
ہیں اور علامہ سہامی صاحب المجاہد والغرائب نے بھی بڑی تعریف کے ساتھ
اس عمل کو علمائے طلسمات و روحانیات کے ایک مستند مجرب عمل کے طور پر
بیان کیا ہے یہ عمل آزمودہ ہے۔

۶۔ تشخیص سحر کا طلسماتی عمل

اسمائے ذیل کو پانی پر پڑھ کر سحر زدہ مریض کو پلائیں اس کے فوراً بعد
ایک صاف اور عمدہ قسم کا آئینہ مریض کے سامنے کر دیں اور اسے آئینہ میں
اپنا چہرہ دیکھنے کے لئے کہیں مریض پر سحر و جادو کا عمل ہونے کی صورت میں
مریض کو آئینہ میں اپنا چہرہ ظاہری صورت کی بجائے جیسی انسان کے چہرہ کی
طرح مسخ و مروح اور سیاہ رنگ کا خون ناک دکھائی دے گا جس سے مریض

نَفُوسَنَا مَا اسْتَطَعْنَا لَهٗ اِنْفُسِ اَنْفُسًا نَفْسًا نَفْسًا وَمَا هِيَا نَفُوسًا
جَمِيعُ الْأَرْوَاحِ الْمَثُودِيَّةِ وَالْقِرَآنِ السُّورَةِ وَجَنُودِ إِبْلِيسَ كُلُّهُمْ فِي
النَّارِ أَبَدًا.

۸۔ سحر و آسیب کی تشخیص کے لئے

تشخیص سحر و آسیب کے سلسلے کے عملیات میں سے صاحب میون
الحرم کا ایک مجرب الجرب عمل ملاحظہ ہو۔ ترکیب عمل میں تحریر ہے کہ عامل
ذیل کے اسمائے طلسمات کو سات بار پڑھ کر مریض پر دم کرے اگر اس عمل
کے نتیجہ میں عمل کے ایک ہفتہ کے دوران اس مریض کا مرض پہلے کی نسبت
زیادہ شدت اختیار کر جائے تو یہ بات مریض پر آئینی و جتنی اثرات کو ظاہر کرتی
ہے۔ اگر مرض میں کمی واقع ہو جائے تو جادو و سحر کے غلبہ کی علامت خیال کی
جاتی ہے اور اگر بدستور مرض اپنی حالت پر برقرار رہے تو یہ مرض کے جسمانی و
قدرتی ہونے کو واضح کرتا ہے۔ اسمائے طلسمات حسب ذیل ہیں۔

أَحْزَطًا أَجْهَنَ طَطًا أَحْزَطًا سَوَطًا هَنًا مَوَطًا طَبًا سَوَطِيلًا
مَوَطِيلًا عَسَنًا طَسَنًا عَسَنًا طَسَنًا جَامِعًا عِبَاعِدًا سَلَوْنِي
وَأَعْبَا حَافِظًا مِنَ الْبَلَّيَاتِ وَالسَّاحِرَةِ قَاهِرًا لَا يُطَاقَا صَفًا صَفًا.

۹۔ آسیب و جن کی حاضری بلانا

علوم فقہ و روحانیہ کے عامل و کامل ماہرین حضرات سے یہ بات
پوشیدہ نہیں ہے کہ آسیب و جن اور ارواح خبیثہ کے اثرات کے زیر اثر مریض
کی تشخیص تو ممکن ہی ہوتی ہے لیکن مریض کے روحانی علاج کے لئے مریض
پر مسلط اس کے آسیب و جن کی حاضری بلانا سخت دشوار ہو جاتا ہے اس کی
بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسے مریض کے علاج معالجہ کے لئے جب بھی کسی عامل
کو بلایا جاتا ہے تو اس پر وارد آسیب و جن عارضی طور پر مریض کا جسم چھوڑ کر
چلا جاتا ہے اور جب عامل ایسی حالت میں کہ اس کے لئے مریض کے آسیب
و جن کی حاضری بلانا ممکن ہو جاتا ہے یا اس ہو کر ناکام و نامراد واپس چلا جاتا
ہے۔ تو مریض کا وقتی طور پر پیچھا چھوڑ کر چلے جانے والا آسیب و جن دوبارہ
مریض پر وارد ہو جاتا ہے اور مریض کو اس کے علاج معالجہ کے جرم کی پاداش
میں پہلے کی نسبت زیادہ تکلیف دیتا اور ہر وقت تک کرنا شروع کر دیتا ہے اس
قسم کی خوفناک و کرب انگیز صورت حال کے شکار اکثر مریض چاروں طرف
سے دایوس ہو کر اپنے آپ کو اپنی پہلے سے موجودہ تکلیف و حالت پر چھوڑ
دینے کو اپنے لئے بہترین علاج خیال کرنے لگتے ہیں اس کی دوسری وجہ یہ بھی
ہوتی ہے کہ ایسے مریض پر مسلط ارواح خبیثہ جنات و شیاطین اکثر مریض پر

حاضر ہو کر اس کے عزیز و اقارب سے مختلف قسم کی باتیں بھی کرتے رہتے
ہیں جن میں زیادہ تر وہ مریض اور اس کے اہل خانہ کو مریض کے روحانی علاج
ہے باز رہنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں چنانچہ مریض کے ساتھ اس کے
لواحقین بھی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ دیکھتے اور سمجھتے
ہوئے حالات سے سمجھوتہ کر لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اس طرح کسی حقیقی
ماہر و عامل و کامل کی طرف سے ایسے مریض کے کامیاب علاج کے نہ ہونے
کے سبب مریض کے مرض میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جاتی ہے اور انجام
کار وہ مریض ایک دن آئینی و جتنی ظلل و اثرات کے باعث لقمہ اجل بن جاتا
ہے۔ علمائے طلسمات و روحانیات کے نزدیک تذکرہ بالا صورت حال کے
شکار آسیب زدہ مریض پر اس کے آسیب و جن کی حاضری بلانی مشکل تو ضرور
ہے لیکن ناممکن نہیں ہے چنانچہ کتب عملیات میں اس قسم کے غبیث و شیطانی
آسیب و جنات کی حاضری کے لئے بے شمار اعمال کا ایک عظیم ذخیرہ ملایا جاتا ہے
لیکن ان عملیات میں سے اکثر عملیات سمات عظیم پر مشتمل ہیں جن پر عمل
پیرا ہونا انتہائی مشکل ہے۔ وہ اعمال جو سہل الحصول اور کامیاب دے خطا شمار
کئے جاتے ہیں ان میں چند ایک کے متعلق میں نے خود تجربہ کیا ہے اور انہیں
صحیح پایا ہے میرے نزدیک میرے تجربات اور شواہدات کی بناء پر عمل مندرجہ
ذیل انتہائی کامیاب دے خطا اور حیرت انگیز اثرات کا مالک ہے۔ عمل کے لئے
کسی قسم کے چلہ یا غیبیہ کی بھی کوئی پابندی موجود نہیں ہے چنانچہ جب ایسے
مریض پر وارد آسیب و جن کے علاج کی غرض سے ایسے مریض کے جسم پر
حاضری بلانا مقصود ہو تو عامل بول شتر اعرابی پر ذیل کے کلمات طلسمات
و روحانیات ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کرے اور مریض کو پلا دے۔ بول کے
مریض کے حلق سے نیچے اترتے ہی اس پر مسلط آسیب و جن یا ارواح خبیثہ
میں سے جو کچھ بھی ہو گا فوراً مریض کے جسم پر حاضر ہو جائے گا۔ کلمات
طلسمات یہ ہیں۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا أَيُّهَا الْأَرْوَاحُ الْعَالِيَاتُ الطَّاهِرَاتُ
الزَّائِكِيَّاتُ وَيَا مَلَائِكَةَ رَبِّ الْعِزَّتِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُقَلَّبُ
الْقُلُوبِ وَلَا يُصَارُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا نَاسُخَتِئِيلُ وَتَحْشَنَتِئِيلُ
وَيَا حَمُفَشَتِئِيلُ وَيَا هَجْهَجَتِئِيلُ بِاللَّهِ وَبِاسْمِ اللَّهِ الْمَذْكُورِ
الْمَذْهُوبِ فِي اللُّوحِ الْمَشْهُورِ أَنْ تَأْمُرُوا الْجَنِينِ هُنَاكُمْ
وَأَتَابِعِهِمْ وَأَعُوذُ بِكُمْ وَهُمْ جَنْهُلُجَنْهُشُ وَسَهْفَسْتَهْفُوشُ
وَهُوشَتَهْمُوشُ وَسَهْفَسْتَهْمُوشُ بِطَاعَتِي وَأُتَجَاحُ حَاجَتِي يَا أَيُّهَا
الْمَلَائِكَةُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ وَبِحَقِّ اللَّهِ الْوَدُودِ الْمُقَدَّسِ الْمُطَهَّرِ
الظُّهُورِ الْقُدُّوسِ وَبِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمِ الْأَعْظَمِ يَا نَاسُخَتِئِيلُ وَيَا

کے مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کرنا ہو اس کے سامنے روشن کرے عال
مریض کو چراغ کی لو میں دیکھنے کا حکم دے اور خود عزیمت عمل کو کامل اور
یکسوئی کے ساتھ تلاوت کر کے پھونکا جائے چند ہی لمحے بعد مریض پر آسپی
وجہاتی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں مریض کو قلیتہ میں ایک وسیع
مریض قسم کا میدان سنا نظر آئے لگتا ہے۔ جب میدان نظر آئے تو عامل کو
حکم دے کہ وہ خاکروب کو طلب کرے عال کے ایسا حکم کرنے پر مریض کو
معلوم ہو گا کہ خاکروب میدان صاف کر رہا ہے اس کے بعد مریض کو میدان
میں فرش آراستہ نظر آئے گا جب فرش پر تخت لگایا جائے تو عامل مریض کو
کے کہ وہ بادشاہ جنات کو حاضر ہونے کا حکم دے مریض کے حکم کرنے پر
تخت پر ایک روحانی بزرگ جلوہ افروز ہو جاتے ہیں اس وقت ضروری ہوتا ہے
کہ مریض اس حاضر بزرگ کو نہایت خلوص و محبت سے سلام و آداب پیش
کرے اور اس کے بعد آسپی وجہاتی ظن و اثرات کے سبب پیدا ہونے والی اپنی
تکلیف کا ذکر کرے جس پر بادشاہ جنات کے حکم کرنے پر میدان میں گھوڑ
سواری کا ایک لشکر نمودار ہو جاتا ہے جو آن واحد میں مریض پر مسلط اس کے
آسیب و جن کو پکڑ کر شاہ جنات کے دربار حاضر کر دیتے ہیں۔ اس وقت
مریض کو چراغ کے روشن قلیتہ میں آگ کا ایک الہامی نظر آتا ہے اور
اس کے ساتھ شاہ جنات کے حکم سے مریض پر وارد اس کے آسیب و جن کو
جلا کر خاک کر دیا جاتا ہے وار اس کے ساتھ ہی چراغ کے قلیتہ سے نظر آئے
والا یہ عجیب و غریب منظر مریض کی نظروں سے قایم ہو جاتا ہے عزیمت
عمل یہ ہے۔

يَا هُنَا سَتَوَلَّاهُ سَتَوَلَّاهُ يَا هُوَ سَتَوَلَّاهُ سَتَوَلَّاهُ
مَلَقْنَا مَلَقْنَا يَا هُوَ سَتَوَلَّاهُ سَتَوَلَّاهُ الْوَاحِدَا يَذْهَبُهَا يَذْهَبُهَا
يَا يَذْهَبُهَا.

عمل مذکور بالا کو شرائط معینہ و مقررہ کے مطابق شروع کرنا
شروع کر کے سوال کا مرحلہ پڑھ کر سہ کر میں عامل ہو جائیں گے۔

۱۱۔ انتقال آسپ کا عجیب و غریب طلسماتی عمل

انتقال آسپ کے عمل سے مراد ایسا عمل ہے جس میں آسپ زہ
مریض کے آسیب و جن کو کسی دوسرے سحرست شخص کی طرف منتقل
کر کے مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریق علاج کی ضرورت اس وقت پیش
آتی ہے جب عامل کا واسطہ کسی ایسے سالہ سال کے لا علاج آسیب زہ مریض
سے پڑ جائے جس کے علاج کے لئے روحانی و سحری کسی بھی قسم کا کوئی بھی عمل
کارگر ثابت نہ ہوتا ہو بلکہ وہ مریض خطرناک اور مسلک قسم کے آسپی وجہاتی

تَفْسِيلُ وَيَا خَمْتَيْسَلُ وَيَا خَمْتَيْسَلُ سَمِعْنَا مَطِيْعًا مَعَ
الْاِخْوَانِ وَإِنْ لَمْ تَجِئُوا نِي فَسَلِّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَلَائِكَةً بِأَيْدِيهِمْ
شَوَاطِلَ مِنْ نَارٍ وَتَحْنُوْنَ وَجُوهَكُمْ وَإِنْ أَجَبْتُمْ لِي فَبَشِّرْكُمْ اللَّهُ
بِالْقِيَامَةِ الَّتِي تُوعِدُونَ تَارِكًا اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِحَقِّ هَذِهِ الْكَلَامِ
يَوْمَ يُنَادِي الْمُنَادُ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ أَجِئُوا نِي بِأَيْدِيهِمْ الْأَنْوَاعِ
الْعَالِيَاتِ الطَّاهِرَاتِ فِي الْجَنَّةِ خَاجَتِي وَتَبْلِيغُ مُرَادِي مِنَ اللَّهِ
فَعَالِي وَذَحْكُمُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ.

مریض پر آسپ و جن کی حاضری کے وقت مریض کے جسم میں
ایک لرزہ سا طاری ہو جائے گا پاؤں مڑ کر ٹیڑھے ہو جائیں گے منہ سے کف
جاری ہو جائے گا۔ آنکھیں خون کیوتری طرح سرخ اور سر سے پھول تک جسم
کے تمام بال کاٹوں کی طرح سیدھے کھڑے ہو جائیں گے۔ ایسا آسپ زہ
مریض حاضری آسپ کے وقت پلک جھپکائے بغیر چاروں طرف دیکھتا رہتا
ہے۔ عامل مریض پر اس کیفیت کے طاری ہونے اور حاضری آسپ و جن
کے باوجود مریض کی طرف توجہ دے بغیر کلمات طلسمات دروہانیاں کا ورد
کر رہا ہے یہاں تک کہ جب مریض پر حاضر ہونے والا آسپ و جن خود چل
پکار کر کے دریافت کرے کہ اسے بری طرح اور شدید طلب میں گرفتار
کر کے کیوں بلایا گیا ہے تو عامل عمل کا ورد جاری رکھتے ہوئے سایہ و آسیب کو
ہمیشہ کے لئے مریض کا جسم چھوڑ دینے کا حکم کرے۔ بلکہ خدا مریض کا
آسیب و جن خواہ کس قدر طاقت ور کیوں نہ ہو فوراً اس کا جسم چھوڑ کر ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے دفع ہو جائے گا اور اگر عامل کا حکم بجالانے میں کسی قسم کی تاخیر
ہے کام لے گا تو چشم زدن میں عمل کی برکت و قوت سے جل کر ہسم ہو
جائے گا۔

۱۰۔ آسپ و جن کی حاضرات کیلئے

کتب طلسمات دروہانیاں میں علانے فن نے آسپ و جن کی تشخیص
اور اس کے علاج کے سلسلے کے تمام تر عملیات کو دو طرح کے اعمال میں تقسیم
کر کے بیان کیا ہے پہلی قسم کے عملیات تشخیص و علاج کی تقسیم کے اعتبار سے
ایک دوسرے سے مختلف حقائق و نتائج کے حامل ہوتے ہیں جبکہ دوسری قسم
کے اعمال تشخیص و علاج کے ہر دو مقاصد و مطالب کے لئے یکساں طور پر مفید
ثابت ہوتے ہیں ذیل میں تشخیص و علاج کے اسرار و رموز پر مشتمل ایک
نہایت مہرب و آزمودہ عمل کو درج کیا جاتا ہے جس کی ترکیب کے مطابق
عامل ذیل کی طلسماتی مہارت کو کاغذ پر لکھ کر کپاس کی بنی روئی میں لپیٹ کر اس
کی حق بنائے اور تاجے کے چراغ میں دھن بلا در و دھن ڈال کر جس مریض

مریض کے دماغ کے اندر ایک عجیب و غریب صورت کے انسان کا بیوی نظر آتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی بھی اس قسم کا دماغی صدمہ یا عارضہ دکھائی نہیں دیتا۔ شروع میں ایکسرے تصویر میں آنے والی اس فوٹو کو ایکسرے مشین کی لمبی خرابی یا پھر دماغی شریانوں کے غیر معمولی طور پر ایک دوسرے سے چپک جانے کی وجہ سے قدرتی طور پر ایک انسانی شکل کا خاکہ تیار ہو جانے کا نام دے کر اس پر غور نہ کیا گیا اور مریض کے دوبارہ ایکسرے کے لئے کہا گیا۔ دوسری بار بھی ایکسرے تصویر میں وہ پہلے والا بیوی سا موجود تھا بلکہ پہلے کی نسبت قدرے واضح نظر آنے لگا تھا اس پر مریض کا تیسری بار ایکسرے کیا گیا اور پھر اس کے بعد درجنوں ایکسرے فوٹو اتروائے گئے جس میں ہر ایکسرے تصویر میں انسانی شکل و شبہت کے ایک وحشی کی تصویر موجود تھی۔ اس اپنی قسم کے انوکھے واقعہ کے بعد بھی ڈاکٹر حضرات نے مریض کو دماغی طور پر متاثر قرار دے کر مریض کا دماغی علاج معالجہ جاری رکھا لیکن جب سالہا سال کے علاج کے باوجود بھی مریض کو کچھ افادہ نہ ہو سکا تو مریض کے جدید طریقہ علاج کے معالجین کے بورڈ نے انجام کار ہمیں یہ مشورہ دیا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر آپ کسی روحانی عامل سے بھی مریض کے بارے میں مشورہ کر لیں جس پر ہم مریض کے روحانی علاج کے لئے مختلف عالمین حضرات سے علاج کرواتے ہوئے آپ کے پاس بھی حاضر ہوئے ہیں مریض کے لواحقین کی زبانی مریض کی کمائی اور پھر ایکسرے تصویر میں موجود آسیب و جن کی تصویر کا یہ واقعہ میرے لئے بھی بالکل نیا اور حیرت انگیز تھا۔ تاہم میں نے اپنے معمولات کے مطابق ذیل کے طلسماتی عمل کو روزانہ صبح و شام ایک سو ایک دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانا شروع کر دیا تو خدائے بزرگ و برتری مریض سے ایک چلہ کے دوران ہی مریض پر اس بدروح کا اثر جاتا رہا۔ عمل یہ ہے۔

جَزْءًا غِيَا حَزْءًا جِيَا طَوَّعًا وَاقْوَطًا يَأْقُومَ الْجَنِّ
وَالشَّيْطَانِينَ طَلُوطًا فَرَجَعَا مَرْجَعًا خَاسِبًا جِنًّا مَادَامَا سَا
خَفِيًّا عَلَمًا مَلَمًا سَرَاهَا مَرَاهَا سَلَمًا سَرَفَعًا

اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اس مریض کا صحت یابی کے بعد جب دوبارہ دماغی ایکسرے کروایا گیا تو اس ایکسرے تصویر میں سے وہ پہلے والی شکل و صورت غائب ہو چکی تھی اور ایکسرے رپورٹ کے مطابق دماغ بالکل درست اور صحیح حالت میں کام کر رہا تھا۔ تصویر میں کوئی معمولی سا بھی دماغی دھندہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد تجرباتی طور پر جب بھی میں نے آسمانی و جنتی تسلط کے زیر اثر دوسرے مریضوں پر ان کے متعلقہ جنت و آسیب کی حاضری کے وقت ایکسرے کی بجائے کمرہ کی مدد سے ان کی تصویریں اُبھریں تو ان میں سے ہر ایک مریض کی لی جانے والی تصویر میں اس پر مسلط اشیائے

عصمت کی قسم کھا کر اس بات کا پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ اب قیامت تک کے لئے بھی اس مریض کی طرف دوبارہ پلٹ کر نہیں آؤں گا۔ اس وقت عامل اپنے عمل کو ترک کر دے اور آسیب و جن سے اس کے چلے جانے کی نشانی طلب کرے۔ چنانچہ اس وقت عامل جو بھی نشانی طلب کرے گا۔ آسیب اس نشانی کے ظاہر کرنے کا پابند ہوگا۔ بہتر ہے کہ عامل مٹی کے ایک کورے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر بتی جلائے اور پھر اسے کچھ دیر جلنے کے بعد کسی بلند جگہ پر رکھ دے اور آسیب کو حکم دے کہ وہ مریض کا جسم چھوڑے ہوئے روشن چراغ کو ایک مرتبہ گل کر کے دوبارہ روشن کرے اور اس کے بعد چلا جائے۔ اس وقت یہ عجیب تماشا دیکھنے میں آئے گا۔ عامل کا روشن کیا ہوا چراغ بجھ جائے گا اور پھر دوبارہ خود بخود ہی جل اٹھے گا آسیب جن عامل کا حکم بجالانے کے بعد مریض کے اعتمادی شخص کا جسم چھوڑ کر جیسے ہی علیحدہ ہوتا ہے تو وہ شخص اسی وقت ہی چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور کچھ دیر پہلے جو شخص سخت قسم کا لاغر، کمزور اور خوفناک قسم کی صورت حال سے دوچار تھا بالکل ہشاش و بشتاش ہو جاتا ہے میرا ذاتی طور پر آزمودہ تجربہ دلاتا ہے۔

۱۲۔ آسیب و جن کی تصویر اُتارنا

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ یہ اپریل ۱۹۹۳ء کا واقعہ ہے کہ ساندہ کلاں لاہور کے علاقہ سے ایک مریض شخصیت و علاج کے لئے میرے پاس لایا گیا۔ ظاہری طور پر تو وہ مریض پاگل و مجنون دکھائی دیتا تھا لیکن جب میں نے اپنے عمل روحانی کے ذریعہ پتہ چلایا تو معلوم ہوا کہ مریض کسی بھی قسم کے دماغی عارضہ کا شکار نہیں ہے بلکہ اس کے خلل دماغی اور جنوں کا سبب آسیب و جنت کا تسلط ہے۔ مریض کے لواحقین نے میری تجویز کردہ شخصیت کی تصدیق کی اور اس کے ساتھ ہی مریض کے دماغ کی ایک ایکسرے فوٹو کاپی دکھائی جس میں بغور دیکھنے پر مریض کے سر یعنی دماغ کے خلیات میں ایک برہنہ جسم جیسی نما خوفناک بالوں والے سادھو کی تصویر بالکل واضح طور پر نظر آتی تھی۔ میرے علاوہ اس وقت میرے پاس موجود بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی اس تصویر کو ملاحظہ کیا جس سے ہر شخص حیران و ششدر ہو گیا۔ میرے دریافت کرنے پر مریض کے لواحقین نے یہ عجیب و غریب کمائی ستائی کہ ہمارے مریض مدت العمر سے اس خوفناک آسمانی و جنتی اثرات کے زیر اثر ہے لیکن معمولی قسم کے علاج معالجہ سے افادہ نہ ہونے کی بناء پر مریض کے معالجین نے مریض کو دماغی امراض کے ہسپتال میں باقاعدہ داخل کر دئے اور اس کے مکمل علاج کے لئے کہا جس پر ابتدائی طور پر مریض کا ایکسرے لیا گیا لیکن جب ایکسرے رپورٹ آئی تو اس میں نتیجہ کے طور پر یہ درج تھا کہ

کے آسیب و جن کو حاضر کرنا انتہائی آسان کام ہو جاتا ہے جس کا طریقہ یوں ہے کہ جب بھی عامل ضرورت علاج اور مختلف معلومات کے لئے مریض کے آسیب و جن کو حاضر کرنا چاہے تو اس کے لئے عامل ذیل کے کلمات کا سات بار درود کر کے مریض کا حصار کرے اور اس کے دورہ کی حالت میں کالے جانے والے ہالوں کو کونکہ پر چلائے مریض پر عامل کی ہزار کوشش کے باوجود بھی حاضر نہ ہونے والا آسیب و جن چشم زدن میں اپنے زیر اثر مریض پر حاضر ہو جاتا ہے کلمات عمل یہ ہیں۔

عَزَمْتُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى كُلِّ جَانٍ وَجَنَّةٍ وَشَيْطَانٍ وَشَيْطَانَةٍ وَتَارِدٍ وَتَارِدَةٍ وَجَنُودِ ابْلِيسَ صِبْغِيكُمْ وَخَبِيرِيكُمْ أَخْرَأُكُمْ وَغِيْبِيكُمْ ذُكُورُكُمْ وَأَنَا شُكُّكُمْ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَعْجَبًا وَفَصِيحًا إِلَّا مَا أَجَبْتُمْ وَأَسْرَفْتُمْ هَذِهِ السَّاعَةِ أَحْتَسِبُكُمْ عَلَى هَذَا الظَّالِمِ الْعَثَمَةِ وَعَلَى هَذَا الْاَلَمِيِّ وَأَخْبَرْتَنِي بِخَبْرِهِ وَأَسْمَهُ وَشَتَابِهِ وَذَاعِلِهِ وَمِنْ أَيْهِ الْأَجْناسِ هُوَ مِنْ الْحَاكِمِ خَلْفَهُ مِنْكُمْ فَإِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً عَجَلُوا لِأَجْلِ الْحَقِيقَةِ يَا جَمِيعُ أُمَرَاءِ الْجِنِّ وَسَادَتِهِمْ وَجَمِيعُ الشَّيَاطِينِ وَالْقَبَائِلِ وَالْمُلُوكِ وَالسَّادَاتِ عَجَلُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَلَا تَفْصِي تَفْصِيكُمْ بَعْضُنَا وَتَقْتُلُوا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَكَائِهِ وَمَنْ نُودِيَ مِنْكُمْ بِاسْمِهِ فَلْيَخْضَرْ بِنَفْسِهِ وَجَنُودِهِ وَأَعْوَانِهِ أَجْعَلُوا بِالَّذِي أَنْتُمْ لَهُ عَهْدُونَ كُلُّكُمْ تَخْلِفُونَ الْعَذَابَ الْإِيمَ فَإِذَا أَنْتُمْ وَخَصْمَتُكُمْ وَجَمْعُكُمْ شَتَابَ قَاتِبٍ وَشَتَابَ مُبِينٍ وَشَتَابَ وَاصِدٍ الْوَحَا قَبْلَ نُزُولِ الْمَلَائِكَةِ بِالْمُحَارِقِ وَالْمُحَرِّبِ الْوَحَا قَبْلَ أَنْ يَنْضِيبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَجْبُو بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَخَلِّكُمْ وَأَعُوذُ بِكُمْ عَلَى هَذِهِ الْمُتَعَرِّدِ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْتُمْ تَكُونُوا بَاتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَمَقْصُودُهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ۔

۱۳۔ آسیب و جن دور کرنے کا عمل

عامل مریض پر آسیب و جن کو حاضر کرنے کے بعد اسے حکم دے کہ وہ اس مریض کا پیچھا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے چلا جائے۔ اگر آسیب و جن عامل کا حکم بجالائے تو بہتر درجہ عامل ذیل کا عمل بجالائے۔ یہ عمل جملہ قسم کے جنات و شیاطین اور آفات و بہتات کے دفع کرنے کے لئے انتہائی کامیاب دے خطا ثابت ہوتا ہے عمل کی ترکیب اس طرح پر ہے کہ عامل کسی کھلے منہ کے برتن میں پانی ڈال کر برتن کو آگ پر رکھے اور جب پانی خوب گرم ہو جائے تو بلا خوف و خطر دعوات حمد و ثناء کے کلمات تلاوت کرتا ہو اور برتن کے کھولتے

خفیہ وار ارواح شیاطین کی مختلف شکل و صورت کی بھینک تصویر موجود ہوتی تھی اور جب مریض کا روحانی علاج کر کے ان ارواح بد کو دفع کر دیا جاتا۔ تو صحت یابی کے بعد مریض کی اتاری جانے والی تصویر بالکل واضح اور ہر قسم کی عجیب و غریب اشکال سے پاک ہوتی۔ متذکرہ بالا مریض کے علاج کے بعد جو حیرت انگیز معلومات اور انکشافات ہوئے ان کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر آسیب زدہ مریض پر غلبہ آسیب یا اس کے عمل کی مدد سے مریض پر بلائی جانے والی ماضی کے وقت تصویر لی جائے خواہ یہ کمرے کی مدد سے اتاری جائے یا اس کے بدن کا انکسارے فوٹو کیا جائے۔ دونوں صورتوں میں مریض کی تصویر کے ساتھ اس کے ایذا دہندہ جسم کی بھی وہ جس بھی حالت میں ہو تصویر اتر جاتی ہے عامل حضرات اور اس فن کے شائقین کو آسیب زدہ مریض کے علاج کے وقت اس عجیب و غریب عمل کے مشاہدہ کے لئے مریض پر مسلط اس کے آسیب و جن کی تصویر حاصل کر لینا چاہئے تاکہ روحانی علوم و فنون کے مکرین کو اس فن کی حقانیت و صداقت کا عملی ثبوت پیش کیا جاسکے۔

۱۳۔ آسیب و جن حاضر کرنے کا عمل

ایسا شریعہ قسم کا بھوت و پلیدیا آسیب و جن جو اپنے زیر اثر مریض پر اپنی مرضی سے تو ہر وقت مسلط رہتا ہو لیکن مریض کے روحانی علاج کے لئے اس کے جسم پر کسی بھی طریقے سے اور کسی بھی عامل و کمال کے عمل سے حاضر نہ ہوتا ہو تو ایسے آسیب و جن کی ماضی بلائے کا ایک صدی طریقہ جو مجھے میرے مشفق و مربی والد جناب مرزا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز سے بطور وراثت کے پہنچا ہے اور جواب میرے روزانہ کے معمولات میں سے ہے یہ ہے کہ عامل ایسے آسیب زدہ مریض کے پاس ہر وقت موجود رہے اور اس پر اس کے معمول کے مطابق آسیب و جن کے خود بخود حاضر ہو جانے کا انتظار کرے۔ چنانچہ جس وقت بھی اس پر دورہ عود کر آئے اور آسیب مریض پر آوارہ ہو تو عامل اسی وقت ہی ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر مریض کے سر کے بال اس کی چوٹی سے پکڑ کر کاٹ ڈالے اور اپنے پاس محفوظ رکھے۔ عامل جو نئی ایسا کرے گا آسیب و جن اسی وقت ہی مریض کا جسم چھوڑ کر چلا جائے گا۔ تجربات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر حالتوں میں اس عمل کے بعد آسیب و جن حیران و پریشان اور قدرتی طور پر خوفزدہ ہو کر مریض کا ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو اور وہ شیطان صفت آسیب و جن پھر بھی مریض پر مسلط ہی رہے تو اس صورت میں بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس عمل کے نتیجہ میں مریض پر مسلط اس

گرم اور جلادینے والی قوت کا حامل بن جاتا ہے اس لئے حامل بھی سوائے عمل کے ازراہ تماشہ کبھی بھی اس عمل کا مظاہرہ نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا اور گرم پانی اسے بھی جلا ڈالے گا۔

۱۵۔ آسیب زدہ مریض کا علاج

حکیم قبلی میون السحر میں عمل مندرجہ ذیل کو آسیب زدہ مریض کے کامیاب علاج کے لئے اپنا تجربہ الجربہ عمل بیان کرتے ہیں اس عمل کا دارودار چند ایک عقاقیر یعنی بوٹیوں اور ادویات سے مرکب درج ذیل نسخہ پر ہے۔
میدہ سائلہ ایک حصہ طلیقہ یعنی ہینگ ایک حصہ اسپند یعنی حرل دو حصہ سداب دو حصہ کلل یعنی تھمیں دو حصہ پوست انار دو حصہ تمام ادویات و عقاقیر کو حاصل کر کے کوفتہ بناد کر کے سرکہ انگوری میں خوب اچھی طرح گوندھیں اور کسی شیشی میں ڈال کر چالیس روز تک ننناک زمین میں دفن رکھیں پھر نکال کر اس مواد میں قحوم کا پانی شامل کریں اور سب کو یک جان کر کے خوب ہار یک پیس میں تک کہ تمام ادویات کا ایک سیال سارو غن تیار ہو جائے اس روغن کو محفوظ کر لیں۔ جب آسیب زدہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس روغن کے چند قطرے مریض کی ناک میں پٹکادیں اور قدرے اس کے جسم پر مالش کریں۔ اس طرح تھوڑا سا روغن کاغذ پر مل کر مریض کی ناک میں اسکی دھونی دیں۔ طلسماتی روغن کی تاثیر یہ ہے کہ مریض پر اس روغن کے استعمال کو ایک ہل بھی نہیں گزر تا کہ اس پر مسلط آسیب و جن اس کے جسم سے نکل جاتا ہے اور دوبارہ زندگی بھر اس کی طرف کبھی بھی آنے کی جرأت نہیں کرتا۔ آزمودہ ہے۔

۱۶۔ آسیب دفع کرنے کے لئے

میرا خاص خاندانی سیدہ کا نسخہ جو کہ میں اصرار کرنے پر بھی کسی کو نہ بتایا کرتا تھا پیش خدمت ہے۔ نسخہ کو معمولی سمجھ کر آزمانے سے گریز نہ فرمائیں جربہ الجربہ ہے۔

سفید کبوتر کا خون، سیاہ بلی کا خون، سفید خرگوش کا خون، سیاہ چکادڑ کا خون، سفید مرغ کا خون، سیاہ گدھ کا خون، ہر ایک مساوی الوزن لے کر ملائیں پھر زہد لہر، کبریت، خم سداب، خم بھگ، خم حرل، خم ہلہان تمام ادویہ کو ہم وزن لے کر پیس لیں۔ بعد ازاں ان سب کو ملا کر خوب کھل کر کے تانبے کے برتن میں محفوظ کر لیں۔ طلسماتی نسخہ تیار ہے۔ بوقت ضرورت اس میں سے تھوڑا سا لے کر مریض کو اس کی دھونی دیں اور کچھ ناک میں ڈپکائیں۔ بفضلہ تعالیٰ تھوڑی دیر بعد، جن بھوت آسیب ارواح خبیثہ و شیاطین بنار کا پچھا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

ہوئے پانی سے ایک چلو بھر لے کر مریض کے منہ اور اس کے تمام جسم پر اس کے چھینٹے مارے۔ دعوات حیدری کے کلمات حسب ذیل ہیں۔

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَلَقَسَنْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَرْوَاحِ الْمَعْلُومَاتِ وَاصْغَابِ الصَّلَاحِ وَالرِّمَاحِ الْمَحْذُودَاتِ وَارْكَابِ الرِّفَاحِ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَاصْغَابِ الْبَرْقِ وَالْقُودِ وَلَقَسَنْتُ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْمِ الْعَظِيمِ وَالْكَلِمَةِ الْكَرِيمِ مَوْلَانَا وَمَوْلَاكُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَادِسُ الْمُجَاهِدِينَ وَلَيْثُ الْمُؤَجِدِينَ وَقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَوَصِيرُ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَزَّمْتُ عَلَيْكَ يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ وَمُظْهَرَ الْغَرَائِبِ بِأَسْمِ النُّكُودِ الْمَذْبُودِ فِي اللَّوْحِ الْمَسْطُودِ وَهِيَ يَا وَلِيَّ يَا إِبْلِيسَ يَا عَلِيَّ فَأَغْشَيْنَا يَا مَوْلَانَا صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ فِي قَضَائِهِ حَاجَاتِنَا وَخَلَصَتْنَا مِنْ جَمِيعِ الْكَرْبَاتِ وَأَعْصَمَنَا مِنْ جَمِيعِ الْآفَاتِ وَالْبَلَّاتِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ خَلِيلٍ وَأَنْتَاهِيمِ وَأَعْوَانِهِمْ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنْصُرْنَا يَا نَاصِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَى تَبْلِيغِ مَوَادِنَا وَتَسْجِيرِ لَنَا كُلِّ أَرْوَاحِ الْعَالِيَاتِ الطَّاهِرَاتِ الْوَحَا الْعَجَلِ بِحَقِّ حَقِّكَ وَبِحَقِّ بَيْتِكَ وَبِحَقِّ رَبِّكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔

حامل کے اس عمل کو بجالاتے ہی آسیب و جن آہ و بکاہ اور فریاد کرنے لگے گا کہ میں جلا میں خاک ہوا۔ مجھے صاف کر دیا جائے۔ حامل آسیب و جن کی اس غوغا آرائی کی طرف کوئی توجہ نہ دے بلکہ اپنا عمل جاری رکھے۔ یہاں تک کہ جب آسیب و جن فریاد کرتا ہوا حامل کے قدموں میں آ پڑے اور اس بات کا پتہ وعدہ کرے کہ وہ دوبارہ اب کبھی بھی مریض کے قریب تک نہیں بھٹکے گا تو حامل عمل کو ترک کر دے اور مریض کو حصار سے باہر نکال لائے۔ مریض کے حصار سے باہر آتے ہی آسیب و جن اس کا جسم چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ چنانچہ آسیب کے جاتے ہی مریض غش کھا کر زمین پر گر پڑے گا اور اس کے کچھ دیر بعد اسے خود ہی غش سے افاقہ ہو جائے گا۔ آسیبی قتلہ کے ختم ہوتے ہی مریض اپنے آپ کو صحت مند توانا اور تندرست محسوس کرنے لگے گا۔ اس جگہ احتیاط و اعتدال کے طور پر یہ بتادینا ضروری ہے کہ عمل کے لئے اور عمل کے وقت حامل کے علاوہ جو شخص بھی برتن کے کھولنے ہوئے پانی میں ہاتھ ڈالے گا۔ اس کا ہاتھ جل اٹھے گا لیکن عمل کی قوت و برکت سے حامل کو یہ کھولنا اور ابلتا ہوا پانی عام ٹھنڈے پانی کی طرح محسوس ہوگا۔ جبکہ عمل کے بعد حامل بھی اس پانی میں ہاتھ نہیں ڈال سکے گا کیونکہ عمل کی تاثیر کے ختم ہوتے ہی حامل لئے بھی دوسرے لوگوں کی طرح وہ پانی

۷۔ ا۔ سحر و جادو کا حاضر کرنا

سحر و جادو کی حاضری بلانے کا جو عمل اس وقت پر د قلم کر رہا ہوں۔ یہ عمل ہمارے مغلیہ خاندان کے اکابر بزرگوں کے سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا مجھ تک بھی ایک بطور وراثت و امانت کے پہنچا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہوئے مجھے بیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے عمل کیا ہے طلسماتی و روحانی قوتوں کی صداقت کا منہ بولنا ثبوت ہے اور مجھے یہ تحریر کرتے ہوئے فخر اور روحانی مسرت ہو رہی ہے کہ پاک و ہند میں کسی بھی عامل و کامل کے پاس ہمارے اس عمل جیسا معجز نما عمل موجود نہیں ہے اس سے قبل کہ ترکیب عمل اور اس کے فوائد کا ذکر کیا جائے۔ اس جگہ یہ وضاحت کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سحر و جادو کے اثرات کے اثر انداز ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت جو غیر مستقل اور خطرناک نہیں ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ سحر و جادو کا عامل اپنے مسائل کے ارادہ کے مطابق اس کے مطلوبہ دشمن کو محض اپنے ارادہ عمل کی قوت سے ہی نقصان پہنچانے پر اکتفا کرتا ہے اور وہ متاثرہ شخص عامل کی طرف سے مقرر کردہ وقت و مدت کے بعد بغیر کسی روحانی علاج و معالجہ کے ہی قدرتی طور پر سحر و جادو کے سبب پیدا ہونے والی پریشانیوں سے چھٹکارہ حاصل کر لیتا ہے۔ سحر و جادو کی اس صورت احوال سے متاثرہ شخص پر سحر و جادو کی حاضری بلانے پر سحر و جادو کی عملی صورت کے موجود اثر انداز نہ ہونے کے باعث کسی قسم کی کوئی بھی چیز حاضر نہیں ہو سکتی۔ البتہ روحانی علاج معالجہ کی بدولت متاثرہ شخص اپنے سحر و جادو کے ختم ہونے کی مدت سے قبل سحر و جادو کے خطرناک، پریشان کن اور نقصان دہ اثرات سے بچ جاتا ہے۔ دوسری صورت جو مستقل طور پر اثر انداز اور زبردست قسم کی خطرناک شکاری جاتی ہے اس میں عامل اپنے سحر و جادو کے تابع جنات و شیاطین کی مدد سے اپنے مسائل کے مخالف شخص پر سحری حملہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن کو جس قسم کا نقصان پہنچانا مطلوب ہو فوراً پہنچ جاتا ہے جیسے دشمن شخص کو اس کے بلند مرتبہ سے گرا کر اس کے اور اس کے دوستوں اور خاندان کے لوگوں کے درمیان فتنہ و فساد ڈالتا۔ عورت و مرد کے درمیان طلاق و نفاق کا پیدا کر دیتا۔ دشمن کو پیلہ ذلیل یا سرگردان کرنا، کاروبار کا بستہ کر دینا، املاک کا چاہ کرنا، آباد جگہ کو دیران کر کے رکھ دینا تاکہ دشمن صحت، کاروبار اور عزت و وقار کے اعتبار سے گونا گوں پریشانیوں اور مختلف مالی و معاشی حالات کا شکار ہو کر زندگی کا سکون کھو بیٹھے۔ سحر و جادو کی اس متذکرہ بالا صورت میں متاثرہ شخص پر مسلط آسمی و جناتی قوتیں اس عمل کے زیر اثر ہوتی ہیں جس میں عامل مختلف ترکیب کے نقوش و قلیلہ جات دشمن کی شکل و صورت پر بنائے جانے والے خیالی اجسام اور سحر و جادو میں کام آنے والے جانوروں اور انسانی حیوانی ہڈیوں

اور ان کے مخصوص اعضاء سے ترتیب دیتا ہے پھر ان اشیاء کو اپنے سحر و جادو کے عمل سے دشمن شخص کی چاہی و بربادی یا بیماری و ہلاکت کے ارادہ سے دیران و بے آباد قسم کے قبرستانوں یا کنوئیں میں جلا کر یا ایسے ہی دفن کر دیتا ہے۔ دشمن کی گزر گاہ میں جادو سے ترکیب دی ہوئی چیزوں کا پیسنگ دیتا تاکہ وہ لوہے سے گزر جائے۔ خاک کا دشمن کے گمراہ دکان میں ڈال دینا یا پھر کسی بھی طریقہ سے دشمن کو جادو سحر کے قلیلہ جات و نقوش کو کھلا پلایا جاتا ہے سحر و جادو کی اس خوفناک صورت کے شکار شخص پر جب اس کے سحر و جادو کی حاضری کا عمل بھالایا جاتا ہے تو سحر و جادو کے عملی طور پر موجود ہونے کی بناء پر حاضری میں متاثرہ شخص پر اثر انداز اس کا سحر و جادو حقیقی و اصلی حالت میں جس طرح اور جس بھی مقام پر موجود ہوتا ہے عمل کی خیر و برکت اور طاقت و قوت سے مسور شخص کے سامنے ظاہر و حاضر ہو جاتا ہے۔ عمل کی مدد سے متاثرہ شخص کے جادو کے مکمل طور پر اخراج کے ساتھ ہی اس جادو سحری صورت کے زیر اثر جنات و شیاطین کا عمل و دخل بھی ختم ہو جاتا ہے جس کے بعد وہ تپاہ حال اور ہر چار اطراف سے پریشانیوں میں جکڑا ہوا شخص سکون و آرام اور سکھ چین کا سانس لیتا ہے۔ مصیبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ کاروباری گردش ختم ہو کر بھگ دستی و افلاس کا دور دورہ جاتا رہتا ہے عزت و وقار کی بھلی اور نفرت و دشمنی کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔ معاشی امور میں خیر و برکت اور روحانی سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ تمام دنیاوی مشکلات کا خاتمہ ہو کر جملہ شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

سحر و جادو کی حاضری کا طریقہ

ترکیب عمل کے مطابق مسور شخص کو خٹلا دھلا کر پاکیزہ لباس پہنایا جاتا ہے اور اس کی دونوں آنکھیں کپڑے سے ڈھانپ کر عامل اپنے سامنے بٹھا لیتا ہے۔ مسور شخص کپڑے کے اندر بھی عامل کے حکم کے مطابق اپنی آنکھیں بند کئے رکھتا ہے اور بالکل خاموش حالت میں سحر و جادو کے حاضر ہو جانے کے ارادہ کو دل ہی دل میں دہراتا رہتا ہے۔ عامل تانبے یا پتھر کے برتن کو کسی رنگ دار قسم کے سولی کپڑے میں باغہ کر مریض کے لواحقین کے سامنے مریض کو دے دیتا ہے کہ وہ اس برتن کو اپنے دل کے مقام پر خوب دہا کر لگائے رکھے اس کے بعد لکڑی کے کوئلے دہکا کر مریض کے سامنے رکھ دئے جاتے ہیں اور کوئلوں پر کوئی ساغر شہوار قسم کا دھنہ جلا کر اس کی دھوپ مریض کے بدن کو پہنچائی جاتی ہے اس کے لئے مریض کے تمام بدن کو کسی کپل وغیرہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ دھوپ کے سبب پیدا ہونے والے دھوپیں اور کوئلوں کی تپش و حرارت سے مریض کے جسم میں خوب کھل کر پہنچ آجائے۔ چنانچہ جب دھوپ کے عمل کے نتیجہ میں مریض

کے ستائے ہوئے انسانوں پر آزمایا جا چکا ہے اور تادم تحریر آج بھی میری دوسری ان گنت مصروفیات کے باوجود روزانہ بیسوں لوگ اس عمل کا عملی مظاہرہ دیکھنے، سحر و جادو کے علاج اس کے مستقل حل اور روحانی علاج معالجہ کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں جو خدا کے فضل و کرم سے مستفیض و مستفید ہو کر جاتے ہیں۔ روحانی علوم و فنون کی اشاعت اور خدمت خلق کے جذبہ کے پیش نظر میری طرف سے اس عمل کی ہر خاص و عام کو اجازت ہے تاکہ ہر شخص اس عمل کو آزما کر حقیقت طلسمات کا مشاہدہ کر سکے۔

۱۸۔ سحر زدہ مریض کا علاج

مندرجہ ذیل طلسمات کو سحر زدہ مریض کے قصد کے خون سے مریض کے پنے ہوئے کپڑے پر زحل یا مریخ کی ساعت میں شبہ یا سہ سب کو دوپہر کے وقت لکھیں اور اسی وقت اس کپڑے کو کسی کتہ یا بوسیدہ قبر میں دبا دیں سخت سے سخت جادو بھی باطل ہو جائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

برتاسا ہنوساس عطاسا یعوسا للحقا دھو یعوسا
برتاسا ہنوساس عطاسا

۱۹۔ برائے دفع سحر

کتاب الحجاب والغرائب میں علامہ سہاوی تحریر فرماتے ہیں کہ جادو و سحر کے رد کرنے کے لئے ذیل کے طلسمات کو ہرن کی جمل پر زعفران و عرق گلاب کی سیاہی سے لکھ کر سحر زدہ اپنے پاس رکھے تو خدا کے فضل و کرم سے شغلیاب ہو جائے طلسمات یہ ہیں۔

امولم وعودلوم دوعود وھم سوقارا لدیک وانا جودان
شاد ولاب جوماع تا اوج طواماک رقا کذ خاب ھت شوام ھام۔

۲۰۔ جادو و سحر کے لئے

سحر و جادو سے شفاء کے لئے ذیل کی عبارت عمل کو چالیس روز تک روزانہ نماز فجر کے بعد ایک سو دس مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے سحر کو پلائیں تو انشاء اللہ العزیز جادو و سحر کا اثر جابر ہے گا۔ عبارت عمل یہ ہے۔

تَوَكَّلْ يَا سَتِغْفِرُ يَا تَنَقُّ وَيَا حَنَّذَشْ وَيَا لَارِبُ الْأَحْمَرِ بِالْخَوَاجِ
السَّحَرِ بِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ فَانْفَعِلُوا مَا تُؤْمِنُونَ بِعَزَّةِ كَرْتَنَا نُؤْشِ
مَنْ يَكْفُرُ شَيْءٌ مِّنْكُمْ مَّوْهِبُ صَارِبِ صَلَاحِشْ إِنْ تَعِدَتْ الْمَلَائِكَةُ مِنْ
هَتَفِهِ وَطَاعَةِ الْمَخْلُوقَاتِ لِنَتَلَحَّيْ طَوْرًا هُنَا نَوْرًا أَجِبْ يَا الْحَمْدُ
أَنْتَ وَتَبَا لَكَ فَاشْفَا عَنَّا وَلَمْ تَطَاعَتِكَ بِنُؤْشِ شَعْنُؤُنَا وَمَا غَطَلُؤُنَا
مَنْ تَكُونُ مَا غَطَلُؤُنَا مِنْ طَوْرًا الْحَمْدُ الْوَاحِدُ السَّامِعُ۔

کا تمام جسم پینے سے تر ہو جاتا ہے تو عامل ذیل کے اسمائے طلسمات کا ورد کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسمائے طلسمات یہ ہیں۔

فَقُوْحِيْثُفُوْحَا خَقُوْحَا خَارَا وَبَارِدَا كَفَا مِنْطَرُفُوْقُوْرَا
سَبَحَا عَنْ جَمْعٍ بَدَنِهِ وَمَالِهِ وَأَهْلِهِ وَمَنْ حَوْلَهُ عَلَى مَا حَقَّقْنَا
صَبَابًا أَنْ يُبْطِلَ جَمِيعًا مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيَاطِينِ وَمِنْ قُوْدِ السَّاحِرِينَ مَسَامِيْرًا لِّفَاخَقَا شَمْعَشَاعَا
مَارِسَا لَحْمًا شَحْمًا تَأْكِلُ الْعِظَامَ وَتَشْرِبُ الْمَرْقَةَ مَنْقُوْقَا
نَقُوْشًا عَنْ مَوْبِدِّهَا عَظِيْمَةً مَّشُوْبَةً هَبَاخَا دَامُوْهَاطَا هَذِهِ
السَّاعَةُ رَوَيْدًا كَيْدًا يَوْمَدًا فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ يَا ذَا الطُّوْلِ قُوْضَا
نَاطِرًا بِالْعَيْنِ نَاطِرًا بِعَيْنِ اللَّهِ تَعَالَى۔

عمل کی برکت سے تصور شخص پر اثر انداز سحر جادو کی متعلقہ تمام اشیاء جو جس بھی صورت میں موجود ہوتی ہیں اس کے دل کے مقام پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر ہو جاتی ہیں۔ اگر عامل کے عمل کے باوجود تصور شخص کا سحر و جادو اس کے مقام دل پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر نہیں ہوتا تو پھر عامل برتن کو اس شخص سے لے کر علیحدہ رکھ دیتا ہے اور عمل کا ورد کرتے ہوئے مریض کے سر کے بالوں کو ان کی جڑ کے مقام سے پکڑ کر کھینچنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح مریض کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی باری باری کر کے پکڑ کر کھینچنے لگتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر نہ تو مریض کو ہی کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی عامل کو کچھ بوجھ چلنے ہے کہ بقدرت خدا متاثرہ شخص کا جادو تمام کا تمام اس کے بالوں اور ہاتھوں پاؤں سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ عامل اس عمل کو جاری رکھتا ہے اور جب یہ دیکھتا ہے کہ اب کوئی بھی چیز برآمد نہیں ہو رہی ہے تو اس وقت وہ عمل کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مریض کی آنکھوں پر سے کپڑا اتار کر اسے عمل کے مقام سے اٹھایا جاتا ہے۔ عمل کے تمام کرنے کے بعد جادو و سحر کی حاضری کے عمل میں جو کچھ کاغذات، ہڈیاں، گوشت و خون فولادی کیل کاٹنے، جیسے سڑے پتے حیوانی اعضاء مسان کی خاک وغیرہ برآمد ہو اسے دریاندی یا کسی نہر میں پھینک دیں اور جس طرح بھی مناسب خیال کریں اس شخص کا روحانی علاج کریں اور اس کے لئے ایسا عمل تجویز کریں کہ جس کی موجودگی کی وجہ سے اس شخص پر دوبارہ سحر و جادو کا حملہ نہ ہو سکے۔ سحر و جادو کی حاضری کے اس عمل کی تسخیر کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے تاہم عامل کا عمل کو اپنے روحانی پیشوا کے حکم سے بجالانا ضروری ہے جیسا کہ تحریر کر چکا ہوں کہ یہ عمل میرے روزانہ کے معمولات سے ہے اس لئے اس کی صداقت و حقانیت پر کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ برسوں سے یہ عمل ہزارہا سحر و جادو

لوگوں کی مختلف ضروریات

از مولانا حفظ الرحمن صدیقی قاسمی

ہوتی ہے کہ ہم دنیا میں اگر زندہ رہیں بھی تو ایک دائم المریض کی طرح۔ ایک کی طرح۔ ایک بیکار مظلوم انسان کی طرح رہیں۔ اور ان کے گندے عملیات کے ذریعے پیدا کردہ امراض یا سحر، ہماری قیمتی زندگی کا چراغ گل کر دیں۔ ایسے حالات میں اچھے مالمین کی طرف رجوع کرنا نہ صرف یہ کہ ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہے قدرت کا نظام ہے۔ اس نے اپنی اس دنیا میں مختلف المراج لوگ پیدا کئے ہیں۔ علاج محالہ کے دوران نئے نئے تجربات سے اس کا مفید ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ مگر اسی خاص مرض میں جلا بعض لوگوں کے حق میں وہ دوا کامیاب ثابت نہیں ہوتی، بیکار ثابت ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ الٹی سحر ثابت ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے مریض کی کھنٹی اور تکلیف میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہذا دنیا کے یہ روزمرہ کے تجربات ہیں۔

چند عجیب واقعات

ذاتی طور پر بہت سے عجیب واقعات میرے سامنے آئے ہیں۔ ان پر جب غور کرتا ہوں تو بھلا امیری حیرانی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہے؟ کیوں ہے؟

ایک صاحب ہیں جب کبھی سیب کی ایک قاش کھا لیتے ہیں تو ان کے پیٹ میں شدید درد ہو جاتا ہے۔ ایک صاحب ہیں۔ کسی بھی فعل میں جب وہ اڑا استعمال کرتی ہیں تو درد شکم اور سخت کھنٹی میں جلا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اڑا کھانے سے ایک صاحب کو درد سر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جبکہ جتنی نکتہ نظر سے اڑے یا سیب میں کوئی ایسی خاصیت نہیں ہے جس سے پیٹ میں یا سر میں درد پیدا ہو جائے۔

ایک صاحب ہیں جن کی ناک میں لہو کی خوشبو پہنچ جاتی ہے تو انھیں نزلہ کھانسی کی سخت شکایت ہو جاتی ہے اور کئی کئی دن تک رہتی ہے۔ میرے ایک عزیز شاگرد ہیں۔ چائے کے بعد عادی ہیں۔ صبح سے شام تک

انسانی ضروریات بے شمار ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ زندگی کی ہر منزل نئے نئے تقاضے اور نئی ضروریات لیکر سامنے آتی رہتی ہے ابھی ایک مقصد پورے طور پر حاصل نہیں ہو پاتا کہ دوسرا نیا مقصد، نئی ضرورت اور نئی لکھن سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔ نیز زندگی کی راہ میں حادثات سے دوچار ہونا بھی ایک فطری عمل ہے جس سے مفر نہیں۔ بعض حادثے تو ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی ان کا مقابلہ آسانی سے یا مشکل سے بہر حال کر لیتا ہے لیکن بعض حادثات میں آدمی بالکل مجبور اور بے بس نظر آتا ہے۔

لوگوں کی زندگی میں پیش آنے والے حوادث کی نوعیت اکثر مختلف ہوتی ہے اچانک آگ لگ جانا، ایسی ڈنٹ ہو جانا، زلزلوں، طوفانوں یا خطرناک امراض کا شکار ہو جانا وغیرہ۔ کچھ حادثے اپنے یا غیروں کی کرم فرمائی کا نتیجہ بھی ہوتے ہیں۔ کچھ کوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں جیسے نہیں رکنا کاروبار میں مسلسل گھما ہوتا رہتا ہے۔ اچھے محنتی، ذہین طلباء امتحانات میں ٹل ہو جاتے ہیں یا معمولی نمبروں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ دکان یا کاروبار سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ لوگ اسے نوشہ نقد پر سمجھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور فی الحقیقت جب نقد بریادری نہیں کرتی تو ایسا بھی ہوتا ہے۔ مگر اس صورت حال کو ہمیشہ نقد بری کی طرف موڑ دینا ٹھیک نہیں۔ تجربات شاہد ہیں کہ اس طرح کے نقصانات میں ذلیل دشمنوں، بد خواہوں اور حاسدوں کے بد بختانہ کردار کا بھی دخل ہوتا ہے۔ ان ناخاکہات اندیش لوگوں کا دائرہ عمل صرف ہمارے مقاصد کو ٹل کر دینے اور کاروبار کو تباہ کر دینے تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ وہ جسمانی لحاظ سے بھی ہمیں ناکارہ بنا دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہمارے دماغ کو سوچنے سمجھنے کی اعلیٰ صلاحیتوں سے محروم کر دیں، ہمارے ذہن کو صحیح سمتوں سے ہٹا دیں اور ہمارے اعصاب اور قوت عمل کی سرگرمی کو ختم کر دیں۔ ان کی خواہش بلکہ ہمہ تن کوشش

آدی بھی بالکل ایسے نہیں ملیں گے کہ ایک کی جگہ دوسرا اس کے گھر میں چلا جائے اور گھر کے لوگ اس کو پہچان نہ سکیں۔ کہیں کہیں معمولی سی مشابہت ضرور مل جاتی ہے مگر اس سے ان کی باہمی شناخت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح جسم کے اندرونی حصوں کی اور ان کے خواص کی بات ہے۔ ہر شخص عادت مزاج پسند و ناپسند کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہے۔ سب کے جذبات و احساسات جدا ہیں۔ سوچنے سمجھنے کے انداز جدا ہیں مختصر یہ کہ طبائع اور مزاج کے اعتبار سے تمام انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان سب کی الگ الگ اپنی حیثیت ہے یہی وجہ ہے کہ ایک شخص کو ایک غذا مرغوب ہے۔ دوسرا اس کو ناپسند کرتا ہے ایک آدی کے نزدیک ایک چیز حسین ترین ہے دوسرا اس کو قابل توجہ بھی نہیں گردانتا۔ ایک دوا ایک ہی بیماری میں کسی کو سزا کرتی ہے اور کسی کو نہیں کرتی۔ یہ سب دراصل جسم کے اندرونی نظام اور اس کی مخصوص کیفیات پر مبنی ہے۔ معالجین اور عاملین کا فرض ہے کہ وہ اپنے مریض کے مزاج کو اور اس سے پیدا ہونے والے تقاضوں کو پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایسی صورت میں کامیابی کے امکانات زیادہ روشن رہتے ہیں۔

تعویذات میں موافقت کا مسئلہ

تعویذات میں بھی آئے دن اس قسم کے تجربات ہوتے رہتے ہیں۔ ایک شخص کے حق میں نقش کی ایک قسم موافق ہے دوسرے کے حق میں وہ مفید ثابت نہیں ہوتی۔ نقش مثلث کی ایک قسم ایک مریض کیلئے نہایت زور اثر ثابت ہو رہی ہے۔ دوسرے کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ نقش مربع کی کوئی قسم مؤثر و مفید رہتی ہے۔ پھر کسی معاملہ میں مثلث اور مربع نقوش سے بات نہیں بنتی تو نقش خمیس استعمال کرنا پڑتا ہے جو مفید رہتا ہے۔ اور بعض حالات میں خمیس سے بھی آگے جانا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ مسدس، سبع، مشن وغیرہ سے کام لینے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے اب ہم حروف مقطعات کے مزید اعدادی نقوش پیش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ہر نقش بجائے خود انہی تاثیرات کا حامل ہے جو حروف مقطعات کی بنیادی خصوصیت ہے۔ مگر نقش کی قسم بدل جانے سے اگر اس کا زور کسی ایسے پہلو کی طرف ہو گیا ہے جو مقصود نہیں ہے۔ اس کے لئے عامل کو ہوشمندی سے کام لینا پڑے گا۔ اور اس میں مناسب تبدیلی کر کے بہتر نتائج پیدا کرنے ہوں گے۔



کتنی ہی چائے پی جاتے ہیں۔ مگر اس قدر عادی ہونے کے باوجود غروب آفتاب کے بعد چائے کو چھوٹا بھی گوارا نہیں کرتے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ رات کو چائے پینے سے مجھے شدید زکام ہو جاتا ہے۔ مجھے یہ بات عجیب سی لگی۔ میں نے اس کو ان کا وہم قرار دیا۔ ایک مرتبہ جب وہ عشاء کی نماز کے بعد میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چائے آگئی۔ میں نے اصرار کر کے انہیں چائے پلا دی۔ کیونکہ رات میں چائے پینے کا ان پر جو خاص اثر ہوتا ہے اور جو میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا میں اس کی تصدیق چاہتا تھا ابھی چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ ان کو یکے بعد دیگرے چھینکیں آتی شروع ہو گئیں۔ اور جب صبح کو ان سے ملاقات ہوئی تو بھائی کی آواز بیٹھی ہوئی تھی۔ اور تقریباً ایک ہفتہ تک پچارے شدید زلہ زکام میں مبتلا رہے۔ مجھے ندامت کے ساتھ اپنی زبردستی پر معذرت چاہنی پڑی۔

ایک حکیم صاحب جب کبھی بھی پھل پکھ لیتے ہیں تو انہیں تے اور دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جب کہ پھل کی طرف ان کی طبیعت راغب بھی رہتی ہے اور مشورہ یہ ہے۔ مشورہ ہی نہیں اطباء کا کتا بھی ہے کہ جو چیز مرغوب ہوتی ہے وہ نقصان نہیں کرتی۔ ایک بار انہوں نے پھل کے سالن سے صرف معمولی سا سالہ پکھ لیا۔ مگر اس سے بھی تے اور دست شروع ہو گئے۔

ایک صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نزلہ کا مریض تھا۔ اور دائم المریض۔ مگر جب سے بالوں میں خضاب کرنا شروع کیا ہے، نزلہ ختم ہو گیا۔ جب بھی خضاب کو کچھ زیادہ ٹام گزر جاتا ہے تو نزلہ کے آثار شروع ہونے لگتے ہیں۔ میں خضاب کر لیتا ہوں تو ناک ٹالک جاتا ہے۔

فطی دنیا کے لئے یہ واقعات حیران کن بھی ہیں اور عجیب و غریب بھی۔ ان تجربات و مشاہدات کی روشنی میں لازماً ماننا پڑے گا کہ مؤثر حقیقی صرف ذات خدا ہے اور اصلاً اسی کا حکم ہر چیز میں اثر انداز ہے قدرت خداوندی مختلف صورتوں میں طرح طرح کے کرشمے دکھاتی رہتی ہے۔

قدرت کا معجزانہ انداز

اس دنیا میں جس رخ سے بھی نظر ڈالے انواع و اقسام کا سلسلہ نظر آتا ہے۔ انسانوں کو دیکھئے۔ ان سب کے اعضاء ہاتھ پاؤں، ناک کان چہرہ اور سر وغیرہ سب اپنی مخصوص جگہوں پر بنے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی کے جسم میں کان کی جگہ ناک، اور ناک کی جگہ کان، ہاتھوں کی جگہ پاؤں، پاؤں کی جگہ ہاتھ، آنکھوں کی جگہ ہونٹ اور ہونٹوں کی جگہ آنکھیں بیٹلی گئی ہوں۔ اس شدید ترین بنیادی موافقت کے باوجود کروڑوں اربوں انسانوں میں دو

سائنس دانوں اور جادوگر دونوں نے ہیردنی طریقے کو زیادہ سودمند سمجھا ہے۔ کیونکہ دونوں ہی۔۔۔ آدمی کی بنی ہوئی اشیاء کی مدد سے دنیا کے لوہ پر نئی نئی ایجادیں کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک معنوں میں یہ دونوں ہی۔۔۔ طاقت، اقتدار اور حکمرانی کے خواہاں کے جاسکتے ہیں۔

”دج“ وہ ہوتا ہے جو ہیردنی کے بجائے باطنی طریقہ اختیار کرتا ہے۔ مقصد اس کا بھی وہی ہے۔ وہی اقتدار، بالادستی، طاقت اور غلبے کا جنون۔

جادو کے طریقے۔۔۔ اور ان کے اقسام

جادو کے بنیادی طریقے دراصل ان طریقوں ہی کی ایک شکل ہیں جو دور قدیم میں جب انسان جنگلی زندگی گزارتا تھا رائج تھے جادو کے معنی میں ایک عقیدہ مشترک ہے۔ وہ سب کے سب اس بات کے قائل ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن میں کبھی کسی قسم کا رابطہ رہ چکا ہو تا ہے۔ رابطہ ٹوٹنے کے بعد بھی۔۔۔ قائلے کے باوجود ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ نظریہ سر جیمس فریزر نے اپنی کتاب ”گولڈن ہارو“ میں درج کیا تھا وہ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ایک طرح کی چیزیں ایک طرح کی چیزوں کی تخلیق کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک جادوگر اپنے معمول کے بالوں کا اگر ایک کچا حاصل کر لے تو وہ اس معمول کو قائلے کے باوجود سکویا سرزد کر سکتا ہے۔ کالا جادو ایک معنوں میں روحانی رابطہ یا روحانی حملے کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ زیادہ تر منتر یا (SPELLS) نسون کسی دوسرے آدمی کے دماغ یا جسم کو کنٹرول کرنے کا ہی کام انجام دیتے ہیں۔

قدیم خیالات کے جادوگروں کا عقیدہ ہے کہ کربا رضی کے چار بادے ”زمین“۔ ”ہوا“۔ ”پانی“۔ ”آگ“ پر نہایت طاقتور روحوں یا ”دیویوں“ کی حکمرانی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کم درجے کی رو میں عموماً پہاڑوں، دیوؤں، گھاٹیوں اور جنگلوں کے اندر مسکن رکھتی ہیں اور یہ تمام رو میں۔۔۔ اس شخص کے سامنے مجبور محض کا درجہ رکھتی ہیں جو کالے جادو کا ماہر ہو جاتا ہے۔ سفید اور کالے جادو میں بنیادی فرق کوئی نہیں ہوتا۔ یہ دونوں علوم دراصل انسان کی شخصیت میں پنہاں اس عنصر ہی کی پیداوار ہیں جسے ایک زراعت یا بالادستی کا جنون کہہ سکتے ہیں وہیے قطعی طور پر ان دونوں میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ سفید جادو نقصان پہنچانے کے بجائے فائدے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور کالا جادو۔ سوائے بُرائی، ضرر اور نقصان کے کچھ

طو قان سرد ہو گیا اور ایک بار پھر ”جادو کا طم“ پھٹنے لور پھوٹنے لگا۔

ساتھ ہی ساتھ شیطان کے پہاڑوں نے۔۔۔ اپنے عقائد بھی بنائے گویا ایک قسم کا مذہب قائم کر لیا اور اس مذہب میں سب سے بڑی طاقت ”شیطان“ کو تسلیم کیا گیا۔

شیطان کی پوجا کے لئے جو جشن منایا جاتا ہے اسے ”سیاہ جوم“ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

۱۹۵۱ء میں انگلینڈ میں وہ قانون منسوخ کر دیا گیا جس کے تحت جادو کی مشقیں ممنوع تھیں۔ اس کے ساتھ ان جادوگروں نے اپنے ایک مذہب کی بنیاد پل دی جسے ”دکا“ کہتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں اس ”دکا“ نامی مذہب میں۔ ہر آدمی خواہ عورت ہو یا مرد سب داخل ہو سکتے ہیں۔

۲۔ جادو کے بارے میں اعتقادات اور نظریے

ہم میں سے بہت سے افراد کے ذہنوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں کہ انسان کے مقدرات پر مافوق الفطرت طاقتیں راج کرتی ہیں۔

مجیب بات یہ ہے کہ سوائے انسان کے دنیا کی کسی اور ذی روح میں ”روحانی“ ذہانت قطعاً نہیں پائی جاتی۔ جانور کے دماغ ”چھائی یا برائی“ کے تصور سے قطعی نااہل ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ”روح“ کے موجود ہونے کے عقیدے کے ساتھ ہی ساتھ انسان نے اپنے ذہن میں مافوق الفطرت قوتوں کو موجودگی کو بھی تسلیم کر لیا ہو گا۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ آدمی کا عقیدہ ہے کہ جسم ضرور فنا ہو جاتا ہے لیکن اس کی روح غیر فانی ہے۔ وہ باقی رہتی ہے۔

مافوق الفطرت قوتوں کے سرچشمے

جادو کے جس قدر بھی ٹولے موجود ہیں سب کے سب اس اعتقاد کے قائل ہیں کہ آدمی ہے تو اپنے اندر اس شے کو پیدا کر سکتا ہے جو دراصل ”روح کا حصہ“ ہوتا ہے۔

اسی بنیاد پر آدمی۔۔۔ روحوں پر حکمرانی بھی کر سکتا ہے اور وہ انہیں مجبور بھی کر سکتا ہے۔ انسان شروع سے ہی خود شناسی کے پکر میں لگا ہے۔ اس کے سامنے اس کے لئے دو طریقے ہی رہے ہیں۔

۱۔ اندرونی یا باطنی طریقہ۔ ۲۔ ہیردنی طریقہ۔

اس نوٹ کی تیاری میں برہادر چرڈ، کوڈش، ایف ٹی ایل درتھی اور جی بی کارڈز کی کتابیں ”دج کرافٹ ٹولز“۔ ”مپول آئی“۔ ”بلیک آرٹس“ اور ”وجس“ سے مدد لی گئی۔

نہیں کر سکتا۔

کہا جاتا تھا کہ خون شام عموماً جوان لڑکیوں کے کردوں میں گھس جاتے ہیں اور ان کے گرم لہو سے اپنی پیاس بجاتے ہیں۔

انسانی دردے

دور قدیم میں آدمیوں کا عقیدہ تھا کہ انسان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ جب چاہے کسی دردے کے بدن میں حلول کر سکے۔۔۔۔۔ "انسانی بھیرے" کا اس دور میں بڑا چرچا تھا۔ "بلی" کو بھی انسانی مسکن کے لئے اکثر استعمال کیا جاتا تھا۔

آدمی۔۔۔۔۔ ناویدہ قوتوں کی گرفت میں

پرانے زمانے میں یہ عقیدہ بھی عام تھا کہ ہر مرض کا علاج اس طرح ممکن ہے کہ پھلری کو کسی جانور کے جسم میں دے دیا جائے۔
پرانے زمانے کے آدمی کے ذہن میں "قدرتی موت" کا سرے سے کوئی تصور موجود نہ تھا۔

یہ تو تھے اس دور کے آدمی کے عقائد جو ہر یک دور کہلاتا ہے لیکن یہ عقیدہ کہ آدمی ناویدہ قوتوں کا سیر ہے آج بھی زندہ ہے اور اسی عقیدے کے باعث ہر اس شخص کو مشکوک سمجھا جاتا ہے جس کے بارے میں ذرا سا بھی یہ ظلم ہو کہ اسے جادو آتا ہے۔ ایسے جادوگر گولاکھ کہیں کہ ان کا فن نیک کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ کوئی یقین نہیں کر تا کیونکہ آدمیوں کو ہر لمحہ یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ یہ شخص جو آج قاندے کیلئے ایک طاقتور فن کو استعمال کر رہا ہے۔ کل کسی درجے سے اگر بگڑ جائے تو وہ اس فن کو ہڈی کے لئے بھی استعمال کر سکتا ہے۔

سفید جادو کی ایک صنف وہ ہے جس میں جادوگر ایسا عمل کرتا ہے جس کے ذریعے کالے جادو کے اثرات کو "موڑ کر" خود جادو کرنے والے کی سمت لوٹا دیا جاتا ہے۔

بد نظری۔۔ یا کالی آنکھ

ہست سے ملکوں میں اپنے ملک سمیت یہ عقیدہ ابھی تک موجود ہے کہ "نفر نگ جاتی ہے۔" "نفر کا لگنا عموماً بچوں کے ضمن میں ہست استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے لئے کسی قسم کے توڑ بھی رائج ہیں۔ مثلاً کالا لکھ لگایا جاتا ہے۔ سیاہ کپڑا باندھا جاتا ہے۔

ایک پرانی جادو کی کتاب میں ایک جملہ لکھا ہے۔۔۔ "اس شخص کے گھر کی روٹی مت کھاؤ جو کالی نظر رکھتا ہو"

کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک بڑا عام سا طریقہ ہے کہ جادوگر ایک گڑیا

یہ عجیب بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جادوگر خواہ وہ کیسا ہی ہوشیار اپنے فن یا علم کو "کالا" کہنے سے گھبراتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہی کہتا رہتا ہے کہ میرا فن تو دراصل انسانیت کی فلاح اور بہبود کا کام انجام دیتا ہے۔ اس کے باوجود معاشرے اور سماج میں جادو کو کوئی فائدہ مند شے نہیں سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔۔ مذہب عالم اس فن یا علم کو نہ صرف مملکت گردانتے ہیں بلکہ اس کی سختی سے مخالفت بھی کرتے ہیں۔

ابتدائی دور میں۔۔۔۔۔ روحوں کے بارے میں خیالات تھے کہ ان میں جانی اور برہادی لانے کی بے پناہ صفات ہوتی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو تسکین دینے کے لئے آدمیوں کے بدن میں حلول کر جاتی ہیں اور عورتوں اور مردوں کو پاگل کر دیتی ہیں۔ وہ لوگ چپکے لئے اور بجائی لینے کو بھی۔ بد روحوں کو موجودگی کی علامت سمجھتے تھے۔

اس دور میں۔۔۔۔۔ جادو کی اس صنف کو بے حد خوفناک تصور کیا جاتا تھا جسے "مردوار" سے منگلو "کہا جاتا تھا۔

اس میں جادو کرنے والا۔۔۔۔۔ ایک حفاظتی دائرے میں کپڑا ہو کر روحوں کا بلاتا تھا۔ اور انھیں مجبور کرتا تھا کہ وہ اپنے راز اس پر کھول دیں۔

بے چین مردے

مردوں کے بارے میں خیال تھا کہ وہ ذہانت بھی رکھتے ہیں اور محسوسات بھی مگر ان میں اپنی خواہشات کو تسکین دینے کی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ زندہ لوگوں سے اسی بنا پر سخت رنجش رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اپنے بے چین مردوں کو تسکین پہنچانے کے لئے خاص قسم کی قربانیاں کیا کرتے تھے۔ مثلاً کے طور پر جب کوئی مشہور جنگجو سورما مرتا تھا تو اس کی قبر میں اس کا ہتھیار بھی دفن کر دیا جاتا تھا۔۔۔۔۔ چونکہ اس دور میں غلامی کی رسم عام تھی لہذا جب آقا مرتا تھا تو اس کی روح کو تسکین بخشنے کے لئے عموماً اس کے غلاموں کو قربان کر دیا جاتا تھا۔۔۔۔۔ وہ مرد یا عورتیں جو جنگ یا جھگڑے میں ہلاک ہوتے تھے ان کے بارے میں سمجھا جاتا تھا کہ ان کی رو میں۔۔۔۔۔ بموت اور شیاطین کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور پھر وہ بعد میں۔۔۔۔۔ اس دنیا میں آکر اپنے جان پہچان والوں کو ستاتی ہیں۔ خود کشی کی موت کو بھی اس صف میں گننا جاتا تھا اور اس پر سے نحوست کا اثر لانے کے لئے اس کے اعزاء عموماً اسے دفن کرنے سے پہلے اسکے سینے میں ایک آہنی صلیب ٹھونک دیا کرتے تھے۔

بھوتوں کی مانند ہی۔۔۔۔۔ شیاطین کی تاریخ میں خون شاموں کا بھی بڑا چرچا رہا ہے۔ یہ خون شاہدہ رو میں ہوتی تھیں جو انسان کا خون پیا کرتی تھیں۔

ہو تاریک خوف کی بنیاد بھی مضبوط رہے گی اور اس طرح وہ طبقہ جو افسوس کر کھلاتا ہے اور وہ طوق جو مذہب کے پیشواؤں کا ہے.... بدستور، سلج میں دونوں اپنے اپنے کردار ادا کرتے رہیں گے۔

یہ سوال کہ بدردحوں کو بھگانے اور انھیں جہاں کرنے کے جو عملیات کیے جاتے ہیں ان سے یہ بدردحوں واقعی ختم بھی ہو جاتی ہیں ہنوز نقشہ جواب ہے۔ ممکن ہے کہ بدردحوں کا تصور ہی سرے سے غلط ہو اور یہ سب کچھ انسان کا واہمہ ہوں جو قبل از تاریخ کے آدمیوں سے درختے میں خٹل ہو کر ہم تک آپہنچے ہیں مگر پھر کہا جاتا ہے کہ آج کل بھی بہت سے لوگوں کو شیطانی بدردحوں نظر آتی رہتی ہیں۔

آدمی کی ابتدائی تاریخ کو دیکھیں تو اس میں بھی جادوگروں سے نفرت اور دہشت کے بہت سے ثبوت نظر آتے ہیں۔ مثلاً بے لونیہ کے بادشاہ مو رابی نے جو قانون بنایا تھا اس میں اس نے جادو کے عمل کو بالکل ممنوع قرار دیا تھا۔ آج بھی بالکل قدیم دور کے مانتے ہی جادوگروں کے ساتھ ساتھ وہ طبقہ تقریباً ہر ملک میں موجود ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ بدردحوں کو جہاں کرنا جانتا ہے۔ جس طرح قدیم دور میں خوشبوؤں وغیرہ کو سگ کر گھر اور عبادت گاہوں کو پاک کیا جاتا تھا۔ بالکل اسی طرح آج بھی یہ عمل اسی طرح کیا جا رہا ہے

زر خیزی کا معجزہ

ابتدائی دور تاریخ میں انسان زر خیزی کے لئے طرح طرح کی مافوق الفطرت قوتوں سے مدد لیا کرتا تھا۔ وہ محض اس لئے کہ بارش ہو اور کھیتوں میں فصل اُگے۔ مختلف قسم کے عجیب و غریب جشن منایا کرتے تھے جن میں... بڑے پیمانے پر مجمع کی شکل میں جمنی ار جٹلایا جاتا تھا۔ خوراک کو بھی جمنی اعضاء کی شکل میں ڈھال کر کھایا جاتا تھا.... اور سمجھا جاتا تھا کہ اس عمل سے باپ، آسمان اور مابین زمین خوش ہو کر انھیں زر خیز سال سے نوازیں گے۔

مصری تعویذ

قدیم مصر میں جادو، زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں رائج تھا حتیٰ کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کے دیوتاؤں کے بت بھی بدردحوں کی قوتوں کے مالک ہیں۔ زندگی اور موت دونوں موقعوں پر جادو کی طاقتوں کا تعاون حاصل کیا جاتا تھا۔ فرامین مصر کے مقبروں کو جادوئی قوتوں کے ذریعے محفوظ بنانے کا عمل کیا جاتا تھا۔ یہ جادوئی قوتیں اتنی طاقتور ہوتی تھیں کہ آج حالانکہ کوئی ۳ ہزار سال گزر چکے ہیں مگر ہنوز لوگ انھیں موثر سمجھتے ہیں۔

ماتا ہے اور اس میں سونیاں چھو دیتا ہے۔ اس تکنیک کی ابتداء کہاں سے ہوئی اس کا کوئی پتا نہیں چلتا لیکن یہ گنیا والا طریقہ بہت زمانے سے رائج چلا آرہا ہے۔

کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک اور طریقہ یہ بھی تھا کہ شکار کو ایک سیب دیا جاتا تھا یا روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جاتا تھا جس پر جادوگر پہلے سے عمل کر چکا ہوتا تھا۔ اس طرح..... وہ خواست جو جادوگر چاہتا تھا۔ روٹی یا سیب میں جاساتی تھی۔

اڑنے کی طاقت

ان دنوں اور قدیم دنوں دونوں میں لوگوں کا خیال رہا ہے کہ جادو کرنے والے اڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جادو کی ضرورت

آدمی کا دماغ صدیوں کے بعد.... اپنے اندر سے بہت کم تبدیل ہوتا رہا ہے.... اور اسی لئے جادو کے فن کو پھولنے پھلنے کا ہمیشہ موقع ملتا رہا ہے۔ سائنس عام آدمی کے لئے نہایت ناقابل فہم شے رہی ہے۔ اسی طرح منطق کا کردار بھی عام آدمی کی زندگی میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا.... ظاہر ہے کہ ان حالات میں... انسان جادو کے بارے میں جو محسوسات رکھتا ہے وہ کیونکر اثر قبول کر سکتے ہیں۔

شاید یہی اسباب ہیں جس کی بنا پر دنیا کے مختلف خطوں میں عجیب و غریب عقائد کے ٹولے دن بدن پنپ رہے ہیں۔ لوگوں کے عقائد جادو کے ضمن میں پختے ہوتے جا رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کوئی فرار ہو۔ بیرونی دنیا کے خطرات سے محفوظ رہنے کیلئے ایک ذہنی پناہ گاہ۔

آج کا آدمی.... ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے جتنی بربادی، جنگوں وغیرہ کی خبریں ہمہ وقت سنتا رہتا ہے۔ اس کی بنا پر اس کے اندر ایک نوع کا وہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ غیر محفوظ ہے..... اس کی یہ سوچ اسے آسانی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے کوئی قدم اٹھائے.... اور اس مقصد کے تحت وہ خود اپنے باطن کی سمت رجوع ہو جاتا ہے اور ایسے بہت سے لوگ نظر آتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ انھیں احساسِ تحفظ..... جادو کے صدہا پرانے فن میں مل چکا ہے۔

۳۔ پرانی دہشتیں

پرانی تاریخ اور روایتیں شاہد ہیں کہ جب تک انسان کو موت کا خطرہ محسوس

قسمت بتانے والے

پرانے زمانے کے ساحری افسوں گراہی بعض ملا جلیوں کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر وہ ایسے مشروبات بناتے تھے جس میں شفا کی طاقت ہوتی تھی۔ وہ زہر بنانے کے بھی ماہر ہوتے تھے اور ان میں... ایک اندرونی بصیرت ہوتی تھی جس سے وہ آئندہ کے بارے میں پیشین گوئی کر سکتے تھے۔

اسی زمانے میں "ہانڈرومیسی" کافین ابھرا۔ اس فن کا ماہر پانی کے ایک تالاب یا چشمے پر نظریں گاڑ کر.... اپنے موکلوں کو ان کے ساتھ ہونے والے آئندہ واقعات کی نشاندہی کرتا تھا۔ ابھی ڈورس کے مقام پر ایک چشمہ تھا جو ایندو پوی کے نام سے موسوم تھا۔ اس میں صحت کرنے والے جوڑے قریب کے دنوں میں آلے کی روٹیاں ڈالتے تھے اگر یہ روٹیاں ڈوب جاتی تھیں تو سمجھا جاتا تھا کہ دیوی نے ان کی بیسٹ قبول کر لی ہے۔ اگر یہ روٹی سطح پر تیرتی رہ جاتی تھی تو اس کا مطلب ہوتا تھا کہ دیوی نے بیسٹ منظور کر دی ہے اور روٹی ڈالنے والوں کی خواہشات پوری نہ ہو سکیں گی۔

اس دور میں ایسے قسمت شناس موجود تھے جو بیسٹ سے اٹھنے والے دھویں کو "پڑھنے" کا کام کرتے تھے۔ اگر یہ دھواں قربان گاہ سے پیدا ہوا تھا تو سمجھا جاتا تھا کہ حالات خوشگوار موڑ لیں گے۔ جبکہ پھرتے ہوئے دھویں کو نامبارک ٹھکون سمجھا جاتا تھا۔

اس دور میں ہر وہ شے جو انسانی دسترس سے دور تھی۔ دھویں کے قبضے میں بھی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ چھینکے، کھانسنے، لڑکھڑانے، کھانے اور.... ازمانی عضو قاتل کے نوڈ کو بھی اسی دھیرے میں شمار کیا جاتا تھا۔

قدیم یونان میں قسمت کا حال جاننے کا ایک بڑا عجیب طریقہ رائج تھا۔ جادوگر پہلے ایک دائرہ کھینچ دیتا تھا اور پھر وہ اسے بیس برابر حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد وہ ان حصوں میں کوئی جادو کی حرف لکھ دیتا تھا.... اور پھر ان حروف کے اوپر غلے کے کچھ دانے ڈال دے جاتے تھے۔ بعد میں ایک چڑیا لائی جاتی تھی چڑیا کو کچھ دیر کھانے کا موقع دیا جاتا تھا اور اس کے بعد جادوگر زمین پر کھینچے اس دائرے کا محاسبہ کرتا تھا اور اپنے موکل کو.... اس کے بارے میں آئندہ کی معلومات بتاتا تھا۔ اس طریقہ جاننے کے ذریعے بھی قسمت کا حال نکالا جاتا تھا۔ اس میں پانسہ پھینکا جاتا تھا اور اس پر بنے ہوئے نشانات کی مدد سے بتا کیا جاتا تھا کہ آئندہ کیا ہو سکتا ہے۔

قسمت کا حال جاننے کے جتنے بھی طریقے تھے، یہودیوں نے ان تمام طریقوں کے خلاف سخت اقدامات کئے.... اور یہ نفرت جو قسمت شناسوں کے

اس زمانے میں ہر مرنے والے کی قبر میں ایک آہنی تعویذ رکھ دیا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ اس جادو کی تعویذ کی حرکت سے مرنے والے کی روح پر غصہ کا سایہ نہیں پڑے گا۔

مصریوں کا خیال تھا کہ جادو کے زور سے اچھائی اور برائی دونوں کے کام کئے جاسکتے ہیں۔ یہی نہیں جادو.... زندہ اور مردہ دونوں قسم کے آدمیوں کے لئے کام میں لایا جاتا تھا.... اس زمانے کے جادوگر جنہیں کاہن کہا جاتا تھا.... بادشاہوں کے دربار میں بڑی عزت اور رسوخ کے مالک ہوتے تھے۔ شاید آپ نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں پیدا ہونے والے اس جادوگر کا نام سنا ہو جسے سامری کہتے تھے۔

یونانی شراب

اپنی تمام تر قابلیت کے باوجود، قدیم یونانی بھی مافوق الفطرت طاقتوں کے قائل تھے۔ سسلی میں قبرستانوں پر اس مقصد کے لئے باقاعدہ پہرہ لگایا جاتا تھا کہ بدروحیں قبروں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

رومی سحر

کالے جادو نے جو دہشت لوگوں پر بٹھائی تھی اس کا اثر رومیوں پر بہت تھا۔ وہاں کے افسوں گر معاشرے میں خوف اور دہشت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ان سے سخت نفرت کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں میں جب ان کے خلاف نفرت ذرا کم ہوئی تو وہ جا بجا نظر آنے لگے۔ رومی لوگ ان افسوں گروں کے پاس جاتے ان سے ایسے "آب محبت" اور "تعویذ" وغیرہ حاصل کرتے تھے۔ جن کے ذریعے وہ اپنی من پسند عورت یا مرد کو قابو میں کر سکتے تھے۔

رومیوں میں... عورت سے لذت حاصل کرنے کا بڑا مادہ تھا۔ اس کے لئے وہ کثرت سے مچھلی کھاتے تھے۔ کچا گوشت چباتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ان چیزوں سے وہ وہ سب کچھ حاصل کر لیں گے جن کی انہیں خواہش ہے۔

اطالیہ میں جادوگری

یورپ میں روایتیں مشہور تھیں کہ افسوں گر ایک جادو کی جھاڑ پر بیٹھ کر اڑتے ہیں لیکن اطالیہ میں یہ خیال یوں تھا کہ تمام جادوگر.... فضا میں پرواز کرتے وقت ہمیشہ ایک بکرے پر بیٹھ کر اڑتے ہیں۔ وہاں کے بہت سے قبیلے، دھن اور ڈانٹا دی دیویوں کے پجاری تھے۔ دھن کو محبت کی اور ڈانٹا کو زہری کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔

خلاف آج بھی ملتی ہے۔ یہودیوں ہی کے ہاتھوں ابھری تھی۔

انھیں دنوں ”سسومینسی“ اور ”مکرومینسی“ کے علوم بھی عام تھے۔ ان میں عامل مردوں سے باتیں کرتا تھا۔۔۔ اور ایسی اطلاعات فراہم کرتا تھا جو زندہ سے نہیں مل سکتی تھیں۔

مصر اور بے بی لونیہ کے دانش مند لوگ نیند کی حالت میں پیش آنے والے خوابوں کی بنیاد پر مستقبل کی پیشین گوئیاں کیا کرتے تھے۔

میسائیت کے ارتقاء سے قبل کی دنیا..... تمام تر جادو کی تاریکیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ یہ جادو..... ضرورت پڑنے پر انسانی خون کی بھیٹ بھی لیا کرتا تھا۔

۴۔ افسوں گر۔ اور۔ قرون اولیٰ کے عیسائی

۱۹۶۰ء کے وسط میں ایک مسیکی ماہر آٹار قدیمہ نے، رومی قلعہ کی کھدائی کرتے ہوئے ایک ڈھانچہ دریافت کیا جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ کوئی سولہ ہزار سال قبل... کسی دیوی یا دیوتا کی بھیٹ چڑھایا گیا تھا۔ بالکل اسی طرح ایک عمارت کو جو سولہویں صدی میں تعمیر ہوئی تھی۔ جب مرمت کیا جا رہا تھا تو اس میں سے ایک مرنی کا ڈھانچہ برآمد ہوا تھا۔ جس کے بارے میں بھی خیال تھا کہ اسے بھیٹ چڑھایا گیا ہوگا۔

ان دونوں کے درمیان کوئی ایک ہزار سال کا فاصلہ موجود تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس دوران مسیکی مذہب نے ان کے اندر کافی تبدیلیاں پیدا کر دی ہوں گی آدمیوں کے بجائے جالوروں کی قربانی پر ہی قناعت کی جانے لگی ہوگی۔

جادو اور شفا کا فن

روم کے زوال سے قبل، جادوگر..... آج کے ڈاکٹروں کی مانند تھے۔ اس دور میں ہر بیماری کی جڑ.... روجوں کی نحوست کو سمجھا جاتا تھا اور جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا تو یہ جادوگر بلائے جاتے تھے تاکہ وہ اپنے منتروں، عملیات اور تعویذوں وغیرہ کے ذریعے مریض کو شفا بخش سکیں چونکہ مسیکی مذہب آچکا تھا لہذا اگر جالور جادوگروں میں ایک آویزش کا آغاز ہو چکا تھا۔ ساتویں صدی کے آغاز پر صنف کٹ برڈے مسیکی پیردکار نے اس تبلیغ کا آغاز کیا کہ جادوگروں اور ساحروں سے مدد لینا مذہبی گناہ ہے اور تمام گنڈے اور تعویذ جو ان سے حاصل کئے جائیں شیطانی سمجھیں جائیں گے۔

دیفینے تلاش کرنے والے افسوں ساز

برطانوی امراء کے مقبروں اور ان کی رہائش گاہوں کو اس دور میں،

دیفینوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا کہ یہ دیفنے... بدروحوں کی حفاظت میں رہتے ہیں پادریوں نے ان دیفنوں کو تلاش کرنے کی سختی سے مخالفت کی اور لوگوں کو کہا کہ اگر وہ کسی دیفنے کو تلاش کر لیتے ہیں تو پہلے انھیں..... دعاؤں کے ذریعے پاک کرائیں پھر استعمال میں لائیں ورنہ ان پر خدائی عذاب نازل ہوگا۔ اس کے باوجود دیفنوں کی تلاش جاری رہی اور ان دیفنوں پر قابض روجوں سے بچنے کے لئے ہمیشہ جادوگروں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی تھیں۔

جنس اور کالا جادو

قرون وسطیٰ تقریباً سارا سارا جادوگروں کے زیر نگین تھا۔ اس دور کی وہ عورتیں جو کسی مرد سے ناجائز تعلقات کی خواہشمند ہوتی تھیں کسی جادوگر کی خدمات حاصل کرتی تھیں۔ جادوگر انھیں معاوضہ لینے کے بعد ایک انگوٹھی دیتا تھا۔ جس کے اثر سے عورت کا خاوند اس شخص کو نہیں دیکھ پاتا تھا جس سے وہ تعلقات چاہتی تھی۔ اسی دور میں ایسے مشروبات بھی الہسوں سازوں سے حاصل کئے جاتے تھے جو آدمیوں کو جنسی توانائی بخشتے تھے اور جن کے پلانے سے وہ اپنے محبوب پر پوری قدرت حاصل کر لیتے تھے۔ یہ مشروبات عموماً تھل کے خضیوں یا مرد کے مادہ منویہ سے تیار کئے جاتے ہیں یہ جادوگر..... مردوں کو نامرد کرنے کی صلاحیت والے بھی سمجھے جاتے تھے۔

اس زمانے میں یہ خیال عام تھا کہ جادوگر..... کسی رسی وغیرہ میں گر لگا کر جسے چاہیں اسے عورت کے ساتھ جنسی فعل کرنے کی صلاحیت سے محروم کر سکتے ہیں

اس قسم کی جب بھی کوئی بیماری کسی مرد کو لگتی تھی تو فوراً ہی سمجھا جاتا تھا کہ اس پر کسی نے جادو کر لیا ہے.... اس دور میں اگر مرد قوت مردی سے محروم ہو جاتا تھا.... تو شادی خود بخود ختم ہو جاتی تھی اور عورت کو حق ہوتا تھا کہ وہ جسے چاہے اس کو اپنے شوہر کی جگہ دے سکتی تھی۔ مسیکی پادریوں کا ذکر سب سے غلط ہوگا.... کیونکہ جادو کے ستارے ہوئے اشخاص عموماً ایسی پریشانوں کے حل کے لئے..... ان مذہبی پیشوؤں سے ہی رجوع کیا کرتے تھے۔

جادوئی منتر

منتر تین قسم کے ہوتے ہیں

۱۔ کالا منتر

۲۔ سفید منتر

۳۔ سرمئی منتر

پہلا منتر نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرا کامدے اور نقصان

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور تیسرا دونوں کام انجام دے سکتا ہے۔

شیطان کے ساتھ معاہدہ

جوں جوں وقت گزرتا رہا۔ شیطان کا خوف لوگوں کے دلوں پر طاری ہو گیا۔ وہ خیالی تصویر جو شیطان کی لوگوں نے تراشی تھی کسی ایسے انسان سے ملتی جلتی تھی جس کے صبر میں کمر ہوتے تھے۔ جس کے ماتھے پر پیگلیں ہوتی تھیں..... اور جو انسان اور درندے کا امتزاج ہوتا تھا..... نہ سب کے پیشوا جیسے شیطان کے خلاف تلخ کرتے تھے دیسے دیسے شیطان کی دہشت بجائے ختم ہونے کے دلوں پر اور حاوی ہوتی جا رہی تھی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ شیطان کے ساتھ، روح کی تجارت کا خیال سب سے پہلے بازنطینی لوگوں میں پیدا ہوا اور پھر پورے یورپ میں پھیل گیا۔ اس عقیدے کے مطابق شیطان اکثر ظاہر ہو کر آدمیوں سے.... ان کی کئی خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرتا تھا اور پھر اس کے معاوضے میں اس کی روح پر قابض ہو جاتا تھا۔

دبلیو کے شاہ ایڈورڈ نے ایک قانون ایسا نافذ کیا تھا جس کے ذریعے قانون اور انیسویں صدیوں کا شمار ایک جیسے خانے میں کیا جاتا تھا۔ ۱۲۸۷ء میں جادو گروں کے خلاف ایک بار پھر عاز آرائی شروع ہوئی۔ جادو گروں پر الزامات لگائے جانے لگے کہ وہ آدمیوں کی زندگی سے کھیلتے ہیں۔ وہ جانوروں کی شکل اختیار کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں۔ ان کا ہر فعل خفیہ ہوتا ہے۔

آہستہ آہستہ ان کے خلاف نفرتیں بڑھیں اور ایسے قانون پاس ہونے لگے جن کے ذریعے ہر اس شخص کو جس پر جادوگر ہونے کا شبہ ہو تا تھا یا تو ہلاک کیا جانے لگیا انھیں اذیت پہنچا کر زندہ جلایا جانے لگا۔ یہاں سے جادوگر طبقہ عالم گیر نفرت کے طوفان میں پھنس جاتا ہے جس کا پورا ایمان اگلے باب میں ہے۔

جادوئی جڑی بوٹیاں

جڑی بوٹیاں.... جو فائدے پہنچا سکتی ہیں جادوئی عقیدے میں مقدس گردانی جاتی ہیں اس میں VERIAIN CENGNI FOIL وغیرہ شامل ہیں

بدروحوں کے لئے منتر

دور وسط میں یہ منتر استعمال ہوتا تھا۔ اس میں جادوگر مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک کاغذ پر لکھتا تھا اور پھر اسے ایک خفیہ جگہ پر رکھ دیتا تھا۔

SD PNQCN

DPNQCEN

PNQCN

NQCN

QCN

CN

N

محبت کی غذا میں

جب کوئی کسی مرد یا عورت پر یہ فریفتہ ہو جاتا تھا اور اسے اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تھا تو مندرجہ ذیل خوراک اسے کھلا دیتا تھا۔
نماز..... اسے لوگ محبت کا سبب کہتے تھے..... اس سے خون میں ملھاس پیدا ہو جاتی ہے۔
چھلی..... جنسی خواہش کو ابھارنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔

جادو گریوں کو جلانے کا عمل

تھوڑا سا کھن ایک کڑھائی میں نکالیں۔ پھر اس میں تھوڑی سی IVY ڈال کر فراہ کر لیں۔ پھر کسی تابوت سے تین کلیں نکالیں اور اسے کچر میں ڈال دیں۔ اس کچر کو ایسی جگہ لے جائیں جہاں سورج اور چاند کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔ وہ جادوگر نے جس نے جادو کیا ہو گا اس عمل سے تکلیف میں پڑ جائے گی اور اس کا بدن جھلس جائے گا۔

بدروحوں کے حملے روکنے کا عمل

کئے تین ہار.... آرک جادوگر جس نے حملہ کیا ہے (نام) تمہارا جادو تم پر واپس چلا جائے..... خدا کے پاک نام پر اسے اس کی صحت واپس دے آئیں۔

گھر میں امن کے لئے منتر

یہ منتر ایک قسم کی جڑی بوٹی کے ست کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں اس بوٹی کی ست کو بہت پسند کرتی ہیں۔

دشمن کو ختم کرنے کا عمل

ہائیں آنکھ بند کریں اور زبان کو کھل کے ہائیں جانب موڑ لیں پھر ہائیں ہاتھ کی پکلی اور تیسری انگلی سے اپنے دشمن کی جانب اشارہ کریں۔ عین ہر۔

ہوتا تھا.... یہاں وہ تنہا ہو کر آنے والی اذیتوں کا انتظار کرتا تھا۔ بسا اوقات تو اسی دوران اس کا دماغ خراب ہو جاتا تھا۔

کوٹھری سے نکال کر اس کے ساتھ دوسرا مرحلہ طے کیا جاتا تھا۔ اسے اذیتیں دے کر مختلف سوالات کئے جاتے تھے۔ یہ سوالات عموماً سے ری سے پاندھ کر اور چھت میں لٹکا کر کئے جاتے تھے۔ اگر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے نام نہیں بتاتا تھا تو اس پر مزید سختیوں کی جاتی تھیں۔ جن جن لوگوں کے وہ نام لے لیتا تھا ان کی شامت آجاتی تھی۔ عموماً کوئی ایسا شخص گرفتاری کے بعد رہا نہیں کیا جاتا تھا۔ اسے رہائی صرف اسی صورت میں ملتی تھی جب وہ اپنی جان دے چکا ہو جاتا تھا۔

پکڑے جانے والے آدمیوں سے عموماً مندرجہ ذیل سوالات کئے جاتے تھے۔

”کیا تمہارا تعلق شیطان سے رہا ہے؟“

”کیا تمہارا تعلق دوسرے جادوگروں سے رہا ہے؟“

”کیا تمہاری وجہ سے کسی شخص کو جانی یا مالی نقصان پہنچ چکا ہے؟“

ان سوالات کے کرنے سے پہلے..... ملزم کو عریاں کر کے اس کے جسم کے تمام ہال کاٹ دئے جاتے تھے تاکہ اگر اس نے کوئی جادوئی شے جسم سے باندھ رکھی ہو تو ضائع ہو جائے۔ اس کے بعد کچھ پوچھے بغیر اس پر ڈنکے برسائے جاتے تھے سخت قسم کی اذیتوں میں مبتلا کیا جاتا تھا اس کے دونوں ہاتھوں میں ری باندھ کر اسے چھت سے ٹانگ دیا جاتا تھا اس کے بعد اس کے پیروں میں اس قدر بھاری وزن باندھا جاتا تھا کہ اس کے دونوں بازو شانوں سے اکٹڑ جاتے تھے۔ بعض اوقات ری کو ڈھیلا کر کے ملزم کو نیچے گرے دیا جاتا تھا۔ مگر اس سے قبل کہ اس کی ٹانگیں فرش پر رکیں رشتی سمجھ لی جاتی تھی۔ اس شدید جھٹکے سے اس کے بازو اکٹڑ جاتے تھے۔

ان کے جسموں کو جلیی سلاخوں سے داغنے کا بھی طریقہ نکالا گیا تھا اکثر انھیں لوہے کی کرسی پر بٹھا کر باندھ دیا جاتا تھا۔ پھر کرسی کے پینڈے میں سورج کر کے اس کے نیچے آگ جلائی جاتی تھی

اذیت دینے کے دوران..... عدالت کے ارکان موجود رہتے تھے۔ تاکہ ملزم کے منہ سے نکلنے والی کواڑوں اور کراہوں کا ریکارڈ رکھ سکیں۔

وہ ملزم جو اپنے لوہے پر قسم کے الزامات کو تسلیم کر لیتے تھے انھیں چھوڑا تو نہیں جاتا تھا..... الہت ان کی موت آسمان طریقوں سے ہوتی تھی

جون آف آرک

فرانس میں جون آف آرک نامی عورت کا مقدمہ بڑی شہرت کا حامل

یہ ہاتھ کی حرکت دراصل اس کو ختم کرنے کی علامت ہوتی ہے۔ (ہمارے ہاں اس کو لعنت کا پنجہ دیکھنا کہتے ہیں)

۵۔ افسوں گری.... مخالفت کے طوفان میں

پندرہ صدی سے آگے کے چند سال جادوگر طبقے پر بہت بھاری ثابت ہوئے یہ طبقہ دہشت، اذیت اور نفرتوں کے تند سیلاب کی لپیٹ میں آگیا اور ہر جانب اس شخص کی تلاش کی جانے لگی جس پر جادو کے معتقد ہونے کا گمان ہو جاتا تھا۔

مسیحی مبلغین کے تیز و تند پروپیگنڈے کے اثرات اس قدر بڑھے کہ لوگوں نے جادوگروں کے لئے عجیب عجیب دہشت ناک سزائیں نکالیں۔ ایسی سزائیں جو بے رحمی سے بھرپور تھیں۔ مثلاً انھیں آگ کے لوہے زندہ حالت میں اس طرح روست کیا جاتا تھا جیسے شکاری شکار کرتے ہیں۔ یہ لبرجر مٹی، انگلیٹھ، فرانس، اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں ایک جیسے جوش سے متواتر جاری اور جاری تھی۔

ہر قسم کے قانون جو عام انسانوں کے لئے تھے..... جادوگروں کے لئے نہیں رہے۔ ذرا سے شبہ پر ان لوگوں کو اذیت دی جاتی تھی جنھیں جادو کا ہر دکار سمجھا جاتا تھا۔

اگر کسی شخص کے قبضے سے کوئی ایسی کتاب جو جادو وغیرہ کی ہوتی یا کوئی نسخہ یا کوئی اور شے جادو سے متعلق مل جاتی تھی تو اس شخص کے بچے کا سوال ہی نہیں تھا۔

”سہا تھ“ کے اسرار

اس موقع پر اس جشن کا بیان خالی از دل نہیں نہ ہو گا جو جادوگر عموماً منایا کرتے تھے۔ اسے سہا تھ کہا جاتا ہے۔ اس میں وہ سب جمع ہو کر ایک قسم کا جشن ترتیب دیتے ہیں۔ یہ جشن رات میں منایا جاتا تھا اور اس میں رقص کیا جاتا تھا۔

سہا تھ... کی تقریب جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جادوگروں کا اجتماع ہوتا ہے..... ایسا اجتماع جس میں شیطان خود ”بہ نفس نہیں“ موجود ہوتا ہے..... اور اپنے پیروکاروں کو طاقتیں عطا کرتا ہے..... ایک طرح کی جادوئی تقریب ہوتی ہے۔

گرفتاریاں.... اذیتیں اور خاتمہ

جو نئی کوئی جادوگر نظر آتا ہے فوراً گرفتار کر لیا جاتا تھا۔ اسے عموماً رات کے وقت گرفتار کیا جاتا تھا اور اسے گرفتاری کی وجہ بھی نہیں بتائی جاتی تھی۔ اس کے بعد اسے کسی ایسی کال کوٹھری میں ڈال دیا جاتا تھا جہاں کوئی اور نہیں

انسان سے درندے کے جسم میں طول کر سکے۔ اس کے لئے اسے صرف اپنے بدن پر ایک خاص قسم کے مرہم کی مالش کرنی پڑتی ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ آدمی کا گوشت کھاتا ہے اور جوان لڑکیوں کو نوچتا ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ بھیڑیہ بننے کے بعد مادہ بھیڑیوں کے ساتھ جنسی فعل کا بھی لطف اٹھایا کرتا تھا بلکہ فحش کو زندہ جلا دیا گیا۔

فرانس میں مسیحی نینیں

فرانس میں چند ایک اور دلچسپ مقدمات ہوئے۔ ان میں بعض اوقات گر جا کے راہب اور وہاں کی راہبائیں بھی ملوث ہوئیں۔ دراصل یہ راہب مرد اور راہب عورتیں مذہب کی آڑ میں..... اپنے جسم کی تسکین کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جنسی فعل انجام دیا کرتے تھے۔ بعد میں اکثر راہبائیں ناراض ہوئیں اور انھوں نے پادریوں پر الزام لگایا کہ وہ انھیں جادو کے زور سے اس کام پر مجبور کیا کرتے تھے۔

یہی نہیں جب یہ مقدمات سامنے آئے تو تحقیقات سے یہ بھی پتا چلا کہ راہبائیں جو شادی نہیں کر سکتی تھیں..... اپنی تنہائی میں جسم کی بھوک مٹانے کے لئے "معنوی اعضائے قائل" کا استعمال کرتی تھیں۔

اس پکڑ میں کئی ایک مذہبی راہب اور گر جاؤں کے سربراہ بھی پھنسے اور بچاؤں کو بلا وجہ سزائیں بھیجی گئیں۔ ایسا ہی کیس اربان گر پنڈر کا تھا۔ یہ ایک گر جا کا سربراہ تھا قانون نے اسے بھی پھنسا دیا اور اس پر الزام لگایا کہ وہ جوان لڑکیوں کو روحانی تعلیم دینے کے بہانے ان کے ساتھ جنسی فعل کرتا رہتا ہے۔ گر پنڈر قطعی بے گناہ تھا۔ مگر اسے پچاسی اور لایٹ کی سزا سے گزرنا پڑا۔

فرانس ہی کی مانند جادو گروں کو جرمنی، اسپین اور اسکاٹلینڈ وغیرہ میں بھی جابجا ایسی ہی سزائوں سے دوچار ہونا پڑا۔ جرمنی میں چھ سو اشخاص کو جادو گر ہونے کے شبے میں زندہ جلا دیا گیا۔

انگلستان میں جادو گر

انگریزی بولنے والے اشخاص میں زیادہ تر لوگ "وچ" یا "سوس" گر سمما لفظ سننے ہی کسی ایسی عورت یا مرد کا تصور کرنے لگتے ہیں۔ جس کی آنکھوں میں نفرت ہوتی ہے۔ اور گھما کی مکیں ہوتی یا ہوتا ہے۔ بعض معنوں میں "وچ" کی یہ تصور پر کچھ غلط نہیں۔ کوئی ہزار سے لوہر ایسی عورتیں جنہیں انگلستان میں جادو گر مانی ہونے کے الزام میں ہلاک کیا گیا۔ خاص معر تھیں اور غریب بھی۔ انگلستان میں جادو گر اور اس کے ہر وکاروں کے خلاف جو نفرت کا طوفان اٹھا اس کا بنیادی سبب مذہب تھا۔

ہے۔ اس عورت کو جادو کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا (حالانکہ اس کی بہت سی سیاسی وجوہات بھی تھیں)

اسے گرفتار کر کے ایک بنجرے میں بند کر دیا گیا۔ ایسے بنجرے میں جس میں وہ بمشکل کھڑی ہو سکتی تھی اور پھر اس بنجرے کو عوام میں نمائش کے لئے رکھا گیا۔

ابتدائی مرحلے میں پتا چلا کہ جون آف آرک، کنواری ہے۔ یہ کنواری پن..... اس بات کا ثبوت تھا کہ جون جادو گر مانی نہیں ہو سکتی کیونکہ جادو گروں کی مجلسوں میں جنسی محبت ضرور کی جاتی تھی اور جون اگر جادو گر مانی ہوتی تو وہ کنواری نہیں رہ سکتی تھی۔ مگر اسکے خلاف اصل ثبوت کو صیغہ عراز میں رکھا گیا..... پورا مقدمہ اس بنیاد پر کھڑا کیا گیا کہ وہ اس آواز کا راز سنائے جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ ایک آواز سنتی ہے جو اس کی رہنمائی کرتی ہے۔

اسے عمر قید کی سزا دی گئی کہا گیا کہ اس نے جموئے دعوے کئے ہیں اور اس نے چرچ کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

لیکن اس کے مخالفین اسے ختم کرنے کے درپے تھے۔ انھوں نے جیل سے معاملہ کیا کہ وہ جون کے کپڑے الگ رکھ دے اور ان کی جگہ کسی آدمی کے کپڑے رکھ دے..... ظاہر ہے کہ عورت ہو کر اگر وہ مرد کے کپڑے پہن لیتی تو ایک بار پھر گر جا کا عذاب اس پر نازل ہوتا کہ یہی اس دور کا قانون تھا۔

آخر مخالفین کا مہیا ہوئے اور جون آف آرک کو موت کی سزا دی گئی۔ اسے بازار میں زندہ جلا دیا گیا۔

انسان..... بھیڑیا

۱۵۸۸ء میں فرانس میں ایک اور ہنگامہ خیز مقدمہ ہوا۔ یہ مقدمہ پولیگانی کے "انسان بھیڑیے" کا مقدمہ تھا۔ ایک مسافر جو پولیگانی کے علاقے سے گذر رہا تھا اس پر ایک بھیڑیے نے حملہ کر دیا۔ مسافر نے اپنا بچو کر تے ہوئے اس پر اپنی تلواریں سے حملہ کر دیا۔ درندہ زخمی ہو گیا۔ مگر مسافر اس کے پیچھے لگا رہا۔ درندے کے تعاقب میں چلتے ہوئے مسافر نے خود کو بچل ورڈنگ کی جمو نیڑی کے سامنے پایا..... بچل کے جسم پر تلواریں ایک زخم موجود تھا اور اس لیے اس کی پیوی اس پر پٹی باندھ رہی تھی۔ مسافر نے سوچا اور اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید بچل ہی وہ بھیڑیا تھا جس نے اس پر "درندے" کے جسم میں طول ہونے کے بعد حملہ کیا تھا۔ مسافر نے بچل کو گرفتار کر لیا۔ اذیت نہ برداشت کرنے کے باعث بچل نے تسلیم کر لیا کہ اس نے شیطان سے ایک معاہدہ کر رکھا ہے اور شیطان نے اسے یہ قوت دے رکھی ہے کہ وہ

اسے نہایت غلط نام سے مخاطب کیا تھا۔ دھنام کو یہ فیصلہ پسند نہ آیا وہ کسان کو دھمکیاں دیتی ہوئی چلی گئی۔ اس نے یہ بھی کہا۔

”اگر یہاں مجھے انصاف نہیں ملا تو نہ سہی۔ میرے پاس انصاف حاصل کرنے کے اور ذرائع بھی ہیں“

اس کے کچھ دن بعد کسان نے رپورٹ کی کہ اس کے اہل خاندان پر جادو کیا گیا ہے۔ دھنام کے مکان کی تلاشی لی گئی اور وہاں سے ایسی اشیاء دستیاب ہوئیں جو جادوگر عموماً اپنے پاس رکھتے ہیں۔ دھنام کو گرفتار کر لیا گیا اور اس پر الزام لگایا گیا۔۔۔۔۔ کہ وہ ایک بلی کی شکل میں شیطان سے گفتگو کرتی ہے۔

دہاؤ میں آکر عورت نے یہ الزام تسلیم کر لیا۔ اسے علاقہ سے باہر نکل دیا گیا۔ پورے انگلینڈ میں آج بھی مس دھنام..... ”بوڑھی مس دھنام کے نام سے مشہور ہے۔

جادوگروں کے خلاف نفرت کے طوفان کا خاتمہ

۱۵۷۱ء میں جادوگروں کے خلاف جتنے قوانین تھے منسوخ کر دیے گئے۔

اس طوفان کے نتیجے میں سینکڑوں معصوم عورتوں اور مردوں کو موت کی سزا ہوئی اور ہزاروں کی تعداد میں خون بہایا گیا۔

۶۔ سفید جادو کے مقلد

جوں جوں نئے خیالات لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہوئے ان کے اندر سے جلا دہور جادوگروں کی جو دہشت قائم تھی کم ہوتی چلی گئی۔ دانشور طبقہ نے خیالات سے کافی متاثر تھا لیکن دیہاتوں اور قصبوں وغیرہ میں بسنے والے دیہاتی اور جاہل لوگ ہنوز جادو کی دہشتوں کے زیر اثر تھے اور انھیں جو نئی شبہ ہوتا تھا کہ ان پر کسی نے جادو کر دیا ہے وہ فوراً ان لوگوں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے کھینچ جاتے تھے جو صرف عام ”سفید جادو کے ماہرین“ کہلاتے تھے۔ ایک معنوں میں یہ وہ طبقہ تھا جس کا دعویٰ تھا کہ وہ جادو کا توڑ جانتے ہیں۔

یہ طبقہ بڑا عجیب تھا۔۔۔۔۔ عموماً جادو کا مقلد لڑکی یا لڑکا ہوتا تھا جو اپنے گھر میں ساتویں لڑکا ہوتا تھا۔۔۔۔۔ اس طرح وہ یہ کہتے تھے کہ ان کی طاقتیں موروثی ہیں۔ یہ صرف سنتوں اور عملیات ہی سے جادو کا توڑ نہیں کرتے تھے بلکہ جڑی بوٹیوں سے پیادوں کا علاج بھی کرتے تھے۔ جادو کا توڑ یہ اس طرح کرتے تھے کہ جادو کے درجے آنے والی بیماری کو وہ کسی جانور میں منتقل کر دیتے تھے۔

اس طرح یہ لوگ..... دیہی بستیوں پر کافی اثر انداز تھے۔ ان میں عموماً

ہنری ہنٹم روئے انگلستان نے ۱۹۳۲ء میں جادوگروں کے خلاف پہلا قانون پاس کیا لیکن اس میں ان کے لئے موت کی سزا مقرر نہیں کی گئی تھی انگلستان میں دوسرا قانون جو جادوگروں اور جادو کے خلاف پاس ہوا وہ ملکہ الزبتہ اول کے دور میں ہوا۔ اس کا مقصد مافوق الفطرت قوتوں پر اندھے اعتقاد کو فٹا کر تھا۔ چرچ کے ہشپ کی اس کو پشت پناہی حاصل تھی۔

ان لوگوں میں سے جو جادوگروں سے سخت نفرت کرتے تھے ایک شخص ہیکس ہوا کرتا تھا۔ یہ پہلے ایک تیسرے درجے کا وکیل تھا پھر جب جادو کے خلاف نفرت پھیلنے لگی تو ان کا سر فہ بن گیا۔ ۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے کہ ایک انگری عورت الزبتہ کلارک پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کی ہر دکار ہے اور اسے اپنے ایک پڑوسی کی بیوی پر سحر کر دیا ہے۔ ہیکس نے اس موقع پر قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس انگری عورت کو نہایت سخت اذیتیں دیں۔ یہ اذیتیں بڑی عجیب قسم کی تھیں مثلاً اس نے عورت کو ایک اسٹول سے باندھ دیا اور ساری رات اسے سونے نہ دیا۔ اس نے ایک اور طریقہ یہ نکالا تھا کہ وہ جادوگروں (یعنی طرہوں) کو ایک تالاب میں دھکا دیکر گرا دیتا تھا اگر وہ حیرنے لگتی تھی تو اسے قصور وار گردانا جاتا تھا اور اگر وہ ڈوب جاتی تو اسے بے قصور گردانتے تھے (مگر ظاہر ہے وہ بے قصور تو جان سے چاچکا ہوتا تھا)

ہیکس کی لڑکیوں کے سامنے مجبور ہو کر انگری عورت نے زبان کھول دی اور اس نے بتایا کہ وہ شیطان کے ساتھ جنسی تعلقات کا لطف اٹھاتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے قبضے میں کچھ سفید جن ہیں۔ اس نے کچھ اپنے جیسے اشخاص کے نام بھی بتائے اور انھیں بھی پکڑ کر ایسا ہی سلوک کیا گیا۔

ہیکس کچھ عرصے بعد لوگوں میں اپنی مقبولیت کھو بیٹھا اور ایک بیماری سے مر گیا۔ آہستہ آہستہ آدمیوں کے ذہنوں میں نئی ثقافت کے باعث تبدیلیاں شروع ہوئیں اور مذہب کی وقعت کم ہونے لگی۔ نئے نئے لوگ باخیزانہ خیالات کے ساتھ ابھرنے لگے پولینڈ کے ایک لٹریسٹی نامی شخص نے کہا کہ ”خدا کو آدمی نے بنایا ہے“ اسے اس طرح ہلاک کیا گیا کہ اس کے سینے میں ایک میخ ٹھونک دی گئی اور جلا دیا گیا۔

جادوگروں کے خلاف نفرت کا یہ طوفان آہستہ آہستہ سرد ہوتا گیا۔ اس کا آخری شکار..... بوڑھی مس دھنام۔ کو کہا جاسکتا ہے۔ ۱۹۱۳ء میں ایک معمر عورت مس دھنام کو اس شبہ میں پکڑا گیا کہ وہ جادو کر سکتی ہے اور شیطان کی مقلد ہے۔ ہوا یوں کہ مس دھنام کا کسی کسان سے جھگڑا ہوا اور کسان نے اسے جادو کرنی کہہ کر مخاطب کیا۔ جب یہ معاملہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ تو مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک ترکیب تراشی۔ اس نے کسان سے کہا کہ وہ مس دھنام کو ایک شلک اس جرمہ کی طور پر دے کہ اس نے

شیطان کے چیلے

یہ اٹھارویں صدی کے وسط کا ذکر ہے۔ جس زمانے میں کچھ پڑھے لکھے لوگوں نے..... شیطان کی پوجا کی نیدری رسم ایجاد کی۔ یہی نہیں بلکہ انھیں کے ہاتھوں انسانی قربانی کی بھی بنیاد پڑی۔ اور جو نئی جادو کے خلاف رائج قوانین منسوخ ہوئے انہوں نے اپنی توجہ BLACK MASSES (سیاہ اجتماع) کی طرف مبذول کر دی۔

۱۷۵۷ء میں ان لوگوں نے ایک "مائلٹن کلب" کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے ایک برہاد شدہ عہدیت "ایچ آف میڈن حام" کا انتخاب کیا۔ اس کلب میں اس وقت کی چند مشہور ہستیاں بھی ممبر تھیں اور اس کا سربراہ سر فرانس ڈیٹیل وڈ تھا۔ وہ ایک پڑھا لکھا اور بااثر آدمی تھا۔ اس کلب کے مقاصد میں "ننگے ناچ..... گندی حرکات....." اور "شیطانی پوجا" شامل تھے۔ یہ کلب گھر... بعد میں ایک دوسرے مقام پر منتقل کیا گیا اور وہاں اس کا جوہال تھا اس میں عجیب و غریب فوٹو آویزاں کئے گئے۔ اس میں ایک "جھیل" (گر جا) بھی موجود تھا جس میں خدا کی جگہ شیطان کی پوجا ہوتی تھی۔ لندن کی بستیوں سے جو فحش لڑکیاں یہاں لائی جاتی تھیں، اور ان سے جشن کے دوران ہم بستری کا لطف اٹھایا جاتا تھا۔

انہیں ممبروں میں ایک شخص جان دکس ہوتا تھا، ایک بار اس نے ایک بندر پکڑا اسے عجیب و غریب لباس پہنایا اور پھر اس کے چہرے پر ہیبت ناک نقش دنگار بنادے اس نے بندر کو ایک صندوق میں بند کر کے..... شیطان قربان گاہ کے پیچھے چھپا دیا اور جس وقت شیطان کی پوجا شروع ہوئی۔ اس نے جھیل سے صندوق کھول دیا۔ بندر باہر نکل آیا اور اچھل کر ایک مشہور ممبر لارڈ سینڈویچ کے لوہے پر چڑھ گیا۔ لارڈ بوکھلا کر گر پڑا اور لڑکھڑا کر شیطان سے معافی مانگنے لگا۔

بعد میں لوگوں کو اس مذاق کا علم ہوا۔ مگر ان میں سے کسی نے اس کا برا نہ مانا بلکہ اس کے بعد سے بندر کو شیطان ازم کے اندر ایک بڑا مقام عطا کر دیا گیا۔

شیطان ازم کا ارتقاء

لوگوں کا یہ خیال کہ شیطان کی پوجا اور سیاہ اجتماعات قدیم زمانے سے موجود ہیں۔ کچھ صحیح نہیں دراصل یہ دونوں باتیں کافی نئی کی جاسکتی ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس کی جڑیں دراصل دور قدیم سے ہی ملتی ہیں۔ آدمی کا ابتداء ہی سے یہ نظریہ رہا ہے کہ دنیا میں جتنی برائیاں ہیں اور برائی کی جتنی قوتیں ہیں وہ سب کی سب شیطان ہی کے تابع ہیں۔ کئی معنوں میں شیطان

ہستیا عورتوں کی تھی۔ یہ عورتیں عموماً کسی کالی کوٹھری میں بیٹھا کرتی تھیں۔ ان کے منہ پر ایک نقاب رہتا تھا اور ان کے سامنے ایک بلور رکھا رہتا تھا جس میں دیکھ کر وہ مستقبل کی نشاندہی کرتی تھیں۔

جادو اور بے رحمی

وہ شخص جسے گمان ہوتا تھا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ سفید جادو گر کے پاس جاتا تھا اور یہ جادو گر اسے کچھ ایسے طریقے بتاتا تھا جس سے وہ اپنا دفاع کر سکتا تھا۔ مثال کے طور پر جادو گر اسے بتاتا تھا کہ اس آدمی کے پیروں کا نشان تلاش کرے جس کے بارے میں اسے شبہ ہے کہ اس نے جادو کیا ہے۔ پھر اس نشان پر ایک کیل گاڑ دے..... اس کے نتیجے میں جادو کرنے والے کے پیروں میں ایک زخم نمودار ہو جائے گا۔

یہ سفید جادو کے ماہرین..... ایک معنوں میں وہی لوگ تھے جو جادو اور جادو گروں سے سخت متنفر تھے۔ اپنی ترکیبوں سے یہ بھولے لوگوں کو دور نکالتے تھے اور انھیں مختلف اشخاص کے قتل پر اکساتے تھے (یہ کہہ کر یہ شخص کالا جادو جانتا ہے) اس دور میں قتل کی جتنی وارداتیں ہوئی تھیں ان کے پیچھے زیادہ تر کسی نہ کسی "سفید جادو کے ماہر" کا ہاتھ ہوتا تھا۔

ایک بار ایسی ہی ایک عورت پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کے اثرات سے متاثر ہے سفید جادو کے ماہر نے اس عورت کے شوہر کو مشورہ دیا کہ وہ عورت کو اس وقت تک پیٹتا رہے جب تک کہ جادو کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ شوہر نے جادو گر کے کہنے پر حرف بہ حرف عمل کیا اور اسے مسلسل مار تارہا حتیٰ کہ وہ بد نصیب عورت ہلاک ہو گئی۔

چونکہ لوگوں میں یہ عقیدہ موجود تھا کہ خود کشی کی موت کا مطلب ہے "بے جین روح" لہذا وہ ایسی وارداتوں کے بعد..... مرنے والے کو قبر میں دفن کرنے کے بعد ان پر صلیب نصب کر دیتے تھے تاکہ بد روح مرنے والے کے بدن پر قابض نہ ہو سکے۔

ایسے کردار بھی دیکھنے میں آئے جو جنسی طور پر گمراہ تھے۔ ان میں ایک شخص ہارمین تھا۔ اس شخص نے ۱۹۲۰ء کے لوائس میں بہت سے بچوں کا قہر کیا اور انھیں کھا گیا یہی نہیں بلکہ وہ اپنی دکان پر جو گوشت فروخت کرتا تھا وہ بھی انسانی ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک شخص جان بیگ ہوا کرتا تھا کہ وہ آدمی کا خون پینے کا عادی تھا..... ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات جادو کے نہ تھے بلکہ ایسے لوگ یا تو ذہنی کج روی کا شکار ہوتے تھے یا پھر وہ پاگل ہوتے تھے۔ البتہ دہائیوں اور چالیسوں میں جادو گروں کی صف میں لاکھڑا کرتے تھے۔

ان سب کا دیوتا یا آقا کہا جاسکتا ہے۔

آدمی ہمیشہ سے نیکی اور برائی کے اثرات ہی کے تحت رہا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں چو کہ اچھائی کی قوتیں اور اچھائیاں اس آقا یا دیوتا کے بالکل خلاف ہوتی ہیں۔ لہذا شیطان ہر اس بات کو پسند کرتا ہے جنہیں نیکی کی طاقتیں ناپسند اور مسترد کر دیتی ہیں۔

مثلاً جنسی بکجروی۔۔۔۔۔ انسانی جانوں کی بھیئت اور سیاہ اجتماعات بدی کی قوتوں کے من پسند کام ہیں جبکہ نیکی کی قوتیں ان سے سخت احتراز کرتی ہیں وہ لوگ جو شیطان کے پجاری ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ مذہبِ عالم کے بتائے ہوئے تمام طریقوں سے روگردانی اور بغاوت کریں۔ ہر اس اصول پر چلیں جو ان کی نفی کرتا ہو۔

ان کی نظر میں ”شیطان آزادی کی علامت ہے۔ ہر قسم کی آزادی کی۔۔۔۔۔۔ جبکہ مذہب ان کے عقیدے کے مطابق ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس میں انسان آپ اپنا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔

ایک معنوں میں ”شیطان ازم“ بجائے خود ایک نظام عقیدہ ہے
 ————— ایک مذہب ہے ————— تمام مذاہب کی نفی کرنے والا
 مذہب۔

بعض بعض جگہوں پر شیطان کی پوجا کا صرف ایک مقصد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جادو کے ذریعے ----- دشمنوں کو تباہ کیا جائے۔ یہ لوگ عموماً ----- مردوں کی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ ان ہڈیوں پر معز و غیرہ پڑھنے کے بعد انھیں اس قابل بنادیا جاتا ہے ----- کہ جادوگر ان ہڈیوں کو ہاتھ میں لے کر جس شخص کی سست بھی اشارہ کرے گا وہ فوراً اسی سحر کے تحت تباہ ہو جائے گا۔

ہالویس کے علاقے میں ۱۹۶۸ء کی بات ہے۔ جادوگروں کے ایک گروہ نے قبرستان پر وحلو ابول ویا اور وہاں کی تمام قبروں کو کھود ڈالا۔ پھر وہ لاشوں کو اٹھانے لگے تاکہ ان پر شیطانی عملیات کئے جاسکیں۔

موجودہ دور میں ————— شیطان ازم ایک گہری تحریک کی شکل میں پھیل رہا ہے۔

جادو کے زور سے قتل ہونے والوں میں چار لس والٹن نامی شخص کی بیوی
شیر ہوئی تھی۔ ۱۹۳۵ء میں ایک میدان میں یہ شخص پڑا تھا۔ اس کا گلا گھٹا
ہوا تھا۔

کالا جادو امریکہ میں

سوئٹزر لینڈ، جرمنی اور فرانس میں سیاہ تنظیمیں موجود تھیں۔ امریکہ

والے بھی اس سے متفق نہیں رہے۔ دیے بھی امریکی روحانیت کے اعلیٰ طالب علم کے جاسکتے ہیں۔ اگر آپ امریکہ جائیں تو آجکے اکثر دکانوں پر ایسی چیزیں بکتی نظر آئیں گی جو کالے جادو کرنے اور ان کو توڑنے کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ ان میں ایک ”پاؤڈر“ بھی شامل ہے جس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ اگر اسے لے کر آپ اپنے کسی دشمن کے دروازے کی چوکت پر جھڑک دیں تو اس کا سارا گھر جانی کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

دیں آیکو اس کا توڑ مل جائے گا۔۔۔۔۔ یہ توڑ ایک موم بتی کی تھل میں ہوتا ہے۔ اس موم بتی کو ایک ”جادوئی تھل“ سے نسا کر چلایا جاتا ہے۔ یہ مسلسل تین روز تک ایک گھنٹے کے لئے جلائی جاتی ہے۔۔۔۔۔ پھر اس کی خاکستر کو جمع کر لیا جاتا ہے اور اسے ”جادو کے توڑ“ کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

امریکہ میں ”جرج آف شیطان“ کا بڑا شر ہے۔ یہ ایک منجید و معتمد ہے۔ لور یہ سان فرانسسکو کے علاقے میں ہے۔ اس کے عقیدت مند بتاتے ہیں لور یہ سب بنیادی طور پر کالے جادو، جیسی آلودگیوں کے پیرکار ہیں۔ ان کے سرغنہ کو ”ہائی پرائسٹ“ یا سربراہ اعلیٰ کہا جاتا ہے۔ شیطان گرہ کے اس سرغنہ کا نام ”انٹون لاوی“ ہے۔

اس گرجے کے اندر کی چیزیں بڑی ڈرامائی ہیں مثال کے طور پر کافی پینے کی جو میز ہے وہ دراصل کسی مقبرے کا پتھر ہے۔ وہاں جو پودے وغیرہ آرائش کے طور پر رکھے ہیں۔ ان کے گلوں کی جگہ انسانی کھوپڑیوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس فرسے کا مقصد صرف مسیحیت کے خلاف محاذ آرائی ہے۔۔۔ اور اس لئے انھوں نے اپنی ایک ”خود ساختہ انجیل“ بھی تصنیف کر رکھی ہے۔

ان کے ہاں کی رسومات مذہبی بھی بہت ہی عجیب ہیں مثال کے طور پر قربان گاہ ہے جہاں اس قربان گاہ کے ارد گرد، نقاب پوش ”پردہت“ کمزے ہوتے ہیں اور قربان گاہ کے پتھر پر ایک عریاں لڑکی کو لٹایا جاتا ہے یہیں وہ اپنی شیطانی عبادت کرتے ہیں اور شیطان کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ شیطان کے بعض بعض نام یہ ہیں۔

۱۔ طوک

۲۔ ایپولوجیان

۳۔ اسکوڈس وغیرہ

اسی جگہ وہ لوگ منترو غیر ہنڈہ کرا۔ ہنڈہ شنوں کو نیست و نابود کرنے کا علم بھی کرتے ہیں۔

جس وقت تقریب ختم ہوتی ہے تو اس کی اطلاع ایک گھنٹی بجاکر دی جاتی ہے۔ ان حالات میں مسکنی چرچ اب اس بات پر دوبارہ غور کر رہے ہیں کہ وہ

پرانی رسم۔۔۔۔۔ بدروح کو جلانے کا عمل شروع کر دیں۔ اس کے لئے دی "پاکستانی" نمک "مور" صلیب "وغیرہ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔
کسی مبلغ مسلسل پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ نئی نسل کے لوگوں کو شیطانی ٹولے سے بچایا جاسکے۔

۸۔ وحشیانہ رسومات کی نمود و نو

حالا کہ جادو وغیرہ کی پرانی رسومات، مغرب کی جدید دنیا میں تقریباً ختم ہو چکی ہیں لیکن اس کے باوجود یورپ میں اب بھی چند جگہیں ایسی موجود ہیں جہاں جادو اور افسوں مگر کے پرانے طریقے ہنوز رائج ہیں۔
اٹلی کے چھ حصے۔۔۔۔۔ خصوصاً سسلی کا علاقہ پرانے عقیدوں کا گڑھ کہا جاسکتا ہے۔ اسی جگہ ایک "جادو درگاہ" موجود ہے۔ جس کے بارے میں دیہاتی لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جادو کی درگاہ ہے۔ ان دیہاتیوں میں "میکے ریا" کے نام سے کئی لوگ آباد ملتے ہیں۔ یہ میکے ریا لوگ دراصل جادوگر ہوتے ہیں۔ حالا کہ دیہاتیوں کا مذہب عیسائیت ہے لیکن وہ ان میکا ریا لوگوں کے بڑے معتقد مانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس ایسی طاقتیں موجود ہیں کہ جن کے سامنے میں آکر وہ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ وہ لوگ جنہیں شبہ ہوتا ہے کہ ان پر کوئی خطرہ منڈلا رہا ہے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہاں سے انہیں "مگنڈوں" اور "تویزوں" کی شکل میں قطع فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ایک قسم کا ایسا مشروب بھی تیار کرتے ہیں جسے "دوائے وصال" کہا جاتا ہے۔ یہ دوا کچھ خاص ترکیب سے جڑی بوٹیوں کی مدد سے بنتی ہے اور اس کے بارے میں مشہور ہے کہ حلق سے اترتے ہی یہ آدمی میں "جنی" جذبے کو اس قدر تیزی سے ابھارتی ہے کہ اگر عورت اسے لپٹ لے تو وہ سامنے آنے والے ہر پہلے مرد کے ساتھ جنسی فعل پر بخوشی رضامند ہو جاتی ہے۔

البانیہ میں بھی بعض بعض حصوں میں جادو کا رائج ہے۔ لوگ بد نظری وغیرہ کے قائل ہیں اور ان کے "دلچید" کے لئے طرح طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔ مثلاً تین بار ادھر ادھر تھوک کر وہ کسی بدروح کا راستہ روک دیتے ہیں۔ اسپین میں بھی کالے جادو کے بجائے سفید جادو گروں کی بڑی مقبولیت ہے۔ دیہاتی بستیوں کے لوگ اپنا علاج محالہ انہیں سے کراتے ہیں۔ ان بے ہادوں کو دور جدید کی ادبیات کے بارے میں کچھ بھی پتا نہیں۔

وچ کرافٹ۔ افریقہ میں

وچ کرافٹ کے سلسلے میں جو حقیقی کام مال میں ہوا ہے اس کے

مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ تقریباً سارے کے سارے محققین نے افریقہ کے کالے جادو کے پر تاثر ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ مصر میں ایسے داپے جو سمی ہوتے ہیں انہیں بھی جادو کا کرشمہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح قدیم یورپ میں بہرہ پن اور ائمہ حابین دونوں کے لئے وچ کرافٹ اور کالی نظر کو سبب قرار دیا جاتا ہے۔

افریقہ کے جنگلوں میں پائے جانے والے جادوگر۔ دہری حیثیت کے مالک ہوتے ہیں ایک جانب وہ جادو کے ماہر ہوتے ہیں اور دوسری جانب وہ بڑے عمدہ طبیب ہوتے ہیں۔ ان کا کردار اس خطے میں دی ہوتا ہے جو ہمارے ہاں ماہر نفسیات اکثر کا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ڈاکٹر بعض اوقات اقا حیرت انگیز علاج کرتے ہیں کہ عقل ششدر رہ جاتی ہے۔
یورپ میں کالے جادو کا پرانا ڈھانچہ بدل چکا ہے۔ لیکن افریقہ میں یہ اپنی اصل شکل میں ملتا ہے۔

قدیم یورپ میں جادو گروں اور جادو گروں کے بارے میں روایتیں تھیں۔ وہ سب کی سب افریقہ میں ہنوز دھرائی جا رہی ہیں۔ ناگزیر یا میں اب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جادو گر اڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ اپنا ہونی بدل سکتے ہیں اور جب چاہیں کسی جانور کے بدن میں حلول بھی کر سکتے ہیں۔ گھانا کے جادو گروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ خون آشام ہوتے ہیں یعنی آدمیوں کا خون پیتے ہیں۔ وہاں جب کبھی کسی قبیلے کا آدمی کسی عجیب طرح مر جاتا ہے تو اس کی لاش۔۔۔ کو ایک کھنور نے میں رکھ دیا جاتا ہے اور اگر اس کی لاش اس میں ڈوب جاتی ہے تو سمجھا جاتا ہے کہ مرنے والا دراصل جادو کا شکار ہوا ہے۔

گھانا کے جادو گروں نے کئی بار خود اعتراف کیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو عملیات سے مارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ جس آدمی کو چاہیں اسے قوت مردی سے محروم کر سکتے ہیں۔ وہ چاہیں تو عورت کا "رحم" چر کر اسے ہانچھ مٹا سکتے ہیں۔

جدید افریقہ میں وچ ڈاکٹر (یعنی کالے جادو کے ماہر) کا وہی کردار ہے جو قدیم یورپ میں سفید جادو کے ماہرین کا تھا۔۔۔۔۔ "پاک علم" جادو کے وارث ہوتے ہیں۔ انہیں شفا دینا آتا ہے۔ ان میں بہت قوت ہوتی ہے۔ یہ کم شدہ اشیاء کا پتا مانتے ہیں۔ یہ جادو گروں کو شناخت کر سکتے ہیں اور انہیں ہر قسم کے جادو کا ٹوڑ بھی آتا ہے۔

جادو گری آسٹریلیا میں

آسٹریلیا میں ایسے افراد آباد ہیں جو بالکل پغروں کے دور کے آدمی کے

اس کتاب کو وہاں کے باشندے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے تاکہ انہیں موت کے خطرے کو ہل سکیں۔

در اصل ”پہ۔پو“ ایک معنوں میں ایک ایسی سائنس (یا علم) ہے جس کے ذریعے بدروحوں کو بھگایا جاسکتا ہے۔ ان کے کالے جادو کے شکار آدمی کو ”پاک“ کرنے کے لئے ایک عجیب رسم رائج ہے۔ بیمار آدمی کو ٹھیک کر کے پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ قبیلے کا جادوگر سارے قبیلے کے آدمیوں کو اس کے پاس جمع کرتا ہے تاکہ ”پاکی“ کی تقریب شروع کی جاسکے۔ یہاں چند منتر و نفرو پڑھے جاتے ہیں۔ بیمار کو نہلا یا دھلایا جاتا ہے اور جادوئی تعویذ پہنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ریت پر جادوئی تصاویر بنائی جاتی ہیں اس کے بعد اس ریت کو مریض کے جسم سے ملنے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ عمل کے دوران برابر ”راگ“ ”الاپے جاتے ہیں۔ یہ پوری تقریب کچھ اس طرح عمل میں آتی ہے کہ اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ روحانی طاقتوں کو بیدار کر کے ————— بدروحوں کے خلاف صف آرائی کی جاسکے۔ یہ طاقت ان کے عقیدے کے مطابق شکار کو پاک کر دیتی ہے ————— اور وہ جادو کے حلقے سے باہر آجاتا ہے۔

پہلا، دریا، گھمائیں واہیاں اور جنگلات ان کے عقائد کے مطابق باغی
الغیرت طاقتوں کا مسکن ہیں جہاں سے ان کی توانائیوں کو بوقت ضرورت
ماصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ "ثقافت الاسکا کے علاقے سے لیکر ۳۳ میزوں کے
جنگل قبائل تک سب میں نافذ ہے۔

”دوڈو“ کی دنیا

آج کے دور میں لفظ ”دوڑو“ آدمی کے ذہن پر بری طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔ کیونکہ کالے جادو کی یہ وہ بدترین صنف ہے جس کی حیثیت کا امرازہ مشکل ہے۔

”دوؤد—————کالے جادو کی ایک ایسی صنف ہے جس میں سانپ کی پوجا کی جاتی ہے۔ بعض بعض اوقات اس کے مقلد ”آدم خوری“ بھی کرتے ہیں۔ دوؤد کا لفظ سب سے پہلے یورپ کی مشنریز نے استعمال کیا جب یہ میل دیسٹ انڈیز میں گئے۔“

دوڑو گو کہ کالے جادو کی ایک شلخ ہے لیکن یہ ایک قسم کا دھب ہے جس میں ”پجاری“ ----- دیوتاؤں کے سائے میں آکر ان کی سی طاقتیں اپنے آپ میں محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ان کے سرخندہ جو بڑے راہب یا ”مہمان پجاری“ کہلاتے ہیں اپنے آپ کو آجودادی روحوں کو قبروں سے طلب کر کے ان سے مشورے لیتے ہیں۔

جاسکتے ہیں۔ ان میں کھیتی باڑی کا کوئی خاص شعور نہیں۔ ان کے ہتھیار لہو اور زار
سب پر لئی وضع قطع کے ہوتے ہیں۔ موت اور بیماری کا سبب ان کے ہاں
صرف ایک ہی ہے۔۔۔۔۔ وہ ہے کالا جادو۔

ان کے ہاں دشمن کو ہلاک کرنے کا ایک طریقہ یہ رائج ہے کہ وہ اپنے دشمن کی شبیہ ریت پر ملتے ہیں اور پھر اس میں اپنا بھالا مارتے ہیں اس طرح ان کا عقیدہ ہے کہ ان کا دشمن تباہ ہو جاتا ہے۔

وہ اپنے دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے دور دراز کے دشمن کو ایک انسانی ہڈی دکھاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ایک قسم کا راگ چھیڑتے ہیں جسے ”موت کا راگ“ کہتے ہیں۔

ڈاکٹر جے۔ سی۔ ہارکر نے ایک ایسی ہی تقریب کا تذکرہ اپنی کتاب "SACRED TO DEATH" میں کیا ہے۔

دھکے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ ایک شخص بری طرح بیمار پڑا۔ اس کے بدن پر کوئی دکھائی دینے والا نشان موجود نہ تھا اور نہ ہی کوئی مرض کی دوسری علامت ملتی تھی۔ جنہی اسے یہ خیال ہوا کہ اس کے اوپر کسی نے جادو کیا ہوگا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں تلے ایک شخص کا بیوی ابھرا جو ہاتھوں میں ہڈی لئے ہوئے اسے دکھا رہا تھا۔ وہ بری طرح گھبرا گیا اور اپنے ہاتھوں کو یوں اٹھایا جیسے اپنا دفاع کرنا چاہتا ہو۔ اس کے بعد وہ سر ڈال کر پڑ گیا۔۔۔۔۔ اس کی موت چند دنوں بعد ہو گئی۔“

ایسے موقعوں پر قبیلے کے لوگ کسی بڑے بوڑھے کو یا وہاں کے "چلوگر" کو بلا کر لاتے ہیں تاکہ وہ جادو کا درخ کر سکے۔ بسا اوقات ان کے عمل سے مریض کی حالت ٹھیک ہو جاتی ہے۔

مصنف A-W- CANNON لکھنا ہے۔

دراصل یہ تجلی ذہنی طور پر سیاہ جادو سے استقدر متاثر ہیں کہ جادو کی کوئی اہمیت ہو یا نہ ہو ان کو نفسیاتی طور سے اس حد تک متاثر کر دیتی ہے کہ وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ مر جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اور اسی عقیدے کی بدولت وہ دوبارہ تندرست بھی ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ گویا سارا کھیل ایک مگرمی عقیدت کا ہے جو ان کی نس میں سمائی ہوئی ہے

امریکہ میں وحشی

جس زمانے میں یورپ کے سفید قام امریکہ کے اس خطے میں پہنچے
جہاں سیاہ قام آباد تھے تو اپنے ساتھ یورپ کے عقائد لے گئے۔

وہاں کے ایک مصنف نے جس کا نام البرٹ میگلن تھا ایک کتاب
تصنیف کی جس کا نام تھا "ہیو" (جس کے معنی ہوتے ہیں ایک گمراہ دوست۔

ہیں کہ کہیں مرنے کے بعد انھیں کوئی ماہر ”زومی“ نہ بناوے۔ اس ضمن میں مردے کو قبر میں ڈالنے سے قبل طرح طرح کی ایسی ترکیبیں عمل میں لائی جاتی ہیں جس سے ”لا“ جادو اس پر اثر نہیں کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں کے صدر ”پاپاڈاک“ کی پرائیویٹ فورس میں اکثر زومی موجود تھے۔

۱۹۵۹ء میں ——— کہا جاتا ہے ——— کہ ایک زومی کو گرفتار کیا گیا جسے پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ اسے ایک نمک بھر پانی پلایا گیا اور وہ اچانک دوبارہ ”زندہ“ ہو گیا۔

یہ وہ عقائد ہیں جو ”ہائی ٹی“ کی بہن ماندہ حکومت میں هنوز موجود ہیں۔ قدیم جادو کی زندگی میں ”دوڈو“ ایک ایسی پر اسراریت کا حامل ہے جو ابھی تک ناقابل حل مسئلہ بنا ہوا ہے۔

۹۔ واکا ——— ایک نئی رو

دع کرافٹ کی کمائی بہت سی مٹیوں سے بھری پڑی ہے۔ بسا اوقات تو اس ایک کمائی میں ہزاروں دوسری کمائیاں غلط ملط ہوتی نظر آتی ہیں۔ اس میں ہمیں اقتدار پسندوں اور طاقت پسندوں کا ایک جم غفیر نظر آتا ہے۔ یہاں ہمیں وہ غریب، معصوم لوگ بھی ملتے ہیں جو ذہنی طور پر پسماندہ تھے اور دع کرافٹ کے خلاف نفرت کا شکار ہوئے۔ اس میں ہمیں خون شام، موت کے معالج جادو کے توڑ کے ماہر اور قسمت شناس سب ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔

اس کتاب میں ——— واضحات کی ترتیب کو اسی طرح پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس طرح تاریخ سے ——— ان کے ہونے کا پتا چلا ہے۔

باب ۵ اور ۷ میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح نئی بستیوں میں بھی جادو کے قدیم عقیدے هنوز پنپ رہے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کے باب ۶ میں اس نئی رو سے بھی آگاہی حاصل کی جسے شیطان ازم کہتے ہیں۔ دراصل جادو کی یہ شلخ ——— بالکل جدید کی جاسکتی ہے۔ ——— جس کے مقلد ——— خدا کی جگہ شیطان پرستی کرتے ہیں۔

سچ پوچھئے تو روحانی حملوں کا ایک بڑا منظم ڈھنگ ہمیں اس ٹولے کے یہاں نظر آتا ہے۔

اس ضمن میں اگر ”وکا“ کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ تاریخ مکمل نہیں کی جاسکتی

وکا ——— ایک نیا انسان گر ٹولہ ہے جو ۱۹۵۰ء کے لواٹل میں ظاہر ہوا۔ اس کے پٹنے کی وجوہات کا سرسری اندازہ تو ہمیں ہے لیکن ذرا گہری نظر سے نگاہ کیلئے ہمیں اس باب میں ——— دوبارہ اس دور میں چلا ہوا

دوڈو کی بنیادی رسومات دو ہیں :-

پہلی ہے ”سورج کی تقریب“ ——— جسے راڈاس کہتے ہیں۔ ان کا منہاٹا کھانا سانپ ہوتا ہے۔ دوسری تقریب ”پٹرو“ دیوتا کے لئے ہوتی ہے۔ جو لوگوں کو جادو کی قوت عطا کرتا ہے۔

جشن یا تقریب کی ابتداء میں ایک برف کی طرح سفید بھیڑ کو قربان کیا جاتا ہے اور یہ کام سمندر میں انجام پاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دو سفید کیوتر اور سفید مرغیوں کا ایک جوڑا بھی قربان کیا جاتا ہے۔

اس تقریب کے دوران ”مہن کان“ لوگوں کے راگوں اور نعروں سے ساری نغماہنگی کا روپ دھار چکی ہوتی ہے۔ لوگ ڈھول کی ”ڈھم ڈھم“ پر ناچتے تقریباً جنون کی سی کیفیت میں پہنچ جاتے ہیں۔

دوڈو کی تقریبات عموماً ——— قبیلے کو دشمن کے سرے پہنچانے کے لئے ترتیب دی جاتی ہیں۔ دوڈو کے ماہرین علاج معالجے کے علاوہ جادو ٹولے کا توڑا مچنی طرح جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جادو کو معہ اسکی قوتوں کے خود جادو کرنے والے پر پلٹا دیتے ہیں۔ جس سے جادو کر نیوالا خود ہی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ جادو کو گھریلو زندگی کے مسئلے حل کرنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ امریکہ کے جنوبی حصے میں اس قسم کے ”تیل“ ملتے ہیں جنہیں جادو کے اثر سے اس قابل بنادیا جاتا ہے کہ اگر اس تیل کو کسی جگہ ڈالا جائے تو اس جگہ سے گزرنے والے تیل ڈالنے والے پر بے حد مہربان ہو جاتے ہیں۔

”زومی“ لوگ

دوڈو کا ہر طالب جانتا ہے کہ ”زومی لوگ“ کون ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوڈو ایک مسلک ترین علم کہا جاتا ہے۔ دوڈو کے ماہرین۔ جو کہ ”حالی“ کے علاقے میں رہتے ہیں۔ اس بات پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں کہ ”مردوں“ کو جادو کی عملیات کے ذریعے دوبارہ زندگی دی جاسکتی ہے۔

وہ ایسے ہی مردہ اشخاص کو اپنے عملیات سے زندہ کر لیتے ہیں۔ مردہ جب زندگی پاتا ہے تو وہ بالکل بدلا ہوا انسان ہوتا ہے۔ اسے اپنی زندگی کا بالکل پتا نہیں ہوتا اور وہ ایک معنوں میں واقعی ”چلتی پھرتی لاش“ ہوتا ہے۔ اس چلتی پھرتی لاش کو دوڈو کے ماہرین اپنے غلاموں کے زمرے میں شامل کر لیتے ہیں اور ان سے اپنی عام زندگی میں غلاموں کا کام کراتے ہیں۔ ——— انھیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے۔ جیسے یہ ذہن سے قطعی کورے ہیں۔ یہ بول بھی نہیں پاتے بس کولھو کے تیل کی طرح ہر اس کام میں چہرے ہیں جو انھیں اپنے آکا کی طرف تعویض ہوتا ہے۔

”حالی“ کے رہنے والے اس بات سے ہر وقت دہشت زدہ رہتے

جوابدہانی دور کما جاتا ہے۔

روحانیت اور جادو

منہجی انقلاب جو کہ ۱۹ویں میں وجود پذیر ہوا۔۔۔۔۔ اپنے ساتھ نئے مشغلے، نئے کارخانے، نئی مشینیں اور نئی زندگی لایا۔۔۔۔۔ اس طرح جادو کے بست سے بیرون کار۔۔۔۔۔ اپنے فرسودہ عقائد سے ناطہ توڑ کر ادھر چلے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ انقلاب اپنے ساتھ، تعلیم کی لہر بھی لایا۔۔۔۔۔ جاہلیت کا سد باب ہونے لگا۔ نتیجے میں توہمات، ارواح پر اعتقاد وغیرہ کی صحیح معنی شروعات ہو گئی۔ یہی نہیں بلکہ اس کے اثرات مسیحی گرجا پر ہوئے اور ان کی مقبولیت بھی عوام میں گرنی شروع ہوئی۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ ”روحانیت“ کی گرفت کمزور ہونے لگی۔۔۔۔۔ جادو کی تحریک کو دوبارہ زندگی ملنے کا ایک سبب اس طبقے کو کہا جاسکتا ہے جو نچلے کلاس کا تھا جسے محنت کش طبقہ کہتے ہیں۔ (یہ طبقہ اس سے قبل ”علاقائی جادو“ وغیرہ کا قائل تھا)۔۔۔۔۔ لیکن بالکل جدید تحریک جو جادو کے دوبارہ احیاء کے ضمن میں چلی وہ دراصل متوسط طبقے کے ذہن کی پیداوار ہے۔ یہ لبر اجمری اور پھر اس نے اپنی پلیٹ میں اچھے اچھے دانشوروں کو بھی لے لیا۔

۱۸۵۵ء میں یہ سب کچھ اچانک ہی ہوا۔ امریکہ میں ایک ہار پھر روحانیت کا احیاء ہوا اور یہ بخار سارے یورپ تک پھیلتا چلا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ”مردوں سے بات چیت“ کالٹن۔۔۔۔۔ تقریباً روزمرہ کی زندگی کا جزو بن گیا۔ حاضرات ارواح۔۔۔۔۔ اس فن کا نام ہے جس میں مردہ آدمیوں کی روحوں کو ساحر طلب کرتا ہے اور ان سے مکالمہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ڈی ڈی ہوم۔۔۔۔۔ ایک مشہور ماہر عملیات ہے جس کی حاضرات ارواح کی مجلسوں میں بڑے بڑے اہمراء اور روساء بھی شریک ہوتے تھے وہ تمام فن۔۔۔۔۔ جو قسمت شناسی کے لئے استعمال ہوتے تھے، مرچکے تھے۔۔۔۔۔ یکایک دوبارہ ابھر پڑے

یہ دور دراصل جادو کی مردہ تحریک کے احیاء کا دور کہا جاسکتا ہے۔ اس کے لیڈروں میں ایفاظ لیوی۔۔۔۔۔ ماکھر۔۔۔۔۔ اور الشکر کراولی جیسے ساحر شامل تھے۔ لیوی نے دعویٰ کیا کہ اس نے پہلی صدی عیسوی کے ایک نامور ساحر کی روح کو جگا کر اس سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس تقریب کے ضمن میں لیوی نے جو اشیاء استعمال کیں وہ تھیں۔

ایک جادوئی تلوار

ایک ہشت پہلو ستارہ

اور ایک ترہان گاہ

لیوی نے دعویٰ کیا کہ ساحر کی روح کو جگانے کے عمل کے بعد سے اس پر بدرو میں مسلسل حملہ آور ہوتی رہی ہیں۔ لیکن اس کے پاس ایک مختصر طبعی لوہا ایسا موجود ہے جو اس کیلئے روحانی دفاع کرتا ہے۔

اس دور میں چند دانشوروں نے بھی ایسی ہی تنظیمیں بنائیں جو اپنی نوعیت میں ’جادوئی تنظیم‘ ہی کی مانند تھیں۔ ایسی ہی ایک تنظیم ”آرڈر آف دی گولڈن ڈان“ کے نام سے ابھری اس کے ممبروں میں دنیا کی کئی مشہور ہستیاں بھی تھیں۔ مثلاً

ڈبلیو بی ایٹ (مشہور شاعر)

آر تھریماجن (مشہور افسانہ نگار)

بظاہر اس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ان طاقتوں کا مطالعہ کیا جائے جو قدرت کے پس پشت کام کرتی ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد یہ تنظیم مشہور السوں گر۔ سائیکل ماکھر کے بعد اقتدار میں چلی گئی۔ یہ شخص بڑا قابل آدمی تھا اس نے جادو کے بست سے قدیم نسخوں کا ترجمہ کیا تھا۔ کافی عرصے تک ماکھر اس تنظیم کا سرغنہ رہا پھر اس کی جگہ۔۔۔۔۔ ہد نام زبنا ساحر اور سیاست دان السٹر کراولی نے لے لی۔۔۔۔۔ کہا جاتا تھا ماکھر جیسے ساحر کو ہلاک کرنے کا کام السٹر کراولی نے کیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ بھی بذریعہ سحر۔

السٹر کراولی

یہ شخص ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوا اور اس کی موت ۱۹۳۷ء میں واقع ہوئی۔ جادو کی تاریخ میں السٹر کراولی کا نام نہایت لفظوں میں لکھا جاتا ہے۔ ایک معنوں میں یہ بیسویں صدی کا سب سے بڑا ساحر تھا۔ آرڈر آف گولڈن ڈان کا سربراہ بننے کے کچھ عرصے بعد ہی اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے تنظیم کے سابق صدر ماکھر کو اپنے روحانی موکلین کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے ہٹا دیا گیا۔

عمدے سے علیحدہ ہونے پر کراولی نے خود اپنی ایک تنظیم قائم کی اور اس کا نام رکھا ”ار جٹم آسٹرم“ اس کے بعد وہ ایک ایسے ٹولے کا سربراہ بن گیا جو جنسی بکجروی کا بیورو کار تھا۔۔۔۔۔ اس تحریک میں جرموں کی بڑی تعداد تھی اور یہ سب کے سب جنسی بکجروی کے شکار تھے۔ پہلی جگہ عظیم میں اس نے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈے کی ایک زبردست تحریک چلائی۔۔۔۔۔ عدالت سے اسے اس قدر پر خاش تھی کہ اس نے ایک بار مقدمے کو اپنے حق میں فیصلہ کرنے کے لئے ایک عمل کیا اور ایک جادوئی تعویذ بٹایا۔ یہاں ہم اس جادوئی تعویذ کو ازراہ لچبھی نقل کرتے ہیں۔ یہ تعویذ ایک جلدی

جادو گروں کا کلیںڈر

”جادو“ جگانے کی تقریبات تعداد میں چار ہیں یہ سال میں ہوتی ہیں۔ پہلی تقریب ”کینڈل ماس“ نامی مہینے میں (جو کہ عموماً فروری کی شام میں پڑتی ہے) دوسری تقریب لاما ماس مہینے میں (جو کہ عموماً اگست کی شام کو پڑتی ہے) تیسری تقریب حالوین نامی مہینے میں (جو اکتوبر کی شام میں پڑتی ہے) اور چوتھی تقریب بلٹن (جو کہ مئی کی شام میں ہوتی ہے) حالوین۔۔۔۔۔ اس قدیم جشن کی یادگار ہے جس میں جو مردے گوشت کھاتے تھے۔

کینڈل ماس۔۔۔۔۔ تاریکی کے اختتام اور زندگی کی شروعات کو ظاہر کرتا ہے۔

بلٹن۔۔۔۔۔ جگانے کے مرحلے کا نمائندہ ہے۔

لاما ماس۔۔۔۔۔ فصل کٹنے کی منظر ہے۔

گارڈنر کے جادوئی ٹولے میں جنسی افعال کی بڑی اہمیت ہے۔ جبکہ دوسرے ٹولوں میں اس کی اتنی اہمیت نہیں اور ان فرقوں میں یہ ہوتا ہے تو محض اس لئے کہ اس کے ذریعے وہ کسی قسم کا جادو جگاتے ہیں۔ بعض جادو گروں کے نزدیک جنسی فعل ایک ”عبادت“ کا طریقہ ہے۔ بہت سے جادوگر جادو جگانے کے عمل کے وقت ”چلے“ میں داخل ہونے سے قبل بدن کا لباس اتار دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ مادے سے بلند ہو کر روح کی سمت آسانی سے بڑھ سکتے ہیں۔

یہاں ایک بات نوٹ کر لیں کہ ”دکا“ کے پیروکار عام قسم کے جادو گروں سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ لوگ بیشک جادو کا استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد دراصل انسان کی فلاح و بہبود ہے۔ اور یہ جادو کاری کے کاموں میں قطعاً حصہ نہیں لیتے۔

جادو کے مذہب میں داخل کرنے کی رسم

یہ رسم اس طرح انجام دی جاتی ہے گویا مذہب میں داخل ہونے والا نئے سرے سے جنم لے رہا ہے۔ ابتدا میں یہ رسم ایک راز کا درجہ رکھتی تھی اور اس کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم ہونے پاتا تھا۔ لیکن اب یہ راز راز نہیں رہا ہے۔

سب سے پہلے کسی جادوئی تلواری سے ایک دائرہ کھینچا جاتا ہے۔ اس کے بعد مہا پجاریں۔۔۔۔۔ شیطان سے۔۔۔۔۔ التجا کرتی ہے کہ وہ انھیں اپنی پتہ میں رکھے۔ اس کے بعد نووارد کے ہاتھ رسیوں سے باندھ دئے جاتے ہیں

پھر اسے کچھ نصیحتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ مثلاً

”سنو۔۔۔۔۔ عظیم ماں کی آواز سنو۔۔۔۔۔

جیسے لوگ۔۔۔۔۔ آرائی حس، آسٹر۔۔۔۔۔

ڈیون۔۔۔۔۔ آہر و ڈائنٹ۔۔۔۔۔

ڈائنا۔۔۔۔۔ برانڈو غیرہ کے نام سے بھی جانتے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے ناموں سے بھی پکارتے ہیں۔۔۔۔۔“

پھر نووارد کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ جادو کے اسرار کو پوشیدہ رکھے۔ پھر جادوئی تقریبات میں بدن کو مریاں رکھے۔۔۔۔۔ عبادت میں اس طرین۔۔۔۔۔ نام ہے۔۔۔۔۔ اور گائے۔

اس کے بعد نصیحت یوں ختم ہوتی ہے۔

”میں جو کہ ہری زمین کی خوبصورتی ہوں اور ستاروں کے درمیان سفید چاند کی مانند ہوں اور سمندروں کا اسرار ہوں۔۔۔۔۔ اور انسان کے دل کی تمنا ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی روح میں جذب ہونے کے لئے آواز دے رہی ہوں۔۔۔۔۔ اٹھو اور میرے اندر جذب ہو جاؤ“

اس کے بعد۔۔۔۔۔ تازہ وارد کے سینے پر جادوئی تلواریں رکھ دی جاتی ہیں اور اس سے بہت سے سوالات کئے جاتے گتے ہیں۔ رسم کے اختتام پر تازہ وارد کہتا ہے۔

”میرے پاس دو مکمل الفاظ ہیں۔۔۔۔۔ مکمل محبت اور مکمل احمق۔“

جواب میں مہا پجاریں کہتی ہے۔ جن کے پاس یہ الفاظ ہیں انھیں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ وہ تازہ وارد کو بوسہ دیتی ہے اور پھر اعلان کرتی ہے کہ تازہ وارد اب جادوئی مذہب میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے لیکن دوسرے جادوگر گھنٹوں کے بل جھک جاتے ہیں۔

تازہ وارد یقین دلاتا ہے کہ وہ جادوئی اسرار کی حفاظت کریگا پھر وہ اٹھتا ہے۔۔۔۔۔ اسے شراب اور تیل وغیرہ سے منسلکایا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کی رسی ڈھیلی کر دی جاتی ہے۔ اسے ایک تلواریں پیش کی جاتی ہے جو جادو گروں کی تلواریں کہلاتی ہیں۔ اسے ایک چاقو اور ایک WAND بھی دیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اسے اور بھی مختلف اشیاء دی جاتی ہیں۔

اور پھر۔۔۔۔۔ اسے تمام جادو گروں کے سامنے یہ کہہ کر پیش کیا جاتا ہے کہ اب یہ بھی ان کی صف میں شامل ہو گیا ہے۔



تبلیغ دین کا یہ سفر جاری ہے

کیا آپ شریک ہونا پسند کریں گے؟

انسانیت، دین و دنیا ایک، مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ ایک ہاتھ سے کتاب دیتے ہوئے دینے والے کا ہاتھ اس کے نیچے اور کبھی اس کے اوپر قیمت لینے کے لئے اس کی طرف پھیلا ہوا ہے تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک کاروبار ہے۔

بلاشبہ دنیا میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اس طرح نہیں سوچتا اور وہ حق کو ہر حال میں قبول کر لیتا ہے لیکن بہت بڑا عوامی طبقہ ایسا ہے جس کی سمجھ میں یہ بات اس وقت آسکتی ہے جب ہم اسے ”حق“ دیں اور اس سے کچھ نہ لیں آخر انبیاء کرام کو کتنا پڑا کہ ہم تم سے کچھ نہیں مانگتے، ہم مزدور تہذیب ہیں مگر اجرت کے طالب تم سے نہیں، خدا سے اجر کے امیدوار ہیں..... اگر یہی حکمت عملی اختیار کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ کتاب غیر مسلموں میں اپنا کام نہ کرے پھر اسی کتاب کے ذریعہ دین کے پیغام کا طوفانی اثر دیکھنے کی چیز ہوگی یہ لٹریچر کہیں کم خرچ پر ایک شہر سے دوسرے شہر ایک ملک سے دوسرے ملک جاسکتا ہے آدمی سے کہیں زیادہ دیر تک آدمی کے پاس رہ سکتا ہے اور کہیں زیادہ شرح و وسط اور خاموشی سے اپنی بات کہہ سکتا ہے مگر افسوس کہ قلم سے دین کا کام کرنے والوں نے ابھی تک غیر مسلموں کے سلسلے میں اس خدمت کا تصور تک شاید نہیں کیا۔ بے شک مسلمانوں میں قیمت لے کر بھی دین کا کام کیا جاسکتا ہے اور بے شک غیر مسلموں میں بھی کچھ لوگ ایسے ممکن ہیں جو قیمت دے کر اس لٹریچر کے لئے سکیں اور پورا قاعدہ اٹھا سکیں مگر بہت بڑا انسانی طبقہ ایسا ہی ہے جو اس وقت ہی اس لٹریچر سے استفادہ کر سکتا ہے اور ان کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے جب بے غرض اور بے لوث ہو کر ہر کسی معاوضہ کے اسے پیش کیا گیا ہو ”مارگ دیپ“ نے اب تک کا اپنا یہ سفر اسی غرض و اسی مقصد، اسی جذبہ اور اسی اسپرٹ کے ساتھ طے کیا ہے اور الحمد للہ اس کا یہ سفر برابر جاری ہے۔ لیکن مارگ دیپ ظاہری دہشتی حسن اور معیار سے آراستہ ہو کر

محترم! ہماری دنیا میں کھڑے ہو کر ایک آدمی یہی کہتا ہے کہ ”ایک کے معنی دو“۔ کتنی غلط بات تھی مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ لوگ اس کو ماننے پر چہرہ ہو گئے صرف اس لئے کہ اس نے یہ غلط بات بڑے صحیح خلوص کے انداز سے کہی تھی۔ دوسرا آدمی آتا ہے اور آواز لگاتا ہے ”نہیں! ایک کے معنی تین“ اس نے اس سے بھی ناممکن تر بات کہی تھی۔ مگر اس کی بات کو اور زیادہ ماننے والے مل گئے صرف اس لئے کہ اس کا انداز اور زیادہ مخلصانہ اور دل نہیں تھا تیسرا شخص کہتا ہے ”نہیں نہیں! ایک کے معنی نہ دو نہ تین بلکہ بے شمار“ اور اسے بھی کچھ ماننے والے مل گئے کیونکہ اس کا انداز بھی ویسا ہی مخلصانہ تھا

ایک اور آدمی اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ”ایک کے معنی ایک! صرف ایک!“ کس قدر سچی تھی اس کی بات ساری دنیا کو مان لینا چاہئے تھا مگر اس کو حلیم کرنے والے بہت ہی کم ملے، صرف اس لئے کہ اس کا انداز مخلصانہ..... دیا مخلصانہ نہ تھا۔

دو ایک کے معنی دو کہنے والے بھی جو سی ہیں جو کہتے ہیں کہ ایک خدا کے معنی ہیں دو خدا تین منوانے والے عیسائی ہیں اور بے شمار منوانے والے اہل ہند اور بودھ ہیں آج یہ سب غیر قوموں کے لئے اپنا ایک مشنری نظام بھی رکھتے ہیں اور لٹریچر بھی جو درحضر ادھر اپنا لٹریچر بھاپ رہے ہیں اور مفت تقسیم کر رہے ہیں یہ لوگ بظاہر کچھ دے رہے ہیں لے کچھ نہیں رہے ہیں۔ اس کا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے، اس کے برخلاف توحید کے علمبرداروں (ایک کے معنی ایک ہی خدا بتانے والوں) کے پاس بھی ایک پیغام ہے ایک لٹریچر ہے اور یہ لٹریچر حق بھی ہے اور مدلل اور جذبات انگیز بھی..... مگر وہ مفت بلا قیمت نہیں ہے اس کو ایک غیر مسلم پڑھتا ہے تو اس کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہر حال کاروبار ہے، کتاب جب دی جا رہی ہے جب قیمت لی جا رہی ہے اس لٹریچر میں وہ پڑھتا تو یہی ہے کہ ایک کے معنی ایک خدا، ایک

بڑھ رہی ہے اور مادہ پرستانہ ذہنیت پروان چڑھ رہی ہے۔ ان تمام حوصلہ شکن حالات کے باوجود ”ادارہ روشنی گھر“ نے خود اپنی نئی نسل اور برادران وطن میں تبلیغ اسلام کے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا ہے اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فی الواقع یہ ناموافق حالات ہی تو تقاضی ہیں کہ حق کی راہ میں زبردست اور بھرپور جدوجہد کی جائے اور ظاہر ہے کہ ان ناسازگار حالات میں ہی تو اشاعت دین کے فریضہ کی ادائیگی کی ذمہ داری بھی کہیں زیادہ اور خصوصی اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے۔

اس تناظر میں ہمیں توقع ہے کہ آپ ہماری اس گزارش پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے اور ہمارے اس مشن اور ”مارگ دیپ“ کی اشاعت کو بدستور جاری رکھنے کے سلسلے میں مالی اعانت بلا تاخیر ارسال فرمائیں گے یہ تعاون آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا خصوصی تعاون حسب توفیق، لائف ممبر شپ مبلغ ایک ہزار روپے اور سالانہ ذرا اشتراک صرف پچاس روپے

چیک یا ڈرافٹ پر صرف ”MARG.DEEP“ لکھیں

A/C 23108 U.B.I RAMPUR

براہ کرم اپنے حلقہ تعارف میں دیگر اصحاب خیر کو بھی اس طرف متوجہ فرمائیں تاکہ ہم پورے عزم و استقلال کے ساتھ اس چراغ کو روشن رکھ سکیں۔

فجز اکم اللہ جزاء حسنا . والسلام

الداعی

منظور فاخر

تریل زر اور مراسلت کا پتہ :

منظور فاخر، ایڈیٹر ”مارگ دیپ“

۱۶۰/ روشنی گھر خسرو باغ روڈ۔ رام پور (یو۔ پی)

۲۴۴۹۰۱ (انڈیا)

خریدار حضرات خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور ڈالیں۔ رنجبر طلسمانی دنیا دیوبند

پابندی کے ساتھ جاری رہ سکے یہ تب ہی ممکن ہے جبکہ آپ کامالی تعاون بھی ادارہ مارگ دیپ کی ہمت افزائی کا ذریعہ بن سکے اگر باطل نظریات و تحریکات کے حاملین کو کثیر محاذین مل سکتے ہیں تو یہ ممکن نہیں کہ راہ حق میں اشاعت دین کے لئے کوشش کرنے والوں کو اہل خیر اور مخلصین کا تعاون و اشتراک حاصل نہ ہو سچ تو یہ ہے کہ محدودے چند اہل دین و دانش جن تک مارگ دیپ کی رسائی ممکن ہو سکی ہے، کے بے لوث تعاون سے ہی مارگ دیپ نے یہ سفر طے کیا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کی اشاعت کا کام اپنے جن مخلص بندوں سے لینا چاہے گا یقیناً ان کو مارگ دیپ کے تعاون کا ذریعہ بنائے گا۔

آج جبکہ ملک میں ہندو ازم کے احیاء کی تحریک اپنے شباب پر ہے ایسی صورت میں دین حق کی تبلیغ و اشاعت کی ضرورت و اہمیت اور بھی شدید ہو گئی ہے۔ تاہم یہ بات بھی سلسلہ ہے کہ کسی بھی تحریک یا مشن کو چلانے میں مالیات کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے لہذا اس ضمن میں آپ کو اس حقیقت سے بھی روشناس کرنا ضروری ہے کہ مارگ دیپ کسی بڑے اشاعتی ادارہ کسی تجارتی گروپ یا کسی صاحب ثروت شخص کی قطعی طور پر ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ نئی نسل اور برادران وطن میں محض تبلیغ دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے درمندلوں کی نجیف سی آواز اور حقیر سی کوشش ہے جو ظاہری اور لازمی سامان ضرورت مہیا نہ ہونے کے باوجود بھی اس پکار پر کہ ۔

پیغام مصطفیٰ کی امانت ہے ہمارے پاس

ساتھیو! اٹھو کہ یہ فریضہ ادا کریں!!

اس پر خار میدان میں اس توقع کے ساتھ کود پڑے ہیں کہ کارساز حقیقی اس مخلصانہ کوشش کی کامیابی کے وسائل بھی ان شاء اللہ فراہم کرے گا۔ ملت کے ایک اہم فرزند ہونے کے ناطے امید ہے کہ اس پکار پر آپ بھی لبیک کہیں گے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ادارہ مارگ دیپ کی ہر ممکن امداد فرمائیں گے۔

گزارش احوال واقعی

نمانے کے حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں معاشی بد حالی کا دور دورہ ہے اشیاء کی گرانی ہام عروج پر پہنچ رہی ہے بے ایمانی و رشوت ستانی بھر لوث کھسوت کی گرم بازاری ہے۔ دین و نہیب سے بیگانگی

”ہو مرزا زادان بگر چشماں“

اور نکار کر کہے اے حاضرین مجلس دیکھو میں آسان ہو جاتا ہوں۔ لوگوں کو بھی نظر آئے گا جیسے وہ آسان پرستی کے ذریعہ جا رہا ہے۔ حالانکہ وہ دریں بیٹھا ہوگا۔ اور سب لوگ اس بڑی کے تعزفات پر متحیر ہو رہے ہوں گے۔

عمل چہارم | وہ بڑی جو پانی کے اندر تیرتی رہتی ہے۔ آنتی مزاج رکھتی ہے۔ اس کے موکل کا نام ”ہران“ ہے اس بڑی کا مندرجہ ذیل ہے۔
”اے ہر ازاد ہران“ ہر اس کی یہ ہے۔

۴۴

اور عمل اس بڑی کا معاملات آنتی میں ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ دکھانا مقصود ہو کہ آتش عظیم روشنی ہے اور عامل اس کے بیچ میں بیٹھا ہے اور آگ سے کھیل رہا ہے تو اس بڑی پر ملاحظہ مذکورہ بالا اسم روحانیت اور ہر گھ کر بیا لیس بار کہے۔

اور اس کے صاحب یوم دساعت سے مدد مانگے اور لوگوں کو پکار کر کہئے ملاحظہ کریں میں آگ میں جاتا ہوں۔ اس وقت لوگوں کو ایک بڑی آگ دکھائی دے گی اور سب کو نظر آئے گا کہ عامل آگ میں چلا گیا ہے۔ اور وہاں آگ سے کھیل رہا ہے حالانکہ وہ وہیں موجود ہوگا۔

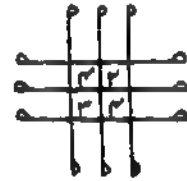
کر کے مل محنت کر دے اور آگ جلائے اور ان کی راہ حفاظت رکھے۔ اس راہ کا نام ساد اقل ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ انسان کو جس صورت میں چاہے بنا دے۔ اس عمل میں بخور اصل ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔

حب الخروع حب الآس حب الورد اور حب بیرج ایک ایک دم۔ ہر ایک کو جدا جدا خوب بار ایک پیسے بہا تک کر مثل خبار چھائیں۔ اس کے بعد ان سب کو طائے جینی مقدار ان چاروں کی ہوائی مقدار میں ساد اقل ان میں ملا دے اور بعد ضرورت بعد انسانی کا خون ان میں ملا کر خیر کرے اور گولیاں بنا کر رکھ لے بھر جب عمل کرنا مقصود ہو تو ایک گولی مٹاب اور بعد انسانی کے خون میں گھس کر سیاہی تیار کرے اور کثیر کاظم لیکس میں مندرجہ ذیل عبارت حریر سفید پر لکھے۔

۴۵

اور بارہ دفعہ کہئے ”اے مرزا فرخ باگ“ اور جس شخص کو جس پر ندم یا حیوان کی صحت بنانا مقصود ہو اس پارچہ حریر کو اس پر مار کر کہئے ”بصورت فلاں پر ندم یا حیوان اختیار کن میں وہی صورت اختیار کرے گا۔“

عمل دوم | عمل مذکورہ بالا میں جو بڑی پانی کی تہہ میں بیٹھنے والی ہے۔ وہ عاکی مزاج رکھتی ہے اس کے موکل کا نام نذت ہے اور عمل اس کا مدنیات، نباتات کوہ و محلہ متعلق ہوتا ہے۔ اس کی ایک ہر بھی ہے جسے ہر طاعت بھی کہتے ہیں۔ اور ہر اس عمل میں بمنزلہ حریت کے ہے پس اس ہر کو اسم روحانیت یعنی موکل کے نام کے ساتھ مذکورہ الصمد را سخوان پر لا جو رد سے لکھے۔ وہ اسم یہ ہے۔ ”اے مرزا زادارت“ اور وہ ہر یہ ہے۔



اور جب عمل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک بڑا طشت تانبے یا پتیل کالے کر یہ بڑی اس میں رکھ دے اور صاحب یوم دساعت سے مدد کمرانی کے لئے مانگے اور اہا ہا اسم مذکورہ الصمد را ہو مرزا زادارت“ پڑھے وہ طشت حاضرین کی نظروں سے غائب ہو جائے گا اور جب تک وہ بڑی کو طشت میں سے نہ اٹھائے گا طشت غائب ہی رہے گا۔
عمل سوم | وہ بڑی جو پانی کے اندر تیرتی رہتی ہے۔ ہوا کا مزاج رکھتی ہے اور اس کے موکل کا نام ”زادان“ ہے۔ ہر اس کے عمل کی یہ ہے۔

۴۶

اس عمل کا مندرجہ ذیل ہے۔ ”اے مرزا زادان“ اس بڑی کے اعمال، ہوا، برق، ابرار و پرندگان میں ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص یہ دکھانا چاہے کہ وہ با آسان ہر چہ رہا ہے تو اس بڑی پر ہر اسم روحانیت تحریر کرے اور ایک رشتی آسان کے طرف پھینک کر صاحب یوم دساعت سے مدد مانگے اور ۴۹ بار کہے۔

بواسیر کا کامیاب علاج

خونی اور بادی بواسیر میں ہماری تیار کردہ دوائی تیر بہد ف ہے۔

عظیم ظہور احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ۸ سالہ تجرباتی زندگی کے چوڑے تیار اس دوائی نے لاکھوں مریض شفا یاب ہو چکے ہیں۔

ایک ماہ کا مکمل کورس ۵۰ روپے مع ڈاک خرچ۔
رابطہ قائم کریں

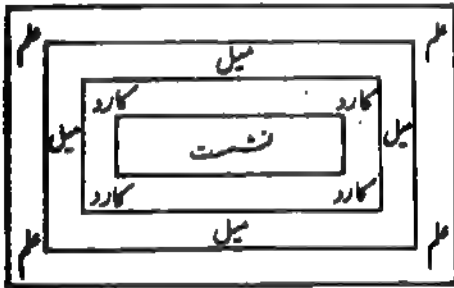
حکیموند ڈال اسلام

نزد جامع مسجد دیوبند ۲۲۷۵۵۲

عزیزوں کا کالاجادو

یا طیلوٹ یا عہدوت یا حیدر طباہ یا موطوش یا حلیش۔ مدت اس عمل تسخیر کی ۳۰ دن ہیں۔

نوٹ: اس تسخیر کے یہ ہیں کہ تمام مخلوق مائل کی تابع ذرا برباد ہو جاتی ہے۔ لوگوں کے ذہن اور قلوب کی باتیں اسے معلوم ہو جاتی ہیں جو عارضہ ہونے والا ہو گا۔ اس کی اسے پہلے خبر ہو جائے گی۔ دیگر جب صبح سو کر اٹھے مٹھا تو اس کے چاروں طرف مردار یہ کسا بنا رنگے ہوں گے جن پر اس کو کامل تصرف حاصل ہو گا۔



تسخیر عطار دے
اس تسخیر کے مربع کی صورت
یہ ہے۔

علم کے ڈنڈے درخت انہ کے ہوں جن پر حریر برنگ فیروزہ کے پھرے ہوں۔ میل اور کارڈیں پٹیل کی ہوں۔

صورت خاتم عطار دکی یہ ہے جو پھر یوں پر محرہ ہونی لازم ہے۔

۹۲۵۰ د۔ زہب۔ طازن رخ ط۔ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

عطار د کے بخور۔

مسطکی، مشک، لوبان، کوکل، حبیبی کی جڑ، مندل، سرخ، بادام کا چھلکا۔

اس بخور کو مربع کے اندر پٹیل کی انگلی میں روشن کرے۔

جزیرت یعنی دعوت تسخیر عطار د یہ ہے۔ مربع میں جامہ کبود رنگ یا فیروزہ رنگ

پہن کر داخل ہو اور نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۲ بار پڑھے۔

عزمت علیکراہیا الفاضل الناطق المطلع علی ساء الخدم العاتقہ

بحق تر ہو ماشا ہلیش و بحق حبو عیوش ہیطوٹ و فوطوٹ حسل

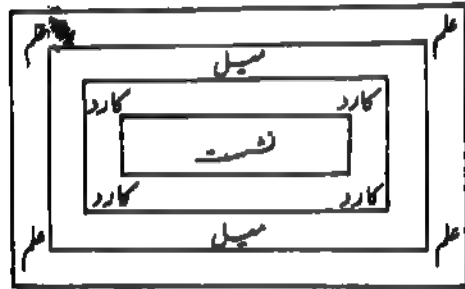
بہو عویش جلدیش و منویش حلو عویش طر نہاش عوطو داش فقد

تویش جلدیش مویش نیویش علیطیش اجب دعوتی بحق ہذیہ الاسماء و یازلہ

بلیش طیش بعنہ ہذیہ العزیمتہ۔

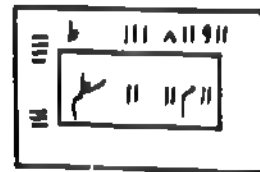
تسخیر صبح کو اکب عربوں کا قدیم طریقہ سحر سحری ہے اسے اصطلاحاً علم صیبا بھی کہتے ہیں جس پر عرب کے بڑے بڑے فلسفیوں سے حاصل مقلے اور ضخیم کتب تصنیف کی ہیں۔ اس میں تسخیرات صبح سیارگان جو فاعل ملوی ہیں ان کے تصرفات کے قابل مقلی کا بیان شامل ہے۔ اس میں ہم صرف ان دعوات و خواہش و کجوات کا ذکر کریں گے جن سے کو اکب صبح کی تسخیر میں کام لیا جاتا ہے۔

تسخیر صبح



صورت مربع یہ ہے۔

علم کے ڈنڈے چوب انار، پھر برے حریر سفید کے، میل اور کارڈیں تقری ہونی لازم ہیں۔ صورت خاتم قرنی یہ ہے جو غم حریر پر محرہ ہونی لازم ہے۔



بخور تسخیر قرنی یہ ہے۔

کندر سفید، پوست خمشاش کف دریا لوبان، زعفران ان سب کو پیش کر شیر و شتر میں ملا کر گولیاں بنائے اور چاندی کی انگلی میں روشن کرے۔

عزمت یعنی دعوت تسخیر قرنی یہ ہے مربع میں داخل ہو کر نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۲ بار

پڑھے۔ عزمت علیکم ایہا الملک الکرم و مرسل الرحمۃ

و علی المناہج للعباد بحق یا عد قویش یا عوطویش مجیہویش شمدیش

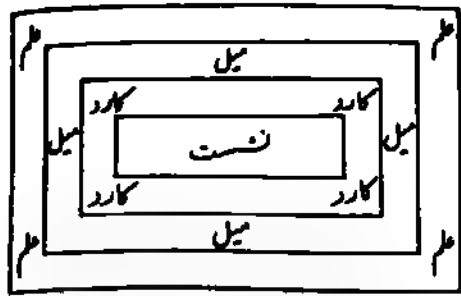
عزمت علیکراہیا السید الرحیم المتعزک بالحرکتہ السمد بحق علیونا

طویش سلج عویش طینفاش جمیلش طر طر فباش خلیتویش اجب دعوتی یا

ہادیش ذما نویش من الاسماء الکرام و بحق حقتک العظام۔

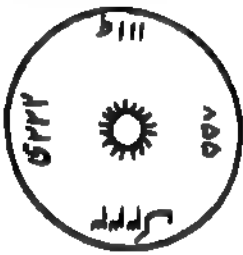
جب مربع سے باہر نکلے تو منہ بزدلی پانچوں اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

عالم دستار کنندہ کا عاشق ہو گا جس کو چاہے بل بھر میں حاضر کر سکے گا۔



تسخیر افتاب
صورت مربع برائے عمل تسخیر
آفتاب یہ ہے۔

علم کے ڈنڈے نارنگی کے درخت کی لکڑی کے ہوں اور پھر برے نارنگی رنگ
کے حریر کے ہوں۔ میل اور کارڈ سونے کی ہونی لازم ہیں۔
صورت خاتم آفتاب کی یہ ہے کہ پھر پردوں پر حریر ہونا اس کا حمایت لازم
امر ہے۔



بخور آفتاب کا حسب ذیل ہے۔

کندر سفید، زعفران، مشک، گل سرہ، ہلیہ سرد، گل انار، عود قاری، کف دریا۔
ہو زن کوٹ چیں کر گولیاں بنائیے اور ہر روز سورہ مقال مربع میں داخل ہونے کے بعد
طلائی اٹھیلگی میں روشن کرے۔

حریت یعنی دعوت آفتاب دشمن کی ہے۔

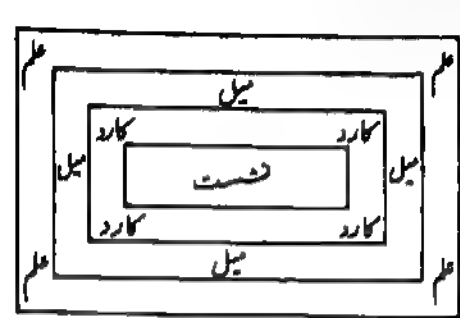
مربع میں جامہ نارنگی پہن کر داخل ہو اور بعد روشن کرنے بخور کے نشست
پر بیٹھ کر ۱۰۱ دفعہ پڑھے۔ عزت علیکوا ایھا السلطان المستقل والسنۃ الفاء
بعق طریش و ما کشرش جھو دیش طلعموش جب یا مند لاش طلمش
بعق ارمیوش و صلیموش جب وھوق و انت الملک المستولی بعق
ھذا الاسماء العظیہ۔

اور جب مربع سمجھنے توان اسماء کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ یا عنقباطوس
یا ثویا السکویا یا طومواطش مدت اس عمل تسخیر کی پچاس دن ہے۔
مدت اس عمل تسخیر کی پچاس دن ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ حامل اس تسخیر کا ایک طرح سے روئے زمین کا
شہنشاہ ہوتا ہے جس بادشاہ و سردار کے سامنے وہ جاتے گا۔ وہ اس کا تاج فرما
ہو گا۔ تمام علوم فریہ اس پر منکشف ہوں گے۔ اس کا چہرہ مثل آفتاب
کے روشن ہو گا کہ رات کو اسے چراغ کی ضرورت بھی نہ ہو اور قوت اس میں اس قدر
وہ بیت ہو جائے گی کہ اگر چاہے تو باقی کو اٹھا کر دے مارے۔
تسخیر مویہ ختم صورت تسخیر مربع کی یہ ہے۔

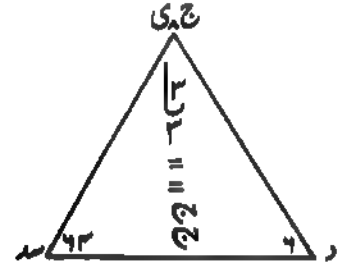
اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسماء کو اپنے اوپر دم کرے۔ یا عجب
قوش نریہ موت معیائش۔

فوائد اس عمل کے یہ ہیں کہ اس کا حامل جو صورت چاہے تبدیل کر سکتا ہے جو
ارادہ کرے ویسے ہی ظاہر ہو اور بل بھر میں عالم بالا پر جائے اور آنکھ جھپکنے میں مشرق سے
مغرب کو پہنچ جائے۔ آصف بن برخیا اس تسخیر کا، اہل صحابہ نے بلقیس ملکہ سبا کا تخت
در بار سلیمان میں ہلک جھپکنے میں لاکر حاضر کر دیا تھا۔



تسخیر زھریک
اس تسخیر کے مربع کی صورت
یہ ہے۔

علم کے ڈنڈے درخت سدا بہار کے ہوں اس پر حریر سبز کے پھر برے اور
کارڈ میں سب تقری ہوں۔
صورت خاتم زہریکی یہ ہے جو حریر کے پھر پردوں پر حریر ہونی لازم ہے۔



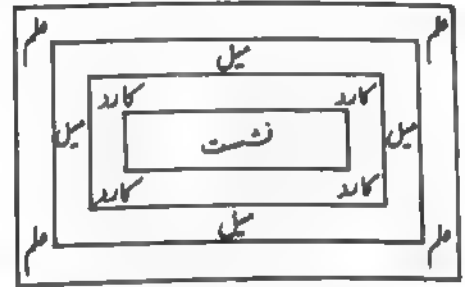
بخور زہریہ کا حسب ذیل ہے۔

عزرائب، عود، مندل، گل سرہ، بہار، نارنگ، گل مردنات۔ ان سب کو
کوٹ چیں کر گولیاں بنائیے اور صبح و شام تقری اٹھیلگی میں روشن کرے۔
حریت یعنی دعوت تسخیر زہریکی یہ ہے۔

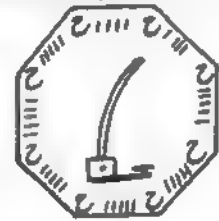
مربع میں جامہ سبز رنگ پہن کر داخل ہو اور نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۱ بار پڑھے
عزت علیک ایھا السیدۃ السیدۃ المحنۃ محبتی عبد طوموش طلعموش
وقرطاش فیہوش نشیب وھوق طریش وھوق عندیش وھوق لیاش
وھوق ذراش وھوق طلموش جب وھوق یا زید دیش وھوق طلموش
وھوق دیش بعق ھذا الغریۃ الغریۃ۔

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسماء پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔
یا طلبطیاش یا طلبطیاش وھوقوش۔
مدت اس عمل تسخیر کی ۱۰ دن ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ حامل کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ اس کو قدرت سے
عوضائی و دبعت ہوگی۔ وہ وحوش و طیور جن و انس سب پر حاوی ہوگا۔ تمام عالم اس کے



مریج میں گہرے رنگ کر دے۔ علم کے ڈنڈے دھت کو کنار کی لکڑی کے ہونے
۱۱م ہیں پھر پیرا حری شوق کا اور میل اور کار دیں تلے کی ہوں۔
خاتم تریخ کی صورت حسب ذیل پھر یوں پر ثبت ہونی چاہیے۔



بخور تریخ کا حسب ذیل ہے۔

سیاہ مہر مانیون، ایوان اردو، پیاز کا چھلکا، چوب آہوس، ان سب کو بیس کر
گولیاں بنائے اور مریج میں داخلہ کے بنا پانچ شقال صبح اور پانچ شام کو روشن کرے۔
حریت یاد دہوت مریج کی یہ ہے۔
مریج میں شمشیر خون آلودہ کر داخل ہو۔ سرخ جوڑا زیب بدن ہو بخور روشن
کرنے کے بعد بجائے نشت پر بیٹھ کر ۱۰۸ بار پڑھے۔

عنوت علیکم ایہا السلطان الفاضل والملك القادر القامل بعن
طوطیوش وزینوش وشدوش جلدوش حلیوش شہر من فقدوش علیوش
مقطوش عدیش سیلش بحق بیہوت نور برہر ہوش ابروش ہیوش
العزوالسلطان طوطا طوطا عد شیتا و عیشا عدیہا شیتا ایہا شیتا ایہا
دعوتی بحق ہذا الاسماء تعظیہ۔

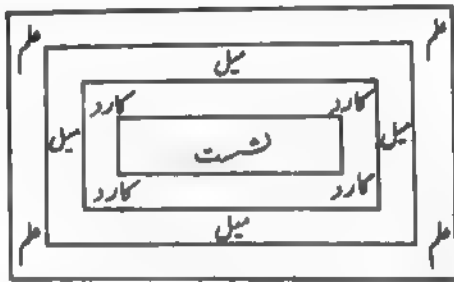
ادعجب مریج سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسماء کو آٹا لیس بار پڑھ کر اپنے اوپر
م کرے۔

یا نبغوش ورن یا جلعیش یا ورتوش ووش یا طعوش یا جلدش۔
مدت اس عمل کی کل ۲۵ روز ہے۔

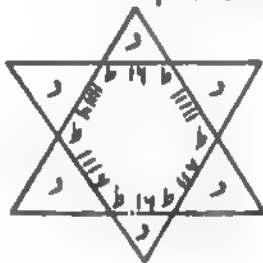
فائدہ اس عمل نیر کے یہ ہیں کہ اس کا حامل غنک کھیتوں کو پل بھر میں سرسبز کر سکتا
ہے۔ وہ نظر مردم سے غائب ہو سکتا ہے اور جس کو جو شکل چاہے دے سکتا ہے۔ پھر
کوسا بنا سکتا ہے اور لاکھوں افواج فابروہ کو دم بھر میں موت کی نیند سلا سکتا ہے گویا
اس عمل کا حامل بھی تمام عالم کا بادشاہ ہوتا ہے۔

تسخیر مشتری

صورت نیر مشتری کے مریج کی یہ ہے۔



علم کا ڈنڈہ درخت ششاد کی لکڑی کا اور پھر پیرا حری زرد کا ہونا چاہیے اور میل
اور کار دیں قلعی یا رنگ دھات کی ہونی لازم ہیں۔
خاتم نیر مشتری کی حسب ذیل ہے۔



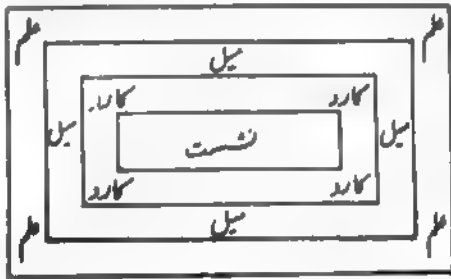
بخور نیر مشتری کا حسب ذیل ہے۔

سیاوشان، چہرہ شفاش، ہمد، ہنر، زعفران سب کو کوٹ میں کر گولیاں بنائے
اور پانچ شقال صبح اور پانچ شقال شام کو مریج میں داخل ہو کر جلائے۔
حریت یاد دہوت مشتری کی یہ ہے۔
مریج میں زرد برہر کا لباس پہن کر داخل ہو اور بخور روشن کرنے کے بعد
نشت گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۸ بار پڑھے۔

عنوت علیکم ایہا السید الطاهر التقی بحق عزطیوش طعیوش
وہو عیوش ما طلعیش بحق عوطناش قوہی جیوش اجب دعوتی الملك
الابحق حقا حقا وبعوتی ہذا الاسماء العظیہ۔

اور مریج سے نکلے ہوئے مندرجہ ذیل اسماء پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے۔
یا شعلوش یا اجنیو عیش یا حصوش یا طعوش۔

مدت اس عمل کی کل تین سو چھیاسٹھ دن ہے۔ فائدہ اس عمل نیر کے
یہ ہیں کہ حامل اس عمل کا تمام مخلوق کے دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ جس کی چاہے صعب
سے صعب مشکل آسان کر سکے پھر قادر ہوتا ہے جس شخص کو چاہے ہزاروں کوس کی فشا
پر بلا سکے پھر عادی ہوتا ہے۔



خاتم علم اس پر منکشف ہوتا ہے
ہیں۔ وہ رشتوں اجڑے اور دیگر
رہنوں کے گفتگو کرنے اور انکی
گفتگو کہنے کی قابلیت رکھتا ہے
تسخیر زحل
صورت مریج نیر زحل کے عمل کی یہ ہے۔

مکمل ٹیڈ اور سخت کنٹرول لکڑی کا ہوادر پھر برادر سیاہ کا، ایل اور کار دیں کو ہے
کی جہتی لازم ہیں۔
خاتمہ تغیر حل کی یہ ہے۔



بجز تسخیرِ رمل کا یہ ہے۔

کندر سیاہ، پوست خشخاش سیاہ، لادان، عنبر روت، پوست، مصبر و صاب کو ہم دزن
 ہیں کہ گولیاں بنائے اور چھ چھ شقال صبح و شام روشن کرے۔

عزیمت یا دعوتِ زحل کی ہے۔

مرحلہ میں حریر سیاہ کا لباس پہن کر داخل ہوا اور پھر روشن کرنے کے بعد تھکا پریچ کر کے اذیت خیز ہے۔

هزمت عليها ايها الملك العظيم القاهر الجبار القادر الوافي الشايع
الفرير كثير الخطر عظيم الغضب ذو الفضل الكامل طر معاش حمو عيش توتوش
طوش حور دوش سيطيش هيطيش اسلك ايها الشيخ المقدم الساكن المتين
مع انا قاض العظام -

جب نعل سے باہر نکلے یہ چاروں اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ یا عیدِ نوح
 فرمودہ طاباش موشطہاں سو عیدِ نوح۔
 ممت اس عمل کی اکثر دن ہے۔

عوائد، اس عملِ تعمیر کا ماحول زیر زمین دھنوں اور خزیوں کو دیکھ سکے، پر قاعدہ ہوتا ہے جس لشکر میں ہر گامہ لشکرِ خجائب ہو گا۔ وہ نظرِ خلائق میں عزیز ہو گا۔ جو پتھر ہاتھ سے لے گا اس میں جلنے لگا۔ یہ شخص سدا جوان رہے گا۔ اور تمام مالم کی لڑائی کبھی نہ لگے گا۔

بقیہ۔۔۔ کالہ دی کاہنوں کا کالاجادو

175587740

”ممدواتو فاسطاطار من عروث تو بالقورادم“

ترجمہ: اے مدارس میں بدرجوں سے محفوظ رکھو اور ہمیں دشمنوں پر غالب آنے کی قوت بخش۔

حورِ ابلی گھٹتا ہے کہ اگر کوئی گلیڈک اپنے دائیں بازو پر باندھ کر ستارہ
قلبِ العزیز کے طلوع ہونے وقت مژکل یا ربط طاس کی پوجا کرتے ہوئے اس
منتر کا ۱۳۴ بار بار پاب کرے تو ایسے شخص کے دشمن تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ
بددعا کو سحر کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ حورِ ابلی نے اس مژکل کا نقش بھی تحریر کیا
ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے۔



فرزندک طلسمات

زبان بندی کیلئے جو مائل منزل صرف میں ذیل کے فلسفات کو گروہ بندی کی دہانت شدہ کمال پر تحریر کر کے اپنے پاس رکھے گا تو اس کا تاثیر سے اس کے جملہ حاسدوں، دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بندی عمل میں آجائے گی۔ فلسفات یوں ہیں۔

یَا یَا یَا بَیْتِیٰ یَوَّعًا یَوَّعًا یُوَآئِیُّ بَیْتِیٰ یَا بَیْتِیٰ جَعَلْنَا أَبَا یَا یَا۔
ایسا غائب مفقود الخبر جس کی طرف سے کوئی بھی خبر بھی یا
لاپتہ کے لئے

خبری نہ مل رہی ہو تو اس کے لئے گر بہ اہلی کو منزل لغام
میں دودھ کا ایک لبا لب پیا لے بھر کر بلائیں۔ جب وہ خوب شکم سیر ہو کر دودھ پی
تو اسے قابو کر لیں اور ذیل کے طلسمات کا ورد کرتے ہوئے ایک سو فرسخ کے
فاصلے پر لے جا کر اُسے آزاد کر دیں۔ گر بہ تین سے سات روز کے اندر ناند
واپس پلٹ آئے گی اور اسی دوران ہی مطلوبہ شخص کے شتیق بھی تمام تر سلطنت
حاصل ہو جائیں گے جب کہ غائب کے زندہ ہونے کی صورت میں وہ واپس
آجائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

[illegible]

پوشیدہ رمنے کا عمل

افضل کیلئے مگر بہ سناہ دشتی کے خون سے اس کی دھج کی ہڈی کے قلم سے اسی کی دبا شدہ کھال پر منزل نوغرمیں ذیل کے اسماء کو لکھیں۔ اس کھال کو اپنے دائیں ہانڈ پر باندھیں۔ اور جہاں چارس بلاخون و خطر طے جائیں۔ کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔

اسماری میں۔ ششہا شسلح اشاد اشی اوشوشعلیسا شتر
وشعللنا شلح شما شوش ششہا الشاء مل اشا شریا شوشا شالا
اشا شاش شش الشوش شوشا شوشا شوشا شوشا شوشا
لہما شوش لا ییمرون شوشا شاشا شاشا شاشا شاشا شاشا
شاشا شوشا شاشا۔

عربوں کا کالاء علم

فکر النور کی منزلیں | سولہویں رات سے چاند گھٹا شروع ہوتا ہے۔ گھٹتے ہوئے چاند میں عرب ساحر بالعموم غریبی احوال کو ستر انجام دیتے تھے اور بتواتر ان کے ذکر میں قرعہ سولہویں شب سے اٹھائیسویں شب تک رہتا ہے۔ کے احوال کو ستر و سیمت درج ذیل ہیں۔

منزل زبانا | اہل ہند میں منزل قمری کو دساکھا۔ اور چین سے کیو اور اہل فرنگ اسے طویل و درمیں کا شلیش درجی نیس میں ہی شامل سمجھتے ہیں۔ یہ ۳۰ درجہ برج میزان سے ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج عقرب تک بھلی ہوئی ہے۔ ساک راج، خوراسی اور عرب اعداد و اساک احوال اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل میں درخت لگانے، دیو پرہانے، نیا کپڑا کاٹنے، ذراعت کاٹنے کو نیک سمجھتے، شادی بیاہ، سفر کرنے کو خوش بتاتے۔ خاص کر جب بد اس منزل میں ہمشادی برہادی، خاوند کی تباہی کا اندیشہ ظاہر کرتے۔

اس منزل سے حرف میں محسوب ہے۔ اس کا تاثیر خاکی کا ہے۔ عدد درمی ۱۰۰ اور نقلی ۱۳۱ اور عدد نقلی ۱۹۲۔ مجموعہ اس کا ۳۹۲ طرح ۱۲ باقی ۸۰۔ حصہ ۱۳ اور تصرف اس عمل کا عرب ساحروں کے فریق حرکات اور اساک الریاح ہے۔ لیکن وہ اس عمل کو تو کھٹے کہتے پھر اصرار کرتے ہیں۔ جبرانی ساحروں کے فریق اس منزل قمری کا توکل خطائیل ہے جو تخت سلیمان کو ہوا پر اڑاتا تھا۔ حامل سفر کنندہ اسی توکل کا ہوا میں اڑنے پر قادر ہوتا ہے۔

منزل اکلیل | اہل ہند اس منزل قمری کو انورا دھا، اہل چین اس کو کاکاگ اور اہل فرنگ اس منزل قمری کو طویل و درمیں درجی نیس میں ہی شامل سمجھتے اس منزل

کا بھلا دوست افلاک میں ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج عقرب سے ۶ درجہ ۲۰ دقیقہ برج عقرب تک ہے۔ اگر کسی الفکد کھالیہ اور میزان الجنوبی اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں تخت نشینی، قہر مکان، نئے کپڑے بدلنے، زیورات پہننے، ناچ رینگ دیکھنے اور خوشی کے کاموں میں شریک ہونے کو بہتر سمجھتے۔ اگر اس دن جمعہ ہو تو مثل جوہل تجارت، بیوپار، باغ لگانا، سفر و شادی بیاہ کرنا ان کے فریق مبارک ہے۔ ان کے حسابات کے مطابق اگر چاند پورا یعنی بدر ہو تو سفر و شادی، جلوہ، رسم نکاح، دیو و تمسک ہے۔ عربی ساحر اس منزل قمری کا توکل ہشائیل بتاتے جس کا سفر کنندہ ہوا میں کہیں کدم بھریں تا کہ اپنے پر قادر ہوتا ہے۔

منزل قمری اکلیل سے حرف "فا" محسوب ہے۔ عمل اس کا واسطے حادث نصوت کیلئے بہتر ہے۔ نالہ حرف "فالما" نفس کا ہے۔ عدد درمی ۸۰، نقلی ۸۱، عددی ۶۵۱، مجموعہ ۸۱۲ طرح ۹۲ باقی ۸۰۔ حصہ ۲۶۹۔ طریقہ عمل کا یہ ہے۔

پارہ یا چڑے پر نقش مثلث، حرف فا اور جمع عدد کو معکوس طرف دست چپ کے لکھے۔ چنانچہ عدد ۳۱۸ اور برہشت کے لکھے اور اسم مطلوب کو اور لفظ عداوت اور نصوت اور بعض کو لکھے اور اس کے عدد استخراج کر کے حرف بنائے اسم ملائک کا رقم کرے اور خود موافق عمل کرے اور جس مکان میں ان اشخاص کی نشست رہتی ہے اس مکان میں دفن کر دے۔ ان اشخاص کے دو میان زبردست عداوت پیدا ہوگی۔ مثلث حرف فا یہ ہے۔

۲۶۷	۲۶۵	۲۶۰
۲۶۳	۲۶۱	۲۶۸
۲۶۲	۲۶۶	۲۶۳

منزل قمری قلب | اہل ہند اس کو جیٹھا، اہل چین اے ٹی اور اہل فرنگ اسے اسرائی کہتے ہیں۔ اس منزل قمری کا بھلا ۱۶ درجہ ۲۰ دقیقہ سے ۳۰ درجہ برج عقرب تک ہے۔ میزان السالی، اجنیا اور طولیمان اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں تجارت شروع کرنے، نقاشی سیکھنے، عمارت و حمام بنانے کیلئے، شادی اور سفر کیلئے بہتر خیال کرتے۔ اگر اس رات چاند پورا یعنی بدر ہو تو اس رات کو ہر کام کیلئے سعد خیال کرتے تھے۔ جبرانی ماہرین سحر اس منزل قمری کا توکل طنائیل کو بتاتے اور اس توکل کے سفر کرنے والے کو سحر و خوانین کے فی الفور سحر کر لینے پر قادر خیال کرتے تھے۔

اس منزل قمری کا حرف "م" ہے۔ عرب ماہرین سحر اس نے اس حرف کا ٹٹا ہاد مفرد کیا ہے۔ اس کا عدد درمی ۹۰، نقلی ۹۵، عددی ۵۹۰ ہے۔ ان سب کا مجموعہ ۷۷۵ طرح ۱۲ باقی ۶۳، حصہ ۲۵۴ اور خواص مثلث صا کا یہ ہے کہ جو عورت پوشیدہ حرام کثی ہے اگر وہ اس مثلث کو قمری قلب کے وقت لکھ کر مکان خلوت میں دفن کر دے تو

منزل ذابح اس منزل کو اہل ہندو بھجت، اہل جین کی اور اہل افرنگ ساگیاریائی کا نصف اول کہتے ہیں۔ اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی سے ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی تک ہے۔ اس کا کل وقت بطابق حسابات اہل ہند ۱۹ گھنٹہ اور بطابق حسابات پاکستان ٹائم سات گھنٹے ۳۶ منٹ ہے۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں اعمال محروم و کوہنہ کرنے اور اگر یہ منزل قمری جہرات کے دن آئے تو اس وقت زید بنانے اور نفاشی کرنے کو مبارک خیال کرتے۔ ہرانی ساحر اس منزل قمری سے موکل حرائیل کو منسوب کرتے۔ عامل اس موکل کا جملہ دفعہوں کے قلع فتح کرنے پر قادر ہوتا ہے۔

عرب ساحر اس منزل قمری سے حرف "نا" منسوب کرتے ہیں جس کا راجہ باد دردی ۲۰۰، نقلی ۳۰۱ اور عددی ۳۳۳ ہے۔ مجموعہ ان کا ۱۵۳، طرح ۱۲ باقی ۱۵۳ صہ کسریہ ۵ ہے۔ اس طرح وہ ایک نقش مثلث بنا کر جس گھر میں دفن کرتے وہاں سے شہزاد الارض اور مولیٰ جانور بھاگ جاتے۔ یہ نقش گرینہ کی داپسی کیلئے بھی آؤ و قزب ہے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۱۱	۵۱۶	۵۰۸
۵۰۹	۵۱۲	۵۱۳
۵۱۵	۵۰۷	۵۱۳

منزل بلع اہل ہند اس منزل قمری کو شردن اہل جین تاؤ اور اہل افرنگ اسے طویل اور میں کانسٹیلیشن سٹار یا نی کا نصف آخر جانتے تھے۔ اس کا پھیلاؤ ایک درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی سے ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی تک ہے۔ منزل ذابح اور منزل بلع کے بڑے بڑے ستارے پیلاگوس، سیلا، انفریم، سرواقح اور ذنب الجہدی ہیں۔ عرب جادوگر منزل بلع میں بالافاد بنانے، بنیاد بلند کرنے، سفر زراعت، تخت نشینی، تخم ریزی، نام رکھنے، نیا کپڑا پہننے، ملازمت کیلئے رجوع کرنے، بیماری کا علاج کرنے کو خوب سمجھتے تھے۔ ہرانی ساحر اس منزل قمری سے موکل میکائیل کو منسوب کرتے انداس کے عامل کجبات اور اوج خبیثہ اور شہا طین وغیرہ کو دور کرنے پر قادر سمجھتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "نا" منسوب کر رکھا تھا جس کا راجہ آب کا ہے۔ عدد رقی ۵۰۰، نقلی ۵۰۱ اور عددی ۶۶۶ ہے۔ مجموعہ کل ۱۶۰، طرح ۱۲ باقی ۱۵۱۵ اور حصہ کسریہ ۳۲ ہے۔ اس طرح جو نقش مثلث وہ مرتب کرتے جنات اولع نمبر یا شیطین سے متعلق مقام پر اسے گاڑ دیتے۔ یہ نقش مثلث اکثر لہجے کی تختی پر لکھ کر کے گاڑا جاتا تھا۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۳۵	۵۳۰	۵۳۲
۵۳۲	۵۳۱	۵۳۸
۵۳۱	۵۳۲	۵۳۷

منزل سود اہل ہند اس منزل قمری کو دھنشا، اہل جین نیو اور اہل افرنگ کے کپڑا کرنے کہتے ہیں۔ دست اس منزل قمری کی ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی تا ۲۶ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی تک ہے۔ نری بل، اباندر و سطرانہ ذابح، ادلیوس اور باس اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری چاند کے قیام کے دوران میں تجارت شروع کرنے نئے مکان میں جانے سفر کرنے، نیا کپڑا پہننے، زراعت کرنے، بیماری کا علاج شروع کرنے کا مشورہ دیا کرتے۔ اگر پیر کے دن قمری منزل میں داخل ہوتا ہے ہر مل کے کیلئے نیک خیال کرتے۔ ہرانی جادوگر موکل میکائیل کو اس منزل قمری سے منسوب کرتے اور اس کے عامل کو پانی پر چلنے کی قوت کا مالک خیال کرتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "خا" منسوب کر رکھا تھا جس کا راجہ خاک کا ہے۔ اس کا عدد رقی ۶۰۰، نقلی ۶۰۱ اور عددی ۵۱۶ ہے۔ مجموعہ ۱۱۷، طرح ۱۲ باقی ۱۷۰۵ اور حصہ ۵۶۹ ہے۔ اس طرح جو نقش مثلث ساحر اس منزل قمری سے مرتب دیتے اور اسے پڑے پڑے ہزاروں سے لکھ کر جس کسی کو توہین کرتے اس کی جملہ مشکلات دنیاوی حل ہوتی اور جملہ کاروبار سرانجام ہو جاتے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۷۲	۵۷۷	۵۷۰
۵۷۱	۵۷۳	۵۷۵
۵۷۶	۵۷۹	۵۷۳

منزل اخیلیہ اہل ہند اس منزل قمری کو ست بکھا، اہل جین موادر اہل افرنگ اکویریائی کہتے ہیں۔ اس کی دست ۶ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی سے ۲۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جہدی تک ہے۔ نیر مزدادرم، کاسٹر اور نشرو اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب جادوگر اس منزل قمری میں عمارت خریدنے، زمین فروخت کرنا، زمین کی خریداری، شراکت اور ادائیگی رسومات فروخت، ہیڈ سٹار کرنے کا مشورہ دیا کرتے۔ ہرانی ماہرین فلکیات اس منزل قمری کا موکل ابراہائیل بتاتے تھے اور اس کے تفسیر کو شکل تبدیل کر لینے پر قادر مانتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "وال" منسوب کر رکھا تھا۔ اس میں کامرتیہ خاسر آتش کا ہے۔ عدد رقی ۷۰۰، نقلی ۷۰۱ اور عددی ۱۰۸۸ ہے۔ مجموعہ سب کا ۱۶۷۸، طرح ۱۲ باقی ۱۶۷۰ اور حصہ ۳۶ ہے۔ اس طرح مرتب ہونے والے نقش مثلث کو مثال آپ نارسیدہ پر لکھ کر عرب ساحر اعمال حب میں استعمال کیا کرتے۔ یعنی اس مثال آپ نارسیدہ پر اس نقش مثلث کو وقت طلوع برج آتش رقم کر کے ساتھ طالع مطلق کے لکھتے۔ یہ عمل حب کا بہترین دیر بہد ف مانا جاتا ہے۔

منزل مقدم اہل ہند اس منزل قمری کو پدبا بھدر، اہل جین جیواد، اہل افرنگ سے اہل طوبی و جین کانسٹیلیشن کویریائی کا ایک حصہ خیال کرتے۔ دست

اہل یونان کا کالاجادو

ہاشمڈ لاء۔ یہ دیوی ذہانت اور دولت بخشی اور زیر سے بچاتی تھی۔

لیپس۔ یہ دیوتا قریب اور جنوں سے بچاتا تھا۔

اوفیو کس۔ یہ دیوی سانپ، بچہ چا اور گرندہ سے حفاظت کرنیوالی تھی۔

اورئی ادون۔ یہ دیوتا جنگ میں فتح بخشتا تھا۔

انکلاوہ مند۔ جہ ذیل سادوی دیوتا بھی یونان۔

جلتے تھے۔ ان کے اعمال حسب ذیل ہوتے تھے۔

عمل ارکچورس۔ ستارہ ارکچورس رساک راج کے طلوع کے وقت اس۔

مشک و فز اور یونان کی خاک پھینکتے ہوئے سات سودھ مند مذیل

منتر پڑھا جاتا تھا۔

”ڈس لایمپراٹرا رکچورس اموسا گوتا۔“

اور ہر ایک ناپختہ ہوئے آری کا پتلا بنا کر اس کی پوجا کرتے تھے۔ اس طرح

دو سمجھتے تھے کہ ہم نے غاروں کو در کر نیکی قوت حاصل کر لی ہے۔ اطالیہ، یونان، قبرص

مصر اور قریطش کے طبابت پیش حضرات یہ عمل اکثر کیا کرتے تھے۔ وہ ایک تعویذ بھی اس

ار یعنی غاروں کے در کر کے کیلئے دیا کرتے اور اس تعویذ کی تحریر حسب ذیل ہوتی تھی۔



عمل کا پیلا۔ اکیلا دیوی کی شکل ایک رقاصہ کی صورت پر مشعور ہوتی تھی۔ یونانی سنا

جو تھریس کے سمندروں کے کناروں پر کا پیلا دیوی کے مندر بنا کر اس

کی پوجا کیا کرتے تھے۔ تھیر عجائز و سلاطین داسرا کا ایک عجیب تاثیر عمل جلتے تھے۔

چنانچہ انہی سے ہلن کے عاشق نے اس کی تھیر کے لئے عمل کرایا اور پھر اسے بھاگا

جس کا تھیر ہوا کہ ہیرس کی بین الاقوامی جنگ جھڑپ اور اس جنگ میں وقت کے بڑے

بڑے سورما صوفی ہستی سے مل گئے۔

تھریس اور تھلی کے ساحر کا پیلا دیوی کا سحر چکھنے کے وقت مسٹو یعنی نیلا زبوا

بخور جلاتے اور مندر جہ ذیل منتر پڑھا بعد بار پڑھتے۔

”دائیولا کا پیلاڑی امرا طورا ہوا سا گاجا۔“

اس عمل کے در بعد وہ انین سلاطین و امراء کو سحر کر لینے میں کامیاب ہوجاتے

شواہد فلکیہ کے طلسمی اعمال۔ مشرق قریب کی قدیم ایشیائی تہذیبوں سے یورپ

کی قدیم یونانی تہذیب کو ہسائیگی کا شرف نیا قبل از

تاریخ سے حاصل رہا ہے۔ اہل یونان کی صنم پرستی تمام تر شواہد فلکیہ پر مبنی ہے وہ مشرقی کونینا

کہتے ہیں اور اسے تمام دیوتاؤں کا باپ مانتے ہیں۔ اور یہ کہ ہے کہ مشرقی قانون کپلر کے

مطابق وہ جرم فلکی ہے جس نے نظام شمسی کے باقی اجرام کو جنم دیا ہے۔ یعنی کہلر کہتا ہے کہ

دور ارتقائے تکون میں سورج اور کوئی دوسرا جرم عظیم قریب قریب آگئے جس پر سورج

کی کشش ثقل نے اس جرم فلکی کے مختلف حصص کو جاب دار اپنی طرف کھینچ لیا۔ یہاں تک

اس کا ایک بہت بڑا حصہ باقی رہ گیا۔ جو خود سورج کے گرد گھومنے لگ پڑا۔ اور یہی وہ

بڑا حصہ ستارہ مشتری ہے۔

خیر یہ ایک فلکیاتی موضوع ہے۔ یونانی اور اطالوی نے مدرستہ افکار جہاں کئی

سیارگان مشتری، زہرہ، شمس، قمر، زہرہ کو زئیس، افرو دتی، مایلو، ہونو وغیرہ کے لباس میں

پہنا دیے۔ وہاں اس نے قنابت سے بھی مختلف اصنام وابستہ کئے ہیں جن میں مندر ذیل

نہایت مشہور ہیں۔

انڈرومیڈا۔ یہ دیوی زن و شوہر کے درمیان رشتہ محبت و مودت مضبوط کرتی ہے۔

انڈرومیڈا۔ اور دوسریک زنا ہستیوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لاتی ہے۔

اکولا۔ یہ پرانے تغافل قائم رکھتی ہے اور نئے اعزاز بخشی ہے۔

اسا۔ یہ صحت پروردی اور پارسائی بخشی ہے۔

ادگوناوین۔ یہ دیوی پانی میں محافظت کے غرض سراجام دیتی ہے۔

کانس میجر۔ یہ موتی جھو کی بیماری کو دور کرتی تھی۔ پلگ کو دور کرتی تھی۔ اور

بہائم سے محفوظ رکھتی تھی۔

کاسی او پیلا۔ یہ دیوی کمزور اجسام کو تندرست بناتی تھی۔

قطلاوس۔ یہ دیوتا صحت اور طویل زندگی بخشا تھا۔

قیطوس۔ یہ دیوتا اپنے ماطین کو خلائق کا منظور نظر بنانا تھا اور گشتہ اشیاء اسے لاتا تھا۔

سگنوس۔ یہ دیوتا شج کی بیماری کو دور کرتا تھا۔

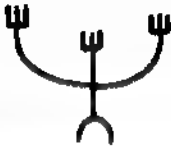
ڈڈا کو۔ یہ دیوتا قریب کاری میں کامیابی بخشا تھا۔

ہرکولیز۔ یہ دیوتا جنگ اور نزاع میں فتح بخشا تھا۔

کنارے ادا کی جاتی ہے۔ گلاب کی خشک بیجوں کا بخور چلاتے ہوئے مندرجہ ذیل منتر پڑھا جائے۔

”ذرا تو اپنوس پوسائینڈن گلاب سونا یوبرا تو تائیرے“

اس عمل کا حامل دیوتاؤں کا منظور نظر خیال کیا جاتا اور اسے دیوتاؤں کی طرف جادو کر کے فائزوں پر پلٹ دینے کی قوت و ریت ہوتی تھی۔ یونانی ساحر اس دیوتا کا ایک منتر بھی اوداج عبیدہ اور امراض کو دور کرنے کے لئے دیتے تھے۔ وہ منتر مندرجہ ذیل ہوتا تھا۔



روح سلیمانی

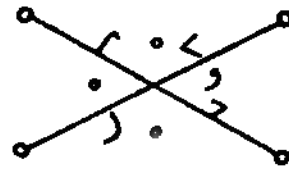
روح سلیمانی طبقہ مالمین میں کافی مشہور و معروف عمل ہے۔ اس کے چاروں گوشوں میں اشتر کی کبریائی کا اعتراف ہوتا ہے۔ پہلے گوشے میں اللہ کے دوسرے گوشے میں البقار الشتر، تیسرے گوشے میں القدرۃ الشتر اور چوتھے گوشے میں العظمت الشتر لکھا جاتا ہے۔ یہ روح بفضل خداوندی انسان کو زیر دست قوت عطا کرتی ہے۔ دوسروں پر اس کا رعب اور دبدبہ قائم ہوتا ہے۔ اور اس کو عزت و عظمت کے اعتبار سے وہ مقام بلند حاصل ہو جاتا ہے کہ جس کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ پہلے کسی اور بچے کا مقام پر ہوتا تو اس روح سلیمانی کے بعد اس کا مقام ہوں قانون رہتا ہے اور وہ اپنے منصب پر باقی رہتا ہے۔ اس روح کو اگر ہرن کی کھال پر لکھ کر کوئی بادشاہ یا وزیر اپنے پاس رکھے تو بفضل رب العالمین وہ کبھی اپنے ہمد سے نیچے نہ گرے۔

اگر اس روح سلیمانی کو قدرے موم اور کافور کے ساتھ کوئی اپنی ٹوپی، پگڑی یا جیب میں رکھے تو کسی حاکم کے پاس جانے تو ماک اس پر مہربان ہوگا۔ اسے عزت بخشے گا اور اس کے مطالبے کو پورا کرے گا۔ اگر اس روح کو بونڈ کے بڑے پر کندہ کر کے کوئی اپنے پاس رکھے تو اشتر کے فضل و کرم سے اسے زبردست تیزی کی ولادت حاصل ہو۔ اور دنیا بھر میں اس کی شہرت اور مقبولیت ہو اس روح کو اگر کسی کی پلیٹ میں لکھ کر اس

اللہ ۱۸۷	۸۸۰	۱۵۰۸	البقار الشتر
۱۵۰۹	۱۹۹	۱۸۸	۷۹۹
۱۹۸	۱۵۰۶	۸۰۲	۱۸۹
العہ ۸۰۱	۱۹۰	۱۹۷	العبیدۃ الشتر ۱۵۰۷

صحت میں اضافہ ہوگا۔ روح سلیمانی یہ ہے۔

ٹیلی پولی کے ایک مندر میں کاپیلاری کی جنتز بھی بطور توجہ دیا جاتا تھا اور وہ جنتز حسب ذیل تھا۔



پلائیڈیز کا عمل پلائیڈیز شاہ طلسم اور ملکہ پٹی اونی کی سات بیٹیوں کو عرف عام میں کہا جاتا ہے اور انہیں ڈائنا دیوی کی مصاحبت حاصل تھی۔ یہ سات کھار پول کے سات بت ہوتے تھے جن کی پوجا منٹن اٹھرا اور اندھا پن دور کرنے کیلئے کی جاتی۔ ویسے یونانی کا بن دین کے معبر اکثر تھسلی کی دلدلوں میں تھے۔ ان سات دیویوں کی پوجا کشف و کرامات حاصل کرنے کیلئے کرتے تھے۔ یہ عمل کرتے ہوئے وہ مندر اور زینوں کے خشک بیجوں کو ملا کر بطور بخور چلاتے اور سات سو مرتبہ ان بیجوں کے سامنے سربسود ہوتے ہوئے مندر جہ ذیل منتر پڑھتے۔

”لاؤ سونا ٹوٹائی ٹولا پلائیڈیز لیزوئی لہرا ٹریڈی گاؤ ڈور ونا کوئس“

ساحران یونان کا یہ خیال تھا کہ اس عمل سے رو میں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور وہیں ہو کر بیماری کو کشف و کرامات کی بے پناہ قوت بخش دیتی ہیں اور وہ اٹھرا اور آنکھوں کے جملہ امراض دور کر سکتے ہیں۔ پلائیڈیز کا جنتز بھی اٹھرا کے منٹن کو دور کرنے کیلئے دیتے تھے اور وہ جنتز حسب ذیل ہوتا تھا۔



پولار اس کا عمل پولار اس مقصد کے متعلق گوہروں کا دیوتا تھا ان کے بیٹو جادو کاہن لوگ ہوتے تھے۔ جو اس دیوتا کی شکل ایک بچہ کے شکل انسان کی وضع قطع پر تصور کرتے۔ وہ اس دیوتا کی پرستش بالعموم اندھیری راتوں میں کرتے اور اس پرستش کے عمل کا حامل اوداج عبیدہ کو دور کرنے پر قادر ہوتا تھا۔ پولار اس دیوتا کی پوجا کے عمل کے وقت وہ گوگل کا بخور چلاتے اور مندر جہ ذیل منتر ہزار بار پڑھتے تھے۔

”سولہ ہونا پولار اس ڈس بیلا ڈسٹا رونا“

اور ان کا ہونڈ نے پولار اس کا ایک جنتز بھی ترتیب دے رکھا تھا۔ جسے مسافر لوگ کا محافظ سمجھتے تھے جس طرح ہم لوگ سفر پر جانے والے کو اس کی محافظت کیلئے حضور سیدنا امام شمس علی رضا علیہ السلام کو خاف قرار دیتے ہوئے ان کے نام کا سوا روپیہ مسافر کے بازو سے راست پر باندھتے ہیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل جنتز حفاظت بدوران سفر کے لئے مقدونی ساحر دیا کرتے تھے۔



پراسی آن کا عمل پراسی آن کا دیوتا یونانی نام پوسائینڈن ہے۔ یہ مندرجہ ذیل دیوتا خیال کیا جاتا ہے اس دیوتا کی پوجا بالعموم مسافر کے



ستاروں کے عملیات و نقوش

اس سرزمین کو گہوارہ یعنی فوج انسان فرماتے ہیں۔ یعنی انسان سب سے پہلے اسی سرزمین پر ظاہر ہوا۔ لیکن جدید ماہرین علم النسل کی رائے یہ ہے کہ بیک وقت کئی مختلف ملاقوں میں مختلف انسان ظاہر ہوئے جو اپنی نسل کے باوا آدم ہیں۔ غیر موضوع علم النسل کا ہے۔ تاریخ ہم بتاتی ہے کہ سب سے پہلی بار تہذیب انسانی نے ارض کالدہ یعنی اس میدان میں جو کہ جڑ فرات کے مابین واقع ہے جنم لیا۔ اس پر علم طبقات الارض کا بھی یہی خیال ہے کہ جو آثار قدیمہ تہذیب انسانی کے اس علاقے میں ملتے ہیں وہ شاید کہ ارض پر دروگر ملنے والے آثار باقیات سے زیادہ چمکانے میں۔

علم الشراک نے انسان کی فطرت میں دو دیت کیا ہے۔ بلکہ شاید اسی علم کی بڑی سے ہی انسان کو سجود ملائک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

قدیم زمانہ میں جب انسان کو تن و خاصہ پہنے کیلئے لباس بھی میسر نہ تھا۔ وہ شواہد ظہیر پر غور و خوض کیا کرتا تھا۔ شاید فطرت سے منور کہ جب وہ شواہد ظہیر الشریک طرف متوجہ ہوا۔ اس کی توجہ کو سب سے پہلے مغرب کرنے والے چاند سورج، ستارے ہی تھے۔ ان کے طلوع و غروب پر نور و ظلمت، سردی، گرمی اور بہار کی تبدیلیوں سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ وہ انہی کو خدا اور اپنا خالق سمجھنے لگا۔ چنانچہ ان کو طوح طرح سے متشکل و متصور کر کے اللہ سے سب سے پہلے بت پرستی کو رائج کیا۔ قوم نوح بلکہ قوم ادریس و شیت کے بتوں کی گھاٹا میں ہیں۔ سراسر بت پرستی و بت پرستی کے نام ملتے ہیں۔ ان میں سے نام تر آسمان پر ستیاگانا ٹہرت کے باہم ملا ہے۔ بننے والی اشکال پر متصور کئے جانے ہیں۔ چنانچہ منزل فری سرور جس کے ستاروں کے باہم ملا ہے۔ سراسر بت پرستی کی صورت بنی ہے۔ کہ تصور پر ہی ان کے بت لڑکی شکل صورت تھی۔

قوم نوح کا ماسن و مسکن بھی کالدہ کی سرزمین تھی اور پھر جب طوفان آیا اور نامہ سدا و ارض غرق آب ہو گئی تو بت پرست قوم بھی ساتھ تباہ و برباد ہو گئی۔ صرف وہ لوگ بانی رہ گئے جو نوح علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن طوفان کے بعد ہونے والے بت پرستی اور ستیاگانا کو رائج کیا۔ اور جب حضرت نوح کی وفات کے بعد قوم کالدہ ایک دفعہ پھر کفر و ظلمت میں غرق ہوئی تو اس پر کاہن و ستارہ شناس

حضور ہو گئے۔ ان کاہنوں میں ایک کاہن کا نام سمورالی تھا جو شان و شوکت میں اپنے وقت کے سلاطین و امراء سے بدرجہا زیادہ جاہ و شہرت رکھتا تھا۔

سمورالی نے کالدہ آسور و دونوں اقوام کو باہم ملا کر ایک سلطنت کی بنیاد ستوا کی جس کا مذہب ستارہ پرستی تھا چنانچہ ان لوگوں کے متعلق کلام عید میں صائبین کا ذکر آیا ہے۔

سمورالی نے جس قوم کو متحد کیا اس کی حدود و درہائے قارن سے درہائے نیل تک پھیلی ہوئی تھیں اور سمورالی بیک وقت اپنے وقت کا ایک عظیم الشان سلطان ایک ہی پیشوا اور ایک بھر عالم علوم خفیات و دروہانیات مانا جاتا تھا۔

بعض غیر نقد و متعصب تاریخ دانوں نے توہیت کے دس احکام کو سمورالی کے توحید قانین سے گلدہ کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتھر کی سلوں پر بننے والی توہیت و دراصل سمورالی کے کہتے تھے جو اس نے کو طور میں جگہ جگہ کھدوائے تھے۔ غیر یہ ایک مذہبی موضوع ہے۔ ہم قوتاً جانتے ہیں کہ سمورالی ایک ستارہ پرست کاہن تھا اور اس نے توہیت سے متعلق جو دعوتیں اور عملیات و نقوش پتھروں پر کھدوائے وہ آج بھی عراق و شام کے خرابات میں ملتے ہیں۔ یہ سب کے سب توہیت سے منسوب ہیں۔ ان میں سے شہود قابل ذکر حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اس ستارہ کو عرب ساحر الدبران کہتے ہیں اور عربوں سے اہل الفرنک **صالب** نے بنام من دمن لے کر تابل ڈابراں بنالیا ہے۔ یہ ستارہ درجہ ہم دقیقہ برج جوزا پر واقع ہے۔ کالدی ساحر یا قوت سورج کو اس ستارے کا جوہر قرار دیتے تھے اور اس ستارے کے رب النور یا مٹول کی صورت ایک اڑنے ہوئے انسان کی شکل پر متصور کرتے۔ ان کے قریب اس ستارہ کے طلوع کے وقت اس مٹول کی تصویر کے اعمال سر انجام دیتے جاسکتے ہیں۔ خرابات تدر اور طر و سینا پر سمورالی کے کتبائیں ستارہ اور اس سے متعلق اعمال پر بہت کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

سمورالی کا ایک کتبہ حسب ذیل ہے۔

۵۶ + x ۵۶

تقریباً معنی میں یہ کتبہ کالدی زبان کے مندرجہ ذیل مندرجہ دعوت کا مظاہر کرتا ہے۔

۳۷ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

”شہور ابو ناصر شہر اہل امان دادا نغی“

ترجمہ: اے اندھیرے کے بیٹے تیرے خوفناک طاقت بخش ہیں بہت دے دے دشمن کو ڈرا دے خواب دے انداس کے جادو کو اسی کی طرف بھردے۔

مورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی الماس سیاہ کوکری میں باندھ کر انوار کے طور کے وقت اس ستر کا تین ہزار بار جاپ کرے۔ وہ فہرانی قوتوں اور بہت بلند کمالک جوتا ہے۔ اور کسی کے عجز و کد کو اس پر ہلٹ سکے پر قادر ہوتا ہے۔

مورابی نے اس ستارے سے متعلق جو نقش کندہ کیا یا وہ حسب ذیل ہے



اہل عرب اس ستارے کو ”الیز القدر“ اور اہل افریک ”رسل باگ“ کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ ۱۱ درجہ ۲۰ دقیقہ برج عقرب پر واقع ہے۔ کالدی ساحر شہود معروف مدنی پتھر پازیبی عقین زرد کو اس ستارے کا جوہر لیتے تھے انداس کے موکل بابت کو کبھی پر بھیلانے ہوئے مادہ عقاب یا بھرتاج لیب سرکٹے ہوئے ملک کی موٹ پر منتقل کرتے تھے۔ کوہ سینا پر دریافت شدہ کتبے پر اس ستارے اور اس کے موکل یا بت کی پوجا کا ستر حسب ذیل دیا گیا ہے۔

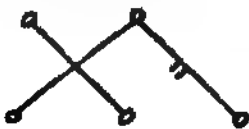
۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

”فسون ذارا نفسا تو قرب لاجاد بر طار و غوض“

ترجمہ: اے بزرگ و برتر دیوی قرب ہیں تجی محبت اور خوشنودی خلق عطا فرما۔

مورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی باقوت زرد کو گلے میں پہن کر اس ستارے یا اس کے موکل کی پوجا کرتے ہوئے اس ستر کا جاپ کیا ۱۱ ہزار بار کرے گا وہ نیک و پارسا ہوگا۔ اگر عورت یہ عمل کرے تو اس کی عصمت محفوظ رہے گی غیریکہ اس کا حامل عزیز ہوتا ہے۔

مورابی نے اس ستارے کے طلوع پر لکھا جانے والا مندرجہ ذیل نقش بھی کندہ کیا یا اور اس کی تاثیر تالیف القلوب بتائی ہے۔

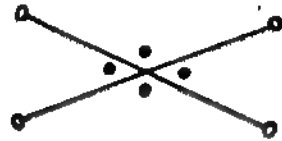


اہل عرب اس ستارے کو ”عقب العقرب“ اور اہل افریک ”انیز زہ“ کہتے ہیں۔ یہ ستارہ ۱۲ درجہ ۲۰ دقیقہ برج قوس پر واقع ہے۔ کالدی ساحر اس ستارہ کا جوہر گلیڈک نامی مدنی پتھر بتاتے ہیں اور اس کے موکل بابت کو بھو یا ایک لائے حب سے آراستہ انسان کی صورت پر منتقل کرتے تھے۔ تندر میں دریافت ہونے والے ایک کتبے میں مورابی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (باقی صفحہ پر)

”سان در اود اصالب سلطعزہ“

ترجمہ: اے سرخ آگ کی طرح چمکنے والے ”صالب“ ہیں دولت اور عزت بخش۔

مورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی باقوت سرخ گلے میں پہن کر اس ستارے کی پوجا کرے ہو اس ستر کو دس ہزار بار پڑھے گا اسے دولت و عزت نصیب ہوگی مورابی نے اس ستارے کا ایک نقش بھی تندر کے ایک کتبے پر کندہ کیا ہے اور وہ نقش یہ ہے۔



وہ لکھتا ہے کہ یہ نقش بھی حصول عزت و دولت کیلئے بہترین ہے۔ لیکن وہ اس نقش کو سرخ پرندے کے خون سے لکھنا زیادہ پُر تاثیر بتاتا ہے۔

اس ستارے کو عرب ساحر القول ”کتبے بن اور اہل افریک ”رسل باگ“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ستارہ ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ برج ثور پر واقع ہے۔ کالدی ساحر الماس کو اس ستارے سے منسوب کرتے ہیں اور اس کے موکل کی شکل ایک سرخ بڑبڑہ انسان کی وضع پر تصور کرتے ہیں اور اس ستارے کے طلوع کے وقت اس موکل کے تصویر حاصل پر انجام دیتے اور اس موکل سے سلاطین کے درباروں میں کامیابی حاصل کرتے۔ تندر میں دریافت شدہ ایک کتبے پر اس عمل کا سارا حال کندہ ہے اور وہ یہ ہے۔

۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

”ذرا ہو اسایوق جا غار بوس شروفا“

ترجمہ: اے شان و شوکت والے یوق ہیں حکام کا منظور نظر بننا، میں طاقتور بنا۔ بلاؤں کو ہم سے دور رکھ، دکھ دینے والے کو دکھ پہنچا۔

مورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی الماس دائیں بازو سے باندھ کر طلوع ”راس القول“ کے وقت اس ستر کو سات ہزار بار پڑھے۔ وہ حکام و سلاطین کا منظور نظر ہو جائے۔ بیمار ہے تو صحت مند ہوگا اور اگر سحر زدہ ہے۔ تو سحر دور ہوگا۔ بلکہ سحر اٹا سحر کینوالے پر واپس لوٹ جائے گا۔

مورابی نے اس ستارے کا نقش بھی کتبے پر کندہ کر پایا ہے۔ جسے پہننے والا ہر قسم کے سحر جادو سے محفوظ رہے گا اور صحت و در و منظور نظر سلاطین و حکام ہوگا۔

نقش منظم مورابی یہ ہے۔



اہل عرب اسے ”العقاب“ کہتے ہیں۔ اہل افریک اسے ”نوردی“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ستارہ ۱۲ درجہ ۲۰ دقیقہ برج میزان پر واقع ہے۔ کالدی ساحر الماس کو اس ستارے کا جوہر قرار دیتے ہیں اور ایک گدھ ایک سانپ یا ایک سیاہ فام جنسی کی صورت پر اسے منتقل کرتے ہیں۔ نزاد کے قریب ایک کھنڈر میں اس کے متعلق ایک کتبہ دستیاب ہوا ہے جس میں مورابی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے پوجا کا ستر حسب ذیل بتایا ہے۔



ان کے مال کو سفر و حضر میں بڑی قدر و منزلت حاصل ہوتی تھی۔

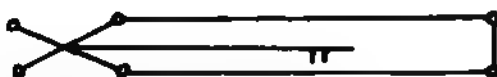
۱۔ عمل ریع جس وقت شمس ستارہ ذنب الجدی سے مقرون ہوتا۔ ان وقتوں میں مصر ریع میں جو اسکندریہ سے کچھ دور ہٹ کر جانب مغرب مدینے نیل کے ڈیلٹا کی ایک شاخ پر واقع تھا۔ ایک بڑا جاری میلہ لگتا ہے۔ اس میلے میں چالیس ڈوئی مار جو ہم نای دو چڑی بوٹیاں بڑی کثرت سے پکا کرتی تھیں۔ یہ بوٹیاں آج بھی دریائے نیل کے کنارے کی دلدلوں میں کہیں کہیں پانی جاتی ہیں۔ ان کو سلا گئے سے ایک عجیب و غریب خوشبو پھیلی ہے جس کے اثر سے انسان میں قوت خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ ریع دیوتا کے بت کی شکل ایک انسان کی صورت پر ہوتی تھی جس کا چہرہ مثل آفتاب کے درخشاں ہوتا ہے اور پریت ٹھوس سونے کا تھا اس میں پتھر سے بکری یا ہرن کی قربانی کی جاتی تھی اور عبادت کے وقت مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

❖ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

منتر دتار اکادع سلی مار جورام :-

اے پرندوں کی اڑان سے بھی اونچے خداے شمس ہم نرے حضور میں ہرن کی قربانی دیتے ہیں۔ مار جورام جلاتے ہیں تو ہم پر ہم راہن جو۔

اس منتر کو دریائے نیل میں کھڑا ہو کر دس ہزار بار پڑھنے والا شیر شمس کا مال ہو جاتا ہے۔ بادشاہ حکام، عوام، بکاہن سب اس کی عزت و تکریم کرتے اور وہ آسمان پر پمدار کرنے کی طاقت پالیتا تھا۔ وہ شخص صاحب اثر و متعزز ہونے کیلئے اس کے ایک ٹالے سے دنیا کی تمام نعمتیں اکٹھی کر سکتا تھا اور خداے شمس سے حکام ہو سکتا تھا اور تمام امراض کو صرف ہو کر مگر سکتا تھا۔ ریع کے قبیلے کا بنی اصل ریع سے متعلق ایک توہید بھی دیا کرتے جو کائنات رزق، تغیر حکام اور دفاع اراضی و سر کیلئے تیر بہدف ثابت ہوا کرتا تھا۔ توہید حسب ذیل ہوتا تھا۔



۲۔ عمل سیت جس وقت سیارہ تیج ستارہ طلب الاسد سے مقرون ہوتا۔ تو محمد بیت میں جو موجودہ قاہرہ سے کچھ دور ہٹ کر جانب شمال ایک مقام پمدیائے نیل کے کنارے تعمیر تھا۔ ایک بڑی دھوم دھام والا میلہ لگتا۔ اس موقع پر تیج

کلام پاک میں رب زد الجلال ارشاد فرماتا ہے۔ ہم نے ہر ایک شے کو پانی سے بنی تھی ہے انسان کی تاریخ اس پر ہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ انسان کی قدیم و جدید تہذیب ہمارے معاصر ہی پانی پر ہے۔ قدیم انسانی تہذیب بڑے بڑے دریاؤں کے کناروں پر بسندوں کے کناروں پر آباد ہوئیں۔ کلدانی، مصری، یونانی، لاطینی، ایرانی، ہاز، یونانی، عربی، ہندو، ہزارہ، قبل از تاریخ سے تہذیب انسانی کے طبع و ارطے لگتے ہیں۔ سب طویل و عرض دریاؤں کے کنارے آباد تھے۔

مصر کو تیج بھی تھوٹا نیل کہا جاتا ہے۔ قدیم شاہان مصر فرعون کہلاتے تھے فرعون قدیم لفظ زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں جہاں کا نور قدیم مصری اور قبلی حقیقت میں ہلیم کی اولاد تھے۔ جو عام بن نوح کی اولاد سے تھا۔ طوفان نوح کے بعد عام بن نوح کی اولاد ارض کلدان سے نکل کر جنوب مغرب کی طرف پھیل گئی اور اتنی پھیلی کہ اس کی دستیں رود نیل سے جملنے لگیں، یہاں چونکہ زمین زرخیز تھی لہذا نیل کے کنارے کنارے بڑی بڑی بستان آباد ہونے لگیں جن میں سب سے پہلے ارکوس نای سوار نے سفر کر کے ایک آبادہ حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ارکوس ہی پہلا فرعون تھا چونکہ ان دنوں بڑے بڑے آلات جہاز ایجاد تھے جن کی مدد سے قبائل کو بڑی سرعت سے لکھا دھیرا زہ بند رکھا جاتا تھا۔ لہذا ان کا کام دھاتی قوت سے لیا جاتا تھا۔ اور سردار حاکم یا بادشاہ کو بظہر خداوندی سمجھا جاتا تھا۔ اسی اصل سیاست پر فرعون کو جہاں کا نور دیکھ کر خدا کا قائم مقام سمجھا جاتا تھا۔

فراعہ مصر یعنی روحانی سر بلندی قائم رکھنے کیلئے انسان کی ان قوتوں سے کام لیتے تھے جن میں کج عرف عام میں اسندراج، خرقی عادت وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان فراعہ نے مختلف مظاہر قدرت جن میں ارضی و سماوی دونوں قسم کے مظاہر شامل تھے۔ اسباب الانواع قرار دے کر خود کو ان کا اجارہ دار قرار دیا تھا۔ ان دیوی دیوتاؤں میں شہرود، مہرود، دیوی دیوتا، ریا، طوطس، سیت، ادنا، طر، شوز، مف اور قاس تھے۔ ان ساتوں کو قطعی کاہن سچ ساگان پر بھی منطبق کرتے تھے۔ ریع کو وہ شمس پر طوطس کو قو سیت کو تیج پر، ادنا کو عطار پر، شوز کو مشتری پر، مف کو زہرہ پر اور قاس کو زحل پر منطبق کرتے۔ اس طرح ان شواہد فلکیہ کے طلوع و غروب، خروج و زوال پر ان کے یہاں مختلف علامات مقرر تھیں اور ان مواقع پر وہ ان سچ کو اکب سے متعلق قسم قسم کے سوچیں سمجھا دیتے تھے جن میں مندرجہ ذیل پانچ اعمال عملاً سود ان کے یہاں بڑی اہمیت رکھتے اور

اس میلے میں دودھ دور سے حسین و جمیل دوشیزائیں اکٹھی ہوتیں اور اپنی مرادیں حاصل کرتی تھیں۔ اس موقع پر انسان کی زہنی و فنی حیاشی اپنے خنہائے کمال کو پہنچ جاتی تھی۔ مسہد کے پائیں ایک دیوار تھی جس کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی وہ برہنہ ہو کر اس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو جاتی اور جس مرد کی مرضی ہوتی اس سے مواصلت کر لیتا۔ اس طرح بالعموم اس عورت کی گود دہری ہو جاتی اور بچے کو مف یعنی مصری زہرہ کا انعام سمجھا جاتا تھا۔

مہف پاتہرہ کی عبادت کے وقت کرا سولائی نامی ایک جڑی بوٹی سے تیار کردہ دھند کو سٹکا یا جانا۔ اس سے ایک مہوش کن اور صحت و بے خود کر دینے والی خوشبو ساری فضا میں پھیل جاتی۔ مہف دیوی کا مجسمہ ایک حسین قتالہ عالم و دشیرہ کی شکل و صورت اور وضع قطع پر بنایا گیا تھا جس کو زرق برق لباس و زبور اس سے لپیوس کیا گیا تھا۔ اور اس مجسمہ کو ایک نہایت خوبصورت سفید رنگ بیل پر سوار کرایا گیا تھا۔ عبادت کے وقت جو منتر پڑھا جاتا ہے وہ حسب ذیل تھا۔



”دیوتا مہنہ شقطورا ظفورا اشتابلی۔“

اے حسین و جمیل صفِ درہرہ، تو سفید بیل پر سوار ہے۔ ایک جہاں تیری محبت میں
سرسا رہے تو پرندوں کی اڑان سے بلند و بالا ہے۔ میں زندگی بخشا، رزقِ مے اور
محبت میں کامیابی عطا فرما۔

اس منتر کو کھلی نفا میں بیٹھے ہوئے چھ ہزار بار پڑھنے سے انسان ایک نابینا
مقاویسی قوت کا مالک بن جاتا تھا۔ وہ طبقات انات کو بل بھر میں تسخیر کر سکتا تھا اور لوگوں کا
نظر سے مخفی ہو سکتا تھا۔ وہ تانبہ، چاندی، سونا وغیرہ دھاتوں کی قلب ماہریت کرنے پر
قادر رہتا تھا۔

قبلی کاہن ٹوبہ دُختر خواتین کے لئے مف کا ایک نقش بھی دیا کرتے تھے اور وہ نقش حسب ذیل ہوتا تھا۔



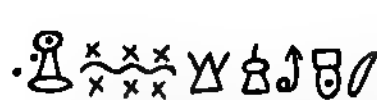
۷۔ عمل قابس | ستارہ سو واقع سے زحل کے قرآن کے وقت خرطوم کے قریب عوار میں معبد قابس میں ایک بھاری میلہ لگا کر تاحہ جس میں الہا علم اور تشنگان حرم حقیقت سے لکھے ہوئے اور قابس علم و فضل کے دیوتا کی پرستش کی جاتی۔ زندہ انسان کی قرمانی دی جاتی اور مندر درجہ ذیل منتر چکا یا جاتا اور بخور اس وقت صندل و زعفران کا جلا یا جاتا تھا۔



ہر اقامت کا پس زار دون شاگرد و صفورا ہمارے لقی سر جا۔

اے قابس اعظم اے ادعاح کے مالک، اے زراعت کے اگلنے والے اور بارش کے برسانے والے ہیں فیضانِ روحانی بخش، ہمارے چراغ روشن کرو۔
(باقی صفحہ ۲۱۵ پر)

دیوتا کے بت پر جس کی شکل ایک شیر کاغ دیو کی سی ہوتی تھی اور اس پر بزرگ رب کی قربانی کی جاتی تھی یا پھر بعض مواقع پر انسانی قربانی بھی دی جاتی۔ اس کی عبادت یا عمل کے وقت رومی بھنگ کا بخور جلا یا جاتا تھا اور عبادت اور عمل کے وقت مندر جڑیل منتر پڑھا جاتا۔



منترہ ۷۔

”زربوقاضى خان سىيامر بوشاپوما نى فرتى“

اے صاحب جلال و عظمت سیت ہم تیرے اور کورنگین کرنے ہیں تو ہمارے دشمنوں کو بامال کر۔

اس منتر کو دریائے نیل کے کنارے ارد گرد روشن کر کے ایک نشست جسے ڈیڑھ ہزار بار پڑھنے سے انسان اس کا حاصل ہو جاتا اور وہ اکیلا ہزاروں لاکھوں کی افواج پر بھاری ہوتا ہے جس شخص کو نظر بھر کر دیکھتا وہ وہیں بے ہوش ہو جاتا۔ قطبی کاہن مندر جہ ذیل نقش سیت، ہنض و عداوت، مقہوری و ہلاکت اعداد کے لئے بھی دیا کرتے تھے۔



ج۔ عمل شمول | استاد شہری یرانی سے مشنری کے قرآن کے وقت آسمان بند کے قریب سید شمول میں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا تھا جہاں بالعموم سپر جیگے وغیرہ اور لوگ بھاری اکثریت سے اکٹھے ہوتے تھے۔ اس میلے کے موقع پر شمول کی عبادت کی جاتی۔ شمول کی شکل و صورت بل ڈاگ لگنے کی سی اور جسم انسان کا ہوتا تھا۔ اس کی عبادت کے وقت لوبان کا بخور جلا یا جاتا تھا۔ اور خرگوش کی قربانی دی جاتی تھی۔ اور مندر عہد بل منتر پڑھا جاتا تھا۔



”شردنا شموز ترا با لوبضنا تا گر خاری هیراما“

اعظم الشان شہود و خروش تیری سواری کیلئے حاضر ہے۔ یہیں عزت دے دولت دے اور بادشاہوں کی مہربانی عطا فرما۔

اس منتر کو کھلی فضا میں قرآنِ شریف یا شریعی یا ملی کی ساعتوں میں بوقتِ نیم شب بارہ ہزار بار پڑھنے سے انسان اس کا حامل ہو جاتا۔ اسے مدد و نفع خیر نے نظر آنے لگتے اور وہ صورت بدلنے پر قادر ہو سکتا تھا۔ سلاطین و عوامین و عظام اس کی تعظیم پر الجاتے تھے قبلی کا ہن تسخیر حکام و سلاطین اور ترقی منصب و جاہ مال و دولت کیلئے مندرجہ ذیل نقش شہو ز میں دما کرتے۔



د۔ عمل ممف | ستارہ سا کہ اعرل سے زہر کے قران کے دقت شہر مفس میں مف
حسن و جمال کی مصی دہوی کے معبد میں ایک عظیم الشان میلہ لگنا تھا۔

و عمل ممف

گولی

فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں | عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ گولی "فولاد اعظم" استعمال میں لائیں۔ یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے۔ اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں۔ جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے وقت اس سے چھین لیتا ہے۔

تجربے کیلئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ وقتی لذت اٹھانے کیلئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی استعمال کیئے اور ازدواجی زندگی کے خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے۔ اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی

قیمت فی گولی ۱۲ روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت پڑے ۳۵ روپے (طاوہ محصول آگ) امریکہ کے ہمراز بری سر دے ایڈوائس اے نے ضرر خوری ہیں۔ دینہ آڈیٹ کے تعمیل نہ ہو سکتے۔

ہمارا مکمل پتہ

طلسمانی دوا خانہ سرسٹہ بازار دیوبند

طاسماتی دواخانہ دیوبند کی چند اہم اور نئے مثال دوائیں

شہابی عجوبہ (طلسمات)

بچوں کی غلط کاریوں کی وجہ سے عضو تناسل میں کمزوری، کچی، اور ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس بنا پر اکثر نوجوان احساس کسری کا شکار ہو کر موت کے منہ میں جا پہنچتے ہیں۔

عضو تناسل کی کمزوریاں رفع کرنے کیلئے ایک طلسمات بطور خاص تیار کیا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے عضو تناسل قوت فریبی اور ایستادگی پیدا ہو جاتی ہے اور عضو تناسل کی مردہ رگیں پھر سے زندہ ہو جاتی ہیں۔ یہ طلسمات اپنی بے مثال تاثیر کی وجہ سے عجوبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ قیمت ایک ماہ ۶۰ روپے۔ (علاوہ محصول ڈاک)

حب شاہی زمانہ جگر

آج کل کے نوجوانوں میں جریان روغات کا گزرا مانا ہو کر رہ گیا ہے۔ جریان کی بیماری انسان کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتی ہے۔ مگر کمزور ہو جاتی ہے۔ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور مردانگی کا جو ہر بدن کم ہوتا رہتا ہے۔ اس مرض کو دفع کرنے کیلئے طاسماتی دواخانہ نے قدیمی نسخوں سے بطریق قدیم ہی ایک گولی تیار کی ہے۔ جو اس مرض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

کمل کورس کی قیمت ۱۲۰ گولی۔ ۲۰۰ روپے

تحفۃ النساء زمانہ سینا

خداؤں میں ملاوٹ اور دیگر کمزوریوں کی وجہ سے عورتوں میں لیکوریا کا مرض مانا ہو گیا ہے۔ لیکوریا عورت کے جسم کو ایک طرح کا شائبہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ عورت اپنا حسن کھو بیٹھتی ہے اور بدن میں سستی اور کاپی پیدا ہو جاتی ہے۔ چہرہ کی رنگت مٹا کر دیتی ہے۔ آنکھوں کے طے کالے پڑ جاتے ہیں۔ پنڈلیوں میں درد رہنے لگتا ہے۔ اس مرض کو دفع کرنے کیلئے ہماری تیار کردہ تحفۃ النساء مثالیں ہیں! اس کے استعمال سے سیانہ الترحک بیماری انشاء اللہ ختم ہو جاتی اور بدن میں چستی اور بیداری پیدا ہوگی چہرہ کلاں کے پھول کی طرح کھل اٹھے گا۔ قیمت کمل کورس ۱۲۰ گولی ۲۰۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

طاسماتی گولیاں

بھال کے جادو سے زیادہ مؤثر جو لوگ کسی وجہ سے مردانگی کھو بیٹھے ہوں اور ان میں تحریک پیدا نہ ہوتی ہوں وہ طاسماتی گولیاں استعمال کریں۔ اور دیکھیں کہ جادو کس طرح سرچڑھ کر رہا ہے۔ قیمت کمل کورس

۱۲۰ گولی۔ ۳۰۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حب بواسیر

بواسیر کو ختم کرنے کیلئے ایک حیرت انگیز و ننان دریافت حب بواسیر اگر آپ بواسیر کے عارضے میں مبتلا ہوں تو گولی حب بواسیر استعمال کیجئے انشاء اللہ ایک بار تجربہ کر کے آپ خود لوگوں کو اس گولی کے استعمال کرنے کی تاکید کریں گے۔

قیمت کمل کورس ۱۲۰ گولی۔ ۱۵۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روغن ہمدرد

یہ روغن ایک پڑے فارمولے کے مطابق خالص طور پر بوٹیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور جوڑوں کے درد کے لئے یہ انتہائی مفید اور تجربہ ہے، جو لوگ جوڑوں کے درد میں مبتلا ہوں اور بے دردی کے علاوہ کراس کے باوجود اس روغن سے نجات نہ پاسکے ہوں یہ ایک نادر روغن ہمدرد بھی استعمال کیجئے دیکھیں انشاء اللہ اس کے بعد وہ ہلے شخص کو روغن ہمدرد استعمال کرنے کی ترغیب دیں گے۔ ہڈی کے ہر حصے کے درد کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۵۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک) ۲۵۰ روپے

ادھر کے ہمارے ۵ روپے اے ضروری ہیں۔ ورنہ ادھر کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔

ہمارا { طاسماتی دواخانہ سٹریٹ بازار دیوبند } مکمل پتہ
۲۳۷۵۵۲ فون: ۲۳۲۴۱ (دیوبند)

تشریحات سورہ فلق

مولانا محمد طاہر صاحب دہلی

قُلْ اَعُوْذُ بِبَيْتِ الْفَلَاقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

ترجمہ: ۱۔ تو کہہ میں پناہ آیا۔ صبح کی رب کی ہر چیز کی ہدی سے جو اس نے بنائی اور ہدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آوے اور ہدی سے عورتوں کی جو گرہ میں بھونک ماریں اور ہدی سے بڑا چاہنے والے کی جب لگے ٹوک لگائے۔

سورہ فلق اور سورہ ناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی تھیں جس وقت یہودیے اشاعت اسلام کی روز افزوں ترقی و غلبہ کو روکنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کیلئے آپ پر سحر کیا تھا جو حضرت کے جسم مبارک پر کچھ عرصے کیلئے آنا دہری کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

حضرت زید بن ارقم ثمرانی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ آپ پر فلاں یہودی نے سحر کیا ہے اور اس نے چند گرجیں بڑھ کر فلاں کنوئیں میں ڈال دی ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو مامور فرمایا کہ وہ کنوئیں سے اُن گرجیوں کو نکال کر لائیں۔ چنانچہ جب وہ گرجیں بارگاہ رسالت میں پیش کیا گئیں۔ اور اُن کو کھولا گیا تو ہر ایک گرہ کے کھلنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تکلیف میں تخفیف محسوس فرماتے تھے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ لبیدہ اعظم یہودی نے آپ کے مئے مبارک حاصل کئے اور چند کلمات سحر جگر گیا رہ گرہ میں لگائیں تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں جو گیا رہ آیتوں پر مشتمل ہیں۔ نازل فرمائیں۔ عالمی صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک آیت کو پڑھ کر بھونکتے تھے تو ایک گرہ کھل جاتی تھی یہاں تک کہ جب تمام گرجیں کھل گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح شفا یاب ہو کر کھڑے ہو گئے۔ جس طرح ایک جال میں سے کوئی شخص نکل جاتا ہے۔

روایات سحر میں اختلاف اور اس کی تطبیق

روایات کتب احادیث میں منقول ہیں یمنزلہ وغیرہ نے ان سے انکار کیا ہے اور ذوالفقار بنصیر جنت الناس کو اپنی دلیل میں پیش کر کے بیان کیا ہے کہ اگر روایات سحر کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو عدہ عصمت غلط اور کفار کا طعن صحیح ہوتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ تو پھر اس حفاظت میں کون نفل انداز ہو سکتا ہے لیکن دوسری روایتوں سے جب کہ یہ بھی مشروح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے ملکیہ و عقلیہ پر قطعاً سحر مؤثر نہ ہوا تھا۔ بلکہ حضرت آپ کے قوت طبعیہ کے ایک درجہ میں سحر مزام ہوا اور آپ اس حالت میں بھی اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں غیر مستعد نہ تھے۔ تو پھر اگر اس ماضی کیفیت سحر کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس سے مرتبہ نبوت و غلبت رسالت پر کوئی حرف نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کے عصمت حفاظت کا انکار لازم نہیں آتا۔ بلاشبہ عصمت و حفاظت خداوندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہر حال شامل حال تھی اور آج تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے انکے نام ہواؤں کے ساتھ بھی علی قدر مراتب وہی حفاظت شامل حال ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرد و کائنات اور آفات تعزیرات عالم بھی اس غیر اعظم کے مقابل نہ آئیں اگر تفصیلات جن الناس اور حفاظت خداوندی سے یہ مراد لی جائے تو چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت حق میں جو سخت سے سخت مصائب اور آزمائشیں کفار و مشابطن الانس سے پہنچیں حتیٰ کہ بعض فزوات اسلامی میں آپ کے دندان مبارک تک شہید ہوئے۔ اُن روایات کا بھی انکار کیا جائے۔ علاوہ ازیں کفار تو برہنہ صمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر بھی کہتے تھے اور اُن کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ساحر پر کسی کے سحر کا اثر نہیں ہوتا۔ اسلئے روایات سحر کو تسلیم سے تو حضور کا اعجاز ہی کفار کے ہاتھوں ظاہر ہو رہا ہے کیوں کہ دساذا اللہ اگر آپ ساحر ہوتے تو آپ پر سحر کا اثر ہی کا ہے کہ ہوتا اور کفار کو اس کی ہمت و جرأت ہی کیسے ہوتی۔ بیشک کفار کے قول و فعل کا یہ اختلاف صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ یہ بدکردار محض طالبان حق کو بدظن کرنے کیلئے آپ کو ساحر کہتے تھے۔ درندہ دل میں وہ بھی سمجھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک ہیں۔ اور معوذتین میں سحر کا جو رد عمل ستلایا گیا ہے ایک ساحر کب اپنے سحر کا آثار لوگوں کے ہاتھ میں دیتا ہے غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا ہوجانا علی نظریں بظاہر شان نبوت کے مافی النظر آتا ہے۔ لیکن یہ دنیا عالم اسباب ہے یہاں غیر و شر صدق و کذب ہر ایک کا ظہور اسباب کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس عالم کون و فساد میں حق تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ہدایت و سعادت کی راہ دکھائے اور اس پر چلانے کیلئے جو بھی بشر و نذیر رسول و پیغامبر مبعوث کئے گئے۔ تمدن و معاشرت

اور جامع انسانیت میں وہ بھی انہیں جیسے بنکر آئے ہیں۔ اسی لئے عام انسانوں کی طرح علم انبیاء و مرسلین پر بھی اس فنا پذیر عالم کے احوال و آثار صحت و مرض، حیات و مرگ اور ہر قسم کی جملہ کیفیات وارد ہوتی ہیں۔ لیکن امت کے احوال و کیفیات اور نبی کے حالات و کیفیات میں ایک عظیم الشان فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ عام انسان ملک الناس کی حفاظت کے ماتحت ان کیفیات کے ساتھ گزرتے ہیں جن میں بعض اپنا ایمان صحیح و سالم لے کر پار لگ جاتے ہیں۔ اور بعض انہی کیفیات کے گرداب بلا میں پھنس کر اپنے اصلی آقا و نبی کو بھول بیٹھتے ہیں۔ لیکن انبیاء کی جملہ جسمانی و دروہائی کیفیات رب قدر کی مخصوص نگاہی و حفاظت میں پوری ہوتی ہیں۔ دنیا کا کوئی تغیر و انقلاب اپنے تمام آفات و حوادث کے باوجود ان کو خداوند عالم سے غافل نہیں کر سکتا اور ان کے لئے اس تحفظ مخصوص کے ضرورت بھی تھی۔ اس لئے کما گرا نبیاء طہم السلام کی یہ مخصوص نگہداشت و حفاظت نہ ہوتی تو کیوں کر ممکن تھا کہ وہ بیخام حق مخلوق خدا تک پہنچا سکتے۔ اور کائنات کے عظیم الشان مصائب و آفات پر غالب آکر بچھڑے ہوئے بندوں کو خدا سے ملا سکتے۔

تخصیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم | اہل گاہ احدیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور علمہ انبیاء کی یہ حفاظتی تخصیص دنیا کی

سلطنتوں کے انتظامات میں بخوبی شاہدہ کی جا سکتی ہے چنانچہ دیکھئے اصولی طور پر ہر ایک حکومت اپنے زیر اقتدار ممالک میں قیام امن اور رعایا کے تنگ و ناموس کی ذمہ دار ہوتی ہے اور مرکزی مقامات میں پولیس اور فوج کے مراکز قائم کئے جاتے ہیں۔ جو اس رقبہ کے پسے والوں کی حفاظت جان و مال، عزت و آبرو کے فرائض و ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور رعایا کے باہمی حقوق میں اعتدال و توازن قائم رکھنا ہی ان کا کار منصبی ہوتا ہے۔ لیکن جہاں عام رعایا کی حفاظت کے لئے پولیس اور فوج مستین کی جاتی ہے۔ وہیں مرکز سلطنت میں بڑے بڑے وزراء و مقررین سلطنت کی نگرانی و حفاظت کے لئے مخصوص پولیس اور فوج کی جمیت طبعہ بھی مستین کی جاتی ہے۔ جو ان کی خاص طور پر نگہداشت رکھتی ہے جب کہیں ایسے ناٹھان سلطنت جاتے ہیں تو نگرانی کے ہر ممکن ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں اور جب وہ آرام کرتے ہیں تو سنگینوں سے سنتری مسلح ایستادہ رہتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ عام رعایا میں اگر نزاعی صورتیں پیدا ہو جائیں تو ان کو معمولی طور پر دفع دفع کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ تصادم شخصی تصادم کہلاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ناٹھان سلطنت و مقررین حکومت سے ایسی حالت میں مزاحم ہے جب کہ وہ مغوضہ خدمات انجام دے رہے ہوں۔ اور کوئی شخص ان کے درپے آزاد ہو جائے تو ایسے شخص کو نظام حکومت کا دشمن اور سلطنت کا باغی سمجھا جاتا ہے اور غیر معمولی طور پر اس کے استیصال کا اہتمام کیا جاتا ہے اور سخت سے سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل انبیاء علیہم السلام بھی چون کہ حکومت الہیہ کے رسول و پیغمبر تھے ان کی حفاظت و رشد و ہدایت کی حفاظت تھی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کر نیوالی جماعت یہود یہاں ہمارا راست حکومت الہیہ کے مقابل ہو کر خسران ابدی کی مفتی ہوئیں۔ وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی حکم مطلق اور مجبر

کی طرف سے موزن کا نازل فرما کر حفاظتی تدبیر عمل میں لائی گئی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو محرم کار عمل سکھا دیا گیا یعنی شیطن جس راستہ اور جس صورت سے بھی حملہ آور ہونے کا قصد کرے ہر ایک پر بند لگا دیا گیا۔ چنانچہ باذن اللہ ان آیات ربانی کے درر تلاوت اور ان کی برکت و تاثیر سے محرم کا بالکلہ ازالہ ہو گیا۔ اور دنیا کو دکھلا دیا گیا کہ حق تعالیٰ جس کو عزیز و غالب فرمائیں۔ دنیا کی کوئی قوت اس کے لئے سنگ راہ نہیں ہو سکتی اور یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ حفاظت خداوندی آپ کی دستگیر نہ ہوتی جب کہ خود رب العالمین نے حبیب رب العالمین کو محرم و ذریعہ نزول و ذکر الہی لہر مایا ہے۔ اور حفاظت ذکر کو اپنی ذمہ داری میں لے لیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ **إِنَّا نَحْنُ نَحْنُ لَنَا الَّذِي كُنْهُنَا لَمْ يَخْلُونا** جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ یعنی نہ انسان سے اور خود اس کی حفاظت ممکن تھی۔ نہ اس پر پوری مائدگی گئی۔ اور جب کہ کلام رب العالمین و ذریعہ سلام رب العالمین دونوں حفاظت خداوندی میں داخل ہوئے تو بالفاظ دیگر اس کے یہ سببی ہوئے کہ قرآن کریم کو لفظی و معنوی ہر دو اعتبار سے محفوظ فرمایا گیا ہے یعنی نہ اس کے الفاظ و حروف میں تحریف شیاطین و رانماز ہو سکتی۔ اور نہ اس کے معانی ہی میں تحریف شیاطین کا سیلاب ہو سکتی۔ اور جس طرح انسان کا کلام باوجود ممکن سے ممکن حفاظت کے بھی صدی و صدی میں پڑنا پڑ جاتا ہے۔ اور دنوں سے اُتر جاتا ہے۔ کلام رب العالمین کی یہ صورت نہ ہوگی۔ بلکہ وہ ہر دور میں بعد آب و تاب قلوب مطہرہ میں جلوہ ریز ہی رہے گا۔ اور جس قدر بھی تکرار کی جائے گی۔ اسی قدر کلام رب العالمین سے نئے نئے علوم چلتے رہیں گے اور باوجود در فضیلت اچانے کے بھی کوئی شخص اس سے نہ اگتا ہے۔ یہی تین فرق کلام انسانی و کلام الہی میں ہے۔ اس موقع پر کلام نفسی و کلام لفظی کے باہمی فرق پر بھی کچھ نہ کچھ اشارہ مفید مقام ہو گا۔ سو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ:

کلام الہی اور کلام انسانی کا باہمی فرق | چونکہ بندہ اور خدا میں کوئی نسبت نہیں ہے اور جو نسبت بھی ہے

تو بے نسبت کے ساتھ ہے خالق کی شان مخلوق اور اس کے عوارضات سے وراہ اولیہ ہے۔ بندہ مجبور و محتاج ہے۔ تو خالق کریم و قادر مطلق ہے۔ اس لئے خالق و مخلوق کے کلام میں بھی کوئی نسبت قائم نہیں رہ سکتی۔ بندہ کے کلام کی صورت تو یہ ہے کہ جب وہ کسی سے بات کرنا ہے تو زبان و منہ و مخاطب کے درمیان واسطہ بنتی ہے اور مخاطب، حکم کے بات سننے میں اپنے وسائل سماعت کی سلامتی کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی لئے گوشت و ادھر ہر شخص نہ کسی سے بول سکتا ہے اور نہ کسی کی سن سکتا ہے۔ پھر جو انسان بولتا بھی ہے تو زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں آٹھ دس ہزار آدمیوں کو اپنا کلام سنا سکتا ہے اس سے راند جمع کو آواز پہنچانا کمترین تقویت جیسے آلات استعمال کئے بغیر امکان سے باہر ہے اور اس مقدار سے لائدناصل ہو تو تار اور ٹیلیفون کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر درمیان میں سندرعا حل ہو جاوے تو ہر گفت و گور بعد لاسلکی کی جاتی ہے۔ فرض انسان کی گفتگو اور اس کا سناؤ سمجھنا بہت سی شرائط اور مخصوص حالات و ملامت کے تابع

قبول کرنے کی استعداد روح و جسم ہر ایک میں بہرہ و جہ موجود تھی۔ اس لئے کلام لفظی و عددی مشروط ہے۔ اور کلام نفسی محدود و قہر سے مستثنیٰ ہے۔ جیسے بچہ جب تک وہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے تو نہ رو تا ہے نہ چلاتا ہے۔ ہاں گریاں کے غم سے نکلے اور اس کی خوشی سے مسرور ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چیز میں رجوع کرنا ہے۔ اسی سے بات کرنا ہے۔ اور اسی کی مشعل ہے۔ لیکن یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہوتی۔

حالتِ بیداری و نوم میں کلام کا فرق

اسی طرح کلام لفظی و کلام نفسی کا فرق سمجھئے جس طرح روح بیداری کی حالت میں اگر ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا چاہے تو جسم کی لڑم اور اس کے وزن کی وجہ سے بدون استغانتِ غیر ممکن نہیں۔ لیکن یہی روح بحالتِ نوم لاکھوں بل کا طاقط کر کے جہاں چاہتی ہے۔ چلی جاتی ہے۔ اسی طرح کلام لفظی کے مشن میں تو حواسِ خمسہ کی درستگی و سلامتی کی اس کو ضرورت ہے۔ لیکن کلام نفسی کے استعداد و سہولت میں وہ ان قہر سے بالکل آزاد ہے۔ چنانچہ عالمِ رویا میں جب ہم کسی سے ملنے ہیں تو اس کی بات کو سننے بھی ہیں اور سمجھنے بھی ہیں بولنے بھی ہیں اور بیداری میں نقل بھی کرتے ہیں۔ لیکن بیداری جیسی شان نہ اس بولنے کی ہوتی ہے نہ چلنے کی ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا کا ملین اہل الشریعہ اپنے سر میں باضلع کبھی دودھ بیٹھے الہامات و کشفیات چیت کر لیتے ہیں۔ اور ایک کی بات کو دوسرا سمجھ لیتا ہے لیکن آواز نہیں آتی وہ بھی اسی قسم کا کلام ہے جس کو حدیثِ نفس اور کلامِ نفسی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی لئے کلام لفظی کو تو صرف انسان و حیوان ہی سن سکتے ہیں اور کلامِ نفسی کو کائنات کا ہر ایک ذرہ و شے اور سمجھتا ہے۔ وَاِنَّ مِنْ شَيْءٍ اَلَا يُسْمِعُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوا عَلِيْمًا قَدِيْمًا یہی صورتِ قلب میں شیطان کے دوسرے ڈالنے کی ہے اور بغیر تکلف و آواز حدیثِ نفس کی کیفیت ہے۔

حیوانات کا مشاہدہ عذابِ قبر

یہیں سے ان احادیثِ مجموعہ کی صداقت پر بھی نظر کیجئے جو عذاب و ثواب قبر کے متعلق ہیں کہ قبر میں جب مردہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہے تو انسان کے ماسوا سے اس کے عذاب کو دیکھنے اور اس کی آواز کو سننے اور سمجھنے ہیں۔

یومِ حساب میں انسان کے اعضاء کا بولنا

اور یہیں سے یومِ حساب کی سبب بول اٹھیں گے جو ان سے انسان نے کرایا تھا۔ دَوُّ الْوَالِحُوْدِهِمْ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْنَا قَالُوا انْظُرُوا اِلٰهَ الدِّي، اسطق بھلا شے اور زمین اپنی کل اولاد کی نیکی اور بدی کی گواہی دے گی۔ یَوْمَئِذٍ نَخْتَارُ مَا يُؤْمِرُ تَحْمِيْزٍ وَاَسَانٍ اور اعضاءِ انسانی کا بولنا اسی قسم کا ہے جس کو ہم ادھر بیان کر آئے ہیں حاصل یہ کہ ذاتِ باری تعالیٰ جس طرح قناد و دال سے بتر ہے۔ اسی طرح وحی ربانی اور اس کا

لیکن مجمع و بصیرت و قدر و چونکہ ہر جگہ حاضر و ناظر اور جہت و مکان سے بے نیاز اور قہر و ملکات و دارا و اوراد ہے۔ اس لئے اس کا کلام پاک بھی جہت و مکان اور حواسِ خمسہ کی قہر سے درار اوراد ہے۔ چنانچہ جن مقدس نفوس نے اس کلامِ بزرگ کو سنا ہے انہوں نے ہر ایک بزرگ دیکھا اور ہر چہ کو جس سے اس کے روحِ نواز نے سننے ہیں جس طرح لاسکی خبر رسائی کے وقت اس کے کھبوں میں ایک قسم کی آواز ہونے لگتی ہے۔ لیکن نہیں کہہ سکتے کہ یہ آواز کبھی کے اول و آخر داتیں اور بائیں سین دیسا کہ ضرے آرہی ہے ہاں مگر یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ کبھی ہی اس آواز کے محور و مرکز ہیں۔ اسی طرح حضرت موسیٰ کو اول و آخر ظاہر و باطن حضرت پروردگارِ عالم نے وادی مقدس میں نجی ریزہ ہو کر اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ تَسْبِيْحُ الْخَلِیْقِیْنَ کے مجربیت و جبروت کلمات مقدسہ سے جو نداری اس کی حقیقت کو سمجھئے اور نزولِ وحی کے وقت وحی کی کیفیت کے متعلق جو تشبیہ حدیث میں مصلحتاً الجویں دی گئی ہے اس سے کلامِ نفسی و کلامِ لفظی کے فرق پر غور فرمائیے بعض معجزاتیوں میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب صورتِ حق میں نے مشنی تو میں محسوس کر رہا تھا کہ میں ہر ایک جہت سے یہ کلام بزرگ سن رہا ہوں اور اپنے تمام جسم سے سن رہا ہوں یہاں تک کہ ہر عضو و جسم کا ہر جوڑ و بند میرا کان ہو گیا ہے۔

یہی فرق ہے کلام لفظی اور کلامِ نفسی میں کہ کلامِ نفسی و کلامِ لفظی کا فرق لفظی کے مشن کیلئے تو حواسِ خمسہ ظاہری کے سلامتی و درکار ہے اور کلامِ نفسی کی سماعت کیلئے ان حواس کے گم ہوجانے کی شرط ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے حواس کو سختی حق میں منغم و مدغم فرما چکے تب جسم کے ہر چہ سے یہ نغمہ لطیف و کلامِ الہی سننے کے لائق ہوئے۔ کسی نے اس مضمون کو اس شعر میں خوب ہی ادا کیا ہے کہنا ہے کہ

اُلْهِیْ ہِیْ حَالِ چلنے میں دیوانگانِ عشق

آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کیلئے

بہر حال کلام لفظی کے اثرات و الفاظ و حروف کے سانچوں میں ڈھل کر دالہ الفاظ ہو کر کافوں تک پہنچتے ہیں یعنی جب کوئی اثر ایک انسان کو دوسرے انسان میں پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اپنے اثر کو زبان پر لا کر الفاظ و حروف کے سانچوں میں بند کر کے ہوا کی مدد سے مخاطب کے کانوں میں پہنچاتا ہے جہاں مخاطب کے کانے معانی و مقاصد کے اس پارسل کو کھول کر مرسلہ اثر کو اپنے قلب میں جاگزیں کرتے ہیں اسی لئے جس کا نورانی اثر ہوتا ہے۔ اُس کو قلبِ انسانی میں اول و اولہ قبول کر لیا ہے۔ اور جس کا اثر شیطانی ہوتا ہے تو دل اُس کے قبول کر لینے سے اولاً باکر تلہ ہے چنانچہ قرآن عزیز کا یہ قول بلیغ فرمایا گیا ہے کہ یہ قلبِ انسانی کی گہرائیوں میں پوری طرح اتر جاتا ہے۔ اور کلامِ نفسی کا افاضہ چونکہ متور عالم کی طرف سے ہوتا ہے جو جہتِ مکان سے منزہ و برتر ہے اس لئے اس کے مشن کی استعداد مثل قبولیت نور آفتابِ علم و اربعہ شجر و عجر انسان و حیوان اور کل مخلوق میں موجود ہے۔ اسی لئے جن نفوسِ قدسیہ حق تعالیٰ نے قابلِ خطاب ٹھہرایا۔ انہوں نے اس کا کلام نور ہر چہ سے سنا۔ کیوں کہ اس کے

کھن فتنہ فلیفہ ملت ذلت للذین بآذن اللہ الای۔۔۔ لیکن انجام کے لحاظ سے کفار کی تمام ستریں کھلی ثابت ہوئیں اور انجام حق و صداقت ہی کے ساتھ رہا اور لائق ہی بلند ہو کر رہا۔ یُریدُ ذِی لَیْلَتِہِمْ اَوْ ذِی اَوَّلِہِمْ وَ اٰخِرِہِمْ وَ اَللّٰہُ مُتَعَرِّضٌ لِّخَیْرَہِمْ وَ لَوْ کَرِهَ الْکَافِرِیَّوْنَ۔

حکمتِ عمر انہوں نے تو حضرت رسول اللہ علیہ وسلم پر اس لئے کیا حال کیا کہ ان کے کارِ منہی میں اختلال کا سبب بن جائے۔ لیکن انہیں کیا علم تھا کہ انجام کے لحاظ سے (جو ہمیشہ خدا سے تعلق رکھنے والوں اور اس کے خوف سے ڈرنے والوں کیلئے ہی مختص رہا ہے) یہ مکروہ نہاد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمت کیلئے خیرِ عظیم بن جائے گا اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا ایک بے مثل و ممتاز نشانہ ہو گا۔ چنانچہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعلق فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایسی آئینیں نازل ہوئی ہیں کہ جن کی مثل آج تک میں نے نہیں دیکھی (یعنی استغاثہ کے باب میں ایسی آئینیں آج تک آپ پر نازل نہ ہوئی تھیں) غرض جس مختار کل جل ذکرہ نے ابتدا سے حضرت رحمۃ اللعالمین کی کھمبہ شریفیت فرمائی اور آپ کے اخلاق و اعمال کو مالین کیلئے باعثِ رحمت و برکت بنایا۔ ان ہر درد سورتوں میں عبادِ کائنات کے جملہ شورو آفات کا ایسا مکمل علاج نافذ فرمایا جس نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمیشہ کے لئے مومن و مومن ہو جائیں۔ بلکہ جتنی اصولاً جسمانی و روحانی آفتوں اور مصیبتوں کی ہو سکتی ہیں۔ رب العزت کی پناہ طلب کرنے سے انسان ہر بلا سے محفوظ ہو جاوے اور جو بھی تکلیف اس عالم کون و فساد میں انسان کو پیش آئے طمانیتِ قلب و فراخیِ صدر کی وجہ سے وہ تکلیف، راحت ہو کر نظر آئے۔

پشت پناہی کس کو سزاوار ہے الحقیقت شورو کائنات سے اگر کوئی بچا سکتا ہے اور پناہ دینے کا کوئی

خدا ہے تو وہ خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہے جس کے کمالِ قدرت میں کوئی دست اندازی اور لب کٹائی کرنا لا نہیں ہے اور آفات و سنگاری اگر مل سکتی ہے اسی کے دربار سے مل سکتی ہے جس نے خیر کی بنیاد و خدائیت پر رکھ کر اور شر کی بنیاد ظلمت پر رکھ کر ایک کا مقابلہ دوسرے کے ساتھ ڈالا جس طرح کسی کی پناہ میں آنا پناہ طلب کرنے والے کے کمالِ مغزو بے چارگی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح یہ پناہ لینا جائے پناہ کے کمالِ قدرت و جبروت کو بھی ظاہر کرتا ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ پناہ دینے والوں میں سب آخری مرتبہ اگر کسی کیلئے ہو سکتا ہے۔ اور پناہ کے قابل اگر کوئی ذاتِ اقدس ہے تو وہی فائق الامباح اور فائق الحب و النوى ہے جو رات کی تاریکیوں سے نورِ صبح کو چمکانے والا اور زمین کے ہزاروں من و تودوں میں سے دانہ کو چیر کر اُگلنے والا ہے اور شورو کائنات سے بچنے کی اگر کوئی سبیل ہے تو صرف یہی کہ اس ذاتِ اقدس کی طرف رجوع کیا جائے جو کفر کی تاریکیوں کو نور اسلام کو ظاہر کرنا والی اور دلوں کی ظلمتوں میں نورِ ایمان چمکانے والی اور عدم کی اندھیروں سے وجود کی روشنی ہو پدا کرنا والی ہے جس

کلام بزرگ بھی فنا و زوال سے بلند و برتر ہے۔ لیکن دنیا کی ہر ایک نعمت چونکہ رُشاً اسباب سے منسلک ہے اور اپنے وجود و قیام میں سلسلے کی محتاج ہے۔ روح کا وجود بھی ہے تو جسم کے پردہ میں ہے۔ عیش بھی پایا جاتا ہے۔ توغم کے لباس میں خیر بھی ہے تو شر کے ساتھ ہے بھول بھی ہے تو کانٹوں سے متصل ہے۔ اسی طرح اس دنیا میں کتاب اللہ کے انوارِ برکات بھی لوحِ محفوظ سے اُتارے گئے ہیں تو الفاظ و حروف کے پیکر ہی میں اُتارے گئے ہیں۔

رفع کتاب الہی اور عقلاً اس کا اثبات لیکن جس طرح روح انسانی جہاں سے آتی ہے وہیں لوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح ارشاداتِ نبوت کو جہاں سے نظر رکھنے ہوئے یقیناً قیامت کے قریب خداوند عالم کا کلام بزرگ بھی الفاظ کو چھوڑ کر لوحِ محفوظ کی طرف اُٹھایا جاوے گا اور اس کے انوار و برکات سے قلوب انسانی ایسی ہی طرح خالی ہو جائیں گے جس طرح روح کے محلِ جلنے کے وقت جسم خالی ہو جاتا ہے اور یہ رفع کتاب و روحِ کلامِ احدیت عقلاً بھی مستبعد نہیں۔ اس لئے کہ جب جدید سائنس کی نود سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کے تمام محفوظات فضلہ آسمانی میں جو محفوظ ہیں اگرچہ بظاہر وہ فنا ہو چکے ہیں۔ لیکن اُن کے اثرات و کیفیات و فیوڈ بدستور موجود ہیں۔ چنانچہ آج کل متمدن دنیا ایسے آلات و مشینیں ایجاد کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ جس سے کلماتِ انسانی کا مکمل ریکارڈ تیار ہو سکے تو کچھ لوگ حق تعالیٰ شانہ کا کلام باقی کس طرح فنا ہو سکتا ہے۔ لیکن مدعا صرف اس قدر ہے کہ ذیل کے غم ہونے پر خداوند عالم کا کلام پاک قلوبِ انسانی سے نکال کر اپنے مرکز کی طرف پہنچا دیا جائے گا اور دنیا میں رہتے ہوئے اس کی حفاظت حق تعالیٰ اس طرح فرمائے گا کہ دوسرے کا کوئی شائبہ اور شیطنت کا کوئی حربہ اس کو مغلطہ اور ملتبس نہ کر سکے گا اور ایک جماعتِ حق ہمیشہ ایسی موجود رہے گی جو اس کلام بزرگ کی صحیح طور پر حاصل ہوگی اور شیطنت اس کیلئے در انداز نہ ہو سکے گی لایَاتِہِ الْبَاطِلِ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِمْ وَلَا مِنْ خَلْفِہِمْ تَنْزِیْلٌ مِنْ حَکِیْمٍ حَمِیدٍ۔ غرض آیت زیر بحث اِنَّا نَحْنُ مُرْسِلُوْنَ الذِّکْرِ میں جہاں حفاظتِ حکیم کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہیں اس سے یہ بھی مستفاد ہے کہ نزول و اشاعت کا جو تہذیب مقدس اس عالم تکوین میں خالق و مخلوق کے درمیان ہو گا۔ حفاظت و پناہ دہانی میں وہ بھی برابر کا شریک ہو گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دعوتِ انداز و تفسیر میں وہ کوئی معترض جو نہ توڑے گئے اور وہ کوئی سختی سے سخت اذیت بھی جو روانہ نہ تھی گئی اور وہ کونسا زبردست سے زبردست حملہ شریک جو اس خیرِ ختم پر نہ کر لیا گیا لَقَدْ اَوْعِیْتُ فِی اللّٰہِ مَا لَعَادَ ذِیْ اَحَدٍ الْحَدِیْثِ لیکن حفاظتِ خداوندی و پناہ دہانی چون کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شامل حال تھی۔ اس لئے منافقین و کفار کے تمام شیطانی کید و انصوں بے سود و بیکار اور حریفانِ نبوت کی تمام ماسخِ باطلہ ناکام و ناکار ثابت ہوئیں۔ گو وہ عارضی طور پر کبھی اپنی وقتی فتح سے خوش بھی ہوئے اور باز کاوا الہی سے مسلمانوں کو کبھی باوجود ان کی کثرت کے محض یہ درسِ عبرت لینے کے لئے شکست بھی دی گئی کہ نصرت و ظفر کا مدار کثرت و قلت پر نہیں بلکہ تائید و رہائی پر ہے۔

طرح ایک خادم اگر آقل کے متعلقین میں سے کسی کے ظلم و ستم کی شکایت کرنا چاہے تو اپنے آقا ہی سے کر سکتا ہے اور اسی کی پناہ ڈھونڈتا ہے۔ اسی طرح چونکہ انسان کا پالنے والا رقیقت خداوند عالم ہی ہے۔ ماں باپ ایک ذریعہ محض ہیں اور خدا کی شفقت و محبت ماں باپ کی شفقت و محبت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کیوں کہ ماں باپ کی محبت تو فقط اس ماں میں اپنی اولاد ہی تک محدود ہے اور اس عالم میں بھی اگر اولاد ماں باپ کے سامنے مرنے تو تھوڑے دنوں کے بعد خیال و حیاں بھی نہیں رہتا اور وہ محبت بھی خود انھی ذاتی نہیں ہے بلکہ غلطی سے ہے جس کا ایک کھلا ہوا ثبوت تو یہ ہے کہ بچہ جینکے ماں پریم سے باہر نہیں آتا۔ ماں باپ کو کوئی انس و پیار بچے پر نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا کی محبت و شفقت بیشک ان ہی وابدی ہے۔ کیوں کہ اس کی تربیت تو اسی دم سے شروع ہو جاتی ہے جب عالم ارحام میں مغمور ارحام اس مضمون گوشت و فصل و صورت عنایت کرتا اور اپنی حیات لازوال کا پر توہ ڈال کر ایک اجل سخی کے لئے عالم اجسام میں بھیجتا ہے۔ بلاشبہ شفقت اصلی و ذاتی اسی علاقہ و بچوں و بچگون کی ہو سکتی ہے جو عالم ارحام کے تارکین میں اپنی تجلیات ساحلہ و قدرت کا ملہ سے آجلا کرتا اور اپنی قدرت واسعہ سے اس تنگ و تنار یک جگہ کو فراخ کرتا ہے اور بچے کے سکون و اطمینان قلب کیلئے اور اس کے تمام فطری مادیوں کے پرورش کیلئے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان ایک ایسا آلہ قائم فرماتا ہے جس سے بلا چھائے ہونے اور غم نہ اور ہونٹوں کو بلا کسی ادنی تکلیف دینے ہونے بچہ اپنی ماں کے جگر سے ایک ایسی غذا کھینچنے لگتا ہے جو کھانے کا بھی کام دے اور پینے کا بھی اور عالم ارحام کے زمانہ قیام میں بچے کو بے فکری کے ساتھ شاپہ قدرت کا موقع ملے یہی وجہ ہے کہ بچہ جینکے براہ راست جہان رب اللہ میں ہوتا ہے اور جینکے ماں باپ کی تربیت شروع نہیں ہوتی تو یہ اس پر نفس ماں کے پیٹ میں ذرا بھی گریہ و بکا آہ و زاری نہیں کرتا۔ لیکن جو غمی ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے اور شیطان اس دار العمل کے مصائب و آلام کے جو کے دل پر لگتا ہے تو یہ بیچارہ خود اور دہائی فساد و فتنہ کے جھوٹ جلتے پڑھیں مار مار کر روتے لگتا ہے اور غم کے مارے آنکھ نہیں کھولتا غرض یہ دو بیچ اسیر اور دریا نے دم کا یہ بھلی ماں پریم میں قیام کرتی ہے تو ماں کے دل پر جس قسم کی بھی تجلیات آئیں ان کا مشاہدہ کر کے اپنی فطری سلامتی کا دہرے عالم ادراک کے خانہ کعبہ (قلب) کے طواف میں کبھی ادھر سے ادھر اور کبھی ادھر سے ادھر چکر لگاتی ہے۔ اگلے لئے روح انسانی کا عالم شہادت میں اگر خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور عدلی تملیقا شہوری کو دیکھ کر دیوانہ وار چاروں طرف چکر لگانا عین فطرت ہے۔ اور اسی رائے فطری کے موافق یہ چکر کیا جاتا ہے جو آسمانوں میں فرشتے بیت المعمور کے ہر جانب طواف کیا کرتے ہیں اور عالم ارحام میں ہر ایک آجواں روح قدرت کی کرشمہ ساز یوں کو دیکھ کر عالم ادراک کے خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی ہے۔ اور زمین و آسمان کو اکب و سیارات ہر ایک ان میں سے جس کے کمال قدرت کے اعتراف میں دن رات چکر لگا رہے ہیں۔ دوسرا ثبوت ماں باپ کی محبت کے ذاتی نہ ہونے کا یہ ہے کہ انسان کا نطفہ جس سے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ جب اس کی پشت میں رہتا ہے تو اسے کوئی ادنی لگاؤ بھی اس

سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے اخراج ہی کو باخاند و پشاپ کی طرح اپنے لئے باعث راحت و صحت سمجھتا ہے جو اس نطفے کی حامل ہوتی ہے اس سے تو علاقہ ہو بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے اس سر مادہ حیات سے کوئی بھی انس نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر انسان کو اپنے اس مادہ سے ذاتی تعلق ہوتا تو کبھی اسے اپنے سے جدا نہ کرتا اور خدا کی محبت و شفقت بیشک تمام انسانوں پر اور تمام مخلوقات پر ذاتی اور ابدی ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بچے کے پاس اپنے مقاصد قلبیہ کے اظہار کا کوئی ذریعہ بھی بجز صوت محض اور گریہ و بک کے نہیں ہوتا اور اس بچہ ارگی کے عالم میں نہ صرف اس کے ماں باپ بلکہ تمام دنیا کے فلاسفر اور حکماء اس کو قوت گویائی بخش کر کوئی ادنی سی بھی مدد نہیں کر سکتے۔ مگر ہر شخص جانتا ہے کہ صوت محض اور گریہ و بکا انسان کیلئے مادہ ثانی و عقلاً باعث تکدر و تشویش ہی ہوتا ہے نہ باعث اطمینان و تعلق و محبت، اور بے ربط گفتگو انسان کیلئے باعث سحر و شامی ہوتی ہے نہ باعث محبت و محبت، اس لئے کہ ایک گونگا شخص بھی بجز صوت محض کے اور کوئی ذریعہ مقاصد قلبیہ کے اظہار کا اپنے پاس نہیں رکھتا۔ علیٰ هذا ایک فائر اسفل کی بے ربط باتیں بھی رضا و رغبت سے کوئی شخص نہیں سننا۔ لیکن یہ خداوند عالم ہی کی تربیت فاضلہ اور رحمت و شفقت کا ملہ کا اثر ہے کہ بچے کی اس صوت محض اور گریہ و بک سے ماں باپ کو کبھی اتنے غم کے محبت ہوتی ہے اور اسی گریہ و زاری سے ماں کی محبت جو ش میں آجاتی ہے اور رزق الہی عالم اسکی چھاتیوں سے دودھ کا توارہ جاری کر کے اس نادان ظلم و جہول کو اہلانا اس دودھ کا چوس لینا سکھادیتے ہیں۔ اور ایسی لطیف غذا خواست اور خون کے درمیان سے اس کو عطا فرماتے ہیں کہ جس سے اس کی تمام ترقی و نشو و نما کے منازل طے کر نیچے قابل بن جاتی ہیں۔ نَسْفِکُوْهُ جَعَلْنٰی بَطْنًا مِّنْ مِّیْنِ فَرْشٍ وَرَکْبًا خَالِعًا سَاجِدًا لِلْعَاقِبِیْنِ۔

تعوذ و توسط الہی اس لئے اگر انسان پہلے ہی اپنے اصلی آقا کی پناہ و تحویل

دسائل سے اپنی نظر کو بلند کر کے توسط الہی اور رشتہ عہدیت استوار کر لے گا تو ہر دنیا کی تمام مجرائیاں اس کے حق میں بھلائیاں بن جا دیں گی۔ اور کوئی بُرائی بھی اس کے قریب نہ چھٹک سکے گی اور اگر مختلف لئے بشریت و غفلت انسانی قلب میں بُرائی کا گزر ہو بھی جاوے گا اور شیطان قوائے بہیمہ کے دریا میں تلاطم و توج پیداکر بھی دے گا تو یہ نورانیت جلد ہی اس طوفان و توج کو ساکن کر دے گی۔ اور بھر یہ شرارت معز نہ ہوگی۔

قرآن حکیم ہی انسان کو نجات دلا سکتا ہے بلاشبہ ایسا معجزہ

اُسی شانی برحق حکیم علی الاطلاق کا ہو سکتا ہے جس کی حکمت و بلاغت و تدبیر اور کمال و ادراک و شعور عقل مفید و نارسا کے احاطے سے باہر اور جس کے پیدا کئے ہوئے عجیب و شفا و اسباب کی غنی کا سلیمان ناخن مکر سے بالاتر ہے۔ یقیناً غافل کائنات نے اس عالم کی ہر مصیبت و تحریف سے نجات دلانے کا جو راستہ انسان کیلئے تجویز کر دیا ہے

کہ جو قوت کمال کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ بقیہ قوتیں اسی کے اندر مضبوط مدغم ہو جاتی ہیں اور اسی غلبہ کے اعتبار سے انسان یا فرشتہ بن جاتا ہے یا شیطان دیہانم و درندہ ہو جاتا ہے اس لئے انسان توجہ و عنایت خداوندی کا محتاج ہے اور اپنے نظام وجود اور نظام انسان کی برقراری میں امانت و تربیت خداوندی کا طلبگار ہے۔ جو ان تینوں قوتوں کو اپنی تعلیم و تربیت سے درجہ اعتدال پر لے آئے۔

ظاہر ہے کہ ہر قوت کو مناسب حد پر بحال رکھنے کیلئے اور اس تضاد کو رفع کرنے کیلئے تعلیم الہی کے بدن چارہ نہیں اور مذکورہ العد و تعلیم انہوں سے انسان خود کسی طرح بھی اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ جب تک حق تعالیٰ کی پناہ نہ مل جائے۔ اس لئے چمنستان عالم کے شرعی دھانچہ کر دیکار نے ان تمام آفتوں سے بچنے اور ہر سر قوتوں کے باہمی تضاد کو رفع کرنے کیلئے قرآن پاک میں مکمل دستور العمل بنایا اور سوزن میں ان قوانین تلاش کے آفات سے خود رعب بتلایا۔

مضرات دینی و دنیوی | چنانچہ سورہ نلق میں توان ہمارا آفتوں سے بچنے کے لئے انسان کو توجہ و سکھایا گیا جو عالم اجسام میں اس کو ضرر دیتی ہیں اور اُمور دنیویہ میں خلل ہوتی ہیں۔ اور سورہ ناس میں اس پانچویں شرعیہ عظیم بچایا گیا جو عالم ارجاع میں شیطان کی طرف سے اُے لاحق ہوتا اور اُمور دنیویہ میں رعب اندازی کرتا ہے۔

تنبیہ دوم

چونکہ انسان مختلف عناصر و اجزائے عالم سے ترکیب دیا گیا ہے اور اس حقیقت جامعہ کی تعظیم و تفسیر خالق کائنات نے غیر و شریکیت و ہیبت و غیوے فرمائی ہے۔ اور تمام مخلوقات کا انسان کو غلام بنایا گیا ہے۔ اس کی زندگی ہر ایک مخلوق کی زندگی کا آئینہ ہے۔ اس لئے اس حقیقت جامعہ سے بڑھ کر تمام مخلوق میں کوئی حقیقت بھی نہیں ہے۔

کمالات خداوندی کا ظہور نوع انسانی میں | اسی بنا پر کمالات صفات باری عز و جہ کا جیسا کامل ظہور انسان کی نوع میں ہوا ہے مخلوقات کی کوئی دوسری نوع اس طرح مشن الہیہ کو اپنے اندر جذب نہ کر سکی۔ بانی انسان کا علوم و ہول ہو کہ عالم عدول ہو نا عقل گسی طرح بھی مستعد نہیں۔ کیونکہ جس طرح وہ آئینہ جو ایک طرف سے سیاہ ہوا اور اپنی دوسری جانب سے ہنسی کا عارف شفاف ہو ہی نہیں آئینہ ہوتا کو قبول کر سکتا ہے اور آفتاب و ہتاب کی پوری نورانیت کو اپنے اندر جذب کر سکتا ہے دو رخ آئینہ یا سنگ سیاہ ہرگز نور آفتاب کو جذب نہیں کر سکتے۔ اسی طرح انسان کے بھی دو رخ اس کے پروردگار نے بنائے ہیں۔ ایک جہت اس کی ناسوتی ہے جو اپنے اندر جہالت و ظلمت و ہیبت و سبوت و تاریکی و غفلت رکھتی ہے اور دوسری جہت اس کی ملکوتی ہے جو اپنے اندر علم و علل، ملکیت و نورانیت رکھتی ہے۔

اور آفات سماوی وارضی کے رفع کرنے کیلئے قرآن حکیم کا جو مجرب نسخہ کیا مرحمت فرما دیا ہے اس سے بہتر مؤثرہ کامیاب اور آسان کوئی راستہ اور علاج نہیں ہو سکتا۔ الغرض رفتار حوادث و واقعات عالم پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی روح اور اس کے جسم کو ضرر دینے والے اسباب خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی، ظاہری ہوں یا باطنی جیسی ہیں، مبنوی، دائمی یا ناگہانی، اصولاً ان کی پانچ ہی شکلیں ہو سکتی ہیں۔

آفات انسانی کی پانچ شکلیں | پہلی صورت تو آفات انسانی کی ہے کہ انسان کے اسوا و خداداد و مالم نے جو دیگر مخلوقات مثل سانپ، بچھو، سباع دیہانم وغیرہ پیدا کئے ہیں ان سے انسان کو کسی قسم کا ضرر پہنچے اور وہ کسی نہ کسی وجہ سے انسان کے مقاصد حیات میں سنگ گراں بن جائیں۔

② دوسری صورت یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات و اغراض کے ماتحت ایک دوسرے سے متضاد اور تضاد باہمی کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں اور ایک جماعت دوسری جماعت کیلئے قسم قسم کی ایذاؤں اور تکلیفوں کا سبب بن جائے حاسدوں اور بدخواہوں کے لعن طعن اور ان کے دن رات دل آزاریوں کی وجہ سے انسان سراپا کلفت و غم نظر آنے لگے۔

③ تیسری صورت یہ ہے کہ انسان ایسی ناگہانی آفتوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے کہ جس سے انسان کا فہم و ادراک معطل اور اس کی قوت متیرہ و تیرہ و تار یک ہو جائے جیسے بحرا عالی مغلیہ، نظریہ، امراض و ہائیر، سیلاب و طغیانی، زلزلہ و آتشزدگی۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ انسان کو اپنے مقاصد حیات کی تکمیل و تنظیم کیلئے وہ اسباب متیرہ آئیں۔ یا متیرہ آنے کے بعد ان کا انقطاع ہو جائے جن کو خداوند عالم نے انسان کیلئے مدار کار ٹھہرایا ہے۔ اور انسان کے نشو و ارتقا کیلئے جز و بلا بے شک بنا ہے۔

⑤ پانچویں صورت آفت و شرک یہ ہے کہ انسان کے ذریعہ عقل پر غفلت و شیطنت اور گناہ کا پردہ ڈالنے والا اور اُس کی ملکیت و روحانیت کو تیرہ و تار یک کر نیوالا نوع انسانی کا اذلی حاسد و غیر مئی دشمن شیطان انسان کے درپے ہو جائے اور اس کے دل پر قابو پا کر ہر وقت انسان کو بہکا تا اور ٹھسلا تا رہے۔ طرح طرح کے وسوسوں و خطرات ان کو ڈال کر یقین و ایمان۔ اور اُس استعداد و خیر و امات الہیہ کو فنا کرنے کی گھات میں لگا رہے جس پر تمام اخلاقی حسن و کمالات فاضلہ کی بنیاد رکھ کر انسان اپنے رب کے ملتا اور یوم حساب میں نجات پا کر نزدیکی حاصل کرتا ہے۔

تنبیہ اول

قوائے ثلاثہ انسانی | چونکہ انسان میں حق تعالیٰ شانہ نے تین متضاد قوتیں ملکیت، ہیبت، ہیبت، دویت فرمائی ہیں اور ان میں سے ہر ایک قوت کو اپنے مناسب احوال سے بناشت و تازگی حاصل ہوتی ہے اور غیر لازم امور سے بے غم عالم ہوتا ہے۔ ایک کی زیادتی دوسرے کے عدم کا سبب ہوتی ہے یہاں تک

انسان کو ہر مخلوق سے مشابہت ہے | اسی لئے انسان فرشتوں کے مشابہ

شہوت میں چار پاؤں کی طرح ہے تو کمر و فریب میں شیطان کے ہم پلہ ہے، انداز رسانی، نقل و حرکت، کشت و خون میں درندوں کے مشابہ ہے تو عبادت و معرفت خالق میں فرشتوں کا ہمسرہ ہے اپنے تن و قد میں شجر و حجر کا نمونہ ہے تو ذراتیت میں کوکب و سیارات کی طرح متور اور روشن ہے۔

انسان کے متضاد مادے | ایک طرف اگر ذرائع کے فاسد مواد نفس و حسد

شقاق پائے جلتے ہیں تو دوسری طرف احسان و مروت، محبت و معاضت، پاکبازی و انانیت کے ملکات بھی قدر سے اس میں ودیعت فرمائے ہیں۔ اسی لئے ہر مخلوق کا رنگ انسان پر آتا ہے شیطان چاہتا ہے کہ انسانی زندگی کے آئینے سے اپنا رنگ ظاہر کرے اور اور توفیق ربانی کا اقتضا ہے کہ انسان ہر خدائی رنگ آئے مضبوط اللہ من احسن من اللہ مضبوط الایمان فیض اس میں جہاں غیر کا گزیر ہوتا ہے شری بھی اُسی کے ساتھ ساتھ لگا رہتا ہے۔ اگرچہ انسان کا مزاج اصلی فطرتِ اصلہ کے لحاظ سے مائل بھیر ہی ہے اور اس میں غلبہ خیر ہی کا ہے۔ مگر بسا اوقات شرور کائنات اور تربیت والدین اور تاثرات گرد و انسان کو کچھ سے کچھ کر ڈالتی ہیں۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ فاجوا کا بیہودہ اندازہ دینے لگتا ہے اور محسوس ہوتا ہے۔

فطرتِ سلیمہ اور شرور کائنات | یہی وجہ ہے کہ انسان اگر آفات و حوادثِ عالم

حسن کی تعمیر ہونے لگتی ہے اور ایسا انسان فرشتوں سے بھی گونے سبقت لجاتا ہے اور ایسے احسان کی جڑائیاں اس کے تعلق مع اللہ کے درست رہنے کی وجہ سے اس کے حق میں ایسی ہی طرح مفید ہو جاتی ہیں جس طرح انسان کی نجاست اس کے پیٹ میں رہنے سے یا زمین کے اندر ملاد پنے جلنے سے ہر دو کے حق میں ترقی و قوت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

بحالتِ نافرمانی، انسان بہائم سے بھی بدتر ہے | اور اگر شر و فساد

میں تو انسان جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ بہائم میں جو قوتِ سببی و ذہنی ہے اس کو اپنے پروردگار کے تابع فرمان نہ کر تو صرف کرتے ہیں اور انسان تو بالکل انہی جیسے جس وجہ سے شرور ہوتا ہے۔ اپنی فطرتِ اصلہ پر رہتا ہے۔ نتیجہ یہی ہے کہ انسان جانوروں سے بھی بدتر بن جاتا ہے۔ ام تحسب ان اکفھو یعقلون اذ یسمعون ان فھو الا کلاما یرتل فھو اصل سبیلہ یعنی گو ظاہر میں انسان بحالتِ نافرمانی مٹتا بھی ہے اور کھتا بھی ہے۔ مگر چون کہ مالک کے اپنا تعلق قطع کر چکا ہے۔ اسلئے چہاؤ سے بھی بدتر ہے۔ کیوں کہ ان کا تعلق ہی مٹا ہے وہ چلتے بھی ہیں تو اس طرح کہ زمین کو دیکھ رہے ہیں اور انسان کا رخ باوجود علوی ہونے کے جب اس کی بہ دناست ہے تو وہ بہائم سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

فطرتِ انسانی میں غلبہ خیر ہی کا ہے | بہر حال انسان کے طبع و فطرت

طبع و فطرت کے اس مجموعہ مرکب کی طریت پر ہے کہ جس کو کسی حاذق طبیب نے مختلف متضاد اجزاء سے ترکیب دے کر نسخہ کا مزاج ایسا معتدل بنا دیا ہو کہ ہر نسخہ ہر ایک مریض و مرض کیلئے تریاق بن جائے۔ گو نسخہ کے اجزاء کو اگر الگ الگ کر کے دیکھا جائے تو ان میں وہ خوبی اور لطافت نہیں ہوتی جو مجموعے میں ہوتی ہے۔ لیکن طبیب حاذق کا کمال یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی ہر حکمت ترکیب سے مختلف اجزاء کو ملا کر مجموعہ میں وہ تاثر و تربیت پیدا کر دے جو ہر مرض اور ہر رنگ کا استعمال کر دے یہی وجہ ہے کہ جو شخص ایسے مرکب کو پوری جانچ پڑتال کے ساتھ بناتا ہے اور اوزان مقررہ و اجزاء معتدل کے ساتھ یہ نسخہ تیار کرتا ہے تو ایسا مرکب ہاتھ لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر خادع سے ایک ذرہ لاپلاہ اس مرکب میں ملا دیا جائے تو ظاہر ہے کہ اس مرکب کا مزاج طبعی قطعاً بدل جائے گا۔ اسی طرح حق تعالیٰ شانہ نے بھی انسان کو خیر و شر کے مادوں سے ترکیب کر کے ابہام فطری سے ان میں باہم اعتدال و توازن کی استعداد قائم فرما کر کچھ انسان کا مزاج اصل ایسا لطیف بنا دیا ہے کہ اس کا مجموعی مزاج عالم کے لئے تریاق بن گیا ہے۔ اور اس توازن و تناسب سے جو ہر انسانیت، کرامت عقل، و شرافت نور پیدا ہو کر تمام مخلوق اس کے نافع اور سرنگوں ہو گئی ہے۔ یہ ایک عظیمہ چیز ہے کہ شیطانی اثرات اور شرور کائنات کے دل جانے سے انسانی ترکیب میں فساد آجائے اور اس کا فطری مزاج سرتاپا سٹرو بن جائے۔

متضاد قوائے انسانی میں تربیت خداوندی کی فطری ضرورت

غرض انسان کی ترکیب اور اس کی مقوم و تعمیر و شریکت و ہیبت سے کی گئی ہے اور ان متضاد خواہشات میں انسان مدت العمر گرفتار رہتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ فطرتِ شیطنت کا اقتضا تو یہ ہے کہ انسان دن رات لہو و لعب تلذذ و تعیش میں گھرا رہے۔ سبقت کا اقتضا یہ ہے کہ انسان دن رات فتنہ و فساد، جنگ و جدال، کشت و خون، لوٹ مار اور اناؤں کا طعنے بلند کرتا رہے اور ملکیت کا اقتضا یہ ہے کہ روح انسانی کمالیت روحانی میں سے روز افزوں ترقی کرتے ہوئے عالمِ آفت کے لئے ذخیرہ جمع کرے اور مبداء و مصادک طرف مشغول رہ کر نجاتِابدی و حیاتِ سرمدی کی سستی بنے ایسی متضاد خواہشات میں ہی کی رہنمائی اور مدد کی ضرورت ہے۔ جو ان متضاد قوتوں سے انسان کو ترکیب دینے والا اور اس کے قوائے ثلاثہ میں اعتدال پیدا کر کے جو ہر انسانیت، سے بزمِ عالم کو بجا بولا ہے وہ نہ ظاہر ہے کہ یہ تضاد کسی طرح بھی انسان کو نجات نہیں دلا سکتا۔

تنبیہ سوم

توحیدِ خالص و تعلیمِ ربانی کا خلاصہ | یہ ایک حقیقت ہے جو ہر ایک کی

کا نزدیک سہ ہے کہ انسان

اگر درخت ان کے فیوض سے محروم رہے گا یا ان نویداتِ سرستہ سے اس کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو بے شک درخت کے حق میں یہ بھی ایک بہت بڑی آفت ہوگی اور وہ ہرگز نہپ نہیں سکیگا۔
 ۴) جو بھی آفت درخت کے حق میں رہے کہ جب وہ حدِ کمال پر پہنچ جائے اور قہر کے تغیرات و حوادثِ عالم کا مادی ہو کر مقابلہ کی قوت اس میں پیدا ہو جاوے تو باغبان کے حامد اور دشمن برہنہ نہ خصوصیت و عداوت درخت کے برگ و بار کا ڈالیں یا اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اور زمین کی قوتوں کے اس مظہر کو جس کو رب نے نبات سے پانی سے پھیلا یا تھا اور پورے بڑھایا تھا۔ آفتاب و ہناب کی نورانیت نے جس کو پکا یا تھا۔ اور انسان کی محنت و کاوش نے اس کو تیار کیا تھا۔ اُن کی آن میں دشمن اس کی جڑ پر پلٹا رہا بجا کر برسوں کی یہ محنت برباد کر دیں۔ ظاہر ہے کہ یہ جو بھی آفت بھی درخت کے حق میں عظیم الشان آفت ہے۔

۵) پانچویں فہرستوں آفت درخت کے حق میں یہ ہے جو ہمارے خیال میں ان سب بڑھ کر ہے کہ درخت کی جڑ اور اس کے سوبلے قلب میں دیک لگ جائے جو گھن کے طرح اس کو ہاٹ کر اندر ہی اندر کھول کر دے اور تھوڑے ہی دنوں میں اس کے مغز کو کھا کر درخت کو ضائع کر دے۔ ظاہر ہے تو درخت تندرست معلوم ہو گا۔ لیکن اندر ہی اندر یہ درخت فنا ہوتا چلا جائے گا۔ جب ان پانچ آفتوں سے درخت محفوظ ہو جائے گا تب ہی اپنے مالک و باغبان کے حق میں مفید الشرب ہو سکے گا۔

اسی طرح انسان بھی اُسی وقت اپنے مالک و معبود کے حق میں کار آمد ہو گا۔ جب مندرجہ ذیل پانچ آفتوں سے حق تعالیٰ کے بتلائے ہوئے اصول کے ماتحت اپنا تحفظ کر لے گا۔

آفاتِ انسانی اَشْرَیْ مَا خَلَقَ جس طرح ہر درخت کے لئے کچھ سبز و عمار جافور ہوتے ہیں کہ جب اُن کا قابو چل جاتا ہے تو درخت کا ستبانہ کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح سانپ، بچہ اور تمام سباع و بہائم انسان کو جب اپنے لئے ہنسنا، بے خبری نہیں چھوڑتے۔ جب انسان اپنے اس قسم کے دشمنوں سے بچ سکے گا۔ جن کی جبلتِ مصلحت ہی میں مردہ آناری رکھ دی گئی ہے اور مخلوق کے شر سے بچا ہے گا۔ تب ہی خدا کی عبادت کے فریضے کو مکمل کر کے اپنی طبیعت کے سرمایہ کو ساتھ بھلا سکے گا۔ یعنی جب تک شرا مطلق سے انسان مامون نہ ہو گا۔ اس وقت تک اپنے مقاصدِ حیات کو مکمل نہ کر سکے گا۔

باغِ ہستی کے مختلف ثمرات اِنَّ لِّلّٰهِ سَمَاءً وَمَا يَدْرٰی اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشٰۤىءُ چونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے باغِ ہستی میں ہر قسم کے پودے نصب فرمائے ہیں۔ اسی ظلالی بھی ہیں اور نورانی بھی، کڑوے بھی ہیں اور میٹھے بھی، خاردار بھی ہیں اور نرمدار بھی، نیک بھی ہیں اور بد بھی، دم دل بھی ہیں اور موزی بھی۔ پھر ایک مخلوق دوسری مخلوق کو اپنے کام میں لاتی اور اپنا آلہ کار بناتی ہے چنانچہ شیر، بھیر، بکری کو کھاتا ہے۔ شیر کے حق میں بکری خیر ہے۔ امد بکری بھیر و لد کے حق میں شیر شر ہے اس لئے مخلوقات کا شر و خیر وہ اضافی ہو یا مسمیٰ، روحانی ہو یا جسمانی، جب تک اس سے نہ بچے گا اس وقت

کمال اس کی روحانیت کے کمال کی وجہ سے ہے۔ در نہ سمیت و بہیمیت کی قوتوں میں توجہ اور سباع و بہائم انسان سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اس لئے تعلیم و تباہی اور توجہ و خالص یہ ایک ملکیت و بہیمیت و سمیت کے ہر نفع و ضرر رنج اور راحت میں انسان برابر روانہ الہی کو کھٹکتا رہے۔ جلبِ منفعت کی صورت ہو یا دفعِ مضرت کی۔ آفاتِ ارضی، انسان پر حملہ ہوں یا بلیاتِ سماوی، انسان برابر اپنا الہی طلب کرتا رہے اور مدتِ العمر طاعت و شغف عبادت و مروت سے اپنی ملکی قوت کو اوج ترقی پر پہنچاتا رہے اور اپنے اعضاء و جوارح خالقِ زوال و الجمال کی تعظیم و بالا کر حیثاً آسمانی ہدایات ہی کو اپنے لئے مشعلِ راہ بناوے۔ اور ملکیت کے جس درجہ پر بھی پہنچے اس پر اکتفا نہ کرے بلکہ اس سے اوپر کام ترہ حاصل کرے گی کوشش کرے اس لئے کہ بات و صفاتِ خداوندی کی تجلیات اور نزدیکی حق کے مراتب کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے۔

اے برادر بے نہایت درگہیت

ہر جہرہ بر دے میر سی برے مالیت

تنبیہ چھارم

چونکہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ انسان کو دیگر مخلوقات سے مناسبت و مشابہت حاصل ہے اس لئے اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جن آفات و مشور سے عالم اسباب میں انسان کو سابقہ پڑتا ہے اور جن سے حق تعالیٰ شانہ نے موزدین میں استعاذہ سکھایا ان میں بھی انسان کو دیگر مخلوقات سے مشابہت حاصل ہے۔ حقیقت میں جس طرح درخت اپنے ترقی و ترقی پرورش میں باغبان کی محنت و تربیت، آسمان و زمین، اور آب و ہوا وغیرہ کا محتاج ہے اور اسی وقت حدِ کمال پر پہنچتا ہے۔ جب آفاتِ نہانی سے بھی بچا رہے۔ اسی طرح انسان بھی اسی وقت حدِ کمال پر پہنچتا ہے۔ جب کہ آفاتِ جہانی و روحانی سے محفوظ رہ جائے جس طرح آفاتِ انسانی پانچ قسموں پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح آفاتِ نبات بھی پانچ قسم کی ہیں۔

آفاتِ عالمِ نباتات اِنَّ لِّلّٰهِ سَمَاءً وَمَا يَدْرٰی اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشٰۤىءُ سب سے پہلی آفت تو درخت کے حق میں یہ ہے کہ وہ سبز و عمار جافور کے دندان و درہن کا فخر ترین ہونے چنانچہ جب تک درخت کی ایسے جانوروں سے حفاظت نہ کی جائے گی جن کی جبلت ہی میں سبز و خوری قدرت نے رکھ دی ہے اس وقت تک درخت ہرگز نشو و نما نہ پاسکے گا۔ اپنے مالک کیلئے مفید الشرب ہو سکے گا۔

۱) دوسری آفت درخت کے حق میں یہ ہے کہ اس پر بادِ طوفانی، اور برفباری، سیلاب و آتشزدگی جیسے ناگہانی آفات پڑ جائیں۔ یہ آفات بھی ایسی ہیں کہ جب تک درخت کو اُن سے محفوظ رکھا جائے گا۔ ہرگز اپنے سبب کو نہ پہنچ سکے گا۔

۲) ان حفاظتی تدابیر کے ساتھ درخت کے بڑھنے اور پھلنے کیلئے اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ فیوضِ عناصرِ عالم اور فیوضِ آفتاب و ماہتاب سے ایسے مستل طریقے پر اس مخلوق کو منع نہ کیا جائے کہ ان کی افراط و تفریط سے درخت کو کوئی گزند نہ پہنچے

مختلف احوال و آثار پیدا کر سکتی ہے۔ زمین کے نقصان و کمال سے بیشک کہا جاسکتا ہے کہ فلاں درخت ناقص اُگلے یا سرے سے ختم ہی سوخت ہو گیا ہے اور فلاں درخت کامل اُگلے اور درخت کمال پر پہنچ گیا ہے۔

تخم خیر و شر کا تعلق زمین قلب سے | اسی طرح عالم باطن میں زمین قلب کے ہر تخم خیر و شر کیلئے بھی تقدیر لکھی ہے۔

اندر ایک خاص اندازہ و مقدار رکھی ہے یعنی جس مقدار کے لئے علم باری میں جو بھی مقدار ہو چکا ہے۔ اس مقدار سے نہ وہ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے۔ اسی لئے شر کوئی درخت قدری میں نہ کی اسکتی ہے نہ زیادتی بلکہ جتنا شر اور خیر جس کے خیر میں رکھ دیا گیا ہے اسی قدر وہ اپنی عمر میں اپنا دائرہ وسیع کر سکتا ہے اس سے زائد نہیں کر سکتا۔ البتہ عالم باطن کے کی زمین قلب میں جب یہ تخم شر یا تخم ایمان ملا دیا جاتا ہے تو اس تخم سعادت و شقاوت کو ملا دینے کے بعد انسان کو کسب خیر و شر میں مجاہدینا کر دیا گیا ہے یعنی پہلے تو انسان نیک عمل سے تخم ایمان کو ختم و تازہ کر کے شیطانیہ اپنے دل میں اُگلے اور پہلے تو عمل بد سے شیطانت پیدا کر لے جیسا کہ ایک کاشتکار اپنی کھیتی کے تردد پر دوش کامل سے غلے کا ڈھیر اپنے ہاں لگا سکتا ہے اور تردد نہ کرنے کی صورت میں تخم ہی سوخت کر دیتا۔

دائرہ عمل خیر و شر اور مسئلہ جبر و قدر | شقاوت کی مثال بعینہ ایسی ہی ہے

جیسا کہ دائرہ کا وہ نقطہ و مرکز اول جس پر تمام چھوٹے بڑے دوائر کا آغاز و اختتام ہوتا ہے اور ہر دائرہ اپنی کردی اشکل ہونے میں اس نقطہ کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ مرکز اور نقطہ نہ ہو تو دائرہ ہی قائم نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ نقطہ بحیثیت نقطہ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے۔ ہاں مگر خطوط و سطح و مستطیل اور ان کے کنارے لحاظ سے گھٹ بھی سکتا ہے اور بڑھ بھی سکتا ہے یعنی جتنا پہلے چھوٹا دائرہ کھینچ لیا جائے۔ اور جتنا پہلے بڑا دائرہ کر لیا جائے۔ یہ انسان کا بیشک ایک اختیاری فعل ہے۔ اسی طرح نقطہ آخر خیر و شر یعنی کمرہ سادی واری کی طرف سے ہر ایک انسان کے دل پر نقش و رسم فرمادی گئی ہیں یعنی داپنی طاقت زیادہ کوئی غیر کر سکتا ہے نہ شریک پیدا کر سکتا ہے نہ انہیں باطل ہی معدوم کر سکتا ہے۔ البتہ خیر و شر کے دائرہ عمل میں خود گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ اپنے نقطہ اپنے ملکیت و بحیثیت و بحیثیت سے جس قسم کی چاہے ریح مثلاً و مستطیل شکلیں عمل میں لا سکتا ہے کیوں کہ دائرہ خیر و شر کا گھٹانا بڑھانا انسان کے کسب و ارادہ و قدر پر محول و موقوف کر دیا گیا ہے۔

اگرچہ تقدیر و خلق و شقاوت بہ نسبت تخم شقاوت کے زیادہ بھلاؤ اور بڑھاؤ رکھتا ہے اور یہ دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ کوئی دائرہ اس سے بڑھ کر نہیں لیکن شجر طیبہ کا شجر شیطنت کو معدوم و مغلوب کر دینا۔ بہر حال انسان کے تزکیہ قلب اور اعمال حسنہ و ریاضات شاقہ ہی پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی انسان تو اپنے اعمال شر سے ختم شر کی آبیاری کر کے اپنے دل کی زمین میں شیطنت کے غار و درخت اُگالے کہے اور اپنی زندگی کو دوزخ کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ شیطنت کے کامل رسوم و عادات کی

یہ وہ مطلق کی حضرت اور مخلوق کے ضرر سے ہرگز مطمئن نہ ہو سکے گا۔ لہذا پہلے شر مطلق سے اجال و اصولی طور پر تمام شر سے استعاذہ اور ان سے پناہ طلب کرانی گئی جو مخلوق میں ایسی اصل کی خرابی کی وجہ سے لازم ہیں۔ البتہ اضافی شر میں تفاوت کی وجہ سے ضرر و ہرمتی رہتا ہے۔ اسی لئے جو شر خاص اور محدود درجہ حضرت رساں ہیں شر مطلق کے بعد صراحتاً کلام فرما دیا گیا۔

خیر و شر کے اعتبار سے مخلوق کی تین قسمیں ہیں | خیر و شر کے اعتبار سے

نواہ اختیاری ہوں یا غیر اختیاری اور اسی کی بنی خیر و شر کے اعتبار سے مخلوق بھی تین طرح کی قرار دی گئی ہے۔

(الف) ایک قسم تو مخلوق کی یہ ہے کہ ان میں غیر غالب ہے اور شر مغلوب اور بعض میں معدوم اور کامل جیسے انیلے کرام اور ملائکہ المقربین کہ ان میں شر معدوم یا معدوم ہے اور اولیاء الرحمن جن میں شر مغلوب ہے اور غیر غالب ہے۔

(ب) دوسری مخلوق وہ ہے جن میں شر غالب ہے اور غیر مغلوب ہے جیسے شیطان و ہم اور زوی جانور یا شیطان الانس والجن وغیرہ۔

(ج) تیسری مخلوق وہ ہے کہ جن میں خیر بھی ہے اور شر بھی ہے اور ایک دوسرے کیلئے کبھی کبھی خیر بن جاتا ہے۔ کبھی شر راخوذا از فیض العزیز بہر حال شر تمام مخلوق کے لئے لازم ہے۔

لہذا شر مطلق میں اس شر سے ابتداء تو ہو سکتا ہے جو عالم خلق کے ساتھ لازم ہے اور جس کی وجہ سے مخلوق اپنے وجود میں نقص دیکھ کر خدا کی خدائی اور اس کے کمال و یکتائی پر شاہد ہوتی ہے۔

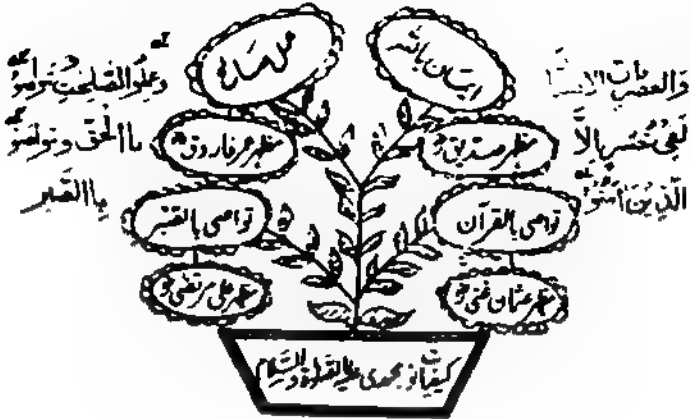
اقسام شر اور ان کا باہمی فرق | اصل یہ ہے کہ انسان کے مادہ اور اس کے

لپے وجود دائرہ کے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شر بالقوہ، دوسرے شر بالفعل۔ شر بالقوہ جو ہر انسان کے مادہ اور غیر میں پایا جاتا ہے شر تقدیری اور شر مطلق کہلاتا ہے اور ہر مخلوق کی اصل اور گندہ میں پنج کی طرح قدرت کی طرف سے بکھیر دیا گیا ہے اور شر بالفعل جو موجودات عالم کے ظہور کے بعد ان کے کسب و عمل سے بعینہ اسی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے کسی تخم شجر کو سپرد خاک کر کے بعد اس کی آبیاری و تردد سے اس کے برگ و بار نمودار ہوا کرتے ہیں۔ لہذا جیسے ہر تخم شجر کے متعلق اس کی ہیئت و صورت کے لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ لاینبذ و لایبغض یعنی نہ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے۔ بلکہ قدرت نے جو مقدار اور قوت ان کے اندر عیست فرمادی ہے۔ اس لحاظ سے ہر تخم شجر اپنے اندر شجر کا اصل رکھتا ہے چنانچہ یہ ممکن نہیں کہ گھبوں کے ایک دانہ سے تو کامل درخت اُگے اور دوسرے سے ناقص یا ایک دانہ تو ایک قسم کا درخت اُگلے اور دوسرا دانہ دوسری نوع کا درخت نمودار کرے۔ ہاں مگر بغیر آفتاب و ہمتاب کی کثرت و قلت اور عناصر اربعہ کی تائید و مخالفت البتہ اس تخم شجر کے بڑھنے اور پھلنے اور کامل درخت کو اپنے اندر سے باہر لانے میں

اعدان کی ملی زندگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شئون اربعہ

اور ان کے مظاہر اربعہ: یعنی خلفائے راشدین



اور خلفائے راشدین کو کیفیات بالا کا بالترتیب مظاہر اربعہ تسلیم کرتے ہوئے اس پر بھی غور فرمائیے کہ ان میں سے کونسی کیفیت نبوت کی کوئی شریکیت نہ مل دالغ ہے اور ان کی کیفیات فرادہ کا ان کیفیات شیطانیہ کے ساتھ کیا معاملہ عطا ہے۔

حضرات شیعہ کی ذہنیّت معکوسہ اور اگر کوئی نادان مظاہر اربعہ یعنی خلفائے راشدین کو شریک اربعہ کے مظاہر کے ساتھ ساتھ مرتب و مربوط مان جائے اور خلاف اشارہ ترتیب قرآنی خلفائے راشدین میں اول کو آخر اور آخر کو اول سمجھنے لگے تو یہ ایسا ہی ہو گا۔ جیسے کوئی جاہل طبیب ایلوے کو زائغ کی درستی کیلئے تجویز کر دے۔ یا شریعی کا استعمال، ایلوے کی جگہ کرانے، ظاہر ہے کہ ایسے نادان طبیب کے متعلق ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ قدرت نے اس کی قوت متیرہ کو مصلب کر لیا ہے اسی لئے یہ شخص ایسی خلاف فطرت تجویزیں کرتا ہے۔ یہی حال اس فرقہ غالی کا ہے۔ جو خلفائے راشدین میں ایک کو افضل اور دوسروں کو کمتر بتلا کر تراتی بنے ہیں۔ جن میں کچھ کے آفتاب کے بعد جس طرح ہفتاب کی ضرورت ہوتی ہے اور ہفتاب کے بعد جس طرح کو اکب دستار دات کی اسی طرح کیفیات نبوت کے اعادہ کے وقت میں بھی خلفائے راشدین میں قدرت نے وہی ترتیب ملحوظ رکھی ہے جو کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملحوظ رکھی گئی تھی اور جب کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی چار ممتاز شاخوں کے مظاہر خلفائے اربعہ ہوئے تو اب خود بخود واضح ہوتا ہے کہ:

مظہر ایمان باللہ ایمان باللہ کی کیفیت و شان ایمان عہدی کے مظہر اولیٰ حدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ لہذا انور ایمان پر جو حدیث شریف غاسق، مثل غصوف قرہ ہوتا ہے۔ اُسے صدیقیت ہی دفع کر سکتی ہے اور اس باطنی زیر کیلئے بھی تریاق مدد یعنی قدرت سے رکھنا ہے۔

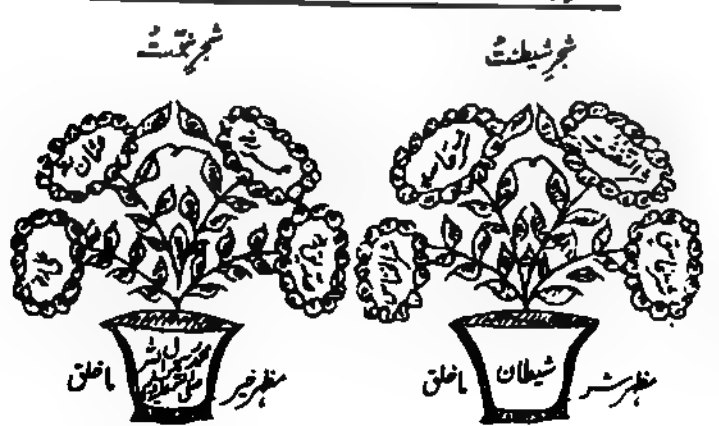
مظہر عمل صالح اسی لئے عمل صالح، و کسب محمود جہاد فی سبیل اللہ کی کیفیت نبوت میں شان عمل عہدی کے مظہر ثانی حضرت الانطی بالصواب عمر بن

دوسرے انسان ثمرات جہنم کو دنیا میں ہی چمکنے لگتا ہے۔ اور اپنے نقطہ مشرب تقدیری کو اعمال کی برکات سے پہنچ کھنچ کر قلب کے ہر جانب محیط و متولی کر لیتا ہے۔ آخر انسان متراشعقات ملے کر تا ہوا شیطان کے ہم مرتبہ دم پیشہ بن جاتا ہے اور کوئی شخص اپنی دل کی زمین میں اعمال حسد کی آبیاری سے تخم ایمان کو جھیل کر شجرہ طیبہ بنا لیتا ہے اور تمام اخلاقی حسنہ و ملکات فاضلہ کے بھول بھل لگا کر سعادت دنیا و عقبی کے لذایذ ابدیہ و نعمتائے سرمدیہ سے مالا مال ہوتا ہے اور دنیا ہی میں جنت کے مزے لوٹنے لگتا ہے اور اپنے نقطہ مشرب کو کسب محمود سے بڑھا چڑھا کر اپنے دائرہ خیر و عمل کو اس قدر وسیع کر لیتا ہے کہ ہزاروں بے ٹھکانے اور خدا سے بیگانے انسان اس کی معرفت سے نور ایمان پالنے ہیں۔

تخم شر اور اس کے آثار اربعہ ان فرض شریعتی کو تو شور کائنات میں ہنزلہ استعاذہ کوکل شور کائنات استعاذہ قرار دیجیے جس کا فرد کامل شیطان ہی ہو سکتا ہے اور بقیہ جو شرور اربعہ و شرعاً سچی اذوقب۔ شر الثفت فی القدر۔ شر الوساوس الناس شر قابیہ اذا حسد شر مطلق کے بعد موزون میں لائق استعاذہ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کو تمام شرور ظاہری و باطنی کا خلیفہ اور نائب سمجھئے۔

تخم خیر اور اس کے آثار اربعہ اور کیا عجب ہے کہ حضرت رب الفلق حکیم مطلق جل مجدہ نے جس طرح شیطان کو تہا شور کائنات کا محور و علامہ بنا لیا ہے۔ چنانچہ شجر شیطنت کے لئے شیطان ہنزلہ تخم کے ہے تو شور و اربعہ مذکورہ الصدر ہنزلہ برگ و بار ہیں۔ ٹھیک اسی کے بالمقابل خیر اعظم نور کا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان شور و اربعہ کے بالمقابل چار خلیفہ راشد اسی لئے ہر ایک خلیفہ شر کے مقابلے کے لئے عطا کئے گئے ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کے لحاظ سے شجر نبوت کے برگ و بار ہیں تو خود سرور عالم اولین و آخرین کی تمام نیکیوں اور بھلائیوں کا سرچشمہ و سرخشا ہونے کی وجہ سے شجر نبوت و سعادت کے لئے ہنزلہ تخم خیر کے ہیں اور جب کہ شجرہ خیر و سعادت میں خلفائے راشدین کا یہ مخصوص درجہ:

شجر نبوت و شجر شیطنت کے تاثرات متفادہ



جس کو آپ نے شجرائے بالا میں ملاحظہ کیا ہے تو اب خلفائے راشدین کی سیرت

لائی ہے۔ اسی طرح شجر نبوت کے سب سے پہلے برگ و بار جب اس عالم میں خزاں پذیر ہو گئے یعنی خلفائے راشدین واصل الی اللہ ہو گئے تو ان کے بعد سچے جانشین یعنی مجددین و صلوانے لقب اسلامیہ کے اور اسی نورانیہ شجر نبوت پر قدرت ہر صدی اور ہر دور ضلالت میں لائے رہتی ہے۔

منکرین اخبار غیبیہ پر تأسف و حسرت [اس کلام پر غور کرنے کے بعد عقل حیران ہے کہ کس طرح اور

کیونکر رافلاہ احمد انجہانی کی انانیت نے ان کو بمقابلہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قسم کے دعویٰ نبوت کی اجازت دی یا حضرات شیعہ کو حضرت علیؑ کے محض خلیفہ چہاں ہونے پر اہل سنت سے اس قدر کیوں برہم کر دیا اور جناب سرسید کو شیطان کے وجود کے انکار کی رحمت کیوں ہوئی۔ بجز اس کے کیا سمجھا جائے کہ شر مطلق کی کسی عقلی مظلمے ان کے دل و دماغ ماؤف ہوئے اور وہ عموماً مستقیم سے اس طرح ہٹ گئے۔

خلاصہ تقریباً کا یہ ہے کہ جس طرح ہتر باطنی تمام شروہ میں بمنزلہ ختم کبے اور شواربہ بمنزلہ اس کے برگ و بار کے ہیں۔ اسی طرح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ ختم سعادت کے ہیں اور آپ کے خلفاء و ائمہ نبوت کی کیفیات اربعہ کے مظاہر ہو چکی ہیں۔ جو شجر نبوت کے برگ و بار ہیں۔ سو برگ و بار غیر و شر میں کاٹ تراش کی جیٹی، جھنڈہ و تھ تو ممکن ہے اور شمامین الالاس والجن اور انبیائے مرسلین و جانشینان سید المرسلین کی مساقی خبر و شر میں کی زیادتی تو ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ختم ہلے غیر و شر میں جناب اللہ و نبوت کے لئے ہیں۔ ان میں نہ کوئی تغیر ہو سکتا ہے نہ تبدل۔ نتیجہ ہے کہ جس طرح مظہر خیر اعظم سے توسط لازمی ہے۔ اسی طرح مظہر شر اعظم سے توسط بھی ضروری ہے۔ کما اشباد، تعالیٰ فاستغذ باللہ من الشیطن الرجیم بحسب ما شاء اللہ العزیز العظیم۔

استعاذۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم [یہاں سے استعاذۃ انبیاء و استعاذۃ حق کے باقی فرق پر بھی غور فرمائیے۔

سو چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام نبوت و رسالت اور قرب سرکار احدیت کی وجہ سے نوع انسانی کے فرد کامل ہوتے ہیں اور جن میں ملکیت کی ایک نوع خاص اور ملک الناس کی نجبی ملکیت کے مظہر کامل ہیں۔ اس لئے ان کے ذلالت اور ان کے استعاذہ میں اور امت کے ذلالت اور ان کے استعاذہ میں کم از کم وہی نسبت ہوگی جو زمین کو آسمان کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کے مراتب عشق الہی کی وجہ سے ان کے خطا و ذلالت کی وہی صورت ہوگی جو عاشق و محبوب کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ سلسلہ بقا و حیات و محبت میں اول تو خطا و قصور سے تعرض ہی نہیں ہوتا اور اگر متفصلے عشق ہوتا بھی ہے تو اُسے اخلاقی مجرموں کی طرح ان کی خطائیں نہیں ہوتیں جن کو بہ اخلاقیوں اور بد اعمالیوں کی وجہ سے سخت سے سخت سزائیں ان کے گناہوں پر دی جاتی ہیں۔ بلکہ عاشق باوجودیکہ برآں اپنے محبوب کی دلداری ہی میں لگا رہتا ہے اور کوئی بات بھی اُس کی مرضی کے خلاف گھارا نہیں کر سکتا۔ مگر پھر بھی غایت غفلت کی بنا پر عاشق اپنے محبوب سے ہی کہا کرتا ہے کہ میں تمہارا قصور وار ہوں۔ بلکہ تم اپنی زبان سے ایک مرتبہ یہ کہہ دو کہ میں ہمیشہ تم سے

انقلاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس لئے کہ ہر قسم کی آفات جسمانی و روحانی میں دنیا مردی کی کیفیت شیطانی ہے جب بھی اس خلیفہ راشد اور حکومت صالحہ کے زیر اقتدار فرمانبرداروں کو اپنے مکاہد و مساوی کی گریہوں میں جکڑ کرنا چاہا اور شر النقیص نے جب بھی مسلمانوں کو اپنے حسن و فسون سازی سے حب و دنیا و کراہیت موت کی طرف لانا چاہا تو حضرت فاروق اعظم نے کفر و شیطنت کی ان سب سنگاریوں اور عتاریوں کا بکسر قلع کر کے کیلئے جہاد فی سبیل اللہ و فتوحات اسلامی کے عمل سے وہ دب و بدین محمدی قائم کیا جس سے شیطنت کے کید و کردار و نامردی و بزدلی و کاہلی کا خود پر ہو گئی۔ اور کوئی حربہ شیطنت عال خلافت راشدہ پر مؤثر نہ ہو سکا۔ غرض شیطنت کے اس جملہ کے لئے قربانی فاروقی ہی مؤثر ہے۔

مظہر تواسی بالقرآن [اگرچہ مسلمانوں کے اندر قرآن کریم کی روح پیدا کرنے اور ان کے عقائد و اثر کو وسیع کرنے کیلئے مظہر انوار سید التقلین حضرت عثمان ذی النورینؓ نے جب وصیت بالقرآن سے شیطنت کے حملہ حد کو جمع قرآن لکھا کر ہریت دی اور آخر واد خدا میں حاسدوں پر تمام جہت فرماتے ہوئے جان کی بھی قربانی کی تو اس سے معلوم ہوا کہ خسیہ حاسد کا علاج اگر ہے تو وہ تمک بالقرآن اور تواسی بالقرآن ہی ہے۔ غالباً یہی سبب ہے کہ اگر کوئی شخص دولت قرآن پر حسد و غیظ بھی کرے تو شیطان اس سے خوش نہیں ہوتا۔ کیوں کہ یہ اس کیفیت کا صحیح استعمال ہے۔ علیٰ ہذا اگر کوئی شخص دولت دنیا کو راہ و قد امیں ٹلے جب بھی شیطان راضی نہیں ہوتا۔ غرض اس میں شیطانی مرض کا قربانی ضامیت ہی ہو سکتی ہے۔

مظہر تواسی بالصبر [اور تواسی بالصبر کے مظہر رابع مظہر العجائب والفرایع کے کرا اور شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو جہاد عالم باطن میں ہیں۔ اور جہاد فی سبیل اللہ بھی اور جہاد بالنفس میں وہ شان نبوت محمدی کے اعلا دار و ارفع منزہ جامع بھی۔ اسی لئے شیطان لعین کے مکاہد و مساوی جب عالم باطن میں تو منین پر حملہ ہوتے ہیں تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سلسلہ رشد و ہدایت باطنی اور تزکیہ نفس کیلئے اولیاء اللہ کے سلاسل نور یہ نسیل مسلمانوں میں اس طرح قائم فرمائے کہ جو بھی شیطان کا ہتکایا ہوا راہ راست پر آنا چاہے اور حضرت مدینہ العلم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متوسل ہونا چاہے تو حضرت علیؑ کم اللہ وجہ ان سب کے لئے بمنزلہ دروازہ کے ہوں اور جو دوسرے شیطان بھی قلوب انسانی میں آئے تو جہاد عالم باطن حضرت علی مرتضیٰ اس ذیل و کیلئے بمنزلہ قربانی مرتضوی نظر آئیں۔

معیار فضیلت خلفائے راشدین [اس تقریر سے یہ بھی نتیجہ آسانی نکل آتا ہے کہ خلفائے راشدین جو شجر نبوت کے برگ و بار ہیں اور جو اپنے اپنے مرتبہ و مظاہر شان نبوت کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہی ہیں اور ہر ایک ان میں سے جہاد کا امتیاز اور نمایاں مجدد شرف رکھتا ہے ان میں خلافت راشدہ کا تقدم و تاخر و حقیقت ترجیح کے لئے ایک درجہ میں ضروری تھا۔ لیکن ماد فضیلت صرف تقدم و تاخر نہیں ہے۔ بلکہ مرتبہ و کرامت ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ جس طرح ایک مدد کے بعد ہر رحمت اپنے چل کو زور دے کہ گرا دیتا ہے اور قدرت پھرنے اور اتانی شجر اس پر

راہ مستقیم ہی کا جزو ہیں بلکہ فتح و نصرت ظاہری و باطنی کے ساتھ نہ صرف آپ کے واسطے بکھلی تقصیرات نوعی ہی معاف کی گئی۔ بلکہ آئندہ جو تقصیرات ہونے والی تھیں ان سے بھی برائے رسالتی شناسی گئی اور غفور تقصیرات میں بھی فرق ہے، بادشاہان دنیا میں اور ملک ان میں کہ بادشاہان دنیا اول تو اپنے مقابل لوگوں کی تقصیرات سے درگزر نہیں کرتے، باغیام لئے بغیر نہیں رہتے اور اگر تقصیرات سے درگزر بھی کرتے ہیں تو بکھلی تقصیرات کو معاف کرتے ہیں اور عداوتیہ عالم نے اپنے بی محبوب کیلئے اگلی اور بکھلی دونوں تقصیرات کو نظر انداز فرما دیا بظاہر یہ بات ذرا فہم میں نہیں آتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ معصوم العمل ہیں تو پھر آپ کی تقصیرات کیا تھیں جو معاف فرمائی گئیں۔ دوسرے اگر معافی دی بھی گئی ہے تو بکھلی تقصیرات پر دی جانی چاہیے تھی۔

مقتضائے بشریت اور انبیاء اگلی تقصیرات جن کا ابھی وقوع بھی نہیں ہوا معافی کیسی؟ لیکن یہ اشکال سلی ہے اور ہادی النظر میں ضرور کھٹکتا ہے۔ لیکن چوں ہی ذیائے فکر میں غوطہ زن ہو جیتے تو حقیقت باطلہ منکشف ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ جس طرح ہر ختم شجر میں اُس کے کل برگ و بار، مقدم و مؤخر موجود ہوتے ہیں یا ختم ایمان میں تمام اعمال حسنہ بالقہر مرتب طور سے چھپا ہوتے ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوں کہ حسب بشارت عقل و نقل سردار اولین و آخرین ہیں اور نوع انسانی کے فرد کامل اور اس کے لئے بمنزلہ ختم کے ہیں۔ اس لئے آپ کے ظہور مبارک کے بعد جب کہ معبود حقیقی کی طرف سے آپ کی خدمات عہدیت کو قبول فرمایا گیا تو اس کے صلہ میں بادشاہان دنیا کی طرح نہ صرف تسلط و تسلط ہی غفور تقصیرات نوعی کا یہ اعزاز و اکرام آپ کیلئے فرمایا گیا۔ بلکہ آپ کے ادل و خلق ہونے اور اہم سابقہ کے بھی سردار اور نبی الانبیاء ہیں۔ نئی دہرے قبل الظہور و بعدا الظہور بھی نوع انسانی کی تقصیرات آپ کی عہدیت کاملہ کے صلہ میں معاف ہوئیں اور آپ نے راجح حق میں جو جو مصائب و شدائد اٹھائے ان کا انتقام بھی ہی تھا کہ آپ کے ذریعہ سے امت کی اگلی بکھلی دونوں قسم کی تقصیرات کو کلی طور پر ہٹا کر دیا جائے۔

تجلی مغفوت الہی کیوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لغوائے حدیث اول مخلق اللہ، خصوصاً سب انبیاء و افراد انسانی سے غلطی مقدم ہیں۔ اور ظہور کے اعتبار سے خاتم ہیں اور آپ کو اولین کا علم بھی دیا گیا اور آخرین کا بھی اس لئے نوع انسانی کے اس سرایح منیر کے ذریعہ سے تمام اقوام عالم پر جب تجلی مغفرت الہی متوجہ ہوئی تو اولین و آخرین کی تقصیرات نوعی اسی طرح معاف ہو گئیں جس طرح کہ آقا عالم تا کی تجلیات سے عالم کا گوشہ گوشہ تاریکی پر غالب اگر چک اٹھا ہے اور ہر مکان و ملک اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے موافق اکتساب نور کیا کرتا ہے۔ گو بعضے تاریک مادیات سے اس مالگیر نورانیت کے باوجود بھی دیسے کے دیسے ہی رہتے ہیں۔ مگر اس میں آفتاب کی طرف سے ذرا کھل نہیں ہوتا غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت بھی امت کے گناہ و ثواب میں دیسے ہی ہے جیسے ایک باپ اپنے بیٹوں کی اچھائیوں کو توان کی طرف منسوب کرتا ہے اور برائے شفت ان کی برائیاں اپنی طرف منسوب کر کے غفور تقصیرات پر اکرنا

راضی رہوں گا اور جو تیری اگلی بکھلی خطائیں ہیں میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے یہی حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقصیرات محبت کا اپنے محبوب و مالک حقیقی کے ساتھ ہے کہ یہاں صورتِ ذنب ہے۔ لیکن حقیقت میں ذنب نہیں ہے۔ غالباً اسی موقعہ کے لئے کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

ہائے اس بیکر پابند وفا کی حالت

جو غریب اپنے خیالوں میں بھی آزاد نہیں

غرض انبیاء علیہم السلام کی صورتِ ذنب کا جو مقابل بھی ہے وہ فرشتوں کے لحاظ سے ہے کیوں کہ انبیاء علیہم السلام اپنے ایک مادہ کے لحاظ سے فرشتے ہیں تو دوسرے مادہ کے لحاظ سے وہ انسان بھی ہیں۔ بہر حال چوں کہ فرشتے معصوم الخلق ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام بوجہ تربیت پروردگار معصوم العمل ہوتے ہیں۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کا استعاذہ شریعتی و شرعی سے ہوتا ہے اور امت کا استغفار و استعاذہ اپنے احوال شرعیہ پر ہوتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے ایک شخص قواصیا کسی کی کوئی چیز چرا کر تو بہ کرے اور خدا سے اس شر سے پناہ مانگے اور دوسرا اس مادہ سرقہ سے پناہ ربانی طلب کرے جو اس کی نوع کے افراد میں پایا جاتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام مخلوق کے وکیل و عیم ہیں یہی صورتِ نبیاء علیہم السلام کے استعاذہ شریعتی و شرعی کا

ذنب کی بھی ہے کہ وہ اپنی نوع کے شرورِ مقدمہ و ذنوبِ مطلق سے پناہ خداوندی طلب کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ انبیاء علیہم السلام کی خلقت بشارتِ احوال خاص طور پر معصوم ارحام فرمانا ہے اور عالم ارحام ہی میں سے انبیاء کی نورانیت تجلی ریز ہونے لگتی ہے اور اس وجہ سے کہ اول توان میں مادہ ذنب ہوتا ہی نہیں اور جو صورتِ ذنب بمقتضائے اشتراک بشریت و تقصیرات محبت ہوتا بھی ہے تو تربیتِ خداوندی اُسے زائل کرتی رہتی ہے تاہم انبیاء علیہم السلام کی ارواحِ سعیدہ کا نوعِ بشریت میں مقید ہونا ضرور کسی دیکھی درجے میں اشتراک پیدا کرتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک مکان میں ایک آدمی تو نیک رکھ دیا جائے اور دوسرا بدمعاش رکھا جائے۔ یا ایک تندرست ہو اور دوسرا مریض ہو یا ایک چودہ ہو اور دوسرا متقی ہو تو اگرچہ اپنے اپنے اوصاف و احوال کے لحاظ سے ایک کا دوسرے کے ساتھ کوئی اشتراک نہیں۔ مگر صحبت و معیت مکانی و زمانی ضرور ان میں کسی دیکھی درجے میں اشتراک قائم کرتی ہے اور ایک بھلے آدمی کیلئے یہی گناہ کیا کہ ہے کہ اس کا کسی بڑے آدمی سے واسطہ ڈال دیا جائے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق چونکہ کل بنی نوع انسانی سے ہے اور آپ تمام عالم کی معصیت و طاعت کو اسی طرح محسوس و مشاہد فرماتے ہیں جیسا کہ ہم اور آپ خوشبود بد کو محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کے استغفار و استعاذہ اور طلبِ قربت و برداشتِ ہمالک پر جو بشارت غفور تقصیرات بشریہ کی شناسی گئی ہے وہ ان لغتوں کے ساتھ سنائی گئی۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا اَلَيْسَ لَكَ اَللّٰهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ دُونِكَ وَمَا نَا اَخْسَرُ وَبِعِزَّتِكَ اَلَيْسَ لَكَ اَللّٰهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ دُونِكَ

غفور تقصیرات محبت نبوی اس بشارتِ علی میں صرف اکالِ امت اور عداوت

بن جانا یہ سب امور اکثر و بیشتر عورتوں ہی کا کام ہوتا ہے اور مقصد ان اعمال غیر محمود سے یہ ہوتا ہے کہ جو ناروا مطلوب ہے۔ ان اعمال کی تاثیر و تسخیر سے وہ حاصل ہو جائے یعنی طالب کے شمار کے موافق مطلوب اس کا پابند اور اس کے سامنے عاجز ہو جائے۔ لیکن طالب کی اس پوشیدہ سعی کا علم بھی مطلوب کو نہ ہوا اس لئے یہ شرط اور متعدی ہوئی پوشیدہ بھی ہے اور اس میں ہمزات، الشیاطین جنات و مومنین کے درمیان سے مقصد کی کی جاتی ہے جو بسا اوقات مغرب نظم عالم ہوتی ہیں اور جھاڑ بھونک تو بیدار گندوں میں اس قسم کا غلبہ اوقات شرک کی طرف پہنچا دیتا ہے اور انسان انہی تاثیرات کو مؤثر حقیقی کے درجے میں سمجھنے لگتا ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے اس شرک اضافت باعتبار اکثریت شیعہ کے عورتوں ہی طرف فرمائی اور ایسے ناگہانی اثرات خبیثہ سے تو ڈر سکھایا اور اس رجس میں سے جس کی وجہ سے انسان کا دل مکدر ہو چکا تھا۔ توڑ کی نورانیت سے اس کو پاک فرمایا کیوں کہ قلب انسان ہی وہ شیخ فیروشر ہے کہ اس کی درستگی پر دنیا و آخرت دونوں میں انسان سرخروئی اور نجات حاصل کرتا ہے اور سارے اعمال و افعال درست ہو جاتے ہیں اور اس کے بغیر ہی سے دنیا و عقبی میں ذلت اور تمام اعمال و افعال میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اذ اصلحت صلح الجسد کلمہ اذ افسدت الجسد کلمہ الخ۔

تنبیہ دوم

شروع خبیث سے استعاذہ کی حکمت شروع خبیث چون کہ شروع ظاہر سے زیادہ خطرناک اور مضرت میں شدید ہوتے ہیں۔ اس لئے استعاذہ شروع میں اپنی کو لیا گیا ظاہر ہے کہ جب ان سے استعاذہ ہو جائیگا تو شروع ظاہر ہی سے خود بخود ہو جائے گا جس طرح جسم و روح میں اصل روح ہے۔ اور بوجہ غمی ہونے کے اسی کو جسم پر کرامت و فوقیت ہے۔ اسی طرح شروع ظاہر ہی پر شروع خبیث کو باعتبار ان کی اثرات کی شدت کے فوقیت ہے۔ کسی گھنٹی کو پانی نہ دیتا جس طرح اس کے حق میں شر ہے اور ہر شخص کو یہ شرمسوس ہے اور کسی کا زہر کھالینا جس طرح اسکے لئے قاطع حیات ہے اور یہ غلط استعمال ایک کھلا ہوا شر ہے۔ اس لئے اس قسم کے شروع کو حق تعالیٰ نے ذکر نہیں فرمایا۔ ان سے تو اکثر انسان خود ہی احتراز کیا کرتے ہیں البتہ شروع میں صرف وہی ارادی و غیر ارادی شروع مذکور ہوئے ہیں جو پوشیدہ شروع کائنات کا خلاصہ اور اس کے منزخے۔ اور بوجہ پوشیدگی کے جن کے مضرت کو باسانی سمجھنے سے انسان قاصر تھے۔

(۳) شرعاً حاسداً و احسداً جیسے درخت کے برگ ہار کاٹ ڈالنے والا یا اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والا غریب عالم نباتات کہلاتا ہے اور درخت و باغبان دونوں کا بدخواہ و حاسد تصور کیا جاتا ہے اور درخت کی صورت و قیاس کو قبل از کمال طبی معدم کر دینے والا مفسد کہلاتا ہے اور ایسا کیا جانا درخت کے حق میں اس وجہ سے از قسم کمیضی ہے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے مالک کو کوئی نفع نہ پہنچا سکا اسی طرح وہ انسان جس کے حاسد اور دشمن اس کو اپنے مقاصد و نیوی میں مایوس اور بدید

کرتے ہیں اور جن کا مادہ ظلمانی ہے وہ ظلمت و تاریکی میں ترقی پاتے ہیں چون کہ انسان کا مادہ نورانی ہے اور اس کے فطری واصلی مزاج میں غلبہ خیری کا ہے اس لئے اس کے جملہ کار و بار عموماً جب ہی برکت حاصل کرتے ہیں۔ جب آفتاب کا نور زمین کی تاریکیوں کو چھپا لیتا ہے اور شب کی تاریکیوں میں اس کے پالنے والے کی طرف سے انسان کیلئے استراحت سکون ہی رکھا گیا ہے۔ اسی لئے جب شب کی تاریکیوں میں شروع پھیل پڑتے ہیں تو قدر ثنائت کا اس عالم سے عالم رویا و خواب، میں جانے کو جی چاہتا ہے اور اس کو اس عالم سے بے خبر کر دیا جاتا ہے اور درندوں اور بہائم وغیرہ کا مادہ چون کہ ظلمانی ہے اور ان کو نور سے نفرت ہے۔ اس لئے جب شب کی تاریکیاں آمنتاً آمنتاً کر عالم کو گھیر لیتی ہیں تو اس قسم کے شیطنیت کے مادی پیکر سبیل و بہائم اور شیاطین الانس چور ڈاکو وغیرہ محل پڑتے ہیں یہ طمعہ بات ہے کہ کوئی انسان شب کو آرام نہ کرے۔ اور جانوروں کی مانند مچھ کو سو ہے مگر قدرت تو فور ہی میں کار و بار کی توفیق دے اور تاریکی میں انسان کیلئے استراحت چاہتی ہے اس لئے جب انسان کو حتی و معنوی ظاہری و باطنی تاریکیاں گھیر لیں اور اس پر هجوم کرائیں تو اس کے تدارک کیلئے پروردگار نے بندہ کو رب الفلق کی وہ نورانیت عطا کی جو اس اندھیری کے شر کو اسی طرح کا فور کر دے جیسے نور آفتاب شب کی تاریکیوں کو محو کر دیتا ہے اور ان پر غالب آجاتا ہے جس طرح عالم اجسام میں اندھیری آتی ہے اور اس کا رفع کچھ دہی قادر مطلق ہے۔ اسی طرح جب روح انسانی پر یہ کالی گھٹا آوے تو بتلا دیا گیا کہ اس کا رفع کرنے والا بھی وہی رب الفلق ہے کسی بندہ کے قبضے میں کچھ نہیں ہے اور بندہ کو آواز رب الفلق ین شرفا سنی اذ اذق۔ کہنے کے سوا چارہ ہی نہیں ہے۔

(۳) شرراً النفس فی العقد جس طرح ہر درخت کیلئے کچھ ناگہانی آفات ہیں جو اس کے نشو و ارتقاء پر ہانک چھاپ مارتی ہیں اور اس کے خیرین حیات و توقعات کو غیامیٹ کر دیتی ہیں اسی طرح انسان کے لئے بھی امراض و مایہ و محروا اعمال سلطانی و آتشزدگی، نظریہ کالگ جانا وغیرہ ایسے ناگہانی مصائب و آفات ہیں جو انسان کے فہم و ادراک عقل و شعور کو معطل اور کبھی اس کی ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔ اور مغسوس خبیثہ کا شروع اور ان کا توسل بسا اوقات انسان کو هلاکت و گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور شیطانی کلمات کا جہاد لوں کی نورانیت کو زائل کر دیتا ہے۔ اور باطنی تاریکی کا اثر انسان کے اعمال و افعال میں اور اس کی نظروں میں نمودار ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کی ناگہانی آفتیں جو دل و دماغ پر مستوی ہو کر اکثر اثرات شیطانیہ کے لئے کاباعت بن جاتی ہیں اور جو شر النفس فی العقد سے مستنبط ہیں ان سب انسان کے رہنے توڑ کی تعلیم دی۔

تنبیہ اول

چون کہ سحر و علوم سلطانی کی طرف بہ نسبت مردوں کے عورتوں کا رجحان طبی زیادہ ہوتا ہے اور ان اثرات ناقصہ سے زیادہ تر اعتقاد ناقصات العقل ہی کو ہوتا ہے۔ مردوں کو رغبت دلانا اور ایسے مردوں کا عورتوں کے کہنے میں اگر خود بھی انہیں جیسا

قلب پر خباثت کا اظہار کرتا رہتا ہے جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ بحالیت مغلوبیت انسان کے زبان بھی انہی خباثت سے آلودہ ہو جاتی ہے اور مرے ہوئے اثرات خبیثہ کا تعین دن رات ایسے انسان کی صحبت میں رہنے والوں کو سموم کرتا رہتا ہے اور وہ اپنے مقابل لوگوں کو برے لفظوں اور بُری باتوں ہی سے منسوب کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ انسان کے دل کی شان بعینہ ایک نوارہ جیسی ہے۔ جیسا حوض میں پانی ہوگا۔ توارہ سے ویسا ہی نکلا۔ اگر ملامت علی سے انسان کے دل پر نوارہ معلوم فائز ہوں گے تو اس کی زبان دل کے توارہوں سے مضامین عالیہ عظیم گے جن کی خوشبو کے آگے ٹھک دگلاب کی خوشبو میں بھی بچے ہیں۔ جہاں اس کی یہ ہے کہ یہ خوشبو میں خود قوی اور عارضی ہوتی ہیں اور نورانیت و روح اعلیٰ کے عظم و کمالات کی خوشبو دائمی ہوتی ہے جو ہمیشہ روح کے ساتھ قائم رہتی ہے۔ یہ پانچواں شرمندہ ناس میں بیان فرمایا گیا ہے۔

آفات خمسہ سے توفان انسانی اور اس کا نتیجہ

کرتا ہے اور اس کی دائمی نگہداشت سے ایک وہ وقت بھی درخت پر آتا ہے کہ اس کی جڑا کو باغبان ہزاروں روہیوں میں فروخت کر کے خفا کی دولت حاصل کرتا ہے اور اپنے نانا و فرزند اور اپنے متعلقین کو درخت کی ان برکات و فطرت سے منہج کرتا ہے اور درخت کی بہار اور اس کا یہ شباب انسان کے حق میں غیر کثیر کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کا پالنے والا خداوند کار ساز بھی اپنے عباد و مخلصین کو ان آفتوں سے بچنے کیلئے توفان سکھاتا ہے اور اس کے سچے فرمانبردار بندے خدا کی مدد سے ان آفات و مصائب پر غالب آکر اپنے شجر ایمان و شجر وجود کو حد کمال پر پہنچاتے ہیں اور عالم کیلئے بشارت و بابت برکت بنتے ہیں اور فرشتے ایسے بندوں کیلئے اپنے بازو دھکتے ہیں اور دلی مچھلیاں ایسے مخلصین و عباد قین کے بہار و طوس کیلئے دریا میں دعا و استغفار کرتی ہیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کا ہاتھ اُن کے سروں پر رہتا ہے۔ اسی لئے عالم کی کوئی مصیبت اور اسباب کی کوئی گتھی انہیں پریشان و ہراساں نہیں بنا سکتی۔

شروع کائنات کا قدر مشترک

ہر حال شروع کائنات کا قدر مشترک ان چاروں پانچوں مذکورہ بالا آفتوں میں وہی مادہ شیطانی ہے جو کبھی مباح و بہائم کی صورت میں اگر انسان کے لئے موجب ہلاکت بنتا ہے کبھی دبا و سحر آفات ناگہانی کی صورت میں انسان کیلئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کبھی ماسد کے روپ میں شیطان انسان کو دکھ دیتا ہے تو کبھی گمراہی و تنگ دستی جیسی مصیبتوں میں محسوس جلتے کا سبب ہو جاتا ہے اور تباہی دارین کے گڑھوں میں جا بھیجکتا ہے۔ غرض نئی سے نئی شکلوں سے انسان کا پیچھا کر کے اس کو خدا سے غافل اور اپنے سے مائل کرتا رہتا ہے اور اس کی قوت ملکی کو عیب دار کرنے میں اپنی پوری سعی کام میں لاتا رہتا ہے۔

رسالہ خدا میں جو آفات و امراض مذکور تدارک شیطن اور نسخہ روحانی ہوتے اور جو پانچواں شرمندہ آفت روحانی بھلا بیان کیا گیا ہے۔ ان سب سے بچنے کی صورت صرف یہی ہے کہ انسان اس

پاک رہیں اُس کے کاروبار میں درانداز ہو کر چلتے ہوئے کام میں روڑے اٹکائیں بات پر نکتہ چینی طرح طرح سے عیب جوئی کریں۔ عزت و ذلت جس کا عطا کرنے والا اور سلب کرنے والا صرف عالم الغیوب ہی ہے جو دلوں کے مخفی بھیدوں کو اور ہر ایک کی نورانیت کو میزانِ نور پر پکھلتا ہے۔ جب انسان کسی کی عزت چھیننے لگیں یا کسی غیر عزیز کو عزیز بنائیں تو اس قسم کا انسان بھی اپنے حاسدوں اور شیاطین الانس کی لپیٹ دار سنگاریوں اور اُن کے چشمِ زخم و نگاہِ بد سے ناکام و نامراد رہے گا۔ جب تک خداوند عالم کی پناہ نہ پکڑے گا اس لئے اس پوشیدہ مگر بدیہی الآثار شر سے انسان کو رب الفلق نے توفان سکھایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ حاسد کے خُصَد کی آگ اور اس کی لپٹوں سے محمود کی ملکیت و نورانیت کو جھلنے سے اُسی رب الفلق کی نورانیت بچا سکتی ہے جو انقلابِ مابیت پر قادر ہے اور اس دکھ دینے والے کے دکھ سے اور اس سوزِ قلبی پر نور کی بارش سے وہی ٹھنڈک ڈال سکتا ہے۔ چھاسد کے دل کی کلون پر قبضہ پائے ہوئے ہے اس لئے حاسد کے اس شرمِ عظم سے توفان سکھلا کر حق تعالیٰ نے اپنے بندے کو اپنی آغوشِ نور میں چھپایا جو اپنی قلبی حد کی اس کیفیتِ ناری کو ضبط نہ کرتے ہوئے دن رات محمود کو پریشان کئے رہتا ہے۔

تنبیہ: جس قدر بھی عالم میں شریعت جلتے ہیں۔ اُن میں سب سے بڑھ کر حدیثِ شریف میں ہے کہ سب سے پہلا گناہ جو آسان پر ہوا وہ شیطان کا خُصَد آدم پر تھا اور سب سے پہلا زمین پر جو گناہ ہوا۔ وہ قابل کا خُصَد بابل پر تھا۔ پھر شرک بھی دو صورتیں ہیں بعض شر تو ارادی ہوتے ہیں۔ جیسے محروقتل و فحاشی، کشت و خون، لوٹ مار وغیرہ اور بعض غیر ارادی جیسے فرغانی یا آتشزدگی وغیرہ۔ سو شر مطلق اور شر غاسق سے تو غیر ارادی و غیر اختیار شدہ شر اور شر المتفشی فی النفس اور شر حاسد اذا حسد سے ارادی اور اختیار شدہ شر مراد ہیں۔ ان میں اعظم ترین شر خُصَد ہے۔ کیوں کہ یہ ایک پوشیدہ چیز ہے۔ جس کی بسا اوقات انسان کو خبر نہیں ہوتی اور بعض اوقات انسان خُصَدِ حاسد کو تاڑ لیتا ہے اور دل سے اُسے یقین ہوتا ہے مگر چون کہ حسد ایک غیر مری چیز ہے۔ اگر چہ اُس کے آثار ضروری بدیہی ہیں۔ اس لئے انسان اکثر حجت قائم نہیں کر سکتا۔ اور جب کہ خُصَد کے ساتھ تلبیس و دغا کی جیسے کیفیات محمود کا بھی اضافہ ہو جائے تو پھر تو یہ مرتبہ خُصَدِ شیطن کا بہت ہی گہرائی والا مرتبہ ہو جاتا ہے۔ غرض حسد وہ بُری بلب ہے کہ خود حاسد کو بھی ہر قسم کی سعادت سے محروم کر دیتا ہے اور محمود کو بھی دن رات مبتلائے خُصَد رکھ کر اس جاسوسِ مرض کے اثرات کا شکار کئے رہتا ہے۔ حسد بیشتر مال و دولت پر یا عزت و دجاہ پر یا کمالِ ظاہری و باطنی پر ہوتا ہے۔ الغرض حاسد دوسرے کی بربادی میں اپنی بربادی کی بھی پروا نہیں کرتا۔ اعاذنا اللہ منہ۔

دھڑلے الوسا اس الخناس

جس طرح درخت کے سید لے قلب میں دیکھا اور گمن کا لگ جانا اس کے نشو و نما کیلئے ستم قائل اور اس کے وجود کیلئے سخت خطرناک ہے۔ اسی طرح انسان کے جوہر انسانیہ اور اس کی ملکیت و دعائیت کو دل میں چوروں کی طرح ٹھس کر کھانے اور بچانے والا دشمن شیطان ہے۔ جو دن رات انسان کے دل کو طعنتِ فاضلہ اور اخلاقی حسد سے خالی کرتا اور ہر وقت

کار ساز عالم اور رب الہی کی پناہ لے جس نے اپنی حکمت بالغہ سے خیر و شر کے درمیان سے اخلاص و انسانیت کا جوہر نکال کر بزمِ عالم کو آراستہ کیا اور شیاطین و ملائکہ کے وسط سے نوعِ انسانی کو ان کا مجموعہ بنا کر اور خلقتِ خلافتِ الہی و تاریخِ کرامتِ عقلی پہنا کر زمین پر ایسے قابض و متصرف فرمایا۔ پس چاہئے کہ جس نے انسان کو بہائم اور فرشتوں سے امتیاز اور بقا عطا کی۔ انسان ایسے رب کے حق کو کبھی فراموش نہ کرے اور مراعاتِ مستقیم اور راہِ انسانیت کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑے اور اپنے مالک کی نظر میں عزیز و محبوب رہنے کیلئے اس کی فرمانبرداری کا براہِ بریخیاں رکھے جس طرح انسان اپنے اہلخانے جنس کی نظر میں عزت و رفعت پیدا کرنے کیلئے قیمتی سے قیمتی لباسِ فاخرہ پہنتا ہے اور اگر اس میں کوئی داغ و دھبہ لگ جائے تو فوراً ہٹائے اپنے خدام سے زائل کرنا ہے اسی طرح انسان کو چاہئے کہ وہ ملکِ اناس کی نظر شاہانہ میں رفعت حاصل کرنے کیلئے اپنی ملکیت کو لباسِ تقویٰ سے مزین کرے اور اگر کوئی نقصان بشریت نفسانیت، شیطانت، ہاکوئی و دھبہ اس لباسِ نورانی پر آجائے تو سرچشمہ الوہیت و محبتِ محمدیؐ کے اسے پاک و صاف بنائے اور اپنی روحانیت و ملکیت کو ادھارِ کمال پر پہنچائے کیلئے پاک کمان اور راست ہانزی و راست گفتاری اختیار کرے۔ خود پاک کو اس قدر چمکا دے کہ چمکاؤں کے مانند ہو جائے نہ اس قدر گھٹائے کہ رہبانیت اختیار کر لے اور اختلافِ اہل کونکر کرے۔ بے فائدہ کلام سے مجتنب ہو اور مواظبتِ فاضل و مدارِ مسرتِ فرائشِ اسلام کا بلا راہِ تمام رکھے اور اپنے نزدیک ہونے کی سعی آنِ غافل نہ ہو۔

خواصِ معوذتین اور تقریرِ العینِ حق

انالہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر علمیات کی کتابوں میں بھی لکھا دیکھا گیا۔ حالانکہ ان کی صرف یہ ایک خاصیت لکھ دینا ان بے مثال آیات کی ایک قسم کی تقصیر کرنے ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ لکھنا ان کی لامتناہی تاثیرات اور جامع خواص کے متعلق بھی کچھ اصولی طور پر اشارہ کر دیا جائے۔ سو اس بارے میں یہ عرض ہے کہ جس قدر بھی آفات و امراض جسمانی و روحانی انسان کو پیش آتے ہیں خواہ اس میں سحر ہو یا امراض و بائیں، شرعاً مسموم ہو یا شیطانی دوسرے شورو کائنات ہوں یا افلاس و گمراہی انسان کو لاحق ہو یا نظر پر انسان کو لگ جائے۔ ان سب کے لئے معوذتین کا در و اور ان کی تلاوت اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود طاعونِ امی سے خاص تعلق رکھنے کے ہر قسم کی آفات و امراض اور شورو کائنات کے دفع کرنے کے لئے روزانہ بعد نمازِ عشاء معوذتین کو پڑھ کر اپنے تمام جسم پر دم فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی آپ نے استعاذہ کی تاکید فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے۔ من احب السورۃ الی اللہ قل اعوذ برب الفلق و اعوذ برب الناس۔ یعنی قرآن مجید کی تمام سورتوں میں سورۃ فلق اور سورۃ ناس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ محبوب تھیں۔ جس سے یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب ان آیاتِ ربانی کی دو تلاوت کو اپنے لئے ادا اپنے خاندان اور امت کیلئے ضروری نہال ملتے تھے تو آج وہ کون ہے جو ان سے متنی ہو۔

حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کچھ کسل و غیو ہوتا تو آپ اپنے دونوں دست مبارک پر معوذتین پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرہ مبارک اور جسم مبارک پر دم فرماتے اور اس سے کسل و غیو دور ہو جاتا۔ حضور طیب السلام نے اپنے صحابہ کو بھی معوذتین کے بارے میں تلقین فرمائی ہے غرض تاخیر معوذتین ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ اور علما و امراض روحانی و جسمانی کیلئے یہ نسخہ الہی ایک ایسا مجرب نسخہ ہے کہ اگر کوئی اس کو اختیار کرے تو یقیناً اس کی زندگی ہر قسم کی آفات روحانی و جسمانی سے مامون و مستون رہ سکتی ہے۔

عام طور سے جو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ معوذتین کی خاصیت یہ ہے کہ وہ بعض دماغی سحر و یہ سحر نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ تمام امراض ظاہری و باطنی میں ان سے تھوڑا بڑا اور ان کا در و تلاوت موجب شفا و کامرانی ہے۔ چنانچہ یہ ایک کھلا ہوا تجربہ ہے کہ اگر کوئی شخص مغرب کی سنتوں میں معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کو ہر روز کا التزام اور معمول کر لے تو ایسے شخص پر کسی قسم کا سحر و اثر نہیں ہوتا۔ اور ہر قسم کے شورو سے محفوظ رہتا ہے۔ ان سورتوں کا ایک نقش بھی اپنی تجربہ نے لکھا ہے اگر اس کو کسی سادہ سید میں یا دھوپاک و صاف جگہ میں زعفران یا ادھ کی خوشبو دار چیز سے لکھ کر بازو پر باندھا جائے یا کسی مریض کو پلا یا جائے تو ان شاء اللہ شورو آفات اور ہر قسم کے امراض سے انسان کو نجات حاصل ہوگی۔

نقش معوذتین

سورۃ فلق۔

۴۸۹

۲۱۶۱	۲۱۴۵	۲۱۴۲	۲۱۶۹
۲۱۴۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۴۳
۲۱۶۷	۲۱۴۰	۲۱۶۷	۲۱۶۳
۲۱۶۶	۲۱۴۳	۲۱۶۶	۲۱۶۱

سورۃ ناس ۴۸۹

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۲	۱۳۲۵	۱۳۲۲	۱۳۱۵
۱۳۲۱	۱۳۱۹	۱۳۲۳	۱۳۲۶

پہلے سے ایک نکتہ اور بھی حل ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جن لوگوں کا خون ہٹا اور لطیف ہوتا ہے ان پر اکثر نظر بیٹھا جاتا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ انسان بیمار محض ہو جاتا ہے حدیث شریف میں بھی فرمایا گیا ہے۔ "العین حق" جس کا حاصل یہی ہے کہ جب کسی روح میں ایک درویش یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سوزن کی قوت اس کے اندر ایک ہمکنار دہلا دینے کی اہلیت پیدا کر دیتی ہے۔ یا کسی کی آنکھ میں غلط و قدرتا ایک ایسی تیزی ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی چیز کو نظر بھرے تو وہ چیز اس کے ملکہ نظر میں یکسو ہونے لگتی ہے۔

واحد الکیلے مختلف قسم کی تدابیر اور تزکیہ حق تعالیٰ کی طرف سے تجویز فرمائے گئے ہیں۔ علم و غرضِ دعاوت اور اس کی تعریف بھی یہی ہے کہ انسان کے خیال میں صحت و اعتدال پیدا ہو جائے۔ ذکر و شغل کے ساتھ تفکری الخلق جو کرایا جاتا ہے اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ خیال میں وسعت و اعتدال پیدا ہو۔ سرگزیم کا حاصل بھی اسی قدر ہے کہ انسان اپنے عقیدہ میں جودت و قوت پیدا کرے اور اپنی روحانی قوت کو مجتمع اور فکری طاقت میں یکسو پیدا کرے۔ چنانچہ بعضے فلاسفہ و ارجل ملاح ہی قوتِ خیال سے کرنے لگے ہیں اور ان کو کھارے میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے وہ اپنے رفیعوں کو دن رات مختلف میں صورتوں سے بھی یاد کرانے ہیں کہ اب ان کے رفیعوں کی صحت روز بروز ترقی پر ہے۔ اور دن رات رفیعوں سے بھی اسی تصویر کی مشق کراتے ہیں کہ وہ باطل اچھا ہے۔ اس کو کوئی شکایت نہیں۔ تنہائی میں خود رفیعوں سے یہ کہلاتے ہیں کہ اب میں باطل اچھا ہوں۔ اور ہر قسم کی قوتِ مجاہد میں موجود ہے۔

الغرض اہلوم خلاق ایک حقیقت ہے اور قوتِ تخلیق انسان کی صحت و فساد میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور سلام انسانی کو اس میں بڑا دخل ہے اور جب کہ سلام انسانی کے اثرات کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے کو اچھا کہنے لگے تو اچھا ہونے لگتا ہے اور رفیعوں کے قوت بیمار ہو جاتا ہے تو عقلاً و شرعاً اس کی تسلیم میں کسی ٹیم کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ قوتِ تخلیق کے ساتھ اگر سلام ربانی کی برکات شامل حال رہیں اور یہ قوتِ قوتِ الہی کے تحت اگر کارفرما ہو تو ضرور کائنات ہی اس پر مادی ہو سکتے ہیں۔ انسانان کی قوتِ تخلیق ہی پھر کسی طوی یا سلفی اثر سے مرعوب و مسحور ہو سکتی ہے اور جو آیات استعاذہ خالص الہی متاع کیلئے نازل کی گئی ہیں ان کے فطری الاثر ہونے میں تو کسی قیل و قال کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اور یہ قوت یہ کہ جس قدر بھی شرور کائنات کی نو مینیں ہو سکتی ہیں۔ خواہ علم و حکمت سے متعلق ہوں یا عالم باطن سے، مغرور ہوں یا مرتکب ہوں۔ غرض جس نوعیت سے بھی مادہ کے انفران کی وجہ سے روح انسانی شرے ٹوٹ ہو سکتی ہے۔ قرآن حکیم نے اسی اعجاز و مقدار اور اسی نوعیت کے اپنے انوارِ ساطعہ اور تجلیاتِ ملکوتی دلا ہوتی ہے۔ روح انسانی کی ہاکی کا سامان کیا ہے اور یہ سلام پاک اور حاجِ مقیدہ کی پاکی کیلئے ہنتر ایک دریا کے ذخائر کے ہے جو قیامت تک خشک ہونے والا نہیں۔ اسی لئے لوگوں کو پاک کرنے والے اسی کو پاک بے پایاں کے مختلف گھاٹوں سے ناپاک روحوں کو پاک کرنے اور دلوں کو دھونے میں۔ اور یہ بعینہ ایسا ہی نظام ہے۔ جیسے کپڑوں اور صموں کے دھونے کا دنیا میں نظام قائم ہے جیسے دنیا میں یہ ممکن نہیں کہ محتاط سے محتاط شخص کو بھی اپنے کپڑوں کے دھونے اور صلوٰۃ کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ عالم کا گرد و غبار صموں اور کپڑوں کو میلان کرے۔ اسی طرح عالمِ اسرے جن ادراجِ مجرودہ کو خدا سبحانہ و تعالیٰ نے مسہاکی میں مقید فرما دیا ہے ناممکن ہے کہ مادہ کی ظلمت و شر اور اس کے گرد و غبار سے ادراجِ مطہرینہ محفوظ رہ سکیں۔ اور انہیں دریائے تقدیس و تنزیہ سے ہاکی کی ضرورت نہ ہو یا اسی لئے قرآن حکیم کے انوار اور فتوٰہ کی ادراجِ مقیدہ کو ضرورت ہوئی۔ کیوں کہ جب تمام مخلوق ظلماتِ عدم کے لیے محتاج ہی ہر دلوں کو چاک کرنے ہوئے سطحِ وجود پر آئی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا

اور یہی نظریہ و موضوع ہوا کرتی ہے۔ اس لئے خداوندِ عالم نے ایسے وقت میں روح کو استعاذہ سکھایا ہے تاکہ اس کا رخ بجائے بہیمیت کی طرف کامل توجہ کے خدا کی طرف پھر چلے اور نہ مغرت و مغفرت کی صورت سے بدل جائے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ روزانہ رات کو سونے وقت اور صبح کو اٹھنے وقت تین تین بار معوذتین کو پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ بہت سے لوگوں کا تجربہ ہے کہ اس عمل کے دور و دراز وقت سے نہ انسان پر ضرور اثر رہتا ہے۔ نہ کسی کی نظر بد ہی اس پر بیٹھ سکتی ہے۔ رہا یہ معتد باطنی کہ روح کی توجہ بلکہ خون دالوں پر زیادہ کیوں اثر انداز ہوتی ہے اور اس کی شہادت عقل سلیم بھی دینے کو تیار ہے یا نہیں۔ سو یہ بات بہت ہی واضح ہے۔ اگر انسان ذرا بھی غور و فکر سے کام لے تو اس کو نظر آجائے گا کہ خبر صادق علی الشریعہ سلم نے جو الصمیم حق فرمایا ہے یہ ایک حقیقتِ واقعہ ہے۔ ثقیل نہیں ہے تشویش اس کی کہ ہے کہ روح انسانی کا کام ہی یہ ہے کہ جب تک وہ عالمِ اجسام میں مقید رہے اس وقت تک وہ بہیمیت کے تمام مراتب میں غور و فکر رہے، غذا کا جز و بدن ہونا یہ روح کی تدبیر لطیف ہی کا نتیجہ ہے اس سے خون بخنا اور خون کا سنی کی شکل میں آنا اسی کی تدبیر کا ثمرہ ہے اور یہ بھی بقاعدۃ الجبریس بیل الجبریس۔ ظاہر ہے کہ جس قدر مادہ کے مراتب بوجہ میں لطافت آتی جائے گی۔ اسی قدر روح کا سیلان اور اس کی توجہ اس کی جانب زیادہ ہوتی جائے گی یہی وجہ ہے کہ جن کا خون ہلکا ہو سکتا ہے یعنی جن لوگوں کی بہیمیت کا سا پنہ اور ان کی ساخت نہایت نازک ہوتی ہے اور خون ان کی رگوں میں ایسی ہی طرح خوشنا نظر آتا ہے جیسے کسی صاف و شفاف آئینے میں منظر آتا ہے یا شبیے کی صراحی میں شراب اور خون جھلکتی ہے تو ان پر دوسری رو میں ایسی ہی طرح میلان و توجہ کیا کرتی ہیں۔ جیسے مقاطع سے لہے کی کشش و وابستہ ہوتی ہے۔ پس جو لوگ العین حق پر ایمان نہیں لائے وہ حقیقتِ فطرتِ سلیمہ کے روز و حقائق پر مطلع نہیں ہیں اور کیا اس کے بعد ایسی روح متوجہ الی البہیمیت کیلئے جس نے ایک دوسری روح کو اپنی طرف جکڑ دینے کے لیے تمام تر روحانی ترقیات کو رد کر دیا ہے۔ عقلاً اس کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسا جکڑو انسان خدا کی جناب میں اپنی فریاد کرتے ہوئے کلماتِ ماثورہ اور آیاتِ معوذتین کی تلاوت کر کے ایسے قید و بند سے نجات حاصل کرے۔ بے شک یہ مرض جب عقل انسانی کو لگتا ہے تو اس کا علاج اور تدارک دینی ربانی ہی کر سکتی ہے اور بیشک معوذتین کے اثرات نورانی جس کو روح انسانی کا روحانی محافظ کہنا چاہیے۔ وہی اس کے حقیقی محافظ بن سکتے ہیں۔ حق تعالیٰ ہر مسلمان کو ان اثراتِ نورانیہ کے حصول کی توفیق بخشنے آئیں۔

سحرزدہ کیلئے معوذتین کا ایک مجرب عمل | سحر انسان کیلئے جس قدر ایک ناگہانی آفت و مصیبت ہے ظاہر

ہے سحر بیشتر انسان کی قوتِ تخلیق پر اثر انداز ہوا کرتا ہے جس کے بگڑ جانے کی وجہ سے انسان کا اندرونی نظام مختل ہو جاتا ہے اور مقصد بھی ساحر کا اکثر یہی ہوتا ہے کہ سحر جو اپنے مقاصد و عزائم میں کامیابی نہ حاصل کر سکے۔ قوتِ تخلیق انسان کے اندر قدرت سے وہ زبردست قوت پیدا کی ہے کہ انسان کی صحت و قوت و ضعف کا دار و مدار ہی اس پر ہے۔ چنانچہ اسی قوت کے مد سے زیادہ بگڑ جانے کا انجام موت ہے۔ اسی کی

ایک فقیری نسخے سے تیار کیا ہوا تیل روحانی آلہ تیل

- یہ تیل آپ کے دماغ کو سکون عطا کرے گا۔
- خشکی کو دور کرے گا۔ دماغ میں تروتازگی پیدا کرے گا۔
- اس کا مستقل استعمال بالوں کو مضبوط کرے گا ان میں نکھار اور نرمی پیدا کرے گا۔
- اور بال جھڑنے اور سفید ہونے سے آخر عمر تک محفوظ رہیں گے۔
- یہ تیل جڑی بوٹیوں اور تقریباً ۳۰ مرکبات سے بنایا جاتا ہے۔
- اس تیل کو حکمران کی ہدایات کے مطابق تیار کر کے مخصوص ساعت میں ایک مخصوص عمل پڑھ کر اس پر دم کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح اس تیل کی تاثیر دوگنی ہو جاتی ہے۔ اور یہ تیل روحانی امراض کے لئے تیرہ ہدف ثابت ہوتا ہے۔
- اس تیل کو اگر آپ رات کو سوتے وقت اپنی پیشانی کاٹھن کے سوراخ آنکھوں کے چوڑوں پر مل لیں گے تو انشاء اللہ آپری اثرات اور سفلی اور گندے جادو کے حملے سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ اور آپ کے دشمن اپنی سازشوں میں انشاء اللہ ناکام ہو جائیں گے۔ تجربہ دنیا میں سب سے بڑی کسوٹی ہے۔
- ایک بار ہمارے کہنے سے استعمال کریں۔ پھر بار بار آپ اپنی مرضی سے استعمال کرنے پر مجبور ہوں گے۔
- قیمت فی شیشی (روزن سوگرام) ————— پیچھلے روپے۔
- حصول دیکنگ ۲۰ روپے بذمہ خریدار

چھ شیشیاں ایک ساتھ منگنے پر حصول دیکنگ کی چھوٹ۔
 رازدار کے ہمراہ بیس روپے ایڈوانس آنے ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔ (ہر جگہ ایکسٹن کی ضرورت ہے)

تیار کردہ
 روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند

تھا کہ غلبہ دم کا اثر ان میں نہ آتا۔ پھر زمین کی مخلوق کا اجسام مغربیہ سے بھی چونکہ اثر ان پہلے ہے۔ اس لئے دم کی غلبہ ایسی مخلوق کا ساتھ تو چھوڑ ہی نہیں سکتی تھی۔ جیسے آپ کی دریا کی تہ میں سے جب غوطہ لگا کر باہر آتے ہیں تو ممکن نہیں کہ پانی کا اثر آپ کے جسم پر نہ ہو اسی طرح دریلے دم کی تہ سے باہر آنے والی مخلوق کی دم سے مناسبت سمجھئے اسی وجہ سے جو مخلوق مادہ مغربیہ سے بھی مغز نہیں اس کو بھی تسبیح اور تقدیس رب کی ضرورت ہوئی۔ اور مادہ سے مقرر مخلوق کو تسبیح و تقدیس کے ساتھ استعاذہ کی بھی ضرورت ہوئی۔

بہر حال جن لوگوں پر مغلی اعمال کا اثر ہو یا ان پر سحر کیا گیا ہو یا کوئی اور علوی عمل انسان پر مسلط ہو۔ ایسے مریضوں کے لئے ہر کو ایک علم دوست فاضل سے ایک مجرب عمل معلوم ہوا ہے جو بہت مختصر مگر کامیاب اور آزمودہ عمل ہے ضرور تجربہ کر کے دیکھا جائے۔ انشاء اللہ شرعی نجات حاصل ہوگی۔

عمل ایسا ہے۔ انوار کے روز طلوع آفتاب کے وقت نئے ہیروں زمین پر کھڑے ہو کر تین تین مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پوری پڑھیں اور پڑھ کر اپنے ہیروں کے نیچے کی مٹی لیکر ایک انگلی میں جو پہلے سے سلا گدی گئی ہو جلا دیں۔ انشاء اللہ کبھی ہی سحر وغیرہ کا اثر ہو جائے گا۔ مگر اعتقاد قلبی شرط ہے اور وقت عمل یہ تصور کیا جائے کہ جو اثرات سحر وغیرہ کے میرے جسم میں ہیں وہ سب ہیروں کی جانب زمین میں جذب ہوتے جا رہے ہیں۔ گویا علم بیت کی رُو سے اس عمل مؤثر تین کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ نورانی اور جلالی آئین شمس کی جلالی حکومت میں جب بڑھی جائیں گی تو جلال خداوندی کی یہ دونوں کیفیتیں مل کر انسان کی قوت تخلیق و قوت طبع میں جو دو گ لگ گیا ہے اس میں اور کثافت کو ایسی ہی طرح صاف کر دیں جیسے مٹی میں سونے کو تپانے سے سونے کا میل صاف ہو جاتا ہے۔ اور انسان کی رُوح اور اس کی قوت تخلیق آثار شیطانی سے ایسی ہی طرح نکھر جائے گی جس طرح سونا مٹی میں پنے سے نکھر جاتا ہے۔ انشاء اللہ۔

نوٹ:- اگر اس عمل سے صاحبان ضرورت کو نفع پہنچے تو حق کو بھی دعا گئے غیر میں طر اموش نہ کیا جائے۔ بلکہ تعب نہ ہو تو اطلاع دے کر مسرور بھی فرمایا جائے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو مفید اور مؤثر

کچھ ہی تو اپنے حلقہ احباب و قاریوں میں اس کا تعارف کرائیں۔ اور

اسکی اشاعت بڑھا کر اپنی اخلاقی ذمہ داری پوری کریں۔

شکریہ



بتلایا جائے اور جس کے جانے والا اس کو مقررہ اصول و قوانین کی پابندی کو کام میں لے کر کسی بھی وقت کہیں بھی کر سکتا ہے اور یہ فن ایک انسان دوسرے انسان کو سکھلا سکتا ہے حالانکہ اس کے اسباب بھی پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے ماہر اس سے واقف ہوتے ہیں۔

سحر شریعت کی نظر میں فقہائے اسلام نے سحر کے بارے میں لکھا ہے کہ جن احمدیہ شیاطین اور اوج خبیثہ اور امد سے مدد لی جائے اور ان کو حاجت روا کچھ کر ستروں وغیرہ سے ان کو سحر کر کے کام لیا جائے تو وہ شرک کے برابر ہے۔ اور ایسا کرنے والا کافر ہے اور اس کے علاوہ جن امور میں دوسرے طریقے استعمال کیے جائیں اور ان سے دوسروں کو تکلیف اور نقصان پہنچے تو ان کا کرنے والا بھی گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر رہا ہے اور حرام کا ارتکاب ہو گا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

”ہلک ہا توں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے“

فتح الباری میں علامہ عسقلانی نے لکھا ہے کہ:

”علامہ نووی فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے اور اتفاق رائے سے کہا نہیں دے چاہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سات ہلک چیزوں میں شمار کیا ہے“

اور بعض صورتیں سحر کی کفر ہیں اور بعض صورتیں کفر تو نہیں ہیں مگر سخت گناہ ہیں۔ پس اگر سحر کا کوئی ستر یا عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں۔ بہر حال سحر کا سیکھنا مکمل قطعاً حرام ہے“

بہت سی معتبر روایات میں لکھا ہے کہ سرود کے زمانہ میں حکمائے باطل نے چھ ایسے حیرت انگیز اور عجیب طہم بنائے تھے کہ عقل اور ذہن کی رسائی ان تک دشوار تھی۔ وہ چھ طہم یہ تھے۔

کھدائیوں نے تانبہ کی ایک تلخ بنائی تھی جس کی خاصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر میں داخل ہوتا تو وہ خود بخود بولنے لگتی جس سے شہر کے نگہبان سمجھ جاتے کہ شہر میں کوئی چور یا جاسوس گھس گیا ہے۔ اور وہ تلاش و جستجو کے بعد اس کو پکڑ لیتے تھے۔

گمشدہ چیزوں کیلئے ایک نقارہ بنایا تھا جب کسی کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو وہ اس نقارہ پر جھٹ مارتا تو یہ نقارہ اس کو اس کی گمشدہ چیز کے بارے میں بتلا دیتا کہ جادو فلاں جگہ ہے یا فلاں کے پاس ہے۔

ایک ایسا عجیب و غریب جوش بنایا تھا جس میں مختلف قسم کے شربت ڈالے جاتے

لفظ سحر کے لغت میں اصل معنی اترتی اور پوشیدہ چیز کے ہیں اور معنی اصطلاح میں ایسے سحر حیرت انگیز اور عجیب و غریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب پوشیدہ ہوں۔ امام لازمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں لفظ سحر کے متعلق فرمایا ہے کہ:

”لفظ سحر کے معنی شریعت میں ایسے امور کیلئے مخصوص ہے جن کا سبب پوشیدہ ہو اور اصل حقیقت کے خلاف سمجھ میں آنے لگے۔“

حقیقت سحر اہم علماء اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور اپنے اندر مضمر اثرات رکھتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے سورہ الباقہ میں فرمایا:

”اللہ اور مصلحت سے ایسے مضمر اثرات نکھینے میں جیسے ادویہ زہر وغیرہ میں۔ بہر حال سحر ایک حقیقت ہے اور اس کے اثرات بھی بہت تیزی سے اثر کرتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ حیرت یا خود قدرت الہی سے بے نیاز ہو کر مؤثر بالذات ہے اور اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے یا سوچتا ہے تو ایسا سمجھنا اور سوچنا کفر ہے۔“

سحر کیا ہے؟ اللہ جل شانہ کا واسطہ ترک کر کے پوشیدہ اسباب کے ذریعے عجیب و غریب امور پر قدرت حاصل کرنے کا نام سحر ہے۔ دنیا میں سحر کے بہت سے طریقے ہیں جن کے ذریعے غلاف مادت اور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایسے امور ایک دفعہ سے متعلق ہیں مثلاً جنات و شیطاں یا وہ ادرار جو جسم سے ٹھہر چکی ہوں ان کو سحر کے مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یا تاثیرات جہانہ ہیں جو اپنی ایک خاص ترکیب یا مختلف حالتوں کے اجتماع یا صورت و نوع کے خواص کی بنا پر ظاہر ہوتی ہیں۔

بہر حال سحر بہت سی قسمیں ہیں۔ لیکن عام طور پر دنیا میں دو طرح کے طریقے ہیں۔

۱۔ کھدائی اور ۲۔ دوسرا باطل۔

معجزہ اور سحر کے مابین فرق سحر اور معجزہ کے درمیان بے فرق ہے کہ معجزہ براہ راست صرف اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو کہ بغیر کسی اسباب کے ظہور میں آتا ہے اور اس کا کوئی اصولی طریقہ یا وقت نہیں ہوتا۔ اور کسی فن کی طرح ہوا سکھایا جائے کہ نبی ہر وقت اس کو دکھلانے کی صلاحیت رکھے۔ سوائے اس کے کہ ایک نبی کی صداقت کیلئے وجود پذیر ہوتا ہے اور نبی خالقین کو بطور صداقت جب کبھی پیش کرنا چاہتا ہے تو پہلے خدا کی طرف رجوع و ماذیرو کرتا ہے۔ تب خدا کی طرف سے نبی کو معجزہ دکھانے کی قوت عطا کی جاتی ہے جب کہ سحر اور جادو مستقل ایک فن ہے اور یہ فن باقاعدہ سکھایا اور

حقائق سحر

مولانا محمد طاہر قاسمی
اردو عالم اسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب مدظلہ

یہی تین ہی قسم کے ہوں گے اول وہ مخلوق اور مظاہر جنہیں خیر ہی خیر ہو شر کا شائبہ اور اسکا گذر نہ ہو دوسرے وہ مخلوق اور مظاہر جو خیر و شر دونوں کا مجموعہ ہوں سواہل ادراک کو معلوم ہے کہ اصطلاح دینِ قیم میں ایسے مظاہر کو جنہیں خیر کے سوا کچھ نہیں ملا نکتہ الرحمن کہتے ہیں اور مظاہر شر کو شیاطین و جنات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ان دونوں کے مجموعہ کو انسان کہتے ہیں اور جبکہ صورت حال یہ ہے کہ باعتبار خیر و شر کے مخلوق تین حصوں پر منقسم ہے۔

اور ان میں سے انسان ہر دو مخلوق کا خلاصہ اور روح و جسم کا مجموعہ ہے اور یہ عناصر ارادہ و قدرت کے ساتھ انسان میں محض آبیٹ

**انسان عادتاً مرکب مخلوق
ہی کو دیکھ سکتا ہے**

خداوندی کے لئے ہوئے ہیں تو یہ حقیقت بھی واجب التسلیم ہوگی کہ عادتاً اس عالم میں انسان کو صرف وہی مخلوق محسوس ہوگی جو روح اور مادہ دونوں سے ترکیب یافتہ ہو یعنی نہ مظاہر خیر محض اسکو محسوس ہوں گے نہ مظاہر شر اسکو دکھائی دیں گے بلکہ ایمان بالغیب کی حکمت کو باقی رکھنے کیلئے اس مرکب عالم میں جو اس شخصہ اسی مخلوق کو ادراک کریں گے جو ذی جسم اور روح و مادہ سے ترکیب یافتہ ہو کیوں کہ جیسے آنکھ کی پتلی کا نقطہ باوجود زمین و آسمان اور کائنات کے ہر ایک ذرہ کو دیکھنے کی اہلیت رکھنے کے یہ قدرت ہرگز نہیں رکھتا کہ پتے طلق کی سیاہی و سپیدی کو خود بھی دیکھ سکے یا اپنے دیکھنے کا آئینہ بحالت موجودہ خود بن سکے چنانچہ کوئی صاف و شفاف آئینہ اس نقطہ نورانی کے بالمقابل نہ آجائوے اسوقت تک اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنا مشاہدہ خود کر سکے اور اس آنکھ کی پتلی کو اپنی شکل و صورت کے دیکھنے سے پہلے پہلے اس پر ایمان لانا ضروری تھا کہ وہ اپنے وجود میں نور و ظلمت دونوں کی احتیاج رکھتی ہے اسی طرح انسان بھی اس خیر و شر میں شیاطین و جنات کو اپنی انگلی اور پھلی نسل کی طرح جب تک نہیں دیکھ سکتا جب تک مال کا آئینہ اور مانی و مستقبل کا لہریا

یہ عنوان علمی دنیا میں جس قدر دقیق اور خام فرسائی کے لئے جیسی سگھلاؤ زمین سمجھی گئی ہے حضرت مبعوثین اس سے ناواقف نہیں مگر موعود تین کے نزول میں سحر کو چوں کہ خاص طور پر دخل ہے اسلئے مضامین موعود تین کی تشریح کے سلسلہ میں سحر کی حقیقت و ماہیت پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنا بھی ہمارا ایک اہم فریضہ ہے بالخصوص ایسی صورت میں کہ ایک گروہ قدیم ہی سے سحر کا منکر چلا آتا ہے اور اس کو تخیل محض سے تعبیر کرتا ہے اور اس زمانہ کے روشن خیال اصحاب کا تو ذکر ہی کیا ہے ان کے یہاں تو خدا اور رسول کا وجود ہی سہ سے ایک خیالی قصہ ہے سحر تو بھلا پھر سحر ہی ہے اسلئے بنام خدا جو کچھ اپنے فہم ناکارہ میں اس بارہ میں آیا ہو ہے اور جہاں رسائی فہم نارسا ہے اسی کو عظیم و حکیم کی رحمت و مدد کے بھروسہ پر پیش کرتا ہوں اگر زندگی باقی ہے اور اس رسالہ کا چھپکر ختم ہونا مقدر ہے تو طبع ثانی میں انشاء اللہ اس بحث کے تشدد پہلو بھی واضح کر دیئے جائیں گے اگرچہ نفس سحر کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے طالب کیلئے کافی و شافی ہے تاہم امام ابن تیمیہ کا رسالہ "المنہل" جس میں سحر کے متعلق مفصل و مکمل بحث کی گئی ہے جو افسوس ہے کہ ہمیں اسوقت دستیاب نہ ہو سکا اگر وہ مل گیا تو طبع ثانی میں اس کے لطائف بھی مضمون خدا میں انشاء اللہ شامل کئے جائیں گے۔

تہہید
بہر حال حقیقت سحر پر روشنی ڈالنے کے لئے بطور تہہید اولاً اس قدر عرض ہے کہ چوں کہ اس عالم میں خیر و شر دونوں کا وجود ایک دوسرے کے ساتھ توام ہے اور ان کے وجود سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس لئے باعتبار شہادت عقل و نقل خیر و شر کے مظاہر

لہذا ہوا ماد بیک وقت اس کے سامنے موجود ہو لیکن جیسے آنکھ کے سامنے آنے کے
آجانے سے کوئی نور چشم اپنی آنکھ کی سیما و سپیدی سے انکار نہیں
کرسکتا اسی طرح حضرت انسان کو علم الاولین والآخرین میں اپنی ترکیب نوعی کو
ذبحہ کر ملا کر اودان کے بالمقابل مخلوق یعنی شیاطین کو جو کچھ اس کا بھی منکر نہیں
ہو سکتا۔

مخلوق ثلاثہ کے علوم ثلاثہ

غرض جبکہ یومنون بالغیب کی حکمت اور انسان جیسے مرکب
مخلوق کے وجود اور دانش و فراست نے دو قسم کی جدا گانہ مخلوق کا پتہ چلایا
تو اسی کے بعد اسکا اقرار بھی کرنا پڑا کہ ہر مخلوق کا علم بھی ایک دوسرے
سے جدا گانہ ہو گا اور ہر ایک کی تاثیر ایک دوسرے سے مختلف اور ایک کا
اثر دوسرے کے مزاحم ہو گا یعنی فرشتوں کا علم خیر محض ہو گا تو جنات و شیاطین
کے علوم میں شر ہو گا اور انسان کے علوم میں دونوں کا ظہور ہو گا یہی سبب
ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کا علم "خیر اور سعادت" کے جزائروں کو مل
دیتا ہے اور اس علم کے الفاظ و معانی اودان کی ترکیبیں نورانی ہوتی ہیں
اور اپنی تاثیرات نورانی سے تو سل الی اللہ و تعوذ باللہ کی کیفیات محمودہ پیدا
کرتی ہیں تو شیاطین کا علم شقاوت و شرور کی تمام راہیں بتاتا ہے اور ان
کے الفاظ و معانی اور ترکیبیں دونوں غلطی ہوتی ہیں جو اپنے اثرات ناری و
دغالی سے قلب انسان میں تصاویر و تیرگی پیدا کرتی ہیں اور حجاب ظلمات بغضبا
فرق بعض کی طرح دل پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

علم قرآن اور علم سحر کا تعلق

اور انسان کا آلہ عقل و ادراک ان
دونوں ظلماتی و نورانی مخلوق سے خیر
و شر کو کھینچتا رہتا ہے پس جیسے
خانی کائنات کی طفرے سے انسان
کی آزمائش اور محبت کیلئے اس پر علم قرآن نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ علم نورانی
عالم کے استحکام و استواری اور نظام انسانیت کی پائیداری کے لئے اسکو
مصلحانہ و حکیمانہ طریق پر غلبہ و اقتدار و تمکین فی الارض دلانے کیلئے عطا کیا
گیا ہے تاکہ انسان ارادہ و قدرت کے ساتھ نیک و بد میں امتیازی راہ نکال کر
دنیا و عقبیٰ میں مقصود حیات پالے اسی طرح حق سبحانہ و تعالیٰ کی طفرے سے
انسان جیسے اسیر حرص و ہوا عاجز و لاچار کو قدرت بوقت کی بھول بھلیاں کھنڈنے
اور اسکی آزمائش کرنے کیلئے ہاروت و واروت کے ذریعہ سے اس پر علم سحر بھی
اتارا گیا ہے جسکے سیکھنے اور حاصل کرنے سے انسان کو نظم کائنات میں باطنی
جنات و شیاطین و ارواح علوی و سفلی ایسا غیر مقصود کمال اور نامحسوس و غیبی
حاصل ہو جاتا ہے جس سے عجیب و غریب ہوش و ہرما کرشمے انسان دکھلا کر لہجے
اجتائے جنس کو اس علم کی باطلانہ خوشناتیوں کے جال میں پھانس کر گمراہ

کر دیتا ہے اور بادی النظر میں سحر سحر و کرامت کے بمشکل معلوم ہونے لگتا ہے
یہی وجہ ہے کہ بہت سے مومند شرک میں مبتلا ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھے ہیں۔

علم سحر کا ماہر و جال اکبر ہے

اور غالباً یہی قوت سحر قائم حلیت
یعنی دجال اکبر کے پاس بمقابلہ
حضرت خاتم نبوت ہوگی جسکی باطلان قوت و شوکت کے دام تزدیر میں ہزاروں
کلمہ گو مبتلائے فریب ہو کر پھنس جاویں گے لیکن جو پختہ کار و سخا الامان سلطان
ہوں گے وہ اس فریب کی طرف ادنی التفات بھی نہ کریں گے۔

خیر و شر کا اختلاط اور آزمائش خداوندی

رہی خیر و شر کی یہ مخلوط آزمائش خداوندی
اور اس قسم کے علوم کا دنیا میں ظاہر ہونا
یہ کوئی خلاف فطرت آزمائش نہیں دیاسی
روزانہ ہم اس قسم کی آزمائشیں اپنے زیر
دستوں کی کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک آقا جب اپنے نوکر کو آزماتا ہے تو بسا
اوقات اپنے خزانہ کی تجویروں کا منہ کھلا چھوڑ دیتا ہے کبھی بہت سارے پیسے
اپنے مکان میں کھلے طور پر ڈال کر چلا جاتا ہے۔ اور آزماتا ہے کہ دیکھو میرا
غلام یہ روپیہ مجھے دیتا ہے یا اپنی جیب میں رکھتا ہے سو غور کرنے کی بات
اس میں ہے تو یہ ہے کہ روپیہ مالک کے حق میں تو سراسر موجب
رحمت ہی ہوتا ہے البتہ غلام کی دیانت و امانت کی آزمائش کے لحاظ
سے یہ روپیہ اس کے حق میں باعث خیر بھی ہے اور باعث شر بھی کیوں کہ
یہ روپیہ غلام نے ازراہ خیانت چپکے سے اٹھا کر جیب میں رکھ لیا تو ظاہر
ہے کہ اس کا انجام اس کے حق میں جیل خانہ کا عذاب ہی ہو گا اور امانت داری
کی صورت میں اسکا ثمرہ یقیناً غلام کیلئے آقا کی رضا و خوشنودی ہو گا لہذا
مراتب اعتماد اس کو حاصل ہوں گے۔ اسی طرح سحر کے اندر جو کچھ بھی تو حق
و دلالت کیلئے ہیں اور انسان کے سامنے ان کو ظاہر کیا گیا ہے وہ اسی لئے
کہ دیکھیں انسان کو مقصود حیات کسراؤ سے کراپے کو ملا علی میں نادان
کہلوا رہا ہے یا اس کو مضرب کراپے کو یگانہ فرزانہ کہلواتا ہے۔

علم نافع اور علم مضر اور عالم کے لئے ان کی موزونیت

الغرض خداوند عالم کی طفرے سے
اس عالم میں الفاظ و حروف کے
سانچوں میں دو قسم کے علم پیدا کئے گئے
ہیں۔ ایک علم نافع جس سے عالم کی
خلاق و بہبود والہتہ ہمارا دوسرا علم مضر جس سے عالم کے اجزاء کی تحلیل و تفریق
ہوتی ہے۔ علم نافع کا مخزن و سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے تو علم مضر کا مخزن
و مرکز شیطان ہے اور یہ دونوں علم عالم کے اعتبار سے بعینہ وہی مثال
رکھتے ہیں جیسے کسی جہ جہیں کی کتاب بشریت پر خطہ جوائی باعث زمیہ و
زینت ہوتا ہے اور عالم الفاظ و حروف کی یہ دونوں الہامی ترکیبیں

نبیہ وہی شکل رکھتی ہیں۔ جیسے عالم شہادت میں دن اور رات کی صورت ہو کر رہتی ہے۔ یہی طبعیات ہے کہ انسان کے شخصی احوال میں تضاد کی وجہ سے یہ علم سحر کبھی انجذاب و شیطنت کا سبب بن کر اس کیلئے ہلاکت و ضلالت کا موجب بن جائے اور کبھی اجتناب و پرہیز گاری کا بیان بن کر رحمت الہی کو کھینچنے کا ذریعہ ہو جائے۔ عسی ان نکو ہوا شیئاً وھو کر لکم و عسی ان تعبوا شیئاً وھو شر لکم۔ لیکن مجوزہ عالم کے کام سے رات کی طرح علم سحر بھی سر اسر رحمت الہی ہی ہے۔

تعلیم سحر کا نتیجہ | غرض جب کہ مدار کمال خیر و مشرودوں صورتوں میں علم کا حصول ہی ٹھیک اور اسی

انسان عالم کی بجلی اور بری راہوں میں جذب و انجذاب پیدا کر سکتا ہے سفلی مخلوق سے بھی نیچے تعلقات و مراسم علم کے بھی قائم کر سکتا ہے اور کوکب و سیارات اور علوی مخلوق سے شعلی بھی علم کے بعدی ممکن ہے تو جیسے دنیا کی مختلف اقوام سے تعلقات و معاملات قائم کرنے کیلئے یہ عام دستور ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی قوم جذب ہو کر رہتی ہے تو مخلوق قوم غالب قوم کے وضع و طریق کو اناس علیہ دین

ملو کہ ہم کی فطری رفتار کے موافق اختیار کیا کرتی ہے اور اپنے کو اس قوم کی نظر میں عزیز و محبوب بنانے کیلئے اسی کی زبان و علوم کو اپنی و علم قرار دیا کرتی ہے چنانچہ جب تک کسی قوم کی زبان اور علم و تمدن سے واقفیت نہ ہو اس وقت تک اس قوم سے کوئی قوت و مدد نہیں

مل سکتی اسی طرح انسان کے شیاطین سے روابط و مراسم اور موالات و تعلقات بھی اسی وقت حد کمال کو پہنچتے ہیں جب انسان ملائکہ کی زبان کو ترک کرتے ہوئے اور علم حق کی آواز تک نہ سننے کا عہد باندھتے ہوئے جملہ آداب شیاطین و نذر و نیاز موکلین بجا لا کر کبرائے شیاطین کے اسرار و تعلیم و توصیف و رد و زبان کرتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکیوں میں طوط رہتے ہوئے اور پاکی سے کلی اجتناب و احتراز کرتے ہوئے

چند ایسے مہمل ظلماتی کلمات اور ایسے مشدد، غیر فصیح، بے معنی جملے لسان ناطق پر جاری کرتا ہے جس سے ہزار موکلین جنات و شیاطین اس کے گہرے دوست بن جاتے ہیں یا مثلاً انسان علم نجوم میں غلو کرتے ہوئے علم الحساب کی مدد سے ستیس ستاروں کے اوقات و کیفیات تاثیرات و باہمی تعلقات میں استمداد کرے اور انکی تاثیرات کو قلوب میں راسخ کر کے اپنے

اہلے جنس کے اجسام و ارواح پر ہر قسم کا تصرف اور قبضہ پالے علیٰ ہذا کلام رب العالمین کے فصیح و بلیغ ادب بے ساختہ ہلکے نورانی جملے اور ان کی محمود و جامع ترکیبیں بھی اپنے اندر زمین و آسمان کی کل قوتیں اور ایک ایسا زبردست اثر رکھتی ہیں کہ انسان اگر بصدق نیت حضرت

حق کی جناب میں مخلص للدين، مومن، قانت، مجاہد، بے نفس بنا کر اپنے کو پیش کر دے تو اللہ و رسول کا نور و نظیر بن جائے اور جنود رب کی جملہ طاقتیں اس کے اشاروں پر کام کرنے لگیں اور بلا اعداد و شمار کے علم میں در دسری کئے ہوئے بلکہ سخن امی لا محسب ولا نکتہ کا فخر و اعلان کرتے ہوئے انسان بہجود ملائکہ و افلاک بنجائے اور تمام مادی طاقتیں اس کے آگے سرنگوں ہو جائیں۔

درجات علم الرحمن و علم الشیطان | جیسے علم الہی کے بہت سے درجات ہیں اور

آخری مرتبہ ذات و صفات کی گھرائیوں اور پہنائیوں میں اتر جاتا ہے۔ جس میں بندہ کو اپنے عدم کا کامل استقصاء ہو جاتا ہے اور خداوند موجود کے سوا کوئی وجود عالم میں نظر نہیں آتا اسی طرح علم باطل کے بھی متعدد مراتب و درجات ہیں۔ جن میں اعلیٰ مرتبہ سحر کا ہے اس میں انسان جب حد کمال پر پہنچ جاتا ہے اور ہزار موکلین کی قوتیں اس کے من میں سما جاتی ہیں۔ اور سحر یا خلق کی اعلیٰ سے اعلیٰ قوت جب انسان کو حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس کو عالم میں سوائے کفر و مشرک کی ایسی ہی طرح کچھ نظر نہیں آتا جیسے کسی جانور کے من میں بجز بہمیت کے کچھ نہیں سماتا۔ احاذنا اللہ منہ

ملکیت ہاروت و ماروت | پس اس تقریر کے بعد ہاروت اور اسکی بحث

فرشتہ مجازی کہا جائے اتنی بات ضرور مہم ہو جاتی ہے کہ دنیا میں حق کی طاقت ہو یا باطل کی قوت الفاظ نورانی کے اثرات ہوں یا الفاظ ظلماتی کے تاثیرات خلیفۃ اللہ علی الارض کے لئے دونوں قوتیں مسخر کر دی گئی ہیں اور اس کے من میں فی السموات والارضیں بزرگ برتر نہانے کیلئے ہر قسم کے دروازے و اکروسیٹے کئے ہیں اور ارادہ و قدرت کی دولت عطا فرما کر ہر ایک ملو کے لئے آسان کر دی گئی ہے۔ علاحدہ

و لا دھا ولا من عطاء و ربک۔ رہا یہ شبہ کہ ہاروت و ماروت کے ذریعہ جو علم سحر کا نزول ہوا ہے اور وہ لوگوں کو چونکہ سحر کا تعلیم دیتے تھے اسلئے ان کا فرشتہ ہونا کیسے تسلیم ہو سکتا ہے کیوں کہ فرشتے نہ خود گناہ کرتے ہیں نہ دوسروں کو گناہ کی ترغیب دیتے ہیں ان کی شان تو لا یعصون اللہ ما امرہ و یفعلون

ما یؤمرہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انسان کی آزمائش و کمال لئے اور عالم اعداد کو متغداد علوم سے پائے تکمیل پہنچانے کیلئے ہمارے اللہ نے دونوں فرشتے علم سحر ملکر اترے ہوں اور ذریعہ آزمائش قرار دیئے گئے ہوں۔

رہا یہ شبہ کہ ہاروت و ماروت کے ذریعہ جو علم سحر کا نزول ہوا ہے اور وہ لوگوں کو چونکہ سحر کا تعلیم دیتے تھے اسلئے ان کا فرشتہ ہونا کیسے تسلیم ہو سکتا ہے کیوں کہ فرشتے نہ خود گناہ کرتے ہیں نہ دوسروں کو گناہ کی ترغیب دیتے ہیں ان کی شان تو لا یعصون اللہ ما امرہ و یفعلون

ما یؤمرہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انسان کی آزمائش و کمال لئے اور عالم اعداد کو متغداد علوم سے پائے تکمیل پہنچانے کیلئے ہمارے اللہ نے دونوں فرشتے علم سحر ملکر اترے ہوں اور ذریعہ آزمائش قرار دیئے گئے ہوں۔

ہے جیسے ایک شخص تو وہ ہے جو دن رات اپنی زمین میں تردد کر کے غلہ اگا کر دولت حاصل کرتا ہے اور امیر بنتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جس کا بادشاہ وقت خود اپنے خزانہ سے دولت عطا کرے اور سلطنت کے نظم و نسق میں اس کو حق دے ظاہر ہے کہ دونوں شخص اپنی حیثیت اور دولت میں کسی طرح بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ پہلا شخص جو کچھ بھی امارت و حیثیت حاصل کر رہا ہے، وہ اپنی قوت و کسب سے حاصل کر رہا ہے اور دوسرے شخص کو جو امارت و حیثیت حاصل ہوئی ہے وہ بطریق عسردگی اور باذن شاہی حاصل ہوئی ہے۔

تحلیل لباس بشریت | غرض تحلیل و تبدیل لباس جہانی و تغیر عناصر و استعداد ارواح مطہر

کادون کوئی من گھڑت دعویٰ یا قصہ فرضی نہیں ہے بلکہ اولیائے اُمت کے اس قسم کے بجزرت واقعات معبر کتابوں میں لکھے ہوئے موجود ہیں اور بزرگانِ دین کی کرامتیں مستند کتابوں میں دیکھی جاتی ہیں بہر حال جب ان دونوں فرشتوں نے لباس انسانیت سے لباس ہو کر نزول فی الارض فرمایا اور آسمان کو اکب و سیارات وغیرہ کے علم سے انسان کو آگاہ کیا تو اس علم حصول قدرت اور اور علم سحر کے نزول میں ان کی اسی قسم کی حیثیت ہو گئی جو علم حق کے نزول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ علم کے درجہ میں تو جس طرح خیر کے علم کی ضرورت تھی اسی طرح اس علم باطل کی بھی ضرورت تھی کیوں کہ جب تک انسان اس عالم میں بڑائی کے بالمقابل بھلائی کو دیکھ نہیں لیتا یا بھلائی کے مقابلہ میں برائی کو نہیں پالیتا اس وقت تک بھلائی کی بھلائی اور برائی کی برائی پر مطلع نہیں ہوتا شاید یہی سبب ہے کہ اگر کوئی شخص شیطان کے مکائد و وسائیس کو بہ نیت رد معلوم کرے تو یہ عین طاقت ہے البتہ اگر اس پر عمل کرے گا تو بیشک وہ شہر ہو گا لیکن خاص علوم شیاطین کا حاصل کرنا خواہ بہ نیت رد ہی کیوں نہ ہو یہ جائز نہیں اس لئے کہ اس کی خاصیت مثل زہر کے ہے اور زہر کے مہلک ہونے کا علم سب کو ہے لیکن کوئی شخص اس کی تصدیق زہر استعمال کر کے نہیں کرتا ہے۔

تعریف و حقیقت سحر | پس سحر کی حقیقت و تعریف یہ ہوئی کہ

جائنات و شیاطین اور کو اکب و سیارات نفسِ ناطقہ کو حق تعالیٰ نے جو قوت و قدرت عطا فرمادی ہے اس کے بجائے خداوند قادر و توانا سے مدد و قوت طلب کرنے کے اور عہد ایاک نعبد و ایاک نستعین کا پابند رہنے کے اس کی روحانی و نفسی

اور ان میں سے ایک مادی و سفلی قوتوں کا ماہر ہو اور دوسرے کو اکب و سیارات کی روحانی طاقتوں کا استعمال انسان کو بتلانے کے لئے آیا ہو تو ان کی عصمت و ملکیت میں بھر بھی کوئی فرق نہیں آتا۔ کیوں کہ جیسے عذاب کے فرشتے ہر قسم کی ظلمتوں کو ساٹھ لیتے ہوئے انسان کو جلائے عذاب کرنے کیلئے دنیا میں اترتے ہیں ایسے ہی انسان کی آزمائش کے لئے یقیناً یہ ام بھی قرین صواب ہے کہ اس عالم میں آنے کیلئے اس علوی مخلوق کو لباس بشریت پہنایا جا کر یہ علم دنیا میں پیدا کیا گیا ہو۔

کرۃ ارضی کا تعلق کرہ ہائے علوی سے اور اس کی مخلوق کا علاقہ سفلی مخلوق سے

ایک پل کی لچک پل کے تمام اجزاء کو سٹھائے رہتی ہے اور جس قدر بوجھ بھی اس پر گزارا جائے یہ لچک بخوشی اس کو اٹھا لیتی ہے اور باسٹھائے چند ہر ایک کرہ میں حکمائے وقت کے نزدیک کثیر مخلوق آباد ہے چنانچہ حال میں پل یورپ نے بعض ستاروں کے اندر خوردبینوں سے آبادی کا مشاہدہ بھی کیا۔ اب گفت و شنید کے آلات کی تیاری میں دن رات اہل دانش کی دروس جاری ہے تو اس کو ایک دیکھو اگر قرین قیاس مگر کہا جائے کہ کسی ستارہ کی مخلوق میں سے دو فرد کو اکب و سیارات کا علم لیکر دنیا میں اترے ہوں۔ جس سے انسان علوی و سفلی دونوں مخلوق کی قوتوں کو بیک وقت حاصل کرتے ہوئے اپنے من کی دل کی قوت پر کامل قابو اور دسترس پائے اور اس سے جو چاہے اپنے اہتائے جنس کی نظروں کی نظر بندی کرے یہی اُنہیں دہی نظر آئے جو یہ دکھائے اور جب چاہے نظروں سے اوجھل ہو جائے کبھی اپنی قوت برداز سے آسمان تک پہنچ جائے تو کبھی اس کی سمائی زمین کے طبقوں میں ہو جائے تو یہ عقلاً کسی طرح بھی مستبعد نہیں اس لئے کہ جو شخص علوی و سفلی طاقتوں کا مجموعہ بن جائے یعنی جسمانی قوتیں بھی اس کی مکمل ہوجائیں اور روحانی طاقت بھی اس کو حاصل ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اسکے بعد تغیر عناصر اربعہ اور تبدیل و تحلیل لباس روح اسکے لئے ایک ہنسی کھیل ہو گا۔

مقربانِ سبحانی دو قسم کے ہوتے ہیں | اور جبکہ بندہ علوم

پہونچا سکتا ہے تو پھر ان مقربانِ بارگاہِ سبحانی کی قوت و شوکت کا اندازہ تو کم کب کر سکتے ہیں جن کو براہِ راست خالق کائنات کی طرف سے ہر قسم کے اعجاز اور روحانی و جسمانی اعلیٰ طاقتیں عطا کی گئی ہوں۔ اور یہ ایسا ہی

طوائف کی جیسے سال کی کوسے اور ان کے اسرار کو جب کہ غیر اللہ سے توسل اور مضمون علیہدہ کی امانت سے ارواح و اجسام انسانی پر اس قسم کی قوت و قدرت حاصل کر لے اور تاثیرات و تصرفات اجسام میں ایسا ملکہ و دسترس انسان کو حاصل ہو جائے کہ چاہے تو اس علم کی قوت سے حسب مسخیت باہمی ایک تندرست روح کو بیمار کر دے اور چاہے تو واسطہ سیارہ و برج اقتلوا یا مریخ کہہ کر کسی روح کو اس قصص غمخیزی سے آزاد کرادے تو نافع و ضار تو فی الحقیقت اس صورت میں بھی حق تعالیٰ ہی ٹھہرا کیونکہ اگر کسی شخص نے کسی فرمانروا کے لوگوں سے مدد طلب کر کے کوئی فائدہ یا نقصان اٹھایا تو درحقیقت اس صورت میں بھی وہ آقا ہی کا رہنمائی منت دم ہوں قدرت ہوا لیکن مشرک اس کو اسلئے کہیں گے کہ اس نے آقا کی اجازت و علم سے کیوں اپنی حاجت روائی نہ کی اور اس کی مخلوق کی معمولی سی قوت و قدرت پر کیوں نظر کی اور انسان نے حاصل شدہ طاقت و قدرت پر اتنا دلغیری کا علم کیوں بلند کیا جو کہ علم سمی کے قوتوں کو جو شخص حاصل کرتا ہے اس سے اسی قسم کا شرک پیدا ہوتا ہے اسی لئے اس کے سپہنہ کی مخالفت اسلام میں کی گئی ہے، بیشک اسلام بھی کائنات میں مادی قوت و قدرت حاصل کرنی اجازت دیتا ہے اور یہ علم بھی انسان کو پہنچا رکھتا ہے۔

علم سحر اور علم الہی کی تاثیرات کا باہمی فرق

تلا آتا ہے اور یہ علم اسکی بعض طاقتوں و مخلوق کی تعظیم و تکریم سکھاتا ہے کہ انہی کو خالق کے مرتبہ میں سمجھو آتا ہے اس فرق کا مشاہدہ اس مثال سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مثلاً اگر ایک شخص کیمیا بنانا سیکھے اور کیمیا اسکو آجائے تو اس بھی انسان کو معاش سے بے فکری نہجتی ہے اور اگر ایک شخص توکل کی دولت حاصل کرے اور یہ دولت کسی کو میسر آجائے تو اس کا اثر بھی یہی ہے کہ انسان کو معاش سے بے فکری نصیب ہو جاتی ہے اور بظاہر نتیجہ اور حکم دونوں ایک ہی معلوم ہوتا ہے مگر غور کیجئے تو زمین و آسمان کا فرق ہے کیمیا سازی مشرک خفی میں انسان کو مبتلا کرتی ہے کیوں کہ یہ علم نادرا اپنی ہنریت ترکیبی اور اثرات مادی سے انسان کو مؤثر حقیقی سے غافل بنا دیتا ہے اور انسان سمجھ لیتا ہے کہ اب میرا رزق میسر ہوتا ہے میں نے اور توکل کا راز عالم کی وحدانیت و قدرت پر اعتماد سکھاتا ہے، کیوں کہ متوکل باوجود دولت استغناء سے مالا مال ہونے کے اکثر وسائل و اسباب کے درجہ میں نہی دست ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جس شخص کو کیمیا بنانا آجائے اُسے توکل کی دولت نصیب نہیں ہوتی اور جو شخص متوکل ہوتا ہے وہ کیمیا ساز

کو حرام سمجھتا ہے اسکی حکمت بجز اس کے کچھ نہیں کہ علوم الہی کی تاثیرات اور قوتیں چونکہ پردہ غیب سے ظاہر ہوتی ہیں، جو عالم باطن میں تو ظاہر ہوتی ہیں۔ اور عالم ظاہر میں پوشیدہ۔ اس لئے وہ باخفا سرچشمہ کو حید اور ظلم الغیب کی طرف انسان کو رجوع سکھاتی ہیں اور علوم باطن کی تاثیرات اور طاقتیں چونکہ عالم ظاہر میں محسوس ہوتی ہیں اور عالم غیب میں انکی کوئی اصل نہیں ہوتی اسلئے اس قسم کے علوم مشرک کی طرف رجحان دیتے ہیں یہ حال توک اور سحر نتیجہ ایک ہی ہیں۔

شرک اور سحر کا باہمی ارتباط امدان میں بلاشبہ وہی نسبت ہے جو در مختلف سلطنتوں کے راجع الوقت سکون میں ہوا کرتی ہے جیسے عالم ظاہر میں مخلوق کی تاثیرات کو مؤثر حقیقی سمجھ لینے کا نام شرک ہے ایسے ہی عالم باطن کی تاثیرات اور روحانی مخلوق کی تاثیرات اور ان کی قوت و قدرت سے اعانت و مدد طلب کرنے کا نام سحر ہے اسی لئے حدیث شریف میں جہاں مشرک سے بچنے کی ممانعت فرمائی گئی وہاں سحر سے بھی اجتناب کا حکم دیا گیا، کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات الخ جیسے ظاہری مخلوق میں جو کچھ بھی قدرت و قوت ہے وہ اسی ذات بیگنوں کی عطا ہے اور سبب حقیقی کو چھوڑ کر اسباب مفعی ہی پر ایمان کو منحصر کر دینا کفر و شرک ہے اسی طرح اسکی علوی و مفعی مخلوق میں جو کچھ بھی قوت و طاقت ہے وہ اسی کا فیض ہے پس ان مفعی طاقتوں پر بھی ایمان کو منحصر کر دینا عین شرک اور نتیجہ علم فتنہ ہے۔

اقسام سحر جیسے شرک کی باعتبار اسکی آثار و خواص کے چند قسمیں ہیں اسی طرح سحر کی بھی چند قسمیں ہیں۔ اقسام سحر کی تفصیل امام فخر الدین رازیؒ اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنی تفسیر میں فرماتے ہوئے اس کی آٹھ قسمیں بیان فرمائی ہیں اور کلدانیوں نے جو از روئے سحر طلسمات بنائے تھے ان کو بھی تحریر فرمایا ہے لیکن ان تمام قسموں کو اگر یہاں نقل کیا جائے تو غالباً مضمون ہذا میں طوالت ہو جائے گی اس لئے اس وقت سحر کے اقسام کی جو ترتیب احقر کے ذہن میں ہے اسی کو عرض کیا جاتا ہے۔ سحرانیت و مادیت کے نزول کی حکمت پر اور ایک فرشتے کے بدلے و درشتوں کی آمد پر غور کیا جاتا ہے اور قلب انسانی کی غیر معمولی گہرائیوں اور اسکی دست پر جہان نظر ماحول ہے اور دنیا کی ہر مخلوق سے انسان کو جو مشابہت و مناسبت حاصل ہے اس کلم پر جس قدر فکر کو کام میں لایا جائے یہی کچھ میں آتا ہے کہ اصولاً سحر کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) اولے سحر علوی جیسے کو اکب و سیارات کی قوتوں سے اعتماد کرتے ہوئے انسان قوت و قدرت حاصل کرتا ہے اور عالم میں ہوسر رہا کرشمے اور عیال العقول طلسمات بنا کر دیگر انسانے جنس کو اپنا مطیع و منقاد

بناتا ہے۔ جسکو باطل کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے۔

(۲) دوم: سحر قلبی جس میں انسان جنات و شیاطین کے ارواح کو مسخر کر کے ان کی قوت و طاقت سے عالم میں اپنے کو ذی قدرت کہلاتا ہے اور ہزاروں موکلین کے ذریعہ حاجت روائی کرتا ہے اور جبے باطل کرنے کیلئے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی بنایا گیا اور علم منطق اظہر عطا کیا گیا۔

(۳) سوم: سحر قلبی ہے جس میں انسان خود اپنے دھیان اور حواس خمسہ کی قوتوں کو دماغ میں مجتمع کرتے ہوئے کمال یکسوئی پیدا کر کے ایک ایسی قوت و قدرت حاصل کرتا ہے کہ چاہے تو لوگوں کی نظر پر پابندی عائد کر کے ایک غیر واقعی اور محض خیالی چیز کو لوگوں کے سامنے واقعی چیز بنا کر پیش کر دے اور چاہے تو جو خیال قوت متخیلہ میں ہو اسے مشکل کر کے باہر لے آئے اور جسمانی طول عرض عمق کی حدود و قیود سے آزادی حاصل کرتے ہوئے مسریم کی طاقت سے شعبہ دکھلائے اور نظر یکسو سے دو متصل چیزوں کو چاہے تو منفصل کر دکھائے۔ اور چاہے تو دو علیحدہ علیحدہ چیزوں کو ملا کر دکھلا دے، پس اس سحر قلبی کو باطل کرنے کے لئے جو درحقیقت مذکورہ بالا دونوں صورتوں کا مجموعہ اور مرتبہ کمال ہے کلام اللہ کا نزول ہوا اور کلام اللہ کی قدرت کو ملنے کیلئے قیامت کے قریب اشریٰ صوفیہ اور اشریٰ باطنیہ ہر قسم کے تصرفات کچھ تعجب خیز امور ہیں۔ ایسے کوششوں کی مثالیں دنیا ہم روزانہ دیکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شعبہ باز جب اپنا کمال دکھلانے کیلئے آتش بازی کا ایک گولہ چھوڑتا ہے تو کبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مزمین مکلف ہر قسم تخت شاہی بچھا ہوا ہے جس پر بادشاہ فروکش ہے مزمین لائے جا رہے ہیں، عدل و انصاف کیا جا رہا ہے، کبھی دیکھتے ہیں کہ یاد دل پانی برسا رہے ہیں دریا بہہ رہے ہیں، نہر میں جاری ہیں ان میں طغیانی آرہی ہے کبھی دیکھتے ہیں کہ ایک جنگل بیابان ہے، ہو کا مقام ہے درختوں کے پتوں میں جگنوؤں کی مکر مکر چاندنی جگمگاہی ہے غرض اس قسم کی آتش بازی میں دنیا کے واقعی احوال کا خوب و نجیب و دلغریب نقشہ ہی کھینچا جاتا ہے یہی صورت علم سحر کے انہ کوششوں کی بھی ہے غرض سحر سے جو قدر بھی قوت و قدرت انسان کو حاصل ہوتی ہے گو نفس الامری میں وہ کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہو مگر بمقابلہ علم حق، باطل ہی ہوتی ہے۔ جیسے شعبہ باز کے دکھلائے ہوئے کوششوں سے انسان باوجود موجودیت ہونے کے یہ نہیں سمجھتا کہ ان کا وجود واقعی عالم میں پایا جاتا ہے اور اگر کوئی ایسا سمجھ جائے تو اسی کو نادان کہا جاتا

ہے۔ اسی طرح علم سحر کی اس خاص قسم کی قلبی قوتوں اور اس کے کوششوں کا بھی حال ہے اور کیا عجیب ہے کہ فرعون کا دعویٰ خدائی محض اس علم کے اندر کمال پیدا کرنے والوں کی مدد ہی کی بنا پر ہوا ہو یا وہ خود اس علم کا جاننے والا ہو ورنہ محض ظاہری پرسلطنت کسی کا دعویٰ خدائی کرنا اولیٰ ہے کو "انار بیکم الا عطل" کہنا کہ لو انما گو سفاہت کفر کی بنا پر مستبعد تو نہیں مگر طبائع سلیمہ کو حیرت و استعجاب میں ضرور ڈالتا ہے۔

بہر حال سحر کی یہ تین قسمیں قرار دیجائیں یا آٹھ قسمیں تسلیم کیجائیں اس عالم کی ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے

ہر صورت میں تاثیرات علوم باطلہ کا انکار کسی صورت سے نہیں کیا جاسکتا بالخصوص ایسی صورت میں کہ اس عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جسکی ضد نہ پائی جاتی ہو اور ہر چیز اس عالم اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہو۔ جب قرآن شریف کی بعض سورتوں کی تاثیرات لطیفہ کا یہ عالم ہے کہ انسان اگر مثلاً صرف اسمائے جلالہ یا صرف سورۃ مزمل ہی کا عاقل بن جائے اور بزرگان دین سے حشر اٹھ اسکی زکوٰۃ کے مذکور ہیں ان کو پورا کر لے تو دائرۃ انسانیت کو پاتی رکھتے ہوئے تصرفات عجیبہ پر قادر ہو جاتا ہے اور سیف زبان بن جاتا ہے۔ تمام کواکب و سیارات اور اسمائے الہیہ کی نورانی طاقتیں اس کی پشت پناہ بجاتی ہیں تو اسی سے تکیس کر لیجئے کہ ظلمت اور اہل ظلمت اور کبرائے شیاطین کے جس قدر اسرار ہیں اگر انسان ان کو جینے لگے تو اسے کس قسم کی غلامانی قوت حاصل ہو جائے گی۔

زمین قلب کی لینت
ذکر اللہ سے

جس طرح ذکر اللہ کا تکرار اور اعادہ کرنے سے زبان و قلب میں لینت و صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ ذکر مبارک دل کی گہرائیوں میں اتر کر اپنی پیالے ہر لون سے زمین قلب کو نرم کر کے تخم سعادت کو پھیلنے اور بڑھنے کے قابل بنادیتا ہے اور رزق رفتہ رفتہ ذکر پاک رگ و ریش میں سرایت کر کے جسمانی کثافت کو زائل کر دیتا ہے اور ذکر اسم الہی اس مرتبہ میں پہنچ جاتا ہے کہ وہ سنتا بھی ہے تو اسی سے اور دیکھتا بھی ہے تو اسی سے۔

زمین قلب کی سختی
ذکر الشیطان سے

اسی طرح اسمائے شیاطین و جنات کو بھی جب انسان بار بار درود زبانی کرتا ہے تو قلب انسانی شیاطین سے کمال سوخ پیدا کر لیتا ہے اور ہر قسم کی شیطنت کام کر قلب انسانی بن جاتا ہے اور اس کے تصرفات مجموعہ عالم کو پریشان کر ڈالتے ہیں اور قلب کی زمین سخت ہو کر بحر زمین کی طرح صرف شیطنت کے خمس و خاشاک ہی

کی زبان سے انہوں نے سنا تھا۔ اسکی صداقت آنکھوں سے دیکھ لی اور ہمیشہ کیلئے بیساختہ علم سحر سے توبہ کر کے بکرا اٹھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ

رب موسیٰ و ہارون

معجزہ اور سحر کے الفاظ کا فرق

معجزہ کا صدور نہ ہوگا اور نہ کوئی مردہ زندہ ہوگا۔ اور کلمات سحر کو اگر چہ اور مقررہ اصول کے مطابق ریاضت کیجئے تو سیکڑوں کر شمس اور شمس کے ہر انسان کو حاصل ہو جائیں۔ پھر نہ معجزہ کا کوئی وقت معین ہوتا ہے نہ قبل از ظہور معجزہ خود صاحب معجزہ ہی کو معجزہ کی کیفیت و تفصیل اور اس کی اطلاع ہو جاتی ہے اور سحر کے لئے اوقات کی تعیین اور محلات مخصوص کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں جب ساحرین فرعون نے از روئے علم سحر دیون کے غیر واقعی سانپ بنا کر دوڑائے تو بلوہ ناواقفیت علم سحر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مقررہ بشریت ایک قسم کا ہر اس طاری ہوا کر دیکھئے آج ذات بے نیاز فنی الملائین کی طشیر سے ہماری لاج رکھی بھی جائیگی کہ نہیں لیکن حضرت حق کی طرف سے جب یہ بشارت آپہونچی یا موسیٰ لا تخف انک انت الابطل اے موسیٰ گھبراؤ نہیں تم ہی ان پر غالب ہو گے حاجب حضرت موسیٰ ۱۲ بشارت ہوئے۔ لیکن اس کے بعد ہی جب ان عصا کا حکم سحر پر صدور لایا یعنی اے موسیٰ اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیکھئے تو ڈالتے وقت حضرت موسیٰ کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ یہ عصا زمین پر گر کر کیا ہوگا چنانچہ زمین پر اس کے اڑدبا بچنے لگا ماجرہ دیکھنے میں اور خود اس سے ڈرنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساحرین فرعون دونوں مساوی تھے بخلاف ساحرین فرعون کے کہ جب وہ اپنی دیون پر منتظر پڑھ کر بھونک رہے تھے تو انہیں معلوم تھا کہ یہ دیون ان کی ضرورت میں سحر کے سانپ بننے والی ہیں اسی لئے وہ اپنے علم پر مطمئن اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نڈر تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اسلئے خائف تھے کہ ان کے ہاتھ میں معاملہ کی کوئی باگ ڈور نہ تھی۔ علاوہ ازیں فضلت بعضہم علی بعض کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر سلسلہ ہر علم میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ساحر ہوتا ہے ایک منتر اگر کسی کو یاد ہے تو دوسرا منتر اس سے بڑھ کر اس کے توڑ کیلئے دنیا میں ملتا ہے۔

علم میں مقابلہ ہو سکتا ہے معجزہ میں مقابلہ نہیں ہوتا | بخلاف معجزہ کی

اللہ کے قابل رہ جاتی ہے اسی لئے قساوت اور سختی قلب میں بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ شیطاں ہی اس کی آنکھ بجاتے ہیں اور وہی اس کے کان ہو جاتے ہیں وہ دیکھتا بھی انہیں سے ہے اور سنا بھی انہیں سے ہے اگرچہ نفع و ضرر جو کچھ بھی عالم میں ہوتا ہے سب خدا ہی کے اذن و مشیت سے ہوتا ہے لیکن بندہ کو فاعل و مختار بنا کر جو کر دیاں انا گلیا ہے اسلئے ہر دو طاقتوں سے کام لینے کا اسے اختیار حاصل ہے خالہ ماخوڑھا و تھوڑھا۔

حاصل یہ ہے کہ جب علم نافع اور علم مضر، علم محبت و علم عداوت، علم برحق و علم الشیطان دونوں کی تاثیرات جدا جدا ہیں اور ان کا یا ہی فرق دکھلایا جا چکا کہ ایک علم اپنے اندر واقعیت و اعجاز اور پائیدار نافع رکھتا ہے اور دوسرا علم بطلان، ظلمت، فتنہ و غیر واقعیت سے ملوے اور محض دھوکے کی مٹی ہے اسکی قوت فنا پذیر قوت ہے تو یہ ہیں سے معجزہ اور سحر کے باہمی فرق پر بھی غور فرمائیے۔

علم سحر علم کسبی ہے اور معجزہ فصل خداوندی ہے

ہیں۔ جس میں بطور خرق عادت افعال نادرہ و احوال غیر العقول کا ظہور ہو لیکن فرق یہ ہے کہ سحر میں بندہ کے کسب و اکتساب کو دخل ہوتا ہے اور علم سحر کی حیثیت ایک فن کی سی ہے یعنی جو شخص بھی اس علم کو سیکھے گا اسی سے ایسے افعال نادرہ کا صدور ہونے لگیگا اور معجزہ کسی علم یا فن کے ماتحت نہیں ہوتا بلکہ حضرت حق جل مجدہ کو جب اپنے پیغمبر ان برحق کی سچائی کے نشانات ظاہر کرنے مقصود ہوتے ہیں، یا اپنی آیات کو عالم پر واضح کرنا مطلوب ہوتا ہے تو انہی کے ہاتھ پر ایسے فوق العادہ معجزے اور نشانات ظاہر ہوتے ہیں جنکے آگے فطرت کے تمام قواعد و ضوابط بیکار ہوتے ہیں۔ اور عقل نارسا متحیر و ششدر رہ جاتی ہے۔ بڑے بڑے اہل کمال جگر اگر آخر قدرت کی چو کھٹ پر سر بسجود ہو جاتے ہیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں ساحرین فرعون نے جب علم سحر کے کلمات دکھلائے جب انہیں بڑا ناز اور غرہ تھا۔ تو اس کے جواب میں حق تعالیٰ کی طشیر سے عصائے موسیٰ سے ایک ایسا مناسبت نشان ظاہر ہوا جس سے ان سب ساحروں کو اس کا یقین ہو گیا کہ:

علم سحر سے کبھی فلاح نہیں پہونچ سکتی | بیشک علم سحر سے انسان پہونچ سکتا۔ اور جلاطلع الساحرون کا دعویٰ نبی منزل من اللہ

کیفیت کے کوسجڑہ کہتے ہی اس کو ہیں جس کا کوئی جواب دنیا میں کسی کے پاس نہ ہو اسی لئے جس چیز کا جواب دنیا میں ہو گا وہ مجسزہ نہ ہوگا پھر تعارف علم سحر تو دائرہ حیات ہی تک محدود ہیں بہت سے بہت یہ ہے کہ کسی جاندار کو سحر کے زور سے قتل کر دیا جائے لیکن مردہ کو زندہ کر دینا یا زبوں کو بغیر کھلے پئے آسمان پر پہنچا دینا اور ہزاروں برس زندہ رکھنا یہ دائرہ صرف مجسزہ ہی کا ہے یہاں سحر کی کچھ بھی دال نہیں نکلتی

قرآن مجید ہی صرف عالم کے مقصود
بالذات تک پہنچانے والا ہے

پھر علوم باطلہ اور علوم حقہ کی عبارتوں اور ان کے لفظوں اور جملوں اور حرفوں ہی کو اگر پڑھ کر دیکھا جائے ان کے اثرات کے باہمی فترق پر ادنیٰ سی نظر بھی ڈالی جائے مثلاً سحر اور وید کے منتر وں اور اعمال سفلیہ کی عبارتوں کو قرآن مجید کے شیریں اور ہلکے پھلکے جملوں سے ملا کر نظر انصاف دیکھا جائے تو خود بخود دل میں یہ حقیقت راسخ ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید عالم کے مقصود بالذات تک پہنچانے والا ہے اور اسکی برکت سے خود بخود تمام روحانی قوتیں انسان کی طرف متوجہ ہونے والی ہیں اسکے حریف اور حیلے اور اسکی ہنر پرستی دلیلیں نور پیدا کرنے والی ہے اور یہ ترسیم و نسخ شدہ علوم انسان کو محض اس عالم کی بوقلمونیوں میں مبتلا رکھنے والے اور نگائے اور بھینس اور حرص و ہوا ہی کے چکروں میں پھنسا دینے والے ہیں اس سے یہ مطلب ہمارا نہیں ہے کہ وید آسمانی علوم سے خالی ہے ممکن ہے کہ نکل قوم ہاد کے دستور کے مطابق کسی نبی یا ولی پر یہ کتابیں کسی وقت الہام کی گئی ہوں لیکن ہم انکی موجودہ حالت اور تغیر و تبدل کو دیکھتے ہوئے ان پر بحث کر رہے ہیں بخلاف خدا کی آخری کتاب اور کلام کے کہ اس کے جس صفحہ پر بھی نظر ڈالو جس سطر کو بھی بخود پڑھو اس میں اس عالم کی بے ثباتی اور انسان کی بجا رگی و عاجزی اور عالم آخرت کی پائیداری ہی مثل آفتاب کے نظر آتی ہے قرآن کا کوئی صفحہ ایسا نظر نہیں آتا کہ جس میں اللہ کا نام موجود نہ ہو اور اس کے ساتھ توسل کو مختلف لطیف پیرایوں سے ادا کیا گیا ہو اور اس قسم کے علوم میں سوائے بہیمیت کے نشوونما کی ترغیب کے اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

علم خداوندی کا خاصہ یاد دہی الفت ہے
اور علم شیطانی کا خاصہ باہمی تنافر ہے

علاوہ ازیں علم خداوندی کا خاصہ دل میں راسخ اور جاگزیں کرنے سے باہم اخوت و فیانت و محبت و الفت و ارتباط و جمعیت پیدا ہوتی ہے جس جماعت اور جس طائفہ میں بھی علم

گھر جاتے ہیں وہ جماعت اور طائفہ عالم کار ہوا اور رہبر بننا ہے ید اللہ علی الجماعت اور لایضریہم من خذلہم کا تاج اس کے سر پر ہوتا ہے انسانیت اس سے پائے استحکام کو پہنچتی ہے اور علم باطل کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس سے دلوں میں فتنہ پیدا ہوتا ہے اور تفریق بین المرء و زوجہ اس کا ایک بدیہی خاصہ ہے اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ جس طرح سلسلہ زراعت عالم کے تمام کاروبار میں اصل الاصل ہے بقیہ جب قدر بھی عالم کے کاروبار اور ظاہری سلسلے ہیں وہ سب اسی کے تابع ہیں یہ درست نہیں ہے تو سمجھ کر جہاں کا پائے والا اپنے غلاموں سے بہت ہی ناراض ہے جو یہاں تک نوبت پہنچی کہ کھانے اور پینے میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

سحر سے انسانیت کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے
اسی طرح سلسلہ توالہ و تناسل بھی عالم کے تمام سلسلوں میں ایک بنیادی سلسلہ ہے پس جو علوم اس بنیادی سلسلہ

فتور ڈالتا ہے یوں سمجھئے کہ وہ گویا سب سلسلوں میں فساد ڈالنے والا ہے، الغرض جب کہ نور و ظلمت کا تقابل الفاظ و حروف میں بھی ویسا ہی ہے جیسے کہ اس عالم ظاہر میں خیر کا مقابل شر کے ساتھ ظاہر ہے تو اب اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ حروف و الفاظ جیسے علوم خیر و شر دونوں کے معانی و اثرات سے ترکیب پاتے ہیں اور ہر لفظ اپنے اندر ایک نور یا ظلمت رکھتا ہے وہ قلب انسانی کے ساتھ کیا علاقہ رکھتے ہیں۔ سوان کی مثال زمین قلب کے ساتھ عجینہ ایسی ہے جیسے مختلف درختوں کے تخم کا علاقہ زمین کے ساتھ ہوتا ہے۔

الفاظ سحر اور ان کے اثرات مخربہ
جیسے ادویہ مفرودہ اپنی تاثیرات و کرشمے بدن میں دکھلایا کرتا

ہے مثلاً بعض دوائیں تو ایسی ہیں کہ انسان اگر ان کو استعمال کرے تو جراثیم مفرط پیدا ہو جائے اور بعض ایسی ہوتی ہیں کہ جسے برودت پیدا ہو جائے اسی طرح الفاظ و حروف میں بھی حرارت و برودت ہے چنانچہ بعض حروف تو وہ ہیں جسے قلب میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بعض وہ ہیں جسے برودت پیدا ہوتی ہے بعض الفاظ تو وہ ہیں جسے قلب میں نورانیت پیدا ہوتی ہے اور یہ الفاظ روح انسانی کو ادب کمال پر پہنچاتے ہیں۔ حیات روحانی کو بڑھا کر روح کو عالم کے مقصود بالذات تک پہنچانے میں مدد دیتے ہیں اور بعض الفاظ و حروف وہ ہیں جو انسان میں بہیمیت و ظلمت و تیرگی و قساوت پیدا کرتے ہیں اور اپنے اثرات مظلمہ سے روح کے کمال و ارتقا کو روک دیتے ہیں جس طرح ادویہ میں بعض ایسی دوائیں ہیں کہ اگر انسان ان کو کھلے تو بدن میں زہر دور دھائے اور انسان مر جائے اور بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں قدرت اس

زہر کا تریاق پیدا کیا ہے چنانچہ جنگلوں میں بندر کے جیب سانپ کاٹ لیتا ہے تو جنگل کے سمیرین بیان کرتے ہیں کہ بندر فوراً ایک لٹلی کا استعمال کر لیتا ہے جس سے زہر کا اثر اس پر سے اتر جاتا ہے اسی طرح انسان الفظ و حروف میں بھی سمیت و تریاقیت ہوتی ہے چنانچہ بعض حروف تو وہ ہیں جن کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کھڑا نچو اسے اگر سانپ ڈس لے تو یہ الفظ زہر اتار دے مطلب یہ ہے کہ جیب ان الفظ کو عال پڑھتا ہے تو عقل سلیم اس پر شاہد ہے کہ فوراً ان ستاروں کی روح بامر اللہ ان میں سما کر روح انسانی پر سے زہر کو اتار دیتی ہے جن الفظ و معانی کو زہر کا تریاق حق تعالیٰ نے قرار دیا ہے اور بعض حروف وہ ہیں جو اچھے خاصے بدن میں زہر پیدا کر دیں یا سپیداشدہ زہر کو پڑھا دیں، اسی قسم کی کیفیتیں انسانوں اور جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً سانپ اور بچھو اگر کسی کے کاٹ لیں تو اس سے زہر پھیل جاتا ہے لیکن نیولے کو سانپ کاٹ لے تو اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ حق تعالیٰ نے اسمیں جو زہر کا تریاق رکھ دیا ہے اس سے خود سانپ ہی کو آخر میں شکست ہو جاتی ہے یا مثلاً جن عاملوں کے پاس زہر کا اتار ہوتا ہے وہ بلا تکلف سانپ کو پکڑ لیتے ہیں اور سانپ کی کیا مجال کہ ذرا بھی کاٹ سکے۔

علیٰ ہذا القیاس انسانوں کے اندر غور کیجئے تو یہی اسلوب و ترتیب ان میں بھی نظر آئے گی۔ چنانچہ بعض انسان شیریں ہیں تو بعض کوڑے ہیں کسی میں رافت و رحمت کا مادہ ہے تو کسی میں شیطنت و فساد کا زہر بھرا ہوا ہے۔ غرض تاثیر سفلیات میں حسا بھی جاری ہیں اور معنائی بھی۔ اور جیب کہ ہر فوق کا اپنے ماتحت پر مؤثر و مقتدر ہونا ایک عالم فطری اصول ہے تو کواکب و سیارات کی تاثیرات اگر ذی جم و ذی روح مخلوقات پر ہوں تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ حق تعالیٰ نے سمجھ میں اور اس کی نسل میں زہر دار دواؤں اور اسی قسم کی قاطع حیات بوٹیوں میں جو سمیت عطا کی ہے وہ ان ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے جو اپنی تیزی اور قوت جودت اور صہرت میں غنام راہ کو تحلیل کرنے والے اور ان میں سے حیات کی گردہ کو کھولنے والے ہیں اور نیولے میں اور اسکی نسل میں، شافی دواؤں میں اور اسی قسم کی روح پرور بوٹیوں میں جو تریاقیت قدرت نے ودیعت کی ہے وہ ان ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے جو اپنی تدریجی قوت و نورانیت سے غنام راہ کو مجتمع و منجمد کرنے والے اور ان میں جو حیات کی گردہ لگی ہوئی ہے اس کو مضبوط کرنے والے ہیں۔

الفاظ و حروف کی ارواح اور انکی تاثیرات ارواح و اجسام انسانی پر

الفظہ الفاظ و حروف کی شکل و صورت نوعیہ میں بھی جر و روح و اثر آتا ہے

وہ کواکب و سیارات و مدبریات امر آہی سے آتا ہے اور اس کو اسطرح سمجھئے کہ مثلاً گل بنفشہ کے متعلق کتب طب میں لکھا ہے کہ اس میں جو تاثیر آتی ہے وہ سیارہ مریخ سے آتی ہے اطباء کہتے ہیں کہ اس کا عمل یہ ہے کہ جیب انسان اسکو استعمال کرتا ہے تو بدن کے اندر جیقدر بھی فاسد رطوبتیں جمع ہوتی ہیں وہ سب خشک ہو جاتی ہیں، دوران خون زیادہ ہو جاتا ہے لہذا طبی تحقیق کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ سیارہ مریخ نے بواسطہ گل بنفشہ انسان کے بدن میں جیقدر رطوبتیں تھیں ان کو خشک کر دیا ہے اسی طرح الفاظ و حروف کا تعلق بھی نفس و قمر، عطار و دھتری زحل وغیرہ سے ہے اور ان کی حرارت و برودت کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ مثلاً الف کے واسطہ سے قلب انسانی میں جو حرارت پیدا ہوتی وہ شمس کی وجہ سے ہوتی ہے اور ب سے جو ٹھنڈک اور رطوبت انسان میں پیدا ہوتی وہ چاند سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر جیسے ایک دوا کا بدرقہ دوسری دوا ہوتی ہے اسی طرح ایک حرف کا بدل دوسرا حرف ہوتا ہے بالفاظ دیگر ایک ستارہ دوسرے ستارہ کا مصلح ہوتا ہے یہی الفاظ کی وہ قوت ہے کہ جسکی ترکیب کا علم لدنی انسان کو جب عطا ہو جاتا ہے تو وہ دفتر کے دفتر قدرت کے عجائبات و کمالات مناعی میں لکھ ڈالتا ہے اور یہ دفتر بے پایان کبھی ختم ہی نہیں ہو پاتا اور آسمان و زمین کے وہ اسرار و عجائبات منکشف ہوتے ہیں کہ انسان حیران و دم بخود ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی قسم کے علوم حق کی تفسیر اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا: وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا وَقَالَ الْخَلْدُ الَّذِي فَضَّلْنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۰

الفاظ و حروف محمود و غیر محمود کی ترکیبیں

مرکب کا ایک خاص مجموعی اثر نمایاں ہو جاتا ہے، اسی طرح الفاظ و حروف کے مختلف ترکیبوں کے مختلف اثرات ہیں مثلاً انسان اگر غیر مہذب جملوں کے الفاظ و حروف قلب سے زبان پر لے آئے تو سامعین کے قلوب بد مزہ ہو جاتے ہیں اور مادہ سبعیت بھڑک اٹھتا ہے اور کبھی تو جنگ و جدل کی نوبت آ جاتی ہے اور اگر مہذب جملوں کے الفاظ و حروف خزانہ قلب سے زبان پر لائے جاتے ہیں تو قلوب میں بشاشت و سرور و محبت و اخوت پیدا ہونے لگتی ہے گویا قلب انسانی سے جب غیر مہذب و رنانشا جملوں کے اثرات پکینگ ہو کر زبان کو وصول ہوتے ہیں جو عالم میں

پھیل کر نزاع و فساد کا موجب ہوتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ عالم باطن میں قلوب انسانی سے مشیاطین نے ایسی ترکیبیں حرفوں کی بجا کر بھیجی ہیں جن سے اجزائے عالم کی تحلیل و تفریق ہوئی اور جب انسان کی زبان پر مہذب جملے قلب سے نکل جاتے ہیں اور زبان پر آتے ہیں تو آل کے یہ معنی ہیں کہ ملائکہ نے الفاظ نورانی کی ترکیبیں قلب انسانی سے ترکیب دلائی ہیں جن سے عالم میں ربط و ارتباط پیدا ہوا ہے غرض الفاظ و حروف کی بعض بلیغ ترکیبیں تو ایسی ہوتی ہیں جو انسان کے دل کی گہرائیوں میں اتر کر اسے معجز و ششدر اور محو تماشا کے قدرت بنا دیتی ہیں اور انسان مضطرب و بیخود ہو کر ان معنی البیان لسمیٰ کا مصداق بن جاتا ہے اور بعض کلام ایسا ہوتا ہے کہ سننے ہی سے دل میں تنفر اور جذبات منافرت و ظلمت بھر کر اٹھتے ہیں۔

الہامِ رحمانی و شیطانی اور ان کا فرق | پس اگر حضرت انسان کے قلب کی مشارکت

عمود الفاظ و حروف کی بلیغ ترکیبیں ملائکہ الرحمن انسان سے بنائیں تو ایسے کلام کو الہام ربانی کہتے ہیں۔ اور اگر قلب انسانی کی مشارکت سے مذہم جملے شیطانی زبان پر نکلیں ایسے کلام کو الہامِ شیطانی اور قول الزور سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ غرض یہ یکسر صراط کو اکب و سیارات عالم ظاہر پر حکم اللہ زمین کی ہر پیداوار میں مرقی کی حیثیت رکھتے ہیں ایسی طرح کو الہام و شیطانی الفاظ و حروف عالم باطن میں بھی قلب انسانی میں باذن اللہ اپنے اثرات نکھلایا کرتے ہیں۔

بعض الفاظ و حروف پر اثر ڈالتے ہیں اور بعض جسم پر | پھر بعض الفاظ اور حروف تو وہ ہیں جو براہ راست جسم پر مؤثر ہوتے ہیں اور اس کے واسطے سے قلب میں نفوذ کرتے

ہیں اور بعض الفاظ و حروف اور ان کی ترکیبیں ایسی ہیں جو براہ راست قلب و روح پر مؤثر ہوتی ہیں۔ مثلاً کلام بلیغ اور بہترین اشعار ترنم اور تغزل کے ساتھ اگر پڑھے جائیں تو روح پر سرکاری ہو جاتا ہے اور خدا کا کلام نورانی اگر سنایا جائے تو قلب و روح ابدی لذت سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور بعض عملیات کے جملے اور حروف وہ ہیں جو براہ راست جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً تلی کاٹنے کا عمل جب پڑھا جاتا ہے تو جو نہی عامل کی زبان سے اس عمل کے الفاظ و حروف جاری ہوتے ہیں تو مختار بعض کے پیٹ میں ایک قسم کا قراقر ش شروع ہو جاتا ہے اور عامل جتنا حصہ تلی کا خارج میں کاٹ دیتا ہے اسی قدر بدن میں تلی کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ اور وہ پیشاب کے راستے سے بہرہ نکلتی ہے۔ سو دیکھئے یہ الفاظ براہ راست جسم پر مؤثر ہوئے۔ اور وہ روح پر اسی طرح جب کلمات سحر کا ورد انسان کرتا ہے اور اپنے قلب میں جب ان کلمات کی روح پیدا کرتا ہے تو جو نہی عامل اور عاودہ عمل پڑھتا ہے تو فوراً معمول کے اجزائے ترکیبیں میں اختلال و فتور شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر

الفاظ کے اثرات شدید ہوتے ہیں تو معنایں انسان ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ ہوتے ہیں تو مدد مقررہ کے بعد ضائع ہو جاتا ہے

الفاظ ناری و نوری | حاصل یہ ہے کہ الفاظ و حروف کی شدت و ضعف اور ان کے ناری و نوری ہونے کے اعتبار سے

ان کے متعدد مراتب و درجات ہیں اور عالم ام میں ہر ایک حرف کی ایک روح ہے پس علم الہی کے مقدس الفاظ و حروف اور اس کی ترکیب بلیغ تو عالم الفاظ و حروف میں اس مرتبہ اعلیٰ کا نام ہے جس سے بڑھ کر جاتے اور تندرستی افراد و کسی ترکیب میں نہ ہو اور جس کلام پاک سے عالم کی کلیا پلٹ ہو جائے۔ اور سحر ان کلمات کفریہ کا نام ہے جو اپنی شدت وجود کے لحاظ سے انسان کے روح و جسم میں فساد و الدی اور اپنی غیر طبعی و غیر تندرستی قدرت و قوت کی بنا پر عالم ارواح میں طوفان و بھجوان برپا کر دیں اور ان کلمات سحر کی شدت وجود سے قلب انسانی میں جو متوجہ و تلامم برپا ہوتا ہے اس کی کیفیت بعید ایسی طرح ہوتی ہے جیسے اس عالم میں مثلاً غبارِ اربعہ میں متوجہ و تلامم آجائے۔

حملہ طوفانِ سحر اور اس کی مثال | جیسے سمندر میں جب طوفان اٹھتا ہے یا ہوا میں جب بجولہ نینا ہے یا مائعِ خاکی

و ناری میں جب متوجہ و طوفان پٹا ہوتا ہے تو جو بھی ان کے لپیٹ میں آجائے وہ ان ہی کے چکر میں پھنس جاتا ہے مثلاً سمندر کی طوفان خیز موجیں جب اٹھتی ہیں تو ہر چہار طرف سے جہاز کو گھیر کر اس کے کیل پڑے الگ الگ کر ڈالتی ہیں اور جہاز کا طوفان جب آتا ہے تو مکانات کی منڈیروں تک کو لے اڑتا ہے یا طوفانِ ناری جب پھیلتا ہے تو اس کی زد سے بڑے بڑے مالیشان محلات دم کے دم میں خاک و سبھا ہو جاتے ہیں۔ علیٰ ہذا طوفانِ ارضی یعنی زلزلہ جب آتا ہے تو طغر و حجر و انیس سب ہی لرز اٹھتے ہیں۔

تشبیہ اثرات سحر | اسی طرح معاذ اللہ عالم ارواح میں بھی جب کسی انسان کی روح پر ساحر کے کلمات سحر کا طوفان آتا

ہے اور اثرات کو اکب و سیارات ساحر کے الفاظ و حروف کے سانچوں میں بند ہو کر جب کسی کے خرمین روح پر بجلی کی طرح کڑک کر گرتے ہیں تو یہ طوفانِ سحر عالم ارواح انسانی کو ایسی ہی طرح چاروں سمتوں اور چاروں بادوں اور چار غلطوں سے بکڑ دیتا ہے جیسے عورتیں کسی دھاگہ میں گول گرہ لگاتی اور اسی طرح سحر انسان کے شجر وجود پر مؤثر ہوتا ہے جیسے کسی درخت پر برف باری ہونے سے اس کا وجود اور نشو و ارتقا خفہ و طاقت میں پڑ جائے۔

بحالت سحر انبیاء و امت کا باہمی فرق | جیسے درخت پر جید برف باری ہوتی ہے تو اگر وہ ضعیف القویٰ اور

نخیف الروح ہے تو فوراً ہی ختم ہو جاتا ہے البتہ درخت اگر قوی الروح اور مضبوط

الغوی ہے تو رفت باری سے روح شجر کوئی صدمہ محسوس نہیں کرتی بہت سے بہت اگر کبھی اثر ہوتا ہے تو صرف اتنا ہی کہ درخت کے جسم پر کچھ ذرا سا اثر آجائے اور اس کے چند پتے زرد ہو جائیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام پر اگر سحر کیا جائے تو اول تو موثر نہیں ہوتا لیکن اگر بہت ہی شدید ہو تو گرد و غبار کی طرح حضرت انبیاء علیہم السلام کے لباس بشریت پر بقیعنائے بشریت کچھ اثر انداز ہو سکتا ہے مگر قوائے ملکیہ و عقلیہ قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ کیوں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام روحانیت میں اپنی نوع کے کل افراد سے بہت ہی اعلیٰ و اشرف ہوتے ہیں، البتہ امت کے اجسام و ارواح دونوں سحر کی زد سے نہیں بچ سکتے۔

سحر منجمد اثرات کفریہ کا نام ہے | اور ان اثرات سحر کو عام اثرات

کفریہ سے نسبت ہوتی ہے، جیسے درخت پر اگر موسلا دھار بھی بارش کیوں نہ ہو مگر درخت پھر بھی اس سے متوحش نہیں ہوتا بلکہ بارانِ رحمت کا طالب و عادی ہونے کی وجہ سے اس سے فیض و برکت ہی پاتا ہے لیکن اگر وہی بھاپ جو انجام کار بارش کی صورت میں پھر زمین پر واپس آتی ہے حضرت رعد کی زہریلی مشین میں منجمد ہو کر اول و برت کی شکل اختیار کرتے ہوئے درخت پر گر جائے تو درخت ہرگز اس بوجہ کے اٹھانے کا تحمل نہیں ہوتا اور اس ناقابل برداشت کیفیت سے اس کے صدمہ کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور اگر بروقت باغبان کی طفس سے عمارکِ غل میں دائے تو درخت بسا اوقات اپنی جان دے بیٹھتا ہے اور ایسا تو بھڑت دیکھنے میں آتا ہے کہ ضعیف القوی درختوں کی ترقی و روئیدگی میں تنزل کی پیچیدہ گرہ لگ جاتی ہے جو پھر بڑی مشکل سے کھلتی ہے اسی طرح عام اثرات کفریہ اور مخصوص اثرات سحر کا حال ہے کہ عام اثرات شیطانی سے تو انسان زیادہ مبتلائے اذیت نہیں ہوتے بلکہ خطرات و دسادس کے فی الجملہ عادی ہونے کی وجہ سے اسکی طرف اکثر انسان ملعت بھی نہیں ہوتے لیکن وہی عام اثرات باطل جب کو اکب و سیارات اور تسخیر جنات و شیاطین کی قوتوں میں مزوج و منجمد ہو جاتے ہیں تو پھر ان کا تحمل عام ارواح انسانی سے کسی طرح بھی نہیں ہوتا اور وہ کسی طرح بھی ان کو رد نہیں کر سکتیں جب تک مدد و خداوندی شامل حال نہ ہو اور نود محمدی ان کی مقاومت و مدافعت ذکر ہے۔

علم سحر کے اجتماع کی ضرورت علم | الغرض اس علم فتنہ کا علم سکینہ کے ساتھ اس طرح اس عالم میں بھی ہوتا

قرآن کے ساتھ اور اسکی حکمت | ایسا ہی ہے جیسے ہم اپنے باغوں میں خیریں پھلوں کے پودے بھی نصب کرتے ہیں اور باغ کے چاروں طرف

بادھ کیلئے خاردار درخت بھی لگایا کرتے ہیں لیکن ان متفاد درختوں کے نصب کرنے سے ہم پر کوئی نکتہ چینی اور حرف گیری نہیں ہوتی بلکہ ہمارے عمل سراسر حکمت پر مبنی سمجھا جاتا ہے اسی طرح علم الہی کے ساتھ علم باطل کا جمع کیا جانا بھی عالم کے لئے سراسر موجب امتیاز و ہدایت سمجھا جاتا ہے۔

بخارات شیطانی کا صعود | اور ان میں سے ایک کو دوسرے کی ضرورت بعینہ اسی طرح ہے جیسے زمین اور انوار تنعوز کی بارش کو فضل ربی حاصل کرنے میں بخارات

و انجرات اور صعود کی تیز تیز شاعوں کی حاجت ہو کرتی ہے چنانچہ اس عالم میں جب بخارات زمین سے اٹھتے ہیں جب ہی آسمان سے بارش برستی ہے اور جب تک تمازت آفتاب زمین کو خوب گرم نہیں لیتی تب تک بادل کے پرے اور ٹکڑے اپنا دست فیض واپس نہیں کرتے، اسی طرح علوم باطل کے بخارات و انجرات نے بھی جب عالم ارواح میں بخانبختی حکمت و کعبہ آسمان رفعت حضرت فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صعود کیا تب ہی حضرت حق جل مجدہ کی طفس سے انوار تنعوز کی بارش برسی اور عالم میں برکت و برکت کی توفیر ہوئی۔

اجتماع علم نافع و علم مضر سے | اور یہ اجتماع علم فتنہ و علم سکینہ اہل بصیرت کو قیامت کی آمد اور اس اثبات قیامت کے وجود پر بھی متوجہ کرتا ہے کیونکہ

اگر عالم میں صرف علم الہی ہی پایا جاتا اور انسانوں میں صرف خیر ہی کا مادہ ہوتا تب بھی ایک درجہ میں یہ قرین عقل ہو سکتا تھا کہ شاید یہ مخلوق ہی عالم میں ہمیشہ باقی رہے اور یہ عالم بھی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے لیکن جب کہ انسانوں میں فساد کا مادہ بھی ہے اور عالم میں اس کے نشوونما کیلئے علم باطل بھی موجود ہے اور آفتاب اسلام کی صورت بدلانا اسلام غریب و سیخو و غریبہا کے اسلوب پر بعینہ ویسی ہی ہے جیسے آفتاب دو ظاہری ظلمتوں کے درمیان محصور ہے اور طلوع کے وقت میں جو اس کی کیفیت ہوتی ہے غروب کے وقت بھی وہی کیفیات عود کرتی ہیں اور علم فتنہ اجزائے عالم کو ایسی ہی طرح تحلیل کرنے والا ہے جیسے بڑھاپا انسان کی عمر و جوانی کو تدربینا فتنہ کا رہتا ہے تو اس کے بعد قیامت پر ایمان لانا اور اس عالم کو ہمیشہ یونہی مربوط و دائمی سمجھنا صرف انہیں کام ہوگا جنکو ایم سلیم سے کوئی حصہ نہ ملے۔

سحر کا انکار بداعت کا انکار ہے | غلام مر ہے کہ سحر کا وجود عالم کیلئے ضروری ہے اور

یہ جو مثل مظهر ہے کہ جادو وہ ہے جو سرسچہ کو بوسے غلط نہیں ہے بلکہ اگر ہم خود کریں تو ہمارے دلائل و براہین ایک طفس ہیں اور اس

کاسر چڑھ کے بون ایک طرف ہے واقعہ یہ ہے کہ روزمرہ کی گفتگو میں اور دذرات کے واقعات میں ہم کو سحر کا وجود نظر آتا ہے مگر چون کہ اچھا طرف التفات نہیں ہوتا اسلئے سحر بھی ایک افسانہ فرہی ہی معلوم ہوتا ہے

عشق کا جادو

دیکھیے ایک انسان کی روح جب کسی دوسرے انسان کی روح پر عاشق و گردیدہ ہو جاتی ہے تو عاشق نامہ شدت تعلق کی بنا پر اور قوت عشقیہ کی اس معجزانہ کیفیت کی وجہ سے اپنے محبوب سے کسی آن کسی حال بھی جدا ہونے کو پسند نہیں کرتا اور اپنے محبوب سے ایسی ہی طرح وابستہ رہتا ہے جیسے مقناطیس پر لوہا چمک جاتا ہے اور قلب حبیب میں محبوب کے حسن و جمال اور محبت و اذیت کی گرہ کچھ اس طرح سے لگ جاتی ہے جیسے ہم اور آپ کسی چیز کو مضبوط باندھنے کے لئے اس میں گول گرہ لگا دیا کرتے ہیں۔ یا عورتیں گندہ بناتے وقت دھاگہ میں پنج لگا دیا کرتی ہیں۔ حالانکہ عاشق کی خلعت اور اس کا مزاج طبعی اور ہوتا ہے اور محبوب کی خلعت اور اس کے اخلاق باطنی اور ہوتے ہیں مگر اس اختلاف کے باوجود جب یہ روح فرسا اور ہوشیار علاقہ قائم ہو جاتا ہے تو سمجھ لاکھ دنیا کے بدتر و زیرک سمجھائیں مگر خاندانہ ہم میں کسی کی بات بھی نہیں اترتی اور نور عقل کو کسی طرح سے بھی خاندانہ ہم میں داخل ہونے کی راہ نہیں ملتی۔

آواز کا جادو

یا مثلاً جب کسی خوش الحان خوش گلو کے ترنم ریز اور مست کن راگ اور نغمے ہم سن لیتے ہیں تو ہماری روح بے قرار ہو کر اپنی تدبیر سے بے خبر ہو جاتی ہے اور دل میں ایک سنسنی پیدا کر دیتی ہے بدن کے روٹنے کھٹے ہو جاتے ہیں۔ اور روح اپنی تمام تر توجہ سے اسی سامع نواز نغموں کی طغیر محو جرت جاتی ہے اور انسان تو پھر انسان نہیں جانتا کہ اس کیفیت داوری سے شاعر ہو کر مطرب کے ساتھ ساتھ ہو لیتے ہیں۔

کلام کا جادو

یا مثلاً ایک قوت گوئیانی رکھنے والا شخص جب فرضی فقرے بھی سناتے لگتا ہے تو واقعی دلوں کو مسح و متاثر کر لیتا ہے۔

روپیہ کا جادو

یا مثلاً ایک شخص ہمارے ساتھ روپے پیسے کا احسان کرے تو بمقتضائے شرافت گویا وہ ہمارے دل و ذماغ کا مالک بن جاتا ہے اور یہ احسان کا جادو ہم پر ایسا مسلط ہو جاتا ہے کہ پھر ہمیں محسن کے اتناغ و تقلید میں جائز و ناجائز تک سے بسا اوقات بحث نہیں رہتی روزمرہ کے واقعات محسن کے واقعی عیوب کا نقشہ کیسا ہی صاف و صریح کیوں نہ پیش کریں مگر دل و دماغ ٹس سے ٹس تک نہیں ہوتے غرض روپیہ کا جادو کچھ اس بری طرح سے انسان پر مسلط ہوتا ہے کہ اسکی بدولت ضمیر کی آزادی طرہ

سب فنا ہو جاتی ہے اور کتنی ہی تعلیم پھر ہم سحر کی کیوں نہ کریں لیکن اس حال میں پھنس جانے کے بعد بڑے سے بڑے انسان کو اسکا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ سحر ایک واقعی چیز ہے تو اب غور و فکر کرنا چاہیے کہ آخر عاشق و محبوب کے درمیان یہ شدید علاقہ کیوں ہے کہ ایک منٹ کو بھی عاشق کو اپنے محبوب کے جدائی شاق ہے اور محبوب کو حبیب سے روکنے کی صورت میں حبیب کی ہیکل سے دریائے اشک رواں ہو جاتا ہے یا خوش گلو کی آواز کا جادو انسان کو کیوں گرفتار کر لیتا ہے اور محسن کا احسان اور مقرر کی تقریر کیوں انسان کو بندہ بے درہم بنا دیتی ہے۔

سحر علم غلط کی ولفریب صورت ہے

سو جہاں تک ہم نے غور کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں نہیں آتی کہ عاشق کی نظر میں اور اس کے علم و یقین میں اپنے محبوب سے بہتر عالم میں کوئی خوبصورت نہیں ہوتا اور گو واقعہ میں اس کا یہ علم و یقین غلط ہو کیوں کہ دنیا میں حسن و جمال کسی ایک پر ختم نہیں کیا گیا بلکہ ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے مگر عاشق جو صورت سے جب پوچھیں گے تو یہی کہے گا کہ میرے محبوب سے بہتر دنیا میں کوئی خوبصورت نہیں اور اگر اس کیفیت عشق میں انسان واقعی اپنے محبوب سے بہتر دوسرے کو سمجھے تو کسی یہ علاقہ ہوشیار با قائم نہ رہے۔ یا جب آواز کا جادو انسان کو مجذوبت بنائے ہوئے ہو یوں اس محبت کے عالم میں اگر آپ پوچھیں گے کہ جناب میں یہ آپ کی روح پر سحر کنفی کیا ہے تو ہم آخر میں اس آواز پر مفتون ہونے کی یہی نکلیگی کہ سامع اپنے علم و یقین میں اس وقت اس سے بہتر کی آواز کو نہیں پاتا حالانکہ واقعہ یہ ہوتا ہے کہ عالم میں دوسرے خوش گلو اس سے ہزاروں درجہ بڑے ہونے پائے جاتے ہیں۔

علم کا جادو

یا مثلاً محسن کا احسان انسان کو محض اسلئے دیا جاتا ہے کہ اسکی دلالت ہے اور اس سے عالم میں قدر و منزلت اور بے غری نصیب ہوتی ہے لیکن آج اگر انسانوں کو اسکا یقین ہو جائے کہ سیم و زر قاضی الحاکمات کے نائب نہیں اور عالم کے کار و بار ان سے ملنے والے ہیں تو پھر ذرا بھی حصولِ ندر کی طشہ کسی کی توجہ نہ رہے اور محسنوں کا کوئی بھی فکر گزار اور عالم میں کوئی بھی ممنون و مشکور نہ پایا جاتے یہی وجہ ہے کہ جن اہل اللہ نے واقعی اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے کہ سیم و زر سے دل لگایا اسی کے حصول میں زندگی گنوا دینا ذرا بھی سود مند نہیں ان کی نظر میں روپیہ اور ٹھیکرے و دلوں یکساں ہوتے ہیں اور یہ استغناء کا مرتبہ تو بہت ہی اعلیٰ مرتبہ ہے جو ہمیں دناکس کو میسر نہیں ہوتا اسی لئے عام طور سے اسکی حقیقت سے لوگ واقف نہیں ہوتے مگر میں ایک دوسری کیفیت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھیے ہم کو

کرنی نوٹوں سے بعینہ وہی تعلق ہوتا ہے جو روپیہ پیسے سے ہوتا ہے۔ لیکن اسکی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ یہ کرنسی نوٹ گو سیم و زر نہیں مگر ان کے صحیح قائم مقام ضرور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ روپے کے ڈھیر کے مقابلہ میں چھوٹا بچہ لیا اور چندا پنج چوڑا مطبوعہ چمک اور کاغذ دیدیلتا ہے جس میں حکومت نے یہ ضمانت کی ہے کہ یہ ایک لاکھ کا ڈھیر حبیب الطلب ہمیں پھر واپس مل سکتا ہے تو ہم اسکو نجوشی محفوظ کر لیتے ہیں اور ذرا بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمیں اسکا کارل یقین ہوتا ہے کہ ہم اپنے ملک کے جس خطہ اور جس حصہ میں بھی چلے جائیں گے اس چھوٹے سے کاغذ کے پرزے سے اپنا سونا اور چاندی واپس لے لیتے۔ لیکن آج اگر ذرا بھی شبہ ہو کہ اس کا علم ہو جائے کہ یہ کاغذ کا پرزہ ایک لاکھ روپیہ کا صحیح قائم مقام نہیں ہے تو پھر دیکھئے کہ کیسے دھڑا دھڑ کر کرنسی نوٹ اور ہندوؤں کے روپے بھانے میں نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے۔ پس حبیب کہ ہمارے اور تمہارے علوم میں یہ اثر اور جاوے کہ خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ ایک وقت میں اگر ہم کسی کو برا سمجھتے ہیں تو اسی کی بدولت دوسرے وقت میں ہم اُسے اچھا سمجھنے لگتے ہیں جو جنات و شیاطین اور علوی مخلوق کا علم تو انسان بے کہیں زیادہ ہے۔ انکے قبضہ میں تو قوت متغیہ زیادہ آتی چاہیے۔

علم انسانی پر قبضہ جنات ہو جانا اور اس کے آثار و مناسک

قوی الاثر اور سریع النفوذ ہونے کی وجہ سے انسان وہی دیکھتا اور وہی سمجھتا ہے جو یہ مضمنی مخلوق دکھائی اور سمجھاتی ہے اور اس حالت میں تدبیر ہم میں رُوح انسانی آزاد و مختار نہیں رہتی بلکہ تحت المشیۃ رُوح کی باگ ڈور کچھ عرصہ کیلئے ساحر اور اسکے معینہ مؤکلوں کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے۔

بحالت سحر تدبیر جسم میں رُوح آزاد نہیں رہتی

اور رُوح انسانی ان کے تابع فرمان بن جاتی ہے تو جو منشا ان کا ہوتا ہے وہی رُوح پورا کرنے لگتی ہے مثلاً اگر ساحر کا منشا یہ ہے کہ جسم پر جدام کا مرض لگ جائے تو رُوح حسبِ عطائے اختیار الہی ویسا عمل شروع کر دیتی ہے اولاً کا منشا یہ ہوتا ہے کہ رُوح اپنے جسم کو چھوڑ دے اور عداوت کی راہ سے اپنے جسم کا خود قلع قلع کر دے تو رُوح ایسا ہی عمل کر کے حسبِ اجازت و خلافت الہی اپنے جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور اس عالم سے بے خبر ہو جاتی ہے۔

اس تقریر سے محمد بشیر نے پوری طرح واضح ہو گیا کہ جنات و شیاطین اور اس کے مضر نتائج

کے علوم سے جب رُوح انسانی کسب و اکتساب شروع کر دیتی ہے تو درجہ ملک و ضلالت میں پڑ جاتی ہے اور پھر اسکو عالم میں وہی دکھائی دیتا ہے جو جنات و شیاطین اسکو دکھلاتے ہیں چنانچہ مسعود عشق سے اگر ساحر عشق یہ کہتا ہے کہ اے نوکرِ فنا میں جب تجھ سے راضی رہوں گا جب تو کفر میں میرا ہم مشرب بن جائے اور یہ اقرار کرے کہ (معاذ اللہ) یہ کارخانہ عالم محض عناصرِ اربعہ کی قوت کا ہے چل رہا ہے یا خدا ایک نہیں تین ہیں۔ یا ایک ہی ہے مگر کائنات کے مجموعہ سے الگ نہیں ہے تو یہ مسعود عشق بلا تکلف ان خلافِ واقع باتوں کو تسلیم کر کے ان کے مقابلہ کفر یہ کارخانہ قرار کر لیتا ہے اور تبدیلِ مذہب میں ذرا پس و پیش نہیں کرتا اور کتنا ہی کیوں نہ سمجھاؤ کسی طرح نہیں سمجھتا۔

سحر کی تاریخی حیثیت اور قرآن حکیم کی صداقت

کے وجود اور اسکی حقیقت پر کچھ روشنی ڈالی جائے اور بتلایا جائے کہ وہ عقلی محض یا ایک افصادِ فرضی ہی نہیں ہے بلکہ اپنے اندر بڑے بڑے کوششے اور قوتیں رکھتا ہے یہ طبعیہ چیز ہے کہ اسکی تحصیل میں انسان بھٹک جائے لیکن کسی واقعی علم و فن کا انکار پھر وہ بھی ایسا علم جس کا مشاہدہ خود حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا اور آپ کے اوپر سے ان آثار کو زائل کرنے کے لئے مسعودی کا نزول ہوا کسی طرح بھی خلافِ واقع اور قبیحہ فرضی نہیں ہو سکتا۔

سحر کے تاریخی معلومات جنکو ہم ذیل میں درج کر چکے سنسکرت کے بعض فضلاء سے ملکہ حاصل ہوئی ہیں جو تاریخی اعتبار سے بالکل مستند ہیں اور ان کا ماخذ اصلی سنسکرت کی کتاب "اسکند پٹران" ہے۔

سحر کفار کا علم سمجھا جاتا ہے اسلئے چونکہ اس علم میں کفار کو زیادہ شغف اسکی حقیقت انہی سے معلوم کرنی چاہیے ہوتا ہے اور لوگ اس علم کو بیشتر اپنی کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں اسلئے

خاص مہم ہوتا ہے کہ اس علم کی حرمت و معانفت پر غور کیا جائے بالخصوص ایسی صورت میں کہ یہ علم ہے کہ اہل ہندو تاریخی اعتبار سے سب مذاہب سے قدامت رکھتے ہیں اور انکی تذکرہ بہت قدیم تاریخ ہے۔

پھر سحر تو اہل ہندو کے ہاں خاص شہرت و اہمیت رکھتا ہے بلکہ اگر ان کے مذہب کا ایک اہم حصہ اسکو کہا جائے تو شاید یہ مان ہوگا۔ اسلئے اب اسکند پٹران کے اقتباسات کو درج کر کے ان سے حقانیت اسلام کو ثابت کرنا ایسا ہی ہوگا جیسے کسی شیر کی دفت کو خوش ذائقہ اور قوی تر بنانے کیلئے اسکی کھاد و دیکرہ کے قوت دیا کرتے ہیں۔

سحر کی ابتدا کس ملک سے ہوئی

اسند و ادب کے اعتبار سے علم سحر کی ابتدا ایران سے ہوئی ہے اور علم ایران ہی سے ہندوستان و عرب میں پھیلا چلا آیا ان میں ایک قوم بھی ہو گئی۔ کچھ یہ تو گن سنا رہے تھے مگر نہ زیادہ

کے پیر و تھے۔ انگریزی زبان میں اسی رنگ قوم کا ٹیٹک "یا" "میس" بنایا گیا۔ اور مسکرت میں اس کا نام "مالی لگ" ہے جسکے معنی ہیں "مگوں کا علم" جب سری کرشن کا بیٹا سام (جو ہندو تحقیق کے مطابق مجاڑ گیا اور وہیں آباد ہوا اور یہ موجودہ عرب کی نسل سام ہی کی نسل ہے) اور فلسطین میں بھی اسی کی نسل چل رہی ہے اور وہاں سے چلتے چلتے افغانستان تک پہنچی ہے چنانچہ افغانستان کی درانی و غزنوی قوموں میں سے غزنوی قوم اسی سام کی نسل ہے اور انھیں بہت سی علامتیں اب تک ایسی ہی پائی جاتی ہیں (جذام کی بیماری میں مبتلا ہو گیا تو ہندوستان کے رشیوں کو بلا کر ان سے جذام کا علاج پوچھا گیا ان سب رشیوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو اس کا کوئی حکمی علاج نہیں ہے البتہ ایران میں ایک قوم فردوسی ایسی ہے جو اپنے علوم کے زور سے اس بیماری کو اچھا کر دیتی ہے چنانچہ ایران سے گم قوم کے چند لوگ بلائے گئے ان لوگوں نے ہندوستان میں پہنچ کر اپنے علوم کے قواعد کے مطابق سام سے سورج کی پرستش کرائی جس سے سام کی بیماری مٹ گئی اور وہ اچھا ہو گیا لیکن ہمارے دوست فاضل سنسکرت کا خیال یہ ہے کہ ظاہراً اس ایرانی قوم نے سام سے سورج کی پرستش اور پوجا نہیں کرائی تھی بلکہ سورج کی شاعروں سے جذام کا علاج کرایا ہو گا۔ جیسا کہ حال کی تحقیق سے اہل سائنس کو اس کا علم ہوا کہ جذام کی بیماری کی شفا تو فاضل پر مغز لوگ ہی بخانا پڑا ایک علاج بھی اس قسم کا ملاتا ہوا ہے جس سے کئی شامیں میں ہی شفا ملنے سے پہنچا کر مرض کو دور کیا جاتا ہے۔ غالباً سام کی عبادت ہی کی وضع سے دیر تک سورج کی شاعریں اپنے جسم پر لینے کیلئے بٹھایا جاتا ہو گا کہ جس سے عوام کو پرستش آفتاب کا جذبہ ہو گیا اور یہی مضبوط ہو گیا۔ جسکی بناء پر ہندو تاریخوں میں بھی یہی لکھا جانے لگا نیز گم قوم خود بھی چونکہ زردشت کے مذہب پر آفتاب کو پوجنے والی تھی اور سام انکی ساتھ رہتا تھا اسلئے بہت ممکن ہے کہ سام ان کی ساتھ عبادت میں شامل ہو جاتا ہو اور پوجا پاٹ کے وقت محض معیت ہی سے سمجھ لیا گیا ہو کہ سام بھی ان کا شریک مذہب ہو گیا

قوم ساحرین کی آمد
ہندوستان میں کیونکر مونی

بہر حال سورج کی پوجا کرائی گئی ہو یا سام کا علاج سورج کی شاعروں سے کیا گیا ہو نتیجاً اس کا یہ ہوا کہ سام اس بیماری سے اچھا ہو گیا اور اس نے اپنی صحت کی یادگار خوشی میں طمان میں سورج کا ایک مندر بنایا جس کا پورا جاری انہی مگوں کو مقرر کیا اور انہی کے ذمہ اسکے سب کام سونپ دیئے۔ یہ مندر سالہا سال تک صحیح سالم رہا مگر محمود غزنوی کے حملہ ہندوستان کے وقت میں یہ مندر کی گئی انگریزوں جب یہ گم لوگ طمان میں آباد ہو گئے اور ان کو ہرورت نکاح بیلہ کی پیش آئی تو طمان کے ہندوؤں نے ان کے سورج پرست اور غیر مذہب ہونے کی وجہ سے ان کو اپنی مڑکیاں دینے سے انکار کر دیا تب سام نے اپنے بھائی بندوں کی چھو کر ان سے بیاہ دیں اور اس طرح انکی نسل ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھیل گئی۔ چنانچہ انجیر اور پتور راجپوتانہ میں یہ قوم اب تک چلی آتی ہے۔ اور اس قوم کو اب سیکوک اور جھوک کے ناموں سے پکالا جاتا ہے۔

بہر حال جب یہ لوگ ایران سے ہندوستان آئے تو اپنا علم (جلود) بھی ہمارے لئے اور ہندوستان کے لوگوں نے اسکو سیکھنا شروع کیا اھاس کا چرچا ہو گیا

اصل میں تو یہ علم جو گویوں کا علم تھا لیکن جو گے چونکہ عام طور سے لوگوں کو نہ بتلائے تھے امدان کو بتلانے کی ممانعت بھی تھی اسلئے کہ اس علم کے جملہ مقامات کا علم کر لینا ایک بڑا ہی دشوار اور کٹھن کام تھا۔ اور چونکہ ایران سے جو گے لوگ آئے تھے ان کا مقصد و خد سے طمان تھا لہذا وہ اس علم کے چند مراتب اور مقامات اسلئے طے کر لیتے تھے کہ کچھ کرشمے سیکھ جائیں اور لوگوں کو اپنے کرشمے دکھلا کر مفتوں و مسود کر لیں اسلئے انہوں نے نئے نئے کرشمے دکھلا کر لوگوں کو اپنا معتقد اور گرویدہ بنالیا۔

علم سحر کا اہول ہندو دھرم
 اس علم کے اصول میں سے ایک اصل یہ ہے کہ انسان اپنے دہر مخصوص وسیعہ طریقوں سے کامل قابو پاتے ہوئے روح کی جملہ طاقتوں کے اعتبار سے

سے دوسروں پر اثر ڈالے۔ چنانچہ اس علم کے کسب و ریاضت کے اٹھ مقامات ہیں جن کے طے کر نیسے انسان اس علم میں کامل ہندو مذہب کے اعتبار سے ماہر ہو جاتا ہے ہر ایک مقام پر سو پونجے کے لئے کم از کم چھ ماہ کی مشق و ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔

پہلا مقام ایم
 (انسداد پر آگندگی خاطر) ان میں سے پہلا مقام ایم ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ دل کو ادھر ادھر بھٹکنے دیا جائے۔ اور پر آگندگی خاطر اسکو بھایا جائے کیوں کہ پر آگندگی روح کیلئے بیکار مضبوط ہے اور خیالات کی تشویش پر آگندگی خاطر کا باعث ہے۔

دوسرا مقام ایم
 (اضطرابات) ہے یعنی ضبط اوقات کے ساتھ ہر کام کا کیا جانا۔ مطلب یہ ہے کہ صبح سے شام تک جو کام بھی ہوں معین ہوں اور وقت مقررہ پر ہوں۔ تشنہ کا رد و خلاف احوال نہ ہو اور جیسے خدائی انتظام میں جو وقت جس چیز کا مقرر ہے ٹھیک اسی وقت پر وہ ہوتا ہے اسی طرح یہ روح کی قوتوں کو حاصل کرنے والا شخص بھی اپنے اوقات کو ایسا ہی منضبط کرے اور منٹ بھر کا فرق نہ آنے دے۔ کھانا، پینا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنے ہر ایک کی ایک مقدار معین ہو پھر نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ، پیشاب، پاخانہ اپنے اپنے وقت پر ہونا چاہئے تاکہ صحت میں خرابی نہ آئے، غذا قلیل، اور سیرج المہم ہو اور بدتر بچ غذا کو کم کرتے ہوئے بالکل ترک کر دیا جائے، پیشاب اول ہونا چاہئے اور پاخانہ اس کے کچھ دیر بعد ہونا چاہئے۔ دیر اس عادت ڈالنے کی ہندو دھرم یہ بتلاتا ہے کہ اگر پاخانہ پیشاب ساتھ آئے گا تو بیشتر اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرتے وقت دست آتا ہے اور روح اسی راستہ سے نکلتی ہے اور یہ علامت روح کی ناپاکی اور عدم نجات کی بھی گئی ہے۔

تیسرا مقام آسن ہے
 اہول نشست و برخاست یعنی بیٹھنے پر

تو ہر شخص بیٹھا ہے جس طرح اسکا جی چاہتا ہے مگر اس علم میں چوراسی آسن بتلائے گئے ہیں۔ ان کے موافق شست و برخواست ہونی چاہیے۔ ان کے نزدیک روح کی قوت و ضعف سرت و غم میں بہت بڑا دخل نشست و برخواست کو ہے اور انسان کے اندر ریڑھ کی ہڈی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے چونکہ قدرت نے اس کو سیدھا بنایا ہے اور یہ دماغ سے نکلتی ہے پس اگر نشست و برخواست میں اس کو سیدھا رکھنے کا التزام کیا جائے گا تو اس سے عقل و شعور میں اضافہ ہوگا۔ اور دل میں جو بھی خوش آئے گی وہ برابر قائم رہے گی لیکن اگر نشست و برخواست میں جلد جلد تبدیلی عمل میں آئے گی یا اس کو غمیدہ رکھا جائے گا تو جو خیال بھی دل میں قائم ہو گا یا جو خوشی بھی آئے گی وہ جلد ہی ختم ہو جائے گی اور روح قوی نہ ہوگی۔ عقل و شعور کمزور ہوتے چلے جائیں گے۔ اسی لئے جو کڑا مار کر بیٹھنا ان کا پہلا آسن ہے، اور ایک آسن ہندو دھرم میں ایسا بھی ہے جیسے مسلمانوں کے ہاں نماز کا قعدہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس آسن کو شیر کی نشست سے بنایا گیا ہے تاکہ بہادری و توانائی پیدا ہو۔

چوتھا مقام نپرانایام ہے (جس دم) یعنی سانس کو روک رکھنا۔ جسکو مونیائے اسلام جس دم کہتے ہیں

یہ آسن کی محنت پر موقوف ہے اگر آسن درست ہوگا تو جس دم میں بھی دشواری نہ ہوگی۔ نہیں تو منفعت کی بجائے مضرت ہوگی۔ اور یہ باجم ایک دوسرے کے موقوف و موقوف علیہ ہیں جس دم کب ہوگا جبکہ ضابطہ اوقات کا عادی ہو اور دل کا خیال باہر نہ دھر نہ ہوئے مشق بڑھائی جائے یہاں تک کہ غذا سے بے سانس کی محسوس قوت مستثنیٰ کر دے۔ چنانچہ جو لوگ محض سانس کی قوت پر سالہا سال تک جیسے ہیں پیٹ کی دونوں جانبوں سے سانس کو اس طرح نکالتے اور داخل کرتے ہیں جیسے لوہار اپنی دھوکنی سے ہوا کو داخل و خارج کیا کرتا ہے اور یہ مشق کے بعد ہچکھی ہے۔

پانچواں مرتبہ پر تیار ہار (ظہور خوارقِ عاوت) یہاں تک تو مشق تھی آپ

ان چاروں درجوں کی مشقت کا ابتدائی ثمرہ حاصل کرنے کیلئے اسکی ضرورت ہے کہ آنے اور جانے والے دونوں سانسوں کو ایک ساتھ ملائے اور اس ریاضتِ شاقہ پر قادر ہونے کے بعد دونوں دم نیچے کی طرف لیجا کر ٹھہرائے جہاں سانس کا پہلا خزانہ ہے اور پھر اس دم مجبوس کو ناک اور منہ سے خارج کر نیکے کھائے دماغ کی طرف پہنچائے اور یہاں سے دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی میں جو نور ہے جس کو اہل ہندومن سے تعبیر کرتے ہیں، دم مجبوس کی قوت کو اس میں جمع کر دے اور من کو اس سے قوت پہنچائے۔ چونکہ اہل ہندو کے نزدیک قوائے خمسہ اور ہر قسم کی قوتوں کا منبع و مرکز صرف دماغ ہی ہے قوت لاسہ کیلئے بھی وہی قوت قدرت نے اٹکائے

ہیں۔ وہ اسی کے پس سے اُگائے ہیں۔ ایک قوت دوسری قوت کو اس طرح کاٹتی ہے جیسے (نوذ بالٹر) صلیب کا خط ایک دوسرے کو کاٹتا ہے۔ چنانچہ کان ایک طرف سے سنتے ہیں تو دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں وہ دوسری طرف سے من میں مناظر پہنچاتی ہیں۔ اس لئے ایک قوت دوسری کو کاٹتی ہے آنکھ کچھ دیکھتی ہے اور کان کچھ سنتے ہیں۔ نیز آنکھوں کی پتلیوں کو بھی اوپر کی طرف چڑھا کر من کو دیکھنے کی سہی کرے اور اس درجہ مشق بڑھائے کہ آنکھوں کی سفیدی تو اس طرف آجائے اور پتلی دوسری طرف چلی جائے تاکہ یہ آنکھیں نیچے کی طرف دیکھنے لگیں۔ سبحان اللہ اس بڑی طرح بھی جو مرتبہ حاصل کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتا ہمارے حضور کو وہ بلا کسی کسب کے یہ درجہ حاصل تھا۔ یعنی آپ کا ایک اعجاز یہ بھی تھا کہ جیسے آپ آگے کی جانب دیکھتے تھے حسب ضرورت اسی طرف پشت کی جانب بھی جو دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے تھے غرض جب یہ من کی طاقت اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے اور انسان کے قبضہ میں آجاتی ہے تو حسب ذیل قوتیں اور سدھیاں انسان کو حاصل ہو جاتی ہیں۔

سب سے آٹھ قوتوں کا حاصل ہونا

(۱) انٹروی ما { یعنی چھوٹے سے چھوٹا بنانا کہ آنکھ سے دکھائی دے اور نظروں سے غائب و پوشیدہ ہو جائے۔

(۲) مہیمی ما { یعنی اتنا بڑا اور اتنا ہونا کہ آنکھ سے ایک ہی حصہ نظر آئے جہاں تک بھی نظرام کرے اور جیسا کہ عاقلین نے کبھی جنات کو اس طرح بھی دیکھا ہے کہ ان کا سر آسمان میں ہے اور پیر زمین سے لگے ہوئے ہیں۔

(۳) لگی ما { یعنی اتنا ہلکا ہونا کہ ہوا سے اوپر چلا جائے۔

(۴) گری ما { اتنا موٹا اور وزنی ہو جانا کہ کھینچ نہ سکے۔

(۵) پورا پتے { یہ قوت و قدرت پیدا ہو جانا کہ جو چاہے ارواح کی مدد سے دنیا میں حاصل کر لے۔

(۶) پورا کامی { ایسا پھیل جانا کہ طول، عرض، عمق میں جتنا چاہے بڑھتا چلا جائے۔

(۷) ایشنت { ہر چیز کو اپنے قابو میں رکھنا۔

(۸) ترو و شیو

شاہدہ عالم

(نوٹ) یہ آٹھ قوتیں اور سدھیاں چونکہ ریاضت ہذا کے اس پانچویں مرتبہ میں پہونچکر انسان کو حاصل ہونے لگتی ہیں اور خوارقِ عادات و نوادرِ مہات کا ظہور نہ دے ہو جاتا ہے اس لئے اکثر لوگ اسی درجہ میں پہونچکر اپنی ریاضت کو ختم کر دیتے تھے اور فقیر تین درجے جو آگے مذکور ہونگے ان کو حاصل نہیں کرتے تھے گویا وہ اسی درجہ کو اپنے لئے معراجِ کمال سمجھنے لگتے تھے۔ اور مسلمانوں کے جاہل صوفیوں میں بھی اسی قسم کے آثار اب تک دیکھے جلتے ہیں بہر حال علمِ سحر میں کشفِ حقیقت سے زیادہ چونکہ قدرت و قوت میں کمال پیدا کرنا سکھایا جاتا ہے جس سے فتنہ میں پڑنا زیادہ قریب الفہم ہے اور مقصودِ حقیقی کو اس راہ سے پالینا محذوب ہے۔

علمِ سحر کو ہندو بھی ضلالت کا ذریعہ سمجھتے ہیں | چنانچہ خود ہندو بھی کہ اس علم کے پانچویں مرتبہ پر پہونچکر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آگے بڑھیں اکثر انہی چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اسی لئے قرآنِ عزیز نے اس علم کے حاصل کرنے کو کفر قرار دیا ہے اور فتنہ سے اسکو تعبیر کیا ہے کیونکہ یہ علم، الوانِ قدرت کو کچھ اس طرح سے ظاہر کرتا ہے کہ انسان میں استبداد و مطلق العنانی اور اتانیت و خود ستانی درجہ کمال حاصل کر لیتی ہے اور خود اپنی حقیقت انسان سے پوشیدہ ہو جاتی ہے اور یہی فتنہ کا حاصل بھی ہے کہ انسان حقیقت کو نہ پا کر درمیان میں بھٹک جائے۔

علمِ الہی کی رفتار تند رہتی ہے اور علمِ سحر کی رفتار تیز و تند ہے | اور جو قدر تیں اور قوتیں کمال و بلوغ عقل و کسبِ محمود سے اس کو رفتہ رفتہ تمام عمر میں حاصل ہونے والی تھیں وہ محربِ مابعد کی وجہ سے

ایک دم مل جائے اور العجلۃ من الشیطان کے مطابق انسانِ مجولِ مخفی مخلوقات کی قوت و طاقت سے دائرۃ انسانیت ہی سے نکل جائے۔ بخلاف علمِ الہی کے کہ وہ انسان کو تمام فتنوں سے بچا کر تدریجاً اس میں ایسے ملکاتِ فاضلہ پیدا کرتا ہے کہ اسکی ہر دو زندگیوں میں و برکت سے گذریں اور قلب و روح کی جملہ قوتیں ایسے محمود پہنچ سے برسرِ ظہور آئیں جو ابد تک باقی رہنے والی ہوں اور انسانیت کی شناخت میں باوجود تصرفات کے کوئی مشکل نہ پیش آئے۔ بیشک وہ انسان کی روحانی قوت کو اس طرح پھیلانے کی عام طور سے اجازت نہیں دیتا جیسا کہ ان آٹھ اصول میں مذکور ہیں۔ اور یقیناً اس قسم کی غیر مقصود و غیر متعلق ریاضتوں سے انسان زمین و آسمان کے قلابے ملا سکتا ہے مگر دائرۃ انسانیت اس کا ضرور رشتہ ہو جائیگا ہاں اگر بیکار سرکارِ احدیت بامراتہ اہانتِ خداوندی کے آگے منکرینِ خدا کا سرخم کرنے کے لئے کوئی کراہت یا معجزہ برسرِ ظہور آئے جیسے بندہ کا کسبِ شام نہ ہو بلکہ حکمِ خداوندی ہو تو البتہ یہ صورت کسی طرح ممنوع

نہیں کہلائیگی کیونکہ اس قسم کے ضعی اعجاز دیکھکر ہمیشہ بندگانِ خدا، خدا کی طرف جھکتے ہیں اور بنِ تصرفات اور کوششوں میں انسانیت کا کھڑا اور شیطنت کا دخل ہوتا ہے ان کو دیکھکر انسان بجائے علام الغیوب کے آگے جھکنے کے شعبہ ہائے ہر ایک طرف، جھکتے ہیں بہر حال یہ علم چونکہ اپنی فیزِ مولیٰ مشتمل اور غیر مستحسن صوفیوں کی دہشتِ قلبی و روحانی قوتوں کو غیر طبعی طور پر پکڑنے کے قابل ہے اس قسم کے مجاہدات سے ثمرات بھی غیر مستحسن ہوتے ہیں بہت سے لوگ اس انسان کے اندر غیر معمولی قوتِ مردی پیدا کر دیتی ہیں مگر وہ سچان غیر طبعی ناممکن ہوتا ہے تو انجام بھی اس کا انہیں برا ہی نکلتا ہے بخلاف انسانِ دوا دار کے جو انسان میں تدریجی طور پر صالح و مستحسن قوت پیدا کر دیتی ہیں اسی طرح اس علم فتنہ کی شوکت بھی چند روزہ ہوتی ہے مگر انجامِ خسران کے سوا کچھ نہیں ہوتا کیونکہ علمِ سحر عالم کے مقصود بالذات تک انسان کو نہیں پہونچاتا بلکہ اس سلسلہ میں انسان کے کسبِ دریاہست سے جو کچھ بھی قوت و قدرت انسان میں بڑھتی ہے انسان اپنی قوتِ بازو سے کمائے ہوئے مال کی طرح اسکو اپنا دارِ آرزو کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اپنے رب کا انعام نہیں سمجھتا۔ اسی لئے علمِ سحر سے جو قوتِ امگ قوم کو حاصل ہوئی، تو انہوں نے اسکو غیر محلِ اہرٹ کر کے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کیا۔

جو علم مقصود تک پہونچائے وہ فتنہ ہے | اور اسی علم پر کیا موقوف ہے ہر وہ

راستہ اور ہر وہ علم جو انسان کو درمیانِ مراحل کی پیہر پرکیوں میں بچا کر عالم کے مقصودِ نبینی تک نہ پہونچائے وہ فتنہ اور کفر ہے اور انجام اسکا ضلالت و گمراہی ہے پناہ مرنا غلامِ اسدا خجانی کا دعویٰ نبوت اور اندک مارا تحریرات و اعمال اور عدم دستگیری شیخِ کامل ہی کا نتیجہ یہ ہے کہ آئی اسلام میں ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے جو فتنہ نبوت و فتنہ رسالت کو نہیں مانتی اور اسلام پر ایمان لانے کے باوجود ایمان نہیں لاتی۔

چھٹا مقام دھیان ہے | معرفتِ بالشر بھی سحر کا ایک درجہ ہے

ہندو دھرم کے اعتبار سے (یعنی من کا ایک طرف لگ جانا اور حواسِ خمسہ کا اسیر ہونا) جسکو صوفیائے اسلام کا اسلحہ میں معرفتِ بالشر کہتے ہیں۔ اس درجہ میں یہ مشق کرائی جاتی ہے کہ حواسِ خمسہ یعنی آنکھ کان زبان وغیرہ سب دنیا سے بے خبر ہو جائیں اور انسان اپنے کانوں کے دونوں راستوں کو بند کر کے اندر کی آواز سے چنانچہ جب کانوں پر انگلیاں رکھ لیا جائے تو اندر سے ایک آواز سنائی دیتی ہے جسکو ہندو دھرم من کی آواز قرار دیتا ہے۔ غالباً اسی مرتبہ کے لئے صوفیائے اسلام نے فرمایا ہے "اب بہ بند چشم بند گوش بند" اور غالباً دھی کی آواز بھی اسی قسم کی آواز ہوگی جسکی تشبیہ حدیث میں "کسا صلاۃ الجرس سے دی گئی ہے۔ اور ہم نے سارا

کے شروع صفحات میں اسکی تشبیہ لاسکی کے کعبیوں کا آواز سے دی ہے فرض معرفت
بشر میں دنیا سے کامل بے خبری پیدا ہو جائے اور مجاہد ہم تن اُسکی کسرت
توجہ ہو جائے۔

شاواں مقام دھارنا ہے | حواسِ غم سے کا عقل اور من کی لو اپنے
مالکست اس مرتبہ میں بسا کا بہتر
دیدگی گئی ہے کہ حواسِ غم سے مغلط کر دیا گیا تھا اُن کو اب بجا کر دیا
جائے یعنی حواسِ غم سے دنیا کا کام کریں اور من اپنا کام کرے۔ اسی مقام کو
اصطلاحِ صوفیہ اہل اسلام میں خلوت در انجمن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جو سلطان
الذکر کا خاصہ ہے۔

آٹھواں مقام سادھی ہے | (مرتبہ ثانی اللہ تعالیٰ میں ہندو دھرم
کے اعتبار سے) یہ مقام در حقیقت مقام
سبعی تکمیل کا ثمرہ ہے یعنی اس مقام میں پہونچکر سوائے مشاہدہ ذات کے کچھ نظر
نہیں آتا ہر دیکھو وہ ہی وہ نظر آتا ہے اور اس میں پہونچکر انسان کی قدرت
کامل و مکمل ہو جاتی ہے۔

اصولِ ثمانیہ اور ایک اجمالی نقد و تبصرہ | یہ بھی علمِ سحر کی حقیقت
رو سے بیان کی گئی اور گوا اسکے پورے شرائط و لوازمات اور منتر وغیرہ اس کے
مذکور نہیں مگر اتنا ضرور ان تعلیمات سے واضح ہو جاتا ہے کہ سحر کے اکثر اعمال
کفر کے موافق اور ایمان کے ضد ہوتے ہیں اور واقع میں اس علم کو ایمان کا
مخالف ہونا بھی چاہئے۔ اسلئے کہ جیسے خدا کی صفتِ مادی صفتِ مضمحل کی ضد
ہے اور یہ دونوں صفتیں جمع نہیں ظہور کے لئے جدا جدا محل کی طالب ہیں اور
سوائے خدا کے اور کسی وجود میں یہ دونوں صفتیں جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر
ہو جائیں تو بندہ میں اور خدا میں کوئی فرق نہ رہے۔ اسی طرح علمِ سحر اور علمِ الہی کو
دونوں آسانی علم ہی مگر ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔ علمِ سحر میں جس قدر
شخصیت اور مصوبیت پائی جاتی ہے اگر ان کا تقابل علمِ الہی سے کیا جائے تو یہ
حقیقت کا شمش فی انہار ہو جاتی ہے کہ اسلام کا دعویٰ الدین یسّیٰ ٹھیک
ٹھیک واقع کے مطابق ہے چنانچہ جہاں تک غور کیا جائے نفس کو پاک کرنے والے
مجاہدات اور ریاضتوں کے کمال کی تین ہی علامتیں ہو سکتی ہیں۔

مجاہدات کے ناقص و کامل ہونے کی پہچان | (۱) یہ کہ خوارقِ عادات
اس طرح سے انسان سے ظاہر ہوں کہ اسکی عجز و بیچارگی، مسکنت و بندگی میں
اشتباہ نہ پیدا ہونے پائے۔ اور باوجود قدرت میں کمال پیدا ہو جانے کے انسان
جنات و شیاطین کی طرح پر نہ ہو جائے بلکہ دائرۃ انسانیت کو باقی رکھکر اپنی
قدرت و جبر کو ساتھ ساتھ لیکر درجہ کمال حاصل کرے۔

(۲) اور کمال چونکہ نقصان کی ضد ہے اور مصوبیت عمل شدتِ مشقت، طولِ دل
نقصان کے اہم افراد ہیں لہذا حصولِ کمال میں ان کا بھی گزر نہ ہو۔
(۳) اور باوجود کمالِ عجز و کمالِ قدرت حاصل کرنے کے دنیا سے علیحدگی اور
رہبانیت بھی نہ ہونے پائے اور سلسلہ توالد و تناسل جو اس عالم کا بنیادی سلسلہ
ہے اس سے بھی قطع نظر نہ ہو سکے۔

پس جو مجاہدات زیادتی کے ساتھ خوارق و تعمرات کی طرف انسان کو تفت
کر نیوالا ہے اور اس طرح سے انسان میں کمالِ قدرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ جس سے
کمالِ عجز و حاصل نہ ہو بلکہ کروانا نیت پیدا ہو جائے اور ایسے صعب راستوں سے
اس مقصد کو پورا کرنا چاہتا ہے جسکی گھاٹیوں سے انسان کا صحیح و سالم نکلنا
عقلاً ہوا اور جو مجاہدہ جسم کو اور اس کے منافع کو ضائع کر نیوالا اور عالمِ اجسام
سے باطل ہی بے تعلق کر دینے والا ہے ایسے مجاہدہ کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ
مجاہدہ یقیناً ناقص بلکہ مضرب اور ہرگز انسان کے لئے افعالِ الی المطلوب کا
موجب نہیں رہ سکتا۔ البتہ جو مجاہدہ عجز میں کمال پیدا کر کے قدرت دلاتا ہے
وہ یقیناً کامل مجاہدہ کہلاتا ہے۔ اور اسلام ہی کا مجوزہ معاہدہ ہے جس میں یہ تمام
شرائط موجود ہیں۔

علمِ سحر عجز میں کمال نہیں پیدا کرتا | پس علمِ سحر چونکہ بندہ عاجز کے
عجز میں کمال نہیں پیدا کرتا بلکہ
بلکہ انسانیت میں کمال پیدا کرتا ہے | اسکو انسانیت میں کمال پیدا
کرانے کی تلقین کرتا ہے اور جنات
و شیاطین کی برابری سکھاتا ہے لہذا یہ علم فقرہ میں ڈالنے والا ہے اور نتیجہ میں
کاذب و دھمراں ہے۔

علمِ الہی بندگی کے کمال سے | اور علمِ الہی چونکہ بندہ عاجز کو بندگی کا
کمال سکھاتا ہے اور بندگی جو ساخت
رفعت و قدرت بڑھاتا ہے | جو فطرت جو وضع ہے اُسی کو بڑھاتا ہے
اسی پر چلاتا ہے لہذا انسان رفعتِ کامل
کو تلبہ اور قادر و رفیع کی مدد سے جنات و شیاطین پر غالب و آمر مینجاتا ہے کیونکہ
یہ علم مخلوق کو خالق کے سامنے ایسی ہی طرح لاڈالتا ہے جیسے میت خصال کے سامنے
ہوتی ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں اس راستہ سے جو منزل مقصود پر نہ پہونچنے
والا ہو اور اس علم سے جو انسان کو نفع نہ پہونچائے پناہ مانگی گئی ہے کیونکہ محنت
و مصوبیت تو ایسے طریقوں میں بے شمار ہوتی ہے اور نفع کے درجہ میں کچھ بھی نہیں
ہوتا مطلب یہ ہے کہ محنت و مشقت تو انسانوں کو جنوں کی طرح کرنی پڑی اور
راہِ انسانیت علیحدہ اس سے بند ہو گئی۔ کما قال النبی علیہ السلام
اعوذ باللہ من علم لا ینفع و اعوذ باللہ من طول
الامل۔

علم سحر کی تحصیل سے انسان کسی کام کا نہیں رہتا

یہ ہکسو تسلیم ہے کہ علم سحر کی یہ مذکورہ بالا باتیں اور مقامات ثنائیہ انسان میں کمال انانیت پیدا کر کے جنات و شیاطین کی طرح پر اسکو عالم کے اندر دخیل و متصرف بنادیتی ہیں اور وہ ان ارواح کی قوت و استعداد سے اپنے اہلئے جنس پر چند روز و نظیر و اقتدار ضرور حاصل کر لیتا ہے لیکن انسان پھر دنیا کے کسی مصروف کا نہیں رہتا۔ اور ہمالک و خطرات سے جس قدر سالقہ اس راہ میں پڑتا ہے وہ سونے پر سہاگر میں بخلاف اسلام کی تعلیم کے کہ اس نے عبادت و ریاضت کے جو بھی طریقے سکھائے نہایت جامع اور مختصر اور پُر امن سکھائے۔ اور عجز و بندگی میں اس طرح سے کمال پیدا کرنا سکھایا جس سے دائرۃ انسانیت بھی کامل ہے اور روحانی و عادی و مخفی جملہ مخلوقات پر بھی انسان گوئے سبقت لیجائے۔ پھر ان مقامات علم سحر کو تو شاید وہی ملے کر سکتا ہے جو بہت ہی بے جگر اہوا اور اسلام کی تعلیم اور مجاہدات کو ہر شخص بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچا سکتا ہے۔

مجاہد میں افراط و تفریط مقصود کو کھودیتی ہے

بیشک علم سحر کا ایک صفائی جسم کے لئے بسین بچس گز کی ایک لمبی جی حلق کے راستہ سے پیٹ کی جملہ آنتوں میں پہنچا کر اس سے اپنی آنتوں کو صاف کر سکتا ہے ترک طعام سے اپنے پیٹ کو اپنی کمر سے ملا سکتا ہے تین تین پہینے جس دم کے مردہ بکرز میں سے اپنے کو دفن کر سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نظام قدرت ایسے لاپاؤل تصفیہ باطن کا اس سے طالب ہے؟ اور اس عالم کے کاروبار کیا اسی رشتہ کے مقفی میں؟ نہیں اور بیشک نہیں اگر انتظام قدرت انسان سے اسی قسم کی ریاضتوں اور مشقتوں کا طالب ہوتا تو پھر دنیا کا وجود ہی جہش اور بیکار ہوتا۔

تصفیہ روح کے ناپاک اور پاک طریقے

بیشک آئینہ کو پیشا کے نفس ہے اور گلاب کے پاکیزہ اور لطیف عرق سے بھی صفائی حاصل ہو سکتی ہے لیکن گلاب جیسے پاکیزہ خوشبودار عرق کے ہوتے ہوئے کیا عقل سلیم اسکی مقفی ہے کہ کسی ناپاک چیز سے تصفیہ کیا جائے۔

مجاہدات اسلامی و غیر اسلامی کا باہمی توازن اور مقابلہ

اسی طرح کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر زبان کو کھینچ کھینچ کر اور پھر کمر تا لو پر من کا رس حاصل کرنے کے لئے لگاتار اور ہاتھوں کو شل کر کے تصفیہ قلب حاصل کرنے کے بجائے اگر بانچوں وقت حواس خمسہ کی قوتوں کو قلب میں مجتمع کرنے اور دھیان اور ذکر میں یکسوئی حاصل کرنے کے لئے

”ان تعبدوا اللہ کانت ترلاہ فان لم تکن ترلاہ فانہ میرا لہ“ کی تحصیل اور پاکیزہ مشق کر کے کمال یکسوئی پیدا کیا جائے یعنی اسطرح دن رات کے ہر چار باغ و بستان میں ہر روز لازماً پانچ مرتبہ اور اختیاراً کچھ مرتبہ یہ مشق مشاہدہ ذات کی حاصل کیا جائے کرے اور درجہ احسان حاصل کرتے ہوئے انسان واصل و موصل الی اللہ بنکر دل بیار و دست بکار وائے مرتبہ پر پہنچ جائے تو دیکھے کیسی آسانی سے یہ مقصد عظیم بھی حاصل ہو جائیگا اور دنیا کے کسی سلسلہ میں بھی سر مو فرق نہ آئیگا پس کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی طریقہ سلامتی ہو سکتا ہے کہ جس سے سانپ بھی مٹائے اور لاکھی بھی نہ ٹوٹے یعنی انسان کمال معرفت الہی بھی حاصل کرے اور کمال بندگی و انسانیت بھی۔ غرض حصول قدرت کے لئے اُن تمام غیر مطلوب اور دشوار گزار مراحل سے بچنے کے لئے جو علم سحر میں سکھائے جاتے ہیں اسلام نے منظر جدید کا طبعی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توصل ایسا سکھلادیا ہے جس سے انسان کو عبادت و بندگی کا یہ جامع اور مختصر راستہ بھی جناب باری تک پہنچنے کا حاصل ہو گیا اور دنیا کے منصب حکمرانی پر بھی فائز ہو گیا اور عالم ارواح میں بھی تمام فرشتوں سے افضلیت کی راہ پڑ گئی۔

اسلامی و غیر اسلامی مجاہدات کا فرق اور ان کی مثال

اور یہ ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ شخص توروشنی حاصل کرنے کے لئے تیل اور تیل کے چکر میں پڑا ہوا ہے اور ایک شخص آفتاب کی روشنی میں اپنے تمام کاروبار باسانی کے چلا جا رہا ہے۔ یا مثلاً ایک شخص تو ایک کتاب کسی انارٹی اور ناواقف اُستاد سے پڑھے اور وہی کتاب ایک شخص کسی یگانہ روزگار اُستاد سے چند ماہ میں ختم کر لے تو ظاہر ہے کہ پڑھنے میں تو دونوں مساوی ہوں گے مگر گئے میں رتبہ اسی کا اعلیٰ رہیگا جو اُستاد کامل سے پڑھے گا۔ یہی فرق اسلامی عبادت و ریاضت اور غیر مسلموں کے طریقہ عبادت و ریاضت میں سمجھئے۔

علم سحر مخلوق کی جبہ سائی کرانا ہے اور علم الہی خدا کی

غرض علم سحر انسان کی طویات و سفلیات کے آگے ناک و رُخ و اتاہے اور اُن کے سامنے انسان کو جھکواتاہے اور علم الہی طویات و سفلیات اور جمیع مخلوقات و کل کائنات کو انسان کا مطیع و منقاد بناتا ہے اسی لئے وہ شرک ہے اور یہ توحید ہے۔

خدا تک پہنچنے کا راستہ انسان کیلئے عجز ہی ہو سکتا ہے انانیت نہیں ہو سکتی

علم الہی عجز کے راستہ سے انسان کو خدا تک پہنچاتا ہے اور یہی ایک راستہ انسان کے لئے صرف

اصلی واضح ذاتِ محمدیت تک پہنچنے کا ہوتا بھی ہے کیونکہ خود تو کوئی مخلوق خالق تک بلا واسطہ کسی صورت سے نہیں پہنچ سکتی۔ البتہ جب مخلوق عجز کا واسطہ لیکر اس کے بالمقابل آتی ہے تو ذاتِ محمدیت خود ہی اسکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی لئے حدیث شریف میں یہ تو فرمایا گیا ہے کہ جو شخص تواضع کرے گا اسے تو اللہ اسکو بلند فرمائے گا۔

لیکن یہ نہیں فرمایا گیا کہ انسان تواضع کر کے از خود بھی ذاتِ محمدیت تک پہنچ جاتا ہے۔ اور عظیم سحر بیشک اتانیت و کبر کے راستہ سے انسان کو خدا تک پہنچانے کا مدعی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ خلاف فطرت راستہ حتیٰ علیٰ الجمل فی سہم الخیاطہ سے کسی طرح بھی زیادہ وقت نہیں رکھتا۔

خدا کی ہمسری کر کے کوئی اس سے نہیں مل سکتا کیونکہ الکبریلہ ترائی خدا کی بڑائی میں اس کا ہمسرہ خود سر ہو کر اس سے ملنا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہمسری کا رنگ لیکر اس سے ملنا درحقیقت اسکی بارگاہ سے مردود ہی ہوتا ہے۔

جنات اور انسانوں کے یہ دو راستہ الگ الگ ہیں پھر جنوں کے لئے تو کسی نہ کسی درجہ میں یہ راستہ موصول الی المطلوب مانا بھی جاسکتا ہے کیونکہ ان کا مادہ علوی ہے وہ جب بھی صعود کرتا ہے بجانب علوی صعود کرتا ہے

اور وہ اپنے اجسام کو جس حالت میں چاہیں تبدیلی کر سکتے ہیں اور قدرت و اعجاز کے مظہر میں قدرت و اعجاز ہی کے راستہ سے خدا تک پہنچ سکتے ہیں لیکن انسان کے لئے تو یہ جنوں کا راستہ کسی طرح بھی موزوں نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا مادہ خاک ہے جو انکساری و عبادیت اور اسفل کی طرف اسے کھینچے ہوئے ہے عرض یہ ہے کہ سمجھدار انسان تو اسی راستہ کو اختیار کر لیتا جس میں اسن و اختصار اور عجز و تذلل ہو گا البتہ اخوان الشیاطین اور نادان مخلوقیں کھانے کے لئے بیشک پرخطر راستہ اختیار کرینگے مگر مقصد تک پھر بھی رسائی نہ ہو گی۔ کیونکہ ہر مخلوق اپنی ذوات اور ماہیت کے بدلنے پر کسی طرح قادر نہیں ہے۔

جس دم بضرورت جائز ہے مقصود بالذات ہو کر نہیں یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جس دم سے قوت روحانی بیشک بڑھ سکتی ہے اور توہین اور مقصوفین اسلام کا ایک طبقہ کم و بیش ضرور ہر زمانہ میں ایسا پایا جاتا ہے

جنہوں نے ایک مخصوص عرض حاصل کرنے کے لئے جس دم کیلئے اور کمال معرفت اور عشق الہی میں سلسلہ اسباب ایک درجہ میں قطع نظر کی ہے لیکن اس افراط و تفریط کے ساتھ نہیں کہ مہینوں تک جس دم کیلئے زندہ آدمی مردوں کے روپ میں اپنے کو پیش کرے۔ یا کھانے پینے کو گناہ سمجھے اور رزق جیسی نعمت جس سے اس کی ربوبیت آشکارا ہے اور جو ایک زبردست انعام ربی ہے اس سے کفرانِ نعمت کرتے ہوئے بالکل ہی اس سے منہ کو موڑے۔

اسلام نے خدا کی جناب میں قلب اور من کو پاک کرنے کے لئے ریاضتیں ضرور سکھائی ہیں مگر خوارق سے بے انتفاعی کے ساتھ اور مجاہدات و تزکیہ نفس کی اجازت ضروری ہے مگر لا یكلف اللہ نفساً الا و سہا کی قید کو یاد دلاتے ہوئے اور کشوف کو نیر و تصرفات قلبیہ سے بے اعتنائی کے ساتھ۔

اسلام کا جامع اور معتدل راستہ غرض اسلام نے نہ دنیا کا بے نیگا

نہ تن آسانی و نفس پروری کی تعلیم دی نہ نفس کو بالکل ہی ماریے کا حکم دیا بلکہ و لنفسک حلیہ حق اور لارہبانیۃ فی الاسلام فرما کر افراد و تفریط کے دونوں راستے مسدود فرمائے اور کشوف کو نیکی و نیکی بھول بھلیوں سے صحیح سالم گذرنے کے لئے ان کی طرف بے انتفاعی کا حکم دیا اور علم سحر کے ان آٹھ مقامات اور ان کے بے انتہا کلفتوں کے متعلق خود اہل ہنود کو اسکا اقرار ہے کہ اکثر لوگ اس راستہ سے منزلی مقصود تک نہ پہنچتے تھے اور اس راستہ سے حصولِ مراد بہت ہی مشکل کام ہے اور بہت سے لوگ اسی قسم کے کرشمے دکھلانے کے لئے اس علم کو سیکھا کرتے تھے پس جس علم کے کسی حصہ سے بھی انسان فتنہ میں پڑتا ہو اور وہ اس کا سد باب نہ کرتا ہو وہ علم یقیناً علم مضر کہلاتا ہے۔

آیت سحر اور اسکی تشریح و تحقیق اب اگر سحر کی متعلقہ تقریر اور اسکی تاریخی

کو پیش نظر رکھتے ہوئے آیت سحر و اتبعوا ما اتلوا الشیاطین علیٰ حلالہ و سلمائہ کے مطالب و معانی پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت بلا کسی تردد و گنجشک کے انشاء اللہ منکشف ہو جائیگی کہ ہاروت و ماروت جو تعلیم سحر سے انکار کرتے تھے اور وہ جو کہتے تھے اغاخ فتنۃ فلا تکفر یعنی ہم تو ذریعہ آرائش ہیں تم کفر میں پڑو ممکن ہے کہ وہ انہی صوتوں اور دقتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکار کرتے ہوں بلکہ یقیناً وہ جانتے تھے کہ اس راستہ سے انسان کا عجز و بندگی میں کمال حاصل کرنا بہت ہی دشوار بلکہ محال ہے اور اس علم کا خاصہ یہ ہے کہ اس سے خوارق عادات و تصرفات کا اسدر جہ ظہور ہوتا ہے کہ انسان تو انسان ہیں جنات تک فتنہ و عذاب میں پڑ جاتے ہیں اور منزلی مقصود کو نہیں پاتے لیکن جو شخص باوجود اس نصیحت کے بھی نہ مانتا اور سری ہو جاتا تو مجبوراً مدبرِ عالم کی مصلحت کلا غدا و لا وھا ولا من عطار بدک کی اجازت عاتر کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ اس علم کو سکھلا بھی دیتے جس کے ذریعہ سے انسان کا جنات و شیاطین کی مشابہت اختیار کر لیتا اور ان کے راستہ پر چلنا آسان ہو جاتا کیونکہ اس دارالعمل میں ہر ایک شخص لا تذروا زرقہ و ذرا خرید کے قاعدہ کے مطابق اپنے قول و عمل کا خود ہی ذمہ دار ہے چنانچہ جب کوئی اُن سے عہد و پیمان کرتا کہ میں اس راستہ پر چکر لوگوں کو فتنہ میں مبتلا نہیں کروں گا تو یہ دونوں فرشتے وہ اسرار بتلا دیتے جس سے انسان جنوں کی طرح کسبِ قوت

کرنے لگتا اور یہ تو نیک نسلت، فرشتہ صفت، لباس بشریت میں ملبوس فرشتے ہی تھے خدا کے سامنے بھی جب کوئی انسان دل سے توبہ کر لیتا ہے اور اپنے قصور کا معترف ہو جاتا ہے۔ بندہ گناہ کرنے کا سچا عہد و پیمان کر لیتا ہے تو حضرت علام الغیوب عالم ناکان و مایکون ہونے کے باوجود بندوں کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے یہ نہیں فرمایا کرتے تو آئندہ چکر بھر گناہ کرو گے لہذا تم اپنے قول میں کاذب ہو اسی طرح ہاروت ماروت کا کام بھی یہی تھا کہ وہ نفع و ضرورتوں سے آگاہ کر دیں اور جو راستہ انسانوں کے چلنے کا نہیں ہے بلکہ جنات کا ہے اس سے خبردار کر دیں لیکن اس پر بھی جبر و اصرار سے جو اپنے کو خطرہ میں ڈالتا ہے تو وہ خود اپنا ذمہ دار ہے وہ جانے اور اس کا کام یہ دونوں اس سے بری ہیں کیونکہ رسولوں کا کام تو نیک و بد کا جدا جدا کر کے دکھلا دینا ہی ہے اور بس۔ چنانچہ جب ہاروت ماروت سے کوئی اس علم کو سیکھتا تو ادلاؤ وہ اسکو سفلیات میں ملوث ہونے کی ہدایت کرتے اور جب کوئی اسکو گزرتا تو دیکھتا کہ اس کا ایمان چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح الیہ یصعد الکلم الطیب کے بیچ سے نکل کر آسمان کی طرف چلے جاتا اور اسکی جگہ کفر کی قوتیں لیتیں۔ پس آیت ہذا میں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ناکفر فرمایا گیا ہے اس سے یہ ظاہر فرماتا مقصود باری تعالیٰ ہے واللہ اعلم بمرادہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنات و شیاطین و ساحرین پر جو غلبہ و تسخیر عطا کی گئی تھی وہ کسب سحر کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ساحروں اور جنوں کے فتنے سے انسانوں کو بچانے کے لئے حق تعالیٰ نے جو قوت و قدرت بھیجی حضرت سلیمان علیہ السلام کے محض و کمال بندگی کی وجہ سے ان کو عطا کی تھی وہ ایمان کی دولت کے ساتھ عطا کی تھی۔ گویا ہندو دھرم کی اصطلاح میں ان کو راج یوگ حاصل تھا اور قرآن پاک کی اصطلاح میں ان کو ایک ایسا علم لدنی حق تعالیٰ کی طرف سے مرحمت فرمایا گیا تھا جس سے وہ تمام مخلوقات کی بولی سننے اور سمجھنے تھے اور فضلنا علیٰ کثیر من عبادہ المؤمنین کا مصداق تھے۔

ہندو دھرم میں علم سحر ہٹ یوگ ہے | ہندو دھرم میں چار یوگ ہیں۔ ایک کرم یوگ، دوسرے ہٹ

یوگ، تیسرے راج یوگ، چوتھے ہتیا یوگ۔ ہٹ یوگ سحر کو کہتے ہیں جس کا مطلب اہل ہندو کے یہاں یہ ہے کہ خدا تک جبر اور ہٹ سے پہنچنا۔ اور راج یوگ کے معنی ہیں خدا کا بندہ کو از خود اپنا مقرب اور خاص بنا کر اپنی قوتیں عطا کر دینا سو اہل اسلام کے نزدیک بھی مقرب و خاصان خدا و قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عبادت فریاض اور کسب و محنت سے تقرب خداوندی حاصل کرتے ہیں دوسرے وہ مقرب و محبتی جنکو حق تعالیٰ از خود معرفت و عرفان عطا فرمادیں اور بغیر کسب کے انکی معرفت اور دہیان کو مکمل فرمادیں چنانچہ انبیاء علیہ السلام وغیرہ پر جو بھی حکمت و معرفت کا نزول ہوتا ہے اور انکی جسد ربی تربیت ہوتی ہے وہ از خود سبحان و من امر اللہ ہوتی ہے۔

چونکہ یہود حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات کو سحری کا نتیجہ سمجھتے تھے اور ان کی کوتاہ نظر اس پر نہ پہنچی تھی کہ آخر تمام ساحر کیسے سحر و دم بخود ہوئے جبکہ سحر کی طاقت ہر ایک حاصل کر سکتا ہے اور ایک کا توڑ دوسرا کر سکتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت اور یہود کی غلط فہمی
اسلئے جب آیت "واتبعوا ما تنزلوا الشیاطین" کا نزول ہوا تو یہود و نصاریٰ نے کہہ دیا کہ محمدؐ نے سلیمان کو کیسے نبی کہہ دیا حالانکہ وہ تو ساحر تھے تو اصل میں یہود

کے پیش نظر یہ فرق نہ تھا اور نہ یہود ہرگز متعجب نہ ہوتے۔ دوسرے پہلے ہی سے یہود شیاطین کی بدولت اس فریب و جکڑ میں پڑے ہوئے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو کچھ بھی جنات و فریہ پر تسخیر حاصل تھی وہ ایک مخصوص کتاب کی وجہ سے حاصل تھی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سحر کا نتیجہ نہ تھے
علیٰ ہذا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ آج تک اسی مغالطہ میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے کہ ان کے تصرفات سب کے سب سحر کا نتیجہ تھے

غالباً انہی مذہبین کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا تو وہاں ہر معجزہ کے ساتھ لفظ باذنی موجود ہے جسکے تکرار و اعادہ سے صاف و صریح اشارہ اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اذن و اجازت سے جو بھی نشان اور امر ظاہر ہوتا ہے وہ ایسے کیشلہ شئی کا مصداق ہوتا ہے اور اس کی مثل اہل دنیا نہیں لاسکتے اور سمجھ لو کہ جسکی مثل دنیا میں ہو وہ ہمارا نشان اور فعل نہیں ہے بلکہ وہ سحر و نتیجہ کسب انسانی ہے چنانچہ اندھے کو ڈھکی کو قدرت کی پیدا کردہ ادویہ کے ذریعے سے تو ہر انسان سو نکھا اور تندرست کر سکتا ہے لیکن بغیر کسی غیر محسوس مدد خداوندی کے صرف وہی اچھا کر سکتا ہے جسکو بارگاہ احدیت سے اذن اللہ کی قوت اور تصرف کامل حاصل ہو چنانچہ معجزہ حضرت وحیانی الدنیا والآخرۃ کے متعلق اسی لئے ارشاد ہے واذ یخلق من الطین کھیمۃ الطیر باذنی فتخفق فیہا فتکون طیراً باذنی۔ الخ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا تو وہ بھی ہمارے حکم اور اجازت سے اور اندھے اور کوڑھیوں کو (اگر بغیر تصرفات ادویہ) اچھا کیا تو وہ بھی ہمارے ہی ارادہ و قدرت سے ان کے کسب کو اس میں دخل نہ تھا لیکن جبکہ متمردين و معاندین نے معجزہ و سحر کے ایسے میں فرق دکھائے جانیکی باوجود بھی اپنے دہم و وجود پرست طبیعتوں کی وجہ سے معجزات کا انکار ہی کیا اور انبیاء ماسیٰ کو مصلانہ کہا

مکہ میں معجزات انبیاء سابقین پر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری امتحان حجت
تو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں علم سحر کے امتحان

قوت بمثلہ یعنی قیامت تک اگر انسان اور جن منفرد اور مجتمع بھی یہ چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنالائیں تو ہرگز نہ بند سکیں گے جیسا کہ جن والہ منکر بھی آسمان و زمین بنا ناچاہیں یا آسمان کے ستاروں کی موجودہ ترتیب ہی کو بدلنا چاہیں تو ہرگز بدل نہیں سکتے تو تم ہی انصاف سے بتلاؤ جب وہ قوم عرب جو فصاحت و بلاغت اور اعجاز کلام میں امام الاقوام تسلیم کی گئی ہے وہ ہی اس جیسا کلام پر اثر بنانے سے عاجز ہو گئی اور جادوگر اپنے منتر و اور ساحرانہ کلمات میں اس جیسا اثر نہ دکھلا سکے نہ اپنے اثراتِ سحر کو اثراتِ علم الہی پر غالب کر سکے تو اس بدیہی اور مسکلتِ صریح اور محسوس اعجاز قرآنی کے بعد بھی کیا انبیاء سابقین کے اعجازات و معجزات کو سحر ہی کا نتیجہ اور اس کا مرتبہ دیا جاسکتا ہے؟ اور حضرت مصدق انبیاء علیہ السلام کی تصدیق کو معاذ اللہ غلط ٹھہرایا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور بیشک خدا کی عنایت و شہادت سے کسی طرح بھی نہیں۔ خوب سمجھ لیجئے کہ زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے اور یقیناً ایک دن میں ہلنے والی ہے اور آسمان اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے اور یقیناً قیامت کے دن ہل کر رہیگا۔ مگر حضرت الصادق المصدوق کی تصدیق معجزات انبیاء سابقین یقیناً و لاریب اپنے موقع و محل سے ایک سانچ اور سر مو بھیجے تجاویز نہیں کر سکتی۔

قرآن حکیم کے اعجاز کی اصلی وجہ جس طرح گندھک۔ پھرتال پارہ

اور چاندی بٹلے آفتاب کی حرارت ان کو پکا کر سونے کی شکل میں لے آتی ہے اور تھپ کی چاندی چاندی بنا دیا کرتی ہے اور سونے اور چاندی کے یہ اجزاء سب کو معلوم ہیں لیکن ان کے اوزان اور مجموعی ترکیب و ترتیب کا علم بجز مخصوص حاملانِ برآلہی کسی کو معلوم نہیں اسی لئے ہر ایک ہوس کیا ساز میں کیا ب نہیں۔ اسی طرح قرآن حکیم کے الفاظ و حروف تو ہر ایک کو معلوم ہیں لیکن ان حروفِ آبی و ناری خاکی و بادی کو ترکیبِ طہر کے ساتھ ایک خاص مقدار کے ساتھ جمع کر دینا اور ان میں معانی غیبیہ کو مضمر کر دینا جس سے وہ قلب انسانی کی گہرائیوں اور پہنائیوں میں اترتے چلے جاویں اور انسان کی روح کو زیورِ کمال سے آراستہ و مزین کر دیں۔ یہ سولے خداوندِ عالم کے اور کسی کے بس کا کام نہیں تھا اسی طہانہ ترکیب نورانی کے متعلق قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ اگر قرآن کریم کو تم منزل من اللہ نہیں مانتے بلکہ یہ عقیدہ دلوں میں پوشیدہ رکھتے ہو کہ یہ کلام بشر ہے تو اچھا اس جیسی اثر رکھنے والی ایک ہی سورۃ بنالائے جس کے معانی و مطالب، کیفیات و اخراجات، اور جس کے الفاظ و حروف کی باہمی کشش ایسی ہو جیسی ستاروں کی کشش اور علاقہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے اور جس کے انوار و راح و اجسام انسانی پر ایسے ہی غالب اور ناطق ہوں جیسے مذکورہ بالا اشیائے عالم کے اثرات انسان پر عادی ہوتے ہیں۔

علم الہی کا ایک ایسا بدیہی اور آخری معجزہ قرآن پاک کی صورت میں نازل کیا گیا جس کے بعد ہر اس شخص کو جس کا اگرچہ ایمان صرف مشاہدات و محسوسات پر ہی ہوا کو بھی دم مارنے کا موقع نہ رہے اور ہر ایک منصف مزاج کو ماہذا کلام البشر ہی کہتے بن پڑے۔ تشریح اسکی یہ ہے کہ علم سحر کی جس قدر بھی تاثیرات مانم میں پائی جاتی ہیں وہ الفاظ و حروف ہی کے سانچوں میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جادوگر جب اپنے منتر و کو پڑھ کر اپنے موکلوں کو بلاتا ہے اور کو اکب و سیارات و ارواحِ سفلیہ کی تاثیرات سے فائدہ اٹھاتا ہے تو واسطہ ہی حروفِ مروجہ ہوتے ہیں جتنی تعداد اٹھائیں یا اس سے کچھ زائد ہے اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے انہی اٹھائیں حروف سے جن سے دنیا کے تمام انسان ہر قسم کی بولیاں بول کر اسکی مخلوق میں ایک کو دوسرے سے تمیز دیتے ہیں اور ہر زمانہ کے خطیب اور فصیح فصاحت و بلاغت کے دریا بہا کر کلام کی قوت سے لوگوں کو مفتون و مسحور کیا کرتے ہیں اور ساحرانہ انانیت شعائر کلام سحر جگر لوگوں کو اپنا تابع فرمان بناتے ہیں ان سب کے غرور و انانیت کا تار و پود بھرنیکلے اور اعجاز الہی کی ہر دنیا میں لگائیے کیلئے ایک ایسا قولِ بلیغ اور کلام نور نازل فرمایا جسکی نورانیت سے آفتاب و مہتاب بھی ماند پڑ گئے۔ اور ساحرین کے محرور و رکے چلے ٹھنڈے ہو گئے۔ فصیح عربی عاجز و شذر رگئی۔ اور ایک اُٹی ہٹھی پر علوم الہیہ کی اس مولادھار بارش نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ خالق بے چون و بیچگون ہی کیلئے ہر قسم کے کمالات سزاوار ہیں اور اس کے موصوف کمالات ہونے کے بعد کسی خلقت کا عیب رکھنے والے وجود کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ کسی وقت اور کسی سلسلے میں بھی دعویٰ کمال و یکتائی کرے اسی لئے جناب باری تعالیٰ عز و جل نے کی جوت اعلان و تہجدی فرماتے ہیں وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوبسورۃ من مثله وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم منکرین یعنی اے مدعیانِ فصاحت اور لے منکرین آیات ربانی اگر اس قرآن معجزہ نما میں بھی شکوہ انبیائے سابقین معجزات کے کوئی شک و شبہ ہے تو تم سب ہی ملکر قرآن جیسی ایک سورۃ یا قرآن جیسی ایک آیت بنالائے اور جو بندش و ترکیب الفاظ و حروف قرآنی میں ستاروں کے باہمی ربط و ارتباط کی طرح قائم ہے اور اس کے معانی میں جوانوار و نور و رہنما ہیں اور ان کی تاثیرات کا یہ عالم ہے کہ زمین و آسمان کی تعمیریں ان سے وابستہ ہیں اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس کے بالمقابل تم بھی کوئی ایسا ہی کلام نورانی پیش کر دو اور بسانِ مصرعِ سحر کی تاثیرات پر غرور و تاز کر نیوالوں سے یہ کلام بجا اثر کر رہے کہ اسے ساحرانہ انانیت شعائر اگر تم اپنے دعویٰ فلاح سحر میں صادق ہو تو اپنے اثرات کو مجھ پر غالب کر کے دکھلاؤ لیکن بندہ عاجز سے قدرت کا مقابلہ چونکہ کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا اس لئے علام الغیوب قادر و توانا کی طرف سے یہ پیشین گوئیاں بھی فرمادی گئی قل لان اجتمعن الا نلح الجن علی ان یا تو اجمثل هذا القرآن لایا

جس قدر حضرات نوینین صلوٰۃ و نحر سے اپنی اپنی استعداد قدرت کے موافق مرتبہ احسان حاصل کرتے رہیں گے اُسی قدر ان کے حاسد اور دشمن مرتبہ ابتری و بربادی حاصل کرتے رہیں گے۔

اب ناظرین ہی اندازہ فرمائیں کہ الفاظ و حروف کی یہ اعلیٰ نورانی ترکیب اور سورہ کوثر کے ہر کیف و ہر تاثیر چلے کسی انسان کی طاقت ہے کہ وہ بنا کر دکھلا سکے اور جو بشارت اس میں مدلل طریق سے حضور علیہ السلام کو دی گئی ہے جس کا نثر اس دنیا میں صلوٰۃ و نحر سے انسان چکھ سکتا ہے اور جسکی صداقت ان شانہ و ہوالا بتر کی حکمی پیشگوئی سے ہزاروں بار شاہدہ میں آچکی ہے کوئی اس کا انکار کر سکتا ہے؟ یا سوائے خدا کے کوئی علم غیب کو اس طرح انسانوں پر آشکارا کر سکتا ہے؟ یہی عجز کا اصل سبب ہے جس پر ہر کس و ناکس کی نگاہ نہیں پہنچتی اور باوجود ہر کس و ناکس کے اظہار اعجاز قرآنی کے سب کو حقیقت اعجاز قرآنی سے واقفیت نہیں ہوتی اور یہی وہ سبب واحد ہے کہ اس کلام نور کے ہم پلہ و ہم مثل کوئی کلام آجنگ نہ بن سکا اور نہ کبھی بن سکیگا پھر سونا اور چاندی تو باذن پروردگار بنا لینا ممکن بھی ہے۔ چنانچہ برسوں خاک چھاننے والے اس کی حقیقت پر کبھی مطلع بھی ہو جاتے ہیں لیکن علوی ارواح لطیفہ نورانیہ کا اٹھائیں الفاظ و حروف میں اس طرح بند کر دینا کہ اس قرآن پاک میں جملہ کو اکب و سیارات کی طرح قسم قسم کے انوار موجود ہیں کسی انسان کے قبضہ قدرت میں نہیں دیا گیا۔ اسی لئے مخالفت ذکر حکیم کو بھی خداوند عالم نے اپنے ہی لئے مخصوص فرمایا یعنی ایسے پاک سینوں میں اس نور کو رکھنا تجویز فرمایا گیا جو ہر طرح قابل اطمینان ہوں اور اگر کوئی بغضائے اثرات خبیثہ کوئی تحریف کرے بھی تو خداوند عالم نے جس طرح انتظام کلی میں کسی بشر کو گڑ بڑ کرنے کی قدرت نہیں دی اسی طرح وہ اس کلام نورانی میں کوئی گڑ بڑ نہ کر سکیں۔ لایا قتیہ الباطل من بین یدیدہ ولا من خلقہ تنزیل من حکیم حمید۔

ظہور معجزات کی ضرورت | باقی رہی یہ بات کہ اس قسم کے اعجاز و نشانات کے اظہار کا ہر ذریعہ کیسی معنی سوا کے متعلق یہ عرض ہے کہ جب ہماری اور تمہاری حالت باوجود اس عجز و بیچارگی کے یہ ہے کہ اگر ہمارا کوئی ملازم جو وضع میں اور قطع میں اور روح میں بالکل ہم سے مشابہ اور ہمارے مساوی ہے ایک مرتبہ بھی آنکھ میں آنکھ ڈاکر یا آنکھ ملا کر بات کرے یا ایک شاگرد اپنے استاد سے اپنے کو بڑا اور بہتر کہنے لگے تو ہم جاہ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ہماری انانیت باوجود عجز و بیچارگی میں طوٹ ہونے کے اپنا عجز گوارا نہیں کرتی تو وہ کبر یا جس کے لئے عجز کو کبر یائی سراسر موزوں ہے اور جو قادر مطلق ہر قسم کے عجز و نیاز سے منزہ و مقدس ہے پھر اس کے جامع الکملات اور یکتا ہونیکے باوجود کسی کا دعویٰ قدرت و یکتائی کیسے قابل برداشت ہو سکتا ہے۔

چنانچہ سورہ کوثر جیسی چھوٹی سی سورت کو جب نکھر خانہ کعبہ کے دروازہ پر لٹکایا گیا کہ کوئی اس جیسا کلام بنا کر پیش کرے تو تمام فصلائے عرب باوجود ادعا کے فصاحت کے اس جیسے اعلیٰ و ارفع کلام کا مثل پیش کرنے سے عاجز و ششدر ہو گئے۔ فصاحت و بلاغت میں ظاہر ہے کہ ایک سے ایک بڑھ کر تھا لیکن اگر وہ عاجز نہ ہو تو اسی ترکیب الفاظ و حروف اور معانی غیب کے پیش کرنے سے۔ مثال کے طور پر ہم سورہ کوثر ہی کے متعلق وجہ اعجاز کو ظاہر کرتے ہیں۔

سورہ کوثر کا اعجاز علمی و عملی اور انسانوں کا عجز

دیکھیے سورہ کوثر کے صرف تین جزد ہیں۔ پہلا جزد انا اعطینا انکوثر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے اپنے نبی خاتم الزمان کو کوثر عطا کی۔ دوسرا جزد وفضل لربک و انحر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس کے شکر یہ میں نماز اور قربانی ادا ہونی چاہئے۔ تیسرا جزد انت شانہ و ہوالا بتر ہے یعنی تیرے دشمن ہی ابتر اور منقطع الذکر ہیں۔ کوثر عالم غیب کی ایک نعمت عظیمہ ہے وہ اس عالم میں عطا کی گئی جسکی لذت اندوزی کی صورت اس جہان میں صلوٰۃ اور نحر ہی ہے کیونکہ ان میں سے نماز سے روح کو تقویت اور زیور کمال حاصل ہوتا ہے تو نحر سے جسم انسانی کے اندر توانائی و استحسان آتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کے بالمقابل جو انسان بھی صد کی رام سے مقابل آئیگا وہی ابتری کے مرتبہ پر پہنچ جائیگا۔ تو اب فرمائیے کہ اس الہام ربی اور مضمون عالم غیب کا مثل کوئی مضمون بشر کیسے لا سکتا ہے اور کیا ایسے حکیمانہ مضامین غیب کو مثل چھوٹی سی سورہ بنا کر کوئی دکھلا سکتا ہے جسکی صفت یہ ہے کہ جس علم کی رو سے بھی سورہ ہذا کو جانچو وہ کامل و اکمل ہی نظر آتی ہے۔ ہم نے رسالہ آپ کوثر میں ایک جگہ لکھا ہے کہ مثلاً علم الوظائف اور علم العدد کی رو سے اگر سورہ کوثر کی خاصیت دیکھی جائے تو اس کے اثرات تب بھی اعلیٰ اور جلالی ہی نظر آتے ہیں کیونکہ اس سورہ کا حاصل مجموعہ ہے جو مدد کہ حکیم فسیا غوث کی تحقیق میں سیارہ زحل سے متعلق ہے۔ حکیم موصوف کا بیان ہے کہ ہر ایک حرف اور ہر ایک عدد کا تعلق ایک نہ ایک سیارہ اور ستارہ سے متعلق ہے تو اب حاصل یہ نکلا کہ سورہ ہذا کا یہ عدد باذن اللہ جسکی طرف بھی متوجہ ہو گا اسکی بربادی و ابتری کے لئے قطعی ہو گا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ روایات و احادیث معتبرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنان مخصوص بھی آٹھ ہی تھے جو تباہی و بربادی کے گھاٹ اترے پس نتیجہ یہ نکلا کہ صلوٰۃ و نحر میں جس قدر مرتبہ احسان کسی کو حاصل ہو گا تو آخرت میں تو اس کے لئے اس کا صلہ اعطائے کوثر ہے اور دنیا میں اس کا لازمی اور قطعی صلہ فلاح اور بربادی حساد و ابتری دشمنان ہے چنانچہ جوں جوں حضور علیہ السلام کو صلوٰۃ و نحر میں مرتبہ احسان حاصل ہوتا گیا وہ دوں حضور کے دشمن مرتبہ ابتری و بربادی میں کمال حاصل کرتے چلے گئے اور حضور کے صدقہ میں اب بھی

روحانی قوت

حرکات جسمہ عقلی، ترغیب، ارادہ و فعل کے بہترین دکانیاب۔ تاخیر نہ کرنا
میں روہانی قوت کا حصول کہتے ہیں۔ یہ طاقت ایک نعمت غریبہ قہر ہے جو کسی قلب پر
حاصل ہوتی ہے یعنی حرکات جسمہ کی جنگی کو ہم بکسوتی قلب بھی کہہ سکتے ہیں۔ کسی قلب
یا حرکات جسمہ کی جنگی تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ اور تصور حاصل ہوتا ہے اجتہاد عقل
سے۔ اس طرح پسلس اپنے آغاز پر اگر مرکوز ہو گیا۔ اور یاد رکھیں کہ ان تمام حرکات کا
سرچشمہ قلب ہے جو جملہ حرکات بلکہ کائنات کا مرکز ہے۔

قلب اپنی مرضی کا مالک نہیں ہے۔ یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے جو اس کو اپنے
اصلی مدعا پر قائم نہیں رہتے دیتے۔ وزیر باندہ براس کی آنکھیں ہیں۔ اور مشیر اس کے
کان ہیں جو اس پر ہمیشہ مادی رہتے ہیں۔ یہ ان سے متاثر رہتا ہے کیوں کہ انتشار
خیالات اس وقت ہوتا ہے جب کوئی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تمام خواہشات
کا مرکز دل ہے جس میں طرح طرح کی مناشیں پیدا ہوتی ہیں جن میں ایک تو اس کی اپنی
خواہش ہوتی ہے جو اس کو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام اندرونی خواہش
ہے۔ دوسری خواہش ۱۲ ام بیرونی ہے جو اس کو کانوں سے سن کر پیدا ہوتی
ہے۔ مگر یہ اندرونی خواہش پر جلد غالب آجاتی ہے۔ اور یہ اس کا مرید ہو کر
آنکھوں سے دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ چونکہ یہ وزیر باندہ براس کے شے کا صلیت
و ماہیت کو ابھی طرح سے دیکھ کر اس کو آکھ کر دیتا ہے جس کے مشورے اس
کو اس کی مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس میں اعتراض ہے تو تجربہ کیجئے
اور دیکھئے۔ آپ اپنے خیال کو ایک طرف لٹائیے یعنی کسی چیز کی خواہش دل
میں کیجئے جو آپ کے کان میں کسی محبوب دغریب خبر کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی
پہلی خواہش معدوم ہو کر آپ کا دل اس طرف چلا جائے گا۔ اور آپ کو اس عجیبے
غریب واقعہ کے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ پس یہی انتشار خیالات
ہے جس کے روکنے سے کسی قلب پیدا ہو کر ایک روحانی قوت حاصل ہوتی ہے جو کائنات
زیادہ تر دل اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھئے جب کسی شخص کی طرف مخاطب ہو کر
اس کو کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ پیشتر ہی ہمارے مطلب کو کہہ لیتا ہے۔ یہ اس کی بکسوتی قلب
کا نتیجہ ہوتا ہے جس سے قبل از میان کرنے کیلئے دلی منشاء پر مادی ہو جاتا ہے اس لئے
بکسوتی قلب کا ہونا ہر حالت میں ضروری ہے۔ یہ ابھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح حرف
پانچ ہیں اسی طرح قرائے انسانی کی حسیوں کی تعداد بھی پانچ ہے۔ پانچوں کو اس حسب بل ہیں۔
۱۔ دیکھنے کی حس بشار کہلاتی ہے۔ ب سنے کی حس سماعت کہلاتی ہے۔ ج۔ چھنے کی حس ذائقہ کہلاتی
ہے۔ د۔ سونگھنے کی حس مشام کہلاتی ہے۔ ہ۔ چھونے کی حس لمس کہلاتی ہے۔ انتشار خیالات کا
باعث یہ پانچوں کو اس ہوتے ہیں ان پانچوں کو اس کو قابو میں لانے کے بعد ہی روحانیت
حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ قابو بکسوتی قلب ہے۔ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اسی لئے سنت الشریعہ جاری ہے کہ جب انسان سراپا عیوب و نقصان اپنے
داروہ اور حد سے متجاوز ہو کر کسی قسم کا دعویٰ کمال کیا کرتا ہے تو اسی کے ہم جنسوں
سے اُس کے دعویٰ کمال کو پاش پاش کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ علم سحر کے متعلق بھی جب یہ باور ہونے لگا اور دعویٰ کیا جانے لگا
کہ انسان اس کے ذریعے سے فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے اور ساحر اپنے
انانیت شعار بھی جب انبیاء و بندگان خاص کی صف میں شمار کئے جانے
لگے اور حق باطل کے ساتھ اس درجہ ملتبس اور مختلط ہونے لگا کہ باطل کو
حق اور حق کو باطل سمجھا جانے لگا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و
موسیٰ و عیسیٰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسے معجزات ماہرہ کے ساتھ
مبہوت فرمایا۔ جس سے اس حقیقت باطل کا علل اورد ہو جائے۔

اور سب سے آخر میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن
عظیم اور موعودتین کا نزول فرما کر چلتا اس پر خط عدم کھینچ دیا گیا اور ہمیشہ
کے لئے سحر کا سر نیچا کر کے اس کے بچے الگ الگ کر دیئے گئے۔ فقط۔
سبعان رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد
للہ رب العالمین۔ و صلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ
وصحبہ اجمعین۔

اگلے شمارے کی ایک جھلک

تمام مستقل عنوانات

درس عملیات، علم الاعداد، علم النفس، علم الرمل، نبیوں کی شریک
حیات، علاج بالقرآن، روحانی ڈاک، خوابوں کی تعبیر، ہینا ٹرم وغیرہ
کے علاوہ بعض اور قیمتی مضامین بھی جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ مثلاً

فالنامہ حضرت لقمان

روحوں کی ماضیات کا عمل

قضاے حاجات کا ایک نادر فارمولہ

”پنجابہ قاف“ کی افادیت

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی ایک گمراہ اصطلاح

مولانا سید اسعد مدنی کا اعتراف کہ دانی۔

روحانی عملیات کی مخالفت کرنے والوں کے کردار کی حقیقت؟
اور بھی بے شمار وہ دلچسپیاں جو طسماقی دنیا کو دوسرے رسالوں سے ممتاز کرتی ہیں
اگلا شمارہ ضرور پڑھیں قیامت ۵ ار روپے ہوگی۔

شائع کردہ: طسماقی دنیا دیوبند

مسئلہ عنوان

انسانی مسائل کا روفی حل

حَسَنُ الْهَاشِمِيِّ فَاضِلُ دَاوَالْعِلْمِ دُوْبُنْدُ



ہر شخص خواہ وہ ظلماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو۔ ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کیلئے جوابی لفاظ ضرور ساتھ بھیجا جائے۔ اگر اسے کالم میں جگہ نہ ملے سکے تو ڈاک کے جوابات دیدئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

جادو کیسے کرایا جاتا ہے

سوال از: سود احمد _____ مالِ گاؤں۔

جادو کے بارے میں پہلے میرا خیال یہ تھا کہ جادو صرف شعبہ ہازی اور نظربندی کو کہتے ہیں۔ لیکن حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کی معارف القرآن پڑھ کر اور اس میں آیات سحر کی تفسیر پڑھ کر مجھے معلوم ہوا کہ جادو اگرچہ حرام ہے۔ لیکن اس کی ایک حقیقت ہے اور جادو کے ذریعہ انسان کی جان تک لجا سکتی ہے۔ اپنے ظلمانی دنیا کے ذریعہ دودھ اور پانی کے فرق کو کھول کر رکھ دیا ہے۔ حقیقت اور افسانے کے درمیان جو فرق ہے اس کی وضاحت بھی آپ نے کر دی ہے۔

جادو کے بارے میں آپ نے وقتاً فوقتاً دی کہا ہے۔ جو ملے حق کی رائے ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جادو لوگوں پر کیسے کرایا جاتا ہے؟ اگر آپ اس سوال کے جواب کو تفصیل کے ساتھ بیان کر سکیں گے تو بہت لوگوں کو فائدہ ہو گا اور جادو سے حفاظت کے طریقے بھی بتا دیں تو عنایت ہو گی۔

جواب طریقے شرعاً حرام ہیں۔ اس لئے کہ جادو بالعموم الشکر کے بندہ کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ اور الشکر کے بندوں کو نقصان پہنچانا اور کسی اُزرت میں مبتلا کرنا قطعاً حرام ہے۔ البتہ جادو کی حقانیت بشیاءِ حقان و شواہد سے دُور اور دُور چار کی طرح ثابت ہے اور اسی لئے تمام علما نے ربانی نے اس کی حقیقت اور واقعیت کو تسلیم کیا ہے۔

جادو کو کسی پر واقع کرنے کے ایک نہیں لاقعداد طریقہ ہیں۔ عام طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں کوئی سفلی عمل کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ چیز کسی کو کھلا دی پلا دی جاتی ہے۔ یہ چیز جس کے جسم میں داخل ہوتا ہے اپنا اثر دکھا دیتی ہے اور ایسے جادو کی جو کھلنے پینے کی چیزوں کے ذریعہ ہوا ہو۔ کاٹ کر نابھی قدرے دشوار ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ جادو کھلنے پینے کی چیزوں کی وجہ سے انسان کے رگ روٹھ میں سرایت کر جاتا ہے اور خون میں گردش کر رہے ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ اکابرین نے یہ لکھا ہے کہ جادو گر اپنا ناپاک ارادہ پورا کرنے کیلئے مسحور کے بال یا ہاتھوں پیروں کے ناخن یا پھر استعمال شدہ کپڑے کسی طسوع حاصل کر لیتا ہے۔ اس سلسلے میں بعض عاملین کا خیال یہ ہے کہ بال صرف سری کے کام میں آتے ہیں جسم کے دوسرے حصے کے بالوں پر جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔ ناخن کے سلسلے میں یہ رائے ہے کہ اگر وہ بیس کی بیس اُٹھگیوں کے ہوں تو کارگر ہوتے ہیں۔ ورنہ جادو بے اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض حضرات کی رائے یہ بھی ہے کہ اگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن حاصل ہو جائیں تو جادو گر اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ استعمال شدہ کپڑے میں جادو اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے جب کہ کپڑا مٹھنے سے پہلے کسی کے ہاتھ لگ جائے۔ مٹھنے کے بعد انسانی جسم کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ اور قوتِ لاسر کا اثر باطل ہو جانے کی وجہ سے انسان محرکِ لپیٹ میں نہیں آتا۔

اگر یہ بخلا چہیزیں دستیاب نہیں ہوتیں تو چار دگر مسحور کے پاؤں تلے کی مٹی حاصل کر تلے ہے اور اس میں محروہ گھاٹ کی مٹی کے علاوہ گندے اور مٹی میں تیار کی ہوئی چیزیں ملائے۔ پھر ایسی جگہ انہیں دہلاتا ہے جہاں سے مسحور کو روزانہ گزرنا ہوتا ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ جا دو کا اثر مسحور کے بدن پر بڑا ناشروع ہو جاتا ہے اور وہ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جن کا دواؤں اور جڑی بوٹی کے ذریعہ علاج نہیں کیا جاسکتا۔ معالجین اور تیار دار علاج کرنے کرتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن کوئی دوا اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ اور دن بدن مریض کی صحت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی لاتعداد طریقے ہیں۔ مثلاً گھر کی جو کھٹ پر کوئی چیز گر گڑا دینا۔ گھر کے صحن میں کوئی ہانڈی دبا دینا۔ کسی قبرستان میں کوئی پتلا دبا دینا۔ اور اس پتلے پر بریض کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دینا۔ پھر اس پتلے کے ساتھ ساگ کوئی ایسا عمل بھی دبا دینا جو سفلی اور میلے علم کے ذریعہ وجود پذیر ہو جاتا ہو۔ ایک وقت مبینہ میں اس گڑھٹ کے اثرات مریض کے قلب و ذہن پر پڑنے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے بعد جسم بھی کمزور اور لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔

عطا کرتا ہے اور زہر یا ذن الشربہ کو گلا دیتا ہے۔ اسی طرح سفلی جادو باذن الشر انسان کو ضرر پہنچاتا ہے اور کبھی کبھی جان بھی لے لیتا ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ جس کی موت کا تپ تقدیر نے حکم کے ذریعہ لکھ دی ہے۔ اس کی موت سحر کے ذریعہ سے واقع ہوتی ہے۔ خواہ وہ سحر کو مانا ہو یا دانتا ہو۔ کوئی اگر زہر کی سمیت کا قائل نہیں ہوتا۔ تب بھی زہر اس کو نقصان پہنچانے میں کسر نہیں چھوڑتا۔

جادو کے صرف ہی طریقے رائج نہیں ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان کے علاوہ بھی ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ انہیں ہر پابجانی ہیں۔

جادو سے حفاظت کیلئے اپنے بالوں کی اپنے کنگھے کی اپنے ناخنوں کی اپنے استعمال شدہ جوتوں اور کپڑوں کی اپنی استعمال شدہ ٹوپی کی اپنے فریڈ کی حفاظت خاص طور پر کرنی چاہیئے۔ کسی جگہ سے آئی ہوئی چیز کو بالخصوص اگر وہ مشتبہ شخص سے بھی ہو۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا یُغْنِیْ عَنْکُمْ اَنْتُمْ وَبَیْتُکُمْ وَلَا اَرْضُکُمْ وَلَا مَالُکُمْ**۔ علاوہ ازیں خانا زاد تلاوت قرآن کی پابندی رکھنی چاہیئے۔ جو لوگ پابندی کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور روزانہ کلام الشریک تلاوت کرتے ہیں وہ بفضل رب اللطیف ارضی اور سادی آفات محفوظ رہتے ہیں۔ اور اگر کسی زد میں آجی جلتے ہیں تو صلہ ہی انہیں چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔ اس شخص سے آپ یہ تو بھڑی گئے ہوں گے۔ جادو کس طرح کیا جاتا ہے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی جان گئے ہوں گے کہ جادو ٹوٹنے سے اپنی حفاظت کس طرح کی جاسکتی ہے۔

جادو سیکھنا کیسا ہے؟

سوال از: رابض،

جادو کی تعلیم حاصل کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جادو کو دین کرنے کے جو طریقے بزرگوں سے منقول ہیں جو مؤثر قرآنی **جواب** عملیات پر مشتمل ہیں۔ انہیں سیکھنا تو اس دور میں بے حد ضروری ہے بعض طریقے جو عبرانی اور شریانی زبان میں ہیں۔ لیکن ان سے شرک کی جو نہیں آتی انہیں سیکھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ اس جادو کی تعلیم حاصل کرنا جو گندے اور پیلے علم کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اور جس میں شیطان لعین نے ستارہ کی جاتی ہے۔ قطعاً حرام ہے۔ الشریعی ناپاک چیزوں سے ہم سب کی حفاظت فرما **آمین** (تم آمین)

علم نجوم اور علم رمل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال از: رابض،

بعض علماء سے سنا ہے کہ علم نجوم اور علم رمل ناجائز علم کے دائرے میں آتے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب ہمارے علم کے مطابق علم نجوم اور علم رمل مطلقاً ناجائز علم کے دائرہ میں

بعض جاندوں کی پڑیوں پر بھی مریض کا نام لکھ کر عمل کیا جاتا ہے اور پھر اس پڑی کو مریض کے گھر میں یا اس پاس دیا جاتا ہے۔ بعض جاندوں کے خون پر سفلی عمل کیا جاتا ہے پھر اس خون کو مریض کے گھر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ خون جادو کے ذریعہ بھی مریض کے گھر میں ڈلوادیا جاتا ہے۔

اسی طرح بڑے جاندوں کے گردوں اور کبھی پر بھی سفلی عمل ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ چیزیں سحر کے گھر جاتی ہیں۔ اگر بالاتفاق وہی شخص انہیں ہاتھ لگائے یا ان پر سے گزر جائے جس کیلئے یہ سفلی عمل ہوا ہے تو جادو گر اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

روز ترمہ کے استعمال میں آنیوالی کھانے کی چیزیں مثلاً سرخ، ہلدی، ادھنیانا، پاپر کوئی ترکاری یا کوئی پھل دیکھو پر بھی سفلی عمل کر کے اس کے گھر بھجوا دی جاتی ہیں جس پر عمل کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر اتفاقاً ان چیزوں کو وہی شخص استعمال کر لیتا ہے جس کے لئے بھجوائی گئی ہیں تو جادو گر کا تیرنہ نہ پر لگتا ہے اور اس کے بعد وہ شخص جادو کی زد میں آ جاتا ہے۔ اور برباد ہو جاتا ہے۔

بعض جادو غیر میعادری ہوتے ہیں۔ اور بعض کی میعاد مقرر ہوتی ہے جس میں کی میعاد چالیس دن کی ہوتی ہے۔ اگر اس دوران مریض کا علاج کرایا جائے تو عمل کٹ جاتا ہے اور متاثر انسان خطر سے عمل جاتا ہے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہوگئی اور کوئی ڈھنگ کا روحانی علاج نہیں ہو سکا تو مریض کی قوتِ نفع گھٹے گھٹے کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جسم پر ضعف اور مرونی طاری ہو جاتی ہے۔ نیز جادو زڈانسا کا روزگار بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ جس کے لئے کیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ہر گوشہ متاثر ہوتا ہے۔ صرف اس کی جان ہی متاثر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا سال بھی نشانہ بنتا ہے۔ اور جو جوں وقت گزرتا رہتا ہے اس کی صحت گرتی چلی جاتی ہے اور اس کا روزگار بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی مریض جان بحق بھی ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ موت اور زندگی کا مالک اللہ ہے۔ اور جب یہ بات سہم ہے کہ موت جب ہی آئے گی جب اللہ چاہے گا تو پھر کسی کے مارنے سے یا کسی جادو کرنے سے کوئی کیسے رسکتا ہے؟ یہ بات بظاہر بہت خوشنما

اور قرین عقیدہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اس بات میں کوئی دم نہیں ہے۔ اسبابِ دہل کی اس دنیا میں جب بھی کوئی شخص اچھا بُرا سبب اختیار کرے گا اس کے نتائج سامنے آکر رہیں گے۔ اور یہ نتائج نظامِ خداوندی ہی کا ایک جز ہوں گے۔ ہم نے آج تک کسی بھی صاحبِ عقیدہ انسان کو کفریہ کے دور میں یہ کہنے پوئے نہیں دیکھا کہ گھر سے باہر چلو کفریہ سے کیا ہوتا ہے۔ گولی تو جب ہی لگے گی جب اللہ چاہے گا؟ کوئی شخص خواہ کتنا بھی راسخ العقائد ہو۔ زہر کے پیالے پر کچھ کر نہیں پتا کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا۔ زہر اثر انداز نہیں ہوگا۔ اسباب کی اس دنیا میں اللہ کی قدرت کی بڑائی اور فوقیت اپنی جگہ لیکن اسباب باذن اللہ ہر مرحلے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ آگ باذن اللہ جلاتی ہے۔ تلوار باذن اللہ کاٹتی ہے۔ تریاق باذن اللہ حیات دیتی ہے۔

کوئی حقیقت ہے۔ برائے ہر بانی اپنے رسالے میں اس پر روشنی ڈالیں۔

جواب جنات کے ذریعہ جادو کرانے کی روش تو بہت پُرانی ہے۔ ہوتا ہے ہر ایک جو لوگ اپنی روحانی طاقت سے جنات کو تاج کر لیتے ہیں وہ لوگ جنات کے ذریعہ دوسروں پر غلطی اور غلطی حملے کر کے ان کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں۔ اور ایسے کمزور لوگوں کا علاج قدرے دشوار ہوتا ہے۔ دشوار سے مراد ناممکن نہیں ہے۔ بلکہ دشوار سے مراد دقت طلب ہے۔ اور یہ علاج ہر کس دنا کس کے بس کی بات بھی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا علاج وہی عامل کر سکتا ہے جو روحانی علیات کا ہمسوار ہو۔ اور جسے فن کی باریکیوں اور گہرائیوں کی خبر ہونے کے ساتھ ساتھ نوکلین اس کے تابع ہوں۔ رہا اندھے کا تیر تو وہ تو کسی جگہ کسی کے ذریعہ کسی کے بھی لگ سکتا ہے۔ جس اتفاق کو اصولی درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ روحانی علیات میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ باقاعدہ اس فن کا درس لیں تاکہ موجودہ دور پر فتن میں جس میں غلطی اور میلے علم کے ساتھ ساتھ جنات کے ذریعہ سرکھانے کی مثالیں بھی کافی سے زائد ہیں۔ وہ لوگوں کی صحیح معنوں میں بروقت خدمت کر سکیں۔

ایک نصیبت اور آفت اس دور میں اور بھی دیکھنے میں آرہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جنات خود بھی جادو کا سہارا لے کر انسانوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ماطین مریض کا علاج کرتے ہیں تو انہیں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیوں کہ ایسے مریض کی تشخیص درجہ سترین جاتی ہے۔ وہ کمزور بھی ہو سکتا ہوتا ہے۔ اور آسیب زدہ بھی ہے۔ حالانکہ فی الحقیقت وہ کمزور ہی ہوتا ہے اور اور سحری کا علاج اُسے صحت عطا کرتا ہے۔ لیکن کم تعلیم یافتہ ماطین یہاں دھوکا کھاتے ہیں۔ اور انہیں غامض مشکلات علاج کے سلسلے میں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ جہاں روح جنات کے ذریعہ کرایا جاتا ہے اس کا علاج ممکن ہے یا ناممکن۔ تو اس سلسلے میں ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی بات ناممکن نہیں ہے جب کسی پر کچھ چڑھا دینا ممکن ہے تو اس کو اتار دینا بھی قرین اسکان ہے۔ یوں بھی اللہ نے اس دنیا میں ہر بیماری اور ہر آفت کا علاج اور دفعہ پیدا کیا ہے۔ اور اسی پر کائنات کے وجد کا انحصار ہے۔ اگر ہونی پیدا کر دی جاتی اور گدنی پیدا کر دی جاتی تو بھی دنیا کا نظام فیل ہو جاتا اور اگر امراض اور حملے کی حقیقت پیدا کر دی جاتی لیکن علاج اور دفاع کی صلاحیت عطا نہ کی جاتی تب بھی نظام کائنات درہم برہم ہو جاتا ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ جنات کے ذریعہ جو جادو کرایا جاتا ہے وہ حد سے زیادہ بھیانک اور خطرناک ہو سکے ساتھ ساتھ بہت دشوار طلب ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ایسے جادو کا علاج ناممکن اور مستحیل ہے۔ شاید خدا کے رحم و کرم کو محدود کر دینے کے مترادف ہے اور اس کا تعلق کم علمی اور نادانی سے جڑا ہوا ہے۔

جادو سے حفاظت کا عمل

سوال از: فضیل احمد ————— امین

اے البتہ اگر یہ علوم سجاد و منہم جادو جانی تو پھر ان میں قباحت پیدا ہو جاتی ہے۔ علم نجوم مادہ حقہ جس میں آنے والے زمانہ سے متعلق پیش گوئیاں کی گئی ہوں۔ اور فیک کی باتیں بتاتی ہیں۔ بالیقین گمراہ کن ہوتا ہے۔ اسی طرح علم رمل کے ذریعہ اگر لوگوں کو خوب سے پڑے پٹائے جا رہے ہوں اور اس کے توسط سے حاصل شدہ علم کو صد فی صد صحیح تصور کیا جا رہا ہو تو بلاشبہ ناجائز ہے۔ لیکن علم نجوم اور علم رمل کا وہ حصہ جو ہمارے بزرگوں سے نقل ہوتا آرہا ہے۔ اور جسے اسباب کی اس دنیا میں نظام خداوندی کا ایک حصہ سمجھ کر محتاط طریقے سے بطور سبب اختیار کیا جاتا ہے اور اس پر اتنا ہی یقین کیا جاتا ہے جتنا موسیٰ اثرات اور آلات کے ذریعہ حاصل شدہ علم پر یقین ہوتا ہے اس کے سیکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اسے مفید وغیر مفید سمجھنے میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ (دانش عالم)

چوکی چھوڑنے کی حقیقت

سوال از: سلطان احمد ————— کانپور

اکثر لوگوں سے سننے میں آتا ہے کہ فلاں آدمی پر چوکی چھوڑ دی گئی ہے اور اب اس کا بچنا مشکل ہے۔ تو کیا چوکی چھوڑنے کی کوئی حقیقت ہے یا یہ خواہ مخواہ والی بات ہے جو عوام میں پھیل گئی ہے۔

جواب چوکی سے مراد یہ نہیں ہے کہ لکڑی کی کوئی چوکی یا تخت کسی کے خلاف چھوڑ دیا جاتا ہو۔ بلکہ سفلی اور گندے محل کے ذریعہ جو خطرناک حملہ کیا جاتا ہے اس کو چوکی چھوڑنا کہتے ہیں۔ بالعموم گندے اور میلے محل کے ذریعہ ہانڈی جادو گر کسی کے خلاف مخصوص راتوں میں روانہ کرتا ہے۔ اور یہ ہانڈی از خود اُڑ کر اس شخص کے گھر پہنچ جاتی ہے جس کو نشانہ بنایا گیا ہو اور اس کے بعد وہ کسی ہنگام بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جہاں پہنچ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا کا کوئی حربہ اور کوئی طریقہ کسی انسان کی جان اس وقت تک نہیں لے سکتا۔ جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔ ہاں یہ طے ہے کہ جس طرح اس دنیا میں ہندو کی گولی اور کمان سے نکلا ہوا تیر کسی کو زخمی کر سکتا ہے۔ اسی طرح جادو کے ذریعہ چھوڑی ہوئی چیزیں بھی نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ بالعموم اس طرح کے عمل اس قوم سے کر لئے جاتے ہیں جو ٹرا پیئے اور خنزیر کا گوشت کھانے کے عادی ہوں۔ کیوں کہ اس طرح کے سفلی عمل میں وہ عامل زیادہ کامیاب ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ جسمانی اور روحانی طور پر ناپاک ہو۔ اللہم اَحْفَظْنَا مِنْ شَرِّ دِيَانَفْسِنَا۔

جنات کے ذریعہ جادو کرانے کی حقیقت

سوال از: رایت

یہ بات بھی اکثر سننے میں آتی ہے کہ فلاں انسان پر جنات کے ذریعہ جادو کرایا گیا ہے۔ اس لئے اس کا علاج ناممکن ہے۔ یہ بات ماطین کا ڈھکوسلہ ہے یا اس کی

برائے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے دروسے جادو ڈونے سے پوری طرح حفاظت ہو سکے اور کسی حاسدا اور بدخواہ کا کوئی دارہم ہر ذہل سکے۔

بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء حق تعالیٰ کا اسم صفاتی "یا قابض" ۳۳ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ کسی بھی طرح کا جادو وعما وہ ملوی ہو یا سفلی آپ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ چھوٹے بچوں پر آپ اس اسم کو ۳۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اس طرح بچے بھی سحر کے بُرے اثرات سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

جادو کے اثرات کو ختم کرنے کا عمل

سوال از: محمد رشید احمد ————— بھیوڑی

آج کل جادو اور کالے کر توت کا سلسلہ عام ہے۔ اکثر لوگ جادو اور بندش میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اگر علاج کے لئے باباؤں سے رجوع کیا جاتا ہے تو وہ دوسرے انداز سے غلام ڈھلتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیشتر انسان دوسرے ستم بھیل رہے ہیں۔ طلسماتی دنیا پڑھ کر امید کی کرن نظر آتی ہے۔ آپ کے درخواست ہے کہ کوئی ایسا مؤثر عمل بتائیں جسے پڑھ کر انسان خود بھی جادو کے اثرات سے بچ سکے اور اپنے گھروالوں کو بھی بچا سکے۔ امید ہے کہ جادو نمبر میں میرے سوال کا جواب دے کر شکر یہ کا موقعہ دیں گے۔

لیجئے ہم آپ کو ایک ایسا عمل بتاتے ہیں جو بہت آسان ہے۔ اگرچہ اسکو **جواب** پڑھنے میں کچھ وقت لگے گا۔ لیکن بغیر بے خرچ کئے آپ جادو کی خوش سے نجات پالیں گے۔ بلکہ انشاء اللہ یہ بھی ہوگا کہ جادو و جادوگر کی طرف لوٹ جانے کا ادراغ اپنے کئے کی سزا اسی دنیا میں مل جائے گی۔

عمل یہ ہے کہ آپ ایم باری تعالیٰ یا "مُحِیْتُ" سات ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے خود بھی پی لیں۔ اور اپنے گھروالوں کو بھی پلائیں۔ اس پانی کی برکت سے جو لوگ جادو کی لپیٹ میں ہوں گے انہیں جادو کے اثرات سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ اور جو لوگ جادو سے محفوظ ہوں گے اُنہم کیلئے ان کی حفاظت ہوگی۔ اس عمل کو اگر سات دن تک لگاتار کر لیا جائے تو کیسا بھی جادو و جادوگر سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے سحر زدہ انسان کو مصیبت کا ملہ نصیب ہو جاتی ہے۔

جادو سے پریشانی

سوال از: مومن خان ————— دہلی

چند سالوں سے ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ ہمارے گھر میں چھوٹے بڑے سبھی لوگ بیمار رہتے ہیں۔ میرے شوہر تو بالکل ہی پابانج ہو کر رہ گئے ہیں۔ بڑے لڑکے کا کام بہت اچھا تھا۔ اس کی ٹیلر کی دکان تھی لیکن

ایک سال سے اس کا کام ٹوٹ گیا ہے۔ چھوٹا اسکرین برٹنگ کا کام کرتا ہے۔ بہت محنت کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی پیسے سے پریشان رہتا ہے۔ کام بھی اکثر اسے نہیں ملتا۔ ایک لڑکی بچوں کو پڑھاتی ہے۔ وہ بھی اکثر اتنی بیمار ہو جاتی ہے کہ بس جان کے لالے پڑھاتے ہیں۔ گھر میں اکثر خون کے دھبے اور کچھ کی بوٹیاں نظر آتی ہیں۔ خدا ہی جانتے کہاں سے آتی ہیں۔ کئی مولاناؤں سے رجوع کیا ہے۔ تجویز بھی لئے ہیں۔ اس سلسلے میں کافی پیسہ خرچ کیا ہے۔ لیکن فائدہ محسوس نہیں ہوا۔ ہم لوگ آپ کا طلسماتی دوا اردو ہازار سے خرید کر پڑھتے ہیں۔ اسے پڑھ کر مایوسی دور ہو جاتی ہے۔ یہ رسالہ بلاشبہ سب کیلئے ایک سچاکی حیثیت رکھتا ہے۔ ازراہ کرم جس طرح آپ دوسرے لوگوں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ ہماری بھی رہنمائی کریں۔ کوئی ایسا عمل بتائیں یا کوئی ایسا علاج تجویز کریں جس سے ہمیں آئے دن کی مصیبتوں سے اور بے برکتی سے چھٹکارا مل جائے۔ میں عمر بھر آپ کی مافیت کی دعا کروں گی۔

آپ کیلئے اسامہ باری تعالیٰ میں سے ایک اسم مبارک تجویز کیا جاتا ہے **جواب** اس کے درود کی برکت سے انشاء اللہ آپ اور آپ کے تمام گھروالے جادو کی ستم ظریفی سے پوری طرح محفوظ ہو جائیں گے۔ اور ایک جو اثرات گھر میں ہوتے ہیں وہ انشاء اللہ زائل ہو جائیں گے۔ روزانہ صبح دس بجے ایم باری تعالیٰ "اَلْمُحِیْتُ" ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس دن تک لگاتار پڑھیں۔ اگر اس دلیفے کو تدریجاً چھوڑ دے تو چالیس دن تک ناخاندہ نہ ہونے دیں۔ اور اگر کوئی عورت پڑھے تو قدرتی مجبوری کا عرصہ گزر جانے پر چالیس دن کی تعداد پوری کر لے۔ اس کے بعد روزانہ صرف تلو مرتبہ سات کے حقے جسے "یار قیوم" پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی مدد ابھی پوری نہیں ہوگی کہ آپ اپنے گھر میں راحت اور سکون محسوس کریں گی اور کاروبار میں بھی برکت شروع ہوگی۔ بے روزگاروں کو روزگار ملے گا اور انشاء اللہ گھر کی بیمار یاں اور دوسری خوشنیں بھی ختم ہو جائیں گی۔

بندش کھولنے کے لئے

سوال از: کبیر احمد خاں ————— بجنور

میں ۳ سال تک شادی میں رہا۔ والد کے انتقال کے بعد میں انڈیا واپس آ گیا تھا۔ اور اپنے وطن بجنور میں میں نے کپڑے کی دکان کھولی۔ شروع شروع میں یہ دکان خوب چلی۔ دیکھنے والوں کو حیرت ہو آ کر تھی تھی اور بدخواہوں کو خستہ بھی ہوتا تھا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ کام ہلکا ہوتا چلا گیا۔ اور ۱۹۸۵ء کے آخر سے کام کی پوزیشن بالکل خراب ہو گئی۔ اور اب حالت یہ ہے کہ میں سارا دن دکان پر ہاتھ پرجھٹکتے بیٹھا رہتا ہوں۔ سبزیں بھی غالی چلا جاتا ہے۔ فرض بے حد ہو گیا ہے۔ زندگی کی ضرورتیں روبرو کر پوری ہوتی ہیں۔ بعض ماسلوں سے بات کی تو انہوں نے بندش بتائی تو میں بھی انہوں نے دیئے۔ لیکن مجھے اُنہم کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ آپ کوئی صلاح

بنائیں تاکہ بندش کھل جائے اور پریشانیوں دور ہوں۔

جواب دوکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اور چالیس روز تک دوکان کھولنے کے بعد اپنے پیچھے پڑھ کر ۴۱ مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھیں۔ یہ عمل بیٹھ کر کریں لیکن عمل کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جب تک اس عمل سے فایز نہ ہو جایا کریں۔ خرید و فروخت شروع نہ کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں بندش کھل جائے گی اور خریداروں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ چالیس دن کے بعد آیت الکرسی والا عمل جاری رکھیں اور سورۃ الم نشرح والا بند کر دیں۔ فائدہ ہونے پر اطلاع دیں۔

بوجہ سحرا سقاط حمل سے بچنے کی تدبیر

سوال از: محمد فاروق کلیمان

ہماری شادی کو چھ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک ہم میاں بڑی اولاد کے نعمت سے محروم ہیں۔ جب بھی بڑی حاملہ ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی بات ایسی پیش آتی ہے کہ حمل ضائع ہو جاتا ہے۔ شروع میں اس طرف دھیان نہ دے سکے۔ اب بعض خاندان کی عورتوں کے کہنے پر ہم نے روحانی عملیات کی طرف دھیان دیا تو اکثر ماطوں نے جادو بتایا۔ علاج بھی کرائے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ایک صاحب کے علاج سے جو دیوبند کے مدرسے کے تعلیم یافتہ تھے۔ اتنا ضرور ہوا تھا کہ چار ماہ سے زائد تقریباً بچہ ہو گئے تھے۔ پھر وہی ہو ا کہ سقاط ہو گیا۔ اور اس مرتبہ بڑی کی جان ضائع ہونے کے قریب ہو گئی تھی۔ عام حالات میں تین یا چار مہینے میں اسقاط ہو جاتا ہے۔ آپ بہت امید ہے کہ آپ کوئی ایسا عمل بنائیں گے جو ہمیں اس جادو سے نجات عطا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد بخش دے۔ جواب کا بے صبری کے ساتھ انتظار رہے گا۔

جواب اپنی بڑی کے قدم سے سرخ رنگ کا سوتی ڈورا ناپ لیں۔ پیمائش کی مدناک کی جڑ سے لیکر پاؤں کے انگوٹھے تک رہے گی۔ اسی ناپ کے ۷ ڈورے اور لے لیں۔ کل سات ڈوروں پر ایک مرتبہ سورۃ کفرؤن رکھیں۔ **يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** اور ایک مرتبہ آیت **وَلَا تُدْرِكُهُمُ الصَّاعِقَاتُ إِلَّا بِأَمْرِ اللَّهِ وَلَا يَخِفُّونَ عَلَيْهِمْ وَلَا تَلْذِذُ فِي ضَلٰبٍ مِّمَّا يَتَخَلَّسُونَ مِنْهَا وَلَئِنْ طَائَتْ إِلَهُمُ الْغَايِبَاتُ لَآتَيْنَهُنَّ وَاللَّهُ مَعَ الْذٰبِثَاتِ** اتنا ڈورا لیں۔ ہر لمحہ ٹھونک کر پڑھ کر دیں۔ اور گرہ لگا دیں۔ دم گرہ کے گول دائرے ہی میں کریں۔ اس طرح دم کر کے کل سات گرہ لگائیں اور ہر گرہ اس وقت اپنی بڑی کے گلے میں ڈال دیں۔ جب اس کو ایک ماہ چڑھ گیا ہو۔ انشاء اللہ سقاط نہیں ہوگا۔ جادو اور بندش کے اثرات دور ہو جائیں گے۔ اور بچہ ساتھ خیر دعا فیت کے ساتھ پیدا ہوگا۔

سحر مدفونہ معلوم کرنے کیلئے

سوال از: جنید احمد خان۔ اردہ

سحر مدفونہ کیلئے کوئی ٹوٹا عمل بتائیں جس سے سحر مدفونہ کا سراغ لگ جائے۔

جواب سحر مدفونہ معلوم کرنے کیلئے عشا کی نماز کے بعد پہلی رات ایک سو ایک مرتبہ سورۃ کورث (سپارہ ۳) پڑھیں۔ اس کے بعد لگانا کر گیا راتوں تک یہی سورت گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔ آگے پیچھے طاق تعداد میں درود شریف پڑھا کریں۔ پھر دائیں گردن پر سو جایا کریں۔ انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر گردن کی رہنمائی ہو جائے گی۔

اسی سلسلے کا دوسرا عمل یہ ہے کہ سورۃ شعراء کا نقش سفید ترخ کے گلے میں باندھ کر مشکوک مکان میں چھوڑ دیں۔ ترخ جس جگہ پر بیٹھ جائے کھلیں دہلیز پر مدفونہ ہے۔ کھود کر نکال دیں۔ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے کھودیں۔ نقش یہ ہے۔

۱۰۰۹۲۷	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۳
۱۰۰۹۳۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۹
۱۰۰۹۳۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲	۱۰۰۹۲۹
۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۶

مردانگی کا علاج

سوال از: غلام رسول۔ سرنگر

میرے ایک دوست ہیں جو دیکھنے میں لپٹے خالص صحت مند ہیں۔ اور تیرے بچوں کے باپ بھی ہیں۔ تقریباً ایک سال سے وہ کافی پریشان ہیں۔ ان کے بتانے کے مطابق تقریباً وہ مردانہ طور پر بیکار ہو گئے ہیں۔ انہیں بذات خود یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے ان کی بندش کر دی ہے۔ اور ان کی مردانہ صلاحیت سلب کر لی ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ اگر ایسا ممکن ہے اور آپ کو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے تو برائے مہربانی اس کا علاج عنایت کریں۔ ہم سب آپ کی صحت و دعا فیت کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ اسی طرح خدمت خلق کرتے رہیں۔

جواب سخی عمل کے ذریعے عقد فرج کر دی جاتی ہے۔ اور اس طرح انسان بڑی کے قابل نہیں رہتا۔ کبھی کبھی سخی حمل پوری طرح کامیاب نہیں ہوتا تو انسان حمل کی زد میں آکر کسم، قدر بیکار ہو جاتا ہے۔ اور اگر حمل پوری طرح کامیاب ہو جائے تو پھر انسان تقریباً اپنی مردانگی کھو بیٹھتا ہے۔ اللہ سخی حملوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

آپ کے دوست کے لئے ایک عمل تحریر کر رہے ہیں۔ ضرور کی چال یا حود کی لکڑی پر تین سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد اس کو جلا کر ان کی راکھ کو اصل شہد میں ملا لیں۔ اور ملانے سے پہلے اس شہد پر ایک سو مرتبہ سورتین (قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں) پڑھ کر دم کر دیں۔ ۲۱ روز تک ہر

نقش یہ ہے دیہ اس نقش کی نقل ہے جس کی نقلیں آپ کو بھجوائی ہیں۔ آپ کو بسم اللہ کے ۳ نقش کالی روشنائی سے بنا کر بھجوائے ہیں۔ اور ایک نقش چنے والا گلاب درخشان سے بنا کر بھجوا دیا ہے۔

ب	ن	م	ا	ل	ل	ا	ل	ل	س
س	م	ا	ل	ل	ل	ا	ل	ل	س
م	ا	ل	ل	ل	ا	ل	ل	ل	م
ا	ل	ل	ل	ا	ل	ل	ل	ل	ا
ل	ل	ا	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ا
ل	ا	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ا
ا	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ا
ل	ا	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ا
ل	ا	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ا
ل	ا	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ا

یا اللہ جل جلالہ بجز انہی نقش سحر خد

جادو سیکھنا سکھانا کیسا ہے؟

سوال از ایم عبد الجبار دارالنسی

ایک جو بات ہمارے کافوں میں پڑی ہے وہ یہ ہے کہ جادو شریعت میں حرام ہے جادو کوں حرام ہے اس کی وضاحت کوئی نہیں کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب جادو سیکھنا سکھانا حرام ہے تو پھر مسلمانوں پر جو جادو ڈالنے پر ہے ہیں ان کو دفع کرنے کیلئے کیا صورت ہوگی کیا اس کے لئے غیر مسلمین کے آگے جھکنا پڑے گا؟ جب جادو کی حقیقت کو تسلیم کیا جائے تو پھر اس سے نمٹنے کے لئے جادو سیکھنے کی اجازت شریعت کیوں نہیں دیتی؟ جب کہ بعض علم کا حصول جائز ہونا چاہیے۔ امید ہے کہ آپ اس بارے میں کچھ روشنی ڈالیں گے۔

جادو سیکھنا شریعت میں حرام ہے۔ اور جب سیکھنا حرام ہے تو پھر سکھانا بھی حرام ہی ہے۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن و سنت میں جس کو سحر کہا گیا ہے۔ وہ کفر اعتقادی یا کم کفر عملی سے خالی نہیں ہے۔ اگر شیاطین کو راضی کرنے کیلئے کچھ اقوال یا اعمال اختیار کئے تو کفر اعتقادی ہوگا۔ اور اگر دل میں بات جاگزیں ہو کر کرنے والی ذات تو اللہ کی ہے لیکن شیاطین کو بھی راضی رکھنا چاہیے۔ اس لئے ان کا رضا کے لئے انہیں بھی پکارا گیا ہے۔ تو پھر یہ کفر میں ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس بحر میں کوئی عمل ایسا اختیار کیا گیا جس سے کفر و شرک کی بو آتی ہو مثلاً شیاطین سے استمداد یا ستاروں کی تاثیر کو بالذات ماننا یا سحر کو معجزہ

مسادی سمجھنا ہے اور خالص کفر و شرک سے غفلت رکھتے ہیں۔ اور عقائد کی مٹی پلیس

کڑے میں پیک کر کے اپنے والد کے گلے میں ڈال دیں۔ ایک نقش بوتل میں ڈال دیں۔ اور اس کا پانی صبح و شام اپنے والد کو ۳۱ دن تک پلائیں۔ تیسرا نقش فریم میں کرا کر ایسی جگہ آویزاں کر دیں۔ کہ والد صبح کو بستر لیٹے ہوئے نظر آتا ہے۔ اور چوتھا نقش والد کے سر پر پٹنگ کے پائے میں باندھ دیں۔ یا ان کے پیچھے میں سلوا دیں۔ ان شاء اللہ ۳۱ روز میں مکمل آرام ملے گا۔ اور اس سخی عمل سے انہیں نہات ملے گی۔

نہد چنے دوست، نوز و شام ایک ایک چھچھکلائیں ان شاء اللہ شریعت میں غم ہو جائیگی۔ اور ان کی کھوئی ہوئی صلاحیت بغض ربی انہیں واپس لوٹ آئے گی۔ یہ عمل ہمارا بارہا کام آکر رہا ہے۔ اور بہت کم خطا کرتا ہے۔

میعادی جادو کا علاج

سوال از رفیق احمد انصاری۔ احمد نگر

میرے والد شفیق احمد انصاری کی ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ قیمتی سے قیمتی علاج کر چکے بعد بھی ان کی بیماری ختم نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر لوگ کچھ بتاتے بھی نہیں کہ مرض کیلئے۔ پس روایں لکھتے رہتے ہیں۔ اور ان دواؤں سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ کیفیت ان کی یہ ہے کہ تمام بدن میں درد ہوتا ہے۔ سر کا درد حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ دل میں بھی جھین ہوتی ہے۔ اور پرورے بدن میں عجیب طرح کی کھجادرے وہ بتاتے ہیں۔ نیند بالکل نہیں آتی۔ اور رات کو اکثر ڈرتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد پٹا پٹا پیدا ہو گیا ہے۔ چہرے پر گردنی سی چھائی رہتی ہے۔ ایک دو بار خون کی تہ بھی ہوئی ہے۔ بعض حضرات نے مشورہ دیا ہے۔ کہ آپ سے رجوع کیا جائے۔ روحانی علاج بھی کرا چکے ہیں۔ لیکن سکون نہیں ہوا۔

ازدادہ کرم کوئی نقش بھجوائیں یا تجویز فرمائیں۔ اور اگر اس کا مفاہمت فرمائیں کہ انہیں کیا مرض ہے تو احسان عظیم ہوگا۔ اور ہم سب گھروں اور خاندان والے آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

میرے والد محترم کی والدہ کا نام صدیقہ تھا۔

ڈاکٹر کے ذریعہ آپ کے خط کا جواب بھجوا چکا ہوں۔ اور یہ نقش مجھے **جواب** بھجوا چکا ہوں۔ جس وقت تک ”جادو طوطا خد“ مجھے گا۔ اس وقت تک ان شاء اللہ آپ کے والد صحت یاب ہو چکے ہوں گے۔

عام لوگوں کی افادیت کے لئے آپ کو جو جواب اور نقش بھیجا گیا ہے اسے روحانی ڈاک میں شائع کیا جا رہا ہے۔

آپ کے والد پر گندے علم کے ذریعہ سخی عمل کیا گیا ہے اور اس کی میعاد بھی پوری ہو گئی ہے۔ لیکن مایوسی کفر ہے۔ اور اللہ کی رحمت کسی بھی وقت ناامید ہو جانا خلاف عقیدہ ہے۔ اس لئے نہ اس توڑیں اور نہ ہمت ہاریں۔ ان شاء اللہ آپ کے والد رُوبہ صحت ہوں گے۔ اور ان پر جو سحر مسلط کیا گیا ہے وہ ان شاء اللہ بے اثر ہو جائیگا۔ بسم اللہ کے چار نقش بھجوائے جا رہے ہیں ان میں ایک نقش کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے والد کے گلے میں ڈال دیں۔ ایک نقش بوتل میں ڈال دیں۔ اور اس کا پانی صبح و شام اپنے والد کو ۳۱ دن تک پلائیں۔ تیسرا نقش فریم میں کرا کر ایسی جگہ آویزاں کر دیں۔ کہ والد صبح کو بستر لیٹے ہوئے نظر آتا ہے۔ اور چوتھا نقش والد کے سر پر پٹنگ کے پائے میں باندھ دیں۔ یا ان کے پیچھے میں سلوا دیں۔ ان شاء اللہ ۳۱ روز میں مکمل آرام ملے گا۔ اور اس سخی عمل سے انہیں نہات ملے گی۔

نتیجے میں مستقل ہمارا روزگار تباہی اور بربادی سے دوچار ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر
میں طرح طرح کی بیماریاں بھی رہتی ہیں۔

ازراہِ کرم ایسا کوئی عمل بتادیں کہ ہماری حفاظت ہو جائے اور جو بھی عمل
کرے اس کی طرف لوٹے۔ تاکہ کرنے والے کو بھی سزا ملے۔ امید ہے ایسا کوئی ٹوٹ
اور آسان عمل تجویز فرما کر شکر یہ کام قعود میں لگے۔

آپ کا رسالہ نبی کے ایک دوست نے ہمیں بھیجا دیا ہے۔ جلد ہی ہم اس کے
خریدار بن جائیں گے۔

چالیس روز تک بعد نماز مغرب اگر ۲۱ مرتبہ سورہ بھیس (سہارہ) پڑھیں
جواب پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں تو انشاء اللہ کسی بھی جادوگر کا جادو آپ
کے اوپر اثر انداز نہیں ہو سکا۔ اور اگر خدا خواستہ جادو اثر انداز ہو چکا ہے۔

جیسا کہ آپ کا اندازہ ہے تو بعد نماز مغرب تین مرتبہ اسی سورہ کی تلاوت کریں خیر
مرتبہ تلاوت کے بعد اپنی ٹوپی کو بائیں جانب ہلکی سی کھسکائے۔ اس طرح تین مرتبہ ہلکا
ہلکا کھسکا کر چوتھی مرتبہ ٹوپی اتار کر بائیں طرف زمین پر زور سے پٹخ دیں اور اپنے
دل میں خیال کریں کہ آپ نے جادوگر کو پٹخ دیا ہے۔ ٹوپی پھٹنے کے بعد بائیں جانب
تھوڑا سا تھوکیں اور پڑھیں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** فارغ ہو جائے مرتبہ پڑھیں۔
کل ۲۱ مرتبہ سورہ بھیس پڑھیں اور سات مرتبہ ٹوپی پٹھیں۔ اور ۲۱ مرتبہ فارغ ہو جائیں۔
لگا تار ایک ہفتے تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ جادو جادوگر کی طرف لوٹ جائے گا۔
اور جادو کی خواہش اور آفت آپ کے سرے اُتر کر جادو کرنے اور کرانے والے کی
طرف منتقل ہو جائے گی۔ یہ عمل

یہ عمل اس وقت کرنا چاہیے جب کسی عامل کے ذریعہ یہ تشخیص ہو جائے
کہ فی الحقیقت آپ پر جادو کیا گیا ہے۔ خواہ خواہ اس عمل میں اپنا وقت ضائع نہ
کریں۔ میرا ۳ سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اکثر لوگ وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ اور خدا
کی تکلیف کو جادو سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ یقین ہے کہ آپ پر جو کر یا گیا ہے تو
اس عمل کو پورے اہتمام اور اللہ کے کلام پر پورے بھروسے کے ساتھ کریں انشاء اللہ
آپ کو آرام ملے گا اور آپ کے بدخواہ کو لینے کے دینے پڑیں گے۔

ضروری اعلان

جواب طلب اور تعمیر طلب خطوط کافی

جمع ہو گئے ہیں۔ شائقین سے عرض ہو کہ

وہ روحانی ڈاک کے کالم میں اپنے جوابات اور خواہوں کی تعبیر کے کالم
میں اپنے خواہوں کی تعبیر پڑھنے کے لئے انتظار فرمائیں۔

زحمت انتظار پر ادا اگرچہ معذرت چاہتا ہے۔

(منیر)

کر رہے ہیں اس لئے ان کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن بعض
فقہاء نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ مسلمانوں سے دفع ضرر کے لئے اگر جادو کے
ایسے حصے کی تعلیم حاصل کر لی جائے جس میں اسلامی عقائد نشانہ نہیں بنتے تو اس میں کوئی
مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ جادو کو دفع کرنے کیلئے قرآنی
علوم سے استفادہ کیا جائے اور جادو کی تعلیم اگر حاصل نہ کی جائے تو افضل ہے کیوں کہ
جادو کی تعلیم عقائد کی بنیادوں کو کھوکھلی کر سکتی ہے۔

ایک جادوئی نہیں اگر تعویذ گنبدوں میں غیر اللہ سے استمداد لی جائے یا تعویذ
کوئی نفسہ پوٹھیاں لیا جائے تو بھی کفر و شرک کی بات ہے۔ اس لئے کہ اسلامی نقطہ نظر
یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا کسی میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ جبکہ
جادو اور غیر شرعی تعویذوں میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور یہ چیزیں انسان کے
ایمان و توحید کا خلیہ خراب کر دیتی ہیں۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ جادو ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا یا کرنا
جانا ہے۔ جادو کا اور کوئی مقصد ہی نہیں ہوتا۔ جادو دوسرے کو نقصان یا دھوکہ دینے
کیلئے عمل میں آتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اسلامی شریعت میں مطلقاً حرام ہیں کسی
لو نقصان پہنچانا اور اذیت دینا بھی حرام ہے اور کسی کو دھوکہ اور فریب دینا بھی
ناہانہ ہے۔ اس لئے جادو کی حرمت بڑھ جاتی ہے۔

ہم تو یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ اگر قرآنی آیات کو استعمال کر کے کسی کو
نقصان پہنچایا جائے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ قرآنی علوم سے صرف لوگوں کو فائدہ پہنچانے
کی کوشش کرنی چاہیے یا پھر لوگوں کا دفاع کرنا چاہیے۔ البتہ ایسے ظالم اور فاسق
لوگ کہ جن کے ظلم و فسق سے ایک دنیا پریشان ہو ان کے خلاف اقدام کارروائی کرنا
غلط نہیں ہو گا۔ ایسے لوگوں سے نشہ کیلئے جائز علوم کا استعمال کرنا چاہیے اور مسلمانوں
میں ایسے عامل بھی ہونے چاہئیں جو ان ظالموں اور فاسقوں کی مزاج چوڑی کر سکیں۔
تاکہ امت مسلمہ ادھر ادھر ہو نہ ہو اپنے عقائد خراب نہ کرے۔ جبکہ مسلمانوں کے
قلوب میں سحلی عمل کی ایک اہمیت پیدا ہو گئی ہے۔ تب سے طرح طرح کے فتنے جنم
لے رہے ہیں۔ اور اسلامی عقائد کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ نادان لوگ
یہ سمجھتے ہیں کہ سحلی عمل کو صرف سحلی عمل ہی سے کاٹا جاسکتا ہے۔ حالانکہ صرف یہ
عام خیالی ہے۔ سحلی عمل کو قرآنی آیات سے دفع کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ بات میں بار بار
کے تجربے کے بعد لکھ رہا ہوں۔

اپنی حفاظت کے واسطے

سوال از: قریش احمد

ہماری بعض لوگوں سے خاندانی دشمنی چل رہی ہے۔ وہ مختلف ڈھنگ سے ہمیں
بریشاں کرتے رہتے ہیں اور ہمیں ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی جادوگر
ہمارے پیچھے لگا دیا ہے جو مستقل ہمارے خلاف کوئی عمل کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے

آپ بیتی

لے گا۔ وہ اصل طے گا۔ اور قیمت بازار سے کم ہوگی۔ دکان میں آکا بکوں کے رش کا یہ عالم رہنا تھا کہ صبح آٹھ بجے سے سوئٹرز دکان کے نو اور دس بجے تک اکثر ڈیشتر ہٹنا نصیب نہیں ہوتا تھا۔ دکان بند کرنے وقت دینین صاحبین سے ان کے سامان کی لسٹ لیکر رکھ لینے تھے۔ کہ صبح سب سے پہلے ان ہی کا سامان نکالیں گے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ حالت ہوئی کہ میں اور میرے ملازمین تمام دن بیٹھے رہتے تھے۔ میں دیکھتا تھا کہ آکا بک میری دکان سے کتنا بھی مستسا سامان دونوں نہیں خریدتا تھا۔ اور وہ دھری دکان سے ہی سامان دو گنی قیمت پر بیچتا تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ کوئی پڑا نا شناسا آکا بک آگیا ہے اور میں اس سے انتہائی خلوص اپنائیت اور شرافت سے بات کرتا ہوں۔ مگر پتہ نہیں کیسے اس کا دماغ ہی پلٹ جاتا تھا۔ اور اچھی خاصی لڑائی ہو جاتی تھی۔ اُس دوران میں دکان کی برہادی کے کئی خواب بھی دیکھے اور آنکھوں سے بھی اُسے ٹوٹے ہوئے دیکھا۔ کاروبار رفتہ رفتہ قریب الختم ہو گیا۔ صرف دکان کی چوکیدا رہا، تھی جو کر رہے تھے۔ دل بالکل بھج گیا۔ اور دکان میں نہ تو کوئی کشش باقی تھی اور نہ ہی کوئی شادابی یا مسرت رہا۔ بلکہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دکان میں دھواں بھا رہا ہے۔ یہی تو ایک ذریعہ معاش تھا۔ وہ بھی ختم ہو گیا۔ میری عقل میں فتور پیدا دیا۔ اور کاروبار ان ہاتھوں میں منتقل ہو گیا جن لوگوں نے اس کی سب سے زیادہ کشش کی تھی۔ ایک بات میں یہاں اور نکھٹا چلوں کہ یہ تمام واقعات ۲۵ سال پر محیط ہیں۔ اگر تمام کیلیوں کا پورا احاطہ کریں گے تو یہ خود ایک ضخیم کتاب ہو جائے گی۔ اس لئے ہر طرح کے حیدرہ جبہ حال ہی لکھوں گا۔ تاکہ قاری کو بوزیت نہ محسوس ہو۔ اور محسوس الگ شاعری صاحب کی فرمائش بھی پوری ہو جائے کہ آپ جی ہی سہی لکھیں تو یہ آپ جی ہی ہے۔ فلم کی ریل کی طرح۔ ایسا ابھی سب کچھ نظر ۱۰ میں چھ رہا ہے۔

میری عائلی زندگی کا یہ حال ہوا کہ مسیکری بڑی چپے پورے خاندان میں فیملی دھوار فقیر و کسرتن کے رہ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خاندان کا ایک ایک فرد میرے بچوں کی دشمنی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے پر تیار ہوا ہے۔ اس قدر حقارت اور ذلت کی نظریں رہتی تھیں کہ بچے اور اہلیہ اندر ہی اندر رکٹ کر رہ جاتے تھے۔ یک بیک یہ کیا ہو گیا۔ نہ تو میری کچھ نہیں آتا تھا اور نہ بچوں کی طعن و تشنیع جلی کٹی باتیں بلاوجہ سماعت پر بار ہوتی رہتی تھیں۔

مضموع نگار سچ ایک فن ہے جس سے میں بالکل بے بہرہ ہوں۔ سیدہ مادے الفاظ میں یہ ایک تحریر ہے جو آبِ مٹی کی شکل میں ہے۔ فلسفاتی دنیا کیلئے کوشش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ میں کہاں تک کامیاب رہوں گا۔ بہر کیف اس تحریر میں ایک ایک لفظ اور ہر واقعہ کامل سچائی اور حقیقت پر مبنی ہے۔ لفظ المعروف خود ایک روحانی سلسلے سے منسلک ہے۔ اور تزکیہ نفس تشفیہ روح میں اپنی بساط پر کوشاں رہتا ہے یہ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ واقعات لکھتے ہوئے بعض وقوہ ایسا بھی ہو گا جس سے بھت کی بو آتی ہوگی حالانکہ شرک اور بدعت سے قلبی نفرت ہے۔

بہر کیف اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ جاوید ناسخ و سخی علمیات اور اس قبیل کی تمام ملتوں کی وجہ صرف اور صرف صد ہی ہے۔ ان اعمال غلیظہ کو مستط کر نیوالے بھی کوئی غیر نہیں۔ بلکہ اپنے اتنے قریبی ہوتے ہیں جن پر شک و شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ بہر کیف جنوری سن ۱۹۷۷ء جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ میں اور میرے متعلقین بھی اس محسوس بھنور میں پھنس گئے۔ سحر اور اس کے سنگین اثرات کا پہلے نہ تو کوئی علم تھا۔ اور نہ کوئی مشاہدہ تھا۔ جو واقعات اس وقت ہمارے سامنے آئے تھے۔ وہ جوشنِ سرور کہ ہم بالاکر دیتے تھے۔ ہم اپنی لامٹی کی بنا پر تمام انہونی باتوں کو مقدر سے منسوب کر دیتے تھے اور پھر خاموش ہو جاتے تھے معلومات ہونے کے بعد جب غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ سب سے پہلے جو حمل ہمارے اوپر کیا گیا وہ سانپ کے ذریعہ سے ہوا۔ رمضان کے دن تھے ہمارے رہائشی کروں کی چھت پر ایک کھلی ہوئی ٹنکی تھی جس کا پانی قطر طہارت خانے میں استعمال ہوتا تھا۔ اس کے اندر سفید سانپ کے تقریباً ۱۲ انچ قطر کے ایک ایک فٹ کے چھ یا سات ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جس کو بچوں نے اس میں سے نکالا اور باہر پھینک دیا۔ ٹنکی کو پھر دھو کر دوسرے پانی سے بھر دیا۔ شام کو جب میں گھر آیا تو یہ بات معلوم ہوئی۔ تعجب تو بہت ہوا۔ کچھ قریبی اعزائے ذکر بھی کیا۔ مگر ان لوگوں نے کہا کہ شاید سانپ کے پیچھے کوئی نیولا بھی آیا ہو گا۔ اس نے سانپ کے ٹکڑے کر کے رکھ دیئے ہوں گے۔ مگر سفید سانپ تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ اس واقعہ کے بعد میری کاروباری حالت دیگر گوں ہونا شروع ہو گئی۔ میرے کاروبار کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ لوگ تین تین سو میل سے صرف میری دکان سامان خریدنے کیلئے آتے تھے۔ اس اطمینان کے ساتھ کہ انہیں جو بھی مال اس دکان سے

تھے میں نے کہا کہ دعا کر دیجئے اب ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے بڑی توجہ سے دعا کی۔ ادا اس کے بعد میں نے اپنی حالت میں بڑا فرق محسوس کیا۔ طبیعت بہت ہلکی ہو چکی تھی۔ لکڑی کے سہارے جھکے جھکے واپس آیا۔ اور اپنے ہلنگ پر لیٹ گیا طبیعت میں جب سکون پیدا ہوا تو نیند کے جھکولے شروع ہو گئے۔ ابھی نیم خودگی کا ہی عالم تھا کہ مجھے محسوس ہوا کہ میرے دونوں سر پرانے دمنا حسین بیٹھے ہیں۔ ایک حافظ صاحب اور ایک نواب صاحب ہیں۔ دونوں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں۔ ایک صاحب نے دوسرے سے کہا کہ ان پر جادو ہے۔ دوسرے نے کہا کہ نہیں ہے۔ پھر پہلے نے کہا کہ ابھی گرے گا دوسرے نے کہا کہ نہیں گرے گا۔ بس یہاں تک ہی سن سکا تھا کہ گہری نیند میں سو گیا۔ خواب دیکھا کہ نماز ظہر پڑھ کر مسجد سے واپس آ رہا ہوں۔ میرے مکان کے بازو میں ایک اور مکان ہے۔ اس کے مکان کے دروازے پر دو صاحبین کھڑے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب جو کرتا لنگی۔ اور دوسری ٹوپی اوڑھے ہوئے ہیں۔ مجھے میرا نام لے کر پکارا۔ جب میں قریب پہنچا تو دونوں مجھے اند لے گئے۔ اند ایک کمرہ ہے۔ اور وہاں بھی ایک سجادا اپنی کد پٹ پر غم دہا رہے۔ ان صاحب نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر لٹائے اور کہا کہ یہ بہت خطرناک چیز تھی۔ مگر اوپر سے حکم ہو چکا ہے۔ ٹھیک ہو جائے گا میں ان کی یہ بات سن کر دایس لٹا اور دروازے تک پہنچا تھا کہ پھر آواز دے کر بلایا دایس پہنچا تو وہ صاحب جو لیٹے ہوئے تھے مجھ سے کہا کہ ہمارا تعلق پانی پر ہے۔ میں کچھ بولا نہیں۔ بلکہ سن کر واپس آ گیا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو میری والدہ میری غیرت کیلئے میرے جاگ اٹھنے کی منتظر بیٹھی تھیں۔ میں نے اپنی والدہ کو اپنا ہاتھ بتایا تو کہنے لگیں کہ ذرا ان لنگی والے صاحب کا علیہ قریب آؤ۔ میں نے جو کچھ دیکھا تھا ان کے سراپے میں سب بتا دیا تو کہنے لگیں کہ وہ تمہارے نانا تھے۔ تم لوگوں کو کیا حلوم انہوں نے پانی پت کے قلندر کا پیالہ پیا تھا۔ یہ قلندر صاحب مال میں صرف ایک مرتبہ ہر آمد ہوتے تھے۔ اور کچھ ہی لوگوں کو اپنا پیالہ پلانے تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہمارا نانا بھی عالم باعمل تھے۔ اور اپنے شیخ کی ہدایت پر ہمیشہ سفر میں رہتے تھے دوسرا مال میں صرف چھ ماہ کیلئے گھمرائے تھے۔ ان کا سا اٹھ اڑتال بھی حالت سفر میں اور غریب الوطنی میں ہوا۔ ایک عرصہ دراز گزرنے کے بعد یہ حقیقت کھلی کہ جسے ہم مقدمات کا کرشمہ سمجھ کر ابتلاؤں کو برداشت کرتے رہے وہ صرف جادو کے اثر سے تھا۔ یہ فطری بات تھی کہ تین سو برس بڑھا اور ہم تحقیق میں لگ گئے کہ کیا کیا صورتیں پیش آئیں۔ چون کہ پہلے ذہن صاف تھا۔ کوئی بھی چیز اگر نظروں میں آتی تھی تو ہمارے لئے کوئی قابل توجہ چیز رہتی تھی۔ اتفاقات پر عمل کر کے درگزر کر دیتے تھے۔ اب جو غور کیا تو طبیعت میں کرید پیدا ہوئی اور کچھ سچے جھوٹے مالوں کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے سے معلوم یہ ہوا کہ وہ کٹے ہوئے سانپ اور بالکل سیاہ مریاں جو گردن کھینی ہوتی تھیں دروازے کے اندر پانی گئیں اور صفت یہ کہ مریاں جھاڑوں میں پانی گئیں۔ نہ تو انہیں کسی پتی نے کھایا۔ اور نہ ہی میٹوں نے چھلکا باہر جب بھی تان کٹے نے بھی نہیں سونچا۔ بلکہ بڑے کی کھاڑی انہیں کچرے میں لے کر چلی گئی۔ مکان میں ایک دو نہیں۔ بلکہ درجنوں کو

ابھی ہم لوگ اسی شیش درج میں تھے کہ یا الہی یہ معاملہ کیا ہے۔ کس قسم کی سازش ہے کہ بچوں کی ملائیں شیش قدی کرنے لگیں۔ ایک وقت باغ باغ بچے بیمار ہو جاتے تھے اور ان امراض کو نہ کوئی ڈاکٹر سمجھ پاتا تھا اور نہ ہی کوئی حکیم صاحب سب سے پہلے بچوں کے منہ کے دہانے پھول گئے کوئی بھی ڈاکٹر نہیں سمجھ سکا کہ ایسا کیوں ہوا اس نے دوا دیدی اور ہم دوا لے آئے۔ بچوں نے استعمال کر لیا۔ اور بس۔ مرض نکلنے سے نہ ہونا تھا۔ وہ جب بھی گیا اپنے من سے گیا۔ بخار آ رہا ہے تو سب کے سب بستر سے لگے گئے۔ ڈاکٹر پریشان کہ یہ کس قسم کا بخار ہے جو اعلیٰ سے اعلیٰ دوا کو بھی لائق اعتنا نہیں سمجھتا۔ اوپری اخراجات سے دوا ڈھوپ کر کے جو کچھ حاصل ہوتا تھا۔ دودھائی کو روپے اسی طرح صل جاتا تھا۔ اور ہاتھ پھر خالی کا خالی۔ بچوں کے امراض کے سلسلے میں دوا ڈھوپ تو جاری رہی تھی کہ مجھ میں بھی بڑی تہذیب لیاں رونما ہوئیں۔ میرا چہرہ بالکل مسماہ ہو گیا تھا۔ آنکھیں دونوں لال لال اس پرانے اور دونوں کنٹیوں پر بڑے بڑے گوشے پھلتے تھے۔ بڑا درد ہوتا تھا ان گوشوں میں اور جب ذرا زور سے مسل دیتا پھر الگ ہو جاتے تھے اور اس میں سے مٹی صلیقی تھی۔ دونوں ہاتھوں کی تھیلیوں کی پشت پر بڑے بڑے آبلے پیدا ہوتے تھے۔ جو خود نہیں جھوٹے تھے۔ بلکہ بلیڈ سے کاٹنا پڑتا تھا۔ ہسٹک ڈاکٹروں اور دوا خانوں کا طواف کیا۔ مگر کہیں بھی مجھے کوئی ایسی دوا مل سکی جو اس مرض میں شفا دے سکتی۔

میری اہلیہ کی حالت سب سے ابتر تھی۔ پیٹ میں ایسا درد اٹھتا تھا کہ کئی مرتبہ کہا کہ اگر خود کسی حرام نہ ہوتی تو ہم ضرور کہہ لیتے۔ ان کے علاج کے لئے ہم نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ایک سرے پر بے ٹیسٹ اور جہاں جہاں بھی اچھے معالج کا پتہ چلا۔ اُن سبھوں کے پاس گئے۔ مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ ہر آمد ہونا تھا۔ ہاتھوں کے آبلے مجھے بہت پریشان کرتے تھے۔ بڑا درد اور بڑی جلن رہتی تھی۔ اور کچھ میں نہیں آتا تھا کہ اب کس کس کے پاس جائیں۔ معائیناں آیا کہ کیوں نہ مٹانہ ہاسپٹل کے شعبہ امراض جلدی سے رجوع کروں۔ معلومات کرنے کیلئے وہاں پہنچا۔ تو پتہ چلا کہ دوسرے امراض جلدی کے ڈاکٹروں کا بورڈ ہے۔ دوسرے دن میں صبح ہی ۸ بجے دوا خانہ پہنچ گیا۔ تیسرا نمبر میرا تھا۔ ڈاکٹر اورنگ آباد کا اس شعبہ کے انچارج تھے۔ انہوں نے اور تقریباً چودہ ڈاکٹروں نے معائینہ کیا۔ خون پیشاب، تھوک وغیرہ سب کا ٹیسٹ ہوا رپورٹ ہر ایک ڈاکٹر نے دیکھی مگر کسی ایک رائے پر متفق نہ ہو سکے۔ بہر کیف تو ڈاکٹر نے میرے لئے دوا لکھ دی اور کہا کہ بازار سے لے لوں۔ دوا لیکر گھر آیا تو ۲۰ بج چکے تھے کھانا کھانے کے بعد ایک خوداک دوا لی۔ دوا پھٹنے کے تھوڑی دیر بعد یہ حالت ہوئی کہ تمام بدن اکڑ گیا۔ گھٹنے پیٹ سے لگ گئے۔ چار پانی پر ہی پڑا رہ گیا۔ نہ اٹھ سکتا تھا۔ اور نہ بیٹھ سکتا تھا۔ مگر بحمد اللہ کسی وقت کی نماز قضا نہ ہوئی۔ چھارت وغیرہ کے لئے ہاتھوں کے سہارے گھٹے ہوئے جاتا تھا اور آتا تھا۔ تیسرے روز ہریشانی بہت بڑھ گئی۔ تو ہاتھوں کی تھیلیوں کے سہارے گھسٹتا ہوا اپنے والد صاحب کے پاس پہنچا۔ ہمارے والد صاحب تارک الدنیا انتہائی مشرعب تھے ہر سیر گاراد و سجا باند

اور میں اپنی محنت کے ہزار اٹھ سو روپے لوں گا۔ لڑکا گھرایا ہوا گھر آیا۔ اور تمام ماجرا سنا دیا۔ میرا ہاتھ تو بالکل خالی تھا ہی۔ سوچ میں پڑ گیا۔ میرے داماد بھی اتفاق سے موجود تھے۔ وہ کہنے لگے کہ ابوجان علاج کرالیں۔ پیسے وغیرہ کا انتظام انشاء اللہ میں کر لوں گا۔ مجھ جیسا خود دار آدمی کب یہ گوارہ کر سکتا۔ میں اپنے قبلہ والد صاحب کے پاس پہنچا۔ وہ اس غرض سے کہ وہ پیسے کا انتظام اپنے کسی اور بیٹے کے ذریعہ کرادیں گے۔ پوری داستان سننے کے بعد کہنے لگے کہ موت و حیات صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں اس کا کوئی شریک و شہیم نہیں ہے۔ میرے دل کو بڑا سکون ہوا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میں شیو شکر سے رجوع کرنا قطعی پسند نہیں کرتا تھا۔ میرا خدا میرا رسول میرا دین جن کی بلند یوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک غیر مسلم اور مشرک سے امداد کا طالب ہوا اور اسے اپنے سے برتر خیال کرے۔ کچھ لوگوں کا اصرار تھا۔ مگر میں نے سب کو نظر انداز کر دیا۔ اس قسم کے خیال ہی کو دل سے جھٹک کر پھینک دیا۔

میرے اہل و عیال کی حالت اور پریشانیوں، بیماریاں، آزمائیاں۔ اور خود میری حالت زبوں ناسی تھی کہ نظر انداز نہیں کی جاسکتی تھی۔

مجھے ان دنوں جو بخارا آتا تھا۔ اس کی کیفیت ایسی ہوتی کہ معلوم ہوتا تھا میں چاروں طرف سے آنکھ کے غلاف میں گھر گیا ہوں اور اس کی سوزش آہستہ آہستہ میرے اندر حلول کر رہی ہے۔ اور پھرتے کا سلسلہ شروع ہوتا تھا۔ اور چار پانی سے لگ جاتا تھا۔ چارہ گر بے بس و دوائیں بیجا و ناکارہ لگتا تھا تو خود ہی ٹھیک ہوتا تھا۔ میرا بڑا لڑکا اس وقت دیوبند میں زیر تعلیم تھا گھر آیا۔ تو اسے بھی شہر شروع ہوگئی۔ اور اس کی تین بی بیوں سے مل کر ایک کالے رنگ کی جلی ہوئے کپڑے کی چندی بھی برآمد ہوئی تھی جو لڑکا غائب ہو جاتی تھی۔ بہت علاج کیا۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ لیبل ڈاکٹر یا تو گلو کوڑ لگا دیتے تھے۔ یا پھر خند کا انکشن دے کر سکون فراہم کرتے اور بس۔

میں میری اہلیہ اور دو چھوٹے بچے مکان کے ایک الگ تھلک چھوٹے سے پوش میں رہتے جب کہ اور تمام بچے اس بڑے کمرے میں رہتے جو پاس باغ کے بالکل انتہائی تھا۔ دو کھڑکیاں باغ کی طرف کھلتی تھیں۔ یہ سحر کا بالکل ابتدائی دور تھا۔ رات میں دس گیارہ بجے کے بعد اور کبھی کبھی ۱۲ بجے اور ایک بجے کے بعد حادثاتی ایکٹر میں جمع ہو جاتے تھے۔ بھانا بجانا شروع کر دیتے تھے۔ پھر کسی شب میں انگریزی ٹیوشن کسی شب میں عربی ناچ۔ کبھی صرف دوستیوں کے بھانے ہوتے تھے۔ صبح میں بچے سب بتاتے تھے کہ آج رات یہ دیکھا۔ میری نشوونما تو خیر بجا تھی ہی۔ مگر ہم نے بچوں سے کہا کہ چون کہ تم لوگ سینا وغیرہ دیکھتے نہیں ہو اسلئے قدرت نے ایسا انتظام کر دیا، کوئی بھی صورت ہوڑ رنا بالاصل نہیں۔ بچوں نے جواب میں کہا کہ وہ لوگ آیت الکرسی اور قرآن شریف کی جتنی باتیں یاد ہیں سب پڑھنے رہتے ہیں۔ میں نے یہ بھی تلقین کر دیا تھا کہ اگر کوئی بھی تم لوگوں کے قریب آنے چل جاؤ جو بھی ملے۔ اس لئے اس کی پٹائی کرو۔

ایک صبح بچوں نے بتایا کہ آج رات ہم لوگوں نے خناس دیکھا۔ وہ دریافت کرنے

ایسے آئے کہ بالاصل برست رہتے تھے جیسے کہ کئی بوتل شراب چڑھا چکے ہیں۔ انہیں کتنا بھی بارودہ اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دے۔ باہر پھینکو تو پھر گھر میں موجود نہ کچھ کھاتے پیتے تھے نہ ہی چلنے پھرتے تھے۔ برکری دم لیتے تھے۔ اسی طرح سے موٹی موٹی چھپکلی اور گرگٹ بھی آتے تھے جنہیں میں ایڑ گن سے ختم کر دیتا تھا۔ میرے کمرے میں اور مکان کی راہداری میں اکثر چاول، ہلدی اور گم کھانا ہوا کبھی گولائی میں کبھی اچھل کے ایسا بڑا رہتا تھا جس کو مان کر کے پھینکا دیتے تھے۔ پائیں باغ میں میرا ایک کھجور کا درخت تھا جس کی کھجور پختہ تھیں۔ اور بچوں میں اس قدر رکتے ہوتے تھے کہ ہاتھ ڈالنا مشکل تھا۔ اس کے اندر کی شاخ چاروں سے خوشہ چٹکتا تھا۔ اس طرح سے کئی ہوتی تھیں کہ جیسے کسی نے بیڈ سے کاٹا ہو۔ پورے باغ میں کٹا ہوا پتہ تلاش کیا۔ مگر نہ ملتا تھا اور دماغ ہی حال ایک ناریل کے درخت کا بھی ہوا۔ کچھ مالموں نے بتایا کہ وہ حادثہ کے زور سے کٹا تھا۔ اور معاملہ کے پاس چلا گیا ہو گا۔ میرے رہائشی مکان کے اندر ایک آم کا درخت تھا اور اس کے پاس ایک کھل کا بھی درخت تھا۔ ہاؤنڈری کے کنارے اٹوک کے بھی درخت تھے۔

ایک روز دن ہی میں میرے ہر کا وقت تھا کہ سب لوگوں نے دیکھا کہ ایک شعلہ لہائی میں آیا۔ اور ان دونوں درختوں کے درمیان سے ہوتا ہوا گزر گیا۔ اور پھر آنا فنا میں دونوں درخت سوکھ گئے۔ گھر کے دروازے پر اکثر اور مکان کے شطر کے پاس بھی نیل پڑا ہوا ملتا تھا۔

ایک روز تو میرے عقی دروازے پر چھپن کے چیل لگا ہوا ہے اس کے بچوں نے خون پڑا ہوا تھا۔ کچھ ہوشیار لوگوں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ سور کا خون تھا جو کسی کے پاس سے لایا گیا تھا۔ جب یہ راز کھلا کہ ہم سب ہی سمجھ رہے ہیں تو کھچاؤ گر کی شدت پیدا ہوئی۔ ہر ایک سے معلومات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ میرے ایک عزیز نے بتایا کہ قریب ہی میں ایک بنگالی رہتا ہے۔ وہ جادو کرتا نہیں ہے۔ بلکہ اتارتا ہے۔ اس کے پاس بہت بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ اتفاق سے اس گفتگو کے دوران میرا لڑکا بھی موجود تھا۔ اس نے کہا کہ شاید آپ شیو شکر کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کے بارے میں ہی بتا رہا ہوں۔ بچے نے کہا کہ اس کا لڑکا ہمارے ساتھ پڑھتا ہے۔ میں کل ہی شیو شکر سے مل لوں گا غرض کہ میرا لڑکا اپنے سامنے کے ساتھ اس کے گھر گیا۔ شیو شکر نے رات کے سے کہا کہ جا کر کافور لے آؤ۔ وہ کافور لے کر پہنچا تو شیو شکر نے ایک پلیٹ میں جو نقش تھا۔ اور نقش بھی عربی ہندسوں میں تھا اس پر رکھ کر کافور کو آگ دی۔ تو دھواں کی اٹھان پر اس نے تمام باتیں بتائیں جادو کرانے والے کا نام اور یہ بھی کہ باغ میں اور مکان میں جو وہ گرگٹ ہیں۔ اور سب میں تمہارے والد کی شعل کا پتلا موجود ہے۔ جو شریک گل چکی ہے۔ اگر سبھی گل گیا تو پھر تمہارے والد پر ایک بیک حل کا دورہ پڑے گا۔ اور ڈاکٹر کے آنے تک دوا سے جالچکے ہوں گے۔ یا پھر ایک بیڈنٹ ہو جائے گا۔ ایک ایک گھٹ کا لانا ضروری ہے۔ میں سب کالوں کا اور جو لوگ جادو کر رہے ہیں انہیں بھی سامنے لا کھڑا کر دنگا۔

کہہ رہے ہیں کہ ہاں ہم نے سب دیکھ لیا ہے۔ تم لوگوں نے کچھ ہی کہا تھا۔ صبح میں بچوں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ اپنے دیکھنا بیچا۔ اب تو بہت چل گیا نا کہ ہم لوگ جوڑا نہیں بولتے تھے۔ اب وہ بتاتا سب بچوں کو بکھڑا تھا۔ اور کہتے تھے کہ رات تو میں نہیں اٹھایا نہیں۔ رات کا سو یا صبح ہی اٹھا ہوں۔ تم لوگ غلط کہتے ہو۔

ایسے ہی بہت سے واقعات پیش آئے۔ بچوں کو بھی، جب ان حالات سے بھی دلچسپی پیدا ہو گئی اور انتظار میں رہنے لگے کہ دیکھو آج رات پھر کس سے ملاقات ہوئی ہے۔ تو ان لوگوں نے نیا چولا بدلایا۔ اب وہ کمرے میں جنازے وغیرہ لانے لگے جس میں سے انتہائی بدبو نکلتی تھی۔ بچے اس بدبو کو برداشت نہ کرتے ہوئے باہر نکلتے تھے۔ مگر یہ کثرت جنازہ لئے ہوئے ساتھ ساتھ چلا کرتے تھے۔

پھر ایک دن ایسا ہوا کہ وہ لوگ ایک تابوت لیکر آئے اور سیری لڑکی جس کی عمر اس وقت سات یا آٹھ سال کی ہوگی اس میں بند کر کے زمین کے نیچے کر چلے گئے۔ دوسرے سب بچے سو گئے تھے۔ جب وہ زمین کے نیچے کسی سطح پر پہنچ کر جنازہ کو زمین پر رکھا تو رپٹانی شروع ہو گئی۔ اور پھر تابوت کھول کر ایک نوجوان نے جس کی عمر بیس بائیس سال کی تھی۔ بچی کو اس میں سے نکالا اور اٹھا کر کمرے میں چھوڑ گیا۔ بچے نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہارا ماموں عزیز ہوں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ان لوگوں کی اس قدر پٹائی کر دی ہے کہ اب وہ یہاں تک نہیں آئیں گے۔

عزیز کے متعلق تو مجھے کوئی علم تھا اور نہ ہی بچوں کو۔ البتہ اہلیہ نے بعد میں بتایا کہ ان کا ایک بھائی عزیز بھی پیدا ہوا تھا۔ جو ڈیڑھ سال کی عمر میں فوت ہو گیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا فوذا زندہ اور معصوم بچے جو فوت ہو جاتے ہیں اس عالم ہلا میں بڑھتے بھی رہتے ہیں۔

ایک صبح میرے ایک لڑکے نے بتایا کہ اب تو جان رات میں نرسو آیا تھا۔ یہ وہی نرسو ہے جس کے بارے میں فلسفائی دنیا میں دو بار استفسار ہو چکا ہے اس کا اصل نام نرسہا ہے۔ اس کو اپنی ہونڈ نرسہا سواہی کہتے ہیں۔ اس کا یہاں تقریباً ہر شہر میں کوئی نہ کوئی مندر ہے۔ لوگ اس سے بہت ڈرتے ہیں۔ لوگوں میں بڑی مان دیاں ہے۔ کسی کے بزرگوں نے کبھی اس کے نام پر پانچ کوڑی بھی دی ہے۔ تو پشہا پشت وصول کرتا رہتا ہے۔ درنہ سنا ہے۔ اس کے مان دان میں بہت سکاؤں کے جاہل مسلم بھی مبتلا تھے۔ تبلیغی جماعت والوں نے بہت سے گھروں سے اس کی مورتیاں بھلائی ہیں۔ اس پر پھر کبھی تفصیل سے مضمون لکھوں گا۔

پھر کیف لڑکے سے ملنے پوچھا کہ پھر کیا ہوا۔ جب وہ آیا تھا اور اس کا خلیہ کبسا ہے۔ تو کہنے لگا کہ وہ ایک کوتاہ قد شخص ہے۔ سر بہت بڑا تھا اور گھٹا ہوا تھا۔ دھوقی اور شلوکہ پہنے ہوئے تھا۔ آنکھوں کی جگہ صرف گڑھا تھا۔ مگر بہت روشن تھا۔ مگر ایک بات تعجب کی یہ تھی کہ اس کے جسم سے پیچھے والی دیوار دکھائی دیتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا بدن شیشے کا ہے۔ اس کے منہ کے دہانے کے دونوں طرف

پہلا، نوکوں نے بتایا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ لمبے بال، کاجر کے ایسے ہوتے، بی اور ان کے آنکھیں کاجر کی پیندی دلو لے حصے میں تھیں۔ جہاں پر کاجر کے پتے لگے رہتے ہیں۔ سب باغ میں ادھر سے ادھر لڑھکتے رہتے تھے۔

ایک روز کہنے لگے کہ رات میں لال بیگ آیا تھا۔ کھڑکی کے نیچے پرٹھیکر پر لٹکا ہوئے تھا۔ ہم لوگ دیکھتے رہے پھر غائب ہو گیا۔

میں نے دریافت کیا۔ وہ کیا تھا۔ بچوں نے بتایا کہ وہ بالکل چار کے ایسا تھا۔ چھوٹی سی دھوقی اور لال پگڑی باندھے ہوئے تھا۔ بھراستہ آہستہ یہ اردلج غیشہ بچوں کے کمرے میں بھی آنے لگیں۔ شروع شروع میں یہ بالکل غیر رتی تھیں۔ اُن کے وجود کا اندازہ بچوں کو اس بات سے ہوتا تھا کہ کمرے کی تمام چیزیں الٹ ہلا دھونے لگی تھیں۔ لائٹ کا سوچ خود بخود جلتا اور پھر خود بخود بج جاتا تھا۔ سوچ کے کھولنے اور بند کرنے کی آواز بھی آتی تھی۔

بچوں کے کمرے میں ہم نے ان لوگوں کے لئے ایک ٹبل فین اسٹول پر رکھ دیا تھا۔ وہ گھومتا رہتا تھا۔ اور بچے پتھروں کی گزند سے ایک حد تک محفوظ رہتے تھے۔ ان بد معاشوں نے اسے پورے کمرے میں گھمانا شروع کیا۔ اور اس کو اتنا بٹھا کہ وہ کارو ہو گیا۔ آج بھی وہ پتھار مت شدہ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس کے بعد یہ جادو زادے کمرے میں بھی آنے لگے۔ بچے چل ہی سے دروازہ خوب کس کر بند کرتے تھے۔ اور چٹوں کے ٹھہر کر کے اندر رکھ لیتے تھے۔ جب وہ لوگ آنے لگے تھے چھوچیں برسنا شروع ہو جاتی تھیں۔ مگر ان کھنٹوں پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کبھی یہ لوگ دیواروں سے بھی عجیب عجیب شکلوں کے ساتھ برآمد ہوتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ تھا کہ بچے ڈرتے نہیں۔ بلکہ مقابلہ کرتے تھے۔

میرا ایک لڑکا جو بہت سیدھا سادہ ہے۔ ایک روز وہ مات میں ۲ بجے کے بعد جاگ گیا۔ کمرے سے باہر آیا تو دیکھا کہ ہادری خانے میں اس کی چھوٹی بھوپھی کچھ بیس رہی ہیں۔ قریب جا کر دیکھا تو مغزیاں تھیں۔ وہ بھی باز دیں بیٹھ گیا۔ اور باتیں کرنے لگا۔ پوچھا کہ بھوپھی اتنی رات میں آپ یہ مسالہ کیوں بیس رہی ہیں۔ تو کہا کہ اماں کو بھوک لگی تھی تو میں نے کہا کہ ہریرا بنادوں۔ اور کہا کہ تم بھی کچھ با دام وغیرہ کھا لے۔ بچے نے کہا کہ بھوپھی ابھی تو میں سو کر اٹھا ہوں۔ منہ تک نہیں دھویا ہے۔ وہاں سے اٹھ کر اپنے بستر پر آیا۔ اور سو گیا۔ صبح اپنی بھوپھی سے ہریرا کے بارے میں پوچھا اور پوری بات بتائی تو سب نے حواہی بھول کیا۔ دوسرے بچوں کے ساتھ بھی کچھ ایسے واقعات گزرے تو ہمارے پوتے گھر میں گونج پیدا ہو گئی۔ میرا چھوٹا بھائی کہنے لگا کہ تم لوگوں کی آنکھیں خراب ہو گئیں ہیں۔ ڈاکٹر کو بتانا پڑے گا۔ اور کہا کہ دیکھو جب تم لوگوں کو تمہارے کمرے میں یا مکان میں کہیں بھی کچھ نظر آئے تو فوراً مجھے جگا دینا۔ میں بھی دیکھوں گا۔ اور پھر اسی رات میں جب یہ گھس بیٹی کمرے میں آئے تو چپکے سے ایک لڑکا اپنے چچا کو بلانے چلا گیا۔ جیسے یہ وہ دالان سے نیچے اترتا تو دیکھا کہ اس کے چچا چلے آ رہے ہیں۔ اور

تھیں۔ اور یہ اب تک برقرار ہے۔

میرے ایک دوست یہاں محکمہ آب رسانی میں ملازم تھے۔ گزشتہ سال جس خدمت سبکدوش (ریٹائرڈ) ہوئے ہیں۔ ایک روز ڈکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ادھر ادھر گفتگو کے بعد میں نے اصل موضوع چھیڑ دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ ایک کاغذ پر لکیریں کھینچ رہے اور پھر گویا ہونے اور تمام حالات کا انکشاف اس طور سے کیا کہ جیسے دیکھ سہے ہیں۔ جتنی باتیں بتائی تھیں سب ہی حرف بحرف سچ تھیں۔ انہوں نے دن بھر تمام چار پانچ محلوں کی بتائی تھیں۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ میرے دوست ہیں۔ بلکہ بھائی بھی ہیں۔ میں آپ کو بالکل تاریکی میں نہیں رکھوں گا۔ آپ کے ادھر جوم ہوا ہے وہ میرے تو کیا کسی کے بھی بس کا نہیں ہے۔ یہ غلط ہے کہ ایک محلوں کی بتی میں ملا کر پی سکیں گے۔ آپ پر جھادو ہوا ہے اُسے صرف اللہ تعالیٰ ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔ وہ ہی جب چاہیں گے تب ہی سب ٹھیک ہوگا۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ میرے ادھر اتنا سحر کرانے والے کون لوگ ہیں۔ تو بڑی زار واری سے کہنے لگے کہ یہ تو آپ کو بھی معلوم ہے۔ آپ کے مزید اطمینان کیلئے یہ بات بتا رہا ہوں کہ اس شخص کا بابا یاں پاؤں آج ہی موٹر سائیکل سے زخمی ہوئے۔ ڈکان سے واپس آنے پر اس کے پیروں کے زخمی ہونے کی اطلاع بھی مل گئی۔ اس کے بعد پھر میں کسی اور معاملہ کے پاس نہیں گیا۔

میری پریشانی کچھ اس حد تک بڑی ہوئی تھی کہ انھوں نے خیر خاتون سے بھی تھی۔ اس کے باوجود بھی میں اپنے فیصلے پر قائم رہا۔ ابتلا و مصائب کے اس بحران میں بھی ہم لوگوں نے اپنے کو اس طرح رکھا تھا کہ کسی کو شبہ بھی نہ ہو کہ ہم پریشان ہیں۔ تاکہ ان لوگوں کو کوئی خوشی و انبساط کا موقع نہ ملے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ کام پر کام چلائے چلے گئے۔ ادب ہم کو کتنے تجربے سے دوچار ہونا پڑا۔ کہ لوگ محروم کے دل سے ہم پر بیعت مسخر کرانے لگے۔ ایک دو غیبت بھی نہیں بلکہ بیک وقت چھ چھ جمع ہو گئے۔ ان کے وجود کو تو میں نے محسوس کیا۔ اکثر یہ کجغت میری چار پائی بلا کر کرتے تھے۔ اور جب ہندو آنے لگتی تھی تو ایسا شور کرتے تھے کہ ہندو پاٹ ہو جاتی تھی۔ اُس طرح کر دیکھتا تھا تو کچھ بھی نہیں۔ رات میں ۱۲ بجے کے بعد یہ کجغت دکھائی دیتے تھے۔ میرا دل لڑکا جو زور سو پر جھاڑ دے کر دوڑا تھا۔ اس نے اس کی پٹائی بھی کی تھی۔ جب یہ لوگ دکھائی دیتے تھے تو بچے اپنے کمرے میں چلے جاتے تھے۔ اور قرآنی آیتیں وغیرہ جو بھی یاد رہتی تھیں۔ پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ مگر دو غیبت بہت بد معاش تھے۔ دونوں ایرانی شیعہ تھے۔ یہ بچوں کے سینوں پر بیٹھ کر تلاوت کر دیتے تھے۔ خیر بچے آیت الکرسی دل ہی دل میں شروع کر دیتے تھے۔ تب بھاگتے تھے۔

میرا دوسرا لڑکا اس وقت ڈاکٹری کے آخری سال میں تھا۔ اُسے نو مہینے زیادہ سنانے تھے۔ وہ بہت پریشان رہتا تھا۔ وہ پہلے ہی سال میں حاجب بھی اس پر اس قسم کا سحر کرایا گیا تھا۔ کہ وہ پٹھانہ سکے مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے کامیاب کیا۔ اسی طرح میرا ایک چھوٹا لڑکا اس وقت دسویں میں تھا۔ انتہائی ذہین

ایک ایک دانت ہونٹ سے باہر نیچے کی طرف لٹکے ہوئے تھے جیسا کہ درندوں کے ہوتا ہے۔ لڑکے سے کہنے لگا کہ لوگ ہماری پوجا کرتے ہیں۔ اور تم لوگ کچھ گالیاں دیتے ہو۔ برا بھلا کہتے ہو۔ اپنے ہاتھوں میں جھاڑو لئے کھڑے رہتے ہو۔ پھر مارنے کیلئے ہم بہت طاقتور ہیں۔ بڑی بڑی شکتی والے ہمارے سامنے نہیں آتے۔ پھر لڑکے کے جواب دینے سے پہلے ہی غائب ہو گیا۔

یہ جادوئی ایکڑ کبھی کبھی بڑے پتے کی باتیں بھی بتاتے تھے۔ میرا بڑا لڑکا اس وقت ریاض سودیہ میں تھا۔ ہمنوں سے خیریت نہیں معلوم ہوئی تھی طبیعت لگی ہوئی تھی۔

ایک روز رات میں تقریباً ڈھائی بجے میری لڑکی میرے کمرے میں آئی اور کہنے لگی کہ آپ ٹیلی فون کے پاس جائیں۔ بھائی کا فون آنے والا ہے۔ ایک ٹیٹ غریب نے بھوکو آپ کو اطلاع دینے کیلئے کہا ہے۔ جب میں ٹیلی فون کے پاس پہنچا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی اور خیریت معلوم ہو گئی۔ ان مندرجہ بالا حالات کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا تھا۔ اس کا انداز کیا جائے۔ اب جو عاملین کی تلاش شروع کی تو ۲۵ عاملوں سے ملاقات کی۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ کوئی بھی اپنے فون میں حاصل نہ مل سکا۔ زیادہ تر گھوٹا انداز ہے۔ اور صرف انداز سے ہی الٹی سیدھی باتیں بتاتے رہے تھے۔ مگر پھر بھی بعضوں سے کسی ایک علت میں فائدہ ضرور ہوا۔

ایک مرتبہ بیگم ہانا میں ایک عامل کے متعلق معلوم ہوا۔ تو وہاں بھی پہنچا۔ وہ اتفاق سے میرے ایک شناسا کے والد بچے میں جا کر بیٹا تو میری طرف دیکھ کر ادھر دیکھنے لگے۔ اور پھر کہنے لگے کہ بھتیجی کیا آپ بچتے ہیں کہ آپ کی بیوی کو کوئی بیماری ہے۔ وہ بیماری نہیں بلکہ کروت ہے۔ میں ایک تو یہ دیتا ہوں۔ اس کو سرے پر تک سات مرتبہ پھر اگر آگ میں ڈال دو۔ تو یہ بھی انہوں نے ہندی ہندوؤں میں لکھا تھا۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ بھلا ہندی کا تو یہ کیا کام کرے گا۔ پھر بھی بادل غماستہ جیب میں رکھ لیا۔ اور گھر واپس آیا تو دوپہر کا کھانا پک رہا تھا۔ مجھے بھی مذاق سوچا۔ میں نے اہلیہ سے کہا کہ اس سے تمہارے سات چکر لگانا ہے۔ اس کے بعد جادو کی حقیقت تم پر منکشف ہونا شروع ہو گئی۔

سات چکر جیسا کہ انہوں نے بتایا تھا۔ ویسا کر کے میں نے چلتے ہوئے چلے میں تو یہ ڈال دیا تو تاریخ ہے۔ اور آج کا دن ہے۔ پھر میری اہلیہ کو وہ درد کبھی نہیں اٹھا جس کی شدت کے سامنے خود کشی آسان تھی۔

ایک اور عامل صاحب جو میرے محلے ہی میں رہتے تھے کافی ہوشیار بنانے جاتے تھے۔ ایک روز ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے معاذ اللہ کی بات پہلے کی۔ میں نے ان سے کہا کہ کام کیجئے۔ معاذ اللہ کی فکر نہ کریں۔ انہوں نے ہاتھیں سب کھول کھول کر بتا دیں۔ اور کچھ تو یہ جلائے اور چھڑکے کو دینے۔ اس علاج سے صرف اتنا فائدہ ہوا کہ بچوں کے کمرے میں اور بلخ میں جو درھا چوڑی ہوتی تھی۔ وہ بند ہو گئی۔ مگر دوسرے اور عاملوں میں جیسے کہ معاشی حالت کا سدھار یا شادی وغیرہ۔ ان سبھوں پر کڑاؤ

کیلئے ظالم شخص نے ہمیں بھیجا یا ہے۔ اور پھر واپس چلی گئی۔ دو تین تو ایسے تھے جن کو انہیں دھتکار دیا تو زمین پر پڑے گئے۔ اور بڑی کڑکڑانے کی آواز آئی۔ جب ان کے غصوں سے پوچھا گیا کہ جب تمہارے اندر طاقت نہیں ہے تو آئے کیوں ہو۔ کہنے لگے کہ ہم کو زبردستی بھیجا جاتا ہے۔ اگر ہم نہ آتیں تو ہمیں بہت مارا جاتا ہے جس کو ہمیں یہ تماشے ہوتے تھے وہ میرا ذاتی مکان تھا۔ اور کچھ ہی عرصہ پہلے ایک نیا پورٹن بھی بنوا یا تھا۔ قسمت کی خوبی دیکھئے کہ ایک سال بعد نئے حصے میں درہ سکے۔

اس مکان کے چھوڑنے کی تلقین کئی طرف سے ہوئے تھیں۔ میں ایک مکان سے سنا تھا۔ اور دوسرے سے نکال دینا تھا۔ اپنا مکان اور جا بجا یا صاحب تمام تر سہولتیں بھلا کر ان مکان کو چھوڑتا۔ اس لئے میں ان باتوں پر قطعی طور پر غور نہیں کرتا تھا۔ ہمارا ایک لڑکی نے ایک روز کہا کہ رات میرے خواب میں ایک بزرگ شیخ عثمان عموماً جا آئے تھے چار سو سال پہلے زمین کیا۔ پورا ملک انہیں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے کہا تم لوگ یہ مکان چھوڑ دو۔ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے کہیں بھی گزر بسر ہو سکتی ہے۔ میں پھر بھی انجان بنا رہا۔ مگر جب کچھ ایسے ہی اشارے اور صحت سے ملے تو پھر مکان کو تہہ بلی ضروری ہو گئی۔ تقریباً ایک میل دور ایک کرائے کا مکان لیکر منتقل ہو گئے۔ اس کرائے کے مکان میں آنے کے بعد تمام عموماً دو کلاں کے چہروں پر کچھ بے اشت نظر کرنے لگی۔ اور دو تین ماہ کے اندر اندر بہت ساری ملتیں دلچ ہو گئیں۔ صحت اپنے اصل کی طرف مراجعت کرنے لگی۔ سب سے خراب حالت تو میری طبی کی تھی صرف بڑی اور چڑھارہ گیا تھا۔ اُس مکان میں تو ایک دن میں آدمی چپاتی بھی نہیں کھا سکتی تھی۔ کھانے کے بجائے دو دو پھل وغیرہ کی طرف بھی قلمی کوئی رجحان نہیں رہ گیا تھا۔ اگر کچھ کھایا تو ری ایکشن ہو جاتا تھا۔ مگر اس مکان میں آنے کے بعد کچھ غذا کی طرف رغبت پیدا ہوئی جو آہستہ آہستہ اپنے معمول پر آگئی۔ صحت بھی اچھی ہو گئی۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ میری ایک لڑکی نے دیکھا کہ گھر میں ایک لوطی آئی ہے۔ اور وہ بہت پرہیزی ہے۔ لڑکی نے پانی کی بالٹی ان کے سامنے رکھ دی۔ اس نے پانی پیا اور چلی گئی۔ دوسرے روز وہ انسانی جون میں بھی اس طرح آئی کہ پیرانی جاتے تھی کہ وہ کل دالی لوطی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ مکمل انسانی ہیئت پر آگئی۔ اس نے بتایا کہ ہمارا قتل گروہ اجنا سے ہے۔ تم لوگوں کو دیکھتے ہی ہم کو پتہ چل گیا تھا کہ تم سب لوگ مسکور ہو۔ تمہارے گھرانے کا ہر فرد دو کلاں پر سختی عمل کیا گیا ہے۔ اور تمام سختی اعمال ایک قسم کے نہیں ہیں۔ جو جیسا ہے اس کے ساتھ دوسرا ہی عمل بھی کیا گیا ہے۔ تم لوگ خدا کا شکر ادا کر دو کہ تم لوگوں پر ان تمام عملیات کے وہ اثر ظاہر نہیں ہو چکے ہیں جو ہونا چاہئے تھا۔

بہر کیف انہوں نے خاندان کے ہر فرد دو کلاں کے لئے الگ الگ وظائف کی تلقین کی۔ خود میرے لئے بھی قرآن مجید کی ایک صورت پڑھ کر کلاس کے پہلے میں پانی بھر کر ادا پھر دم کر کے پیئے کیلئے کہا۔ ہم سمجھنے لگے ان بتائے ہوئے وظائف پڑھ کر پھر کچھ روز بعد پہلے والے صاحب کے ساتھ ایک صاحب اور آئے انہوں

اور پڑھنے میں خبر ایک۔ میرا خیال تھا کہ پڑھنے میں یہ لڑکا سب سے آگے رہے گا۔ مگر ہوا کیا کہ کچھ لوگ ایک دن اس کے اسکول گئے۔ شاید کسی کے داخلے کیلئے۔ اسنادوں نے اس بچے کی ذہانت کی اتنی تعریف کی کہ حد کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تیسرے روز سے اس کا اسکول جانا اس وجہ سے بند ہو گیا۔ کہ اس کی دو فون پنڈلیوں میں عجیب قسم کے چھوڑے پھنساں پھلے لگی جس کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں تھا۔ اپنے محلے ہی میں جو مامل صاحب تھے۔ میں ان کے پاس لیکر گیا۔ اور تعجب اس بات پر ہوا کہ انہوں نے غور سے دیکھا اور قریب رکھی ہوئی پٹری اٹھا کر اس پر کچھ پڑھا اور بچے کے دو فون پاؤں پر پھر پڑا۔ اور دیکھتے ہی ایک دم سب فائب۔ نہ تو چھوڑا تھا نہ پھنسی۔ البتہ نشانات باقی ہیں۔

اس کے بعد سے کئی سالوں کے جکر لگائے۔ مگر اُسے نہ پڑھنا تھا۔ نہ پڑھا اس کا دل ہی پڑھائی سے اچاٹ ہو گیا۔

ان تمام غصوں میں یہ دو غیبت جو ایرانی تھے۔ ایک عبد الکریم اور دوسرا عبید بہت بد معاش تھے۔ جب ان کی ایدار سائیاں حد سے بڑھ گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایما پر حضرت عمار روئے نے عبد الکریم کو قتل کر دیا۔ اور دوسرا بھاگ گیا۔ یہ دو فون عرصہ میں کالا لباس ہی پہنتے تھے۔ اور مجلسوں میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اور اگر نہ تھے بھی تھے آج ظالم جگہ مجلس میں گئے تھے۔ اسی کی زبان یہ بھی معلوم ہوا کہ اُسے ہزار روپے خرچ کر کے مسلط کیا گیا ہے۔ بہت سے غیبت جیسا کہ ایک کے بعد ایک آتے رہے۔ اور ان میں بعض بعض بہت شریف بھی تھے۔ انہیں میں سے ایک نے کہا کہ آپ لوگ مکان خالی کر کے چلے جائیں اب پتہ یقین ہو گیا کہ ہم لوگوں کو یہاں سے بھگالنے کی تدبیر ہو رہی ہے۔ تب ہم لوگ کربرات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ حالانکہ اس نے صحیح بات بتائی تھی۔

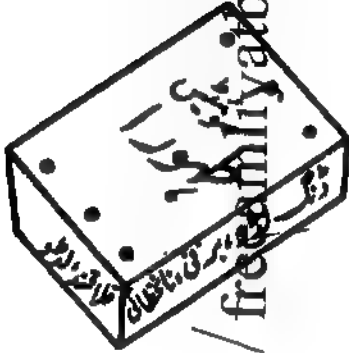
ایک مرتبہ ایک انگریز غیبت بھی آیا تھا جو ہم برگ لندن میں کوئی مقام ہے۔ وہاں کا رہنے والا تھا۔ یہ پانی کے ایک جہاز میں کپٹن بھی تھا۔ اس کا نام ایٹا براؤیل تھا۔ اس کا چار سٹہ میں لندن جاتے ہوئے ڈوب گیا۔ اس نے جہاز وغیرہ کا بھی نام بتایا تھا۔ مگر اب ذہن سے اُتر چکا ہے۔ آنے کے ساتھ ہی وہ بہت متاثر ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ہم آپ لوگوں کو ذرا بھی تکلیف نہیں دیں گے۔ آپ لوگ خدا پرست ہیں۔ اتفاق سے اس وقت میری لڑکیاں کڑھائی بنائی اور پینٹ کا کام سیکھ رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ہماری بیوی اور بچی بھی اس فن میں ہر تھیں۔ ہمارے پاس اس کام کے لئے بہت سامان ہے۔ وہ ہم تم کو لا کر دیں گے۔ وہ لایا بھی تھا۔ مگر لڑکیوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور وہ خاموشی سے چلا بھی گیا۔

ایک مرتبہ ایک عورت بھی آئی تھی۔ یہاں سے قریب ایک گاؤں میں ایک تالاب کے کنارے اس کا ڈیرہ تھا۔ اس نے اپنا پتہ نام وغیرہ سب بتایا۔ اور بتایا کہ اس نے خود کشی کی تھی۔ وہ ہمارے گھر میں آکر بہت بچھٹائی۔ کہنے لگی کہ آپ لوگ بہت سیدھے ہیں ہم آپ لوگوں کو کیسے پریشان کریں۔ آپ لوگوں کو پریشان کرنے

محمد اجمل خٹک

groups/freemilyatbooks

https://www.facebook.com/freemilyatbooks



بمبئی میں مٹھاس کی نیلیں

صفیر ایک ہی مقام



طہاسا سوٹیس

تیوہار کے موقع پر پکینگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے

اڈور کی تکیل
ایک اعلیٰ ذوق اور معیار کے مطابق

انواع طہاسام کی خوش ذائقہ
ود لپڈ پکھائیاں، دیسی گھی،
زعفران اور میوے سے بھرپور

اسپیشل افلاطون، مینگو برنی، ڈرائی فروٹ برنی، انجیر فی،
دنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور ناخطائی وغیرہ

ناگپارہ جنکشن بلا سروس روڈ بمبئی ۸
فون: ۳۰۸۲۷۷
۳۰۹۱۴۸

طاسماتی دنیا کے ناظرین کیلئے جہل تحفے

پیشکش
مولانا اکرام الحق قاسمی

علامات جس وقت کوئی مریض لے (۱) اس کا نام (۲) اس کی مالک نام (۳) دن کا نام ان سبھوں کا ابجد کے حساب سے اعداد نکال کر سب نمبروں کو جوڑ دیں۔ پھر ان نمبرات کو ۴۴ سے تقسیم کریں۔ اگر (۱۷) بچے تو نظر (۲) بچے تو پیٹ میں کسی چیز سے سحر کیا گیا ہے (۳) بچے تو بدنی مرض (۴) بچے تو سحر اب اس کے لئے تعویذات کا استعمال اس طرح کریں۔
(۵) یہ تعویذ سات عدد لکھ کر دیں۔ روزانہ رات کو ایک پیالی میں ایک نقش ڈال دیں صبح سویرے نہار منہ میں پانی پی لے کریں۔ شرط نہار منہ ہے وہ تعویذ یہ ہے

۷۸۶

۲۱۶۹	۲۱۷۰	۲۱۷۱	۲۱۷۲
۲۱۷۳	۲۱۷۴	۲۱۷۵	۲۱۷۶
۲۱۷۷	۲۱۷۸	۲۱۷۹	۲۱۸۰
۲۱۸۱	۲۱۸۲	۲۱۸۳	۲۱۸۴

۸۷۷۷ ۸۷۷۸ ۸۷۷۹ ۸۷۸۰

یہ چال غلط ہے۔ مگر بچے
ہی نقش اس طرح ملے
اس میں فائدہ ہو سکتا ہے

(۲) ایک تعویذ دائیں ہاتھ میں باندھ لیں۔ وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۸۵۰	۱۱۸۵۱	۱۱۸۵۲	۱۱۸۵۳
۱۱۸۵۴	۱۱۸۵۵	۱۱۸۵۶	۱۱۸۵۷
۱۱۸۵۸	۱۱۸۵۹	۱۱۸۶۰	۱۱۸۶۱
۱۱۸۶۲	۱۱۸۶۳	۱۱۸۶۴	۱۱۸۶۵

۷۸۶

۸	۲۵۹۳	۲۵۹۴	۱
۲۵۹۵	۲	۳	۲۵۹۶
۴	۲۵۹۷	۲۵۹۸	۵
۲۵۹۹	۶	۷	۲۶۰۰

یا اللہ اسکو سحر کی شکایت نہ ہو۔ آمین۔

(۳) بڑے تعویذ کو تون میں ڈال دیں۔ (۱۷) تین دن کے بعد کاغذ کو نکال لیں۔

(۲) روزانہ تین پیالی صبح۔ دوپہر۔ شام۔ کو ایک ایک پیالی پی لیا کریں۔ پانی کم ہو تو اور ملا لیا کریں۔ (۳) تین اتوار کو غسل کریں۔ غسل کی ترکیب یہ ہے۔ اتوار کے دن صبح سویرے نہار منہ میں غسل کریں۔ غسل سے قبل کچھ نہ کھائیں۔ نہ چائے نہ بیکٹ نہ ناشتہ۔ یہ سب غسل کے بعد کریں۔ ایک بالٹی پانی میں سے لیکر دھو تیل سے لیکر ڈال دیں۔ (۱) پہلے ایک چلو پانی اسی بالٹی سے پی لیں (۲) پھر اس بالٹی سے ایک لٹا نکال کر وضو کر لیا کریں (۳) پھر اس بالٹی کے پانی سے غسل کر لیا کریں۔ پانی اگر کم ہو جائے اور پانی ملا لیا کریں۔ انشاء اللہ مکمل صحت ہو جائیگی

بڑا تعویذ یہ ہے
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْغِيَةِ وَالنَّاسِ
قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ عَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ فَلَمَّا
الْقَوَاعِلُ مَوْسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِمُ اسْحَرَانِ اللَّهُ سَيُطْلَعُ اِنَّ اللَّهَ لَا
يُتْلَعُ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ وَيَعْنِ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهِمْ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا مَّكْرًا وَلَا يَخْلَعُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتَىٰ۔

نوٹ:- سب کاغذات کو اچھے کنوئیں۔ یا۔ تالاب میں ڈال دیں اور دھو کر
ڈالیں و جسکو تعویذ دیں اسکو کھردیں یا پنج یا دس روپے خیرات کر دے۔ ہر یہ جو
مناسب ہو لے لیں۔

(۲) کسی کا کوئی عزیز ہوا لڑکا ہو یا دوست ہو۔ گھر کو خط و کتابت نہیں کرتا۔
نہ روپے دیتا ہے۔ اس کے لئے بہترین عمل یہ ہے۔ اسکو ڈاک پانی کہتے ہیں۔
ایک نئی لیڈر سورہ جمعہ کو تین بار پڑھ کر دم کریں۔ اسی لیڈر سے خط تحریر کریں۔ انشاء اللہ
روپے اور خطوط آنے لگیں گے۔ مجرب۔

(۳) ایضاً:- کارڈ نہیں۔ صرف کاغذ۔ یا ایلینڈ لیٹر میں مضمون لکھ کر ایک بار
آیت الکرسی۔ اور سورہ یسین شریف کا شروع سے پہلی مبین تک کاغذ کے ہر روٹ
یا تہہ میں دم کر کے خط کو بند کر دیں۔ انشاء اللہ کیسا ہی سخت دل ہو روپے
اور خط مہینے لگے گا۔ مجرب المجرب۔

اشاعتِ قرآن کا قابلِ اعتماد کتب خانہ

قاعدہ پلاسٹک اردو رقی کلاں	۲۳	حاصل شریف مجلد	۸۱	قرآن مجید گولڈن فون فینسی
قاعدہ پلاسٹک ۴۴ اردو رقی خورد		بہشتی زیور کشیدہ کاری	۸۱	قرآن مجید شینل فینسی
قاعدہ پلاسٹک اردو رقی خورد	۸۱	پارہ سیٹ مجلد	۸۱	قرآن مجید گولڈن
قاعدہ پلاسٹک ڈیکس اردو رقی کلاں	۱۰۰	پارہ سیٹ مجلد	۸۱	قرآن مجید ریگزین
قاعدہ پلاسٹک ڈیکس اردو رقی خورد	۳	پارہ سیٹ مجلد قسم اول	۳	قرآن مجید گولڈن فون فینسی
رحل بکس گولڈن فون فینسی کشتی والا	۳	پارہ سیٹ مجلد	۳	قرآن مجید شینل فینسی
رحل بکس گولڈن فون فینسی	۳۲۲	پارہ سیٹ مجلد	۳	قرآن مجید گولڈن قسم اول
رحل بکس گولڈن سلور فون	۵۳	پارہ سیٹ مجلد	۳	قرآن مجید ریگزین قسم اول
رحل بکس شینل گدی والا		ہفت پارہ ۱۰ تا ۱۷ مجلد		قرآن مجید قسم اول فلیسکو مجلد
رحل بکس شینل ستارے پتی		پنج پارہ ۲۰ تا ۲۶ مجلد	۳	قرآن مجید گولڈن مجلد
رحل بکس شینل		پنج پارہ ۱۰ تا ۱۷ مجلد	۳	قرآن مجید ریگزین مجلد
پارہ سیٹ بکس جبت کی چادر		تیسرا القرآن صفحہ ۶۲	۳۲۲	قرآن مجید گولڈن امبوس
نقشہ اوقاف الصلوٰۃ		تیسرا القرآن صفحہ ۵۶	۳۲۲	قرآن مجید ریگزین حافظی
تویدی قرآن		تیسرا القرآن صفحہ ۲۸	۱۲۶	قرآن مجید گولڈن حافظی
تویدی قرآن پلاسٹک بکس		تیسرا القرآن صفحہ ۲۸ مجلد	۱۲۶	قرآن مجید ریگزین مجلد
تنگ قرآن		تیسرا القرآن صفحہ ۵۶ مجلد	۵۳	قرآن مجید گولڈن امبوس
مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ اردو		تیسرا القرآن صفحہ ۶۲ مجلد	۵۳	قرآن مجید ریگزین P.P
مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ ہندی		نورانی قاعدہ صفحہ ۲۴	۱۰۱	قرآن مجید گولڈن مجلد
نقشہ سلیمانی چار حصوں میں		بغدادی قاعدہ صفحہ ۱۶	۱۰۱	قرآن مجید ریگزین مجلد
آئینہ نماز اردو		بغدادی قاعدہ صفحہ ۸	۳	قرآن مجید دوئم فلیسکو
آئینہ نماز ہندی		قاعدہ پلاسٹک ۴۴ اردو رقی کلاں	۷۸۶	قرآن مجید ہندی مجلد
نقشہ اوقات الصلوٰۃ فینسی اور جنل گفٹری		تیسرا القرآن صفحہ ۶۲	۶۲	قرآن مجید ریگزین مجلد

محمد شفیق اینڈ سنس ۳۸ اردو بازار جامع مسجد ملی

چند روحانی تحفے

ڈاکٹر ایم توحید عالم
قطب بہار روہی

عمل نمبر ۱ اگر ڈائن، جوگن نے جادو یا سحر کر دیا ہے۔ کسی نے دوکان یا مکان کی بندش کر دیا ہے۔ شیطان، بھوت، چڑیل، سوار ہو گیا ہے جنات نے تنگ کر دیا ہے ایسی صورت میں اس ترکیب کو آزمائیں، انشاء اللہ تعالیٰ فیصد کامیابی ہوگی، اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ چلے جنات تک قید ہو جاتا ہے یا جل جالتہ نیز مریض یا مریضہ اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

ترکیب عمل پہلے زبان میں تاثیر پیدا کرنے کیلئے کم از کم ایک سو اکیس بار سورہ یسین شریف کا ورد کر لیں۔ اس کا قید نہیں کہ ایک ہی بیٹک میں ہو جب سورہ کا حفظ روانی سے مکمل کر لیں تو مریض پر مندرجہ ذیل ترکیبیں استعمال کریں۔

ترکیب ۱ پہلے ایک کاغذ پر جو سادہ ہوان ناموں کو لکھ لیں۔

(۱) جنات	(۲) شیطان	(۳) غیبیت	(۴) ابلیس
(۵) مردود	(۶) خروار	(۷) ہامان	(۸) سلیمان
(۹) علیقا	(۱۰) علیقا	(۱۱) علیقا	(۱۲) طلیقا
(۱۳) طلیقا	(۱۴) طلیقا	(۱۵) جن	(۱۶) بھوت
(۱۷) چڑیل	(۱۸) ڈائن	(۱۹) جوگن	(۲۰) پریت



اب دونوں تتھیل سے لکھے ہوئے کاغذ کو لال نشان کو تنے ترکون لپیٹ لیں۔
(ب) اب صفات روئی (COTTON) لیں اس کے بعد میٹھا تیل یعنی (MUSTARD OIL) یعنی سرسوں کا تیل سے ترک لیں اور ترکوں کاغذ کے اوپر لپیٹ کر فقیہ بنالیں۔ پھر اس فقیہ کو مٹی کے دے میں رکھ دیں یہ آپ کی پہلی

ترکیب مکمل ہو گئی۔

ترکیب نمبر ۲

زمین کو صاف کر کے مٹی سے تھوڑی دور تک لپ دیں (۲) جب زمین سوکھ جائے تو عامل با وضو چھڑی یا لکڑی سے

(بچم) عامل بیٹھے

اس طرح گول دائرہ بنالیں۔

(۳) کسی چیز سے نیچے خانہ میں

صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیں۔

(۴) سو مٹی دائرہ سے باہر دلانے

طرف جلادیں۔

(۵) دائرہ سے باہر بائیں طرف

اگر بائیں جلادیں۔

(۶) دائرہ کے اندر یعنی

صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے دیا رکھ دیں۔ جس میں فقیہ رکھا ہوا ہے۔

ترکیب نمبر ۳

مریض یا مریضہ کو دائرہ سے باہر پورب طرف کھینچ کر

بیٹھا دیں (دیا سے نیچے)

(ب) عامل بچم طرف دائرہ سے باہر پورب رخ بیٹھے۔

(ت) اب عامل بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے ہوئے فقیہ جلادیں۔

(ث) ۳۰ عدد سفید کارک لگی شیشی بھی رکھنا ہے۔

ترکیب نمبر ۴

(۱) اب عامل۔ درود شریف ۳ دفعہ اول و آخر اور درمیان

میں ایک دفعہ سورہ یسین شریف پڑھ کر دونوں تتھیل

کو سنکھ کی طرح گول کر کے زور سے اپنی تتھیل پر بھونک ماریں۔

(۲) پھر یہ کہیں۔ وَ اِذَا الْبَطْسُمُ بَطْسُمُ جَبَّارًا۔ لا تعداد دفعہ

پڑھیں پھر زور سے پڑھتے ہوئے زور سے ہی حکم دیں۔ اے موکل ہمزاد جلد حاضر ہو کر مریض یا مریضہ کے اوپر جو بھی چیز ہے جلد حاضر کرو۔

(۳) بدھ مریض یا مریضہ فقیہ کو غور سے دیکھتے رہیں گے۔ اس کے بعد

ایک یادگار تحفہ

طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے جادو ٹونا نمبر میں ہمزاد تابع کرنے کا ایک نادر عمل پیش کر رہے ہیں جو لوگ اس لائن کی ریاضتیں کر چکے ہوں ان کے لئے یہ ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ اُمید ہے کہ خدمتِ خلق کی نیت سے ایسے لوگ ہمزاد تابع کریں گے۔ اور وہ خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور اللہ کے بندوں کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ (ح - ۷۰)

عمل ہمزاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا سَمِیعُ یا بصِیرُ اَللّٰهُمَّ سَتِّعِلْ لِّیْ هَمَزَادَ بَیِّنَ سَمَسَاتِیْلِ و
وَمَخْرِجِیْ هَمَزَادَ بَیِّنَ رَفَاتِیْلِ و سَخِّرْ لِّیْ هَمَزَادَ بَیِّنَ لَوَاعِیْلِ
اَحْضِرْ وَاَحْضِرْ هَذَا الْوَقْتُ وَاَحْضِرْ وَاَمِنْ الْوَقْتُ الْعَاجِلَاتِ
بَیِّنَ حَضْرَتِ سَلِیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَیِّنَ یَا بَدْوَحِ
طَرِیْقَ اسْکَایَہِہِ کہ شرائطِ اعمال کا پابند ہو کر نو چندی جمعرات کو بعد از نماز
عشاء تازہ غسل یا وضو کریں۔ اور پھر تنہا اور پاکیزہ مکان میں جسے خجرات
سے معطر کیا گیا ہو قبلہ رخ بیٹھ کر اور اپنی پشت پر چراغ جلانے جس میں
خالص مسروں کا تیل ہو۔

اور سایہ کی گردن پر نظر جا کر عمل کو سوا گھنٹہ تک مسلسل پڑھیں تو
تعداد کا لحاظ ہرگز نہ رکھیں محویت میں عمل کو پڑھتے رہیں۔
نویں روز سایہ گم ہو جائے گا اور کبھی دامن کبھی بائیں مختلف اشکال
یا سائے یا روشنیاں نظر آئیں گی کبھی سچے سے کوئی آواز دے گا عمل
چالیس یوم کا ہے جس روز عمل ختم کرنے کے بعد ہمزاد مخاطب کرے تو
اس سے وعدہ وعید کر لیں۔

اور ہمزاد کو آزاد کر دیں روزانہ بطور عداومت عمل کو ایک بار پڑھتے
رہنا بہت ضروری ہے۔

اور جب ہمزاد حاضر کرنا منظور ہو تو تین بار عمل پڑھ کر تین بار تالی پچائے
انشاء اللہ بہت کامیاب عمل ہے۔

جو بھی چیز ہوگی وہ اپنی شکل میں فقیدہ میں دکھائی دے گی۔ مریض یا مریضہ اس ہینٹاک
شبیبہ دیکھ کر درجائیگی مگر حامل کو سمجھانا ہے کہ ہم میں انشاء اللہ کچھ نہ ہوگا۔
(۴) اب سفید شیشی خالی منہ والی مریض کو دیکر کہنا ہے۔ اے مریض جو
شکل ہے اُسے کہو جلد شیشی میں آجائے۔ چونکہ مریض دیکھتے رہیں گے جب شیشی
میں آجائے تو کارک سے منہ بند کر دینا ہے۔

احتیاط:- کبھی کبھی مریض پر کئی طرح کا سایہ تنگ کرتا ہے یا کئی جنات
سوار رہتا ہے لہذا مریض کو شیر، بھالو، خوفناک شکلیں، سانپ، بچھو وغیرہ۔
کئی نظر آسکتے ہیں سب کو قید کرنے کیلئے ایک شیشی رکھنی ہوگی پھر اس شیشی
کو گہرا گدھا کھود کر دفن کر دینا ہے۔

دوسرا تجربہ شدہ عمل | اگر سائل یا حامل یہ چاہتے ہوں کہ آنکھ بند
کریں اور سامنے بھاگے ہوئے؟

نفل یا کسی چیز کو دیکھ لیں تو مسلسل چالیس روز تک اس عمل کو اس
ترکیب سے کر لیں۔

طریقہ عمل | نماز کی پابندی ضروری ہے۔
(ب) بعد نماز ظہر اپنی جگہ بیٹھیں رہیں اور بغیر کسی گفتگو کے

سورہ الم ترکیف پوری۔ ۴۱ چودہ بار پڑھ لیا کریں یہ سلسلہ مسلسل چالیس روز
تک چلے گا۔ اگر ایک روز بھی ناغہ ہوگا تو پھر سے شروع کریں۔

عمل نمبر ۳ | اگر دو شخص میں عداوت ہو یا دشمنی دوستی میں بدلتا
چاہتے ہوں یا زین و شوہر میں اختلاف رہتا ہو یعنی جائز

محبت کے لئے سورہ الحمد اللہ۔۔۔۔۔ والفضائل تک ۱۱ بار پڑھ کر شیرینی
پر کھلا دیں بہت زود اثر ہے۔

عمل نمبر ۴ | اگر بچہ مرض کا حملہ ہے کسی دوائے فائدہ نہیں ہو رہا ہے
تو پیل کا گیارہ عدد پتہ لاکر مریض کے سر پر رکھ دیں اور

قل یا ایہا الکافرون۔ قل ہوا اللہ۔ قل اعوذ برئاس۔ قل اعوذ برب الفلق
یعنی چاروں قل۔ ایک ایک دفعہ پڑھ کر پتہ پر بچھو تک دیں۔ اور سر سے
پتہ ہٹا کر جلادیں۔ یہ ترکیب مسلسل گیارہ دنوں کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
صحت آجائے گی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ طلسماتی دنیا ملک بھر میں
پھیلنے کے علاوہ تمام دیگر ممالک میں بھی جاتا ہے اور مقبول عوام و خواص ہے۔

تفصیلات کے لئے خط و کتابت کریں

منیر شعبہ اشتہارہ ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

ان کان اور شیطان کی کشمکش



جب شیث آدم کی نش مبارک کے پاس دو جانفروں کو چھوڑ کر اپنے ٹھکانے کی طرف چلے گئے۔ اسی وقت عزرا زیل اپنے پانچ ساتھیوں شہر اور مسودا وکم اور کینو کے ساتھ کوہستان نوز پر نازل ہوا پھر ابلیس (عزرا زیل) نے اپنے ساتھی وکم کو حکم دیا کہ جاؤ قابیل اور اس کے قبیلے کو بلاؤ اور میرا نام لیکر قابیل کو میرا پیغام دینا۔ وہ اپنے قبیلے کے لوگوں کو لے کر بھاگتا ہوا میری طرف آئے گا۔ وکم کچھ کہے بغیر غلطوں سے دو جمل ہو گیا۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ قابیل اپنے قبیلے کے مرد و عورتوں کو لیکر اس چٹان کے سامنے آکھڑا ہوا جس چٹان کے اوپر عزرا زیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُن کا منتظر تھا۔ آل قابیل کو مخاطب کرتے ہوئے عزرا زیل نے پہلے اپنے ہاتھوں ساتھیوں کے ناسوں کا تعارف کرایا۔ پھر اس نے بلند آواز میں قابیل کے قبیلے کو مخاطب کر کے اپنے اُن ہاتھوں ساتھیوں سے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اے آل قابیل امیرے ساتھیوں میں سے جو میرے، اس کے اختیار میں میری کا کاروبار ہے، جن میں لوگ ہلے داد دیا کرتے ہیں اور گریبان بھاڑتے ہیں منہ پر طمانچہ مارتے ہیں اور جاہلیت کے فوے گاتے ہیں۔ میرے دوسرے ساتھی کا نام عور ہے۔ یہ لوگوں کو بدی پراگستا ہے اور اُسے ان پر اچھا اور پسندیدہ کر کے دکھانا ہے۔ میرے تیسرے ساتھی کا نام مسوطہ ہے، یہ کذب اور دروغ پر مامور ہے جسے لوگ کان لگا کر سنیں، جس طرح یہ اب میرے ساتھ افسانوں کی شکل میں ہے۔ ایسی ہی شکل میں یہ انسانوں سے ملتا ہے اور انہیں فساد برپا کرنے کی جھوٹی خبریں سناتا ہے۔ میرے چوتھے ساتھی کا نام وکم ہے۔ یہ آدمی کے ساتھ اُس کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر والوں کے عیب گسے دکھاتا ہے اور اُسے اُن پر غضبناک کرتا ہے۔ میرا پانچواں ساتھی رکینو ہے۔ یہ بازاروں کا مختار ہے۔ بازاروں میں آکر یہ قسم قسم کی بدی اور بددیانتی کے جھنڈے کھڑا ہے۔ اے آل قابیل! میں تم سے یہ کہنا یا ہوں کہ خاندان شیث کے پاس آدم کی نش کی صورت میں ایک ایسی چیز ہے جس کے

حضرت آدم کی نش مبارک کوہستان نوز کی غار میں پڑی تھی حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے شیث اور ان کی اولاد دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھائے لائش کے ارد گرد کھڑے تھے۔ کوہستان نوز جنوبی ہندوستان کے سرسبز ترین پہاڑوں میں سے ہے جب حضرت آدم کو جنت سے نکالا گیا تو اس پہاڑ پر ان کا نزول ہوا تھا۔ کوہستان نوز کے ایک طرف حضرت شیث اپنے قبیلے کے ساتھ تھے جب کہ جبل نوز کی دوسری طرف ان کا بڑا بھائی قابیل اپنے قبیلے کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ یہ حضرت آدم کا وہی بیٹا تھا جس نے اپنے چھوٹے بھائی قابیل کو قتل کر دیا تھا۔

اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ جنوب میں آدم کا پہل اور آدم کے چلنے کے پہاڑوں کا سلسلہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہر شے ڈوبتے سورج کی آخری جھلک دیکھ رہی تھی۔ پھر کوہستانوں کے طویل سلسلے پر شام کی سیاہی غالب آنے لگی جاڑے کی لمبی شیطانی رات دھیرے دھیرے اُترنے لگی۔ لیور تیزی سے اپنے ٹھکانوں کی جانب محو سفر تھے اور تیز سر ہواؤں میں پتوں سے بے نیاز پڑوں کی شاخیں بڑی طرح بچ رہی تھیں۔ کارگاہ و زیست میں غلطیوں کا نزول ہونے لگا تھا۔ اُفتی کے درپے لال گوں ہو کر سفیدی میں ڈھلنے لگے۔ رات سسنا ہونے لگی کیفیت اختیار کرنے لگی اور ستارے ٹٹاٹٹا کر آدم کے دونوں بیٹوں کے قبیلوں کو دیکھ دیکھ کر مسکرائے لگے تھے۔ شیث آدم کی نش مبارک کے پاس دو کڑیل جانفروں کو چھوڑ کر اپنے قبیلے کے دیگر لوگوں کے ساتھ اپنے پڑاؤ کی طرف جا چکے تھے۔ شیث علیہ السلام اور قابیل کے قبائل کا قیام کوہستانی غاروں اور پہاڑی گھاٹیوں میں تھا۔ یہاں دونوں قبائل کا قیام چونکہ عارضی تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنے لئے گھر تعمیر نہ کیے تھے۔

لے جارت اور سلون کے درمیان سندھ میں ریت اور مٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کی ایک لمبی قطار روایت ہے کہ حضرت آدم جب جنت سے نکالے گئے تو وہ اسی راستے سے سندھ و بحر کے بیٹوں کی طرف گئے تھے اس لئے اے آدم علیہ السلام کا پہل کہتے ہیں۔ یہ پہل آج بھی موجود ہے ۱۸۸۲ء میں ماہرین طبقات الارض نے اس پہل کو گمراہ اس علاقے کو بھارتی کے قابل بنانے کی کوشش کی تھی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اس کوہستانی پہل کے اس پاس پانی کی گہرائی تین چار فٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ انسان بیکو بیٹ یا آف اسلام

کہ یہ جنوب وسطی لکھنؤ میں واقع کوہ سے سینا لیس میل جنوب مشرق کی طرف ایک پہاڑی ہے جس کے بلندی ۳۲ فٹ ہے۔ اس جگہ پر ایک پانچ فٹ چار انچ لمبا اور دو فٹ چھ انچ چوڑا انسانی ہاتھ کا نشان ہے۔ روایت ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کا نقش ہے۔

ابلیس یعنی شیطان کا اصل نام عزرا زیل ہے۔

گردہ گھومتے ہیں۔ اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ اپنے اندر برکت محسوس کرتے ہیں اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔“

”اے عزرا زیل:“ قایل آگے بڑھا اور عزرا زیل کے نزدیک ہوتے ہوئے بولا۔ تو کہ میرا پرانا دوست مہربان اور عکسار ہے۔ تو نے مجھے اپنے بھائی ہابیل پر غلبہ پانے کو کہا، سو میں نے تمہارے مشورے پر عمل کیا اور کامیاب رہا۔ میں سمجھتا ہوں جو کچھ تم اب کہو گے وہ بھی ہماری بہتری کی خاطر ہی ہوگا۔ کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”سنو قایل! آدم کی کنش اٹھا کر اپنے قبیلے میں لے آؤ اور بنی شیت کو اس ہم سے نکال دو کہ صرف وہی آدم کے اصل اور صحیح وارث ہیں، اس طرح بنی شیت کو اقتدار اور ہندگی میں تم لوگوں پر کوئی غلبہ نہ رہے گا۔“

”اے عزرا زیل یہ کیونکر ممکن ہے؟“ قایل نے پُرسوجھ لہجے میں کہا۔ ”میرے قبیلے میں سے کوئی ہے جو میرے باپ آدم کی کنش اٹھا کر لائے گا۔ کیوں کہ کنش پر بنی شیت کے دونوں جواخاں کا پہرہ ہے۔ ان دونوں میں سے ایک کا نام یوناف اور دوسرے کا نام جرموق ہے۔ ان دونوں میں سے جو یوناف ہے وہ سو فتنہ جان موت کی طرح بھانک اور کوبستانی پتھروں کی طرح مضبوط اور کڑا ہے۔ وہ ایسا طاقتور ہے کہ چٹانوں کو اکھاڑ کر رکھ دے۔ وہ بنی شیت کی راتوں کا تارا اور انفرادی شہادت میں نور کا روشن چراغ ہے۔ وہ اس قدر زوردار ہے کہ اگر اس کے بس میں ہو تو زمین کا کر بند بکڑ کر اسے اپنے سامنے بچھا کر رکھ دے۔ بنی شیت اُسے اپنا آخری اور مضبوط بزرگ سمجھتے ہیں۔“

وہ ایسا جوان ہے جو صاف آسمانی بن کر تقدیر کا نوشتہ بدل دے۔ شیت، اس کے سارے بیٹے اور خاص کر اس کا بیٹا افوش یوناف سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے اُسے ایک قیمتی متاع جانتے ہیں۔ اور دوسرا جس کا نام جرموق ہے گودہ یوناف سے کتر ہے لیکن وہ بھی ایسا طاقتور ہے کہ پہاڑ اکھڑ کر رکھ دے۔ بنی شیت اس سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اے عزرا زیل کون میرے باپ آدم کی لاش اس غار سے نکال کر میرے پاس لائے گا جب کہ کنش کے اُس پاس ہی بنی شیت پڑاؤ کئے ہوئے ہیں؟

عزرا زیل! میرے پاس میرے قبیلے میں یوناف جیسا ہی ایک طاقتور درن جوان ہے اس کا نام مار ہے لیکن وہ ان دونوں میں سے ہے اور غار کے اندر بیٹا پڑا ہے۔“

”اے قایل! کیا تیرے قبیلے میں کوئی اور ایسا نہیں جو یوناف کا مقابلہ کرے؟“

”ہے تو یہی؟“ قایل کچھ سوچتے بولا۔ ”میرے قبیلے میں ایک اور طاقتور اور گستاخیل جوان بھی ہے۔ اس کا نام علاق ہے لیکن اسے ابھی آزمایا نہیں گیا۔ کیا خبر وہ یوناف سے چٹ ہوتا ہے یا اُسے مغلوب کر تلے۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ مار کے متھند ہونے کا اشتہار کیا جائے اور جب وہ اچھا ہو جائے تو اسے اور علاق کو بھیجا جائے کہ وہ دونوں کسی جیلے سے کام لیکر یوناف اور جرموق پر غالب رہیں۔ اور کوبستان فوج کے اس غار سے میرے باپ آدم کی کنش اٹھا کر میرے پاس میرے قبیلے میں لے آئیں۔ پھر مارب اور علاق بھائی ہیں اور دونوں مل کر اس کام کو بکسانی کر ختم کر دیں گے۔“

”نہیں ہرگز نہیں۔“ عزرا زیل نے بے اطمینانی اور انتشار طبع کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”میرا ایک ساتھی تھوڑی دیر قبل بنی شیت میں سے ہو کر آیا ہے۔ وہ شاید کل تک آدم کی کنش کو دفن کر دیں گے۔ اے قایل! جو کچھ کرنا ہے آج کی رات ہی کو جب اہل شیت آدم کی کنش کو زمین میں دفن کر دیں گے تو پھر تمہاری کوئی حقداری اور وراثت نہ رہے گی۔“ قایل سر جھکائے کچھ سوچنے لگ گیا تھا۔ عزرا زیل نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے قایل! تو طول نہ ہو۔ تفکر میں نہ پڑ۔ کیا تمہارے قبیلے میں کوئی ایسی لڑکی نہیں جو انتہائی خوبصورت ہو؟“

قایل نے چونک جانے کے انداز میں اپنا جھکا ہوا سر اٹھانے ہوئے کہا۔ ”اے عزرا زیل! میرے قبیلے میں ایک ایسی خوبصورت لڑکی ہے جس کا کوئی ثانیہ کوئی مثال نہیں۔ اور شیت دونوں کے قبیلوں میں کوئی لڑکی بھی ایسی حسین نہیں ہے۔ اس کا نام یوسا ہے اور وہ میری ایک نواسی کی لڑکی ہے۔ اے عزرا زیل! یوسا کا حسن شعلہ زور اور سکروستی ہے۔ وہ خیالستان حُسن نگارستانِ نغمہ ہے۔ وہ میرے پورے قبیلے کے دلوں کی دھڑکن ہے اور ہر کوئی اُس سے شادی کرنا کتنا متحقی ہے لیکن اے عزرا زیل وہ ستاروں کا خوشادور بہاروں کا قوشہ، یوسا، مردوں سے انتہائی نفرت کرتی ہے۔ خالق ارض و سماء اس کی جبلت، شومرا اور اس کے غمیر میں دو چیزیں بھروی ہیں ایک مردوں سے انتہائی نفرت، دوسرے صرف اپنی ذات سے محبت۔“

”کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور ایسی لڑکی ہے؟“ عزرا زیل نے قایل کی بات کاٹنے ہوئے پوچھا۔

”ہاں ہے تو یہی؟“ اس کا نام نمبیط ہے۔ یہ میرے پستے کی بیٹی ہے۔ عمر میں نمبیط اور یوسا ایک جیسی ہی ہیں لیکن حسن و خوبصورتی میں یوسا کو فضیلت حاصل ہے لیکن خصلتاً نمبیط، یوسا کا اُلٹ ہے۔ جہاں یوسا انتہائی خوبصورت، سادہ، خاموش طبع اور مردوں سے نفرت کرنے والی ہے۔ وہاں نمبیط خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ہر لے درجے کی شوق طبع مردوں کی طرف میلان رکھنے والی اور بھرپور فیصلی طبع کی لڑکی ہے۔ یہ عارب اور علاق دونوں کی بہن ہے۔ عارب اور علاق دونوں سے لگے بھائی ہیں۔ جب کہ حسین یوسا ان تینوں کی چھوٹی زادہ ہے۔ کاش عارب و علاق نہ ہوتا تو وہ بنی شیت کے یوناف کا خوب مقابلہ کرتا۔ آخری جملہ ادا کرتے ہوئے قایل کے چہرے پر حسرت اور فکر مندی کے سائے پھیل گئے تھے۔

”سنو قایل! عزرا زیل نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ”تم مارب کے بھائی علاق کو اس غار کی طرف روانہ کرو جس میں آدم کی کنش ہے۔ علاق کے ساتھ تم یوسا اور نمبیط کو بھی روانہ کرو۔ وہاں جا کر علاق یوناف کو مقابلے کی دعوت دے۔ جب وہ مقابلے کیلئے تیار ہو تو نمبیط، جرموق کے ساتھ جا بیٹھے اور اُسے باتوں میں لگا کر مار اپنے حسی اور اپنی خوبصورتی کا جکڑ دے کہ اُسے یوناف کی طرف غافل کر دے۔ حسین یوسا کا یہ کام ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو اپنے نادان انداز کو خوب واضح کر کے یوناف کے سامنے پہنچے۔“

ہے اور وہاں جا کر کیا کیا کام سرانجام دینا ہے؟ عزرا نے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
 ”اے عزرا! ہم جان چکے ہیں کہ ہمیں بنی شیش کے غار میں جانا ہے اور وہاں
 سے آدم کی لاش کو اٹھا کر لانا ہے تاکہ آئے والی نسلوں میں ہم ہی آدم کے حمایت کار اور
 وارث کہلائیں۔۔۔ مہلاق احزانم کے جذبے سے پُر لہجے میں بولا۔

”تو پھر مجھ سے اس طرح قابیل نے تمہیں کھانا دیا ہے۔۔۔۔۔۔ اس طرح عمل کرو تمہاری دواہی تک تمہارے اہل قبیلہ اور میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہیں کھڑے رہوں گا“

علاقہ بیوسا اور نیطہ اُس غار کی طرف چل دیئے جہاں آدم کی نقش پڑی ہوئی تھی۔ سردی سے بچنے کیلئے یونان اور جرمنوں نے غار کے منہ کے پاس آگ کا لاؤرڈن کر رکھا تھا۔ اودھ آگ کے پاس بیٹھے پہرہ دے رہے تھے۔ آگ کے جلنے والاؤں نے غار کے اندرونی اودھ باہر کے حصے کو دور در تک روشن کر دیا تھا۔ جنگیں اور جوان رات شب سے یہاں خوش ہو کر اپنے حاشیہ خیالات میں دور تک نکل گئی تھی۔ آسمان خاموش تھا۔ زمین کی سانس بوجھل تھی اور رات کے بسنے کے دیوان گوشوں پر سو رہتے چاند کی کرنیں اپنی آخری ضربیں لگا رہی تھیں، الاؤ کی تیز روشنی میں یونان ایسے لگ رہا تھا گویا بھولا بسرا انسان اور دو میا نہ وہاں آبِ حیات اور اپنے اطراف کو بڑے ہناک اور غور سے دیکھ رہا ہو۔ وہ بڑا دار از قد بخوبی صورت اور کڑیل مرد اور دیو سیل کو گزٹیل جوان تھا۔ اس کے پاس بیٹھا جرمن بھی ایک کوہ پیگر جوان تھا۔ لیکن وہ یونان کی نسبت کمتر تھا۔

میں اس وقت جلتے ملاؤ کی روشنی کے ہالے میں عطاء حسین پر سنا اور لغزیر
نبیلہ نمودار ہوئے۔ انہیں دیکھتے ہی یوناف کی بڑی اور کالی سیاہ آنکھوں میں زندگی
کا پورا خون اُتر آیا اور وہ شراب برقی کی طرح اٹھ کھڑا ہوا۔ جرمونی نے بھی اس کی تقلید
کی اور آئے دالوں کو سوالیہ نگاہوں سے گھورنے لگا۔

”اے بنی شیث، اے کوہ پیکر جوان!“ علق نے قریب آ کر یونان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”میرے قبیلے کے ایک جوان نے مجھے بتایا ہے کہ بنی شیث میں توسبے زور آدر ہے۔ اس چاندنی رات میں تجھے میں مقابلے اور زور آزمائی کی دعوت دیتا ہوں۔ میں یہ فیصلہ کر کے آیا ہوں کہ تجھ سے مقابلہ کر کے تجھے مات دوں گا اور بنی تغابیل کا نام روشن کروں گا۔“

یونان کے دل دریا پر گویا سُرخ شعلوں کا دھبہ شروع ہو گیا تھا۔ اس کی لگاہوں کے شمس میں اندھے اور بھانک طوفان کر دھیں بدلنے لگے تھے۔ اس کی طالت سے ایسا لگتا تھا جیسے خاموش لفظوں کے اشارے تلخ حقائق اور مایوسی کا اندھیرا چھلائے ہوئے پرتل گئے ہوں۔ پھر اس نے جواب طلب نگاہوں سے علاقہ کی طرف دیکھنے ہوئے کہا۔
”اے قابل کی اولاد! کیا تجھے کسی نے بتایا نہیں، کیا قابل نے بھی تجھے نہیں سمجھایا کہ میں خود رسوں کو ہرگز برداشت نہیں کرتا۔ کیا تجھے خبر نہیں، میں شہیتہ کے پوتے کا بیٹا یونان ہوں اور یہی تیرے علم میں ہو گا کہ میرے ہمدرد شہیتہ کو خداوند نے سرفراز

یونان اس کے ٹھکانے کی ہنک سے بے خود ہو جائے گا اور صحیح طور پر علاقہ سے مقابلہ نہ کر سکیگا اور شکست کھا جائے گا۔ جس وقت یونان ہار جائے تو حسین یوسا اس کے قریب جائے اُسے قتل دے اور اس سے ہمدردی کا اظہار کرے۔ اس طرح یونان اور جرمنی دونوں آدم کی لاش سے غافل ہو جائیں گے۔ یوسا اور بیٹا اسی طرح باتوں اور ہمدردی سے یونان اور جرمنی کو بہلاتی رہیں۔ اور علاقہ ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر آدم کی لاش کو اٹھا کر یہاں لے آئے۔ جب یوسا اور بیٹا اندازہ لگا لیں کہ علاقہ آدم کی لاش لیکر اپنے فیملی میں پہنچ چکا ہو گا قافلہ بھی یونان اور جرمنی کو چھوڑ کر واپس آجائیں۔

”اگر یونان اور جرمنی، یوسا اور بیٹا کو واپس نہ آئے دیں اور انہیں سخت کرنا چاہیں۔ پھر.....“ قابل نے فکر مندی سے پوچھا۔

”ایسا کرنا ناممکن ہے“ عزرا بیل ایک کمرہ سکراپٹ کے ساتھ بولا۔
”سنو فیل! اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو بوسا اور نیپٹا انہیں دھکی دیں کہ اگر انہوں نے
ایسا کیا تو وہ شور کر کے سامنے جی ٹیٹ کو یہاں جمع کر لیں گی۔ ظاہر ہے پھر یونافا اور
جروی ٹیٹ کی سزا کے خوف سے ایسا کرنے سے شغلق مود بھی نہ سکیں گے! اس طرح
بوسا اور نیپٹا بھی واپس آجائیں۔“

”ہاں یہ ترکیب ٹھیک ہے : قابل نے خوش اور مطمئن ہوتے ہوئے کہا : میں
ملاقا، بیوسا اور نیطہ کو بجا کر لاتا ہوں۔“

”ان تینوں کو سارا معاملہ سمجھا کر لانا کہ انہیں کہاں جانا ہے اور وہاں جا کر اہوں نے کیا کچھ کرنا ہے۔“

”مطلق رہو، میں ان سے سب تفصیلات کہہ دوں گا۔ قابل بڑھا اور اپنے
پیمہ کھڑے اپنے قبیلے والوں کے اندر گھس گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ لوٹا تو اس کے ساتھ علقاں، بھوسا اور نمیط تھے جیسا کہ قبائل نے حرا زیل کے سامنے تعریف کی تھی، بھوسا ویسی ہی حسین اور خوبصورت تھی اس کی خول خواں اور زمرہ ریز آنکھوں میں ایک حشر سا برپا تھا۔ اس کے مندی اور گلابی سراپے ہلک، لذت و شہوت اور ضبط کے بندھن توڑ دینے والی خوشبو اُٹھ رہی تھی۔ اس کے آلوچہ ہونٹ، ان پر ایک جھللا ہٹ، اس جھللا ہٹ میں ایک مسکراہٹ اور مسکراہٹ میں ایک گھلاوٹ تھی۔ اس کی جھکی ہوئی دراز نیلگوں میں خاموش و درویشان آنکھوں جسے فوراً خرم کی رنگین لہریں، رگشٹیوں کا سیلاب اُٹھ رہا تھا۔ اس کے سرمدی وجود کا سا اسرار رکھنے والے چہرے پر زمرہ موں کا ارتعاش، فطرت کے گیت، چاند کا نسوں کے گویا کا جادو، نسوں کے خواب اور در سے سمجھنوں کا رس رقص کناں تھا۔ اس کے ماضی کی لالہ کاری آہ جیسے مغل سپاہین کی طراوت، اس کے کاکل کی تاب داری جیسے رات کا نسوں اس کے احمری، وگھنار ہونٹوں کی طراوت، جیسے رات کے پہلے پہر کے دلکش خواب کے کھار پن کی نازگی۔ نمیط بھی نسوں کے خواب، نگاہوں کے خوار اور رسم سحر کی لطافت جیسی خوبصورت تھی۔ لیکن وہ حسن اور کشش میں بوسلے کافی کمتر تھی۔

”کیا تمہارے بھتیجا بھرقابیل نے تم تینوں کو کھجور بارے کہ تم تینوں کو کہاں جانا

یہاں شور اور داد بولا نہ کرنا اور نہ میرے قبیلے والے یہاں آجے ہوں گے اور معاملے کی چھان بین کرنے کی خاطر تم دونوں کو یہاں روک لیں گے۔ سنو! میں جانتا ہوں۔ علاقہ مجھ سے مقابلہ کرنے کس مقصد کے تحت آیا تھا۔ تم دونوں اپنے قبیلے کی حسین ترین لڑکیاں ہو۔ تم دونوں کا ساتھ آنا بھی ان گنت غلط فہمیاں کھڑی کرنے کو کافی ہے۔ میرا دل کہتا ہے علاقہ آدم کی لاش اٹھانے آیا تھا اور تم دونوں کو اسی اپنے ساتھ لایا تھا کہ تم دونوں اپنے حسن اور خوبصورتی سے مجھے اور جرموت کو اپنی طرف مائل کر کے ہمارے فرض سے غافل کر دو، پھر ایسا کیوں کر ممکن ہے یہ وہ ذراڑ کا اور پھر جو سا کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ”مشن جو سا! تمہارا میرے سامنے ایسی بے باکی سے آنا اس امر کی دلیل ہے کہ تمہیں مجھ پر جال ڈالنے کو مقرر کیا گیا تھا۔ اب جبکہ تم میرے سامنے آئی گئی ہو تو میں رکھو۔ اب میں نہیں اپنے لئے حاصل کر کے رہوں گا۔ میں جانتا ہوں تم جس قدر خوبصورت اور پرکشش لڑکی قدرتمردوں سے نفرت کرنے والی بھی ہو، پھر بھی یہاں رکھو کہ تمہاری اس ساری نفرت اور کردار کے باوجود میں تمہیں حاصل کروں گا اور تمہیں اپنی رفاقت میں لاؤں گا۔“ آج سے میں دوسرے مردوں کی نسبت تم سے زیادہ نفرت کروں گی۔ یہ سامنے نفرت سے زمین پر تھوکنے ہوئے کہا۔ پھر وہ دونوں علاقہ کی لاش اٹھا کر اپنے قبیلے کی طرف لوٹ گئیں۔

علاقہ نے اسی طرح جبل نوز پر پہنچے ہاتھوں ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا اور اس کے سامنے قابل اپنے قبیلے والوں کے ساتھ تھا کہ جو سا اور بیٹھ علاقہ کی لاش اٹھانے وہاں پہنچ گئیں۔ انہوں نے لاش کو قابل کے قدموں میں رکھ دیا۔ بیٹھ بھائی کی لاش کے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ جب کہ جو سا پُر سکون تھی اور اس نے قابل سے کہا۔

”اے میری ماں کے نانا! علاقہ اس یونان کا مقابلہ نہیں کر سکا وہ اس سے گنتے گیا۔ اے ایک بے نواں بچہ جان کر فضا میں اچھال دیا۔ علاقہ ایک پتھر پر گر کر اور گر گیا۔ بیٹھ کے رونے کی آواز سن کر اس کا دوسرا اور طاقت ور بھائی عارب بھی غم سے آگیا۔ اس نے بھی جو سا سے علاقہ کے مرنے کے واقعات سنے اور لاش کے پاس بیٹھ کر رونے لگا۔ قابل نے علاقہ کو اس دھڑ سے جلدی دفن کر دیا کہ اس کی موت سے اس کے قبیلے کے لوگوں پر بڑا اثر پڑے اور وہ بنی شیت سے بھاگ نہ ہو جائیں۔

”اے آل قابل! علاقہ کی تدفین کے بعد عزرائیل نے بنی قابل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”بنی شیت کے پاس اس وقت آدم کی لاش ہے۔ جس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں جب کہ تمہارے پاس کچھ نہیں۔ کیا میں نہیں ایک ایسی چیز دوں جو ہمیشہ تمہارے پاس رہے۔ اور خدا کے بدلے تم اس سے خیر و برکت حاصل کرو۔“ بنی قابل نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی عزرائیل نے اس بار عارب، بیٹھ اور جو سا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”کیا تم یونان سے علاقہ کی موت کا انتقام نہ لو گے؟“

”صرف یونان سے ہی نہیں پورے بنی شیت سے انتقام لیں گے۔“ عارب کے

اور آدم کے بعد اُسے سب پر فوقیت دی جب کہ تیرا بڑا بھائی قابل اپنے بھائی ہابیل کا قاتل ہے۔ اس نے خداوند کی نافرمانی کی، سودہ عزرائیل کی طرح مردود و مقہور ہو گیا۔ جا اپنے قبیلے میں لوٹ جا اور مجھے اس مقدس غار کی حفاظت کرنے دے کہ یہاں ہمارے جد امجد آدم کی لاش پڑی ہے۔ لوٹ جا کہ اس غار کے تقدس کا مجھے خیال اور احترام ہے۔ ورنہ ابھی تک میں تجھے تیرے خون میں ہنسا چکا ہوتا۔ قبل اس کے کہ تو میرے ہاتھوں مارا جائے اور تیری ماں، تیری بہنیں، بھائی اور تیرا باپ تیری جواں مرگ پر فخر کریں۔ لوٹ جا اور مجھے اس کام میں لگا رہنے دے، جس پر میرے باپ کے دادا شیت نے مجھے مقرر کر رکھا ہے۔ یونان پر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

علاقہ نے سخت آواز اور کراہت لہجے میں کہا۔ ”اے بنی شیت کے بزدل یونان! میں تجھے مقابلے کی دعوت دیتا ہوں اور تو مجھے اپنے قبیلے میں واپس جانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اٹھ میرا مقابلہ کرنا کہ میں اپنے قبیلے کی عزت و سطوت کا باعث بنوں۔ دیکھ میرا بڑا بھائی عارب جو مجھ سے کہیں زیادہ طاقت ور ہے وہ بیمار پڑا ہے۔ وہ اگر اچھا ہوتا تو اپنے قبیلے کی فوقیت ثابت کرتے۔ تیرے ساتھ مقابلہ کرنے آتا اور ابھی تک وہ تجھے پھاڑ کر آگ کے اس الاؤ کے پاس لہو لہان کر چکا ہوتا۔ اٹھ میرا مقابلہ کر۔ ورنہ میں تجھے مار کر چلا جاؤں گا۔“

علاقہ کی گفتگو پر یونان اپنی جگہ سے یوں اٹھا۔ جیسے زمین کی جوف کے بے انت زلزلے اچانک حرکت میں آگئے ہوں یا کسی بلند چٹان پر اچانک آگ کے ان گنت الاؤ بھڑک اٹھے ہوں۔ یونان نے کسی ہمسوز طوفان کی طرح علاقہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”تو پھر سنبھل اے علاقہ! میں تجھے سو سوارہ جان کر تجھ پر حاوی ہوں گا۔ تیری ساری سطوت کے ایوان گراؤں گا اور تجھے نہابی کی آگ، مایوسی کا اندھیرا اور ذلت و دہمات کے آنسوؤں میں ہلادوں گا۔ بیٹھ فوٹا آگے بڑھی اور جرموت کو اپنی طرف راغب کرتے ہوئے اُسے ہاتھوں میں لگایا۔ حسین اور حسن کی ساحرہ جو سا آئے بڑھ کر الاؤ کی نیزہ نشینی میں آئی۔ اور ایسے زادیے پر اکھڑی ہوئی کہ یونان کی نگاہ بھاو و دامت اس پر پڑے ایک بار اس پر نگاہ پڑنے ہی یونان اس کی خوبصورتی اس کی کشش، اس کی جھلکی آنکھوں اور بھرے بھرے گلہاں سراپا کو دیکھ کر چونکا۔ پُر جلد ہی اس نے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔ سنبھلا اور ایک جست لگا کر علاقہ کی طرف بڑھا۔

حسین جو سا کا ہر حربہ ناکام رہا تھا اور یونان نے آگے بڑھ کر علاقہ کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ دونوں ایک دوسرے سے گتھے گئے تھے اور ایک دوسرے پر اپنی آہنی ضربیں لگانے لگے تھے۔ اچانک یونان نے علاقہ کو اپنی گرفت میں لیا اور ایک منٹ ہی عوامارے ہوئے اس نے علاقہ کو فضا میں اچھال دیا۔ علاقہ انتہائی بے بسی کی حالت میں ایک چٹان پر گر گیا تھا۔ اس کا جسم ایک لمحے کیلئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ یونان آگے بڑھا اور اس کی ناک پر ہاتھ رکھنے کے بعد دونوں لڑکیوں کی طرف ہٹ کر بولا۔

”یہ پھر کسے اور تم دونوں اے اپنے قبیلے میں لے جاؤ اور مشن! علاقہ کے مرنے کا

کے ساتھ خدا کے بجائے ان پانچوں کے تئوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان سے خدا اور اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔

۳۔ عزرا زیل: طیراش نے اپنی بی بیسی اور بے چارگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں کیسے اور کیونکر ان پانچوں کو ایک جگہ جمع کروں گا اور انہیں جان سے مار دوں گا۔ اگر ایسا ہوتا تو لوگ مجھ پر فک کرینگے۔ میں دھڑلے لگا دوں گا اور سیکار میں مارا جاؤں گا۔ ”تو ٹھیک کہتا ہے طیراش: عزرا زیل کچھ سوچتے ہوئے بولا: ”اس طرح تو بڑا جا بجا“۔
 دیکھ میں تیرے ساتھ اپنا ایک ساتھی بھیجتا ہوں۔ وہ اس کام میں تیری مدد کرے گا۔ تم دونوں کی کس آج رات ہی ان پانچوں کو ہلاک کر دو۔ اور پھر ان کے بت بنا دو پھر دیکھو بتی قابل کس تیزی اور سرفت کے ساتھ ان جنوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اور یہی.....“ عزرا زیل کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ اس کے سامنے کوہستان فوز کی چوٹی پر بے شمار عمارتیں ہوسا اور محیط اب ہوش میں آ رہے تھے اور ان میں حرکت پیدا ہو رہی تھی۔ جب مہینوں آٹھ کر بیٹھے تھے تو عزرا زیل اپنی کامیابی پر سکرایا اور ان مہینوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ”دیکھو! میں نے تم جنوں کے ناسوت پہلا ہوت کا عمل کر کے تم جنوں کو کس قدر میرا عقول اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک بنا دیا ہے۔ اب تم بتی شیت میں سے جس سے بھی چاہو انتقام لے سکتے ہو۔“ پھر عزرا زیل انہیں اُن ساری قوتوں سے متعلق کھانے لگا جو اس کے عمل سے انہیں حاصل ہو گئی تھیں اور ان قوتوں کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی وہ انہیں کھانے دکھانے لگا تھا۔ اس دوران محیط نے غشی سے جھپٹتے ہوئے کہا۔

”کیا میں اس عمل کو آزا بھی سکتی ہوں۔“

”لازمیہ تم آنا سکتی ہو۔ عزرا زیل سکرانے ہوئے بولا۔ محیط نے عزرا زیل کی ہڈیا کے مطابق عمل کیا۔ اور وہ سب کے دیکھتے ہی دیکھتے جبل ناز سے غائب ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد پھر وہاں لوٹ آئی۔ وہ بے حد غوش اور سرور تھی۔ عابد اور ہوسا بھی مطمئن اور شادان تھے۔

”سنو! عزرا زیل نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا: ”اس عمل سے تم جنوں ایک مقررہ وقت تک جہان رہو گے اور یہ مقررہ وقت ہزاروں برسوں پر محیط ہو سکتا ہے ہاں مگر یاد رکھو تم میں سے جو چاہے کسی سے بھی شادی کرے اس کے ہاں اولاد نہ ہوگی۔ تم جنوں کے ہاں تناسل کا سلسلہ جاری نہ رہ سکے گا اور سنو! لاہوت کے اس عمل سے تیرے لہن میں یہ گمان بھی نہیں آنا چاہیے کہ مافوق الفطرت، ناقابل تسخیر یا ابدی ہو گئے ہو سنو! ابدی حرف خداوند کی ذات ہے۔ میں خود تمہارے سامنے جو کھڑا ہوں، ابدی نہیں ہوں بلکہ خداوند نے دو ٹوک مشرک مجھے پہلے دے رکھی ہے۔ اب یہ پہلے سیکھ لو کہ میں بھی ہو سکتی ہوں اور ہزاروں برس بھی مشترک رہا ہوں گا یہ ایک نار ہے، جو خداوند کے ملائکہ کو نہیں جانتا۔ سنو! اس دہائی میں ایسی ایسی ہستیاں بھی ہوں گی، جو موت یا اپنی فحالی طاعت میں تم سے بھی بالا اور ارفع ہوں گی۔ اور تم اپنی اپنی طاقتوں کے ہاں خداوند کے سامنے نہایت ڈانک ہو گے۔ کبھی کبھی کسی رسول اور انبی کے عند گناہ، درمات کھانے اور خداوند کے سامنے ملنے والے تم لوگوں کو ایک عذاب میں مبتلا کر کے رکھ دیں۔ نہیں

اس لاہوتی عمل سے چھپی ہوئی اور پوشیدہ قوتیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ تم جنوں میرے اور میرے ساتھیوں کی طرح انسانوں کو ان کی اصل راہ سے گمراہ کر دو۔ بروقت اس عمل میں لگے رہو عابد! تم اپنے کام کی ابتدا اپنے مرے ہوئے بھائی علق کے انتقام سے کرو سنو! تم کو دفن کر دیا گیا ہے، اب وہاں یونان پہرہ دیتا ہو گا۔ تم جب دیکھو کہ یونان اپنی بستی سے باہر نکلا ہے تو اس پر پل پڑا دو اور اسے قتل کر کے اپنے بھائی کا انتقام لو۔ سنو! اسے قتل کر کے اس کی لاش کو یوں ہی پڑے رہنے دینا۔ تاکہ بتی شیت اس سے عبرت لے لیں یونان کے قتل کے بعد تم کوئی اور کام کرنا۔“

”میں یونان سے انتقام لینے کیلئے اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال نہ کروں گا عابد“ عزرا نے ہوئے بولا۔ ”میں اپنی جلی اور فطری قوتوں سے اس پر غالب آؤں گا۔ اور اے اپنے سامنے زبر کروں گا۔“

عزرا زیل نے اس ہاں ہوسا اور محیط کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”تم دونوں باری باری اس ظاہری شکل کی بجائے اپنی بلاہوتی قوت کے سامنے ٹیکرا پھٹائی حسین رنگیوں کا روپ دھارنا۔ اور بتی شیت میں جا کر ان کے مردوں کو بتی قابل کی عورتوں کی طرف ترغیب دانا اور ان کے مردوں کو تم دونوں باری باری بتی قابل میں لیکر آنا۔ تاکہ ان کے مرد تمہاری عورتوں سے شادیاں کریں۔ اور ایک نئی نسل پیدا ہو۔ اور تم بتی شیت کی قوتیں تم پہلے اب آؤ میرے ساتھ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہارا عمل کو تمہارے قبیضے میں چھوڑ کر آتا ہوں۔“ عزرا زیل ان سب کو کوہستان فوز کی بلند یوں سے پہچ لایا۔ جب وہ اس جگہ گئے جہاں بتی قابل آ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا وہاں قابل شادیاں کے انتظار میں کھڑا ہوا تھا جب وہ اس سے فریب گئے تو قابل نے ابلیس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اے عزرا زیل! میں ابلیس کی تم سے کہہ چکا ہوں۔“

عزرا زیل نے فوراً عابد، ہوسا، محیط اور طیراش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اب تم جاؤ اور اپنے اپنے کام میں لگ جاؤ جب وہ چاروں چلے گئے تو قابل ایک استنہامیہ اور تحریف دہ کیفیت کے ساتھ عزرا زیل کے پانچوں ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ عزرا زیل نے قابل کا حوصلہ بڑھانے ہوئے کہا۔ یہ ہاں مجھے میرے لیے ساتھی ہیں جن سے میں کوئی راز نہیں رکھتا۔ تم نے جو کچھ کہنا ہے۔ اگلی موجودگی میں ہی کہو۔ یہ میرے لیے ساتھی ہیں۔ جو ہر طرح ہر لحاظ سے قابل ہو سہ ہیں۔

”اے عزرا زیل!“ قابل نے پریشانی اور الجھن میں کہا۔ ”جو میں نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ تب سے میں ایک کرب میں مبتلا ہوں۔ اس لئے کرامت کو کبھی سونے میں اور کبھی بہار کی حالت میں ہاں کی روع اکثر مجھ پر ہوا رہتی رہی ہے اور مجھے ایسی سنگین کمر لگ رہی ہے جس سے ہیشہ میرے کرب پر ہے۔ دیکھ اور پریشانی میں اضافہ ہی چلا ہے اے عزرا زیل! ہندو نہ ہوئے میرے بھائی ہاں کی روع میرے پاس آئی اور اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا: ”اے تجھی اور ماست ہاں کی کے فائن لیا ہے۔ تجھے ہاں کے ہاں میں مارا جائے گا۔ اے عزرا زیل! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہاں کی روع میری طرف دگنے۔ یا میں اس پہلا بہار اور اس کا ہاں کے کچھ مجھے حاصل کر لوں۔ کیا تو میرے لیے

باری دوزخ کو سزا دے گا۔ اے میری نانی مرنا نہیں با سنا۔
 ”نہیں ایسا ہر انسان نہیں ہے۔“ عزادار نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 ایک نیک اور خداوند کا پسندیدہ انسان تھا۔ اس کی روح نیک اور برکتوں کی آیت تھی۔
 اس پر میرا بس نہ مل سکے گا۔ اس پر خداوند کی نظر غایت ہے۔ اے قابیل! اگر قابیل
 کی روح نے تجھے مخاطب کرنے ہوئے یہ کہا ہے کہ تو اپنے بیٹے کے ہاتھوں مارا جائے گا
 تو پھر سن رکھ، ایسا ہی ہو گا۔ اگر تیری تقدیر کا نوشتہ یہی ہے تو کوئی کیوں کر اے
 بدل سکے گا۔“

قابیل نے انتہائی مایوسی اور کرب سے کہا: کیا میں یہ کھلوں کہ نوم سے بے اعتنائی
 برت رہا ہے۔ اور میں بدترین اذیت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے یا ہاری اپنی امیدیں اٹھنے
 لگی ہیں۔ اور اب میں بدترین نوشتوں اور حقائق کا سامنا کرنا ہو گا۔
 ”اے قابیل! اخلاقی لکھت کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ کسی میں اتنی سکت کہاں کہ
 اس کی ابدیت کی گہرائیوں میں اتنا تو بہت دد رک بات جھانک بھی سکے۔“

”کاش میں نے اپنے بھائی قابیل کو قتل نہ کیا ہوتا تو آج میں یوں نہابی کی آگ
 اور مایوسی کے اندھیروں میں نہ بھٹکتا۔ بے کسی اور ندامت کے آنسو نہ روتا۔ قابیل
 ناشتہ سے بولا اور عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے مل ایک دھوئیں اور فہار
 کے غائب ہو گیا جب کہ قابیل گردن جھکائے اپنے قبیلے کی طرف جا رہا تھا۔“

سحر ایک نجات دہندہ، روشنی کا جنازہ اور بھٹکتے قافلوں میں ناخدا بن کر نمودار
 ہوئی تھی۔ مشرق سے طلوع ہوتی روشنیوں نے اپنے حیات بخش رنگوں اور روشنیوں کے آگے
 آگے..... تاریکیوں کو بیابان کے وحشیوں اور جانوروں کو ہٹا کر شکار کرنے والے کئی پر
 نسااری کی طرح مار بھگا کر ناپید و ناشید کر کے رکھ دیا تھا۔ تاریکیاں ختم ہونے ہی خداؤ
 میں آشاروں کا ترجمہ اور پھولوں کی ہلک بھلکائی تھی۔ سورج جس وقت کافی اور چڑھ آیا۔
 تو بنی قابیل کا ایک جوان بھاگتا ہوا عارب کے پاس آیا۔ اور اپنی پھولی ہوئی سانسوں کے
 درمیان تیزی سے بولنے لگا۔ ”عارب! عارب! میں نے وہ کام کر دیا۔ جو تو نے میرے نوتے
 لگا یا تھا۔ اُس نے مجھ ہی لینے ہوئے اور اس کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”میں نے تو تمہیں ہدایت کی تھی کہ تم بنی شیت کے یونان پر لگاؤ رکھو اور جب تم
 اُسے کہیں اکیلا اور اپنے قبیلے والوں سے علیحدہ دیکھو تو اس کی مجھے اطلاع کرو۔“

”میں اُسے اکیلا ہی دیکھ کر آیا ہوں۔“ اُس جوان نے اپنی سانسوں پر قابو پالنے
 ہوئے جلدی میں کہا۔ وہ بائیں طرف کی دادی میں دریا کے کنارے اپنی بکریاں چرا رہا
 ہے۔ اس کا ریوڑ کوہستان کے واس میں ہے، جب کہ وہ خود دریا کے کنارے ریت
 پر بیٹھا ہوا ہے۔“

”بس تو پھر آج کا دن یونان کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔“ عارب نے ایک
 عجز اور نفار میں کہا۔ ”میں اُسے دریا کے کنارے اُس کے ریوڑ کے پاس مار دوں گا۔
 اس کا سر زمین میں دھنسا کر اُسے خوب رگید دوں گا۔ پھر اُسے اس کی ساری بے بسی کے

ساتھ فضاؤں میں اچھال کر اس طرح مار دوں گا۔ جس طرح اس نے میرے بھائی ملائیم کو مار
 دیا۔ مار بے اُس جوان کا شکریہ ادا کیا۔ جو اس کے پاس یونان کی خبر لے کر آیا تھا۔
 پھر وہ بڑی تیزی سے اس طرف روانہ ہو گیا۔ جس طرف اُسے یونان کے اکیلا ہونے کی خبر
 دی گئی تھی۔

دریا کے کنارے اور کوہستانوں کے واس میں جس جگہ کی نشاندہی کی گئی تھی
 مار بے اس جگہ آیا۔ اس نے دیکھا وہاں ایک خوب کڑیل، دراز قد اور دہرے جسم کا ننہ
 اور انتہائی خوب صورت جوان دریا کے کنارے مشک ریت پر بیٹھا ہوا تھا۔ مار بے اس
 کے پاس آیا اور ایک حقیر انداز اور تحسنا سے لہجے میں بولا۔

”اگر میں غلطی پر نہیں تو تیرا نام یونان ہے۔“ اور تیرا تعلق بنی شیت سے ہے۔
 یونان نے اس کی طرف ایک ہمدردانہ اور سرسری نگاہ ڈالی۔

”اے اجنبی! تیرا اندازہ درست ہے۔ پر تو کون ہے اور مجھ سے ایسا کیوں
 پوچھتا ہے۔“

”تیرا تعلق بنی قابیل سے ہے۔“ مار بے بولا۔ ”اور میں تیرا قاتل ہوں۔ میرا نام
 ہے۔ تو نے میرے بھائی ملائیم کو قتل کیا۔ اس وقت جب کہ تو ادھر تیرا ساتھی فارمیں رکھتے
 آدم کی میت کی حفاظت کر رہے تھے۔“

”اگر ملائیم تیرا بھائی تھا تو میں اس کی موت پر تم سے ہمدردی کا اظہار نہیں کرتا۔
 اس لئے کہ وہ خود مجھ سے مقابلہ کرنے آیا تھا۔ یونان بے پردائی سے بولا۔

مار بے نے چھاتی تانے ہوئے کہا۔ ”جس طرح تو نے میرے بھائی ملائیم کو اچھا کر
 مار دیا تھا۔ ایسے ہی میں بھی تمہیں اچھا لوں گا۔ اور تیری زندگی کا اختتام کروں گا۔“ مار بے
 کی اس گفتگو پر حسین اور کڑیل یونان کی حالت بے تحاشا اندھی بے روک نفرت، طوفانی
 یورش۔ شعلہ بیباک اور وقت کی تیز اور اندھی آندھوں کی یلغار جیسی ہو گئی تھی لگتا
 تھا اس کے سینے میں طوفانوں کا ظالم، دل اور ذہن میں آنکشی ستیزہ کاری، آنکھوں میں
 سالی صدیوں کی آگ اور خون کا میحان چہرے پر بے کل کردینے والی جنونی کیفیت اور
 فیصلوں میں شریخ شعلوں کا رقص شروع ہو گیا۔ لیکن یونان نے اپنے بے لگام طوفانی
 ارادوں کو بڑی مشکل سے اپنے قابو میں کیا اور بولا۔

”مجاہد میرے آبلے ہے، اُدھر ہی چلا جا، ورنہ میں شراب برقی بن کر تجھ پر ٹوٹ پڑوں گا۔
 سیلاب کے ریلے کی طرح تجھ پر وارد ہوں گا۔ بے چین شراروں کے خروش کی طرح تجھ پر
 نزل کر دوں گا۔ قبل اس کے کہ تیری یلغار تیری ترک تاز کو پتھر کی لگام ڈالوں، قبل اس کے
 کہ تیری شیطنت کے سارے رنگوں کو میں تیری بے بس تادی اور یورش کو افلاس میں
 بدل دوں، یہاں سے چلا جا۔ تیرا بھائی ملائیم بھی کبھی میرے ساتھ مقابلہ کرنے آیا تھا۔
 تو اس کے انجام سے ڈرا اور ہمت حاصل کر۔“

”دیکھ تیرا میرا حکم آج ٹل نہ سکے گا۔“ یونان کے خاموش ہونے ہی مار بے بولا۔
 ”اگر مجھ سے بھاگ کر زمین کے پاتال میں بھی اُتر گیا ہوتا تو میں تیرے رشتوں کی زنجیر سے
 کاٹنے ہر سوز و گم بہن کر دیاں بھی بچھ جاتا۔ میں آج اس دریا کے کنارے تجھ پر آنکشی نفا

کہہ رہے ہو۔ کیا تم کوئی حقیقت بیان کر رہے ہو یا دریا کے کنارے اس ریت پر دن کے وقت تم نے کوئی خواب دیکھ لیا ہے؟

”نہیں میرے دوست“ یونان بے سیدگ سے بولا۔ ”یہ خواب اور سہنا نہیں ایک سچائی اور حقیقت ہے۔ پھر وہ میرے پاس آیا۔ اس نے میرے ساتھ گفتگو کی پھر اس نے مجھ پر جھانک لگائی۔ میں نے اُسے ہوا میں اُچھالا۔ پھر اپنے نیچے دبا کر رگید رہا تھا۔ کہ اچانک وہ میرے نیچے سے بین غائب ہو گیا جیسے وہ کوئی وجود ہی نہ رکھتا ہو۔ اس کے اس طرح غائب ہونے سے میں مایوسی اور عداوت کا شکار ہو گیا ہوں۔ وہ مجھ سے اپنا آپ بچا کر یوں غائب ہو گیا۔ جیسے وہ رات کی خاموشی میں کسی ساز کی آواز ہو یا اس کا جسم سوئی ہوئی ہلکی طرح اپنا کوئی وجود ہی نہ رکھتا ہو“

جس وقت چند ثانیوں تک گہری سوچوں میں کھویا رہا۔ پھر اس نے پہلے سے ہرے لہجے میں کہا۔ ”یونان ایسا انکشاف کر کے تم نے مجھ پر غم اور خوف طاری کر دیا ہے۔ جو کچھ تم نے کہہ لیا ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر میری اور تمہاری دونوں کی زندگی کے دن گئے جا چکے ہیں۔ ہم دونوں سے عارب اپنے رونا لے بھائی علاقہ کا انتقام لے گا۔“

خوفزدہ نہ ہوا لٹر پر پھر دوسرے کھو۔ وہی دونوں کی مدد و اعانت کرے گا۔ وہ بہتر محافظ اور مددگار ہے۔ یونان نے جس وقت کوڑھ مارا اس اور تسلی دینے ہوئے کہا۔ ”چند ثانیوں تک دونوں خاموش رہے۔ اتنی دیر تک بنی شیت کے کچھ اور چرواہے بھی اس طرف آنے دکھائی دیئے۔ لہذا دونوں سنبھلے اور خاموشی سے دوسرے چرواہوں نہیں شامل ہو گئے۔“

یونان سے مار کھانے کے بعد عارب اپنی نیم لاہوتی قوتوں کے سبب ہلکے چھپکنے میں کوہستان توڑ کی دوسری سمت خود دار ہوا۔۔۔ بنی قابیل کی آبادیوں سے باہر اُس نے ایک جگہ اپنی پس منبٹا اور بنی شیت، وہ بنی قابیل کی سرحد سے زیادہ حسین اور دلکش لڑکی پڑا کو کھڑے دیکھا عارب ان دونوں کے قریب آیا۔ اس کی حالت دیکھ کر اس کی بہن بیبٹ چونک پڑی۔ اس لئے کہ عارب کی حالت بگڑی ہو رہی تھی۔ سر کے بالوں میں ریت بھری ہوئی تھی اور اس کے علاوہ اس کی گردن اور پیشانی پر خون کے دھبے بھی تھے۔ بیبٹ نے پریشانی میں چونکنے ہوئے مغموم انداز میں پوچھا۔ ”اے میرے بھائی! تمہاری یہ حالت کس نے بنائی ہے؟“

عارب نے دل فک سے ہی آواز میں کہا۔ ”اس کوہ فز کے دوسری جانب میں بنی شیت یونان سے اپنے بھائی علاقہ کا بدلہ لینے گیا تھا۔ میں نے یونان کو دریا کے کنارے جا لیا۔ وہ وہاں اپنے ریوڑ کی دیکھ بھال میں اکیلا تھا۔ میں نے اُس سے مقابلہ کیا۔ پہلے جیتا۔ وہ مجھ سے بہت زیادہ طاقت ور نکلا۔“

”اے میرے بھائی! بیبٹ نے چونک کر پوچھا۔ کیا وہ تم سے بھی طاقت ور نکلا، جس کے پاس ایسی پوشیدہ اور مافوق الفطرت قوتیں ہیں؟“

”مرد اصل یونان سے مقابلہ کرتے ہوئے میں اپنی ان لاہوتی قوتوں کو حرکت میں نہ لایا تھا۔ اس کے خلاف میں نے اپنی فطرت و جبلت کو استعمال کیا تھا۔ ہمارے

دو بھائی برساؤں گا۔ بھری ساری قوت ارادی کو فٹکی اور بے چارگی اور برف و بھوس سے تبدیل کر دوں گا۔ یونان نے ایک بالائی عہد کی نگاہ میں خود اس انداز میں عارب پر چڑا دیا پھر اس نے کوئلے اور گندھک کے دھماکے کی طرح پھٹے ہوئے کہا۔

”تو تکلم ہے۔ بنی قابیل میں ابھی کوئی ایسا جوان پیدا نہیں ہوا جو میرے لئے بڑی کامران کھڑا کرے۔ میرے جیسے کئی باڈے کتوں کو میں نے پھر مارا دیا کہ بھٹکا دیا اور اب بڑی بھی اُن جیسی ہی حالت ہوگی۔“

عارب نے جذبات اور غصے میں آکر آؤ دیکھا نہ تاؤ اور ایک لمبی زقند کے ساتھ یونان پر پل پڑا لیکن اس کی حماقت اور اندھا جوش تھا۔ وہ اس کے مقابلے میں یونان ایک طوفان اور پُر ہول قوت تھا۔ قبل اس کے کہ عارب یونان پر صحت لگانے کے بعد اُسے کوئی نقصان پہنچاتا۔ یونان نے اسے اپنے دونوں مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔ پھر اُسے بلند کر کے ہوا میں اُچھال دیا۔ عارب بڑی بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں اُڑتا رہا اور اس کے گرنے کے عمل کے ساتھ ہی یونان نے بھی اس پر جھانک لگادی اور اسے رگیدنا شروع کر دیا۔ یونان ایسی قوت اور ایسی شہ زوری کا اظہار کر رہا تھا کہ اس طرح کسان کے ہل کا لہجے کا چھاؤں لازمین کے اندر گہرے سہا رہنا تھا، اسی طرح اس نے بھی عارب کے سر کو زمین میں دبا کر اُسے رگیدتے ہوئے ریت کے اندر گہرے سہا رہنا شروع کر دیئے تھے۔ یونان ایسی قوت کا مالک تھا کہ عارب کے سر کو زیادہ حصہ اس نے زمین کے اندر دھنسا کر رکھ دیا تھا۔ عارب کو یوں لگا جیسے اُسے زندہ قبر میں دفن کیا جا رہا ہو۔ اپنے آپ کو یونان کی طاری کردہ اذیت اور عذاب سے بچا دلانے کیلئے عارب نے عزائیل کی عطا کردہ مافوق الفطرت قوتوں کو استعمال کیا۔ اور ایک دم وہ یونان کے نیچے سے نکل کر یوں غائب ہو گیا۔ جیسے وہاں تھا ہی نہیں۔

عارب کے اس طرح اچانک غائب ہوجانے سے یونان سخت حیران اور پریشان ہوا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ عارب اس کے ہاتھ سے یوں بچ کر بھاگ جائے گا۔ وہ پوچھی دریا کے کنارے پریشان اور رنجیدہ حال بیٹھا تھا۔ کہ اس کا ساتھی جس وقت وہاں آگیا۔

”یونان! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ وہ یونان کے پاس بیٹھے ہوئے بولا۔ تم رنجیدہ اور پریشان حال کیوں ہو؟“

”جس وقت میرے دوست! تھوڑی دیر قبل بنی قابیل کا ایک جوان کہ جس کا نام عارب ہے، میرے ساتھ مقابلہ کرنے یہاں آیا۔ وہ مجھ سے اپنے بھائی علاقہ کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اپنے آپ کو زوردار اور طاقت ور دیکھتا تھا۔ سو دیکھ جس وقت! میں نے اُسے زمین پر گرالیا۔ اور اپنے نیچے اُسے رگیدنے لگا۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ اچانک میری نظروں سے غائب ہو کر روپوش ہو گیا۔ میں تب یہاں پریشان بیٹھا ہوں۔ میں سوچتا ہوں کیا وہ عارب نام کا جوان ہماری طرح کا انسان تھا۔ اگر تھا تو وہ یوں ہمارے کی طرح کیسے غائب ہو گیا؟“

جس وقت نے بھی پریشان اور رنجیدہ سے پوچھا۔ ”یونان!۔۔۔ یونان! یہ تم کہا

کر دیا اور جب بنی قابیل نے اپنے قبیلے کے ان پانچ صالح اور نیک انسانوں کو دیکھا تو طیش کوستان فز کی ایک چٹان پر کھڑا ہوا اور بنی قابیل کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ اے بنی قابیل! عزت دینے کے لئے مجھے ایک ملم سکھایا ہے۔ اس ملم سے میں ان مرغیوں کو پانچ نیک انسان دودھ، سوانح، بیوقوف، بیوقوف اور نیک کو زندہ تو نہیں کر سکتا۔ تاہم میں ایک ایسا عمل ضرور کر سکتا ہوں کہ تم ان پانچوں کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھو، ان کے سامنے اپنی ندریں اور حاجات پیش کرو۔ میں نہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ تمہاری گفتگو سنیں گے اور تمہاری حاجات کو پورا کریں گے۔ پھر طیش نے کوستان فز کی چٹانوں کو تراش کر دودھ، سوانح، بیوقوف، بیوقوف اور نیک کے لئے بنائے اور بنی قابیل کو ان کی پرستش کرنے کی تہنیت دی۔ اس طرح بنی آدم میں بت پرستی کی ابتدا ہوئی اور لوگوں نے طیش نے گستاخی کی کہ کھڑا ہے لئے بت تراشنے شروع کر دیئے۔

حوا زیل کے طے و زلا اثر عمل کے تحت ہمیشہ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کی شکل میں بنی شیت میں گئی اور وہاں کے تھوڑے کے سامنے اس نے بنی قابیل کی لڑکیوں کے حسن اور خوبصورتی کی تعریف کی اور ان میں سے سوجھان کو وہ بنی قابیل میں لے آئی۔ چھوٹے بنی قابیل کی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں۔ اسی طرح جو ما بھی اپنے حسن اور خوبصورتی کا دھوکا دے کر بنی شیت کے سوا درجہ فاضل بنی قابیل میں لے آئی اور چھوٹے نے بھی وہاں شادیاں کر لیں۔ اس طرح بنی شیت اور بنی قابیل آپس میں غلط فہمیوں سے بھر پور ہو گئے۔ ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی تھی اور بنی شیت اور بنی قابیل کوستان فز کے غاروں اور آبادیوں سے محل کرنا شروع کی سرزمین پر آگیا۔ ہر گزے دایم سے سوجھان علاقہ کا قہریم نام، ادب اہل شہر آباد کر دیا گیا تھا۔ اس دوران میں حضرت آدم علیہ السلام میں پیدا ہو چکے تھے۔ اور انہوں نے حضرت شیت کے تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ اسی عرصے کے دوران قابیل کے ایک بیٹے نے قابیل کو چھرا کر قتل کر دیا۔ ہند کی لڑکی سے ملنے کا طرف جاننے کے بعد بنی شیت نے حضرت آدم کی بخشش کو تسلیم کیا اور قابیل کی بخشش کو دمشق شہر کے شمال میں جبل قاسیون پر دفن کر دیا تھا۔

ایک روز یونان اور اس کا بچپن کا ساتھی اور دوست جبروتی درخت لڑات کے کنارے ہا بل شہر سے باہر ایک چٹان پر بیٹھے تھے اور بچہ داری میں آن روئی کا ریوڑ چر رہا تھا کہ جبروتی نے یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: یونان! میرے بہن! میرے دوست! میرے محسن! کیا معاملہ ہے کہ میں اور تم میں تو ایک جیسے تھے پھر میں کیوں بولہا ہو گیا ہوں اور تو ویسے کا ویسا انجمن، نانہ دمہ اور ذریعہ۔ آخر تو کیا ہے کہ تو ویسے کا ویسا ہی خود نانہ، طاف و در اور صفہ در ہے جب کہ تم ہی میرے بچہ سب سگی ساتھی بولہ ہو گئے ہیں۔

تمہارے دوست یونان مسکراتے ہوئے بولا: تو کہتا ہے، میں تمہارے ساتھی کا نا تھا تھا۔ مجھے کچھ نہیں کہ میں کیوں اور کیسے ویسے کا ویسا ہی ہوں۔ دیکھ دو پھر

لے جہاں ان کا ملاطفتی و صاف منہ ملنے کے حال میں بنی قابیل نے کہا: یہاں رہا ہے کا نا تھا تھا۔ جو قتل ہونے کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کے مطلق ایسا ہے کہ میں نے اس کا قتل کیا تھا۔

میری بہن یونان کے سلسلے میں ایک میں غلط فہمیوں کا حصار تھا وہ مجھ سے گئی گنا زیادہ قوتوں کا مالک ہے۔ ایک بچے کی طرح اس نے مجھے فضاؤں میں اچھالا اور دیا کے کنارے کی ریت پر اس نے مجھے رگید کر رکھ دیا۔ اگر میں اپنی لاپرواہی قوتوں کو استعمال کر کے اور اس سے جان چھڑا کر بھاگ نہ جاتا تو وہ مجھے ایک ناقابل برداشت عذاب اور اذیت میں مبتلا کر دیتا۔ وہ بلیوں کے گہوارے اور لٹائی قوتوں اور لرزہ بر اندام غنی بیروں کی طرح مجھ پر وارد ہوا۔ اس کی قوت میں ایک طوفان اس کے حرم میں اوروں کے لئے ایک حوصلہ شکنی، اس کی لپک میں شہاب ثاقب کی سی تیزی اور اس کی گرفت میں شردورق تھے۔ اس نے لگوں کے اندر اپنی تیز رفتار اور ترکتاز سے مجھ پر اعضا شکنی طاری کر کے رکھ دی۔ میں نے اس کی نگاہوں میں ایسا ہتور اور چہرے پر ایسا اختہ اور کرب دیکھ لیا کہ اگر اپنی قوت سے چلے تو چٹانوں کو آٹ کر رکھ دے یا ش میں اس پر فائدہ لے سکتا۔

یہ سارے دونوں بہن بھائی کی گفتگو کے درمیان ابھی تک کچھ نہ کہا تھا۔ بیٹہ نے پھر سادب کی نگاہ سے بندھ لے ہوئے کہا: اے میرے بھائی! تم نے اپنی پوشیدہ قوتوں سے کام لیا ہوتا۔ لوگوں کے اندر یونان کو موٹ کے گھاٹ اتار دیا ہوتا۔ اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے تو میں خود اس کی طرف جاتی ہوں اور اپنی غلطیوں سے اس کی حالت ایسی کر دوں گی جس طرح یونانوں کے اندر دھک پڑے اور جس دغا شکاں کو لے ہیں۔

نیمہ کی بات پر اس کے چہرے پر ہلکی سا ناظر پھیل گیا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں سمجھوں گا۔ تم میری بہن ہی نہیں ہو اور میں اپنی قوتوں کو تمہارے خلاف استعمال کر دوں گا۔ تمہارے جو سامنے سے کوئی بھی اسے نقصان نہ پہنچائے۔ میں اسے اپنی طبیعت قوتوں سے زیر کر دیتا ہوں۔ تمہارے بھائی چاہتا ہوں۔ میں اس کے لئے انتظار کروں گا۔ خواہ یہ انتظار سنگینوں پر ہی کیوں نہ ہو۔ جب وہ بولہا ہو جائے گا اس کے قوی اور اعضاء و جوارح کمزور ہو جائیں اور میں ویسے کا ویسا جوان ہی رہوں گا۔ پھر میں اس پر وارد ہوں گا۔ اس سے اپنا تعارف کراؤں گا۔ اور پھر کر اس سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا۔ وہ مجھے سے بولا۔

مار جب خاموش ہوا تو جو سارے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب وہ بولہا ہو گیا تو اس سے اپنے مرغیوں کے بھائی کا بدلہ لیا۔ تو کیا لیا۔ شاید اس وقت تک اس کا بولہا نہ تھا کہ میں تمہارے بھائی کا نام اور اس کے مرنے کے واقعات تک کو فراموش کر کے نلنے کی نذر کر رہا ہو پھر تم نے اسے مار بھی دیا تو کیا مرکز مارا۔ تم بنی قابیل میں سب کا طاقتور و شجاع جانے لگے تھے مگر یونان نے تمہیں آسانی کے ساتھ مات کر دیا ہے۔ تم اس کا مطلب ہے یونان اس وقت بنی قابیل اور بنی شیت دونوں کا طاقتور انسان ہے۔

”ہاں تمہارا کہنا درست ہے؟ مار نے اس طاقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

سوجھان میں یونان سے مقابلہ کرنا ناگوار ہے۔ آخر تو ہی دیکھ دو وہاں وہ کھڑے ہیں۔ وہ بلیوں کی طرف ہلے گئے۔

ایک روز طیش نے قہار سے ہم لکھ دودھ، سوانح، بیوقوف، بیوقوف اور نیک کو قتل

جو گئی ہے تو یہاں بیٹھیں نیچے جا کر دریائے دجلہ سے پانی کی چھال بھر لانا ہوں۔ پھر دوڑو بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ جرموق خاموش رہا اور یونان لکڑی کی بنی ہوئی چھال اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

اسی وقت عارب، یوسا اور نبیطاس کو ہستان پر نمودار ہوئے۔ عارب جرموق کو مارنے کے ارادے سے آگے بڑھا جرموق نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن ناہم رہا۔ وہ بوڑھا ہو چکا تھا۔ جب کہ عارب ویسے کا دیباہی جوان اور زوردار اور تھا۔ عارب نے جرموق کو ہرا میں اچھا لاقوہ فضا میں تیرتا ہوا کچھ فاصلے پر جا کر اس کا ہم ایک دیوار بھر کا اور پھر ساکت ہو گیا۔

یونان پانی کی چھال بھرنے کے بعد اس چٹان کے قریب آیا۔ جہاں تھوڑی دیر قبل وہ اپنے عزیز دوست جرموق کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ تو اس نے دیکھا وہاں جرموق کی بجائے عارب، یوسا اور نبیطہ کھڑے ہیں۔ جبکہ جرموق کی لاش وہاں سے قدر فاصلے پر پڑی ہوئی تھی۔ غصے اور غضب میں یونان کا رنگ آگ کی طرح بھڑک اٹھا خلیہ چٹان پر کھڑے عارب، یوسا اور نبیطہ نے بھی غور سے اس کی طرف دیکھا۔

”کیا تو نے یونان کی طرف دیکھا؟“ نبیطہ نے کسی قدر حیرت اور تعجب سے اپنے بھائی عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”وہ پہلے کی طرح تروتازہ اور جوان ہے۔ جب کہ اس کا ساقی جرموق تو بوڑھا ہو گیا تھا۔ یہ کیا معاملہ ہے میرے بھائی! کہیں ہماری طرح اس پر بھی کسی قوت نے اپنے باطنی زور سے اس کے ناست پرلاہوت کا عمل کر دیا؟ اگر ایسا ہے تو کیا جرموق کی موت کے بعد یہ ہمارے لئے مسائل کھڑے نہ کر دے گا میرے بھائی میری ماں تو اپنی طبی قوت سے مقابلہ نہ کر دے۔ اپنی لاہوتی قوت کا استعمال کر دود۔ یونان کا خاتمہ کر دو۔“

ایسا ممکن نہیں ہے۔ عارب نے ایک فیصلہ کن انداز میں کہا۔ میں اُسے طبی قوت سے موٹ کے گھاٹ اتار دوں گا۔ یہ میرا اپنی ذات کے ساتھ ایک وعدہ ہے اور میں اُسے پورا کروں گا۔ سونہیلہ میری بہن! یہ تمہارا دم ہے کہ یونان بوڑھا نہیں ہوا۔ اتنا عرصہ گزر گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ یونان بوڑھا اور لاغر و کمزور نہ ہو گیا ہو۔ یہ بس ظفر جہر سے تروتازہ اور جوان دکھائی دیتا ہو گا۔ ورنہ جرموق کی طرح اُسے بھی بڑھاپے کی دیر تک نہ ہٹا لیا ہو گا۔ اور جرموق کی طرح میں اُسے بھی چمک بھوت کے گھاٹ اتار دوں گا۔“ اُسے میرے بھائی! نبیطہ نے ہمدردی سے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یونان کے ساتھ ٹھکانے سے قبل میرے ساتھ وعدہ کر دو کہ اگر تم اپنی طبی قوت سے اُسے زیر نہ کر سکتے تو اپنی لاہوتی اور آکسیائی قوتوں کو عمل میں لا کر یونان کا خاتمہ کر دو گے۔ عارب نے یونان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ”اے میری بہن! میں تمہارے ساتھ ایسا کرنے کا وعدہ کرنا ہوں۔ آج میں ہر حال میں یونان کا خاتمہ کر دوں گا۔“

عارب کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر یونان نے نفرت اور غصے کی حالت میں اپنے ہاتھوں میں تھامی چھال دور پیچ دی اور عارب کی طرف بڑھا۔ جو بھی عارب نے قریب آ کر

کیا ہے کہ انہوں نے غراب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ ان کے ساتھ بائبل بھی تھے اور بائبل نے قہقہہ کہا کہ میرا حق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قول کی تصدیق کی۔ قصص القرآن

یونان کے اوپر چھلانگ لگانے کی تیاری کی، یوسا اور نبیطہ بھی آگے بڑھنے لگی تھیں۔ پھر ایک لمبی جست کے ساتھ عارب نے یونان پر چھلانگ لگادی تھی۔ عارب نے چونکہ اونچائی کی طرف سے چھلانگ لگائی تھی۔ اور اس کے سامنے یونان تدریجی ڈھلان پر کھڑا تھا۔ لہذا یونان، عارب کی قوت اور پوجہ دونوں کے باعث اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ زمین پر گر گیا۔ ڈھلان کی دھبے سے دونوں تیزی کے ساتھ لڑھکتے ہوئے دریلے فرات کے کنارے کی طرف چلے گئے تھے۔ یوسا اور نبیطہ بھی بھاگتی ہوئی دریلے فرات کے کنارے کی طرف بڑھنے لگی تھیں۔

یونان اور عارب ڈھلان پر لڑھکتے کے بعد ہوا رزمین پر پڑے کے اور پھر تیزی سے اٹھ کر ایک دوسرے پر ٹکرائے اور گھوٹلوں کی بارش کر دی تھی۔ کافی دیر تک دونوں ایک دوسرے سے جم کر لڑے رہے، یہاں تک کہ دونوں زخمی ہو گئے تھے۔ پھر لمحہ بہ لمحہ یونان عارب پر غالب آئے لگا تھا۔ یونان کی ضربیں عارب پر ٹکان اور تھکن پیدا کرنے لگی تھیں۔ عارب نے جب دیکھا کہ یونان کی جرموق ضربوں کے سامنے اس کے جسم میں نقابہت اور پاؤں میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہونے لگی ہے تو وہ اپنی لاہوتی قوتوں کو عمل میں لایا اور یونان کے سامنے سے غائب ہو کر ذرا فاصلے پر بے بسی اور پریشانی کی حالت میں کھڑی یوسا اور نبیطہ کے پاس جا نمودار ہوا تھا۔

عارب کے اس طرح اپنے سامنے سے غائب ہو کر یوسا اور نبیطہ کے پاس جا نمودار ہونے سے یونان بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں اُسے دیکھتا رہ گیا تھا۔ وہ پریشان اور ہراساں بھی تھا۔ یوسا اور نبیطہ کے پاس جا کر عارب نے حیرت اور تعجب سے اُن دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”میرا میرے لئے باعث نشوونہ ہے کہ یونان ابھی تک جوان ہے۔ اس کی قوت، اس کی تروتازگی، اس کا شہاب اور اس کی ساری توانائیاں ویسے کی ویسی بجا ہیں۔ میں اپنی طبی قوت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کاش کوئی مجھے بتا سکا کہ مجھ پر یہ بھید افشا کرنا کہ یونان کی توانائیاں کیونکہ بڑھاپے اور فنا کا شکار نہیں ہیں۔“ ”آؤ ہم اپنی لاہوتی قوتوں کو عمل میں لائیں۔ اور آج دریائے فرات کے کنارے نیوں مل کر یونان کا خاتمہ کر دیں۔ ورنہ جرموق کی موت کے بعد یہ ہمارے لئے کئی مشکل کھڑے کر دے گا۔ یوسا کچھ سوچتے ہوئے بولی پھر وہ تیوں آہستہ آہستہ موت کے نشانیاں بن کر یونان کی طرف بڑھنے لگے تھے۔ یونان اپنی جگہ کھڑا نہیں حیرت اور استعجاب سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہا تھا کہ اچانک اُسے اپنی گردن کے گرد ایک ریشمی اور جری مس محسوس ہوا یوں جیسے کوئی سانپ اس کی گردن کے گرد بل رہا ہو۔۔۔۔۔ اچھا وہ اس افناد کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کی سامنے ایک نہایت شیریں اور شہد میں ڈوبی ہوئی رُس گھولتی، نسوانی آواز جھکائی۔

”گھبراؤ نہیں! یہ تیوں تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ میں تمہاری ہمدردی کا سامنا کرتی ہوں۔“

”سنو! یونان اس نادیدہ ہستی کی بات کھٹے ہوئے بولا۔ پہلے یہ بتاؤ نام

کون ہو کیوں میری مدد پر آمادہ ہوا۔ تم مجھے نظر کیوں نہیں آتی ہو؟

فی الوقت نہاری جان کو ان تینوں سے خطو ہے۔ یہ بھول جاؤ کہ میں کون رہا۔ اور سنا مارا، بوسا اور نیطہ کے ناسوت پر حرازل نے لاہوت کا عمل کر کے انہیں پراسرار اور ہولناک قوتوں کا مالک بنا دیا ہے۔ تہتم فکر مند ہو۔ تم بھی ان تینوں کے سامنے بے بس الاچار اور نہتے نہیں ہو۔ جس رات حرازل نے ان تینوں پر یہ عمل کیا تھا۔ اسی رات حالت نیند میں بائبل کی نیک دل روح نے تم پر بھی یہ عمل کر دیا تھا اب تم بھی پراسرار اور ہولناک قوتوں کے مالک ہو۔ اور جس طرح مارا، بوسا اور نیطہ ایک مقررہ مدت تک جہان اور زندہ رہیں گے ایسے ہی تم بھی جوان اور پُر قوت رہو گے۔ تمہارے یہ زندہ اور جوان رہنے کی قوت، بڑوں برس پر بھی محیط ہو سکتی ہے پھر ان تینوں کی طرح تمہیں بھی ایک روز موت آئے گی۔ کیوں کہ انسان فانی ہے اور اس کے غیر میں فنا بھری گئی ہے۔

”میری موت اور میرا خاتمہ کس کے ہاتھوں ہو گا۔؟“ یونان نے کچھ سوچنے ہوئے پوچھا۔

”تیرا خاتمہ کسی بہت بڑی شخصیت کی دھج سے ہو گا۔“

”کیا وہ شخصیت مجھ سے بھی زیادہ طاقت ور ہو گی۔؟“ یونان نے تجسس سے پوچھا۔
”تم فی الوقت ان باتوں کو چھوڑ دو۔ نسوانی آواز نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور سنا، جو تین تیس ملی ہیں انہیں نیکی اور بھلائی کے فروغ کیلئے استعمال کرنا اور اپنا دفاع کرنے رہنا۔ اور اُسے بدی کی قوتوں کے خلاف استعمال کرنا۔ پھر نسوانی آواز بڑی تیزی کے ساتھ یونان کو اس کی ذمہ داری، پراسرار قوتوں اور ان کے استعمال سے متعلق تفصیل سے بتانے لگی تھی اس محرزہ کر رہے والی نسوانی آواز نے جلدی جلدی یونان کو سب کچھ بکھا دیا۔ اتنی دیر تک مارا، بوسا اور نیطہ بلندی سے دریائے فرات کے کنارے کی طرف قریب آگئے تھے۔ یونان کو بھریوں محسوس ہوا۔ جیسے کوئی سانپ بڑی تیزی سے اس کی گردن کے گرد بٹل دینے لگا ہو۔ ساتھ ہی وہی سبلی آواز پھر اس کے کانوں میں بڑی دہ کہہ رہی تھی۔

”یونان! اگر وہ تینوں ایک ساتھ تم پر پل پڑیں اور تم پر اپنی لاہوتی قوتوں کا عمل شروع کریں۔ اور تم ان تینوں کے سامنے اپنے آپ کو عاجز اور بے بس محسوس کرنے لگو تو جس طرح تھوڑی دیر قبل مارا، بوسا اور نیطہ کے سامنے سے غائب ہو کر بوسا اور نیطہ کے پاس جاناؤ دار ہوا تھا۔ اسی طرح تم بھی غائب ہو جانا۔ اور جب یہ تینوں عاجز ہو کر چلے جائیں تو تم اپنے ریوڑ کو ہانک لے جانا۔“ یونان کو پھر اپنی گردن کے گرد سانپ کے بلوں کا لٹکی اور حریری لمس محسوس ہونے لگا تھا۔ یونان کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی سانپ اس کی گردن سے اپنے بلی کھول کر علیحدہ ہو رہا ہو۔

یونان کے قریب اگر بوسا اور نیطہ ایک جگہ گھڑی ہو گئیں۔ مارا آگے بڑھا۔ اس نے ایک عجیب انداز میں اپنی پلکوں کا اشارہ کیا۔ اور یونان اس طرح تھامیں اچھلا بے کسی بہت بڑی قوت نے اسے پکڑ کر تھامیں اچھال دیا ہو۔ فضا میں بلند ہو کر یونان

بے بسی کی حالت میں دریا کے کنارے گرنے ہی کو تھا کہ اس کے ذہن میں لاہوتی قوت کے استعمال کرنے کا خیال آیا۔ جس کا انکشاف چند لمحے قبل پراسرار آواز نے کیا تھا یونان اُسے عمل میں لایا۔ اپنا دفاع کیا۔ اور ذہن میں بے بسی کی حالت میں گرنے کی بجائے دہاتھائی آرام و راحت اور چوسکون انداز میں زمین پر اتر گیا۔ مارا، بوسا اور نیطہ یہ دیکھ کر پریشان اور دنگ رہ گئے تھے۔ اچانک یونان نے اپنا دایاں ہاتھ مارا کیلن اٹھایا تو اس کے ہاتھ کی اٹھلیوں سے انسانی جسم کو بکھلا دینے والی گرم شامیں پھوٹ کر مارا کی طرف لپکیں۔ مارا فوراً اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اور ذرا فاصلے پر نیطہ اور بوسا کے پاس جا کھڑا ہوا اور ان دونوں کو مخاطب کرنے ہوئے بولا۔

”تم دونوں نے دیکھا۔ ہماری طبع یونان بھی پراسرار قوتوں کا مالک ہے مثلاً اس پر بھی کسی نے لاہوتی عمل کر دیا ہے۔ آؤ فی الوقت یہاں سے چل جائیں اور پھر کسی وقت اچانک اس کو آئیں۔ اور اُسے اپنے سامنے بے بس و مجبور کر دیں۔ اب ہم اسکی موت کا باعث تو نہیں بن سکتے۔ صرف اسے کوئی خطرناک چوٹ ہی دے سکتے ہیں۔ کیونکہ اب اُسے بھی ایک مقررہ وقت تک موت نہ آئے گی۔ تاہم جب تک یہ زندہ ہے۔ ہم اپنی فکر سے اس پر قہر اور عذاب بن کر برسے رہیں گے۔“

پھر وہ یونان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ تیری قسمت اچھا ہے جو تو آج چارے ہاتھوں میں لیا ہے۔ درود دے کر فرات کے کنارے اور بائبل کی سرزمین میں جہاں ان چند ٹیلوں کے علاوہ کوئی پہاڑ نہیں ہیں۔ ہم نے تیری زندگی کا خاتمہ کر دیا ہو گا۔ ”بدی کے گماشترا“ یونان نے جرأت منداں انداز میں ہند قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ نگاہ کے فرزند! میں اب اس قابل ہو گیا ہوں کہ تم سے اپنی طبیعتی قوت کے علاوہ اور طریقوں سے بھی نمٹ سکوں۔ اس بار مارا نے کوئی جواب نہ دیا اور بڑا اور نیطہ کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا۔ یونان نے جبروت کی لاش کو اٹھایا۔ پھر وہ اپنے اور جبروت کے ریوڑ کو ہانک کر بائبل شہر کی طرف جا رہا تھا۔ رہائی آئندہ

قابل توجہ

جنت کے اثرات سے ایک دنیا پریشان ہے اگر آپ کے مسلم میں کوئی ایسا مکان یا علاقہ ہو جو جنت کے اثرات سے متاثر ہو اور اس کے رہنے والوں کی زندگیاں خیریت میں مبتلا ہوں تو اس کی تفصیل ہمیں روانہ کریں۔ اسے مضمون کی شکل دے کر ہم فلسفاتی دنیا میں جگہ دیں گے۔ (نیجرا)

آخری قسط

از قلم
دایعہ بانو شیریں

نئے قارئین کیلئے اب تک کی کہانی

صوبہ یوپی میں ایک چھوٹا سا خوبصورت گھرانہ تھا جو علوم و محنت کی چاندنی میں نہا کر بھولوں کی کسی پاکیزہ زندگی بسر کرتا تھا۔ لیکن اچھے بھولوں کی طرح اس گھرانے کی محبت کم ہوئی۔ بس پل دو پل۔ پانی کے ٹیلے کی طرح ایک دن اس گھرانے کے دو بڑے ستون موت کی آغوش میں گم ہو گئے۔ ان میں سے ایک کا نام تھا اجماز اور دوسرے کا نام تھا اسلم۔ یہ دونوں ۲۹ سنی ایک ایک ٹیڑھٹیل میں اپنی جانی عزیز بڑگنیا بیٹھے تھے۔ ان کی موت کے بعد ان کے دو بچے گڈا اور رابعہ بانو شیریں اپنے کپن کی تمام شوقیانہ نذر قبرستان کے اپنی خالہ اور خالو کے ساتھ چلی آ گئے۔

کچھ عرصے کے بعد ۱۵ ستمبر کو رابعہ کے خالو ٹھیکیدار یسین صاحب نے ایک حویلی خریدی۔ حویلی کا بیان دینے کے بعد ان کو جنت کی طرف سے بدلتی نظر آئی گی۔ کہ اس حویلی کو خریدنے کی غلطی نہ کریں۔ ورنہ انجام بُرا ہو گا۔ مسٹر یسین نے اس خبر کو اپنے بدخواہوں کی سازش سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ بالآخر ۱۵ ستمبر کو حویلی کا بیسٹا یسین صاحب کے نام ہو گیا۔

نئی حویلی میں کل ۱۵ افراد منتقل ہوئے۔ یسین۔ ان کی بیگم نعمان کی چار لڑکیاں ماسقہ، روبینہ، زریں اور گولیا۔ ان کے دو لڑکے یونس، یوسف۔ یسین صاحب کی خوش دامن بچہ کے بھائی زبیر، رابعہ اس کا بھائی گڈو۔ ان کے علاوہ ایک جیل نام کا ملازم بھی تھا۔ یہ کل ۱۵ افراد نئی حویلی میں آئے۔

یسین صاحب دل کے بہت اچھے انسان تھے۔ وہ عام پڑھے لکھے لوگوں کی طرح محبت پریت کے قائل نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے شروع شروع میں ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جو ان کیلئے چیلنج کی حیثیت رکھتی تھیں۔ وہ بڑی سی بڑی چٹائی کو باتوں میں اڑاتے رہے۔ سب سے پہلا حادثہ ان کے گھر میں رابعہ کے بھائی گڈو کا ہوا۔ اس کی موت میں اس کی سالگرہ کے دن ہوئی۔ اور اس کی لاش جنت کیلئے جی کا بیسٹا جگتا ثبوت تھا۔ اس کی مورسے پہلے لوگوں نے دیکھا کہ بھیا نک قسم کے ہاتھ فضاؤں میں بلند ہوئے اور ان پر لکھا ہوا تھا۔ یہ حویلی خاکرود۔

بچہ کا محل اور اس محل کے بعد پیدا ہونے والا بچہ بھی ایک حادثہ ہی تھا۔ دورانِ حمل بچہ کے پیٹ سے ہنسنے کی آوازیں آتی تھیں۔ ایسا محسوس ہوا ہوتا تھا۔ جیسے کوئی مردہ قبر کے اندر قہقہے لگا رہا ہو جس دن اس بچے کا جنم ہوا۔ اس دن حویلی کے در و دیوار سے ہنسنے اور سرگوشیاں کرنے کی آوازیں ملنے سنائی دے رہی تھیں۔ اس بچے کی پیدائش کے وقت دایانے ہار سیاہ فام عورتوں کو سفید لباس میں دیکھا۔ ان کے سر چھت سے ٹھکرا رہے تھے۔ اس بچے کا نام عجب رکھا گیا۔ یہ بچہ زیادہ عرصے تک نہیں جی سکا۔ جب یہ بڑگنیا تو اس کی لاش گھٹ کر صرف دو بالشت کی رگھی اور غسل کے بعد جب اس کو کفن پہنایا تو اس کی لاش بڑھتی شروع ہوئی اور ایک گز کے قریب بڑھ گئی۔ لیکن کفن چھوٹا نہیں ہوا۔ لاش کفن سمیت ہی بڑھتی رہی۔ اس کو قبر میں اتارنے والے کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی ٹانگ پکڑ کر قبر کی طرف کھینچ رہا ہے۔

آمنہ کی موت کے کچھ ہی دنوں کے بعد شاہدہ کی موت بیت انخلا میں ہوئی۔ یہ موت کافی بھیا نک تھی۔ کپڑے خون میں تر پڑے تھے۔ جگر جگر جم پڑھ کر لے کے نکلتے تھے۔ اور سرخاٹ تھا۔ اور بغیر سر کے ہی لاش کو سپرد خاک کیا گیا۔

کچھ دن کے بعد ایک رات بہت بھیانک طوفان آیا۔ اسی طوفان کے دوران ایک سیاہی مائل خود ار ہوئی۔ اس نے زہریلے قسم کے پتھریں لگائیں۔ اور پھر اس نے انسانوں کی طرح بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا۔

[illegible]

نبی کی اس وحشت ناک گفتگو کے بعد حویلی کے سب افراد خوف کی دلدل میں دھنسے چلے گئے۔ اور ایک رات جب حویلی میں خون کی بارش ہوئی تو اس نے خوف و درہشت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اور زندگی گذشتگی سے بہت دور ہو گئی۔ اور موسیٰ کے اس سبب ہر وقت سرور پر منڈلانے لگے۔

یسین صاحب کے ایک دوست لکھنؤ میں رہا کرتے تھے۔ ان کا نام یوسف ابراہیم تھا۔ وہ اپنے بڑی بچوں سمیت اکثر دہلی آتے تھے۔ قیام اسی حویلی میں ہوا کرتا تھا۔ ان کی ایک لڑکی تھی۔ نام تو اس کا لکھنؤ میں تھا۔ لیکن سب اس کو کوکب کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ کوکب بہت زیادہ فٹ کھٹ اور لطیف لڑکی تھی۔ ہر وقت ہنسا ہنسانا ہی اس کا مشغلہ تھا۔ ایک بار یہ لوگ دہلی آئے اور جب انہوں نے جنات کی کارستانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو انہیں تعجب بھی ہوا اور ڈر بھی محسوس ہوا۔ دوسرے فیروز خواہوں کی طرح یوسف ابراہیم نے یسین کو مشورہ دیا کہ اس حویلی کو فوراً فروخت کر دیں۔ اور اپنی رہائش فوراً بدل لیں۔ لیکن یوسف ابراہیم خود خیریت کے ساتھ لکھنؤ واپس نہیں ہو سکے۔ ان کی بیٹی کوکب بھی نہ ریم ہو گئی اور اس کی لاش کا بھی مسئلہ بنا۔ اور وہ مڑھ جائے ہوئے پھولوں کی طرح بد نما ہو کر اپنی آخری آرام گاہ پہنچی۔ اس کے بعد ایک مائل صاحب جو جنات کو دفع کرنے کیلئے آئے تھے خود لاہور ہو گئے۔ وہ بند کمرے سے ایک رات غائب ہو گئے۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ ان کے توبہ کے پڑے کمرے میں موجود تھے۔ گویا ان کو نہنگا کر کے اُٹھایا گیا تھا۔ اور اسی کے فوراً بعد زہر بھی انتقال کر گئے۔ سبھی ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا تھا۔ آخری غسل کے بعد انہیں کفن پہنا دیا گیا۔ لیکن جس وقت اُن کے جنازے کو اُٹھانے کا ارادہ کیا گیا۔ وہ اچانک اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اس طرح سے ایک مردہ انسان کے زندہ ہو جانے پر پوری حویلی میں کہلام مچ گیا۔ اور اس عجیب و غریب بات کے چرچے پوری برادری میں پھیل گئے۔ جنات نے اس کا دن ایک بھینٹ اور لی اور پٹواری اصغر حسین نامی ایک شخصیت جنات کا لقمہ بن گئی۔ انہیں اچانک خون کی تہ ہوئی اور وہ آناٹا ڈنیلے رخصت ہو گئے۔ اُن کی جدائی کا غم برداشت کر کے چند ماہ بعد ان کی بیگم شہناز بھی انتقال کر گئیں۔

اس کے بعد اس حویلی میں ایک ساتھ دو جانیں ضائع ہوئیں۔ صاعقہ اور روبینہ پر سنگین حملہ ایک ہی ساتھ ہوا۔ ادد دونوں ایک ساتھ دنیا سے چل بسیں۔ مرنے کے بعد صاعقہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس کو گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا۔ اس کے تن پر کپڑے بھی نہیں تھے۔ اس کے مُردہ جسم کی کیفیت پر ثابت کرتی تھی۔ جیسے مرنے سے پہلے وہ کافی دیر تک تڑپی ہو اس کے ہاتھ پر بُری طرح سے زخمی تھے وہ مرنے سے پہلے موت کا مقابلہ کرتی رہی تھی۔ اس کے برعکس روبینہ کا جسم پُر سکون تھا۔ شاید وہ ایک ہی جہت میں اپنی جان دے بیٹھی تھی صاعقہ اور روبینہ ہلکے پہلیوں کی طرح ہمیشہ ایک ساتھ رہا کرتی تھیں اور ایک ہی پلنگ پر سونے کی عادی تھیں۔ وہ دونوں دنیا سے بھی ایک ہی رات اور ایک ساتھ رخصت ہوئیں۔

خجانت نے طرح طرح کے ظلم و ستم کے بعد اس خاندان سے دوستی کا ہاتھ بھی بڑھانا چاہا ہے۔ اور ستر بسین سے رابعہ ہانوشیرس کا ہاتھ پکڑنے کے ساتھ مانگنا چاہا۔ انہوں نے بندر بعد مرسلت پر یقین دلایا کہ اگر اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم اس انتہائی کارروائی کو روک لیں گے لیکن بسین صاحب نے اس مطالبے کو رد کر دیا۔ اگر رابعہ ان کی سگی بیٹی ہوتی تو شاید وہ یہ سودا منظور کر لیتے۔ لیکن رابعہ تو ان کی سالی اسما مرحومہ کی یادگار تھی۔ وہ اس کو خجانت کے حوالے کیسے کر دیتے؟ عقل کے اعتبار سے ان کا فیصلہ شاید غلط ہی رہا ہو۔ لیکن اخلاقی طور پر انہوں نے جو کچھ کیا تھا ٹھیک ہی کیا تھا۔

بیسین میاں جب بھی کسی عامل سے جھاڑ پھونک کرانے تھے۔ جنات کی ستم ظریفیاں اور بھی بڑھ جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی بار یہ فیصلہ کیا کہ اب جو بھی گزرے گی گزر جائے گی۔ لیکن جھاڑ پھونک کے چکڑیں نہیں پڑیں گے۔ اس کے ہاں جو دن انہیں لوگوں کے اصرار پر بار بار اپنا فیصلہ بدلنا پڑا ایک بار وہ اپنے دوست افغانی صاحب کے رباؤ پر ایک مولانا کو جھاڑ پھونک کے لئے لے آئے۔ ان کے ساتھ ایک دوسرے مولانا بھی تھے۔ اور تمام رات جھاڑ پھونک کا سلسلہ رہا۔ صبح ہوئی تو جو بلی بھرا نم کدہ بن گئی۔ کیوں کہ افغانی صاحب اور وہ دونوں مولانا جنات کے ساتھ جنگ کرنے میں شکست کھا گئے۔ اور پھر ایک دن وہ بھی اچانک غائب ہو گئے۔ کہاں گئے؟ اس بات کا سراغ آج تک نہیں لگ سکا۔ بالکل اسی طرح یوسف بھی ایک رات غائب ہو گیا تھا۔

اور اس کا بھی پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں گیا۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ اور پھر ایک دن اس حویلی کی آخری بہار بھی رخصت ہو گئی اور یونس بھی جنات کے ظلم و ستم کا شکار ہو گیا۔ اس طرح ایک ایک کر کے سب کے سب لغتہ اجل بن گئے۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ جاننے کیلئے موصوفیٰ حویلی کی یہ آخری قسط پڑھئے۔

یونس کی وفات کے بعد حویلی کا آئین بالکل ہی سونا ہو گیا۔ ذرا سوچئے کہ کیا گزرتی ہوگی اُن ماں باپ پر کہ ایک ایک کر کے جن کے بچے جنات بن چکے نذر اجل ہو گئے ہوں۔ دلوں کو ٹھیس لگتی تھی۔ آنکھیں بھیگ جاتی تھیں اور ابھی آنکھوں کی نمی خشک نہیں ہو پانی نمی کبھر کوئی دوسرا جان لیوا حادثہ پیش آجاتا تھا۔ درد و غم کا ایک سلسلہ تھا جو کسی بھی طرح ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔

یونس کی وفات پہلے یوسف کہیں گم ہو گیا تھا اور یوسف کے گم ہونے کے بعد زندگی کے تمام دولے بالکل ہی سرد پڑ گئے اب گھر کے کسی بھی فرد کو زندہ رہنے کی آرزو نہیں تھی۔ یونس کی موت نے رہی ہی کس پوری کر دی۔

مجھے آج تک یاد ہے کہ جس دن یونس کا جنازہ اُٹھا۔ اُس دن خالو اسقدر رونے لگے تھے کہ اگر ان کے آنسوؤں کو جمع کر لیا جاتا تو ایک دریا وجود میں آجاتا جنت کریم لے ہا پ کا یہ آخری نذرانہ تھا جو موت کے سپرد ہوا تھا۔ اس کے بعد اب گھر میں باقی ہی کیا رہ گیا تھا۔ یونس کی وفات پر خالو غم بے ہوش ہو گئے تھیں۔ انہوں نے چنانچے کی روانگی کا منظر بھی نہیں دیکھا کیوں کہ ۴۴ گھنٹے تک ہوش ہی نہیں آسکا۔ اور جب انہیں ہوش آیا۔ تو گھر کی آخری بہار بھی بوند خزاں بن چکی تھی۔

میں بتا چکی ہوں کہ خالو غم کی ایک آنکھ چھوٹ چکی تھی۔ یونس کی وفات پر بے ہوش ہونے کے بعد جب وہ ہوش میں نہیں آئیں تو ان کی دوسری آنکھ کی بینا بھی تقریباً ختم ہو گئی۔ اور دوسری آنسو سناک بات یہ ہوئی کہ ان کی ٹانگیں بیکار ہو گئیں۔ اب وہ ان ٹانگوں سے نہ کھڑی ہو سکتی تھیں۔ اور نہ بیٹھ سکتی تھیں۔ اس طرح محتاج ہونے کے بعد خالو غم نے ہنسنا بولنا بالکل ترک کر دیا تھا۔ وہ ہر وقت گم سم اس طرح بیٹھی رہتی تھیں جیسے کوئی پتھر کی مورنی رکھی ہوئی ہو۔ آہ! کس قدر دکھ چھیلے تھے انہوں نے۔ وہ کس قدر حسین تھیں اور اب وہ کس قدر بد نما ہو کر رہ گئی تھیں۔ اُن کے علاج پر خالو یونس نے لاکھوں روپے خرچ کر دیئے۔ انہیں تیز تر انجکشن لگوائے گئے۔ زود اثر دوائیں کھلائی گئیں۔ لیکن ان کی ٹانگیں بھی صحت نہیں ہو سکیں۔ اور ان کی آنکھیں بھی ٹھیک نہ ہو سکیں۔ اور مصیبت در مصیبت یہ ہوئی کہ تیز دوا کے ریکشن کی وجہ سے ان کے بدن میں کوئی زہریلا مادہ پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے اُن کے سر کے سب بال جھڑ گئے۔ اور وہ بالکل گنمی ہو کر رہ گئیں۔ اور ان کے دانت بھی بالکل کالے پڑ گئے۔ ان کی صورت حد سے زیادہ وحشتناک ہو گئی۔

اس دوران نانی اماں بھی ہمیں رونا چھوڑ کر اس درد و غم کی دنیا بے نصرت ہو گئیں۔ نانی اماں کی وفات شاید کہ ان کی طبیعت وفات تھی۔ ان کی عمر بھی خاصی ہو گئی

تھی لیکن ان کی وفات سے گھر کے سب افراد ایک سانحہ سے محروم ہو گئے تھے۔ انکے گزر جانے کے بعد ہمارا ملازم جیل بھی جاگ گیا تھا۔ خالو انہوں نے ڈر گیا تھا۔ کہ حویلی کے سر پر موت منڈلا رہی ہے۔ حویلی کی بربادی کا سب ہی کو پتہ تھا۔ اسی لئے لوگ حویلی میں آنے سے کتراتے تھے۔ اب گھر میں صرف یہاں انسان رہ گئے تھے خالو جان، اماں، بہر، خالو غم اور ایک ناچیز باتی بڑی حویلی میں صرف چار افراد۔ وہ بھی مردوں کی طرح بالکل خاموش ہو گئی ہنسنا تھا۔ کوئی بولتا تھا۔ نہ کسی میں ہنسنے میں ہمت۔ نہ کسی میں بیٹنے کی آرزو۔ بس طش طش سانسیں پوری کرنے کیلئے زندہ تھے خالو یونس کی ٹھیکیداری کا کام باطل ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے پیسے کے لین دین سے بہت پہلے نجات حاصل کر لی تھی۔ جو پیرانہ کے پاس جمع تھا بس اسی پر گزر بسر چل رہی تھی۔ کیا بتاؤں کہ اس وقت ہم سب پر کیا گزرتی تھی۔ جب حشر قتل کے جنازے ہماری نگاہوں کے سامنے ہوا کرتے تھے۔ اور ہماری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوا کرتی تھیں۔ لوگ اس دنیا میں ایک بار مرنے میں اور ہم تو بار بار مرنے لگے تھے اور بار بار ہماری میت در دو گم کی اندھیری قبر میں اتاری جاتی تھی۔ کیسے بے جا دن تھے اور کسی وحشتناک راتیں تھیں۔ اب بھی ان فناک حادثات کو تصور میں لاتی ہوں تو کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے اور پھر ایک دن یہ بھی ہوا کہ خالو یونس فیسری منزل پر ایک کھڑکی سے گر پڑے۔ میں اس وقت رسوئی میں تھی۔ اماں بہر بازار آگئے ہوئے تھے۔ دن کے گیارہ بجے کی بات ہے۔ اچانک ایک زبردست دھماکا سا ہوا۔ میں تو شیشا کر رسوئی سے باہر آئی تو میں نے دیکھا کہ من میں خالو یونس کی لاش پڑی ہوئی تھی وہ مرنے ہی ختم ہو گئے۔ ان کی لاش کی چاروں طرف خون پڑا ہوا تھا۔ ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا۔ ٹانگے ٹری ہوئی تھیں۔ وہ منہ کے بل گرے تھے۔ دانت بھی ٹوٹ گئے تھے۔ میں نے انہیں بے حس و حرکت ہی دیکھا۔ وہ بے چارے اُف بھی نہ کر سکے۔ ان کے جسم کے پتھر پتھر بکھر گئے تھے۔ مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ جب اماں میرے آگے گر پڑے تو ان کی کیفیت بھی ناقابل بیان ہو گئی۔ اُس پاس کے لوگ جمع ہو گئے اور جب ان کی لاش کو پلنگ پر ڈالا گیا تو اندازہ ہوا کہ ان کے ہاتھ کی انگلیاں بھی ٹوٹ گئی تھیں۔ اور چہرہ بالکل چھت گیا تھا۔ سر پر بھی زبردست چوٹ تھی۔ مجموعی حیثیت سے ان کا جسم زخموں سے چھلنی تھا۔ اور اس طرح اس حویلی کا ہیرو زخموں کی نالائیں پہن کر درد و غم کے بھول گئے میں ڈالے ہم سے جدا ہو گیا۔ اُن کی لاش کی کیفیت کو دیکھنے والے لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ یونس صاحب خود نہیں گرے۔ بلکہ انہیں کسی نے دھکا دیا ہے۔ میں خود بھی یہی محسوس کر رہی تھی کہ انہیں باقاعدہ اوپر سے پھینکا گیا ہے۔ تب ہی فوان کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں ہیں۔ آج بھی جب خالو کی لاش آنکھوں میں گھونپی ہے

تھیں۔ وہ بالکل اپنے ہوش میں نہیں تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے بے حیا مشق قہقہوں کا شروع کئے۔ ان قہقہوں میں عجیب طرح کی دھشت اور خوف پوشیدہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ منہ سے ہم بڑا ہی ہوں ہم تینوں کہے ہوئے تھے۔ ہمارے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہم کیا کریں۔ خالو لیسین نے خالہ نجمہ کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔ بخیر نہیں کیا۔ اس سوال کے جواب میں خالہ نجمہ نے خالو جان کے اتنی زور سے تھپڑ رسید کیا تھا کہ آج تک اس کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔

خالہ نجمہ خالو کے ساتھ اور بھی زیادہ تیاں کر سکتی تھیں لیکن خالو نے ان کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیے۔ اس پردہ لائیں چلانے لگیں تو ماما زبیر نے انہیں مانگوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس وقت خالہ نجمہ انتہائی غصے کے ساتھ خالو جان کو گھور رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں دپکتے ہوئے انگاروں کی طرح بالکل سرخ تھیں۔ وہ اس طرح خالو جان کو گھور رہی تھیں۔ جیسے انہیں زندہ چاہیں گی۔ ان کے چہرے پر عجیب طرح کی دھشت اور بربریت بکھری ہوئی تھی۔ وہ قطعاً اپنے آپے میں نہیں تھیں۔ عاف محسوس ہوتا تھا کہ اس وقت ان پر کسی اور چیز کا تسلط تھا۔ اسی وقت خود کو بے قابو اور بے بس سمجھتے ہوئے خالہ نجمہ نے خالو کے چہرے پر ٹھوک دیا۔ اُف میرا لٹر۔ کیا کیا تو نے دکھایا ہے۔ اور کسی تو نے ہماری تقدیر بنائی تھی۔ آج بھی جب اپنے بے بسی اور بے کسی کا خیال آتا ہے تو آنکھوں سے خون ہگر رواں ہو جاتا ہے۔ اور نس نس میں درد و غم کی وحشتیں پھیل جاتی ہیں۔ کتنے دھشتناک دن اور خوفناک راتیں ہم نے گزاری ہیں۔ اور کسی کسی وار راتیں ہمارے جسموں پر گزری ہیں۔ اللہ کی پناہ۔ ہزار بار اللہ کی پناہ۔

جب خالہ نجمہ نے خالو پر ٹھوکا تو ہم نے دیکھا کہ ان کے منہ سے ٹھوکے کی بجائے پاتھانہ صلا تھا۔ اور یہ پاخانہ خالو جان کے چہرے پر گر کر اس خالو نے اپنے چہرے کو صاف کیا۔ اور اسی وقت خالو اور ماما زبیر نے خالہ نجمہ کے ہاتھ پر چھوڑ دیئے چند ہی منٹ کے بعد خالہ نجمہ کے منہ سے غلاظت کا ایک ٹوارہ سا پھوٹ پڑا۔ اور اس میں اس قدر بدبو تھی کہ آج تک اگر اس بدبو کا تصور آتا ہے تو دماغ کی رگیں پھٹنے لگتی ہیں۔ خالو اور ماما خالہ نجمہ کو اس کیفیت میں دیکھ کر حد سے زیادہ آداس ہو گئے تھے۔ اور چپ چاپ بُت کی طرح ان کی صورت تک رہے تھے۔ یہ کیفیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہی۔ چند ہی منٹ کے بعد خالہ نجمہ کے منہ سے غلاظت کا سلسلہ موقوف ہو گیا۔ البتہ اس وقت ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اُن کے چہرے پر باریک باریک سُوراخ ہو گئے ہیں۔ اور ان میں سے بھی بدبو دار کوئی چیز نکل رہی ہے۔ اس وقت ہم نے یہ محسوس کیا۔ خالہ نجمہ کے چہرے کی دھشت میں کچھ کی آگئی ہے۔ اور ان کی آنکھوں میں بھی اب فیض و غضب کے آثار نہیں تھے۔ بلکہ صاف صاف یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ اپنی اصلی حالت کی طرف پلٹ رہی ہیں۔ لیکن ایسا بھی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ بے دم ہوئی جا رہی ہیں خالو نے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر ان کا سر سہلانا شروع کیا۔ اور انہیں آواز دی۔ نجمہ۔ نجمہ۔ کسی ہو۔ نہیں کیا محسوس ہو رہا ہے۔ خالو کی آواز انہوں نے پہچان لی تھی۔

اسی وقت خالہ نجمہ نے روناشروع کیا۔ اور بتایا کہ ان کے چہرے پر ہر لمحہ سی لگ رہی ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر بدبو دار پانی اب بھی دس رہا تھا۔ خالو نے کپڑا لیکر ان کے چہرے سے یہ پانی صاف کرنے کی کوشش کی۔ اسی وقت خالہ نجمہ کے منہ سے ایک دھشت ناک جھج جھج اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔ ہم سب انہیں گھورے جا رہے تھے اور کچھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں۔ پھر ہم نے صاف طور پر یہ محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ایک کالا سا نشان ابھرا۔ اور یہ نشان خود بخود بڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ یہ ایک بڑے داغ کی صورت اختیار کر گیا۔ اور اس طرح محسن کا وہ چاند خالو جان بھارنگیم کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ ہمیشہ کیلئے ہمیں آگیا۔ کمان دیر کے بعد خالہ نجمہ ہوش میں آئیں۔ تو ان کے جنت جیسے بدن کی کایا پلٹ ہو گئی تھی۔ اب بہتم محسوس ہونے لگا تھا۔

ایک آنکھ تو پہلے ہی پھوٹ گئی تھی۔ نیز تیز دواؤں کی وجہ سے سر کے بال اُڑ گئے تھے۔ اور دانت سیاہ پڑ گئے تھے۔ ٹانگیں بے کار ہو گئی تھیں۔ ایک ہاتھ کی پھلی بھی گل گئی تھیں۔ اور آج ان کا چہرہ داغ دار ہو کر حد سے زیادہ بدنا ہو گیا تھا۔ اور ان کی آواز بھی ختم ہو گئی تھی۔ ان کے بولنے کی صلاحیت ہی سلب ہو گئی تھی۔ میں نے ابھی یہاں تک ہی لکھا تھا کہ رات کو مجھے ایک حادثے سے گزرنا پڑا۔ لیکن میں اُسے حادثہ بھی نہیں کہہ سکتی۔ کیوں کہ حادثہ خالہ نجمہ کی زندگی تھی۔ جب ان کی زندگی خود ان کے لئے بھی اور میرے لئے بھی ایک حادثہ تھی تو انکی موت کو حادثہ نہیں کہا جاسکتا۔ میں نے بتایا تھا کہ کئی دن سے خالہ نجمہ کی یہ کیفیت تھی کہ روتی تھی کراہتی تھیں۔ ایسا بھی لگتا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے ماضی کے غم اور خوشیاں یاد کر کے پریشان ہوتی ہوں۔ بہر حال ان پر عجیب طرح کی اضطرابی کیفیت طاری تھی۔ اور کل رات جب وہ سوئیں تو پھر وہ سوئی رہ گئیں۔ صبح کو اٹھ کر مجھے روزانہ کا بستر صاف کرنا پڑتا تھا۔ کیوں کہ چند ہی منٹوں سے وہ سوتے وقت پیشاب پاخانہ کر لیتی تھیں۔ آج صبح جب میں ان کو جگاتے کیلئے ان کے قریب گئی تو میں نے انہیں مردہ پایا۔ وہ ہزار قسم کے درد اٹھا کر درد و غم کی اس دُنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اور انہوں نے دھکوں کی آہنی زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لی۔

خالہ نجمہ کی پھنٹیں دندین میں بڑی مشکل اُٹھانی پڑی۔ خالہ نجمہ کو میری خواہش و فرمائش کا احترام کرتے ہوئے انہیں خالو لیسین ہی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو اپنے گھر کی راحیں عطا کرے اور دنیا کی اذیتیں اور آفتیں اُن کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں۔

اب آئیے پھر اسی داستانِ کرب و دالم کی طرف جس کے آخری ورق کو پورا کر کے میں قلم روکنا چاہتی ہوں۔

خالو لیسین کی وفات کے بعد ماما زبیر بالکل ہی اُجڑ کر رہ گئے تھے۔ انہیں یہ بھی یقین تھا کہ اچانک کسی دن وہ بھی شکار ہو جائیں گے۔ وہ کافی تندہ انسان

آنسو بہ رہے تھے۔

آہ کیسی لاپھاری تھی وہ لاپھاری بھی کہ نہ ماما زبیر بیمار تھے نہ بوڑھے تھے پھر بھی انہیں موت اپنے سر پر منڈلاتی نظر آرہی تھی۔ اور وہ مجھ رہے تھے کہ اب جو دار ہو گا اس میں وہ ہی نسا دہنیں گے۔ ماما زبیر نے یہ بھی کہا تھا۔ رتو مجھے موت کا ڈر نہیں۔ موت کا فرشتہ تو میرے لئے زندگی کا پیغام لیکر آئے گا۔ وہ زندگی جس میں فکرات اور تشویشات کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ اس سے تو نہ مات حاصل کر لینے ہی میں مافیت ہے۔ لیکن میری بیماری بیٹی میرے بعد تیز اکیا ہو گا۔ تو اکیلے بچہ باجی کے چھو کو کیے برداشت کرے گی اور وہ اتنا کہہ کر نہ جانے کیا سوچ کر ماضی کا کوئی ٹکڑھا یا مستقبل کا کوئی اندیشہ اس قدر رونے سے کہ میں بھی بلکہ اٹھی تھی۔ نہ جانے ہم کینک رو دنے رہے خند تو سولی پر بھی آجاتی ہے۔ چنانچہ درد و غم کے کانٹوں پر دم دونوں بھی سو گئے۔ میں رات بھر آرام کی خند سوتی رہی۔ صبح اٹھی تو ماما زبیر مجھے بستر پر نظر نہیں آئے۔ میں ایک دم پردیاں ہونگئی۔ میں بستر چھوڑ کر کمرے سے باہر نکلے تو مجھے بابا باہر بھی دکھائی نہیں دیے۔ میں ٹوئیلٹ کی طرف گئی۔ تو مجھے وہ وہاں بھی نظر نہیں آیا۔ جیسے باتھ روم کی طرف دیکھا تو باتھ روم بھی خالی تھا۔ سیوری پردیاں لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی تھی۔ اور میرا جسم ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا۔ مجھے ڈر لگ رہا تھا۔ اور مجھ پر وحشت کی طاری ہو گئی تھی۔ اس پر کھلا ہٹ کے عالم میں میں ایک ہی جوتا پہنے گھر کے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔ اس کے بعد میں اس کمرے کی طرف گئی۔ جو عام دلہن میں ماما زبیری کا کمرہ سمجھا جاتا تھا۔ اور وہاں ان ہی کی کتا میں وضو رہا کرتی تھیں۔ جب میں اس کمرے میں داخل ہوئی تو میرے پردوں سے زمین کھسکے لگی۔ ماما زبیر کا بریٹے ہوئے تھے۔ لیکن وہ کسی جُت کی طرح ساکت تھے۔ میں نے چیخ کر انہیں آواز دی۔ ماما۔ میرے ماما۔ لیکن ماما دنیا سے رخصت ہو چکے تھے صرف انکا دھڑدنیا میں باقی تھا۔ میں نے دیکھا کہ زمین پر ایک فلم پڑا ہوا تھا۔ اور میرے ایک کاغذ دکھا ہوا تھا۔ میں نے کاغذ کو فور سے دیکھا۔ ماما زبیر نے اس پر یہ عبارت لکھی تھی۔

رابعہ۔ تم جیسے کام لینا اور باقی کا دھیان رکھنا۔ میں۔

میں کے بعد شاید انہیں لکھنے کی ہلکت نہیں ملی۔ اور ان سے زندگی ساقی
چھین لیا گیا۔ یہ موت مازدیر کی دوسری موت تھی جب وہ کفن میں بلوس کر دیے
گئے۔ میں بار بار اللہ سے یہ دعا کرتی رہی کہ تو پھر وہ سبزہ دکھا جو تو نے اس سے پہلے
دکھایا تھا کہ امارنے کے بعد پھر زندہ ہو گئے تھے۔ لیکن میری دعا قبول نہ ہو سکی اور
وہ کچھ دیر کے بعد ان کا جنازہ رخصت ہو گیا۔ اور اس طرح حویلی کا سارا انسانی لہر
آہستہ آہستہ نذر اجل ہو گیا۔ اور حویلی قبرستان کا ایک ٹھکانا بن گئی۔ ہر گھر میں
موت بھی داخل ہوتی ہے اور زندگی بھی۔ لیکن ہماری حویلی میں صرف موت آیا کرتی
تھی۔ زندگی کو آنے کی اجازت ہی نہیں تھی۔

اما زبیر کی موت کے بعد ایک صاحب جن کا نام میں ظاہر نہیں کرنا چاہتا
 وہ میرے ہمدرد بنے اور انہوں نے ہی میری ملاقات محسن علی الحاشمی سے

تھے لیکن خالو کی وفات کے بعد وہ دن بدن مڑ بے اور پیلہ ہونے چلے گئے۔ ہر وقت ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑا کرتی تھیں۔ اُن کا مزاج ہنسنے بولنے کا تھا۔ بڑے بڑے مزے کے لطیفے سنایا کرتے تھے۔ خود بھی ہنسنے ہم سب کو بھی ہنسا کرتے تھے۔ لیکن خالو کی وفات کے بعد تو وہ ایک قبرستان بن کر رہ گئے تھے۔ صرف ہونٹ ہی نہیں بلکہ ان کے جسم کے ہر حصے پر سناٹا اور اُداسی نظر آتی تھی۔

خالد سلیم کی موت کے بعد ہم نے، جیسے خیریت سے گزارا ہے۔ اس عرصے میں جنات کی شرارتوں اور غباتوں سے ہمیں نجات مل چکی تھی۔ شاید جنات بھی ظلم ڈھاتے ٹھلنے خود بھی تھک گئے تھے۔ یا پھر وہ انتہائی کارروائی کر کے خود بھی اس جوبلی سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو مخلوق نظر نہیں آتی اس کے بارے میں یقین کے ساتھ کیا کہا جاسکتا ہے۔۔۔ صرف اندازے ہی کئے جاسکتے ہیں۔۔۔ ان ہی اندازوں کے بنیاد پر ہم، کچھا کرتے تھے کہ جنات نے ہمارا کچھا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن ہمارے اندازے غلط ثابت ہوئے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ دوپہر کو ۳ بجے جب ہم سو رہے تھے۔ دیوار پر لگا ہوا ایک فریم زمین پر گرا۔ اس کے گرنے کی آواز سے ہماری آنکھ کھل گئی۔ ماما زبیر نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اندر اسے اتفاق سمجھتے ہوئے پھراہوں نے چادر تان لی۔ میں نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔ چند ہی منٹ کے بعد دوسرا فریم گر ا اور بہت ہی زبرد آواز کے ساتھ اس طرح گرا جیسے کوئی کسی چیز کو خود زمین پر ٹھکسے۔ اب تو ہم دونوں ہی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور تشویش پھر شروع ہو گئی۔ لیکن اس کے بعد کچھ نہیں ہوا چند گھنٹے پھر خیریت سے گزر گئے۔ شام کو چٹا بجے ہمیں اپنے معن کے فرش پر خون کے بمبار قطرے نظر آئے اور اس وقت میں نے دیکھا کہ ماما زبیر کا داس عجیب طرح سے کٹ گیا تھا۔ اور کٹا ہوا کپڑا بھی غائب تھا۔ ہم اسے بھی اتفاق سمجھ لے کر مات کے ابتدائی حصے میں ماما زبیر نے سہری بڑبڑ کر کھانا کھا یا۔ اور جب وہ کھانا کھا کر ناراض ہوئے اور سہری سے اترے تو اُن کے جوتے غائب ہو گئے۔ بہت تلاش کئے، لیکن جو تھے نہیں ملے۔ اگر کسی کے جوتے کسی ایسے گھر میں گم ہو جائیں جہاں کئی افراد رہتے ہوں۔ اور بچے بھی رہتے ہوں تو قہم کی بات نہیں ہوتی۔ کوئی بھی کسی کے جوتے اتفاقیاً پہن کر ادھر ادھر کر دیتا ہے۔ اور بچے جوتوں کو اٹھا کر بھینک بھی سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے گھر تو صرف دو ہی آدمی تھے۔ ایک میں اور زبیر ماما۔ رہیں خالہ نجمہ وہ تو اپنے ہانگ سے اترنی ہی نہیں تھیں۔ اور ہم دونوں کو اچھی طرح یاد تھا کہ کھانے سے پہلے جوتے سہری کے نیچے ہی تھے۔ لیکن کھانے سے فراغت کے بعد دیکھا تو جوتے ہمیں مل کر نہیں دیئے۔ ہم دونوں سمجھ گئے کہ پھر کوئی آفت آنیوالی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ اس رات ماما زہیر نے میرے سر پر ہاتھ بھر کر کہا تھا۔ راتوں
اگر میں بھی رخصت ہو جاؤں تو تم میرے کام لینا اور انہوں نے اپنے اور خالو کے
دوستوں اور رشتے داروں کے نام اور پتے بھی نوٹ کرائے تھے کہ دیکھو ہمیں کوئی
پریشانی لاحق ہو جائے تو ان لوگوں سے رابطہ قائم کرنا جب دو مجھے سمجھا رہے تھے
تو میرا جسم کسی بیش آنے والی مصیبت کا شعور کر کے کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے

کرائی میری زبان سے چند رنگ باتیں سنکر ہاشمی صاحب نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس ہوشربا چچی آبِ مٹی کو ماہنامہ طلسمانی دنیاء کے پڑھنے والوں کے لئے لکھ دوں۔ تاکہ لوگوں کو اندازہ ہو جائے کہ جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ اور جنات کا مقابلہ کرنے والوں یا جنات کا مذاق اڑانے والوں کا حشر کیا ہوتا ہے۔ ان کے اصرار پر اور اپنے ہمدرد محسن کے اصرار پر مجھ کے ساتھ میں ہندوستان جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ہوں۔ میں نے یہ غناک اور وحشت ناک داستان طبع کر کے آپ کو سنائی ہے۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ طلسمانی دنیاء کے پڑھنے والوں کو جنات کے حملوں سے محفوظ رکھے۔ اور کسی کا گھر غناک جو بی تہ بنے۔ عدا مافلا

تم سہ



معذرت

مارچ ۱۹۹۷ء کے شمارے کے ٹائٹیل پر ٹھنڈے پتھر کے خطوط کا عنوان دیا گیا تھا۔ کسی معلومت کے درجہ یہ مضمون شریک اشاعت نہ ہو سکا۔ انشاء اللہ چند ماہ کے بعد اس مضمون کو شریک اشاعت کیا جائے گا۔ انتظار فرمایئے۔
(لمجرا)

آپ کی آنکھوں کا محبوب

آپ کا پچاس سالہ عمامہ



نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست

سوئے چاندی کے ورق سچے موتی اور ۲۶ دواؤں کا مرگب

طیب قدیم کا ایک نادر شاہکار
دُستِ نجف کے فوائد

۱۔ تُو ہے، ہر غی و دھند اجالا، بھولا، سفید موشیا، آنکھوں کے آگے پر مے اُلٹا، آنکھوں سے پانی بہنا، بصر کا لاموتا کے سوا آنکھوں کے جلد امراض میں سفید بلیئر کسی مرض کے بھی اسے استعمال کرتے رہنے، نگاہ نہ گرے گی نہ جھکے گی، کبھی ہوئی آنکھوں کے پوٹوں پر سوتے وقت اس کا لپ کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ اگلی ہی صبح کتنا نمایاں فائدہ ملتا ہے۔

۲۔ انتہائی غلیظ ہے کہ اپنے منہ پہا لواندے باوجود یہ آنکھوں میں لگا اور کرتا نہیں بلکہ سکون اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اس کا استعمال آخر عمر تک بیانی کا حفظ اور امراض کی ممانعت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تروتازگی اور چھار سوس کریں گے۔

قیمت فی سفیدی ————— دینی گرام ————— باپا گرام ————— ڈھائی گرام

تاج رحمتی شل خطا احسن طلب تمسک

خطا کتا ہے کا ہے
دائر الغیض را حباتی دیو بند ہوتے

وحشی عاملوں کے چند خطرناک اعمال

”ہولارے زونا“ ماش کرونا لائے دوک سائے دیہاں اس لڑکی کا نام لینا ہے، بولوچک راہا توئی را دوک سائے دیہاں طالب کا نام لینا ہے۔ اس کے بعد اعتقاد کر لیا جاتا ہے کہ وہ لڑکی اب چند دن میں ہی طالب کے قبضے میں آجی رہے۔ چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا۔

عمل ہلاکت دشمن | اس کیلئے جادوگر ڈاکٹر ایک پتلا تیار کرتا ہے۔ یہ پتلا یا تو پڑنے سے موم کا پتلا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ان مقامات پر سوسیاں لگا ڈی جاتی ہیں جو ان کے جسم میں سوراخ کا مقام رکھتے ہیں۔ یعنی دو آنکھ کے، دو کان کے، نفع کے ایک منہ ایک مقعد اور ایک سوراخ آگ آتے ناسل یعنی کل ڈھنڈھات پر سوسیاں لگا ڈی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اس کی پٹنے کو اس شخص کی گزرا گاہ میں جلادیا جاتا ہے۔ جس کا ہلاک ہونا منظور ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے چند ایام بعد ہی وہ شخص نشا تیر قضا ہو جاتا ہے۔

عمل مغض و عداوت | یاد رہے کہ مذکورہ العبد مبالغہ الجرازمیں مارو کر دم فریو جاتا ہے اور ان ایذا دہندہ کی افراط ہے۔ یہاں ایک بھوسا قسم کا پیدا ہوتا ہے جو بیش ماسے تو بول بھریں ہاتھی کو بھسم کر دے۔ اس بھوسا ایک تاثیر ہے۔ اس کے نیل سے تانبہ وغیرہ مردہ دھاتوں میں روح پیدا کر کے کام لیا جاتا ہے اور اسے کسیر کا ایک جندا اظلم مانا جاتا ہے۔

اس بھجھو کے جوڑے کو لیکر تنکوں کی ایسی ڈپٹی میں بند کر دو جہاں سے چل نہ سکیں۔ ایک ہفتہ ان کو اس ڈبیر میں بند کرنے کے بعد نکالو اور ان کے مابین ایسے دو شخصوں کے بال رکھ دو۔ جن کے مابین بعض عداوت و انا مقصود ہو اس کے بعد ان بالوں کو ہاتھ ملا کر خوب بٹ لساؤ اور ان سے ایک بھجھو کے ڈنک کو باندھ لو۔ پھر دوسرے سرے سے دوسرے بھجھو کا ڈنک باندھو اور پھر اسی ڈبیر میں بند کر کے زمین میں گاڑ دو۔ جب تک یہ بھجھو زمین دفن نہیں گئے اور ہاں تکالہ کر آگ آگ نہ ہوں گے۔ وہ ہر دو اشخاص جن کے بالوں سے وہ بندھے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے مانی دشمن بن جائیں گے۔

مادرانے خط استوا بحر الکاہل کے مونگے کے جزیرے نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، بحر الکاہل شرق الہند کے جزیرے جنوبی افریقہ اور جنوبی امریکہ کے ممالک واقع ہیں۔ زمین کے اس حصے کی اصل آبادی سیاہ فام وحشی ہیں۔

آدم و حوا کی یہ تنگ و تنگ تہذیب و تمدن سے ماری اولاد تنوع قبیلوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ہر قبیلہ اپنی خاص صفات کیلئے مشہور ہے۔

ان سیاہ فام اہلئے آدم کے ماہرین روحانیات اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں جیسے کہ چارے ہاں دم چھاؤ کرنے والے نیم حکیم ہوتے ہیں اور یہ مقامی طور پر جادوگر حکیم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔

جادوگر حکیم پیدائش مرض کا سبب بھوت پریت، ارواح غیبیہ، جنوں یا دیوتاؤں کی ناراضگی بتایا کرتے تھے۔ چنانچہ بھولے بھلے عوام کو اسی ڈھنگ سے مرعوب کر کے یہ لوگ سیاسی قوت حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی من مانی کارروائیاں کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔

ان لوگوں کے ہاں سحر کو ایک انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے۔ اور مذکورہ العبد ملاوٹوں میں اکثر جادوگر ڈاکٹر پیدائش امراض کا سبب سحر قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ساحر اور جادوگر ان اشخاص پر جنہیں وہ تکلیف کا شکار بنانا چاہتے ہیں۔ دھرم براہ راست جادو کے الفاظ پڑھ کر بھجھتے ہیں اور جبری نظر کا شکار کر لیتے ہیں۔ بلکہ ان کے ناخنوں اور بالوں وغیرہ پر بھی جادو کر کے انہیں مبتلا امراض و آلام کر سکتے ہیں۔ یہ خیال ہندوستان کے بعض قدیم ہندو فرقوں اور صوبہ بھارت متوسط و کن وغیرہ میں کسی قدر مختلف صورتوں میں اب بھی پایا جاتا ہے۔ اور دیہات کے ملاوٹ شہروں میں بھی کم و بیش موجود ہے۔

زبل میں ان وحشی جادوگر ڈاکٹروں کے چند عمل درج کئے جاتے ہیں۔

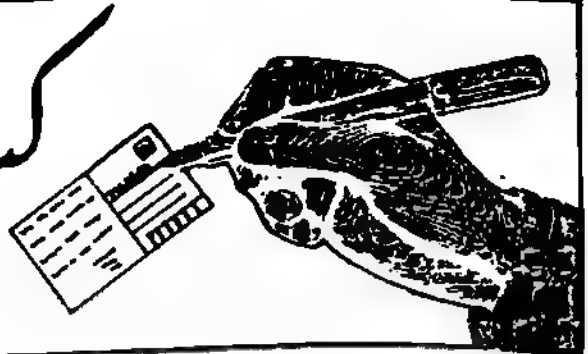
عمل حب | جس لڑکی کو پس میں لانا ہو اس کے سر کے بال یا دس ہاتھ کی انگلیوں اور دس پیر کی انگلیوں کے جیسوں ناخنوں کو لے کر کسی بھول میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس لپٹے ہوئے بھول کے پتے کو دھوپ میں سکھا لیا جاتا ہے اور جب یہاں طبع خشک ہو جائے تو جادوگر ڈاکٹر اس کو جیس کر سر مرہ کر لیتا۔ اب جو جی کہ ہلاک طبع ہو اس سر مرہ کو جلتے ہوئے شعلوں کی نذر کر دیا جاتا ہے اور جادوگر ڈاکٹر ہلال کی طرف دو دن ہاتھ اٹھا کر یہ منتر پڑھتا ہے۔

علم وحکمت کی باتیں | اپنے موضوع پر ایک بلا جواب لطیف، حشرات مفرد کو منظر عطا کر نیوالی کتاب۔ قیمت تیس روپے۔

شائع کمرہ

— مکتبہ العارفین — جامع مسجد دیوبند

کس قیامت کی یہ ناک نام آہستہ



ہیں کہ اس نام کا ایک پرچم پاکستان سے چھپا ہے تو چھپے دیکھئے۔ اٹھیا ہے تو اس نام کا کوئی پرچم نہیں چھپا۔ امید ہے کہ اس مرتبہ اس بات کے جواب سے آپ ضرور سرفراز فرمائیں گے۔

نظاناجیر
محرم القوی فاروقی، طاقت پورہ حیدر آباد

پاکیزگی اور اصلاح کے ساتھ

محرم عالیجناب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف، خیریت دارم و بخیرام۔

عرض یہ ہے کہ پرچم ما شامائے اس دور میں ہمارے ہاں پاکیزگی و اصلاحی طریقے پر شائع ہو رہا ہے۔ خداوند کریم شکران حضرت کو رحمت کاملہ سے دن دردن رات کو گنجی ترف سے روشمال بخشنے۔ ماہنامہ طہاسانی دنیا پڑھنے والوں کو مستغنی ہونے کا شرف بخشے خداوند کریم۔ آمین، تم آمین۔

صوفی عابد حسین، راجستان

خرافات اور عریانیت سے مبرا

محرم القام اعلیٰ وقار ایڈیٹر صاحب۔ دام علیہم السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالی قدر! آپ کا رسالہ طہاسانی دنیا کچھ ایک رسالہ ہے۔ خرافات و طریائیت سے بالکل مبرا۔ اشراف کے اس نیک ارادے کو تقویت عطا فرماتے۔ نیز ہم تقویت عالم کو ایسے رسائل پڑھنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔
سبحان اللہ جنوری و فروری ۱۹۹۷ء کا مشترکہ شمارہ اپنی سابقہ خوبیوں سے بڑھ کر نظر نواز ہوا۔ ادارہ پرچہ کر

انتظار کرنا پڑے گا اور یہ انتظار اتنا طویل ہے کہ اس کا اندازہ صرف قاری ہی کو ہو سکتا ہے۔ آپ کا پرچم ہاتھ میں آنے کے بعد ہم کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔ بعض مرتبہ ایک سے زائد بار پڑھنے کو بھی چاہتا ہے۔ اب آپ کا اندازہ لگائیے کہ مارچ تک کتنی لمبی مدت ہوگی۔ پرچم ہاتھ میں آنے تک۔ گو آپ کا پرچم ۱۰ صفحات کے اندر ہی ہوتا ہے۔ مگر اس قدر معلومات آفریں ہوتا ہے کہ پڑھ کے فم کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔

جنوری اور فروری کے شماروں میں آپ نے سانپ اور بچہ کے متعلق جو مضامین چھاپے ہیں۔ اسکے لئے آپ قابل مبارکباد ہیں کہ اسے مختصر اور معلومات آفریں مضامین بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اللہ والے کے عنوان کے تحت آپ اولیاء کرام کے حالات کا بیان جو شروع کئے ہیں۔ وہ بھی قابل تحسین و مبارکباد ہیں۔ اشراف کے مشن کو بغیر کسی رکاوٹ کے جاری و ساری رکھے۔ آمین ثم آمین۔ ایک اہم بات آپ کے دریافت طلب ہے۔ وہ یہ کہ علی عباس بوٹی نے سورہ یسین کے پڑھنے کے طریقوں میں ایک طریقہ سید سلطان کا بتایا ہے۔ وہ کیا طریقہ ہے اور کیا اس کو پڑھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری ہے۔ تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

غائب! اس سے قبل بھی میں نے آپ سے استدعا کی تھی کہ پرچم کا نام طہاسانی دنیا کے بجائے کچھ اور رکھیں کیونکہ آپ جن علوم کا پرچار اس پرچے کے ذریعہ کر رہے ہیں وہ علوم طہاسانی نہیں ہیں۔ روحانی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اس کا نام روحانی دنیا رکھ دیں۔ جب کہ آپ کے مرکز کا نام آپ روحانی مرکز رکھتے ہیں۔ اگر آپ یہ فرماتے

اس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

محرم القام جناب ایڈیٹر صاحب۔ (طہاسانی دنیا)۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

یوں تو ہر جگہ سے دینی و دنیوی بیشمار پرچے و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ لیکن اس پرچے کی حقیقت ہی کچھ اور ہے کہ یہ تمام پرچوں سے زیادہ افادیت کا حامل ہے۔ کیوں کہ اس میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جس سے عوام کو آئے دن سے واسطہ پڑتا ہے۔

میں تو یہ کہوں گا کہ اس پرچے کا ہر گھر میں رہنا از حد ضروری ہے۔ اس کی کتابت و طباعت اپنی مثال آپ ہے۔ اس کو ایک بار ختم کر کے طبیعت نہیں بھرتی۔ بار بار پڑھنے کو بھی چاہتا ہے۔ اور جتنی بار پڑھا جائے۔ نئی معلومات کا اضافہ ہوتا ہے۔ آئندہ سے یہ شمارہ براہ راست دفتر سے طلب کروں گا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے عالم میں مزید مقبولیت کا باعث بنائے۔ آمین۔

مرسلہ، اسماعیل جوگی۔ کوہ پراکاش

مسند مفتاح العلوم جامع مسجد کوہ پراکاش۔ راجستھان

ایک زائد بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے

محرمی جناب محسن المہاشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

اس مرتبہ آپ نے جنوری اور فروری کا شمارہ ایک ساتھ نکالا۔ اب ہم کو آپ کے شمارہ کا مارچ تک

آپ کی معروفیت کا مجھے اندازہ پہلے سے ہے۔

فقط والسلام

محتاج دعا۔ نذیر الحق۔۔۔ پوست بھٹہ ضلع نوابہ (پہاں)

یہ ایک غیر معمولی رسالہ ہے

محترم المقام عالیجناب جسٹس الہا شیع صاحب فاضلہ العالی
سلام سنون۔

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

دیگر یہ کہ آپ کے رسالے ”طلسمانی دنیا“ کے صرف سورت
سے مشاسات تھے۔ لیکن جنوری، فروری ۱۹۷۱ء کا شمار دیگر
اندرونی صفحات پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ رات کے ایک نشست
میں تمام رسالہ پڑھا ڈالا۔ اور احساس ہوا کہ یہ ایک
غیر معمولی رسالہ ہے۔ اس کے مضامین بالخصوص بہت اہم
اور احساس کتری، اپنی عمر کا حساب لگائیے و روحانی ڈاک
ہم اور دیگر مضامین اپنی جگہ غیر معمولی نوعیت کے عال
میں، مادیت کی ڈاں دیاں انسانیت جو مسائل معائب کے
مائل پر کھڑی ہوتی ہے! نہیں روحانیت کی طرف لے کر اداسی
تعلقات معائب کے حل کیلئے آپ نے جس مشکل کا سامنا کیا وہ
بل سائل ہے حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمان روحانی اعتبار سے
نشت پریشان ہیں۔ ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔
یہ مسلمانوں کو فیروانستہ طور پر لے رہے ایمان کے کھالے بچے
نے ہیں۔ _____ ایسے پُر آشوب دور
آپ اور آپ کے ساتھیوں کی تنگ و دور، یقیناً اور
میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہوگی۔ اس کی توسیع
اعت کیلئے راقم الحروف بھی خدمت کرے گا۔

عبد القدير عزم

نامہ نگار "سماسٹ" ہے۔ بودن

سنان خبری سوم، لشکر نگر، ۱۰۳۱۰، طبع نظام آباد اے بی۔

میں ہلاکتا ہوں عرضِ فرس کی آواز سے

محرم و عظم جناب حضرت اہل بیت علیہم السلام۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسد ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔

موضوع ہے کہ رسالہ فلسفاتی دنیا کی ماہ سے میرے زیر مطالعہ

میری حیثیت دعا گو کی نہیں۔ بلکہ محتاج دعا کی ہے۔ اور رہے گا! مجھے پورا احساس ہے کہ ابھی جو کچھ لکھ گیا آپ کی طرزِ نگارش کے متعلق یہ سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ جہاں پہ آپ گنجائش محسوس کریں کہ میں اپنی حد سے تجاوز کر گیا ہوں آپ مجھے معاف کر دیں گے۔

جنوری، فردری، ۱۹۷۷ء کا فلسفاتی دنیا سہل پڑھا تھا۔ رمضانِ مبارک کی مناسبت سے عمدہ عمدہ مضامین پڑھنے کو ملے۔ طبیعتِ باغِ باغ ہو گئی۔ اس قدر کہ یہ مراسلہ لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔

میں خود سترکی لپیٹ میں ہوں اور اہلیہ مجھے
عمر رسیدہ ہے۔ زندگی کے شقیب و فرانسے کس کو معز
ہے انکالیف، فکر و درد، پریشانیاں اور گرتی ہوئی
محبت وغیرہ وغیرہ۔ ایسے میں طلسماتی دنیا کا مطالعہ
نفس سے کیا کم ہے۔ اہلیہ کو بھی بہت ذوق ہو گیا ہے۔
اس پرچے سے۔ اللہ کرے ہم لوگوں کے ایمان و عمل
میں جلا بہدا ہو۔ اللہ اپنے بندوں سے وہ کام لے
جو اس کو پسند ہو۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
پسند ہو۔ اور کیا کہوں۔

اور کیا کہوں اپنی دغاؤں میں کبھی کبھی یاد رکھ لیں گے۔ تو بہت ممنون ہوں گا۔ بہت ہنر مند ہوں۔ حضرت عمر فاروقؓ کے لئے

نشریف لے جا رہے تھے جانے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سلام کرنے کو آئے اور اپنا مقصد سفر بھی بتایا تو اور باتوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ عمرو کے دوران خاص خاص مقامات پر اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا اور آقاؐ و جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی سلام کو حضرت عمرؓ نے خاصیت سمیٹ کر رکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا کہا تھا مجھ سے ایسی لڑائی کی تھی حضرت عمرؓ کا وہی حال رہا وہی کیفیت مل کر رہی جو میری قبر کے الفاظ ہیں۔

دل چرخوں کی آگ گھلا رہی ہے۔

مسیح پر ایمان ہے شرابی۔

ایک بار پھر آج کے درخواست کردہ حکم کو اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں گے۔ کبھی کبھی "اُس نے کہا۔"

اس سردہ قوم کو جو کہ ہدایتِ انساں کیلئے بنائی گئی ہے۔ پُر
آنسو پہلے نے کبھی چاہا۔ کہ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کی
سزا ہندوستان کے ہر مسلمان کو مل رہی ہے۔ اگر آج
حک و لیا ایمان آجائے کہ اذانِ سن کر گھگھیاں مٹے خالی
اور مسجد بھر جائے تو کسی بھی غیر کی یہ مجال نہیں کہ ہم پر
اپنی گستاخ نظر اٹھالے۔ پھر سے ہماری مصمتوں کی جوجیاں
نڈاڑیں پھر سے ہماری عبادت نگاہوں کی بحرِ حقی نہ ہو۔
مگر ایڈیٹر صاحب اس کیلئے ہر مسلمان کو کمر بستہ ہو کر اپنے
ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی ہڈیاں
کمرنا ہے غیر ادا دار یہ دل کو چھو گیا۔ ویسے پورا شمار ہند
کوڑے میں بند کے مصداق بہتر ہے۔ مگر ادا دار یہ لکھنے
پر بغاص طور سے ہٹے بھوٹے جملے ارسالِ خدمت
کر رہا ہوں۔ اللہ سے دعا ہے کہ آپ کا قلم یونہی داعی
بن کر چمکا تا رہے۔ اور ہمیں فائدہ پہنچتا رہے۔

والتسليم فقط

عبدالرشید پاشا مکان بشت اکما پورہ۔۔۔ مالک خاؤں۔

طبیعت باغ بہار ہوگی

محترم ہندوگ _____ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نہا سال کے ساتھ ساتھ رمضان مہوارک ہوگا
خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ ایک سال قبل کی بات
ہے، کسی صاحب کے ہاتھ میں ایک پرچہ دیکھا۔ عجیب نام
”طلسانی دُعا“ لفظ طسم اور طلسانی کا تاثر ہی کچھ اور
ہوتا ہے۔ حیرت گردانی کرنے میں کہا مرج ہے۔
عملیات و غیر قسم کی چیزوں میں دلچسپی، طبیعت
اور ذوق کے تقاضے سے ہوتی ہے اور کچھ عمر تقاضہ
بھی ہوتا ہے۔ سرسری دیکھ لیا۔ مگر اور بھی مضامین پڑھ
حاصل کر آپ کا شکریہ ادا تو میرے دل کو لگا۔

محقق اور مدلل اور سہراپ کی منظر و خبر مراد
انڈیا پر بیان۔ مشرق پر تالیا۔ اب عالم ہے کہ ہوا ہر
سے صریح کرنا ہوں اور مطالعہ کرنا ہوں۔ اور دل
ہی دل میں باز ہوا الہی میں آپ کیلئے دعا گو رہتا ہوں کہ
اللہ آپ کو جس طرح کا کام لے رہا ہے۔ اس کے بدل میں
اللہ آپ کو عجب نوازے۔ دوسری طرف حضرت نو مجید

ہے۔ ماحی میں علم نجوم و عملیات پر بند و پاک
میں جو رسالے شائع ہوئے یا جو ابھی جاری ہیں انکا رابطہ
عوام سے نہ رہنے کی وجہ سے اشاعت کی تعداد محدود رہی۔
چنانچہ جو رسائل معیاری تھے وہ مقبول بھی ہوئے خواص
نک۔ مگر طلسمانی دنیا جسے آپ نے عوام کی پسندیدگی
درد در جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو انداز
دیا ہے۔ وہ لائق تحسین ہے۔

جناب دانش نامی کی طلسمانی بیننگ اور دیدہ
و دلکش طباعت نے اُسے دہلی سے شائع ہونے والے ان
دیدہ زیب رسائل کی صف میں لاکھڑا کیا ہے۔ جس کی ظاہری
چمک دمک دیکھ کر قاری اسے خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے
مگر اُسے ہل بھر کی ذہنی آسودگی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ انہی
نفس رسالوں کی قطار میں موجود طلسمانی دنیا اپنے نام زیب
دانش نامی صاحب کی طلسمانی بیننگ کے ذریعہ خریدار
کے دل و دماغ کو اپنے محرمیں گرفتار کر کے اسے خریدنے
پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد قاری کو کوئی
آسودگی بھی ملتی ہے، روحانی سکون بھی، معلومات بھی
حاصل ہوتی ہے۔ علم بھی۔ پھر اس کے بعد قاری اس کے
ملاوہ تمام رسائل کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور مجھے امید ہے
یہ رسالہ نئی نئی کے زنجیر طے کرتا جائے گا۔

مجھے یہ شہر یاد آیا کہ۔
میں کہاں رکنا ہوں عرش و فرش کی آواز
مجھ کو جانا ہے بہت اونچی حد پر دازے
مگر انیسویں کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ رسالہ
ابھی مائل پر دازے اور ابھی آغاز پر دازے سے ہی اس
کے پُر کرنے کی تیاری یا اس کی خوبصورتی پر دماغ لگا
کی تیاریاں آپ نے کیوں شروع کر دی؟

فرقہ داریت کی بنیاد پر کسی جماعت کو طنز و مزاح
کا نشانہ بنانا یا کچھ اچھا نام اذکم آپ کو زیب نہیں
دیتا۔ میں تو آپ کو ہی کہوں گا کیونکہ اڑیٹریٹو آپ ہی
ہیں۔ پتہ نہیں کون سے بزرگ ہیں جو لاء ابن العرب منگتے
کا لہارہ اور طے طنز و مزاح کی آڑ میں شرانگیزی میں مشغول
ہیں۔ مثلاً مسجد سے بچنے تک میں بوسے کے مسئلے پر
ہوں بیہودہ طنز میں مصروف ہیں۔ پیر کی اولاد تک کا بوسہ

جائز ہے۔ کسی نے سوال کیا۔ اگر لڑکی ہو تو پھر کچھ پردہ نہیں
لڑکی لڑکا سب برابر پھر سوال کیا گیا۔ اگر جوان ہو تو پھر
جواب ملا۔ لیکن ابھی جوان ہی تھی۔ بیچارہ مسائل نانا کرنا ہی
رہ گیا۔ مگر اتنے میں اہل سنت و الجماعت نے اس کی اچھی
خاصی مرمت کر دی۔

دو چار سطری نہیں پورا مضمون ہی بے ہودہ
الفاظ و فحش جملوں سے پُر ہے اور سب سے افسوسناک
پہلو یہ ہے کہ طنز و مزاح میں طنز پر حد نہیں در دایات تحفہ آئین
جلوں کے ذریعہ پیش کی گئی ہیں۔ جو قابل مرمت ہی نہیں
قابل مرمت بھی ہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ ملتے کلام کے زیر نگرانی شائع
ہوئے رسالے میں اس طرح کے مضامین ہوں کہ ایک عالم
مسلمان بھی سوچنے پر مجبور ہو جائے۔ اگر اہل سنت و الجماعت
پر طنزی کرنا ہے تو براہ کرم رسالے سے نفس جلے و طے
حدیں پیش نہ کریں۔ مگر میرا ایک مشورہ ہے کہ اہل سنت و الجماعت
پر تنقید بھی اگر آپ کا شوق ہو تو آپ اس کیلئے الگ سے کوئی
رسالہ جاری کر سکتے ہیں کیوں کہ طلسمانی دنیا کا امید ہے
ہر قاری اس رسالے کو باہم عروج پر دیکھنے کا خواہش مند
ہے۔ اور میرا یہ مشورہ ہے کہ اگر آپ اس میں چند تبدیلیاں
کر دیں تو رسالہ واقعی طلسمانی ہو جائے گا۔

آٹھ سوال و جواب دروہانی ڈاک کے باب
میں یہ تبدیلی کریں کہ مسائل کے سوالات کو صحیح ترتیب نہ کر کے
ایک ماہ کے رسالے میں شائع فرمائیں۔ دوسرے ماہ ان
کے جوابات صحیح ترتیب نہ کر کے شائع ہوں۔

جوابات یوں ہوں گے کہ اس کیلئے ایک اعلان
و گزارش خوش انداز میں دیں کہ ساتوں کے مسائل کے
جواب مل جائیں تو معلوم ہوں خلق اللہ کے فائدے کے لئے
بلا بخل دفتر طلسمانی دنیا میں روانہ فرمائیں۔

یہ رسالہ لا تعداد ہاتھوں میں جائے گا جن میں
بہت سارے حضرات داخل علم کے پاس ان مسائل کے جواب
حل و قیودات و عملیات یا نسخہ جات کی صورت میں ضرور
موجود ہوں گے۔ ان کے روانہ کردہ جوابات کو جمع انکے
نام کے شائع فرمادیں۔ اگر کسی کا جواب کسی خاص مسائل
کا دے آئے تو آپ جواب دیں۔ آپ کا وقت مجھے بچے گا اور

رسالے کی وقعت میں بھی اضافہ ہو گا۔

دوم یہ اعلان کریں کہ اس رسالے کے لئے
اہل علم حضرات بلا بخل مختلف پراسرار علوم پر اپنے جہزات
شائع فرمائیں۔ یہ گزارش مستقل باب جہزات کے ادھر ہو۔
آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ چند ماہ ہی میں آپ کے
دفتر میں جہزات کا خزینہ جمع ہو جائے گا کہ رسالے کے
صفحات کم پڑیں گے۔ مگر اس کیلئے فراخ دلی شرط اول
ہے۔ کسی بھی مسئلہ کے بزرگوں کے
نام اور بے لکھیں اور رحمتہ اللہ کا تحفہ ضرور دیں جیسا
کہ آپ نے اعلان جادو ٹرانسمر میں جادو کا علاج کس
نے کس طرح کیا کے باب میں احمد رضا خاں صاحب مدظلہ
میں تحفہ نہیں دیا ہے۔

امید ہے آپ فراخ دلی سے کام لے کر قارئین
کو ایس نہیں کریں گے۔

رسالے کو باہم عروج پر دیکھنے کا مستحق
علی حسنین مدظلہ۔

کوہ قریب چوڑی پی کشن گنج ۸۵۵۱۸ رہسار

یہ ایک جادوئی کتاب ہے

ایڈیٹر طلسمانی دنیا روبروند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ میں عام طور پر انگریزی میگزین زیادہ پڑھتا
ہوں۔ لیکن ۱۹۷۷ء میں اس اچانک بک سیلر کے پاس
سے گزر رہا تھا۔ اور وہ میگزین اچھی طرح سمجھنا تھا اور
میری نظر طلسمانی دنیا میگزین پر پڑی۔ کچھ دیر کیلئے میں
سمجھا کہ شاید کوئی جادوگری کی کتاب ہے۔ جب میں نے
اس کے ادراک اُلٹے تو کچھ قرآنی آیات پڑھ کر میں نے
ارادہ کیا کہ میں ایسا میگزین ہمیشہ کے لئے خریدتا رہوں گا۔
آپ کا طلسمانی میگزین پڑھ کر بہت سرت سرت ہوئی۔

کہ واقعی یہ ہم جیسے لوگوں کے لئے ایک جادوئی کتاب
ہے۔ جو بچھنے اور سوچنے والا ہوا اس کے لئے یہ کتاب
ہزاروں ہزاروں سے محفوظ لاکھوں ہزاروں سے دور
دنیاوی مصیبتوں کا حل اور دین و اسلام کی باتیں سمجھنے والی
کتاب ہے۔ خدا آپ کو وسعت و علم اور صحت سلامت

رکھے۔ آمین۔

محمد اسلم سرنگر۔ کشمیر۔

اندھیرے میں ایک چراغ

محترم انعام حسن الہاشمی صاحب۔ السلام علیکم! بہت دنوں سے آپ کے نام خط لکھنے کو جی چاہا رہا تھا۔ لیکن گھر اور پیشے کی مجبوریوں کی وجہ سے فرصت ہی نہیں مل رہی تھی۔ آج تھوڑی سی فرصت ملی تو خط لکھنے بیٹھ گیا۔ باہر کڑا کے کی سردی پڑ رہی ہے اور اندر ہم ساگر کی تپ بے لحاف میں دیکے ہوئے خط لکھ رہے ہیں۔ مات کے تقریباً پونے نو بجے کا وقت ہے۔ آپ کا پرچہ، پرچہ کیا اندھیرے میں ایک چراغ کے مانند چمک رہا ہے۔ اور ہم جیسے کم گشتہ لوگوں کو روشنی دکھا رہا ہے۔ اور ہم جیسے کم مایہ لوگوں کو روحانی دنیا میں لجا رہا ہے۔ پہلے شمارے سے ہی آپ کا پرچہ ہمارے ہاں آرہا ہے اور شوق و ذوق سے پڑھا جا رہا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ یہ پرچہ پھولے پھلے۔ اور آفتاب محافت پر ہمیشہ درخشاں تارے کی مانند چمکتا رہے۔ آمین۔ پیراؤ ریاض احمد ایڈیٹر ہاشمی پور کشمیر

لانا میگزین

محترم المحدثہ مناجات الہاشمی صاحبہ مدظلہ العالی۔ السلام علیکم۔

الحمد للہ ہم خبریں ہیں اور آپ کی خبر بہت نیک کیلئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں۔

دیگر کہ آپ نے ایک لانا دنیا باب میگزین سے "طہستانی دنیا" کی اشاعت کا آغاز کر کے اگر ایک طرف دین اسلام کی تعلیمات کا پرچار کرتے ہوئے ثواب یابین و خوشنودی خداوندی کے حق دار قرار پاتے ہیں۔ تو دوسری طرف روحانی جسمانی امراض میں مبتلا انسان کو کیلئے قرآنی علاج فراہم کرتے ہوئے مسکاکر دارا دعا کر رہے ہیں۔

آپ کی اس خدمت پر نہ تو کوئی دائمی و حقیقی معنوں میں مشکور ہو سکتا ہے اور نہ ہی اک خدمت کا

جو کہ حقیقتاً اللہ و رسول کی خوشنودی و چونکہ حسن اخلاق کا حامل فرد ہی انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے اور حسن اخلاق اللہ کے نزدیک حادی عالم کے نزدیک ایک انتہائی سراہی ہوئی اور پسندیدہ صفت ہے، کے لئے بے لوث و بے غرض انجام دی جا رہی ہے۔ اسکا سزا و ناکارہ ہو سکتا ہے۔ تاہم ایک دینی طور پر میں اس خدمت پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رسلے کو دن و رات جو گئی ترقی عطا فرمائے آمین۔

خاتون شیرازی

رائے پورہ درنگل

طہستانی دنیا کا کمال

مشفق و مکتبی جناب ہاشمی صاحب سلام و دعوت خدا کے کہ ہم سے مزاج گرامی خبریں ہوں گے۔ لوگوں کا یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ اس جیسا دنیا موجودہ وقت میں دستیاب نہیں۔ میں کافی عرصہ سے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ دین کی خدمت کا جو سلسلہ آپ نے شروع کر رکھا ہے اور جو محنت آپ کر رہے ہیں۔ اس کا اجر صرف خدا ہی دے گا۔ بندے کے بس کی بات نہیں۔

اس سے پہلے ایک جوابی لغاتہ ارسال کر چکا ہوں۔ مگر جواب سے محروم ہوں۔ ہو سکتا ہے ڈاک کے غلط بیٹھ ہو۔ خبر طہستانی دنیا کا کمال ہے یا آپ کے زور قلم کا کمال ہے۔ کہ میں نے داڑھی بھی رکھ لی ہے۔ اور نماز کی پابندی بھی کر رہا ہوں۔ یہ ذکر داڑھی کا اس لئے کر رہا ہوں کیوں کہ ماڈرن عورتیں خاص کر شہری اس کی مخالفت کرتی ہیں)

ایک گزارش اور چند سوالوں کے جوابات۔ چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ مایوس نہیں کریں گے۔

گزارش یہ ہے کہ اتنے اچھے دینی رسالے ہیں جس سے کہ ہم زہنی طور پر مشکوک ہیں۔ ایک سلسلہ "خون کا گناہ" شروع کر رکھا ہے۔ اس کی خون کا دیکھتے ہوئے لے دس سطحوں میں ہی ختم کر دینا ٹھیک تھا۔ اسے بچے تو بڑا

کر سکتے ہیں۔ کوئی ذی شعور آدمی اسے دیکھوں کو کھانا کرنے اور وقت کا زیاں نہ دیکھے گا۔ آپ ان دو مٹا میں کوئی تاریخی سلسلہ، عملیاتی سلسلہ، نعوتوں اور منقبت کا سلسلہ یا جو بھی مواد آپ کے پاس ہو جگہ دے سکتے ہیں۔ اس کو بلی کو اب اس رسالے میں دیکھ کر ایک نئی کوفت ہوتی ہے۔

دعا گو اور دعاؤں کا طالب

احقر محمد صراف ڈوٹی

مکان ۲۳۷ گلی ۱۵۱ جعفر آباد، دہلی ۱۱۰۰۱۵

روشن چراغ

کری جناب من الہاشمی صاحب، ایڈیٹر طہستانی دنیا۔ سلام سنون

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

عرض یہ ہے کہ ہماری کی تفریح کے دوران طہستانی دنیا دیکھنے کو ملا۔ ادا ان پلٹا گیا۔ اور سرسری نظر ڈالنا گیلہ موجودہ رسالوں میں سب سے الگ انداز کا پایا۔ لیکر کھیلہ آگہ اگر مطالعہ کیا۔ بے پناہ خوشی محسوس ہوئی۔ یہ سارا کئی خوبوں پر مشتمل ہے۔ وقت گزاری کا بہترین ذریعہ پریشان حال لوگوں کے لئے امید کا روشن چراغ۔ مطلقاً کاغذات۔ انمول جملے قیمتی مضامین غرض کہ ہر طرح سے خوبصورت و خوب شیر۔ فقط

محمد ارشد الرحمن قادری

شاہی بڑی مسجد کٹرہ نیل، نانی کی سٹی، آگرہ پولی ۲۸۲-۱۰

تصویری توجہ کا باعث بنی

المکرم والمحمرم الاستاذ جناب حسن الہاشمی صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمام تفریض مالک دو جہاں کے لئے ہیں جو ہم سب کا رب ہے۔ اس کی ذات بڑی رحیم و کریم ہے۔ جس نے انسانوں کی فلاح پر ہود اور راستی کیلئے پیغمبروں کو بھیجا۔ سب سے آخر میں حضور سیدنا امام الانبیاء مرسلین سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ مجھے اور آپ کے

اپنے محبوب کا اتنی بنا یا۔ ایمان و یقین کی دولت سے فرما
فرمایا۔ اندھیرے سے نکال کر روشنی عطا فرمائی۔ آپ کو
روح القدس کا خطاب عطا فرمایا۔ ایسے عظیم المرتبت نبی پر
لاکھوں سلام۔

آپ کی مراد علم میں الشریعت دے آئین۔
استاذ صاحب امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہو گئے
بڑی ہمت کر کے چند سطور آپ کی تذکرہ کر رہا ہوں۔
توجہ فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

اتفاقاً ۱۶ ستمبر ۱۹۹۲ء کو سالہ طلسماتی دنیا ایک۔
ہک اسٹال پر نظر آیا۔ تجسس کے تحت خرید لیا۔ سرورق
پر تصویر بڑی عجیب و غریب تھی۔ یہ تصویر ہی توجہ کا باعث
بنی تھی۔ رسالے کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑی خوشی اور
حیرت ہوئی تھی۔ خوشی اس بات کی کہ آپ نے سمندر کو
کوزے میں سمونے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اور حیرت
اس پر کہ آسمانی کتاب سے ہم زیادہ تر حضرات ناواقف
ہیں۔ ظاہری طور پر پڑھنا جانتے ہیں۔ مگر اس استفادہ
نہیں کرتے۔ الشریعت میں زیادہ سے زیادہ قرآنی علوم حاصل
کرنے کی توفیق بخشے۔ اور آپ کی مراد علم میں برکت
عطا فرمائے۔ تاکہ اس کے بندے آپ سے زیادہ گریادہ
استفادہ حاصل کر سکیں۔ آمین۔ محمد خالد کراچی دیوبند۔

اس کی کوپور اگر دیکھا

قبلہ عز و جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الشرکے آپ خیریت سے ہوں۔ اللہ جل و جیم
سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین۔
عرض گزارش ہے کہ اکثر کئی بیمنوں سے آپ کو
بطور تحفہ چند سوالات کے سلسلے میں خط لکھنے کا ارادہ
کیا رہا تھا۔ مگر طرح طرح کی مصروفیات غفلت و کاہلی کے
سبب نہ لکھ سکا۔

ہندی میں پچھلے کئی سالوں سے ستری علوم پر
کئی ماہنامے چل رہے تھے۔ ان ماہناموں کو دیکھ کر دل
میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ کاش اردو میں بھی ستری
علوم اور دعا مانت پر کئی میگزین ہوتا۔ اس کی کو آپ نے

پورا کر دیا۔ ایسا منفرد و عمدہ ماہنامہ نکالنے پر ناپزیر کی طرح
سے آپ کو دل مبارک باد۔

آپ کے اس ماہنامے نے میری اس غلط فہمی
کو ختم کر دیا ہے کہ عیادت اور سیری مریدی کا آپس میں کڑا
تعلق ہے۔ نیز بغیر کسی پیر سے بیعت ہونے کوئی عیادت نہیں
کر سکتا اور اگر بلا پیر کے کوئی عمل کیا بھی تو اثر نہ آئے گا۔
آپ کے اس ماہنامے نے پیروں کی روایتی ساکھ کو کھرا
اور گہرا جھکا دیا ہے۔ فقط

محمد اسلم شاہ۔ کدوہ۔ جیش پور۔

ایک خیر خواہ کے تاثرات

مکرمی ایڈیٹر "ماہنامہ طلسماتی دنیا" صاحب دیوبند

سلام سنون

امید کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

بعد آداب و تسلیات عرض اینکہ میں ماہنامہ
طلسماتی دنیا کا تقریباً ڈھائی سال سے بڑی پابندی کے
ساتھ مطالعہ کرتا ہوں۔ الحمد للہ ہر ماہ کے رسالے کو خوب
خوب تر پایا۔ اس سے قبل کئی خطوط کے ذریعہ ماہنامہ
طلسماتی دنیا کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا۔ لیکن
ہر قسمی سے مراسلات کے کالم میں جگہ نہیں پاسکا۔ مجھے امید
ہے کہ اس بار آپ ضرور میرے تاثرات کو دیگر قارئین
طلسماتی دنیا تک پہنچا دیں گے۔

اس سے قبل میں گلابی کرن، خاتون مشرق وغیرہ
جیسے رسالوں کا مطالعہ کرتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے اس
نایاب اور منفرد رسالے "طلسماتی دنیا" کو پڑھنے کی سزا
حاصل کی ہے۔ تب سے ذہن کسی دوسرے رسالے کی طرف
بالکل ہی راغب نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ کہ طلسماتی دنیا کے
مطالعے سے جس قدر معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ کبھی
دوسرے رسالے سے نہیں ہوا تھا۔

طلسماتی دنیا نے اس مختصر عرصے میں۔ جو
کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ اور ڈھونگ۔ بے بیٹ
کے پجاری مالمیں سے ہوشیار کر کے جس طریقے سے ایک
دہر کامل کا حق ادا کیا ہے۔ اُسے کبھی فراموش نہیں کیا
جاسکتا۔ اگر خدا نخواستہ طلسماتی دنیا کی روحانی روشنی

کل بھی ہوگی تو بھی اس کی یاد تازہاں درخشاں اور بجا دواں
رہے گی۔

میرے چند احباب جو ایک ماہنامہ طلسماتی دنیا
کے سخت مخالف تھے۔ ان کی نظر میں طلسماتی دنیا کا پڑھنا
باعث شرماں کا گھروں میں رکھنا بے برکتی اور تنگدستی
کا موجب اور تباہی و گمراہی کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اپنے
آباد و اجداد کے رسم و رواج کو دین و حق سمجھ کر گمراہی کے
کپڑوں میں لٹ پٹ تھے۔ انہوں نے بھی طلسماتی دنیا کے
مسکور کن روحانی اور ان کی عظمت و افادیت کو تسلیم
کر لیا ہے۔ اور ان کے گھروں میں بھی طلسماتی دنیا کو زلی
شوق سے پڑھا جانے لگا ہے۔

مجھے باری تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ کئی عیادت
مشن مغرب کفر و الحاد میں پھنسے ہوئے انسانوں کو کفر و
الحاد کی تاریکیوں سے نکال کر دین کی ڈگر پر قائم کرنے
میں کامیاب ہو جائے گا۔

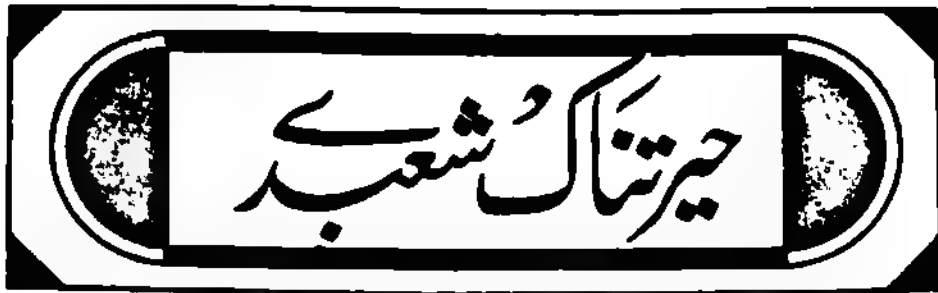
حرف آخر ایک رسالے کے اندر چند ادراک کا
کافیہ اضافہ کر کے اس کی قیمت چند روپے کے بھلنے
بیس کر دی جائے۔ تاکہ قارئین کے لئے کسی بھی طرح کے
تشنگی باقی نہ رہے۔

میں باری تعالیٰ سے طلسماتی دنیا کے جملہ کارکنان
کے لئے مافیت اور طلسماتی دنیا کی ترقی کی دعا کرتا ہوں۔
فقط والسلام

عظیم الدین عثمانی بحیرہ ولد محبوبی۔ رہبان

حق کا بول بالا

عزیز المقام عزت مآب محترم حسن الہاشمی صاحب دام فیوضہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
امید کرتا ہوں کہ مزاج عالی مقام تحفہ دراصل مایہ
ماہل آج تک نام سازی طبیعت کے بارے میں سننے میں آیا تھا۔ بہت
مدد ہوا۔ ماہ صحت بھی کی اور اب بھی دعا کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ کی
ہر نظر سے حفاظت فرمائے اور ہر غم و غصہ فرمائے۔ نیز آپ نے جس عظیم اقتدار
مقدس تحت اس شخص کا آغاز فرمایا ہے۔ اس میں دن و رات چھٹی
ترقی نصیب فرمائے۔ بحیرہ سلم میں حق کا بول بالا بھلنے باطل نہ
کالا ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔ محمد و افتخار



کراماتی تیل

ناریل کے تیل میں کسٹم کا بیج ڈال دیں۔ اور اس تیل کو دھوپ میں رکھ دیں۔ آگس تیل میں کل کا بیج ملا کر کسی تالاب میں ڈالیں۔ تو کل پیدا ہو گا۔ اگر جاس کے بیج میں ڈالیں تو اسی وقت جاس کا بیج نکلتے اور ساتھ ساتھ پھل لگ جائیں۔

نوٹ: یکل کی جگہ کنول آئے گا۔

ممننا سے آگ نکلتا نہ کھن، اور نوشادر منہ میں ڈال کر خوب چلا دیں۔ اور گرم پانی سے کئی کر کے منہ میں آگ رکھنے سے وہ کبھی اثر نہیں کر سکتی۔

بوتل آگ سے بھری دیکھا ہی دیکھا۔ بوتل میں شراب، گندھک اور سوٹا ڈالیں اور اسے اندھیرے میں رکھ دیں تو بوتل آگ جیسی چمکنے لگے گی بھر کوئی دیکھنے والا تعجب کریں گا۔

بوتل میں انڈا اتارنا

اولیٰ بیڑ میں سرخی کا انڈا بھگو دیں اور جب وہ نرم ہو جائے تو اسے نکال کر ایک بوتل میں اتاریں اور اوپر سے پانی بھریں تو وہ بڑا ہوجائے گا۔ اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ہاتھ میں سرسوں جمانا

عورت کے دودھ میں سرسوں بھگو کر اسے سایہ میں سکھا دیں اور جب کھیل دکھانا ہو تو ہاتھ پر ندی کی ریت اور سرسوں رکھ کر پانی کا چھٹا مارا جائے گا۔

جگ، نوشادر کے پانی میں ڈورے کو بھگو دیں۔ پھر اسے سکھا کر رکھ لیں۔ اور جب کھیل کرنا ہو اس وقت ڈورے میں آگھوٹھی باندھ لیں۔ دوسرا سرادوار کے سہارے کھوٹی میں باندھ کر آگ لگا دیں۔ ڈوری جل جائے گی۔ مگر آگھوٹھی

جگھوٹھی لٹکانا

نہیں گر سکتی۔

ہڑتال چار قولہ، سونے کے ورق ۲۲ قولہ، چوتھائی قولہ، انڈے کی زردی چار قولہ، ان سب کو گھونٹ کر گرم پانی میں ملا لو۔ بھوڑی دیر بیچے جب اوپر بھر کر پانی آجائے تب اسے دھیرے دھیرے نکال لو۔ نیچے کی گوند کو کبکڑ کے گوند میں آٹھ دن تک گھوٹھنے کے بعد بوتل میں بھر کر پانچ

سنہری سیاہی

دن دھوپ میں رکھو۔ اس طرح تیار ہونے پر گھوٹو عمدہ سنہری سیاہی تیار ہوجائے گی۔

ہیرے کی چانچ ہیرے کے پیچھے والے حصے پر ذرا سا اصلی موم لگا دیں۔ اگر ہیرا اصلی ہو گا تو پہلی جیسی چمک دے گا۔ اگر نقل ہو گا تو

ہیرے کی چانچ

چمک کم ہوجائے گی۔

● کپڑے کو سات مرتبہ بھی کوار کے دودھ میں تر کر کے اور ساتوں مرتبہ سائے میں خشک کر لیں۔ اس کے بعد اس کو آگ میں ڈال دیں۔ ہرگز نہیں جلے گا۔

● ایک چراغ میں بھڑینے کی چربی اور دو سکر چراغ میں بکری کی چربی ڈال کر دونوں کو روشن کریں۔ اور ایک گڑ کا فاصلہ دونوں کے درمیان رکھیں۔ دونوں چراغوں کے

توہیں آپس میں لڑیں گی۔

● آم کی گٹھلی کو کھائے کے دودھ میں ۲۲ گھنٹے بھگو کر رکھ دیں۔ اس کے بعد اسے دھوپ د لگنے دیں۔ پھر اس گٹھلی کو چھنی ہوئی مٹی میں دبا کر کالا کپڑا اس پر ڈال دیں۔ اور

پانی کی چھشیں اس مٹی پر دیں۔ چند منٹ میں درخت نکل آئے گا۔ لیکن اس کی جڑ نہیں ہوگی۔

● گندھک کو بیس کر شہد خالص میں ملا کر کاج کی بوتل میں رکھتے۔ رات کو انشاء اللہ روشنی ہوگی۔

● سانپ کی کھنٹی لاکر اس کی چار بتی بنا کر کسی کمرے کے چاروں کونوں میں چراغ جلائیں۔ پورا کرہ ماہوں سے بھرا ہوا نظر آئے گا۔

● بیڑ پینے کی چربی اور بھلی کی چربی ملا کر کسی چراغ میں روشن کریں۔ پورے گھر میں پانی بھرا ہوا نظر آئے گا۔

● کبوتر کے پیشاب سے لکھا ہوا دن میں نظر نہیں آتا۔ رات کو نظر آتا ہے۔

یہ جادو کس طرح کا ہے؟

کس شے کا اعداد

علوی، سفلی، جناتی یا بذریعہ کالاعلم

جب کسی اصول کے ذریعہ یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص پر کھرایا گیا ہے تو یہ دیکھنے کیلئے کہ یہ کس قسم کا ہے۔ سب سے پہلے مریض کے اعداد لیں۔ پھر اس کے ماں باپ دونوں کے اعداد اسمیں جمع کریں۔ پھر اس میں ۶۷ جمع کریں۔ جس دن آپ یہ معلومات چاہتے ہیں اس دن کے اعداد انگریزی تاریخ، مہینہ اور مجموعی سن کے اعداد جمع کریں اور جس ساعت میں آپ سوال کر رہے ہوں۔ اس ساعت کے اعداد جمع کریں۔ اس مجموعے کو ۴ سے تقسیم کر دیں۔ اگر ایک باقی رہے تو ملوی سحر ہے۔ اگر ۲ باقی رہے تو سفلی سحر ہے اگر ۳ باقی رہے تو جناتی سحر ہے۔ اور اگر صفر ہے تو جادو کالے علم کے ذریعے چڑھایا گیا ہے۔

مثال۔ اگر آپ کو زید کے بارے میں جس پر سحر ثابت ہے۔ جو بیٹا حارثہ اور خالد کا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ کس طرح کا سحر کیا گیا ہے۔ یہ معلومات آپ جمع کے دن ۳ جون ۱۹۹۷ء کو زہرہ کی ساعت میں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح دیکھیں گے۔

۲۱	زید	امداد
۷۱۳	حارثہ	امداد
۶۳۵	خالد	امداد
۶۷۳	امداد و تانوں	امداد
۲	تاریخ	امداد
۶	ماہ	امداد
۱۹۹۷	سن	امداد
۲۱۷	ساعت زہرہ	امداد
۳۲۶۷	ٹوٹل	امداد

۳ باقی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ زید پر بذریعہ جنات سحر کیا گیا ہے۔

$$\begin{array}{r}
 ۱۰۶۶ \\
 \times ۳۲۶۷ \\
 \hline
 ۲ \\
 ۲۶ \\
 ۲۳ \\
 ۲۷ \\
 ۲۳ \\
 \hline
 ۳
 \end{array}$$

سحری و جادوئی اعمال کی بنیاد پر مسلط کروائے گئے آسیب و جنات کا علاج

مولانا محمد رفیع زاہد

مندرجہ ذیل نادر و نایاب فلسفاتی و روحانی عمل سے ہر شخص بلا تفریق مذہب و ملت ضرورت و حالات کے مطابق جن گرفتہ مریضوں کا کامیاب علاج کر سکتا ہے۔ سحر و جادو کے عمل کی مدد سے جناتی ٹولہ کا تباہ کرنے والے ایسے بد قسمت مریض جن کا کہیں بھی علاج معالجہ ممکن نہ ہو رہا ہو ان پر مسلط جنات و شیطاں کسی بھی عمل و عامل کو خیال و فغا طر میں نہ لاتے ہوں تو اس عمل کے عامل کے محض ارادہ کے ساتھ ہی حاضر ہو کر فی الواقع مریض کا جسم چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اس عمل کے متعلقہ عاملین حضرات کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کے مریضوں کے علاج کے بعد احتیاطی تدابیر کے طور پر کم از کم ایک چتر یعنی چالیس یوم تک انہیں اس بات کا پابند بنائیں کہ وہ قتلہ کے دوران کسی بھی قسم کا گوشت نہیں کھائیں گے۔ قبرستان یا اہل قبور کی زیارت کو نہیں جائیں گے۔ اسی طرح مرگ نموت والے گھر یا جس گھر میں بچے کی پیدائش ہوئی ہو احتیاط کریں گے۔ مندرجہ بالا شرائط کی پابندی کے بعد اگر کوئی بھی قسم کی کوئی تکلیف یا ماردہ جو جناتی و آسیب تسلط کے سبب آئے لاحق تھا باقی نہ رہے گلا در زندگی میں آئندہ مل کر کبھی بھی اس پر قدرتی یا غیر قدرتی کسی طرح سے بھی کوئی تھپٹ و شریک و شریطان تسلط نہ ہو سکے گا۔

عمل بالا سے کام لینے کیلئے عمل کی تسخیر شرط لازم ہے جس کا طریقہ اس طرح ہے کہ عمل کے لئے محرم الحرام میں پہلی تاریخ کا جاندار کیے عمل کی عبارت کو ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو اس عمل کا عامل ہو جائے گا۔ تسخیر عمل کے بعد بھی عمل کے مدد و امت کے طور پر اس کا ایک سو دس مرتبہ روزانہ پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اگر اباب لم دفن اور قارئین کرام کی خدمت میں ان کی عملی معلومات کے اضافہ کیلئے تحریر کیا جاتا ہے کہ ملنے علم دفن نے جناتی و آسیب تسلط کو دور طرح پر بیان کیا ہے۔ پہلی قسم کا تسلط و اثر قدرتی جب کہ دوسرے کو غیر قدرتی قرار دیا گیا ہے۔ قدرتی تسلط میں شریر قسم کے جناتی قبیلہ کے افراد کا کسی مرد و زن پر جو خود مسلط ہو جاتا ہے۔ غیر قدرتی اثرات و تسلط سے مراد کسی شخص پر اس کے دشمنوں کی طرف سے ہذیبہ سحر و جادو جناتی قوتوں کا تسلط کما دینا ہے۔ قدرتی طور پر متاثرہ افراد کا علاج نہایت آسانی کے ساتھ ممکن ہوتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا عمل و علاج اس سلسلے کے مریضوں کیلئے از بس مفید و کارگر ثابت ہوا ہے۔ سحری و جادوئی اعمال کی بنیاد پر مسلط کروائے گئے آسیب و جنات سے چھٹکارا پانے کیلئے ذیل کے عمل حصار کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر مریض کا حصار کریں۔ بحکم خدا مریض کے جسم پر جنات و شیطاں موجود ہوں گے۔ عامل ان سے جو دریافت کرنا چاہے گا وہ اس کے تمام تر سوالات کے نسبی جواب بھی دیں گے۔ اور عامل کے حکم کے مطابق مریض کا جسم چھوڑ کر وہاں اپنے عامل و ماسر کے پاس بھی چلے جائیں گے۔ عمل حصار کی عبارت یوں ہے۔ طهطاش سبأش مہمطاش ستموش قمرطوش ساسلہا یوش قہطاش صہا صوخا یوش اہاٹھطاش طش شریبش صمطاش شوصلطاش ألوحا الوحالوحا یا شوھطاش قماھلما شوٹا إلآیا قوہا الحوت والشیاطین علیٰ اسیولاسوینین یقول لکم ہشاشواھشاشا سٹاخو سٹاخا آخر جوا یا ذن اللہ نعالی۔

اس عمل کا مال ہر سال محرم الحرام میں اس کی تجدید بھی کرتا رہے گا۔ راقم الحروف خود اپنی طرف سے اور اپنے اکابر بزرگان کی طرف سے اس عمل جلیلی کی ہر خاص و عام کے لئے اجازت نامہ کا اعلان کرتا رہے گا۔ رب العزت کے امید یکہ اباب لم دفن اس عظیم المرتبت عمل سے منتفع ہو کر اس حقیر کے لئے دعا گو ہوں گے۔

چنل واقعات

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن

(سفل علم) زمین میں دفن کیا گیا ہے اور اس تپے میں جہاں جہاں سوئیاں گھسائی گئی ہیں۔ وہیں وہیں پر اس شخص کے بدن میں سوئیاں سی جھتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں۔ اس طرح وہاں پر بھی اُس شخص کا علاج ہوا اور آج وہ اچھا خاصا کام کر رہا ہے۔

اس طرح کے جادو کرنے کے مشاہدات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ سننے والوں کو اور پڑھنے والوں کو اس بات کا یقین شاید نہ ہو۔ لیکن میں بالکل وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ باتیں بالکل سچ ہیں۔ اور بھی اس طرح کے مشاہدات ہیں لیکن یہاں پر انھیں ۳ باتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ (نوٹ) یہ مضمون ہیں ڈاک سے موصول ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کو بچانے کے بعد اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر درگاہوں میں علاج کا جو انداز ہے وہ مشتبہ ہے۔ ضروری نہیں بلکہ ہر جگہ ایک ہی جیسا انداز ہو۔ لیکن ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جس طریقے سے شرک کی بوائی ہو اس سے اجتناب کرنے ہی میں عافیت ہے۔

بزرگوں کے مزارات اپنے اندر برکت ضرور رکھتے ہیں اور وہاں جا کر اگر کسی مریض کا علاج اس نیت سے کریں کہ شفا دینے والی ذات تو حق تعالیٰ ہی کی ہے لیکن یہ بزرگ جن کے مزار پر ہم مریض کو لائے ہیں یہ اللہ کے مقبول بندے ہیں۔ انکی آخری آرام گاہ پر اگر ہم علاج کریں گے تو اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفا اور صحت کریں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر نیت ہے کہ شفا اور صحت صاحب مزار ہی عطا کریں گے تو یہ سوچ خطرے سے خالی نہیں ہے۔

طلسماتی دنیا مسک کی ٹرائی سے بالآخر ہو کر اپنے روحانی مشن کے فروغ میں لگا ہوا ہے اور انسانوں کو مادہ پرستی کے بھنور سے بچا کر روحانیت کے کناروں تک پہنچانے کی جدوجہد کر رہا ہے اور اس بارے میں وہ مسک پرستی کے سکڑے ہوئے دائرے سے آزاد ہو کر کام کر رہا ہے لیکن جو باتیں توحید و سنت کے منافی ہوں ان باتوں کے جو میں سکوت اختیار کرنا ہے ہاتھوں سے اپنے پیروں پر کھلاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ اس لئے ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ علاج کوئی سا بھی کریں اور کسی جگہ بھی کریں اس عقیدے کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں۔ شفا دینے والی ذات اور زندگی بخشنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

(ح-۸)

سچی باتیں (۱) ہمارے پڑوس میں ایک شخص کافی بیمار ہوا۔ اتنا بیمار کہ ڈاکٹروں نے یہ تک کہہ دیا کہ اب اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں

ہے اس کو اسپتال سے اپنے گھر لے جاؤ۔ اُسکو گھر لے آئے اس کے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اُسکو کسی ایسی جگہ دکھائیں گے جہاں ادویاتی اثرات کا علاج ہوتا ہو جب یہ مرنے ہی والا ہے تو یہ آخری کوشش اور کر کے دیکھ لیں۔ ہم سب مل کر اُس کو لال خان بابا کی درگاہ، قصبہ لاکھیری میں لے گئے۔ وہاں بتایا گیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ جس شخص پر جادو کیا گیا تھا اُس کی یہ حالت تھی جس کو روٹ وہ پڑا رہتا تھا یا جس کو اُس کو شادیا جاتا تھا وہ اپنے آپ کو روٹ نہیں بدل سکتا تھا۔ کوئی دوسرا شخص اس کو روٹ بدلواتا تھا۔ اتنی اس میں کمزوری تھی۔ کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی بات تو بہت دُور کی تھی۔ اور اس کو منہ میں پٹے پٹے ہی روٹی کے نواسے توڑ توڑ کر دیئے جاتے تھے۔ تب وہ کھاتا تھا۔ مذکورہ بالا درگاہ پر اُس کا علاج ہوا اور آج وہ اپنے کام دھندے میں لگا ہوا ہے۔ اسی درگاہ پر آسیب زدہ افراد کا بھی علاج ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کسی نے انڈے پر جادو کر دیا کہ چپکے سے پڑوسی کے گھر میں انڈا رکھ دیا۔ گھر کے فرد نے وہ انڈا دیکھا وہ اٹھا لیا۔ جب اُس انڈے کو اٹھا یا تو اس میں ایسی دھڑکن محسوس کی جیسے بغض میں دھڑکنے ہوتی ہے۔ جب اُس نے دھڑکن انڈے میں محسوس کی تو اس شخص کو کچھ شک سا ہوا۔ اس نے انڈے کو تو نالی میں پھینک دیا۔ لیکن کیونکہ کسی نے جادو کر دیا کہ وہ انڈا رکھا تھا۔ اُس کے اثر سے اس شخص کے کپچے میں سوئیاں سی جھنی لگیں اور وہ شدید طور پر بیمار ہو گیا۔ کلیجو ایسا لگتا تھا جیسے اندر کو گھس رہا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں شدید درد رہنے لگا۔ اس کو بھی مذکورہ بالا درگاہ پر لے گئے وہاں اُس کا علاج ہوا۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ ہے کہ محلے میں ہی ایک شخص شدید طور پر بیمار ہوا۔ اس کے پورے جسم میں سوئیاں سی جھتی ہوئی محسوس ہوئی اُسکو اٹھنے بیٹھنے لپٹے چپن نہیں ملتا تھا اور اس نے بھی یہ سوچا کہ اب مرنے کا وقت قریب ہے۔ اُس کو ٹیکہ مذکورہ بالا درگاہ پر لے گئے۔ وہاں بھی بتایا گیا کہ ایک پتے پر پڑھ کر

مئی ۱۹۹۷ء

یسی نئے قانون کے لاگو ہونے سے سرمایہ داروں جیسے
بوکھلاہٹ رہے گی۔ ہمارا شطر میں زبردست فساد کا اندیشہ درود
کی اشیاہ گراں رہیں گی۔ گرمی شدید پڑے گی۔

شادی کی مبارک تماریں

۲۴ اپریل بروز جمعرات ۵ بجکر ۲۲ منٹ پر برج مغرب میں داخل ہو گا اور ۲۶ اپریل رات ۱۰ بجکر ۵۶ منٹ پر برج مغرب سے نکلے گا۔ اس دوران مثبت کام سے پرہیز کریں۔

نکستہ زیربوط میں ہو گا۔
 سچ کر منظر سے ابھرے منظر
 ۸۔ اداہ می کو شرفیہ تر ہو گا۔ ۴۰ می

مئی کی ۱۹ اور ۲۲ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ اس میں کوئی عمل نہ کریں۔

جو حضرات ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل یا ۲۲

اکتوبر سے ۲۲ نومبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔

የጥቅም ጥራት

ان کیلئے مٹی کی اہم تار بنیں۔

جو حضرات ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی یا ۲۴ ستمبر سے ۲۳

اکتوبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے

—20220000

۱. مئی کی اہم تاریخیں۔

جو حضرات ۲۲ مئی سے ۲۱ جون ۱۹۴۳ء تک

۲۳ ستمبر کے درمیان پیدا ہوئے بچوں کا نکتہ

referred

مئی کی اہم تاریخیں۔

محضرات ۲۲ جون سے ۲۳ جولائی ۲۳ء

۳۳۔ آگست کے درمیان مہاجروں نے جوں اٹھ

Discussion

کلتے گا کی ابر تار نیم

2024-2025

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے کہا کہ

100

ہوگا اور تار کنیں۔

100

وہ حضرات ۲۲ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان ہمارے

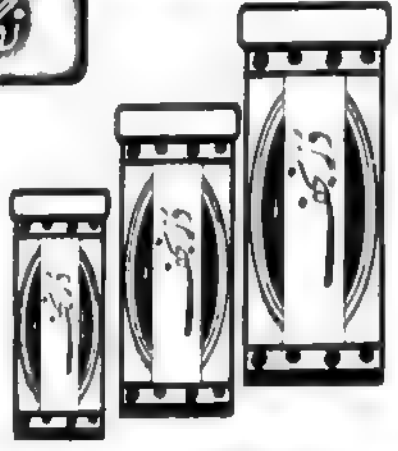
پوری سے ۱۹ کروڑ روپیے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔

قرود نزلہ پڑھیں، اس کی بات یہ ہے حرفِ پنج کی زکوٰۃ کی ضرورت نہ کرنا لے متوجہ رہیں۔ یہ روحِ پنج پھر موصیٰ قائم۔
۱۸ مئی شلیٹ زکوہ و مشرعی تجربہ و حجت کا ادارہ قریبا انصوں میں بھی کونوں میں سوا دیجے سے سوائے ان کے لا عرصہ۔

https://www.facebook.com/groups/freemliyatbooks/

سونے چاندی کے ورق سچے موتی اور ۲۶ دواؤں کا مرکب

نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست



طبہ قدیم کا ایک نادر شاہکار

اس دوا ہے، سرخی، دھند، جالا، پھولا، سفید موتیا، آنکھوں کے آگے ترمرے اڑنا، کسی مرض کے بھی اس سے نہ ہونے کی گارنٹی ہے۔ غرض، کالاموتیا کے سوا آنکھوں کے جملہ امراض میں مفید، بغیر وقت اس کا لپ کیجئے، آپ کو یہ بھی بتانا نمایاں فائدہ لگتا ہے۔
 ۲۔ انتہائی خوبی یہ ہے کہ اپنے پیش بہا فوائد کے باوجود یہ آنکھوں میں لگتا اور کرتا نہیں بلکہ سکون اور شہدک پہنچاتا ہے۔
 ۳۔ اس کا استعمال آخر عمر تک بینائی کا تحفظ اور امراض کی مدافعت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تروتازگی اور نکھار محسوس کریں گے۔

قیمت فی شیشی دس گرام - ۱۲/- پانچ گرام - ۸/- ڈھائی گرام - ۵/-

تاجر حضرات شرائط ایجنسی طلب کریں

ذہن و کتابت کا پتہ دار الفیض رحمانی، محلہ ابوالمعالی، دیوبند (یو پی)

DARUL FAIZ REHMANI

ABUL MALI, DEOBAND-247554 Ph: 01336-24455

دارالعلوم دیوبند کا بانی مولانا
اسی شمارے میں پڑھیں

طلسمانی دنیا

فروری مارچ ۱۹۹۸ء

روحانی ڈاک خبر

دانش علمی

مٹھتے دوزخ کی مخلوق

اگر اس کہانی کا پیرا لطف لینا ہو تو اس کہانی کو
رات کی تہائی میں پڑھ کر کمرے میں اکیلے سوئیں

RS.40/-

مذہب	شمارہ نمبر: ۱۲۱
زوری مارچ ۱۹۹۹ء	
زوارہ	۵ روپے
ایک سو چاس روپے	اسادی ڈاکٹ ہے۔
دو سو چاس روپے	درجہ ڈاک ہے۔
پاکستان ہے سالانہ	پانچ سو روپے
یورپ کے	۲۵ ڈالر (امریکی)
وقت گزرتا ہے	پانچ ہزار روپے
اول سے سالانہ	دو ہزار روپے
سب سے سالانہ	تیس ہزار روپے

ماہنامہ

مختار محمد
مولانا کاہرہ الاسلامی
حاجہ ایدہ شمس
خصوصی مشیر: سید فاطمہ شمس
خصوصی مشیران
ابوسفیان عثمانی، سلیم عرشی، رابعہ بانو شیریں

ایڈیٹر: سید فاطمہ شمس

ایڈیٹر: سید فاطمہ شمس
سید اختر الحاج مولانا سید جلیل حسین میاں شمس ظفر
ہمایون بی بی عثمانی

نگار: عمر فاروق عاصم عثمانی
سرکولیشن منیجر: ڈاکٹر زبیر: دانش عاہری

ایڈورٹائزمنٹ منیجر: خالد مظہر

اطلاع عام
اس رسالہ میں جو کہ بھی شائع ہوگا
فرضاً ہی مرکز گدہ ہوا ہے اس کے
آپا بھری حضور کو شائع کرے یہ
نہانی مرکز سے لہذا یہاں خود ہے
(منجس)

اس میں شرح نشان اسباب
کی علامت بیکہ ایک مذہب ہر بار اس پرچے کے ساتھ
ختم ہو جائے گی شرح نشان دیکھتے ہی آپ سارا
زور تعاون روانہ کر دیں۔ ورنہ رسالے کی دعا کی
بند کر دی جائے گی۔
(منجس)

انتباہ
ظہان سے دنیا سے متعلق متنازعہ
اور میں مقدمہ کے ساتھ کاغذی صرف
دوبند ہے کہ ہر حالت کھانسی ہوگا۔
(منجس)

ظہانی دنیا اور فانی مرکز کے لیے پادشاهوں
فریبوں اور ضرورت مندوں کے درگاہ ہے۔ صحابہ آخرت کے اجود
و اس کے کوئی پریشانی نہ کرنا چاہیے وہ ضرور ہدیہ ہے ہر ماہیہ کریں۔

ROOHANIMARKAZ
ABULKALAM DEOBAND-247584

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

پیشانیہ حسنہ لکھنے والے ہیں یہ ہیں سید محمد اکرم عثمانی مرکز سہ ماہیہ سالانہ درجہ سے شائع کیا۔

ڪيائين اور ڪيائين

اداريه
۱۱

مختلف باغون ڪي پھول
۶

نورِ هدايت
۵

صنم خانہ عليا
۱۹

اسڪارِ حسني
۱۵

درس عليا
۱۳

علم الاعداد
۳۳

خوابون ڪي تبصير
۲۹

علاج باب القرآن
۲۷

صاحبِ کمال
۱۲۱

علم النفس
۱۱۷

روحاني ڏاکڻ
۳۵

اذانِ بيتِ کده
۱۳۹

مُصنِّدِ دوزخ ڪي مخلوق
۱۲۹

علم الحسروف
۱۲۸

نورِ بصیرت



نورِ ہدایت



فرمانِ نبویؐ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ کے جنت کے اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور سخی جہنم سے دور ہوتا ہے اور بکیل اللہ سے جنت سے اور لوگوں سے دور ہے۔ اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔

آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ چار اشخاص جنت میں بے حساب داخل ہوں گے۔ عالم باعمل وہ حاجی جس نے حج کے بعد گناہ ترک کر دیئے ہوں، وہ شہید جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کیلئے جان نفع ہو گیا ہو۔ اور وہ سخی جس نے حلال رزق کما کر اللہ کی رضا جوئی کیلئے غریبوں کو بانٹ دیا ہو۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۱۵)



فرمانِ الہی

اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ جس نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے عطا فرمائے گا تو البتہ ہم صدقہ دیں گے۔ اور مالکین میں سے ہوں گے۔ پس جب ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا تو انہوں نے بخل کیا مال کے ساتھ اور پھر گئے اور منہ پھیرنے والے بنے۔ پس نفاق اُن کے دلوں میں قیامت کے دن تک اثر دے گا۔ یہ سبب اس کے کہ انہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کیا۔ اور یہ سبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

(آیت ۱۰۷، سورۃ توبہ، پارہ ۱)



کے پھول

نخلِ چیت
مَرْیَمِ حَمْدِ بِنِی



کس کے زیادہ خدمت کی۔

اگر تجھے کرنا چاہا ہو تو

اگر جانا چاہا ہو تو مقدس مقامات کی زیارت
کہاؤ۔

اگر کھانا چاہا ہو تو غریبوں کا تم کھاؤ۔

اگر پینا چاہا ہو تو غصے کو پیو۔

اگر لینا چاہا ہو تو بزرگوں کی دعاؤ۔

اگر دینا چاہا ہو تو خدا کی راہ میں دو۔

اگر روٹنا چاہا ہو تو اپنے گناہوں پر رو۔

اگر صیانا چاہا ہو تو عابد بن کر جو۔

اگر مرنے چاہا ہو تو شہیدوں کی موت مرو۔

اگر مارنا چاہا ہو تو اپنے نفس کو مار دو۔

اگر سیکھنا چاہا ہو تو علم دین سیکھو۔

انتخابِ اشعار

جب بھی دیکھی تری تصویر میرے محسوس ہوا
اب نہ ہے ہونٹ پہ اب تری آواز آتی

میں نے کھلونوں کو اٹھادی چاند
جب تک ہر سانس میں ہلکے آئندے دیکھا

گھر ٹکڑے میرا اور وہ ہمسایہ ہیں
پانی پانی ہو رہی ہے آبر و برکت میں

ظلم ہے مجھے انسانوں کے اس مقل ہیں
کوئی فردا کے قصور سے کہا تک پہلے

حسین شہر کو قتل بنا دیا کس نے
سنلہ ہے اہل سیاست کی ہرکلی ہے

جدید دور سہانے نگاہ میں تصویریں
کہیں چھپا کے خدا کا کلام رکھ دینا

وقت و وقت کی بات

ایک صاحب کی جب شادی ہوئی تو انہیں
ریلوے اسٹیشن پر اس حال میں دیکھا گیا کہ ایک
انہی اُن کے ہاتھ میں تھی اور ایک کا منہ پر رکھی
ہوئی تھی اور بیگ صاحب خالی ہاتھ پیچھے پیچھے چل رہی
تھیں۔ دو سال کے بعد دونوں کو پھر ایک اسٹیشن
پر دیکھا گیا اس مرتبہ بیگ سائمن سے لکڑی ہوئی
تھیں۔ اور شوہر صاحب سگریٹ ہاتھ میں دکان
ہوئے کسی بابو کی طرح چل رہے تھے۔

بناو اپنی ساس کا بہت احترام
کرتی تھی۔ اس لئے اس نے

اپنی ساس کے سامنے کسی اپنی ساس کی برائی نہیں کی۔
نئی شادی شدہ جوڑا ایک

سمجھو (سنا) جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ بیوی نے
کہا۔ اوروں کی زندگی خوشگوار گزارنے کے لئے

ایک بھوتہ کئے لیتے ہیں۔ وہ یہ کہ جب میں بولوں گی
تو تم چپ رہو گے۔ اور جب تم چپ رہو گے تو میں
بولوں گی۔

اچھا شوہر بننے کیلئے کیا کرنا چاہیے؟
شرکیب صرف دو کام۔ اپنی آنکھیں پھولائیں
اور کانوں میں مدنی لگائیں۔

رشتے دار شوہر نے دو دان سفر ایک گیسے

کی طرف اشارہ کر کے بیوی سے پوچھا۔ کیا یہ
بھی تمہارے رشتے دار ہیں؟
بیوی بولی۔ پہلے نہیں تھے۔ اب تمہارے شادی
کے بعد ان سے بھی رشتے داری ہو گئی ہے۔

زندگی

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
خردہ دل خاک چیا کرتے ہیں

مگر اور شام یوں ہی زندگی گانی ہو جاتی ہے
زمانہ بیت جاتا ہے کہانی ہوتی جاتی ہے

یہی زندگی شہرت ہے زندگی مصیبت
یہی زندگی حقیقت ہے زندگی فساد

کب تک بھٹکے گی بکلوں پر یہ۔ غم لئے
میں ہوں لرزدیں وفا مجھ میں سمت زندگی

عظمت و کردار کا عالم گزر جانے کے بعد
زندگی کچھ بھی نہیں عزت اتر جانے کے بعد

زندگی کا راستہ ہم کو بتایا موت نے
ہم ہوئے تیار مرنے کو تو جیتا اگیا۔

سگریٹ

دودھ کی طاقت جھوڑیٹ کو کزور کر دے گا
ایک شرخی
حضور! جھوڑیٹ طاقت دہی کب تھی؟

● چناؤ اخراجات بڑھانے پر اتفاق ملے۔
ایک اطلاع

● گویا کہ ملک کا بیڑہ غرق کرنے پر اتفاق ملے۔

● پارٹی چھوڑنے والے اپنا اعتبار کھو چکے

● جس کی سبزی جو پارٹی میں موجود ہیں ان ہی کا اعتبار کس کو ہے۔

● سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کے لئے

● کچھ نہیں کیا۔ احمد بخاری۔

● غیر سیاسی پارٹیوں نے ہی مسلمانوں کیلئے

● کیا کیلئے۔

● اقتصادی غلامی سے چھٹکارا کسٹلے گا۔

● ایک عنوان۔

● شاید مرنے کے بعد۔

● راسپور کی پولیس کا جرائم پیشہ لوگوں سے

● باز باز۔

● پولیس اگر جرائم پیشہ لوگوں سے ساز باز

● نہیں کرے گی تو کس سے کرے گی۔

● لہجے پی کا اپنا کوئی نظریہ نہیں۔

● ایک عنوان

● کوئی نظریہ نہ ہونا بھی ایک نظریہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

● حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باب کے حضرت

● مریم کے پیٹ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

● ہے ۱۵ برس قبل بیت المقدس سے نو میل کے

● فاصلے پر ایک مقام ساعیر میں پیدا ہوئے بیڑوں

● کا معجزہ انہیں عطا کیا گیا۔ آپ انجیل مقدس نازل

● ہوئی۔ پلاطس نے بنادوت کے الزام میں

● آپ کو مصلوب کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ

● نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

حضرت عیسیٰ کے اقوال

● بے عمل عالم کی مثال ایسی ہے جیسے اندھے

● کے ہاتھ میں شعل، لوگ اس سے روشنی حاصل

● کرتے ہیں۔ اور وہ خود روشنی سے محروم ہوتا ہے۔

● اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت

● بُرا۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لاسکتا۔ اور جو

● درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹ دیا جاتا ہے

● اور جلادیا جاتا ہے۔

● پاک چیز کتوں کو نہ دو۔ اور مونی سوروں

● کے آگے نہ ڈالو۔

● مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں سے شورو

● نہیں لیتا۔ اور خطا کاروں کے ساتھ نہیں چلتا۔

● اور مٹھاپا زدن کی مجلس میں نہیں بیٹھتا۔ اپنا

● آدمی اُس درخت کی طرح ہوگا۔ جو پانی کی ندی

● کے پاس لگا یا گیا ہو۔ ایسا درخت خوب پھلنا

● پھولتا ہے۔ اور اس کا پتہ کبھی زرد نہیں ہوتا۔

● عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی تحریف

● کی امید نہ رکھی جائے۔

● موت سے بڑھ کر کوئی چیز سچی اور امتینہ

● سے بڑھ کر کوئی چیز جھوٹی نہیں۔

● اپنی بڑائی کا خیال نہ کرو۔ بلکہ خدا کی رضا

● افضل سمجھو۔

● اس دنیا میں نیک چلنی کا راستہ دوسری

● دنیا میں نجات کی سڑک ہے۔

● دین کے رعبہ دنیا نہ کھاؤ۔ یہ بہت ہی

● محرومی کی بات ہوگی۔

● دنیا کو عشرت کدہ سمجھنے بہت جلد

● تم اس مام کدے کی حقیقت کو سمجھ لو گے۔

غزل

● جاہد اس کو یاد رکھنا یہ ایک نکتہ ہے عارفانہ۔

● جہاد حق کا درگزر نہ ہوگا اگر نہ ہو گریہ شبانہ۔

● ہماری غفلت کی انتہا کیا ہماری ہستی کا کیا ٹھکانہ

● گناہ تو پھر گناہ ٹھہرا عبادتیں بھی ہیں بھربھرا

● عروج سے بہرہ ور نہ ہوگی کبھی حیات منافقانہ

● زباں پر اسلام کا وظیفہ مگر خیالات کا فسارہ

● مجھے خبر ہے میں جانتا ہوں یہ دور ہے آگ کا سمندر

● عمر فرشتوں کا سفینہ اسی کی موجوں پر ہے چلانا۔

● ندائے حق کو اگر یہ دنیا قرار دیتی ہے باغیانہ

● میں تہمت بزدلی نہ لوں گا مجھے گوارہ ہے سرکشان

● ہزار جدت طرازیوں سے بائیس بدلا کر تین

● مگر فیضائے رہے گا عاتر سراج باطل وہی پڑانا۔

● (مولانا قاسم عثمانی)

سہنائی

● اگر بھلائی کا ٹٹا چلتے ہو تو بُرائی ہونے کی

● غلطی نہ کرو۔

● انسان ہو تو انسان بنو۔ لیکن کتے کی دغا

● گدھے کی بہت بگھوڑے کی بہادری اور جھوٹی

● کا استقلال قابلِ اتباع ہے۔

● نیت کی صفائی عمل میں نکھار پیدا کرتی

● ہے۔

● سہنائی کے راستے پر چلتے ہوئے خود کو

● محفوظ اور محروم رکھنا غلطی ہے۔

● اگر چاہتے ہو کہ تمہارے چھوٹے تمہاری عزت

● کریں تو تم اپنے بڑوں کا احترام کرو۔

● زندگی ایک جھد سلسل کا نام ہے اور آرام

● ٹھکانہ اور بڑھاپے کی علامت ہے۔

اقتباس

● ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں۔ جہاں ہر

● طرف اس بات کا کہرام مچا ہوا ہے کہ دنیا والے

● ان کا حق نہیں دے رہے۔ لیکن جب حق

● مانگنے والوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم دوسروں کا

● حق کیوں نہیں ادا کرتے تو ان کے چہرے پر

● غصے کی سلوٹیں بکھر جاتی ہیں۔ اپنا حق مانگنا

● کوئی کارنامہ نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کا حق

● ادا کرنا اصل کارنامہ ہے۔ جس سے ہم عزت پاتا

حاصلِ مطالعہ

● فاروق اعظمؓ کے دینی چند بات

● ایک مرتبہ آپؓ نے فرمایا کہ کسی کے روزِ

لیکن اس کے باوجود یہ انسانی چہرے پر صبح سلامتی رہتی ہے۔ اور ہزار ہا رکٹے کے باوجود ناک نچنے میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔

میں نے اپنے خاندان میں ایسے کئی جیالے دیکھے ہیں۔ کہ جن کے پاسے میں یہ مشہور ہے کہ وہ ناک پر کبھی نہیں بیٹھتے دیتے۔ حالانکہ کوئی دن ایسا جانا ہو گا جو کبھی ان کی ناک سے مستفیض نہ ہوتی ہو۔ دراصل یہ تمام روغنیس اور کہاوتیں اللہ کی عطا کردہ اس ناک ہی کی وجہ سے ہیں جو بند ہو جاتی ہے تو مصیبت۔ اور اگر دریائے جہلم کی بہہ بڑے تو پریشانی۔

واقعاً اگر یہ ناک نہ ہوتی تو اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں بہت بڑا غلام پیدا ہو جاتا۔ ہم کس چیز کو کاٹنے کا چیلنج کرتے اور کس چیز پر ہماری شرائط کا بھرم ہوتا۔

محاورے کی زبان

● اللہ دے بندہ لے۔ یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کو بغیر کسی محنت کے کچھ مل جاتے۔
● بلی کے ہاگوں چھینکا ٹوٹا۔ یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اتفاقاً کسی کو کوئی نوالہ کامیابی کا چانس مل جائے جیسا کہ علی کسی چھیلے کی طرف دیکھ رہی ہو۔ اور چھینکا ادخا ہونے کی وجہ سے علی کی دسترس سے باہر ہو۔ لیکن اگر وہ ٹوٹ کر گر پڑے تو اس وقت یہ بولیں گے کہ بلی کی قسمت سے چھینکا ٹوٹ گیا۔

(مَوْبِ حُصْبِ تَفْعِ)

بھوک دنیا میں جتنی لعنتیں ہیں، بھوک ان کی ماں ہے۔ بھوک گداگری سکھاتی ہے۔ بھوک جرائم کی ترغیب دیتی ہے۔ بھوک عصمت فردشی پر مجبور کرتی ہے۔ بھوک انتہا پسندی کا سبق دیتی ہے۔ اسکا حملہ بہت شدید اسکا وار بہت بھرتو اور اسکا زخم بہت گہرا ہوتا ہے۔ بھوک ریو آئینہ کرتی ہے، دیوانگی بھوک پیدا نہیں کرتی۔ (سارٹ جی منٹو)

سکتے۔ البتہ بار بار محفلوں میں اور گھرانوں میں نگو ضرور بن جاتے ہیں۔

آج اس دنیا میں کتنے ہی رشتے ناک کی وجہ سے برقرار ہیں۔ ورنہ کبھی کے ٹوٹ جاتے۔ ایک معیاری اور غیر معیاری انسان کوئی قدم اٹھانے ہوئے یہ کہتا ہے کہ یا ناک کا معاملہ ہے۔ یا پھر یہ کہ بھائیوں ناک ہم بھی رکھتے ہیں۔ اور اسے کٹے نہیں دیں گے۔

ہمارے خاندان میں ایک نوجوان اپنے بد اطواری کی وجہ سے ناک چڑھا مشہور ہے۔ جب کہ اسی کے بھائی کے بار میں عام لوگوں کی رائے یہ ہے کہ بھئی یہ تو اک دالہ ہے۔ اس طرح کی باتوں سے منج بھی ہوتا ہے۔ بھلا بتلیئے۔ ناک سب لے پھرتے ہیں۔ اور ناک دالے کچھ ہی لوگ مشہور ہیں۔ ہمارے پردادا غصے سے بے قابو ہو کر اپنے نوکر دلوں کو کہا کرتے تھے کہ جتنوں کو ناک چنے جیواؤ۔ یہ بحث تو فصول ہی ہوگی۔ کہ ناک چنے چوانے کا مطلب کیا تھا کیوں کہ یہ تو ہمارے دادا مرحوم کو بھی معلوم نہیں تھا جب کہ دن میں بیس مرتبہ وہ اس محاورے کی گھسائی کیا کرتے تھے۔

وہ لوگ جو معیار سے گر جاتے ہیں آج بھی نکلے کھلاتے ہیں۔ باوجودیکہ طویل وعریض ناک کے بالک ہوتے ہیں۔ پھر بھی سماج انہیں نکٹا سمجھتا ہے۔

ہو نہ ہو نیکی کی ناک سے دور ہے کی ہی رہی رشتے داری ضرور ہے۔ جب ہی تو کسی فلسفی کا یہ قول آج بھی کالوں میں گونجتا ہے کہ بھی نیکیاں تو ناک دالوں ہی کے دم سے ہیں۔

دراصل نیکیاں بھی ناک کی مجبوری ہی میں کی جاتی ہیں۔ کیوں کہ ناک ہی اللہ نے ایک ایسی چیز بنائی ہے کہ جس کی حفاظت کیلئے انسان سب کچھ دائر پر لگا دیتا ہے۔ جان ملے لیکن ناک نہ جلے۔ اور یہ ہی ایک ایسی شے ہے۔ جو سب سے زیادہ کٹتی اور کاٹی جاتی ہے۔

اور نازوں کی طرف مت دیکھو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ جب وہ بات کرے تو جھج بولے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو پوری ادا کر دے۔ اور اگر کبھی کسی مصیبت کا مرتکب ہو جائے تو فوراً شرمندہ بھی ہو جائے اور تائب بھی ہو جائے۔

ایک مرتبہ اپنے یہ فرمایا کہ تم میں سب بہتر وہ نہیں ہے جو صرف آخرت کے لئے کام کرے۔ اور دنیا کو چھوڑ دے یا صرف دنیا کی خاطر کام کرے۔ اور دین کو بالکل چھوڑ دے۔ بلکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے۔ جو دنیا اور آخرت کے توازن کو برقرار رکھے۔

ایک مرتبہ اپنے یہ فرمایا کہ متوکل وہ ہے۔ جو زمین میں نہانا ڈال کر کھجور اللہ پر بھروسہ کرے۔ حضرت عمر فاروقؓ اس شخص کو ناپسند فرماتے تھے جو مسکن کی سی شکل بنائے پھرے۔ آپ نفاق کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ ان مسلمانوں کو پسند فرماتے۔ جو اپنے بچوں کو تیر اندازی، تیراکی، اور گھوڑا سواری سکھاتے ہوں۔

(ترجما دارالعلوم)

اگر ناک نہ ہوتی تو؟

ایک دن میری کھوپڑی کی چار دیواری میں یہ دوسرے کی زخمی ہرند کے کی طرح پھڑپھڑایا کہ اگر ہمارے چہروں پر ناک نہ ہوتی تو کیا ہوتا۔ چہرے کی تو جوالیسی کی تہی ہوتی وہ تو ہوتی ہی اور بھی بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے۔ آج کل بیشمار شریفوں کی شرافت اس ناک ہی کی وجہ سے قائم ہے۔ کیوں کہ بار بار ناک کٹنے کے اندیشے کے وجہ سے کتنی ہی مرتبہ شریفوں کو بے ناک دالوں کے ساتھ بھی شرافت ہی کا معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ناک ہی تو ہے جس کی وجہ سے یہ محاورے زبان زد عام ہیں۔ اگر ناک نہ ہوتی تو عورت گولکھاتی۔ ناک ہونے کی وجہ سے پیارے مرد کو کیلئے مصیبت کا سامنا ہے۔ یہ پیارے گولکھا نہیں

اس صفحے کو بھی پڑھیے

ازراہ کرم دھیان میں

ڈرافٹ روانہ کرتے وقت یہ باتیں نوٹ کر لیں ڈرافٹ اگر روحانی مرکز کے لئے ہے تو ڈرافٹ پر لکھوائیں۔ اور اگر طلسماتی دنیا کیلئے تو ڈرافٹ پر لکھوائیں۔ اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ دوائیں، تیل، فیس، پیک اور زائچے کی رقم کا ڈرافٹ روحانی مرکز کے نام اور رسالے کے لئے طلسماتی دنیا کے نام بنوائیں۔

ایجنٹ حضرات

ایجنٹ حضرات ہمیشہ رسالے کی نائنہ تعداد سے انگریزی کی پہلی دوسری تک مطلع کر دیا کریں۔ اس کے بعد ملنے والے فرانس کی تعمیل اس ماہ نہیں ہو سکے گی۔

یاد دہانی

ہمارے ملک میں ڈاک کا نظام بہت خراب ہے اس لئے خطوط اکثر ادھر ادھر ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں اور غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔ اگر کسی کا کوئی مطالبہ ادارے کے ذمہ ہو تو۔ یاد دہانی کرائیں۔ انشاء اللہ فرمائش کی تعمیل کیجئے گی۔

قابلِ توجہ

طلسماتی دنیا کا زیر تعاون ۱۵ روپے ہے۔ لیکن ڈاک سے پرچہ بالعموم ڈاک کی بدھمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اس سلسلے میں ادارے پر کوئی غامد نہیں ہوتی۔ شکایت ملنے پر پرچہ موجود ہونگی صورت میں دوبارہ بھجوا دیا جاتا ہے۔ موجود ہونگی صورت میں معذرت کر لی جاتی ہے۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ رسالہ رجسٹرڈ ڈاک سے طلب کیا جائے۔ اس کا سالانہ زیر تعاون ۲۷ روپے ہے۔ رجسٹری سے رسالہ بحفاظت خریدار کے گھر تک پہنچ جاتا ہے۔

درخواست

بعض بھولے بھالے قارئین مئی آرڈر تو ادارے کے نام کر دیتے ہیں۔ لیکن مئی آرڈر کو پن پر یہ وضاحت نہیں کرتے کہ انہوں نے کسی نمبر میں رقم بھجوائی ہے۔ ایسے بہت سارے مئی آرڈر کو پن دفتر میں پڑے ہوئے ہیں کہ رقم بھجوا دی گئی اور مطالبہ اس پر تحریر نہیں ہے۔ ایسی صورت میں انکی تعمیل کیسے ممکن ہے۔ تمام پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ مئی آرڈر کرتے وقت اپنا پتہ بھی صاف صاف لکھیں اور کو پن پر یہ وضاحت کریں کہ رقم آپ کس کام کیلئے روانہ کر رہے ہیں۔ تاکہ بروقت آپکی فرمائش کی تعمیل ہو سکے۔

ڈرافٹ اور مئی آرڈر روانہ کرنے کیلئے یہ پتہ یاد رکھیں۔

_____ ماہنامہ طلسماتی دنیا _____

رُوکائی مہکڑ محلہ ابوالمعالی دیوبند (دیوبند)

اگر ڈرافٹ ان بینکوں کا ہوتا ہے۔ اسٹیٹ بینک۔

پنجاب بینک، رینین بینک، سینٹرل بینک۔ ورنہ کسی بھی بینک کا ہوا۔

اداریہ

بقلم خاص

مسلمانوں کی موجودہ حالت پر افسوس

حق تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں مسلمانوں کو "خیر الامت" کا خطاب عطا کیا تھا۔ یعنی میرے بندوں میں سب سے زیادہ معتدل اور بھلے لوگ۔ اور ان لوگوں کی اصل خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ اعتدال پر قائم ہیں۔ یہ لوگ توحید و سنت پر کاربند ہونے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ آج اسی خیر الامت کا عمومی حال یہ ہے کہ یہ امت غیر شرعی کاموں میں اور لایعنہ بحثوں میں الجھی ہوئی ہے۔ اسی امت کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ زبان پر توحید و سنت کی باتیں ہیں۔ لیکن عمل میں نہیں ہے کہ یہ امت غیر شرعی کاموں میں اور لایعنہ بحثوں میں الجھی ہوئی ہے۔ اگر رنگ سنت۔ اگر رنگ توحید و سنت کہیں نظر بھی آتا ہے تو صرف لباس اور وضع قطع کی حد تک۔ جسوں کی دنیا تو کچھ بہتر ہے۔ لیکن رعوں کی دنیا میں ابتری بھری ہوئی ہے۔ وہاں گھب اندھیروں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ جس نئی نئی سے زیادہ جھگڑوں اور بحثوں سے بچنے کی تاکید کی تھی۔ آج اسی نئی کی امت کا حال یہ ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مرنے کیلئے تیار رہتی ہے اور معمولی معمولی باتوں پر بحث و مباحثے کے اسٹیج منعقد کرتی ہے۔ اور اسی امت میں اگر کوئی بحث ایک مرتبہ شروع ہو جائے تو پھر وہ کبھی ختم نہیں ہوتی۔ مثلاً آج کل یہ بحث چل رہی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون ہے؟ اس بحث سے کوئی نتیجہ نکلنے والا نہیں۔ اور کسی کو بھی بانی ثابت کر دیا جائے۔ اس سے کسی کو بھی کوئی فائدہ اور نقصان ہونے والا نہیں۔ لیکن خیر الامت کے لوہاں اس بحث میں

مسلمان نظر نہیں آتے جن کے لباس یہودیوں اور مجوسیوں کے مشابہ ہیں اور جن

کی یاد دلاتے ہیں اور جن کے احوال و اعمال

ہیں۔ انکی بات جھوٹے۔ لیکن وہ

آتے ہیں۔ اور جنہیں دیکھ کر محسوس

اشارہ لے لوگ ہیں۔ اور جن

ڈر بولے لوگ ہیں۔ ان کا

کپڑا کسی جھاڑی سے

جھاڑے کل نہیں ہاں۔

ان حضرات کی ذاتی مجلسوں کا حال یہ ہے کہ یہ مختلف مباحث کا شکار نظر آتی ہیں۔ کسی مجلس میں یہ بحث چھڑی ہوئی ہوتی ہے کہ داڑھی کی مقدار

کتنی ہونی چاہیے۔ کوئی کچھ بتاتا ہے کوئی کچھ۔ کوئی داڑھی کو واجب بتاتا ہے۔ کوئی سنت۔ کوئی کہتا ہے کہ داڑھی اگر ذرا سی بھی کتری ہوئی ہے تو نمازی

نہیں ہوگی۔ اور ایسا شخص امامت کا مستحق نہیں۔ پھر یہ بحث ہوتے ہوئے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر طرح طرح کی الزام تراشیاں شروع ہو جاتی

ہیں۔ اور بگڑیاں اُچھلنے لگتی ہیں۔ کسی مجلس میں لباس پر طبع آزمائی شروع ہو جاتی ہے۔ شرعی اور غیر شرعی لباس پر دلائل تصنیف کئے جاتے ہیں۔

اور پھر وہی جو یہ بحث کا انجام ہوتا ہے۔ نکالیاں اور صلواتیں چلتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے کچے چھلے کھولے جاتے ہیں۔ اور گڑے ہوئے مردوں کو بھی

قبول سے نکال کر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ کسی محفل میں یہ بحث شروع ہوتی ہے کہ بالوں پر غضب کرنا کیسا ہے۔ اس بحث میں بھی جوابے جواب کے

بعد تنقید و تفتیش سے گزر کر بات جیب دگر بیاں تک پہنچ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے حشر و نشر اور جنت و دوزخ کی ساری ساری خبریں طے کر لیتی ہیں۔

کسی محفل میں نزاد کی میں رکناٹ اور کسی محفل میں نزاد کی میں رکناٹ ثابت کرنے پر زور آزمائی ہوتی ہے۔ کسی محفل میں نزاد کی میں رکناٹ

آج اسی خیر الامت کا عمومی حال یہ ہے کہ یہ امت غیر شرعی کاموں میں اور لایعنہ بحثوں میں الجھی ہوئی ہے۔

جو لوگ دیکھنے میں

کے میلے نہ خیر انہوں اور عسائیوں

کفار و مشرکین سے ملتے جلتے

لوگ جو دین اسلام سے وابستہ نظر

ہوتا ہے کہ یہ لوگ صاحب ایمان اور

کا خود پناہ دیتی یہ ہے کہ ہم اللہ سے اور اعتبار کرتے

مال یہ بیکہ وہ لوگ بے معنی باتوں اور لایعنہ بحثوں میں اس طرح الجھے ہوئے ہیں جس طرح باریک

الجھ کر رہ جاتا ہے۔ اور اگر پھر اس کپڑے کو جھاڑ میں سے نکلنے کی کوشش کی جائے تو یہ کپڑا پھٹ تو جاتا ہے۔ لیکن صحیح سلامت

ان حضرات کی ذاتی مجلسوں کا حال یہ ہے کہ یہ مختلف مباحث کا شکار نظر آتی ہیں۔ کسی مجلس میں یہ بحث چھڑی ہوئی ہوتی ہے کہ داڑھی کی مقدار

کتنی ہونی چاہیے۔ کوئی کچھ بتاتا ہے کوئی کچھ۔ کوئی داڑھی کو واجب بتاتا ہے۔ کوئی سنت۔ کوئی کہتا ہے کہ داڑھی اگر ذرا سی بھی کتری ہوئی ہے تو نمازی

نہیں ہوگی۔ اور ایسا شخص امامت کا مستحق نہیں۔ پھر یہ بحث ہوتے ہوئے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر طرح طرح کی الزام تراشیاں شروع ہو جاتی

ہیں۔ اور بگڑیاں اُچھلنے لگتی ہیں۔ کسی مجلس میں لباس پر طبع آزمائی شروع ہو جاتی ہے۔ شرعی اور غیر شرعی لباس پر دلائل تصنیف کئے جاتے ہیں۔

اور پھر وہی جو یہ بحث کا انجام ہوتا ہے۔ نکالیاں اور صلواتیں چلتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے کچے چھلے کھولے جاتے ہیں۔ اور گڑے ہوئے مردوں کو بھی

قبول سے نکال کر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ کسی محفل میں یہ بحث شروع ہوتی ہے کہ بالوں پر غضب کرنا کیسا ہے۔ اس بحث میں بھی جوابے جواب کے

بعد تنقید و تفتیش سے گزر کر بات جیب دگر بیاں تک پہنچ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے حشر و نشر اور جنت و دوزخ کی ساری ساری خبریں طے کر لیتی ہیں۔

کسی محفل میں نزاد کی میں رکناٹ اور کسی محفل میں نزاد کی میں رکناٹ ثابت کرنے پر زور آزمائی ہوتی ہے۔ کسی محفل میں نزاد کی میں رکناٹ

بچے چن اور آسین بالجہ پر طاقتیں صرف کچا رہی ہیں۔ اور کسی محفل میں خواہ دواداد، غلام غیب اور حضور علی الشریعہ وسلم کے حاضر حاضر ہونے ہی پر باہر ہوتے دگر بیاں ہو رہے ہیں۔ اور خوب دھڑکتے سے فتوے بازی ہو رہی ہے۔ جن اختلافی مسائل میں ذرا سی توجہ پر صلح صفائی ہو سکتی ہے۔ ان مسائل میں امت مسلمہ ہزاروں سال سے برسرِ پیکار ہے۔ اور کوئی کسی کی سُننے اور ماننے کیلئے تیار نہیں۔ ہر شخص نے دینِ ہندی کو اپنے خاندان کی جاگیر سمجھ رکھا۔ اور افضل و غیر افضل کی بحث میں الجھ کر امت کے لاکھوں لوگوں نے حلال و حرام کی سرحدیں پار کر کے یہ بھی ثابت کر دکھا پایا ہے کہ جزدین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ وہ ناقص تھا۔ اور بعد کے مسلمانوں نے اس میں اپنی طبیعت کا رنگ بھر کے اس کو عتد کمال اور پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جو لوگ لاسینی بخوں اور غیر ضروری امور میں گتھم گتھا ہیں وہ کیر کڑ اور کرڈاڑ کی باتوں میں زندا بھی دیکھی نہیں رکھتے۔ کیوں کہ بے کمرداری اور کیر کڑ کا جھول انہیں الفاظ کی کبڑی ہی میں اُجھلنے رکھتا ہے۔ انہیں اتنا ہوش کہاں کہ کرڈاڑ کی خرابیوں کے بارے میں سوچنے کی ہلکت مل سکتی۔ جھوٹ، غیبت، نہت تراشی، سود خوری، جھوٹی گواہی، جواستہ، شراب نوشی، زنا کاری، قتل و غارتگری، چوری و کینہی، سخر و استہزاء، بولڈا کی بے عزتی، بڑی بچوں سے بزاری، درد ستوں سے بیوفائی، محسوں کے ساتھ احسان فراموشی، اپنوں کے ساتھ جفاکوشی اور غیروں کے ساتھ ظلم و ستم، عام زندگی میں غیر ذمہ داری اور غمی خوشی کے موقعوں پر بے لگائی اور جھجھور پن وغیرہ جیسی غلطیوں کی طرف متوجہ ہے۔ نہ ان سے بار بار ہونے کی کسی کو فکر ہے۔ آج کے اس دور بے علی اور جھمبے جیسی میں لاکھوں لوگ ہر علاقے میں ایسے مل جائیں گے جو پابندی کیساتھ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتے ہوں گے۔ اور ان کی داڑھیاں بھی یک مشت سے زیادہ ہوں گی۔ ان کا لباس بھی اسلامی ہو گا۔ اور ان کے ہاتھوں میں سچ بھی ہو گی۔ یہ لوگ ناوہ مارکن کے روزے بھی رکھتے ہوں گے۔ اور بے حساب ہی بھی زکوٰۃ بھی دیتے ہوں گے۔ اس کے باوجود ان کی عبادات کا اثر ان کے کردار پر نہیں پڑتا ہو گا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ ہم بتاتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اخلاص کی کمی اور سوچ و فکر کا فقدان۔ عبادت اگر محض عادت نہیں ہے تو پھر اس کا اثر انسان کے اعمال و اخلاق پر لازماً پڑ کر رہتا ہے۔ جو اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے۔ وہ اللہ کے لئے جھوٹ بھی چھوڑ دیتا ہے اور نصیبت چھٹ سے بھی باز آجاتا ہے۔ اور دوسرے گناہوں سے بھی دامن بچا لیتا ہے۔ کوئی مسلمان نماز بھی نہ چھوڑے اور گناہ بھی نہ چھوڑے تو ایسی بات کی علامت یکہ نماز روح اخلاص سے محروم ہے۔ اور جو نماز روح اخلاص سے محروم ہو وہ انسان کو نمازی تو بنا سکتی ہے لیکن وہ انسان کو عابد بنا نہیں بنا سکتی۔ ایسی ہی تماروں کے بارے میں احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ یہ بروہ محشر مسلمانوں کے منہ پر پھینک کر ماری جائیں گی۔ اسی طرح وہ دوسری عبادات جو اخلاص سے محروم ہوں۔ ان کی بھی اللہ کی بارگاہ میں کوئی قیمت نہیں ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ جو لوگ جھوٹی بھونٹ باتوں پر باہم اُجھتے ہیں۔ اور لاسینی بخوں کے دروازے کھولتے ہیں اور افضل و غیر افضل کے جھگڑوں میں طوط ہو کر ایک دوسرے کے خلاف سازشوں کے جال بچھاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی آبرو کے درپے بھگاتے ہیں وہ دیکھنے میں کتنے ہی بڑے عالم فاضل یا قطب محسوس ہوں۔ یہ کچھ کچھ کے مسلمان نہیں ہوتے۔ کچھ کچھ کا مسلمان نہ مقدمہ میں جھوٹی گواہی دے سکتا ہے نہ زنا کر سکتا ہے نہ ہی کسی ایک لے کا یا افراد کا مذاق اڑا سکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی کی آبروریزی کر کے خوش ہو سکتا ہے۔ نہ کسی کا حق مار سکتا ہے۔ نہ کسی کا گھر قبضہ کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی پڑوسی اُچھال سکتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ عبادت کی پابندی کرنے کے ساتھ تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور بلا وجہ کی بخوں میں الجھ کر اپنی روحانیت کو تباہ کرنے کی غلطی نہیں کرتا۔ اگر ہم عقل و ہوش سے کام لے لیں تو ہمیں اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم جن مباحث میں جتا ہو کر اپنی صحبت و بیانی تباہ کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کا جزد ضرور ہیں۔ وہ کل اسلام نہیں ہیں۔ مثلاً داڑھی کا معاملہ ہے۔ اس کا رکھنا واجب ہے اور اس کا یک مشت رکھنا سنت ہے۔ داڑھی کی مقدار اگر یک مشت سے کم یا زیادہ ہوگی تو سنت کے خلاف ہو گا۔ لیکن اگر مقدار کی بیشی کی وجہ سے کسی کو دائرہ اسلام سے خارج کھینچا جائے۔ تو اس کو تقویٰ نہیں۔ نادانی کا نام دیں گے۔ اس لئے کہ داڑھی اسلام میں ہے۔ لیکن اسلام داڑھی میں نہیں ہے۔

آج کا دور دعا اور دعوت کا دور ہے۔ آج اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ ہم دین اسلام کو دوسری قویوں تک پہنچانے کی خدمت انجام دیں۔ اور دنیا کو اسلام کے محاسن بتائیں کہ اسلام میں کتنی خوبیاں ہیں۔ ہاؤرے بات چاند ستاروں کی طرح واضح ہے کہ جیسی خوبیاں اور اچھائیاں دین اسلام میں ہیں۔ اس کا فطر مشیر بھی کسی اور مذہب اور دھرم میں نہیں ہے۔ لیکن ہمیں تو آپس کے فردی جھگڑوں اور بے مقصد کی جھگڑوں سے فرصت نہیں ہے۔ خلیج دین کی ذمہ داری کیلئے ہمدت کہاں سے لائیں۔ اگر انی الواقعہ ہیں اپنے مالک کی دعا مطلوب ہے۔ تو ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کے ساتھ ساتھ غیروں کی فکر کا جذبہ بھی ہونا چاہیے۔ لیکن میں فردی موٹا فنیوں سے فرصت ہی کہاں ملتی ہے۔ جو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا اہتمام کریں۔

حَسَنُ الشَّاعِرِ
فاضل دارالعلوم دیوبند



دسویں نمبر ۲۵
نظم ۲۵

پچھلے درس میں نقش ذوالکتابت کا طریقہ سمجھایا گیا تھا جو کہ یہ قاعدہ نسبتاً مشکل ہے اور درمیان میں ذہن نشین ہوتا ہے اس لئے اس کی مزید مثالیں درج کر دی جا رہی ہیں تاکہ نقش ذوالکتابت آپ کے ذہن میں پوری طرح جم جائے۔ اور بغیر دیکھے بتانے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ پچھلے درس میں الرزاق کے نقش کا طریقہ سمجھایا گیا تھا۔ الذی کا نقش اس طرح بنے گا۔ الذی کے اعداد ۸۰۱ ہیں۔

ال	م	ز	ل
۴۰۱	۲۹	۳۲	۳۹
۲۸	۶۹۸	۳۲	۳۳
۳۱	۳۳	۲۷	۶۹۹

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۰۱ آئے گی۔ تیسری مثال الفخوری ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۱ ہیں۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۳۱ آئے گی۔

ال	غ	ف	ر
۸۷	۱۹۹	۳۲	۹۹۹
۱۹۸	۸۳	۱۰۰۲	۳۳
۱۰۰۱	۳۳	۱۹۷	۸۵

چوتھی مثال نقش قیوم کی ہے۔ اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۵۶ آئے گی۔

ق	ی	و	م
۷	۳۹	۱۰۱	۹
۳۸	۳	۱۲	۱۰۲
۱۱	۱۰۳	۳۷	۵

نقش یہ ہے
پانچویں مثال نقش مجید کی ہے۔ اس کے اعداد ۵۷۵ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۵۷۵ آئے گی۔

م	ج	ی	د
۱۱	۳	۳۱	۲
۲	۸	۵	۲۲
۳	۳۳	۱	۹

نقش یہ ہے
چھٹی مثال ایم بوخری کی ہے۔ اس کے اعداد ۸۳۶ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۸۳۶ آئے گی۔

م	و	خ	ر
۶۰۱	۱۹۹	۳۱	۵
۱۹۸	۵۹۸	۸	۲۲
۷	۳۳	۱۹۷	۵۹۹

یہ نقش تو اہم باری تعالیٰ کے تھے۔ اسی طرح قرآن حکیم کی آیتوں کے نقوش بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کا نقش ذرا کھینچ کر بنانا ہو پہلے اس کے اعداد نکالیں۔ مثال کے طور پر قرآن حکیم کی یہ آیت ہے۔ اِنْ تَقْرَءُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيُضْعِفْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَالشَّهَادَةُ الْعَزِيزَةُ الْحَكِيمَةُ اس آیت کے کل اعداد ۸۱۳۳ ہیں۔ اس آیت کا نقش بنانے کیلئے آیت کے ہر کلمہ کے کئی کئی

اِنْ تَقْرَءُوا اللّٰهَ	يُّضْعِفْهُ لَكُمْ	وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ	وَالشَّهَادَةُ الْعَزِيزَةُ الْحَكِيمَةُ
۶۸۷	۲۱۶۳	۲۸۴۳	۲۲۲۰
۲۱۶۲	۶۸۲	۲۲۲۲	۲۸۴۵
۲۲۲۲	۲۸۴۶	۲۱۶۱	۶۸۵

آیت اعداد
اِنْ تَقْرَءُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۲۸۴۳
يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيُضْعِفْ لَكُمْ ۲۲۲۱
وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۶۸۶
وَالشَّهَادَةُ الْعَزِيزَةُ الْحَكِيمَةُ ۲۱۶۳

دیکھئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۱۳۳ آئے گی۔ یہ نقش قرض کی ادائیگی میں تیرہ ہدف ثابت ہوتا ہے۔ علم الامداد میں یہی نقش اس طرح بنتا ہے۔

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۱۳۳ آئے گی۔

لیکن یہ نقش جب ذوالکتابت کی صورت میں تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اس نقش کو قوی اور موثر بنانے کیلئے ذوالکتابت ہی میں تحریر کرنا چاہیئے۔ بیوی کی محبت کیلئے یہ نقش ذوالکتابت بعد عزرب اور مؤثر ہے۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا یَبَايِعُوْنَكَ اللّٰهُ فَوَقَّ اَیْدِیْہُمْ اِس آیت کے کل اعداد ۱۶۵۴ ہیں۔ پہلے اس آیت کے کلمہ

اعداد
اِنَّ الَّذِیْنَ یَبَايِعُوْنَكَ ۱۰۱۱
اِنَّمَا یَبَايِعُوْنَكَ اللّٰهُ ۳۰۷
فَوَقَّ اَیْدِیْہُمْ ۸۰
نقش اس طرح بنے گا۔ ۲۵۶

اِنَّ الَّذِیْنَ یَبَايِعُوْنَكَ	اِنَّمَا یَبَايِعُوْنَكَ اللّٰهُ	فَوَقَّ اَیْدِیْہُمْ
۸۱	۲۵۵	۱۰۱۲
۲۵۴	۷۸	۳۰۹
۳۰۸	۱۰۱۲	۲۵۲

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۱۶۵۴ آئے گی۔ ۱۶۵۴ کا نقش تمام قاعدے کی رو سے اس طرح بنے گا۔

۳۰۶	۳۱۹	۳۱۶	۳۱۲
۳۱۷	۳۱۲	۳۰۷	۳۱۸
۳۱۱	۳۱۳	۳۲۱	۳۰۸
۳۲۰	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۵

لیکن اس کی تاثیر بڑھانے کیلئے نقش ذوالکتابت بنایا جاتا ہے۔ جو ادھر بنا کر دکھایا گیا۔ (باقی آئندہ)

قسط ۱۲۷



حسن الہامی فاضل دارالعلوم دیوبند

التابض - الباسط حق تعالیٰ کا ۲۱ واں صفاتی نام القابض اور ۲۲ واں صفاتی نام الباسط ہے۔

قابض کہتے ہیں روکنے والے کو۔ اور روح قبض کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ اور اس ذات کو بھی کہتے ہیں جس کے اندر دائرے بالکل تنگ کر دینے کی پوری پوری صلاحیت اور پورا اختیار ہو۔ گویا کہ قابض وہ ذات ہے جو انسانوں میں سے جس کیلئے چاہے رزق کے دروازے بند کر دے حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ کسی پر رزق کے دروازے کو بند کر دے تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اس پر رزق کے دروازوں کو کھول نہیں سکتیں۔ وہ کسی کو اگر محروم کر دے تو کس میں طاقت ہے کہ اسے عطا کر دے۔

اس نام سے متصف ہونے کی شکل یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر پیش پستی کے دروازوں کو بند کر دے اور اس کو سن مانی کر نیک موقع نہ دے۔ اس کے مقابلے میں دوسرا نام الباسط ہے۔ اور باسط کے معنی ہیں۔ کھولنے والا۔ یعنی وہ ذات گرامی جو اپنے بندوں پر خوشیوں کے اور رزقوں کے دروازے کھولتی ہے اور اس میں خوشی اور رزق کھولنے کی پوری پوری صلاحیت بھی ہے اور اختیارات بھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر وہ ذات کسی پر رزق کے دروازوں کو کھولنے کا ارادہ کر لے تو دنیا کی تمام قوتیں مل کر بھی اس پر فراخی اور کشادگی کے دروازوں کو بند نہیں کر سکتیں۔

اللہ تعالیٰ کے اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندے اللہ کے دوسرے بندوں کیلئے اپنے گھر کے اور دل کے دروازوں کو چھوٹ کر دیں۔ اور ہر وقت اور ہر آن ان کی مدد اور نصرت کیلئے ہمتیں تیار رہیں۔

یہ دونوں نام قرآن حکیم سے ماخوذ ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔
مَنْ ذَا الَّذِي يَنْفَعُكَ اللَّهُ فَزَيَّلْنَاكَ فَيُخَفِّفُ لَكَ أَثْقَالَ
كُلِّ يَوْمٍ يَطْلُبُ عَلَيْكَ وَيَبْسُطُ إِلَيْكَ يَدَيْهِ مَخْذُومًا مَالِيًا
کوئی ہے وہ شخص جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو وہ اُسے بے شمار

زیادہ کر کے عطا فرمائے۔ اور اللہ ہی رزق کھولتا اور بند کرتا ہے اور تم اس کی جانب لوٹ کر جانے والے ہو۔

قابض اسم جلالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۹۰۳ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چالیس دن تک چاروں احوال پر قابض لکھ کر کھائے گا وہ ہمیشہ بھوک سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ یا قابض پڑھے گا۔ کوئی جادو اس پر اثر نہیں کرے گا۔ اور کسی کی بددعا اس پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ اور کبھی جن اور بھوت کا اثر بھی اس پر نہیں ہوگا۔ ہر ایک قسم کی بلاتنا بلاؤں کو دفع کرنے میں یہ اسم دراصل ایم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ ایم عجیب التاثر اسم ہے۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے تو دشمنوں کی سنگاری اور ضرر و نقصان سے محفوظ رہے۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ یہ اسم مبارک نئے عیسائی قابل لعنت برائتوں سے بچانے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کو شراب، ایفون، گانجہ وغیرہ کی عادت پڑی ہو تو گھر کا کوئی فرد اس اسم مبارک کو ۱۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کو پلائے یا اگر پلائے کے تو نئے کے عادی کے کپڑوں پر اس پانی کی چھینٹیں دے تو اس کی نئے کی عادت چھوٹ جائے گی۔ اس عمل کو لگانا ۱۱ دن تک کرنا چاہئے۔

ایسی عورت جو بدعین اور آوارہ ہو اور خاندان کے لئے دل آزاری کا سبب بنتی ہو۔ اس کے لئے یہ عمل ہے کہ روزانہ ۱۲۵۰۰ مرتبہ پڑھے۔ اور پانی پر دم کرے۔ لگانا ۴۰ دن تک اسی طرح پڑھیں۔ اور پانی پر دم کرتے رہیں۔ ۴۰ دے دن عورت کو پلائیں۔ اگر پلائے سکیں عورت اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اس پانی میں یہ پرچہ رکھ کر پانی کسی جگہ ہونے پانی میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ عورت بدکاری سے محفوظ رہے گی۔ یا قابض کا حامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس اسم مبارک کو گیارہ بار

مذکورہ حضرات دوا تین کو چنے کے لئے یہ نقش دیتے جائیں ان کو کچھ وقت عامل مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھتے گا تو افضل ہوگا۔

۷۸۶

۳۰۲	۲۹۷	۳۰۳
۳۰۳	۳۰۱	۲۹۹
۲۹۸	۳۰۵	۳۰۰

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت یا ض ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ نقش لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مشرق کی طرف کر کے دوا نو ہو کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۱	۲۲۶	۲۲۳	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۳	۲۲۹	۲۱۸
۲۲۷	۲۲۰	۲۳۱	۲۲۵
۲۲۲	۲۳۴	۲۱۹	۲۲۸

اور مذکورہ حضرات کو چنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیتے جائیں اور انہیں لکھتے وقت بیان کردہ شرائط کو ملحوظ رکھیں۔

۷۸۶

۲۹۸	۳۰۳	۳۰۲
۳۰۵	۳۰۱	۲۹۷
۳۰۰	۲۹۹	۳۰۴

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ح، ط، ز، ح، ل، ر، ع، م، و یا یغ ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کر کے آلتی پالتی مار کر لکھے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۲۳
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸

اور مذکورہ حضرات کو چنے کیلئے یہ نقش دیا جائے اور اس کو کچھ وقت بیان کردہ شرائط کا لحاظ رکھتے۔

مرتبہ روزانہ پڑھے اور لگاتار تھوڑے تھوڑے۔ انشاء اللہ عامل ہو جائیگا۔ اور پھر اس نام کے ہر حرف میں مکمل کا میٹابی ملے گی۔

اسا برین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی عورت کو خونِ حیض زیادہ آتا ہو یا کسی کو دستوں کی بیماری لگ گئی ہو یا کسی کو عیاشاب کی زیادتی کا مرض لاحق ہو تو ایسی تمام صورتوں میں یہ نقش مفید اور انشاء اللہ مؤثر ثابت ہوگا۔ اور مریض کو بیماری سے نجات ملے گی۔ اس نقش کو نکھال کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۸	۶	۷۹۶	۳
۷۹۸	۱	قی	۴
۷	ض	ب	۶۳
	۹۶	۵	۸۰۴

جو لوگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام جو موت کے فرشتے ہیں۔ اس نام مبارک کے عامل ہیں۔ اور اس ہی کی قوت سے ہا زین اللہ وہ عموماً تیار رہیں قبض کرتے ہیں جو شخص اس کا اور درجے کا اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے روکے گا۔ اور زبردست قوتِ معرفت کی عطا کرے گا۔ اس نام کا نقش خاص طور پر گناہوں سے باز رکھنے کے لئے غیر عید کی حیثیت رکھتا ہے۔

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف الف، م، م، ف، ش یا ذ ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت عامل اگر اپنا رخ مشرق کی طرف کر کے ایک زانو ہو کر لکھے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۲۳

اگر مرض شدید ہو تو چنے کے لئے بھی تعویذ دیتے جائیں۔ چنے کیلئے تعویذ دیتے جائیں۔ پہلے دن صبح و شام دو تعویذ۔ ایک صبح ایک شام اس کے بعد روزانہ ایک تعویذ مریض کو پانی میں گھول کر پلائیں۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کم سے کم ۱۲ گھنٹے پانی میں گھولے رکھیں۔ اس کے بعد اس کا پانی مریض کو پلائیں۔

ہر فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر رک لیا کرے تو وہ بھی کسی کا علاج نہیں ہوگا۔

بعد نماز عشاء اگر اس ایام مبارک کو دس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو فوق میں فراموشی ہو۔

اگر کوئی شخص اس ایام مبارک کو اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھے تو جس مقصد کے لئے پڑھے گا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس میں کمبختی ملے گی۔ اور بند دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس عورت کا خاندان بد اخلاق، آدابہ اور بد مزاج ہو۔ وہ عورت اگر تین سو مرتبہ یا باسط پڑھے کہ پانی ہر دم کر کے خاندان کو پلا دے یا کھانے کی کسی چیز میں طابے اور تین دن تک رکھتا رہے اس عمل کو جاری رکھے تو شوہر کی بد اخلاقی اور آوارگی مٹ جائے گی اور فوری طور پر اس میں کمی پیدا ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یا باسط کا ایک خصوصی عمل درج ذیل کے دروازے کھول دیتا ہے اور بارہا کا آڑ موڈ ہے۔

عمل یہ ہے کہ ۴۱ دن کی مکمل غلوٹ اختیار کرے اور لوگوں کو غلوٹ اور بات چیت کو ترک کر دے۔ اور ہر فرض نماز کے بعد یا باسط ۳۱۰ مرتبہ پڑھے اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۶۹ مرتبہ پڑھے۔ کل بعد نماز ایک سو میں ۲۷۹ مرتبہ پڑھ جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ حامل کو چاہئے کہ روزانہ ۱۴۱ نقش تحریر کرے۔ اور دریا کے کنارے جا کر چالیس نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اور ایک نقش بچالے۔ اگلے دن اس نقش کو بھی آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اور جو نئے نقش لکھے گا اس میں سے ایک بچالے۔ اسی طرح ہر روز ایک نقش تازہ بچاتا رہے۔ اور ایک دن پہلے والا لٹا کر کے دریا میں ڈالتا رہے۔ آخری دن کا جو تازہ نقش بچائے گا اس کو اپنے دائیں بازو پر چاندی کی ڈبیاں کر کے باندھ لے انشاء اللہ دست خفیب حاصل ہوگا۔

اس بارے میں یہ نکتہ ذہن میں رکھیں کہ ہر روز نقش وہی بچاتا رہے جو آخر میں ۴۱ دن نقش لکھا جائے گا۔ اور آخری دن بھی اسی آخری نقش کو بچا کر باندھنا ہے۔ اور یہی نقش ذریعہ دست خفیب ثابت ہوگا۔ یہی مجرب عمل ہے۔ اور ہمت دالوں کے لئے ایک تحفہ لائانی ہے۔

بعض بزرگوں نے یا باسط کے عمل کی جامع شکل یہ بتائی ہے کہ ماہ مبارک میں دن یا رات کے کسی بھی حصے میں گیارہ سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھے پڑھے اور پورے ماہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ روزی کے دروازے ایسی ایسی جگہ سے کھلیں گے کہ جہاں سے دروازے کھلنے کا دم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ بڑا عجیب و غریب عمل ہے۔ اور قدر دانوں کے لئے نعمت عظمیٰ

۲۹۸	۳۰۵	۳۰۰
۳۰۳	۳۰۱	۲۹۹
۳۰۲	۲۹۷	۳۰۴

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ص، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ان میں گنے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت حامل اپنا رخ جانب جنوب کر کے اپنی ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچا کر لکھے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۲۲۸	۲۲۵	۲۱۸	۲۳۲
۲۱۹	۲۳۱	۲۲۹	۲۲۴
۲۳۳	۲۲۰	۲۲۳	۲۲۶
۲۲۲	۲۲۷	۲۳۳	۲۲۱

اور مذکورہ حضرات دواتین کو چھنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اور لکھتے وقت بیان کردہ شرائط کا لحاظ رکھیں۔

۲۹۸	۳۰۲	۳۰۴
۳۰۵	۳۰۱	۲۹۷
۳۰۰	۲۹۹	۳۰۳

حامل اگر ان نقشوں کو لکھنے کے بعد ان پر ۹۰۳ مرتبہ یا قابض پڑھے کہ دم کرے تو ان نقشوں کی تاثیر کی گنا بڑھ جائے۔ تمام برائیوں کو بچنے کے لئے ۱۴ نقش بچے جائیں۔ عورتوں کو تاکید کی جائے کہ وہ نقش اپنے بائیں بازو پر باندھیں۔ مردوں کو تاکید کی جائے کہ دائیں بازو پر باندھیں۔ نقش کو خاکی رنگ کے کپڑے میں موم جائے کہ بعد بیک کرنے کی تاکید کریں۔ عورتیں مخصوص ایام میں نقش باندھ سکتی ہیں۔ لیکن بچنے کے نقش اس زمانہ میں استعمال نہ کرائیں۔

قابض کے مقابلے میں باسط نام ہے۔ قابض کے معنی روکنے والے کے ہیں۔ اور باسط کے معنی کھولنے والے کے ہیں۔ اور یہ دونوں ہی صفتیں ہر مرد کا عالم کی ہیں۔ وہ کھولنے کا ارادہ کر لیں تو کس کی مجال ہے کہ بند کر سکے اور اگر وہ بند کرنے کا ارادہ کر لیں تو کس کی طاقت ہے جو کھول سکے۔

باسط ۳۱۰ جمالی ہے اور اس کے اعداد ۷۲ ہیں۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس ایام مبارک کو ۷۲ مرتبہ پڑھے کہ

ہے اور نادروں کے لئے تو دولت دو جہاں بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔
 عمل یہ ہے۔ **یَا بَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ یَغْنِیْهِ**
 حساب اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے کثرت و کمزوری ذات اعتنا تو چاہے
 میرے رزق کو کثرت کر دے بغیر کسی حساب کے۔ یعنی اندازے اور حساب
 و مقدار سے زیادہ عطا کرے۔
 اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس نقش کو اپنے پاس
 رکھے گا تو بہت جلد اللہ کے فضل و کرم سے غنی ہو جائے گا۔
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ا	س	ط
۱۲	۲۷	۳	۱۰
۱۶	۱۸	۲	۳۲
۲۲	۶	۵	۱۹

تفسیر کے لئے ایک بہت ہی عجیب و غریب عمل بڑوں سے منقول ہے۔
 اور ایمان و یقین والوں کے لئے یہ عمل بڑی ہی قابل قدر نعمت ہے۔ یہ
 عمل کبھی خطا نہیں کرتا۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس عمل کو انجام دیں۔
 اور اپنی آنکھوں سے قدرت خداوندی کا کرشمہ ملاحظہ کریں۔
 عمل یہ ہے کہ یا باسط کا نقش مثلث درج ذیل انداز سے اس طرح
 مرتب کریں کہ پہلے نقش کے ۹ خانے بنالیں۔ اس کے بعد ۲۷ مرتبہ
 درود شریف پڑھ کر نقش کے اوپر ۷۸۶ لکھیں۔ اور ۵ مرتبہ سورہ نصر
 لا اذاجہ نصر اللہ پڑھ کر پہلے خانے میں ۶ لکھیں۔ پھر ۵ مرتبہ سورہ نصر پڑھ کر
 دوسرے خانے میں ۱۲ لکھیں۔ اس طرح ہر خانے میں پانچ مرتبہ سورہ نصر
 پڑھ کر نقش کی چال کے مطابق چھ کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ آخری
 خانے میں ۲۷ مرتبہ یا باسط پڑھ کر یا باسط لکھیں۔ نقش مکمل ہونے کے
 بعد پھر ۲۷ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور اس نقش کو ۵ گرام چاندی کے
 ڈبیہ میں رکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ خلق خدا اسطیع ہوگی۔
 نقش یہ ہے۔ گول دائرے میں نقش کی چال تحریر ہے۔

۷۸۶

۱	۶	۸	۳۸	۱۸
۲	۳۶	۳	۲۲	۱۲
۵	۳۰	۹	یا باسط	۳۲

اسم یا باسط کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو روزِ باریز ہزار
 پانچ سو مرتبہ لگا کر ۴۳ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اسم مبارک کی رکاوٹ
 اٹا ہوگی۔ چالیس دن میں کل تعداد پانچ لاکھ مرتبہ ہوگی۔ روزانہ آگے

پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا بھی ضروری ہے۔
 اس اسم مبارک کا نقش صرف باندھنے کیلئے دیا جاتا ہے۔ اور اس
 کا نقش غربت و افلاس کو دور کرنے میں بہت ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔
 جن حضرات کے نام کا پہلا حرف الف، ط، م، ف، ش یا ذ ہو خواہ
 وہ مرد ہو یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ
 نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق
 کر لے۔ اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲۲	۲۳	۲۱
۲۲	۱۶	۱۱	۲۳
۱۵	۱۹	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۴	۲۰

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت یا ق ہو خواہ
 وہ مرد ہو یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ
 نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ مغرب کی طرف
 کر کے دو زانو ہو کر لکھے تو بہتر ہے۔
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۶	۱۹	۱۳
۱۰	۲۲	۱۵	۲۵
۱۷	۲۳	۱۲	۲۰
۲۱	۱۱	۲۶	۱۴

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ر، ح، ل، ع، خ، و یا ی ہو خواہ
 وہ مرد ہو یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے
 مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ
 جانب شمال کر کے آلتی پالتی مار کر لکھے تو بہتر ہے۔
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۱۳	۱۳	۲۰
۱۵	۱۹	۲۶	۱۲
۲۲	۱۶	۱۱	۲۳
۱۰	۲۲	۲۱	۱۷

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ی یا ظ ہو خواہ
 رہائی صلا ہو

طریقہ ۳۲

اگر کسی عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو تو عروجِ ماہ میں نوچندی جمعرات کو اڈل و آخر دود شریف پڑھ کر ۱۱۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ اور آمین کے ایک گلاس پانی پر دم کرے۔ اور میاں بیوی دونوں کو آدھا آدھا پانی پلا دیں۔ اس کے بعد اسی عمل کو لگاتار ۷ جمعرات تک جاری رکھیں۔ اور سورۃ فاتحہ کا یہ نقش بیوی کے گلے میں لٹوا دیں انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

یہ بات یاد رہے کہ پانی دونوں کو پینا ہے اور تعویذ صرف عورت کو اپنے گلے میں باندھنا ہے۔ تعویذ سُرخ رنگ کے کپڑے میں ہوگا۔ پانی اگر دونوں مباشرت کے بعد پینے کے تو زیادہ مؤثر ہوگا۔ سورۃ فاتحہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۷۴
۲۳۷	۲۳۷۸	۲۳۷۳	۲۳۷۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

طریقہ ۳۳

اگر کسی عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو ایک نادر عمل اس کیلئے نقل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل اکثر عالمین و اسکا برہمن کے معنوںات میں شامل رہا ہے۔ اور تجربہ کی کسوٹی پر ہمیشہ بغضِ خداوندی پورا اُترتا ہے۔

عمل یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں کسی بھی دن اس عمل کی شروعات کرے۔ لیکن اگر نوچندی جمعرات کو کرے گا تو زیادہ بہتر رہے گا۔ عمل یہ ہے کہ عامل چالیس مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور لگاتار اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھے۔ گیارہ دن دے دن میاں بیوی روزہ رکھیں۔ اور عامل اُن کیلئے تھوڑے سے میٹھے چاول پکائے اور دودھ کو تمام دن جوش دیتا رہے۔ دودھ اتنا لے کہ خشک نہ ہو جائے۔ اور عامل کو چاہیے۔ ٹوڑی سورہ مزمل پڑھ کر اس دودھ پر دم کر دے۔ پکنے سے پہلے پڑھ کر دم کر دے دوران پڑھ کر دم کر دے۔ دونوں طریقہ ٹھیک ہیں۔ یہ دودھ چادلوں میں ڈال دے۔ پھر میاں بیوی اُن ہی میٹھے چادلوں سے افطار کریں۔ اور اس کے بعد نمکین وغیرہ لیں۔ اسی رات کو میاں بیوی ہمبستر ہوں۔ اگر رات کو دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کو تھوگی تو حمل نہیں ٹھہرے گا۔

اسی عمل کو اگلے ماہ پھر دوبارہ کرے۔ اور اگر دونوں نے ہضم کر لیا اور فہم نہیں ہوئی تو انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ اس عمل کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل نقش ۸ عدد تیار کئے جائیں۔ ایک عورت کی کمر میں باندھیں۔ ایک مرد کو پانی میں گھول کر پلائیں۔ اور ۶ نقش روزانہ ایک نقش عورت کو پالتے رہیں۔ لگاتار ۶ دن تک، انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

اس نقش کی کوئی چال نہیں ہے،

۷۸۶

دودۃ	ع۷۰	لہما
ع۱۵	اسراع	مال
ع۷۰	ط	ق۔ اللہ یج
ع۱۵	ط	ادج
ادح	ادع	اللہ
مرن	ط۱۷	اللہ

استقرارِ محل کے لئے اس نقش کو ۳۰ عدد لکھ کر روزانہ ایک عدد پانی میں گھول کر پانی میں پلائیں۔ انشاء اللہ عمل قرار پائے گا۔

طریقہ ۳۴

نقش یہ ہے۔ چال آتشی۔

۷۸۶

یا خالق	یا خالق	یا خالق
یا خالق	یا خالق	یا خالق
یا خالق	یا خالق	یا خالق

ایک انار لیکر اس کی چار قاشیں اس طرح کریں کہ کوئی قاش منقطع نہ ہو۔ اس پر سورۃ یسین پڑھیں جب پہلی ٹہن پر پہنچیں تو انار پر دم کریں۔ اس کے بعد پھر سورۃ یسین شروع سے پڑھیں۔ جب دوسرے ٹہن پر پہنچیں تو انار پر دم کریں۔ پھر شروع سے پڑھیں اور جب تیسرے ٹہن پر پہنچیں تو انار پر دم کریں۔ اسی طرح ہر بار شروع سے پڑھیں۔ پہلی مرتبہ پہلے ٹہن تک پڑھ کر دم کریں۔ دوسری مرتبہ دوسرے ٹہن تک پڑھ کر دم کریں۔ تیسری مرتبہ تیسرے ٹہن تک پڑھ کر دم کریں۔ اسی طرح پڑھتے پڑھتے ساتویں مرتبہ ساتویں ٹہن تک پڑھ کر انار پر دم کریں۔ اس کے بعد جب آٹھویں مرتبہ سورۃ یسین شروع سے پڑھیں۔ تاخیر سورۃ پڑھ کر انار پر دم کریں۔ اس عمل کے بعد یہ نیت رکھ کر عمل ایک پاؤ بھنے ہوئے چنے اور ایک پاؤ گشمش لے کر کسن بچوں میں تقسیم کر دیں۔

طریقہ ۳۵

اس انار کے ایک ٹکڑے کو بانجھ عورتِ فیل ایام سے فارغ ہو کر کھائے اور ایک مرد کھائے اسی وقت رات کو بہتر ہونے کے بعد ایک ایک قاش میاں بیوی پھر کھالیں۔ انشاء اللہ عمل قرار پائے گا۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ یہ عمل اس وقت زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ جب سورۃ یسین کا نقش عورتِ ایام سے فراغت کے بعد اس عمل کے ساتھ ساتھ گلے میں ڈال لے۔ سورۃ یسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۶۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۶۳	۵۵۳۶۶
۵۵۳۶۹	۵۵۳۷۲	۵۵۳۷۵	۵۵۳۷۸
۵۵۳۸۱	۵۵۳۸۴	۵۵۳۸۷	۵۵۳۹۰

طريقه ۳۶

طریقہ ۳۶ اس نقش کو بروز اتوار صبح ۶ تا ۷ کے درمیان لکھ کر رکھے۔ اور جب عورت ایام سے فارغ ہو جائے تو ایک نقش عورت کی کمر میں اور ایک نقش مرد کی کمر میں باندھیں۔ اورے نقش روزانہ روز تک دونوں پتے رہیں۔ اور اس دوران بہت ستر ہوتے رہیں۔ انشاء اللہ عمل قرار پائے گا۔
نقش یہ ہے۔

\wedge	\parallel	\neq	\perp
\neq	\neq	\neq	\neq
\neq	\neq	\neq	\neq
\neq	\neq	\neq	\neq

طریقہ ۱۷

طریقہ ۳ اس نقش کو اتوار کے دن کل ۸ عدد لکھتے۔ یہ نقش سورۃ کوثر کا ہے۔ نقش لکھنے کے بعد چالیس مرتبہ سورۃ کوثر پڑھ کر آٹھویں نقش پر دم کر دے۔ ایک نقش عورت کے گلے میں ڈال دے اور سات نقش سات دن تک روزانہ ایک نقش پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ عمل قرار پائے گا۔
نقش یہ ہے۔

284		
919	913	921
920	918	914
910	922	916

آلہامیہ

يا حليع يا حليع يا حليع يا حليع يا حليع يا حليع
اهيا اشرايبا

طریقہ ۳۸

طریقہ ۳۸ سورہ رعد کا نقش استقرارِ محل کیلئے اللہ کے فضل سے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ایام سے خارج ہونے کے بعد عورت اپنے گلے میں ڈال لے۔
نقش یہ ہے۔

41162	41164	41169	41170
41168	41174	41161	41166
41176	41181	41163	41160
41165	41179	41178	41180

طریقہ ۳۹

طریقہ ۳۹ بروز جمعرات اسم یا مصوّر کا نقش حرفی اور عددی لکھے۔ عددی ۶ لکھتے اور حرفی صرف ایک عدد لکھتے جب عورت ایام سے فارغ ہو جائے تو نقش عددی عورت کے گلے میں ڈالے۔ باقی ۵ عددی نقش عورت کو دودھ میں گھول کر روزانہ ایک پلاتا رہے۔ اور ۵ دن تک لگاتار مرد کو چھو رہے پر ۳۳۶ مرتبہ یا مصوّر پڑھ کر دم کرنے کے کھلاتا رہے۔ میاں بیوی ۵ روز تک لگاتار بہیستر ہوں۔ چھٹے روز نقش حرفی عورت کی ناف کے نیچے باندھے **ایضاً اللہ**

حاصل قرار پائے گا۔

نقش حرفی میں اس بات کا خیال رہے کہ م ص و کے منہ کھلے رہیں۔

نقش حرفی یہ ہے۔ چال آتشی ہے۔ نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

۷۸۶

مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور

طریقہ نمبر ۴ بانجھ عورت کے لئے یہ عمل بھی اسکا برہنہ کا آزمودہ ہے۔ عمل یہ ہے کہ گیارہ چھوڑے لیکر ہر ایک چھوڑے پر سورۃ بقرہ کی آخری آیات اَمَّا الشَّيْءُ سے ختم سورۃ تک ایک مرتبہ پڑھ کر اور ایک مرتبہ سورۃ نزل پڑھ کر دم کر دیں۔ اسی طرح گیارہ چھوڑوں پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور غسلِ ایّام کے بعد ایک چھوڑے روزانہ عورت کو کھلانے رہیں۔ اور اس دوران ہمبستری بھی کرتے رہیں۔ انشاء اللہ عمل قرار پائے گا۔

طریقہ نمبر ۵ یہ عمل بھی آزمودہ ہے۔ مندرجہ ذیل عبارت گیارہ کاغذوں پر لکھ لی جائے۔ اور گیارہ روز تک اسے نقوش کو روزانہ ایک نقوش پانی میں گھول کر پی لیا جائے۔ انشاء اللہ گیارہ دنوں ہی میں حاصل قرار پائے گا۔ عمل اس وقت شروع کریں جب عورت ایّام سے فاسخ ہوئی ہو۔

وہ مقدس عبارت یہ ہے۔ زیر زبرد لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْإِنْسِ الْوَاحِدِ الْفَرْدِ
الَّذِي لَوْ بَدَلَ وَلَوْ بَدَلَ وَلَوْ بَدَلَ ۲۔ كُنْ أَهْلًا لِلْإِيمَانِ بِحَسْبِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ۳۔

طریقہ نمبر ۶ بزرگوں کا آزمایا ہوا ایک اور نادر عمل نقل کیا جاتا ہے۔ جو ان حضرات کے لئے کارآمد ثابت ہوگا۔ جو ہر قسم کے علاج کرانے کے بعد اولاد سے مایوس ہو چکے ہوں۔

عمل یہ ہے کہ جمعرات کے دن مغرب کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنی کو گلاب و زعفران سے چھنی کی پلیٹ پر لکھ لیں۔ اور پھر اس کو شہد سے دھولیں اور ۲۴ دانے مٹر کے لے لیں اور ہر ایک دانے پر وہی قرآن کی آیت پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ جو پلیٹ پر لکھی جائے گی۔ اس کے بعد ان مٹروں کو چھوٹی سی ہانڈی کوری مٹی کی لے کر اس میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک گلاس پانی لیکر اس پر سورۃ مریم ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ اور اس میں سے آدھا پانی ہانڈی میں ڈال کر مٹر پکائیں۔ جب مٹر گل جائیں تو چولہے پر سے اتار لیں۔ اس کے بعد عورت اور مرد اگلے دن جمعہ کو روزہ رکھیں۔ شکر اور بامام کی گبری سے دُعا افطار کریں۔ اور سورۃ مریم کا پڑھا ہو پانی جو نچ گیا تھا۔ اس کو افطار کے بعد آدھا آدھا عورت و مرد پی لیں۔ اسی رات کو میاں بیوی ہمبستر ہوں۔ اور ہمبستری کے بعد وہ دونوں آدھے آدھے مٹر کھالیں۔

بعض اسکا برہنہ نے فرمایا ہے کہ تین دن تک چار چار دانے دونوں کھائیں۔ بہر کیف جو بھی طریقہ آسان لگے اس پر

عمل کریں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

اگر ۳ دن تک کھائیں تو تینوں دن صحبت کریں۔ البتہ روزہ صرف پہلے دن رکھیں۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ قَرَارِیْ وَ کَانَتِ اُمْرَ اُنِّیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلَدًا یٰرَبِّیْ وَ تَعْرِیْتُ مِنْ اِلٰی یَعْقُوْبَ وَ اَجْعَلْهُ رَبِّیْ رِجْزًا مِّنْ رَّسُوْلٍ مَّوْحٰیٓتٍ ۙ ۶۷

استقرار حمل کے لئے مندرجہ ذیل نقش نگاہ و عرفان سے لکھ کر عورت گلے میں ڈالے اور ناف تک لٹکائے۔

طریقہ ۲۳

انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۳	۴۴۳	۴۵۴

یا الہی بہ برکت ایں نقش فلاں بنت فلاں حاملہ شود

طریقہ ۲۴

جس عورت کے حمل نہ ٹھہرنا ہو۔ اس کو چاہیے کہ سات دن تک نہار منہ روٹی کے ٹکڑے پر یہ آیت لکھ کر کھائے۔ کالی روشنائی ہی سے لکھ لے۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ زیر برنگانے کی ضرورت نہیں۔

آیت یہ ہے۔ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ رَسُوْلُ الْاِیْمَانِ اٰیٰتِ) یہ عمل چاند کی پہلی تاریخ سے کیا جائے۔ ورنہ آیات سے فراغت کے بعد کیا جائے۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کے ساتھ ساتھ اس آیت کا نقش بھی عورت اپنے گلے میں ڈال لے تو اور

بھی بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۶۱۴	۶۱۷	۶۲۰	۶۰۶
۶۱۹	۶۰۷	۶۱۲	۶۱۸
۶۰۸	۶۲۲	۶۱۵	۶۱۲
۶۱۶	۶۱۱	۶۰۹	۶۲۱

طریقہ ۲۵

”مصور“ کے نقش کا ایک طریقہ بھی نقل کیا گیا ہے۔ ایک طریقہ اس کا یہ بھی معروف ہے اور آزمودہ بھی ہے۔ اس کا نقش مرتب بائیں عورت کے گلے میں لٹکایا جائے اور اس کا نقش مثلث ۷ عدد کی تعداد

میں عورت کو ۷ دن تک ایک نقش روزانہ پلایا جائے تو انشاء اللہ اس کی برکت سے حمل قرار پائے گا۔

نقش مرتب یہ ہے۔

(اس کو کالی یا نیلی روشنائی سے بھی لکھ سکتے ہیں)

نقش مثلث یہ ہے۔ اسکو گلاب وزعفران ہی سے لکھیں

۷۸۶

۱۱۳	۱۰۸	۱۱۵
۱۱۴	۱۱۲	۱۱۰
۱۰۹	۱۱۶	۱۱۱

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

طریقہ ۴۶ نقش یا خالق اولاد کیلئے بہت ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ یہ نقش بائچ عورتوں کو پینے کیلئے بھی دیا جاتا ہے اور گلے میں ڈالنے کیلئے نقش ذوالکتابت مؤثر رہتا ہے۔ اور پینے کیلئے "یا خالق" کا نقش مثلث۔

ان نقوش کا استعمال غسل ایام کے بعد کرنا چاہئے۔ غسل ایام سے فراغت چڑھتے چاند میں ہو جائے تو اور بھی میانی کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بائچ عورتوں کے علاج کی ابتدا اگر چڑھتے چاند میں ہو تو کامیابی کے امکانات اور بھی روشن ہو جاتے ہیں۔ پینے کیلئے نقش گیارہ دیئے جائیں۔ روزانہ ایک نقش فشار کے بعد پلایا جائے۔ گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ق	ل	ا	خ
۰	۶۰۱	۹۹	۳۱
۶۰۲	۳	۲۸	۹۸
۲۹	۹۷	۶۰۳	۲

پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں۔

۷۸۶

۲۰۱	۱۹۶	۲۰۳
۲۰۳	۲۰۰	۱۹۸
۱۹۷	۲۰۵	۱۹۹

طریقہ ۴۷ "یا صبور" کے نقش اور عمل کے سلسلے میں اسکا برین سے دو طریقے منقول ہیں۔ اور یہ دونوں طریقے ہی اللہ کے فضل و کرم سے انتہائی مؤثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ عورت کے قد کا ڈورا ناپا جائے۔ ڈورا سرخ رنگ کا ہو۔ اس کے بعد اس ڈورے کے برابر ۱۰ ڈورے اور بھی شامل کر لئے جائیں۔ کل سات ڈوروں پر سات گرہ لگائی جائیں۔ ہر ڈورے کے دائرے میں "الصبور" لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے گرہ لگادی جائے پھر یہ ڈورا عورت کی کمر پر باندھ دیا جائے اور پاکی ناپاکی ہر حالت میں یہ ڈورا بندھا رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔ یہی عمل ان عورتوں کے لئے بھی کارگر ہے جن کے حمل ٹھہرنے کے بعد بار بار اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس عمل کے بعد انشاء اللہ اسقاط نہیں ہوگا۔ راقم الحروف کے ہزاروں بار کے تجربے میں یہ

٩٩	٩٩	٩٩	٩٩	٩٩
٩٩	٩٩	٩٩	٩٩	٩٩

طریقہ ۵۲ اکابرین نے اسکا پرچسٹی کا یہ عمل بھی منقول ہے۔ اور بہت ہی مجرب عمل ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ چینی کی پلیٹ پر ۳ سطر اس طرح لکھی جائیں — اور اس کو دودھ سے دھو کر غورٹ پی لے۔ اور یہ عمل لگاتار ۲۱ دن کریں۔
ناخالق ناخالق ناخالق نامصور نامصور نامصور

یامبدی یامبدی یامبدی یامبدی یامبدی یامبدی یامبدی یامبدی
 بامصور بامصور بامصور بامصور بامصور بامصور بامصور بامصور

طریقہ ۵۳ اکابرین سے ایک طریقہ یہ بھی منقول ہے کہ سیاہ مرچ کے تین سودا نے لے اور تقریباً سو گرام اجوین لے اور اس پر گیارہ مرتبہ درود شریف پھر سات مرتبہ سورۃ کھفوں پھر ایک مرتبہ سورۃ مزمل اور گیارہ مرتبہ سورۃ الم نشرح آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے رکھ لے اور عورت روزانہ سات دانے سیاہ مرچ کے۔ اور تھوڑی سی اجوین کھاتی رہے۔ انشاء اللہ اس دوران حمل قرار پائے گا۔

طریقہ ۵۴ ایک اور طریقہ لکھا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ بھی اکابرین کے معمولات میں رہا ہے اور بہت موثر ہے۔ رقم الحروف نے اس طریقہ کو کئی بار آزمایا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے اُسے با اثر پایا ہے۔

مندرجہ ذیل نقش دودھ بنائے جائیں۔ ایک عورت کی کمر میں باندھا جائے اور ایک مرد کے گلے میں لٹکایا جائے۔
دونوں نقش لال رنگ کے کپڑے اور کالے ڈورے میں پیک ہوں گے۔
نقش تیار کر کے ان دونوں پر ”یا خالق“ ۳۶ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔
نقش یہ ہے۔

۳۶۳	۳۶۷	۳۶۷	۳۶۱
۳۶۵	۳۶۰	۳۶۵	۳۶۶

२८१	२८२	२८८	२५२
२८५	२५०	२८०	२८०
२५५	२८५	२८२	२५५
२८२	२५८	२५८	२८८

اگر اس کے ساتھ پیئے کیلئے یہ نقش بھی دیئے جائیں تو سونے پر سیاہ ہوگا۔ یہ نقش ۲۱ لکھ کر ۲۱ دن تک پلائے جائیں اور پلانے والے نقش غسل ایام کے بعد شروع کئے جائیں۔

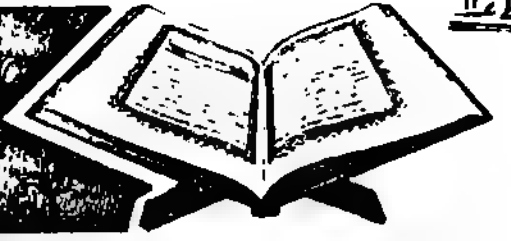
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

430	433	432
431	439	434
435	437	438

قسط ۱۲

علاج بالقُرْآن



حسن الہامی (فاضل دارالعلوم دیوبند)

کی اولاد میں صالح پیدا ہوگی۔

● کتنا بھی سخت مرض ہو خواہ دنیا بھر کے تمام معالجین اس مرض کے علاج سے عاجز آچکے ہوں۔ اس کے لئے سورۃ ناس کی مندرجہ ذیل آیت کا ایک عمل تحریر کیا جا رہا ہے۔ اسے آزمائیے۔ انشاء اللہ خطرناک خطرناک بیماری سے نجات ملے گی اور شفاء حاصل ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ **وَأَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعَمَلِي قَبِيلِي**
عَلِيمًا (آیت ۳۲)

طریقہ اس کا یہ ہے کہ عشاء کے بعد اندھیرے میں برہنہ سر کھڑے ہو کر شہرتہ شمال کی طرف رخ کر کے اور شہرتہ جنوب کی طرف رخ کر کے پڑھے۔ تین سو مرتبہ آسمان کی طرف رخ کر کے اور تین سو مرتبہ سجدے میں جا کر پڑھے۔ اگر خود اپنے لئے پڑھے تو دعا کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ یہ عمل بجائے خود دعا ہے۔ اور اگر کسی اور کیلئے یہ عمل کرے تو سجدے سے ستر اٹھا کر اس مریض کیلئے دعا وصحت کرے۔ انشاء اللہ چند دنوں میں صحت حاصل ہوگی۔

اس عمل کو جمعرات گزر کر جرات آتی ہے اس سے شروع کر کے سات راتوں تک جاری رکھ کر پھوڑ دے اور رحمت خداوندی کا انتظار کرے۔ اس آیت کا نقش بھی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسے کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفاء کاملہ عاجلہ نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۴۲۱	۴۲۲	۴۲۸	۴۳۳
۴۲۷	۴۳۵	۴۴۰	۴۴۵
۴۲۶	۴۵۰	۴۴۲	۴۳۹
۴۴۳	۴۳۸	۴۳۷	۴۳۹

● اگر کسی شخص کی بیوی بدکردار ہو اور وہ اس کی بدکرداری سے

سورۃ ناس کی قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۃ ناس قرآن حکیم کی چوتھی سورۃ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ اس سورۃ میں پانچ آیتیں ایسی ہیں جو مجھ کو دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اس سورۃ میں آٹھ آیات ایسی نازل ہوئی ہیں کہ اس امت کے لئے دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔

محدثین نے فرمایا ہے کہ جو سورۃ ناس کی تلاوت کرتا ہے اس آدمی کو تمام زمین پر بسنے والے بندوں پر اپنی دولت لٹانے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کی تلاوت کرنے سے شرک سے ہمدست مٹتی ہے۔

محدثین نے فرمایا ہے کہ جو خدا کا بندہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نورا ایمان سے مالا مال کرے اور شرک و کفر سے وہ آخری حد تک پاک صاف ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ سورۃ ناس کی تلاوت کرے۔

سورۃ ناس کے روحانی فائدے ● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سورۃ ناس کوئی بھی مرض ہو۔ سورۃ ناس کو تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ شفاء کاملہ عاجلہ نصیب ہوگی۔

● اگر مریاں بیوی میں ناراضگی ہو تو سورۃ ناس کے پہلے دو رکوع پانچ پڑھ کر سفید شکر پر دم کر کے چائے، دودھ یا کسی اور مشروب میں ملا کر دو دو کو پلائیں۔ انشاء اللہ ناراضگی ختم ہوگی۔

● دردوں میں محبت کے جذبے کو فروغ دینے کیلئے سورۃ ناس پڑھ کر خطاب کے پھول پر دم کر کے دردوں کو سنگھائیں۔ انشاء اللہ محبت پیدا ہوگی۔ اور دونوں طرف دار فطرتی بڑھے گی۔

● جب نکاح ہو تو دو لہار دو لہن کو زردے پر سورۃ ناس پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔ تو ایک دوسرے کیلئے ان میں تڑپ اور جوش پیدا ہوگا۔ اور دونوں شریعت کے مطابق انشاء اللہ ازدواجی زندگی بسر کریں گے۔ اور ناعمل ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اور ان

اس آیت کا نقش بچے کا حافظہ پڑھانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔
اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷۵	۸۷۸	۸۸۱	۸۶۷
۸۸۰	۸۶۸	۸۷۲	۸۷۹
۸۶۹	۸۸۳	۸۷۶	۸۷۳
۸۷۷	۸۷۲	۸۷۰	۸۸۲

● اگر کسی شخص کے خلاف کوئی ہر وقت بکواس کرتا ہو۔ اور اس کی طعنہ زنی اور بد گوئی در دوسرے میں گھس گئی ہو۔ تو اس آیت کا شومرتبہ روزانہ پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس آیت کے دلیلیے کی برکت سے ہر وقت کی بکواس ختم ہو جاتی ہے اور حاسدوں کی زبان میں تالے پڑ جاتے ہیں۔
آیت یہ ہے۔ لَا يُجِبُّ اللَّهُ الْجَهَنَّمِيَّ بِاللَّسْوَةِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظَلَمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (آیت ۷۸)

اس آیت کا نقش بھی دشمنوں کی زبان بندی کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کی برکت سے تمام بد گو دشمنوں کی اور ریشہ داناؤں کی بکواس ختم ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۸	۵۶۱	۵۶۳	۵۵۱
۵۶۳	۵۵۲	۵۵۷	۵۶۲
۵۵۳	۵۶۶	۵۵۹	۵۵۶
۵۶۰	۵۵۵	۵۵۴	۵۶۵

● ● ● ● ● (باقی آئندہ)

اگلا شمارہ

کتنے اعتبار سے بہت اہم ہو گا۔ اگلے شمارے کے کاپے اپنے ایجنٹ کے یہاں سے جگہ کرالیں۔ کیونکہ یہ شمارہ مارکیٹ میں آتے ہی انشراحات پر ہلے گا۔
قیمت ————— پندرہ روپے ہوگی۔

XXXXXXXXXXXX

پریشان ہو تو گیارہ دن تک ہر روز اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے بیوی کو کھلائے تو وہ اس کی برکت سے بے کرداری سے رُک جائے گی۔
آیت یہ ہے۔ مَا أَصْلَحْتُ فَبِئْسَ الْخُوفُ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ (آیت ۷۸)

اس آیت کا نقش بھی اخلاق و کردار سدھارنے میں مجرب ہے۔
اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۶	۱۲۸۹	۱۲۹۲۰	۱۲۷۹
۱۲۹۱	۱۲۸۰	۱۲۸۵	۱۲۹۰
۱۲۸۱	۱۲۹۴	۱۲۸۷	۱۲۸۴
۱۲۸۸	۱۲۸۳	۱۲۸۲	۱۲۹۳

● اگر کسی شخص کے دشمن بہت ہوں یا وہ حاسدوں کے گھیرے میں پھنس گیا ہو۔ اور اُسے رات دن دشمنوں کی دشمنی اور حاسدوں کے ریشہ دوانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو تو رات کو سونے سے پہلے ۱۲۱ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔
آیت یہ ہے۔ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُوا عَادًا إِثْمًا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا ۖ كَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا (آیت ۷۸)
اگر معاملہ عد سے زیادہ سنگین ہو گیا ہو تو اس آیت کا سوال لکھ کر تب کا فہم دشمن کا استہناس کر دیتا ہے۔

اس آیت کا نقش بھی دشمنوں سے حفاظت کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷	۲۶۱	۲۶۳	۲۵۰
۲۶۳	۲۵۱	۲۵۶	۲۶۲
۲۵۲	۲۶۶	۲۵۹	۲۵۵
۲۶۰	۲۵۴	۲۵۳	۲۶۵

● اگر کوئی بچہ کندہن ہو اور اس کے ماں باپ اس کو حافظہ کرانا چاہتے ہوں۔ یا عالم فاضل بنانا چاہتے ہوں۔ تو اس بچے کو اس آیت کو طشتی پر لکھ کر ہم دن تک پلائیں۔ انشراحات اس کی کندہنی رفع ہوگی۔ اور بچہ اس عمل کی برکت سے عالم فاضل بنے گا۔
آیت یہ ہے۔ وَكَانَ مَالَهُمْ تَكْنُجٌ تَعْلَمُونَ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ حَافِظًا (آیت ۷۸)



اپنا خواب ہندی استعارہ کے ساتھ کہیں کہیں
کے خواب کے تمام اجزاء سامنے رکھ کر ہی تعبیر
دی جائے گی۔ (نجم)

حسن العاشمی، نذر دار العلوم دیوبند

انتباہ: خواب ہمیشہ بیان کرتے ہیں۔ اگر آپ جو خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہ کذب کہیں گے تو اس
کے دستدار سے شفا آپ جسے پر ہو گئے اور آخرت میں آپ جسے خواب وہ ہوتے گئے۔ (حسن العاشمی)

خواب: عزیز جناب حسن بھائی صاحب۔ السلام علیکم
اپنا خواب لکھ رہی ہوں۔ امید ہے کہ قریبی اشاعت میں میرے خواب
کی تعبیر بتا کر شکر یہ کا موقعہ دیں گے۔

گزشتہ ہفتہ میں نے خواب دیکھا کہ جیلوں کا ایک غول اتر رہا ہے۔
جس سے ہمارا معن بھر گیا ہے۔ پھر فوراً ہی واپس چلا جاتا ہے۔ تین بار اترتا
اور واپس چلا گیا۔ مگر وہ جیلوں ایک بہت بڑے چرے کی شکل میں ہیں۔
سب جیلوں کی چوٹیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ اور ان کا وجود گول چرے کے
شکل میں ہے۔ جب وہ اترتی ہیں۔ ہمارا معن اُن سے بھر جاتا ہے میرے
ذہن میں یہ بات آ رہی ہے کہ یہ چوڑے اٹھانے آ رہی ہیں۔

پچھلے ہفتے میری بیٹی نے بھی یہ خواب دیکھا کہ اس کی شادی ہو رہی
ہے۔ مگر شادی کا جوڑا کالا پہن رکھا ہے۔ میں آپ سے یہ بھی
بنادوں کہ میرا ذہن ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ ایک سال سے زیادہ ہو گیا
میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ غم ہر وقت میرے ساتھ رہتا ہے کوشش
کے باوجود میں بھول نہیں پاتی۔

برائے مہربانی میرے خواب کی تعبیر بتائیے مہربانی ہوگی۔

عفت انظر

رامپور منہیاران۔ ضلع بہار، پور

تعبیر: آپ کا خواب اچھا نہیں ہے۔ جیلوں کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر
جس بیماری یا پریشانی میں خواب دیکھنے والا مبتلا ہو۔ اس میں
طول پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا خواستہ آپ کی
جسمانی اور ذہنی تکالیف اگر آپ ان میں مبتلا ہیں۔ ابھی کافی عرصے تک
چلیں گی۔ اور اگر آپ کسی بھی انجمن اور پریشانی یا مرض جسمانی کا شکار
نہیں ہیں۔ تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ کوئی مصیبت یا غم آپ کو ملنے والا ہے
محاپ کو ذہنی کرب میں مبتلا کرے گا۔

آپ کی بیٹی نے جو خواب دیکھا ہے وہ بھی اچھا نہیں ہے۔ سیاہ لباس
کسی دکھ کے پیش آنے کی طرف اشارہ ہے۔ وراثت میں
آپ جب بھی ایسے پرانے خواب دیکھیں تو ان کو کھٹے پر اپنی ہاتھیں بٹھا
تھوک دیں۔ اگر وہاں تھوکنا ممکن نہ ہو تو ہنسر سے ان کے قدم کے نیچے
ہر جا کر ہاتھیں طرف تھوک دیں۔ اور اگر وسعت ہو تو کچھ صدقہ دیں۔ ورنہ زیادہ
سے زیادہ استغفار کریں۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ صدقات و استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں کو بُرے خوابوں کی جبری تعبیروں سے محفوظ رکھتا ہے۔

خواب: جناب ہاشمی صاحب۔ السلام علیکم
امید کرتا ہوں آپ غیبت سے ہوں گے۔ خدا آپ کی عمر بڑا سال
کریں گے۔ ایک خواب روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے تعبیر سے مطلع
کریں گے۔ یہ خواب اس سے پہلے دو بار اور دیکھا تھا۔

خواب ہے کہ میں پیشاب کر رہا ہوں اور پیشاب سنانے فرش پر پھیلنا
بادا ہے۔ پہلی مرتبہ کے خواب میں تھوڑا پیشاب تھا۔ دوسری مرتبہ خواب
میں بہت زیادہ پیشاب سنانے پھیلنا ہوا نظر آیا۔ تیسری مرتبہ یعنی کل تاریخ
۱۳ ذی قعدہ ۱۴۲۹ کو تھوڑا پیشاب فرش پر پھیلنا ہوا نظر آیا۔

برائے مہربانی اس کی تعبیر جلد سے جلد طلسماتی دنیا میں چھاپے بن توڑی
فوازش ہوگی۔

اس سے پہلے بھی میں نے اپنا ایک خواب روانہ کیا تھا۔ لیکن ابھی
تک کسی وجہ سے اس کی تعبیر سامنے نہیں آئی تھی۔ مگر نہیں کر رہا ہوں
لیکن امید کرتا ہوں۔ اس کی تعبیر جلد سے جلد سامنے میں قلم بند کرینگے۔
آپ کا بھائی

مختار احمد محدث اکرام انصاری، ۲۵ ڈاکٹر کی چالی۔ اوٹاٹا کینز
کے سامنے۔ گوئی پور۔ احمد آباد، ۳۸۰۰۲۲

میرزا نام فریدہ بیگم ہے۔ میں شادی شدہ ہوں۔ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ تاریخ یاد نہیں چار یا چھ مہینے پہلے دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

خواب کچھ اس طرح ہے۔ میں ہوا میں اُڑ رہی ہوں۔ بھاگے جاگے میں نے اُڑنا شروع کر دیا۔ میں یہ خیال محسوس کر رہی ہوں کہ میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا روپ اختیار کر رہی ہوں۔ اور لوگ میری بہت عزت کر رہے ہیں۔ اور میری باتیں سننے آرہے تھے۔ اور لوگ میرے پیرو بنے آ رہے تھے۔ تو میں منع کر رہی تھی۔ لوگ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ رہے تھے۔ تو میں محسوس کر رہی تھی کہ میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ ہوا میں اُڑنے کے بعد میں نیچے اُتر آئی۔ لوگوں کو دین کی باتیں بتانے کے بعد لوگ مجھے کھانے کو بلائے۔ کھانا کھانے کے بعد لوگ مجھے اچھی طرح سے دُعا کے اور میں اُڑنے لگی۔ اس کے بعد کیا ہوا معلوم نہیں۔

اور اکثر خواب دیکھتی ہوں کہ خواب میں مجھے اکثر سانپ نظر آتے ہیں۔ اور وہ بہت لمبے ہوتے۔ یا تو میں انہیں مارتی ہوں یا زخمی کرتی ہوں۔ میں بچپن میں ایک خواب دیکھی تھی کہ آسمان پر کلمہ مطیبہ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ برائے ہر مالی میرے ان تمام خوابوں کی تعبیر دے کر مجھے شکریہ کا موقعہ دیں۔ لوگوں کے لئے بہت کتاب میں دیکھا۔ لیکن کتاب میں تو کُن کہیں نظر ہی نہیں آیا۔ فقط والسلام

آپ کی شاگرد۔ فریدہ بیگم
آپ کا خواب مبارک ہے۔ آپ کو انشاء اللہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی توفیق ہوگی۔ اور آپ کو اپنے اقارب میں بیکار بزرگی اور عظمت حاصل ہوگی۔ دور دراز کا سفر بھی تقدیر میں ہے۔ اور دولت بیکار بھی حاصل ہوگی۔ آسمان پر کلمہ مطیبہ لکھا ہوا دیکھنا تو حید و سنت کی توفیق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ قیمتی دولتیں آپ کو زندگی میں عطا کریں گے۔ اور آپ کج مبرور بھی نصیب ہوگا۔

(روا الشراطم)

محترم قبلہ صاحب ہاشمی صاحب۔ السلام علیکم
خواب اسید ہے مزاج اچھے ہوں گے۔

عرض اس طرح ہے کہ جیسا کہ پہلے بھی آپ سے کئی بار نصیحت حاصل کر چکا ہوں۔ اور آپ کی نصیحت سرائے کھوں پر اور عمل بھی کیا۔ خدا کا شکر ہے۔ اور اس کا کم اور آپ کی دُعا میں کہ میں ہر بُرائی سے دور ہوں۔ اور ایک بار پھر خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جناب ایک بار کچھ پھر بھی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ یہ کہ انگریزی تاریخ ۱۰-۱۱-۲۲ کی رات کو میں نے ایک خواب پھر دیکھا۔ اور آج ۲۲ تاریخ ہی کو آپ کو کھینے لگ

خواب میں پیشاب دیکھنے کی مختلف تعبیریں اکابرین سے منقول ہیں جو کہ دیکھنے والے کے حالات کے اعتبار سے خواب کی تعبیر بدل جاتی ہے۔ ایک خواب غریب دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر کچھ ہوتی ہے۔ اور وہی خواب اگر مالدار دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر کچھ اور ہوتی ہے۔ خواب سے زیادہ قابل غور خواب دیکھنے والا ہوتا ہے کہ اس نے خواب کن حالات میں دیکھا ہے۔ اس لئے ہم اس بات کی تاکید کرتے رہتے ہیں کہ خواب کے ساتھ مختصر انداز میں اپنے حالات سے بھی آگاہ کریں۔ تاکہ خواب کی تعبیر منطبق کرنے میں ہمیں آسانی ہو اور ہم بفضل خداوندی کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔

آپ کے اپنے حالات نہیں لکھے۔ اگر آپ مفروض ہیں یا تنگ دست ہیں تو تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ آپ کی تنگ دستی رفع ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو قرض کی نعمت سے بھی نجات دے گا۔ اور اگر آپ تنگ دست نہیں ہیں اور مفروض بھی نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کے حالات اچھے ہیں اور مال و زر کی فراوانی ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ آپ پر زوال آنے والا ہے جس میں آپ کو خسارے سے اور رسوائی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ (روا الشراطم)

میں نے ۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی رات میں خواب دیکھا کہ میرے والد صاحب زہرہ دستی میری شادی کرنا چاہ رہے ہیں۔ اور میں شادی سے انکار کر رہا ہوں۔ دوست اور رشتے دار ہمارے گھر آگئے ہیں۔ شاید بارش کسی دوسرے شہر جاتی ہے۔ سب لوگ خوش ہیں۔ بس میں ہی پریشان ہوں۔ میری کچھ میں نہیں آ رہا کہ میں کس سے کہوں کہ میرے والد صاحب کو کچھ ڈھکھڑاہٹ ہے۔ پھر میں ایک جاننے والے سے کہتا ہوں کہ وہ میرے والد کو کھلے کہ ابھی میں نے زیادہ کمانا ہوں۔ اور دوسرے میں اپنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتا۔ پہلے مجھے کچھ بننے لود۔ پھر دانی میرے والد کو کھلے جاتا ہے۔ اور میں دیکھتا رہتا ہوں۔ بس پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور صبح ہو گئی تھی۔

نوٹ: میری عمر ۲۲ سال ہے۔ اور شادی تب کرنا چاہوں گا۔ جب مال و دولت عزت اور شہرت حاصل کر لوں گا۔

ہر پائی کر کے میرے خواب کی تعبیر بتائیے۔ میں آپ کا شکر گزار رہو گا۔

قاری فلسفاتی دنیا

ع۔ ج۔ دھلی

تعبیر خواب میں شادی دیکھنا اچھا نہیں ہے۔ یہ پیش آنے والی کسی مصیبت کی طرف اشارہ ہے۔ اسے آپ شادی پر محمول نہ کریں۔ اللہ سے لڑ لگائیں۔ اور آخرت کا ذخیرہ جمع کرنے کی فکر کریں۔ کیوں کہ اس خواب کی تعبیر کسی بڑے غم کی طرف اشارہ ہے۔ (روا الشراطم)

محترم القام حضرت مولانا حسن اہلسنی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند

تعبیر: آپ کا خواب دو حقوں پر مشتمل ہے۔ خواب کا ابتدائی حصہ اچھا نہیں ہے۔ اور خواب کا انتہائی حصہ مبارک ہے۔ خواب کے ابتدائی حصے کی تعبیر یہ کہ آپ کو کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خدا نخواستہ کوئی مالی نقصان ہوگا۔ اور کچھ رسوائی بھی ہوگی۔ اور خواب کا انتہائی حصے کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ آپ کی دولت کی دولت بھی عطا کریں گے۔ اور رزق میں بھی فراوانی ہوگی بخلاف آپ کچھ دقوں کے رسوا کن قسم کے رنج دالم میں مبتلا ہو کر پھر سکون و راحت کی دولت سے سرفراز ہو جائیں گے۔ اور آپ کی پریشانی نکاح کے بعد دور ہوگی۔ (واللہ اعلم)

محترم برادر ہم باہمی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خواب: خیریت دارم و خیریت خواہم۔

ضروری ایک میں نے چار یوم قبل خواب میں دیکھا کہ ایک بہت ہی بڑا مجمع ہے۔ جو مدرسہ ثانویہ دارالعلوم میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے جمع ہے جس کے اندر نائب مہتمم قاری محمد عثمان صاحب بھی موجود ہیں۔ قاری صاحب لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ لیکن کوئی آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔ میں نماز پڑھانے کے ارادے سے آگے بڑھا کہ میری جانب قاری صاحب بھاگ آئے اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور وہ خود نماز پڑھانے لگے۔ اور میں ان کے پیچھے مگر تھا۔ میں اتنی زور سے نیکر کہہ رہا تھا کہ بغیر صاحب کے پورے مجمع ہاسانی آواز پہنچ رہی تھی۔ پھر سارے لوگ چلے گئے۔ قاری صاحب فوڈ ای اپنے کمرے سے نکلی اور صابن لے کر غسل کے لئے چلے گئے۔ اور پھر فوڈ ای اپنے آپ کو بالکل ہی تنگادیکھتا ہوں۔ قاری صاحب نے تنگی حالت میں مجھے کچھ دکھا اور غسل کرنے کیلئے چلے گئے۔

تعبیر: آپ کا خواب اس بات کی علامت ہے کہ آپ ذہنی اور قلبی طور پر قاری عثمان صاحب کے تابع ہیں۔ اور ان کے ذریعہ آپ کو کوئی فائدہ بھی پہنچنے والا ہے۔ نماز کسی کی اقتدا میں پڑھنا اس سے محبت اور ذہنی وابستگی کی دلیل ہے۔ مگر ناہمنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توحید کے پرچار کا موقع عطا کرے گا۔ لیکن آپ کی عمر کے کسی حصے میں اقتصادی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جس سے کچھ نقص بھی اٹھانا پڑے گی۔ (واللہ اعلم)

قبل جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم

خواب: مزاج گرامی عرض خدمت میں یہ ہے کہ میں نے بروز پیر صبح ۷ بجے تاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۴۱۷ کو یہ خواب دیکھا کہ میں باورچی خانے میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک نوجوان لڑکی آکر میری گردن میں ہاتھ ڈال کر میری ہچکچاہٹ پر سوار ہو جاتی ہے۔ میں نے زور لگا کر اٹھنا چاہا۔ مگر پہلی بار میں نہیں اٹھ سکا۔ مگر دوسری بار میں اس کو اٹھا کر کمرے میں لے گیا۔ صرف اتنا ہی دیکھا میرے

گہ میں نے خواب دیکھا کہ نہ کوئی ذکر نہ کوئی پروگرام۔ اچانک میری شادی ہو گئی۔ ورنہ مگر اس طرح کہ دلہن کو اپنے دادا کے گھر جو کہ ہمارے گھر سے قریب ۱۰ اقدم کے فاصلے پر رہتے ہیں کہ کمرے میں پایا اور مجھے سہاگ رات وہیں منانا تھی۔ میں حیرت میں تھا کہ کب میری شادی ہوتی اور کب دلہن آگئی۔ غیر بعد میں سوچتا رہا۔ کہ یا اللہ کیا کروں۔ کس سے بات کروں۔ ایک برے بھائی بڑے ہیں۔ ایک ہی بھائی جان ہیں اور وہ بھی بڑے ہمدرد ہیں۔ مجھ سے بھد پیار و محبت کرتے ہیں۔ ان سے بچھا تو کہنے لگے تمہاری اس سے شادی ہو گئی۔ میں نے کہا کس طرح نہ تو میرا نکاح ہوا اور نہ ہی میں دہلیسا بنا۔ کہنے لگے نکاح کی دعا پڑھا ہوا پانی جو تم نے پیا ہے۔ اس پر نکاح کی دعا دم کی گئی تھی۔ اسلئے اب تمہارا نکاح اسی سے ہو گیا۔ کچھ مختصر سے لوگ بھی ہیں جن میں محلے والے اور خاندان والے بھی ہیں۔ بس خاموش ہیں۔ جیسا کہ شادی کا گھر ہونا چاہیے دیرسا بالکل نہیں ہے۔ غرض اس طرح میں کبھی پریشان اور آتا کبھی ادھر جاتا۔ خیر ایک بچ گیا۔ اور بھائی کو یہ کہتے سنا چلو اچھا ہم شادی کی نماز پڑھ لیں۔ میں نے سنا تو میں مسجد کو چلا گیا۔ اور پریشان دل سے نماز کی نیت باندھ لی۔ وہاں ایک بات اور وہ یہ کہ گھر میں دیے میں نماز بھی اللہ کا شکر ہے پابند ہے پڑھتا ہوں۔ فجر کو چھوڑ کر

جب دلہن کو میں نے دیکھا تو حیرت اس بات سے ہوئی کہ دلہن حقیقت میں دلہن نہیں تھی۔ وہ تو لڑکا تھی۔ جو دلہن بنی ہوئی تھی۔ سب لوگ اُسے دلہن کہہ رہے تھے۔ بس میں تھا جو جان گیا تھا کہ یہ تو لڑکا ہے اور لڑکی بنا ہوا ہے۔

ایک بات اور بتادوں۔ یہ دلہن حقیقت میں بھی ایک لڑکا ہے جس سے میری بس سلام علیک ہے۔ باقی کچھ نہیں۔ پھر بھی میں بہت غور فرماتا تھا لیکن پریشان یوں تھا کہ سب گھر والے اُسے لڑکی سمجھ رہے تھے اور مجھے اُسی کے ساتھ رات بتانا تھی بے حد پریشان۔ آخر جب نماز کی نیت کو کھڑا ہوا اور نیت کر کے اللہ اکبر کہا۔ شاپڑھی۔ اور جیسے ہی بعد میں الحمد للہ شریف جیسے شردھ کی۔ مجھ سے برخواست نہیں ہوا۔ اور میں نماز میں ہی روئے لگا۔ بس جیسے ہی روایا آنکھ کھل گئی۔ اور ہونٹ چل رہے تھے۔ سیدھی کروٹ تھی اور جلدی سے مارج ڈال کر ٹائم دیکھا۔ تو ٹھیک پانچ بجنے میں ۱۹ منٹ باقی تھے۔ گزارش ہے کہ اس خواب کی تعبیر فوراً اگلے شمارے میں دیں۔ نوازش ہوگی۔ آپ کو بتادوں کہ اس وقت بھی لکھتے ہوئے میرا دل گھبرا رہا ہے۔ اور ایک انجانے خوف سے دل دھڑک رہا ہے۔

برائے ہر بانی میرے خط کو شکریہ کے ساتھ شائع کریں۔
نوٹ: برائے ہر بانی نام نہ چھاپیں۔
(ایک نامعلوم)

خواب کی تعبیر بتانے کی تکلیف کریں۔ مہربانی ہوگی۔

حالات ہمارے پڑھتا ہوں۔ ہار روزگار ہوں۔ والدہ صاحبہ جراث ہیں۔ اور خوش ہیں۔ لا ولد ہوں۔

عبدالناصر

دیوان کا ہاڈار بنیہ۔ مراد آباد۔ ۲۴۴۰۱

آپ کا خواب اچھا ہے۔ آپ کو جلد ہی کسی پریشانی سے نجات حاصل ہونے والی ہے۔ یہ پریشانی ذہنی بھی ہو سکتی ہے اور مالی بھی۔ بہ حال جلد ہی آپ اس پریشانی سے خواہ وہ ذہنی ہو یا اقتصادی۔ آپ نجات حاصل کر لیں گے۔ (والشرا علم)

مکرمی جناب مولانا حسن الہامی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض تحریر ہے کہ میں نے کچھ دن قبل ایک خواب دیکھا ہے۔ اس خواب کا مجھ سے میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔

خواب اس طرح ہے۔ ہمارے گھر کے سامنے والے گھر کی چھت پر ایک لڑکی ایک انسان کا گوشت کھا رہی ہے۔ اور جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو میں چلا آیا۔ پھر اس نے اس پر دے کے اندر سے کوئی سفید سی چیز نکالی اور میری طرف پھینک دی اور اس کی چھٹیں میرے اوپر آئیں ہم نے اس لڑکی کے والد کو بلایا۔ جو ہمارے گھر کے سامنے ہی رہتے ہیں۔ ہماری آواز سن کر ایک اور آدمی آگیا جس کو ہم جانتے ہیں۔ اور اس کے والد بھی آگئے۔ اور وہ لڑکی بھی ہماری چھت پر آگئی۔ اس لڑکی کے والد نے اس لڑکی کو بہت ڈانٹا۔ اور اس لڑکی کی شرٹ اتار دی۔ وہ لڑکی آدھی نگی ہو گئی۔ اس لڑکی کا ایک بچہ بھی ہے۔ جو اس کی گود میں بیٹھ کر دھ پل رہا ہے۔ مگر ایک اور بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ وہ لڑکی جب ایک مردہ کھا رہی ہے۔ تو اس کے ہاتھ اور منہ پر خون لگا ہوا ہونا چاہیے مگر اس کے ہاتھ اور منہ پر خون بھی نہیں لگا ہوا تھا۔

خواب کا وقت ۱۵/۱۰/۱۸ بروز جمعہ۔ انگریزی ۱۸/۱۰/۱۸ بروز جمعہ کو۔

پورا نام عبدالرحیم۔ کاروباری حالات اچھے نہیں چل رہے ہیں۔ شادی نہیں ہوئی۔ عمر ۲۴ سال ہے۔

عبدالرحیم۔ نئی دہلی۔

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ آج کل حاسدوں کے حسد کا نشانہ ہیں۔ بعض مجلسوں میں آپ کی فہمت بھی ہوتی ہے اور بعض مجلسوں میں تمہیں بھی اچھلتی ہیں۔ مکن ہے کہ آپ کے کاروبار ڈیڑہ کی بندش بھی کی گئی ہو جس کی وجہ سے ہر کام میں رکاوٹیں پڑتی ہوں۔

آپ کا خواب حق تعالیٰ کی طرف سے ایک رہنمائی ہے۔ کہ آپ منافقین کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور دشمنوں کو سمجھیں۔ جو آپ کے اریب قریبی میں رہتے ہیں۔ (والشرا علم)

خواب: چار بچے صبح میں نے خواب میں آسمان پر ستارے جتنے خواب ہوئے دیکھے تھے۔ اور میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ رہی ہوں۔

خواب: میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ کہ آپ ایک پہاڑی پر تشریف فرما ہیں۔ اور دوسری پہاڑی جو اس پہاڑی سے متصل ہے۔ اس پہاڑی پر دشمن ایک ایک کر کے آ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تنگی تلوار ہے جس سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کو ایک ایک کر کے مار کر گراتے جلتے ہیں۔ آپ نے پانچ دشمنوں کو مار گرایا۔ اور باقی دشمن پہاڑی کے اندر بھاگ گئے۔

خواب: میں نے ایک سوا ایک پارٹین شریف پڑھی۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چار در بنز جن سفید بھول پڑے تھے۔ وہ مجھے اور میرے بیٹے کو اٹھا دی گئی۔ اور میں لیکن شریف پڑھ رہی ہوں جس سے چادر اور موٹی ہو گئی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ براہ کرم ان خوابوں کی تعبیر بتا کر شکریہ کا موقع دیں۔

مرسلہ۔ آسیہ نسیم

معرفت نسیم احمد محلہ، لوہنہ۔ بدایوں۔ یوپی۔ آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو کسی حاکم و افسر سے کوئی فیض پہنچے گا۔ اور آپ نظربند اور حاسدوں کے حسد سے نشانہ بن کر محفوظ رہیں گی۔ (والشرا علم)

آپ کے دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد ہندوستان میں اسلام کا غلبہ ہو گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں پورے ملک میں پھیلیں گی۔ اسلام کے بدخواہوں کا خواہ وہ ہندوؤں میں ہوں۔ یا مسلمانوں میں کلع قلع ہو گا۔ باطل زائل ہو گا اور حق کا بول بالا ہو گا اور اس حق و باطل کی جنگ میں آپ کو کوئی نمایاں مقام حاصل ہو گا۔

(والشرا علم)

آپ کے تیسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ قرآن حکیم کی بخشش عطا کریں گے۔ اور اس کی تلاوت کی بھی زیادہ سے زیادہ توفیق ہوگی اور نتیجہ دنیا و آخرت میں آپ کو سکون و راحت سے نوازا جائے گا۔ (والشرا علم)





نظم

حَسْبُ الْعِلْمِ الْعِلْمُ
فَاخِرُ دَارِ الْعِلْمِ دِيوبَنْد

ہیں۔ اور یہ لوگ اپنی محنت کے بل بوتے پر زندگی میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ ۸ عدد والوں کی زندگی میں اچھا بُرا انقلاب اچانک آجاتا ہے۔ جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے وہ اکثر اپنے جذباتی عمل سے اور عاجلانہ اقدام سے اپنے اچھے دوستوں اور قرابت داروں کو خود سے دور بھی کر دیتے ہیں۔

۸ عدد والے افراد فطری شرافت اور ہمدردانہ مزاج رکھنے کی وجہ سے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی بھلائی کی سوچتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے بڑی سی بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے۔

جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے۔ انہیں کامیابی ملتی ہے تو اعلیٰ درجے کی کامیابی ملتی ہے۔

۸ عدد والے لوگ اگر انتشار اور پراگندگی کا شکار ہوں یا تانے پیدائش کے عدد سے اُن کا ذاتی مصلحت نام ہو۔ اور اس وجہ سے ان کی زندگی میں اتار چڑھاؤ حد سے زیادہ ہو تو اس صورت میں اُن کے لئے ایک خاص وظیفہ نقل کیا جاتا ہے۔ جو اُن کی زندگی میں سکون و راحت کا انقلاب لا سکتا ہے۔

وظیفہ یہ ہے کہ ۲۶ روز تک سورۃ یسین اس طرح پڑھیں۔ ہر مہینہ کی تکرار ۲۶ مرتبہ کریں۔ اور اسی کے ساتھ سورۃ فلق پڑھ لیں۔ اس طرح ایک دن میں ۸ مرتبہ وظیفہ سورۃ یسین کا پڑھیں اور آخر اکثر اکثر مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چڑھتے چاند میں پہنچتے اور مشکل کے علاوہ کسی بھی دن یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے زندگی کے نشیب و فراز سے نجات ملے گی۔ اور تعداد کم خواہست سے ۸ عدد والے کو چھلکارا نصیب ہوگا۔ ان کے علاوہ ہر طرح کے معائب و شدائد میں جن کا بظاہر کوئی حل سمجھ میں نہ آتا ہو وہ عدد ۸ حضرات و خواتین کو سورۃ یسین مذکورہ تفصیل کے ساتھ پڑھنا انشاء اللہ ذریعہ نجات ثابت ہوگا۔ اور مشکلات آسانیوں میں بدل جائیں گی۔

(جاری)

۸ عدد کا کردار جن حضرات کے نام کا فرد عدد ۸ ہوتا ہے۔ وہ پراسرار شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ ۸ کا عدد علم الاعداد میں ہمیشہ ہی سے قابلِ غور رہا ہے۔ یہ عدد زحل سیارے سے وابستہ ہے۔ اور قدیم مفکرین نے اسے زوال و انتشار اور محرومی و موت کے منسوب کیا ہے۔ یعنی کس اس عدد کی قسمت قدم قدم پر محرومی، پراگندگی، یاس اور محرومی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن بعض اہل تجربہ کی رائے یہ ہے۔ ۸ کا عدد محبت اور خلوص کا عدد ہے۔ اور علم الاعداد میں بھی وہ واحد عدد ہے جو آخر تک برابر کٹتا چلا جاتا ہے۔ اس کی تقسیم ادھوری نہیں ہوتی۔ مثلاً ۸ کا نصف ۴ ہوتا ہے۔ چار کا نصف ۲ ہوتا ہے۔ ۲ کا نصف ایک اور ایک کا نصف آدھا ہوتا ہے۔ اس میں شروع سے آخر تک کسر نہیں آتی۔

تاریخ ادبی میں یہ عدد بہت سی پراسرار باتوں کا آئینہ تصور کیا گیا ہے۔ یونانیوں کے نزدیک یہ عدد انصاف کا عدد مانا گیا ہے۔ اس لئے یہ عدد پیدائش کے آٹھوے دن فتنے کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اور اسی لئے یہ عدد تقریب میں شمعیں روشن کرتے ہیں۔ تقریب ختم ہونے کے بعد دن تک ان شمعوں کو روشن رکھا جاتا ہے۔

جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ مخلص و مغوار ہوتے ہیں۔ مگر ان پر بھروسہ کر لینا والوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ ان کے اخلاص اثبات کے باوجود بدگمانی ان کے خلاف مام ہوتی ہے۔ جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے۔ وہ عام لوگوں کی نظروں میں کتنے ہی قابلِ احترام ہوں۔ لیکن اپنے فحشی رشتے داروں سے وہ غم اٹھاتے ہیں اور سازشوں کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے وہ لوگ نشاء مست بخش کے باوجود ہمیشہ مسکراتے رہتے ہیں۔ اور بُرے سے بُرے حالات میں بھی اُن کے ہونٹوں کا جسم ہال نہیں ہوتا۔ یہ لوگ حد سے زیادہ لذت اور علمِ طبع ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی حادثات سے بھری ہوتی ہے یا پھر کوئی حادثہ ہر وقت ان کے تعاقب میں لگا رہتا ہے۔

جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے وہ لوگ بے حد محنتی اور جفاکش ہوتے



۸۷	طریقہ آیت الکرسی۔	۶۶	روزگار میں اضافہ کے لئے۔	۳۷	نظر بد کا ٹھہراؤ۔
۸۷	اہم احکام کیلئے۔	۶۶	بواسیر کا ٹھہراؤ۔	۳۷	جنات کے اثرات۔
۸۷	پیشاب کی جلن۔	۶۶	ملازمت نہیں ملتی۔	۳۸	بہت حد تک راحت ملی۔
۸۸	عدا کا لغو ہے۔	۶۶	تپ لرزہ کا علاج۔	۳۸	سلسلہ عوارضات۔
۸۸	ادبیری اثرات۔	۶۷	دردِ بازو کا علاج۔	۳۹	استحارے کا غلط مطلب۔
۸۸	یہ حالت کیسی حالت؟	۶۷	علاج بد بھنی۔	۴۰	ہمارے علم کی مجبوری۔
۸۸	مختلف مسائل۔	۶۷	دستوں کا علاج۔	۴۲	نظر بندی کے تماشے۔
۸۹	غیر مسلمین کیلئے دعا بغیر ہر اظہارِ شکایت۔	۶۷	گردے کی پتھری کا علاج۔	۴۲	برائے اولاد۔
۹۳	دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟	۶۷	ڈاڑھہ کیلئے کی ترکیب۔	۴۳	روحانی انقلاب۔
۱۰۰	کتابت کی غلطی۔	۶۷	اولادِ خیرینہ کیلئے۔	۴۳	آگ کھولنے کا طریقہ۔
۱۰۰	آپنی نقش کی راکھ کا مسئلہ۔	۶۸	آگ کھولنے کی ترکیب۔	۴۳	سب کچھ ضروری ہے۔
۱۰۰	غلطی کتابت کی۔	۶۸	روئے والے بچے کا علاج۔	۴۳	خصائے کی شرعی حیثیت۔
۱۰۰	ہزار سے باتیں کیجئے۔	۶۸	دشمنِ غالب نہ آسکے۔	۴۵	حصولِ ملازمت اور رزق کی فراوانی کیلئے۔
۱۰۱	ادبیری اثرات کا چکر۔	۶۸	ہر بیماری کا نقش۔	۴۶	خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔
۱۰۱	بچی کا نام۔	۶۸	اگر نہ ہر بلا جانور کاٹ لے تو۔	۴۷	برائے ذاتی معلومات۔
۱۰۲	روحانی زلچے کی اہمیت۔	۶۹	دردِ سر کی جھاڑ۔	۴۷	چھوٹے قد سے پریشانی۔
۱۰۲	کس کس چیز کے اعداد لئے جائیں۔	۶۹	کان کے درد کے لئے۔	۴۸	غمِ ثمر کے سلسلے۔
۱۰۳	آگے کی بات بتانے کا گر۔	۶۹	بھگیوں کی بات۔	۴۹	ماسٹر صاحب کی حکمتِ علی۔
۱۰۳	اعداد نکالنے کی ترکیب۔	۶۹	احکام سے بچنے کے لئے۔	۴۹	یک طرفہ بحث کا روگ۔
۱۰۳	جناتِ دھڑکے کو تاج کرنے کا ذوق۔	۶۹	دودھ کی کمی کو دور کرنے کے لئے۔	۵۰	جلد بازی کی بیماری۔
۱۰۳	گڑھاؤں کا چکر۔	۷۰	نقوے کا روحانی علاج۔	۵۰	حروفِ مقلات کی تعداد۔
۱۰۵	یہ جسمانی مرض ہے۔	۷۰	دی قد کے چھوٹے ہونے کا غم۔	۵۱	کرت یا بلایا کچھ اور؟
۱۰۵	ترقی رزق کے لئے۔	۷۰	اثراتِ محرک وجہ سے دردِ فکر کی بیماری۔	۵۲	جواب لوٹ کریں۔
۱۰۶	نزولِ زکام کا علاج۔	۷۱	رشتے نہیں آتے۔	۵۲	یہ بچا سے غیر متعلق۔
۱۰۶	ادبیری اثرات۔	۷۲	بہ بدوح کیلئے؟	۵۲	شادی نہ ہونے کا ڈر۔
۱۰۶	شوہر بھی مریض۔	۷۵	سروانی زبان کے اعمال۔	۵۷	مولانا منظور نے لکھے ہیں ہر اظہارِ شکایت۔
۱۰۶	باروتِ ماریوت کا جادو۔	۷۵	شیخ شد کی حقیقت کیا ہے؟	۵۹	ایک سوال میں کئی سوالات۔
۱۰۷	ستاروں کے اخراج کی بات۔	۷۵	شکایتِ تصویر کی۔	۵۹	علمِ نجوم کی جانکاری۔
۱۰۸	اچھے عامل کی تلاش۔	۷۶	یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور؟	۶۳	آسانی و لذت کے لئے۔
۱۰۹	تصویر اور رحمت کے فرشتے۔	۸۱	آیت کی تحقیق۔	۶۳	رزق کی فراوانی کے لئے۔
۱۱۰	آسیبی ڈک۔	۸۲	بے روزگاری سے پریشانی۔	۶۵	برائے جھکی مراد۔
۱۱۱	آن کو حلیف کی وجہ کیا ہے؟	۸۲	دردِ کتنی مرتبہ۔	۶۵	دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کیلئے۔
۱۱۳	مولانا اسد مدنی اور طلسماتی دنیا۔	۸۳	جن کی ناراضگی۔	۶۵	سکونِ قلب کے لئے۔
۱۱۳	برصیہ کی انتہا۔	۸۳	بحث ۸۶ کی۔	۶۶	حاصلت از مصائب۔

سے فرید ہے۔ روحانی ڈاک پڑھنے پڑھنے خیال آیا کہ میں نمک حرام ہوں جو ابھی تک آپ صاحب کیلئے شکر یہ کا خطا رسالہ نہ کر سکا۔ شکر یہ اس بات پر کہ میں نے آپ کو اپنی ایک مصیبت کے بارے میں لکھا تھا جس کا علاج آپ صاحب نے بذریعہ خط مجھے روانہ کر کے بہت حد تک راحت دلائی اور میں نے آپ صاحب کا بھیجا ہوا ورد مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راحت کا سبب بنے۔ جبکہ وہ ورد کیا ہے۔ تب سے میں بالکل خوش ہوں۔ ورد تھا یا نہ تھا اگر مجھے آگے بھی کچھ کرنا ہو گا تو براہ کرم میری رہبری کرتے رہنا۔

اللہ آپ کو ہمیشہ خوش و خرم کے ساتھ ساتھ آخرت میں سرفروزی عطا کرے۔ میری یہی دعا رہے گی۔ (آمین)

ہمارا شکر یہ ادا کرنے کے بجائے اس مالک کا شکر یہ ادا کریں۔

جواب جس کی دی ہوئی توفیق سے آپ نے اس کے نام کا ورد کیا۔ اور پھر اس کے فوائد محسوس کئے۔

آج کی مائدہ پرست دنیا میں اب اللہ اور اس کے کلام سے بھرپور ہی اٹھنا جا رہا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں اس کے نام اور کلام پر بھرپور کرنا اور وظائف کا شغل رکھنا بہت بڑی نعمت ہے اور یہ نعمت اس دنیا میں ہر ایک کو میسر نہیں ہے۔ آپ پر شکر واجب ہے ہر وقت اپنے مالک کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اور رفتہ رفتہ "اسلام" کی تعداد میں اضافہ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ جوں جوں وقت گزرتا رہے گا۔ آپ اس دلفی کے برکتیں زیادہ سے زیادہ محسوس کرتے رہیں گے۔ اور آپ کو یہ یقین ہو جائیگا کہ اللہ کے صفاتی ناموں کا ورد کرنے والا اللہ کے انعامات سے کس طرح فیضیاب ہوتا ہے۔

سلسلہ خواہشات

سوال از: نوشاد احمد۔ مونا منہ بھنجن۔

عرض یہ ہے کہ میری جن کو دیکھنے کی بڑی خواہش ہے اور ان سے ملاقات کی بھی میں بڑی خواہش ہے۔ اور کچھ لوگوں سے میں نے مشغلہ ہے کہ لوگ ان سے دوستی بھی یعنی انسان جن سے دوستی بھی کرتے ہیں۔ اور میری عمر تقریباً ۲۰ سال کے قریب ہے۔ اور میں نے آج تک جن کو نہیں دیکھا ہے جبکہ میرا گھر مسجد کے پاس ہی ہے۔ اور میں لوگوں سے سنا ہوں کہ جن لوگ مسجد میں رہتے ہیں۔ اور آدھی رات میں وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور میں آدھی رات کو بھی مسجد میں گیا ہوں۔ لیکن جن کو میں نہیں دیکھا پاتا ہوں۔ اسلئے امید کرتے ہوئے یہ خط لکھا ہوں کہ آپ ہمیں طہاسانی دنیا کے ذریعہ سے جن سے ملاقات دآن سے دوستی کے بارے میں ضرور بتائیں گے۔ اور مفصل طریقہ بھی ساتھ میں بتائیں گے۔ اور میں یہ خط طہاسانی دنیا

آپ اور آپ کا گھرانہ جنات کے اثرات میں مبتلا ہے۔ آپ کو اپنا اور **جواب** اپنے گھروالوں کا علاج کسی معتبر عامل سے کرانا چاہیے اور اس مسئلے میں غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ آپ کو قیامت کا لطف میں وہ قوتیں ہی آپ کی آنے والی نسل بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکے گی۔ آپ اپنے گھر میں روزانہ سورۃ بقرہ کی تلاوت کرائیں۔ اور چالیس دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ تلاوت کے وقت ایک ہالٹی میں پانی رکھ لیں۔ اس پانی پر سورۃ بقرہ پڑھنے والا دم کر کے اپنے ہاتھوں سے گھر کی تمام دیواروں پر چھڑکے اور گھر کے سب افراد اس پانی کے تین تین گھونٹ پیئیں۔ روزانہ رات کو بعد نماز شکر گھر کے چار کونوں میں اذان دیں۔ یا کسی سے دلوائیں۔ اور اتنی آواز سے اذان دیں کہ گھر کے سب افراد سن سکیں۔ گھر سے باہر آواز نہ جائے تو بہتر۔ جب تک آپ ان اثرات سے چھٹکارا حاصل نہیں کریں گے اس وقت تک جو چیز آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کی حرکتوں سے آپ محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔ گلاب بنے بھی شکایتیں علاج روحانی کے بعد خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ اور ایک مرتبہ "الحکم" کی آخری دو سویتیں پڑھیں۔ اور یہ تعویذ کسی عامل سے نقل کر آکر اپنے محلے میں ڈالیں۔ اور گھر کے سب افراد کے لئے یہ تعویذ تیار کرائیں۔

۷۸۶

۳۲۹۳	۳۲۹۶	۳۲۹۹	۳۲۸۵
۳۲۹۸	۳۲۸۶	۳۲۹۲	۳۲۹۷
۳۲۸۷	۳۵۰۱	۳۲۹۴	۳۲۹۱
۳۲۹۵	۳۲۹۰	۳۲۸۸	۳۵۰۰

بجسرتہ این نقش ہر قسم کہ آسیب در وجود این دفع شد

فی الحال آپ سورۃ مزمل اور سورۃ جن کی تلاوت جو روزانہ کرتے ہیں اسے بند کر دیں۔ اور مذکورہ نقش کو کسی میت میں پہن کر نہ جائیں ورنہ اس کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنات کے اثرات سے نجات دے عطا کرے۔ (آمین)

بہت حد تک راحت ملی

سوال از: ریاض احمد۔ کشمیر۔

اللہ آپ کو صحت و سلامت رکھے۔ (آمین ثم آمین) میں تاحال اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی نیک دعاؤں سے خیریت سے ہوں۔

عرض یوں ہے کہ رات کے سوا آٹھ بجے ہیں۔ میں کھانا کھا کر کانگری نگر بستر میں آپ کے رسالے طہاسانی دنیا کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جو آج ہی ایجنٹ

استخارے کا غلط مطلب

سوال ان روزیہ خانم ————— ناسک۔

بہت دنوں سے فلسفاتی دنیا کا مطالعہ کرتی ہوں۔ میری ایک پریشانی ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس کا حل بتائیں گے۔ آپ کے اوپر اللہ کا فضل و کرم ہے۔ آپ کے بتائے ہوئے طریقے پر چلنے سے کافی لوگ فیضیاب ہوئے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس طرح آپ سب لوگوں کی مدد کرتے رہیں! اللہ آپ کی عمر لمبی کرے۔ آمین ثم آمین۔

میں ایک لڑکے سے بہت پریشان ہو گئی ہوں۔ ہر وقت وہ میسری نظروں کے سامنے گھومتا رہتا ہے۔ میں اس کو بھولنے کی کوشش کرتی ہوں۔ لیکن نہیں بھول سکتی۔ میں اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن میرے والدین راضی نہیں ہیں۔ جب کہ میں نے استخارہ کیا تو مجھے ہر دن سبزی چیز نظر آتی۔ میں نے ایسا سنا ہے کہ اگر سبزی چیز خواب میں استخارہ کرنے کے بعد دیکھے تو اللہ کی مرضی ہے۔ میرے والدین میرا رشتہ ادا نہیں طے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اور کہیں کسی اور سے شادی کرنا چاہیں چاہتی۔ اس کا جواب آپ ضرور فلسفاتی دنیا میں شائع کریں۔ گھر کے پتے پر درود نہ کریں۔

میرے یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ اللہ کی مرضی ہے۔ اور والدین کیوں راضی نہیں ہیں۔

تم استخارے کا مفہوم غلط لے رہی ہو! استخارے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ کسی **جواب** معاملے میں اللہ کی مرضی ہے۔ بلکہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم نے جس مسئلے میں استخارہ کیا ہے اس میں بہتر کیا ہے۔ مثلاً اگر تم نے مذکورہ لڑکے سے شادی کیلئے استخارہ کیا ہے اور تمہیں خواب میں سبزی رنگ کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مذکورہ لڑکے سے شادی کرنا بہتر ہے۔ اور تمہا نہیں ہے۔ لیکن اسکو اللہ کی مرضی پر محمول کرنا۔ یا اسے حکم خداوندی سمجھنا غلط ہے۔

اگر اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں ہم کسی لڑکے کے بارے میں کسی صاحب رائے سے یہ دریافت کریں کہ یہ لڑکا کیسا ہے۔ اور ڈالاکا فی الحقیقت اچھا ہو تو صاحب رائے کا جواب یہ ہوگا کہ لڑکا اچھا ہے۔ اس جواب کو سنکر اگر ہم یہ کہنا شروع کر دیں کہ صاحب رائے کی مرضی ہے کہ شادی اسی سے کر دو تو ہمارا یہ کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔

استخارے میں بہتہ کسی مخصوص شخص کے بارے میں یا کسی مخصوص معاملے کے بارے میں اللہ کی مرضی نہیں۔ رائے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور قدرت کی طرف سے مختلف اظہاروں میں اُسے رائے دے دی جاتی ہے اسے ان حکم اور رمزا سمجھنا غلط ہے۔ یہ صرف رائے ہے۔ البتہ اللہ

کے پتے پر لکھا ہوں۔

امید ہے کہ آپ اس کو جلد سے جلد فلسفاتی دنیا میں چھپوائیں گے تاکہ ہم اس طریقے کو جان سکیں۔

عمر کے جس دور سے آپ گزر رہے ہیں۔ اس دور میں طرح طرح **جواب** کی خواہشات انسان کے دل میں گردشیں لیتی ہیں۔ اور خواہشات کا سلسلہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ اگر اس کو لگام نہ پھنائی جائے تو پھر بدن درازی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر انسان اس سلسلہ خواہشات کے آگے بے بس ہو جاتا ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ لوگوں کی تمنائیں پوری نہیں ہوتیں یہاں کہ لوگ قبرستان میں پہنچ جاتے ہیں۔

جنات کو دیکھنے کی خواہش زندگی کی ایک غیر ضروری خواہش ہے۔ اگر آپ کی یہ خواہش پوری بھی ہو جائے تو آپ کو کوئی فائدہ پہنچنے والا نہیں۔ اور اگر پوری نہ ہو تو کوئی نقصان بھی ہونے والا نہیں۔ اور پھر یہ کیا ضروری ہے کہ اس غیر ضروری خواہش کے پورا ہونے کے بعد آپ اسی طرح کی خواہشات سے اپنا بیجا چھڑالیں گے۔ نفس تو نفس ہی ہے۔ جب ایک بار آپ اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے تو پھر بار بار آپ کو اس کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑیں گے۔ انوالے کل میں یہ خواہش کرے گا کہ حضرت جبریلؑ کو دیکھو۔ پھر خواہش کرے گا کہ حضرت میکائیلؑ سے ملاقات کر دو۔ پھر آرزو ہوگی کہ ایک بار اللہ کا دیدار ہو وغیرہ۔ تو میرے بھائی خواہشات کے اس گیسوئے دراز سے پھر جنات حاصل نہیں ہوگی۔ لہذا دانشمندی کا تقاضا ہے کہ پہلی ہی خواہش پر آپ اپنے نفس کو یہ سبق پڑھا دیں کہ میں تیری الٹی سیدھی خواہشات پوری کرنے والا نہیں۔ ناکہ آئندہ وہ کسی نادان بچے کی طرح آپ کے سامنے بلک کر آپ کو مجبور نہ کر سکے۔

بیشک جنات مسجدوں میں بھی رہتے ہیں۔ اور جنات مندروں میں بھی رہتے ہوں گے۔ جس طرح انسانوں میں مسلمان، کافر، ہستی، شیعہ سبھی مذاہب اور مذاہب کا سلسلہ قائم ہے۔ وہ اللہ کے فرمانبردار بھی ہیں اور نافرمان بھی۔ نیک جنات مساجد اور مقدس مقامات میں رہنا پسند کرتے ہوں گے۔ اور وہ جنات محمد و ولایت اسلام سے محروم ہیں وہ بظاہر اور گندے مقام پر سکون محسوس کرتے ہوں گے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ آپ اس طرح کے چکروں سے آزاد ہو کر اللہ سے ٹو لگائیں۔ آپ کے اندر جب معیاری قسم کی پرہیزگاری پیدا ہو جائیگی اس وقت جنات خود آپ کے گم ہدہ ہو جائیں گے۔ ہم نے آپ کیلئے بہتر کچھ لکھ دیا ہے۔ آگے آپ کی مرضی۔

کیلئے ہے؟

اب رہا ہے کہ تم اس لڑکے کو کھول نہیں پاتیں۔ اس کا علاج بہتانا ہے۔ لوبہ کا ایک ٹکڑا لے کر اس پر ۳۱۳ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر دو۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ۔ اور پھر اس ٹکڑے کو ایک لونا پانی خوب کھولا کر اس میں ڈال دو۔ جب پانی ٹھنڈا ہو جائے، لوبہ کا ٹکڑا اس میں سے نکال دو۔ اور صبح و شام ۱۲ دن تک اس پانی کے چھ گھونٹ پی لیا کرو۔ اور نیت یہ رکھنا کہ اللہ اس لڑکے کا تصور تمہارے قلب ذہن سے نکال دے۔ اللہ اللہ ۱۲ دنوں کے اندر اندر تمہیں عشق کے اسرار میں مغموم ہو جائے گا۔ پھر تم اپنے ماں باپ کی رضا میں خوش رہو گی۔ اور اسی میں تمہارے رب کی بھی رضا ہو گی۔

ہمارے علماء کی مجبوری

سوال از محمد عزالدین قاسمی۔ بیٹا مڑھی۔

میں ایسے حلقے میں ہوں جہاں جادو گری اور سحر وغیرہ کا کافی رواج ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ باضابطہ طور پر عمل کرنا اور چلہ کشی کرنا شروع کر دوں۔ کیوں کہ دم بھونک کرنے میں عمل اور چلہ کا خاص اثر ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ہی میں اپنا رہبر بناؤں اور استاد بنادوں تو آپ کی کیا رائے ہے۔ کیوں کہ لوگوں کو ان مرض میں مبتلا دیکھ کر میرے دل کو کافی دکھ ہوتا ہے۔ ویسے جو مجھے زیادہ صراحت ہے۔ تو آپ ہی کے تعویذات نقل کر کے دیتا ہوں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ میں جہاں تک ہو سکے۔ علوی کی خدمت کر دوں۔ اور ان کو ان اسرار کی تکلیف سے بچاؤں۔

کیا تعویذات لکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ عامل ہو۔ یا کسی اچھے عامل سے تربیت یافتہ ہو۔ یا چلہ کشی کی ہو۔ براہ کرم جواب نہایت فرمائیں۔

میں سفر میں رہتا ہوں یعنی کشمیر میں۔ میں بہار کا رہنے والا ہوں۔ یہاں میں چاہتا ہوں کہ ٹوشن وغیرہ دیکھنے پڑھنے کو ملے۔ تاکہ اس سے ضروریات وغیرہ پوری کر سکوں۔ لیکن جتنا میں چاہتا ہوں نہیں مل پاتا ہے۔ کیوں کہ یہاں کی عوام مرقہ علوم پر کافی روپے صرف کر دیتے ہیں۔ لیکن دینی علوم پر نہیں کرتے ہیں تو براہ کرم صبح و شام کوئی ایسا مرقہ وظیفہ یا ترکیب بتائیں جس سے رزق کے اسباب پیدا ہو سکیں۔ کیوں کہ باہر رہنے والا لڑکا کے لئے افراتہات تو آپ خود دہانتے ہیں۔

برائے کرم کوئی وظیفہ ضرورہ دے کر دیں گے۔ میں شدت کے ساتھ انتظار کر رہا ہوں گا۔

میں نے عامل کر دیکھا ہے۔ اس کے خلاف کرنا اللہ سے حاصل کر ڈالنے کی قوت میں ہے۔ لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کی شادی کے سلسلے میں استخارہ کر دیکھا ہی نہیں تھا یا تمہارے والدین کو یہ علم نہ تھا یا یہ حق تمہارے والدین کی تھا اگر تمہارا طرح ہندوستان میں رہنے والی ہر مسلمان لڑکی اپنی شادی کے سلسلے میں خود ہی استخارہ کرنے لگے گی تو گھروں کے نظام درہم برہم ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ماں باپ کی وقعت میں کمی آئے گی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ کے سامنے اُن تک کرنے کا صرف مشورہ ہی نہیں۔ بلکہ حکم دیتا ہے۔

مگر ابھی تمہارا خود استخارہ کرنا درست نہیں تھا۔ استخارہ ایک غیر جانب دار انسان کو کرنا چاہئے۔ جو پہلے سے متعلقہ شخص کے لئے اچھی جبری رائے نہ رکھتا ہو۔ اگر کوئی انسان کسی کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کا استخارہ معتبر نہیں ہوگا۔ کیوں کہ اس کا ذہن دوجان استخارے کے حقیقت میں غلط طوط پیدا کرے گا۔

جب تم اس لڑکے کے عشق میں مبتلا ہو تو تمہیں تو خواب میں اچھا ہی پہلو نظر آتا رہے گا۔ اس لئے عقل مندی کا تقاضہ یہی تھا کہ استخارہ تمہارے بچہ کے کوئی اور کرتا۔

ہمارا ذاتی مشورہ یہ ہے کہ تم اپنے والدین کے حکم کے آگے اپنا سر جھکاؤ۔ اور یقین کر و اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

آج کل جو بنا سستی قسم کے عشق مارکیٹ میں چل رہے ہیں انساؤ کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بالخصوص خواتین کی بلیوں کے لئے یہ بال جان بنے ہوئے ہیں۔ کسی کو پسند کرنا مجرا نہیں ہے۔ لیکن اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر بچا جانا اور اپنے ماں باپ کی آبرو اور اپنے مذہب کے ناموں کو کسی کے لئے تار تار کر دینا نہ بھاری ہے۔ نہ حسن انسانیت۔ نہ لڑکا نہیں، اگر وہ شریف ہے اور حقیقتاً باوقار ہے تو عمر بھر ہمیں پیار دینے کے بعد بھی اتنا پیار نہیں دے سکتا۔ جتنا پیار تمہاری ماں اور تمہارے باپ نہیں دے چکے ہیں۔

اپنے اللہ سے دعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ اللہ تمہارے ماں باپ کے دل میں اس لڑکے کی محبت ڈال دے۔ اگر تمہارا کماں بآ کی خوشی کے ساتھ تمہاری یہ آرزو پوری ہو جائے تو تمہاری خوش نصیبی ہے۔ اور اگر تمہاری یہ آرزو تمہارے ماں باپ کی ناراضگی کے ساتھ پوری ہو تو اس کو اپنی بد نصیبی سمجھنا۔ اس لئے کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اولاد اگر ان حقائق کو نظر انداز کر کے زندگی گزارنے کا تہیہ کر لے تو اسے استخارہ کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ جو بندہ اللہ کے حکم ہی کو ٹھکرا رہا ہو اسے کسی بارے میں اللہ سے رائے مانگنے کا حق ہی

سے بھی واقف نہیں ہوں گے۔ جنہیں نقش بھرنے کا قیاس کیا ہے۔ نقش کی سطحیں کھینچنی بھی نہیں آتی ہوں گی۔ لیکن بستی والوں کے اصرار پر انہوں نے تعویذ ضرور لکھ کر دیتے ہوں گے۔ اور یہی نہیں کہ دوچار مرتبہ یہ غلطی کر لے ہوگی۔ اتفاقاً جب لوگوں کو فائدہ ہو گیا ہو گا۔ تو انہوں نے باقاعدہ تعویذ گنڈوں کی دکان پر کھول لی ہوگی۔ لا حول ولاقوۃ۔

ان ہی باتوں کی وجہ سے علیات کی لائن جو ایک شاہی لائن تھی۔ حد سے زیادہ بدنام ہو گئی ہے پہلے طبع جرمی مالگیر شاہ جہاں وقت کے بادشاہ اور ادلیا راس فن میں رہ چکی تھیں۔ اب لکھنؤ اس لائن کو اپنے ہوتے ہیں۔ اور جسے دیکھو اپنے گھر پر دوڑ لگا کر لوگوں کا آؤ بٹار ہلے اور اپنا اوسیدھا کر رہا ہے۔

جب آپ نے باخا بگلی کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو استاد تو آپ کسی کو بنائیں۔ لیکن اب استاد کے مشورے کے بغیر اس میدان میں ایک دم بھاگنے اور دوڑ لگانے کی کوشش نہ کریں۔ ترقی کی رفتار دیکھی جاتی ہے۔ اگر آپ آہستہ آہستہ باقاعدگی کے ساتھ قدم اٹھائیں گے تو انشا اللہ ایک دن آپ کو منزل مقصود مل کر رہے گی۔ اور اگر سر ہٹ بھاگیں گے تو گرنے کا ادوار بار گرنے کا خطرہ رہے گا۔ علیات ہی کی نہیں کوئی بھی لائن محنت و ریاضت اور کسی کی رہنمائی حاصل کئے بغیر نہیں آتی۔

آپ یا تو معافی طور پر کسی کو اپنا رہبر بناتے۔ ورنہ خادم سے مراسلت رکھتے۔ اور اپنا ایک مدد فوٹو بھیجائیں۔ میں آپ کو آپ کی اہلیت دیکھتے ہوئے اہم راہ بتانے سے گریز نہیں کروں گا۔ ایک یہ بھی یاد رکھیں میں صرف تعریفوں سے خوش نہیں ہوتا۔ میں نے آپ کے آپس میں جو نظر انداز کر دیا ہے جو میری تعریفوں پر مشتمل تھا۔ کچھ سیکھنا ہے تو سیکھنے کے طریقے سے سیکھیں۔ مدد ناس دنیا میں ایسے ہی استاد مل جائیں گے جو پہلے ہی دن آپ کے ساتھ آسمان پر کھنڈ باندھنے کی اجازت دے دیں گے۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اور نہ ایک دم آپ کو نقش لکھنے کی اجازت دیں گا۔ اگر ریاضت، مشقت اور جملہ کشی کا ارادہ ہو۔ اور طبیعت میں صبر و ضبط بھی ہو تو جوابی لغافوں کے ساتھ مراسلت کرتے رہیں۔ روحانی ڈاک کے کام میں بار بار آپ کے غلطوں کے جوابات نہیں دیتے جاسکیں گے۔ آپ کے دو سوالوں کا جواب اب تک کی تحریر میں آ گیا ہے۔

رزق کی فراوانی کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ۲ مرتبہ سورۃ الم نشرح ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور ۳ مرتبہ سورۃ قدر پڑھا کریں۔ اور عشاء کے بعد "یا رزاق یا ذا السعۃ" کی ۱۱ سبھیں پڑھا کریں۔ انشاء اللہ رزق میں ترقی ہوگی اور جہاں جہاں سے کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ وہاں وہاں سے بھی رزق ملنا شروع ہو گا۔ شرط یہ ہوگی کہ ایمان و یقین کے ساتھ مذکورہ وظائف کو

ہمارے علم اس کی یہ مجبوری ہے کہ ان کے چہرے ہرے اور چلنے کیوجہ سے عوام ان سے تعویذ طلب کرتے ہیں۔ اور عوام کے بے پناہ اصرار کے سامنے وہ اپنے گھٹے ٹیک دیتے ہیں۔ اور جہ جاتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ لاکھ اور دھڑے نقل کر کے دیدیتے ہیں۔

تعویذ شاید زندگی کی مجبوری بن چکا ہے۔ اور توڑے فیصد علم تعویذ میں کچھ نہ کچھ مشغول رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ ازراہ ذوق تعویذ لکھ رہے ہیں۔ کچھ پیٹ کی مجبوری کی خاطر اور کچھ علماء اپنی شکل و صورت کا بھرم رکھنے کے لئے لیکن یہ فن سیکھنے میں سب کو شرم آتی ہے۔

کوئی مولوی اگر قاتل پڑے بغیر فتویٰ دینا ہے تو اس کے فتووں کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اور اسے کوئی مفتی کہنے کی غلطی بھی نہیں کرتا۔ لیکن اس دنیا میں دھلے ایسے کتنے مولوی ہیں جو دن رات تعویذ گنڈے کر رہے ہیں جبکہ انہیں علیات کی الف بے کا بھی پتہ نہیں۔ اور طرز تراشہ یہ ہے کہ وہ عوام و خواص میں حاصل کی حیثیت سے چلنے پہچانے جاتے ہیں اور بزم خود بھی وہ حاصل ہی نظر آتے ہیں۔

دینی تعلیم کا رسالہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص فاضل نہیں ہو سکتا۔ اگر طبیب یونانی کی چند کتابیں پڑھ کر کوئی طبیب نہیں بن سکتا۔ اگر سوجنی کی دس بیس کتابوں کا مطالعہ کرنے سے کوئی ڈاکٹر سیرجین نہیں کہلا سکتا۔ تو علیات کی ایک دو کتابیں صرف خرید کر پڑھ کر بھی اس دنیا کے لوگ قابل کیسے بن جاتے ہیں۔ اور اللہ کے مباحب عقل بندے بھی ان پر ہر دوسرے کو کر کے لگتے ہیں۔ پرناز تو ہمارے بھی کچھ میں نہیں آتا۔

فتویٰ کی بات ہے کہ آپ نے اس لائن کو اختیار کر کے کیلئے باقاعدگی اور باخا بگلی کو کچھ تو اہمیت دی۔ زیادہ خوشی ہمیں اس وقت ہوتی اگر آپ نے آج تک کسی کو ایک تعویذ بھی نہ دیا ہوتا۔ لوگوں کا اصرار اپنی ہر لیکن حقیقت کا اظہار اپنی جگہ ہونا چاہیے۔ سچ کچھ کہہ دینے میں کوئی حار محسوس نہیں کرتے کہ بھی ہم اس بارے میں کچھ جانتے نہیں۔ اور جب جانتے نہیں تو اس سلسلے میں کچھ کریں گے نہیں۔

آپ یقین کریں جس انسان نے اپنی کم علمی کو محسوس کیا اور بر ملا اس کا اعتراف کیا۔ وہ زیادہ دنوں تک کم علم نہیں رہتا۔ دولت علم حقیقت پسندی ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ جو لوگ عیار و ستار ہوتے ہیں۔ انہیں یہ دولت حاصل نہیں ہوتی۔ اور اگر حاصل ہو بھی جاتی ہے تو پھر بہت جلد سلب بھی ہو جاتی ہے۔ ہم نے آج تک کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں دیکھا جو یہ کہتا ہو کہ میں باقاعدہ ڈاکٹر نہیں ہوں۔ لیکن جب بستی کے لوگوں نے بار بار مجھ سے دوا مانگی تو میں نے نسخہ لکھ کر دیدیا۔ لیکن ہماری دنیا میں ایسے روحانی ڈاکٹر نہیں ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں مل جاتیں گے کہ جو علیات کا بجد

کم سے کم چار ماہ تک جاری رکھیں۔

نظر بندی کے تماشے

سوال از: جیل افتر انصاری۔ مونا تھ بھنجن۔

میرے محلہ کے قریب ایک جادوگر اپنا کھیل دکھا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا۔ وہ جادوگر اس لڑکے کو ایک کچھو میں بند کر دیا۔ اور کچھ دیر کے بعد جادوگر کی آنکھیں خون کی طرح سُرخ ہو گئی اور اس کے بعد ایک چھری لی۔ جادوگر کچھوے میں اتنا تیز مارا جیسے معلوم ہوتا تھا کہ لڑکے کا پیٹ حقیقت میں کٹ گیا۔ چھری مارنے کے بعد کچھوے میں سے ایک پیچھڑا نکلا۔ جو دیکھنے میں معلوم ہوتا کہ یہ اسی لڑکے کے پیٹ میں سے نکلا ہے۔ وہ پیچھڑا بالکل تازہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اس حرکت کو دیکھنے والا کئی لڑکے ڈر گئے۔ اور بھی اس کے علاوہ اسی طرح کا کئی کھیل دیکھا۔ جس سے پورے مجمع میں سے ایک شخص کی آواز نہیں نکلتی تھی۔ سچی لوگ ڈر گئے تھے۔ اور وہ کچھ بے کا لوگوں سے سوال کیا جس کو لوگوں نے فوراً دیدیا۔ اور جب کچھ اٹھولا تو لڑکا اس میں بالکل صحیح تھا۔ لیکن جب اس نے چھری ماری تھی تو اس میں سے ایک، بھیا، اب قسم کی آواز بھی نکلتی تھی اور اس کے بعد سیری ملاقات ایک آدمی سے ہوئی تو میں نے ان کو سارے داستان بتادی تھی تو اس نے کہا کہ قرآن شریف میں ایک آیت ہے۔ اگر آدمی اس کو پڑھ لے تو اس کے سارے کارنامے اس کے سامنے اُبلا نکلے۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ یہ تمام شکل شیطاں اختیار کر لیتا ہے اور جادوگر پھر کبھی نہیں دیکھا۔ ہم بہ خطا امید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ قرآن شریف کی آیت کی ہمیں ماہنامہ طلسانی دنیا میں شائع کر کے دیں۔ اور یہ بھی ہم امید کرتے ہیں کہ آپ نو مبر کے زمانے میں اسے شائع کر دیں گے۔ اور ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو۔ آپ اسے معاف کریں۔

اس طرح کے کھیل تلے مداری لوگ کرتے پھرتے ہیں۔ اور وہ **جواب** نظر بندی کے ذریعہ لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی اقدام کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ تماشے بچوں اور کم عقل لوگوں کو بہکانے کے لئے اور پھر ان کے ذریعہ اپنی ردی روزی کا بندوبست کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ نے جس کی قسمت میں روزی کا جو ذریعہ لکھ دیا ہے وہ اسی طرح روزی حاصل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ کچھ لوگ چوریاں کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ لوٹ مار میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ کسی اور طرح لوٹ کھسوٹ اور فریب دہی میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ کھیل تماشے دکھا دکھا کر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں۔ آپ یوں ان کی گہرائی تک پہنچنا چاہتے ہیں اور اس سے فائدہ بھی کیا ہوگا۔

جن صاحب نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ قرآن حکیم میں کوئی آیت ایسی ہے کہ اس کے ورد سے حقائق روشن ہو جاتے ہیں۔ تو ان ہی سے حوالہ طلب کرتے کہ وہ آیت کس کس پارے یا کس سورۃ میں ہے۔ ویسے قرآن حکیم میں ایک نہیں متعدد ایسی نظر بندی کو توڑنے کی ہیں یعنی ان آیتوں کے عامل پر نظر بند کیا جادو کام نہیں کرتا۔ مثلاً عامل اگر بڑے کھلونے کو دیکھ ثابت کرے گا۔ تو دیکھنے والوں کو وہ دیکھ ہی معلوم ہوگا۔ مگر عامل کو وہ بڑا کھلونا ہی نظر آئے گا۔

سورۃ طارق کی آخری ۳ آیات ہر قسم کی نظر بندی کے توڑنے میں تیر بہید ہیں۔ اور مولانا مرقبہ ایک جگہ میں پڑھ کر ان کی زکوۃ ادا فرماتی ہے۔ لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ان جگہوں میں پڑھنے کے بجائے کسی مفید کام میں اپنا وقت لگائیں تو بہتر ہے۔

برائے اولاد

سوال از: غلام نبی کوٹے۔ سرنگر۔

میرے بھائی کا نام عبد الجبار ہے۔ اور ہماری ماں کا نام فطی ہے۔ میرے بھائی کی شادی کو تقریباً آٹھ سال ہوئے اور اس کی بیوی کا نام جوہ ہے۔ مگر آج تک ان کے ہاں کوئی بچہ نہیں ہوا۔ گو کہ بہت سارے فقیروں، ڈاکٹروں اور علمبروں کے پاس گئے۔ مگر بے سود۔ ان دونوں کو آپس میں بہت پیار ہے۔ کیا آپ بچہ نہ دے سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں جانکاری دے سکتے ہیں۔ اگر بچہ ہوگا تو کس طرح؟ کوئی روحانی علاج بتا کر ممنون احسان فرمادیں۔ آپ چونکہ ایک اچھے بزرگ اور دانا ہیں۔

امید ہے کہ کوئی نہ کوئی طریقہ بتائیں گے جس سے ہماری پریشانی دور ہو جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتائیں کہ بچہ کیوں نہ جاتا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے جبکہ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد کہا کہ یہ دونوں بچہ پیدا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایک ہر نے کہا کہ ان کے بیابانہ ضرور ہوگا۔ یہ کونسی بد فہمی ہے۔ آگاہ فرمائیں۔

اولاد کے لئے ایک مجرب عمل نقل کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل بارہ گزیر **جواب** میں آچکا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے کبھی خطا نہیں کرتا۔

عمل یہ ہے کہ ایک بڑا انار لیں۔ اور اس میں چار بھانگیں اور اس طرح کر لیں کہ وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔ پھر ان پر سورۃ یسین اور اس طرح پڑھیں کہ ہر یسین سے پچھ لٹ کر پھر پڑھیں۔ سب سے پہلے یسین اذہرت لٹ کر پھر شروع سے پڑھیں۔ دوسری مرتبہ دوسرے یسین سے پچھ لٹیں۔ تیسری مرتبہ تیسرے یسین سے پچھ لٹیں۔ اس طرح ساتواں یسین سے پچھ لٹ کر پھر شروع سے پڑھیں۔ اور ہر یسین تک پڑھنے کے بعد انار ہر

ذم کرنے رہیں۔ پھر ختم سورۃ پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح کل ۸ مرتبہ انار پر دم کریں۔ یہ عمل غسل ایام سے فارغ ہونے کے بعد کریں۔ اور رات کو طیفہ روجبت ادا کرنے کے بعد ایک پھانک شوہر کھالے اور ایک پھانک بھی کھالے۔ اور اگلے دن غسل کے بعد ایک پھانک شوہر اور ایک پھانک بھی کھالے۔ اور ایک پاؤ کشش اور سوا کلو بھنے ہوئے چنے کسی بچوں میں تقسیم کر دیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

روحانی انقلاب

سوال از: محسن الشارقہ (فلج)

اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں بلند مقام عطا کرے آمین۔ ایک خط ڈالنے کے بعد مجھے بڑی تاریخ پیدائش انڈیا سے منگوا یا ہیں۔ جو تحریر گر رہا ہوں۔

تاریخ پیدائش: یوم چہار سنبرہ ۲ محرم ۱۳۱۵ھ۔

نام: محسن، ماں: سعدیہ، اور والد صاحب کا نام: صالح۔

الحمد للہ اب خواب بہت اچھے آرہے ہیں۔ پہلے سادھو مندروں اور بھینے کتے آتے تھے۔ اب مسجد نماز، اذان وغیرہ کے خواب نظر آتے ہیں۔

میرے لئے مزید کوئی ہدایت ہو تو تحریر فرمائیں۔

اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے حفاظت کی برکت سے آپ کے اندرون میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اور آپ کے اندر کی دنیا آہستہ آہستہ بدلنے لگی۔ جب روح کے نہاں خانے میں انقلاب آجاتا ہے۔ تو پھر خواب و خیال بھی بدل جاتے ہیں۔ اور ذہن و وجدان پر انوارِ خداوندی کی ہار شیں پڑنے لگتی ہیں۔

اب آپ ایک تسبیح روزانہ درودِ براہیم کی پڑھا کریں۔ اور اللہ کے اہم ذاتی کا ذکر روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کے حالات بھی بدلیں گے اور آپ کی روحانی قوت میں بھی زبردست اضافہ ہوگا۔ آپ کے لئے بدھ کا دن اہم ہے۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام "نیلماکٹ" ۳۴ مرتبہ پڑھنا۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

آگ کھولنے کا طریقہ

سوال از: منکاہ فیصل۔ مٹوانہ بھغن۔

میں ایک سوال آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اُسے طلسماتی دنیا میں جگہ دیں گے۔ اور ساتھ میں جوابی پوسٹ کارڈ بھی موجود۔ سوال: میں ایک دکان پر بیٹھا تھا اور دکاندار پکڑی چھان رہا تھا۔ اور اس کی سب پکڑی کچی تیار ہو کر نکلتی تھی۔ وہ کافی ہریٹان تھا تو ایک

صاحب نے قرآن کی آیت پڑھ کر کے دم کیا۔ تو بالکل پکڑی دسی نکلتی گئی جیسی کہ چاہیے تھی۔ اور اس سے پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ کسی نے اس کی آگ کو باندھ دیا تھا۔ تو برائے بہرانی آپ ہیں آگ باندھنے کا طریقہ اور اس کے کھلنے کا طریقہ بتادیں۔ میں فزائش ہوگی۔ اور باقی سب ٹھیک ہے۔

میں آگ باندھنے کے طریقہ سے قوافض نہیں ہوں۔ البتہ آگ

جواب

کھولنے کا طریقہ بتائے دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ جب کسی جگہ کسی بھی طرح کی بندش کا شبہ کریں تو یہ آیت اِنتھو یکتیڈ فن کینڈ اِو اکتیڈ ختند اِو فیل الکھڑ یٹ اِمیہلھو یکتیڈ اِو پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ آگ کھل جائے گی۔ اور ہر طرح کی بندش رفع ہوگی۔

اس آیت کا معاملہ بننے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ اس آیت کو ۵۰۰ مرتبہ ۲۰۵ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد آپ کسی بھی بندش کو رفع کرنے کے لئے اس آیت کو اگر ایک مرتبہ بھی پڑھ کر دم کر دیں گے تو اللہ کے فضل و کرم کی بنا پر فوڈ اثر سامنے آئے گا۔ اور مقصد میں کامیابی ملے گی۔ منفی کام نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کسی کو اس کے طریقے بتانا ہوں۔ تو آگ باندھنے والے طریقہ کے لئے سعدیہ قیول کریں۔

سب کچھ ضروری ہے

سوال از: راجند سنگھ۔ پلوامہ کشمیر۔

میں طلسماتی دنیا ترہینے پابندی سے پڑھتا ہوں۔ اور آج پہلی بار اس امید کے ساتھ خط لکھ رہا ہوں کہ آپ مجھے ناامید نہیں کریں گے۔

"طلسماتی دنیا" میں پیناٹرم کے بارے میں معلومات ہوئی۔ میں نے پیناٹرم، سمریزم کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ مجھے ان چیزوں کا بہت شوق ہے۔ میں تقریباً دو سال تک سمریزم کی مشق کرتا رہا۔ پر مجھے کوئی کامیابی نہیں ملی۔

میں نے ایک سال تک شمع بینی کی مشق بھی کی۔ ٹیلی پتھی سیکھنے کے لئے ٹیلی پتھی کمانڈ میں لکھا تھا کہ شمع بینی کی مشق کرنے کرتے ایک دن شمع کی کو میں کسی عورت کا حسین چہرہ نظر آئے گا۔ پر مجھے ایسا کچھ دکھائی نہیں دیا۔ آپ کو ہی میں لکھ رہا ہوں۔ اور آپ ہی اچھی رائے دیجئے۔ مجھے سمریزم اور ٹیلی پتھی سیکھنے کا بجد شوق ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ میں یہ کیسے سیکھوں گا۔ اگر میں آپ کے پاس آؤں تو کیا آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیا آپ مجھے یہ سب سیکھنے کیلئے میری رہنمائی کریں گے۔

امید ہے کہ آپ جواب ضرور دیں گے۔

جواب

کسی بھی دستر خوان کی اہمیت میں اضافہ کرنے کیلئے مال دہی،

اپنے پیروں پر کھڑے نہ ہوں۔ یہ نہ سمجھیں کہ سبکے بھائیوں کی مدد نہ کرنے سے ثواب نہیں ملے گا۔ ثواب جب تک ملے گا جب آپ کسی مسجد یا مدرسہ کی رسید کٹوائینگے۔ ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ مدد کے اولین حقدار اپنے غریب رشتے دار ہی ہوتے ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسرا قارب بھی مدد کے حق دار ہوتے ہیں۔ پھر اس پاس رہنے والے لوگ بھی بوجہات کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان حضرات کی امداد کے بعد بھی اگر دستِ سخت ہو تو مساجد اور مدارس کی امداد سے بھی واسن نہیں گناہا چلے۔ ان اداروں کی مدد بھی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ایک دوسرے کے تعاون ہی سے چلتے ہیں۔ لیکن آپ کے لئے سہولت بھائیوں کی مدد نہ ضروری ہے۔ ثواب کی نیت سے اپنے اللہ کی رضا کی نیت سے ان کے ساتھ تعاون کرنا اور احسان نہ سمجھیں بلکہ فرض سمجھ کر ان کی مدد کریں۔ اور اپنی روزی میں دستِ کے لئے روزانہ ۳۶۰ مرتبہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ پڑھا کریں۔ یوں آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی کمائی میں اضافہ بھی ہوگا۔ اور برکت بھی ہوگی۔ برکت ہوتی ہے تو کم میں بھی تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر بھی بچ جاتا ہے اور برکت نہ ہو تو زکوٰۃ سے زیادہ کمائی میں بھی روزانہ ہی پڑا رہتا ہے۔ اور کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ رب العظیم آپ کے بھائیوں کو روزگار عطا کرے۔ اور آپ کی روزی میں اضافہ بھی کرے اور آپ کے گھر میں غیرو برکت کی بات نہیں بڑھائے۔ آمین۔

خوف کھانے کی ضرورت نہیں

سوال: منظور دندوق _____ کشمیر

بعد فرض یہ ہے کہ میں ایک طالب علم ہوں۔ اور میری عمر ۱۷ سال ہے۔ میں آپ کا یہ دینی رسالہ طلساتی دنیا ہر مہینے خریدنے کیلئے شہر جانا ہوتا۔ دراصل میرے دل میں ایک خوف ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ مجھے بچپن سے روحانی علیات کرنے کا شوق تھا۔ اور اس سلسلے میں میں نے بہت سی کتابیں بھی خریدیں۔ لیکن جبکہ میں طلساتی دنیا کا خریدار بنا ہوں۔ میرے دل میں ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ اگر میں کوئی روحانی عمل کروں تو یہ کہیں اُس عمل کی بے حرمتی نہ ہو جائے اور نتیجہ یہ نکلے کہ فائدہ کیلئے نقصان ہی اٹھانا پڑے۔ اسی لئے آپ کو خط لکھ رہا ہوں کہ کیا میں روحانی علیات جیسے قاضیات اور آج کروں کہ نہیں۔ اور ان علیات کو کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات مجھے کرنے پڑیں گے۔

ہر بات کے میرے اس سوال کا جواب اپنے طلساتی دنیا کے اگلے شمارے میں دے کر مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ طلساتی دنیا کے مطالعہ سے لوگوں میں **حجاب** اختیار پیدا ہو گئی ہے۔ اور رفتہ رفتہ لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ توبہ کٹے یوں ہی کوئی چیز نہیں ہیں۔ بلکہ باقاعدہ یہ ایک فن ہے اور فاضل اور طریقے ہی سے یہ آتا ہے۔ اور سلیقے کے ساتھ اور خوف خداوندی کے ساتھ کرنے سے اس میں اثرات پیدا ہوتے ہیں۔

لوگوں کا اس سے پہلے یہ حال تھا کہ ایک دو کتابیں ہانا اسے خریدتا اور عامل بن گئے۔ جو قواعد کی خبر نہ شرائط کا پتہ اور دھڑا دھڑا لوگوں کا علاج کر رہے ہیں۔ اور پیسے بطور ہے ہیں۔

اب طلساتی دنیا کی تحریک سے یہ ہوا ہے کہ لوگ بغیر جاننے کچھ کرنے سے خوف کھانے لگے ہیں۔ لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ خوف کھانے سے بھی بات نہیں بنے گی۔ بات بنے گی خوف اور احتیاط کے ساتھ اس لائق میں آنے سے۔ محنت اور لگن کے ساتھ اور قواعد و شرائط کو ملحوظ رکھ کر میدان میں آئے۔ اللہ کا فضل آپ پر سب یہ لگن ہوگا۔ مائے کے پیٹ سے کوئی فکرا پیدا نہیں ہوتا۔ سب ہی اس میدان کا دراز میں کوشش اور جدوجہد کر کے کامیابی کی تلید حاصل کرتے ہیں۔ پھر آپ کو فخر و کیوں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نادانی اور جہالت کے قیل سے ہے کہ انسان روحانی علیات میں قدم نہ کھنے سے پہلے اعتراضات اور ہزاروں ٹوک کے چکروں میں پڑ جاتے۔ یاد رکھیں کہ یہ چیزیں غیر معمولی نہیں ہیں۔ غیر معمولی چیز ہے کہ آپ انھیں محنت کرنے اپنے اندر روحانی جہد پیدا کر لیں۔ اور یہ ہر عبادت و ریاضت اور گناہوں سے دھڑ رہنے پر پیدا ہوتا ہے جس دن یہ پیدا ہو جائے گا اگلا دن آپ کو قاضیات کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آپ کا دل و دماغ احتیاط روشن ہو جائے گا کہ آپ مریض کی شکل دیکھ کر نادانانہ پتکے کہ اسے کیا پریکٹس لینی ہے اور ان پریکٹس کا حل کیا ہے۔

طلساتی دنیا میں دس دس علیات کی تمام قطبیں غور و فکر سے سچا پڑھیں اور پھر کوئی فیصلہ نہ کیجئے۔

برائے ذاتی معلومات

سوال: ان شفیق الرحمن _____ سنت کبیر نگر دہشتی

میرا نام شفیق الرحمن تاریخ پیدائش معلوم نہیں۔ میرا ستارہ کونسا ہے۔ دوسرے نام کا مفرد عدد کیا ہے۔

میرے لئے کوئی تاریخیں اور دن مبارک ثابت ہوں گے۔ ان نام کے ساتھ کونسا وظیفہ در کر کریں کہ نکل معاش دور ہو۔ اور لوگوں میں ہر دلعزیز ہو۔ اور کونسا رنگ کا نگینہ پھر اس آسکتے ہیں۔

ازدواج کر م سوالوں کا جواب دینے کی رحمت گوارا کریں میں آپ کا

شکر گزار رہوں گا۔

آپ کے نام کے جوئی اعداد ۸۱۹ مرکب اعداد ۱۹ اور آپ کے نام کا مفرد **جواب** عدد جو آپ کی شخصیت کا عدد ہے۔ وہ ۹ ہے۔ ۹ کا عدد دنیا و زہو کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے یہ عدد محبت اور وفا کا نوکر ہے۔ آپ اپنی زندگی میں طرح طرح کی مشکلات کا شکار رہے ہونگے۔ لیکن ہے آپ کو شبیہ یا رشتے داروں کا غم بھی برداشت کرنا پڑا ہو۔ آپ خود غمناک بننے کی کوشش کرتے ہوں گے۔ مستقل مزاج ہوں گے۔ اپنی دنیا الگ بنانے کا جذبہ بھی آپ میں رہے گا۔ اور اس کی صلاحیت بھی ہوگی۔ آپ خود اپنا رہبر بننے کی کوشش بھی کرتے ہونگے۔ اور یہ صفت آپ کو کبھی کبھی رسوائی اور ہدائی سے بھی دوچار کرتی ہوگی۔

آپ دل کے صاف ہوں گے۔ لیکن کبھی کبھی معمولی درجے کی کینسر پڑی اور انتہائی جذبہ آپ کے اندر پیدا ہو جاتا ہوگا۔ جو جلد ہی کافر بھی ہو جاتا ہوگا۔ آپ کی دوستی اور بچی دہشت کے قائل ہیں۔ آپ کو غیروں میں مقبولیت ملے گی۔ لیکن رشتے دار بالعموم آپ کے مخالف رہیں گے۔ آپ گلاب کا پھول پسند کرتے ہیں۔ اور اسی بنا پر آپ کی طبیعت حساس ہے۔

بعض اوقات معمولی سی بات پر آپ کا شبہ دل چل جاتا ہوگا۔ آپ اپنے موقف پر ہر حال میں ٹٹے رہتے ہوں گے۔ اور یہ صفت آپ کو اکثر اچھے دوستوں سے محروم کر دے گی۔

آپ نوروں میں خالص مقبول ہوں گے۔ دھوپ اور گرمی آپ کی راشت نہیں کر سکتے۔

یہ باتیں علم اعداد کی روشنی میں اخذ کی گئی ہیں۔ حقیقت کیا ہے آپ جانتے ہیں یا آپ کا خدا۔

آپ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۱۸۱۹ اور ۲۰ تاریخیں اہم ہیں۔ مثل، بھرات اور جوہر آپ کیلئے اہمیت کا حامل ہیں۔ آپ کو اللہ کے فضل سے ان ہی دنوں میں کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

آپ کے لئے زندگی کا ۳۶۱ واں، ۳۵۴ واں، ۵۴۳ واں اور ۶۳ واں سال خاص طرز پر اہم ہوگا۔ ان سالوں میں یا تو آپ کو قابل یاد خوشی ملے گی۔ یا غم۔ ہر حال یہ سال یادگار ہوں گے۔

آپ نئی، اکتوبر اور نومبر میں خاص طور پر اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ ان ہی مہینوں میں آپ پر کوئی مہلک بیماری حملہ آور ہو سکتی ہے۔ آپ کا جسم ہماری ہو سکتا ہے۔ اور آپ کسی بھی وقت عارضہ قلب اور بلڈ پریشر میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لہذا ان غذاؤں سے بچیں جو بادی پیدا کرتی ہیں۔

آپ کو شریک، گلابی، سفید اور پیازی رنگ انشاء اللہ اس آج سے۔ باقت کی ٹھوٹھی آپ کو فائدہ پہنچائے گی۔ روزانہ ۳۶۰ مرتبہ یا ٹھوٹھوٹھا

کریں۔ اگر زندگی میں خدا خواستہ کوئی مصیبت پیش آجائے تو **فَعْنَالَا فَعْنَالَا فَعْنَالَا** ۱۲۳ مرتبہ روزانہ ۲ دن تک پڑھیں۔ آگے بھی روز مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ ۲ دن کے اندر اندر مصیبت سے نجات ملے گی۔

چھوٹے قد سے پریشانی

سوال: اب سید اقبال احمد۔ ذاکر دکن، کشمیر، بندہ ناچر کا نام سید اقبال ہے۔ میں آپ کے اس رسالے طہانی دنیا کا خریدار ہوں۔

ایڈیٹر صاحب میری ایک پریشانی ہے۔ وہ یہ کہ میری عمر لگ بھگ ۱۸ سال کی ہے۔ لیکن میرا قد لگ بھگ ۱۲ یا ۱۳ سال کے بچے جیسا ہے۔ اس پریشانی نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ میں جہاں پڑھنا چاہتا وہاں مجھے ہائی طالب علم چھوٹا، ٹھکانا، گیدڑ دیکھ کے میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی میرے اپنے بھائی بہن بھی میرے پستہ قد چوڑے پر میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ میں نے کافی **CHARCUT** وغیرہ بھی کی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ غرض اسی لئے آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ تاکہ اپنے روحانی علمائے کے تالاب سے ایک قطرہ مجھے بھی دیدیں۔ تاکہ میں اس دن سے بچ سکوں۔

ایڈیٹر صاحب میں جانتا ہوں کہ انسان کا حسن، قد، لیاقت سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن پھر بھی میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میری اس پریشانی کو دور کریں۔ میں آپ کے لئے دربار خداوندی میں ہمیشہ دعا کروں گا۔

چھوٹے قد سے اتنے طول مت ہوئے۔ حضرت علیؑ کا قد بھی چھوٹا **جواب** تھا۔ لیکن دنیا کے بڑے بڑے قد آور انسان آج بھی اس سے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔

اپنے کردار اور گیر کٹر کو اتنا بلند کر لیجئے کہ قد کا چھوٹا پن لوگوں کو برا معلوم نہ ہو۔ اگر کسی انسان میں اخلاقی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کا حسن انسانیت آفتاب و تاب کی طرح دیکھنے لگتا ہے۔ تو پھر اس کے جسمانی عیب کون دیکھتا ہے اس دنیا کے نہ جانے کتنے بد صورت لوگوں نے اپنی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ کارناموں کی وجہ سے گرد و زون لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت اور مقام پیدا کیا ہے۔ اور نہ جانے کتنے طویل اور بڑے قد کے لوگ دنیا کی ٹھوکروں پر رہے ہیں۔

قد بڑھانے کیلئے ایک سرسبز و سرسبز کرتے رہیں۔ لیکن قد نہ بڑھنے پر کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اور دنیا کا مذاق اڑانے کی ہمت

بڑھتی جاتی ہے۔ بتائیے گھر کے آدمی سے کہاں تک کیا کیا چھایا جاسکتا ہے۔ برائے ہرسانی آپ کوئی ایسا زود اثر تعویذ یا دلیقہ بتائیے گا۔ جو میں بہت سے کر سکوں جس سے ان کے دل میں میرا اور بچوں کا خیال پیدا ہو جائے اور میں اس شکل سے چھٹکارا مل جائے۔

کسی قریبی شمارہ میں جلدی میرے اس خط کو جگہ دیں نوازش ہوگی۔
جواب نے ان سب کو اپنی ٹھوکروں پر رکھا ہے اور اسی وجہ سے آجکل از رو باقی زندگیاں جہنم بن کر رہ گئی ہیں۔ کسی ایک گھر کا رونا ہو تو صبر کر لے۔ ہزاروں اور لاکھوں گھروں کی عورتوں کے ساتھ وہ سلوک ہو رہا ہے کہ انسانیت تو پھر انسانیت ہے۔ حیوانیت بھی شرم سے پانی پانی ہوئی ہے۔ ویسے یہ بات طے ہے کہ ایسا ہوتا ان ہی گھروں میں جہاں دین کے روشنی نہ ہو۔ اور مرد دین خدائی سے دور ہو یا نابالغ ہو۔ اللہ سے ڈرنے والا کوئی مسلمان بیوی بچوں کے حقوق سے پہلو تہی نہیں کر سکتا۔ ایک اچھا شوہر اپنی بیوی کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ وہ اگر غربت یا وسائل کی کمی کی وجہ سے بیوی کی خواہشات پوری نہیں کر پاتا۔ تو کم سے کم اپنے پیٹھے بول سے اور اپنے کریمانہ اخلاق سے اپنی بیوی کا دل جیتنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو شوہر عیوض خدا اور حسن انسانیت سے محروم ہوں انہیں تو بیوی کا ہنسنا بھی کھلتا ہے۔ اور وہ گھر میں کچھ نہ دے کر بھی اپنی گردن کو ٹیڑھی رکھتے ہیں۔ اور ناک پر تھکتی بیٹھنے نہیں دیتے۔ یہ لوگ بیوی سے ہر قسم کی خدمت لینے کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ وقت پر کپڑے بھی دھو لیں۔ نا کوٹا لیں بھی دیں۔ دسترخوان پر گرم روٹی بھی ہو۔ سالن کا زائچہ سو فیصد صحیح ہو۔ اور بیوی ایک غلام کی طرح ہر وقت ملائع حاضر رہے! ادا پنا حال یہ ہوتا ہے کہ کبھی یہ سوچنا بھی گوارہ نہیں کرتے کہ یہ بیوی بھی اللہ کی بندی ہے۔ کسی کی بیٹی ہے۔ کسی کی سالا ہے۔ اس کی دل شکنی اور اس کی تذلیل تو ہمیں کتنے دلوں کو توڑے گی۔ لیکن یہ باتیں تو اسی وقت ذہن میں آسکتی ہیں جب مسلمان صرف نام کا مسلمان نہ ہو۔ بلکہ فی الواقعہ اللہ کا ماننے والا ہو۔ جو اللہ کو مانے کا وہ اللہ کے قائم کردہ حدود سے اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں بطور خاص یہ فرمایا تھا کہ اے مسلمانو! میں عورتوں کے معاملے میں تمہیں اللہ سے ڈرانا ہوتا ہے۔ آج اسی اُمت کا یہ حال ہے کہ بیوی کو میری جوتی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو شریف لوگ کسی گدے کے ساتھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور جب شوہر صاحب ہی آپے میں نہ ہوں تو ان کے رشتے داروں کو لگام کہے دی جاسکتی ہے۔ اپنا کھوٹا مضبوط پنجو تو کس

ذکر یہ تو چھوٹے قد والوں کا بھی مذاق اُڑاتی ہے اور لمبے قد والوں کا بھی۔ اس کے مذاق اُڑانے پر وہاں کریں گے تو زندگی رو دھر ہو جائے گی۔

غم شوہر کے سلسلے

سوال (۱)۔ (نام مخفی)۔ ہمارا پور

میں اپنے شوہر کی وجہ سے بے انتہا پریشان ہوں۔ وہ میرے اور بچوں سے ہمیشہ ہی التماس رہے۔ مگر اب جب بچے بڑے ہوئے ہیں تو وہ حد سے گور گئے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے گھر میں اچھا سرد سامان ہو۔ میں اور بچے جو کام کرتے ہیں۔ اس کے پیسے سے جو بھی سامان گھر میں لاتے ہیں۔ یہ ہماری غیر موجودگی میں اس کو توڑ دیتے ہیں۔ یا کوئی بھی خرابی پیدا کر دیتے ہیں اگر ہم کہتے ہیں تو قطعہ کرتے ہیں کہ مجھے پتہ نہیں۔ میں ایسا کیوں کرتا۔ بچوں کی پڑھائی میں وہ کسی لینا تو درکنار ان کو اتنا ڈسٹرب کرتے ہیں کہ وہ پڑھا نہ سکیں۔ لڑکی کی شادی کی بات کہیں پتی ہے تو جو لوگ صحیح نہیں ہوتے۔ ان کو اچھا کہتے ہیں۔ اور جو لوگ پڑھ لکھے اور ہر طرح سے مناسب ہوتے ہیں ان میں ہر طرح کے عیب نکالتے ہیں۔ اور اِدھر اُدھر اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں کہ وہ لوگ اُن سے رک جاتے ہیں۔ یہ پڑھ لکھے نہیں ہیں۔ نہ نماز روزہ کے پاس ہیں۔ نہ سماج میں نہ رشتے داروں میں ان کا کچھ مقام ہے۔ ان کے اپنے رشتے دار ہمیشہ سے مجھے طرح طرح سے پریشان کرتے رہے ہیں۔ کتنے بار عداوت کراچکے ہیں۔ جب کوئی غیر لوگ ہماری تعریف کرتے ہیں تو وہ لوگ حد کی وجہ سے الزام تک لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ مگر یہ پھر بھی اچھے بڑے کا بھلا چاہتے ہیں۔ وہ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ بچے ان کے اچھے نہ چو جائیں۔ میں اتنے سالوں سے یہی سوچتی رہی کہ میری غلط فہمی نہ ہو مگر یقیناً مینے ہزاروں باتیں چشم دید دیکھیں، سناں اور محسوس کیں جب کہ آج کے دور میں ایک رکشا چلانے والا بھی یہی چاہتا ہے کہ میرے بچے پڑھ لکھ کر کسی قابل ہو جائیں۔ مگر ان کی کوششیں یہی ہوتی ہیں کہ ہم زمین میں اتر جائیں۔ کہتے ہیں میری طرف سے اس گھر میں آگ لگ جائے ایسی باتیں کہیں برداشت ہو کر ہی ان کے منہ سے نکلتی ہیں۔ یہ نہیں تو دوسروں کے سامنے میرے رشتے دار ہوں یا ان کے جب آتے ہیں تو یہ اس طرح کی باتیں کہتے ہیں۔ مثلاً گھر سب کچھ لاشیں گے۔ میری اور بچوں کی تعریفیں کرتے ہیں۔ کہ وہ لوگ ہمیں غلط سمجھیں۔ جب میں بیمار ہوتی ہوں تو کہتے ہیں ایک ٹنگ کرتی ہے۔ اور دوسروں کے سامنے روتے ہیں۔ کہ میری کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا۔ باتیں تو بہت ہیں۔ مگر غلط لمبا ہو گیا ہے۔ غرض ان کیلئے کافی معاملوں سے تعویذ کرائے۔ مگر غلطی سے بھی سب حالات کچھ کر مشورہ کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ بتایا۔ وہی طریقہ اپنا چکی ہوں۔ ان کی غلطی نہ تھی

پتہ نہیں۔ آج کے دور میں تو یار لوگ ایک آدھ کتاب پڑھ کر ہی طے کر لیں کہ جو جلتے ہیں۔ اور اپنی لن ترانیوں نے اللہ کے سیدھے سامنے ہڈیاں بکائی تو پتہ لگتا ہے۔ مذکورہ مسئلے میں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ ماسٹر صاحب کو اندازہ تھا کہ کلاس روم کے کسی طالب علم نے ان کی کتاب مبارک ہے۔ اس لئے انہوں نے حکمت عملی سے کام لیا۔ اور تھقل میں خوف پیدا کرنے کے لئے کمرے میں انڈا رکھ دیا۔ ان کا خود کا عمل اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ انڈا پڑھا ہوا نہیں تھا۔ اگر پڑھا ہوا ہوتا تو ماسٹر صاحب اُسے کھانے سے گریز کرتے۔ (والٹر اسمٹ)

ایک طرفہ محبت کا روگ

سال اول، دناہ پتہ ندارد

میری عمر ۲۲ سال ہے۔ اور میں ایک لڑکے سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں اس سے کافی پیار کرتا ہوں۔ لیکن وہ لڑکی میری طرف مائل نہیں ہے۔ میں ہر وقت اسی کی یاد میں رہتا ہوں۔ اور میں بہت کوشش کی کہ وہ میری طرف مائل ہو جائے۔ لیکن کسی بھی حالت میں وہ میری طرف مائل نہیں ہوتی۔ اس لئے میں مجبور ہو کر کے پختہ آپ کے پاس لکھ رہا ہوں۔ تاکہ میں آپ کی طرف مائل ہو سکوں۔ کوئی ترکیب بتائیے جس سے ہم دونوں کی شادی گھر والوں کی خوشی سے ہو جائے اور ہم لوگ بھی چین و آرام کی زندگی بسر کریں۔

بہر حال میں اس وقت کافی پریشان رہتا ہوں جس کی وجہ سے میں آپ کے پاس جوابی الفاظ نہ بھیج سکتا۔ اور دوسری بات یہ کہ ایک میرا بھائی ہے۔ اور وہ غلط لوگوں سے دوستی کر چکا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ غلط کام بھی انجام دیتا ہے۔ جس سے ہم لوگ بھی بدنام ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کوئی ترکیب بتائیے کہ اس کا ساتھ ان لوگوں سے چھوٹ جائے۔ اور نیک کام کی طرف مائل ہو جائے اور اپنی زندگی اللہ کی یاد میں گزارے۔

اور میں نام اپنا لکھنے سے مجبور ہوں۔ بس یہی وجہ ہے میں اپنا نام نہیں لکھ سکتا۔ اور لکھنے میں جو غلطی ہو۔ مولانا صاحب آپ کے معاف کر دیں۔ میں فاضل ہو گیا۔

جب کوئی لڑکی کوششیں بسیار کے باوجود بھی آپ کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ تو پھر آپ ہی کو کیا ضرورت ہے۔ کہ آپ اس کے غم میں گھلے رہیں۔ اول تو محبت ہی کا روگ بُرا ہے۔ پھر ایک طرفہ محبت کا روگ تو غلاب جان ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ آپ کو پسند نہ کرتی ہو۔ یا ممکن ہے کہ وہ غمی اور سے شادی کرنا چاہتی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ خدا ترس ہو۔ اور لڑکوں سے بات چیت اور میل ملاپ کو اچھا نہ سمجھتی

کی مجال کہ ہمارے۔ لیکن حضرت طاہرہ عابدی نا انصافی پر کڑی نکتہ چینی ہو جائیں۔ دیکھیں اس مندرجہ تو بغیر خود کے جتنا بھی اُڑیں اور بہو کے جتنے بھی پتے کنز ہی کہ ہے۔

میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے شوہر کو چاہت دے اور اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا کر دے۔ محبت ہوگی تو خود خود ان کی طبیعت انصاف پر چلے گی۔ اور آپ کی تمام آرزوئیں پوری کرنے کی وہ خود فکر کریں گے۔ لیکن اُمّ محبت ہی نہیں ہوگی تو پھر سارے منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ نہ نصیحت کا رگر ہوگی۔ اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرے گی۔ آپ ۳۲ مرتبہ یا دو دو پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اہم مبارک کے دلد سے ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ اور جب آپ کی محبت پیدا ہو جائے گی تو بچوں کے ساتھ بھی وہ انصاف کرنے لگیں گے۔ کیوں کہ دیکھا یہ گیلہ ہے جو بیوی سے محبت نہیں کرتا۔ اُسے نہ بچوں سے دیکھی ہوتی ہے۔ دگر گرتی ہے۔

ماسٹر صاحب کی حکمت عملی

سوال از اہل اختر

ہم غیر جیسے رہ کر امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ تمام حضرات غیریت سے ہوں گے۔

دیکھ کر حیرت ہے کہ میں آج کے تین سال پہلے درجہ اکٹھ میں پڑھتا تھا۔ اور ہمارے درجے سے ماسٹر صاحب کی ایک کتاب علم الحساب گم ہو گئی۔ انہوں نے کئی لوگوں سے پوچھا۔ سب نے ہی کہا۔ میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب نے ایک انڈا منگوایا۔ اور اس پر کچھ لکھا۔ اور انڈے کو اسی کمرے میں چھوڑ دیا جب دوسرے دن ہم لوگ پڑھنے آئے تو وہ کتاب کسی نے لاکر کے ڈیکس کے قریب رکھ دیا۔ اور اس کے بعد ماسٹر صاحب نے لکھے ہوئے کو دھوڑا۔ اور اس انڈے کو اُبال کر کے کھا گئے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ماسٹر صاحب کا عمل آپ میں اپنی ماہانہ کتاب بتائیں گے۔ حالانکہ میرے ماسٹر صاحب کوئی عامل بھی نہیں ہیں۔ بہر حال جو کچھ بھی ہو آپ ہمیں اس کی اطلاع کریں۔

دنیا نے علمیات ایک سمندر کی مانند ہے۔ اس سمندر میں پوشیدہ تمام خزانوں کا کسے علم ہو سکتا ہے۔ نہ جانے کتنے طریقے کام کرنے کے ہیں۔ ہمیں نہ تو ہمہ دانی کا دعویٰ ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی بھی احسان علیات کے تمام طریقوں اور نکتوں سے واقف ہو۔

خادم نے روحانی علمیات کے موضوع پر گیارہ سو سے زائد کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ ہمیں کچھ بھی

ہو بہر حال وجہ کچھ بھی ہو۔ جب وہ آپ کے کنارہ کش ہے۔ اور آپ کی طرف ملحق نہیں ہے تو پھر آپ کو بھی اُدھر سے توجہ ہٹالینی چاہیے۔

محبت اگر ہوس کا نام نہیں ہے تو اس میں محبت کرنے والا بدلے کا آزد مند نہیں ہوتا۔ محبت اپنا انجام آپ ہوتی ہے۔ اگر آپ سچی محبت کرتے ہیں تو دل ہی دل میں محبت کرتے رہیے۔ اور اس کا قرب تلاش کرنے کے چکر میں مت نہ رہیے۔ اگر اللہ آپ کی شادی اس سے کرادے تو اس کا کم ہوگا۔ اور آپ کی شادی اس سے نہ ہو سکے تو بھی آپ اس کو دل ہی دل میں چاہتے رہیے۔

جب آپ اپنا نام بھی نہیں بتا سکتے اور اس کا نام بھی منقل کرتے ہوئے ڈرتے ہیں تو پھر آپ کو اپنا مدعا بھی بیان نہیں کرنا چاہیے تھا۔ جب مجھے آپ کا اور اس لڑکی کا نام بھی نہیں معلوم تو میں اللہ کی بارگاہ میں عرضی کس طرح لگاؤں؟

میری دعا تو اب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش پوری کر دے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو آپ کو صبر دے۔ (آمین)

جلد بازی کی بیماری

سوال از: محمد ادریس خاں۔ چنداپور۔

حضور میری خواہش یہ ہے کہ آپ ہر پہننے قرآنی عمل و عمل ہمزاد پیش کیجئے لیکن کچھ عمل ایسا ہو کہ دن کے وقت میں بھی کیا جائے۔ لیکن جیسا عمل آپ نے پہننے نومبر میں پیش کیا ہے۔ ویسا ہی طریقے پر کرنے والا ہو۔ قرآنی پڑھائی کو بھی جو۔ لیکن سارے کے زریعہ نہ کرنا پڑے۔ نہ سونا پڑے۔ اگر انتظار کرنا پڑے تو کروں گا۔

اچھا کچھ ہمزاد کا عمل ایسا بھی لکھئے۔ جو دوسرے کا ہمزاد حاصل کرنے کا کیا جائے۔ حیاتی انسان کا ہمزاد اور موتی انسان کا ہمزاد دونوں یعنی اگر زندا ہے انسان تو اس کا بھی ہمزاد حاصل کیا جائے۔ اور اگر موت ہو جائے تو اس انسان کا بھی ہمزاد حاصل کیا جائے۔ اور ایک خاص بات عمر سے کوئی مراد نہ ہو۔ عمر کوئی بھی ہو۔ اور عورت کا ہمزاد بھی حاصل کرنے کا طریقہ بیان کریئے گا۔ ایک دو یا کئی عمل پیش کیجئے گا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر سارے میں یعنی فلسفائی دنیا میں انتظار کروں گا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں محمد ادریس احمد خاں ہزادی عمل کا بہت شوقین ہوں۔ اور شوق سے مراد یہ ہے کہ میں ہمزاد کے تمام سوال و جواب کے علم سے واقف ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جسے جو چیز عطا کرتا ہوں پہلے علم عطا کرتا ہوں۔ علم سے مراد عقل بھی ہوتی ہے۔ تدبیر بھی ہوتی ہے۔ اور علم حاصل کرنا مطلب اپنے اندر کوئی وجود پیدا

کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ سب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مرضی سے ہوتا ہے۔

حضور اگر ادریس سے کوئی غلطی ہوتی ہوگی تو معاف کر دیئے گا آپ۔ کیوں کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا ہے۔ کہ کب آجائے۔

آپ کے مؤدبانہ گزارش ہے کہ علمی اور مذہبی کتابیں پڑھ کر سب سے پہلے اپنی تعلیمی صلاحیت کو بڑھالیئے۔ لکھئے اور اپنا مدعا بیان کرنے کا سلیقہ پیدا کیجئے۔ اور اپنے اندر روحانی قوت کے ساتھ ساتھ ثبات اور بے غمی پیدا کیجئے۔ تب ہی ہمزاد کو نالغ کرنے کی خواہش آپ کے منہ سے اچھی لگے گی۔

ہمزاد تیز بیکری طرح نہیں ہوتا کہ جب بھی اور جہاں بھی چاند لگاؤ بھٹس جائے۔ اس کو نالغ کرنے کیلئے صلاحیت، سلیقہ، علم اور عقل معمولات کے ساتھ ساتھ خوف خداوندی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہمزاد نالغ کرے تو کچھ کھیل کچھ لیا گیا تو علیات کی دنیا بازیچہ اطفال بن کر رہ جائے گی۔ آپ کا ذوق قابل قدر ہے۔ اور آپ کے ارادے ہمارے نزدیک قابل احترام ہیں۔ لیکن اگر آپ فی الواقعہ روحانی علیات کا ہمالیہ سوار فتح کرنے کے موڈ میں ہیں تو سب سے پہلے اپنی ارد و ٹھیک کیجئے۔ پھر قرآنی آیات کو صحیح صحیح پڑھنے کی ہمارت پیدا کیجئے۔ پھر روحانی علیات کا فن سبقتاً پڑھئے اسے ازبر کیجئے۔ اور اسے تجربات میں لانے کی کوشش کیجئے۔ جب ریاضت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے جب آپ خود یہ محسوس کرنے لگیں کہ آپ کی روح کے بالا خانوں میں روحانیت کے قعر روشن ہو گئے ہیں۔ اور دل کی دنیا میں علم و معرفت کی چاندنی پوری طرح بکھر گئی ہے۔ پھر آپ ہمزاد کو نالغ کرنے کی بات کیجئے۔ اس وقت ہمزاد آپ کے ایک نگے سے اشارے پر آئے گا۔ اور آپ کے حکم کی تعمیل بھالائے گا۔ اور اگر آپ نے محنت نہیں کی۔ اور قواعد و شرائط کو نظر انداز کر کے اس دنیا میں قدم رکھنے کی کوشش کی تو آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوگا۔ اور علیات سے آپ کا اعتدال اٹھ جائے گا۔ جو میرے نزدیک اچھا نہیں ہے۔

حروف مقطعات کی تعداد

سوال از: حبیب۔ (مقام نندار)

لکھنا ضرور تحریر یہ ہے کہ احقر کی پہننے سے آپ کا رسالہ فلسفائی دنیا پڑھتا ہے۔ بے مددگوں کی نظروں میں مقبول رہا ہے۔ سبھی ہمزاد اعجاز دیتے ہیں۔

آپ مجھے معلوم کرنا ہے کہ حروف مقطعات کتنے ہیں اور کون کون سے حروف ہیں۔ اور حروف بھی کتنے ہیں۔ کون کون سے ہیں۔ اور حروف بھی

کہنے لگا کہ صحیح ضعیف حدیث میں تعویذ اور گنڈے کا پہننا کہیں سے ثابت نہیں ہے اس لئے تم ہربائی کر کے اس تعویذ کو اپنی گردن سے نکال کر کے پھینک دو۔ کیوں کہ تعویذ اور گنڈے کا پہننا شرک ہے۔ ہاں صرف حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان قرآن کی آیت پڑھ کر کے صرف اپنے اوپر دم کر سکتا ہے۔ نہ کہ اس کو تعویذ بنا کر کے پہن نہیں سکتا۔ اور بھی اس نے حدیث کا اور قرآن کی آیت کا حوالہ دیا۔ اور کہا کہ یہ تعویذ اور گنڈے کہیں سے ثابت نہیں ہے۔ چوں کہ ہمیں اس سے متعلق اور اس چیز کو صحیح ثابت کرنے کی کوئی حدیث نہیں معلوم تھی۔ اس لئے میں غاموش رہا۔ لیکن میں تو اس کی اس بات کا کافی تحلیف ہوتی۔ کیوں کہ ہمیں پورا اس بات پر یقین ہے کہ اگر یہ کام کرنا کفر ہو تا تو ہمارے دیوبند کے علمائے کرام اس کام کو ہرگز نہیں کرتے۔ اور عوام کو بھی اس سے منع کرتے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کا مفصل جواب اپنے طلسماتی دنیا میں دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ تاکہ عوام اس چیز کو پڑھ کر کے جاکاری حاصل کرے۔ اور اس کے مخالفین کا مشہور جواب دے سکے۔ اور ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو۔ معاف کرنا۔ اور ضرور بد خبر و دیر میرے اس سوال کا جواب طلسماتی میں دینا۔ اور میں طلسماتی دنیا کا پڑھنے والا ہوں۔

جواب کتنی قسمیں ہیں۔ وہ بھی یاد رہے کی مجبوری کی وجہ سے اس دُور میں اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر لوگ صرف اور صرف غیر مقلد ہیں۔ اور انہوں نے جب سے اپنی گردن سے تقلید کا فلاحہ نکال کر پھینک دیا ہے۔ تب سے یہ اور زیادہ مقلد بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ تقلید اکابر بن اور فقہاء کی نہیں کرتے۔ یہ تقلید کرتے ہیں اپنے منیٰ بھلے خیالات کی۔ اور تقلید کرتے ہیں شخصِ نواسہ کی۔ کیوں کہ تقلید کے بغیر زندگی میں دو قدم بھی کوئی احسان نہیں چل سکتا۔ کسی نہ کسی کی تقلید تو اسے کرنی ہی پڑے گی۔

جو لوگ تعویذ گنڈوں کو شرک بتاتے ہیں۔ وہ دراصل کلام الہی کی توجہ و تدبیر کے مرتکب ہیں۔ حالانکہ کلام الہی کا احترام اور اس کا لحاظ دینی ہر امتداد ایمان و توحید کی علامت ہے۔ جو شخص اللہ کے کلام کو شرک سے تعبیر کرتا ہو۔ اس کے معنوی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

اگر حدیث رسولؐ سے تعویذ ثابت نہیں تو حدیث رسولؐ سے تو بکلیں
 سا گونا اور آپؐ پر شیئ کا کرنا بھی ثابت نہیں۔۔۔۔۔ اور حدیث سے
 تو کسی کا اہل حدیث ہونا بھی ثابت نہیں۔ اگر اہل حدیث کی کوئی حقیقت
 ہوتی تو صحابہ کرامؓ اہل حدیث کہلاتے۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 قول و فعل کی حفاظت کرنے والے صحیح معنوں میں وہی تھے۔ جب نہیں اہل حدیث
 نہیں مانا گیا تو بعد کے یہود ہونے والے حضرات کو اہل حدیث کہنا اور ماننا

اعداد باہم متضاد ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی ہے۔ بعض اوقات شادی کی تاریخ کا عدد پیدا نشس کی تاریخ کے عدد سے ٹکراتا ہے۔ اور زندگی میں مد و جزر پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور شہر پر کیا جاتا، کہ کسی نے کچھ کر دیا۔ یا کوئی جن بھوت پیچھے پڑ گیا۔ حالانکہ تقدیر کے اسٹ بھر کے علاوہ بھی کچھ غلطیاں انسان خود بھی کرتا رہتا ہے۔ جو اس کی زندگی میں بُرے انقلاب کی بنیاد ڈالتی ہیں۔

غالباً آپ کی شادی کی تاریخ آپ کے تاریخ پیدائش کے مدد سے متعین
ہے۔ اور اسی لئے آپ مسلسل گردشوں کا شکار ہیں۔

آپ روزانہ واللہ خیر حافظاً و مؤانجماً اللہ عین تم ہر
پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو مختلف تاریخوں کے فکرا سے نجات ملے گی۔

جواب نوٹ کریں

[illegible]

جواب میں جمع ہونے ہیں۔ ان کا تعلق سن و ماہ سے نہیں ہے۔ انکو ہر مرتبہ جمع کر کے جی تقسیم کی کارروائی کرنی ہے۔

طلسمائی دنیا کے لئے آپ نے جن پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طلسمائی دنیا کی خامیاں دور کر دے۔ اور اس میں اور زیادہ نکھار پیدا کر دے۔ تاکہ اللہ کے بندے اس کی قابل قدر خدمات سے مستفیض ہو کر کسی قابل بن سکیں۔ اور مزدورت مندوں کو فائدہ پہنچا کر علم و عمل کا نام روشن کریں۔

یہ بچارے غیر مقلد

سوال از: ابوالکلام ولد محمد رفیع صاحب پائپ دالے۔۔۔ سزنا تھ مجھن۔
دیگر عرض یہ ہے کہ میں آپ کی بھیجی ہوئی تعویذ کو پہنے ہوئے رہتا ہوں۔
اور ایک میرا ساتھی ہے۔ جو کہ اہل حدیث ہے۔ جب وہ اس تعویذ کو دیکھا ہے
تو وہ کہنے لگا کہ تم اس تعویذ کو اپنی گردن سے نکال کر کے بھینک دو۔ کیونکہ
تعویذ گنڈے پر بھروسہ کرنا اور اپنی گردن میں پہننا کفر ہے۔ اور وہ پہن لگا۔

نام خیال ہے۔

توحید و مشیت کا تقاضہ یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں دشمنان کے کلام پر بھی بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور جس طرح ہم کلام اللہ کے معانی و مفاریم کا احترام کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں کلام اللہ کے حروف و احوال کی توقیر کرنا چاہیے۔

جو لوگ علم و عقل سے بالکل ہی نابالغ ہیں۔ وہ ہی لوگ توحید گنڈوں کی مخالفت میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ آپ نے کسی مسیحا دی مسلمان کو توحید کے خلاف تجویز کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔ اور دراصل یہی لوگ توحید و مشیت اور قرآن و حدیث سے نا آشنا ہیں۔ لیکن علیے اور چہرے ہرے کے اعتبار دیکھنے والوں کو خداوی نظر آتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ نظر کو اکثر دھوکہ ہو جاتا ہے۔ اور پیارے عام ایسے لوگوں کے جانے میں بھی آ جاتے ہیں۔

کسی بھی حدیث سے توحید گنڈوں کی مخالفت ثابت نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوسلم کے گلے میں توحید دیکھ کر اس کو بھلنے کی تلقین کی تھی۔ بلاشبہ اس طرح کا واقعہ کتب احادیث میں موجود ہے۔ لیکن اس کے کلام الہی والے توحیدوں کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی۔ ہر چہ اٹھا لکھا شخص اس حقیقت سے واقف ہے کہ دو در رسول میں نقوش لکھے کا سلسلہ شروع نہیں ہوا۔ تھا۔ نوسلم صحابی کے گلے میں جو توحید لکھا ہوا تھا وہ عبرانی زبان کے مشکوک کلمات تھے۔ اور ان سے شرک کی برآئی تھی۔ اس لئے اس طرح کے توحیدوں کی آپ نے مخالفت کی۔ گویا کہ آپ نے نفس توحید کی نہیں۔ بلکہ فلفط قسم کے توحیدوں کی مخالفت کی تھی۔

آج بھی اگر کسی شخص میں غیر اللہ سے استمداد کیا جائے گا۔ تو ہم بھی اس کی بڑبڑ اور مخالفت کریں گے۔ لیکن کلام الہی کی مخالفت کرنا اور کلام الہی سے عقیدت کو شرک بنانا۔ ان ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو کاسرہ ستریں منتر کے علاوہ کچھ اور لے بھر رہے ہوں۔

آج بھی ہزاروں جزیری بیٹیاں ایسی ہیں کہ ان کو گلے میں لٹکتے ہیں امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ پیاز اگر گرمیوں کے زمانہ میں جیب میں رکھ لیا جائے تو تو نہیں لگتی جھپک اور خسرہ اور موتی جھارے کا زور کم کرنے کیلئے سچے موتی اور موتی بچوں کے گلے میں باندھنے کا رواج دور قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ ہاتھ پیرا اگر پھٹے ہوں تو تانے کا چھتہ پہننے سے اس میں کی جاتی ہے۔ بعض جاخوردوں کی ہڈیاں اگر گلے میں باندھ لیا جائیں انسان کو مختلف فائدہ اس سے پہنچتے ہیں۔

مثلاً اگر تھڑکے بال دھرا انسان پوٹلی بنا کر اپنے گھر میں لٹکائے تو وہ خود آسیب کے اثرات سے ہازن اللہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ کونوں کے ہمدوں کی ہوا الغورے اور فالج کی بیماری سے بچا لکھ۔

اونٹ کی بڑی اگر گلے میں باندھ لیں تو مار و مشرقت سے محفوظ رہیں۔

ماضی دانت کا ٹکڑا اگر کاٹلے کی ران پر باندھ دیں تو بچے کی پیدائش میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مختلف پتھروں کی مختلف تاثیرات کے اہل علم قائل ہیں۔ اور قرآن و احادیث بھی پتھروں کا موثر ہونا باذن اللہ ثابت ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر زرد کی انگوٹھی ہاتھ میں پہن لو تو مرگی کا دورہ نہیں پڑتا۔ اور خون کے دوران میں کبھی کوئی شخص پیدا نہیں ہوتا۔ زرد آنکھوں کی روشنی بھی بڑھاتا ہے۔ زرد کی انگوٹھی پیسے والے کو رے عوالب نظر نہیں آتے۔ اگر زرد کی انگوٹھی کسی زچہ کے پاس ہو تو دلازد آسانی سے ہوتی ہے۔

زرد کے بارے میں مشہور عام ہے کہ اگر اس کو پانی میں ڈال دیں اور وہ پانی کسی بھی مریض کو پلائیں تو اس کے مرض کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ پیر کی انگوٹھی برص، جذام، مثانہ کی پتھری، دیوانگی مانیو لیا۔ اور نظریہ محفوظ رکھتی ہے۔ اگر کسی نے یہ انگوٹھی پہن رکھی ہو تو اس پر آسمان کی بجلی نہیں گر سکتی۔

زرد کی انگوٹھی باذن اللہ دشمنوں سے حفاظت کرتی ہے۔ ہڑانے زمانوں میں بادشاہ لوگ ہیرے کی انگوٹھیاں پہن کر اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ اور انہیں یہ یقین ہوتا تھا کہ ہیرے کی انگوٹھیوں سے ہمیں دشمن پر غلبہ و فتح حاصل ہوگی۔

بکھراج کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اس کی انگوٹھی عقل میں اضافہ کرتی ہے۔ اور انسانیات سے نجات دلاتی ہے۔ اور یہ سب کچھ حکم خداوندی سے ہوتا ہے۔

یا فوٹ کے ہارے میں مشہور عام ہے یہ بات کہ وہ طاعون سے باذن اللہ محفوظ رکھتا ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ منہ کی بدبو سم کرتا ہے۔ اس کی شدت نہیں پیدا ہونے دیتا۔ خواہ کتنی بھی گری ہو۔

جو شخص یا فوٹ کی انگوٹھی پہنے گا۔ لوگوں میں اس کی مقبولیت ہوگی۔ حقیق کے بارے میں تو مشہور ہے کہ یہ عربوں میں کافی مقبول تھا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ جو شخص حقیق کی انگوٹھی پہن کر دنیا کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔

حقیق دانتوں کی تمام بیماریوں میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ چوڑے پھنسی سے حفاظت کرتا ہے۔

اگر گھر میں حقیق ہو تو غیر و برکت رہے۔ اور عام بیماریوں سے حفاظت رہے۔ اور حقیق کی ایک ٹوٹی یہ ہے کہ وہ انسان کو نفاق و خصل سے بچاتا ہے۔ حقیق کی انگوٹھی حضرت آدم علیہ السلام نے بھی پہنی تھی۔ اور اکثر انبیاء کے ہاتھوں میں رہی۔

غیر مردارید کے بارے میں بخاری و مسلم میں کوئی حدیث نہیں آئی۔ لیکن انسانی تجربوں کی بنیاد پر نزلے میں جو شانہ اور کزوری میں غیر مردارید اور غیرہ کا ذربان اہل حدیث بھی استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح دوسری انگریزی اردو یہ بھی صرف تجربات ہی کی بنیاد پر استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا ذکر قرآن و حدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ نہ قرآن میں ایول کا ذکر ہے۔ نہ طیلر کیپسول کا۔۔۔ نہ غیرہ ابریشم کا تذکرہ ہے۔ نہ جوارش جالینوس کا۔ لیکن کون سا پھر ایہ کہتے ہیں کہ جب ان کا ذکر شرعی کتاب میں نہیں تو ہم انہیں استعمال نہیں کریں گے۔

شریعت نے علاج کو سنت رسول بتایا ہے۔ لیکن علاج کے کسی خصوصی طریقے کو سنت نہیں بتایا۔ قیامت تک امراض کو دفع کرنے کے لئے جتنے بھی طریقے ایجاد ہوں گے۔ وہ سب کے سب دائرہ علاج میں آئیں گے۔ اور انہیں انسانی تجربات کی بنیاد پر جائز ہی قرار دیا جائے گا۔ آفتور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انسانی تجربات کو اس سنت دی ہے۔

ایک مرتبہ آپ کو معلوم ہوا کہ کجور کے درخت کو پھل دار بنانے کیلئے کسی دوسرے درخت کی شاخ کا پیوند صحابہ کجور کے درخت میں لگاتے ہیں۔ آپ نے منع فرمایا۔ مگر انہوں نے اپنے طریقے کو چھوڑ دیا۔ لیکن یہ طریقہ چھوڑنے کے بعد پھلوں میں نمایاں کمی پیدا ہوئی۔ صحابہ نے آفتور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مشورے کے بعد یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اور میں کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ آفتور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین کے معاملے میں میرے مشورے کو لازماً مانیں۔ رد۔ اور اپنے دنیاوی معاملات میں تم اپنے تجربات کو دیکھو۔ اس کے بعد صحابہ نے اپنے ہی تجربات کی روشنی میں باغات لگائے۔

اس طرح کے واقعات بھی ثابت ہوتے ہیں کہ اسلامی شریعت انسانی تجربات کو دیوار پر نہ دیکھتی مانتی۔ اسے اہمیت بھی دیتی ہے۔ اور اگر وہ اسلامی اصولوں سے ٹکراتے ہیں تو اس کی اجازت بھی دیتی ہے۔ اس دنیا میں لاکھوں کام انسانی تجربات کی بنیاد پر چورہے ہیں۔ ان کی کوئی بنیاد قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اور ان پر ہمارے غیر مقلد بھائیوں کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔ لیکن تعویذ گندوں کے بارے میں یہ غیر مقلد قرآن و حدیث سے ثبوت مانگتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن و حدیث کے ثبوت کے بغیر وہ کہہ کرتے ہی نہ ہوں۔

قرآن و حدیث سے توسیع، تحمل کی جائے نماز، شلوار نما یا تنجامے شیر قانی، ماسک وغیرہ کا بھی ثبوت نہیں ملتا۔ اور ہم اپنے گھروں میں کبلی کے کچے مریخ اوکو کو کو کر رکھتے ہیں ان کے بھی قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ اگر قرآن و حدیث کے ثبوت کے بغیر کچھ بھی کرنا منسوب ہے تو غیر مقلدین کی

سنگ سلیمانی اگر مرگے زندہ کے گلے میں ڈال دیں تو مرگی موقوف ہو جاتی ہے۔ اور سر کے درد کو بھی سنگ سلیمانی فائدہ پہنچاتا ہے۔

فیروزہ کے بارے میں یہ بات مشہور و معروف ہے کہ در بلاوی ناگوانی آفتور سے بھری غذا دندی بچاتا ہے۔

اگر کسی نے اصلی فیروزہ کی انگوٹھی پہن رکھی ہو تو کوئی بھی آفت آنے سے پہلے فیروزہ جھج جھج جائے گا۔ یہ ایک طرح کی تنبیہ ہوگی۔ فیروزہ پہننے والے کیلئے کہ وہ محتاط ہو جائے۔ اور اپنی حفاظت کی فکر کرے۔

بادشاہ لوگ اپنے حملوں کی حفاظت کے لئے دروازہ میں فیروزہ جڑوا کر لیتے تھے۔

مرجان کا ذکر قرآن حکیم میں ہے اور اس کے بارے میں اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس کی انگوٹھی اعصابی درد اور پیسے سے حفاظت کرتی ہے۔ اس کا سفوف بہتے ہوئے خون کو روک دیتا ہے۔ اور زخم کوئی الغور خشک کر دیتا ہے۔

مرجان کی انگوٹھی اعلا اس اور تنگ دستی سے بچاتی ہے۔ مرجان اگر گلے میں ڈال لیں تو قلعے اور فالج سے حفاظت رہے۔

سوتی کا ذکر بھی قرآن حکیم میں کئی جگہ ہے۔ اور بزرگوں نے اس کے بارے میں بھی بیشمار فوائد کا ذکر کیا ہے۔

اہل ہند کی مذہبی کتب میں جگہ جگہ سوتی کا تذکرہ ملتا ہے۔ مشہور ہے کہ اگر اس کی انگوٹھی کسی دوشیزہ کو پہناری جائے تو اس کی حقیقت و حقیقت محفوظ رہے۔

اگر کسی عورت کو اسقاطِ حمل کی بیماری ہو تو اس کو سوتی کی انگوٹھی پہنادیں۔ یا سوتی کر پر باندھ دیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے اسقاط نہیں ہوگا۔ سوتی انسان کے مزاج میں شگفتگی لاتا ہے۔ اور چہرے پر نکھار پیدا کرتا ہے۔

نیل، دولت مند بنانے میں موثر مدد ادا کرتا ہے۔ اور عزت کی بحالی میں بھی نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

نیل کی انگوٹھی انسان کو باوقار رکھتی ہے اور اسے رسوائی اور بزدلی سے بچاتی ہے وغیرہ۔

میں یہاں پتھروں کی تاثیرات لکھنے نہیں بیٹھتا ہوں۔ بعد از انشا لکھ دیتا کہ ایک کتاب تیار ہو جاتی۔ اس تفصیل میں جانے کا مقصد یہ ہے کہ اسباب تجربہ نے یہ لکھا ہے کہ پتھروں میں بھی تاثیر ہوتی ہے۔ اور مختلف پتھر مختلف تاثیرات رکھنے میں مشہور و معروف ہیں۔ اس واسطے کہ دیکھنے کی تاثیرات سے استفادہ کرتے ہیں۔

انسانی تجربات کو شریعت اسلامی تسلیم کرتا ہے۔ جو شانہ ہے۔ اور

تو یہی زندگی ہی مومنات کے لئے ہے۔ ایک لے دیکر توحید گنڈوں ہی سے ملے ہوئے ہے۔ بلکہ ہر وہ چیز انہیں دیوار پر مادی بنی چاہئے۔ لیکن ایسا تو اسی وقت ممکن ہے۔ جب انسان اعتراض کرنے میں غلط ہو۔ یہاں تو صورت حال یہ ہے کہ توحید گنڈوں سے خدا واسطے کا پھر ہے۔ چنانچہ ناجائز کی کسے پر دانا اگر پر دانا ہوتی تو جتنے حواس توحیدوں کے معاملے میں ہیں۔ اتنے حواس اور عقائد کسی اور معاملے میں بھی ہوتے۔ ہاتھی کا پتلا خوش کرنے والا اگر چاہے کہ بچے پر نہرے کرے تو حیرت ہوتی ہے۔

جو لوگ توحیدات کو اس لئے شرک بتاتے ہیں کہ اللہ کی ذات پر بھروسہ قائم نہیں رہتا۔ وہ اپنے ارد گرد نظر ڈالیں گے تو انہیں اندازہ ہوگا کہ یہ تمام چیزیں پودہ غیر شعوری طور پر اللہ کے پایادہ تکبہ کے بیٹے ہیں اگر توحید کا استعمال حرام ہے تو پھر ہر دے کا استعمال بھی حرام ہے۔ کیوں کہ انہیں ہر انسان ہی سوچ کر استعمال کر لے کہ یہ دوا میں فائدہ پہنچا سکتی اگر دوا کو اللہ کی کہہ کر کھایا جاسکتا ہے تو توحید کو بھی اللہ کی کہہ کر لے میں لایا جاسکتا ہے۔ اس دنیا میں جب دوسری چیزوں کو دھماکا اور وسیلے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے تو پھر ایک حیرت انگیز دیکھ لے دیکھ لے دوٹے کیا حاصل ہے۔ اور غیر مقلدین کی اس حرکت سے جاسے توحید و سنت کا کیا فائدہ ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے غیر مقلد بھائیوں کو حدیث کی کھربا توں کی خبر نہیں ہے۔ یہ سبھی علم لئے پھرتے ہیں جو انسان کے لئے ذریعہ ہدایت نہیں اگر ذریعہ ضلالت بن جاتا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ ہے کہ یہ اپنی تولد بھر عقل کو عقل کل سمجھ کر سینہ بھلا کر بات کرتے ہیں۔ اور اس وقت وہ بھول جاتے ہیں کہ ہم توحیدوں کی مخالفت کرنے والوں کے اجسام شرک و طلاق کی کچڑ میں کہاں تک دھسنے ہوئے ہیں۔ ایسے ہی واقعات کے لئے یہ شعروں ہے۔

سارے جہاں کا جانشین اپنے جہاں سے خبر

حقیقت تو صرف یہ ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے استعانت طلب کی گئی ہو۔ وہ شرک ہے۔ اگر توحید گنڈوں میں بھی کلام الہی کے علاوہ کوئی کلام ہو۔ اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا ہو۔ تو پھر بے شک یہ توحید منجملہ شرک ہوگا۔ اور اس پر گرفت ہوگی۔ لیکن اگر کلام بھی پاکیزہ ہو۔ اور لوگوں کو کلام الہی کے ذریعہ اللہ کے قریب کرنے کی تحریک ہو۔ اور اس کلام میں اللہ ہی کو مخاطب کر کے قلم اور زبان چلائی جا رہی ہو تو اس کو بھی شرک کہنا اعلیٰ درجے کی نادانی اور معناری فہم کی جہالت ہے۔

صحیح مسلم میں ایک روایت ہے جو حضرت جابر سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بھونک سے دھا۔ تو آل عروا میں حرم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ اور عرض کیا۔ کہ رسول خدا ہم جہاں بھونک کرتے ہیں۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اس کے بعد راوی نے کہا کہ آپ نے جہاں بھونک کے الفاظ سنے۔ اور انہیں سننے کے بعد فرمایا۔ کہ اس طرح کی جہاں بھونک کر سکتے ہو۔ اور لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک دوسری روایت مسلم شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابی کو کسی سانپ نے ڈس لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دم کرنے والا موجود ہے۔

لوگوں نے کہا کہ اے رسول خدا آل حرم۔ ان کے ڈسنے پر دم کیا کرتے تھے جب آپ نے منع فرمایا تو انہوں نے ام چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آل حرم کو بلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلایا گیا۔ وہ آئے تو آپ نے ان کے دم کے طریقے کو سنا۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ طریقہ صحیح ہے۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے آل حرم نے دم کیا۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر طریقہ جہاں بھونک غیر شرکانہ ہے۔ تو اس کو اختیار کرنے میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر توحیدوں میں کلام الہی کے سوا کچھ اور کچھ کر دیا جاتا ہو۔ اور وہ کچھ اور شرکانہ فعل و عمل سے ہم آہنگ ہو تو ایسے توحیدوں کی مخالفت کی جائے گی۔ لیکن قرآن کی آیات اور سورتوں کے استعمال کو شرک بتانا قرآن حکیم کی تدلیل ہے۔ اور سنت رسول کا مذاق اڑانا ہے۔ ایسی توحید پرستی سے شیطان خوش ہوتا ہوگا۔ کہ میں حدیث کے متوالوں کو کس طرح اپنی انگلیوں پر پکار رہا ہوں۔ اور توحید کے نام پر توحید پرستوں کو کس طرح گمراہ کر رہا ہوں۔ حافظ ابن القیم جوزی نے طبہ نبویہ میں یہ بدایت بیان کی ہے کہ: مردی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ کو یہ معلوم ہوا۔ میں بخاری میں مبتلا ہوں۔ تو انہوں نے میرے بھار کے لئے ایک رقم لکھ کر روانہ کیا۔ جس میں یہ عبارت مذکور تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَلَمَّا بَيَّنَّا رُكُوْبِيْ بَرْدًا وَسَلَامًا قُلْتُ اَبَا جَاهِمٍ لِّرَاوَدُ بِمَا كُنْتُ اَفْعَلُهُمْ الْاَخْسَرٰیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ كَرِّبْ۔ بِمُؤَيِّنٍ فِيمَا كُنْتُ وَاشْرَافِيْلٍ اَشْفَ صَاحِبِ هَذِهِ الْكِتَابِ بِمُؤَيِّنٍ وَفَوْتًا وَخَبْرًا وَنَفَاكًا اِلٰهَ الْحَقِّ۔ ترجمہ۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

ہیں اب بھی اس لڑکے سے روز ملتی ہے۔ لیکن کوئی بھی اسے روک نہیں پاتا ہے۔ اور وہ سب کی ساتھ جو ہے۔ یہ پادہ زبان چلاتی ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ اس کی شادی کر دو۔ لیکن ہمارے رشتے دار اور گھر والے اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلے بڑی کی شادی ہوگی۔ میری بہن اب بھی گھر بھر کی آنکھ کا تارہ ہے۔ کیا میری اپنی بہن کی وجہ سے شادی نہیں ہوگی۔ مہربانی کر کے میرے سوال کا جواب دیں۔ اور میری پریشانی دور کر دیں۔ میرے آپ کی احسان مند ہوگی۔

سب آپ کا مسئلہ بہت نازک ہے۔ ایک تو آپ کی عمر بہت زیادہ ہوئی۔ عسرت چالیس سال کی عمر میں زمانہ یاس کو پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے اپنی عمر ۴۲ سال لکھی ہے۔ اس عمر میں کسی لڑکی کی شادی ہونا بظاہر مشکل ہے۔ یوں الشرع ہے تو اس دنیا میں نہ کچھ ناممکن ہے نہ کچھ مشکل۔ ہر دنیا ان کے اشاروں پر چلتی ہے اور ان کی ذات اسباب کی وجہ سے نہیں ہے۔ وہ جب چاہیں کن ٹیکوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ وہ قادر مطلق بھی ہیں اور محتار مطلق بھی۔ لیکن ظاہری صورت حال میں آپ کا مسئلہ کئی بنا پر پیچیدہ ہے۔ ایک تو آپ کی عمر زیادہ ہے۔ دوسرے گھر میں آپ کی جو بہن خیر شادی شدہ ہے وہ آپ سے عمر میں بھی کم ہے۔ اور توجہ کار کو بھی بن جاتی ہے۔ تیسرے مسلمانوں کی یہ جہالت کہ پہلے بڑی ہی کا کریگے۔ خواہ بڑی کے انتقال میں چھوٹی بھی بڑی ہو جائے۔ آپ کے مسئلے کو اور زیادہ پیچیدہ بناتے ہوئے ہے۔ اوپر سے آپ احساں کتری کا شکار ہیں۔ کل ملا کر آپ کا مسئلہ کافی سنگین اور پیچیدہ ہے۔ لیکن کسی بھی صاحب ایمان کو کسی بھی حالت میں مایوس نہیں ہونا۔ اس لئے کہ بندے حالات کے سامنے بے بس ہو سکتے ہیں مگر بندوں کا خالق کسی بھی حالت میں بے بس اور محدود نہیں ہے۔ وہ چاہیں تو درخزاں میں بھی پھول کھلے ہیں۔ وہ چاہیں تو پتھروں کی کوکھ سے پھر نئے پھول نکالے۔ وہ چاہیں تو بحر زمین میں سبزے اُگ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہیں یا اس کے اندھیروں سے اس کے اُبلے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے ممکن ناممکن، عسر و شکر ہوتی انہونی مشکل آسان سب برابر ہے۔ اس لئے ایمان و یقین کیساتھ آپ اسی کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔

ہر مذہب کو سورۃ یوسف پڑھیں۔ اور ہر جمعہ کو سورۃ احزاب تلاوت کریں۔ اور بغیر کسی شرم اور جھجک کے اپنے رب سے اپنی شادی کی دعا کر لیں۔ وہ مالک بھی ہے اور وہ ہمارا دوست بھی ہے۔ **وَاللّٰهُ شَرِیْفٌ الْمَرْغِبِیْنَ** اللہ صاحب ایمان لوگوں کا دوست ہے، اس کے سامنے بے تکلف اپنی تمنائیں ادا ہے جذبات بصورت دعا مدد کئے۔ مجھے امید ہے کہ جب اس نے کسی کو بھی محروم نہیں رکھا تو یہ آج بھی محروم نہیں رکھے گا۔ اور غیب سے

آپ کی مدد کرے گا۔ ایک دن آپ کی شادی ہو جائے گی۔ اور ادا۔ قیامت فیروز حالات سے آپ کو نجات ملے گی۔

مولانا منظور نعمانی والے مضمون پر اظہار شکایت

سوال از عمران اختر ندوی۔ قدوائی روڈ، موس پورہ، ناگپور، دہرا دھڑ، اتر پردیش۔
آپ کا اپنا فلسفہ الٰہی دنیا دین بند ناچنے کے زیر مطالعہ رہتا ہے اور جولاہی مسئلہ میں مولانا منظور نعمانی کی سوانح حیات نظر سے گزری۔ مضمون اپنی جگہ برحق تھا۔ لیکن انوس کہ آپ نے وہ بات جہاں کہی تھی۔ وہاں نہیں کہی۔ بہت بہتر ہوتا یہ مضمون لکھ کر الفرقان کے دفتر بھجوا دیتے۔ وہ اپنی غلطی کے اصلاح کر لیتے۔ یہ میری صلاح ہے۔ کیوں کہ آپ کے اس مضمون دینے سے ملت کے بیشتر لوگ روم کی ذات سے بدگماں ہو گئے ہوں گے۔ شریعت میں بعد الموت عوی بیان کرنی چاہیے کہ ہمائیاں۔ آپ نے جو کچھ کیا وہ اچھا ہے کیا۔ خود اعتبار نفس کی زحمت نہ کریں گے۔

اور اپنی شخصیت پر غلامی اچھا لکھ کر صریح مدعی صاحب کے انعام ہے کہ کم از کم اس کی اصلاح کیا ہوں میں دے رہے ہیں ہوتی۔ آمین۔ ہاں مضمون لکھ کر زیادہ اچھا ہے۔

کھل گئی جب کے چشم بہشت
اپنی ہی نظیر ہے گھر گئے رہم۔

میں جانتا ہوں کہ مولانا منظور نعمانی والے مضمون کو پڑھ کر بعض حضرات کو ناگواری ہوئی ہوگی۔ کیوں کہ مولانا منظور نعمانی بعض حضرات کے نزدیک بہت بڑے عالم بھی تھے۔ اور بزرگ بھی۔ لیکن ایسے تمام حضرات سے میں عرض کرنا چاہوں گا۔ کہ ابوالحسن صدیقی کے مضمون کی گہرائی میں پہلنے کی زحمت کریں۔ سطحی طور پر اگر مضمون کا مطالعہ کریں گے تو احوال ناگواری ہوگی۔ لیکن اگر گہرائی میں جائیں گے۔ تو یہ اعزاز لینا مشکل نہیں ہوگا کہ ابوالحسن کے قلم میں برائے نام جو ترشی پیدا ہوئی تھی وہ سیدنا امام حسینؑ کی بے حرمتی کی وجہ سے ہوئی تھی جس کا ارتکاب ان کے صاحبزادے نے ایک غیر معیاری کتاب لکھ کر کیا تھا۔ اور اس پر حضرت نعمانی صاحب نے تعریفی مقدمہ لکھا تھا۔ اور بعض جگہ ایسے لکھے تھے جو بوری امت کے لئے دلخراش اور رنج دہ تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ واقعہ کرنا تحقیق کے نام پر ایک مذاق تھی۔ اور اس کتاب کے خلاف جب مفکر ملت حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی کا اچھا تلامذہ سامنے آیا تھا تو مولانا نعمانی کے صاحبزادے آپ سے ہاتھ جو گئے تھے۔ اور انہوں نے مولانا ندوی کے خلاف الفرقان کے صفحات میں بڑی

لے دے کی تھی۔ اور سیاسی ریلنگ نکالنے کے انداز میں مضامین لکھے تھے۔
حیرت کی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے خلاف پورا
دفتر اکیٹ میں آجائے تو بھی اس اُمت کے بعض حساس لوگوں کے کانوں
پر جوں بھی نہ رنگیں۔ اور وہ مہم بکرم عی کا مصداق بن کر رہ جائیں۔ جبکہ
نواسہ رسول کی شخصیت پوری اُمت کے نزدیک مسلم ہے۔ اور جب کسی ایسے بزرگ
کے خلاف ادب و احترام کے ساتھ بھی تنقید کر دیا جائے۔ حالانکہ وہ پوری اُمت
میں صد فیصد مقبول بھی نہ ہوں۔ تب بھی بعض حساس لوگ بکھر جاتے ہیں۔
اور سچائی کو برداشت نہیں کر پاتے۔
اگر کسی کے رہنے کے بعد اس کے کسی بھی چل چل پر تنقید کرنا گناہ ہے۔
تو جوہر سو برس کے بعد سیدنا امام حسینؑ کے کردار میں کیڑے تلاش کرنا
کوئی نیکی کی بات تھی؟

فہمیت ہے کہ آپ نے صدیقی صاحب کے مضمون کو برحق تو مانا بعض
لوگ جن کو دین کا شعور برائے بیت بھی نہیں وہ اس مضمون کو خلاف حق
ہی سمجھ رہے تھے۔ اور ایسے منہ چلائے بیٹھے تھے۔ جیسے ان کے گھر میں سے
مذہب زلی کر لی ہو۔

لیکن ایسے تمام لوگوں کو یہ بات ہمیشہ کے لئے نوٹ کر لینی چاہیے کہ
ہم اپنی عقل و فہم کے اعتبار سے جو کچھ بھی سمجھتے ہیں۔ اس کی اشاعت عام
کرتے ہوئے صرف اللہ کی رضا کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ لوگوں کے چہروں پر
بکھری ہوئی سلوٹوں کی ہمیں کوئی پروا نہ نہیں ہوتی۔ حق حق ہے اور اس
کا انہماک کرنے میں تامل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ لوگوں کی مدح و ذم کے
پروا نہ کرنے والے اشاعت حق کا کام نہیں کر سکتے۔

آج ہمارے دین میں خرابی ہی اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ ہم نے
تنقید برداشت نہیں۔ ہم صرف تعریفوں کا طواغ کھا سکتے
ہیں۔ جبکہ کردار کے اندر جس نقد و احتساب کے فقر و فاقے سے پیدا ہوتا ہے۔
تعریفوں کے مال طید سے سے نہیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ شریعت میں بعد الموت خوبی بیان کرنی چاہیے۔
مجھے اس بات سے صدیق صدائق نہیں ہے۔ اگر ہم صدیق صدیق اس بات
کو درست سمجھ لیں گے تو تاریخ میں جو راویوں پر خرم ہوئی ہے۔ وہ سب
کی سب سب دشمنی کے دائروں میں آجائے گی۔ اور غیبت میں شمار ہوگی۔
مولانا نعمانی کا وہ مقدمہ جو فاقہ کر بلا ہر گھما گیا ہے سیدنا امام حسینؑ
کی شخصیت کو مجروح کرتا ہے۔

حیرت ہے کہ آپ نے اُس مقدمے کے بار میں ایک حرف بھی قلم سے
جیس نکالا اس حساب قیامت کے دن آپ خود بھی ٹھہرے میں کھڑے
ہوں گے۔ اگر آپ کے اصول سے مرنے کے بعد کسی کو بھی مجھ نہیں کہنا چاہیے

تو پھر حق الزمرین سنبھلی صاحب نے سیدنا امام حسینؑ کی وفات کے گھر
کے بعد اُن کے خلاف کتاب کیوں لکھی۔ اور آپ نے انہیں یہ نصیحت کیوں
نہیں کی۔ جو آپ ابو الحسنین صدیقی کو کر رہے ہیں۔

کیا آپ کے نزدیک سیدنا امام حسینؑ کی شخصیت اتنی گہری ہے۔
والہذا ہا اللہ کہ آپ صدیقی صاحب کو متنبہ کرتے ہوئے سنبھلی صاحب
کے بار میں چند الفاظ بھی نوک قلم پر دھلا سکے۔ کیا اسی کا نام دینداری
اور حق پرستی ہے کہ انسان و عطا بیان کرتے وقت مصلحتوں کو ہمیشہ نظر رکھتے۔
آپ نے اپنے خط میں جو شعر لکھا ہے۔ وہ صرف الزام ہے۔ اور فیصلہ
ہم خدا پر چھوڑتے ہیں کہ اس شعر کا مصداق ابو الحسنین ہوں گے یا آپ
بادہ حق الزمرین سنبھلی جنہوں نے سیدنا امام حسینؑ کے خلاف واقعہ کرنا
میں تیرے ہازی کی محفل سجائی ہے۔ اور اہل بیت کو رسوا کرنے کا پروگرام
رہا ہے۔

میں صاحب نے صرف یہی نہیں کہ اہل بیت کو نشانہ بنایا اور ان
کے مزاج کا جغرافیہ بیان کرتے وقت من بھائی باتیں تحقیق کے نام پر
حوالہ مضطرب کیں۔ بلکہ انہوں نے اُمت کے اساطین کے خلاف اور تاریخ
اسلامی کے خلاف ایسا زہر واقعہ کر بلائی جو مردوں میں گھول دے کہ غزوہ
میں کسی حق و باطل میں تمیز کرنے والے کی حکومت ہوتی تو عیناً اُن کے من میں
یقیناً جبر قید کی سزا پاتے۔ لیکن عین صاحب کے قلم نے تو ظالمانہ پان آیس
وقت کھائی ہیں۔ جب حکومت کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو
خدا اسلامی تاریخ کا بڑا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے بڑوں کی پگڑی اُچھلتی
دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور اس بے حس اُمت کی موجودگی میں ملا متوں
کا ہم اچھا لہے۔ جس کا حال یہ ہے کہ اگر کسی من پسند بزرگ کے خلاف
سلطے سے بھی دو لفظ زبان سے نکال دو تو اُمت کی آنکھیں سرخ ہو جاتی
ہیں۔ ہاتھوں میں عصا اور پتھر آجاتے ہیں۔ زبان زہر آگھنے لگتی ہے اور
اگر اہل بیت کے خلاف کوئی دفتر کے دفتر بھی لکھ دے تو اس بے حس اُمت
کے کانوں پر جوں تک نہیں رنگتی۔ خدا ہی جلنے کہ یہ تقویٰ کا عروج ہے یا
گراری کی معراج!

بے تکلف اور بے تامل یہ بات عرض ہے کہ اگر پوچھ اور من مکرر
کتابیں لکھ کر کوئی حلق بن سکتا ہے تو پھر سلمان خورشید سے بڑا تو تحقیق
کوئی بھی نہیں ہے۔ سلمان خورشید کا زہر تو کڑا دل ہر تھا۔ جو اُمت کیلئے
بقصان دہ نہیں تھا۔

اُمت رسولی خدا نے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہ کر سکی۔ اور
یہ جام زہر دشمنی نہ کر سکی۔ لیکن محمود احمد عباسی اور عتیق الزمرین سنبھلی کا
ایجاد کرنے زہر تو میٹھا نہ رہا ہے۔ اُسے تو اُمت خوشی خوشی اور غافل بنی

رہے گی۔ اور آہستہ آہستہ مرگ مفاعیات کا شکار ہوتی رہے گی۔ اور پتہ بھی نہیں چلے گا کہ اس ناگہانی موت کی اصل وجہ کیا ہے۔ ۹۔

اگر فرشتہ مل گئی تو انشا اللہ ہم ہی اس اثنت کو یہ بتائیں گے۔ کہ واقعہ کربلا میں عتیق الرحمن سنبھلی کا قلم کہاں کہاں جھٹکا ہے۔ اور کہاں کہاں اس نے آوازیں کا مظاہرہ کیا ہے۔

اپنے خط کے آخر میں آپ نے جو شعر لکھا ہے۔ وہ خود آپ کو بھی دعوتِ فکر دیتا ہے۔ اگر ہم سب اصحاب لباس لوگ اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک لیا کریں۔ تو پھر اس دنیا کی حالت ہی سدھر جائے۔ وعظ کی غلطی سبنا بہت آسان ہے لیکن حق و باطل کے درمیان فرق کرنا اور حق کو بر ملا واضح کرنا بہت مشکل ہے۔

الْكَفَرَانَا الْحَقُّ خَاذِرُنَا قَبْلَهُ قَارِنَا الْبَاطِلُ بِالْبَلَاءِ
قَارِنُنَا اجْتِنَابَهُ۔

ایک سوال میں کئی سوالات

سوال: محمد یونس۔ مایہ صفاؤں۔

فرشتے نور سے بنتے ہیں۔ اور اپنی مرضی سے روپ بدل سکتے ہیں۔ جن آنکھی ہیں۔ یہ بھی روپ بدلتے ہیں۔ دیو، کس مٹی سے بنے ہیں۔ اور کیا یہ بھی روپ بدلنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

چڑیل، بھوت، خبیث، یہ کیا ہیں؟ اور یہ کیوں کر بنتے ہیں۔ یا کیسے بنتے ہیں۔

موتل: یہ کیا ہیں؟ ان کی تعریف کیا ہے؟

پُری: یہ کس مٹی کی بنی ہیں۔؟ پُری تو نشت ہے تو اس کا مذکر کون ہے۔؟ اور جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پُری کے دو ہاڑو ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے پرندوں کے۔ کیا یہ حقیقت ہے۔؟

خبیث روح سے کیا مراد ہے۔؟ جہاں تک میری سمجھ میں آتا ہے۔ روح پاک شے ہے۔ جس کو جسم لطیف بھی کہا گیا ہے۔ بعض لوگ اُسے ”جسم رؤفانی“ بھی کہتے ہیں۔ تو پھر روح خبیث کیسے ہوتی۔؟

شیطان کس کس قسم کے ہوتے ہیں۔؟ شیطان کا مؤثر کیا ہے؟ ایک بڑے میاں کہتے ہیں کہ شیطان کی ذاتیں ران میں ڈکر اور ہاتیں ران میں فروغ ہوتی ہے۔ اور یہ اپنے آپ جلتی کرتے ہیں۔ اور ولادت ہوتی رہتی ہیں کیا یہ حقیقت ہے۔

جو خبرات میں نے دیتے ہیں۔ ان میں خبر ایک کو چھوڑ کر انسان اپنے عمل سے خبر دے گا۔ وہ مٹا کر تمام کالہ پٹھے میں کر سکتا ہے۔

وہی، دیو، چڑیل، موکل، خبیث، شیطان، لیکن آجک خبر ۹ (یعنی پُری) کے متعلق تلاش بسیار کے بعد بھی کہیں سے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پُری، پر بھی انسان ہذا پر عمل قبضہ کر چکا ہے۔

یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ طسمانی دنیا کا قاری ہوں۔ مناسب معلوم ہو تو تفصیل سے طسمانی دنیا میں معلومات چھاپیں۔ یا پھر جواب کلمے لک کر حکمت حاضر ہیں۔

بلاشبہ فرشتوں کی تخلیق حق تعالیٰ نے نور سے کی ہے۔ اسلئے ان میں **حیات** گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اور جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور انسانوں کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے۔ انہی بھی مٹی ہی سے پتھر بنائے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی حفاظت خصوصی طور پر کی جاتی ہے۔ اور وہ گناہ کی صلاحیت رکھنے کے باوجود گناہ نہیں کرتے۔ جب کہ فرشتوں میں گناہ کی صلاحیت ہی نہیں۔ جنات میں بھی نیک بہاد اور کافرو مسلمان ہوتے ہیں۔

جنات کا ایک گروہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک ایلان بھی لایا تھا۔ اور اسی موقع پر سورہ جن نازل ہوئی تھی۔ سورہ جن کے ابتدائی آیات ایک جن کی تقریر سے ساختہ ہیں۔

شیطان بھی آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کی اولاد بھی آگ ہی سے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن شیطان اور جن میں فرق ہے۔ جنات میں بھی نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ البتہ شیطاں میں نیکی کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

شیطان اعظم ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کر کے نیکی کرنے کی مخالفت ہی کو سلب کر دیا ہے۔ اب وہ نیکی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا۔ اس طرح ذوالعقول مخلوقات میں تین قسم ہو گئیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ فرشتے ہیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں نیکی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ شیطاں ہیں۔

ایک وہ جن میں نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت ہے۔ یہ انسان اور جنات ہیں۔ ان میں سب اعلیٰ جماعت انبیاء کی جماعت ہے۔ جو گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ نہیں کرتی۔ اس لئے ان کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

بلاشبہ فرشتے مختلف روپ اختیار کر سکتے ہیں۔ حضرت جبریلؑ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مختلف روپ میں آکر کرتے تھے۔ فرشتوں کی طرح جنات بھی اپنا ہیکر بدل لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی جسم بدلنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔

موتل بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے۔ جو دنیاوی نظام میں اللہ کے

اپنی روحانی قوت کا مال نہ ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کے لئے منجھناٹ
اور دوسری مخلوقات اپنے سر جھکا کر دیکھ رہے ہوں گے۔ اپنے گھٹے ٹھکنے پر آج
کا انسان اور انسانوں ہی کو رام نہیں کر سکتا۔ طاقات طیفیہ کو کیسے تاج کر سکتا
کیوں کہ انسانوں کی روحانی قوتیں اللہ کے سلسلہ نافرمانی کی وجہ سے
پامال ہو کر رہ گئی ہیں۔ درجہ حق تو یہ ہے۔ جنات بھی انسانوں کی ڈرتے
ہیں۔ اور جنگل کے وحشی جانور بھی انسان کو دیکھ کر خوف چکے ہوئے کی کوشش
کرتے ہیں۔

آج بھی اگر کوئی انسان اپنی غریبہ طاعتوں کو بیدار کر لے اور اپنی
کھوئی ہوئی طاقتوں کو اللہ اور رسول کی اطاعت اور سیر نگاری کے
ذریعہ بحال کر لے تو جنات ہوا و جانناٹ سب انسان کے آگے پیچھے ہیں۔
اور سب انسان کی غلامی اور چاکری کرنے میں فخر کرتے ہیں۔

علم نجوم کی جانکاری

یو ال ان مرزا احمد

میں آپ کے رسالے طلساتی دنیا کا قاری ہوں۔ سیر ممکنہ کوشش
ہی ہوتی ہے کہ ہر ماہ اس کا مطالعہ کروں۔ طلساتی دنیا واقعی بیش بہا
قیمتی خزانہ ہے۔ اس سے ہر خاص و عام مستفید ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی
میری ناقص عقل کچھ باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جیسے کہ "ساعت عطارد"
"زحل کی ساعت" "شمس کی ساعت" "برج عقرب" "برج میزان" "برج عقرب"
کا پانچواں درجہ طلوع

یہ آئے کر م اچھی عام زبان میں کیا اصطلاح ہے۔ علامہ تحریر کریں۔
کیوں کہ مندرجہ بالا الفاظوں کا مفہوم سمجھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔
برائے ہر بیانی ستاروں کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالیں۔
آپ دیکھتے ہوں گے۔ ہماری دنیا میں ہر سال تین موسم ظہور پذیر
ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی اور برسات۔ اور تینوں موسم نظام شمسی
اور نظام آب و ہوا کی ہی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سورج ایک سال
میں ۱۲ برجوں کا سفر طے کرتا ہے۔ سورج جب برج ثور میں داخل ہوتا
ہے تو موسم گرما کی بنیاد پڑتی ہے۔

سورج جب برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو برسات شروع ہوتی
ہے۔ اور سورج جب برج قوس میں داخل ہوتا ہے تو دنیا میں سردی
کا موسم چڑھنے لگتا ہے۔ موسموں کی تبدیلی میں اور بھی وجوہات اپنا
کام کرتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس نظام کے طے ہونے پر ہے جو کائنات
بلکہ وقت اللہ نے طے کر دیا تھا۔
جس طرح ہر سال موسم بدلتا ہے۔ اسی طرح ہر سال انسانوں کی تقدیر

کا موسم بھی تبدیل ہوتا کرتا ہے۔ ایک انسان کے ستارے گردش میں
ہی لگاتار ہیں۔ اور وقت گزر رہی پہنچ جاتے ہیں۔ جب عروج پر پہنچے ہیں
تو وہ انسان اگر کسی کو اپنے لگاتار ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ اور جب
اس کے ستارے گردش میں ہوتے ہیں تو اگر وہ سونے کو چھوتا ہے تو
وہ سونا بھی مٹی بن جاتا ہے۔ تقدیر کی یہ الٹ بھیر ستاروں اور وقت
کا پہنچنے کی رفتار اور حال سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اسی کا
نام علم نجوم ہے۔

علم نجوم کا وہ حصہ جس میں غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ شرعاً حرام
ہے۔ اسلئے کہ پیش آنے والی بات کے بارے میں صد فیصد یقینی کے
ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی اور واقعہ نہیں ہے۔

جو بخوبی آئے والے زمانے کے بارے میں پیشگی باتیں کر رہے ہیں۔
یہ وہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ البتہ ماطلین نے ستاروں کے مختلف
بروج میں داخل اور خارج ہونے کو مبارک اور غیر مبارک کی جو تشریح
کد ہے۔ وہ شریعت سے نہیں ٹکراتی۔

ماہرین نے حد سے زیادہ محنت، ریاضت سے یہ اندازے لگائے ہیں
کہ فلاں وقت فلاں ستارے کی حکومت ہوتی ہے۔ اور فلاں ستارے
مبارک ہے۔ اور فلاں غیر مبارک۔ مبارک ستاروں کی حکومت میں
مبارک۔ اور غیر مبارک ستاروں کی ساتھیوں میں غیر مبارک کام کئے
جاتے ہیں۔ تو تاثر جلد سنبھلے آتی ہے۔

مشہور مقام سات ستارے ہیں۔ اور ۱۲ برج ہیں۔ اور یہ تمام
ستارے مسلسل چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ اور یہی انسانوں کی قسمت پر
ہا دن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ سات ستارے یہ ہیں۔
سورج، چاند، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل۔

اور وہ ۱۲ برج جن میں یہ ستارے داخل ہو کر پھر نکلتے ہیں۔ وہ
یہ ہیں۔

حمل، ثور، جوزا، سرطان، میزان، عقرب، قوس،
جدی، دلو، اور حوت۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوال کا جواب دیتے وقت میں اس
بارے میں کچھ تفصیلات آپ کے گوش گزار کروں تاکہ طلساتی دنیا کے
دوسرے قارئین کو بھی اس بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔

سچے پہلے بہت ذکاوت کا شوق رکھنا کہ تمام ستارے سورج کے ارد گرد اپنے
اپنے مدار پر حرکت کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے فاصلے ایک دوسرے سے مختلف
ہیں۔ بعضی مدار کی بنا پر کئی ستارے زمین سے کم فاصلے پر آ جاتے ہیں
اور کبھی بہت دور چلا جاتے ہیں۔ مثلاً کبھی زمین کے نزدیک ہوتا ہے تو کبھی

خود پر گھٹے تھنت میں گھومتا ہے۔ یہ ایک ٹریج کا سفر ۱۲ ماہ میں طے کرتا ہے۔ اور ۱۲ برجوں کا سفر ۱۲ سال میں پورا کرتا ہے۔

زحل۔ زمین سے ۳۳ گنا بڑا ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۱۱ میٹر میل ہے۔ یہ زمین سے ستائی کروڑ ۵۲ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ زحل ڈھائی سال میں ایک ٹریج کا سفر طے کرتا ہے اور ۱۱ سال میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

ان کے علاوہ کچھ اور ستارے بھی ہیں جو ان ہی ستاروں کے ماتحت ہیں۔ ان سب ستاروں کی مثالیں سیدھی چال اٹلی چال۔ اور ان سب ستاروں کا بروج کے اندر ہونا اور وہاں سے پھر خارج ہونا اس کی تقدیر پر باذن اثر اشراندا ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آسمان، ستاروں اور زمینوں کا ذکر کئی مقامات پر کیا ہے۔ اور ان سب کو اپنی قدرت کا کرشمہ قرار دیتا ہے۔ آسمان پر بکھرے ہوئے ستارے صرف خوشنائی کے لئے نہیں ہیں بلکہ انہیں اور سورج بھی صرف اندھیار سے دور کرنے کیلئے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی تخلیق کے بیشاد مقاصد ہیں یہ سب بحکم خداوندی انسانوں کی تقدیر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ماہرینِ علم نجوم نے ستاروں کی دوری اور قربت پر مفصل گفتگو کی ہے۔ اس ساری گفتگو کو نقل کرنا تو دعائی ڈاک کے صفحات میں ممکن نہیں ہے۔ اختصار کے ساتھ یہ سمجھئے کہ ستاروں کا ایک دوسرے سے دور ہونا بھی دنیا میں اثر انداز ہوتا ہے اور ستاروں کا ایک دوسرے کے قریب ہونا بھی دنیاوی نظام پر اپنا اثر چھوڑتا ہے۔

جنوری شروع سے ہم نے ستاروں کی قربت اور دوری پر ایک مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کی دوسری قسط آپ اسی شمارے میں پڑھیں گے۔ کچھ باتیں یہاں بھی ہم نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ آپ کو بات سمجھانے میں آسانی ہو۔

جب دو ستاروں کے درمیان فاصلہ ۱۳۰ درجہ کا ہوتا ہے تو اس کو علم نجوم کی اصطلاح میں تثلیث کہتے ہیں۔ یہ نظر کامل دوسری کی نظر ہے اور جب دو ستاروں کے درمیان ۱۳۰ درجہ کا فاصلہ ہو۔ اس وقت دھکا اور جھٹکا نیز کار و پیار اور حسرتی کے تعویذات لکھنا بہت جلد فائدہ لائے ہوئے ہوتا ہے۔ تاکہ اس وقت اللہ کی ایک خاص رحمت دنیا پر برپا ہے۔ عالمین اس وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ اور ضرورت مندوں کو موقع کی مناسبت سے تعویذ لکھ کر دیتے ہیں۔

فاصلہ ۱۰۰ درجہ کے درمیان ۱۳۰ درجہ کا رہتا ہے۔ اس کی دوری کی نظر ہے۔ اس وقت بھی مثبت کلام کرنے والے نہیں لیکن یہ غریبی

۱۳۰ لاکھ میل کے فاصلے پر آ جاتا ہے۔ اور جب دور ہو جاتا ہے۔ ۱۵۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہوتا ہے۔ اس دوری اور نزدیکی کے نام بہ اصطلاح علم نجوم یہ ہیں۔

اقرب الشمس۔ (سورج کے قریب)

اقرب الارض۔ (زمین کے قریب)

بعد الشمس۔ (سورج سے دوری)

بعد الارض۔ (زمین سے دوری)

سورج سے نزدیکی کو حقیض شمس بھی کہتے ہیں۔ اور سورج سے دُوری کو ادیح شمس بھی کہتے ہیں۔ زمین سے نزدیکی کو حقیض قمر بھی کہتے ہیں اور زمین سے دوری کو ادیح قمر بھی کہتے ہیں۔ علم نجوم کی معروف اصطلاحیں ہیں۔ اگر ان کا نام معلوم نہ ہو تو قاری کو تعویذ سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

ستاروں کے بارے میں یہ تفصیلات بھی قیڑ کر لیں کہ چاند سورج ہی سے ٹوٹا ہوا ایک سیارہ ہے۔ جو کہ سورج ہی کی روشنی سے روشن ہوتا ہے۔ یہ سیارہ ہماری زمین سے ۱۹ حصے کم ہے۔ اس کی گردش کی رفتار گھنٹہ ۲ ہزار دو سو اسی میل ہے۔ یہ پوری زمین کے گرد ۱۲ گھنٹے میں گھوم جاتا ہے۔ چاند ۲۸ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر پورے کرتا ہے۔ اور سو اودون میں ایک ٹریج کا سفر طے کرتا ہے۔

عطارد، اس سیارے کا طلوع اور غروب سورج ہی کے ہمراہ ہوتا ہے۔ یہ سیارہ زمین سے دو کروڑ ۵۸ لاکھ ۸۰ ہزار میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۱۰۰ میل ہے۔ یہ سیارہ ۲۳ دن میں ایک ٹریج کا سفر طے کرتا ہے۔ اس حساب سے ۲۴ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔ زہرہ، یہ سیارہ زمین سے ۶ کروڑ ۷۰ ہزار میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی سات ہزار ۸۰ میل ہے۔

زہرہ ۲۴ دن میں ایک ٹریج کا سفر طے کرتا ہے۔ اور تقریباً ایک سال میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

تریج۔ یہ سیارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا ہے۔ یہ سورج سے ۱۳ کروڑ ۱۲ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۴ ہزار ایک لاکھ ۸۰ میل ہے۔ یہ سیارہ اٹلی رفتار بھی چلتا ہے۔ اور اٹلی سیدھی رفتار ہی سے ۱۲ برجوں کا سفر کرتا ہے۔ یہ سیارہ ۲۵ دن میں اپنا سفر طے کرتا ہے۔ اور ۱۲ برجوں کا سفر ۴۰ دن میں مکمل کرتا ہے۔

مشتری۔ یہ سیارہ زمین سے ۱۲۵۰ گنا بڑا ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۱۱۰۰ ہزار میل ہے۔ یہ زمین سے اڑتالیس کروڑ ۲ لاکھ میل دوری کے فاصلے پر ہے۔ اس سیارے کی رفتار بہت سست ہے۔ پہلے

نظر ثانی کے مقابلے میں کتر بھی جاتی ہے۔

نظر مقابلہ یہ کامل دشمنی کا نظر ہے۔ اس وقت دو ستارے ایک دوسرے کے سامنے ڈٹ کر دشمنوں کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان وہ اور ہے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اس وقت اگر حضرت، عداوت، کسی کا تدارک کرانے، کسی کو برباد کرانے، کسی کی بندش وغیرہ کرانے کے تعویذات کئے جائیں تو باذن اللہ بہت جلد اپنا اثر دکھائے ہیں۔ یہ گھڑی خمس اکسیر کہلاتی ہے۔

مزید اس نظر کو کہتے ہیں جس میں دو ستاروں کے درمیان اور کا فاصلہ باقی رہتا ہے۔ یہ نیم دشمنی کی نظر ہوتی ہے۔ اس میں بھی حضرت، اور عداوت کے تعویذ لکھے جاتے ہیں۔ اسے علم نجوم کی اصطلاح میں خمس اکسیر کہتے ہیں۔

ستاروں کو بعض برج میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت اس ستارے کی قوت پورے شباب پر ہوتی ہے۔ اور دنیاوی نظام پر یہ قوت اپنی صلاحیت اور صفات کے مطابق پوری شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے۔ چنانچہ قمر کا شرف برج ثور میں ہوتا ہے۔

عطارد کا شرف برج سنبلہ میں ہوتا ہے۔ زہرہ کا شرف برج حوت میں ہوتا ہے۔

شمس کا شرف برج حمل میں ہوتا ہے۔ مریخ کا شرف برج جدی میں ہوتا ہے۔

مشتری کا شرف برج سرطان میں ہوتا ہے۔ اور زحل کا شرف برج میزان میں ہوتا ہے۔

مثلاً جب شمس کو برج حمل میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی قوت کی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت بنائے گئے کاروبار اور ترقی کے تعویذ حد سے زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اور کبھی خطا نہیں کرتے۔ مثلاً زہرہ کو برج حوت میں شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کی قوت کی گنا بڑھ جاتی ہے۔ یہ وقت سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ اور بہت ہی قیمتی وقت ہوتا ہے۔ اس وقت سونے چاندی کے ہرے ہرے خیر کے نقش بنائے جاتے ہیں۔ جو بے حد موثر ہوتے ہیں۔ اور کبھی خطا نہیں کرتے۔

جس طرح مختلف برجوں میں مختلف ستاروں کو شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور اس وقت ان کی قوت کی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح مختلف برجوں میں جا کر یہی ستارے ہبوط میں آ جاتے ہیں۔ اور ہبوط میں اگر ان کی قوت کی گنا گھٹ جاتی ہے اور کبھی کبھی صفر کے برابر

رہ جاتی ہے۔

ستارے کبھی سیدھی راہ چلتے ہیں۔ اور کبھی الٹی راہ چلتے ہیں اسی کو عملیات کی اصطلاح میں رجعت کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر زید کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے تو یہ کھنکھار قدم پر حرکت ملے گی۔ وہ خود بھی دوسروں سے محبت کرے گا اور دوسرے بھی اس کی طرف ہمیشہ بلخت رہیں گے۔ لیکن یہی زہرہ جب حالت رجعت میں ہو گا تو زید کے کبھی سے جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔ وہ خود بھی لوگوں سے لڑے گا۔ اور لوگ بھی اس کے درپے رہیں گے۔ اور یہ سب ایک طے شدہ نظام کے تحت ہو گا۔ جو خالق کائنات نے تہا اپنی مرضی سے قائم کیا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی پیدا کردہ دنیا کا نظام بنانے میں کسی سے لڑنے لینے کا محتاج نہیں تھا۔ وہ خالق بھی ہے۔ مالک بھی ہے۔ مافی بھی ہے۔

اور خود مختار بھی ہے۔ اس نے چاند سورج اور ستاروں کو اپنی اپنے ڈیوٹی پر لگا دیا ہے جس طرح فصلوں کے موسم بدلنے رہتے ہیں۔ اسی طرح ستاروں کی گردش سے تقدیروں کے موسم بھی بدلنے رہتے ہیں۔ ستاروں کی گردش کی بنا پر انسان اٹھتا ہے۔ اور ستاروں ہی کے گردش کی بنا پر انسان گر جاتا ہے۔ ہر شخص کی زندگی میں کبھی خوشحالی آتی ہے کبھی بدحالی۔ کبھی عروج آتا ہے۔ کبھی زوال، کبھی عزت ملتی ہے۔ کبھی ذلت۔ کبھی انسان مقبول ہو جاتا ہے۔ کبھی بغرض۔ کبھی وہ لوگوں کے پیچھے پھرتا ہے۔ کبھی لوگ اس کے پیچھے پھرتے ہیں۔ گردش ہی کی بنا پر فقیر بادشاہ ہو جاتے ہیں۔ اور بادشاہ فقیر یا غریب ہو جاتے ہیں۔ اور غریب امیر۔ چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بڑے چھوٹے۔ عزت دار دہل ہو جاتے ہیں۔ اور کم ظرفوں کے ہاتھوں میں اقتدار آ جاتا ہے۔ اور یہ سب ستاروں کے عروج و زوال سے ہوتا ہے اور ستاروں کا عروج و زوال حکم خداوندی کا پابند ہے۔

ہر روز ستاروں کی چالیں اور ساعتیں دن میں ۱۲ مرتبہ بدلتی ہیں۔ منگل کے دن کا حاکم مریخ ہے۔ اس لئے منگل کو پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت بغض و عداوت کے کاموں کے لئے موثر کبھی جاتی ہے۔

بدھ کے دن کا حاکم عطارد ہے۔ اس لئے بدھ کے دن پہلی ساعت عطارد کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت تسخیر و محبت کے کاموں کے لئے موثر کبھی گئی ہے۔

جمعرات کے دن کا حاکم مشتری ہے۔ اس لئے جمعرات کے دن پہلی ساعت مشتری کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت رزق اور ترقی کے کاموں کے لئے ہا اثر تصور کی جاتی ہے۔

آسانی ولادت کے لئے

سوال: الحامدۃ انھاری۔ غازی آباد

میری چھوٹی بہن کے جب بھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ آپریشن کی ضرورت تو نہیں پڑتی۔ لیکن متواتر زندگی کی کشش سے گزر کر ولادت ہوتی ہے۔ اب میری بہن کو بھرچھینے کا عمل ہے۔

برائے بہرہائی کوئی عمل یا وظیفہ ایسا بتادیں کہ اس کو بڑھ کر بچے کی پیدائش میں آسانی ہو۔ بڑی امید کے ساتھ خط لکھ رہی ہوں۔

آپنے جوابی لغافہ روانہ نہیں کیا۔ اس لئے آپ کے خط کا جواب **جواب** رسالے میں دیا جا رہا ہے۔ بوقت ولادت سفید کاغذ پر ٹیڑھا سے یہ آیت لکھیں۔ خَالَتْ سَائِبَةٌ وَذُلَّتْ اُور پھر اس کو شروع رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنی بہن کی پائش زان پر باندھیں۔ لیکن تحویذ جنبہ باندھیں جب درد درہ شروع ہو جائے۔ اگر پہلے باندھ دیں گی۔ تو یہ تحویذ درد نہیں ہونے دے گا۔ اور یہ نقصان کی بات ہوگی۔ ولادت کے فوراً بعد تحویذ کھول کر پانی میں بہا دیں۔ بے حد مؤثر عمل ہے۔ ہزاروں بار کا آزمودہ ہے۔ آپ بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسرے قارئین کو بھی اس کی اجازت ہے۔

رزق کی فراوانی کے لئے

سوال: از: سید کاظم۔ سنبھل۔

ہمارا کاروبار پہلے بہت اچھا چلتا تھا۔ اور گھر میں حد سے زیادہ خوش حالی تھی۔ نہ جانے کس کی نظر لگی۔ کہ علالت دن بدن خراب ہو چکے گئے۔ بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ کسی عامل کو دکھاؤ۔ ہو سکتا ہے۔ کسی نے بندش یا کرتوت کر دیئے ہوں جس کی وجہ سے یہاں بھی بات بڑھانے میں نقصان ہوتا ہے۔ اور آمدنی گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اپنی ایک خالہ زاد بہن کے مشورے پر جو آپ رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہے۔ آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کوئی شخص بھجوائیں۔ یا پھر کوئی عمل بتائیں۔ میں آپ کا بتایا ہوا عمل پابندی سے کروں گا۔ آپ جانتیں تو میرے خط کا جواب رسالے میں بھی دے سکتے ہیں۔ تاکہ دوسروں کو بھی فائدہ ہو۔

آپ کیلئے ایک عمل نقل کر رہا ہوں۔ جہاں اشارہ آپ کے لئے ہے۔ **جواب** مؤثر ثابت ہو گا۔ اور آپ کیلئے روزی کے دوا کے ہر طرف سے کھینے شروع ہو جائیں گے۔

جمعہ کے دن کا حاکم زہرہ ہے۔ اس لئے جمعہ کے دن کی پہلی ساعت زہرہ کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت شادی، محبت اور پیغام نکاح کے لئے مؤثر ہے۔

ہفتے کے دن کا حاکم زحل ہے۔ اس لئے ہفتے کے دن کی پہلی ساعت زحل کی ہوتی ہے۔ اگرچہ زحل غیر مبارک ستارہ ہے۔ اور اس کی ساعت میں لغت و عداوت کے کام ہی موزوں ہوتے ہیں۔ لیکن ہفتے کے دن زحل کی پہلی ساعت مبارک سمجھی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی بھی مثبت کام کیا جا سکتا ہے۔ اتوار کے دن کی پہلی ساعت شمس کی ہوتی ہے کیونکہ اتوار کے دن کا حاکم شمس ہی ہے۔ اس کی ساعت میں رزق، کاروبار و حصول ملازمت کے مقوش مؤثر ہوتے ہیں۔

بیر کے دن کا حاکم قمر ہے۔ اس لئے بیر کے دن کی پہلی ساعت قمر کی ہوتی ہے۔ اور قمر کی ساعت میں کوئی بھی اچھا کام کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی ساعتیں سفید ہوا کرتی ہیں۔

اس تفصیل سے آپ کچھ گئے ہوں گے۔ نظام کائنات کو چلانے والے ۱۲ برج ہیں۔ اور ۱۲ ستارے ہیں۔ ان میں سے سات سیارے مشہور ہیں۔ ۱۲ ستارے ان ۱۲ برجوں کا سفر کرتے رہتے ہیں۔ ایک سیارہ ۱۲ برجوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور پھر خارج ہوتا ہے۔ اور اس کے دخول و خروج سے دنیا میں مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

آخر میں یہ بھی کچھ لیئے کہ ایک برج کے ۳۰ درجے ہوتے ہیں۔ ایک درجہ ۳۰ دقیقے کا ہوتا ہے۔ ایک دقیقہ ۶۰ ثانیہ کا ہوتا ہے۔ اور ایک ثانیہ ۶۰ ثانیہ کا ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح گھنٹہ منٹ، سکینڈ ہوا کرتے ہیں۔ سورج برج حمل میں جب ۱۹ درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح زہرہ جب ۲۸ درجے کو پہنچ جاتا تو اس کو مقام شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سورج جب ۲۸ درجے میں ۱۱ درجے کو پہنچتا ہے تو اس کو بہوٹ ہوتا ہے۔ اور زہرہ جب ۲۸ درجے میں ۲۸ درجے کو پہنچتا ہے تو درجہ بہوٹ میں ہوتا ہے۔ ہر ایک ستارے اور جمع کی تفصیل لکھنے کا مطلب ہو گا طہستانی دنیا کے پاس صفحات سیاہ کر دیئے جائیں۔ دیئے بھی یہ موضوع انتہائی خشک ہے۔ اس لئے دوسرے قارئین کا خیال کرتے ہوئے میں قلم کو روکتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ کھانچے سوال کا جواب میری اس تحریر سے مل گیا ہو گا۔ باقی باتیں جہاں تھا ہمارے اس جواب میں نہ آ سکی ہوں ان کیلئے جوابی لغافہ کیساتھ پھر اردہائی کر دیئے۔ انشاء اللہ مزید وضاحت کر کے آپ کو تسلی دینے کی کوشش کریں گے۔ اللہ ہمارے قلم کو اتنی طاقت دے کہ ہم اس کے بندوں کی صحیح رہنمائی کا لریضہ انجام دے سکیں۔

دردِ بازو کا علاج

سوال از: محمد سلیمان — دارالنسی۔

میرے بازو میں اکثر درد ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی اتنا شدید ہوتا ہے کہ میں اس کی شدت سے پریشان ہو جاتا ہوں۔ اور بے اختیار رونے لگتا ہوں۔

برائے ہیرانی اس درد کو دور کرنے کیلئے کوئی روحانی علاج بتائیں۔
تھول کے تیل پر اس مرتبہ سورۃ طہ ارقی پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔
اور روزانہ ۴۰ دن تک اس تیل سے درد والے ہاتھ پر مالش کریں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہو گا۔

علاج بدہضمی

سوال از: لایفٹا،

برائے ہیرانی بدہضمی کو ختم کرنے کے لئے بھی کوئی روحانی علاج بتائیں۔ انشاء اللہ آپ کو تندہست رکھے۔ اور آپ اسی طرح لوگوں کی خدمت کرتے رہیں۔

سورۃ قدر گیارہ مرتبہ ایک بوتل پانی پر پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔
اور سات دن تک صبح و شام یہ پانی مزین کو بلائیں۔ انشاء اللہ بدہضمی سے نجات ملے گی۔

دستوں کا علاج

سوال از:

ہماری بیوی کو اکثر دست آتے ہیں۔ جبکہ وہ دستوں سے ڈر کر اکثر فاقہ کر لیتی ہے۔ لیکن اس کے ہاتھ بھی اُسے دست آتے ہی رہتے ہیں بہت دوائیں کیں۔ یونانی علاج بھی کیا۔ اور ایلوپیتھک بھی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یونانی علاج سے کچھ فائدہ ہوا تھا۔ لیکن وہ بھی چند دن کے لئے۔ طہاسانی دنیا میں روحانی ڈاک کا کام پڑھ کر کچھ امید نظر آئی۔ وہ نہ ہم تو ایس ہو چکے تھے۔

براہ کرم آپ کوئی علاج بتائیں تاکہ ہماری بیوی کو اس بیماری سے نجات ملے۔

روزانہ ایک گلاس پانی پر ایک ہزار مرتبہ قرآن حکیم کی ہر آیت۔
کر کے پلائیں۔ یہ عمل لگاتار ۱۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ دستوں کی بیماری سے شفا نصیب ہوگی۔

گردے کی پتھری کا علاج

سوال از: سلطان احمد — اجیر۔

ڈاکٹروں نے میرے گردے میں پتھری بتائی ہے۔ میں آپہنشن سے گھبرا رہا ہوں۔ کیا اس کا کوئی روحانی علاج ہے۔ ایک صاحب کے کہنے پر ایک انگوٹھی بھی پہنی تھی۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔

بارش کے پانی پر تین سو مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ دن تک اس پانی کو ہمارے پیان کریں۔ انشاء اللہ اس دوران پتھری پیشاب کے راستے سے باہر آجائے گی۔ اور آپ کو کوئی تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

ڈاڑھ کیلئے ترکیب

سوال از: سراج احمد — لکھنؤ۔

میرے سینے لڑکے ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے کے اکثر ڈاڑھ میں درد ہو جاتا ہے۔ دوا تو کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن آپ ایسی کوئی ترکیب بتادیں کہ جس سے فوری طور پر ڈاڑھ کے درد پر کنٹرول کر سکیں۔ ایک ہاک زمین پر ٹھوڑی سی ریت ڈالیں۔ اور کسی لکڑی سے یہ حروف ریت پر لکھیں۔

اب ج وہ درج طی۔ جس وقت آپ کے صاحبزادے کے ڈاڑھ میں درد ہو جب آپ یہ عمل کریں۔ اس سے کہیں کہ وہ اُس ڈاڑھ پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ لے جس میں درد ہو رہا ہو۔ آپ سب سے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھ کر الف پر لکڑی رکھ کر دہائیں۔ اور لڑکے سے پوچھیں کہ وہ کیسا ہے۔ اس کے بعد حرف بت پر لکڑی رکھ کر زور ڈالیں۔ اور لڑکے سے دریافت کریں۔ انشاء اللہ آخری حرف پر لکڑی بکنے سے پہلے درد موقوف ہو جائے گا۔

اولادِ نرینہ کیلئے

سوال از: ماسٹر بیگم — دہلی۔

میری بہن کے پانچ لڑکیاں ہو چکی ہیں۔ میری بہن اور بہنوئی کو لڑکے کی بہت آرزو ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان کے گھر ایک بیٹا ہو جائے۔

برائے ہیرانی اس سلسلے میں ہماری بہن کی مدد کریں۔ جب آپ کی بہن حاملہ ہو جائے تو تیسرے ماہ رشی پڑھے۔
یہ آیت لکھیں۔ لَا یَبْقٰی مِنْهَا اَنْفَسًا وَّلَا اَنْثَرٌ مِّنْہَا وَاِنَّہَا لَیَرْجٰی۔

اس کو تعویذی شکل دے کر اپنی بہن کے پیٹ پر بندھوا دیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

آگ کھولنے کی ترکیب

سوال از: محمد موسیٰ ————— باغیت۔

اگر کوئی جادوگر کسی کے گھر میں چوہے کی آگ باندھ دے تو اس کا علاج کیا ہے؟ ہمارے یہاں اس طرح کا ایک نہیں ہو گیا تھا۔ ایک بنگالی مولانا کے علاج سے آگ کھل گئی۔

برائے ہر بانی مجھے اس طریقے سے روشناس کر اگر شکر یہ کام ہو گیا۔ تین مرتبہ سورہ کوثر مل پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کی چھٹیں چوہے پر بھی دیں۔ اور چوہے کے چاروں طرف بھی انشاء اللہ بندھی ہوئی آگ کھل جائیگی اور نظر بندی اور جادو کے اثرات ختم ہوں گے۔

رونے والے بچے کا علاج

سوال از: (نام نادر)

میں اللہ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے خود بھی مائل ہوں۔ اور اللہ مریضوں کو شفا بھی دیتا ہے لیکن جنس معاملات میں شرمندہ بھی ہونا پڑتا ہے۔ اکثر لوگ رونے والے بچوں کے لئے بھی آتے ہیں۔ جن کے رونے کی بظاہر کوئی وجہ کچھ میں نہیں آتی۔ آپ ایسے بچوں کے لئے کوئی عمل یا نقش تجویز فرمائیں۔ اور اس کی اجازت بھی دیں۔ غایت ہوگی۔

جو بچے نظریہ کی وجہ سے یا کسی طرح کے اثرات کی وجہ سے لڑتے ہیں۔ رو تا ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے پتے میں پیک کر کے ڈال دیں۔ اور کالا کپڑا جڑھانے سے پہلے سویم یا مفرود کر لیں۔ انشاء اللہ بچے کا روناموقف ہوگا۔

۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶
یا بدوح	اللہ	یا بدوح
۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶

اس نقش کی عوی اجازت ان تمام حضرات کو دی جاتی ہے۔ جو اللہ کی مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

دشمن غالب نہ آ سکے

سوال از: عزیز احمد ————— ہونا۔

ایسا کوئی عمل بتائیں کہ کوئی دشمن اور بدخواہ قائل نہ پاسکے۔ اور اس

کی سازش کامیابی سے ہٹکار نہ ہو۔

اگر آپ روز ۹۴ مرتبہ یا عریز نماز فجر کے بعد پڑھ لیا کریں تو **جواب** کوئی دشمن اور بڑا چاہنے والا آپ پر غالب نہ آ سکے گا۔ اور کسی دشمن کی سازش آپ کے خلاف پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے گی۔

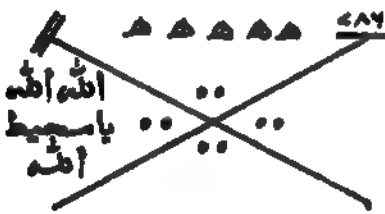
ہر بیماری کا نقش

سوال از: اخلاق احمد ————— اگر۔

کیا روحانی علیات میں ایسا کوئی نقش ہے۔ جو ہر جسمانی اور روحانی بیماری میں مفید اور موثر ہو۔؟ اگر ہے تو اس کی نشاندہی کریں۔

روحانی علیات میں بہت سارے عمل اور نقش ایسے ہیں۔ جو ہر **جواب** مرض میں اللہ کے فضل سے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کہاں تک گنوائے جائیں۔ سورہ فاتحہ کا نقش ہر بیماری میں کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اور سورہ فاتحہ کو پڑھ کر دم کرنا بھی ہر ایک مرض میں موثر ہے۔ شرط یہ ہے کہ عامل اور معمول دونوں اللہ کے کلام اور اس کی تاثیرات پر بھروسہ رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ تذبذب میں مبتلا رہتے ہیں۔ انہیں کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔ اور انہیں کہیں سے بھی فیض حاصل نہیں ہوتا۔ یقین کامل کے ساتھ اگر اللہ کے کلام کو پڑھیں گے۔ یا تعویذ بنا کر ہاتھ پر باندھیں گے تو انشاء اللہ لازماً اس کا فائدہ محسوس کریں گے۔

یہ نقش بھی ہر ایک بیماری میں فائدہ کرتا ہے۔ اور اس کو فراموش کو بھی دے سکتے ہیں۔



اگر زہریلا جانور کاٹ لے تو

سوال از: محمد فیصل بزدانی ————— اندر۔

ہم لوگ ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ وہاں اکثر لوگوں کے بٹا اور بٹو دھیرے کاٹ لیتے ہیں۔ لوگ جھاڑ بھونک پر بہت یقین رکھتے ہیں۔ اور میرے پاس بھی جھاڑ بھونک کے لئے آجالتے ہیں۔ آپ کوئی مختصر سا ایسا عمل بتائیں کہ جو زہریلا جانور کے کاٹنے پر مریض پر پڑھا جاسکے۔ جس سے اگر آسان ہو تو بہتر ہوگا۔

جب بھی کسی شخص کے کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو جس جگہ سڑا **جواب** ہو۔ وہاں ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھیں

گئے کی گندیری کھانے سے اور کچھ دیر کے لئے سانس روکنے سے بھی بچکیاں بند ہو جاتی ہیں۔ جو فارمولہ اچھا لگے اور جس میں آسانی محسوس ہو۔ اس پر عمل کریں۔

احتلام سے بچنے کے لئے

سوال از: کبیر احمد۔ مستی پور۔

میں ایک دینی مدرسے کا طالب علم ہوں۔ میں اپنی ایک بیماری سے بہت پریشان ہوں۔

بیماری یہ ہے کہ مجھے ہر روز احتلام ہوتا ہے۔ وضو کر کے بھی ستوں ہوں۔ نوکڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ احتلام سے بچنے کیلئے کوئی دوا بتائیں۔

جواب سورہ معارج لکھ کر اپنے بچنے کے نیچے رکھ کر سوتا کریں اور جب سونے کے ارادے سے بستر پر جائیں تو ایک مرتبہ سورہ طارق پڑھ کر اپنے پورے جسم پر دم کریں۔ اور اپنی شہادت کی انگلی سے یا عمر اس طرح بغیر روشنائی کے لکھیں۔ کہ گویا دیکھنے والا اے صبح اور سیدھا پڑھ سکے۔ انشاء اللہ احتلام نہیں ہوگا۔ چالیس دن اس پر عمل کرنے کے بعد صرف سورہ طارق کو معمول میں رکھیں۔

دینی مدارس کے طلباء میں یہ بیماری اکثر ہوا کرتی ہے۔ اللہ حافظ فرمائے۔

دودھ کی کمی کو دور کرنے کے لئے

سوال از: عائشہ بانو۔ حیدرآباد۔

میری بہن کے دودھ بہت کمی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کا بچہ بھوکا رہتا ہے۔ اگرچہ شیشی کا دودھ اس کو پلاتی ہے۔ لیکن اگر اس کا اپنا دودھ بڑھ جائے تو کتنا اچھا ہو۔ اسی کے اعتبار پر آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ آپ اس کا جواب رسالے ہی کے ذریعہ دے دیں۔ تاکہ اوروں کا بھی فائدہ ہو۔

جواب قرآن کی ان آیات کو فرمائیے: *فَبِعَمَلِهِمْ تَحَبَّوْا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ*۔ تاکہ اپنے اعمال کے پانی پر ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر رکھ لیں۔ انشاء اللہ دودھ خوب پیدا ہوگا۔ اور بچہ بھوکا نہیں رہے گا۔ اکابرین کا آزمایا ہوا عمل ہے۔

آپ کے لئے اور تمام قارئین کیلئے اس کی اجازت نامہ ہے۔ اس پانی کو دروازہ صبح و شام عدت کو پلانا چاہیے۔ چند روز ہی میں دودھ میں اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس طرح کے علینا پورے دوق کے ساتھ کئے جائیں۔

دم کر دیں۔ اور آیت کو سات مرتبہ ایک ہی سانس میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ فرود از ہر کے اثرات زائل ہوں گے۔ اور مریض کو سکون ملے گا۔ آیت یہ ہے۔ *وَإِذَا أَبْطَلْتُمْ وَبَطَلْتُمْ جَبَّارِينَ*۔ آیت کو صبح و شام کے ساتھ کسی حافظ کی مدد سے یاد کر لیں۔ غلط پڑھنے سے غلط اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

دردِ سر کی جھاڑ

سوال از: (ایضاً)

دردِ سر کی جھاڑ کا کوئی آسان طریقہ بتائیں۔

جواب دردِ سر کے لئے یہ آیت ہمارے بزرگوں کے معمولات میں رہی ہے۔ مریض کے سر پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ انشاء اللہ اسی وقت سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ *لَا يَصْدُقُونَ عَنْهَا وَلَا يَنْزِفُونَ*۔

کان کے درد کے لئے

سوال از: (ایضاً)

برائے ہر بانی کان کے درد کے لئے بھی کوئی عمل تجویز کریں۔ اللہ آپ کو دونوں جہان کی نعمتوں سے فوازے۔

جس کے کان میں درد ہو۔ اس کے کان پر اللہ کا صفاتی نام۔ **جواب** "یا سمیع" اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ درد ٹھیک ہو جائے گا۔

بچکیوں کی بات

سوال از: صفیٰ بی۔ کانپور

مجھے بچکیاں بہت آتی ہیں۔ بچکیوں کی روک تھام کیلئے کوئی عمل بتائیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب کوئی یاد کرتا ہے تو بچکیاں آیا کرتی ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟

جواب اگر کسی کے یاد کرنے سے بچکیاں آیا کرتیں۔ تو ہر شخص ہر وقت بچکیوں کی لپیٹ میں ہوتا کہیں کہ اس دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جسے کوئی نہ کوئی یاد نہ کر رہا ہو۔ اس طرح کی باتیں دل کے پہلانے کے لئے ہوتی ہیں تاکہ بچنے والی تسکین کا احساس کم ہو جائے۔ آپ خود لکھ رہی ہیں کہ یہ بیماری ہے۔ نہ کہ کسی کے یاد کرنے کا انجام۔

آپ کو جب بچکیاں آیا کریں تو ایک مجلس پانی ۳ سانسوں میں بھیں اور ہاتھ میں سات مرتبہ "یا حنیف" پڑھیں۔

لقوے کا رد و حافی علاج

سوال از: کلیم الشہدہ۔

ہمارے ایک دوست پر ابھی چند مضمون پہلے در دست لقمے کا اثر ہو گیا ہے۔ علاج جاری ہے۔ لیکن ہماری خواہش ہے کہ آپ کوئی رد و حافی علاج بتا کر میں شکر کا موقع ملے۔ لوگوں کو آپ کے مشورے سے نفعی ہوتی ہے۔

اگرچہ کہ آپ کے سوال کا جواب حافی خط کے ذریعہ دیا گیا ہے۔ عام فائدے کیلئے اس کو طبعی و دینی کے اس رد و حافی ٹکا کہ زیر میں بھی دیا جا رہا ہے تاکہ دوسرے لوگ بھی اس بل سے مستفیض ہو سکیں۔ جس کے لغوی ہو گیا ہو اس کے علم میں یہ نقش شامل ہے۔ اور اس بات کو گورنریٹھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور صبح و شام پانی کو یہ پانی پلائیں۔ ان شاء اللہ ایک ہفتے میں یہ نفس ٹھیک ہو جائے گا۔

اگر یہ ہے: $\text{قَدْ كُنَّا مُتَقَلِّبِينَ فِي السَّمَاءِ فَكُنَّا وَتِلْكَ قَوْلًا$
 $\text{وَقَوْلًا تَرَاهَا قَوْلًا وَفَعْلًا شَطْرًا الشَّيْءِ وَالْمُحَرِّكَ$
 نقش یہ ہے۔

۱۳۰۲	۳۰۵	۱۳۰۸	۱۲۹۵
۱۳۰۹	۲۹۶	۱۳۰۱	۱۳۰۶
۱۲۹۷	۳۱۰	۱۳۰۳	۱۳۰۰
۱۳۰۴	۲۹۹	۱۲۹۸	۱۳۰۹

وہی قد کے چھوٹے ہوئے کا غم

سوال از: فریح۔

میں آپ کے رسالے کو تقریباً تین سال سے پڑھ رہی ہوں۔ سوچتے سوچتے اب آپ ایک خدمت میں پیش ہوئی ہوں۔ اگر آپ نے میری پریشانی کا حل بتایا تو میری پانی آپ کے درے توجہ خدا کو منظر ہو۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میرا قد بہت چھوٹا ہے جس کے سبب سب میری مذاق اسکول میں اور باہر والے لڑکے اور بچے اور میں ان کے قد سے متعلق باتیں سن کر ہنسی ہوں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ کوئی آسان و سادہ علاج بتا دیں جس کو میں کر سکوں۔ میرا قد نہیں بڑھ سکتا ہے میں یہ چاہتی ہوں کہ میرا قد چھوٹا نہ ہو بلکہ بہت سیدھا خدا کا ہے۔ اگر آپ نے رسالے میں شامل کر لیا تو بہت شکر گزار ہوں گا۔

اگر آپ کا قد ناقص ہے یا فٹ ہے تو بہت چھوٹا قد ہے۔ غالباً آپ نے انڈیا سے لکھ دیا ہے۔ قد آپ کا ۳۲ انچ چار فٹ ہو گا۔

اور آج کل بالعموم عورتوں کے قد چار پاچھ فٹ ہی کے ہیں۔ جو کہ کسی قدر کم ہیں۔ اس کا مذاق اٹاتے ہیں۔ وہ اس بات سے گری ہوئی حرکت کے مرکب ہوتے ہیں۔ صحت اور قد میں سبب اثری کے پیدا کر دے ہیں۔ اور اس کی صفائی کا مذاق اٹانا کہہ سے کم اہل ایمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اگر صورتیں اور تن بدن انسان کے لئے اختیار میں ہوا کرتے تو ہر شخص خود کو خشن سے حسن بیک میں ڈھالنے کی کوشش کرتا۔ اور نہ ہی اپنی مرضی کے مطابق رکھتا۔ یا اس سلسلے میں دیکھنے والوں کی پسند یا عار رکھتا۔ لیکن اللہ نے ان چیزوں پر کسی انسان کو کسی بھی طرح کا کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔ اس نے جس کو جیسا چاہا بنا دیا۔ گورے کالے، خوب صورت و کمزور، لمبا ناک و بڑے سونے وغیرہ سب اس ہی کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ کسی کے شخص کا مذاق اڑانا اور حقیقت پر مذاق اٹانا ہے۔

آپ ایسے موافقہ پر جب احسان و ابرہہ احسانیت سے غافل ہو جائے۔ صبر کا کام لیں۔ آپ کو اس پر اجر و ثواب ملے گا۔ اور خدا کا رضا حاصل ہو گا۔

قد بڑھانے کے سلسلے میں کسی ڈاکٹر سے رجوع کریں تو بہتر ہو گا۔ آپ کی دل کی تسکین کے لئے ایک دماغی بھی خرچ کر رہا ہوں۔ تاکہ کو آپ کو شک ہاؤں اپنے فکر میں تفریق نہ ہو۔ میں اور چلے رہے ہوں۔

میری دعا تو یہ ہے کہ قدر بڑھ جائے۔ لیکن آپ خود بڑھ جائیں۔ اطلاق کو کرنا اور خدمت و عبادت کے اعتبار سے اتنی بڑی بہداشت کہ بے لے قد و اعلیٰ آپ کے سامنے حقیر محسوس ہونے لگیں۔ اصل بڑائی قد و عظمت کی نہیں ہے۔ اصل بڑائی تو اخلاق و کردار کی ہے۔ قد کتنا بھی بڑا ہو اگر انسان اخلاق اور کردار کا چھوٹا ہے تو وہ بڑا ہو کر بھی حقیر ہی رہا محسوس ہو گا۔ حضرت علیؓ بہت چھوٹے قد کے تھے۔ لیکن ان کی عظمت و قد و طول قدوں سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ تھی۔ آپ بڑھانے و عظمت پیدا کریں۔ یہی اصل جوہر ہے۔

اثرات سحر کی وجہ سے دردمند کی بیماری

سوال از: محمد محمود، عالم۔

میں آپ کا رسالہ طبعی و دینی پڑھتا ہوں اور مجھے بہت پسند آیا اور بہترین رسالہ ہے۔ اور کام کا مانیں میں اس پر دلے میں

سے بہت زیادہ فتنے ہیں جن پر آپ ہزاروں روپے برہادر کر چکے ہیں۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اور اللہ کا کلام اللہ کے بندوں کے لئے بہر اعتبار مفید اور نفع بخش ہوتا۔ اس کی برکت سے جسم بھی صحت مند ہو جاتے ہیں اور دماغ بھی ایمان و یقین کے ساتھ اس پر عمل کریں گے تو اللہ اللہ کسی عامل یا مصلح سے رابطے کی ضرورت ہوتی نہیں رہے گی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ حق جل جلالہ اپنے کلام کی برکت سے آپ کو صحت کاملہ عاجز دائمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

یہ رسالہ تو آپ کو بھیجا دیا جائے گا۔ اگر آپ خریدنا چاہیں تو پانچ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ رکوانہ کریں۔ اللہ اللہ سالہ ایک سال کیلئے جاری کر دیا جائے گا۔

رشتے نہیں آتے

سوال از: دنام دہشتہ غدار

حضرت والا کا نام اور تعریف بہت سن چکی ہوں۔ اللہ اس لئے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔

دیگر عرض یہ ہے۔ میرا نام نور جہاں ہے۔ میں بہت ہی پریشان ہوں۔ اپنی پریشاں کہ آپ کچھ سکتے ہیں۔ میں خط وغیرہ بہت ہی کم لکھتی ہوں۔ میں نے قرآن پاک کی بہت ساری سورتیں پڑھیں مگر رشتے نہیں آتے۔ ایک جگہ سے میرا رشتہ آیا تھا۔ آئی نے منع کر دیا کہ کوئی لڑکے کا کام وغیرہ اچھا نہیں تھا۔ خیر حضرت والا بولنا کو دیکھا یا تو وہ کہتے ہیں کسی نے باندھ رکھا ہے کہ رشتے نہیں آتے۔ اور عورتیں آتی ہیں پسند بھی کر لیتی ہیں۔ لیکن دوبارہ آپ کی بہت بہت ہیرانی ہوگی۔

میرا جواب جلد از جلد دیتا۔ کوئی نہیں آتا۔ کیا لکھوں۔ میرا مسئلہ حل ہو جائے۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔ نماز پڑھتی ہوں پابندی سے پانچوں وقت کی۔ اب کیا کروں۔ آپ مجھے مایوس نہ کریں۔ بڑی امیدیں لے کر آئی ہوں۔ امید کی کرنیں ختم ہو چکی ہیں۔

امید ہے کہ جواب ضرور فائز رہے گا۔

آپ ہر بدھ کو بعد نماز عصر سورہ یوسف اور ہر جمعہ کو بعد نماز عصر سورہ احزاب پڑھیں۔ اور اس قرآن میں دیکھ کر آپ ان سورتوں کی تلاوت کریں۔ اس کے لئے سرخ رنگ کا ایک جزدان سولائیں قرآن اسی جزدان میں رکھیں۔ اور اس پر خوشبو لگائیں۔ دونوں سورتوں کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ تلاوت کے بعد اپنے اللہ سے اپنا رشتہ طے ہو جائے گا دعا کریں۔ کوئی تکلف نہ کریں۔ اللہ سے مانگنے میں کوئی شرم اور جھجک نہیں ہوتی چاہئے۔ وہ ہمارا خالق بھی ہے

بہت لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اور میں بھی اس رسالہ سے فائدہ اٹھا رہی ہوں۔ اور میں اس رسالہ کا مستقل ممبر بننا چاہتا ہوں۔

میں بھی اپنی پریشانی آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے نا امید نہیں کریں گے۔ اس کا جواب دیں گے اور حل بتائیں گے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ قریب دس سال سے مجھے میرے پیٹ میں بڑا درد ہو جاتا ہے۔ یہ درد بھی دو ماہ میں ہو جاتا ہے۔ کبھی چھ ماہ میں ایک بار پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور کافی تکلیف ہوتی ہے۔ دو دن چار دن تک پریشان رہتا ہوں۔ کبھی ایک ہفتے تک درد سے پریشان رہتا ہوں۔ ڈاکٹر دوا دیتا ہے۔ تو دو تین دن کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تم کو کوئی مرض نہیں ہے۔ آج تک ہی حال ہے۔ برابر مزید دو ماہ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور پورے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کھانا پینا اور چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مجھے بتائیں یہ کیا مرض ہے۔ جسمانی مرض ہے۔ ایسی اثرات، نظریہ، یا جادو کرایا گیا ہے۔ اور ہیرانی کر کے اس کا حل بھی بھیجئے۔

میرا نام محمد محبوب عالم۔ والدہ کا نام۔ غوث باندی۔ تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہے۔

اس کا جواب ہیرانی کر کے جلدی سے بھیجئے۔ اگر جواب خط کے ذریعہ نہیں بھیج سکتے ہیں۔ تو رسالے کے ذریعہ بھیج دیں جس رسالے میں میں جواب شائع کریں گے۔ وہ رسالہ مجھے پارسل کے ذریعہ بھیج دیں۔ آپ بتائیں کہ کتنا روپے کا رجسٹری ڈاک بھیجنا ہوگا۔

آپ سحری اثرات میں مبتلا ہیں۔ اور اثرات سحری کی وجہ سے آپ کو مرض شکم کا عارضہ ہو گیا ہے۔ جو ڈاکٹروں اور حکیموں کی دوا میں نہیں آسکے گا۔ آپ جب بھی کسی ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کریں گے۔ تو انہیں کوئی بھی بیماری محسوس نہیں ہوگی۔ جو امراض سحری یا ایسی اثرات کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ڈاکٹری آلات کی گرفت سے باہر کی چیز ہوتے ہیں۔ ان کے دفعیہ کے لئے کسی عامل ہی سے رجوع کریں تو بہتر ہے۔ اگر آپ کافی احوال کسی عامل سے رجوع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر آپ یہ کریں کہ روزانہ صبح کو نہار منہ لکھنے پینے سے پہلے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ اور رات کو سونے سے پہلے قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات سات مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ لگاتار چالیس روز تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ درد شکم کی اس بیماری سے جو اثرات سحری سے پیدا ہوئے ہیں نجات پالیں گے۔ اس چھوٹے سے عمل کو کوئی جھجک نہ کریں۔ یہ ان دواؤں

نام ہے۔ جو تمام مؤکلیں کا حاکم ہے۔ میں اس وضاحت انتہائی نہیں ہے۔ کیوں کہ کسی مؤکل کے نام کا کوئی نقش کبھی کسی روحانی نیکار نے آج تک نہیں بنایا۔ اور نہ اسے جانتا تھا۔

آپ نے بڑھا ہوا یا سنا ہوا کہا کہ زمین و آسمان میں جتنے بھی مؤکلیں ہاؤنڈاؤنڈوں کی خدمت پر مامور ہیں۔ ان سب کا حاکم مبطر و نبط ہے۔ METATAROM ہے۔ اور کبھی کسی عامل نے اس کے در کی مدد رکش اختیار کی ہے۔ اور نہ ہی اس کا نقش بنا سکا ہے۔ جب کہ یہ مؤکل بہت طاقتور مؤکل ہے۔ اور اس کے تحت ۳۶۰ مؤکلیں تمام دنیاوی نظام پر ہاؤنڈاؤنڈوں کی خدمت پر مامور ہیں۔ اور عاملین کو رجعت بچانے کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس کی سب سے طاقت کے ہاؤنڈاؤنڈوں کو ثانوی درجہ بھی نہیں دیا گیا کیوں کہ مؤکل کتنا بھی طاقتور ہو۔ اس کی طاقت خدا کی طاقت سے بہت کم ہے۔

اور بعض عاملین کی رائے یہ ہے کہ اہل اعداد کی رُو سے ایک و تک کچھ الفاظ جھٹ ہیں یعنی جوڑے اور کچھ طاق ہیں۔ ۲۔ ۴۔ ۶۔ ۸۔ ۱۰۔ ۱۲۔ ۱۴۔ ۱۶۔ ۱۸۔ ۲۰۔ ۲۲۔ ۲۴۔ ۲۶۔ ۲۸۔ ۳۰۔ ۳۲۔ ۳۴۔ ۳۶۔ ۳۸۔ ۴۰۔ ۴۲۔ ۴۴۔ ۴۶۔ ۴۸۔ ۵۰۔ ۵۲۔ ۵۴۔ ۵۶۔ ۵۸۔ ۶۰۔ ۶۲۔ ۶۴۔ ۶۶۔ ۶۸۔ ۷۰۔ ۷۲۔ ۷۴۔ ۷۶۔ ۷۸۔ ۸۰۔ ۸۲۔ ۸۴۔ ۸۶۔ ۸۸۔ ۹۰۔ ۹۲۔ ۹۴۔ ۹۶۔ ۹۸۔ ۱۰۰۔ ان کے اللہ تعالیٰ کی قدرت مثبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ان کے مجموعے میں مثبت انداز کی زبردست قوت موجود ہے۔ جو باری تعالیٰ کی مثبت قدرت کا ملکہ کا مظہر ہے۔ اور ان کے حروف کا مجموعہ "ہدوح" بنتا ہے۔ اس مثبت قوت کا نقش جب کسی کو حُب اور شغیر کے لئے دیا جاتا ہے تو چون کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی مثبت قدرت کا ملکہ پوشیدہ ہے۔ تو یہ نقش حُب و شغیر کے معاملات میں مؤثر بنتا ہے۔ اور اللہ کی قدرت یہاں پوشیدہ طریقے سے اپنا اثر دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حُب و شغیر کے تعویذات میں عاملین نقش کے نیچے "بجی مابہدوح" لکھ کر اپنے کام کو اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کے حوالے کر دیتے ہیں۔

بقیہ طاق اعداد کے حروف کا مجموعہ اجہڑا بنتا ہے۔ اس مجموعے میں حق تعالیٰ کی قدرت منفی پوشیدہ ہے۔ بلاشبہ جس طرح اللہ جل شانہ نافع ہیں۔ اسی طرح وہ ضار بھی ہیں۔ وہ اگر معز ہیں تو وہ مذل بھی ہیں۔ وہ اگر باسط ہیں تو وہ قابض بھی ہیں۔ اسی طرح اگر وہ مثبت انداز کی تمام تر قوتوں کے مالک اور خالق ہیں۔ تو وہ منفی انداز کی بھی تمام تر قوتوں کے مالک اور خالق بھی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ عاملین منفی انداز کے تعویذات جو بعض عداوت کے لئے لکھے گئے ہوں۔ ان کے نیچے اجہڑا لکھ کر اپنے کام کو باری تعالیٰ کی قدرت منفی کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس سے یہ اعانہ ہوتا ہے کہ ان دونوں نام کے نیچے اللہ کی قدرت کا کرشمہ اور معجزہ منظر ہے۔ اور ان

کا ذکر و فکر در حقیقت اللہ ہی کا ذکر و فکر ہے۔

لیکن اجہڑا کے مقابلے میں ہدوح کا ذکر عبادت کی کتابوں میں زیادہ ملتا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مثبت قوت منفی کاموں میں بھی اثر انداز ہوجاتی ہے۔ لیکن منفی قوت مثبت کاموں میں اثر انداز نہیں ہوتی۔ یوں بھی باری تعالیٰ کی قدرت مثبت ہی کا ذکر فکر باری تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور ان کی منفی قوتوں کا ذکر فکر عبادت میں بھی پسند نہیں۔ اگرچہ وہ خود منفی قوتوں کے خالق ہیں۔

اللہ نے نور کو پیدا کیا ہے۔ تو اس کے بالمقابل ظلمت کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے محبت کو پیدا کیا ہے۔ تو اس ہی نے نفرت کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے۔ اسی ضایعہ اور عاملین کو پیدا کیا ہے۔ اور ان کے بالمقابل اسی نے شیاطین اور کفار و مشرکین کو بھی پیدا کیا ہے۔ یہ تمام مخلوقات اس کی دونوں قدرتوں کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ لیکن اگر بندہ اس سے دعا کرتے وقت یہ کہے کہ اے نفرت کے پیدا کرنے والے اور اے ظلمت کے پیدا کرنے والے اور اے شیاطین کے خالق اور اے کئے اور محور کے پیدا کرنے والے۔ تو تمام تر سچائیوں کے ہاؤنڈاؤنڈوں کو یہ انداز اپنے بندے کا پسند نہیں آئے۔ بلکہ اس کا بندہ جو کہہ رہا ہے۔ سچ ہی کہہ رہا ہے۔ اور جب اس کو مثبت قوتوں کے خالق کی حیثیت سے پکار کر بندہ یہ کہتا ہے۔

کراے لار کے خالق اے انبیاء اور صالحین کے پیدا کرنے والے اے محبت اور صلوص کے خالق اور اے پھولوں اور ستاروں اور بیل و گنبل کے خالق و مالک۔ تو اللہ اپنے بندے کے اس انداز کو پسند کرتا ہے۔ اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

چونکہ منفی قوتوں کو ثانوی درجہ دیا گیا ہے۔ اس لئے منفی اعداد و حروف کے مجموعے کو بھی عبادت میں ثانوی درجہ دیا جاتا ہے۔ اصل طاقت کا سرچشمہ مثبت قوتوں کے مجموعے کو مانا گیا ہے۔ اسی لئے ہدوح کا مقام بہت بلند ہے۔ اور روحانی عبادت میں اسی کے تذکرے اور چرچے زیادہ ہیں۔ یہ لفظ "ہدوح" حق تعالیٰ کی تمام مثبت قوتوں کا علی اور علی مظہر ہے۔ اور اس میں ایسے ایسے نکتے اور راز پوشیدہ ہیں کہ انہیں تمام انسانوں کے سامنے بیان کرنا بھی مناسب نہیں۔ لیکن علم کو بالکل چھپانا بھی عقل اور علم کی توہین ہے۔ اس لئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ کہ "اہم ہدوح" جو کچھ بھی ہے خدا نے ہلا کر کی قدرتوں کے سرچشمے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اس کا ذکر و فکر اور اس کے تعویذات و نقوش عقیدتنا غلط نہیں ہیں کیوں کہ ان میں خدا نے ہم پر ہی کا تصور کار فرما ہوتا ہے۔ اور جس علم و عمل سے خدا کے ماسوا کسی اور

ذات کا تصور ہونا ذات محمدی کو چھوڑ کر اس علم و عمل سے ہزار بار خدا کی پناہ امید ہے کہ یہ تشریح و توضیح آپ کے لئے کافی ہوگی۔ اور سمجھ لیں گے کہ اسم بدوح کے علیات و مقوش عقیدے کے اندر کوئی غای اور جھول پیدا نہیں کرتے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سریانی زبان کے اعمال

سوال از: شکیل احمد خاں _____ محلہ بنگلہ دارا، ضلع پرہی۔

بندہ ناچیز کچھ تحریر کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ آپ سے پر خلوص امید رکھتا ہے کہ آپ اس تحریر کو نظر انداز کر کے ردی کی ٹوکری کے حوالے نہ کریں گے۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں نے علیات کی کئی کتابوں کا مطالعہ کیا اور فلسفاتی دنیا کا بھی ہمیشہ مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ لیکن آپ سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جو علیات سریانی زبانوں میں ہوتے ہیں۔ کیا ان کا پڑھنا جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو کیا سریانی زبان کے علیات میں اتنا اثر ہوتا ہے جتنا کہ قرآنی آیات میں ہوتا ہے۔

میں اس سے پہلے بھی آپ کو اسی بارے میں ایک خط ڈال چکا ہوں۔ مگر جواب نہیں آیا۔

برائے مہربانی میں جواب سے نوازیں تو صبر نوازش ہوگی۔

آپ اپنے رب کو کسی بھی زبان میں پکادیں۔ وہ آپ کی پکار **جواب** سننے لگا۔ سریانی زبان کے وہ علیات جن میں شرک کی آمیزش نہ ہو۔ اور غیر اللہ سے استمداد نہ ہو۔ وہ سب جائز ہیں۔ اور سب پڑا اثر ہیں۔ لیکن جہاں تک قرآنی آیات کی تاثرات کا معاملہ ہے تو وہ سب نہاد فائق ہیں۔ اور قرآن کا مقابلہ کسی اور کلام الہی سے بھی کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیوں کہ قرآن دنیا کی ہر کتاب سے زیادہ قابل اعتبار ہے۔ اور اس کی آیات ہر کتاب کے جلوں اور فقروں سے زیادہ پشام اثر ہیں۔ یوں دوسری زبانوں کے کلمات بھی بالکل بے حیثیت نہیں ہیں لیکن ان کا مقابلہ قرآن حکیم سے کرنا غلط ہے۔ ہمارا ایمان ہے جتنا اثر قرآن کے الفاظ و معنی میں ہے۔ اتنا اثر عربی کی کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔ سریانی اور عبرانی زبان تو بعد کی چیز ہے۔

شیخ شدہ کی حقیقت کیا ہے؟

سوال از: مرتضیٰ حسین _____ بھوٹہ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

دعا گو ہوں کہ فلسفاتی دنیا ترقی کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں کو

بھولے۔ دن رونی رات چوگنی ترقی کرے۔ (راہین)

ایک چھوٹا سا سوال ہے۔ امید ہے کہ آپ رہنمائی کریں گے۔

شیخ شدہ کی حقیقت کیا ہے۔ یہاں کئی قسم کی کہانیاں اس سے وابستہ کی جاتی ہیں۔ اس سے بچنے کیلئے کوئی وظیفہ مانسوخہ تجویز فرما کر ارسال کریں۔ مہربانی ہوگی۔

کوئی ایسا نقش ارسال فرمائیں جو گھر کی بندش، ہر آفت اور مصیبت سے بچا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا کرے۔ دیر تک ہمارے سروس پر آپ کا سایہ قائم رہے۔

جناب عالی! اس طرح کی حقیقتوں کا سراغ مانسوخہ کا تقریباً ناممکن **جواب** ہے۔ کہیں نرسوں کی آفتیں ہیں۔ کہیں کوئی سرکٹ شہید ہو گیا ہے۔ کہیں کسی بزرگ کا سایہ شادیوں میں ڈکاوٹیں ڈال رہا ہے آپ کے علاقے میں شیخ شدہ دلوگوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں گے۔

ہمارے خیال میں شیطان مختلف روپ اختیار کر کے اللہ کے بندوں کو ستاتا ہے۔ اور انہیں گمراہ کرتا ہے۔ ان سے بچنے کے لئے لاخول ولا

خوفا الا بالاعلیٰ العظیم کی ایک تسبیح روزانہ پڑھا کریں۔ اور ایک ایک تسبیح خود و تسبیح کی پڑھیں۔ ان شاء اللہ شیطان کی ویسہ کاریوں سے حفاظت ہوگی۔

گھر میں کسی عامل سے پامنا دی سے یہ نقش نقل کر کر آویزاں کریں۔ نقش کو چال کے اعتبار سے چکر کریں۔ ایک سے ۱۶ تک کے اعداد چال بتانے کے لئے کوئے میں لکھے گئے ہیں۔ بالترتیب نقش پڑھیں۔ اس نقش کی برکت ہر طرح کے اثرات ہند سے گھر کی حفاظت ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

۲۲۹۳	۲۲۹۶	۲۲۹۹	۲۲۸۵
۲۲۹۸	۲۲۸۶	۲۲۹۲	۲۲۹۷
۲۲۸۷	۲۵۰۱	۲۲۹۳	۲۲۹۱
۲۲۹۵	۲۲۹۰	۲۲۸۸	۲۵۰۰

بحرہ ایں نقش ہر بلا از غسانہ ایم رادفع شود

شکایت تھویر کی

سوال از: ابوالکلام _____ منواتھ بھنجن۔

دیگر عرض یہ ہے کہ ہم کو جنوری ۱۹۷۷ء کا رسالہ موصول ہوا۔ اور رسالہ موصول ہونے ہی ہمیں اس چیز کی کافی خوشی ہوئی کہ پہلے آپ

میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ اس لئے اسے پھینک دیا کیوں کہ ہر چیز تو اللہ کی قدرت کے
ہوتی ہے۔ اور ابھی بڑی تقدیر پر ہر اس ان کو شاکر رہنا ہے۔ البتہ اس سے
اپنی تکالیف کو دور کرنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیے۔

ہر ماہ کے ماہنامے کے آخر میں اپنے نام کا حرف دیکھ کر حالات معلوم
کریں۔ یہ ہوتا ہے تو کیا یہ جائز ہیں؟

میری ناقص معلومات کے مطابق اگر کوئی کسی سے حالات معلوم کرنے
چاہتا تو اس کی چالیس دن کی عداوت قبول نہیں ہوتی۔ اگر جائز ہے تو
پھر جیسے میرا نام محمد عظیم ہے۔ تو میرے نام کے کسی حرف سے دیکھا جائے گا۔ تم
پارے سے اگر کسی کا نام فیض چاہا ہے تو قی سے بات ہے۔

برائے ہر بانی جن کا عادیث سے یا قرآنی آیت سے آپ ان سوالوں کا جواب
دو گے تو باب نمبر صلیح نمبر اور حدیث نمبر ضرور لکھیں۔ اسی طرح قرآن کا جو
نمبر سورۃ اور آیت نمبر ضرور لکھیں۔

دوم اور تقویٰ کے واسطے ایک دوسرے سے بہت قریب نہ ہونے
چاہئے۔ اگر انسان کو دین کا شعور اور توحید کی آگہی نصیب نہ ہو تو
وہ عمر بھر اہلکام و دساؤں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور اسے خوش گمانی یعنی
بے کدوہ حقوے اور پرہیزگاری کی زندگی گزار دیتا ہے۔

اس دنیا کی تمام شخصیات حق تعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں۔
اور ان میں اپنے فضل خاص سے طرح طرح کی افادیت اور منفعہ قسم کے
لذتیں اپنے بندوں کی ضرورت پکٹاؤا شکاٹ اور راحت و آرام کے لئے
دریخت کی ہیں۔ ان نعمتوں کو ٹھکرا دینا اور ان سے فائدہ اٹھانے کو
شرک سمجھنا بڑی محرومی اور نادانی کی بات ہے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں تو شرک و عصیت کے دریا میں
گھر گئے ڈوبے نظر آتے ہیں۔ اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ
کتنے پانی میں ہیں۔ اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ ناعین ٹرہونے پر بھی بڑی
لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جائز و ناجائز کی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور آپ
یقین جاعیں ایسا تب ہی ہوتا ہے۔ جب انسان دین کے شعور اور اسلام
کی گہرائیوں سے نااہل ہو۔ اور اردو کی چند کتابیں پڑھ کر وہ خود کو علامہ
اور شیخ عبدالقادر جیلانی سمجھنے لگے۔ جو لوگ قرآن و احادیث کے
صرف ترجمے پڑھ رہے ہیں۔ وہ کبھی حقیقت دین کی گہرائیوں تک نہیں
پہنچ سکتے۔ وہ بسا اوقات خود بھی گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دوسروں
کو بھی غلط راستے بتاتے ہیں۔ اور اس زعم میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ پرہیزگار
ہو گئے ہیں۔ اور یہ زعم شیطان کا پیدا کردہ ہوتا ہے۔ جو بلا شبہ ہم سب
ہڈ مبین ہے۔ وہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اور ہم سے زیادہ ظلم بھی رکھتا
ہے۔ ہم سے زیادہ نفسیات بھی جانتا ہے۔ اور ہم سے زیادہ بھڑکات بھی

رسل کے ادہری منہ پر تصویر دیتے تھے۔ اور اس مرتبہ آپ نے تصویریں
کی جگہ بھول چھاپے ہیں۔ اور بھول چھاپنے کی وجہ سے میں اب رسالے کو
سب کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور پہلے تصویر ہونے کی وجہ سے میں رسالے پر
کاغذ چڑھا دیتا تھا۔ اور اس کے بعد گھر رکھتا تھا۔ اور اب ہم امید کرتے
ہیں کہ اسی طرح سے ہر ماہ رسالے پر بھول چھاپیں گے۔ اور ہم لوگوں کو
خوش و خرم رکھیں گے۔ اور لکھنے میں جو غلطی ہو۔ اسے معاف کرنا۔

تصادیر کا چھاپنا ہمارے نزدیک بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔
جواب لیکن تصاویر کے ذریعہ رسالہ ہم ان لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔
جو دینی رسائل کو ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی
اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ ان تک امدان کے گھروں تک رسالے کے
رسائی ہو۔ اور یہ صرف خیالی بات نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایسے بہت سے
مطلوہ آتے ہیں جو رسالے کو صرف تصویر کی وجہ سے خرید کر لے گئے اور
اس کے مطالعے سے ان کی زندگی میں زبردست انقلاب پیدا ہوا۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ تصاویر سے وحشت کرتے ہیں۔ اور رسالے
کے ٹائٹل پر کاغذ چڑھا لیتے ہیں۔ آپ اس کی افادیت پر نظر رکھیں۔
اور اس وقت کا انتظار کریں جب مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ فلسفاتی دنیا
سے متعارف ہو جائیگا۔ اور ان کی توجہ حاصل کرنے کیلئے ہمیں کسی تصویر
تہنیر کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس وقت انشاء اللہ آپ کا یہ محبوب سالہ
اسی سرورق کے ساتھ چھپے گا۔ جو آپ کی خواہش ہے۔

ویسے اس سال ہم نے پروگرام یہ بنایا ہے کہ ہر مرتبہ تصویر بڑھاپی
جائے۔ ایک مرتبہ تصویر چھاپیں اور ایک مرتبہ ٹائٹل کو سادا رکھیں اور
رفتہ رفتہ تصاویر سے رسالے کو سچائیں۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کی افادیت کو کام کر دے۔
اور ہمیں اپنے مقاصد حستہ میں کامیابی عطا کرے۔

یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور؟

سوال از: محمد عظیم حاجی محمد

کیا تگینہ کا استعمال جائز ہے۔ آج کل یہ عام ہوا ہے کہ لوگ ہاتھوں
میں پتھر جڑی انگوٹھی پہنتے ہیں۔ مگر بخاری شریف (اردو ترجمہ) کی ایک
حدیث نظر سے گزری کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کو حلال
سمجھا تھا۔ جب کہ ان سے انگوٹھی سے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

خود میں نے چند ماہ کے لئے ایک تگینہ خرید لیا تھا۔ جو بعد میں سمندر
میں پھینک دیا۔ وہ صرف یہی کہ خریدنے کے بعد کام ہونے لگے۔ اور دل
میں یہ شک آیا کہ اس پتھر کے خریدنے سے مجھے فائدہ ہوا۔ مگر کہیں پتھر

رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس انسان کو کس طرح گمراہ کیا جاسکتا ہے جس کو دنیا کے ذریعہ گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اس کو وہ دین کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے۔ اور انسان کو افراط و تفریط میں مبتلا کر کے اسے وہ دین کا چھوڑتا ہے۔ اور نہ دنیا کا جب کہ حضرت انسان یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ منزل ہمارا قدموں کے نیچے آگئی ہے۔

میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ بتا دوں گا انگوٹھی پہنتا گناہ نہیں بلکہ سنت رسولؐ ہے اور سنت رسولؐ ہی نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ سنت انبیاءؑ ہے۔

روایات کے پتہ چلا سیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحق علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت دانیال علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضرؑ کائنات رحمتہ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگوٹھی میں چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔

لہذا یہ جاننے آپ نے اردو کی کس کتاب میں یہ پڑھ لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی نکال کر پھینک دی۔۔۔۔۔ ممکن ہے کہ آپ نے کسی مقامی کی انگوٹھی میں سونے کی انگوٹھی دیکھ لی ہو۔ اور آپ نے اس کو کھانکر پھینک دیا ہو۔ اسلئے کہ جو نامزدوں کے لئے حرام ہے۔ سونے کا کسی زیور کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ لیکن چاندی کی انگوٹھی تمام نبیوں کی سنت رہی۔ اور یہ سنت حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک برقرار رہی۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب رب کائنات نے حضرت خذاکو پیدا فرمایا۔ اور حضرت آدمؑ سے ان کی رسم نکاح ادا ہوئی۔ اس وقت حضرت آدمؑ کو ایک انگوٹھی پروردگار عالم کی طرف سے مرحمت ہوئی۔ جو آپ نے حضرت خذاکو کو بخش دی۔ اور حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا خطبہ نکاح اپنے شاہد شام خود ہی پڑھا۔ تب ہی سے منگنی اور نکاح کے وقت انگوٹھی دینے کی رسم چل رہی ہے۔

قصص الانبیاء میں مذکور ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو منجانب انگوٹھی عطا ہوئی تو ہاتھوں اٹھکیوں میں یہ بحث ہوئی کہ کون اس انگوٹھی کا مستحق ہے۔

انگوٹھے نے کہا کہ میں سرج کی حیثیت رکھتا ہوں۔ اس لئے حق میرا ہے کہ میں اس انگوٹھی کو پہنوں۔ انگوٹھے کی برابر والی انگوٹھی نے کہا کہ مجھے شہادت کی انگوٹھی ہونے کی وجہ سے برتری حاصل ہے۔ اس لئے

حق میرا بنتا ہے۔ درمیان کی انگوٹھی نے کہا۔ میں سب سے بڑی ہوں۔ اور بزرگ ہونے کی وجہ سے میرا استحقاق ہے۔ برابر والی بولی کہ میری بناوٹ مضبوط ہے جدا گانہ ہے۔ اس لئے انگوٹھی کو پہننے کا حق میرا ہے۔ چھوٹی انگوٹھی چپ ہی حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ تو نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ اس نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا سب کو اپنی بڑائی اور بزرگی پر فخر ہے۔ اور میں تو سب سے چھوٹی ہوں۔ بجلا بچے اپنا حق جملے کا کیا حق رہا تلوے۔ میری تو کوئی بات مل ہی نہیں ہے۔ اس پر وہی نارال ہوئی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں کا معجزہ یہ ہے۔ اس لئے اے سلیمان تم یہ انگوٹھی چھوٹی انگوٹھی ہی میں پہنوں۔

ایک روایت کے پتہ چلتا ہے کہ جب سرور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک انگوٹھی لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنادی۔ تاکہ آگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس طرح کی روایات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اگر ان میں کوئی سقم ہے بھی تو چلیے انہیں دہماتے۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ کس طرح روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی چاندی کی انگوٹھی استعمال کی ہے۔ اور اسی کو ”مہربوت“ کہتے تھے۔ آج کے دنہ سے ہر ذرات کے بعد یہ انگوٹھی کافی مدت تک حضرت عثمان غنیؓ کے پاس رہی۔ اور جب یہ انگوٹھی ان کے پاس سے گم ہوگئی۔ اسی وقت اس اٹھتے میں تھے نئے نئے غلوں کے دروازے کھلے۔

اس لئے اس بات کو آپ اپنے ذہن سے نکال دیں کہ انگوٹھی کا پہنتا شرعاً ممنوع ہے۔ اب رہی پتھروں اور گھنٹوں کی تاثیرات کی بات تو وہ مجھے روایات اور اسلامی تجربات سے ثابت ہے۔ اور بعض پتھروں کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی آیا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے فداؤں میں تندرستی اور صحت پہننے کے تاثیر پیدا کئے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پتھروں اور گھنٹوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت پیدا کی ہے۔ اور ان کو مفید اور ذریعہ ترقی کے تصور سے پہننے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ جب کہ ایمان و یقین یہ ہو کہ ہر چیز اور ہر تاثیر کا خالق۔ خالق کائنات ہی ہے۔

آپ نے کسی مفید پتھر کو اس لئے نکال کر پھینک دیا کہ اس کے پہننے کے بعد آپ کو کسا بیاباں ملنے لگی تھیں۔ اس لئے آپ کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں یہ شرک نہ ہو۔

ہمارے نزدیک آپ کا یہ کھٹکا قطعاً بے معنی تھا۔ درا سوچئے۔ اگر کسی انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ میرے جو پتھر پیدا ہوا ہے۔ وہ میری سے صحبت کا نتیجہ ہے۔ اس کے بعد اس کے دل میں

رکشی پیدا کر کے موت کی وجہ بھی بن جاتی ہیں۔

اس طرح کے مشارع خائفانہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز حکم خداوندی کی پابند ہے۔ اگرچہ ان نقصان پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے اس فائدہ پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے۔

اگر آپ کسی پتھر کو اپنے ہاتھ میں پھنسنے کے بعد یہ یقین رکھیں کہ اس کے ذریعہ جو بھی مجھے فائدہ ہو گا۔ وہ فاضل رب ہو گا۔ کیوں کہ پتھروں میں نفع و نقصان پہنچانے کی صلاحیت حکم خداوندی کی محتاج ہے۔ تو پتھر کا پہننا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہو سکتا۔ اور آپ یقین رکھیں جس طرح دوسری چیزوں میں اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے تاثیرات رکھی ہیں اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے تاثیرات رکھنے کے لئے بے پیمان پتھروں میں بھی ہزاروں قسم کی تاثیرات رکھی ہیں۔ بعض پتھروں کے پھنسنے سے گردے کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

بعض پتھروں کا استعمال انسان کے دماغ کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ بعض پتھروں کا استعمال دولت و عزت کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور جب اللہ کا حکم نہیں ہوتا تو پتھر تریاق زہر کا کام کرتا ہے۔ اور فدا بھی اور دوائیں انسان کے جسم کے اندر تندی پیدا کرنے کے بجائے امراض پیدا کرنے لگتی ہیں۔

اچھی بھری تقدیر پر ہر شاکر رہنے کا مطلب آپ غلط لے رہے ہیں اس دنیا میں جب تک انسان زندہ رہتا ہے۔ اسے دین و دنیا کھانے لئے جدوجہد کرنے کا اور مختلف تدابیر اختیار کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ جدوجہد کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں۔ اس سے ان پر شاکر رہنا چاہئے۔ اسبابِ علل کو ترک کرنا حقوی نہیں۔ ایک طرح کی نافرمانی ہے۔ اور سنتِ انبیاء کے خلاف ہے۔ اور اچھی بھری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ انسان کوئی بھی بھاگ دوڑ نہ کرے۔ اور کوئی تدبیر اختیار نہ کرے تو پھر تو دینی مدارس میں بھی تالے ڈال دینے چاہئیں۔ اور تبلیغ کرنے والے اداروں کو بھی بند کر دینا چاہئے۔ بے نمازیوں کو دیکھ کر نماز کی نصیحت نہیں کرنی چاہئے۔ اور جو لوگ جہالت میں مبتلا ہیں ان کے لئے تعلیم و تدریس کے اہتمام نہیں کرنے چاہئیں۔ اور یہ کھنا چاہئے کہ جو کچھ بھی ہے ٹھیک ہے۔ اور یہ سب اچھی بھری تقدیر کے دائروں میں آتا ہے۔

یہ سوچ بظاہر بڑی خوشنما لگتی ہے۔ لیکن اس سوچ کے تلے لائے بالاخر انسان کو غلط فہم پہنچاتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ دین و دنیا کے مسائل پہ کوئی علم انسانی تجرباتی کی روشنی میں اہلکات کریں۔ اور اقلہ کثرت کے بعد جو

یکھتا پیدا ہو۔ یا رب تو شرک ہو گیا۔ اور پھر وہ اپنی بیوی سے محبت کرنا چھوڑ دیا۔ یا اس کو طلاق دیدے تو کیا اس کو حقوی کہیں گے؟

اگر کوئی شخص نزلے کا مریض ہو۔ کسی معالج کے مشورے پر دوا جو ملا۔ اور جو شائدے کے پینے سے اس کا نزلہ رفع ہو جائے۔ اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو کہ میرا نزلہ جو شائدہ پینے سے ختم ہوا ہے اور پھر وہ فوراً اس کھٹکنے سے بچنے کیلئے دوا بھر کے لئے یہ قسم کھالے کہ اب جو شائدہ نہیں پیوں گا۔ تو کیا اس کو ہرگز شکاری کا نام دیں گے؟

آج دینی مدارس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن و حدیث ہماری دہر سے باقی ہیں۔ جماعت والے یہ کہہ رہے ہیں کہ دین کی تبلیغ ہماری عہدہ کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ اور دوسرے طبقات کے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں۔ دین کی بہاریں، دینداری، صحبتِ بابرکت سے اور پیری و تربیدی سے پھیل رہی ہیں۔ یہ تمام چیزیں اگر نہ ہوں تو دین اسلام مٹ جائے۔ اس طرح کی تمام باتیں یہ کھٹکا پیدا کر سکتی ہیں کہ ہم شرک میں تو مبتلا نہیں ہو گئے۔ آپ کس کس چیز کا قلابہ اپنے گلے سے نکال کر بھیجیں گے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر بھیجنے کے بجائے اپنی سوچ بدلئے۔ اگر سوچ غلط ہوگی تو خواہ ہاتھ میں کوئی انگوٹھی بھی نہ ہو۔ انسان غلط سوچ سے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں مختلف چیزوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی جو صلاحیتیں ہیں۔ وہ سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔ بدلتے اور فی نفسہ کوئی بھی چیز کسی کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اور نفع۔ آگ میں جلانے کی صلاحیت باذن اللہ ہے۔ یہی آگ بہ حکم خداوندی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلا دار بن گئی تھی۔ اور برف کی طرح ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

چھری کے اند کاٹ دینے کی صلاحیت باذن اللہ ہوتی ہے۔ یہی چھری جب اللہ کا حکم نہیں ہوا۔ تو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹ سکی۔

بارشوں سے کھیتیاں پر دان بھی چڑھتی ہیں۔ اور بارشوں سے کھیتیاں تباہ و برباد بھی ہو جاتی ہیں۔ مال سے عزت بھی ملتی ہے۔ اور مال سے انسان ذلیل و خوار بھی ہو جاتا ہے۔ اولاد ذریعہ راحت بھی بنتی ہے۔ اور اولاد زحمت و کلفت میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور عذابِ جان بھی بن جاتی ہے۔

شریکِ حیات اس دنیا میں شیلِ جنت ہے۔ اور یہی شریکِ حیات انسان کے لئے دوزخ بھی بن جاتی ہے۔ دوائیں تندرستی بنانے کے لئے ہوا کرتی ہیں۔ اور یہی دوائیں

بھی دلچسپ سنے آئیں۔ انہیں منجانب انشراحیں اور اسی کو تقدیر پر لپی جائیں۔ لیکن اسباب و علل اور انسانی تجربات کو ملحوظ کرنا اگر اچھی بُری تقدیر کی بات کرنے والا انسان اپنے اندر وجود اور متعلل پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام کائنات کی مٹی اٹاتا ہے۔ اور یہ تعوی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تحفہ نازدانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح کی نادانیوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں دین کا شعور عطا کرے۔ تاکہ اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام کائنات میں ہم ہر دین کے لال بھگت بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ اپنے خط کے آخر میں ایک مسئلہ اور بھی اٹھا رہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اپنے ام کا سر حرف دیکھ کر اپنے احوال معلوم کرنا۔ کیا جائز ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ اس طرح کی معلومات حاصل کرنے والے کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

بات تو بہت معقول ہے۔ لیکن اگر اوچھاٹ اس طرح کی باتیں دہانے عام کی طرح پھیل رہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس موضوع پر بھی آپ کے کچھ باتیں کریں تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آپ کے سوچنے کا انداز کتنا صحیح ہے۔ اور کتنا غلط۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن بخویوں کے پاس جانے سے روکا تھا۔ وہ سب بد دینی پھیلاتے تھے۔ اور شیطانی تابع کر کے ان سے کچھ باتیں معلوم کر کے انہیں سو فیصد صحیح کچھ کر لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔ اور یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ یہ غیب کی باتیں جو ہم نہیں بتا رہے ہیں صد فیصد بیش آنے والی ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے گمراہی پھیل جاتی تھی۔ اس لئے ان سے روکنا ضروری تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ غیب کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص کی بنا پر بعض غیب کی باتیں بعض بندوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشا غیب کی باتیں بتادی گئی تھیں۔ حدیث ہے کہ قیامت سے پہلے بیش آنے والے واقعات بھی آپ پر ظاہر کر دیئے گئے تھے۔ چنانچہ قیامت کی نشانیوں میں بے شمار نشانیاں آپ پر ظاہر ہوئیں۔ وہ آج حرکت بحرف صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود بھی ایک صاحب ایمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہیئے کہ اگر اللہ جس کی آنکھوں سے پردہ نہ ہٹائے تو اسے از خود مغیبات کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔

لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں؟ علم غیب وہ حقیقت اس علم کا نام ہے۔ جو انسانی کوششوں کے بغیر حاصل ہو۔ اور یہ قطعی ناممکن ہے۔ اور جو علم حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل

ہوگا۔ اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اللہ نے انسان کو وہ قسم کی قوتیں عطا کی ہیں۔ سو گھنٹے کی قوت، دیکھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سونے کی قوت، بچکنے کی قوت۔

ان قوتوں کا سہارا لیکر جو علم حاصل ہوگا۔ اس کو علم غیب نہیں کہیں گے۔ آپ ۳۳ دواؤں سے مرکب کوئی یونانی گولی کسی حکیم کو دیتے۔ اور اس سے پوچھتے کہ اس گولی میں کون کون سی ادویات کا استعمال ہوا ہے۔ وہ

اس گولی کو اپنی زبان کی فک پر رکھ کر آپ کو ساری ادویات بتانا شروع کر دے گا۔ مگر یہ علم غیب نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ دیکھنے کی قوت کا سہارا

حقیقت کی گہرائی تک پہنچ رہا ہے۔

آپ اپنی بعض کسی کامل طبیب کو دکھائیں۔ وہ آپ کی بغض پر اپنا ہاتھ رکھ کر آپ کے جسم کے نظریہ آنے والے اعضاء کے بارے میں بتانا شروع کر دے گا۔ کہ جگر کی کیا حالت ہے۔؟ معدہ کس پوزیشن میں ہے۔ اور

گردوں پر کیا گور رہی ہے۔؟ کیا یہ علم غیب ہے۔؟ ہرگز نہیں۔

نہیں کیوں کہ طبیب جو کچھ بھی ارشاد فرما رہے ہیں۔ چھونے کی قوت کا سہارا لیکر ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس لئے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اس طرح کی مثالوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جو علوم حواس خمسہ کے سہاروں سے حاصل ہوں۔ انہیں غیب کا علم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

آج کے سائنسی دور میں مختلف آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی سے بتا دیا جاتا ہے کہ کس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوگی اور کس علاقے میں

چھینٹ پڑے گی۔ الزامہ ساؤنڈ کے ذریعہ جل کے چوتھے پہنے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ حورث کے پیٹ میں لڑکھ ہے۔ یا لڑکی۔ اسپاٹوئیں

ہلکے امراض میں مبتلا مریضوں کے بارے میں ڈاکٹر لوگ پہلے ہی بتا دیتے ہیں کہ شخص چار مہینے سے زیادہ نہیں جیے گا۔

لیڈروں اور علماء کے لہینوں پہلے پر پروگرام طے ہو جاتے ہیں کہ فلاں صاحب فلاں تاریخ میں فلاں جگہ شہر پر کریں گے۔ اس طرح کی باتیں

قطعا علم غیب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ یہ صرف انسانی تجربات کے انداز سے ہوتے ہیں۔ اور یہ صحیح بھی ہو جاتے ہیں اور غلط بھی۔ ان پر سو فیصد بھروسہ

کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ لیکن ان کا ادراک کر کے حزم و احتیاط کو ملحوظ رکھنا ممنوع نہیں ہے۔

اچھی بُری تقدیر پر ہر شاکر رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان بحکم کے اشارات سے بچنے کیلئے گرم اور ٹھنڈے لباس کو غلاف تقدیر اور غلاف

شریعت سمجھیں۔ اور موسم سرما میں گھر کی کھڑکیاں بند نہ کرے اور بیچارہ جو

تو اس کو تقدیر پر لپی کچھ کر اس پر ہٹا کر دے۔ اور علاج نہ کرے اور مختلف

بالعموم وہ دوسری خرابیوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن اس طرف اُن کا دھیان نہیں ہے۔ حالانکہ توحید و سنت کے لئے وہ خرابیاں ہم قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان سے دور رہنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

یہ علم نجوم ہی تو ہے جس کے ذریعہ ایک سال پہلے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ کس تاریخ میں کس وقت سورج گرہن ہوگا۔ کیا اس طرح کی معلومات حاصل کرنا گناہ ہے۔ کیا علم غیب ہے۔ اگر کوئی شخص صدیوں کے تجربات کی روشنی میں یہ کہے کہ ۲۸ فروری کو سورج اتنے جگمگاتے منٹ پر پھٹے گا۔ تو کیا یہ علم غیب ہے۔ اور کیا اس طرح کی معلومات بتانے والے اور حاصل کرنے والے کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ ۹

تعب کی بات تو یہ ہے کہ عظیم غیب اور عقیدے کے سلسلے میں اتنے حساس ہیں۔ وہی لوگ دوسرے شرعی امور میں بالکل بے حس نظر آتے ہیں۔ ہماری مراد آپ نہیں ہیں۔ بلکہ ہماری مراد ان لوگوں سے ہے۔ جو اس طرح کے معاملے میں لمبے چوڑے دعوے کرنے کے ساتھ ساتھ بعض ایسی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو عقائد کی شہ رگ کو کاٹ دیتی ہیں۔ لیکن سطحی مسلم رکھنے کی وجہ سے وہ ان ہی باتوں کی جگہ کی کہتے ہیں جو ان کو مرغوب ہیں۔ باقی دوسری خرابیاں اور بد عقید گیمیاں جو ان کا ادھرنا بچہ بنائی ہوئی ہیں۔ ان کی طرف سے وہ یکسر غافل ہوتے ہیں۔ اور ان کی سمیت کا انہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے نظام کائنات چلانے کیلئے ۱۲ بُرج بنائے ہیں۔ اور اُن کا ذکر قرآن حکیم میں اشارۃً موجود ہے۔ اور گونا میں بول چال کیلئے ۲۸ حروف پیدا کئے جو حروفِ تہجی کہلاتے ہیں۔ ہر حرف کسی نہ کسی بُرج سے تعلق رکھتا ہے۔ جب سورج اس بُرج میں داخل ہوتا ہے اور اُس بُرج کے اثرات مابینِ دُنیا پر پڑتے ہیں۔ اُس وقت اس سے منقطع حروف پر جو بن آتا ہے۔ اور بعض حروف پر زوال طاری ہوتا ہے۔ وہ حروف اگر کسی انسان کے نام کے شروع میں ہوں تو ان انسانوں کی کیفیات بھی متاثر ہوتی ہیں۔ اس لئے اربابِ تجربہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں پہنچے میں وہ حضرات جن کا نام فلاں حرف سے شروع ہو۔ ان پر یہ کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی قاعدۂ کلیہ نہیں ہوتا۔ یہ صرف ایک امکانی بات ہوتی ہے۔ اور کسی بھی معاملے میں کسی علم کے ذریعہ کسی بھی امکان کا اظہار کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔ اسلام کی بعثت کا جو مقصد تھا۔ وہ آج مسلم معاشرے میں بالکل ہی فوت ہو چکا اور بھائی لوگ لامبانی باتوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ جب کسی فرد کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ تو اس پر بزرگ و بابر بھی آنے ہیں۔ عقائدِ صحیح سمجھتے ہیں تو انسان اچھا انسان بن جاتا ہے۔ اور اس کے اعتقاد پر اخلاق اور انسانیت کے گل بوٹے کھلتے ہیں۔ صرف باتوں کی جھل جھل

علوم کا پہاڑ اُڑنے کے مستقبل میں تباہ و برباد اور احیاء کو بروئے کار نہ لانے اور یہ کہے کہ انسانی اندازوں پر یقین رکھنے سے اس کی عبادات قبول نہیں ہوگی حالانکہ شریعت اسلامی نے کسی بھی علم اور انسانی تجربے کو بے حیثیت قرار نہیں دیا ہے البتہ ان چیزوں میں الجھ کر رہ جانا اور یہ کہنا کہ ہم فقیر الہی کے خلاف کوئی تدبیر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے قطعاً غلط ہے۔ اور ناممکن ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جن باتوں سے انسان کا کردار مجروح ہوتا ہے۔
 اور جن باتوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نور اپورا زردی دے کر
 ان سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ ان باتوں کی طرف مسلمانوں کا دھیان
 نہیں ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو انسان اللہ کے بندوں کو مسئلے کا اور اللہ کی نافرمانی میں مبتلا رہے گا۔ اس کی نمازیں اس کے منہ پر ناری جائیں گی۔ _____ آج نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ ان کے ہڈی اُن سے خوش نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے دل سے اُن سے کُھے ہوئے ہیں۔ جھوٹ، رشوت، بدکرداری، شراب نوشی، ہڈی کبے خرقی بھوٹوں سے ہزاری، ناپ قول میں کمی۔ امانت میں خیانت، کذب بیانی، غیبت، تہمت، اور نہ جانے کتنے عیبوں کے اندر مبتلا لوگ زندگی میں ایک بار بھی یہ سوچنا گوارہ نہیں کرتے۔ کہ ہماری نمازیں ہمارے منہ پر تو نہیں ناری جائیں گی۔

دراصل نجومیوں سے بچنا آسان ہے۔ اور ان بے کردار یوں سے بچنا مشکل ہے اسلئے اس طرف دھیان دینے کی زحمت نہیں کرتے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مقتات میں جھوٹی گواہی دے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اس بات کا چرچہ مسلم معاشرے میں زیادہ نہیں ہے۔ کیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت مقتات میں جھوٹی گواہیاں دینے میں مبتلا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں بے کرداریوں کا ذکر کر کے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہو گا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ لیکن مسلمانوں نے نمازیں پڑھنے کے باوجود وہ برائیاں نہیں چھوڑیں۔ لیکن اس حدیث پر برابر عمل کرنے رہے کہا کہ کوئی کسی بخوی کے پاس گیا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یہ بات ارشاد فرمائی۔ اس وقت اہل عرب علم نجوم اور علم کیمات کی خرابیوں میں گمے گمے تک دھنسے ہوئے تھے۔ اور ان باتوں سے روکنا ضروری تھا۔

آج مسلمان اس طرح کی بدعتیہ گ کا اعموم و کثارت میں ہے۔ بلکہ

میں کھوجانے کا نام تو عہدِ ایمان نہیں ہے۔

آپ اپنے اس عقیدے کو سمجھالے رکھیں۔ کہ اس دنیا میں جو بھی نظام مل رہا ہے۔ وہ باذنِ اللہ مل رہا ہے۔ اور انسانی تجرباٹ منجملہ حرام نہیں ہیں۔ رہی وہ باتیں جن کے بارے میں سو فیصد یقین کے ساتھ پیشگی کچھ کہا جائے عقائد کو خراب کرنے والی ہیں۔ البتہ کسی بھی علم اور آلے کے ذریعہ اگر کچھ معلومات ہوں تو ان کے ممکن ہونے میں اور ممکن سمجھنے میں قطعاً کوئی خرابی نہیں ہے۔ اسی طرح حروف کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

الف، شین، و، وغیرہ سے شروع ہونے والے نام انشی مزاج رکھتے ہیں۔ اور جنکے نام ان شروع ہوتے ہیں ان کو فحشہ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ باتیں تجرباتی ہیں شری نہیں ہیں کہ ان پر سو فیصد بھروسہ کر لیں۔ البتہ اگر انہیں امکانی بات سمجھیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ اور اس میں کیا خلافِ عقیدہ بات ہے؟

جب تجربات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حروف کی الگ الگ تاثیریں ہیں۔ تو یہ بھی ماننے کے موسم کے اعتبار سے ان تاثیروں میں اُتار چڑھاؤ آتا ہے۔ اور اسی لئے اپنے نام کے حروف دیکھ کر مختلف اوقات میں انسان یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا کون سا گزرے گا۔ حروف اور ہر حرف اور ستاروں کی روشنی میں وہ جس بھی نتیجے پر پہنچے گا۔ وہ صرف امکانی بات ہوگی۔ وہ علم حقیقی نہیں ہے کہ اس پر سو فیصد یقین کر لیا جائے۔ اور کوئی امکانی بات حرام نہیں ہوتی۔

اگر آپ کا نام محمد علی ہے تو اس میں سر حرف آ رہی ہے۔ کیوں کہ محمد آپ کے نام کا جڑ ہے۔

آپ نے اپنا خط ختم کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ ہم جو جواب دیں تو وعدہ وقرآن کے حوالے سے دیں۔ اور یہ بھی تشریح کریں کہ حدیث اور آیت کس صفحے پر ہے۔ تو میرے بھائی جب آپ نے اعتراض اٹھاتے وقت کسی کتاب اور صفحے کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ تو ہمیں کیوں اس بحث میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں جب آپ حوالوں کے ساتھ اعتراضات کریں گے تو انشاء اللہ ہم حوالوں کے ساتھ ہی ان کا رد کریں گے۔ غلط خواہ کی در دوسری سے کیا فائدہ۔

آیت کی تحقیق

سوال از: شیخ عبدالرحمن کلن۔

بجی۔

عرض یہ ہے کہ آپ کا ماہنامہ طلسانی دنیا دہلی ۳۳ کو موصول ہوا۔ لیکن اسکی قیمت دیکھ کر دل کو بہت تکلیف ہوئی جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ آج کا مسلمان جھوٹے باواؤں اور غیر مسلموں اور بدعتوں میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اس کو انشاء پر قرآن پر یقین نہیں رہا۔ میں کیا بتاؤں۔ اور وہی کی قیمت تو حیرت انگیز

سے اتنی کم ہے۔ اور جو قارئین ہیں۔ وہ خود پڑھتے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کو اس کے بارے میں نہیں بتلاتے ہیں۔ میں ہر عام کام کو یہاں تک سمجھ سکام تک کو پڑھنے کو دیتا ہوں۔ یہی نہیں جب مولانا حسین الہا خانی بڑی شریف لائے تھے تو روحانی مرکز سے متعلق اشتہار یعنی پمفلٹ جو تقریباً سٹور کے قریب تھے۔ وہ مولانا سے لے لیا تھا۔ اور اس کو بمبئی کے تین دن باندھ کے اجتماع میں تقسیم کیا آخری دن میں۔ اور اللہ سے ہمیشہ ہی دعا کرتا ہوں کہ مسلمان طلسانی دنیا کے خریدار بنے اور اپنے کو شرک اور جھوٹے باواؤں کے جنگل سے نکالے۔ اور ہر گھر میں قرآن اور اللہ کے نام حسی کے ذریعہ اپنا اور محلے والوں کا علاج کریں۔

آج کا مسلمان کاہل اور شست ہو گیا ہے۔ ٹی وی اور کیبل ٹی وی اور گندے رسالے پڑھ کر جب مصیبت آتی ہے تو جب ستایا بتوں نے تو خدا یاد آیا۔ پھر آسان نسخہ کسی ہاؤس کے پتوں یا غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کر دالیا۔ مسلمان تو یہاں تک گر گیا ہے۔ کہ مندروں میں بھی جملنے سے نہیں ڈرتے۔

میرے اپنے خیال سے تو وہ تمام باتیں طلسانی دنیا میں ہوتی ہیں۔ جو ہر وقت چلے پھری ہوئی نظر بد ہو۔ فرض دار ہو۔ تو کمری نہ ملنے سے پریشان ہو۔ اولاد نہ ہوتی ہو وغیرہ۔ اور آسان سی قرآن کی آیات اور اللہ کے نام سے علاج بتلائے گئے ہیں۔ اگر یہ لوگ عمل کریں تو کیا نہیں ہوتا ہے۔ یقین حکم، عمل، پیہم، محنت، فاسخ عالم۔

جہاد زندگانی میں ہیں ہر دنگی شمشیر میں

میں تقریباً ڈھائی سال سے اس طلسانی دنیا کا قاری ہوں۔ مصیبتیں تو بہت آتی ہیں۔ اور آتی رہتی ہیں۔ لیکن طلسانی دنیا سے کچھ باتوں پر عمل پیرا ہونے سے اللہ پاک نے نقصان سے بچا یا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ ایک دن میری تمام تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ آمین۔ دو سوزی وضاحت کر رہا ہوں کہ آپ نے جنوری ۱۹۷۷ء کے ماہنامے میں علم الحروف سے متعلق مہ پر نظر کر کے یہ آیات قل اللہم تاحساب، اور یہ لکھا ہے کہ یہ آل عمران کی آیات ہے لیکن میں نے دو وقت پوری آل عمران کے صفحے دیکھ لئے۔ لیکن یہ آیت نظر نہیں آتی۔ لہذا برائے ہر باتی آیت لکھتے وقت آیت خبر ضرور چھایں۔

میں اس وقت پریشانی میں نہیں ہوتا تو۔ کم از کم تھانے سے ملنا کہ اپنے قریبی لوگوں کو تقسیم کرتا۔ انشاء اللہ یہ پریشانی کے دن زیادہ نہیں ہیں۔

طلسانی دنیا کے لئے آپ کے جو جذبات ہیں۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور آپ پر در دگار سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ طلسانی دنیا

جواب

پڑھا کیجئے۔ اس کے علاوہ روزانہ ۳۶۰ مرتبہ یا رزاق یا واسع پڑھنے کی قادت ڈالئے۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندک آپ کو کوئی روزگار مل روزگار مل جائے تو پہلی آمدنی میں کسی فریادی کے بارے میں ایک جوڑا بنا کر دیں انشاء اللہ روزگار میں خوب خیر و برکت ہوگی۔

درود کتنی مرتبہ

سوال از: شیخ محمد۔ حیدر آباد۔

پہلا سوال، میں نے ماہنامہ طہاسانی دنیا دیوبند کے گزشتہ کسی شمارے میں یہ دریافت کیا تھا جو تین امور کے متعلق تھے۔

۱۔ ہاشم کور (۳) یا الطحفا تیل (۳) سورۃ اخلاص۔

لیکن آپ نے اس میں یہ نہیں بتایا کہ اول و آخر درود شریف کتنے بار پڑھا کروں۔ معلوم فرمائیں تو فائز ہوگی۔

خوش۔ میں یہ اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھنا چاہتا ہوں۔

آپ نے سوال کرتے وقت طہاسانی دنیا کا حوالہ نہیں دیا کہ میں نے آپ کے

جواب سوال کا جواب کس شمارے میں دیا تھا۔ غالباً فی الحال آپ کو صرف

درود شریف ہی کے بارے میں یہ معلومات کرنی ہے کہ محل کے آگے بھیجے کتنے

بار درود پڑھنا چاہیے۔ اس کی کوئی مقدار نہیں ہے۔ طاق عددوں میں لگتی

ہی بار پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً تین تین مرتبہ، پانچ پانچ مرتبہ، سات سات مرتبہ

یا پھر گیارہ گیارہ مرتبہ۔ اکابرین کا معمول زیادہ تر گیارہ مرتبہ درود پڑھنے

کا رہا ہے۔ دراصل اہم محمد کے اعداد ۹۲ ہوتے ہیں۔ اور جب ۹۲ کا استعمال

کرتے ہیں تو اعداد دہرآمد ہوتے ہیں۔ جو اہم محمد کا مرکب عدد ہے۔ اس لئے

گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی خاص فضیلت ہے۔ اگر آپ اپنے نام

کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھیں گے تو تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ اور اس

پر خداوند متعال کرنا آپ کے لئے دشوار ہوگا۔

آپ کا نام بھی محل نظر ہے۔ کیوں کہ شیخ محمد اگر موصوف صفت میں تو

اس کا ترجمہ ہوگا۔ بزرگ محمد۔ جو کسی بھی انسان کے لئے زیبا نہیں۔ بزرگ محمد

تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ اور اگر یہ معنات مضاف الیہ ہے تو

پھر اس کا ترجمہ ہوگا۔ محمد کے شیخ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شیخ

نہیں تھا۔ حد تو یہ ہے کہ آپ کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی نیم کر دیا گیا تھا

کیوں کہ حق تعالیٰ نہیں چاہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی بڑائی

کے سامنے بھی سرخم کرنا پڑے۔ چنانچہ آپ نیم ہی پیدا ہوئے۔ اور بالغ ہو

سے پہلے ناں بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اور آپ کا نہ کوئی استاد تھا

اور نہ کوئی مرشد۔

آج اگر اس طرح کی کوئی اصطلاح کسی شخص کیلئے بھی استعمال کی جائے جس

کو مقبولیت کے ساتھ ساتھ افادیت بھی عطا کرے اور اس رسالے کو تبلیغ دین کیلئے قبول فرمائے۔ آمین۔

بلاشبہ آج کل تعویذ گنڈوں کے راستوں سے بہت غرابیاں امت میں داخل ہو گئی ہیں۔ بدعت تو پھر بدعت ہے۔ لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ پندتوں اور سیافوں کے دروازوں کے چکر لگا کر ادراخی ایمان شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود ضلالت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا خانہ غراب کر رہے ہیں۔

ایسے پُر آشوب حالات میں طہاسانی دنیا، آنندھیوں میں ایک نئے سے چراغ کی طرح روشن ہے۔ یہ کیونکہ آنندھیوں کا مقابلہ کرے گا اللہ ہی جانتا ہے۔

دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس چراغ کی روشنی کو گھر گھر پھیلا دے اور اس

کو اتنی سکنت دے کہ آنندھیوں اور طوفانوں کا مقابلہ دیر تک کر سکے۔

انشاء اللہ اگر زندگی رہ گئی تو تعویذ گنڈوں ہی کے راستے سے ہم اللہ کے

دین کو ساری دنیا میں پھیلا کر دکھائیں گے۔ اور اسی چراغ کے ذریعہ

دین حق کی روشنی کفار و مشرکین کے گھروں میں پھیلائے گی کو شش کیجئے۔

اکثر آیات خبر ہم لکھ دیتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ردائی میں لکھنا بھول

جاتے ہیں۔ مذکورہ آیت سورۃ آل عمران میں ہی ہے۔ آیت علیہ السلام

کریں۔ اور کوئی خدمت ہمارے لائق ہو تو لکھیں۔

بے روزگاری سے پریشانی

سوال از: محمد صفی علی۔ میدک۔

میں زیادہ عرصے سے بے روزگاری کا شکار ہوں۔ اور بہت پریشان

ہوں۔ کوئی بھی کاروبار کرتا ہوں تو سوائے نقصان کے کچھ نہیں ملتا اور

پھر دکنہ کرتا ہوں تو بھی ایسا ہوتا ہے کہ بغیر کسی قصور اور بغیر کسی وجہ

کے کام چھوڑ پھوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ میں بہت ایمان داری سے کاروبار

ہو یا فکری کرتا ہوں۔ تو بھی کام سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ اور پھر گنداری

کیا تو بھی کوئی نہ کوئی دشمن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے میں زیادہ عرصہ سے

پریشان ہوں۔ آپ ہر باری فرما کر روحانی عمل یا کوئی

اصلاح بتائیے جس سے مجھ کو کوئی اچھا روزگار مل سکے۔

آپ کا یہ رسالہ میرے ایک عزیز کے ہنر و ملکہ ہے۔ پڑھ کر بڑی خوشی

ہوئی کہ یہ بھی کوئی محل نکل سکتا ہے۔ اور آپ کا رسالہ بہت اچھا ہے

اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔

میدک ہے کہ مجھ کو بھی حکمران کا موقع دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکات

عطا فرمائے۔

جواب۔ ناز محمد کا ملک پابندی نہ کیجئے اور روزانہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف

باعثِ برکت ہے۔“

حضرت مولانا کا یہ ارشاد بیان بھی ہے۔ اور بجائے خود دلیل بھی یہ ہے
تفسیر جلالین کی منقولہ عبارت کے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ۸۶ء پر ملائے سلف کا
عمل رہا ہے۔ اور اس کو بر بنائے مصلحت اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ
علامہ سیوطی کی بات اہل حدیث کیوں ماننے لگے۔ کیوں کہ ان ہی علامہ سیوطی
نے اسی جلالین کے حاشیہ پر یہ بھی نو لکھا ہے کہ ہر بچہ ماں کے پیٹ سے مقلد
پیدا ہوتا ہے۔ اگر اہل حدیث ۸۶ء والی بات مانیں گے تو انہیں علامہ کی
دوسری بات بھی تسلیم کرنی پڑے گی۔ اس لئے انہیں عافیت اسی میں منظر
آتا ہے کہ جلالین کے مؤلف کی باتوں پر کان نہ دھرنے جائیں۔
آپ نے اپنا جو خط سالار میں چھپوایا ہے۔ اس کے بعض پیرا گراف محض
منظر ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

کہ ۲۵ سال پہلے میں خود بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بجائے
۸۶ کا ہندسہ لکھا کرتا تھا۔ دوران مطالعہ کسی اخبار یا رسالے
میں بسم اللہ کے بجائے ۸۶ کی مدلل بحث سے ثابت کیا گیا تھا
کہ ۸۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا بدل نہیں ہو سکتا۔ اس وقت
میں نے ۸۶ کا ہندسہ ترک کر کے پوری بسم اللہ لکھنے کا
عادی بن گیا۔

آپ نے جن دلائل سے متاثر ہو کر اپنا موقف بدلا تھا۔ اُن دلائل کو نقل کرنا چاہیے تھا۔ تاکہ دوسرے قارئین بھی اُن دلائل سے مستفیض ہو سکتے۔ اور ہم جیسے لوگوں کو بھی عبرت حاصل ہو جاتی۔ جو بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو غلط نہیں سمجھتے۔

چند سطور کے بعد آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے۔

اکثر بیشتر مسلم گھروں کی دیواروں، درکانون، کارخانوں اور عمارتوں وغیرہ پر ۸۶ء لکھا دیکھا جاسکتا ہے۔ اب اُسے عام لوگوں کو پڑھا کر دیکھا جائے تو کوئی سات آٹھ، چھ کہے گا۔ تو کوئی سات سو چھپائی۔ اس بنا پر بسم اللہ کا مقصد کہاں پورا ہوا۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ عام جگہوں پر ۸۶ء لکھا ہی نہ جائے۔

اس عبارت میں آپ کی دلیل بڑی طغیانہ ہے۔ اپنی زندگی میں آپ کی زبان سے ہم پہلی بار یہ سن رہے ہیں کہ کوئی مسلمان سات سو چھیاسی کو سات آٹھ چھ بھی پڑھ سکتا ہے۔ یہ دلیل نہیں یہ صرف خیالی پلاؤ ہے اور اس پلاؤ کو کوئی بھی صاحب عقل ہضم نہیں کر سکتا۔ حق یہ ہے کہ سات سو چھیاسی اس درجہ معروف و مشہور ہو چکا ہے کہ جو مسلمان اکائی اور دہائی کے کسی بھی ہند سے اور گنتی سے واقف نہ ہو۔ وہ بھی سات سو چھیاسی کو سات سو چھیاسی ہی پڑھتا ہے۔ اور ہم اکثر کچھ اس کا احترام کرتا ہے۔ اور جہاں تک کسی

بھی ہندسے یا الفاظ کو غلط پڑھنے کا معاملہ ہے تو اس میں اصلاح جاہلوں کی ہونی چاہیے۔ نہ یہ کہ ہم قبادت ہی لکھنا چھوڑ دیں۔

بسم اللہ کی جگہ "باسمہ تعالیٰ" لکھنے کا بھی معمول ہے۔ اب اگر آپ جہالتِ باسمہ تعالیٰ کو باسماۃ تعالیٰ بڑھنے لگیں تو آپ کا یہ مشورہ دینا کہ باسمہ تعالیٰ نہ لکھنا ہی مناسب ہے۔ کہاں کی دانش مندی ہے؟ آپ کے خط کا آخری پیرا اگر آپ کے خلاف جاتا ہے۔ آپ نے لکھا۔

”بے شک حدیث میں آیا ہے کہ ہر بڑے کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنا چاہیے۔ جو بڑا کام اللہ کے نام کے بغیر کیا جائے گا اس میں نقص بھی رہے گا۔ اور بے برکتی بھی۔ لہذا یہ کہنا غلط ہوگا کہ جس کتاب یا خط کی پستانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے الفاظ مرقوم نہیں ہیں۔ وہ کتاب ناقص اور بے برکت ہوگی بقصد صرف یہ ہے کہ ہر کام کو شروع کرنے وقت ہمیں اس بات کا اصرار رہنا چاہیے کہ اللہ کی مدد کے بغیر یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا۔“

آپ نے بجا فرمایا ہے۔ مضمون یا کتاب لکھنے وقت بسما اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ لکھنا ضروری نہیں ہے۔ اور ۸۶ء لکھنا اس بات کی علامت ہے کہ لکھنے والے کے ذہن میں مضمون شروع کرتے وقت اللہ کے نام کا حضور موجود ہے۔

دوسرے صاحب جنہوں نے سالار کو خط روانہ کیا ہے۔ اے محمد صالح
مہتابی الگ ہیں۔ اس نام میں کئی جزو ناقابل فہم ہیں۔ لیکن ہم نے انہیں
جو کاتوں نقل کر دیا ہے۔ ان صاحب نے اپنے مکتوب میں غلام سیوطیؒ
کی بات کو تسلیم بھی کیا۔ اس کو محسن نادیل بھی بتایا۔ اور اس کے ساتھ
یہ بھی ارشاد فرمایا۔

”ایک بسم اللہ والی آیت ہی کیا۔ اگر اس کا دروازہ کھول دیا گیا تو پورا قرآن ہی علم الاعداد میں بن جائے گا۔ اور ہوسکتا ہے اس سے ایک نیا فتنہ برپا ہو جائے۔ اور اللہ زمین پر فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا۔“

لاحول دلاقوۃ۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ۔ ایک طرف تو علامہ سیوطی کی بات کو تسلیم کر رہے ہیں۔ اس کو اچھی تاویل بنا رہے ہیں اور دوسری طرف اس اندیشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس نئی چیز سے فتنہ و فساد کا دروازہ نہ کھل جائے۔ حالانکہ فتنہ و فساد کا دروازہ خود لوگ کھول رہے ہیں۔ ۸۶۰ پر تبصرے بازی کر رہے ہیں۔

تعمیدات میں عرصہ دراز سے اعداد کا سلسلہ اس اثنت میں چل رہا ہے۔ لیکن الحمد للہ کوئی فتنہ کار وارڈہ نہیں کھلا۔ اب کچھ جملے

اچھے پیدا ہو گئے ہیں جو ان اعداد کی مخالفت کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ رہے ہیں۔ اور درحقیقت یہی گونا گوتہ میں فتنہ و فساد کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ اور یہی لوگ اصلاً مفسدین کا مصداق ہیں۔ کیوں کہ اُمت کے صلحاء نے آیات کے متبادل اعداد کو نہ صرف حق مانا ہے بلکہ خود اس طریقے کو اپنا یا بھی ہے۔ اس طریقے کو بدعت کہنا، بدعت حسنہ کہنا یا بدعت ضالہ کہنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب قلم سنت و بدعت کے مفہوم سے واقف نہیں ہے۔ آپ نے ایک مکتوب عبدالستار ملک عمری صاحب کا بھی روانہ کیا ہے۔ جو کمال حدیث تنظیم کے آفس سکرٹری بھی ہیں۔ ان کو مطمئن کرنا مشکل ہو گا کیوں کہ یہ لوگ کسی دلیل سے مطمئن ہونا نہیں چاہتے۔ ایسے لوگ جب کسی چیز کے مخالف ہو جاتے ہیں تو زندگی کی آخری سانسوں تک اس کے مخالف ہی رہتے ہیں تو پھر ہمیں ہی کیا غرض ہے کہ ان کو کھلنے کی کوشش میں اپنا وقت ضائع کریں۔ لیکن مسئلہ ان کی ذات کا نہیں ہے مسئلہ تو ان حضرات قارئین کا ہے۔ جو ان کے مضامین بڑھ کر بے جا بے پریشان ہو جاتے ہیں۔ ان حضرات کی تسلی کیلئے اس طرح کے موضوعات پر ہمیں قلم اٹھانا پڑتا ہے۔

عمری صاحب فرماتے ہیں۔

درحقیقت یہ ہرگز بسم اللہ کا بدل یا قائم مقام یا مترادف نہیں بلکہ کسی بھی طرح بسم اللہ کا ہم معنی یا ہم مضمون نہیں بلکہ محض حد ہے۔ کیونکہ ۸۶ء کا اطلاق تو کسی چیز پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ۸۶ء ظرف شراب جڑی بوٹیاں وغیرہ اچھے ہوں۔ یا بُری ہوں، حرام ہوں یا حلال۔ یہ کسی صورت میں بسم اللہ کا مترادف کا حق گزار نہیں ہے۔

عمری صاحب کے اس جملے میں اردو کی جہ غلطیاں ہیں۔ انہیں غلط لہذا کہ کے پر غرض ہے کہ عمری صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیے دین اسلام میں حرمت داخلہ کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اور جب یہ اصل طے شدہ ہو سیکر اصل جتنی سختی ہے۔ تو پھر کسی بھی ۸۶ء لکھنے والے پہلو بسم اللہ کی نیت لکھ رہا ہے۔ الزام لگانا کہ وہ ۸۶ء لکھ کر ظرف شراب اور وغیرہ کچھ اور زاد لے رہا ہے۔ افسوسناک قسم کی جہالت ہے۔ یہاں سے علاقے میں عبدالستار نام کا ایک شخص حد سے زیادہ آواز دے رہا تھا اس لیے اسے مار کر مارا اور فتنہ و فساد برپا کرنا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ یہاں تک کہ قلم سے اس کا نام لکھیں گے تو ہمیں خود کو ہیبت ہوگی۔ اور جب ہماری صاحب کا نام عبدالستار لکھیں گے تو ہمیں کسی بھی طرح کی کوئی گراہیت نہیں ہوگی بلکہ قلم ادب و احترام کا اظہار کرے گا۔ محض اس بنا پر کہ وہ دلائل عبدالستار ایک جیسے نہیں ہیں۔ نہ جانے اس دنیا میں کتنے محمد نای سلمان ظاہر و آشکار

کئے ہوئے ہیں۔ اور انہیں صاحب ایمان لوگ بُرا بھلا بھی کہتے ہیں۔ لیکن اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم مبارک پر کیا آنچ آسکتی ہے۔ ۹۔ ہم محمدؐ کا تقدس و پیر حجاب برقرار ہے۔ اسی طرح اگر کسی اور چیز کے اعداد بھی ۸۶ء ہو جاتے ہوں تو اس سے بسم اللہ ملے ۸۶ء کی پاکیزگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم نے ابھی تک کوئی ایسا مسلمان نہیں دیکھا کہ جو ۸۶ء لکھتے وقت بسم اللہ کے ماسوا کوئی اور تصور کرتا ہو۔ تو پھر ۸۶ء لکھنے وقت کسی اچھی بُری چیز کا اطلاق کیسے ہو گا؟ جبکہ لکھنے والے کی نیت ہی بسم لکھنے کی ہے۔ نہ کہ ظرف شراب کی۔ ظرف شراب کے اعداد ۸۶ء نہیں ہوتے۔ جب عمری صاحب کو اعتراض ہی کرنا تھا تو ایسی گالی تلاش کرتے جس کے اعداد ۸۶ء کے برابر ہوں۔ جب انہیں علم الامداد کی کچھ خبری تھیں ہے۔ تو اس موضوع پر قلم اٹھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

عمری صاحب نے اپنے مکتوب میں ایک ایسی بات بھی لکھی ہے کہ میرے پڑھ کر ان کے علم و عقل کا کل جغرافیہ ہمارے کچھ میں آچکا ہے۔

وہ فرماتے ہیں۔

قارئین کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ کس طرح بعض رسوائے عام جرائم پیشہ تنظیموں میں کارکنان کے ناموں کے بدلے نمبر مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو ان ہی سے پکارا جاتا ہے۔ جو لوگ ۸۶ء کے بسم اللہ کا بدل قرار دیتے ہیں۔ وہاں یہی بے ادبی کے مرکب ہیں کہ ایک سچا مسلمان کبھی ایسی گستاخی نہیں کر سکتا۔

عمری صاحب نے یہاں کھل کر بات نہیں کی۔ ان کی محاذِ خمیر دو کے لوگوں میں چار سو بیس لوگوں سے ہے۔ بلاشبہ چار سو بیس ان لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جو حد سے زیادہ دھوکے باز ہوں۔ اگر آپ کسی اچھے انسان کو چار سو بیس کہیں۔ یا مثلاً عبدالستار عمری صاحب کو چار سو بیس کہیں تو اس کا چہرہ غصے سے تنہا اُٹے گا۔ جب چار سو بیس اعداد کا اطلاق تو کسی جڑی بوٹی یا اچھی چیز پر بھی ہو سکتا ہے۔ پھر طیش کھلنے کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ طیش اس بنا پر آتا ہے کہ بالعموم چار سو بیس لڑی آدمی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اس درجہ بولاجاتا ہے کہ اس سلسلے میں کسی وضاحت اور تفہیم کی ضرورت نہیں۔ کسی کو بھی آپ چار سو بیس کہہ لیجئے۔ اس کا پارہ چڑھ جائے گا۔ حالانکہ گالی نہیں دے رہے ہیں۔ بلکہ ایک ہندو زبان سے غایج کر رہے ہیں۔

حیرتناک بات ہے کہ عبدالستار عمری جیسے حضرات کو چار سو بیس اور دیگر نمبروں کی عوامیت تو تسلیم ہے۔ لیکن ۸۶ء کی عوامیت تسلیم نہیں۔

عبدالستار صاحب کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ ۸۶ء اور ۸۶۲ء اعداد دیتے گئے ہیں۔ وہ انراوا احترام ہیں۔ انراوا تحقیر نہیں ہیں۔ جو لوگ ان

اہم اعظم کیا ہے

سوال از: رابض

میرا نام چاند نصائی ہے۔ میرا اہم اعظم کیا ہے۔ مشکلات میں کتنی بار پڑھتا ہوں۔ بتائیے۔

آپ کا اہم اعظم انشاء اللہ مقتدر ہے۔ اس کو روزانہ ۱۰ مرتبہ **جواب** پڑھتی رہیں گی تو انشاء اللہ بے انتہا فائدہ ہوگا۔ اور آپ کو زندگی کی ہر گز کھلی ہوئی مسوں ہوگی۔

سوال از: رابض

میرے بڑے لڑکے کو میٹاب میں جلن کی شکایت ہے۔ خدا کے واسطے اس کا علاج بتائیے۔

شہد پڑا سلام ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر کے رکھ لیں۔ اور یہ **جواب** شہد صبح و شام اپنے صاحب زادے کو چٹائیں۔ اور انہیں سرخ برج کا پرہیز کرائیں۔ انشاء اللہ جالیس دن میں مکمل عارام ہو جائے گا۔

خدا کا فضل ہے

وال از: ابوالکلام ————— متو۔

ہم خیریت رہ کر امید کرتے ہیں کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر ہوں گے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ بچے چند روز پہلے ہمیں بتایا تھا کہ آپ دکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت تین تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اس کی برکت آپنی دکان میں کافی خیر و برکت ہوگی۔ اور چوری و غیرہ سے بھی محفوظ رہے گی۔ ہم نے ویسا ہی کیا ہے۔ خدا کے فضل سے دکان ہر بلا سے محفوظ ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس بیک وقت کا بدلہ آپ کو آخر دنیا میں ملے۔ اور آپ کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کر دے۔ آمین۔

ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو آپ اُسے بخلاف کے ہیں۔

خدا کا فضل ہے کہ اس نے آپ کی دکان میں خیر و برکت عطا کی **جواب** اور آپ کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوا۔

طہاسانی دنیا بھی تم کو چلانے میں مصروف ہے کہ کلام الہی ہمارے سرور کا واسطہ ہے۔ اور ہماری ہر شکل کا عمل ہے اور بلا ہے اور حق کے لئے وسیلہ ہے۔ اگر مسلمانوں کو ہونا چاہئے کہ اللہ سے

تعلقات کے بغیر بھی مطمئن ہیں۔ اور معترضین ان تفصیلات سے بھی مطمئن نہیں ہو سکیں گے۔ معترض کسی دلیل سے مطمئن نہیں ہوتا۔ معترض کو مطمئن کرنا اگر ممکن ہوتا تو امت میں پھیلے ہوئے ہزار فتنے اپنی موت آپ مر جاتے۔ یہ امت اگر حقیقت کو چاہے تو عقل میں بات آتی ہے۔ لیکن اس امت میں بڑیکے عاشق بھی موجود ہیں۔ جو ایک اعتبار سے غلاف عقل ہاتھ ہے۔ اور ان سرچروں کو کسی دلیل اور کسی حجت کے ذریعہ آپ عشق بڑید سے باز نہیں رکھ سکتے۔ ایسی صورت حال میں اگر کوئی شخص ۸۶ء کے خلاف مشین گن لیکر کھڑا ہو جاتا ہے تو اسے اس حرکت نازیبا سے کیسے باز رکھا جاسکتا ہے۔ ہر شخص کو زبان چلانے کا بھی حق ہے۔ اور گردن ہلانے کا بھی۔ جن اور ناحق کا فیصلہ حشر کے میدان میں ہو گا۔ یہاں تو ہر شخص خود کو اہل حق سمجھتا ہے۔ اور اس زعم میں مبتلا ہے کہ قرآن و حدیث کا مطلب میرے سوا کوئی اور جانتا ہی نہیں! اور شور و دین میرے سوا کسی کو عطا نہیں ہوا ہے۔

طریقہ آیت الکرسی

سوال از: چاند زمانا

آپ کے رسالے میں برابر ملتے رہے ہیں۔ اور معلومات میں کافی اضافہ ہو رہا ہے۔ خدا آپ کا ادنیٰ مقام عطا کرے۔

آپ کے گزارش یہ ہے کہ میں نے آیت الکرسی کی رکوع ادا کی ہے۔ عروج نماز براہِ رسم دن روزے ۴۰ بار وتر کے بعد پورا کیا ہوں۔ پوری بار پھر ۴۰ دن فتم ہونے کو آئے۔ انشاء اللہ تیسری بار پھر ۴۰ دن کرنے کا تم ارادہ ہے۔ وہ بھی کروں گی۔ اس کے بعد میں اس کے ذریعہ ہر کام میں آیت الکرسی کی مدد لینا چاہتی ہوں۔ کتنی بار پڑھ کر کیسے مدد ملی جاتی ہے۔ بتائیے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہوں۔ اور ساتھ ساتھ نماز تہجد بھی ادا کرتی ہوں۔ آپ خدا سے دعا کریں۔ میرا عمل کامیاب ہو جائے۔ میں ہر کام میں اس عمل سے مدد لوں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ طہاسانی دنیا پڑھ کر لوگوں میں دینی رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اور لوگ نماز روزے کی بھی پابندی کر رہے ہیں۔ ریاضت و مشقت کے بعد عملیات کی لائن میں آنے کی روش زندہ ہوئی ہے۔ میں آپ کی لگن اور اہتمام کے بارے میں مطلع ہو کر بہت خوش ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو حق تعالیٰ قدم قدم پر احتیاط کی توفیق دے اور قدم قدم پر کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

آیت الکرسی کی رکوع کئی طریقے ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ چالیس مرتبہ روزانہ ایک سال تک پڑھیں۔ اس کے بعد پھر جس عمل کے لئے آیت الکرسی آپ پڑھیں گی۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

انہیں کلامِ ربّانی کی صورت میں کتنی عظیم دولت عطا کی ہے۔ تو وہ خود کو نہ بھرا کھیں اور نہ نادار۔

آپ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۃ الم نشرح ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پھر تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھنے کا بھی معمول بنائیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے آپ کے کاروبار اور آمدنی میں بے حد و حساب اضافہ ہوگا۔ اور آپ کے ایمان و یقین میں بھی بڑھوتری ہوگی۔

اوپری اثرات

سوال از: غلام حیدری _____ رہتا گیری۔

لکھنا ضروری ہے کہ ہم گھر میں بہت پریشان ہیں۔ ہمارا سالاجس کی عمر تقریباً ۳۴ سال ہے۔ نام مشتاق ابراہیم ناکاڑے۔ والد کا نام ابراہیم حسین ناکاڑے۔ ماں کا نام زربینہ ابراہیم ناکاڑے۔

مشتاق گھر میں بہت غصہ کرتا ہے۔ ماں باپ اور بہن کو مارتا ہے۔ ایک ہی بات بار بار پوچھتا ہے۔ گندی گالیاں بکتا ہے۔ پوچھی ہوئی بات کا جواب نہ دینے پر فحشے گھر میں جو چیز ملے گی اُسے توڑ ڈالتا ہے۔ گھر پر گرم مسم کبھی کبھی بیٹھتا ہے۔ ہمیشہ اسکو ٹھٹھاتا رہتا ہے۔ اس کا سامان توڑتا ہے۔ نیالاٹا ہے۔ باقی کوئی کام نہیں کرتا۔

براہ کرم مشتاق ایسا کیوں کرتا ہے۔ وجہ بتائیے۔ بہت علاج کرایا۔ یہاں دکان سے تحوید بھی لائے۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کچھ پڑھ کر دیا ہوا پانی پیتا نہیں۔

براہ کرم جواب روانہ فرمائیے۔

مشتاق ابراہیم اوپری اثرات کا شکار ہے۔ اس کا علاج یہ **جواب** ہے کہ آپ روزانہ سات مرتبہ سورۃ فاتحہ اور سات سات تکرار

قرآن کریم کی آخری دو سویتیں پڑھ کر نصف گلاس پانی پر دم کر کے یہ پانی اس کو صبح دس گلاس پلائیں۔ اگر وہ پانی نہ پیں تو یہ پانی کسی بھی کھانے پینے کی چیز میں ملا کر پلائیں۔ اور لگاتار اس عمل کو چالیس دن تک کریں۔ انشاء اللہ اس کو اوپری اثرات سے نجات ملے گی۔ اور جب اس کو اوپری اثرات سے نجات مل جائے گی تو اس کی رکش میں تبدیلی اور عمار پیدا ہوگا۔

یہ حالت کیسی حالت؟

سوال از: رنام دہتہ غفی رکھنے کی فرمائش

میں کافی دن سے بے حد پریشان ہوں۔ بہت ہی ہمت کر کے ڈرتے ہوئے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس خط

کا جواب کسی قریبی شمارے میں دیکر شکر کے کا موقعہ دیں گے۔

عرض حال یہ ہے کہ کافی دنوں سے میری طبیعت ٹھیک نہیں چل رہی ہے۔ کبھی سر میں درد کبھی بدن میں درد۔ اور ہر روز مجھ پر ایک جنون سا طاری رہتا ہے۔ اور مجھے بے انتہا غصہ بھی آتا ہے۔ غصے کی حالت میں مجھے کچھ نہیں سوچتا۔ بچوں کو بہت مارتا ہوں۔ اور بچے بھی میرے نافرمان ہیں۔ میری بات نہیں سمجھتے۔ میری اس حالت سے گھر والے بہت پریشان رہتے ہیں۔ کبھی کبھی میں بھی سوچتا ہوں کہ یہ میسر کو کیا ہو رہا ہے۔ اور میں سرکاری ملازم ہوں۔ گھر والے بھی کبھی کبھی بہت بیمار رہتے ہیں۔ میری حالت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔ میں نے بہت جگہ علاج کروایا۔ پھر سب بیکار رہا۔ پہلے میں اور میری حالت ایسی نہیں تھی۔ خدا کے فضل سے سب ٹھیک تھا۔ اب پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ ایسے میں مجھے آپ کا رسالہ پڑھنے کو ملا۔

برائے کرم مجھے میری حالت کا علاج کریں۔ اور کوئی مناسب علاج تجویز فرمائیں۔ تو میں نوازش میں ہوں۔

طبیعت کی غیر متوازن آری اور خیالات کی پراگندگی آپ کو میں سے **جواب** نہیں رہنے دیتی۔ نمان کی پابندی رکھیں۔ اور لوگوں کے بارے میں اپنے خیالات رکھیں۔ روزانہ "یا مالک یا مجید" ۴۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اور جمعہ کے دن تین سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ انشاء اللہ ۴ دن لگاتار ان وظائف پر عمل کرنے سے آپ اپنے اندر تبدیلی محسوس کریں گے۔

آپ جس طرح کے اثرات میں مبتلا ہیں۔ اُن سے نجات حاصل کرنے کے لیے حق تعالیٰ کا ذکر و فکر اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہے۔ اس عمل کی برکت سے آپ کو جسمانی امراض سے بھی نجات ملے گی۔

مختلف مسائل

سوال از: رنام دہتہ غفی رکھنے کی فرمائش

محترم ایڈیٹر صاحب! آج کل سبھی عمل کرنے والے ہر گلی کوچے میں لائن لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جس کو اپنی فیس سے مطلب ہے۔ خدمتِ خلق سے کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ کے سجدے سارے بندوں کو درود و سلام سے لڑنے میں مشغول ہیں۔ میں بھی ان بڑے حالات کا شکار ہو چکا ہوں۔ کافی عرصہ برہاد کیا۔ سب بے سود رہا۔ ایسے میں آپ کا ہر سالہ مجھے پڑھنے کو ملا جو ایک سیڑجی کی جیت ہے۔ ویسے آپ لوگوں کا ہر سالہ طلساتی دنیا لاکھوں لاکھ چاروں غریبوں ضرورت مندوں کے فامی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ میں بارگاہِ خداوندی میں ہمیشہ

ایڈوانٹی جی کو اس دور کا کشن سمجھ کر اُن کی ہاں میں ہاں ملائی شروع کر رکھ۔ اور مسلمانوں کو راون کی فوج سمجھنے لگے۔

بابری مسجد کو پہلے کی بات کرنے والے مسلم لیڈر بھی خود غرض اور مفاد پرست تھے۔ انہوں نے بابری مسجد کی جلتی ہوئی دیواروں سے اپنے ہاتھ تلے۔ اور اس کے منبر و گنبد کے پورے پورے دام وصول کرنے کیلئے مختلف کیٹیاں بنائیں۔ اور بابری مسجد کے ڈھانچے کی منہ ماگلی فیت لینے کیلئے رابطوں اور رضا بطوں کی باتیں بنائیں۔ اس لائن کے سب سے بڑے مجرم جن کا جرم ایل کے ایڈوانٹی سے بھی بڑا ہے۔ وہ شہاب الدین ہیں۔ جنہوں نے سوئے ہوئے ہندوؤں کو جگایا۔ اور انہیں وہ ماسٹہ رکھایا۔ جس ماسٹہ سے اُن کے ہاپ دادا بھی بے خبر تھے۔

آپ یقین کریں ہر دز حشر جس وقت حق و باطل کی تمام کارروائیوں پر تحقیقات ہو رہی ہوں گی۔ اس وقت بہت سے مسلمان لیڈر بھی مجرمین کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔ اور ندامت و شرمساری کے پسے سے گلے گلے تک ڈوبے چوتے ہوں گے۔ ان مسلمانوں نے بابری مسجد کے قتل عام پر اپنے چیک کش کرنے کے بعد اپنی آنکھیں موند لیں۔ اور اس کی تعمیر کے لئے ابا بیلوں کے لشکر کا انتظار کرنے لگے۔

رونا اس پر نہیں ہے کہ ہندو مفاد پرست ہے۔ رونا اس پر ہے کہ مسلمان بھی اپنے مذہب کے بارے میں غلط نظر نہیں آتا۔ اس کی زبان کا کھٹنا اور بند ہونا بھی محض اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ہے۔

آپ یقین کریں۔ ہندوستان میں جو کچھ بھی مسلمانوں کے لئے ہوا ہے۔ اس کے بعد ہوا ہے۔ وہ تقسیم ملک کا رد عمل ہے۔ ہندوستان کا ہندو مشربوں کے جرم کی سزا ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو دینا چاہتا ہے اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو پاکستانی سمجھتا ہے۔ اور اردو زبان کو پاکستانی زبان سمجھتا ہے۔ اور مسلمان آجک یہ ثابت کرنے کی فکر بھی نہ کر سکا کہ ملک کی تقسیم کی ذمہ داری محمد علی جناح کے سر پر نہیں جاتی۔ بلکہ اُن بڑوں کے سر پر جاتی ہے۔ جو سٹی بھر ہو کر بھی پورے ملک کو برغال بنائے جاتے ہیں۔ اور ہندو اور مسلمان دونوں کو بے وقوف بنا کر اپنے اقتدار کا آؤ سیدھا کرتے رہے ہیں۔ اس سیاست اور مفادات کی کشمکش میں مسلمانوں کو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ ملا ہے۔ مسلمان اس ملک میں

ایم پی بھی بنے۔ اور منسٹر بھی بنائے گئے۔ اور انہیں عہدہ صدارت بھی عطا ہوا۔ لیکن اصلاً نقہان مذہب اسلام کا ہوا۔ ہندوستان میں اس کی تبلیغ کے دروازے بند ہو گئے۔ اور اس کی جدوجہد صرف مسلمانوں ہی تک محدود ہو کر رہ گئی۔ آج مختلف جماعتیں صرف اصلاحی کاموں میں لگی ہوئی ہوئی ہیں۔ غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کی ذمہ داری سے سب سے بیکار

ہے۔ اور آپ یہاں ان لوگوں کے لئے دعا کرنے کو کہتے ہو۔ آج تک جو سنی مسلمانوں کے فساد میں مارے گئے اُن لوگوں کو شیو سینا حکومت نے جو معاوضہ حکومت ہند نے دینے کو مسلمانوں میں کہا تھا۔ آج تک شیو سینا کی فرقہ پرست حکومت دینے کو تیار نہیں ہے۔ جب کہ گزراؤں ہمارا شتر اور ہوم منسٹر حکومت ہمارا شتر لئی تھی اس کمی سے میننگ پڑے کو کہا ہے اور مسلمانوں سے بانڈ بھی بھرا کر جمع کیا گیا لیکن یہ سوزہ جوشی اور بال ٹھا کرے نے دینے سے انکار کر دیا کیا آپ ان کو دعا دینے کو کہتے ہو۔ اشرع عالم الغیب ہے۔ اور وہ علمِ زیر ہے کہ کون ایمان لانے والا ہے۔ اور کون نہیں۔ اور بد دعا اور دعا اڑنی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

لہذا ہمارے ہر پائی ایسی باتوں سے اپنے رسلے طلسماتی دنیا کو الگ رکھو۔ ظالموں کا ساتھ زبان سے اپنی رائے سے اپنا مال دینا بھی ظالموں میں شامل ہے۔ اور بال ٹھا کرے نے تو ہمارے آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر چکا ہے۔ کیا آپ ان لوگوں کو بد دعا سے باز رکھنا چاہتے ہو۔

کسی مصلحت کی بنا پر میں نے آپ کے نام دینے کو معفی رکھا ہے۔ میں **جواب** آپ کے جذبات سمجھتا ہوں۔ اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں کی املاک بھی تباہ ہوئی ہیں۔ اور ان کی قیمتی جائیں بھی ضائع ہوئی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آزادی کے بعد ۲۲ ہزار سے زائد فرقہ وارانہ فساد میں زیادہ تر مسلمانوں کی جان و مال کا نقصان ہوا ہے۔ اور حکومت کے کارندے خاموش تماشا بنے رہے ہیں۔ اور پولیس نے جلتی پر مٹی کا تیل چھڑکنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔

کفر و اسلام کی لڑائی تو بہت پرانی ہے۔ حق و باطل کی کشمکش جلاہم ہی سے چلی آرہی ہے۔ مثبت اور منفی پوشیں آغاز کائنات ہی سے سرگرم ہیں۔ اندھیرے اور اُجالے کی جنگ اور حق و ناحق کا تصادم قایلِ ہابیل کے دور سے چلا آ رہا ہے۔ لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا جو سیل رواں بہہ رہا ہے۔ اس کی وجہ مذہب نہیں سیاست ہے۔ ہندوستان کے تمام لیڈر اس انگریزی فارمولے پر عمل کر رہے ہیں کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔

بابری مسجد توڑنے والے رام کے بجگٹ نہیں تھے۔ وہ صرف سیاہی باز تھے۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی نفسیات پر اپنا قبضہ جملنے کیلئے بابری مسجد کے خلاف فاد بلا کیا۔ اور رام رام چہنا اور ہرایا مال اپنا کی بہت پرانی کہاوت پر عمل کر کے دکھایا۔ سیدھے سادے ہندو اُن کے چکروں میں آ گئے۔ اور انہوں نے بابری مسجد کی زمین کو رام جنم بھی کہہ کر اور

نے اپنے گھروں کے لئے اور اپنے خاندان کیلئے روپیہ پیسہ پٹور کر دفتروں میں تالے ڈال دیئے ہیں۔ اور آراظمی میں سبتلا ہو کر انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے اصولوں کا گلا خود ہی گھونٹ دیا ہے۔ کبھی کبھی ادھر ادھر سے کوئی آواز آگرا بھرتی ہے۔ تو وہ بھی محدود مقصد کے لئے ہے۔ میں جیت لگوں دربرائے مذہب اسلام غور کرنے کا اب نہ کسی کے پاس وقت ہے۔ اور مفاد پرست لوگ اس کو اہمیت دیتے ہیں۔

اسلام نے اپنے ملنے والوں کو استقلال کی تعلیم دی تھی۔ لیکن آج کے دور میں یہ آ رہا ہے کہ اسباب کفر مستقل مزاج ہیں۔ اور اسلام کا دعویٰ کرنے والے مستقل مزاجی سے محروم ہیں۔ جس صیغہ کو کہتے ہیں۔ اسی شام کو کڑھا جائے گا حکومت ہند نے اردو زبان کا گلا گھونٹا۔ اس پر جتنا بھی داد دیا گیا جائے راجی۔ لیکن جب مسلمان ہی اردو زبان نہیں پڑھتے تو پھر شوقیانے سے کیا فائدہ؟

ہندو جب مسلمان کو تار تار ہے تو ہم اس کو ظلم کہتے ہیں۔ اور اسے اہم وطنیان سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن جب مسلمان کو مسلمان تار تار ہے اس کو کیا نام دیں؟

آج زبان، قومیت اور علاقہ پرستی کی بنیادوں پر مسلمانوں میں جو تفریقات ہیں۔ اور آپس کی جو ناچاقی ہے وہ کس صاحب نظر سے پوشیدہ ہے۔ آج مسلمان اکثرے مسلمانوں ہی کے گھروں میں جدیاں کر رہے ہیں۔ مسلمان غنڈے مسلمانوں ہی کو قتل کر رہے ہیں۔ مسلمان خود مسلمانوں کے قوت و ناموس کے درپے ہے۔ اگر کسی علاقے میں مسلمان خاندان رکھا ہے ہے تو اس علاقے کے مسلمانوں کی آمد و خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان غلط سے کسی اہم عہدے پر فائز ہو جاتا ہے تو مسلمانوں کی نظریں ایک منبر سے دوسری میز تک بھی نہیں ہٹتی پائیں۔

آج اگر کوئی مسلمان ظلم کے خلاف کوئی منصوبہ بنانا ہے تو خزانے میں اس کی خبری کرنے والے ہندو نہیں جوتے۔ خود اس کے بھائی بند مسلمان ہی جوتے ہیں۔ اور آج مسلمان خود مسلمان کیلئے ہی نہیں بلکہ مذہب اسلام کیلئے بہت بڑی رکاوٹ اور دیوار بن رہا ہے۔ ایسے ناگفتہ چالان میں اگر ہم نے بعثت کی نگاہوں سے دیکھنے کی، صبر کے کاغذ سے سننے کی اور حکمت کی زبان سے بولنے کی روش اختیار نہیں کی تو ہمارا نقصان اور خسار اور دشمن کی ہوشیاری اور چالاکی کی وجہ سے ہے۔ ہمارے بے وقوفی اور عاقبت نااندیشی سے ضرب کھا کر المغاف پہلے لگے گا۔ اس کا تمام تر فائدہ کفر کو پہنچے گا۔ اور اسلام کے دامن میں محرومیاں بڑھیں گی۔ انھیں ضروری الشریعہ مسلم صرف نبی اور رسول ہی نہیں تھے۔ صرف رحمة للعالمین اور فرشتہ کائنات ہی نہیں تھے۔ بلکہ وہ دنیا کے سب سے

ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہم مسلمانوں نے مسلمانوں کی زبانوں کی حالی کا رونا تو دیا۔ لیکن اس طرف ہمارا دھیان ہی نہیں گیا کہ ہندوستان کے آزادی کے بعد اصل ڈر گت اسلام کی تھی۔ اور وہ مذہب جو دنیا کا سب سے زیادہ پتلا اور قابل قبول مذہب ہے۔ اس کو مفلوج کر دیا گیا۔ اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے۔ اب مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اسلام کے غالب ہونے کے لئے کسی معجزے کے منتظر ہیں۔ خود کچھ کرنے کیلئے آمادہ نظر نہیں آتے۔

ہم مانتے ہیں کہ آریس ایس ایک فرقہ پرست اور فاسٹ جماعت ہے اور ہندوستان میں نفرت و خصومت کی آبیاری کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ اور یہ جماعت مسلمانوں کی خاص طور پر دشمن ہے۔ لیکن یہ جماعت جو دین میں کثرت اور کیوں آئی۔ اس پر آپ نے کبھی غور کیا۔؟ یہ جماعت، جماعت اسلامی کے بعد جو دین پذیر ہوئی۔ جب جماعت اسلامی نے اسلامی قانون اور حکومت الپ کے بلند بانگ دعوے کئے اور عظیم اسلامی حکومت کے سرے لگائے تو اس وقت آریس ایس جیسی تنظیمیں ابھریں۔ جنہوں نے عظیم کفر کی بائیس بنائی شروع کیں۔

جماعت اسلامی دلے جوت تک غریب رہے۔ اسلامی حکومت کی تائیں کرتے رہے۔ جب مسلم قوم نے انہیں نوا دیا۔ اور وہ ڈالر و ریال سینے میں کامیاب ہو گئے تو اس طرح اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے جس طرح صبح کے بھولے شام کو گھر آ جاتے ہیں۔ انہوں نے آرام و راحت کی چادریں تان لیں اور ان کی جنگ صرف کاغذی جنگ بن کر رہ گئی۔ لیکن ان کے مقابلے کے لئے تنظیم قائم ہوئی تھی۔ وہ آج بھی میدان کارزار میں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے پناہ میں دشمن سب کفر کی اشاعت پر لگا رکھا ہے۔ اور سماجی جدوجہد بھی ان کی جاری ہے۔ ان کے یہاں فوجی پریڈ بھی ہوتی ہے۔ اور انہیں مسلمانوں کے خلاف تحافہ آرائی کرنے کے طور پر سنے بھی بتائے جاتے ہیں۔ جب کہ جماعت اسلامی عرصہ دراز پہلے اپنی راہ بدل چکی ہے۔ اور اب اس کے کارکنان کے پاس نرم و گداز بستروں اور سامان تعیش کے سوا کچھ اور ہے بھی نہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ شیو سینا بھی ایک فرقہ پرست تنظیم ہے۔ اور یہ تنظیم عرصہ دراز سے مسلمانوں کے خلاف زیر اچھلنے اور سنگ تراشی کے فرائض انجام دے رہی ہے۔ لیکن شیو سینا کب قائم ہوئی آپ نے کبھی غور کیا۔؟ یہ شیو سینا آدم سینا کے بعد وجود میں آئی۔ امام بخاری صاحب کی آدم سینا برائے بیت سدرے بازی کر کے خاموش ہو گئی۔ اور شیو سینا جس مقصد کے لئے بنی تھی۔ وہ آج تک اسی مقصد میں لگی ہوئی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کی بے شمار تنظیموں کا حشر کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔ انہوں

نہیں ہے؟

کیا سنت صرف داڑھی رکھنا اور تسبیح پڑھنا ہی ہے۔ کیا سنت صرف یہی ہے کہ ہم لنگی پہن لیں۔ اور نیچا کرتا زیب تن کر لیں۔ کیا سنت رسولؐ صرف یہی ہے کہ ہم مساک کر لیں۔ اور آنکھوں میں سرمہ لگالیں۔ اور اپنے کپڑوں کو عطر سے معطر کر لیں۔ اگر ہم ان سنتوں پر قناعت کر کے بیٹھ گئے۔ تو ان سنتوں پر عمل کرنے کیلئے جن سے نفیس آثار کا محلا گھٹتا ہے۔ کیا خدا کو دوسری قوم پیدا کرنی ہوگی؟ کیا مسلمان ان سنتوں کا اہل نہیں ہے۔؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ بس صاحب ایمان نے میری سنت کو میری اُمت کے دورِ فساد میں مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

اس حدیث میں جس سنت کی طرف اشارہ ہے۔ وہ نہ مساک ہے۔ نہ داڑھی۔ اور سرمہ و عطر۔ بلکہ وہ سنت، سنتِ دعا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ جب میری اُمت میں ایسا وقت آئے کہ لوگ جہلم کے جان و مال کے دشمن ہو جائیں۔ اور ملک میں فساد پھیل جائے۔ اور زندگیاں فرقد وارانہ فسادات کی زد میں آجائیں۔ اس وقت جو میری اس سنتِ دعا کو اپنے لئے لے گا۔ اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ کیوں کہ اس سنتِ دعا کو اپنانا اس وقت تک ممکن نہیں ہوگا۔ جب تک ہم اپنے اُس نفس کا قتل نہ کر دیں جو ہمیشہ بد بانی باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو خود انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

آپ یقین کریں مسلمان کتنے بھی گزرے ہوں۔ اور کتنے بھی بدین ہوں۔ لیکن ڈاڑھیاں آج بھی بیٹھا لوگ رکھتے ہیں۔ بیٹھا لوگ مساک کرتے ہیں۔ بے شمار لوگ تسبیح پڑھتے ہیں۔ اور مسجدیں نمازیوں سے اس زوالِ اخلاق کے دور میں بھی کچھ بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنتیں جو انسانی کیرکڑ کی عظمت و رفعت کا آئینہ دار تھیں۔ اُن سے مسلمان محروم اور یکسر تہی دامن نظر آتے ہیں۔ اور اسی لئے وہ عزت و وقعت کے اس مقامِ علیا پر فائز نہیں ہے۔ جو اس کا اپنا پیدا نشی حق ہے۔

بالِ ظاہر اسے اور نوہرِ جوشی صرف اس دور کی پیداوار نہیں ہیں۔ بلکہ یہ لوگ مختلف ناموں کے ساتھ پہلے ہی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ کبھی لوگ فرعون و ہامان کے نام سے پیدا ہوئے۔ کبھی نرود و شداد کے نام سے، کبھی ابوجہل و ابولہب کے نام سے پیدا ہوئے۔ اور کبھی یہ بزید و جہنگیز خاں کے نام سے۔ منی رول ادا کرنے والے کب پیدا نہیں ہوئے۔ اُن کے نام جلاوت تھے لیکن کام ایک ہی تھا۔ لیکن دین ہمیشہ دین ہی رہا ہے۔ اس نے اپنی پہچان باقی رکھنے کے لئے ہمیشہ ظلم و ستم ہی کئے ہیں۔ اور دنیا میں نظرِ دعاوت کے اندھیرے ہی پھیلانے ہیں۔ لیکن دین کے مترقی مقالے جب

اچھے سپہ سالار۔ اور دنیا کے سب سے اچھے سیاست دان بھی تھے۔ بڑے بڑے سونامیوں کی چھٹی انہوں نے چٹکی بجا کر کر دی تھی۔ انہوں نے جس مغزٹ کے ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں۔ اور جس پر ہول اندھیرے میں دین حق کا چراغ جلایا تھا۔ وہ اندھیرا آج کی مغزٹوں اور وحشتوں سے کہیں زیادہ بیتناک اور پرخطر تھا۔ لیکن آپ نے محبت اور انسانیت کے عمل سے مغزٹوں اور وحشتوں کو شرمندہ کر دیا۔ اور آپ کا سر اُتارنے کا دعویٰ کرنے والے آپ کے قدموں میں اپنا سر رکھنے پر مجبور ہو گئے۔

طائف والوں نے جب آپؐ پر پتھر اُچھالے اور آپؐ کا خون مقدس آپؐ کے نعلین شریفین میں بھر گیا۔ تو فرشتے بھی لرز اُٹھے۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی آپؐ کی مظلومیت پر رحم آگیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اے فرشتہ نسلِ آدم! ان طائف والوں کی گستاخیاں اور بدتمیزیاں حد سے سوا ہو گئیں۔ اپنے ہاتھ اٹھائیے اور اُن کے لئے بددعا کیجئے۔ رحمتِ باری بھی جوش میں آگئی۔ اس نے بھی اپنا پیغام بھجوادیا۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اشارے کر دو تو ہم ان دونوں پہاڑوں کو جو طائف کے ادھر ادھر موجود ہیں۔ ایک دوسرے کے گلے ملا دیں۔ اور ان لوگوں کا کچھ ترس نکال دیں۔ جو آپؐ کا خون بہانے کے ذمہ دار ہیں۔ بدلے کی منزل بالکل سامنے تھی۔ دشمنوں اور بدخواہوں سے انتقام چٹکی بجا کر لیا جاسکتا تھا۔ خدا خود کہہ رہا تھا۔ کہ لے محمدؐ یہ اہل طائف بس اب آپؐ کے رحم و کرم کے محتاج ہیں۔ اگر آپؐ چاہیں تو یہ لوگ سرمہ بن سکتے ہیں۔ قادرِ مطلق جو کن فیکون کی طاقت رکھتا تھا۔ خود ہی ظلم و ستم کے خلاف اپنا فیصلہ سنائے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ رہا تھا۔ اُس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابات ارشاد فرمائی وہ انسانیت کا سر اُتایا کرنے کیلئے اپنی مثال آپ تھی۔

آپؐ نے قوم کی بدتمیزی اور اپنے سسکتے ہوئے زخموں کی پر دہانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ اس قوم کو دینِ ہدایت کا مالک کرے۔ اور انہیں ہلاک نہ کرے۔ اگر یہ محرومِ نعمت ہیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ ان کی اولاد میں کوئی صاحبِ ایمان پیدا ہو جائے۔ میں انہیں معاف کرتا ہوں۔ تو بھی انہیں معاف کر دے۔ وہ جو مجھ سے گالیوں کے بدلے دعائیں دیں۔ جس نے کانٹوں کے بڈلے پھول بچھائے۔ جس نے مغزٹ کرنے والوں سے محبت کی۔ جس نے بُرا چاہنے والوں کا اچھا چاہا۔ اور جس نے دشمنوں اور بدخواہوں کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ ہم اسی پیغمبر کی اُمتی تو ہیں۔ آخر ہمارے اور ان کے کردار عمل میں زمین و آسمان کا فرق کیوں ہے؟

کیا بُرا چاہنے والوں اور سازش کرنے والوں کو آپؐ دعا نہیں دی۔ کیا دشمنوں کے حق میں دعا کرنا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

پیدا ہوئے ہیں۔ وہ وہی کام کر رہے ہیں۔ ان کا کام نفرت پھیلانا ہی ہے۔ وہ بھی اگر اندھیارے دنیا میں نہیں بکھیریں گے تو اس دنیا میں اندھیار کون پھیلائے گا۔ لیکن اگر ہم بھی اسی روش پر چلنے لگے جو ہمارے دشمن کی روش ہے۔ اگر ہم نے بھی وحشت و بربریت کے راستوں کو اپنا لیا اور ظلم و طغیان کی تاریکیوں کو اُچھالنے کے طوطے اختیار کر لئے تو پھر حق کی شمع کون روشن کرے گا۔ اور چراغِ محبت کی کوکھ کا منظر کون ہو گا۔ بلاشبہ دعا ہمارا سب سے قیمتی ہتھیار ہے۔ اور اس دعا کے سہارے ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی کافر کو مسلمان ہونے کی دعا دینا اور کسی ظالم کو ہدایت کی دعا دینا کوئی جرم نہیں ہے۔ اور نہ اس میں اپنی شکست ہے۔ اگر ہال ٹھا کرے جیسے لوگ مسلمان ہو جائیں تو اس میں ہمارا نقصان نہیں فائدہ ہے۔

جیسی نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبا یا تھا۔ لیکن جب وہ علقہ بگوش اسلام ہو گیا تو۔ مسلمانوں کے نزدیک وہ بھی قابلِ احترام تھا۔

بابری مسجد کی شہادت مسلمانوں کو وقتی طور پر غمت اٹھانی پڑی تھی۔ یہ غمت مسلمانوں کو اس وقت بھی اٹھانی پڑی تھی جب میدانِ کربلاؑ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے فواسے اور ملی اور فاطمہؑ کے لاڈ لے کو قتل کیا گیا تھا۔ اور ان کے ہموادوں کی لاشیں بھائی گئی تھیں لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت حسینؑ کی مظلومیت پر جنے آنسو پڑے گئے ہیں۔ اگر ان کو جمع کر لیا جاتا تو کئی سمندر ان آنسوؤں سے مرتب ہو جاتے۔ اور بنید پرستی لعنت برسی اور برس رہی ہے۔ وہ بھی مثال ہے۔ جو ذلت اور بطنکار بیزید کے اور اس کے فائدان کے صفحے میں آئی۔ کون صاحبِ نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔

بابری مسجد جو درحقیقت خدا کا گھر تھا۔ اس کی شہادت کے بعد مسلمانوں کو اس ملک میں جو عزت عطا ہوئی ہے۔ کون صاحبِ نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔ آج ہر پارٹی مسلمانوں کو ٹھہرنے کی کوشش کر رہی ہے کیا معلوم خدا تعالیٰ نے اپنا گھر اسی لئے تڑا لیا ہو کہ اس کے بعد اس ملک کے فرقہ پرستوں کو اندازہ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی اہمیت و حیثیت کیا ہے۔؟

دھک کی بات تو یہ ہے کہ ہندو نے تو مسلمان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیا۔ اسی لئے اس کے تیور بدل گئے۔ لیکن خود مسلمانوں کو اپنی قدر و قیمت کا آج بھی کچھ اندازہ نہیں ہے۔ جس وقت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں اس وقت ہر پارٹی اپنے کچھ اصول طے کر رہی ہے۔ اور آنے والے الیکشن میں اپنا حق طلب کرنے کے لئے پروگرام سیٹ کر رہی ہے۔ لیکن مسلمانوں نے آج تک نہ کوئی پالیسی مرتب کی اور نہ ہی اپنا لوہا منوانے کیلئے کسی

جب بھی کوئی ہمدرد اس دنیا میں آیا ہے اس نے بھی اپنی پہچان کو باقی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس نے اندھیروں کے بڈے میں اُجلے عطا کئے ہیں۔ کانٹوں کے بڈے میں پھول پیش کئے ہیں۔ نفرت کے جواب میں محبت کی ہے۔ اور وحشت و بربریت کے بدلے میں خلوص و محبت کے تحفے اس ڈنگ کو بخشے ہیں۔ ہم بلاشبہ اسی پیغمبر کی امت ہیں جس نے نفرت کے جواب میں محبت کی۔ اور گالیوں کے جواب میں دعائیں دیں۔ ہمیں اپنے پیغمبر کے طرزِ عمل کی خلاف راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ کون کہ ہماری پہچان وہی ہونی چاہیئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اگر ہم راستہ بدلیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں ملے گی۔ بلکہ ہمارے لئے اور دوسری الجھنیں پیدا ہوں گی۔ اور پیدا ہو رہی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دو طرح کے درد گز رہے ہیں۔ ایک دور بے بسی کا دور تھا۔ اس وقت آپؐ دعا کے ذریعہ دلوں پر فتح حاصل کی۔ اور ایک دور اختیاراٹ اور فتحِ مبین کا دور تھا۔ اس وقت آپؐ انتقام کے بجائے محبت اور بھائی چارے کے ذریعہ انسانوں کے قلوب پر اپنی انسانیت اور عظمت کے پرچم لہرائے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ فتحِ مکہ کے موقع پر جہاں آپؐ اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا تھا۔ کہ عورتوں کو کھلی معافی ہے بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھے گا۔ بوڑھوں کے ساتھ دست درازی نہیں ہوگی۔ بھاگنے والوں کا بچھا نہیں کیا جائے گا۔ وہاں یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ ہم اس کو بھی نظر انداز کر دیں گے۔

یہ حسنِ انسانیت اور حسنِ سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا۔ جو دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ آج اسی پیغمبر کی امت کا یہ حال ہے کہ وہ حکمتِ علی اور دور اندیشی سے قطعاً بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہی۔ اور اس بات پر بھی شاکی نظر آتی ہے کہ رحمتِ خداوندی اس سے روٹتی کیوں ہے۔ بال ٹھا کرے نے ابھی چند دن قبل یہ اعلان کیا ہے کہ بابری مسجد کی جگہ سے مورتی ہٹائی جائیں۔ اگر وہاں بابری مسجد نہیں بنے گی تو پھر وہاں رام سدر بھی نہیں بننا چاہیئے۔ یہ اعلان ممکن ہے کہ صرف سیاسی ہو۔ لیکن اس اعلان کا اگر اندازہ سیاست بھی مسلمانوں کی طرف سے غیر مقدم ہوتا تو اس میں کیا جرات تھی۔ گردن مردوڑ کر بیٹھ جلنے سے کامیابیاں نہیں ملنیں۔ اگر دشمن کوئی چال چل رہا ہے تو ہمیں بھی چالیں چلنے کا اختیار ہے۔ اپنی نیت کبھی نہیں بدلتی چاہیئے۔ لیکن اس میدانِ کارزار میں اگر کوئی کھلاڑی اپنی روش بدل لے اور اس میں کوئی مصلحت پیش نظر ہو تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔

بال ٹھا کرے، منو بھوشی اور ایڈفائی جیسے لوگ جس کام کے لئے

در اصل حاجی عابد حسینؒ اور مولانا قاسم نافوقیؒ کے درمیان نہیں ہوا بلکہ ان دونوں کے چلنے والوں کے درمیان ہوا۔ اور بات جب حد سے زیادہ بڑھ گئی تو پھر ہر طرح کی ریشہ دو انہیاں ایک دوسرے کے خلاف شروع ہوئیں۔ اور یہ سب کچھ ایک دوسرے کے بغض و عناد میں ہوا۔

علماء دیوبند کی یادگار تحریروں کے مصنف لکھتے ہیں۔

”لیکن خدا کی قدرت سے ایک تو کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا جس سے ان کی مطلب برآری ہوتی۔ اب سویرا اتفاق سے ایک موقعہ

بھی انہیں مل گیا۔ کہ حاجی محمد عابد صاحب سابق ہتم مدرسہ کے سفر حج کے بعد منشی محمد فیض حق صاحب ہتم مدرسہ کئے گئے۔

اُن سے دو چارنازیہا کرکٹیں ایسی صادر ہوئیں کہ چار ونا چار اُن کی اطلاع اور باب مشورہ کو دینی پڑی۔

حضرت مولانا رشید احمد صاحب سرپرست مدرسہ نے حکم دیا کہ یہ موقعہ کر دیتے جائیں۔

ان سے ارباب مشورہ نے عرض کیا کہ ان کو موقوف کرنے سے عاقبت نا اندیشوں کو در اندازی کا موقع ملے گا کیوں کہ اکثر

مخالفین ان کے عزیز ہیں۔ اور خود ان کو بھی اپنی موقوفی

راگ کتے جلنے کا رنج ہوگا۔ مولانا نے پھر کمر زہی اٹھا دیا

کہ یہ موقوف کر دیئے جائیں۔ گو تمام عالم مخالف ہو جائے جب تک مدرسہ کا تعلق ہم لوگوں سے ہے۔ اس کے ہم ذمہ دار

ہیں کسی بے جا کارروائی کو ہم چھپا نہیں سکتے۔ پھر کمر عرض کیا گیا۔ جو نزاع برپا ہوگی اس سے مدرسہ کو محض ہچکچے

کا اندیشہ ہے۔ کیا عجیب ہے کہ مدرسہ ٹوٹ جائے۔

اس تحریر سے چند باتیں روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ اختلاف جس کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ اور جو مصلحت کے پردوں میں

دبا ہوا تھا۔ حاجی عابد حسینؒ کے سفر حج پر جانکی وجہ سے پھیل سے باہر آگیا۔

حاجی عابد حسینؒ کے حج پر جانے کے بعد منشی فضل حق مدرسہ کے ہتم بنے۔ اور اسی وقت مدرسہ میں من تانیاں شروع ہو گئیں۔ مولانا رشید احمد

گنگوٹی کو جب شکایات ملیں کہ بلی پھیلی سے باہر آگئی ہے۔ اور فضل حق متا

مخالفین کے حق میں حق شافی کا فضل ثابت ہو رہے ہیں۔ تو انہیں بڑی حیرت ہوئی۔ کیوں کہ وہ مدرسہ خدا کے سرپرست تھے اور

سرپرست ہتم سے بھی آگے کی چیز ہوتا ہے۔ انہیں تعجب ہوا کہ ہماری بلی

ہیں ہی میاؤں ۱۹ انہوں نے فوراً ان کو برطرف کرنے کا مشورہ دیا۔

اس پر کچھ غلصہ نہیں اور کچھ منافقین نے ملا جلا مشورہ دیا کہ لکھو برطرف

کرنے سے اختلاف پھوٹ پڑے گا کیوں کہ فضل حق صاحب کی دیوبند میں

سکانی عزیز داریاں ہیں۔ جب انہیں معلوم ہو گا کہ انہیں مدرسہ سے

سبکدوش کر دیا گیا تو وہ ڈنڈے لے کر مدرسہ میں گھس پڑیں گے۔ اور

سر پھٹل ہوگی۔ مسلمانوں کا خون ناحق بہے گا۔ اور مدرسہ کی بھی بربادی

ہوگی۔ بہتر ہے کہ ان من تانیوں کو منظر انداز کیا جائے۔ لیکن مولانا رشید احمد

گنگوٹی نے تاکید فرمایا کہ فضل حق صاحب کو مدرسہ سے الگ کر دو۔ خواہ پورا

عالم مخالف ہو جائے۔ اور یہ تاکید کرنے ہوئے انہوں نے فرمایا۔

”مدرسہ خدا کی رضا مندی کے واسطے قائم کیا گیا ہے۔ اگر آپ

اور ہم گنگوڑوں کو پہنچنے کا موقعہ دیں گے۔ تو اس میں کوئی

ثواب کی بات ہوگی۔“

مولانا رشید احمد گنگوٹی کی یہ فیصلہ کن تحریر پڑھ کر بھی ارباب مشورہ

متزلزل تھے۔ وہ اسی بات سے خوفزدہ تھے کہ ان کو برطرف کر دینے سے

جو اختلاف دبا ہوا ہے۔ وہ پوری طرح ظاہر ہو جائے گا۔ اور اس اختلاف

سے مدرسہ کو نقصان پہنچے گا کیوں کہ فضل حق صاحب کے قرابت داروں کی

تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور دراصل اور ملا دیوبندی تھے۔ جب رشید احمد

گنگوٹی کو یہ معلوم ہوا کہ فضل حق صاحب کو برطرف کرنے کے سلسلے میں

ارباب مشورہ متردد اور متذبذب ہیں۔ تو انہوں نے ارباب مشورہ کو یہ

لکھ بھیجا کہ اگر یہ کام تم سے نہیں ہو سکتا۔ تو تم منشی فضل حق کو میرے پاس

بھیج دو۔ میں بذات خود اس کو گنگوڑوں کا۔ اور اُسے مدرسہ سے الگ

کر دوں گا۔

جب منشی فضل حق نے اس طرح کے تذکرے اور چپے سنے کہ مولانا

رشید صاحب نے انہیں بلایا ہے۔ تو انہوں نے ارباب مشورہ کے رائے

لی کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ کیا میں خود جا کر مولانا سے ملاقات کر لوں۔

ارباب مشورہ نے انہیں یہی مشورہ دیا کہ آپ گنگوہہ جائیں اور سر پھٹ

سے ملاقات کریں۔ اور معافی تلافی کریں۔ چنانچہ منشی فضل حق صاحب گنگوہہ

تشریف لے گئے تو مولانا رشید احمد گنگوہہ نے اُن سے کہا کہ مدرسہ کی

بھلائی کے لئے تم اپنا استعفیٰ پیش کر دو۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی بھجایا کہ

مدرسہ سے الگ ہو کر بھی تم مدرسہ کے خیر خواہ رہنا اور اُلٹے سیدھے

تبعہوں سے پرہیز کرنا۔ اس سے مدرسہ بدنام ہوگا۔ اور روزی کی فکر نہ

کرنا اللہ تمہاری روزی کے لئے دوسرے دروازے کھول دے گا۔

چنانچہ منشی فضل حق نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ جو فوراً ہی قبول بھی

ہو گیا۔ منشی فضل حق کی برطرفی کے بعد مدرسہ میں

اختلاف پھوٹ پڑا۔ اور مخالفین کھل کر انتظامیہ کی مخالفت کرنے

لگے۔ اور دیوبند میں اس موقعہ پر پوسٹ بازی بھی ہوئی اور مدرسہ

کے حساب و کتاب کے مطالبے بھی شروع ہوئے۔ یہ دارالعلوم دیوبند کا

پہلا اختلاف تھا جو منظر عام پر آیا۔ اور مدرسہ کی رسوائی کا باعث بنا۔ منشی فضل حق کے منہ اورد نے اس موقع پر ایک پوسٹر چھاپا جو دیوبند کی گلیوں میں چہاں کیا گیا۔ اس پوسٹر کی ایک عبارت یہ تھی۔

”یہ مدرسہ نہایت خراب اصولوں پر چل رہا ہے۔ ان لوگوں کے خیالات بغاوت آمیز ہیں۔ اسی واسطے مدرسہ میں دلائی گٹر سے رکھے گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ میں مولوی رشید احمد نے تھانہ بھون کی بغاوت میں شرکت کی تھی۔ یہ ہمیشہ کے باغی ہیں۔ ان کی مثل مالی جائے۔ اور بہتر تو یہ ہے کہ اس مدرسے کو گورنمنٹ اپنے ہاتھوں میں لے۔ اور اگر یہ منظور نہ ہو تو حاجی محمد قابد صاحب اس کے سرپرست مقرر کئے جائیں۔ جن کو جشنِ جوبلی میں شمس العلما کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔“

اس طرح کی پوسٹر بازی سے ارہاب مشورہ کو اور مولانا رشید احمد ٹکڑی کو معمولی درجے کی تشویش بھی ہوئی۔ اور انہوں نے لوگوں کے سامنے صحیح صورت حال رکھنے کے لئے کچھ بیانات بھی جاری کئے۔

ان پوسٹروں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہانی حاجی عابد حسین نہیں تھے۔ اگر وہ دارالعلوم کے بانی ہوتے تو حکومتِ وقت کے سامنے تو حاجی عابد حسین کی اہمیت ہائیں الفاظ ظاہر نہ کرتے کہ انہیں شمس العلما کا خطاب بھی عطا ہوا ہے۔ بلکہ سیدگی ساری بات یہ کہتے کہ حاجی عابد حسین اس لئے سرپرست بننے کے حقدار ہیں کہ وہ ہی دارالعلوم کے بانی ہیں۔

آپنے قوی آواز کے جن مضامین اور مراسلوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ ہم سب پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک مضمون سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی حاجی عابد حسین تھے۔ جو دلائل مضمون نگار اور مراسلہ نگار حضرات نے پیش کئے ہیں۔ وہ خود ان کے دعوے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور اس طرح خود ہی ان کے دعوے کا کھوکھلا پن ثابت ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر غلام بھلی انجم صاحب نے تذکرۃ العابدین کے حوالہ سے قوی آواز میں جس اہتمام کا تذکرہ کیا ہے۔ اس میں حضرت عابد حسین صاحب کو بانی و مجوز اول لکھا ہے جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حاجی عابد حسین اسی مکتب کے بانی تھے۔ جو دارالعلوم دیوبند سے پہلے قائم ہوا تھا۔ اور جو پھر دارالعلوم دیوبند میں مدغم ہو گیا۔ اودا کی بنا ہم انہیں مجوز اول کہا گیا ہے۔ کیوں کہ مجوز ثانی کوئی اور تھا۔ جو یقیناً مولانا قاسم نانوتوی تھے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ شروع کی رودادوں، پوسٹروں، مراسلوں و مضامین میں کہیں بھی اس مدرسہ کا نام ”دارالعلوم دیوبند“ درج نہیں ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ دارالعلوم دیوبند بعد میں قائم ہوا۔

اور اس کا فکر پہلے والے فکر سے قطعی طور پر جدا تھا۔ اسی لئے اس کا سہرا مولانا قاسم نانوتوی کے سر بندھتا ہے۔ نہ کہ حضرت عابد حسین کے البتہ حضرت حاجی عابد حسین کی وہ خدمات جو انہوں نے مدرسہ عربی، فارسی، ریاضی کے لئے انجام دی تھیں۔ انکو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ یہی مدرسہ عربی، فارسی، ریاضی دارالعلوم دیوبند کی بنا بنا۔ اس لئے نہ ہم اس مکتب کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس مکتب کی پہلی تجویز رکھنے والے کو۔

ہم یہ بھی واضح کر دیں کہ تجویز رکھنے والا اصولاً اور لغتاً بانی نہیں کہلا سکتا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تجویز رکھنے والا صرف تجویز رکھنے پر اکتفا کرتا ہے۔ اور اس تجویز پر اقدام دوسرا کرتا ہے۔ اور وہی اپنی اور دوسرے کہلاتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے معاملے میں یہ بات اظہارِ حق نہیں ہے۔ یہ صرف مکتب کی صورت میں رہا۔ اس وقت تک اس کا نام بھی صرف ”یادہ درجہ تھا۔ اصل نام تھا۔ مدرسہ عربی، فارسی، ریاضی۔ لیکن یہ مدرسہ مشہور ہوا مدرسہ کے نام سے۔ لیکن جب باقاعدہ اس کی عبارت بنی اور اس کا نام دارالعلوم تجویز ہوا۔ اس وقت حضرت عابد حسین کی دلچسپی مدرسے سے ختم ہو چکی تھی۔ درحقیقت وہ صرف اس مدرسے کو مکتب ہی کی صورت میں چلانا چاہتے تھے۔ وہ اس مدرسہ کو آفاقی مدرسہ بنانے کے حق میں نہیں تھے۔ اور اسی بنا پر وہ بغیر کسی اختلاف کے مدرسہ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے۔ اس لئے کسی طبقے کا یہ کہنا کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مہانی حضرت مولانا قاسم نانوتوی ہیں۔ اصولاً غلط اور بددیانتی کے بات نہیں ہے۔

اس قطعے میں سب سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہ اختلاف (العلوم دیوبند کا بانی کون تھا۔ حاجی عابد حسین اور مولانا قاسم نانوتوی) کی دفا کے بعد شروع ہوا۔ اور اسی وقت دونوں کے چاہنے والوں نے دلائل تعریف کئے۔

پہلا مدرسہ قائم ہونے کے ۱۴ سال کے بعد حضرت نانوتوی کی دفا ہوئی۔ اور حضرت نانوتوی کی وفات سے ۲۴ سال کے بعد حضرت عابد حسین کی دفا ہوئی۔ اور کبھی کسی شخص نے حضرت عابد حسین کی زبان سے یہ بات نہیں کہی کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نہیں تھے۔ بلکہ وہ خود ہی اس مدرسے کے بانی تھے۔ یہ اختلاف جو دونوں بزرگوں کے معتقدین کے مابین پیدا ہو گئے تھے۔ بہت معمولی تھے۔ لیکن بعد کے ارہاب غرض لوگوں نے اپنے اپنے دامنوں سے بھاگ دے کر انہیں خوب بڑھا دیا۔ اور شبنم کو شعلہ بنانے کی کوشش کی۔

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کی وفات پر دارالعلوم دیوبند کی جو روضہ ادھیجی تھی۔ وہ حضرت حاجی عابد حسینؒ کے اہتمام میں چھی تھی۔ ذرا اس کی ایک عبارت ملاحظہ کریں۔

”ہند رہاں سال کا حم ہونا اور سولہواں سال کا شروع ہونا
اس قدر خوشی کی بات نہیں جس قدر اس کے سہ ماہ دس پرست
حضرت خواجہ محمد مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا اس جہان فانی سے
عالم جاوداتی کو شریعت لے جانا باعین حیرت و افسوس ہے۔
مختصر یہ ہے کہ اہل اسلام پر ایک سخت حادثہ ہے۔ اور خصوصاً
اس مدرسہ کے لئے کیوں کہ اس چشمہ فیض کے منبع اور اس
آب حیات کے مصدر اور اسی آفتاب عالم تاب کے منظر
آہری تھے۔“

اس عبارت کے بعد مولانا قاسم نانوتویؒ کو دارالعلوم دیوبند کا
بانی ثابت کرنے کیلئے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ دیگر
ثبوت اس کے بعد کے ہیں۔ حمار باب فن کے پیدا کردہ ہیں حقیقت
سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قوی آواز میں عبدالحمید نعمانی صاحب کا بھی ایک مراسلہ اس موقع
پر شائع ہوا۔ انہوں نے بھی حضرت عابد حسینؒ کو بانی ثابت کرنے پر اپنا
زور صرف کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا ہے۔

”دارالعلوم دیوبند کے بانی کے تعلق سے حضرت عابد حسینؒ کو
جس قداہمیت دینی چاہیے تھی نہیں دی گئی۔ جب
حضرت قاری طبیب صاحبؒ کی آخری عمر میں اہتمام کو لیکر قبضہ
شروع ہوا تو موجودہ انتظامیہ نے حضرت عابد حسینؒ کے نام کو
بڑی حد تک نمایاں کیا جو بالکل ایک حقیقت ہے۔ دیوبند
میں حضرت عابدؒ کے سگے پوتے سید شاداب ہارے ہم درس
تھے۔ ان کے پاس یہ سب کچھ پڑانے کا فزات ہیں جن سے صاف
طور سے معلوم ہوتا ہے کہ قیام دارالعلوم کے اول محرک و مجوز
حضرت حاجی عابد حسینؒ ہی تھے۔“

یہ باتیں صرف سنی سنائی ہیں۔ اور سنی سنائی باتیں اگر تحقیق کے
دائرے میں آنے لگیں تو قطعی اور تاریخ و ادب کا تو بیڑہ ہی غرق
ہو جائے گا۔

عبدالحمید صاحب نعمانی تحقیقات اور ریسرچ کے کاموں میں مشہور عالم
نہ۔ کہہ سہ کہ ان کے قلم سے اس طرح کی باتوں کا نکالنا جو ایک طرح کا مذاق
نہ۔ اچھا نہیں۔ نعمانی صاحبؒ نے ”یہ حقیقت ہے“
والی عبارت میں لکھی ہے۔ صاف جانبداری کے نشے سے سرشار ہو کر کہی ہے اس

لئے اس بات کا اعتبار کیسے ہوگا؟ اور اگر اعتبار کریں گے تو صرف وہی لوگ
کریں گے جو بلا دلیل حضرت عابد حسینؒ کو دارالعلوم کا بانی سمجھتے ہیں۔

نعمانی صاحب نے حاجی عابد حسینؒ کے پوتے کے حوالے سے کا فزات کا
تذکرہ کیلئے۔ لیکن انہوں نے یہ کا فزات دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔ جب
انسان کسی تاریخی قیے پر کتب کشائی کر رہا ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ قول
کرے۔ بے وزن باتیں کرنے سے انصاف کا حق ادا نہیں ہوتا۔ اگر
نعمانی صاحب نے شاداب میاں سے کا فزات دیکھ کر اور ان کی حقیقت
کچھ کچھ ارشاد فرمایا ہوتا تو بات خوش گوار ہوتی۔ لیکن نعمانی صاحب نے
صرف ان کی سسکا اپنا فیصلہ صادر فرمادیا۔ جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد گرامی ہے کہ کسی کے جھوٹا ہونے کیلئے بس اتنی بات کافی ہے کہ وہ
جو سنے اس کو تحقیق کے بغیر دوسری جگہ نقل کر دے۔

دیوبند میں کچھ اور بزرگوں کے پوتے بھی رہتے ہیں۔ ان کے پاس بھی
کچھ کا فزات ہوں گے۔ وہ بھی اپنے اپنے داداؤں کے بارے میں شگنائیاں
پھیلاتے ہوں گے۔ سوال پوچھنے کی تصدیق و تاہید کا نہیں ہے۔ سوال
حقائق کا ہے۔ اور افسوس کہ بات یہ ہے کہ حقائق رشتے کاریوں اور
جانبداریوں میں گم شدہ ہو کر رہ گئے۔

رہی دارالعلوم دیوبند کی موجودہ انتظامیہ تو چونکہ وہ خاندانی قلمی
کی معاند ہے۔ لہذا اس نے محبت ملی میں حاجی عابد حسینؒ کے نام کو اہمیت
نہیں دی ہے۔ بلکہ جو کچھ شور مچایا ہے وہ بغض معاویہ میں مچایا ہے۔ اگر
دارالعلوم دیوبند کی موجودہ انتظامیہ اپنے دعوے میں مخلص ہے تو حاجی عابد
کو بانی کہہ کر ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بجائے حضرت حاجی عابد حسینؒ
کے خاندان والوں کو اہمیت دینی چاہیے۔ اور انہیں دارالعلوم دیوبند
میں اعلیٰ عہدوں پر مقرر کرنا چاہیے۔ یہی اصل قدر دانی ہوگی۔ جب وہ
اصل بانی کے پوتے اور نواسے ہیں تو وہ سچ ہیں۔ اس بات کے کہ انہیں
دوسروں کے مقابلے میں ترجیح دی جائے۔ انہیں صرف اس بات سے
کیا خوشی حاصل ہوگی کہ ان کے دادا کو بانی ثابت کرنے میں زمین و
آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کا بانی کون تھا؟ بحث کا تمام تر فائدہ خواہ مخواہ
خان صاحب کے جانب داروں کو پہنچ رہا ہے۔ اور یہ بحث جتنی پھیلتی
اس کا فائدہ حاجی عابد حسینؒ کے رشتے داروں کے بجائے ان ہی کو
پہنچے گا۔ جب کوئی انسان اپنے ہاتھوں سے خود اپنے گھر میں آگ لگائے تو
ہاتھ تاپنے والوں ہی کا کیا قصور ہے؟

دارالعلوم دیوبند کی موجودہ انتظامیہ اگر اپنے دعوے میں مخلص
ہے تو پھر وہ یہ ہدایت جاری کیوں نہیں کرتی کہ فارغین مدرسہ اپنے

یہ باغ در حقیقت اہل دیوبند کا لگایا ہوا ہے جس کا پھل آج سب لوگ کھا رہے ہیں۔

ان تعلیمات کے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دیوبند والوں نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں۔ اور سب سے زیادہ عطیات پیش کئے۔ آج دونوں مدرسوں میں دیوبند والوں کے خلاف باقاعدہ ذہن سازی کی جا رہی ہے۔ اور قرآن و حدیث پڑھنے والے لوگ کھلم کھلا نا انصافی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ صاحب ایمان لوگوں نے کئے مدینے کی عظمت کو ہمیشہ پہچانا ہے۔ صرف بیت الشہداء اور مسجد نبوی کی عزت کرنے پر قناعت نہیں کی۔ جو لوگ دارالعلوم کے نام پر دین و دنیا کے امام بنے ہوئے ہیں۔ وہ اہل دیوبند کی قدر کیوں نہیں کرتے۔ جب کہ دیوبند والوں کے احسانات اتنے واضح ہیں کہ انہیں نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔

دارالعلوم کسی نے بھی قائم کیا ہو۔ اس کو اپنے خون سے اہل دیوبند نے سنبھالا ہے۔ اس کی ناقدری تاریخ کی سب سے بڑی نا انصافی ہے۔ اور وقت اس نا انصافی کا بدلہ کسی بھی وقت لے سکتا ہے۔ آنکھوں صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت رکھنے والے لوگ صرف آئمہ سے عقیدت کا اظہار نہیں کرتے۔ بلکہ وہ علیہ سعیدیہ کی بھی عزت کرتے ہیں۔ کیوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو درود اچھوں نے ہی پلایا تھا۔

جو لوگ فی الحقیقت مسلک دیوبند کے حامل ہیں۔ وہ اہل دیوبند کی توہین نہیں کر سکتے۔ اور توہین کرنے والے ہرگز ہرگز مسلک دیوبند نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ اہل دیوبند دارالعلوم کیلئے بی بی علیہ کا ذکر رکھتے ہیں۔ آخر میں یہ عرض ہے کہ یہ ایسا موضوع نہیں ہے کہ اس میں انصاف کرنا ناممکن ہو۔ اگر حاجی بد حسینؒ اور مولانا قاسم نانوتویؒ دونوں ہی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی سمجھا جائے تو اس سے کیا فرق پڑ جائیگا۔ بلاوجہ کی بحثوں میں الجھنا اور اکابرین کی قبروں پر تھوکر اکوٹ کا رونا نہ ہے جو گڑے مرنے اٹھا کر ہم کر رہے ہیں۔

اس طرح کی بحثوں سے جو روحانیت تباہ ہو رہی ہے اور انسانیت کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ اس کی پرکھانہ عابدیوں کو ہے نہ قاسمیوں کے۔ اور کچھ یہ سہ ہے کہ ہم تحقیق کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور مردوں کے کپڑے بھاڑ کر بے حساب جنت میں داخل ہونے کے کام کر رہے ہیں۔ ان دیوبندیوں سے وہ بریلوی اچھے۔ جن کے یہاں مولانا احمد رضا خانؒ کے نام پر تو کوئی اختلاف نہیں۔ یہاں تو سو سو سال میں آج تک یہی مقدمہ حل نہ ہو سکا کہ اس مسلک کا بانی کون تھا۔؟

جو لوگ اپنے بزرگوں کے درمیان انصاف نہ کر سکے۔ ان سے اتنیہ کیسے کہا جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے بارے میں صل کی پالیسی

نام کے آگے قاسمی لکھنے کے بجائے عابدی لکھیں۔ اب تو وہ مختار کل ہیں۔ پھر دارالعلوم دیوبند کے فارغ آج بھی خود کو قاسمی کہہ کر کیوں مطمئن ہوتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم دارالعلوم دیوبند کا بانی مولانا قاسم نانوتویؒ کو دیکھیں۔ تو پھر ہمیں یہ بھی مان لینا چاہیے کہ ہمارے تمام اکابرین نے العیاذ باللہ کذاب تھے۔ یا کم سے کم کذب میں کوئی خوشی برداشت کرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس کاندھلویؒ جیسے اساطیر امت مولانا قاسم نانوتویؒ کو اپنے قلم سے بانی لکھ چکے ہیں۔ کیا یہ سب جھوٹے اور کاذب تھے؟

العیاذ باللہ العیاذ باللہ۔ اس بحث کو پانی بتلے کچھ کر رہے ہیں۔ دالے لوگ یہ نہیں سمجھ رہے ہیں کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اور ایک بے سود بحث میں الجھے ہوئے ہیں۔ جب دارالعلوم ترکہ اور ورثہ نہیں ہے۔ تو پھر اس کا جو بانی مشہور عام ہے۔ اسی کو مان لینے میں کیا قیامت آجائے گی۔ جو لوگ دنیا سے چلے گئے ان پر جھوٹ اور دروغ گوئی کا الزام لگانے والے دروغور تو کریں کہ وہ بغض علی نہیں بتلا ہو کر کس طرف جا رہے ہیں۔!

ممنوع مکتوب نگار! ہمارے خیال میں بحث یہ نہیں ہونی چاہیے کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون ہے۔ بحث تو یہ ہونی چاہیے کہ اس کی تعمیر اول میں اور اس کو پورا کر چڑھانے میں کن لوگوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اور قدم قدم پر قربانیاں دی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی رودادیں بتاتی ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کو پر قان چڑھانے میں اہل دیوبند کی خدمات سب سے زیادہ ہیں۔

اکابرین نے لکھا ہے کہ مدرسہ کی ابتدائی زندگی میں ارباب دیوبند دو تہائی چندہ دارالعلوم کو دیا کرتے تھے۔ علماء کی روداد میں یہ عبارت تحریر ہے۔

مدرسہ کی کل آمدنی ۲۱۹۰ روپے تھی۔ اس میں باشندگان

دیوبند کا چندہ ۶۳۰ روپے چار آنے ۳ پائی ہے۔ چندہ

دینے والوں کی کل تعداد ۲۲۵ ہے۔ اس میں دیوبند کے

باشندوں کی تعداد ۱۱۲ ہے۔

بعض رودادوں سے یہ چلتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں تیس تیس تک باقاعدہ مطبع سما نظر نہیں تھا۔ اور شہر کے لوگ اپنے گھروں سے ظلمہ لہ کا کھانا بھجوا کرتے تھے۔ اہل دیوبند کی حیثیت دارالعلوم دیوبند کیلئے "والتابعین" اور "توابع" کی سی ہے۔

ہے۔ ۴۲ رہنا چاہیے۔ برائے ہر بات یہ بتائیں کہ یہ نقش صحیح ہے۔ یا غلط غلط ہو تو درست کر دیں۔ تاکہ قارئین کو فائدہ پہنچیں۔

جواب اس نقش میں ۱۲ ادے خانہ میں ۳۳ کے بجائے ۳۲ کا تہیے ۳۳ لکھ دیا ہے۔ اور صحیح کرنے والے صاحب نے بھی چوک ہو گئی۔ آپ صحیح نہیں غلطی غفوش کی غلطی بہت کھلتی ہے لیکن کیا کریں۔ فہرہ درویش بہ جان درویش۔ ہم صبر کے سوا کچھ کیا سکتے ہیں۔ کتنی بھی احتیاط کرتیں۔ انسان سے بھول ہو ہی جاتی ہے۔ اب آپ دیکھئے کہ اپنے منہ کو مٹا لکھ دیا۔ ایک کے ادھر ادھر ہونے سے غلطی دیر کے لئے نہیں بھی سوچنا پڑا۔ لیکن مع خانہ علمائے کا چونکہ اپنے حوالہ دیا تھا اس لئے تلاش کرنے میں دیر نہیں لگی۔

ہمارے کاتب بھی انسان ہی ہیں۔ اور تصحیح کی ذمہ داری ادا کر نیوالے بھی انسان ہی ہیں۔ اس لئے ان سے بھی کتابت و تصحیح میں جو کچھ ہو جاتی ہے۔ جو بڑھنے والوں کے لئے باعثِ کوفت بنتی ہے۔ ایسی غلطیوں کے لئے ہم تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔

ہمزاد سے باتیں کیجئے

سوال ان (رایجاً)

ماہ نومبر کے شمارے میں ہمزاد ہے ہاتھیں کیجئے۔ میں لکھ رہا ہے کہ ترک حیوانات اور جلالی، جامالی دونوں پر ہیزوں کے ساتھ اس عمل کی شروعات کیجئے سے مطلب کیا۔

حصار کا طریقہ بتائیں کہ حصار کیسے کھینچا جائے۔ سورہ یسین اس کے بعد سورہ واقعہ پڑھیں۔ اور سورہ توبہ پڑھیں۔ یہ تینوں سورتوں کی تلاوت کے بعد اِنَّ اللہَ عَلٰی شَیْئِیْ قَدِیْرٌ کیا یہ تمام ناظرہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ میں حافظا نہیں ہوں۔ ناظرہ آتلہ ہے۔ اس کے بعد کیا سورہ ناس سے یا سورہ تکوین سے۔ کوئی درود شریف پڑھنا چاہئے۔ _____ وہ جو شربت کا پیالہ دیں گے اُسے پی سکتے ہیں یا نہیں۔ ۹

جواب اس طرح کے علیات کے لئے آپ کوئی سا بھی حصار کر سکتے ہیں۔ حصار ایسا کریں تو بہتر ہے۔ جس کی آپ نے زکوٰۃ نکال رکھی ہو۔ سب سے بہتر حصار آیت الکرسی کا ہو تلہ ہے۔

آپ نے ہمارے مضمون کو غور سے نہیں پڑھا۔ جو لوگ ایک صفحہ کے مضمون کو کو بھی غور سے نہیں پڑھ سکتے۔ وہ ہزار کیسے نتائج کر سکتے ہیں۔ ہمارے مضمون میں صاف طور پر لکھا ہے کہ وہ فوری بزرگ آپ کو شربت کا پیالہ پیش کریں گے۔ اور اس کو پیتے ہی آپ عامل بنا جائیں گے۔ لیکن آپ پوچھ رہے ہیں کہ جو پیالہ شربت کا وہ پیش کریں گے اُسے

اپنا لیں گے۔ اشر میں عقلِ سلیم دے اور میں لایمینی، بھٹوں سے بجات
عطا کرے۔

دنیا والے تریخ پر پہنچ گئے اور ہم ابھی تک بسم اللہ کے گنبد میں الفاظ کی کبتیاں کھیل رہے ہیں۔ اور اسی میں اُلجھے پڑے ہیں کہ دارالعلوم کا بانی کون تھا۔؟

کتابت کی غلطی

سوال از: رنام مخفی رکھنے کی فرمائش
 اگست کے رسالے میں ص ۱۲ پر سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع، آیت الکرسی
 اور آخری دو آیات کا نقش جو دیا گیا ہے وہ اسی طرح ہے یا کچھ تبدیلی ہے
 کیوں کہ خانہ ۶ اور ۷ میں جو میعاد تحریر ہے۔ دونوں ایک ہیں۔ ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴
 نیز چاروں طرف کا قوسل میں بھی کمی بیشی ہے۔ لہذا آپ کے عرض سیکہ آیا یہ
 نقش صحیح ہے۔ یا کچھ تغیر ہے۔

حواہ اس نقش میں کتابت کی غلطی سے کچھ خانوں میں ہندسے غلط لکھے گئے ہیں۔ نقش کو درست کر کے پھر نقل کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قارئین اصلاح کر لیں۔

1-113	1-112	1-120	1-109
1-119	1-106	1-113	1-118
1-108	1-122	1-115	1-112
1-114	1-111	1-109	1-121

آتشِ نقش کی راکھ کا مسئلہ

سوال از: رایجی

نمبر ۳۴ کے اٹنی نقش کی زکوۃ جو جلانے کی ہے تو نقش جلانے کے بعد راکھ کو دریا یا تالاب یا نہر میں ڈال سکتے ہیں۔

حوا آتشِ نقوش کی راکھ کو جب کہ بطورِ رکڑا - لکھے جائیں۔ پانی میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس راکھ کو آپ چاہیں تو زمین میں دبایا سکتے ہیں۔ درجہ لے ہی میں رہنے دیں۔

فعلی کتابت کی

سوال از: مستید عبدالحمید _____ آندهری

دیگر احوال ایسے کہ دسیر کا ہاتھ ملہ میں مہم خانہ علیا کی کے طریقہ
۴۲ کے نقش میں ۱۲۱۱ خانہ میں بھی ۴۲ ہے۔ ۱۳۱۲ خانہ میں بھی ۴۲

ہی سکتے ہیں کیا؟

آپ مضمون کو بخور پڑھیں۔ آپ کے ہر سوال کا جواب اسی میں موجود ہے مزید تشبیہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک بات آپ نے یہ بھی پوچھی ہے کہ سورتیں سورہ کھار سے سورہ ناس تک پڑھیں یا سورہ ناس سے سورہ تکھا تک۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے پڑھی جائیں۔ اسی میں آسانی ہے ترتیب ذاتیں۔ بلکہ قرآن حکیم کی ترتیب ہی کو ملحوظ رکھیں۔ اور جب تک حفظ یاد نہ ہوں دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن وظائف اور علیات کا مزاج ہی ہے جب پڑھنے والا بغیر دیکھے پڑھ رہا ہو۔

ادبیری اثرات کا چکر

سوال از: عبدالکریم ابن گل محمد۔ مقام سیدوا

میں ۱۵ سال سے پریشان ہوں۔ میرے دل میں ہمیشہ غم رہتا ہے۔ اور خاموش رہتا ہوں۔ کسی سے بات کرنے کو طبیعت نہیں کرتی ہے۔ اور مجھے بڑی بچوں پر بہت غصہ آتا ہے۔ اندر سے دل میں خوف، گندے، بے یقینی، بے ایمانی کے دوسرے آتے ہیں اور دل کہتا ہے گھر چھوڑ کر کہیں بھاگ جاؤں۔ اور جو بھی کام دھندا یا رشتہ داری کروں الٹا ہی ہوتا ہے۔ ایک مسئلہ حل تو دوسرا تیار، دوسرا حل تو تیسرا تیار، کام دھندا، عزت و ادب، مالی حالت میں بھی گراؤ آ رہا ہے۔ خاص طور سے نماز قرآن کی تلاوت، حضرت کی (منزل، یا آیت الکرسی، مسواک یا جماعت میں سے آنے کے بعد غصہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ اچانک طبیعت کہتی ہے ان سب اعمال کرنے سے بچے کیا ملا۔ میرے بچوں کا بھی یہی حال ہے۔ ہم میں آپس میں محبت نہیں ہے۔ ایک دوسرے کو نفرت کرتے ہیں۔ ان کو بھی غصہ آتا ہے۔ ایک عامل کو بتایا تھا۔ انہوں نے آسیب اور سحر کا اثر بتایا تھا۔ نہلنے کو ۱۲ تنوید اور پینے کو بھی تنوید دیئے تھے۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ بعد میں انہوں نے نماز ۱۲ رکعت اس طرح سے بتائی تھی۔ آخری رکعت کے آخری بعد میں سبحان اللہ، الحمد للہ، آیت الکرسی، عشاء کے بعد پڑھیں۔ رات میں میرے دونوں پیر لے کر کے کوئی دباتا ہوا خواب میں معلوم ہوا۔ بعد میں عامل صاحب بیمار کے تھے چلے گئے۔

ہماری والدہ کو بھی کچھ نظر آتا ہے کہ ہم فلاںے بابا ہیں۔ اور بزرگ ہیں۔ اور تم ہمارے نواسے ہو۔ لہذا ہم بہت پریشان ہیں۔ ہماری والدہ بھی غصہ کرتی ہے۔ (زندہ ہے، والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ کے دل میں پوری امید کے ساتھ اپنی پریشانی لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ جیسے مخلص اور باخلاص بزرگ میری اور میرے اہل گھر کے

کی پریشانی کا حل آپ جو بھی جیسے بھی مناسب طریقہ سے سمجھیں۔ بتائیے۔ میں تیار ہوں۔

آپ زبردست ادبیری اثرات کی لپیٹ میں ہیں اور آپ کے گھر والے **جواب** بھی اسی اثرات کے چکر میں ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ آپ باقاعدہ کسی عامل سے رجوع کریں۔ اور روحانی علاج کرائیں۔ لیکن فوری تدارک کے لئے یہ کریں کہ اپنے گھر میں ۴۰ دن تک سورہ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ ایک جگہ پانی پر چالیس مرتبہ سورہ فاتحہ اور چالیس مرتبہ قرآن کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کر کے خود بھی یہ پانی پئیں اور اپنے تمام گھر والوں کو پلائیں۔ یہ فوری علاج ہے۔ اسکے بعد کسی عامل سے باقاعدہ اپنا علاج کرائیں۔ جب تک آپ ان اثرات سے پوری طرح آزاد نہیں ہو جائیں گے۔ بیمار یا بھی ختم نہیں ہوں گی۔ اور آپ کے مزاج کی کیفیت بھی نہیں بدلے گی۔ اور آپ کی روزی اور روزگار بھی ترقیات سے محروم رہیں گے۔ اور اپنی ذات کا بھی باقاعدہ علاج کرائیں۔ اور حتی الامکان ان کی خدمت کریں۔

بچی کا نام

سوال از: علی محمد۔ سرینگر۔

بعد از سلام عرض ہے کہ میں نے اپنی نوزائیدہ بچی کے لئے آپ سے ام بھینے کی تجویز کی تھی۔ مگر آپ نے مقرر کیا تھا۔ جب کہ میں نے دو تین نام لکھنے کی گزارش کی تھی۔ جس طرح پہلی بچی کے موقع پر تین ناموں میں سے ہم نے "ناجیہ" کا انتخاب کیا تھا۔ آپ کے مقرر کردہ نام "بھٹی" کا مطلب کشمیری زبان میں "ملک الموت" کے مساوی ہے۔ اب براہ کرم تین تین ناموں سے ہمیں مشورہ فرما کر انتخاب کر کے اس کی صحت علم دہن اور خوش کی راہ سے سنو کریں۔ اس وقت ہم اس کو "نادیہ" اور کبھی "نادیہ علی" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کی تاریخ پیدائش اول اگست ۱۹۹۷ء ایک بجے دن بروز جمعہ ہوئی ہے۔ اور ماں کا نام متانہ ہے۔ اور راقم کا نام علی محمد شاہ ہے۔

ساتھ ہی اس سے بھی باخبر کریں کہ ناجیہ انگریزی میں کن الفاظ سے لکھا جائے گا۔

اگر آپ کو کسی وجہ سے "بھٹی" نام پسند نہیں ہے تو پھر آپ اس کا **جواب** نام "بھیری" رکھ لیں۔ یا پھر "نارکھ لیں۔ یا پھر "نارکھ لیں۔ یا نادیہ علی نام صحیح نہیں ہیں۔

ناجیہ انگریزی میں اس طرح لکھا جائے گا۔ NAJYA۔

پریشانوں کو رفع کرنے اور تندرستی کی بحالی کیلئے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ سورہ الم نشرح تین مرتبہ، ایک مرتبہ سورہ

اور ان میں ناما سبوں سے بھی دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔ اور اس میں جہاں بھی حلالہ اور ہو سکتے ہیں۔

اس طرح بعض دن انسان کے خصوصیت کے ساتھ مبارک ہوتے ہیں۔ اور اسے اس دن سرفرازیں عطا ہوتی ہیں۔ اور غلاب توقع کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض رنگ انسان کو اس آتے ہیں۔ اور بعض غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔

روحانی زائچے سے ایک انسان عمر بھر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور اس کی قدرت کا ملہ بھر دوسرے کرتے ہوئے زائچے کے رہنما اصولوں کو سامنے رکھ کر تدبیر کے ذریعہ تقدیر کو قابو میں کر سکتا ہے۔ ہندو اسباب کی پابندی کر کے اس دنیا کی لذتیں سمیٹ رہا ہے۔ اور مسلمان انہیں غلاب توحید کچھ کر اور اسباب سے بے نیازی موت کو خریدی سے دوچار ہوتا ہے۔ اور بھی کئی خطوط ہمیں ایسے ملے ہیں جن میں زائچے کی تعریف کی گئی ہے۔ اور زائچے کی جزیات کے بارے میں یہ بتایا گیا کہ وہ معنی بر حقیقت ہیں۔ اور ان کو سامنے رکھ کر زندگی کے مختلف اندیشوں میں احتیاط برتی جاسکتی ہے۔ اور مبارک تاریکوں میں اقدامات کر کے خدا کی نعمتوں کا حقدار بنا جاسکتا ہے۔

اپنے زائچے کو احتیاط سے رکھیں۔ اور کچھ بھی کرنے سے پہلے ایک نظر ضرور اس پر ڈال لیا کریں۔ اور اس میں نہیے ہوئے وظائف کو بھی معمولات میں رکھیں۔ انشاء اللہ فائدے ملتے رہیں گے اور نقصانات سے بھی حفاظت رہے گی۔

کس کس چیز کے اعداد لئے جائیں

سوال از: فضیل الرحمن خاں۔ راجپور۔

”شیخ شہباز رضا“ میں تقدیر کا حال جاننے کیلئے ایک ترکیب ہے رکھی ہے جس میں اپنے نام کے اعداد اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد جمع کر کے بارہ سے تقسیم کر جو عدد آتا ہے۔ اس کی خاصیت دیکھی جاتی ہے۔ تو آپ یہ پوچھنا ہے کہ کیا پورے نام کے اعداد جمع کئے جائیں گے۔ یا صرف جو نام بولنے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ علم الاعداد سے سوالوں کے جواب پانے کیلئے پورے نام کے اعداد جمع کریں۔ یا صرف بولنے میں آنے والے نام کے۔

اس کے بارے میں بھی بتائیے۔ عام طور پر ناموں میں خاں احمد حسن، بیگم وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ تو علم الاعداد سے یا اوپر کی ترکیب سے سوال کا جواب دینے کے لئے ان کے عدد بھی جوڑنا پڑیں گے یا نہیں۔ میرا نام فضیل الرحمن خاں ہے۔ تو میرے نام کے اعداد ۱۰۵۰ جمع ہیں غلط؟

فاتحہ تین مرتبہ سورہ قدر پڑھا کریں۔ اور رات کو سونے سے پہلے سورہ نصر ۲ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ ترقیاں بھی نصیب ہوں گی اور تندرستی بھی۔

روحانی زائچے کی اہمیت

سوال از: سلیم الدین۔ گورکھپور۔

آپ نے جو زائچہ بنا کر بھیجا ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ تمہارا دشمن عدد پانچ ہے۔ اور یہ بات بالکل سچ ہے۔ ۵ عدد کی کوئی بھی چیز مجھے اس نہیں آتی۔ میری ایک دکان کا نمبر C.A. 5 تھا۔ اس میں ۳ بار چوری ہوئی تھی۔ اور بہت نقصان کے بعد مجھے بند کرنی پڑی تھی۔ میں سچ سچ جوڑی، فوری، اور جولائی میں اکثر بیمار ہو جاتا ہوں۔ میں نے ایک بار ایک پنٹ کو اپنا ہاتھ دکھایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ پکھراج کی انگوٹھی پہنو۔ آپ نے بھی مجھے زائچہ میں پکھراج کا شورہ دیا ہے۔ میں نے آزما لیا ہے کہ جعرات مجھے اس آتا ہے۔ میری شادی بھی جعرات کو ہوئی تھی۔ اور کئی اہم کاموں میں کامیابی جعرات کے دن ملی تھی۔ اور بھی کئی باتوں سے میں نے اندازہ کیا ہے۔ کہ روحانی زائچہ کی پکڑ کس قدر مضبوط ہے۔ میں بہت جلد اپنے بچوں کے بھی زائچے بنواؤں۔ اگر آپ کا سایہ سلامت رکھے۔ آپ نے خدمت خلق کا جو عظیم الشان باب کھولا ہے۔ اس سے اللہ کے بندے بہت فائدے اٹھا سکتے ہیں۔

دعا میں یاد رکھیں۔

خدا کا شکر ہے کہ آپ نے اپنے زائچے ہی سے اس بات کا اندازہ **جواب** دیا کہ زائچے کی کتنی اہمیت ہے اور اس کی رہنمائی سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی یہ دنیا دراصل اللہ کی ہے۔ اور یہاں قدم قدم پر اسباب کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اگر بندہ اسباب سے بے نیاز ہو جائے گا تو وہ ایک اعتبار سے اللہ کے نظام کا منکر بنے گا۔ اس لئے کہ اللہ کو بغیر کسی سبب کے بھی کچھ بھی کر دکھانے کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن ان کا مزاج یہ ہے کہ وہ جب تک بندہ سبب اختیار نہیں کرتا تو اسے کامیابی سے ہنکار نہیں کرتے۔

اسباب کی پابندی اور لحاظ عقیدہ اسلامی کے منافی نہیں ہے۔ بلکہ عقیدہ اسلامی کا مین تقاضہ یہ ہے کہ بندہ تمام اسباب کو ملحوظ رکھ کر اقدامات کرے۔ اور نتائج مرضی خداوندی پر چھوڑ دے۔ کیوں کہ اس دنیا میں ہوتا ہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

بلاشبہ بعض اعداد بعض اعداد کے دشمن ہوتے ہیں۔ اور یہ لامحالہ ہاذاں اللہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض گلیے اور پتھر انسان کو اس آتے ہیں۔ اور بعض مہینے اور ایام انسان کے لئے غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔

اعداد نکالنے کی ترکیب

سوال از: رابض،

آپ جو نام کے ذریعہ عدد بتاتے ہیں۔ جو ۱-۹ تک ہوتے ہیں تو نام سے یہ عدد نکالنے کی ترکیب بتانے کی ہر بات فرمائیے۔ شکریہ۔

جواب جب آپ کو نام کے اعداد نکالنے کی ترکیب معلوم نہیں تو پھر اپنے اپنے نام کے اعداد کیسے نکال لیتے تھے غالباً کسی نے نکال کر دیتے ہوں گے۔ نام سے عدد نکالنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

حروف تہجی کے اعداد نوٹ کر لیں۔

ا، ب، ج، د، ه، و، ز، ح، ط، ی، ک، ل، م، ن، س، ع، ف، ق، ر، ش، ت، ث، ج، ذ، ظ، ح۔

جو بھی نام ہو۔ پہلے اس کے مجموعی اعداد نکال لیں۔ پھر انہیں باہم جوڑ کر مفرد عدد نکالیں۔ مثلاً کسی کا نام خالد ہے۔ تو ح کے اعداد ۶۰۰ الف کا ایک، ل کے ۳۰، اور د کے ۴۔ مجموعی اعداد ۶۳۵ ہوئے۔ انہیں باہم جوڑیں گے تو جو جائیں گے ۱۳۔ اس کے بعد چار اور ایک جمع کر کے ۵ عدد برآمد ہوگا۔ اسی طرح آپ کے نام کا مفرد عدد ملے گا۔

جنات وغیرہ کو تائب کرنے کا ذوق

سوال از: افضل انصاری۔

ہمارے پاس نافع الخلفی اور شمع شہستان رفا وغیرہ بہت سی کتابیں علیات وغیرہ کے بارے میں ہیں۔ ہم بہت سے عمل کر چکے ہیں۔ جیسے جنات کے مؤکل اور ہزار کو قابو کرنا اور اسی کے ساتھ پورے طور پر ہر ہیز کرنا رہا ہوں۔ صرف گہروں کی روٹی اور نوٹس مسور کی دال کو اہال کر کھایا۔ یہ عمل دو مہینے جاری رکھا۔ مگر توجہ صفر رہا۔ پھر بھی ہم نے یہ عمل جاری رکھا۔ ابھی تک کوئی کامیاب نہیں ہوا ہے۔ آپ کے انداز تحریر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ہرگز نہ

جواب جنات و ہزار اور مؤکل تائب کرنے کی اہلیت نہیں ہے اگر آپ اہلوں اور ابابیلوں کا شکار بھی کریں گے تو اس کیلئے بھی آپ کے اندر صلاحیت اور مناسب تیاری کا ہونا ناگزیر ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اہلیت کے بغیر اور ضروری کارروائی کے بغیر آپ جنات اور مؤکلین پر چاند ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں۔ انسانوں کو جنات تائب کرنے کا ذوق ہوتا ہے۔ لیکن جنات کو خود انسانوں کی غلامی کا کوئی ذوق شوق نہیں ہوتا۔ وہ خود انسانوں کے بنائے ہوئے علیات کے پھندوں میں پھنسنے کے لئے بے قرار نہیں رہتے۔ بلکہ وہ بھی انسانی ذوق پیچھے رہنے کے لئے

عام طور پر پورے نام ہی کے اعداد لئے جاتے ہیں۔ جن ناموں میں **جواب** محمد اور عبد اور رحمن و رحیم کے اضافے ہوں تو ان اضافی الفاظ کے اعداد بھی شمار کیے جلتے ہیں۔ اسی لئے آپ کے نام میں رحمن کے اعداد بھی لئے جاتے ہیں۔ اس حساب سے آپ کے نام فیصل الرحمن کے اعداد ۱۲۳۹ ہیں۔ آپ نے دعا ہی جانے کس حساب سے اپنے نام کے اعداد ۵۵۰ نکالے ہیں۔ یہ اعداد غلط ہیں۔ ان کی تصحیح کر لیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ احمد علی، حسن وغیرہ کے اعداد تو نام کے اعداد میں شامل کئے جاتے ہیں۔ لیکن جن الفاظ سے ذات یا بعد کی بیان ہوتی ہے۔ ان کے اعداد شامل نہیں ہوں گے۔ مثلاً منشی، منیر، منکم اگر نام کے ساتھ مستقل لگائے جاتے ہوں تو بھی ان کے اعداد شامل حساب نہیں ہوں گے۔ اسی طرح سید، خان، صدیقی، عثمانی، انصاری اور زیدی وغیرہ کے اعداد بھی شامل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی اپنے نام کے آگے سرنام مستقل لکھنے کا عادی ہو۔ اور نکاح نامہ اور بیع نامہ وغیرہ میں سر نام شامل کر کے اپنا نام لکھنے کا عادی ہو تو اس کے عدد شمار کئے جائیں گے۔

آگے کی بات بتانے کا اگر

سوال از: رابض،

کچھ دن قبل میں ایک صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے میرا دھیری والدہ کا نام پوچھا۔ پھر کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے میری آنے والی زندگی کے بارے میں کافی کچھ بتایا۔ اس کے بعد انہوں نے میرے ہائی اسکول کی سند سے عروپہ کچھ کر کافی کچھ بتایا۔ میں یہ جانتا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے بارے میں اتنا سب کچھ کیسے بتایا۔ اور اس علم کو کیسے کیلئے کوئی کتاب آتی ہو تو اس کے ملنے کا پتہ بتانے کی ہر بات فرمائیے۔

جواب جس طرح نبی پر اُجھلی رکھ کر حکیم مریم کے بارے میں کافی کچھ بتا دیا ہے۔ اسی طرح ایک تاجر حامل کچھ اصولوں کا ہتھارا لیکر مریم کے بارے میں کچھ انکشاف کر دیتا ہے۔ لیکن ان باتوں کو صد فی صد درست نہیں مانا جاسکتا۔ اور حکیم کی بات بھی صد فی صد درست نہیں ہوتی۔ اس لئے ان باتوں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی آنے والے کل کی باتیں پوچھنا اور بتانا جائز ہے۔ صرف اس حد تک اجاز ہے کہ جس بات کے پیش نظر آپ حرم و احتیاط کر سکیں۔ مثلاً یہ کہ فلاں شخص فلاں فلاں تاریخوں میں اہم کام کرنے یا نہ کرنے کی تفصیلات کا علم اور جزئیات کی خبر اسواربہ الغائبین کے کسی کو نہیں ہے۔ نہ کسی عالم کو نہ کسی حامل کو۔ البتہ انسان کا مزاج اس کی قادات اس کی طبیعت کی کیفیات وغیرہ سے اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے اندازے لگانے میں شرعاً کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔

تو طرح سوچتے ہیں۔ اور اپنے گزروں سے بھی مشورے اور مدد لیتے ہیں۔ موجودہ دور میں جہاں تک پہنچتے ہیں جتنا کام کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ البتہ ہزاروں کل کام کرنا غیر ممکن نہیں ہے لیکن ان کو تاج کرنے کے لئے بھی انسان کے اندر بھرپور صلاحیت اور قوتِ عمل کا ہونا ضروری ہے اگر آپ فی الحقیقت ہزاروں کل کام کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اندر قوتِ مضبوط پیدا کیجئے۔ اس سلسلے کی معلومات بھرپور طرح حاصل کیجئے۔ اور جہنگ آپ کے اندر روحانیت اور استعداد پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک اس بارے میں کوئی قدم نہ اٹھائیے۔ صرف کتابی فارمولوں سے بارے نہیں بنے گی۔ آپ کو کسی اچھے عامل کی رہنمائی بھی حاصل کرنی ہوگی۔ اسی کی اجازت کے بعد آپ اس طرح کے علیات کی شروعات کریں۔ اگر آپ اپنی عقل سے اور علیات کی کتابیں پڑھ کر نشانے فٹ کرتے رہے۔ تو آپ کو ایک بار نہیں بار بار ایسی کامیابی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور پھر رفتہ رفتہ آپ علیات ہی سے بڑھ کر ہو جائیں گے۔

روحانی علیات کی لائن میں جنات اور مؤکلین تاج کرنے کے علاوہ بھی بے شمار دو تہیں موجود ہیں۔ ان سب کو نظر انداز کر کے جنات اور مؤکلین کے لئے فکر مت نہ ہونا اور کچھ پکے علم کے ساتھ اس سلسلے میں اقدام کرنا ایک کام کی غلطی ہے جو اس لائن کے شہسواروں کو منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی اوندھے منہ گرا دیتی ہے۔

رُکاوٹوں کا چکر

سوال از غلام شاہ۔

فردی عرض کرنا یہ ہے کہ میں جس کام میں ہاتھ ڈال رہا ہوں یا جس کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہوں بے انتہا رُکاوٹیں اور الجھنیں کھڑی ہوتی ہیں۔ اور آخر میں نامیاتی کامیابی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

براہ کرم کوئی وظیفہ بتادیں۔ یا نقش روانہ فرمائیں۔ تاکہ رُکاوٹیں دور ہو جائیں۔ اور ہر کام میں کامیابی کا سامنا نہ ہو۔

انسان کی زندگی میں رُکاوٹوں کی مختلف وجوہات ہوا کرتی ہیں **جواب** ستاروں کی گردش کی وجہ سے بھی رُکاوٹیں پڑتی ہیں۔ غلط تاریخوں میں کام کی شروعات سے بھی رُکاوٹیں اور نامیاتی سامنے آتی ہیں۔ کیوں کہ کامیابی اور کامرانی کے حصول کے لئے فطرتاً ہی ضروری ہے کہ انسان اپنے کام کی شروعات صحیح وقت میں صحیح طریقے سے کی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت متعین کیا ہے۔ جب اللہ کے بندے غلط سلسلہ و قوتوں میں کسی کام کی بنیاد ڈالتے ہیں تو وہ اللہ کی رحمتوں کے حقدار نہیں بنتے۔ کیوں کہ اس دنیا کا تمام تر نظام اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا

ہے۔ اور اس نظام کا احرام کرنا ہر بندے کیلئے ضروری ہے۔ اگر آپ اسبابِ مطلق سے بے نیاز ہو کر کام کریں گے تو اس کا مطلب ہو گا کہ آپ مزاجِ خداوندی سے بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ کو اس بات کی قدرت حاصل ہے کہ وہ بغیر باپ کے اولاد پیدا کر دے۔ اس بات کی بھی قدرت حاصل ہے کہ بغیر ماں کے بچہ پیدا کر دے اور اس بات کی بھی قدرت حاصل ہے کہ بغیر باپ کے بچہ پیدا کر دے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کر کے دکھایا۔ حضرت حوا علیہ السلام کو بغیر ماں کے پیدا کر کے دکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر کے دکھایا۔ لیکن ان کا مزاج یہ ہے کہ بچہ پیدا کرنے کیلئے نزد اور عورت کا اتصال ہو۔ اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام کی پابندی ہو۔ آج اگر کوئی صالح تہیں بندہ کسی عورت سے شادی کئے بغیر یا شادی کر کے عورت سے مفارقت کئے بغیر رات بھر سجدے میں جا کر اولاد کی دعا کرتا رہے تو باوجود قدرتِ کاملہ کے اللہ تعالیٰ اس کو اولاد عطا نہیں کریں گے۔ کیوں کہ انہوں نے اس دنیا میں اسباب کی پابندی کو ضروری قرار دے دیا ہے۔ جو لوگ اسباب سے قطع نظر ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ وہ کتنی بھی توکل پسندی کی باتیں کریں وہ درحقیقت نادانیت کا شکار ہیں۔ اور ایسے لوگ بالعموم رُکاوٹوں اور الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کبھی کبھی رُکاوٹیں حاسدوں کے حسد کی وجہ سے بھی ہوا کرتی ہیں۔ اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ حسد انتہائی تباہ کن چیز ہے۔ حاسد کی آخرت تباہ ہوتی ہے۔ اور محسود کی دنیا برباد آتا ہے۔ اور قدم قدم پر الجھنیں پیروں میں زنجیر بن کر رہ جاتی ہیں۔ انسان کو شہا کے ہاں وجودِ قدم نہیں اٹھانا پاتا۔

رُکاوٹیں کرنی کر قوت اور سفلی جادو وغیرہ کی بنیاد پر بھی سامنے آتی ہیں۔ اور اوپری اثرات کی وجہ سے بھی انسان کو رُکاوٹوں اور موانعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نظریہ کی وجہ سے بھی انسان کا چلتا چلا کام رک جاتا ہے۔ اور اگر نظر ٹھہری ہوئی ہو تو انسان جو بھی قدم اٹھاتا ہے۔ وہ رانجھاں ہو جاتا ہے۔ اور وہ راستہ جتنا جتنا طے کرتا جاتا ہے منزل اتنی اتنی دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ جادو، منظر بند، غلط وقت میں کام کرنے کا دہال، حسد کی تباہ کاریاں وغیرہ یہ سب باتیں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور انسانی زندگی کے لاکھوں تجربات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر مہر تائید ثبت کرتے ہیں جو لوگ ان باتوں کی پرواہ کئے بغیر زندگی گزارتے ہیں۔ وہ زبان سے توحید و سنت کے کتنے بھی دعوے کریں۔ وہ درحقیقت غیر فطری زندگی گزار رہے ہیں۔ اور توحید و سنت کی حلاوت سے محروم ہیں۔

آپ کے سامنے رکاوٹ کی وجہ تو یہ ہے جس کو مروجہ زبان میں لے لے اور نظر بد بھی کہہ سکتے ہیں۔

آپ ۱۲ دن تک لگاتار روزانہ تین سو مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ۱۲ مرتبہ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الَّذِیْ یَنْفَعُ الْکَافِرِ الَّذِیْ یَقُوْلُکَ بِاَبْعَادِہِمْ لَمَّا تَبْعُوْا الَّذِیْنَ اٰتٰہُمْ لَمْ یَجْنُوْا مِنْہُمْ مَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ اور مَنَ الْقُدْرَہُ اَوْ حَتّٰی اَلْوَسْعَہُ اَبَہُ رُوْزَانِہُ کَہْ ذِکْرِ خِیْرَاتِہِا کَمَا کَرِیْمُ الْاِنْشَاءِ اللّٰہُ ہمارے اندر اندر زبردست قسم کی تہلیل یا آپ اپنے احوال میں تسوی کر رہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام رکاوٹوں اور الجھنوں سے پوری طرح بخارہ عطا کرے۔ آمین۔

پہچانی مرض ہے

سوال از انگیزہ ہائے ہندو پور۔

میں یہ دوسرا خط لکھ رہی ہوں۔ ہماری اتنی طبیعت ٹھیک نہیں ہے انہیں دلاورین کی پرالم ہے۔ یورین کنٹرول میں نہیں ہے۔ اس کا علاج ڈاکٹروں اور مکیوں سے بھی کروایا۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس لئے میں آپ کی مدد مانگ رہی ہوں۔ اس کی وجہ ہماری اتنی نماز پڑھ سکتی ہیں نہ قرآن۔ اس لئے آپ سے امید کرتی ہوں کہ آپ کی دوا اور دُعا سے ہماری اتنی ٹھیک ہو جائیں گی۔

کچھ کل امراض کی تفصیل علامات پر چل رہی ہے۔ اور اس لئے جواب تفصیلی امراض میں اکثر غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔ اور جب یہ تفصیل ہی غلط ہوگی تو علاج درست نہیں ہو سکتا۔ ہمارے خیال میں آپ کی والدہ کو جسمانی بیماری ہے۔ انہیں کسی طرح کا کوئی اثر یا کرنی کر توئی غلط نہیں ہے لیکن مرض پر پکڑ نہ ہونے کی وجہ سے علاج غلط ہو رہا ہے۔ اور اس لئے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

آپ روزانہ سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے اپنی والدہ کو ہمارے منہ پلایا کریں۔ اور سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے رات کو سوتے وقت پلایا کریں۔ اس عمل کو ۱۲ دن تک لگاتار جاری رکھیں۔ انشاء اللہ وہ صحت مند ہو جائیگی۔

ترقی رزق کیلئے

سوال از: احمد احمد بھوپال

یہ خط میں آپ کو روزے میں لکھ رہا ہوں۔ جناب میں آپ کے فلسفاتی دنیا کا کافی عرصہ سے خریدار ہوں لیکن کچھ معروضیات اور ذہنی

فکروں کے بناؤ کی وجہ سے میں رابطہ قائم نہیں کر سکا۔ لیکن میں آپ سے کس طرح بیان کروں۔ میری عمر ۲۲ سال ہو گئی ہے۔ سرکاری نوکری پر بھی فائز ہوں۔ لیکن ذہنی کوفت میں مبتلا ہوں۔ آپ یہ خط پھینکے نہیں۔ مجھے بہت افسوس ہو گا۔ آپ اللہ پاک سے دعا کریں۔ اللہ پاک خود اسباب پیدا کر دے۔ دعا کریں۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں۔ آپ مجھے اور میرے لئے خصوصی طور سے بہتر مستقبل اور نوکری کے لئے دعا کریں۔ اور کوئی عمل بتائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز روزے سے بھی ترقی رزق میں جواب اضافہ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی اللہ کی رحمتیں کھلے عام برسنے لگتی ہیں۔ اور صاف طور پر برکتوں کا نزول ہوتا نظر آتا ہے۔ لیکن ایک سال ہونے کی حیثیت سے یہ بات۔۔۔ میں ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کہ نماز روزے اور دیگر عبادات کا صلہ ہمیں دنیا میں نہیں آخرت میں ملے گا۔ اس دنیا میں اللہ کی قدرت کا ملہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جب ہم صحیح طور پر اسباب کو اختیار کریں گے تو تب ہی کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔ اگر کوئی مسلمان عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ اور توحید و سنت کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھے۔ لیکن اسباب کو اختیار نہ کرے تو اس کو روزگار نہیں ملے گا۔ اور روزگار میں ترقی بھی نہیں ہوگی۔ اور اگر بالاتفاق اسباب کو اختیار کئے بغیر کوئی کامیابی نصیب ہوگی تو وہ اتفاق ہو گا۔ اور اتفاقات پر بھروسہ کر کے ہاتھ پر توڑ کر بیٹھنا توکل نہیں تعطل ہے۔ اور اسلام تعطل کو پسند نہیں کرتا۔ اور تعطل لوگوں کو محرومیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ نہ دنیا نہ دین۔ گویا کا نہ ملنا تو واضح ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کو دین بھی اس لئے نہیں ملتا۔ کہ دنیاوی ذمہ داریوں سے چشم پوشی کرنا دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور اللہ ایسے دینداروں کو پسند نہیں کرتا جو دین کی ذمہ داریوں میں اس طرح غرق ہو جائیں کہ انہیں اپنی دنیا کی ان ذمہ داریوں کا احساس نہ رہے۔ جو ان پر مذہب اسلام نے عائد کی ہیں۔ آپ نماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ دنیا کمانے کے جو اصول ہیں۔ انہیں اپنائیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کو دین و دنیا کی راحتیں کس طرح عطا ہوتی ہیں۔

ہر فرض نماز کے بعد سورۃ الم نشرح پڑھا کریں۔ اور روزانہ تھوڑے درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اگر آپ نے چند ماہ اس پر عمل کر لیا تو آپ کو روزگار میں ترقی اور روزی میں خیر و برکت ہوتی محسوس ہوگی۔ اور مدد کو قرار بھی میسر آئے گا۔ کیوں کہ درود شریف کی برکت انسان کی انہیں کا فور ہو جاتی ہیں اور معائنہ نجات ملتی ہے۔ اور دنیا کی کبھی بھی نجات عطا ہوتی ہے۔

نزلے زکام کا علاج

سوال از: شهنواز بیگم _____ سکندر آباد (آندھرا پردیش)،

میرے بچے کی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ غصہ بہت ہے۔ مزاج میں جڑ بٹا
کوئی بات برداشت نہیں ہوتی۔ ہمیشہ پیٹ میں درد ہوتا۔ سردی زکام کھانسی
ہوتی۔ صحت کے لئے پڑھنے میں آسانی ہونے کیلئے کچھ دعائیں وظیفہ لکھ کے
دیجئے۔ میں پڑھ کر صحت دوں گی۔ ڈر خوف، گھبراہٹ ہوتی ہے۔

جواب مرتبہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر روزانہ ایک ڈلی بہار منہ کھایا کریں۔ تھوڑی دیر چوس کر سٹک لیں۔ انشاء اللہ سنا روز میں نزلے کھانسی اور گلے کی بیماریوں سے نجات ملے گی۔ اگر سناٹ دن میں کھل فائدہ محسوس نہ ہو تو سات روز تک اسی عمل کو پھر کریں۔ تجربہ بالہ ہیں کہ ۲۱ روز میں کیسا بھی پڑانے سے پڑانا نزلہ اور کھانسی ہو بغیر غلو و کد ربح ہو جاتا ہے۔

اوپری اثرات

سوال از: رایف،

میری بھی موت ٹھیک نہیں رہتی۔ دو تین آپریشن ہوئے۔ حلق کے غدد کے پتے کا سیرلین آپریشن ہوا۔ اب تو روزانہ پیٹ میں درد گھن رہتی ہے۔ ہاتھ پیر کھینچنے۔ جکڑ آتی۔۔۔۔۔ کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ ڈر خوف، گھبراہٹ ہوتی ہے۔ جھٹ سے کوئی کام نہیں لگ سکتا۔ دماغ میں ہمیشہ طرح طرح کے خیالات آتے ہیں۔ خواب میں سانپ، پانی، بچے وغیرہ آتے ہیں۔

روزنامہ "سیاست" میں اشتہار آیا۔ مذہانی علاج کا درجہ معلوم کر آیا۔ ایک صاحب بولے کہ نرسو کا اثر ہے۔ دوسرے بولے کہ زہر دشت طاقت کا اثر ہے۔ اس لئے آپ معلوم کر کے آگاہ کریں تو مہربانی ہوگی۔ صحت کیلئے، دماغ مضبوط اور ذہن تیز ہونے کیلئے کچھ وظیفہ لکھ کر دیجئے۔

جواب خودی کریں۔ صبح و شام سورۃ بقرہ کے ادبیری اثرات کا چکر ہے۔ اور اس کا علاج بذریعہ قرآن

ابتدائی آیاتِ مغلون تک آیت الکرسی اور آخری آیاتِ آسن الرسول
سے ختم سورۃ تک ایک ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کریں اور
اپنے اوپر بھی دم کیا کریں۔ انشاء اللہ ربہم دن میں
مکمل فائدہ محسوس کریں گی۔

شوہر بھی مریض

سوال از: رایفٹا،

میرے شوہر کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ ہمیشہ سردی، زکام، کھانسی، پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کمر میں درد، ہاتھ پیر کھینچنے۔ کام میں آسانی ہونے کے لئے دعائیں و طیف لکھ کے دیکھتے تو ہربانی ہوئی۔

آپ دعائیں و طیفہ صاف الفاظ میں لکھ کے دیجئے۔ اور پڑھنے کے طریقے بتلائیے۔ گھر کے بارے میں بھی معلوم کیجئے۔ کیوں کہ سب سے معلوم کرایا پھر بھی آپ معلوم کر کے بتلائیے۔ دوا خانہ کا علاج جاری ہے۔ دوا کا اثر ہی نہیں ہو رہا ہے۔

جواب لئے تجویز کیا ہے۔ درود کہتے یہ کریں کہ زیتون کے تیل پر ۴۰ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور بلاناغہ درود کی جگہ پر رات کو پلکے پلکے ہاتھوں سے مالش کریں۔

کام کی آسانی کے لئے اور کاروبار وغیرہ میں ترقی کے لئے صبح
دشام اپنے شوہر سے کہدیں کہ ”یا کریمؐ“ ۳۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ آگے بھیجے
تین تین مرتبہ درود شریف پڑھنے کی ناکند کریں۔

ماروت وماروٹ کا جادو

سوال از: محمدناظم ملی ————— ٹونڈا پوری۔

”دو عالمی مرکز نے طلسمانی دنیا کے ذریعہ جو حقائق کا انکشاف کیا ہے۔ میری نظر میں کوئی ایسا جرمیدہ اب تک نہیں آیا۔ جس نے ایسے علاوہ کو زیر قلم کیا ہے۔ جو ہر ایک کی اپنی پسند کا ہے۔ ہر آدمی کسی نہ کسی موڑ پر اس کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ خصوصاً جادو ٹوٹا نہیں جاتا نسبتاً اور شیطان خبر۔ ساتھ ہی اس کی وضاحت کرتے چلے کہ حقیقی جادو آج بھی موجود ہے۔ اور کیا وہ جادو جو ہاروٹ و ماروٹ اور لمبی دین اعظم کاظم آج بھی دنیا میں ہے۔ یا صرف جادو برائے نام ہے۔

ہاروت و ماروت کی حقیقت نیز لبید بن اعظم کی حقیقت۔ کس طرح
جادو کیا تھا۔ رسالہ میں اس کا انکشاف کیا جائے۔

میری دعا ہے کہ اللہ اس جریدے سے خوب اسلامیات کا کام لیں۔
اور ادارہ کو مقبول و منظور فرمائیں۔ اور ہر موڑ پر مدد فرمائیں
تمام افراد کی خدمت میں سلام۔

جواب جادو کا سلسلہ ابتدائے کائنات ہی سے چل رہا ہے۔ البتہ دنیا میں اب تک ہزاروں قسم کے جادو رائج ہوئے ہیں۔ اور

شوکت فقیر مبراہمی کے سوال پر آپ نے ایسے طریقے سے جواب دیا جیسے خدا
وہم نے آپ کو نظام کائنات کی تشریح کے لئے پیدا کیا ہے۔ واقعی آپ کا
قلم آپ کا ذہن قابل مبارک ہے۔ خدائے تعالیٰ آپ کو طہمانی دنیا کے
قارئین سمیت نئے سال کے مبارک دن پر مردار اور لازوال صحت کامل
عطا فرمائے۔ آمین۔

اب جبکہ ستاروں کی سعادت اور خوش قسمت مسلم ہے۔ میری طرف سے
مزارش ہے۔ آپ ستاروں کے تعلقات اور نجوم خاص کر استخراج قمر
شمس، مشتری، زحل وغیرہ کے مطابق غیر معمولی معلومات فراہم کیجئے تاکہ میرے علاوہ
تمام شائقین علم نجوم سے بھی استفادہ حاصل کریں۔

اگست ۱۹۷۷ء سے وادی کشمیر میں آپ کا طہمانی دنیا بہت دیر سے
پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی کبھی مایوسی ہوتی ہے۔ اور کبھی بھی رسالہ
دوبہینے کا سہارا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت ہی صبر آزما رہنا ہے۔ کچھ نیک
طہمانی دنیا ہے ہی ایسا۔ جس کو پڑھ کر اور عمل کر کے روح کو سکون
ملتا ہے۔ میرے اس خط کو روحانی ڈاک میں جواب دیکر ممنون فرمائیں۔
تاکہ ہزاروں پرستار آپ کے مبارک قلم سے فیضیاب ہوں۔

خط طویل ہونے کی وجہ سے معذرت چاہتا ہوں۔ خدا کرے آپ
سورج کی طرح ہمیشہ لمبی عمر تک جگمگے رہو۔ مجھے اپنی دعاؤں میں شامل
کریں۔ شکریہ

اگر ہم اس موضوع پر حسب منشاء اور حسب ضرورت روشنی
دلائل کے تو طہمانی دنیا کے پچاس صفحے بھی کم رہیں گے۔ اس
موضوع پر تشفی حاصل کرنے کے لئے بہتر ہو گا کہ آپ کسی مقوم یا علم نجوم
کی کوئی کتاب پڑھیں۔ ورنہ پھر ہماری اپنی تعریف "تحفۃ العالمین" کا
انتظار کریں۔ جو انشاء اللہ جلد ہی مکمل ہو کر طبع ہوگی۔ اور جو تمام عالمین
کے لئے روحانی مرکز دیوبند کی طرف سے ایک تاریخی تحفہ ثابت ہوگی انشاء اللہ
مختصر یہ کہنے کے سچے دن پہلی ساعت زحل کی ہوتی ہے۔ اور سچے
کے دن کا حکم ستارہ زحل ہے۔ یہ ستارہ بالعموم غیر مبارک سمجھا جاتا ہے
اتوار کے دن شمس کی حکومت ہوتی ہے۔ اس لئے اتوار کے دن دن کہ
پہلی ساعت شمس ہی کی ہوتی ہے۔

پیر کے دن قمر کی حکومت ہوتی ہے۔ اور پیر کے دن کی پہلی ساعت
قمر کی ہوتی ہے۔

منگل کے دن کا حکم مریخ ہے۔ اور پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے۔
بدھ کے دن عطارد کی حکومت ہوتی ہے اور پہلی ساعت عطارد
ہی کی ہوتی ہے۔

جمعرات کے دن مشتری کی حکومت ہوتی ہے۔ اور پہلی ساعت

خام طور پر اس کو فروغ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا۔ حضرت
سلیمان کے دور میں جنات بھی جادو کیا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو جادو کی
تعلیم دیتے تھے۔ اسی زمانہ میں اس طرح کے جادو کا توڑ پیدا کرنے
کیلئے حق تعالیٰ نے ہاروت و ماروت نامی دو فرشتوں کو بابل میں
اُتارا۔ تاکہ وہ لوگوں کو سحر کی تعلیم دے کر گندے جادو سے بچاؤ کے
گزٹھا سکیں۔ لیکن یہ دونوں فرشتے ہر سیکھنے والے کو اذلا اس بات
تاکید کیا کرتے تھے کہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا اچھا نہیں ہے۔ پھر بھی
کوئی امرار کرتا تو سکھا دیا کرتے تھے۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ اس دنیا
میں ہوتا دہی ہے جو الشرح ہے۔ اور جادو میں بھی جو اثرات پیدا ہوتے
ہیں۔ وہ باذن الشری ہوتے ہیں۔ جادو فی نفسہ مؤثر نہیں ہوتا۔

آج بھی اگر کوئی اپنے دفاع کے لئے اور لوگوں کے دفاع کیلئے کچھ
گزٹکھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ورنہ جادو سیکھنا اور کسی پرورد
کرنا کرنا قطعاً حرام اور ناجائز ہے۔

آج کے دور میں بھی ایسے جادوگر موجود ہیں جو لبید ابن اعصم کے
جادو کی یاد دلاتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ انسان کی
نسبت اگر لبید ابن اعصم سے قائم ہو جائے تو یہ بدیہی کی بات ہے۔ جو ہمیں
کی بات نہیں ہے۔

انشاء تعالیٰ ہم سب کو جادو کی لعنت سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں جادو
کرنے کرانے سے دور رکھے۔ اور اس طرح کے گناہوں سے ہماری پوری
حفاظت فرمائے۔ آمین۔

طہمانی دنیا کے بارے میں آپ نے جن تاثرات کا اظہار کیا ہے۔
اس کیلئے ہم آپ کے فکر گزار ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ عالمین
میں اضافہ کرے۔ اور آپ کا حسن ظن اسی طرح قائم رکھے۔ آمین۔

ستاروں کے استخراج کی بات

سوال از: جادوید احمد زپو۔ حویان (کشمیر)
میں طہمانی دنیا پورے دو سال سے پڑھ رہا ہوں۔ ایک ایک لفظ
ستاروں کے مانند چمک رہا ہے۔ جی چاہتا ہے ہر وقت اس کتاب کو پڑھتا
رہوں۔ تاکہ ایک بھی لفظ نظروں سے اوجھل نہ ہو۔

دانش قامری صاحب کی پیشکش نے طہمانی دنیا کو صوف اول کے
ماہناموں میں چارچاند لگا کر شمار کر دیا۔ انشاء تعالیٰ آپ بھی ہمدردوں کو
دین اسلام کی خدمت کرنے میں دنیا اور آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے۔
آمین۔

طہمانی دنیا اگست ۱۹۷۷ء پر خوش سیرگان کی بحث پر

مشرقی کی ہوتی ہے۔

جمع کے دن کا حاکم زہرہ ہے۔ اور پہلی ساعت زہرہ کی ہوتی ہے۔ ستاروں کی حکمرانی باذن اللہ ہے۔ جس طرح دنیا میں کسی انسان کو عزت و عظمت کا مقام باذن اللہ نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح ستاروں کو حکومت کرنے کا موقع باذن اللہ ہی نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے ستاروں کی حکمرانی کو شرک سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ سب اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اُن کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ بھی ہل نہیں سکتا۔ اسی طرح کوئی ستارہ اللہ کی مرضی کے بغیر جنبش نہیں کر سکتا۔ ستاروں کی گردش اور ان کی چلت بھرت اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ اور ان کے مرضی کے خلاف نہ کسی پر عروج آتا ہے۔ نہ کسی پر زوال۔

میں روحانی ڈاک نمبر کے لئے نوے سے زائد غلطوں کے جوابات دے چکا ہوں۔ اور اب رسالہ آخری مراحل سے گزر رہا ہے۔ اس لئے تفصیلی جواب کی اب گنجائش بھی نہیں ہے۔ اور اب آپ عقل کیلئے تفصیل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ انہیں تو بس اشارہ ہی کافی ہوا کرتا ہے۔ آپ نے طلسماتی دنیا کے لئے اور بچہ حقیر اور نا کارہ انسان کے لئے جن تحریفی حکمت کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں ایسا ہی بنادے جیسا لوگ سمجھتے ہیں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ طلسماتی دنیا کو دینِ حُدی کی تبلیغ کے لئے قبول فرما اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح کا کام ہو۔ اور غیر مسلمین میں یں حق کی اشاعت کی ذمہ داریاں ادا ہوں۔

میں اپنے پروردگار کا شکر گزار ہوں کہ جس نے اپنے بندوں کے دل میں میری قدر پیدا کی۔ اور طلسماتی دنیا کو غیر معمولی مقبولیت عطا کی۔ عزت اور ذلت کی کنجیاں اُن کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہ ذرا سی توجہ فرمائیں۔ تو انسان ساری دنیا میں محبوب و مقبول ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ نظریں پھیریں تو انسان اپنے ہی گھر میں ذلیل و خوار ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ سے درخواست کروں گا کہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ انشاء اللہ اس کی اشاعت میں جو بھی جدوجہد کریں گے اس پر آپ اجر و انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔

اچھے عامل کی تلاش

سوال از جمال اختر عامی کانپور

مزاج اقدس میں عرض خدمت یہ ہے کہ نعم خانہ علیات بہت سی شکل میں کتبک اشاعت پذیر ہوگی۔ اگر نعم خانہ علیات کتاب شائع ہو چکی ہے تو برائے کرم اپنی پہلی

فرصت میں اس کی قیمت لکھیے۔ تاکہ وہ کتاب فوری طور پر منگوائی جاسکے۔ مرض کی تشخیص کے لئے جو نقش آپ کے ادارے کی جانب سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اس کا کیا ہدیہ آپ نے رکھا ہے۔ برائے کرم مطلع فرمائیں۔

آپ کے والد محترم جناب محمد ہاشم صاحب جیسے کوئی عامل اگر آپ کی نگاہ میں پختہ ہر تائی فرما کر مجھے اُن کا پتہ فراہم کرنے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ کیوں کہ میرے ایک دوست جناب سید نور الحسن صاحب کے گھر میں آسیب کی بھرتا ہے۔ عاملین صاحبان کے علیات کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ وہ پیر وہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ آسیب کا غلبہ پورے گھر پر تسلط ہے۔ اس سلسلے میں آپ ہی کچھ مدد کر سکتے ہوں تو مزور ہالغور دیکھئے۔

منم خانہ علیات کی پہلی جلد انشاء اللہ حلالہ میں منظرِ عام پر آجائے گی۔ **جواب** اور اللہ پر بھروسہ کر کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب فی الحقیقت روحانی علیات کی سب سے بڑی کتاب ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی قیمت ابھی سے اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ابھی تو یہ بھی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پہلی جلد میں کتنے صفحات ہوں گے۔ اور اس کی طباعت پر کتنی لاگت آئے گی۔ مرض کی تشخیص کا جو نقش روحانی مرکز سے دیا جاتا ہے۔ اس کا ہر پتہ پانچ سو روپے ہے۔ یہ نقش صرف عاملین کو روانہ کیا جاتا ہے۔ غیر عاملین کو کسی قیمت پر نہیں دیا جاتا۔ کیوں کہ اس نقش سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

میرے والد اپنے وقت کے بزرگ بھی تھے اور عامل کامل بھی۔ گزرے ہوئے جیسے لوگوں کی تلاش تو بہت دشوار ہے۔ کیوں کہ اس دنیائے جب کوئی اچھا انسان چلا جاتا ہے تو پھر تاقیامت اس کی جگہ پُر نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے باوجود دنیا کبھی اچھے انسانوں سے خالی نہیں ہوتی۔

روحانی علیات کے نام پر ہزاروں قسم کے دھوکہ دہریہ کے باوجود ابھی بھی دنیا اچھے اور قابل اعتماد عاملین سے بالکل ہی محروم نہیں ہے۔ تلاش کرنے سے اچھے عامل آپ کو کانپور میں بھی مل جائیں گے۔ اور اگر کبھی ہمارا کانپور آنا ہو تو ہم بھی آپ کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آپ کے سید نور الحسن کے مکان میں ادھری اثرات کا ذکر کیا ہے۔ حیرت ہے کہ کئی عاملوں کے علاج کے باوجود اثرات ختم نہیں ہو سکے۔ یوں تو ٹھیک کرنے والی ذات اللہ ہی کی ہے۔ لیکن جب علاج کرایا جاتا ہے۔ تو اس کا کچھ تو اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ بالکل بھی فائدہ نہ ہو نوجوانی بات حیرتناک ہے۔ اور اندوہناک بھی ہے۔

اس سلسلے میں ہمارا ایک مشورہ ہے کہ سید نور الحسن کے مکان

سے اس وقت محروم ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تصاویر لکھوائی تھیں، وہ تصاویر بہت پسندی کے شہادت پیدا کرنے والی تھیں لیکن فقہانے اسی کے پیش نظر ان تصاویر کو بھی ناجائز قرار دیا ہے۔ جو عربوں ہوں اور شہوانی قوتوں کو برا ٹیگنے کرنے والی ہوں۔

مذہب اسلام ساری دنیا کے انسانوں کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ اور ہر جگہ اس کا قانون یکساں ہے۔ جب سعودی عرب کے علماء نے اُن تصاویر سے ممانعت کی پابندی پٹالی ہے۔ جو عربوں نہ ہوں تو پھر ہندوؤں کے علماء اور فقہاء کو اُٹھائی اُٹھانے کا کیا حق ہے۔ ۹

بیت اللہ اور مسجد نبوی میں ٹی وی کے کمرے فٹ ہیں۔ اور نمازوں کے پروگرام ٹی وی پر نشر کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دہاں کے سکول اور فوٹو پر بادشاہ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ جس پر کسی عالم اور فقیہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو پھر ہندوستان کے لوگ ہی اُن سے حساس کیوں ہیں۔ کہ اُٹھائیں اُٹھاتے بغیر نہیں رہتے۔ بات صرف یہ ہے کہ باؤ گولا کو اعتراضات کی مادّہ پڑی ہوئی ہے۔ اپنی آستینوں میں مختلف جُڑت رکھنے والے بھی تصاویر پر رکتے جتنی کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے توحید و سنت اور پرہیزگاری کا حق ادا کر دیا۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان قومیت کے جُڑت علماء پرستی کے جُڑت، زبان و نسل کے جُڑت اور خواہشات کے جُڑتوں سے ہزاروں کا اظہار کرے۔ ہزاروں جُڑتوں کو آستینوں میں لئے پھرنے والے لوگ بھی جب دُور پر اُٹھائی اُٹھاتے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے اعتراضات کی جنگالی کرتے ہیں۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔

طہستانی دنیا پر جو تصاویر چھپ رہی ہیں۔ وہ نظر نہ انیوالی مخلوقات کی تمثیلات ہیں۔ اور ان کی طباعت میں ایک عکس علی بھی پیش نظر ہے پھر بھی اگر کسی کو یہ اچھی نہ لگیں تو ٹائٹیل پر کاغذ چڑھا کر رسالے کی معذرت کے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ لیکن علم و عمل سے فیضیاب ہونا جن کی تقدیر میں لکھا ہے تو وہ دُور و جُڑت بھی بنے۔ محروم ہی رہتے ہیں۔ اور جو لوگ تصاویر پر اعتراض اُڑا رہے غلو میں کرتے ہیں۔ اُن سے ہم متعدد بار عرض کر چکے ہیں کہ رفتہ رفتہ ہم ان تصاویر سے کنارہ کشی کر لیں گے۔ کیوں کہ تصاویر کی اشاعت ہمیں بھی پسند نہیں۔

حیثیت کی بات ہے کہ اُمّتِ مسلمہ ان خرابیوں پر ادنیٰ بھی توجہ نہیں دیتی جن میں نیک و بد سب مبتلا ہیں۔ اور جو ایمان و اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں۔ جھوٹ، غیبت، تہمت تراشی، بے ہودہ گوئی، خیانت، بددیانتی، سود خوری، شراب نوشی، بدکرداری، حسد، کینہ پروری، گھمنڈ

میں چالیس روز تک سودہ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ ایک جگہ پانی برسم کر کے گھر کی سب دیواروں پر یہ پانی چھڑائیں۔ اور رات کو گھر کی چاروں ستونوں کی طرف رُخ کر کے اذان دیں۔ اتنی آواز کے ساتھ کہ گھر میں موجود لوگ سُن لیں۔ انشاء اللہ ان دونوں عمل ہی کی برکت سے اثرات رفع ہو جائیں گے۔ اگر اثرات رفع نہ ہوں تو پھر کسی عامل سے رجوع کریں۔ آپ اچھے عامل کی تلاش بنجیدگی کے ساتھ کریں گے تو اچھے عامل تک پہنچنے میں ریڑھیاں لگے گی۔ ہر جگہ بر ملائے میں بے غرض اور بے لوث خدمتِ خلق کرنا والے بھی ہیں لیکن تلاش کرنے کیلئے تھوڑی سی زحمت تو برداشت کریں جب تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے۔ تو اچھا عامل کیوں نہیں مل سکتا؟

تصویر اور رحمت کے فرشتے

سوال از: سلیم یزدانی۔ بارہ مولہ (کشمیر)۔
آپ جو تصویریں ٹائٹیل پر چھاپتے ہو۔ اُن کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بنیادی مسجد کے امام صاحب کا کہنا ہے کہ طہستانی دنیا جس گھر میں ہو گا۔ اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے۔ کیوں کہ جہاں تصویر اور کُتا ہوتا ہے۔ وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔
کیا ہمارے امام صاحب کی بات درست ہے۔
برائے ہر بانی اس پر روشنی ڈالیں۔ اور اگر یہ بات درست ہو تو تصویروں کے سلسلے کو بند کریں۔

تصویر کی ممانعت کا ہمیں بھی علم ہے۔ لیکن اس کی ممانعت کی جواب بنیادی وجہ کو یکسر نظر انداز کر کے شور مچانا اور دوا دلا کر ناشاید اسلامی روش نہیں ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تصویر خواہ کسی بھی طرح کی ہو۔ اس کا گھر میں رکھنا یا جیب میں رکھنا حرام ہے۔ اور جہاں تصویر ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوں گے تو پھر بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اور کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں سے رحمت کے فرشتے کوچ نہ کر گئے ہوں۔ حدیث ہے کہ بیت اللہ کے اندر بھی فرشتے موجود نہیں رہیں گے۔ اور مسجدوں میں بھی رحمت کے فرشتوں کو تلاش کرنے کے بعد مایوسی ہوگی۔ اس لئے کہ نازیوں کی جیبوں میں اور عاجیوں کی پیٹی میں حمد و پے اور دیال ہوتے ہیں۔ ان پر تصویریں چھپی ہوتی ہیں۔ اور آپ نے ایسا کوئی نازی یا حاجی نہیں دیکھا ہو گا۔ جو ناز اور طواف سے پہلے اپنی جیب کو خالی کر دے۔

ہر قوت اور سکے پر تصویر بنی ہوئی ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں گے کہ ہر قسم کی تصویر کی موجودگی سے رحمت کے فرشتے بھاگ جاتے ہیں تو پھر بھی مسلم کہ لیجئے کہ دنیا کے مقدس ترین مقامات بھی رحمت کے فرشتوں

نسل پرستی، شرک و بدعات، ماں باپ کی نافرمانی، بڑوں کی بے عزتی وغیرہ میں ہزاروں گناہوں میں چھوٹے بڑے اور نیک و بد سبھی مبتلا ہیں۔ اس جانب نہ توجہ ہے۔ نہ کسی کو احساس، نہ کسی کو اصلاح کی فکر اور نہ جذبہ تبلیغ۔ لیکن چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں بڑی بڑی باتیں کرنا سبھی کا ایک عام سا دھڑلہ بن گیا ہے۔ جو فقہ انگیزی کا بھی باعث بن جاتا ہے۔

طلسماتی دنیا خاموش طریقے سے دین کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ اور اس تصویر والے رسائل سے اللہ کے بندوں کی جتنی اصلاح ہوتی۔ اتنی اصلاح غیر تصادیر والے رسائل نہ کر سکے کیوں کہ ان رسائل کی پہنچ اللہ کے ان بندوں تک نہیں ہے جو دنیا داری اور ضلالت کا شکار ہیں۔ جو لوگ پہلے ہی سے محتاط زندگی گزار رہے ہیں۔ طلسماتی دنیا کے صاف ستھرے مضامین ان کی تشفی کے لئے کافی ہیں۔ لیکن جو لوگ غریباں رسائل اور فحش کتابیں پڑھنے کے عادی ہو چکے تھے۔ طلسماتی دنیا نے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے ہینٹاک قسم کی تصاویر شائع کیں۔ اور اس کا خاطر خواہ تجربہ برآمد ہوا۔ پھر بھی اگر ان تصاویر کو ازراہ احتیاط ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھے تو اس میں کوئی شکایت کی بات نہیں۔ لیکن طلسماتی دنیا کی ساری مصلحتانہ تحریک کو نظر انداز کر کے صرف تصویروں کی مخالفت کرنا بے فائدہ کی علامت ہے۔ اور اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان اصلاح نہیں بدخواہ ہے۔ اور امام مذکور کا یہ فرمانا کہ جس گھر میں ایسے رسائل ہوتے ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی علامت ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ ذوق گناہانے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جہاں گناہ ہوتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن اپنے گھر کی حفاظت کے لئے فقہار نے گناہانے کی اجازت دی ہے اگر ہر گھرنے کی دہر سے رحمت کے فرشتے رخصت ہو جاتا کرتے تو پھر فقہار کسی بھی صورت میں گناہانے کی اجازت نہ دیتے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی فرمان کی گہرائی میں پہنچے بغیر کسی بھی مسئلے میں آخری فیصلہ سادینا نئے نئے مسائل کو جنم دیتا ہے۔ اور اس سے بحث کے نئے نئے دروازے کھلتے ہیں۔

اگر تصادیر اس درجہ حرام ہیں کہ یہ جہاں بھی ہوں گی رحمت کے فرشتے وہاں سے بھاگ جائیں گے۔ تو کم سے کم اسلامی ممالک کے نوٹ اور سکے ہر انسانوں کی تصاویر پر نہیں ہونی چاہئیں۔ آج ہندوستان کے ہزاروں لاکھوں اشترے ڈرنے والے لوگ جب نماز پڑھتے ہیں ان کی جیبوں میں نوٹ موجود ہوتے ہیں اور ان پر گاندھی جی کی اور شوکت ذہیرہ کی تصاویر ہوتی ہیں۔ تو کیا ہم یہ کچھ لیں کہ کسی کی بھی نماز قبول نہیں

ہوتی۔ اور کسی مسجد میں بھی اب رحمت کے فرشتے موجود نہیں ہیں؟ ہمارے خیال سے اگر فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ دور میں مناسب تاویل نہیں کریں گے تو بے شمار لکھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہاسٹل اور شناختی کارڈ جیسی چیزیں بھی ممنوع قرار پائیں گی۔

آسیبی دکھ

سوال از شوکت فقیہہ۔ مبراہی۔

میرا ایک قریب کا دوست جو اثرات سیلان نبیٹ کا شکار ہے۔ حالیہ الحال اس کی مالی اور جسمانی حالات بہت خراب ہیں۔ اس نے ایک قائل سے اپنی شخصیت کرائی تو یہ چلا ہے کہ اس کو اثرات سیلان نبیٹ ہے۔ برائے ہر بات اس نبیٹ سے چھٹکارا پانے کیلئے کوئی عمل یا کوئی دعا یا کوئی نقش میسر ہو سکے تو آپ دیں۔ اس شخص کا جو بھی ہدیہ ہو گا میں ادا کر دوں گا۔ آپ کے ادارے کے نام پر۔

برائے ہر بات اس کا علاج جو اپنی خطا میں بھی دیں۔ اور رسالے میں بھی شائع کریں۔ تاکہ قارئین کو بھی پتہ چلے کہ اثرات سیلان نبیٹ کس طرح پریشان کرتے ہیں۔ اس شخص کا ہر بھتا کام بگڑتا ہے۔ اور مونڈھوں میں درد بھی ہاتھ پر میں درد، سر کا بھاری پن، سر کا چکرانا یہ سبھی علامتیں اس شخص میں موجود ہیں۔ اس علاج کے سلسلے میں کہیں وہ شخص بھٹک نہ جائے۔ یا کوئی شرک کا کام نہ کر بیٹھے۔ اس لئے میں بیچ میں پڑا ہوں۔

برائے ہر بات اس خط کا جواب جلد از جلد رد کر دینا۔ آپ کے دوست کو جن صاحب نے یہ بتایا ہے کہ وہ آسیبی اثرات میں مبتلا ہیں۔ تو ان ہی سے اس کا علاج بھی کرنا چاہیے تھا۔ جب شخص صحیح ہو تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن جب شخص غلط ہو۔ اور اس کی بچہ سے علاج کیا جا رہا ہو تو مریض کو مرض سے دیر میں نجات ملتی ہے۔ اور علاج غلط ہو رہا ہو تو نجات کے بجائے مرض اور زیادہ جسم کے اندر پھیل جاتا ہے۔

جہاں روحانی علمائے کے نام پر میٹار لوگ اگر جہالت و گمراہی کو فروغ دے رہے ہیں۔ یا اللہ کے بندوں کا آؤ بنانے میں مصروف ہیں۔ وہیں لاتعداد لوگ علمائے ہی کے ذریعہ توجید و منت کے پرچار میں بھی مشغول ہیں۔ اور یہ حضرات مناسب ہدیے لیکر خدمتِ خلق میں لگے ہوئے ہیں۔ ان سب کو نظر انداز کرنا یا ہر ایک عامل سے محتاط رہنا دوراندیشی نہیں صرف دہم ہے۔

اگر آپ یہ دیکھیں کہ کوئی عامل شرک اور گمراہی کی باتیں کر رہا ہے

حضرت علیؑ کا مشہور واقعہ ہے کہ غزوہ بدر سے ایک دن پہلے ان کے ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہو گئی۔ حضرت علیؑ نے ان سے کہا کہ مجھے ایسی کوئی دعا بتا دیجئے کہ جس کے ذریعہ میں دشمنوں پر غالب آسکوں حضرت خضر علیہ السلام نے بتایا کہ یہ دعا پڑھا کر دو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْعَالَمِ
الَّذِينَ آمَنُوا كَمَا يَعْلَمُ طَرِيقُكَ إِلَيْنَا يَا مَنْ يَخْتَمُ خَلْقَهُ
حَقٌّ يَا مَنْ هُوَ يَأْمَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ غَفِرُ لِي وَأَنْصُرُنِي
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اکابرین سے ان حروف مقطعات کی بے شمار فضیلتیں مردی میں اور اُن کے ذریعہ کمر اور آسیب کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ جو آسان بھی ہے۔ اور مؤثر بھی۔ حروف مقطعات کا یہ نقش ۲۱ دن تک پلایا جائے۔

249		
1129	1127	1125
1121	1120	1119
1120	1117	1116

اور یہ نقشِ مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔

۸۴۹	۸۴۹	۸۵۲	۸۴۸
۸۵۱	۸۴۹	۸۴۵	۸۵۰
۸۴۰	۸۵۲	۸۴۷	۸۴۲
۸۴۸	۸۴۲	۸۴۱	۸۵۲

لیکن مشورہ یہ ہے کہ اگر کسی عامل کے ذریعہ علاج کرائیں تو بہتر ہے۔

ان کو تکلیف کی وجہ کیا ہے؟

سوال از: محمد شفیق احمد مدنی ————— دہلی۔

غرض یہ ہے کہ طلسمات و دنیاویاں پڑھنے کا موقع ملا۔ پڑھ کر بچہ مایوسی ہوئی۔ دیوبند جیسے شہر آفاق قصبے سے اتنا ناقص اور بیکار پر چہرہ نکال کر عوام الناس کو گمراہی کی طرف ڈھکیل رہے ہیں۔ جس سے بھولے بھالے لوگوں کا ایمان کمزور ہو گا۔ اس گناہ کی ذمہ داری آپ کے سر ہوگی عارفِ مومنا گنڈہ تحویر جس کی اسلام ہمیں اجازت نہیں دیتا۔ اس کی آپ تبلیغ و تشریح کر رہے ہیں۔ جس سے ایمان میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ سلطان کو تو صرف توکل اللہ اللہ پر توکل رکھنا چاہیے۔ آپ جس طرح قرآن سے فال احوال جس طرح غیر مسلم راشی و بیکھ کر کوئی بھی کام کرتے ہیں ٹھیک اہل بیت کے نقش قدم پر آپ نے بھی یہی کیا۔ اس رسالہ میں کیا ہے۔

یہ علاج اس طرح کی چیزوں کے ذریعہ کر رہا ہے جو حرام اور ناجائز ہیں۔ یا ایسے کلمات پڑھنے کو بتا رہا ہے جن میں غیر اللہ سے مدد طلب کی جا رہی ہو تو بلاشبہ ان سب کو ٹھوکر مار دیجئے۔ باطل کے ساتھ جینے سے کہیں نہ بچو بہتر یہ ہے کہ ربیض حق کے ساتھ مرجائے۔ لیکن جب تک آپ پر کسی عامل کی شرک و فساد خرابیاں واضح نہ ہو جائیں۔ اور اس کا دھوکہ بار نہ ہونا آپ پر احتیاط نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے بارے میں بُری رائے قائم کرنا احتیاط کے دائروں میں نہیں۔ بلکہ دہم اور خوفِ بے جا کے دائروں میں آتا ہے۔ ۱۰۔ اس سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔

ادپری اشارت کے سلسلے میں اگر مقامی عاملین سے رجوع کیا جائے تو بہتر رہتا ہے۔ کیوں کہ جب اس طرح کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ تو مریض پر مختلف کیفیات طاری ہوا کرتی ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنے کیلئے حامل کا قریب مریض ہونا ضروری ہے۔

ادبیری اثرات کے لئے ہمارے اکابرین نے ہزاروں طریقے بتائے ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ حروفِ مقطعات کے ذریعہ اس کا علاج کرایا جائے۔ اور حروفِ مقطعات کے بارے میں اکابرین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر اس کا کچھ حصہ بھی بیان کرنے لگیں تو ایک کتاب تیار ہو جائے گی۔ مختصر یہ کہجئے کہ حروفِ مقطعات کے ذریعہ بہت سی چیزوں پر عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور بہت سے امراض کو دفع کیا جاسکتا ہے۔ شیخ ابوالحسن احرابی فرمایا کرتے تھے کہ زہر کے اثرات کو دفع کرنے میں حروفِ مقطعات تیر بہود ثابت ہوتے ہیں۔

بعض حضرات سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن حوف صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گورا کو مال و اسباب کی حفاظت کے لئے حروف مقطعات لکھ کر دیا کرتے تھے اور جہاں یہ تحریر رکھ دی جاتی تھی وہاں چوری وغیرہ سے حفاظت رہتی تھی۔

ایک مرتبہ مشہور بزرگ کمال دُرّانی دُرّیائے دجلہ میں سفر کر رہے تھے اور اُن کے ہاتھ میں حروف مقطعات کا انگوٹھی تھی۔ لوگوں کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ جس کے ہاتھ میں یہ انگوٹھی ہوتی ہے وہ غرق ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

بعض اکابرین دریا کا سفر کرنے وقت حروفِ مقطعات مٹی کی ٹھیکری پر لکھ کر لے جایا کرتے تھے۔ اگر دورانِ سفر طوفان آجاتا تو وہ ٹھیکری دریا میں پھینک دیا کرتے تھے۔ اس کے پھینکنے ہی طوفان دُب جاتا تھا۔ بعض اکابرین نے حروفِ مقطعات کی انگوٹھی کو استعمال کرتے ہوئے صرف اتنا اشارہ دیا ہے کہ ان حروف کی حقیقت ہم پر منکشف ہوگئی ہے۔ اس لئے ہم اس کو اپنے ساتھ رکھنا مفید سمجھتے ہیں۔

زیادہ مؤثر ذریعہ خدمتِ خلق ہے۔

ہمارے خیال میں اللہ کے کلام پر بھروسہ کرنا۔ اللہ ہی پر بھروسہ کرنے کے برابر ہے جو لوگ تعویذ گنڈوں کے اور تاثیراتِ قرآن کے قائل نہیں ہیں۔ وہ تو کل علی اللہ کے بھی قائل نہیں ہیں۔ شیطان بہت خوبصورتی سے مسلمانوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اور کلامِ الہی کی مخالفت ان لوگوں کی زبانی کرالیتا ہے جو کہ بظاہر توحید و سنت کا چمچا کر نوالے معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ پر بھروسہ کرنے کے بجائے دوسری نادک شیا پر اور ان کی تاثیرات پر ایمان رکھتے ہیں۔

جو لوگ تعویذوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ وہ سب کے سب دواؤں پر جڑی بوٹیوں پر اور غذاؤں پر اس درجہ بھروسہ کرتے ہیں کہ ایک صاحب ایمان کو اتنا بھروسہ اپنے ایمان پر نہیں ہوتا۔ ستاروں کی چال دیکھ کر کوئی کام کرنا اور کوئی اقدام کرنے وقت راشی وغیرہ کو ملحوظ رکھنا شرک نہیں ہے۔ جو لوگ ان باتوں کو شرکیات کے قبیل سے کہتے ہیں وہ چہالتِ خالفتہ میں مبتلا ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دور میں ہر وہ شخص جو ایمان بھل کا ترجمہ بھی نہیں کر سکتا۔ وہ بڑے بڑے علماء کو آنکھیں دکھاتا ہے۔ اس دورِ ترقی میں سب سے زیادہ باعثِ افسوس ہوتا ہے کہ انسان شرم و حیا سے مطلقاً محروم ہو کر رہ گیا۔ شرم و حیا نہ ہونے ہی کا یہ وبال ہے کہ جن لوگوں کو چھپے کلمے یاد نہیں ہیں۔ وہ فتوے جاری کر رہے ہیں۔ اور علماء پر اٹھتیاں اٹھا کر یہ سمجھ رہے ہیں کہ انہوں نے جائز و ناجائز کی بحث کا حق ادا کر دیا۔

آپ جیسے لوگوں کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ کو کیا تکلیف ہے جس کی وجہ سے آپ تنقید و اعتراضات کے پتھر اچھالتے ہیں۔ کیوں کہ جن حضرات صرف حسد و بغض کی وجہ سے بھی شور مچاتے ہیں۔ خدا کرے ایسا نہ ہو۔ کیوں کہ جہالت اور بے شرمی کی وجہ سے جو گناہ بڑے ہوتے ہیں وہ تو معاف بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو خطائیں حسد اور کمزوری کی وجہ سے سرزد ہوتی ہیں۔ وہ کبھی معاف نہیں ہوا کرتیں۔

آخر میں آپ کے بطور نصیحت یہ گزارش ہے کہ اسلامی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور علماء اور صلحاء کی صحبت اختیار کریں۔ اور جینک دین شریعت کے مزاج کو پوری طرح نہ سمجھ لیں۔ اور اپنی فکری کمزوریوں سے نجات پالیں۔ زبان و قلم کو تیسرے اور مباحثہ کرنے سے روکیں۔

طہاساتی دنیا کے علاوہ بھی جو رسائل یا کتب روحانی علیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمات کر رہے ہیں۔ اور رسائل و کتب کے علاوہ جو حضرات تعویذ گنڈوں کے ذریعہ علاج و معالجے کی انتھک خدمات میں مصروف ہیں۔ وہ سب قابلِ قدر ہیں اور عزت و توقیر کے بھی مستحق

جو کہ ایک سچے مسلمان کے لئے قطعی غیر ضروری ہے۔ خدا را ایسے مواد سچا پائا کریں۔ جس سے دین کی توبہ ہو۔ روپیہ کمانے کے ہزاروں راستے ہیں۔ ان میں سے جائز اور ناجائز کا فرق کرنا بہت آسان ہے۔ بشرطہ اُدی کا اپنا مفاد ہی صرف نہ ہو۔

امید ہے میری اس ناقص مشورے پر ٹھنڈے دل سے فوراً کیجئے گا۔ اور مجھ سے جو غلطی ہوئی ہو اس معاف فرمائیں گے۔

طہاساتی دنیا نہ صرف یہ کہ عوام و خواص میں مقبول ہے۔ بلکہ یہ رسالہ **حاج** حلقہ ملکہ اور حلقہ محدثین میں بھی دولتِ مقبولیت سے سرفراز ہے۔ اور اس کی معنویت اور افادیت کے کبھی لوگ قائل ہیں۔ ہاں کبھی کبھی اس کی مخالفت اگر ہوتی بھی ہے تو ان لوگوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو علم و معرفت کو بے ہیں۔ اور جن بے چاروں کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ توحید و سنت کے کہتے ہیں اور دین و ایمان کس چیز کا نام ہے۔ وہی قسم کی مخلوق رکھنے والے لوگ طہاساتی دنیا جیسے عظیم الشان رسالوں کی حقیقت کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ کیوں کہ انہیں دین و شریعت کی حقیقت ہی معلوم نہیں ہے۔ جو لوگ توحید و سنت کے حقیقی مفہوم سے نااہل ہیں وہ بے چارے طہاساتی دنیا کے بے لوث خدمات کو کیا سمجھ سکیں گے۔

ہم نے آپ کے خط کو جوں کا توں شائع کر دیا ہے۔ تاکہ قارئین اندازہ کریں کہ طہاساتی دنیا اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والوں کی تعلیمات کا خزانہ کتنا ہے۔

آپ کے مختصر خط میں اردو زبان کی کئی موٹی موٹی غلطیاں موجود ہیں۔ جو آپ کی کم خواندگی کی چٹلی کا اہی ہیں۔ اور خود بول کر یہ ہتار ہی ہیں کہ آپ پرائمری اسکول میں بھی اچھے نمبروں سے پاس نہیں ہوئے ہوں گے۔

بہتر ہو گا کہ طہاساتی دنیا جیسے کارہائے نمایاں انجام دینے والے رسالوں پر تنقید کرنے سے پہلے آپ اپنی ذات کی تصحیح فرمائیں۔ اور غلطیوں کی اصلاح کریں۔ دوسروں پر اعتراض کرنا بہت ہی آسان ہے۔ لیکن اپنی غلطیوں کی گرفت کرنا بہت دشوار ہے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے وہ تمام برگزیدہ بندے ہیں۔ ہم اور آپ جن کے قدموں کی دھول سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ جب تعویذ گنڈوں کو برحق سمجھتے تھے۔ اور وہ خود بھی بسا اوقات اس خدمت میں مصروف رہے۔ ان سے زیادہ اللہ پر بھروسہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے تو کل علی اللہ کی شان کو برقرار رکھتے ہوئے تعویذ اور گنڈے کی خدمات انجام دیں۔ اور روحانی علیات کے ذریعہ اللہ کے دین کی مثالی خدمات انجام دے کر یہ ثابت کیا کہ اسلام پھیلانے کا سب سے

لیکن ابھی تک اُن کے جوابے محدود ہے۔ نہ معلوم جواب سے کیوں نہیں فوازا جاتا ہوں۔ اگر میری کوئی غلطی ہو تو اُسے درگزر فرمائیں۔ اور جواب بہت جلد تحریر فرمائیں۔

آپ کا طلسماتی دنیا پڑھنے کے لئے دلی بیجا رہا تھا۔ ایک سندھی پاکستانی میری سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے رسالہ دیکھ کر بڑی معذرت سے خرید لیا۔ میں دنگ رہ گیا۔

نوٹ: کیا اچھا ہوتا کہ آپ اپنے رسالے کی قیمت ۲۰ روپے کر دیں۔ دس ہارے، پسند نہ تو کم ہے۔ اور اس رسالے کا نام طلسماتی دنیا خاص کر رکھ دیں۔ اور اس کو کچھ ضخیم کر دیں۔ اور عوام کے سامنے کوئی نئی تحریر لائیں۔ تاکہ عوام اس کی قیمت ادا کرنے میں آسانی سمجھیں زیادہ دینے میں دشواری نہ ہو۔

آج سے دو سال قبل ہم نے جو کچھ مولانا اسعد مدنی کے بارے میں **جواب** لکھا تھا۔ وہ حقیقت کی عکاسی تھا۔ بعض لوگ ہمارے قلم سے مولانا کی تعریف و تحمید سنکر چراغ پا ہو گئے تھے لیکن ہم نے زندگی میں کبھی حق بات لکھتے وقت اس بات کی پروا نہ کی ہے کہ پڑھنے والوں پر اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے۔ اور چہروں پر طوفان بکھریں گے یا سکون ٹھائیں مارے گا۔

مولانا اسعد مدنی نے دارالعلوم دیوبند کو اپنی تحویل میں لینے کے بعد دارالعلوم دیوبند کے نظام میں چارچاند لگائے ہیں۔ انہوں نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے بعد دارالعلوم کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔ اور اس کی عزت و عظمت کو بڑھا دینے کے ساتھ ساتھ ملازمین کو بھی خوش حالیاں عطا کی ہیں۔ اور انہوں نے شروعاتی نظام کو بھی متاثر نہیں ہونے دیا۔ جبکہ اُس دارالعلوم میں جو فکری طور پر حضرت قاری طیب صاحب سے فکری طور پر وابستہ ہے۔ وہاں آج تک کوئی مجلس شوریٰ تشکیل نہ دی جاسکی۔ کیا انہیں پورے ملک میں چند افراد بھی ایسے دستیاب نہ ہو سکے جن پر وہ بھروسہ کر سکیں۔

ہم نے اس موضوع پر دو سال پہلے طالب علمانہ زبان میں کچھ عرض کیا تھا۔ لیکن آج تک اس کی کوئی مشغولانی نہ ہو سکی۔ آج تک بھی وہاں کوئی مجلس قائم نہ ہو سکی۔ اور نہ ہی طلباء اور ملازمین کے ساتھ انصاف ہو سکا۔ عمارت کو بڑھانے سے کہیں زیادہ ضروری یہ ہے کہ جو لوگ اس سے ملازم کی حیثیت سے وابستہ ہیں۔ ان کو بروقت تنخواہ دی جائے۔ اور ان کی تنخواہوں میں مناسب اضافے بھی کئے جائیں۔ تاکہ ان کی خودداریاں کسی کے سامنے پامال نہ ہوں۔

ہم نے کچھ اصولوں کی بنیاد پر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب

ہیں۔ اور اگر وہ ثابت کے بھی۔ ان میں جو لوگ خالصتہ دھوکہ دہی میں مبتلا ہوں۔ اور لوٹ کھسوٹ والی پالیسی پر عمل رہے ہوں تو ان کے خلاف آواز اٹھانا اور اُن پر تنقید کرنا بظلمہ حسانات ہے۔ لیکن تعویذ گنڈوں ہی کو خلاف اسلام سمجھنا اور تمام عاملین کا مذاق اڑانا اور ان کو توحید و سنت کا مخالف اور مخالف سمجھنا کسی نہیں بلکہ ایک ایسی بدی اور سرکشی ہے جس کا براغور اور شیطنت سے جڑا ہوا ہے۔

آپ کے خط کے جواب میں بعض جملے ہمارے قلم سے تلخ اور تند قسم کے عمل گئے تھے ہیں۔ یہ سب صرف آپ کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ ان سب افراد کے لئے ہیں جو جہالت اور ناخواندگی کا شکار ہو کر بھی اپنے سے زیادہ بڑے والوں اور اپنے سے زیادہ خدا سے ڈرنے والوں کے خلاف بولتے رہتے ہیں۔ الفاظ کی تلخی اور تندگی کی میں معافی چاہتا ہوں۔ لیکن میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنی فکر و سوچ پر بڑی ہوتی گرد جہالت کو صاف کریں۔ اور بند آنکھوں سے عقائد کی کتابوں کا مطالعہ نہ کریں۔ جس طرح کے تعویذوں کی اور گنڈوں کی مخالفت کی گئی ہے۔ اُن سے اس تحریک ملیات کا جو ہمارے اکابرین نے شروع کیا ہے۔ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ روحانی ملیات جن میں شرکیہ عقائد کی آمیزش نہ ہو۔ نہ صرف یہ کہ وہ جائز ہیں۔ بلکہ دین اسلام کی تبلیغ کا سب سے زیادہ موثر ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اُن کے پیچھے لاطلی لیکر بھاگنا دینداری نہیں جہالت اور پامال بن ہے۔

مولانا مدنی اور طلسماتی دنیا

سوال از: (نام و پتہ نہ لار)

آپ کے رسالے میں مولانا اسعد مدنی صاحب پر جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ بالکل بر محل اور بزموقعہ ہے۔ آپ کا یہ اقدام نہایت ہی قابل ستائش ہے۔ ایسے لوگوں کی آج کل سخت ضرورت ہے۔ جو انصاف اور اعتدال پرستی کا مظہر ہوں۔ ملت سازی اور لیبا پوتی کرنے والے تو نہ ادھر کے ہوتے ہیں نہ ادھر کے ہوتے ہیں۔ کسی کی مخالفت یا رقابت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک بحیثیت عناد و دشمنی اور دوسری اس لئے کہ تاکہ کام کرنا یا منہج ڈھنگ سے کام انجام دے اور اپنے کام سے لوگوں میں وقار و عزت قائم کر سکے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مولانا اسعد مدنی صاحب پر آپ کے جتنے مضمون بطور مخالفت شائع ہوئے ہیں۔ وہ اسی آخری قبیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر کرے زور قلم اور زیادہ۔ اس سے قبل میں نے آپ کی خدمت میں کئی خطوط ارسال کیے۔

جو ہمیں آسانی سے کر سکیں۔ قرآن پڑھتا ہوں۔ اس میں بھی دل نہیں لگتا ہے۔ اور زبان سے گالی محل جاتی ہے۔ اگے خدا حافظ۔
خدا آپ کو بخیر و عافیت رکھے۔ (راہیں)

کر رہے ہیں۔ اور فی الحال دانا معلوم فیض محمد تھپاکاٹھ لکھنؤ پر منسلک ہر لکھنؤ
میں زیر خدمت ہیں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے حافظ قرآن ہوں اور
عربی سوئم تک تعلیم یافتہ بھی ہوں۔ کافیہ کی جماعت پوری ہو چکی ہے۔
عرض خدمت یہ ہے کہ میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ جاتا ہوں۔
اور میرا دماغ سرچشمہ کر رہا ہے۔ میں اپنے غصے کو برداشت کر مٹی کو شیش
کرنا ہوں۔ لیکن برداشت نہیں کر پاتا ہوں۔ اور میرے گھر میں ہمیشہ تنگدستی
رہتا ہے۔ اور میرے گھر میں ہر ایک اپنے آپ کو بڑا جانتا ہے۔ کوئی کسی کو کچھ
نہیں کہتا ہے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میرے گھر میں کچھ کام کرتے ہی گیا ہے۔
ادیم لوگوں کی پریشانی پر سب ہر سٹلے دہڑ دے رہے ہیں۔ اور جب میرے
بڑے بھائی کی شادی ہوئی ہے۔ جسے گھر میں اور آفت آنکھڑی ہے۔ ہمیشہ
کسی نہ کسی کی طبیعت خراب رہتی ہے۔ اور میں تو غصے سے پاگل ہو جاتا ہوں۔
معمولی معمولی باتوں پر مجھ کو غصہ آ جاتا ہے۔ اور میں گھر سے ناراض ہو کر
ایک ایک دور و بہتر فائدہ ہو جاتا ہوں۔ رہتا ہوں گاؤں ہی میں لیکن
گھر نہیں جاتا ہوں۔ اور نہ ہی کانا وغیرہ گھر کھاتا ہوں۔ اور اس وقت
میں گھر سے بھاگ کر بھیوڑی میں زیر قیام ہوں۔ لیکن جب میں پڑھتا
تھا تو کچھ دنوں تک میرا دل جتا تھا۔ لیکن پھر بعد میں میرا دل ہٹ جاتا تھا
اور جب میں پڑھتا چھوڑ دیتا تو بعد میں ایک ہی پہنے کے اندر اسٹوس
ہونے لگتا ہے۔ پھر پڑھتا میں لگ جاتا تھا۔ اسی وجہ سے بہت مشکل ہے
حفظ پورا کیا ہوں۔ اور اب پڑھتا چھوڑ کر بھٹتا بھی رہا ہوں۔ اور یہاں
اگر درہد کی ٹھوکرین کھا رہا ہوں۔ اگر میں کوئی کام بھی کرتا ہوں تو
افسوس سے کرتا ہوں۔ لیکن بعد میں میرا جی گھبرا جاتا ہے۔ اور چھوڑ دیتا
ہوں اور کچھ لوگوں کا کہنا بھی ہے۔ کہ میری پیدائش ہی کے وقت سے میرے
اد پر کچھ سوار ہو گیا ہے۔ اور جب نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اور
کرنے کیلئے قدم اٹھاتا ہوں تو پتہ نہیں کیوں میرا دل برائی پر آمادہ
ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ارادہ کرم میرے لئے کچھ کیجئے۔ یا پھر کوئی وظیفہ
بتائیے۔ اور اب میرا دماغ و ذہن کمزور بھی ہوتا جا رہا ہے۔ پہلے تو
میں ایک مرتبہ سبق کو سن کر یاد کر لیتا تھا لیکن اب میں اگر کوئی چیز سنتا
ہوں تو بھول جاتا ہوں۔ کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں تو بھی آگے پڑھتا
ہوں۔ اور پیچھے بھول جاتا ہوں۔ اور ہمیشہ اپنی قسمت کو لعن طعن کرتا
رہتا ہوں۔ اتنا پڑھا لکھا ہو کر بھی میری زبان سے خدا کے ادب پر بھی
معاملیہ مل جاتی ہے۔ اور ہمیشہ اپنی بد قسمتی پر ایک ٹینشن بنا رہتا ہے۔
ادب ازبیلہ کیا لکھوں۔ مجھ میں نہیں آتا۔ اور میرے کئی ساتھی (مطلوبہ)
نویسنہ میں زیر تعلیم بھی ہیں۔

فست کی خرابی اور علاقہ کی ابتری تو اپنی جگہ۔ لیکن ابلیس لعین نے آپ کو ایسی دلدلوں میں پھنسا دیا ہے کہ جہاں پھنس کر رہا ہے تو ایمان انسانیت اور آدمیت بھی پامال ہو جاتی ہے۔ اور انسان انسانیت کے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں خدا ان بھی اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوتے ہیں۔ اور کیفِ خسوس ملتے ہیں۔

ایمانیادنا اللہ۔ خدا کے نام پر کمالی تو کفار و مشرکین بھی نہیں دیتے۔ وہ بُت پرستی کی نجاست میں پوری طرح ملوث ہونے کے بعد بھی خدا کو گالی دینے کی غلطی نہیں کر سکتے۔ اندازہ یہ ہوتا ہے کہ بد نصیبی اور مصاشی الجھنوں اور گھریلو جھڑپوں نے آپ کو کسی قابل نہیں چھوڑا۔ آپ شاید غولہ بے بس میں نہیں ہیں۔ ان مسائل، مصائب اور مصائب سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ زندگی کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں صرف کریں۔ اور لا تَعْبُدُوا مَرْتَبَةً لِأَخْوَالٍ وَلَا أَقْوَامٍ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھیں اور لا تَعْبُدُوا مَرْتَبَةً لِأَخْوَالٍ وَاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھیں۔ ان معمولات سے آپ کے گھر میں باہمی رنجش کا خاتمہ ہو گا۔ گھر میں سفاقتی اور اس داناں کے پھول کھلیں گے اور وسعتِ رزق کی بہاروں سے آپ کا گھر ہلکا پھلکا ہو جائے گا۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اور شیطانِ لعین کی چالوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں۔ کمالی تو اپنے ماں باپ کو دینا بھی کفر و فسق کے برابر ہے اور داناں باا کے خالق کو کمالی دینا تو شاید دنیا میں سب سے زیادہ جھڑپناک گناہ ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ توبہ و توبہ کا درد رکھیں اور صبر و جہل میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہیں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ پروردگار آپ کی اصلاح فرمائے۔ آپ کے گھر کی رنجشیں رفع فرمائے۔ ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے اور آپ کو فیض و محبت اور اشتغالِ انگیزی سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کو آپ کے تمام گھروالوں کو امراض و مصائب سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ظلماتی دنیا مندو کجا ذیل پتے سے تحریر فرمائیے
توزیر بک ڈپو۔ ۱۱۳۔ ایس بی روڈ، نیو سینما، آفس سول

علم النفس

ایک قدیم پراسرار اور تیسرا کد علم

یہ علم زندگی میں پیش آنیوالے حادثوں اور انقلابات سے آپ کو پیشگی آگاہ کر سکتا ہے

آخری حصہ

سکتے۔ اگر آپ اس کی مشق کریں گے تو چند یم میں آپ کا دل وہ سب کچھ سننا دیا کرے گا۔ جو عالم غیب میں ہو رہا ہے۔ دل کی آواز بند رہی ہو یا سنی ہو جاتی ہے۔

بعض اصحاب نے ان آوازوں کی مطلق کیفیت بیان کی ہے۔ مگر میں اُسے سوائے لطف سخن کے اور کچھ قبیح نہیں سمجھتا۔ مجھے صرف اسی قدر تحقیق ہے کہ ابتدا میں آواز مکھی کی آواز کی طرح آتی ہے اور بتدریج با معنی بنتی جاتی ہے۔ جو صاحب اس مشق کو کریں ان کو لازم ہے کہ جب غیب کی خبریں ان کو ملنے لگیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں۔ ورنہ نقصان پائیں گے۔ بس خود ہی لطف اندوز اور دنیا کے اسرار سے واقف ہوتے رہیں۔ اور یہ ایک ایسا لطف ہے کہ اس کا عامل ضیا کی باتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ عامل بن جاتا ہے تو کافوں کو بند کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر ہر وقت دل کی آواز سنائی دیتی رہتی ہے۔

جس دم کی ابتدا میں عامل پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور جب قاعدہ وہ تصور میں محو ہوتا ہے تو نیند کے جھوٹے آتے ہیں۔ یہ حقیقت میں نیند نہیں ہوتی۔ بلکہ سکون اعضاء کا ایک کیف ہوتا ہے۔ نیند تو قدرت نے ایک معینہ وقت پر رکھی ہے۔

آپ نے اکثر تجربہ کیا ہو گا۔ کہ آپ آنکھیں بند کئے بیٹے ہیں اور ایک نیم بے ہوشی طاری ہے۔ آپ باتوں کی آوازیں سنی رہے ہیں آنے جانے والوں کے پاؤں کی چاپ سننے ہیں۔ مگر بظاہر سو رہے ہیں۔ اس کو حقیقت میں نیند نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ سکون اعضاء ہے۔ چوں کہ جس دم کی مشق باوجود قصورات کے پختہ کرنے میں اعضاء کو بے حد سکون حاصل ہوتا ہے اسلئے محاب کی ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ کیف ابتدا میں ہی ہوتا ہے چند روز کے بعد یہ طاقت بدل جاتی ہے۔ اور آپ مشق میں بالکل بے شمار رہ سکتے ہیں۔ مصوفی نے ان مقامات کو چند در چند سقیم سے ایسا لا حاصل

دل کی دھڑکن سے ایک بار ایک آواز پیدا ہوتی ہے۔ جو ہم سن نہیں سکتے۔ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ یہ آواز گھڑی کی آواز کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن دیگر آوازوں کی طرح ہل اور بے معنی نہیں ہے۔ بلکہ با معنی ہے۔ اور اس میں قدرت کے اسرار کا اظہار ہوتا ہے۔

بعض اصحاب کا بیان ہے کہ اُتو جو ایک پردہ ہے۔ وہ خاص طریق پر ہوتا ہے جس میں قدرت کے اسرار نمایاں ہوتے ہیں اور یہ بہت مشہور ہے۔ اور اُتو پرندے کے متعلق بہت سے افسانے مشہور ہیں۔

ان کی کیا حقیقت ہے۔ لیکن اُتو کے آوازوں کی حقیقت کچھ ہو یا نہ ہو۔ مجھے اس سے بحث نہیں۔ اگر آپ اسرار باطنی کی آواز سننا چاہتے ہیں تو خود آپ کے دل کی آواز قدرت کا گراموفون یا آلہ کبریا الصوت ہے۔ دل کا کشن، اسرار قدرت اور گنجینہ فطرت سے ملا ہوا ہے۔ اگر آپ کو عالم باطنی کے افسانے سننے کا شوق ہے۔ تو آپ اُتو میں تلاش کیوں کرتے ہیں۔ خود اپنے دل کی آواز سنیں۔ آپ کا دل قدرت کا مکمل ہاجر ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے دونوں کافوں کو روٹی سے مضبوط بند کر لیں۔ تاکہ بیرونی آواز مطلق سنائی نہ دے اور ایک گوشے میں سر جھکا کر بیٹھ جائیں۔ مگر بالکل ساکن و ساکت ہو کر بیٹھیں اور اپنے دل کی طرف توجہ کریں۔ منہ سے لمبی سانس زور سے سینے میں بھر لیں۔ اور ناک کے ذریعہ خارج کریں۔ چند دن کی مشق میں دل کی دھڑکن کی آواز آپ کے کافوں میں آنے لگے گی۔ پھر چند یم کے بعد مکھی جیسی آواز کا احساس ہونے لگے گا۔ پھر چند دن کے بعد تلفظ سمجھنے لگیں گے۔ پھر صاف اور واضح باتوں کی آواز آپ کے کافوں میں آنے لگے گی۔ اور جو کچھ عالم باطن میں ہو رہا ہے۔ آپ وہ ہی دل سے من و عن سننے لگیں گے۔ اور وہ اسی طرح ہے کہ عالم باطن کی مثالوں کو دل کی مشین جذب کرتی ہے۔ اور وہی دہرائی ہے۔ جو عالم غیب سے جذب کیا ہے۔ مگر ہم دنیا کی باتیں ہمیں اُسے سن نہیں

دوست اور دشمن کا احساس ہے۔ ایک پرندہ اپنے ہم جنس اور غیر مکلف پرندے سے خوف نہیں کرتا۔ مگر جو پرندے اس کے کھا جانے والے ہیں۔ ان کے صورت دیکھ کر اڑ جاتا ہے جس کے یہ سخی ہیں کہ حیوانات میں احساس ہے اور سمجھنے کے قواعد نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے کہ انسان اپنے خیالات کا اثر دوسروں پر ڈال سکتا ہے اور اپنے خیال سے دوسروں کو موثر کر سکتا ہے۔ سرگرم میں جن اصحاب کی مشق بڑھی ہوئی ہے۔ وہ اکیلے تمام انجن اور محافل کو موثر کر دیتے ہیں۔ جب آپ قاعدہ تصدیق کی مشق شروع کریں گے تو آپ میں اس قدر قوت پیدا ہو جائے گی کہ آپ ہر مافل اور لایعقل کو موثر کر سکیں۔ چونکہ آپ قاعدہ تصدیق پر عامل ہو رہے ہیں۔ اور آپ کے قلب میں رحم کے جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس لئے جو غور خواہ اور آپ کا دشمن سامنے آئے گا۔ آپ اپنی برقی قوت سے اس کو اپنے اوپر رحم بناسکیں گے۔ اب دشمن آپ کو ستلے گا۔ نہ سانپ کاٹے گا۔ بلکہ سب آپ کے دوست بن جائیں گے۔ تصدیق یعنی ایسا کسی کو تکلیف نہ دینا۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اول تو ظاہری طریق پر اپنے آپ کو دوسروں کے تکلیف دینے سے روکیں۔ ہاتھ سے زبان سے غرضیکہ ہر ہر عضو سے حرکت نکال دیں۔ جس سے کسی کے دل کو تکلیف پہنچے اور مختصر طریق پر یہ کہ قصد کریں کہ میں کسی کو تکلیف نہیں دوں گا۔ چاہے وہ میرا دشمن ہی ہو ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اور زیر علم النفس اس کی مشق کا قاعدہ یہ ہے کہ آپ بستر پر غیبِ انام سے لیے ہو کر لیٹ جائیں۔ کسی شکر و رونی سے بند کر لیجئے اور قری شکر جاری کیجئے اور منہ کے ذریعہ سے ایک لمبی اور گہری سانس لینے میں بھر پئے۔ اور قری شکر کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ باہر کو نکالنے اس کا لحاظ رہے کہ سانس لیٹھ لیں گشید زور سے کریں اور باہر آہستگی سے نکالیں قری شکر سے اور تصور کریں کہ میں ظلم و ستم رد اور تصدیق کو اپنے قلب سے باہر نکال رہا ہوں۔ یہ مشق روزانہ تیس منٹ کیجئے۔ اس مشق میں لینا سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ آپ اس ذوق میں خود ہی بہت دیر تک مشق کرتے رہیں گے۔ چند روز میں آپ کا دل اس قدر صاف ہو جائیگا کہ کسی کی طرف سے آپ کے دل میں۔ غصہ اور کاوش نہ رہے گی ہر شخص کے واسطے آپ کے دل میں رحم ہوگا۔ اب جو شخص اور جو حیوان آپ کو دیکھے گا وہ آپ کے قلبی رحم سے متاثر ہوگا۔ اور خود اس کے دل میں جذباتِ رحم پیدا ہو جائیں گے۔ اور آخر کار یہ اثر یہاں تک بڑھے گا کہ آپ کے سامنے بھیڑ اور بکری۔ سانپ اور رشتی برابر ہوں گے۔

قاعدہ ۱۰۔ واروہ کی نہ کسی صحبت میں تقریباً تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے اور اسلام نے تو اسے فرائض میں داخل کیا ہے اور اس کی تعمیل کی بہت ہی تاکید کی ہے۔

مسئلہ ہذا دیا ہے اور میں اسے کوئی وقیح نہیں سمجھتا۔ یہ تقایم کیا ہیں۔ ان کو میں ایک واضح مثال سے بیان کرتا ہوں۔ ہم کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانا ہے اور درمیان میں فاصلہ مثلاً دس میل کا ہے۔ اب ایک مسافر چلا اور مقام مقصود کو پیش نظر رکھ کر راستہ طے کرنا شروع کر دیا۔ راستے میں بل بھی ملے۔ عمارتیں بھی ملیں۔ سڑک کے موڑ بھی ملے۔ درخت بھی ملے۔ غرضیکہ چند در چند مقامات ملے۔ مسافر سب کو طے کرتا ہوا منزل مقصود پر جا رہا ہے۔ کتابوں کے مؤلفین نے کیا کام کیا ہے کہ اس راستہ کے ہر ہر قدم کا نشان دیا ہے کہ فلاں جگہ عمارت ہے۔ فلاں جگہ پل ہے۔ فلاں جگہ فلاں درخت ہے اور فلاں جگہ فلاں درخت ہے اس سے سوائے طول کلام کے راہرو کو کوئی خاص فائدہ نہیں۔ البتہ اس کی ضرورت ہے کہ اس راستہ کے دو چار مقامات کے پتے دیدیتے جائیں۔ تاکہ مسافر منزل مقصود پر سیدھا چلا جائے اور راستے میں پھیکے نہیں اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہم ہر نشان راہ اور ہر قدم کے فاصلے کو بتائے جائیں۔ قدم قدم کا نشان بتانا سوائے طول کلام کے کوئی مفید نہیں۔ جب مامل جس دم کی مشق شروع کرتا ہے تو جو جو علامات ابتدائی ظاہر ہوتی ہیں۔ ان پر خود ہی عبور کرتا چلا جاتا ہے۔ اصل علم النفس میں نفس ہے۔ جب آپ اپنی سانس کے روکنے پر قادر ہو جائیں گے۔ وجہ کیفیات سامنے آنا شروع ہو جائیں گی۔

قاعدہ ۱۱۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے گلستان میں ایک شعر تحریر فرمایا ہے جو یہ ہے۔

ازاں مار بر پائے را می زند کر تر سردش را بکوبد جنگ

یعنی سانپ اس لئے پاؤں میں کاٹتا ہے کہ اس کو اس بات کا خوف ہے کہ میں یہ میرا شکر چل دے۔ اگر سانپ کے دل میں اپنے مارے جانے کا خوف نہ ہو تو پھر وہ بھی کسی کو مارنے کی سعی نہ کرتا۔

اس شعر میں علم النفس کے قاعدہ تصدیق لاہنسا، کا ذکر ہے جس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو تکلیف نہ دو۔ جب آپ کسی کو تکلیف نہ دیں گے وہ بھی آپ کو تکلیف نہ دے گا۔ اسی قانون کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ہزرگوں کو سانپ سے شیر سے اور دیگر دندوں سے کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اور وہ ان سے خوف کھاتے ہیں۔

آپ یہاں شاید یہ اعتراض پیدا کریں کہ مثلاً شیر کسی کو جذبہ خوف یا انتقام کے ماتحت نہیں چالتا۔ بلکہ وہ اپنی غذا کے لئے چالتا ہے اس اعتراض کا جواب میرے بیان میں آجائے گا۔ ایک سانپ آ رہا ہے۔ جس اسکے مارنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن وہ خوف زدہ ہے تو اس کے خوف کو ہم کس طرح دور کریں اور کس طرح اس کے دلیں ڈال دیں۔ کہ یہ تیرے دشمن نہیں۔ بلکہ دوست ہیں۔ اس کے لئے آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حیوانات میں اپنے

بس مشق ختم ہوگئی۔ چند روز کی مشق میں راکیس یوم تک آپ کے چہرہ پر حال روشنی، سُرخ پیچا ہونا شروع ہو جائے گی۔ آنکھیں سرخ اور ہارون چاہیگی۔ اور ہارون ہوں جیسارعب تم میں پیدا ہو جائے گا۔ ہر شخص آپ کے سامنے کزوری کا اظہار کرے گا۔ اور لوگوں کے دلوں میں آپ کی وقعت پیدا ہوگی۔ اس مشق میں اس قدر قوت ہے کہ آخر میں ایسا شخص اکثر آنکھیں بند کئے رہتا ہے۔ یا منہ پر نقاب ڈال لیتا ہے۔ کیوں کہ اس کے نظارہ سے آنکھیں چُندھی جاتی ہیں۔ کوئی اس کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ ایسا شخص اپنی آنکھوں سے اُگ لگا سکتا ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اس عمل میں گری بہت ہوتی ہے۔ اس قاعدہ کی مشق کرنے والا سخت سردی میں بھی کپڑا نہیں پہن سکتا۔

میں نے لاہور میں ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ سخت سردی میں بھی نہ رہتا تھا اور قطرات عرق اس کے چہرے پر ہوتے تھے۔ اس کی آنکھوں میں جلال تھا۔ اور جسم نہایت قوی تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ اس نے کوئی کشتہ کھایا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ طلوع آفتاب کی مشق کیا کرتا تھا۔ لیکن عامل کو لازم ہے کہ جب جسم میں حرارت پیدا ہو جائے تو اس مشق کو چند دن کے لئے روک دے۔ ترک کر دینے سے حاصل شدہ طاقت میں کمی نہیں آئے گی۔ اگر جسم میں حرارت پیدا ہونے کے بعد بھی مشق جاری رکھے گا تو خوفِ جنوں اور دیوانگی ہے۔ مُمْنَانُكَ لَا عَلُوَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيُّ الْخَلِيُّ

بقیہ: اسمائے محسنی

وہ مرد ہو یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے سندھ جزیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت باطل اپنا رخ جانبِ جنوب کے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچا کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۰	۱۷	۲۱
۱۶	۲۲	۲۳	۱۱
۱۹	۱۵	۱۲	۲۶
۱۳	۲۵	۲۰	۱۳

ان تمام نقش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر ۲۷ مرتبہ یا باسطا پڑھ کر دم کر دے تو ان کی تاثیر میں اور بھی اضافہ ہو جائے۔ یروں کو اس بات کی تاکید کجائے کہ بزرگ کے کپڑے میں نقش کو پیک کر کے اپنے ہاتھ یا دھڑا میں اور عورتوں کو اس بات کی تاکید کجائے کہ بزرگ کے کپڑے میں نقش کو پیک کر کے اپنے ہاتھ یا بازو پر باندھیں۔ جاری

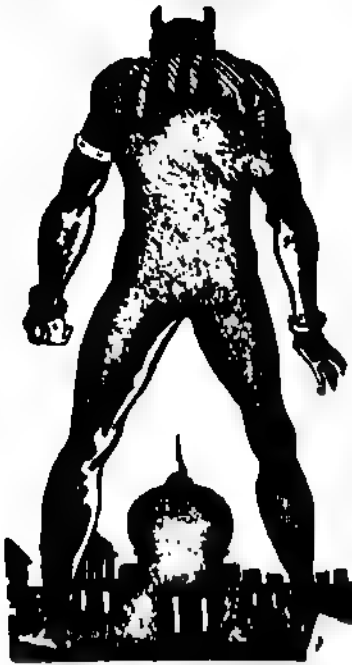
علمائے اسلام نے جو وعدہ فرضیتِ روزہ کے لئے بیان کئے ہیں۔ کچھ عجیبے اس میں پارانے دم زدن نہیں۔ تاہم میں اس قدر عرض کروں گا کہ یہ دلائل اور براہین کمزور ہیں۔ مثلاً روزے کا ایک فلسفہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ روزہ سے بھوک اور پیاس کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ اور اس سے غریب اور فقراء کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ مصیبتِ زدہ کی قدر وہی شخص خوب جانتا ہے جو خود کسی مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہو۔

”ولی را ولی سے شناسد“

اس پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس وجہ کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر تقاضائے عدل یہ تھا کہ روزہ صرف امراء اور رؤسا پر فرض ہوتا وہ لوگ جو بے رمضان شریف کے بھی آئے دن فاقے میں مبتلا رہتے ہیں ان پر روزہ فرض نہ ہوتا۔ کیونکہ وہ بے رمضان شریف کے بھی بھوک اور پیاس کی قدر و عافیت سے روشناس ہوتے رہتے ہیں۔ باوجودیکہ فرضیتِ روزہ میں امیر و غریب کی تخصیص نہیں۔ روزہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ دوسری وجہ روزے کی یہ بتائی جاتی ہے کہ روزے سے فاسد خونِ جسم کا خشک ہو جانا ہے اور سال بھر میں جو خون کی زیادتی ہوگئی تھی وہ روزوں کے سبب سے پھر درجہ اعتدال پر آگئی۔ اس دلیل میں بھی وہی خرابی برکے ایسی حالت میں روزہ ان لوگوں پر ہی فرض ہوتا جن میں خون کی زیادتی ہے۔ حالانکہ غلام میں خون کی مقدار بڑھتی ہی نہیں۔ ان کو وہ لطیف غذائیں اور شیش و شربت نصیب ہی نہیں جو خون بڑھانے میں مدد و معاون ہو اس قسم کی تاویلات اور تفسیرات کوئی حُسن پیدا نہیں کرتیں۔ اس قسم کے احکام میں سہیدگی سادگی بات یہ ہے کہ حکمِ حاکم میں کوئی خاص سبب نہیں ہوتا۔ اور جو ہو تو ملازم یا غلام کو دریافت کرنے کا منصب حاصل نہیں پس روزہ حکمِ عالمی کین ہے۔ اگر کوئی خوبی اس میں معلوم کی جائے تو اس سے غرض تفسیرِ باطن اور ذکاوتِ عقل ہے۔ اگر روزہ میں جس دم کی مشق کجائے تو طالبِ بہت جلد عروس مقصود سے ہٹکارا ہو جاتا ہے۔

قاعدہ: آفتاب طلوع ہونے سے کم سے کم ایک گھنٹہ قبل بسترِ خواب سے اُٹھ جاؤ۔ ضرورت سے فارغ ہو کر اور اگر غسل ممکن ہو تو۔ غسل کر دو۔ منہ ہاتھ دھو کر اگر مسلمان ہو تو وضو کر کے اپنی مذہبی عبادت کرو۔ لیکن یہ سب کام طلوع آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل ختم ہونا ضروری ہیں۔ اپنا نہایت لطیفان اور سکون سے مشرق کی طرف منہ کر کے پالتی مار کر بیٹھ جاؤ اور اپنے شمس کو جاری کر دو۔ آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرو کہ آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ تمہارے خیال میں طلوع آفتاب کا اس قدر زبایاں ہو جائے کہ گویا آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ حالانکہ ابھی آفتاب طلوع ہونے میں دیر ہے یہ مشق اس وقت تک کرو کہ آفتاب طلوع ہو جائے

آپنے آجنگ جٹا کے بارہیں اتنا مواد ایک جگہ نہیں دیکھا ہوگا



جنات نمبر ۱۹۹۷ء میں چھپ کر مرقم ہو گیا تھا۔ شائقین کی فرمائش پر اس نمبر کو دوبارہ ۱۹۹۷ء میں شائع کیا گیا تھا۔ لیکن صرف ایک ماہ میں یہ پھر مرقم ہو گیا تھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنات کی ملاقات۔

تحدیث دجانبہ "امت مسلمہ کیلئے ایک گرانقدر تحفہ۔

جنات کی حقیقت۔

جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔

جنات کے بارے میں ایک مفصل مضمون۔

ایک جن سے انٹرویو۔

جنات سے ملاقات کے طریقہ۔

جنات کس طرح تابع ہوتے ہیں۔

جنات کو کس طرح حاضر کیا جاتا ہے۔

جنات اور آسپی اثرات کے نتائج۔

جنات کو تابع کرنے والے معمار کیسے۔

جنات کی ستم ظرفیاں۔

سورۂ جن کے اہم نکات۔

سورۂ جن کا شان نزول۔

جنات کے ہوشیار واقعات۔

باب الجنات مضمون غناء عملیات کا اہم موضوع۔

باقابل فراموش آسپی کہانیاں۔

جنات زبان قرعہ قویوں پر کیوں چڑھتے ہیں۔

جنات کو بوتل میں کیسے بند کیا جاتا ہے۔



کرنے کا فن۔

باندھے جاتے ہیں۔



ایک کاپی بچانے والے حضرات دس روپے ہی آرڈر سے بچا آتا۔ درحالیہ اس کی قیمت نہیں ہوگی۔

عقل کو چونکا دینے والے اور دل کو لرز دینے والے واقعات کی ایک تاریخی داستان

خوفناک عورتی کا ہوشربا مورد

کم زور دل کے حضرات اس مضمون کو ضرور سنانا

ایک جنات جنات آپنے آرڈر سے بچا آتا۔ درحالیہ اس کی قیمت نہیں ہوگی۔

صاحبِ کمال

دو یا پھر کاش سو تو نسوی

ہونے کے باوجود اوپری سالے پر کسی حد تک یقین رکھتے تھے۔ فرمائے تھے میرا خیال بھی یہی ہے کہ اس لڑکی کو اوپری سایہ ہے آپ کچھ دن اور بیچئے اگر حالت ایسی ہی رہے تو پھر کسی بزرگ و غیرہ سے مشورہ کیجئے گا۔

ملتان چھاؤنی گھر کھڑے میں ایک لیڈی ڈاکٹر میں سالوں کی ان دونوں بڑی شہرت تھی۔ اُس وقت اُس لیڈی ڈاکٹر کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی میسران سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ (انجیل انہوں نے ہدیہ دے دی تھی) نشین کرائی میں نے سس سالوں سے اپنی بہن کا ذکر کیا تو کہنے لگیں کہ کل جمعرات ہے اُسے میسران پاس لانا۔

گرمی کا موسم تھا شام کے چھ بجے ہم دونوں بہن بھائی سس سالوں کی کوٹلی پر گئے تو وہ جنگ گھٹواری تھیں گرمی کے موسم میں بچہ وز جنگ۔ چاروں مفر اور دو دھیمی تھیں۔ میں سالوں نے اپنے خواجہ سرا ملازم سے کہا کہ وہ ایک اُپلے پر دیکھتے ہوئے کوٹیلے لائے۔ چندہ میں منٹ میں ملازم اُپلے کے ٹکڑے پر دو دیکھتے ہوئے کوٹیلے رکھ لایا۔ تو سالوں صاحب نے پس ہوئی لال مرجوں کی ایک چٹکی ان کو ٹیلوں پر ڈال کر میری بہن کے ناک کے پاس لے جا کر مرجوں کی دھونی دی۔ ہم سب کا کھانسی سے بڑا حال تھا۔ یہاں تک کہ ہم سب کمرے سے باہر آ گئے۔ مگر سالوں صاحبہ اپنے ناک پر کپڑا رکھتے یہ عمل کرتی رہیں۔ اور میری بہن کو ایک چھینک تک بھی نہ آئی۔ جب نصف پون گھنٹے کے بعد کمرے اور کوٹلی کے صحن سے مرجوں کی ناقابل برداشت دھونی کا اثر ختم ہوا تو میں سالوں فرماتے لیگی بھائی صاحب آپ کی بہن پر سو فیصد اوپری اثر ہے۔ لہذا اس کا ڈاکٹری علاج نہ کر لیتے بلکہ کسی بزرگ سے رجوع کیجئے۔ میں سالوں کے اس فتوے سے مجھے فکر ہوئی۔ اور گھر آ کر میں نے ماں سے کہا کہ آپ بے شک تو نسہ شریف لوٹ جائیں۔ معاملہ وہی ہے جس کا شک تھا۔ میں مناسب علاج مل جلتے۔ یہاں سے علاج کراؤں گا۔ دوسرے دن میری والدہ تو نسہ شریف روانہ ہو گئیں اور میں اپنے کام کاج میں لگ گیا۔

میں چاہہ بوڑھو والا ملتان چھاؤنی پاکستان میں جناب ہم سسین لفظ ادیب کے کرایے دار کی حیثیت سے رہائش پذیر تھا۔ کہ ایک دن میری والدہ محترمہ (جو بفضلِ خدا حیات ہیں) میری چھوٹی بہن ستیا کو ہمراہ لئے اچانک تشریف لائیں اور کہنے لگیں کہ تو نسہ شریف اور اُس پاس کے سب حکیموں کو دکھا لیا ہے اسے آرام ہی نہیں آتا۔ اس لئے اسے تمہارے پاس لائی ہوں۔ ملتان بہت بڑا شہر ہے یہاں بڑے بڑے ہسپتال ہیں اور اچھے حکیم بھی اسے دکھاؤ ورنہ یہ مر جائے گی۔

یہ مسئلہ کا واقعہ ہے۔ اس وقت میری بہن کی عمر بارہ تیرہ سال کی تھی۔ مجھے اور میری بیوی کو اس کی حالت دیکھ کر کافی تشویش ہوئی۔ ان دنوں ملتان کے نقانہ جناب حکیم چیلارام کا حکمت کی دنیا میں طوطی بولتا تھا۔ اور ان سے میسرانم نیاز مند تھے دوسرے دن وہ میری درخواست پر میرے خرب خانہ پر تشریف لائے۔ میری بہن کو انہوں نے بڑے غور سے دیکھا۔ متعدد سوالات کرتے رہے جن کے جواب میری بہن یا میری والدہ صاحبہ دیتی رہیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا تمہاری بہن کو کوئی جسمانی بیماری نہیں ہے۔ اس پر میں نے ڈرتے ڈرتے گزارش کی کہ ہمارے گاؤں کی کچھ عورتوں کا کہنا ہے کہ اسے اوپری اثر ہے۔ اس پر حکیم چیلارام صاحب مسکرائے کیوں کہ وہ بھی میری طرح اوپری اثر پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

ملتان کا سول ہسپتال جو آج کل نسہ شریف ہسپتال کے نام سے مشہور ہے اس کے جیسے ڈاکٹر میسران جلتے والے تھے میں ستیا کو انہیں دکھانے لگا۔ انہوں نے خون۔ بھوک۔ پیشاب۔ ٹٹی وغیرہ کا معائنہ کرایا مگر کچھ بھی تو نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے تمہاری بہن بالکل ٹھیک ہے اور اسے کوئی بھی جسمانی تکلیف نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا تھا کہ میری بہن نے خون کی انٹلی ان کے سامنے ہی کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب حیران۔ اُسی وقت انیس سے سیکشن میں بھیجا یا۔ دوسرے دن ایکس رے کی رپورٹ مل تو وہ بھی بالکل ٹھیک تھی یہ ڈاکٹر مسلمان تھے۔ اور ایک اعلیٰ پائے کے ڈاکٹر

میر نے اپنے اصحاب سے اس سلسلے میں تاکید کر دی کہ اگر ان کو کسی ایسے معالج کا پتہ معلوم ہو سکے تو جیسے مطلع کر دیں۔ میری بہن کو دوسرے زیادہ قتلہ میں پڑنے شروع ہو گئے۔ کبھی کبھی تو دن میں کئی کئی بار ایسا ہوتا ورنہ دن بھر میں ایک بار ضرور ایسا ہوتا اور خصوصاً جمرات کو دوروں کی تعداد نامزد رہتی۔ بیٹھے بیٹھے یا جیسی بھی حالت میں وہ ہوتی یہ دورے پڑ سکتے تھے ہاتھ کے ٹٹھیاں اتنی مضبوط بچھ جاتی تھیں کہ کوئی انسانی طاقت انہیں کھول نہیں سکتی تھی بے ہوشی مطلق طور پر چھا جاتی اور دس پندرہ منٹ کبھی آدھ پون گھنٹے اور کبھی ایک ڈیڑھ گھنٹہ میں بے ہوشی کا یہ دورہ اپنے آپ ختم ہو جاتا۔ اور جب ٹٹھیاں کھلتیں تو چھوٹی الائچی کبھی دو کبھی تین اور کبھی چار کی تعداد میں ان میں سے برآمد ہوتیں۔ خدا جیوٹ نہ بلوائے ہم نے ایسی لمبی اور بہترین چھوٹی الائچی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی دیکھنے والوں نے بتایا کہ یہ الائچی ٹانگ کانگ میں ہوتی ہے۔ ہم ڈسک ماہرے ان الائچیوں کا استعمال نہیں کرتے تھے مگر ایک دن میری بہن نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ بھائی وغیرہ تو مجھ سے ڈرتے ہیں کیا تم بھائی ہو کر بھی ڈرتے ہو۔ میرا ذمہ نہیں کچھ نہیں ہو گا۔ یہ الائچیاں تم کھالیا کرو۔ میں نے اندر سے ڈرتے ہوئے مگر ظاہری طور پر اپنی بہن کی بات نہ کہتے ہوئے اور اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ میں تم سے یا ان الائچیوں سے ہرگز نہیں ڈرتا اس کے سلسلے ہی ایک الائچی مونہ میں ڈال لی اور اس کے بعد یہ عالم رہا کہ جب بھی یہ الائچیاں ٹٹھیاں میں سے برآمد ہوتیں میں بے تابی سے انہیں کھا جاتا۔ دو تین ملا مولوی آئے کچھ نے آیات پڑھیں اور کچھ نے آسیب نکلانے کے لئے ثابت ماش جحرے کی کبھی سلام مولیٰ کا دھاگر وغیرہ سے کچھ ڈھونڈنے لگے۔ مگر جو مولوی قرآن کی آیات پڑھتے وہ تو خیریت سے چلے جاتے مگر جن ملاؤں نے ڈھونڈ رکھا ان کی میری بہن کافی بے عزتی کرتی اور وہ ایسے ڈراؤنی شکل بنا کر ان کو بڑا بھلا کہتی کہ ہیں خود بُرا لگتا۔ مگر وہ ملا مولوی پھر تشریف نہ لاتے۔

۱۹۳۷ء آگیا اور ملک کی تقسیم کی مصیبت نازل ہوئی۔ شروع انگشت میں نواب ماشق حسین کو لاہور میں ایک پولیس مین نے گولی مار دی تو سارے ملتان میں خوف مہر اس چھا گیا۔ پاکستان بننے کا اعلان ہو چکا تھا۔ جسکی وجہ سے ملتان میں آتش زنی وغیرہ کے واقعات ہونے شروع ہو گئے تھے۔ مگر بھلاہور بڑے دالوں کا کہ بہت جلد قاتل کے نام کا اعلان کر دیا گیا۔ اور ملتان کے غیر مسلحوں نے سکھ کا سانس لیا۔ اسی روز میری بہن کو بڑا طویل دورہ پڑا اور میں پاک۔ دروازہ سے ایک مولوی صاحب کو بلانے کے لئے جانا چاہتا تھا مگر شہر میں جو خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا اس کے پیش نظر میری بیوی نہیں چاہتی تھی کہ میں گھروں سے باہر جاؤں مگر میں اپنی بہن کی غیر حالت دیکھ کر خاموش نہ رہ سکا اور بیوی کے منہ کو بند کر کے بھی

گھر سے نکل گیا۔ ابھی میں چاہہ بوڑھ والا کی من سرک پر بھی نہیں گیا تھا کہ میری بیوی سہاگتی ہوئی اور اپنی بیوی جیسے آوازیں دیتی ہوئی دکھائی دی۔ معلوم کرنے پر اس نے بتایا کہ سستی کی بے ہوشی جاتی رہی ہے اور اس نے کہا ہے کہ بھائی کو دالیں بلا لو پاک دروازہ پر ابھی ابھی رو آؤ تو قاتل ہوا ہے۔ میں واپس آگیا اور شام کو معلوم ہوا کہ واقعی پاک دروازہ پر اسی وقت دو غیر مسلم دوکاندار قتل کر دیئے گئے تھے۔ اب ہم نے بھی پاکستان سے ہندوستان آنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ میرا لڑکا ہدیم ساگر جو ملتان چھاؤنی کے کنوینٹ لورڈ میں پڑھتا تھا اور اس کی عمر اس وقت چھ سات سال ہو گئی اسکول سے گھر آ رہا تھا کہ طری ٹرک نے اسے ٹکڑا کر دی۔ اور اس کی بائیں ٹانگ کی ہڈی توڑ دی۔ طری ٹرک نے اسے ٹرک میں ڈال کر طری ہسپتال لے گئے۔ جوں ہی ہمیں معلوم ہوا۔ میں اور میری بیوی دیوانہ وار طری ہسپتال مانگے پر پہنچے۔ مگر وہاں جانے پر پتہ چلا کہ ہسپتال والوں نے ضروری کارروائی کرنے کے بعد بچے کو سول ہسپتال ملتان خیر بھوادیہ۔ چنانچہ ہم نے مانگے والے سے کہا کہ ہیں شہر سول ہسپتال لے چلو اس نے کہا کہ راستہ میں ہندو بچے پڑتے ہیں میں نہیں جاؤں گا۔ میں مسلمان ہوں کوئی مجھے مار دے گا۔ بڑی مشکل سے اسے اس بات پر راضی کیا کہ اچھا ہیں وہاں تک چھوڑ دے جہاں تک تم پہنچے آپ کو محفوظ سمجھتے ہو اس نے بوڑھ دروازہ پر لا کر چھوڑ دیا وہاں سے ہم پیدل ہی سول ہسپتال پہنچے۔ ہسپتال کے انچارج مسلمان ڈاکٹر میرے واقف کار تھے۔ ان سے ملا تو پتہ چلا کہ جو کچھ وہ کر سکتے تھے انہوں نے کر دیا ہے اور لڑکا جنرل وارڈ میں بستر پر ہے اور اس کی ٹانگ کو ویٹ باندھ کر لٹکا دیا گیا ہے۔ اب ہماری پاکستان سے بھاگنے کی سب تیاریاں مانت پڑ گئیں اور لاہور دن تک ہسپتال میں بچے کی دیکھ بھال کسے لئے رہنا پڑا۔ قدرت نے یہ کرم ضرور کیا کہ ان دنوں میں میری بہن کو کوئی دورہ نہیں پڑا اور وہ روٹی وغیرہ پکا رکھتی۔ اور گھر کا سارا کام کاج کر رکھتی۔ ان دنوں میں ہم اپنی پریشانی کے باعث اس کی طرف کوئی دھیان نہ دے سکے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی علاج کرایا مگر یہ بالکل ٹھیکہ ہو چکی تھی۔ ہم نے نتیجہ اخذ کیا کہ اگر اس کا علاج نہ کرایا جائے تو یہ بچی رہتی ہے اور اگر علاج کرایا جائے تو اسے دورے وغیرہ زیادہ پڑتے ہیں۔

میرا چھٹا بھائی ان دنوں ملتان میں ہی محکمہ پولیس میں تھا اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میرا دل و عیال کو لے کر ہندوستان چلا جاؤں وہ والد صاحب اور والد صاحب کو تو نسیم شریف کمپ سے لے کر ہندوستان آجائے گا۔ چنانچہ میں اپنے والد و عیال کے ساتھ ۲۴ مارچ کو برصغیر کو دہلی آگیا

نوٹ نکالے تو واقعی وہ سب پانچ پانچ کے تھے اور بااصل سے اور سلسلہ وار نمبر کے تھے۔ دیکھا تو واقعی اس نمبر کا نوٹ جیب میں نہ تھا۔ جو میری بہن نے اسے واپس کیا ابھی ہیں بیٹھے پانچ منٹ ہوئے تھے کہ دھڑام سے ایک بیکٹ گرامیری بہن نے کھولا تو اس میں بہترین قسم کے بسکٹ تھے۔ چائے میری بہن نے بنائی اور ہم دونوں بھائیوں نے یہ بسکٹ مزے سے کھائے کے ساتھ کھائے جب چلنے لگے تو سہانہ لگی بھائی دھرم ہال جی آب ان باتوں کو ڈھونگ۔ کہتے اور کہتے ہم نے موری گیٹ کی فلاں فلاں پر جاؤ اور دریافت کرنا کہ بسکٹ کون لے گیا تھا۔ ہم دونوں بھائیوں دوکان پر پہنچے تو سلسلے ہی شیشے کے مرتبان میں وہی بسکٹ موجود تھے۔ ہم نے دوکاندار سے پوچھا کہ ابھی آدھ پون گھنٹے پہلے یہ بسکٹ کون لے گیا تھا اس نے بتایا کہ ایک بوڑھا آدمی لے گیا تھا۔ اور سوارو جو کے پاؤں بھرے گیا تھا (ان دونوں کو گرام کا سلسلہ نہیں تھا۔)

ہم دیہاتی طبقے کے رہنے والے ہیں۔ ایک دن میں اپنی بہن کے ہاں کافی رات تک بیٹھا رہا اور ساتھ ہوتی رہی کہ رات کے دس بجے کے قریب کوئی چورہ پندرہ آدمی بہادر پور ضلع کوڑگاؤں سے آگئے جو میوے بہن کے رشتہ دار تھے۔ خانقاہ میوے بہن نے دریافت کیا کہ آپ لوگوں نے ابھی کھانا تو کھایا نہیں ہوگا انہوں نے کہا کہ کھانا تو ہم کھا چکے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ میرے بہن کی آنکھیں شیشے ہو گئیں اور وہ نہایت سخت کے حال میں رسوئی میں گئی اور اپنے خاوند کو ہلاک کر کے کھار دو منٹ بعد میرے بہن نے ان بھائیوں سے کہا کہ کھانا تو آپ کھانے کے لئے ہاتھ دھو لیجئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ توری روٹیاں، مشابہت، ماش کی وال۔ آنو گو بھی کہ سیر سے۔ بیگن کا بھرتا۔ وغیرہ سب کچھ ہے۔ حالانکہ یہ بھائیوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور میں حیران کہ کیا اس بات کے لئے پہلے سے ہی میوے بہن نے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ میرے رسوئی میں جا کر بہن سے اشارے سے پوچھا کہ یہ سب کیسے ہے تو وہ مسکرائی اور کہنے لگی کہ ان سے وقت آنے والے آج بھائیوں کے لئے اپنے آپ ہی کھانا لگ گیا ہے۔

ہم دونوں بھائی کسل کام سے اپنی بہن کے گھر گئے میرے بہن کو فیض کوئی کیل وغیرہ لگ جانے کے باعث کچھ سے تھوڑی سی بھی بونے تھی میسر بھائی نے ازراہ مذاق کہا لو کہ نا بھئی آپ کو کیا براہ ہے پیٹٹی ہوئی فیض کیوں بہن رکھی ہے سہیل سے کیوں نہیں کہتے کہ جو اس کے سر پر ہیں ان سے آپ کو فیض منگوادے گا بھی یہ بات بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ زور سے ایک بندل لگا۔ کھولا تو اس میں دو فیض تھیں اور ان پر ہانگے کانگے کے کسی دوکان کی چٹ لگی ہوئی تھی سب میوے بھائی کی بوسہ جانے دلیل جواب سے بھی اور اس نے بھی اس معاملے کو سنجیدگی سے سوچنا

اور ایک سال بعد میری بہن کی شادی شری لوک ناتھ پٹواری سے کر دی گئی۔ کیوں کہ کچھ ڈاکٹروں نے ہیں یہ صلاح دی کہ اگر اس لڑکی کی شادی کر دی جائے تو ہو سکتا ہے یہ دوسرے وغیرہ چلنے ختم ہو جائیں۔ مگر ہوا یہ کہ شادی کرنے کی دیر تھی کہ میری بہن کی حالت ایسی بگڑی کہ وہ گھنٹوں ہوش میں نہ آتی۔ ہر پندرہ۔ بیس منٹ کے بعد خون کی الٹی۔ بہر کیف اب یہ اپنے خاوند کے ساتھ کشمیری گیٹ حسن بلڈنگ والے سرکاری کوارٹر میں رہنے لگی۔ مگر اس کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی گئی۔ اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اس کے دو سال بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اگر وہ کسی کام کے لئے مکان کو تالا لگا کر باہر چلتے اور جب تالا کھولتے تو کمرہ میں جوت جل رہی ہوتی۔ آٹے کا دیا ایسا خوبصورت ڈیزائن سے بنایا ہوتا جیسے کسی انجینئر نے بنایا ہو اور اس میں اصلی گھی ہوتا اور جوت جل رہی ہوتی۔ یہ بے چارے ڈالڈہ گھی کھاتے تھے ان کے گھر میں اصلی گھی ہوتا ہی نہیں تھا اگر کوئی یہاں آجائے تو رسوئی میں خود بخود پکا پکا کھانا آجاتا۔ جیہٹ غریب واقعات ہونے لگے جھوٹی بچی گم ہو گئی۔ کھانے میں رپورٹ لکھائی گئی۔ مگر چاروں کے بعد دیکھا کہ لڑکی اپنے آپ گھر کے آگن میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے پاس بڑے اچھے اچھے کپڑوں بسکٹ مٹھائی وغیرہ کا بندھا ہوا پیکٹ رکھا ہے لڑکی سے پوچھا گیا کہ تو کہاں گئی تھی کہنے لگی کہ ایک بابا تھا وہ کہیں لے گیا تھا۔ خوب مٹھائی دیا تھا آٹس کریم لے کر دیتا تھا۔ ٹافیوں کا ڈبہ دیا ہے اور کہتا تھا کہ تو رو نہیں اور نہ ڈر میں تھے تیسرے ماں باپ کے پاس چھوڑ آؤں گا جب بھی میں روئی تو فوراً نیند آجاتی تھی کھانے پر اطلاع دی گئی کہ لڑکی آگنی ہے اور وہ یہ بیان دیتی ہے پوئیس والوں نے کپڑے مٹھائی وغیرہ دیکھی اور چپ ہو رہے۔ پھر یہ معمول ہو گیا کہ ہر دس بیس دنوں کے بعد لڑکی گم ہو جاتی اور ایک یا دو تین دنوں کے بعد آجاتی اور سامان سے لدی پھندی ہوتی۔

جب میں اپنی بہن کے ہاں جاتا تو لازمی طور پر کوئی نہ کوئی چیز دھڑام سے گرتی۔ کبھی لمبے لمبے چھوڑا رہے ہوتے کبھی چھوٹی الائچیاں وہی جو ملتان میں آتی تھیں۔ کبھی سردیوں میں آم۔ کبھی کوئی ایسا پھل جس کا نہ ہمیں نام معلوم ہوتا اور نہ اس کے کھانے کا ہمیں کبھی تجربہ ہوا ہو تالا میسر۔ بھائی ان سب باتوں کو ڈھونگ سمجھتا تھا میرے بھائی شری دھرم پال سب اسپیکر سی آئی ڈی فیروز پور جبر کا ضلع کوڑگاؤں ایک دن میرے ساتھ ستیا کے مکان گئے تو ستیا نے عجیب سی ہنسی چلتے ہوئے کہا کہ آج تو میرے بھائی کو تنخواہ ملی ہے۔ اور پانچ پانچ روپے کے نئے نئے نوٹ ملے ہیں میری بہن کہنے لگی لو ان میں سے بے ایک نوٹ ہے اپنے نوٹ گن لو یہی نوٹ کم ہو گا پھر بھائی نے سرکاری وردی پہن رکھی تھی جیسے کاپٹن کھول کر

شروع کیا کہ آخر اس کا کیا علاج ہو۔

مجھے جناب بشیر احمد صاحب سابق وزیر اعظم ریاست مالیر کوٹلہ (جن کا اب انتقال ہو چکا ہے) نے لکھا کہ مالیر کوٹلہ میں ایک صاحب ہیں جو آسیب وغیرہ اُتارنے کا کام کرتے ہیں اس علاقہ میں مشہور ہیں اگر آپ مناسب خیال کریں تو ان سے بات کر دیجئے۔ میں خط ملتے ہی مالیر کوٹلہ گیا جناب بشیر صاحب اور سحر فرحت صاحب (مرحوم) نے دو دن مجھے اپنا مہمان رکھا اور ایک شام کو ہم بازار میں جا رہے تھے کہ ان ملاجی کو ایک مکان پر کھڑے دیکھا۔ ایک لالہ جی ان سے کہہ رہے تھے کہ مولوی صاحب اگر آپ یہ گرم گرم دودھ کی کڑھائی جو کہ حلوائی کی دوکان پر بھٹی پر رکھی ہوئی تھی ساری پل جاؤ تو سارے دودھ کی قیمت بھی میں دوں گا اور بیس روپے انعام بھی دوں گا۔ ملاجی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اپنا کیل سا جو انہوں نے اوڑھ رکھا تھا اسے اُتار اور بھٹی کے قریب ہی بیٹھ کر اس کیل کو اپنے مونہ اور سر کے علاوہ کڑھائی پر اس طرح ڈال لیا کہ دودھ نظر نہ آئے اور نہ ہی مولوی صاحب کا مونہہ نظر آئے۔ اور بسیم اللہ کی آواز سنائی دی۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد ملاجی یا اللہ کہتے ہوئے اُٹھے تو دیکھا کہ گرم گرم دودھ کی کڑھائی جس میں کم از کم ۲۰ سیر دودھ یقیناً ہو گا باطل خالی تھی کڑھائی کے نیچے دیکھتے ہوئے کہنے لگے بدستور موجود تھے اور خالی کڑھائی سے دھواں اُٹھ رہا تھا ہم سب حیران رہ گئے شرط ٹکڑے والے لالہ جی نے بیس روپے ملاجی کو دئے اور حلوائی کے دودھ کی قیمت ادا کی۔

اس واقعہ سے میرے دل نے گواہی دی کہ یہ صاحب واقعی میری بہن کا علاج کر سکیں گے۔ اور میں اُن مولوی صاحب کو دہلی اپنے ساتھ لے آیا ہم مالیر کوٹلہ سے رات کو سوار ہوئے اور صبح دہلی آگئے۔ دریا گنج والے اپنے غلیٹ میں "میں نے اور ملاجی نے مہا دھوکہ ناشتہ کیا اور دس بجے کے قریب میں ان کو لے کر کشمیری ٹیکٹ اپنی بہن کے ہاں پہنچا۔ میری بہن اپنے گوار خٹکے باہر ہی صحن میں کھڑی تھی جہاں دیکھتے ہی اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور شکل بگڑ گئی۔ میری بہن کسی بھی عالم میں ہوتی میرا احترام وہ ضرور کرتی مگر آج اس کا لب و لہجہ بہت حد تک بدلا ہوا تھا اور پنجابی زبان میں ہذیان کیفیت کے عالم میں کہنے لگی کہ روز روز کسی نہ کسی کو میرے علاج کے لئے آئے آتے ہیں۔ پس یہ کہنا تھا کہ میری بہن نے بھاری بھر کم مولوی صاحب کو اٹھا کر صحن میں پہنچ دیا۔ مولوی صاحب کی بگڑی الگ اور کلاہ ادھر ادھر گر گئے۔ اور مولوی صاحب بگڑی اور کلاہ اٹھا کر یہ جا اور وہ جا اور میں ان کو بھگتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

دس پندرہ منٹ کے بعد جب میری بہن کاغذہ کچھ کم ہوا تو مجھے کمرہ میں لے کر جا کر چار پانی پر بٹھایا دیا یہ بھی یاد رہے کہ میری بہن میرے

علاوہ کسی کو بھی کمرے میں داخل نہیں دیتی تھی) اور نہ کسی کو کھانا پانی پر بٹھاتی تھی۔ پانی کا گلاس لاکر مجھے دیا کہ کھنکھائی جگہ سے ابھی نہیں ہڑل سے آیا ہے پانی لومیں نے چٹی لیتے ہوئے کہا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ کھنکھائی جگہ سے ہے۔ یہ سنتے ہی اس کی آنکھیں چڑھ گئیں اور ترشی کے لہجہ میں کہنے لگی ہم لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ اور اتنے میں ایک ہر دواری لوٹا کھنکھائی سے لبالب سامنے اپنے آپ میز پر آگیا اور میری بہن کہنے لگی کہ اس کو کھانا یہ ہے کہ نلکے کے پانی میں کورین کی بو ہوتی ہے جو اسے صاف کرنے کے لئے ڈالی جاتی ہے، یہ کھنکھائی جگہ سے اس میں کورین کی بو نہیں ہے۔ میں نے کھنکھائی کا ایک گلاس پیا ہی تھا کہ ایک تھیلہ انچرا جس میں ہر دو دار کا گرم گرم پڑا تھا۔ میں نے اسے بھی کھایا۔ اب میری بہن کاغذہ کافی حد تک کم ہو چکا تھا مسکراتے ہوئے کہنے لگی اور کیا کاؤ گئے۔ آئندہ ایسے آدمیوں کو میرے ہاں نہ لایا کرو۔ اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے تم تو اپنی بہن کے علاج کے لئے خرچہ کر کے علاج کرنے والے کو لاتے ہو اور مجھے اس سے تکلیف ہوتی ہے اس لئے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

مجھے مولوی صاحب کا فکر تھا اس لئے میں بہن سے یہ کہہ کر کہہ کر مہمانوں کی خبروں اُٹھ کر گھر آنے لگا تو میری بہن کہنے لگی کہ وہ تو مالیر کوٹلہ کی گاڑی پر سوار ہو کر بہادر گڑھ بھی پہنچ گیا ہے۔ اس کی فکر نہ کرو اور اب کھانا کھا کر کھا کر جانا کہنے لگی کہ تم تو کھانا ایک بجے کھاتے ہو اب ساڑھے بارہ تو بجے ہی گئے ہیں اگر ابھی کھانا ہو تو ابھی کھاؤ ورنہ اپنے مقررہ وقت پر ایک بجے کھا لینا تھا ہے بہنوئی بھی تیس ہزاری کپڑی سے آجائے گے۔

کھانے میں شروع کا گوشت ٹوڑا، تنوری پر اُٹھے، رائیہ۔ دھری آم وغیرہ اس افراط سے تھا کہ میری بہن ان اخراجات کی عقل نہ ہو سکتی تھی۔ میں نے ذرا سا سوچا تو بہن کہنے لگی سوچے کیا ہو کاؤ میں نے سب چیزیں ایسی منگائی ہیں جو تمہیں پسند ہیں۔ میں سمجھ کر چکا تھا مگر کھانے میں۔ میں نے کوئی کمی نہ کی تین بجے دریا گنج آگیا۔ بیوی کہنے لگی کہ کھانے میں اتنی درکاری جلدی کر دے بڑی بھوک لگی ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ ستیا کے ہاں یہ گزری اور اس کی ناراضگی دور کرنے کے لئے کھانا وہیں کھالیا اس کی طبی فون نہ ہونے کے باعث تمہیں اطلاع نہ دے سکا کہ تم میرا انتظار نہ کرو اور کھانا کھاؤ۔

اب میں نے بھی خیریت اسی میں سمجھی کہ بہن کا علاج نہ کرایا جائے۔ اس عرصے میں یہ چار بجوں کی ماں بن چکی تھی۔ ایک دن میں دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ میری بہن بڑی بھی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ فوراً میرے ساتھ چلو میری بیوی نے بو بھا کہ ستیا کیا ہوا تو کہنے لگی پوچھو مت تم بھی میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ ہم دونوں میاں بیوی ستیا کے ساتھ ہوئے بس یہ

کشمیری ٹیٹ پہنے اور وہاں سے حسن بلڈنگ سرکاری کو اتر تک پہنچ گئے۔ میری بہن نے تالا کھولا تو دیکھا کہ دھوپ اگر بھی وغیرہ کے دھوپ سے کمرہ بھرا۔ پڑا ہے جب دھواں کم ہو گیا تو سارے کمرے میں سحر کن خوشبو اس کثرت سے آرہی تھی جیسے کسی نے سینٹ کا کٹر چھڑک دیا ہو۔ دیکھا تو گویم سے کچھ جگر بوجھتی ہوئی ہے اس پر بڑا ہی بہترین کپڑے کا ٹکڑا لٹکایا ہوا ہے اور اس پر گلاب اور دوسرے کئی قسم کے پھول پڑے ہوئے ہیں۔ اصلی گھی سے آٹے کے بڑے مے میں جو ت جل رہی ہے اور اس پاس انکی جوتی اور پیسے وافر تھوڑے میں رکھے ہوئے ہیں میری بیوی نے میرے کان میں کہا کہ یہ سب کچھ اس نے خود کیا ہو گا اور میں سچی جھنکے لئے دکھانے آئی ہے۔ میری بیوی کا یہ کہنا تھا کہ ہماری موجودگی میں سینٹ کی پھوٹا رہا ہے موند پر پڑی اور پھولوں کا ایک گل دستہ دھڑام سے گرا۔ ہم دونوں خاموش رہے اور شام کو جب میرے بہنوئی اپنے دفتر سے تیس ہزاری سے اور بچے اسکول سے آگئے تو ہم دریا گلی آگئے۔

اب محلے کی عورتوں نے میری بہن کو "پیرنی" سمجھنا شروع کر دیا۔ اور اس سے دریافت کرنے لگیں کہ میرا یہ کام ہو جائے گا یا نہیں وغیرہ وغیرہ اور میری بہن نے واقعی اپنے آپ کو "پیرنی" سمجھنا شروع کر دیا اس کا کئی کوئی بات سچ ہو جاتی وگرنہ اکثر دہشت جھوٹی ثابت ہوتی۔ مگر ایک بات ضرور ہے کہ جسے بیمار کرنا چاہتی یا اس کا مالی نقصان کرنا چاہتی وہ بھڑانا تھا۔ لہذا میری بہن نے اپنے رشتہ داروں سے گن گن کر بدلے لئے اور کئی حرکات ایسی کیں جن کے اثرات اب تک موجود ہیں اور ان برائیوں کا نتیجہ خود میری بہن کو مل رہا ہے۔

قبل صولت صاحب جن کا پورا نام سید محمود الحسن صاحب النسل تھے ان کے والد صاحب عرب سے ٹونک تشریف لائے تو دائی ٹونک نے جاگیر عرب عطا کی اور انہوں نے ایسے روحانی کمالات دکھائے کہ اہل ٹونک اور دائی ٹونک ان کے والد شیدا ہو گئے۔ عرب صاحب کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند جناب سید محمود الحسن صولت نے روحانی کمالات میں اپنے والد بچشم کو بھی کوسوں پیچھے چھوڑ دیا۔ شاعری تو ان کے گھر کی باندی رہی اور روحانی طور پر ان کے کمالات میں بھی ان کا ثانی مجھے کوئی نہیں ملا۔ اپنی بہن کے بارے میں کئی بار سوچا کہ مفصل حالات قبلہ صولت صاحب کی خدمت اقدس میں تحریر کروں مگر یہی فیصلہ کیا جب ان سے ملاقات ہوگی تو بالمشافہ گزارش کروں گا اور اب وہ گھڑی آگئی تھی ایک روز شام کے چار بجے ہوں گے گری اپنے شہاب پر تھی۔ ان دنوں میری رہائش اور دفتر ایک ہی جگہ نہیں تھے۔ لہذا میں دفتر کے دروازے بند کر کے ایک چٹائی بچا کر دوپہر کو سو گیا۔ نیند کے غار میں ماہر کا دروازہ

کلکٹھانے کی مسلسل آواز میں عیسویس پھری تھیں مگر میں ان سنی کے لیٹا رہا۔ ابھی آدھ گھنٹہ بھی نہ گزرا ہو گا کہ میرے دفتر سے طعہ فلیٹ کا ایک ملازم دیوار بھانڈ کر صحن میں آگیا اور کہنے کے دروازے میں گئے شیشوں سے جھانکنے ہوئے زور زور سے دروازہ کلکٹھانے کا طعہ دکھانے میں اٹھا دروازہ کھولا تو وہ صاحب کہنے لگے کہ ٹونک سے صولت صاحب تشریف لائے ہیں آپ کی میٹرھیوں والا دروازہ کلکٹھانے لپے مگر آپ کی آنکھ نہیں کھلی تو وہ آدھ گھنٹے سے ہمارے ہاں بیٹھے ہیں۔ میں آنکھیں ملتا ہوا ان کے ہاں گیا دیکھا تو میاں حسب حادث سکرا رہے تھے کہنے لگے بیٹا خوب گھوڑے بیچ کر سوئے۔ دل نہیں مانتا اور تمہیں جگوا دیا میں نے معذرت کرتے ہوئے اپنے ہاں چلے کو کہا تو فرطے لگے۔ غور نے چائے منگائے ہے پی کر چلے ہیں۔ قریباً پانچ بجے ہم اپنے فلیٹ میں آئے اور ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگیں میں نے بڑے مایوسی کے لپے میں کہا میاں میری بہن پر کسی زوجہ کا ساما ہے اور آپ کے ہوتے ہوئے وہ ٹھیک نہ ہو تو یہ میری بد قسمتی ہی ہو سکتی ہے۔ ابھی میں ساری فیصل سنا ہی رہا تھا کہ میری بہن نے اپنے شوہر کے آگئی۔ میں نے صولت صاحب کو بتایا کہ میری بہن اور بہنوئی ہیں۔ ابھی صولت صاحب کہنے لگے ہاں ملے تھے کہ میری بہن خاصی ناہوار زبان میں کہنے لگی ہاں ہاں مجھے وہی پتہ لگ گیا تھا کہ تم کسی بڑے مولوی سے میرے بارے میں بات چیت کر رہے ہو اسی لئے تو میں خود یہاں آگئی ہوں۔ اتنے میں سامنے والے چھوٹے کمرے میں کتابوں سے بھری ہوئی الماری اپنے آپ دھڑام سے گری جس کے دھماکے سے نیچے مارکیٹ والے چار پانچ دوکاندار بھاگے بھاگے اوپر آئے کہ کیا ہو گیا ہے۔ میاں خوب قہقہہ لگاتے رہے اور میری بہن کھد سے مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ آج پانی بھی نہیں پلاؤ گے میں نے طبیعت سے نیچے دوکاندار سے کہا کہ چار لین کی بوتلیں بھجوا دے۔ ان دنوں گولی والی بوتل ہوتی تھی۔ دو تین منٹ بعد دوکاندار کا آدی چار بوتلیں لے کر آیا۔ ہم سب نے ایک ایک پی تو میری بہن کہنے لگی میں اور بیوی لگی ہیں نے دوکاندار کے آدی سے کہا کہ جلدی سے دو بوتلیں اور لے آؤ مگر میری بہن نے چیخ کر کہا کہ دو سے کیا ہو گا دو درجن منگاؤ۔ دوکان کا آدی دو بوتلیں ہی لایا۔ اور میری بہن نے ایک ہی سانس میں انہیں پی کر کہا کہ اور لاؤ مجھے صولت صاحب نے اشارہ کیا کہ اور منگاؤ۔ میں نے دوکاندار کے ملازم سے کہا کہ دس بوتلیں اور لے آؤ۔ ان بوتلیوں کے ساتھ بھی میری بہن نے یہی سلوک کیا اور کہنے لگی کہ ابھی میرے پاس نہیں بچیں ابھی ایک درجن بوتلیں اور منگاؤ۔ اب صولت صاحب فرماتے لگے بس اور ایک بو ند بھی نہیں ملے گی ایک درجن بوتلیں تو کھلا

میری بہن نے جو حالات بتائے انہیں سننے کے بعد صولت صاحبہ نے
لگے بیٹا کوئی اچھی روئے ہے باقی باتیں ہم رات کو کریں گے۔

رات کو مجھے صولت صاحبہ نے بتایا کہ یہ ایسی روئے ہے جو تمہارا
بہن کو مال مال بھی کر سکتی ہے۔ مگر میں گذشتہ حالات سے اتنا گھبرا
ہوا تھا کہ میں نے قبلہ سے کہا کہ میں مال مال کی ضرورت نہیں آپ اسے
ٹھیک کر دیجئے۔ دوسرے دن میرے بہنوئی آئے قبلہ نے انہیں تمام حالات
بتائے تو وہ ہاتھ باندھ کر کہنے لگے میاں جی اگر ایسا ہو جائے تو بہت
اچھا ہو میں تو کڑی چھوڑ کر اپنی ٹیکسی چلا نا چاہتا ہوں اور دیکھیں اس قسم
کی کئی باتیں اس نے صولت صاحبہ سے کہیں۔ جنہیں میں خاموشی سے
سناتا رہا۔

رات کو جب میرے بہنوئی کشمیری گھٹ اپنے گھر جانے لگے تو صولت
صاحبہ نے ان سے کہا کہ دیکھو لوگ ناتھ جی روپیہ میں قدرتم کہو گے آئے
گا مگر اس کے تین حصے کرتے ہوں گے۔ ایک حصہ تمہارا دوسرا میرے
سرور کا اور تیسرا حصہ ماہ خد میں خیرات کرنا ہو گا۔

میرے بہنوئی نے بات سن کر کہنے لگے اچھا میاں جی آپ کے فرمانے
کا میں کل سوچ کر جواب دوں گا۔ میں نے رات کو صولت صاحبہ سے کہا
کہ آپ نے اس سلسلے میں میرا ذکر کیوں کر دیا۔ فرماتے لگے تمہیں دکھانے کے
کہ تمہارا بہنوئی تمہارے حصہ پر ہی اعتراض کرے گا۔ میں چپ ہو کر دوسرے
دن شام کو میٹر بہنوئی اپنے دفتر میں ہزاری سے سیدھے ہمارے ہاں
تشریف لائے اور صولت صاحبہ کو اشاعت سے باہر لے گئے تقریبات
کے ۱۲ بجے صولت صاحبہ واپس آئے مگر میرے بہنوئی ساتھ نہیں تھے
صولت صاحبہ قہقہے لگاتے ہوئے فرماتے لگے۔ سرور بیٹا میں نہ کہتا تھا کہ
تمہارا بہنوئی تمہارے حصے پر مخالفت کرے گا اور وہی ہوا۔ اس نے کہا ہے
کہ بابا جی جس قدر روپیہ آئے تیسرا حصہ ہم خد کے نام پر دے دیا کریں گے
اور باقی سب ہم رکھیں گے۔ ہاں اگر آپ چاہیں تو تیسرا حصہ لے لیجئے مگر
سرور صاحبہ کو تیسرا حصہ کس بات کا دیں۔ بات رشتہ داری کے علاوہ
اصول کی بھی تھی کہ آخر مجھے تیسرا حصہ کیوں دیا جائے میں اس معاملہ میں
سنجیدہ رہا اور رات کو بات چیت میں قبلہ سے گزارش کی کہ آپ ان کا
کام کر دیجئے میری فکر چھوڑیے مگر خد کی لوگ ناتھ کے اس بیگانہ بہن سے
صولت صاحبہ اس قدر ناخوش تھے کہ جس کا اظہار ان کی زبان سے نکلتا
طور پر کسی نہ کسی طرح ہو ہی جاتا تھا۔

قریباً ایک ماہ صولت صاحبہ میرے یہاں اس ارہے۔ روزانہ میری
بیوی انہیں جاتی کہ بابا جی آج سنیائے ہاں اتنی حد تک آئی ہوئی تھیں
آج اتنا جھگڑا تھا اور وہ سب کو ہمارے ہی تھلا ۷۷ ہوا ہے لگتا ہے

اتنا سنا تھا کہ میری بہن کو کسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور میں یہ توقع کر ہی
رہا تھا کہ اب یہ صولت صاحبہ سے اُٹھ جائے گی مگر کیا دیکھتا ہوں کہ
صولت صاحبہ نے بائیں پاؤں سے بائیں پاؤں سے والا جوتا اتارا اور زور
سے کمرے کے فرش پر مارتے ہوئے کہا خبردار کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم
سید میں اور حضور رسول اللہ کی اولاد ہیں۔ قبلہ کا اتنا کہنا تھا کہ میری
بہن نے نظریں نیچی کر لیں سر پر دو پر کیا اور مکہ سی پر بیٹھنے لگی ہی تھی کہ
صولت صاحبہ نے فرمایا خبردار ہمارے سلسلے میں جرات کہ تم کو کسی پر بیٹھو
کھڑے رہو اور اگر بیٹھنا چاہو تو نیچے بیٹھ جاؤ میری بہن دو منٹ تو
کھڑی رہی اور پھر نیچے بیٹھ گئی۔

صولت صاحبہ کا بارہ جب کہ اترتا تو مسکرا کر کہنے لگی بیٹا ذرا نیچے
سے کسی دوکان سے تھوڑی سی روٹی تو منگنا میں نے اپنے بہنوئی ہی سے
کہا کہ نیچے سندھی کے ہاں سے روٹی لے کر آؤ۔ جب میرے بہنوئی روٹی لیکر
آئے تو صولت صاحبہ نے کہا کہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دے دو اور میری
بہن سے کہنے لگے کہ اسے سونگھو اور بتاؤ کہ اس میں سے خوشبو آرہی ہے
یا بدبو۔ میری بہن نے روٹی کو سونگھا اور مسلسل اس طرح سونگھتی رہی
جیسے کوئی بہترین عطری خوشبو سونگھ رہا ہو۔ صولت صاحبہ نے پھر
خفیف سی غصی سے کہا کہ جلدی بتاؤ خوشبو ہے یا بدبو تو میری بہن نے
بڑی خفیف ہلکی سی آواز میں جواب دیا خوشبو ہے۔ صولت صاحبہ نے
لگے اسے اپنے دھپے کے ایک کنارے میں باندھ لے اور صبح کو دیکھنا
کہ یہ روٹی کوئی کھول کر لے گیا ہے یا بدبو تو جو دہے۔ اس کے بعد
میری بہن کی حالت ایسی ہو گئی کہ جیسے وہ ادھر نہ رہی ہو گئی ہو اس سے
چلا نہ گیا۔ تو صولت صاحبہ نے تنکنا نہ لیجی کہ کیا تمہارے دوسرے کمرے
میں چٹائی پر لیٹ جاؤ۔ میں نے چپکے سے دوکاندار کو ہدایات دی کہ وہ ہمارے
لے چلے عام طور پر جیسی وہ بتاتا ہے ویسی ہی بنائے مگر قبلہ کے لئے
شکر حد سے زیادہ ڈالے اور کڑک بنائے۔ چندرہ منٹ تک چلنے لگی
ہم سب نے چلنے پنی اور صولت صاحبہ نے میرے بہنوئی سے کہا کہ تم
لگ اب اپنے گھر جاؤ کل تم تو نوکری پر جاؤ گے اسے یہاں بھیج دینا۔

دوسرے دن میری بہن جب آئی تو اس نے آتے ہی صولت صاحبہ
کے پاؤں چھوئے اور ان کے قدموں کے پاس نیچے ہی بیٹھ گئی۔ صولت صاحبہ
نے بڑے دلا سے اسے کرسی پر بٹھایا اور رات کی کیفیت دریافت
کی تو میری بہن روتے ہوئے کہنے لگی کہ کل جو کچھ میں نے کیا یا آپ کو کہا
وہ میرے اختیار کی بات نہ تھی اس کے لئے مجھے معاف کر دیں صولت
صاحبہ نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ تو میرے بیٹے
کی بہن ہے تو میری بھی لڑکی ہی ہے۔ تو گھبرا نہیں سب ٹھیک ہو جائیگا

ہو گا۔ تم ایسا کرو۔ تم ایسا نہ کرو ورنہ وہ پیرنی بنی ہوئی ہے۔ اور لوگ جو حق درجوں سے دیکھنے آرہے ہیں۔ خصوصاً عورتیں تو اسے نہ معلوم کیا سمجھتی ہیں۔ اس کے پاؤں کو ہاتھ لگاتی ہیں۔ سمجھتے کرتی ہیں۔ یہ باتیں سن کر میاں جوہر کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور وہ خاموش ہو جاتے۔

ایک دن فرمانے لگے بیٹا کسی سے موٹر منگاؤ۔ آج قطب صاحب، حضرت نظام الدین صاحب اور دوسری درگاہوں پر چلیں گے۔ عرض کیا کہ ٹیکسی ہر وقت مل سکتی ہے کسی سے موٹر مانگنے کی کیا ضرورت ہے قہقہہ لگا کر فرمانے لگے ارے اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا میں سمجھا کہ ٹونک میں بیٹھا ہوں وہاں تو ذاب صاحب کا موٹر آ ہی جاتا تھا۔ طے پایا کہ شام کے چار بجے دریا گنج سے روانہ ہوں گے اور شام کے ساڑھے سات بجے تک واپس آ جائیں گے۔ ان دنوں ٹیکسی کا کرایہ آٹھ آنے فی میل تھا قطب صاحب، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء امیر خسرو دہلیہ کے نزاروں پر حاضری دے کر واپس دریا گنج آ رہے تھے کہ صولت صاحب فرمانے لگے سیتا کے گھر چلنا چنانچہ ٹیکسی کشمیری گیٹ حسن بلڈنگ کے پاس پہنچی ٹیکسی والے کا حساب کر کے اسے رخصت کیا گیا اور ہم دونوں سے شری لوک ناتھ کے گھر گئے۔ سیتا نے چائے بنائی ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہی صولت صاحب نے لوک ناتھ سے کہا کہ میاں ایک بوتل تولاؤ۔ لوک ناتھ اندر سے ایک بوتل اٹھا لائے۔ فرمایا کہ اسے اچھی طرح دھو کر لاؤ اور وہاں رکھ دو نصف گھنٹہ تک صولت صاحب باتیں بھی کرتے رہے اور گاہے گاہے اس بوتل کی طرف بھی دیکھتے رہے۔ مٹا اٹھا اور بوتل اٹھا کر اس کے مونہ میں اپنی انگلی دیکر فرمانے لگے چلو سرور صاحب گھر چلیں۔ کشمیری گیٹ تک لوک ناتھ چھوڑنے آئے۔ وہاں سے ہم نے اسکوٹر لیا اور دریا گنج کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں فرمانے لگے سرور صاحب کہیں سے بوتل کا کاگ لاؤ میری تو انگلی درد کرنے لگی ہے۔ پٹرول پمپ پر اسکوٹر کھڑا کر کے پٹرول دینے والے سے بوتل کا کاگ لے کر صولت صاحب کو دیا جو انہوں نے بوتل کے مونہ سے اپنی انگلی نکال کر نکال دیا۔ سوئی دلائن گھر پہنچے تو بجلی کی روشنی میں مجھے بوتل دکھا کر کہنے لگے کہ دیکھو اس میں کیا ہے۔ میں نے بوتل کو بغور دیکھا تو اس میں دھواں سا نظر آیا میں نے عرض کیا اس میں تو دھواں سا ہے قہقہہ لگاتے ہوئے فرمانے لگے تمہاری بہن کے سر پر جو وبال تھا اسے اس بوتل میں بند کر دیا ہے اب تمہاری بہن کے سر پر کوئی روح وغیرہ نہیں ہے اس بوتل کو حفاظت سے الماری میں رکھ دو۔ رات کو میں اس شریف روح سے بوجھ لوں گا کہ اگر وہ تمہاری بہن کا بچھا چھوڑ دے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا ورنہ اس زمین میں گاڑ دیا جائے گا۔ بوتل کو الماری میں رکھتے ہوئے میرے ہاتھ کانپنے لگے تو صولت صاحب

فرمانے لگے۔ بیٹا میرے ہوتے ہوئے تمہیں ایسی چیزوں سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ اگر میں تمہارے ساتھ ہوں گا تو اگر کشمیری سانسے آجائے گا تو خدا اور اس کے رسول کے حکم سے وہ بھی چپ چاپ چلا جائے گا۔ صبح ہوئی تو دیکھا میاں نماز پڑھ کے واپس نہیں آئے تھے۔ معمول سے کچھ زیادہ وقت لگ گیا تو میں خود مسجد میں چلا گیا میاں وہاں موجود نہیں تھے۔ ایک گھنٹے بعد واپس تشریف لائے تو دریافت کرنے پر فرمانے لگے حاجی مسجد چلا گیا تھا وہاں سے آس پاس کے مزارات پر چلا گیا مجھے تو ہلنے کی جلدی تھی کہ رات کو بوتل میں بند حضرت سے کیا فیصلہ ہوا۔ فرمانے لگے وہ اپنے آپ آکر عرض کریں ہم ان سے کیوں پوچھیں قید وہ ہیں ہم نہیں۔ وہاں انہیں درکار ہے وہ اپنی عرض سے آئیں۔ نہیں آتے تو نہ آئیں تم فکر مت کرو بوتل کو الماری میں پڑا رہے دو۔ دو تین دن گزر گئے میرے دل کا کھٹکا جا نہیں رہا تھا میں ہر روز میاں سے دریافت کروں کہ اس کا کیا ہوا اور قبلہ قہقہہ لگا کر کہ ابھی کچھ نہیں ہوا۔ جمعرات کی صبح کو فرمانے لگے کہ آج رات کو اس کا فیصلہ ہو جائے گا یا تو وہ کل ہمارے ساتھ حاجی مسجد نماز پڑھنے چلے گا۔ اور یا دریا برد کر دیا جائے گا۔ جمعہ کی صبح کو ہی صولت صاحب مسجد کے آکر فرمانے لگے۔ بیٹا وہ بوتل تو نکالو میں نے الماری کو بوتل رکھنے کے بعد ڈر کے مارے کھولا ہی نہیں تھا۔ اب جو الماری کو کھولا تو وہ بوتل سے رداہل ہوئی پڑی تھی۔ اسے ڈرتے ڈرتے اٹھا یا تو وہ اتنی وزنی تھی کہ مجھ سے نہ اٹھ سکی میں حواس باختہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا دیکھا تو میاں قہقہہ لگاتے ہوئے الماری کے پاس آ گئے اور بوتل کو ایسے اٹھایا جیسے وہ خالی بوتل ہی ہو مجھے دکھاتے ہوئے فرمانے لگے کہ دیکھو ابھی اس میں اسی طرح وہ دھواں موجود ہے اس نے رات کو درخواست کی ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے کہ اسے اللہ میاں بحالت کریں۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ اب یہ کسی کو نہ سسلے گا اور نہ ہی تمہاری بہن کے ہاں جائے گا۔ جمعہ کی ٹانگہ لے کر جب میاں حاجی مسجد تشریف لے گئے تو وہ بوتل بھی ہمراہ لے گئے جب دو بجے واپس آئے تو خوشی متین اللہ ساتھ تھے فرمانے لگے بیٹا ساتھ مل گیا ہے اب ہم کل ٹونک جائیں گے ہماری تیاری کر دو، مگر بابا! بوتل کا کیا ہوا۔ قہقہہ لگاتے ہوئے فرمانے لگے اسے ہم نے معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کر دی کہ اسے سکون ملے۔

اب بھی میری بہن اپنا بھرم رکھتے اور اپنی پیری جتانے کے لئے ڈھونگ بناتے ہوئے ہے۔ مگر حقیقتاً اب کوئی بھی روح نہ تو اس کے سر پر ہے اور نہ اس کے قبضے میں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ تمام رشتہ داروں کو اس ڈھونگ کے ذریعے اتو بناتے ہوئے ہے۔



علم الحروف

آخری قسط

حسین المہاشمی، فاضل دارالعلوم دیوبند

۱۔ مزاج ہادی۔ اعداد ۶۔

● محبت کیلئے جب آفتاب بُرجِ آسَد میں ہو تو ۳۷ واؤ تانے کی تختی پر کندہ کر کے اور طالب و مطلوب کا نام انہی واؤں کے ساتھ لکھ کر آگ میں دفن کرے تو بہت جلد مطلوب کو طالب کے قدموں میں پائے ● اگر مطلوبہ مقاصد میں ناکامی ہو رہی ہو تو حرف واؤ کا درجہ ۴۰۰ سو مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک کرے۔ انشاء اللہ مقاصد میں کامیابی حاصل ہوگی ● دشمن کی خواب بندی کے لئے ہرن کی دباغت شدہ کھال پر حرف واؤ ۹۹ مرتبہ اس وقت لکھیں جب غم و سختی انشاء میں ہو اور اس پر دشمن اور اس کی ماں کا نام بھی لکھ دیں۔ اور اس طرح لکھ دیں

خواب بند کردم فلاں ابن فلاں را

اس کے بعد اس کو کہیں ہوا میں لٹکا دیں تو دشمن کی نیند اڑ جائے گی ● اگر کسی کے سفر کی بندش کرادی گئی ہو تو صبح کو ۶۰ مرتبہ حرف واؤ کو ۱۱ دن ۱۱ رات یا ۴ دن تک پڑھیں تو انشاء اللہ سفر کھل جائے گا۔

۵۔ مزاج آفتشی۔ اعداد ۵۔

● یہ حرف محبت کیلئے تیر بہدف ہے جو وقت آفتاب بُرجِ ثور میں داخل ہو۔ ۵ درجے کو پہنچے۔ اس وقت حرف و کو سات سو مرتبہ پڑھے مع موشل اس کا موشل دودیا جائے ہے، اور ساتھ ساتھ طالب و مطلوب کے نام ہر سیکڑے پر لیتا رہے اور ہر سیکڑے پر سیاہ مرچ پر دم کر کے آگ میں ڈالنا ہے۔ اس طرح سیاہ مرچوں پر پڑھ کر آگ میں ڈالے اور سیاہ مرچوں کی دھوئی بھی لیتا ہے۔ بعد ازاں کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر اس میں تھوڑا سا موم اور فکری رکھ لے اور مطلوب کی چوکت پر دفن کر دے۔ انشاء اللہ مطلوب بیکار ہوگا ● اگر حرف ہ کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ ہاتھوں پر پڑھے تو تمام اقارب و احباب محبت اور دوستی کا اظہار کرنے لگیں گے ● اگر نمرانی قبر کی مٹی لیکر اس پر ۲۷ مرتبہ حرف و پڑھ کر دم کر کے دشمن کے گھر میں ڈال دیں تو دشمن کا خد خراب ہوگا ● اگر کسی پر فقر و فاقہ کا دور دورہ ہو تو کسی چوراہ سے چالیس سنگریزے اٹھالے اور ہر ایک سنگریزے پر چالیس بار حرف حنا پڑھ کر دم کرے اور اپنے گھر میں دفن کرنا ہے۔ چالیس دن ایسا ہی کرے۔ انشاء اللہ فقر و فاقہ سے نجات ملے گی۔

۱۱۔ مزاج ہادی۔ اعداد ۱۰۔

● جب آفتاب بُرجِ قوس میں داخل ہو تو سفید کاغذ یا ریشمی سفید کپڑے پر حرف تی ۲۱ مرتبہ لکھے اور مطلوب کا نام مع اسم والدہ لکھ کر قبیلہ بنا کر گائے کے گھی میں جلانے۔ اور مندل کی دھوئی لے تو مطلوب کا دل طالب کی محبت میں گرفتار ہوگا ● اگر طالب و مطلوب کے نام ان کی ماں کے ناموں کے ساتھ لکھ کر ان کے چاروں طرف حرف تی لکھ دے اور پھر طالب اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو مطلوب طالب کی محبت میں بیکار ہوگا انشاء اللہ

۸۸۹

ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی

● نہان بندی کے لئے عمل مجرب ہے۔ ساعت طار میں حرف تی کو ایک ہزار مرتبہ شرح کاغذ پر کالی رو شنائی سے لکھے اور کسی بھاری پتھر کے نیچے دبائے۔ دشمنوں کے نام بھی اس پر لکھ دے تو دشمنوں کی زبان بند ہوگی ● جو شخص حرف تی کو سفید ریشمی کپڑے پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ اس کے تمام دشمنوں کی زبان بند ہوگی ● اگر کوئی شخص اس نقش کو سفید کاغذ پر گلاب و زعفران سے ساعت سعید میں لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو مال و مالک اس کی مدد ہوگی ● اگر کلات یا لافٹ پر سہار حرف تی کندہ کر کے کھیتی کرے تو کھیتی بے اندازہ اور بے شمار ہوگی۔ دھرم مند



طوطے دھڑکنے کی مخلوق

میں جنات کا قائل نہیں تھا۔ اور میں ان سب لوگوں کا مذاق اڑاتا تھا جو جنات پر یقین رکھتے تھے اور بحوث پریت کی باتیں کیا کرتے تھے ایک باز میرے ایک دوست کی بہن پر جن کا اثر بتایا گیا۔ اس کا نام رضیہ تھا۔ رضیہ کو صبح و شام حبیب قسم کے دورے پڑا کرتے تھے۔ وہ بے ہوش ہو جایا کرتی تھی۔ اور جب بے ہوش ہو کر ہوش میں آتی تھی تو اول فلا بکنا شروع کر دیتی تھی۔ کہا کرتی تھی کہ ہمارا نام جدا الجبار ہے ہم رضیہ پر عاشق ہیں۔ میں رضیہ کی آنکھیں اچھی لگتی ہیں۔ ہم اس کی آنکھوں پر عاشق ہیں۔ وغیرہ اسی طرح کے بے شمار جملے وہ بولا کرتی تھی انہیں جملوں کو سن کر گھر کا ہر فرد سہم جاتا تھا۔ میرا دوست اظہار احمد بھی غور و سادہ ہو جایا کرتا تھا۔ اور مولوی ملاؤں کو لالاکر اسکی کیفیت دکھاتا تھا۔ لیکن مجھ پر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ رضیہ پر کسی طرح کے رمانی دورے پڑتے ہیں جس سے اس کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے۔ اور رضیہ کسی جدا الجبار نامی لڑکے کو چاہتی ہوگی۔ اور یہ ذہنی توازن کے بگڑنے پر یہ اسی کا نام دوسرے انداز سے لیتی ہے۔ جن دن کا اس پر کوئی اثر نہیں ہے۔ اور وہی مخلوق اس پر جنات کا اثر بتاتے ہیں سب ڈھونڈتی ہیں اور پیچھے بول کر لے لے لٹی سیدھی باتیں بتاتے ہیں۔ رضیہ کا انجام کیا ہوا؟ یہ تو ایک الگ بات ہے اس کا انجام بتانے سے پہلے مجھے کئی واقعات سے پردہ اٹھانے ہوں گے اور بات بہت لمبی ہو جائے گی۔

ابتداء میں یہ تنازعہ درمیان کروں گا کہ ایک دن رضیہ اندھمی ہو گئی تھی۔ اور اس کے بعد اس کی موت بہت ہی جبرتناک انداز میں ہوئی۔ میں نے اس کے اندھے ہونے کو بھی اور اس کی بھیانک موت کو بھی ہر ایک عادت سمجھا تھا۔ جب کہ میرا دوست اور اس کے گھر والے یہ کہا کرتے تھے کہ رضیہ کو جن جن نے اندھا کیا تھا اور اس نے اس کا ٹھکانہ کیا۔ کہ جو نے اسے ایک دن پہلے رضیہ ہوشی کے عالم میں

بڑبڑایا کرتی تھی کہ ہم اس کے عاشق ہیں ہم اس کو لے جائیں گے۔ اور ایک دن اندھی ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں سرورہ پائی گئی۔ اور اس کی موت بظاہر گلا گھٹنے سے ہوئی تھی۔

میری ایک خالہ بھی جو کانپور میں رہتی ہیں۔ وہ اپنے گھر کے حبیب حبیب تھے سنا یا کرتی تھیں۔ وہ بتاتی تھیں کہ ان کے گھر کی کنڑیاں رات کو خود بخود بجنے لگتی ہیں۔ کمرے کا دروازہ خود بخود کھل جاتا ہے اکثر راتوں کو پٹنگ ہونے لگتے ہیں۔ اور کبھی کبھی گھر کا صحن خون سے بھر جاتا ہے۔ میں ان کی یہ باتیں سن سن کر ان کا مذاق اڑاتا تھا۔ اور یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ سب وہم گمان کی باتیں ہیں۔ اور حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح میری مٹی کے ایک بھرائی رشتے دار ایک مرتبہ مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے اپنے گھر میں ہوش و حواس کے ساتھ ایک مرتبہ ایک ٹنگی عورت کو دیکھا۔ اور یہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گئی۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے اس کا سید مذاق اڑایا۔ اور اپنے دوستوں میں بھی اس کی خوب جی بھر کے کھجائی کی۔ لیکن۔ اپنی زندگی کے ایک دشتناک واقعہ نے میری آنکھیں کھول دیں۔ اور میرے نظریات کے پرچے اڑا دیئے۔

فروری کا مہینہ تھا۔ سردی کا موسم داپسی کی تیاری میں تھا۔ اور انسانی جسموں پر لدے ہوئے کپڑے آہستہ آہستہ اتر رہے تھے کانپور کے ایک چھوٹے سے قصبے میں میرا ایک جگر مراد دوست رہا کرتا تھا۔ جسے شکار کا بہت شوق تھا۔ اس کا امرار تھا کہ کچھ دن میں اس کے ساتھ گزاروں۔ ایک ساتھ شکار بھی کھیں گے اور ایک ساتھ چند دن اور چند راتیں گزار کر دوستی کی بنیادیں مضبوط کر دیں گے۔ چنانچہ میں اور میرا ایک دوست زبیر میرے ساتھ کانپور روانہ ہوا۔ کانپور کا سفر تو بہت آرام سے گزرا لیکن قصبے تک پہنچنے میں ہمیں کچھ دشواری پیش آئی۔ کچھ دور کا سفر ہمیں بس سے اٹھانے کے

ہوا جیسے کوئی چیز مجھے پہنچ رہی ہے۔ مجھے اپنا دم بھی گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ اور کئی بار ایسا بھی لگا۔ جیسے کوئی میرا زیرِ پا رہا ہے۔۔۔۔۔ اس کے باوجود تم یہاں پڑے ہوئے ہو۔ زیرِ پے کیسی کے ساتھ کہا میں نے بتایا نا مجھے یہاں کچھ آرام تھا۔ جگہ بڑی ہے کرایہ کم ہے اور جب یہاں آیا تھا کوئی ٹھکانہ اس کے سوا موجود نہیں تھا۔ اب کوشش میں ہوں کہ چھوڑ دوں۔

تم نے ان باتوں کا کسی اور سے بھی ذکر کیا۔ زیرِ پے پوچھا۔ کئی لوگوں سے کیا۔ ان سب نے بھی کہا کہ یہ گھر تو پہلے سے آئیہ مشہور ہے تمہاری ہمت ہے کہ تم یہاں دن رات گزار رہے ہو۔ ذکی بولے جارہا تھا۔ اور میں طنز یہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ میرے مزاج سے بھی واقف تھا اور خیالات سے بھی اس لئے اس نے بحث کا کوئی روازہ نہیں کھولا۔

اگلے دن ہم شکار کے لئے گھر سے نکلے۔ اور سارا دن گھر سے باہر ہی رہے۔ کچھ تیر کچھ بٹیر مارا تھا۔ شام کو ان کا گوشت تیار کیا۔ رات اور بچے کھانا کھانے کے دوران پھر اسی موضوع پر بات شروع ہو گئی جس سے مجھے الرجی ہوا کرتی تھی۔ وہی جن بھوت اور وہی سایہ پری کی باتیں۔ اس وقت میں نے انتہائی کڑختگی کے ساتھ بات کی اپنے دونوں دوستوں کو تاڑا۔ تم لوگ بالکل دقتا نویسی ہو اور تم میں اور پرلے درجے کے جاہلوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ دونوں بیک آواز یہی ایک لٹ کہہ رہے تھے کہ بھوت پریت کی ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت کا انکار غلط ہے۔ اور میں برابر یہی کہہ جارہا تھا کہ بھوت پریت کے واقعات من گھڑت ہیں۔ اور بچوں کو ڈرانے کے لئے اس طرح کے واقعات بڑی بوڑھیاں سنایا کرتی تھیں۔ یہ بحث کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔ نہ وہ ہمارے نہ میں ہمارا۔ وہ بھی قائل نہ ہو سکے اور میں بھی قائل نہ ہو سکا۔ اگلی رات زیرِ پا اور ذکی دونوں کسی ضرورت کے لئے کانپور جانا پڑ گیا۔ شام کو روانہ ہونے سے پہلے وہ دونوں کہنے لگے۔ تم یہاں اکیلے رہو گے بہتر ہے ہمارے ساتھ تم بھی چلو۔ موڈ میرا بھی تھا کہ ان کے ساتھ چلا جاؤں کچھ تفریح ہو جائے گی لیکن جب انہوں نے زور دیکر کہا کہ تم اکیلے رہو گے تو مجھے کچھ پر پیدا ہو گئی اور میں یہ سمجھا کہ یہ اس خوف اور ڈر کی وجہ سے

ایسا کچھ کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں چھپا رہتا ہے اور یہ مجھے بھی جس ڈر خوف کا قائل کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نے سختی سے منع کر دیا۔ روانگی کے وقت وہ ازراہ مذاق بولے۔ دیکھ لو سا ایسا نہ ہو کہ یہاں کوئی دھما جو کڑی پچ جائے۔ میں نے بھی مذاق میں

بعد کچھ دور کا سفر ہیں گھوڑے تانگے سے بھی کو نا پڑا۔ میرا دوست ذکی میرا منتظر تھا۔ مدت کے بعد ہم پھر ایک دوسرے سے ملے تھے۔ ایک دوسرے کا دیدار ہوتے ہی ایسا محسوس ہوا کہ ہم دونوں کو نئی زندگی نصیب ہوئی ہو۔ اس کی رہائش بستی سے محض ایک ایسے مکان میں تھی جو اجڑا ہوا تھا۔ اور ایک قدیم قبرستان کے بالکل نزدیک تھا۔ مکان کا پچھلا حصہ قبرستان سے ملتا تھا۔ اس میں ہزاروں قبریں تھیں۔ بعض قبروں کے بارے میں مشہور تھا کہ ایک ہزار سال پہلے قید۔ میں نے ذکی سے پوچھا یا رتم بستی کی رونق چھوڑ کر یہاں ایک طرف آکر کیوں پڑ گئے ہو۔ اس نے کہا کہ اس جگہ بہت سکون ہے اور اس کا کرایہ اتنا معمولی ہے کہ بس نہ ہونے کے برابر ہے۔ جگہ بڑی ہے میرے لئے قدامت اگر آجاتے ہیں تو مجھے کسی طرح کی پریشانی نہیں ہوتی۔ ویسے میں مناسب جگہ کی تلاش میں ہوں۔ جیسے ہی مجھے یہ مطلب کی دوسری جگہ مل جائے گی میں اس کو چھوڑ دوں گا۔ کیونکہ یہاں آنے جانے میں تھوڑی دشواری محسوس ہوتی ہے۔ تمہیں یہاں ڈر نہیں لگتا۔ بظاہر ہے کہ یہ سوال میں نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میں درور کہہ باتوں سے کبھی متفق ہی نہیں ہوا۔ یہ سوال زیرِ پے کیا تھا جو میرے

تم نے یہ سوال کیا۔ ذکی نے زیرِ پے پوچھا۔ ایسا اجڑا مکان۔ بلا بر میں قبرستان۔ اس پاس کوئی مکان نہیں ایسی جگہ بہت ہونے ڈر تو لگتا چاہئے۔

ذکی بول لگتا چاہئے۔ میں نے زیرِ پا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سچا ایسی جگہ عام طور پر بھوت پریت رہا کرتے ہیں اور قبرستانوں میں تو ہم نے سنا ہے کہ باقاعدہ لٹ کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔ یا تم لوگ کبھی نہیں بدھو دگے میرے لیے میں قدرے متنی تھی۔ میں نے اس سے پہلے بھی تم سے کہہ لیا کہ ان تو ہمارے سبب جو اور اس جہالت سے مجھ پر اتنے بھوت پریت کے قصے صرف بچوں کو ڈرانے اور ہلانے کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ حقیقت سے ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خود بھائی میرے خیال سے اب صحیح نہیں بول رہے ہیں۔ ذکی بولا۔ کیوں میں صحیح کیوں نہیں بول رہا ہوں۔ تم نے آج تک کوئی بھوت دیکھا ہے۔؟

دیکھا ایک مرتبہ نہیں لیکن محسوس کئی مرتبہ کیا ہے۔ یہ جو تم سنانے دیکھو یہ جو نا محسوس کے اوپر کی اطاری۔ اس نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہاں مجھے کئی مرتبہ ایک سایہ سا نظر آیا ہے جس سے مجھے بھی کئی مرتبہ غائب ہونے لگا۔ مجھے کئی بار ایسا محسوس

میں نے جواب دیا۔ وہ کچھ بتا تو رہے تھے کہ ایک ساریہ سانپ نظر آتا ہے اور کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرا کوئی انگوٹھا پکڑ کر ہار رہا ہو۔ لیکن میرا اپنا خیال یہ ہے کہ یہ ان کا صرف دھم ہے۔ یا پھر انہوں نے کسی کی زبانی یہ سنا ہو گا کہ بُرائی حویلی میں جنات رہتے ہیں۔ اور یہی بات ان کے قصورات میں بسی ہوئی ہوگی۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ مسلمان کی سوچ کس قدر عجیب کا ہے۔ دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی اور ہم لوگ آج تک ان توہات میں اُبلے ہوئے ہیں۔

میری بات سن کر ایک سفید ریش بزرگ بولے۔ بیٹا ہمارے خیال سے تمہارے سوچنے کا انداز غلط ہے۔ اس بُرائی حویلی کے بارے میں کئی قصے بالکل سچے مشہور ہیں۔ لیکن ہماری دعا تو یہ ہے اللہ تمہارا اور تمہارے دوست کی حفاظت کرے۔

کچھ دیر ادھر ادھر مٹ گشت کر کے میں واپس اپنے ٹھکانہ پر آ گیا آہستہ آہستہ رات کا اندھیرا بڑھ رہا تھا۔ اور آہستہ آہستہ فضاؤں میں سناٹا طاری ہوتا جا رہا تھا۔ بُرائی حویلی کے بالکل آس پاس کوئی مکان نہیں تھا۔ حویلی کے سچاس ساٹھ گز کے فاصلے پر مکانات کا سلسلہ تھا۔ البتہ قبرستان میں ایک چھوٹا سا مکان تھا جس میں تنیکہ کے فیر اور اس کے گھر والے رہا کرتے تھے۔ یہ مکان بھی حویلی سے ۲۰ گز کے فاصلے پر تھا۔ حویلی سے متعلق مختلف ڈر اور خوف کی باتیں سن کر بھی میرے خیالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی میرے اوصاف خطا ہوئے۔ میں نے تقریباً دس بجے کمرے کے دروازے کو بند کر دیا۔ اور میں نے لیٹ پ اپنے سرہانے رکھ کر ایک بوسیدہ سی کتاب اُٹھا کر پڑھنی شروع کی۔ سوئے قسمت اس میں بھی ایک واقعہ جنات سے متعلق چھپا ہوا تھا۔ مجھے بہت کوفت ہوئی اور میں نے کتاب ایک طرف رکھ کر لیٹ کی روشنی کو ہٹا کر کے سونے کا ارادہ کیا۔

میں اپنے قارئین سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتا۔ میں سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہتا ہوں۔ مجھے اس وقت ایسا لگا کہ جیسے میں تنہائی سے کچھ خوف سا محسوس کر رہا ہوں۔ حالانکہ حقیقت ہے کہ میں زندگی میں کبھی کسی چیز سے نہ خوف زدہ ہوا۔ نہ جن بھوت کی باتوں پر مجھے وشوا اس ہوا۔ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ یہ باتیں ہوائی ہوا کرتی ہیں۔ حقیقت ہے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے ذہن کو جھٹک کر سونے کی کوشش کی۔ لیکن نہ جانے کیوں مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔ اور میرا ذہن خواہ خواہ بار بار

جواب دیتے ہوئے کہا۔ ایک بار سامنے تو آجائیں اگر میں نے انہیں جھٹیلا دودھ یا دہنہ دلایا تو میرا بھی نام محمود نہیں۔ چلتے وقت ذکی پھر سنجیدہ ہو گیا اور اصرار کرنے لگا۔ یا تم ہمارے ساتھ چلو۔ تم اس وقت مہمان کی حیثیت سے یہاں آئے ہو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے گی تو بُرا ہو گا۔

کیسی تکلیف؟ یا رکھنا بکواس کرتے ہو۔ مجھے غصہ آ گیا۔ میں نے کہا اب تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں لے جاسکتی۔ تم دونوں جاؤ۔ اور اپنا کام منٹا کر واپس آنا۔ ان کا پروگرام اگلے دن واپسی کا تھا۔ اسی لئے وہ اس بات پر مصر تھے کہ میں بھی ساتھ رہوں۔ میں بتا چکا ہوں کہ خواہش میری بھی ان کے ساتھ چلنے کی تھی لیکن چونکہ میرے دماغ میں یہ خیال تھا کہ میں کسی چیز سے ڈرتا نہیں اور میں جنات اور بھوتوں کا قائل نہیں اس لئے میں نے خواہ خواہ ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ اور بالآخر وہ دونوں چلے گئے ان کے جانے کے بعد میں نے ابن صفی کا ایک بُرا ناول اُٹھایا اور اس کے مطالعے میں غرق ہو گیا۔ اس ناول میں بھی جن اور بھوت کا ایک دیومالائی قصہ لکھا ہوا تھا۔ جس کو پڑھ کر مجھے بہت کوفت ہوئی اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ دنیا کی اکثریت توہات میں گرفتار ہے۔ میں رات کو ۸ بجے تک اس ناول کا مطالعہ کرتا رہا۔ اس کے بعد میں کمرے سے باہر نکلا۔ ایک ہوٹل میں جا کر میں نے کھانا کھایا۔ یہ ہوٹل ہماری رہائش گاہ سے ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر رہا ہو گا۔ کھانا کھانے کے بعد میں ایک دوسرے ہوٹل میں چلے پینے کی نیت سے گیا تو وہاں میری ملاقات ایک شاعر صاحب سے ہو گئی جو کئی لوگوں کو جمع کر کے انہیں اپنی غزلیں سنارہے تھے۔ تھے وہ بہت پُر مذاق۔ اور اخلاق بھی ان کا بہت اچھا تھا۔ کافی عمر محسوس ہو رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر بولے۔ برخوردار۔ باہر کے معلوم ہوتے ہو۔ میرے کہاجی ہاں۔ سہارنپور سے آیا ہوں۔

پوچھنے لگے کس کے یہاں قیام ہے۔ میں نے جواب دیا اپنے ایک دوست کے پاس آیا ہوں۔ اور وہ اس بستی کے قدیم قبرستان سے متصل ایک حویلی میں رہتا ہے۔ اور یہ حویلی بُرائی حویلی کے نام سے مشہور ہے۔

یہ سن کر ایک صاحب بولے۔ آپ کے دوست وہاں کب سے رہتے ہیں؟

میں نے بتایا کہ وہ غالباً چار سال سے اس حویلی میں مقیم ہیں۔ ان صاحب نے پوچھا۔ کیا انہیں وہاں کچھ نظر نہیں آیا۔

کورہا تھا۔ دروازہ پھر ہلا اور کنڈی پھر کھل گئی۔ اس مرتبہ میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ میں کمرے سے باہر نکل جاؤں گا۔ اور تھکے کے فقیر کے پاس جا کر رات گزاروں گا۔ یا پھر اس کو اپنے ساتھ سلاؤں گا۔ اس خیال سے میں چستر پہن کر دروازہ کی طرف بڑھا لیکن میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ پوری طاقت لگنے کے بعد بھی دروازہ نہیں کھلا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے باہر سے کنڈی لگا دی ہو۔ اب اندر سے کنڈی لگنے کی بھی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی تھی۔ میں پھر بستر پر آکر بیٹھ گیا۔ اب مجھ سے یثا بھی نہیں جا رہا تھا۔ ایک عجیب طرح کی وحشت دل و دماغ پر طاری ہو چکی تھی۔ اور ایک انجانے سے خوف سے دل پریشان تھا۔ چند منٹ کے بعد دروازہ خود بخود کھل گیا۔ میں نے سکون کا سانس لیا اور میں پھر کھڑا ہو گیا۔ تاکہ کمرے سے باہر نکل جاؤں۔ میں نے ابھی دو قدم ہی دروازے کی طرف بڑھائے تھے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اور کسی کے ہنسنے کی آواز آئی۔ اور آواز کسی عورت کی سی تھی۔ میں بار بار اپنے ذہن کو جھٹک رہا تھا۔ میں اب بھی سو فیصد یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ یہ حرکتیں کسی جن و ن کی ہیں یا پھر یوں سمجھئے کہ انانیت کی وجہ سے میں ابھی تک شکست مننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ دروازہ پھر کھلا میں پھر سنبھل کر بیٹھ گیا اور میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ ایک دم ایک جست لگا کر باہر نکل جاؤں گا۔ لیکن اس خیال کے آتے ہی دروازہ پھر بند ہو گیا۔ اور اندر کے کنڈی خود بخود لگ گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ کنڈی میں خود بخود ایک تالہ بھی لگ گیا۔ میں نے اپنی آنکھوں کو مٹا۔ اور بہت غور سے دروازے کو دیکھا۔ دروازہ بند تھا اور ایک لوہے کا پیرا سا تالہ کنڈی میں لگا ہوا تھا۔ اب میں اپنی ہشیاری پر ماتم کر رہا تھا۔ کاش میں ذکی اور زیر کے ساتھ شہر چلا جاتا۔ اب میں خود کو پوری طرح خطرے میں گھرا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ مجھے تو کوئی دعا بھی یاد نہیں تھی۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں۔ میرا پیشاب بھی بہت زور سے آ رہا تھا۔ جب ناقابل برداشت ہو گیا تو میں کمرے کی ٹالی میں پیشاب کرنے کیلئے بیٹھ گیا۔ اسی وقت میرے کانوں میں پھر کسی کے ہنسنے کے آواز آئی۔ اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی پازیب نج رہی ہے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی عورت کمرے میں چل رہی ہے۔ میرا کمر بند باندھنا مشکل ہو گیا۔ اب میں پوری طرح ڈر اور خوف کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

ان باتوں کی طرف جا رہا تھا جن باتوں کا ہمیشہ میں مذاق اڑاتا رہا تھا۔ اور اسی وقت مجھے اپنے بستر میں کچھ سرسراہٹ سی محسوس ہوئی پہلے میں نے اسے وہم سمجھا۔ لیکن جب دوسری بار مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے بستر میں کوئی چیز چل رہی ہے۔ تو میں نے بے اختیار لمب کی نو بڑھادی۔ اور میں پتنگ سے نیچے اتر آیا اور میں نے بستر کو اچھی طرح جھاڑا۔ مجھے بستر میں کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ ایک لمحہ کے لئے مجھے اپنی بے وقوفی پر ہنسی آئی۔ میں سوچنے لگا کہ ہمیشہ سب کو بزدل اور احمق سمجھتا آیا تھا اور آج میں خود بھی حماقت کر بیٹھا۔ اور خود وہم کا شکار ہو کر رہ گیا۔ میں نے لمب کسے جی کم نہیں کی۔ لیکن میں پھر بستر پر دراز ہو گیا اور میں نے پھر لحاف تان لیا۔ اب میں نے سونے کی کوشش کے بجائے سگریٹ سلگایا۔ چند منٹ کے بعد چانک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی دروازہ دھڑھڑا رہا ہے۔ میں نے دروازے کی طرف غور سے دیکھا تو مجھے صاف طور پر ایسا محسوس ہوا کہ کیواڑا مہمتا مہمتا سے ہل رہے ہیں میں بے خوف ہو کر بولا۔ کون ہے۔

باہر سے کسی طرح کا کوئی جواب نہیں آیا۔ میں نے سگریٹ بجھادی۔ میں نے پھر ایک بار خود کو احمق تصور کیا۔ اور میں نے سر سے پاؤں تک لحاف تان لیا۔ اور سونے کی کوشش پھر شروع کی۔ لیکن مجھے نیند نہیں آرہی تھی اور زندگی میں پہلی بار یہ محسوس کر رہا تھا کہ جیسے کوئی انجانا سا خوف میرے جسم میں سرسراہٹ پھیلا رہا ہے۔ لحاف تانے ہوئے مجھے چند لمحے گزرے ہوں گے پھر دروازہ ہنسنے کی آواز آئی۔ اور اس مرتبہ پہلے سے زیادہ زور سے دروازہ ہلا۔ میں نے اپنے منہ پر سے لحاف ہٹایا۔ اور دروازہ کی طرف دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ دروازے کی کنڈی کھلی ہوئی تھی۔ میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ لیکن میرا ذہن اس کی بھی تاویل کرنے لگا۔ میں نے خیال کیا کہ ہوا سے کیواڑا ہل رہے ہیں اور کیواڑا ہلنے کی وجہ سے کنڈی کھل گئی ہے۔ میں اٹھا اور میں نے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر ادھر ادھر دیکھا کوئی نہیں تھا۔ میں نے دروازہ پھر بند کر دیا اور پھر کنڈی لگا دی۔ کنڈی لگا کر میں جو پتلا تو میں نے دیکھا کہ میرا لحاف پتنگ سے نیچے پڑا ہوا تھا۔ میرا سر چکر ا گیا میں سوچنے لگا کہ لحاف زمین پر کیسے گر گیا۔ اس وقت مجھے کچھ خوف سا محسوس ہوا۔ لیکن اعصاب میرے قدرتی طور پر بہت مضبوط تھے۔ اس لئے میرے بدن میں کسی طرح کی کوئی یکپس طاری نہیں ہوئی۔ اور میں نے لحاف زمین سے اٹھا کر پھر پتنگ پر رکھ دیا۔ اور میں نے پھر ایک سگریٹ جلائی۔ اب میں صاف طور پر کچھ خوف اور ڈر محسوس

میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔ میرا حلق بھی بالکل خشک ہو گیا تھا۔ میں نے کانپتے ہاتھوں سے صراحی میں سے پینے کے لئے پانی نکالا۔ پانی اس قدر ٹھنڈا تھا کہ میں برداشت نہ کر سکا اور ایک گھونٹ سے زیادہ میں نہیں پی سکا۔ مجھے ایسا لگا جیسے کمرے میں لے ہی چلا دیا گیا ہے۔ کمرے کی ٹھنڈک بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔ اور مجھے باقاعدہ سردی چڑھنے لگی تھی۔ اپنے لمحات پر ایک اور لمحات ڈال لیا اور میں لمحات میں گھس گیا۔ آپ یقین کریں مجھے یوں لگا جیسے میں بستر پر نہیں برف کی رسی پر لیٹا ہوا ہوں۔ اب میرا بدن پوری طرح کانپ رہا تھا۔ میں نے سر سے پاؤں تک ایک نہیں دو لمحات تان رکھے تھے اور پھر بھی مجھے جاڑا چڑھ رہا تھا۔ میرے اوسان خطا ہو چکے تھے۔ میں دشت کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا۔ مجھے یہ خطرہ ہو گیا تھا کہ جب ذکی اور زبیر آئیں تو میں مرجھا ہوں گا۔ میں اپنی عقل مندی پر رورہا تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ کاش میں بھی وہی ہوتا تو اس کمرے میں اکیلے نہ رہتا اور نہ ہی اس عذاب کا شکار ہوتا۔ لیکن اب پھپھکانے سے کیا فائدہ تھا۔ اب تو مجھے ہر عذاب کے لئے خود کو تیار رکھنا تھا۔ میرے بسترے کی ٹھنڈک بڑھتی جا رہی تھی۔ اور مجھے اب یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی طاقت ور چیز میرے اوپر سوار ہو رہی ہے۔ میں گھبراہٹ کی وجہ سے اب اپنا چہرہ بھی لمحات سے باہر نکالنے پر قادر نہیں تھا۔ میری سانسیں گھٹنے لگیں۔ اور مجھے یہ یقین ہو چلا کہ یہ رات میری زندگی کی آخری رات ہے۔ اس کے بعد سردی آہستہ آہستہ کچھ کم ہونی شروع ہوئی۔ اور میرے بدن کی کپکپاہٹ میں بھی کچھ کمی ہوئی تو میں نے اپنا چہرہ لمحات سے باہر نکالا۔ میں نے دیکھا کہ کمرے میں ایک کالے رنگ کی بلی دروازے کے قریب بیٹھی تھی اور اس کے پیروں میں بازیب بندھی ہوئی تھی۔ مجھے ایک مرتبہ پھر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں اٹھتی ہوں اور خواہ خواہ ڈر رہا ہوں۔ میرا ذہن پھر یہ تاویل کرنے لگا کہ اس بلی کو کسی نے بازیب پہنا رکھی ہے اور اسی کے چلنے پھرنے کی آواز آ رہی تھی جسے میں نہ جانے کیا سمجھ بیٹھا۔ لیکن وہ عورت کے ہنسنے کی آواز، دروازہ خود کھینچنے کی آواز، لیکن وہ اللہ! خود بخود لگنے لگنے کا سبب؟ ان سوالوں کا کوئی جواب میرے پاس نہیں تھا۔ ابھی میں کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچا تھا کہ کبلا خود بخود کھل گیا۔ اور پھر دروازہ خود بخود کھلا اور وہ بلی

کمرے سے باہر چلی گئی۔ اب سردی بھی کافی کم ہو گئی تھی۔ مجھے کچھ اطمینان ہوا۔ لیکن انگلیوں نے کمرے میں چادر اوڑھے ایک عورت اندر آئی نظر آئی۔ میں نے صاف طور پر دیکھا اس کے تن پر سر نہیں تھا۔ میں نے بے اختیار اپنے اوپر لمحات تان لیا۔ اور دعا کوئی یاد نہیں تھی۔ یہ کلمات میری زبان پر ریختے لگے۔ جیل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ میرے پورے بدن پر ٹپکی ٹپکی ہادی ہو گئی۔ میرا دم ایک بار بھر گھٹنے لگا مجھے سردی بھی لگ رہی تھی۔ اور پینے بھی آسے تھے۔ میں ایک بار پھر دل ہی دل میں اپنی عقل مندی کا ماتم کر رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ میں خود پر قابو پاؤں اور بہت مردانہ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوں لیکن میں خود پر قابو نہ پاسکا۔ میں لمحات کے اندر لڑنا اور کا پتار ہا۔ اسی لمحہ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی میرے پیروں کی طرف آکر بیٹھ گیا ہو۔ میں اسے دھمکی سمجھتا اگر کسی کے ہاتھوں کا لمس میرے پیروں سے نہ ٹھکراتا مجھے یوں لگا جیسے کوئی انجانا سا ہاتھ میری پنڈلیوں تک پہنچ رہا ہے ہاتھ ایسا ٹھنڈا تھا جیسے برف سے بنا ہو۔ میں نے اپنی ٹانگیں کھینچنے کے لئے اپنی ساری قوت سمیٹی۔ لیکن الٹری کا پناہ۔ اسی وقت مجھے ایسا لگا جیسے کوئی بھاری بھر کم چیز میرے سر پر لے آکر بیٹھ گئی ہے۔ میں نے پوری قوت سے اپنے سر کے نیچے لمحات دبا رکھا تھا۔ میں آج یہ بتانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا کہ کسی جناتی قوت نے میرے لمحات کو میرے سر سے الگ کر دیا۔ میں نے اپنا چہرہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے ڈھک لیا۔ لیکن کوئی طاقت میرے چہرے سے میرے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔ اس وقت میری چیخ نکل گئی۔ اور میرا پیشاب بھی نکل گیا۔ میں انسان ہو کر اس جناتی قوت کا مقابلہ کیسے کر سکتا تھا۔ میرے ہاتھ چہرے سے ہٹ گئے۔ اور بے جان ہو کر ادھر ادھر ہو گئے۔ یہ وقت بے ہوش ہونے کا تھا۔ لیکن میں بے ہوش نہیں ہوا البتہ مجھے یہ یقین ہو گیا کہ میں آج بچوں کا نہیں۔ میں سنا بھی تک آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔ کوئی ہاتھ پھر میری پنڈلیوں تک پہنچا۔ اور ایک طمانچہ سا میرے چہرے پر لگا۔ میں نے بے اختیار اپنی آنکھیں کھول دیں۔ ایک بہت بڑا چمکا درویش بیل جیل کے برابر تھا کہ میں اڑ رہا تھا اور بار بار میرے چہرے سے آکر ٹھکراتا تھا۔ اور ہپٹ کی طرح میرے چہرے پر پڑتا تھا۔ میری نظر کچھ اور اوپر کو ہوئی تو کمرے میں مجھے قبرستان نظر آنے لگا۔ کئی قبریں میری آنکھوں کے سامنے تھیں۔ میں سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ میں کمرے میں ہوں یا قبرستان میں ہوں۔ میں نے آنکھیں بند کر کے پھر کھولیں اور اپنے ذہن کو جھکا دیا تو مجھے کچھ فرق نہیں پڑا۔

چہرہ قبری ہی قبری نظر آرہی تھیں۔ اچانک ایک قبر بیٹھی اور اس میں سے ایک انسانی ڈھانچہ برآمد ہوا۔ اس کی آنکھیں بالکل سرخ تھیں۔ جیسے چہرے پر آگ کے دھبے ہوئے انگارے رکھے ہوئے ہوں۔ اس نے دو شاہی اور ڈھر رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ لپے کے سے پنجے معلوم ہو رہے تھے۔ اسے دیکھ کر میں بہوت ہو کر رہ گیا۔ اس ڈھانچے نے میری طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ میں ٹھنڈے دوزخ کی مخلوق ہوں۔ میں تجھے اپنے ساتھ برف کے پہاڑوں پر لے جاؤں گا۔ میں نے دیکھا جب وہ بات کر رہا تھا تو اس کے منہ سے سُرخ رنگ کا دھواں نکل رہا تھا۔ اور آنکھوں کی سُرخی بڑھتی جا رہی تھی۔ میں بتا نہیں سکتا کہ اس وقت مجھ پر کیا گذر رہی تھی۔ میں جن باتوں کا مذاق اڑاتا رہا تھا وہ حقیقت کے روپ میں میرے سامنے تھیں۔ میں نے کبھی اتنا مستجابی نہیں تھا جتنا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں دل ہی دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ مجھے آج اس عذاب سے نجات مل جائے تو میں کبھی بھوت پریت کا مذاق نہیں اڑاؤں گا۔ لیکن میرے دل کی باتیں تو دل ہیے دل میں گھٹ رہی تھیں اور باہر کی فضا اچھی نہیں تھی۔ میرا ہجرامہ چونکہ جھینگ چکا تھا۔ اس لئے سردی کا احساس اور بھی زیادہ ہو رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ڈھانچہ میری طرف بڑھنے لگا۔ میں نے اپنے چہرے پر پھر لحاف تانا چاہا لیکن اسی وقت وہ چمکا ڈھیر میرے چہرے سے ٹکرایا۔ اور ایک ہاتھ نے میرے دونوں ہی ہاتھ جیسے پکڑ لئے۔ مجھے اپنا پلنگ ہوا میں اڑتا محسوس ہوا۔ میری آنکھیں خوف کی شدت کی وجہ سے بند ہونے لگیں۔ اور میں تھر تھر کاہنے لگا۔ اور بے اختیار رونے لگا۔ اسی وقت ایک سیاہ فام بلی ایک دوسری قبر سے باہر آئی اور کود کر میرے پلنگ پر آگے بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھیں بھی انگارے برسا رہی تھیں۔ میں نے بلی کو روٹے ہوئے تو بہت مرتبہ دیکھا تھا لیکن میں نے زندگی میں کبھی بلی کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اس رات میں نے اس کالی بلی کو ہنستے ہوئے دیکھا۔ اس کی ہنسی حد سے زیادہ دھت تک تھی۔ اس کے دانت ایسے تھے جیسے تانبے کے ہوں۔ اس نے ایک بار زبان بھی نکالی جیسے میرا مذاق اڑا رہی ہو۔ اس کے بعد اس نے اپنا اگلا پنجہ میری طرف بڑھایا۔ اور اس نے میرے سر پر پانچویں رکھ دیا۔ وہ مجھ سے ایک گز کے فاصلے پر تھی۔ اس کے باوجود اس کا پنجہ مجھ تک پہنچ گیا۔ اسی لمحہ وہ ڈھانچہ بھی میرے بالکل قریب آ گیا۔ اور اس نے میرے تن سے لحاف الگ کر دیا۔ بالآخر وہ جتنا ڈھانچہ میرے بالکل قریب آ گیا۔ حکم فکروں میں مبتلا ہو کر موت کا فرشتہ ایک بلی تک رملہ میں میرے

بالکل نزدیک آ گیا۔ اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اذیت ناک انداز میں میری روح کشید کی جائے گی۔ میں نے مرنے کی تیاری کر لی اور کمر بھر بڑھ دیا۔ اس نے حد سے زیادہ مکروہ آواز میں کہا۔ سُٹ لے اور ذلیل ترین انسان میں اُس دوزخ کی مخلوق ہوں جو برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔ ہم لوگ آگ سے بنائے گئے ہیں اور ہمارے لئے دوزخ ٹھنڈا بنایا گیا ہے تاکہ برف کی کڑیوں سے ہمارے جسموں کو داغ کر دیں عذاب دیا جائے تو ہمارا مذاق اڑاتا ہے۔ اب تو بھی چل ہمارے ساتھ اُس جہنم میں اور بھگت ہمارے ساتھ بھیا تک عذاب۔ میری رگوں میں دوڑنے والا خون خمد ہو گیا تھا۔ یہ بلا کس دنیا کی بلاتھی۔ یہ جہنم تھا بھوت تھا طبلہ روح تھی۔ خدایا جلنے کیا چیز تھی۔ میں کچھ بھی اندازہ نہ کر سکا۔ ہاں اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ جانے کتنی قسم کی مخلوقات اس دنیا میں پیدا کی ہیں۔ نظر آنے والی مخلوق بھی بے شمار ہیں اور نظر نہ آنے والی مخلوقات بھی بے شمار اور لاتعداد ہیں انسان کو کسی بھی مخلوق کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔

اسکے بعد یہ ہوا کہ اس جناح ڈھانچے نے اپنے نوکیلے پنجے میرے گلے پر رکھے اور دھکی ہوئی آنکھوں کی طرف دیکھ کر اس نے اپنی زبان اپنے منہ میں پھیر لی جیسے کوئی پیاسا کتا پانی کو دیکھ کر پھیرتا ہے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اب میرا وقت پورا ہو چکا ہے اور میں اب اس کالوالب بننے والا ہوں۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اسی وقت وہ خوش کالی بلی اس جناح ڈھانچے کے بازو پر بیٹھ گئی اور اس نے میری آنکھوں پر پانچہ مارا۔ میں ڈر کے مارے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ خوش صورت ڈھانچہ میرے چہرے کے قریب آچکا تھا اور میرے گلے کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسی وقت چراغ بجھ گیا اور کمرے میں بالکل اندھرا چھا گیا۔ اندھیرے میں ایک لڑکھا تو ایسا عجیب ہوا رہا تھا جیسے سامنے جو قبری تھیں وہ سب کی سب بھٹکتی اور ان میں شعلے اچھلتے نظر آئے۔ اور دوسری طرف اس ڈھانچے کی آنکھیں انگاروں کی طرح دھنکے لگیں۔ اس لحظے ہاتھوں کی گرفت میرے گلے میں اور مضبوط کی اور بھیا نکسا داز میں بولا میں ہوں ٹھنڈے دوزخ کی مخلوق۔ میں تجھے ٹھنڈا کر کے ہی سانس لوں گا۔ اسکے بعد کیا ہوا مجھے نہیں معلوم۔ میں فوٹوف و دہشت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور جب مجھے ہوش آیا تو میں لوگوں کی جھڑپ میں تھا۔ ذکا اور زیر میری موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں کمرے کے باہر بالکل برہنہ چلا ہوا تھا۔ اور نم زدہ تھا۔ وہ دن آج کا دن میں بھوت چھ کا مذاق اڑانا چھوڑ دیا ہے اور میں اب کسی مکان میں بالکل تھپا ہونے کی بھی غلط نہیں کرتا۔ تنہائی میں کیا کچھ ہوتا ہے اس میں اچھی طرح جان گیا ہوں۔ سبائی ہر آخری سانس تک اس بھیا نکسات کو فراموش نہیں کر سکا تھا جب میری ملاقات کسی غلط دوزخ کی مخلوق سے ہوئی تھی۔ اور میں نے اس طرح مجازی طور پر غلط کیا تھا

خواتین و حضرات کے

زنا پر مہلک اثرات

بہار کی آمد ہے ہر ڈال پہ بھول کھلنے کو ہیں۔ رنگ اور خوشبوئیں بھلیں
گی خوشبوؤں سے محبت کرنے والے انسان کا دل و دماغ اور روح معطر
ہو جاتی ہے اور اس کا باطن خوبصورتی سے بھر جاتا ہے۔ بھول قدرت کا وہ عطیہ
ہی جو ازل سے ہی انسانی احساسات کے ساتھ پروان چڑھا ہے۔ بھولے
انسان کے جذبات، کیفیات اور احساسات کی ترجمانی کا مظہر ہیں۔ آپ نے
اکثر دیکھا ہوگا کہ ماہر نجوم یعنی نجومی جو تیشی یا تو تاریخ پیدائش پوچھتے ہیں۔
اور جسے تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو تو اس سے یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کی پسند
کا بھول کونسا ہے اور جب وہ اپنے پسندیدہ بھول کا نام لے سکتے ہیں تو انہی
شخصیات کے بارے میں کافی اندازہ لگا دیتے ہیں۔ اس طرح بھول بھی بچکے
زنا کے راز داں ہوتے ہیں۔ بھول تو سب کو اچھے لگتے ہیں۔ کونسا بھول
کچھ پسند ہے اور اسے پسند کرنے والے کا مزاج کیسا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں۔
● بھولوں کے بادشاہ بھول گلاب کی سحر کن خوشبو ماحول کو معطر کر دیتی
ہے۔ یہ خوشبو صحت کی بہتری کے لئے بڑی مفید ہے۔ اس کو پسند کرنے والے
جذباتی، جوشیلے اپنی بات منوانے اور خود غمائی کے قائل ہوتے ہیں۔ محبت
اور نفرت بے حد کرتے ہیں۔ آرٹ اور ہمدردی سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔
تجزیے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ تعمیری سوچ کے مالک اور خدمت خلق سے
سرشار ہوتے ہیں۔ بلا مقصد دوستی بے حسنی اور علاج معالجے کا خاص خیال
رکھتے ہیں۔ پیار زیادہ اور تم کم بچھاؤ کرتے ہیں۔ خود اعتماد ہوتے ہیں اور
احسان لینا پسند نہیں کرتے۔ مستقبل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اس بھول کو
پسند کرنے والی عورتیں نفاست پسند اور قانون کا احترام کرتی ہیں۔
وفا شعار ہوتی ہیں اس بھول کے پسند کرنے والوں کو عام طور پر نظام
ہضم و کمر درد، اعصابی کمزوری یا آنت کی بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔
● کنول کا بھول پسند کرنے والے زندگی میں ہر مشکل کا گہی سے مقابلہ
کرتے ہیں۔ یہ بڑی کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔ ان کے اندر کامیابی مائل
کرنے کی فطری خواہش انہیں کامیاب کرتی ہے۔ بڑے خدی انکتہ چینی

کرنیوالہ اور محبت میں رکاوٹ برداشت نہیں کرتے۔ عام طور پر غلامی و رومانی
پیشوا، ریاضی دان، قانون ساز اور محقق ہوتے ہیں۔ دنیاوی کامیابی کی
بجائے روحانی کامیابی کے قائل ہوتے ہیں۔ ذہین لوگوں سے دوستی ناؤ
صاف ستھری اور بامقصد دوستی رکھتے ہیں۔ انتہائی راز دار اور اپنے
حال میں گن رہتے ہیں۔ ذاتی کاموں میں مداخلت پسند نہیں کرتے۔
رہائش، لباس اور خوراک میں صفائی پسند ہوتے ہیں۔ قانون کا احترام
حسن پرست اور خیالوں میں کھوئے رہتے ہیں۔ بڑے چرب زبان ہوتے
ہیں ان کی گفتگو بڑی متاثر کن ہوتی ہے۔ دنیاوی جھنجھٹ کی بجائے
تصوراتی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔ اس بھول کو پسند کرنے والی عورتیں
حسین و جمیل ہوتی ہیں۔ شادی لمبی عمر میں کرتے ہیں اور سیر و سیاحت
کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ عورتیں بڑی کشش رکھتی ہیں۔ بے حیا نفرت
پسند ہوتے ہیں۔ اس بھول کو پسند کرنے والی عورت ذہین اور حسن پرست
ہوتی ہے۔ اس کے پسند کرنے والے بے خوابی، ہاتھوں اور انگلیوں
اور جذباتی دباؤ کی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

● موتیا جیسے بڑا مبارک بھول سمجھا جاتا ہے اس کے پسند کرنے والے
بڑے حساس اور دل بھینک قسم کے عاشق ہوتے ہیں۔ امن پسند
اور نیک جذبات کے حامل ہوتے ہیں۔ بھوس محبت کرتے ہیں اور عاری
طور پر نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ خلوص محبت کی جاگتی تصویر ہوتے ہیں۔
حقانوی زندگی کا سامنا کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اپنی ذہانت سے کامیابی
حاصل کرتے ہیں۔ دو تہند اور بین الاقوامی شہرت کے حامل ہوتے ہیں۔
خوش کن لمحات گزار کر خوشی حاصل کرتے ہیں۔ رسم و رواج سے عموماً نفرت
پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ بہادر ہوتے ہیں اور ازام تراشی سے بڑے پریشان
ہو جاتے ہیں۔ فوراً آپ سے باہر اور کچھ ٹھٹھے ہو جاتے ہیں۔ ان میں ادا
کاری کی خصوصیت نمایاں ہوتی ہے۔ لطیف گوئی سے مغل میں چھانلنے
کا ہنر جانتے ہیں۔ اکثر کامیاب اداکار و فنکار ہوتے ہیں۔ ان میں مزاج

مطلوبوں میں مقبول ہوتے ہیں۔ زراعت، تجارت، بینکاری، صداکاری، ادب و صحافت کے پیشے ان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ جگر کی خرابی، معدہ جوڑوں کے درد جیسی بیماریاں انہیں لاحق ہو سکتی ہیں۔

● سورج مکھی کا پھول امن پسند اور حسن کے دلدادہ لوگ ہی عام طور پر پسند کرتے ہیں۔ سیوی اور اس کے لباس کا انتخاب سورج مکھی کر کرتے ہیں۔ کھلاڑی ہوتے ہیں اور رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں۔ فوراً ناراض اور فوراً ہی خوش ہو جاتے ہیں۔ خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ بندش سے دور بھاگتے ہیں۔ ان کی شخصیت کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ادھر حاضر ادھر غائب۔ زمر شناس ہونے کی وجہ سے کاروبار کو بڑی تیزی سے وسعت دے سکتے ہیں۔ خوش امید اور مثبت نتائج کے متعلق ہوتے ہیں۔ مزاج کی حس رکھنے کی وجہ سے ہمیشہ جوان نظر آتے ہیں۔ کام انتہائی لگن سے کرتے ہیں۔ بڑے پککشن ہوتے ہیں۔ سورج مکھی کا پھول پسند کرنے والے نئے نئے دوست بنا کر خوش ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ پرانے دوست چھوڑ دیتے ہیں۔ ہر محل میں گھل مل جانا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے۔ نئے نئے خیالات ان کو فیصلے تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کاروباری شراکت میں فائدہ مند ہوتے ہیں۔ سورج مکھی کو پسند کرنے والی عورت ہر وقت بناؤ سنگھار میں مگن رہتی ہے۔ بظاہر دولت سے نفرت اور اندر سے محبت کرتے ہیں۔ بیک وقت دو دو کام کرنا ان کی خوبی ہے۔ خواتین بیک وقت بچے کو دودھ پکڑے استری اور فون پر بات کر سکتی ہیں۔ بحث میں بڑے تیز ہوتے ہیں۔ سورج مکھی پسند کرنے والے ایڈورٹائزنگ، تعمیر سازی، براڈ کاسٹنگ، تعلقات عامہ وغیرہ شعبے اختیار کرتے ہیں۔ اکثر شانوں اور باؤں مرد بے خوابی جذباتی دباؤ۔ پھیپھڑوں کی بیماریاں ان پر حملہ کرتی ہیں۔

● گیندا پسند کرنے والے لاپرواہ، محبت و نفرت میں میاں رو اور زندگی کی لذت سے لطف اندوز ہونے والے ہوتے ہیں۔ خوش گفتاری اور شاعری لمبی عمر میں کوہستے ہیں۔ اس کو پسند کرنے والی عورتیں حد سے زیادہ نیک یا حد سے زیادہ بدچلن ہوتی ہیں۔ دماغ کو بہت استعمال کرتے ہیں ہر چیز کو فطری صلاحیتوں سے سمجھتے ہیں۔ سیر مینی۔ براڈ کاسٹنگ ہوا بازی لان کے لئے مزدور بٹھے ہیں ان لوگوں کو عام طور پر بے خوابی، السونیا، جذباتی دباؤ پھیپھڑوں کی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے۔

● رات کی رانی کو پسند کرنے والے شہرت کو پسند کرتے ہیں اور ان کے حاصل کر لیتے ہیں۔ خود دشمنی کی وجہ سے مظلوم کی روتی ہوتے ہیں۔ اپنے طرف مائل کرنے کا کر جاتے ہیں۔ جاسوسی کہانیاں اور لڑائی جھگڑا بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ حاضر حال اور بات کا متعلق بننے میں اپنے

کی حس تیز ہوتی ہے۔ درمیانی عمر میں مذہب کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ عمر گزارنے کے ساتھ ساتھ مذہب سے تعلق مزید مضبوط کر لیتے ہیں۔ سوتیا پسند کرنے والے عموماً سیاحت، نشر و اشاعت، اداکاری، موسیقی اور صحافت کے شعبے وابستہ ہوتے ہیں۔ ان کو شانہ ٹانگ، بازو کے زخم اور امراضیہ قلب ہو سکتے ہیں۔

● چنبیلی کا پھول جو کہ پاکستان کا قومی پھول بھی ہے۔ انتہا پسندی اور لچکنا جذبہ آزادی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے پسند کرنے والے فضول خرچی اور کندہستی سے دور بھاگتے ہیں۔ قید کی مصوبت برداشت نہیں کر سکتے۔ باقی بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ رسومات و رواج سے دور بھاگتے ہیں اصلاتی طور پر بے چینی اور نرم طبیعت پسند کرتے ہیں۔ بہت جلدی باتوں میں آ جاتے ہیں۔ رنگوں کی کشش سے متاثر ہوتے ہیں۔ مقدس کتابوں اور خطبوں سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ با اصول، اصلیت پسند اور دیندار ہوتے ہیں محفل میں جلدی گھل مل جاتے ہیں۔ جدت پسندی۔ خیال آفرینی کا مادہ ان میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر ادب، طب، سرخ رسا نے صحافت، طباعت اشاعت کے شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ ان کو دماغی اعصابی ذل کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

● زرخس کا پھول انتظار کی علامت ہے۔ اس کو منتظر اور متلاشی نگاہوں سے بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اس کو پسند کرنے والے زندگی کے تاریک اور اداس پہلوؤں پر نظر رکھتے ہیں۔ ہمیشہ دوسروں سے اپنی محبت اور خلوص کو نہ سمجھنے کا گم کرتے ہیں۔ اپنے ساتھ دھا کرنے والوں کو کبھی نہیں بھولتے۔ ایسے لوگ دیوانے شاعری پسند اور موسیقار ہوتے ہیں۔ ان کے اندر کا فنکارانہ پسند خیالی، تنہائی پسند اور دولت سے لگاؤ کم کام میں توجہ زیادہ کر دیتا ہے۔ ان کے لئے موزوں پیشے فنون لطیفہ میڈیسن باغبانی، بینکاری، زراعت ہے۔ ان کو آنکھوں تو لیدی مسائل اور طلق کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔

● یاسمین کا پھول پسند کرنے والے موسیقی، مصوری، رقص، خوشبو اور زیورات کو بڑا پسند کرتے ہیں۔ یہ بدبو سے بڑی نفرت کرتے ہیں۔ بڑے پرسکون اور راست باز ہوتے ہیں۔ وعدہ بڑی خوبصورتی سے وفا کرتے ہیں۔ اس پھول کو پسند کرنے والی عورت بڑی ہیران اور شادی سے قبل جنسی طور پر بڑی گرم مزاج ہوتی ہے۔ خانہ داری کی بڑی ماہر اور اپنے مٹی پر جان چھڑکتی ہے۔ ایسے لوگ بڑے ہوشیار، حاضر جواب اور سادہ رہائش پسند کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے مرد زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔ عمل پسند ہونے کی وجہ سے اور قابلیت کی بنا پر بڑے کامیاب ہوتے ہیں۔ سیاست میں دلچسپی لینے والے ممتاز سیاستدان ثابت ہو سکتے ہیں۔ عوامی

نانی نہیں رکھتے۔ راز انگو اسکے ہیں۔ پرانی اشیاء سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ آگے بڑھنے کے لئے سخت محنت کرتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی اچھوتا کام ضرور کرتے ہیں۔ اولاد کی ذمہ داری بڑی توجہ سے سرانجام دیتے ہیں۔ یہ ادراکی بیگمات کھیلوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اس بھول کو پسند کرنے والی عورتیں جن کی مالک اور زندگی کے متعلق بہت کچھ جانتی ہیں اور مرد کی کمزوری کو کبھی صاف نہیں کرتیں۔ ایسے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے بڑے وفادار ہوتے ہیں۔ کاروباری منصوبہ بندی میں بڑے کامیاب ہوتے ہیں۔ کوہ پیما، میکینک، رپورٹنگ، پیشہ ور کھلاڑی، انجینئرنگ ان کے لئے موزوں پیشے ہیں۔ ان کو مختلف بخار، نظام ہضم کی خرابی اور السر کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔

● جوہی کا بھول پسند کرنے والے عموماً شاعر اور افسانہ نویس ہوتے ہیں بھول کی طرح بڑے حساس معمولی بات کی پریشانی اپنے اوپر طاری کر لیتے ہیں۔ خدمت خلق میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ بڑے نازک دل اور جذباتی ہوتے ہیں۔ ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ فنکاروں کے بڑے دلدادہ اور بوقت ضرورت انتہائی صاف گو ہوتے ہیں۔ اس بھول کے پسند کرنے والے مرد کسی عورت کو پسند کر لیں تو اس کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔ اسے پسند کرنے والی عورتیں عموماً جذباتی شوہر پسند کرتی ہیں۔ تعلقات مائتہ سیاست، تجارت، فنون لطیفہ ان کے لئے موزوں پیشے ہیں۔ ان کو دانت، مسوڑھوں، پیٹ کے السر، نظام ہضم کی خرابی جیسی بیماری کا خدشہ ہوتا ہے۔

● سولسری کا بھول انتہائی کم گو، عمل پسند اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے والے پسند کرتے ہیں۔ ماسن اور حسن پسند ہوتے ہیں۔ رفیق حیات کا انتخاب بڑی احتیاط سے کرتے ہیں۔ ایسے مرد اپنی بیوی کو قیمتی اور زرقی برقی لباس میں پسند کرتے ہیں۔ موسیقی اور رومان پسند ہوتے ہیں۔ بیوی کے ہر لگھوٹے پھرتے ہیں اور اسے تحفے پیش کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ دل چھینک اور محبت میں دھوکہ دینے والے نہیں ہوتے۔ شک کرنے پر بیوی سے بہت جلد علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ محنت چینی برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ ایسی عورتیں قدامت اور مردوں کی نگاہ کا مرکز ہوتی ہیں۔ اس بھول کی دلدادہ خواتین مرد کی تابع فرماں اور خاوند کو دوسری عورتوں کے ساتھ تانہ پند کرتی ہیں۔ بڑی حوصلہ مند اور جذباتی ہوتی ہیں۔ گلوکاری، پراپرٹی بزنس، تعلیم و تدریس ان کے لئے موزوں پیشے ہیں۔ درد گردہ، اسہال، جگر کی خرابی ان کی صحت خراب کر سکتے ہیں۔

● جانوروں سے محبت اور پالنے کے شوقین گل دالھی کو بے حد پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بے حد ذہین، دیانتدار اور مطالعہ میں دلچسپی لیتے

ہیں۔ مذہب کے معاملے میں بڑے سنجیدہ، صاف گو، خوش مزاج اور نتائج وقت سے پہلے اخذ کر لیتے ہیں۔ آزادی اور انصاف پسند طبیعت کے مالک اور ان کی منفی خصوصیات چڑچڑاپن، جذباتیت، پریشان خیالی ہیں۔ عزیز واقارب سے دور رہنا پسند کرتے ہیں اور محفل میں ہر شخص کی نگاہوں کا مرکز ہوتے ہیں۔ اس بھول کو پسند کرنے والے مقاصد کے حصول کے لئے پرامید رہتے ہیں۔ ناموافق حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ پیدائشی طور پر خوش قسمتی ان کا مقدر ہوتی ہے۔ اس بھول کو پسند کرنے والی عورت دھیمے مزاج کی مالک ہوتی ہے۔ اپنے محبوب کو دوسرے عاشقوں سے بے خبر نہیں رکھتی۔ اسے پسند کرنے والے مرد کے ساتھ سہارٹ عورت کی دوستی کامیاب رہ سکتی ہے۔ سیر و سیاحت ان کی کمزوری ہے۔ مشکل کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مدد کے لئے کسی کو نہیں پکارتے۔ اکثر ادا کار اس بھول کو پسند کرتے ہیں۔ دنیا کے مشہور کامیڈین گل داؤدی پسند کرتے ہیں۔ فنون لطیفہ، ادکاری، وکالت، سیاست، صحافت ان کے پسندیدہ پیشے ہیں۔ نیکور یا اطلاق کے لحاظ سے گردن کی آڑا ہٹ کے مرض ان کو لاحق ہوتے ہیں۔

● مارنگ گوری کو پسند کرنے والے قدم قدم پر چیلنجوں کا سامنا کرتے ہیں۔ بیک وقت کئی منصوبوں پر عمل کرتے ہیں۔ بہت نہ ہاریں تو قسمت کی دیوی ان پر ہرمان ہوتی ہے۔ جنس مخالف کے لئے ہلکی کشش رکھتے ہیں۔ زندگی میں کبھی مین و سکون نہیں پاتے۔ ان کی خوشی کا انحصار ان کی حوصلہ مندی اور مسلسل جدوجہد پر ہے۔ مسلسل مگر سستی سے ترقی کرتے ہیں۔ شہرت قدمی ان کی بڑی خوبی ہے۔ اعتبار ہی سے مصائب کا سامنا ہر حالت میں ڈھل جانے کا عادی بنادیتا ہے۔ جائیداد کی خریداری میں ہوش مندی سے کام لیتے ہیں۔ دولت کے قدردان ہوتے ہیں۔ انہیں حادثات سے محتاط رہنا چاہئے۔ تیس سال کی عمر میں رومانوی غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ سیزن میں شپ، قانون کے پیشے عموماً اختیار کرتے ہیں۔ ہمدرد کا عارضہ، اعصابی تناؤ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

● گل خندانہ بھول ہے جس کو پسند کرنے والے افراد بڑے محتاط اور حساس ہیں۔ شائستہ قدم ہوتے ہیں۔ محبت میں مظاہر پسند نہیں ہوتے۔ خود کو اپنے محلوں کے قابو میں رکھتے ہیں۔ ہر کام میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ خوش ساری کے ساتھ ہمارے کے بچے اور مذہبی و دنیاوی معاملات میں محبت کے لئے ہمہ گیر کرتے ہیں۔ سائنس دان ہیں تو کام کو باہر تکمیل تک پہنچا کر دم لیتے ہیں۔ کاروبار اور دوستی میں بچے ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے لئے تجارت سولہ زرسانی، سیاست اور فوجی طاقت جیڑوں پیشے ہیں۔ درد گردہ، ہڈی، شانہ اور آنکھوں کی بیماریاں ان میں گھومے می لیتی ہیں۔ زلاتی مہمیں

تشریح اعداد

حمل کیوں نہیں ٹھہرتا؟

حسب الہام شیخ فاضل دارالعلوم دیوبند

کسی عورت کے اگر بچہ نہ ہوتا ہو اور یہ معلوم کرنا ہو کہ حمل نہ ٹھہرنے کی وجہ کیا ہے تو عورت کے نام کے اعداد اس کی ماں کے اعداد و دن کے اعداد الشرع عالم الغیب کے اعداد اور برائے حمل کے اعداد جمع کر کے ۳ سے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک بچہ تو عورت بانجھ ہے۔ اگر ۲ بچیں تو رحم میں درم ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو عورت پر اوپری اثرات ہیں۔

مثال کے طور پر خالہ بنت ہندہ نے جمعہ کے دن پوچھا کہ میرے بچہ کیوں نہیں ہوتا تو کارروائی اس طرح ہوگی۔

۶۴۰	اعداد خالہ
۶۴	اعداد ہندہ
۱۱۸	اعداد دن
۱۲۵۰	اعداد الشرع عالم الغیب
۲۹۱	اعداد برائے حمل
۲۳۶۳	
۳) ۲۳۶۳ (۷۸۷	
۲۱	
۲۶	
۲۴	
۲۲	
۲۱	
۲	

ثابت ہوا کہ خالہ کے رحم میں درم ہے۔

یہ تجرباتی باتیں ہیں اس میں خطا کا امکان ہے۔ اصل بات سے صرف حق تعالیٰ ہی باخبر ہوتا ہے۔ ان باتوں پر سو فیصد بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

اذانِ بیکہ



اجکل ایکشن کا دور دورہ ہے۔ بھانت بھانت کی باتیں سننے کو مل رہی ہیں۔ وہ لیڈرجن کے بھاؤ اتر گئے تھے پھر چڑھتے نظر آ رہے ہیں وہ لوگ جو پردہ نشین ہو گئے تھے پھر بے نقاب ہو کر قوم کے درمیان آکر بیٹھ گئے ہیں اور پھر وعدوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے لیڈروں کے لئے یہ موسم موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ایسے پر کیف ماحول میں بھی بعض لوگ سچ بولنے کے مرض میں مبتلا رہتے ہیں اور خشک باتیں کر کے ماحول کو گدلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمان، انتخابات اور سیاسی جماعتیں کے عنوان سے ایک مضمون روزنامہ قومی آواز میں شائع ہوا ہے اس میں مختلف لوگوں نے یعنی ایسے لوگوں نے جنہیں سچ بات کرنے کا مراق معلوم ہوتا ہے اپنے اپنے خیالات پیش کئے ہیں۔ ایسے خیالات کے جنہیں پڑھ کر شریفوں کا دم گھٹتا ہے اور بچا رہے ان نیتوں پر تو نہ جانے کیا گذرتی ہوگی جو ایکشن کے موقعوں پر مادر زاد مظلوم نظر آتے ہیں۔ اور جو بے چارے آنکھوں کے ساتھ ساتھ ناک سے بھی آنسو بہاتے ہیں۔ کہ ظالم قوم کسی طرح ان کے دردِ دل کو سمجھے۔ کوئی سید علی صاحب ہیں فرماتے ہیں۔

”پارٹی بدلنے والوں میں بڑی تعداد ان لوگوں کی رہی ہے جن کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔“

یہ بات ممکن ہے کہ کسی درجہ درست ہو لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ مستقبل تو ان لوگوں کا بھی کچھ نظر نہیں آتا جو پارٹی سے الگ نہیں ہوتے بلکہ مستقبل تو اب پارٹی کا بھی نظر نہیں آتا۔ وہ دور لگتے جب پارٹیاں پانچ سال کے لئے سہاگن بن جاتی تھیں اور انہیں پانچ سالوں تک سوار سنگھار کرنے کا موقع نصیب ہو جاتا تھا اب تو حال یہ ہے کہ عزت کا سمندر چڑھے نہیں پاتا کہ اتنا شرمع ہو جاتا ہے۔ اور ہاتھوں پر ہندی کا رنگ چڑھنے سے پہلے ہی زرد ہو جاتا ہے۔ اور ہونٹوں کی لالی خشکی میں بدل جاتی ہے۔ اب تو حال ہی حال ہے اور حال میں بھی بد حالی ہے مستقبل کے زلمے تو ہرن ہوئے۔ کل کس نے دیکھی ہے۔ اب تو جو

نرے لینے ہیں وہ حال ہی میں لینے ہیں مستقبل تو افراد کا ہے نہ جماعتوں کا۔ پھر مستقبل کا وظیفہ چڑھنے سے کیا فائدہ؟ آگے چل کر سید علی صاحب فرماتے ہیں۔

”وہ نہ کسی اصول و اخلاق کے پابند ہیں نہ ملک و قوم کے وفادار نہ دھرم ہری گھاس نظر آئی جانور کی طرح رستی تڑا کر اس کی طرف ٹوٹ پڑے۔“

سید علی صاحب نے اس عبارت میں اپنے ملک کے نیتاؤں کا جو ناک نقشہ بیان کیا ہے وہ رنج دہ ہے۔ بھلا اگر لیڈروں کو نے بھی جنوں اور فرما دی کہ طرح عشق و وفا کی راہیں اختیار کریں اور اس سلسلے میں ان ہی قدیم روایات کو اپنالیا جو ماستقوں کا طرہ امتیاز تھیں تو پھر اس کے سوا کیا ہو گا کہ ہمارے نیتا بچنے پرانے پڑے ہیں کرچاک دامن چاک گریبان ہو کر سڑکوں پر مارے مارے پھریکے اور ماستقوں کے طرح ان کے چہروں کی کھڑیاں بالکل بند ہوں گی اور انکھیں کسی خشک تالاب کی طرح سوکھی ہوئی نظر آئیں گی۔ اگر ایسا ہو گیا تو یہ ملک ملک نہیں رہے گا یہ تو ماستقوں کی مگر بن جائیگا۔ اس لئے سید صاحب کو چاہئے کہ وہ ایسی بد دعائیں نہ دیں جن سے لیڈروں کا بھی بڑا فرق ہو اور ملک کا بھی ستیا ناس ہو جائے۔ وفاداری کے لئے اور بہت لوگ ملک میں موجود ہیں۔ یہ کام لیڈروں کا نہیں ہے۔ رہی اصولوں کی بات تو کچھ بھی اصول نہ ہوتا بھی ایک طرح کی اصول پرستی ہے اور رہی اخلاق کی بات تو اخلاق تو بس اب ہندی فیملیوں ہی میں دکھائی دیتے ہیں۔ اخلاق جب صاحب اخلاق لوگوں میں بھی نہیں رہا۔ تو پھر لیڈروں سے اخلاق کی توقع رکھنا کہاں کا انصاف ہے یہ بچا رہے تو بد اخلاقی کی گود میں پلے ہوتے ہیں۔ ان کا اخلاق سے کیا لینا دینا۔ انہیں تو ماہرین سیاست اس بات کی مشق کراتے ہیں کہ ایکشن کے آمدنی خبریں سنکر اپنی حالت درست کر لیا کریں کیونکہ قوم کے سامنے

اُل تو رہ سکتے ہیں لیکن کسی جگہ بی جے پی کے نفس کو یہ بھی مطمئن نہیں کر سکتے اس لئے بی جے پی بے چاری مجبور ہے مسلمانوں کی کندی کھٹکھٹلانے پر۔ اس کا بھلا رام رام چنپا پرا یا مال اپنا جیسے نعرے لگانے والوں سے نہیں ہے۔ اس کو کچھ مرد بھی درکار ہیں اس لئے وہ مجبور ہے مسلمانوں کو اپنانے پر اور اپنانے کے لئے سوار سنگھار کرنے پر۔ اگر وہ میک اپ نہیں کرے گی تو مسلمان اس کی طرف دیکھ کر ڈر نہیں جائے گا۔ اپنی پستی کی کوچھلانے کے لئے اگر وہ پاکستانی کریم لگاتی ہے تو سید علی صاحب کو کیا تکلیف ہے ہندوؤں کو رجمانے کے لئے خراش تراش اور کریم پاؤ ڈر لگانے میں کیا حرج ہے ہر فقہ اسکی اجازت دیتا ہے۔

سید علی کے بعد سید اطہر علی کی بیٹے وہ فرماتے ہیں۔

”جن جماعتوں کو وہ نام نہاد سیکولر جماعتیں ہونے کا الزام

لگاتی تھی آج وہی بی جے پی مسلم کنونشن بلا رہی ہے“

اب جبکہ اسے مزدوروں کی تلاش ہے۔ اور وہ ڈرتی ہے کہ کہیں منہ کی نہ کھائی پڑ جائے تارے سجائی، اگر وہ مسلم کنونشن نہیں بلائے گی تو پھر کیا اپنی کامیابی کے لئے کتے بلیوں کا اجتماع کرے گی؟ دیکھ جائے تو بی جے پی جو کچھ کر رہی ہے بالکل ٹھیک کر رہی ہے۔ اس نے بام اقتدار تک پہنچنے کے لئے رام رام کے نعرے لگانے شروع کئے تھے۔ جبکہ رام کون تھے، کیا تھے اور ان کا پیغام کیا تھا بے چاری بی جے پی کو کیا خبر، بی جے پی تو آج تک یہ بھی پتہ نہ لگا سکی کہ رام پیدا کہاں ہوئے تھے؟ رام سے اگر محبت ہوتی تو اسے رام جنم بھومی کی تلاش کا ذوق بھی ہوتا اسے تو راؤن کی پالیسی پر چلتا تھا۔ اور بلل میں بھری دبا کر ملک کی سلامتی کے دعوے کرتے تھے۔ لیکن حالات کا چہرہ متغیر ہوتے ہی بی جے پی نے یہ عہد کر لیا کہ فی الحال غنڈہ گردی نہیں چلیگی اب سب نے رام رام کی رٹ کے بجائے ”مسلم مسلمہ کی رٹ لگانی شروع کی ہے۔ ممکن ہے آئے دنے کل میں وہ راؤن رلن کی رٹ لگانے لگے اسے ہر حال میں اقتدار چاہئے اور اقتدار کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ کامیاب قسم کی سیاست دانی ہے لیکن یہ باتیں ان لوگوں کی سمجھ دانی میں نہیں آئیں گی۔ جنہیں بی جے پی سے اللہ واسطے کا بیر ہے اور جو اس بے چاری کی کسی بھی ادا پر تیار نہیں ہوتے جب وہ رام رام کے نعرے لگا کر خون سے ہریاں کھیل رہی تھی وہ جب بھی بُری تھی اور اب جبکہ وہ مسلمانوں میں محبت اور سیاست کی بالوشائیاں تقسیم کر رہی ہے تو بھی اس طرف ملامت بننا پڑ رہا ہے خدا ہی جانے کہ یہ ستاروں کی گردش ہے یا اپنے کرتوت کی سزا یا پھر سوچنے والے ہی پاگل ہیں کہ ایک فرشتہ صفت پارٹی کو خواہ مخواہ اچھوت کہہ رہی

جانے کے لئے حسن اخلاق کی ایک سنگ بے حد ضروری ہے۔ اور اچھا لیڈر بننے کے لئے اچھی اداکاری ہی ضروری ہے۔ اس سے زیادہ کامطالبہ کرنا کسی قانون کی رو سے جائز نہیں۔ لیڈروں سے اخلاقی کامطالبہ تو خیر سنگالی کے بھی خلاف ہے۔ اور قانونِ عام کے بھی۔ لیڈر صرف لیڈر ہوتا ہے اور لیڈر قوم کے غم میں اتنے صدمات برداشت کر چکا ہوتا ہے کہ اسکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے کسی طرح کی پوچھ تاجھ کرنے کا کیا مطلب؟ سید صاحب نے یہ لکھ کر کہ بدر ہری گھاس نظر آتی ہے جانور کی طرح رسی تڑا کر اس کی طرف ٹوٹ پڑے، خواہ مخواہ جانوروں کو بدنام کرنا کسی کوشش کی ہے۔ جانوروں کی وقاداری تو معلوم ہے۔ لیڈروں کے ساتھ جانوروں کا ذکر کرنا جانوروں کی تذلیل ہے۔ ہم نے آج تک ایسا کوئی جانور نہیں دیکھا کہ جو جو دھماہٹ کی خاطر اپنا ریوڑ چھوڑ کر دوسرے جانوروں میں جا گئے۔ کو آکوؤں ہی میں رہنا پسند کرے گا اور کبوتر کبوتروں میں جبکہ ہمارے لیڈروں کا حال یہ ہے کہ وہ کبھی گدھوں کے اصطل میں جا گھٹے ہیں اور کبھی خچروں کے اصطل میں۔ ان لوگوں کو جانوروں سے تشبیہ دینا جانوروں کے خلاف ایک طرح کی تہمت تراشی ہے۔ سید علی صاحب کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں ورنہ جنگ میں کھراہٹیں جائیگا اور جانوروں کی میٹنگیں شروع ہو جائیں گی۔ ویسے بھی ہم نے سندھ کے جنگل کا کوئی جانور کسی انسان سے کسی بات پر خفا نہیں ہوتا لیکن اگر اسے ”نیتا“ کہہ دو تو وہ چراغ پا ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر گالی برداشت کر سکتا ہے اور ہر دھتکار اور بھٹکار کا خیر مقدم کر سکتا ہے لیکن وہ اس تہمت کو برداشت نہیں کر پاتا کہ اسے نیتاؤں سے تشبیہ دی جانے لگے۔ ہمارے لیڈر ہری ہری گھاس دیکھ کر اگر کسی دل میں چلے جاتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیلئے اس نے گھاس کھانے کے لئے بنائی ہے اور کچھ مخلوقات کو گھاس کھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ گھاس کی قدر دانی اسی میں ہے کہ اس کو کھانے کی اہلیت رکھنے والے اس کی طرف بڑھیں۔ ان کے بڑھنے پر روک ٹوک کا کیا مطلب؟ اور چون و چرا سے کیا فائدہ؟ آگے چل کر سید صاحب فرماتے ہیں۔

”اس ایکشن کے موقع پر بی جے پی مسلمانوں پر بال بیکرم ہے وہ اپنے بد نما چہرے کو زبردست میک اپ کر کے ان کے محلے پیش کر رہی ہے“

حاصل بی جے پی نامزدوں کے بس میں آنے والی نہیں ہے۔ اب اسے کچھ مرد درکار ہیں اور اسے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ اگر مردوں کی ضرورت پڑے گی تو مسلمانوں ہی میں سے تلاش کرنے ہوں گے۔ ایڈوانس جیسے پڑے بی جے پی کی نیا پارٹنر لگا سکتے اور اُل پہاڑی باجپی جیسے لوگ کسی جگہ

اطہر علی صاحب نے فرمایا ہے۔

”بی جے پی کا یہ مسلم پریم۔ محض صرف دکھاوا ہے اسے حقیقت میں مسلم ووٹ نہیں چاہئے بلکہ وہ تو مسلم ووٹوں کا بکھراؤ چاہتی ہے۔“

ارے بھی پریم تو کہیں بھی ہو دکھاوے ہی کا ہوتا ہے۔ اس خود غرض دنیا میں کون کسی سے پیار کرتا ہے۔ بی جے پی تو جلو دکھاوے کا پریم کرتی ہے لیکن ہندوستان میں اور کونسی جماعت ہے جو مسلمانوں کے سچے عشق میں مبتلا ہو۔ حد تو یہ ہے کہ مسلم جماعتیں بھی مسلمانوں سے دکھاوے ہی کی محبت کرتی ہیں۔ اور گیسرین کے آنسو بہاتی ہیں۔ اور آج کل تو میاں بیوی بھی دکھاوے کی محبت کر رہے ہیں۔ بیوی بڑی بھی ہوتی ہے تو شوہر صاحب فرماتے ہیں کہ تم جیسا کوئی نہیں۔ شوہر صاحب سماج کے اصلی ترین دشمن بھی کیوں نہ ہوں لیکن ان کی سستی ساوتری ہی کہا کرتی ہیں کہ تم سے اچھا مرد آج تک پیدا نہیں ہوا۔ یہ سب باتیں جھوٹ ہوتی ہیں اور ان کا رشتہ منافقت سے جڑا ہوتا ہے۔ اس طرح کی باتیں صرف دکھاوے کی ہوا کرتی ہیں۔ تو سید اطہر علی صاحب! دکھاوے کا پیار تو گھر گھر میں ہو رہا ہے تو پھر آپ ایک بی جے پی ہی کو کیوں الزام دے رہے ہیں؟ وہ بھی تو اسی سماج کی چھوڑی ہے وہ آسمان سے حقوڑی اتری ہے۔

آگے چل کر اطہر علی صاحب نے لکھا ہے کہ

”بھارتیہ یو اچن مورچے جو مسلم کنونشن بلایا تھا اس میں (بی جے پی) نے دعویٰ کیا کہ پانچ ہزار مسلم نوجوانوں نے حصہ لیا تھا۔“

اس میں پریشانی کی کیا بات ہوتی۔ حیدر لوائی چھاگلا۔ سلمان رشدی جیسے لوگ سب مسلمان ہی سمجھے جاتے ہیں اگر ایسے کچھ لوگ کنونشن میں پہنچ گئے ہوں تو اس میں کونسی قیامت آگئی۔ ہمارے نوجوان فلموں میں بھی تو جاتے ہیں، قحبہ خانوں میں بھی انہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ اور بعض نام نہاد مسلمان جو خانوں اور شراب خانوں میں بھی جانے سے نہیں چمکتے اسی طرح کے اگر کچھ مسلمان بی جے پی کے کنونشن میں چلے گئے تھے تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ ویسے سیاسی لوگوں کی گنتی نرالی ہوتی ہے۔ ایک صفر بڑھانا یا اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ اس حساب سے پانچ ہزار کے صرف پانچ سو رو جاتے ہیں۔ کیونکہ صفر نہیں ہوتا دفعہ چار سو بیس کے تحت بڑھا کر پانچ سو کے ہر ہزار ہلکے ہوں گے۔ اور پھر تو ہمیں سے جو ۲۵ کروڑ کے لگ بھگ ہے اگر صرف پانچ سو نوجوان بی جے پی کے کنونشن میں چلے جائیں تو اس میں بڑھانے کی کیا بات ہے خوشی

کہ بات تو یہ ہے کہ بی جے پی مسلمانوں کی آمد پر فخر کر رہی ہے کل تک جو یہ کہا کرتی تھی کہ یہ قوم ملک کی خدائے آج ان ہی خدائوں کی آمد پر وہ فخر و شکر کا اظہار کر رہی ہے۔ ہمارے خیال سے بی جے پی کی خوشی میں ہمیں بھی خوش ہونا چاہئے۔ اسے کچھ کچھ مسلمانوں کی آمد سے اس بوجہ خوشی ہے تو پھر ان مسلمانوں کی آمد سے کس درجہ خوشی ہوگی جو سچے سچے مسلمان ہیں۔ ہمیں بی جے پی کی منہ دھلائی کی رسم ادا کرنا چاہئے اس کی پرواہ کئے بغیر کہ منہ دھلانے سے اس کا میک اپ اتر جائے گا اور اس کی اصلی صورت سامنے آجائے گی۔ کچھ بھی یہی مسلمانوں کی آمد سے خوشی اور پھر اس کے بیان اس بات کی علامت ہے کہ اس کے میڈروں میں سدھار آ رہا ہے۔ اور اس کے ذہن کی تطہیر ہو رہی ہے۔ دراصل یہ جبرت اس کو کانگریس کے عبرتناک انجام سے ہوتی۔ اسے اندازہ ہو گیا کہ مسلمانوں نے جب سے کانگریس کو طلاق دی ہے وہ ذلیل و خوار ہو کر رہ گئی یاں لئے بی جے پی اب مسلمانوں سے الفت کرنا چاہتی ہے اور ہو سکتا ہے کسی وقت یہ خاتم نکاح بھی بھجوائے۔

آگے چل کر سید اطہر علی صاحب فرماتے ہیں۔

”بھاجپا جس حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کو اپنے ساتھ جوڑنا چاہتی ہے وہ یہ کہ بھارت میں بکھرے مسلمانوں کو اور یکسر دیا جائے۔“

بھاجپا کی نیت کچھ بھی ہو لیکن اسے مسلمانوں کے لئے جین بھی بچا لی ہے اور سپر بھی بننا چڑا۔ اور ہمارے خیال سے مسلمان نادان ہونے کے باوجود عقلی طور پر آجنا گیا گذرنا نہیں ہے کہ بی جے پی کی زبان سے کچھ ہوئے حی اللہ بھگتیں بند کر کے ایمان لے آئیگا اور چلائے لگا کا ہوا بی جے پی کے کیمپ میں جا کھئے گا۔ اور بی جے پی اتنی احمق نہیں ہے کہ مسلمانوں کے آنے کا انتظار کرے۔ مسلمان اگر بی جے پی کے دعوت تلے پر اس کے گھر نہ پہنچا تو وہ کسی بھی آلتو فالٹو انسان کو مسلمان بنا کر کھڑا کر دے گی۔ ہمارے ملک میں بھارت کے ٹیٹوس کی کمی نہیں۔ ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں۔ ان گدھے گھوڑوں کے داڑھیاں بھی آگ آتی ہیں۔ اور ریڈیو بیٹل کے بازاروں میں کڑتے بھلے پک بھی رہے ہیں اور کرائے پر بھی مل رہے ہیں۔ نقو، فتو، تام کے لاوارث لوگ مسلمان بھی بکر بھا جاکے گلے کا مار بن جائیں گے اور بھاجپا کے ناصداؤں کو یہانگہ دہلی پر کھنکھاتی حاصل ہو جائے گا کہ ہمارے پاس یہ بھی مسلمانوں کی بیٹریاں کھٹی ہوئی ہیں۔ اور بی جے پی کو اتنی بھی رحمت کی کیا ضرورت ہے اگر وہ شورش مچا لیا کہ یہ کہتی رہے کہ مسلمانوں نے بی جے پی کو اپنا گھر مان لیا ہے اور اپنے ہاتھوں اس کی ٹانگ بھری ہے تو بھی کونسی۔

یہ چوگا کہ انسان کو دوس کی کائنات میں اور کتنے کی بھوں بھوں پر تبصرے شروع کر دے۔ ہر شخص کو جب اپنی مادری زبان میں بولنے کا حق ہے تو پھر ہمارے ایڈوانس جی پر کیا پابندی؟ وہ جو کچھ فرماتے ہیں اپنی مادری زبان میں فرماتے ہیں۔ اور ازراہ تعزیرات ہند نہیں اسکا حق حاصل ہے ڈاکٹر کمال احمد دھام پوری فرماتے ہیں۔

میری ملائم سنگھ یادو اور کاشی رام سے درخواست ہے کہ اگر وہ واقعی بی جے پی کو ہرنے کے ارادے میں تھے تو ہم مسلمانوں کو کیوں بے وقوف بناتے ہیں؟

ہم عرض کریں گے کہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو جذبات کے گھوڑوں پر سوار ہو کر بغیر پردے کے اڑنے والی قوم ہے یہ قوم تو آنکھیں بند کر کے اور کانوں اور ناک میں روٹی چڑھا کر اعتماد کرنے والی قوم ہے۔ اس قوم نے جب کانگریس پر بھروسہ کیا تھا تو ۴۵ سال تک یہ سوچا بھی گوارہ نہیں کیا تھا کہ کانگریس انہیں کس کس طرح زہر کے انجکشن لگا رہی ہے۔ اور کس کس طرح ان کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہے۔ سلاٹ میں جب بابر مسجد شہید ہو گئی تو ان کی آنکھ کھلی یہ چند ہفتوں کے لئے نیند سے بیدار تو ضرور ہوئے لیکن آنکھیں انہوں نے آج تک نہیں کھولیں۔ یہ بند آنکھوں کے ساتھ۔ سراج وادی پارٹی میں گھس گئے۔ بس انہیں یہ سین اچھا لگا کہ جب فرقہ پرست ہندو بابر مسجد کے گنبد پر چڑھ رہے تھے تو ملائم جی نے گولیاں چلو کر انہیں نیچے گرا دیا تھا۔ جس طرح ہندی فلموں کا ہیرو تڑاڑ جب غنڈوں کے گھونسے رسید کرتا ہے تو فلم بن طبقہ عش عش کرتا ہے اور ہیرو کی جے جے کرتا ہے۔ بس اتنی سی ہی بات ہے یہ جذباتی قوم ملائم سنگھ کے مشق میں مبتلا ہو گئی اور جو کہ وفادار ہے اور آنکھیں بند کر کے اور عقل کو تھپکی دیکر عشق کرنے کی عادی ہے تو بس اب ملائم سنگھ کی ہر بات پر آمنا و صداقتنا کہنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ ملائم سنگھ نے اردو زبان کیلئے کانگریس ہی کی طرح کچھ ڈرامے اسٹیج کئے تھے جس میں پانچ ہزار مسلمانوں کو ملازمت ملی اور کروڑوں مسلمانوں کا ووٹ ملائم سنگھ جی کے دامن میں آگرا۔ اب پھر ۴۵ سال تک یہ قوم نہیں جلتی گی کیونکہ خف صدی سے پہلے تو اس کی آنکھ ہی نہیں کھلی۔ اور جب آنکھ کھلی گی تو اس وقت جب کوئی اور بڑا نقصان ہو چکا ہوگا۔ اب سب کاشی رام تو انہوں نے تو مسلمانوں کو کبھی گھاس ہی نہیں ڈالی۔ کیونکہ ان کی قوم اتنی بڑی ہے کہ گھاس ان ہی کو کم رہ جاتی ہے وہ مسلمانوں کو گھاس بچے تو ان میں بھی۔ تو پھر ان سے کچھ کہنا تو بے سود ہی ہو گا تاہم سب ملائم سنگھ تو وہ مسلمانوں کی نفسیات سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مسلمان تو بچہ

سی بی آئی انکوائری ہو رہی ہے۔ سیاست اور جھوٹ کا بہت پرانا تعلق ہے۔ جہاں سیاست ہوگی وہاں جھوٹ خود بخود چلا آئے گا۔ اور غیر قانونی بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ جھوٹ سیاست کا سنگ بھائی ہے۔ ہماری کچھ میں نہیں آتا کہ سید اطر علی جیسے لوگ کیا چاہتے ہیں اور کیوں بھاجیلے کچھ پڑے ہوئے ہیں جبکہ دوسری پارٹیاں بھی روزانہ چوڑے ہی سے نہاتی ہیں دودھ کی دھلی ہوئی وہ بھی نہیں ہیں جب ایک حمام میں سب ننگے میرے تو بی جے پی کی عریانیت پر ہو ہو کرنے سے کیا فائدہ؟

سید اطر علی صاحب آگے چل کر نکلتے ہیں۔

مسلمان بی جے پی کے صدر لال کرشن ایڈوانس کی اس دلیل کو کیسے قبول کر سکتا ہے کہ اگر مسلمان بابر مسجد کو بھول جائیں تو وہ ہندو پریشد کو کاشی اور متھرا کے لئے خندقہ کرنے پر مجبور کر لیں گے۔

اس عبارت میں کوئی بات رنج و نہ نہیں ہے۔ ہمارے لال ایڈوانس جی اپنے عقل کے مطابق لال پیلے ہوتے رہتے ہیں۔ جبکہ سید اطر علی جیسے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایڈوانس بھی عقل کی باتیں کریں۔ اور بالغ مردوں کے سے کلمات زبان سے نکالیں ہم کہتے ہیں کہ جب ایڈوانس جی کو عقل اتنی ہی ملی ہے جتنی انکی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے تو پھر ان پر لازم ہی کیا۔ وہ بے چارے یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان ان کے بھانے میں آجائے گا حالانکہ مسلمان تو سمجھ گیا ہے کہ ہندوستان میں اب کوئی مسجد نہیں ٹوٹے گی۔ ایک مسجد کے ٹوٹنے پر ایک ایسی مسجد کے ٹوٹنے پر جس میں نماز بھی نہیں ہوتی تھی غیروں کا بے حساب پیسہ خرچ ہو گیا ہے اور ہندو تو ان کے پرستاروں کو بار بار مسلمانوں کے سامنے اپنی گردن جھکانی پڑی ہے۔ تو بھلا بتائیے وہ کسی ایسی مسجد کو توڑنے کا کیسے ارادہ کر سکے ہیں جس میں لوگ نماز بھی پڑھتے ہوں۔ ایڈوانس جی بے چارے وہ دلی میں نا تو بے چارے وہ دلیوں جیسی ہی باتیں کرتے ہیں۔ کرانے کے لوگوں کے ساتھ جو انہوں نے سیاسی یا ترانکالی تھی اس کی کامیابی کا سہرا بھی حقیقت میں شری شہاب الدین کے سر بندھا ہے سارے گرو رامپا کے کہنے والوں کو انہوں نے بتائے تھے اور اردو کے ان اخباروں نے بھی راستہ ہموار کیا تھا جو بابر مسجد کے حق میں لکھ رہے تھے اور قرانی کے بکے کو فریب کرنے کی خدمت انجام دے رہے تھے اور حکومت سے اس خدمت کا معاوضہ وصول کر چکے تھے ورنہ ہمارے ایڈوانس جی کے پاس اتنی عقل اور اہلیت نہیں تھی کہ وہ ایترام کمال لیتے۔

ایڈوانس جی تو شکل ہی سے بالغ اور قابل ہے مگر ان کے بعدوں کی عقلی چلائی۔ ہمارے نزدیک ان کی باتوں کی کان دھرنے کا مطلب

صرف اتنی سی بات سے خوش ہو جائیگا کہ بھاجپاکو اور کانگریس کو چند کامیاں دیدو۔ اور اردو کے چند اسکول کھلوادو۔ چلے وہاں بچے کھڑے ہوں اور کوئی موجود نہ رہے۔ اور بعض جگہ تو بچے بھی نہیں ہیں صرف بچے موجود ہیں اور سلسلہ اسکول جاری ہے۔ اور اردو کی خدمت ہو رہی ہے۔ حاصل نہیں معلوم ہے کہ مسلمانوں کا بھادو زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے انہیں اس بارے میں سوچنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ غلطی تو مسلمانوں کی ہے کہ انہیں اپنی قیمت کا اندازہ ہی نہیں ہے۔ وہ تو بچوں کی طرح کھلونوں سے پہل جانے والی قوم ہے۔ ملائم سنگھ تو پھر کچھ بہتر ہو سکتے ہیں بھاجپا والے جنہوں نے مسلمانوں کو پاکستانی قوم بتاتا کر ہندو کے دل میں اپنے مقام کو کیا ہے اور جنہوں نے بابر کی مسجد کی شہادت پر رسٹلے تقسیم کئے ہونگے انہوں نے بھی جب جاپانی کی گڑیا اس قوم کو دکھائی جو بچوں جیسا مزاج رکھتی ہے تو یہ ادھر کو بھی لپچاتی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی تو اسے محترم ڈاکٹر صاحب اپنا روئے سخن ملائم سنگھ اور کاشی رام کے بچے مسلمانوں کی طرف کیئے اور جو سمجھانا ہوا ان ہی کو سمجھائیے۔ ان دونوں کو کیا سمجھا رہے ہیں وہ تو جو کچھ بھی کر رہے ہیں سمجھ کر کر رہے ہیں۔ سمجھائیے انہیں جنہیں آج تک شاید یہ خبر نہیں کہ وہ ملائم سنگھ کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں جب کہ انہوں نے کسی بھی طرح کی کوئی سودے بازی ملائم جی سے آج تک نہیں کی ہے۔ پھر انہیں ملائم سنگھ سے کیا ملے گا۔ اور وہ کچھ دیں گے بھی تو آخر کیوں؟ شاید مسلمان ملائم سنگھ سے آخرت میں کچھ لینا چاہتے ہیں۔ دنیا میں ٹیکہ کریں گے بھی کیا۔ یہ دنیا تو چند روز ہے آج سرے کل دوسرا دن۔ آگے چل کر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

”یاد رہے کہ مسلمانوں کی نئی نسل میں تیزی کے ساتھ رجحان بڑھ رہا ہے کہ سب کو آزما لیا جائے اس بار کیوں بی بی کو آزمائیں“

مسلمانوں کی نئی نسل میں تو نہ جانے کیسے رجحان بڑھ رہا ہے۔ مسلمانوں کی نئی نسل اگر کفر و شرک کی طرف بڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ اسلام کو تو بہت آزما لیا اب کیوں نہ کفر اور بت پرستی کو آزمائیں تو اس میں اسلام کا کیا بگڑتا ہے۔ اسلام تو ہر حال میں پاکیزہ اور مقدس ہی رہے گا۔ اور کفر کی شان و شوکت میں کچھ مسلمانوں کے چلے جانے سے کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کی نئی نسل میں تو جرائم اتنی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں کہ الامان الحفیظ، کیا ان کے بڑھنے سے جرائم کی کوئی قوت نہیں ہونے لگے گی؟ اگر نئی نسل کے کچھ لوگ بی بی کی طرف بھی چلے جائیں تو بی بی کے لئے یہ تو نقص نہیں بدل سکتی۔ کیونکہ بی بی سے بھی کچھ بھاگنے کے لئے پر تو ل رہے ہیں۔ چند رجحان مسلمانوں کے بی بی میں داخل ہو جانے سے ایسی کوئی قیامت نہیں آجائے گی کہ اس کی فکر میں ہم دہلے ہوں اور بھائی

یہ بھی تو ممکن ہے کہ مسلمان بی بی سے پی پی بچر تبلیغ کی ذمہ داری ادا کریں اور ایڈوائس جیسے لوگوں کو اسلام کے محاسن بتائیں کیا بعید ہے کہ اقتدار کی خاطر ہی ایسی یہ لوگ مسلمان ہو جائیں اور مڑی منہ ہر جوش کا جوش ختم ہو جائے اور ان کی مڑی منہ ہر اگنے کے بجائے تریاق اگنے لگے۔ مسلمان وقت کے تقاضوں کو سمجھ یا نہ سمجھ ہندو وقت کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ آپ نے نہیں سنا کہ بی بی کے تبلیغی جماعت کا اجتماع میں شیو سینا کے نوجوانوں نے خوب بڑھ چڑھ کر کارسیا کی اور ہر موقع پر حاضر باش رہے۔ اور ہمارے سادہ لوح مسلمان اسلام کے ان زہریلے دشمنوں کی اس روش سے خوب مگن ہوئے اور اسے اپنی کامیابی سمجھ کر پھولے نہ سائے۔ اس طرح کے واقعات یا حادثات سے یہ ثابت ہو جاتا ہے آج بھی۔ یعنی ہزار ہا فریب خوردگی کا شکار ہو کر بھی ہندو دماغ سے سوچتا ہے اور مسلمان صرف دل سے۔ اور دل سے سوچنے والے مسلمانوں کی تعداد بھی بہت زیادہ نہیں ہے مسلمانوں کی اکثریت معدے سے سوچ رہی اور آج کل غذاؤں میں حادث کی وجہ سے معدہ کسی کا صحیح نہیں ہے اس لئے اندیشہ ہے اس بات کہ مسلمانوں کی سوچ دھوکہ کسی سیچے کی شکار نہ ہو جائے اور اس سوچ و فکر کو الٹی دست نہ لگ جائیں اگر ایسا ہو گیا تو یہ پورا ملک ہی سڑ جائے گا اور ہر ہر موڑ پر کوڑیوں اور غلامتوں کے ڈھیر نظر آئیں گے کیونکہ جو قوم سدھار کیلئے آئی تھی اور جسے دین مصطفیٰ کی روشنی گھر گھر پھیلانی تھی اگر وہی قوم بگڑ جائے اور ارباب کفر سے گلے مل کر کفر و شرک کے اندھیروں کا کاروبار کرنے لگے تو یہ دنیا مزید برباد ہوگی۔ اور ہندوستان اکھنڈ مہارت بننے کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے کی تیاری کرے گا۔ لیکن ایسا اتنی جلدی نہیں ہوگا۔ کیونکہ نئی نسل کے ساتھ ساتھ ابھی مسلمانوں میں بُرائی نسل کے بوڑھے کافی تعداد میں ہیں جو جانتے ہیں کہ بھاجپا سے ٹشن لی جاسکتی ہے لیکن اسے گھر کی بیوی نہیں بنایا جاسکتا۔ کوئی آخرت بنی قریشی ہیں وہ اس موضوع پر طبع آزمائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”یہ سادہ لوح کم دیش، ہر کوڑ بندے طوفان و منہ ہل

میں گھر بے کھڑے ہیں اور بے بسی کے ساتھ ساحل کی

طرف دیکھ رہے ہیں ان کے پاس کشتیاں ہیں نہ پتھر۔۔۔

ہمارے خیال سے مسلمانوں کے پاس کشتیاں اور پتھر نہ ہونے کی ذمہ داری بے چارے ہندوؤں پر نہیں ہے۔ یہ مسلمان جب بی بی اور وی سی آر خرید سکتے ہیں تو کشتی ادھر تک کیوں نہیں خرید سکتے۔ ساحل کی طرف حسرت بھری نظروں سے کیا ہوگا۔ ساحل تو انہیں نصیب ہوتا ہے جو طوفان آنے

لگائے ہیں اور کتنی چھریاں مسلمانوں کی گردن پر پھیری ہیں کہ بسم اللہ
اللہ اکبر لیکن مسلمان ان کھنڈی چھریوں سے ذبح ہونے والا نہیں۔
چھری ٹوٹ جائے گی اور انشاء اللہ ان کی گردن سلامت رہے گی۔
کیونکہ وہ کھال کی نہیں اسٹیل کی بنی ہوئی ہے۔ پہلے لوگ یہ کہا کرتے
تھے چکنے گھڑوں پر پانی کے قطرے نہیں پھرتے اب سائنس کا دور ہے
گھڑوں اور مڑھیوں کی مثالیں پرانی ہو گئی ہیں اب تو فولاد اور اسٹیل
کا زمانہ ہے اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اب مسلمان چکنے گھڑے کے بجائے
فولاد بن گیا ہے اور وہ دیسی چھریوں سے ذبح نہیں ہوگا۔ کتنے
سارے الزامات قریشی صاحب نے ایک سائنس میں لگائے ہیں۔ کون
کہتا ہے کہ مسلمانوں میں تعلیم کی کمی ہے۔ ہر جاہل آدمی اسکول کھولنے کا
کاروبار کر رہا ہے جسے یہ خبر نہیں کہ صحیح حفظ پر نسیل ہے یا چینی پلہاں
بھی اسکول کھول کر تعلیم کو دونوں ہاتھوں سے لٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے
جو لوگ اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے اور حوصیاں پڑھ بھی نہیں سکتے۔
دوسروں سے پڑھوا کر سنتے ہیں۔ پھر ان کا مطلب کسی اور سے پوچھتے
ہیں انہوں نے بھی کالج کھول لئے ہیں اور بچے پڑھانے کے لئے ایسی
ماسٹر نیاں تلاش کر لی ہیں جو بے چاری تعلیم پا لکھ کی سمجھایا پکانے کے
لئے پیدا ہوئی تھیں ایسی ماسٹر نیاں تو مسطور ہے میں مل جاتی ہیں بلکہ
اسکول کھولنے والوں کا بھرم بنائے رکھنے میں بہت صحیح رول مانا کرتی
ہیں۔ ہر گلی میں ایک اسکول کھلا ہوا ہے اور ہر بچے کے گلے میں ایک بے
ظنکا ہوا ہے۔ مسلم علاقوں میں جا کر دیکھئے یہی لگتا ہے جیسے تعلیم کے جھوٹے
بہرہ رہے ہیں اس پر بھی کسی کا یہ کہنا کہ مسلمانوں میں تعلیم نہیں بہت
بڑا الزام ہے۔ ہمارے علاقے میں ایک صاحب رہتے ہیں ان کا نام فزود
ہے۔ میں انہیں جاہل سمجھتا تھا۔ لیکن انہوں نے ایک دن وضاحت کی
کہ وہ جاہل نہیں ہیں۔ انہوں نے عربی، فارسی اور اردو ابھی خاصی
پڑھی ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا تھا کہ بھائی عربی کہاں تک پڑھی
تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ گران سرہی کے تین سہارے پڑھے تھے
یہ الگ بات ہے کہ جب پچھلے ۲۵ سالوں سے انہوں نے قرآن حکم
ہی نہیں دیکھا تو وہ بھول بھال گئے۔ اور جب میں نے پوچھا کہ فارسی
میں کیا پڑھا تھا تو وہ بولے تھے وہ تھا نا ایک سیک سادی۔ وہ شیخ
سعدی کو سیک سادی کہہ رہے تھے۔ ہاں تو انہوں نے بتا دیا کہ سادی
انہوں نے کسی سے پڑھی تھی۔ اردو کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ کچھ
کر کے اپنی بیوی کا خط خود پڑھ لیتے تھے جب وہ جوان تھے۔ اور بیوی
سے راز و نیاز کی باتیں چلا کرتی تھیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر میں نے اللہ
سے توبہ کی کہ میں انہیں جاہل سمجھتا تھا تو عالم فاضل تھے۔ قریشی

سے پہلے سینے تیار کر لیتے ہیں۔ اور سینے بنانے کے لئے دھن دولت ان کے
پاس نہ ہو تو وہ تیر تاسیکھ لیتے ہیں۔ مسلمان نہ کشتیاں خریدتے ہیں اور نہ
انہیں تیراکی آتی ہے تو اس میں ہندوؤں کا کیا قصور ہے۔ سادہ لوحی کوئی
احقر نہیں ہے کہ جس کا بیان چمک دار آواز میں ہو سادہ لوحی تو ایک
طرح کا جرم ہے۔ سادہ لوحی کا مطلب ہے کہ بے چاری عقل دائرہ بچپن
سے باہر نہیں آئی۔ اور سن بلوغ کو نہیں پہنچی اور اگر کسی قوم کی عقل
خود ہی نابالغ ہے اور اس میں گودا بالکل نہ ہو جانی چھلکا ہی چھلکا ہو
تو اس میں دوسری قوموں کا کیا قصور ہے؟ پھر ہماری قوم تو ماشار اللہ
کر امت اور مجرے کی قائل ہے اس لئے نہ یہ کشتی بنوائی ہے نہ نہ پتار
خریدنے کے جھیلوں میں پڑتی ہے یہ تو کسی خدائی مجرے کی منتظر ہے
کہ خضر علیہ السلام آئیں گے اور ہندوستان کے سارے ہندوؤں کو بارہا
کے انجکشن بگا کر سلا دیں گے اور بارہینٹ ڈوس کی چابیاں مسلمانوں کے
بیروں کاٹیں گے اور کہیں لنگہ اندر جاؤ اور خوب دندناؤ۔ اسی طرح پچاس
سالوں سے "مغل اعظم" مہنڈے کے خواب نئی نسل کے لوگ دیکھ رہے ہیں
اور نہیں چاہتے کہ ان کی آنکھ کھلے کیونکہ آنکھ کھلنے پر خواب کی ایسی
کی قسمی ہو جاتی ہے۔ اور بھاجا ہندو پر شدید جبرنگ دل اور شیو سینا کی
منکرہ آوازیں ان کے کانوں میں پڑنے لگتی ہیں اور ان آوازوں سے
نپٹنے کے لئے ان کے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے تو پھر یہ بیس کوڑا اور صحیح
ترین روایات کے مطابق ۳۵ کروڑ مسلمان آگ بے بسی کے ساتھ سلا
کی طرف بھی نہ دیکھیں تو کیا طوفان کی طرف دیکھیں؟ دنیا میں کچھ بھی
ہو سکتا ہے لیکن یہ پیارا سا تصور کہ لال قلعہ ہمارے ہر اجداد نے بنایا
تھا۔ کیا زندگی کا مزہ لینے کے لئے کافی نہیں؟ قریشی صاحب یہ تصور
کہ انارکلی ہماری نانی لگتی تھی اور ارجبہ بانو سے ہمارا بھی رشتہ تھا
تھا زندگی گزارنے کے لئے اور اپنا قدر بڑھانے کے لئے بہت کافی ہے۔
مسلمانوں کو اس سے زیادہ کا سبق نہ پڑھائیں۔ اور پڑھائیں گے کس وقت،
سوتے ہوئے لوگ کہیں دیکھنے اور سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیا؟
قریشی صاحب نہ جلنے کسی دھن میں فرماتے ہیں۔

"جائے حیرت ہے کہ مستقبل کا مورخ جب تاریخ کا یہ
صفحہ تحریر کرے گا کہ ہندوستان میں ۱۹۹۹ء میں کس کو
مسلمان دریا کے ایک ایسے دہانے پر کھڑے تھے جو
طوفانوں کی تیز تندہیوں سے گھرا ہوا تھا جن کے
پاس کشتیاں تھیں اور نہ پتار نہ تعلیم تھی نہ اتحاد
و اتفاق نہ بہت و حیرات تھی اور نہ ہی قائدین تھے
اس ایک ذرا سی مہارت میں قریشی صاحب نے کتنے الزامات

صاحب آپ مسلمانوں پر خواہ خواہ کے الزامات لگا رہے ہیں اب تو یہ قوم اسکولوں کی ٹھیکیدار ہو گئی ہے۔ اب تو گلی کوچوں میں ہر سال نئے نئے اسکول کھل رہے ہیں اور لحاظ داری کا عالم یہ ہے کہ ایک بچہ دو دو اسکولوں میں پڑھ رہا ہے کیونکہ اسکولوں کی تعداد بچوں کے تعداد سے زیادہ ہو گئی۔ اس پر بھی آپ کا یہ الزام کہ مسلمانوں میں تعلیم نہیں رہی دن کے ۱۲ بجے سورج کے وجود کا انکار کرنے کے برابر ہے۔ یہ بات بھی الزام ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق نہیں ہے۔ اتفاق اس کا کس چڑیا کا نام ہے؟ ہر مسجد میں مسلمان کا نہ ملے گا نہ ملے گا ملے گا نہ ملے گا نہ ملے گا۔ اور یہ لوگ غریبوں کو زکوٰۃ دے رہے ہیں۔ مسلمان بچے اور بچیاں بلا تفریق خاندان و برادری عشق و محبت سے ہیں۔ اور عید کے دن سب ایک دوسرے سے گلے ملے ہیں اور موقع مل جائے تو دوسرے کو گھر بھی کرتے ہیں سب ایک دوسرے کی خوشی اور جنازوں میں شریک ہو رہے ہیں اور لینا دینا بھی چل رہا ہے پھر بھی کہنے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہے۔ اگر یہ بھی اتحاد نہیں تو پھر اتحاد کسے کہتے ہیں اور یہ کس کھیت میں پیدا ہوئے؟ اور یہ بات بھی کھلا الزام ہے کہ مسلمانوں میں جرأت و ہمت نہیں۔ جبکہ ہم روزانہ ان مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا دیکھتے ہیں۔ ہر مسجد میں اختلافات کا اور زور آزمائی کا بازار گرم ہے ہلاتوں میں جا کر دیکھئے کوئی کسی سے کم نہیں نظر آتا۔ گھر گھر میں بھائی بھائی ایک دوسرے کے خلاف آستین سونے کھڑے نظر آئیں گے ذرا ذرا سی بات پر قتل و خون ہو رہے ہیں۔ اور شریف اور غیر شریف سب باہم دست و گریباں ہیں اور الزام لگانے والے اس پر بھی یہ الزام لگا رہے ہیں کہ مسلمانوں میں جرأت و ہمت نہیں۔ پاکستان کے بیچ جیت جانے پر اور انڈیا کے ہار جانے پر کھلے عام بازاروں میں لڑو تقسیم کرنے والی قوم کیا بزدل کہلا سکتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں اس قوم کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اور اس قوم کو بے ہمت اور بے جرأت بتایا جا رہا ہے۔ جس بے چارے کو کہیں لڑنے کا موقع ملتا تھا نہیں آ رہا ہے وہ سارا دن اپنی بیوی سے لڑتا ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ ہی دھینگا مٹتی کر کے اپنا ارا مان نکالتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہاد کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کا جب چانس نہیں ہے تو جہاد فی اللہ جاری رکھنا چاہئے تاکہ بزدلی کا الزام نہ آجائے لیکن بے چاروں کے قسمت ہی خراب ہے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد آج بے ہمت کہلائے جا رہے ہیں۔ اور اب بھی کوئی بہادر کہنے کو تیار نہیں۔ اور یہ فرمانا کہ ان کا کوئی قائد نہیں تو اس میں ان کا کیا قصور ہے؟ ویسے بھی قائد کسے

ضرورت اس قوم کو پڑتی ہے جس میں قائدانہ صلاحیت نہ ہوں۔ اس قوم کا حال تو یہ ہے کہ ان کا ہر نامہ بالغ بچہ بھی بھائے خود قائد ہے چنانچہ آپ دیکھ لیں کہ کسی گھر میں بیٹا باپ کی نہیں سنتا کیونکہ اس پر یہ انکشاف ہو چکا ہوتا ہے کہ تو اپنے باپ سے زیادہ بھگدار ہے۔ تو اسے محرم بھائی جب مسلمانوں کے ہر ہر عاقل بالغ شخص کو کھل کھل کر یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ جتنی عقل اس کو عطا ہوئی اتنی عقل دوسروں کو نہیں جڑی تو پھر وہ اپنا قائد آپ ہی بن کر تو مسطین ہو گا۔ وہ کیوں کسی قائد کے قدم بہ قدم چلنے کے لئے تیار ہو گا۔ اور گستاخی معاف ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ مسلم قوم کی قیادت تو اب ابلیس کر رہا ہے۔ وہ بدھ چاہتا ہے تو ہمارا ہی چل پڑتی ہے ابلیس صرف دنیاوی مسائل میں دخل انداز نہیں بلکہ مسلمانوں کے دینی اور مذہبی امور میں بھی پوری طرح دخل انداز ہے۔ اور ہمارا باب جبر و دستار کو بھی بہت آسانی سے اپنی انگلی کے اشاروں پر سجالیتا ہے اب دیکھئے تاہم جس وقت یہ سطرین لکھ رہا ہوں یہ مسجد میں دیوبندی اور بریلیوں کا جھگڑا چل رہا ہے اور دونوں طبقوں کے لوگ ابلیس کے اشاروں پر جنگی بندروں کا تاج پہن رہے ہیں اور دونوں یہ سمجھ رہے ہیں خدا اور خدا کے رسول ہم سے خوش ہیں حالانکہ خوش تو صرف اور صرف ابلیس ہو رہا ہے کیونکہ اس کی قیادت رنگ لارہی ہے اور مولوں کا استعمال وہ چنگی بجا کر کر رہا ہے تو اسے قریشی صاحب آپ مسلمانوں پر قائد ہونے کا الزام نہیں لگا سکتے۔ ہر مسلمان اگرچہ خود اپنا قائد ہے اور رسم اطاعت نبیلانے کے لئے ابلیس کے پروگراموں کے آگے اپنی گردن بھی جھکا لیتا ہے جو اس کی اطاعت شکاری کا ثبوت ہے۔ اس لئے اسے بے قائد بنا کر آپ بے قائدہ بات کر رہے ہیں۔ آپ کو اس طرح کی من گھڑت باتیں کرتے ہوئے اللہ سے ڈرنا چاہئے۔

قریشی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

”بلکہ اپنے سبکی تعزیتی شیعہ دیوبندی اور بریلی دیگر مسائل سے دست و گریبان تھے اور اپنے اپنے مقدور اور تقدیر کا رونا رو رہے تھے اور منتظر اس بات کے تھے کہ دوسرے لوگ ہیں اپنی اپنی کشتیوں میں کولر کر کے حافیت کے ساحل پر اتار دیں اور تقدیر کے بکھرے ہوئے گیسو دوسری قومیں سوار دیں۔

یہ باتیں بھی قوم کا مذاق اڑانے کے لئے نکھی گئی ہیں۔ بھلا بتائیے اگر مسلمانوں میں مسلک کی تفریق باقی نہیں رہے گی اور شیعہ سنی لاد دیوبندی بریلی جھگڑا ختم ہو جائے گا تو پھر کھنے سننے کے لئے کیا باقی

رہ جائے گا۔ اور اصلاحی جلسے کیوں ہوں گے۔ یہ اختلافات ہی تو ہیں کہ لڑکچہ بھی چھپرہ ہے اور اجنبات بھی جو رہے ہیں اور شامیں بھی مٹا کر جا رہی ہیں اگر مسلمانوں کو ان مناظروں اور مباحثوں سے روک دیا گیا تو پھر تو اس قوم پر جو دطاری ہو جائے گا اور مسلم سماج پر قبرستان کا سا ستانا بچھا جائے گا۔ اور یہ تو ایک بھیاں تک سازش ہے۔ دیوبندی بریلوی جانتے ہیں کہ وہ خواہ مخواہ لڑ رہے ہیں لیکن اس لڑنے ہی سے ان دونوں کی پہچان ہوتی ہے اور وہ اپنی اپنی پہچان برقرار رکھنے کے لئے ایک دوسرے کی پگڑی اٹھاتے ہیں اور اٹھانے چاہتے ہیں ہی دینداروں کی بقا ہے۔ لیکن یہ دنیا دار لوگ نہیں سمجھ پاتے اور آخر میں شروع کر دیتے ہیں۔ بھئی اگر اسلام کی خاطر مسلمان نہیں لڑتے تو کیا اپنے اپنے مسلک کی خاطر بھی نہ لڑیں۔ اور اگر یہ اپنے مسلک کی خاطر بھی نہیں لڑیں گے تو انہیں مسلمان کون کہے گا؟ اب میدان جہاد تو ہندوستان میں ہی نہیں۔ نہ یہاں بدر کا کنواں ہے نہ اُحد کا پہاڑ نہ حسنین کی گھاٹی۔ تو میدان جہاد تو سارے سارے سعودی عرب نے قبضہ لئے اب ہندوستانی مسلمانوں کے پاس لے دیکے مسجد اور مزار ہی تو رہ گئے ہیں اگر یہ یہاں بھی نہیں لڑیں گے تو پھر یہ بے چارے اپنے ارمان کہاں نکالیں؟ اور کسی طرح یہ ثابت کریں کہ یہ مسلمان ہیں اور پیارے نبی کی امت ہیں۔ تم تو یہ سمجھتے ہیں کہ حالات کی نزاکتوں کی وجہ سے ان کا آپس میں پیکٹ ہے کہ دو چار جھگڑے سال میں دیوبندی اور بریلویوں کے ہو جائے جائیں تاکہ ان کے حوام بھی خوش رہیں اور ان کے حوام بھی اور ان دونوں کے حوام کو ان کی حرورت کا احساس ہے۔ یہ جھگڑے ہی منٹ گئے تو مولویوں کی قیمت تو سونے کی طرح ہندوستان میں گر گئی چلی جائے گی۔ لہذا سبھیوں سوچ بھکر بولو اور ان میں جو مسلک کی لڑائی لڑ رہا ہے اسے لڑنے دو۔ کم سے کم اس سے سہوہ حقائق نہ نکالیں تو باقی ہیں۔ ورنہ یہاں بھی اسی طرح آؤ بولنے لگیں گے جس طرح سرحد اسلام پر آؤ بول رہے ہیں۔ رہی اپنی کشتیوں پر سوار کر کے حافیت کے کناروں پر چھوٹنے کی بات تو اس میں کیا تنقید کی بات ہو گئی۔ اگر کوئی موٹر سائیکل پر سوار بدلتے چلتے والے کو بٹھا کر جتنا پار چھوڑ دے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ جب گاڑیاں ہمارے پاس تھیں تو ہم انہیں اپنی گاڑیوں میں لے جایا کرتے تھے اگر آج کشتیاں اور لینے ان کے پاس ہیں تو ان کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھتے ہیں کیا حرج ہے ان کے کالہ جالا اور خیرات کی خوشیاں کس گھر میں نہیں ہیں؟ جب خیرات ہاتھ والے ہوں خواہ وہ کسی قوم میں ہوں تو پھر خیرات لینے والے بھی تو ہونے چاہئیں اگر خیرات دینے والے اور لینے والے دونوں اُدھر کسے

طرف ہوں گے تو اُدھر کیا باقی رہ جائے گا۔ اگر مسلمان کسی کو اپنی سواری پر بٹھانے کا اہل نہیں رہا تو کیا وہ کسی کی سواری پر بیٹھنے بھی نہیں۔ خبیثی واہ۔ کیسی سوچ ہے آپ کی؟ مسلمان تو اس نظام قدرت میں وہی رول ادا کر رہا ہے جو اسے کرنا چاہئے اب اس کے پاس دینے والا ہاتھ نہیں رہا تو اسے اپنے لینے والے ہاتھ کو تو بڑھانا چاہئے۔ اس نے نو سو سال تک ہندوستان میں دوسروں کو دیا ہے اب اگر وہ دوسروں سے لے رہا ہے تو اس میں کیا پریشانی ہے۔ کم سے کم لین دین کے سلسلے میں کچھ تو رول مسلمان ادا کر رہا ہے۔ اور نو سو سال تک مسلمانوں نے دوسرے کی زلفیں سنواری ہیں اب اگر دوسرے لوگ مسلمانوں سے اپنی زلفوں میں آٹھ تیل لگو کر کنگھی کر والیں تو اس میں کوئی قیامت آجائے گی۔ اور اگر مسلمان اپنی اُلجھی ہوئی زلفیں (واضح رہے کہ ہماری مراد داڑھی کے بالوں سے نہیں ہے) سنواریں گے تو کنگھا دوسری قوموں کے ہاتھ میں دے دے تو بھی اس میں بھی کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ زلفیں جب اُلجھ جائیں گی تو انہیں کوئی نہ کوئی تو سنوارے ہی گا۔ اس بارے میں محنت چینی ٹھیک نہیں۔ قریشی صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں کہ

دوسری سیاسی پارٹیوں کے بعد ان مسلمانوں کو نرم چارا کھجور دوڑوں پر شب خون مارتے ہیں کیا ہم من حیث القوم اپنا ایک ایسا قائد نہیں بن سکتے جو ہماری صحیح نمائندگی کرے کہ ہمیں ترقی اور فلاح و بہبود کی شاہراہوں پر لے آئے۔“

۱۹۴۷ء کے بعد مسلمانوں کے بہت سارے قائد میدان میں آئے اور مسلمانوں نے انہیں زندہ باد کے نعروں سے سرفراز کیا اور ان کی جھولی میں اپنے دوٹ بھی ڈالے پھر جب یہ قائد مسلمانوں کی من سے اعتماد کی سند لیکر ایوان حکومت میں گئے تو یہ اپنی قوم کو بھول گئے اور ایوان حکومت اپنی بیوی کیلئے سونے کے کنگن اور اپنے لئے بوٹ سوٹ اور خرچ پانی لیکر انہیں یہ یاد دہانی نہیں رہا کہ انہیں ایوان حکومت میں مسلمانوں نے بھیجا تھا۔ یہ کسی چور دروازے سے نکل کر اپنے گھر کو چلے گئے اور قوم بے چاری اس خوش فہمی میں مبتلا رہی کہ ہمارا قائد پانچ برس سے بھوکا پیاسا ہمارے مسائل حل کرنے کے لئے ایوان حکومت کے کسی کونے میں پڑا بھوکا ہڑتال کر رہا ہو گا۔ اگلے ایکشن پر پھر ان کی ملاقات ایسے قائد سے ہوتی ہے۔ قائد صاحب گر مجھ کے آنسو بہا کر قوم کو یقین دلاتے ہیں کہ تمہاری کامیابی اور ترقی کی فائلیں تیار ہو گئی ہیں بس بہائم منسٹر کے دستخط ہونے باقی ہیں اور

بعتیہ، خواتین و حضرات کے مزاج پر پھولوں کے اثرات

● کورن فلاور ایسا پھول ہے جس کے پسند کرنے والے آزاد خیال اچھے بزنس پارٹنر، ہر ماحول میں خود کو بہت محسوس کر نیوالے ہوتے ہیں۔ فضول خرچی، انکی منفی عادات میں سرسفر مت ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ کے لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ عوام میں بڑے مقبول، تقاریب میں شرکت کے دلدادہ اپنی صاف گوئی، دیانتداری کی وجہ سے دوستوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اسے پسند کرنے والی خواتین بچوں کی بہتر پرورش کی قائل ہوتی ہیں۔ اپنے دکھ سکھ کو حیاں نہیں ہونے دیتی ہیں۔ بچوں کو خوش کن انجام والی کہانیاں سناتی ہیں۔ گفتگو میں تیز طرار اور الگ تھلگ رہنا پسند کرتی ہیں۔ عام طور پر ایسی عورتیں مردوں کی عادات کی نقل کرتی ہیں۔ سیر و سیاحت، پرائیویٹ سیکرٹری، انٹر وائسٹ، قانون، ادکاری ان کے لئے موزوں اور پسندیدہ پیشے ہیں۔

اطلاعات عام

آپ ہندوستان میں ہوں یا دنیا کے کسی ملک میں۔ آپ ڈاک اردو ہندی عربی فارسی کی ہر کتاب گھر بیٹھے منگائیں۔

آپ نے اپنی پسندیدہ کتاب چلے کسی فہرست میں دیکھی ہو۔ آج ہی ہمارے پاس آرڈر بھیجیں اور گھر بیٹھے اپنی پسندیدہ کتابیں حاصل کریں۔

ہمارے یہاں صحیح علوم و فنون کی کتابیں دستیاب ہیں۔ دو سو (۲۰۰) روپے میں سے زیادہ کی کتابیں نقد پیش کی گئی ہیں اور صحیح کرشنا کے پر دس فیصد (۱۰) کی بھڑکے گی۔ ہم چھوٹے آرڈر کی بھی فوراً تعمیل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ معمولی فرمائش درج کر کے ہمارے قول کی تصدیق فرمائیں۔ کتاب میں ہندوستان میں منگل کے ولے حضرات کتابوں کی آدمی رقم مئی آرڈر سے بھیجیں اور غیر ملکی حضرات کتابوں کی پوری قیمت مع ڈاک خرچ بھیجیں ورنہ کتابیں نہیں بھیجی جائیں گی۔

پسندیدہ کتابوں کا آج ہی آرڈر بھیج کر اپنی پسندیدہ کتابیں منگائیں۔
 نوٹ:- ہندوستان میں اردو، ہندی، عربی، فارسی کی چھپنے والی ہر کتاب
 واکس دنیا کے ہر شہر میں سیلائی کرتے ہیں۔

کتب فروشوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

ترسیل زیر اور خط و کتابت کا پتہ:-

نفیس احمد ایک سیر رکن الدین سرائے سنہ 244302 (انڈیا)

**SAHELIKHIM KHAN, KILLER. NUR-UD-DIN KHAN,
SAHELIKHIM KHAN (INDIA)**

اور اس پر ایم بیوں کے انگوٹھے لگتے ہیں تم اس بار بھی مجھے اپنا دورٹ دیدو تو آگے کی کارگزاری بھی جلدی عمل میں آجائے گی۔ اور پھر یہی ہوتا ہے قائد صاحب شیردانی پہن کر اور قوم کے اعتماد کا سارٹیفکیٹ لیکر جو ایوان حکومت میں داخل ہوتے ہیں تو پھر واپس اس گیٹ سے باہر نہیں آتے جہاں ان کی بد حال قوم ان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے وہ دکھنا لیکر کسی اور دروازے سے اپنے شاہی محل میں جا کر سریرِ سلاطین میں کھو جاتے ہیں اور قوم اس خوش فہمی کا شکار رہتی ہے کہ ان کا قائد خوب خداوندی کی چادر اوڑھے ایوان حکومت کے کسی ٹیبل پر حالتِ سجدے میں ہو گا اور اسی وقت سجدے سے سر اٹھائے گا جب اس کی قوم کے لئے کبھی شکر کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ سو بار ایک سُرراخ سے ڈھسی ہوئی قوم کو آپ پھر سُرراخ میں اُننگی دینے کا مشورہ دے رہے ہیں؟ یہ قوم تباہ ہو گئی اور ان کے قائد۔؟ ان کے قائدوں نے باقاعدگی کے ساتھ اپنی اربوں اور کھربوں کی جائیداد بھی بنالیں۔ قوم کے گھر جلتے رہے اور قائدوں کی اولادیں ہوائی جہازوں میں اڑتی رہیں اب اس قوم نے بھی یہی سوچ لیا ہے کہ کسی قائد پر ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ قائد قاعدے کے ساتھ صرف اپنی جاگیر بناتا ہے اور قوم کے نازک کاندھوں پر اپنی دونوں بندوق سے جو ٹھکانا کھیلتا ہے اس میں سے ایک بوٹی بھی وہ قوم کو نہیں دیتا۔ پھر یہ مسلمان کیوں کسی قائد کے چکر میں پڑیں؟

اس کے بعد قریشی صاحب نے مسلمانوں کو اس بات کا مشورہ دیا ہے کہ وہ عقل و ہوش سے کام لیں اور اپنا دوٹ تقسیم نہ ہونے دیں۔ ہمارے خیال میں قریشی صاحب کے اس مشورے کے پرہیز کرنے والے ایکشن میں اڑ جائیں گے۔ ابھی سے اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کا دوٹ بڑی طرح بکھرے گا۔ اور کھیت میں پھیلے ہوئے باجرے کی طرح اس کی کاشت فتنہ ہو جائے گی کیونکہ مسلمان عقل و سنجیدگی اور عاقبت اندیشی سے اپنا بیجا جھڑا اچکھڑے نہ تو صرف کسی کرامت کا منتظر ہے اور جو قومیں کرامتوں کی منتظر ہوتی ہیں وہ کبھی اسباب ہتیا کرنے کی فکر نہیں کرتیں۔ مسلمانوں کو انتظار سے بھاگنا جیسی فرقہ پرست جماعتوں کے لئے ابابیل کے لشکر کا جو کبھی تو آئے گا اور کبھی تو ہیں ازراہ کرامت تخت و تاج حاصل ہوں گے۔ جو قوم خوابوں کی دنیا میں وقت گزار رہی ہے اسے کوئی حقیقت کا سہی کیوں بڑھائے اور پڑھائے بھی تو اس سے حاصل کیا ہو گا۔ ۹۔ مبارک زندہ و محبت بانی

صفہ ایک ہی نام

بمبئی میں مٹھاس کی نیلیں



تیوہار کے موقع پر پکنگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے



سوٹیس
طہورا

اڈو کی تکیا
ایک اعلیٰ ذوق اور معیار کے مطابق

انواع واقسام کی خوش ذائقہ
ودلیزیر مٹھائیاں، دسی گھی،
زعفران اور مٹو سے بھرپور

اسپیشل افلاطون، مینگو برنی، ڈرائی فروٹ برنی، انجیر برنی،
ڈنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور ناخطائی وغیرہ

طہورا فون: ۳۰۸۲۴۴۳-
۳۰۹۱۳۱۸

ناگپارہ چنکشن بلا سس روڈ بمبئی ۸

یوسف امین

میدانِ حشر کا ایک سوال

کر سکتے ہیں، اور یہی جوابات آپ کو خدا کے غضب میں گرفتار بھی کر سکتے ہیں۔ مسئلہ آپ کی زندگی کا ہے، نہ محض عقلی طور پر حل کر لینے کا یہ مسئلہ ہے مناس کا تعلق کسی اور سے ہے۔ آپ اور صرف آپ سے اس کا تعلق ہے۔ اور صرف آپ ہی کو اسے حل کرنا ہے، کوئی دوسرا اگر اس کے حل کرنے میں اپنا سب کچھ بھادے تب بھی آپ کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ اور اگر آپ اپنے مسئلے کو صحیح حل کرنا چاہیں تو دنیا کی کوئی بڑی ہی بڑی طاقت بھی آپ کی راہ میں گڑھاوٹ نہیں بن سکتی آپ کا ذاتی اور شخصی مسئلہ ہے، آپ ہی اس کے ذمہ دار ہیں اور آپ ہی کو اپنے کئے کا اچھا یا بُرا انجام دیکھنا ہے۔ آپ اس پر سوچنے کی رحمت اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔ آپ کی زندگی بہر حال ان سوالات کے جوابات تیار کر رہی ہے۔ اور اپنے وقت پر یہ جوابات بہر حال پیش ہوں گے۔

پھر معاملہ اس خدا سے ہے جس کے علم سے کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔ آسمان کی خضائیں ہوں، یا زمین کی جہیں، پہاڑوں کی چٹانوں کے سینے چلا۔ یا سمندر کی آغوا گہرائیاں جہاں کہیں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے علم میں ہو رہا ہے۔ وہ عادل و حکیم ہے، اس کے یہاں کسی کے ساتھ نا انصافی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ آپ نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو یقیناً اس کا صلہ آپ کے سامنے آئے گا اور ذرہ بھر برائی کی ہوگی تو لازماً اس کا بدلہ آپ کو پہنچتا پڑے گا۔ نہ آپ اس کی گرفت سے بچ کر نہیں بھاگ سکتے ہیں، نہ اسے دھک دے سکتے ہیں، نہ غلط بیانی یا جھب زبانی سے اسے مطمئن کر سکتے ہیں، نہ دنیا میں دالہی کا امکان ہے۔ نہ زبردہ ہلٹ ہی مل سکتی ہے۔ نہ خدا کے فیصلے کو چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ حشر کا فیصلہ اٹل ہے، تجدیدگی سے سوچئے کہ آپ کیا فیصلہ چاہتے ہیں۔ آج ہی آپ کو موقع حاصل ہے۔ آج آپ دارِ اعلیٰ میں ہیں۔ کل دارِ الحساب میں ہوں گے۔ اور اعلیٰ کی ہلٹ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو چکی ہوگی۔

کیا آپ کو بھی اس سوال نے لرزایا، کہ آپ نے مال کہاں خرچ کیا۔ بظاہر یہ کتنا معمولی سا سوال ہے۔ مگر ہرگز معمولی سا سوال نہیں ہے۔

خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حشر کے میدان میں ہر ہر شخص سے پانچ سوال کئے جائیں گے، اور جب تک وہ ان پانچ سوالوں کے جواب نہ دے لیگا، مجال نہیں کہ وہ خدا کے حضور سے قدم ہٹا سکے۔

اس نے اپنی زندگی کن کاموں میں لگائی۔

اپنی جوانی کو کن کاموں میں بھپایا۔

مال و دولت کن ذرائع سے حاصل کیا۔

مال و دولت کن کاموں میں خرچ کیا۔

اور جو علم حاصل تھا اس پر کہاں تک عمل کیا۔

بہت جلد وہ دن آنے والا ہے جب ہم اور آپ حشر کے میدان میں کھڑے ہوں گے اور ان سوالوں کے جوابات دے رہے ہوں گے کہ قدرِ نفوس نصیب ہے وہ شخص جو اس زندگی میں ان سوالوں کے صحیح جوابات تیار کر رہا ہے، اور ان سوالوں کو سامنے رکھتے ہوئے شعور کی زندگی گزار رہا ہے۔ زندگی آپ کو بھی ملی ہے، جوانی کی نعمت سے آپ بھی نوازے گئے ہیں۔ سال و دولت کے آپ بھی مالک ہیں۔ مال آپ بھی خرچ کر رہے ہیں، آپ کو بھی بہت کچھ علم حاصل ہے۔ اور آپ بھی عمل کر رہے ہیں۔ سوچئے آپ کیا جوابات تیار کر رہے ہیں۔ اور کل خدا کو خوش اور مطمئن کرنے کیلئے کیا کچھ کر رہے ہیں؟

اصل زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے۔ دنیا کی زندگی بہت مختصر و فانی ہے۔ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے، وہاں کا سکھ بھی ہمیشہ کا ہے اور وہاں کا دکھ بھی دائمی ہے۔ دنیا کی اس قلیل زندگی میں آپ کے رہنے آپ کو بہت اور موقع دے رکھا ہے کہ آپ اپنی کوششوں سے اپنے لئے آخرت کی جیسی زندگی چاہیں بنالیں۔ ہمیشہ کا سکھ بھی آپ اپنے لئے فراہم کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کا دکھ بھی آپ ہی کے اعمال کا نتیجہ ہوگا۔ آپ ہر لمحہ دنیا کی زندگی سے دُور آخرت کے انجام سے فریادیں نہ کرنا۔ آپ کو شعور ہو یا نہ ہو آپ کی زندگی ان پانچ سوالوں کا جواب تیار کر رہی ہے۔ یہ جوابات خدا کے فضل سے آپ کو محسنِ انجام سے پہنچنا بھی

بھی کیا گیا۔ لیکن آپ نے ایک سن کر ندی اور یہ جواب دے کر لوگوں کو مطمئن کرنا چاہا کہ آپ کے سامنے بہت بڑا کام ہے، آپ کو کئی لاکھ دینی کتابیں چھاپنا چاہئے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کا کام ہو سکے۔

آپ کے ادارے میں کتنے ہی ملازم مالی پریشانی سے تنگ کر خود کشی کرنا چاہتے ہیں، کتنوں کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں تو وہ مجرمانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے آپ کو اپنی خستہ حالی اور پریشانی کا حال سنانا چاہا۔ تو آپ نے جھڑک دیا۔ لیکن اخبارات میں خبریں شائع ہوئی کہ آپ پہلے کیلئے مسافر خانہ کھول رہے ہیں۔ تاکہ مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔ آپ کی زندگی کی یہ چند جھلکیاں ہیں۔ خدا داغور کیجئے کہ کل جب خدا آپ پوچھے گا کہ تو نے مال کہاں کہاں خرچ کیا تو کیا آپ اپنا پطر عمل بتا کر واقعی خدا کو خوش کر سکیں گے کہ آپ نے اپنا مال واقعی مجمع معارف میں خرچ کیا۔ کیا آپ مطمئن ہیں کہ آپ نے دین کے تقاضوں کے مطابق خرچ کیا۔ اور آپ کا برصہ قد و خیرات خدا کے یہاں قبول ہوگا۔؟

آپ کا کام صرف یہی نہیں ہے کہ آپ راہِ خدا میں خرچ کریں۔ یہ بھی آپ ہی کی ذمہ داری ہے کہ صحیح معارف میں خرچ کریں۔ دین کا جہاں جہاں تقاضا ہو وہاں خرچ کریں۔ بے شک مال آپ کا ہے، لیکن آپ اگر خدا کی راہ میں خرچ کر کے خدا سے صلہ چاہتے ہیں تو خدا کے دین سے یہ بھی معلوم کیجئے کہ میں کہاں صرف کروں اور کس طرح صرف کروں۔ اپنے ذوق کی تسکین اور اپنے نفس و قلب کے اطمینان کیلئے خرچ کر رہے ہیں۔ تو خدا سے صلہ کی طلب نہ کیجئے۔ خدا سے صلہ تو اسی شخص کو مل سکتا ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق خرچ کرے، دین کے بتائے ہوئے معارف میں صرف کرے۔ اور دین کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق خرچ کرے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے لڑتے رہیں کہ آپ نے واقعی جہاں جہاں خرچ کیا ہے اور جس جس انداز میں خرچ کیا ہے اس سے دین کا منشا بھی پورا ہوا یا نہیں اور خدا کا جو حکم تھا وہ بھی پورا ہو سکا یا نہیں۔

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا قُلُوبُهُمْ وَجِلَةً أَنَّهُمْ إِلَىٰ ذِي عَرْشٍ رَّاجِعُونَ۔ اور وہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور دل ان کے اس خیال سے کلپتے رہتے ہیں کہ ہم کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ (المؤمنون)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص چوری، زنا اور شراب نوشی کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے؟ فرمایا انہیں اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد یہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے اور بھروسہ رکھتا ہے کہ وہ جہنم سے محفوظ رہے گا۔

اس سوال پر آپ کی آخرت بننے اور بگڑنے کا مدار ہے۔ اس وقت ہم صرف اسی ایک سوال پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ اچھے اچھے دیندار اور باشعور افراد بھی اکثر اس سوال کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے۔ اور انہیں یہ حقیقت نظر نہ آتا کہ ہم جس طرح اور جن کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں اس کے بارے میں کل خدا کے حضور کھڑے ہو کر عین خدا کو جواب دینا ہے۔

آپ پابندی سے زکوٰۃ دیتے ہیں، صدقہ و خیرات میں بھی خرچ کرتے ہیں اور کبھی تنگ دلی اور بغل کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ لیکن یہ بھی اطمینان کیلئے کہ آپ جہاں جہاں اور جس طرح خرچ کر رہے ہیں، ٹھیک ٹھیک خدا کے مرضی کے مطابق کر رہے ہیں۔ یا نہیں، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ دین کی ضرورت اور خدا کی مرضی کچھ اور ہو اور آپ کا طرز عمل کچھ اور ہو۔

آپ نے حج ادا کر لیا۔ اور خدا نے آپ کو اتنا دیا ہے کہ بار بار آپ نفلی حج کریں۔ اس میں کیا شک ہے کہ بیت اللہ کی حاضری مومن کیلئے بہت بڑی سعادت ہے۔ آپ بار بار اس سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ آپ کے بڑوس میں ایک بیوہ ہے۔ جو نایاب شہینہ کو محتاج ہے، محلہ ہی میں ایک دق کا مریض ہے جس کے کئی بچے ہیں۔ خستہ حال فاقوں کے مارے تعلیم و تربیت سے محروم۔ آپ کی بستی میں کتنے ہی نوجوان داہی تباہی گھوم رہے ہیں۔ نہ انکے روزگار کا کوئی بندوبست ہے۔ نہ انکی تعلیم و تربیت کا، ان کی آوارگی اور بے راہ روی نہ صرف معاشرے کیلئے وبال جان ہے۔ بلکہ ان کا وجود اسلام کیلئے بھی بدنای کا باعث ہے۔ دق کے اس مریض نے آپ کو متوجہ بھی کیا۔ بیوہ نے بھی اپنی خستہ حالی آپ کو بتائی، نوجوانوں کی بے راہ روی سے بھی آپ کو روشناس کرایا گیا۔ لیکن آپ نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ آپ کو تو یہ دھن ہے کہ بیت اللہ کی زیارت کر آئیں۔

برسات کی رات تھی، امجد شاہ کو اپنے اپنے گھر سے نکال دیا۔ اسکی بیوی نے آپ سے گواگوار کر لیا تھا کہ دو ماہ کی مہلت دیدیجئے وہ آپکا مکان خالی کر دیں گے۔ لیکن آپ نے زبردستی دھکے دے کر اُسے نکال دیا۔ اس کے سات معصوم بچے بھی سہم سہم کر آپ سے درخواست کرتے رہے۔ مگر آپ نے ایک نہ مٹنی ان مظلوموں نے پڑ کے نیچے بارش میں رات گزاری اور دوسرے دن آپ نے وہ مکان مدرسہ کیلئے وقف کر دیا۔ آپ کو دھن تھی کہ جلد از جلد زندگی ہی میں یہ کام کر جاؤں۔

آپ کی بستی میں سیلاب آیا۔ لوگوں کے گھر جڑ گئے۔ لوگ دانے دانے کو محتاج ہو گئے۔ پریشاں حالی سے لوگ پریشان ہو گئے۔ آپ انکی مدد کر سکتے تھے۔ فاقہ مست بھوکے بچوں کیلئے کھانے پینے کا انتظام کر سکتے تھے۔ ان غارت خراب لوگوں کیلئے چھتروں کا انتظام کر سکتے تھے۔ سیلاب کے مارے ہوئے مریضوں کی دوا دارو کا انتظام بھی کر سکتے تھے۔ آپ کو متوجہ

ان کان اول شیطان کی کشمکش



کو دکھائی نہ دیں گے۔ او۔ یہ لوگ ہماری باتوں پر اعتبار نہیں کریں گے کہ تم نے ان تینوں کو ختم کر دیا ہے اور ان کا خوف اُن کے مارے جانے کے باوجود یہاں کے لوگوں پر ہمیشہ کیلئے طاری رہے گا۔ تم خود بھی فوق البشر حالت میں نہ جاؤ اور ان تینوں کو بھی اُن کی اصل حالت میں لا کر مارو اچھا اب بوٹ پار ہو جاؤ۔ وہ تینوں دروازے سے نہیں دیوار پھلانگ کر اندر آ گئے ہیں اور فوق البشر حالت میں ہیں۔ سنو! اب وہ اُس دروازے کی طرف بڑھ رہے ہیں جس میں روشنی ہو رہی ہے۔ اب تم کوئی بات کرنہ سارا اکھیل بگڑ جائے گا۔ جیسے ہی وہ اُس دروازے کی طرف آئے، میں نہیں بتاؤں گی۔ سنو! وہ اُدھر اُدھر اور دائیں بائیں دیکھتے ہوئے رویہ کرے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اب تم فوراً اپنے عمل کی ابتدا کر دو۔ یوناف نے فوراً اپنی تلوار کا رخ دروازے کی طرف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی یوں محسوس ہوا جیسے برق درمدمک اُٹھے ہوں۔ یا آتش بڑا اچھا بھڑک اُٹھی ہوا اور ستودہ سرستہ چیزیں ان مثالی راہوں کی طرح روشن ہو گئی ہوں جن پر ان گنت مشعلیں روشن کر دی گئی ہوں۔ وہ تینوں اب اپنی اصل حالت میں دروازے کے پاس حیران و ششدر کھڑے تھے۔ اب اُن کے انداز میں ہلکا سا ہلکا پیدا ہو گئی تھی۔ کیوں کہ ان کی فوق البشر کیفیت کے خاتمے نے اُن پر ایک خوف اور ہراس طاری کیے رکھ دیا تھا۔ اُن کے معلقوم پھٹے ہوئے تھے۔ کپڑے بوسیدہ اور ناتار تھے۔ جسم پر جگہ جگہ زخموں اور خراشوں کے نشان تھے۔ دروازہ جوں کہ انہوں نے کھول دیا ہوا تھا۔ لہذا رویہ اور اس کے اہل خانہ اور قبط نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ اُن کی بدبختی سے اُن پر ایسا خوف دہراس طاری ہوا کہ وہ بُری طرح دایلا کرنے لگے تھے۔

یوناف جس نے ابھی تک اپنی تلوار کا رخ اُن کی طرف کر رکھا تھا۔

رات خاموش اور حیران تھی جیسے الہام کے پردے چاک ہو کر کوئی بہت بڑا انقلاب برپا ہونے والا ہو۔ اندھیرا لوحِ دل پر آتش دہرہ سکوت مرگ کی سی خاموشی اور دیرانی کے جال بنتا جا رہا تھا۔ ہر قسم کی مشاد مصروفیت بے نیاز فضاؤں میں دھند سی پھیلتی جا رہی تھی۔ دور افتادہ اُفق کے گلجے ہوی میں شفق کے رنگ ماند پڑ رہے تھے۔ پانی کی بوند بوند کو لپکتے، ہسکتیاں بھرتے ہوئے تھوکے بے نشان جھونکے، پہنوں کی گہرے اندر پردوں کی چاچ جیسا سماں باندھ رہے تھے۔ درجہ معقل، گہلی کو پے دیران ہو گئے تھے۔ شب کے ستارے میں ماحول کی مناسی آنکھیں، ابر پوش آسمان کی طرف سے کسی اچانک گھن گرج کی منتظر تھیں۔ یوناف اپنی جگہ خاموش بیٹھا بیرونی دروازے کو گھور رہا تھا۔

”یوناف.... یوناف وہ تینوں آ رہے ہیں؟ اچانک ایلینک نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ یوناف فوراً سنبھل کر بیٹھ گیا۔ تلوار ہراس کی گرفت مضبوط ہو گئی۔ اس کا چہرہ گرم بھی اُڑھ گیا اور پگھلے ہوئے لوہے کی طرح دنک اُڑا۔ ایسا لگتا تھا گویا کار کا وہ ربط و علائق میں کوئی بہت بڑا طوفان نمودار ہونے والا ہو۔

”وہ اس گھر کے قریب آ گئے ہیں؟ ایلینک نے پھر سرگوشی کی۔ ابھی تک وہ تینوں فوق البشر حالت میں ہیں۔ میرا خیال ہے، وہ اگر اسی حالت میں اس مکان میں داخل ہوئے تو تمہیں دکھائی نہیں دیں گے۔“

”اس میں فکر مند ہونے کی کیا ضرورت ہے۔؟ یوناف بے پردائی سے بولا۔ میں بھی فوق البشر حالت اختیار کر سکتا ہوں اور ایسا کر کے میں ان دونوں کو دیکھ سکتا ہوں۔“

”نہیں یوناف؟ ایلینک نے تنبیہ کر نیکی انداز میں کہا۔ ایسا ہرگز نہ کرنا اگر تم نے ان تینوں کو فوق البشر حالت میں ہی ختم کر دیا تو وہ یہاں کے لوگو

سکون گا۔ مجھے ایک ایسے ہی اور کام کے لئے بھی بھلائے ہے اور اس کام میں بھی انسانیت کی بہتری اور بھلائی ہے۔ روہ کا باپ خاموش رہا۔ تاہم قبیلے اُسے یقین دلایا کہ وہ ان لاشوں کو کل دن کی روشنی میں دفن کریں گے تاکہ ان بستیوں کے لوگ انہیں دیکھ لیں اور ان کا ان کی طرف سے خوف جانا رہے، اس طرح سقارہ کی بستیوں میں اس سکون ہو جائے گا۔ یونانی روہ کے باپ اور قبیلے سے مصافحہ کیا اور وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔

عرب، یوسا، خیٹ ایک روز جنوبی فارس کے شہر یازارگر کے قریب ایک پہاڑ کی چوٹی پر نمودار ہوئے۔ اُن کے قریب ہی ایک چرواہا ایک بخر برہمٹا ہوا تھا اور نیچے دادی میں اس کا ریوڑ چر رہا تھا۔

”اے میرے عزیز! عارب نے اُس چرواہے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: یہ سنا ہے بھائی ہاتھ پر جو شہر نظر آرہا ہے۔ اس کا کیا نام ہے اور کون یہاں حکومت کرتا ہے؟“

”اس شہر کا نام یازارگر ہے اجنبی! چرواہا پتھر سے اُٹھتے ہوئے بولا۔ ”یہاں کوئی بادشاہ نہیں ہے۔ اس شہر یازارگر اور اس کے نواح میں تین قبیلے آباد ہیں۔ ایک کا نام یازارگر ہے۔ یہ شہر اسی قبیلے کے نام پر ہے۔ دوسرے کا نام مارفین اور تیسرے کا نام مارسین ہے۔ ان تین بڑے قبیلوں کے اندر مزید ان گنت ذیلی قبیلے بھی ہیں۔ تاہم تینوں میں سب سے زیادہ طاقتور یازارگر ہے۔ عوام بھی قبیلے اُس شہر یازارگر اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں پر حکومت کرتے ہیں۔ اس قبیلے یازارگر میں چونکہ بے شمار ذیلی قبیلے ہیں جن کے درمیان جھوٹا اقتدار کے لئے جنگ ہوتی رہتی ہے۔ جو قبیلہ زیادہ طاقتور ثابت ہوتا ہے، وہی اس شہر یازارگر پر حکومت کر لیتا ہے۔“

یہ سب سنا کر یازارگر کا نام بھی لکھا ہے۔ یہ ان تین بڑے قبیلوں کا تعلق بھی اُن آریائی قبیلوں سے تھا جو شمالی ایران میں آباد ہوئے۔ جنہوں نے اگتیا شہر آباد کیا۔ اور تاریخ میں قوم ماد کے نام سے شہرت پائی۔ پارس آباد ہونے سے پہلے لوگ پارس شہر ہو گئے۔ اُن کی آمد کے وقت جو لوگ پارس میں آباد تھے۔ اُن میں سے اکثر تو اُن کے خوف اور ڈر سے بھاگ کر دوسری سرزمینوں میں جا آباد ہوئے اور جو وہاں رہ گئے وہ اُن پارسوں کے اندر ہی رچ بس گئے۔ یہ تینوں آریائی قبیلے ایک عرصے تک قبائلی زندگی بسر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اُن کے والے دور میں ایک شخص نے جس کا نام ہخامنش تھا۔ اُن کے اندر ایک مضبوط حکومت قائم کی۔ اسی ہخامنش کی اولاد میں سے کورش اعظم سائرس اعظم، حاجے بعض ملّا اور توربین نے قرآن پاک کا ذوالقرنین قرار دیا ہے۔ اسی ہخامنش کے نام پر ایک قبیلہ ہخامنشی بھی کہلاتا تھا۔ یہ یازارگر سب سے طاقتور قبیلہ تھا۔ اس کے اندر سات بڑے اور ذیلی قبیلے بھی تھے۔ اور یہی قبیلے باری باری یازارگر یا پارسا گرد پر حکومت کرتے تھے۔ اُن کے قدیم حالات ہنوز گمانی کی دیر تہوں میں دفن ہیں۔



ایک بے جھجک اور شور مچی و غصیلی آواز میں اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ تمہاری سہمی وادراک، تلاش و تعقب، کاوش، حصول، حدود و تعین سب ختم ہوئے اب تمہارے قصورات کے بُت ٹوٹنے کا وقت آگیا ہے کہ شب کے اس تاریک باطن میں تمہاری شیطنت و شقاوت کو فحش و بے آکھاڑ اجلے اور رات کی اس گھبر خاوشی میں تم سب کی ذات کو مشترک کا صحت اور سکوت اور قرار سکون دیا جائے۔“

ابھی تک وہ تینوں پُر بول رہے تھے محض کسی مظلوم صورت کی طرح کھڑے تھے۔ پھر اُن میں سے ایک نے ہر مغرب کی سی شگینی اپنی شعلہ ہار آنکھوں میں بکھیرنے ہونے لگا۔ جگر جگر بے رُخان شعلوں کی طرح دہکادینے والے انداز میں کہا: یہ تمہاری بھولی ہے، تم ہمارے مکتب نہیں بن سکتے، ہم جب چاہیں نہیں اُداس گھر کے افراد کو زیر کر کے چلے جائیں گے۔“

”تم بکواس کرتے ہو؟“ یونانی نے بھی جواب میں تپتی ریت کے پھیلے ذرا جیسے لہجے میں کہا: ”اس کمرے میں داخل ہونا یاد دہارہ فوق البشر حالت میں آجانا تو بہت دور کی بات ہے۔ تم تینوں مجھے ذرا اپنی جگہ سے حرکت نہ کر کے دکھاؤ۔“

اُن تینوں نے اپنی جگہ سے حرکت کرنا چاہی۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکے اب اُن کی آنکھوں میں دن کے ڈھلنے اور رات کے پھیلنے کا اُداس منظر کھڑ گیا تھا۔

یونانی آہستہ آہستہ ایک ماہر جلا کی طرح اُن کی طرف بڑھا۔ اُن تینوں کی حالت اب افرا تفری، بد نظمی، انتشار و تشتت اور ڈوبتی اُبھرتی لہروں جیسی ہو رہی تھی۔ یونانی نے آگے بڑھ کر ایک پر تلوار کا وار کیا اور اس کی گردن کاٹ دی۔ تلوار کاٹنے سے ہی دوسرے دو نے بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن یونانی اُن سے کہیں زیادہ تیز ثابت ہوا۔ اُس نے ایک کی گردن کاٹنے کے بعد اپنی برنجی تلوار کاٹنے فوراً اُن کی طرف کر دیا تھا۔ اُن دونوں کو زکنا پڑ گیا تھا۔ یونانی نے بڑی بھرتی سے اُن کی بھی گردنیں کاٹ کر رکھ دی تھیں۔ پھر اُس نے کمرے کا دروازہ پورا کھول دیا۔ اور روپے کے باپ اور قہقہے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

”میں نے اُن تینوں کو ختم کر دیا ہے، اب یہ تینوں بے جان مٹی کے ڈھیر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ تم لوگ انہیں دفن کر دینا۔ میں اب جا رہا ہوں۔“

روہ کے باپ نے آگے بڑھ کر یونانی کو گلے لگاتے ہوئے کہا: آپ تو ہمارے لئے ایک نجات دہندہ بن کر آئے ہیں۔ کیا آپ آج کی رات ہمارے ہاں قیام نہیں کریں گے؟

”افسوس! میں اب ان تینوں کے خاتمے کے بعد مزید یہاں کرک نہیں

”آؤ میں تمہیں وہ جگہ دکھاؤں جہاں مگرچہ کورکھا گیا ہے“ پھیرنے
 جال اور مچھلیاں سیٹھنے ہونے اپنے ہمراہ آنے کا اشارہ کیا۔

قاریب، یوسا اور ضبط اس کے پیچھے پیچھے ہوئے مجھیرا جھیل سے تھوڑی دُور ایک جوڑ کے کنارے سرکنڈوں سے بنی ہوئی جھونپڑی کے پاس رُک گیا اور اس جوڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

”وہ مگر مجھ جس کی خدمت پر میں مامور ہوں اس جوہڑ میں رکھا گیا ہے۔
اب دیکھنا وہ خود بخود باہر آئے گا جب بھی میں اس کیلئے خوراک لاتا ہوں؟“
پھیلیوں کی گوبیا کرباہر آجاتا ہے۔“

بھیر کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ ایک بہت بڑا مگرچہ اس جوڑ سے نکلا تھا عارب فوراً اس مگرچہ کی طرف بڑھا اور جھک کر اس کی بیڑا ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اس پر اپنے کسی ظلم کی ابتدا کر دی۔ مگرچہ وہیں ڈک گیا۔ اور عارب اس پر اپنا غل کرتا رہا۔ پھر چونکہ اس نے اپنی تلوار کھینچ کر اس غریب بھیرے کی گردن کاٹ دی اور اس کی لاش کے ٹکڑے کر کے مگرچہ کے آگے ڈال دیئے۔ اور مگرچہ تیزی سے بھیرے کی لاش کے ٹکڑوں کو غل گیا۔ پھر واپس ہاتھ سے اشارہ کیا۔ اور مگرچہ دوبارہ زانیہ میں چلا گیا۔ پھر واپس، پیسا اور بیٹھ کی طرف پلٹا۔

”میری عزیز بہنو! سنو! ہمارا کام بدی کا فروغ ہے۔ اس مگر مجھ پر
میں نے اپنا عمل کر دیا ہے۔ چند یوم تک میں اسے انسانی گوشت کھلاتا رہا۔
جب یہ پوری طرح آدم خور ہو جائے گا تو میں اس کا ڈنچ شہر کی طرف کر دوں گا۔
اور اس کے ذریعہ تم دونوں دیکھنا میں یہاں کے لوگوں میں کیسی تباہی
اور ہولناکی برپا کرتا ہوں۔ اب ہمارا اقامہ شہر کی کسی سرائے میں ہو گا۔
تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ بیوسا اور نیطرا غاموشی سے اس کے ساتھ ہولنا
جیسے وہ اس کے لائحہ عمل سے مطمئن اور خوش ہوں۔“

قومِ ہمارے کے بادشاہ ہوشنگ کو اپنے مرکزی شہر اگبتانا پہنچنا نصیب نہ ہوا۔ وہ آشوریوں کی سرکوبی کے لئے کوہستان زاگروس کی طرف آیا تھا۔ لیکن اس کی آمد سے قبل ہی خوشخوار آشوری اُن گنت بستیوں کو لوٹ کر اور ہوشنگ کے ہر اول دستے کا صفایا کرنے کے بعد کوہستان زاگروس عبور کر کے اپنے مسکن کی طرف چلے گئے تھے۔ اور ہوشنگ کو نام لوٹنا پڑا۔ راستے میں ہی وہ بیمار پڑا اور مر گیا۔ اس کی موت کے بعد ایران کی قوم ہار نے ظہورث کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ جس روز ظہورث اگبتانا کے تخت پہنچا۔ اسی روز اگبتانا شہر کے کچھ لوگ عارب کے بنائے جلیوں اور ان پر سواری کرنے والے صیفون، رعوبل، ازبل اور عوبد کے مظالم اور تباہ کاریوں کی شکایت کی۔

عادر بنے حردا ہے کا شکر یہ ادا کیا۔ پھر یوسا اور ضبط کو مخاطب کرتے ہوئے
 بولا: یہ قبائل تو پہلے ہی ایک دوسرے سے دست درگیاں ہیں۔ اور پھر یہاں
 کسی کی کوئی مستحکم حکومت بھی نہیں ہے۔ ان کا آپس میں لڑنا بھی بدی ہی کا پھیلاؤ
 ہے۔ آؤ پہلے یمن کا رخ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہندوستان گھومتے ہوئے
 یہاں آئیں گے اور جاتے جاتے یہاں کسی نئی بدی اور انتشار کی ابتدا کرتے
 جائیں گے یہ یوسا اور ضبط نے عارب کی تائید کی اور تینوں اس کو ہستان
 کی چوٹی سے غائب ہو کر یمن کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

شاہم ہونے سے کچھ دیر قبل عارب، یسروا اور نبطہ یمن میں صنعا شہر کے باطل ساتھ ایک گہرے نیلے پانی کی ایک جھیل کے پاس نمودار ہوئے۔ جہاں ایک چھیرا شاید گھروانے کیلئے اپنا جال سمیٹ رہا تھا۔ یسروا اور نبطہ کے ساتھ عارب اس چھیرے کے پاس آیا۔ اور اُسے مخاطب کر کے اُس سے پوچھا: اے میرے عزیز! کیا تم مجھے بتا سکو گے کہ ان دونوں یمن کا بادشاہ کون ہے، اُس کے عساکر کس قدر ہیں، اور اس بادشاہ کی اولاد کتنی اور کیسی ہے۔؟

پھیرے نے اپنا جال کھینچ کر کنارے پر رکھ دیا۔ اور بڑے غور سے اس نے عارب، یوسا اور غیظہ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا: "اے اجنبی! میں کے موجودہ بادشاہ کا نام علوان ہے۔ اور یہ فوج کے بیٹے سام ہے۔ علوان بڑا پاکیزہ سیرت، نیک اور رحم دل بادشاہ ہے۔ اس کے عساکر کی قوت بہت زیادہ ہے۔ اس کے باوجود اس نے اپنے آپ کو ان علاقوں تک محدود کر رکھا ہے۔"

مارب خاموشی سے کھڑا دیر تک گہرے تفکرات میں ڈوبا رہا۔ پھر اس نے اس پھیرے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: کیا تم ان بھابیوں کو یہاں سے پکڑ کر بانا رہا کر بیچتے ہو۔“

”ہیں۔“ مجھ رافقی میں سر ہلانے ہوئے بولائے میں شہر کے ایک رئیس کا کاغذ ہوں۔ اُس نے ایک مگرچہ پال رکھا ہے، جسے میں نے ہی کچھ عرصہ قبل اس جھیل سے پکڑا تھا۔ اُس رئیس نے وہ مگرچہ مجھ سے خرید لیا اور مجھے اُس مگرچہ کی خدمت پر مامور کر دیا۔ البتہ اس سے قبل میں پھلیاں بیچ کر گزر بسر کرتا تھا۔ اب میں میرا کام یہ ہے کہ میں اس جھیل سے وہ رئیس ہی پورے کرتا ہے اور میرا کام یہ ہے کہ میں اس جھیل سے پھلیاں پکڑ کر اس کے مگرچہ کا پیٹ بھرتا رہوں۔“

”ارے تو کیا وہ مگر مجھ رئیس نے اپنے گھر میں پال رکھا ہے؟“ عاز
مضوی حیرت سے بولا۔

اس طبری نے اس کا شجرہ نسب سام بن نوح سے ملایا ہے۔ ۲۷ ماخوذ از تاریخ
(مہم ابن خلدون و طبقات ناصری۔)

پہچانے کی کوشش کریں۔ میں پہل کر کے اُن کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہوں۔
آج رات کے پہلے جتنے میں ہی ان قوتوں کو میں آپ لوگوں کے سامنے آئی
انسانی صورت میں عیاں کر دوں گا۔ اس کے بعد انہیں سزا دینا آپ کا کام
ہو گا۔ میں اُس محل کو دیکھ چکا ہوں۔ بیلوں پر کام کرنے والے چار دریاں پڑے
ہیں۔ وہ آگبتانا کے ہی رہنے والے جراثیم ہیں۔ وہ روپوش تھے کہ کچھ
شر پسند قوتوں سے انہوں نے طلسم کا عمل سیکھ لیا۔ اور آگبتانا والوں کے لئے
مصائب کھڑے کر رہے ہیں۔ وہ چاروں کوئی فوق البشر حیثیت نہیں رکھتے۔
ظہور ث نے غصے کی حالت میں کہا: اگر وہ چاروں کوئی انسان
ہیں۔ اور اُن کی کوئی فوق البشر حیثیت نہیں ہے تو میں انہیں ایسی سزا دے گا
جو ان کی اصل حالت میں پیش کر دیا۔ تو ان کی حالت یقیناً سبق آموز
ہو گی۔ پھر اپنے ایک مشیر کو مخاطب کر کے ظہور ث نے کہا: اس جوان کو شام
تک میرے اپنے محل کے مہمان خانے میں ٹھہرایا جائے اور چند خوشخوار اور
بھوکے کتے تیار رکھے جائیں۔ جنہیں اُن چاروں پر چھوڑ کر اُن کا خاتمہ
کیا جائے گا۔ مشیر اٹھا اور یوناف کو بیکہ قہر سے باہر نکل گیا تھا۔

رات ہو گئی تھی۔ شام کی سیناؤں نے اندھیروں کے بحر میں رقصِ قدم
کی ابتدا کر دی تھی۔ مغرب کی خون آشام لہریں ماند ہوئی جا رہی تھیں۔
آسمان پر آداسہ ابراقاں ڈنڈاں تھیں۔ یوناف آگبتانا شہر سے باہر ندی کے
کنارے محل کے سامنے آیا۔ اس کے پیچھے چھ ظہور ث کے کچھ ساتھیوں تھے،
جن کے پاس خوشخوار نسل کے چند کتے بھی تھے اور اُن کے پیچھے آگبتانا
شہر کے اُن گنت لوگ تھے۔ یوناف کے ساتھ ظہور ث کا ایک مشیر بھی تھا۔
محل کے دروازے کے قریب آکر اُس مشیر ڈری ڈری اور بھی آہی آواز
میں یوناف سے پوچھا: اب ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

”تم سب لوگ ہمیں رکو“ یوناف نے اس مشیر کو مخاطب کرتے ہوئے
تسلی دینے کے انداز میں کہا: ”میں اکیلا ہی اس محل میں ہی داخل ہو گا۔ خداوند
بخشنده و مہربان کی قسم! آج کی رات ایلیم کے اُن فیقوں اور شیطان
کے اُن جلسوں کو میں زندہ زندہ جگر پارہ پارہ دل اور نوحہ کرتی ہوئی رہوں
جیسا کر دوں گا۔ اُن کے سکونِ زیست کو، زینتِ دفرت، طیب و خوشبو،
اُنس و محبت، سعادت و بقا، ننگ و ناموس، تسکین و راحت، ذوق و غذا
اور اُن کی نیاری و ستاری کا خاتمہ کر دوں گا۔ یہ جو ہر خواہش، سرور و
مقبور اور دوسرے لوگ ہیں۔ یہ انہوں کے اُن اباؤں کا پادشاہی آباد کر دیا
لوگ ہیں۔ یہ لوگ تو ابس قدرت کے بانی ہیں۔ میں اُن کے دماغ میں
جالے اور زبانوں پر تالے لگا دوں گا۔ یہ لوگ آئندہ معصیتِ افزا

ظہور ث نے ایک غلط نگاہ اپنے مشیروں پر ڈالی۔ گھورنے کے انداز میں
اس نے اُن پر اپنی عقلی و ناراضگی کا اظہار کیا۔ مجھے ابھی طرح یاد ہے جب
یوشنگ آشوریوں کی ہم پر روانہ ہونے والا تھا تو اس نے ان طلسمی بیلوں
کے باعث پھیلنے والی تباہی کے سد باب کا حکم دیا تھا۔
”آپ نے درست یاد دہانی کرائی۔ ایک مشیر نے اُٹھ کر کہا: ہم نے کوہِ ستا
دناوند کے ایک ساحر کو یہاں بلایا تھا۔ تاکہ وہ ان طلسمی بیلوں سے آگبتانا
کے لوگوں کی جان چھڑائے۔ اس ساحر کو آگبتانا کے شاہی مہمان خانے میں
ٹھہرایا گیا تھا۔ پراگلے روز وہ اس مہمان خانے میں مردہ پایا گیا تھا۔ عام
لوگوں کا خیال ہے کہ وہ شیطانی قوتیں جو ان بیلوں کو حرکت میں لارہی ہیں۔
انہوں نے اس ساحر کا کام تمام کر دیا ہے۔“

ظہور ث جواب میں کچھ کہنے والا تھا کہ اس کا ایک محافظ اندر آکر کھڑا
بلند بولا: اے آقا! ایک نوجوان جو کہ خوب دراز اور خوبصورت ہے۔ کسی
اجنبی سرزمین سے آگبتانا شہر میں وارد ہوا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ ان
دو طلسمی بیلوں کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ وہ اپنا نام یوناف بتاتا ہے۔ اس وقت وہ
قصر سے باہر کھڑا ہوا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اُسے اندر لاؤں۔
”ایسے کام کے جوان کو تمہارے باہر کیوں کھڑا کر دیا ہے، اُسے فوراً اندر
لاؤ۔ ظہور ث نے خفگی کے انداز میں کہا: شاید یہ جوان ہی بیلوں کے مقابلے
میں ایک نجات دہندہ ثابت ہو۔“

محافظ باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اندر آیا۔ اس بار
اس کے ساتھ یوناف تھا۔ ظہور ث اپنی جگہ سے اُٹھ کر آگے بڑھا۔ ایک
استقبالیہ انداز میں اس نے یوناف سے مصافحہ کیا اور بولا۔

”اے اجنبی نوجوان! تمہارا نام مجھے یوناف بتایا گیا ہے۔ کیا تم
اہل آگبتانا کو بیلوں کے طلسم سے نجات دلا دو گے۔ ہم اُس محل کو بھی گرا سکتے
تھے جس کے اندر سے یہ بیل نمودار ہوتے ہیں۔ پر اُس محل کے اندر وہ بچے
بھی ہیں جنہیں بیلوں کو ہانکنے والی شیطانی قوتیں آگبتانا شہر سے اُٹھا کر
لجائی رہی ہیں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ان میں کسی بچے کو بھی کوئی ضرر پہنچے
اے اجنبی نوجوان! پہلے تم اس محل اور اس میں سے نکلنے والے بیلوں کو دیکھو
پھر اندازہ لگاؤ کہ کیا تم ان سے نمٹ سکتے ہو۔“

”اے بادشاہ! یوناف نے کہا: میں کل اس شہر میں داخل ہوا تھا
میں مصر کے شہر ممفس کا رہنے والا ہوں۔ اس شہر میں داخل ہونے ہی لوگوں
سے بیلوں کی کیفیت جاننے کے علاوہ جس ندی کے کنارے اُس محل کو بھی
دیکھ چکا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آنے والی رات کو ان بیٹوں اور
انہیں حرکت میں لانے والوں کے خلاف اپنے کام کی ابتدا کر دوں۔ قبل اس
کے کہ وہ شیطانی قوتیں میرے خلاف متحرک ہوں۔ اور میری ذات کو نقصان

کوئی چیز آنکھ میں پڑ جانا

آنکھ کو چھونے سے پہلے اپنے ہاتھ صاف کریں۔ اگر آنکھ میں بڑی ہوتی چیز دکھائی دے رہی ہے تو رد مال یا کسی نرم چیز سے آنکھ کو دھو کر اسے بڑی احتیاط سے نکالنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر وہ آسانی سے صحتی نہ ہو تو زبردستی نہ کریں۔ اور ڈاکٹر کے پاس جائیں۔ آنکھ کو ملنے کی کوشش نہ کریں۔ اس سے اندر مٹی ہوتی چیز اور تحلیل دے گی۔ بڑے ایڈ سے آنکھ دھوئیں تو قدرے سکون ملے گا۔

سے پہلے عمارت کے باہر نکل گئے اور ان کے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار بھاگ بھاگ کر ان سے ٹھکڑے ہوئے لگے تھے۔ یونان کے آگے آئے صیفون رعبیل، ازیل اور عوبد جب محل سے باہر نکلے تو لوگ انہیں پہچان کر ان کے خلاف شور مچا دیا کرتے تھے۔ اسی وقت ظہور شمس کے کارکنوں نے ان چاروں پر ان خونخوار کتوں کو چھوڑ دیا تھا جنہوں نے لوگوں کے اندر ان کی تباہی کر کے رکھ دی تھی۔ یونان فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

عارب، یوسا، اور نبط ایک روز شام سے کچھ دیر قبل اس جوڑے کی طرف جا رہے تھے جس جوڑے میں وہ مگرچہ کو انسانی گوشت کھلا کر باغی خاص مقصد کیلئے تیار کر رہے تھے۔ شہر سے باہر نکلتے ہوئے عارب نے یوسا اور نبط کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: میری بہنو! میں چند دن اور اس مگرچہ کو انسانی گوشت کھلاؤں گا۔ اس کے بعد اُسے اپنے کام کیلئے استعمال کرنا شروع کر دوں گا۔ وہ اب پوری طرح سے انسانی ہوئے آگے بڑھ کر گیا ہے اور رات کے وقت وہ شہر میں داخل ہو کر ایک تباہی آور ہونا کی مچا دیا کرے گا۔

عارب کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ اس وقت وہ جھیل کے پاس سے گزر رہے تھے اور اس کی نگاہ وہاں ایک ایسی لڑکی اور نوجوان پر پڑی جو تقریباً مشکل تھے اور اپنے چہرے اور جسمانی ساخت سے بہن جھال لگتے تھے۔ لڑکی آرزو انگیز طراوت اور فوس فراخ کے الوان جیسی پرکشش رقص و جد اور لیس نرم و لطافت جیسی طراوت انگیز تھی۔ اس کا شمس

میں۔ آج کی رات ہاں آج کی رات ان اندھیروں کے اندر میں ان چاروں کو پریشان و محزون، خاموش و حیران اور لکنت زدہ کر دوں گا۔ یہ محل اب ان سہارا عمل اور دارِ بقائے رہے گا۔

ظہور شمس کا شیرازہ دیگر سب لوگ دور ہی کھڑے رہے جب کہ یونان آگیا آگے چلا۔ محل کا جو کیمدار شاید اس وقت جا چکا تھا۔ محل پہلے کے دردناک براگرونان نے ملکی نرم آواز میں ابلیکا کو پکارا۔ جواب میں ابلیکا کی شوح دہنگ آواز سنائی دی۔ یونان نے کہا: میں اب اپنے کام کی ابتدا کرنے لگا ہوں ابلیکا یہ کہہ کر اس نے اپنی برنجی تلوار نکال کر اس پر اپنا افسونی اور لاہوتی عمل کیا۔ پھر تلوار اپنے سامنے رکھتے ہوئے محل میں داخل ہو گیا۔

جوہنی یونان محل میں داخل ہوا۔ محل کے اندر شعلوں جیسی خوفناک اور گرج کی طرح وزنی آوازیں ابھرنے لگیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے بے صدا اور روشن ستاروں کے اندر ایک شور و ہنگامہ جیسے حق و ہوس کی زور آزمائی اور جنگ و جدل میں بے رنگی و نیرنگی کا سبک دہانے لگا ہو۔ ماحول ایسا ہر خوف اور دہشت ناک ہو گیا تھا۔ گویا اس کے رگ و ریشہ میں کسی آن جانی قوت نے مخالفت و اہانت اور کلفت و مصیبت کے سخت جھوٹے بھر کر ہر طرف لہیر مگر پُرشور رات میں ایک طوفان برپا کر دیا ہو۔ یونان آگے بڑھتا رہا۔ شور اور جھک بلند ہوتے رہے جیسے کوئی بہت بڑی قوت رقص و جد میں آگئی ہو۔

یونان آگے بڑھتا رہا۔ شور اور گھن گرج... تیز اور بلند ہوتی رہی۔ جس جگہ اوپر کی منزل کو سیڑھیاں جاتی تھیں۔ وہاں آکر یونان نے پھر اپنی برنجی تلوار پر کوئی عمل کیا۔ پھر اس نے اپنی تلوار کو اپنے چاروں اطراف میں گھمایا۔ شاید اس طرح اس نے اس محل کے ظلم کو ختم کر دیا تھا۔ اسی لمحے یونان کو اوپر کی سیڑھیوں سے دوہل جو سیاہ رنگ کے تھے، اترتے دکھائی دیے۔ ان کے منہ سے مافوق الفطرت انداز میں آگ اور شعلوں سے جھوٹا کا طوفان اُٹھ رہا تھا اور ان بیلوں پر صیفون، رعبیل، ازیل اور عوبد سوار تھے جوہنی یونان نے اپنی تلوار کی نوک ان بیلوں کی طرف کی ڈنوں بیل کسی اچانک تیز ہوا میں بچھ جانے والے چراغ کی طرح ختم ہو گئے۔ اور ان کی پشت پر سوار صیفون، رعبیل، ازیل اور عوبد سیڑھیوں پر گر گئے۔ جوہنی یونان نے اپنی تلوار کا منہ ان چاروں کی طرف کیا۔ وہ چار ڈر لرزے کانپتے ہوئے آگے کھڑے ہوئے۔ اور یونان کی تلوار کی حرکات کے مطابق عمل کرنے لگے۔ یونان انہیں اپنی تلوار کی نوک کے اشارے پر ہا ہر لے جانے لگا۔ ان چاروں کے پیچھے پیچھے آگستنا شہر کے وہ آن گنت بچے بھی باہر آئے تھے۔ جنہیں شہر سے اغوا کیا گیا تھا۔ کیوں کہ محل کا ظلم ختم ہو چکا تھا۔ اور اب وہ آنا لگے تھے۔ بچے بھاگتے ہوئے ان جاؤں

وہ بے محنت کرنے کے علاوہ دل کے تاروں کے اندر اک لمحہ وار تلاش فرمے۔
پیدا کر دینے والا تھا۔

”میر لڑکی جو بھیل کے کنارے کھڑی ہے، میں اُسے پسند کر چکا ہوں۔“
عارب لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ دیکھو میں اُسے اپنی طرف مائل کرتا ہوں۔ میں اس سے شادی کر کے کچھ عرصہ میں اس شہر میں ایک بر سکون اور راحت انگیز زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں ذرا غور سے دیکھو۔ وہ دونوں مجھے بہن بھائی لگتے ہیں۔ ان کے گھوڑے بھی کھڑے ہیں اور وہ بے فکری کے عالم میں بھیل کے کنارے بیٹھے ہیں۔ شاید ان دونوں کا تعلق اسی شہر سے ہے۔ اور یہ گھڑ دوڑ کیلئے پائے آئے ہیں۔“

نبیط نے جواب میں عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ جس طرح تم نے اس لڑکی کو پسند کیا ہے اسی طرح میں اس کے ساتھی جوان کو پسند کرتی ہوں۔ اور اُسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اس موقع پر یوسا نے قدرے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”یہ جو تم دونوں بہن بھائی، بار بار شادیاں کر لیتے ہو، اس سے مجھے جڑی بیزاری اور ہولناکی ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ میں آدمی پابند اور بیکار ہو کر رہ جاتا ہے۔“

عارب نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔ یوسا۔۔۔ یوسا! تم تو اس معاملے میں بالکل پتھر ہو۔“

یوسا خاموش رہی اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اُس لڑکی اور اس کے ساتھی جوان کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے عارب اور نبیط نے اپنا سحری عمل شروع کر دیا تھا۔ جب وہ دونوں اس سے فارغ ہوئے تو انہوں نے دیکھا اس لڑکی اور اس جوان نے جو اس کا بھائی لگتا تھا، اپنے اپنے گھوڑے کی ہانگیں پکڑیں اور ان کی طرف بڑھے۔ جب وہ قریب آئے تو لڑکی لگاتار عارب کو دیکھ جا رہی تھی اور اس جوان کی نگاہوں کا مرکز نبیطہ بنی ہوئی تھی۔ جب کہ حسین یوسا خاموشی اور کسی قدر بیزاری سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ اُن دونوں کا انہماک اس وقت طوٹا جب عارب نے اُنے دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ تم دونوں کون ہو اور تمہارے کیا نام ہیں۔“

”ہم دونوں بہن بھائی ہیں۔“ اس جوان نے عارب سے طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ گھڑ سواری کیلئے آئے تھے اور تھوڑی دیر کیلئے اس بھیل کے کنارے ٹھک گئے۔ میرا نام سلون اور میری اس بہن کا نام نیاہ ہے۔ ہم دونوں مٹھاکے موحد بادشاہ ملوان کی خالہ کی اولاد ہیں۔ میرے باپ کا نام فقیر اوساں کا نام زلف ہے۔ اب تم لوگ کچھ اپنے متعلق کہو۔“

”ہمارا تعلق شمیری قوم سے ہے۔ اور ایدو شہر میں ہمارا گھر ہے۔“

ہم تمہیں بہن بھائی ہیں۔ میرا نام عارب، میرے دائیں طرف جو کھڑی ہے اس کا نام یوسا اور جو بائیں طرف ہے اس کا نام نبیطہ ہے۔ ہم لگ بھگ اس دنیا کو دیکھنے کی غرض سے اپنے گھر سے روانہ ہوئے تھے۔ اور دوسرے ہم ایران کے شہر آگتنا گئے۔ کچھ عرصہ وہاں رہے۔ اس کے بعد ہارس کے شہر پانا گڑ کی طرف گئے۔ لیکن وہاں ہم نے قیام نہیں کیا۔ اس شہر میں ہمارے لئے کوئی کشش نہ تھی۔ کیوں کہ وہاں لوگ مختلف قبائل میں بٹ کر زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان کی باطنی کیفیت میں کوئی الحاق و اتحاد نہیں ہے۔ عارب اور نبیطہ گھر پر بولے۔ اب پچھلے چند روز سے ہم تینوں مٹھا شہر کی ایک سڑک میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ شہر ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ یہاں ہر پالی ہے۔ کوہستانوں اور پانی کی فراط ہے اور لوگ یہاں نواز، جفاکش، دہنار اور فطین و فیاض ہیں۔ دل چاہتا ہے ساری زندگی اسی شہر میں گزار دیں لیکن یہاں تو ہم اجنبی ہیں۔“

سلون نے کہا۔ اگر میں نے آپ کی اس بہن سے جس کا نام آپ نے نبیطہ بتایا ہے۔ شادی کر لوں تو کیا آپ تینوں ہمارے ساتھ رہنا پسند کریں گے۔ ہماری حویلی بہت بڑی ہے۔ جب کہ ہم گھر کے صرف چار ہی افراد ہیں۔“

”ٹھیک ہے۔“ عارب بولا۔ ہم آپ لوگوں کے ساتھ آپ کی حویلی میں رہنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس شرط پر کہ جب تمہاری اور نبیطہ کی شادی ہو تو وہیں میری اور نیاہ کی شادی بھی کر دی جائے۔ اگر تم لوگ اس کے لئے رضامند ہو تو ہم ابھی تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔“

نیاہ نے اس بار خود بولتے ہوئے اور عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اگر آپ اپنی اس خواہش کا اظہار نہ بھی کرتے۔ تب بھی میں خود ہی کہنے والی تھی کہ میں آپ سے شادی کی خواہش مند ہوں۔“

اگر ایسی بات ہے تو پھر ہم سب کی خوش بختی ہے۔ عارب نے اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں سمجھتا ہوں اب ہمارے ایک نئے میں کوئی زکاوت نہیں ہے۔“

سلون اور نیاہ کی خواہش پر عارب، یوسا اور نبیطہ اُن کے ساتھ ہوئے تھے۔ وہ ان تینوں کو لے کر ایک وسیع حویلی میں داخل ہوئے اور انہیں حویلی کے مہمان خانے میں بیٹھا کر خود حویلی کے اندر دینی حقے کی طرف چلے گئے۔ عارب، یوسا اور نبیطہ کو وہاں کچھ زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا تھا کچھ ہی دیر بعد سلون اور نیاہ کے علاوہ اُن کا باپ فقیر اوساں زلفہ داخل ہوئے۔ سلون نے سب کا آپس میں تعارف کر دیا۔ عارب نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر فقیر سے مصافحہ کیا۔ پھر فقیر وہاں بیٹھ گیا اور عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

نظرات کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ صبح وقت میں کام کیجئے۔
بڑے وقت کام ہے تبھی ہوتا ہے۔ ماملین اگر روحانی عملیات کے
دوران درج ذیل تفصیلات کو ہمیشہ نظر رکھیں گے تو انشاء اللہ زبردست
کامیابی سے دوچار ہوں گے۔
طلسمانی دنیا کے قارئین کیلئے سلام کے اچھے برے وقت کس
نشاندہی کی جا رہی ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

کے اعمال شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

ترتیب

(ح) — فاصلہ ۹۰ درجہ

یہ نظر خمس اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثر کم ہے تاہم
تمام بُرے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت و نفرت
اور نفاق و ہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیے۔

قرآن

(ل) — فاصلہ صفر

سعد ستاروں کا قرآن سعد ہوتا ہے۔ اور خمس ستاروں کا قرآن
خمس ہوتا ہے۔

قر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل و مریخ خمس
سمجھے جاتے ہیں

خمس کو بعض ماہرین نے خمس شاد کیلئے بعض نے سعد۔

حاصل یہ ہے کہ تخلیق اور تفسیر کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔
مقابلہ اور ترجیح کے اوقات خمس ہوتے ہیں۔ ہر انات دونوں طرح کے
ہوتے ہیں۔

ماملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے حق تعالیٰ کی
قدرت کا ملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کے لئے
معوذت کو اور بُرے کاموں کے لئے مذہب و وقت کو ترجیح دیں۔



نظرات کے اثرات کنزِ ذیل ہیں
میں ان ہی کو مد نظر رکھا
جاتا ہے۔

تخلیث

(د) — فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ
یہ نظر سعد اکبر کہلاتا ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض و عداوت
مٹاتی ہے۔ اگر اس وقت دوستی اور ترقی کے لئے قویہ کئے جائیں تو جلد
ہی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کیلئے
یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تدیس

(س) — فاصلہ ۶۰ درجہ

یہ نظر سعد اصغر کہلاتا ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی
اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک اور کے لئے اس وقت جو
جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقالہ

(ن) — فاصلہ ۸۰ درجہ

یہ نظر خمس اکبر کہلاتا ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت بُرے
کاموں کے لئے اگر تعویذات کئے جائیں۔ تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے
ہیں۔ دو دلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ

فہرست نظرات (برائے عاملین)

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کیلئے
پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

تاریخ	ستارے	وقت نظر منٹ گھنٹہ	نظر	تاریخ	ستارے	وقت نظر منٹ گھنٹہ	نظر	تاریخ	ستارے	وقت نظر منٹ گھنٹہ	نظر
۱۰ اپریل	شمس شر	۵۴-۲	مقابلہ	۲۱ مارچ	شمس قر	۱۲-۹	ترج	مارچ ۱۹۹۸ء			
۱۱ اپریل	قرطاد	۲۶-۹	مقابلہ	۲۲ مارچ	قرمشری	۱۹-۲۶	تدیس	یکم مارچ	قرزل	۱۳-۱۶	قران
۱۲ اپریل	شمس قر	۵۴-۲	مقابلہ	۲۳ مارچ	قرترج	۱۲-۱۸	ترج	۲ مارچ	قرزہرہ	۲۸-۹	ترج
۱۳ اپریل	قرترج	۴۶-۱۸	مقابلہ	۲۴ مارچ	قرزل	۱-۰۰	ترج	۳ مارچ	قرمشری	۵۰-۱۹	تدیس
۱۴ اپریل	قرزہرہ	۱۹-۱	تثلیث	۲۵ مارچ	شمس قر	۳۶-۲۲	تدیس	۴ مارچ	شمس قر	۴۳-۵	تدیس
۱۵ اپریل	قرمشری	۴۱-۳	تثلیث	۲۶ مارچ	عطارد زحل	۳۰-۲۰	قران	۵ مارچ	قرطاد	۳۶-۲۰	تدیس
۱۶ اپریل	قرمشری	۵۱-۱۵	ترج	۲۷ مارچ	قرزہرہ	۲۹-۲۳	قران	۶ مارچ	قرزہرہ	۱۵-۱۱	تدیس
۱۷ اپریل	قرزل	۴۵-۵	تثلیث	۲۸ مارچ	قرزل	۱۲-۵	تدیس	۷ مارچ	شمس عطارد	۱۳-۱۲	ترج
۱۸ اپریل	شمس قر	۳-۱۳	تثلیث	۲۹ مارچ	قرمشری	۳۳-۱۵	قران	۸ مارچ	قرطاد	۴۰-۹	ترج
۱۹ اپریل	قرطاد	۲۳-۱۲	ترج	۳۰ مارچ	زہرہ زحل	۲۰-۲۲	تدیس	۹ مارچ	قرترج	۴۳-۱۹	ترج
۲۰ اپریل	قرمشری	۲۹-۵	تدیس	۳۱ مارچ	قرزہرہ	۲۹-۵	تدیس	۱۰ مارچ	قرمشری	۴۹-۵	تثلیث
۲۱ اپریل	قرزل	۲-۶	قران	۱ اپریل ۱۹۹۸ء				۱۱ مارچ	قرزل	۲-۳	ترج
۲۲ اپریل	قرمشری	۴-۱۶	تدیس	یکم اپریل	شمس شر	۳۰-۱۵	تدیس	۱۲ مارچ	قرطاد	۲۳-۲	تثلیث
۲۳ اپریل	قرمشری	۳۳-۲۳	ترج	۲ یکم اپریل	قرمشری	۳۳-۱۸	ترج	۱۳ مارچ	عطارد زہرہ	۲۵-۱۰	تدیس
۲۴ اپریل	قرزہرہ	۱۶-۱۸	قران	۳ اپریل	قرطاد	۵۵-۵	تدیس	۱۴ مارچ	قرمشری	۹-۵	مقابلہ
۲۵ اپریل	قرطاد	۱-۵	قران	۴ اپریل	قرترج	۱۸-۹	تدیس	۱۵ مارچ	شمس قر	۵-۹	مقابلہ
۲۶ اپریل	قرزل	۲۶-۲۲	قران	۵ اپریل	قرزل	۲۶-۹	تدیس	۱۶ مارچ	قرترج	۵۰-۱۵	مقابلہ
۲۷ اپریل	شمس شر	۱۲-۱۶	قران	۶ اپریل	ترج زحل	۰۰-۱۲	قران	۱۷ مارچ	قرزہرہ	۴۲-۱۶	تثلیث
۲۸ اپریل	قرترج	۲۵-۲۲	قران	۷ اپریل	زحل تر	۲۱-۱۶	ترج	۱۸ مارچ	قرزل	۳۳-۱۶	مقابلہ
۲۹ اپریل	قرمشری	۲۹-۱۲	تدیس	۸ اپریل	قرترج	۳۰-۱۹	ترج	۱۹ مارچ	قرمشری	۳-۹	تثلیث
۳۰ اپریل	قرزہرہ	۱۸-۱۹	تدیس	۹ اپریل	شمس شر	۵۹-۱۳	تثلیث	۲۰ مارچ	قرزہرہ	۲۵-۱۰	ترج
۳۱ اپریل	قرطاد	۱۸-۳	تدیس	۱۰ اپریل	شمس عطارد	۶-۲۱	قران	۲۱ مارچ	شمس شر	۱۶-۲۱	تثلیث
۱ مئی	قرمشری	۴-۱۳	ترج	۱۱ اپریل	قرزل	۲-۳	تثلیث	۲۲ مارچ	قرمشری	۳۲-۲۱	ترج
۲ مئی	قرزل	۲۵-۲۲	تدیس	۱۲ اپریل	قرترج	۱۱-۹	تثلیث	۲۳ مارچ	قرطاد	۱۴-۱۲	تثلیث
۳ مئی	قرزہرہ	۵۱-۲۲	ترج	۱۳ اپریل	قرمشری	۱-۵	مقابلہ	۲۴ مارچ	قرزل	۰-۱۴	تثلیث

بفضل خداوندی

۲ مارچ ۱۹۹۵ء کو قرآن مجید ۳۶ منٹ پر شرف میں ہوگا۔
اور ۱۳ بجکر ۲۰ منٹ تک شرف میں رہے گا۔

زود اثر ہوتے ہیں۔

بازن الشراس

دوران منطی کام

پچھوڑ اور زور

ہوتے ہیں۔

اس دوران طفیل

خداوندی شہت کلم

بے حد زور اور

زود اثر ہوتے ہیں۔

۱۲ مارچ ۱۹۹۵ء کو ۱ بجکر ۲۵ منٹ پر قرآن مجید میں
ہوگا۔ اور ۱۹ بجکر ۲۵ منٹ تک بہو ط میں رہے گا۔

۲۶ اپریل ۱۹۹۵ء کو ۹ بجکر ۳۹ منٹ پر قرآن مجید میں
ہوگا۔ اور ۱۱ بجکر ۲۳ منٹ تک شرف میں رہے گا۔

۱۳ اپریل ۱۹۹۵ء کو ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر قرآن مجید میں
ہوگا۔ اور ایک بجکر ۳۲ منٹ تک بہو ط میں رہے گا۔

فائدہ اٹھائیں۔ احتیاط برائیں

جو حضرات دعواتین ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل

کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے ماہ مارچ

کی مبارک تاریخیں۔

ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔

ان ہی حضرات دعواتین کے لئے ماہ مارچ کے

غیر مبارک تاریخیں۔

ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعواتین ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی کے

درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے ماہ مارچ کے

مبارک تاریخیں۔

ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔

ان ہی حضرات دعواتین کے لئے ماہ مارچ کے

غیر مبارک تاریخیں۔

ان ہی کے لئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعواتین ۲۲ مئی سے ۲۱ جون کے

درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے ماہ مارچ کے

مبارک تاریخیں۔

ان ہی حضرات دعواتین کے لئے ماہ اپریل کی

مبارک تاریخیں۔

ان ہی حضرات دعواتین کے لئے ماہ مارچ کے

غیر مبارک تاریخیں۔

ان ہی کے لئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعواتین ۲۲ جون سے ۲۲ جولائی

کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ

مارچ کی مبارک تاریخیں۔

اور ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔

ان ہی حضرات دعواتین کے لئے ماہ مارچ کی

غیر مبارک تاریخیں۔

اور ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعواتین ۲۲ جولائی سے ۲۲ اگست

کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے ماہ مارچ کی

مبارک تاریخیں۔

ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔

ان ہی حضرات دعواتین کے لئے ماہ مارچ کی

غیر مبارک تاریخیں۔

اور ان ہی کے لئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعواتین ۲۲ اگست سے ۲۲ ستمبر کے

درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ مارچ کی

مبارک تاریخیں۔

اور ان ہی کے لئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔

ان ہی حضرات دعواتین کیلئے ماہ مارچ کے

غیر مبارک تاریخیں۔

اور ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعواتین ۲۲ ستمبر سے ۲۲ اکتوبر

۲۳/۳/۹۵ ۱۱/۴/۹۵ ۱۱/۴/۹۵ ۲۳/۳/۹۵ ۲۳/۳/۹۵

۲۹/۴/۹۵ ۱۱/۴/۹۵ ۲۹/۴/۹۵ ۲۹/۴/۹۵ ۲۹/۴/۹۵

۲۳/۱۱/۹۵

۱۸/۱۱/۹۵

۲۱/۳/۹۵ ۱۸/۴/۹۵ ۲۱/۳/۹۵ ۲۱/۳/۹۵ ۲۱/۳/۹۵

۲۸/۴/۹۵ ۲۸/۴/۹۵ ۲۸/۴/۹۵ ۲۸/۴/۹۵ ۲۸/۴/۹۵

۲۲/۱۱/۹۵

۱۹/۱۱/۹۵ ۱۹/۱۱/۹۵ ۱۹/۱۱/۹۵ ۱۹/۱۱/۹۵ ۱۹/۱۱/۹۵

۲۹/۴/۹۵ ۲۹/۴/۹۵ ۲۹/۴/۹۵ ۲۹/۴/۹۵ ۲۹/۴/۹۵

۲۲/۱۱/۹۵ ۲۲/۱۱/۹۵ ۲۲/۱۱/۹۵ ۲۲/۱۱/۹۵ ۲۲/۱۱/۹۵

۲۱/۱۱/۹۵

۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵

۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵ ۲۰/۱۱/۹۵

۲۱/۱۱/۹۵ ۲۱/۱۱/۹۵ ۲۱/۱۱/۹۵ ۲۱/۱۱/۹۵ ۲۱/۱۱/۹۵

۲۹/۱۱/۹۵ ۲۹/۱۱/۹۵ ۲۹/۱۱/۹۵ ۲۹/۱۱/۹۵ ۲۹/۱۱/۹۵

۲۳/۹/۹۵

۱۸/۱۱/۹۵ ۱۸/۱۱/۹۵ ۱۸/۱۱/۹۵ ۱۸/۱۱/۹۵ ۱۸/۱۱/۹۵

نوری ماہ مارچ ۱۹۹۷ء

ان ہی کے لئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔
 ان ہی حضرات دعاتین کے لئے ماہ مارچ کے
 غیر مبارک تاریخیں۔
 ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعاتین ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ
 کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ مارچ
 کی مبارک تاریخیں۔
 ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔
 ان ہی حضرات دعاتین کے لئے ماہ مارچ کے
 غیر مبارک تاریخیں۔ ان ہی کے لئے ماہ اپریل کی
 غیر مبارک تاریخیں۔

تحويل آفتاب

سورج ۲۱ مارچ بروز ہفتہ کو مغرب ۲۵ منٹ پر شرج محل میں داخل
 ہوگا۔ اور ۲۲ اپریل بروز ہفتہ کو بجکر ۲ منٹ پر شرج ٹور میں داخل ہوگا
 یہ وقت خاص طور پر دعا کی قبولیت کے لئے مؤثر وقت ہے۔

قردر شرج عقرب

چاند ۱۸ مارچ بروز بدھ کو ۱۶ بجکر ۳۹ منٹ پر شرج عقرب میں داخل
 ہوگا۔ اور ۲۱ مارچ بروز ہفتہ کو بجکر ۲۶ منٹ کو شرج عقرب کے خارج ہوگا۔
 اور ۲۲ اپریل بروز منگل کو ۲۳ بجکر ۳۲ منٹ پر شرج عقرب میں داخل ہوگا۔
 اور ۲۳ اپریل بروز جمعہ کو ۹ بجکر ۱۳ منٹ پر شرج عقرب کے خارج ہوگا۔ اس
 وقت شفی کام ہاذن اللہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔

قردر منزل شریطین

چاند ۲۰ مارچ بروز جمعہ ۲۰ بجکر ۲۰ منٹ پر اور ۲۳ اپریل بروز جمعہ
 کو ۲ بجکر ۲ منٹ پر منزل شریطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکات
 نکالنے والوں کے لئے قیمتی وقت ہے۔

شرف آفتاب

۸ اپریل بروز بدھ کو ۵ بجکر ۲۶ منٹ پر شرف آفتاب ہوگا۔ ان
 شرف ۹ اپریل بروز جمعہ کو ۵ بجکر ۵۲ منٹ تک باقی رہے گا۔ یہ دو
 سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ عالمین کے لئے بحد قیمتی وقت۔ کار و ادرا
 محبت کے تعویذوں کے لئے عطیہ خداوندی۔

کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ مارچ
 کی مبارک تاریخیں۔

اور ان ہی کے لئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔
 ان ہی حضرات دعاتین کے لئے ماہ مارچ کی
 غیر مبارک تاریخیں۔
 اور ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعاتین ۲۳ اکتوبر سے ۲۲ نومبر کے
 درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ مارچ کی
 مبارک تاریخیں۔

ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔
 ان ہی حضرات دعاتین کے لئے ماہ مارچ کے
 غیر مبارک تاریخیں۔
 ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعاتین ۲۳ نومبر سے ۲۱ دسمبر کے
 درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ مارچ کی
 مبارک تاریخیں۔

ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔
 ان ہی حضرات دعاتین کے لئے ماہ مارچ کے
 غیر مبارک تاریخیں۔
 ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعاتین ۲۳ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے
 درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ مارچ کی
 مبارک تاریخیں۔

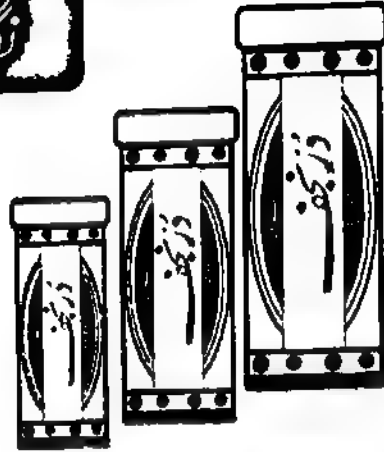
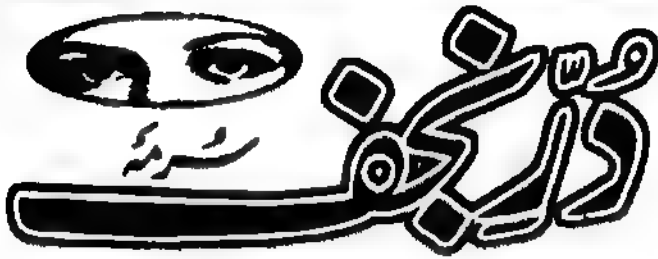
ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی مبارک تاریخیں۔
 ان ہی حضرات دعاتین کے لئے ماہ مارچ کی
 غیر مبارک تاریخیں۔
 ان ہی کیلئے ماہ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔

جو حضرات دعاتین ۲۱ جنوری سے ۱۹ فروری
 کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ مارچ
 کی مبارک تاریخیں۔

۱۳۳۲۰۱۹۰۱۸۰۱۳۱۰۵
 -۲۹۹۲۸۰۲۵

سوئے چاندی کے ورق سچے موتی اور ۲۶ دواؤں کا مرکب

نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست



طبہ قدیم کا ایک نادر شاہکار

۱۔ بڑھاپہ، سرخی، دھند، جالا، پھولا، سفید موتیا، آنکھوں کے آگے ترمرے اڑنا، پانی بہنا، غرض کالا موتیا کے سوا آنکھوں کے جملہ امراض میں سفید، بغیر کسی مرض کے بھی اسے بڑھاپہ، بڑھاپہ، بڑھاپہ کی علامت کے طور پر دیکھتی ہوئی آنکھوں کے پتھوں پر سوتے وقت اس کا لپ کیجئے، آپ دیکھیں گے کہ آگے ہی صبح کتنا نمایاں فائدہ ملتا ہے۔

۲۔ انتہائی خوبی یہ ہے کہ اپنے پیش بہا فوائد کے باوجود یہ آنکھوں میں لگتا اور کرتا نہیں بلکہ سکون اور شگفتہ پہنچاتا ہے۔

۳۔ اس کا استعمال آخر عمر تک بینائی کا تحفظ اور امراض کی مدافعت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تروتازگی اور نکھار محسوس کریں گے۔

قیمت فی شیشی دس گرام - ۱۲۰ پانچ گرام - ۸۰ ڈھائی گرام - ۵۰

تاجر حضرات شرائط ایجنسی طلب کریں

خط و کتابت کا پتہ: دارالفیض رحمانی، محلہ ابوالمعالی، دیوبند (یو پی)

DARUL FAIZ REHMANI

ABUL MALI, DEOBAND-247554 Ph: 01336-24455

آپ کا سفرات کے ذریعہ وغیرہ
معلوم کر سکتے ہیں اور ایک نئی
کے ذریعہ نکال بھی سکتے ہیں
نکالنے کا عمل اسی کتاب میں پیش

طاساتی دعا

طریقہ پہلی ۱۱۹۳

ماہنامہ



Rs. 50/-

قیمت: پچاس روپے

دانش عامی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَا أَشْكَاكَ

خصوصی معاون: عالیجناب ظہور قریشی

ایڈیٹر حسن الہاشمی

نگار: عمر فاروق عاصم عثمانی
ایڈیٹر: ڈاکٹر منیر منیر

اس ○ میں سورخ نشان اس بنا
کی علامت بیکہ اُنکی مدتِ عمر یا اُنکی اس پرچہ کے ساتھ
ختم ہو جائے گی سورخ نشان دیکھتے ہی آپ سالانہ
ذریعہ اخوانِ روانہ کر دیں۔ ورنہ رسالہ لے کر روانہ
ہند کر دی جائے گی۔
(منجبر)

اطلاع عوام
اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ رمضان کی مرکز کی درپاٹ ہے اس کے کسی کلی باجری مضمون کو شائع کر نیچے پہلے رمضان کی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے (میںجس)

انتباہ

’کلمائے دنیا‘ سے منتقلے قمازوں
امور میں مقدمہ کے سماعت کا حق ہے مگر
دیوبند ہست کہ عدالت کو حاصل ہوگا۔
(منجس)

ظلماتی دنیا اور معانی مرکز کے ذریعہ پاؤں
خوبیوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے جو صاحبِ آخرت کے اجر و
ثواب کیلئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ سندر جزیلی پتے پر رابطہ کریں۔

ROOHANIMARKAZ
 ABULMALI DEOBAND--247554
 رُوْحَانِي مَرْكَز مَحْمَدِ ابُو الْمَعَالِي دِلْوَبَنْد
 ایڈریس: ۲۲۶۸۲ نمبر: ۲۲۶۸۲
 نمبر پوسٹ: ۲۲۶۸۲ نمبر: ۲۲۶۸۲

پرنسپل سر حسن احمد مدنی نے محبوب پرہیزگاروں کو بندھے گا کر دکانی مرکز، علامہ ابراہیم علی دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں



نورِ ہدایت



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

نورِ بصیرت



فرمانِ الٰہی

وہی ہے رب، جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور اس کے ذریعہ درخت لگائے ہیں۔ جس میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ اور آسمان پر تمہارے واسطے کھیتی اور زمینوں اور کھجوریں اور انگور اور مختلف قسم کے پھل۔ اس میں نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو فکر رکھتے ہیں۔

اور سحر کر دیا ہے اس نے رات اور دن کو اور پانچ سو سورج اور ستاروں کو یہ سب اس کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس میں بھی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

(آیت ۱۲۱ سورہ نحل سبارہ ملا)

فرمانِ رسالت

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں۔ فرمانے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آواز لگائے والا آواز لگائے گا۔ کہ عقل مند لوگ کھلیں ہیں۔ لوگ پوچھیں گے کہ عقل مند سے کون لوگ مراد ہیں جواب ملے گا کہ وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور و فکر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا اللہ آپ نے یہ سب بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں ہم کو جہنم کی آگ سے بچائیے۔

(ترغیب و ترہیب)



مختلف کاغذوں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غور میں کھڑے ہیں کبھی مٹی رہیں اور غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں بلکہ خود بھی ان پر زنجیں اور ناز سے سختی اور ضبط کی طرح گردن غیر بھی کر کے چلیں، وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی۔ اور نہ اس کی جو پائیں گی۔“

ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ وہ باریک لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ موڑ لیا اور فرمایا۔ ”اسامہ! جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے اس اور اس کے علاوہ نظر آنا جائز نہیں۔“

آپ نے چہرے اور تنہیلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جتنی حصہ ایک مرتبہ ان کے پاس آئیں۔ ان کا دوپٹہ باریک کرتے ساتھ۔ حضرت عائشہ نے وہ دوپٹہ لے کر بھاڑ دیا۔ اور انہیں ایک موٹا دوپٹہ اوڑھنے کے لئے دیا۔

آئینہ کردار

● انسان اسی وقت تک زندہ رہتا ہے جتنک اس کا خمیر زندہ رہتا ہے۔
● دوست کو پیار دو، محبت دو۔ مگر راز

نہ دو۔ اگر تم اپنا راز دوست یا اور کسی کو دو گے تو وہ تم کو ناخوش کی طرح ڈس لے گا۔
● باکردار آدمی کا حوصلہ پست نہیں ہوتا۔

نور شہی نوٹ

● جب ہم کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے سرمایہ داروں کو ڈھیل دیدیتے ہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل ۱۶)

● قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

● عین چیزوں سے لوگوں کا دل جیتا جاسکتا ہے۔ سلام کرنے، مجلس میں جگہ دینے، اور پسندیدہ نام سے پکار کر (عرفا روق) ضم،
● جو خدا وہ ہے جس کے پاس دلائل نہیں ہوتے۔ (ایک دانشور)

● نیک لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ غصے پر قابو رکھتے ہیں۔ اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں

(سورہ آباء عمران ۱۳۴)

سہری باتیں

● زبان کو شکوے سے روک، خوشی کے زندگی عطا ہوگی۔

● اس دن پر رد جو تیری زندگی پر گزر گیا۔ اور اس میں نیکی نہیں کی۔

● مصیبت کی جڑ کی بنیاد انسان کی گفتگو ہے۔

● غریب کچھ جس کا کوئی دوست نہیں۔

● محبت کی کشتی میں پہلا سوراخ ٹھک کا ہوتا ہے۔

● حرص سے کوئی روزی بڑھ نہیں جاتی۔ لیکن انسان کی قدر گھٹ جاتی ہے۔

● جس کا انجام موت ہے۔ اس کے لئے کیا خوشی ہے۔

موتی مالا

● خواہشات کی بلخارا انسان کو کمزور دیتی ہے۔ (ارسطو)

● آپ سیکھنا چاہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دیتی ہے۔ (ارسطو)

● دنیا میں کئی عجوبے ہیں۔ لیکن انسان سے بڑھ کر کوئی عجوبہ نہیں۔ (سوفو کس)

● خاموشی دل کے سکون اور روح کیلئے دی درجہ رکھتی ہے جو جسم کیلئے نیند۔ (ڈبلیو پلین)

● بد طبیعت وہ ہے جو لوگوں کی برائیاں تو ظاہر کرے۔ مگر نیکیاں چھپائے۔ (افلاطون)

دوست

● خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو۔

● جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں۔ ان کے دوست بنو۔ عاقل کہلاؤ گے۔

● ان سے کبھی دوستی نہ کرو۔ جو تجھ سے بہتر نہیں۔

● ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے۔



مگر خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔
 ● دوست کی ناکامی پر اتنا غم نہ ہونا مشکل نہیں جتنا اس کی کامیابی پر سرور ہونا دشوار ہے۔
 ● ہر چند کہ صادق دوست میسر آنا مشکل ہے لیکن کم از کم ایک آدمی ضرور ایسا حاصل کرنا چاہیے جو اس کے جذبات کو سننا ہو۔

فکر و نظر

● آنسو بہاؤ، خوب بہاؤ، یہ سوچ کر نہیں کہ ہماری خواہشات پوری نہیں ہوتیں۔ بلکہ یہ سوچ کر کہ ہم کتنے گناہ نگار ہیں کہ ہماری دعا خدا تک پہنچ نہیں پاتی۔
 ● تو جیسا بھی ہے خود کو ایسا ہی ظاہر کر دینا اصلیت لوگ ظاہر کر دیں گے۔
 ● ہر آفتار کے نیچے انجام چھپا ہوتا ہے۔

افسوس

ان پر جو وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتے ہیں۔
 افسوس: ان پر جو اپنی دولت پر غرور کرتے ہیں۔
 اور دوسرے کی غیبی کامدق اٹلاتے ہیں۔
 افسوس: ان پر جو نماز نہیں پڑھتے۔
 افسوس: ان پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی حصول دنیا میں لگے ہوئے ہیں۔

قلب و نظر

● قلب میں خدا کے سوا کسی کو جگہ نہ دو۔
 ● حسد سے محبت کو نقصان پہنچتا ہے۔

● قرب خداوندی حاصل کر لی کی کوشش کرو۔
 ● ہر کام ایسا کرو جس سے مسلمان ہونے کا ثبوت ملے۔
 ● اپنے نفس سے ہمیشہ جہاد کرو۔
 ● اپنے ایمان کو ہر حال میں پختہ بنا رکھو۔
 ● دعا کی مقبولیت میں تاخیر ہونے پر خدا سے ناراض نہ ہو۔
 ● اولیائے کرام کا مقابلہ کبھی نہ کرو۔
 ● کسی کی غیبت نہ کرو۔
 ● غریب سے نفرت نہ کرو۔
 ● جدوجہد کامیابی کا زینہ ہے۔
 ● دوسروں پر ہربائی کر کے بھول جاؤ۔
 ● بدصورت پر ہنسنا خدا پر ہنسنا ہے۔

بیانی رکھو!

● نفس سے بڑھ کر تمہارا کوئی دشمن نہیں ہے۔
 ● زبان سے بڑھ کر آفت لانے والی کوئی چیز نہیں۔
 ● ضمیر کی عدالت سے بڑھ کر دوسری کوئی عدالت نہیں۔
 ● تکلیف کے بعد راحت قانون قدر ہے۔
 ● سبے بڑا کام اپنے کو قابو میں کرنا ہے۔
 ● جوانی میں بہکا ہوا قدم بڑھاپے میں گڑلاتا ہے۔
 ● جو بات آپ کو بڑی معلوم ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کے لئے بھی بڑی سمجھئے۔
 ● خدا کے دشمنوں سے الفت رکھنا خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔

● اسلام کو دنیا کی نظر سے نہ دیکھو۔ بلکہ دنیا کو اسلام کی نظر سے دیکھو۔
 ● ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

خواہش

خواہش، آس، امید، آرزو اور تمنا یہ چند الفاظ ہماری زندگی میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ یہی الفاظ انسان کو موت کے منہ سے زندگی کی طرف واپس لے آتے ہیں۔

ہر انسان کی کوئی نہ کوئی خواہش ہوتی ہے۔ اور جب ایک خواہش پوری ہو جائے۔ تو وہ دوسری خواہش کی تمنا کرتا ہے۔ اس طرح خواہشوں کی یہ زنجیر سانس کو زندگی کی ڈور سے باندھ رکھی ہے۔ اور جو بھی یہ زنجیر ٹوٹتی ہے مایوسیوں کی ابتدا ہوتی ہے اور یہی مایوسی انسان کو آہستہ آہستہ اندھیرے میں دھکیلتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر کے قریب سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

انسان فطرتاً اپنے آپ سے مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ اس ذات سے مایوس ہوتا ہے جس نے ہمیں زندگی دی۔ اس لئے ہمیں کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے کہ مایوسی کفر ہے۔ گناہ ہے۔

زاناؤں کی باتیں

● عقلمند کی زبان میں خدا کی طاقت ہوتی ہے۔ (لقمان)
 ● حاسد آدمی کا نفس موت سے پہلے مر جاتا ہے۔

رکھتے ہو۔

دوسرا دوست اس لئے کہ جب مجھے خواب آئے تو میں خواب کی تصویر کھینچ لوں!

شادی

شادی ایک ایسا ادارہ ہے جس میں داخل ہو کر عورت کسی ایک شخص کی توجہ و حاصل کر لیتی ہے۔ لیکن بہت سے مردوں کی توجہ سے محروم ہو جاتی ہے۔

محبت کیا ہے؟

● وہ کشش جو دردوں کو قریب لاتی ہے۔
● وہ جذبہ جو ستاروں پر کبند ڈالتا ہے۔
● وہ تعلق جو بکھرے نئے زید بڑھ اور نکھر جاتا ہے۔

● وہ حوصلہ جو کانٹوں پر چلے ہو مسکرانے کی ترغیب دیتا ہے۔
● وہ خوشبو جو خزاں میں بھی محسوس کی جاتی ہے

● وہ پھول جو کبھی نہیں مرجھاتا
● وہ خوشی جو روح تک محسوس ہوتی ہے۔
● وہ وقت جو زندگی کو امر کر دیتا ہے۔
● وہ عزت جو حقیقی معنوں میں انسان کو انسان بنادیتی ہے۔

باعثِ نجات

● ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعثِ دولت ہے اور آخرت میں باعثِ نجات۔
● کسی کے اخلاق پر اس وقت تک اعتماد کر دو جب تک اسے غصے کی حالت میں نہ دیکھو۔
● ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے برابر ہے۔

● دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔

● وہ لوگ کبھی تنہا نہیں ہوتے جن کے ساتھ خوبصورت خیالات ہوتے ہیں۔ (نپولین)
● شعور کی گہرائی میں سگلتے ہوئے لافے عموں کے آنسوؤں سے نہیں بھلے جاسکتے۔
(ڈی ایس ایلٹ)

● اکثر بڑے گھروں میں چھوٹے اور چھوٹے گھروں میں بڑے لوگ رہتے ہیں۔
● دل اداس ہو تو گو بجتی شہنائیاں بھی انسان کو توجہ نہیں کرتیں۔

● صحرا میں پانی ختم ہو جائے تو جسم نہیں کاٹنا ریت نہیں پھاگنی صبر کرنا ہے۔ سفر کرنا ہے۔ دیکھنا پانی خود بخود کہیں نہ کہیں چھہارا راستہ روکے گا۔

کارکردگی

ایک مقامی بلیڈ کمپنی نے اپنے تیار کردہ بلیڈوں کی تشہیر کے لئے اخبارات میں کئی طرح کے اشتہارات دیئے۔ ایک اشتہار کچھ اس طرح کا تھا۔

”اس ماہ شہر میں جتنے بھی نائی گرائی جیب کترے پکڑے گئے ہیں۔ ان سب کے پاس سے ہمارے ہی کمپنی کے تیار کردہ بلیڈ برآمد ہوئے ہیں۔ اس سے آپ ہمارے تیار کردہ بلیڈوں کی اہمیت و مقبولیت اور کارکردگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔“

نسیا

اس جہاں میں تو اپنا سایہ بھوسے۔
روشنی ہو تو ساتھ چلتا ہے۔

کیمسٹری

ایک دوست (دوسرے دوست سے) تمہارا کو سوتے وقت بستر میں کیمرا کیوں

ہے۔ (بقراط)
● وقت کو اگر تم برباد کر رہے ہو تو وقت بھی آپ کو ضائع کر رہا ہے۔ (ہربرٹ)
● وہ لوگ زیادہ باتیں کرتے ہیں جن کے پاس کچھ کہنے کو نہیں ہوتا۔ (جانسن)
● اپنی غلطی کو قبول کرنا ترقی کے راستے لگنا ہے۔ (گانڈھی)

● حوصلے کے برابر دنیا میں کوئی چیز نہیں۔
(بال میکنی)

● زبان خیال کا لباس ہے۔ (جانسن)

منتخب اشعار

پُرانے لوگ دریاؤں میں نیکی ڈال آتے تھے
ہمارے دُور کا انسان نیکی کر کے چمکے گا۔

خدا سے سائے رشتے کٹ چکے ہیں۔
دعا بھی اب وسیلہ مانجھتی ہے۔

مانوس ہو گئے ہیں اندھیروں کا اسقدر
جیسے کہ روشنی کی ضرورت نہیں رہی

گیلے سافد کی طرح زندگی اپنی ٹھہری
کوئی لکھتا بھی نہیں کوئی جلاتا بھی نہیں

بھڑپ میں ایک زلزلے کی گھراہوں لیکن
اپنی تنہائی کا احساس اُلاتا ہے مجھے

الفاظ کا پیکر

● جذبہ جب کا الفاظ کا پیکر اختیار کرتا ہے
تو شاعری کہلاتا ہے۔

● اور جب عمل میں لا جلتا ہے تو مقصدِ حیات بن جاتا ہے۔ (آسکر وانڈلٹ)

● کسی دل کی نمودِ جھیل صرف ایک آنسو سے نکھل سکتی ہے۔ (مستفہر حسین)

ہندوستان ایک عظیم انقلاب کے موڑ پر

اداریہ

بقلم خواص

آئیو لے تین سالوں میں، بالعموم پوری دنیا میں اور بالخصوص ہندوستان میں ایک عظیم انقلاب برپا ہونا لاپے۔ ایک ایسا سہرا انقلاب جو کفر و شرک کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ اور ہندوستان کو ایک نئی صبح عطا کرے گا۔ ایک ایسی صبح جو دلوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہوگی۔ اور رگوں کو راحت۔

اس انقلاب سے پہلے جگہ جگہ فرقہ وارانہ فسادات ہوں گے۔ خون خرابے ہوں گے۔ تشدد و بربریت کے ننگے ناچ ہوں گے۔ اندھی سیارہ ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح ہو کر میدان میں آجائیں گے اور روشنی بھی اپنا مثبت کردار ادا کرنے میں اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دے گی۔ پھر بالآخر روشنی میدان فتح کر لے گی۔ اندھیرے چھٹ جائیں گے۔ اور نور و سحر سارے ملک پر اور تمام عالم پر غالب آجائے گا یہ ہونی جو بظاہر اچھوتی محسوس ہوتی ہے ایک دن ہو کر رہے گی۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان اس انقلاب کی زد میں آئیں گے۔ انسانیت کا خون پانی کی طرح بہے گا۔ جان و مال قربانیوں کے ایک طویل ترین سلسلے کے بعد باب ملک سکون کا سانس لیں گے اور ہر طرف دین اسلام کو غلبہ نصیب ہوگا۔ اور ہر طرف سے ایک ہی آواز آئے گی اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی ہے۔ قرآن کا دعویٰ غلط نہیں ہو سکتا۔ قرآن کا دعویٰ ہے۔ **وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ إِنَّ كُنْتُمْ مَوْتًا مِّنْ قَبْلُ**۔ اگر تم مسلمان ہو۔

ایک نئے انقلاب کے آنے سے پہلے ہمیں اپنے اندر بھی ایک انقلاب برپا کر دینا چاہیے اور خود کو اسی سانچے میں ڈھال لینا چاہیے جس میں ہمارے بڑے ڈھلے ہوئے تھے۔ اسی میں اپنی خیر خواہی ہے اور اسی میں تمام عالم کی خیر خواہی۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اپنے بھولے ہوئے سبق کو یاد کرے۔ اور اپنے زائل شدہ حسن کردار کو پھر ایک مرتبہ پانے کے لئے علم و خرد سے پھر اپنا ناطہ قائم کر لے اور پھر اس حکمت عملی کی تلاش شروع کرے جو مومن کا گم شدہ سرمایہ ہے۔ اگر مسلمان سچ کا مسلمان بنے گا خواہش مند ہے تو اخلاق و کردار کے دھنچکے اپنے ہی گھر میں مدفون نظر آئیں گے اور بہت معمولی جدوجہد سے وہ اُن خزانوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جو اس کے اپنے بڑوں کی چھوڑی ہوئی میراث ہیں۔ اور جس کی اس نے کھل کر ناقدری کی ہے۔

مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مسلمان صرف نمازی اور روزے دار کو نہیں کہتے۔ بلکہ مسلمان کہتے ہیں اس شخص کو جو دین و دنیا کے ہر معاملے میں اپنے رب سے ڈرتا ہو۔ اور جیسے زندگی کے ایک ایک مسئلے میں احتساب آخرت کی فکر ہو۔ جو مسلمان پابندی کیساتھ نماز تو پڑھتا ہو لیکن اسکے پڑوسی اس کی بد اخلاقیوں سے پریشان ہوں۔ وہ اللہ کا فرما نبی را بندہ کہلانے کا اقتدار نہیں ہو سکتا۔ جو نماز کسی مسلمان کے اخلاق کو درست نہ کر سکے وہ نماز عبادت نہیں محض ایک عادت ہے اور ایسی عادتیں بروز محشر منہ پر مار دی جائیں گی۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اسلام تلوار سے، خنجر اور داؤ پیچ سے لپٹے دار تقریروں اور خوشنما دلیلوں سے نہیں پھیلا۔ بلکہ اسلام پھیلا ہے محبت و اخوت سے، حکمت و دراندیشی سے، اخلاق و محبت سے، اور ایثار و خدمت سے۔ آئیو لے کل میں بھی اگر ہم جانتے ہیں کہ اسلام کو دنیا میں اور ہمارے ملک میں غلبہ نصیب ہو تو ہمیں محبت اور خدمت کے ہتھیاروں سے لیس ہونا پڑے گا۔ اور نفسانی خواہشات کی قربانیاں دے کر ہمیں غیر مسلمین کے دلوں کو فتح کرنا ہوگا۔ اگر ہم آج بھی خود کو بدلنے کا فیصلہ کر لیں ساری فضا میں بدل جائیں گی اور سارا ماحول ہمارے حق میں ماسد کر دے گا۔



غزل

محمد انصاری

انصاری

books

freemilayatbooks

groups/

www.facebook.com/

https://

www.facebook.com/

groups/

freemilayatbooks

books

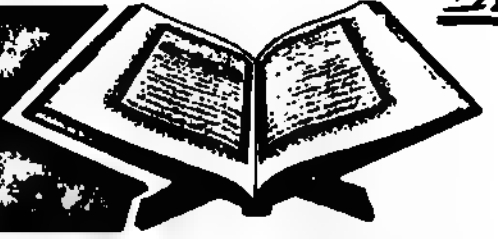
سحر ملتانی



مضطرب شام و سحر کا سلسلہ اچھا لگا
چاہتوں کے درمیاں کچھ فاصلہ اچھا لگا
یوں اسکے بعد اب گیارہ گیا دیکھیں مجھے
پھر بھی ہم کو اک شجر اک راستہ اچھا لگا
مشق و الفت سے جنہیں نفرت تھی انکو
خاک و غول کا پیر بن ہی اوڑھنا اچھا لگا
اپنی نظروں میں سوالی پن نہ آیا مدح میں
نافذ کے سامنے ہی ڈوبنا اچھا لگا
وہ مرا ہدم نہیں تھا، اجنبی تھا غیر تھا
جلنے کیوں پھر اسکا مڑ کر دیکھنا اچھا لگا
سکر اگر مجھ کو اس نے کہہ دیا جب الوداع
پھر نگاہ مضطرب سے دیکھنا اچھا لگا
دوستوں کی بزم میں ہر اک گریزاں تھا سحر
جلنے کیوں اس باریہ بھی حادثہ اچھا لگا

قسط ۲۳

علاج بالقرآن



حسن الهاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

۷۸۶

۱۷۵۸۹۶	۱۷۵۹۱۰	۱۷۵۹۰۶	۱۷۵۹۰۳
۱۷۵۹۰۷	۱۷۵۹۰۲	۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۹۰۹
۱۷۵۹۰۱	۱۷۵۹۰۳	۱۷۵۹۱۲	۱۷۵۸۹۸
۱۷۵۹۱۱	۱۷۵۸۹۹	۱۷۵۹۰۰	۱۷۵۹۰۵

اس نقش کو خطاب و زعفران سے لکھ کر ادنیٰ پانی میں گھول کر اگر اُن روز افراد کو پلا دیا جائے جن میں عداوت ہو تو اس نقش کی برکت سے ان کی عداوت دور ہو جائے گی۔ اور ان کے دلوں میں محبت اور ایک دوسرے کی تڑپ پیدا ہوگی۔

سورۃ توبہ کا توکل پیکار ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ گیارہ مرتبہ یا پیکار تیل پڑھے تو ۲۵ دن میں اس سورۃ کا توکل تالی ہو جائے گا۔ اور پھر عامل اس توکل سے خدمت خلق میں مدد لے سکتا ہے۔ عمل کی تاثیر و قوت کو برقرار رکھنے کیلئے عامل کو چاہیے کہ روزانہ ۲۵ مرتبہ یا پیکار تیل پڑھے۔ انشاء اللہ توکل پیکار میں رہے گا اور دنیاوی امور میں اور روحانی علاج و معالج کے سلسلے میں عامل کی مدد کرتا رہے گا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قرآنی علوم سے استفادہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ عامل کی نیت اور اسکے خیالات پاک صاف ہوں۔ عامل ظاہری اور باطنی طہارت کے بہرہ ور ہو۔ نفس گناہوں سے زبان کی لغزشوں سے حتی الامکان اپنی حفاظت کرتا ہو۔ جب تک عامل اپنے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری کے جوہر پیدا نہیں کریگا اس وقت تک اس میں قرآن کی روحانی برکتوں سے استفادہ کرنیکی اہلیت پیدا نہیں ہو سکے گی۔ اسلئے ضروری ہے کہ عامل اپنے اندر کمال بندگی پیدا کرے اور قرآن حکیم کی تلاوت کو حریج جان بنائے۔ کہہ سے کم روزانہ ایک سالے کی تلاوت اور سورۃ یسین اور سورۃ مزمل کی تلاوت ہر عامل کیلئے ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

یہ سلسلہ سورۃ توبہ اگر کسی کا سابقہ ظالموں یا کافروں سے پڑ جائے یا ظالموں اور کافروں میں سے کسی نے جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا ہو تو روزانہ ۱۲ مرتبہ یا مخزی الکافرین پڑھیں۔ انشاء اللہ ظالموں کے ظلم سے نجات ملے گی۔ اور مقدمہ میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اور مخالفین و معاندین ذلیل و خوار ہوں گے۔

جس شخص کے سر میں درد ہو اور کسی طرح سکون نہ ہو رہا ہو۔ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر دیں۔ انشاء اللہ سر کا درد غائب ہو جائے گا۔

آیت یہ ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْقَاطِعِ

اسی آیت کو اگر ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس شخص کو پلا دیں جو پیٹ کے درد میں مبتلا ہو تو اس کو درد سے نجات مل جائے گی۔ اگر کوئی فاسق و فاجر شخص یا شرابی اور جواری اس آیت کو با وضو سونے سے پہلے ۲۱ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اذن کے عمل سے انشاء اللہ ہر ایٹھوں اور فسق و فجور سے نجات مل جائے گی۔

کتنی بھی بھیانک مصیبت ہو۔ اگر سات دن تک اس آیت کو تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھ لیا جائے تو مصیبت ختم ہو جاتی ہے۔

اس آیت کا روزانہ پڑھنا تسخیرِ خلافت کے مؤثر ثابت ہوتا ہے اگر کوئی شخص اس آیت کا نقش بنا کر اپنے سیدھے بازو پر باندھے تو اس کو مقبولیت عامہ نصیب ہو۔

سورۃ توبہ اگر باندی کے ساتھ کوئی شخص تلاوت کرے تو اس کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے۔ سورۃ توبہ کا نقش مصائب و شدائد سے نجات دلانے میں تیرہ ہڈی ثابت ہوتا ہے۔ اس سورۃ کے کل اعداد سات لاکھ تین ہزار چھ سو پندرہ ہیں۔ اور اس سورت کا نقش یہ ہے۔



اگر آپ تقدیر و قدر بد بیری یقین نہ کھتے ہیں پھر اپنا روحانی زائچہ بنوائے

ہذا زائچہ کے ہر وزیر آپ کے لئے انشاء اللہ بہاؤ و شرف کا

اسکی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے۔ اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیسا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کونسا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کونسی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کونسا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ پر کونسی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں حیوانات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب بے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح نکلے ملتی ہیں۔؟

ہدیہ کا ۵۰٪ روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۲۷۵۵۲

فون

۲۲۶۸۲

قسط ۲۴



محکم الہامی فاضل دارالعلوم دہلی

کرنے پر مجبور ہو گا۔
 بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی سردار یا حاکم روزانہ سات سو مرتبہ اس اہم مبارک کا ورد رکھے تو اس کی سرداری اور حکمرانی قائم رہے اور دنیا اس کے آگے سر جھکانے پر مجبور ہو۔
 بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ جو شخص ظہر کی نماز کے بعد اس اہم مبارک کو نو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو وہ ہمیشہ شرف ور ہے۔ اور مخلوق کے سامنے بھی مذمت اور رسوائی کی نوبت نہ آئے۔
 بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مریض کے سر پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور دس مرتبہ "یا حلیم" پڑھے تو اللہ کے فضل و کرم سے وہ مریض شفا یاب ہو جائے۔
 بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۹۹ روز تک مکمل غلوت اختیار کرے اور ہر فرض نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ اس کا ورد رکھے اور رات کو سونے سے پہلے آٹھ سو اسی مرتبہ پڑھے۔ مدت پوری ہو جانے پر اس کا یہ نقش خطاب ذر عرفان سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو اس وجہ کی زبردست تسخیر سے حاصل ہو۔ اس نقش کو اولیاء اللہ نے باب المراد کا نام دیا ہے۔
 نقش یہ ہے۔

الحلیم
 حق تعالیٰ کا ۳۲ واں صفاتی نام الحلیم ہے حلیم اس ذات گرامی کو کہتے ہیں جو مغلوب الغضب نہ ہو۔ اور انتقام لینے میں جلدی کرنے والی نہ ہو۔ بلکہ اقتدار اور اختیار کے باوجود عفو و درگزر کرنے والی ہو۔ اور یہ صفت باری تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ وہ اپنے بندوں کو گناہوں کی سزا کا حق اور اختیار رکھنے کے باوجود سزا اور تادیب میں جلدی نہیں کرتے۔ بلکہ بسا اوقات اپنے خطا کار بندوں کو معاف ہی کر دیتے ہیں۔
 اس نام سے متعین ہونے کی شکل یہ ہے کہ بندے کو بُرے لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے اور ظالموں اور جاہلوں کا مقابلہ بردباری سے کرنا چاہیے۔ جو لوگ بُرہنہ بارہوں اور طبیعت کے اعتبار سے حلیم و کریم ہوں۔ ان کے لئے "یا حلیم" کا وظیفہ تیر بہدف ہوتا ہے۔ اور ان کی تمام مرادیں اس وظیفے سے برآتی ہیں۔
 یہ اسم جلالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۸۸ ہیں۔
 اگر کوئی شخص پانچوں وقت کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ اس اہم مبارک کو پڑھنے کا معمول بنائے تو معرفت الہی کے اسرار اس کے دل میں جگہ پا جائیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یا حلیم کا نقش لکھ کر پھر اسے پانی سے دھو کر وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دے تو درخت خوب پھل لائے۔ اور اس کے پھلوں کا ذائقہ لا جواب ہو جائے۔
 بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کسان اس کے نقش کا پانی کھیت میں چھڑک دے تو کھیتی خوب پردان چڑھے اور غلے میں خوب خیر و برکت ہو۔

اکابرین سے یہ بھی منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یا حلیم کا نقش لکھ کر اس پر ۷۷ مرتبہ "یا حلیم" پڑھ کر دم کر دے۔ پھر اس کو پانی میں گھول کر اس پانی کو اپنے چہرے پر مل لے اور کسی ظالم کے سامنے چلا جائے تو وہ ظالم انسان ایک دم نرم پڑ جائے گا۔ اور حسن سلوک

۷۷

۱۱۳	۲۸	۲۵	۲۱
۲۶	۲۰	۱۵	۱۲
۱۹	۲۲	۲۰	۱۶
۲۹	۱۷	۱۸	۲۳

شیخ ابوالعباس بونی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس کا مندرجہ ذیل نقش شریف قرین لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے تو اخلاقی حسنہ اسے نصیب ہوں۔
 نقش یہ ہے۔

تو مرض رفع ہو جائے۔

جو شخص اس اسم مبارک کا عامل بننا چاہے تو اس کو چالیس اس اسم مبارک کو چالیس دن میں پانچ لاکھ مرتبہ پڑھے۔ ایک دن کی تعداد ہوگی بارہ ہزار پانچ سو مرتبہ۔ ہر ستر لاکھ نہیں صرف خلوت میں پڑھ کر پڑھنا شرط ہے۔ تعداد پوری ہو جانے پر عامل بن جائے گا۔ اور پچانوہ فوائد کا ظہور ہوگا۔

اکثر اکابرین نے تسخیر خلق کی دولت اسی اسم مبارک کے در سے حاصل کی تھی۔ تسخیر خلق کے لئے مؤثر ترین عمل یہ ہے کہ اس اسم مبارک کو ۲۱۲۵ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں۔ چلہ کشی کے بعد انشاء اللہ زبردست تسخیر ہوگی۔ اور ہر دیکھنے والا محبت کرنے پر اور سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہوگا۔

”یا علیم“ کا نقش طبیعت میں نرمی پیدا کرنے اور دل کی سختی کو دور کرنے کے لئے خاص طور پر مفید و مؤثر ہے۔

جن حضرات دواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور اس نقش کو ساعت قمر میں لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۲۱	۲۵	۲۸	۱۳
۲۷	۱۵	۲۰	۲۶
۱۶	۳۰	۲۳	۱۹
۲۴	۱۸	۱۷	۲۹

مذکورہ حضرات دواتین کو پنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو مذکورہ شرائط کے ساتھ لکھا جائے تو افضل ہے۔

۳۰	۲۵	۳۳
۳۲	۲۹	۲۷
۲۶	۳۴	۲۸

جن حضرات دواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، م، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی جانب کر لے اور اس نقش کو ساعت قمر میں مرتب کرے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۴	۵	۱۱	۲۹
۱۲	۳۲	۶	۲۲
۳۱	۷	۳۱	۹

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص در بدر میں مبتلا ہو تو اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر عامل کو چالیس تین بار یا علیم پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ آیت پڑھ کر دم کر دے۔ انشاء اللہ اسی وقت در بدر کی مشکلات رفع ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمِیْلَتِ السَّعٰدِیْنَ الْاَرْضِ اَنْ تَزُوْلَا وَلَیْنَ زَاْلَا اِنْ اَمْسَكْتُمْ اَحَدٌ مِنْۢ بَعْدِہَا اِنَّہٗ كَانَ خَلِیْمًا مَّخْضُوْرًا۔

یہی عمل در بدر پٹ کے لئے بھی بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ عمل تمام امراض کے لئے مؤثر ہے۔

اگر کسی بچے کو دیکھیں کہ وہ حد سے زیادہ نافرمان ہے۔ بلوں کے ساتھ اور والدین کے ساتھ گستاخانہ رویہ رکھتا ہے اور اس کے اپنے رشتے دار اور متعلقین اس کی حرکات کے بدل اور پریشان ہوں تو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر آٹھ ہزار آٹھ سو مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ یہ پانی ۸ دن تک اس کو پلائیں۔ انشاء اللہ اس کی اخلاقی حالت سدھ جائے گی۔ اور اس میں بغض رب الخلقین حیرتناک تبدیلی پیدا ہوگی۔

کوئی مقروض انسان اگر یہ چاہے کہ قرض خواہ اس کو کسی جگہ ذلیل نہ کرے تو قرض خواہ سے ملاقات کے وقت دل ہی دل میں یا ام بلا تعداد پڑھنا شروع کر دے۔ انشاء اللہ قرض خواہ کی زبان بند ہو جائے گی۔

جو شخص ۳۵۲ مرتبہ روزانہ سونے سے پہلے اس اسم مبارک کا ورد لگاتا ایک سال تک کرتا رہے تو مخلوق اس کی گرویدہ ہو جائے اور وہ خود بھی حد سے زیادہ نرم اور لوگوں سے محبت کرنے والا بن جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی دکان کی ترقی چاہتا ہو تو اس اسم مبارک کو کسی کاغذ پر آٹھ سو مرتبہ لکھ کر اس کو پانی میں کھول دے اور یہ پانی دکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ انشاء اللہ خوب خیر و برکت ہوگی۔

کیسا بھی شدید مرض ہو۔ اگر اس اسم مبارک کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور مریض کو صبح و شام یہ پانی پلائیں۔

مذکورہ حضرات دُخواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھا جائے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۲	۲۶
۲۵	۲۹	۳۳
۳۲	۲۷	۲۸

اگر ان نقوش کو لکھنے کے بعد حامل ان پر ۸۸ مرتبہ یا حکیم پڑھ کر دم کر دے تو ان نقوش کی قوتِ تاثیر میں زبردست اضافہ ہو جائے یہ نقوش خاکِ رنگ کے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کی جاتے رہنے کے لئے یہ نقش لکھ کر دیتے جائیں۔ اگر مرض شدید ہو تو ۱۸ نقوش پلائے جائیں (باقی آئندہ)

طہستانی دُخوات کی ایک اور فوری پیشکش

فیس پیک لکھنے پر جس شخص کو جو ضروری ہوگا ہے

جس کی جو ضرورت ہوگی اس کی کیا ہوگی

وینس ہرکلی فیس پیک

صحت مراد و بچوں کیلئے یکساں مفید۔ مرد و عورت کے استعمال کے لئے اپنے چہرے پر تازگی اور عمارت موس کریں گے۔

آپ کی پانچ پریکٹسوں کا ایک حل

- ① رنگ کا ساؤلا یا ساپلا ہونا۔ ② چہرے پر کالے داغ دیتے ہوئے ہونا۔
- ③ آنکھوں کے نیچے کالا ہونا۔ ④ چہرے پر کھل ہل سے ہونا۔
- ⑤ جسم کے کسی بھی حصے جیسے گردن، کمر، ہاتھ پاؤں وغیرہ پر میل جم گیا ہو جسے صاف کرنے میں آپ کی تمام تر کوششیں نامکمل ہو گئی ہوں۔ اس کے استعمال سے گارنٹی کے ساتھ میل صاف ہو جائے گا اور جلد کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

قیمت:- اگر کام پیکٹ ۳۰ روپے، ڈاک خرچ ملے گا

ایک یا دو پیکٹ منگوانے پر خرچ ۳۰/- تین پیکٹ منگوانے پر خرچ ۵۰/-

پچھ پچھ منگوانے پر خرچ کی جھوٹ
نوٹ:- آرڈر کے ہمراہ ۲۰/- آنے ضروری ہیں۔

طہستانی دُخوات کی دلی خدمت

۷۸۶

۱۷	۲۲	۲۰	۲۸
۲۹	۱۹	۲۶	۱۳
۲۴	۱۶	۲۷	۲۱
۱۸	۳۰	۱۵	۲۵

مذکورہ حضرات دُخواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیتے جائیں اور ان کو لکھتے وقت مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھیں تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۶	۳۲	۳۰
۳۴	۲۹	۲۵
۲۸	۲۷	۳۳

جن حضرات دُخواتین کے نام کا پہلا حشر دم، ل، د، ر، ب، خ یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو مرتب کرتے وقت حامل اپنا رخ جانبِ شمال کرے اور اگر اس نقش کو مساحتِ قمر میں مرتب کرے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۱۸	۱۷	۲۹
۱۶	۳۰	۲۳	۱۹
۲۷	۱۵	۲۰	۲۶
۲۱	۲۵	۲۸	۱۳

مذکورہ حضرات دُخواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھیں تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۳	۲۶
۲۷	۲۹	۳۲
۲۳	۲۵	۳۰

جن حضرات دُخواتین کے نام کا پہلا حشر ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں لٹکانے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو مرتب کرتے وقت

۲۸	۱۳	۲۱	۲۵
۲۰	۲۷	۲۷	۱۵
۲۳	۱۹	۱۶	۳۰
۱۷	۲۹	۲۳	۱۸

حامل اپنا رخ جانبِ جنوب کرے۔ اور اگر اس کو مساحتِ قمر میں مرتب کرے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

گولی

فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں | عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ گولی "فولاد اعظم" استعمال میں لائیں۔ یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے۔ اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں۔ جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے وقت اس سے چھین لیتا ہے۔

تجربے کیلئے تین گولیاں منٹا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ وقتی لذت اٹھانے کیلئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی استعمال کیجئے اور از رواجی زندگی کے خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے۔ اتنی پراثر گولی کسی قیمت پر دستاویز نہیں ہو سکتی

قیمت فی گولی ۱۲ روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت ۳۵ روپے (مطالعہ محصولہ آگ) آسٹریا کے ہمارے ۲۵ روپے اینڈ وائس آفٹن ختم ہوتی ہیں۔ دوسرا آرڈر کے تعیل نہ ہو سکتا۔

ہمارا مکمل پتہ

طلسمانی دواخانہ سرائے بازار دیوبند

علم الاعداد

مَعْلُومَاتِ اَعْدَادِ پَر اِک مَوْشَرِکَتَاب

اس کتاب کا مطالعہ بتائے گا کہ اعداد شخصیات کی کس طرح چٹخوری کرتے ہیں۔ اور کس طرح پوشیدہ اور مخفی حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

تالیف

مولانا حسن الہاشمی (فاضل دارالعلوم دیوبند)
مدیر اعلیٰ: ماہنامہ طلسمانی دنیا دیوبند

قیمت ————— ۶۰ روپے / محصول ڈاک ۱۵ روپے

صفحات ————— ۲۲۲ سائز ۱۸x۲۲

نوٹ: دیوبند سے طلب کروائے حضرات ۲۰ روپے ایڈوانس بھیجیں۔

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔ آپ کے خواب کے تمام اجزاء رسلنے دکھ کر ہی تعبیر دی جائے گی۔ (منجبر)

حسن الباشی علیہ السلام دارالعلوم دیوبند

انتباہ خواب ہمیشہ بیان کرے۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کرے گے یا اسے میرے ازراہ کذب کہے بشیے کرے گے تو اس کے ذمہ داری سے نجات آپ مجھے پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ مجھے جواب دہ ہوں گے۔ (حسن الباشی)

ارکان ذکر نے کی تعبیر یہ ہے کہ گناہوں پر توبہ کی توفیق پوری طرح نصیب نہیں ہوگی۔ آپ توبہ ضرور کروں گے لیکن اس میں سچی توبہ کا رنگ نہیں ہوگا۔ یہ صرف رسمی توبہ ہوگی۔ جو نام چارے کے لئے ہوگی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو مالی حرام سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کو اپنی بشری کمزوریوں کی اصلاح کی بھی توفیق دے۔ اور گریہ و زاری اور توبہ صادقہ کی بھی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کرمی و محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خواب میں دعا کرتا ہوں کہ آپ مفصل ربی مع الخیر ہوں گے۔

گزارش خدمت یہ ہے کہ نبی کے ہمنے میں آپ نے جو میر خوابوں کی تعبیر دی تھی۔ وہ صحیح ہوئی۔ اچھے بُرے خواب میں ہمیشہ دیکھتا ہوں۔ لیکن میں نے رمضان کے ہمنے میں دو خواب دیکھے ہیں۔ اس کی تعبیر چاہتا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ اپنے آبائی عبادوں میں ہوں۔ میں اپنے چند کپڑے اور کچھ روپے کو ایک واٹر پروف بریف کیس میں ڈال کر اسے بند کر دیتا ہوں۔ پھر اس بریف کیس کو اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کے بچپن کے دوست (جو رشتے میں دارا لگتے ہیں) کے جھگڑے کے اندر کنوئیا میں بطور حفاظت رکھ دیتا ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد جھگڑے کے اندر میں آتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کنوئیا کے اندر رکھا ہوا بریف کیس غائب ہو گیا ہے۔ اور کنوئیا کے پاس ایک ہانس بھی رکھا ہوا۔ میں یہ بات دادا سے کہتا ہوں جو بچپن کے ساتھ چولہے کے نزدیک بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر ایک شناسا آدمی جس کا نام مجید ہے وہ کنوئیا کے اندر پانی میں اتر کر بریف کیس تلاش کرتا ہے۔ پھر وہ کنوئیا سے باہر آتا ہے اور کہتا ہے کہ بریف کیس کنوئیا کے اندر نہیں ہے۔ پھر میری آنکھیں

خواب

جناب محترم حسن الباشی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے معلوم ہو کہ میں نے تاریخ ۸ دسمبر کی آنے والی رات کو خواب دیکھا۔

خواب یہ ہے کہ جمعہ کا دن ہے نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں گیا وضو بنایا پھر لوہے کی کسی چیز سے میں نے ہونٹ کاٹا جس سے خون بہت بہنے لگا۔ تو میرا دست مجھے ہسپتال لیجانے لگا۔ راستے میں ایک لڑکے کو دیکھا یا پھر آگے کسی مکان میں گئے۔ وہاں پر میری نانی تھی۔ ان کے پاس کچھ دیر بیٹھا۔ کمزور بھی بہت ہو گیا۔ پر بھی ہلنے لگے اور آنکھ کھل گئی۔ برائے مہربانی خواب کی تعبیر بتا کر شکریہ کا موقع دیں۔

مجھے کبھی کبھی نماز پڑھتے خواب آتے ہیں۔ خواب میں کبھی نماز صحیح ادا نہیں کی۔ نماز میں کوئی نہ کوئی کمی رہ جاتی ہے۔ کبھی امام کے پیچھے کبھی اکیلے میں نماز کے خواب دیکھتا ہوں۔ لیکن کسی خواب میں نماز صحیح طریقے سے نہیں پڑھی۔

براہ کرم ان خوابوں کی تعبیر بتائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ میں نے آپ کے پاس دو خط پہلے بھی روانہ کئے ہیں۔ لیکن جواب بے محروم ہوں۔ لکھنے میں غلطی ہوئی ہو تو معاف کر دیں۔

عابد ملتانی۔ شاہ جہاں پور

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو غیر شرعی راستوں سے کچھ مال ملے گا۔ جو آپ کے دین کے لئے خدا کا نیک نیتانہ نقصان بن سکتا ہے۔ آپ دولت کی ریل پیل میں تقریباً ڈوب جائیں گے۔ اور آپ کے ایمان و عمل کو کافی ٹھیس پہنچے گی۔ (واللہ اعلم) خواب میں نماز پوری طرح نہ پڑھنا یا ٹھیک طریقے سے نماز کے

ہوں۔

پہلا خواب ۲۰ دسمبر ۱۹۹۵ء بروز بدھ کو دیکھا۔ خواب میں دیکھا۔ میں کچھ لڑکوں کے ساتھ بیٹھا چرس پی رہا ہوں۔ رادہ تقریباً بیسہم سینے پہلے میں پیتا بھی تھا۔ لیکن ایک روز اچانک اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر کرم کی۔ اور میں نے ایک معینہ مدت کے لئے چرس نہ پینے کی قسم اٹھائی، لیکن ابھی وہ قسم کی مدت پوری بھی نہ ہوئی تھی۔ یہ خواب دیکھا اور خواب میں بھی میں کافی طول تھا۔ اور اپنی اس حرکت کا بہت رنج محسوس ہوا۔ اور خواب ہی میں، میں یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ اب اس قسم کا کفارہ کیا ہے گا۔ اور میں کس سے معلوم کروں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اور اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرا خواب ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء بروز جمعرات میں دیکھا۔ اس خواب میں میرے ساتھ میرا سب سے قریبی دوست فرید احمد خاں موجود ہے۔ خواب کے ذکر سے پہلے میں فرید اور اپنے ایک خاص عمل کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ ہم دونوں دوست سستی حنفیہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن مسلمان ہونے کے ناطے بزرگان دین اور دلی الشہر لوگوں کے مزاروں پر جا کر فاتحہ خوانی کرنا ہمارا محبوب مشغلہ ہے۔ اور اکثر چھٹی کے روز ہم ہمیشہ کسی نئے مزار شریف کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ تاکہ کسی اللہ کے نیک بندے کے آستانے کی حاضری کا شرف حاصل ہو۔ اور ہم کسی بھی مزار یا آستانے پر فاتحہ کے بعد ذرا دیر بھی فالتو نہیں رکھتے۔ فوراً چل دیتے ہیں۔ فرید خاں کے پاس ایک موٹر سائیکل ہے۔ ہم دونوں ہمیشہ اسی پر سفر کرتے ہیں۔ اور فرید خاں میرے مقابلے بہت زیادہ مضبوط اعصاب کا مالک ہے اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں کچھ دظافت ایسے ہیں جن کا وہ درودہ صبح شام بلاناغہ کرتا ہے۔ اور فرید خاں کے ساتھ ایک اللہ کے نیک بزرگ کا ساتھ بھی ہے۔ جنہیں کہ وہ داد اکہہ کر یاد کرتا ہے۔ اور وہ فرید خاں پر حاضری بھی دیتے رہے ہیں۔ اور موقعہ موقعہ اس کی رہنمائی اور مدد بھی کرتے رہے ہیں۔ لیکن پچھلے ایک سال سے ان کی کوئی حاضری بھی نہیں ہوئی ہے۔ اچھا چرس نہ پینے کی قسم بھی فرید خاں اور میں نے ساتھ ساتھ اٹھائی تھی۔ ہم دونوں ہی ساتھ ساتھ چرس پیتے تھے۔

خواب کچھ اس طرح دیکھا کہ فرید اور میں دونوں موٹر سائیکل پر ٹپلتے ہوئے ایک مزار پر جا پہنچے ہیں۔ پھر دونوں نے فیصلہ کیا کہ فاتحہ پڑھ لیں۔ فرید نے موٹر سائیکل اسٹینڈ پر لگائی اور دونوں فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ فاتحہ پڑھتے ہیں میری نظر فرید کے اوپر پڑی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ فرید شنگی حالت میں کھڑا فاتحہ پڑھ رہا ہے۔

کھل جاتی ہیں۔ یہ خواب میں نے رمضان کی آٹھویں تاریخ کو بعد نماز فجر دیکھا تھا۔

میں نے یہ خواب نوں رمضان کو فجر کی نماز کے بعد دیکھا۔ یہ خواب میں نے اپنے گاؤں میں دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ گھر کے آنگن میں اتنی جان ایک چٹائی پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی بھی بیٹھی ہوئی ہے۔ اتنی جان مجھ سے کہہ رہی ہیں۔ یہ میری بہو ہے چٹائی کے اتر کی کنارے میں میری مرحوم بہن (جو مجھ سے چھوٹی تھی اور ۱۹۹۰ء میں ہوا تھا) اور وہ سفید رنگ کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ اور وہ دیکھنے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی مجھ سے اس لڑکی کے بارے میں راجہ والدہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، کہہ رہی ہے کہ وہ میری دوست ہے۔ میری مرحوم بہن نے یہ بات دو تین مرتبہ مجھ پر دہرائی۔ اس کے بعد اپنے مرحوم والد صاحب کو دیکھتا ہوں۔ جو باہر سے آئے ہیں۔ والد صاحب سفید کرتا اور پاجامہ لمبوس ہیں۔ جو ان کا ہمیشہ کا لباس تھا، ان کے ہاتھ میں پولوٹھین کی تھیلی ہے جس میں جلیبیاں بھری ہوئی ہیں۔ انہوں نے وہ تھیلی مجھے تھمادیں۔ اور میں وہ تھیلی والدہ کو دیدیتا ہوں۔ اس کے بعد خواب ختم ہو جاتا ہے۔

طالب دعا

ساکر ان راحت

خزانچی پاٹ، پورنہ۔ بہار۔

آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ خاندان کے کسی اہم رشتہ کا انتقال ہو گا۔ اور اس کے بعد مالی دشواریاں اور دیگر مسائل کا سبھی کو عمومی طور پر اور آپ کو خصوصی طور پر سامنا کرنا پڑے گا۔ (واللہ اعلم)

آپ کے دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ پر کوئی ایسی پریشانی آئے گی جو خاندان والوں کی طرف سے کی گئی سازشوں کا نتیجہ ہوگی۔ اور سازش کرنے والوں میں انتہائی رشتے دار بھی شریک ہوں گے۔ اور درہیالی رشتے دار بھی۔ حد یہ ہے کہ آپ کے اپنے خونی رشتے دار بھی کسی بنا پر آپ کے بدگمان ہو جائیں گے اور مختلف قسم کی الجھنوں کے بعد ماں کی ہمدردیوں اور دعاؤں کی وجہ سے آپ کو سازشوں اور مصیبتوں سے نجات مل جائے گی۔ (واللہ اعلم)

کرمی! سلام سنون

جواب عام طور پر مجھے زیادہ خواب نظر نہیں آتے۔ لیکن اس مرتبہ رمضان المبارک میں تین روز مسلسل خواب نظر آئے۔ اور ان تینوں خوابوں کے بیچ شاید کوئی سلسلہ ہو۔ اس لئے میں یہ تینوں خواب لکھ رہا

تکڑا خوبصورت ہے۔ بالکل پہلوانوں جیسا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے ٹائم دیکھا تو ساڑھے تین بجے تھے۔

تیسرا خواب میں نے ایک جنوری ۱۹۹۹ء کو دیکھا کہ میں اپنے ایک پڑوسی جو کہ بہت فطرس اور ملنسار انسان ہیں اور میرے بڑے بھائی کی جگہ ہیں۔ میں دل سے ان کی بے انتہا محبت و محنت کرتا ہوں۔ (العیاذ باللہ!) میں ان کے ساتھ بدفعلی کر رہا ہوں۔ وہ میرے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ اور منع بھی نہیں کرتے۔ حد یہ ہے کہ میں انزال کو پہنچا۔ اور انزال کی پوری لذت محسوس ہوئی۔ لیکن حقیقتاً انزال نہیں ہوا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

جب سے یہ تینوں خواب دیکھے ہیں۔ زبردست ذہنی الجھن کا شکار ہوں۔ برائے مہربانی ان خوابوں کی تعبیر دے کر اپنے مومن بھائی کی ذہنی تکلیف کو دور کریں۔ میں آپ کا بے حد ممنون و مشکور رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا خیر اجر عظیم عطا کرے آمین۔

دعا گو

محمد سلیم

آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو کسی گناہ سے توبہ کی تلقین نصیب ہوگی۔ اور آپ کو کسی رنج سے بھی نجات ملے گی۔ (واللہ اعلم)

آپ کے دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کی عمر دراز ہوگی۔ البتہ آپ کے دوست کو کسی رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن جلد ہی وہ دنیا کی نظروں میں پھر سرخرو ہو جائیں گے۔ البتہ انہیں کئی دنوں تک رنجش اٹھانی پڑیں گی۔ پھر انہیں کامیابی کا راستہ مل جائے گا۔

اور وہ سکون و عافیت کی منزل تک پہنچ جائیں گے۔ (واللہ اعلم)

آپ کے تیسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو مذکورہ پڑوسی سے کوئی زبردست فائدہ پہنچے گا۔ جو آپ کیلئے باعث ترقی اور باعث محال ثابت ہوگا۔ (واللہ اعلم)

محرمی دمکری جناب ہاشمی صاحب!

خواب

سلام و رحمت!!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے! میں طلسماتی دنیا کا باقاعدہ قاری ہوں۔ ہر شمارے کا بے صبری سے منتظر رہتا ہوں۔ اور دائرہ اجا میں اس کا تعارف کرانا رہتا ہوں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت و خلوص نیت کو قبول فرمائے اور درازی عمر عطا فرمائے آمین۔

اللہ جل شانہ نے آپ کو خواب نبی کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ چنانچہ میں بھی چند خواب بغرض تعبیر تحریر کر رہا ہوں۔ آپ حسب مشاہدہ

اور جسم پر کپڑے کے نام پر صرف ایک عدد لنگوٹ بندھا ہوا ہے جیسا پہلوان کثرت کے وقت باندھتے ہیں، میں نے فرید کو ٹوکا کہ کپڑے کیوں اتار دیتے۔ تو اس نے مجھے جواب دیا کہ یہ اپنے آپ اتار گئے ہیں۔ کیوں کہ میں نے یہاں آنے سے پہلے ایک غلطی کی تھی۔ یہ اس کی سزا ہے اور فرید کے کپڑے اس قبر کے پاس ہی پڑے ہوئے ہیں۔ پھر ہم دونوں فاتحہ سے فارغ ہو کر چل دیے۔ اور ایک انجان راستے پر چلے ہوئے پھر اسی مزار پر پہنچ گئے۔ ہم دونوں پھر فاتحہ پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ لیکن اس مرتبہ بھی وہی دیکھتا ہوں۔ کہ فرید خاں شگاکھڑا ہے۔ میں نے پھر ٹوکا تو کہنے لگا مجھے بتایا تو تھا کہ یہ میری غلطی کی سزا ہے اور فاتحہ پڑھنے میں مجھے ڈر بھی لگا۔ اور ہم دونوں ایک مرتبہ پھر موٹر سائیکل پر چل دیے۔ اور چلتے وقت ہم نے فیصلہ کیا اس مرتبہ پہلے قلعہ کی طرف سے گزرتے ہوئے گھر پہنچے۔ لیکن اچانک فرید خاں نے موٹر سائیکل موڑی اور ہم نہ چاہتے ہوئے پھر اسی مزار پر پہنچ گئے۔ لیکن اب اس جگہ دو قبریں تھیں۔ اور ہماری موٹر سائیکل روکتے روکتے بھی اس نئی قبر پر چڑھ گئی تو میں نے فرید کو ڈانٹا کہ یہ کیا کیا دمکینے لگا کہ میں نے جان بوجھ کر یہ غلطی نہیں کی۔ اور ہم پھر فاتحہ پڑھنے لگے۔ تو پھر میں نے دیکھا کہ فرید وہ پہلی حالت میں کپڑے اتارے کھڑا ہے۔ اس مرتبہ فاتحہ سے فارغ ہو کر فرید نے کہا کہ تم اب اکیلے گھر جاؤ۔ ہمارے ساتھ کی جو سے یہ پریشانی ہو رہی ہے۔ تو میں بس کے ذریعے گھر آنے کا ارادہ کرتے ہوئے ایک بس میں چڑھ گیا۔ بس کی سب سے پچھلی سیٹ پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی عمر اکیس یا بائیس سال ہوگی۔ میں اسی کے بغل میں جا بیٹھا۔ تھوڑی دور چلنے پر اس لڑکی نے میرے سیدھے کمال پر ایک بوسہ لے لیا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے مسکرا کر پھر ایک بوسہ لے لیا۔ تو جواباً میں نے بھی اس کے کمال پر اچھی طرح سے ایک بوسہ لے لیا۔ اس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ میں اپنی گلی کے باہر کھڑا ہوں۔ اور راستے کے بچوں بیچ راستہ روکنے کی غرض سے لمبی لمبی لکڑیوں کا ایک (بریل) سا بنا ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ چلو ان لکڑیوں کے اوپر سے کود کر نکل جاتا ہوں جب میں کودا تو میرے پیر کے ٹکرانے سے وہ ساری لکڑیاں گر گئیں۔ پھر کچھ لوگوں کی مدد سے میں نے انہیں پھر اسی طرح رکھ دیا۔ ذرا آگے بڑھا تو دیکھتا ہوں۔ ہمارے ایک پڑوسی گلی میں بیٹھے ہوئے ہمارے ہیں۔ مجھے خیال گزرا کہ میں بھی نہالوں میں نے کپڑے اتار دیئے صرف ایک (سینڈو) بنیان جسم پر رہ گیا۔ جو کہ بڑی بڑی رنگین جالی کی شکل میں ہے۔ اس میں لالہ، ہرا اور پیلا رنگ کے دھلکے ہیں۔ اور میرا جسم بہت

کسی شمارے میں ان کی تعمیر اشاعت میں لادیں۔ لیکن برائے کرم نام مخفی رکھیں میں فوازش ہوگی۔

خواب نمبر ۱۷، اگست ۱۹۹۷ء بروز جمعہ بوقت فجر خواب میں نے دیکھا کہ میں کسی نامعلوم بستی میں ہوں اور نماز پڑھنے کی خاطر دوڑ رہا ہوں ایک مسجد کی جانب جا رہا ہوں۔ غالباً اس وجہ سے کہ کہیں آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور نماز فجر کی ادائیگی سے محروم ہو جاؤں۔ جیسے ہی مسجد کے در پر پہنچتا ہوں تو ٹھٹھک کر دوہیں کھڑا ہو جاتا ہوں کیوں کہ دور سے سے میں دیکھتا ہوں کہ اندر میرے والد نمازیوں کے درمیان کھڑے ان سے گڑگڑا کر اپنے حالات ناگفتہ بہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور غالباً کسی مدد کے خواہاں ہیں۔ نمازی حضرات ان کی اس بے بسی پر رحم کھاتے ہوئے انہیں تسلی دے رہے ہیں۔ ان کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ جانتے ہوں کہ یہ شخص تو بڑا معزز اور شریف النفس ہے۔ آج اس کی ایسی حالت ہے۔! مجھ سے یہ منظر دیکھا نہیں جاتا ہے اور میں باہر بیڑھی پر قدم رکھنے سے پیشتر ہی روتا ہوا زار و قطار واپس بھاگ آتا ہوں۔ اس وقت میرے بھی دل میں یہی خیال کوند رہا تھا کہ آج ایسا وقت ہم پر آپڑا ہے کہ میرے والد نمازیوں کے آگے گڑگڑا رہے ہیں۔ اسی کے فوراً بعد میری آنکھ کھل گئی اس وقت اذان فجر ہو رہی تھی۔ مذکورہ خواب دیکھنے سے ٹھیک پہلے بھی میری آنکھ نیند سے کھل تھی۔

خواب نمبر ۱۸، اسی چار پانچ روز پیشتر یعنی اکتوبر کے پہلے ہفتے میں بوقت فجر خواب دیکھا۔ میں کسی نامعلوم مقام پر ہوں۔ نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں کہ کسی مکان کے باہری حصے میں جو کہ درخت ہے۔ اوپر ٹھوٹا بلند ہے جیسے قلعے کی دیواروں میں کونے کونے پر چھوٹے چھوٹے در نظارے کی خاطر بنے ہوتے ہیں۔ میرے نانا دانانی کھڑے ہیں اور خوب خوش ہیں (میرے نانا اور نانی کا انتقال ہو چکا ہے، میری نانی مجھے دیکھ کر بڑی دالہانہ خوشی کا اظہار کرتی ہیں اور زور زور سے سب کو میرے بارے میں بتاتی ہیں کہ اس کی بہت لمبی عمر ہوگی اور اس کی شادی جلدی ہوگی کوئی ہیمنہ پندرہ دن میں۔ بس تبھی میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ ہاں انہوں نے میرے اولاد ہونے کے بارے میں بھی کچھ کہا تھا مگر کہتے وقت ان کے لہجے میں مایوسی تھی اور کچھ کچھ زیر لب کہنے کا انداز تھا۔

برائے مہربانی میرے مذکورہ بالا دونوں خوابوں کی تعبیر طلسماتی دنیا کے کسی شمارے میں شائع کر کے مجھے ممنون و مشکور ہو سکا موقع عطا کریں۔ مگر ایک بار پھر فوازش کرتا ہوں کہ میرا نام دیتے مخفی رکھیں۔ فقط نام پوشیدہ رکھنے کی فوازش)

آپ کے دونوں خوابوں کی تعبیر ابھی نہیں ہے۔ ان خوابوں سے تعبیر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خدا خواستہ آپ کی عمر بہت کم ہے۔ (واللہ اعلم)۔ میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو عمر طویل عطا کرے اور آپ کو دین و دنیا کی راحتوں سے سرفراز کرے۔ اگر آپ اپنی جان کا صدقہ ادا کر دیں تو بہتر ہوگا۔

مکرمی و محرمی باہمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ تقریباً ۲ سال پہلے میں نے چند خواب دیکھے تھے جس کی وجہ سے دماغ میں ہر وقت پریشانی کی رہتی ہے۔ بہت امید ہے آپ کو خواب لکھ رہا ہوں جواب دے کر مہربانی فرمائیں میں فوازش ہوگی۔ میرا نام ریاض احمد بن مشتری بگم عمر ۲۹ سال غیر شادی شدہ ہوں۔ دینی کتابوں کا شوق اور خصوصاً طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔

(۱) ایک بہت بڑا میدان ہے جیسے ایک درگاہ ہے اس پاس چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں اور ایک بڑا ستون ہے۔ اس ستون کو جو بھی نیت کرے ۳ پتھر مارے اور ایک پتھر بھی لگ گیا تو اس کی نیت پورا ہو جائے۔ مجھے ۲ پتھر اور ایک اینٹ کا ٹکڑا ملا۔ ۲ پتھر ستون پر نہیں لگے۔ اینٹ ستون سے ٹکڑا کر چور چور ہو گئی۔ ایک ٹکڑا مزار کو لگ گیا۔ اچانک مزار کی جگہ ایک آدمی سر سے پر تک چادر اوڑھے ہوئے سو رہے ہیں میں اس آدمی کے پاس گیا تو وہ کچھ بول رہے تھے۔ مجھے کچھ سنائی نہیں دیا۔ صرف ہونٹ ہل رہے تھے۔ پھر ایک ہاتھ اس چادر کے باہر آگیا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

(۲) رگستان میں، میں اکیلا ہوں۔ پھر میں نے دیکھا ۲ آدمی جو قد میں چھوٹے ہیں۔ سر پر گڑھی باندھے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہیں۔ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ یہ دونوں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

(۳) ایک بہت بڑا مندر ہے۔ میں اس میں داخل ہوا۔ تو اچانک مندر کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور سارے چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔ اور ایک بہت بڑا پتلا جو تقریباً ۲۵:۲۰ فٹ بڑا ہے۔ ایک نیک آدمی کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

یہ تینوں خواب میں نے فجر کی اذان سے پہلے دیکھے ہیں۔ مہربانی سے کوئی غلطی ہو تو معاف فرما کر کسی قریبی شمارے میں جگہ دیں۔ تو فوازش ہوگی۔ فقط والسلام ریاض احمد

نمبر: ۱۲۶ داں ۵ کراس بازوئے رنگینا گھر پرانی۔ بھگور ۲۶ باقی مندر ہے

حَسَنُ الشَّاهِشِیخِ فاضل دارالعلوم دیوبند

انسانی مسائل کا روحانی حل

مستقل عنوان



ہر شخص سے خواہ وہ طلسمات سے دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو۔ ایک وقت میں سے تین سوالات کر سکتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کیلئے جواب دہ لفظ ضرور ساتھ بھیجا جائے۔ اگر اسے کالم میں جگہ نہ ملے سکے تو ڈاک سے جوابات دیدئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

مجبوریوں کے سلسلے

سوال از: شاذیہ خاتون — مراد آباد۔

ہم کسی بھی پریشانی کے بارے میں لکھتے ہیں تو جواب نہیں آتا۔ جواب کے محروم ہی رہتے ہیں۔ انتظار کرتے کرتے تھک جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ پریشانی ختم ہو جاتی ہے۔ اور دوسری پریشانی آ جاتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن اب جو ہم لکھ رہے ہیں وہ یہ غم یہ پریشانی اس گھر میں ایک زمانے سے ہے۔

اس خط کا جواب ضرور دینا۔ ورنہ ایک نہیں چوبیس بہن بھائی کا دل ٹوٹ جائے گا۔ خاندان کے لوگ مایوس ہو جائیں گے۔ ہمیں بڑی آرزو رہتی ہے کہ جب تک طلسماتی دنیا ہر پہن پڑھتے ہیں تو ہمارا جواب بھی طلسماتی دنیا میں آئے۔ بہت ارمان ہے اس بات کا مگر یہ ارمان ہر پہن ہاتھ میں کتاب آتے ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمارا جواب ضرور آئے آمین۔

ہمارا خاندان عجیب و غریب ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کیا لکھیں۔ کسے لکھیں۔ ہمارے گھر میں سات فیملی رہتی ہیں۔ یعنی میرے دادا کے دو لڑکیاں اور سات بیٹے ہیں۔ شوگر زمین میں مکان ہے۔ اس مکان میں سب بھائی رہتے ہیں۔ یعنی سب کے پاس ایک ایک کمرہ ہے۔ سب بھائیوں کی آٹھ آٹھ دس دس اولادیں ہیں سب کے بچے جوان ہیں۔ بلکہ جوانی سے گزر گئے۔ ہم سب تلے چھیرے کافی بہن بھائی ہیں۔ سب ملا کر پینا لیس بہن بھائی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے۔ سب کے ماں باپ سلامت ہیں۔ بس ایک تایا نہیں ہیں۔ داری کا ابھی حال ہی میں بارہ وفات کے دن انتقال ہوا ہے۔ ہماری مادی بہت نیک خاتون تھیں۔ کبھی کسی بہو سے ان کا جھگڑا نہیں ہوا۔

بہت پیار و محبت سے رہیں۔ کافی دعائیں دے گئیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

دادا ۲۵ سال پہلے گزر گئے۔ ہاں توہات یہ ہے ہمارا خاندان ایک اچھا گھرانہ ہے۔ اچھے کھانے کھاتے ہیں۔ نام ہے شہرت ہے۔ مگر پیسہ پاس نہیں ہے یا یوں کہو کوئی بھائی امیر نہیں ہے۔ بس اچھا کھانے کھاتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر رہتے ہیں کوئی یہ نہیں پہچان پاتا کہ کون رشتے کا ہے کون سگ ہے۔ سب کا الگ کام الگ کھانا پکانا ہے۔ آپس میں ہر چیز کا لین دین ہے۔ اللہ کا شکر ہے سب تلے چھیرے اتنی محبت سے رہتے ہیں۔ ہاں نکل سکون کی طرح یہاں تک کہ محلے والے دیکھ کر حسد چلن کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اتنی محبت سے کیوں رہتے ہیں۔ کبھی جھگڑا کیوں نہیں ہوتا۔ سبھی ہمارے گھر سے فارغ کھاتے ہیں۔ اور ہمیں دکھا اس بات کا ہے۔ ہمارا گھر کسی برائی میں نہیں اور نہ کوئی لڑکا لڑکی بد چلن ہے۔ سب اچھے ماحول میں ہیں۔ مگر پھر بھی ہمارے گھر رشتے کے پیغامِ دفیہ نہیں آتے۔ جب کہ دینی ماحول ہے۔ لڑکے لڑکیاں نماز پڑھتی ہیں۔ ہاں کچھ لڑکے نماز نہیں پڑھتے۔ روزہ بھی نہیں رکھتے۔ وہ اپنے ماں باپ سے ناراض رہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے ماں باپ نے ہمارے لئے کراہے کیا ہے۔ صرف بچے ہی پیدا کئے ہیں۔ کتوں سے بدتر زندگی گزر رہی ہے۔ تعلیم تک ہمیں نہیں دی۔ ہوش آتے ہی کاموں پر ڈال دیا۔ کسی قابل نہیں بنایا۔ سب کی اولادیں اپنے ماں باپ کو خوب کہتی ہیں۔ کوئی نیچے کوئی سونے سبھی ماں باپ کو کہتے ہیں۔ پندرہ جوان لڑکیوں میں صرف پانچ لڑکیوں کی شادی ہوئی ہے۔ اور سولہ جوان لڑکوں میں صرف دو لڑکوں کی شادی ہوئی ہے۔ کنوارے لڑکوں لڑکیوں کی عمر تیس اکتیس تک ہو چکی

ہے۔ مگر ابھی تک کچھ خبر نہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ بد صورت ہو۔ اللہ نے بھی اچھا ناک نقشہ دیا ہے۔ اگر خوب صورت نہیں تو بد صورت بھی نہیں ہیں بھلا شرابی، جواری کی بھی شادی ہو جاتی ہے۔ مگر ایک ہمارے ہی گھر نہیں ہوتی۔ محلے میں جب کسی کی شادی ہوتی ہے تو سب بہن بھائے بیٹھ کر خوب ہنسی مذاق کرتے ہیں اور اس کی بھی شادی ہو رہی ہے ہم سے چھوٹا ہے۔ ہماری بہن نہیں کب ہوگی۔ ویسے شادی ہی تو سب کچھ نہیں ہے۔ مگر تعلیم ہونی کسی لائق ہوتے۔ ہاتھوں میں کوئی ہنر ہوتا۔ تو زندگی اچھی گزرتی۔ سب بیٹھ کر اپنی اپنی رائے دیتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہیں اس گھر کو کسی کی بد دعا تو نہیں لگ گئی۔ دوسرا کہتا ہے کہیں اس گھر کو جادو تو نہیں کر دیا گیا ہے۔ تیسرا کہتا ہے مجھے تو بہت شرم آتی ہے۔ محلے میں رشتے داروں میں، کہیں پر بھی اتنی عمر کے لڑکے لڑکیاں جوان نہیں ہیں۔ جتنے ہمارے گھر میں ہیں۔ اب تو محلہ والوں نے ہمارے گھر کا نام کنواری مارکیٹ رکھ دیا ہے۔ کچھ لوگ اس گھر کو کنواری مارکیٹ کہتے ہیں۔ یہاں کے بڑوں کو بالکل احساس نہیں ہے کہ ہمارے بچوں کی کتنی عمریں ہو گئیں۔ ان کے سامنے اگر کبھی مائیں مجبور ہو کر شادی کی یا عروں کا ذکر کر بھی دیتی ہیں تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور جانے کتنے گھروں کے بچوں کی عمریں گنا دیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ وہ لوگ ایک یاد رہیں اور پھر تعلیم یافتہ ہیں وغیرہ ہے۔ تفریح کو جلتے ہیں۔ مزے سے وہ زندگی گزار رہے ہیں۔ یہاں تو بھی اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ تفریح کو چلے جاؤ۔ کبھی دنیا کی چیزیں دیکھ آؤ۔ لڑکے تو چھوٹی موٹی جگہ چلے بھی جاتے ہیں۔ مگر لڑکیاں بس ان بیجاریوں کی مت پوچھو۔ بھلی گزر رہی ہے۔ اللہ کا شکر ہے زندہ ہیں سب بہن بھائی چھوٹی لڑکی کو دیکھ کر ہی ان کی شادی کے نام سے جوڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں تو شادی کے نام سے ایک جوڑی پڑے بھی نہیں رکھے جاتے۔ کہہ دیتے ہیں کہ جب شادی ہوگی تو اللہ میاں سب کرا دیں گے۔ ہمارے گھر تعلیم بھی زیادہ نہیں دی جاتی۔ بس اتنا آتا ہے کہ خط لکھ سکے۔ کچھ لوگوں سے یہ کبھی نہیں آتا۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ زیادہ تعلیم دینے سے لڑکی بگڑ جاتی ہے اس لئے یہاں کی لڑکیوں کو معمولی پڑھنا لکھنا آتا ہے اور لڑکے وہ تو محنت میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں باپ زیادہ بھائیوں کو جوان بہنوں کی فکر لگی رہتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم دوسرے گھروں کی لڑکیوں کو دیکھتے ہیں۔ کتنی سی عمر میں ہو جاتا ہے۔ ہماری بہنوں کو اللہ نے بہت صبر دیا ہے۔ ان بہنوں کی بھی کافی عمر میں آکر شادی ہوتی ہے ان کے ساتھ کی لڑکیوں کے بچے جوان ہو گئے۔ اور گھر کی بہنوں کے بچے

ابھی چھوٹے چھوٹے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے ہمارے گھر رشتہ کیوں نہیں آتا۔ شادی ٹھیک وقت پر کیوں نہیں ہوتی۔ رشتہ اگر آتا بھی ہے تو چھوٹی سا آتا ہے۔ وہ بھی اتنی چھوٹی کہ منع کرنا پڑ جاتا ہے۔ انہو لے یہاں ہمارے گھر آکر بہت خوش ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں آپ لوگوں میں آپس میں کتنا پیار محبت ہے کتنا اکتالے۔ گھر چھوٹا ہے مگر دلوں میں جگہ بہت ہے۔ کافی خوشی ہوتی یہاں آکر۔ اللہ ایسا ہی سب کو پیار محبت دے۔ دیکھ کر لوگ یہی دعا دیتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے ہم واقعی بہت محبت سے رہتے ہیں جس وقت سب اکٹھا بیٹھتے ہیں ایک ساتھ تو ایسا لگتا ہے جیسے آج کسی کی شادی کا رت جگلا ہے۔ بیٹھ کر خوب ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ ہنسی مذاق کیا بس سب بیٹھ کر اپنی اپنی قسمت کو رو دتے ہیں۔ شادی میں جلتے ہیں تو عورتیں پوچھتی ہیں۔ تمہاری شادی ابھی تک کیوں نہیں ہوئی۔ تمہارے گھر اتنا نام کیوں لگتا ہے۔ اب تو گھر کی لڑکیاں شادی میں جلتے ہوئے گھبراتی ہیں۔ اگر شادی میں سے ہر بات بتاتی ہیں۔ ایک دوسرے کو سب سگوں کی طرح مانتی ہیں۔ خاندان میں صرف ایک ہی لڑکے نے تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ اسکول میں پڑھنے جاتے ہیں۔ اور حافظ بھی ہیں۔ وہ اس گھر سے نکل چکے الگ رہتے ہیں۔ کبھی گھر آجاتے ہیں تو دیکھ کر افسوس کرتے ہیں کہ کیسی زندگی ہے اس گھر کے لوگوں کی۔ اللہ تعالیٰ اس گھر پر رحم و کرم کرے۔ آمین۔

گھر کے سب چاہتے ہیں کہ ہمارا کاروبار اچھا چلے۔ کوئی اچھا کام لیکر چلیں۔ مگر جو کام بھی شروع کرتے ہیں۔ اس میں نقصان ہی ہو جاتا ہے۔ اور جو اپنا کام ہے اب تو وہ بھی نہیں چل رہا ہے۔ گھر کے بھائی فیملی کے لوگ پریشان ہیں۔ کچھ بننا چاہتے ہیں مگر قسمت ساتھ نہیں دیتی اور ماں باپ اولاد کو برا کہتے ہیں کہ اتنی انہی کم عمر کے لڑکوں کو جا کر دیکھو۔ کتنا بڑا بڑا کاروبار سنبھال رہے ہیں۔ مگر یہاں تو کرنا ہی نہیں چاہتے۔ بس اسی طرح روز سب کے گھروں میں تو تو میں میں ہوتی رہتی ہے۔ سب کے والد اپنے اپنے لڑکوں کو خوب کہتے ہیں۔ لڑکے سنے والد کے تو کچھ نہیں کہتے۔ سننے رہتے ہیں۔ مگر والد کے چلے جانے کے بعد اپنی اپنی ماں سے خوب کھری کھری کہتے ہیں۔ مائیں بیجاری سنتی رہتی ہیں۔ انہیں دونوں طرف کی بات رکھنی پڑتی ہیں۔ شوہر کی بھی اور جوان بیٹوں کی بھی۔ اور سرگئی سگی بہنوں میں ہر بات پر کبر ہو رہی ہے۔ پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا اب پتہ نہیں ہمارے گھر کو کیا ہو گیا ہے کیا آپ اس گھر کے لئے کوئی مشورہ دے سکتے ہیں۔ کچھ کر سکتے ہیں ہمارے لئے۔ آپ کی بہت

بہت مہربانی ہوگی۔ ہم ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گے۔ آپ کے احسان مند رہیں گے۔

جواب لیجئے آپ کا ارمان پورا ہو گیا اور آپ کے خط کا جواب طہمتی دنیا کے ذریعہ دیا جا رہا ہے۔ برائے مہربانی آئندہ کیلئے یہ بات نوٹ کر لیں کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفاظ ضرور بھجوائیں۔ اور خط میں اختصار کو ملحوظ رکھیں۔ میری مصروف ترین زندگی میں طویل ترکت خطوط کا پڑھنا کارے دار کی حیثیت رکھتا ہے۔ لمبے چوڑے خطوں کو پڑھنے کے لئے وقت بٹکانا پڑتا ہے اور پھر ان کے جواب میں تاخیر ہوتی ہے۔ آپ کے اس خط کو جو ایک طرح کی داستانِ غم ہے۔ میں نے حرف بحرف پڑھا ہے اور آپ کا خط پڑھ کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔ اور یہ احساس ہوا ہے کہ اس دنیا میں مجبوریوں اور بے بسیوں کے کیسے کیسے قائم ہیں۔ اور اللہ کے بندے دروغ اور کربِ آلام کی زنجیروں میں کس کس طرح جکڑے ہوئے ہیں۔

لوہیوں کی شادی کا مسئلہ اس دور میں دن بدن کھٹن ہوتا جا رہا ہے۔ بیشمار گھروں میں لاتعداد لڑکیاں شادی کے انتظار میں اپنا جوین گنا بیٹھی ہیں۔ اور ان کی آرزوئیں دل کی دیواروں سے سر ٹکرائیں اگر فنا ہو جاتی ہیں۔ لوہیوں کی شادیاں نہ ہونے میں کچھ حالات کی ستم نظریاں بھی کار فرما ہوتی ہیں۔ اور کچھ ماں باپ کی کوتاہیاں بھی اپنا کام کرتی ہیں۔ اور لوہیوں کو شرح جوڑا پہننے سے محروم رکھتی ہیں۔ بہت زیادہ پڑھے لکھے اور اچھے لوگوں کی تلاش۔ پھر اپنی بلاوی کے اچھے رشتوں کی کھوج وغیرہ ایسے مسائل میں جو لوہیوں کو بروقت شادی سے محروم رکھتے ہیں۔

آپ کے گھر میں بھی مجھے کچھ ایسا ہی نظر آ رہا ہے کہ آپ کے بڑوں کو آپ کی شادیوں کی فکر جس انداز میں دامن گیر ہونی چاہیے تھی۔ اس انداز میں دامن گیر نہیں ہے۔ جب انسان کو کوئی فکر دامنگیر ہوتی ہے۔ اور وہ اُس سے اپنا دامن چھڑانا چاہتا ہے تو اللہ سے دعا بھی کرتا ہے اور تدا بیر بھی سوچتا ہے۔ پھر اللہ کی مدد بھی آتی ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح کام بن ہی جاتا ہے۔ لیکن جب فکر ہو نہ جدوجہد ہو نہ دعا کے لئے انسان بارگاہِ خداوندی میں اپنا دامن پھیلا رہا ہو تو مشیت ہی کو کیا غرض ہے کہ اس انسان کی مدد کرے اور اس کے مسائل کا کوئی حل نکالے

دوسری خرابی جو آپ نے خود اپنے قلم سے بیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے بڑوں نے آپ کی تعلیم و تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی۔ جس کے بُرے نتائج آج آپ کے سامنے آ رہے ہیں۔ ماں باپ کی ذمہ داری

صرف اتنی نہیں ہوتی کہ بچے پیدا ہو جائیں اور انہیں دو وقت کی ٹوٹی نصیب ہو جائے۔ ماں باپ کی اصلی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اس لائق بنانے کی جدوجہد کریں کہ وہ معاشرے کی انگوٹھی کا ٹک بن سکیں۔ اگر اولاد تعلیم و تربیت سے محروم ہوگی۔ اور سماج انہیں اس بنا پر ٹھکرا دے گا تو دین و دنیا میں اس کے ذمہ دار ماں باپ بنے ہوئے۔ وہ اہل دنیا اور میدانِ حشر کی باز پرس سے نہیں بچ سکتے۔ اس وقت مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے کہ حضرت عرفا روقؒ کے دور خلافت میں ایک شخص نے اپنے لڑکے کی نافرمانی کا ردنا روایا۔ اور دارالافتاء میں اس کے خلاف استغاثہ پیش کیا۔ حضرت عرفا روقؒ نے لڑکے کو طلب کیا۔ اور اس کو مستہ کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہو اور ماں باپ کے حقوق پامال کرتے ہو۔ یہ سنگر لڑکے نے جواب دیا۔ کہ پہلے میرے باپ نے میرے حقوق پامال کئے ہیں۔ اس کے بعد حقوق پامال کرنے کا مجرم میں بنا ہوں۔ اصل قصور وار میں نہیں ہوں۔ بلکہ اصل قصور وار میرا باپ ہے۔ اس کے بعد وضاحت کرتے ہوئے لڑکے نے کہا۔ سب سے پہلا حق تو میرے باپ نے یہ پامال کیا۔ کہ اس نے ایک ایسی عورت کی شادی کی جو معاشرے میں اپنے بُرے کیرکڑ کی وجہ سے بدنام تھی۔ اور لوگ اسے اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے تھے۔ وہ خاندانی اعتبار سے بھی میرے باپ سے کم درجے کی تھی۔ اور ماحول کے اعتبار سے بھی اس کا مقام ارذل تھا۔ لیکن صرف حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے میرے باپ نے اس کی شادی کر لی۔ آج میں اس کو اپنی ماں کہتے ہوئے شرماتا ہوں۔ کیوں کہ وہ آج تک سملج میں بدنام ہے۔ اور لوگ اُسے اب بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ میرے باپ نے مجھے اچھی ماں نہ دے کر میرا ایک حق پامال کیا۔ اور جب میں پیدا ہو گیا تو میرے باپ نے میرا نام جمل رکھا یعنی گندگی کا کٹڑا۔ آج جب میں کسی کو اپنا نام بتاتا ہوں تو مجھے شرم آتی ہے۔ میرے باپ نے میرا اچھا نام نہ رکھ کر میرا دوسرا حق پامال کیا۔ میری ماں نے میری کوئی تربیت نہیں کی۔ مجھے اچھے بُرے کی کوئی تیز نہیں بخشی۔ میں جا نوروں کی طرح زندگی گزارتا رہا۔ اور میرے ماں باپ اپنی فرستہوں میں مبتلا رہے۔ مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ کیا اچھا ہے اور کیا بُرا۔ اور ایک اچھے انسان کو اور ہاتھوں ایک ایسے خدا ترس مسلمان کو زندگی کس طرح گزارنی چاہیے۔ میں تربیت سے محروم۔ کسی بے لگام جانوروں کی طرح زندگی گزارتا رہا۔ میری ماں نے میری تربیت پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ اور اس کی ذمہ داری بھی میرے ماں باپ کے اوپر ہے۔ اور میرا تیسرا حق تھا جو میری طہمت

پامال ہوا۔ اس کے بعد میرے ماں باپ کا فرض تھا کہ میری تعلیم کا بندوبست کرتا۔ تاکہ میں اچھا انسان بن کر اچھی مجلسوں اور سوسائٹیوں میں بیٹھنے کا اہل ہوتا۔ لیکن باپ نے مجھے کسی مدرسے کا منہ نہیں دکھایا۔ میں یوں ہی ادارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتا رہا۔ اور انسانیت سے بالکل محروم رہا۔ تعلیم میرا چوتھا حق تھا جو میرے باپ نے پامال کیا۔ جب میں جوان ہو گیا تو میرے باپ کا فرض تھا کہ میری شادی کی فکر کرتا۔ اور کسی اچھے گھرانے میں میری شادی کی بات بٹھراتا۔ تاکہ عزت اور سرخوردگی کے ساتھ میرے کسی خاندان سے وابستہ ہو جاتا۔ لیکن میرے باپ کو اس بات کی ذمہ داری تھی نہ فکر یہاں تک میں نے خود ہی ایک لڑکی کا دامن تھام لیا۔ اب میرا باپ مجھے برا کہتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں اس لڑکی کو اور اس کے گھروالوں کو چھوڑ دوں۔

اے امیر المؤمنین میرے باپ نے مجھے اچھی ماں نہیں دی میرا اچھا نام تجویز نہیں کیا۔ مجھے تربیت و تعلیم سے محروم رکھا۔ اور میری شادی کی فکر بھی نہیں کی۔ تو قصور دار میں نہیں بلکہ قصور دار میرا باپ ہے۔ عرفا روق نے لڑکے کی درد بھری آواز میں یہ تفصیل سن کر اسے آزاد کر دیا۔ اور باپ کو گرفتار کر لیا اور اسی کو سزا کا مستحق سمجھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ماں باپ کا کام فقط اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھی خوراک اور اچھی پوشاک مہیا کر دیں۔ بلکہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی بروقت اچھے گھرانوں میں شادیاں کرنا بھی ماں باپ کے فرائض میں داخل ہیں۔

ایک مرتبہ رحمۃ اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد اگر ماں باپ اولاد کے نکاح کی فکر نہ کریں اور اولاد سے کوئی نگاہ سرزد ہو جائے تو اس کی ذمہ داری ماں باپ پر ہے۔ اور آخرت کی باز پرس سے وہ بچ نہیں سکیں گے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کے گھر کے ذمہ داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور اپنے فرائض کا احساس کریں۔ اور آپ سب کی شادیوں کی فکر کریں۔ اور آپ کے بھائیوں کو اچھا روزگار عطا ہو۔ تاکہ فراخی اور فراوانی کے ساتھ آپ لوگ زندگی بسر کر سکیں۔ اور آپ کی شادیوں کے مسائل بھی حل ہو سکیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ بے جا تکلفات اور جہیز وغیرہ کی ناجائز رسومات نے حالات ایسے پیدا کر دیئے ہیں کہ زنا کرنا آسان ہو گیا ہے اور نکاح کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اب ایک لڑکی کی شادی کرنے میں ماں باپ کو سو طرح کی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک ہی لڑکی کی شادی اوسط درجے کے لوگوں کے ہوش اڑا دیتی ہے۔ ان غیر ضروری خرچوں نے

جو شادی کا جزد سمجھ لئے گئے ہیں مسلم سماج کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ دوسرے نکاح ثانی کی رسم جو بالکل ہی مسلم سماج سے پامال ہوتی جا رہی ہے اس نے بھی مسلمانوں کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ آج بدکاری کو اتنا برا نہیں سمجھتے جتنا بُرا بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرے نکاح کو سمجھتے ہیں۔ اسلام نے ایک مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت کی مصلحت سے دی تھی کہ ہر دور میں عورتوں کی تعداد بالعموم محدود رہے زیادہ ہوتی ہے۔ آپ ہر گھر میں جھانک کر دیکھ لیں۔ عوی طور پر ہر گھر میں لڑکیاں زیادہ ہوں گی اور لڑکے کم۔ اگر مرد کی کئی نکاح کرنے کے خواہش ہو جائیں تو آج بھی عورت کی قدر شروع ہو جائے۔ لیکن چونکہ نکاح ثانی کو جرم سمجھا جانے لگا۔ نتیجہ یہ ہے کہ اگر بروقت کسی لڑکی کی شادی نہ ہو یا اگر کوئی لڑکی مطلقہ یا بیوہ ہو جائے تو پھر اس کی شادی کی نوبت نہیں آتی۔ اسے پوری زندگی تنہا گزارنی پڑتی ہے جو بڑا ظلم ہے۔ اور یہ ظلم مسلم سماج میں آج گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ عرب میں آج بھی ایک مرد کی کئی نکاح کرتا ہے۔ چنانچہ وہاں آج بھی عورتوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اور بیوہ اور مطلقہ کو بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن غمی ملکوں کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی ۱۷ سال کی عمر میں ہی بیوی یا مطلقہ ہو جائے تو پھر اس کے دوسرے نکاح کی نوبت نہیں آتی۔ اور اس طرح ان لڑکیوں کا بھی بس خدایا حافظ ہوتا ہے جن کی بروقت شادی نہ ہو سکے۔

ان تمام حالات کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے اسلامی مصلحتوں کو پامال کر کے خود اپنے لئے نئے نئے مسائل پیدا کئے ہیں۔ اگر جہیز وغیرہ کی غیر ضروری رسموں کا ہم شکار نہ ہوتے تو آج ہماری بیٹیاں رشتوں کے انتظار میں گھر کے دروازے نہ تکتیں۔ اور اگر ہم نے دود و اور تین نکاح کی اہمیت کو سمجھا ہوتا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو پامال نہ کیا ہوتا تو آج کسی گھر میں کوئی بیوی اور مطلقہ نظر نہ آتی۔ اسے بھی کوئی نہ کوئی ٹھکانہ مل گیا ہوتا۔

آپ کا گھر بھی مسلم سماج کا ایک حصہ ہے اور یہ بھی اپنے ہاتھوں سے پیدا کردہ مسائل کا شکار ہے۔ آپ کے بڑوں کو نہ جانے کس بات کا انتظار ہے جو وہ آپ کی شادیوں سے رُکے ہوئے ہیں لڑکوں کی شادی تو کسی بھی عمر میں ممکن ہے لیکن لڑکیوں کی شادیوں کی مالک میں ایک دقت محسوس ہے۔ یہ دقت اگر خالص ہو جائے ان کی شادی اسی طرح دشوار ہو جاتی ہے جس طرح ہمارے سماج میں مطلقہ اور بیوہ کی شادی دشوار ہو کر رہی ہے۔

آپ ہر بدھ کو سورۃ یوسف (سپارہ ملا) اور ہر جمعہ کو سورۃ احزاب

محبت کی فضاؤں میں اپنے اللہ سے دعا کریں گی تو ممکن نہیں ہے کہ دعا رد ہو جائے۔ صرف شکایات سے اور رنج و غم کا احساس کر کے قادیان کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ بلکہ بات بننے کی حکمت علی سے صحیح سوچ فکر سے۔ باہمی مشوروں سے اور اللہ کے فضل و کرم سے اور اللہ کے فضل و کرم کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے چھوٹوں کے ساتھ محبت کرنا اور بڑوں کا احترام کرنا۔ جس دن آپ نے اور آپ کے گھروالوں نے یہ رازِ فطرت پایا اس دن سمجھئے گا کہ آپ کی کشی پار ہو نیکی قریب ہے۔ میں آپ کے لئے اور آپ کے گھر کے سب چھوٹے بڑے افراد کے لئے دعا خیر کرتا ہوں۔ اور آپ سے معذرت چاہتا ہوں ان خطوں کے سلسلے میں جن کے جوابات کسی بنا پر آپ کو نہ مل سکے۔

کتابت کی غلطی

سوال از: سید احمد

گزارش خدمت مالی میں یہ ہے کہ طاساتی دنیا اپریل ۱۹۹۷ء کے مہینہ پر بعنوان علاج بالقرآن حکیم، یہ سلسلہ سورۃ الاحقاف آپ نے ایک توحید دیا ہے جس کے لئے لکھا ہے کہ رزقِ حلال کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو گیارہ سو مرتبہ روز پڑھے۔ اور اس آیت کا نقش بھی دیا ہے اور تحریر ہے کہ آیت کو ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کیا جائے۔ و آیت تحریر نہیں ہے۔

اس سے اوپر جو ناجائز تعلقات چھڑانے کی آیت ہے۔ میں نے یہ سوچا کہ ہو سکتا ہے ہی آیت ہو۔ اور مذکورہ لکھنے کی بجائے مندرجہ ذیل لکھا گیا ہو تو میں نے آیت کے عدد نکال کر نقش کے اعداد سے ملایا تو فرق ہے اور جو آیت ہے اس کے اعداد ہوتے ہیں ۹۷۷ اور نقش کی جوڑ ہوتی ہے ۲۶۲۔

برائے مہربانی رہنمائی کیجئے میں نوازش ہوگی۔ جواب کے لئے لغاتہ لکھ رہا ہوں۔ جواب کی زحمت گوارہ کریں۔ اللہ رب العزت اس کی جزا دیں گے۔

اس جگہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے قارئین کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔
جواب مندرجہ بالا کے بجائے مندرجہ ذیل کتابت ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ کو بھی پریشانی اٹھانی پڑی۔ اپریل ۱۹۹۷ء کے شمارے میں ص ۱۱ پر جس آیت کا ذکر چل رہا ہے وہ آیت یہ ہے۔

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ
فَاتَّقُوا اللَّهَ أُولَىٰ إِلَهُكُمْ فَتُخْلَقُوا خَيْرًا
علاج بالقرآن میں جو نقش دیا گیا ہے۔ وہ اسی آیت کا نقش

دسارہ ۱۲ کی تلاوت کر کے اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی شادی کی دعا کیا کریں۔ نیز گھر کے سکون و عافیت اور خیر و برکت کے لئے صبح کی نماز کے بعد سورۃ یسین اور سورۃ مزمل اور مغرب کی نماز کے بعد سورۃ ملک کی تلاوت کیا کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد يَا لَطِيفُ يَا زَائِقُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ مرتبہ پڑھا کریں۔

آپ جب اپنے رب کے سامنے اپنا دامن بھیگی ہوئی پلکوں کیساتھ پھیلائیں گی تو انشاء اللہ ان کی رحمت کو جوش آجائے گا۔ اور آپ کے لئے نصرت کے دروازے کھل جائیں گے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ بہت غفور و رحیم ہے۔ وہ اپنے سب بندوں اور بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ تہیہ کر لیجئے کہ آپ کو اپنے اللہ سے کچھ لینا ہے جس دن آپ نے کچھ لے لینے کا تہیہ کر کے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اپنا دامن پھیلا لیا تو کچھ لیجئے آپ کو گو ہر مقصود حاصل ہو گیا۔ اللہ کا وعدہ ہے۔ اور بالکل سچا وعدہ ہے کہ جو میرا بندہ مجھ سے مانگے گا میں اسکو عطا کروں گا۔ قرآن حکیم میں بزبان خود حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو ان سے کہہ دیں کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں۔ جب وہ مجھے نکالتے ہیں تو میں ان کی پسکار سنتا ہوں اور ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ اپنا قلم روکنے سے پہلے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ماں باپ کی کوتاہیاں اپنی جگہ۔ لیکن اولاد کو ہر حال میں اپنے ماں باپ کا احترام کرنا چاہیے۔ اور مبر و ضبط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے۔ جو بچے اپنے ماں باپ کی توہین کرتے ہیں اور اپنے والدین پر لعن طعن کرتے ہیں۔ وہ کبھی کامرانوں سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ گھروں کے مسائل صرف تنقید و تنقیص اور بحث و مباحثہ سے حل نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ ان کو حل کرنے کیلئے ہر شخص کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیے اگرچہ چھوٹے بچے ہیں کہ بڑوں کی غلطیاں ہیں اور بڑے یہ گمان رکھیں کہ چھوٹوں کا قصور ہے تو بیڑہ ہرگز ہرگز پار نہیں ہو سکے گا۔ سفینہ ان ہی لوگوں کا کنارے سے لگتا ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور دوسروں کے کردار میں کیڑے تلاش کرنے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کا احساس کریں اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کے فکر کریں۔

آپ اپنے گھر کے اتحاد اور آپسی میل جول کو برقرار رکھیں۔ ماں باپ کی عزت و محکم میں کمی نہ آنے دیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی فکر کریں۔ آپ اس طرح اگر مبر و ضبط اور عزت و محکم اور اخوت و

ہے۔ آپ کو اور دو سکر قارئین کو اس سلسلے میں جو کچھ بھی زحمت اٹھانی پڑی ہے اس کے لئے ادارہ معذرت چاہتا ہے۔

آسیبی اثرات اور لیکوریا سے پریشانی

سوال از دن، س۔ مراد آباد۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور طلسماتی دنیا کو بلند مقام عطا فرمائے آمین۔ حضرت میں دہلی گئی تو اچانک طلسماتی دنیا پڑھنے کو ملا۔ جسے پڑھ کر روح تک سہرا ب ہو گئی۔ ہمارے یہاں یہ رسالہ دستیاب نہیں ہے۔ لیکن الحمد للہ میں یہ رسالہ دہلی سے منگا کر پابندی سے پڑھتی ہوں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کو دیتی ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے فیضیاب ہوں۔ اور طلسماتی دنیا ہم سب کا ایمان تازہ کرنے میں مددگار ثابت ہو۔ آمین۔

حضرت میں سجد پریشان ہوں۔ چوں کہ آپ پر خدا کی خاص رحمت و کرم ہے۔ اس لئے امید ہے آپ مجھے بھی ناامید نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ مغرب شمارے میں میری پریشانی کا حل بتا کر مجھ ناچیز کو بھی اپنی فوازشوں سے نوازیں گے۔ اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت میری پریشانی یہ ہے کہ میری عمر ۲۲ سال ہے۔ تقریباً ۱۲ سال کی عمر سے میں مرض لیکوریا میں مبتلا ہوں۔ کئی مشہور ڈاکٹر اور حکیم کا علاج کر کے مایوس ہو چکی ہوں۔ کیوں کہ وقتی طور پر تو فیض ہوتا ہے۔ لیکن علاج مکمل ہونے کے بعد مرض پھر اپنی جگہ آجاتا ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ خون کی کمی کے سبب دن بہ دن کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ چہرہ پیلا اور مرجھایا مر جھایا رہتا ہے۔ نسوانی حصن سے بھی محروم ہوتی جا رہی ہوں۔ اعضاء ڈھیلا پن اور نسوانیت میں کمی کے سبب احساس کمتری کا شکار ہو گئی ہوں۔ اس وقت میرا وزن صرف ۲۸ ہے۔ کئی عاملین سے بھی رجوع کیا۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے جھپٹا ہوا ہے۔ ایک کا کہنا ہے کہ مجھ پر پیدائشی آسیبی اثرات ہیں۔ چوں کہ جنات میسر خون میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس لئے رودا اثر نہیں کرتی ہے۔ اس کے لئے مجھے اتار کر اپنا پڑے گا۔ ادھر میرے والدین میرے اندر دینی حالات سے واقف نہیں ہیں۔ وہ مناسب رشتہ ملتے ہی جلد میری شادی کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت میں بہت پریشان ہوں۔ پتہ ہی نہیں چلتا کہ مجھے ہوا کیا ہے۔ جوانی لفظ اس لئے روانہ نہیں کر رہی ہوں۔ تاکہ مجھ پر بھی اور نہیں بھی طلسماتی دنیا کے حل سے فیض حاصل کریں غلط زیادہ

لہا ہو گیا ہے۔ لیکن امید ہے انشاء اللہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔ اور مغرب شمارے میں مرے خط کو بھی جگہ عطا فرمائیں گے۔ شکریہ۔

لیکوریا کی بیماری مایوس بیماری ہے۔ اور پچاس فی صد سے

جواب زائد عورتیں اس بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کی شادی بھی ہوتی ہے اور ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسیبی اثرات بھی گھر گھر کی کہانی بن چکے ہیں۔ اس دنیا میں بے شمار عورتیں ایسی ہیں جو آسیبی اثرات میں بڑی طرح مبتلا ہیں۔ اور ان ہی اثرات کے ہوتے ہوئے وہ اپنی ازدواجی زندگی نشی خوشی بسر کرتی ہیں۔ اور اپنے شوہروں کے فطری تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔ پھر آپ ان دونوں جسمانی اور روحانی بیماریوں کی وجہ سے اس درجہ خوفزدہ کیوں ہیں۔ یہ بیماریاں تکلیف دہ ضرور ہیں۔ لیکن ان کا علاج اس دنیا میں دستیاب ہے۔ یہ علاج بیماریاں نہیں ہیں۔ کہ جن سے آپ وحشت محسوس کریں۔ اور اپنے مستقبل سے مایوس ہو جائیں۔

آسیبی اثرات سے چھٹکارے کے لئے روزانہ صبح و شام سات مرتبہ سورۃ فاتحہ آگے پیچھے انیس انیس مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ اور عصر کی نماز کے بعد عرق گلاب پر یہ آیات تین مرتبہ دم کر کے پی لیا کریں۔

وَيُشْفِي مُمْرِضًا وَرَقُومًا وَنُفُوسًا مَّا كُنَّا نَظُنُّ لِمَنْ الْقُرْآنُ مَاهُو
بِشْفَاءٍ قَبِيحٍ يَأْتِي النَّفْسَ نَحْبًا قَرِيبًا لَّا تَشْفَعُ لَهَا

ان دونوں روحانی معمولات سے انشاء اللہ آپ کو آسیبی اثرات سے بھی نجات مل جائے گی۔ اور لیکوریا کی بیماری سے بھی انشاء اللہ آپ کو چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ ایمان و یقین کے ساتھ ہمارے بتائے ہوئے علاج پر پابندی کے ساتھ ۲۱ دن عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارے رب نے کسی کسی نعمتیں اپنے کلام میں اپنے بندوں کے لئے نازل کی ہیں یہ دنیا والے رب الظالمین کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں گے؟

بندے ماترم کا مسئلہ

سوال از،

عرض کرنا ہے کہ میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا تقریباً ۱۲ سال سے پڑھتا آرہا ہوں۔ مجھے اس کے کبھی مفاد میں اچھے لگتے ہیں۔ خصوصاً روحانی ڈاک اور خوابوں کی تعبیر سے تو دل جموم جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دو دن کی رات چوتھی ترقی عطا فرمائے۔

اور نظر بد سے اس رسالہ کی حفاظت عطا فرمائے (آمین)
آپ کی خدمت میں ہمیں ایک ایسا سوال کر رہا ہوں جو طلسماتی دنیا
سے بالکل ہٹ کر ہے۔

دندے ماترم کا گیت پڑھنا کیسا ہے۔ کیا اس میں شرک آمیزش
ہے۔ میں نے اخبار میں یہ بھی پڑھا تھا کہ ریاست اتر پردیش
کے بھی بیک اسکولوں میں اس گیت کو پڑھنے کا قانون نافذ کیا
گیا ہے۔ اور کھانا کھانے سے پہلے بھوجن منتر پڑھنے کو کہا گیا ہے۔
ہمیں بھارت مانا کی تصویر پر پھول چڑھائے جائیں۔ اور اس کی
پوجا کی جائے۔ یہ سوال طلسماتی دنیا سے بالکل ہٹ کر ہے۔ لیکن
مسلمانوں کی محبت کی خاطر میں آپ سے یہ سوال کیا۔ تاکہ طلسماتی دنیا
کے بھی قارئین کرام کو معلوم ہو جائیں۔ بی جے پی کے خطرناک منصوبے
کیا ہیں۔

اس طرح کی باتوں کے لئے دینی مدارس سے رابطہ قائم کرنا
جواب چاہئے۔ ویسے بھی اس موضوع پر کافی بحث ہو چکی ہے اور
یہ بات مختلف دلائل و براہین کی وجہ اظہار من الشمس ہو چکی ہے۔ اور
علماء اور صلحاء اور مدبرین ملت نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ
بندے ماترم جیسے تراویں کا پڑھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس ترانے
کے بعض اجزاء مشرکانہ اور طہرانہ نقطہ نظر رکھتے ہیں جسے مسلمان کسی
طرح ہضم نہیں کر سکتے۔ اور ہضم کرنے کی کوشش بھی نہ کرنی چاہئے۔
کیونکہ ایک صاحب ایمان انسان ہر چیز کی قربانی دے سکتا ہے۔
لیکن وہ اپنے عقیدے اور ایمان کی قربانی نہیں دے سکتا۔ ہندوستان
میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو کسی بھی چیز سے کھوتہ ممکن ہے۔ لیکن فرق
اور شرکیہ کلمات سے کھوتہ ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ ترانہ ان اسکولوں میں
پڑھا جائے جہاں مسلمان بچے زیر تعلیم نہ ہوں تو اس میں کوئی حرج
نہیں۔ انہیں ملحق ہے اس طرح کے تراویں کو رائج کرنے کا۔ لیکن
جن اسکولوں میں ہندو مسلم دونوں طرح کے بچے زیر تعلیم ہیں۔ وہاں
اس طرح کے تراویں کو رائج کرنا بالکل ٹھوسنا جہوری اور سیکولر لازم کے
نقطہ نظر سے غلط و غلط ہے۔ لیکن مجبوری ہے آج حکومت کے ایوانوں
پر ایسے لوگوں کا تسلط ہے۔ جو غنڈہ گردی اور گھوم گھاسی ہی کو فروغ
دے رہے ہیں۔ یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں اور لامعلیٰ کا سہارا لے کر
ہر حرام بات کو معاشرے میں پھیلانے کی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔
لیکن مسلمانوں کو اس طرح کی مشرکانہ تحریکوں کی کھل کر مخالفت کرنی
چاہئے۔ یوپی میں بعض دینی مدارس نے بندے ماترم کی کھل کر مخالفت
کی ہے۔ مفتی اسلام مولانا سید ابوالحسن ندوی اور جمعیۃ العلماء کے

صدر محترم مولانا سید اسعد مدنی نے بھی اس ترانے کے پڑھنے پڑھانے
کو ناجائز قرار دیا ہے۔ غالباً اب حکومت کی طرف سے بھی اس ترانے کو
لازمی قرار دینے والی بات ہلکی پڑ گئی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلمان اسے کہتے ہیں جو اپنے سر کو بارگاہ
خداوندی کے ماسوا کسی دوسری جگہ جھکانے کے لئے تیار نہ ہو۔ بندے ماترم
جیسے ترانے مسلمانوں کے خلاف سازش کرنیوالے ذہنوں کا شاہکار ہیں۔
یہ ایک ایسے نادل کے مانند ہے جو مسلمانوں کے خلاف لکھا گیا تھا۔
مشکلہ میں اس ترانے پر کافی لے دے ہو چکی تھی۔ متنازعہ ہونے کی
وجہ سے آنجنابی سنڈ نہرو نے اس ترانے کو قوی ترانہ تسلیم نہیں کیا
تھا۔ ان کے علاوہ کسی بھی ایسے لیڈر نے جو سیکولرزم کا علمبردار رہا
اس نے بندے ماترم کو قوی ترانہ نہیں مانا اور نہ اس کی توصیف کی
کیونکہ اس میں خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ایک
خاموش سازش کا درما ہے۔ یہ ہندوستان کی ساری زمین کو دیوتا بنانا
کرت ہے اور اس کے سامنے برعہد غم کرنے کی تلقین کرتا ہے جو شرعاً
حرام ہے جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے۔

سر جس پر نہ جھک جائے اُسے در نہیں کہتے
اور ہر در پر جو جھک جائے اُسے بر نہیں کہتے

بُری عادت

سوال از: رابضہ

میری پریشانی یہ ہے کہ بچپن سے مجھے انگلیاں چٹانے کی عادت
عادت ہے۔ تقریباً بیس سال سے برابر انگلیاں چٹاتا ہوں۔ اور دن رات
ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں چٹاتا ہوں۔ جس سے میرے ہاتھوں اور
پیروں کی انگلیوں کی ہڈیاں ڈھیلی پڑ گئی ہیں۔ اور ساتھ میں یہ بھی
واقع فرمادیں کہ اسلامی نقطہ نظر سے انگلیاں چٹانا کیسا ہے کیا انگلیاں
چٹانا سچ سچ اپنے اندر نحوست رکھتا ہے۔

بے وجہ اپنی انگلیاں چٹانا اور دانتوں سے اپنے ناخن کاٹنا
جواب جیسی حرکتیں بلاشبہ غلط حرکتیں ہیں۔ اور ان سے نحوست
اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اعصار بھی کمزور ہو جاتے ہیں
کوئی بھی غیر فطری کام انسان کے لئے مضر ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے
دین اسلام نے ہر غیر فطری کام سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ آپ خود ہی دیکھ
لیں کہ ہمارا انگلیاں چٹانے سے آپ کی انگلیوں کی ہڈیاں کس قدر
پڑ گئی ہیں اور آپ کے خود اس کام سے وحشت ہونے لگی ہے۔ لیکن بُری
مادوں سے بچنا چھڑانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر انسان کسی بُری

جب بھی اس دنیا میں کوئی ترقی کرے گا یا اس کو بغضِ خدا علیہ السلام کی لعنتیں اور خوشیاں عطا ہوں گی تو اس کے ارد گرد کچھ بُرا چلنے والے بھی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی محبوب ترین اور عظیم شخصیت سے حسد کر سکتے ہیں تو ہماری اور آپ کی کیا بساط ہے۔ حسد کرنے والوں کو حسد کرنے دیجئے۔ انہیں ان کے کئے کی سزا اللہ خود دے گا۔ ہمارا کام اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر کامیابی حاصل کرنا ہے۔ ہمیں اس کا غافل نہیں رہنا چاہیے۔ اس کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں ان پر شاکر رہیں۔ اور ضبط و ضبط سے کام لیں۔ یہی مومنوں کی شان ہے اور بُرے لوگوں کی بُرائی برداشت کر کے ہی ایمان میں نکھارا اور عظمت پیدا ہوتی ہے۔ کہنے کو تو کبھی مسلمان ہیں۔ آپ اپنے بدخواہوں کی بدخواہی پر ضبط و ضبط کر کے اور قرآن کی تلاوت کے ذریعہ بدخواہوں کی بدخواہی سے نجات پانے کی مومنانہ روش اپنا کر اچھے مسلمان بننے کا ثبوت دیں۔

بقیہ خوابوں کی تعبیر

ان تمام خوابوں کی ملی جلی تعبیر یہ ہے کہ مغربی ہندوستان میں **تعبیر** ایک نہرا انقلاب آئے گا۔ اور ہر طرف دین اسلام کا بول بالا ہوگا۔ لیکن اسلام کے فلسفے پہلے ایک فیصلہ کن معرکہ بھی برپا ہوگا جس میں تبدیلی قوم کے واقعات شہر و شہر ہوں گے۔ اور حق تعالیٰ فیروزوں کو ہدایت سے سرفراز کریں گے۔ اس موقع پر یاد دیشہ بھی ہے کہ بشیر مسلمان مُرتد نہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ تبدیلی قوم "یک طرفہ نہیں ہوگی بلکہ دو طرفہ ہوگی" کچھ لوگ خدا خواستہ گم گردہ راہ ہو جائیں گے۔ اور کچھ لوگ انشاء اللہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔ اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ ہم تبدیلی قوم کی زد میں نہ آئیں۔ اور اللہ ہمارے ایمان و اسلام کو سلامت رکھے۔ بہر حال اس طرح کے خواب جو بالعموم دیکھنے میں آرہے ہیں۔ اس نہرے انقلاب کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جس کی پیشین گوئیاں برسہا برس پہلے ہمارے بزرگوں نے کی تھیں۔ (واللہ اعلم)



مادت کو چھوٹے کا فیصلہ کر لے تو اس کے لئے بُری عادت سے نجات حاصل کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ عزمِ مصمم کے ساتھ آپ اس خرابی سے خود کو نجات دلانے کا فیصلہ کریں۔ اللہ آپ کی مدد کرے گا۔

حسد کا علاج

سوال باز ہدایت،

ہمارے گھر والوں سے ہماری دولت سے بہت سے لوگ حسد کرتے ہیں یہ لوگ پہلے بہت غریب تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا نوازا کہ ابھی خواہ رشک کرنے پر اور بدخواہ حسد کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آپ یقین ماننے یا نہ ماننے یہ لوگ ہمیشہ ہمارے نقصان کے درپے رہتے ہیں کہ لوگ کس طرح تنہا ہو۔ اور کیوں کر انہیں دنیاوی مشکلات و مصائب درپیش آئیں۔ اس میں اڑوس اور پڑوس اور رشتے دار شامل ہیں۔ آج کے حالات ایسے ہیں کہ مسلمان، مسلمان کو آگے بڑھتے دیکھ نہیں سکتا۔ مسلمان، مسلمان کے نقصان کے درپے رہتا ہے کوئی فیر نہیں براہِ کرم آپ ہمیں طساقی دنیا کے روحانی ڈاک میں ایک ایسا نقش لکھیں جس کو اویزاں کرنے سے اور گھر کے سبھی افراد حاسدوں کی حسد کا شکار نہ ہوں۔ ساتھ میں یہ بھی لکھیں کہ نقش کو گھر کے افراد میں سے کوئی ایک لکھ کر اویزاں کرائیں۔ یا کسی عامل سے اور کونسی چھوٹی سی دعا یا آیت ہے جس کو پڑھنے سے آدمی حاسدوں کی حسد سے اور بد نظروں کی بد نظر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

سوال بہت طویل، معذرت خواہ۔ ان سوالوں کو روحانی ڈاک کے سالم میں دیں تو بہتر ہوگا۔ ورنہ پھر اللہ کی مرضی۔

قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کا شان نزول یہی ہے کہ **حجاب** اللہ تعالیٰ شر پھیلانے والے انسانوں سے اور حسد کرنے والے لوگوں سے شریف اور اہل ایمان حضرات کی حفاظت فرمائے۔

ان سورتوں کا ورد بغض و حسد اور جادو ٹونا کی قباحتوں اور فتنہ انگیزیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ ان سورتوں کا نقش بھی جاڑ کے اثرات اور حسد کی فتنہ انگیزی سے بغضِ خدا بچاتا ہے۔

آپ ہر فرض نماز کے بعد ان دونوں سورتوں کو تین تین مرتبہ پڑھا کریں۔ اور رات کو سونے سے پہلے "یا سلاّم یا لطیف یا ذا الجلال" ۳۶۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ حسد و بدخواہی اور بغض و عناد کی تنہا کاریوں سے بھی محفوظ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار کو خیر و برکت مامور رکھے گا۔ اور آپ کے گھر کا امن و امان بھی انشاء اللہ برقرار رہے گا۔

باب الحاضرات

باب ۱

آداب کا حاضرات

بعض عاملین کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ ہم نے بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کیا۔ لیکن ہمیں ان میں کامیابی نہیں ملی۔ اور حاضرات نہ ہو سکی۔ ایسے لوگ بالعموم حاضرات کے آداب و شرائط سے ناواقف ہوتے ہیں۔ سرسری طور پر کتابیں پڑھ کر حاضرات شروع کر دیتے ہیں اور ناکام ہو جانے کی صورت میں اپنی کوتاہیوں کا احساس کرنے کے بجائے روحانی علیات ہی سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ حاضرات کے طریقے لکھنے سے قبل ہم منہ خانہ علیات کے قارئین کو حاضرات کے آداب و شرائط سے آگاہ کر دیں تاکہ انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑے۔

● سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ عامل اور معمول دونوں با وضو ہوں۔ اور ان کا لباس پاک صاف اور کسی بھی عطر سے معطر ہو۔

● جس طریقے سے حاضرات کی جائے وہ طریقے از بریاد ہوا در صحیح تلفظ اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کیساتھ پڑھنے کی قدر ہو۔

● جس کمرے میں حاضرات کرنی ہو وہ کمرہ پاک صاف ہو۔ اس کمرے میں کوئی فحش زنا اور شراب نوشی جیسا گناہ ہوتا ہو۔ ٹی، وی نہ چلتا ہو۔ اور کسی بھی طرح کا کوئی فحش کام نہ ہوتا ہو۔

● کمرہ بالکل بند ہو۔ اگر کوئی ردشندان یا جنگلا وغیرہ ہو تو حاضرات کے وقت اسے بند کر دینا چاہیے۔

● کمرے میں کسی طرح کا ایسا کلنڈر نہ ہو۔ جس میں عورت و مرد کی فحش ادھر برہنہ تصویر ہو۔

● حاضرات کے وقت کمرے میں کوئی بھی شخص سگریٹ نوشی نہ کرے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ جس کمرے میں حاضرات کرنی ہو وہاں ۳ گھنٹے پہلے ہی سے تمباکو نوشی نہ ہو۔

● حاضرات کے وقت کمرے میں کوئی ایسی عورت موجود نہ ہو جس کو ماہواری آرہی ہو۔ کوئی ایسا مرد یا عورت موجود نہ ہو جس پر غسل جنابت واجب ہو۔

● بوقت حاضرات کمرے میں جس ستارے کی ساعت ہو اس کا بخور جلائیں۔ در نہ پھر لو بان اور اگر بتی جلائیں۔

● عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت پاک صاف رکھے۔ اور خدمتِ خلق کی نیت سے اور اللہ کی مخلوقات کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے حاضرات کرے۔ تماشہ دکھانے کی نیت سے نہیں ہونی چاہیے۔ اس سے مؤکلیں خفا ہو جاتے ہیں۔ اور عامل کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔

● عامل کسی بھی طریقے کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد از راہ تجربہ کسی بچے پر حاضرات کر سکتا ہے۔ اس وقت بھی کوئی اہم سوال ذہن میں رکھے۔ اور مؤکلیں سے ان کا جواب طلب کرے۔

● جس کمرے میں حاضرات کرنی ہو اس میں تازگی جس قدر ہوگی۔ اس قدر ہی واضح انداز میں حاضرات کا نزول ہوگا۔

رات کو صرف چراغ کی روشنی کافی ہے۔ لائٹ نہ جلائیں اگر جلائی ضروری ہو تو نائٹ بلب جلائیں تیز روشنی کا بلب نہ جلائیں۔
 ● عامل حضرات کا اسٹینڈ تیار کرے۔ ایک مٹی کا گھڑالے یا مٹی کی ہانڈی لے اور اس کو الٹا کر کے قبلے کی طرف رکھ دے۔
 اسی کے اوپر مٹی کا کور اچراغ رکھے۔ کورے چراغ سے مراد یہ ہے کہ اس چراغ کو اس سے پہلے استعمال نہ کیا ہو اور نہ ہی اس کو پانی لگا ہو۔

● چراغ میں جلانے کیلئے نئی روئی کی بٹی بنائیں۔ اور سرسوں کا تیل چراغ میں ڈالیں جس حضرات میں تیلوں کے تیل کے شرط ہو۔ اس میں تیلوں کا تیل، اور جس حضرات میں اصلی گھی کی شرط ہو اس میں اصلی گھی ڈالیں۔ جہاں کوئی شرط اور قید نہ ہو وہاں سرسوں کا تیل ہی استعمال کریں۔

● جس حضرات میں زکوٰۃ کی شرط ہو اس کو بغیر زکوٰۃ ادا کئے نہ کریں۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

● عامل ایک چٹائی بچھا کر حضرات کا اسٹینڈ مغرب کی جانب قائم کرے۔ خود قبلہ رو بیٹھے۔ اپنی پشت مشرق کی طرف کرے۔ معمول کو اپنی دائیں جانب بٹھائے رخ اس کا بھی مغرب کی طرف کرے۔ لیکن اس کی پشت گوشہ شمال کی طرف ہو۔ مریض کو اپنی بائیں جانب بٹھائے اس کا رخ چراغ کی طرف یا نقش حضرات کی طرف ہر اور پشت گوشہ جنوب کی طرف ہو۔

● عامل حضرات کے وقت ثابت اڑد اپنے پاس رکھے اور اس پر عزیمت پڑھنے کے بعد دم کر کے معمول کے سینے کی طرف اچھالتا رہے۔ یہ زکوٰۃ کھولنے کا ایک طریقہ ہے اور تجرباً موثر ثابت ہوتا ہے۔

● حضرات کھلنے کے بعد معمول انتہائی ادب و احترام کے ساتھ معمول کے ذریعہ اپنا سلام پیش کرے۔ حاضر ہونیکا شکریہ ادا کرے۔ اور اس کے بعد اپنے سوالات اور مطالبات رکھے۔ فراغت عمل کے بعد پھر مومنین کا شکریہ ادا کرے اور انہیں اچھے الفاظ کے ساتھ رخصت کرے۔

● معمول کا آسیبی اور سحری اثرات سے پاک صاف ہونا ضروری ہے کسی ایسے بچے کو معمول نہ بنائیں جو آسیب یا سحر کا شکار ہو۔

● کسی حاملہ عورت پر حضرات نہ کریں۔

● کسی ایسی عورت پر حضرات نہ کریں جس کے بال کٹے ہوئے ہوں یا جس کے ناخن پر نیل پالش وغیرہ لگا ہوا ہو۔

● کسی مشرک عورت پر حضرات نہ کریں۔

● معمول ہمیشہ ایسے بچے کو بنائیں جس کی عمر دس سال سے کم ہو۔ اس سلسلے میں لڑکے یا لڑکی کی کوئی قید نہیں ہے۔

● لیکن اگر کسی طریقے سے لڑکے کی قید ہو تو اس کا لحاظ کریں۔

● جس بچے، عورت، مرد کی آنکھ میں کوئی نقص ہو۔ مثلاً آنکھ کا بھینکا پن، یا کوئی ایک آنکھ پتھر کی ہو۔ یا کوئی نقص

داخل ہو تو اس پر حضرات نہیں کرنی چاہئے۔ البتہ بینائی کی کمی گوارہ ہوگی۔ اس کو نقص سے تعمیر نہیں کریں گے۔

● حضرات کیلئے ایسے بچے کا انتخاب کرنا چاہئے جو بالکل صحت مند ہو۔ اور دماغی اعتبار سے بھی اس میں کسی طرح کی

کوئی کمی نہ ہو۔ سست، بیمار یا بیوقوف قسم کے بچوں پر حضرات نہیں کرنی چاہئے۔

● حضرات کرنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ البتہ نماز کے اوقات میں اور ان اوقات میں جن میں نماز مکروہ

ہے۔ حضرات نہیں کرنی چاہیئے۔

● ذی الحجہ کی وتاریخ کو اور محرم کی دس تاریخ کو حضرات نہیں کرنی چاہیئے۔

● جن حضرات میں دن یا رات کی کوئی قید ہو اس کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

● بعض حضرات کے وقت سات طرح کی مٹھائی، پھول، بتاشے، الاچی وغیرہ کی شرط ہوتی ہے اس کو توشہ حضرات کہتے ہیں۔ یہ مؤکلین کا صدقہ ہوتا ہے۔ اور حضرات کے بعد ان چیزوں کا کسی دریا میں ڈالنا ضروری ہوتا ہے۔ دیا قریب میں نہ ہو تو کسی جنگل یا میدان میں جو بستی سے دور ہو رکھ دینا چاہیئے۔

● جن حضرات میں کسی توشہ حضرات کی قید ہو۔ اس حضرات کو اس توشہ حضرات کے بغیر نہ کریں۔ ورنہ مایوسی یا کسی نقصان کا امکان ہے۔

● حضرات کے وقت حصار کرنا ضروری ہے۔ عامل اپنا حصار اپنے اوپر دم کر کے کرے اور معمول اور مریض کا حصار بھی ضروری ہے۔ جو دم کر کے بھی ٹھیک ہے۔ ورنہ حصار کا دائرہ قائم کرے۔ بہر کیف کسی بھی حصار کے ذریعہ خود کو اور معمول مریض کو دائرہ حفاظت میں لے لینا عامل کیلئے ضروری ہے۔

● یہ بات یاد رکھیں کہ جب عامل کسی بچے پر یا کسی بڑے پر حضرات کرتا ہے۔ وہ حضرات کسی نقش کے فلنے پر کیا جاتا ہو یا پھیل یا انگوٹھے پر پہلے معمول کو چھوٹے چھوٹے تارے جگنو کی مانند نظر آتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے پھر اندھیرا سا چھا جاتا ہے۔ سر اور آنکھیں بھاری ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد حضرات کھل جاتی ہے۔ اور سب کچھ صاف نظر آنے لگتا ہے۔

● مریض سے مراد، ضرورت مند بھی ہے۔ مثلاً کسی کے گھر سے مال چوری ہو گیا ہے تو اس شخص کو مریض یا ضرورت مند سمجھ کر بچے کے برابر میں بٹھایا جاسکتا ہے۔ یا مثلاً کوئی شخص کسی بھی طرح کی معلومات چاہتا ہے تو اس کو ضرورت مند سمجھ کر معمول کے برابر میں بٹھا سکتے ہیں۔

● حضرات کی سیاہی تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کافور کو عرق گلاب میں ڈال دیں اور ۲ گھنٹے تک ڈالے رکھیں اس کے بعد نئی روئی میں ایک بٹی بتائیں اور اس گلاب میں اس کو تر تیر کر لیں۔ پھر دو چراغ مٹی کے کورے لیں۔ ایک چراغ پیچھے رکھیں۔ اس میں سرسوں کا، تلوں کا یا زیتون کا تیل ڈالیں۔ اور اس بٹی کو جلائیں جو عرق گلاب میں بھگوئی گئی تھی۔ پھر دوسرے چراغ کو اسی چراغ کے اوپر رکھیں۔ اوپر والے چراغ پر سیاہی جنے شروع ہو جائے گی۔ اس طریقے کو سیاہی اُپارنا کہتے ہیں۔ اور اسی طرح کا جل بناتے جاتے ہیں۔ یہ سیاہی حضرات کیلئے انشاء اللہ مفید اور مؤثر ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر کسی خاص عمل میں کوئی خاص طریقہ سیاہی اُپارنے کا درج ہو تو اس کا لحاظ رکھیں۔

● کسی بھی عامل کو ایک دن میں ۳ مرتبہ سے زیادہ ایک طریقے کی حضرات نہیں کرنی چاہیئے۔ ۳ سے زائد مرتبہ حضرات کرنے سے مؤکلین بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ حاضر ہونا بند کر دیتے ہیں۔

● بعض حضرات میں پرہیز کی شرط ہوتی ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

● ہر حضرات کے بعد عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کر لے۔ اور اس کا ثواب بزرگانِ چشت کو پہونچائے۔

● حاضرانہ کر کے سٹے کے نمبر معلوم کرنا یا کوئی اور ناجائز قسم کی تحقیقات کرنا یا کسی کے عیبوں سے پردے ہٹانا شرمناک مندرجہ ہے۔ کسی بھی عامل کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ ناجائز قسم کی تحقیقات کے لئے یا کسی کو رسوا کرنے کیلئے حاضرانہ کرے۔ ● چوری اور قتل و غارتگری کے معاملات میں بھی عاملین کو احتیاط برتنی چاہیئے۔ اور اپنی زبان سے بھی کسی کا نام نہیں بنانا چاہیئے۔ کسی کو رسوا کرنا یا پوشیدہ حقیقت پر پردے ہٹا کر سماج میں فتنے پھیلانا روحانی عملیات کی بنیادی شرائط کے خلاف ہے۔ ان چند ضروری آداب و شرائط کی وضاحت کے بعد اب ہم حضرات کے وہ اہم طریقے درج کر رہے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار طریقے ممکن ہیں۔ کیوں کہ علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ لیکن ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اپنے قارئین کو ان طریقوں سے روشناس کرائیں جو مجرب اور آزمودہ ہوں۔ اور جن کو اختیار کرنے میں غیر معمولی مشقت برداشت نہ کرنی پڑتی ہوں۔ قارئین خود ہی محسوس کریں گے کہ ہم نے کھلی فیاضی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور مالِ عملیات کو چوراہے پر لٹا دیا ہے۔ اور کسی طرح کے بخل اور حساست کو اپنے قریب پہنچنے نہیں دیا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین ان طریقوں سے جو دولتِ بیکراں کی حیثیت رکھتے ہیں بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور اللہ کے بندوں کی ان کے ذریعے مدد کریں گے اور ہمیں بھی دعا و خیر میں یاد رکھیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ حق تعالیٰ ان طریقوں سے کام لینے کی اہل لوگوں کو توفیق دے اور نابلہوں سے اس خزانے کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

- ایک ضروری بات یہ بھی عرض کر دیں کہ ناظرین جس طریقے پر تجربہ کرنا چاہیں اس کو غور و خوض کے ساتھ پڑھیں پھر اس کے ایک جزو در ایک ایک گوشے کو ذہن میں پوری طرح محفوظ رکھیں۔ اور تمام شرائط و قیود کا لحاظ رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کا اہتمام کریں۔ عجلت اور جلد بازی میں عملیات کے اہم گوشے نظر انداز ہو جاتے ہیں اور انجام کار عامل کو ناکامی اور مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اس لئے تمام ناظرین کو بطور خاص یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عملیاتِ حاضرانہ کے ایک ایک گوشے پر پوری طرح نظر ڈالیں اور احتیاط اور ذمہ داری کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر اس سلسلے میں قدم اٹھائیں۔ انشاء اللہ اگر برین کے تجویز کردہ تمام فارمولے جو ہم نے آپ کے لئے اس باب میں جمع کئے ہیں سب کے لئے مفید اور مؤثر ثابت ہوں گے۔ ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھی دعا و خیر میں یاد رکھیں۔ اور تمام عاملین کو بھی دعا و خیر میں یاد رکھیں جنہوں نے اس فن کے لئے دن رات جدوجہد کر کے اس فن کو سب کے لئے آسان بنا دیا۔ اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ہم سب کو "خدمتِ خلق" کی نیت سے اس لائن کی خوبیاں اپنانے کی توفیق دے۔ (آمین)



محمد اجمل انصاری

4	i	^
<	o	3
2	9	3

طریقہ ۵ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں۔ اور دودھ اور چاول سے افطار کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد آیت الکرسی مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ ۳۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ یعنی ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات

اس طرح ۳۱۲ مرتبہ پڑھیں۔

کلمات یہ ہیں۔ بُسْرَیَا جَ تَشْتِیْ هَنْ لَیْخَ شَلْخَہْ طَلِیْخَ اَحْضَرُ وَاَبَارِکَ اللہُ فِیْکُمْ وَعَلِیْکُمْ وَاَفْعَلُوا کَذَا وَاَوْکَذَا۔ کذا وکذا کی جگہ اپنا مقصد زبان سے ادا کریں۔ غل کے دوران سامنے دیوار کی طرف دیکھیں۔ یا سفید چادر غل کے دوران سامنے تان لیں۔ اور اس کی طرف دیکھ کر عمل کریں۔ انشاء اللہ سامنے دیوار یا چادر پر توکلین پرندوں کے صورت میں نظر آئیں گے۔ جب عامل کو توکل نظر آجائیں تو وہ بلا تعداد یہ پڑھے۔

اِنْصَرِفُوْا اِلٰی مَا اَمَرْتُکُمْ بِہٖ اِنْصَرِفُوْا مَا جُوْدُنِیْنَ بِاَرْکَ اللہُ فِیْکُمْ وَجَزَ اَکْثَرُ عَنَّا خَیْرًا۔

کامیاب عمل ہے۔ اور اس کے توکلین عامل کی بھولہ وردہ کرتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے بالعموم کام نجات دہندہ ہیں۔

پہلی کے پیالے میں چنبیلی کے تیل کی اُپاڑی ہوئی سیاہی ڈال کر ۳ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ اور

طریقہ ۶

۳ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ بِحَقِّ حَضْرَتِ سَلِیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَحْضَرُ وَاَحْضَرُ وَاَیَا قُوْر حَاضِرَاتِ حَاضِرَتِ شَوْبَحِیْ یَا حَبِیْبِ یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ انشاء اللہ شریعت میں حاضرات کھل جائیں گی۔ عامل خود ہی سوال و جواب کرے۔

حاضرات کا ایک ایسا عمل نقل کیا جاتا ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ اور اس عمل کی حاضرات صحیح معلوم فرما کر کرتی ہیں۔

طریقہ ۷

طریقہ یہ ہے کہ ابا بیل، کسکڑہ، رہو پھلی، کالا سانپ، گدھ، ان جانوروں کے سرے کو ایک مٹی کی بانڈی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اور وہ گھٹنے تک آگ جلائیں۔ اس کی راکھ کو روغن ہادام میں ملا کر رکھ لیں۔ حسب طریقہ حاضرات شروع کریں۔ اور کسی نابالغ لڑکے کی پھلی پر یہ کاجل لگائیں۔ اور آیت کریمہ دس مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ فوراً حاضرات ہوگی۔ توکلین حاضر ہوں گے۔ اور ہر سوال کا جواب دیں گے۔

۳ دن تک بعد نماز شمار ۶ ہزار مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنْ اَسْتَلْطَعْتُ اَنْ تَنْفُذَ وَاَمِنْ اَفْکَارِ السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْفُذْ وَاَلَا تَنْفُذُ وَاَلَا یَسْلُطُنَ بِحَقِّ سَلِیْمَانَ بْنِ

دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَام۔ اس کے بعد مٹی کے دو پیالے لے کر دونوں پر ساٹھ ساٹھ مرتبہ مذکورہ آیت مذکورہ طریقے سے پڑھ کر دم کر دیں۔ اور کافور اور کوئی عطر لیکر کاجل حسب طریقہ تیار کریں۔ اور اس کو کسی ڈبے میں محفوظ کر دیں۔ جب حاضرات کرنی ہو تو کسی نابالغ بچے کے انگوٹھے پر یہ کاجل لگا کر مذکورہ آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کر دیں۔ حاضرات ہوگی اور توکلین ہر سوال کا جواب انشاء اللہ دیں گے۔

طریقہ ۸

اس طریقہ حاضرات میں جواب تحریر کے ذریعہ ملتا ہے۔ طریقہ کامیاب ہے۔ عامل کو شروع میں تھوڑی سی محنت کرنی پڑے گی۔

طریقہ ۹

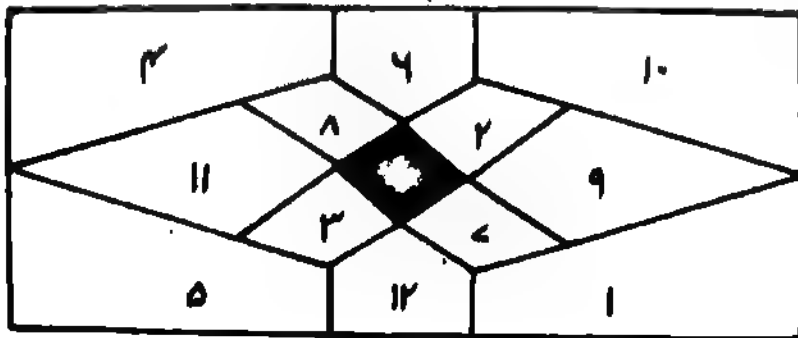
طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو کسی خلوت میں بیٹھ کر عمل کی شروعات کریں۔ دوران عمل احرام باندھیں اور خوشبو خامی مقدار میں لگائیں۔ اپنے سامنے بند چاقو رکھیں۔ اور چنبیلی کے پھول یا جو پھول میسر ہوں رکھ لیں۔ رو بہ قبلہ ہو کر

۳۵ مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۲۰ دن لگاتار عمل پڑھنے کے بعد ایک دن نافہ کر دیں۔ اس کے بعد پھر ۲۰ دن عمل پڑھ کر ایک دن نافہ کر کے ایک کافذ پر اپنا سوال لکھ کر مسئلے کے نیچے کافذ چھوڑ دیں۔ اور کمرہ بند کر کے تالہ لگا دیں۔ انشاء اللہ اگلے دن جواب تحریر میں ملے گا۔ اگر خدا خواستہ جواب ملے تو ۲۰ دن مزید عمل کریں۔ ۶۰ دن میں بفضل رب الغلین عمل لازماً کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایک بار کی کامیابی کے بعد پھر ہمیشہ انشاء اللہ کامیابی ملتی رہے گی۔

طریقہ یہ اختیار کرنا ہو گا کہ ایک کافذ پر سوال لکھ کر ۳۵ مرتبہ اس پر عمل پڑھ کر دم کر کے اپنے تئیں کے نیچے رکھ کر عامل سو جائے۔ انشاء اللہ صبح کو اسے اپنے سوال کا جواب تحریری طور پر مل جائے گا۔
عمل یہ ہے۔ قل اوحی ائی ائتہ استمع لقرءین المبحین فقالوا اناسیمنا فزنا ناجبنا یتھدی الی الترشد فامتابہم اخضر وایاخذ امر هذا و الشوریہ بحق محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
اس عمل کو انجام دیتے وقت کسی پر ہز کی ضرورت نہیں ہے۔ وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔ اور مکمل غلوت میں عمل کریں۔ انشاء اللہ پھر پور کامیابی ملے گی۔ مجرب اور آزمودہ عمل ہے۔

طریقہ ۱۰ مندرجہ ذیل عزیمت کی زکوٰۃ ادا کریں۔ روزانہ ۲۲ مرتبہ پڑھیں۔ اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ جب ماضیات کرنی ہو تو ایک آیتہ لیں۔ اور اس پر سات مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔ اور کسی نابالغ بچے کو یہ آیتہ دکھائیں۔ انشاء اللہ اس میں حاضرات ہوں گی۔ اور ہر سوال کا جواب ملے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ بسواللہ فاماطہ ما انا علیک بسواللہ فایسعة مایسعة اللہ بسواللہ هو السماء و نزل من القرآن و بسواللہ من و نزل شیء محیط ما بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ ما بحق یا رقی و بسواللہ حملاً و احملاً
طریقہ ۱۱ یہ حاضرات خاص طور پر آسیبی اثرات میں مبتلا مریضوں کے لئے کی جاتی ہے۔ ایک کافذ پر مندرجہ ذیل نقش بنالیں۔ اور مریض سے تاکید کریں کہ وہ اس نقش کی طسفر دیکھے۔ اور عامل اپنے اپنے اوپر مندرجہ ذیل کلمات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر لے۔ مریض کو موکل نظر آئیں گے۔ اور عامل کی ہر بات کا جواب مریض کی معرفت دیں گے۔
نقش یہ ہے۔



الخبیثات الخبیثات للخبیثین للخبیثین
مرجہ در وجود فلاں ابن فلاں موجودہ است دریں نقش
حاضر شو۔ و خاکستر شود۔ او دفع شود

اگر مریض کو اثرات جلتے ہوئے دکھائی دیں تو سمجھ لیں کہ اثرات باطل ہو گئے ہیں۔ ورنہ وہ حاضر ہو کر آئندہ نہ آئیں گا وعدہ کر کے دفع ہو جائیں گے۔

طریقہ ۱۲ اب ہم حضرات کے وہ معتبر طریقے نقل کر رہے ہیں جن میں کامیابی کامل جانا یقینی ہے۔ لیکن عامل کو ان اعمال میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ان کی زکوٰۃ ضرور ادا کر دینی چاہئے۔ اگر عامل زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو کامیابی محض اتفاقی ہوگی۔ سب سے پہلے ہم بسم اللہ کی حضرات کے طریقے درج کریں گے۔ لیکن ان حضرات سے استفادہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے عامل حضرات بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور بسم اللہ کی عظمت و فیضیت سے پوری طرح واقفیت حاصل کریں۔

راقم الحروف نے ”بسم اللہ کی عظمت و افادیت“ میں بہت اہم رازوں سے پردہ اٹھایا تھا۔ بہتر ہو گا کہ تمام قارئین اس کا مطالعہ کریں۔

بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ لگاتار ۴۱ دن تک بسو اللہ الرحمن الرحیم کو بحق اجب یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل۔ اس نوچندی جمعرات سے جس میں چاند مغرب میں نہ ہو۔ زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ دورانِ چلہ جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور لامعنی گفتگو سے خود کو بچائے اور زیادہ وقت عبادت و ریاضت یا خاموشی اور تنہائی میں گزارے۔ نماز باجماعت کا اہتمام رکھے۔ اکثر با وضو رہنے کی کوشش کرے۔ ۴۱ ویں دن ۱۹ غریبوں کو کھانا کھلائے اور اس کا ایسا ثواب ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں تمام بزرگوارینِ چشت کو پہنچا دے۔ اس طرح انشاء اللہ بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کے بعد جب حضرات کرنی ہو۔ تو بسم اللہ کا نقش حرفی جمع کے دن بہ ساعتِ زہرہ لکھ کر رکھ لے۔ اور اس کے سولہویں خانے میں ربہ اعتبار چال آتشی سیاہی بھر دے۔ اور حضرات کے وقت سیاہی پر خوشبو لگائے۔

عامل کو چاہئے کہ حضرات مکمل تنہائی میں کرے۔ اور بند کمرے میں کرے۔ کمرے میں زیادہ روشنی نہ ہو۔ اگر اندھیرا ہو تو چراغ یا نائٹ بلب جلانے تیز روشنی کا بلب استعمال نہ کرے۔ حضرات کے وقت ایک سفید رنگ کی چادر زمین پر بچھائے۔ عامل قبلہ رو بیٹھے۔ اور اپنے سامنے ایک مٹی کی کوری ہانڈی الٹی کر کے رکھ لے۔ اور اس پر مٹی کا کورہ چسراغ رکھے۔ اس میں سرسوں کا تیل ڈالے۔ اور نئی روٹی کی بتی بنا کر اس چراغ میں جلائے۔ اور چراغ کے برابر کسی نابالغ بچے کو بٹھالے۔ اور اس کے ہاتھ میں بسم اللہ کا نقش پکڑا دے۔ عامل کچھ ثابت اُردم نگا کر رکھ لے عامل دورانِ عمل اُرد ایک ایک کر کے بچے کے سینے پر مارتا رہے۔ اور عزیمت پڑھتا رہے۔ اور بچے کو تاکید کرے کہ وہ نقش کے سیاہ خانے کی طرف دیکھتا رہے۔ ادھر ادھر اپنا دھیان نہ دے۔ حضرات پہلے ضروری ہے کہ عامل اپنا اور بچے کا حصار کر لے۔ تاکہ خطرات اور رجعتِ عمل سے محفوظ رہے۔ ایک انداز سے کے مطابق ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے کے بعد حضرات کھل جائے گی۔ خدا نخواستہ ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے سے حضرات نہ کھلے تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھے۔ انشاء اللہ اس مرتبہ حضرات کھل جائے گی۔ بالعموم ۲۱ مرتبہ پڑھنے سے حضرات کھل جاتی ہے۔ ورنہ ۶۳ مرتبہ پڑھنے سے تو حضرات کھل ہی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ایک مؤکل حاضر ہو گا۔ جو ضعیف العمر ہو گا۔ سفید لباس میں

ہوگا۔ وہ اپنا نام عبدالاحد بتائے گا۔ چند ساعتوں کے بعد دوسرا مؤکل حاضر ہوگا۔ یہ درمیانی عمر کا محسوس ہوگا۔ یہ سبز رنگ کے لباس میں ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالصمد بتائے گا۔ چند منٹ کے بعد تیسرا مؤکل حاضر ہوگا۔ یہ بھی سبز ہی لباس میں ہوگا۔ یہ جوان محسوس ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحمن بتائے گا۔ چند منٹ کے بعد چوتھا مؤکل حاضر ہوگا۔ یہ سفید لباس میں ہوگا۔ اور درمیانی عمر کا ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحیم بتائے گا۔ جب سچے اس بات کی تصدیق کر دے کہ چاروں مؤکل حاضر ہو گئے ہیں تو عامل بچے سے کہے کہ عبدالاحد مؤکل کو ہمارا سلام پہنچاؤ اور اس سے کہے کہ فلاں ابن فلاں پر جو اثرات ہیں انہیں اللہ کے حکم سے اور ہماری فرمائش پر زائل کر دے۔ اور اس سلسلے میں ہمارے مریض کی مدد کرے۔ اور بحق عزیمت ہیں اس کی تفصیل سے آگاہ کرے۔ عبدالاحد نامی مؤکل عبدالصمد کو اشارہ کرے گا۔ اور چند ہی منٹ کے بعد وہ جنات قید کر کے لے آئے گا۔ جو مریض کو پریشان کر رہے ہیں۔ عبدالصمد ان جنات کے نام اور علاقے سے پردے ہٹائے گا۔ اس وقت عامل بچے کے ذریعے عبدالرحمن نامی مؤکل کو حکم دے کہ وہ جنات کو گرفتار کر لے اور بحق عزیمت انہیں اپنی تحویل میں لے لے چنانچہ وہ جنات اسی وقت قید کر لئے جائیں گے۔

جب سچے اس بات کی تصدیق کر دے کہ جنات قید کر لئے گئے۔ اس وقت عامل مریض کے بال پکڑ کر عبدالاحد کو ہدایت کرے کہ مریض کے جسم میں سرے پر تک جو بھی اثرات ہوں انہیں زائل کر دے۔ اس وقت مریض کے بدن میں عجیب طرح کی سنسناہٹ ہوگی۔ ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی چیز پیروں کی طرف سے سر کی طرف کو سرک رہی ہے۔ پھر مریض کو اپنی آنکھوں میں عجیب طرح کی گرمی اور جلن محسوس ہوگی۔ اور اس کے بعد اس کا جسم ہلکا پھلکا ہو جائے گا۔

اس کے بعد عامل عبدالاحد کو حکم دے کہ مریض کے جسم میں یا مکان میں جو بھی سفلی، علوی جو بھی ٹونے جادو کے اثرات ہوں۔ ان کو بحرمت عزیمت کاٹ دے۔ انشاء اللہ اسی وقت عبدالاحد عبدالرحیم کو حکم دے گا اور وہ اس طرح کے تمام اثرات کو کاٹ دے گا اور بے اثر کر دے گا۔ مریض اگر سخت پریشانی میں مبتلا ہو، یہ حضرات اس کے لئے لگاتار ۷ روز یا ۳ روز تک کی جائے۔ مرض معمولی ہو تو ایک دن کی حضرات بھی کافی ہے۔ انشاء اللہ اس حضرات کے بعد مریض کو جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ لیکن عامل کو چاہیے کہ مریض کے گلے میں بسم اللہ کا نقش عددی لکھ کر ڈلوادے۔ اور پیٹنے کیلئے ۱۹ نقش مثلث کے دیدے تاکہ اثرات پلٹنے نہ پائیں۔

حاضرات کیلئے نقش جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں اس طرح تیار کرے۔

جبرائیل	۷۸۶	میکائیل
بسم	اللہ	الرحمن
الرحیم	الرحمن	اللہ
اللہ	بسم	الرحمن
الرحمن	الرحیم	بسم
		اللہ

اسرافیل بسم اللہ الرحمن الرحیم اجب جبرائیل میکائیل عزرائیل

یا اسرافیل یا عزرائیل

مریض کے گلے میں ڈالنے کیلئے نقش اس طرح تیار کرے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

مریض کو پلانے کیلئے نقش اس طرح بنا کر دیں۔

۷۸۷

۲۶۵	۲۵۸	۲۶۳
۲۶۰	۲۶۲	۲۶۴
۲۶۱	۲۶۶	۲۵۹

عالم اگر پینے کے نقوش کے بجائے مریض کو ایک بوتل پانی پر ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر بھی دے دینگا تو بھی انشاء اللہ شفا ہوگا۔ نقش یا پڑھا ہو پانی عصر اور مغرب کے درمیان پینے کی تاکید کی جائے۔

طریقہ ۱۳ اب ہم سورۃ اخلاص کے ذریعہ حاضرات کے کچھ نادر اور اہم طریقے نقل کر رہے ہیں۔ جو روحانی علیات کا ایک پراسرار تحفہ ہیں۔ لیکن چون کہ ہم نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ کتمان علم و عمل سے کام نہیں لیں گے۔ اس لئے ہر غنی گوشے اور ہر پوشیدہ راز سے پردہ ہٹا دینا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ اور یہ جذبہ بعض اس لئے ہے کہ تاکہ شائقین اور طالبین کھل کر اللہ کے بندوں کی خدمت کر سکیں۔ اور انہیں اثرات بد و غیرہ سے نجات دلانے میں کامیاب ہو سکیں۔

جو لوگ سورۃ اخلاص کے ذریعہ حاضرات کے خواہش مند ہوں، سب سے پہلے چالیس دن تک پانچ سو مرتبہ روزانہ سورۃ اخلاص کی تلاوت بہ غلوں نیت کریں۔ اس کے بعد ۷ دن کی زکوٰۃ مندرجہ ذیل عزیمت کی اس طرح ادا کریں کہ دن میں ۱۵ رکھیں۔ اور رات کا اکثر حصہ ذکر خداوندی میں گزاریں۔ نصف شب کے بعد ۱۶ مرتبہ عزیمت پڑھے۔ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود چشتیہ پڑھے۔ اور روزانہ ۳ پاؤ بٹھنے ہوئے چنے اور ۳ پاؤ گڑا کر رکھ لے۔ عمل کے بعد ثواب تمام اہل بیت اور اکابرین چشت کو پہنچا دے۔ اور صبح کو ۳ پاؤ گڑا اور چنے کسن بچوں میں تقسیم کر دے۔ انشاء اللہ ۷ دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کے بعد عامل روزانہ چالیس مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت بغیر مؤکل کے کرتا رہے۔ دوران زکوٰۃ اگر مؤکل حاضر ہو جائیں تو ہر گز ہر گز بات نہ کرے۔ وظیفے کے ختم تک اگر وہ میٹھے رہیں تو عامل سلام و کلام کر سکتا ہے۔

زکوٰۃ کے بعد جب عامل حاضرات کرنا چاہیں تو سورۃ اخلاص کا مثلث نقش تیار کرے اور درمیان کے خانے میں سیاہی بھر دے۔ حاضرات کی تیاری حسب قاعدہ کرے اور نابالغ بچے کو یہ نقش پکڑا دے اور مریض کو بچے کے برابر میں بٹالے۔ اور عامل عزیمت پڑھنا شروع کر دے۔ انشاء اللہ چند ساعتوں میں حاضرات کھل جائیں گی اور مؤکلین حاضر ہو کر ہر سوال کا جواب دیں گے اور اطاعت کریں گے۔ اگر کسی سحر زدہ کی کاٹ کرنی مقصود ہو تو عطرائیل نامی مؤکل کو حکم دیں کہ

محرم سورۃ اخلاص اس کی کاٹ کر دے۔ انشا یا اللہ فوراً وہ سحر کی کاٹ کرے گا۔ اگر کسی آسیب کو گرفتار کرانا ہو تو حکم دیں۔ انشا اللہ متعلقہ مؤکلین اس کو گرفتار کر دیں گے۔

سورۃ اخلاص کی حاضرات بہت خوبیوں والی حاضرات ہے۔ اس کی تعریف کا حقہ کرنا راقم الحروف کے بس میں نہیں ہے۔ جو لوگ جانتے ہیں وہ اس کے قدردان ہیں جو لوگ اس سے فائدہ اٹھالیں گے وہ قدر دانی پر مجبور ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بسواللہ الرحمن الرحیم و اعزمت علیک و اقسمت علیک و یا عطر ائیل بحق قل هو اللہ احد یاھو اکیل بحق اللہ القد یا طاطائیل بحق لویل و لویل یا اصھائیل بحق ولویکن لکفوا احد۔

سورۃ اخلاص کا نقش برائے حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۷
۳۳۶	۳۳۱	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۳

طریقہ ۱۲

اگر کسی شخص نے سورۃ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے تو وہ اس سورۃ شریفہ کی پہلی آیت "قل ھو اللہ احد" کے مؤکل کی حاضرات بھی کر سکتا ہے۔ اس کی الگ سے زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کسی شخص نے سورۃ اخلاص کی زکوٰۃ حسب قاعدہ ادا نہیں کر رکھی ہے تو پھر وہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کر کے حاضرات کرنے کا اہل ہو سکتا ہے۔

اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں پیر کے دن سے روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو با مؤکل پڑھے اور لگاتار ۲۱ روز تک اسی طرح ایک وقت اور ایک جگہ مقرر کر کے پڑھتا رہے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودِ چشتیہ پڑھے۔ ۲۱ دے روز بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ اور تمام بزرگانِ چشت کو ایصالِ ثواب کرے۔ انشا اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

زکوٰۃ پوری کرنے کے بعد جب حاضرات کا ارادہ کرے تو پہلے جمعہ کی دن ساعیت زہرہ میں اس آیت کا نقش ثلاث آتشی ہال سے تیار کرے۔ درمیانی خانے میں سیاہی بھر دے۔ بوقت حاضرات درمیانی خانے میں عطر لگائے۔ اور بچے کو مریض کے برابر بٹھا کر عامل اپنے اور بچے کا حصار کر لے۔ پھر عامل آیت کا درود شروع کرے۔ چند منٹ کے بعد عطر ائیل اور عبداللہ نای مؤکلین حاضر ہوں گے۔ عامل ان سے حسب منشا کام لے۔ مریض کے آسیب و سحر کی کاٹ کرانے۔ عامل مریض کے سر کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے۔ مریض کے جسم میں ایک سنسنارٹ سی رد کرنے لگے گی اس کا جسم کانپنے لگے گا۔ اور جو بھی جسم میں اثر ہو گا وہ پیروں کی طفس مریض کے سر کی طرف جاتا محسوس ہوگا۔ یہاں تک کہ مریض کی آنکھوں میں جلن اور بے چینی ہونے لگے گی۔ اور کچھ ہی دیر کے بعد مریض کا جسم ہلکا پھلکا ہو جائے گا۔ مریض جب اطمینان کا اظہار کرے تو عامل کو چاہیے کہ وہ مؤکلین کا شکریہ ادا کر کے انہیں جلنے کی اجازت دے۔

عزیمت یہ ہے۔ یا عطر ائیل بحق قل ھو اللہ احد یا عبد اللہ احد حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

حاضرات کیلئے نقش اس طرح بنائیں۔

یا عبد الواحد	۷۸۶	یا عطر ائیل
۱۸۱	۱۷۶	۱۸۳
۱۸۳		۱۷۸
۱۷۷	۱۸۵	۱۷۹

یا عبد الواحد بحق قل هو اللہ احد یا عطر ائیل

طریقہ ۱۵ جس شخص نے سورہ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو وہ شخص اس حاضرات کو بغیر زکوٰۃ کے بھی کر سکتا ہے لیکن جس نے سورہ اخلاص کی زکوٰۃ ادا نہیں کر رکھی وہ سورہ اخلاص کی دوسری آیت کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں پیر کے دن سے شروعات کرے اور اس آیت کو ہا موکل روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ۲۱ دن تک، اول و آخر درود چشتیہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اکیسویں روز کس بجوں کو شیرینی تقسیم کرے اس کا ایصال ثواب بزرگانِ چشت کو پہنچائے۔

جب حاضرات کرنی ہو تو حسب قاعدہ خلوت اختیار کرے۔ عامل بچے کو قبلہ رد بٹھاکے برابر میں مریض کو بٹھائے۔ اور عامل اپنا اور بچے کا حصار کر لے۔ اور بچے کے ہاتھ میں اللہ الصمد کا نقش (جمع کے دن ساعتِ زہرہ میں) بنا کر بچے کے ہاتھ میں دے۔ اللہ الصمد کے میم کو موٹا کر کے اس میں سیاہی بھر دے اور سیاہی کی جگہ بوقت حاضرات عطر لگا دے۔ عامل بوقت حاضرات آیت کا ورد درود چشتیہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کے بعد شروع کرے۔ انشاء اللہ شریعت منط میں حاضرات ہوگی۔ اور ہواکیل و عبد الصمد حاضر ہوں گے۔ اور عامل کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ حسب قاعدہ کام لیکر عامل کو چاہیے کہ موکلین کا شکریہ ادا کرے اور انہیں جانے کی اجازت دے۔

عزیمت یہ ہے۔ یا ہواکیل اللہ الصمد یا عبد الصمد حاضر شو حاضر شو حاضر شو

حاضرات کا نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶ اللہ الصمد

طریقہ ۱۶ اسی قاعدے کو اس طرح بھی کر سکتا ہے کہ سورہ اخلاص کی دوسری آیت کی ہا موکل زکوٰۃ ادا کر کے نقش جمعہ کو مندرجہ ذیل طریقے سے بنائے۔ اور حسب قاعدہ حاضرات کر کے حسب قاعدہ موکلین سے کام لے اور انہیں رخصت کرے۔ اس حاضرات میں ہواکیل اور عبد الصمد نامی موکل حاضر ہوں گے۔ عزیمت وہی ہے جو طریقہ ۱۵ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کو اسی مذکورہ تعداد میں مذکورہ طریقے سے ۲۱ روز تک پڑھ کر زکوٰۃ ادا کرے۔ اور نقش حاضرات اس طرح بنائے۔ یا ہواکیل

یا ہواکیل	۷۸۶	یا عبد الصمد
۱۹۶	۱۹۰	۱۹۸
۱۹۷		۱۹۲
۱۹۱	۱۹۹	۱۹۳

یا عبد الصمد

یا عبد الصمد

طریقہ ۱۷ جس شخص نے سورہ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے وہ اس حضرات کو بغیر زکوٰۃ کے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن جس نے سورہ اخلاص کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرات کرنے سے پہلے سورہ اخلاص کی تیسری آیت "لَوَيْلٌ وَلَوَيْلٌ" کی بامؤکل زکوٰۃ ادا کرے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے۔ عروج ماہ میں جمعرات یا پیر کے دن سے زکوٰۃ کی شروعات کرے اور آیت شریفہ کو بامؤکل ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درودِ پشتیہ پڑھے۔ اور ۲۱ دے روز بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ اور بزرگانِ چشت کو ایصالِ ثواب کرے۔ اس کے بعد حسبِ قاعدہ حضرات کرے۔ طائیل اور عبدالرحمن نامی مؤکل حاضر ہوں گے۔ عامل مؤکلین سے خدمت لے اور پھر شکریہ ادا کر کے انہیں واپس جانے کی اجازت دے۔ عزیمت یہ ہے۔ یا طائیل بحق لویلد و لویلد یا عبدالرحمن حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔ نقش حضرات اس طرح بنے گا۔

یا طائیل	۷۸۶	یا طائیل
۲۳۷	۲۳۲	۲۳۰
۲۲۹		۲۳۴
۲۳۳	۲۴۱	۲۳۵

یا عبدالرحمن بحق لویلد و لویلد یا عبدالرحمن

طریقہ ۱۸ جس عامل نے سورہ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے وہ عامل اس حضرات کو بغیر زکوٰۃ کے بھی کر سکتا ہے۔ اگر سورہ اخلاص کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو پھر عامل کو چاہیے کہ پہلے سورہ اخلاص کی چوتھی آیت کی زکوٰۃ حسبِ قاعدہ ادا کرے۔ قاعدہ وہی ہے جو پہلی، دوسری اور تیسری آیت کا بیان کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کے بعد عامل حضرات کا نقش حسبِ قاعدہ تیار کرے۔ حسبِ قاعدہ حضرات کرے اور حضرات کے بعد مؤکلین کو واپس جانے کی اجازت دے۔

چوتھی آیت کی عزیمت یہ ہے۔ یا احمائل بحق لویکن لہ کفو احد یا عبدالرحیم حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔ نقش حضرات اس طرح بنائے۔

یا احمائل	۷۸۶	یا احمائل
۱۳۵	۱۳۰	۱۳۷
۱۳۶		۱۳۲
۱۳۱	۱۳۸	۱۳۳

یا عبدالرحیم بحق لویکن لہ کفو احد یا عبدالرحیم

طریقہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ میں۔ عامل کو چاہیے کہ زکوٰۃ کے بعد جس آیت کی بھی اس نے زکوٰۃ ادا کی ہو۔ اس کی تاثیر کو برقرار رکھنے کیلئے چالیس مرتبہ اس آیت کا ورد بغیر مؤکل کے کرتا رہے۔ انشاء اللہ روحانی تاثیرات برقرار رہے گی۔

اور دورانِ محاضرات کبھی مایوسی نہیں ہوگی۔

طریقہ ۱۹ بزرگوں سے سورۃ فاتحہ کی محاضرات کا ایک مؤثر طریقہ منقول ہے۔ جو تجرباتی طور پر بے حد کامیاب ہے اور اس کے ذریعہ جو مؤکل حاضر ہوتے ہیں۔ وہ بہت طاقتور بنتے ہیں اور آسیب و مکر کو کاٹنے کی پوری ہمارت رکھتے ہیں۔ اور عامل کے حکم کی تعمیل کر کے مریض کو چند منٹوں میں بفضلِ رب العالیین بھلا چکا کر دیتے ہیں۔ سب سے پہلے عامل کو سورۃ فاتحہ کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ محاضرات کی نیت سے جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں نوچندی اقوار سے عامل زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ پہلے دن سومرتبہ درودِ ابراہیم پڑھے۔ اور سورۃ فاتحہ پانچ سومرتبہ پڑھے۔ پھر سومرتبہ درودِ ابراہیم پڑھے۔ اس کے بعد گناہ ۳۹ دن تک سورۃ فاتحہ پانچ سومرتبہ اور درودِ ابراہیم آگے پیچھے ایکس ایکس مرتبہ پڑھتا رہے۔ ۴۱ ویں دن پہلے دن کی طرح سورۃ فاتحہ پانچ سومرتبہ اور درودِ ابراہیم آگے پیچھے ۴۲ ویں دن ۳ نمازیوں کو کھانا کھلا دے۔ اس کے بعد روز تک عامل سورۃ فاتحہ کا مندرجہ ذیل نقش روزانہ قلمی تعداد میں لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر تالاب یا کنوئیں میں ڈال دے۔ بعدِ عامل اقوار کے وسعتِ شمس میں محاضرات کا نقش تیار کر کے رکھ لے۔

جب محاضرات کرنی ہو تو حسبِ قاعدہ نابالغ بچے اور مریض کو غلوٹ میں بٹھا کر محاضرات کی تمام شرائط کے ساتھ جو طریقہ ۱۸ میں کھولی گئی ہیں، عامل محاضرات کا اہتمام کرے۔ اس محاضرات میں خورائیل اور حضورائیل نامی اگر مؤکل حاضر ہونگے عامل ان ہی ناموں سے انہیں مخاطب کر کے حسبِ قاعدہ حکم دے۔ اور مؤکل سے خدمت لیکر ان کا حکریہ ادا کرے۔ اور ان کو جانے کی اجازت دے۔

سورۃ فاتحہ کی زکوٰۃ کے بعد عامل کو چاہیے کہ روزانہ تاثیرات محاضرات کی برقراری کی نیت سے سورۃ فاتحہ روزانہ پانچ مرتبہ پڑھتا رہے۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت بوقت محاضرات بسم اللہ کرنا چاہیے۔ البتہ بوقت زکوٰۃ صرف شروع میں ایک بار بسم اللہ پڑھنا کافی ہے۔

محاضرات کا نقش اس طرح بنائے۔

یا حضورائیل	۷۸۶	یا خورائیل
۸	۴۶۷۴	۴۶۷۸
۴۶۷۷	۲	۷
۳	۴۶۷۲	۶
۴۶۷۳	۵	۴
یا خورائیل		یا حضورائیل

طریقہ ۲۰ سورۃ مزمل کے نقش کے ذریعہ بھی جو محاضرات کی جاتی ہے۔ وہ بہت اہم ہوتی ہے اور اس کے مؤکلین عامل کی زبردست مدد کرتے ہیں۔ لیکن یہ محاضرات اسی وقت کھلتی ہے۔ جب عامل نے سورۃ مزمل کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔ سورۃ مزمل کی زکوٰۃ بہ نیت محاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ ۴۱ دن تک عامل دن کی چاروں نماز کے بعد

تین مرتبہ سورہ منزل کی تلاوت کرے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور عشاء کی نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ سورہ منزل کی تلاوت کرے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ دے دن بچوں کو مٹھائی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سورہ منزل کا نقش برائے حضرات نوچندی جمعرات کو ساعت مشتری میں تیار کر کے رکھے اور حسب قاعدہ عامل حاضر آ کرے۔ انشاء اللہ چار موکل حاضر ہوں گے۔ ایک کا نام لومائیل ہوگا۔ دوسرے کا نام لوفائیل ہوگا۔ تیسرے کا نام رویائیل ہوگا۔ اور چوتھے موکل کا نام طلائیل ہوگا۔ عامل جو انہیں حکم دے گا یہ اس کی تعمیل کرے گا۔ اور عامل کی روحانی طور پر مدد کریں گے۔

نقش حضرات اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

۲۲۸۲۳	۲۲۸۱۸	۲۲۸۲۵
۲۲۸۲۳	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	۲۲۸۲۰
۲۲۸۱۹	۲۲۸۲۶	۲۲۸۲۱

طریقہ ۲۱ سورہ منزل کا ایک دوسرا طریقہ بزرگوں سے یہ بھی منقول ہے کہ عامل روزانہ بعد نماز عشاء سورہ منزل ۲۱ مرتبہ پڑھے۔ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ دے دن بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل سورہ منزل کا نقش جمعہ کے دن نیک ساعت میں تیار کر کے رکھ لے۔ اور جب حضرات کرنی ہو تو حسب قاعدہ حضرات کا اہتمام کرے۔ اور عامل سورہ منزل کو عزیمت کے ساتھ پڑھنا شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ساعتوں ہی میں حضرات کھل جائیں گے۔ اور سورہ منزل کے موکل حاضر ہو کر حکم کی تعمیل کریں گے۔ اور رب فیض کے اوپر چڑھے ہوئے اثرات کو زائل کرنے میں باذن اللہ عامل کی مدد کریں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَجِبْ يَا رُوحِيَّائِلُ يَا طَائِلُ يَا شُفَائِلُ يَا فِتْمَائِلُ بِحَقِّ يَايَعَاالِزَّ قُلْ اللَّيْلُ الْاَقْبَلُ مَا ختم سورة تک پڑھے سورہ ختم ہونے کے بعد قرآن حکیم کی یہ آیات بھی پڑھے۔ وَاتَّبِعُوا مَا تَلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مَلَأٍ سَلِيمٍ وَمَا كَفَرَ سَلِيمٌ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينُ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ مَا بِهِ دَسَّاسُ رُسُلِ الْاَصْلِ الشَّرُّ لَيْسَ حَاضِرُو۔ نقش حضرات اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۷۸۶ ۷۸۶ ۷۸۶									
۹۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
وَاتَّبِعُوا مَا تَلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مَلَأٍ سَلِيمٍ وَمَا كَفَرَ سَلِيمٌ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينُ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ مَا بِهِ دَسَّاسُ رُسُلِ الْاَصْلِ الشَّرُّ لَيْسَ حَاضِرُو									

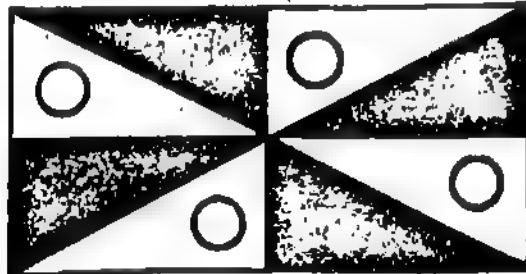
طریقہ ۲۲

بزرگوں سے سورہ طارق کے ذریعہ حضرات پری کا ایک قیمتی عمل منقول ہے۔ جو نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے سورہ طارق کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ عروج ماہ میں جمعرات کے دن سے عامل شروع کرے اور روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ دے دن شیرینی تقسیم کرے۔ اگر عامل چاہے کہ پر یاں وجودی طور پر حاضر ہو کر تابع ہوں تو وہ پھر لگاتا رہے اس عمل کے ۳ چلے کرے۔ ۱۲۱ دے دن شیرینی تقسیم کرے۔ تین چلوں کے ۲۱ دن تک پر ہیز جمالی کے ساتھ سورہ طارق روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے۔ اور آگے پیچھے ایکس ایکس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ اس دوران ساتوے دن، ۱۴ دے دن یا پھر اکیسویں دن ”شاہ پری“ نامی ایک پری حاضر ہوگی۔ اور اس کے ساتھ دو خدا مائیں بھی ہوں گی۔ ایک کا نام کمال پری ہوگا۔ اور دوسری کا نام جمال پری۔ دوران چلے اور زکوٰۃ حاصل کو چاہیے کہ سورہ طارق کے اختتام پر یہ عزیمت پڑھے۔ یعنی یا فتاویل یا اسرافیل یا اسماعیل یا عطر ایل۔

اگر عامل چاہے کہ صرف عکسی حضرات ہو تو پھر سورہ طارق کا ایک ہی چلے کافی ہے۔ ایک چلے کے بعد عامل جب حضرات کا ارادہ کرے تو حسب قاعدہ جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں نقش حضرات تیار کر کے رکھ لے اور حسب قاعدہ حضرات کا اہتمام کرے۔ عامل مریض اور کسی بچے کو بٹھا کر حسب معمول حضرات کا ماحول بنائے اور سورہ طارق بمع عزیمت مذکورہ پڑھنا شروع کرے۔ انشاء اللہ حضرات کھل جائے گی۔ اور اس حضرات میں ”شاہ پری“ عکسی طور پر حاضر ہوگی۔ اور باذن اللہ عامل کی روحانی مدد کرے گی۔ اور مریض کو اثرات بد سے نجات دلانے کی جدوجہد کرے گی۔

نقش حضرات اس طرح بنائے۔

یا اسرافیل ۴۸۶ یا اسرافیل



یا اسماعیل بحق سورہ طارق یا عطر ایل

طریقہ ۲۳

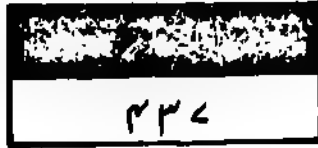
”شاہ پری“ کی حضرات کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سورہ الم نشرح کے ذریعہ بھی اس پری کی عکسی حضرات ہوتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ پہلے بنیت زکوٰۃ سورہ الم نشرح روزانہ ۱۲۱ مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ ۴۱ دے دن بچوں کو شیرینی تقسیم کرے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

عامل جب حضرات کا ارادہ کرے تو جمعہ کے دن آٹھ اور نو کے درمیان نقش حضرات تیار کرے اور بوقت حضرات دوسری شرائط پوری کر کے حضرات کا عمل شروع کرے۔ اور اس وقت سورہ الم نشرح لا تعداد مرتبہ پڑھنی شروع کرے۔ انشاء اللہ چند منٹ ہی میں حضرات کھل جائے گی اور شاہ پری حاضر ہو کر عامل کے حکم کی تعمیل کرے گی۔

نقش حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶



۴۳۷

طریقہ ۲۲ ”سورۃ جن“ کے ذریعہ حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سورۃ جن کی زکوٰۃ ادا کرے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کرے اور روزانہ گیارہ مرتبہ سورۃ جن مع عزیمت کے پڑھے۔ شروع میں عزیمت پڑھے۔ اس کے بعد پوری سورۃ کی تلاوت کرے۔ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۲۱ دے دن بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ زکوٰۃ کے بعد جب عامل حاضرات کا ارادہ کرے تو سورۃ جن کا نقش حاضرات جمعہ کے دن صبح ۸ اور ۹ کے درمیان تیار کر کے رکھ لے۔ اور عامل کسی نابالغ بچے کو اور مریض کو حسب قاعدہ بٹھا کر خود عزیمت پڑھنے کے بعد سورۃ جن کی تلاوت شروع کرے۔ انشاء اللہ پہلی ہی مرتبہ کی تلاوت سے حاضرات کھل جائے گی۔ خدا خواستہ نہ کھلے تو ۲ مرتبہ اسی طرح تلاوت کرے عامل کو چاہیے کہ اس سورۃ کے مؤکلیں کو سحر، آسیب اور خلل دماغ وغیرہ کی مکمل کاٹ کا حکم دے۔ سورۃ جن کے مؤکلیں بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے ہر مصیبت کو رد کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ مریض کیسے بھی بُرے سے بُرے اثرات کا شکار ہو گا۔ اس کو بفضل رب العالمین نجات عطا ہوگی۔ عامل کو چاہیے کہ حاضرات اور دفع اثرات کے بعد سورۃ جن کا نقش مربع لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے۔ اور ایک بوتل پانی پر سورۃ جن ایک مرتبہ تلاوت کر کے پانی پر دم کر کے مریض کو دیدے اور صبح و شام اس پانی کو روز تک لگاتار پینے کی تاکید کرے۔ انشاء اللہ ایک ہفتے میں مریض پوری طرح صحت یاب ہو جائیگا۔ عزیمت یہ ہے۔ بسو اللہ الرحمن الرحیم و اجب یا ملکا مل یا نورائیل یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل یا عظیمائیل بحق ہذا سورۃ و بحق ہذا الحروف و بحق ہذا آیات و بحق اسماء و الخ و حاضر و غاثر حاضر و غاثر۔ اس عزیمت کے بعد سورۃ کی تلاوت کرے۔

نقش حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۶۷۳	۲۲۶۷۴	۲۲۶۷۹
۲۲۶۷۸		۲۲۶۷۶
۲۲۶۷۵	۲۲۶۷۰	۲۲۶۷۱

مریض کو گلے میں ڈالنے کے لئے جو نقش دیا جائے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۹۹۶	۱۷۹۹۷	۱۷۹۹۸	۱۷۹۹۹
۱۷۹۹۹	۱۷۹۹۸	۱۷۹۹۷	۱۷۹۹۶
۱۷۹۹۵	۱۷۹۹۴	۱۷۹۹۳	۱۷۹۹۲
۱۷۹۹۱	۱۷۹۹۰	۱۷۹۸۹	۱۷۹۸۸

طریقہ ۲۵

شاہ رکن عالم کی حاضرات کا طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ جو تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے اور اس حاضرت کے ذریعہ عامل دین و دنیا کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہو سکتا ہے۔ شاہ رکن عالم بذات خود شریف لائے ہیں۔ اور عامل کی روحانی مدد کرتے ہیں اور اس کی سرپرستی اور رہنمائی کا عہدہ کرتے ہیں۔ اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو روحانی عملیات کی دنیا میں ایک عجیب و غریب دولت ہے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے مندرجہ ذیل اسماءِ حسنیٰ روزانہ ۳۶۰ مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ۴ دن تک پڑھے۔ جس کمرے میں عامل زکوٰۃ ادا کرے۔ اس کے کسی طاق میں سوا کلو یا سوا پاؤ سٹھائی رکھ لیا کرے۔ جس دن طاق سے ٹھائی غائب ہو جائے گی۔ سمجھ لینا کہ زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اللہ کے فضل و کرم سے عمل کامیاب ہو گیا۔

جب حاضرات کرنا چاہے تو سلمے دیوار پر ایک سفید چادر تان دے یا دیوار پر چونا کر دے اور اس کے قریب طاق میں سوا کلو سٹھائی رکھ دے۔ اور اپنا سوال کاغذ پر لکھ کر رکھ دے۔ اس کے بعد عامل اسماءِ مذکورہ پڑھنا شروع کرے۔ انشاء اللہ عامل ۳۶۰ مرتبہ پڑھنے نہیں پائے گا کہ سٹھائی غائب ہو جائے گی اور اس کا سوال نامہ بھی غائب ہو جائیگا اور اس کی جگہ دوسرا پرچہ موجود ہو گا۔ جس پر عامل کے سوال کا جواب تحریر ہو گا۔ ورنہ پھر سٹھائی غائب ہونے کے بعد شاہ رکن عالم کی آواز عامل کے کانوں میں آئے گی اور وہ سامنے دیوار پر یا چادر پر نظر بھی آئیں گے انشاء اللہ۔ بڑا عجیب و غریب عمل ہے۔ جسے نصیب ہو جائے اس کی خوش نصیبی میں کوئی شک نہیں۔

اسما الہی یہ ہیں۔ یا اللہ یا اھکویا علیہ ان کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت ہر بار بسم اللہ پڑھے اور آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ان اسماء الہی کی ایک تسبیح روزانہ پڑھتا رہے۔

طریقہ ۲۶

سورۃ رحمن کی آیت کے ذریعہ حاضرات کا ایک معروف طریقہ کتب عملیات میں مذکور ہے۔ یہ طریقہ بھی مستند اور مجرب ہے۔ سب سے پہلے عامل کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل آیت کو ہمہ کی زکوٰۃ ادا کرے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے شروعات کرے اور آیت کی تلاوت روزانہ ۲۵۰ مرتبہ کرے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۲۱ دن تک پڑھتا رہے۔ اس دوران پرہیز جمالی کرے۔ ۲۱ دے روز شیرینی تقسیم کرے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جب حاضرات کرنا چاہے تو عامل کسی تنہائی کے مقام پر پاک و صاف جگہ میں مریض اور ادرا در بچے کو بٹھائے اور نقش بچے کے ہاتھ میں تھما دے۔ خود پاک و صاف لباس پہن کر عامل آیت کی تلاوت شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں دو ٹول حاضر ہوں گے۔ ایک کا نام ہو گا تکفیل اور دوسرے کا نام ہو گا اسرافیل۔ یہ دونوں مومل عامل کی روحانی مدد کریں گے۔ عامل کے سوالوں کا جواب دیں گے اور مریض کو اثرات سے نجات دلانے میں اپنی قوت کا استعمال کریں گے۔ آیت کی زکوٰۃ اس طرح دیں۔ اور حاضرات کے وقت اس طرح پڑھیں۔

وَالْإِنْسَانُ إِنْ اسْتَطَاعَ غَشَا أَنْ تَقْدُ وَامِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَاقْدُ وَلَا تَمْنَنْ وَنَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ مُّبَآئِ لَا وَ

نقش حاضرات یہ ہے۔

اور روزانہ سفید لباس پہنے۔ انشاء اللہ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔
جب حضرات کرنی ہو تو ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل انداز سے نقش بنائے۔ پھر اس کو نئی روئی میں لپیٹ کر فقیلہ بنا کر
کورے چراغ میں جلانے۔ اور بچے اور مریض کو عامل اپنے پاس حسب قاعدہ بٹھالے۔ اور عزیمت پڑھنی شروع کرے
انشاء اللہ چند منٹ ہی میں پریوں کا لشکر حاضر ہوگا۔ اور پریوں کی ملکہ بھی حاضر ہوگی اور بات چیت کرے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳	۴۱۱	۱۱
مکرر	مکرر	مکرر

عزیمت یہ ہے۔ اَوْ اَقْرَبُ مِنْ سِجْرِ رَحْمَتِكَ اَوْ تَدْخُلُ يَهْتَ يَا بَدَّح۔
حضرات کیلئے بطور خاص یہ فقیلہ تیار کیا جاتا ہے۔ اور چراغ کی نو پر حضرات ہوتی ہے۔ اور عامل کو
مؤکلین روحانی امداد پہنچاتے ہیں۔ اس فقیلے کو جمعہ کے دن کسی نیک ساعت میں تیار کر کے رکھ لے۔
لیکن اس عمل کی پہلے زکوٰۃ ادا کر دے۔

اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۴۴ نقش روزانہ لکھے اور آٹے میں ۴۴ گولیاں بنا کر روزانہ دریا میں ڈالے ۴۴ روز
تک لگاتار یہ عمل کرے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ جب حضرات کرنا چاہے تو اسی نقش کا فقیلہ جمعہ کے دن تیار کر کے رکھ لے۔
اور حسب قاعدہ چراغ جلا کر بچے اور مریض کو چراغ کے سامنے بٹھائے۔ اور عامل یہ عزیمت پڑھنی شروع کرے۔
اَجِبْ يَا جِبْرِائِيلُ يَا مِيكَائِيلُ يَا رَفَائِيلُ يَا تَنْكِيْلُ بِبَرَكَتِ اَيْنُ نَقِشِ حَاضِرٍ شَوْحَاضِرٍ شَوْحَاضِرٍ
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۷۲	۱
۷۱	۲	۷	۱۲
۳		۹	۶
۱۰	۵	۴	۷۳

تَنْكِيْلُ

رَفَائِيلُ

حضرات آئینہ کے لئے سب سے پہلے عامل عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے زکوٰۃ
کی شروعات کرے اور روزانہ ۴۱ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھے۔ اور ۴۱ دن تک لگاتار پڑھے۔
انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ ۴۱ دے دن بچوں کو شیرینی تقسیم کر دے۔ جب حضرات کرنی ہو۔ عامل ایک آئینہ منگا کر اس پر
عطر لگائے۔ اور آئینہ بچے یا مریض کے ہاتھ میں دیدے اور آئینہ دیکھنے کی تاکید کرے اور عامل خود عزیمت پڑھنی شروع
کرے۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حضرات شروع ہو جائے گی۔ عامل حسب معمول سوال و جواب کرے۔
عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَبَادِ شَاةِ مَلِكِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بَعْنِ اَبُولَہ

ابوك اخوك ابوك ابنك نَجِيًّا نَجِيًّا خَتْمًا خَتْمًا مَيْسِرًا مَيْسِرًا اَجَلًا اَجَلًا اُحْضِرُوا اُحْضِرُوا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ
وَالْمَغَارِبِ مِنْ جَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْاَيْسَرِ بِحَقِّ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

طریقہ ۳۴ ”برائے حضرات طباق“ اس حضرات میں مؤکل گائے کے دودھ میں حاضر ہو کر جو کلام ہوتے ہیں طریقہ
زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں نوچندی اتوار کو زکوٰۃ کی شروعات کرے اور روزانہ عزیمت ۵۵ مرتبہ پڑھے۔
انشاء اللہ ۲۱ دن کے لگاتار عمل سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ روزانہ آگے پیچھے سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھتا رہے۔
زکوٰۃ کے بعد جب عامل حضرات کرنا چاہے تو تلبے کا ایک طشت لے۔ اس میں گائے کا تازہ دودھ بھر دے۔ پھر طشت کے
پاس بچے اور مریض کو بٹھا دے۔ اور عامل عزیمت کا ورد کرے۔ چند ہی منٹ میں ایک سفید ریش بزرگ نظر آئیں گے۔
جواز قبیلہ جنات ہوں گے۔ وہ عامل کے سوالوں کے جوابات دیں گے اور عامل کی مدد کریں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَسُوْرًا یَّا کُوْنُ یُوْفِّتُنَا لِنَقُوْا فَنَقُوْا لِنَقُوْا فَنَقُوْا فَنَقُوْا فَنَقُوْا فَنَقُوْا
مُوْا اُحْضِرُوْنِیْ یَا جَن۔ بحق عزیمت ہذا۔

طریقہ ۳۵ یہ حضرات بھی آئینے پر ہوتی ہے۔ سب سے پہلے عامل اس طریقہ کی زکوٰۃ ادا کرے۔ عروج ماہ میں کسی بھی
دن سے شروع کرے۔ اور روزانہ مندرجہ ذیل عزیمت ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھے
کل تعداد سو الاکھ کی پوری کرنی ہے۔ ۴۰ دے دن نمازیوں کو کھانا کھلائے اور کس بجوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ زکوٰۃ کے
بعد ۲۱ مرتبہ روزانہ عزیمت پڑھتا رہے۔ جب عامل کو حضرات کرنی ہو تو جمعہ کے دن عامل یا بدوح کا نقش آئینے پر بنائے
اور صپ قاعدہ بچے اور مریض کو اپنے پاس بٹھا کر حضرات کرے۔ آئینہ بچے کے ہاتھ میں دیدے اور عامل خود عزیمت کا
ورد شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حضرات کھل جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح

عزیمت یہ ہے۔ یَابْدُوْحُ یَا دُوْدُوْذُ بِحَقِّ یَا جَدِّ اِثْمٰیْلِ یَا رَفِیْمٰثِیْلِ یَا سَتَفِیْلِ۔

طریقہ ۳۶ اس حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ عامل سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کرے ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے اور
۴۰ دن تک لگاتار پڑھتا رہے۔ دوران چلہ کشی گوشت سے پرہیز کرے۔

عزیمت یہ ہے۔ اَنْتَ تَعْلُوْ مَا فِیْ قُلُوْبِیْہِمْ اَلْبِقَامُ لِمَقَامًا تَلِیْقًا لِّمَقَامِہِمْ۔ بحق یَابْدُوْحُ۔ زکوٰۃ کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ
اس عزیمت کو پڑھتا رہے۔ جب حضرات کرنی ہو تو مندرجہ ذیل نقش بنا کر اس کا فقیلہ بنائے اور کورے چراغ میں اس
فقیلہ پر نئی ردی چڑھا کر جلانے۔ اور سواگز نیلے رنگ کا کپڑا لیس کر اس پر ۲۱ مرتبہ مذکورہ عزیمت پڑھ کر دم کر دے اور اس
کپڑے کو بچے کے سر پر ڈال دے۔ اور چراغ جلانے کے بعد عامل عزیمت پڑھنی شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں
ایقانہ طریقاً حاضر ہوں گے۔ اور جنات اور سفلی عمل کی کاٹ کریں گے۔ نیز عامل کے سوالوں کے صحیح جوابات دیں گے۔ یہ

یہ مؤکل بہت زبردست مؤکل ہیں۔ اور ان کی قوت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔
فقیلہ والا نقش اس طرح بنے گا۔

علیقاً ملیقاً	۷۸۶	۹۵
۱	رو	۱
هو	و	حد
و	ط	حد
۹	و	بینی
علیقاً ملیقاً	لشکر فرعون	لشکر مافی قلوبہم انت تعلقہ ملیقاً

طریقہ ۳۷ اس حضرات میں، حضرات جن و آسیب مریض کے اوپر ہوتی ہے اور اس کے بعد وہ جن یا آسیب صحیح صحیح بات کرتا ہے اور عامل کی اطاعت کی غرض سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جاتا ہے۔ یہ حضرات چراغ کی نو پر ہوتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے عامل قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات کی زکوٰۃ ادا کرے۔

آیت ۱۰۱ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحْمٰنِ آیت ۱۰۱ اِنَّ الَّذِیْنَ قَتَلُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَوْ یُؤْمِنُوْنَ اَفَلَمْ عَذَابُ
جَعَلْنٰوْا لَهُمْ عَذَابًا اَلْحَرِیْقَ ۝

ان آیات کو روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے۔ چالیس روز میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ گیارہ گیارہ مرتبہ ان آیت کی تلاوت کرے۔ جب حضرات کرنی ہو۔ آیت ۱۰۱ کا نقش بنا کر فقیلہ بنائے۔ اور اس فقیلہ کو پیٹ کے کورے چراغ میں جلائے۔ بچے اور مریض کو حسب قاعدہ بٹھائے۔ اور عامل دونوں آیات کا ورد کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حضرات ہوگی۔ جن بنات خود حاضر ہوگا۔ اور معافی تلافی کرے گا۔

۷۸۹			
۱۳۹۵	۱۳۹۹	۱۳۷۳	۱۳۵۸
۱۳۷۱	۱۳۵۹	۱۳۹۳	۱۳۷۰
۱۳۹۰	۱۳۷۳	۱۳۹۷	۱۳۹۳
۱۳۹۸	۱۳۹۳	۱۳۹۱	۱۳۷۳

کر لے۔ حامل نقش لکھتے وقت قبلہ رو بیٹھے۔ نقش تیار کرنے کے بعد مذکورہ تمام چیزیں خیرات کر دے۔ اور اس کا ثواب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تمام اہل بیت اور بزرگانِ چشت کو پہنچا دے۔ جب حضرات کرنی ہو تو گول دائرے کے باہر والی عبارت کا حامل ورد کرے۔ گول دائرے میں خوشبو لگا دے۔ اور ہلکا سا اس پر حضرات والا کا جل بھی لگا دے۔ حسب قاعدہ مریض اور بچے کو بٹھا کر حضرات کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حضرات ہوگی۔ یہ حضرات بڑوں پر بھی ممکن ہے۔ لیکن بچوں پر لازماً کھل جاتی ہے۔ ۷۶

نقش اس طرح بنے گا۔

لَا هُوَ يَأْتِي عَلَى لِحَاسٍ



فَخَوَّ حَقَّ سِرِّهَا

طریقہ ۳۹ حضرات والے کا جل سے ایک آئینے پر گول دائرہ سیاہ رنگ کا بنائے۔ یا پھر ہرن کی جھلی پر گول دائرہ بنا لے۔ جب حضرات کرنی ہو۔ بچے اور مریض کو بٹھالے اور آئینہ یا جھلی بچے کے ہاتھ میں دے کر حامل مندرجہ ذیل عزیمت کا ورد شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حضرات کھل جائے گی۔ نو کلین حاضر ہو کر حامل کے سوالوں کا جواب دے گا۔ عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الرَّحِيمِ وَ جَزْمٌ مِّنْ أَرَادُوسِ هَبُونِ هَبُونِ سَامُوسِ سَلَامُكُمْ
أَلَا يَأْرِ بَحَقِّ آيَاتِكَ لَعْنَةُ قَائِكَ تَشْتَعِينُ مَا حَاضِرُ شَوْحَاضِرُ شَوْحَاضِرُ شَوْ

طریقہ ۴۰ حضرات کی سیاہی پر حامل ۳۳ مرتبہ یا کریم ستر ناہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لے۔ جب حضرات کرنی ہو۔ بچے کے ناخن پر یہ سیاہی لگائے اور حامل بچے پر یا کریم ستر ناہ پڑھ کر دم کرتا رہے۔ چند ہی منٹ میں انشاء اللہ حضرات کھل جائیگی۔

طریقہ ۴۱ مندرجہ ذیل عزیمت کو لکھ کر کاغذ کے گلاس میں پانی بھر کر ڈال دے۔ اور مریض اور بچے کو حسب قاعدہ بٹھا کر حامل عزیمت کا ورد شروع کرے۔ انشاء اللہ گلاس میں حضرات ہوگی۔ اور سوال کا جواب بچے کے کان میں آئے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ مِنْ سُلِّ لَطِيفُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ مِنْ سُلِّ كَرِيمُ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ إِلَّا هُوَ يَا سَلَامُ اسْلُومِ مِنْ سُلِّ سَلَامِ

طریقہ ۴۲ یہ حضرات مریض پر ہوتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے حامل مندرجہ ذیل عزیمت کی زکوٰۃ ادا کر کے روزانہ ۶۱ مرتبہ عصر کی نماز کے بعد پڑھے اور ۶۱ ہی روز تک پڑھے۔ آگے چھپے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ ۶۱ روز میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

جب حضرات کرنی ہو تو مندرجہ ذیل نقش کا قیلمہ بنا کر مٹی کے کورے چراغ میں نئی ردنی میں لپیٹ کر جلانے۔

اور عامل عزیمت کو پڑھ کر چراغ کی لو پر دم کرتا رہا ہے۔ اور ثابت اُرد پر پڑھ کر مریض کے مارتا رہا ہے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں ماضرات کھل جائے گی۔ اور مریض کو موکلین چراغ کی لو میں نظر آئیں گے۔ پھر عامل چاہے تو اثرات کو جلا دے یا معافی طلبی کے بعد رخصت کر دے۔ سخت سے سخت آسیب بھی گریہ و زاری کرے گا اور معافی چاہے گا۔ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ معاف کر دینے میں خیر اور عافیت ہے۔ جنات کو جلانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس میں بہت سے خطرات ہیں۔ اور آخرت کی باز پرس کا احتمال بھی ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیے کہ عہد لیکر جنات اور آسیب کو آزاد کر دینا چاہیے۔

فقیلے والہ انقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۷

مؤتم در چراغ دیوان پریای و سحران

۱	۱۲	۱۱	۸
۱۳	۷	۲	۱۴
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

سازمان اساتید معلمان ایران

الرحمة الرحا
انتظام فی قلوبهم
السلامة علیکم

و جزیلانی صحتی حاجت داری نظر بداری

مشورہ یہ ہے کہ اس بارے میں کامل احتیاط برتیں۔ اور سیلو بجائیں تو افضل ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ آؤ خضر جاؤ خضر گھر گھار کے لاؤ خضر۔ آجب یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل بحق یا بدوح میاں جانی شاہ لال بیگ حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق کر ماکر ماکر سا اوحا اوحا اوحا۔

طریقہ ۳۴ یہ ماضرات بھی چوری کی تحقیقات کے لئے کی جاتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ حسب قاعدہ عامل کسی بچے کو بٹھائے اور اس کے ہاتھ میں مندرجہ ذیل نقش تھما دے اور اس کو تاکید کر دے کہ بچہ سیاہ خانے میں دیکھتا رہے۔ عامل اس سیاہ خانے میں ماضرات کا کاجل لگا دے اور خوشبو بھی لگا دے۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھ کر بچے پر دم کرے۔ اور ارد کے ۱۹ دانوں پر ایک ایک مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کر کے رکھ لے اور اس کے بعد ایک مرتبہ عزیمت پڑھے۔ ارد کے دانے پر دم کر کے اور بچے کے سینے پر بھونک مارے۔ انشاء اللہ اور انے ختم ہونے سے پہلے پہلے ماضرات کھل جائے گی۔ بچے کو نقش کے سیاہ خانے میں چوری کرنے والا نظر آئے گا۔

نقشہ ہے۔

۲۲۲	۲۲۵	۲۲۸	۲۳۵
۲۲۷	۲۳۶	۲۳۱	۲۳۴
۲۳۷	۲۳۸	۲۳۲	۲۳۰
۲۳۲	۲۳۹	۲۳۸	۲۳۹

عزیمت ہے۔ یا عطر اٹیل بحق قل هو اللہ احد یا ہوا کیل بحق اللہ الصمد یا طاطا اٹیل بحق لویلد ولو یولد یا اٹیل
بحق ولو یکن لہ کفو احد۔

عَزِمْتُ عَلَيْكَ مَحُونٌ فَتَحُونُ حَبِيْبَكَ حَبِيْبَكَ شَفِيْعًا شَفِيْعًا عَطِيْثًا عَطِيْثًا
مُرُوْرًا سُرُوْرًا اَقْدُوْرًا اَقْدُوْرًا سَهْلًا سَهْلًا نَهْلًا نَهْلًا اَحْضَرُوْرًا مِنْ جَانِبِ الشَّارِقِ وَالْمَغَارِبِ
بِعَقِّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

طریقہ ۲۵ یہ حضرات بھی چور کیلئے کجاتی ہے۔ اصل گھی مٹی کے کورے چراغ میں ڈال کر مندرجہ ذیل نقش کا قیلہ بنا کر نئی روٹی چڑھا کر چراغ میں جلائیں۔ اور ۲ بتائیں اور ایک پھول گلاب کا چراغ کے پاس رکھیں۔ بچے کو غسل کرا کے اور پاک صاف لباس پہنا کر چراغ کے رو برو بٹھائیں۔ اور باریک کاغذ پر یہ چاروں نام لکھ کر بکتانوش، فاضل شاہ، محمد شاہ، میمون زنگی، شکر کے ساتھ بچے کو کھلا دے اور عامل مندرجہ ذیل عزیمت کا در شروع کرے۔

یا بکتانوش، یا فاضل شاہ، یا محمد شاہ، یا میمون زنگی بحق سلیمان ابن داؤد علیہا السلام چور کو چوری کئے ہوئے سامان کے ساتھ حاضر کرو۔

بکتانوش

۱۹	۲۲	۲۵	۱۲
----	----	----	----

۱۹	۲۲	۲۵	۱۲
۲۳	۱۳	۱۸	۲۲
۱۴	۲۷	۲۰	۱۷
۲۱	۱۶	۱۵	۲۶

بعق سليمان ابن داود عليها السلام

نقش کو ۴ ماہ کے اندر اندر سوال لکھ کی تعداد میں لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالا جائے۔ زکوٰۃ کے بعد جب عمل کرنا چاہیں تو اس نقش کو بنائیں اور ۱۶ دے خانے میں اپنا سوال لکھیں۔ سوال کا خانہ بڑا بنائیں۔ اور نیچے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ صبح کو سوال کے نیچے جواب مل جائے گا۔ نقش کتنا بھی بڑا بنا سکتے ہیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۴	۲۰
۱۱	سوال	۱۷	۱۳
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

طریقہ ۴۹ اس حضرات میں نظر کچھ نہیں آئے گا۔ بلکہ جن اور آسیب یا جادو جو مریض پر مسلط ہوں گے مریض پر حاضر ہو کر خود ہی کلام کریں گے۔ اور عامل کے سوالوں کے جوابات دیں گے۔ عامل شہد کی ۲ مکھیاں پکڑ کر لائے۔ ہر ایک مکھی پر خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ ۱۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دے۔ پھر اس کے بعد ان مکھیوں کو نئی روٹی میں لپیٹ کر ایک پتی بنالے۔ اور حسب قاعدہ زیتون کے تیل میں اس پتی کو جلا کر کاجل بنالے۔ یہ کاجل عامل جب بھی کسی آسیب زدہ شخص کے لگائے گا، آسیب فوراً حاضر ہو کر عامل سے بات چیت کریگا۔ آسیب کے علاوہ جو چیز بھی مریض پر مسلط ہوگی حاضر ہو کر بات کرے گی۔

طریقہ ۵۰ اس عزیمت کو کتاب یا چنبیلی کے پھول پر ۳ مرتبہ دم کر کے آسیب زدہ کو سگھائے۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہو کر محو کلام ہوگا۔

عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَالْمَلِكِ الْقَدِيمِ وَالْقَسَاطِ الْمُسْتَقِيمِ اَرْسَلِ الْيَزْيَاجَ وَبَا خَالِقِ الْاَصْبَاجِ وَبَابِغِ الْاَوَاحِ وَيَا وَجِدَ الْقَبَاحِ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَرْحَمَنُ يَا اَرْحَمِيًّا اَحَدًا يَامَعْدُ يَا فَرْدًا يَدُوُّ اَگر تیرا بی بی حق تو رویت و موسیٰ و اگر معنی بحق زبور و داؤد و اگر گید یا بی بی بحق ان جیل و عیسیٰ و اگر مسلمان بحق فرقان حنید و محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بحق جبرائیل میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و بحق عزیمت و جلالی و خلد و دنی حاضر شو و حاضر شو و حاضر شو۔

اگر اس کے بعد بھی آسیب حاضر نہ ہو تو ان ہی پھولوں پر یہ عزیمت سات مرتبہ دم کر کے سگھائیں۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہوگا۔

يَا جَبَّارُ بَعْبُوتِ بِالْجَبْرِوتِ وَالْجَبْرِوتِ فِي جَبْرِوتِ يَا جَبَّارُوتِ يَا جَبَّارُوتِ۔

طریقہ ۵۱ آسیب کو برسر مریض حاضر کرنے کیلئے یہ طریقہ بھی تیر بہدف ہے۔ عامل مریض کو دائرۂ حصار میں بٹھا کر اور خود اپنا حصار کر کے یہ عزیمت ۳ مرتبہ پڑھے۔ عزیمت عَلَیْکُمْ بَعْرَۃُ اللّٰهِ قُدْرَۃُ اللّٰهِ وَ سُلْطَانُ اللّٰهِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَبِحَقِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمْ وَ سَلَامٌ وَبِحَقِّ اٰہِیَا وَ اَسْرَہِیَا الْعِجْلُ الْعِجْلُ السَّاعِدُ السَّاعِدُ الْوَحَا الْوَحَا الْاَنَ بِحَقِّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤْدَ عَلَیْہَا السَّلَامُ الْعِجْلُ الْعِجْلُ الْعِجْلُ یَا جَبَّارُ یَا جَبَّارُ تُوْمَرْتِہِ کہے۔

طریقہ ۵۳

”چور“ کی شناخت اور تحقیق کیلئے ایک نادر عمل، طریقہ اس کا یہ ہے کہ مندرجہ ذیل طلسم کو ۳۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جب حاضرات کرنی ہو، عامل ایک بچے کی سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر حاضرات والی سیاہی لگائیں۔ اور ۹ مرتبہ طلسم پڑھ کر بچے کے اوپر دم کر دے۔ انشاء اللہ بچے کی ہتھیلی پر چور کی شکل ابھر جائے گی۔

طریقہ ۵۴

جتنے لوگوں پر چوری کا شبہ ہو۔ اتنے ہی کاغذ کے ٹکڑوں پر مذکورہ طلسم لکھ کر کسی ایک فرد کا نام لکھیں دوسرے کاغذ پر طلسم لکھ کر دوسرے فرد کا نام لکھیں۔ اسی طرح جتنے لوگ ہوں سب کے نام لکھ کر ان کاغذ کو جلا کر راکھ بنالیں۔ بڑے بڑے کاغذ پر لکھیں۔ جب یہ راکھ تیار ہو جائے تو اس کو چوبلیے کی راکھ میں ملا کر مذکورہ طلسم ۹ مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔ اور جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہے ان کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر راکھ ملیں۔ جس نے چوری کی ہوگی اس کی ہتھیلی پر اس کا نام ابھر جائے گا۔ راکھ ملنے کے بعد ایک منٹ انتظار کریں۔

نوٹ: ہم واضح کر چکے ہیں کہ اس طرح کے عملیات سے خود کو محفوظ رکھیں تو بہتر ہے۔ کیوں کہ اس میں پردہ دری ہے۔ اور اس پردہ دری سے فتنہ و فساد کا احتمال ہے۔

طریقہ ۵۵

سحر و جادو کی حاضری کے لئے ایک زبردست عمل نقل کیا جا رہا ہے جو ایک مخفی اور پراسرار قوت کا شاہکار ہے اور علوم مخفیہ کا ایک نادر تحفہ ہے۔ جو دیکھا جائے تو لاکھوں روپے کی چیز ہے۔ اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس میں کسی طرح کی زکوٰۃ اور چلہ کشی کی ضرورت نہیں ہے البتہ عامل کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی قوت ارادی مضبوط ہو اور اس کے خیالات مستحکم ہوں۔ اور وہ دوسری قسم کی حاضرات کا عامل ہو۔ اس عمل میں جب عامل دوران عمل طلسم کا درد شروع کرتا ہے تو جادو اور سحر جل کر اور بھسم ہو کر مریض کے جسم سے خفاک مسان کی صورت میں خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے۔ اور مریض چند ہی منٹوں میں سفل جادو کی خوشی سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

اس عمل میں سب سے پہلے عامل ایک طلسم پڑھ کر مریض کو سلا دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کو بے ہوش کر دیتا ہے۔ عامل کو چاہیے کہ بے ہوشی طاری کرنے والی عبارت پڑھنے سے پہلے ۱۱ مرتبہ حصار والی عبارت پڑھ کر اپنا حصار کر لے اس کے بعد بے ہوش کرنے والی عبارت ایک سو دس مرتبہ پڑھ کر مریض کے اوپر سر سے پاؤں تک پھونک مارے۔ اس وقت مریض کو ایسا محسوس ہوگا جیسے اس کو بخار چڑھ رہا ہے اس کا جسم کانپنے لگے گا اور تھوڑی دیر کے بعد مریض بے ہوش ہو جائیگا۔ اس کے بعد عامل جب اس کو اس کا نام لیس کر پکارے گا تو وہ اس طرح بولے گا جس طرح باہوش لوگ بولتے ہیں یہ عامل کے ہر سوال کا جواب دے گا۔ حالانکہ بظاہر وہ بے ہوش ہوگا۔ عامل اس سے پوچھ سکتا ہے کہ یہ جادو کس طرح کا ہے؟ جادو کس نے کرایا ہے؟ جادو کی مدت کتنی ہے؟ جادو کو باطل کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اس طرح تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد عامل بے ہوش میں آنیوالی عبارت ۳۰ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے تو مریض بے ہوش میں آجائے گا عامل مریض کو ہوش میں لانے کے بعد اس کو اپنے سامنے کھڑا کر دے اور ایک چھری پر ذیل کا عمل پڑھ کر تین تین مرتبہ پڑھ کر چھری پر دم کرے پھر اس چھری کو مریض کے سر سے پر کھینچ کر اوتا مارا در زمین پر ایک لکیر سامنے سے اپنی طرف کو کھینچے۔ اس طرح تین

طریقہ ۵۷

حاضرات کا ایک آسان عمل تحریر کیا جاتا ہے۔ ایک آئینہ کسی خلوت کے مقام پر دیوار میں لگائیں۔ اس طرح کہ بیٹھنے کے بعد آپ کو صاف طور پر اپنی شکل اس میں نظر آتی ہے۔ ۳۱ دن تک روزانہ صرف ۱۲ مرتبہ آئینہ کی طرف دیکھ کر یا بزدوخ دیا لطیف پڑھا کریں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ کوشش کریں کہ دوران پڑھائی ہلک نہ جھپکے۔ ۳۱ دن میں حاضرات ہوگی۔ اس کے بعد جس رات بھی یہ عمل کریں گے۔ انشاء اللہ اسی رات حاضرات ہو جایا کرے گی۔

طریقہ ۵۸

چینی کے پیالے میں سیاہی حاضرات دالی ڈال کر ۳ مرتبہ درود براہیم پڑھیں۔ اور ۳ بار عزیمت پڑھیں انشاء اللہ پیالے میں حاضرات ہوگی

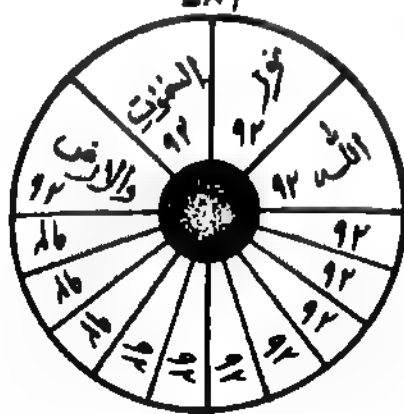
عزیمت یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ بِمَعْشَرَ الْفِتَنِ وَالْأَرْوَاحِ بِحَقِّ حَضْرَتِ سَيِّدِ الْاَوْْدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَخْضَرُوْا اَخْضَرُوْا اَيَا قَوْمِ حَاضِرَاتِ حَاضِرِ شَوْجِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ مَا بَدَحْتَنِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

طریقہ ۵۹

کاغذ کے چار ٹکڑوں پر یہ عبارت لکھو۔ فرعون، قارون، ہامان ابوجہم شیطان، نمرود، شداد، ابلیس، سوتے وقت پلنگ یا تخت کے ہر پائے کے نیچے ایک ٹکڑا دبا دو۔ صبح کو اٹھ کر انہیں روزانہ جلادیا کرو۔ چند روز میں حاضرات خواب میں شروع ہو جائے گی۔ اس کے بعد جس دن بھی یہ عمل کیا جائے گا اسی دن حاضری ہوگی جس سوال کا جواب درکار ہو وہ بھی لکھ کر ان ٹکڑوں کے ساتھ دبا دیا جائے۔ انشاء اللہ خواب میں سو فیصد صحیح جواب ملے گا۔ کسی پر ہنر اور زکوٰۃ کی ضرورت نہیں۔ جب تک حاضرات نہ ہو روزانہ اس عمل کو جاری رکھیں۔

طریقہ ۶۰

کسی خلوت کے مقام پر حسب قاعدہ حاضرات کا اہتمام کریں۔ اور دو تیز خوشبو کی اگر بتی جلائیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کسی موٹے کاغذ پر بنا کر پچھلے ہاتھ میں تھما دیں۔ عامل اَللّٰهُمَّ نُوِّرْ السَّمُوٰتِ وَالْاَرْضِ ۷۲ مرتبہ پڑھ کر پچھلے پردہ کر دے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ کے بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔



طریقہ ۶۱

محرابی خرگوش کا لے رنگ کا حاصل کریں۔ اگر شکار اتوار کے دن سورج غروب ہونے سے پہلے کر لیں تو بہتر ہے۔ ذبح کرتے وقت اپنا سایہ اس پر نہ پڑنے دیں۔ اس کا خون کسی برتن میں جمع کر لیں۔ اور اس کو خشک کر لیں پھر اس میں زیتون کا تیل ملا کر کاجل بنالیں۔ جب حاضرات کرنی ہو تو یہی کاجل کسی بچے کی آنکھوں میں لگائیں۔ اور یہی کاجل اس بچے کے ہاتھ کے انگوٹھے پر لگائیں۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات ہوگی۔ اور سوال جواب

کا سلسلہ شروع ہو گا۔ اس حضرات میں کچھ بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

طریقہ ۶۲

یہ حضرات بہت قیمتی حضرات ہیں۔ بعض حضرات اکابرین نے اس کو ”سرتاج الحاضرات“ کا نام دیا ہے۔ یہ حضرات ہرے جواہرات سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔ جس عامل کو اس حضرات کی کامیابیاں نصیب جائیں اس کی خوش نصیبی میں کوئی کمال نہیں ہو سکتا۔ یہ حضرات بچوں پر نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ معمول عامل نہ ہو۔ اگر معمول بذات خود بھی عامل ہو گا اور کسی بھی طرح کی حضرات کر چکا ہو گا تو اس پر بھی یہ حضرات نہیں کھلے گی۔ اس لئے غور کی ہے کہ عامل اس حضرات کے لئے ایسے معمول کا انتخاب کرے جو بالغ ہو اور عامل نہ ہو۔

طریقہ اس حضرات کا یہ ہے کہ ایک چھینی کی سفید رنگ کی پلیٹ لے اور اس میں سرخ موم کی موم بتی روشن کرے۔ پلیٹ میں سات گلاب جاسن اور سات عدد گلاب کے سرخ پھول رکھ دے۔ اور عامل اپنا رخ اس حضرات میں مشرق کی کر لے۔ اور اپنی پشت مغرب کی طرف کر کے بیٹھ جائے۔ معمول کا رخ مغرب کی طرف رہے گا۔ کمرے میں ہوا وغیرہ نہ ہو۔ تاکہ موم بتی کی لوسیدگی نہ رہے۔ اس کے بعد عامل ۳۱ مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرے۔ اور معمول کو تاکید کر دے کہ موم بتی کی لومیں دیکھتا رہے۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

عمل کے دوران جب حضرات کھلے گی۔ سب سے پہلے دجن شہنشاہ معظم کی سواری کے ساتھ حاضر ہوں گے۔ عامل معمول کے ذریعہ انہیں سلام کرے۔ جب جواب مل جائے تو حضرات کا مقصد بتائے۔ انشاء اللہ وہ ہر سوال کا جواب دیں گے۔ اور مقصد حضرات کی تکمیل کریں گے۔ مقصد پورا ہونے پر عامل ان کا شکریہ ادا کرے۔ اور عمل کے بعد سوا کلوش شریعتی پر آیت کریمہ ۱۱ مرتبہ دم کر کے بچوں کو تقسیم کر دے۔ ہر بار حاضری کے بعد عامل شریعتی اسی طرح تقسیم کرے۔ عمل کے بعد گلاب جاسن اور گلاب کے پھول اور موم بتی کسی دریا میں ڈال دے۔ ان چیزوں کو دوسری حضرات میں استعمال کرے۔ اور اس حضرات کو ۲۴ گھنٹے میں ایک مرتبہ سے زیادہ نہ کرے۔

طریقہ ۶۳

اب ہم حضرات کے دو ایسے طریقے درج کر رہے ہیں جو روحانی علیات کی دنیا کا خصوصی خزانہ ہیں۔ اور جنہیں لاکھوں روپے لیسکر بھی عالمین کسی کو عطا نہیں کر سکتے۔ لیکن چوں کہ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جو کچھ ہم جانتے ہیں اور جو کچھ ہم آزمائے ہیں وہ سب ”منم خانہ علیات“ کے قارئین کو عطا کریں گے۔ اس لئے ہر روز سے پردہ ہٹانا ہمارے فرائض میں داخل ہو گیا ہے۔

یہ طریقہ جواب ہم نقل کر رہے ہیں۔ یہ سمرنم کی قسم سے ہے اور اس کے ذریعہ عامل کو حیرتناک معلومات فراہم ہوتی ہیں۔ اس طریقے کا طریقہ زکوٰۃ یہ ہے۔ عامل کو مندرجہ ذیل نقش جو سورۃ کوثر کا نقش ہے کل ۵۴، ۲ مرتبہ لکھنا ہے۔ عامل ایک دن میں جتنے چاہے لکھے۔ یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ البتہ ۵۴، ۲ کی تعداد اس کو پوری کرنی ہے۔ وہ یہ تعداد ایک ہفتے میں، دس دن میں، بیس دن میں یا چالیس دن میں یا اس سے بھی زائد دنوں میں وہ پوری کر سکتا ہے۔ افضل یہ ہے کہ روزانہ کی تعداد ایک جیسی رہے۔ مثلاً ۲۵ نقش روزانہ یا ۱۰ نقش روزانہ یا ۵۰ نقش روزانہ لکھے۔ ایسا نہ کرے کہ کسی دن دس نقش لکھ لئے اور کسی دن سو لکھ ڈالے۔ روز کی تعداد تقریباً ایک جیسی رہے تو اس سے عمل کی قوت

بڑھ جاتی ہے۔ نقش لکھنے کے بعد عامل نقش اپنے سامنے رکھے۔ اور نو مرتبہ سورۃ کوثر کی تلاوت اس طرح کرے کہ ایک مرتبہ سورۃ کوثر بڑھ کر نو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

یاخذ امر سوگ کوثر حاضر شو حاضر شو حاضر شو بقی سورۃ کوثر۔ ۹ مرتبہ تلاوت کرنے کے بعد نقش پر دم کر دیں۔ اور پھر اس کو بند کر دیں۔ پھر ان کی گولی بنا کر آٹے میں بند کر کے کسی تالاب میں ڈال آئیں۔ اگر روزانہ تالاب میں ڈالنا ممکن نہ ہو تو ۳ دن میں ضرور ڈالیں۔

زکوٰۃ کی کل تعداد پوری کرنے کے بعد تازہ زندگی عامل کو ۹ نقش روزانہ لکھنے ہوں گے۔ اور ہر نقش پر ۹ مرتبہ سورۃ کوثر مذکورہ قاعدے کے مطابق پڑھنی ہوگی۔ اس کے بعد ان نقش کو روزانہ یا پھر ایک مہینے میں ایک مرتبہ کسی دریا میں آٹے میں گولیاں بنا کر ڈالنا ہوگا۔ اس حضرات میں اگر اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی حاصل ہو جائے تو یہ حضرات ایک دن میں عامل ۹ مرتبہ کر سکتا ہے۔ یہ حضرات بچے اور بڑے سبھی پر کی جاسکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ حضرات کسی عاقل بالغ مرد پر کی جائے۔ بچے اور عورت پر نہ کی جائے۔

حضرات کا طریقہ یہ ہے۔ مذکورہ نقش حسب قاعدہ تیار کر کے رکھ لیں۔ جب حضرات کرنی ہو اس نقش کو کسی بالغ انسان کے سر پر رکھ کر کوئی پتی باندھ دیں۔ اور اس کو بٹھا کر اس پر چادر ڈال دیں۔ اس کے بعد سورۃ کوثر پڑھنا شروع کریں۔ بالکل اسی طرح پڑھیں جس طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت پڑھی تھی۔ یعنی ایک مرتبہ سورۃ کی تلاوت اور نو مرتبہ عزیمت اسی طرح سورۃ کوثر کی تلاوت نو مرتبہ کریں۔ اور ہر مرتبہ پڑھ کر معمول پر دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ اسی دوران حضرات کھل جائیگی۔ خدا خواستہ نہ کھلے تو اسی طرح نو مرتبہ تلاوت پھر کر لیں۔ اکثر پہلے ہی نو مرتبہ میں حضرات کھل جاتی ہے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ ۲۷ مرتبہ کی تلاوت کھل جاتی ہے۔ اور عجیب و غریب معلومات اس حضرات کے ذریعہ ہوتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ایک نقش سے ایک مرتبہ حضرات ہوتی ہے۔ اور زکوٰۃ کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرنی چاہیے۔ اگر ایسی نوچندی جمعرات نصیب ہو جائے جس کے بعد ۱۴ دنوں تک قمر عقرب میں نہ ہو تو کیا ہی کہنے۔ ورنہ کسی بھی ایسی نوچندی جمعرات سے کریں جو قمر در عقرب سے محفوظ ہو۔

دوران زکوٰۃ رجال الغیب کا خیال رکھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی مکمل تنہائی میں کریں۔ دوران نقش نویسی اور تلاوت کے وقت اگر بتی جلائیں۔ زکوٰۃ کے دوران پر ہیز جلائی کریں۔ انشاء اللہ ان شرائط کا خیال رکھنے سے غیر معمولی روحانی دولت عامل کو نصیب ہوگی۔

سورۃ کوثر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۹	۶۹۲	۶۹۵	۶۸۱
۶۹۴	۶۸۲	۶۸۸	۶۹۳
۶۸۳	۶۹۷	۶۹۰	۶۸۷
۶۹۱	۶۸۶	۶۸۴	۶۹۶

طریقہ ۶۴

یہ طریقہ بالکل طریقہ ۶۳ کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہ سورہ کوثر کا نقش تھا۔ اور اس میں حاضرات سورہ اخلاص کے نقش کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پہلے والے طریقے میں سورہ کوثر کا نقش ۲۷۵۲ مرتبہ لکھ کر زکوٰۃ ادا کرنی تھی۔ اور نقش لکھنے کے بعد اس پر سورہ کوثر اس طرح پڑھنی تھی۔ اور ایک مرتبہ کی تلاوت کے بعد سورہ عزیمت پڑھ کر نقش پر دم کرنا تھا۔ اس طریقے میں نقش لکھنے کی کل تعداد ۱۰۰۲ مرتبہ ہے۔ اب یہ عامل کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اس تعداد کو کتنی مدت میں پوری کرتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ نوچند ہی جمعرات سے زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ اور ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے۔ جن کی وضاحت پچھلے طریقے میں کی گئی ہے۔

اس طریقے میں نقش لکھنے کے بعد سورہ کوثر کی تلاوت ۳ مرتبہ کرنی ہے۔ ایک مرتبہ سورہ کی تلاوت کرنے کے بعد ۲ مرتبہ عزیمت پڑھنی ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ یا خذ اٰو سورۃ اخلاص حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ اخلاص
طریقہ حاضرات بالکل طریقہ ۶۳ جیسا ہے۔ فرق صرف تعداد اور سورہ کی تلاوت کا رہے گا۔ نقش وغیرہ بالکل طریقہ ۶۳ کی طرح استعمال ہوگا۔ انشاء اللہ حاضرات کم سے کم تین مرتبہ میں درجہ زیادہ سے زیادہ ۹ مرتبہ کھل جائے گی۔ سورہ اخلاص کا نقش یہ ہے۔

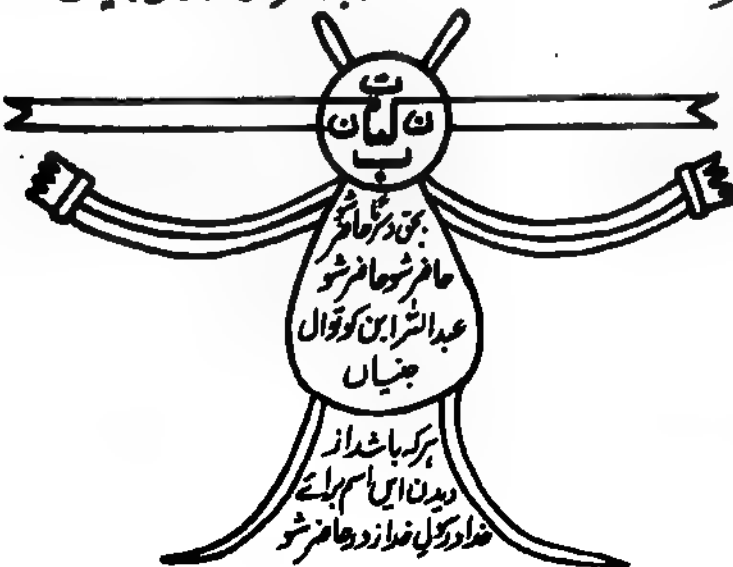
۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۳	۲۴۹	۲۵۳
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

مندرجہ ذیل نقش جن، بھوت، چڑیل اور ارواح خبیثہ کو حاضر کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ عامل کو چاہئے کہ جب کسی مریض پر حاضرات کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل نقش دو عدد تیار کرے۔ ایک نقش کا قیلم بنائے

طریقہ ۶۵

اور دوسرا نقش مریض کے ہاتھ میں دے یا کسی گتے پر چپکا کر مریض کے سامنے رکھ دے۔ اور عبداللہ ابن کو تو ال جنیاں کی جگہ عطر لگا دے۔ اور مریض کو تاکید کر دے کہ اسی جگہ نظریں جھلنے رکھے۔ انشاء اللہ آسیب حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا۔ اس وقت عامل اس سے واپس جانے کا اور پھر نہ آنے کا عہد لے لے۔ انشاء اللہ جو بھی بلا ہوگی وہ یہ عہد کرے گی کہ آئندہ وہ مریض کو پریشان نہیں کرے گی۔ اگر شیشے میں حاضرات دیکھنا چاہیں تو نقش کے برابر میں شیشہ رکھ لیں۔ شیشے میں حاضرات ہوگی اور مریض کو عجیب غریب مشاہدات ہوں گے۔ نقش اس طرح بنائیں۔



نوٹ:- یہ نقش روحانی عملیات کی قدیم کتب میں اسی طرح درج ہے۔ اور تجربات کی کسوٹی پر بفضل مالک دو جہاں پورا اترتا ہے اور صحیح معلومات اس کے ذریعہ فراہم ہوتی ہیں۔

طریقہ ۶۶ ہر قسم کی باتیں معلوم کرنے کیلئے یہ طریقہ تیرہ ہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر بیٹھ کر باد صوبہ اذن تک ۱۰ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھے۔

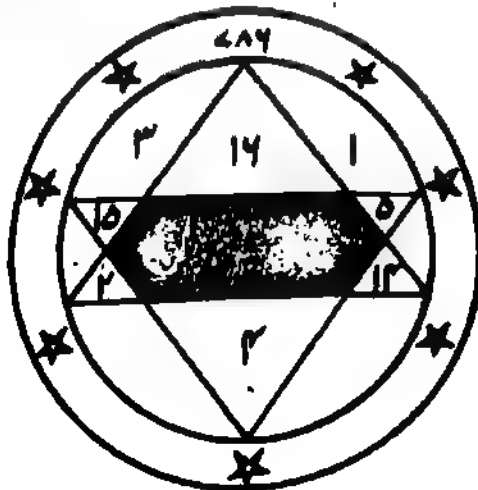
عَزَّمْتُ عَلَيْكَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَبِيَّ ذَا لِي وَذَا لِي نَبِيَّ ذَا لِي وَذَا لِي نَبِيَّ ذَا لِي وَذَا لِي نَبِيَّ ذَا لِي وَذَا لِي نَبِيَّ ذَا لِي
السَّلَامُ بِحَقِّ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ هَارُوتَ وَكَافُرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ يَاقُوتَ خَاضِرِ يَابَا خَاضِرِ يَابَا خَاضِرِ يَابَا

سترہ روز کے بعد جس کام کے لئے بھی یہ عزیمت خلوت میں ۱۰ مرتبہ پڑھے گا۔ تو قلب پر احوال منکشف ہوں گے۔ اگر پانی کا گلاس ہاتھ میں لیکر پڑھے گا تو گلاس میں تمام احوال انشاء اللہ منکشف ہوں گے۔

طریقہ ۶۷ مندرجہ ذیل نقش روزانہ بیس عدد لکھے اور ہر ایک نقش پر مندرجہ ذیل عزیمت بیس مرتبہ پڑھے کہ دم کر کے نقش کو بند کر دے اور آٹے میں گولی بنا کر رکھ لے۔ ۲۰ گولیاں سوا کلو آٹے کی بنائے۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے ان گولیوں کو دریا میں ڈال دے۔ اس عمل کو لگاتار ۲۰ دن تک کرے روزانہ گولیاں ڈالنا ممکن نہ ہو تو پانچوے دن ڈالے۔ ۲۰ دن میں ۴ مرتبہ ان گولیوں کو دریا میں ڈالے۔ لیکن آٹے میں گولیاں روز کے روز بنا کر رکھ لیا کرے۔

طریقہ ماضرات یہ ہے۔ مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے رکھ لے اور جہاں کالی سیاہی ہے۔ وہاں عطر لگا کر معمول کے ہاتھ میں نقش تھما دے۔ اور عامل عزیمت کو ۲۰ مرتبہ پڑھے کہ معمول پر دم کر دے۔ انشاء اللہ ماضرات کھل جائے گی۔ عامل خود بھی ماضرات کا مشاہدہ کرے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ یَا بَدُّ فُحٍّ تَبَدُّ دُحَّتْ مِّنَ الْبَدِّ دُحٌّ فِي الْبَدِّ دُحٌّ بَدُّ دُحْلَاقَ یَا بَدُّ فُحٍّ۔
نقش یہ ہے۔



طریقہ ۶۸ مندرجہ ذیل نقش چھ انچ چوڑے اور چھ انچ لمبے کاغذ پر بنا کر کسی موٹے گتے پر اس کو چپکالیں اور اپنے سے ۳ فٹ دور رکھ کر سات سواٹھا دن مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ۔ آگے

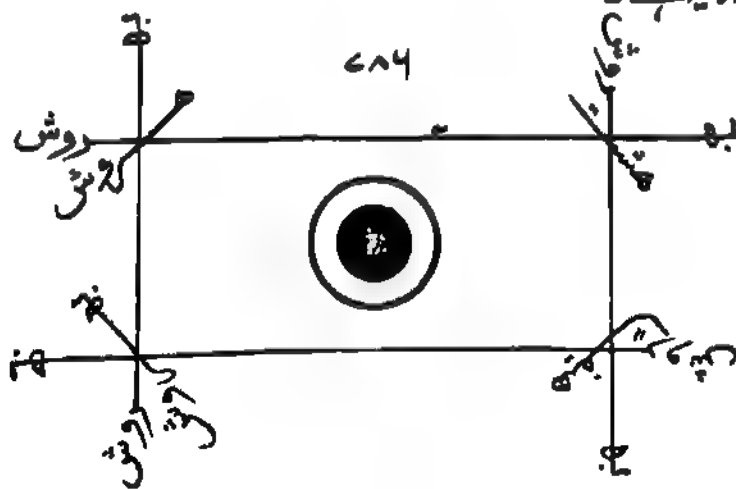
جابرائیلؑ	۷۸۶	میکائیلؑ
۳۸۲		۱۱۲
اسرافیلؑ	۳۱۶	عزرائیلؑ

طریقہ ۱ چالیس دن تک ۴ مرتبہ روزانہ یہ عزیمت پڑھے۔ "سحر گلاب بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام" اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ انشاء اللہ رکوع ادا ہوگی۔

جب حاضرات کرنی ہو تو ایک کاغذ پر اپنا سوال لکھ کر عامل اس کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ دے۔ اور اکتالیس مرتبہ سحر گلاب بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام پڑھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں اگر سحر گلاب عامل کے سوال کا جواب لکھوائیگی۔ اگر عامل کی روحانیت بڑھی ہوئی ہو تو سحر گلاب عامل کو بیدار کر کے حقیقت میں سوال کا جواب تحریر کرائے گی۔ عجیب و غریب عمل ہے۔ اور ایک راز ہے جو سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔ جن ماہرین نے اس کی نشاندہی کی ہے اللہ ان پر اپنا فضل فرمائے۔ ایک پیالہ چینی کا لیکر اس میں مندرجہ ذیل نقش کالی روشنائی سے لکھ دیں۔ پیالے کو پسے ہوئے نمک کے ڈھیر میں رکھیں۔ اور پیالے میں پانی بھر دیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت چار مرتبہ پڑھ کر پیالے پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ حاضرات کھل جائے گی۔ اور عامل کو بذات خود مشاہدات ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بِهَرُوشِ بِهَرُوشِ هَيْفَا هَيْفَا هَشْتِ هَشْتِ هَرُوشِ هَرُوشِ وَ مَنْ تَزِيغُ مِنْهُوَ عَنْ أَمْرِ نَذَرْتُهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ أَلَوْحًا أَلَوْحًا الْعَجَلِ الْعَجَلِ السَّاعَةِ السَّاعَةِ السَّاعَةِ۔

جو نقش پیالے پر بنے گا وہ یہ ہے۔



طریقہ ۲ سورج گرہن کے وقت آٹھ دھاتوں کی ایک انگوٹھی تیار کرائیں جس میں (۱) تانبہ ایک ماشہ (۲) پتیل ایک ماشہ (۳) جست ایک ماشہ (۴) سککے ایک ماشہ (۵) قلعی ایک ماشہ (۶) چاندی ۳ ماشہ (۷) لوہا ایک ماشہ (۸) پتلور ایک ماشہ کسی بھی سارے تمام دھاتیں گلو اگر سورج گرہن کے وقت اپنے ناپ کی انگوٹھی تیار کرالیں۔ اس کے بعد نیکینے والی خالی جگہ میں تھوڑا سا گندہ بہر دزہ اور تھوڑی سی چڑا لاکھ بگھلا کر بھر دیں۔

جب حاضرات کرنی ہو انگوٹھی پر تھوڑا سا حاضرات کا کاجل لگائیں۔ اور تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور گیارہ مرتبہ

طریقہ ۷۷ دس سال سے کم عمر کے بچے کے انگلیوں کے ناخن پر حضرات کا کاجل لگادیں۔ پھر اس پر خوشبو لگادیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش انگلیوں پر اور شہادت کی انگلی کے درمیان رکھ دیں۔ اور بچے کو تاکید کر دیں کہ وہ ناخن پر دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حضرات ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰

ح ۱۳۰

ح ۱۲۰

طریقہ ۷۸ بچے کے ناخن پر حضرات کا کاجل لگادیں۔ پھر اس پر مزید کالی روشنائی لگا کر پورا ناخن خوب کالا کر دیں۔ جب خشک ہو جائے تو عطر لگادیں اور حسب قاعدہ حضرات کا اہتمام کر کے مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر بچے پر دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تھوڑی دیر میں بچے کو سبز میدان نظر آئے گا۔ عامل بچے سے کہے کہ جھاڑ دکش کو بلانے۔ پھر بادشاہ کو حاضر کرنے کو کہے۔ جب بادشاہ آجائے تو عامل بچے کے ذریعہ سلام کرے۔ اور اپنا مدعا بیان کرے۔ انشاء اللہ تمام سوالات کا تسلی بخش جواب ملے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ احضر ولا احضر و یا صاحب الجنت والانس بحق حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلاۃ حاضر شو حاضر شو
حاضر شو العجل العجل العجل الساعه الساعه الساعه الوحا الوحا الوحا۔

طریقہ ۷۹ عروج ماہ میں اس عمل کی زکوٰۃ ایک ہفتے میں مکمل ہو جاتی ہے اور ترک جلالی بھی ایک ہفتے تک ضروری ہے۔ بعد نماز عشاء ۳۱۲ مرتبہ روزانہ پڑھنا ہے۔ دوران پڑھائی اگر بتیان جلائیں اور سفید کپڑے پہن لیں۔ کمرے میں نہ کوئی دوسرا فرد موجود ہو نہ ساز و سامان موجود ہو۔ اس عمل سے متعلق کسی سے کوئی ذکر نہ کرے۔ منہ پڑھائی کے وقت قبلہ کی طرف ہو۔ پہلے اور ساتویں دن عمل کی تعداد پوری کر کے اس کا ثواب اصحاب بدر کو پہنچادیں۔ کچھ مٹھائی ایصالِ ثواب کی غرض سے بچوں کو کھلا دیا کریں۔ اور کچھ حصہ اس کا خود بھی کھا لیا کریں۔ سات دن میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اب زکوٰۃ ادا کر نیوالا اس عمل کا عامل ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ سات مرتبہ اس عمل کو پڑھنا عامل کے لئے ضروری ہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ جب حضرات کرنی ہو تو کسی بچے کو نہلا کر صاف ستھرا اور پاک لباس پہنا کر کسی میٹھی چیز کو برائے ایصالِ ثواب بچوں میں تقسیم کر دیں۔ اور اس کا ثواب اصحاب بدر کو پہنچادیں۔ اور کاجل حضرات کا بچے کے ناخن پر لگادیں۔ اور مندرجہ ذیل عمل پڑھنا شروع کریں۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حضرات کھل جائے گی۔ اور مولکین ہر طرح کے سوالات کا جواب دیں گے۔ جب مؤکل عامل سے مانوس ہو جائے ہیں تو عامل کے کانوں میں بھی ان کی آواز آنے لگتی ہے۔ شروع میں بچوں کے کانوں میں آواز آئے گی۔

عمل یہ ہے۔ عَزَّمْتُ عَلَيْكَ أَجَبَ يَا طَائِلُ سَامِعًا مُطِيعًا بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبْنِيكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْغَالِبِينَ
وَبِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

حاضرات کی دنیا

رکھیں۔ بعد حاضرات برنی بچوں میں تقسیم کر دیں۔

حاضرات گرفتاری چور اپنے سر ہانے رکھ کر سوجائے تو چور کو خواب میں دیکھے گا۔

دوسرا طریقہ حاضرات کا یہ ہے کہ اس نقش میں جہاں ہم نے سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور سات سے بارہ سال کے بچے کو اس سیاہ نشان میں دیکھنے کو کہیں اور آپ دعا ملے آیت بچے پر لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ دعا پس مرتبہ پڑھ کر بھولیں۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو چور کی شکل صاف و واضح نظر آجائے گی۔ اور بچہ چور کا تمام علیہ و احوال بتا دے گا۔

(نقش حاضرات گرفتاری چور)

یا عبد ایل ۷۸۶ یا عبد ایل

۸	۱۱	۱۳۰	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۹	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

یا اسرافیل بَعَثْ يَابُدُّوْخُ يَابُدُّوْخُ چور حاضر ہو یا عبد ایل

حاضرات کلمہ طیبہ حاضرات ۷۸۶ سال کے لڑکا، لڑکی پر ہوتی ہے۔ لڑکا یا لڑکی اپنے روبرو بٹھاؤ

اور اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہو۔ جب وہ آنکھیں بند کر لے۔ تو عامل خود یہ عمل ایک بار پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور دس بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ بچے پر دم کر کے عامل بچے سے یہ الفاظ تین مرتبہ کہلوائے۔

”اے اللہ اپنے نور کا اندھیرے میں اجالا کر“ پھر چند ثانیے

حاضرات سحر و تشخیص الامراض اگر کسی پر سحر و جادو یا کسی بیماری کا پچانا منظور ہو کہ کیا غفلت ہے جیسی تعلیم ہو رہی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَقَمْتُ عَلَيْكُمْ بِأَمْعَسَرَ الْجَنِّ وَالْأَرْوَاحِ بِالشَّيَاطِينِ أَحْضَرُوا يَا أَصْحَابَ الْجَنِّ وَالشَّيَاطِينِ يَا أَصْحَابَ السَّحَرِ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ما جو کہ کہ آسیب جن و پری ریو و بھوت و چڑیل و خبیث و سحر و جادو ہر بلا کہ موجود ہو اس فلاں شخص کے بیٹے فلاں کے بدن پر سلا ہوا ہے اور آزار پہنچاتا ہے اور مزاحمت علاج معالجہ کی کرتا ہے۔ اس نقش میں حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو اے مولا اس تعویذ میں دکھاؤ۔

حاضرات کا نقش

یا عبد ایل ۷۸۶ یا عبد ایل

۳۲۳	۳۲۷	۳۳۰	۳۱۷
۳۲۹	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۸
۳۱۹	۳۲۵	۳۲۲	۳۲۲
۳۲۶	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۱

یا اسرافیل بَعَثْ يَابُدُّوْخُ يَابُدُّوْخُ یا عبد ایل

اوپر لکھا ہوا عمل تھوڑے بھول خوشبودار پر سات یا گیارہ مرتبہ یا کسی مرتبہ پڑھ کر بھولنے اور اپنے داہنے ہاتھ سے مریض کے داہنے ہاتھ میں دبے اور کہے کہ وہ ان کو سونگھے اور تھوڑا عطر تعویذ کی سیاہی میں لگا دے اور کہے کہ اس نقش کی سیاہی میں دیکھ اور ان پھولوں کو سونگھ اگر آسیب ہو گا تو بدن بیمار کا بھاری ہو جائے گا۔ اور سر پر آجائے گا یا نقش کی سیاہی میں نظر آنے لگے گا۔ اس وقت جان لیں کہ آسیب ہے اور اگر بدن پر چوٹیاں سی چلیں اور سوتی جیسی جھپیں تو جانیں کہ جادو ہے۔ حاضرات کرنے سے پہلے اس حاضرات کے ٹوکھا کاوشہ ایک پاؤہر فی چند عدد گلاب کے پھول اور مہندی سبز و خشک

تھرے کپڑے پہن کر وعظ کا کرگزی و غیرہ سنا کر گیارہ دن تک اکٹالیس مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں گیارہ یوم بعد حضرات کھل جائے گی۔ اس حضرات سے آپ ہر قسم کے جائز سوالات کے جوابات سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔ چوٹی کی حضرات ہے۔

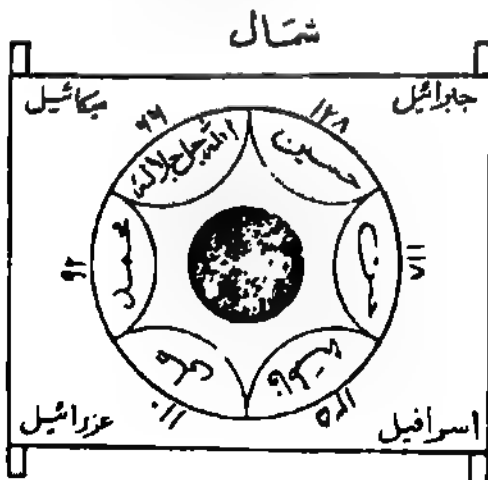
حاضرات شاہ بکتا نوش ایک مرتبہ پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں پھر یہ عزیمت ۱۰۸ مرتبہ پڑھیں۔

وَبِحَقِّ يَابِهَا الْأَرْوَاحِ الْعُلُوتِيَّةِ يَكُونُ دِيًّا أَوْ مُسْلِمًا يَا نُورُ بِحَقِّ مَيِّمُونِ ابْنِ الْمَيِّمُونِ الَّذِي أَقْوَى وَبِحَقِّ مَيِّمُونِ زَنْكِي وَبِحَقِّ تَجْوِي صَاحِبِ الْآيَاتِ الْبَهْدِيِّ أَجْمَعِ الْجَنِّ الشَّجَرِ وَالْأَشْجَارِ أَخْبِرْ جُؤَامِنَ الْكَيْفِ وَالْأَكْمَانِ وَبِحَقِّ الثَّرَكِيِّ وَالْأَرْكَانِ أَخْبِرْ جُؤَامِنَ كُلِّ مَكَانٍ وَبِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

طریقہ:۔ نوچندی جمعرات سے رات بارہ بجے سے پڑھنا شروع کریں۔ مسلسل اکیس یوم تک روزانہ پڑھائی کریں۔ تعداد ۱۰۸ مرتبہ ہے۔ اکیسویں یوم انشاء اللہ شاہ بکتا نوش اپنی فوج کے ساتھ بصورت انسان حاضر ہوگا۔ کوئی ڈر و خوف و خطر نہیں ہے۔ پرہیز صرف بڑے گوشت کا ہے۔

یہ حضرات تمام علوں کی سرتاج ہے۔ جب کبھی حضرات کی ضرورت پیش آئے۔ پتھر یا بڑے پر یا شیشے پر عزیمت کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ حضرات فی الفور کھل جائے گی جس سے آپ ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات سید الشہداء علیہ السلام



جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ حضرات قابل احترام و مقدس حضرات

اَكْتُفُ عَنِّي الْخَيْرُ وَالْأَذَى وَافْتَحْ عَلَيَّ فِي الْخَيْرِ وَالْخَيْرِ بَابُ الْفَرَادَاتِ أَوْلَادِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدِ بَاقِرِ سَيِّدِ عُمَانَ بُخَارِي قَدْ سَمِعْتُكَ أَقْبَضَ حَوَائِجَنَا يَا قَاضِي الْحَاجَاتِ وَيَا عَالِمَ السُّرُوحِ وَالْخَفِيَّاتِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

طریقہ:۔ اس عزیمت کو رات کے دو بجے ایک سو گیارہ مرتبہ اکیس یوم پڑھیں۔ اول و آخر سات سات بار درود ابراہیمی پڑھیں۔ ایک نئے رنگ کی روح سے ملاقات ہوگی جس سے آپ ہر قسم کے مسائل کے بارے میں معلومات کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ امتحان میں کامیابی، مقدمہ میں کامیابی اور دیگر امور میں مدد لے سکتے ہیں۔

حاضرات جمہور عَزَّمْتُ عَلَيْكَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ بِحَقِّ جَهَنَّمَ أَخْوَفُ أَتَأْتِجُ الْمَلِكَ أَتَأْتِجُ السَّاعَةَ كَهَوْلًا كَهَوْلًا لَا تُخْطِئُ مِثْلًا مِثْلًا بِحَقِّ مَيِّمُونِ زَنْكِي ابْنِ مَيِّمُونِ تَجْوِي۔

طریقہ:۔ اس عزیمت کو بعد نماز عشاء با وضو ہو کر گیارہ دن تک اکٹالیس مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ گیارہ یوم بعد حضرات انشاء اللہ کھل جائے گی۔ اس حضرات سے آپ ہر قسم کے سوالات کے جوابات سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات اَسْأَلُكَ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ عَزَّمْتُ عَلَيْكَ وَأَفْتَتُ عَنِّيكَ بِرَبِّ جَبْرَائِيلَ وَاسْرَافِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَعِزْرَائِيلَ مَلِكِ الْمَلِكِ سُلْطَانِ عَلَى السَّلَاطِينِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِينِ مِنْ جَانِبِ الشَّارِقِ وَالْغَابِيبِ جَانِبِ الْجَنُوبِ وَالشَّمَالِ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَبِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِحَقِّكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو بعد عشاء با وضو ہو کر عطر کا کرگیارہ دن تک اکٹالیس مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

گیارہ یوم بعد انشاء اللہ حضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں ہر قسم کی تسلی بخش معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِحَقِّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَبِحَقِّ كَهَيْعَتِكَ تَحْتَمِسُ وَبِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اے قوم حضرات حاضر شو۔

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو بعد نماز عشاء با وضو ہو کر صاف

حاضرات

یا عبد اٹیل	۷۸۶	یا میکائیل
۱	۸۸۳	۸
۱۲	۷	۸۸۲
۶	۹	۳
۸۸۳	۳	۱۰

یا اسرافیل بحق یا قابض حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل
مندرجہ بالا نقش ایک سفید کاغذ پر لکھیں۔ سوہویں خانہ میں جہاں
سیاہی کا داغ لگایا گیا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچے کو
تعویذ دے کر کہیں کہ سیاہی والے غلے پر نظر جا کر رکھے۔ تھوڑی ہی
دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل
کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات کرنے سے پہلے بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی اور
گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر بھونکیں۔ اور ۲۱ مرتبہ بحق یا قابض
حاضر شو حاضر شو پڑھ کر بھونکیں۔

حاضرات

یا عبد اٹیل	۷۸۶	یا میکائیل
۱۹۵	۲۰۹	۲۰۲
۲۰۷	۲۰۱	۲۰۸
۲۰۰	۲۰۳	۱۹۷
۲۱۰	۱۹۸	۲۰۵

یا اسرافیل بحق یا عبد اٹیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل
مندرجہ بالا نقش ایک صاف کاغذ پر لکھیں۔ جہاں سیاہی کا داغ
لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچے کو نقش کو دیکھنے کو
کہیں۔ جب تک حاضرات نہ کھلے۔ بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور سورۃ
اخلاص پڑھ کر بھونکتے رہیں۔ انشاء اللہ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات
کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ گمشدہ اشیاء و چوری کے بارے
میں اور دیگر مشکل مسائل کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔ تمام سوالات
کے جوابات سو فیصد درست پائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حاضرات | مندرجہ ذیل نقش نادعلی کا ہے۔ یہ حاضرات معصوم و
مؤلف کی تجربہ شدہ ہے۔ یہ نادعلی کا خاص تحفہ ہے۔
نااہل اور سفلیوں سے مخفی رکھیں۔ اس حاضرات کے انکشافات داسرار

بار پڑھے۔ اور جس چیز کی نیت کر کے سوتے گا اس کا تمام حال خواب
میں نظر آ جائے گا۔ یہ حاضرات چھوٹے بڑے سب پر کام کرتی ہے گیارہ
مرتبہ عمل پڑھ کر معمول پر بھونکیں۔ فی الفور حاضرات کھل جائے گی۔ جس
سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو
سو فیصد درست ہوگی۔

حاضرات | اَمِنْ تَجِيبِ الْمَضْطَرِّ اِذَا ادْعَاكَ فَيَكْشِفُ السُّوءَ بِحَقِّ
بِاللّٰهِ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَحُوْطُ

طریقہ: اس عمل کو ۱۲۵ بار روزانہ چالیس یوم تک پڑھے۔ پر ہر
جلالی و جمالی کرے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی۔
جب بھی حاضرات کرنی ہو۔ عمل کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر معمول پر
بھونکیں۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ
تمام مشکل امور کے بارے میں معلومات کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تھو
فیصد درست جوابات ملیں گے۔ اس حاضرات کو آپ بڑوں و چھوٹوں
پر بھی کر سکتے ہیں۔

حاضرات برائے جنات | اگر یہ دیکھنا مقصود ہو کہ مریض پر جنات کا
اثر ہے یا نہیں۔ تو مندرجہ ذیل نقش

لکھ کر مریض کے راتیں ہاتھ میں باندھ دیں۔ اور سورۃ مزمل سالم
پڑھ کر سورۃ مؤمنون پارہ ۸ کی آخری آیت اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ
غَفْلَةً تَاٰخِرًا وَاَنْتُمْ خَيْرُ الْاٰنِ حَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ
اس کا ہاتھ کاٹنے لگ جائے گا۔ اگر ہاتھ نہ کاٹے تو پھر تین بار پڑھیں۔
اگر پھر بھی نہ کاٹے تو دوسرا نقش لکھ کر بائیں ہاتھ میں دیدیں۔ پھر
سورۃ مزمل اور آخیرہ سورۃ مؤمنون پوری پڑھ کر دم کہیں جنات
فوراً حاضر ہوں گے۔ اور بولیں گے اس وقت فوراً آیت الکرسی اور
چاروں قل کا ہزار مریض کے چور گرد دیدیں۔ اور ان سے حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت نوح
علیہ السلام کا عہد لے کر چھوڑ دیں۔ اور پکا عہد لیں۔ کہ پھر آئندہ
مریض پر نہ آئیں گے۔ اگر مریض کے ہاتھ نہ کاٹیں تو پھر مرض دوسرا
یا جاوے۔ اس کا علاج کریں۔ نقش یہ ہے۔

۳۶	۳۹	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹

اجب بحق یا عبد اٹیل علیہ السلام
اجب بحق یا میکائیل علیہ السلام
اجب بحق یا اسرافیل علیہ السلام
اجب بحق یا عزرائیل علیہ السلام
مرتبہ ۱۲۵ درود سورۃ

مانع ہیں۔

یا جبرائیل

یا میکائیل

۷۸۶

۱۱۲۸	۱۱۳۲	۱۱۳۵	۱۱۲۱
۱۱۳۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۳۳
۱۱۳۳		۱۱۳۰	۱۱۳۶
۱۱۳۱	۱۱۳۵	۱۱۳۳	۱۱۳۶

یا اسرافیل، بحق یا قابض، حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

طریقہ ولو از مات: ایک سفید کاغذ پر مندرجہ بالا نقش بنائیں۔
کلمے دائرہ پر عطر لگائیں۔ اور بچے کو کالے دائرہ میں غور سے دیکھنے
کو کہیں۔

حاضرات کرنے سے پہلے اپنی حیثیت کے مطابق حضرت علی شیر خدا
کی نیاز فاتحہ دلائیں۔ اور ایصالِ ثواب پہنچائیں۔ اگر جتنی وغیرہ
سلگائیں۔ اور عامل بچے پر ناد علیٰ بلا تعداد پڑھ کر پھونکتا رہے۔
تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے
مسائل کے بارے میں ہر قسم کی معلومات سو فیصد درست معلوم کر سکتے
ہیں۔ اس حاضرات میں کسی قسم کی زکوٰۃ یا چلے کی ضرورت نہیں۔ ایک
تحفہ جس سے آپ یقیناً بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ اور خلقِ خدا
کو بھی فیض پہنچائیں گے۔ حاضرات میں سرتاج و چوٹی کا عمل ہے۔
جو بھی اس حاضرات کو کرے گا تعریف کئے بغیر نہ رہے گا۔ بھروسہ
و اعتقاد کی ضرورت ہے۔ حاضرات کے لئے سب سے زیادہ توتارادی
دیکھنی کا ہونا لازمی ہے۔

انھیں ہیں اگر بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیلئے، بھلا آفتاب کا۔

حاضرات

یا میکائیل

۷۸۶

یا جبرائیل

۱۸	۳۸	۶
۳۲	اللہ الصمد حاضرات حاضر شو	۳
۱۲	۲۳	۳۶

یا اسرافیل، بحق اللہ الصمد حاضرت حاضر شو یا عزرائیل

طریقہ ولو از مات: مندرجہ بالا نقش کو سفید کاغذ پر لکھیں۔ اور
جاں ہم نے نشان لگا دیا ہے وہاں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو
کلمے دائرہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر

درد ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ اور بلا تعداد اللہ الصمد پڑھ کر بچے
پر پھونکتا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھلے۔ اس وقت تک بچے پر بلا تعداد
اللہ الصمد پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات
کھل جائے گی۔ جس سے آپ اپنے تمام مسائل کے بارے میں بچے
مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو یقیناً سو فیصد درست ہوں گی۔
یقین کامل ہونا لازمی ہے۔

حاضرت

یا میکائیل

۷۸۶

یا جبرائیل

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳		۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

یا اسرافیل، بحق سورۃ کہف حاضرت حاضر شو یا عزرائیل

حاضرات کا صحیح مکمل طریقہ ولو از مات: میرے معمولات میں سے

ہے۔ اس حاضرات کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ حاضرات اس
قدر طاقتور ہے کہ آنیوالے حالات پہلے سے درست بتا دیتی ہے جو سٹو
فیصد درست ہوتے ہیں۔ مثلاً مریض کتنا عرصہ زندہ رہے گا، گمشدہ
بچہ کب واپس آئے گا۔ زید امتحان میں فیل ہو گا یا پاس۔ غرض ہر بات
تو فیصد درست ہوگی۔ حاضرات کرنے سے پہلے کرہ پاک و صاف کر لیں۔
اگر جتنی وغیرہ خوب سلگائیں۔ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ میان
تھمرے کپڑے ہوں اور ان پر عطر ملا ہو۔ کھانا تازہ برقی لائیں۔ دس
پندرہ تازہ گلاب کے پھول رکھیں اور اصحاب کہف کی نیاز دلائیں۔
اور بچے کو جہاں ہم نے سیاہ نشان لگایا ہے۔ غور
دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ دائرہ میں تھوڑا سا عطر گلاب لگائیں اور عامل
بچے پر درد ابراہیمی اور سورۃ اخلاص برابر پڑھ کر پھونکتا رہے۔
جب تک حاضرات نہ کھلے۔ تھوڑی دیر میں بچے کو روشنی نظر آئے گی۔ اور
ایک بزرگ نظر آئیں گے۔ عامل بچے
سے سلام عرض کروائے۔ اور اپنا مدعا بیان کرے۔ جو
بھی مسائل ہوں۔ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرے بعدہ انکا
شکر یہ ادا کر کے ان کو سلام عرض کر کے اجازت دیں۔

حاضرات

مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہی کا داغ لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچے کو نقش دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانے میں نظر جا کر رکھے۔ اور عامل بچے پر درود براہی اور آیت کریمہ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جیتک کہ حضرات کا نزول نہ ہو۔ چند ہی منٹوں میں حضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات سورۃ کوثر

یا جبرائیل	۷۸۶	یا میکائیل
۹۲۱	۹۱۳	۹۱۹
۹۱۶		۹۲۰
۹۱۷	۹۲۲	۹۱۵

یا اسرافیل بحق سورۃ کوثر حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

آسان اور سہل حضرات جو کہ تھوڑی سی محنت سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اور زندگی بھر کام دیتی ہے۔ لاکھوں روپے کی حضرات ہے۔ اس قدر آسان اور سہل حضرات کا ملنا ناممکن بلکہ مشکل ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ہر مسئلہ کا حل اور سر بات کا جواب سو فیصد درست دیتی ہے۔ یہ حضرات کبھی خطا ہی نہیں کرتی۔ اس حضرات کو چھوٹوں اور بڑوں بھی با آسانی کر سکتے ہیں۔

اس حضرات کو شیشہ، انڈا، اچھوٹی اور چراغ کی ٹوپر بھی سکتے ہیں۔ غرض حضرات میں سرتاج و جوتی کا عمل ہے۔

اول سورۃ کو بعد نماز عشاء تنہائی میں پڑھے۔

طریقہ ولو از مات اول داغ گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ سورۃ کوثر کو ۴۵ مرتبہ پورا کرے۔ تعداد خواہ کتنے ہی دن میں پوری ہو۔ مگر ۲۷۵ مرتبہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اب آپ اس کے عامل ہو جائیں گے۔ تھوڑی سی شیرینی پر نیاز دلائیں۔ دودھی کے پیالے لے لیں۔ اور کچھ عطر اور کچھ کافور لیں۔ اب اول ہر دو پیالوں پر اس آیت مذکورہ کو ساٹھ مرتبہ دم کر کے اور پھر ساٹھ مرتبہ کافور پر دم کر کے ایک سکورے میں کافور رکھ کر دیا سلانی سے اس کو جلائیں۔ اور دودرا پیالہ اس کے اوپر ذرا اونچا رکھ دیں۔ تاکہ اوپر والے پیالے میں سے کاجل تیار ہو جائے۔

اب اس کاجل میں عطر ملا کر کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں۔ اور جب کبھی ضرورت کسی امر کے دریافت کرنے کی ہو تو کسی نابالغ یا بالغ لڑکے لڑکی کے انگوٹھے پر اس کی سیاہی کو ذرا سا لگادیں۔ اب عامل لڑکے

یا جبرائیل	۷۸۶	یا میکائیل
۲۲۱	۲۲۵	۲۲۹
۲۲۳	۲۲۸	۲۲۲
۲۲۷	۲۳۰	۲۲۳
۲۲۶	۲۲۲	۲۳۱

یا اسرافیل حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل طریقہ ولو از مات :- ایک سفید کاغذ پر مندرجہ بالا نقش بنائیں۔ جہاں کا نشان لگا ہے۔ اس میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ عمل کرتے وقت عامل بچے پر درود شریف و آیت الکرسی پڑھ کر پھونکے۔ فی الفور حضرات کا نزول ہو جائے گا۔ اس حضرات سے آپ ہر کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً گمشدہ کا حال، بیماری، محرور فیروہ۔ غرض اپنے تمام مسائل کے بارے میں ثنویفہ درست معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات کرنے سے پہلے ایک پاؤ برفی چند عدد تازہ گلاب کے پھول ضرور رکھیں۔ یہ حضرات کا توشہ ہے۔ حضرات کرنے کے بعد برفی معصوم بچوں میں تقسیم کر دیں۔

حاضرات

یا جبرائیل	یا میکائیل
۹۰۵	۹۱۳
۹۱۱	حاضرات حاضر شو
۹۰۹	۹۰۲

یا اسرافیل یا عزرائیل

طریقہ ولو از مات :- سب سے پہلے چند اگر بتیاں سلگائیں اور باؤ ہو کر اور کپڑے معطر کر کے عامل بچے کو سیاہ نشان میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اور عامل بچے پر درود شریف اور آیت کریمہ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جیتک کہ حضرات کا نزول نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد بچے کو سیاہ نشان میں نظر آنے لگے گا۔ جب بچے کو کوئی بزرگ نظر آئے تو بچے سے اپنا مذعابیان کریں۔ جو پوچھنا ہو پوچھیں۔ اپنا مقصد حل ہونیکے بعد بزرگ کو سلام عرض کر کے شکریہ ادا کر کے اجازت دیں۔

یا جبرائیل	یا میکائیل
۳۱۳	۳۲۷
۳۲۵	۳۲۰
۳۱۹	۳۲۲
۳۲۸	۳۱۷

یا اسرافیل یا عزرائیل

حاضرات

اس وقت تک پڑھتا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھلے پانچ منٹ کے بعد ہی حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کی معلومات دریافت کر سکتے ہیں۔ جو یقیناً درست ہوگی۔

حاضرات

یاجبرائیل	۷۸۶	یامیکاہیل
۲	۴	۸
۸	۶	۲
۴	۲	۶
۶	۸	۴

یا اسرافیل یا امیکاہیل

مندرجہ بالا نقش کو کسی سفید کاغذ پر لکھیں اور بچے کو سیاہ خانہ میں بغور دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ خانہ میں کچھ نظر آئے گا۔ تو اس سے کہو کہ بھنگی آئے اور جھاڑو دے۔ سچے کو بلو اگر جھڑکاؤ کراؤ۔ تخت پھوڑاؤ۔ اور بادشاہ سلامت کو حاضر کرو۔ بادشاہ سلامت کو حاضر کر کے اپنے مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کریں۔ اور شکریہ ادا کر کے انہیں اجازت دیں۔

حاضرات

یاجبرائیل	۷۸۶	یامیکاہیل
۳۲۲۳	۳۲۲۶	۳۲۲۰
۳۲۲۲	۳۲۲۹	۳۲۲۵
۳۲۲۸	۳۲۳۱	۳۲۲۵
۳۲۳۷	۳۲۲۶	۳۲۳۲

یا اسرافیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

مندرجہ بالا نقش کو ایک سفید کاغذ یا گتے پر اور ۱۲-۱۰ سال کے بچے کو اس میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ نشان میں ۵ منٹ کے وقفے کے بعد کچھ نظر آئے گا۔ عامل کو چاہئے کہ معمول پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ اور سورۃ الفی پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ تب تک پڑھتا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھلے۔ جب حاضرات کا نزول ہو جائے تو بچہ، بچی سے اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں پوچھ کر بزرگ کو اجازت دیں۔

حاضرات

لوٹکے کے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ سورۃ کوثر پڑھ کر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جن سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات کر سکتے ہیں۔ دیگر اس حاضرات کو سینکڑوں طریقوں سے کر سکتے ہیں۔ یہ عامل کی صوابدید پر منحصر ہے۔ نقش میں حاضرات کرنی ہو تو بچے کو کالے دائرہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ عامل برابر سورۃ کوثر پڑھ کر پھونکتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ اور اگر بڑے آدمی یا عورت یا بکڑ پر حاضرات کرنی ہو تو عامل معمول کی آنکھیں بند کر دے اس پر گیارہ درود شریف پڑھے۔ اور اکیس مرتبہ سورۃ کوثر پڑھ کر پھونکیں۔ جلد ہی حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ اور آپ اپنے مسائل کا جواب معلوم کر سکتے ہیں جو سو فیصد درست ہوگا۔ غرض ہر طریقے سے حاضرات کر سکتے ہیں۔ یہ عامل کی مرضی پر منحصر ہے۔ یہ حاضرات کا عمل بغیر زکوٰۃ کے بھی کام کرتا ہے بشرطیکہ عامل پر ہیز گار و متقی ہو۔ نقش میں بچے کو دیکھنے کو کہیں۔ اور عامل گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی اور اکیس مرتبہ سورۃ کوثر پڑھ کر معمول پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ تمام حل طلب مسائل کے جوابات انشاء اللہ سو فیصد درست ہوں گے۔

نوٹ: اس حاضرات کو عامل آپ بھی دیکھ سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نقش میں سیاہ خانے میں اپنا مقصد ذہن میں رکھ کر نظر قائم کر کے سورۃ کوثر اکیس مرتبہ پڑھے۔ حاضرات کھل جائے گی اور تمام احوال سیاہ خانہ میں نظر آئے گا۔

حاضرات

یاجبرائیل	۱۳	یامیکاہیل
۵	برکت نقش اسمائے باری ثانی	۱
۱۱	حاضرات حاضر شو یا بدوح یا بدوح	۹
۳	۶	۱۰

یا اسرافیل یا عزرائیل

مندرجہ بالا نقش ایک صاف سفید کاغذ پر لکھیں۔ اگر بچی وغیرہ سلگائیں۔ اور بچے کو غور سے سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ عامل بچے پر درود شریف اور سورۃ اخلاص پڑھ کر پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔

مکمل درست معلومات کر سکتے ہیں۔

حاضرات

یاجبرائیل	یامیکاہیل
۲۰۶	۲۱۳
۲۱۸	۲۱۹
۲۱۲	۲۰۸
۲۲۱	۲۱۶

یا اسرافیل بحق سلام قولاً من الرب الرحیم یا عزرائیل
حاضرات حاضر شو حاضر شو

طریقہ: مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگا دیا ہے اس میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اگر بچی وغیرہ سلگائیں۔ عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر بھونکے۔ اور اس عزیمت کو ۸۱۸ مرتبہ بچے پر پڑھ کر بھونکے۔

سلام قولاً من الرب الرحیم چند ہی ثانیے میں بچے کو سیاہ خانہ میں کچھ نظر آئے گا۔ آپ بچے سے اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اور ان بزرگ کو سلام عرض کر کے شکرینے کے ساتھ جانے کی اجازت دیں۔

نوٹ: اگر عامل خود حاضرات کرنی چاہے تو اس عزیمت کو روزانہ بعد نماز عشاء ۸۱۸ مرتبہ چالیس یوم پڑھے۔ رہا پرہیز، اقل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ سیاہ دائرہ میں نظر قائم کر کے اپنا مقصد ذہن میں رکھ کر عزیمت پڑھے۔ حتیٰ کہ حاضرات کھل جائے۔ تمام مقصد و احوال ٹی، وی کی طرح نظر آئے گا۔

حاضرات

یاجبرائیل	۷۸۶	یامیکاہیل
۱۹۵۶	۱۹۴۹	۱۹۵۳
۱۹۵۱	۱۹۵۵	۱۹۵۵
۱۹۵۲	۱۹۵۷	۱۹۵۰

یا اسرافیل بحق سورۃ فیل حاضر شو یا عزرائیل
حاضر شو حاضر شو

طریقہ: مندرجہ بالا نقش کو کاغذ پر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سروس کا تیل ڈال کر جلائیں۔ کسی بچہ، بچی کو چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اور ہدایت کریں کہ چراغ کی بتی کی نوپر نظر جمائے رکھے۔ بس تھوڑی دیر

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکاہیل

۱۷۵۱	۱۷۶۳	۱۷۶۱	۱۷۵۸
۱۷۶۲	۱۷۵۷	۱۷۵۲	۱۷۶۳
۱۷۵۶	۱۷۵۹	۱۷۵۳	۱۷۵۲
۱۷۶۵	۱۷۵۳	۱۷۵۵	۱۷۶۰

یا اسرافیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

مندرجہ بالا حاضرات کے نقش کو ایک سفید کاغذ پر لکھیں۔ سب سے پہلے چند اگریتیاں سلگائیں۔ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ کرہ پاکیزہ ہوا اور خوشبو سے معطر ہو۔ عامل کو چاہیے کہ معمول پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر بھونکے اور سورۃ اخلاص پڑھ کر بھونکے۔ پھر معمول کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہے۔ کچھ عرصہ بعد بچے کو سیاہ خانہ میں کوئی نظر آئے گا۔ بچے کو کہو۔ ان کو سلام عرض کرے اور بچہ، بچی سے ان بزرگ سستی سے اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں پوچھیں۔ بعدہ ان سے اپنا مطلب مکمل کر کے ان کو سلام عرض کر کے فکر کے ساتھ اجازت دیں۔

حاضرات

یاجبرائیل	۷۸۶	یامیکاہیل
۲۵۵۳	۲۵۶۸	۲۵۶۱
۲۵۶۵	۲۵۶۰	۲۵۶۷
۲۵۵۹	۲۵۶۲	۲۵۵۶
۲۵۶۹	۲۵۵۷	۲۵۶۳

یا اسرافیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

مندرجہ بالا حاضرات کا نقش ایک قابل قدر تحفہ ہے۔ اس کی خوبیاں حاضرات کرنے پر معلوم ہوں گی۔ جوں جوں عامل حاضرات کرتا رہے گا اسی مناسبت سے اس حاضرات اسرار و روز اس پر منکشف ہوتے رہیں گے۔ عامل کو چاہیے کہ حاضرات کرنے سے پہلے چند اگریتیاں سلگائے کرہ صاف ستھرا ہو۔ عامل پاک ہو اور کپڑے عطر سے معطر ہوں۔ حسب حیثیت برقی پر اس نقش کے ٹوکوں کی نیاز دلانے چند عدد گلاب کے پھول بھی رکھے۔ بعدہ کسی بچہ، بچی یا کسی بڑے فرد پر حاضرات کرے۔ سیاہ خانہ میں جہاں سیاہ نشان لگا دیا ہے اس میں بچے یا بڑے کو غور سے دیکھنے کو کہے اور آپ عامل معمول پر درود شریف پڑھ کر بھونکے اور سورۃ اخلاص برابر پڑھ کر بھونکے رہے۔ جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ چند ثانیہ کے بعد حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ مسائل کے بارے میں

طریقے سے بھی آشنا ہو جائیں گے۔ اور کچھ عرصہ بعد ایسا وقت آئے گا کہ آپ کے حاضرات چند منٹ میں ہی ہو جایا کرے گی۔ حاضرات کے لئے یکسوئی، قوت ارادی و خود اعتمادی کا ہونا لازمی شرط ہے۔

حاضرات

جبرائیل	۷۸۶	میکائیل
۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰

اسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو حاضر شو عزرائیل طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی صاف سقے کاغذ پر لٹکے پر بنائیں اور اگر تہی وغیرہ سلگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھلے اس وقت تک سورۃ اخلاص اور درود شریف برابر پڑھ کر بچے پر پھونکتا رہے۔ تھوڑی دیر میں آواز کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُحَافِظُ فَامْنَحْنِي بِذَلِكَ مَحْفُوظًا إِلَّا اللَّهُ حَافِظًا
طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور آخر ۱۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ درپزیر طالع (جالی کریں) بعدہ صرف گیارہ مرتبہ بچے پر پڑھ کر پھونکیں۔ حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات کو آپ انگوٹھی، انڈا، اور شیشہ پر بھی کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات چھوٹے اور بڑوں پر بھی کی جاسکتی ہے۔

حاضرات

کالا دیو سببانی سے ان کے مل میرے جانی
طریقہ:۔ مندرجہ بالا عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء ۳۴ مرتبہ ایک ایسے دن پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ رہا پرہیز، جب بھی کوئی مسئلہ پیش ہو کسی بچے کو آنکھیں بند کرنے کو کہیں۔ اور مندرجہ بالا عمل کو صرف

بعد سے غیر معمولی چیز نظر آئے گی۔ آپ اس سے گمشدہ اشیاء و چوری کے بارے میں اور دیگر مشکل مسائل کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات تسلی بخش و سو فیصد درست ملیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
حاضرات کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سیاہ خانہ میں جہاں سیاہی داغ لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچے کو کہیں کہ سیاہی والے خانے پر نظر جا کر رکھے۔ اور عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ اور سورۃ فیل ۲ مرتبہ پڑھ کر پھونکے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں

حاضرات

جبرائیل	۷۸۶	میکائیل
۱۶۳	۱۶۵	۱۶۲
۱۶۶	۱۶۵	۱۶۷
۱۶۰	۱۶۳	۱۶۶
۱۶۹	۱۶۷	۱۶۳

اسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو حاضر شو عزرائیل طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو ایک سادہ کاغذ پر لکھیں۔ اور پاکیزہ روٹی میں لپیٹ کر مٹی کے نئے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلا لیں اور بچے کو کہیں کہ چراغ کی کو پر نظر رکھے۔ بچے کو جب کچھ نظر آئے تو اس سے اپنے مسائل کے بارے میں معلومات کریں۔ دیگر اس حاضرات کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عامل بچے کو نقش میں دیکھنے کو کہے۔ جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں بچہ غور سے دیکھتا رہے۔ عامل بچے پر درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے اور بچے پر آیت کریمہ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ چند ہی ثانیہ میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں دریافت کر سکتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کبھی کبھی حاضرات کا نزول نہیں ہوتا۔ مگر عامل کو گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ حاضرات بھی ہینا نرم، مسمریزم کی طرح کا ایک عمل ہے حاضرات میں مشق (پریکٹس) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جوں جوں آپ حاضرات کرتے رہیں گے۔ اسی طریقے سے آپ حاضرات کے اسرار و رموز اور طریقوں سے آشنا ہوتے رہیں گے۔

اگر اتفاق سے حاضرات ایک یا دو مرتبہ نہ ہو تو بدظن نہیں بننا چاہیے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ مشق و پریکٹس کرنی چاہیے۔ اس سے یہ ہو گا کہ آپ کی قوت ارادی اور خود اعتمادی مضبوط ہو جائے گی اور آپ حاضرات کے

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی صاف کاغذ یا گتے پر لکھیں۔ اگر ترقی وغیرہ
سلاگائیں۔ عامل باد ضرور کپڑے وغیرہ صاف ہوں۔ جہاں سیاہ نشان
لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر گلاب لگادیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں
غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیمی اور آیت کہ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کا برابر بلا تعداد
پڑھتا رہے۔ اور بچے پر پھونکا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں بادشاہ
سلامت کی حاضری ہو جائے گی۔ جس سے آپ اپنے تمام مسائل کا حل
سوفیہد درست معلوم کر سکتے ہیں۔ ہر قسم کے سوالات کے جوابات سوفیہد
درست معلوم کریں۔

حاضرات

طریقہ:۔ ایک ٹشت پاکیزہ یا پیالہ مٹی کا پاکیزہ لے کر پانی سے بھرے
اور چراغ روشن کرے اور بخور عود کا جلانے اور کسی لڑکی نابالغہ کو
بٹھائے اور اس سے کہے کہ پانی اور چراغ پر نظر رکھے۔ اور عود حالہ
باد و اس عزیمت کو تین یا سات بار پڑھے۔ اور جو جی چاہے پوچھے اور
سوفیہد درست جواب سنے۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ اهْتَدِ يَتَكَ بِفَضْلِكَ وَكُومِكَ وَاسْتَقْبَلْنَاكَ شَفَعْنَا
شَفَعْنَا شَفَعْنَا شَفَعْنَا بِأَخْسَنَاءِ خَسَنَاءِ بِأَخْسَنَاءِ مَلَكْنَا مَلَكْنَا
نَا عَزْمُ عَزْمُ عَزْمُ عَزْمُ عَلَيْنَا مَعَشَرَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ بِحَقِّ عَزْمِ
سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ شَوْحَاضِرٌ شَوْحَاضِرٌ شَوْحَاضِرٌ

حاضرات: مندرجہ ذیل نقش کو سفید کاغذ پر لکھیں اور کورے مٹی کے
چراغ میں جلانے اور کسی لڑکی نابالغہ کے ہاتھ پاؤں اور
منہ دھلا کر تھوڑا عود جلانے اور اس لڑکی کے سر کے آگے گے بال پکڑ کر
سورۃ لایلاف پڑھے۔ اور گرہ لگائے۔ تحت پریوں کا حاضر ہو گا یس
جو مقصد ہو عرض کرے۔ وہ انشاء اللہ پورا کریں گے اور مندرجہ ذیل
عزیمت اور پرجو کے دانہ پر پڑھ کر لڑکی پر مارے جلد حاضر ہو گی۔
چراغ میں جلانے کا نقش یہ ہے۔

ع	ا	و	ا	معد
ص	ص	ص	ص	ص

جو پڑھنے کی عزیمت۔ فَكَيْفَ يُؤَافِقُهَا هُوَذَا الْغَاوُونَ وَجُتُودُ
إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ مَا أَتَى مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّمَا بَشِيرُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَنْ لَا تَقُولُوا عَلَى وَأَخَوِي مُسْلِمِينَ أَلْتَقَبِلَ الْعَجَلُ السَّاعَةِ السَّاعَةِ

اکیس مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔ فوراً ہی حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے
آپ سوفیہد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

حبرائیل	میکائیل	جبرائیل	میکائیل
۲۶	۴۰	۳۴	۳۲
۳۸	۳۲	۲۴	۳۹
۳۱	۳۵	۴۲	۲۸
۴۱	۲۹	۳۰	۳۶

اسرائیل حاضرات حاضر شو حاضر شو حاضر شو عذرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی صاف کاغذ یا گتے پر بنائیں اور
جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں اور
آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیم سورۃ اخلاص براہ پڑھ کر پھونکتا
رہے۔ چند ثانیہ بعد حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے
حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

جبرائیل	میکائیل	جبرائیل	میکائیل
۳۶۹	۳۸۳	۴۴۹	۴۴۶
۳۸۰	۴۴۵	۴۴۰	۴۸۲
۴۴۴	۴۴۴	۴۴۱	۴۴۱
۴۸۳	۴۴۲	۴۴۲	۴۴۸

اسرائیل بحق شیخ عبدالقادر جیلانی عذرائیل

حاضرات حاضر شو حاضر شو

طریقہ:۔ سب سے پہلے چند اگر مٹیاں سلاگائیں۔ چند عدد گلاب کے
پھول ایک پاؤ برنی یا صاب جیٹ جیٹ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی
فاتحہ دلائیں۔ اور ایصال ثواب کریں۔ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ
ہوں۔ بعدہ عامل بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہے۔
عامل بچے پر درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص پڑھ کر پھونکتا ہے۔
تھوڑی دیر بعد حاضرات کا نزول جبرائیل ۴۸۶ میکائیل

۱۳۸۲	۱۳۹۲	۱۳۹۲	۱۳۸۹
۱۳۹۳	۱۳۸۸	۱۳۸۲	۱۳۹۵
۱۳۸۴	۱۳۹۰	۱۳۸۳	۱۳۸۳
۱۳۹۴	۱۳۸۵	۱۳۸۶	۱۳۹۱

ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے
مشکل امور کے بارے میں
بخش معلومات حاصل کر سکتے
ہیں۔

اسرائیل حاضرات حاضر شو حاضر شو عذرائیل

کو نقش پر غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ بچے پر درود شریف و سورۃ اخلاص پڑھ کر پھونکتے رہیں۔ اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو جائے تو بچے سے جو چاہیں پوچھیں۔ انشاء اللہ تمام سوالات کے جوابات قلی بخش ملیں گے۔ جو سو فیصد درست ہوں گے۔

حاضرات

جبرائیل	۲۶۹	۲۸۲	۲۸۹	۲۷۶
میکائیل	۲۸۰	۲۷۵	۲۷۰	۲۸۱
	۲۷۳	۲۷۷	۲۸۳	۲۷۱
	۲۸۲	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۸

اسرافیل عزرائیل

طریقہ ۱۔ مندرجہ بالا نقش کسی صاف سفید کاغذ پر بنائیں اگر بتی وغیرہ سلاخیں۔ حامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ صاف ستھرے کپڑے ہوں۔ اور ان پر عطر لگا ہو۔ حامل بچہ انجی جو نابالغ ہو اس کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ خانہ میں معمولی سا سا جل لگائیں۔ اور تھوڑا سا عطر لگادیں۔ تاکہ خانہ میں چمک پیدا ہو جائے۔ حامل بچے پر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر بچے پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں مکمل تسلی بخش معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

جبرائیل	۱۹۳	۲۰۶	۲۰۳	۲۰۰
میکائیل	۲۰۴	۱۹۹	۱۹۴	۲۱۵
	۱۹۸	۲۰۱	۲۰۸	۱۹۵
	۲۰۷	۱۹۶	۱۹۷	۲۰۲

اسرافیل یحییٰ یا عیسیٰ یا باسط حاضرات عزرائیل حاضرت شو حاضرت شو

طریقہ ۲۔ مندرجہ بالا حاضرات نہایت ہی طاقت ور ہے۔ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست دیتی ہے۔ اس حاضرات کو آپ چراغ کی کواٹھ اور انگوٹھی پر بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نقش کو لکھ کر شیشے پر چسپاں کر دیں۔ اور حاضرات کا مشاہدہ فرمائیں۔ دیگر یہ حاضرات بچوں اور بڑوں پر بھی کی جاسکتی ہے۔ غرض ہر ایک پر کام کرتی ہے۔ سب سے

پہلے اگر تیاں سلاخیں۔ کمرہ پاک و صاف ہو۔ حامل اور معمول دونوں پاک و صاف ہوں۔ کپڑوں پر خوشبو لگی ہو۔ بچے یا بڑے آدمی کو جہاں ہم نے سیاہ نشان لگادیا ہے۔ اس خانہ میں تھوڑا سا سا جل لگائیں اور تھوڑا سا عطر لگادیں۔ تاکہ سیاہ خانہ میں چمک پیدا ہو جائے۔ اب حامل بچے، بڑے کو غور سے سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں اور آپ حامل درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص پڑھ کر بچے، بڑے پر پھونکا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھلے۔ تھوڑی دیر بعد انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے مقصد کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر سوال کا جواب سو فیصد سچا و درست ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حاضرات

جبرائیل	۱۷۵۰۴	۱۷۵۱۸	۱۷۵۱۳	۱۷۵۱۱
میکائیل	۱۷۵۱۵	۱۷۵۱۰	۱۷۵۰۵	۱۷۵۱۷
	۱۷۵۰۹	۱۷۵۱۲	۱۷۵۲۵	۱۷۵۰۶
	۱۷۵۱۹	۱۷۵۰۷	۱۷۵۰۸	۱۷۵۱۲

اسرافیل حاضرت شو حاضرت شو عزرائیل

طریقہ ۳۔ مندرجہ بالا نقش کو کاغذ پر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں۔ نقش کو روٹی میں پیٹ کر بتی بنا کر روشن کریں۔ اب کسی نابالغ لڑکی، لڑکے کو چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ چراغ کی کو کو دیکھتا رہے۔ اُسے تھوڑی دیر بعد کوئی غیر معمولی چیز نظر آئے گی جس سے آپ ہر قسم کے سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ اگر چراغ میں نہ دیکھنا چاہیں تو نقش کو کاغذ پر بنائیں اور سیاہ خانہ میں جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ اس میں تھوڑا سا سا جل لگائیں اور معمولی سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ حامل بچے پر درود شریف اور سورۃ اخلاص پڑھ کر پھونکا رہے۔ تھوڑی دیر بعد حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوالات و حالات و جوابات درست معلوم کر سکتے ہیں۔ جو سو فیصد سچے ہوں گے۔

حاضرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم، آیت الکرسی دل قرآن، چودہ طبقہ قرطبی، کیت الکرسی دن ہزاری، یا محمد تیری سواری، چودہ سال کی کرے

خبر داری، چار کٹی دی ہوشیاری، لوہے کا کوٹ۔ تلہ کی کھائی۔ یا حضرت سلیمان تیری دُپائی۔

يَعْقِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ سُبحَ قُدُّوسٌ رَمَّنَا
وَرَبُّ الْمَلَكُوتِ وَالرُّوحُ مَا يَرْوَحُ يَارُوحُ يَا رُوحَ أَخْبِرْ
أَخْبِرْ قُلْ أَخْبِرْ مَا يَرْوَحُ الْإِرْوَاحُ الْمَقْدَسَةِ بِإِذْنِ اللَّهِ
تَعَالَى۔

طریقہ ۱۔ مندرجہ بالا عزیمت کو نوچندی جمعرات سے بعد نماز عشاء شروع کریں۔ اور ایک ہزار ایک مرتبہ اکیس روز تک پڑھیں۔ اور اول و آخر گیارہ یا اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور جب کبھی ضرورت پڑے تو پچھتے کے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر بچے کو اس میں دیکھنے کا حکم دیں۔ اور مندرجہ بالا عزیمت عامل برابر پڑھتا رہے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوال کے جواب معلوم کر سکتے ہیں۔ اس عمل سے آپ بڑوں پر بھی حاضرات کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات شیئے پر بھی کر سکتے ہیں۔ مرغی کے انڈے پر بھی کی جا سکتی ہے۔ عامل خود اپنے ہاتھ پر بھی حاضرات کر سکتا ہے۔ سب حالات فلم کی طرح نظر آئیں گے۔ لا جواب دے مثل حاضرات ہے۔

جام جمشید یعنی آئینہ سکندری تیار کرنے کا طریقہ

اجنرا:۔ سونا کھی، ابابیل کا گوشت، موم شہد کے چھتے والا۔ کیکڑا بھری (سندری کیکڑا نہیں)، برادہ دندان فیل، صنوبر، صد ہون۔ پہلے ابابیل کے گوشت کو اور کیکڑا بھری کو دھوپ یا سایہ میں سکھالیں۔ بعدہ ان تمام چیزوں کو جلا لیں۔ پھر اس میں تھوڑا سا تلواں کاتیل ملا کر سیاہی بنالیں۔ اس روحانی سیاہی سے آئینہ کے درمیان ایک بہت بڑا دائرہ بنالیں۔ خشک ہونے پر اس پر عمل کریں جب کبھی حاضرات کرنی ہو تو آئینہ کو سلنے رکھ کر مندرجہ ذیل کلمات گیارہ یا اکیس مرتبہ پڑھیں۔ دوران عمل کافور، لوبان اور صندل کا بخور جلائیں۔

کلمات یہ ہیں۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
بِسْمِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَهْيَا أَشْرَاهِيَا
أَلَوْحًا الْعَجَلُ السَّاعَتِ مَا۔

تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول شروع ہو جائے گا۔ مثل ٹی دی کے تماثرہ دیکھو۔ اس آئینے سے آپ زمین کے پوشیدہ خزانے

معلوم کر سکتے ہیں۔ اپنے پچھڑے ہوئے عزیزوں سے ملاقات کر سکتے ہیں جو رکو دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت وہ کہاں ہے اور کس مقام پر موجود ہے۔ گمشدہ اشیاء کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ امتحان کے پرچے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ غرض ماضی، حال، مستقبل کے بارے میں سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔ آئینہ جتنا جی چاہے بڑا لے لیں آدمی کے برابر آئینہ لے کر دیوار میں فٹ کر دیں۔ اور مثل ٹی دی کے دنیا کے حالات معلوم کریں۔ اس آئینہ کو سینکڑوں افراد دیکھ سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اگر اس آئینہ کی تعریف کی جائے تو صفحات کے صفحات بھر جائیں۔ مختصر یہ کہ جو بھی اس حاضرات کو کرے عکادہ شش عشر کر اٹھے گا۔ یہ حاضرات لاکھوں روپے میں بھی مفت ہے۔ حاضرات کیا ہے۔ ایک قیمتی خزانہ ہے۔ اس حاضرات کی قدر و قیمت عمل کرنے پر معلوم ہوگی۔ اور عامل خود کہے گا کہ مجھے کوئی قیمتی خزانہ مل گیا ہے۔ نوٹ:۔ شیئے کو سورج کی شعاعوں سے بچائیں ورنہ اثر جاتا رہیگا۔

نایاب حاضرات | بڑے عامل و اساتذہ کسی بھی قیمت پر نہیں بتائے کیوں کہ اس عمل کو لوگ آج تک استخارہ ہی سمجھتے رہے۔

ع ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
احقر نے برسہا برس حاضرات پر تجربات کئے اور کالی وقت ضائع کیا۔ ناکامیوں کے بعد کامیابیاں بھی حاصل کیں۔
يَا عَزِيزُ مَزْمُونُ ثَلِثُ عَزِيزُ بِحَقِّ يَا عَزِيزُ مَا

طریقہ ۱:۔ اس عمل کو بعد نماز عشاء ۱۰ مرتبہ چالیس یوم پڑھیں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں۔ بس آپ عامل ہو گئے۔ روزانہ گیارہ مرتبہ درود میں رکھیں۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ ضائع نہ ہو جائے۔
جب کبھی کوئی مشکل امر پیش آئے۔ عامل صرف عمل کو ۱۰ مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پڑھے اور خود پر پڑھ کر آنکھیں بند کر کے دم کرے۔ انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ یعنی خود پر حاضرات طاری ہو جائے گی۔ جو چاہو پوچھو۔ تمام سوالوں کا جواب مل بخش ملے گا۔ اگر عامل دوسروں پر حاضرات طاری کرنا چاہے۔ تو عمل کو ۱۰ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کرے فوری حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ مثل ٹی دی کے نظر آئے گا۔ تمام مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر عامل بچوں پر حاضرات کرنا چاہے۔ تو مندرجہ ذیل نقش میں حاضرات کر سکتا ہے۔

حاضرات کا نقش یہ ہے۔

میکائیل

جبرائیل

۱۱۰	۱۱۴	۱۱۷	۱۰۳
۱۱۶	۱۰۴	۱۰۹	۱۱۵
۱۰۵	۱۱۹	۱۱۲	۱۰۸
۱۱۳	۱۰۷	۱۰۶	۱۱۸

اسرافیل یَحْیٰی یَا عَزِیزُ مِنْ مَلٰئِکَةِ عَزِیزٍ یَا عَزِیزُ عَزَائِلُ
حاضر شو حاضر شو

مندرجہ بالا نقش ایک بڑے کاغذ یا گتے پر لکھیں۔ سوہواں خانہ میں جہاں سیاہی کا داغ لگا یا ہے۔ وہاں تھوڑا سا کاجل لگا دیں۔ اور تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچے کو نقش میں دیکھنے کو کہیں اور عامل (آپ) بچے پر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر بھونکے اور ۱۰۸ مرتبہ یا عَزِیزُ مِنْ مَلٰئِکَةِ عَزِیزٍ یَا عَزِیزُ یَا عَزِیزُ کا ورد کر دیں۔ انشاء اللہ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست جوابات معلوم کر سکتے ہیں۔ جو انشاء اللہ

خوف نہ ہوگا۔ اگر عامل خود پر حاضرات کرے تو چاہے کہ مندرجہ بالا نقش میں کالی سیاہی والے دائرہ میں نظر قائم کر کے اپنا مقصد ذہن میں رکھ کر عزیمت یا عَزِیزُ مِنْ مَلٰئِکَةِ عَزِیزٍ یَا عَزِیزُ کا تعداد پڑھے۔ حتیٰ کہ حاضرات کھل جائے۔ تمام احوال فی وی کی طرح نظر آئے گا۔

حاضرات وقت

میکائیل

جبرائیل

۵۴۹	۵۵۲	۵۵۶	۵۴۲
۵۵۵	۵۴۳	۵۴۸	۵۵۳
۵۴۴	۵۵۸	۵۵۱	۵۴۷
۵۵۲	۵۴۶	۵۴۵	۵۵۷

اسرافیل حاضرات وقت حاضر شو حاضر شو عَزَائِلُ

طریقہ:- ایک گتہ یا سفید کاغذ پر مندرجہ بالا نقش بنائیں گیارہواں خانہ میں جہاں سیاہ نشان لگا یا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچے کو نقش دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانہ پر نظر جا کر رکھے اور آپ عامل بچے پر درود شریف اور سورۃ اخلاص پڑھ کر بھونکتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو کوئی غیر معمولی چیز نظر آئے گی۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوالات و حالات درست معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات

ہر وقت کام آتی ہے۔ موسم خواہ کیسا ہی خراب ہو۔ بادل ہو یا بارش یا طوفانی رات ہو یا دن یعنی یہ حاضرات وقت ہے۔ یہ حاضرات اپنی مثال آپ ہے۔ لائق قدر تحفہ ہے۔

نوٹ:- حاضرات کرنے سے پہلے توشہ ایک پاؤ بونی، چند تازہ گلاب کے پھول اور ہندی پانی میں گھول کر رکھیں۔ بغیر توشہ کے حاضرات کھانگے۔ لہذا توشہ لازمی رکھیں۔ پھر حاضرات شروع کریں۔ اگر تپتی وغیرہ بھی سنا لیں۔

حاضرات عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ یَحْیٰی جَبَّوْرِشِ جَبَّوْرِشِ أَخَوٰی أَخَوٰی أَنَا جَلَّ الْمَلِکَ أَنَا جَلَّ الْمَلِکَ السَّاعِدَہَ کَہُوْلَا کَہُوْلَا خَطْمًا مَیْشَا مَیْشَا یَحْیٰی مَیْمُونُ زَنْجِی ابْنِ مَیْمُونُ خَبَشِی۔

طریقہ:- مندرجہ بالا عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء ۳۱ مرتبہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ رہا پر ہیز، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ بعدہ جب بھی حاضرات کرنی ہو۔ صرف ۳۱ مرتبہ بچے پر پڑھ کر بھونکیں۔ حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں معلوم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات کو آپ انگوٹھی، شیشہ، انڈے پر بھی کر سکتے ہیں۔

حاضرات یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَحْیٰی اَیُّا لَقَ تَعْبُدُ وَاَیُّا لَقَ تَسْتَعِیْنُ مَا وَجَّہَیْکُمْ لَہِ یَعْقُوبُ یَعْقُوبُ یَحْیٰی سَلِیْمَانَ بِنِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اے قوم حاضرات حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

طریقہ:- مندرجہ بالا عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء ۱۱۱ مرتبہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ رہا پر ہیز، اول و آخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

جب بھی کوئی مشکل امر پیش آئے تو عامل بچے کی آنکھیں بند کر کے پاناخن پر کاجل لگا کر مندرجہ بالا عزیمت اکیس مرتبہ پڑھ کر بھونکے۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں سو فیصد درست معلومات کر سکتے ہیں۔ جو حرف و حرف درست ہوں گی۔

حاضرات عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاقْتَمْتُ عَلَیْکُمْ مَلَکَانِ سُلْطَانِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَخْضَرُ وَأَخْضَرُ وَأَخْضَرُ وَأَخْضَرُ وَابْنِ جَابِ الْمَنَارِقِ وَالْمَنَارِبِ وَالْجُتُوبِ وَالْشَّمَالِ یَحْیٰی سَلِیْمَانَ بِنِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَحْیٰی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ مَا

طریقہ:- مندرجہ بالا عزیمت کو بعد نماز عشاء ۱۱۱ مرتبہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ رہا پر ہیز، اول و آخر گیارہ گیارہ درود و ابراہیمی

پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

جب بھی حاضرات کرنی ہو اور کوئی مشکل امر پیش آئے تو بچہ کی آنکھیں بند کرائیں۔ یا بچہ، بچی جو نابالغ ہو اس کے دانتیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں اور عزیمت کو صرف انہیں مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو ناخن میں دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل مسائل کے بارے میں تسلی بخش معلومات کر سکتے ہیں۔ تمام معلومات سو فیصد درست ہوں گی۔

حاضرات سیاہ سانپ کی گینچلی، سنگ مقناطیس، کاخ سفیدان تینوں اجزاء کو تین تین ماشہ لے کر خوب کھل کریں کہ مثل سرمہ ہو جائے۔ بعد اس میں قدرے چنبیلی کا تیل ملائیں۔ یہ ایک قسم کا مرہم سا بن جائے گا۔ اب اس کو اپنے انگوٹھے یا ناخن پر لگا کر یا پھیلانی میں لگا کر اپنے مقصد کا دھیان رکھیں۔ اور یکسوئی سے دیکھیں۔ چند ثانیہ بعد مثل آئینہ تمام حال معلوم ہو جائے گا۔ عامل اس مرہم اجزاء کو دو دو کو کو بھی دے سکتا ہے۔ دوسرا شخص بھی اسی طرح حاضرات کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اس سیاہی کو آب فروخت بھی کر سکتے ہیں۔ غرض ہر مذہب و ملت کا آدمی اس سیاہی سے فیضیاب ہو سکتا ہے۔

حاضرات چاند کی پہلی تاریخ کو جب شنبہ دھتہ، پڑے تو اس دن ما لنگٹنی کا روغن کشید کروائیں۔ اور اس روغن کو اسی دن مٹی کے نئے چراغ میں ڈال کر بارہ مہینے کھلنے والے لے پاس کی ڈیٹ کا فلیٹ بنا کر اس چراغ میں روشن کر کے کاجل حاصل کریں۔ اسکو آنکھ میں لگائیں یا ناخن پر لگائیں۔ اور اپنے مقصد کا دھیان رکھیں یا بچ دس منٹ بعد مثل ٹی، دی کے تمام احوال معلوم ہو جائے گا۔ عامل یہ کاجل دوسرے کو بھی دے سکتا ہے۔ وہ بھی اسی طرح اس کاجل سے اپنا مقصد پورا کر سکتا ہے۔

حاضرات اہد کادل اور سیاہ کوئے کی زبان دونوں کو خشک کر کے باریک پس لیں اور اس میں چنبیلی کا تیل حسب ضرورت ملا کر کاجل بنالیں۔ جب کبھی حاضرات کرنی ہو تو اس کاجل کو نابالغ بچے، بچی کی آنکھ میں لگائیں اور ایک عدد سفید چادر اڑھا کر اس سے اپنا مقصد پوچھیں۔ تمام احوال آئینے کی طرح نظر آئے گا۔

حاضرات اگر بے سیاہ چاچہ نکال کر اس کو سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر سفید مرغ کی چربی میں اس پتے کو ملا کر کوری پاک صاف روئی میں تر کر لیں اس روئی کو روشن کر کے کاجل حاصل کریں۔ پھر اس کاجل کی ایک ایک سلاخی نابالغ لڑکی، لڑکے کے لگائیں۔ اور اسے سفید چادر اڑھا کر جو پوچھنا ہو پوچھیں۔ تمام احوال دہرایا جائے گا۔

حاضرات آٹو سیاہ پہاڑی اس کی زبان اور گوشت دونوں کو خشک کر کے اتوار حاصل کریں۔ ان دونوں چیزوں کو خشک کر کے کوری روئی میں لپیٹ کر بکری کی چربی کے روغن میں مٹی کے چراغ میں فلیٹ روشن کر کے کاجل حاصل کریں۔ اور دونوں آنکھوں میں ایک ایک سلاخی لگا کر اپنے مقصد کا دھیان رکھیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد تمام احوال مثل آئینے کے نظر آئے گا۔

حاضرات کا جادوئی آئینہ آگدھ کی آنکھیں، ہد کدی کی آنکھیں، ہد کدی کی آنکھیں، چار عدد بکروں کا ایک پتہ، ایک تولہ سنگ مقناطیس، سیاہ سطح کی آنکھیں، تمام کوسایہ میں خشک کر لیں۔ بعد ازاں خوب باریک پس کر حسب ضرورت شہد ملا لیں اور تانچے کے قلعی شدہ برتن میں رکھ کر آگ پر رکھیں۔ یہاں تک کہ تمام دانتیں جل جائیں۔ ان کو پس کر حسب ضرورت چنبیلی کا تیل ملا لیں۔ اور دھان پاکیزہ آئینہ پر یہ سیاہی مل دیں۔ پس حاضرات کا جادوئی آئینہ تیار ہے۔ جب بھی کسی امر کی ضرورت پیش آئے اس شیشے میں دیکھیں جو پوچھا ہو پوچھیں۔ تمام احوال ٹی دی کی طرح نظر آئے گا۔ اس کے علاوہ اس سیاہی کا کاجل، کی ایک ایک سلاخی دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ تو جنات و روحانیات کا مشاہدہ ہوگا۔ اس کاجل سے انسان اپنا بڑا خود دیکھ سکتا ہے۔ لاجواب دے مثل حاضرات ہے۔ حاضرات کرنے کے بعد آنکھوں کو عرق گلاب سے اچھی طرح دھو لیں۔ بعد صاف پانی سے دھو لیں۔

حاضرات

یا جلد اٹیل	۷۸۶	یا سبیل
۲۵۹	۲۵۲	۲۵۷
۲۵۳	۲۵۶	۲۵۸
۲۵۵	۲۵۴	۲۵۲

یا اسرافیل حاضرات حاضرتو حاضرتو یا عزرائیل

طریقہ:۔ دس یا بارہ سال کے بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں عامل خود بچے پر درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص پڑھ کر برابر پھونکنا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھل جائے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کی معلومات سو فیصد درست حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

۵۸	۷۲	۶۹	۶۶
۷۰	۶۵	۵۹	۷۱
۶۳	۶۷	۶۰	۶۸
۷۳	۶۱	۶۳	۶۸

حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش ایک بڑے کاغذ پر لکھیں۔ سیاہ خانہ میں جہاں سیاہی کا داغ لگایا گیا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگا دیں اور بچے کو تویذ دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانہ پر نظر جاکر رکھتے۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جن سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ عامل بچے پر درود شریف اور سورۃ اخلاص پڑھ کر اس وقت تک پھونکتا رہے جب تک حضرات نہ کھل جائے۔

حاضرات

۱۹۲	۱۸۷	۱۹۵
۱۹۳		۱۸۹
۱۸۸	۱۹۶	۱۹۰

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو ایک سفید کاغذ پر بنائیں۔ اور سیاہ خانہ میں بچے کی نظر قائم کر کے دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ دائرہ میں تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور آپ (عامل) پر پانچ سو چوبیس بار یہ اسم غولاً، مَمانَا اسْمِیْہ پڑھ کر پھونکے۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرات کا نزول ہو گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ دیگر یہ نقش استخارہ میں بھی کار آمد ہے۔ اور کبھی خطای نہیں کرتا۔ استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ مثلث خالی البطن میں اپنا منہ مالکھیں۔ نقش سر کے نیچے رکھ کر سوئیں۔ اور یہ اسم غولاً، مَمانَا اسْمِیْہ ۴۷ بار پڑھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی دن آپ کے سوال کا سو فیصد درست جواب ملے گا۔ اگر خدا انخوا ستر پہلے دن نہ ملے تو تیسرے دن لازمی جواب ملے گا۔ بہترین اور کار آمد و کامیاب استخارہ ہے۔

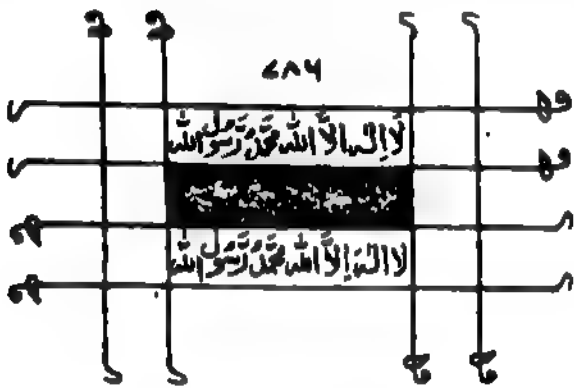
حاضرات مندرجہ ذیل حضرات سرائیلی زبان میں ہے اور زود اثر ہے۔ عمل پڑھتے ہی فوراً حضرات کا نزول ہو جاتا ہے ایک بچہ جس کی عمر ۱۱ سال سے زائد نہ ہو۔ اس کے دائیں ناخن پر سیاہی لگائیں اور خشک ہونے پر تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچہ کو سیاہی میں دیکھنے کو کہیں۔ اور عامل بچے پر یہ عزیمت پڑھ کر پھونکے۔ اولے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر بچی وغیرہ سلگالیں۔

عزیمت یہ ہے۔ اَعِیْثِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ کَرِّ غُورِ مِیْثِیْ لِبِکَہِ فِی سَبِیْلِ اللہ ط

تھوڑی دیر میں نزول حضرات ہو گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات سب سے پہلے بچہ بچہ کے سر پر یعنی پیشانی پر یہ آیت لکھ کر چسپاں کرے۔ آیت یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنَّ اسْتَطَقْتُمْ أَنْ تَنْفَعُوا دَامِنَ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفَعُوا وَلَا تَنْفَعُوا الْإِبْطِلَانُ ط۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کے بچے کے دائیں ہاتھ میں دیں۔ اور سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اس کے بعد عامل بچے پر مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جب تک کہ حضرات کا نزول نہ ہو۔ یَا بَاسِطُ یَا نَصِیْبُ یَا عَزِیْزُ یَا دَیَّانُ یَا بَیَّانُ یَا اللہ یَا اللہ جَنَّاتِ بَادِشَاہ حاضِر شو حاضِر شو حاضِر شو۔



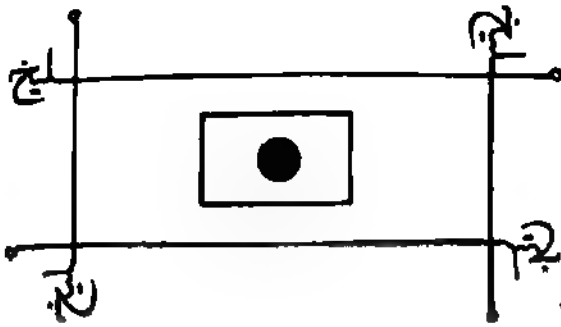
حاضرات لڑکا یا لڑکی جو ۱۵ سال سے چھوٹا نہ ہو۔ سب سے پہلے آئے غسل کروا کے لال کپڑے پہنا کر ایسی جگہ عمل کریں۔ جو پاک صاف اور کمرہ خوشبو سے مہر ہو۔ سب سے پہلے بچے کے سر پر یعنی پیشانی پر لکھ کر یہ آیت چسپاں کرے۔ تاکہ بچہ خوف سے نہ ڈرے۔ آیت یہ ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَاكَ فِطْرًا فَكَفَّكَ فَطْرًا لَّكَ فَبَصُرْتُ لَكَ الْيَوْمَ حَدِيدًا ط
پھر مندرجہ ذیل نقش ایک پلیٹ پر لکھ کے بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ پھر عامل یہ عزیمت چالیس بار پڑھ کر بچے پر پھونکے۔ عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكَو يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ بِخَاتَمِ سُلَيْمَانَ
بِنُورِ اَوْ دَعَلِيْہِ السَّلَامِ غَرَبًا كَهْلًا كَهْلًا مَهْلًا مَهْلًا سَرِيْعًا
نَبِيًّا وَصَفَ جَن شَاہ مَلِك بَكَتَانُوشِ سُوْخِ شَاہ تَاجِ الْمَلِك۔

حاضِر شو حاضِر شو جن دیوبندی حاضِر شو حاضِر شو حاضِر شو۔
اس کے بعد عامل معمول کو کہے کہ آپ کو کچھ نظر آتا ہے۔ بچے کو جن انسان جیسے نظر آئیں گے۔ جھاڑو والے کو بلاؤ۔ بہشتی کو بلاؤ۔ فرش پر دروی بچھاؤ۔ تخت لگاؤ۔ پھر بادشاہ سلامت تحت پر جلوہ افروز ہو جائے گا۔ ان سے آپ اپنے مسئلے کے بارے میں دریافت کریں۔ اور یہ عبارت

حاضرات



طریقہ:۔ بچے کے ہاتھ پر یہ نقش بنائیں پھر یہ دعا پڑھیں۔ فَلَکُنْنا عَنَّا غَطاءً لَقَ فَبَسْمُ لَقَ الْيَوْمَ حَيِّدٌ ذِئْبِنا بَارِ پڑھیں۔ بخور عطر کا لوبان، ناریل کا جلا لیں۔ نوری ابراہیم مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَيَكُونَنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دُتین مرتبہ پڑھیں۔ اور بچے کو سیاہ دائرہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اور بچے سے پوچھئے کہ تجھے سیاہ دائرہ میں کیا دکھائی دیتا ہے۔ جب وہ کہے کہ ایک شکل دکھائی دیتی ہے تو بچے کو کہیں کہ اس سے کہو کہ جھاڑو دے۔ میدان کی صفائی کرے، کرسیاں بچھاؤ بادشاہ جنات کو بلاؤ۔ بچہ سلام عرض کرے اور کہے کہ آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ کچھ دریافت کرنا ہے۔ پھر جو بھی مقصد ہو وہ کہے۔ جو سوال ہوگا اس کا جواب دیں گے۔ اگر کوئی کام لینا ہو تو کہہ دیں ہمارا فلاں کام کر دیا جائے۔ جب حاضرات ختم کرنا ہو تو ان کو کہیں کہ تعریف لے جائیں آپ کا شکریہ۔

حاضرات

یا جبرائیل	۷۸۶	یا میکائیل
۲۳۵	۲۳۸	۲۳۲
۲۳۶	۲۴۱	۲۳۷
۲۴۰	۲۴۳	۲۳۷
۲۳۹	۲۳۸	۲۴۳

یا اسرافیل یا عزرائیل

طریقہ:۔ سب سے پہلے دو اگر بتیاں سلگائیں۔ پھر بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر پھولیں۔ سیاہ خانہ میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو سیاہ خانہ میں آدمی کی شکل نظر آئے گی۔ اس سے کہئے کہ خاکروب کو بلائے اور صفائی کرے، چھڑکاؤ

پڑھ کر انہیں رخصت کریں۔ بَارِ لَقَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ اَنْصِرُوا مَعَ السَّلَاحِ حاضرات کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل	۱۱۲	میکائیل
۲۳۷	۳۱۹	
اسرافیل	۳۸۲	عزرائیل

حاضرات حاضرتہ حاضرتہ

شیخے کی حاضرات

مندرجہ ذیل حاضرات جو پیش کی جا رہی ہے حاضرات سیکڑوں حاضرتہ حاضرتہ ہے۔ اس زندہ حاضرات سے عامل سیکڑوں لوگوں کو حاضرات دکھا کر حیرت میں ڈال سکتا ہے۔ یہ حاضرات نہیں بلکہ کرامت ہے۔ اس حاضرتہ سے آپ ہر کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً چوری کا معلوم کرنا، دبا ہوا خزانہ معلوم کرنا، غمشہ کے بارے میں معلوم کرنا، زندگی یا موت کے بارے میں معلوم کرنا، سحر و جادو کی تشخیص امراض کے بارے میں معلوم کرنا، غرض ہر وہ علم جو عامل معلوم کرنا چاہے یا پوچھنا چاہے۔ باسانی معلوم کر سکتا ہے۔ عَلَیْکُمْ لَقَ فی الذِّئْبِ قَدْ شَبَّتِ الرَّشْدُ مِنَ الْغَیْ طریقہ:۔ ایک اتنا بڑا شیشہ لیں جس میں اپنی شکل نظر آجائے سامنے شیشہ رکھ کر اپنے چہرے کی جانب دیکھ کر آیت کو تین سو بار پڑھیں۔ عمل چڑھتے چاند کریں۔ باد ضرور پھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر بچی وغیرہ سلگائیں۔ پر ہیز جلالی و جالی کریں۔ کچھ عرصہ عمل پڑھتے پڑھتے آپ شیشے میں دیکھیں گے کہ آپ کی شکل غائب ہو گئی ہے۔ بس سمجھیں کہ عمل کامیاب ہو گیا۔ اب جب بھی کسی امر کی ضرورت پیش آئے تو شیشہ سامنے رکھ کر عمل کو صرف ۲۲ مرتبہ پڑھیں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جو بھی دل میں سوچیں گے یا جو پوچھیں گے شیشے میں صاف نظر آئے گا۔

اگر عامل شیشے میں لوگوں کو دکھانا چاہے تو عمل کو ضربائیں مرتبہ لوگوں کی آنکھوں پر دم کر کے دکھائے۔ سب کو شیشے میں احوال نظر آئے گا۔ یہ حاضرات نہیں ہے۔ بلکہ معجزہ ہے۔

عامل کو چاہئے کہ عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے عمل کو ہمیشہ ۲۲ مرتبہ روزانہ دردمیں رکھے۔ تاکہ عمل زندگی بھر قابو میں رہے۔ لاکھوں روپے کا عمل ہے اور قابل قدر تحفہ ہے۔

کرے، کرسیاں بچائیں۔ تخت لایا جائے اور شہنشاہ جنات کو حاضر کیا جائے۔ جب بادشاہ حاضر ہو جائے تو بچے سے بادشاہ سلامت کو سلام پہلوا یا جائے۔ بعد ازاں مدعا بیان کریں۔ جو چاہیں پوچھیں۔ سو فیصد درست تسلی بخش جواب ملے گا۔ بعد بادشاہ سلامت کو شکریر کے ساتھ رخصت کر دیں۔

حاضرات

یا جابر اہل	یا حبیب سائیل
السم	خلفعتی
الممت	خسرو
مکلفیت	ق
یا اسرافیل	یا حنراہیل

طریقہ ۱۰: حاضرات کے لئے ضروری ہے کہ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ لباس خوشبو سے معطر ہو۔ کرہ صاف ستھرا اور خوشبو سے مہک رہا ہو۔ حاضرات اگر ایک مرتبہ نہ کھلے تو بار بار حاضرات کریں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حاضرات کے وقت یکسوئی نہیں ہوتی۔ اور بچے کا ذہن منتشر ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچوں میں قوت ارادی بالکل نہیں ہوتی۔ ان وجوہات سے بھی حاضرات کا نزول نہیں ہوتا۔ سب سے پہلے بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکیں۔ اور اڑتالیس مرتبہ خلتی پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں سیاہ خانہ میں عطر لگائیں۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو سیاہ خانہ میں رفتی نظر آئے گی۔ پھر بچے کو ایک میدان نظر آئے گا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی نظر آئے گا۔ بچے سے کہلوا یا جائے کہ خاکروب کو بلاؤ۔ جھاڑو سے مافکی کو بلاؤ۔ پھر مکاؤ کرے۔ دریاں بچھاؤ۔ تخت شاہی حاضر کیا جائے۔ پھر بادشاہ کو بلاؤ۔ پھر بچے سے بادشاہ سلامت کو سلام عرض کیا جائے۔ جو چاہے سو پوچھو۔ انشاء اللہ تمام مشکل امور کے سوالات کے جوابات کا تسلی بخش و سو فیصد درست جواب ملے گا۔ بعد بادشاہ سلامت کا شکر یہ ادا کریں۔ اور سلام عرض کر کے انہیں جانے کی اجازت دیں۔

حاضرات خود

یا جابر اہل	یا حبیب سائیل
۱۱۶	۱۲۳
۱۲۱	۱۱۷
۱۲۰	۱۱۵
۱۲۲	۱۲۲

یا اسرافیل بچہ خوطیہ حاضرات حاضر ہوا۔ یا حنراہیل

طریقہ ۱۱: مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگا یا ہے وہاں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ ادب آپ آٹھ سو پچیس مرتبہ اسمِ خوطیر پڑھ کر سیاہ خانہ میں پھونکیں۔ اور سیاہ خانہ میں آپ خود حاضرات کا مشاہدہ فرمائیں۔ جو کچھ بھی دریافت کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔ دیگر اس حاضرات کو بچے پر بھی کر سکتے ہیں۔ بچے سے جو بات پوچھیں۔ وہ سو فیصد درست بتائیگا۔

حاضرات (خود)

مندرجہ ذیل نقش اتوار کے دن سورج طلوع ہونے کے دس پندرہ منٹ بعد دو عدد لکھیں۔ ایک نقش تو جاری پانی میں ڈال دیں اور دوسرے نقش کو بتی بنا کر اور اس پر ذرا سی پاک و صاف رُوئی لپیٹ کر رات کو سوتے وقت چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر روشن کریں۔ مگر چراغ اس طرح رکھیں کہ عامل کی نگاہ کے سامنے ہو۔ اور خود اس چراغ پر نگاہ کر کے سورہ جن پڑھنا شروع کرے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں نیند آجائے۔ اسی رات میں کسی جن یا مومل سے خواب میں ضرور ملاقات ہوگی اور عامل کے سوالوں کا جواب بھی ملے گا۔ اگر پہلے دن ملاقات نہ ہو تو پھر پیر کے دن دو نقش لکھے۔ پیر کے دن صبح آٹھ بجے سے نو بجے تک کا وقت ہے۔ ایک دریا میں یا نہر میں ڈال دے اور دوسرے کی بتی بنا کر حسب ترکیب عمل کرے۔ اگر دوسرے دن بھی ملاقات نہ ہو تو پھر دوسرے اتوار کو طلوع سے دس پندرہ منٹ بعد دو عدد نقش لکھے اور حسب ترکیب بالا عمل کرے۔ تیسرے دن ضرور ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ جب تک نیند نہ آئے سورہ جن پڑھتے پڑھتے سوجائے جس جگہ کوئی دریا یا نہر نہ ہوں۔ وہاں عمل نہ کرے۔ اگر حاضرات صرف بچے پر کرنی ہو تو سیاہ خانہ میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے پر ایک بار سورہ جن پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ حاضرات کا نقش یہ ہے۔

حاضرات کا نقش

یا جابر اہل	۷۸۶	یا حبیب سائیل
۲۱۲۸۵	۲۱۲۹۸	۲۱۲۹۵
۲۱۲۹۹	۲۱۲۹۱	۲۱۲۸۶
۲۱۲۹۰	۲۱۲۹۳	۲۱۲۸۷
۲۱۲۹۹	۲۱۲۸۸	۲۱۲۸۹
یا اسرافیل		یا حنراہیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو ایک صاف کاغذ پر لکھیں اور سیاہ خانہ میں عطر گلاب لگائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ غور سے سیاہ خانہ میں دیکھیں اور آپ دعا ملے، بچے پر درود شریف اور سورہ اخلاص پڑھ کر برابر پھونکتا رہے جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضران کا نزول ہوگا۔ پھر بچے کے ذریعے تمام تفصیل سے حالات معلوم کریں۔ جو سو فیصد درست ہوں گے۔

حاضرات

یا اللہ	یا رحمن	یا حنیو	یا کریم
یا مالک	یا رزاق	یا قادر	یا قیوم
الحمد للہ	یا حمید	قلعہ اللہ	یا رزاق
یا رزاق	یا شامخ	اللہ المجد	الحمد للہ

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کسی صاف شہرے کاغذ پر بنائیں۔ اور سیاہ دائرے میں عطر گلاب لگائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ سیاہ خانہ میں غور سے دیکھتا رہے۔ آپ دعا ملے، بچے پر درود شریف اور سورہ اخلاص اس وقت تک پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جب حاضرات کا نزول نہ ہو۔ جب حاضران کھل جائے تو بچے سے اپنے مشکل امور و مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کریں جو سو فیصد درست ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

حاضرات

یا اللہ	یا رحمن	یا حنیو	یا کریم
یا مالک	یا رزاق	یا قادر	یا قیوم
الحمد للہ	یا حمید	قلعہ اللہ	یا رزاق
یا رزاق	یا شامخ	اللہ المجد	الحمد للہ

یا سرافیل یا سرافیل حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

طریقہ

سیاہ خانہ میں بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ دعا ملے بچے پر عزیمت یا بقیع التجائب یا خیر یا خیر یا خیر یا خیر اس وقت تک بچے پر پڑھ کر پھونکتا رہے جب تک حاضران کا نزول نہ ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضران کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

یا سرافیل	یا سرافیل	یا سرافیل	یا سرافیل
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵

یا سرافیل یا سرافیل حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگے۔ وہاں تھوڑا سا عطر گلاب لگائیں اور بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور ۱۲۴ مرتبہ یا معید پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضران کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

یا سرافیل	یا سرافیل	یا سرافیل	یا سرافیل
۱۰۶۶۲	۱۰۶۶۵	۱۰۶۶۸	۱۰۶۶۳
۱۰۶۶۷	۱۰۶۶۵	۱۰۶۶۱	۱۰۶۶۶
۱۰۶۶۶	۱۰۶۶۳	۱۰۶۶۳	۱۰۶۶۰
۱۰۶۶۳	۱۰۶۶۹	۱۰۶۶۷	۱۰۶۶۹

یا سرافیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگے وہاں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ دعا ملے، بچے پر درود شریف اور سورہ اخلاص پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جب حاضران نہ ہو۔ جب حاضران کا نزول ہو جائے تو بچے سے اپنے تمام مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کریں۔

حاضرات

یا سرافیل	یا سرافیل	یا سرافیل	یا سرافیل
۱۲۶	۱۲۹	۱۵۲	۱۲۹
۱۵۱	۱۳۰	۱۲۵	۱۵۰
۱۲۱	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۳
۱۲۸	۱۲۳	۱۲۲	۱۵۳

یا سرافیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

پامیکاٹیل

۲۷۷	۲۸۰	۲۷۰
۲۸۲	۲۷۱	۲۸۱
۲۷۲		۲۷۵
۲۷۹	۲۷۲	۲۸۵

یاجہر ائیل

یا اسرافیل

یا عزرا شیل

طریقہٴ سیاہ خانہ میں عطر لگائیں اور بچے کو غور سے دیکھئے کہ کہیں اور آپ دعا مل رہے ہو یا نہ ہو۔ اگر ہاں ہے تو شریف پڑھ کر پھونکے۔ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ پڑھ کر پھونکا رہے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

لا الہ کا دربار الہ اللہ کی چوکی محمد رسول اللہ کا حکم حاضر کرو۔ حاضرات
سب میسر حکم میں لا۔ دہائی پنجتن پاک کی المدد دیا غوث الاعظم وغیرہ۔
ترکیب زکوٰۃ | اس عمل کو روزانہ ۷۰ بار ایکس روز تک باپ ہنر
پڑھے۔ انشاء عمل میں آجائے گا۔ اس کی ابتدا اپنے
ہے کرے۔ جب حاضرات کھل جائے تو بڑوں پر کریں۔

حاضرات آئینہ

۱۱) الشریعی ذوالفقار در بالابے ہار ہار

وَمَا يَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

(۳) الکریم قادر و ناکو کر حاضر

طریقہ: اس عمل کو اللہ علی۔۔۔۔۔ قادر تک روزانہ ۱۰۰ بار
۲۱ روز تک مایہ ہنس پڑھے۔

۱۲ اور تک باپ پر ہر پر ہے۔
یہ عمل چھوٹے بڑے سب پر کر سکتے ہیں۔ اس میں معمول کو سنانے
بٹھائے۔ یعنی جو طالب ہو۔ وہ پاک و صاف ہو یا وضو عطر وغیرہ لگائے۔
خوشبو جلانے۔ نمبر ایک والا عمل پڑھ کر معمول پر دم کرے اور پوچھے
کہ کچھ نظر آیا۔ اگر کہے کہ میدان یا روشنی نظر آئی تو کچھ لو کہ حضرات کا
نزول ہو گیا۔ اگر حضرات نہ کھلے تو کلمہ طیبہ اکیس بار پڑھ کر معمول پر دم
کرے۔ اگر پھر بھی حضرات نہ کھلے تو تیسرے نمبر والا عمل کرے۔ الگ کم
قادر کے بعد کہے۔ لونا کو حاضر کر دے۔ اس طرح گیارہ بار عمل پڑھ کر معمول

حاضرات آئینہ (خود)

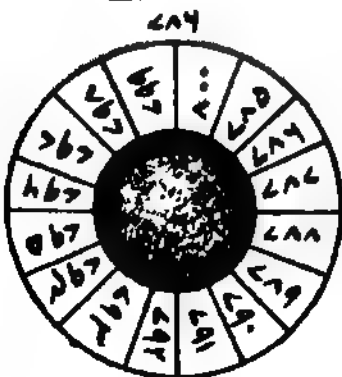
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 حوراء فرسوا يا الله يا الله
 الله الله الله الله
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو آئینے کے پیچھے لٹائے۔ زعفران درق لگا کر نقش کو نکھے۔ اس کے بعد آئینے کو معمول کے سامنے رکھے۔ اور مندرجہ ذیل عربیت اکیس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ جلد ہی ماضیات کا نزول ہوگا۔ یہ ماضیات عامل خود بھی کر سکتا ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے کی کوئی قید نہیں۔ پڑھنے کی عربیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا بَدِيعَ اللَّهِ يَا اللَّهُ حَاضِرَ حَاضِرِهِ
هُوَ يَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الشَّامُ الشَّامُ مُقَدِّمُ كَامِلِهِ
حَاضِرُ بَدِيعِهِ

زکوٰۃ کا طریقہ | روزانہ ۳ بار پڑھے۔ عمل قابو میں آجائے گا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم والا غفلت روزانہ ۳۱ عدد اکیس روز تک لکھے اور آخر
میں تمام جمع کر کے سمندر یا دریا میں ڈال دے۔

حاضرات



حلیفہ :- سیاہ خانہ میں بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں اور آبیہ مال
بچے پر عیاہ مرتبہ درود شریف اور ستر مرتبہ یا ابدی مع التلوٰت والارض

اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضران کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ پر اتنا باند کے نمبر اور جو بھی پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔ دیگر اگر کوئی آپ کو ناہانزنگ کرتا ہے تو اس حاضران کے مؤکل اس کا مزاج درست کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جس کے دل میں چاہیں اس کے دل میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی محبت کا سچا جذبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اس حاضران میں چھوٹے اور بڑوں کی کوئی قید نہیں۔ یہ حاضران ہر عمر کے لوگوں پر ہوتی ہے۔ عامل اور معمول دونوں پاک و صاف ہوں۔ قابل قدر حاضران ہے۔

حاضران سورہ عنکبوت

یا حبیب ایشیل	۴۸۶	یا سبک ایشیل
۶۸۸۱۶	۶۸۸۲۰	۶۸۸۲۳
۶۸۸۲۸	۶۸۸۲۲	۶۸۸۲۹
۶۸۸۲۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۱۸
۶۸۸۳۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۲۶

الکو سورہ عنکبوت کی حاضران حاضرین الحق الکو

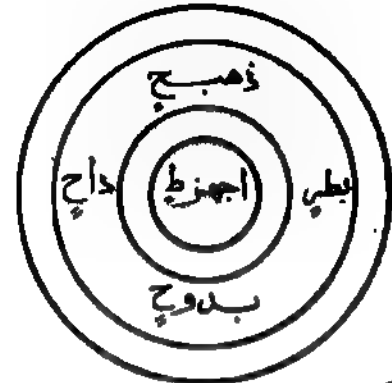
طریقہ:- یہ حاضران چھوٹے و بڑے پر ہوتی ہے۔ اس حاضران میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ بس عامل و معمول دونوں پاک و صاف ہوں اور با وضو ہوں۔ کمرہ پاک و صاف و خوشبو سے معطر ہو۔ عامل معمول کو سیدھا میں دیکھنے کو کہے۔ اور آپ (عامل)، ان الفاظ کو تین مرتبہ کہے۔ الکو سورہ عنکبوت کی حاضران حاضر ہو یعنی الکو پھر صرف الکو کی تکرار کرتا رہے اور معمول پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضران کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں مکمل تسلی بخش معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضران نور الہدی

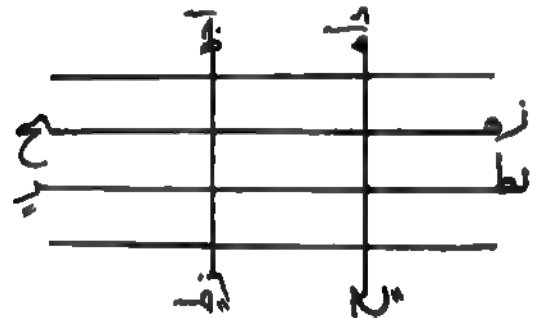


پڑھ کر چھوٹے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضران کا نزول ہو گا۔ جس سے آپ اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ جو پوچھیں گے ان کا جواب درست پائیے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حاضران آبی



مندرجہ بالا گول دائرے کے ۲۵ نقش بنائے۔



اور ذیل کے پندرہ نقش بنائے اور مندرجہ ذیل عزیمت پڑھے۔
بطی دھبج داج بدوچ اجہڑ بادشاہ اجہڑ شہنشاہ اجہڑ ط۔

طریقہ زکوٰۃ: عزیمت کو پندرہ سو بار ۲۱ یوم تک پڑھے اور نقش بھی روزانہ لکھے۔ گول دائرے والے نقش ۲۵ عدد لکھنے ہوں گے۔ اور دوسرا نقش بھی پندرہ عدد لکھے۔ عرق گلاب و زعفران سے لکھیں۔ بعد نقش دریا میں ڈال دیں۔ عمل دریا کے کنارے کرے۔ اکیس یوم کے بعد عمل قابو میں آجائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔
ایک شیشے کا گلاس لیں اور اس میں پانی بھریں۔ اور عزیمت کو اکیس بار پڑھیں۔ تمام احوال پانی میں نظر آئے گا۔

حاضران دستگیری

طریقہ:- سب سے پہلے اگر بتی سلاٹیں اور کسی ہالغ لڑکے یا آدمی کو سیاہ دائرے میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) مندرجہ ذیل اسمِ حیدر ابواللطیف کو ایک سو ایک بار پڑھ کر معمول پر چھوٹے

حاضرات

عَزِمْتَ حَاضِرَاتُ: عَزِمْتُ عَلَيْكُمُ أَجِبْ يَا مَهْلَاثِيلُ يَا هَامِثِيلُ
يَا تَفْتَاثِيلُ يَا سَامِثِيلُ أَفْتَمْتُ أَحْضَرُوا التَّسْخِرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ بَعَثِي
حَدُوشِي يَا مَعْتَرِ الْجَنِّ وَالْأَرْوَاحِ وَالشَّيَاطِينِ أَحْضَرُوا بِجَانِبِ
الشَّارِقِ وَالْمَغَارِبِ أَحْضَرُوا بِجَانِبِ الْجَنُوبِ وَالشِّمَالِ أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا
يَا مَعْتَرِ الْأَرْوَاحِ حَاضِرُ شَوْبِجِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
حَاضِرُ شَوْبِ -

طریقہ، کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کے دایں انگوٹھے پر کاجل لگا کر خاموش جگہ میں جب کہ آسمان صاف ہو۔ بیٹھ کر اقل دہلے بڑھتی ایک دفعہ پڑھ کر پچھ پر اور چاروں طرف دم کریں۔ پھر ادر والی عزیمت جعفریہ پانچ مرتبہ پڑھ کر پچھ کے چہرے اور ادر اگوٹھے پر دم کریں۔ اور پچھ کے کہیں کہ نہیں کوئی صورت نظر آتی ہے یا نہیں۔ اگر نظر آئے تو کہیں کہ میدان صاف کر کے دربار لگائیں۔ اور پھر کہیں کہ بادشاہ کو بلا لیں بادشاہ فوراً اگر تخت پر بیٹھ جائے گا۔ اقل عامل اپنا سلام پیغام دے کر کہے کہ میں کوئی بات پوچھنا چاہتا ہوں، آپ بتائیں گے۔ جب بادشاہ کہے کہ جو پوچھو گے میں بتاؤں گا۔ پھر جو چاہے پوچھو۔ مفصل بتائے گا۔ جب تمام احوال وغیرہ معلوم ہو جائے تو شکر یہ ادا کر کے رخصت کر دیں۔ اسی طرح ہر حضرات نقش پریشیہ پر، پانی اور چراغ میں بھی کی جاتی ہے۔ ہر جگہ روحانیات حاضر ہو کر مفصل اور سو فیصد درست جواب دیتے ہیں۔ حضرات میں سرتاج و چوٹی کا عمل ہے۔ اور ایک قابل قدر تحفہ ہے۔ دہلے بڑھتی یہ ہے۔

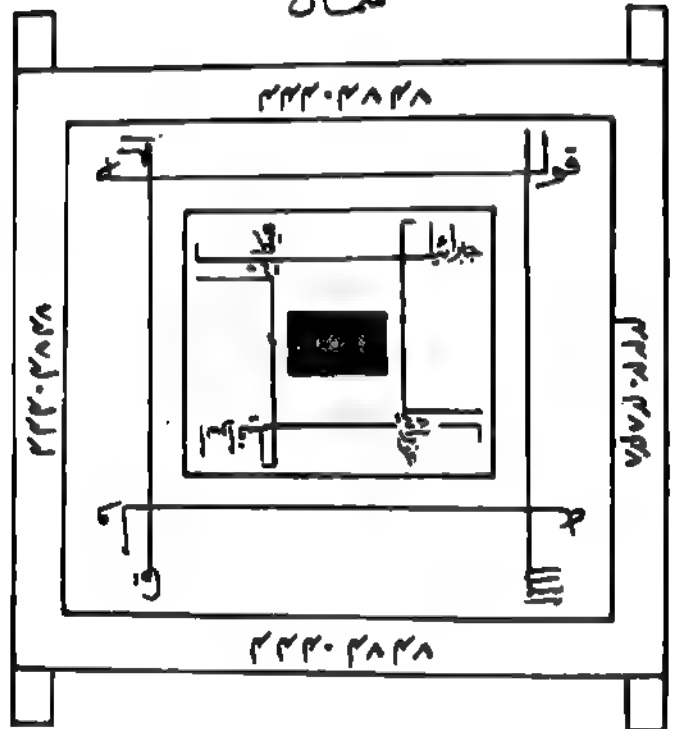
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْأَرْوَاحُ
الرُّوحَانِيَّةُ الْعَالِيَّةُ وَابْتِغَالِيَّةُ وَحَدَّ أَهْلُهُ الْعَهْدِ الْكَبِيرِ
تُجِيبُوا أَدْعَاؤِي وَتَقْضُوا حَاجَتِي بِعِزِّهِ بِرَحْمَتِهِ كَرِيمِ تَبْلِيغِ طَوْلَاتِي
مَرْجَلِ بَرْجَلِ تَرْقُبِ بَرْجَلِ تَلْبِشِ خَوَاطِرِ قَلْبُهُودِ بَرْشَانِ كَنْظَرِهِ
نَحْوِ سُلْخِ بَرْيُولِ بِشِكْلِخِ تَرْمُزِ لُغْلِ لِسِيْطِ قَدَرَاتِ غِيَا هَا كَيْدِ هَوْلِ
شَمْعَا مِرْ شَمْعَا مِرْ شَمْعَا مِرْ شَمْعَا مِرْ بِحَقِّ هَذَا الْعَهْدِ الْمَاخُوْطِ عَلَيْكُمْ
يَا حَدَّ أَهْلِهِ يَا الْأَسْمَاءُ الْإِلَهِيَّةُ فِي مَا أَمْرُكُمْ بِهِ بِعِزِّهِ يَا اللَّهُ الْعَزِيزُ
الْمُعْتَرِي فِي مِرْ عِزِّهِ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ تَوْأَلِي قَوْلِهِ كَيْفِيَّةً
وَبِحَقِّ الَّذِي لَيْسَ كَبْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا
السَّاعَتِ وَأَسْمِعُوا أَطِيعُوا وَكُونُوا عَوْنًا لِي عَلَى جَمِيعِ مَا أَمْرُكُمْ بِهِ
حَاضِرَاتِ حَاضِرُ شَيْءٍ بِحَقِّ إِسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ احْتَرَفِي عَنْ عَقْصِ أَسْمَاءِ
اللَّهِ نَهْأِ الْمَوْقَدِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْأَسْمَاءُ لَتَنِي عَاهَدْتُ تَوْأَلِيهَا

طریقہ، یہ حضرات چھوٹوں و بڑوں یعنی سب پر یکساں ہوتی ہے۔ اس میں عمر کا کوئی قید نہیں۔ سیاہ دائرہ میں کسی بڑے آدمی یا بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ عامل اس اسم کا ورد کر کے معمول پر دم کرے۔

اسم یہ ہے۔ اِلَّا لَا لَعْنَةُ لَعْنَةُ اِلَّا تھوڑی ہی دیر میں حاضر
کا نرول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوالوں کے جوابات قسلی
بخش معلوم کر سکتے ہیں۔

خاضرات مقربین

شمال



طریقہ: کسی نابالغ عمر کے بچے، بچی کو سیاہ دائرہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ دعا ملے، بچے پر یہ اسم اَلْبَغِیْضُوْنَ اَللّٰهُ یُبْغِیْضُوْنَ تیس یا چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضراتِ کمال ملتے گی۔ جس سے آپ اپنے ہر قسم کے مشکل مسائل کے بارے میں مکمل سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات حضرت خضر علیہ السلام

طریقہ :- رات ۹/۸ بجے کے بعد نہادھو کر با وضو عطر وغیرہ لگا کر دریا
سمندر کے کنارے پر جائیں اور سات سو مرتبہ سورۃ الفتح پڑھیں۔
اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ سات دن
کے اندر اندر حضرت خضر علیہ السلام سے بالمشافہ ملاقات ہوگی۔ (آر موڈ است)

شاہ جنات کے ملاقات

يَا أَيُّهَا الْمَوْئِلُ عَ وَرَقِل الْقُرْآنُ تَوَيْلًا نَكْ رُوْزِی شریف
طریقہ:۔ فوجدی جمعہ کی رات کے عمل شروع کریں۔ باہر ہزار، اول تو پہلے
ہی جمعہ ملاقات ہوئی۔ ورنہ تین جمعہ عمل کریں۔ روزانہ تعداد پانچ ہزار
ہے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ رتبہ درود شریف پڑھیں۔ تجربہ شدہ پانچ
عمل ہے۔ آزمائشیں اور فائدہ اٹھائیں۔

حاضرات

عَزَمْتُ عَلَيْكُمُ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَزْوَاجِ بِحَقِّ
حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا
یا قوم حاضرات و جنات حاضر شو بَحَقِّ يَا حَقِّ يَا قَوْمُ بِحَقِّ
يَا أَزْوَاجَ الزَّاجِنَاتِ
طریقہ:۔ ایک چینی کے پہلے میں سیاہی ڈال کر گیارہ رتبہ درود شریف
پڑھیں۔ اس کے بعد ایک سو ایک بار مندرجہ بالا عمل پڑھیں۔ اکیس
تک پڑھیں جس دن سیاہی میں ایک ٹوکڑ نظر آئیں۔ سمجھو عمل کامیاب
ہو گیا۔ پھر سلام کریں۔ اور جو بات پوچھنی ہو دریافت کریں۔ سو فی صد
درست جواب ملے گا۔

حاضرات بڑوں اور چھوٹوں پر یکساں کارآمد

عَزَمْتُ عَلَيْكُمُ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمُ أَيُّهَا بَعْضُ بَعْضُ يَا جَبَلِیْنِ
یا جَبَلِیْنِ یا جَبَلِیْنِ أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا
طریقہ:۔ جلالت و جلال پر ہزار لازمی ہے۔ عمل کے لئے ایک مخصوص لباس
معطر شدہ استعمال میں لائیں۔ کھانا اپنے ہی ہاتھ سے پکا کر کھائیں یا
کھانا قطعاً منع ہے۔ تنہائی اور یکسوئی لازمی ہے۔ اگر دوران پڑھائی
کوئی شکل نظر آئے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مصنوعی ڈر
ہوگا۔ پھلی، گوشت، انڈا، کچی پیاز، پودینہ، دھنیا وغیرہ منع ہے۔ جمہ کوٹھی
سے بھی پرہیز کریں۔

ایام چلہ کشی ۴۴ دن روزانہ پڑھنے کی تعداد یا جبار ۲۰۴۔ اور
یا جلیل کی تعداد ۲۰۶ + ۲۰۹ = ۴۱۵ یا اپنے نام کے جتنے بھی اعداد ہوں۔
جمع کر کے روزانہ اسی تعداد سے پڑھا کریں۔ کسی بھی فوجدی دن سے
عمل شروع کریں۔ چالیس یوم کے بعد بڑوں و چھوٹوں پر حاضرات کریں۔
صرف عمل کو گیارہ رتبہ پڑھ کر دم کریں۔ حاضرات کا نزول ہو جائیگا۔
جس سے آپ ہر بات کا سوال سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔

کسی نابالغ بچے کے دائیں انگوٹھے کے ناخن پر کاجل لگائیں اور اسے
ریختے کو کہیں۔ حامل بچے پر درود شریف اور مذکورہ بالا آیت و ذکر کے
بچے پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس کے آپ
اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے
ہیں۔ دیگر یہ عمل ہزار کا بھی ہے۔ اکیس یوم کے اندر اندر اشارات شروع
ہو جاتے ہیں۔ اور آخری روز آپ کا مشکل آپ کا ہزار حاضر ہوگا۔
قل و اقرار کرے گا۔ آئندہ بلانے کے لئے بوجھیں۔

حاضرات

عَزَمْتُ عَلَيْكُمُ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَقَبْ ذَا لِي وَذَا لِي بِحَقِّ
جَبَلِیْنِ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ يَا بَدَّ قَرَابَتُو
حاضر یا با حاضر یا با حاضر یا با۔
طریقہ:۔ اس عمل کو کسی بڑے طشت میں پانی سلنے رکھ کر ایک کوسات
رتبہ سترہ دن تک پڑھنا ہے۔ وقت کی پابندی و شرط لازمی ہے۔ سترہ دن
کے بعد جب بھی حاضرات کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ گیارہ رتبہ
درود شریف پڑھیں۔ اور عزیمت کو صرف اکیس رتبہ پڑھیں۔ تمام احوال
پانی میں نظر آئے گا۔

حاضرات شہنشاہ جنات

عَزَمْتُ عَلَيْكُمُ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ
مُتَوَسَّطُونَ حَاضِرُونَ حَاضِرُونَ حَاضِرُونَ حَاضِرُونَ حَاضِرُونَ حَاضِرُونَ
جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ جَبَلِیْنِ
حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو

طریقہ عمل:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو اکیس رتبہ روزانہ اکیس یوم تک
باہر ہیز پڑھیں تو عامل ہو جائے گا۔

پر یوں کی حاضرات

عَزَمْتُ عَلَيْكُمُ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمُ بِحَقِّ أَذَاتْمَا أَمَا كَعَقْلًا
كَعَقْلًا أَذَاتْمَا أَذَاتْمَا بِحَقِّ أَذَاتْمَا بِحَقِّ سَوَاهَا يَا مُوَلَّانَ
بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرُونَ حَاضِرُونَ حَاضِرُونَ
طریقہ عمل:۔ چالیس یوم باہر ہیز پڑھیں۔

معطر وغیرہ کپڑوں پر لگائیں۔ اور چند پھول کھابکے اپنے سلنے رکھیں
انشاء اللہ پر یوں سے ملاقات ہوگی۔

عَلَيْكُمْ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ اجب يَا جَبْرَائِيلُ يَا قَرْنَائِيلُ مَا بَعَا
مَطْعًا بِحَقٍّ لَا تَأْخُذُ لَا يَسْتَعْدُّ وَلَا تَخْوُفُ لَكَ مَا فِي السَّمَوَاتِ مَلَكُ فِي الْأَرْضِ
عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقَمْتُ عَلَيْكُمْ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ ۝

جب حضرات کی ضرورت ہو۔ اس سیاہی کو طفل نابالغ کی تحصیل
میں رات کے وقت ملے اور اس پر قطراتیل کو بھی لگائے تاکہ چمک پیدا
ہو۔ اب عزیمت پڑے۔ رات کی تحصیل پر ہوگی جو چاہے دریافت کرے
صحیح خبریں ملیں گی۔ اور حالات کا علم ہوگا۔

حاضرات کی روحانی سیاہی!

اس سیاہی کے روحانی اثر سے کوسوں دور کی خبر ایک سیکنڈ میں
دریافت کر سکتے ہیں۔ ترے ہوئے عزیزوں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔
ہر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج، گمشدہ اشیاء اور چور کی تلاش اسی
ایک سیاہی کے ذریعہ ہو سکے گی۔ ہر مذہب و ملت کا آدمی اسی سے فائدہ
حاصل کر سکتا ہے۔ سیاہی تیار کر کے فروخت بھی کی جاسکتی ہے۔ عربی دارگاہ
عامل کی طرح کام لے سکتا ہے۔

ریگ بقدر دان سخی، گوگل بقدر دان سخی، سیندور ایک دن، ملی
کاتیل ایک بوند، کاجل تیل سوسوں حسب ضرورت۔ حمام اشیاء کو خوب
کھل کر کے شیشی میں رکھیں۔ دھو کر کے پاک جگہ پر اوّل درود شریف
گیارہ بار پڑھ کر دم کریں۔ بعد ایت کریمہ لا الہ الا انت سبحانک
ایٰ قُتُّبُ مَوْنِ الظُّلُمَاتِ ۝

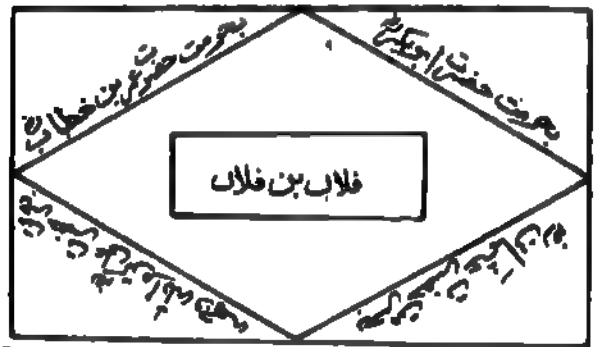
ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر سات بار دم کرے۔ پڑھنے وقت منہ
مغرب کی جانب ہو۔ جب بھی ضرورت درپیش ہو تو شیشی کھولنے وقت
آیت کریمہ پڑھ کر دم کر لیا کریں۔

یہ حضرات ۸ سے ۱۴ سال تک کی عمر کے لڑکے اور ۱۴ سال سے ۲۰
سال تک لڑکیاں بخوبی دیکھ سکتی ہیں۔

معمول کے رانیں انگوٹھے کے ناخن پر لگا کر اسے فورے دیکھنے
کی تاکید کریں۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دروازہ نظر آئے گا۔ جب معمول کے
کہ دروازہ نظر آ گیا ہے یا اس سے پوچھ لیں کہ دروازہ نظر آیا ہے یا
نہیں۔ جب دروازہ نظر آجائے تو معمول سے کہیں کہ وہ دروازہ کھولنے
کے لئے حکم دے۔ چنانچہ معمول کہے کہ دروازہ کھول دو۔ جب دروازہ
کھل جائے تو معمول سے کہلائیں کہ خاک رکوب کو حکم دے کہ وہ حاضر ہو
اور جھاڑو سے جگہ صاف کرے۔ معمول کے کہنے ہی خاک رکوب حاضر ہوگا۔
اور جھاڑو سے صفائی کر کے چلا جائے گا۔ جب وہ چلا جائے۔ اسی طرح
بہشتی کو بلائیں۔ اور پانی چھڑکنے کے لئے حکم دیں۔ اس کے بعد اسی

آپ کا توشہ ہے اسے قبول فرمائیں۔ اور میرا فلاں کام اللہ کے حکم سے آپ کے
طفیل میں پورا ہو جائے۔ پھر گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ کر سوڑ
والی سیاہی گیارہ مرتبہ اور سورہ کوثر گیارہ مرتبہ وہیں کھڑے ہو کر پڑھ کر واپس
آجائیں۔ اس طرح سات یوم کریں۔ انشاء اللہ یا تو حضرت خضر علیہ السلام
سے ملاقات ہو جائے گی۔ ورنہ سو فیصد آپ کا کام پورا ہو جائے گا۔

برائے گریختہ | یہ تعویذ بارہا کا آزمودہ اور مجرب ہے۔ خواہ کتنے ہی
برس کسی آدمی کو گم ہوئے گزر گئے ہوں۔ وہ واپس
آجائے گا۔ یا پتہ مل جائے گا۔ اور اگر خدا خواستہ گم شدہ شخص فوت
ہو گیا ہے تو بھی اس کی موت کی اطلاع آجائے گی۔ اس تعویذ کو چرخے
باندھ دیا جائے اور اس کے ساتھ پھیرائی طرف روزانہ دیا کریں۔
انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر پتہ مل جائے گا۔
نقش مبارک یہ ہے۔



حاضرات | اس عمل پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ یہ عمل گویا تحصیل
پر خزانہ ہے۔ اور سات اقلیم کے جنات کے بادشاہوں پر
حکمراں ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اتوار کے دن تھوڑی سی جوار لے کر زرد چوب
سے زرد کریں۔ اور سورج نکلنے کے پودے کے نیچے رکھ دے۔ اور کہے کہ
آج میں تجھے دعوت دیتا ہوں۔ کل لیجاؤں گا۔ پس اگلے دن قبل از طلوع
آفتاب اس سورج نکلنے کے پتے توڑ لائے۔ لیکن جلتے وقت آتے وقت
اور پتے توڑتے وقت کوئی ٹوٹے نہیں اور نہ ہی بولے۔ اپنی جگہ پر واپس
آکر ان پتوں کا عرق نکالے اور اس عرق میں روئی بھگو کر اور خشک کرے
سیاہ لک کا روغن کسی نئے چراغ میں ڈال کر اس روئی کی بتی بنا کر روشن
کرے۔ اور ایک نئے پیالے کو اوپر رکھ کر اس کا کاجل نکالے۔ اور
احتیاط سے بند کر دے۔ پھر کوئی خوشبودار تیل لے کر اس پر ایک سو ایکس
بار یہ عزیمت پڑھ کر دم کرے اور تیل کو محفوظ رکھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقَمْتُ

مختصر یہ کہ تمام حالات کا علم حاصل کو پانی میں نظر آئے گا۔
جب کبھی بھی ضرورت پیش آئے۔ مائل ایک گلاس پانی لے اور عمل

کھل جائے گی۔ اور ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔
عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ
وَبِاَنْثَاثِ الْخَشْيَةِ عَزَمْتَ عَلَيْكَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاصْحَابِ
الْاَرْوَاحِ فَتَحَوْنَ فَتَحَوْنَ حَبِيبَكَ الْيَمِيمَ الْمَيِّمَ مَقَامًا مَقَامَ النَّاسِ
اَلْنَا بَلَسْنَا بَلَسًا نَلْسًا نَلْسًا سَوْرِدًا كَهَلًا كَهَلًا مَهَلًا مَهَلًا سَهَلًا سَهَلًا
حَاضِرًا حَاضِرًا سَخِيًّا سَخِيًّا شَدِيدًا شَدِيدًا بِحَقِّ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخْصَرْنَا بِاصْحَابِ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِينِ وَاخْصَرْنَا
بَيْنَ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَبَيْنَ جَانِبِ الْمُنْتَوْبِ الْجَنُوبِ وَالشَّمَالِ بِحَقِّ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ بَدَّ حَاتِي شَاهِدًا سَكَنَ رِشَاءَ حَاضِرٍ حَاضِرٍ
حَاضِرٍ شَوَاجِبُهَا أَهْبَائِيلُ

نقش جو بچے کو دیکھنے کے لئے دیا جائے گا۔ حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۶۵۲۳	۶۵۲۷	۶۵۳۱	۶۵۱۷
۶۵۳۰	۶۵۱۸	۶۵۲۲	۶۵۲۸
۶۵۱۹	۶۵۲۵	۶۵۲۲	۶۵۲۲
۶۵۲۶	۶۵۲۱	۶۵۲۰	۶۵۲۲

حاضرات کی انگٹھی | ردھن کھنڈ میں گندم کا صاف آٹا ملا کر خشک
کر کے انگٹھی میں بھیننے کی جگہ لگا دیں اور اوپر
شیشہ رکھ کر دبا دیں۔ بس انگٹھی تیار رہے۔ دس بارہ سال کے بچے
کے ہاتھ میں دے کر مندرجہ ذیل عبارت تین بار پڑھ کر دم کریں حاضرات
کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوال و جواب پوچھ سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْزِلُ بِهِ الرُّوحُ الْأَرْضُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُبِينٍ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَدَعْبَتُهُمْ مُلْكُكَ وَبِغَاثِهِمْ دِيَارُكُمْ
عمل حاضرات | دس بارہ سال کے بچے کے ناخن پر سیاہی لگا کر بچے
کو دیکھنے کا حکم کریں۔ دو تین مرتبہ مندرجہ ذیل عمل
کو تلاوت کر کے بچے پر پھونکیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول
ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوال کا جواب معلوم کر سکتے ہیں۔

عمل یہ ہے۔

عَزَمْتَ عَلَيْكَ يَا مَعْشَرَ الرُّوحَانِيَّةِ أَنْ تَنْزِلَ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِحَقِّ
كُلِّ نَبِيٍّ وَبِحَقِّ حَسَقٍ وَبِحَقِّ يَسِينٍ وَبِحَقِّ فَسَيْكَ فَيَكُونُ اللَّهُ وَهُوَ

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَبِحَقِّ يَا حَقِّ يَا قَيُّوْمُ وَبِحَقِّكَ يَا رَحْمَةً الرَّاحِمِينَ
حاضرات آیت الکرسی | مندرجہ ذیل عمل تفصلاً حاجت کے لئے ہے۔
اور اس میں حاضرات بھی ہوتی ہے۔ کسی قسم
کا کوئی خوف و خطر نہیں ہے۔

نوجندی جمعرات کو روزہ رکھ کر صرف دودھ چاول سے افطار کریں
اور کچھ نہ کھائیں۔ عشاء کی نماز کے بعد آیت الکرسی ان الفاظ کے ساتھ ۳۳
مرتبہ پڑھیں۔ یعنی جب ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ چکیں۔ تب ان الفاظ کو
دہرائیں۔ الفاظ یہ ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ طَلَعَ أَحْسَنُ دِيَارِكَ اللَّهُ فَيَكُونُ
وَعَلَيْكَ وَافْعَلُوا كَذَا وَكَذَا۔

رکذا وکذا کی جگہ اپنے مقصد کا نام لیجئے مگر مقصد عربی زبان میں ادا
کیا جائے۔ کسی عربی داں عالم سے اس کی عربی بنوائی جائے۔

اس عمل کے خاتمے پر توکل بزم بندوں کی شکل میں حاضر ہونگے۔
جن کے بازو ایک دوسرے سے پیوستہ ہوں گے۔ جس وقت وہ حاضر ہو جائیں
تو یہ الفاظ کہے جائیں۔

انصر فوالا اما اموتکوبہ انصر فوالا اما حورین بارک اللہ علیکم
وجزا کوحنا خیرا۔

یہ الفاظ کہنے سے چاروں توکل واپس ہو جائیں گے۔ اور آپ کا
کام ہو جائے گا۔ ان توکلان کا حاضر ہو جانا ہی آپ کی کامیابی کی دلیل
ہے۔ ناجائز کوئی کام نہ کیجئے ورنہ نقصان پہنچے گا۔

آیت الکرسی قرآن مجید میں تیسرے پارے کی تیسری آیت سے شروع
ہو کر انعام پر ختم ہوتی ہے۔

عمل حاضرات | اگر کوئی شخص چاہے کہ حاضرات کرے تو اس کو چاہئے
کہ ارادہ سے قبل تین دن روزہ رکھے اور ترکہ اٹا کر

کرے۔ اور چوتھے دن پاکیزہ مکان میں بیٹھے اور سفید لباس زیب تن
کرے اور اس مقام و مکان کو معطر کرے اور ناپاک غیر طہراں اس مجلس
میں داخل نہ ہو اور بچہ مذکر یا مؤنث کو پاک لباس پہنائے اور کرسی
پر بٹھارے اور دھوئی دے اور مندرجہ ذیل اسم کے عدد حاصل کرے
اور ان اعداد سے مربع پڑ کرے۔ طریقہ معینہ سے اور اس مربع کے خطوط
اور اعداد سونے کے پانی سے لکھے۔ اور وہ بچہ اس مربع میں دیکھتا رہے
تو جو شخص حاضرات کر رہا ہے۔ وہ اس کو پڑھتا رہے۔ اور کچھ بچے کو اس
میں نظر آئے اس سے پوچھتا رہے۔ اور جو مطلب بھی رکھتا ہو وہ اس
بچے سے کہے۔ اور وہ ان سے عرض کرے۔ جو نظر آ رہے ہوں۔ اور ان
سے جواب حاصل کرے۔ جب مطلب تمام ہو جائے تو ان کو تکلیف نہ

ایک پاؤ یا آدھا پاؤ خالص تلی کا تیل لے کر چراغ بنائیں اور اس تیل کا پھلا دکا جل، حاصل کر کے کسی ڈبیر میں ڈال دیں۔ اور عطر گلاب یا خس اس کا جل میں اتا ڈالیں کہ سیاہی بن جائے۔ ۱۲، ۱۰ سال کے بچے کو نہلا دھلا کر اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ذرا سی سیاہی لگا دیں اور بچے کو کہیں کہ اس پر ٹکسکی لگا کر دیکھتا رہے۔ اور آپ احتیاطاً ۵، ۷ بار یہ اسم ورد کریں۔ ہر بار ام الشرفا رہے۔ ایک یا ڈیڑھ منٹ بعد فوراً حاضرات شروع ہو جائے گی اس حاضرات سے ہر قسم کے سوالات کے جوابات دریافت کریں۔ چاہیں تو لاٹری کے نمبر بھی معلوم کر سکتے ہیں بیماری، غائب اور تمام مشکل سوالات کے جوابات آسانی معلوم کریں۔

حاضرات

اول روزانہ تین دن تک بعد نماز عشاء چھ ہزار مرتبہ یہ آیت شریف کسی پاک جگہ پر پڑھ لیں۔ اول و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔
يَا مُنْفِثُ الْجَنِّ وَالْإِنِّسِ اِنْ اسْتَعْظَمْتَ اَنْ تَنْفُذَ اَمِنْ اَقْطَارِ السَّغُوبِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذْ وَالْأَمْنُفُذُ ذَنْ اِلَّا بِسُلْطَانٍ رَّسُوْرٍ مِّنْ بَعِثَ سُلَيْمَانَ بَنَ ذَاؤُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس کے بعد دو پیالے مٹی کے لیں۔ اور کچھ عطر اور کچھ کافور لیں۔ اب اقل ہر دو پیالوں پر اس آیت مذکورہ کو ساٹھ ساٹھ مرتبہ دم کر کے اور پھر ساٹھ مرتبہ کافور پر دم کر کے ایک سکورے میں کافور رکھ کر دیا سلائی سے اس کو جلا دیں۔ اور دوسرا پیالہ اس کے اوپر ذرا اوچھا رکھ دیں۔ تاکہ اوپر والے پیالے میں کاجل تیار ہو جائے۔ اب اس کاجل میں عطر ملا کر کسی ڈبیر میں محفوظ رکھیں۔ اور جب کبھی ضرورت کسی امر کے دریافت کرنے کی ہو تو کسی ناہالغ لڑکے، لڑکی کے انگوٹھے پر اس سیاہی کو ذرا لگا دیں۔ اب عامل لڑکے یا لڑکی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یا گیارہ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کرے۔ اب لڑکا، لڑکی کہے کہ وہ شخص ہمارے سامنے فوراً حاضر ہوں۔ جس وقت وہ شخص سامنے نظر آئیں ان کو حکم دے کہ میدان کو صاف کر کے پانی وغیرہ جھڑک کر جلد بچھاؤ۔ جب فرش بچھا جائے تو بادشاہ سلامت کو طلب کرے۔ جب بادشاہ حاضر ہو۔ ان کو پہلے سلام کرے اور ان سے دریافت کرے کہ آپ کو اس وقت کوئی کام تو نہیں ہے۔ جب وہ جواب دیں کہ مجھے کوئی کام نہیں ہے۔ تو آپ ان سے جو حالات ہوں دریافت کریں۔

۱۱) مثلاً فلاں شخص بیمار ہے۔ کینک اچھا ہونے کی امید ہے۔ کیا علاج ہے۔ کس دوا سے فائدہ ہو گا۔؟

دے بلکہ پڑھنا بند کر دے وہ چلے جائیں گے۔ اور اگر کوئی شدید مصیبت میں مبتلا ہو جس کا تدارک نہ ہوتا ہو تو وہ بھی اسی عبارت کو لکھے کہ بڑن ہو جائے۔ فلاں مصیبت فلاں ابن فلاں سے وہ اسم یہ ہے۔ (حیط غورش) روز یکشنبہ یا چار شنبہ۔ ان حروف کے مجموعہ کے اعداد لے کر مربع تیار کرے۔ اور اس مربع کو مربع فیض اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ اس مربع کی برکت سے شفا پائے گا۔

اس مربع، حاضرات اسم مبارک حیط غورش،

۷۸۶

۱۵۵	۱۵۸	۱۶۲	۱۳۸
۱۶۱	۱۳۹	۱۵۳	۱۵۹
۱۵۰	۱۶۳	۱۵۶	۱۵۳
۱۵۷	۱۵۲	۱۵۱	۱۶۳

عمل حاضرات
عَزَّمْتُ عَلَيْكَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَرْوَاحِ
بَعِثْ حَضْرَتَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَضْرًا
أَحْضَرُ أَحْضَرُ اِيَا قَوْمِ حاضرات حاضر شو بَعِثْ يَا حَقِي يَا قَوْمِ بَرِحْنَا
يَا اَرْحَامُ الرَّاحِمِينَ

سب سے پہلے درود ابراہیمی ۳ مرتبہ اور مندرجہ بالا عزیمت ۳ بار پڑھ کر عامل خود سلام کرے۔ حاضرات معمول پر ایک یا ڈیڑھ منٹ کے اندر شروع ہو جاتی ہے۔ حاضرات انگوٹھے، آئینے اور پیالے میں بھی کیجا سکتی ہے۔ یہ حاضرات ہر قسم کے مشکل سے مشکل سوالات کے جوابات حاصل کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن ایک بات واضح کر دوں۔ معمول اس بچے سے جس پر حاضرات کی جائے اس بچے سے کسی جادوگر یا جن کے بارے میں ہرگز ہرگز نہ پوچھا جائے۔ ورنہ بچہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کفن باندھنا پڑے گا۔

عمل حاضرات
اس عمل کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ عمل کیا تو
کی کوئی پر اعتقاد سے بھی زیادہ بڑھ کر نکلا۔
مندرجہ ذیل نقش آتشی چال سے پڑ کر کے بچے کے دائیں ہاتھ
کے انگوٹھے میں پکڑا دیں۔

جبرائیل

۷۸۶

۳۱۰	۳۱۳	۳۱۷	۳۰۳
۳۱۶	۳۰۳	۳۰۹	۳۱۵
۳۰۵	۳۱۹	۳۱۲	۳۰۸
۳۱۳	۳۰۷	۳۰۶	۳۱۸

۷۸۶

درست ملیں گے انشاء اللہ۔
ظلم یہ ہے۔

۱۲	۲۵	۲۲	۱۹
۲۳	۱۸	۱۳	۲۴
۱۷	۲۰	۲۷	۱۴
۲۶	۱۵	۱۶	۲۱

حاضرات

آسان اور سہل حاضرات جو کہ تھوڑی سی محنت سے حاصل ہو جاتی ہے۔
اول عزیمت کو واجب یا حیا میں بحق یا حیا حاضر شو حاضر شو حاضر شو
اکتالیس روز تک ایک سو اکیس مرتبہ بعد نماز عشاء تنہائی میں پڑھے۔
بعد اکتالیس روز نقش مذکور کو لکھے۔ اور درمیان کے خانہ میں سیاہی
بھرے۔ اس حاضرات کو بارہ سال سے لیکر ساٹھ برس کے مرد و عورت پر
بھی کیا جاسکتا ہے۔

ایک کوری دہی، مٹی کی چھوٹی ہڈیا یا لٹی رکھ کر اس کی پشت پر چراغ
رکھیں۔ اور روٹی کی پتی بنا کر ڈالیں۔ اور سروس کاتیل ڈال کر چراغ جلانے لگے۔
بچے یا بڑے کو سامنے بٹھائیں۔ اور نقش اس کے ہاتھوں میں پکڑائیں۔
اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر چراغ کی کوپر دم کریں۔ اور گیارہ مرتبہ
محول پر پڑھ کر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں نقش میں، یعنی چراغ کی کو
میں ایک عمر بزرگ نظر آئے گا۔ حامل بذریعہ مریض سلام کر دے جو
مریض کے بارے میں معلومات کرے یا جس چیز کے بارے میں معلوم کرنا
ہو معلوم کرے۔ انشاء اللہ جیسے حامل چاہے گا وہی سہا ہو گا۔

نقش حاضرات ہلانے کا یہ ہے۔ یہ نقش حاضرات میں بھی کام کرتا
ہے اور چراغ میں جلانے کا بھی۔ یعنی دونوں طریقے سے حاضرات کر سکتے
ہیں۔ نقش میں لکھنے سے بھی حاضرات ہوتی ہے اور دوسرے نقش کو چراغ
میں قبیلہ بنا کر بھی حاضرات کر سکتے ہیں۔
حاضرات کا نقش یہ ہے۔

۶	۱	۸
۷		۳
۲	۹	۴

حاضر شو حاضر شو حاضر شو

حاضرات | ذیل کا نقش ایک بڑے کاغذ پر لکھیں۔ سوہو میں خانے میں

۱۳) فلاں شخص آسیب زد ہے آپ اس کو جلا دیجئے یا گرفتار کر لیجئے۔
یا اس سے نجات دلا دیجئے۔ اور آئندہ کے واسطے وعدہ لے لیجئے کہ اب نہ
آئے گا۔

۱۴) رفیقہ اس مقام پر کسی جگہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو جلا دیجئے۔
فلاں شخص ہم کو پریشان کرتا ہے۔ اس کی کیا تدبیر کی جائے؟ الغرض
ہر قسم کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ بعد مطلب کہد دیجئے۔
کہ میں نے آپ کو بہت تکلیف دی۔ اب آپ تشریف لے جائیے۔ آپ کا
بہت بہت شکریہ۔

مندرجہ ذیل نقش کا قدر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سروس
کاتیل ڈال کر جلائیں۔ نقش کو روٹی میں لپیٹ کر پتی
بنا کر روشن کریں۔ اب کسی نوے سال کے لڑکے، لڑکی کو چراغ کے سامنے
بٹھائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ چراغ کی پتی کو کو دیکھتا ہے۔ اسے تھوڑی
ہی دیر بعد کوئی غیر معمولی چیز نظر آئے گی۔ آپ اس سے ہر قسم کے سوالات و
حالات درست معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات کے ہر نقش میں عامل کو چاہئے کہ بچے پر درود شریف
دسورۃ اخلاص پڑھ پڑھ کر چھوکتا رہے۔ جب تک کہ حاضرات نہ کھلے۔
نقش یہ ہے۔

۱۲	۲۵	۲۲	۱۹
۲۳	۱۸	۱۳	۲۴
۱۷	۲۰	۲۷	۱۴
۲۶	۱۵	۱۶	۲۱

حاضرات گم شدہ اشیاء چوری وغیرہ کا معلوم کرنا

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا کوئی چوری وغیرہ ہو جائے۔ یا کوئی اور مسئلہ
درپیش ہو تو اس وقت یہ حاضرات کرامات کا کام دیتی ہے۔ اس حاضرات
سے آپ مشکل سے مشکل مسائل کے بارے میں سو فیصد درست جوابات
معلوم کر سکتے ہیں۔ حاضرات کیلئے ایک فیبی خزانہ ہے۔ مندرجہ ذیل ظلم کو
کاغذ پر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سروس کاتیل ڈال کر جلائیں اور ظلم
کو روٹی میں لپیٹ کر اس کی پتی روشن کریں۔ اور کسی بچے یا بچی کو چراغ
کے سامنے بٹھائیں۔ اور ہدایت کریں کہ چراغ کی پتی کی کو کو غور سے دیکھ نا
رہے۔ پس تھوڑی دیر بعد اسے غیر معمولی چیز نظر آئے گی۔ آپ اس سے
گم شدہ اشیاء چوری کے بارے میں اور دیگر مشکل مسائل کے بارے
میں بھی پوچھ سکتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات تسلی بخش دسویں صد

اس حاضرات سے گشہ کا پتہ لگانا، امراض کا معلوم کرنا، چوری کا پتہ لگانا، سوئی اثرات اور مکان میں ایسی اثرات کا پتہ لگانا۔ بھاگے ہوئے شخص کا پتہ لگانا کہاں اور کس جگہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض اس حاضرات سے آپ کو ہر قسم کی مدد ملے گی۔ مندرجہ ذیل نقش کو ایک بڑے کاغذ پر لکھیں۔ اور جہاں سیاہ نشان لگے۔ پتہ وہاں نگاہ جاکے رکھتے۔ پہلے بچے پر تین مرتبہ درود شریف اور تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں اور نقش کو قطرے معطر کر لیں۔

یا اللہ یا حبیبی ۷۸ یا قیوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۳۲	۲۳۵	۲۳۸	۲۳۵
۲۳۷	۲۳۶	۲۳۱	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۳	۲۳۳	۲۳۰
۲۳۲	۲۳۹	۲۳۸	۲۳۹

حسین علیہ السلام

نوٹ ۱۔ ایسی معاملات میں مشکلات ہوں۔ تو روح الامین کے حضور میں موصول بھیج کر اپنا سلام پیش کریں۔ اور روح الامین سے لشکر طلب کریں۔ مدد ملے گی۔

حضرت علیہ السلام کے نام کی نیاز دلائیں۔ اور برقی معصوم بچوں میں تقسیم کر دیں۔ پھر جب کبھی حاضرات کرنی ہو تو عمل بالا کو صرف آئیس مرتبہ پڑھیں۔ حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ بڑوں پر حاضرات کرنی ہو تو پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر معمول کی آنکھیں بند کر دلائیں۔ اور مذکورہ بالا عمل کو آئیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ حاضرات کرنی ہو تو شیشے پر عمل کو پڑھ کر دم کریں۔ غرض یہ حاضرات بڑے بچوں پر بھی کیا جاسکتی ہے اور اس حاضرات کو آپ ہر طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ حاضرات میں سرتاج و جونی کا عمل ہے۔

حاضرات حضور (نور) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَافِظُ وَاَنَا الْخَافِظُ فَمَنْ يَنْدِعُ الْخَفِظَ اِلَّا الْخَافِظُ يَا خَافِظُ يَا خَافِظُ

طریقہ ۱۱۔ مندرجہ بالا عمل کو بہتر مرتبہ گیارہ دن پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر دو رکعت نماز عاجت پڑھیں۔ اور دعا کریں کہ اے اللہ مجھے اس عمل میں کامیابی نصیب فرما۔ پھر دو نفل نماز شکرانہ ادا کریں۔

جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے۔ ایک بڑا آئینہ لیں۔ اور مندرجہ بالا عمل کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر آئینہ پر دم کریں۔ تھوڑی ہی دیر

میں انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے ہر امور کے بارے میں مکمل درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات بڑوں اور چھوٹوں پر یکساں کارآمد ہے۔ اس حاضرات کو آپ ہر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ جس طریقے سے حاضرات کریں انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔

یاد رکھیں! عملیات کی دنیا میں کامیابی کے لئے تین چیزوں کا ہولناکم ملزم ہے۔

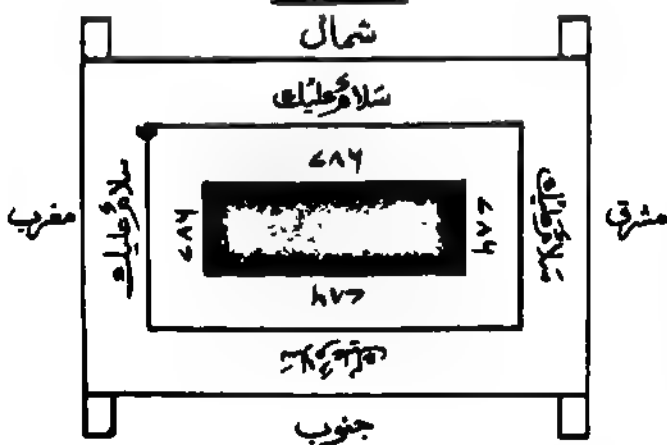
(۱) قوت ارادی (۲) یکسوئی (۳) اعتقاد۔ اگر اعتقاد نہیں ہے تو عمل ناکام رہے گا۔ یہ کچھ کر عمل کرنا کہ میں تجربہ کر رہا ہوں کہ عمل غلط ہے یا صحیح۔ تو عمل میں کامیابی غیر یقینی ہے۔ کیوں کہ یہ حکمت، طب، یا کیمیا گری کا نسخہ نہیں کہ تجربہ کیا جائے۔ تو سو فیصد یقینی کامیابی ہوگی۔ عمل کو کبھی تجربہ کے طور پر نہ آزمائیں۔ ہمیشہ ناکامی کا ٹھنڈ دیکھنا پڑے گا۔

قارئین کرام میں نے حاضرات میں کافی تکنیک اور نئی ہدایت پیدا کی ہے۔ ایسے ایسے اعمال لکھے ہیں جو اساتذہ اپنے سینوں میں لیجاتے تھے۔ اور ہوا تک لگنے نہ دیتے تھے۔ لیکن میں نے بخل کے کفر کو توڑ کر ایک نئی مثال قائم کی ہے۔

پریوں کی حاضرات

دراہمی آنکھ ہمدہ کی اور دہائی آنکھ گرگ کی دونوں کو سکھا کر ترکیب پانی میں بیٹھو۔ اور بوقت غروب آفتاب اپنی آنکھ میں لگاؤ۔ تو پریوں سے ملاقات ہوگی۔ اور ہر طرح کی مراد حاصل ہوگی۔ رخصت کرنا چاہو تو سات بار سورۃ الحمد اور سات بار آیت الکرسی پڑھ کر رخصت کر دو۔ غائب ہو جائیں گی۔

حاضرات



طریقہ ۱۱۔ گیارہ سو بار نوچندی جمعرات سے گیارہ دن مندرجہ ذیل درود شریف

زکوٰۃ کبیر اس نقش کی یہ ہے کہ پندرہ روز تک ہر روز ۱۱ مرتبہ لکھا کریں۔ بعد زکوٰۃ ہر دو تین مرتبہ یا ۹ مرتبہ یا ۱۵ مرتبہ لکھا کریں۔ ام اعظم حاضرات یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْنَعْتُ وَأَسَلْتُ عَلَيْكُمْ يَا سُلْطَانُ الْبَحْرِ الْغَازِي
مَوْلَانَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَبِّ جَبْرَائِيلَ بِمَائِيلِ
وَأَسْرَافِيلَ وَحُزْرَائِيلَ وَدَفْتَائِيلَ وَتُكْلُفِيلَ وَلَوْ مَائِيلَ وَبَيْتِي جِسْنِي ابْنِ
مَرْيَمَ وَأَيْدِي نَاوِي رُوحِ الْقُدُسِ بَيْتِي دِينَ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَقُّرًا مَعَ جَيْشِكَ يَا أَيُّهَا السُّلْطَانُ بَيْتِي خَاتَمِ سُلْطَانِ
ذَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْتِي شَهْنَشَاهِ مَوْلَاتِ وَبَيْتِي شَاهِ مُحَمَّدٍ مَرْيَمَ ابْنِ
قَادِرِي بَيْتِي يَا بَدْرُ دُجَّ يَا بَدْرُ دُجَّ الْعَجَلُ الْعَجَلُ الْعَجَلُ الشَّامِ
الشَّامِ الشَّامِ أَلُوخَا أَلُوخَا

جب یہ عزیمت عمل میں آجائے تو ترکیب اس کے دیکھنے کی یہ ہے کہ ہر روز شنبہ کپاس کی جھاڑ کو بطریق دعوت رشتہ زرد سے گرہ لگاویں۔ اور دل میں نیت یہ رکھیں کہ جنات کے بادشاہ سلطان الغازی مولانا عبدالکریم جی کو حاضری کی دعوت دیتا ہوں۔ دوسرے روز یکشنبہ کو پیش از طلوع آفتاب ان جھاڑوں کو گھیر کر صرف ان کی جڑ نکال لے اور ایک سفال نو میں سوختہ و خاکستر کر کے روغن کنجد خالص یا روغن جنیلی یا عطر صندل میں خوب مخلوط کر کے رکھیں۔ زیادہ رفیق نہ ہونے دیں۔ وقت ضرورت کسی لڑکے کو غسل کرا کے پولس طابریہ میں۔ اور خوب خوشبو سے مسطر کریں۔ اور مکان خاص میں بٹھا کر لوازم حاضرات مثل اشیاء خوشبو صلاب عطر وغیرہ موجود رکھیں۔ ایک بزرگ تنبول پر نقش مذکورہ ٹوکل لکھ کر عود سے بخود دے کر اس نقش کے درمیان جہاں پانچ عدد زقوم ہے۔ وہ دود و مرتبت لگاویں۔ کہ خانہ سیاہ بچلی ہو۔

پس وہ برگ تنبول لڑکے کے ہاتھ میں رکھیں اور لڑکا شعاع چراغ میں اس سیاہ خانہ پر نظر اپنی جادے اور ذرا وقت تک چمک مار کر دیکھے۔ اور یکسوئی سے دیکھے۔ عامل ام اعظم تلاوت کرتا جائے اور لڑکے پر آہستہ آہستہ دم کرے۔ یوں خدا لڑکے کو اس سیاہ خانہ میں روشنی دکھائی دے گی۔ چاہئے کہ لڑکا اس پر نظر رکھے۔ تھوڑی دیر میں میدان وسیع نظر آئے گا۔ اور خدا ام اعظم ہوں گے اور جب لڑکا کہے کہ آدمی نظر آئے ہیں۔ عامل قات موقوف کر کے لڑکے کے زبانی ان سے اہتمام دعوت شاہی کر کے لڑکے سے کہے۔ ان سے کہو کہ جناب سلطان الغازی بادشاہ عبدالکریم جی کو اس خاکسار کا سلام عرض کر دیں۔

کسی نابالغ بچے کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار۔ درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا عزیمت ۱۱ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ اور بچے کو ناشن میں دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مقصد کے بارے میں نثر فیصد معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات شیر

بھٹی علی رضی اللہ عنہ حاضرات کو لاؤ گھر یا قوی یا قادر حاضرات کو جلد کر حاضر بھٹی لا لا لا اللہ اللہ محمد رسول اللہ

طریقہ: اگر جیاں سلگائیں۔ کرہ صاف ستھرا ہو۔ عامل اور بچہ دونوں پاک و صاف ہوں۔ چند عدد گلاب کے پھول اور ایک پاؤ تازہ برنی رکھیں۔ کسی نابالغ لڑکے کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا عزیمت ۱۱ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ اور اسے سیاہ انگوٹھے میں دیکھنے کو کہیں۔ چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات سے غیر شرعی سوال مت کریں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہوگا۔ حاضرات ختم کرنے کے بعد برنی معصوم بچوں میں تقسیم کر دیں۔

حاضرات غازی | سلطان الغازی شاہ عبدالکریم جی کی دعوت۔ یہ حاضرات نہایت عمدہ و تجربہ رسیدہ ہے۔ چاہئے کہ تمام شرائط ترک حیوانات مطلق سے زکوٰۃ ام اعظم کی ادا کرے۔ شب پنج شنبہ سے عمل شروع کریں۔ پہلے فاتحہ حضور سید یوم المشرق صلی اللہ علیہ وسلم جناب غوث الصدیقی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی عی دے کر شیرینی بچوں میں تقسیم کر دیں۔ ہر شب ۱۱ بار پڑھا کریں پندرہ شب میں انشاء اللہ عمل تمام ہوگا۔ اور نقش خواہ نقشی کی بھی زکوٰۃ صغیر کبیر ادا کریں۔ کہ بغیر زکوٰۃ کے کما حقہ تاثیر نہیں ہوتی۔

زکوٰۃ صغیر: ہے کہ پندرہ روز تک ہر نقش خواہ نقشی کو ۳۱ مرتبہ عود کا بخود دے کر لکھا کریں۔ نقشوں کو الگ الگ آد گندم خمیر کردہ میں غولہ کر کے آب رواں عقیق میں چھوڑ دیں۔ اور پھلیوں کو ڈال دیں۔

نقش خواہ نقشی کو

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

یہ ہے۔

اور مسائل کے بارے میں سو فیصد درست جوابات معلوم کر سکتے ہیں۔ غیر شرعی سوال مت کریں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔ بیک وقت تین سوال سے زیادہ مت کریں۔

حاضرات نقش

۱۰۹۲	۱۰۸۵	۱۰۹۰
۱۰۸۷	۱۰۸۹	۱۰۹۱
۱۰۸۸	۱۰۹۳	۱۰۸۶

طریقہ:۔ مکرمہ صاف تھرا ہو۔ خوشبو وغیرہ سلگائیں۔ عامل و معمول دونوں پاک و صاف ہوں اور دونوں کپڑوں پر خوشبو لگائیں۔ سیاہ نقش پر عطر لگائیں اور معمول کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہے عامل معمول پر گیارہ بار درود شریف اور ۲۲ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر پھونکے۔ چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے اہم مسائل و امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات قرآنی

طریقہ:۔ مندرجہ ذیل نقش کسی سفید کاغذ پر بنائیں اور کسی بچے یا بچی کو سیاہ دائرہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں۔ سیاہ دائرہ میں عطر لگائیں۔ عمل بچے پر یہ عزیمت پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا نَبِيًّا (سبارہ ۵)

جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو اس وقت تک عزیمت پڑھ کر پڑھ کر پھونکتا رہے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ چند ہی ثانیے بعد حاضرات کا نزول ہو گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۰۳	۱۰۷	۱۱۰	۹۶
۱۰۹	۹۷	۱۰۳	۱۰۸
۹۸	۱۱۲	۱۰۵	۱۰۲
۱۰۶	۱۰۱	۹۹	۱۱۱

حاضرات الغیب

طریقہ:۔ مندرجہ ذیل نقش کسی سفید کاغذ پر بنائیں۔ اور سیاہ دائرہ میں عطر لگائیں۔ اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں

غور سے دیکھنے کو کہیں اور عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ پھر یہ عزیمت بلا تفساد پڑھے۔ جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔

۷۹۸	۸۰۲	۸۰۵	۷۹۱
۸۰۳	۷۹۲	۷۹۷	۸۰۳
۷۹۳	۸۰۷	۸۰۰	۷۹۶
۸۰۱	۷۹۵	۷۹۳	۸۰۶

عزیمت یہ ہے۔

ذَلِكَ عَلِيُّ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ

تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو گا۔ جس سے آپ اپنے مقصد کے بارے میں سو فیصد درست معلومات کر سکتے ہیں۔

حاضرات صدور

۳۰۹	۳۱۳	۳۱۶	۳۰۲
۳۱۵	۳۰۳	۳۰۸	۳۱۳
۳۰۳	۳۱۸	۳۱۱	۳۰۷
۳۱۲	۳۰۶	۳۰۵	۳۱۷

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کسی صاف سفید کاغذ پر بنائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ دائرہ پر عطر لگائیں۔ اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود پڑھیں۔ اور عامل یہ عزیمت برابر پڑھ کر بچے پر پھونکتا رہے۔ جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔

عزیمت یہ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا نَبِيًّا (سبارہ ۵)

چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہو گا۔ جس سے آپ اپنے مسئلہ اور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات الارض

۷۹۸	۸۰۲	۸۰۵	۷۹۱
۸۰۳	۷۹۲	۷۹۷	۸۰۳
۷۹۳	۸۰۷	۸۰۰	۷۹۶
۸۰۱	۷۹۵	۷۹۳	۸۰۶

طریقہ:۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور عامل بچے پر

علم اور دولت میں فرق

دس آدمیوں کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔
 قلم اور دولت دونوں میں سے کس کو برتری حاصل ہے۔ جواب دیا کہ
 کرم سب کو الگ جواب مرحمت فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دس جوابات
 یہ تھے۔

- دولت فرعون کا ورثہ ہے۔ اور علم انبیاء کا عطیہ ہے۔
- دولت کی حفاظت تم کرتے ہو۔ جبکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔
- جس کے پاس دولت ہو اس کے بہت سے دشمن ہوتے ہیں۔
- اور جس کے پاس علم ہو اس کے بہت دوست ہوتے ہیں۔
- دولت باجی جاتے تو کم ہوتی ہے۔ علم باجی جاتے تو بڑھ جاتا ہے۔
- دولت مند کبھی کی طرف مائل رہتا اور عالم فیاضی کی طرف۔
- دولت چرائی جاسکتی ہے۔ علم نہیں چرایا جاسکتا ہے۔
- دولت محدود ہے اس کا حساب رکھا جاسکتا ہے۔ علم لامحدود ہے اس کی کوئی انتہا نہیں۔
- دولت وقت کیساتھ گھٹتی رہتی ہے۔ علم کبھی نہیں گھٹتا۔
- دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی چھا جاتی ہے لیکن علم سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔
- دولت نے فرعون اور خرد جیسے خدائی دعویٰ کرنے والے پیدا کئے، علم نے انسان کو سچے معبود سے متعارف کرایا۔

ضروری اصطلاح

درسِ علیات، انسان اور شیطان کی کشمکش، اعمالِ ناسوتی،
 پناہ گزین کے ذریعہ علاج، غلام پرندے، عظمتِ عورت کی لازوال
 داستانیں کی قطعی اس شارے میں نہیں آسکی ہیں۔ ادارہ
 معذرت کا طلب گار ہے۔ انشاء اللہ ان سلسلے دار مضامین کی
 اگلی قطعی میں سلسلے کے شارے میں ملاحظہ کریں۔ ان کے
 علاوہ ایک اور انوکھا سلسلہ آپ انشاء اللہ لگے شارے سے
 پڑھیں گے۔ (منیر طلسماتی دنیا)

عزیمت پر ایسے بڑھ کر چھوٹکار ہے۔

إِنَّ اللَّهَ غَلِيظُ الْعِقَابِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ مَا

جیک ماخراٹ کا نرول نہ ہو جائے پڑھتا رہے۔ تھوڑی دیر بعد
 ماخراٹ کا نرول ہو گا۔ جس سے آپ قسلی بخش سوال کے جوابات معلوم
 کر سکتے ہیں۔

حاضرات | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحِيمَنَ
 يَا ذَا الْإِثْنَاءِ بِحَقِّ حَضْرَتِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بِحَقِّ حَضْرَتِ مَعْمَرِ آكْسَانَ يَا حَضْرَتِ سُلَيْمَانَ حَاضِرُ شَوْ۔

طریقہ ۱۲ دن تک سے بار اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ پھر سیز
 جلالِ جمال لائی کریں۔

جب بھی حاضرات کرنی ہو تو کسی بچے کو انھیں بند کرا کے پٹی باندھ دیں۔
 اور اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اور مندرجہ بالا
 عزیمت گیارہ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات
 کا نرول شروع ہو جائے گا۔ اگر بڑوں پر حاضرات کرنی ہو تو مندرجہ بالا
 طریقے ہی کریں۔ اور اپنے تمام مسائل کے بارے میں سو فیصد
 درست معلومات حاصل کریں۔

آسیب کو بذریعہ حاضرات حاضر کرنا

طریقہ: جس پر یہ شک ہو کہ اس پر آسیب مسلط ہے تو سورہ فیس
 سات مرتبہ پڑھ کر پہلے عامل اپنی تھیلی پر دم کرے۔ اگر اس کو تھیلی پر
 معلوم ہو کہ واقعی آسیب ہے۔ تو اپنی تھیلی کو آسیب زدہ پر ملے اور
 ساتھ ہی نین مرتبہ سورہ مذکورہ بالا پڑھ کر پڑھ کر مریض پر دم کرے۔
 آسیب فوراً حاضر ہو گا۔ اس سے قول و قرار و شرائط لے کر آزاد کر دے۔
 اور مریض کو نقش سورہ اَلْمُرْسَلَاتِ بنا کر دے۔ اور مریض اسے گلے میں
 ڈالے۔ تاکہ آئندہ کوئی آسیب نہ ستائے۔

نوشتہ دیوار

- سب سے زیادہ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنی بات کو اچھی طرح
 ثابت کر سکے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)
- دنیا جس کے لئے قید ہے۔ قبر اس کے لئے
 آرام گاہ ہے۔

=====

محضر الحاضرات

از قلم
ڈاکٹر محمد منظور عالم
صدیقی

حاضرات یا جوج و ما جوج

عَزَمْتُ وَأَسَمْتُ لَكُمْ أَجِدُّوْا حَضِرُوْا يَا جُوجُ يَا
مَاجُوجُ بِحَقِّ شَيْخِ اللَّجُوجِ وَبِحَقِّ ذَوِ الْقُرُونِ وَبِحَقِّ
عِيسَى رُوحَهُ ۱۰:۱۱۔

طریقہ زکوٰۃ | اس حاضرات کی زکوٰۃ کل دس یوم میں ادا کی جاتی ہے۔ روزانہ پڑھنے کی تعداد درج ذیل ہے۔

۸۶	بیاسی	(۶)	۱۱۶	ایک سو سولہ
۷۷	ستتر	(۷)	۷۷	ستتر
۷۹	اناسی	(۸)	۷۹	اناسی
۸۲	بیاسی	(۹)	۸۲	بیاسی
۷۹	اناسی	(۱۰)	۷۹	اناسی

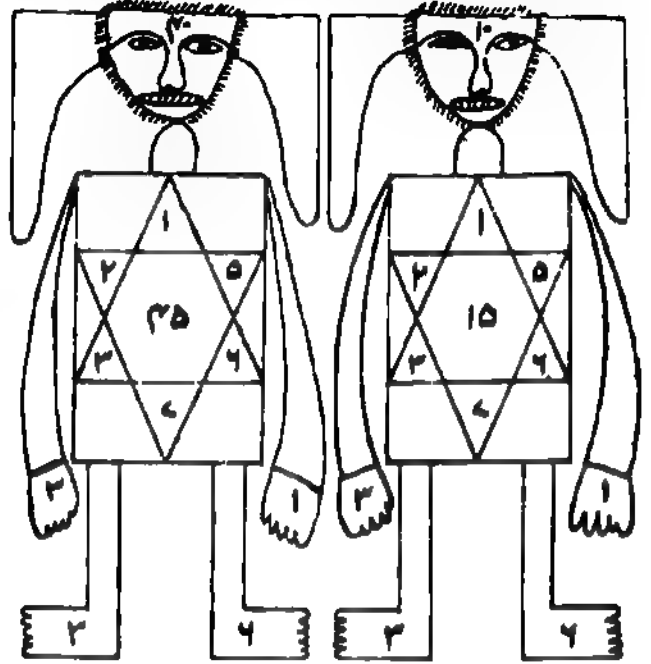
واضح ہو کہ روزانہ جس ترتیب سے مقررہ تعداد دی گئی ہے اس میں بالکل کمی یا بیشی نہیں ہونی چاہئے ورنہ زکوٰۃ باطل ہو جائے گی۔ عامل سب سے پہلے ایک عدد دومنہ کا تانبہ اور لوہے کی مخلوط دہات کا چراغ بنوائے جس کا وزن چودہ تولے سے زیادہ نہ ہو اور ایک عدد تانبے اور لوہے کی پلیٹ بھی بنوائے اسکا بھی وزن چودہ تولے سے زیادہ نہ ہو۔ یہ دونوں چیزیں آپ بروز نوچندی اتوار کو شمس کی کسی اچھی ساعت میں خوا کر نقش کندہ کروائیں اور بیس عدد اسی نقش کے فقیلے بھی شمس کی ساعت میں بنوائیں۔ بخور شمس باریک پیس کر علیحدہ رکھ لیں۔ جب یہ سامان ہتیا ہو جائے تو پھر آپ بروز نوچندی اتوار سے شب ٹھیک بارہ بجے قبلہ رو ہو کر بیٹھیں اور بخور روشن کر کے چراغ میں روغن تلخ ڈال کر اس میں دو عدد فقیلے روشن کر کے

پلیٹ پر دھواں جمع کریں اور خود عبادت عمل کا ورد شروع کر دیں۔ جب آپکا ورد ختم ہو تو دونوں فقیلے جل کر ختم ہو جانے چاہیں۔ یہ ضروری ہے۔ دوسرے دن نئے فقیلے جلائیں گے۔ جب آپ روز اول اپنا ورد مکمل کر لیں تو پھر چراغ کا دھواں جو آپ نے پلیٹ پر جمع کیا ہے اسکو کھرج کر نکال کر اس میں چراغ کا روغن تلخ ملا کر دم کریں اسی طرح روزانہ کا جل جمع کر کے اس پر دم کر دیا کریں۔ یہ کل دس یوم کا چلہ کریں۔ آخری دن جب آپ کے ورد مکمل ہو جائے تو کسی سفید شرنی پر نیاز دیں۔ اس کا ثواب ذوالقرنین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہنچائیں۔ اب آپ اس عمل کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت منکور کم از کم چھیتر مرتبہ روزانہ ورد کیا کریں نیز کا جل، چراغ، پلیٹ اور بخور کو بحفاظت محفوظ رکھیں۔

ترکیب حاضرات | یہ حاضرات عامل خود دیکھ سکتا ہے جبکہ معمول لڑکے یا لڑکی پر اس حاضرات کا کھل جانا ایک لادنی سا کرشمہ ہے۔ بروز نوچندی اتوار کا جل کو ٹھیک بارہ بجے پاک صاف با وضو ہو کر قبلہ رو بیٹھے اور چراغ، پلیٹ، بخور شمس روشن کرے۔ پلیٹ کے بیچ میں گولائی سے روغن تلخ ملا ہوا کا جل لگائے اور پلیٹ کو سلنے کھڑا کر کے رکھے۔ پلیٹ کے سلنے روشن چراغ رکھیں اور نیاز دیکر عزیمت عمل چھیتر مرتبہ پڑھتے ہوئے کا جل میں چراغ کی لو پر نگاہ رکھیں۔ انشاء اللہ تعداد عمل مکمل ہونے سے قبل ہی حاضرات کا نزول ہو جائیگا۔ پس ایسے وقت پر انکی مغفرت کا شکر یہ ادا کرنے اور آئندہ جلد حاضر ہونے کا وعدہ لیں۔ نیز ان سے یہ بھی وعدہ لیں کہ جب بھی اور جس دن بھی بلدیں حاضر ہوں۔ اگر وہ خود بتائیں کہ نلاں دن یا فلاں وقت

مندر جبریاں روزانہ کی جو تعداد مقرر کی گئی ہے اس میں بالکل فرق نہیں ہونا چاہیے۔ نہ اس میں کمی ہو اور نہ ہی زیادتی۔ اگر کمی یا بیشی بالفرض کسی دن ہو گئی تو آپکا عمل فاسد ہو جائیگا۔ اور آپکو نیا چلہ شروع کرنا ہوگا۔ گو کہ یہ عمل میری نظر میں بہت لمبا ہے لیکن آپ اس عمل کا بدل کوئی دوسرا عمل نہیں حاصل کر سکیں گے کیونکہ اول تو اس میں نابالغ لڑکے یا لڑکی کی کوئی قدر نہیں ہے بلکہ یہ حضرات عامل بخت خود مشاہدہ کرتا ہے اور اگر عامل حضرات سے تحقیق علوم سیکھنا چاہے تو اس کی بھی عامل کو تعلیم دیا کریں گے اور اس سے بڑھ کر آپ کو حضرات کیا دیگی؟ یہ حضرات اتنی زبردست ہے کہ میں اس کی قلم زبان سے تعریف نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے ایک علیحدہ کتاب بھی لکھ دوں تو شاید اسکی تعریف مکمل نہ ہو سکے گی۔ عمل کرنے سے قبل عامل پہلے مجھ سے اجازت لے پھر عمل کرنے کا قصد کرے بصورت دیگر اگر آپ نے اپنی مرضی سے اس عمل کا چلہ کرنا شروع کر دیا اور اگر آپکو کسی بھی قسم کا جانی و مالی نقصان پہنچا تو مصنف اور ادارہ عالیہ اُمتینہ قسمت ذمہ دار ہوگا۔

حاضرات کیا کرو تو آپکو انکی یہ بات ماننی پڑے گی۔ یہ بھی وعدہ لیں کہ ہر خبر سچی بتائیں جو کہ تم بتا سکتے ہو۔ پھر آپ ان کو شکریے کے ساتھ رخصت کریں۔ آئندہ آپ جب بھی حضرات کریں گے فوراً حاضر ہوں گے۔ جو بات آپ معلوم کریں گے بتائیں گے۔



حاضرات ہاروت وماروت

وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِ هَارُوتَ وَمَارُوتَ
اس عمل کی زکوٰۃ کل تینتیس یوم میں ادا کی جاتی ہے۔ روزانہ پڑھنے کی تعداد ترتیب وار

درج ذیل ہے۔

۱۴۳۳	(۲۳)	۱۴۵۸	(۱۲)	۱۴۳۳	(۱۱)
۱۴۲۹	(۲۴)	۱۴۹۸	(۱۳)	۱۴۴۸	(۱۲)
۱۹۲۸	(۲۵)	۱۴۵۸	(۱۴)	۱۴۲۹	(۱۳)
۱۴۳۲	(۲۶)	۱۴۴۸	(۱۵)	۱۴۲۹	(۱۴)
۲۱۲۸	(۲۷)	۱۴۳۸	(۱۶)	۱۴۴۸	(۱۵)
۱۴۳۲	(۲۸)	۱۴۴۸	(۱۷)	۱۴۳۵	(۱۶)
۱۴۶۸	(۲۹)	۱۴۳۰	(۱۸)	۱۴۵۸	(۱۷)
۱۴۲۹	(۳۰)	۱۴۳۰	(۱۹)	۱۴۹۸	(۱۸)
۱۹۲۸	(۳۱)	۱۴۲۹	(۲۰)	۱۴۵۸	(۱۹)
۱۴۳۲	(۳۲)	۱۴۳۰	(۲۱)	۱۴۳۸	(۲۰)
۲۱۲۸	(۳۳)	۱۴۵۸	(۲۲)	۱۴۲۹	(۲۱)

طریقہ زکوٰۃ | قرآن زہرہ و مشتری کے وقت سات توڑ تانبہ اور سات توڑ قلعی لیکر اسکا ایک دھلو دھات کا چراغ بنوا کر اس پر نقش ہذا کندہ کریں اور چراغ پر معکوس نقش و تصویر کندہ کریں اور بخور زہرہ و مشتری برابر روشن کرتے رہیں نیز ۳۳ عدد نقش کا فیتلہ بھوج پتر پر لکھیں۔ یہ دوران چلہ کشی روزانہ ایک عدد جلانا ہوگا۔ نیز ایک عدد تانبہ و قلعی کی مخلوط دھات کے پلیٹ بتائیں جس کا وزن چودہ تولہ سے زائد نہیں ہونا چاہئے۔ یہ تمام آپکو قرآن السعدین میں کرنا ہوگا اور بخور زہرہ و مشتری کو برابر روشن کرنا ہوگا۔ تمام فیتلوں پر کپاس کی روئی لپیٹ لیں اور پلیٹ پر بھی نقش و تصویر کندہ کرنا چاہئے۔

بروز نوچندی جمعرات (شب جمعرات) ٹھیک بارہ بجے عال ترک جلائی کرے اور چراغ پلیٹ، فیتلہ اور بخور زہرہ و مشتری لٹے رکھے اور چراغ میں روغن تلخ یا روغن انکول یا روغن کھجور یا ڈالے اور فیتلہ ایک عدد روشن کرے اور اسکی لوسے جو دھواں کا جل کی شکل میں نکل رہا ہے اسکو پلیٹ پر جمع کرتا رہے روزانہ یہ کا جل کھرچ کر نکال کے اور اس پر پڑھائی کے بعد پھونک مارا کرے لیکن اس میں پہلے روغن ملا لیں پھر دم کیا کریں۔ بخور زہرہ و مشتری برابر روشن کرتے رہیں نیز عمل خدامقرہ تعداد میں معاول آخر گیارہ

حاضرات حضرت لقمان حکیم

لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ ۝

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ یہ حضرات میرا لکھنے کا ارادہ قطعی نہ تھا لیکن میرے ضمیر نے یہ گوارہ نہ کیا لہذا آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سوائے اشد ضرورت کے اس کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس حضرات میں ایک برگزیدہ ہستی کا نزول ہوتا ہے۔ اگر آپ نے بلا سبب اس حضرات کو بار بار استعمال کرنے کی کوشش کی تو قہر خداوندی میں گرفتار ہوں گے اور جس کا تریاق آپ کو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گا۔

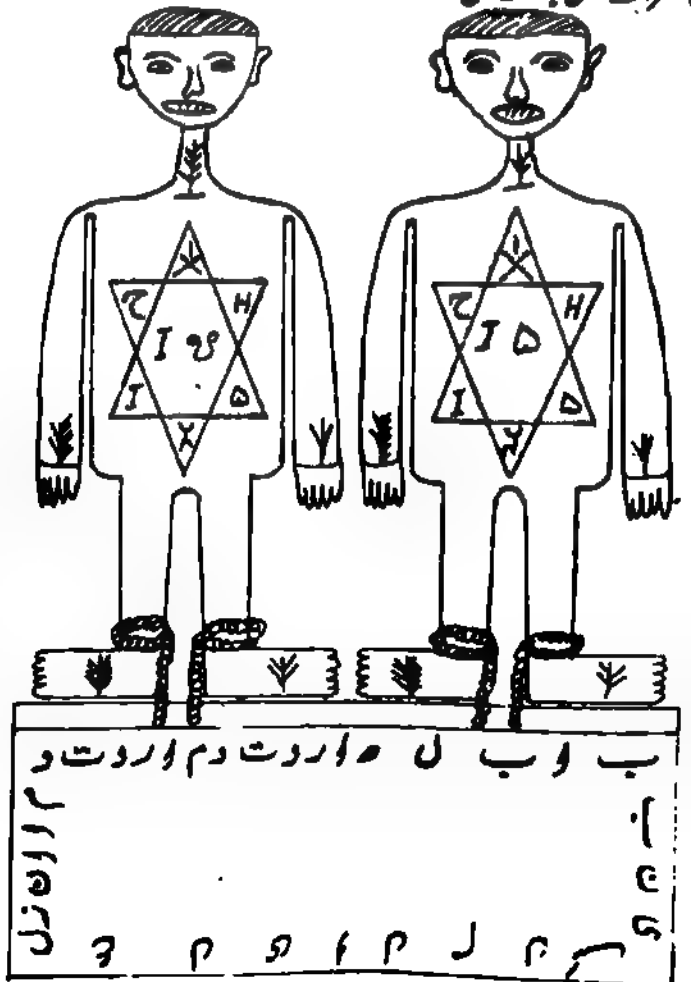
روزانہ پڑھنے کی تعداد ترتیب وار درج ذیل ہے۔

۶۹۴۵	(۱۳)	۶۹۹۴	(۴)	۶۹۴۴	(۱)
۶۹۴۴	(۱۳)	۶۹۴۵	(۸)	۶۹۴۴	(۲)
۶۹۵۲	(۱۵)	۶۹۴۴	(۹)	۶۹۴۸	(۳)
۶۹۶۴	(۱۶)	۶۹۴۴	(۱۰)	۶۹۴۵	(۴)
۶۹۸۴	(۱۷)	۶۹۸۴	(۱۱)	۶۹۴۴	(۵)
۶۹۵۲	(۱۸)	۶۹۹۴	(۱۲)	۶۹۵۴	(۶)

عروج ماہ میں بروز نوچندی جمعرات عامل ترک جلالی کے بعد نماز عشاء آیت مذکور ترتیب وار روزانہ مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ایک علیحدہ کمرے میں پڑھا کرے۔ دوران زکوٰۃ بخیر مشتری برابر روشن کرنا ہوگا اور ایک عدد قلعی کا چراغ جس پر نقش کندہ ہوگا اس میں روغن بلاور ڈال کر ایک عدد نقش کا فیتلہ روزانہ جلا کر یگا آجکے چاہئے کہ شرف مشتری یا مشتری کی اچھی ساعت میں چراغ پر نقش ہذا کندہ کروالیں نیز فیتلہ بھی اسی ساعت میں اٹھارہ عدد لکھ کر رکھ لیں اور اس پر کپاس کی روٹی کو لپیٹ لیں۔ روٹی مشین میں صاف کی ہوئی نہیں ہونی چاہئے۔ اسی طرح روزانہ پڑھائی کرنا ہوگی اور تمام لوازمات استعمال کرنا ہوں گے چراغ کا کاجل کسی قلعی کی پلیٹ پر روزانہ جمع کرنا ہوگا۔ اور اس کو پڑھائی کے بعد کھرج کر نکال لیں اور اس میں روغن بلاور ملا کر بھونک روزانہ مار دیا کریں۔ آخری دن یعنی اٹھارہ ہوں دن جب آپ پڑھائی سے فارغ ہوں تو نیاز دیں۔ اسکا ثواب خاص طور پر حضرت لقمان حکیم علیہ السلام اور آیت مذکور کے موکلات کو بخشیں۔ نیاز کسی بھی سفید رنگ کی شربتی پردیں اور یہ کل اٹھارہ

بار درود شریف ورد کریں۔ فیتلہ اس حساب سے چراغ میں جلاتے رہیں کہ جب آپکی پڑھائی ختم ہو تو تمام فیتلہ بھی اسی وقت جل جانا چاہئے اسی طرح کل ۳۲ یوم کا چلہ مکمل کریں۔ آخری دن موکلات کی نیاز ۳۲ عدد برنی پردیں اور یہ شربتی عامل خود چند یوم میں کھالے۔ اب آپ اس حضرات کے عامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے روزانہ آیت مذکور کم از کم ایک سو ایک بار ورد کریں نیز چراغ، پلیٹ، کاجل اور بخور کو بحفاظت محفوظ رکھیں۔ بوقت حاضریہ تمام چیزیں استعمال میں لگیں۔

ترکیب حاضرات بروز نوچندی جمعرات (شب جمعرات) ٹھیک بارہ بجے آپ چراغ، پلیٹ، کاجل، بخور سہرہ و مشتری، ایک عدد فیتلہ اور چراغ میں ڈالنے کیلئے روغن لیکز بیٹھیں اور سب سے پہلے بخور روشن کریں۔ پھر ایک عدد فیتلہ چراغ میں روغن ڈال کر روشن کریں۔ پھر پلیٹ کے درمیانی دائرے میں جہاں نقش و تصویر کندہ ہے کاجل روغن ملا کر انگلیوں سے چمک پیدا ہو اب آپ چراغ کے پیچھے پلیٹ کھڑی کر کے رکھیں تاکہ چراغ کی لو پلیٹ کی سیاہی میں نظر آئے۔ اب آپ اول گیارہ بار درود شریف پڑھ کر آیت مذکور ورد کرنا شروع کریں اور اپنی نگاہ پلیٹ کی سیاہی میں چراغ کی لو پر رکھیں چند لمحے بعد حاضرات کھل جائے گی۔



عدد ہوگی۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے مذکور آیت کم از کم ایک سو ایک بار روزانہ ورد کرنا لازم ہے۔ تمام سامان کو اب آپ بحفاظت چھپا کر محفوظ کر لیں جو کہ بوقت حاضرات کام آئیگا۔ خیال رہے کہ پلیٹ پر بھی نقش کو کندہ کرنا لازم ہے کیونکہ حاضر آسمی میں نظر آیا کریگا۔

ترکیب حاضرات | بروز جمعرات حامل ایک عدد نقش ساعت مشتری میں لکھ کر اس کا فقیہ بنا کر چراغ میں روغن ملا اور ڈالکر فقیہ کو چراغ میں روشن کرے اور پلیٹ پر دم کیا ہو اکا جل در میان میں گولائی سے لگا کر پلیٹ کو چراغ کے نیچے رکھے تاکہ فقیہ کی لو پلیٹ کی سیاہی میں نظر آئے نیز ان تمام اوقات میں آپ بخیر مشتری برابر روشن کرتے رہیں۔ اب آپ شیرینی پر نیاز حضرت لقمان علیہ السلام و موکلات کی دیگر پلیٹ کی سیاہی میں چراغ کی لو پر نگاہ کریں اور آیت مذکور درود شریف گیارہ بار پڑھنے کے بعد ورد کرنا شروع کر دیں چند لمحوں بعد حاضرات کا نزول ہو جائیگا۔ اس وقت آپ اس روحانی ہستی کو سلام پیش کریں اور اپنا مدعا بیان کریں فی الفور پورا کریں گے۔ بعدہ ان کو آپ شکریہ کے ساتھ رخصت کریں اگر کوئی مریض لا علاج ہو اور اس پر کوئی دوا توثر نہ ہوتی ہو اور نہ ہی کوئی روحانی علاج کارگر ہوتا ہو تو اس قسم کے مریض جو کہ بستر مرگ پر پڑے ہوں ان کے مرض و علاج کی پوری پوری معلومات اس حاضرات کے ذریعے آپ کو فراہم ہوں گی۔

۱۴۲	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۴۸	۱۸۳	۱۹۴	۱۳۲
۱۹۳	۱۳۳	۱۴۷	۱۸۴	۱۷۷	۱۵۰	۱۶۳	۱۶۸
۱۵۱	۱۸۰	۱۶۵	۱۶۲	۱۳۲	۱۹۶	۱۸۱	۱۴۶
۱۸۲	۱۴۵	۱۳۵	۱۹۵	۱۶۶	۱۶۱	۱۵۲	۱۷۹
۱۳۶	۱۹۰	۱۸۷	۱۴۲	۱۵۳	۱۷۲	۱۷۱	۱۶۰
۱۷۲	۱۵۹	۱۵۴	۱۷۳	۱۸۸	۱۴۳	۱۳۷	۱۸۹
۱۴۲	۱۸۵	۱۹۲	۱۳۸	۱۵۸	۱۶۹	۱۷۶	۱۵۵
۱۷۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۷۰	۱۹۱	۱۳۹	۱۴۱	۱۸۶

حاضرات بر بنگلہ پان

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ

طریقہ زکوٰۃ | حامل بروز نوحہ جعفرات سے ترک جلالی کر کے شب کو عمل ہذا روزانہ ایک ہزار ایک بار

اول آخر گیارہ بار درود شریف کے پڑھا کرے پڑھتے وقت سب سے سیارگان کا بخور روشن کرے اور پڑھائی کے بعد زرباد حسب ضرورت پر دم کریں اور جب دوسری نوحہ جعفرات آئے اس دن عمل پڑھ کر نیاز شیرینی دیں۔ شیرینی خود بھی کھائیں اور ہضم بچوں کو بھی کھلائیں اور تمام زرباد کو جلا کر خوب پیس کر اس میں روغن چنبلی ملا کر رکھ لیں۔ اب آپ اس حاضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے عمل ہذا روزانہ ایک سو ایک بار پڑھا کریں۔

ترکیب حاضرات | ایک عدد بنگلہ پان لیکر اس پر کاجل کے سیاہی گولائی سے لگا کر اس پان کو کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو دیکر عبارت عمل پڑھ کر معمول پر دم کریں اور معمول پان کی سیاہی میں نگاہ رکھے۔ چند لمحوں میں یہ حاضرات کھل جائیگی۔ محترم سمیع صاحب سے یہ حاضرات مجھے ملی ہے۔

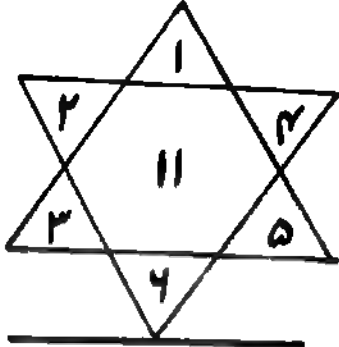
حاضرات خواجہ خضر علیہ السلام

آؤ خضر جاو خضر گھیر گھار لاؤ خضر جلد حاضر کنی بھتی
قودیت موسیٰ و اٰلِیٰ عیسیٰ و زبورہ اؤد و فرقان مُحَمَّد
اَللّٰهُمَّ سُوْلُ

طریقہ زکوٰۃ | ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کو اس حاضرات کے متعلق کچھ ضروری باتیں بتا دوں تاکہ آپ حضرات کی تنقید سے محفوظ رہوں۔ میرے محسنو! آپ حضرات نے یقیناً اس حاضرات کا اردو والا شروع کا حصہ نہیں دیکھا ہو گا اور پھر طریقہ حاضرات بھی ملاحظہ کیا ہو گا۔ میں دعوے کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ جس کتاب میں یا جس شخص کے پاس یہ حاضرات ہوگی وہ نامکمل و ادھوری ہوگی کیونکہ نقل اعمال عموماً اکمل ہی آپ کو ملیں گے۔ اب آپ حضرات کو یہ اعتراض قطعی نہیں ہونا چاہئے کہ یہ حاضرات نقل شدہ ہے تنقید کرنے سے بہتر ہے کہ اس کتاب سے آپ لوگ کچھ فیض اٹھائیں ورنہ یوں ہی ساری عمر آپ کی تنقید کرنے میں گزر جائیگی اور آپ کچھ بھی حاصل نہ کریں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علوم اشراقیات سے مالا مال کرے۔

یہ حاضرات ہفت کو اکب سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر روز ہر ساعت میں کمال جاتی ہے۔ سوائے ابراہیم و بارش کے نونہ میں۔ حامل کو چاہئے کہ وہ ہفت کو اکب کی ہفت دھات سے

چند لمحے میں حضرات کھل جائیگی۔ اس حضرات سے کوئی ناجائز بات نہ معلوم کریں ورنہ حضرات کا عمل ختم بھی ہو جائیگا اور آپ کو دینی و دنیاوی بہت زبردست نقصان پہنچے گا۔ نقش درج ذیل ہے۔



حاضرات خواجہ خضر علیہ السلام

دھن صاحب تم فائر غیر خواجہ زگر و سہیر بالیچ گوہر زمیں پیر ہو پروریت کرو اسواں گھی کے چراغ دست میں چل صحرے تہا بے پاس گھلے سے ہلے نور پہلو بخن لہے پر وقت ہر اکب ملے تو ہوس تارا پاک دل سے رکھا روزہ اچھی تاب بنائی جو کھا چا کھا جو کھا روٹ اور دیے کی دیگ بکائی ٹیکے چلو دیگ گھاٹ کو اور ساری میدنی دھانی اول بھول اور دسوندہ بیڑا اور چمانی چڑھائی سب بشتی ملکر پڑھو چراغ نامہ اور سنے سستا بھائی حق نام باری تعالیٰ کا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

طریقہ زکوٰۃ سو پاؤ آٹے کا ایک عدد چمکا چراغ بناوے اور سو پاؤ اصلی گھی، ایک سو ایک عدد چنبیلی کے بھول اور اگر تہی لے کر عامل کسی دریا کے کنارے چلا جائے۔ یہ روزِ نوحی جمعرات کی شب کو ترک جلائی کر کے اور روزہ رکھ کر کرنا ہوگا۔ عمل کل اکتالیس یوم کا ہے۔ عامل سب سے پہلے اگر تہی یا عمدہ لوہان کا بخور روشن کر کے چراغ میں گھی ڈال کر کوری روئی کی چار بتی بنا کر چراغ ہذا کے چاروں کونوں میں رکھ کر ان کو روشن کر کے عبارت عمل پڑھنے سے قبل ایک سو ایک بار درود شریف پڑھ کر عمل کی عبارت ایک بار پڑھ کر ایک عدد چنبیلی کا تازہ بھولے اٹھا کر اس پر دم کر کے دریا میں ڈال دے۔ اسی طرح ایک بار عمل پڑھ کر یکے بعد دیگرے دم کرتے ہوئے تمام بھولوں کو دریا میں ڈالتا رہے۔ جب ایک سو ایک بھول آپ دریا میں دم کر کے ڈال چکے ہیں تو ایک سو ایک بار درود شریف پڑھ کر عمل ختم کریں۔

تور لیکر ایک عدد چراغ بنوائے اور اس پر نقش ہذا کندہ کرے اور ساتوں ستاروں کے بخور برابر روشن کرتا رہے اور سات عدد نقش لکھ کر اس کا بھی قلیلہ بنا کر کوری روئی پیسٹ دے۔ ان تمام کاٹوں کو بروزِ نوحی جمعرات ساعتِ مشتری میں کرے۔ اب عامل اسی روز سے ترک جلائی کر کے بوقتِ تہجد زمین پر سات رنگ کا مصلّا بچا کر خود بھی سات رنگ کا کپڑا پہن کر قبلہ رو بیٹھے اور چراغ میں سات قسم کا خوشبودار روغن لگا کر اس میں قلیلہ روشن کرے اور بخور بھی ہفت کو اکب کا روشن کرتا رہے اور سات قسم کے بھول سات قسم کے میوے، سات قسم کی اصلی گھی میں بنی ہوئی مٹھائی، سات قسم کے اناج اور ایک عدد مٹی کا ٹوٹا جس میں دریا یا کنوئیں کا صاف پانی ڈالا ہو۔ یہ تمام چیزیں سلنے رکھ کر حضرت خضر علیہ السلام کی نیاز دیکر مٹی کے ٹوٹے میں سات عدد بھول، سات دانے میوے، تھوڑی تھوڑی سی سات قسم کی مٹھائی، سات دانے اناج ڈال کر چراغ کے قلیلے کا دھواں کسی مٹی کے مضبوط برتن میں اکٹھا کرنے کے لئے رکھ دے۔ اب عامل خود عمل ہذا سات سو مرتبہ مع اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف کے ورد کرے۔ عمل کل سات یوم کا ہے۔ بعد پڑھائی کا جل پر چراغ کا روغن مل کر پھونک مار دے۔ اسی طرح روزانہ تمام سامان نیلے کر روزانہ ورد کیا کرے صرف چراغ اور مٹی کا کورہ برتن جو کہ کا جل جمع کرنے کیلئے استعمال کیا تھا محفوظ رکھے اور شریعی معصوم بچوں کو بانٹ دے۔ باقی تمام سامان دریا یا سمندر وغیرہ میں صبح سورج نکلنے سے قبل ڈال آیا کرے۔ چراغ میں روزانہ ایک عدد بوقت پڑھائی قلیلہ لازمی چلاتا ہو گا اور اس کا دھواں بھی اکٹھا کرنا ہو گا اسی طرح کل سات یوم کا جب چلہ مکمل ہو جائے تو عامل حضرات ہذا کا عامل ہے۔ زکوٰۃ قائم رہنے کیلئے کم از کم ایک سو ایک بار عبارت عمل کا ورد کرنا لازم ہے اور ایک عدد نقش بھی روزانہ لکھا کریں آخری دن کی شریعی عامل تھوڑی سی خود کھلے باقی معصوم بچوں کو تقسیم کر دے۔ یہ ضروری ہے۔

ترکیب حضرات وہ تمام سامان جو کہ آپ نے بوقتِ چلہ کشی استعمال کیا لیکر اس پر خواجہ خضر علیہ السلام کی نیاز دیکر ایک معصوم بچے یا بچی جو کہ شریف النفس ہو، پاک صاف ہو، نہلا دھلا کر اس کے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر کسی ٹوک دار چیز سے نقش لکھ کر اس پر کا جل لگا کر لٹا کا یا لٹا کی اس پر نگاہ کرے اور آپ عبارت عمل بار بار پڑھ کر بچے پر دم کرتے رہیں۔

حاضرات شہنشاہ بکتا نوش و خدام بکتا نوش

عَزَمْتُ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ أَجِيبُوا وَأُخِصُّوا يَا مَعْشَرَ الْحَبْنِ وَالْأَنْسِ
يَعَايَنْتُمْ مُسْلِمَانِ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَزَبَا كَهْلًا كَهْلًا سُرِنَا
سُرِنَا نَدِيًّا نَدِيًّا أَحْضَرُوا وَصَفَ بِحَقِّ شَاهِ مُلْكٍ بَكْتَا نَوُشِ
سُرُخِ تَاجِ الْمُلْكِ حَاضِي شَوْجِنِ دِلِو حَاضِي شَوْ حَاضِي شَوْ
حَاضِي شَوْ بِبِكَ حَاضِي شَوْ بِبِكَ حَاضِي شَوْ بِبِكَ حَاضِي شَوْ بِبِكَ

طریقہ زکوٰۃ

یہ عمل حاضرات کل چل یوم کلمہ اور درورانِ زکوٰۃ
ترکِ جلالی لازم ہے۔ بروز نوچندی اتوار سے
اس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔ بوقتِ تہجد و بقیہ ہو کر عالِ سرخ
باس، سرخ مصلہ اور سرخ ٹوپی یا پگڑی پہن کر بخورشمس کا
روشن کرے اور ایک عدد کا نسی چراغ جس پر ذہب کا پانی
چڑھا ہوگا اس میں روغنِ چنبیلی ڈال کر ایک عدد کوری روئی
کی تہی اس میں ڈال کر اس کو روشن کرے اور اس کا کاجل بھی
کسی برتن میں اکٹھا کر تار ہا کرے۔ یہ کاجل آپ کو روزانہ بڑھانی
کے دوران اکٹھا کرنا ہوگا اور بڑھانی کے بعد اس میں روغنِ
چنبیلی ملا کر دم بھی کرنا ہوگا۔ اب آپ عزیمتِ ہذا چل باربعہ
اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کریں۔ جب بڑھانی
ختم ہو تو چراغ بجھا دیں اور کاجل بھی کھرچ کر نکال لیں اور
اس پر دم کر دیں۔ اسی طرح روزانہ بڑھانی کے بعد کیا کریں۔
آخری دن شریعی پر بڑھانی کے بعد فاتحہ دیکر اس کا ثواب
خصوصیت ہے حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام و تمام جن
والس کو بخش دیں۔ اب آپ اس حاضرات کے حامل ہیں۔
زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم از کم سات بار عزیمتِ روزانہ وقت
مقررہ پر ورد کیا کریں۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل
پہلے سرخ لباس، سرخ مصلہ، سرخ پگڑی
یا ٹوپی خود پہنے اور نابالغ لڑکے یا لڑکی کو بھی سرخ لباس پہنا کر
مصلے پر بٹھائیں اور آپ خود بھی بیٹھ جائیں اور چراغ روشن
کر دیں اور بخورشمس بھی روشن کر دیں اور ایک عدد کا نسی لیٹ
لیں جس پر شمس کا آب چڑھا ہوگا۔ اس کے درمیان گولائی
سے کاجل لگا کر رکھ دیں اور شریعی سفید پر نیاز دیکر اس کا ثواب
خاص طور پر تمام اجتہ و حضرت سلیمان علیہ السلام و جلالہ سالو
کی ارواح کو جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں پہنچائیں۔

خیال رہے کہ چراغ کا دھواں ذائقہ نہ ہونے دینا بلکہ اس کو کسی
مٹی کے آنچورے وغیرہ میں جمع کرتے رہیں اور بڑھانی کے بعد
اس پر دم کر کے کھرچ کر نکال کر محفوظ رکھیں۔ یہ کاجل آپ کو روزانہ
لازمی نکالنا ہوگا کیونکہ یہ ساری عمر عملِ حاضرات میں کام دیتا
رہیگا۔ چراغ اور بقیہ بھی کو آپ محفوظ رکھیں یہی آپ کو اکتالیس
یوم بطور غذا، سحری اور افطار کیلئے استعمال کرنا ہوگا۔ چراغ
توڑ کر اسکی روٹی بھی میں پکائیں اور کھایا کر س اور قطعی کسی
بھی کھانے کی چیز کی ممانعت ہے۔ روزانہ آپ کو گھی، آٹے کا
جو مکھا چراغ، چنبیلی کا تارہ ایک سو ایک بھول اور بخور روزانہ
نیا استعمال کرنا ہوگا۔ اسی طرح آپ کل اکتالیس یوم کا چلہ مکمل
کریں۔ روزانہ آپ کے پاس جو چراغ کا گھی بچتا رہا تھا اسکو محفوظ
تھوڑا روزانہ محفوظ کرتے رہ کر کریں۔ یہ بیماروں کے لئے بھی اکیر
ہے اور اگر اسکی ایک دیگ بریانی بنا کر پورے شہر کو بھی کھلائیں
تو ختم نہ ہوگی لیکن یہ کام عامل خود دیگر پر چادر ڈال کر کرے۔
یہ میں مبالغے سے یاد روع گوئی سے نہیں بیان کر رہا بلکہ حقائق
بیان کر رہا ہوں جس کا دل چاہے آزمائے۔

آخری دن جب آپ کا چلہ مکمل ہو تو لازمی ہے کہ بچے ہوئے
گھی سے بریانی بنا کر اس پر موکلات و خواجہ خضر علیہ السلام کی
نیاز دے کر اس کا ثواب پہنچائے اور یہی چاول چاہے لاکھوں
کر روڑوں افراد کو بھی کھلائے تو بھی ہرگز نہ کم ہوں گے اور نہ ختم۔
یہ عجائبات سے ہے۔ آپ لوگ تو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں
کہ میں بہت بڑا عامل کامل ہوں اور دنیا میں مجھ سے بڑا کوئی
دوسرا شخص نہیں ہے۔ تو ان استادوں و عاملوں سے میری
گزارش ہے کہ ان کے پاس کیا اس پائے کی حاضرات کوئی ہے؟
اگر ہے تو وہ سامنے میدانِ عمل میں آکر مشاہدہ کرائیں میں بھی
ان کی شاگردی اختیار کر لوں گا۔

ترکیب حاضرات

اذاً واضح ہو کہ یہ حاضرات ہر ایک کو نظر آتی ہے
جس میں عمر کی کوئی قید نہیں یعنی نابالغ و بالغ
کی کوئی قید نہیں ہے۔ لہذا معروف طریقے سے ناخن، ہاتھ کے
ہتھیلی یا کسی شیشے وغیرہ پر کاجل لگا کر عبارتِ عمل پڑھ کر معمول
پر دم کریں۔ فی الفور حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائیں گے۔
جو بات معلوم کرنا چاہیں پوچھیں ہر سوال کا جواب تسلی بخش ہوگا۔

اب آپ کا جل والی پلیٹ مصلے پر رکھیں اور سچے یا بچا اس پر نگاہ رکھیں اور آپ اول گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت مذکور وور کرنا شروع کر دیں اور جب ایک بار مکمل ہو جائے تو بچے پر دم کریں۔ اسی طرح وقفہ وقفہ سے عزیمت پڑھ کر دم کرتے رہیں۔

زادہ سے زیادہ گیارہ بار آپ عزیمت پڑھیں گے۔ اسی دوران حاضرات کا نزول ہو جائیگا۔ ایسے وقت پر عامل اپنا اور بچے کا سلام پیش کرے۔ جو بات بھی معلوم کرنا ہو بلا جھجک پوچھیں ہر سوال کا بالکل صحیح اور تسلی بخش جواب ملے گا لیکن اگر آپ نے کوئی ناجائز بات پوچھنے کی کوشش کی تو آپ کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑیگا اور آپ اس عمل حاضرات سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اس حاضرات سے آپ بڑے سے بڑے آسیب و سحر کو ختم کر سکتے ہیں۔ جب آپ حاضرات سے سوال پوچھ لیں تو پھر ان کو شکریے کے ساتھ اس طرح رخصت کریں۔

بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ أَنْصِرْ قَوْمَكَ السَّلَامَ -

حاضرات شاہ بکتا نوش

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا بَادِشَاهُ بَكْتَاوُشَ مَلِكِ الْغَيْشِ وَالْعَرَبِ
وَالنَّجْمِ الْبُوحَا الْبُوحَا أَبُوكَ أَبُوكَ أَبُوكَ طَهْرَكَ
طَهْرَكَ طَهْرَكَ جَبْرَكَ جَبْرَكَ أَزَلْ أَزَلْ أَزَلْ -
تَعْرِيرُ تَعْرِيرُ تَعْرِيرُ أَتَاذَلْ مَمْلُوكُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ
يَا بُدُوحُ يَا بُدُوحُ يَا بُدُوحُ حَاضِرُ شَوْحَاضِرُ شَوْحَاضِرُ
بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللَّهُ بِحَقِّ تَوْبَتِ مَوْثِقِ
وَرَجِيلِ عَيْسَى وَزُبُورِ أَوْفَرِ قَانِ مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

طریقہ زکوٰۃ | اس عمل کی زکوٰۃ دو طرح ادا کی جاتی ہے۔ ایک زکوٰۃ کبیر اور دوسری زکوٰۃ صغیر۔ زکوٰۃ کبیر کا طریقہ یہ ہے کہ حامل ترک جلائی کر کے عبارت عمل روزانہ شب کو قطب کے عدد کے مطابق پڑھا کرے۔ عمل کل اکتالیس یوم کا ہے۔ آخری دنے نیاز دیں۔

زکوٰۃ صغیر کا طریقہ یہ ہے کہ عمل اکتالیس بار روزانہ اکتالیس
یوم تک پڑھے۔ آخری دن موکلات کی نیاز دیں۔ زکوٰۃ قائم
رکھنے کے لئے کم از کم گیارہ بار روزانہ ورد کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضران

ترکیبِ حضرات | بوقتِ ضرورت طفلِ نابالغِ پاک صاف کو
 مصلے پر بیٹھا کر موکلات کی نیاز دے کر
 انگوٹھے پر عطر مل کر ناخن پر کا جل سیاہ لگا دیں۔ معمول کو کہیں
 کہ ناخن پر نگاہ کرے اور عاملِ عزیمتِ نگارہ بار پڑھ کر معمول پر
 دم کرے۔ حضرات اسی وقت کھل جائیگی جب معمول کو کچھ آدی
 حضرات میں نظر آئیں تو ان سے کہئے کہ زمین صاف کر کے حجرِ کاؤ
 کریں۔ پھر فرش بچھوائیں۔ جب سب سامان ہتیا ہو جائے تو
 معمول کہئے کہ آج جس بادشاہ کا روزِ عمل ہے اس کو طلب کرو
 جب بادشاہ آجائے تو معمول آدمیوں سے کہئے کہ ایک بکرالا کر
 ذبح کرو اور پلاؤ پکاؤ۔ جب پلاؤ پک جائے تو بادشاہ سے کہیں
 کہ وہ کھالیں۔ جب پلاؤ کھا چکے تو دعا جو ہو بیان کر کے کہئے
 کہ ہر بات بالکل سچ اور صحیح بتائیں۔ اگر آپ آسیب یا سحر کو
 ختم کروانا چاہیں تو ان سے کہیں وہ سحر و آسیب کو ختم کر دیئے۔
 بعد وہ ان کو شکر پے کے ساتھ رخصت کریں۔ اگر عاملِ شقائق
 ہو تو بالغ و نابالغ کی قید ختم ہو جاتی ہے۔

حاضرات آیت الکرسی

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ عَنْ مَتَّى عَلَيْهِمْ وَأَسْمَعْتُ عَلَيْهِمْ
رَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ أَجِبْ يَا جِبْرَائِيلُ يَا رَفَائِيلُ
سَامِعًا مُطِيعًا بَعَثَ لَا أَخْذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ عَنْ مَتَّى عَلَيْهِمْ وَأَسْمَعْتُ عَلَيْهِمْ
رَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ ٥ -

طریقہ زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں عامل بروز نوچندی اتوار تھوڑی سی جوار لے کر سفوف ہلدی خالص سے جوار کو زرد کرے اور صبح سورج طلوع ہونے سے قبل سورج کھٹی کے پودے کے پاس جا کر اس کے نیچے رکھ دے اور پودے پر اپنا سایہ نہ پڑنے دے اور پودے سے مخاطب ہو کر کہے کہ میں آج تجھے دعوت دیتا ہوں کل میں تجھے اپنے کام کے لئے جاؤں گا۔ اور تجھے میرا کام کرنا ہو گا۔ اب دوسرے دن اسی پودے کے پاس جائے اور کہے کہ میں ابھی تجھے لینے آیا ہوں میرے ساتھ چل۔ اب اس پودے کے پتے توڑ لائیں اور کپل کر اس کا عرق نکالیں اور اس میں کپاس کے کوری روئی بھگو کر سائے میں خشک کریں۔ اب روغن کنجد سیاہ کو کوری

مٹی کے چراغ میں ڈالیں اور روئی بتی بتی بنا کر بروز اتوار چراغ میں روشن کر کے اسکا کاجل بناتے وقت عبارت عمل برابر معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کرتے رہیں جب تمام بتی جل جائے تو درود شریف پڑھ کر کاجل اتار کر اور چراغ والا تیل اس میں ملا کر دم کریں اور چراغ کے تیل پر بھی دم کر کے محفوظ کر لیں اور شریں پر نیاز دے کر خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ اب آپ حضرات ہذا کے عامل ہیں۔

ترکیب حضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو اول نیاز مولکات کی دے کر طفل نابالغ پاک و طاہر کی ہتھیلی پر کاجل لگا کر معمول اس سیاہی میں نگاہ رکھیں اور عامل عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے فوراً حضرات کھل جائیگی جو سوال کریں گے بالکل صحیح جواب ملے گا۔

حاضرات کمال شاہ پٹھان

کمال شاہ پٹھان مرد مسلمان ہاتھ میں لے کر رکھا منہ میں پان پیٹ میں گھستا جائے کاجل چھاٹ کر تاجائے پرانی چوکی اٹھا جائے **طریقہ زکوٰۃ** لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ يَكْمَال شاہ پٹھان معہ اپنی افواج جلد حاضر ہو جلد حاضر ہو جلد حاضر ہو۔

عامل ایک عدد مٹی کی چھوٹی سی چوکی بنائے۔ یہ تقریباً ڈیڑھ فٹ چوڑی اور لمبی ہونی چاہئے اس چوکی کو کسی علیحدہ کمرے میں رکھیں۔ کمرے میں کوئی دیگر سامان نہ ہونا چاہئے اور جب تک عامل اس میں چلے کسی کرتا رہے گا۔ ان دنوں کمرے میں کسی دوسرے شخص کا داخلہ منع ہے۔ عروج ماہ قمری میں عامل نوچندی اتوار سے متحرک جلالی بوقت اذان مغرب چوکی کے بیچ میں اوپر ایک عدد چاندی کا چراغ رکھ کر اس میں روغن چنبیلی ڈال کر روئی کی بتی کا فتیلہ روشن کرے اور اسی چوکی کے اوپر چاروں طرف گلاب کے چند عدد تازہ پھول رکھے اور چراغ کے پاس یا اس کے گرد مین عدد ثابت پان لگا کر بمعہ جھالیہ، لونگ، الائچی ایک عدد رکھے اور ایک عدد برتن میں کچھ نوٹے جلا کر اس کو بھی چوکی پر رکھے اور اس میں لوبان کا بخور جلا کر نماز مغرب ادا کر کے سوا سیر بٹھائی پر نیاز دے جس کا ثواب کمال شاہ پٹھان کو پہنچائے۔ بعد عبارت عمل کو ایک سوا کس مرتبہ قبلہ رو بیٹھ کر پڑھے اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر

اکیس یوم عمل مذکور پڑھے۔ آخری دن روز اول کی طرح نیاز سوا سیر بٹھائی پر دے لیکن جب آپ کی پڑھائی ختم ہوگی اسکے بعد نیاز دینا ہے شریں آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں میں بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرتے رہیں دلفاز پان، جھالیہ، لونگ، الائچی خورد آپ کو خود کھانا ہوگا اور یہ روزانہ آپکو تازہ رکھنا ہوگا۔ نیاز روز اول و آخر دی جائیگی۔

چراغ روزانہ وقت مقررہ پر جلا کر بیگا اور اسکو جو بھی نکلے گا اس کو کسی برتن میں اکٹھا کرنا ہوگا اور روزانہ پڑھائی کے بعد اس پر دم بھی کرنا ہوگا اور کھریج کر اس کا جل میں چراغ کا روغن ملا کر کسی بوتل میں محفوظ رکھیں۔ یہ کاجل بوقت حضرات کام آئیگا۔ پھول گلاب بھی روزانہ تازہ چوکی پر رکھنے ہوں گے۔ پرانے خشک پھولوں پر نئے پھول رکھ دیا کریں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم روزانہ اکیس بار عبارت عمل ورد کرنا لازم ہے۔

ترکیب حضرات واضح ہو کہ یہ حضرات سحرزدہ کیلئے نہایت درجہ اکسیر ہے۔ گو کہ دیگر کام بھی اس سے لیا جاسکتا ہے لیکن میں نے چند مرتبہ اس کو سحرزدہ مریضوں پر آرایا۔ نہایت تسلی بخش پایا۔ آپ بھی آزمائیں اور نتیجے سے خاکسار کو مطلع کریں۔ جب بھی حضرات کرنا ہو اس وقت چوکی پر تمام لوازمات رکھ کر چراغ روشن کریں۔ نیاز دیگر ایک پان خود لگا ایک مریض کو دیں تیسرے پر کاجل لگا کر اس پر مریض نگاہ کرے اور عامل عمل پڑھ کر مریض پر دم کرے۔ حضرات کھل جائے گی۔ اس سے سحر ختم کرنے کیلئے کہیں فوراً ختم کر دیں گے پھر انکو رخصت کیلئے

حاضرات الارواح مرشداں

تَقْلِبْنِي وَلَا تَرُدُّنِي وَأَسْأَلُكَ أَغْنِي مُرِيدِي عَمَّا بَالِي

طریقہ زکوٰۃ بروز نوچندی جمعرات کسی ولی اللہ کے مزار پر بعد نماز مغرب حاضر ہو کر فاتحہ دیں۔ بعد مزار کے پائنتی میں کھڑے ہو کر مندرجہ بالا اشعار ایک بار معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے پڑھیں گے آنکھ کو بند رکھ کر پڑھائی کریں۔ انشاء اللہ دوران پڑھائی یا پڑھائی ختم ہونے کے بعد صاحب مزار کا دیدار ہوگا۔ ایسے وقت پر ان سے ایک عدد مٹی کے چراغ کا عمل حضرات کیلئے طلب گار ہو چنانچہ جب وہ اجازت دے دیں تو مزار کے پاس سے کوئی بھی ایک عدد

جراغ اٹھا لیتے۔ گھر واپس آکر اس میں خوشبودار روغن ڈال کر روغن کی بتی روشن کر کے کاجل بناتے اور اس کاجل میں چراغ کا روغن ملا کر رکھ دیں۔

ترکیب حضرات | عامل اپنی دائیں ہاتھ کی پتیلی کی گولائی میں کاجل لگا کر اس میں نگاہ کرے اور چند مرتبہ عبارت عمل پڑھے فی الفور حضرات کھل جائیں گی۔ جو چاہیں برکت کریں۔ صبح جواب ملے گا۔ اسی طرح طفل نابالغ پر بھی یہ حضرات موثر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کیلئے بذریعہ خط رجوع کریں۔ دورانِ زکوٰۃ اگر ایک دن میں ملاقات نہ ہو تو تین یوم برابر عمل کریں۔

حاضرات شہزادہ فتح علی سپربکت نوش

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَجِبْ يَا مَهْمَاثِيلُ يَا عَمَّا فَيْلُ يَا لَفْتَا ثَيْلُ يَا سَائِلُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَخْصُوْا وَلِلْمُسْتَغْرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ بِحَقِّ تَقْوَى تَشْلِقُ تَشْلِقًا حَزَقُوشِ حَزَقُوشِ حَزَقُوشِ عَذَقُوشِ مَذَقُوشِ صَوَقُوشِ صَوَقُوشِ تَشْفِيشًا تَشْفِيشًا اَنْزَقُوشِ اَرْقُوشِ هَذَقُوشِ هَذَقُوشِ بِحَقِّ لَيْعَشِي اَلَيْعِ وَالْاَرْقِ وَالشَّيَاطِينِ اَخْصُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اَخْصُوْا مِنْ جَانِبِ الْجَنُوبِ وَالشِّمَالِ اَخْصُوْا اَخْصُوْا وَيَا فَتْحُ عَلِيٍّ شَاهَ حَاضِرِيْ شَتُوْهْ۔

طریقہ زکوٰۃ | بروزِ چندی التواریا جمعرات سے عامل رنگِ جلال اس کے رات کے وقت ٹھیک بارہ بجے یا وضو ہو کر جائے نماز پر بیٹھ کر روبروبر ایک عدد می کا چراغ لیکر اس میں روغنِ چنبیلی ڈال کر ایک عدد نقش کا قیتل بنا کر چراغ میں روشن کرے اور اس کے دھوئیں کا کاجل بنائے کیلئے اور ایک برتن رکھے۔ اب آپ بخورِ لوبان کا روغن کر کے کسی سفید شرنی برتنوں کلات عزیمت کی نیاز دیں۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت ایک سو گیارہ بار ورد کریں۔ بعد گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روزِ اول کا عمل ختم کریں۔ اسی طرح کل چیل یوم روزانہ پڑھا کریں۔ روزانہ ایک عدد نقش کا قیتل بنا کر چراغ میں جلانا واجب ہے تاکہ آپ نقشِ ہذا کے عامل بھی ہو جائیں نیز روزانہ کاجل پر پڑھیں کے بعد دم بھی کر دیا کریں۔ اور اس میں چراغ کا روغن بھی ملانا ہو گا نیز روزانہ کاجل

اتار کر محفوظ کرتے رہیں۔ یہ آپ کو تاحیات کام دے گا۔ بوقتِ حاضرات اسی کاجل کی سیاہی میں معمول نگاہ رکھے گا اور حاضرت کا نزول اسی کاجل کی سیاہی میں ہو گا۔ دورانِ پڑھائی بخورِ لوبان برابر روشن کرنا ہو گا۔ نیاز روزِ اول پڑھائی سے قبل اور چالیسویں روز بعد مکمل چلہ کشی آپکو دینا ہو گی۔ یہ شریعت آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم از کم عمل ہزار وزانہ آپ کی گیارہ مرتبہ ورد کریں۔ نقش و قیتل بعد چلہ کشی روزانہ بنانے کے ضرورت نہیں۔

ترکیب حضرات | اول عامل ایک عدد نقش تحریر کر کے کسی پاک جگہ پر ایک چادر بچھائے اور نقش کو ایک آئینہ پر رکھ کر طفل نابالغ کو آئینہ دیگر ہدایت کرے کہ وہ نقش کی سیاہی میں نگاہ رکھے اور عامل عزیمت مذکور چند بار پڑھ کر کالی ارد پر دم کر کے مشرق، مغرب، شمال و جنوب کی سمت پھینکے اور کچھ معمول کے سر پر مارے چند لمحے بعد حجاب آہستہ آہستہ معمول کی آنکھوں سے اٹھنا شروع ہو گا۔ وہ دیکھے گا کہ ایک سقہ میدانِ لقا و دق میں چھڑکاؤ کر رہا ہے۔ پھر جاروب کش جھاڑو دیتا ہوا نظر آئے گا۔ اسکے بعد فراشِ فرش بچھاتا ہوا دکھائی دے گا۔ پھر کچھ لوگ کرسیاں اس پر رکھتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ایک طلائی و جواہر نگار کے ارد گرد قرینہ سے بہت سی کرسیاں بھی ہوئی نظر آئیں گی اور کچھ لوگ آتے ہوئے اور ان کرسیوں پر بیٹھے ہوئے نظر آئیں گے۔ آخر میں ایک جوان خوب رو لباس شاہانہ زیب تن کئے ہوئے نظر آئے گا۔ اس کو دیکھتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے لوگ تعظیماً کھڑے ہو جائیں گے۔ یہی شہزادہ فتح علی سپربکت نوش ہے۔ ایسے وقت پر عامل اپنا اور معمول کا سلام پیش کرے۔ یہ کام طفل کرے گا۔ پس بعد سلام عامل اپنا مدعا فتح علی سے معمول سے کہلوائے۔ فی الفور پورا کریں گے۔ اگر کسی پر جسے بھوت پریت یا سحر کا اثر ہو گا تو وہ بھی بآسانی اس حاضرت سے ختم ہو سکتا ہے۔ جب عامل کا مقصد حضرات سے پورا ہو جائے تو ان کو شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔ اس نقش کے چہار سمت بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر ہے۔ چہار سمت چہار جلیل القدر فرشتوں کے نام درج ہیں۔ لہذا آپ صرف حضرات کے وقت یہ نقش بمعہ اسماء چہار موکلات و بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر کریں اور دوران زکوٰۃ صرف نقش کے اعداد خانوں میں پر کریں
کیونکہ آپ کو اس کا فیلہ جلانا پڑے گا۔

جہاں	۲۵۶	۲۴۳	۲۵۲	۲۴۴
۲۵۵	۲۴۲	۲۴۹	۲۵۴	۲۴۸
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸	۲۵۴
۲۵۲	۲۴۴	۲۴۶	۲۵۴	۲۴۸

حاضرات الجن

اَللّٰهُمَّ اهْتَدِ يَنْبُكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ وَاسْتَقْبَلْنَاكَ شَلَفْنَا
شَلَفْنَا شَلَفْنَا بِالْخُسْنِ بِالْخُسْنِ اَمْلِكْنَا اَمْلِكْنَا اَمْلِكْنَا
اَمْلِكْنَا اَمْلِكْنَا عَزَمْنَا عَزَمْنَا عَزَمْنَا عَزَمْنَا عَزَمْنَا
وَالْاَنْسِ جَعَلْتَ خَاتِمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حَاضِرًا
شَوْحًا حَاضِرًا شَوْحًا حَاضِرًا شَوْحًا حَاضِرًا شَوْحًا حَاضِرًا

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ یہ حاضرات بغیر زکوٰۃ مؤثر ثابت نہ ہوگی
اس حاضرات کے متعلق کتب معتبرہ میں رقم ہے کہ
کہ یہ حاضرات بغیر زکوٰۃ ادا کئے فوراً کھل جاتی ہے جبکہ میرا ذاتی
تجربہ و مشاہدہ یہ ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے یہ ہرگز نہ کھلے گی۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ بروز سورج گرہن مال پاک و طاهر با وضو
ہو کر ایک عدد مٹی کا چراغ اروغن چنبیلی حسب ضرورت ایک عدد
مٹی کا بخورہ اور اس میں کنویں کا پانی رکھیں، عود یا لوبان سے
برائے بخورہ لکڑی کا کوئلہ حسب ضرورت روٹی کا ایک عدد
چھوٹا سا فیتلہ چراغ میں جلانے کیلئے ماحس ایک عدد، ایک
عدد لوبہ کی چھوٹی سی کڑا ہی جس میں کوئلہ دھکا یا جلنے گا۔
مٹی کا تیل حسب ضرورت۔ یہ تمام سامان لیکر آپ کسی لقی و
دق میدان یا پہاڑ پر چلے جائیں۔ اول کڑا ہی میں کوئلے مٹی کے
تیل سے جلاتیں بعدہ چراغ کو فیتلہ سے روشن کریں۔ چراغ کے
آگے مٹی کا پانی والا بخورہ رکھیں اور بخور روشن کر کے رو قبلہ
ہو کر عزیمت مذکور اہل وقت تک ورد کرتے رہیں جب تک کہ
سورج گرہن لگا ہوا ہو جب پڑھائی ختم ہو تو نیاز شرعی پر
دیکر خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں نیز

آبخورے کا پانی حفاظت سے کسی بوتل میں رکھیں۔ اسی آب میں
حاضرات نظر آئے گی۔ نیز چراغ بھی حفاظت سے رکھ لیں یہ بھی
بوقت حاضرات استعمال ہوگا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل
عزیمت روزانہ کم از کم گیارہ بار وقت مقررہ پر ورد کیا کریگا۔
دوران زکوٰۃ بخور برابر روشن کرنا ہوگا۔

ترکیب حاضرات جب بھی عامل حاضرات کا طالب ہو جس
وقت ایک طفل نابالغ پاک و طاهر کو حاضر
کرے اور اول شریعتی پر نیاز حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام
کی دے کہ اس کا ثواب جملہ جن و انس کو پہنچائیں اور مٹکلات
عزیمت کو بھی اس کا ثواب بخشیں۔ اب آپ چراغ میں روغن
چنبیلی ڈالکر روٹی کا فیتلہ اس میں روشن کریں چراغ طفل کے
سامنے تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر ہوگا۔ اب معمول کے سامنے
زمین پر رکھیں تاکہ چراغ کے فیتلے کی لوبانی میں نظر آئے اور
معمول اس آبخورے کے آب میں چراغ کے فیتلے کی لوبان گناہ
رکھتے ہوئے دیکھتے عامل گیارہ بار ورد و شریف پڑھ کر عزیمت
چند مرتبہ پڑھکر معمول پر دم کرے۔ انشاء اللہ اسی لمحے حاضرات
کھل جائے گی اور ایک جن معمول کو نظر آئے گا۔ اس وقت
اسکو سلام پیش کر کے اپنا مقصد عامل معمول کے ذریعے پوچھ
ہر سوال کا جواب بالکل درست ملا کرے گا۔ پھر اسکو شکر یہ
کے ساتھ رخصت کریں۔

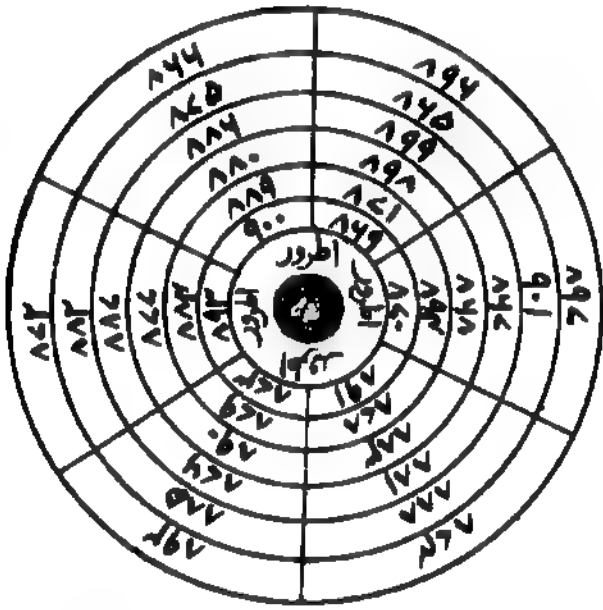
حاضرات ہفت شہنشاہ

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا بِغَطَائِكَ فَبَصْرِكَ الْيَوْمَ حَيِّدْهُ شَرِي
اَبْنَاهُمْ اَمْلِكْنَا اَمْلِكْنَا اَمْلِكْنَا اَمْلِكْنَا اَمْلِكْنَا
اَلْمُؤَقِنِينَ

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ جیسا کہ کتابوں و رسالوں میں درج ہے
کہ بغیر زکوٰۃ ادا کئے ہوئے بھی عامل اس حاضرات
کو کر سکتا ہے اور جواب بھی درست ملے گا تو ان عاملوں کی یہ
بھول ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ہے وہ الگ بات ہے کہ کسی کی
بہت زبردست روحانی طاقت ہے تو وہ اپنی روحانی طاقت
سے حاضرات میں کامیاب ہو جائے گا۔

اس عمل کی زکوٰۃ صرف ایک یوم میں مکمل ہو جاتی ہے زیادہ
طویل چلے کسی نہیں ہے طریقہ یہ ہے کہ بروز نوچندی اتوار یا شرف

ذبح کر کے پکاؤ۔ پھر سات صد کرسی بچھو اگر سات بادشاہ جنات کو بلوائے جب وہ آجائیں تو حامل اٹھ کر ان کی تعظیم کر کے ان کو کرسی پر بیٹھنے کیلئے کہلوائیں۔ جب وہ بیٹھ جائیں تو ان سے کہئے کہ جب گوشت پک جائے تو آپ لوگ نوش کر لیں۔ جب یہ لوگ کھا کر فارغ ہوں تو کہئے کہ آج جس بادشاہ کی باری ہے وہ موجود رہیں باقی تشریف لے جائیں۔ جو بادشاہ موجود رہے ان سے جو بھی سوال معلوم کریں گے آپ کو درست جواب دیں گے۔ جب عامل کا مقصد پورا ہو جائے تو ان کو شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔ نیاز کی شرنی حامل خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔



حاضرات سلطان سکندر شاہ

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ جِبْرِائِيلَ أَنَا فِيلِ السَّعِيلِ
مَلَكًا بِنَ سُلْطَانٍ عَلَى سَبَلَاتِيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِينِ
أُحْضِرُ وَيَا أَصْحَابَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِينِ مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ
وَالْمَغَارِبِ أُحْضِرُ مِنْ جَانِبِ الْجَنُوبِ وَالشِّمَالِ بِحَقِّ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ بِحَقِّ مُلْكَمَانِ بِنِ
دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحْمَنُ الرَّاحِمِينَ -

طریقہ زکوٰۃ | عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کر کے بروز
نوحیدی اتوار یا نوحیدی جمعرات سے بخور عود
روشن کر کے شب بھٹیک بارہ بجے لباس سرخ، عمامہ سرخ، حملہ
سرخ پر کھڑا ہو کر دائیں پاؤں کا پنجہ بائیں پاؤں کے گھٹنے پر
رکھ کر عبارت عمل ایک سو ایک بار ورد کرے۔ اول آخر گیارہ

شمس میں یا شمس کی کسی سعد ساعت میں ایک عدد ذہب کا چراغ
بنوائے بافضہ خالص کا چراغ بنوا کر اس پر ذہب کا پانی چڑھا
کر اس کے اندر نقش کندہ کرائے اور ایک عدد اسی دھات کے
پلیٹ بھی بنوائے۔ اس کے اندر بھی نقش کندہ کرائے۔ اب ایک
عدد نقش کاغذ پر تحریر کر کے اس کا فیتلہ بھی بنوائے۔ اب آپ بخور
شمس لیکر ساعت شمس میں پاک و طاہر ہو کر قبلہ رو جائے نماز
پر بیٹھ کر بخور شمس کو تلے جلا کر روشن کریں اور چراغ میں روغن
چنبلی یا گلاب ڈال کر اس میں فیتلہ روشن کریں اور پلیٹ
اس کے اوپر فیتلہ کا دھواں جمع کریں اور سات چھٹا تک سات
قسم کی مٹھائی پر موکلات آیت مذکورہ کی نیاز دے کر ثواب
پہنچائیں۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر آیت مذکورہ پانچ
ہزار دو سو چھیانوے مرتبہ پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر
کاجل اور چراغ پر بھونک مار دیں۔ ایک بات کا خیال رکھیں
جب آپ کی پڑھائی ختم ہو تو تمام فیتلہ بھی جل کر ختم ہو جانا چاہئے۔
اب آپ پلیٹ کا چراغ ٹھنڈا ہونے پر کاجل کو پلیٹ سے
کھینچ لیں اور کسی شیشی میں رکھ کر اس میں چراغ کا روغن ملا کر
بند کر کے محفوظ رکھیں۔ چراغ اور پلیٹ کو بھی محفوظ جگہ پر رکھیں
خیال رہے کہ پلیٹ کو اندرونی طرف سے خوب صاف کسی دوتی
وغیرہ سے کر دیں تاکہ نقش میں صاف اور واضح نظر آئے کسی
پر سیاہی لگی ہوئی نہیں ہونی چاہئے۔

ترکیب حضرات | پہلی حضرات بروز اتوار کرنا لازم و واجب
ہے۔ پھر آپ جس دن چاہیں حضرات
کر سکتے ہیں۔

چراغ، پلیٹ، بخور بہت کو اکب کا اور ایک عدد نقش کا
فیتلہ تحریر کر کے چراغ میں روشن کر کے کوئلے پر بخور روشن کر کے
سات قسم کی مٹھائی پر موکلات کی نیاز دیکر پلیٹ کے درمیانے
دائرے میں کاجل لگا کر طفل تا بالغ شریف النفس پاک و طاہر
کے دست میں دیکر اس کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ
لگے۔ اب آپ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عربی میں پوری
آیت مذکورہ پڑھ کر مریض پر دم کرتے رہیں اور بچے سے پوچھتے
رہیں کہ کیا نظر آتا ہے جب وہ کہے کہ روشنی میں ایک میدان
نظر آتا ہے اور اس میں ایک سیاہ شکل نظر آتی ہے تو معمول
سے کہلوائے کہ اس شخص سے کہو کہ اپنے بھائی کو بلا کر جھاڑو دلاؤ
جب جھاڑو دے دی جائے تو کہئے کہ ایک رتبہ صبیح سالم لا کر اسکو

مَقَامٌ وَمَكَانٌ بِحَقِّ مُسْلِمَانِ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَا قَوْلَ
يَا قَوْلَانِ يَا خَرَقْلَانِ يَا خَرَقْلَانِ يَا عَجُوزُ أُمِّ الصَّبِيَّانِ
خُذْ هَذِهِ بِحَقِّ تَوْرَتِ مُوسَى وَانْجِلِ عِيسَى وَذُرِّيَّةَ دَاوُدَ
قُرْآنُ مُحَمَّدٍ النَّسْوَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْتِ جَنَابِثِيلَ وَمِثْكَائِيلَ وَاسْرَافِيلَ وَعِزْذَائِيلَ خَاصِرُ
مَنْوَ حَاضِرُ شَوْ حَاضِرُ شَوْ۔

طریقہ زکوٰۃ | یوں تو یہ عزیمت جملہ جائز مقاصد کیلئے اکسیر کا حکم
رکھتی ہے لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اس سے حاضر
بھی نہایت عمدہ کھلتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ قمری میں
عادل ترک جلالی کر کے بروز نوحندی جمعرات سے اسکی زکوٰۃ
نکلانے کا قصد کرے۔ شب جمعرات ٹھیک بارہ بجے قبلہ رو جائے
نماز پر بیٹھ کر بخور عود کا روشن کر کے شریعتی برنی پر مٹکلات عزیمت
کی نیاز دیں۔ برنی کل گیارہ عدد ہوگی۔ بعدہ درود شریف
گیارہ مرتبہ پڑھ کر عزیمت ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پھر درود
شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر عمل تمام کرے۔ اسی طرح کل گیارہ
یوم تک روزانہ وقت مقررہ پر عمل پڑھا کرے۔ روزانہ گیارہ
عدد برنی پر نیاز دینا قبل از عمل واجب ہے۔ بعد فراغت عمل
ان برنیوں کو کسی ویران جگہ پر درخت کے نیچے رکھ دیا کرے
یعنی روزانہ پڑھائی کے بعد درخت کے نیچے برنیوں کو رکھنا
ہوگا۔ برنی رکھتے وقت یہ کہے کہ یہ برنی صاحب عزیمت کو
پہنچے۔ چلے کے تمام ہونے پر روزانہ عزیمت گیارہ بار ورد میں
رکھنا ہوگا۔

ترکیب حاضرات | طفل نابالغ و پاک و طاہر کے انگوٹھے کے
ناخن پر عطر ملا ہوا کاجل لگا کر گیارہ بار
عزیمت ہذا پڑھ کر دم کر کے معمول کو ہدایت کرے کہ کاجل کی
سیاہی میں نگاہ رکھے۔ فوراً حاضرات کا نزول ہوگا۔

نوحندی جمعرات یا نوحندی اتوار سے شب کے وقت بخور عود کا لگانا
کر کے ایک عدد فضہ خالص کا چومکا چراغ میں روغن انکول یا
روغن جنیلی ڈال کر چار عدد اس چراغ میں روئی کے قتیلے روشن
کر کے آیت مذکور معہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے
گیارہ سو گیارہ مرتبہ تلاوت کرے۔ بوقت ریاضت مصلہ سرخ،
جامہ سرخ، عمامہ سرخ ہونا چاہئے۔ کل گیارہ یوم کا عمل ہے نیز
روزانہ چار عدد نقش بھی روئی کے قتیلے میں لپیٹ کر چراغ میں
جلانا واجب ہے۔ گیارہویں دن عمل کے تمام ہونے پر سات
رنگ کی مٹھائی پر مٹکلات کی نیاز دے کر عمل ختم کر کے شریعتی خود
بھی کھائیں اور معصوم لڑکیوں کو بھی تقسیم کریں۔ زکوٰۃ ہمیشہ
قائم رکھنے کیلئے روزانہ گیارہ بار آیت مذکور ورد کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات | بوقت حاضرات بخور عود کا روشن کر کے چار
عدد نقش کے قتیلے روشن کر کے نابالغ کو چراغ
کی لو پر نگاہ کرنے کو کہیں اور اسکے سر کے آگے بال پیکر سورۃ
قریش گیارہ بار پڑھ کر گرہ لگائے اور اول آیت مذکور بعدہ
عزیمت فتحوں اور پر جو کے پڑھ کر بھونک ماریں بعدہ اس جو کو
لڑکی پر ماریں اور چند جو چار سمت بھی پڑھ کر پھینکیں۔ چند لمے
بعد تخت پر یاں کا نزول ہوگا۔ ایسے وقت پر عامل اپنا اور
معمول کا لشکر پریزادوں کو سلام پیش کرے اور جو مدعا ہوا اسے
بیان کرے۔ فی الفور پورا ہوگا اور اگر کوئی بات معلوم کرے
تو درست جواب معمول کے ذریعے ملے گا۔ جب آپ کا مقصد
حاضرات ہذا سے پورا ہو جائے تو ان کو سلام پیش کر کے رخصت
کریں۔ بوقت حاضرات عامل و معمول کا لباس سرخ ہونا چاہئے۔
نیز لڑکی کے سر پر سرخ دوپٹہ اور عامل کے سر پر سرخ ٹوپی یا عمامہ
ہونا چاہئے نیز مصلہ یا چادر سرخ بھی ہونا چاہئے۔
قبل از حاضرات نیاز مٹکلات کی ضرور دیں۔

ع	و	۱۱	ص
ص	ص	ص	ص

حاضرات المیمون

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَنْوَاجِ وَيَا حُفَاةَ
السَّجَرِ وَالْأَوْسُواسِ الْخَنَاسِ بِحَقِّ مِثْمُونِ زَنْجِي وَبِحَقِّ
مِثْمُونِ خَلِيبِي أَخْرِجِ الْجِنِّ وَالْجِنِّي وَلَا تَنْتَبِرْ مِنْ كَلِمَةٍ

حاضرات غوثیہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا هَمْرَائِيلَ يَا
ظَلَامِثِيلَ بِحَقِّ يَاسِيْعَ عَبْدِ الْفَاوْرِ جَبِيلَا ذِي شَيْءٍ لَشِي
مُحَمَّدٌ يَا مُحَمَّدٌ يَا مُحَمَّدٌ افْتَحِ أَبْوَابَ الْحَاضِرَاتِ
يَا بَدْوُحُ يَا بَدْوُحُ يَا بَدْوُحُ بِرَحْمَتِي يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ
نُوعِدْكُمْ۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ أَجَبِيْنُ يَا هَمْرَائِيلَ

يَا لَوْ مَا تِلْ يَا لَوْ مَا تِلْ يَحْيٰى يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي حَبِيبِ
سُبْحَانِي شَيْخِي لَدُنِّي يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ أَفْخِ الْاَلَمَ
الْحَاضِرَاتِي يَحْيٰى يَا بَدُوْحُ يَا بَدُوْحُ يَا بَدُوْحُ بِحَبْلِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

طریقہ زکوٰۃ | مندرجہ بالا دونوں عزیمتیں مثل آفتاب و مہتاب کے ہیں۔ ایک دوسرے سے کوئی کمتر درجہ نہیں رکھتی۔ لہذا آپ کو جو بھی پسند آئے اسکی زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں۔ میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ جو لوگ مضبوط قادری نسبت رکھتے ہیں اور تقویٰ و طہارت کے پابند ہیں ان کو چاہئے کہ اس جلیل القدر حضرات کو اپنا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کسی دیگر حضرات کی تمنا نہیں رہے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ قمری میں حامل چاند کی پہلی تا گیارہ یا سترہ تاریخ تک پر سبز جلالی کو اپنا معمول بنائے اور ایک عدد چاندی کا چراغ بنوائے جو کہ بوقت پڑھائی برابر روشن رہیگا۔ اس چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر روئی کا فیلہ روشن کرنا ہوگا۔ ایک عدد لوبان دانی جس میں کوئلے دھکتے ہوئے ہوں گے۔ اس میں لپسا ہوا لوبان بوقت چلہ کشی وقفے وقفے سے چکی چکی ڈالنا ہوگا۔ یہ بخور ہے۔ ایک عدد لکڑی کی تقریباً ایک سے سوافٹ چوکی بھی سامنے رکھنی ہوگی اس چوکی کے درمیان میں چراغ رکھا ہوگا۔ چراغ کے ساتھ لوبان دانی رکھیں اور گیارہ تا سترہ عدد گلاب کے پھول چوکی کے اوپر کناروں پر چاروں طرف رکھنا ہونگے۔ پھول روزانہ تازہ لیں۔

جبکہ روزانہ کے پھول بھفاظت محفوظ رکھنے ہونگے روزانہ گیارہ تا سترہ عدد چاندی کی کمٹریوں میں چادلوں کی کھیر ڈال کر چراغ کے چاروں طرف رکھنی ہوگی۔ ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ چوکی سبز رنگ کی لیں پھر اس پر سامان رکھیں۔ کھیر میں سات قسم یا گیارہ یا پھر سترہ قسم کے میوے و پھل ڈالنا ہونگے۔ کھیر روزانہ تازی بنا کر رکھنا ہوگی۔ روزانہ کی کھیر حامل ہر پیالی میں سے تھوڑی خود کھائے اور بقیہ نابالغوں کو تقسیم کر دے۔ یہ خیال رہے کہ زمین پر کھیر نہ گرے۔ بوقت چلہ کشی حامل کا جامہ سبز ہوگا۔ جو کہ دو ٹکڑوں میں ہوگا۔ ایک کو ناف سے اوپر سر تک اوڑھ لیں جبکہ دوسرے کو زیر ناف سے نچے تک لپیٹ لیں۔ جب یہ تمام لوازمات آپ اکٹھے کر لیں تو پھر آپ کو نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اپنا منہ شمال کی سمت رکھنا ہوگا اور جائے نماز سبز بچا کر

تمام لوازمات عمل سامنے رکھیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی نیاز دیکر اسکا ثواب آپ و موکلات عزیمت کو پہنچائیں۔ نیاز کے وقت چراغ و بخور روشن کرنا ضروری ہے بہتر ہے کہ آپ اذان مغرب کے وقت فوراً چراغ روشن کر دیں پھر نماز مغرب ادا کرنے کے بعد عمل ہذا کی نیاز کھڑے ہو کر شمال کی سمت منہ کر کے نہایت ادب سے دیں۔ بعدہ اول گیارہ بار درود قادری پڑھ کر پھر عبارت عمل ایک سو گیارہ بار پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عمل ختم کریں۔ ان تمام اوقات میں بخور لوبان برابر روشن کرتے رہنا ہوگا۔ اور چراغ بھی مسلسل جلتا رہے گا۔ بعد ختم پڑھا اللہ رب العزت سے عمل حضرات کی کامیابی کی دعا مانگیں۔

اسی طرح کل گیارہ یا سترہ یوم کا چلہ کریں۔ چراغ کے دھوئیں کو کسی صاف پلیٹ میں جمع کرتے رہیں اور اس میں روغن چنبیلی چراغ والا ملانا چاہئے اور روزانہ اس پر دم بھی کرنا ہوگا۔ یہ خیال رہے کہ اگر آپ گیارہ یوم کا چلہ کریں گے تو گیارہ عدد پھول گیارہ عدد کھیر کی پیالیاں رکھنی ہونگی اور اگر چلہ سترہ یوم کا کرنا ہوگا تو یہ چیزیں سترہ سترہ عدد یعنی ہوں گی۔ چلہ ختم ہونے کے بعد گلاب کے تمام پھولوں کو دریا یا سمندر میں ڈال دیں نیز زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ گیارہ بار معہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف در دیں رکھیں اور چاند کی گیارہ یا سترہ تاریخ کو ہر ماہ تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر نیاز ضرور دینا ہوگی۔ روزانہ ایک عدد نقش دوران زکوٰۃ لکھنا ہوگا اور چراغ میں روئی کے فیلہ میں جلانا ہوگا۔ دونوں عزیمتوں کا نقش آئندہ لکھنا جائیگا۔ گو کہ یہ حضرات مجھے کتاب ہذا میں تحریر نہیں کرنا تھی کیونکہ یہ انتہائی خفیہ حضرات ہے۔ یہ فقیر اس کو اپنے سینہ میں ہی محفوظ رکھتے ہیں۔ دنیا میں بہت کم لوگ ہوں گے جو اس حضرات کے راز و اسرار نہانی سے واقف ہوں گے۔ اگر ایسا کوئی ہے تو وہ سامنے آکر مشاہدہ کرے۔

ترکیب حضرات | یہ حضرات حامل خود بھی مشاہدہ کر سکتا ہے اور طفل نابالغ و پاپل پر بھی چلتی ہے۔ بوقت ضرورت تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر اول شیخ عبدالقادر جیلانی کی نیاز دیکر ایک عدد گول آئینہ لے کر اس کو کاہل مذکور سے سیاہ کرے اور اس میں روغن چنبیلی اچھی طرح لگا دے تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب حامل اس آئینہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کی سیاہی میں نگاہ کرے۔

بعدہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت پڑھنا شروع کر دے
زیادہ سے زیادہ ایک سو گیارہ بار عزیمت پڑھنا ہوگی۔ اسی
دوران حضرات کھل جائیگی۔

واضح ہو کہ یہ دونوں نقوش ساعت مرتب میں لکھے جائیں گے
اور اسی دوران بخور بھی مرتب کاروشن کیا جائے گا۔ اگر آپ
ان نقوش کو شرف مرتب یا اوج مرتب میں یا پھر مرتب کی ساعت
میں چرائیوں پر کندہ کروالیں تو اس حضرات میں چار چاند لگ
جائیں گے۔

عزیمت اول کا نقش درج ذیل ہے۔

۲۳۵	۲۵۲	۲۶۲	۲۷۰	۲۷۸	۲۸۶	۲۹۴
۲۶۳	۲۷۱	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۸	۲۹۶	۳۰۴
۲۷۳	۲۸۱	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۸	۳۰۶	۳۱۴
۲۸۰	۲۸۸	۲۹۶	۲۹۷	۳۰۵	۳۱۳	۳۲۱
۲۸۸	۲۹۶	۳۰۴	۳۰۵	۳۱۳	۳۲۱	۳۲۹
۲۹۸	۳۰۶	۳۱۴	۳۱۵	۳۲۳	۳۳۱	۳۳۹
۳۰۸	۳۱۶	۳۲۴	۳۲۵	۳۳۳	۳۴۱	۳۴۹
۳۱۸	۳۲۶	۳۳۴	۳۳۵	۳۴۳	۳۵۱	۳۵۹

عزیمت دوم کا نقش درج ذیل ہے۔

۲۹۲	۲۹۴	۳۰۷	۳۱۷	۳۲۸	۳۳۹	۳۵۰
۲۹۳	۲۹۵	۳۰۸	۳۱۸	۳۲۹	۳۴۰	۳۵۱
۳۰۱	۳۰۳	۳۱۶	۳۲۶	۳۳۷	۳۴۸	۳۵۹
۳۰۹	۳۱۱	۳۲۴	۳۳۴	۳۴۵	۳۵۶	۳۶۷
۳۱۷	۳۱۹	۳۳۲	۳۴۲	۳۵۳	۳۶۴	۳۷۵
۳۲۵	۳۲۷	۳۴۰	۳۵۰	۳۶۱	۳۷۲	۳۸۳
۳۳۳	۳۳۵	۳۴۸	۳۵۸	۳۶۹	۳۸۰	۳۹۱
۳۴۱	۳۴۳	۳۵۶	۳۶۶	۳۷۷	۳۸۸	۳۹۹

حاضرات الکواکب حاضرات الشمس

يَا شَمْسُ اجْبِ دَاعِيَ اللَّهِ بِحَقِّ يَانَا كِي الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ آفَةٍ بِقُدْرَتِهِ
آج میں علوم حضرات کے ایک بہت زبردست اسرار کو آپ
حضرات پر منکشف کر رہا ہوں۔ الشرب العزت مجھے معاف

کرے کیونکہ اس سے قبل کسی نے اس راز کو عیاں کرنے کی جرأت
عوام الناس پر نہ کی۔ اگر انہوں نے کسی اپنے شاگرد رشید کو
اسکی تعلیم عطا فرمائی تو اس کو سختی سے تلقین کی کہ سوائے اہل
کے کسی اور کو یہ راز ہرگز ہرگز نہ بتانا اور نہ تم اس علم سے ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا
اور آج تک یہ اسرار سوائے خاص انخاص کے عوام الناس پر
ظاہر نہ ہو سکا۔ واضح ہو کہ یہ حضرات آپ کو ہرگز ہرگز دنیا کی
کسی کتاب میں نہ مل سکے گی کیونکہ یہ سب کچھ کو اکب کی حضرات
صدری ہے نہ کہ کتابی۔ اگر کوئی شخص یہ ہفت کو اکب کی حاضر
دنیا کی کسی بھی کتاب میں مجھے دکھائے تو میں اسکو منہ مانگا
انعام دوں گا۔

طریقہ زکوۃ واضح ہو کہ یہ حضرات صرف وہ حضرات کر سکتے
ہیں جن کا سر اسم کو اکب شمس سے مماثلت کرنا ہے
جس کی تفصیل اخیر میں تحریر کی جائے گی ساتھ ہی دو عدد نقوش
بھی تحریر کئے جائیں۔ جب عامل اس حضرات کا عامل بننا
چاہے تو لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک عدد ذہب خالص
کی سختی بنوائے جو گول دائرہ نما ہوگی۔ اب عامل شرف شمس
یا اوج شمس میں جس وقت ساعت شمس ہو اس وقت بخور
شمس کاروشن کر کے جامہ زرد، کلاں زرد پہن کر مصلابھی زرد
بچھا کر جال الغیب کو عقب میں رکھ کر مصلے پر بیٹھ کر دونوں
نقوش کو لوح پر دونوں طرف ایک ایک عدد نقش کسی لوک
دار چیز سے کندہ کرے اس دوران بخور شمس کا برابر روشن
کرتے رہیں۔ یہ تمام آپ کو کھلے آسمان کے نیچے کرنا ہونگے جب
آپ نقوش تحریر کر چکیں تو پھر اول آخر سات سات بار درود
شریف درمیان میں ایک مزار سات سو چھیالیس مرتبہ عزیمت
شمس پڑھ کر نیا زکسی زرد رنگ کی مٹھائی سات تولہ یا سات
چھانگ بردیں۔ اس کا ثواب مولاکات عزیمت کو پہنچائیں نیز
جب آپ پڑھائی سے فارغ ہوں تو فوراً لوح کے دونوں
طرف دم بھی کر دیں پھر نیا زکسی۔ نیا زکسی تمام شرعی مسائل
خود کھالے۔ اس لوح شمسی کو بخور بھی شمس کا دیں تو قوت
لوح بڑھ جائیگی۔ اب اس لوح کو زرد شیشہ کے دو ٹکڑوں کے
درمیان رکھ کر شیشے کے کناروں کو آپس میں اچھی طرح کسی
کاج جوڑنے والے کیمیکل سے چپکا دیں۔ اب اگر عود خالص و
دارچینی دونوں ایک ایک تولہ لے کر اس کو شمسی لوہے کے

حاضر ہوں جب ان سے عہد و پیمان لے لیں تو ان کو السلام علیکم کہ کر شکر یہ کے ساتھ رخصت کریں۔ اب آپ لوح شمسی کو بحفاظت محفوظ رکھیں۔ روزانہ عزیمت شمس کے پڑھنے کی تعداد درج ذیل ہے۔

۱	۲۷۶۴	۶	۲۸۱۴	۱۱	۲۹۴۲	۱۶	۳۰۷۴
۲	۲۷۴۵	۷	۲۸۲۴	۱۲	۲۹۴۴	۱۷	۳۰۷۴
۳	۵۱۴۴	۸	۲۸۵۴	۱۳	۲۹۴۶	۱۸	۳۰۷۴
۴	۵۷۴۴	۹	۵۲۴۴	۱۴	۵۰۴۴	۱۹	۵۰۴۴
۵	۵۲۴۴	۱۰	۵۲۴۴	۱۵	۴۷۵۲	۲۰	۴۷۵۲

ترکیب حضرات جس وقت بھی حضرات کو نام مقصود ہو تو اس دن بوقت حضرات عامل زرد لباس

و کلاہ زرد پہن کر مصلابھی زرد بچھاپے اور قبلہ رو بیٹھ کر پہلے بخور عود دار چینی کا کہے اور لوح شمسی کو اپنے سامنے رکھ کر اول سات بار درود شریف پڑھے۔ بعدہ جو تعداد آپ کو موکلات نے بتائی ہے اتنی مرتبہ عزیمت پڑھیں۔ فی الفور نزول حضرات کا ہوگا۔ ایسے وقت پر عامل پر واجب ہے کہ ان کو السلام علیکم کہے۔ بعدہ ان کی تشریف آوری کا حکم یہ ادا کہے پھر ان سے اپنا مدعا بیان کرے۔ انشاء اللہ فوراً پورا کریں گے۔ بعدہ ان کو السلام علیکم کہ کر شکر یہ کے ساتھ رخصت کریں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس حضرات سے کوئی ناجائز کام لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے ورنہ عامل اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اگر حضرات سے قبل عامل زرد شربنی پر تیار رہے کہ اس کا لو اب موکلات کو پہنچائے تو بہت افضل ہے کیونکہ اس سے موکلات حضرات عامل سے بہت خوش ہوتے ہیں اور انکی خوشی ہی حضرات کی کامیابی ہے یہ وہ حیرت انگیز حضرات ہے جس کے سامنے آئینہ سکندریا بھی بیچ ہے کیونکہ اس حضرات سے معلومات کے علاوہ دنیا کا مشکل ترین کام بھی عامل کروا سکتا ہے۔ اس حضرات کے عامل کو دنیا کے کسی دیگر عمل کی حاجت نہیں رہتی۔ اس کے زیادہ اسرار و رموز کو کھولنے کی مجھے اجازت نہیں۔

حضرات آئیں صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے ائمہ کاحرف اول مندرجہ ذیل چار حرف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ مثلاً محمد ناصر

سلیم علیم۔ م ن س ع

برتن میں رکھ کر برتن کو چوبیسے پر رکھ کر نیچے آگ جلائیں حتیٰ کہ یہ دونوں کو تلے بن جائیں۔ اب اس کو مثل سرمہ باریک پیس لیں اور اس میں عطر اگر شامل کر کے کاجل بنا کر کالج کے اوپر لگائیں تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سامنے والے حصے پر سیاہی لگائی جائے گی نہ کہ پشت پر۔ یہ آئینہ و مناجات کی جائے گی ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ لوح کے تیار ہونے کے بعد آپ کسی کو غلطی سے بھی اسکا دیدار کرادیں گے تو اس لوح کی تاثیر جاتی رہے گی۔ جس دن لوح تیار کریں اس دن ترک جلالی ضرور کریں۔ خیال رہے کہ یہ لوح دن کے وقت تیار کی جائیگی۔ لوح پر کاجل کی سیاہی لگانے کے بعد اس کو کسی کالج کی چوڑے منہ والی بوتل میں محفوظ کر کے رکھیں کاجل والا حصہ اوپر رکھیں اور پشت نیچے رکھیں۔ جس دن آپنے لوح تیار کی ہے اسی دن سے ترک جلالی کر کے بخور شمس کا روشن کریں۔ لباس زرد و کلاہ زرد و مصلابھی زرد ہوگا۔ کسی میدان یا ویرانے میں دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے ساعت شمس میں لوح کو اپنے مصلے پر رکھیں اور اسکی سیاہی میں نگاہ رکھ کر اول سات بار درود شریف پھر مقررہ تعداد میں عزیمت عمل کا ورد کر کے سات بار آخر میں درود شریف پھر مقررہ تعداد میں عزیمت عمل کا ورد کر کے سات بار آخر میں درود شریف پڑھ کر لوح پر دم کر دیں۔ پھر عمل ہذا کی تاثیر کیلئے الشرب العزت سے دعا مانگیں۔ بعدہ لوح کو شیشے کی بوتل میں بند کر کے رکھ لیں۔ روز اول کا عمل آپ کا تمام ہوا۔ اسی طرح کل سولہ یوم کا چلے کریں۔ روز اول جس وقت پڑھائی شروع کی تھی روزانہ آپ کو اسی وقت عزیمت کا ورد مقررہ مقام پر کرنا ہوگا۔ آخری دن عمل کے ختم ہونے پر سات تو لہ یا سات چھٹا تک زرد شربنی پر عمل ہذا کے موکلات کی نیاز دیں اور تمام شربنی عامل خود کھالے۔ اب حضرات شمس کے عامل ہیں۔ واضح ہو کہ دوران چلہ کشی لوح شمسی مذکور کی سیاہی میں عامل کو ہیزہ عالم و عالم ارواح کا دیدار ہوگا۔ اس وقت لازم ہے کہ اپنے دل کو مضبوط رکھے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ اگر عامل سے گفتگو کریں تو ہرگز انکے کسی سوال کا جواب نہ دے لیکن چلہ کے تمام ہونے پر آخری دن جب موکلات آپ سے گفتگو کریں تو آپ ان سے عہد و پیمان لیں کہ عندا الحاجت فوراً حاضر ہونا۔ جو بھی معلومات و کام نہیں فوراً کرنا اور ان سے وہ طریقہ کار بھی پوچھے جس سے وہ جلد

اس نقش کو ذہب خالص کی تختی پر کندہ کریں اور یہ سائنے کا حصہ ہے اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائیگی۔



اس نقش کو بھی ذہب کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر تحریر کریں اس حصے پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔



حاضرات القمر

يَا قَمَرَ اجْبِ دَاعِيَ اللَّهِ مُبْتَقِي يَا عَزِيزُ الْبَيْتِ الْعَالِي
عَلَيْكَ أَمْرُهُمْ فَلَا شَيْءَ يُعَادِي لَهُ -

طریقہ زکوٰۃ | حاضرات ہذا کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کا سر اسم کو کب قمر سے مماثلت رکھتا ہے۔ جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات القمر کا عامل بننا چاہے تو لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک مدد فضاء خالص کی تختی گول دائرہ منابہ بنائے۔ بعدہ شرف قمر میں رات کے وقت ساعت قمر میں کھلے آسمان کے نیچے ایک عدد مصلاب سبز بچائے اور عامل کا لباس بھی سبز ہوگا اور غلاہ بھی سبز ہوگی۔ اب عامل بخور قمر عود کا فور روشن کر کے رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور تختی فضاء پر دونوں طرف ایک ایک عدد نقش کندہ کرے۔ بعدہ سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت قمر و ہزار پانچ سو ستائو

مرتبہ پڑھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح قمری کے دونوں طرف دم کریں۔ اس بات کا خیال رہے کہ جب آپ لوح پر دونوں طرف نقش کندہ کر لیں تو سامنے والے حصے کو اوپر کر کے مصلے پر رکھیں پھر پڑھائی شروع کریں۔ جب پڑھائی سے فارغ ہوں تو سبز شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیباز دے کر شرینی آپ خود کھالیں اب اس لوح کو دو عدد کاج کے سبز ٹکڑوں کے درمیان رکھ کر چپکا دیں۔ کاج کے دونوں ٹکڑے گول شکل کے ہوں گے۔ اب لوح کے سامنے یعنی اوپر والے حصے پر یعنی کاج پر کا فور و اگر مٹی کو جلا کر کاجل بنائیں اور اس میں عطر اگر شامل کر کے لگا کر جلانے نماز پر اپنے سامنے رکھیں اور اول درود شریف سات بار پڑھ کر عزیمت عمل مقرر تعداد میں پڑھیں۔ پھر سات بار درود شریف کا ورد کر کے عمل تمام کریں۔ بعدہ لوح پر دم کر دیں۔ دورانہ پڑھائی عامل لوح کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے گا اور بخور بھی برابر روشن کرتا ہوگا۔ جب آپ روز اول کی پڑھائی سے فارغ ہوں تو الشرب رب العزت سے عمل کی کامیابی کیلئے دعا مانگیں اب آپ کا روز اول کا عمل تمام ہوا۔ اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر کھلے آسمان کے نیچے تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر معجزہ ترک جلالی چودہ یوم کا چلہ کریں۔ چلہ کے دوران عامل کو لوح قمر کی سیاہی میں عجائبات و غایبات کا نظارہ ہوگا۔ اس وقت اپنے دل کو قوی رکھیں۔ کسی قسم کی دہشت اپنے دل میں نہ لائیں۔ آخری روز جب موکلات عامل سے گفتگو کریں تو لازم ہے کہ پہلے عمل کی تعداد مکمل کریں بعدہ ان سے گفتگو کریں۔ اور عہد و بیان لے کہ جب بھی حاضر کریں حاضر ہوں اور جو بھی جائے کام کہیں ان کو پورا کریں۔ جب وہ اقرار کر لیں تو ان السلام علیکم کہ کر شکر یہ کہے ساتھ زحمت کرنا چاہئے۔ بعدہ نیاز سبز شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر دیں۔ اب آپ حاضر آ ہذا کے عامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم عزیمت عمل سات بار مع اول آخر سات سات بار درود شریف کے ورد کرنا وقت مقررہ پر لازم ہے۔ نیاز کی شرینی تمام شرینی عامل خود کھالے۔ روزانہ کی پڑھائی کی تعداد درج ذیل ہے۔

۱۸۰۰	۴	۱۸۴۹	۱
۱۸۲۹	۵	۱۸۰۶	۲
۱۸۳۹	۶	۱۸۰۹	۳



حاضرات العطار

يَا عَطَّارُ ذَا جِبِّ دَاغِي اللّٰهُ بِحَقِّي يَا مُدِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ غَنِيْبُرُ
شَفِّهِ غَرِيْبُ سُلْطَانُ مَا -

طریقہ زکوٰۃ | حاضرات العطار کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کا سر اسم کو کب عطار سے مماثلت رکھتا ہو۔

جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جب اس حاضرات کی زکوٰۃ تکملے کا ارادہ ہو تو لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک عدد جب خالص کی گول تختی بنائے بعدہ اس پر سیاب دونوں طرف ملے تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب اس تختی پر دونوں طرف ایک ایک نقش شرف عطار میں کھلے آسمان کے نیچے بخور عطار درویش کر کے کندہ کرے۔ اس وقت عامل کا مصلاد لباس و کلاہ فیروز رنگ کا ہونا چاہئے اور رجال الغیب کو مقب میں رکھے نیز نقش کندہ کرتے وقت

ساعت عطار ہو نا چاہئے۔ بعدہ سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عطار آٹھ ہزار پانچ سو ستائیس مرتبہ پڑھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح عطار کے دونوں طرف دم کرے پھر فیروز رنگ کی شربتی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاردیں اور الشرب العزت سے عمل کی کامیابی کی دعا مانگیں۔ جس دن عامل یہ عمل کرے اس دن ترک جلالی واجب ہے۔ اب عامل دو عدد کایج کے ٹکڑے فیروز رنگ کے لے اور لوح عطار کو ان دونوں کا بیج کے ٹکڑوں کے درمیان کسی چیز سے پیچا دے لیکن ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ سانس اور اشیاء والے جسے کا دھیان رکھیں۔ بعدہ اگر خالص مُصَدِّل بُرُز ایک ایک تولہ لے کر اس کو لوسے کے برتن میں رکھ کر برتن کو چولہے پر رکھ دیں اور پوچھا جلاویں۔ حتیٰ کہ یہ دونوں جل کر کوئلہ

۱۸۰۳	۱۱	۱۸۳۹	۷
۱۸۷۹	۱۲	۲۷۹۹	۸
۲۰۹۹	۱۳	۱۸۰۱	۹
۱۸۰۳	۱۴	۱۹۹۹	۱۰

ترکیب حاضرات | جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو مال پہلے لباس و کلاہ سبز پہن کر جائے نماز سبز بچھائے اور بخور کا فوراً اگر خالص کاروشن کر کے لوح قمری کو اپنے سامنے مصلّا پر رکھ کر اول سبز شربتی پر موکلات کی نیاز دے کر اول سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت قمراتی تعداد میں ورد کریں جتنی آگے موکلات نے بتائی ہے۔ اس دوران آپ لوح کی سیاہی میں نگاہ رکھیں۔ حاضرات کا نزول جب ہو تو آپ ان کو السلام علیکم کہہ کر اپنا مدعا بیان کریں فوراً پورا کریں گے۔ بعدہ ان کو السلام علیکم کہہ کر شکر پیے کے ساتھ رخصت کریں اور لوح کو محفوظ کر کے رکھ لیں۔ عامل کو چاہئے کہ اس لوح کو کسی کو نہ دکھائے ورنہ اس کی تاثیر جاتی رہے گی۔ اس حاضرات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معلومات کے ساتھ ساتھ عامل کا ہر جائز کام بھی پورا کرتی ہے۔

حاضرات القمر صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو مثلاً ذاکر ضمیر ظہیر غلام رسول۔

ذ | ض | ظ | ع

اس نقش کا فضہ خالص کی تختی پر کندہ کریں اور یہ سامنے کا حصہ ہے۔ اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائے گی۔



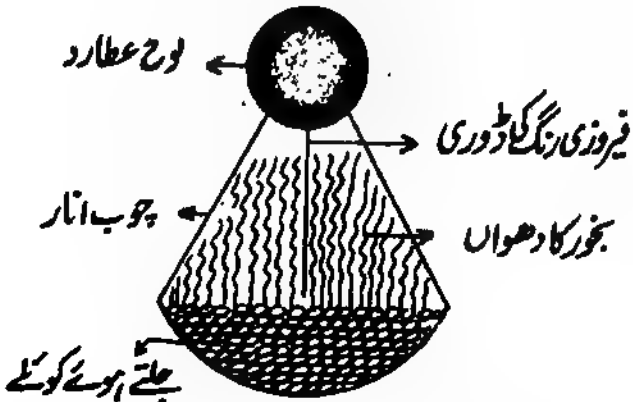
اس نقش کو بھی فضہ کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر تحریر کریں۔ اس حصے پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔

مار کر دم کر دیا کریں۔ روزانہ یہ عمل کرنا لازم ہے اس سے قوت
لوح بڑھ جائے گی۔ روزانہ عزیمت عطار دکی پڑھائی کی تعداد
ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱	۵۲۴۵	۷	۲۶۴۶	۱۳	۲۶۴۵
۲	۲۶۵۴	۸	۲۶۵۵	۱۴	۵۵۴۵
۳	۵۱۴۵	۹	۲۶۱۵	۱۵	۲۶۴۵
۴	۵۰۴۵	۱۰	۵۲۴۵	۱۶	۲۶۴۵
۵	۲۶۵۰	۱۱	۵۶۴۵	۱۷	۲۶۱۵
۶	۲۶۴۷	۱۲	۲۶۵۳		

ترکیب حضرات

عالم کو جب بھی حضرات کرنا ہو تو اول محل
فیروززی رنگ کا قبلہ رو بچائے اور لباس
و کلاہ فیروززی رنگ کا پہن کر تین عدد چوب انار لیکر اسکو زمین پر
کھڑا کر کے۔ اوپر اس کے فیروززی رنگ کی ڈوری باندھے تاکہ چوب
گرس نہیں۔ اب ان کے نیچے دیکتے ہوئے کوٹے رکھ کر بخور عطار
یعنی اگر خالص و برابر صندل سرخ روشن کر کے چوب انار کے
اوپر لوح عطار د کو کھڑا کر کے رکھے تاکہ سیاہی والا حصہ عامل
کے سامنے رہے اب سات توکریا سات چھٹانک فیروززی رنگ
کی شرنی پر نیاز موکلات کی دیں۔ بعدہ اول سات بار درود شریف
پڑھیں۔ پھر عزیمت عطار د موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کی عطا
پڑھیں۔ فی الفور حضرات کا نزول ہو گا۔ اس وقت عامل
ان کو السلام علیکم کہرا پناہ عابیان کرے۔ فی الفور پورا کریں۔
گے جو بات یا معلومات کریں گے بالکل درست جواب ملے گا اور
جو بھی کام جائز ہو گا فوراً پورا کریں گے۔ بعدہ جب عامل کا مقصد
پورا ہو جائے تو ان کو السلام علیکم کہرا شکریے کے ساتھ رخصت کریں
اور لوح کو چھپا کر رکھ دیں نیز نیاز کی تمام شرنی عامل خود کھائے۔
چوب انار مندرجہ ذیل طریقہ پر کھڑی کر کے رکھیں۔



بن جائیں۔ ٹھنڈا کر کے پیس کر میدہ بنالیں اور اس میں عطر اگر خالص
ملا کر کاجل بنائیں اور اس کا جل کو لوح کے سامنے والے حصے پر
لگائیں۔ کاجل والا حصہ اوپر رکھیں اور اس لوح کو کسی کو بھی ہرگز
نہ دکھائیں ورنہ لوح کی تاثیر جاتی رہے گی۔

لوح عطار د تیار کرنے کے بعد اگر شرف یا اوج عطار د کا وقت
ختم نہیں ہوا تو آپ اسی شب سے زکوٰۃ نکالیں۔ بہتر ہے کہ سماعت
عطار د بھی ہو۔ اس وقت آپ پڑھائی شروع کریں۔ عامل کو چاہئے
کہ دوران زکوٰۃ ترک جلالی ضرور کرے کھلے آسمان کے نیچے ایک
فیروززی رنگ کا مصلابچھلے اور عامل اپنا لباس و کلاہ بھی فیروززی
رکھے۔ بعدہ تین عدد چوب انار تقریباً دو دو فٹ کی تازی و سبز لیکر
اس کو زمین پر کھڑا کرے اور اوپر سے اس کے فیروززی رنگ کا دھاگر
باندھ دے تاکہ یہ گرے نہیں۔ اب اس کے نیچے کسی برتن میں دیکتے
ہوئے کوٹے رکھیں۔ اس پر وقفے وقفے سے بخور عطار د دوران پڑھائی
روشن کرنا ہو گا اور لوح عطار د کو چوب انار پر کھڑا کر کے رکھیں۔
کاجل جس حصے پر لگا ہے وہ حصہ آپ کے سامنے ہو گا۔ اب عامل محلے
پر قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور لوح مذکور کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے۔
اول سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عطار د مقررہ تعداد
میں پڑھے۔ بعدہ سات بار درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے
بعدہ عمل کی تاثیر کیلئے الشرب العزت سے دعا مانگیں۔ اسی
طرح وقت مقررہ پر روزانہ سترہ یوم کا چلہ کریں اور تمام لوازمات
عمل بھی رکھا کریں۔ روزانہ پڑھائی کے بعد لوح مذکور کو چھپا کر
رکھ دیا کریں اور آخری دن جب آپ کا چلہ تمام ہو اس وقت
فیروززی شرنی سات توکریا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز
دیں۔ آخری دن جب لوح عطار د کی سیاہی میں حضرات کا
نزول ہو تو اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد موکلات سے عہد فیضان
لیں کہ جب بھی حضرات کریں فوراً حاضر ہوں اور جو بھی معلومات
و کام کہیں کریں اور اپنے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی بتائیں۔
جب وہ اقرار کریں تو ان کو السلام علیکم کہرا شکریے کے ساتھ
رخصت کریں۔

واضح ہو کہ ہفت کو اکب کی حضرات کے دوران عامل کو
عالم ارواح کے بے پناہ عجائبات کا نظارہ ہوتا ہے لہذا تاکید
کی جاتی ہے کہ ان سے قطعی خوف نہ کریں عامل کوئی نقصان
نہیں پہنچا سکتے۔ یہ الگ بات ہے کہ عامل خود دہشت کھ جائے۔
روزانہ جب آپ کی پڑھائی ختم ہو تو اس وقت لوح پر چھونک

حاضرات العطار در صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو مثلاً شاہد، تحسین، ثمر، خالد۔

ش ت ث خ

نوٹ:- حاضرات العطار در کا طریقہ دیگر بھی ہے جس میں کاجل کی سیاہی کے بجائے صرف لرزاں سیاہ مصفیٰ میں نگاہ رکھ کر عطر کا نظارہ کیا جاتا ہے۔ معلومات کیلئے مصنف کتاب سے رجوع کریں۔ اس نقش کو جست کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے اور یہ سامنے کا حصہ ہے اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائے گی۔



اس نقش کو بھی جست کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر تحریر کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔



حاضرات الزہرہ

يَا زَهْرَةَ أَحِبِّي دَاعِيَ اللَّهِ بِحَقِّ يَا نُورُ كُلِّ شَيْءٍ وَهْدَاةُ
أَنْتَ الَّذِي فَلَقْتَ الظُّلُمَاتِ بِنُورِكَ -

طریقہ زکوۃ | حاضرات الزہرہ کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کا سر اسم کو کب زہرہ سے مماثلت رکھتا ہو۔ جس کی تفصیل آئندہ تحریر کی جائیگی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر

کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات الزہرہ کا عامل بننا چاہے اس کے لئے لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک عدد گول تختی نحاس خالص کی بنوائے۔ بعد شرف زہرہ یا اوج زہرہ کے وقت ساعت زہرہ میں عامل لباس و کلاہ سفید پہنے اور مصلہ سفید بچھائے اور رجال الغیب کو عقبہ میں رکھے اور بخور زہرہ روشن کر کے دونوں نقوش کو لوح مسی پر دونوں طرف کندہ کرے۔ بعد سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت زہرہ پندرہ ہزار دو سو چار مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھے۔ پھر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح مذکور کے دونوں طرف دم کرے۔ پھر کسی سفید شرنی سات تولہ یا سات چٹانک پر موکلات عزیمت کی نیاز دیں اور تمام شرنی عامل خود کھالے واضح ہو کہ دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرتے رہنا ہوگا۔ اور جس دن یہ عمل کریں اس دن ترک جلالی بھی لازم ہے اب دو عدد کاج سفید کے شطریے جو کہ گول لوح مسی کے برابر ہوں لیکر دونوں کے درمیان لوح مذکور کو رکھ کر کسی چیز سے چپکا دیں اس بات کا خیال رکھیں کہ سیاہی صرف سامنے والے حصہ پر لگانے ہے اب آپ کوئی نحاس کا برتن لیکر اس کو چولہے پر رکھ دیں اور چولہے کو روشن کر دیں۔ بعد اگر و صندل سفید خالص ایک ایک تولہ لے کر اس کو نحاس کے برتن میں ڈال دیں حتیٰ کہ یہ دونوں کو نلے بن جائیں۔ اب ان کو نکال کر ٹھنڈا کر کے مثل سرمہ کے باریک پیس لیں اور اس میں عطر اگر و صندل سفید قدرے ملا لیں تاکہ یہ مثل کاجل بن جائے۔ اب اس کاجل کو لوح مسی کے اوپر والے حصے کاج پر اچھی طرح لگائیں تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب اس کو کاج سفید کی ڈبی میں بند کر کے محفوظ رکھیں۔

لوح تیار ہونے کے بعد اگر شرف یا اوج زہرہ کا وقت ابھی باقی ہے تو اسی شب سے ساعت زہرہ میں عامل کھلے آسمان کے نیچے مصلہ سفید بچھائے اور عامل لباس و کلاہ سفید پہنے اور لوح کو اپنے سامنے مصلے پر رکھے اور بخور زہرہ یعنی اگر و صندل سفید دیکتے ہوئے کونوں پر دوران پڑھائی وقفہ وقفہ سے روشن کرنا ہوگا۔ اب عامل قبلہ رو ہو کر جائے نماز پر بیٹھ کر اپنی نگاہ لوح زہرہ کی سیاہی میں رکھے اور سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت زہرہ مقررہ تعداد میں پڑھے۔ بعد سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر الشرب العزت سے عمل حاضرات الزہرہ کی کامیابی کے لئے دعا مانگے اور اپنا عمل ختم کرے۔

کو ترک جلائی کرنا ہوگا ورنہ کامیابی نہ ہوگی۔
حاضرات الزہرہ صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے اسم کا
حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو
مثلاً فضل، صادق، قدیر، رحمن۔

ف ص ق ر

اس نقش کو نحاس کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے اور اسی نقش
پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائے گی اور یہ سامنے کا
حصہ ہے۔



اس نقش کو بھی نحاس کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت
پر کندہ کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائے گا۔



حاضرات المریخ

یا مریخُ اَجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ بِحَقِّیْ یا عَظِیْمُ ذَا الشَّانِیِ الْغَایِبِ
وَالْجَبْرِ وَالْکِبْرِ یا مَوْلا یَذِلُّ الْعِزَّةَ۔

حاضرات المریخ کے عامل صرف وہ حضرات بن
سکتے ہیں جن کا اسم کو کب مریخ سے مماثلت
رکھتا ہو۔ جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دوسرے
نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات مذکورہ کا عامل
بننا چاہے۔ تو اس کے لئے لازم ہے کہ حدید خالص کی ایک عدد

بعدہ لوح زہرہ کو ڈبی میں بند کر کے چھپا کر رکھ دے۔ اسی طرح روزانہ
وقت مقررہ پر پڑھائی کیا کریں۔ کل سترہ یوم کا چلہ کرنا ہوگا۔
آخری دن پڑھائی کے ختم ہونے پر کسی سفید شربنی سات تولہ
یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دے کر اللہ رب العزت سے
دعا مانگیں۔ آخری دن جب آپکی پڑھائی کی تعداد ختم ہوگی اس
وقت حضرات آپ سے گفتگو کرے گی۔ پس عامل کو لازم ہے کہ
اس وقت ان سے عہد لے کہ جب بھی بلائیں اور جو کام کہیں اس
کو فوراً پورا کرنا جب وہ اقرار کر لیں تو پھر ان سے انکی جلد
حاضری کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ جب وہ طریقہ حاضری سے
بتا دیں تو ان کو السلام علیکم کہ کر شکر کرے کے ساتھ رخصت کرنا
چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے عزیمت کم از کم سات مرتبہ مع
اول آخر سات سات بار درود شریف کے ورد کرنا لازم ہے اور
دوران چلہ کبھی پڑھائی کے بعد لوح مذکور پر روزانہ دم بھی کرنا
لازم ہے۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد ترتیب وار درج ذیل کی
جاتی ہے۔

۵۷۵۳	۱۳	۶۵۵۳	۷	۶۲۵۳	۱
۵۸۵۳	۱۲	۵۵۵۳	۸	۶۲۵۳	۲
۵۹۲۳	۱۵	۶۲۵۳	۹	۵۵۶۳	۳
۶۱۵۳	۱۶	۵۵۶۱	۱۰	۵۹۵۳	۴
۵۵۵۵	۱۷	۵۵۵۶	۱۱	۶۰۵۳	۵
		۵۵۶۲	۱۲	۵۵۹۳	۶

ترکیب حاضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل
سب سے پہلے لباس دکلاہ سفید پہن کر مصلّا
سفید قبلہ رو بچھا کر بخور زہرہ کو نکلوں پر روشن کر کے سفید شربنی
سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں اور لوح زہرہ
کو مصلے پر سامنے رکھ کر اسکی سیاہی میں نگاہ رکھیں اور سات
بار درود شریف پڑھ کر عزیمت زہرہ کو موکلات کی بتائی ہوئی
تعداد کے مطابق پڑھیں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ اس
وقت عامل ان کو السلام علیکم کہ کر اپنا مدعا بیان کرے فوراً پورا
کریں گے۔ بعدہ عامل ان کا شکریہ ادا کرے اور السلام علیکم کہ
کر ان کو رخصت کرے واضح ہو کہ یہ حضرات عامل خود مشاہدہ
کرتا ہے اور معلومات کے علاوہ آپ کا ہر جائز کام بھی پورا
کرتی ہے۔ حضرات کرنے کے بعد عامل لوح زہرہ کو چھپا کر محفوظ
رکھے اور نیاز کی تمام شربنی عامل خود کھلے۔ دوران زکوٰۃ مال

تختی گول بنائے۔ بعدہ شرف مریخ یا اوج مریخ کے دن ترک جلائی کرے اور لباس و کلاہ سرخ پہن کر مصلابھی سرخ بچھائے اور رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور اپنے سلسلے کو نئے دہکتے ہوئے رکھے اور اس پر بخور مریخ ساعت مریخ میں روشن کرے اور یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے شب کو کرے اور مصلیٰ پر بیٹھ کر دونوں نقوش کو حدید کی تختی پر دونوں طرف ایک ایک عدد نقش کندہ کرے بعدہ درود سیفی یا درود قاہری سات بار پڑھ کر عزیمت مریخ چودہ ہزار پانچ سو اکیانوے مرتبہ پڑھ کر درود سیفی یا درود قاہری سات بار پڑھ کر لوج مریخ کے دونوں طرف دم کرے۔ اب سرخ شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر نوکلات کی نیاز دیں۔ بعدہ نیاز کی تمام شرینی سے عامل خود کھلے۔ اب دو عدد کا بج سرخ کے گول ٹکڑے لیں اور یہ لوج مریخ کے برابر ہونے چاہیں۔ ان کے درمیان لوج مریخ کو رکھ کر کسی چیز سے مضبوط سے چپکا دیں لیکن ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ سامنے اور پشت والے حصے پر کوئی نشانی رکھیں کیونکہ سامنے والے حصہ پر کاجل کی سیاہی لگائی جائے گی۔ اب آپ اگر خالص و ملا گیر دونوں ایک ایک تولہ لے کر کسی آہنی برتن میں ڈال کر چوبے پر رکھ کر روشن کر دیں حتیٰ کہ یہ دونوں چیزیں جل کر کوئلہ بن جائیں اب ان دونوں کے کوئلوں کو ٹھنڈا کر کے مثل باریک سرمہ کے پیس کر اس میں عطر اگر خالص ملا کر کاجل بنائیں اور اس کا جل کو لوج مذکور کے سامنے والے حصہ پر کاجل کے اوپر لگائیں تاکہ اس میں جھک پیدا ہو۔ اب اس کو کسی کالج کے کھلے منہ والے ڈبیہ میں بند کر کے محفوظ رکھیں لیکن جس حصہ پر کاجل لگا ہے وہ اوپر رکھنا چاہئے۔

لوج مریخ جب تیار ہو جائے اور اگر شرف یا اوج مریخ کا وقت ابھی باقی ہے تو اسی شب سے ساعت مریخ میں عامل اپنا لباس و کلاہ سرخ پہن کر مصلابھی سرخ رنگ کا قبلہ رو بچھائے اور لوج مذکور کو اپنے سامنے مصلیٰ پر رکھے لیکن کاجل والا حصہ اوپر رکھے۔ اب اپنے نزدیک ہی دہکتے ہوئے کوئلے رکھے۔ اسی دوران اگر خالص و ملا گیر کا بخور وقفہ وقفہ سے روشن کرنا ہوگا۔ اب عامل جلے نماز پر بیٹھ کر اول سات مرتبہ درود سیفی یا درود قاہری پڑھے۔ بعدہ مقررہ تعداد میں عزیمت مریخ پڑھے۔ پھر سات بار درود سیفی یا درود قاہری

پڑھ کر لوج کی سیاہی میں بھونک مارے۔ پھر عمل کی کامیابی کے لئے الشرب العزت سے دعا مانگیں۔ دوران پڑھائی مال اپنی نگاہ لوج مریخ کی سیاہی میں برابر رکھے گا روز اول کا عمل آپ کا تمام ہوا۔ اسی طرح وقت مقررہ پر تمام لوازمات عمل سلسلے رکھ کر مع ترک جلائی انیس یوم کا چلہ کریں۔ آخری دن پڑھائی کے تمام ہونے پر سرخ رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر نوکلات کی نیاز دیں اور نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھلے اور لوج مریخ کو حفاظت سے محفوظ رکھے۔ واضح ہو کہ دوران چلہ کشی عامل کو نہایت ہیبت ناک مناظروں کا سامنا کرنا ہوگا۔ پس ایسے وقت پر اپنے دل کو قوی رکھے ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا یا گل ضرور ہو جائیگا۔ آخری دن جب حضرات کا نزول ہو تو پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر ان سے گفتگو کرے اور ان سے عہد لیں کہ عند الحاجت طلب کریں تو فوراً حاضر ہوں اور جو کام جائز کہیں ان کو پورا کریں اور جو بات بھی معلوم کریں اسکا صحیح اور صحیح جواب دیں اور ان کے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ جب وہ اقرار کر لیں تو ان کو شکریے کے ساتھ السلام علیکم کہ کر رخصت کرنا چاہئے زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت مریخ مع اول آخر سات سات بار درود شریف ہفت مرتبہ پڑھنا لازم ہے۔ یہ روزانہ وقت مقررہ پر کرنا ہوگا۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱)	۵۴۲۶	(۸)	۵۳۳۰	(۱۵)	۵۳۴۲
(۲)	۵۴۱۶	(۹)	۴۰۳۶	(۱۶)	۵۲۵۶
(۳)	۴۳۳۶	(۱۰)	۵۵۳۶	(۱۷)	۵۷۳۶
(۴)	۵۹۲۶	(۱۱)	۵۲۴۳	(۱۸)	۵۳۳۸
(۵)	۵۲۴۵	(۱۲)	۵۲۴۶	(۱۹)	۶۲۳۶
(۶)	۵۲۳۷	(۱۳)	۶۱۳۶		
(۷)	۵۸۳۶	(۱۴)	۵۲۴۱		

ترکیب حضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل لباس و کلاہ سرخ پہن کر مصلابھی سرخ بچھائے اور بخور مریخ کو نلوں پر روشن کر کے سرخ شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر حضرات ہذا کے نوکلات کی نیاز دیں۔ بعدہ لوج مریخ کو اپنے سلسلے رکھ کر اسکی سیاہی میں نگاہ رکھے

ترکیب حضرات | جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل اپنا لباس و کلاہ صندلی رنگ کا پہن کر مصلحی صندلی رنگ کا بچھائے اور بخور مشتری کو نلوں پر روشن کر کے مصلحی بیٹھ کر صندلی رنگ کی شربی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں۔ بعدہ لوح مشتری کی سیاہی میں نگاہ کر کے سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت مشتری موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ فی الفور حضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت ان کو السلام علیکم کہہ کر اپنا مدعا بیان کرے فوراً پورا کریں گے۔ پھر ان کو السلام علیکم کہہ کر شکریے کے ساتھ رخصت کریں اور لوح کو بحفاظت رکھ دے اور نیازی کی تمام شربی عامل خود کھائے۔

حضرات مشتری صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔
مثلاً:- ہاشم، واجد، زاہد، حامد۔

ح	و	ن	ا
---	---	---	---

اس نقش کو قلعی کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے اور یہ سائے کا حصہ ہے۔ اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائیگی۔



اس نقش کو بھی قلعی کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر کندہ کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔



قبلہ رو بچھائے اور لوح مذکور کو اپنے سامنے مصلحی رکھے لیکن کاجل والا حصہ اوپر رکھے اور اپنے نزدیک ہی دیکھتے ہوئے کولے رکھے۔ دوران پڑھائی اگر خالص و شکر کا بخور وقفے وقفے سے روشن کرنا ہوگا۔ اب عامل جائے نماز پر بیٹھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر مقررہ تعداد میں عزیمت مشتری پڑھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح مشتری کی سیاہی میں بھونک ماریں پھر عمل کی کامیابی کیلئے الشرب العزت سے دعا مانگیں دوران پڑھائی عامل اپنی نگاہ برابر لوح مشتری کی سیاہی میں رکھیگا۔ روز اول کا آپکا عمل تمام ہوا۔ اسی طرح وقت مقررہ پر تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر مع ترک جلالی چودہ یوم کا چلہ کریں۔ آخری دن پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر موکلات کی نیاز صندلی رنگ کی شربی سات تولہ یا سات چھٹانک پر دیں نیاز کی تمام شربی عامل خود کھائے۔ چلہ کشی کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے نیز چلہ کے تمام ہونے پر لوح کو بحفاظت چھپا کر رکھ دینا چاہئے اور اسکو کسی شخص کو نہیں دکھانا چاہئے ورنہ لوح کی تاثیر جاتی رہے گی واضح ہو کہ عامل کو دوران چلہ کشی لوح مذکور کی سیاہی میں نہایت عجیب و غریب مناظروں سے واسطہ پڑے گا اور مختلف لباس و شکل کے لوگ نظر آئیں گے۔ ان سے خوف کھانے کی قطعی ضرورت نہیں۔ یہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ آخری دن جب حضرات کا نزول ہو تو پہلے عامل پڑھائی کی تعداد مکمل کرے بعدہ ان سے گفتگو کرے اور ان سے عہد لے کہ عندا لِحاجت طلب کریں۔ حاضر ہوں اور جو کلام جائز کہیں ان کو پورا کریں اور خواہات بھی معلوم کریں اسکا صحیح اور سچ جواب دیں اور اسکے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ جب وہ اقرار کر لیں تو ان کو شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت مشتری معادل آخر سات سات مرتبہ درود شریف ہفت بار پڑھنا لازم ہے۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱)	۳۹۴۱	(۸)	۵۰۵۱
(۲)	۴۸۵۲	(۹)	۵۶۵۱
(۳)	۵۳۵۱	(۱۰)	۵۱۵۱
(۴)	۵۸۵۱	(۱۱)	۵۲۵۱
(۵)	۶۸۹۱	(۱۲)	۶۸۴۱
(۶)	۵۴۵۱	(۱۳)	۶۸۵۲
(۷)	۶۸۵۸	(۱۴)	۵۷۵۱

حاضرات الزحل

يَا زَحْلُ اجْبِ دَاعِيَ اللَّهِ بِحَقِّ يَامَعْمُودَ فَلَا تَسْلُجْ
الْأَوْهَامُ كُلُّ شَتَائِهِمْ وَمَجْدِهِمْ

طریقہ زکوٰۃ

حاضرات الزحل کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کا سر اسم کو کب زحل سے ملانیت رکھتا ہے جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات ہذا کا عامل بننا چاہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ سرب خالص کی ایک عدد تختی گول بنائے۔ بعدہ شرف یا اوج زحل یا پھر جس وقت زحل رجعت و خست سے پاک ہو اس وقت عامل اپنا لباس و کلاہ سیاہ پہنے اور مصلیٰ بھی سیاہ بچھائے اور رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور اس دن ترک جلائی کرے اور اپنے سامنے دیکھتے ہوئے کھٹے رکھے اور اس پر بخور زحل روشن کرے۔ یہ تمام کام کھٹے آسمان کے نیچے شب کو ساعت زحل میں کرے۔ اب مصلیٰ پر بیٹھ کر سرب کی تختی پر دونوں طرف ایک ایک نقوش کندہ کرے۔ بعدہ سات بار درود قاہری پڑھ کر عزیمت زحل گیارہ ہزار تین سو اڑسٹھ مرتبہ پڑھ کر سات بار درود قاہری پڑھ کر زحل کے دونوں طرف دم کر کے سیاہ رنگ کی شرینی سات توہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں عامل نیاز کی تمام شرینی خود کھلے۔

اب عامل دو عدد سیاہ رنگ کے کانچ کے ٹکڑے لوح زحل کے برابر لے اور اس کے درمیان لوح مذکور کو رکھ کر کسی چیز سے مضبوطی سے چپکا دیں لیکن ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ سامنے والے اور پشت والے حصے پر کوئی نشانی رکھیں کیونکہ سامنے والے حصے پر سیاہی لگائی جائے گی جبکہ پشت والے حصے پر ایسا نہیں کیا جائے گا۔ اب اگر خالص ولوبان دونوں ایک ایک توہ کر کسی برتن میں ڈال کر جوہے پر رکھ کر جوہار روشن کر دیں حتیٰ کہ یہ دونوں چیزیں جل کر کوئلہ بن جائیں۔ اب ان دونوں کو خوب باریک مثل سرمہ میں کر اس میں عطر لوبان یا چودہ لوبان و عطر اگر شامل کر کے کاجل بنائے اور اس کا جل کو لوح مذکور کے سامنے والے حصے پر کانچ کے اوپر لگائیں تاکہ اس میں جھک پیدا ہو۔ اب اس کو کسی کانچ کی کھلے منہ والی بوتل میں بند کر کے محفوظ رکھیں لیکن جس حصہ

پر کاجل لگا ہے وہ اوپر رکھنا چاہئے۔

لوح زحل تیار ہو جانے کے بعد اگر شرف یا اوج یا پھر استقامت زحل کا وقت ابھی باقی ہے تو اسی شب سے ساعت زحل میں عامل اپنا لباس و کلاہ سیاہ رنگ کا پہن کر مصلیٰ بھی سیاہ رنگ کا قبلہ رو بچھائے اور لوح زحل کو اپنے سامنے مصلیٰ پر رکھے لیکن کاجل والا حصہ اوپر رکھے اور اپنے نزدیک ہی دیکھتے ہوئے کھٹے رکھے۔ اس پر دوران پڑھائی اگر خالص ولوبان کا بخور وقفے وقفے سے روشن کرنا ہو گا۔ اب عامل جائے نماز پر بیٹھ کر سات بار درود قاہری پڑھ کر سرب خالص میں عزیمت زحل پڑھ کر سات مرتبہ درود قاہری پڑھ کر لوح زحل کی سیاہی میں پھونک مارے پھر عمل کی کامیابی کے لئے اللہ رب العزت سے دعا مانگے۔ دوران پڑھائی عامل اپنی نگاہ برابر لوح زحل کی سیاہی میں رکھے گا۔ روز اول کا عمل آپکا تمام ہوا۔ اسی طرح وقت مقررہ پر تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر معہ ترک جلائی پندرہ یوم کا چلہ کریں۔ آخری دن پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر موکلات کی نیاز کسی سیاہ رنگ کی شرینی سات توہ یا سات چھٹانک پر دیں نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھلے۔ چلہ کشی کھٹے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے۔ نیز چلہ کے تمام ہونے پر لوح کو بحفاظت چھپا کر رکھ دینا چاہئے اور اس کو کسی شخص کو نہ دکھانا چاہئے ورنہ لوح کی تاثیر جانی رہے گی۔ واضح ہو کہ دوران چلہ کشی عامل کو لوح مذکور کی سیاہی میں نہایت ہیبت ناک شکلیں نظر آئیں گی۔ عامل کو ان سے قطعی خوف نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔ آخری دن جب لوح کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہو تو پہلے عامل اپنی پڑھائی کی تعداد مکمل کرے بعدہ ان سے گفتگو کرے اور ان سے عہد لے کہ عند الحاجت طلب کریں تو حاضر ہوں اور جو کام جائز کہیں ان کو پورا کریں اور جوابات بھی معلوم کریں اس کا صحیح اور سچ جواب دیں اور ان سے انکی جلد حاضری کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ جب وہ اقرار کر لیں تو ان کو شکرے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے عزیمت زحل روزانہ ہفت مرتبہ معہ اول آخر سات سات بار درود قاہری کے پڑھنا لازم ہے۔ روزانہ پڑھائی کے تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔



حاضرات سبع کو اکب کے رموز و نکات

یوں تو اس خاکسار نے حاضرات سبع کو اکب کو طشت ازہام کر دیا ہے لیکن پھر بھی بعض نکات قابل وضاحت ہیں لہذا عامل کو چاہئے کہ وہ ان رموز و نکات کو بغور اپنے مطالعہ میں لائے۔ واضح ہو کہ سبع کو اکب کی حاضرات کا چلہ و لوح کی تیاری ہمیشہ کھلے آسمان کے نیچے ہوگی۔ جس کی سب سے اہم وجہ مطلوبہ کو اکب کی سعد ساعت لوح مطلوب و عامل پر پڑے تاکہ جلد قبولیت کا باعث ہو۔ اگر عامل کسی ایسی جگہ جلد کرے گا جہاں پر فضا میں عامل کے اوپر کوئی مادی چیز مثل چھت یا درخت وغیرہ ہو تو عامل اپنے مقصد میں کامیاب ہرگز نہ ہو سکے گا۔

حاضرات الشمس کی لوح کی تیاری و چلہ کشی صرف سورج طلوع ہونے سے غروب تک کی جائے گی جبکہ دیگر چھ کو اکب کی لوح کی تیاری و چلہ کشی سورج غروب ہونے سے طلوع ہونے تک کی جائے گی۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات میں درج کیا جا چکا ہے کہ دوران چلہ کشی عامل اپنی نگاہ لوح کی سیاہی میں برابر رکھے گا اور اس میں حاضرات کا نزول دوران چلہ کشی ہوتا شروع ہو جائے گا واضح ہو کہ صرف حاضرات الشمس کا چلہ دن میں کیا جائے گا لہذا روشنی سورج کی ہوگی اور عامل کو لوح کی سیاہی میں واضح طور پر نظر آئے گا جبکہ باقی چھ کو اکب کی حاضرات کی لوح کی تیاری و چلہ کشی شب کی جائے گی شب کے وقت سورج کی روشنی نہ ہوگی۔ اس لئے عامل کو لوح کی سیاہی واضح طور پر نظر نہ آئے گی لہذا عامل کو چاہئے کہ بقیہ چھ کو اکب کی حاضرات و لوح کی تیاری کے وقت ایک عدد مٹی کا کورا چراغ لے کر اس میں روغن چنبیلی ڈال کر

۴۲۳۱	(۹)	۴۸۲۹	(۱)
۴۳۲۹	(۱۰)	۴۲۳۵	(۲)
۵۱۲۹	(۱۱)	۵۰۲۹	(۳)
۴۶۲۹	(۱۲)	۴۲۳۷	(۴)
۴۲۳۳	(۱۳)	۴۴۲۹	(۵)
۴۹۲۹	(۱۴)	۴۷۲۹	(۶)
۴۲۳۴	(۱۵)	۴۲۳۰	(۷)
		۴۲۳۲	(۸)

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل اپنا لباس و کلاہ سیاہ رنگ کا پہن کر مصلیٰ بھی سیاہ رنگ کا بچائے اور بخور زحل کو تلوی پر روشن کر کے مصلیٰ پر بیٹھ کر سیاہ رنگ کی شرینی سات تو کہ یا سات چھٹانک پر موکلا کی نیاز دیں۔ بعدہ لوح زحل کی سیاہی میں نگاہ کر کے سات بار درود تاہری پڑھ کر عزیمت زحل موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت ان کو السلام علیکم کہ کر ایسا مدعا بیان کرے فوراً پورا کریں گے۔ پھر ان کو السلام علیکم کہ کر شکر کرے کے ساتھ رخصت کریں اور لوح کو بحفاظت رکھیں اور نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھائے۔ حاضرات الرحل صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ مثلاً:۔ انیس، باسط، جمیل، دلاور۔

ا	ب	ج	د
---	---	---	---

اس نقش کو سرب کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے۔ یہ سامنے کا حصہ ہے۔ اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائیگی۔



اس نقش کو بھی سرب کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر کندہ کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔

روئی کا فیلہ اس میں روشن کرے تاکہ اس کی روشنی میں واضح طور پر آجکے لوح کی سیاہی نظر آئے۔ دوران چلہ کشی یہ چراغ عامل اپنے سامنے رکھے گا اور پڑھائی کے ختم ہونے کے بعد چراغ بجھا دیا کریں۔

دوران چلہ کشی اگر مینہ برس جائے تو عمل حضرات باطل ہو جائے گا۔ لہذا عامل کو دوبارہ عروج ماہ میں عمل مذکور کا چلہ از سر نو شروع کرنا ہوگا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ لوح مذکور کی تاثیر باقی رہے گی اور آپ کو دوبارہ لوح مذکور بنانے کی زحمت نہ اٹھانا پڑے گی۔

سبع سیارگان کے چلہ کرنے سے قبل عامل اپنے اس عمل حضرات کا اظہار کسی دوسرے شخص پر نہ کرے اور عمل کے کامیابی کے بعد بھی اس کا اظہار کسی پر نہ کرنا چاہئے۔

سبع سیارگان کی الواح کو مختلف رنگ کے خیشے کے بیچ میں رکھ کر محفوظ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تو واضح ہو کہ سات رنگ کے الگ الگ قسم کے خیشے کے ٹکڑے۔ ممکن ہے کہ آپ کے مطلوبہ عمل کے رنگ کا شیشہ آپ کو دستیاب نہ ہو سکے لہذا بجات مجبوری عامل سفید رنگ کے خیشے کا ٹکڑا لے کر اس کو رنگ لے۔ بعد اس کو لے کر اسکے بیچ میں لوح مطلوبہ رکھ کر اسکے سامنے والے حصہ پر سیاہی لگا کر استعمال کرے۔

سبع سیارگان کی الواح سات دھاتوں سے منسوب کی گئی ہے لہذا آپ اپنی مطلوبہ لوح جب بھی تیار کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دھات کا وزن سات تولہ سے ناند نہیں ہونا چاہئے۔ ذہب ہنگی ترین دھات ہے لہذا آپ چھ تولہ نو ماشہ کی لوح فغہ خالص کی بنوا کر اس پر ۳۲ ماشہ ذہب خالص کا پانی کسی سارے سے چڑھوا لیں۔ پھر اس پر نقش مطلوبہ کندہ کریں۔

روزانہ عزیمت سیارگان کی جو تعداد مقرر کی گئی ہے اس میں بالکل کمی بیشی نہ ہونی چاہئے ورنہ عمل باطل ہو جائیگا۔ جب آپ اپنی مطلوبہ لوح تیار کر کے اس پر اس کا مخصوص نقش کندہ کر لیں اور اس پر مطلوبہ تعداد میں عزیمت پڑھ کر دم کر کے لوح کو کاسج کے دو ٹکڑوں کے درمیان محفوظ کرنے کے بعد اس پر کاجل کی سیاہی لگا دیں پھر آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ یہ تجربہ کریں کہ آپکی — یہ لوح درست تیار ہوئی ہے یا نہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ایک طفل نابالغ

کو مطلوبہ رنگ کا کپڑا دکلاہ پہنا کر آپ خود بھی اس رنگ کا کپڑا دکلاہ پہن کر بخور بھی مطلوبہ اپنے ستارے کا روشن کر کے لوح کو طفل نابالغ کے ہاتھ میں دے دیں اور آپ سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت کا ورد کر کے اس طفل پر دم کر کے اس سے پوچھیں کہ اس کو لوح کی سیاہی میں کچھ نظر آتا ہے یا نہیں؟ الغرض چند منٹ تک آبا بار بار عزیمت ورد کر کے بچے پر دم کرتے رہیں۔ بالآخر حضرات کا نزول ہو جائے گا۔ پس اس وقت عامل کے لئے لازم ہے کہ اپنا اور طفل نابالغ کا حضرات مذکور کو سلام پیش کر کے ان سے خواہش ظاہر کرے کہ عامل بذات خود اپنی آنکھوں سے حضرات کا دیدار لوح مذکور کی سیاہی میں کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے وہ چلہ کشی کرنا چاہتا ہے۔ پس ان سے اقرار کرنے کے بعد وہ عامل کی ہر طرح مدد کریں گے۔ جب وہ اقرار کر لیں تو ان کو سلام علیکم کر کر شکریہ کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ یہ تمام باتیں آپ طفل کے ذریعے کہلوائیں گے۔ اب آپ بالکل مطمئن ہو کر چلہ کشی شروع کریں کامیاب آپ کے قدم چومے گی۔

حاضرات البروج

طریقہ زکوٰۃ

جس دن آفتاب برج حمل میں داخل ہو اسی دن سے اس حضرات العمل کا چلہ شروع کیا جاتا ہے

نیز دوران عمل ترک جلائی کرنا لازم ہے۔ آفتاب ایک برج میں تقریباً ایک ماہ قیام کرتا ہے لہذا اس حضرات کا چلہ ایک ماہ میں عامل کو مکمل کرنا ہوگا۔ عامل کو چاہئے کہ روزانہ دن کے وقت ۳۲ نقوش زعفران سے تحریر کیا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن انجاس نقوش تحریر کرے۔ ان تمام نقوش کو کھلے آسمان کے نیچے تحریر کرنا لازم ہے اور عامل کا منہ بطرف مشرق ہونا چاہئے۔

ایک عدد حدید کا چراغ ایک منہ کا بنوا کر اس کے اندر نقش کندہ کرنا چاہئے اور بوقت شامل عامل اپنا منہ مشرق کی سمت کھڑے چراغ کو اپنے سامنے رکھے اور ایک عدد کوری روئی کا فیلہ چراغ میں ڈال کر اس میں روغن تلخ ڈال کر فیلہ کو روشن کرے اور عامل کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے۔ جائے نماز و لباس دکلاہ عامل کا سرخ ہونا لازم ہے۔ بخور خود چند درس کا روشن کرنا چاہئے۔ اب گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل ہزار عین سو ستر مرتبہ پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عمل ختم کرے۔ دوران پڑھائی

عزیمت :- اَجِبْ يَا تَفَنِّيْلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ
اَجِبْ يَا حَفِيْلُ بِحَقِّ حَمْلِ الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحَا
حاضرات اُحل صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی
زائچہ کے طالع میں برج حمل موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۱ مارچ
تا ۲۰ اپریل ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ
ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حروف ۔

ا	ل	ع	ی
---	---	---	---

نقشہ	۴۰۰	۴۰۹	۴۱۸	۴۲۷	۴۳۶	۴۴۵	۴۵۴	۴۶۳	۴۷۲	۴۸۱	۴۹۰	۵۰۰
۴۰۰	۴۰۸	۴۱۷	۴۲۶	۴۳۵	۴۴۴	۴۵۳	۴۶۲	۴۷۱	۴۸۰	۴۸۹	۴۹۸	۵۰۷
۴۱۰	۴۱۹	۴۲۸	۴۳۷	۴۴۶	۴۵۵	۴۶۴	۴۷۳	۴۸۲	۴۹۱	۵۰۰	۵۰۹	۵۱۸
۴۲۰	۴۲۹	۴۳۸	۴۴۷	۴۵۶	۴۶۵	۴۷۴	۴۸۳	۴۹۲	۵۰۱	۵۱۰	۵۱۹	۵۲۸
۴۳۰	۴۳۹	۴۴۸	۴۵۷	۴۶۶	۴۷۵	۴۸۴	۴۹۳	۵۰۲	۵۱۱	۵۲۰	۵۲۹	۵۳۸
۴۴۰	۴۴۹	۴۵۸	۴۶۷	۴۷۶	۴۸۵	۴۹۴	۵۰۳	۵۱۲	۵۲۱	۵۳۰	۵۳۹	۵۴۸
۴۵۰	۴۵۹	۴۶۸	۴۷۷	۴۸۶	۴۹۵	۵۰۴	۵۱۳	۵۲۲	۵۳۱	۵۴۰	۵۴۹	۵۵۸
۴۶۰	۴۶۹	۴۷۸	۴۸۷	۴۹۶	۵۰۵	۵۱۴	۵۲۳	۵۳۲	۵۴۱	۵۵۰	۵۵۹	۵۶۸
۴۷۰	۴۷۹	۴۸۸	۴۹۷	۵۰۶	۵۱۵	۵۲۴	۵۳۳	۵۴۲	۵۵۱	۵۶۰	۵۶۹	۵۷۸
۴۸۰	۴۸۹	۴۹۸	۵۰۷	۵۱۶	۵۲۵	۵۳۴	۵۴۳	۵۵۲	۵۶۱	۵۷۰	۵۷۹	۵۸۸
۴۹۰	۴۹۹	۵۰۸	۵۱۷	۵۲۶	۵۳۵	۵۴۴	۵۵۳	۵۶۲	۵۷۱	۵۸۰	۵۸۹	۵۹۸
۵۰۰	۵۰۹	۵۱۸	۵۲۷	۵۳۶	۵۴۵	۵۵۴	۵۶۳	۵۷۲	۵۸۱	۵۹۰	۵۹۹	۶۰۸

حاضرات الثور

اَجِبْ يَا تَفَنِّيْلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ
اَجِبْ يَا ثَنِيْلُ بِحَقِّ ثَوْرِ الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحَا
طریقہ زکوٰۃ :- جس دن آفتاب برج ثور میں داخل ہو اسی دن
سے حامل ترک جلالی کر کے اس حضرات الثور
کا چلہ شروع کرے۔ چونکہ آفتاب تقریباً ایک ماہ تک برج ثور
میں قیام کرے گا لہذا اس عمل کا چلہ ایک ماہ میں مکمل کیا جائے
گا۔ دن کے وقت حامل روزانہ ستائیس عدد نقوش تحریر کیا
کرے اور تیسویں روز اکتیس عدد نقوش تحریر کرے۔ بوقت نقوش
ہذا کے تحریر کیلئے ضروری ہے کہ حامل بخور عود، صندل سفید
اور زعفران کا روشن کرے اور لباس دکلاہ سیاہ دبیز پہنے
اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے نیز اپنا منہ بطرف جنوب
رکھے۔ بہتر ہے کہ طالع وقت ثور میں ہو تو نقوش تحریر کیا کرے
یا قمر برج ثور میں ہو چرچا طالع وقت ثور یا قمر برج

عامل کی نگاہ چراغ کی لو پر ہونی چاہئے۔ اس طرح روزانہ وقت مقررہ
پر شرب کو عمل پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ چند یوم کے بعد چراغ کی لو میں
حاضرات کا نزول شروع ہو جائے گا۔ لیکن جب تک چلہ مکمل نہ ہو
ہرگز حاضرات سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ کل تیس یوم تک روزانہ
آپ کو عزیمت کی پڑھائی کرنا ہوگی نیز نقوش تحریر کرتے وقت بخور
روشن کرنا چاہئے اور روزانہ کے تحریر کئے ہوئے نقوش کو جلا دینا
چاہئے۔ اگر آپ شب کے وقت ایک عدد علیحدہ نقوش تحریر کریں
اور اس کا فیلہ بنا کر کوری روئی اس پر لپیٹ کر چراغ میں روشن
کریں تو عمل کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔

آخری دن جب حامل کی پڑھائی ختم ہو تو حاضرات سے نہایت
ادب سے السلام علیکم کرنا چاہئے اور ان سے وعدہ لینا چاہئے
کہ عند الحاجة طلب کرنے پر حاضر ہوں۔ اور جو بھی سوال کریں
اس کا سچ سچ جواب دیں۔ چنانچہ جب وہ اقرار کر لیں تو پھر آپ
ان کو جاننے کی اجازت دے دیں۔ بعدہ آپ کسی سرخ شربتی پر
موکلات کی نیاز دیں اور شربتی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو
بھی تقسیم کریں۔ اب آپ اس حضرات کے حامل ہیں زکوٰۃ
قائم رکھنے کیلئے کم از کم گیارہ بار عزیمت عمل کا ورد کرنا لازم ہے۔
نیز چراغ کو بحفاظت محفوظ کر کے رکھ لینا چاہئے۔ اب آپ جب
بھی حاضرات کرنا چاہیں موکلات کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل
کریں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ جاننا چاہئے کہ چراغ
پر نقوش طالع وقت حمل میں یا قمر جب برج حمل میں ہو اس وقت
تحریر کرنا لازم ہے۔

ترکیب حاضرات :- جب بھی کسی سوال کا جواب معلوم کرنا ہو اس
اس وقت حامل غسل کر کے پاک و طاہر اور
اور لباس دکلاہ سرخ پہن کر جائے نماز بھی سرخ بچھائے اور بخور
روشن کر کے ایک عدد نقوش تحریر کرے اور اس کا فیلہ بنا کر
چراغ میں ڈالے اور روغن تلخ میں ڈال کر فیلہ کو روشن کرے
اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر موکلات کی شربتی سرخ پر نیاز
دے کر اس کا ثواب موکلات کو پہنچائے۔ پھر چند مرتبہ عزیمت
پڑھ کر چراغ کی لو پر نگاہ کرے۔ فی الفور حاضرات کی مخفی مخلوق
کا نزول ہوگا۔ پھر آپ ان کو سلام کر کے اپنا مدعا بیان کریں۔
ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ بعدہ حاضرات کو شکریے
کے ساتھ رجعت کرنا چاہئے۔ شربتی خود بھی کھائے اور معصوم
بچوں کو بھی تقسیم کرے۔

چراغ میں عطر سہاگ ڈال کر فقیہ کو روشن کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ فی الفور حضرات کا نزول ہو گا۔ پس ان سے جو بھی سوال کریں ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ پھر آپ کو حضرات کے موکلات کو شکریہ کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ موکلات کی نیاز ہمیشہ سیاہ و سبز شرعی پر دینا چاہئے۔ حضرات ان شور صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج ثور موجود ہو یا جن کی پیدائشی ۱۱ اپریل تا ۲۱ مئی ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حرف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ب و

تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب
۸۰۳	۸۲۸	۸۲۲	۸۱۶	۸۰۹	۸۰۳
۸۱۷	۸۱۰	۸۰۳	۸۲۳	۸۲۳	۸۲۳
۸۲۵	۸۱۹	۸۱۸	۸۱۱	۸۰۵	۸۰۵
۸۱۲	۸۰۶	۸۲۶	۸۲۰	۸۱۳	۸۱۳
۸۲۱	۸۱۵	۸۰۸	۸۰۷	۸۲۷	۸۲۷

حاضرات الجوزا

أَجِبْ يَا تَنْثِيلُ بِعَقِّي وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْكُورِ ۝
أَجِبْ يَا حِزْوَئِيلُ بِعَقِّي جُوزَ الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحَا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج جوزا میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کر کے اس حضرات الجوزا کا چلہ تیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور اپنا منہ مغرب کی سمت کر کے بخور عود، صندل سرخ اور مصطکی رومی کا روشن کرے اور طالع وقت جوزا یا قمر برج جوزا میں ہو یا پھر ساعت عطار میں ستائیس عدد نقوش زعفران سے تحریر کرے اور پھر تمام نقوش کو کسی ثمر دار درخت کے ساتھ لٹکا دے۔ اسی طرح روزانہ ستائیس عدد نقوش تحریر کیا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن تینتالیس عدد نقوش تحریر کرے

ثور میں ہو اس وقت تحریر کرے۔ ایک عدد نحاس کا چراغ بنائے اور اس کے اندر نقش کندہ کرے اور شب کے وقت لباس کلاہ و جائے نماز سیاہ و سبز کے ساتھ جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور روشن کر کے چراغ میں عطر سہاگ ڈالے اور ایک عدد نقش تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹے اور چراغ میں اس فقیہ کو روشن کر کے گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ پھر عزیمت کو چار ہزار اٹھتر تیر پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عمل کو تمام کرے لیکن دوران پڑھائی چراغ کی لویر عامل کی نگاہ برابر رہے گی۔ اسی طرح کل تیس یوم کا چلہ مکمل کرے۔ دوران عمل عامل کو عجائبات سے واسطہ پڑے گا لہذا ایسے وقت پر عامل اپنا دل قوی رکھے آخری دن جب عامل کا عمل ختم ہو گا اس وقت مکمل طور پر حضرات کا نزول چراغ کی لومیں ہو گا۔ پس جب حضرات عامل سے گفتگو کرے تو لازم ہے کہ عامل ان کو نہایت ادب سے اسلام علیکم کہے اور ان سے عہد و پیمان لے کہ عند الحاجتہ طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال کروں اس کا صحیح جواب دیں۔ اور ان سے جلد حاضری کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ چنانچہ جب وہ اقرار کر لیں تو پھر عامل ان کو شکریہ کے ساتھ رخصت کرے۔ بعدہ کسی سیاہ و سبز شرعی پر موکلات کی نیاز دے اور شرعی عامل خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔ اب آپ اس حضرات انور کے عامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم گیارہ بار عزیمت کو روزانہ ورد کرنا لازم ہے۔ چلہ کشی و نقوش تحریر کرتے وقت عامل کے سر پر کسی قسم کی چھت وغیرہ نہ ہونا چاہئے بلکہ کھلے آسمان کے نیچے یہ تمام کام کرنا چاہئے۔

روزانہ کے تحریر کئے ہوئے تمام نقوش کو پاک صاف کچے زمین یا پہاڑ میں دفن کر دینا چاہئے اور چراغ میں جو فقیہ کا نقش ہو گا وہ روزانہ ایک عدد تحریر کرنا ہو گا اور اس انداز سے فقیہ کو جلانا ہو گا کہ روزانہ پڑھائی کے آخر تک یہ جل کر ختم ہو جائے۔

ترکیب حضرات جب بھی عامل کو کسی سوال کا جواب لینا ہو تو عامل غسل کر کے لباس و کلاہ سیاہ و سبز پہنے اور جلنے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور منہ بطرف جنوب رکھے اور اول موکلات کی نیاز دے۔ بعدہ ایک عدد نقش تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر چراغ میں رکھے۔ پھر

ترکیب حضرات

جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو حامل غسل کر کے پاک و طاهر ہو کر اور لباس و کلاہ و جائے نماز زردی مائل سفید استعمال کرے اور بخور روشن کرے اور اپنا منہ مغرب کی سمت رکھے۔ پھر زردی مائل سفید شرعی پر موکلات کی نیاز دے۔ پھر زعفران سے کاغذ نقش تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فقیہ بنائے اور چراغ میں عطر مجموعہ ڈال کر فقیہ کو اس میں تر کر کے روشن کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر چراغ کی لو پر نگاہ کرے اور عزیمت عمل موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق ورد کرے۔ خدا چاہے فی الفور حاضر ہوں گے۔ جب حضرات کا نزول ہو تو ان کو السلام علیکم کہرا اپنا مدعا بیان کریں۔ الشاما انشاء آپ کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب ملے گا۔ جب آپ سوال کا جواب معلوم کر چکیں تو پھر ان کو السلام علیکم کہرا شکر پے کے ساتھ رخصت کریں۔ فوراً آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے اب آپ چراغ کو بجھا دیں اور حفاظت سے چھپا کر رکھ دیں اور جائے نماز و لباس و کلاہ وغیرہ بھی حفاظت سے رکھ دیں۔ حضرات اب جو ناصرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج جوزا موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۲ مئی تا ۲۱ جون ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اولہ سدرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ق ک

خوبی	جوزا	خوبی	جوزا	خوبی	جوزا
۱۰۲۸	۱۰۱۵	۱۰۲۲	۱۰۲۵	۱۰۲۱	۱۰۱۶
۱۰۲۱	۱۰۲۶	۱۰۲۷	۱۰۱۶	۱۰۲۳	۱۰۳۰
۱۰۱۸	۱۰۲۹	۱۰۲۷	۱۰۱۹		

حاضرات السرطان

أَجِبْ يَا تَنْتِيلُ بِعَنِّي وَالسَّلَامُ ذَاتِ الْمَبْرُوجِ ه
أَجِبْ يَا أَرْوَيْلُ بِعَنِّي سَوْطَانُ الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحَا.

اور روز اول ایک عدد جست کا چراغ بنائے اور اس کے اندر نقش کندہ کرے لیکن لباس و جائے نماز و بخور و سمت کا دھیان رکھے یعنی نقوش تحریر کرتے وقت آپ نے جن باتوں کا خیال رکھا تھا ان ہی باتوں کا دھیان رکھتے وقت نقش کنیں کریں۔ کاغذ پر آپ جن نقوش کو مطلوبہ تعداد میں زعفران سے تحریر کریں گے وہ دن میں کیا کریں اور کھلے آسمان کے نیچے یہ کام کریں اور چراغ بھی کھلے آسمان کے نیچے کندہ کریں۔ اب آپ بوقت شب کھلے آسمان کے نیچے مطلوبہ رنگ کا لباس و کلاہ و جائے نماز اور بخور روشن کر کے مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھیں اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے روئی اس پر لپیٹ کر فقیہ بنا کر چراغ میں رکھیں اور عطر مجموعہ چراغ میں ڈال کر فقیہ روشن کر دیں اور فقیہ کی لو پر نگاہ رکھیں اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل جاریہ زار نوے مرتبہ پڑھیں اور چراغ کی لو پر براہ نگاہ رکھیں۔ اگر بیک چھپنے لگے تو آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں پھر آنکھیں کھول کر پورا نگاہ کریں۔ جب عزیمت مطلوبہ تعداد میں پڑھ کر فارغ ہو جائے تو پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے۔ اسی طرح روزانہ دن کو نقوش تحریر کریں اور رات کے وقت عزیمت مطلوبہ تعداد میں ورد کیا کریں۔ اسی طرح کل تیس یوم کا جلد کریں۔ اور زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم عزیمت روزانہ گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے اور اول آخر گیارہ بار درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ دوران زکوٰۃ عامل کو مختلف قسم کی عجیب و غریب مخلوقات نظر آئیں گی لیکن عامل کو چاہئے کہ ان سے اس وقت تک ہرگز گفتگو نہ کرے جب تک کہ عامل کا چلہ ختم نہ ہو جائے آخری دن جب حضرات آپ سے گفتگو کرے تو پھر آپ ان کو السلام علیکم کہیں اور ان سے وعدہ لیں کہ عندا حاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال کریں ان کا صحیح سچ جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ چنانچہ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں تو ان کا شکریہ ادا کریں اور السلام علیکم کہرا ان کو درخصت کرنا چاہئے۔ بعدہ کسی زردی مائل سفید شرعی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرعی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ چراغ کو بحفاظت محفوظ مقام پر رکھ لیں اور لباس و کلاہ و جائے نماز و بخور کو بھی حفاظت سے رکھ لیں۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج سرطان میں داخل ہو اسی دن سے حامل ترک جلالی کر کے اس حضرات السرطان کا چلہ تیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ حامل لباس و کلاہ وجائے نماز سفید استعمال کرے اور اپنا منہ شمال کی سمت کر کے بیٹھے اور بخور عود کا فور اور لوبان کا روشن کرے اور طالع وقت سرطان یا قمر برج سرطان میں ہو یا ساعت قمر ہو۔ اس وقت حامل کاغذ پرستائیں عدد نقوش تحریر کرے اور یہ کام دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے کرے اور تمام نقوش کو کسی سمندر یا دریا یا پھر نہر یا تالاب میں آٹے میں گولیاں بنا کر ڈال دیا کرے۔ اسی طرح روزانہ ستائیس عدد نقوش تحریر کرنے چاہیں اور آخری دن اٹھائیس عدد نقوش تحریر کرنے چاہیں۔ یہ تمام نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرنا چاہئے اب اسی دن مذکورہ ساعت میں لباس و کلاہ وجائے نماز و بخور و سمت کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک عدد فضہ خالص کا چراغ بنا کر اس میں نقش کندہ کرنا چاہئے اور بوقت شب کھلے آسمان کے نیچے شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور روشن کرے۔ اب آپ ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کریں اور اس پر روئی لپیٹ کر فقیہ بنائیں اور چراغ میں عطر کیوڑہ و عطر گلاب ڈال کر فقیہ کو روشن کریں اور فقیہ کی نو پر نگاہ رکھیں اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت مذکورہ چار ہزار پچھتر مرتبہ ورد کریں۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روز اول کی پڑھائی ختم کریں۔ دوران پڑھائی اگر آپ کی ہلک جھپکنے لگے تو آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں پھر آنکھیں کھول کر نو پر نگاہ کریں۔ اسی طرح روزانہ دن کے وقت نقوش تحریر کیا اور شب کے وقت عزیمت عمل پڑھا کریں۔ آخری دن یعنی تیسویں روز جب حضرات کا نزول ہو تو ان سے عہد و پیمان لیں کہ خدا حاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال پوچھوں، اس کا جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ چنانچہ وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے۔ بعدہ آپ ان کا شکریہ ادا کریں اور السلام علیکم کہہ کر ان کو جانے کی اجازت دے دیں چشم زدن میں آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے۔ اب آپ کسی سفید شرابی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرابی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی بانٹ دیں۔ اب آپ اس حضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم روزانہ گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔ جب بھی حامل کو حضرات کرنا مقصود ہو تو مسلسل ترکیب حضرات کر کے لباس و کلاہ سفید پہنے اور جلنے نماز

بجھا کر اپنا منہ شمال کی سمت رکھے اور بخور عود کا فور اور لوبان کا روشن کرے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فقیہ بنائے اور چراغ میں فقیہ کو رکھ کر عطر کیوڑہ و عطر گلاب سے ترک کر کے روشن کرے اور کسی سفید شرابی پر موکلات کی نیاز دیں۔ بعدہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت مذکور موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھیں۔ فی الفور حضرات کا نزول ہوگا پس حامل ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہے اور جو بھی سوال ہو ان سے دریافت کرے۔ آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ جب آپ ان سے سوال دریافت کر چکیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کر کے نہایت ادب سے السلام علیکم کہہ کر رخصت کرنا چاہئے اور چراغ کو بجھا دینا چاہئے اور حفاظت سے تمام سامان رکھ لینا چاہئے۔ حضرات السرطان صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج سرطان موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۴ جون تا ۲۳ جولائی ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ح	ذ
---	---

تفنیٹیل	اسد و تیل	تفنیٹیل
۱۳۵۵	۱۳۶۱	۱۳۵۹
۱۳۶۳	۱۳۵۸	۱۳۵۳
۱۳۵۷	۱۳۵۶	۱۳۶۲

حاضرات الاسد

أَجِبْ يَا تَفْنِيَّتِيلُ بِحَقِّ السَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ه
أَجِبْ يَا ذُ بَيْتِيلُ وَبِحَقِّ اسد الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحْدِ
طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج اسد میں داخل ہو اسی دن سے حامل اس حضرات الاسد کا چلہ مع ترک جلالی شروع کرے۔ جس کی مدت تیس یوم ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے لباس و کلاہ زرد و سرخ پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بھجائے اور اپنا منہ بطرف مشرق رکھے اور بخور عود و دارچینی کا روشن کرے اور طالع وقت اسد یا قمر

کا نزول فوراً ہو گا۔ اب آپ ان کو السلام علیکم کہہ کر اپنا مدعا بیان کریں آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش اور صحیح ملے گا۔ جب آپ کا مقصد حل ہو جائے تو پھر آپ ان کو شکریہ ادا کریں اور السلام علیکم کہہ کر ان کو رخصت کریں اور شرعی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں اور چراغ بجھا کر رکھ دینا چاہئے اور دیگر سامان بھی حفاظت سے رکھ دینا چاہئے۔

حاضرات الاسد صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج اسد موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۳ جولائی تا ۲۳ اگست ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول حرف ہ ہو

ذی شیل	ذی شیل	ذی شیل	ذی شیل	ذی شیل	ذی شیل	ذی شیل
۵۴۳	۵۵۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۵۰	۵۴۳	۵۴۳
۵۴۵	۵۶۵	۵۴۳	۵۴۳	۵۶۰	۵۵۶	۵۵۶
۵۶۱	۵۴۵	۵۴۶	۵۵۵	۵۴۲	۵۶۲	۵۶۲
۵۴۶	۵۵۹	۵۴۷	۵۵۲	۵۶۶	۵۴۱	۵۴۱
۵۴۹	۵۴۰	۵۶۷	۵۵۸	۵۴۷	۵۵۲	۵۵۲
۵۶۸	۵۵۳	۵۴۸	۵۴۹	۵۴۸	۵۵۷	۵۵۷

حاضرات السنبلہ

اُجَبْ یا تَضَنُّیْلُ وَالسَّمَاءُ ذَاتُ الْبُرُوجِ ۵

اُجَبْ یا اسْمَعِیْلُ جَعَلَتْ سَنَبِلَهُ الْعَجَلُ السَّاعَتَا لَوْحَا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہو اسی دن سے حامل ترک جلالی کر کے اس حضرات السنبلہ کا چلہ تیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ حامل لباس و کلاہ سیاہ و سبز پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور جائے نماز پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور عود، صندل سرخ و مصیگی رومی کا روشن کرے اور اکہتر عدد نقوش کاغذ پر زعفران سے طالع وقت سنبلہ یا قمر برج سنبلہ میں ہو یا پھر ساعت عطار میں تحریر کرے اور ان تمام نقوش کو زمین کے اندر دفن کر دے جہاں پر لوگوں کا پاؤں نہ پڑے یا پھر پہاڑ پر دفن کر دیں۔ اسی طرح روزانہ اکہتر عدد نقوش تحریر کر کے دفن کر دیا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن بہتر

برج اسد میں ہو یا ساعت شمس ہو۔ اس وقت حامل کاغذ پر ایک عدد نقوش تحریر کرے اور اس نقوش کو جلا دے۔ اسی طرح روزانہ ایک عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے اور آخری یعنی تیسویں دن دس عدد نقوش تحریر کرنے ہیں۔ اب اسی دن مذکورہ ساعت میں ایک عدد ذہب خالص کا چراغ بنائیں یا پھر فضہ کا چراغ بنوا کر اس پر ذہب خالص کا آب چڑھائیں اور اس کے اندر نقوش کندہ کریں۔ اور شب کے وقت حامل کھلے آسمان کے نیچے مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور لباس و کلاہ زرد و سرخ پہنے اور جلے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور ایک عدد نقوش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرے اور اس پر رومی لپیٹ کر فقیہ بنائے اور چراغ میں ڈال کر رکھے اور عطر مشک چراغ میں ڈال کر فقیہ کو روشن کرے اور بخور عود دارچینی کا روشن کرے۔ اب گیارہ بار درود شریف پڑھ کر فقیہ کی لو پر نگاہ کرے اور عزیمت تین ہزار تین سو تین مرتبہ پڑھے۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے اور تمام سامان کو حفاظت سے محفوظ مقام پر رکھ دے۔ اسی طرح روزانہ شب کو کھلے آسمان کے نیچے مندرجہ بالا طریقہ پر عمل پڑھا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن جب حضرات کا نزول ہو اور آپ کی پڑھائی ختم ہو چکی ہو تو اس وقت موکلات کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہنا چاہئے۔ پھر ان سے عہد و پیمان لے کر عند الحاجة طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو سوال بھی کریں انکا صحیح جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ جب وہ ان باتوں کا اقرار کریں تو پھر ان کو السلام علیکم کہہ کر شکریہ کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے۔ شرینی خود بھی کھانی چاہئے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرنی چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم از کم عزیمت گیارہ مرتبہ روزانہ ورد کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات جب بھی کسی سوال کا جواب لینا مقصود ہو تو اول غسل کر کے لباس و کلاہ سرخ پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور بخور عود دارچینی کا روشن کرے اور ایک عدد نقوش تحریر کر کے اس پر رومی لپیٹ کر فقیہ بنائے اور اس کو چراغ مذکور میں عطر مشک ڈال کر روشن کرے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دے۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق مشرق کی سمت منہ کر کے ورد کرنا چاہئے۔ چنانچہ موکلات و حاضرات

مدد نقوش تحریر کرنا چاہئے اور روز اول مذکورہ ساعت میں ایک عدد جست خالص کا چراغ بنا کر اس کے اندر نقش کندہ کرے اور شب کے وقت مذکورہ رنگ کا لباس و کلاہ پہن کر جلے نماز بھی اسی رنگ کی بجھائے اور خود حامل جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور مذکورہ روشن کرے اور یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے اور ایک عدد نقش کا خدیز عرفان سے تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فیتلہ تیار کرے اور اس فیتلہ کو جست کے چراغ میں رکھے اور عطر مجموعہ چراغ میں ڈال کر فیتلہ کو روشن کرے اور چراغ کی لو پر نگاہ رکھے۔ اب گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل یا سچ ہزار تین سو چھیانوے مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے۔ دوران پڑھائی حامل کی نگاہ فیتلہ کی لو پر برابر ہونی چاہئے۔ جب پلک چھپکنے لگے تو آہستہ سے آنکھیں بند کر کے پھر آنکھیں کھول کر لو پر نگاہ کرے اسی طرح روزانہ شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے عزیمت ورد کرنا چاہئے اور روزانہ فیتلہ کیلئے ایک عدد علیحدہ نقش تحریر کرنا چاہئے اور دن کے وقت مقررہ تعداد میں نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ شب کے وقت چراغ میں فیتلہ اس انداز سے جلا نا چاہئے کہ روزانہ آپکی پڑھائی کے اخیر میں تمام فیتلہ جل جاتا چاہئے۔ دوران چلہ کشی حامل کو عجیب و غریب مخلوقات سے واسطہ پڑے گا لہذا حامل کو چاہئے کہ ان سے خوفزدہ قطعی نہ ہو اور ان سے اس وقت تک گفتگو نہ کرے جب تک کہ آپکی آخری دن کی پڑھائی ختم نہ ہو جائے۔ چنانچہ تیسویں دن جب آپ کی پڑھائی ختم ہوگی اس وقت حضرات کے موکلات آپ سے گفتگو کریں گے۔ لہذا حامل کو چاہئے کہ ان سے نہایت ادب سے السلام علیکم کہے اور ان سے عہد و بیان لے کر عندا الحاجة طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال کریں اس کا سچ سچ جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کرنا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کر لیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کر کے سلام کر کے رخصت کرنا چاہئے فوراً حامل کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے پھر حامل کو چاہئے کہ کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے اور اس شرینی کو خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔ اب آپ اس حضرات السبلہ کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ کم از کم گیارہ مرتبہ عزیمت ورد کرنا لازم ہے۔

شکریہ حضرات جب بھی حامل کو کسی سوال کا جواب لینا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل کر کے

سیاہ و سبز کلاہ و لباس پہنے اور جلے نماز بھی اسی رنگ کی بجھائے اور اپنا منہ جنوب کی سمت کر کے بیٹھے اور بخور عود، صندل، سرخ و مصفٰی رومی کا روشن کرے اور سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے۔ ایک عدد نقش تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فیتلہ تیار کرے اور چراغ میں عطر مجموعہ ڈال کر فیتلہ کو چراغ میں روشن کرے اور فیتلہ کی لو پر نگاہ رکھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ انشاء اللہ فی الفور حضرات کا نزول ہو گا۔ پس اس وقت حامل ان کو السلام علیکم کہے اور اپنا مدعا بیان کرے آپ کے ہر سوال کا سلی بخش اور مکمل جواب دیں گے اور جب آپ ان سے جواب حاصل کر چکیں تو ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کر کر رخصت کرنا چاہئے اور چراغ کو بجھا دینا چاہئے اور تمام سامان و لباس وغیرہ حثات سے رکھ دیں اور نیاز کی شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔

حاضرات السبلہ صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج سنبلہ موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۳ اگست تا ۲۳ ستمبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

پ	غ
---	---

خزینہ سنبلہ	اُسٹیل	سنبلہ
۱۳۴۸	۱۳۵۲	۱۳۵۵
۱۳۵۳	۱۳۵۷	۱۳۶۰
۱۳۶۳	۱۳۶۷	۱۳۷۰
۱۳۷۱	۱۳۷۵	۱۳۷۸

حاضرات المیزان

أَجِبْ يَا تَضَنُّيْلُ بِحَقِّ السَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ
أَجِبْ يَا زَيْدُئِيلُ بِحَقِّ مِيزَانِ الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحَا
طریقہ زکوٰۃ جب آفتاب برج میزان میں داخل ہوا سمادے سے حامل ترک جلائی کر کے اس حضرات المیزان

کرنا چاہئے۔ بعدہ کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ حضرات المیزان کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم از کم عزیمت روزانہ گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔ پڑھائی کے بعد چراغ و دیگر لوازمات حفاظت سے رکھ دینا چاہئے اور شب کی پڑھائی جب ختم ہو جائے تو اس وقت چراغ کو بجھا دینا چاہئے اور روزانہ فقیلہ جلائے کے لئے ایک عدد علیحدہ نقش کاغذ پر تحریر کرنا چاہئے اور روزانہ یہ نقش فقیلہ کی شکل میں چراغ میں دوران پڑھائی جل جانا چاہئے۔

ترکیبِ حاضرات

عامل کو جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو سب سے پہلے غسل کر کے مطلوبہ رنگ کا لباس پہنے اور جلنے نماز بھی اسی رنگ کی بچائے اور مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور روشن کر کے سفید زردی مائل شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ بعدہ ایک عدد نقش زعفران سے تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فقیلہ بنائے اور چراغ میں عطر سہاگ ڈال کر فقیلہ کو روشن کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت پڑھے اور چراغ کی لو پر برابر نگاہ رکھے۔ مطلوبہ تعداد کے ختم ہونے کے بعد حضرات کے موکلات کا بیجا یک نزول ہوگا پس عامل ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہے پھر جو بھی سوال ہو ان سے دریافت کرے۔ ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی دیں گے۔ جب آپ ان سے سوال پوچھ کر جواب حاصل کر لیں اس وقت ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور چراغ کو بجھا دیں اور دیگر سامان وغیرہ کو حفاظت سے رکھ دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ حضرات المیزان صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج میزان موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۴ ستمبر تا ۲۳ اکتوبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل میں حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ط	ت	ر
---	---	---

کا چلتیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس و کلاہ سفید زردی مائل پہن کر جلنے نماز بھی اسی رنگ کی بچائے اور بخور عود، مندل سفید و زعفران کا روشن کرے اور مغرب کی طرف منہ کر کے جلنے نماز پڑھیے اور یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے کرے اور کاغذ پر ستر عدد نقوش زعفران سے تحریر کرے اور ان تمام نقوش کو کسی شمر دار درخت میں لٹکائے۔ اسی طرح روزانہ نقوش طالع وقت میزان یا قمر برج میزان میں ہو یا پھر ساعت زہرہ ہو اس وقت روزانہ تحریر کیا کرے اور آخری دن یعنی سیویس روز اٹھاسی عدد نقوش تحریر کرے۔ روزانہ کے تمام نقوش کو شمر دار درخت میں روزانہ لٹکانا چاہئے۔ اب روز اول نحاس خالص کا ایک عدد چراغ بنائے اور مذکورہ ساعت میں اس پر نقش کندہ کرنا چاہئے لیکن کھلے آسمان کے نیچے یہ کام کرنا چاہئے۔ اب وقت شب عامل مذکورہ رنگ کا کلاہ و لباس پہنے اور اسی رنگ کا جلنے نماز بھی بچائے اور بخور مذکور روشن کرے اور ایک عدد نقش کاغذ پر تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فقیلہ بناوے اور فقیلہ کو چراغ میں عطر سہاگ ڈال کر فقیلہ کو روشن کرے اور فقیلہ کی لو پر نگاہ رکھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت پانچ سو پانچ سو پچاسی مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے اور روزانہ شب کے وقت مقررہ اوقات میں عزیمت پڑھا کرے اور تمام لوازمات کو مد نظر رکھنا چاہئے اور پڑھائی کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے اور جب تک پڑھائی کرتا رہے اپنی نگاہ چراغ کی لو پر برابر رکھے اور جب پلک جھپکنے لگے تو اس وقت آہستہ سے آنکھ بند کرے پھر آنکھ کھول کر لو پر نگاہ کرے دن کے وقت نقوش تحریر کرنا چاہئے اور شب کو عزیمت ورد کرنا چاہئے۔ جب تک آپ کی پڑھائی جاری رہے فقیلہ اس وقت تک برابر روشن رہنا چاہئے دوران چلہ کشی عامل کو عجائبات و غائبات سے واسطہ پڑے گا۔ لہذا عامل کو چاہئے کہ اپنے دل قوی رکھے اور کسی قسم کا خوف نہ کھائے اور نہ ان سے کسی قسم کی گفتگو کرے۔ جب آخری دن یعنی سیویس دن جب حضرات کا نزول ہو اور آپ کا عمل تمام ہو تو اس وقت موکلات کو السلام علیکم کہے اور ان سے عہد و پیمان لے کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور ہر سوال کا جواب سچ سچ دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کر لیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت

تھنیل	۱۱۰۵	۱۱۲۹	۱۱۲۳	۱۱۱۷	۱۱۱۱
۱۱۱۸	۱۱۱۲	۱۱۰۶	۱۱۲۵	۱۱۲۴	۱۱۲۳
۱۱۲۶	۱۱۲۰	۱۱۱۹	۱۱۱۳	۱۱۰۷	۱۱۰۷
۱۱۱۴	۱۱۰۸	۱۱۲۷	۱۱۲۱	۱۱۱۵	۱۱۱۵
۱۱۲۲	۱۱۱۶	۱۱۱۰	۱۱۰۹	۱۱۲۸	۱۱۲۸
۱۱۲۱	۱۱۲۱	۱۱۲۱	۱۱۲۱	۱۱۲۱	۱۱۲۱

حاضرات العقرب

اَجِبْ يَا تَضَنِّيْلُ بِحَقِّ ذَاتِ الْمُبْرُوجِ ه
اَجِبْ يَا تَبْكِيْلُ بِحَقِّ عَقْرِبِ الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحْدَا
طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج عقرب میں داخل ہوا اسی دن سے عامل ترک جلالی کر کے اس حاضرات العقرب کا چلتیس یوم تک کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس و کلاہ سفید پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی کھلے آسمان کے نیچے بچائے اور شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور عود و چند دس کاروشن کرے اور کاغذ پر زعفران سے تیرہ عدد نقوش تحریر کرے اور یہ کام طالع وقت عقرب یا قمر برج عقرب میں ہو یا پھر ساعت مرتب ہو۔ اس میں کرنا چاہئے۔ آخری دن یعنی تیسویں دن پچیس عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ نیز روزانہ کے تحریر کئے ہوئے تمام نقوش کو آب رواں میں گولی آٹے سے بنا کر ڈالنا چاہئے جلانے کیلئے علیحدہ تحریر کرنا چاہئے اور ایک عدد حدید کا چراغ لے کر اس کے اندر نقوش کندہ کرنا چاہئے۔ اور شب کے وقت مذکورہ رنگ کا لباس و کلاہ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے بچائے اور بخور مذکور روشن کرے اور چراغ کے اندر قندیل رکھ کر اس میں روغن تلخ ڈال کر قندیل کو روشن کرے اور چراغ کی لو پر نگاہ رکھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت کو تین ہزار چھ سو چھیاسٹھ مرتبہ مغرب کی سمت منہ کر کے پڑھے اور تعداد مکمل ہونے پر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روز اول کامل تمام کرے اسی طرح روزانہ عزیمت ورد کیا کرے دوران چلہ کشی مختلف قسم کے عجیب و غریب موکلات وغیرہ نظر آئیں گے ان سے قطعی خوف نہیں کرنا چاہئے اور جب آپ کا عمل آخری دن تمام

ہو گا اس وقت حاضرات کے موکلات کا نزول مکمل طور پر ہو گا۔ عزیمت کی تعداد ختم ہونے پر حاضرات کو السلام علیکم کہنا چاہئے ان سے عہد و پیمان لینا چاہئے کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوتا اور ہر سال کا جواب سچ سچ بتانا اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کر لیں تو پھر ان کا بہت شکریہ ادا کرے اور السلام علیکم کر کر رخصت کرنا چاہئے۔ پھر کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں باب آپ اس حاضرات العقرب کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم عزیمت گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔ روزانہ ایک عدد نقوش قندیل جلانے کے لئے علیحدہ تحریر کرنا چاہئے جو کہ دوران پڑھائی برابر روشن رہیگا اور یہ روزانہ دوران پڑھائی جل جانا چاہئے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی عامل کسی بھی حل طلب امور کیلئے حاضرات العقرب سے معلومات کرنا چاہئے تو سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ مذکورہ رنگ کا پہنے اور اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچائے شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور مذکور روشن کر کے کسی بھی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دے پھر ایک عدد نقوش تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر قندیل بنا دے اور چراغ میں ڈال کر روغن تلخ کی مدد سے روشن کرے اور لو پر نگاہ رکھے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت ورد کرنا شروع کر دے جس وقت موکلات کی بتائی ہوئی تعداد پوری ہوگی فی الفور حاضرات کا نزول ہو گا پس ان کو السلام علیکم کہنا چاہئے پھر جو بھی سوال پوچھنا ہو پوچھ لیں ہر سوال کا جواب مکمل و حتمی ملے گا چنانچہ جب آپ کا مقصد حل ہو جائے اس وقت حاضرات کے موکلات کا شکریہ ادا کرے پھر ان کو السلام علیکم کر کر رخصت کر دینا چاہئے اور چراغ کو بجھا دینا چاہئے نیز شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ اور تمام سامان کو بحفاظت محفوظ مقام پر رکھ دیں۔

حاضرات العقرب صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج عقرب موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۳ اکتوبر تا ۲۲ نومبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ن ی

نمبر	تکبیل						
	۵۰۷	۵۱۶	۵۲۳	۵۳۲	۵۴۰	۵۴۸	۵۴۹
نمبر	۵۲۵	۵۳۳	۵۴۱	۵۴۲	۵۵۰	۵۵۸	۵۱۷
	۵۳۵	۵۴۳	۵۵۱	۵۵۹	۵۱۸	۵۲۶	۵۳۴
نمبر	۵۰۲	۵۱۰	۵۱۹	۵۲۷	۵۲۸	۵۳۶	۵۴۴
	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۹	۵۳۷	۵۴۵	۵۵۳	۵۱۱
نمبر	۵۳۰	۵۳۸	۵۴۶	۵۵۴	۵۱۲	۵۱۳	۵۲۲
	۵۴۷	۵۰۵	۵۰۶	۵۱۵	۵۲۳	۵۳۱	۵۳۹

حاضرات القوس

اَجِبْ يَا تَغْتَنِيْلَ وَيَحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ
اَجِبْ يَا سَغْنِيْلَ بِحَقِّ قَوْسِ الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحَا
طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج قوس میں داخل ہو اسی دن کے حامل ترک جلالی کر کے اس حاضرات القوس کا چلہ تیس یوم تک کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ حامل لباس و کلاہ زرد و سرخ رنگ کا پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچھائے لیکن کھلے آسمان کے نیچے تمام کام کرے اور جائے نماز پر بیٹھ کر بخور عود و شکر کاروشن کرے اور حامل کا منہ مشرق کی سمت ہونا چاہئے اب سیلتیس عدد نقوش کا خذ پر زعفران سے تحریر کر کے آگ میں جلا دے اور یہ کام یعنی نقوش طالع وقت قوس یا قمر برج قوس میں ہو یا پھر ساعت مشتری ہو اس وقت تحریر کرنا چاہئے آخری دن یعنی تیسویں دن ستاون عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے نقوش تحریر چاہئے جبکہ شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے عزیمت ورد کرنا چاہئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ رنگ کا لباس و کلاہ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور اپنا منہ مشرق کی سمت رکھے نیز بخور مذکور بھی روشن کرے اب مذکورہ ساعت میں ایک عدد چراغ قلعی کا بنائے اور اس کے اندر نقش کندہ کرے اور ایک عدد کا خذ پر علیحدہ نقش فقیلہ جلائے کیلئے تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فقیلہ بنا دے اور چراغ میں رکھ کر عطر گلاب چراغ میں ڈال کر فقیلہ کو روشن کرے اور چراغ کی پوپر نگاہ رکھے پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت کو چار ہزار میں سوچا وافر

مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے اسی طرح وقت مقررہ پر روزانہ عزیمت کو رد کرنا چاہئے دوران زکوٰۃ۔ چراغ کی لو میں مختلف قسم کے لوگ نظر آئیں گے ان سے قطعی خوف نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی کسی قسم کی گفتگو کرنا چاہئے لیکن آخری دن جب وہ حامل سے گفتگو کریں اور حامل کے عمل کا تیسواں دن ہو اور عمل کا اختتام ہو چکا ہو تو ان کو السلام علیکم کہے اور ان سے عہد و پیمان لے کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور ہر سوال کا جواب سچ سچ دیں اور ان سے جلد حاضری کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں تو پھر ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کرنا چاہئے بعدہ کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے شرینی موجود بھی حامل کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرنا چاہئے اب آپ اس حاضرات القوس کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ کم از کم گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے روزانہ فقیلہ چراغ میں جلائے کیلئے ایک عدد علیحدہ روزانہ نقوش تحریر کرنا لازم ہے۔

مرکب حاضرات

جب بھی کسی حل طلب سوال کیلئے جواب لینا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل کر کے پاک صاف ہو تو لباس و کلاہ مذکورہ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور مذکورہ بخور روشن کرے اور اپنا منہ مشرق کی سمت رکھ کر ایک عدد نقوش کا خذ پر زعفران سے تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فقیلہ بنا دے اور چراغ میں فقیلہ و عطر گلاب ڈال کر فقیلہ کو روشن کر دے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اب گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو موکلات کی تعداد کے مطابق پڑھے فوراً حاضرات کا نزول ہو گا پس ان کو السلام علیکم کہ کر اپنے سوالات کے جوابات پوچھے چنانچہ وہ آپ کے ہر سوال کا جواب درست دیں گے۔ جب آپ ان سے سوالات کے جوابات حاصل کر چکیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کریں اور السلام علیکم کہ کر ان کو جلنے کی اجازت دیں وہ فوراً آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے اب آپ تمام سامان کو حفاظت سے رکھ دیں اور چراغ بھی بچھا دیں نیز شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ حاضرات القوس صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے بیدار نشی زائچہ کے طالع میں برج قوس موجود ہو یا جن کی بیدار نشی ۲۳ نومبر

۲۱۳، دسمبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول صرف (ف) ہو۔

٥٢٩	٥٥٢	٥٤٢	٥٢٢	٥٢٢	٥٤٦	٥٤٩	٥١٤
٥٤٦	٥١٦	٥٢١	٥٤٩	٥٤٢	٥٢٥	٥٢٦	٥٥٢
٥٢٤	٥٤٥	٥٥٠	٥٢٤	٥١٩	٥٢١	٥٢٤	٥٢٠
٥٢٤	٥٢٩	٥٢٠	٥١٠	٥٥١	٥٢٤	٥٢٤	٥٢٢
٥٢١	٥٤٥	٥٢٢	٥٢٦	٥٢٦	٥٥٩	٥٥٤	٥٢٥
٥٥٤	٥٢٢	٥٢٩	٥٥٦	٥٢٢	٥٢٤	٥٢٢	٥٢٢
٥٢٤	٥٤٠	٥٤٤	٥٢٢	٥٢٢	٥٥٢	٥٢١	٥٢٠
٥٢٠	٥٢١	٥٢٢	٥٥٥	٥٢٤	٥٢٢	٥٢٥	٥٤١

مَاضِرَاتُ الْجَدِي

اَجِبْ يَا تَضَنِّيْثُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ
اَجِبْ يَا تَضَنِّيْثُ بِحَقِّ جَدِي الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحْدَةِ
طریقہ رکوع | جس دن آفتاب برج جدی میں داخل ہو اسی دن
عالم ترک جلالی کر کے اس حضرات الجدی مکے
رکوع تیس یوم میں ادا کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عالم سیاہ و سبز
رنگ کا لباس و کلاہ پہن کر اسی رنگ کی جلتے نماز بھی کھلے آسمان
کے نیچے سجھا کر اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور عود و
لوبان کا روشن کرے اور طالع وقت جدی یا قمر برج جدی میں
ہو یا پھر ساعت زحل میں یہ تمام کام کرنا افضل ہے اب تینتیس
عدد نقوش کاغذ سفید پر زعفران سے تحریر کر کے ان کو زمین کے
اندر یا کسی پہاڑ وغیرہ کے اندر دفن کر دیا کریں اور تیسویں روز
ترتیب عدد نقوش تحریر کرنے چاہئیں اسی طرح دن کے وقت لونا
نقوش تحریر کر کے دفن کر دیا کرے اور شب کے وقت کھلے آسمان
کے نیچے مذکورہ ساعت میں ایک عدد سرب خالص کا چراغ بناو
اور اس کے اندر نقوش کو تحریر کرے اور نقوش تحریر کرتے وقت آپ
نے جن چیزوں کی پابندی کی تھی وہی پابندی اس میں بھی کرنا
لازم ہے اب ایک عدد علیحدہ نقوش تحریر کرے اور اس پر روئی
لپیٹ کر فتیلہ بناوے اور چراغ میں فتیلہ و عطر گل ڈال کر فتیلہ
کو روشن کرے اور اپنی نگاہ چراغ کی لو پر رکھے اور گیارہ بار درود

شریف پڑھ کر عزیمت مذکور کو چار ہزار دو سو ستر مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روز ازل کا عمل تمام کرے اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر تمام سامان و لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیس یوم تک چلہ کشی برابر کرتا رہے درمیان چلہ کشی نہایت عجیب و غریب مناظر آپ کے سامنے پیش آئیں گے لہذا اپنے دل کو قوی رکھیں اگر حضرات آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کرے تو آپ ان کے کسی سوال کا جواب ہرگز نہ دیں ہاں جب تیسویں دن آپ کی پڑھائی ختم ہو جائے تو جس وقت موکلات آپ سے گفتگو کریں اس وقت آپ ان کو نہایت ادب کے السلام علیکم کہیں اور ان سے عہد و پیمان لیں کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ چنانچہ وہ آپ کی ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے اب آپ ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں بعدہ آپ کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ اب آپ اس حاضر الجہدی کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم گیارہ مرتبہ درود کرنا لازم ہے۔

چراغ میں جلانے کے لئے روزانہ ایک عدد علیحدہ نقش تحریر کرنا چاہئے اور روزانہ یہ فقیہ پڑھائی کے ختم ہونے تک جل جانا چاہئے۔

ترکیب و حضرات | جب بھی عامل کو کسی بھی سوال کا جواب حاصل کرنا ہو اس وقت عامل غسل کر کے پاک و طاهر ہو اور لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کی پہنے اور اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچھائے اور اپنا منہ جنوب کی سمت کر کے جائے نماز پر بیٹھ کر بخور عود و لوہان کا روشن کرے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فنیلہ بنا کر چراغ میں عطر گل و فنیلہ ڈال کر فنیلہ کو روشن کرے اور کسی سیاہ و سبز شرابی پر موکلات کی نیاز دیں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر چراغ کی نو پر نگاہ کر کے عزیمت کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ تعداد کے ختم ہوتے ہی موکلات کا نزول ہو گا پس عامل کو چاہئے کہ ان کا نہایت ادب کرتے ہوئے السلام علیکم پیش کرے بعدہ جو بھی سوال ہو ان سے جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل و درست دیں گے۔ بعدہ عامل حضرات کے موکلات کا بہت بہت شکریہ ادا کرے اور ان سے

السلام علیکم کر جانے کی اجازت دے اور چراغ کو بجھا دے اور تمام سامان کو بحفاظت رکھ دے اور شرعی خود بھی کھائے اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دے۔

حاضرات انجیدی صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج جدی موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۲ دسمبر تا ۲۰ جنوری ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل سات حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ج خ ذ ز ض ظ گ

تَرْتِیْل									
۵۱۱	۴۶۲	۴۲۱	۴۵۶	۵۰۱	۴۶۹	۴۸۲	۴۲۶	۴۶۶	۴۶۶
۴۶۱	۴۵۶	۴۹۹	۴۹۶	۴۸۲	۴۲۶	۴۲۲	۵۱۲	۴۶۱	۴۶۱
۴۲۵	۴۹۵	۴۸۵	۴۶۲	۴۲۱	۵۱۳	۵۰۰	۴۶۸	۴۵۶	۴۵۶
۴۶۲	۴۲۶	۵۱۵	۵۰۲	۴۶۲	۴۶۰	۴۲۶	۴۹۱	۴۸۶	۴۸۶
۴۶۱	۵۰۲	۴۶۲	۴۸۸	۴۲۲	۴۸۹	۵۱۶	۴۶۵	۴۲۵	۴۲۵
۴۹۰	۴۸۹	۴۲۶	۴۲۶	۵۱۲	۴۶۲	۴۶۲	۴۵۹	۵۰۲	۵۰۲
۴۲۶	۵۱۰	۴۶۱	۴۵۵	۴۵۵	۵۰۶	۴۹۲	۴۸۲	۴۵۱	۴۵۱
۵۰۶	۴۶۶	۴۵۲	۴۵۲	۴۹۲	۴۸۰	۴۶۹	۴۲۹	۵۰۶	۵۰۶
۴۸۱	۴۵۰	۴۹۹	۵۰۹	۴۶۶	۴۲۰	۴۵۲	۵۰۵	۴۶۶	۴۶۶

حاضرات الدلو

اَحِبُّ يَا تَضَنِّيْلُ وَيَحْيٰ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ
اَحِبُّ يَا قِيَمِيْلُ يَحْيٰ دَلُو الْعَجَلِ السَّاعَةِ الْوَحَا۔
طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج دلو میں داخل ہو عامل اسی دن سے ترک جلانی کر کے تیس یوم کا چلہ کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر اسی رنگ کی جلتے نماز بھی کھلے آسمان کے نیچے زمین پر بچائے اور بخوردلو بان کا روشن کرے اور طالع وقت دلو یا قمر برج دلو میں ہو یا پھر ساعت زحل میں کاغذ پر تینتالیس عدد نقوش زعفران سے تحریر کرے لیکن یہ کام مغرب کی سمت منہ کر کے کرے۔ ان تمام نقوش کو کسی شرم دار درخت میں روزانہ تحریر کرنے کے بعد لٹکا دیا

کرے اسی طرح روزانہ مندرجہ بالا تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے کل تیس یوم تک نقوش کو تحریر کرتا رہے اور آخری دن یعنی تیسویں روز کیا دن عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ شب کے وقت عزیمت کو ورد کرنا چاہئے لیکن ایک عدد سرب خالص کا چراغ مذکورہ ساعت میں بنا کر اس کے اندر نقش تحریر کرنا چاہئے۔ اور مذکورہ ساعت میں ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے اس پر روئی کا ٹکڑا لپیٹ کر ایک عدد فقیہ بناوے اور کھلے آسمان کے نیچے جائے نماز مذکورہ رنگ کی بجھاوے اور لباس و کلاہ بھی اسی رنگ کا پہنے اور اپنا منہ مغرب کی سمت رکھے اور بخوردلو بان کا روشن کرے اور چراغ میں عطر گل و فیتلہ ڈال کر فیتلہ کو روشن کرے اب عزیمت کا چار ہزار پانچ سو بہتر مرتبہ ورد کرے لیکن اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھنا لازم ہے دوران پڑھائی فیتلہ کی لو پر برابر نگاہ رکھنا چاہئے جب روز اول کی پڑھائی تمام ہو تو چراغ کو بجھا دیں اور تمام لوازمات کو حفاظت سے اٹھا کر کسی محفوظ مقام پر رکھ دیں۔ اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر پڑھائی کیا کریں۔ دوران چلہ کشی نہایت عجیب و غریب مناظر عامل کو نظر آئیں گے لہذا اپنا دل قوی رکھے اور اگر کسی قسم کی کوئی گفتگو کرے تو قطعی اس سے بات نہ کرنا چاہئے ہاں جب آخری دن آپ کا چلہ تمام ہو اس وقت حاضر کے موکلات آپ سے خود گفتگو کرنا چاہیں گے۔ پس ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کرنا چاہئے اور ان سے عہد و پیمان لینا چاہئے کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہونا اور جو بھی سوالات کریں ان کا سچ جواب دینا اور ان کے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کر لیں تو پھر انکا بہت بہت شکر یہ ادا کر کے السلام علیکم کر کر رخصت کرنا چاہئے۔ پس وہ چشم زدن میں آپ کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں گے اب کسی سفید و سبز شرعی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرعی خود بھی کھائیں اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں اب آپ اس حاضرات الدلو کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم گیارہ مرتبہ مع اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ورد کرنا چاہئے۔ روزانہ ایک عدد نقش علیحدہ تحریر کرنا چاہئے جو کہ چراغ میں فیتلہ کی شکل میں روشن کیا جائیگا۔

ترکیب حاضرات

جس وقت عامل حاضرات کرنا چاہے اس وقت غسل کر کے پاک و طاہر ہو اور مذکورہ رنگ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

حاضرات منازل القمر حاضرات منزل شریطین

عزمت علیکم واقمت علیکم یا اسی ایل یا آئیل واجب
فیو یوش سامعا مطیعا بحق الف یا الف و بحق والقس
قدرینہ منازل شریطین۔

طریقہ زکوٰۃ منزل شریطین کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات
ہیں جن کے اسم کا حرف اول الف ہو یا
پھر جن کی پیدائش منزل شریطین میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل شریطین میں داخل ہو اس دن عامل ترک
جلالی کرے اور بوقت شب غسل کر کے سرخ رنگ کا لباس وکلاہ
پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بھنائے اور عامل جائے نماز پر
مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور عود سیاہ کاروشن کرے
اور ایک عدد نقش سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے اس پر
روئی لپیٹ کر فیلہ تیار کر کے ایک عدد چراغ گلی میں اس فیلہ
کو رکھے اور چراغ میں روغن تلخ ڈال کر فیلہ کو روشن کرے اور
اس فیلہ کا دھواں ضائع نہ ہونے دے بلکہ اوپر کوئی برتن رکھے
تاکہ دھواں کاجل کی شکل میں اوپر کے برتن میں جمع ہو تا رہے
اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو
ایک ہزار چار سو تینتیس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف
پڑھ کر کسی سرخ رنگ کی شریٹی پر موکلات کی نیاز دیں اور شریٹی

کا اقرار کر لیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کر کر رخصت
کرنا چاہئے اور تمام سامان حفاظت سے رکھ دینا چاہئے لیکن اس سے
قبل کسی سفید رنگ کی شریٹی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے اور شریٹی
خود بھی کھائے اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔ اب آپ اس خطرات
احوت کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم گیارہ
مرتبہ درود کرنا لازم ہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات الحوت سے کسی مشکل ترین سوال کا جواب
لینا مقصود ہو اس وقت عامل لباس وکلاہ سفید رنگ کی پہن کر
جائے نماز بھی اسی رنگ کی بھنائے اور بخور عود و شکر کاروشن
کرے اور منہ اپنا شمال کی سمت کر کے جائے نماز پر بیٹھے اور ایک
عدد نقش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور اس پر روئی
لپیٹ کر فیلہ تیار کرے اور چراغ میں فیلہ و عطر گلاب ڈال کر
فیلہ کو روشن کرے اور کسی سفید شریٹی پر موکلات کی نیاز دے
اور موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق عزیمت کو مسعہ
اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ورد کرے اور چراغ
کی لو پر نگاہ رکھے عزیمت کی تعداد ختم ہوتے ہی حاضرات کے
موکلات کا جس وقت نزول ہو ان کو عامل السلام علیکم کہے اور
جو بھی مسئلہ درپیش ہو ان سے عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب
کمل اور صحیح دیں گے جب آپ ان سے اپنے سوالات دریافت
کر چکیں تو پھر ان کا بہت بہت شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہہ کر
رخصت کرنا چاہئے۔ شریٹی عامل خود بھی کھائے اور محصوم بچوں
کو بھی تقسیم کرے۔ اور تمام سامان کو بحفاظت محفوظ مقام پر رکھ
دے حاضرات الحوت صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی
زائچہ کے طالع میں برج حوت موجود ہو یا جن کی پیدائش ہم فوری
تا ۲۰ مارچ ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مسند درجہ
ذیل دو حسروت میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

د

ج

خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں اور تمام کا جل کو نکال لیں اور اس میں چراغ کا روشن شامل کر کے اس پر دم کریں دوران پڑھائی حامل کی نگاہ چراغ کی لو پر ہونا لازم ہے نیز فقید اس انداز سے جلتا رہے کہ جب آپکی پڑھائی ختم ہو تو فقید بھی مکمل طور پر جل کر ختم ہو جانا چاہئے اور تمام کام آپکو کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے اب آپ اس حضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیں مرتبہ ورد کرنا لازم ہے روزانہ جب آپ عزیمت اٹھائیں مرتبہ ورد کریں تو پھر آپ کا جل پر بھی بھونک مار دیا کریں اس سے حضرات کی قوت روز بروز بڑھتی رہتی ہے اور ہر ماہ عزیمت کو ایک ہزار چار سو تین مرتبہ اس وقت پڑھا کرے جبکہ قمر منزل شریف میں موجود ہو پھر کا جل پر دم کر دیا کریں۔ تو نور علی نور ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ ہر ماہ ایسا کیا کریں۔ کیونکہ زکوٰۃ تو اس کی صرف ایک یوم میں ادا ہو جاتی ہے

شرکب حضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو حامل ہاں وکلاہ سرخ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ

کی مشرق کی سمت بچھائے اور خود اپنا منہ مشرق کی سمت رکھ کر کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو اپنے سامنے بٹھائے اور کسی سرخ شرخی پر موکلات کی نیاز دیں اور بخور عود سیاہ کا روشن کرے اب طفل نابالغ کے دائیں ہاتھ کے انگوٹے کے ناخن یا تھیلی پر کا جل لگائیں اور معمول سے کہیں کہ وہ اس پر نگاہ رکھے اور حامل اول اٹھائیں مرتبہ ورد شریف پڑھے پھر اٹھائیں مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے فی الفور حضرات کا نزول ہو گا اگر نزول نہ ہو تو بار بار عزیمت ورد کر کے معمول پر دم کریں انشاء اللہ حضرات کا نزول ہو جائے گا پھر بھی اگر احصا نہ ہو تو پھر حامل کو چاہئے کہ دو عدد نقوش تحریر کرے اور اس کو لپیٹ کر ایک عدد معمول کے منز میں دائیں داڑھ کے نیچے رکھوا کر دوائے جبکہ دوسرے کو معمول کی پیشانی پر دونوں بھونوں کے درمیان کسی سرخ دھلگے سے باندھ دے اور چند مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے حیرت انگیز طور پر حضرات کا نزول فوراً ہو گا۔ پس اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو معمول کے ذریعے پوچھے انشاء اللہ آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا اور جب آپ سوالات کے جواب حاصل کر چکیں تو پھر حضرات کا شکریہ ادا کر کے ان کو اپنا اور معمول کا سلام پیش کرے اور ان کو رخصت کر دے اور کا جل کو معمول کے ہاتھ

پر سے صاف کر دے اور نقوش لے کر کسی دریا، نہر یا سمندر وغیرہ میں ڈال دے اور شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دے اگر جس دن سے حامل نے زکوٰۃ نکالنی شروع کی تھی اسی دن دو اضافی نقوش تحریر کر کے اور بعد پڑھائی ان دونوں نقوش پر دم کر دیا جائے تو یہ دونوں نقوش آپ حضرات کرتے وقت معمول کے دائیں داڑھ کے نیچے اور پیشانی پر باندھ سکتے ہیں اور یہ نقوش آپ کو ہمیشہ کام دیں گے یعنی حضرات کرنے کے بعد آپ ان کو بجا خلعت رکھ لیں اور دوبارہ جب بھی حاضر کرنا مقصود ہو تو آپ ان دونوں نقوش کو معمول پر استعمال کر سکتے ہیں گویا ساری زندگی آپ ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اس کی روحانی طاقت برقرار رہے گی۔

اس نقوش کو ساعت مرتبہ میں جبکہ قمر منزل شریف میں ہو تحریر کرنا افضل ہے۔

اقوالین	والقمر قدر منازل							اقوالین
	۱۸۰	۲۲۹	۲۲۱	۲۱۳	۲۰۵	۱۹۷	۱۸۸	
والقمر قدر منازل	۱۹۸	۱۸۹	۱۸۱	۲۲۳	۲۲۲	۲۱۴	۲۰۶	والقمر قدر منازل
	۲۱۵	۲۰۷	۱۹۹	۱۹۰	۱۸۲	۲۲۳	۲۱۶	
	۲۲۵	۲۱۷	۲۰۹	۲۰۸	۲۰۰	۱۹۱	۱۸۳	
	۱۹۲	۱۸۴	۲۲۴	۲۱۸	۲۱۰	۲۰۲	۲۰۱	
	۲۰۳	۱۹۵	۱۹۳	۱۸۵	۲۲۷	۲۱۹	۲۱۱	
	۲۲۰	۲۱۲	۲۰۴	۱۹۶	۱۸۷	۱۸۶	۲۲۸	

حاضرات منزل بطین

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا جَبْرَائِيلُ يَا جَبْرَائِيلُ يَا جَبْرَائِيلُ
يَا بَارِئُ وَيَا جِبُّ وَيُوشُ وَيُوشُ سَامِعًا مُطِيعًا يَحْيَى وَالْقَمَرُ
قَدَّرْنَا مَنَازِلَ لِبَطِينِ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل سبطین کی حضرات کے حامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ما ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل بطین میں ہوئی ہو۔ جس دن قمر منزل بطین میں داخل ہو حامل اسی دن ترک جلائی کرے اور لباس وکلاہ سرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے لیکن کھلے آسمان کے

شمارہ	والقہر قدسہ منازل ج										شمارہ
۱۸۳	۱۵۲	۱۹۲	۱۶۰	۲۰۰	۱۶۸	۲۰۸	۱۶۶	۱۳۵			
۱۶۲	۱۳۲	۱۸۲	۱۵۰	۱۹۰	۱۵۸	۱۹۸	۱۶۶	۲۱۵			
۱۶۳	۲۱۳	۲۴۲	۱۲۰	۱۸۰	۱۳۸	۱۹۶	۱۵۶	۲۰۵			
۱۵۲	۲۰۲	۱۶۲	۲۱۱	۱۶۹	۱۳۸	۱۸۶	۱۳۶	۱۹۵			
۱۶۲	۱۹۲	۱۶۱	۲۰۱	۱۶۹	۲۰۹	۱۶۶	۱۳۶	۱۶۵			
۱۶۲	۱۸۳	۱۵۱	۱۹۱	۱۵۹	۱۹۹	۱۶۶	۲۰۶	۱۶۵			
۲۱۳	۱۶۳	۱۳۱	۱۸۱	۱۳۹	۱۸۹	۱۵۶	۲۰۶	۱۶۵			
۲۰۳	۱۶۳	۲۱۲	۱۶۱	۱۳۹	۱۸۸	۱۶۶	۱۹۶	۱۵۵			
۱۹۲	۱۵۲	۲۰۲	۱۶۰	۲۱۰	۱۶۸	۱۳۶	۱۸۶	۱۶۵			
شمارہ	والقہر قدسہ منازل ج										شمارہ

حاضرات منزل وبران

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا دُرْدَانِيْلُ يَا ذِيْلُ يَا ذِيْلُ يَا ذِيْلُ
وَيُوشُ سَامِعًا مُطِيعًا يَتَقَى ذَالَ وَيَتَقَى ذَالَ وَيَتَقَى ذَالَ وَيَتَقَى ذَالَ
مَنَازِلُ دَبْرَانُ

طریقہ زکوٰۃ منزل وبران کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات
ہیں سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مال ہو یا پھر
جن کی پیدائش منزل وبران میں ہوئی ہو جس دن قمر منزل وبران میں
داخل ہو حامل اسی دن ترک جلائی کرے اور شب کے وقت غسل کر کے
نیلے رنگ کا لباس وکلاہ پہن کر کھلے آسمان کے نیچے اسی رنگ کی جلنے
خاڑ جنوب کی سمت بچھائے اور حامل اس پر بیٹھ جائے اور منہ اپنا
جنوب کی سمت رکھے اور بخور صندل سرخ کا روشن کرے۔ اب تین عدد
نقش زعفران سے تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر فیتلہ لے
باقی دو عدد نقش کو اپنے سامنے رکھے۔ فیتلہ کو ایک چراغ گلی میں
ڈال کر عطر کیوڑہ کی مدد سے روشن کرے اور فیتلہ کے دھوئیں کو اکٹھا
کرنے کے لئے لو کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ دھواں کا جل کی شکل میں
اوپر کے برتن میں جمع ہوتا رہے۔ اب حامل فیتلہ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے
اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر کاہل اور دونوں نقوش پر دم
کر دے اور کاہل کھڑپ کر اس میں قدرے عطر کیوڑہ ملا کر کسی ڈبیہ
میں حفاظت سے رکھ لے اور نقوش کو موم جامہ کر کے علیحدہ علیحدہ
کر لے اب کسی نیلے رنگ کی شربتی پر حاضرات کے موکلات کی نیاز

پانچ سو پچتر مرتبہ چرائے کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے پڑھے تعداد مکمل
ہونے پر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر کاہل اور دونوں نقوش پر
بھونک مار دیں اور کاہل میں عطر گل ملا کر کسی ڈبیہ میں بند کر کے
رکھ لیں اور دونوں نقوش کو اچھی طرح تہہ کر کے مثل تعویذ بنالیں
اور موم جامہ الگ الگ دونوں تعویذوں پر کر کے رکھ لیں۔ اب کسی
سرخ رنگ کی شربتی پر موکلات کی نیاز دیں شربتی عامل خود بھی
کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ قائم
رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ درود کر کے کاہل و نقوش
پر دم کر دیا کریں۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو کسی طفل
نا بالغ کو غسل کر کے لباس پاکیزہ پہنائے
اور حامل خود بھی لباس وکلاہ سرخ رنگ کی پہن کر جائے نماز بھی
اسی رنگ کی بچھائے اور حامل اپنا منہ شمال کی سمت رکھے اور
طفل کو اپنے منہ سے بٹھائے اور کسی سرخ رنگ کی شربتی پر موکلات
کی نیاز دے بعد طفل نا بالغ کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا تھیلی
پر کاہل لگا کر اس پر قدرے عطر گل لگائے تاکہ اس میں چمک پیدا
ہو جائے اب کاہل کی سیاہی میں بچہ نگاہ رکھے اور حامل اٹھائیس
مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی تعداد میں عزیمت پڑھ کر طفل پر
دم کرے لیکن اس سے قبل ایک تعویذ طفل کی پیشانی پر دونوں
بھونکوں کے درمیان باندھے جبکہ دوسرے کو دائیں دار طعنے کے
نیچے رکھوا کر منہ بند کروائے چنانچہ جب حامل اٹھائیس مرتبہ
درود شریف و عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے گا فی الفور حاضرات
کی مخفی مخلوق کا نزول معمول کو کاہل کی سیاہی میں نظر آئے گا۔
اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام حاضرات کو معمول کے
ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو بچے کے ذریعے معلوم کرانے
آپ کے ہر سوال کا جواب نہایت تسلی بخش دیں گے چنانچہ
جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر موکلات کو
السلام علیکم کر کر رخصت کر دیں اور کاہل کو طفل کے ہاتھ
سے صاف کر دیں اور دونوں تعویذ بھی اتار کر محفوظ کر کے رکھ
لیں کیونکہ یہ دونوں تعویذ ہمیشہ حاضرات کرتے وقت معمول کو
مندرجہ بالا طریقہ استعمال کروانے ہونگے اور ساری زندگی
ان دونوں نقوش کی روحانی قوت برقرار رہے گی۔ اگر کاہل
آپ کے پاس سے ختم ہو جائے یا نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر
آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر اس حاضرات کا عمل کر لیں۔

درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	درجہ پنجم
۳۷۵	۳۶۹	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
۳۷۶	۳۷۲	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰
۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱

حاضرات منزل ہقعہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا دُرِّيَّاتُ وَأَجِبْهُنَّ
سَامِعًا مُطِيعًا هَا يَأْتِيَنَّ وَالْقَرَقَدُزُ مَنْزِلُ هَقْعَةٍ
طریقہ زکوٰۃ بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ہا ہو یا پھر
جن کی پیدائش منزل ہقعہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل ہقعہ میں داخل ہو مال اسی دن ترک جلائی
کرے اور شب کے وقت غسل کر کے لباس و کلاہ نیلے رنگ کا پہن
کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور مال
اپنا منہ مشرق کی سمت رکھ کر بیٹھ جائے اور بخور صندل سفید کا روشن
کرے اور تین عدد نقوش سفید کا غلہ پر زعفران سے تحریر کرے اور
ایک نقش کا فیتلہ روئی میں لپیٹ کر بناوے اور اس کو چسپاں
گلی میں عطر گلاب یا عطر کیوڑہ کی مدد سے روشن کرے نقش کو سات
قمر میں تحریر کرنا افضل ہے۔ فیتلہ کی لو کا کاجل تیار کرنے کے لئے
کوئی پاک صاف برتن اور پر رکھنا چاہئے اب عامل اٹھائیس مرتبہ
درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چوبیس مرتبہ درود کرے
اور فیتلہ کی لو پر برابر نگاہ رکھے تعداد مکمل ہونے پر اٹھائیس
مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کرے اور کسی نیلے
رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی خود بھی کھائیں اور
معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ
مثل تعویذ تہہ کر لیں اور ان پر دم بھی کر دیں۔ اب کاجل کو بھی
کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر کیوڑہ یا گلاب ملا کر کسی
ڈبیہ میں رکھ کر اس پر بھی دم کر دیں اور حفاظت سے اپنے پاس
رکھ لیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے
کیلئے روزانہ عزیمت اٹھائیس مرتبہ درود کرنا لازم ہے عزیمت
ورد کرنے کے بعد روزانہ نقوش و کاجل پر دم کر دیا کریں تو تاثیر

دیں شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں جانا چاہئے
کہ نقش و فیتلہ والے تعویذ کو ساعت قمر میں لکھنا چاہئے۔ اب آپ
اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ
اٹھائیس مرتبہ درود کرنا لازم ہے اور اس کے بعد کاجل و دونوں نقوش
پر روزانہ دم کر دیا کریں۔ نقش ساعت قمر میں تحریر کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل نیلے رنگ کا لباس و کلاہ
پہن کر با وضو ہو کر قفل نابالغ کو بھی غسل کرائے اور پاکیزہ لباس
پہنائے اب جائے نماز بھی نیلے رنگ کی جنوب کی سمت بچھائے اور
اس پر جنوب ہی کی سمت منہ کر کے بیٹھ جائے اور طفل کو اپنے سامنے
بٹھائے اور ایک عدد نقش معمول کے منہ میں دائیں داڑھ کے
نیچے رکھ کر دلوئے جبکہ دوسرے نقش کو معمول کی پیشانی پر دونوں
بھنوں کے درمیان رکھ کر باندھے اب بخور صندل سرخ کا روشن
کرے اور کسی نیلے رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی خود
بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب
عامل معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یا ہتھیلی پر
کاجل کی سیاہی لگا دے اور قدرے عطر کیوڑہ لگا دے تاکہ اس
میں چمک پیدا ہو اب معمول کاجل کی سیاہی پر نگاہ رکھے اور عامل
اول اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت
پڑھے اور معمول پر دم کرے فی الفور حاضرات کا نزول ہو گا پس
عامل اس وقت اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے موکلات
کو پیش کرے پھر جو حاجت ہو یا جو بھی سوال ہو معلوم کرے آپ
کے ہر سوال کا جواب بالکل صحیح دیں گے جب آپ سوالات
کے جوابات حاصل کر چکیں تو پھر ان کا شکر یہ ادا کر کے السلام
علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور معمول سے منہ والا اور پیشانی والا
تعویذ لے لیں اور کاجل کو صاف کر دیں اور تمام سامان کو
حفاظت سے رکھ دیں۔ مندرجہ بالا دونوں تعویذ آپ بڑی
حفاظت سے رکھیں گے کیونکہ یہ حاضرات کرتے وقت ہمیشہ
معمول پر استعمال کئے جائیں گے اور اس کے روحانی اثرات
ہمیشہ قائم رہتے ہیں گویا ساری زندگی یہ آپ کے کام آئیں گے۔
اگر خدا خواستہ یہ آپ سے ضائع ہو جائے تو پھر آپ کو مطلوبہ
وقت پر تیار کرنا ہو گا۔ اور اگر کاجل ختم ہو جائے تو اسے بھی
مطلوبہ وقت پر تیار کرنا چاہئے۔

بڑھ جائے گی۔

ترکیب حضرات

جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل غسل کر کے نیلے رنگ کا لباس و کلاہ پہن کر طفل نابالغ کو بھی غسل کرائے اور پاکیزہ لباس پہنائے اور نیلے رنگ کی جائے نماز مشرق کے رخ پر بچھائے اور عامل اس پر مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھ جائے اور معمول کو اپنے سامنے بٹھائے اور دونوں نقوش لے کر ایک عدد معمول کے دائرہ کے نیچے دلوائے جبکہ دوسرے کو معمول کے پیشانی پر دونوں بھنوں کے درمیان باندھے اور کاجل کو معمول کے ہتھیلی یا دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر لگائیں اور معمول اس پر نگاہ رکھے اب بخور صندل سفید کا روشن کریں اور کسی نیلے رنگ کی شربنی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شربنی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو بھی اٹھائیس مرتبہ پڑھ کر معمول پر دم کر دے فی الفور حاضر کا نزدل ہو گا پس اس وقت معمول کے ذریعے ان کو اپنا اور معمول کا سلام پیش کرے اور جو بھی سوال ہو معمول کے ذریعے پوچھے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ اپنے سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کریں اور کاجل کو معمول کے ہاتھ سے صاف کر دے اور دونوں نقوش بھی لے کر اپنے پاس رکھ لے۔ اگر نقوش آپ کے پاس سے ضائع ہو جائیں اور کاجل ختم ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر لیں۔ جاننا چاہئے کہ دائرہ کے نیچے والا نقش اور پیشانی والا نقش ہمیشہ آپ کے کام آئے گا۔ آپ اس کو بار بار استعمال کر سکتے ہیں اور اس کی روحانی طاقت ہمیشہ برقرار رہے گی۔

موریاٹیل	والقہر قدسہ منازل	موریاٹیل
۳۴۵	۳۵۲	۳۴۷
۳۵۰	۳۴۸	۳۴۶
۳۴۹	۳۴۲	۳۵۱
۳۴۸	۳۴۲	۳۵۱

حاضرات منزل ہنوع

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا ذَا بَيْتِ الْاَيْلِ فَاجِبْ

يَا ذَا بَيْتِ الْاَيْلِ فَاجِبْ يَا ذَا بَيْتِ الْاَيْلِ فَاجِبْ يَا ذَا بَيْتِ الْاَيْلِ فَاجِبْ

طریقہ زکوٰۃ

منزل ہنوع کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف واؤ ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل ہنوع میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل ہنوع میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلائی کرے اور غسل کر کے شب کے وقت زردی مائل سرخ لباس و کلاہ پہن کر کھلے آسمان کے نیچے اسی رنگ کی جائے نماز مغرب کی سمت بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور کا نور کا روشن کرے اور تین عدد نقوش کا غلہ پر زعفران سے ساعت زہرہ میں تحریر کرے ایک نقش کا قتلہ بنا دے اور اس پر روئی لپیٹ کر ایک مٹی کے چراغ میں عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ قتلہ کے دھوئیں کا کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہو تا رہے۔ باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو ایک ہزار چوبیس مرتبہ درود پھر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے۔ اور دونوں نقوش پر دم کر دے پھر کسی زردی مائل سرخ شربنی پر موکلات کی نیاز دیں شربنی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب کاجل والے برتن سے تمام کاجل اتار لیں اور اس میں قدرے عطر سہاگ ملا کر چھونک مار دیں اور کسی ڈبیہ میں بند کر کے محفوظ رکھیں اب آپ اس حضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ درود کرنا لازم ہے دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ تہہ کر کے مثل تعویذ بنا کر ان کو موم جامہ کر لینا چاہئے تاکہ محفوظ رہ سکیں۔ روزانہ عزیمت ورد کرنے کے بعد کاجل و نقوش پر دم کر دیں تو تاثیر بڑھتی رہے گی۔

ترکیب حضرات

جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سرخ پہنے اور جائے نماز بھی اس رنگ کی مغرب کی سمت بچھائے اور خود بھی مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور کا نور کا روشن کرے اور طفل نابالغ پاک و طاہر کو اپنے سامنے بٹھائے اور کسی زردی مائل سرخ شربنی پر موکلات کی نیاز دے اور شربنی خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب عامل طفل نابالغ کے دائیں دائرہ کے نیچے ایک تعویذ رکھوائے جبکہ دوسرے کو اس کے پیشانی پر دونوں بھنوں کے درمیان باندھے اب دائیں ہاتھ کے

انگوٹھے کے ناخن پر یا ہتھیلی کے درمیان کاجل لگائے اور طفل کو ہڈیاں کرے کہ کاجل کی سیاہی پر نگاہ رکھے اور عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے۔ عارضات کا نزول ہو گا پس اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل صحیح ملے گا بعد ازاں ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کرے۔ اور کاجل کو معمول کے ہاتھ پر سے صاف کر دے اور دونوں نقوش بھی نکال کر اپنے پاس رکھ لے۔ اگر کاجل آپ کے پاس سے ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر یہ دونوں چیزیں تیار کر لیں۔ جہاں تک دونوں نقوش کا تعلق ہے تو واضح ہو کہ جب بھی آپ کو عارضات کرنا ہوں ان سے کام لے سکتے ہیں یعنی دوبارہ نقوش تحریر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ساری عمر ان سے کام لیا جاسکتا ہے اور انکی روحانی قوت برقرار رہے گی۔

رقعتیں	والفوق قدس منازل				
	۱	۲	۳	۴	۵
۱	۲۰۹	۲۱۵	۲۲۱	۲۲۷	۲۰۲
	۲۲۲	۲۲۳	۲۰۳	۲۱۰	۲۱۶
	۲۰۷	۲۱۱	۲۱۷	۲۱۸	۲۲۴
	۲۱۳	۲۱۹	۲۲۵	۲۰۵	۲۱۲
	۲۲۶	۲۰۶	۲۰۸	۲۱۴	۲۲۰
۲	۲۰۹ ۲۱۵ ۲۲۱ ۲۲۷ ۲۰۲				

حاضرات منزل ذراعہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا شَرِيفًا شَيْلُ يَا زَائِلًا وَاجِبًا
كَأَيُّوشَ زَيْلُوشَ سَامِعًا مَطِيعًا بَعِيًّا زَايَا زَاوِيًّا بَعِيًّا وَالْقَمَرُ
قَدْ زَلَّ مِنْ زَاوِيٍّ ذَرَا عَمَامَ

طریقہ زکوٰۃ منزل ذراعہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اہم کا حرف اول زا ہو یا پھر جنہ کی پیدائش منزل ذراعہ میں ہوئی ہو۔

جس دن منزل ذراعہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہنے اور کھلے آسمان کے نیچے اسی رنگ کی جائے نماز بچھائے اور اس پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور شہد کا روشن کرے اور تین عدد نقوش کا غدیہ زعفران

کی سیاہی سے تحریر کرے اور ایک نقش کا قیلہ روٹی میں لپیٹ کر تیار کرے باقی دو نقوش کو اپنے سلتے رکھے ساعت مشتری میں ان تینوں نقوش کو تحریر کرنا چاہئے اور شب کے وقت قیلہ کو ایک چراغ گلی میں رکھ کر عطر گلاب کی مدد سے روشن کرے اور اوپر کوئی برتن رکھ کر کاجل حاصل کرے اور باقی دو نقوش کو اپنے سلتے رکھے اور غسل کا بخور بار بار روشن کرتا رہے اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار آٹھ سو چالیس مرتبہ ورد کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے دوران پڑھائی چراغ کی لو پر برابر نگاہ رکھے اور پڑھائی کھلے آسمان کے نیچے کرنا لازم ہے عزیمت کی تعداد مکمل ہونے پر دونوں نقوش پر دم کر دینا چاہئے پھر کسی زردی مائل سفید شربنی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے۔ شربنی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب عامل اوپر کا برتن اتار لے جس میں کاجل جمع ہو رہا تھا اور اس میں سے تمام کاجل کھریج کر کھل لے اور اس میں قدسے چراغ کا عطر گلاب ملا کر رکھ لے پھر اس پر بھی دم کر لے اور دونوں نقوش کو تہہ کر کے علیحدہ علیحدہ قتل تعویذ بنالے اور بحفاظت اپنے پاس رکھے لیکن ان پر موم جامہ کر لے اب آپ اس حضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے پھر کاجل و نقوش پر دم کر دیا کرے اس سے کاجل و نقوش کی روحانی قوت بڑھتی رہے گی۔

ترکیب حاضرات

اگر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہنے چاہئے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور شمال کی سمت منہ کر کے اس پر بیٹھے اور ایک طفل نابالغ پاک و طاہر کو اپنے سلتے بٹھا دے اور اس کی پیشانی پر دونوں بھنڈوں کے درمیان ایک نقش باندھے جبکہ دوسرے کو دائیں دائرہ کے نیچے منہ میں رکھوائے اب کسی زردی مائل سفید شربنی پر موکلات کی نیاز دے کہ طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا ہتھیلی پر کاجل لگا کر معمول اس پر نگاہ رکھے اب عامل بخور غسل کا روشن کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے فی الفور حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہو گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے موکلات کو پیش کرے اور جو بھی سوال ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا بعد ازاں آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کریں پھر دونوں نقوش طفل سے لیکر رکھ لیں اور کاجل کی سیاہی بھی صاف کر دیں۔ شربنی خود بھی کھائیں

حاضرات کرنا مقصود استعمال کر سکتے ہیں نیز اس کی روحانی قوت ہمیشہ برقرار رہے گی اگر بالفرض آپ کے پاس سے نقوش ضائع ہو جائے یا کاجل ختم ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر تیار کر سکتے ہیں۔

منفی	۱	والقمر قد خد منازل ح				۲	مثبت
والقمر قد خد منازل ح	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۲	والقمر قد خد منازل ح
	۴۰۳	۴۰۸	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۳		
	۴۰۵	۴۰۲	۴۹۹	۴۰۱	۴۰۴		
	۴۰۰	۴۱۲	۴۰۴	۴۰۱	۴۰۱		
مثبت	۲	والقمر قد خد منازل ح				۳	منفی

حاضرات منزل طرف

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا إِبْرَاهِيمُ يَا هَارُونَ يَا
طَائِفُ وَأَجِبْ يَوْشَ طَبُوشَ سَامِعًا مَطْبُوعًا بِحَقِّ طَا يَا
طَا فَبِحَقِّ وَالْفَرَقْدَرُ مَنَازِلُ طَرْفُ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل طرف کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ط ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل طرف میں ہوئی ہو۔

جن دن قمر منزل طرف میں داخل ہو حامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کر کے لباس دکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کی سمت بچھائے اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھ جائے اور بخور مشک کا روشن کرے اور ساعت زہرہ میں تینے عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک نقوش پر روئی لپیٹ کر اس کا فیتلہ بناوے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اپنے سامنے رکھے اور کھلا آسمان کے نیچے بیٹھے اور فیتلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور فیتلہ کے نو بر برابر نگاہ رکھے اب اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو ایک ہزار ایک سوا اٹھاون مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور فیتلہ کے دھوئیں کا کاجل حاصل کرنے کیلئے فیتلہ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھے یہ کام عزیمت ورد کرنے سے پہلے کرنا چاہیے اور تعداد مکمل ہونے پر دونوں نقوش پر دم کر دینا چاہیے بعد اٹھائیس سفید شریں پر موکلات کی نیاز دینا

چلیے۔ شریعی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ کاجل کھرچ کر اس میں چراغ کا عطر سہاگ ملائیں اور کسی ڈبیہ میں رکھیں اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ تہہ کے موم جامہ کر کے بحفاظت محفوظ رکھیں۔ اب آپ اس حاضرات کے حامل میں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کر کے دونوں نقوش و کاجل پر دم کر دیا کریں اس سے کاجل و نقوش کی روحانی قوت روزانہ بڑھتی رہے گی۔

شریک حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس دکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز

بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھ اور بخور مشک کا روشن کرے اور طفل نابالغ پاک و طاہر کو اپنے سامنے بٹھاوے اب کسی سفید رنگ کی شریں پر موکلات کی نیاز دے شریعی خود بھی کھائے اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے اور طفل کی دائیں دائرہ کے نیچے ایک نقوش دلوائے جبکہ دوسرے کو اسکی دونوں بھٹیوں کے درمیان پیشانی پر باندھے اب آپ طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگائیں اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں اور معمول کاجل کے سیاہی میں برابر نگاہ رکھے یکایک حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہو گا پس حامل اس وقت موکلات کو اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو ان سے عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل درست ملے گا چنانچہ جب آپ سوال کا جواب حاصل کر لیں تو پھر موکلات کو اسلام علیکم کر کے رخصت کر دیں اور معمول سے دونوں نقوش بے لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں مگر آپ کے پاس سے نقوش ضائع ہو جائیں اور کاجل ختم ہو جائے تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر یہ دونوں چیزیں تیار کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں نقوش آپ کو حاضرات کرتے وقت ہمیشہ استعمال کرنا ہونگے یعنی ان کو آپ بار بار حاضرات کرتے وقت استعمال کر سکتے ہیں اور ان کی روحانی قوت برقرار رہے گی۔

اسامیل	والقو قدره منازل					ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
--------	------------------	--	--	--	--	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

حاضرات منزل جبہ

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا سِرْ كَيْتَا ثَيْلُ يَا يَا ثَيْلُ
وَأَجِبْ شَهْبُوشُ يَنْبُوشُ سَامِعًا مُطِيعًا بِحَقِّ يَا يَا
وَبِحَقِّ وَالْعَمْرُ قَدْ رَزَّ مَنَازِلَ جِبْتِه -

طریقہ زکوٰۃ منزل جبہ کی حضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اولیٰ ہو یا پھیر جن کی پیدائش منزل جبہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل جبہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کر کے لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچھا کر خود اس پر مغرب کے سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور گل سرخ کا روشن کر کے ساعت زحل میں تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک نقوش پر روئی لپیٹ کر اس کا فتیلہ بناوے اور فتیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر شب کے وقت عطر گل کی مدد سے روشن کرے اور دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر چراغ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے عزیمت کو ایک ہزار دو سو چوبیس مرتبہ ورد کرے اور فتیلہ کا دھواں حاصل کرنے کیلئے اور کوئی برتن رکھے تاکہ کا جل اس میں جمع ہوتا ہے چنانچہ عزیمت کی تعداد مکمل ہونے پر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ کا جل کو کھرچ کر نکال لیں اور اس میں چراغ کا عطر گل ملا کر دم کر دیں اور کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو موم جامہ کر کے علیحدہ علیحدہ رکھیں اب آپ اس حضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کر کے دونوں نقوش کا جل پر دم کر دیا کریں تاکہ ان کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ سفید رنگ

کا پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور گل سرخ کا روشن کرے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھاوے پھر کسی سفید رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ طفل نابالغ کی دائیں

دائیں ہاتھ کے نیچے ایک عدد نقوش رکھوا کر دلوئے جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں ہتھنوں کے درمیان کسی سفید دھاگے سے باندھ کر آپ اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا پتھیلی پر کا جل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کا جل کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں فی الفور حضرات کا نزول کا جل کی سیاہی میں ہو گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب نہایت صحیح دیں گے جس میں غلطی کا امکان نہ ہو گا۔ جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر آپ ان کو السلام علیکم کر کے شکر کر کے ساتھ رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے کر اپنے پاس بحفاظت رکھیں اور کا جل کو ہاتھ پر سے کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔ اگر بالفرض آپ کے پاس سے نقوش ضائع ہو جائیں اور کا جل بھی ختم ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر دونوں چیزیں تیار کر لیں۔ جب تک آپ کے پاس دونوں نقوش رہیں گے آپ انہیں ہمیشہ حضرات کرتے وقت استعمال کر سکتے ہیں اسکی روحانی قوت برقرار رہے گی۔

والعمر قد رزنا منازل										جیب
۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	
۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	والعمر قد رزنا منازل
۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	
۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	والعمر قد رزنا منازل
۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	
۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	والعمر قد رزنا منازل
۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	
۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	والعمر قد رزنا منازل
۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	
۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	والعمر قد رزنا منازل
۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	
۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	والعمر قد رزنا منازل
۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	
۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	والعمر قد رزنا منازل
۳	۲	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	

حاضرات منزل زہرہ

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا خَزْوَازِئِلُ يَا كَاثِلُ وَأَجِبْ
قَدْ يُوشُ كَيْوُوشُ سَامِعًا مُطِيعًا بِحَقِّ كَاثُ وَبِحَقِّ وَالْعَمْرُ
قَدْ رَزَّ مَنَازِلَ زَهْرَةَ -

طریقہ زکوٰۃ منزل زہرہ کی حضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول کاف ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل زہرہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل زہرہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلائی کرے اور غسل کر کے لباس دکلاہ زرد و سرخ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے شمال کے رخ پر بھجوا کر اس پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور گل جنبی سفید کا ساعت زہرہ میں روشن کر کے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک عدد نقش کافیتہ روئی لپیٹ کر تیار کرے اور اس کو چراغ گلی میں رکھ کر عطسہ سہاگ کی مدد سے شب کے وقت روشن کرے باقی دونوں نقوش کو اپنے سانس سے رکھ کر چراغ کی لو پر نگاہ رکھے اور لو کے اوپر کوئی برتن نہ رکھے تاکہ فیتلہ کے دھوئیں کا کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب آپ چراغ کی لو پر نگاہ رکھے اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار اکیاسی مرتبہ درود کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اب دونوں نقوش پر دم کر دے بعد کسی زرد و سرخ شرنی پر موکلات کی نیاز دے شرنی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطسہ سہاگ چراغ سے نکال کر ملا کر بحفاظت کسی ڈبیر میں محفوظ رکھیں لیکن اس پر پہلے دم کر دیں۔ اور دونوں نقوش کو علیحدہ تہہ کر کے موم جامہ کر کے محفوظ رکھیں اب آپ اس حضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ درود کر کے نقوش و کاجل پر دم کر دیا کریں جس سے نقوش و کاجل کی روحانی قوت رفتہ رفتہ بڑھتی رہے گی۔

مرکب حضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل غسل کر کے لباس دکلاہ زرد و سرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بھجائے اور خود اس پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھ جائے اور بخور گل جنبی سفید کا روشن کرے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سانس سے بھٹائے اور کسی زرد و سرخ شرنی پر موکلات کی نیاز دے اس کو عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ طفل کی دائیں دائرہ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دوا میں جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں بھونوں کے درمیان باندھیں اور کاجل کی سیاہی کو اس طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا تھیلی پر لگا دیں اور

طفل کو ہدایت کریں کہ وہ اس سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی تعداد میں عزیمت درود کر کے معمول پر دم کریں بحکم خدا اسی وقت حضرات کا نزول کاجل کے سیاہی میں ہو گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو اس کا جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل درست ملے گا بعدہ ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کر کرخصت کریں اور دونوں نقوش لے کر بحفاظت اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔ اگر آپ کے پاس سے یہ دونوں نقوش و کاجل ختم ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر ان دونوں چیزوں کا زہر نو تیار کر کے رکھ لیں۔

روز و تاریخ	والفقر قدیرۃ منازل				
	۲۰۴	۲۲۹	۲۲۲	۲۱۶	۲۱۰
۱	۲۱۷	۲۱۱	۲۰۵	۲۲۵	۲۲۳
۲	۲۲۶	۲۱۹	۲۱۸	۲۱۲	۲۰۶
۳	۲۱۳	۲۰۷	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۴
۴	۲۲۱	۲۱۵	۲۰۹	۲۰۸	۲۲۸

حاضرات منزل صرفہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا حَاطَا تَيْلُ يَا لَائِيْلُ وَاجِبٌ عِذْيُوشُ يُوْشُ سَامِعًا مَطِيْعًا يَحْيَى لَا مَ يَأْلَامُ وَيَحْيَى وَالْفَقْرُ قَدِيرٌ مَسَائِرُ صَرْفَةٍ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل صرفہ کی حضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول لام (ل) ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل صرفہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل صرفہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلائی کرے اور غسل کر کے لباس دکلاہ زرد و سرخ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بھجائے اور بخور پوست سیب خشک کا روشن کرے اور خود جائے نماز پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اب تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زحل میں تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر فیتلہ تیار کر کے باقی دو

لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان دونوں چیزوں کو از سر نہ تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں نقوش و کاجل آپ کو ہمیشہ کام دیتے رہیں گے۔

طالعہ قدس منازل										طالعہ قدس منازل
۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	
۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	طالعہ قدس منازل
۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	
۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	طالعہ قدس منازل
۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	
۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	طالعہ قدس منازل
۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	
۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	طالعہ قدس منازل
۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	
۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	طالعہ قدس منازل
۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	
۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۰	۰	۰	طالعہ قدس منازل
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	

حاضرات منزل عوا

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا رَوَّابِيلُ يَا مَائِيلُ وَأَجِبْ مُجِيبُشْ مُيُوشْ سَابِعًا مُطِيعًا بِحَقِّ مَنِيْمًا بِحَقِّ مَنِيْمًا وَبِحَقِّ طَائِفَتِهِ قَدْ نَزَلَتْ مَنَازِلُ عَوَا۔

طریقہ زکوٰۃ | منزل عوا کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول میم ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل عوا میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل عوا میں داخل ہو حامل اس دن ترک جلالی کرے اور غسل کر کے لباس و کلاہ سیاہ و سبز پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے مشرق کے رخ پر بچائے اب اس پر خود مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور بھی مشک کا روشن کر کے تین عدد نقوش زعفران سے تحریر کر کے ایک عدد نقوش کا فتیلہ بناوے لیکن یہ کام ساعت زہرہ میں کرے فتیلہ پر روئی لپیٹنا ضروری ہے اور شب کے وقت جائے نماز پر بیٹھ کر کھلے آسمان کے نیچے فتیلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر

عدد نقوش کو اپنے سامنے جائے نماز پر کھلے آسمان کے نیچے رکھ کر شب کے وقت فتیلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر گلی کی مدد سے روشن کرے اور بخور پوست سیب کا روشن کرے تا رہے اب حامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے ایک عدد برتن مثل پلیٹ فتیلہ کے اوپر رکھے تا کہ فتیلہ کے دھوئیں کا کاجل اوپر برتن میں جمع ہوتا رہے اب آپ فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت ایک ہزار دوسو اٹھائیس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی زرد سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی حامل خود بھی کھا سکتا ہے اور مصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر گل ملا کر بحفاظت کسی ڈبیہ میں رکھ لیں۔ اب آپ اس حضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ درود کرنا لازم ہے اور ورد کرنے کے بعد روزانہ کاجل و نقوش پر دم کر دیا کریں جس سے نقوش و کاجل کی روحانی قوت رفتہ رفتہ بڑھتی رہے گی۔ دونوں نقوش کو موم جامہ کر کے علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہئے جو بوقت حاضر کام آئیں گے۔

ترکیب حاضرات | جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زرد و سرخ

پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور پوست سیب خشک کا روشن کر کے کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بچھائے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی خود بھی کھا سکتے ہیں اور مصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ معمول کے دائرے سے دائرہ کے نیچے ایک عدد نقوش رکھوا کر دوائیں جبکہ دوسرے کو معمول کی پیشانی پر دونوں بھنوں کے درمیان کسی زرد سرخ ڈوری سے باندھ کر اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک کاجل کی سیاہی میں حضرات کا نزول ہو گا پس حامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے پھر جو بھی سوال ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا بعدہ موکلات کا شکریہ ادا کر کے ان کو السلام علیکم کر کے شکریہ کے ساتھ رخصت کریں اور دونوں تعویذ

نمبر	دائرہ قدردانہ منازل							نمبر
	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۹	۱۵۷	۱۶۵	۱۱۶	
دائرہ قدردانہ منازل	۱۲۲	۱۵۰	۱۵۸	۱۵۹	۱۱۷	۱۲۵	۱۳۲	دائرہ قدردانہ منازل
	۱۵۲	۱۶۰	۱۱۸	۱۲۶	۱۳۵	۱۲۳	۱۵۱	
	۱۱۹	۱۲۷	۱۳۶	۱۳۴	۱۲۵	۱۵۳	۱۶۱	
	۱۳۷	۱۳۸	۱۲۶	۱۵۴	۱۶۲	۱۲۰	۱۲۸	
	۱۳۷	۱۵۵	۱۶۳	۱۲۱	۱۲۹	۱۳۱	۱۳۹	
	۱۶۳	۱۲۲	۱۲۳	۱۳۲	۱۴۰	۱۳۸	۱۵۶	
	۱۶۳ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۳۲ ۱۴۰ ۱۳۸ ۱۵۶							

حاضرات منزل غفرہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَكْبَلُ يَا سَائِلُ خَاصُّ
يَغْيُوْشُ مَيُّوْشُ سَامِعًا مُّطْمَئِنَّا بِحَقِّ بَيْنَ يَاسِيْنَ وَحَقِّ وَاقِعِ وَالْغَمْرِ
قَدَدْنَاهُ مَنَازِلَ غَفْرَةٍ -

طریقہ زکوٰۃ منزل غفرہ کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول سین ہو یا پھر کی پیدائش منزل غفرہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل غفرہ میں داخل ہو حامل اس دن ترک جلالی کرے اور غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جلسے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور خود اسی پر بیٹھ کر بخور عود و گل سرخ کا روشن کرے اور تین عدد نقوش عفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک نقوش کو ساعت زحل میں تحریر کرنا لازم ہے اب آپ شب کے وقت اسی جلسے نماز پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھیں اور بخور عود و گل سرخ کا روشن کرے اور دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھیں جبکہ فقیہ کو چراغ گلی میں رکھ کر عطر گل کی مدد سے روشن کرنا چاہئے اور فقیہ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھنا چاہئے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب حامل فقیہ کی لور پر نگاہ رکھ کر اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو دو ہزار ایک سو انچاس مرتبہ درود کر کے اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کر دیں پھر کسی زردی مائل سفید شربتی پر موکلات کی نیاز دیں شربتی حامل خود بھی کھا سکتا ہے اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے

سیاہ و سبز شربتی پر موکلات کی نیاز دے کر شربتی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال کر اس میں قدرے چراغ کا عطر و روغن شامل کر کے اچھی طرح ملا کر رکھ لیں اور پھر اس پر دم کر کے کسی ڈبہ میں محفوظ رکھیں۔ دوران پڑھائی بخور پوست سنبل کا لازمی وقفے وقفے سے روشن کرنا ہو گا اب آپ اس حضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیں مرتبہ درود کر کے کاجل و نقوش پر دم کرنا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کر کے رکھنا چاہئے جو کہ بوقت حاضرات کام آئے گا۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ سیاہ و سبز پہن کر جلسے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور پوست سنبل کا روشن کر کے کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر کسی سیاہ و سبز شربتی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شربتی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقوش رکھو اور دوا میں جبکہ دوسرے کو معمول کی شیشائی پر دونوں بھنوں کے درمیان سیاہ و سبز ڈوری سے باندھ لیں اب آپ معمول کی دائیں ہاتھ کی پتیلی یا انگوٹھے کے ناخن پر کاجل کی سیاہی لگا کر طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی پر برابر نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیں مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک کاجل کی سیاہی یہ حضرات کا نزول ہو گا پس اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال پوچھو اس کا جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ بعدہ آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کر دیں۔ اگر خدا نخواستہ آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور نقوش خالی ہو جائیں تو پھر آپ دوبارہ تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے انے دونوں چیزوں کو تیار کر سکتے ہیں ورنہ جب تک آپ کے پاس نقوش و کاجل موجود ہو گا آپ ان سے ہمیشہ کام لے سکتے ہیں یعنی نقوش و کاجل آپ کو دوبارہ بنانے کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔

حاضرات منزل زبان

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا لَوَمَائِلُ يَا عَائِلُ وَأَجِبْ
فَتَبُوءُ عِيُوشَ سَامِعًا مَطْلِعًا يَتَقَى عَيْنَ يَامِينٍ وَيَتَقَى وَاعْتَرِ
قَدْ زَنِمْنَا مَنَازِلَ زَبَانَا -

طریقہ زکوٰۃ منزل زبان کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات
ہیں جن کے اسم کا حرف اول میں (ذ) ہو یا بھر جن کی پیدائش منزل زبان میں ہوئی ہو۔

جس دن منزل زبان میں داخل ہو حامل اس دن ترک جلالی
کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جلے نماز بھی اسی رنگ
کی جنوب کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچائے اور خود اس پر جو
کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور دکنی مرغ کاروشن کر کے تین عدد
نقوش زعفران سے کاغذ تحریر کرے اور ایک عدد نقوش کا سفید
روئی میں لپیٹ کر بناوے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت کھلے
آسمان کے نیچے بیٹھ کر بخور دکنی مرغ کاروشن کر کے ان دونوں نقوش
کو جلے نماز پر اپنے سلسلے رکھے اور فقید کو چراغ لگی میں رکھ کر مغل
کیوڑہ و گلاب کی مدد سے روشن کرے نقوش کو ساعت قمر میں تحریر
کرنا چاہئے۔ اور جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھ کر فقید کی لڑکے اور بکری
برتن رکھے تاکہ اس برتن میں کاجل جمع ہوتا ہے اب آپ فقید کے
لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو
پچیس مرتبہ ورد کر کے اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام
کریں اور دونوں نقوش پر دم کر دیں بعدہ کسی زردی مائل سفید
شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی حامل خود بھی کھا سکتے
اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ اور والدے برتن
سے کاجل کھرج کر نکال لیں اور اس میں قدرے غلہ کیوڑہ و گلاب
ملا کر اس پر بھی دم کر دیں اور اس ڈبیہ میں بحفاظت محفوظ رکھیں
اور دونوں نقوش کو موم جامہ کر کے علیحدہ علیحدہ رکھیں اب آپ
اس حاضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو
روزانہ اٹھائیں مرتبہ ورد کر کے نقوش و کاجل پر دم کر دینا چاہئے
تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل غسل
کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر
جلے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کی سمت بچائے اور خود اس پر
جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سلسلے

اب آپ اور والدے برتن سے کاجل کھرج کر نکال لیں اور اس میں قدرے
غلہ کیوڑہ و گلاب ملا کر رکھ لیں۔ اور اس پر بھی دم کر دیں اور کسی ڈبیہ
میں بحفاظت محفوظ رکھیں۔ اب آپ اس حاضرات کے حامل ہیں لیکن
زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیں مرتبہ ورد کرنا لازم
ہے اور روزانہ ورد کرنے کے بعد دونوں نقوش و کاجل پر دم کر دینا
چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے
پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن
کر جلے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بچائے اور بخور و گل بھٹ
کاروشن کرے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سلسلے بچائے اور خود شمال کی
سمت منہ کر کے بیٹھے اب کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز
دیں۔ شرینی حامل خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا
ہے اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقوش رکھ کر دلوائیں
جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوں کے درمیان باندھیں
اور اسکے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا بھیلی پر کاجل لگی سیاہی
لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ
اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیں مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر
دم کریں یکایک حاضرات کا نزول ہو گا پس اس وقت اپنا اور معمول
کا سلام معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کریں اور جس سوال کا جواب
معلوم کرنا ہو عرض کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل ملے گا۔ بعدہ
آپ ان کو السلام علیکم کہ کر شکرینے کے ساتھ رخصت کریں اور دونوں
نقوش کو معمول سے لے لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کر دیں۔
جب تک آپ کے پاس کاجل و نقوش موجود رہے گا آپ ان کے ذریعے جب
چاہیں حاضرات کر سکتے ہیں اگر بالفرض آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور
نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے
ہوئے دوبارہ تیار کر سکتے ہیں۔

واحد قدرتہ منازل											
فقر	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۳۱	۲۱۰	۲۰۹	۲۰۸	۲۰۷	۲۰۶	۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰
۳۰	۲۰۹	۲۰۸	۲۰۷	۲۰۶	۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹
۲۹	۲۰۸	۲۰۷	۲۰۶	۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸
۲۸	۲۰۷	۲۰۶	۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷
۲۷	۲۰۶	۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶
۲۶	۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵
۲۵	۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴
۲۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳
۲۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲
۲۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱
۲۱	۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰
۲۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹
۱۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸
۱۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷
۱۷	۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶
۱۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵
۱۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴
۱۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳
۱۳	۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲
۱۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱
۱۱	۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰
۱۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹
۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸
۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷
۷	۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶
۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵
۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵	۱۷۴
۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵	۱۷۴	۱۷۳
۳	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵	۱۷۴	۱۷۳	۱۷۲
۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵	۱۷۴	۱۷۳	۱۷۲	۱۷۱
۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵	۱۷۴	۱۷۳	۱۷۲	۱۷۱	۱۷۰

جھا کر کسی زردی مائل سفید شرنی پر موکلات کی نیاز دے اور بخور دھنی
ربح کا دے شرنی غافل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقیم
کر سکتا ہے اب آپ دونوں نقوش کو لے کر ایک عدد نقش طفل کے
دائیں دائرہ کے نیچے رکھ کر دہوائیں جبکہ دوسرے کو طفل کی پیشانی
پر دونوں بھینوؤں کے درمیان کسی زردی مائل سفید ڈوری سے
باندھ لیں اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف اور اٹھائیس مرتبہ
عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں لیکن پہلے طفل کے دائیں ہاتھ کے
انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت
کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے چنانچہ جس وقت آپ عزیمت
پڑھ کر طفل پر دم کریں یکایک حضرات کا نزول ہو گا پس اس وقت
غافل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کرے
اور جو بھی سوال ہو ان سے عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل
اور حتمی ملے گا جس میں شک کی گنجائش قطعی نہ ہوگی۔ بعدہ آپ
موکلات کا شکریہ ادا کر کے ان کو السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور
دونوں نقوش معمول سے لے کر رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے
صاف کر دیں اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور نقوش
ضائع ہو جائیں تو پھر آپ تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ
دونوں چیزیں تیار کر سکتے ہیں ورنہ دوبارہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

نمبر	والہو قدرۃ منازل			نمبر
	۳۰۹	۳۰۷	۳۱۲	
	۳۱۱	۳۰۸	۳۰۶	
	۳۰۵	۳۱۳	۳۰۴	
۱	۳۰۹	۳۰۷	۳۱۲	۱
۲	۳۱۱	۳۰۸	۳۰۶	۲
۳	۳۰۵	۳۱۳	۳۰۴	۳

حاضرات منزل اکیل

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا سِرِّجَا كَيْلِي يَا قَائِلِي
وَأَجِبْ بَعْضُ بَعْضٍ فَيُوشُّ سَامِعًا مَطِينًا بِحَقِّ قَائِلَا وَفَوَاحِي
وَالْقَوْدَرَةُ مَنَازِلُ الْكَلِيلِ۔

منزل اکیل کی حضرات کے حامل صرف وہ حضرات
طرز زکوۃ بن سکتے ہیں جن کی اسم کا حرف اول فارسی یا پھر
جن کی پیدائش منزل اکیل میں ہوئی ہو۔
جس دن قمر منزل اکیل میں داخل ہو حامل اس دن ترک جلالی کرے

غسل کرے اور لباس و کلاہ سفید زردی مائل پہن کر جلے نماز بھی اسی
رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ
کر کے بیٹھے اور بخور مغز جوز کا روشن کر کے تین عدد نقوش ساعت
زہرہ میں کاغذ پر زعفران سے تحریر کرے اور ایک عدد نقش کافیلہ
روئی لپیٹ کر تیار کرے اور شب کے وقت اسی جگہ مشرق کی سمت
کر کے بیٹھے اور بخور مغز جوز کا روشن کر کے ایک عدد چراغ گلی میں
قندیلہ کو رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور چراغ کی لوکے
اوپر برتن رکھے تاکہ دھواں کاجل کی شکل میں اوپر برتن میں جمع
ہو تاکہ وہ اور باقی دو عدد نقوش کو اپنے سلسلے جلے نماز پر
لکھے۔ اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو
نوسو پچیس مرتبہ درود کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر
عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کر دیں دوران پڑھائی
چراغ کی لو پر غافل کی نگاہ برابر ہونی چاہئے۔ اب آپ کسی زردی
مائل سفید شرنی پر موکلات کی نیاز دیں شرنی آپ خود بھی کھا
سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ اوپر
دائیں برتن سے کاجل کھرچ کر نکال کر اس میں قدرے چراغ کا عطر
سہاگ ملا کر کسی ڈبہ میں بحفاظت محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش
کو علیحدہ علیحدہ لپیٹ کر حوم جامہ کر کے رکھ لیں اب آپ اس
حضرات کے حامل ہیں لیکن زکوۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ عزیمت
کو اٹھائیس مرتبہ درود کر کے کاجل و نقوش پر دم کر دینا چاہئے تاکہ
ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب
سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل

سفید پہن کر جلے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کے رخ پر بچھائے
اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور مغز جوز کا
روشن کر کے کسی طفل نابالغ کو اپنے سلسلے بچھائے اور کسی زردی
مائل سفید شرنی پر موکلات کی نیاز دیں شرنی غافل خود بھی کھا
سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقیم کر سکتا ہے اب آپ طفل کی
دائیں دائرہ کے نیچے ایک عدد نقش رکھ کر دہوائیں جبکہ دوسرے
کو اسکی پیشانی پر دونوں بھینوؤں کے درمیان رکھ کر کسی زردی
مائل سفید ڈوری سے باندھیں اب آپ معمول کے دائیں ہاتھ کے
انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا دیں اور معمول کو
ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے۔ اب غافل اٹھائیس
مرتبہ درود شریف اور اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم

چراغ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھیں تاکہ دھواں کا جل کی شکل میں اوپر برتن میں جمع ہوتا ہے اب آپ فیتلہ کی اوپر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو چھانوے مرتبہ درود کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کر دیں اب آپ کسی سفید رنگ کی شرابی پر موکلات کی نیاز دیں شرابی آپ خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل نکال کر اس میں قدرے عطر مجموعہ پر کا ملا کر دم کریں اور کسی ڈبیہ میں بحفاظت محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو علیحدہ کر کے موم کر کے اپنے پاس رکھیں اب آپ اس حضرات کے مال میں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ درود کرنا لازم ہے اور روزانہ درود کرنے کے بعد کاجل و نقوش پر دم کر دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کے روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حضرات جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ سفید رنگ

کا پہن کر جلے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور بیاسہ کا روشن کر کے کسی سفید شرابی پر موکلات کی نیاز دیں شرابی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دہوائیں جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں جھونوؤں کے درمیان کسی سفید ڈوری سے باندھیں۔

اب آپ طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی پر نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو اٹھائیس مرتبہ پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک حضرات کا نزول ہو گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال کا جواب دریافت کرنا ہو معلوم کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے ان کو السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو لے کر اپنے پاس رکھیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کر دیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر دونوں چیزوں کے تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں

کو بے یکایک حضرات کا نزول ہو گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے پھر جو بھی سوال کا جواب لینا ہو معلوم کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا۔ پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کر دیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دونوں چیزیں دوبارہ تیار کر سکتے ہیں۔

سمت	والقہر قدرۃ منازل				
	۱۸۵	۱۹۱	۱۹۷	۲۰۳	۱۷۹
۱	۱۹۸	۱۹۹	۱۸۰	۱۸۶	۱۹۲
	۱۸۱	۱۸۷	۱۹۳	۱۹۴	۲۰۰
	۱۸۹	۱۹۵	۲۰۱	۱۸۲	۱۸۸
	۲۰۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۹۰	۱۹۶

حاضرات منزل قلب

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَابِ ثَلَاثِينَ وَأَجِبْ
فَلَا يُؤْشِرُ مَبُوشٌ سَامِعًا مُطِيعًا يَحَقُّ صَادٍ يَأْصَادُ وَيَحَقُّ
وَالْقَهْرُ قَدْرُهُ مَنَازِلُ قَلْبٍ

طریقہ زکوٰۃ منزل قلب کی حضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول صاد ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل قلب میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل قلب میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کر کے غسل کرے اور لباس و کلاہ سفید رنگ کی پہن کر جلے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے مغرب کے رخ پر بچھائے اور بخور بیاسہ کا روشن کر کے خود جلے نماز پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور متن عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت عطار میں تحریر کرے اور ایک نقش پر ردی پیسٹ کر فیتلہ تیار کرے اور شب کے وقت اسی جگہ پر بیٹھ کر اس فیتلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر مجموعہ کی مدد سے روشن کریں اور باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھیں اور بخور بیاسہ کا روشن کر کے اپنا منہ مغرب کی سمت کر کے بیٹھیں اور

آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

الغیر قدرت منازل	الغیر قدرت منازل				الغیر قدرت منازل
	۲۲۸	۲۵۲	۲۵۵	۲۲۱	
۹	۲۵۴	۲۲۲	۲۲۷	۲۵۳	۹
	۲۲۳	۲۵۷	۲۵۰	۲۲۶	
	۲۵۱	۲۲۵	۲۲۲	۲۵۶	
۱۰	۱۰				۱۰

حاضرات منزل شولہ

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا عَطْرُ لَيْلٍ يَا قَائِلُ وَأَجَبْتُ
شُمُوسُ نُفُوشٍ قَبِيضَاتٍ سَامِعًا مَطْبَعًا بِحَقِّ قَاتٍ وَبَعْقًا وَفَقْرًا
قَدَرْتُمْ مَنَازِلَ شَوْلَه -

منزل شولہ کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات
ہیں جن کے اسم کا حرف اول قات ہو یا
پھر جن کی پیدائش منزل شولہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل شولہ میں داخل ہو حال اس دن ترک جلالی
کرے اور غسل کر کے لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر چلتے نماز
بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے شمال کے رخ پر بچھا کر خود اس
پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور پوست ترنج کاروشن کرے
اور تین عدد نقوش ساعت قمر میں زعفران سے سفید کاغذ پر تحریر
کرے اور ایک عدد نقوش کا فیتلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے اور شب
کے وقت اس فیتلہ کو اسی جائے نماز پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر چراغ
گلی میں رکھ کر عطر کیوڑہ و عطر گلاب کی مدد سے روشن کریں اور اوپر
کوئی برتن رکھیں تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہو تا رہے
اب آپ شمال کی سمت منہ کر کے بخور پوست ترنج کاروشن کریں
اور دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھیں اب آپ فیتلہ کی لو پر نگاہ
رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار دو سو
پانچ مرتبہ درود کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت
کو ایک ہزار دو سو پانچ مرتبہ درود کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف
پڑھ کر محل تمام کریں اور دونوں نقوش بردم کر دیں پھر کسی سفید
شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور
محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ اوپر والے برتن سے

کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے چراغ کا عطر ملا کر کسی
ڈبہ میں بند کر کے محفوظ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے حامل ہیں
لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ درود
کر کے کاجل و دونوں نقوش موم جامہ شدہ بردم کر دینا چاہئے تاکہ
ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات
جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے
پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن
کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر
شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر
بخور پوست ترنج کاروشن کر کے کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز
دیں شرینی خود بھی کھا سکتے ہیں اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے
ہیں اب آپ طفل نابالغ کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقوش رکھ کر
دبوائیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوں کے درمیان
کسی سفید ڈوری سے باندھ کر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے
ناخن یا پتیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی
پر نگاہ رکھے اور آپ درود شریف اٹھائیس مرتبہ درود کر کے اٹھائیس
مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول بردم کریں یکایک حاضرات کا نزول ہو گا
پس اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے
ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال دریافت کرنا ہو بلا جھجک دریافت
کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا۔ بعد آپ موکلات
کا سلام ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں۔ اور دونوں سے
نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے
صاف کر دیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں
نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوب وقت
پر دوبارہ تیار کر سکتے ہیں ورنہ جب تک آپ کے پاس نقوش و
کاجل موجود ہو گا آپ کو دوبارہ تیار کرنے کی ضرورت نہیں۔
اور یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

الغیر قدرت منازل	الغیر قدرت منازل				الغیر قدرت منازل
	۲۰۳	۳۹۷	۲۰۵	۲۰۳	
۱۰	۲۰۲	۲۰۲	۳۳۹	۲۰۳	۱۰
	۳۹۸	۲۰۶	۲۰۱	۲۰۳	
	۲۰۳	۲۰۶	۲۰۱	۲۰۳	
۱۱	۱۱				۱۱

حاضرات منزل نعام

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا أُمُّ آئِيلُ يَا زَيْنَبُ وَأَجِبْ
دُحْيُوشُ رُئُوشُ سَامِعًا مَطِيعًا بِحَقِّ دَايَا وَبِحَقِّ وَالْقَمَرِ
قَدَرْتَهُ مَنَازِلُ نَعَامُ

طریقہ زکوٰۃ منزل نعام کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات
بن سکتے ہیں جن کے اہم کاحف اول راہو یا پھر جنگی
پیدائش منزل نعام میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل نعام میں داخل ہو حامل اس دن رنگ جلائی کر کے
غسل کرے اور لباس و کلاہ زرد و سرخ رنگ کا پہن کر جلے نماز بھی
اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ
کر کے بیٹھ کر بخور گل سرخ کا روشن کرے اور تین عدد نقوش زعفرانے
سے کاغذ پر ساعت شمس میں تحریر کرے اور یہ تمام کام کھلے آسمان
کے نیچے کرے اب ایک نقش کا قلیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے اور شب
کے وقت کھلے آسمان کے نیچے اسی جلے نماز پر بیٹھ کر بخور روشن کرے
اور قلیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر عطر مشک کی مدد سے روشن کرے باقی
دونوں نقوش کو اپنے سامنے جلے نماز پر رکھے اور قلیلہ کی لوکے اوپر
کوئی برتن رکھے تاکہ اوپر والے برتن میں کاجل اکٹھا ہوتا رہے گا
آپ قلیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت
کو ایک ہزار چھپیس مرتبہ ورد کر کے اٹھائیں مرتبہ درود شریف
پڑھ کر عمل تمام کریں۔ پھر دونوں نقوش پر دم کر دیں۔ اب آپ
کسی زرد و سرخ شربتی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شربتی آپ خود بھی
کھا سکتے ہیں اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ اوپر
والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر
مشک چراغ والا ملا کر دم کر کے کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں اور دونوں
نقوش کو موم جامہ علیحدہ علیحدہ کر کے اپنے پاس رکھیں اب آپ
اس حاضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو
روزانہ اٹھائیں مرتبہ ورد کر کے دونوں نقوش و کاجل پر دم کر دیا
کریں تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سبک
پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زرد و سرخ رنگ

کا پہن کر جلے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور
خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے
سامنے بٹھا کر بخور گل سرخ کا روشن کر کے کسی زرد و سرخ شربتی پر

موکلات کی نیاز دیں شربتی حامل خود بھی کھا سکتا ہے اور محصوم بچوں
کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب آپ طفل کی دائیں دائرہ کے نیچے ایک
عدد نقوش رکھ کر دلوائیں جبکہ وہ سرے کو اس کی پیشانی پر دونوں
بھنوں کے درمیان رکھ کر زرد و سرخ رنگ کی ڈوری سے باندھ
کر معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا پتھلی پر کاجل کی
سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ
رکھے اب حامل اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیں مرتبہ
عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے یکایک حاضرات کا نزول ہوگا۔
پس اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے
ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال پوچھنا ہو پوچھ کر جواب طلب
کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا بعد ازاں آپ موکلات
کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کریں اور دونوں نقوش
کو معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کی سیاہی کو معمول
کے ہاتھ سے صاف کر دیں مگر کاجل آپ کے پاس سے ختم ہو جائے
اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو
دوبارہ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار
کر سکتے ہیں ورنہ جب تک آپ کے پاس یہ دونوں چیزیں موجود ہیں
گی آپ کو دوبارہ تیار کرنے کی زحمت نہ ہوگی پڑھی اور ہمیشہ یہ
دونوں چیزیں آپ کو کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قد رتہ منازل						
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۵۳	۱۵۹	۱۶۵	۱۷۱	۱۷۷	۱۸۳	۱۸۹
۱۶۴	۱۶۹	۱۷۵	۱۸۱	۱۸۷	۱۹۳	۱۹۸
۱۸۵	۱۸۱	۱۷۷	۱۷۳	۱۶۹	۱۶۵	۱۶۱
۱۷۰	۱۶۶	۱۶۲	۱۵۸	۱۵۴	۱۵۰	۱۴۶
۱۶۵	۱۶۱	۱۵۷	۱۵۳	۱۴۹	۱۴۵	۱۴۱
۱۴۹	۱۴۵	۱۴۱	۱۳۷	۱۳۳	۱۲۹	۱۲۵

حاضرات منزل بلدہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا أُمُّ آئِيلُ يَا زَيْنَبُ وَأَجِبْ
تَشْيُوشُ شَيْوُوشُ سَامِعًا مَطِيعًا بِحَقِّ شَيْنِ شَيْنِ وَالْقَمَرِ
وَالْقَمَرِ قَدَرْتَهُ مَنَازِلُ بِلْدَا

وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر مطلوبہ وقت پر ان دونوں چیزوں کو تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والفرد قدس منازل									
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵

حاضرات منزل بلعہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ مِثْلًا يَنْبَغِي لَكُمْ قَرَأْتُ
لَهُمْ نُسُوحًا مِثْلًا يَنْبَغِي لَكُمْ قَرَأْتُ لَهُمْ نُسُوحًا مِثْلًا يَنْبَغِي لَكُمْ
وَأَقْسَمْتُ لَهُمْ نُسُوحًا مِثْلًا يَنْبَغِي لَكُمْ قَرَأْتُ لَهُمْ نُسُوحًا مِثْلًا يَنْبَغِي لَكُمْ

طریقہ زکوٰۃ منزل بلعہ کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کی اسم کا حرف اول شاہو یا پھر جن کی پیدائش منزل بلعہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل بلعہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالہ سے کر کے غسل کر کے لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر کھٹے آسمان کے نیچے سجائے اور اس پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور خوراک کاروشن کر کے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت مرتب میں تحریر کرے اور ایک عدد نقوش کا فیکہ تیار کرے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سانسے رکھے اور فیکہ کو کسی چراغ گلی میں رکھ کر روغن تلخ و عطر نوتیا کی مدد سے روشن کرے اور خود جائے نماز پر

شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سانسے رکھے اور فیکہ کو ایک چراغ گلی میں رکھ کر عطر گلی کی مدد سے روشن کرے اور خود جائے نماز پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور فیکہ کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ اوپر والے برتن میں کاجل جمع ہو سکے۔ اب عامل فیکہ کی لو پر نگاہ رکھے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار پانچ سو پچتر مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی سیاہ و سبز شربتی پر موکلات کی نیاز دیں شربتی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب آپ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کر کے رکھ لیں اور کاجل کو کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر گلی ملا لیں اور دم کر کے بحفاظت رکھیں۔ اب اس حاضرات کے عامل میں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ درود کر کے دونوں نقوش و کاجل پر دم کر دینا چاہئے۔ تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔ دوران پڑھائی سچو رہا بر روشن کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو سب سے پہلے عامل غسل کر کے لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر کھٹے عامل خود اس پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور کسی طفل نا بالغ کو اپنے سانسے بٹھا کر سچو رہا بر کاروشن کر کے کسی سیاہ و سبز رنگ کی شربتی پر موکلات کی نیاز دے شربتی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب آپ ایک عدد نقوش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دہائیں جبکہ دوسرے کو کسی سیاہ و سبز رنگ کی ڈوری سے طفل کی دونوں بھنوں کے درمیان پیشانی پر باندھے اب آپ معمول کے دائیں ہاتھ کے ناخن یا پھل پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے یکایک حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہو گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کرے اور جس سوال کا جواب دریافت کرنا ہو معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کر رکعت کر دیں اور دونوں نقوش کو لے کر اپنے پاس رکھ لیں نیز کاجل کو بھی کسی کپڑے

تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

بلندی	والفقہ قدس سرہ منازل							بلندی
	ش							
	۱۲۲	۱۳۱	۱۳۹	۱۴۷	۱۵۵	۱۶۳	۱۱۲	
	۱۳۰	۱۳۸	۱۵۶	۱۵۷	۱۱۵	۱۲۳	۱۳۲	
	۱۵۰	۱۵۸	۱۱۶	۱۲۴	۱۳۳	۱۴۱	۱۴۹	
	۱۱۷	۱۲۵	۱۳۳	۱۴۲	۱۴۳	۱۵۱	۱۵۹	
	۱۳۵	۱۴۶	۱۴۲	۱۵۲	۱۶۰	۱۱۸	۱۲۶	
	۱۴۵	۱۵۳	۱۶۱	۱۱۹	۱۲۷	۱۳۹	۱۳۷	
۱۶۲	۱۲۰	۱۲۱	۱۳۰	۱۳۸	۱۴۶	۱۵۴	بلندی	
والفقہ قدس سرہ منازل								

حاضرات منزل سعود

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا خَائِلُ يَا خَائِلُ وَأَجِبْ
فَالْأَيُّوشُ خِيُوشُ سَامِعًا مُطِيعًا يَخْفَى خَايَا خَايَا يَخْفَى
وَالْفَقْرُ قَدَرْتُ مَنَازِلَ سَعُودِ -

طریقہ زکوٰۃ | منزل سعود کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول خا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل سعود میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل سعود میں داخل ہو عامل اس دن غسل کر کے لباس دکلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کا جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر بخور گل و برگ بفضہ کار روشن کرے اور تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زہرہ میں تحریر کرے ایک نقش کا فیلہ تیار کرے جبکہ باقی دونوں نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سانسے رکھے اور فیلہ کو کسی چراغ لگی میں رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جا کر گئے اب عامل فیلہ کی اوپر نگاہ رکھ کر جنوب کی طرف منہ کر کے اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چار مرتبہ ورد کو کے اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرے رہنا چاہئے بعدہ دونوں نقوش پر دم کرنا چاہئے اور کسی سیاہ و سبز شرینی

شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور فیلہ کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ اوپر والے برتن میں کاجل جمع ہو تاکہ اب عامل فیلہ کی اوپر نگاہ رکھ کر اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو لو سوا کہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرنا چاہئے۔ بعدہ دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کر کے رکھ لیں اور کاجل کو کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر مویا دروغن تلخ ملا کر دم کر دیں اب آپ اس حضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ کم از کم اٹھائیں مرتبہ ورد کرنا لازم ہے نیز دونوں نقوش دکا جمل پر بھی روزانہ دم کرنا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات | جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس دکلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کی سمت بچھا کر خود اس پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سانسے بٹھائے اور بخور اگر کار روشن کر کے کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب عامل ایک عدد نقش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دلوائے جبکہ دوسرے کو کسی سیاہ و سبز ڈوری سے باندھ کر طفل کی پیشانی پر دونوں بھنڈوں کے درمیان رکھ کر باندھے اب معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا پتھیل پر کاجل کی سیاہی لگا کر ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیں مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کر لیں یکایک معمول کی نگاہ ہر سے پردہ اٹھ جائے گا اور کاجل کی سیاہی میں حضرات کا نزول ہو گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کرے اور جو بھی سوال کا جواب دریافت کرنا ہو معلوم کر سکتے ہیں آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو اپنے پاس رکھ لیں نیز کاجل کو بھی کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش بھی ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر ان دونوں چیزوں کو

محلہ	۱۸۸	۲۱۳	۲۰۷	۲۰۱	۱۹۵
محلہ ۱	۲۰۲	۱۹۶	۱۸۹	۲۰۹	۲۰۸
محلہ ۲	۲۱۰	۲۰۴	۲۰۳	۱۹۷	۱۹۰
محلہ ۳	۱۹۸	۱۹۱	۲۱۱	۲۰۵	۱۹۹
محلہ ۴	۲۰۶	۲۰۰	۱۹۴	۱۹۲	۲۱۲

حاضرات منزل اخبیہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا هَرَجِيلُ يَا نَائِلُ وَأَجِبْ
سَلَكَا بُؤْشُ زُرْ بُؤْشُ سَامِعًا مُطِيعًا بِحَقِّ ذَالِ يَا ذَالُ وَبِئْسَ
وَالْتَقَرُّ قَدْرُهُ مَنَازِلُ اخْبِيَهْ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل اخبیہ کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات
بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ذال ہو یا پھر
جن کی پیدائش منزل اخبیہ میں ہوئی ہو۔

جس دن مقرر منزل اخبیہ میں داخل ہو حامل اس دن غسل کر کے لباس
و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے
آسمان کے نیچے بچھا کر خود اس پر مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھ جائے
اور بخور برگ ریحان و گل موتیا کا روشن کرے اور تین عدد نقوش
زعفران سے کاغذ پر ساعت مرتب میں تحریر کرے اور ایک عدد
نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے باقی دو عدد نقوش کو شب
کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھ کر اور فتیلہ کو کسی چراغ
گلی میں رکھ کر روشن تلخ و عطر موتیا کی مدد سے روشن کر کے فتیلہ
کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا
رہے۔ اور بخور برگ ریحان و گل موتیا کا روشن کر کے خود جلتے
نماز پر مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر
اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چار سو
بیاسی مرتبہ ورد کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر رطلانی
ختم کرے اور دونوں نقوش پر دم کر دے پھر کسی سفید و سبز شرینی
پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور
معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ دونوں نقوش
کو موم جامہ کر کے رکھ لیں۔ نیز اوپر والے برتن سے کاجل بھی کھرچ

پر موکلات کی نیاز دینی چاہئے۔ شرینی حامل خود بھی کھا سکتا ہے اور
معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ دونوں نقوش کو علیحدہ
علحدہ موم جامہ کر کے رکھ لیں نیز کاجل کو بھی کھرچ کر نکال لیں۔
اور اس میں قدمے عطر سہاگ ملا کر دم کر دیں اب آپ حضرات
نہل کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ کم
از کم اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے نیز دونوں نقوش و کاجل پر
بھی روزانہ دم کر دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت
بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل
کر کے لباس و کلاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ
کی جنوب کے رخ پر بچھائے خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے
اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور گل و برگ بفتہ کا روشن
کر کے کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی حامل خود
بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب حامل
ایک عدد نقوش کو طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دلوائے جبکہ
دوسرے کو طفل کی پیشانی پر دونوں جھنوں کے درمیان رکھ کر
کسی سیاہ و سبز ڈوری سے باندھ کر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے
کے ناخن یا پتیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر طفل کو ہدایت کرے کہ
وہ کاجل کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے اب حامل اٹھائیس مرتبہ
عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے یکایک معمول کی نگاہ پر سے پرواہ
اٹھ جائے گا اور کاجل کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہو گا جس
کو معمول حکم خدا بخوبی دیکھ سکے گا پس اس وقت حامل اپنا اور
معمول کا سلام طفل کے ذریعے موکلات کو پیش کرے بعدہ جس
سوال کا بھی جواب طلب کرنا ہو تو معلوم کر سکتے ہیں آپ کے
ہر سوال کا جواب مکمل اور تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب
دریافت کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم
کر کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے کر رکھ لیں
اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش
ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوبہ وقت پر
تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں
چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

اگرچہ	والفقہ قدسہ منازل							اگرچہ
	۱۹۵	۲۰۴	۲۱۲	۲۲۰	۲۲۸	۲۳۶	۱۸۷	
والفقہ قدسہ منازل	۲۱۳	۲۲۱	۲۲۹	۲۳۰	۱۸۸	۱۹۶	۲۰۵	اگرچہ
	۲۲۳	۲۳۱	۱۸۹	۱۹۷	۲۰۶	۲۱۴	۲۲۲	
	۱۹۰	۱۹۸	۲۰۷	۲۱۵	۲۱۶	۲۲۴	۲۳۲	
	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۷	۲۲۵	۲۳۳	۱۹۱	۱۹۹	
	۲۱۸	۲۲۶	۲۳۴	۱۹۲	۲۰۰	۲۰۲	۲۱۰	
	۲۲۵	۱۹۳	۱۹۴	۲۰۳	۲۱۱	۲۱۹	۲۲۷	
۱۹۵ ۲۰۴ ۲۱۲ ۲۲۰ ۲۲۸ ۲۳۶ ۱۸۷								اگرچہ

حاضرات منزل مقدم

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا عَطَايِلُ يَا ضَائِلُ وَاجِبُ
نَهَا يَوْشَنُ ضَيْكُوشَنُ سَاوَحَا مُطْبِعَا يَوْشَنُ ضَاوُ يَا ضَاوُ وَاجِبُ
وَالْفَقْرُ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلُ مُقَدَّمُ -

طریقہ زکوٰۃ منزل مقدم کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات
ہیں جن کے اسم کا حرف اول ضاد ہوا
پھر جن کی پیدائش منزل مقدم میں ہوئی ہو۔

جس دن منزل مقدم میں داخل ہو حامل اس دن ترک جلائی
کر کے غسل کر کے لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جلنے نماز
بھی اسی رنگ کی مغرب رخ پر بچھائے اور خود اس پر کھلے آسمان
کے نیچے بیٹھ کر بخور گلنار فارسی کا جلا کر تین عدد نقوش کاغذ پر
زعفران سے ساعت مرتخ میں تیار کر کے ایک عدد نقوش کاغذ
روئی لپیٹ کر تیار کرے جبکہ باقی دو عدد نقوش کو شب کے
وقت اسی جلنے نماز پر اپنے سامنے رکھ کر اور فقیہ کو کسی چراغ
گلی میں رکھ کر روغن تلخ و عطر موتیا کی مدد سے روشن کر کے بخور
گلنار فارسی کا روشن کر کے چراغ کی لو پر کوئی برتن رکھے تاکہ
کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب حامل فقیہ کی لو پر
نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک
ہزار اڑتالیس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر
عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کرے پھر کسی سفید و سبز
شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں۔
اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ اوپر والے

کر اس میں قدرے عطر موتیا و روغن تلخ ملا کر دم کر دیں اور کاجل و
نقوش کو بحفاظت اپنے پاس رکھیں۔ اب آپ اس حاضرات کے
حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس
مرتبہ درود کرنا لازم ہے نیز روزانہ درود کرنے کے بعد نقوش و کاجل
پر دم بھی دم دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت
برکھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل کر کے
لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جلنے نماز بھی اسی رنگ
کی مشرق کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ
کر کے بیٹھ کر کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بیٹھا کر بخور برگہ بجان
و گل موتیا کا روشن کرے اور کسی سفید و سبز شرینی پر موکلات
کی نیاز دیں شرینی حامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں
کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب حامل ایک عدد نقوش طفل کی دائیں
دراڑھ کے نیچے رکھ کر دہوائے جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں
بھنوں کے درمیان رکھ کر کسی سفید و سبز ڈوری سے باندھے
پھر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا پھیلی پر کاجل لگا کر
معمول کو ہدایت کرے کہ وہ کاجل میں نگاہ رکھے اب حامل اٹھائیس
مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر
دم کرے یکا یک معمول کی نگاہ پر سے حجاب اٹھ جائے گا اور
اور وہ حاضرات کی مخلوق کا مشاہدہ کرے گا پس اس وقت
حامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو پیش کرے اور جو
بھی سوال ہو طفل کے ذریعے کرے آپ کے ہر سوال کا جواب
تسلی بخش ملے گا۔ جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو
پھر موکلات کا شکریہ ادا کر کے ان کو السلام علیکم کر کر رخصت
کر دیں۔ پھر دونوں نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھیں
اور کاجل کو بھی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش بھی ضائع
ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوبہ وقت پر تمام
لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے دوبارہ تیار کر سکتے ہیں

ورنہ یہ دونوں چیزیں

آپ کو ہمیشہ کام

دی جا رہیں گی۔

برتن سے کاجل کھرچ کر نکال کر اس میں قدرے روغن و عطر مویا ملا کر دم کر دیں نیز دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کر کے رکھ لیں اب آپ اس حضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیں مرتبہ ورد کرنا لازم ہے نیز روزانہ ورد کرنے کے بعد نقوش و کاجل پر دم کر دینا چاہئے تاکہ ان دونوں سے چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حضرات

جب بھی حضرات کرنا مقصود ہو تو حامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جلئے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھا کر خود اس پر مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھیں اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور گلنار فارسی کا روشن کر کے کسی سفید و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھائیں گے ہیں اور محصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ طفل کی داڑھ کے نیچے ایک نقش رکھ کر دوا لیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوں کے درمیان رکھ کر کسی سفید و سبز ڈوری سے باندھیں اب آپ طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا پتیلی پر کاجل کی سیاہی کو لگا کر طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی تعداد میں عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک معمول کی نگاہ پر سے پردہ اٹھ جائے گا اور وہ طہاساتی مخلوق کا مشاہدہ کرے گا پس اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے پیش کرے۔

پھر جس سوال کا جواب حاصل کرنا ہو معلوم کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب معلوم کر چکیں تو پھر موکلات کا شکر یہ ادا کریں اور ان کو السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے لیں اور کاجل کی سیاہی کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو

ہمیشہ کام دیتی

رہیں گی۔

مقصد	والفقہ قدسہ منازل							مقصد
	صف							
والفقہ قدسہ منازل	۱۲۵	۱۷۲	۱۷۹	۱۸۶	۱۹۳	۲۰۰	۲۰۷	والفقہ قدسہ منازل
	۱۲۳	۱۷۰	۱۷۷	۱۸۴	۱۹۱	۱۹۸	۲۰۵	
	۱۲۱	۱۶۸	۱۷۵	۱۸۲	۱۸۹	۱۹۶	۲۰۳	
	۱۲۰	۱۶۷	۱۷۴	۱۸۱	۱۸۸	۱۹۵	۲۰۲	
	۱۲۷	۱۷۴	۱۸۱	۱۸۸	۱۹۵	۲۰۲	۲۰۹	
	۱۲۸	۱۷۵	۱۸۲	۱۸۹	۱۹۶	۲۰۳	۲۱۰	
	۱۲۹	۱۷۶	۱۸۳	۱۹۰	۱۹۷	۲۰۴	۲۱۱	
۱۲۶	۱۷۳	۱۸۰	۱۸۷	۱۹۴	۲۰۱	۲۰۸		
۱۲۴	۱۷۱	۱۷۸	۱۸۵	۱۹۲	۱۹۹	۲۰۶	۲۱۳	
۱۲۲	۱۶۹	۱۷۶	۱۸۳	۱۹۰	۱۹۷	۲۰۴	۲۱۱	
۱۲۰	۱۶۷	۱۷۴	۱۸۱	۱۸۸	۱۹۵	۲۰۲	۲۰۹	
۱۱۹	۱۶۶	۱۷۳	۱۸۰	۱۸۷	۱۹۴	۲۰۱	۲۰۸	
۱۱۸	۱۶۵	۱۷۲	۱۷۹	۱۸۶	۱۹۳	۲۰۰	۲۰۷	
۱۱۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸	۱۸۵	۱۹۲	۱۹۹	۲۰۶	
۱۱۶	۱۶۳	۱۷۰	۱۷۷	۱۸۴	۱۹۱	۱۹۸	۲۰۵	
۱۱۵	۱۶۲	۱۶۹	۱۷۶	۱۸۳	۱۹۰	۱۹۷	۲۰۴	
۱۱۴	۱۶۱	۱۶۸	۱۷۵	۱۸۲	۱۸۹	۱۹۶	۲۰۳	
۱۱۳	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۴	۱۸۱	۱۸۸	۱۹۵	۲۰۲	
۱۱۲	۱۵۹	۱۶۶	۱۷۳	۱۸۰	۱۸۷	۱۹۴	۲۰۱	
۱۱۱	۱۵۸	۱۶۵	۱۷۲	۱۷۹	۱۸۶	۱۹۳	۲۰۰	
۱۱۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸	۱۸۵	۱۹۲	۱۹۹	
۱۰۹	۱۵۶	۱۶۳	۱۷۰	۱۷۷	۱۸۴	۱۹۱	۱۹۸	
۱۰۸	۱۵۵	۱۶۲	۱۶۹	۱۷۶	۱۸۳	۱۹۰	۱۹۷	
۱۰۷	۱۵۴	۱۶۱	۱۶۸	۱۷۵	۱۸۲	۱۸۹	۱۹۶	
۱۰۶	۱۵۳	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۴	۱۸۱	۱۸۸	۱۹۵	
۱۰۵	۱۵۲	۱۵۹	۱۶۶	۱۷۳	۱۸۰	۱۸۷	۱۹۴	
۱۰۴	۱۵۱	۱۵۸	۱۶۵	۱۷۲	۱۷۹	۱۸۶	۱۹۳	
۱۰۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸	۱۸۵	۱۹۲	
۱۰۲	۱۴۹	۱۵۶	۱۶۳	۱۷۰	۱۷۷	۱۸۴	۱۹۱	
۱۰۱	۱۴۸	۱۵۵	۱۶۲	۱۶۹	۱۷۶	۱۸۳	۱۹۰	
۱۰۰	۱۴۷	۱۵۴	۱۶۱	۱۶۸	۱۷۵	۱۸۲	۱۸۹	
۹۹	۱۴۶	۱۵۳	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۴	۱۸۱	۱۸۸	
۹۸	۱۴۵	۱۵۲	۱۵۹	۱۶۶	۱۷۳	۱۸۰	۱۸۷	
۹۷	۱۴۴	۱۵۱	۱۵۸	۱۶۵	۱۷۲	۱۷۹	۱۸۶	
۹۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸	۱۸۵	
۹۵	۱۴۲	۱۴۹	۱۵۶	۱۶۳	۱۷۰	۱۷۷	۱۸۴	
۹۴	۱۴۱	۱۴۸	۱۵۵	۱۶۲	۱۶۹	۱۷۶	۱۸۳	
۹۳	۱۴۰	۱۴۷	۱۵۴	۱۶۱	۱۶۸	۱۷۵	۱۸۲	
۹۲	۱۳۹	۱۴۶	۱۵۳	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۴	۱۸۱	
۹۱	۱۳۸	۱۴۵	۱۵۲	۱۵۹	۱۶۶	۱۷۳	۱۸۰	
۹۰	۱۳۷	۱۴۴	۱۵۱	۱۵۸	۱۶۵	۱۷۲	۱۷۹	
۸۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸	
۸۸	۱۳۵	۱۴۲	۱۴۹	۱۵۶	۱۶۳	۱۷۰	۱۷۷	
۸۷	۱۳۴	۱۴۱	۱۴۸	۱۵۵	۱۶۲	۱۶۹	۱۷۶	
۸۶	۱۳۳	۱۴۰	۱۴۷	۱۵۴	۱۶۱	۱۶۸	۱۷۵	
۸۵	۱۳۲	۱۳۹	۱۴۶	۱۵۳	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۴	
۸۴	۱۳۱	۱۳۸	۱۴۵	۱۵۲	۱۵۹	۱۶۶	۱۷۳	
۸۳	۱۳۰	۱۳۷	۱۴۴	۱۵۱	۱۵۸	۱۶۵	۱۷۲	
۸۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	
۸۱	۱۲۸	۱۳۵	۱۴۲	۱۴۹	۱۵۶	۱۶۳	۱۷۰	
۸۰	۱۲۷	۱۳۴	۱۴۱	۱۴۸	۱۵۵	۱۶۲	۱۶۹	
۷۹	۱۲۶	۱۳۳	۱۴۰	۱۴۷	۱۵۴	۱۶۱	۱۶۸	
۷۸	۱۲۵	۱۳۲	۱۳۹	۱۴۶	۱۵۳	۱۶۰	۱۶۷	
۷۷	۱۲۴	۱۳۱	۱۳۸	۱۴۵	۱۵۲	۱۵۹	۱۶۶	
۷۶	۱۲۳	۱۳۰	۱۳۷	۱۴۴	۱۵۱	۱۵۸	۱۶۵	
۷۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	
۷۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۵	۱۴۲	۱۴۹	۱۵۶	۱۶۳	
۷۳	۱۲۰	۱۲۷	۱۳۴	۱۴۱	۱۴۸	۱۵۵	۱۶۲	
۷۲	۱۱۹	۱۲۶	۱۳۳	۱۴۰	۱۴۷	۱۵۴	۱۶۱	
۷۱	۱۱۸	۱۲۵	۱۳۲	۱۳۹	۱۴۶	۱۵۳	۱۶۰	
۷۰	۱۱۷	۱۲۴	۱۳۱	۱۳۸	۱۴۵	۱۵۲	۱۵۹	
۶۹	۱۱۶	۱۲۳	۱۳۰	۱۳۷	۱۴۴	۱۵۱	۱۵۸	
۶۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	
۶۷	۱۱۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۵	۱۴۲	۱۴۹	۱۵۶	
۶۶	۱۱۳	۱۲۰	۱۲۷	۱۳۴	۱۴۱	۱۴۸	۱۵۵	
۶۵	۱۱۲	۱۱۹	۱۲۶	۱۳۳	۱۴۰	۱۴۷	۱۵۴	
۶۴	۱۱۱	۱۱۸	۱۲۵	۱۳۲	۱۳۹	۱۴۶	۱۵۳	
۶۳	۱۱۰	۱۱۷	۱۲۴	۱۳۱	۱۳۸	۱۴۵	۱۵۲	
۶۲	۱۰۹	۱۱۶	۱۲۳	۱۳۰	۱۳۷	۱۴۴	۱۵۱	
۶۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	
۶۰	۱۰۷	۱۱۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۵	۱۴۲	۱۴۹	
۵۹	۱۰۶	۱۱۳	۱۲۰	۱۲۷	۱۳۴	۱۴۱	۱۴۸	
۵۸	۱۰۵	۱۱۲	۱۱۹	۱۲۶	۱۳۳	۱۴۰	۱۴۷	
۵۷	۱۰۴	۱۱۱	۱۱۸	۱۲۵	۱۳۲	۱۳۹	۱۴۶	
۵۶	۱۰۳	۱۱۰	۱۱۷	۱۲۴	۱۳۱	۱۳۸	۱۴۵	
۵۵	۱۰۲	۱۰۹	۱۱۶	۱۲۳	۱۳۰	۱۳۷	۱۴۴	
۵۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	
۵۳	۱۰۰	۱۰۷	۱۱۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۵	۱۴۲	
۵۲	۹۹	۱۰۶	۱۱۳	۱۲۰	۱۲۷	۱۳۴	۱۴۱	
۵۱	۹۸	۱۰۵	۱۱۲	۱۱۹	۱۲۶	۱۳۳	۱۴۰	
۵۰	۹۷	۱۰۴	۱۱۱	۱۱۸	۱۲۵	۱۳۲	۱۳۹	
۴۹	۹۶	۱۰۳	۱۱۰	۱۱۷	۱۲۴	۱۳۱	۱۳۸	
۴۸	۹۵	۱۰۲	۱۰۹	۱۱۶	۱۲۳	۱۳۰	۱۳۷	
۴۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	
۴۶	۹۳	۱۰۰	۱۰۷	۱۱۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۵	
۴۵	۹۲	۹۹	۱۰۶	۱۱۳	۱۲۰	۱۲۷	۱۳۴	
۴۴	۹۱	۹۸	۱۰۵	۱۱۲	۱۱۹	۱۲۶	۱۳۳	
۴۳	۹۰	۹۷	۱۰۴	۱۱۱	۱۱۸	۱۲۵	۱۳۲	
۴۲	۸۹	۹۶	۱۰۳	۱۱۰	۱۱۷	۱۲۴	۱۳۱	
۴۱	۸۸	۹۵	۱۰۲	۱۰۹	۱۱۶	۱۲۳	۱۳۰	
۴۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	
۳۹	۸۶	۹۳	۱۰۰	۱۰۷	۱۱۴	۱۲۱	۱۲۸	
۳۸	۸۵	۹۲	۹۹	۱۰۶	۱۱۳	۱۲۰	۱۲۷	
۳۷	۸۴	۹۱	۹۸	۱۰۵	۱۱۲	۱۱۹	۱۲۶	
۳۶	۸۳	۹۰	۹۷	۱۰۴	۱۱۱	۱۱۸	۱۲۵	
۳۵	۸۲	۸۹	۹۶	۱۰۳	۱۱۰	۱۱۷	۱۲۴	
۳۴	۸۱	۸۸	۹۵	۱۰۲	۱۰۹	۱۱۶	۱۲۳	
۳۳	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	
۳۲	۷۹	۸۶	۹۳	۱۰۰	۱۰۷	۱۱۴	۱۲۱	
۳۱	۷۸	۸۵	۹۲	۹۹	۱۰۶	۱۱۳	۱۲۰	
۳۰	۷۷	۸۴	۹۱	۹۸	۱۰۵	۱۱۲	۱۱۹	
۲۹	۷۶	۸۳	۹۰	۹۷	۱۰۴	۱۱۱	۱۱۸	
۲۸	۷۵	۸۲	۸۹	۹۶	۱۰۳	۱۱۰	۱۱۷	
۲۷	۷۴	۸۱	۸۸	۹۵	۱۰۲	۱۰۹	۱۱۶	
۲۶	۷۳	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	
۲۵	۷۲	۷۹	۸۶	۹۳	۱۰۰	۱۰۷	۱۱۴	
۲۴	۷۱	۷۸	۸۵	۹۲	۹۹	۱۰۶	۱۱۳	
۲۳	۷۰	۷۷	۸۴	۹۱	۹۸	۱۰۵	۱۱۲	
۲۲	۶۹	۷۶	۸۳	۹۰	۹۷	۱۰۴	۱۱۱	
۲۱	۶۸	۷۵	۸۲	۸۹	۹۶	۱۰۳	۱۱۰	
۲۰	۶۷	۷۴	۸۱	۸۸	۹۵	۱۰۲	۱۰۹	
۱۹	۶۶	۷۳	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	
۱۸	۶۵	۷۲	۷۹	۸۶	۹۳	۱۰۰	۱۰۷	
۱۷	۶۴	۷۱	۷۸	۸۵	۹۲	۹۹	۱۰۶	
۱۶	۶۳	۷۰	۷۷	۸۴	۹۱	۹۸	۱۰۵	
۱۵	۶۲	۶۹	۷۶	۸۳	۹۰	۹۷	۱۰۴	
۱۴	۶۱	۶۸	۷۵	۸۲	۸۹	۹۶	۱۰۳	
۱۳	۶۰	۶۷	۷۴	۸۱	۸۸	۹۵	۱۰۲	
۱۲	۵۹	۶۶	۷۳	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	
۱۱								

حاضرات منزل مؤخر

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا لَوْ زَاوَيْتُمْ يَا لَهَا تَيْلُ وَأَجِبْ
عَقْوُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ تَيْلُ
فَأَقْسَمْتُ قَدْ رَدْتُ مَنَازِلَ مُؤَخَّرَ

طریقہ زکوٰۃ

منزل مؤخر کی حضرات کے حامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ظا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل مؤخر میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل مؤخر میں داخل ہو حامل اس دن ترک جلالی کر کے غسل کرے اور لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جلئے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے شمال کے رخ پر بچھا کر خود اس پر بیٹھ کر بخور گلنار نسوین کا روشن کر کے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زہرہ میں تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے باقی دو عدد نقوش شب کے وقت اپنے سامنے اسی جلئے نماز پر رکھ کر فتیلہ کو روئی چراغ نگی میں رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور خود جلئے نماز پر بیٹھ کر خود گل نسوین کا روشن کرے اور فتیلہ کی لو پر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے۔ اب آپ شمال کی سمت منہ کر کے فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کر دیں پھر کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور

والقہر قدسہ منازل	۳۳۶	۳۳۲	۳۳۸	۳۵۵	۳۳۰	والقہر قدسہ منازل
	۳۳۹	۳۵۱	۳۳۱	۳۳۷	۳۳۳	
	۳۳۲	۳۳۸	۳۳۲	۳۳۵	۱۷۲	
	۳۳۰	۳۳۶	۳۵۳	۳۳۳	۳۳۹	
	۳۵۲	۳۳۲	۳۳۵	۳۳۱	۳۳۷	
	۱۷۲					

حاضرات منزل رشا

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَقَسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا لَوْحَاتِيْلَ يَا غَائِيْلَ وَأَجِبْ
عِدَّتِي لَوْ شِئْتُ غِيُوشُ سَامِعًا مَطِيْعًا بِعَقِيْلٍ غَائِيْلٍ يَا لَحِيْنٍ مَعِي
وَالْقَهْرُ قَدَرْتُمْ مَنَازِلَ رَشَا۔

طریقہ زکوٰۃ

منزل رشا کی حاضرات کے حامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول فین ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل رشا میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل رشا میں داخل ہو حال اس دن ترک جلالی کر کے غسل کرے اور لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھا کر خود اس پر کھلے آسمان کے نیچے جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھ کر بخور قفل کا روشن کرے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زحل میں تحریر کرے اور ایک عدد نقوش کا فتیلہ تیار کرے جبکہ باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھ کر بخور قفل کا روشن کر کے ایک عدد چراغ گلی میں عطر گل ڈال کر فتیلہ کو چراغ میں ڈال کر روشن کریں اب آپ خود جائے نماز پر کھلے آسمان کے نیچے جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھیں اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار تین سو بیسٹھ مرتبہ پڑھیں لیکن دوران پڑھائی آپ کی نگاہ فتیلہ کی لوہہ ہونا لازم ہے نیز فتیلہ کی لوہے کے اوپر کوئی برتن رکھیں تاکہ کاہل اوپر ولے برتن میں جمع ہوتا رہے اب جس وقت عزیمت کی تعداد مکمل ہو تو آپ

مقصود سچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ اوپر ولے برتن سے کاہل کھرج کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر سہاگ ملا کر دم کر دیں اور دونوں نقوش کو موم جامہ کر کے بحفاظت محفوظ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے حامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کر کے دونوں نقوش کاہل پر دم کر دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو حامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کے شمال کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھیں اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور گل نسربین کا روشن کرے اور کسی سفید شربتی پر موکلات کی نیاز دے شربتی آپ خود بھی کھاسکتے ہیں اور محصوم سچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ ایک عدد نقوش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دوا لیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں جھنوں کے درمیان رکھ کر کسی سفید ڈوری سے باندھیں اور طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا سٹھیلی پر کاہل لگائیں اور طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاہل میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں بیکامی معمول کو کاہل کی سیاہی میں موکلات نظر آئیں گے پس اس وقت حامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو طفل کے ذریعے پیش کرے اور جس بھی سوال کا جواب حاصل کرنا ہو پیش کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب معلوم کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کر کے اسلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں۔ اور دونوں نقوش کو لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاہل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاہل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو دوبارہ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ ان دونوں چیزوں کو آپ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔

رقعتیں	والقرقرہ منازل										رقعتیں
	۱۱۱	۱۵۳	۱۸۵	۱۴۵	۱۷۶	۱۳۶	۱۶۹	۱۲۸	۱۶۱	۱۰۱	
والقرقرہ منازل	۱۹۲	۱۴۳	۱۷۵	۱۳۲	۱۶۷	۱۲۶	۱۵۹	۱۱۸	۱۵۱	۹۲	والقرقرہ منازل
	۱۸۲	۱۳۲	۱۷۲	۱۴۲	۱۵۷	۱۱۶	۱۴۹	۱۰۹	۱۴۱	۸۲	
	۱۷۲	۱۲۲	۱۶۲	۱۳۲	۱۵۶	۱۱۴	۱۴۸	۱۰۸	۱۳۰	۷۲	
	۱۶۲	۱۱۲	۱۵۲	۱۲۲	۱۴۶	۱۰۶	۱۴۰	۱۰۰	۱۲۰	۶۲	
	۱۵۲	۱۰۲	۱۴۲	۱۱۲	۱۳۶	۰۹۸	۱۳۷	۰۹۷	۱۱۹	۵۲	
	۱۴۲	۰۹۲	۱۳۲	۰۸۲	۱۲۶	۰۸۵	۱۲۵	۰۸۴	۱۰۹	۴۲	
	۱۳۲	۰۸۲	۱۲۲	۰۷۲	۱۱۶	۰۷۵	۱۱۵	۰۷۴	۱۰۱	۳۲	
	۱۲۲	۰۷۲	۱۱۲	۰۶۲	۱۰۶	۰۶۵	۱۰۵	۰۶۴	۰۸۱	۲۲	
	۱۱۲	۰۶۲	۱۰۲	۰۵۲	۰۹۶	۰۵۵	۰۹۵	۰۵۴	۰۷۱	۱۲	
	۱۰۲	۰۵۲	۰۹۲	۰۴۲	۰۸۶	۰۴۵	۰۸۵	۰۴۴	۰۶۱	۰۲	

حاضرات آیت کریمہ

لا الہ الا انت سبحانک ا فی کنت من الظالمین
 طریقہ زکوٰۃ | عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرے اور نماز کی پابندی بھی ضروری ہے۔ بعد نماز عشاء عامل قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور اگر بتی سلگا کر آیت کریمہ تین سو تیرہ مرتبہ مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کا ورد کرے نیز عامل کے پاس کا فور کے دھوئیں کا کاجل چنبیلی کے تیل میں ملا ہوا موجود ہونا چاہئے تاکہ عامل جب پڑھائی سے فارغ ہو تو فوراً کاجل پر پھونک مار کر رکھ لیں۔ الغرض ہفت یوم روزانہ آیت مذکورہ تین سو تیرہ مرتبہ مع درود شریف عامل کو ورد کرنا ہے۔ کل سات یوم کا عمل ہے۔ آخری دن عامل کسی سفید شرینی پر عمل کے تمام ہونے پر آیت کریمہ کے موکلات کی تیار دے اور موکلات کو اس کا ثواب پہنچائے۔ اب آپ اس عمل حاضرات کے عامل ہیں لیکن روزانہ آیت کریمہ کم از کم ایک سو ایک بار ورد کیا کریں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

طریقہ حاضرات | نماز اور حج کے موقع پر حاضرات کرنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آیت ہذا کا موکل

اس وقت مصروف عبادت ہو تا ہے نیز مطلع ابر آلود نہ ہو۔ کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کی نہلا دھلا کر صاف کپڑے پہنا کر اس پر عطر لگائیں اور اسکے دامن ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر چنبیلی

اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی سفید شرینی پر موکلات کی تیار دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ اور والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر گل ملا کر دم کریں۔ اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کر کے رکھ لیں۔ اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کر کے رکھ لیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیں مرتبہ پڑھ کر دونوں سے نقوش دکا جل پر دم کر دینا چاہئے۔ تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جلے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھا کر خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بٹھکر کسی طفل نابالغ کو بھی اپنے سامنے بٹھائے اور بخور قمر لعل کاروشن کر کے کسی سفید شرینی پر موکلات کی تیار دے کر شرینی خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب آپ ایک عدد نقوش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دوا بنیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھونوؤں کے درمیان رکھ کر کسی سفید ڈوری سے باندھیں پھر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا پتیلی پر کاجل لگا کر طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیں مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیں مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکا یک معمول کو کاجل میں حاضرات کے موکل نظر آئیں گے۔ پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے موکلات کو پیش کرے پھر جس سوال کا بھی جواب حاصل کرنا ہو معلوم کریں آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ اپنے سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کر کے ان کو السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور معمول سے دونوں نقوش لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو بھی کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو آپ ان دونوں چیزوں کو دوبارہ مطلوبہ وقت پر تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

تعلیم و تکریم کرے۔ پھر چودہ ماہ بیان کرے۔ ہر چیز واضح اور صاف طریقے سے معلوم ہوگی۔ پھر حامل اسلام علیکم کے اس کو رخصت کرے۔ اس حضرات کی یہ خصوصیت ہے کہ چند مرتبہ حضرات کہنے کے بعد اگر آپ سے میمونہ زنگی خوش ہو جائے تو آواز بھی معمول کے کان میں برابر آئے گی لیکن اگر تاجا تڑکام لیں گے تو آپ کو ہرگز زندہ نہ چھوٹے گی۔

حاضرات چور

فکشفنا عنک خطا تکفیر فی صلی اللہ علیہ وسلم
ترکیب حاضرات واضح ہو کہ یہ حیرت انگیز حاضرات بغیر کسی زکوٰۃ کے تو شہ ہے یعنی کسی بھی قسم کی عبادت یا چلکشی کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ جب اور جس وقت چاہیں عبادت کریں۔ اسی وقت حاضرات کھل جائے گی۔ یقیناً یہ قرآن پاک کا مجرہ ہے۔ جب آپ حاضرات کرنا چاہیں تو پہلے کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو ہنلا کر پاک صاف کر کے اسکو جلانے نماز پر بٹھا کر اسکا منہ قبلے کی طرف کر کے کافور مشک کو ماچس کی تیلی سے جلادیں اور اس کا دھول کسی پلیٹ یا پیالہ میں جمع کر کے اس دھواں کو کھڑے کے چنبلی یا گلاب کے عطر میں ملا کر کاجل بنائیں اور معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر سیاہی لگا کر معمول سے کہیں کہ وہ سیاہی پر نگاہ رکھے اور آپ اول گیارہ بار درود شریف پڑھیں بعد ایت مذکور چند بار پڑھ کر معمول پر دم کریں اور معمول سے پوچھتے رہیں کہ سیاہی میں کچھ نظر آیا یا نہیں۔ اگر غرض آپ وقفے وقفے سے ایت پڑھ کر معمول پر دم کرتے رہیں۔ بخود ہی دیر میں پور کی شکل سیاہی میں نمودار ہو جائے گی۔ اب آپ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کریں حاضرات ختم ہو جائے گی۔ اب معمول کے ذریعے آپ نہایت آسانی سے چور کی شناخت کر سکتے ہیں۔

حاضرات سامری جادوگر

اجب یا سامری بحق تو ریت و عصائے موسیٰ کلیم اللہ۔ دوستو اور بزرگوار واضح ہو کہ یہ نہایت ہی مجرب الجربج۔ میں نے اب تک عملیات کی لاکھوں کتابوں کا مطالعہ کیا جو کہ اردو، ہندی، سنسکرت، فارسی، عربی، انگلو، انگلش وغیرہ کی تھیں لیکن کسی بھی

کے تیل میں ملا کر کافور کاجل لگا کر معمول کا منہ قبلے کی طرف کریں اور آپ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کریں اور اس کے بعد ایت کریمہ چند بار پڑھ کر معمول پر دم کریں اور معمول سے کہیں کہ وہ انگوٹھے کے ناخن پر سیاہی میں نظر رکھے۔ چند لمبے بعد معمول کو سیاہی میں ایک ہارنیش بزرگ اور ان کے ساتھ ایک خادم نظر آئے گا۔ حامل کو چاہئے کہ ان کو سمجھے کہ ذریعے اپنا اور بچے کا سلام عرض کرے اسکے بعد جو بھی جائز بات ہے وہ معمول کے ذریعے معلوم کرے۔ ہر بات صاف اور واضح لکھ کر موکل بتا دے گا لیکن آواز اس حضرات میں معمول کے کان میں نہیں آئے گی۔ نیز جب حامل معلوم کر چکے تو موکل کو شکریہ کے ساتھ اسلام علیکم عرض کر کے رخصت کرے واضح ہو کہ یہ حاضرات میری آزمودہ ہے۔

حاضرات میمونہ زنگی

یا اهل الروح میمونہ زنگی حاضر شو یلخیر و اخیر ہا۔
طریقہ زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں حامل ترک جلالی کر کے بروز نوچندی اتوار شب طہیک بارہ بجے عمل ہنڈا گیارہ سو مرتبہ مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کر کے عمل کے وقت لوہان یا اگر بتی کا بخور جلانے کل تین یوم کا عمل ہے نیز آپ کے پاس کسی بھی قسم کا کاجل روشن چنبلی میں ملا ہوا ہو نا چاہئے تاکہ پڑھائی کے بعد اس پر دم کر دیا کریں نیز آخری دن سوا پاؤ برقی پر تیار دیں اور میمونہ زنگی کی روح کو اس کا ثواب پہنچائیں۔ عمل روزانہ ایک ہی وقت پر کرنا ہو گا نیز زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ کم از کم ایک سو ایک بار عبارت عمل روزانہ پڑھا کریں۔
ترکیب حاضرات جب بھی حامل حاضرات کرنا چاہے تو لازم ہے کہ کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو ہنلا دھلا کر اسکو خوشبو لگا کر قبلہ رو جائے نماز پر بٹھائے اور دم کیا ہوا کاجل معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر لگائے اور حامل اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کر کے معمول سے کہے کہ وہ انگوٹھے کے ناخن کی سیاہی پر نظر رکھے پھر حامل عمل ہنڈا چند بار پڑھ کر معمول کی آنکھوں پر دم کرے۔ پھر چند باؤل پڑھ کر معمول پر دم کرنا ہے۔ چند لمبے بعد معمول کو انگوٹھے کی سیاہی میں ایک نہایت حسین عورت نظر آئے گی۔ پس حامل کو لازم ہے کہ اس وقت اپنا اور معمول کا سلام اس کو پیش کرے اور بہت

کتاب میں سامری جادوگر کو حاضر کرنے یا اسکی حضرات کا طریقہ نہیں نظر آیا۔ البتہ اس عمل کے علاوہ دو اعمال میرے پاس سامری کو حاضر کرنے کے ہیں۔ جن سے یہ عامل کے روبرو بالمشافہ حاضر ہوتا ہے اور عامل کی ہر جائز ضرورت جو کہ اسکے بس میں ہو پوری کرتا ہے۔ اگر آپ لوگوں کے پاس اسکا کوئی دوسرا عمل ہو تو مصنف سے رابطہ کریں۔ فی الحال حضرات کا طریقہ کار واضح کرتا ہوں۔

تشریح و زکوٰۃ | عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرے اور ہر وقت پاک و طاہر رہے۔ عمل کا اظہار کسی دوسرے شخص پر نہ کرے۔ سوائے اپنے اس استاد کے جو اس عمل کا عامل ہو یا صاحب مجاز ہو۔ عمل ہذا شب ٹھیک بار بجے قبلہ رو ہو کر پانچ ہزار بار پڑھے۔ پڑھتے وقت سپرٹ لیمپ میں بجی کے جگہ فیتلہ اور سپرٹ کی بجائے اعلیٰ قسم کی برانڈی ڈال کر روشن کرے۔ اوپر اسکے ایک عدد گائے کا گھیرا جو کہ پیتل کا ہو گا رکھے تاکہ فیتلہ کا دھواں بچھڑے کی دونوں اٹلی اور پھیل جانگوں کے درمیان پھیلنے سے روک دیا جائے۔ پڑھائی کے بعد آپ چراغ بجھا دیں اور جب بچھا جو کہ سخت گرم ہو گیا تھا ٹھنڈا ہو جائے تو اس پر سے کا جل کھرچ کر کسی کاغذ کی بوتل میں رکھیں اور تھوڑی سی کا جل میں سپرٹ لیمپ کی برانڈی ملا کر رکھ لیں اور پھونک بھی ماریں۔ الغرض آپ کو روزانہ ایک عدد فیتلہ روشن کرنا ہو گا اور اس کی سیاہی بچھڑے کے پیٹ کی بجلی سے پرجھم کرنا ہوگی اور بعد پڑھائی وہ سیاہی کھرچ کر نکال کر پہلے دن والی سیاہی میں ملا کر رکھنا ہوگی نیز عبارت عمل بھی پانچ ہزار مرتبہ وقت مقررہ پڑھنا ہوگی۔ یہ عمل کل پانچ یوم کا ہے واضح ہو کہ پڑھائی کے بعد آپ کو گلے کے بچھڑے پر بھی پھونک مارتا ضروری ہے۔ جب پانچ یوم پورے ہو جائیں تو آپ کا عمل تمام ہوا اور آپ اس حضرات کے عامل ہو سکتے ہیں اور بچھڑے کو محفوظ کر لیں نیز چراغ کو بھی محفوظ کر لیں۔

یہ حضرات صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو کسی بھی سامری کے عمل کی اجازت ہے یا وہ اس کے عامل ہیں۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس کو کرنا چاہے تو لازم ہے کہ وہ پہلے مجھ سے اجازت لے کر عمل کرے بغیر میری اجازت کے یہ عمل حضرات مؤثر نہ ہوگی۔

طریقہ حضرات | جب بھی آپ حضرات کرنا چاہیں تو سب سے پہلے آپ کے پاس جو گلے کا بچھڑا ہے اسکو نیکر کا جل کی سیاہی میں تھوڑی سی برانڈی جو کہ چراغ کے

بجی ہوئی تھی ملا لیں اور روغن چنبیلی ملا کر پورے بچھڑے پر ملیں تاکہ وہ سیاہی ہو جائے اور اس میں چمک پیدا ہو جائے۔ اب آپ کسی نا بالغ لڑکے یا لڑکی یا بچہ چوٹا پیدا ہوا ہو مرد یا عورت۔ اس میں عمر کی قید نہیں ہے۔ اسکو قبلہ رو بٹھا کر بچھڑے کو کسی مینز وغیرہ پر اونچائی پر رکھیں۔ بچھڑے کا منہ معمول کے منہ کی طرف ہونا چاہئے یا پھر اس کا منہ شمال کی سمت ہو گا اگر معمول کے منہ کی طرف رخ ہو تو معمول بچھڑے کی پیشانی پر نگاہ رکھے اور اگر شمال کی سمت بچھڑے کا منہ ہو تو عامل بچھڑے کے پیٹ پر سیاہی میں نگاہ رکھے گائیز بوقت حضرات برانڈی کا دہی لیمپ روشن کریں جو کہ آپ نے پانچ یوم دوران زکوٰۃ استعمال کیا تھا نیز فیتلہ بھی لکھ کر بوقت حضرات روشن کر لیں۔

جب آپ نے تمام انتظامات مکمل کر لئے تو آپ معمول پر عبارت بار بار پڑھ کر دم کریں اور ساتھ ہی ساتھ بچھڑے پر بھی پھونک ماریں۔ ایک سو ایک بار پڑھائی کے بعد حضرات کھل جائیں گے حضرات میں سامری جادوگر نہایت شان و شوکت سے حاضر ہو گا۔ آپ کا جو مدعا ہو بیان کریں۔ ہر بات جو کہ جائز ہوگی وہ بتائے گا نیز اگر آپ سحر و جادو ختم کرنا چاہتے ہیں تو سامری سے آپ ختم بھی کروا سکتے ہیں۔ سحر زدہ پر حضرات کھل جاتی ہے۔ جب آپ کا مدعا حضرات سے پورا ہو جائے تو شکر یہ کے ساتھ اس کو رخصت کریں۔ ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ پھر اراغ بالکل بند ہو صرف فیتلہ کیلئے مسوراخ ہو۔

پتہ: ڈاکٹر محمد منشور عالم صدیقی۔

جی۔ ۴۰۲ مصطفیٰ آباد۔ نزد المذنبہ مسجد
نارتھ ناظم آباد بلاک "ٹی" کراچی پاکستان

حاضرات کا پیسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم غزنی سے چچا مہا پیر جلاجل سوا سیر کا توشہ کھائے۔ ۸۰ کوس کا دھاوا بتلئے۔ سفید گھوڑا لال لکام۔ اس پر چڑھے ویر جوان۔ نوشو پٹن آگے سمجھ جلتے۔ چل چل رہے پیر جوان تجھ سا نہیں ویر نوجوان۔ ہمارے دشمن کو پکڑ لاوے۔ ہاڈا ڈکھائے۔ ماس کو چبائے اور مار تا پٹینا بچھاڑتا توڑتا پاؤں کی بیڑی مشک لے چڑھائے۔ سیپ لے کھائے۔ کیسے بھی لاؤ۔ بن لئے نہ جلتے۔ آؤ نہ محمد پیر۔ تیری سواری خالی

چاہیں کروائیں۔ ہر جائز کام کریں گے جب پیر صاحب تشریف لاتے ہیں تو نہایت عمدہ خوشبو آتی ہے۔

حاضرات گروجن

احضرو لیعشری الجن بحق سلیمان بن داود

علیہ السلام حاضشو۔ حاضشو۔ حاضشو۔

اس عمل کی زکوٰۃ بروز نوحیدی اتوار ترک جلالی کرے

شب کو بارہ بجے ادا کی جاتی ہے۔ بوقت ریاضت

ایک عدد چومکھا کاشی کا چراغ ہونا چاہئے جس کے چاروں کونوں

پر چار عدد نقوش کے قیتے روشن کئے جائیں گے۔ چراغ میں خوشبو

تیل ڈالنا چاہئے۔ بخور اگر بتی کا کرے۔ نقوش شمس کی ساعت

تیار کریں۔ یہ کام آپ پہلے سے کر کے رکھیں۔ قیتے روزانہ آپ کو

چار عدد نئے لکھنا اور جلاتا ہوں گے۔ پہلے روز عزیمت سات

سوچو وہ (۷۱۴) مرتبہ، دوسرے روز سات سوچو الیس (۴۴۴)

مرتبہ، تیسرے روز سات سوچو ہتر (۷۲۲) مرتبہ چوتھے روز ایک

ہزار چار (۱۰۰۴) مرتبہ، پانچویں روز نو سو چار (۹۰۴) مرتبہ

چھٹے روز سات سو پانچ (۷۰۵) مرتبہ، ساتویں روز سات سو

چونتیس (۷۳۴) مرتبہ، آٹھویں روز سات سو سات (۷۰۷)

نویں روز سات سو چون (۷۵۴) مرتبہ، وقت مقررہ پر معاویہ

آخر گیارہ بار درود شریف کے پڑھا کرے۔ آخری دن عمل

کے اختتام پر نو عدد برنی یا پڑا لیکر اس پر حضرت سلیمان بن داود

علیہ السلام کی نیاز دیں۔ شریعتی آپ خود بھی کھائیں اور مصوم

بچوں کو بھی تقسیم کر دیں نیز ایک عدد تانبے کی پلیٹ پر چراغ

کا دھواں بھی آپ روزانہ اکٹھا کرتے رہیں اور روزانہ پلیٹ

کے ٹھنڈا ہونے پر دھواں کھرچ کر نکال لیں اور کسی کالج کی

شیشی میں محفوظ رکھیں اور اس میں چراغ کا خوشبودار روغن ملا کر

رکھ لیں اور اس پر روزانہ عمل کے اختتام پر بھونک بھی مار دیا

کریں۔ یہی کاجل آپ کو عمل حاضرات میں استعمال کرنا ہوگا۔

ایک بات کا خاص خیال رکھیں، وہ یہ کہ چاروں قیتے روزانہ

آپ کے عمل کے اختتام پر جیل جلنے چاہئیں۔

ترکیب حاضرات

معروف طریقے سے کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی پر بروز اتوار پہلی حاضرات

کریں۔ حاضرات کرنے سے قبل نیاز ضرور دیں۔ جب آپ کی پہلی

پڑی۔ اؤ اؤرے پیر صاحب۔ کھلاتیرا دوار۔ کھلاتے کھیل بیعتی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

طریقہ زکوٰۃ

یہ عمل کل گیارہ یوم کا ہے۔ دراصل اس عمل کا مامل
جس وقت چاہے کسی بھی نابالغ لڑکے پر مہا پیر
کو حاضر کر سکتے ہیں اور جو بات بھی معلوم کرے گا پیر صاحب بتائیں
گے نیز جو کام جائز ہو وہ بھی کر دیتے ہیں۔

زکوٰۃ نوچندی جمعرات سے رات کے وقت دیتی جاتی ہے مطلوبہ

دن عامل قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور جگہ پاک صاف ہو۔ ایک عبد

چاندی کا چراغ لے کر اس میں خالص دیسی گھی ڈال کر روئی کئے

بتی بنا کر روشن کرے اور بخور اگر جی اور لوبان کا کرے۔ گیارہ عدد

چنبیلی کے تازہ پھول، گیارہ عدد لونگ، گیارہ عدد برنی، گیارہ

عدد چھوٹی الائچی یہ سب سامان عامل اپنے سامنے رکھے نیز سوچی

کا حلہ خالص گھی کا بنا ہوا سو اسیر رکھ کر فاتحہ دے اور اس کا

ثواب خاص طور پر غزنی کے مہا پیر صاحب کو بخشے۔ پھر عبارت

عمل کو ایک سو آٹھ بار معاول آخر گیارہ بار درود شریف

کے ورد کرے۔ جب پڑھائی ختم ہو تو حلہ خود کھائے اور نابالغ

لڑکیوں کو بھی کھلا دے۔ باقی سامان سوائے چراغ کے اور برنی

کے سب اٹھا کر کسی مٹی کی ہانڈی میں رکھ دے۔ گیارہ یوم کا

سامان اسی ہانڈی میں رکھنا رہے اور گیارہ عدد برنی گیارہ مصوم

بچوں کو ایک ایک عدد دے۔ اسی طرح روزانہ نیا سامان لیکر

عمل کیا کرے لیکن چراغ وہی پہلے دن والا استعمال ہوگا۔ اسی

طرح آپ گیارہ یوم کا چلہ کریں آپ اس عمل کے عامل ہو جائیگے

گیارہ یوم تک روزانہ آپ جو سامان مٹی کی ہانڈی میں جمع کرتے

ہے اسکو آپ کیا کریں گے؟ جب مہا پیر کی حاضری ہوگی۔

تو آپ ان سے پوچھ لیں کہ اس سامان کو کیا کریں؟ وہ آپ کو

بتا دیں گے۔

طریقہ حاضرات

جب بھی آپ حاضرات کرنا چاہیں تو لازم

ہے کہ ایک نابالغ لڑکی خوبصورت کو

نہلا دھلا کر اسکے کپڑے پر خوشبو عطر چنبیلی کی لگائیے نیز اس کے

سر میں روغن چنبیلی ڈالنے اور چراغ روشن کر کے تمام سامان جو کہ

چلہ کشی کے وقت آپ رکھتے تھے وہی سامان رکھ کر نیاز دیگر

عمل مذکور ایک سو آٹھ بار درود کر کے پانچ عدد لونگ اٹھا کر

جی کے سر پر رکھئے اور پکی پر بھونک بھی مارئے فی الفور مہا پیر جی

کے اوپر تشریف لادیں گے جو بات معلوم کرنا چاہیں یا جو کام

حاضرات کھل جائے تو پھر جس دن چاہیں حاضرات کر سکتے ہیں لیکن حاضرات سے پہلے اجازت بھی لے لیں ورنہ دوسرے دنوں میں یہ حاضرات نہ کھلے گی۔

عبداللہ شوقی

حضور نبی کریم ﷺ

۱۱۱	۱۱۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۱۷	۹۹
۱۱۲	۱۳۲	۱۱۰	۱۰۰	۱۲۷	۱۲۳
۱۲۸	۱۰۱	۱۱۳	۱۲۲	۱۰۹	۱۳۱
۱۰۲	۱۲۶	۱۱۴	۱۲۱	۱۳۳	۱۰۸
۱۱۶	۱۰۷	۱۲۴	۱۲۵	۱۰۳	۱۱۹
۱۲۵	۱۲۰	۱۲۳	۱۰۶	۱۱۵	۱۲۴

خواجہ عبدالجبار بن جعفر

خواجہ عبدالجبار بن جعفر

حاضرات ذوالقرنین

یا ذالقرنین سمیعاً مطیعاً جق خواجہ خضر علیہ السلام
ترکیب زکوٰۃ اکثر احباب اس بات سے بے خبر ہوں گے کہ ذوالقرنین کیا بلبل ہے؟ واضح ہو کہ جو وہی بادشاہ ہے جس نے قوم یا جوج و ما جوج کو دو پہاڑوں کے درمیان لوہا اور تانبا بگھلا کر اس کی دیوار بنا کر قید کر دیا۔ قرب قیامت کے وقت اللہ کی قدرت سے یہ لوگ باہر نکل آئیں گے اور پورے زمین پر بے پناہ تباہی مچائیں گے۔ آخر حضرت عیسیٰ کی بدعا سے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص اس عمل کی زکوٰۃ دینا چاہے تو لازم ہے کہ دس یوم ترک جلالی کرے۔ بوقت شب عبادت عمل ساڑھے بارہ ہزار بار مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کرے۔ بخور سبعہ سیارگان کا روشن کرے نیز ساتوں ستاروں کی ساتوں دھاتوں کو ملا کر ایک عدد جو مکھا چراغ سات تولے کا بنوائے ہر دھات ایک ایک تولہ ہوگی۔ چراغ کسی اچھی ساعت میں بنوائے۔ جو لوگ ساتوں دھات کا چراغ کا خرچہ نہ برداشت

کر سکتے ہوں ان کو چاہیے کہ ساڑھے تین تولہ تانبہ اور ساڑھے تین تولہ لوہے کا چراغ بنوالیں نیز تانبے اور لوہے کو ملا کر ایک عدد چھوٹی سی پلیٹ بھی بنوالیں۔ جس پر چراغ کا دھواں کا جل کی شکل میں اکٹھا ہوگا۔ چراغ میں سات قسم کا خوشبودار روغن یا عطر ڈال کر روٹی کی تہی بنا کر چاروں کونوں پر بوقت چاندنی روشنی کرنا ہوگی۔ آخری دن عمل کے اختتام پر سات قسم کی مٹھائی اصلی گھی کی بے کر اس پر نیاز دیں اور اس کا ثواب ذوالقرنین کی روح کو بخشیں۔ اب آپ اس کے حامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ ایک ہزار بار عمل ورد میں رکھیں نیاز کی شریعتی آپ بھی کھائیں اور بچوں کو بھی دیں۔

طریقہ حاضرات جب آپ کو حاضرات کرنا ہو تو سب سے پہلے سات قسم کی مٹھائی ایک عدد چراغ جو کہ آپ نے چاندنی کے وقت استعمال کیا تھا روشن کریں۔ بخور سبعہ سیارگان کا روشن کر کے فاتحہ دیں اس کا ثواب غلصہ طور پر ذوالقرنین کی روح کو پہنچائیں۔ پھر نابالغ لڑکے یا لڑکی پر معروف طریقے سے حاضرات کریں فوراً کھل جائے گی۔ مشرق تا مغرب جو بھی بات معلوم کریں گے فوراً بتا دیا جائے گا۔ اس حاضرات کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اگر حامل کو خود دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے جس کے لئے ایک خصوصی نقش درکار ہوتا ہے جو بوقت چاندنی حامل کو اپنے سامنے رکھنا پڑتا ہے اور اس پر ہمیشہ حاضرات دیکھی جاتی ہے۔

اپنے اندر روحانی قوت پیدا کیجیے

ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ ہزاروں مؤکل کے اعمال اور حاضرات کے اعمال کرنے سے پہلے اپنے اندر روحانی قوت پیدا کرنے کی جدوجہد کرے۔

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد۔

”یا ہادی یا خبیر یا متین یا علام الغیوب“

۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دروسے حامل کے اندر زبردست روحانی قوت پیدا ہوگی اور حاضرات وغیرہ کے عملات اس ورد کے بعد انشاء اللہ کامیابی سے ہنگام ہوں گے۔

محفلِ حاضرات

تحریر: ملازمِ حسین

ایک نابینا عالم کی حاضرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَسْبِيَ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰهُ
مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰهِ
لَوْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲)
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

حاضرات کا یہ عمل ایک بارہ سالہ بچے نے ایجاد کیا ہے۔ جہاں تک میری تحقیق ہے ظاہر جسم بھی کہے لیکن باطن میں کچھ اور ہے۔ ایک دن کسی بات سے خوش ہو کر اس نے مجھے یہ عمل عطا کیا تھا۔ اس عمل سے ایک نابینا بزرگ حاضر ہوتے ہیں۔ اس عمل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس عمل کے لئے کسی بھی جلد یا ریاضت کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو ہر مسئلے کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔ اور آپ جو بھی کام کریں گے وہ پلک جھپکنے سے پہلے پورا ہوگا۔
نوٹ:- جس لائن کے آگے ۲ کا ہندسہ لکھا گیا ہے اس کو دوسرے پڑھیں۔

اس حاضرات میں ایک بہت بڑے نابینا بزرگ حاضر ہوتے ہیں اور یہ جو عمل لکھا گیا ہے بڑے ترغیب سے پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کے پڑھنے کی آواز اتنی سریلی ہوتی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ میں بار بار اس آواز کو سنوں اور سنتا رہوں۔

یہ بزرگ خود دونوں آنکھوں سے نابینا ہیں۔ انہی ذات کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا حالانکہ انہی آنکھیں بھی مانگ سکتے تھے لیکن روئے زمین پر جو لوگ ہیں یہ سب کچھ ان کیلئے

ہی کر رہے ہیں۔ اب اس بات کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہ ہوگا کہ آپ جو بھی کام کریں گے اگر مقصد جائز ہوگا تو انشاء اللہ ضرور پورا ہوگا اور جو سوالات آپ پوچھیں گے ان کا جواب پتھر پر نکید ہوگا۔

ارے طالب یہ جان لیں کہ حاضرات کے ایسے ایسے سر بستہ رازوں کو افشا کر دیا گیا ہے جن کو ماہرینِ حاضرات نے پوشیدہ رکھا۔ میرا کام رازوں کو افشا کر ملے۔ محنت کرنا آپ کا کام ہے کچھ حاضرات کے ایسے اعمال بھی لکھے جا رہے ہیں جن کے ساتھ بعض مالمین نے خود ساختہ چلے اور ریاضتوں کی پابندی عائد کر رکھی تھی، جو کہ تجربہ کرنے پر غلط ثابت ہوئی۔

حاضرات کا طریقہ | اس حاضرات کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے تاہم جس معمول پر حاضرات ہوتی ہے عامل کو چاہئے کہ حاضرات میں اس کو ہی بٹھائے اور تاکید کرے کہ وہ اپنی آنکھیں بند کرے۔ عمل مبارک کو تین مرتبہ پڑھ کر معمول پر پھونک دے۔ معمول کو ایک جنگل یا کسی خوبصورت باغ میں ایک نابینا بزرگ کھڑے نظر آئیں گے جن کا نام محمد و قاسم ہے۔ سبز رنگ کے کپڑے، ننگے پاؤں و کبھی رنگ کے تسبیح، سبز رنگ کی ٹوپی اور دونوں ہاتھوں میں کھڑے ہوں گے عامل کو چاہئے کہ وہ معمول کی معرفت نہایت ہی ادب سے سلام کرے۔ جب سلام کا جواب مل جائے تو اس کے بعد سوال و جواب عامل کو خصوصی طور پر تاکید کی جاتی ہے کہ کوئی ایسا سوال نہ کرے جو شرعاً ناجائز ہو۔ اس حاضرات کے لئے صرف اجازت کی ضرورت ہے۔

معمول کو عالمِ ارواح میں بھیجے کا طریقہ | پیارے قارئین کرام آپ کو

کریں۔ کسی خاص قلم یا سیاہی کی پابندی بھی نہیں ہے۔ زکوٰۃ کے نقش آپ بال پین یا کالی پینل سے بھی لکھ سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا شلت کے کوٹوں پر جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان کے مطابق نقش پُر کر لے وہ نقش کے اندر نہیں لکھئے۔ کوئی خاص پر سز بھی نہیں ہے۔ اگر آپ چاہیں تو روزانہ نقش لکھ کر دریاں ڈال سکتے ہیں یا آخری روز سب نقش لکھ کر کے بھی دریاں ڈال سکتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد آپ اس نقش کے حامل چلیں یا درہے کہ یہ زکوٰۃ اصغر ہوگی اس کا حامل کسی دوسرے شخص کو اجازت نہیں دے سکتا۔ حل کو قابو رکھنے کے لئے روزانہ تین عدد نقش لکھئے ہوں گے۔ یا درہے کہ یہ نقش بھی اسی طرح کچھ دن لکھنے کے بعد دریاں ڈال دیا کریں۔

آداب نقش | نقش با طہارت لکھیں اور اپنا منہ مشرق کی سمت رکھیں۔

جس جگہ یا کمرے میں آپ نقش لکھیں وہ جگہ بھی پاک و صاف ہونی چاہئے۔

نقش لکھتے وقت اگر غلطی ہو جائے تو نقش کے اوپر بالکل (OVER WRITING) نہ کریں اور نہ ہی اس نقش کو شامل کریں بلکہ نیا نقش لکھ لیں۔

نقش لکھنے کے بعد ان کو علیحدہ علیحدہ کاٹ لیں اور ہر نقش کو علیحدہ آٹے میں لپیٹ کر دریاں ڈالیں۔

روزانہ نقش لکھنے کا وقت اور تعداد مقرر کر لیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایک دن میں زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا اور سات دنوں میں ادا کرنا چاہتا ہے تو پہلے ۶ روز ۳۴۳ نقش لکھے اور آخری روز یعنی ساتویں دن ۳۴۹ لکھ لے۔ اس طرح سات دنوں تک اس نقش کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

روحانی پیمانہ | اس نقش مبارک کے جہاں اور فوائد میں ان میں سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ

اس نقش کی مدد سے کسی بھی شخص کی باطنی قوتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس میں ہیں بھی یا نہیں یا دوسرے غفلتوں میں اس طرح سمجھیں کہ آیا اس نقش پر حضرات ہو سکتی ہے یا کہ نہیں؟ کیونکہ ایسے ظاہری طور پر اس کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں بلکہ محال بھی ہے اس نقش کی بدولت آپ ہر شخص کی باطنی قوتوں کا اندازہ ایک سیکنڈ میں لگا سکتے ہیں۔

طریقہ: جس شخص کی باطنی قوتوں کا اندازہ لگانا ہو اس

یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ میں نے ایک ایسا نقش ایجاد کر لیا ہے جس کے ذریعے حامل کسی بھی معمول کو "عالم ارواح" میں بھیج سکتا ہے اس لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، جس پر حضرات ہوتی ہو وہ اس نقش کی بدولت عالم ارواح کے سیر کر سکتا ہے اور اپنے مہرے ہوئے عزیزوں اور رشتہ داروں کی ارواح سے مل کر بات چیت کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی اس نقش کے کئی راز ہیں جن کو ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ماہرین حضرات نے اس سے قبل کسی بھی ایسے نقش کو ظاہر نہیں کیا۔ جس کو اب میں کر رہا ہوں، ماہرین نے ایسے رازوں کو پوشیدہ کیونکر رکھا میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا تاہم میں جو کچھ ظاہر کر رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسے رازوں کا انشاء جائز بھی ہے یا کہ نہیں؟ لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جو لوگ شرعاً ناجائز کام کریں گے اس کا بار بھنا چسیر پر ضرور ہوگا۔ اس لئے میں دست بدست یہ دعا کرتا ہوں کہ نا اہل عامل میرے علم کو نہ پاسکے۔

سب سے پہلے نقش اور اس کی زکوٰۃ کے بارے میں سمجھ لیں۔ نقش کے ٹوٹل اعداد ۲۴۰ ہیں۔ چال آتشی اور خانہ دم سے منسوب ہے اور خانہ ہفتم میں کسر ہے۔ نقش کے کوٹوں پر جو ہند سے لکھے گئے ہیں وہ نقش کی چال کو ظاہر کرتے ہیں۔

۷	۸۰۶	۱	۷۹۸	۶	۸۰۳
۳	۸۰۰	۵	۸۰۲	۴	۸۰۵
۵	۸۰۱	۹	۸۰۷	۲	۷۹۹

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ | عروج ماہ نوچندی جمعرات کو اس زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ نقش معظم کو ۲۴۰ مرتبہ لکھیں یہی اس کی زکوٰۃ ہے نقش کو علیحدہ علیحدہ کاٹ کر گولیاں بنا کر آٹے میں لپیٹ کر دریاں ڈالیں یا ڈیم وغیرہ میں ڈال دیں۔

نقش لکھنے کے متعلق بھی غور سے سمجھ لیں۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ میں ایک ہی نشست میں نقش لکھ کر زکوٰۃ ادا کر لوں تو کوئی پابندی نہیں ہے اور اگر ایک نشست میں ممکن نہ ہو تو پھر آپ جتنے دنوں میں لکھ سکتے ہیں لکھ لیں۔ اور نقش لکھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں لیکن جو وقت پہلے دن مقرر کر لیں اس کی پیروی روزانہ

ایک معمول کو عالم ارواح میں بھیجا گیا اس کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کیا جاتا ہے۔

معمول کو کہا گیا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کرے۔ اس کے بعد اس نقش مبارک کو اس کے سر پر رکھا گیا۔ نقش رکھنے کے بعد اسے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا محسوس ہو رہا ہے اس نے بتایا کہ میرے جسم کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگ رہے ہیں۔ اب میرا جسم بالکل ہلکا ہو گیا ہے اور اوپر کی طرف جارہا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد معمول نے بتایا کہ اب میرا جسم ایک جگہ برک گیا ہے اور ایک میدان سے نظر آ رہا ہے۔ میرے سامنے ایک بزرگ کھڑے ہیں۔

معمول کو کہا گیا کہ وہ بزرگ کو نہایت ہی ادب سے سلام کرے۔ سلام کے بعد انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنا مقصد بیان کریں۔ معمول نے کہا کہ چند برس ہوئے میری والدہ فوت ہو گئی تھی میری ان سے ملاقات کروادیں۔ معمول نے بتایا کہ بزرگ مجھے ایک جگہ پہلے آئیں ہیں جہاں پر مردوں اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ ٹولیاں بنی ہوئی ہیں اور اب میری والدہ میرے سامنے آگئی ہیں اور میں ان سے بات چیت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد نقش کو سر سے ہٹایا گیا، تو معمول نے بتایا کہ میرا جسم واپس زمین کی طرف آ رہا ہے۔

حاضرات کا طریقہ | جس شخص کو آپ کو عالم ارواح میں بھیجنا ہو اس کی زمین یا چار پائی وغیرہ

پر ٹھادیں۔ اگر نہیں تو زمین یا کرسی پر بیٹھ جائے اور اپنے آنکھیں بند کرے۔ اگر معمول لیٹا ہے تو نقش اس کے سینے پر رکھیں اور اگر بیٹھا ہو اسے تو پھر نقش کو اس کے سر پر رکھیں۔ نقش رکھتے ہی ایک موکل حاضر ہو گا اور چشم زدن معمول کو عالم ارواح میں لے جائے گا۔ جب معمول عالم ارواح میں پہنچے گا تو فوراً ایک بزرگ حاضر ہوں گے ان کو معمول کی معرفت سلام کریں اور پھر جو مقصد ہو بیان کریں۔ صاحب عقل کے لئے اتنا اشارہ ہی کافی ہے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب ہم حاضرات کرتے ہیں تو معمول پر بھولی بھٹکی ہوئی یا بچے درجے کی ارواح حاضر ہو جاتی ہیں اس لئے اکثر جو اہمات غلط ہوتے ہیں اگر ان سے کوئی کام کہا جائے تو وہ بھی پورا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ روحانی مخلوق کے سربراہ حاضر نہ ہوں لیکن ہر معمول پر یہ بات ممکن نہیں ہوتی کہ خود مددگار مخلوق کے سربراہ حاضر ہوں۔ (باقی ص ۱۸۴ پر)

شخص پر حاضرات ہو سکتی ہے یا کہ نہیں؟ تو طریقہ یوں ہے کہ آپ مطلوبہ شخص کے سر پر اس نقش کو رکھیں۔ اس سے آپ کو چار طرح کی باتیں معلوم ہوں گی۔

۱۔ سر پر نقش رکھتے ہی ایک جھٹکا سا لگے گا اور جسم بالکل ہلکا ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ فضا میں جاتا محسوس ہو گا ایسے شخص پر ہر طرح کی حاضرات ہو سکتی ہے۔

۲۔ سر پر نقش رکھتے ہی شدید قسم کا بوجھ اور درد محسوس ہو گا جیسے سر پر کسی نے کئی من وزن ڈال دیا ہو۔ ایسے شخص پر بھی حاضرات ہو سکتی ہے لیکن تھوڑی سی محنت کرنی پڑتی ہے اس کی تشریح آگے آئے گی۔

۳۔ سر پر نقش رکھتے ہی صرف یہ محسوس ہو گا کہ میرا جسم اوپر کی طرف جارہا ہے لیکن نظر کچھ بھی نہ آئے گا۔ ایسے لوگوں پر بھی حاضرات کی جا سکتی ہے لیکن اس کے لئے بھی محنت کے ضرورت ہوگی۔

۴۔ ایسے لوگ جن پر نقش رکھنے سے کچھ بھی محسوس نہ ہو سمجھ لیں کہ ان پر حاضرات کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے اس لئے ایسے لوگوں پر اپنا وقت ہرگز ضائع نہ کریں۔

ایسے لوگوں کے لئے بھی کئی طریقے ایجاد کئے جا چکے ہیں جن کی مفصل تشریح میں نے اپنی کتاب "مصلح حاضرات" میں لکھی ہے۔ جو ابھی زیر تریب ہے۔

عامل کیلئے مخصوص ہدایات | جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے

ہوگی اس لئے اس کا عامل کسی دوسرے شخص کو اجازت نہیں دے سکتا نہ ہی حاضرات کے لئے کسی کو نقش نکھ کر دے سکتا ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو عمل ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عمل کو قابو رکھنے کے لئے روزانہ تین عدد نقش نکھنے ہوں گے اگر کسی نے چالیس یوم تک نقش نہ نکھے تو بھی عمل ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

اگر نقش نکھتے وقت یا دریا میں ڈالتے وقت یا عالم خواب میں کوئی ذی روح حاضر ہو کر کہے کہ آپ کے کام ہوئے رہیں گے آپ نقش نکھنا بند کر دیں تو ہرگز ان کی باتوں میں نہ آئیں جب تک زکوٰۃ ادا نہ ہو جائے۔

نقش دریا میں ڈالتے وقت کوئی شخص ہرگز نہ دیکھے۔ اور پیچھے مڑ کر بھی مت دیکھیں۔

بہمی میں مٹھاس کی نیلیں فرایک ہی نام



تیوہار کے موقع پر پکنگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے



طہاس
ٹوٹیس

اڈور کی تکمیل
ایک اعلیٰ ذوق اور معیار کے مطابق

انواع واقسام کی خوش ذائقہ
ود لپزیر مٹھائیاں، دیسی گھی،
زعفران اور میوے سے بھرپور

اسپیشل افلاطون، مینگو برنی، ڈرائی فروٹ برنی، انجیر برنی،
دنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور نانہ خطائی وغیرہ

ٹہاس میں فون: ۳۰۸۲۷۷۳

۳۰۹۱۳۱۸

ناگپارہ جنکشن بلاسرس روڈ بہمی ۵

اذانِ برشکہ

طنز و مضمون

البوالخیال
فرضی

لٹنے کے اتفاقات ہوئے ہیں۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ہندوستانی پولیس نے ہمارے سچلے کو کبھی نہیں ٹٹولا۔ جبکہ پاکستان کی پولیس نے تو ایک بار ہم سے ہاتھ روم کے اندر جانے کا مطالبہ کیا تھا وہ تو شاہ ضامن رحمۃ اللہ علیہ کا تعویذ ہمارے بندھا ہوا تھا جو ہم صاف بچ گئے۔ ورنہ پولیس والے غیر ملکی ہاتھ روم میں لے جا کر کیا کرتے خدا ہی جانے۔ نیپے کے اندر چھپے ہوئے ڈالر بھی جاتے اور عزت کو بھی دھکا لگتا۔ اور بیوی الگ ناراض ہوتی کہ تم یہ ہوش و حواس کسی کے ساتھ ہاتھ روم میں گئے کیوں؟

ساری دنیا اس بات سے بھی آگاہ ہے کہ ہندوستانی پولیس بہت کم پر قناعت کرتی ہے۔ اس کو اگر پانچ روپے بھی عطا کر دو تو اس کا چہرہ گلی گلاب کی طرح کھل اٹھتا ہے جبکہ پاکستان کی پولیس والے پانچ سو کا نوٹ بھی اس طرح ہاتھ میں پکڑتے ہیں جو ہم انہیں مرا ہوا چوہا پیش کر رہے ہوں۔ مضمون نگار کو چاہئے کہ پولیس والوں کی نفسیات کا مطالعہ کریں پھر قلم اٹھائیں۔ پولیس کہیں کی بھی ہو۔ ان سب کا مزاج قدرے فرق یا واضح فرق کے ساتھ ایک جیسا ہوتا ہے۔ اور ہر ملک میں سب سے کم تنخواہ پولیس والوں کی ہوتی ہے۔ اس تنخواہ سے دو وقت کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتے۔ تو پھر بے چارے اگر مسافروں پر گدوں کی طرح نہیں ٹوٹیں گے تو اپنا گھر بار کیسے چلائیں گے۔ انہیں تو کوئی زکوٰۃ کا سٹی بھی نہیں سمجھتا لہذا انہیں تو جو بھی لینا ہے

اپنے ڈنڈے کے بولتے ہی پر لینا ہے۔ ان پر اعتراض کرنے کے سچلے اس نظام کی خبر نیچے جس نے انہیں اس مقام تک پہنچا دیا ہے۔ ورنہ دریاں بہن کر گالیاں سننا کون پسند کرے گا؟ آخرت کا خوف نہ سہی وردی کی شرم تو پولیس والے

اخبار نو۔ اشاعت ۲۲ دسمبر تا ۲۹ دسمبر والی اشاعت میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے دہلی سے آنیوالے پاکستانی مسافروں کی حالت زار۔ مضمون تو اپنی جگہ ہے ہی زہریلا۔ لیکن ہم جیسے حساس اور ناک والے ہندوستانیوں کو تو اس عنوان ہی سے فرقہ پرستی کی بو آ رہی ہے۔ پاکستانیوں سے اظہارِ ہمدردی اگر فرقہ پرستی نہیں ہے تو پھر فرقہ پرستی کسے کہتے ہیں؟ کوئی ناک والا اور عقل والا ہندوستانی ہیں دیوبند آکر جلتے۔ تاکہ ہمیں اطمینان قلبی حاصل ہو۔ اور ہم گمراہ بننے سے محفوظ رہیں۔

ہماری فرشتہ صفت پولیس کو بدنام کرنے کیلئے صاحب مضمون لکھتے ہیں۔

”پولیس ان پاکستانی مسافروں پر اس طرح ٹوٹتی ہے جیسے یہ دشمن ملک کے جی قیدی ہوں اور ان کا

مال و اسباب مال غنیمت ہو۔“

ساری دنیا اس بات کی معترف ہے کہ ہندوستانی پولیس بہت مچھولی مچھالی پولیس ہے۔ یہ رشوت لیتے وقت بھی ایک آنکھ کے لحاظ کو برقرار رکھتی ہے۔ پاکستانی پولیس کی طرح دونوں آنکھوں کو بند نہیں کر لیتی۔ جن لوگوں کا پاکستان جانے کا خدا نخواستہ اتفاق ہوا ہے ان سے پوچھئے کہ وہاں جا کر ان پر کیا گزری وہ بتائیں گے کہ وہاں کی پولیس نے کس طرح اپنے ہاتھ ان کی جیبوں میں ڈال کر انہیں لوٹا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی پولیس تو کمزور بند تک پر ہاتھ ڈال دیتی ہے۔ کیونکہ وہ بخوبی اس بات سے واقف ہے کہ یم پڑھے لکھے لوگ ”انڈر گر اوڈر“ بھی رقم رکھتے ہیں۔ ہماری ہندوستانی پولیس چاہے فقر و فلتے سے دوچار ہو۔ لیکن کسی ایسے مقام پر ہاتھ ڈالنا پسند نہیں کرتی وہ اگر ڈال سکتی بھی ہے تو اس میں بھی ایک طرح کا پیار اور ہمدردی مخفی ہوتی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیں دونوں ہاڈروں پر

بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے دیوبندی ایک ایسے دروغ بھی تشریف لائے تھے جو رشوت لیتے وقت وردی اتار دیا کرتے تھے۔ اچھے برے اس دنیا میں سب طرح کے لوگ ہیں سب کو ایک ہی قلم سے لکھنا نہیں چاہئے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

پاکستانی مسافروں کی یہ ٹرین جب ہندوستان آتی ہے تو اٹاری ریلوے اسٹیشن پر ان کے مال و اسباب کا کسٹم ہوتا ہے۔ اور ان کے پاس اس کی رسید بھی ہوتی ہے لیکن دہلی اسٹیشن پر تعینات پولیس کے نزدیک وہ محض کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے۔

رسید تو کاغذ کا پرزہ ہی کہلائے گی وہ کسٹم ادا کرنے کے بعد سونے کا تمغہ تو نہیں بن سکتی۔ اور پھر اُس رسید پر یہ تو لکھا ہوا نہیں ہوتا ہے کہ اٹاری پر رقم دینے کے بعد اب پورے ہندوستان میں کہیں بھی کچھ دینا نہیں ہے۔ صرف اٹاری والے ہی تو بال بچوں والے نہیں ہیں۔ دہلی کی پولیس والے بھی اہل و عیال رکھتے ہیں اور ایک شریف انسان کی طرح انہیں بھی اپنے بچوں کی فکر ہوتی ہے وہ بھی اپنے گھر والوں کی خوش حالی کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اگر وہ ان مسافروں سے کچھ بھی نہ لیں تو ان کا بیڑہ کیسے پار ہوگا۔؟ قصور تمام تر اس پولیس اور کسٹم آفسروں کا ہے جو مسافروں کو اپنے علاقے میں دبوچ لیتے ہیں اور ان کا سارا خون چوس لیتے ہیں۔ انہیں ان مسافروں کے جسم میں خون کے کچھ قطرے اس خیال سے چھوڑ دینے چاہئے کہ دہلی میں ان کے اپنے بھائی برادر بھی ڈیوٹیوں پر موجود ہیں اور رشوت کی فضیلت سے انہیں بھی سرفراز ہوتا ہے۔ دہلی پولیس کو ملتا ہی کیسا ہے۔ صرف کھرچن۔ منڈیاں کا سارا مال تو اٹاری والے چٹ کر جاتے ہیں۔ اور اگر مسافر ہدیہ خود ہی پیش کر دیا کریں تو پھر چھینا جھپٹی اور زور بردستی کی فوج ہی کیوں آئے۔ مسافروں کو چاہئے کہ جب وہ اپنے رشتے داروں سے تحائف وصول کریں۔ یا از خود خریداری کریں تو پولیس کے حصے کو ہرگز فراموش نہ کریں۔ اس کو بھی اپنے کسٹم اور برادری کا اک۔ حصہ سمجھیں اور ان کا احترام کریں۔ اگر ہم ان کا حق ٹیکر نہیں آئیں گے اور ہنسی خوشی انہیں عطا یا عطا نہیں کریں گے تو یہ ہی ہوتا رہے گا۔

جو پور ہا ہے۔ اور وہ اسی طرح لیتے رہیں گے جس طرح لٹ رہے ہیں۔ دیکھا جاتے تو پولیس ہماری محسن ہے وہ اپنے کردار و عمل سے ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اگر ہندوستان میں رہنا ہے تو ہمارا طرز عمل اختیار کرو۔ اس ملک میں حق بھیک مانگنے سے نہیں ملتا۔ بلکہ چھینے سے ملتا ہے۔ اور لاعلمی کے استعمال سے ملتا ہے اس احسان کرنے والی پولیس کی بلاتیں لینے کے بجائے مضمون نگار اپنے قلم کی نوک سے ان کی دردوں میں سرخ کر رہے ہیں۔ لاقول و لا قوۃ۔

مضمون نگار ایک اور ستم دکھایا۔ وہ لکھتے ہیں۔

پاکستان سے بدریغ ٹرین آنے والے مسافروں

نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ پولیس والے

سامان بھی چوری کرتے ہیں۔

کس قدر سفید جھوٹ ہے جو دن کی روشنی میں بولا گیا ہے۔ پولیس پر چوری کا الزام۔؟ ارے بھی چوری ہوتی ہے۔ رات کو اور چور جب چوری کرنے جاتے ہیں تو ایک طرح کا ڈر خوف اپنے ساتھ لیکر جاتے ہیں۔ انہیں چوری کے دوران۔ پولیس والوں کا ناک نعت بار بار یاد آتا ہے۔ بقول شاعر۔

ذرا سی آہٹ ہوتی ہے تو دل کہتا ہے

کہیں یہ وہ تو نہیں کہیں یہ وہ تو نہیں

جبکہ ہماری پولیس جو بھی وصول کرتی ہے دن دھاڑ وصول کرتی ہے بے خوف و خطر وصول کرتی ہے۔ ڈر خوف کے زور پر وصول کرتی ہے۔ قانون کا سہارا لے کر وصول کرتی ہے۔ اپنی وردی کی پولیس دکھا کر وصول کرتی ہے۔ میسر۔ بھائی اس کو چوری نہیں کہتے۔ اسے کچھ اور کہتے ہیں لیکن وہ مجھے اس وقت یاد نہیں آ رہا۔ میرا مضمون پڑھنے والے لغت میں دیکھ لیں کہ پولیس کی اس حرکت کو کیا کہتے ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کو چوری نہیں کہتے۔ اس کو چوری قرار دینا چوروں کو بدنام اور رسوا کرنے کی ایک سازش ہے۔ چوروں میں اتنی ہمت کہاں ہے کہ وہ اسٹیشنوں پر کھلے عام اپنی ذمہ داریاں نباہ سکیں۔ وہ بے چارے تو رات کے اندھیروں میں "خدمت خلق" کرتے ہیں انہیں اس دن دھاڑ کی بہادری سے کیا لینا دینا۔

مضمون نگار کہتے ہیں۔

"پاکستانی مسافروں نے بتایا کہ پولیس

والے ہم سے پیسے مانگتے ہیں۔ نہ دینے پر
بند کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔

ارے مضمون نگاروں! آپ نے ہندوستان کی پولیس کو
بدنام کرنے کے لئے یہ مضمون لکھا ہے۔ آپ کے خلاف قانون
کارروائی ہونی چاہئے۔ آپ نے ہماری پولیس کو بھکاری کے
سے انداز میں پیش کیا ہے۔ جیسے وہ ایک ایک روپے کے
بھیک مانگ رہے ہوں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے پولیس
عوام سے پیسہ نہیں مانگتی وہ اپنا حق مانگتی ہے وہ ہمارے
ملک کی محافظ ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم جب بھی کچھ کمائیں
تو اپنی معصوم صفت پولیس کا حق بھی ہر سال اسی طرح نکالیں
جس طرح ہم زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ ہم ڈھائی فی صد اپنے مال کے
زکوٰۃ نکال سکتے ہیں تو ہم ایک فی صد پولیس کو کیوں نہیں دے
سکتے۔ قرآن حکیم میں اگر ان پولیس والوں کی کوئی مدد نہیں ہے
تو کیا ہوا۔ ہمیں ان کی مدد متعین کرنی چاہئے اور اپنے مال میں
سے ان کا حصہ ہنسی خوشی ادا کرنا چاہئے تاکہ چھینا جھپٹی اور
لوٹ مار کی نوبت نہ آسکے۔ قرآن چودہ سو برس پہلے نازل ہوا
تھا۔ اس وقت پولیس والوں کے معاشی حالات اس قدر
اچھے نہیں تھے۔ اور ان کی اس قدر ناقدری بھی نہیں تھی جتنی
اب ہوتی ہے۔ ورنہ قرآن حکیم میں ان کی مدد بھی ضرور قائم کی
جاتی۔ آج پولیس والوں کی درگت کا یہ حال ہے کہ ہمارے
ملک میں ایک رکشہ چلانے والا بھی پولیس والے کو بہ اطمینان
ماں گی گالی دے دیتا ہے۔ عورتیں تک انہیں برا کہہ دیتی
ہیں۔ جبکہ عورتوں کا وجود ہماری پولیس کے دم سے قائم ہے
مضمون نگار کے وقت مضمون نگار کو پولیس والوں کی پوری
کیفیت کو سامنے رکھنا چاہئے۔ خواہ مخواہ الزام تراشی سے
قائدہ نہیں ہے۔ ہر مضمون نگار کا فرض ہے کہ وہ تمام صورتحال
کو سامنے رکھ کر قلم چلائے۔ اور قلم کا غد کو گلی ڈنڈا نہ بننے دے۔
اگر اس طرح کی گلی ڈنڈے سے کسی بے چارے کا سر بھٹ جلتا تو؟
ہم عرض کرتے ہیں اگر گاڑی اسٹیشن بند کرنے سے پہلے ہم سے
پاکستانی مسافر پُر زور آواز میں خود ہی کہہ دیں۔

ارے ہمارے خاکی وردی والے مہبائیوں اور اے ہمارے
سگے مہبائیوں سے بھی زیادہ محبت کے حقداروں ہم بخدا اور
حلف ہم آپ کے لئے بھی تحفے لیکر آتے ہیں آپ ایک طرف
شریفوں کی طرح لائن لگائیں باری ہم سب کو ان کا حق ہنسی

خوشی دیں گے تو پھر لوٹ مار کی نوبت ہی کیوں آئے گی۔ اور
پولیس والے پوری ایمانداری اور انسانیت کے ساتھ اپنی
صفیں سیدھی کر لیں گے۔ لیکن مشکل تو ہے کہ ہر مسافر جھوٹ بولتا
ہے۔ جو عورت دو دو شوہر رکھتی ہے۔ کسٹم پر وہ بھی خود کو یوہ
بتاتی ہے۔ اور اچھے خالص اٹے کے نوجوان پولیس کے
آنکھوں میں دھول جھونکتے کے لئے خود کو لاچار اور مادرزاد یتیم
ثابت کرتے ہیں۔ اور نئے نئے کپڑوں کو فنڈا کا مال بنا کر پولیس
کلبے و قوف بناتے ہیں جن لوگوں کے نیغوں میں ڈال گئے تھے
ہیں وہ قسم کھا کھا کر یہ بتاتے ہیں کہ میرے پاس تو ایک چلنے
پینے کے بھی پیسے نہیں ہیں۔ تماشائی لینے پر پا جاموں میں سے
ڈالر برآمد ہوتے ہیں۔ ہماری پولیس دن رات یہ تماشے دیکھتی
ہے۔ اس لئے اب وہ مسافروں کی زبان کا یقین نہیں کرتی۔
اور اپنے ماتحتوں کا استعمال کرتی ہے۔ اور مال برآمد کرنے
میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ وہ خدا کی قسم ہرگز بھیک نہیں
مانگتی بلکہ اپنا حق وصول کرتی ہے۔ اگر آپ غور و فکر سے کام
لیں تو ساری غلطی مسافروں کی ہے نہ کہ پولیس کی۔ مسافروں
کے بخل اور دھاندلی بازی سے اسٹیشنوں کا ماحول گرم ہوتا
ہے پولیس میں شرافت پیدا کرنے کے لئے مسافروں کو کسی
ترتیب گاہ میں کچھ دن گھمراہ کرنے چاہئیں۔ اور مضمون نگار
کو معلوم ہونا چاہئے کہ پولیس کی آنکھوں میں عوام دن رات
دھول جھونکتے ہیں اور پولیس کا صبح و شام اُلو بٹلتے ہیں۔
اکثر مسافروں کا حال یہ ہے کہ وہ پولیس کا کارڈ دکھا دیتے
ہیں کہ وہ فلاں اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ جس کی سات پشتوں
میں بھی کسی نے الغبے نہ پڑھی ہو وہ بھی پولیس کو اخبار کا
کارڈ دکھا کر چلتا بنتا ہے۔ اور غنڈے اور لٹیرے بھی اپنی
ماروٹی وین پر پر پولیس لکھوا کر سفر کرتے ہیں۔ کیا یہ دھوکہ
نہیں ہے؟ پولیس پریشان ہے کہ ہندوستان سے اتنے
رسالے اور اخبار نہیں نکلتے جتنے ایڈیٹر سڑکوں اسٹیشنوں
پر سڑگشت کرتے نظر آتے ہیں۔ آخر یہ ایڈیٹر لوگ حشرات
الارض کی طرح کہاں سے برآمد ہو رہے ہیں؟ اب اس نے
بھی سوچ دیا ہے کہ ایڈیٹروں کو بھی مارو اور ان کے بھی کپڑے
اُتارو۔ چنانچہ اب ہوتا یہ ہے کہ پچ کے ایڈیٹر لاٹھی
چارج کا شکار ہو جاتے ہیں اور جھوٹ ٹوٹ کے ایڈیٹر کسی
پتلی گلی سے نکل لیتے ہیں۔ یہ صورت حال بتاتی ہے کہ پولیس سے

زیادہ قصور عوام و خواص کا ہے اسی نے پولیس کے کان کترے ہیں۔ عوام اگر گڑبڑ ہی نہیں کریں گے تو پولیس والوں کو کچھ لینے کا حق ہی کہاں رہے گا۔ عوام کی غلطیوں ہی کا فائدہ پولیس اٹھاتی ہے۔ اس لئے اصلاح عوام کو اپنی کرنی ہے پولیس تو خود بخود سدھ جائے گی۔ اور اگر پولیس اپنا حق وصول نہیں کرے گی تو پارٹانم میں چنے بیچنے پڑیں گے۔ ورنہ پولیس والے جماعت کے جلوں میں چلے جائیں گے۔ پولیس رفو چکر ہو جائے گی تو ملک کی کئی طرح کے خطرات پیدا ہو جائیں گے اسلئے عقل والو پہلے تو لو بھر بولو۔ مضمون نگار مسافروں کی آپ بیتی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”جب ہم لوگ اسٹیشنوں پر اترے تو ایسی افراتفری کا عالم تھا ہم نے سمجھا کہ کوئی دننگا فساد ہو گیا ہے۔ پولیس والے ہم پر ایسے جھپٹ رہے تھے کہ جیسے ہم کوئی شریف انسان نہیں۔ دہشت گرد ہیں۔“

مسافر جب گاڑیوں سے باہر نکلتے ہیں تو انہیں ہزاروں ٹلی بھی گھیر لیتے ہیں۔ اور ان کا سامان ان کی اجازت کے بغیر اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ مسافروں کی تعداد کم ہے اور قلیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ہر قلی کسی نہ کسی مسافر کو ہتھیانے کی فکر کرتا ہے۔ اور بعض قلی تو مسافر ہی کو گود میں اٹھالیتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس سامان ہی نہیں ہے۔ یا پھر بعض مسافر کسی سامان ہی کی طرح دکھائی دیتے ہیں اس لئے انہیں ہی اٹھالیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہماری پولیس کی تعداد بھی ہر اسٹیشن پر اب مسافروں سے زیادہ ہونے لگی ہے۔ انہیں فکر یہ ہوتی ہے کہ مال غنیمت کوئی دوسرا وردی والا نہ ہتھیلے اس لئے اسٹیشنوں پر ماحول گرم نظر آتا ہو جاتا ہے اور پولیس باذن حالات پوری طرح حرکت میں آ جاتی ہے۔ پولیس قانون کی قائل ہوتی ہے وہ دانے دانے پر نکھلے کھلنے والے کا نام کی قائل نہیں ہوتی۔ یہ دیہاتی محاورے وہ ہضم نہیں کر سکتی۔ پولیس کو اپنی انگلی سے کھیڑا ہوتا ہے۔ اور اگر کھیڑا انگلی سے نہ نکلے تو وہ ڈبہ توڑ دی ہے اس کا اسے حق حاصل ہے۔ پولیس کو یہ سب کچھ کرنے کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں تھی اگر مسافر خود ہی آگے بڑھ کر سچ بولتے اور خود ہی پولیس کا حق ادا کر دیا کرتے۔ اب جبکہ مسافر اپنے فرائض سے غافل ہو گئے ہیں تو پولیس کو خود ہی ہاتھ پیر ملانے

پڑتے ہیں۔ اب اس پر بھی پولیس کو نشانہ بنانا جاتا ہے جو سراسر زیادتی ہے۔ اور تہمت تراشی ہے۔ اور پولیس کو بدنام کرنے کا ایک منصوبہ ہے۔ اور کسی مسافر کا کہنا کہ پولیس اس طرح ہم پر ٹوٹ رہی تھی جیسے ہم شریف نہیں دہشت گرد ہوں۔ ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ پولیس تو شریفوں ہی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ دہشت گردوں اور غنڈوں سے تو پولیس والے خود ڈرتے ہیں اور ان کو دیکھ کر مھاگ جاتے ہیں۔ یہ تو شریفوں ہی کو شرافت سکھانے کے لئے ہی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ ان کے سر میں چھوڑا تھوڑی ہے جو یہ شریفوں کو چھوڑ کر غنڈوں کے پیچھے پڑیں گے۔ اور اپنی جان گنوائیں گے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہماری پولیس کے نوجوان قتل ہونے کے پانچ گھنٹے کے بعد جب مقبول سے آخرت کا حساب و کتاب بھی ہو چکا ہوتا ہے جلتے دارا پر پہنچتے ہیں۔ جب تک انہیں اس بات کا مکمل یقین نہیں ہو جاتا کہ قاتل لوگ علاقہ چھوڑ کر جا چکے ہیں تب تک وہ ان نازک مقامات پر بے سوچے سمجھے کود جانے کی غلطی نہیں کرتے۔ اسے کہتے ہیں اُردو میں احتیاط۔ اور فارسی میں الامان الحفیظ۔ اور جن لوگوں نے اُردو اور فارسی کا مزہ تک نہیں دیکھا وہ اس کو لاپرواہی اور غیر ذمہ داری کا نام دیتے ہیں جو سراسر ظلم عظیم ہے اور پولیس کے ساتھ عناد رکھنے کے مترادف ہے۔ آپ نے یہ بھی دیکھا ہو گا کہ جب کسی کے گھر میں رات کو ڈاکیتی پڑ جاتی ہے تو پولیس والے نہادھو کے صبح دس بجے اس کے گھر پہنچتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میرا ساڑھے سات توڑے سونا چوری ہوا ہے۔ تو پولیس کے نوجوان انتہائی عالمانہ انداز میں سوال کرتے ہیں تم پابندی کے ساتھ اس کی زکوٰۃ دے رہے تھے یا نہیں؟ صاحب خانہ کہتا ہے کہ ایک لاکھ نقدی بھی تھی چور وہ بھی لے گئے۔ پولیس سوال کرتی ہے کہ تم انکم ٹیکس ادا کر رہے تھے یا نہیں؟ اور ایک لاکھ روپے تمہارے پاس کہاں سے آئے تھے؟ صاحب خانہ کہتا ہے کہ میری بیوی کے ساتھ چوروں نے دست درازی کی ہے۔ وہ اس کی آبرو پر بھی حملہ کر رہے تھے۔ دیکھئے اس کی چوڑیاں بھی ٹوٹ گئی ہیں۔ پولیس والے پہلے تو ٹوٹی ہوئی چوڑیاں اٹھا کر انہیں بے نگاہ غبرت دیکھتے ہیں اس کے بعد بیوی سے پوچھتے ہیں بہن! یہ چوڑیاں تم

نے کس کنگن اسٹور سے خریدی تھیں؟ اُدھار خریدی تھیں یا نقد؟ اور بہن تمہیں معلوم ہوتا چاہئے کہ یہ کنگن اسٹور غیر ملکی مال سپلائی کرتا ہے اور سیل ٹیکس ادا نہیں کرتا۔ اس سے مالے خریدنا قانونی جرم ہے۔ ہم نے پچھلے ہفتے ان سب عورتوں کو گرفتار کیا ہے جو اس کنگن اسٹور سے لین دین کرتی ہیں۔ پھر پولیس والے شوہر سے مخاطب ہوتے ہیں۔ اس طرح جیسے جتنا کے کنارے پر کھڑے ہو کر کوئی ٹریفک پولیس والا کسی اسکوٹر والے کو روک کر کہتا ہے ذرا اپنا لائسنس دکھائیے۔ بالکل اسی طرح پولیس کے فوجوان اپنی آنکھوں میں قانونی چمک پیدا کر کے شوہر سے پوچھتے ہیں یہ خوبصورت عورت جو تمہارے گھر میں ہے کیا سچ بچہ تمہاری بیوی ہے؟ شوہر اعتماد کے ساتھ کہتا ہے جی حضور یہ میری بیوی ہے۔ اور یہ جو ادھر ادھر پڑے ہوئے بچے سو رہے ہیں یہ ہمارے ہی بچے ہیں۔ پولیس کہتی ہے۔ ذرا اپنا نکاح نامہ دکھائیے۔ اب ذرا سوچئے جس ملک میں طلاقی نامے محفوظ نہیں رہتے وہاں نکاح نامے کہاں محفوظ رہیں گے اور زندگی بھر کے تمام حادثات و خدمات کے ثبوت اپنی الماریوں میں ہمیشہ رکھنا کوئی ضروری بھی تو نہیں ہے۔ شوہر سٹپٹا جاتے ہیں الماریاں کر دیتے ہیں۔ اس دوران الماری میں سے غیر ملکی ٹیپ ریکارڈ بھی نکل کر سامنے آتا ہے۔ پولیس کہتی ہے یہ ٹیپ ریکارڈ تمہارے پاس کہاں سے آیا تھا۔ یہ تو امپورٹڈ ہے؟ صاحب خانہ کہتا ہے یہ میں شارج سے لایا تھا۔ پولیس کہتی ہے کہ ذرا کلمہ رسید دکھائیے۔

یہ تمام باتیں ہو سکتا ہے کہ نادان لوگوں کے لئے بے فائدہ ہو لیکن پولیس اس طرح عوام کے پوشیدہ جرائم کو پکڑ لیتی ہے اور خفیہ امراض کا علاج کرنے میں اسی طرح کامیاب ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ایک چوری سے کئی کئی چوریاں کھل جاتی ہیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ

جس کے گھر میں چوری ہوتی ہے وہ بے چارے ریٹ بھی تھانہ میں درج نہیں کراتے اور قانون کے محافظوں کو ایک طرح کا آرام میسر رہتا ہے۔ دراصل اسے اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ پولیس آئے گی اور ڈھیر سارے سوالات کرے گی۔ اور جواب دیتے وقت اگر کوئی سچ زبان سے نکل گیا تو جو مال چوروں سے چھ گیا ہے وہ قانون والے لے آئیں گے۔ لہذا اب چوروں کی ریٹ کرنے کی رسمیں بھی رفتہ رفتہ ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ کیونکہ

ان میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہو گئے ہیں اور گھر کے راز کا ہر ہوتے ہیں۔ اور کبھی کبھی یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ بیوی کو کسی سے گھر والی یا باہر والی! ہم نے اپنے پردادا مرحوم سے سنا تھا کہ پہلے زمانے کے صاحب عقل لوگ اگر دکر روپے کی چوری بھی ہو جاتی تھی تو وہ ستور روپے کی ریٹ کرتے تھے۔ اس طرح چوروں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا پولیس چوروں کو پکڑ کر ان سے اپنا حق مانگتی تھی اور نصف کا مطالبہ کرتی تھی چورپٹ کے مطابق پچاس روپے ہوتے تھے جبکہ چور تو گھر سے دو روپے لیکر گیا تھا۔ چور دکر روپے چوری کرتے تھے اور ۴۸ گھر سے دینے پڑتے تھے اس لئے چوروں نے رفتہ رفتہ چورنی کا دھندہ بند کر دیا تھا۔ اب معاملہ بالکل الٹ گیا ہے آج کل کے عوام نے پولیس کا فائدہ کرنے کے بجائے چوروں کا فائدہ کرنا شروع کر دیا ہے اس لئے چور کی دھندہ پھر پورے شباب پر چل رہی ہے۔ اب ریٹ نکھانے والے حضرات ایک لاکھ روپے اگر چوری ہو جائیں تو دس ہزار کی ریٹ نکھولتے ہیں۔ یعنی چوری کا صرف دس فی صد نکھولتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ سچ بولیں تو پھر انکم ٹیکس والے اخبار پڑھ کر ان سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ تمہارے پاس یہ ایک لاکھ روپے کہاں سے آیا تھا جو چوری ہوا۔ اور یہ تمہنے اسے گھر میں کیوں رکھ رکھا تھا۔ اس طرح کے سوالوں سے بچنے کے لئے اب لوگوں نے یہ طریقہ اپنا لیا ہے کہ اگر چوری ایک لاکھ کی ہو تو ریٹ دس ہزار کی نکھولائے۔ چور معاہدے کے مطابق اگر پولیس والوں کو دس گا تو ہر ہزار ہی دسے گا اور نوے ہزار کا اسکا سیدھا سچا فائدہ ہوگا۔ جو اس الماں کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طریقے سے یہاں بھی پولیس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ اور مزے لیٹروں کے آ رہے ہیں۔ اور بدنام پولیس ہو رہی ہے۔ بے چاروں کو ہر فی صد سے زیادہ کہیں سچی کبھی نہیں مل پارہا ہے۔ افسوس فالافسوس۔

ان تمام حالات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خرابی پولیس والوں میں نہیں ہے۔ بلکہ مسافروں میں ہے اور ان لوگوں میں ہے جن کے گھروں میں چوریاں ہو رہی ہیں اگر یہ لوگ پولیس والوں کو ان کا اپنا حق ادا کرتے رہیں اور ایسا جھوٹ نہ بولیں جس سے پولیس کا نقصان ہو تو پولیس والوں کے دل میں بھی ممتا پیدا ہوگی۔ اور وہ ہمارے ساتھ وہ سلوک کرے گی۔

کے خلاف شکایات بھی کی جاتی ہے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔“

جی ہاں۔ ہمارے دور کی مجبوری یہی ہے کہ اگر شکایت ہی کرو تو بھی لا حاصل۔ کیونکہ چھوٹے سے لیکر بڑے دفاتر تک ٹیڑھے ہی ٹیڑھے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور چوروں کے خلاف چوروں سے شکایت کرنے سے کیا ملے گا۔ اور خطرات بڑھ جائیں گے کیونکہ ان چھوٹوں سے تو خود بھی انسان منٹ سکتا ہے اُن بڑے چور سے کہنے نہ ملتا جائے گا جو زیادہ قیمتی لباس میں گھومنے والی گزروں پر بیٹھے ہوتے ہیں اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ قصور پولیس کا نہیں ہے۔ قصور یا تو عوام کا ہے۔ یا پھر اس قانون کا جس کی رکھوالی بیٹیوں کے حوالے کر دی گئی ہے۔ اب اگر آپ اپنے دودھ کے شکایت درج بھی کرائیں گے تو بقیہ دودھ کی حفاظت مشکل ہو جائے گی اور اس دودھ کا حساب بھی دینا پڑے گا جو چورے پی گئے تھے۔

مضمون نگار نے اپنے آخری پیراگراف میں کہا ہے۔
”ریلوے حکام کو چاہئے کہ وہ اس جانب اپنی توجہ مبذول کرے اور ریلوے اسٹیشن پر لوٹ کھسوٹ میں ملوث اور ان کی پشت پناہی کرنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کرے۔“

مضمون نگار کا یہ مشورہ اپنی جگہ غصہ نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اس طرح کے مشوروں کا ماضی میں جو عبرتناک حشر ہوتا رہا ہے وہ ہر صاحب عقل کو معلوم ہے۔ اور اب یہ ہو رہا ہے کہ عقل مندوں نے اس طرح کے مشوروں کا زبان سے نکالنا بند کر دیا ہے کیونکہ ان مشوروں کی چور لہر پر ہی ایسی کی تیس ہو جاتی ہے۔ جب ہمارے ملک کا سسٹم ہی خراب ہو کر رہ کر ہے تو پھر فریاد کون سنے گا اور اچھے مشوروں پر کون کان دھے گا! آج کی صورت حال یہ ہے کہ پہلے انسان جب کراہتا ہے پھر ملاتے کا چور بنتا ہے پھر نمبری بد معاش بنتا ہے۔ پھر پیشہ ور قاتل بنتا ہے۔ پھر ایم پی بنتا ہے اور پھر منسٹر بن جاتا ہے۔ اس منسٹر کے پاس جب کوئی عام آدمی کسی چور کی شکایت لے کر جاتا ہے تو وہ کیوں اس شکایت پر غور کرنے لگا جبکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ شکایت تو اپنے ہی کمپارٹمنٹ کے خلاف ہے! بھلا کون اپنے پیشے سے غداری کرے گا۔

جو دن بھر کی بے ایمانیوں کے بعد بھی ماں ہمارے ساتھ کرتی ہے۔ اور ہمارا منہ چومتی ہے۔ اور ہمیں چندہ کہتی ہے۔ آگے چل کر مضمون نگار ایک مسافر کی آپ بیتی اس طرح بیان کرتے ہیں۔

”اعزہ اقارب سے ہندوستان ملنے آنا کوئی جرم ہے کیا۔؟ اور کیا ہم نے ہندوستان آکر ایسا جرم کر دیا کہ اب ہمیں اس کی پاداش میں اپنی عزت و آبرو اور مال و اسباب گنوانا پڑے گا۔“

ہمارے خیال میں ان مسافروں کا سب سے بڑا جرم تو یہی تھا کہ ان کے باپ دادا پاکستان چلے گئے تھے۔ اس جرم کی سزا انہیں پاکستان میں بھی ابھی تک مل رہی ہے۔ اور مہاجروں پر دن رات لٹے بچ رہے ہیں۔ اور انہیں دن دھاڑے اپنی وقاؤں کا صلہ لاکھوں کے ذریعہ اور گھونٹوں اور لالٹوں کی صورت میں مل رہا ہے۔ اور دوسرا جرم ان کا یہ ہے کہ جب یہ ہندوستان سے چلے گئے تھے تو پھر بار بار یہاں چکر لگا کر یہاں کی پولیس کا ذائقہ کیوں خراب کرتے ہیں۔ ہماری ایمانداری پولیس غنڈوں اور لٹیروں کو مہاتما گاندھی اور اندرا گاندھی کے قاتلوں کو برداشت کر سکتی ہے وقت بڑھنے پر ان سے بوس و کنار بھی کر سکتی ہے اور انہیں سلامیاں بھی دے سکتی ہے لیکن یہ پاکستانی مسافروں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ پاکستانی مسافر ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکیں ہماری پولیس کو بدنام نہ کریں۔ ہماری پولیس کے پاس اپنی وفاداری سے ثابت کرنے کا اب لے دیجئے ایک ذریعہ باقی رہ گیا ہے اور وہ ہے پاکستان اور پاکستانیوں سے اظہار نفرت۔ اگر یہ ذریعہ بھی باقی نہ رہا تو ہماری پولیس کا کیا حشر ہو گا کبھی مضمون نگاروں نے یہ بھی سوچا؟ اس لئے تو ہم کہتے ہیں کہ قلم کے ساتھ اپنا دماغ بھی چلاؤ۔ حالی قلم چلانے سے تو مسور کی دال بھی نہیں گٹے گی۔

مضمون نگار فرماتے ہیں۔

”ان مسافروں کا یہ سوال حق بجانب ہے اور ان کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے وہ قابل مذمت ہے اس کارروائی میں جہاں ریلوے ملوث ہے وہیں ان کی مدد قلمی بھی کرتے ہیں ان

بقیہ۔ محفل حضرات

اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں جو کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ ایک تو وہ بزرگ روناروتے ہیں جو کہ حضرات کے حامل نہیں ہوتے یعنی: میر حلیہ اور ریاضت کے حضرات کہتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کو کہ: اچھا معمول نہیں ملتا۔

میں نے ایک ایسے طریقے کا اظہار کر دیا ہے کہ اگر کسی نے تھوڑی سی بھی محنت کی تو انشاء اللہ تمام کام ہوں گے جس کا حامل طالب ہو گا۔ اور سوالوں کے جوابات بھی ۱۰۱ فیصد درست ملیں گے۔

مزید ہدایات | حامل کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل لوگ جن کا ذکر کیا جاتا ہے ان لوگوں پر حضرات ہرگز ہرگز نہ کرے ورنہ حامل اور معمول دونوں کے لئے خطرہ ہو گا۔ ایسے لوگ جن کے دل کمزور ہوں یا دل و دماغ میں کوئی نقص ہو یا کوئی بیماری وغیرہ ہو مثلاً مرگی و سکتہ وغیرہ ہا۔ ایسے لوگ جن پر پہلے ہی کسی قسم کا سایہ ہو یا کوئی ذی روح مسلط ہو۔

ج۔ اگر عالم ارواح میں جلتے ہوئے کوئی شخص ڈر جائے یا کسی کو کوئی تکلیف ہو نا شروع ہو جائے۔ جیسے سر میں شدید درد یا دباؤ محسوس ہونے لگے تو نقش فوراً اٹھالیں۔ نقش اٹھانے ہی محل وقوع ہو جائے گا۔ ۱۲۔ ۱۳ سال سے کم عمر بچوں پر یہ حضرات نہ کریں۔ میرا ایک مخصوص طریقہ بھی ہے جسے کوئی شخص نہیں جانتا یہ تمام طریقے حضرات کی تحقیق کے درمیان مجھ پر خود بخود منکشف ہوئے۔ ایک دن میرے ذہن میں اچانک یہ خیال آیا کہ اس نقش کے اعداد کی قوتوں کو بڑھایا جائے تو پھر ہو سکتا ہے کہ ہر شخص پر یہ حضرات کھل جائے۔ چنانچہ میں نے اس نقش کو شمسی اعداد سے ترتیب دیا اور تجربہ کیا جو ۹۰ فیصد کامیاب رہا۔ اس نقش کے ٹوٹل ۲۵۶۶ ہیں اور خانہ چہارم میں کثر ہے۔ اس کی زکوٰۃ کا بھی وہی طریقہ ہے جو پہلے لکھا جا چکا ہے یہ اس نقش کی زکوٰۃ اکبر ہو گی۔ اس کا حامل دوسرے کو بھی اجازت دے سکتا ہے۔ پر سبز جلالی جمالی ضروری ہے۔ اس نقش کی قوت پہلے والے نقش سے ہزار گنا زیادہ ہے۔

۸۶

۱۱۹۲	۱۱۸۴	۱۱۹۰
۱۱۸۶	۱۱۸۹	۱۱۹۱
۱۱۸۸	۱۱۹۳	۱۱۸۵

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قانون اور سیاست کے بالائی کمروں میں ایماندار لوگوں کو بھیجیں۔ چوروں اور اچکوں کو نہیں۔ پولیس تو معمولی درجے کے نوکروں کا نام ہے۔ ان کی ملازمت ٹیس اور نوکی تابع سپاہیں اگر لوٹ کھسوٹ کا حکم ملیگا تو اسکی تعمیل کریں گے اور اگر انہیں عوام کی حفاظت کا اظہار دیا جائے تو اس کی بھی تعمیل کریں گے۔ ان کا کام حکم کی تعمیل کرنا ہی ہے اور یہ ایک طرح کی غلامی ہے آج ہمارے ملک میں بگاڑ اوپر سے نیچے کی طرف۔ اور نیچے سے اوپر کی طرف کو جارہا ہے۔ عوام غلط نمائندوں کو حکومتیں عطا کر رہے ہیں۔ اور پھر عوام اپنے کئے کی سزائیں بھی بھگت رہے ہیں۔ جس ملک کے رکھوالے آپ کو وقت بڑھنے پر پیاز نہیں دے سکتے وہ آپ کو ضرورت پڑنے پر پیاز کیسے دیں گے۔ انہیں تو اپنی غرض سے مطلب ہے۔ وہ پولیس والوں کو اتنی تنخواہ دیتے ہیں۔ کہ جس سے ایک وقت مسور کی دال پک سکے اور دوسرے وقت بیگن کا بھرتا بالاطحک کیا پولیس والوں کا دل نہیں۔ کیا بازار میں بکنے والی دارو اور گیوں میں ہونے والے فارم کے مرغوں پر ان کا کوئی ادھیکار ہیں جب ان کا پیٹ ان سے مرغی غذاؤں کا مطالبہ کرتا ہو گا تو وہ کیا کریں۔ کیا چوریاں کر لیں؟ کیا جبین کاٹیں؟ آخر وہ اپنی تمناؤں میں حالات کا رنگ بھرنے اور اپنے پیٹ کو من پسند غذا میں رہنے کے لئے اگر وہ نہیں کریں گے جو وہ کر رہے ہیں تو آخر کریں گے کیا؟ ان پولیس والوں کو اپنی پوزیشن سے گرانے والے وہ لوگ ہیں جو اوپر بیٹھے ہیں اور انہیں بالائی منزل عطا کرنے والے ہم خود ہیں۔ اس لئے اصل تصور ہمارا ہے۔ اور اسی کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ اور اس وقت تک بھگتے رہیں گے جب تک ہم نے پارلیمنٹ میں شریف لوگوں کی سیٹائی کا بیڑہ نہیں اٹھایا۔ آنکھیں ہمیں اپنی کھولنی ہیں پولیس کی آنکھیں خود بخود کھل جائیں گی۔ اور نہ بھی کھلیں۔ کیونکہ پولیس کی آنکھیں جتنی بند رہیں گی اتنا ہی ہمارا فائدہ ہے۔ ہمیں دعا یہ کرنی چاہئے کہ اسے اللہ تو ہماری پولیس کو اس بات کی توفیق دے۔

بھائیوں دعا پوری نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں اندیشہ ہے گرفتاری کا۔ دعا کی تکمیل آپ خود کر لیں۔ اور مجھے نہ پھسائیں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

یہ شرکت فائدے مند ہوگی یا نقصان دہ

اگر کسی کے ساتھ کاروباری شرکت کرتے وقت تردد ہو تو جو سنون طریقہ اختیار ہے کا مشہور و معروف ہے۔ اس کے ذریعہ اپنے ربے مشورہ کرنا چاہیے۔ اگر ستارہ کرنا مشکل ہو تو پھر وہ اس طریقے سے فائدے اور نقصان کا اندازہ کر لینا چاہیے۔

جس دن یہ معلومات حاصل کرنی ہوں اس دن کے اعداد اور قانون کے اعداد اعدادان میں جمع کر کے ۲ سے تقسیم کر دیں۔ اگر ایک باقی رہے تو شرکت ٹھیک نہیں ہے۔ اور اگر صفر باقی رہے تو شرکت ٹھیک نہیں ہے۔

مثلاً خالد بن صالح اور ذاکر ابن ساجدہ کی شرکت کے بارے میں جمع کے دن اندازہ کرنے کے لیے تو صورت یہ ہوگی۔

$$\begin{array}{r} ۱۷۷۳ \\ ۲ \overline{) ۳۵۴۷} \\ \underline{۲} \\ ۱۵ \\ \underline{۱۲} \\ ۱۲ \\ \underline{۱۲} \\ ۰ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۶۳۵ \\ ۱۳۳ \\ ۹۲۱ \\ ۵۳ \\ ۱۱۸ \\ \hline ۱۶۸۶ \\ ۳۵۴۷ \end{array}$$

اعداد خالد
اعداد صالح
اعداد ذاکر
اعداد ساجدہ
اعداد دن
اعداد قانون
توکل

ایک بجے کا مطلب ہو کہ شرکت ٹھیک نہیں رہے گی۔ یہ صرف ایک اندازہ ہے۔ اس پر کوئی مدد بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

عجیب و غریب فالنامہ

جو لوگ عملیات کو بے اثر جانتے ہیں اور مادہ پرستی میں مبتلا ہیں۔ وہ اس فالنامے کو خاص طور پر آزمائیں۔ انشاء اللہ انہیں بذاتِ خود اس بات کا تجربہ ہو جائے گا کہ ہمارے اکابرین نے عملیات کے کیسے کیسے خزانے بعد والوں کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔

جو صاحب کسی بارے میں تذبذب اور کشمکش کا شکار ہوں۔ اور انہیں یہ اندازہ نہ ہو کہ مطلوبہ معاملے میں انہیں کامیابی ملے گی یا ناکامی تو وہ ایسا کریں کہ نیلے رنگ کے سات ڈورے لیکر اپنے سر کے بالوں سے پاؤں کے انگوٹھے تک بالکل صحیح طریقے سے ناپیں۔ ناپ میں کمی بیشی نہ ہونے دیں۔ پوری احتیاط کے ساتھ ناپیں۔ اور اس کے بعد ان دھاگوں کو اپنی سٹھی میں بند کر لیں۔ اور یہ عزیمت سات مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ بِاَنْ تَنْشَازُنِيْ اَخْبِرْنِيْ بِاَسْتَرْ رَا الْمَجْلِي وَالْخَفِي بِحَقِّ رُؤْيَا یُوسُفَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِحُجْرَتِی لَا یَعْلَمُ الْغِیْبَ اِلَّا هُوَ۔

اس عزیمت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنی سٹھی کھولیں اور دھاگوں پر دم کر دیں۔ اس کے بعد پھر دوبارہ دھاگوں کو سر کے بالوں سے پاؤں کے انگوٹھے تک ناپیں۔ اگر سچا نچ تک پڑھ جائے تو مطلوبہ معاملے میں کامیابی ہوگی۔ اگر زیادہ پڑھ جائے تو مطلوبہ معاملے میں ناکامی ہوگی۔

دھاگے حکمِ خدا بڑھتے ضرور ہیں۔ کم یا برابر کسی صورت میں نہیں رہتے۔ اس فالنامے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ جو صاحب اپنی فال بھلوانا چاہیں۔ وہ لیٹ جائیں۔ اور کوئی دوسرا شخص ان کے دھاگے ناپ کر مذکورہ عمل کر دیں۔ انشاء اللہ عمل میں ہمیشہ کامیابی ملے گی۔ اور بنجانب اللہ کامیابی اور ناکامی کی رہنمائی عطا ہوگی۔ یہ فالنامہ عاملِ شاہ محمد صوفی میاں قادری نقشبندی کی دریافت ہے۔ فلسفاتی دنیا کے قارئین کے لئے بطورِ خاص پیش کیا جا رہا ہے۔



مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور فوائد کیا ہیں اور بسم اللہ جیسی آیات سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

قیمت - 20/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت و خداوندی اور نعمت و خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔
قیمت - 60/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

کرشمہ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں یہ جاننے کے لئے کرشمہ اعداد کا مطالعہ کریں۔

قیمت - 35/- روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی صلاحیت بتاتے ہیں، اور ان کی شخصیت کی چغلیاں بھی کرتے ہیں،
اگر آپ بھی اپنے معائب پر معلم ہونا چاہتے ہوں تو ”اعداد بولتے ہیں“ کا مطالعہ کریں۔

قیمت - 100/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورہ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اس لئے اس سورہ کو سورہ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورت سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟

اس حقیقت سے اس میں پردے اٹھائے گئے ہیں اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔

قیمت - 40/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ: مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی و یوبند (یوپی) پن 247554

Monthly

SHAREEK-E-HAYAT (URDU)

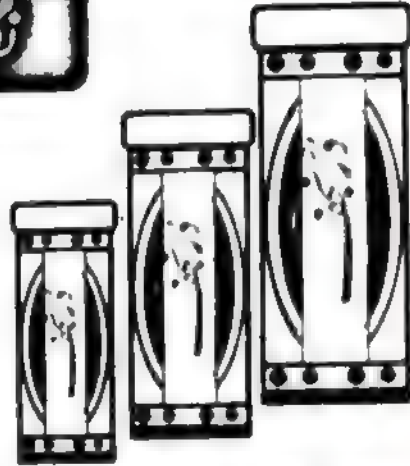
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 Ph: 01336-24455, 24748

سونے چاندی کے ورق چمے موتی اور ۲۶ دواؤں کا مرکب

نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست



طبہ قدیم کا ایک نادر شاہکار



درنجف کے فوائد

۱۔ رو ہے، سرخی دھند، جالا، پھولا، سفید موتیا، آنکھوں کے آگے ترمرے اڑنا، آنکھوں سے پانی بہنا، غرض کالا موتیا کے سوا آنکھوں کے جملہ امراض میں مفید، بغیر کسی مرض کے بھی اسے استعمال کرتے رہنے، نگاہ نہ گرے گی نہ تھکے گی، دکھتی ہوئی آنکھوں کے پپوٹوں پر سوتے وقت اس کا لپ کیجئے، آپ دیکھیں گے کہ اگلی صبح کتنا نمایاں فائدہ ملتا ہے۔

۲۔ انتہائی خوبی یہ ہے کہ اپنے بیش بہا فوائد کے باوجود یہ آنکھوں میں لگتا اور کرتا نہیں بلکہ سکون اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔

۳۔ اس کا استعمال آخر عمر تک چٹائی کا تحفظ اور امراض کی مدافعت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تروتازگی اور نکھار محسوس کریں گے۔

قیمت فی شیشی دس گرام - ۱۲/- پانچ گرام - ۸/- ڈھائی گرام - ۵/-

تاجر حضرات شرائط ایجنسی طلب کریں

دارالانشیخ رحمانی، محلہ ابوالمعالی، دیوبند (یو پی)

DARUL FAIZ REHMANI

ABUL MALI, DEOBAND-247554 Ph: 01336-24455

Designed by: Crescent Computers, Deoband. Ph-01336-23183

مفت ایمل ایڈریس: <https://www.facebook.com/groups/freemaliyatbooks/>

ملائی دنیا

فلم نمبر
خوری، خوری، خوری...

اعداد کا جادو

پُر اسرار تحریریں

التماسی

خوفناک سچے واقعات

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور نعمت خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔
قیمت: 70/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

کرشمہ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں یہ جاننے کے لئے کرشمہ اعداد کا مطالعہ کریں۔
قیمت: 35/- روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی صلاحیت بتاتے ہیں، اور ان کی شخصیت کی چغلیاں بھی کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے معائب پر مطمئن ہونا چاہتے ہوں تو "اعداد بولتے ہیں" کا مطالعہ کریں۔

قیمت: 100/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور فوائد کیا ہیں اور بسم اللہ جیسی آیات سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

قیمت: 25/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے، اور اس آیت سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں، انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں نقل کیا گیا ہے
قیمت: 15/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورہ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اس لئے اس سورہ کو سورہ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورت سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟

اس حقیقت سے اس میں ہر دے ٹھائے گئے ہیں اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔

قیمت: 40/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ: مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی) پن 247554

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر

جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۳ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے۔

قیمت - 40/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر

شیطان نمبر کو عوام و خواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات

ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۳ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت - 40/- علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر

جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا

ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۳ء میں پانچویں بار شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت - 60/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمزاد نمبر

۲۰۰۱ء میں دو بار شائع ہو چکا ہے، اب ۲۰۰۳ء میں تیسری بار شائع کیا جا رہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز

ہے اور عالمین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت - 50/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر

حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عالمین کے

لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء۔ اب ۲۰۰۳ء میں چوتھی بار شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت - 50/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر

تمام امراض جسمانی کا بذریعہ روحانی عمل علاج کے حیرت انگیز مقبولیت اور

زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آ گیا ہے۔ قیمت - 50/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر

مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات

کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر

فرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔

قیمت - 50/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے

آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

اعلان کنندہ: منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند 247554

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طلسمانی دنیا

جلد نمبر ۱۰۰ ————— شمارہ طالع
جنوری تا دسمبر ۲۰۰۰ء ————— فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ زر تعاون ————— ۲۰۰ روپے (رسائی لاکھ)
۲۵۰ روپے ————— درجہ شرف ڈاک سے
سوانح سے سالانہ زر تعاون ————— دو ہزار روپے
اکستان سے سالانہ زر تعاون ————— چھ سو روپے یا مقرر
فرمانک سالانہ زر تعاون ————— چھ سو روپے امریکن
لاکھ امریکی مندرستان ————— پانچ ہزار روپے
لاکھ امریکی پاکستان میں ————— اٹھ ہزار روپے امریکن
دفعہ امریکی فرمانک ————— ۵۰ ڈالر امریکن

یہ سالانہ زر تعاون
کسی ایک سال کی کوئی بھی
سادن ایڈیٹر ————— سر محمد علی
خصوصی مشیر ————— نسیم طاہر علی
معاونین محمد علی
سلیم علی ————— ایڈیٹر
شیر ————— الاسفیان طحانی

انتباہ

طلسمانی دنیا کے متعلق متاثرہ
میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف
دوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہے
(منیجر)

سید حضرت الحاج مولانا سید جلیل میاں مدظلہ

نگراں — عمر فاروق عاصم عثمانی

ایڈیٹر حسن الہامی رضا خاں (مدظلہ)

خصوصی معاون

کابینہ ظہور قریشی

رہنما — زینب ناہید عثمانی

سرکولیشن منیجر ڈاکٹر دانش علی مرئی

اس رسالے کی قیمت

ایڈیٹر ڈاکٹر منٹ منیجر خالد منظر

اطلاع عام

اس رسالے میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے
وہ روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی
کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے
روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری
ہے۔ (منیجر)

طلسمانی دنیا، روحانی مرکز کے زیر نگرانی
غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے جو صاحب
آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند
۲۲۷۵۵۲ ایڈیٹر کا فون نمبر ————— ۲۲۷۵۵۲
۲۲۷۵۵۲ فیبرہ سٹنگ کا فون نمبر ————— ۲۲۷۵۵۲
ROOHANI MARKAZ
JABULMALI DEOBAND-287554

پرنٹر بلشر حسن احمد صدیقی نے شیبہ پریس دہلی سے چھپوا کر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں

اداریہ ۵	مختلف بانگوں کے پھول ۶	آہ! مولانا سید ابوالحسن ندوی ۱۱	غزل ۱۳
درس عملیہ ۱۵	صنم خانہ عملیات ۱۷	اسما حسنیٰ ۲۵	علاج بالقرآن ۲۸
اعمال ناسوتی ۲۹	روحانی ڈاک ۳۱	خوابوں کی تعبیر ۳۹	خوابوں کے مخفی راز ۵۳
علم الاعداد ۵۷	اعداد کا جادو ۵۹	روحانیت کے اہم نکتے ۶۰	بُرجوں کی اہم دنیا ۶۷
دولتمند بننے کے طریقے ۷۳	عورتیں کیسے مردوں کو پسند کرتی ہیں ۷۵	علم جفر کے کمالات ۸۱	طلسم المیم ۸۳
تربیت نامہ ۸۷	سبزیوں سے متعلق ٹوٹکے ۹۲	نام رکھنے کا فن ۹۳	منتخب نام ۹۴
مجزباتِ مشائخ ۹۷	کرشمہ اعداد ۱۰۲	ہاتھ دیکھنے کا فن ۱۰۳	شیطان کے کرتوت ۱۰۹
روحوں سے ملنے ۱۱۳	ناک نقشے انسان کی پہچان ۱۱۶	بھیانک روحیں ۱۱۷	ایک ہمیشہ روحانی تحفہ ۱۲۰
آسیب ۱۲۱	قصہ اندھیری رات کا ۱۲۳	کفن ۱۲۵	درختوں کے فائدے ۱۳۱
شعبہ اور طلسمات ۱۳۶	فرشتوں کے عجیب و غریب حالات ۱۳۷	اذانِ بُت کدہ ۱۴۳	انسان اور شیطان کی کشمکش ۱۴۷

مختلف کاغذوں

● جس دردِ اندے سے شکِ اندام
ہے محبت اور اعتماد اس دردِ اندے
سے باہر نکل جاتے ہیں۔

سوچیں بوجھ

● جو عقل مند جاہلوں سے لڑے وہ
عزت کی توقع نہ رکھتے۔
● عقل جس جگہ کامل ہوگی حرم و
شر ناقص ہوگا۔

● جو اپنی ضرورتیں بڑھا لیتا ہے۔
اسے اکثر محرومی کا غم رہتا ہے۔

● آدمی کے چھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی
ہے کہ جو کچھ بھی سننے۔ بیان کر دے۔
اپنے آپ پر اعتماد کرنے والے
فتح حاصل کرتے ہیں۔

● بدتمیز جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ
سچ بھی شامل ہو۔

● سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی
ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

بکھرے موتی

● اچھے لوگ وہ ہیں جو قرض کو خوشی
سے ادا کرتے ہیں۔ رضوان علیہ السلام
● جس پر نصیحت عمل نہ کرے یہ ایمان
لے کر اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔
(حضرت ابو بکرؓ)

● سب سے زیادہ عقل مند شخص وہ ہے
جو اپنی بات کو اچھی طرح سمجھ کر کہے۔
(حضرت ابو بکرؓ)

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● انقلابات معمولی باتوں پر نہیں ہوتے
لیکن یہ معمولی باتوں سے جنم لیتے ہیں۔
(ارسطو)

● ہم انسان کو تو بہت پسند کرتے
ہیں لیکن انصاف کرنے والے کو بہت کم۔
(جوزف رائڈکس)

● اعمال پھل ہیں لیکن الفاظ صرف
پتے۔ (شیکسپیر)

● امید ایک چلتا پھرتا خواب ہے۔
(ارسطو)

● چھوٹے چھوٹے اخراجات کا وہیمان
رکھو کیوں کہ معمولی سوراخ بہت بڑے
جہاز کو ڈبو دیتا ہے۔ (فریڈکلن)

نوٹس

● علم کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ تک بھی
نہیں پہنچ سکتا۔ (شیخ سعدیؒ)

● زیادہ خوشحالی اور زیادہ بدحالی
دونوں بُرائی کی طرف لے جاتی ہیں۔
(بوعلی سینا)

● کس قدر اندھا ہے وہ شخص جو
اپنی جیب سے دوسروں کا دل خریدتا ہے۔
(خلیل جبران)

● محبت آنکھوں سے نہیں دلی ہے
دیکھتی ہے۔ اس لئے محبت کے دروٹا
کو اندھا بتایا جاتا ہے۔ (دکھسپی)

ارشاد باری تعالیٰ

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا شہادت
دینے والا خوشخبری اور ڈر سنانے والا ناکر
تاکہ اے لوگو! تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم پر ایمان لاؤ۔ اور رسول کی تعظیم
توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔
وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ حقیقتاً
اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے
ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے
عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا
اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے
اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا
ثواب دے گا۔ (۱۰۸-۱۰۷)

● ہر عیب و نقص سے پاک ہے وہ جو
اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ (جبرائیل)
● سجدہ اقلیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے
برکت رکھی ہے۔ کہ ہم اسے اپنی عظیم
نشانیوں دکھائیں۔ (۱۰۸-۱۰۷)

● اے محبوب! (صلی اللہ علیہ وسلم)
بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں
عطا فرمائیں۔ (۱۰۸-۱۰۷)

● تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول
پر جو ہم نے آمارا اور اللہ تمہارے کاموں
سے باخبر ہے۔ (۱۰۸-۱۰۷)

● وہی ہے جس نے اپنے رسول کو
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ
اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔

کے بھول

میری وصیت ہے
میری وصیت ہے

میری وصیت ہے
میری وصیت ہے

- ہر حسین چہرہ وفا کا پجاری نہیں ہوتا
- ہر موڑ پر زندگی میں خوشی نہیں ملتی
- ہر کلی جن میں کھلنے والی پھول نہیں بنتی
- ہر غم سے انسان سمجھوتہ نہیں کر سکتا
- ہر اچھی بات کرنے والا اچھا نہیں ہوتا
- ہر شخص اپنی زندگی سے مطمئن نہیں ہوتا
- ہر عمدہ کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے

چار قسم کے آدمی

- وہ مرد ہمیشہ ایک جہنم میں زندگی گزارتے ہیں جو اپنے سے ادنیٰ ٹھہرنے کی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں
- وہ مرد جو اپنی بیوی کو بلا سوچے بچے ہر محفل اور ہر جگہ لے جاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ ان کی بیوی ہر جگہ لیجانے کے لائق بھی ہے یا نہیں
- ایسے مرد جو بیوی کی محبت میں اندر ہو کر بڑے بھلے کی تیز کھو بیٹھتے ہیں اور بیوی پر اس قدر اندھا اعتماد کر لیتے ہیں کہ جب بیوی اس اعتماد کو ٹھیس پہنچاتی ہے تب ان کی آنکھیں کھلتی ہیں
- وہ مرد جو دن بھر غائب رہ کر رات کے بعد گھر لوٹنا ضروری سمجھتے ہوں
- پامل اور عقل مند
- جرمیں مبتلا ہیں
- دونوں بے ضرر ہوتے

- ہوتی وہ باتیں کرتے ہیں
- ریکھ کی دوستی بہت ہنسی ہوتی ہے
- اگر وہ خوش ہو جائے تو گلے لگا لیتا ہے
- محبت سب سے کم دو لیکن دوستی ہر ایک سے کم کر دے
- گل داؤدی ایسے موسموں میں کھلتا ہے جب کوئی پھول نہیں کھلتا
- سجاد دوست بھی ایسے موسموں میں ساتھ دیتا ہے جب کوئی اور نہیں دیتا

کتاب افکار

- قسمت ایک بازار ہے جہاں کچھ دیر ٹھہرنے سے بھاؤ گرجاتا ہے
- (بیکین)
- محبت کے معاملے میں ہم سب یکساں بے وقوف ہیں۔ (گوئٹے)
- جب ہم میں شہرت اور دولت کی ہوس ختم ہو جائے گی۔ ہم بہتر انسان بن جائیں گے۔ (لائسنس)
- نفس سے بڑھ کر منہ زور (ڈز) لگا
- جانور کوئی نہیں۔ (حسن بصری)
- تعجب کی بات ہے کہ ہم نیند سے تو محبت کرتے ہیں لیکن موت سے نہیں
- حالانکہ اس میں بڑے خوش آئند خواب ہیں۔ (خلیل جبران)
- سب سے بڑی فتح اپنے نفس کو فتح کرنا
- ہر شے نے والا چہرہ دل سے
- احساسات
- خوش نہیں ہوتا

- دنیا جس کے لئے قید ہے۔ قبر اس کے لئے آرام دہ ہے۔ (حضرت عثمان غنی)
- جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
- ہر گمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔ (غوث اعظم)
- ہر شخص سچا دوست تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن خود سچا بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ (حکیم لقمان)

حکمت عملی

- اگر مرنے کے بعد بھی زندہ رہنا ہے تو بھلائی کے کام کرو۔
- معاف کرنے میں جلدی کرنا۔
- شرافت کی نشانی ہے۔
- وار کرنا ہے تو جڑ پر کرو۔ شاخیں خود بخود گر جائیں گی۔
- حکمت عملی قوت بازو سے زیادہ کام کرتی ہے۔

حسن سیر

- آنکھ کے پانی اور ندی کے پانی میں جذبات کا فرق ہوتا ہے۔
- بڑا بننے کے لئے چھوٹا ہونا پڑتا ہے۔
- پانی میں اترتے وقت پانی کی گہرائی نہ دیکھتے بلکہ اپنا قد دیکھتے۔
- جن میں خوبی ہوتی ہے وہ باتیں نہیں کرتے۔ اور جن میں خوبی نہیں

میں صرف ہم پاگل اور نیم عقل مند خطرناک ہوتے ہیں۔

● انسان ہمیشہ بدلتا رہتا ہے، مگر انسانیت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔
● رستے جو کہیں نہیں جلتے، ہاتھتائی پڑا من ہوتے ہیں۔

● آسانی بجلی سے دنیا کو متور کیا جاسکتا ہے۔ مگر ایک تنور کو گرم نہیں کر سکتے۔

● میٹھے رہنے کا یہ فائدہ ضرور ہے کہ انسان گمراہ نہیں۔

● آدمی کو قوس و قزح میں کپڑے سوکھنے کے لئے نہیں لٹکانے چاہئیں۔

● قبر قسمت کے طوفانوں کے مقابلے کے لئے بہترین قلعہ ہے۔

● زندگی کی کتاب کا غیر سنسر شدہ ایڈیشن پڑھنے کی سختی۔

میں کارۂ نور

امام غلیل کے متعلق ہے کہ وہ ابو الہشام نامی چور کے لئے اکثر دعائے خیر فرماتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا۔

”اس نے اپنے عملی غونے سے

مجھے بہت ہی اچھا سبق دیا تھا کہ جب

مجھے بیڑیوں میں جکڑ کر اونٹ پر سوار

کروا کر لے جایا جا رہا تھا تو وہ شخص

مجھے راستے میں ملا اور اس نے کہا۔

”بچوری کے جرم میں مجھے کتنی ہی بار قید

ہند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں اور کتنی ہی

سوڈرے میری بیٹھ پڑے۔ تاہم میں اپنی

فرکت سے باز نہ آیا۔ اگر میں شیطان

لی راہ میں مصائب جھیل کر اس طرح

یہ سکتا ہوں تو حیف ہے۔ اگر تم خدا کی

راہ میں ان مصائب کو پامردی سے

برداشت نہ کر سکو۔

خوفِ آخرت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے پاس ایک کینز تھی۔ ایک صبح وہ کہنے لگی کہ اے امیر المؤمنین! رات کو میں نے خواب دیکھا کہ دوزخ کی آگ روشن کی گئی۔ اور محلِ صراط پر خلفاء کو بلایا گیا کہ اسکو عبور کرو۔ چنانچہ خلیفہ عبدالملک ابن مروان کو بلایا گیا۔ کہ محلِ صراط سے گزر وہ کچھ دور چلا اور نیچے گر گیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا۔ جلدی بناؤ کہ پھر کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ پھر ولید بن عبدالملک کو بلایا گیا۔ وہ بھی کچھ دور چلا اور کٹ کر گر گیا۔ اس کے بعد سلمان بن عبدالملک کو بلایا گیا۔ اس کا بھی یہی حشر ہوا۔ اس کے بعد آپ کو بلایا گیا۔ ابھی کینز پر نقشہ سنا رہی تھی کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دم بیہوش ہو کر گر پڑے اس خوف سے کہ اب یہ کہے گی عمر بن عبدالعزیز سے محلِ صراط عبور کرنے کو کہا گیا تو وہ بھی گر گئے کینز چلائی کہ خدا آپ پل صراط سے بر سلامت گزر گئے۔ وہ چلا رہی تھی اور آپ نے مین پر پڑے تڑپ رہے تھے۔

زندہ حقیقتیں

● کچھ لوگ جینے کے لئے کھاتے ہیں جب کہ اسی دنیا میں ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو کھانے کے لئے جیتے ہیں۔
● غیروں کے لگائے ہوئے زخم صرف دیکھنے کے ہوتے ہیں۔ لیکن ان زخموں کے گہرائی کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے جو انہوں نے لگائے ہوں۔
● جو سچ دلوں کو پھاڑ دے اس

سے بہتر وہ جھوٹ ہے جو دلوں کو زندہ دل بنائے۔

● انسان جیتک اپنے چھوٹوں کی لپیٹ میں نہیں آجاتا اسے اپنے بڑوں کی قدر منزلت کا اندازہ نہیں ہوتا۔

● اکثر ہنسنے ہنسانے والے لوگ غمزدہ ہوتے ہیں اور وہ ہنسموہوں کے پردے میں اپنے زخموں کا مذاق اڑانے کا نام کوشش کرتے ہیں۔

● جو زندگی صرف اپنے لئے ہو اس سے بہتر وہ موت ہے جو کسی دوسرے کے خاطر واقع ہو جائے۔

منتخب اشعار

قبوس تو مہین ہیں عقیدت کی ردا سے
سر پہ مری بہنوں کے دوپٹے بھی نہیں ہیں

● جو چھلے ہر طرف تو آپس میں دریا بانٹ لیتے ہیں
دھلنے آدمی کب آدمی کا درد بانٹے مل

● میں نے پوچھا کہ زندگی کیا ہے
ہاتھ سے جامِ گر کے ٹوٹ گیا

● موت برحق ہے مگر میری گزارش ہے
زندہ انسان کا جنازہ نہ اٹھایا جائے

● مایوسی خدا کو بھی آتی نہیں پسند
خوابوں سے اپنے حق کی تعبیر چھین لو

● یہ انتقام بھی لینا تھا زندگی کو ابھی
جو دشمن جہاں تھے وہ غم گسار ہوئے

بھول کی بیماری

● مریض ڈاکٹر سے کہہ رہا تھا خدا کے

لئے ڈاکٹر صاحب مجھے اس عذاب سے نجات دلائے۔ مجھے کوئی بات چند منٹ سے زیادہ یاد رہی نہیں رہتی میں پاگل ہو جاؤں گا ڈاکٹر صاحب ہر نفسیات نے بہت شفقت سے دریافت کیا۔

”یہ صورت حال کب سے ہے؟“
”کون سی صورت حال ڈاکٹر صاحب؟“
”تم ملازم سمندر میں گم ہو گئے۔“
”لیکن ان میں سے صرف ایک کے ہاں بھیجے۔“

”اچھا۔۔۔ وہ کیسے؟“
”ان میں سے تین بھیجئے۔“

دیانت داری

بلدیہ کے میئر نے شہر کے تمام کوچوانوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے دیانت داری پر لکچر دینا شروع کر دیا۔ دورانِ تقریر اس کی نظر پھل صف کے ایک بوڑھے کوچوان پر پڑ گئی۔ وہ بار بار جانتیاں لے جا رہا تھا۔ میئر نے اسے مخاطب کیا پوچھا۔ ”ادب سے صاحب! میں تم سے پوچھتا ہوں اگر تمہارے تلگے میں ایک مسافر اپنا بیگ بھول جائے اور اس بیگ میں دس ہزار روپے موجود ہوں تو تم کیا کیا کرو گے۔“

”بڑے میاں نے جواب دیا۔ فوراً تلگہ بیچ دوں گا۔ اور اس میں دس ہزار ملا کر تجارت شروع کر دوں گا۔“

رعایت

”ایک عورت شادی کے دفتر گئی اور دفتر انچارج سے بولی۔ جناب آپ شادی کرانے کی کیا فیس لیتے ہیں۔“
”تین سو روپے۔“ اس نے جواب دیا۔

”اور طلاق دلوانے کے؟“

”دو سو روپے۔“

”مگر یہ تو بہت زیادہ ہیں کچھ رعایت نہیں ہو سکتی۔“
”ہو سکتی ہے، اگر دونوں کام اکٹھا کرائے جائیں۔“

احسان

چور نے جیسے ہی گھر کا تالا توڑا پیچھے سے آہٹ ہوئی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مالک مکان کھڑا مسکرا رہا تھا۔ چور بڑا گھبراہٹا۔ لیکن مالک مکان نے اسے تسلی دی۔ اور کہا۔ ”گھبراؤ نہیں میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ کیوں کہ اس تالے کی چابی کئی دن سے گم تھی۔ تم نے میری پریشانی دور کر دی۔“

پسند

”ہمارے بیٹے نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ شادی میری پسند کے مطابق کرے گا۔“ بیوی نے شوہر کو بتایا۔

”اس بے چارے کو کیا معلوم کہ اس کے باپ نے تمہاری پسند کے مطابق شادی کی تھی تو وہ آج تک رورہا ہے۔“ شوہر نے کہا۔

”تو پھر تم ہی اپنی پسند کے مطابق اس کی شادی کر دو نا۔“ بیوی بگڑ کر بولی۔

”بات ایک ہی ہے۔ میرے خیال میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔“ شوہر نے جواب دیا۔

سرگوشیاں

س۔ شادی کے دن لڑکے والوں کے گھر

کمانے بجانے کیوں ہوتے ہیں۔
ج۔ دو لہا کو یہ یقین دلانے کیلئے کہ خوشی ہی کا موقع ہے۔
س۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی میاں بیوی میں کبھی کوئی جھگڑا نہ ہو۔
ج۔ کسی ناممکن کو ممکن کہنے ہی میں کیا حرج ہے۔

س۔ کیا یہ درست ہے کہ اگر مرد عقل سے کام لیں تو طلاق کی نوبت نہ آئے۔
ج۔ جی ہاں۔ اور اگر مرد عقل سے کام لیں تو نکاح کی بھی نوبت نہ آئے۔
س۔ مرد اکثر گھر سے باہر رہنا کیوں پسند کرتے ہیں۔؟
ج۔ پچاس فیصد اس لئے کہ وہ غیر رتی ہیں۔ اور پچاس فیصد اس لئے کہ وہ شادی شدہ ہیں۔

افسانے

آج گھر میں کوئی نہیں ہے۔ سب شادی پر گئے ہوتے ہیں۔ آج موسم بھی بہت خوبصورت ہے۔ گھر بھی خالی ہے۔ آج تم مت جانا۔ پلیز، آج رات کو تم میرے پاس ٹھہر جاؤ۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے تم میرے پاس ہوں گی تو مجھے کوئی خوف نہیں ہوگا۔ میں اطمینان کے ساتھ یہ خوبصورت رات گزار لوں گی! اور تمہاری سفیدی کے مزے لوں گا۔ تم چاہو تو صبح صادق تک چلی جانا۔ میرے پاس تو بیڑی بھی نہیں ہے۔ اے محترمہ تم روزانہ چلی جاتی ہو۔ لیکن آج مت جانا۔ کیوں کہ آج میں تنہا ہوں۔ لائٹ صاحبہ آج بیکر خیال کرو۔

ایک بار چلی آؤ۔۔۔ پھر آ کے چلی جانا۔

منظوم

ایک ایسا روز بھی آئے گا
جب نام مرا دہراؤ گے
تعب کچھ بھول نہ پاؤ گے
تم لاکھ بھلانا چاہو گے
ایک ایسا روز بھی آئے گا
جب راہ ہماری دیکھو گے
پھر غمزدار وقت نہ آئے گا
تم لاکھ بھلانا چاہو گے
تہیں نے ساتھی مل جلنگے
پر ہم تو مل نہ پائیں گے
تم جب بھی آئینہ دیکھو گے
تو عکس مرا ہی پاؤ گے
ایک روز پھر ایسا آئے گا
تم صحرا صحرا بھٹکو گے
وہ گلشن ہو یا دیرانہ
پر ہم کو ڈھونڈ نہ پاؤ گے
ایک روز پھر ایسا آئے گا
تم یادیر، مری دہراؤ گے
تم نام مرا دہراؤ گے

مشعل راہ

● ہر ایک کام میں کوئی نہ کوئی روشن پہلو
ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ ہر کام
میں کسی روشن پہلو کی تلاش میں رہے۔
● کسی کام کو دلچسپی کے ساتھ نہ کرنے
سے بہتر یہ ہے کہ اس کام کو سرے سے
کیا ہی نہ جائے۔
● جس دل میں برداشت کی ہمت
ہو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔
● جو شخص ذہنی طور پر پریشان ہو
اس کے کام کرنے کی صلاحیتیں بھی
مفلوج ہو جاتی ہیں۔

● ہم اس لئے پریشان رہتے ہیں کہ
ہمارے پاس سوچنے کے لئے زیادہ وقت
ہوتا ہے۔

نصیحت لقمان

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت
کرتے ہوئے کہا۔ اے بیٹے ایمان کے
بعد کسی اچھے دوست کی تلاش کر۔ اچھا
دوست لچک دار درخت کی طرح ہوتا ہے۔
تو اس پر چڑھے گا تو وہ تجھے پھل دے گا۔
اور اگر تو اس کے نیچے رہے گا تو وہ
تجھے سایہ عطا کرے گا۔

کتنے کی خصلتیں

حسن بصری نے فرمایا کہ کتنے میں
دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مومن میں ہونی
چاہئیں۔
● کتنا بھوکا رہتا ہے۔ یہ صالحین کی
خصلت ہے۔
● کتنے کا کوئی خاص مکان نہیں ہوتا۔
یہ اہل توکل کی علامت ہے۔
● کتنا رات میں بہت کم سوتا ہے۔
یہ اہل عشق کی علامت ہے۔
● کتنا مرتا ہے تو کوئی وراثت نہیں
چھوڑتا۔ یہ زاہدوں کی علامت ہے۔
● کتنا تھوڑی سی جگہ پر قناعت کر لیتا
ہے۔ یہ اہل تواضع کی نشانی ہے۔
● کتنا اپنے مالک کو خواہ وہ جفا بھی
کرے نہیں چھوڑتا۔ یہ مریدان باصفا
کی علامت ہے۔
● کتنے کی جگہ پر کوئی قابض ہو جاتا
ہے تو وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ یہ
اہل رضا کی علامت ہے۔
● کتنا اپنے اور رستے جانے کے بعد

روٹی کے ایک ٹکڑے پر پھر چلا آتا ہے
یہ خاشعین کی خصوصیت ہے۔
● کتنا کھاتے ہوئے کو دیکھ کر دل
نہیں کرتا۔ دور بیٹھے ہوئے کھلتا
سما انتظار کرتا ہے۔ یہ مسکین کی نشانی
ہے۔

● جس جگہ سے کوچ کر جاتا ہے
وہاں واپس نہیں آتا۔ یہ خودداری کی
نشانی ہے۔

حاصل مطالعہ

صحبت اللہ کریم کی طرف سے انسان کے
لئے ایک عطیہ ہے۔ یہ ایک نعمت ہے۔
اس نعمت کی قدر کرنا اور اس کا شکر
بجالانا ہر انسان پر لازم ہے۔
قانون قدرت ہے کہ کسی نعمت کی
ناقدری صرف اس نعمت کے چھن جانے
کا سبب بن جاتی ہے۔
● کفران نعمت غضب الہی کو دعوت دینے
کا موجب بن جاتا ہے۔
● لہذا اپنی صحبت کا خیال رکھنا۔ اور
حفظانِ صحبت کے اصول پر کاربند رہنا
ہر مسلمان کے لئے ایک فریضے کی حیثیت
رکھتا ہے۔

اس مہینے کا شعر

خوشنما پوشاک پہننے تھا مگر
آدی کردار سے ننگا لگا۔

نوشتہ دیوار

اچھے مزاج کی بہترین علامت یہ ہے کہ
آدی بُرے مزاج کو برداشت کرنے لگے



ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پرستی سے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و پیدا

حسن النہاشی — فاضل دارالعلوم دیوبند

یسویں صدی جلتے جاتے ایک نہ بھلانے والا غم ملت اسلامیہ کو دے گئی۔ ۳۱ دسمبر بروز جمعہ کو دن میں گیا رہ بج کر ۴۵ منٹ پر دارالعلوم دیوبند کے ناظم اعلیٰ، مسلم پرسنل لار کے صدر حلقہ پیام انسانیت کے پاس بان مقرر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی عرف علی میاں اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ بوقت وفات مولانا کی عمر ۸۵ برس تھی۔ مولانا موصوف متقوان شہا سے لیکر اپنی عمر کے آخری لمحے تک ملک و ملت کی کچھ نہ کچھ خدمت انجام دیتے رہے۔ انہوں نے اپنی وفات سے ایک دن قبل ہندوستانی طیارے کے اغوا ہو جانے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور ہائی جیکروں سے یہ درخواست کی کہ وہ ماہ مبارک کے تقدس کا خیال کرتے ہوئے اپنے غیر اسلامی طرز فکر سے باز آجائیں اور طیارے کے مسافروں کو ہا عزت طریقے سے رہا کر دیں۔ ہائی جیکروں سے ان کی یہ درخواست اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ مرحوم نے اپنی زندگی کے آخری سانسوں تک اس ملک کے ساتھ وفاداری اور کرم فرمائی کا معاملہ کیا۔ اور ہمیشہ ہی ملک و ملت کے مفادات کو اہمیت دی۔

مولانا علی میاں نے اپنے ہزاروں خطبات کے ذریعے ملت کی مختلف معاملات میں بہتر انداز سے رہنمائی کی۔ اور اپنے کردار و اخلاق کی خوشبو سے ملک کے دینی اور عربی اداروں کو معطر رکھا۔ انہوں نے اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے لئے حلقہ بہ حلقہ انسانیت کی بنیاد ڈالی۔ اور بلا تفریق مذہب و ملت محبت کے پیغام کو عام کیا۔ انہوں نے اپنے فکر و عمل سے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ اس ملک میں اپنا گھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے انہیں محبت، پیار، جذبہ ہمدردی اور خدمت کو اختیار کرنا چاہیے۔ مولانا علی میاں نے جو مقالے اور مضامین علمی اور ادبی دنیا کو دیتے ہیں ان کی تعداد متعین کرنا آسان نہیں ہے۔ انہوں نے ۱۳ برس کی عمر سے لکھنا شروع کیا تھا۔ اور عمر کی آخری سانسوں تک وہ کچھ نہ کچھ لکھتے ہی رہے۔ ان کے لب و لہجے میں بڑی مٹاس تھی۔ ان کا انداز گفت و گو دلوں کو موہ لیا کرتا تھا۔ ان کی زبان کو شرونیہ سے ڈھلی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ ان کی علمی اور ادبی کتابوں کے مطالعے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا علم و ادب کی دنیا کے بے تاج بادشاہ تھے۔ اُن کے شکستہ اور نکھرے ہوئے انداز تحریر سے ہر وہ انسان متاثر ہوتا تھا جو لکھنے پڑھنے کا شوق رکھتا ہو۔ انہوں نے دوسو سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی ہر کتاب دقیق اور بی مثال ہوا کرتی تھی۔ اُن کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ لاکھوں قارئین سے خراج عقیدت وصول کیا کرتا تھا۔ پڑھنے والے ان کی پاکیزہ اور جادو بھری تحریر کے درو بست میں گم ہو جاتے تھے۔ ۳۷ برس کی عمر میں انہوں نے ایک کتاب پیش کی تھی جس کا نام تھا: انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر۔ یہ کتاب مقبولیت کی انتہا کو پہنچ گئی تھی۔ پھر اس کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ اور دنیا بھر کے انسانوں نے اس کتاب سے علمی استفادہ کیا۔

مولانا جب لکھتے تھے درد مندی کے ساتھ لکھتے تھے۔ خلوص اور لہجہ اُن کی تحریروں سے ٹپکتا تھا۔ سچائی اور اثر انگیزی اُن کے قلم سے چلے ہوئے ایک ایک لفظ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی تھی۔ ۸۵ برس کی عمر میں انہوں نے علمی کتابوں کی شکل میں جو سرائے صدائے اُسر نے ملت اسلامیہ کو عطا کیا ہے وہ قیامت تک مختلف معاملات میں مسلمانوں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

مولانا علی میاں نے ۱۹۳۷ء میں لاہور کے دوران قیام مولانا محمد علی لاہوری سے علم تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔ اور اللہ کی آخری کتاب کھنے کے انداز میں کچھا۔ اور پھر اپنے گرامر خطبات کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کو بتایا کہ قرآن کا پیغام کیا ہے۔ اور قرآن

مسلمانوں سے کس طرح کی زندگی کا خواہش مند ہے۔

۱۳۱۷ء میں مولانا علی میاں نے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے علم حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم انہوں نے شیخ الادب حضرت مولانا اعجاز علی صاحبؒ سے بہت کچھ حاصل کیا۔ بلاشبہ مولانا علی میاں ایسے علماء اور فضلاء میں شامل ہیں جن پر دارالعلوم دیوبند فخر کرتا ہے۔ انہوں نے اپنی خدا داد صلاحیتوں کا استعمال کر کے دارالعلوم دیوبند کے دقار کو چار چاند لگائے ہیں۔ لاہور کے دوران قیام مولانا علی میاں کی ملاقاتیں علامہ اقبال مرحوم سے بھی ہوتی رہی تھیں۔ علی میاں علامہ اقبال کے فلسفے سے بید متاثر تھے۔ ان کی شعری ہوتی تحریروں پر اکثر اقبال کے مسطور کن شعروں کی چھاپ ملتی ہے۔ دوران تحریر اقبالیات کو فراموش کر دینا شاید ان کے بس سے باہر تھے۔ بعض اوقات وہ غزلیں وہی سب کچھ کہتے تھے جو علامہ اقبال نے نظم میں بیان کرنے کی طرح ڈال دی تھی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا علی میاں علامہ اقبال کے خوابوں کی سنہری تعبیر تھے۔ علامہ اقبال نے امت مسلمہ کو علی میاں کے رُپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ ایسے مسلمانوں کو دیکھنا چاہتے تھے جو اہل حق کے لئے خوشبودینے والے پھول کی مانند ہوں اور باطل کے لئے ٹنگی تلوار۔ مولانا علی میاں علامہ اقبال کے شعروں کی شرح بن کر امت کے سامنے آئے۔ اور امت کو علم و ادب کے بیٹھال خزانے دیکر وہ سال کی عمر میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

علی میاں کو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور ولی کامل شاہ حضرت عبدالقادر رائے پوریؒ جیسے اساطین امت استفادہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بزرگان دین کی توجہ کا طفیل تھا یا قدرت کا کرشمہ کہ علی میاں کو اس دنیا میں وہ مقبولیت اور عظمت حاصل ہوئی جو سیدوں اور خوش نصیبوں کے حصے میں بھی کم ہی آتی ہے۔ وہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ انہیں جامعہ دمشق، جامعۃ الازہر اور جامعہ مدینہ منورہ کی رکنیت کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ مسلم پرسنل لار کے صدر بھی تھے۔ اور رابطہ عالم اسلامی کے رکن اساس بھی۔ حق تعالیٰ نے انہیں عزت و مقبولیت اپنے خزانہ عظمت سے اپنے شایان شان عطا کی تھی۔

علی میاں کو شاہ فیصل ایوارڈ، تمغہ شاہ برونی اور متحدہ عرب امارات کے عظیم الشان ایوارڈ بھی عطا ہوئے۔ اور کلیدِ کعبہ کا اعزاز بھی آپ کو بخشا گیا۔ جو تمام ہندوستانی مسلمانوں کے لئے باعثِ مدافعت تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام حمد دے اور تمام اعزازانے کی شخصیت سے فروتر تھے۔ علی میاں کی عظیم الشان شخصیت کی وجہ سے ان ہمدوں میں جان پڑی۔ اور ان کی شناخت ہوئی ایسا نہیں ہے کہ ہمدوں کی وجہ سے علی میاں جانے پہچانے گئے ہوں۔

مولانا علی میاں جہاں علم دوست تھے۔ عالم با وقار تھے۔ ادیب کامل تھے۔ صلح جو تھے۔ وہیں وہ یکسوئی اور متانت کو پسند کرنا بھی تھے۔ نزاعی امور سے انہیں وحشت ہوتی تھی۔ اور امت کے اختلاف پر ان کا دل تڑپ اٹھتا تھا۔ قضیہ دارالعلوم دیوبند کے موقع پر انہیں رنجیدہ دیکھا گیا۔ اور جب مسلک دیوبند کے دو ٹکڑے ہو گئے تو شوریٰ کے رکن ہونے کے باوجود وہ تادم آخر مجلس شوریٰ کی کسی بٹنگ میں شریک نہ ہو سکے۔ انہیں دارالعلوم دیوبند کے ٹکڑے ہو جانے اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کے ساتھ کھلی نا انصافی ہونے کا قلق تھا۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ پھر کبھی مجلس شوریٰ میں بحیثیت ممبر کے شریک نہ ہو سکے۔

دین اسلام کے ساتھ ساتھ خاندان نبوت سے بھی انہیں والہانہ قسم کا تعلق تھا۔ ہمیں یاد ہے کہ جب مولانا منظور نعمانیؒ کے صاحبزادے کی بدنام زمانہ کتاب ”واقعہ کربلا“ منظر عام پر آئی اور اس میں اسلامی تاریخ کے پرچے اڑائے گئے اور نواسہ رسولؐ کی شہادت کا کھل مذاق اڑایا گیا۔ تو ان کا دل تڑپ اٹھا۔ اور ان کی آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ علی میاں کے وہ آنسو جو نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مظلومیت پر ان کی آنکھوں سے بے اختیار ٹپکے تھے وہ رائیگاں نہیں جائیں گے۔ ان کی تربت قیامت تک ان گرم گرم آنسوؤں کی وجہ سے ٹھنڈی رہے گی۔ اور آسمانِ جنت سے ان کی آخری آرام گاہ پر شبنم برستی رہے گی۔ جو آنکھیں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چمک اٹھی ہوں۔ انہیں کون بے نور کر سکتا ہے۔ وہ ہزاروں من مٹی کے نیچے بھی انشاء اللہ پُر نور رہیں گی۔ اور قیامت تک پُر نور رہیں گی۔

کچھ عرصہ پہلے ان پر فالج کا حملہ بھی ہوا تھا۔ مولانا کافی وقت تک علیل رہے۔ پھر اللہ کے فضل و کرم سے وہ بالکل ٹھیک ہو گئے تھے۔

شاید انہیں اس دنیا سے مغلوب بنا کر اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔ وہ محنت مند ہو کر پھر ملک و ملت کی خدمت میں منہمک ہو گئے تھے۔ ماہ مبارک انہوں نے قہقروں میں گزارا۔ تراویح کی نماز بھی وہ لکھنؤ میں ادا کرتے رہے۔ ۲۱ ویں شب کو قرآن حکیم ختم ہو جانے پر وہ اپنے وطن تکیہ رائے بریلی آگئے اور بیسویں صدی کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر بروز جمعہ کو وہ اللہ کی آخری کتاب کی تلاوت میں مصروف تھے۔ اسی وقت ان کے قلب میں بے چینی محسوس ہوئی۔ اور اس دنیا کے بنانے والے نے انہیں اسی وقت اپنے پاس بلانے کی دعوت دی۔ جب وہ قرآن حکیم کی تلاوت کے ذریعہ اللہ سے محو کلام تھے۔ ان کی ساری زندگی کی طرح ان کا انجام بھی بخیر ہوا۔ اور ایمان و تقویٰ کی سلامتی کے ساتھ اپنے محبوب حقیقی سے جاملے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ان کے تمام متعلقین اور معتقدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

حق تو یہ ہے کہ علی میاں اپنے نرم و نازک لہجے میں مومنانہ تڑپ کے ساتھ ”حق بیانی“ کا خوبصورت فریضہ انجام دے رہے تھے۔ اور ساری دنیا ہمہ تن گوش بن کر ان کے میٹھے لب و لہجے کی شیرینی سے محفوظ ہو رہی تھی۔ مگر اب ان کے رخصت ہو جانے پر ان کی روح کو مخاطب کر کے ہم یہ شعر دہرانے پر مجبور ہیں۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
تم ہی سو گئے داستاں کہتے تھے

ایک اور صدمہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو بیسویں صدی کے اخیر میں ایک اور صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ برادر محترم عثمان صاحب جو پورا سو بیس بیس کے مالکان میں سے تھے۔ دل کا دورہ پڑ جانے سے انتقال کر گئے۔ وہ ایک تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنے کیلئے بھوپال تشریف لے گئے تھے۔ ۲۹ نومبر کو بھوپال ہی میں انہیں ایک ہوا۔ اور وہ جاں بحق نہ ہو سکے۔ ان کی نعش کو بندر یہ طیارہ بھی لایا گیا۔ اور ٹاریل بارہا قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ ہزاروں سوگواروں نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

برادر عثمان صاحب ایک کھلے دل کے انسان تھے۔ اللہ کے بندوں سے ہمدردی کا اظہار ان کا خاص و طیرہ تھا۔ غلغلہ مزاجی اور طنساری ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ وہ دوستوں کو ٹوٹ کر چاہتے تھے۔ اور اپنے دشمنوں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ انہیں فراموش کر دینا بھی آسان نہ ہو گا۔ اپنی زندگی تک ان کی یاد آئے گی۔

مرحوم نے اپنی وفات کے بعد شریک حیات، بہن بھائی کے علاوہ لڑکے اور لڑکیاں بھی چھوڑی ہیں۔ مرحوم بوقت ارتحال ۵۶ برس کے تھے۔ ان کی موت تبلیغ دین کرتے ہوئے اپنے وطن سے کوسوں دور ہوئی۔ انشاء اللہ بروز محشر ان کا حشر شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔ ادارہ طلسماتی دنیا ان کی ناگہانی جدائی پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ رب العالمین ان کی بشری لغزشوں کو صرف نظر کرے اور ان کی تمام نیکیوں کو قبول کرے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

ادارہ طلسماتی دنیا ان کے برادر میاں ابوبکر صاحب، ان کی شریک حیات سے، اور ان کے صاحب زادوں اور صاحبزادیوں سے نیران کے تمام احباب و متعلقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اور عثمان بھائی کے لئے یہ دعا کرتا ہے

آسماں اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرے



احمد انصاری

غزلیں

ہر تبت ادھری کی دھری رہ گئی
زندگی برف تھی دھوپ میں بہ گئی
اب چھپانے سے بھی فائدہ کچھ نہیں
حالِ دل تو تمہاری نظر سر کہہ گئی
ملنے جلنے سے اک کام تو یہ ہوا۔
نفرتوں کی جو دیوار تھی ڈسے گئی
مال و زر کے لئے بھائی لڑتے ہے
میرے حصے میں ماں کی دھارہ گئی
نورِ ٹوٹی نمازی کی پھر بھی نیند
مسجدوں کی اذان گونجتی رہ گئی



زندگی بھر کی یہ کمائی ہے
صرف دو گز زمین پائی ہے
آج اپنوں سے چوٹ کھائی ہے
آج دنیا سمجھ میں آئی ہے
کسی چوکھٹ پہ وہ نہیں جھکتے
جنگلی اس درتک رسائی ہے
آپ کا سر جھکے نہ دنیا میں
ہم نے دانستہ چوٹ کھائی ہے
جسکی خاطر بنی خدائی ہے
اس کا بستر فقط چٹائی ہے
بجلیاں ہی قصور وار نہیں
آگ ہم نے بھی کچھ لگائی ہے
دشمنوں نے لحاظ رکھا ہے
دوستوں نے ہنسی اڑائی ہے
اُف وہ لمحہ کہ جسکی خاطر نور
میں نے کل زندگی گنوائی ہے

نورِ امر و ہوی
— شارحہ —

محمد اجمل

انصاری انصاری / freemliyatbooks / groups / www.facebook.com /

حَسَنُ الْهَاشِمِيِّ

فاضل دارالعلوم دیوبند



دُسریا

نقش مسدس | نقش مسدس کے کل خانے ۳۶ ہوتے ہیں۔ نقش مسدس پُر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۱۰۵ اکم کریں۔ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر نقش بھرنا شروع کریں۔ اگر تقسیم برابر نہ ہو تو ایک بچنے کی صورت میں ۳۱ وے خانے میں ۲ بچنے کی صورت میں ۲۵ وے خانے میں ۳ بچنے کی صورت میں ۱۹ وے خانے میں ۴ بچنے کی صورت میں ۱۳ خانے میں ۵ بچنے کی صورت میں ۷ وے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

مثال کے طور پر حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے "جامع" اس کے اعداد ہوتے ہیں ۱۱۴، اگر آپ کو اس اسم "یا جامع" کا نقش بنانا ہو تو سب سے پہلے اس کے مجموعی اعداد میں سے ۱۰۵ اکم کر دیں۔ اس کے بعد اس کو ۶ سے تقسیم کر دیں۔

$$\begin{array}{r} ۱۱۴ \\ ۱۰۵ \\ \hline ۹ \end{array} \quad \begin{array}{r} ۶۱ \\ ۶ \\ \hline ۲ \end{array}$$

کل اعداد ۱۱۴
کم کئے ۱۰۵

خارج تقسیم ایک آیا۔ اور تقسیم برابر نہ ہو سکی۔ باقی رہے ۳۔ اب نقش اس طرح بنے گا۔

۱۱۴	۲۱	۱۷	۴	۹	۳۷	۲۶
۱۱۴	۲۰	۱۸	۲۸	۳۵	۱۰	۳
۱۱۴	۵	۸	۳۳	۲۹	۲۳	۱۵
۱۱۴	۳۰	۳۳	۱۱	۲	۱۶	۲۲
۱۱۴	۷	۶	۲۴	۱۴	۲۷	۳۶
۱۱۴	۳۱	۳۲	۱۳	۲۵	۱	۱۲

دیکھتے میزان ہر طرف سے برابر آرہی ہے۔

آخری خانہ ۱۱۴ | چال مسدس دور اول

				۳۷	۲۶
→	۱۹				
→	۷				
		۳۱	۱۳	۱	

پہلا خانہ

نقش مسدس کے دور اول کی چال پر غور کرتے ہوئے ۳۱ وے ۲۵ وے ۱۹ وے ۱۳ وے سا توے اور پہلے اور آخری خانے کو ذہن میں رکھئے۔

یہ وہ خانے ہیں جہاں تقسیم برابر نہ ہونے کی صورت میں آپ کو ایک عدد کا اضافہ کرنا ہے اور پہلے خانے سے نقش شروع کر کے آخری خانے پر ختم کرنا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ بعض اہم امور میں مسدس کا نقش جس تیزی سے کام کرتا ہے اُس تیزی اور سرعت سے دوسرے نقوش کام نہیں کرتے۔ اس لئے عاملین مسدس کی زحمت اٹھاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

اگر آپ تقدیر و تدبیر یقین رکھتے ہیں

پھر اپنا روحانی زراچہ بنوائے

پھر زندگی کے ہر دور پر آپ کے انعام و اکرام سے نوازا جائے گا

اسکی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے۔ اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کونسا عدد لکھا ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کونسی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کونسا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ پر کونسی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں نسجات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب بے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں۔؟

ہدیہ ماہی ۵۰ روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

— فون —
— ۲۲۶۸۲ —

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۲۷۵۵۲

اعلان کنندہ

گمراہیت و مفقود الخیر لوگوں کا مسئلہ

باب ۷۔

خدا کی بنائی ہوئی اس وسیع و عریض دنیا میں خدا کے بے شمار بندے دوران سفر لاپتہ اور مفقود الخیر ہو جاتے ہیں یا ناراض اور خفا ہو کر گھر سے بھاگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اُن کے اہل خانہ پریشان ہو کر مارے مارے پھرتے ہیں اور ان کی واپسی کی فکر اُن سب کے لئے ایک اہم ترین اور افسوسناک مسئلہ ہوا کرتی ہے۔ بعض لوگ گھر سے فرار ہو کر کسی جگہ مقیم ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے بیوی بچے، والدین اور بہن بھائی رور و کر خود کو ہلکان کئے رکھتے ہیں۔ اور عاملین ان کو واپس بلانے میں دوران کا سراغ لگانے میں کبھی کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور کبھی ناکام بھی رہتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی واپسی اور اُن کا سراغ لگانے کیلئے اکابرین نے جو روحانی فارمولے تجویز کئے ہیں۔ اُن کو اس کتاب میں برائے خدمتِ خلق نقل کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عاملین ان فارمولوں سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ کے بندوں کو بھی فائدہ پہونچائیں۔

انسانوں کے علاوہ بے جان چیزیں بھی گھریں سے گم ہو جاتی ہیں۔ اور لوگ خود چیزیں رکھ کر بھی بھول جاتے ہیں۔ ایسی گم شدہ چیزوں کے بارے میں بھی اس کتاب میں اہم فارمولے پیش کئے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ان فارمولوں سے عاملین کو زبردست فائدہ ہوگا اور اللہ کے وہ تمام بندے بھی ان روحانی فارمولوں سے مستفیض ہوں گے جو اپنے گم شدہ اور مفقود رشتے داروں کے سلسلے میں پریشان ہیں۔ اور اُن کی واپسی کے لئے ہزاروں لاکھوں روپے بھی برباد کرتے ہیں۔ پھر اکثر انہیں اپنے رشتے دار کی واپسی کے لئے مایوسی اور محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

”منہ خانہ عملیات“ کا یہ باب تمام قارئین کے لئے روحانی مرکز دیوبند کی طرف سے اور اس ناچیز کی طرف سے ایک عطیہ ہے۔ اور ہم سب کے واسطے خداوند تعالیٰ کی ایک خصوصی عطا ہے۔

ان فارمولوں کو گہرے تجربات کے بعد برائے استفادہ یہ ناچیز اپنے تمام قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ اللہ کے بندے ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اکابرین کے ان فارمولوں کی قدر کریں گے۔ اور اس ناچیز کو بھی دعاِ خیر میں یاد رکھیں گے۔



طریقہ ۱

سورۃ الفتحیٰ ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ اور جب وَقَدْ لَقِیْنَا لَاقِدَیْ پر پہنچیں تو مفرد کا نام بچہ اسم والدہ لیں۔ اس عمل کو ایک دن کرنے کے بعد سورۃ الفتحیٰ زعفران سے لکھ کر قرآن حکیم کے ۵ اے سپارے میں رکھ دیں۔ اور وَقَدْ لَقِیْنَا لَاقِدَیْ کے بعد مفرد کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں اور اس کے بعد سورۃ پوری کر لیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بھانگا ہوا شخص واپس آجائیگا۔ یا اس کی خیریت کی اطلاع موصول ہوگی۔

طریقہ ۲

گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۃ یسین کی تلاوت کریں اس طرح کہ ہر تبیین پر سات مرتبہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پھر اَرْجِعْ فَلَاحُ ابْنِ فَلَاحُ سات مرتبہ کہہ کر سات مرتبہ رَبَّنَا اَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھیں۔ اس طرح لگاتار ۱۱ روز تک یہ عمل کریں۔ فَلَاحُ ابْنِ فَلَاحُ کی جگہ مفرد یا گم شدہ کا نام لیں۔ اس کی ماں یا باپ کا نام بھی لیں۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ شخص اپنے گھر لوٹے گا۔ ورنہ اس کی خیر و عافیت کی اطلاع ملے گی۔

طریقہ ۳

مندرجہ ذیل نقش لکھ کر نقش کے نیچے مفرد کا نام اور اس کے والدین کا نام لکھ کر کسی چرخے پر نقش باندھیں اور چرخے کو اٹھادس منٹ تک گھمائیں ۳ دن تک یہ عمل کر کے چھوڑ دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد مفرد واپس آئے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۹	۲۶۲	۲۶۶	۲۵۲
۲۶۵	۲۵۳	۲۵۸	۲۶۳
۲۵۴	۲۶۸	۲۶۰	۲۵۷
۲۶۱	۲۵۶	۲۵۵	۲۶۷

طریقہ ۴

مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کسی انار کے درخت پر لٹکائیں۔ انشاء اللہ مفرد حاضر ہوگا۔
فَلَاحُ ابْنِ فَلَاحُ کی جگہ مفرد کا اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

یابدوح	ابوبکر محمد عثمان علی	یابدوح
یابدوح	فَلَاحُ ابْنِ فَلَاحُ خُشْرُو	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح

طریقہ ۵

مندرجہ ذیل نقش لکھ کر سبز رنگ کے ریشمی کپڑے میں پیک کر کے کسی پھل دار درخت پر لٹکادیں۔ اور درخت کے نیچے سوا کلو چینی اور سوچی ردو نوں کا وزن سوا کلو ہی ڈالیں۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں مفرد اپنے گھر لوٹے گا۔

۷۸۶

بھق جبرائیل والنوریت	فلاں ابن فلاں حاضر شو	بھق میکائیل والانجیل
ابوبکر عمر	کہنہ عص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	عثمان علی
بھق اسرافیل والزبور	۵۱ ۶۱ ۶۱ ۱۱۶۱ ۵۶۱۱ ۱۶۰	بھق عزرائیل والفرقان

طریقہ ۷ اگر کوئی شخص گھر سے بھاگ جائے یا لاپتہ ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر چرخے میں باندھیں اور چرخے کو آدھے گھنٹے تک اٹا گھمائیں۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ وہ شخص لوٹ آئے گا یا پھر اس کے ٹھکانے کا سراغ ملے گا یا پھر اس کی اطلاع موصول ہوگی اس عمل کو اگر عشاء کے بعد کریں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

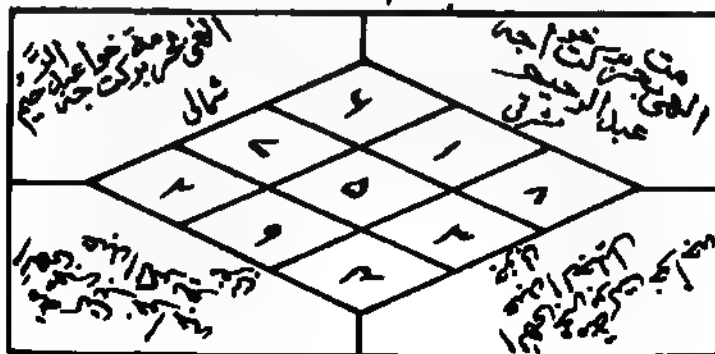
بسم راہ مشرق فلاں ابن فلاں

بسم راہ جنوب فلاں ابن فلاں	ب	د	و	ح
	ح	و	د	ب
	د	ب	ح	و
بسم راہ شمال فلاں ابن فلاں	و	ح	ب	د

بسم راہ مغرب فلاں ابن فلاں

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کسی بھی درخت پر لٹکائیں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں بے قرار ہو کر بھاگے گا، ہوا شخص اپنے گھر واپس آجائے گا۔

۷۸۶



برائے واپس
فلاں ابن فلاں

طریقہ ۸ اگر کوئی شخص ناراض ہو کر گھر سے چلا جائے تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اسی شخص کے گھر کی چھت پر پتھر کے نیچے دبا دیں۔ انشا اللہ بہت جلد اس کی واپسی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سَلَامٌ قَوْلًا قِنْ رَبِّ التَّحِيْمِ		
کَلْبَعَص	فلاں ابن فلاں باز آید	حَمِصَق
م ل ا م ق و ل ا م ن ر ب ر ح ی م		

طریقہ ۹ اگر کوئی مرد یا عورت گھر سے فرار ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گھر میں لٹکا دیں۔ انشا اللہ بہت جلد وہ گھر واپس آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

کَلْبَعَص	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶
۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳
۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴
۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸
۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰
۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸
۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲
۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶
۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰
۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴
۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱
۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸
۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵
۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲
۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹
۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶
۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳
۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰
۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷
۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴
۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱
۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸
۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵
۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲
۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹
۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶
۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳
۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰
۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷
۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴
۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱
۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸
۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵
۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲
۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹
۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶
۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳
۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰
۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷
۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴
۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱
۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸
۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵
۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲
۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶
۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳
۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰
۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷
۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴
۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱
۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸
۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵
۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲
۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹
۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶
۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳
۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰
۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷
۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴
۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱
۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸
۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵
۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲
۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹
۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶
۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳
۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰
۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷
۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴
۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱
۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸
۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵
۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲
۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹
۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶
۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳
۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰
۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷
۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴
۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱
۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸
۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵
۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲
۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹
۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶
۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳
۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰
۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷
۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴
۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱
۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸
۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵
۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲
۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹
۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶
۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳
۱۰۰۴	۱۰۰۵	۱۰۰۶	۱۰۰۷	۱۰۰۸	۱۰۰۹	۱۰۱۰
۱۰۱۱	۱۰۱۲	۱۰۱۳	۱۰۱۴	۱۰۱۵	۱۰۱۶	۱۰۱۷
۱۰۱۸	۱۰۱۹	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۱۰۲۲	۱۰۲۳	۱۰۲۴
۱۰۲۵	۱۰۲۶	۱۰۲۷	۱۰۲۸	۱۰۲۹	۱۰۳۰	۱۰۳۱
۱۰۳۲	۱۰۳۳	۱۰۳۴	۱۰۳۵	۱۰۳۶	۱۰۳۷	۱۰۳۸
۱۰۳۹	۱۰۴۰	۱۰۴۱	۱۰۴۲	۱۰۴۳	۱۰۴۴	۱۰۴۵
۱۰۴۶	۱۰۴۷	۱۰۴۸	۱۰۴۹	۱۰۵۰	۱۰۵۱	۱۰۵۲
۱۰۵۳	۱۰۵۴	۱۰۵۵	۱۰۵۶	۱۰۵۷	۱۰۵۸	۱۰۵۹
۱۰۶۰	۱۰۶۱	۱۰۶۲	۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۵	۱۰۶۶
۱۰۶۷	۱۰۶۸	۱۰۶۹	۱۰۷۰	۱۰۷۱	۱۰۷۲	۱۰۷۳
۱۰۷۴	۱۰۷۵	۱۰۷۶	۱۰۷۷	۱۰۷۸	۱۰۷۹	۱۰۸۰
۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۳	۱۰۸۴	۱۰۸۵	۱۰۸۶	۱۰۸۷
۱۰۸۸	۱۰۸۹	۱۰۹۰	۱۰۹۱	۱۰۹۲	۱۰۹۳	۱۰۹۴
۱۰۹۵	۱۰۹۶	۱۰۹۷	۱۰۹۸	۱۰۹۹	۱۱۰۰	۱۱۰۱
۱۱۰۲	۱۱۰۳	۱۱۰۴	۱۱۰۵	۱۱۰۶	۱۱۰۷	۱۱۰۸

طریقہ ۱۲ اگر کوئی شخص گھسے ناراض ہو کر چلا گیا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کسی انار کے درخت پر لٹکا دیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہ

شخص واپس آجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَهَارُونَ
عليه السلام	ملوۃ علیہم واجمعین

برائے واپسی

فلاں ابن فلاں

طریقہ ۱۳ اگر کوئی شخص ناراض ہو کر گھسے چلا گیا ہو تو ۴۰ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اس کی واپسی کے دعا کریں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار گیارہ دن تک کریں۔ انشاء اللہ جلد ہی اس کی واپسی ہوگی۔

طریقہ ۱۴ اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو گیا ہو۔ یا بیوی گھر سے جھگڑ کر چلی گئی ہو۔ یا اولاد اپنے ماں باپ سے جھگڑ کر چلی گئی ہو یا کسی اور بنا پر کوئی شخص اپنے گھر لاپتہ ہو گیا ہو اور ان کو بلانا مقصود ہو تو لاپتہ انسان کا نام الگ الگ حروف میں لکھیں۔ اور نام کے ہر حرف کو قی اور س کے درمیان لکھتے جائیں۔ مثلاً اگر لاپتہ انسان کا نام زید ہے تو اس کو اس طرح لکھیں۔

ق ز س۔ ق ی س۔ ق د س۔

اس کو طلسم کی صورت میں اس طرح لکھیں گے۔ ق ز س۔ ق ی س۔ ق د س۔ اس طرح کے ۵۷ تعویذ بنائے جائیں۔ ان میں سے ۱۲ تعویذ دریا میں ڈالیں۔ ۲۱ کو آگ کی حرارت دیں۔ ۲۱ کو درخت پر باندھیں۔ ۲۱ کو کسی کے اُجاڑ مکان میں بھاری پتھر کے نیچے دبا دیں۔ اگر ان تعویذوں کو اس وقت تیار کریں۔ جب قمر برج مغرب میں ہو تو انشاء اللہ بہت جلد نتائج برآمد ہوں گے۔

یا معید

۷۸۶

یا معید

۲	۷۰	ی	د
۱۱	۳	۴۱	۶۹
۲	۸	۷۲	۴۲
۷۱	۴۳	۱	۹

طریقہ ۱۵ اس نقش کو لکھ کر سبز کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ بھاگا ہو شخص بہت جلد واپس آجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

یا معید

برائے واپسی

یا معید

فلاں..... ابن..... فلاں

طریقہ ۱۶

اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ لاپتہ انسان کا بہت جلد سراغ ملے گا۔ اور انشاء اللہ وہ بہت جلد اپنے گھر واپس آجائے گا یا اس کی اطلاع موصول ہوگی۔

۷۸۶

۱۸۲۰	۱۲۳۸۹۱	۱۶
۱۱۲	۱۲۲۴۹۳۰	۳۶
۴۲۰	یا باسط اجب یا خبرائیل	۱۱۳

ایا لک نعبد و ایا لک نستعین
برائے واپسی فلاں ابن فلاں

طریقہ ۱۷

اگر کوئی شخص گھر سے غائب ہو گیا ہو تو مندرجہ ذیل عبارت حسب ذیل طریقے سے لکھ کر روزی پتھر کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بھانگا ہوا شخص واپس آجائے گا۔

۷۸۶

بحرمتہ شیخ فرید مہج شکر
برائے واپسی
فلاں ابن فلاں

طریقہ ۱۸

تین روز تک نماز فجر کے بعد ۴۴ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر مفرد کی واپسی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ واپس آجائے گا۔

طریقہ ۱۹

یہ آیت اس طرح لکھیں کہ درمیان میں مفرد کا نام مع اسم والدہ لکھ کر ۸۷ بارے میں وہاں رکھ دیں جہاں یہ آیت مذکور ہے۔ انشاء اللہ چند دنوں کے بعد مفرد واپس آجائے گا۔ (زیر زیر لگانے کی ضرورت نہیں)

سبب الذین اجتمعوا
صغار عند اللہ و اولاد

طریقہ ۲۰

جمعہ کے دن بوقت چاشت دو رکعت نماز پڑھے۔ نماز سے فراغت کے بعد سات مرتبہ سورۃ ضحیٰ (سپارہ ۳) پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یا جامع العجائب یا ارحم الراحمین یا شات یا من مقالید الامور بید ۱۶ جمع علی ضامعی او فلاں ابن فلاں لا جامع لہ الا انت فانتک علی

سَلِّ شَيْئًا قَدِيرًا

طریقہ ۲۱ لوہے کے تلے پر ۲۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور قفل بند کر کے کوری ہانڈی میں ڈال دیں۔ اور ہانڈی میں پانی ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔ اور ہلکی آنچ پر ہانڈی کو پکائیں ۳ دن تک ایک گھنٹے اسی طرح پکانے کے بعد اس ہانڈی کو جنگل میں تالے سمیت دبا دیں۔ انشاء اللہ مفرور جلد ہی واپس آجائے گا۔

طریقہ ۲۲ کم عمر بچہ اگر گم ہو جائے تو اس نقش کو لکھ کر کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں۔ تعویذ کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔

یا مَحْصٰی

یا مَحْصٰی

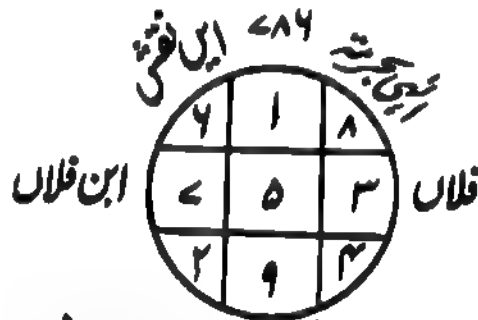
ماں کا نام

بچہ کا نام

یا مَحْصٰی

یا مَحْصٰی

طریقہ ۲۳ اس نقش کو لکھ کر موم جامہ کر کے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ اس کے بعد لوہان سے دھونی دے کر انار یا امرود کے درخت پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ مفرور بہت جلد واپس آجائے گا۔



طریقہ ۲۴ بے چین و بے قرار گرد و تاؤ فتنہ حاضر نہ شو۔ اس نقش کو لکھ کر چرخے میں باندھ کر ۷ دن تک کبھی الٹا گھمائیں کبھی سیدھا گھمائیں انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر مفرور واپس آجائے گا۔

یا تَسْكفِیل

یا مَحْصٰی	یا بدوح	یا فانی
یا مَحْصٰی	فلاں بن فلاں جلد آئے	یا فانی

یا درد ائیل

طریقہ ۲۵ مفرور اگر زنجیروں میں بھی قید ہے تو انشاء اللہ واپس آئے گا۔ ایک دائرہ کاغذ پر اس طرح بنائیں جیسے نیچے بنا ہوا ہے۔ پھر ایک گوبر کا کپڑا پکڑ لائیں۔ اگر نر مادہ کا امتیاز

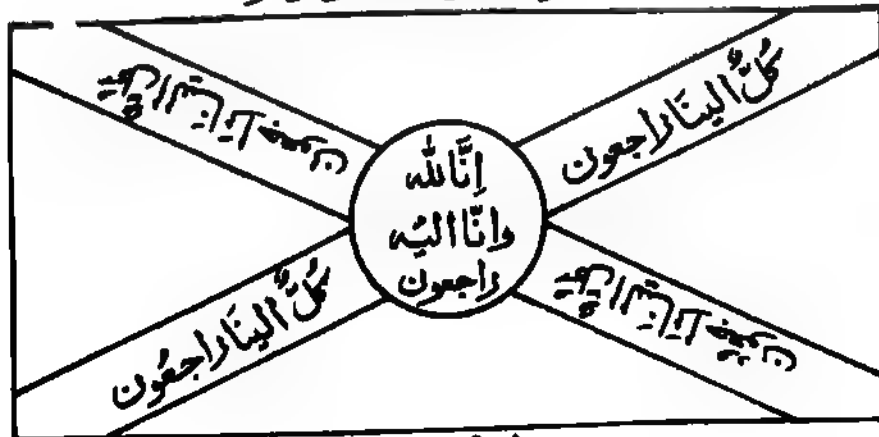
ہو جائے تو بہتر ہے۔ عورت معذور ہو تو مادہ کیڑا پکڑ کر لائیں۔ اگر مفرد مرد ہو تو نر کیڑا پکڑ کر لائیں۔ امتیاز نہ ہو سکے تو کوئی سا بھی کیڑا پکڑ کر لے آئیں۔ دائرے کے بیچ میں ایک سوئی گاڑ دیں۔ اور کیڑے کو ہار یک سے ڈورے میں باندھ دیں۔ جیسے ہی کیڑا دائرے میں چلے گا۔ مفرد بہت جلد حاضر ہوگا۔
دائرہ اس طرح بنائیں۔

۷۸۶



طریقہ ۲۶ اگر کوئی شخص فرار ہو گیا ہو یا لاپتہ ہو گیا ہو یا کوئی شخص اغوا کر کے لے گیا ہو۔ ہر صورت میں یہ نقش سیسے کی پلیٹ پر لکھ کر اپنے گھر میں دفن کر دیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہ واپس آجائے گا۔ روزانہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ" تین سو مرتبہ پڑھ کر اس کی واپسی کی دعا بھی کرتے رہیں۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برائے واپسی
فلاں ابن فلاں

قصہ عام



شمس الہی فیاض دارالعلوم دیوبند

کی تعمیل کرنے پر مجبور ہوں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ج	ل	ی	ل
ل	ی	ل	ج
ل	ج	ل	ی
ی	ل	ج	ل

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مقدمہ میں پھنس گیا ہو اور اس کے خلاف کوئی جھوٹی گواہی دینے پر تلے ہوئے ہوں تو ایک ہزار مرتبہ "یا جلیل" پڑھ کر دعا کرے کہ گواہوں کی زبان بند ہو جائے۔ انشاء اللہ اس عمل کے بعد وہ گواہی دینے پر قادر نہ ہو سکیں گے۔
اگر کوئی شخص چاندی کی انگٹھری میں "یا جلیل" کندہ کر کے پہنے تو جس حاکم کے پاس جائے گا عزت پائے گا اور حاکم اس کی بات مانے گا۔
اگر کوئی شخص دوران سفر درخت مرتبہ اپنے سامان پر "یا جلیل" پڑھ کر دم کر دے تو وہ سامان چوری سے محفوظ رہے گا۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ خلق خدا کو مسخر کر لے تو اس اسم الہی کو چالیس دن تک ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ انشاء اللہ مخلوق مسخر ہو جائے گی اور پڑھنے والا لوگوں کے توجہ کا مرکز بن جائے گا۔

اگر کوئی بچہ آسیب زدہ ہو تو اس اسم الہی کو ہزار مرتبہ پڑھیں اس کے بعد ایک کاغذ پر سات مرتبہ اسم الہی

حق تعالیٰ کا ۴۲ واں صفاتی نام الجلیل ہے۔
جلیل کے معنی ہیں بڑا، اور بزرگ۔ یہ

الجلیل

اسم الہی جلال ہے۔ اور اس کے اعداد ۷ ہیں۔
اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے اندر عظمت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ ان اوصاف حمیدہ کو اختیار کرے۔ جو انسان میں بڑائی اور عظمت پیدا کرتے ہیں۔ اور جن کو اختیار کر کے ارباب دنیا انسان کی عزت و توقیر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔
بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد "یا جلیل" سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں اپنی محبت پیدا کر دیں گے۔
بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ۱۰۰ مرتبہ اسم الہی کا ورد رکھے اور آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے تو وہ تین چلوں کے بعد صاحب جلال ہو جائے گا۔ اور لوگوں پر اس کا رعب اور ہیبت قائم ہو جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۷ روز تک اسم الہی کو روٹی پر سات مرتبہ لکھ کر کھائے اور روزانہ ایک سادی روٹی خیرات کرے تو ۴۰ دن میں صاحب کمال ہو جائے۔ اور مخلوق اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۷ گرام چاندی اور ایک گرام سونا ملا کر ایک پتر تیار کرائے اور اس پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے تو تمام دشمنوں پر اس کا رعب قائم ہو جائے اور اپنے برائے سب اس کی توقیر کرنے لگیں۔ اور ماتحت لوگ اس کے حکم

جن حضرات دعواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ہ، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی طرف کر لے اور دوزانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۹	۱۷	۲۴
۲۵	۱۶	۲۲	۱۰
۲۰	۱۲	۲۳	۱۸
۱۵	۲۶	۱۱	۲۱

مذکورہ حضرات دعواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دینے جائیں۔ اور اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۷	۲۵
۲۹	۲۴	۲۰
۲۳	۲۲	۲۸

جن حضرات دعواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، خ، ل، ع، د یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو مرتب کرتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور آلتی پالتی مار کر مرتب کرے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۱۵	۱۳	۲۵
۱۲	۲۶	۱۹	۱۶
۲۳	۱۱	۱۷	۲۲
۱۸	۲۱	۲۴	۱۰

ان ہی حضرات دعواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۹	۲۱
۲۲	۲۴	۲۷
۲۸	۲۰	۲۵

لکھیں اور چاروں طرف آیت الکرسی لکھیں۔ انشاء اللہ بچہ صحت مند ہو جائے گا اور اثرات سے چند ہی دنوں میں نجات مل جائے گی۔

اگر کوئی شخص سولہ ہزار مرتبہ چالیس دن تک اس اسم کو پڑھے گا جو بھی مقصد ہو گا۔ اس کا پورا ہو جائے گا۔ شادی ہونے کے بعد اپنی بیوی سے خلوت کرنے سے پہلے دو رکعت نفل شکرانہ پڑھیں۔ اس کے بعد اس اسم الہی کو تیسرا سو مرتبہ پڑھیں اور کسی میٹھی چیز پر دم کر کے اپنی دلہن کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ سریاں بیوی میں بے مثال محبت ہو جائے گی۔

”یا جلیل“ کا عامل بننے کیلئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ۶۲۵۰ مرتبہ اس کا ورد کرنا چاہیے۔ ۳۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد صرف ۳۷ مرتبہ روزانہ کافی ہے۔

”یا جلیل“ کا نقش تمام مقاصد اور تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ اس نقش کو جس مقصد کے لئے بھی دیا جائے گا۔ اس میں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ اور جس بیماری کے لئے دیا جائے گا اس بیماری سے مریض کو نجات مل جائے گی۔

جن حضرات دعواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو مرتب کرتے وقت عامل اپنا رخ مشرق کی طرف کر کے یک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۱	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۷	۲۲
۱۲	۲۶	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۳	۲۵

مذکورہ حضرات دعواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۰	۲۸
۲۷	۲۴	۲۲
۲۱	۲۹	۲۳

ہر مرض کا علاج

اس نقش کو لکھ کر کالی روشنائی سے مریض کے
صلے میں ڈالیں۔ اور نقش زعفران سے لکھ کر ۳ دن تک
دن میں ۳ بار صبح دوپہر شام پلا دیا کریں۔ انشاء اللہ
کیسا بھی مرض ہو گا۔ شفا ہوگی۔ اور صحت کاملہ عطا
ہوگی۔

اس نقش کو عطار کی ساعت میں لکھیں گے تو
اس کی تاثیر بہت جلد سامنے آئے گی انشاء اللہ۔ اگر
ساعات کا علم نہ ہو تو بدھ کے دن سورج نکلنے کے بعد
ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔ نقش کو آتش چال سے
چڑھ کریں۔ جو لوگ آتش چال کو نہیں سمجھتے ان کی رہنمائی
کے لئے نمبر ڈال دیئے ہیں۔ جس ترتیب سے نمبر ہیں اسی ترتیب
سے نقش لکھیں۔

۷۸۶

یار حبیب اہل ۸	یا قیوم ۱	یار حبیب اہل ۶
یا قیوم ۳	یا قیوم ۵	یا قیوم ۷
یار حبیب اہل ۴	یا قیوم ۹	یار حبیب اہل ۲

محبت والا شوہر

شوہر کے سونے کے بعد گیارہ سو مرتبہ "یا مومن پڑھ کر
آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں۔ اور یہ تصور کریں کہ میں
عرش کے سائے میں ہوں اور شوہر نیچے ہے۔ جب یہ
تصور قائم ہو جائے تو اٹھ کر سوتے ہوئے شوہر پر دم
کر دیں۔ پھر اپنے بستر پر چلی جائیں اور شوہر کا تصور
کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ اس عمل سے جو
آپ کو ایک مہینے میں صرف ۳ مرتبہ کر کے چھوڑ دینا ہے۔
شوہر کی طرف سے بد اخلاقی، حقہ اور زیادتی کا سلسلہ
موقوف ہو جائے گا۔ اور وہ محبت کرنے والا شوہر بن جائے گا۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک،
س، ق، ث، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے
کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو مرتب کرتے
وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور اپنی ایک
ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر مرتب کرے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۱۰	۱۸	۲۱
۱۷	۲۲	۲۳	۱۱
۱۹	۱۶	۱۲	۲۶
۱۳	۲۵	۲۰	۱۵

ان ہی حضرات و خواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے
اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال
رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۷	۲۱
۲۰	۲۲	۲۹
۲۸	۲۲	۲۳

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان نقوش پر ۲
مرتبہ "یا جلیل" پڑھ کر دم کر دے تو ان کی تاثیر میں کئی گنا
اضافہ ہو جائے۔

ان نقوش کو لکھتے وقت عامل کا یہ یقین ہونا چاہیے
کہ اس دنیا میں کوئی بھی مصیبت اور مرض اس وقت تک
رفع نہیں ہو سکتا جب تک مالک کون و مکان کی مرضی نہ ہو۔
اس لئے نقوش لکھتے وقت عامل کا دھیان مالک کی طرف
ہونا چاہیے۔ اور اسی سے مقاصد میں کامیابی کی دعا کرنی
چاہیے۔ ہر مریض کو پینے کے صرف ان نقش دیئے جائیں اور
باندھنے والے نقش کو نیلے رنگ کے پٹے میں پیک کرنے
کی تاکید کی جائے۔ (باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا
میں اہتمام دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
طلسماتی دنیا ملک بھر میں پھیلنے کے علاوہ
تمام دیگر ممالک میں بھی جاتا ہے۔ اور مقبول عوام و خواص ہے۔
تفصیلات کے لئے خط و کتابت کریں
فیجر شعبہ اہتمامات ماہنامہ طلسماتی دنیا۔ دیوبند

قسط ۳۱

علاج بالقُرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ ہر مصیبت اور ہر پریشانی سے حفاظت رہے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۸۷	۳۵۹۰	۳۵۹۳	۳۵۷۹
۳۵۹۲	۳۵۸۰	۳۵۸۶	۳۵۹۱
۳۵۸۱	۳۵۹۵	۳۵۸۸	۳۵۸۵
۳۵۸۹	۳۵۸۳	۳۵۸۲	۳۵۹۴

اگر کسی کی کوئی چیز چوری ہو گئی ہو تو سورۃ ابراہیم کی آیت کا روٹی پر لکھ کر اُن تمام افراد کو کھلائیں جن پر شبہ ہو چور اس روٹی کو خلق سے نیچے نہیں اتار سکے گا۔
داد دیتے اور کینسر جیسے امراض کیلئے اس سورۃ کی آیت ۲۷ کو ۶۷ مرتبہ ۳ دن تک وقت مقررہ پر پڑھیں اور آخر میں کہیں داد آئے مہ آئے کینسر آئے دجو بھی مرض ہو اس کا نام اسی طرح لیں، بحکم الہی تو ختم ہو جائے۔ انشاء اللہ ۳ دن کے بعد صحت کی صورت بنے گی۔ اس سورۃ کے نقش کو اگر اپنے گھر میں فریم میں کر کے آویزاں کر لیں تو گھر میں رزق کی فراوانی ہو۔ اور خیر و برکت حد سے زیادہ ہو۔ نیز پریشانیوں سے نجات ملے۔ اگر اس نقش کے نیچے بیٹھ کر سورۃ ابراہیم کی تلاوت روزانہ یا ہفتے میں ایک بار بھی کر لیا کریں تو اس نقش کی تاثیر میں اور بھی اضافہ ہو جائے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴۵۶	۶۱۴۶۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۵۱
۶۱۴۵۴	۶۱۴۴۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۵۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۵۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۴۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۵۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۶۲

□□□□□□

(باقی آئندہ)

سورۃ ابراہیم | یہ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے چودھویں سورۃ ہے۔ اس کی تلاوت سے گھر کی تمام آفات ختم ہو جاتی ہیں۔
اس سورۃ کی پہلی آیت آکر کو اگر کوئی شخص ۲۵۴ مرتبہ ۲۱ روز تک پڑھے تو اس کا قلب روشنیوں کی آماجگاہ بن جائے۔ اور اسرارِ زبان کا انکشاف اس کے قلب پر ہونے لگے۔

اگر کوئی شخص دعا مانگ مانگ کر تنگ آچکا ہو اور بظاہر اس کی دعا قبول نہ ہوتی ہو اور وہ یہ محسوس کرتا ہو کہ اس کی دعا تاثیر سے محروم ہے۔ تو اس کو چاہئے کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد ۷ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ۴۹ مرتبہ "یا سمیع الدعاء" پڑھا کرے۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد زبان میں تاثیر پیدا ہوگی اور دعائیں بھی پُر اثر ہو جائیں گی اس کے بعد وہ شخص اپنے لئے اور دوسروں کے لئے جو بھی دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ اور مقاصد پورے ہوں گے۔
اگر کسی کے ہاتھ پیر میں درد ہو اور وہ درد علاج کے بعد بھی ٹھیک نہ ہوتا ہو تو اس سورۃ کی آیت ۱۲ کا نقش بنا کر دائیں بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کے درد سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۶	۱۰۵۹	۱۰۶۲	۱۰۴۹
۱۰۶۱	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۰
۱۰۵۱	۱۰۶۳	۱۰۵۷	۱۰۵۴
۱۰۵۸	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۲

تمام آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہنے کیلئے اس سورۃ کی آیت ۱۲ اور سورۃ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ اور

قصہ



● ارقام: حسن، الهاشمی، فاضل دارالعلوم دیوبند

دلیوں اور درویشوں میں جو خاص مقام روحانی طور پر مانے جاتے ہیں۔ ان سب کے پہلا مقام مقام ناسوت ہے۔ اس مقام کا تعلق مادی جسمانی اور ظاہری حالات سے وابستہ ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ان اعمال کو ہم ترجیح دے رہے ہیں جن کا تعلق جسمانی اور ظاہری امراض سے ہے۔

یس اعمال ناسوتی کا دسواں عمل یسین ہے۔ اس کے عدد ۱۰ ہیں۔ یہ حروف جس سورۃ کے شروع میں آئے ہیں۔ وہ قرآن حکیم کی بہت اہم اور مشہور و معروف سورۃ ہے۔

احادیث نبوی سے یہ ثابت ہے کہ یہ سورۃ قرآن حکیم کا دل ہے۔ عاملین کے نزدیک بھی یہ سورۃ حد سے زیادہ اہمیت اور فضیلت رکھتی ہے اور اس کی چلہ کشی سے عاملین بیشمار فائدے اٹھاتے ہیں۔ اس سورۃ کی تلاوت نزع کی حالت میں بیمار کو سنانا مسنون ہے۔ اور اس کی تلاوت سے جان کنی کی تکلیف میں آسانی ہو جاتی ہے۔

سورۃ یسین میں لفظ یسین سات جگہ آیا ہے۔ اور یسین کی ایک الگ تاثیر ہے۔

یسین کے عمل کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۷ مرتبہ یسین پڑھا جائے اور ستر دن تک پڑھا جائے جب ستر دن پورے ہو جائیں تو عامل دنیا کی ہر مشکل کے لئے خواہ وہ اپنی ہویا پرانی دعا کرے۔

جن بیماروں کا حال بُرا ہو اور علاج سے بھی انہیں سکون نہ ہو تو ایسے مریضوں کو عامل پانچ خانوں کا نقش بنا کر دے اور تاکید کر دے کہ اس نقش کو مریض ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ فی الفور اثر کرے گا اور طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔

عامل اس نقش کے نوے روپے مریض سے وصول کر سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔

۷۸۶

یسین مجبین

یسین مجبین	یسین مجبین
یسین مجبین	یسین مجبین

نقش اس طرح بنے گا۔

جس عامل نے یسین مجبین کی حسب طریقہ زکوٰۃ ادا کر دی ہوگی۔ وہ جس پر بھی ۷ مرتبہ یسین مجبین پڑھ کر دم کڑیگا وہ مریض ٹھیک ہو جائے گا۔ مریض کی غیر موجودگی میں اگر عامل نے یسین مجبین ستر مرتبہ پڑھ کر کسی کا نام لے کر اس کے لئے دعا کی۔ تب بھی دعا قبول ہو جائے گی۔ اور وہ بغفل خلد وندی تندرست ہو جائے گا۔

اسی طرح اس کا عامل جس کو بھی یہ پانچ خانوں والا نقش دے گا اس کو اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔ بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کرنا کو چاہیے کہ وہ پہلے دن اور آخری دن یعنی ۷ دے دن سورۃ یسین سات مرتبہ پڑھ کر یسین مجبین پڑھنا شروع کرے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ صرف ۷ مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔ پانچ خانوں والا نقش مقدمہ کے لئے بھی تیرہ ہدف ہے۔ اور تسخیر و مقبولیت کے کاموں میں بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک مریض پر ایک دن دعا پڑھنے کا ہدیہ اگر اس کے گھر جا کر پڑھتا ہے۔ نوے روپے سے زیادہ نہ لے۔ اور اگر گھر بیٹھ کر پڑھتا ہے تو ۲ روپے سے زیادہ نہ لے۔ اگر اس کے خلاف کرے گا تو عمل ضائع ہو جائے گا۔

یہ عمل خاص طور پر ان لوگوں کے لئے "خزانہ قدرت" ہے جو پہلے سے بھی سورۃ یسین کے عامل ہیں۔ وہ خاص طور پر اس عمل سے استفادہ کر کے اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)



مختلف پھولوں کی خوشبو

تھکے ہوئے ذہنوں کو آسودگی پہنچانے والی کتاب
مقرر اور خطیب کے لئے ایک تعظیم تحفہ

مقررین کے علاوہ جو لوگ مجلس میں نمایاں ہونے
اور بے مثال بات چیت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ
لوگ اس کتاب کا مطالعہ کریں، یہ کتاب سفر اور تنہائی کے لئے
ایک مثالی ساتھی کی حیثیت رکھتی ہے۔

مرتبہ

نازیہ مریم ہاشمی

قیمت - 100/- سو روپے (مع خرچ)

ناشر

مکتبہ روحانی و نیا محلہ ابوالمعالی دیوبند یو پی 247554

محمد اجمل انصاری

انسانی مسائل کا نفسی حل

مستقل عنوان

حسن الهاشمی، فاضل اسلامیات دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا
خبردار ہو یا نہ ہو ایک وقت
میں تین سوالات کر سکتا ہے۔
سوال کر کے طلسماتی دنیا کا
خبردار ہونا ضروری نہیں (ڈاکٹر)

روحانی علیات کی خواہش

سوال ان (نام مخفی) مدینہ منورہ

اتحاد ہے کہ اللہ رب العزت کے کرم و فضل سے آپ صحت عافیت سے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ ظاہری اور باطنی مسائل سے آپ کو بے انتہا نوازے۔ آمین۔ کیوں کہ آپ جیسے بلند ہستی کی ہماری قوم کو بہت ضرورت ہے۔ ایک ایک فرد کو ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جتنا غیر عطا فرمائے۔ آپ کی ہر حرکت میں برکت عطا فرمائے۔

آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا دو سال پہلے دیکھا تھا۔ اور حال میں چھٹی پمائنڈ یا جا کر گزشتہ مہینوں کی چند کاپیاں ساتھ لے آیا۔ آپ کا رسالہ تعریف کا محتاج نہیں۔ پڑھ کر بس دل سے دعا نکلتی ہے۔ سوچ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس زمانے میں سینکڑوں افراد کے لئے ایک نئی راہ، ایک نئی روشنی میسر ہوئی۔ جو اب تک عام نہ ہوتی تھی۔ اور صرف خاص اشخاص کی حد تک تھی۔ روحانی ڈاک، خوابوں کی تعبیر اور دوسرے مضامین پڑھ کر بے انتہا خوشی ہوتی ہے۔ اور آپ کی علمی حیثیت کا احساس ہوتا ہے۔ آپ کے فیض حاصل نہ کرنا شاید ہماری بد قسمتی ہوگی۔ آپ مجھے اپنی طالب علم سمجھیں۔ اور آپ اپنی علمی اور روحانی بزم میں تھوڑی سی جگہ عنایت فرمائیں۔

جناب والا دیسے پڑھنے اور سیکھنے کا شوق مجھے بچپن سے رہا ہے۔ روحانی علیات کے متعلق صرف اتنا جانتا ہوں کہ یہ

ایک گہرا علم ہے۔ دلچسپی ہونے کے باوجود کسی صاحب علم سے ملاقات نہ ہو پائی۔ عالموں کے پاس اس لئے نہیں جاتا تھا کہ اندازہ کرنا میرے لئے مشکل ہوتا کہ کون فاضل عامل ہے۔ اور کون جاہل عامل ہے۔ اور جاہل عامل کی صحبت ظاہر ہے خود کی عاقبت برباد کرنا ہے۔

جناب والا میرے نانا صاحب جن کا انتقال میرے بچپن میں ہو گیا تھا۔ ایک علمی شخصیت تھے۔ اور روحانی علیات کے بھی ماہر تھے۔ سنہ ۱۹۷۰ء اپنے دیوان خانہ میں جنات سے ملاقات کرتے تھے۔ خیر آپ کے ادبائے گزارش اور التجاہے کہ آپ میری رہبری فرمائے۔ اس میں میں الفیہ سے ابتدا کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی فرما کر آپ مجھے اس علم کی ابتدائی کتابیں روانہ کریں۔ جو آپ کی نظر میں زیادہ مفید ہیں یا پھر آپ جیسے بہتر سمجھیں میری رہنمائی فرمائیں۔ تاکہ میں اس علم کو سمجھ سکوں۔ اور عمل کروں۔

آپ کے رسالوں میں درس علیات، اعمال ناسوتی، کرشمہ اعداد، علم الاعداد، علم جفر، علم نجوم وغیرہ قسط وار آتے ہیں۔ چوں کہ میں سودی میں ہوں۔ ہر ماہ کا رسالہ حاصل کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ گزشتہ رسالوں کی ترتیب بھی نہیں ہے۔ اس لئے زحمت کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔ اس ناچیز کے لئے کتابوں کا بند و بست فرمائیں۔ اس پر جتنا خرچ آئے گا۔ انشاء اللہ میں فوراً ۵۰۵ روپے بنا کر روانہ کر دوں گا۔ اس سلسلے میں آپ کا یا ادارہ کا ۸/۷ اور بینک کا پتہ معلوم کرائیں۔ میری شادی ہوئے تقریباً ۶ سال ہو گئے۔ دو بچوں کا باپ

میری بیوی ایک ڈائری میں نوٹ کیا کرتی تھی۔ ہر جمعہ آ پابندی سے ذکر کرتی۔ دنیا کی مخلوق میں ان کا دل نہیں لگتا تھا۔ غیب کی باتیں بھی کچھ معلوم ہو جاتی تھیں۔ اس دوران میری بیوی کو یہ بھی بتایا گیا کہ ان کا شوہر کیسا ہو گا۔ ویسے میری بیوی کسی عامل سے نہیں ملا کرتی تھی۔ اس لئے ان کی رہنمائی نہ ہو سکی۔ ان پر جو کچھ گزرتا۔ اپنی ڈائری میں قید ہوتا رہا۔

لیکن ہماری شادی کے بعد یہ سب کم ہو گیا۔ وہ خوابوں میں بھی کمی آ گئی۔ لیکن پورے طور سے بند نہیں ہوا ہے۔ میری بیوی کہتی ہے کہ اب وہ بات نہیں رہی جو پہلے تھی۔ کیوں کہ اب دنیاوی زندگی میں جڑ گئی ہوں۔ بچوں کی پرورش وغیرہ ذمہ داریوں سے ضروری ذکر بھی نہیں ہو رہا ہے۔ اس لئے بہت فرق آ چکا ہے۔ اس کے باوجود یہ مسئلہ اپنی جگہ ہے۔ کہ میں اپنی بیوی سے اکثر جدا رہتا ہوں۔ اگر ساتھ رہنے کی کوشش کرتا ہوں تو پریشانی گھیر لیتی ہے اور حالات مجبور کر دیتے ہیں کہ میں رزق کی تلاش میں جدا ہو جاؤں۔ ہر باری فرما کر فال و حضرات کے ذریعہ میری رہنمائی فرماتیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جواب خدا کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی۔ اور ان حضرات سے بھی آمناسا منا کیا جو تعویذ گٹھنوں کو اذرا و ناواقفیت۔ اور اذرا و کم عقلی گمراہی اور شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے خلاف بھی محاذ آرائی کی جو تعویذ گٹھنوں کے ذریعہ فی الحقیقت گمراہی پھیلا رہے ہیں۔ اور جو روحانی عملیات کی آڑ میں اللہ کے سادہ لوح بندوں کو لوٹ بھی رہے ہیں اور ان کے عقیدوں کو بھی خراب کر رہے ہیں۔

حق تعالیٰ شانہ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے طلسماتی دنیا کو مقبولیت مامہ عطا کی۔ اور اسے تمام مسلم طبقوں میں محبوبیت کی دولت سے نوازا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا علم میں عقل میں، دینی تعلیم یافتہ لوگوں میں، دنیاوی تعلیم یافتہ حضرات میں، بچوں میں عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں میں اور ہر ہر مسلک کے ملنے والوں میں یکساں طور پر مقبول ہے۔ اور یہ سب ہمارے رب کا فضل و کرم ہے اور ان کی بے پایاں عنایات کا نتیجہ ہے۔

جس وقت ہم نے اس تحریک کا آغاز کیا تھا اس وقت ہم

ہوں۔ میری پریشانی یہ ہے کہ میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔ لیکن شادی کے بعد سے یہ آرزو پوری طرح تکمیل نہ ہوئی۔ شادی کے بعد ۳ سال تک انڈیا میں رہا۔ لیکن میری ملازمت دوسرے شہر میں تھی۔ اور میں ہینہ یا پندرہ دن میں ایک بار دو چار دن کے لئے گھر آتا۔ اور پھر جدا ہو جاتا۔ آخر اس ملازمت سے صرف جدائی کی وجہ سے پریشان ہو کر چھوڑ دی۔ اور میسور ہی میں کچھ کرنے کی ٹھانی۔ ملازمت یا تجارت کچھ نہ ہوا۔ جو بھی مواقع ملتے میسور کے باہر ہی ملتا۔ ایک سال اس طرح ٹھوکریں کھا کر آخر زندگی کی ضرورتوں سے عاجز آ کر سودی آنا پڑا۔ شادی کے بعد سے اب تک یہ بات خاص طور سے نوٹ کر رہا ہوں کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ زیادہ عرصہ تک ساتھ نہیں رہ سکتا۔ حالات مجھے جدا کر دیتے ہیں میری بیوی روتی ہے تڑپتی ہے۔ میری اور میری بیوی کی ہر دم تلاش ہے کہ ہم دونوں ایک ساتھ گزاریں۔ لیکن کامیابی حاصل نہیں ہو رہی ہے۔

ہر باری فرما کر اس سلسلے میں کوئی راستہ تجویز فرماتیں تو آپ کا مشکور و ممنون رہوں گا۔

میری بیوی پر کچھ خاص اثرات تھے۔ ان کا گھر میسور کے سرقاضی صاحب کے گھر کے پاس تھا۔ (سرقاضی صاحب رسید پیراں جو کافی مشہور ملی اور ملی ہستی تھے۔ وہ خود اس بچی کی تلاش میں ان کے گھر آئے۔ اور فرمایا کہ یہی طور سے اس بچی کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ اور ان کے والدین نے نصحت کی کہ اس لڑکی کو کسی عامل کے پاس نہ بچائیں۔ اور نہ ہی اس کا فال کسی سے کھلائیں۔ جیسے جیسے یہ بڑی ہوگی۔ اس میں فدا صلا جیتیں اور درجات حاصل ہوں گی۔ جو کسی عامل کو بہت ریاضت اور محنت کے بعد بھی مشکل سے حاصل ہوں گی۔

میری بیوی کہتی ہیں کہ حضرت جی (سرقاضی صاحب) مجھ سے بڑا لڑکے کرتے ہیں۔ میری عزت کرتے اور مجھے اچھی اچھی نصحت کرتے۔ اور قرآن و حدیث پڑھاتے۔ اور جب میری بیوی ۱۳ سال کی تھی تو ان کا انتقال ہو گیا۔

شادی سے پہلے تک میری بیوی کے حالات الگ تھے۔ بے بے خواب دکھائی دیتے۔ کئی کئی عجیب جگہوں کی سیر ہوتی۔ خواب کے ذریعہ ذکر الہی کو نسا کرنا یہ بھی بتایا جاتا۔ قرآن شریف کی آیتیں پڑھائی جاتیں۔ جو جگہ تک یاد رہتے۔ وہ سب

خوابوں میں بھی یہ بات نہیں سوچ سکتے تھے کہ دنیا کے کونے کونے میں ہماری آواز پر لبیک کہنے والے پیدا ہو جائیں گے۔ اور بزرگوں کی طرف سے اس درجہ پذیرائی اور فوجانوں کی طرف سے اس قدر حوصلہ افزائی ملے گی کہ جو اس دورِ ناقدری میں ممکن نہیں ہے۔

رب کریم کا فضل و کرم ہے کہ ملک اور غیر ملک میں ماہنامہ طہستانی دنیا کے چاہنے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور روحانی تحریک کا دائرہ بھی دن بدن اور لمحہ بہ لمحہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اپنے ہماری روحانی تحریک کے جن الفاظ میں سراہا ہے۔ اور آپ نے ماہنامہ طہستانی دنیا کے مضامین کی جن پُر غلوص الفاظ میں تعریف و تحمید کی ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ ہم اس پر دُرُکار کے شکر گزار ہیں جس نے اپنے بندوں کے قلوب میں ہماری قدر و منزلت پیدا کی۔ اور ہمارے الفاظ کو دلوں پر اثر انداز ہونے کے قابل بنایا۔ دعا کریں کہ حق تعالیٰ نیت کی صفائی جذبات و احساسات کی پاکیزگی کے ساتھ ہمیں اسی طرح روحانی تحریک کو زندہ رکھنے کی اور اپنے بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنے اپنے اور اپنی بیوی کے جو حالات تحریر کئے ہیں۔ وہ قابلِ غور ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی پر کوئی بھی قوت اثر انداز تھی۔ اور وہ آپ کی بیوی کے حق میں غیر مضر تھی۔ اسی لئے آپ کے خاندانی بزرگ نے آپ کو اس بات کی ہدایت کی تھی کہ آپ اپنی بیوی کو بغرض علاج کسی عامل کے پاس نہ لجائیں۔ کیوں کہ بیوی کو کسی غیر مرنی چیز کے زیرِ اثر محسوس کر کے علاج کرتا۔ اور وہ غیبی طاقت آپ کی بیوی کا پیچھا چھوڑ دیتی۔ اور اس سے ایک طرح کا روحانی نقصان ہوتا۔ لیکن شادی کے بعد وہ طاقت خود بخود رفتہ رفتہ بے اثر ہو گئی۔ اور آپ کی بیوی کو جو روحانی بشارتیں بذریعہ خواب ہوا کرتی تھیں موقوف ہو گئیں۔ یا ان کی تعداد کم ہو گئی۔

آپ پر بھی خدا مہربان ہے۔ اسی لئے آپ شادی کے بعد محفوظ رہے۔ ورنہ اس بات کا اندیشہ تھا کہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کر کے جو کسی غیبی طاقت کے زیرِ اثر تھی۔ آپ کسی پریشانی کا شکار ہو جاتے۔ یا آپ کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی۔ کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی عورت

پر کسی جن کا اثر ہو یا کسی چیز کے کوئی عورت زیرِ سایہ ہو تو اس کا شوہر مالی اور جانی نقصان کا شکار ضرور ہوتا ہے البتہ آپ کی بیوی کے ساتھ دوری اور جدائی اسی اثر کا شاخصانہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ اگر آپ اپنا روحانی علاج کرائیں گے اور اپنی حفاظت کے لئے کوئی اقدام کریں گے تو انشاء اللہ یہ جدائی اور فرقت دور ہو جائے گی۔ اور انشاء اللہ دونوں میاں بیوی کے درمیان فاصلوں کو ختم کر دے گا اگر آپ روزانہ سورۃ یسین اس طرح پڑھیں کہ ہر نمین پر ستر مرتبہ ”یا سلام“ پڑھا کریں اور آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں تو انشاء اللہ ۳۶ ماہ کے لگاتار اس عمل سے آپ دونوں کے درمیان کی جدائی دور ہو جائے گی۔ اور انشاء اللہ آپ دونوں کی قربت کے اسباب پیدا کرے گا۔ بہتر ہے کہ اس عمل کے بعد آپ روزانہ اپنی قربتوں کی دعا بھی کیا کریں۔

آپ مجھ سے مراسلت جاری رکھیں۔ انشاء اللہ میں آپ کی ہر ممکن رہنمائی کرتا رہوں گا۔ اور آپ کی مطلوبہ کتب اور رسائل بھی بھجوانے کی کوشش کروں گا۔

آپ روزانہ ۳۶ مرتبہ ”یا مغنی“ بھی پڑھا کریں یا سلام الہی بھی آپ کے لئے باعثِ نجات اور ذریعہ ترقی بنے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ روزانہ ۴۰ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنے کا معمول بنائیں۔ نماز پنجگانہ کی پابندی رکھیں اور نماز کو صحیح وقت پر ادا کر نیکی کوشش کریں۔

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے یہ دریافت کیا تھا کہ سب سے بڑی نیکی کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ نماز کا صحیح وقت پر پڑھنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ اس لئے آپ نماز بروقت ادا کرنے کی عادت لیں اور اوپر والے علیات کے ساتھ ساتھ روزانہ سورۃ یسین کو نمین درمیں پڑھنے کا معمول بنائیں۔ نمین درمیں کا مطلب یہ ہے کہ پہلی مرتبہ سورۃ یسین شروع کریں۔ پہلے نمین تک پھر دوسری مرتبہ دوسرے نمین تک پھر تیسری مرتبہ تیسرے نمین تک اسی طرح ساتویں مرتبہ ساتویں نمین تک پڑھ کر لائیں۔ اٹھویں مرتبہ شروع سے آخر تک پڑھیں۔ یہ عمل چالیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کے دل میں نورانیت پیدا ہوگی۔ اس کے بعد آپ کا اگلا خط آنے پر کچھ رہنمائی کر سکوں گا۔

زبان بندی کا عمل

سوال از ص ۸۶۔ شارح۔

کچھ رشتے داروں کی ریشہ دوانیوں اور کرنی کر قوت کی وجہ سے میرا بیٹا بالکل ہی مجھ سے فرسٹ ہو گیا ہے اور مجھ سے اکثر زبان چلاتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کوئی ایسا عمل آپ بتائیں کہ اس کی زبان مسیکر حق میں بند ہو جائے۔

مجھے امید ہے کہ آپ آنے والے شمارے میں میرے سوالوں کا جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

اپنے صاحبزادے کیلئے آپ اپنے ہاتھ سے یہ نقش منسلک **جواب** کے دن صبح کو سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹہ کے اندر اندر کالی روشنائی سے لال کاغذ پر لکھیں۔ اور اس نقش کو لال ہی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے کسی بھی کانٹوں دار درخت کی جڑ میں دبادیں۔ یا پھر گھر میں کسی ایسی جگہ دبادیں جہاں کچھ اندھیرا سا ہو۔

نقش یہ ہے۔ چال کے لئے ایک سے ۱۶ تک نمبر ڈال دینے گئے ہیں۔ اسی ترتیب سے نقش پڑ کریں۔

۸) ۲۹	۱۱) ۳۲	۱۴) ۳۶	۱) ۲۲
۱۲) ۳۵	۱۵) ۳۳	۱۷) ۳۸	۲) ۲۳
۱۳) ۳۴	۱۶) ۳۸	۱۸) ۳۰	۳) ۲۴
۱۰) ۳۱	۱۹) ۳۶	۲۰) ۲۵	۴) ۳۷

زبان بند کردم فلاں ابن فلاں لی حق فلاں ابن فلاں

نقش کے نیچے فلاں ابن فلاں کی جگہ پہلے صاحبزادے کا اور اپنا نام لکھنا۔ اس کے بعد اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھنا۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد آپ پر محسوس کریں گی کہ آپ کے صاحبزادے آپ کے سامنے بے ادبی، گستاخی اور بدزبانی کرنے سے محفوظ ہیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت آپ قبلے کی طرف اپنی پشت کریں۔ اور اس کو موم جامہ کرتے وقت اور کپڑے میں پیک کرتے وقت بھی اپنی پشت قبلے ہی کی طرف رکھیں۔

اور نقش مرتب کرتے وقت منہ میں تھوڑا سا موم رکھ لیں۔ تو نقش انشاء اللہ جلدی اثر دکھائے گا۔

تغییرات کی رہنمائی

سوال از محمد مسلم۔ مغربی چپارن دیہار

میں آپ کا طسماتی دنیا ہر ماہ پڑھتا ہوں۔ اور اس سے میں بہت متاثر بھی ہوا ہوں۔

میں گھر کی تعمیر کرانا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے میں آپ سے مشورہ لینا چاہ رہا ہوں۔ کہ کس دن اس کی نیورکھی جائے۔ اور کس رخ کا۔ اور کیسے کیسے گھر کی تعمیر کرایا جائے۔ تاکہ گھر میں شیطان جن، بھوت وغیرہ کی دخل اندازی نہ ہو۔ اور سب لوگ خوش خرم رہیں۔ گھر میں برکت رہے۔ سب لوگ امن و چین سے رہیں۔ ہمارے گھر میں ۲۰ افراد ہیں۔ اس کے لئے دو مکان بنوایا جائے گا۔ (دو الگ الگ مکان)۔ ہم لوگ دو بھائی ہیں۔

کدھر بیت اٹھارہ رکھا جائے، کدھر جگہ رکھا جائے، کدھر دروازہ رکھا جائے۔ اور کدھر روستی گھر وغیرہ۔ تاکہ بدشگونی نہ بھیلنا پڑے۔ دروازے پر کس چیز کا پیڑ لگانا چاہیے۔ ذرا تفصیل سے بتا دیجئے گا۔ میں آپ کا زندگی بھر شکر گزار رہوں گا۔ تفصیل سے اور صاف صاف لکھنے کی زحمت گوارا کریں گے۔

جواب چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۳ تاریخ کے درمیان کسی بھی بدھ کو اپنے مکان کی بنیاد رکھوائیں۔ اور مکان کا دروازہ جانب مشرق رکھیں۔ بنیاد کے وقت مکان کے چاروں گوشوں میں لوہے کے چار ٹکڑے لیکر جن کا وزن ایک ٹکڑے کا ٹو گرام سے کم نہ ہو۔ ان پر اکیس اکیس مرتبہ سورہ طارق پارہ ۱ کی آخری ۳ آیات پڑھ کر دم کریں۔ اور انہیں مکان کے چاروں گوشوں میں دفن کر دیں۔ جب بنیادیں بھر جائیں اور محض زمین تک اٹھ جائیں۔ اس کے بعد چاروں سائڈ کی ایک ایک میٹر تک جو دیواریں اٹھیں ان میں بالکل نئی اینٹ یا نیا پتھر استعمال کریں۔ اور ہر ایک اینٹ یا ہر ایک پتھر پر ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر دم کر دیں۔ اس کے بعد چٹائی کرائیں۔

بیت اخلا کا رخ شمال و جنوب کی طرف رکھیں۔ اس طرح کہ قفلے حاجت کے وقت نہ قبلے کا سامنا ہو نہ پشت ہو کر لوہے کے دروازے رکھنے میں یا جگہ فٹ کرانے میں اپنی آسانی اور آرام دیکھیں۔ لیکن گھر میں کسی بھی جانب کوئی ایسا روٹھان

کا تھا ہوں۔ ویسے تو آپ کا رسالہ اب ہر ماہ کی پہلی دوسری یا پھر تیسری تاریخ تک مل ہی جاتا ہے۔
آپ کے پچھلے کچھ شماروں کا مطالعہ کیا تو اس میں مجھے عمل تفسیر یعنی ”باب تفسیر منہم خانہ علیات مئی ۱۹۹۶ء ص ۱۱۸ پر درج ہے۔
”نہ پڑھا۔ لیکن اس میں آپ نے لکھا ہے کہ جو درج ذیل ہے
”نہ چندی جمعرات کو مندرجہ ذیل آیت کریمہ تین ہزار مرتبہ پڑھے
اس کے بعد کسی بھی ”غیرہ وغیرہ۔ اس میں آپ نے عمل کا طریقہ
تو لکھ دیا ہے لیکن جو آیت کریمہ تین ہزار مرتبہ پڑھنا ہے وہ
اس میں لکھا ہی نہیں ہے۔

برائے ہر بانی کسی قریبی شمارے میں میرے اس سوال کا جواب دیں۔ تاکہ میرے ساتھ ساتھ تمام پڑھنے والے کو بھی معلوم ہو جائے۔
شمارہ مئی کے صفحہ ۱۱۸ فائل ۱۹۹۶ء میں جس آیت کا
جواب ہے۔ اُس سے مراد یہ آیت ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
مُسَبَّحًا فَانْقِصِ الْإِنِّ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اس آیت کو ۲ ہزار مرتبہ
پڑھ کر سترہ ہر دم کر کے حسب قاعدہ استعمال کرنا ہے۔

نہ چندی جمعرات؟

سوال از: (ایضاً)

”نہ چندی جمعرات سے کیا مراد ہے۔“

نہ چندی جمعرات قریبی پہننے کی پہلی جمعرات کو کہتے
جواب اگر اس جمعرات کو چاند مقرب میں ہو تو اس کی اختتام ہو جاتی ہے۔ اس لئے نہ چندی جمعرات کو کسی بھی عمل
اہتمام سے پہلے کیلنڈر ضرور دیکھ لیا کریں۔ ہر کیلنڈر میں
کی تفصیل درج ہوتی ہے۔

نقش بنانے کا طریقہ

سوال از: (ایضاً)

کسی بھی قسم کا نقش ثلاث یا ربیع نقش بناتے وقت
سے پہلے کھڑی لکیر کھینچنے یا آرڈی لکیر۔

امید ہے کہ آپ میرے اس خط کا جواب عنقریب
شمارے میں روحانی ڈاک کے کالم میں دیں تو بڑی
نقش کوئی سا بھی بنائیں پہلے سطر بائیں سے
جواب کھینچیں۔ پھر اوپر سے نیچے کی طرف صحیح طریقہ

نہ کھلیں نہ کوئی نالی اور پتلانا ایسا قائم کریں جس سے پڑوسیوں
کو کوئی تکلیف پہنچے۔ مکان کی تعمیر کے وقت اس پاس کے لوگوں
کی تکلیف اور آرام کا لحاظ رکھنا ہر اس انسان کا شیوہ ہے
جو صاحب ایمان ہو اور اللہ سے ڈرتا ہو۔ جو لوگ اپنی آسانی
اور آرام کی خاطر اپنے پڑوسیوں کی تکلیف اور ان کے نقصانات
کا لحاظ نہیں رکھتے۔ وہ چہرے چہرے کے اعتبار سے اور ظاہر
افعال و اعمال کے اعتبار سے کتنے بھی بڑے اور اچھے کیوں نہ
ہوں فی الحقیقت وہ چھوٹے لوگ ہوتے ہیں۔ اور فی الاصل وہ
بڑے لوگ کہلانے کے مستحق ہیں۔

رسوئی گھر کا دروازہ اگر جانب شمال ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ
پھر جانب جنوب ہو۔
جس دن گھر کی تعمیر مکمل ہو جانے گھر میں سورۃ بقرہ ایک
مرتبہ ختم کرائیں یا خود پڑھ لیں۔ اور کچھ غریبوں کو جن کی تعداد
طاق ہو یعنی ۷، ۱۱، ۱۹ یا ۲۱ وغیرہ کھانا کھلا دیں۔ اس کے بعد اس
مکان میں رہائش اختیار کریں۔

دونوں مکان کا دروازہ اگر جانب مشرق رکھنا ممکن نہ
ہو تو ایک کا جانب مشرق رکھیں۔ اور ایک کا جانب شمال بہتر
یہ ہے کہ دونوں مکان کا دروازہ جانب مشرق کریں۔
گھر میں خیر و برکت کے لئے صرف تعمیر کو اہمیت نہ دیں۔
بلکہ گھر میں نماز اور تلاوت قرآن کی پابندی کے ساتھ ساتھ
حق داروں کی مدد کی عادتوں کو اپنائیں اور اس بات کی
کوشش کریں کہ پڑوسیوں کی حق تلفی اور دل شکنی نہ ہو۔
یاد رکھیں شرعاً اپنے گھر کے چاروں طرف دس دس مکانوں تک
پڑوسیوں کا اطلاق ہوتا ہے۔

اگر آپ نے ان تمام اصولوں کو پیش نظر رکھا تو انشاء اللہ
آپ کو اپنے مکان میں روحانی سکون بھی میسر رہے گا۔ اور
جسمانی آرام بھی اور آپ خیر و برکت سے بھی انشاء اللہ محروم نہیں
رہیں گے۔

ایک آیت کی جانکاری

سوال از: سمیرا اختر انصاری۔ مبرا ضلع تھانہ۔

میں طلسمانی دنیا کا ہر ماہ بے صبری سے انتظار کرتا ہوں
آپ کے اس رسالے نے تو میرا دل جیت لیا ہے۔ جب تک
یہ رسالہ میرے ہاتھ میں نہیں آتا۔ میں بک اسٹال کے چکر

لیکن اگر اس کے برعکس بھی سطر میں کھینچ لی جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

طریقہ توبہ کی فرمائش

سوال از: نام غفی، — مایر کوٹلہ۔

میں آپ کا جو طلسماتی دنیا پڑھ رہا ہوں۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ پہلے سے کو پانی لگتا ہے اور وہ بھی اُس ٹائم جب کہ وہ پیاس پوری شدت اختیار کر چکی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائیے۔ س لئے کہ آپ کا رسالہ صرف ایک رسالہ ہی نہیں بلکہ ایک بھار زندگی کا ساتھی بھی ہے کیوں کہ آپ سب کی خدمت میں خدمت خلق ہی سوچ کر کر رہے ہیں۔

میں آپ سے ایک اپنی پریشانی کا حل پوچھنا چاہتا ہوں امید ہے کہ آپ میری اس پریشانی کا حل ضرور بتا دیں گے۔ امید ہے اس بھی آئے گی انشاء اللہ۔

پریشانی یہ ہے کہ میں بہت زیادہ بُرائی سے بچنے کے رشتہ کرتا ہوں۔ مگر شیطان کے جال میں پھنس ہی جاتا ہوں۔ اور ایسے ایسے گناہ کہ اپنے گناہ دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ روزِ محشر میں سب سے زیادہ گناہ نگاروں کی صف میں بنے گا اندیشہ ہے۔ بلکہ یقین سہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ میں، آپ کوئی ایسا عمل یا وظیفہ اور دباتیں کہ اللہ تعالیٰ بچھلے گناہ معاف کر دے۔ اور آگے گناہ سے بچنے کی توفیق دے۔ (آمین)

آپ کا زندگی بھر احسان ماننا رہوں گا۔ خدا آپ کے سے خاندان کا بھلا کرے۔ (آمین)

عمل کوئی ایسا باتیں جو میں آسانی سے کر سکوں۔ بندے کا اپنے گناہوں پر نادام اور شرمسار ہونا بہت اچھی بات ہے۔ اور یہ صحتِ ایمانی کی دلیل ہے۔ جو گناہ کرنے کے بعد شرمندہ اور نادام ہوتے ہیں اللہ انہیں تائبوں کی معافی طلب کرنے کی توفیق بھی عطا کر دیتا ہے۔ توبہ کی توفیق مل جاتی ہے اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ توبہ کی توفیق اسی کو عطا ہوتی ہے جس کے گناہوں کو معاف کرنے کا ارادہ فرمالیتا ہے۔ سب ہی سے ہوتی ہیں۔ خطاؤں سے کوئی بھی بڑا نہیں ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر انسان بھول اور نسیان سے مرکب ہے۔ غلطی آدمیت کے خمیر میں شامل ہے ہر بنی آدم خطا کار ہے۔ اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے بہترین خطا کار وہ لوگ ہیں جو گناہ کرنے کے بعد اللہ سے رجوع کرنے والے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے گناہوں کا احساس ہے اور آپ اپنی خطاؤں اور لغزشوں پر شرمندہ ہیں۔ تو یقین کریں کہ آپ میں قوتِ ایمانی موجود ہے۔ آپ اپنے رب سے اپنی خطاؤں کی معافی طلب کریں۔ استغفار کریں۔ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم کی کم سے کم روزانہ تسبیحات پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کے اندر روحانیت پیدا ہوگی۔ اور رب العالمین آپ کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹ لے گا۔ اللہ بخیر ہے۔ رحیم ہے۔ کریم ہے۔ وہ اپنے بندوں کی خطائیں معاف کرنے کیلئے ہر آن ہر لمحہ تیار رہتا ہے۔ اس کی شان ہی عزالی ہے۔ جب بھی کوئی بندہ اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کے چند قطرے لاکر اپنے بڑے بڑے گناہوں کی بھی معافی طلب کرے توبہ بندے کے ہاتھ اٹھانے میں دیر لگتی ہے۔ اللہ کو معاف کرنے میں دیر نہیں لگتی۔

آپ روزانہ اپنے گناہوں کی معافی بھیگی پلکوں کے ساتھ طلب کریں۔ اور یقین رکھیں آپ کی کوئی بھی فریاد بارگاہِ ایزدی میں رایتِ گناہ نہیں جلے گی۔ معافی کی محبت اور جلدی کا کوئی طریقہ اور وظیفہ نہیں ہے۔ یہ توبہ بندے کی اپنے اندر بندگی پر منحصر ہے۔ آپ جس قدر تڑپ کر اور نادام و شرمندہ ہو کر اپنے ہاتھ اٹھائیں گے اور اپنے رب کے سامنے اپنے دامن کو پھیلائیں گے۔ اتنی ہی جلد رحمتِ خداوندی آپ کی طرف پلے گی۔

تلاشِ راہِ حق

سوال از: محمد طارق — عظیم پورہ

میں آپ کے طلسماتی دنیا رسالے کا اتنا عاشق ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔ آپ کا رسالہ جب سے پڑھنا شروع کیا ہے تب سے زندگی میں ایک نئی راہ سی نظر آنے لگی ہے۔ اور آپ کی روحانی ڈاک کا سلسلہ جو چل رہا ہے وہ اور بھی سونے پر سہاگہ ہے۔ اور اسی روحانی ڈاک سے میں بھی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور اپنی روح کی پیاس بجھانا چاہتا ہوں۔

تو آپ کرتے ہی ہوں گے۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ کلمہ طیبہ کے ورد کے نتائج جلد برآمد ہوں اور آپ کی روح میں پاکیزگی اور نقاست دوا اور دو چار کی طرح واضح ہو جائے اور صاف طور پر آپ کو محسوس ہونے لگے تو آپ مغیرہ اور کبیرہ دونوں طرح کے گناہوں سے دور بہت دور رہنے کی کوشش کریں گناہوں اور مصیبت سے جس قدر دور رہیں گے اسی قدر آپ کی روح میں طہارت اور نکھار پیدا ہو گا۔ ورنہ خالی کلمے کا ورد آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گا۔ ماسوا اس کے کہ جتنی دیر آپ ورد کریں اتنی دیر گناہوں سے محفوظ رہیں۔

فضول باتیں

سوال از: شفیق عالم انصاری — متواتر بھجن۔

بعد سلام تحریر یہ ہے کہ کیا میں ابلیس یا یوناف اور یوسا کی فاتحہ دے سکتا ہوں۔ اور کیا لاہوت کا عمل اب دنیا سے ختم ہو چکا ہے۔ دوسرے یہ کہ میں غازی میاں و شہیدوں کے متعلق میں عمل کرنا چاہتا ہوں کیا آپ ہمیں اس قسم کا کوئی آسان عمل بتائیں گے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ اس میں کیا شرائط ہیں اور تیسرے یہ کہ آپ ہمیں کوئی ایسا آسان عمل بتائیں کہ اگر کوئی میرا سامان چوری ہو جائے یا راستے میں کہیں گم ہو جائے تو میں اس عمل کے ذریعہ سے سامان حاصل کر سکوں۔ اور کچھ لوگوں کی خدمت بھی کر سکوں۔

میں یہ امید کرتے ہوئے لکھا ہوں کہ آپ میرے سوال پر مفصل جواب طلسماتی دنیا میں دیں گے اور لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔

اب ابلیس اور یوناف وغیرہ کی فاتحہ خوانی سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور لاہوت جیسے عمل کرنے کے لئے جس

ممبر و ضبط اور جس قوت و جانفشانی کی ضرورت ہے وہ اس انسانوں میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس طرح کے علیار اور ان میں اثرات تقریباً ناممکن سی بات ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ غازی میاں اور شہیدوں کے متعلق عمل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس طرح کے اعمال بارے میں سوچنا بھی اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرنا اس دنیا میں کرنے کے ہزاروں کام ہیں۔ اور اگر روحانی کامزدوق ہو تو کرنے کے ہزاروں علیات ہیں۔ ان کی طرف توجہ دیں۔ فضول اور لا یعنی باتوں سے خود کو بچائیں اور ہمارے

ہمیں ہمارے استاذ جنہیں مرشد بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے پہلے چار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا کر پھر پانچویں مرتبہ پورا کلمہ پڑھو۔ ایسے ہی جتنا پڑھا جائے پڑھ لیا کرو۔ اب آپ بتائیں کہ جلدی کامیابی کے لئے کیسے پڑھوں۔ اور کون سے وقت پڑھا کروں اور کونسی چیزوں سے پرہیز کروں۔ اور کس کو اپناؤں۔ کہ جس سے اللہ تعالیٰ اس ناچیز سے راضی ہو جائے۔ اور دماغ کام کرنے لگے۔ اور کاروبار بھی خوب چلنے لگے۔ جراثیموں سے نجات مل جائے۔ اور اس کی کامیابی کے لئے کوئی زکوٰۃ بھی دینی چاہیے۔ اگر دینی چاہیے تو کس طرح۔ بس آپ طریقہ ایسا بتائیں کہ کام کاج بھی کرتا رہوں اور پڑھتا بھی رہوں اور کامیابی بھی دوگنی چوگنی اللہ تعالیٰ دے۔ اور آپ کا بھی زندگی بھر احسان مند رہوں گا۔

جواب بہتر تو یہی تھا کہ آپ کو دلیف کے سلسلے میں اپنے ہی مرشد سے رجوع کرنا چاہئے تھا۔ پری ٹریڈی کا طریقہ یہی ہے کہ ٹریڈ اپنے ہی پیر سے اپنے روحانی معاملات میں رجوع کرے۔ تاکہ اس کے ذہن اور سوچ کی یکسوئی قائم رہے۔ اگر وہ مختلف معاملات میں مختلف لوگوں سے رجوع کرے گا۔ تو اس کا ذہن ہلک جلتے گا اور یہ بالکل ایسا ہی ہو گا کہ جیسے کوئی مریض ایک ہی وقت میں کئی کئی اطباء اور ڈاکٹروں سے رجوع کرے۔ اور کئی کئی حکیموں کے نسخے ایک ہی وقت میں استعمال کرے۔ ایسا کرنے سے اگر جسمانی صحت کا بیڑہ غرق ہو گا تو یقین کریں کہ ایک ہی وقت میں کئی کئی پیروں اور مرشدوں کے مشوروں پر عمل کرنے سے روحانی صحت کا ستیاناس ہو کر رہ جائے گا۔

حق ملند لوگوں کا ایک ہی فیملی ڈاکٹر ہوتا ہے۔ ایک ہی فیملی عالم ہوتا ہے اور ایک ہی فیملی مرشد ہوتا ہے۔ وہ اپنے جسمانی اور روحانی معاملات میں اپنے فیملی رہبر ہی سے رابطہ کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو انسان کی زندگی انتشار و غلطشار کا شکار ہو جائے اور اس کو صحت کے بجائے طرح طرح کے امراض گھیر لیں۔ اور اس کی زندگی خود ہی اجیرن بن کر رہ جائے۔

آپ بھی صرف اپنے مرشد ہی سے رجوع کیا کریں انہوں نے جو بتایا ہے اس کے ورد پر قناعت کریں۔ نماز کی پابندی

وقت کو بھی ضائع نہ کریں۔

ایسے اعمال کی طرف توجہ دیں کہ آپ کے سامان کی چوری ہو ہی نہ۔ تاہم اگر چوری ہو جائے تو فوراً اٹالٹر دانا الیہ راجعون کا ورد شروع کر دیں۔ اس ورد سے گم شدہ چیزیں بھی مل جاتی ہیں۔ ورنہ چوری ہوتی چیزیں بھی مل جاتی ہیں۔ لیکن عمل کوئی بھی ہو۔ اللہ کی رضا کا پابند ہوتا ہے۔ اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو اس دنیا میں کسی بھی معاملے میں کامیابی کا امکان نہیں ہے۔ اگر لوگوں کی خدمت کرنے میں فی الواقعہ مخلص رہیں تو روحانی علیات نے قاعدہ بغدادی سے یہ لائن اختیار کیجئے۔ اور الف بے کے لڑی کتابوں کی طرف رغبت کیجئے۔ پہلے ہی دن آسمان پر پرواز کرنے کی خواہش جب کہ زینے پر پیدل چلنے کی بھی صلاحیت نہ تو ایک عجیب سی خواہش ہے۔ جس پر کسی بھی آتی ہے اور آتا بھی۔

بات و جنات کا چکر

ل از محمد رسول۔۔۔ چنگو پہ ضلع بیدر (کرناٹک)، ایک زمانے سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مطالعہ ہے۔ ماشاء اللہ تمام مضامین بہت اچھے۔ (روحوں سے ملنے کی پہلی قسط بہت پسند آئی۔ تربیت نامہ دوسری قسط بھی بہت اچھی ہے۔ روحانی ڈاک بہت شوق پڑھتا ہوں۔ ہر وقت یہ سوچتا رہتا ہوں کہ میں بھی اپنے مسائل آپ کے سامنے پیش کروں۔ مگر سوچنے سوچنے میں اب دو سال گزر گئے۔

میں یہاں کے اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ہیڈ کلرک کی دسے کام کر رہا ہوں۔ میرا وطن الہند شریف ہے جو ضلع گلبرگہ کا تعلق ہے۔

آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے میرے والدین الہند شریف میں خریدے ہیں۔ والد محترم پولیس کانسٹیبل تھے۔ وظیفے پر چار بھائی اور دو بہنیں والدین کے ساتھ آکر اسی رہنے لگے۔ اس دوران کوئی انہونی واقعات تو کچھ نہیں آئے۔ البتہ گھر میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ پریشانیاں رہتی اور گھر میں برکت تو ہرگز نہیں رہتی تھی۔ ایسے ہی وقت گیا۔ بہنوں کی شادیاں ہوئیں۔ اور میری بھی ہو گئی میری بہنوں کو بھی تقریباً ۱۰ سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل

کرم سے دو لڑکیاں بھی ہوئیں۔ جو ۱۱ اور ۱۲ سال کی ہیں۔ مگر پہلی زچگی میں لڑکا پیدا ہوتے ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ دوسری اور تیسری زچگیاں بھی بہت مشکل سے ہوئیں۔ مگر چوتھی زچگی میں لڑکی پیٹ میں ہی مر گئی۔ ڈاکٹروں کی لاپرواہی سے بچے دانی کو بھی نقصان پہنچا۔ اور اس کے بعد سے میری بیوی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہی۔ ہمیشہ بیمار ہی رہتی ہے۔ ویسے تو گھر کا ہر فرد کسی نہ کسی بیماری کا شکار ہے ہی۔

اللہ کے فضل و کرم سے گھر میں بھی افراد نمازی ہیں والد محترم کے انتقال کے بعد ہم لوگ الہند شریف چھوڑ کر گلبرگہ میں رہنے لگے۔ اس مکان میں بہن اور بہنوں رہتے تھے۔ مگر وہ بھی ۳ مہینے ہو گئے گلبرگہ میں ہی رہنے لگے ہیں۔

میری اور ایک بہن جو گلبرگہ میں رہتی ہے۔ ہمیشہ بیمار رہتی تھی تو ایک دن میرے بہنوں کسی عامل کو بتانے پر یہ معلوم ہوا کہ ہمارے اس مکان میں جو الہند شریف میں ہے۔ کسی قدیم زمانے کے راجہ کا پورا خزانہ ہے۔ اور اس پر ایک خراب جن مسلط ہے۔ اور وہی جن خاندان کے ہر فرد کو ایک زمانے سے ستا رہا ہے اور ستاتا رہے گا۔ وہی عامل صاحب (تقریباً دو سال پہلے) میری بہن کے علاج کے لئے اس گھر کی مٹی اور الہند شریف کی درگاہ حضرت لاڈلے مشائخ انصاری کی رُوی وغیرہ لیکر کچھ عمل کرنے کے بعد ان چیزوں کو بہن کے گھر کے صحن میں نیم کے درخت کے نیچے دفن کر دیئے۔ اس کے بعد وہ درخت بالکل سوکھ گیا۔ اور اللہ کے فضل سے بہن کی حالت اچھی ہے۔ مگر اسی دن جس دن یہ عمل کیا گیا تھا۔ میری والدہ میرے پاس چنگو پہ میں تھے۔ عصر کی نماز پڑھنے کیلئے ہاتھ ٹیک کر اٹھ رہی تھی ہاتھ پھسل گیا۔ اور ان کے کولہ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔۔۔ اپنے عامل صاحب کا کہنا ہے کہ یہ حرکت بھی اسی جن کی ہے والدہ محترمہ کے پیر کا علاج شولا پور میں کئے۔ اسٹیل کی سلاخ ڈالنا پڑا۔ جو تاحیات اندر ہی رہے گی۔ اسٹیل کی سلاخ ڈالنے کے بعد شولا پور سے والدہ کو اسی مکان میں لا کر رکھا تھا۔ اس وقت میری سب سے چھوٹی بہن اور بہنوں اس مکان میں رہتے تھے۔ والدہ محترمہ کو لانے کے بعد امدادس کے دن میری چھوٹی بہن کے پیر بالکل بے جان سے ہو گئے تھے۔ مگر بعد میں ایک یہاں کے عامل کو بتانے پر بالکل آرام ہو گیا۔ مگر والدہ محترمہ کو آرام ہونے کے بعد وہ دیکھنے کے لئے چنگو پہ لانے کیلئے بولے تھے۔

مکان کے ہر کمرے میں اصحاب کھف کے نام مستدرجہ ذیل انداز سے لکھ کر پانسی عامل سے لکھوا کر فریم میں آویزاں کریں۔

604

الهي بجملة، يليها مكساميناً كسطوط اذ فطير
كشاف فطير نس - فطير نس - فطير نس - فطير نس
وعلى الله قصد السبيل منها جائز ولو شاء لهدانا
اجمعين برزخنا ارحم الراحمين بحق محمد صلى الله عليه وسلم

ہیں تو وہ اللہ جو بلاشبہ غفور رحیم ہے اور جو بلاشبہ اپنے بندوں پر حد سے زیادہ مہربان ہے اور ہر وقت رحم و کرم کرنے والا ہے اپنے بندوں کو معاف کر دیتا ہے اور انہیں اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیتا ہے۔

رشتے داروں سے ہلکھو کرنا بھی ہے جا ہے۔ اس دنیا کے تمام رشتے اور تمام ناطے اغراض کے پابند ہیں۔ جب انسان غم و افلاس کا شکار ہو جاتا ہے تو رشتے اور ناطے بھی چٹنے لگتے ہیں اور تعلقات کی گری بھی برف کی طرح بچ ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے حالات بدلنے کی کوشش کریں۔ جس دن آپ خوش حالیوں کو حسن تدبیر سے اور رضا راہی سے اپنے دست و بازو میں بیٹھ لیں گے اُس دن رشتہ دار یاں خود بخود ہری ہو جائیں گی اور روٹھے ہوئے لوگ خود بخود دمان جائیں گے۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ اپنے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ جب اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جائیں گے آپ کے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ میں دعا گو ہوں کہ رب العظیم آپ کی خطاؤں کو درگزر کرے آپ کو رجوع ہونے کی توفیق دے۔ اور میدانِ عمل میں بھی جدوجہد جاری رکھنے کی ہمت و استطاعت بخشے۔ آمین، دعاؤں اور وظیفوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے میدانوں میں بھاگ دوڑ بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور وظائف بھی رنگ نہیں لاتے۔

شعورِ زندگی کی فرمائش

سوال ازہ فیض الدین — کاما ریڈی۔

آپ میرے نام کا مفرد عدد اور اس کی خاصیت اور میرے نام کے متعلق کوئی درد یا وظیفہ بطور آپ استاد کے برائے مہربانی طہمتی دنیا کے شمارے میں شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

اور مجھے کونسا کاروبار کرنا چاہیے اور کس طرح مجھے کامیابی ملے گی۔ اور میں نمازی پر ہیزگار ہوں۔ دین کے معاملے میں سب آگے ہوں۔ پھر بھی مجھے زندگی میں کوئی خوشی نصیب نہیں ہو رہی ہے۔ برائے کرم مجھے جیسے کا طریقہ بتائیں۔

آپ کا مفرد عدد آٹھ ہے۔ آپ کے لئے انگریزی مہینے کی ۱۴

جواب

۱۳، ۲۲ اور ۳۱ تاریخیں اہم ہیں۔ آپ روزانہ ۴۰ مرتبہ "یا فتاح" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اسمِ الہی کی برکت سے آپ کو

درد و شریف ضرور پڑھا کریں۔

اللہ نے یہ دنیا ہم سب کے لئے پیدا کی ہے۔ زمانہ کو اور دنیا کو بڑا کہنا درحقیقت قدرتِ خداوندی کی بُرائی کرنا ہے۔ اچھے لوگ نہ دنیا کو بڑا کہتے ہیں نہ تقدیر کو کوستے ہیں۔ اگر آپ معاف و آلام کا شکار ہیں تو یہ غور و فکر کریں کہ بظاہر اس کی وجوہات کیا ہیں۔ غور و فکر کے بعد اگر آپ کو اپنی زندگی میں کچھ کمزوریاں اور خامیاں نظر آئیں تو انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر آپ کو یہ محسوس ہو کہ آپ کے اندر کسی طرح کا کوئی بھول اور کمی نہیں ہے تو پھر اللہ سے اپنے ان گناہوں کی معافی طلب کریں جو انسان کر کے بھول جاتا ہے۔

دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں وہ آپ ہو یا ہم اور ہمارے ماسوا و دیگر لوگ سب کے سب خطا کار ہیں۔ ہم میں سے کون ایسا ہے جو دعویٰ کر سکے کہ اس سے خطائیں سرزد نہیں ہوتیں۔ کوئی کہا بڑے میں مبتلا ہے کوئی صغائر میں۔ کوئی جھوٹ میں مبتلا ہے کوئی غیبت میں۔ کوئی بدکاریوں کا شکار ہے۔ کوئی شراب نوشی اور سلفے بازی کا۔ کسی کو کوئی کت پڑی ہوئی ہے کسی کو کوئی۔ اس لئے یہ سوچ تو غلط ہوگی کہ ہم میں سے کوئی انسان ایسا بھی ہے جو فرشتوں کی طرح بے عیب ہو۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے گناہوں اور اپنی کوتاہیوں کا احساس نہیں ہوتا۔ اور یہی وجہ ہوتی ہے اس کی مسلسل ناکامیوں کی۔ اگر انسان کو اپنی غلطیوں کا اندازہ ہو جائے اور وہ اپنی غلطیوں کی معافی طلب کر لے اور اللہ رب العزت کے سامنے ندامت اور شرمساری کا اظہار کر دے تو اللہ رب العزت اس کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹ لیتے ہیں اور اس کی خطاؤں کو معاف کر کے اس کے لئے راحتوں کے دروازے دونوں جہان میں کھول دیتے ہیں۔

اللہ کے اچھے بندے وہ ہوتے ہیں جو ان الفاظ میں دعا کریں کہ اے پروردگار جو گناہ میں نے دانستہ کئے ہوں۔ اور جو گناہ میں نے نادانستہ طور پر کئے ہوں۔ جو گناہ میں نے اعلائیہ کئے ہوں اور جو گناہ میں نے خفیہ طور پر کئے ہوں تو ان سب کو معاف کر دے۔ اور آئندہ ان گناہوں سے باز رہنے کی توفیق دے اور ان گناہوں کی خواست جو میرے احوال میرے روزگار اور میری اولاد پر پڑی ہو اس سے مجھے نجات دے۔

ان الفاظ میں جب بندے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرتے

میں ڈھال لیجئے۔ پھر ہر ساری کائنات آپ کی غلام بن جائے گی اور آخرت کی راحتیں بھی آپ کی آمد کی منتظر رہیں گی۔ کیوں کہ یہ زندگی اسی کی ہے جو خدا کا ہو گیا۔

دشمنوں کی سازشوں کا خوف

سوال: منظور احمد! ہن گر — کشمیر۔

ہم یہاں پر خیریت سے ہیں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ خداوند کریم سے دست بدعا ہوں کہ وہ آپ سے صاحب دل کی عمر لمبی عطا فرمائیں۔ تاکہ اندھیری میں پھنسی ہوئی انسانیت کی رہنمائی ہو۔

بزرگ اس سے پہلے بھی میں کئی خط آپ کی طرف روانہ کر چکا ہوں۔ مگر آج تک کسی کا جواب نہیں آیا۔ آخر کیوں؟ غریبوں کا دنیا میں کوئی ہمدرد نہیں ہوتا۔ بزرگ ہم غریب ہی تھے مگر ہمیں آپ کے دلی لگاؤ ہے۔ طلسمانی دنیا تقریباً پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ کچھ مہینے پہلے ہمارا رشتہ دار غلام رسول صاحب ہمارے پاس آئے۔ میرے پاس طلسمانی دنیا کی کچھ کاپیاں دیکھ کر حیران ہوئے۔ جب پڑھنا شروع کیا تب سے انتظار ہوتا ہے۔ یہ سطور میں اس کے کہنے سے سپرد قلم کر رہا ہوں

یہاں پر جادو کا خوف، دراصل بدی اور نیکی میں ازل سے ہی ایک دوسرے سے متضاد ہے۔ اس لئے آپ کے استدعا کرتا ہوں کہ ہمارے لئے کوئی وظیفہ بھیج دیجئے۔ ہم کسی کو ستانا نہیں چاہتے۔ البتہ ہمارے دشمن ہمارے خلاف جو کچھ بھی کریں اس میں فیل ہونے چاہئیں۔

ہم تو اپنی دانست میں اس بات کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ جو بھی خطوط لوگوں کے ہمارے پاس آئیں ان کا جواب دیا جائے اور کسی کو بھی تسلی اور رہنمائی سے محروم نہ رکھا جائے۔ پھر بھی نظام میں کہیں نہ کہیں کچھ خلل پڑی جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خطوط ڈاک کی نذر ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارے ملک میں دوسرے نظاموں کی طرح ڈاک کا نظام بھی بہت زیادہ معیاری نہیں ہے۔ مٹی آرڈر اور رجسٹر پاں رل جاتی ہیں۔ تو پھر سادی ڈاک کی توجیٹ ہی کیا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خط لکھنے والے نے جوابی لفافہ ساتھ نہیں رکھا ہوتا ہے اسلئے وہ جواب سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے

فائدہ محسوس ہوگا۔ اور دل و دماغ میں نور بھی پیدا ہوگا۔ آپ کو جو بھی کاروبار پسند ہوں ان کی تفصیلات آپ کو لکھ کر بھیجی چاہئے تھیں۔ دیے آپ کو لو ہے، اینٹ اور پتھر سے متعلق تجارت راس آسکتی ہے۔ اگر آپ غیر ملکی ملازمت کی کوشش کریں تو بھی انشاء اللہ آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

کام آپ کوئی بھی کریں۔ ملازمت یا تجارت کریں۔ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ کریں۔ دنیا کو دنیا داری کی طرح اختیار کریں۔ اور اللہ سے خیر و برکت کی دعائیں کرتے رہیں۔ انشاء اللہ آپ کو کامیابی بھی ملے گی۔ اور آپ آخرت میں بھی سرخرو رہیں گے۔ دنیا میں رزق حلال کی جدوجہد بھی منجملہ عبادت ہے۔ اور اس پر بھی اجر و ثواب مرتب ہوتا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ دین کے معاملے میں سب سے آگے ہیں۔ ہمارے خیال میں کسی بھی صحیح فکر رکھنے والے مسلمان کو اپنی زبان سے یہ نہیں کہنا چاہئے کہ وہ دین کے معاملے میں سب سے آگے ہے اگر آگے ہو بھی تو بھی خود کو سب سے پیچھے سمجھنا چاہئے۔ خود کو آگے سمجھنا انسان کے اندر غرور و تکبر کے جراثیم پیدا کرتا ہے۔ اور خود کو دین کے معاملات میں سب سے ہلکا اور سب سے پیچھے سمجھنا عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ اور انکساری اور عاجزی خدا کو مطلوب ہے۔ اور غرور و تکبر خدا کو گوارہ نہیں ہیں۔

حشر کے میدان میں سب سے زیادہ ذلت آمیز سزائیں اُن لوگوں کو ملیں گی جو دنیا میں غرور و تکبر کے مظاہرے کرتے تھے۔ خداوند تعالیٰ کو سر جھکانے کی صفت پسند ہے۔ سر اُجھارنے کا عیب پسند نہیں ہے۔ آپ جب خود کو سب سے حقیر سمجھنے لگیں گے تو کچھ لیجئے کہ اب آپ کے اندر بڑائی اور فوقیت پیدا ہو گئی ہے۔ اور اب کسی قابل ہو گئے ہیں۔

دل کی سچی خوشی اور روحانی سکون کے لئے اپنی زبان کو زیادہ سے زیادہ اللہ کے ذکر میں مشغول رکھیں۔ اور اپنی سوچ و فکر میں بھی نکھار پیدا کریں۔ آج مسلمانوں کی اکثریت زہانی ذکر میں تو مشغول ہے لیکن چوں کہ ان کے اذہان و قلوب پاکیزگی اور تطہیر سے محروم ہیں تو ذکر خداوندی کے مطلوبہ نتائج دنیا میں برآمد نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی اور بندگی کا شعور عطا کرے۔ اور ہمارے قلوب و اذہان کو دین حق کے کھرے سکوں کا مال کرے۔ (آمین)

آپ کی فرمائش پر آپ نے اتنا سہا ہے کہ آپ اپنی زندگی کو بندگی

پر علم جفر کا جو عمل تحریر کر لیا ہے۔ اس میں اپنے اور اپنے والدین کے نام کے اعداد شامل کرنا ہے۔ اس عمل کی تشریح چاہتا ہوں کہ اپنے نام اور والدین کے نام کے اعداد شامل کرنا ہے یا صرف والدہ کے نام کے اعداد اور دوسری بات یہ ہے مذکورہ نقش میں سورۃ منزل کے اعداد شامل کرنا ہے۔ تو برائے ہر بانی یہ بتائیں کہ سورۃ منزل کے کل اعداد کتنے ہیں۔ ہم نے کئی بار کتابوں میں منزل شریف کے اعداد تلاش کئے ہیں۔ مگر سب مختلف ملے مثلاً کسی کتاب میں ۱۳۰۶ ملے اور کسی کتاب میں ۶۸۴۶۶ ملے اور کسی میں ۶۴۳ ملے۔

برائے ہر بانی اس خط کو دسمبر کے شمارے میں شائع کر دیں تاکہ دیگر حاجت مند بھی اس سے فائدہ حاصل کریں۔

بالعموم علیات میں صرف والدہ کے نام کے اعداد لے جاتے **حجاب** ہیں۔ لیکن آپ جس علم جفر کے نقش کا ذکر کر رہے ہیں اس میں والدہ اور والد دونوں کے نام کے اعداد ملحوظ لے جائیں گے۔ البتہ انہیں مخفف کر کے لیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کی والدہ کا نام آمنہ خاتون اور والد کا نام سلیم احمد ہو تو صرف آمنہ اور صرف سلیم کے اعداد لے لینا کافی ہے۔

سورۃ منزل کے اعداد ۶۸۴۶۶ ہیں۔ آپ نے جو اعداد نقل کئے ہیں ان سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔

آیت الکرسی کے اعداد پر اظہارِ شبہ

سوال از: عبدالرحیم — راندر۔

آپ کی خدمت میں ایک لفاظہ تحریر ہے۔ امید ہے جواب ملے گا۔ فرماتے ہیں کہ میں جانتا ہوں آپ بحد مشغول ہیں۔ لیکن امت بھی آپ کے علم و کمال سے فیض حاصل کرنے کے لئے نالاں ترساں ہے۔ اللہ جل شانہ آپ کی اس خدمات عظیم کو قبول فرمائے اور تاقیامت ذریت کو آپ کا فیض ملتا رہے۔

بعد حضرت والا سے عرض ہے کہ گزشتہ رسالے میں حرف تہج کی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے ایک بہتر موقع درج ہے۔ اور ان حروف کی زکوٰۃ ادا کرنے کی ابتدا منزل شریف میں کرنا ہے۔ تو الف کی زکوٰۃ منزل شریف میں ادا ہوگی۔ لیکن ب کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے منزل بطین کی راہ دیکھنا ہوگا۔ اسی طریقے سے حروف کی زکوٰۃ ان کی متعلقہ منازل میں ادا کرنا ہوگی تو منزل شریف کا وقت آپ کی تحریر سے معلوم ہوگا۔ لیکن منزل بطین اور ذریت

اپنے دفتر میں ڈاک کی کثرت کی وجہ سے خطوط ادھر ادھر ہو کر نیا مسیا ہو جاتے ہیں۔ لیکن جان بوجھ کر خطوط نظر انداز کرنے کی حرکت ہمارے ادارے میں نہیں ہوتی۔ اور ایسا تو بالکل نہیں ہوتا کہ امیروں کے جواب دیدیتے جائیں اور غریبوں کے خطوط کو بھاڑ دیا جائے۔ آپ کے انداز شکایت سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ہم نے آپ کو غریب کچھ کر نظر انداز کر دیا ہو۔ غریب تو ہم خود بھی ہیں۔ ہم بھی سرمایہ دار یا لکھتی نہیں ہیں ہم بھی آپ ہی کی طرح غریب ہیں۔ پھر ہم غریبوں سے کیوں وحشت کریں گے حقیقت یہ ہے کہ ہم سب غریبوں کا حال یہ ہے کہ ہماری سوچ بھی ہمارے حالات کی طرح غریب ہو جاتی ہے اور ہم احساس کتری کا فکار ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی سے دنیا والوں سے اور تقدیر سے اس طرح کی شکایات شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس کے مادی ہو جاتے ہیں کہ آسمان والا بھی ہم سے خفا ہو جاتا ہوگا۔ کیوں کہ امیری غریبی اور اونچ نیچ کی تقسیم اسی آسمان والے کی دین ہے۔ اگر ہم اس پر اعتراض کرتے ہیں تو گویا کہ ہم نظام قدرت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جو بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ ہم سب کی اس گناہ بے لذت سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

آپ اپنے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کیلئے روزانہ ۳۱۳ مرتبہ یا مستقم پڑھا کریں۔ اور آگے بچھے درود شریف پڑھا کریں۔

جو وظائف منفی نیت سے پڑھے جائیں۔ ان میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔ آپ اس نیت سے یہ وظیفہ پڑھیں کہ آپ معلوم اور نامعلوم دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رہیں۔ اور اگر دشمن اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں۔ کچھ ہی دنوں میں آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ آپ کے دشمنوں میں انتشار پیدا ہو گیا ہے اور اپنی حرکتوں سے باز آجائیں گے یا پھر اپنی مقبوتوں کا شکار ہو کر اپنی موت آپ جائینگے۔ آپ مجھ سے ملنے کے لئے جب بھی دیوبند آئیں بدھ کے دن آئیں۔ اور آنے سے ایک دو روز پہلے فون پر ضرور رابطہ کر لیں۔ میرا فون نمبر — ۲۲۶۸۲ اور کوڈ نمبر ۰۱۳۶ ہے۔

پہ سلسلہ علم جفر

سوال از: کلیم یوانی — برہانپور۔

عرض ہے کہ آپ نے اس ماہ نومبر ۱۹۹۷ء کے شمارے میں مندرجہ

ساری منازل کے اوقات، استخراج کرنے کا کیا طریقہ ہے یہیں جواب سے مطمئن فرمائیں۔

میرا ارادہ حروف کی زکوٰۃ ادا کرنے کا ہے تو آپ سے اجازت بھی طلب ہے۔ دیگر عرض ہے کہ میں نے آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے۔ ایک سال تک آپ کے بتائے ہوئے طریق سے پڑھا ہوں۔ لیکن آپ حضرت نے جادو ٹونا نمبر میں آیت الکرسی کا مثلث نقش دیا ہے اس میں نہیں تذبذب ہے۔ میرے حساب سے میزان ۱۴۰۶ ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے میری ہی غلطی ہو۔ آپ کے حساب سے ۱۳۹۷ ہوتے ہیں۔

براہ کرم جواب سے مطمئن فرمائیں۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات جب آپ منزل شریطین سے کر دیں گے تو بقیہ ترتیب تو خود بخود صحیح ہو جائے گی۔

کیوں کہ پہلے دن آپ الف کی زکوٰۃ ادا کر دیں گے جس کا ادا کرنا منزل شریطین میں ضروری ہے۔ اگلے دن آپ ب کی زکوٰۃ ادا کر دیں گے تو منزل بطین میں ادا ہونی چاہیے۔ منزل شریطین کے بعد منزل بطین ہی آتی ہے۔ اسی طرح باقی حروف کی ترتیب خود بخود درست ہو جائے گی۔ اور آخری حرف غ کی زکوٰۃ آپ آخری منزل، منزل رشامیں ادا کریں گے۔ یہ خیال رہے کہ حروف ابجد ہوز کے اعتبار سے لے جائیں گے۔ الف بے آئے کے حساب سے نہیں۔

جادو ٹونا نمبر میں آیت الکرسی کا نقش ایک دوسرے حساب سے دیا گیا تھا جو کسی بزرگ سے ایسے ہی منقول تھا۔ اصولی طور پر وہ غلط تھا۔ لیکن تجربہ وہ اسی طرح نوثر پایا گیا۔

آیت الکرسی کے کل اعداد ۴۷۱ ہیں۔ اصولاً آیت الکرسی کا نقش مرتب اس طرح بنے گا۔ چال آتشی۔

۳۵۱۸	۳۵۲۱	۳۵۲۳	۳۵۱۱
۳۵۲۳	۳۵۱۲	۳۵۱۷	۳۵۲۲
۳۵۱۳	۳۵۲۷	۳۵۱۹	۳۵۱۶
۳۵۲۰	۳۵۱۵	۳۵۱۴	۳۵۲۶

اور مثلث نقش اس طرح بنے گا۔ چال آتشی۔

۴۶۹۲	۴۶۸۷	۴۶۹۵
۴۶۹۳	۴۶۹۱	۴۶۸۹
۴۶۸۸	۴۶۹۶	۴۶۹۰

اپنے نکالے ہوئے اعداد پر آپ بھی نظر ثانی کر لیں۔ اگر کچھ بھی کوئی تردد باقی رہ جائے تو مطلع کریں۔ اگر غلطی ہم سے ہوئی ہوگی تو ہم اس کا برملا اعتراف کریں گے۔ غلطی ہو جائے تو اظہارِ ندامت اور اس سے رجوع کرنا آدمیت کا خاصہ ہے۔ اور غلطی کو غلطی تسلیم نہ کرنا اور غلطی پر جرح رہنا ابلیس کی فطرت ہے۔ اللہ ہم سب کو ابلیس کی فطرت اختیار کرنے سے محفوظ رکھے۔

آپ ایک بار پھر یہ کمال احتیاط آیت الکرسی کے اعداد کمال کر نہیں مطلع کر دیں۔ تاکہ غلطی کس سے ہو رہی ہے اسکی وضاحت ہو جائے۔ غلطی آپ ہی سے نہیں ہم سے بھی ممکن ہے۔ بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے اعداد نکالنے اور اس کا جوڑ لگانے میں غلطی کا امکان ہے۔ تاہم جس پر ہمیں ابھی تک اطمینان ہے اس کی وضاحت ادھر کر دی گئی ہے۔

سمجھ کا پھیر

سوال از: ابوالکلام انصاری۔ مونا تھ بھجن۔

آپ نے اپنے رسالہ جولائی ۱۹۹۹ء طلسماتی دنیا میں علم الاعداد میں تحریر کیا ہے کہ جن لوگوں کے اعداد ۲ یا ۴ ہوں۔ وہ ۵ عدد کو اس کو اس نہیں آسکتے۔ جب کہ آپ ہی نے ماہنامہ طلسماتی دنیا دسمبر ۱۹۹۸ء صفحہ ۱۷ میں قسط ۷۷ علم الاعداد میں تحریر کیا ہے کہ جن افراد کا مفرد عدد پانچ ہو۔ ان کا ناموافق اعداد ۴ ہے۔ آپ کی یہی تحریر میرے کچھ میں نہیں آتی کہ دسمبر ۹۸ء کی تحریر کو صحیح سمجھوں یا پھر جولائی ۹۹ء کی تحریر کو۔

دوسرے یہ کہ میرا اسم ابوالکلام ہے۔ میرے حساب سے میرا مفرد عدد ۵ بنتا ہے۔ لیکن میں اپنی تاریخ پیدائش معلوم نہیں جس کی وجہ سے میں اپنا خفیہ نمبر نہیں معلوم کر پا رہا ہوں۔ اگر آپ بغیر تاریخ پیدائش کے کوئی ایسا عمل تحریر کر دیں جس کی وجہ سے میں اپنا خفیہ نمبر معلوم کر سکوں۔ تیسرے یہ کہ آپ رسالہ میں کچھ عربی عبارتیں بغیر اعراب کے تحریر کر دیتے ہیں۔ جس کو ہم لوگ پڑھ نہیں پاتے۔ اس لئے عربی والی کوئی بھی عبارت بغیر اعراب کے رسالہ میں تحریر نہ فرمائیں۔ بڑی ہیرانی ہوگی۔

جیسا کہ آپ نے اپنے مقبول رسالہ طلسماتی دنیا جادو ٹونا نمبر اپریل، مئی ۱۹۹۷ء مثلاً میں عمل ہمزاد میں یا سمجھ یا بصیر و انہم سفری ہمزاد الخ میں اعراب لگا دیں۔ اور وعدہ وعید کے متعلق مفصل لکھیں۔ کیا اس عمل میں کوئی پرہیز نہیں ہے جن عمل

میں پر بزر جلال و جالی ہو کیا وہ عمل کرنے والا دودھ کی چلتے بھی نہیں پی سکتا۔

آپ اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں۔ تاکہ قارئین فائدہ اٹھا سکیں۔

ہم نے جو کچھ دونوں شماروں میں لکھا ہے ٹھیک ہی **جواب** لکھا ہے۔ اسے غلط سمجھنا آپ کی غلطی ہے۔ ہم نے دسمبر ۱۹۸۰ء میں صفحہ ۲۵ پر لکھا تھا۔ جن افراد کا عدد پانچ ہو۔ ان کا ناموافق عدد ۴ ہے۔ اس کے بعد ہم نے جولائی ۱۹۸۱ء کے شمارے میں لکھا جن کے اعداد ۲ یا ۴ ہوں وہ لوگ ۵ عدد والوں کو اس نہیں آسکتے۔

یہ دونوں باتیں تقریباً ایک ہی ہیں نہ جانے آپ انہیں ایک دوسرے کے برخلاف کیوں سمجھ رہے ہیں۔ غالباً آپ ناموافق کو موافق سمجھ رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ اپنی سمجھ کی اصلاح کر لیں۔ اگر آپ کا عدد ۴ ہے تو آپ کو ۴ عدد اس نہیں آئے گا۔ اور ۴ عدد کی کوئی بھی چیز آپ کو شکل ہی سے اس آئے گی۔ الا ماشاء اللہ۔

جادو ٹونا نمبر میں ہم نے جو عمل ہزار شائع کیا تھا۔ وہ زیرِ زیر کے ساتھ حاضر ہے۔

يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ هَمَزًا بِحَقِّ سَمَائِلٍ وَ سَخِّرْ لِيْ هَمَزًا بِحَقِّ رَفَائِلٍ وَ سَخِّرْ لِيْ هَمَزًا بِحَقِّ لُؤْمَائِلٍ اِخْطَرُوا اِخْطَرُوا مِنْ اَوَّلِ الْخَاجَاتِ بِحَقِّ سَلِيْمَانَ اِبْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ يٰ اَبَدُ وَجْهِ

جن اعمال میں ترک حیوانات کی شرط ہوتی ہے۔ ان اعمال کے دوران چلنے اور دوڑنا ممنوع ہے۔ اگر عامل پتے گا۔ تو اس کا عمل برباد ہو جائے گا۔ اور مقصود حاصل نہیں ہوگا۔ پر بزر جالی، پر بزر جلالی اور ترک حیوانات کی تفصیل اسی شمارے میں کسی صفحے پر دی جا رہی ہے۔ ملاحظہ کر لیں۔

ایک افسوسناک آپ بیتی

سوال از: زبیدہ بیگم۔ حیدرآباد۔

امید ہے کہ آپ انشاء اللہ خیر دعائیت سے ہوں گے۔ دیکھا حال یہ ہے کہ میں پہلے ہدیٰ اور غاقون مشرق اور سبھی ایسی کتابیں پڑھتی تھی۔ جب سے طلسماتی دنیا دیوبند ملا اس دن سے دوسری کتابیں پڑھنا ہی بھول گئی ہوں۔ انشاء آپ کی

آپ کے خاندان کی حفاظت کرے اور ہماری عمر آپ کو لگ جائے آپ جیسے ولی انسان کو ہم جیسے معصیت زدوں کی حفاظت کے لئے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے، دشمنوں کی نظر بد سے محفوظ رکھے آمین کتنی بھی دعاؤں کہے۔

ہم ننگنڈہ ضلع بھونگر کے رہنے والے ہیں۔ میرے والد صاحب کا نام جناب محمد خواجہ صاحب ۱۹۰۰ء کے سپرد انزور ریٹائرمنٹ ۶۶ سال عمر ہے۔ والدہ کو بڑی بی۔ اصلی نام ہے نکاح میں فاطمہ بی رکھا گیا تھا۔ ان کی عمر ۶۵ سال ہے۔ ہم بین بہنیں اور ڈھائی ہیں۔ والدین حیدرآباد میں رہتے تھے۔ کیوں کہ والد صاحب کی ملازمت وہیں پر تھی۔

ہم دو بہنیں دادھیال میں سب چچا وغیرہ ایک ساتھ رہتے تھے۔ ہم یہیں پر رہتے تھے۔ کچھ عرصے بعد والد صاحب ایک مکان خرید لئے۔ اور والدین ہم سب ایک ساتھ میں رہنے لگے مکان میں آنے کے بعد والدین میں جھگڑا اور فاقہ مجلسی۔ یہاں تک کہ ہم بہنوں پر والدہ پر الزامات لگنے لگے اتنے بڑے کہ خود کو دل کرتا۔ خدا کا خوف یاد آ کر رُک جاتے۔ پھر بھائی چھوٹے تھے چوریاں کرتے تھے۔ پڑوسن سے جھگڑتے تھے بے عزتی کرتے گھر سے بھاگ جانا۔ مکان میں چوری وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی معصیت میں گرفتار تھے۔

میں چھٹی جماعت میں تھی۔ ایک دن گرمی کا موسم تھا۔ والد صاحب رات کی ڈیوٹی پر گئے تھے۔ ہم صحن میں سو رہے تھے۔ رات کے ایک بجے کالی بی میسر سینے پر بیٹھی میرا گلہ باریاں دیتی تھی۔ لیکن میری آواز کسی کو بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ میں ہاتھ سے اپنے چھوٹے بھائی کو جھکائی۔ بی ایک دم بھاگی۔ پھر مجھے ڈر لگا۔ اور مکان میں دل نہیں لگتا تھا والدین سے بدکلامی وغیرہ کرتی پھر ایک دن گھر سے بھاگ گئی۔ پھر خود ہی آگئی۔ ایسی بے عزتی سے بہت پریشان تھے والدین۔

بچانک ایک دن ایک بزرگ آئے وہ کسی سے بات بھی نہیں کرتے تھے۔ اور آنکھ بند کر کے ہری کفنی پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک لکڑی لئے ہمارے مکان کے پیچھے ایک چھوٹا سا پہاڑ تھا۔ پہاڑ کی ایک چٹان پر ہمیشہ رات دن برستے پانی میں طوفان میں بھی بیٹھے رہتے۔ کوئی کھانا یا کوئی چیز دینے نہیں لیتے تھے وہ بزرگ خاص کر ہمارے مکان میں عصر کے وقت آئے اور والد صاحب سے ذکر کئے کہ آپ کی دوسری لڑکی بھاگ جائے گی

غیر قوم سے شادی ہوگی اس کی۔ اور دوسری خودکشی کر لے گی تب اور بھی زیادہ پریشانیاں اٹھائیں گے۔ جہاں تک ہو سکے آپ رہی سے چاندی کے پتر پر نقشہ بند لے کر آؤ۔ میں یہ لڑکی دوسری کی شادی جلد سے جلد ہونے جیسا کروں گا کہے۔ میرا والد صاحب بہت روتے اور کہتے۔ میں بہت مفلس ہوں کہاں سے لے کر آؤں گا۔ یہ سب آپ کو علم ہو گا۔ آپ ہی کچھ کیجئے آپ کی مہربانی ہوگی۔ چند منٹ خاموش رہے پھر بولے۔ میں اس کا انتظام کر دینگا۔ کہہ کر چلے گئے۔ پھر جو نگہ میں نظر نہیں آتے۔ آج بھی ۳۰ سال ہوئے نظر نہیں آتے۔ ان کے جانے کے بعد میری شادی دوسرے شخص سے کیا روپیہ کی ۱۲ تار سچ کو ہو گئی۔ جمعہ کا دن مغرب میں ہوئی شادی کے دن ہوئی۔

میری سسرال کا مکان قریب میں یعنی گاؤں میں ہی تھا۔ شوہر کا نام محمد افضل شریف، والدہ مقبول بیگم والدہ احمد شریف یہ لوگ گاؤں میں درگاہ کے متولی تھے۔ والد گزر چکے تھے۔ والدہ کو اور ایک منہاج کر چکی تھی۔ ساتھ میں لگے بھائی ہیں۔ جو آری میں ملازم ہیں۔ ایک میرے شوہر ہی بے روزگار کبھی نوکری ملتی پھر مہینوں بے روزگار رہتے۔ ہماری شادی کو دوسری شادی ہوئی تھی کہ یہاں پر بھی سسرال میں بھی میرے گھر کے والد بزرگوار سے پر دستک ہوئی۔ کوئی میرے چچا، چچو یا چچا کوئی بھتیجے یا بھتیجی جیسا دستک دینے جیسا سنا دیتا۔ دروازہ کھولنے پر کوئی بھی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ماہواری ایسا ہوا جیسے کوئی بکرا بھڑک رہا ہو یا پھر کچھ میں نہیں آتا۔ ساس کہتی کہ اُسے جینسر ہے۔ پھر دو۔ بس پھر زندگی اصل حالات میں ہو گئی۔ لڑائی جھگڑاؤں سے بھر پور کے ایک سیڈنٹ ہونا۔ مرتے مرتے بچنا ہوتا۔ ایسے میں ایک ارشد کا علاج کروائے۔ ایک لڑکا ہوا تین دن جیسا آٹھ پہنچ گیا ہوا تھا۔ پھر ماہواری جاری رہی تو دو ڈھائی سال رہا۔ اس میں رہنے والے کہنے لگے کہ حیدر آباد میں ایک درگاہ سید علی میراں دانار کی درگاہ ہے۔ وہاں پر جاؤ۔ میں بھی جاں جانے کے بعد ہی میرے آدمی اور میرے حالات کا دوبارہ علاج سب ٹھیک ہے۔ آپ جاؤ۔ ہم لوگ بھی گئے تھے۔ میری ہمشیرہ مجھے کہنے میں بہت بے عزتی محسوس ہوتی ہے لیکن ان کے لڑکوں مجبور ہو کر گھسی ہوں شادی کا پیغام نہیں جم رہا تھا۔ اس لئے میں اور ہمشیرہ دونوں گئے۔ اس وقت صبح ۹ بجے مکان سے چلے گئے۔ صرف ۲ گھنٹے سے درگاہ تک جا سکے۔ لیکن

ہم لوگ دن بھر مارے مارے پھرے۔ پتہ ملتا ہی نہیں تھا۔ جا کر شام کے نعرے میں شامل ہوئے۔ اس وقت میرے حالات ٹھیک نہیں تھے۔ اس لئے متولی نے میرے اور ہمشیرہ کے ناطے ہمشیرہ سے ہی بندھوائے۔ خیر میں تو آج بھی محنت سے ٹھیک ہوں ہمشیرہ کی شادی ہوئی۔ مجھے تین لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی۔ ہمشیرہ کو تین لڑکیاں ہی ہیں۔

میرے لڑکوں پر بہت ہی خاندان کے لوگوں کی نگاہ ہے آخر کار میرے ماموں صاحب نے ایک لڑکے کو پوچھ ہی لئے میں نے اسے انکار کر دی۔ یہ بات کو دل میں رکھے۔ مجھے پتہ ہی نہ تھا۔ اس بات کو تو میں مذاق بھی۔ بھول بھی گئی۔ باتوں باتوں میں شوہر کی نوکری کے بارے میں بات چلی تو کہے کہ یہاں ہماری پہچان ہے۔ ایک مرشد رہتے ہیں۔ ان کو بتا کر نوکری کر دینے جیسا کریں گے علاج کروائے تو سسرال میں مار پیٹ اور چھوڑ چھاڑنے کی باتیں شروع ہوئی۔ میں جا کر پھر کبھی تو وہ مرشد صاحب کہنے لگے کالاتل اور کالی مرغ رانیاں لا کر دو۔ میں بندش کروں گا۔ میں دی تو ایک کو لیا گھر میں۔ دوسری ہماری زمین کی حد تک جہاں تک ہے وہاں لگاؤں کو کہے۔ اور میٹھا تیل شوہر کو اچھا مالش کر کے سفید کپڑے سے پوچھ کر جا دو کہے اور موندے۔ پر دم کر دیتے۔ کہا اور میں ویسا ہی کی۔ سب مزاج موندتی جیسے سوکھ گئے اور بالکل معصوم بچے جیسے۔ آپ کچھ گئے ہوں گے آج بھی وہیں حالات ہیں۔ کئی علاج کروائے لیکن ٹی بی جیسے ہوئے بچے بھی ویسے ہی ہو گئے۔

ان کے خواب میں ایک دیو شیر ہمدیٹھ کر پانی میں پانکی میں تیرتی ہوئی ان کو اپنے پاس بلاتی ہے۔ ایک دم سے نیند میں رونا شروع کر دیتے ہیں۔

ایک دن میرے خواب میں بھی آکر کہے۔ میرے شوہر کو فے یا بچوں کو یا بکری کو یا مرغی کو۔ میں کچھ بھی دینے سے انکار کر دی تو وہ جلتے جلتے میرے شوہر کا گلا دبا کر جاری تھی۔ وہ چیخ مار کر اُٹھے۔ پھر ساتھ میں بکری بھی پکارنے لگی۔ میں آدمی وضو کر کے لیٹیں اور چاروں قل پڑھ کر دم کی۔ پھر رات بھر پڑھتی رہی۔ سب ٹھیک ہو گئے۔ لیکن پھر میرے بچپن جیسے حادثے شروع ہوئے۔ میرے شوہر کو مجھ پر سے محبت دور ہوئی۔ خواب میں اور دل میں ایک دم شروع ہوا۔ کہ کسی کے ساتھ بھی یعنی والد ہو یا اولاد سے ناجائز تعلقات ہے۔ جیسا نوکری میں دل

ہمیں جیسا گھر میں ڈر کر بھاگ جانا وغیرہ بیان سے باہر ہے۔ ہم بھونگیر کھاؤں چھوڑ کر بڑی مشکل سے حیدر آباد کو سٹریٹس میں آکر رہنے لگے تو پھر مکان میں دستک دیتے جیسا کوئی نام ہے ہمارے یا بچوں کے نام سے بلوائے جیسا ہونا اور ہمارے بچے پڑھائی میں دل نہیں لگاتے۔ جیسا بالکل ہمارے بچپن کے حالات یاد آ رہے ہیں۔ مکان جل گیا اور چوری بھی ہوئی۔ بہت پریشانی ہے صرف جو بھی دیکھو ماروں یا مر جاؤ۔ پڑوس ہو یا رشتے میں بھی حال ہے۔ سب نفرت کرتے ہیں۔ خود کشی کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مگر اولاد کا خیال آتے ہی مجبور ہو جاتی ہوں۔ ایسے میں آپ کا یہ میگزین ملا۔ دل سے کہتی ہوں کہ خود کا ایک تحفہ ملے جیسا معلوم ہوا۔

میری یہ داستان ہے۔ مہربانی کر کے اس میں غلطیاں ہوں تو میں دل سے معافی چاہتی ہوں۔ ہم سب بھائی بہن، والدین الگ الگ ہی رہتے ہیں۔ والدین کے بہت بُرے حالات ہیں۔ جائیداد چھین کر بھائی الگ کر دیتے۔

ہم سب بھائی بہنوں میں عداوت ہی عداوت ہے۔ کوئی ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ اور میرے بچے بھی جیسے بڑے ہو رہے ہیں ویسا ہی عداوت شروع ہو گئی ہے۔ ہمارے کہنے میں نہیں ہے اور ہمارے بڑوں کی تقسیم میں سے ایک مکان آیا تھا۔ وہ بھی چلا گیا۔ آج شادی کو ۲ سال ہو رہے ہیں۔ ایک مکان نہیں بنا سکے۔ اور نہ ہی بچوں کی شادیاں کر سکتے ہیں مکان میں برکت نہیں۔ بچوں کی نافرمانی۔ بچوں کو ملازمت نہیں ملتی بہت بُرا حال ہے۔ آپ ہم پر مہربانی کیجئے۔ میں آپ کی عمر بھر میرے بچے بھی آپ کے تہہ دل سے شکر گزار رہیں گے۔ اور کیا بیان کرنا الفاظ نہیں ہیں میرے پاس۔

اس چٹھی کو غور سے پڑھئے بڑی مہربانی ہوگی۔ اور ہمارا حل نکالتے۔

بلاشبہ آپ کی آپ بیتی حد سے زیادہ غمناک اور افسوسناک ہے۔ آپ جن حالات سے گزری ہیں ان حالات میں خود کشی کر لینا عقلاً محال نہیں ہے۔ لیکن چونکہ خود کشی کرنا اور خود کو ہلاک کر ڈالنا شرعاً حرام اور خدا کی کھلی ہوئی نافرمانی ہے اس لئے آپ نے جس صبر و ضبط کے ساتھ دامن ایمان کو تھامے ہوئے دامن زندگی کو پکڑے رکھا ہے وہ قابل قدر ہے۔ اور لائق جزا بھی ہے۔ انشاء اللہ ان مصائب میں مبتلا ہونے کے بعد آپ کی

تمام بشری خامیاں اللہ تعالیٰ نے حسنت میں بدل دی ہوں گی مگر اللہ تعالیٰ کسی کو گناہوں سے پاک صاف کرنا چاہتے ہیں تو اس دنیا میں طرح طرح کے مصائب اور قسم قسم کے فوائب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ کسی بھی صاحب ایمان کے پاؤں میں اگر کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی اس کو اجر و ثواب کے نوازہ ہیں۔ اور اس درد اور تکلیف کے بدلے میں اس پر اپنا کرم نازل کرتے ہیں۔

آپ پر تو غموں اور دکھوں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں۔ پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نظر انداز کیوں کر دیں گے۔ وہ تو اپنے تمام بندوں کیلئے غفور رحیم ہیں۔ اور ایک ایک چوٹ کے بدلے میں انعام و اکرام عطا کرنے والے ہیں۔

آپ شروع ہی سے جنات کی نظر میں رہیں۔ اور ان کے ریشہ و دانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔ بظاہر آپ ٹھیک رہی ہوں لیکن درحقیقت آپ آسیبی اثرات کا شکار تھیں۔ اور اس ناز میں آپ نے صحیح طریقوں سے اور صحیح عاملوں سے اپنا علاج نہیں کرایا۔

اب زندگی کا کافی سفر آپ مصائب اثرات کے ساتھ کر چکی ہیں۔ لیکن باقی ماندہ زندگی کو اگر آپ چاہتی ہیں کہ آرام و سکون کے ساتھ گئے تو ہمارے چند مشوروں پر دھیما دیں۔ اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ کی رحمتیں ان ہی لوگوں کے وقف ہیں جو خود بھی اپنی حفاظت اور بچاؤ کے آرزو مند ہیں جو لوگ خود ہی اُلجھنوں اور مصیبتوں کی دلدل میں مطمئن رہنا نہیں یا ان سے بچنے کی تدابیر کی فکر نہیں کرتے۔ مشیت ایزدی ان کی طرف راغب نہیں ہوتی۔ یوں اللہ اپنے ہر بندے پر مہربان اور ہر بندے پر اپنا فضل و کرم نازل کرتا رہتا ہے۔ ہم بندوں کے بھی تو اپنے تئیں کچھ خرافات ہیں۔ اپنی صحت، تندرست اور جان کی حفاظت کے لئے ان کی اپنی بھی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں بروقت صحیح علاج اور صحیح علاج کے لئے صحیح معالج کی کھوج یہ ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اور جب اس ذمہ داری میں کوتاہی سرزد ہو جاتی ہے تو امراض اور بیماریاں انسان کو دیکھ کر کھٹک چاٹتے رہتے ہیں۔ بالآخر انسان کا جسم دیکھ زدہ لکڑی کی طرح کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

خیر جو کچھ ہوا اس کو نوشتہ تقدیر کچھ کر فراموش کر دیجئے اور آئندہ کے لئے جو آپ کی زندگی کے بچے کچھ دن میں انا

سکون سے کاٹنے کیلئے ہمارے تجویز کردہ چند عملیات کی طرف پوری سنجیدگی کے ساتھ توجہ دیجئے۔

سب سے پہلا کام یہ کریں کہ گھر میں کرنے والی قلعی جے چونا رنگ دروغن بھی کہتے ہیں۔ اس کو پانی میں گھولنے کے بعد ایک بگوند پانی پر ۱۱ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کر کے اس پانی کو بھی چونے اور رنگ وغیرہ میں تھوڑا تھوڑا ملا دیجئے۔ اور پھر اس کو گھر کی دیواروں پر پھیرا دیجئے۔ اس کے بعد چالیس دن تک اپنے موجودہ ہی مکان میں روزانہ ایک مرتبہ سورۃ بقرہ کی تلاوت خود کیجئے۔ یا کسی سے کروائیے اور روزانہ تلاوت کے بعد ایک بالٹی پانی پر دم کر کے اس پانی کو گھر کے ہر فرد کو پلائیں۔ اور گھر کی سب دیواروں پر اس پانی کی چھپٹیں دیجئے۔ اور گھر کے سب کونوں میں پانی ڈال دیجئے۔

تیسرا عمل یہ ہے کہ روزانہ عشاء کے بعد گھر کے صحن میں گھرے ہو کر چاروں سمت کی طرف اپنا رخ کر کے اذان دلوا دیجئے۔ یہ کام صرف مرد ہی سے کرائیں۔ اس سے پہلے کے دونوں عمل خواہ مرد سے کرائیں یا کسی عورت سے یا خود کریں۔ یہ عمل بھی چالیس دن تک کرنا ہے۔

چوتھا عمل یہ ہے کہ روزانہ آپ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک مرتبہ سورۃ مزمل پڑھیں۔ پھر ۲ مرتبہ سورۃ یسین پڑھیں پھر ایک مرتبہ سورۃ مزمل پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے لئے اور افراد خانہ اور اپنے خاندان کے لئے دعا کریں۔ پانچواں عمل یہ ہے کہ آپ ۳ سو مرتبہ روزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالیٰ العظیم روزانہ پڑھیں۔

ان عملیات میں سب سے پہلا عمل آپ کسی بھی وقت کریں۔ دوسرا عمل صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دن تک کریں۔ تیسرا عمل بعد نماز عشاء نصف رات کے قریب کریں۔

چوتھا عمل نماز فجر کے بعد کریں اور پانچواں عمل سونے سے پہلے کریں۔

اور مندرجہ ذیل نقش اپنے گھر میں آویزاں کر دیں۔ یہ کسی عامل سے نقل کرائیں۔ خود نقل نہ کریں۔ ورنہ کسی ایسے شخص سے نقل کرائیں جو پانچوں وقت کا نمازی ہو۔ اور متقی بھی ہو۔ انشاء اللہ ان تجویز کردہ عملیات پر عمل کر کے آپ کی آئندہ کی زندگی آرام سکون سے کئے گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔ اور آپ کو ادھیری اثرات اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے

چھٹکارا نصیب ہو گا۔

میں بارگاہِ اندری میں دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو موجود تمام مصائب و آلام اور آسیب کی شرارتوں اور خباثتوں سے نجات عطا کرے۔ اور آپ کو گزرے ہوئے دکھوں پر بہترین اجر عطا کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

اگر ان عملیات کے بعد بھی خدا نہ کرے آپ کو سکون اور آوازِ موس نہ ہو تو پھر آپ کسی بھی بدھ کو دیوبند تشریف لے آئیں۔ اور آنے سے ایک دو دن قبل فون پر ضرور رابطہ کر لیں۔ جو نقش گھر میں آویزاں کرنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۹

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

بحرۃ میں نقش ہر قسم کہ آسیب، جنات، سحر، نظر، دساوس شیطان درخانہ میں را در افراد خانہ ایسا را دفع شود دفع شود دفع شود

حوصلے کی پستی

سوال از سید محمد حسین رضوی — بارہ مولہ (کشمیر) میں علمانی دنیا بہت لمبی سے پڑھتا ہوں۔ اور بہت پسند بھی ہے۔ میں انیس سال کا ہوں۔ میری شکل یہ ہے کہ میں پچھلے دو سالوں سے دسویں جماعت میں نا کامیاب ہو گیا۔ پہلے میں محنت کرتا تھا۔ لیکن جب میں نا کامیاب ہو گیا تو میری ساری محنت پست ہو گئی۔ اب کوششوں کے باوجود بھی بہت نہیں آتی۔ ایسا لگتا ہے کہ کوئی بڑی طاقت مجھے روک رہی ہے۔ کبھی بگے اتنی غیرت آتی ہے کہ میں اب کتابوں سے اٹھوں گا نہیں مگر کچھ دیر بعد میں بہت تنگ آتا ہوں۔

اس کے علاوہ میں جو بھی کام کرتا ہوں وہ کام انجام تک نہیں پہنچتا۔ اور میری یادداشت بھی کم ہے۔ میں بہت تنگ آ گیا ہوں۔ اب آپ خدا دیوبند کو یاد کر کے میری رہنمائی کیجئے۔ میں یہ خط بڑی امید سے آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ اب ہربانی کر کے مجھے کوئی نوثر عمل یا تعویذ ارسال فرمائیں۔

ہمارے گھر کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ کبھی میں بیمار

کریں اور ایک صبح روزانہ یا صبح یا عشاء کی پڑھا کریں اللہ تعالیٰ
چند ماہ میں آپ پر محسوس کریں گے کہ آپ کی تقدیر میں انقلاب
آ رہا ہے۔ اور آپ کے حالات کروڑوں کے رہے ہیں۔

ہمیشہ کے لئے یہ بات نوٹ کر لیں۔ صرف شکایات اور صرف
احساس کمتری سے دنیا کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اگر آپ اپنی
زندگی میں سدھار چاہتے ہیں تو خود کو بدلنے کی آرزو بھی کیجئے اور
جدوجہد بھی۔ خدا بھی اسی کے حالات بدلتا ہے جسے خود اپنے حالات
بدلنے کی فکر ہو۔

امید ہے کہ یہ نکتہ جو شاید کسی قدر تلخ بھی محسوس ہوں آپ
کے لئے تریاق کا کام دیں گی اور آپ کے حالات کو حسن صحت
عطا کریں گی۔

احساس کمتری کا شکار

سوال از محمد عارف — سنہ ۱۹۸۷ء

میرا لڑکا عمر جس کی ۷ سال ہے۔ زبردست قسم کی احساس کمتری
کا شکار ہے۔ اس کے لئے کوئی روحانی علاج تجویز کر دیجئے۔ کئی
عاملوں کا اور ڈاکٹروں کا علاج کروا چکا ہوں۔ لیکن کوئی افاقہ
نہیں ہوا ہے۔

مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کالے رنگ کے کپڑے میں پیک
کر کے۔ اپنے صاحبزادے کے دائیں بازو پر باندھ لیں۔
اور اپنے صاحبزادے سے کہیں کہ وہ دن میں تین مرتبہ۔ ان
اسماء الہی کو پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے
پر ملے۔
نقش یہ ہے۔

یا نافع	یا نافع	یا نافع
یا مانع	یا مانع	یا مانع
یا دافع	یا دافع	یا دافع



جواب طلب امور کے لئے ہمیشہ خطوط صاف صاف اور مختصر
لکھیں۔ تاکہ بروقت آپ کو اپنے سوالوں کا جواب مل سکے۔

(منیجر)

ہوں۔ کبھی میسر ماں باپ۔ اور علاج کے باوجود بھی کوئی فرق
نہیں پڑتا۔ آپ ہربانی کر کے ذرا اس مسئلے پر غور کریں۔

مجھے یہ بھی پریشانی ہے کہ مجھے شیطانی خیالات بہت آتے
ہیں۔ میں ان خیالاتوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن
پھر بھی وہی کچھ ہوتا رہتا ہے۔ میں ہر روز قرآن کی تلاوت بھی
کرتا ہوں۔ اب مجھے یقین ہے کہ آپ میری پوری رہنمائی
کریں گے۔ کیوں کہ اب آپ کچھ گئے ہوں گے کہ میری اور گھر کی
حالت کیلئے۔ میں آپ کو جوانی لغافہ بھی بھیج رہا ہوں۔ اگر میرے
اس خط کو رسالہ میں جگہ مل جائے تو آپ کی ہربانی ہوگی۔ اگر
نکسنے میں کوئی غلطی ہوئی تو معاف فرمائیں۔

بزرگوں کا فرمان ہے اگر انسان کا سرمایہ ضائع ہو جائے
جواب تو اس کا کچھ برباد ہوتا ہے۔ اگر اس کی ساکھ خراب
ہو جائے تو بہت کچھ برباد ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کا حوصلہ پست
ہو جائے تو اس کا سب کچھ برباد ہو جاتا ہے۔

آپ کی جب بہت ہی پست ہو گئی اور جب آپ حوصلہ ہی
ہار بیٹھے تو میں آپ کو کیا مشورہ دوں؟

آپ نوجوان ہیں۔ نوجوانی کے عالم میں اگر کوئی شخص بہت
کھو بیٹھے تو بہت افسوسناک بات ہے۔ جب انسان کسی امتحان
میں شریک ہوتا ہے تو اس کے لئے دو ہی نتیجے ممکن ہیں۔ پاس
ہونا یا فیل ہونا۔ فیل ہو جانا بلاشبہ بُرا ہے اور باعثِ دکھ بھی
ہے۔ بشرطیکہ پاس ہونے کی محنت کی گئی ہو۔ لیکن فیل ہو جانا کوئی
موت نہیں ہے۔ اگر آپ دو مرتبہ فیل ہو گئے تھے تو پھر تیسری
مرتبہ کوشش کرتے۔ اور اپنی قسمت آزمائے۔ اور اگر آپ
نے تعلیم کو طلاق دے دی ہے تو پھر کوئی اچھا سا روزگار شروع
کریں یا کوئی ہنر سیکھیں۔ تاکہ آپ اچھی زندگی گزار سکیں۔
ہمارے سماج کا جب ایک انسان مالی طور پر پریشان ہوتا ہے
تو صرف وہی پریشان نہیں ہوتا بلکہ اس کی وجہ سے کافی لوگوں
کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

آپ دوسروں کو پریشانی سے بچانے کے لئے خود پریشانی
سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اچھی اور خوشگوار زندگی کے
لئے محنت، تدبیر اور جدوجہد کے ساتھ ساتھ نماز روزے کے
اور تلاوت قرآن کی پابندی رکھیں۔ اور دعاؤں سے اپنا رشتہ
 قائم کریں۔ اپنے گھر میں بھی نماز اور تلاوت کا ماحول بنائیں۔
اور ایک صبح روزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم کی پڑھا

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔
آپ کے خواب کے تمام اجزاء سامنے رکھ کر
ہی تعبیر دی جائے گی۔ (شجر)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

انتباہ خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہ کذب کی بیٹی کرینگے تو اسکی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ ہی جوابدہ ہونگے۔
حسن الہاشمی

خواب محترم عالیجناب حسن الہاشمی صاحب سلام سنون واضح ہو کہ میں نے اس ماہ کی ۱۱ تاریخ کو بدھ کی رات یعنی صبح تقریباً ۲۰ بجے کے قریب میں نے خواب دیکھا کہ دو تین عورتیں میرے ساتھ حج بیت الشرجانے کے لئے تیاری کر رہی ہیں میری تیاری مکمل ہو گئی۔ اور میں نے اپنا صندوق باہر نکال کر رکھا اور دوسری عورتوں کو بلانے گئی تو اس نے کہا ذرا رُک کو میری تیاری نہیں ہوئی۔ میں نے کہا تم تیار ہوتی رہو۔ میں تو چلی۔ یہ کوئی بس نہیں کہ ایک چھوٹ ٹھنی تو دوسری مل جائے گی۔ اگر ہم وقت مقررہ پر نہیں پہنچے تو ہمارا پلین چھوٹ جائے گا۔ اور ہم پھر نہیں جا سکیں گے۔ یہ کہہ کر میں نکلی تو وہ خاتون میرے پیچھے ہی نکلی۔ لیکن میں اسی وقت اُن کے ہاں مہمان آگئے۔ اور وہ انکے لئے واپس گھر پلٹ گئی۔ جب میں اپنے صندوق کی جگہ آئی تو وہاں صندوق نہیں تھا۔ میں حیران و پریشان ہو گئی۔ اور وہاں چند عورتیں باتیں کرتے ہوئے بیٹھی تھیں۔ اُن سے صندوق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے دور رکھی ہوئی میرے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ میں دوڑ کر صندوق کے پاس پہنچی تو دیکھا میرا صندوق ٹوٹا ہوا پڑا ہے۔ اور اس میں کے ضروری اشیاء اور کپڑے وغیرہ غائب ہیں۔ صرف چند ٹوٹی پھوٹی اشیاء اور چند موزے کے جوڑے پڑے۔ یہ دیکھ کر میں رونے لگی اور روتے روتے ہی سبز رنگ کے موزے پہنے لگی کہ یہیں سے موزے پہن لو۔ کیوں کہ ہاں موزے پہنے کے وقت نہیں ملے گا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ سبز رنگ تو ہمارے اسلام کی نشانی ہے۔ اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد کا رنگ بھی سبز ہے۔ اس لئے بے ادبی ہو گئی اس لئے میں دوسرے موزے تلاش کرنے لگی تو میرے ہاتھ میں ایک پلاسٹک کی تھیلی لگی جس میں تازہ گوشت ہے۔ میں یہ دیکھ کر

زور زور سے رونے لگی۔ اُتنے میں اُدھر سے ایک مولانا گزر رہے تھے۔ میں نے انہیں مخاطب ہو کر کہا دیکھو مولانا میں حج کو جا رہی تھی اور کسی نے میرا صندوق توڑ کر اس میں سے کپڑے وغیرہ نکال کر اس میں یہ گوشت کی تھیلی رکھ دی۔ مولانا نے کہا صبر کرو یہاں کے لوگ بہت خراب ہیں۔ ان کے منہ مت لگو۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ اور میں روتے ہوئے سب سے پوچھ رہی ہوں کہ کس نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔ میں اُن عورتوں سے پوچھتی ہوں۔ وہ بھی لا تعلق بنی اپنی باتوں میں مصروف ہے۔ اتنے میں میں زور سے چلا اُٹھی۔ تب ہی میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت فجر کی اذان ہوئی تھی۔ پتہ نہیں چمچ کی آواز سے یا اذان کی آواز سے میری آنکھ کھلی۔

ہر بانی فرما کر میرے اس خواب کی تعبیر بتائیے۔ عین نوازش ہوگی۔

مسئلہ
صغریٰ بشیر شیخ، بکنڈنگر۔ احمد نگر دہرا دھار شٹر
آپ کا خواب اچھا نہیں ہے۔ کوئی دو عورتیں آپ کے خلاف سحر بھی کرائیں۔ نتیجتاً آپ کو کسی بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور آپ کو کسی قدر رسوائی بھی ہوگی۔

حج سے مراد اس خواب میں سفر حج نہیں بلکہ سلامتی کی طرف اشارہ ہے۔ آپ سلامتی کی خواہش مند ہوں گی۔ لیکن خواہ مخواہ کسی کے پھیلانے ہوئے سازشوں کے جال میں پھنس جائیں گی اور ممکن ہے کہ اس میں کسی کی جان کو بھی نقصان پہنچے۔

روا اللہ اعلم
محترم المقام لائق احترام عالی جناب حسن الہاشمی صاحب خواب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت دنوں سے پڑھ رہا ہوں کافی دلچسپی کے ساتھ۔

عرض یہ ہے کہ کئی سالوں سے ایک ہی خواب دیکھتا ہوں۔ میں خواب میں اکثر سانپ دیکھتا ہوں۔ ایک پہینے یا بیس۔ دن کے اندر سانپ کا خواب مجھے نظر آتا ہے۔ ہم نے پہلے خواب میں ایک ایسے سانپ کو دیکھا جو کافی لمبا اور موٹا ہے۔ اور اس سانپ کا رنگ آگ کی طرح سرخ ہے۔ اور ہمارے راستے میں سانپ کھڑا ہوا، دوسرا خواب ایک چھوٹا سانپ ہے۔ جو خون کی طرح لال ہے اور تیسرا خواب ایک ایسا سانپ کا جس کا آدھا جسم سفید ہے۔ اور آدھا کالا ہے جو دیکھنے میں بہت خوبصورت ہے۔ جو ہمارے راستے میں سر اٹھلنے کھڑا ہے۔ اور میں راستہ پار بھی کر لیتا ہوں۔ وہ سانپ مجھ کو نقصان نہیں دیتا ہے۔

چوتھے خواب میں ایک ایسے مکان میں ہوں جو دریا کے کنارے پر ہے۔ میں ایک کمرے میں جاتا ہوں۔ جس میں دو سانپ ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی سانپ کمرے سے کود کر دریا میں گرتے ہیں۔ اور دونوں آپس میں لڑتے ہیں اور دونوں کالے رنگ کے سانپ ہیں۔

آپ کے گزارش ہے کہ ہمارے خواب کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے۔ بار بار کا سانپ دیکھنا۔ خط کافی لمبا ہو گیا ہے۔ معافی چاہتا ہوں۔

خدا حافظ

آپ کا خادم، الطاف حسین ————— بمبئی۔

تعبیر خواب میں سانپ کا دیکھنا بالعموم اس بات کی علامت ہے کہ خواب دیکھنے والے کے رشتے دار اس کے خلاف ریشہ و انیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ طرح طرح کے خواب دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مختلف قسم کے رشتے دار مختلف انداز سے دشمنی کر رہے ہیں لہذا آپ ان دشمنی کرنے والوں سے انجان ہیں۔

(والشراعلم)

محترم حضرت حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد التجا کر رہا ہوں یہ خط میں اپنی ہم زلف کی طرف سے مل رہا ہوں۔ اس کی اجازت سے۔ امید ہے آپ پوری پوری جہ فرمائیں گے انشاء اللہ۔ (آمین)

خواب دیکھنے والی زینب عرف نورا، والدہ کا نام آمینہ لد علی محمد عمرہ کے آس پاس۔ کہہ رہی ہیں کہ میں ۹۹-۲۰-۳۰

رات کو خواب رہی ہوں کہ میں بہت بلند پتھروں سیڑھیوں کے اوپر آخر میں کھڑی ہوں۔ اور وہاں سے نیچے دیکھتی کیا ہوں کہ ایک موٹر کار کھڑی ہوئی ہے اور اس میں دو مرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کی گود میں لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور میں نیچے اترنا شروع کرتی ہوں تو سیڑھیوں کے قدم بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ تو مجھے گھبراہٹ ہونے لگی تو میں نے لاجول ولاقوۃ الخ تک پڑھنا شروع کر دیا۔ اور اترتی رہی۔ نیچے پہنچ کر دیکھتی کیا ہوں کہ اس آدمی کے گود میں لڑکی نہیں ہے۔ اکیلا ہے اور پاس لالہ آدمی کی گود میں ہار موٹیم باجا رجو قوال لوگ بجاتے ہیں۔ اس میں وہ شخص انا اعطینا کی سورۃ بجا رہا ہے اور پاس والا آدمی زبان سے پڑھ کر سنار رہا ہے۔ رد و نون آدمی کالی ٹوپی پہنے ہوئے تھے، مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے۔ نیند سے بیدار ہو گئی۔ تو میں نے گھڑی دیکھی تو دو بج رہے ہیں۔ اسی طرح ۱۳۱۰ سال پہلے بھی مجھے خواب میں ایک بزرگ نقاب پوش سورہ یسین پڑھتا سنار رہے ہیں۔ تو میں اپنی امی کو پکارتی ہوں کہ دیکھو کون ہیں تو امی نے کہا کہ منہ پر سے کپڑا ہٹا کر دیکھو کون ہے۔ خواب دیکھا تھا۔

اور ۹۰ھ پہلے بھی ایک خواب اسی طرح کا دیکھا تھا۔ ایک شخص مجھے سورۃ والفہر و لیا ل پوری سورۃ سنائی۔ رہنمائی فرماتیں میں کیا کروں۔ ذرہ فازی ہوگی۔ تعبیر کا انتظار کرینگے۔ اللہ رب العزت آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ (آمین۔)

گستاخی بھٹلی وغیرہ کی معافی چاہوں گا۔ ویسے میں زیادہ پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ والسلام

عثمان غنی مصوری ۱۱۷۲ھ انصاری مکی

ایڈوانس ٹاکنیز کے سامنے۔ پوٹل رئیس کے سامنے

————— احمد آباد۔ مہجرات —————

تعبیر یہ تینوں ہی خواب جو زینب صاحبہ نے مختلف اوقات میں دیکھے۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ دنیا داری کی زندگی گزارنے کے بعد انہیں دینداری پر چلنا نصیب ہوگا۔ اور حق تعالیٰ اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا کریں گے۔ اور انجام بخیر ہوگا۔ اس خواب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ زینب صاحبہ کو موسیقی سے لگاؤ ہے۔ یا گانے سننے کا ذوق ہے۔ یا اسی طرح کی کسی ممنوعہ چیز میں دلچسپی ہے جب کہ مشیت انہیں ان باتوں سے روکنا چاہتی ہے۔ (والشراعلم)

جناب حسن الہاشمی صاحب۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حجاب

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت دیکھی ہے۔ ساتھ پڑھتا ہوں۔ اس میں جو بھی لکھا رہتا ہے سب پڑھ ڈالتا ہوں۔ خاص کر خوابوں کی تعبیر، تم کو بہت اچھا لگتا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ آپ کو اور ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

میں نے بھی دو خواب دیکھے ہیں۔ دسمبر جمعرات کی رات کو پہلا خواب یہ ہے کہ میں اپنے خالو کے گاؤں میں ہوں۔ اور میرے خالو مولانا ہیں۔ گاؤں کا نام مدھنا پڑھ ہے۔ وہ ہم نے ملے ہیں اس مسجد میں نماز پڑھ لو۔ ایک جگہ ہو جائے گا۔ اور میں اپنے دل میں یہ سوچ رہا ہوں کہ حج مکہ اور مدینہ میں ہوتا ہے یہاں کیسے ہو گا۔ اور نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور جب آنکھ کھلی تو صبح کے ۵۔۳۰ ہو رہے تھے۔ اور اب میرے خالو حیات نہیں ہیں۔ ان کو دنیا سے رخصت ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے ذمہ کچھ قرض ہو گا۔ جو انشاء اللہ جلد ہی ادا ہو جائے گا۔ (واللہ اعلم)

محترم عابد بنجانب ہاشمی صاحب۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حجاب

میں آپ کا رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ ہر ایک الفاظ دل کو چھو لیتا ہے۔ میں بھی آپ کی خدمت اقدس میں اپنا ایک خواب عرض کر رہی ہوں۔ جو تقریباً ۱۵ سال سے لگاتار پریشان کر رہا ہے۔

میرا نام شاہین ولد نثار احمد۔ اور والدہ کا نام سائرہ بانو ہے۔ میں تقریباً ۱۵ سالوں سے ایک خواب دیکھ رہی ہوں۔ خواب الگ الگ طریقے سے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ہر خواب کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔

میں اپنے آپ کو خواب میں کسی ایسے گاؤں میں دیکھتی ہوں جہاں زیادہ تر غریب اور شیخ طبقہ کے لوگ رہتے ہیں۔ لیکن اسی گاؤں میں ایک بہت ہی عالیشان بنگلہ یا پھر کھنڈر بنی حویلی دیکھتی ہوں۔ کبھی میں دیکھتی ہوں۔ میں بالکل کالے لباس میں ہوں۔ اور کھنڈر نما حویلی میں جا کر موم بتی جلاتی ہوں۔ یا پھر دیکھتی ہوں کہ میں اس گاؤں میں گئی ہوں۔ لیکن گاؤں والے مجھے پہلے سے ہی جانتے ہیں۔ پھر میں ایک بہت ہی عالیشان مکان میں گئی۔ جہاں مجھے عزت ملی۔ لیکن اچانک مجھے کوئی شخص جان

سے مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور میں جان بچانے کیلئے بھاگتی ہوں۔ لیکن آخر کار وہ آدمی مجھ سے مارا جاتا ہے۔ یا پھر کبھی دیکھتی ہوں ایک بہت پُرانی حویلی ہے۔ جہاں میں رہنے لگتی ہوں۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ حویلی میری ہی ہو۔ کبھی کوئی مجھے روحوں سے یا شیطان سے ڈرانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں ہمیشہ اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو جاتی ہوں۔

ہر خواب میں مجھے الگ الگ چیزیں دکھائی دیں۔ جیسے علی کھنڈر، عالیشان محل۔ لیکن آخر میں ہمیشہ مجھے کوئی جان سے مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ناکام ہو جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں کبھی کسی ایسے گاؤں میں کبھی نہیں گئی۔ گھر میں میں نے خواب بتلایا تو گھر والوں نے کہا کہ میں ڈراؤنی فلم دیکھتی ہوں۔ وہی میرے خیال میں ہوتا ہے۔ لیکن فلم تو میں ابھی ابھی دیکھتی ہوں۔ خواب میں بہت سالوں سے دیکھ رہی ہوں۔ اور سونے سے پہلے میں کوئی خیال لے کر نہیں سوتی ہوں۔

میرا نام شاہین ہے۔ والد کا نام نثار احمد مومن والدہ کا نام سائرہ بانو مومن ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۲۶۵ء ۱۱-۱۲ ہے لیکن اسکول کے سرٹیفکیٹ میں ۱۲-۱۳-۱۳۶۵ء لکھا ہوا ہے۔

مجھے غلط بات پر بہت جلد غصہ آتا ہے۔ معاف کرنے کی عادت تو بالکل نہیں ہے۔ غصے میں پاگل ہو جاتی ہوں۔ میں تعلیم یافتہ ہوں۔ لیکن کچھ بھی کرنے پر جیسے سرکس کرنے پر میں چند دن تک پاتی ہوں۔ پھر ناکامی ہاتھ لگتی ہے۔ بس یہ کچھ لیجئے مجھے ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملا۔

محترم ہیریانی کر کے آپ مجھے ان الجھنوں سے نجات دلائیں۔ خدا حافظ

ایک مصیبت زدہ شاہین

آپ احساس کتری کا شکار ہیں۔ اور ایسا بالعموم ہوتا ہے کہ آپ جو سوچتی ہیں وہ نہیں ہوتا۔ آپ کو اکثر اپنے منصوبوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ آپ کے دل و دماغ پر اکثر انتشار اور اضطراب کے بادل چھائے رہتے ہیں آپ کے لئے اکثر آپ کو خوابوں میں بھی مایوس کن چیزیں نظر آتی ہیں۔ آپ کے خوابوں کی جلی تعبیر یہ کہ زندگی کی بار بار ناکامیوں اور محرومیوں کے بعد آپ کو کوئی قابل قدر ٹھکانہ نصیب ہو جائیگا۔ اور آپ کی زندگی میں ٹھہراؤ آجائے گا۔ آپ غصے پر کنٹرول رکھیں۔ اور معمولی معمولی باتوں پر لڑنے

ہر کوشش دیکھ کریں۔ مجموعی حیثیت سے آپ کے خوابوں کی تعبیر آپ کے خوابوں کی طرح بُری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

شہید کربلا کا دفاع

اول
ماہندگان یزید کی خانہ تلاشی

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں
گستاخیوں کا مدلل جواب

مولانا منظور نعمانی کے صاحبزادے

عتیق الرحمن سنبھلی کی

واقعہ کربلا کے پس منظر کا کئی

از قلم

مولانا حسن احمد صدیقی، فاضل دارالعلوم، دیوبند

یہ کتاب علمائے دیوبند کی خاموشی کا کفار سے

اگر آپ کو فی الحقیقت خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت ہے تو اس
کتاب کا مطالعہ ضرور کریں

اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ قیمت مجلد ———— ٹھور دپے (علاوہ محصول ڈاک)
ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند، یوپی

طاہرہ باری

خوابوں کے مخفی راز

خواب آدمی کو ایک ایسی حیرت انگیز اور مادرائی دنیا میں پہنچا دیتے ہیں۔ جہاں نہ وقت کی قیود ہیں نہ فاصلوں کی مجبوریات اور جہاں حسن و دلکشی اور روحانی سکون کی فضا موجود ہے۔ خواب اکثر اوقات فرحت بخش اور مسحر کن ہوتے ہیں جو ہمیں عرفان ذات کے راستوں پر گامزن کر دیتے ہیں۔

جنسی تجربے سے گزرتے ہیں۔ کبھی اندھا پن طاری ہو جاتا ہے کبھی دم گھٹنے یا ہاتھ پاؤں کی حرکات ختم ہو جانے کا احساس ہوتا ہے۔ اکثر اس میں طاقت و برتری سے متعلق احساس جاگ اٹھتا ہے۔ اور نتیجتاً خواب دیکھنے والا جسمانی اور جذباتی رد عمل کے طور پر اس طرح جاگ جاتا ہے کہ گویا یہ سب کچھ بالکل بیداری کی حالت میں پیش آیا ہو۔ اس سطح کے غیر پسندیدہ تجربات ڈراؤنے یا تناؤ کی صورتحال پیدا کر دیتے ہیں جن کو دیکھنے کے بعد ہمیں تذلیل، تضحیک یا پھر سخت پیاس محسوس ہوتی ہے۔

اس قسم کے خوابوں میں ایک بات بڑی اہم ہے کہ ان خوابوں کو دیکھ کر رد عمل میں ہم خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ گرا جائے کہ چیزوں میں مثبت پہلو کس طرح تلاش کیا جائے تو ہم نظر آنے والے خوفناک عکس یا مناظر سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ مگر یہ کام کس طرح کیا جاسکتا ہے اور اس طریقے کی طرف ہم کیسے جاتیں؟ جیسا کہ وہ خواب دیکھنے والی کی طرف حملہ آور ہونا چاہتا ہے مگر پھر اگلے ہاتھ چاٹنے لگتا ہے۔ یہ کیسے ہوا؟ سینوٹی تہذیب کے مطابق خواب کی تصویر کشی بالکل بے ضرر ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو خوفناک سمجھ کر ان سے بھاگیں مت اور اس پر کام کرنے سے پہلے ذہن میں

ڈراؤنے اور بُرے خواب | زیادہ تر ڈراؤنے اور بُرے خواب | خوابوں کا تعلق سطح اول یا دوم سے ہوتا ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ آپ کو دن کے دوران جن غیر متوقع واقعات سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ سطح اول میں آپ کو نظر آئیں۔ بُرے خوابوں کا بڑا حصہ سطح اول کی تشریح سے تعلق رکھتا ہے جس میں آپ دنیا کے بنیادی رویوں کو دیکھتے ہیں اور سطح دوم کی تشریح خوابوں کی تشبیہ و علامات کی تشکیل کرتی ہے۔

ڈراؤنے خواب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن میں آپ کے ساتھ ناگوار چیزیں ہوتی ہیں۔ اور دوسرا وہ جس میں آپ خود کسی کے ساتھ بُرا کرتے ہیں۔ اب ہم ان کی جانب تفصیلاً دیکھتے ہیں۔

ناگوار چیزیں آپ کے ساتھ | اس طرز کے خوابوں میں اکثر مخلوق تعاقب کرتی ہے۔ تنگ کرتی ہے۔ وہ انسانی یا مادرائی مخلوق بھی ہو سکتی ہے۔ ایسے خوابوں میں اکثر اوقات آپ کا واسطہ غیر محسوس احساسات سے پڑتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ آپ کو قید کر دیا جاتا ہے۔ کوئی الزام لگ جاتا ہے۔ کوئی آپ کو شوٹ کر دیتا ہے یا خنجر سے حملہ کرتا ہے کبھی

سے پہلے ذہن کو ہدایت دیں کہ اس خواب کے پیچھے کیا راز ہے؟ خواب اس کو سامنے لائے۔ اس میں کامیابی ہمارے خواب کو روشن تاہاں بنا دے گی۔ اگر اس طرح بھی کامیابی نہ ہو تو خواب کے ذہن تک آپ کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ اس طرح کا کوئی خوفناک منظر سامنے بھی آجاتا ہے تو وہ اس کے اسباب تلاش کر لیتے ہیں اور یہ کیفیت خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ اگر خوابوں کی تشریح کے لئے یہ طریقہ استعمال کیا جائے تو خواب اپنا مقصد اور پیغام آپ پر آشکار کر دیتا ہے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کو ڈراؤنے خواب نظر نہیں آئیں گے یا مثبت اور مربوط شکل میں سامنے آئیں گے۔ یہ تشریح لا شعور سے آپ کیلئے نیا پیغام لائے گی مگر دوستانہ شکل میں۔

خواب میں خوف سے مقابلہ کرنے سے آپ بیداری کی زندگی میں پیش آنے والے خوف و ڈر کے معاملات سے نمٹنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اکثر لوگوں کے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ وہ اس طرح مزید پُر اعتماد ہو گئے۔ چونکہ خواب کے احساسات جذباتی طور پر حالت بیداری ہی کی مانند ہوتے ہیں۔ اس لئے نفسیاتی طور پر ہم ان کے اثرات سے اشکار نہیں کر سکتے۔

ناگوار چیزیں کسی دوسرے کیلئے ایسے خواب جن میں آپ ضرر رساں یا ناگوار حرکات کرتے دیکھیں ان میں بھی یہی پیغامات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ یعنی آپ کی کچھ صلاحیتیں جو دب گئیں اور سامنے نہ آسکیں تو آپ خواب میں بالواسطہ اس غصے اور مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے پائیں گے۔

پُر تشدد خواب سے پریشان نہ ہوں۔ پُر تشدد خواب اصل اس مایوسی کی وجہ سے نظر آتے ہیں جو آپ کے اندر موجود ہے مگر کھل کر سامنے نہیں آتی۔ دوسری سطح پر جب ہم اس کی تشریح کرتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مایوسی اصل تخلیقی صلاحیتوں کے دب جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ آپ دنیا میں کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ مگر اس کا موقع نہیں ملتا تو مایوسی کا آشکار ہو جاتے ہیں۔

میرے (مصنف کے) تجربے کے مطابق اس قسم کے خواب لوگوں کی بڑی پریشانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسی پریشانی جو ہر وقت مایوسی اور ڈپریشن، ناخوشی اور بے کلی طاری رکھتی ہے۔ ایک غیر مبہم سا مجرمانہ احساس ہوتا ہے یا اپنی ذات سے

رکھیں کہ عام خواب کی طرح بھیانک خواب بھی یقیناً قابل تشریح ہیں۔ اس کے لئے فری ایسوسی ایشن، ایسپلی فیکیشن اور ڈول پلے کے طریقے آزمائیں اور تلاش کریں کہ یہ خواب آپ سے کیا کہنا چاہتے ہیں۔ ان طریقوں پر عمل پیرا ہو کر آپ سطح اول پر اس خوف و ڈر کی شناخت کر سکتے ہیں جو ہمیں ان خوابوں کے حقیقت تک آنے سے محروم رکھتا ہے۔ جب کہ سطح دوم پر ہم اس خوف کے حقیقی اسباب معلوم کر سکتے ہیں۔ دوسری سطح کی تشریح عموماً خوف و ڈر کو منصفہ شہود پر لانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اس طرح جو صلاحیت آپ کے اندر چھپ چکی ہے اور جس کی اس وقت ضرورت ہے اور جو آپ کو سنجیدہ شخصیت بنادے گی وہ بیدار ہو جاتی ہے۔

یہ صلاحیت، خود اعتمادی، ذہنی مرکزیت اور اپنی ذات کی تکمیل میں معاون ہوتی ہے۔ کیوں کہ گھریا اسکول کے ابتدائی تجربات میں یہ صلاحیت آپ حاصل نہ کر پائے ہوں اور یہ آپ کی شخصیت کا حقہ نہ بن سکی۔ چنانچہ بڑے ہونے کے بعد نتیجتاً آپ اسے قرقی نہ دے سکے بلکہ اب اپنے آپ کو خطا کار سمجھ رہے ہیں اور خوفزدہ ہیں اور بے اعتمادی کے شکار ہیں۔ یہ خوف اور ڈر آپ کی گہرائی میں اس قدر ہوت ہو گیا کہ وہ خواب میں بہرہ و بدل کر سامنے آنے لگے۔ تاکہ آپ ان کو سمجھیں ان سے معاملہ کریں۔ یہ آپ کی نفسیاتی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔

خواب آپ کے اندر چھپے ہوئے خوف کو ضرور ابھاریگا تاکہ آپ کو بتائے کہ کوئی ایسی بات ہے جس کی آپ کی شخصیت میں کمی ہے۔ دوسری ممکنہ صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس قسم کے خواب آپ کی زندگی کے کسی ایسے واقعہ یا بحران کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جس کا آپ مقابلہ نہیں کرنا چاہتے اور نظر میں چار رہے ہیں۔ کسی ایک کام کو اُجاگر کرنا چاہتے ہیں جن کا رابطہ آپ کے ذاتی تعلقات، بنی اور پیشہ دارانہ زندگی سے ہے۔

ایک بار جب آپ خواب کے پیغام کی شناخت کر لیں گے اپنی شخصیت میں دبی ہوئی اس صلاحیت کو قبول کر لیں گے پھر اسے اپنی شعوری زندگی میں شامل کرنا شروع کر دیں گے۔ ان کے بعد بھیانک اور ڈراؤنے خواب آنا بند ہو جائیں گے۔ ان کے ان کا مقصد پورا ہو چکا ہوگا۔ لیکن اگر طرح نہ ہو تو سو

فطرت کے قوانین کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ پہلے اعتراض کا جواب تو یہ ہے کہ کھلی شہادت و ثبوت دیکھیں اگر ہم کھلی آنکھوں سے نظر آنے والے ESP کے تجربات نظر انداز کریں جیسے ارواح کا نظر آنا، بات کئے بغیر لوگوں کے خیالات معلوم ہونے کی بہت سی مثالیں، مستقبل بینی کے واقعات کسی شخص کا خیال آتے ہی اس کا آجانا وغیرہ۔ اتنی سیدھی سادی کھلی شہادیں کیا دروغ گوئی کہلاتی جاسکتی ہیں۔



فَظَائِفِ اَعْمَالِ

یہ ایک بزرگ کا عطیہ ہے جس کے با اثر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ سچے دل اور اعتقاد سے اس عمل کو کرو۔ اور خدائے پاک کے کلام سے فیض یاب ہو۔ معلوم ہو کہ بسم اللہ شریف کلید ابواب مقاصد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عمل کے اثر کو زائل نہیں فرماتا۔ یہ عمل انیس دن کا ہے۔ پڑھنے کا کوئی خاص وقت معین نہیں۔ فرصت کا وقت خود ہی منتخب کر لیں۔ مگر اول دن جو وقت مقرر کیا ہے۔ آخر تک اس میں تبدیلی نہ ہو۔ اس طرح مقام بھی تبدیل نہ ہو۔ شروع کر نیسے قبل روزانہ غسل کرنا ہو گا۔ عمل کے وقت کپڑے صاف ستھرے اور خوشبو سے معطر ہوں۔ پڑھنے کی جگہ پڑھنے کے وقت بخور بھی جلا یا کریں۔ کوئی خاص تاریخ یا دن شروع کر نیکا نہیں ہے۔ پر ہیز صرف اس قدر سیکہ ۱۹ دن تک کچا ہسن اور پیاز نہ کھائیں۔ جس مقصد کیلئے عمل کریں گے خدا چاہے تو کامیابی ہوگی۔ اگر عمل کے اندر کامیابی ہو جائے تو تب بھی ۱۹ دن پورے کریں۔ روزانہ عمل کے پڑھنے کی تعداد درج ذیل ہے۔ اور پران کا ہندسہ ہے اور نیچے تعداد ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

بہت احتیاط سے کام لیں۔ اس تعداد میں کمی بیشی نہ ہو ورنہ عمل کا اثر کم ہو جائیگا۔ اس کی صحیح تعداد میں ہی اثر ہے۔ عمل میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی پڑھنا ہے۔ عمل کر نیسے قبل ایک مقصد رکھ کر رد عمل پڑھیں۔ پھر عمل شروع کر دیں۔ عمل ختم ہونے کے بعد اپنے مقصد کے لئے دعا مانگیں۔ خداوند کریم غیب سے مدد کرے گا اور مقصد عمل ہوگا۔

خوابوں میں بھی ان مناظر کو فیس کرنے کا مشورہ دیتا ہوں اس کا تعلق عموماً بچپن کے ان واقعات سے ہوتا ہے جن کو دبا دیا جاتا ہے۔ بڑے ہونے کے بعد یہ پریشان کن خوابوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ جب آپ ان خوابوں سے پریشان یا خوفزدہ ہوئے بغیر معاملہ کرتے ہیں تو یہ سلسلہ فوراً رک جاتا ہے۔

ایک اہم سبق جو ہمیں سیکھنا چاہیے یا اس طرح کی تشریح ہے جو فائدہ حاصل ہونے چاہئیں۔ اس بارے میں ہمیں کوئی واضح تاکید نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح آپ ایک خاص عرصے کے لئے اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور اپنے لاشعور کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر لیتے ہیں۔ خواب پر اس طرح سے کام احاسات کو وسیع کرتا ہے۔ جذبات کو جلا بخشتا ہے۔ اکثر آپ کو ایک اچھا انسان اور خود کو زیادہ سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ آدمی کو فطرت کے تمام رُخوں سے مطابقت کا احساس پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ اور خواتین کو شادابی اور حسن بخش سکتا ہے۔ خوابوں پر کام کرنا آپ کو حقہ حس عطا کرتا ہے۔ شعور کی سطح پر آپ کو حقیقت پسند بناتا ہے۔ عقلی اور منطقی خیالات اپنی ذات کے پانی پر اسکیٹنگ کرنے کے مترادف ہے۔

خوابوں پر کام کرنا آسان، واضح اور مطالعاتی ہے۔ یہ آپ کو حقیقت سے فرار نہیں بناتا۔ بلکہ وسیع، جامع اور حقیقت کی جانب ایک تحریک ہے۔ یہ ہم سے چند چھوٹی باتیں پوچھتا ہے اور کچھ وقت صبر اور متعلقہ آسان ٹیکنیک کا مطالبہ کرتا ہے۔ پھر یہ ہمیں ہزاروں سال آگے لیجاتا ہے۔ اب ہم دوسرے طریقوں پر غور کرتے ہیں۔ جن میں خوابوں پر کام کرنا آسان ہوگا۔ ہم خواب اور ESP شروع کرتے ہیں۔

بہت سے سائنسدان مادراتے حسیات خواب میں ESP ادراک

یعنی ESP کی موجودگی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ یادوائے حسیات ادراک ان تجربات، واقعات یا احاسات کو کہا جاتا ہے جو حواس خمسہ یعنی پانچوں حواس سے ماوراء ہوتے ہیں۔ یعنی ٹیلی پتھی، ہائپنوسس، مادراتی مخلوقات اور دنیاؤں کا مشاہدہ وغیرہ ESP کی ذیل میں آتے ہیں۔ (مترجم)

جو توجہات وہ پیش کرتے ہیں ان میں پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ باضابطہ قاعدے اور قوانین کی رُو سے ان کی تشریح ناممکن ہے۔ دوسرے اگر ان کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ بات

علم الاعداد

اعداد و عمر بھر کے حالات کی معلومت

حسن الہامی فاضل دارالعلوم دیوبند

پانچواں حرف ت ہے۔ اس کے اعداد ۸ ہیں۔ اب بقیہ حروف ۴ ہیں۔ ۸ کو ۴ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۲ آیا۔ چھٹا حرف ن ہے۔ اس کے اعداد ۵ ہیں۔ اب بقیہ حروف ۳ ہیں۔ ۵ کو ۳ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۵۰ آیا۔ ساتواں حرف ق ہے۔ اس کے اعداد ۱۰ ہیں۔ بقیہ حروف ۲ ہیں۔ ۱۰ کو ۲ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۰ آیا۔ آٹھواں حرف ف ہے۔ اس کے اعداد ۸۰ ہیں۔ چوں کہ اب حروف آخری ہے۔ اس لئے اس کے ۸۰ عدد ہی لئے جائیں گے۔ تمام حاصل ضرب اعداد کو جمع کر لیں۔

$$918 = 80 + 20 + 150 + 32 + 20 + 200 + 54 + 320$$

ان کا استنتاج کیا تو مفرد عدد ۹ برآمد ہوا۔ ذیل کے نقشے میں ۹ عدد کی خصوصیات دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ محمد صغیر کی زندگی کا حاصل کیا ہے۔

اگر آپ کو اپنی زندگی کے حالات کا اندازہ کرنا ہو تو اپنے نام کے حروف شمار کرو۔ پھر ہر حرف کو نمبر وار اس حشر کے اعداد سے ضرب دیتے جاؤ اور حاصل ضرب کو الگ لکھتے جاؤ۔ پھر تمام اعداد کو جمع کر کے استنتاج کرو اور ان کا مفرد عدد برآمد کرو۔ جب مفرد عدد برآمد ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقشے میں اس عدد کی کیفیت ملاحظہ کرو۔ ان مجلی حالات سے اس شخص کی زندگی کے مفصل حالات کا اندازہ کرنا ایک صاحب عقل کے لئے کافی ہو گا۔

عدد نکالنے کو ایک مثال سے سمجھو مثلاً کسی شخص کا نام محمد صغیر ہے۔ ہمیں اس کی زندگی کے حالات کا اندازہ کرنا ہے تو سب سے پہلے ہم دیکھیں گے کہ اس نام میں کل کتنے حروف ہیں۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ محمد صغیر میں کل ۸ حروف ہیں۔ ان کے اعداد اس طرح ہیں۔

۸ ۱۰ ۵۰ ۸ ۴ ۴۰ ۸ ۴
م ح م د ح ن ی ف

سب پہلا حرف میم ہے۔ اور اس کے اعداد ۴۰ ہیں جبکہ نام کے کل حروف ۸ ہیں تو ہمیں ۸ سے ۴۰ کو ضرب دینا ہے۔ حاصل ضرب ۳۲۰ ہوا۔

دوسرا حرف ت ہے۔ اعداد اس کے ۸ ہیں۔ اور اب نام کے بقیہ حروف ۷ ہیں۔ ہم نے ۷ کو ۸ میں ضرب دیا۔ تو حاصل ضرب ۵۶ آیا۔

تیسرا حرف میم ہے۔ اس کے اعداد ۴۰ ہیں۔ اب نام کے بقیہ حروف ۱ ہیں۔ ۴۰ کو ۴۰ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۴۰۰ آیا۔

چوتھا حرف ز ہے۔ اعداد اس کے ۴ ہیں۔ اب بقیہ حروف ۵ ہیں۔ ۴ کو ۴ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۰ آیا۔

۱ تم ذہین رسا ہو۔ بلند اقبال ہو۔ تمہارے اندر قوت ارادی حد سے زیادہ ہے۔ دولت، عزت اور قبولیت تمہاری تقدیر ہے۔ تمہارے اندر خصوصی جوہر موجود ہیں۔ تم عمر بھر خوش و خرم رہو گے۔ لیکن زندگی کا ابتدائی حصہ غموں اور بیماریوں میں گٹے گا۔ آخری دور خوشحالی کا دور ہے۔

۲ تمہاری صحت اچھی نہیں ہوگی۔ زندگی کا اکثر حصہ غربت اور افلاس میں گٹے گا۔ اکثر بیماریاں دامن گیر رہیں گی۔ غصہ اور تشدد تمہاری زندگی کا حصہ ہے۔ تم تشدد اور غصے کی وجہ سے خاصا نقصان برداشت کرو گے۔ اگر تم صبر و ضبط کی راہ کو اپنایا تو شاید کہ تم اپنی بد نصیبی پر قابو پاؤ۔

۹ تمہاری زندگی میں حد سے زیادہ تفکرات ہوں گے۔ تم اپنے ہاتھوں ہی سے اپنی قسمت کا گلا گھونٹ لو گے۔ تمہاری زندگی میں ترددات کی کثرت ہوگی۔ اور تم غلط فیصلوں کی وجہ سے دکھ اٹھاؤ گے۔



عمل دکان کی ترقی کے لئے

تحریر: اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو۔ اور فائدہ کم ہوتا ہو تو ترکیب اس کو چار کوری سکوریاں جن میں کہ خوشی کے موقع پر کھیر یا فیر بنی جلتے ہیں۔ لیکن وہ ایسی ہوں کہ جن کو پانی نہ لگا ہو۔ لیکن ان پر جمعرات، جمعہ یا پیر کے دن مشتری کی ساعت میں لکھے۔ اور دکان کے چاروں کونوں میں ان کو اٹا کر رکھ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خوب بکری ہوگی اور بہت زیادہ منافع ہوگا۔ جمعرات کو یہ ساعت سورج نکلنے ہی آتی ہے۔ اور جمعہ کو پانچ بجنے میں سورج نکلنے کے بعد سے آتی ہے۔ اور پیر کو سورج نکلنے کے بعد تیس بجنے میں آتی ہے۔ لکھنے والے کو ان اوقات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مجرب ہے۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّ الدَّيْنَ يَمْكُؤْنَ كَيْسَبَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا زَكَاةً وَقَسَمُوا بَعْدَ الْوَعْدِ أَنْ يَرْغَبُوا فِي الْوَعْدِ
مَسَارِقُكُمْ سِرًّا وَأَعْلَانًا يَقْتُلُونَ وَيُجَارُونَ لَنْ تَبُورَ لِقَائُكُمْ
أَجُوزُهُمْ وَيَسْرِدُهُمْ مِنْ قَبْلِهِمْ إِنَّهُمْ عَفْوٌ مَسْكُورٌ

باہمی بخشش کا فائدہ

اگر مایاں بیوی میں باہمی بخشش چل رہی ہو تو شو مرتبہ "یا مایا" پڑھ کر سو جانے سے دلوں کی کدورت اور باہمی غلط فہمی دور ہو جاتی ہے۔



۳ تم صاحب اخلاق اور صاحب کمال ہو۔ تم فطرت کے اعتبار سے شریف اور ملنسار ہو۔ تم لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ اور تم لوگوں کی محبت اور توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہو گے۔ لیکن تمہیں خود غرض لوگوں سے کچھ نقصانات اٹھانے پڑیں گے۔

۴ تم خواہش اور ضرورت کے مطابق علم حاصل نہ کر سکو گے لیکن تمہاری زندگی خوش حالی کی زندگی ہوگی۔ تمہاری فطرت میں دوسروں کو چمکے دینے کی صفت بھی موجود ہے۔ تم قوت ارادی اور اپنے بازوؤں کی طاقت کی وجہ سے ہر میدان میں کامرانی حاصل کر لو گے۔

۵ تم فطرتاً عیش پرست ہو۔ لہو و لعب سے تمہیں خاموشی ہے۔ تم رقص و سرور کی محفلوں میں مگن رہو گے۔ لیکن ہو تم خوش قسمت تمہاری زندگی بالعموم راحت میں کٹے گی۔ اور مال و دولت حسب منشا ملے گا۔

۶ تم اپنی صلاحیتوں سے اپنی بگڑی تقدیر بھی سنوار لو گے اور اللہ کے فضل کے حقدار بن جاؤ گے۔ تم فطرتاً محنتی ہو۔ تم جدوجہد سے کبھی منہ نہیں موڑو گے۔ تمہارے ارادے فولاد کی طرح ہوں گے۔ اس لئے تم خزاں کے دور میں بھی بہاروں کا مزا لو گے۔

۷ تم صاحب علم بھی ہوں گے اور صاحب عقل بھی۔ تمہاری زندگی راحت و آرام سے کٹے گی۔ تمہارے اندر ایثار کا جذبہ ہے۔ تم دوسروں کی خاطر غم بھیلو گے۔ اور اکثر اپنے مفادات کو ٹھیس پہنچاؤ گے۔

۸ تم مستقل مزاج ہو۔ تمہاری زندگی کا اکثر حصہ سفر میں گزرے گا۔ تم امن پسند ہو۔ لڑائی جھگڑوں تمہیں نفرت ہوگی۔ لیکن کوئی نہ کوئی جھگڑا تم سے جڑا رہے گا۔ تم تواضع کی وجہ سے غیروں میں بھی مقبول رہو گے۔

اعداد کا جادو

● آپ خر بوزے پر غور کریں۔ اس پر کچھ خط آپ کو نظر آئیں گے۔ جتنے خط ہوں اتنے ہی سے انہیں ضرب دیں۔ اس پر کچھ خط آپ کو نظر آئیں گے۔ جتنے خط خر بوزے میں بیج ہوں گے۔ انہیں ضرب دیں۔ حاصل ضرب جو بھی ہوا ہے اسے منس کوئی بھی نارنجی لیں۔ اسکو پھیل کر دیکھیں کہ اس میں پھانکیں طاق ہیں یا جفت۔ اگر پھانکیں جفت ہیں تو جتنی بھی پھانکیں ہوں گی ان سے دُجنے بیج اس نارنجی میں ہوں گے۔ اور اگر پھانکیں طاق ہوں گی تو اس نارنجی کی پھانکوں سے ۲ گنے بیج اس میں ہوں گے۔

● کتنی قاشیں ہیں۔ قاشیں اگر جفت ہیں تو اس میں بیج قاشوں کی تعداد سے دُجنے ہوں گے۔ اگر قاشیں طاق ہیں تو اس میں بیج قاشوں کی تعداد سے ۲ گنے ہوں گے۔

● میٹھا کدو لیں اس کو پھیل کر دیکھیں کہ اس میں کس قدر پھانکیں ہیں جس قدر پھانکیں ہوں ان کو ۲۲ سے ضرب دے دیں۔ جو بھی حاصل ضرب آئے اس کو پھر ۳۲ سے ضرب دے دیں۔ حاصل ضرب کو ۱۲ سے تقسیم کر دیں۔

● غارین قسمت جو بھی ہو گا بس اتنے ہی اس کدو میں بیج ہوں گے۔

● اُبھار ہوں، اُنکو ۴۶ سے ضرب دے دیں۔ حاصل ضرب جو بھی ہو گا اتنے ہی اس میں دانے ہوں گے۔

● ہر انار پر کنگورے جو بھی ہو گے ہیں۔ ان کو ۳ گنا کر کے ۴ سے ضرب دے دیں۔ حاصل ضرب جو بھی ہو گا بس اتنے ہی دانے اس انار میں ہوں گے۔

● (نوٹ) یہ اللہ کا بنایا ہوا ایک اٹل قانون ہے۔ اور اللہ نے جن انسانوں کو غور و فکر کرنے کی صلاحیت بخشی ہے۔ انہوں نے یہ اندازے اعداد کے توسط سے حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نظام قدرت میں غور و فکر کی صلاحیت عطا کرے۔

عن الہامی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانیت کے اہم نکتے

تحفۃ العالمین کا ایک باب

دورانِ چلہ عالمین کے لئے اہم ہدایات

ٹوٹ جانے پر اس سے تہم کریں۔ دورانِ عمل حصار سے وضو کے لئے ہا ہرنہ نکلیں۔ جس ستارے کی حکومت میں عمل کریں اس کی بخورات کی دھونی لیں۔

ترک حیوانات پر ہیز جمالی اور پر ہیز جلالی کی تمام چیزیں ترک کا استعمال نہ کریں۔ اگر بہی کا استعمال نہ کریں۔ کسی بھی طرح کا پھل نہ کھائیں۔ کسی بھی طرح کی ہری سبزی استعمال نہ کریں۔ عطر اور خوشبو کا استعمال نہ کریں۔ بخورات مستثنیٰ ہیں۔ چڑے کی کوئی چیز استعمال نہ کریں۔ گھڑی کا فیہ، عقین، چڑے کا جوتا، گجور کی چٹائی وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔

دریا یا ندی کا پانی مٹی کے برتن میں استعمال میں لائیں۔ کھانے کی کوئی بھی چیز صرف مٹی کی ہانڈی میں پکائیں۔ روٹی صرف جو یا گنے کی استعمال کریں۔ روٹی کے لئے لوہے کے قوے کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ریشی اور ادنیٰ کپڑا نہ پہنیں۔ بالوں اور ٹوپی استعمال نہ کریں۔ حصار کیلئے چاقو یا سائیں جو لوہے کے درختے کا ہو۔ لکڑی کا استعمال نہ کریں۔ دورانِ عمل جوں، بھٹی، پتھر، ٹھنڈا وغیرہ کسی بھی جانور کو نہ ماریں۔ اپنا کوئی بال نہ توڑیں۔ دورانِ چلہ ہاتھی اور گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ کوئی بھی ایسی چیز نہ کھائیں جس پر کھجی کے بیٹھنے کا امکان ہو۔ تلوں کا تیل اس طرح کھلوائیں تمام تلوں کو پانی سے بھر کر برتن میں ڈال دیں جو تل پانی کے اوپر تیر جائیں انہیں نکال کر پھینک دیں۔ جو نیچے بیٹھ جائیں انہیں نکال کر کسی نیکو تیل سے تیل کھلو کر استعمال کریں۔ اپنے جسم کے کسی حصے کو سمجھا کر یا کسی اور طرح خون نہ نکالیں دورانِ عمل لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیں۔ کسی معتکف کی طرح زندگی گزاریں۔ ہری بھری شاخ، پھول، ہرے بھرے پتے اور کسی بھی پھل کو اپنے ہاتھ سے نہ توڑیں۔ پتھن، دودھ، چلنے سے پر ہیز کریں۔ بغیر دودھ کی چائے پی سکتے ہیں۔

گوشت، مچھلی، سرکہ، پیاز، لہسن سے پر ہیز کریں، بیوی پر ہیز جمالی کے ساتھ مباشرت نہ کریں۔ دہی اور مٹھائی بھی کھائیں۔ میوہ، سرسوں اور تل کا تیل استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر ان چیزوں کی پاکی میں ذرہ برابر شبہ نہ ہو۔ ہر وقت ہاد و نور ہیں۔ ہر وقت پاک لباس میں رہیں۔ جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور لایہ معنی باتوں سے زبان کو پوری طرح روکیں۔ آنکھوں کی حفاظت کریں۔ کسی ایسی چیز کی طرف دانستہ نظر نہ اٹھائیں جن کا دیکھنا شرعاً ممنوع ہو۔

پر ہیز جلالی مذکورہ بالا تمام چیزیں بھی پر ہیز جلالی میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ موکی، ہینگ، عنبر، چھوارہ، دیگر تمام خشک اور تر میوہ جات سے پر ہیز کریں۔ حق، بیڑی، سگریٹ سے دور رہیں۔ تمباکو خوری سے پر ہیز کریں۔ کسی بھی تیل کا استعمال نہ کریں۔ صرف تلوں کا تیل استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ کسی صاحبِ ایمان اور صاحبِ تقویٰ یا پجوقہ نمازی تیلی کے ہاتھوں نکلا ہوا ہو۔ روزانہ غسل کریں۔ دورانِ چلہ بغیر سیا ہوا کپڑا پہنیں۔ حجامت نہ بنوائیں۔ ناخن نہ کٹوائیں۔ کوشش اس بات کی کریں کہ روٹی خود پکائیں۔ اور چوہا جلاتے وقت صرف نیم یا کیکر کی لکڑی استعمال کریں۔ مٹی کے ٹیل سے جلنے والے کسی چولہے کا استعمال نہ کریں۔ گیس سے جلنے والے چولہوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کھانا پکانے کی مشقت میں کسی دوسرے کی مدد نہ لیں۔ اگر مدد لینی پڑ جائے تو متقی اور پر ہیز گار کی مدد لیں۔ کسی عورت کی مدد نہ لیں۔ اگر عورت چلہ کر رہی ہو تو وہ کسی متقی عورت کی مدد لے۔ وہ کسی مرد کی مدد نہ لے۔ چلہ کشی سے پہلے متعلقہ تمام چیزیں خود لکھ کر جمع کر لے تاکہ دورانِ چلہ پریشانی نہ ہو اور کسی دوسرے کی مدد لینے کی فیت ہی نہ آئے۔

حصار کے اندر پاک مٹی کی ایک کچی اینٹ رکھیں۔ وضو کے

تقسیم

جدید سائنس

سنت نبوی

علیم محمد طارق محمود چغتائی

حاجت غیر تسلی بخش ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بیت الخلا میں زیادہ وقت گزارنا پڑتا ہے۔

حاجت کیلئے کچی زمین کا انتخاب

آپ حاجت کیلئے کچی (نرم) زمین کا انتخاب فرماتے تھے۔ (Iouval Poul) اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، لیول پاول نے "اصول صحت" میں لکھا ہے۔ انسانیت کی بقا مٹی ہے۔ اور فنا بھی مٹی ہے۔ جب مٹی پر حاجت چھوڑ کر ہم نے سخت زمین (فلش وغیرہ) استعمال کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے اب تک مردوں میں جنسی کمزوری اور پتھری کا رجحان بڑھ گیا ہے اور اس کے اثرات پیشاب کے غدود (Prostate Glands) پر پڑتے ہیں۔

در اصل جب آدمی کے جسم سے فضلات نکلنے میں تو مٹی ان کے جراثیم اور تیزابی اثرات جذب کر لیتی ہے جب کہ سخت جگہ اس کیفیت سے عاری ہے۔ اس لئے وہی تیزابی اور جراثیمی اثرات جسم پر براہ راست پڑتے ہیں اور جسم انسانی صحت سے مرض کی طرف مائل ہوتا ہے۔

بیٹھنے کے طریقے

حاجت کیلئے بیٹھنے کے طریقوں کی تفصیل کتب احادیث میں موجود ہے۔ (معمولات نبوی، رہبر زندگی، اسوۂ رسول اکرم) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ حاجت کے مطابق بیٹھنے سے مندرجہ ذیل فوائد میسر ہوتے ہیں۔ اس کے فوائد اور سائنسی اصولوں کے ضمن میں جب بندہ

حاجت ضروریہ اور جدید سائنس

فضلے حاجت انسانی طبعی ضروریات میں سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک عمل میں تسلی انسانی کو تحفظ اور ہولت میسر کی ہے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھا جائے تو آپ کی زندگی قدم قدم پر عافیت اور حفاظت دے گی۔

آج کی دنیا پھر سے انہیں طریقوں پر واپس آ رہی ہے جس طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زندگی گزارنیکا حکم فرمایا۔ اور جس طریقے سے آپ نے خود زندگی گزار لی۔

حاجت کیلئے دور نکل جانا

کتب احادیث کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کے لئے بہت دور نکل جاتے تھے۔ (اسوۂ رسول اکرم) اس وقت جدید سائنس زیادہ چلنے پر زور دے رہی ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں یہ بات نمایاں ہے کہ پاؤں پہلے پیدا ہوا یا پیہرہ۔ ظاہر ہے کہ پاؤں پہلے پیدا ہوا۔ اس کا مقصد قوم کو پیدل چلانا ہے۔ ایک بائیو کیمسٹری (Bio-Chemistry) کے ماہر نے نکتے کی بات کہی کہ جب شہر پھیلنے لگے، آبادی بڑھنے لگی اور کھیت ختم ہونے لگے۔ اس وقت سے اب تک امراض کی بہتات ہو گئی ہے۔ کیوں کہ جب دور چل کے حاجت کرنا چھوڑا ہے اس وقت سے اب تک قبض، نگیس، تیجور اور جگر کے امراض بڑھ گئے ہیں۔

چلنے سے آنتوں کی حرکات (Intestine Movements) تیز ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے حاجت تسلی بخش ہوتی ہے۔ آج

موجود ہیں۔ چونکہ پاخانہ (Stool) اور پیشاب تمام فضلہ ہے اور جراثیموں سے لبریز ہے تو اسکا جلد انسانی کو لگنا انتہائی نقصان ہے اور اگر اس کے کچھ اجزاء جلد پر چبک جائیں یا ہاتھ پر رہ جائیں تو بے شمار امراض کے خطرات پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

ڈاکٹر بلوک نے لکھا ہے کہ ڈھیلے کے استعمال نے سائنسی اور تحقیقی دنیا کو درہم برہم میں ڈال رکھا ہے کیوں کہ مٹی کے تمام اجزاء جراثیموں کے قاتل ہیں۔ جب ڈھیلے کا استعمال ہوگا تو پوشیدہ اعصاب پر مٹی لگنے کی وجہ سے ان پر بیرونی طور پر لگے تمام جراثیم مرجائیں گے بلکہ تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ مٹی کا استعمال شرم گاہ کے کینسر (Cancer Of Penis) سے بچاتا ہے۔

میں نے ایسے مریض جن کے شرم گاہ پر زخم اور خراشیں بڑھ گئی تھیں۔ مستقل مٹی استعمال کرائی۔ اور انہیں مٹی سے استنجا کرنے کو کہا۔ مریض حیرت انگیز طریقے سے صحت مند ہو گئے۔ الغرض یہ مٹی سے بنا ہوا انسان پھر بھی مٹی سے عافیت پائے گا۔ چاہے دنیا کے تمام فارمولے استعمال کر لے۔

ٹائلٹ پیپر اور جدید سائنس

ٹائلٹ پیپر بنانے والی فیکٹری کے ایک ملازم سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس خرم ملازم اور لطیف کاغذ (ٹائلٹ پیپر) کے متعلق معلوم کیا کہ اس کی ترکیب تیاری میں کیا کوئی خطرناک کیمیکل استعمال ہوتا ہے؟ میرے سوال پر اس نے جو جواب دیا وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

”اس کے بنانے میں بے شمار کیمیکل استعمال ہوتے ہیں بعض کیمیکل تو انتہائی مہلک ہیں جس سے جلدی امراض (Skin Diseases) ایگزیمیا (Eczema) اور جلد میں رنگت کے تبدیلی کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔“

اس وقت تمام یورپ ٹائلٹ پیپر استعمال کرتا ہے پچھلے دنوں اخبارات نے اس خبر کو شائع کیا کہ اس وقت یورپ میں شرم گاہ کے مہلک امراض خاص طور پر کینسر تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس کے سدباب کے لئے جب تحقیقی بورڈ بیٹھا تو اس بورڈ کی رپورٹ صرف دو چیزیں تھیں کہ ٹائلٹ پیپر کا استعمال کرنا اور پانی کا استعمال نہ کرنا۔

ایک فریالوجی کے سینئر پروفیسر سے ملا تو فرمانے لگے کہ میں مراکش میں تھا۔ ایک یہودی ڈاکٹر کے پاس بخار کی دوائی کے لئے جانا پڑا۔ ڈاکٹر کافی بوڑھا تھا۔ مریض اس کے پاس کم ہی آتے تھے۔ جب میں نے اپنا نام لکھوایا تو کہنے لگا مسلمان ہو۔ میں نے کہا ہاں مسلمان ہوں۔ اور پاکستانی ہوں۔ کہنے لگا تمہارے پاکستان میں اگر ایک طریقہ جو خود تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے زندہ ہو جائے تو پاکستانی کئی امراض سے بچ جائیں ہیں حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ وہ کونسا طریقہ ہے۔ کہنے لگا کہ قضائے حاجت کے لئے اگر اسلامی طریقے پر بیٹھا جائے تو اپنڈیسائٹس (Appendicitis) دائمی قبض، بواسیر (Piles) اور گردوں کے امراض نہیں ہوں گے۔

پھر کہا کہ اگر حرام مسلمان یہ طریقہ شروع کر دیں تو مذکورہ امراض سے بچ جائیں شرط یہ کہتا ہوں۔

پاکستانی پروفیسر کہنے لگے مجھے اس طریقے سے شناسائی کا اشتیاق ہوا۔ میں نے اس سے نوٹہ پوچھا۔ اس کیلئے وہیں ایک عالم دین تھے۔ ان سے پوچھا، اور جب انہوں نے مجھے وہ طریقہ کھایا اور میں نے اس پر عمل شروع کیا پہلے تو کچھ وقت ہوئی۔ لیکن اس کے فوائد میری سمجھ میں آ گئے اور اس وقت سے اب تک میں حاجت کیلئے وہی طریقہ استعمال کرتا ہوں۔

جدید سائنس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قضائے حاجت کے طریقے پر مسلسل ریسرچ کر رہی ہے۔ اور اب اس بات پر آگئی ہے کہ صحت و زندگی کی بقا اور خوشحالی کے لئے اس طریقے سے بڑھ کر کوئی طریقہ نہیں۔ اس طریقے سے گیس، بخیر، بدبھنی، قبض اور گردوں کے امراض واقعی کم ہو جاتے ہیں۔ مستقل کرنے سے یہ امراض ختم ہو جاتے ہیں۔

استنجا کے لئے ڈھیلے کا استعمال

آپ استنجا کے لئے طاق عدد میں ڈھیلے استعمال فرماتے تھے۔ (درہم زندگی)

سائنس کی آخری ریسرچ کے مطابق مٹی میں نوٹشادر (Ammonium Chloride) اور اعلیٰ درجے کے دافع تعفن اجزاء

جلتے ہیں۔

چوں کہ پیشاب جراثیموں سے پُر ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس میں بعض امراض (سوزاک، آتشک، گردوں کا جراثیمی انفکشن وغیرہ) کی وجہ سے پیپ (Pus) بھی موجود ہوتی ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے اس کے چھینٹے بدن اور لباس کو آلودہ کر دیں گے۔

اس سے غدہ قدامیہ (Prostatitis) پر اثر پڑتا ہے۔ اور وہ تورم ہو کر بڑھ جاتا ہے جس سے پیشاب کا بند ہو جانا۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ تکلیف سے آنا۔ دھار کا پتلا ہونا جیسے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

غسل خانے میں پیشاب سے منع

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کی جگہ پیشاب سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس سے بیمار و سوسے پیدا ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں ہندو نے تحقیق کی طرف رجوع کیا۔ تو بعض نے کہا ایک سائنس میگزین (Science And Health) میں پڑھا

ہے کہ: غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے شہوت نفاسیہ کی زیادتی ہوتی ہے اور اس سے معاشرتی ہلکات پیدا ہوتے ہیں۔ غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے انسان نفسیاتی امراض کا شکار ہوتا ہے۔ غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے گردے میں پتھری پیدا ہوتی ہے۔

کچی زمین اور فلش میں فرق

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حاجت کیلئے نرم زمین تلاش کرتے تھے۔ (درمیر زندگی)

نرم بھر بھری زمین ہر چیز کو جذب کرتی ہے چوں کہ پیشاب اور پاخانہ جراثیمی فضلہ ہے۔ اس کے لئے ایسی زمین چاہئے جو کہ اس کو جذب کرنے اور اس کے چھینٹے اڑ کر بدن اور کپڑوں کو آلودہ نہ کرے۔

جبکہ یہ کیفیت فلش میں نہیں ہوتی۔ وہاں پھر بھی چھینٹوں

یورپ نے ہیں جو نعمت اس کا فذ کی شکل میں دی ہے یہ ہمارے لئے بہتر ہے یا نقصان دہ؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

رہنمائی، چونکہ یورپین استنجہ کے لئے صرف ٹائلٹ سپری پر اکتفا کرتے ہیں اور پانی کا استعمال نہیں کرتے۔ اس لئے ٹائلٹ سپران کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اگر ٹائلٹ سپر کے استعمال کے بعد پانی کا استعمال بھی کیا جائے تو اس کے مضرات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

لید، ہڈی کے استنجہ سے پرہیز

لید، ہڈی سے استنجہ نہ کیا کرو۔ (زاد المعاد) لید میں بے شمار مہلک جراثیم ہوتے ہیں۔ کیوں کہ یہ ایک فضلہ ہے اور ہر فضلہ جراثیموں سے پُر ہوتا ہے۔ اس میں ٹیٹنس (Typhoid) اور تپ محرقہ (Typhoid) کے جراثیم بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر اس سے استنجہ کیا جائے گا تو وہ جراثیم جسم میں منتقل ہو سکتے ہیں۔

ہڈی جب استعمال ہو جاتی ہے تو اس کو جانور کھاتے ہیں۔ بعض جانوروں کے لعاب میں خطرناک جراثیم ہوتے ہیں۔ مثلاً کتے کے لعاب میں ایک خاص جرثومہ ہوتا ہے جو اس کی کھائی ہوئی ہڈی پر لعاب کے ساتھ ہی منتقل ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ہڈی پر مٹی، گرد و غبار وغیرہ جاتا رہتا ہے اور اس گرد و غبار میں بھی گونا گوں جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اب اگر یہ ہڈی استنجہ کے لئے استعمال کی جائے گی تو دیگر جراثیموں کے ساتھ ساتھ اس کا خاص جرثومہ بھی جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ ہڈی کی سطح نا ہموار کھردری اور نوک دار ہوتی ہے اس سے جسم انسانی کے زخمی ہونے کے خطرات ہوتے ہیں۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (اسوۃ رسول اکرم)

اسلام بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جائے تو اس کے اندرونی و بیرونی نقصانات بڑھ

پھر پانی کے استعمال سے اس حصہ جسم کا درجہ حرارت نارمل ہو جاتا ہے۔ اگر پانی استعمال نہ کیا جائے تو حاجت کے وقت تمام اعضائے جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اور انسان بیشمار امراض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

پیشابے بچیں امراض سے بچیں

احادیث میں کثرت سے پیشاب سے نہ بچنے پر وعید آئی ہے۔ (رہبر زندگی) پیشاب سے بچو اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے (رہبر زندگی)

مشرق جانٹ ملن کہتا ہے کہ میرے پاس رانوں کی خارش اور پھینسیوں، پیڑوں کی جلد کا ادھر ٹنا، شریون اور اس کے اطراف کی الریجی، عضو خاص کے زخم کے مریض جب آتے ہیں تو میوان سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ کیا وہ پیشاب سے بچتے ہیں؟ ان میں اکثر پیشاب سے نہیں بچتے اور پھر علاج اور مشکل امراض لے کر میرے پاس آتے ہیں۔ (سائنس اور صحت)

جینز اور پینٹ کی زنجیر اور بٹن کھول کر پیشاب کرنے اور پھر بغیر استنجا کے فوراً ہانڈ لینے کی صورت میں پیشاب کے قطرات اعضاء جسم پر گرتے اور لگتے رہتے ہیں جس سے جلدی امراض اور دیگر بے شمار امراض پیدا ہوتے ہیں۔

دہ سحان الشرا سلام کتنا خوبصورت اور پاکیزہ مذہب ہے کہ اپنے ملنے والوں کو اتنے امراض سے بچاتا ہے۔

اب پھر پورا یورپ اس پانی کے استنجے کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔

ہوا کے رخ پر

اگر ہوا کے رخ پر پیشاب کیا گیا تو ہوا کے دباؤ کی وجہ سے وہ پیشاب اڑ کر جسم اور چہرے پر پڑے گا۔

اس طرح جسم اور لباس آلودہ ہو جائیں گے۔ اور آلودگی امراض کی ابتدا ہے۔ اس لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جہاں ہوا کا رخ نہ بنتا ہو اور کچھ اوٹ ہو۔

بل اور سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع حضور اقدس

کا احتمال رہتا ہے۔ اور مزید یہ کہ فضلے کی جذب کرنے کی صلاحیت اس میں نہیں اور اس فضلے سے اٹھنے والے بخارات صحت کے لئے بہت مضر ہوتے ہیں۔

پانی سے استنجا اور بار لے اسطریق

میکر دوست فرمانے لگے میرا ایک قریبی رشتہ دار اٹھلیٹڈ میں رہتا ہے۔ وہ ملنے آیا۔ اور کچھ دن گھر رہا، میری چھوٹی بچی کہنے لگی کہ اچی اصل رنگ برنگ پانچا خانہ کرتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ معصوم بچی ہے ایسے ہی کچھ کہہ رہی ہے۔ اس نے جب یہ بات بار بار کہی تو ہم نے ٹائٹلٹ میں جا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ موصوف پانی سے استنجا نہیں کرتے۔ بلکہ رنگ برنگے نشویا ٹائٹلٹ پہرا استعمال کرتے ہیں۔

غلاظت اور گندگی سے لبریز یورپی زندگی میں جہاں پانی سے استنجا نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ غلاظت اور گندگی ہالوں اور جسم میں اٹک کر طرح طرح کے امراض کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ بار لے اسطریق لندن کے بزرگ ڈاکٹر کینن ڈیوس نے پوری یورپی قوم کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ اگر تم اسطریق زندگی گزارتے رہے تو پھر بہت جلد مندرجہ ذیل امراض کے لئے تیار ہو جاؤ۔

شرم گاہ کا کینسر۔

جگندریا فیسولہ۔

جلدی انفیکشن (Skin Infections)

پھچوندی کے امراض (Viral Infections)

پانی (آب) کائنات کی عظیم نعمت ہے۔ یہ ہر غلاظت کو طہارت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اسلام نے نظام طہارت کو اتنا واضح اور پاک بنا دیا ہے کہ اس میں کسی کو کیا، بلکہ ہمارے لئے واضح دعوت عمل ہے۔

ایک مشرق جانٹ ملن کا کہنا ہے کہ اسلام پاکیزگی اور صفائی کا مذہب ہے۔

تمام مذاہب اس سے اپنی پاکیزگی اور صفائی کا باب پورا کرتے ہیں۔ اگر کسی جسم پر پانی لگائے بغیر اس کو صاف کیا جائے تو تجربات سے بات ثابت ہے کہ وہ حقہ جسم بھی صاف نہیں ہوگا۔ (سائنس اور صحت)

میں اشیان کرنے والوں کو بھی حاجت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سایہ دار پھل دار درخت اور راستہ

سایہ دار درخت لوگوں کے قیام اور سکون کی جگہیں ہیں۔ یہاں فغلہ کرنا انتہائی بُرا ہے۔ پھل دار درخت جہاں لوگوں کے قیام اور آرام کی جگہ ہے وہاں اس کے پھل نیچے گریں گے اگر یہ پھل گندگی پر گرے تو انسان کے قابل نہیں رہیں گے۔ چلتے راستے پر ہر آدمی کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ اگر راستے پر گندگی ہوتی تو ہر شخص اور ہر سفری متنفر اور آلودہ ہوگا۔

نماز سے قبل استنجاء

دراصل یہ خاص نکتہ اس میڈیکل کے اصول کی طرف ہے۔ جس میں حاجت ضروریہ، پیشاب اور پاخانے کو روکنے سے منع کیا ہے۔ کیوں کہ حاجت کو روکنا گونا گوں امراض کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ اس میں زیادہ نقصان دماغ (Brain) معدہ (Stomach) اعصاب (Nerve) اور گردوں پر پڑتا ہے۔ بعض اوقات حاجت کے روکنے سے قے اور چکر شروع ہو جاتے ہیں۔

قضاء حاجت کے بعد مٹی سے ہاتھ صاف کرنا

حاجت کے بعد آپ کا مٹی پر ہاتھ رگڑ کر دھونے کا معمول تھا۔ (رہبر زندگی) چوں کہ ہاتھوں کو جراثیم لگے ہوتے ہیں اور وہ جراثیم بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو عام پانی سے ضائع نہیں ہوتے۔ اس لئے اس ہاتھ کو مٹی سے صاف کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ مٹی اعلیٰ درجے کی انٹی پک (Anti septic) ہے۔ حتیٰ کہ جو کئے کے جراثیموں کو بھی مار ڈالے تو عام جراثیموں کو تو فوراً ختم کر دیتی ہے۔

ڈبلیو، سی اور کوڈیس فرق

یورین ڈبلیو، سی (W.C) جس پر کرسی کی طرح بیٹھ کر حاجت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بل اور سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (رہبر زندگی)

اگر کسی زہریلے جانور کے بل میں پیشاب کیا گیا تو اس جانور سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعض زمینیں ٹکڑڑہ اور شور زدہ ہوتی ہیں اور ان کے بلوں اور سوراخوں میں تیزاب اور شورہ (Nitrogen) کے مادے جمع ہوتے ہیں۔ اگر ان میں پیشاب کیا گیا تو پیشاب چوں کہ خود ایک تیزاب (Acid) ہے اور ان دونوں تیزابوں کے ملنے سے زہریلے بخارات اٹھ کر جسم انسانی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

نماز سے قبل استنجاء فراغت

اگر نماز سے قبل حاجت کی زیادتی ہو تو پہلے حاجت سے فراغت ہو۔ پھر نماز پڑھی جائے۔ (معوالات نبوی) منوعات قضائے حاجت: بعض جگہوں پر قفلے حاجت کرنے سے ملتے حدیث نے منع کیا ہے۔

کھڑا پانی

کنواں، تالاب، جوہڑ، جھیل جیسے کھڑے پانی میں اگر حاجت کی جائے گی تو پانی میں جراثیموں کے پڑنے سے تمام پانی آلودہ اور خطرناک امراض سے بھر ہو جائے گا۔ اب اگر کوئی ذی روح اس پانی کو پیئے گا تو اس کے اندر مندرجہ ذیل امراض داخل ہو سکتے ہیں۔ تپ محرقہ، مائی فائیڈ (Typhoid) جراثیمی یرقان (Viral Jaundice) آنٹوں کے کیڑوں کے انڈے، پیراسائٹ، (Parasites) یا طفیلی کیڑے۔

چلتا پانی

کیوں کہ یہ چلتا پانی قریب قریب گزر کر جاتا ہے۔ انسان اور جانور اس پانی سے نفع لیتے ہیں۔ اگر فغلے کی وجہ سے یہ آلودہ ہو گیا تو پھر امراض پھیلتے ہی جاتیں گے۔ جیسا کہ حکومت ہندوستان نے گنگا کے اندر آلودہ پانی ڈالنے سے منع کر دیا ہے اور اس

علم فلکیات

برجوں کی دنیا

۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان پیدا ہونے والے حضرات خواتین کا برج حمل ہوتا ہے

کام دیتا ہے۔ اس خفاقی نظام کو بروئے کار لانے کے لئے وہ پورے جوش و جذبے کے ساتھ برس بیکار ہوتے ہیں اور کسی بھی موقع سے فائدہ اٹھانے سے دریغ نہیں کرتے۔ حمل افراد کی خوش قسمتی کا راز یہ ہے کہ وہ پیدا نشی امید پرست طور پر امید کے جذبہ سے معمور ہوتے ہیں۔ وہ سکتے کار و دشمن پہلو دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ زندگی کے بڑے بڑے بحرانوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے سرخرو ہوتے ہیں۔ وہ اپنی راہ میں آنے والی بڑی سے بڑی رکاوٹ کو بھی روندتے ہوئے آگے نکل جاتے ہیں۔ جب کہ دوسرے کھڑے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ وہ اپنی اس فطرت کی بدولت مایوسی کی انتہا گہرائیوں میں بھی اُمید کے چراغ جلانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ روتوں کو ہنسانا ان کے بایں ہاتھ کا کام ہے۔ لوگ منہ بسورتے ان کے پاس آتے ہیں۔ اور چہرے پر ہنسی کی کرن لے کر رخصت ہوتے ہیں۔ حمل افراد زیادہ حساس نہیں ہوتے۔ خطروں کے کھلاڑی اور ضرورت سے زیادہ ہمدردی کو مظاہرہ نہیں کرتے۔ ان کے بقول ہر شخص اپنی دیکھ بھال بطور احسن کر سکتا ہے۔ مشکل اوقات میں لوگوں کے ساتھ ہمدردی جتنا ان کے لئے بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ انہیں چاہیے کہ جذبات کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنے کی کوشش کریں۔ وہ خطرات سے کھیلنے کے عادی ہوتے ہیں۔ انہیں خطرات مول لینے کا اتنا شوق ہوتا ہے کہ وہ اپنے تحفظ سے بھی بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ وہ حدود و قیود کو ناپسندیدگی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اکثر والدین اور سماج کی طرف سے عائد کردہ رسوم کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرتے ہیں۔

حمل افراد ایک ہی وقت میں پانچ سرگرمیوں میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ ان کی لغت میں ناممکن کا لفظ موجود نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ کامیابی کے جذبے سے سرشار رہتے ہیں اور زندگی کی ڈڑ میں سے آگے نظر آنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ کسی کام کو سرگرمی سے پورا کرنے کیلئے حمل افراد کو فنی چیلنج کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کا دماغ، ان کا مضبوط ترین نکتہ ہوتا ہے۔ حالاں کہ وہ جسمانی طور پر بھی قوی ہوتے ہیں۔ اور اکثر پرکشش شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔

حمل افراد کے بارے میں ایک بات ٹکے مضبوط شخصیت کی چوٹ پر بھی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے پرکشش لباس، پُر وقار چال، خوبصورت انداز و اطوار اور بات دار آواز کی بدولت دور ہی سے پہچانے جاتے ہیں وہ لوگوں کی توجہ بڑے فطری انداز سے اپنی جانب مبذول کرانے میں کامیاب رہتے ہیں۔ برج حمل سے تعلق رکھنے والا شرمیلا سا فرد بھی لوگوں کی نظروں میں آئے بغیر نہیں رہتا۔

ان کی مقناطیسیات اور ان کی توانائی کا خوبصورت امتزاج انہیں نت نئی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رکھتا ہے۔ لوگوں کو بھی ان کی اس خصوصیت کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ اور وہ اکثر رہنمائی کے لئے ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور وہ بھی لوگوں کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حمل افراد مقدر کے سکندر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ذمہ دار اپنی ذات کو ٹھہراتے ہیں۔ اس کی ذات کے اندر ایک ایسا خفاقی میکنزم ہوتا ہے۔ جو ان کے لئے "ہمت مرداں مدد خدا"

حمل افراد کیلئے اہم بات یہ ہے کہ وہ اپنی جلد بازی، خود غرضی، کسی معاملے میں اچانک دخل در معقولات اور پھر کتا ہٹ جیسی خامیوں کا اعتراف کریں۔ ایک دفعہ اعتراف کے بعد وہ اپنی انہی خامیوں کو اعلیٰ مثبت مقاصد کیلئے استعمال کر سکتے ہیں بطور لیڈر وہ معاشرہ کے متعین کردہ نئے بندے حاصل کرنے کو قبول کرنے کے ضمن میں انہیں کاشکار ہو جاتے ہیں اس کے باوجود وہ ذاتی اور اجتماعی مقصد کے حصول میں کامیاب کامران ٹھہرتے ہیں۔

بیرون ہیں غصے، احساس جرم یا خوف کا لا شعوری طور پر دہانا بیماری کا باعث بن سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی شخص اپنے منفی جذبات کو کم یا ختم کئے بغیر زندگی بھرت اور تخلیقی کامیابی کا لطف نہیں اٹھا سکتا۔ جذباتی دباؤ کی موت میں مختلف لوگ مختلف قسم کے رد عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حوت افراد تصورات کی دنیا میں کھونا اور منشیات کا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

قوس افراد سیر و سیاحت کا رجحان رکھتے ہیں۔ سبب افراد زیادہ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ثور افراد جمع پونجی دیکھنے لگتے ہیں۔ اور سلطان افراد خوراک پر زیادہ زور دینے لگ جاتے ہیں۔ پریشانی کے وقت حمل افراد مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ بہت جلد غصے اور پریشانی کا شکار ہو کر ہتھ سے اکھڑ جاتے ہیں۔

حمل افراد فطری طور پر بیرون ہیں ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے منفی جذبات سے چھٹکارا پانے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔ وہ عموماً مغرور اور اپنی دانست میں راست باز ہوتے ہیں۔ اور اکثر نفرت کے بجائے غصے کا اظہار کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

عزت نفس، حس مزاج حمل افراد عموماً خود اعتمادی کے صلاحیت سے بھلور ہوتے ہیں۔

وہ باہمت لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کیلئے سردھڑکی بازی لگانے سے بھی گریز نہیں کرتے دنیا میں ہر شخص اضطراب اور عدم تحفظ کا شکار ہوتا ہے۔ اور حمل افراد اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ لیکن ان کا خوف انہیں اپنی شخصیت کو منوانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اور تازیانے کا کام دیتا ہے۔ "کوشش کوشش اور کوشش"

اندرون خانہ سرگرمیوں کی بجائے بیرون خانہ سرگرمیوں میں مشغول ہونا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

جلد باز حمل افراد اپنی متعین کردہ راہوں پر چلنے کے شائق ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کریں۔ وہ زندگی کے تمام معاملات میں جلد بازی کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کی ہر مقام پر اولین نظر آنے کی خواہش انہیں جلد بازی پر اکساتی ہے۔ اس طرح وہ عارضی طور پر اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ لیکن بعض اچھی شخصیات کی ناراضگی کے مسئلے سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اپنی جلد بازی میں وہ ان شخصیات کے مقابلے میں دیگر کم اہم اشیاء کو ترجیح دے جاتے ہیں۔ حمل افراد کو چاہیے کہ وہ وقتی فائدے کی بجائے مستقل فائدہ ذاتی خوشی کی بجائے اجتماعی خوشی اور اپنی ہی منوانے کی بجائے دوسروں کی بھی ملنے کی نکات پر غور کریں۔ ورنہ ان کی شخصیت میں نکھار پیدا نہ ہو سکے گا۔

احساس ذمہ داری، مقابلہ بازی حمل افراد قوت اور ہمت سے بھلور ہوتے ہیں۔ ان کا ذہنی افق بہت وسیع ہوتا ہے یہ معاشرے کی طرف سے فائدہ کردہ پابندیوں کے خلاف احتجاج کرنا والا کے ہر اول دستہ میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ مرد و خواتین کے مساوی حقوق کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کے بارے میں خوش کن نظریہ رکھتے ہیں۔ اور اسے ایک ایسا شعبہ تصور کرتے ہیں جہاں انسان مختلف کردار ادا کرتا ہے وہ اطاعت و فرمانبرداری کی بجائے مقابلہ بازی اور فتح مندی کے تصورات سے سرشار ہوتے ہیں۔

حمل افراد گھر سے لیکر نظام حکومت چلانے تک ہر قسم کی ذمہ داری کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ذاتی معاملات خوش اسلوبی سے طے کرتے ہیں۔ تاہم دوسرے لوگوں کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے کر وہ لا شعوری طور پر چند مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور آخر کار ان مسائل کو ٹھنڈی دی نشانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

مصول مقصد حمل افراد اکثر لیڈروں اور بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کسی فرد کی مثبت یا منفی بدلتی خصوصیات کو قبول کرنا نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

ان کا نصب العین ہے۔ خواہ اس کے لئے انہیں کتنی ہی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے۔

وہ اپنی عزت نفس کو اپنے عمل اور قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ما بھارتے ہیں۔

حمل افراد عمدہ حس مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے ناگوار پہلوؤں پر بھی ہنس کر انہیں خوشگواریت میں تبدیل کرنے کا فن جانتے ہیں۔ وہ اتنے دلیر ہوتے ہیں کہ وہ خواب میں بھی نہیں ڈرتے۔ ان کے نزدیک زندگی کی ہما ہی میں حصہ لینا اشد ضروری ہے اور ان کا خیال ہے کہ زندگی کے خفا کے میں مزاج کا رنگ بھرے بغیر اس سے لطف اندوز ہونا بہت مشکل ہے۔

خود غرض، مغرور | حمل افراد دیگر تمام آتش بروی کی طرح عونا کی عمر میں قدم رکھتے ہیں، توں توں ان کی بے بسی اور بے مبری میں کمی آجاتی ہے۔ وہ اپنے وجدان، ادراک اور غور کی بنا پر اپنی صلاحیتوں کے بارے میں قدرے خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ انسانی فطرت کی کمزوریوں اور سب سے بڑھ کر اپنی ذاتی کمزوریوں کو جلد فراموش کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کی بیرون میں شخصیت کے نیچے غور کی ایک تہہ ہوتی ہے۔ جو ان کی شخصیت کی نشوونما میں رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہے۔ دوسری طرف یہی صفت اپنی شکست اور ناکامی کے آگے ڈھال بن کر کھڑے ہونے پر بھی آمادہ کرتی ہے۔ اب یہ انہی پر منحصر ہے کہ وہ اپنے غرور کو مثبت استعمال میں لاتے ہیں یا منفی۔

جذباتی، اختصار پسند | ابتدائی دور میں مثالی حمل افراد بھاری بھر کم جذباتی سرگرمیوں میں مشغولیت کو ناپسند کرتے ہیں۔ وہ صرف چند ذمہ داریاں نبھانا چاہتے ہیں۔ اور اصولی پابندیاں اتار پھینکنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی تکلیف کا اظہار دوسروں پر کرنے کی بجائے محض بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تاہم ۳۰ سال کی عمر میں ان کی بے صبری کی جگہ ان کی قوت برداشت لے لیتی ہے۔ حمل افراد محبت اور جنس کے ضمن میں بہترین، تیز ترین اور بے مثل تجربات کے شائق ہوتے ہیں۔ وہ کسی بھی معاملے میں بڑی تیزی سے فیصلہ دیتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات بہت

بڑی غلطی بھی کر جاتے ہیں۔ وہ جس کام کا بیڑہ اٹھالیں اس کے لئے جان تک لڑا دیتے ہیں۔ تاہم ان کے اندر قوت و توانائی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے جو کہ انہیں بعض اوقات اپنے مقصد سے دور بہا کر لے جاتا ہے۔ ان کے نزدیک زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔ اور وہ زندگی بھر قوس و قزح کے رنگوں کو چھونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

مغرور، بلوریت کا شکار | حمل افراد محسوس کرتے ہیں کہ وہ نسبت پر جاتے ہیں۔ کہ انہیں اول نمبر ہونا چاہیے۔ اور غیر مشروط طور پر بہترین شخصیت کے طور پر قبول کیا جانا چاہیے۔ وہ خود کو دوسروں کے ساتھ مستقل مسابقت میں رکھتے ہیں اور بزم خویش وہ اپنی تکمیل کر چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ خود کو بہت دباؤ میں محسوس کرتے ہیں۔

وہ عونا بے تکلف، مغرور اور گفتگو کے فن میں طاق ہوتے ہیں۔ وہ ادھر ادھر کی ہلکنے سے گریز کرتے ہیں اور مطلب کی بات کرنا پسند کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی سوال کا جواب بننے کے خواہش مند نہیں ہیں تو حمل افراد کے سامنے یہ سوال ہر آن کی کوشش نہ کریں۔ وہ ناگفتہ بہ سوالات کے ناگفتہ بہ جوابات دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بغیر سوال کے خود ہی ناگفتہ بہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ راز کو راز رکھنے کے قائل نہیں ہوتے۔

پرجوش طلسماتی | بعض افراد حمل افراد کے ساتھ رہنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ حالاں کہ حمل افراد بہت پرجوش شخصیت اور اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ایک نامعلوم سی قوت ہوتی ہے جو انہیں ۶۰ گرا شاتی شخصیت کا روپ دینے میں ان کی معاون ثابت ہوتی ہے۔ قوت و توانائی سے بھرپور حمل افراد بلوریت یا دباؤ کا شکار افراد کے لئے صحرا میں باد نسیم کا جھونکا ثابت ہوتے ہیں اور وہ لوگ اپنی زندگی میں ایک نئی تبدیلی محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اعتدالی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک استاد کے طور پر وہ اپنے شاگردوں میں نئے تصورات کی روح پھونکتے ہیں یا والدین کے طور پر اپنے بچوں کو خود اعتمادی اور خود مختاری کا درس دیتے ہیں میاں یا بیوی کے طور پر وہ نت نئے انداز زندگی اپناتے

کو ایک دوہرے رشتے میں منسلک کر دیتا ہے۔ یعنی اگر وہ خود جیت جائے تو اس کا دوست یا محبوب اس کی نظروں سے گزر جائے گا۔ اور اگر وہ خود ہار جائے تو پھر بھی بیچر پہلے سے مختلف نہ ہوگا۔

حاصل عورت مغرور، بے تکلف اور تختس پسند ہوتی ہے۔ وہ اپنے متعلقین کے منہ سے یہ سُننے کی خواہش مند ہوتی ہے کہ وہ بہترین اور اولین ہے۔ اور وہ اس تعلق کو خاطر میں نہیں لاتی۔ جس میں وہ تعریف یا اختیار سے محروم ہو جائے۔ وہ اطاعت شعاری کی بجائے حکم اور مصلحت کو شہ کی بجائے صاف گوئی پسند کرتی ہے۔ وہ اپنے فرائض کے مقابلے میں حقوق میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہے۔ اور ہمیشہ سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

حاصل عورت کیلئے یہ پہلو بہت تکلیف دہ ہوتا ہے کہ وہ تو تعلق کو نبھانے پر آمادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس کا محبوب اس ضمن میں اس سے متفق نہیں ہوتا۔ وہ تقریباً ہمیشہ چیلن میں گھری ہوتی ہے۔ اور ان لوگوں سے خوفزدہ ہوتی ہے۔ جو اس کے کمزور پہلو سے آگاہ ہوتے ہیں۔

حاصل عورت قوی دلکشی، ایمان داری، مضبوط قوت ارادی اور چھانچانے والے دماغ کی مالک ہوتی ہے۔ وہ مردوں کی نا انصافی اور بے وفائی کے معاملے میں ان براہ راست بات کرنا پسند کرتی ہے اور لو لے لنگڑے بہانے پسند نہیں کرتی۔

حاصل عورت بڑی آسانی کے ساتھ کیوٹ کے تیر کا شکار ہو جاتی ہے۔ وہ رومانس کے آغاز میں تقریباً ہر شخص کے دل کو بھاسکتی ہے۔ تاہم وہ پائیدار محبت اور عارضی پسندیدگی کے درمیان امتیاز کرنے میں دقت محسوس کرتی ہے۔ بعض اوقات اس کا محبوب عارضی طور پر اُسے تحائف سے لاد دیتا ہے تو وہ اسے بھی محبت سمجھ بیٹھتی ہے۔ اگر اس کی خوش نصیبی ساتھ دے تو وہ اس شخص کو پانے میں کامیاب ہو جاتی ہے جس کے ساتھ وہ پائیدار تعلقات استوار کر سکے۔ اور اگر شومی قسمت ہے ایسا ممکن نہ ہو تو وہ زندگی بھر محبت کے مسائل کا شکار رہے گی۔ جب حاصل عورت کی محبت مستقل بنیادوں پر قائم ہو جائے تو وہ مبالغہ کی طرح کھل اٹھتی ہے۔

حاصل محبوبہ کا چہرہ جوش، جذبہ اور فخر سے تھما اٹھتا ہے اور

ہیں۔ وہ سماجی رسوم و رواج کے مندروں کو ریت کی دیوار کی طرح گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

شکاری، آدرش پسند | اصل افراد شکاری ذہنیت کے افراد ہوتے ہیں۔ وہ فتح حاصل کرنے کے بجائے ہٹی چوہے کے کھیل سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ روزانہ ایک نئی امگ کے ساتھ بیدار ہوتے ہیں اور ہمیشہ کسی خوب صورت تبدیلی کے منتظر رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کسی دیوالائی کردار کی طرح وہ پتھر کے پوجائے چنانچہ وہ ہمیشہ آگے کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو ماضی کے بجائے حال کی منگ سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زمانہ حال کتنا ہی سخت کیوں نہ جا رہا ہو۔ وہ ہمیشہ پُر امید رہتے ہیں اور بڑا خراب زمانہ آگیا ہے۔ یہ کی معروف فلاسفی کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اپنے حقوق کیلئے اخیر دم تک لڑنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

حاصل عورت | حاصل عورت کی مثال اس بیچ کی سی ہے جو سرما کی بخور زمین کے اندر سے راستہ بنا کر موسم بہار میں اپنی زندگی کا سامان کرتا ہے اور کھل کر بہار دکھاتا ہے۔

حاصل عورت، امید پرست، اگر جوش، خوش طبع، حوصلہ مند، پسندیدہ، حکم پسند، غیر متضاد، غیر عقلی اور جلد بور ہونے کی خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔ اس کا حاکم ستارہ مریخ ہے۔ وہ جنگ و جدل کا دیوتا ہے۔ چنانچہ حاصل عورت گھریں بھی اپنی مزبخی خصوصیات کا مظاہرہ کرتی ہے۔

حاصل عورت کا رومانس اکثر دوستی کے طور پر شروع ہوتا ہے۔ اور پھر قریبی تعلقات کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ وہ مردوں کی اُنکے حال سے آزاد کرانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہف نازک ہونے کے ساتھ ساتھ مردانہ انداز فکر اسے مرد کے نام میں گھر کرنے کیلئے راہ ہموار کرتا ہے۔ وہ مرد کو اپنی فکری گہیر کا اسیر کرنے کیلئے ہر حربہ آزماتی ہے۔

وہ اپنی طاقت کا اظہار کرنا پسند کرتی ہے اور اس لئے مقابلہ پر بھی اتر آتی ہے۔ وہ ایک ہارم ٹونکس کر ان میں اتر آئے تو دستبردار ہونے کی بجائے مقابلہ کر کے ان اٹھانا گوارا کر لے گی۔ وہ ہارنے والے کو نا پسندیدگی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ امتزاج اسے اور اس کے متعلقین

وہ اگر بھی جیت کے مزے سے آشنا ہوتی ہے۔
حاصل عورت محبت میں حقوق و فرائض کا توازن سنبھالتی ہے۔
محبت اسے اپنی ضروریات اور خواہشات کی طرح دوسروں کی
ضروریات اور خواہشات کا احترام کرنا سکھاتی ہے۔ اس کے
ساتھ ہی وہ اپنی انفرادیت برقرار رکھنا بھی سیکھ جاتی ہے۔

حاصل عورت سے محبت کا مطلب ہے اس کی اولین بننے
کی خواہش اور دیگر معاملات زندگی کے درمیان مستقل طور پر
توازن قائم کرتے رہنا۔ اس کے عوض وہ مرد کے جذبات کو
آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دے گی۔

ایسا مرد جسے اپنی قوت اور مردانگی پر مکمل یقین نہ ہو۔
مسائل اور جذبات سے آنکھ چرانے کا عادی ہو، اسے حاصل
عورت کی زندگی میں آنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اس کے
برعکس ایسا مرد جو اسے جذباتی سہارا دے، اس کی کمزوریوں
کو قبول کرے، اس کی خود مختاری قبول کرے یعنی اس مرد
کو اپنے اوپر مکمل اعتماد ہو اور وہ ہر قسم کے چیلنج کو قبول
کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ وہ حاصل عورت کا محبوب قرار
پائے گا۔ اور ان کے تعلقات خوش گوار رہنے کی پیش گوئی
کیا جاسکتی ہے۔

جنسی توانائی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ مثبت یا منفی۔ حاصل
عورت مثبت توانائی کے ساتھ جذبات کی لہروں میں ڈوب
جاتی ہے۔ لیکن جب اس کے جذبات کی لہروں کا رخ کسی
اور طرف موڑنے کی کوشش کی جائے تو وہ غصے اور بے مبری
کا شکار ہو جاتی ہے۔ جو کہ اس کی جنسی مسرت کے حق میں
مضر ہوتا ہے۔

حاصل عورت کے جنسی جذبات کے اتار چڑھاؤ کا اس
حقیقت سے گہرا تعلق نظر آتا ہے کہ وہ دائرۃ البروج کی سب
سے پہلی علامت ہے۔ وہ ابتدائے سحر میں جنسی ہیجان سے
بھرپور ہوتی ہے اور ریسرچ بتاتی ہے کہ اس وقت مردانہ ہارمون
بھی عروج پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ محبت زدہ جین کے لئے یہ ایک
فطری وقت ہے۔

حاصل عورت کی جنس تک رسائی بھی زندگی کی دوسری
چیزوں کی طرح ہوتی ہے۔ دلچسپی، امنگ اور ذمہ داری۔
وہ جذباتی اور شہوانی عورت ہوتی ہے اور اپنا سب کچھ اپنے
شریک حیات پر بھروسہ کر دیتی ہے۔

حاصل عورت کا خفیہ راز یہ ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے
ایک ایسے جیون ساتھی کی متنی ہوتی ہے جو کہ مباشرت کے دوران
اس کی تعریف و تحسین کرے اور اپنی بالادستی قائم کرے۔
اس کے بعد حاصل عورت کو بالادستی قائم کرنے کا موقعہ دے
تو یہ چیز اس کے جذبات کو عروج پر پہنچا دے گی۔

وہ وسیع الذہن شوہر کو پسند کرتی ہے جو کہ لطف و مسرت
کے حصول کیلئے اس کے تصورات کو حقیقت کا روپ دھارنے
میں اس کا تعاون ہو۔ وہ بیڈ روم میں تنوع، ریشم و کم خواب
مدہم روشنی اور موسیقی پسند کرتی ہے۔ وہ اپنے جنسی تصورات
کو خاص اہمیت دیتی ہے۔ جن میں نمائش پسندی اور طاقت
کا اظہار بھی شامل ہیں۔ وہ اکثر تصورات میں خود کو جھکی حسینہ کے
روپ میں محسوس کرتی ہے اور اپنی محبت کا منظر اپنی آنکھ
کے کمرے سے فلماقی ہے۔

حاصل عورت صبح تا شام ہمہ وقت متحرک رہتی ہے۔ چنانچہ
اس کا بیڈ روم ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں وہ سکون و اطمینان
کی سانس لیتی ہے اور اس کی تیزی آہستہ روی میں منتقل
ہو جاتی ہے۔ وہ ایسے جیون ساتھی کو پسند کرتی ہے جو ذاتی
تعلقات کو ایسا بوجھ تصور نہ کرتا ہو جسے جلد از جلد اتارنے
کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ ایسے مرد کو پسند کرتی ہے جو
محبت میں اسے اپنی رفتار کے ساتھ ہم آہنگ کرے اور اس
کے ساتھ ساتھ حاصل عورت کو آزاد بھی محسوس کر سکے۔ وہ جنس
میں کسی لگے بندھے اصول قائل نہیں ہوتی۔ اور اگر
اس کا شوہر مشینی انداز اختیار کرے تو اس کے جذبات
سرد پڑ جاتے ہیں۔

جذبات کے نقطہ عروج پر پہنچنے کے بعد حاصل عورت
ایک شیرنی کا روپ دھار لیتی ہے۔ اس وقت اس کے
جذبات بے قابو ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ اپنی ذات
کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کرتی ہے اور یک جان و قالب
کی سی کیفیت محسوس کرتی ہے۔ ایسے میں میوزک اور لمس
کا احساس اس کی تسکین کا باعث ہوتے ہیں۔ ●●

خریدار حضرات خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری
نمبر ضرور لکھا کریں۔
(ممبر طلسماتی دنیا دیوبند)

گولی

فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں | عیش و عشرت کے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ گولی "فولاد اعظم" استعمال میں لائیں۔ یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے۔ اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے وقت اس سے چھین لیتا ہے۔

تجربے کیلئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ وقتی لذت اٹھانے کیلئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی استعمال کیئے اور از روامی زندگی کے خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیئے۔ اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی

قیمت فی گولی ۱۲ روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت ۳۵ روپے (ملاوہ محصول اک) آرڈر کے ہمراہ بھیج دیئے جائیں گے۔ ضرورتی نہیں۔ عدنیہ آرڈر کے تعمیل نہ ہو سکتے۔

ہمارا مکمل پتہ

طلسانی دواخانہ سسرٹہ بازار دیوبند

دولت مند بننے

اور مقبولیت حاصل کرنے کے روحانی فارمولے

مرتبہ سو پہلے رکھ کر پڑھیں۔ اس کے بعد کسی نوٹ پر یہی حرف گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنی تجوری میں رکھ دیں۔ اور نوٹ کو خوشبو بھی لگا دیں۔ انشاء اللہ زبردست خیر و برکت ہوگی۔
حروف یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو لگاتار ۴۱ روز تک کرے گا، اس کو دست غیب حاصل ہوگا۔
طریقہ عمل یہ ہے کہ روزانہ رات کو ۱۲ بجے چار رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ۱۰ مرتبہ۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ۲۰ مرتبہ۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ۳۰ مرتبہ۔ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص چالیس مرتبہ۔ پڑھیں پھر نماز سے فراغت کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَجِیْلُ پڑھیں۔ دوران عمل مصلے کے نیچے سفید رنگ کی تھیلی میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر تعویذ بنا کر رکھ لیں۔ عمل پورا ہونے کے بعد جو پیسے ملیں اسی تھیلی میں رکھ لیں۔ اور بغیر شمار کئے خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ اس قدر خیر و برکت ہوگی عقل حیران ہو جائے گی۔

نماز فجر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھیں۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا کَثِیْرًا اَلْحَمْدُ لِرِجَّتِ عِنْدَ رِیْجِہٖ وَ مَغْفِرَۃً لِّاَوْرَاقِیْ تَمْرِیْہِہٖ

اس عمل کو لگاتار کریں۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست فراوانی ہوگی۔ آگے بھی تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ نماز فجر کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ اور اس نقش کو ہرے کپڑے پر لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں لگائیں۔ انشاء اللہ خوب مال کی فراوانی ہوگی۔



سات روز تک روزانہ ایک نقش لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ آٹھویں روز اسی نقش کو لکھ کر فریم کرا کر اپنی دکان میں لگادیں۔ انشاء اللہ مال کی فراوانی ہوگی۔

۷۸۶

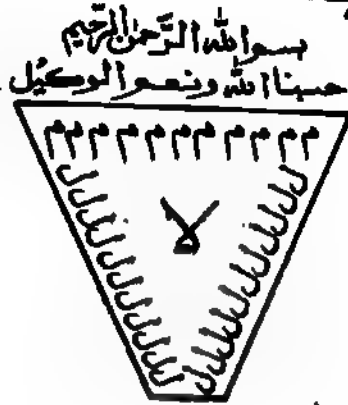
الب	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶
الب	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶
الب	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶
الب	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶

مندرجہ ذیل حروف قرآنی کو عشاء کے بعد ادا تک ایک سو گیارہ

۷۸۶

۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۳	۲۳۱	۲۲۰
۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۳	۲۳۱
۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۳
۱۱۳	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶
۱۲۶	۱۱۳	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۲۶	۱۱۳	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰

اس نقش کو چاند کی چودھویں رات میں ہرے کاقد پر زعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ تمام افسران انشاء اللہ شہر پران ہوں گے۔ اور محبت و شفقت کے ساتھ پیش آئیں گے۔
نقش یہ ہے۔



چاندی کی انگوٹھی پر "یا جبار" ساعت زہرہ میں جمعہ کے دن عروج ماہ میں کندہ کرائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھی میں پہنے اور عشاء کے بعد تا زندگی "یا جبار" پڑھیں۔ انشاء اللہ تمام ماتحت لوگ اطاعت کا اظہار کریں گے اور بیوی بچے بھی مسخر ہوں گے۔ یہ انگوٹھی خاص طور پر ماتحت لوگوں کو مسخر کرے گی۔



بقیہ: تربیت نامہ

جزاک اللہ چشم باز کر دی۔
مرا یا جان جانر ہمراز کر دی
ترجمہ: اللہ تمہیں انعام دے تم نے میری آنکھیں کھولی
میں اور مجھے میرے محبوب کے راز سے واقف کر دیا
لڑکی کو شادی سے پہلے کا زمانہ چونکہ والدین کے ہاں
گزارنا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے آپ کو والدین کی قدر و قیمت
اور ان کے حقوق کے سلسلے میں آپ کو اپنے فرائض سے آگاہ
کرنا ضروری سمجھا ہے۔ اللہ پاک آپ کو اپنے ماں باپ کے
فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (باقی آئندہ)

برائے تسخیر حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اہل علم و فضل میں سے ایک گناہ گنا شخص تھے۔ عوام ان کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ہی ان سے کوئی معاملہ کرتے تھے۔ انہوں نے اس بات کی شکایت حضرت شیخ محی الدین عربیؒ سے کی۔ حضرت شیخ کو کشف ہوا کہ یہ نقش ان کی گناہ کا علاج ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ نے یہ نقش لکھ کر ان کو دے دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو ایسی شہرت و مقبولیت دی کہ جب وہ کسی جگہ جلتے تھے ہزاروں آدمی ان کے پیچھے چلتے تھے۔ اور بادشاہ وقت بھی ان کے آگے جھکتا تھا۔

اللہ اللہ اللہ		
۱۰۰۵	۱۰۱۰	۱۰۰۳
۱۰۰۲	۱۰۰۶	۱۰۰۸
۱۰۰۹	۱۰۰۲	۱۰۰۷
۱۰۰۱ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵		

یہ نقش قرآن حکیم کے جملہ حروف کے اعداد کا نقش ہے جو شخص یہ نقش چاندی کی تختی پر کندہ کر اگر شریف زہرہ میں یا سائے زہرہ میں اپنے پاس رکھے گا یا تعویذ بنا کر ہرے پڑے میں بیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے گا تو تمام مخلوقات اس کے لئے مسخر ہوں گی اور غیب سے اس کو رزق ملے گا ایسی ہی جگہ سے روزی ملے گی جہاں جہاں سے اُسے دہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ اس نقش کے بیشمار فوائد ہیں۔ ان کی تفصیلات کے لئے جی صفحے بھی نا کافی ہیں۔ اور عقل مند کے لئے صرف اشارہ کافی ہے۔ نقش یہ ہے۔

۱۰۰۹۸۱۲۳۱	۱۰۰۹۸۱۲۳۲	۱۰۰۹۸۱۲۳۳	۱۰۰۹۸۱۲۳۴
۱۰۰۹۸۱۲۳۵	۱۰۰۹۸۱۲۳۶	۱۰۰۹۸۱۲۳۷	۱۰۰۹۸۱۲۳۸
۱۰۰۹۸۱۲۳۹	۱۰۰۹۸۱۲۴۰	۱۰۰۹۸۱۲۴۱	۱۰۰۹۸۱۲۴۲
۱۰۰۹۸۱۲۴۳	۱۰۰۹۸۱۲۴۴	۱۰۰۹۸۱۲۴۵	۱۰۰۹۸۱۲۴۶
۱۰۰۹۸۱۲۴۷	۱۰۰۹۸۱۲۴۸	۱۰۰۹۸۱۲۴۹	۱۰۰۹۸۱۲۵۰

عورتیں کیسے مردوں کو پسند کرتی ہیں

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انسان کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ لیکن وہ دوائیں تو بیماروں میں تقسیم کر سکتا ہے۔ انسان کسی کو زندگی نہیں دے سکتا۔ لیکن وہ زندگی کی حفاظت تو کر سکتا ہے۔ انسان ستاروں وغیرہ جیسا ہو سکتا۔ لیکن وہ لوگوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کر کے اور ان پر پردہ ڈال کر خدا کی صفت غفارت کا رنگ اپنے اندر ضرور پیدا کر سکتا ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ کے اخلاق اپنانے کا۔ اور جو انسان اللہ کی صفات کو زیادہ سے زیادہ اختیار کر لے گا۔ وہی درحقیقت ولی اللہ اور خلیفۃ اللہ فی الارض کہلانے حقدار ہوگا۔ در نہ شکل و صورت اور جسم و قامت کے اعتبار سے تو ابو جہل اور ابو لہب بھی انسان ہی تھے۔ اور محاورے کی زبان میں وہ بھی گدھوں اور گھوڑوں کے مقابلے میں اشراف المخلوقات کہلانے کے حق دار تھے۔ لیکن اشراف المخلوقات درحقیقت وہ بنی آدم ہے۔ جو شیطان کی عادتوں سے دور رہے اور زمین کی عادتوں کو زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش کرے۔

یہ بنی آدم۔ جو دنیا کے لئے اصل اور اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی کے جدا جہد کا نام آدم تھا۔ جسے حق تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اور جس کی تکمیل کے لئے اس کے وجود میں اپنا نور تحلیل کیا۔

خدا کا ایک نام ودود بھی ہے یعنی وہ ذات جو محبت کرنے والی ذات ہے۔ خدا محبت کا خالق بھی ہے۔ اور خود بھی محبت کو پسند کرتا ہے۔ اس کو اپنے بندوں سے بے مثال محبت ہے۔ اس کی محبت کسی غرض کی پابند نہیں ہے۔ وہ تمام اغراض و مقاصد سے بے نیاز ہے۔ اسے بندوں سے کسی بھی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ بندے اگر بندگی بجالاتے ہیں تو اس کا فائدہ بھی خود بندوں ہی کو ہوتا ہے۔ خدا کو

خالق کائنات نے اس وسیع و عریض دنیا کو پیدا کرنے سے پہلے آدمیت کو پیدا کیا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا پتلہ تیار کر کے اس میں اپنا نور بھونکا۔ یہ خدا کا نور ہی ہے جسے ہم رُوح کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور خدا کے نور کی برکت یہ ہے کہ ہر انسان میں خدا کے اخلاق اپنانے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ کوئی بھی انسان وہ کتنا ہی با اخلاق اور کتنا ہی با کردار کیوں نہ ہو خدا نہیں بن سکتا۔ البتہ خدا کی زیادہ سے زیادہ صفات اختیار کر کے انسان انسانیت کی معراج تک ضرور پہنچ سکتا ہے۔ انسان کو چونکہ حق تعالیٰ نے اپنی صفات اختیار کرنیکی صلاحیت اور ملکہ عطا کیا ہے۔ اس لئے اس نے اپنی پیدا کردہ مخلوقات میں انسان کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور افضل مقام عطا کیا۔ اسے خلیفۃ اللہ فی الارض اور اشراف المخلوقات جیسے گرانقدر خطابات سے سرفراز کیا۔

انسان رزاق نہیں بن سکتا۔ لیکن اپنی مقسومہ روزی میں سے دوسروں کو شریک کر کے وہ خدا کی رزاقیت کی صفت کو کسی نہ کسی درجے میں اپنا سکتا ہے۔ انسان تو اب نہیں بن سکتا۔ لیکن لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر کے اور ان کے قصوروں کو نظر انداز کر کے وہ تو ابیت کی صفت کو کسی نہ کسی درجے میں اختیار کر سکتا ہے۔

انسان رحیم و کریم نہیں بن سکتا۔ البتہ لوگوں کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرے تو وہ رحمن و رحیم کی صفت رحم و کرم کا کچھ نہ کچھ رنگ اپنی فطرت میں ضرور پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ حدیث پاک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ تَغْلِقُوا بِاخْلَاقِ اللَّهِ۔ اللہ کے اخلاق اپناؤ۔ مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی جو ہزاروں صفات ہیں ان کو اپنانے کی کوشش کرو۔

اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ اگر ساری دنیا کے انسان خدا کو سجدہ کرنے کی صفت کو اپنالیں تو خدا کی بڑائی میں کوئی اضافہ ہونے والا نہیں۔ اور اگر دنیا کے تمام انسان خدا کو سجدہ نہ کرنے کی ٹھان لیں تو خدا کی خدائی میں کوئی کمی پیدا ہونے والی نہیں۔ اس کی ذات لوگوں کے ماننے نہ ماننے کی محتاج نہیں ہے۔ وہ پھر بھی اپنے بندوں کے بے مثال محبت کرتا ہے۔ بندے کی ہر محبت کسی نہ کسی غرض کی پابند ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ایک عورت کا شوہر یا بیٹے کا باپ مر جاتا ہے تو اس کی زبان پر بے اختیار یہ جملہ کو دہرا دہرا کرے کہ اب ہمارا کیا ہوگا۔ مرنے والے کی موت کا غم زیادہ تر اسی لئے منایا جاتا ہے کہ پس ماندگان کو اپنا سہارا پامال ہوتے محسوس ہوتا ہے۔ اور اپنی بے چارگی پریشان کرتی ہے۔ اسی لئے اس کو مرنے والے کی جدائی کا احساس ہوتا ہے۔ اور چہاں مرنے والے کی جاتی داد سے فائدہ اٹھانے کی بات ہوتی ہے۔ وہاں انسان صرف مگرچہ کے آنسو بہاتا ہے۔ اندر سے اس کا دل فنی ہوتا ہے۔ اور وہ صرف ریم دنیا بھانے کے لئے آنسو بہاتا ہے۔

بہر حال چوں کہ اللہ کی ایک صفت ودود بھی ہے۔ اس لئے انسان میں بھی محبت کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ جس طرح وہ خدا کی دوسری صفات کو اپنانے کا اہل ہے اسی طرح وہ محبت اور الفت کرنے کا بھی خوگر ہے۔

حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے بعد انہیں جنت میں داخل کر دیا۔ آدم حق تعالیٰ ہی پیدا کر دینا عظیم الشان نعمتوں سے پوری طرح فیضیاب ہونے کے باوجود خوش اور مطمئن نظر نہیں آتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جنت میں تنہا تھے۔ ان کا کوئی ساتھی نہیں تھا۔ نعمتیں کتنی بھی لذیذ ہوں۔ لیکن تنہائی اور اکیلے پن کا غم ان نعمتوں کی لذتوں کو پامال کر دیتا ہے۔ اور انسان بوقت باران رحمت بھی اداں اور مغموم ہی نظر آتا ہے۔ حق تعالیٰ دلوں کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ وہ اپنے بندوں کے دل و دماغ میں چلنے والے خیالات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ ان سے انسان کا ظاہر و باطن پوشیدہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات سمجھ لی کہ میرے پیدا کردہ آدمی کو اپنے ساتھی یعنی اپنی شریک حیات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام کے وجود سے ان کی زوجہ حضرت حوا

علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اور پھر ان کے نکاح کا اہتمام کیا گیا۔ کہ ابتدائے کائنات ہی سے یہ بات طے پا گئی کہ مرد اور عورت لازم و ملزوم ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے شریک رنج و غم ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے شریک حال ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کا لباس بھی ہیں۔ چنانچہ کائنات کے آغاز ہی سے مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی ضرورت کا احساس رہا۔ لیکن قانونی اور واقعاتی طور پر یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ حق تعالیٰ نے عورت کے لئے مرد کو پیدا نہیں کیا۔ بلکہ مرد کے لئے عورت کو پیدا کیا ہے۔ اسی لئے مرد کا مرتبہ عورت کے مقابلے میں بڑا ہے۔ کہ وہ اصل ہے۔ عورت اس کی فرع۔ مرد اگر متن ہے تو عورت اس کا ماشیہ اور اسی بات کو بہت واضح الفاظ میں حق تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ﴿مَنْ أَلْزَمَ خَلْقًا مَخْرُجًا نَفْسًا وَاحِدَةً فَاخْلُقْ مِنْهَا ذَكَرًا وَنُثْيًا﴾۔ اور اسی نے اس نفس سے اس کی بیوی کو بھی پیدا کیا تھا۔ اور مرد کی اہلیت اور برتری ثابت کرنے کیلئے حق تعالیٰ ہی نے یہ فرمایا کہ ﴿الْأُنثَىٰ قَلِيلٌ مِّنْ فَضْلِ الْبَرِّ﴾۔ مردوں کو عورتوں پر قدامت اور فوقیت عطا کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد کے لئے عورت کو پیدا کیا گیا۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ مرد کا مقام عورت سے بڑا بنایا۔ لیکن اسلام نے جس طرح مردوں کے حقوق کا لحاظ رکھا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ اور بیاہ شادی کے معاملات میں عورتوں کی پسند و امان کی مرضی کو اہمیت دی گئی ہے۔ لیکن ابتدائے کائنات سے ہوتا رہا ہے کہ مردوں نے تو اپنی پسند کی خاطر قتل و غارتگری بچائی ہے۔ لیکن عورت ہمیشہ ہی اس معاملے میں پسپائی، شکست اور مظلومیت کا شکار رہی ہے۔ دنیا کا سب سے پہلا قتل ایک عورت پسند کرنے ہی کی وجہ سے ہوا تھا۔ ہابیل نے اپنے بھائی قابیل کو۔ محض اس لئے مار ڈالا تھا کہ جس عورت کو وہ پسند کرتا تھا وہ قابیل کی بیوی بننے والی تھی۔

مردوں نے جب بھی کسی عورت کو پسند کیا ہے تو اس نے کھل کر اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ کھل کر اس سے اس کا ہاتھ بھی مانگ لیا ہے۔ اس کے گھر والوں کو اس کے لئے پیغام بھی بھیجا ہے۔ اور اسے نکاح کا اندیشہ ہوا ہے تو اس نے قتل و غارتگری بھی کی ہے۔ لیکن عورت اس صورت میں ہمیشہ مظلومیت کا شکار رہی ہے۔ اُسے اپنی پسند کے اظہار و بیان کرنے کے

ملاقات کبھی نصیب نہیں ہوتے۔ اس کی شرم و حیا، شرافت اور سماجی تقاضے ہمیشہ اس کے اظہار و بیان میں خارج رہے۔ اس کو ہمیشہ اُس مرد پر قناعت کرنی پڑی جو اس کے سر منٹہ دیا گیا۔

اس میں کوئی شکام نہیں کہ عورت کی فطری شرم و حیا کا تقاضہ تو یہی ہے کہ وہ شوہر کی پسند ناپسند کے معاملات میں اپنی زبان نہ کھولے۔ لیکن اسلام نے اس کو اتنا مجبور نہیں بنایا ہے کہ ماں باپ جیسا بھی شوہر چاہیں اس پر مسلط کر دیں۔ اور اُسے ہر صورت میں خواہی غواہی اس شوہر کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہونا پڑے اگر شرعی طور پر عورت اسی قدر مجبور ہوتی جس قدر مردوں نے اُسے کچھ رکھا ہے تو پھر ایجاب و قبول کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایجاب ہی ایجاب ہوتا۔ قبول کا سوال ہی باقی نہ رہ جاتا۔ لیکن شریعت نے نکاح کے معاملے میں جہاں مرد کے اقدام کو اہمیت دی ہے۔ وہیں عورت کی رضامندی کو بھی اہم قرار دیا ہے۔ اگر عورت نکاح کے وقت رضامندی کا اظہار نہ کرے تو نکاح منقطع نہیں ہو سکتا۔

مسلم سماج میں لڑکیوں سے بوقت نکاح ان کی رضا معلوم کرنے کا دستور صرف ”رسی“ ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ ایک لڑکی کو پہلے دلہن کا لباس پہنا کر گھر کے دروازے پر بارات بلا کر اور پوری برادری کو جمع کر کے جب لڑکی سے اجازت مانگی جاتی ہے تو وہ اقرار کے سوا اور کبھی کیا سکتی ہے رضامندی حاصل کرنے کا اصول تو یہ ہونا چاہیے کہ جب پیغام آئے اُس وقت لڑکی کی رضامندی اس کی بہنوں اور ہم جو لیوں کے ذریعہ حاصل کرنی چاہیے۔ اور اس کو پسند ناپسند کا پورا پورا حق دینا چاہیے۔ نام چارے کی رضامندی صرف مذاق ہے۔ اور طلاق مسلم سماج کا ایک دستور بنا ہوا ہے۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ عورتوں نے دینی تعلیمات حاصل نہ کر کے ہمیشہ ہی اپنا نقصان کیا ہے۔ مردوں نے عورتوں کے معاملات میں ہمیشہ نا انصافی کی ہے۔ اس ظلم اور نا انصافی کا خدشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے آخری خطبے میں اس بات پر زور دیا تھا کہ لڑے مرد۔ عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ لیکن ظلم ہوا یہ ہے کہ تقوے اور پرہیزگاری کی راہ اختیار کر نیوالے نام و نہاد بزرگوں نے بھی عورتوں کے ساتھ زیادتی روا رکھی

ہے اور اسے دوسرے درجے کی مخلوق سمجھ کر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو جانوروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بیشمار شوہروں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو بھری محفل میں رسوا کر دیتے ہیں۔ اور ان کے تقوے پر کوئی آنچ نہیں آتی۔ بیشمار شوہروں کا حال یہ ہے کہ وہ ذلیل قسم کے الزامات اپنی بیویوں پر لگانے سے باز نہیں آتے۔ اس کے باوجود سوسائٹیوں میں ان کا مقام بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور وہ ہر حال میں امام اور چودھری بنے رہتے ہیں۔

لا تعداد شوہروں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد ہی کے سامنے اپنی بیوی کے طلبہ اور گھونسے رسید کر دیتے ہیں۔ اور جوتے اور ڈنڈے کے استعمال سے باز نہیں آتے۔ جو سلوک جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کرنا چاہیے۔ وہ سلوک مسلم معاشرے میں عورت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور نظر اٹھانے والی عورت کو گالی۔ ہمت یا بھر طلاق عطا ہوتی ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ ذلیل حرکتیں مرد اپنا حق سمجھ کر کرتا ہے۔ وہ خود کو لاث صاحب سمجھتا ہے اور عورت کو پاؤں کی جوتی۔ جو مرد ایسا کرتے ہیں۔ اسلام ان کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ ان کو سزا اور عذاب الیم کی وعید سناتا ہے۔ اور ان کی شرافت اور تقوے کو ڈھکوسلہ قرار دیتا ہے۔

اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اب عورتوں میں دینی تعلیم کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ اور انہیں اپنی صحیح حیثیت کا اندازہ ہو چکا ہے۔ جو عورتیں مغربی تعلیم حاصل کر کے بے لگام ہو گئی ہیں۔ ان کا ذکر فضول ہے۔ کیوں کہ جن عورتوں نے بے حیائی اور بے لگامی کے راستے اختیار کر لئے انہوں نے نسوانیت اور عورت پن پر مزید ظلم کیا۔ کیوں کہ عورت تو اسی کو کہتے ہیں جس کی لاج — حیا کی دولت سے مالا مال ہو۔ جو سکوت اور سنجیدگی کے مال و منال سے پوری طرح بہرہ ور ہو۔ جو عورت آزادی کے نام پر بے حیائی کے راستے اختیار کر لے۔ اور اپنے دامن عصمت کے تقدس کو اپنے ہی ہاتھوں سے نوچ کر زخمی کر لے۔ جو عورت اپنی فطری جھجک اور اپنے خدا داد سرمایہ حیا کا قتل عام کر کے سڑکوں پر نکل آئے۔ وہ عورت کے نام پر ایک دھتہ ہے وہ نسوانیت کے لئے باعث تنگ ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت دینی تعلیم حاصل کر کے بسم اللہ کی گنبد سے نکل کر اور مچھولیت کی بھول بھلیوں سے آزادی حاصل کر کے اپنے وہ حقوق مانگنے کی اہل بن جاتی

ہے جو شریعت نے مقرر کئے ہیں تو ایسی عورت خوش نصیب ہے اور آج کے سماج کو ایسی ہی عورتوں کی ضرورت ہے۔ دور قدیم کی عورت بلاشبہ اپنی حیثیت سے مطمئن تھی کیونکہ اس نے خود کو مرد کے لئے وقف کر دیا تھا وہ اسے مجازی خدا تصور کرتی تھی۔ اس نے اپنا مقصد حیات مرد کی وفا شکاری اور خدمت گزاری بنالیا تھا۔ آج بھی بہت سی عورتیں اسی تصور کی پرستار ہیں۔ لیکن اب انسانی شعور اس حیثیت سے بہت بیدار ہو چکا ہے۔ اور یہ خاموش اور بے زبان جانور جیسے مرد عورت کا نام دیتے ہیں۔ ماضی کے غیر شعوری دھند لکوں سے باہر نکل آیا ہے۔ زندگی کی روشن کرنوں نے اس کے ذہن میں ایک نیا شعور بیدار کیا ہے۔ وہ مظلومی نسوان پر آنسو بہاتے بہاتے شاید تھک چکی ہے۔ اب اس کی آنا بیدار ہو چکی آج وہ خود کو خود ہی سمجھنا چاہتی ہے۔ اور ان اقدار کو حاصل کرنا چاہتی ہے جو قدرت نے بطور خاص اسے عطا کی ہیں لیکن عورت کی کامیابی اس میں ہے کہ وہ اپنے حقوق کی لڑائی شرم حیا کے دائروں میں رہ کر دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے لڑے۔ اور بے حیائی کے راستے اختیار کر کے اپنے تقدس کو پامال کرنے کی غلطی نہ کرے۔ عورت چپ رہ کر اچھی لگتی ہے۔ زبان چلاتے ہوتے نہیں۔ عورت سر جھکا کر ہی پرکشش محسوس ہوتی ہے۔ سر اٹھا کر نہیں۔

جو عورت مردوں کی طرح زبان چلائے اور ہاتھ اٹھائے یا اپنے عورت پن کو ختم کر کے میدان میں آجائے وہ عورت درحقیقت عورت پن کی دشمنی ہے۔ اور وہ اپنے حق میں ظالم مردوں سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ اور اپنے طرز زندگی کا تمام تر نقصان انجام کار خود ہی اٹھاتی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ عورت کے آنسو آج بھی وہ کام کرتے ہیں جو نہ تلوار کر سکتی ہے نہ بندوق۔ وہ عورت جو روتی ہے۔ اس عورت سے لاکھ درجے بہتر ہے جو دوسروں کو لڑاتی ہے اور اپنی بدزبانی سے دوسروں کا ناطقہ بند کر دیتی ہے وہ عورت اپنے لئے قطعاً بدخواہ ثابت ہوتی ہے جو اپنے حقوق کی لڑائی میں اپنی حیثیت عرفی کا قتل کر دے اور پہلوانوں کی طرح لنگوٹ کس لے۔ اور شرم و حیا کا لباس اتار اکھاڑے میں اتر آئے۔ عورت نام ہے حیا کا۔ شرم کا۔ جھکاؤ کا۔ تسلیم رضا کا۔ اطاعت کا۔ اور محبت کا۔

وہ راستے قطعاً عورت کو زیبا نہیں دیتے جن سے بغاوت کی اور بے حیائی کی بو آتی ہے۔ اور جو مردوں کے لئے اچھے نہیں ہیں۔ تو پھر وہ راستے عورتوں کے لئے کیسے اچھے ہو سکتے ہیں۔ مرد اور عورت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مرد اور عورت لازم و ملزوم ہیں۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ عورت اور محبت کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور عورت و محبت بھی لازم و ملزوم ہیں۔ عورت محبت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ مرد محبت کے بغیر بھی پر سکون زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن عورت محبت کے بغیر پر سکون اور خوش حال زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ وہ بھوک پیاسی رہ سکتی ہے۔ وہ دکھ اور درد میں بھی مسکرا سکتی ہے یہ فاقہ کشی میں بھی قہقہے لگا سکتی ہے۔ لیکن وہ اپنے شوہر کی بے اعتنائی اور لاپرواہی برداشت نہیں کر سکتی۔ بعض فلاسفہ کا خیال ہے کہ عورت محبت کی خاطر جان دے بھی سکتی ہے اور محبت کی خاطر جان لے بھی سکتی ہے کیوں کہ عورت محبت ہی کی خاطر جیتی محبت ہی کی خاطر مرجاتی ہے۔

ایک ماہر نفسیات کا خیال عورت کے بارے میں یہ ہے۔ ”پھر وہ دور آیا جب عورت کو محبت کی آزادی مل گئی یہ تسلیم کر لیا گیا کہ محبت پر پابندی عائد نہیں کی جا سکتی اور اس کے بعد ہمارے سامنے موجودہ دور ہے۔ جس میں عورت کی محبت مطلق العنان ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں عورت صرف میدان محبت میں نہیں بلکہ ہر میدان میں مرد کی حریف بننے کی کوشش کر رہی ہے اور اسے محبت کا قدیم تصور بالکل فرسودہ نظر آتا ہے۔ لیکن عورت ترقی کی خواہ کتنی ہی خزیلیں طے کر لے۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد محبت ہی رہے گا۔ یہ بات ان عورتوں کے متعلق کہی جا رہی ہے جو اکثریت میں ہیں۔ وہ زندگی میں کوئی کردار اعلیٰ کر رہی ہوں۔ لیکن محبت ان کی زندگی کا سب سے اہم کردار ادا کرے گی۔ کیوں کہ یہ صحیح ہے کہ عورت کا وجود محبت کے خمیر سے تیار کیا گیا ہے“

(عورتوں کی نفسیات ص ۵۵)

عورت جب قربانی دینے کا فیصلہ کر لیتی ہے تو حالات کبھی بھی پیچیدہ ہوں وہ ہر حال میں خوش بخوش رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اپنے رفیق کی خاطر اس قدر قربانی دیتی ہے

عورتوں کی ایک بہت بڑی اکثریت کا حال یہ ہے کہ اپنے شوہروں کو صرف اپنے ظاہر حسن و جمال سے اور مصنوعی بناؤ سنگھار سے خوش کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اس غلط فہمی کا شکار رہتی ہیں کہ مردوں کو خوش کرنے کے لئے بس بھڑکیلے کپڑے پہننا اور اپنے چہرے پر نقش و نگار بنانا ہی کافی ہے۔ چنانچہ وہ مرد پر فح پانے کے لئے ہر وقت سولہ سنگھار کے چکر میں لگی رہتی ہیں اور محبت و خدمت سے صرف نظر رکھتی ہیں۔ حالانکہ عورتوں کے لئے مردوں کو فح کرنے کا سب سے قیمتی ہتھیار محبت اور خدمت ہے۔ محبت ہی وہ جادو ہے جو سِر چڑھ کر بولتا ہے۔ اور خدمت ہی وہ ذریعہ ہے جو شوہر کے دل میں بیوی کی قدر پیدا کرتا ہے۔ اور شوہر کو حسن سلوک پر مجبور کرتا ہے۔ اچھی صورتیں تو بازاروں میں بھی نظر آ جاتی ہیں۔ لیکن بازاروں میں محبت اور خدمت دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہروں کو اپنا بنانے کے لئے صرف اپنے ظاہر کو روشن کرنے کے بجائے محبت اور خدمت کے وسیلے کو اپنائیں۔ اور شوہر کو ٹھکانے کے لئے اس سے بھرپور محبت کوں اور اس کو خدمت کے ذریعہ رام کرنے کی کوشش کریں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرد اچھے لباس سے اچھے بناؤ سنگھار سے اور اچھی صورت سے بہت متاثر ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بھی مردوں کو کچھ اور بھی چاہیے۔ انہیں اپنی بیویوں کی بھرپور توجہ اور محبت کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ جو عورتیں دور اندیش ہوتی ہیں وہ اپنے شوہروں کو اپنا بنانے رکھنے کے لئے اپنے ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ اپنی تندرستی پر بھی دھیان دیتی ہیں۔ مردوں کو صرف خوبصورت نہیں بلکہ تندرست بیوی کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ اگر عورت خوبصورت ہو لیکن صحت مند نہ ہو تو اپنے شوہر کے فطری تقاضوں کو پورا کرنے کی اہل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ گھر کے کام کاج کے قابل بھی نہیں ہوتی۔ اور جو عورت گھر کے کام کاج بھی نہ کر سکے، اور اپنے شوہر کو وقت پر اپنے ہاتھ سے پکا کر کھانا نہ کھلا سکے۔ اور اپنے بچوں کی دیکھ نہ کر سکے وہ اپنے شوہر کی نظروں میں اپنا مقام بنانے نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے دور اندیش عورتیں اپنے حسن کو قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی تندرستی پر بھی توجہ دیتی ہیں۔ اور تندرستی اتھانی چیز نہیں ہے اور تندرستی کے لئے کسی بھی عورت کو کسی مجوزہ

کہ اپنے وجود کو فنا کر دیتی ہے اور اپنی تمام آرزوئیں خاک میں ملا دیتی ہے محض اس لئے کہ اس کا رفیق اس کی محبت میں گرفتار ہو جائے اور اس کے وجود کی اہمیت کو سمجھ لے۔ وہ قربانی پر قربانی دیتے ہوئے یہ تک بھول جاتی ہے کہ اس کا اپنا نفس ہے اور اس کے دل و جان کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔

ایک ماہر نفسیات نے ایسی عورتوں کے بارے میں اس طرح اظہار خیال کیا ہے۔

”عورتوں میں یہ خامی عام طور پر پائی جاتی ہے کہ محض شوہر کو اپنانے اور اس کی محبت اور دلچسپی کو محفوظ رکھنے کی خواہش میں ایک مقررہ ٹیکنک پر عمل کرتی ہیں۔ شوہر خواہ کچھ بھی کرے۔ شوہر کا سلوک خواہ کتنا ہی ناخوش گوار کیوں نہ ہو اور وہ اس کے سلوک سے خواہ کتنی ہی کبیدہ خاطر کیوں نہ ہوں۔ لیکن کبھی شوہر سے شکایت یا احتجاج نہیں کریں گی۔ صرف اس ڈر سے کہ کہیں حقیقت بیانی اور صاف گوئی سے شوہر ناخوش نہ ہو جائے کہیں وہ شوہر کی محبت نہ کھو جائے لیکن عورت کا یہ طرز عمل بالعموم ان کے لئے نقصان ثابت ہوتا ہے۔

اور حیرتناک بات یہ ہے اس کے باوجود ازدواجی زندگی کی ناکامی کا سارا الزام عورت ہی کو دیا جاتا ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں سماج کا رویہ عورت کے ساتھ یہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عورت ہر جائز اور ناجائز طریقے سے مرد کی محبت حاصل کرنے میں کوشاں رہتی ہے۔ اور وہ ہر وقت یہی سوچتی رہتی ہے کہ اس کے طرز عمل، گفتگو اور دیگر باتوں کا اثر اس کے شوہر پر کیا پڑے گا۔ اس کو اپنے شوہر کو اچھا بنانے کے لئے بہت بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اگر وہ اپنے شوہر سے کبھی بد دل بھی ہوتی ہے تو اپنے شوہر پر ظاہر نہیں کرتی اور اپنے حقیقی جذبات کو چھپانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ شوہر اگر بُرا بھی ہو تو وہ آخری حد تک اس کو اپنا بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور اس کی بُرائی کو بُرائی کہتے ہوئے لرزتی ہے۔ اس طرز عمل میں گم ہو جانے کی وجہ سے اُسے اپنی ذات کے بارے میں سوچنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ (عورتوں کی نفسیات ص ۷۷)

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے مزاج میں اختلاف ہوتا ہے۔ لیکن عقلمند عورتیں یہاں بھی جذبات میں بہنے کی بجائے حکمت علی سے کام لیتی ہیں۔ اور شوہر کی بڑائی کو برقرار رکھنے ہوئے اپنے جذبات کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ ازدواجی زندگی جب بھی دورانِ اندیشی اور حکمتِ عملی سے محروم ہو جاتی ہے تو گھر میں انتشار، اضطراب اور فتنہ و فساد کے سما کچھ اور باقی نہیں رہ جاتا۔ اور ازدواجی زندگی میں جب دوسرے لوگ بھی دخل ہونے لگتے ہیں جو آج کل کے سماج کا طرہ امتیاز ہے تو پھر خانہ خرابی کی صورتیں سامنے آتی ہیں اور نوبت طلاق تک پہنچتی ہے۔

مزاجوں میں اختلافات کے باوجود مزاجوں میں یکسانیت پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کہ بچاس فیصد قربانیِ مرد سے اور بچاس فیصد عورت۔ لیکن سمجھداری کا تقاضہ یہ ہے کہ بچاس فیصد قربانی جو عورت کے حق میں آتی ہے۔ اس کو اس سلسلے میں پہل کر دینی چاہیے۔ اور اس کے بعد اسے اس بات کے توقع رکھنی چاہیے کہ اس کا شوہر جو باقی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گا۔ جو عورتیں پہل کرنے میں دیر کرتی ہیں اور مرد کو جھکا کر چاہتی ہیں وہ اپنے گھریلو نظام کو پارہ پارہ کر دیتی ہیں اور مرد کو فتنہ اور ہٹ دھرم بنا کر اسے ظلم و ستم کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ اکثر عورتوں کی ایک بہت بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ مائیکہ ان کے دل و دماغ پر بڑی طرح چھاپا رہتا ہے۔ اور یہی خرابی اکثر ان کی ازدواجی زندگی میں زہر گھول دیتی ہے۔ اور وہ شوہر کے سچے پیار سے محروم ہو جاتی ہیں۔ مائیکہ سے محبت بڑی چیز نہیں۔ مائیکہ سے وابستگی بھی بڑی بات نہیں۔ لیکن عورت کا مائیکہ اس کا ماضی ہوتا ہے۔ ازدواجی زندگی اس کا حال ہے اور شوہر اور بچوں کی خوش حالی اور ترقی اس کا مستقبل ہے۔ کوئی بھی سمجھدار عورت اپنے ماضی کی خاطر اپنے حال اور مستقبل کو غارت نہیں کر سکتی۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ بالعموم غیر تعلیم یافتہ یا دورانِ اندیشی سے محروم عورتیں اپنے باپ اور بہن بھائیوں کے غم میں تمام عمر گھلی رہتی ہیں اور انہیں اپنے غم چھلنے کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ ازدواجی زندگی کا مختصر سا تجربہ عورت کی خوبی اور خرابی کا مختصر سا جائزہ لینے کے بعد آئے اب ہم آپ کو یہ بتائیں کہ عورتیں کیسے مردوں کو پسند کرتی ہیں۔ اور کیسے مردوں کو شوہر بنانے کی آرزو اپنے دل میں رکھتی ہیں۔

کابھی انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اس کو چاہیے کہ وہ غذا اور دوا کے سہاروں سے اور دوسرے مرد و عورتوں کو اپنا کر اپنی تندرستی کا خیال رکھیں۔

اس کے ساتھ دورانِ اندیشی عورتیں اپنے شوہروں کو اپنا بنانے کیلئے اپنی آنا کو شوہر کی آنا کے سامنے نیست کر دیتی ہیں۔ بعض عورتیں جو کسی بھی حال میں اپنی آنا کو فنا نہیں ہونے دیتی۔ وہ شوہر کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ اور وہ سسرال والوں کی نظروں سے بھی گرجاتی ہیں۔

آنا بڑی چیز نہیں ہے۔ لیکن جب بھی آنا انانیت میں تبدیل ہو جاتی ہے تو عورت کو خسارے کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ انانیت کے باوجود بھی اگر عورت کو شوہر کا پیار نصیب ہو جائے تو صرف اس صورت میں جب شوہر شوہر نہ ہو۔ غلام محض ہو۔ یا ابن الوقت ہو۔ ایک شریف النفس عورت کو چاہیے کہ وہ شوہر سے اپنے حقوق کی وصولیابی کرتے وقت شوہر کا شخص پامال نہ ہونے دے۔

دورانِ اندیشی عورتیں اپنے شوہر کی نظروں میں ادنیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے اپنی آنا کو شوہر کی آنا میں تحلیل کر دیتی ہیں۔ اور بالآخر شوہر کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہیں۔ وہ اپنے گھر والوں کو عزت دلانے کے لئے شوہر کے گھر والوں کی عزت کرتی ہیں۔ اور ان کی توقیر کر کے اپنے تمام اقارب کا مقام شوہر کی نظروں میں ادنیٰ کر دیتی ہیں۔ شوہر کی پسند آن کی اپنی پسند ہوتی ہے۔ شوہر کی خوشی ان کی اپنی خوشی ہوتی ہے۔ ایسی عورتوں کے دل میں ”میرا شوہر“ اور ”میرا گھر“ کا احساس اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ شوہر کو خوش رکھنے کے لئے اس قسم کی عورتوں کو اکثر اپنے جذبات و احساسات کے خلاف کام کرنا پڑتا ہے۔ اپنا نیت کا یہ جذبہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اگر کسی سبب سے عورت گھر سے باہر چلی جائے تو شوہر ہرچا نک یہ منکشف ہوتا ہے کہ اس کی کوئی چیز کم ہو گئی ہے۔ ہر وقت قربانی دینے والی بیوی کو کوئی بھی شوہر کیسے نظر انداز کر سکتا ہے اور کیسے اس سے دوری کو برداشت کر سکتا ہے۔

ان تمام باتوں سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ مرد کو اپنا بنانے کے لئے صرف حسن صورت کافی نہیں ہے۔ بلکہ محبت، خدمت اور حسن شیر اور ایشیاءِ مرد کو اپنا بنانے رکھنے میں جو اہم رول ادا کرتے ہیں۔ وہ حسن و جمال ادا نہیں کر سکتے۔

اس مضمون کی دوسری اور آخری قسط اگلے شمارے میں پڑھیں۔

علم کے کمال

سرفراز احمد زاہد
پاکستان

انامدینۃ العلو علی بابہا کے یہ مقدس علم اپنے چجازاد بھائی جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تعلیم فرمایا۔ جو سینہ بہ سینہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ آپ نے اس کے نکات ظاہر کئے۔ وہی چند گوشے اس دنیا میں متعارف ہیں۔ اس علم کے دو حصے ہیں۔ اس کے ایک حصے کا نام علم الاخبار ہے جس کے بارے میں الگ مضمون مرتب کیا ہے اور اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔

دوسرے حصے کا نام علم الآثار ہے جس کے متعلق یہ بیان ہے۔ اس حصے میں حروف کی روحانی قوتوں سے کام لینا مراد ہوتا ہے۔ یعنی یہ وہ حصہ ہے جو حروف اور اعداد کی قوتوں سے وابستہ ہے۔ حروف کو اعداد میں بدل دینا اور اُسے خاص حسابی عمل میں لانے اور لکھنے کے طریق کو نقش یا لوح تیار کرنا کہتے ہیں۔ نقش ایک ایسا عمل ہے جس سے مراد حروف کی طاقتوں کو مقرر کر کے اعداد میں مخفی کرنا ہوتا ہے اور پھر تفسیر اعداد کے مطابق روحانیتانی مؤکلات علوی سفلی اعوان وغیرہ کا استخراج کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ نتائج صحیح برآمد ہوں۔ مؤکلات کا استخراج اس لئے کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ حروف پر مؤکلات مقرر فرمائے ہیں۔ جیسا کہ اور بھی ہرام پر ملائکہ مقرر ہیں۔ قرآن پاک اس کا شاہد ہے۔ وَاللَّهُ كَذَّابٌ لَا يُدْرِكُ اس کے مددگار اور اس کی پشت پر چڑھ کر اس لحاظ سے ایسے ملائکہ و مؤکل سے روحانی امداد حاصل کرنا جو اس پر حاکم ہیں۔ حصول مقاصد میں کامیابیوں کو نزدیک لانا ہے۔

اس علم میں معین سے مدد مل جاتی ہے اور عالم طبعیت سے تصرف حاصل کیا جاتا ہے۔ مثلاً حروف سے یا اعداد سے

جبری عمل اس دور جہاں میں ہر انسان ہر اسان و پریشان ہی پریشان نظر آتا ہے۔ مخلوق خدا گونا گوں جسمانی یا روحانی مشکلات میں بڑی طرح پھنسی ہوئی ہے۔ اس مادی دنیا میں کسی شخص کو سکون اور قرار نہیں ہے۔ ہر شخص اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے مختلف تدابیر حاصل کرنے کیلئے سعی کر رہا ہے۔ مادی زمانے کی مخلوق مادیات پر ایمان رکھتی ہے روحانیت سے کوسوں دور بھاگتی ہے۔ نتیجتاً انہیں چین و سکون میسر نہیں آتا۔ پیشوائِ دین اور روحانی بزرگان نے ان ظلمات و اندھیروں سے نجات حاصل کرنے کیلئے کئی روحانی راہیں تجویز کی ہیں۔ ظاہری و باطنی مشکلات کے حل کیلئے بے شمار قواعد اعمال مرتب فرمائے ہیں۔ جن میں ایک ادوالعزم علم جفر ہے۔ علم جفر ایک سائنس ہے۔ حروف کا الجبر ہے۔ اس علم میں حروف کی جزویات کو خاص طریق سے اکٹھا کر کے اور ان کی عددی قوتوں کو خاص قواعد اور قوانین کے ماتحت متحرک کر کے مخفی طور پر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس بارے میں ضروری ہے کہ ایک عالم جفر جب تک حروف و اعداد کی قوتوں اور نسبتوں کو نہ سمجھ لے جس کے لئے ریاضتیں اور صبر و استقامت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت تک ان اعدادی قوتوں کی مخفی طاقت سے کام نہیں لے سکتا۔ افلاک کے مظاہر کو اکب کو نہ جان سکے تو ان علوم سے کما حقہ بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ چونکہ قدرت نے ہر چیز میں ایک اثر پیدا کیا ہے۔ اس لئے ان تاثیروں سے فائدہ اٹھانا انسان کا فرض ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک جسمانی طبیب کے لئے امراض کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کی تاثیروں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ علم جفر علوم انبیاء مرسلین سے ہے جو بطور میراث حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ اور حضورؐ نے حسبِ پاک

پہلے حرف کے نیچے لکھیں۔ اس کے بعد سطر کا پہلا حرف لکھیں پھر دوسرا حرف آخر سے اور دوسرا حرف شروع سے لیں اس طرح تمام حروف اپنی جگہ سے تبدیل ہو جائیں گے۔ مثلاً سطر = ا ل م ج د ر غ ل ن ی۔

مؤخر صدر = ی ا ل م ج د ر غ ل ن ی

یہ عمل بار بار کریں۔ حتیٰ کہ پہلے والی سطر دوبارہ آجائے اس کو زمام نکالنا یا تکسیر کرنا کہتے ہیں۔ اب سطر اول کو خالص کریں۔ یعنی جو حرف ایک دفعہ آئے اسے لکھ لیں۔ دوبارہ آئے تو چھوڑ دیں۔ یعنی مکرر حروف چھوڑ دیں۔ ہر حرف کے مطابق اسم الہی حاصل کریں۔ (اسم الہی آپ کو کتب علیات میں دستیاب ہو جائیں گے) اور پھر اسم الہی کا مؤکل بھی حاصل کریں۔ ان سے عزیمت تیار کریں۔ تکسیر کی تمام سطور کو کاٹ کر الگ الگ کریں اور ان کے قتلے بنائیں اور چراغ میں روغن جنیلی ڈال کر مطلوب کے گھر کی طرف رخ کر کے اس عزیمت کو پڑھیں۔ جتنی سطور کی تعداد ہوگی اتنے دن کا عمل ہوگا۔ تعداد بڑھاتی ایک سطر میں جتنے حروف ہوں گے ان کی تعداد کے مطابق چراغ کے سامنے بیٹھ کر پڑھیں۔ عمل سے قبل غسل کریں۔ خوشبو لگائیں۔ عروج ماہ میں پڑھیں۔

اب میں اس کی مثال پیش کرتا ہوں تاکہ آپ کو حل کرنے میں آسانی ہو۔ (آپ نام مع والدہ لیں۔ میں رنگ کی کمی کی بنا پر مختصر نام سے مثال حل کروں گا۔

نام طالب نام مطلوب
ہاشم بن حیلہ منترہ بنت فضہ

سطر = ا ش م ج د ر غ ل ن ی
تکسیر یا = ا ش م ج د ر غ ل ن ی
مؤخر صدر = ا ش م ج د ر غ ل ن ی
زمام = ا ش م ج د ر غ ل ن ی
پہلی سطر = ا ش م ج د ر غ ل ن ی

اس عمل سے معلوم ہو کہ پانچ سطور میں زمام حاصل ہو گیا۔ ایک سطر میں ۱۶ حروف ہیں۔ واضح ہو کہ پانچ دن کا عمل ہے اور ۱۶ بار عزیمت پڑھنی ہوگی۔

اب اس سطر کو خالص کریں۔ ا ش م ج د ر غ ل ن ی
(باقی ملتا ہے)

کو اکب کی حرکات سے یا وقت کی سعادت اور خواست سے یا ان کے استخراج سے تصرفانہ حکمت کو حاصل کیا جائے یا اسم الہی اور آیات میں جو پراسرار مخصوص حروف ہیں یا دعائیں ہیں۔ ان سے مخصوص اوقات میں کام لیا جائے۔ چنانچہ اس علم کے جاننے کیلئے ضروری ہے کہ وہ وقت کا صحیح استخراج کرنا جانتا ہو۔ ان کی سعادت خواست سے واقف ہو۔ سیارگان کی دستی اور دشمنی سے مکمل آگاہی ہو۔ تب کامیابی قدم چومے گی۔

رسالہ طلسماتی مختصراً میں پہلی دفعہ حاضری کے تحت بجائے کوئی انتہائی پیچیدہ یا مشکل علمی جفری عمل پیش کروں بطور تمہید ایک ایسا علم جفر کا قاعدہ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جس کو اگر سمجھ لیا جائے تو زندگی کے ہر مقصد پر روشنی انجمن کو رفع کرنے، مثلاً ترقی روزگار، رزق، رہائی، قرض، بقدر شادی، سفر، غرض جائز مقصد میں یہ جفری قاعدہ نہایت پر تاثیر ہے۔ اگر مکمل شرائط سے کیا جائے تو کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ کیسا ہی مشکل کام ہو اور تمام ذرائع ختم ہو کر اس سے مایوسی ہوگئی ہو تو یہ جفری قاعدہ وہاں حیرت نما اعجاز دکھاتا ہے۔ میری تمام قارئین طلسماتی دنیا کو دعوت عمل ہے۔

دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ تسخیر خلافت یا تسخیر مطلوب کیلئے ایک بے حد پر تاثیر اور تجربہ شدہ تکسیر ہے۔ جو آپ کو ہر صورت میں فائدہ دے گی۔ جو صاحب بھی جن جائز مقصد کے لئے یہ عمل تیار کریں۔ انشاء اللہ اس عاجز کو دعائیں دیں گے۔ یہ عمل مجھے بزرگوں سے ملے ہے۔ اور کئی دفعہ تجربہ کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے، آسان بھی ہے۔ اور بے حد پر تاثیر ہے۔

ایک بات ذہن میں رکھیں جب بھی کریں تو حق پر آزمائیں۔ جہاں شریعت اجازت دیتی ہو۔ کلام الہی اور اسماء الہی فسق و فجور اور خلاف شریعت امور کیلئے آپ کو بالکل مدد نہ دے گا۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ رجعت کا شکار ہو جائیں۔ احتیاط اور محنت سے کریں ضرور کامیابی ہوگی۔

اگر تسخیر خلافت مقصود ہو تو لفظ خلافت اور اپنا نام مع والدہ اور اگر کسی خاص شخص کی تسخیر مطلوب ہو تو مطلوب کا نام مع والدہ اور طالب کا نام مع والدہ ایک سطر میں الگ الگ حروف میں لکھیں۔ اس کی تکسیر مؤخر صدر کریں۔ تکسیر مؤخر صدر سے مراد یہ ہے کہ نام کی سطر میں سے پہلے آخری حرف اٹھا کر



اس لئے عناصر اور علم ستارگان سے بھی مدد لی جاتی ہے۔
سریع الاثری کے لئے معاون حروف اسماء اور آیات کے خاص طریق
پر طلسم تیار کیا جاتا ہے۔

الہامی حروف اسمائے الہی اور آیات قرآنیہ کا ہر لفظ مخفی
قوت کا ایک خزانہ ہے۔ طلسم کی تیاری کے لئے مناسب اوقات
کا خیال رکھیں۔ تاکہ طلسم قوی الاثر ہو۔ حصول مال دولت افزائی
جاہ و عزت و مرتبہ، کثرت اشکس رزق کے لئے اس وقت طلسم تیار
کریں۔ جب قمر ثابت بروج میں ہو۔

تغییر خلق حب و نفیر ترقی اور کامیابی کے لئے اس وقت طلسم
تیار کریں۔ جب قمر و جسدین بروج میں ہو۔ حرف میم کی منزل
قری عوا ہے اسے بھی مد نظر رکھیں۔

علاوہ ازیں ترقی جاہ و جلال، حصول زر و مال اور نفع
کار و بار کے لئے قمر و مشتری کی نظر تثلیث یا تسدیس، تغیر خلق
اور دفع غضب، حکام و امراء کے لئے زہرہ و مشتری کی نظر
تثلیث یا تسدیس ترقی عہدہ، رُکے ہوئے کام کیلئے مشتری و شمس
یا عطارد و شمس کے قرآن کا وقت لیں اور شرف قمر وغیرہ۔

اگر بہت زیادہ لوگوں پر فتنہ پھیل رہا ہو۔ دشمن کی
بہت بڑی جماعت ہے اور طاقت میں زیادہ ہیں یا دشمن
سے خطرہ جان ہے اور اس سے حفاظت بھی مطلوب ہے یا عقد
میں فتح پانا مقصود ہے تو آیت مبارکہ نَصْرَ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ
قَرِيبٌ کے اعداد ۱۳۰۲۔

جو شخص خلقت میں ناموری کا خواہاں ہو کہ لوگوں پر
اس کا غلبہ رہے۔ اس کا ستارہ ہمیشہ بلند رہے۔ ایسے
لوگ جن کا خلقت سے عام تعلق رہتا ہے۔ لیڈر، دکلمہ آئٹز
اور وہ تمام پیشہ ور لوگ جن کا ذریعہ آمدنی عوام سے متعلق
ہے اور ایسے افراد جن کے تحت بہت سارے ملازمین ہیں۔

میم ابجد کا تیرہواں حرف اور منزل قمری عوا ہے۔ یہ حرف دقیقہ
آتش کا ہے اور حروف ملفوظی میں درجہ اول پر ہے۔ یعنی حروف
ثانیہ ملفوظی میں درجہ اول پر ہے نہایت سریع الاثر اور گرم حرارت
ہے۔ اس میں قدرے رطوبت بھی ہے۔ اس کا حروف قمری،
نورانی، صوامت، شفع، تغیر اور حروف اعظم میں شمار ہوتا ہے
موکلات کے حاکم میططرون، محمد علی اللہ علیہ وسلم اور اسمائے باری
تعالیٰ کے بیشتر اسماء کا سر حرف ہے۔ اس کے موکل کا نام ڈیائیل
ہے۔ اس موکل کے ماتحت ۳۶۰ افسر ہیں۔ ہر افسر ۲۸۰ صفوں کا
مالک ہے۔ بخور اس کا لوبان، تر، اسپند اور بھی ہے۔ حصول
مال و دولت، ترقی عہدہ، عزت اور جاہ و جلال کے علاوہ
تغیر عام کے واسطے عاملین باصفاء سے بے حد موثر تسلیم کرتے
ہیں۔ آج کی نشست میں ہم آپ کو حرف میم کے طلسم تیار کرنے کا
طریقہ بتاتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل لفظ طلسم کی قدر و صاف
ضروری ہے۔

بعض لوگ جادو اور طلسم کو ایک ہی نوع کا گنتے ہیں۔
حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ جادو کے ذریعہ عالم عنفری میں بغیر
معین مدد کے تصرف کیا جاتا ہے۔ اور طلسم میں معین کے ساتھ
مدد لی جاتی ہے۔

طلسم کیا ہے؟ یہ ایک پتھر بھی ہو سکتا ہے۔ ایک انگشتی
ہو سکتی ہے۔ کوئی شکل بھی ہو سکتی ہے۔ یا کچھ الفاظ اور مخصوص
اعداد اور مخصوص اشکال بھی ہوتی ہیں۔ جو یا کوئی معین چیز
تیار کی جاتی ہے۔ خاص چیزیں۔ خاص الفاظ اور خاص اشکال
کے ذریعے اثر پیدا کیا جاتا ہے۔ مقصد ان کا یہ ہوتا ہے کہ
عامل کو وہ فائدہ یا خوش بختی حاصل ہو۔ جس کے لئے طلسم تیار
کیا گیا ہے۔ چوں کہ ان میں وقت کی تاثیر شامل ہوتی ہے۔

رقعی	ملفوظی	عربی عددی
۴	میم	۱۰
۲۰	۹۰	۳۳۳

ثلث پر کرنے کیلئے = ۳ ÷ ۳۵۱ = حاصل تقسیم ۱۵۰ باقی ایک
بچا کسر خانہ نمبر ۱ میں آئے گی۔ اگر باقی (۲) بچے تو کسر خانہ
میں آئے گی۔
نقش مثلث اور مربع کی رفتار درج ذیل ہے۔

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۲	۹	۴

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اصل طلسم تسخیر خلق یہ تیار ہوا۔

۸۱۱	۸۱۵	۸۱۸	۸۰۳
۸۱۷	۸۰۵	۸۱۶	۸۱۹
۸۰۶	۸۱۵	۸۱۴	۸۰۹
۸۱۳	۸۰۸	۸۰۷	۸۱۹

اب اس کی پشت پر مثلث کے عین اوپر طلسم المیم تحریر
کریں۔ جو یہ ہے۔

۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

روایتی

ان کیلئے تسخیر خلق کا طلسم تیار کرنے کیلئے آیت مبارکہ اَلْقَدْ
جَاءَتْكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ يَأْمُرُ بِالْمُحْسِنَاتِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنكَرِ اُولَئِكَ
حُصُولِ مَالِ وَدَوْلَتِ كِلَیْے اور ترقی رزق و کار بار کے
لئے آیت مبارکہ: اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ
الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ کے اعداد ۱۲۸ اور یَعْنِيَهُوَاللّٰهُ مِنْ
قَبْلِهَا کے اعداد ۲۱۸۹۔

برآوردی خواہش، رُ کے ہوئے کام اور ترقی عہدہ کیلئے
نِعْمُوَالْمَوْلٰی وَيُخَوِّلِ الْغِنٰی کے اعداد ۸۱۵۔

تیسری طلسم کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے لئے طلسم تیار

تیار کرنا ہے اس کا نام مع والدہ کے اعداد قری

لیں۔ اور موافق مقصد معاون آیت مبارکہ کے اعداد ان میں

شامل کر کے ایک نقش مربع رفتار آتش سے بڑ کریں۔ جس کے

قلب میں حرف نیم کا نقش مثلث آتش پر کیا جائے گا۔ اور

مثلث کی پشت پر حرف میم کا طلسم اور نام مؤکل تحریر کیا جائیگا۔

مثال سے سمجھا دیتا ہوں تاکہ ہر قاری بوقت ضرورت تیار

کر کے استعمال میں لاسکے۔

مثلاً محمد انور کیلئے تسخیر خلق کا طلسم تیار کرنا ہے۔ تاکہ اس

کا ستارہ ہمیشہ بلند رہے اور لوگوں پر اس کا غلبہ رہے۔

نام سائل مع والدہ ۳۳۹ (ہم نے صرف نام سائل

کے اعداد لئے ہیں۔ آپ مع والدہ اعداد لیں،

تسخیر خلق کی معاون ۲۸۹۹

آیت کے اعداد ۳۲۳۸ = ۳۰ ÷ ۳۲۱۸ = ۳۰

حاصل تقسیم ۸۰۴۔ باقی (۲) بچے کسر خانہ
نمبر نو میں آئے گی۔ اگر باقی تین بچے تو خانہ پانچ
میں کسر آئے گی۔ اگر باقی ایک بچے تو خانہ نمبر
۱۱ میں کسر آئے گی۔

اب نقش مثلث حروف میم کے اعداد کا جو مربع کے
وسط میں تحریر ہوگا۔ اس طرح ہوگا کہ
حرف میم کے اعداد رقی ملفوظی اور عربی عدد کے مجموعے سے
جو یہ ہیں۔

مثلث کیلئے = ۳۳۳ + ۹۰ + ۲۰ = ۴۴۳۔

تفریق قانون جفر = ۱۲

باقی اعداد = ۲۵۱

مصافحہ

مصافحہ کرتے وقت جو لوگ دوسروں کے ہاتھ کو زور سے دہانے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر روزمرہ کے زندگی میں طاقت، زور زبردستی اور سخت گیری کے قائل ہوتے ہیں۔

معقول ترین ذہنیت کا مظہر وہ مصافحہ ہوتا ہے جس میں ہاتھ کی گرفت مضبوط ضرور ہوتی ہے لیکن تکلیف دہ نہیں۔ ایسا شخص یا رہا بش گرم جوش اور خوش اخلاق ہوتا ہے۔ مصافحہ کے دوران جو لوگ اپنے مقابل کا ہاتھ پوری طرح تھلے بغیر اٹھکیوں ہی کے ذریعہ مصافحہ کا مرحلہ طے کر لیتے ہیں وہ یا تو دوسروں کو اپنے سے کمترین سمجھتے ہیں یا پھر لا تعلق رہنا چاہتے ہیں۔ یہ انداز درحقیقت خود پرستی اور انا پرستی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

مصافحہ کرتے وقت ہاتھ میں لچک اور نرمی ہونی چاہیے۔ زیادہ سختی سے اور جھٹکے سے ہاتھ ملانے والا شخص دوسروں کو اپنی شخصیت سے متاثر کرنا چاہتا ہے۔ ہاتھوں کا پڑا گوشت ہونا اور نرم ہونا آرام پسندی اور کاہلی کو ثابت کرتا ہے۔

سخت اور خشک ہاتھوں کا حامل اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مصافحہ کے دوران جو شخص انگلیاں چلائے وہ بہت چالاک ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو بے وقوف سمجھتا ہے۔ مصافحہ کرتے وقت جو شخص ہاتھ کھینچنے میں پہل نہیں کرتا وہ بالعموم دغا دار ہوتا ہے۔ اور اس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

ایکسیڈنٹ سے حفاظت

سواری پر سوار ہونے کے بعد دعا پڑھ کر ۲ مرتبہ "یا نافع" پڑھنے سے حادثات اور ایکسیڈنٹ سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

مثال ۲: مثلاً علی فر زاد کیلئے طلسم فتحندی تیار کرنا ہے۔ آیت مبارکہ **قُلْ مَنْ أَدْبَرَ فَتَنْقُضْ عَهْدِي** کے اعداد = ۱۳۰۲ میں علی فر زاد کے اعداد = ۴۰۲ جمع کئے تو = ۱۷۰۲ ہوئے۔ مربع پُر کرنے کے لئے = ۱۷۰۲ - ۳۰ = ۱۶۷۲ = ۴ ÷ ۱۶۷۲ = ۴۱۸ باقی (۲) بچے کسر خانہ ۹ میں آتے گی۔ حسب سابق مربع کے اندر نقش مثلث میم کے اعداد کا درج ہوگا۔ اور پشت پر طلسم المیم مثال طلسم برائے فتحندی یہ تیار ہوا۔

۴۲۵	۴۲۹	۴۲۲	۴۱۸
۴۲۱	۱۵۰	۱۵۲	۴۳۰
۴۲۰	۱۵۵	۱۵۴	۴۲۳
۴۲۸	۴۲۲	۴۲۱	۴۳۲

اس کی پشت پر مثلث کے عین اوپر طلسم المیم تحریر کریں۔ پس طلسم تیار ہے۔ مناسب وقت میں تیار کر کے اپنے پاس رکھیں۔ اور جس آیت کے اعداد سے مربع پُر کریں۔ اسی آیت کو روزانہ فجر یا عشاء کے بعد چند بار تلاوت کر لیا کریں انشاء اللہ جلد ہی اپنے مقصد کو پائیں گے۔ خدا تعالیٰ کا ساز ہے۔ سچے دل سے یقین کریں کہ خدا نے پاک کے کلام اور بزرگوں کی ترکیب میں اثر ہے۔ اگر اعتقاد کامل ہوگا تو طلسم کی تاثیر میں شک کی گنجائش قطعی نہ ہوگی۔

دافع رہے کہ شک روح کی بیماری ہے اسے کبھی بھی اپنے قریب نہ آنے دیں۔ خداوند ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

میں نے ہر بات کو وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ اگر کچھ بھی کوئی امر وضاحت طلب ہو تو ہمراہ جوابی لفافہ تحریر فرمائیں۔ والسلام

حکیم غلام سرور شباب

رام پور علوم مخفی، ضلع ادکاڑہ، پاکستان، اسلام نگر حویلی لکھا۔



بہمنی میں مٹھاس کی نیلیں صفر ایک ہی نام



طہور سوٹیس

تیوہار کے موقع پر پکنگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے

اڈور کی تکیلا
ایک اعلیٰ ذوق اور معیار کے مطابق

انواع واقسام کی خوش ذائقہ
ودلی پذیر مٹھائیاں، دسی گھی،
زعفران اور میوے سے بھرپور

اسپیشل افلاطون، مینگو برفی، ڈرائی فروٹ برفی، انجیر برفی،
ڈنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور ناخطائی وغیرہ

ناکپارہ چنکشن بلا سس روڈ بہمنی ۸
فون: ۳۰۸۲۴۴۳-۳۰۹۱۳۱۸

قسط

تربیت کا نام

علی صغریٰ
کچھ دھڑکی

متوجہ ہو جاؤ۔

یہ ہے ہمارے لئے عملی نمونہ کہ فرصت کے اوقات میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ لیکن ابلیس ہمارا ازلی دشمن ہے ہمارے اڑے آجاتا ہے۔ اور طرح طرح کی امیدوں سے ہمیں اس طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں دیتا۔ کیوں کہ اس کا سارا کاروبار جھوٹے وعدوں اور کھجی نہ ختم ہونیوالی امیدوں اور آرزوؤں کی دعوت کے بل پر ہی چلتا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔

”وہ (شیطان) ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے۔ اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔ مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔“ (النساء۔ ۱۲۰)

یورپ میں اوقات فرصت LEISURE TIME گزارنا اب ایک مسئلہ بن گیا۔ اور مادر پدر آزاد تہذیب کے بادیوں کا حسرت و پاس، ناکامی و نامرادی بیزاریت و بوریت کے ہاتھوں لوگ ہر وقت ذہنی طور پر مضطرب (پریشان) رہتے ہیں لیکن ان کی دیکھا دیکھی اب وطن عزیز میں بھی الشریاک کی عائد کردہ پابندیوں سے فرار حاصل کرنے والے لوگ شام کو اداس اور صبح کو بے کیف محسوس کرنے لگے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انہیں وقت کی قدر نہیں۔ اور اسے اپنی مرضی سے گزارنا چاہتے ہیں۔ حالاں کہ اس کائنات کے مالک نے ہماری زندگی کا نظام الاوقات مقرر کر کے اپنے حبیب پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچا دیا ہے۔ اب جو شخص اس نظام الاوقات کی بجائے اپنا تیار کردہ ٹائم ٹیبل جاری کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ یقیناً اس لئے پتہ نادینا ملے وقت کو گزارنے کے لئے اُسے مختلف حصوں اور کاموں میں تقسیم کرنا۔

وقت کی قدر کیجئے | پیاری بچیو! چلائی ہوئی دھوپ میں برف
اس کی ایک سل اپنے سامنے رکھتے۔ ایک
برف فروش نہایت درد بھری آواز میں گزرنے والوں سے
کہہ رہا تھا۔

”لوگو! مجھ پر رحم کرو۔ میرا سرمایہ پگھل رہا ہے۔“
اتنے میں اس کے پاس سے ایک صاحب دل کا گزر ہوا۔
انہوں نے جب یہ درد بھری آواز سنی تو چلتے چلتے رک گئے۔
برف فروش کی طرف ایک نظر دیکھا اور نہایت حسرت فرمایا۔
”ہائے! افسوس میں اس برف فروش سے بھی نکٹا ہوں۔
کہ میری عمر کا نہایت قیمتی سرمایہ پگھل رہا ہے اور مجھے اس کا
احساس تک نہیں۔“

کاش ہمارے دل سے بھی ایسی ہی ایک ہوک اُٹھے۔
تاکہ ہم اپنے اس گھلتے ہوئے سرمایہ سے خالق اکبر کے ساتھ
نفع کا سودا کر سکیں۔ جس کی نشاندہی قرآن مجید میں خود
الشریاک نے کر دی ہے اور جس کا عملی نمونہ اس کے انتہائی
برگزیدہ بندوں نے پیش کیا ہے۔ الشریاک نے اپنے محبوب
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔
”لہذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ۔“

اور اپنے رب کی طرف راقب ہو۔“ (الم نشرح۔ ۷۷-۷۸)
صاحب تفہیم القرآن اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
فارغ ہونے سے مراد اپنے مشاغل سے فارغ ہونا ہے۔
خواہ وہ دعوت تبلیغ کے مشاغل ہوں یا اسلام قبول کرنیوالوں
کی تعلیم و تربیت کے مشاغل ہوں یا اپنے گھر بار اور دنیاوی
کاموں کے مشاغل۔ حکم کا مشاہیر ہے کہ جب کوئی مشغولیت نہ
رہے تو اپنا فارغ وقت عبادت کی ریاضت و مشقت میں صرف
کرد۔ اور ہر طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے رب کی طرف

دنیا میں مضطرب رہے گا۔ اور آخرت میں ملامت زدہ ہو کر ہمیشہ رانت پیسے گا۔ اور آہیں بھرے گا۔
الشرباک نے اس سلسلے میں ہمارے غور و فکر کے لئے ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

”کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ہر باغ باغ ہو۔ نہروں سے سیراب کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا۔ وہی مین اس وقت ایک تیز گرم بگولے کے زد میں آکر جھلس جائے۔ جب کہ وہ خود بوڑھا ہو اور اسکے کسں بچے ابھی کسی لائق نہ ہوں۔ اس طرح الشرباک اپنی باتیں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے، شاید کہ تم غور کرو۔ (البقرہ ۲۶۶) سورۃ المؤمنون میں ارشاد ہے۔

”پھر اللہ ان سے پوچھے گا بتاؤ زمین میں تم کتنے سال رہے۔ وہ کہیں گے ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں۔ شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔ ارشاد ہو گا۔ ٹھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا۔ کاش تم نے یہ اس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ کچھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے۔ (آیات ۱۱۳ تا ۱۱۵)

آخرت کی فکر نہ کر نیوالے آج جس طرح اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اس کا احساس انہیں مرتے وقت اور حساب کتاب کے دن ہو گا۔ لیکن وہاں وہ کچھ نہ کر سکیں گے کیوں کہ دارالعمل تو یہ دنیا ہے۔ جہاں کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ اس لئے ہمیں اس تیز رفتاری سے گزرتے ہوئے ان محلات کو اپنی دنیا اور آخرت بنانے اور سنوارنے میں خرچ کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ وقت ایک دولت ہے اور اُسے کھودینے والا بعد میں پچھلتے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”ایہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجائے تو کہنا شروع کر دے گا۔ اے میرے رب مجھے اس دنیا میں واپس بھیج دیجئے۔ جسے میں بوڑھا یا ہوں۔ امید ہے اب نیک عمل کروں گا۔ ہرگز نہیں یہ بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے۔ اب ان سببیخوالوں کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے۔ دوسری زندگی کے دن تک“

(المومنون ۹۹-۱۰۰)

اپنے قیمتی وقت کو تاش کھیلنے۔ گپ شپ لڑانے، لغویات

میں مشغول رہنے، گناہ آلود حرکات کرنے اور بلا وجہ جھگڑنے میں ضائع کرنا، اخلاقی دیوالیہ بن سہے جو نہ صرف فرد کے لئے تباہ کن ہے۔ بلکہ پوری انسانیت کے لئے باعث شرم ہے۔ کوئی شخص انسان اس دنیا میں غیر ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اپنے تمام اعمال کیلئے خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔

یاد رکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ کامیابی یا ناکامی کا اصل معیار اس زندگی کی خوشحالی و بدحالی نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت کامیاب وہ ہے جو خدا کے آخری فیصلے میں کامیاب ٹھہرے اور ناکام وہ ہے جو وہاں ناکام ہو۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
”بردمشے اور وہ شخص جو مجھے خدا سے ہٹا کر اپنے ساتھ مشغول کرے وہی تیرا طاغوت ہے۔ پس مجھے دیکھنا چاہیئے کہ کون شخص اور کون سے مشاغل مجھے خدا سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول کرنے والے ہیں۔ کیوں کہ یہ تیرے طاغوت ہیں۔ پس ان سے نجات حاصل کرو۔“

عورتوں کی یہ عادت ہے کہ وہ بہت باتیں کرتی ہیں۔ جہاں ذرا فرصت ملی ٹھہر مار ہو یا سڑک اور بازار ہو۔ پس ایک دوسری سے باتیں کرنے لگتی ہیں۔ اور عموماً یہ سب باتیں شکوے، جگے، شکایات، اور غیبت ہی ہوتی ہیں۔ اس طرح وقت بھی ضائع کرتی ہیں۔ اور اپنا اعمال نامہ بھی خراب کرتی ہیں۔ چاہئے تو یہ اگر بات کرے تو فائدہ کی بات کرے اور اگر وقت ہے تو نیکی کا کام کرے۔ اچھا لڑ بچہ پڑھے۔ گھر کی آرائش کرے اور خانہ داری کے امور میں زیادہ دلچسپی لے۔ تاکہ وقت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

والدین اور جنت کی راہ

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم | ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین بوڑھے ہو کر سہولت کی حد کو پہنچ گئے ہیں۔ اور جس طرح والدین نے بچپن میں میری غور و پرداخت کی تھی۔ ویسی ہی میں نے ان کی غور و پرداخت کی۔ اور خبر گیری و خدمت گزاری کر رہا ہوں۔ تو کیا

لہ پرورش اور حفاظت کرنا۔

میں نے ان کا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"نہیں۔"

کیوں کہ وہ دونوں تیری غور و پرداخت کرتے تھے تو
ان کی تمنا اور آرزو یہ تھی کہ تو زندہ رہے۔ اور تو ان کے ساتھ
ایسا برتاؤ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ مرجائیں۔"

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿قرآن مجید میں الشریک نے اپنی توحید
رسالت کے بعد والدین کے ساتھ
احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس طرح ماں باپ کے شکر کو
اپنے شکر کے ساتھ واجب اور لازم گردانا ہے اور والدین
کے ساتھ احسان کا حکم دینے کے بعد اولاد کو مندرجہ ذیل
باتوں کا حکم دیا ہے۔

(۱) ان کے ساتھ آف تک نہ کرو۔ یعنی کسی قسم کی جھگڑا
اور بے زاری کا اظہار نہ کرو۔

(۲) ان کو جھڑکومت اور ان کے سامنے آواز بلند نہ کرو۔

(۳) ان کے ساتھ اڑکے بات نہ کرو۔

(۴) کمال تواضع اور کمال شفقت کے ساتھ ان سے بات نہ کرو۔

(۵) ان کے لئے دعائے مغفرت درج کر دو۔

ارشاد اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور جدیدیت

موجودہ دور جدیدیت رہا ڈرن ازم MODERNISM کا
شکار ہو چکا ہے۔ اور ہر بات کو جدیدیت کی عینک سے دیکھا اور
پرکھا جاتا ہے۔ انسانی محبت کے رشتے بے حد کمزور ہو چکے
ہیں۔ ذاتی اغراض و مقاصد کی خاطر اخلاق و مروت کو بے دریغ
بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ اور ایثار و قربانی جیسے اخلاق فاضلہ
تو بس خواب بن کر رہ گئے ہیں۔ اس نفسا نفسی کے عالم میں
جدیدیت نے مشترکہ خاندانی نظام کے تار و پود اکھاڑ کر رکھ دیئے
ہیں۔ اور ماں جسے گھر میں مرکزیت حاصل تھی اب ناقابل برداشت
بو جھین کر رہ گئی ہے۔ بیوی کو ماں پر ترجیح دی جاتی ہے اور
باپ کو نوکروں سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ ان کی اہمیت سے انکار
کیا جاتا ہے۔ کسی معاملے میں ان کی رائے معلوم کرنا عبث
اور وقت ضائع کرنے کے برابر رہ گیا ہے۔ وہ جنہوں نے
اولاد کو ناز و نعم سے پالا تھا۔ اب آہیں بھرنے، ٹھوکر مارنے
اور مایوسی و اداسی کی پچی میں پسے کے لئے رہ گئے ہیں۔

عہ بخشش۔

مغربی تہذیب میں تو والدین کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ انہیں
پناہ دینے اور زندگی کے باقی ماندہ ایام گزارنے کیلئے حکومت
نے اولڈ ایج ہاؤسز بنائے ہیں۔ تاکہ یہ دھتکارے ہوئے بزرگ
کمزور اور خفیف و زرار لوگ زمین کی بے ثباتی، اپنوں کے
نا قدر شناسی اور جگر گوشوں کی سفاکی کا رونا روایا کریں۔
اپنے وطن عزیز میں بھی اس کی پرچھائیں پھیلتی جا رہی
ہیں۔ اور آب پر روز اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ فلاں شخص
نے اپنے باپ کو قتل کر دیا۔ اور فلاں نے اپنی ماں کو گولی
مار دی ہے۔ جبکہ ان بد نصیبوں کا قصور اس سے زیادہ کچھ
نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنی ناخلف اور ناہنجار اولاد کو جیب خراج
کے لئے زیادہ رقم نہیں دے سکتے۔ یا ان کی مرضی کے مطابق
شادی کرنے کو پسند نہیں کرتے۔ حالاں کہ وطن عزیز میں
وہ قوم آباد ہے جسے اس کے ہادی برحق نے فرمایا تھا کہ:

(۱) جنت ماں کے پاؤں تلے ہے۔

(۲) ماں باپ جنت کی کھڑکیاں ہیں۔ ان سے جنت میں

داخل ہو جاؤ یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل کر لو

(۳) اگر تمہارے ماں باپ تم سے ناراض ہیں تو تمہاری

عبادت قبول نہیں۔

(۴) اگر تم شفقت اور محبت اپنے ماں باپ کے چہرے کی

جانب دیکھو گے تو جہنم کا ثواب پاؤ گے۔

(۵) اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اجازت نہ دیں تو تم

جہنم کا ثواب نہ ملو۔

(۶) شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی ہے۔

والدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ حضرت

یم تھے لیکن آپ نے جن خوش نصیب بستیوں کو والدین کا ذکر

دیا تھا ان کے ساتھ آپ کا کیا برتاؤ تھا۔ اس کی ایک مختصر

سی تفصیل پیش خدمت ہے۔ تاکہ اس سے اقتساب نورانیت

کی جائے۔ اور ہر شخص اپنے دائرہ کار میں اسوۂ حسنہ کی پیروی

کرتا رہے۔ ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم و دوسروں

تک پہنچائے اور احکام الہی سے دوسروں کو واقف کرائے۔

لے کر دریا لائے ناپائیداری، متزلزل سے فرزند عزیز۔

عہ علم سے نالائق بیٹا۔

لے بد ذات، بد کردار لے بہترین سیرت سے حاصل کرنا

نے ان کی خدمت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر کا حسد میں ہمارے لئے گمراہی قدر سبق موجود ہے۔

حضرت بنی بنی علیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت بنی بنی

تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اور آپ کی چار سال تک پرورش کی تھی۔ ایک بار مکہ مکرمہ میں اس وقت تشریف لائیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ بنت النضر تعالیٰ عنہا سے ہو چکا تھا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوئیں اور جب گھر کی مالکام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے پوچھا کہ وہ کون ہیں اور انہوں نے جوابا کہا۔ علیمہ، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان کے اندر ان کی آواز سنی اور بے اختیار باہر آکر میری ماں میری ماں کہتے ہوئے ان سے لپٹ گئے۔ پھر انہیں عزت و تکریم سے بٹھایا۔ ان کی خیر خواہی دریافت کی اور جب واپس جانے لگیں تو ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں سامان اور غلے سے لدا ہوا اونٹ اور بکریاں دے کر روانہ کیا۔

جنگ حنین میں جب قبیلہ بنو ہوازن کے لاتعداد مرد اور عورتیں مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تو ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا۔

”یا محمد میں آپ کی رضاعی بہن شیمابنت علیمہ سعدیہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نشانی پوچھی تو اس نے اپنا کندھا بعض روایت کے مطابق کمر کھول کر دکھایا۔ اور کہا کہ آپ نے ایک بار بچپن میں کسی بات پر ناراض ہو کر یہاں کاٹ کھانا تھا یہ اس کا نشان موجود ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو گئی۔ اسے اپنی چاد مبارک بچھا کر بٹھایا اور فرمایا۔

”چاہو تو میرے پاس رہو۔ اور اگر واپس جانا چاہو تو اس کی بھی اجازت ہے۔“

شیمانے واپس جانا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی بکریاں دے کر روانہ فرمایا۔

”یہ رضاعی بہن کی عزت و تکریم تھی۔“

قبیلہ بنو ہوازن کے ایک وفد نے جب جعرانہ میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

عہ قیتی

تاکہ ہماری زندگیاں پرسکون رہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ایمن بنی بنی بنی علیمہ سعدیہ اور فاطمہ بنت اسد کو اتنی بعد اتنی فرمایا ہے۔ اور ان کی عزت و تکریم اپنی حقیقی ماں کی طرح کی ہے۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو آپ کی حقیقی والدہ

ماجدہ تھیں۔ اس وقت انتقال ہو گیا تھا جب آپ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔ وہ اپنی کنیز ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اپنے بیٹے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف آ رہی تھیں کہ مقام ابواء پر ان کا انتقال ہو گیا۔ اور ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اس وقت نوجوان تھیں۔ آپ کو لیکر مکہ پہنچیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے جب غزوہ ابواء۔ وغزوہ ودان کے بعد اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے اختیار رقت طاری ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجاہدین کا دستہ بھی بے اختیار رو دیا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی والدہ ماجدہ سے محبت کی وجہ سے تھا۔

سردار عبد المطلب کے گھر میں ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر خدمت کی تھی کہ بچپن میں ماں کا پیار بھی ملا۔ اور پرورش و پرداخت بھی ہوئی۔ اس بات کا آپ پر بڑا گہرا اثر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے اپنی چادر مبارک بچھا دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ اس پر بیٹھیں اور زندگی بھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اتنی بعد اتنی کہا کرتے تھے در فرماتے تھے یہ میرے اہل خاندان کی یادگار ہیں۔ ایک بار حجرہ عائشہ میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لباس پانی لانے کو کہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات ناگوار گزری اور فرمایا۔

”آپ مخدوم ہیں اور تم انہیں حکم دیتی ہو۔“

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”عائشہ! انہیں کچھ نہ کہو۔ یہ میری آئی بعد اتنی ہیں۔“

ماں کے درجے میں جگہ پانے والی حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوش نصیبی دیکھئے کہ خود سردار عام صلی اللہ علیہ وسلم پرورش اور حفاظت لے جس کا حکم مانا جائے۔

اس کی قبر کشادہ کر دے، بوسیلہ اپنے نبی کے اور ان نبیوں کے جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تو رحمن درمجم ہے۔“
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشکل راہ ہے۔ اگر ہم اس پر عمل کریں تو نہ صرف گھروں میں سترت و شادمانی کے پھول کھلیں گے بلکہ معاشرہ میں بھی امن اور راحت کی حکمرانی ہوگی۔

مرنے کے بعد والدین کی خدمت کے ارشادات کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں چاہیے کہ:

۱) اپنے مرحوم والدین کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ پاک ان کی سزاؤں اور خطاؤں کو معاف فرمائیں۔ اور درجات عالیہ سے سرفراز فرمائیں۔

۲) ان کے دوستوں اور ملنے والوں کا احترام کریں۔

۳) ان کی وصیتوں کو پورا کریں۔

۴) اور ان کی باقی اولاد اور عزیزوں سے محبت کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے رسول رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

محبت اور فرض | حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ اور یمن کے

رہنے والے تھے۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ عاشق رسولؐ ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے

مدینہ شریف کیوں نہیں گئے تو انہوں نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا میری ذاتی خواہش ہے۔ لیکن مجھ کو

ساکھ ماننا میرا دین فرض ہے۔ میں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنی ذاتی خواہش کو ترجیح

نہیں دے سکتا۔ میں آپ کے حکم کے مطابق اپنی ضعیف ماں کی خدمت کر رہا ہوں۔ کیوں کہ ان کی خدمت کرنے والا

دوسرا کوئی نہیں ہے۔“ پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا

تقاضا یہ ہے کہ آپ کے احکام کی فرمانبرداری کی جائے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے کس خوبی سے محبت کا تقاضا بیان فرمایا ہے۔ (باقی صفحہ پر)

یہ راہ دکھانے والا چراغ ہے عزت بخشا ہے بہتر کھانا، اول قرار دینا۔

”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان قیدیوں میں آپ کی بہت سی پھوپھیاں اور خالائیں ہیں۔ اگر ہمارے قبیلے کی کسی عورت نے شاہانِ عجم کو رودھ بلایا ہوتا تو آج اسیری کی ذلت نہ دیکھنی پڑتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سنی تو بے اختیار بی بی علیہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یاد آگئیں اور فرمایا۔“
”بنو ہاشم کے حصے میں آنے والی قیدی میں رہا کرتا ہوں۔ باقیوں کے متعلق تم نماز کے بعد اگر درخواست کرنا میں سفارش کروں گا۔“

چنانچہ نماز کے بعد جب وفد دوبارہ حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کو اس کی ترغیب دلائی تو سب نے بخوشی اپنے لونڈی غلام آزاد کر دیئے۔ یہ بھی اتنی بعد اتنی کی عزت و تکریم کے طفیل ہوا تھا۔

حضرت فاطمہ بنت اسد | حضرت فاطمہ بنت اسد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی، ابوطالب

کی زوجہ محترمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ جب فوت ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کے سر ہلنے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

اے میری ماں، اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ میری ماں کے بعد میری ماں ہیں۔ آپ خود بھوکے رہیں۔ مگر مجھے کھانا کھلائیں

تھیں۔ آپ کو خود کھڑے کی ضرورت ہوتی مگر آپ مجھے پہنائی تھیں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قبر میں لحد اپنے دستِ یک بے کھودی، اس میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئے اور انہیں

دفن کرنے کے بعد قبر سے اس حال میں باہر تشریف لائے۔ کہ ریش مبارک ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی اور آنسو بہہ رہے تھے۔

اس خصوصی توجہ فرمانے کے متعلق جب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”ابوطالب کے بعد ان سے زیادہ کسی نے میرے ساتھ پہرانی نہیں کی۔ میں نے اپنی فیض ان کو اس لئے پہنائی ہے کہ انہیں جنت ملے اور قبر میں اس لئے لیٹا تھا کہ شہداء قبر سے آسانی ہو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔“

”اے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور

لے قید ہو جانا لے تکلیفیں۔

سبزیوں سے متعلق گھریلو نوٹس

- گوبھی کی بُودور کرنے کیلئے پکانے سے قبل گوبھی پر لیووں کا رس چھڑک دیں۔
- سگاجر کا چھلکا اتارنے کیلئے گاجروں کو پھیلے بغیر ٹھنڈے پانی میں ڈال دیں۔
- اس کے بعد ان کا چھلکا آسانی سے اتر جائے گا۔
- آلو کے چپس کھاتے وقت انہیں ٹھنڈے پانی میں رکھنے سے ان کی رنگت کالی نہیں پڑتی۔
- سبزیوں کو اُپالنے سے پہلے پانی ضرور گرم کر لیں۔ بعد میں سبزیاں پانی میں ڈالیں۔
- اس طریقے پر عمل کرنے سے سبزیوں کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا۔
- اگر آپ یہ چاہیں کہ مٹروں کا مٹھاس بڑھ جائے تو پکاتے وقت مٹروں کے ساتھ مٹروں کے چند پھلکے بھی ڈالیں۔
- اگر مٹروں کے دانوں کو کافی دنوں تک محفوظ رکھنے کا ارادہ ہو تو کسی شیشے کی بوتل میں بند کر کے رکھ دیں۔
- مٹر پکانے سے پہلے اگر ان میں ایک چٹکی میٹھا سوڈا ڈالیں تو ان کی لذت دگنی ہو جائے گی۔
- لیووں کو فریج میں محفوظ رکھنے کیلئے ان کو پلاسٹک کے تھیلے میں رکھ کر پھر فریج میں رکھیں۔
- پتوں والی سبزی کو پکانے سے پہلے صرف پانی میں بھگو دینے یا پانی بہا دینے پر قناعت نہ کریں۔ بلکہ خوب اچھی طرح دھوئیں۔ تاکہ جراثیم باقی نہ رہیں۔
- سبزیوں کو زیادہ دنوں تک تازہ رکھنے کیلئے پانی میں بھگو کر کاغذ میں لپیٹ کر رکھ دیں۔ اب یہ زیادہ دنوں تک تازہ رہیں۔ اور خراب بھی نہیں ہوں گی۔
- پانی میں سرکہ ملا کر سبزیوں پر چھڑکنے سے بھی سبزیاں زیادہ دنوں تک خراب نہیں ہوں گی۔
- اگر سلجم کھارے ہوں تو ان کو پکاتے وقت ان پر نمک لگا کر تھوڑی دیر پانی میں پڑا رہنے دیں۔ ان کا کھار اپن دور ہو جائے گا۔
- کریلوں کو پکانے سے پہلے نمک لگا کر دھوپ میں رکھ دیں۔ اس کے بعد پکائیں
- کڑواہٹ ختم ہو جائے گی۔ ● بند گوبھی کاٹنے سے پہلے دھوئی چاہئے۔
- کچے ٹماٹر اگر جلدی سرخ کرنے ہو تو ان کو کسی اخبار میں لپیٹ کر رکھ دیں۔

● جو حروف قرآن حکیم میں نہیں آئے ہیں اگر ان حروف سے

منتخب نام

حسن الشاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جو بچے انگریزی ماہ کی یکم، ۱۹۱۰ء یا ۲۸ تاریخ کو پیدا ہوں
ان کے نام مندرجہ ذیل ناموں میں سے منتخب کر دیں اگر
ان میں سے کوئی نام پسند نہ ہو تو کوئی بھی ایسا نام رکھیں
جس کا عدد ایک ہو یا ۱۱ ہو یہ بھی مبارک ہوں گے اور
ایسے ناموں سے اجتناب کر دیں جن کے اعداد ۱۱ یا ۱۰ ہوں۔
یہ نام بچے کے لئے غیر مبارک ہوں گے۔ (۵۱ ع)

نام	معنی	احداد	نام	معنی	احداد
ارتباط	میل ملاپ۔	۹۱۳	سکندر۔	مشہور بادشاہ۔	۲۳۳
ارشاد۔	ہدایت یافتہ۔	۵۰۵	سلان۔	صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔	۱۸۱
افراز۔	بلندی۔	۲۸۹	شفیع۔	سفارش کرنے والا۔	۴۶۰
اکمل۔	پورا، مکمل۔	۹۱	مصور۔	صبر کرنے والا۔	۲۹۸
ایوب۔	پیغمبر کا نام۔	۱۹	صبغت اللہ۔	قدرتی رنگ۔	۱۵۵۸
اعجاز۔	بزرگی، کرامت۔	۸۲	ضیاء۔	روشنی۔	۸۱۱
بہزاد۔	نیک، پارسا۔	۱۹	ظفر۔	کامیابی۔	۱۱۸۰
حشمت۔	بندگی، عظمت۔	۴۳۸	عمران۔	والد حضرت موسیٰ علیہ السلام۔	۳۶۱
حسن۔	بہت اچھا۔	۱۱۸	غازی۔	جہاد کرنے والا۔	۱۰۱۸
خان۔	رحم کرنے والا۔	۱۰۹	قواد۔	ششہنہ۔	۹۱
محسین۔	بہادر۔	۱۱۸	فضل۔	بہربانی۔	۹۱۰
مختار۔	مگر یہ وزاری۔	۱۱۸	قوسین۔	دو کمانیں۔	۲۲۶
خصال۔	عادات۔	۴۲۱	کلیم۔	کلام کرنے والا۔	۱۰۰
دائم۔	دائمی، ٹھہرا ہوا پانی۔	۴۶	کمال۔	پورا ہونا۔	۹۱
ذکی۔	ذہین۔	۴۳۰	گل ہار۔	پھول برسانے والا۔	۲۵۳
زیب۔	پھاڑنے والا۔	۴۱۲	لیاقت۔	خوبی۔	۵۴۴
رامش۔	آرام، سکون۔	۵۴۱	مشر۔	مشورہ دینے والا۔	۵۵۰
رشید۔	نیک۔	۵۱۴	مومن۔	ایمان والا۔	۱۳۶
راشد۔	سیدھی راہ چلنے والا۔	۵۰۵	محبیب۔	جواب دینے والا۔	۵۵
رجل۔	سجائے والا۔	۲۸۰	مرقنی۔	پسندیدہ۔	۱۴۴۱
رئیس۔	دولت مند۔	۲۴۱	معتمد۔	بھروسہ کرنے والا۔	۶۴۰
زعیم۔	سردار۔	۱۲۴	ہریان۔	بہربانی کرنے والا۔	۲۹۸
زلفی۔	دروازے کی زنجیر۔	۱۲۴	نظام۔	انتظام۔	۹۹۱
زیب۔	زینت، سنگھار۔	۱۹	نوشاد۔	خوش رہنے والا۔	۳۶۱
			نواز۔	بہربانی کرنے والا۔	۶۴
			واصل۔	ملنے والا، پہنچنے والا۔	۱۲۴

نام	معنی	احداد	نام	معنی	احداد
وجاہت	دیدہ	۴۱۵	عامرہ	آباد کرنے والی	۳۱۶
وحید	یکتا	۲۸	عادرہ	پھسلنے والی	۲۸۰
واحد	اکیلا	۱۹	عجیدہ	باندی	۹۱
وقار	جرباری	۳۰۷	فرزانہ	عقل مند	۳۲۳
ولی	سرپرست	۴۶	فادیہ	فدا ہونے والی	۱۰۰
بارون	برادر موسیٰ علیہ السلام	۲۶۲	قوسیہ	کمان رکھنے والی	۱۸۱
یاسر	دولت مند	۲۷۱	قوسین	دو کمان	۲۲۶
لڑکیوں کے منتخب نام					
آنکھ	آئینہ	۳۷	کلا	خوبصورت	۹۱
بہار	موسم بہار	۲۰۸	گل بانو	پھول جیسی	۱۰۹
خجیم	عزت دینا	۶۵۸	لینا	آجالا	۹۱
تزکیہ	پاک کرنا	۴۲۲	محسنہ	احسان کرنے والی	۱۶۳
تہامہ	مکہ مکرمہ	۴۵۱	نسرین	ایک پھول	۳۷۰
نوبیہ	لباس والی	۵۲۳	ندا	غیبی آواز	۵۵
جینا	شریف خاندان والی	۶۴	نگار	محبوب	۲۷۱
حامیہ	حمایت کرنے والی	۶۴	نورین	قابل عزت	۳۱۶
خدیجہ	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی	۶۲۲	واہبہ	عطا کی ہوئی	۱۹
خالدہ	جنت میں رہنے والی	۶۴۰	ورقا	فاختہ	۳۰۷
داما	دریا	۴۶	ہما	ایک پرندہ	۴۶
راحدہ	کوچ کرنے والی	۲۴۴	یشری	خوش حال	۲۷۱
رشارہ	حسین	۵۴۱	ابہرہ	کپڑے کی اوپر کی پرت	۲۰۸
زہرہ	پھول	۲۱۷	تذیب	چمکانا	۱۱۱۷
زیب	مناسب	۱۹	ترجم	ترجم	۶۵۸
زونا	عقل مند	۶۴	زبیدہ	بزرگ	۲۸
سکینہ	راحت	۱۴۵	سلیمہ	بردار	۱۴۵
سلامہ	پاک صاف	۱۴۶	ضیاء	روشنی	۸۱۱
شینا	ملنسار	۳۶۱	طیبہ	معالجہ	۲۸
سارا	عنبر	۲۶۲	عرفانہ	شناخت کرنیوالی	۴۰۶
صابرہ	صبر کرنے والی	۲۹۸	کاشفہ	ظاہر کرنیوالی	۴۰۶
طالیہ	تحفہ	۵۵	ناظورہ	نگہبانی کرنے والی	۱۱۶۲
عفت	پارسائی	۵۵۰	نسبہ	اعلیٰ خاندان والی	۱۲۷
			ہمامہ	سردار	۹۱
			دیشب	گزری ہوئی رات	۳۱۶
			ہدی	سیدھا راستہ	۱۰

چار کتابوں کا سیٹ

آپ اپنے احباب و اقارب کو تحفے میں دے سکتے ہیں

آیات شفا

آج کل عجیب عجیب طرح کی بیماریوں نے انسانوں کو پریشان کر رکھا ہے، غربت و ناداری کی وجہ سے روز روز کی دوا میں گھروں میں نت نئی پریشانیوں سے دوچار کرتی ہیں، اگر ہم دواؤں کے ساتھ ساتھ روحانی علاج پر بھی دھیان دیں تو جلد از جلد ہر قسم کی بیماریوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں، آیات شفا میں امراض جسمانی اور امراض روحانی سے چھٹکارا پانے کے قیمتی فارمولے جمع کئے گئے ہیں، ان سے فائدہ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کریں۔
قیمت صرف 5۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیات رزق

بے روزگاری اور کم آمدنی سے ہر شخص پریشان ہے اور محدود آمدنی کی وجہ سے ہر شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے، اس چھوٹی سی کتاب میں رزق بڑھانے کے اور بے روزگاری ختم کرنے کے قیمتی اور نادر طریقے دیئے گئے ہیں، ان طریقوں سے استفادہ کر کے رزق کے مسائل باسانی حل کئے جاسکتے ہیں۔
قیمت صرف 5۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

منزل کی عظمت و افادیت

”آیات حس“ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ نے ”منزل“ کے نام سے روشناس کرایا، یہ آیات فی الحقیقت زندگی کے بے شمار مسائل میں انسان کی مدد کرتی ہیں، ”منزل“ کو نئے ڈھنگ سے اس کتاب میں پیش کر کے منزل کے ایک ایک جزو سے استفادہ کرنے کے طریقہ بتائے گئے ہیں، یہ کتاب بہت چھوٹی سی ہے اور بہت بڑا سرمایہ ہے، اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے بزرگوں کو ایصال ثواب کریں۔
قیمت صرف 5۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیات حفاظت

آج کل گھر گھر میں جنات اور جادو ٹونے کے اثرات سے طرح طرح کے مسائل اور مصائب پیدا ہو رہے ہیں، ان اثرات کی وجہ سے روزگار بھی ٹھپ ہو گئے ہیں اور گھروں کی خیر و برکت بھی ختم ہو گئی ہے۔
ان سے کس طرح نجات حاصل کریں، بس اسی بات کو سمجھانے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے، اس کتاب سے فائدہ نہ اٹھانا عاقبت نااندیشی ہے۔
قیمت صرف 5۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ناشر: مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند یو پی 247554

2A4			
PPP	PO-	P	L
Y	P	PPZ	PPY
PPY	PPP	A	I
P	O	PPO	PPA

244		
208	202	210
209	206	202
203	211	204

جوجبہ دودھ نہ پیتا ہو | جوجبہ دودھ نہ پیتا ہو۔ اس کے گلے میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں۔
۷۸۶

ع	ع ه	و	٢	لم ٢
ح الو	—	٣	٨	١٢١
١٢	٤	عطا الو	٤	٨

سانپ بچھو پاگل کتے کے کاٹے کا علاج | اگر کسی شخص کے سانپ بچھو کوئی اور زہریلا جانور یا پاگل کتا کاٹ لے تو اس کو

نقش ۱۴ دن تک روزانہ پلائیں۔ ایک نقش روزانہ پلائیں۔ انشاء اللہ ہر پلے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۵	۵	۴	۱
۴	۵	۴	۴
۴	ح	ح ح	ط
۵	و	ح	۲۱۱

اولاد فرینہ کے لئے | جس عورت کے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ وہ حمل کے ڈھاتی پہینے کے بعد یہ عمل کرے۔ ایک پیالے پانی پر تین مرتبہ درود شریف ۳ مرتبہ سورۃ فاتحہ اور ۳ مرتبہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْکَ لَاقِیْبَ فِیْہَا ط پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے۔ پانی سٹی کے پیالے میں رکھ کر عمل کرے۔ اور لگاتار ۷ دن تک ایسا ہی کرے۔ انشاء اللہ ہر فرزند صالح پیدا ہوگا۔ کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے | کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر ایک اپنے پاس رکھیں اور ایک دکان یا مکان میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

اللہ ۱۶۹۸۰	اللہ ۱۶۹۸۳	اللہ ۱۶۹۸۶	اللہ ۱۶۹۸۹
اللہ ۱۶۹۸۲	اللہ ۱۶۹۸۵	اللہ ۱۶۹۸۸	اللہ ۱۶۹۹۱
اللہ ۱۶۹۸۴	اللہ ۱۶۹۸۷	اللہ ۱۶۹۹۰	اللہ ۱۶۹۹۳
اللہ ۱۶۹۸۶	اللہ ۱۶۹۸۹	اللہ ۱۶۹۹۲	اللہ ۱۶۹۹۵

کان کی ترقی کے لئے | دکان کی ترقی کے لئے یہ نقش لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں آویزاں کریں۔

یا اللہ	یا رحمن	یا رحیم
یا مالک	یا رزاق	یا قادر
یا رزاق	قل هو اللہ احد	یا رزاق
الحمد للہ	یا رزاق	الحمد للہ
یا رزاق	اللہ العمد	یا رزاق

بمقصد میں کامیابی کے لئے | ہر مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش لکھیں۔ پھر اس کی پشت پر بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں۔ اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ مقاصد میں کامیابی عطا ہوگی۔

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ

۷۸۶

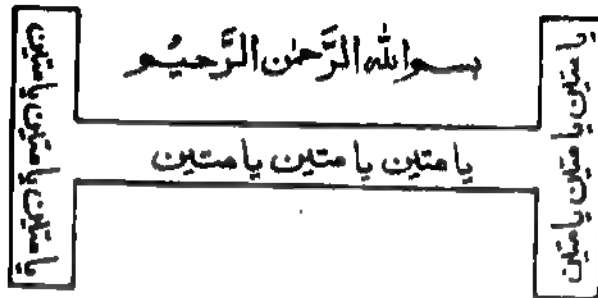
۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۳	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

اگر بیوی زبان دراز ہو اور ہر وقت گھر میں لڑائی فساد کرتی ہو تو اس کے کنگھے سے اس کے سات بال بیوی زبان دراز نہ رہے۔ حاصل کریں۔ اور ہر بال پر ۲ مرتبہ یا دُودُ یا حَافِظُ یا بُدُوحُ پڑھ کر دم کریں۔ اتوار کے دن یہ عمل کریں۔ ۲ مرتبہ پڑھ کر ساتوں بالوں پر ایک گرہ لگائیں۔ اسی طرح سات گرہ لگا کر ان بالوں کو بہتے پانی میں کسی ڈبہ میں رکھ کر بہادیں۔ انشاء اللہ بیوی کی زبان درازی سے نجات مل جائے گی۔

اگر اولاد نافرمان ہو تو مندرجہ ذیل نقش ۷ عدد لکھ کر سات دن تک اولاد کو پانی میں گھول کر ملائیں۔ اولاد کی نافرمانی کا علاج انشاء اللہ نافرمانی سے نجات مل جائے گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔



اس نقش کو چینی کی پلیٹ میں لکھ کر نہر کے پانی سے دھو کر گھر میں چھڑکیں۔ گھر کے تمام کونوں میں چھڑکیں۔ انشاء اللہ موزی جانوروں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۳۰۳۱۴	۳۰۳۰۱	۳۰۳۰۸	۳۰۳۱۱
۳۰۳۰۷	۳۰۳۱۲	۳۰۳۱۳	۳۰۳۰۲
۳۰۳۰۹	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۳	۳۰۳۱۶
۳۰۳۰۴	۳۰۳۱۵	۳۰۳۱۰	۳۰۳۰۵

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ قرض سے اور وصولیابی کے تقاضے سے نجات ملے گی۔

حسبنا	اللہ	ونعم	الوکیل
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰

حصول ملازمت کے لئے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

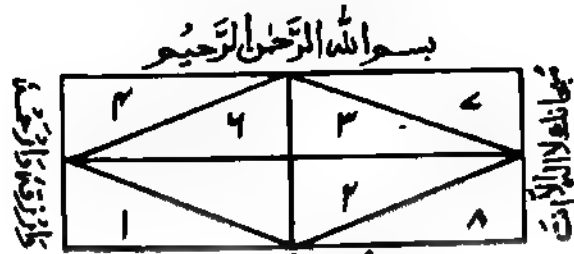
حصول ملازمت کے لئے

نقش یہ ہے۔

۶۹۳	۶۹۷	۷۰۰	۶۸۶
۶۹۹	۶۸۷	۶۹۲	۶۹۸
۶۸۸	۷۰۲	۶۹۵	۶۹۱
۶۹۶	۶۹۰	۶۸۹	۷۰۱

اجب یا جبرائیل بحق یا باسط

جیب خالی نہ رہے | چاند کی ۳ تاریخ کو بعد نماز عشاء چاندی کے پترے پر مندرجہ ذیل نقش کو با وضو کندہ کریں۔ اور اس نقش کے ۳ طرف جو کلمات لکھے ہیں ان کو سات سو مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کر دیں۔ اس کے بعد چاندی کے پترے کو تویدی شکل دے کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنی جیب میں رکھ لیں۔ انشاء اللہ شر خوب خیر و برکت ہوگی۔ اور جیب خالی ہونے کی نوبت نہیں آئے گی۔



یا قَیُّمُ شَیْءٌ قَایُّمٌ

برائے پیغام نکاح | جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس کی کمر میں یہ نقش لکھ کر باندھیں۔ نقش کر پھر رہنا چاہیے۔ گرہ اُگے بگائیں۔ ۳ ماہ کے اندر اندر انشاء اللہ پیغام موصول ہوگا۔
نقش یہ ہے۔۔

۷۸۶

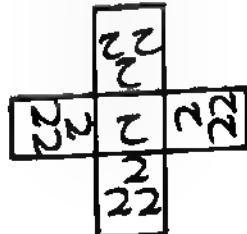
م	ط	ع	ر	ک
ک	م	ط	ح	ف
ق	ک	م	ط	ع
ح	ن	ی	م	ع
ط	ف	ی	ع	ع

قید سے رہائی کے لئے | اگر کسی کو ناحق گرفتار کر لیا گیا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور اس کو اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ جلد ہی اس کو رہائی نصیب ہوگی۔

۷۸۶

۴	۲	۷	۴
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

جانور کو نظر بد سے بچانے کیلئے | جانور کی نظر دور کرنے اور اس کو نظر بد سے بچانے کے لئے یہ نقش لکھ کر چڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈالیں۔



۷۸۶

۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۲	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۳	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۴	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۵	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۶	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰

شمنوں کی سازشوں سے بچنے کیلئے | دشمنوں کی سازشوں اور بُری حرکتوں سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ یوم جامہ کے بعد اس کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کریں انشاء اللہ دشمن بُری حرکت سے باز آئے گا۔

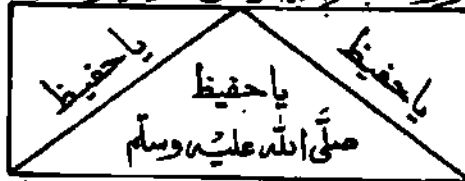
جنت چوری نہ کر سکیں اگر کسی دکان یا مکان سے جنت چوری کرتے ہوں تو وہاں اس نقش کو چسپاں کریں۔ انشاء اللہ جنت چوری نہیں کر سکیں گے۔ یہی نقش مال کی فراخی کے لئے بھی مجرب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سحر	اللہ	الرحمن	فی
ہی	ہی	الرحمن	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

تبادلہ رکوانے کیلئے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ یا قَادِرُ یا مُقْتَدِرُ یا مُزِنُ یا عَلِیُّ یا عَظِیْمُ۔ اس نقش کو تازہ دودھ میں گھول کر نماز فجر سے پہلے دودھ کو اپنے چہرے پر ملیں۔ پندرہ منٹ کے بعد وضو کریں۔ اور نماز فجر ادا کریں۔ اس عمل کو گاتار ۲۱ روز تک کریں انشاء اللہ چہرہ خوبصورت ہو جائے گا۔ اور عجیب طرح کی کشش پیدا ہوگی۔

یا نور۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا نور



یا نور

یا نور

مجرب تعویذات

(RZSI) 22701
TFL: 01336 - (OFF) 24027

یاد رکھئے کہ ہر معاملے میں موثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دو احوں، دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کر دیتا ہے خاتم مقطعات:- حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربے میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزق طلال، روزگار، محرومیت سے حفاظت، ترقی و بہت، تغیر حکام، مقتدرات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات، بچوں اور بچیوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کیلئے حکم خداوندی سے بہت موثر ہے۔ یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلا کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں = 80 روپے سے 125 روپے تک لاگت:- حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاگت خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاگت استعمال کر سکتی ہیں۔ ہدیہ = 80 روپے خاتم عزیز:- مندرجہ بالا ضرورتوں کے لئے "عزیز" سے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران وطن کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں = 80 روپے سے 125 روپے تک ملنی تختی:- بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے لکھا دیوبند کے بھرات میں سے ہے۔ ہدیہ = 40 روپے

لوح عزیز:- ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے خاندانی بھرات میں سے ہے۔ ہدیہ = 20 روپے نوٹ:- ڈاک کے ذریعہ منگانے، پینٹنگ کا خرچہ اور معمولی ڈاک بذمہ طلب گار ایک پیکٹ میں کئی عدد منگانے پر کفایت رتی ہے برائے کرم لغاتے پر درود پے کا ڈاک کنٹ لاکر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔ ۳۵ سال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (ذیر مہرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب اساتذہ بیت دارالعلوم دیوبند)

کاشانہ رحمت:- افریقی منزل قدیم، محلہ شاہ ولایت دیوبند ضلع سہارنپور

کرشمہ اعدائے

مقدمہ کا انجام کیا ہوگا؟

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ اس مقدمہ کا انجام کیا ہونا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ کے نام مع ولدیت کے نکالیں۔ پھر ان کو جمع کریں۔ تاریخ ماہ و سن کے اعداد بھی نکالیں۔ اس کے بعد جس دن یہ معلومات حاصل کئے گئے ہوں۔ اُس دن کے اعداد بھی شامل کریں۔ اور اس میں ۱۲۳۳ کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد اس مجموعے کو ۹ سے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد اگر ۱، ۵، ۱۵ باقی رہیں تو مدعی کامیاب ہوگا۔ اگر ۲، ۴ باقی رہیں تو مدعا علیہ کامیاب ہوگا۔ اگر تقسیم کے بعد ۳، ۶، ۹، ۱۲ باقی رہیں تو راضی نامہ ہو جائے گا۔ مثلاً انظر ابن اختر مدعی ہے۔ اس نے ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء کو سلیم ابن عقیل کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ اس کی معلومات جمعہ کے دن ہم کرنا چاہتے ہیں تو حساب اس طرح بنے گا۔

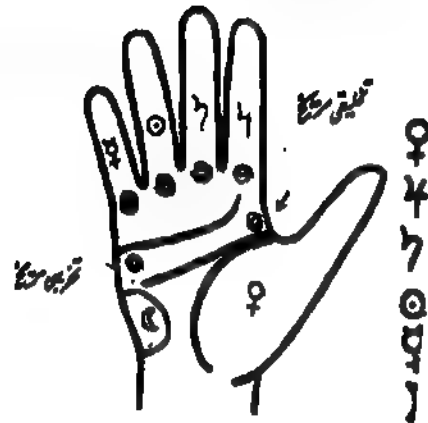
نام	۹۷۹۷۹۷۹۷۹۷۹
اعداد	۵۳
انظر ابن اختر	۲۳۵۲
۱۵ فروری ۱۹۹۹ء	۲۰۱۶
سلیم ابن عقیل	۳۵۰
جمعہ	۱۱۸
اضافہ	۱۲۳۳
	۹۰۷۹

۴۔ بچنے کا مطلب یہ ہوا کہ مذکورہ مقدمہ میں مدعا علیہ کامیاب ہو جائے گا۔ (نوٹ، یہ ایک علمی اندازہ ہے جو عموماً درست بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن عقیدتاً اس کو صد فی صد درست نہیں سمجھنا چاہیئے۔

ہاتھ دیکھنے کا فن

- زہرہ - ♀ محبت، شدت جذبات اور شہوت پسندی کی علامت ہے۔
 مشتری - ♄ خواہشات اور دوسروں کو مغلوب کرنے کی علامت ہے۔
 زحل - ♄ خاموشی، اداسی اور سنجیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔
 شمس - ☉ ذہانت اور کامیابی کی علامت ہے۔
 عطارد - ☿ ذہنی صلاحیت، کاروبار اور سائنس سے متعلقہ امور کی علامت ہے۔
 قمر - ☾ تخیلات، رومانس اور تغیرات فطرت کی علامت ہے۔
 مریخ - ♂ بہمت، جوش حیات اور مقابلہ کرنے کی طاقت کی علامت ہے۔

شہرہ آفاق کیرلوجسٹ کیر واپنی کتاب "ہاتھوں کی زبان" میں لکھتا ہے کہ میں نے اپنے طویل تجربے میں متذکرہ بالا سات بڑے ستاروں یعنی زہرہ، مشتری، زحل، شمس، عطارد، قمر مریخ کے دنیا پر اثرات کو جو فی الحقیقت انسان کو متاثر کرتے ہیں۔ کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ اس کتاب میں میرا یہ کام نہیں کہ علم نجوم کے بارے میں بھی کچھ کہوں مگر پھر بھی میں اپنے پڑھنے والوں کے سامنے ایک دیانت دار شخص کی حیثیت سے وہ تاثرات پیش کروں گا جو ان سات بڑی طاقتوں کے اثر کی وجہ سے زندگی میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان تاثرات کے تعلق ابھار کی ساخت اور شکل کے مطابق ہوتا ہے۔ جس قسم کی ابھار کی شکل کے مطابق ہوتا ہے۔ جس قسم کی ابھار کی ہوگی۔ ویسے ہی اس کے اثرات ہوں گے۔



- ۱۔ انگوٹے کا ابھار زہرہ کے نام سے موسوم ہے۔
 - ۲۔ پہلی انگلی کا ابھار مشتری کے نام سے موسوم ہے۔
 - ۳۔ دوسری انگلی کا ابھار زحل کے نام سے۔
 - ۴۔ تیسری انگلی کا ابھار شمس کے نام سے۔
 - ۵۔ چوتھی انگلی کا عطارد کے نام سے۔
 - ۶۔ انگوٹے کے ابھار کے برابر میں ابھار قمر ہے۔
 - ۷۔ ابھار قمر اور ابھار عطارد کے درمیان ابھار مریخ۔
- ہاتھ کے ابھار انسان کی مختلف نسلوں، ذاتوں اور گروہوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ ان اشخاص کی طبیعتیں اور کردار بھی ابھاروں سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔
- ابھاروں کے نام ان سات بڑی طاقتوں سے ماخوذ ہیں۔ جو زمین کی قسمت پر قادر ہیں۔ جن کی وجہ سے نظام کائنات قائم ہے۔ سورج، چاند، زہرہ، مشتری، مریخ، عطارد اور زحل ابھاروں کے یہ نام یونانی دیو مالا (GREEK MYTHOLOGY) سے لئے گئے ہیں۔ ہر ابھار میں وہ خوبی پائی جاتی ہے جو بڑی طاقتوں سے وابستہ ہے۔

اُبھار زہرہ | اُبھار زہرہ اس جتنے کہتے ہیں جو انگوٹھے کے نیچے اور خط زندگی کے اندر ہوتا ہے۔ جب اسکی ساخت بڑی اچھی ہو تو اور یہ بڑا ہو تو اس سے محبت اور رفاقت کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوش رکھنا۔ جس کی پرستش کو نافکارانہ اور جذباتی طبیعت کا ہوتا۔ اس اُبھار کی بڑی علامتیں بھی جاتی ہیں۔ یہ اُبھار فنکاروں، موسیقاروں اور ادیبوں کے ہاتھ پر نمایاں ہوتا ہے۔

اُبھار زہرہ پر مختلف علامتیں | اگر اُبھار زہرہ زیادہ اور عورتیں بہت زیادہ شہوت پرست ہوتے ہیں۔ اگر اُبھار زہرہ پر سخیلی کی جانب چھوٹی چھوٹی لکیروں کی سیریاں سی بنی ہوئی ہوں تو ایسے لوگوں کو زندگی میں مخالفت اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دیکھئے خاکہ۔



اگر اُبھار زہرہ پر ذخیر کی سی شکل کی لکیریں ہوں تو ایسے لوگ یا رانے دوستلے کے بہت مشتاق ہوتے ہیں اور محبوب سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ دیکھئے خاکہ۔



اگر اُبھار زہرہ پر ستارہ کا نشان ہو تو بڑا نیک شگون ہوگا۔ کاروباری اور ازدواجی معاملوں میں کامیابی کی دلیل ہے۔



اگر اُبھار زہرہ پر تھون یا چوکور ہو تو ایسا شخص بڑا فیاض ہوتا ہے اس کی قوت مردی کافی عمر تک بحال رہتی ہے۔

اُبھار زہرہ | اُبھار زہرہ اس جتنے کہتے ہیں جو انگوٹھے کے نیچے اور خط زندگی کے اندر ہوتا ہے۔ جب اسکی ساخت بڑی اچھی ہو تو اور یہ بڑا ہو تو اس سے محبت اور رفاقت کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوش رکھنا۔ جس کی پرستش کو نافکارانہ اور جذباتی طبیعت کا ہوتا۔ اس اُبھار کی بڑی علامتیں بھی جاتی ہیں۔ یہ اُبھار فنکاروں، موسیقاروں اور ادیبوں کے ہاتھ پر نمایاں ہوتا ہے۔

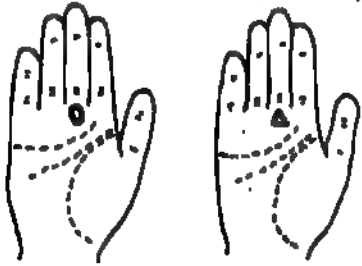
جب کوئی شخص ۲۰ اپریل یا ۲۱ مئی یا ۲۲ مئی کے درمیان پیدا ہوا ہو تو اس کے اُبھار زہرہ کو خلیجی کہنا چاہئے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل باتیں ایسے لوگوں کو دوسروں کو مسخ و محو کرنے کی مغلوب کرنے کی بڑی طاقت ہوتی ہے۔ ان کے نظریات بڑے پچھلے اور کسی حد تک محدود ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی بات ہمارے سہتے ہیں اور بعض اوقات سختی پر بھی اتر آتے ہیں۔ یہ بڑے ضدی اور پٹیلے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو پیار کرتے ہیں تو اس کے غلام بے دام ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔

اُبھار زہرہ تخریبی | جب کوئی شخص ۳۱ ستمبر اور ۲۰ اکتوبر یا ۲۱ اکتوبر کے درمیان پیدا ہو تو اس کے اُبھار کو تخریبی اُبھار زہرہ کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا اُبھار زیادہ نمایاں نہیں ہوتا اس لئے جذباتی ہوتے ہیں۔ رومانی تعلقات کے شائق ہوتے ہیں ان کی ذہنی۔ ملاحتیں بڑی بیدار ہوتی ہے۔ قدرت نے ان کو ایک قسم

نہیں ہوں گے۔

یہ لوگ بڑے حساس ہوتے ہیں۔ ذرا سی ٹھیس سے ان کے جذبات مجروح ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہر دلعزیز ہوتے ہیں بڑی جلدی دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ دوستی کے معاملے میں بڑے مخلص اور وفادار ہوتے ہیں۔ دوست کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے سے گریز نہیں کرتے۔ رفاہ عامہ کے لئے ہر وقت تیار کرتے ہیں۔ صوم و صلوة کے پابند ہوتے ہیں۔ تفریحی مشاغل میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔ دوسروں کو قابو میں رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اُبھار زحل پر مختلف علامتیں | اُبھار زحل پر چوکور یا مربع کا نشان اس بات کی علامت ہے کہ اس کا حامل شخص کی نوکری محفوظ رہے گی۔ کاروباری آدمی ہے تو کاروبار چلتا رہے گا۔ اسے کبھی مالی پریشانی نہ اٹھانا پڑے گی۔



اُبھار زحل پر چوکون کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسا شخص سائنسی کاموں کے لئے بہت موزوں ہوگا۔ ریسرچ یعنی تحقیق و تجسس کے ساتھ اسے دلی رغبت ہوگی۔ اُبھار زحل پر ستارے کا نشان ڈرامائی قسمت کی دلیل ہے۔ اُبھار زہرہ پر بیڑھیوں کا نشان طبیعت میں پریشانی و مہمان کی علامت ہے۔

اُبھار زہرہ پر صلیب کا نشان ناگہانی موت کی علامت ہے۔ اُبھار زہرہ پر دائرے کا نشان خلوت پسندی اور گوشہ نشینی کی علامت ہے۔

اُبھار شمس | اُبھار شمس تیسری انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے جب یہ بڑا ہو تو مشہرت اور لوگوں میں نام پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ اس اُبھار کا بڑا ہونا اچھی نشانی سمجھی جاتی ہے۔

اس اُبھار کے لوگ خوبصورت چیزوں کو بڑا پسند کرتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ فنکار یا مصور ہوں۔ اس اُبھار کے لوگ اگر زندگی میں کامیاب ہوں تو بڑے خوبصورت

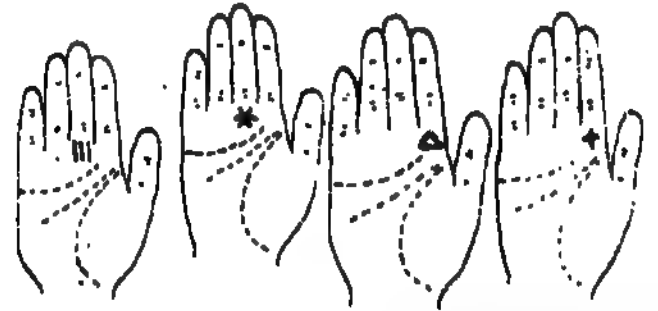
بذریعہ اور خوش گفتار ہوگا۔

اُبھار مشتری | سوچ بچار اور مدافعتی قوتوں کا استعمال زیادہ ہو۔ ایسے شخص میں پیچیدہ مسائل کو سمجھنے سلجھانے کی فطری صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن اس قسم کی ذہنی صلاحیتیں ہونے کے باوجود اس میں لوگوں سے اپنا لوہا منوانے کی ہمت نہیں ہوتی ان میں خود اعتمادی نہیں ہوتی۔ ستارہ شناسی میں اُبھار مشتری کو خوشی کی کلید سے موسوم کیا گیا۔

اُبھار مشتری پر مختلف علامتیں | مربع کا نشان اس بات کی علامت ہے کہ اس کے حامل کی جان و مال اور عزت ہمیشہ محفوظ رہے گی۔



اُبھار مشتری پر ستارہ کا نشان کامیاب ازدواجی زندگی اور عزت و اعتبار کی علامت ہے۔ دیکھئے خاکہ۔ اُبھار مشتری پر چوکون کا نشان کامیابی اور خوش قسمتی کی علامت ہے۔



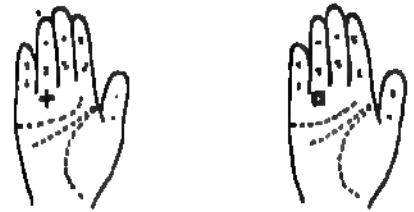
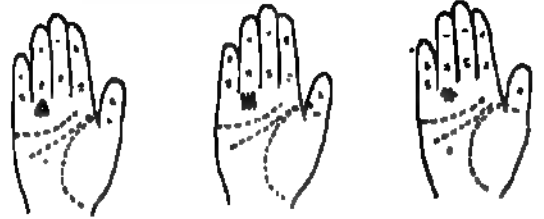
اُبھار مشتری پر بیڑھیوں کا نشان حاکمیت و عروج کی علامت ہے۔ دیکھئے خاکہ ۲۲۔

اُبھار مشتری پر صلیب کا نشان اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حامل معاشرے کو گناہ اس کی شادی رومان انگیز ہوگی۔

اُبھار زحل | جب یہ بڑا ہو تو یہ لوگ ذہنی طور پر اپنی عادتوں یا فرائض سے زیادہ اثر قبول کرتے ہیں۔ یہ لوگ ذہنی طور پر خود کو زندگی میں تنہا محسوس کرتے ہیں۔ ان کو ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کہ لوگ ان کے خیالات و نظریات سے متفق

مکان بناتے ہیں۔ فنکارانہ ماحول میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ مزاج کے بڑے تعیش پسند اور فیاض قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ فطری طور پر ایسے لوگ بڑے خوش طبع ہوتے ہیں۔ ان کے شخصیت پرکشش ہوتی ہے۔

ابھار شمس پر مختلف علامتیں | ابھار شمس پر ستارہ کا نشان
فنون لطیفہ کے میدان میں
دولت وقار اور کامیابی کی علامت ہے۔



اس ابھار پر صلیب کا نشان کوئی خاص اچھی علامت نہیں۔ ایسے شخص کی تمام تر خواہشیں پوری نہیں ہوتیں۔ اس ابھار پر تھوکن کا نشان بڑا اچھا شگون ہے۔ ایسے شخص کی کامیابی دیر پا ہوتی ہے۔ اس ابھار پر برج کا نشان عزت و اقتدار کے تحفظ کے علامت ہے۔

اس ابھار پر سیر طھیوں کا نشان فلاکت و ادبار کی علامت ہے۔ ایسا شخص محروم و بے بسر ہو کر رہتا ہے۔

جب کوئی شخص ۲۱ مئی سے ۲۰ جون کے درمیان ابھار عطار د پیدا ہوا ہو تو وہ ابھار مشتری کے سایہ میں پیدا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی فطرت کا ایک رخ دوسرے رخ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس وجہ سے ایسے لوگ اپنے مقاصد میں تسلسل نہ رکھنے کی وجہ سے اکثر ناکام رہتے ہیں۔ ان لوگوں کا کوئی مقصد حیات نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اپنا مقصد یا پیشہ تبدیل کرنے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں۔ اگر اتفاق سے ان کی شادی اچھی جگہ قرار پاتی ہے تو الگ بات ہے ورنہ اس سلسلے میں یہ لوگ زندگی بھر تذبذب میں پھنسے

رہتے ہیں۔ یہ معجمہ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ دوسروں کی نسبت ان کو سمجھنا بہت مشکل ہو تا ہے۔ راج کے اعتبار سے یہ بیک وقت ٹھنڈے اور گرم ہوتے ہیں۔ اگر ایک چیز کو پسند کر لیں تو اس کے ساتھ ہی اسے ناپسند بھی کرتے رہیں گے۔

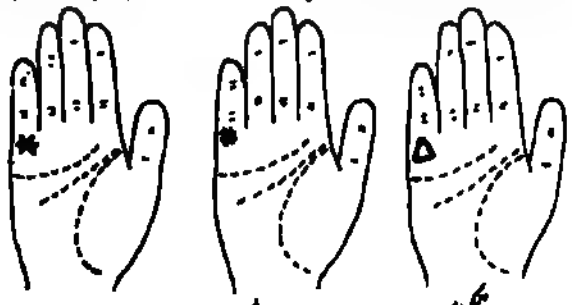
یہ لوگ بڑے نقطہ چین ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں میں چھوٹی چھوٹی خامیاں نکالتے رہتے ہیں۔ بڑے ذہن اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ بڑے موقع شناس ہوتے ہیں۔ بڑی بڑی تاثیر گفتگو کرتے ہیں جو عورتیں ان تاریخوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ایک قسم کا مہر بن جاتی ہیں۔ یہ عورتیں یا تو بڑی نیک ہوتی ہیں یا پھر بڑی بدین یا بڑی دیانت دار اور سچی یا پھر بڑی جھوٹی اور بددیانت۔ یہ عورتیں اکثر اوقات اپنے شوہروں کو بچوں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ عورتیں مذہب سے کنارہ کشی کر لیتی ہیں۔ ان عورتوں کے کردار کا صحیح مطالعہ کرنے کے لئے ان کے خط ذہن کا بغور مطالعہ کرنا پڑا ضروری ہے۔ اگر خط ذہن سیدھا اور صاف ہو تو ان کے بہترین خوبیاں ان کی مددگار ثابت ہوں گی۔ لیکن اگر خط ذہن شکستہ اور مدہم ہو تو ان کی برائیاں ان پر حاوی ہو جائیں گی۔

عطار دیونانی دیو مال دیوتاؤں کا پیغامبر تھا اسلئے ان کی عطار اور ابھار عطار ہیں طبع کرتا ہے کہ وہ شخص معاملات کا ایسا ہی گنا خط و کتابت کیسے کریگا۔ ابھار عطار د کا بڑا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ایسا شخص کاروبار میں خاصی ترقی کریگا۔

ابھار عطار د پر مختلف علامتیں | اسی ابھار پر شادی اور بچوں کی لکیر ہے ہوتی ہیں۔ دیکھئے خاکہ نمبر ۱۲ اور خاکہ نمبر ۱۳



اور اسی ابھار پر چھوٹی انگلی کے نیچے ساتھ ساتھ اگر تین سہاٹ لکیریں ہوں تو



فکار و موجد اور موسیقار اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تصوف سے بھی دلچسپی ہوتی ہے۔ ان کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں۔

جن دنوں چاند آسمانوں پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ چاندنی سے ان کی صحبت بڑھ اچھا اثر پڑتا ہے۔ ان میں جستجو اور رنگ و کاو لولہ بڑھتا ہے۔

ایسے لوگوں کو جلد شادی نہیں کرنی چاہئے۔ ایسے لوگ اگر اپنے آئینہ دل سے شادی کریں تو بہت اچھے رہتے ہیں۔

جب ابھار قمر چڑھا اور نیچا ہو تو ایسے لوگ اپنی ذہنی صلاحیتوں سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے۔ یہ لوگ سرکاری

دفتروں اور کاروباری دھندوں میں بڑی محنت مزاجی سے کام کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کا حل بڑے ٹھنڈے دل سے سوچتے

ہیں۔ معاشرتی زندگی سے متعلق بچے تلے نظریات رکھتے ہیں۔ بڑے مہربان اور شفقت ہوتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی کئی لوگوں

کو اپنا دشمن بھی بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ مرلے کے بعد بہت یاد رکھے جلتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے اچھے مقرر ہوتے ہیں۔ دوستی

میں بڑے وفادار اور پُر خلوص ہوتے ہیں۔ ہمیشہ مظلوم لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ بڑے حساس ہوتے ہیں۔ اگر ان کو دھوکا

دیا جائے تو ان کو بڑا دکھ ہوتا ہے۔ اگر ان کی مخالفت کی جائے تو ایسے لوگ ہٹ دھرمی پکڑتے ہیں۔ یہ لوگ بڑی بڑی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سنبھالتے ہیں اور بڑے اچھے ناظم

ثابت ہوتے ہیں۔

اگر خط ذہن ابھار قمر کی طرف جھکا ہوا ہو اور اُسے چھو رہا ہو تو ایسے لوگ مصوّر یا ایکٹر ہوتے ہیں۔

ابھار قمر پر مختلف علامتیں

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

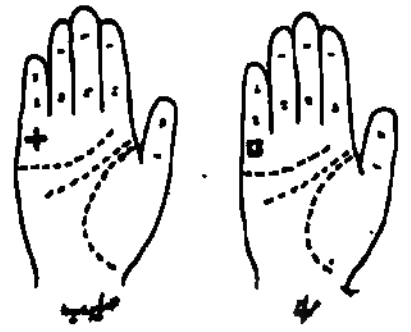
ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر ستارے کا نشان درون خیالی کی دلیل ہے۔



ایسا شخص ڈاکٹر یا سماجی کارکن ہوگا۔ ایسی عورت نرس ہوگی۔

اس ابھار پر تھکون کا نشان کاروبار میں کامیابی کی دلیل ہے۔

اس ابھار پر چرخ کا نشان عیاری و منکاری کی علامت ہے۔

اس ابھار پر ستارہ کا نشان امتحان میں کامیابی کی دلیل ہے

ایسا شخص سائنسدان یا موجد ہوتا ہے۔

خاکہ ۵۲

اس ابھار پر برج کا نشان حرص و ہوس کی علامت ہے۔

ایسا شخص حرص و ہوس پرست ہوگا۔ بخیل ہوگا۔ بھوس ہوگا۔

خاکہ ۵۳

اس ابھار پر صلیب کا نشان اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا

شخص دور غمی پالیسی کا ہوگا۔

ابھار قمر

ابھار قمر کے وہاں پایا جاتا ہے۔ یہ ابھار انسان کے

تخیلی طاقت، فنکارانہ اور جذباتی طبیعت، رومانس، بلند خیالی

شاعری اور اسی نوع کی دوسری چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔

جب یہ ابھار اور اچھی ساخت کا ہو تو بہت اچھا ہوتا ہے۔

یہ لوگ بڑے جذباتی ہوتے ہیں۔ ان کا تخیل اور مقاصد

بڑے بلند ہوتے ہیں لیکن ان میں وہ بات نہیں ہوتی جو اس

ابھار کے سامنے والے ابھار زہرہ کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

ان لوگوں کا تخیل نئی قسم کی باتوں اور ایجادوں میں بھرے

دکھاتا چلا جاتا ہے یہ لوگ کوئی کام بھی کریں جدت طرازی

سے کام نہیں لیں گے۔

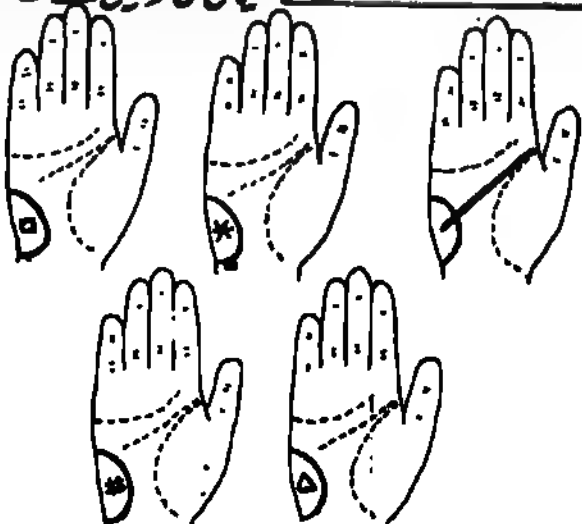
وہ اپنے کام میں انفرادیت پیدا کرتے ہیں۔ ہر کام کو بڑے سلیجے

ہوئے انداز میں کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اکثر سٹے باز ہوتے ہیں۔

رہیں کھلتے ہیں۔ بڑے بڑے کاروباری لوگ اس ابھار سے

تعلق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ سیاح بھی ہوتے ہیں۔ سیر و سیاحت

کو پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی میں بڑے کشید و فراز آتے ہیں۔



شیطان کے کرتوت

اور اُن سے حفاظت کی تدبیریں

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! رات کو تم نے جو قیدی پکڑا تھا اس کا کیا ہوا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس نے اپنی سخت حاجت بیان کی اور عیال داری کا بوجھ بھی بتایا میں نے اس پر رحم کھایا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار اس نے تم سے جھوٹ بولا وہ پھر آئے گا میں نے سمجھ لیا واقعی وہ پھر آئے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کی خبر دی تھی، میں (رات کو) اس کا انتظار کرتا رہا وہ آیا اور غلہ میں سے لپ بھرنا شروع کر دیا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر کروں گا اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں مجھ پر اہل و عیال کا بوجھ ہے میں اب نہیں آؤں گا۔ میں نے اس پر رحم کیا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کہا کہ مجھے بہت زیادہ حاجت ہے اور میرے اہل و عیال ہیں لہذا میں نے اس پر رحم کیا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا میں نے رات کو اس کا انتظار کیا وہ آیا اور غلہ سے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا مجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دینا یہ تیسری بار ہے تو کہتا ہے کہ میں اب نہیں آؤں گا پھر آ جاتا ہے وہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو میں نہیں ایسے کلمات بتاتا ہوں جیسے ذریعہ اللہ تعالیٰ نہیں نفع دے گا جب تم (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکا نہ پڑو تو آیت الکرسی پڑھ لو۔ یعنی۔

سورۃ بقرہ، آیت الکرسی پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور یہ بھی فرمایا کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان نفرت کرتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۸۴ از مسلم) ترمذی شریف میں بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں یوں ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

یہ جو بیان فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اس کا مطلب یہ کہ مردوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو ذکر و تلاوت سے محروم ہیں اپنے گھروں میں تعلیم قرآن اور تلاوت قرآن کا سلسلہ جاری رکھو خود بھی اللہ کا ذکر کرو گھر والوں کو بھی اللہ کے ذکر پر لگاؤ۔ مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کر کے گھروں میں سنتوں کا اہتمام کرو اور نفل نمازیں پڑھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آئی والا ایک عجیب قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ یعنی صدقہ الفطر کی حفاظت کا ذمہ دار بنالیا۔ (میں نگرانی کر رہا تھا کہ رات کو) میرے پاس ایک شخص آیا وہ غلہ میں سے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا مجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا اس نے کہا کہ میں حاجت مند ہوں اور میرے اہل و عیال داری کا بوجھ بھی ہے اور سخت حاجت ہے (لہذا مجھے چھوڑ دیجئے) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی اکرم

آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائی ہیں جن پر سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا ہے جس کی گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات پڑھی جائیں گی شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔
(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۱۸ از ترمذی و دارمی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو جو شخص کسی رات میں پڑھ لے تو یہ اس کے لئے کافی ہوگی۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۱۸ از بخاری و مسلم)
یعنی ہر شر اور مکروہ سے اس کی حفاظت ہوگی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت الکرسی جس بچہ اور جس مال پر رکھی جائے (یعنی اسکو پڑھ کر دم یا لکھ کر رکھ دی جائے) تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔
(حسن حصین)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ پوری سورۃ بقرہ پڑھنے سے اور آیت الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے سورۃ بقرہ اپنے گھروں میں رات کو اور دن کو پڑھتے رہنا چاہئے اور خاص کر آیت الکرسی اور۔
اَمَنْتَ الرَّسُوْلَ۔ سے آخر سورت تک پڑھنے کا ضرور اہتمام کیا جائے رات کو سونے سے پہلے ضرور پڑھ لے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جنت کی سیڑھیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے ہر غنائہ کے بعد آیت الکرسی پڑھ لی اس کے جنت میں جانے میں صرف موت ہی مانع ہے۔
(یعنی یہ شخص مراد جنت میں گیا) اور جو شخص آیت الکرسی کو اس وقت پڑھ لے جس وقت رات کو سونے کے لئے لیٹے لگے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گھر میں امن سے رکھے گا اور اس کے پڑوسی کا گھر اور اسکے آس پاس کے گھر والے بھی امن سے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۹)

میرے والد صاحب نے بیان فرمایا کہ ان کی نانی جو بہت بوڑھی تھیں ایک مرتبہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جا رہی تھیں اس وقت تنہا بھی تھیں اچانک ایک بھوت ظاہر ہو گیا انہوں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کیا وہ آیت الکرسی پڑھنا شروع کرتی تھیں تو وہ بیچ میں کاٹ دیتا تھا ایک مرتبہ انہوں نے

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْقَيُّوْمُ سے آیت کے ختم تک تلاوت کر لو اس پر عمل کرو گے تو اللہ کی طرف سے (صبح ہونے تک) برابر تم پر ایک نگران رہے گا اور صبح ہونے تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا میں نے کہا کہ اس نے یوں کہا کہ وہ مجھے چند کلمات بتائے دیتا ہے جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار (کلمات بتانے میں تو) اس نے سچ بولا حالانکہ وہ جھوٹا ہے اور تم جانتے ہو کہ تین رات تمہاری کس سے بات ہو رہی ہے میں نے عرض کیا نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۵ از بخاری)

شیطان کو یہ معلوم ہے کہ آیت الکرسی اس کیلئے مصیبت ہے اور وہ وہاں نہیں پہنچ سکتا جہاں آیت الکرسی پڑھی جائے اور چونکہ وہ پکڑاؤ میں آچکا تھا اس لئے اس نے جان بچانے کیلئے یہ بتا دیا کہ آیت الکرسی پڑھ لیا کرو ویسا کرنے سے تمہارے پاس صبح ہونے تک کوئی شیطان نہیں آئے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق بھی فرمائی، لہذا یہ ثابت ہوا کہ آیت الکرسی کو شیطان کو بھگانے میں بہت زیادہ دخل ہے رات کو اہتمام کے ساتھ اس کو پڑھنا چاہئے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عام حالات میں تو جھوٹ شیطان بولتا ہے لیکن اس بات کے بتانے میں سچا ہے کہ آیت الکرسی پڑھنے کی وجہ سے شیطان سے محفوظ رہو گے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے صبح کو سورۃ مؤمن کی ابتدائی آیات۔ حکمہ تنزیل الكتاب من اللہ العزیز العليم غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب ذي الطول ما لا اله الا هو اليه المصير۔ اور آیت الکرسی پڑھ لی وہ ان کے ذریعہ شام تک محفوظ رہے گا اور جس نے ان کو شام کے وقت پڑھ لیا وہ ان کے ذریعہ صبح تک محفوظ رہے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۸ از ترمذی و دارمی)

سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہیں

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نے

ہمت کر کے پوری آیت الکرسی پڑھ دی۔ جب انہوں نے پوری آیت الکرسی پڑھی تو وہ بھوت بھاگ گیا۔

معوذتین کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو | حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

نے بیان فرمایا کہ ہم جمعہ اور ابواس کے درمیان تھے (یہ دونوں جگہوں کے نام ہیں) اچانک ہم کو ہوائے اور سخت اندھیری نے ڈھانپ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (دونوں سورتیں پوری پڑھ کر) آدھی اور تاریکی سے اللہ کی پناہ مانگنے لگے اور فرمایا کہ اے عقبہ ان دونوں کو پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ ان جیسے کوئی چیز نہیں ہے جس کے ذریعہ کوئی پناہ مانگنے والا (اللہ سے) پناہ طلب کرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۸۸ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ غیبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک ایسی رات میں جس میں بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیری تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلے ہم نے آپ کو پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو اے اللہ میں نے عرض کیا کہ کیا کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قل هو اللہ احد۔ اور معوذتین صبح شام تین تین بار پڑھو یہ تہیں ہر چیز کی طرف سے کافی ہونگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۸۸ از ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

یعنی ان کو پڑھ کر ہر شر سے اور شیطان سے محفوظ رہو گے۔ معوذتین سے سورۃ قل اعوذ برب الفلق۔ و سورۃ قل اعوذ برب الناس۔ مراد میں ان دونوں کو صبح سورۃ قل هو اللہ احد۔ صبح شام شیطان اور ہر کرم سے محفوظ رہنے کے لئے تین بار پڑھیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے اور انسان کی نظر لگنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ جب سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ دونوں سورتیں نازل ہو گئیں تو (شرور اور مکروہات سے اللہ کی پناہ مانگنے کیلئے) ان دونوں کو لے لیا اور ان دونوں کے سوا

(دوسری چیزوں کو چھوڑ دیا۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۹۰ از ترمذی) سوتے وقت بہت سی چیزیں پڑھنا ثابت ہیں جن میں امام جزری نے صحت حدیث میں جمع فرمایا ہے ان میں سے سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھنا بھی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

جب تو نے اپنے پہلو کو بستر پر رکھا اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھ لی تو موت کے علاوہ تو ہر چیز سے برآمن ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر دم کرتے پھر جہاں تک ہو سکتا انہیں اپنے پوسے جسم پر پھیر لیتے جہاں تک دونوں ہاتھ پہنچتے تھے اور جہرہ سے اور بدن کے سلسلے کے حصے سے شروع فرماتے تھے۔ اُس فعل کو تین مرتبہ کرتے تھے پھر سوئے وقت سورۃ قل یا ایہا الکفرون۔ پڑھنا بھی حدیث میں وارد ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسیں شرک سے برأت ہے، اور یہ بھی فرمایا کہ سوتے وقت پڑھنے کی چیزوں میں اسکو سب سے آخر میں پڑھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۸۸ حسن و حسین)

فائدہ :- فرض نمازوں کے بعد چاروں قل پڑھنا چاہئے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۹۱ ابوعبداللہ داؤد و نسائی)

فائدہ :- حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑے پھر اللہ کی کتاب سے کوئی سورت پڑھے تو اللہ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو ہر تکلیف دہ چیز سے اس کے بیدار ہونے تک اسکی حفاظت کرتا ہے خواہ وہ کسی وقت بھی نیند سے بیدار ہو۔ (حسن و حسین) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بستر کی طرف ٹھکانہ پکڑتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اُس کی طرف لپکتا ہے کہ (اپنی بیداری کو) خیر پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے کہ شر پر ختم کر سوا اگر اس نے اللہ عزوجل کا ذکر کیا پھر سو گیا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

معوذتین یعنی سورۃ قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ان دونوں سورتوں میں ساری مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے پہلی سورت کا ترجمہ یہ ہے کہ میں رب الفلق یعنی صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی اور اندھیری رات کے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہات اور موزی چیزوں اور شیطان سے محفوظ رہنے کیلئے ان کے پڑھنے کی تاکید فرمائی مشکلات میں پڑھنے کے لئے بھی ارشاد فرمایا اور صبح و شام سورہ اخلاص سمیت تین تین بار پڑھنے کا بھی حکم دیا۔ اور فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کو بھی فرمایا ان دونوں صورتوں کو سفر حضر میں ہر عام حالات میں پڑھتے رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شیاطین بھی دور رہیں گے اور عاصروں کے شر سے بھی محفوظ رہیں گے اور جادو ٹوٹنے والے عورتوں کی جھاڑ پھونک سے بھی حفاظت رہے گی۔

قابل قدر باتیں

- گھر سے نکلنے وقت آیت الکرسی پڑھیں تو گھر واپس آنے تک بعافیت رہیں گے۔
- مکان سے نکلنے وقت فقیروں اور غریبوں کو کچھ خیرات کر دیں تو سلامتی سے اپنے گھر واپس آئیں۔
- گھر سے باہر نکلے تو اس وقت مکان کے دروازے کی داہنی طرف انگلی سے "لا الہ الا اللہ" یہ نکل کر دروازے کی بائیں طرف رخ کر کے کہے کہ واپس آنے پر "محمد رسول اللہ" نکلے گا۔ اور جب واپس آئے تو بائیں طرف "محمد رسول اللہ" نکلے اس عمل سے گھر سے باہر اور گھر آنے کے بعد خیر و عافیت کے ساتھ رہیں گے اور خیر و برکت سے بہرہ ور رہیں گے۔
- سفر کے دوران "یا حنیف" لا تعداد پڑھیں تو سلامتی کے ساتھ سفر پورا ہو۔
- اگر کہیں راستہ بھول جائیں تو لا تعداد مرتبہ "یا ہادی" پڑھیں انشاء اللہ جلد ہی صحیح راستے کی رہنمائی مل جائے گی۔

آدھے سر کے درد کے لئے

اگر کسی شخص کے آدھے سر میں درد ہوتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش نکل کر بعض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ درد دوسرے نجات ملے گی۔

جبرائیل	یا بدوح	میکائیل
حضرت ابوبکر	حضرت عمر	انیس
حضرت عثمان	حضرت علی	انیس
نام مریض مع اسم والدہ	عزرائیل	

شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ آجائے اور گرہوں پر چھوٹنے والی عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے لگے۔ اس میں اول تو ساری مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی ہے پھر تاریک رات کے شر سے پناہ مانگی پھر ان عورتوں کے شر سے پناہ مانگی جو گرہوں پر کچھ بڑھ کر دم کرتی ہیں یعنی ان کا کام جادو کرنا ہے وہ گرہوں پر دم کر کے جادو کرتی رہتی ہیں۔ پھر حاسد کے شر سے پناہ مانگی، طومانیہ چیزیں تکلیف دینے کا سبب ہوتی ہیں اس لئے ان سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

دوسری سورت کا ترجمہ یہ ہے کہ میں سب لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں جو سب لوگوں کا بادشاہ ہے سب لوگوں کا مقبوس ہے و سوسہ ڈالنے والے خناس کے شر سے تو لوگوں کے سینوں میں و سوسہ ڈالتا ہے یہ و سوسہ ڈالنے والا جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

الوسواس الخناس کا خصوصی ذکر پہلی سورت میں نہیں تھا (اگرچہ من شو ما خلق کے عموم میں وہ بھی آگیا ہے) اس کا خصوصی ذکر اس سورت میں آگیا۔ من الجنۃ والناس جو فرمایا اس میں یہ بتا دیا کہ لوگوں کے سینوں میں و سوسہ ڈالنے والے جنات بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی و سواس و سوسہ ڈالنے والے خناس پیچھے ہٹ جانے والا۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان آدمی کے اندر نفس کو و سوسہ ڈالتا رہتا ہے۔ پھر جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے تفسیر درمنثور میں اس مضمون کی متعدد روایات نقل کی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کے قلب پر اپنی سونڈ کو رکھے ہوئے ہے اگر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو انسان کا دل لقمہ بنا لیتا ہے۔ یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فَلِذَاكَ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۔ (سو یہ و سوسہ ڈالتے والا پیچھے ہٹ جانے والا ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے قلب پر پوری طرح قابو پا کر بیٹھا رہتا ہے سو جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو و سوسہ ڈالتے لگتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ دونوں صورتوں کی جامعیت کی وجہ سے رسول

قطر

رُوحوں کے لیے

علامہ ابن قیمؒ

نیل

اس مضمون کے تمام جزئیات سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بکیار و حیں بھی مرتقی ہیں یا صرف بدن کو موت ہے؟

بعض کے نزدیک روحیں بھی مرقی ہیں کیونکہ روح بھی نفس ہے اور ہر نفس کے لئے موت ہے معلوم ہوا کہ بجز حق تعالیٰ کے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا کُلِّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ جُورٌ رُئِیَ زَمِنَ پر ہیں سب فنا ہو جائیں گے بس آپ کے جلال و عزت والے رب کی ذات باقی رہے گی۔ کُلِّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ۔ بجز آپ کے رب کی ذات کے ہر چیز ختم ہو جائے گی جب فرشتوں کو موت ہے تو ارواح بشریہ کو بدرجہ اولیٰ موت ہے نیز حق تعالیٰ نے جنہیوں کی طرف سے نقل فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے اے رب تو نے دوبارہ ہمیں موت دی اور دوبارہ ہی زندگی بخشی۔ لہذا ان دونوں موتوں میں سے پہلی موت تو جسم کی ہے اور دوسری روح کی۔ لیکن بعض کے نزدیک رُوحوں کو موت نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں زندگی ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

دو نوں رایوں میں محاکمہ اگر رعوں کی موت سے ان کا بدلہ
رو میں بھی مرقی ہیں۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ بھی جسموں کی طرح
عدم شخص میں گم ہو جاتی ہیں تو بلاشبہ رعوں میں نہیں مرقی بلکہ
پیدا ہونے کے بعد سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی رہتی ہیں۔ خواہ
ثواب میں رہیں یا عذاب میں۔ اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ
تفصیل سے آرہا ہے۔ اور صریح دلائل سے یہی معلوم ہوتا ہے
کہ رعوں عالم برزخ میں عذاب و ثواب میں رہتی ہیں جب
تک اللہ پھر انھیں کے جسموں میں نہ لوٹا دے۔ احمد بن حسین
کندی نے اس اختلاف کو دو شعروں میں بیان کر دیا ہے کہ
لوگوں میں یہاں تک اختلاف ہے کہ بجز موت کے کسی بات
میں بھی اتفاق نہیں۔ بلکہ موت میں بھی اختلاف ہے بعض
کہتے ہیں روح صحیح سالم رہے گی اور بعض کہتے ہیں روح کو
بھی موت ہے۔

کیا نفع صور کے وقت روئیں زندہ رہی یا مر جائیگی اور پھر زندہ رہی؟

حق تعالیٰ نے فرمایا وَ لَنُفَعِّخَنَّ فِي الصُّوْرِ الْاَوَّلِ اور صور پھونکا جائیگا پھر تمام آسمان وزمین والے مرجائیں گے مگر جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ بعض کے نزدیک موت سے مستثنیٰ شہید ہیں بعض کے نزدیک چاروں بڑے فرشتے، بعض کے نزدیک حوریں اور جہنمی اور جہنم کے محافظ وغیرہ امام احمدؒ سے منقول ہے کہ نفع صور کے وقت حور و فلماں نہیں مریں گے۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ الْاُولٰٓئِیَ۔ کہ جنتی جنت میں موت نہیں چکھیں گے۔ پس انہیں دنیا میں موت آچکی۔ ورنہ دو موتیں ہو جائیں گی۔ رہا جہنمیوں کا یہ قول کہ

اے رب تو نے ہمیں دوبار موت دی اور دوبار زندگی بخشی اس کی تفسیر بقرہ والی آیت کَیْفَ تَکْفُرُونَ بِاللّٰهِ الخ میں ہے۔ یعنی تم اللہ کا کیسے انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم مُردہ تھے پھر اللہ نے تمہیں زندگی دی۔ پھر وہ تمہیں مار دے گا اور پھر زندگی دے دیگا۔ یعنی باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں میں لطفوں کی شکلوں میں مُردہ (معدوم) تھے پھر اس کے بعد اللہ نے حیات بخشی۔ پھر مار کر قیامت کے دن حیات بخش دے گا۔ اس آیت میں قیامت سے پہلے نفعِ صورت سے روحوں کو مارنا مراد نہیں ہے۔ ورنہ تین موتیں ملج ہو جائیں گی۔ نفعِ صورت کے وقت روحوں کے بے ہوش ہو جانے سے ان کی موت لازم نہیں آتی۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے بھے ہوش آئے گا تو میں حضرت موسیٰ کو عرش کا پایا پکڑنے پاؤں گا۔ معلوم نہیں آپ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور پر بے ہوشی کے بدلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔ موقف میں جب حق تعالیٰ فیصلے کے لئے آئے گا اور اس کے نور سے زمین جگمگا اٹھے گی۔ اس وقت بھی سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ بس اگر یہ بیہوشی موت ہے تو ایک نئی موت لازم آتی ہے۔ علماء کی ایک جماعت کا ذہن اس کی طرف منتقل ہوا ہے۔ چنانچہ قرطبی کا قول ہے کہ بظاہر اس حدیث سے بے ہوشی مراد ہے۔ موت مراد نہیں۔ ہمارے شیخ احمد بن عمر و کا بیان ہے کہ بظاہر دوسری بار نفعِ صورت کے بعد بے ہوشی ہوگی۔ اور قرآن کی آیت کا تقاضا ہے کہ یہ استثناء بے ہوشی والے نفعِ صورت کے بعد ہے۔ اسی بنا پر بعض علماء نے کہا ہے کہ ممکن ہے حضرت موسیٰ فوت ہی نہ ہوئے ہوں مگر یہ غلط ہے۔ قاضی عیاض کا قول ہے ممکن ہے اس بے ہوشی سے قبروں سے اٹھنے کے بعد موقوف

کی گھبراہٹ کی بے ہوشی مراد ہو۔ جب آسمان و زمین شوق سے ہوسے ہوں گے۔ لیکن قرطبی نے کہا ہے کہ قاضی صاحب کا یہ قول غلط ہے جس کی غلطی حدیث کے ان الفاظ سے ثابت ہوتی ہے کہ جب آپ اپنی قبر سے باہر آئیں گے تو حضرت موسیٰ کو عرش کا پایا پکڑے ہوئے پائیں گے۔ یہ حال گھبراہٹ یا ڈال دینے والے نفعِ صورت کے وقت ہوگا۔

موت عدم نہیں ہے بلکہ انتقال مکانی ہے | امام شافعی احمد ہے کہ یہ پیچیدگی انشاء اللہ اس بیان سے حل ہو جائے گی کہ موت عدم نہیں ہے بلکہ انتقال مکانی ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ شہید قتل و موت کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں، اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے احباب و اقارب سے بھی خوش ہوتے ہیں پھر جب شہیدوں کی برزخی زندگی ہے تو انبیاء بدرجہ اولیٰ اس کے حقدار ہیں مزید برآں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ زمین انبیاء کے جسم نہیں کھاتی۔ اور یہ بھی کہ شہدائے اسرائیل آپ بیت المقدس میں نبیوں کے اجتماع میں شریک ہوئے اور آسمان میں بھی نبیوں سے ملے۔ خصوصاً حضرت موسیٰ سے۔ اور یہ بھی کہ آپ نے فرمایا جو مسلمان مجھے سلام کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے سلام کا جواب دینے کے لئے میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے۔ وغیرہ۔ ان تمام باتوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ انبیاء برزخی زندگی سے زندہ ہیں۔ اب جب کہ ان کی زندگی ثابت ہو گئی تو جب بے ہوشی کا صورت چھوٹا جائے گا تو تمام آسمان و زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے۔ بجز ان کے جنہیں اللہ ان کی سابق حالت پر برقرار رکھے لہذا غیر انبیاء کی بے ہوشی تو موت ہے اور انبیاء صرف بیہوش ہوں گے۔ پھر جب زندگی بعد الموت کا صورت چھوٹا جائیگا تو مرنے والے زندہ ہو جائیں گے اور انبیاء کو ہوش آجائے گا۔ اسی وجہ سے آپ نے ایک صحیح حدیث میں فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ لہذا ہمارے محبوب نبی حضرت موسیٰ کے علاوہ سب سے پہلے اپنی قبر سے باہر تشریف لائیں گے۔ آپ کو حضرت موسیٰ کے بارے میں تردید ہے کہ آیا وہ اپنی سابق حالت پر برقرار رہے اور بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔ یا بے ہوش تو ہوئے مگر آپ سے پہلے ہوش میں آگئے۔ اس سے حضرت موسیٰ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ لیکن ایک فضیلت سے ان کا ہمارے نبی سے افضل ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ بڑی فضیلت کا فضیلت کو لازم نہیں۔ قرطبی:۔ اگر حدیث سے قیامت کے دن موقف والی بے ہوشی مراد ہو تو کوئی پیچیدگی

نہیں۔ اور اگر اس سے نفع صورت والی موت مراد ہو تو قیامت کا ذکر باعتبار آثار قیامت کے ہے۔ کیونکہ نفع صورت سے قیامت کی ابتداء ہو جائے گی۔ اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جب زندگے بعد الموت کا صورت بھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھایا جاؤں گا۔ اور حضرت موسیٰ کو عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ میری رائے میں نفع صورت والی موت مراد نہیں ہے۔ چونکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں تردد ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوئے یا نہیں۔ اور آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا معلوم ہوا کہ آپ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا۔ اگر حدیث سے موت کی بے ہوشی مراد ہوتی تو آپ کو اپنی موت کا یقین اور حضرت موسیٰ کی موت میں تردد ہوتا۔ مگر یہ بات بہت سی دلیلوں سے غلط ہے۔ معلوم ہوا کہ یہاں موت مراد نہیں ہے بلکہ موقف والی بے ہوشی مراد ہے۔ اس صورت میں آیت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ موت والے صورت سے روحیں مرجائیں گی یا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام زندہ مخلوق مرجائے گی لیکن جو پہلے مرجے یا جن پر موت نہیں اس آیت سے ان پر موت ثابت نہیں ہوتی۔

ایک پیچیدگی اور اس کا جواب | اگر کہا جائے کہ ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے زمین پھٹے گی، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پاؤں گا ان الفاظ سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں موت والی بے ہوشی مراد ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ بیشک حدیث کے یہی الفاظ ہیں اور ان سے پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس میں راوی نے دو حدیثوں کے الفاظ جمع کر دیے ہیں وہ دونوں حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہوں گے اور سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ (۲) میں وہ پہلا شخص ہوں جس پر قیامت کے دن زمین پھٹے گی چنانچہ ترمذی، ابوسعید خدری والی حدیث میں ہے کہ میں قیامت کے دن تمام نبی نوع انسان کا سردار بنوں گا۔ اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہوگا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا۔ جس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہوگا۔ اور اس دن تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس پر زمین پھٹے گی اس پر مجھے کچھ فخر نہ ہوگا۔ چنانچہ راوی نے

دونوں حدیثیں جمع کر کے بیان کر دیں۔ یہ قول ہمارے شیخ ابوالفتح حافظ جمال الدین مزی محدث شام کا ہے۔

دوسری پیچیدگی اور اس کا حل | اگر کہا جائے کہ حدیث کے ان الفاظ کو کیا کرو گے یہ معلوم نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان میں سے میں جنہیں اللہ نے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ استثنا موت والی بے ہوشی سے ہے۔ موقف والی بے ہوشی سے نہیں۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اور صورت بھونکا جائیگا پھر اس سے تمام آسمان وزمین والے بیہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کے یہ الفاظ غیر محفوظ ہیں اور کسی راوی کے وہم پر مبنی ہیں۔ جن الفاظ پر صحیح روایتوں کی موافقت ہے اور محفوظ ہیں، وہ یہ ہیں۔ معلوم نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور کی بے ہوشی کے بدلے بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔ لیکن کسی راوی نے یہ خیال کیا کہ یہاں موت والی بے ہوشی مراد ہے اور موسیٰ ان میں شامل ہیں جنہیں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے مگر یہ مطلب سیاق حدیث کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ اس صورت میں افاقہ سے زندگی بعد الموت والا افاقہ مراد ہوگا تو آپ کا یہ قول غلط ہو جائے گا کہ نہ معلوم مجھ سے پہلے ہوش میں آئے زندہ کئے گئے، یا طور کی بے ہوشی کے بدلے بے ہوش ہی نہیں ہوئے (مرے نہیں) یہ مقام بڑے غور و فکر کا ہے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے اور ہمارے بتائے ہوئے مطلب کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

بقیہ فرشتوں کے عجیب و غریب حالات | سے خطرناک شے دوزخ سے پناہ عظیم ہستیوں فرشتوں اور اپنے وسیلے سے طلب فرمائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ پورے عالم کے مدیرین یہ چار شخصیات ہیں اس حدیث میں ملک الموت کا ذکر نہیں ہے لیکن گزشتہ احادیث سے ان کا مدیرین میں شامل ہونا ثابت ہے۔

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے طاری ہوئی اور آپ کا سر مبارک ان کی گود میں تھا پس یہ آپ کے چہرہ اقدار پر ہاتھ پھیرنے لگیں اور شفا کیلئے دعا کرتی رہیں جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا انہیں (یہ دعا نہ کر) بلکہ اللہ تعالیٰ سے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے ساتھ بہترین رفاقت کی دعا کر۔ (کتاب الزہد امام احمد)

ناک نقشے سے انسان کی پہچان

اور تنگ ہونٹ جذبائیت کا پتہ دیتے ہیں۔ خمدار ہونٹوں میں تلون ہوتا ہے۔ سیدھے ہونٹوں میں خود اختیاری ہوتی ہے۔

ٹھوڑی لمبی ٹھوڑی مخالفت کے سامنے کبھی نہیں جھکتی چھوٹی ہو تو انسان میں تلون ہوتا ہے۔ نوکیلی ٹھوڑی تیز سوچ اور عمل کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ کڑی ٹھوڑی فیصلہ جلد نہیں کر پاتی۔ دوسری ٹھوڑی تعاون پسند گردنوں کے معاملات میں مداخلت کرنے والی ہوتی ہے۔

کان لمبے کان والا خوب سنتا ہے اور قائدہ اٹھاتا ہے دانشوروں کے کان ایسے ہی ہوتے ہیں۔ چھوٹے کان والے دانشورانہ صلاحیتوں سے محروم رہتے ہیں۔ یہ حس اور جذبول پر چلتے ہیں۔ نوکیلے کان ہنرمند شخصیت کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ شخص بعض اوقات بچہ چالاک بھی ہوتا ہے۔

لوں کان کی لوں مکمل ہوں تو خود مختاری کا زیادہ لمبی ہوں تو دیہاتی پن۔ چھوٹی لوں خود مختاری سے زیادہ ہمارے پر لپکتی رہتی ہیں۔ ان میں لگن کا کبھی ہوتی ہے۔ لوں تقریباً معدوم ہوں تو کسی کی نہیں سنتیں۔ یہ لوگ کچھ کر تو سکتے ہیں۔ لیکن یہ مقصدی کام نہیں ہوتا۔

کان کے ساتھ جھکی ہوئی ہوں تو محتاط طبیعت، ادا دہر ادا دہر نکلتی ہوئی ہوں تو انسان نئے نئے خیالات اپناتے گا۔

ماٹھا اونچا ماتھا مالی دماغی کا مظہر ہوتا ہے۔ چوڑا ہو تو خیالات فلسفیانہ ہوں گے۔ اونچا لیکن تنگ ہو تو تجزیہ پسندی کا مظہر ہوتا ہے۔

بھنویں گھنی بھنویں شدید اور سخت فطرت کی دلیل ہیں۔ یہ لوگ حاکمیت کے قائل ہوتے ہیں۔ ہلکی بھنویں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔ آپس میں ملی ہوئی بھنویں اعصابی تو انانی کا پتہ دیتی ہیں یہ لوگ جذباتی بھی ہو جاتے ہیں۔

سیدھی بھنویں۔ چونکس اور باعمل آدمی کو ظاہر کرتی ہیں خمدار بھنویں بے نیازی کو ظاہر کرتی ہیں۔ چڑھتی ہوئی بھنویں امنگوں بھری ذہنیت جبکہ کمان جیسی بھنویں تصوراتی ذہن کو پیش کرتی ہیں۔

آنکھیں گول ہوں تو آدمی قابل بھروسہ ہو گا۔ نیم دائرے نما ہوں تو چالاک اور آخری حصہ پر ابھرتے ہوئے ہوں تو پُر ازرا شخصیت کا پتہ دیتی ہیں۔ کھلی کھلی سی آنکھیں، ہمدردی دوستی اور پری پوٹوں سے قدرے ڈھکی ڈھکی آنکھیں سازشی اور حاسد ہونا ظاہر کرتی ہیں۔ تنگ آنکھیں تیز بے مشاہدہ کا پتہ دیتی ہیں۔

بھاری ناک جھکنا پڑنے والی شخصیت اور مادیت پسندی کا پتہ دیتی ہے۔ چھوٹی سی ناک اپنے حال مست رہنے والے کو بتاتی ہے۔ تیلی سی ناک جلد غصے میں پاتی ہے۔ چوڑی ناک لاپرواہ اور ضدی ہونا ظاہر کرتی ہے۔ لمبی ناک ہوشیاری کا پتہ دیتی ہے۔

بڑا منہ فضول خرچی کا پتہ دیتا ہے۔ چھوٹا منہ خود غرضی کی علامت ہے بڑے ہونٹ عیش و عشرت سے رغبت



جمیل اختر ایڈیٹر

بھیاں کھڑی

محمد جمال انصاری

<https://www.facebook.com/groups/freemliyaatbooks>


میں نے اور ذوالفقار نے بھی حامی بھر لی کہ چلو ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی قربان کا دل رکھنے کے لئے ہی پراسرار علوم کے ماہر اس نوجوان کو ساتھ لے لیتے ہیں وہ موسم سرما کی سرد راتیں تھیں۔ ہم نے منگل کی رات بارہ بجے کا پروگرام بنایا تھا اور جیسے ہی رات کے بارہ بجے میں گھر سے باہر نکلا گھر کے تمام لوگ سوئے ہوتے تھے۔ گلی میں ذوالفقار پہلے سے کھڑا تھا کھوڑی دیر بعد قربان بھی ایک دارھی والے نوجوان کو ساتھ لے ہوئے آگیا۔ ہم نے اس سے ہاتھ ملاتے۔ قربان نے اس کا تعارف شفیع احمد کے نام سے کر دیا۔ شفیع صاحب نے ہم تینوں کو اپنی جیب سے ایک ایک تعویذ نکال کر دیا۔ اور کہا اسے پہن لو تم لوگوں پر آسیب اثر نہیں کرے گا۔ چلتے چلتے ہم لوگ حویلی کے سامنے پہنچ گئے۔ حویلی ہمارے سامنے ایک بھوت کی طرح کھڑی تھی جسے دیکھ کر خوف آتا تھا چاروں سمت سناٹا ہی سناٹا تھا اور تاریکی میں حویلی کا ہیولہ خوفناک لگ رہا تھا۔ حویلی پرانی طرز تعمیر کی بنی ہوئی تھی۔ ہم لوگ حویلی کے دروازے پر پہنچے تو دروازے پر تالا لگا ہوا تھا ہم نے وہ تالا لوہے کی ایک سیخ سے توڑا۔ جو ہم چلتے ہوئے اپنے ساتھ لیکر آتے تھے۔

یہ چند برس پہلے کا واقعہ ہے جب میں میرپور ماٹھیلو جو کہ ضلع ٹھٹھکی سندھ میں ہے رہتا تھا۔ اور میں ذوالفقار اور قربان، جو کہ اچھے دوست ہوا کرتے تھے، ایک دن لوہی بیٹے گپ شپ کر رہے تھے کہ قربان اور ذوالفقار روحوں اور بھوتوں کے متعلق باتیں نکال بیٹھے۔ وہ دونوں روحوں اور جنوں کے وجود اور ہمارے معاشرے میں ان کی موجودگی پر بات چیت کرنے لگے۔ ذوالفقار اور قربان روحوں اور جنوں وغیرہ کے ہونے کو صحیح ثابت کرنا چاہتے تھے جب کہ میں ان کو محض کہانی گرد اور فرضی تصور ثابت کر رہا تھا جس پر میرے دوست ذوالفقار نے کہا کہ اگر تم یقین نہیں تو اسی شہر میں کوئی آدھا کلو میٹر دور ایک محلے میں ایک پرانی حویلی ہے جس میں لوگوں کو ہر منگل کی رات دو سائے ساری رات گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں اور رات بھر اس حویلی سے چیخوں کی آواز دہکے وقفے آتی رہتی ہے۔ وہاں قریب ہی میرے رشتے دار رہتے ہیں جنہوں نے برسوں سے اس حویلی کو خالی دیکھا ہے انہوں نے ہی مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے اگر تم ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے تو چلو اس منگل کی رات کو خود ہی اس حقیقت کو دیکھو۔ ذوالفقار کے بات سن کر میں فوراً تیار ہو گیا اور ہمارے درمیان یہ طے پایا کہ ہم آٹھ بجے منگل کی رات کو حویلی کے اندر جائیں گے اور صورت حال کا جائزہ لیں گے۔ ہمارا منصوبہ سن کر قربان کچھ خوفزدہ نظر آنے لگا اور مجھے لگا کہ یا ر مجھے تو ان باتوں سے دور رکھو۔ مگر جب ہم نے اسے نزدیکی کے طعنے دیئے تو وہ اس شرط پر مان گیا کہ اس کا ایک جاننے والا تعویذ گنڈے کرتا ہے اور پراسرار علوم کا ماہر بھی ہے، لہذا اس منصوبے میں اس کو بھی اگر ساتھ لیا جائے تو وہ بھی چلے گا۔ قربان کی شرط سن کر

تالا توڑ کر ہم حویلی کے اندر داخل ہو گئے اچانک آئین میں لگے ہوئے نیم کے پرانے درخت سے پرندوں کے بھر پھڑا اٹنے کی آواز نے ماحول کے سکوت کو توڑا۔ اور ہم سب اچانک وہ آواز سن کر ڈر گئے مگر پھر لگے لمحے حقیقت کو سمجھ کر سنبھل بھی گئے۔ میں نے ایسے میں قربان کی طرف دیکھا۔ تو وہ کچھ زیادہ ہی خوفزدہ اور سہا ہوا دکھائی دیا۔ کیونکہ اس کے چہرے پر گھبراہٹ صاف نظر آرہی تھی۔ پھر ہم حویلی کے اندر داخل کمروں میں گھومنے لگے۔ جن میں بڑی ہوئی اشیاء پر دھول جمی ہوئی تھی اور ہر طرف جالے بنے ہوئے تھے۔ ہم جہاں جہاں قدم رکھ رہے تھے وہاں گرد پر ہمارے پاؤں کے نشانات بننے جا رہے تھے ہم مختلف کمروں میں سے ہوتے ہوئے ایک حال نہا کرے میں داخل ہوئے تو اس کے ایک کونے میں ہمیں کالی دیوی کی پتھر کی بھینٹ مورتی رکھی ہوئی نظر آئی۔ اور اس کے قریب ہی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں جو کہ اوپر جاتی ہوئی نظر آئیں۔ لوگوں کی باتوں کے مطابق انہوں نے اوپر بنے ہوئے کمروں کے کھڑکیوں سے سائے گھومتے ہوئے دیکھے تھے لہذا اس بات کی تصدیق کرنے کیلئے ہم سب بھی سیڑھیوں کے ذریعے اوپر کے کمروں میں پہنچے۔ ہمارے پاس ایک ٹارچ تھی جس کے ذریعے ہم نیچے کا سارا پورشن دیکھتے ہوئے اوپر کے ایک کمرے میں پہنچے تھے میرے پاس ایک موم بتی اور مایں بھی تھی۔ میں نے مایں کے ذریعے موم بتی جلا کر قریب بڑی ایک میز پر رکھی ہی تھی کہ اچانک کمرے میں چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور پھر اچانک ہی دو جسم کمرے کے درمیان صف میں نمودار ہوئے۔ جن کو دیکھ کر ہم تینوں دوستوں کی چیخیں بلند ہو گئیں اور ہمیں انتہائی سردرات میں بھی پیسے آگئے۔ کیونکہ ہمارے سامنے ایک لڑکی اور ایک لڑکے کے جسم نمودار ہوئے تھے۔ لڑکی کی گردن جو آدمی کٹی ہوئی تھی۔ اس میں سے تارہ خون نکل کر نیچے بھر رہا تھا اور لڑکے کا ایک بازو کاٹا ہوا تھا اس کا سر بھی دو حصوں میں بٹا ہوا تھا جس میں سے خون پھوارے کی طرح نکل رہا تھا وہ دونوں اپنی بھینٹ صورتیں لئے ہمارے سامنے کھڑے تھے اور بعد میں وہ ہماری طرف بڑھتے ہوئے نظر آئے۔ جس وجہ سے ہم سب کو اپنی رو میں پرواز ہوئی ہوئی سوس ہوئیں پھر اچانک شفیق صاحب کی آواز بلند ہوئی کہ دوستوں ان تعویذوں کے ہوتے ہوئے یہ تم سب کا کچھ نہیں

بگاڑ سکتے۔ اور یہ دونوں شخص تمہیں ڈرا رہے ہیں۔ تم سب آیت الکرسی کا ورد شروع کرو اور مسلسل جاری رکھو شفیق صاحب کی صلاح سن کر جیسے ہم میں جان آگئی اور ہم سب کے لبوں پر آیت الکرسی کا ذکر شروع ہو گیا۔ اور پھر اچانک وہ دونوں بھینٹ وجود ایک جگہ رک گئے اور چیخے ہوئے کہنے لگے اگر یہ تعویذ تمہارے پاس نہ ہوتے اور تم مقدس کلام نہ پڑھتے تو ہم کب کا تمہارا کام تمام کر دیتے۔ کیونکہ ہم بدروح ہیں اور تم لوگوں نے بے وجہ یہاں آکر ہمیں تنگ کیا ہے جس سے ہمیں شدید غصہ آیا ہے۔ میں ان کی باتیں سن رہا تھا اور جب میں نے پوچھی اپنے دوستوں کی طرف دیکھا تو قربان کو کلپتے ہوئے دیکھا۔ شفیق صاحب لبوں میں کچھ پڑھ رہے تھے۔ وہ بھینٹ چہرے جو کہ ہمارے سامنے کھڑے تھے لگتا تھا کبھی بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔ کیونکہ وہ لڑکی گلہ گلا ہونے کی وجہ سے بدصورت لگ رہی تھی گردیے وہ چہرے سے کوئی تور لگ رہی تھی۔ اچانک اس لڑکی کے ساتھ کھڑے ہوئے لڑکے کے کٹے ہوئے ہونٹ ملے اور وہ غصے میں بولا "اے انسانو! یہاں سے چلے جاؤ اور ہمیں شانت رہنے دو ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو کہ یہاں ہمیں تنگ کرنے آگئے ہو؟" لڑکے کی بات سن کر شفیق صاحب اس سے پہلی مرتبہ مخاطب ہوئے "اے بدروح ہم یہاں یہ راز جانتے آئے ہیں کہ تم دراصل کون ہو اور کیوں ہر مشکل کی رات کو سائیوں کے صورت میں اس کو مٹی میں پھرتے نظر آتے ہو اور چیخے ہو؟" شفیق صاحب کی بات سن کر وہ دونوں طیش میں آگئے اور وہ لڑکی غصے میں بولی "ہم پابند نہیں تمہیں اپنے متعلق کچھ بتانے کے" لڑکی کی بات سن کر شفیق صاحب بولے "میں دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں بتاتے اپنے متعلق۔ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہم صرف تمہاری حقیقت جاننا چاہتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے متعلق جان کر ہم چلے جائیں گے اور تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے" اپنی بات پوری کر کے شفیق صاحب ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ پڑھنے لگے اور پڑھ کر ان دونوں کی طرف پھونک ماری ان دونوں کے چاروں طرف آگ سی جل مٹی اور وہ دونوں چیخنے لگے۔ ان کی چیخوں کا انداز اتنا بھینٹ تھا کہ ہمیں اپنے دل رکے ہوئے محسوس ہوئے۔ اور کچھ دیر بعد وہ دونوں چیخے ہوئے بولے کہ (اپنا یہ عمل بند کرو ہم سب کچھ نہیں بتا رہے ہیں) تو شفیق صاحب نے کچھ پڑھ کر ان کی

طرف چھوٹا اور ان کے اطراف سے آگ غائب ہو گئی۔ پھر وہ لڑکی کہنے لگی، ہمارا تعلق ہندو مذہب سے ہے۔ یہ بہت سال پہلے کی بات ہے جب ہمارے پتا اپنا کاروبار کرتے تھے ہمارے پتا جی کا نام رئیس محل تھا اور ہماری ماما جس کا نام لکشی تھا اس کا انتقال ہو چکا تھا ہم دونوں بھائی بہن ہیں اور ہم دونوں اسی جوہلی میں رہتے تھے۔ ہماری جوہلی میں پتا جی میں بھائی اور ایک نوکر اشوک رہتے تھے میرا نام شاردا ہے اور بھائی کا نام آہت ہے ان دنوں میرے پتا جی اپنے کاروبار میں اتنے الجھے ہوئے تھے کہ انہیں جائز نامہ نذرانہ کسی اور چیز کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ بس ان کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا اور وہ تھا دولت کمانا۔ دولت کمانے کے چکر میں وہ ہمیں تک بھول گئے اور ہم سے کبھی کسی ان کی ملاقات ہوتی کیونکہ وہ جب آتے تھے تو اتنی رات ہو گئی ہوتی تھی کہ ہم دونوں سو جا یا کرتے تھے۔ ہمارے پتا جی کے پاس بہت ساری دولت جمع ہو گئی تھی جو ہیروں اور سونے کی صورت میں ان کے پاس موجود ہوتی تھی۔ ہمیں جب دنیا کی ہر آسائش ملنے لگی تو ہماری طبیعتوں میں بگاڑ آنا شروع ہو گیا ہم فوجوان تو تھے ہی لہذا ایک دن ہم بہک گئے اور وہ کچھ کر گزرے جس کی اخلاقی طور پر کسی بہن بھائی کو دنیا کا کوئی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ بہر حال ایک مرتبہ بھٹک جانے کے بعد ہم روزانہ اس فعل کو معمول بنا بیٹھے۔ جو کہ ہمارے نوکر نے کسی طرح نوٹ کر لیا۔ اور نہ جانے کب ہمارے پتا جی کو بتا دیا۔ ایک رات جب پتا جی گھر میں موجود نہیں تھے ہم اپنے کمرے میں ایک دوسرے سے پھپھڑ چھاڑ کر رہے تھے کہ سنانے کب اچانک دروازہ کھلا جو کہ ہم نے اسجانے میں کھلا چھوڑ دیا تھا دروازے میں اشوک اور پتا جی کھڑے تھے پتا جی کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی جس سے اچانک اس نے ہم دونوں پر وار کرنا شروع کر دیے۔ اور ہم دونوں کو ایک ساتھ ختم کر دیا۔ جب ہم دم توڑ چکے تو ہمارے پتا جی رونے لگے اور کہنے لگے کہ کاش! میں دولت کمانے میں اتنا اندھانہ ہو گیا ہوتا کہ اپنے گھر کی بھی خبر نہ لے سکا کس کام کی یہ دولت جس نے مجھ سے میری بیٹی اور بیٹا چھین لئے۔ رو دھو کر پتا جی نے اشوک کی مدد سے سنبھلے ہوئے باغیچے میں ہم دونوں کو ایک بڑا گڑھا کھود کر ڈال دیا اور پھر ہمارے ساتھ اپنی زندگی میں کمائی ہوئی دولت، سیرے جو اہرات بھی دفن کر دیئے اور خود

یہ جوہلی چھوڑ کر سنانے کس طرف چلے گئے۔ تب سے ہماری دھڑی ٹھنکتی پھر رہی ہیں اور ہمیں شانتی نہیں مل رہی وہ رات منگل کی تھی۔ اسی وجہ سے ہم صرف منگل کی رات لوگوں کو نظر آتے ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ رونے لگی اور ہم سب بھی افسردہ ہو گئے۔ ابھی ہم خاموشی سے اس واقعے پر افسوس کر رہی رہے تھے کہ اچانک اس لڑکے کا اکلوتا بازو لمبا ہوتا جلا گیا اور قربان کی طرف بڑھنے لگا۔ جسے دیکھ کر قربان حواس باختہ ہو گیا قربان کو بدحواس ہوتے دیکھ کر شفیق صاحب نے زور سے اسے کچا کہ "قربان ڈرو مت یہ نہیں صرف ڈر رہا ہے" مگر قربان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا اور وہ اچانک تیزی سے سیریلوں کی طرف بھاگ نکلا۔ قربان کو بھاگتا دیکھ کر ہم بھی حواس باختہ ہو کر اس کے پیچھے بھاگے اور شفیق صاحب پیچھے آوازیں دیتے رہ گئے اچانک قربان سیریلوں سے بھاگتے ہوئے گڑا اور ہم دونوں جو سر پٹ بھاگ رہے تھے اس کے اوپر گر پڑے۔ اور ہمیں پھر کچھ ہوش نہ رہا۔ جب میری آنکھ کھلی تو ہم سب ایک ساتھ اسی جوہلی کے باغیچے میں پڑے تھے۔ صبح کے اجالے پھیلے ہوئے تھے اور ذوالفقار اور قربان بھی ہوش میں آ رہے تھے شفیق صاحب ہمارے اوپر بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے جب ہم سب مکمل ہوش میں آ گئے تو شفیق صاحب بولے۔ دوستو! صبح ہو چکی ہے اور اب ہمیں کسی سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں قربان صاحب نے جو بیوقوفی کی ہے اس کی سزا انہیں بہت بڑی ملتی مگر شکر کرو کہ تمہیں چند معمولی چوٹیں آئی ہیں اور میں تمہارے ساتھ تھا چلو اب گھروں کو چلو اور بھلا دو اس واقعے کو اس دن کے بعد مجھے جنرل بھوتوں اور روتوں کی ہمارے ساتھ موجودگی کا مکمل یقین آ گیا ہے اور میں دعا دیتا ہوں قربان کو کہ اس نے بروقت شفیق صاحب کو ساتھ لے لیا تھا جس کے علم کی وجہ سے ہم لوگ بچ گئے ورنہ ہم نہ جانے آج کہاں ہوتے۔ مجھے جب بھی وہ بھیا نک رات اور وہ دونوں ڈراؤنے چہرے یاد آتے ہیں تو کانپ جاتا ہوں۔



حکیم غلام سرور شیباب ماہر علوم مخفی اسلام نگر پاکستان

ایک بے مثال روحانی تحفہ

ساعتِ قمر میں بھی لوح تیار کی جاسکتی ہے۔ مثال سے تفصیلاً تمام طریقہ تحریر کر رہا ہوں۔ تاکہ ہر ضرورت مند فائدہ حاصل کر سکے۔ مثلاً فرج دیا اپنے خاوند زاهد رضا کو تسخیر کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ اطاعت کا دم بھرے۔ مثال صرف طالبِ مطلوب کے نام سے تحریر کر رہا ہوں۔ آپ جب بھی عمل تیار کریں ہر دو نام مع والدہ کے اعداد شامل کریں۔

آیت تسخیر کے اعداد = ۲۸۹۹

طالب فرج دیا کے اعداد = ۳۰۵

مطلوبہ زاهد رضا کے اعداد = ۱۰۱۸

کل اعداد = ۴۲۲۲

مربع پر کرنے کیلئے = ۴۲۲۲ - ۳۰ = ۴۱۹۲ ÷ ۲ = ۲۰۹۸ حاصل تقسیم اور لوح تسخیر تیار ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شمکائیل جبرائیل شفقیائیل

۱۰۵۱	۱۰۶۲	۱۰۵۷	۱۰۵۲
۱۰۵۶	۱۰۵۳	۱۰۵۰	۱۰۶۳
۱۰۵۴	۱۰۵۹	۱۰۶۰	۱۰۴۹
۱۰۶۱	۱۰۴۸	۱۰۵۵	۱۰۵۸

فقط لٹائیل میکائیل لوبیائیل

یاں جیمارحم کوزا ہد رضا کو فرج دیا کا مسخ و مہربان کر

وفق ۴۲۲۲

پس لوح تسخیر لٹائی تیار ہوئی اسے خوشبو لگا کر تہہ کر کے تعویذ (دائی صلاحتہ)

لوح تسخیر لٹائی | لوح تسخیر لٹائی میں جس آیت مبارکہ کی روحانی قوت کام کرتی ہے۔ وہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۲۸ ہے۔ اس آیت مبارکہ کے خواص و افعال فیض و برکات بہت زیادہ ہیں۔ ہر جائز مقصد کے حصول کے لئے اس آیت مبارکہ کی روحانیت سے مدد لی جاسکتی ہے۔ ذیل میں لوح تسخیر لٹائی کا عمل پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین اپنے جائز مقاصد کے حل کیلئے اس عمل سے استفادہ کر سکیں۔

سورہ توبہ کی آیت مبارکہ جو عاملین اور کاملین کے نزدیک آیت تسخیر کے نام سے مشہور ہے وہ یہ ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ: لوگو! تم ہی میں سے (ہمارا) ایک رسول تمہارے پاس آچکا ہے (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔ اور اسے تمہاری بہبودی کا ہو کلمہ ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے۔ (توبہ ۱۲۸)

لوح تسخیر لٹائی تیار کرنے کا طریقہ | آیت مبارکہ کے ان میں اپنے نام مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے اعداد شامل کیے گئے تمام اعداد کا نقش مربع آتش خانہ پندرہ سے شروع کر کے پُر کریں۔ جو کہ طبعی افتاد سے پانچواں خانہ ہوگا۔ یہ طریقہ تسخیر کیلئے خوب کام کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خانہ محبت و دوستی حاضری مطلوب اور کسی فرد کو تابع اور مسخر کرنے کے لئے مخصوص ہے۔ یہی نقش لوح تسخیر لٹائی ہے۔ لوح سفید کیزہ کاغذ پر زعفران و گلاب کی روشنائی سے زہرہ یا مشتری ۱۱ ساعتوں میں تحریر کی جائے گی۔ شرفِ قمر کے اوقات میں

شیخ ویشان جہلم

آب

یہ ایک پرانا گھر تھا۔ سارے قبرستان تھا۔ ارد گرد دور دور تک کوئی مکان نہ تھا۔ کسی زمانے میں یہاں ایک خاندان آباد تھا۔ اس وقت بادشاہوں کا زمانہ تھا۔ اس خاندان کا سربراہ بادشاہ وقت کا ملازم خاص تھا۔ بادشاہ نے کسی بات پر ناراض ہو کر اس کے پورے خاندان کو رات کے وقت جب سب سو رہے تھے زندہ جلوا دیا تھا سارا خاندان جل کر مر گیا۔ چند دن بعد بادشاہ اور اس کا خاندان بھی پر اسرار طور پر ہلاک ہو گیا لوگوں کے کہنے کے مطابق زندہ جلنے والے منگھو موں کی روجوں نے بادشاہ سے انتقام لیا تھا پھر اس گھر میں جو آیا۔ چند دن بعد یہ پر اسرار طور پر یا تو ہلاک ہو گیا یا پاگل ہو گیا۔ اس وجہ سے یہ مکان آئیب زدہ مشہور ہو گیا اور لوگ دن کے وقت بھی اس کے قریب پھٹکنے سے گریز کرنے لگے۔ زمانہ جدید میں بھی یہ مکان آئیب زدہ مشہور تھا۔ اصغر اور ساجد دونوں قریبی دوست تھے دونوں کا دنیا میں ایک دوسرے کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ دونوں اکٹھے رہتے تھے اصغر ایک ناول نگار تھا اور ساجد ایک مل میں ملازم تھا۔ دونوں کو ان دنوں کسی الگ تھلک پر سکون مکان کی تلاش تھی۔ کسی کے بتانے پر انہوں نے یہ مکان دیکھا اور پسند کر لیا۔ مالک مکان نے تین ماہ کا کرایہ ایڈوانس لیا تھا ہر چند کہ لوگوں نے انہیں اس مکان میں رہنے سے منع کیا مگر انہوں نے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے اڑا دیا۔ دس دن بعد دونوں اس مکان میں شفٹ ہو گئے۔ مکان دو منزلہ تھا۔ رنگ گہرا سیاہ تھا۔ یہ دوپہر کا وقت تھا۔ دونوں اکٹھے بیٹھے چائے پی رہے تھے اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ ساجد نے اٹھ کر دروازہ کھولا

تو ایک ادھیر عمر آدمی نظر آیا۔ اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جناب میں ادھر سے گزر رہا تھا۔ سوچا آپ ہی سے ملتا چلوں۔ ادھیر عمر آدمی نے باوقار لہجے میں کہا آئیے جناب اندر آجائیں ساجد نے ایک طرف ہٹ کر اسے راستہ دیتے ہوئے کہا۔ ساجد نے دروازہ بند کر دیا اور اسے لے کر اندر چلا گیا۔ پھر نے اس سے ہاتھ ملایا اور تینوں صوفے پر بیٹھ گئے۔ ہاں تو جناب میرا نام جمال ہے میں ادھر فیکٹری میں ملازم ہوں۔ آج جلدی چلا آیا۔ آپ سنا لیں آپ کا کیا نام ہے جی میرا نام ساجد ہے اور یہ میرا دوست اصغر ہے ساجد نے تعارف کراتے ہوئے کہا اتنے میں اصغر نے چلتے بنا کر جمال کو بھی پیش کی جو اس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے قبول کر لی۔ جناب آپ نے اس مکان میں آکر سخت غلطی کی ہے۔ ادھیر عمر آدمی بولا۔ کیوں جناب ساجد نے چونکتے ہوئے کہا میں بتاتا ہوں۔ جمال نے کہا شاید آپ یقین نہ کریں لیکن پھر بھی سنئے۔ یہ آج سے تقریباً آٹھ سال پہلے کی بات ہے میں ایک ضروری کام سے قریبی بستی چلا گیا میرے راستے میں یہ قبرستان والا راستہ پڑتا ہے رات کو والیسی پر مجھے ذرا دربر ہو گئی۔ اور میں تقریباً گیارہ بجے وہاں سے نکلا۔ یہاں تک آئے آتے بارہ بج گئے۔ اس وقت قبرستان پر اور خاص طور پر ایس مکان پر ہولناک سناٹا طاری تھا میں ذرا دلیر قسم کا شخص واقع ہوا ہوں۔ اس لئے اس وقت چلا آیا اور نہ کسی کمزور دل بندے کا تو تاریکی سے ہی ہارٹ فیل ہو جائے جب میں اس مکان کے سامنے پہنچا تو اچانک میری سائیکل جس پر میں سوار تھا خراب ہو گئی۔ بظاہر یہیں کوئی خرابی نہ تھی۔ مگر سائیکل آگے نہ چل سکتی تھی۔ میں نے مکان کی طرف دیکھا

تو اس کے متعلق مشہور کہانیاں مجھے یاد آنے لگیں۔ میں تجسّس میں مبتلا ہو گیا۔ اور ان کہانیوں کی حقیقت جاننے کے لئے ایک رات اس مکان میں گزارنے کا فیصلہ کر لیا۔ مکان کے دروازوں پر کبھی تالا نہیں لگایا گیا۔ میں بیرونی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ مکان دھول مٹی سے اٹا ہوا تھا۔ ادھر ادھر بے شمار چلے گئے ہوتے تھے۔ میں نے کمرے کھول کر دیکھے اور پھر اوپر والی منزل پر چلا گیا۔ قبرستان پر طاری ہولناک سناٹا دل ہلا رہا تھا۔ اوپر والی منزل پر جب میں نے قدم رکھا تو ایک کمرے کی جانب سے کسی کے سسکنے کی آواز ابھری۔ میں حیران ہوا اور خوفزدہ بھی بہر حال میں نے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ کچھ بھی نہ ہوا۔ اب میں نے ذرا ہمت کی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا جناب آپ یقین کریں۔ اندر کا خوفناک منظر مجھے آج تک نہیں بھولا۔ اندر سفید کفن میں لپیٹا ایک لاش موجود تھی۔ جسے دیکھتے ہی میرے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ میں نے لاش کو ہلکا جلا کر دیکھا اور پھر اگلے کمرے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکدم اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔ انڈے کی طرح سفید جس میں سیاہی نام کی کوئی شے نہ تھی۔ میں نے یہ دیکھا اور پاگوں کی طرح چیختا ہوا اس مکان سے باہر بھاگ نکلا۔ اور قبرستان سے عبور کر کے گریز ہو کر پہنچا۔ میں ایک ماہ مسلسل بستر پر رہا۔ آپ بھی اگر اس مکان کو چھوڑ دیں تو فائدے میں رہیں گے۔ لیکن یہ آپ کا وہم بھی تو ہو سکتا ہے۔ اصغر نے کہا۔ نہیں جناب سو فیصد حقیقت ہے اچھا اب مجھے اجازت دیں۔ خدا آپ کو اپنی امان میں رکھے۔ یہ کہہ کر وہ آدمی رخصت ہو گیا ساجد سے دروازے تک چھوڑنے گیا۔ واپس آ کر ساجد نے اصغر سے اس کہانی کے متعلق بات کی۔ جب کوئی بات دونوں کی سمجھ میں نہ آئی تو دونوں ہنس پڑے۔ ساجد نے ہنسے ہوئے کہا۔ آج کل کے زمانے میں یہ باتیں حماقت لگتی ہیں چھوڑو آؤ باہر چلتے ہیں۔ یہ آدمی رات کا وقت تھا۔ مکان اور اس کے ارد گرد موجود قبرستان پر ہولناک سناٹا طاری تھا۔ چاند کی مدھم مدھم روشنی ماحول کو اور زیادہ پراسرار بنا رہی تھی۔ اس سناٹے اور ویرانی میں اچانک ایک مدھم اور میٹھی سی ہانسی نما آواز ابھری۔ اصغر اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہا تھا اس میٹھی آواز سے وہ بیدار ہو گیا۔ اس نے دھیان سے اس

آواز کو سنا اور پھر حیران ہوا کہ اتنی رات گئے اس دروازے میں یہ آواز کہاں سے ابھری ہے اس نے بستر سے اتر کر جوتے پہنے اور کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر مکان کا بیرونی دروازہ بھی کھول کر باہر نکل آیا۔ اور ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ ہر طرف ہولناک سناٹا طاری تھا۔ وہ چلتا ہوا قبرستان میں داخل ہوا۔ میٹھی آواز آنا اچانک بند ہو گئی۔ اور کسی کے چیخنے کی دردناک آواز ابھری۔ اصغر نے قدم بڑھائے اور آواز کی سمت چلنے لگا۔ دو تین دفعہ چیخ کی آواز ابھری پھر اچانک یہ آواز کسی کی ہلکی سسکیوں میں تبدیل ہو گئی۔ اصغر چلتا ہوا اس درخت کے پاس پہنچ گیا جہاں اس کے خیال کے مطابق آواز کا شبہ موجود تھا۔ اصغر کو خوف محسوس ہوا اور اسے یہاں کے متعلق مشہور کہانیاں یاد آنے لگیں۔ وہ واپس مکان کی جانب چل پڑا۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ کسی کے ہنسنے کی آواز آنے لگی۔ اصغر نے خوفزدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر خوف سے تھوک نکل کر رہ گیا۔ اس کے دائیں طرف چند فٹ کے فاصلے پر ایک جھونپڑی نہ جانے کہاں سے نمودار ہو گئی تھی۔ جھونپڑی میں سے کسی دیے کی ہلکی ہلکی روشنی ابھری تھی۔ اصغر نے بھاگنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی عورت برآمد ہوئی جو آہستہ آہستہ اصغر کی طرف آنے لگی۔ اصغر اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہ ہل سکا بوڑھی عورت اصغر کے قریب آ کر رک گئی اور پھر عجیب سی آواز میں پوچھا یہاں کیوں آئے ہو۔ اصغر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بھاگنا چاہتا تھا لیکن بھاگ نہ سکا۔ عورت نے اچانک ایک قہقہہ لگایا اور مکروہ آواز میں بولی تو کیا جواب دے گا تو تو یہاں سے ہل بھی نہیں سکتا دیکھ میں کیا ہوں۔ اصغر کے دیکھتے ہی دیکھتے بوڑھی کی شکل تبدیل ہوتی تھی اور ایک اتنی ہولناک اور مکروہ چیخ ابھری کہ اصغر بھی چیخنے لگا۔ بڑھیا کی شکل نہایت ڈراؤنی ہو چکی تھی۔ اچانک اصغر چیختا ہوا واپس بھاگا۔ بوڑھی عورت وہیں کھڑی قہقہے لگاتی رہی۔ مکان کے بیرونی دروازے سے اندر داخل ہو کر وہ ساجد کے کمرے کی جانب چلا گیا کیونکہ اسے سخت خوف محسوس ہو رہا تھا۔ اصغر نے ساجد کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھا تو بڑھ کر اندر داخل ہو گیا اور یکدم ٹھٹھک کر رک گیا۔ ساجد بے جان پڑا تھا جھونپڑی کے باہر نظر آنے والی مکروہ بڑھیا اس کی گردن پر چھکی ہوئی تھی۔



ایاز علی

قصہ اندھیری رات کا

یہاں ۱۹۹۹ء کا ذکر ہے میں اور میرا ایک قریبی دوست شہر سے کسی کام کے سلسلے میں دیر سے لوٹے تھے رات بہت ہو چکی تھی راستے میں ایک بہت پر اسرار قبرستان تھا اس کے علاوہ کوئی رستہ نہیں تھا کیونکہ چاروں طرف جھاڑیاں اور درخت تھے راستے کا کوئی وجود ہی نہیں تھا جب ہم قبرستان سے گزر رہے تھے کہ عین ہمارے پیچھے کسی نے ہمیں پکارا لیکن آواز جانی پہچانی تھی ہم دونوں بوکھلا گئے اور پیچھے کی طرف دیکھا لیکن جو ہم نے منظر دیکھا وہ ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے کافی تھا۔ کیونکہ وہ آدمی جو ہم لے دیکھا وہ تو تین دن پہلے مر چکا تھا اس کی موت بھی پر اسرار ہی تھی ہم نے بھاگنا شروع کر دیا ہم تھوڑا ہی بھاگے تھے کہ اچانک وہ آدمی پھر ہمارے سامنے آ گیا اور اس وقت بہت خوفزدہ تھا ہم دونوں ہی بیہوش ہو گئے جب میں ہوش آیا تو ہم جکڑ کر رہ گئے کیونکہ جہاں ہم دونوں جہاں تھے وہ جگہ ہم نے پہلی بار دیکھی تھی ایک بڑی حویلی تھی جس میں جالے اور چمکاروں کا تو بس راج تھا چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا حویلی کے فرش پر مٹی کے ڈھیر تھے اور بس کچھ بھی نہ تھا دونوں اٹھے دروازے کی طرف بڑھے ہم نے مشکل سے دو قدم ہی بڑھائے تھے کہ اچانک ایک چیخ حویلی میں گونجی ہم پسینے سے شرابور ہو گئے پیچھے کی طرف دیکھا تو ایک انسانی ڈھانچہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے ہم کھلے دروازے کی طرف لیکن دروازہ جیسے تھا ہی نہیں کہیں سے بھی باہر نکلنے کی کوئی جگہ نہیں تھی ہم نے آیت کریمہ کا ورد شروع کر دیا وہ ڈھانچہ اچانک غائب ہو گیا اور ہم اندھیری فرش پر بیٹھ گئے کچھ باہر نکلنے کی ترکیبیں سوچنے لگے

ہم دونوں ایک نتیجے پر پہنچ گئے دیوار کو توڑا جائے لیکن کس چیز سے ادھر ادھر ڈھونڈنے کی کوشش کی اچانک ہمیں ایک لوہے کی بیخ مل گئی اندر اتنا گھپ اندھیرا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح دیکھ نہیں پا رہے تھے ہم نے دیوار کو کریدنا شروع کیا بس تھوڑا ہی کریدا تھا کہ جس جگہ ہم نے کریدا تھا اس جگہ آگ لگ گئی ہم دونوں پیچھے ہٹ گئے جب آگ بجھی تو وہ دیوار جیسے پہلے تھی ویسی تھی ہم نے پھر اس کے بعد کافی کوششیں کی لیکن کچھ بھی نہیں ہوا جہاں سے دیوار توڑیں وہاں آگ لگ جاتی پھر ہم زندگی سے ہاتھ اٹھا کر ایک کونے میں فیاض اور میں بیٹھ گئے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ رات ہے یا دن کیونکہ حویلی میں روشنی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ نہ دروازہ نہ درجہ مطلب کہ کوئی چیز نہیں تھی ہم کافی دیر بیٹھے رہے کہ ہمارے پیچھے کی طرف سے کوئی آہٹ ہوئی تو ہم بوکھلا گئے جب مڑ کر دیکھا تو دو انکسائے نظر آئے ہم وہاں پھر آیت کریمہ کا ورد کرنے لگے وہ انگارے ہم سے کچھ ہی فاصلے پر رک گئے اور تیز ہوا کا ایک جھونکا ہم سے ہوتے ہوئے گزر گیا پھر ایک زوردار قہقہہ گونجا اور پھر اچھی خاصی روشنی پھیل گئی ہم نے دیکھا کہ ایک خوشخوار بلا ہمارے سامنے کھڑی ہے لیکن اس کا قد اتنا لمبا تھا کہ وہ حویلی کی چھت کو چھو رہی تھی چہرہ تو نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اس کا جسم جلے ہوئے پلاسٹک سے مختلف نہیں تھا وہ ہم کو کہنے لگی اب آپ ہمارے قبضے میں ہو جب تک آپ لوگ ہماری شرطیں نہیں پوری کر دے گے ہم آپ کو باہر نہیں جانے دیں گے اماؤس کی رات کو آپ کو شیطان دیوتا کی بھینٹ

چڑھایا جائیگا میں نے اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے اس سے پوچھا کیا ہیں تمہاری شرطیں اس نے کہا ہماری صرف دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ اندام جنگل سے آپ دونوں کو ایک ڈھانچا لانا ہے جو اس وقت چندال دیو کے قابو میں ہے کافی جنات پریداری کر رہے ہیں دوسری شرط یہ ہے کہ کوہ کاف سے آپ کو ایک مجسمہ اٹھانا ہے جو ایک کالے ناگ کی زیر نگرانی میں ہے وہاں بھی کاف سے جنات اور چڑھائیں نگرانی کر رہی ہیں یہ کام آپ کو صرف دو دن میں کرنا ہے اگر کر گئے تو آپ کو آزاد کر دیا جائیگا اگر نہیں کر پاتے تو آپ یہاں سے کبھی نہیں جاپائیں گے میں نے اس غفرت سے پوچھا وہاں ہم پہنچے گے کیسے اس نے کہا وہاں آپ کو ہمارا ایک مخصوص آدمی ہے جو پہنچا دے گا آئیے آپ کو ان سے ملواتے ہیں ہم اس بلا کے پیچھے پیچھے چلنے لگے وہ ہمیں ایک کمرے میں لے آئی وہاں تو دنیا ہی عجیب تھی کمرہ روشن تھا قالین فرش پر بچھے ہوئے تھے ہم دونوں بیٹھ گئے کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا اس کو اس بلا نے کہا کہ ان کو آج رات اندام جنگل کے قریب چھوڑ آؤ اور اس کے بعد جب وہاں سے لوٹیں تو انہیں کوہ کاف لے جانا پھر وہ ایک قہقہے کے ساتھ غائب ہو گیا وہ آدمی عام انسانوں جیسا تھا اس نے ہمیں کھانا دیا ہم نے کھانا کھایا اور انتظار کرنے لگے اندام جنگل جانے کا ہم انتظار میں بیٹھ تھے کہ وہ آدمی آیا اور کہنے لگا آپ لوگ تیار ہیں تو چلو وہ آگے اور ہم اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے دو گھنٹے تک ہم مسلسل شمال کی طرف چلے اور وہاں ایک کھنڈر تھا جس میں ہم تینوں داخل ہوئے اس نے ہمیں اشارہ کیا آپ یہاں بیٹھیں میں آتا ہوں تھوڑی دیر بعد وہ آیا کچھ پڑھنے لگا ہمارے اوپر تھوڑی دیر کے بعد ہم نے اپنے آپ کو اڑتے ہوئے محسوس کیا تھوڑی دیر میں ہم ایک پراسرار دنیا میں داخل ہو گئے اور وہ آدمی بھی ہمارے ساتھ تھا اور کہنے لگا اب میری ڈیوٹی ختم ہے اب آپ جانیں آپ کا کام جلنے لیکن اتنا ضرور خیال رکھنا یہاں قدم قدم پر چڑھائیں ہیں اور وہ یہ کہہ کر چلا گیا اب ہم خیال کس کار رکھیں ہمارے پاس تو کوئی بھی چیز نہیں تھی ہم وہاں سے ہی کھڑے تھے کہ ایک ٹولہ خوبصورت لڑکیوں کا آدھمکا۔ اور وہ لڑکیاں ہمیں کہنے لگی آؤ ہم آپ لوگوں کے لئے ہیں ہم نے آپ کو یہاں بلایا ہے آؤ اتنا دور کیوں کھڑے ہو ہم دونوں

سمجھ گئے تھے کہ یہ چڑھائیں ہیں ہم نے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا اچانک وہ بد صورت بن گئیں اور ہمارے اوپر ہتھکڑیاں برسائیں لگیں ہم دونوں بے ہوش ہو گئے جب ہمیں ہوش آیا تو ہمارے گرد ایک کالا ناگ تھا جو ہمیں اپنے حصار میں لئے بیٹھا تھا اور ہمارا تو بس دم نکلنے والا تھا کہ ایک بوڑھا آدمی آگیا جس کے چہرے سے نور جھلک رہا تھا اور اس نے کچھ پڑھا وہ کالا ناگ آگ میں تبدیل ہو کر ختم ہو گیا اور درویش نے ہم کو کہا بیٹے اب فکر نہ کرو میں آگیا ہوں آپ کی مدد کے لئے آپ بہت بری طرح پھنس گئے ہو جس نے آپ کو قبضے میں کر رکھا ہے وہ ایک بدروح ہے وہ بہت ظالم بدروح ہے اس کی صرف یہ چال ہے وہ آپ لوگوں کو مارنا چاہتے ہیں آپ اس کی شرانے پوری کر دے تو بھی آپ کو مار ڈالے گا وہ صرف اماؤس کی رات آپ کو شیطان کی بھینٹ چڑھائے گا اب آپ کو کوئی خطرہ نہیں میں آپ کو یہ تعویذ دیتا ہوں اسے نہیں کر آپ مغرب کی طرف جاؤ تھوڑا ہی دور جاؤ گے اپنے آپ کو اپنے گاؤں میں پاؤ گے لیکن پیچھے کی طرف مت دیکھنا رہی بات اس بدروح کی جس نے آپ کو قبضے میں کیا ہے اس سے آپ بے فکر رہیں میں اس سے نبٹ لوں گا ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور تیزی کے ساتھ بھاگنے لگے تھوڑی ہی دیر میں بھاگے تھے کہ ہم نے محسوس کیا کہ ہم اسی راستے پر ہیں جس پر نے وہ آدمی دیکھا تھا جو تین دن پہلے مرچکا تھا ہم مسلسل بھاگ رہے تھے جب گھر پہنچے تو گھر والوں نے کہا آپ کیوں بھاگ رہے ہیں ہم نے سارا قصہ ان کو سنایا اور پوچھا میں کتنے دن ہو گئے ہیں گھر سے نکلے تو انہوں نے کہا کہ آپ تو آج صبح شہر گئے تھے اور رات کو لوٹے ہو ہم نے کہا کہ میں تو پانچ دن گزر گئے ہیں بس ہم سمجھ گئے تھے کہ یہ سب جنات کا چکر تھا اس کے بعد رات کو وہاں سے کوئی نہیں گزرتا۔

بقیہ - آسیہ

اور خون چوس رہی تھی۔ بس اتنا دیکھتے ہی اصغر چیخا اور پھر مسلسل چیختا ہوا مکان سے باہر نکل گیا وہ شاید پاگل ہو چکا تھا۔ وہ مکان سے دور بھاگنے لگا۔ ہولناک چیخوں، ہتھکڑیوں اور رونے کی آوازوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔

انجم عبدالغنی

کفن



جب سے عامر کو شہر میں نوکری ملی تھی گاؤں کا رخ کرنا تو اس نے تقریباً چھوڑ ہی دیا تھا۔ سالوں ہو جاتے تھے اسے ماں باپ کی صورت دیکھے بغیر۔ لیکن وہ بھی کیا کرتا ملازمت ہی کچھ ایسی تھی کم چھٹیاں ملتی تھیں اور وہ بیوی بچوں کے درمیان گزر جاتی تھیں۔ ماں باپ تو اس کی صورت کو ہی ترس جاتے تھے۔ اس دفعہ تو اسے کافی عرصہ بیت گیا تھا گاؤں کے پہنچنے لہذا عامر نے گاؤں جانے کا پکارا پروگرام بنالیا۔ بچوں کے اسکول کا مسئلہ تھا۔ اس لئے وہ اکیلا ہی نکل پڑا۔ موسم بہت ہی خوشگوار تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ بھٹی بھٹی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ کارڈرائیو کرنے میں بھی اسے بہت لطف آ رہا تھا۔ گاؤں کی طرف دو راستے جلتے تھے ایک طویل اور دوسرا مختصر تھا۔ موسم اچھا پاکر عامر نے اپنی گاڑی طویل راستے کی جانب موڑ لی۔ پھر اسے ایسی بے وقوفی پر غصہ بھی آیا کہ اس نے طویل راستہ کیوں چنا۔ کیونکہ وہ پہلے ہمیشہ شارٹ کٹ راستے کا ہی انتخاب کیا کرتا تھا۔ بہر حال اس نے اب اسی راستے پر آگے بڑھنے کی ٹھان لی۔ موسم بھی اب ایسا رنگ بدلنے لگا تھا تیز ہوا کے ساتھ مٹی بھی اڑنے لگی تھی جو آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔ راستہ بہت سنسان ہوتا جا رہا تھا۔ پھر رات کے اندھیرے بھی تیزی سے بڑھنے لگے تھے اور گاؤں ابھی کافی دور تھا۔ گاڑی بھی اب رک رک کر چلنے لگی تھی۔ پیڑوں کی میٹھ لوٹا رہی بھول گیا تھا۔ بھوک بھی بہت شدید لگ رہی تھی۔ جو تھوڑا بہت کھانے کا سامان اس نے گاڑی میں رکھا تھا وہ پہلے ہی ختم کر چکا تھا۔ گاڑی اب بند کی تھی۔ باہر آمدھی چل رہی تھی ہر طرف مٹی ہی مٹی تھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ دو گھنٹے عامر کو گاڑی میں ہی

گزارنے پڑے جب ذرا آندھی رکی۔ تو اس نے گاڑی سے قدم باہر نکالا۔ (بھی بھی کچھ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہاں دور کہیں سے ہلکی ہلکی گانے بجانے کی آوازیں ضرور آ رہی تھیں۔ جیسے کہیں شادی بیاہ کے موقع پر لڑکیاں گانا بجاتا کر رہی ہوں۔ عامر آواز کی سمت بڑھنے لگا۔ اب اسے رنگ برنگی روشنی سے سجا مکان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ آمدورفت جاری تھی باہر ایک شامیانہ لگا ہوا تھا جہاں سے لوگوں کے ہنسنے ہونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ عامر نے مکان کے اندر جھانکا تو دیکھا بہت سی لڑکیاں گانے گارہی تھیں۔ کچھ لڑکیاں خوبصورت رقص پیش کر رہی تھیں۔ بڑی بوڑھی عورتیں ہنس ہنس کر تالیاں بجا رہی تھیں ایک کونے میں گھونگٹ کر لے سمیٹ ہوئی ایک نازک سے لڑکی بیٹھی تھی وہ یقیناً دلہن تھی عامر نے سوچا کہ اس طرح زنان خانے میں جانا ٹھیک نہیں مجھے مردوں میں بیٹھنا چاہیے اس لئے وہ شامیانہ میں داخل ہو گیا یہاں بہت سی کرسیوں پر لوگ براجمان تھے سامنے ایک اسٹیج بنا تھا جس پر چند بزرگ اور ایک دلہا بیٹھا تھا۔ سب افراد خوش گپیوں میں مشغول تھے ایک کرسی خالی دیکھ کر عامر بھی بیٹھ گیا۔ سب عمدہ لباسوں میں ملبوس تھے مگر نہ جانے کیوں انکی شکلیں اڑی اڑی ویران اور آنکھیں وحشت زدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ کوئی شخص عامر کی طرف متوجہ نہیں ہو رہا تھا سب اپنی باتوں اور کاموں میں مصروف تھے۔ عامر کو اس بن بلانی شادی میں آنا اچھا تو نہیں لگ رہا تھا مگر کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا اس ویرانے میں ایک ہی تو وہ پر رونق جگہ نظر آئی تھی۔ جب عامر نے دیکھا

کر کوئی اس کو خاطر میں ہی نہیں لارہا تھا تو اس نے سوچا مجھے بھی تو وقت ہی گزارنا ہے کوئی بولے تو نہ ہی بس اسے تو کھانے کیلئے بے صبری سے انتظار تھا۔ اتنے میں ایک عورت اسٹیج پر بیٹھ ہوئے بزرگ کے کان میں کچھ کہنے لگی اس کے بعد بزرگ اٹھ کھڑے ہوئے اور عورت کے پیچھے چل پڑے عامر بھی بزرگ کے پیچھے ہو گیا کہ جلو ان بزرگ سے ہی دو چار باتیں ہو جائیں گی۔ وہ عورت بزرگ کو ایک بڑے کمرے میں لے گئی جہاں کچھ سامان سمایا ہوا تھا اچھا تو یہ جہیز ہو گا عامر دیکھی سے دیکھنے لگا اتنے خوبصورت لباس سب سے ہوتے تھے کہ آنکھ نہ کھڑے ہر لباس ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔ اس قدر محنت سے ان ملبوسات پر کڑھائی کی گئی تھی اور اس سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت اور نفاست سے سلائی کی گئی تھی۔ پھر چوڑیاں، جوتیاں اور زیورات بھی بہت زبردست اور معیاری تھے۔ عامر ایک ایک چیز غور سے دیکھتا رہا اور نہ جانے وہ عورت اور بزرگ کب کمرے سے چلے گئے پتا ہی نہ چلا۔ عامر بھی جلدی سے کمرے سے باہر نکل آیا اب کھانوں کی خوشبو میں عامر کو بیتاب کر رہی تھیں۔ میزوں پر مزیدار اور خوشبودار کھانے بچھنے لگے سب لوگ کھانوں پر ٹوٹ پڑے عامر نے بھی پلیٹ بریانی سے بھر لی مگر بریانی میں کچھ زائقہ ہی نہیں تھا لگ رہا تھا بالکل بیکریانی تھی۔ زرا سا رائے دیتا بھائی عامر نے برابر والے شخص سے کہا مگر وہ اپنی جگہ سے نٹس سے مس نہ ہوا۔ عجیب آدمی ہے عامر منہ ہی منہ میں بڑ بڑانے لگا۔ خود ہی رائے بڑھ کر اٹھایا اور بریانی میں ڈال کر کھلنے لگا بریانی کے ذائقے میں کوئی فرق نہ آیا۔ عجیب چھکی اور نہایت بد مزاج قسم کی بریانی ہے عامر نے بلند آواز میں کہہ ہی دیا۔ سب نے ایک ساتھ عامر کے طرف دیکھا جو لوگ کھانے میں مشغول تھے اُف خدا یا اتنے سے بھیا تک صورتیں کسی کی آنکھیں ابل کر باہر نکلی ہوئی تھیں کسی کے چہرے پر گوشت نام کی چیز نہیں تھی کسی کا آدھا سر ہی غائب تھا۔ عامر کے ہاتھ سے بریانی کی پلیٹ چھوٹ گئی اور اس نے سر پٹ دوڑ لگا دی۔ پیچھے سے مسلسل ہنسنے اور تہقوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ اسے بریانی تو کھاتے جاؤ، اچھا جلو ذرا سی کھیر ہی چکھ لو۔ عامر نے دل ہی دل میں قرآنی آیات کا ورد کرنا شروع کر دیا کچھ دور جا کر آوازیں بلند ہو گئیں کافی دور ایک کچا پکا سا مکان دکھائی دیا جس

میں ایک بلب جل رہا تھا اب عامر کی جان میں جان آئی وہ بھاگتا ہوا اس جھونپڑی نما مکان میں جا گھسا۔ اندر ایک بوڑھی عورت مشین سے سلائی کر رہی تھی۔ میں اندر آسکتا ہوں، عامر نے بدحواسی میں پوچھا بوڑھی کا اشارہ کیا عامر فوراً چار پانی پر بیٹھ گیا اور وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ دل معلوم ہے میرے ساتھ کیا ہوا وہ وہاں شادی ہو رہی تھی مگر وہ شادی نہیں تھی وہ تو پتا نہیں کون تھے عامر کہتا کچھ چاہ رہا تھا مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی پڑھا گردن کے اشارے سے جواب دے رہی تھی وہ کوئی کپڑا نہایت محنت اور توجہ سے سی رہی تھی عامر کے جب حواس قابو میں آئے تو وہ بولا معاف کرنا اماں آپ کچھ سینے میں مصروف ہیں میں نے آپ کو پریشان کر دیا اتنی رات کو آپ کیا سی رہی ہیں۔ بوڑھی مسکرائی اور گردن اٹھا کر عامر کی طرف دیکھا اور بولی تیرا کفن سی رہی ہوں۔ عامر کی تنگی محسوس کی اس کی آنکھیں خون کی طرح لال ہو رہی تھیں اور انہیں سے خون ٹپک رہا تھا چہرہ ایک دم سفید تھا اور دانت بالکل کالے اور گندے تھے عامر نے وہاں سے بھی دوڑ لگا دی اس کا دماغ بالکل کام نہیں کر رہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ چیخا اور روتا ہوا جا رہا تھا اتنے میں اسے گاڑی آئی دیکھائی دی اس نے گاڑی کو ہاتھ دے کر روکا۔ اور گاڑی میں بیٹھے افراد کی شکلوں کو غور سے دیکھا۔ وہ بالکل خوفناک نہ تھے عامر انسان تھے بھولی بھالی صورتوں والے عامر نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی کہانی سنائی پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے جلدی سے دروازہ کھولا اور عامر کو اندر بیٹھا لیا اور بولا گھبراؤ نہیں تم مجھے بتاؤ کیا ہوا۔ عامر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ آدمی بہت ہمدرد تھا اس نے عامر کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے لگا عامر کو بہت سکون مل رہا تھا لیکن کچھ دیر بعد اس کے سر میں کچھ چیز چھیننے لگی۔ عامر نے گھبرا کر اس شخص کو دیکھا وہ تو صرف بوڑھا کا ایک ڈھانچہ تھا۔ عامر وہیں بے ہوش ہو گیا۔ صبح فجر کی آذان ہو رہی تھی عامر کی آنکھ کھلی تو وہ مسجد کے پاس پڑا ہوا تھا اور مسجد کے مولوی صاحب اس کے اوپر پانی پھینک کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کون ہو بیٹا تمہیں تو سخت بخا ہے۔ مولوی صاحب نے عامر سے کہا عامر نے بڑی

ایک فقیری نسخے سے تیار کیا ہوا تیل

روحانی آبلہ تیل

- یہ تیل آپ کے دماغ کو سکون عطا کرے گا۔
- خشکی کو دور کرے گا۔ دماغ میں تروتازگی پیدا کرے گا۔
- اس کا مستقل استعمال بالوں کو مضبوط کرے گا انہیں نکھار اور نرمی پیدا کرے گا۔
- اور بال جھڑنے اور سفید ہونے سے آخر عمر تک محفوظ رہیں گے۔
- یہ تیل جڑی بوٹیوں اور تقریباً ۳۰ مرکبات سے بنایا جاتا ہے۔
- ایک بار ہمارے کہنے سے استعمال کریں۔ پھر بار بار آپ اپنی مرضی سے استعمال کرنے پر مجبور ہوں گے۔
- قیمت فی شیشی (وزن سو گرام) ۳/۰۰ روپے
- ————— محصول وپکنگ ۳۵/۰۰ روپے بذمہ خریدار —————
- ————— تین شیشی منگلانے پر ڈاک خرچ ۲/۰۰ روپے —————
- دس شیشیاں ایک ساتھ منگلانے پر محصول وپکنگ کی چھوٹ۔ (آرڈر کے ہمراہ ۲/۰۰ روپے ایڈوانس آنے ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔)
- (ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔)

مشکل سے گاؤں کا پتا بتایا مولوی صاحب نے چند لوگوں کو عامر کے ساتھ بھیج دیا۔ عامر دو دن تک بے ہوش رہا بخار بھی بہت سخت تھا۔ ایک ہفتے میں جب اس کی طبیعت سنبھلی تو اس نے اپنی آپ بیتی سنائی۔ لوگوں نے بتایا ایسے واقعات پہلے بھی بہت سے لوگوں کے ساتھ پیش آچکے ہیں۔ دراصل کافی عرصہ پہلے کچھ دور ایک گاؤں آباد تھا وہاں ایک بڑھیا رہتی تھی اس کی ایک بیٹی تھی اور شوہر زندہ نہیں تھا وہ کپڑے سی کر گزارا کرتی تھی اپنی بیٹی کی شادی کئے بھی اس نے خود ہی کپڑے تیار کئے تھے جو کچھ بچا کر رکھا تھا سب بیٹی کی شادی میں لگا دیا تھا مگر عین شادی والے روز لڑکے والوں نے نقد روپے مانگے بیجاری غریب بڑھیا نقد روپے کہاں سے لاتی وہ بھی تھوڑے بہت نہیں بلکہ پندرہ بیس ہزار روپے بڑھیلے بہت منت سماجت کی مگر لڑکے والوں نے ایک نہ سنی اور ہارات والیں لگے بڑھیا تڑپتی اور سسکتی رہ گئی۔ بڑھیا کی بیٹی لوگوں کے طعنوں اور صدمے سے بیمار رہنے لگی اور ایک دن مر گئی۔ بڑھیا پاگل ہو گئی ہر وقت سلائی کی مشین پر بیٹھی کچھ نہ کچھ سیتی رہتی اور کہتی رہتی میں تو دو لہا کا کفن سی رہی ہوں میں تو زریںہ کا کفن سی رہی ہوں پھر تو جو بھی اس کے پاس جاتا وہ کہتی میں تو تیرا کفن سی رہی ہوں وہ بالکل پاگل ہو چکی تھی ایک دن سلائی کرتے کرتے مر گئی۔ اب تو یہ گاؤں بھی نہیں رہا سیلاب میرے ایک روز بہہ گیا تھا اب وہاں پر قبرستان واقع ہے مگر عامر نے کہا کہ وہ جہاں گیا تھا وہاں کوئی قبرستان نہ تھا۔ پھر عامر اپنے والد اور چند لوگوں کے ہمراہ اسی جگہ گیا وہاں سے اسے اپنی گاڑی بھی مل گئی مگر وہ جگہ اب ایک قبرستان تھی وہاں کوئی مکان نہ تھا بلکہ چاروں طرف قبریں ہی قبریں تھیں۔ عامر کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ وہاں پہلے بھی آچکا ہے۔ اب اس واقعہ کو کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر جب بھی اسے یاد آتا ہے جھرجھری سے آنے لگتی ہے۔

پنجاب میں ہمارے سول ایجنٹ

مستری محمد یونس صاحب

محکمہ بینت پورہ۔ پلاٹ نمبر ۲۰/۱۰ گلی نمبر ۴۷

چنڈی گڑھ روڈ۔ لدھیانہ

اردو

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

ہر روز صبح و شام پڑھا کر زمانہ موافق ہوگا۔ بہت سکھ لے گا عبادت طہارت کو رفیق زندگی بنائے۔

د اے صاحب فال تجھے مال کی بہت ضرورت ہے۔ قرضہ بھاری زندگی اور ناگہانی خرچ سے پریشان ہے فقراء مساکین کی خبر لے۔ بہانہ و مسافر کی خدمت کو نفع ہوگا۔ ۴ ماہ یا چار ہفتہ انتظار کر فرما لے گی۔ ترقی پائے گا۔ مراد پوری ہوگی یا نہ پائے گا یا نہ لیں! المذنبین ہر روز صبح و شام پڑھا کر کامیاب ہوگا۔ تاہم اسے اور فاسق آدمیوں کی صحبت سے دامن بچا۔

ک اے صاحب فال تیرا مرتبہ بلند ہے۔ حکومت، دولت، عزت چاہتا ہے دشمنوں کا زور ہے فکرنہ کر دو ہفتہ میں عروج کامل ہوگا۔ فقراء و مساکین محتاج و مسافر کی خدمت کیا کر مدد لے گی۔ غیب سے سامان ہوں گے۔ ناہلاؤی ہر روز صبح و شام پڑھا کر پھل رات کو دعا کر تارہ۔ با وضو ہا کر۔

و اے صاحب فال تجھے رزق روزی مال و دولت کی شب و روز فکر کمزور کر رہا ہے۔ سخاوت کو حقداروں کا حق ہے پورا کر دیا کر ۲۶ دن میں راحت نصیب ہوگی۔ یا وہابی ہر روز صبح و شام پڑھا کر سستی اور پرانے بھروسہ کو ترک کر دے۔

نہ اے صاحب فال تجھے قرضہ اور روزی کی قلت سے عزت میں ترقی درکار ہے۔ یا عزیز یا معزز ہر روز پڑھا کر غصہ اور بخل کی عادت چھوڑ دے رزق با عزت نصیب ہوگا۔ سات روز بعد سے عروج شروع ہو جائے گا۔

ح اے صاحب فال تیرے معاملات کمزور ہو گئے ہیں معاش کی تنگی ہے۔ حاسد و ماکا زور ہے انشاء اللہ امیدیں پوری ہوں گی۔ ۲ ماہ کی دیر ہے۔ صبر و حلم اور محنت و تدبیر سے کام لے۔ قرضہ اور فضول خرچ سے احتیاط کر کام درست ہوں گے۔ یا حنیف یا حبیب یا حنیف ہر روز پڑھا کر بخلت اور پرانی امید نہ کر۔ رزق وسیع ملے گا عزت نصیب ہوگی۔

ط اے صاحب فال تیری فکر بڑی ہے محبت و مروت کا مزاج ہے۔ تیرا رفیق اور محبوب تجھے یاد آتا ہے۔ ۹ ہفتہ صبر کر محبوب ملے گا۔ اور مرض سے نجات ملے گی۔ روزگار درست ہوگا۔ یا طاہرہ ۲۱ یا حنیف ۶۷ ہر روز پڑھا کر طہارت اور سچائی کو اختیار کر۔ صدقہ بھی دے۔

ی اے صاحب فال تیرا ارادہ مندر ہے۔ پراگندہ نہ ہو گیا

کام درست ہوگا۔ روزگار کی ترقی چاہتا ہے۔ سکھ درکار ہے یا حنیف ۵۸ صبح و شام پڑھا کر زیادہ سوتا، بولتا، گھومتا ترک کر دے برکت ہوگی۔ سر بلندی و استقلال نصیب ہوگا۔ مظلوم کی حمایت کر تارہ و سنس بھنے کچھ سختی ہے صبر سے گزار دے۔

ک اے صاحب فال تیرا مال ضائع ہو گیا ہے۔ دوستوں میں عزت چاہتا ہے۔ مشکلات سے نجات درکار ہے یا کافی ۱۱۱ یا حنیف ۱۱۲ یا حنیف ۶۶ ہر روز صبح و شام پڑھا کر رنج و غم سے نجات ملے گی۔ مرض اور افلاس دور ہوگا دشمن ہمال ہو گئے۔

ل اے صاحب فال تیری گردش ختم ہوئی۔ خدا تیرا ساتھ ہے۔ خفیہ خیرات کیا کر۔ ایک ماہ کی سختی اور باقی ہے۔ یا لطیف ۱۲۹ ہر روز صبح و شام پڑھا کر مشکل آسان ہوگی۔ تمام بکھڑے کام درست ہوں گے۔ سختی۔ انتقام صدمہ کی عادت چھوڑ دے۔

م اے صاحب فال تجھے ملکیت، زمین، حکومت اور زوال درکار ہے۔ اللہ سے امید رکھ دیر نہیں ہے۔ چالیس دن انتظار کر۔ منزل آسان ہوگی۔ یا مالا ۹۱ یا حنیف ۵۵ یا حنیف ۵۰۰۔ یا حنیف ۱۲ ہر روز صبح و شام پڑھا کر۔ سخاوت اور معافی کی صفت خود میں پیدا کر مرتبہ بلند ہوگا۔ دوستوں عزیزوں میں سر بلند ہوگا۔

ن اے صاحب فال تو خوش نصیب ہے۔ مگر چند روز سے معاملات میں انقباض پیدا ہے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی ہے۔ پچاس دن کی دیر ہے یا حنیف ۲۵۹ ہر روز پڑھا کر۔ تیرا مرادی جہاز بھنوسے غریب نکلے واللہ۔

س اے صاحب فال تیرا خیال نے کام اور معاملہ میں لگا ہوا ہے ابھی تاخیر کر دو ماہ کی دیر ہے۔ مدعا پورا ہوگا۔ سختی کی پرواہ نہ کر ہمت سے کام لے کوئی غیبی اسباب نمودار ہوں گے۔

یا حنیف ۲۰۱ یا حنیف ۶۶۱۔ ہر روز صبح و شام پڑھا کر تمنا پوری ہوگی۔ فقراء و مساکین کو پیٹ بھر کے کھلا دیا کر نفع ملے گا۔ اور پردہ پوشی اپنا شیوہ اختیار کر کسی کے عیب ظاہر نہ کیا کر۔

ع اے صاحب فال تجھے مرتبہ عالی درکار ہے دوسروں کی عزت کیا کر بخشش، معافی، خدمت خلق سے علم و اہل علم طلباء کی مدد کرنا اپنا شیوہ بنا۔ جلد ہی مرتبہ بلند نفع زر۔

برکت و مقبولیت نصیب ہوگی۔ ۷۰ رو دن کی دیر ہے۔ یا علیہ وسلم
یا علیؑ ۱۱ ہر روز پڑھا کر۔ سر بلندی اور عظمت نصیب ہوگی۔ تمام
ترقیات کے راستے علم و نظر میں خود بخود ظاہر ہونے لگیں گے۔
ف اے صاحب فال تیرا گزشتہ زمانہ تجھے یاد آئے ہے۔ اسباب
کمزوری میں کوشش مفید نہیں۔ آٹھ ہفتے کی دیر ہے۔ یا فاطمہؑ
یا فتاحؑ ۴۹ ہر روز پڑھا کر۔ تیرا زمانہ تیری امید سے زیادہ
بہتر ہوگا۔ کوئی بزرگ مددگار ملے گا۔

ص اے صاحب فال اپنے نقصان کا رنج و ملال دل سے دور
کر دے جو چیز تلف ہو چکی اس کی فکر نہ کر۔ تیرا نصیب اچھا ہے
مقرر پر صبر کر یا حبیبؑ ۲۹۳ یا حبیبؑ ۲۹۰ ہر روز صبح و شام
پڑھا کر۔ بہتر نعم البدل ہوگا۔ مراد دلی پوری ہوگی ۹۰ دن کی
دیر ہے۔ کسی کے طعنہ اور حسد کی پرواہ نہ کر تو ہی آرام پائیگا
غیبت اور بدگوئی کی عادت ترک کر دے۔

ق اے صاحب فال تیراقبال یا ور ہے۔ حاسدوں اور دشمنوں
سے خوف نہ کھا۔ دلیری قائم رکھ۔ دوسرے کی مدد کا انتظار نہ
کر۔ اپنا کام اپنے ہاتھ میں رکھ ۱۰۰ دن کی محنت اور باقی ہے۔
یا قادرؑ یا قویؑ یا قیومؑ کا ہر روز صبح و شام ذکر اختیار کر۔
پہاڑ سے اونچا تیرا مرتبہ بلند ہوگا۔ کسی کام میں نقصان نہ
ہوگا۔ مسجدوں کی صفائی مرمت اور ادب سے غافل نہ رہ۔
اے صاحب فال تو مظلوم ہے۔ جائز حقوق سے محروم ہو چکا ہے
رقیبوں کا دباؤ زیادہ ہے۔ صبر کر۔ نیت صاف ہمت مضبوط
اور دل قوی رکھ ۲۰ ہفتے انتظار کر یا رقیبؑ ۳۱۲ یا رقیبؑ ۵۱۴
یا زوٹؑ ۲۸۶۰ یا زینمؑ یا زخانؑ ۲۵۸ ہر روز صبح و شام ذکر
اختیار کر۔ حیرت انگیز ارجمند اور فتح نصیب ہوگی۔ دشمن یا مال
اور دوست خوشحال۔ تیرے زرد مال سے تمام خوشحال نظر آئیں
گے۔ کسی سے بدلہ نہ لے۔ رنج و صدمہ اور کدھ شکوہ محنت کو اپنی
عادت سے دور کر دے۔ صدقہ خیرات میں حصہ لے بزرگوں کی دعا
لیتا رہ۔ بزرگوں کا ادب کر۔

اے صاحب فال تیری نعمتوں میں کمی ہو چکی ہے۔ حقوق اللہ و حقوق
العباد میں حصہ لینا اختیار کر لے۔ یا شکوہؑ ۵۲۶ یا شاکرؑ ۵۲۱ ہر روز
صبح شام پڑھا کر گناہوں سے توبہ کر۔ غیر حلقہ کو خود سے جدا کر دے
تاکہ ۳۰ رو دن کے بعد تیرا مقصود تجھ سے قریب ہو سکے۔

اے صاحب فال تیرا کاروباری معاملہ اصلاح طلب ہے جو کام
کرنا ہے نا تمام حالت میں دوسرے خیال سے بدلتا رہتا ہے۔

استقلال رکھا دلو العزیز اختیار کر۔ ایک ہی کام اور خیال مضبوط
یکھ لے۔ ۳۰ ہفتے تاخیر سے تیرا کام درست و سزاوار ہوگا مراد دلی
انجام بخیر ہوگی۔ یا ثوابؑ ۴۰۹ یا حنینؑ ۵۰ ہر صبح شام ذکر اختیار کر۔
غلط گوئی و وعدہ خلافی عدم استقلال اپنی عادت سے نکال دے
گزشتہ ایام سے بہتر مفید زمانہ نصیب ہوگا۔

ث اے صاحب فال تیرا ملک مال تیرے قبضہ سے باہر ہو چکا ہے عین ادا علی
خود سے جدا کر محنت و صداقت صلہ رحمی بذل و کم اختیار کر لے غفر ربیع ہفتہ
بعد سے تیرا کوکب اقبال طلوع ہونے والا ہے۔ یا وارثؑ یا با عتہؑ
یا مغیثؑ ۱۵۵ یا غیاثؑ ۱۵۱ صبح شام ورد کیا کر۔

ح اے صاحب فال تیرا گوہر مقصود گم ہے۔ تیرا عزیز مال تیرے قبضہ سے
نکل گیا ہے یا یوس نہ ہو جلد ملے گا۔ ۲۰ رو دن انتظار کر مراد دلی پوری
ہوئی یا خیرؑ ۸۱۲ یا خیرؑ ۸۱۲ تیرا تیرا ہر روز صبح شام پڑھا کر۔ کوئی بزرگ
خواب میں تجھے خبر دے گا۔ اس پر توجہ کرنا۔ اپنی حاجت کسی پر ظاہر
نہ کر۔ خدا ہی مدد کرے گا۔

ذ اے صاحب فال تیری عزت کو صدمہ پہنچا ہے۔ مال تلف ہو گیا لیکن تیرا
ہو غفلت و ناتجربہ کاری کا بدلہ پیدا کرے ہفتہ محنت کر لے یا مہذلؑ یا
یا ذوالجلالؑ والا کر ۱۱۰۰ ہر روز صبح شام پڑھا کر تیرے دشمن خود بخود
قدم پس ہوں گے۔ مال و زر کی انتہا نہ ہوگی۔ عزت اس قدر بلند
ہوگی کہ خاندان کا چشم و چراغ تو ہی رہے گا۔

ض اے صاحب فال تیرا کوئی عزیز دوست اور کچھ مال بھی گم ہو گیا ہے فکر
نہ کر جلد ملے گا۔ حاکمیت محبت احتیاط خود میں پیدا کر کہ کسی سے بھلا
یا قابضؑ ۹۰۳ اسم خدا کو ہر روز صبح و شام پڑھا کر مدد حاصل ہوگا۔
آبادی گھر میں بڑھ جائے گی اور رونق روز بروز ترقی پر دیکھے گا۔

ظ اے صاحب فال تو کسی ایجاد کی تلاش میں ہے۔ یہ خیال مبارک ہے
۹ روز انتظار کر تیرا مقصود جلد حاصل ہوگا۔ یا ظاہرؑ ۱۱۰۶ یا ظاہرؑ ۲۱۰۳
العجائب باخیر ہر روز صبح شام پڑھا کر۔ خواب میں بشارت ہوگی
پردہ رکھ۔

غ اے صاحب فال تیرا توکل خدا سے بڑھا ہوا ہے۔ افلاس میں گھر چھوڑ
بذل و کم اہل و رحم اپنا مشیوہ اختیار کر سونا چاندی بنانا تلاش کرنا
بغیر وسیلہ کے ملنا دشوار ہے۔ اللہ سے مدد مانگ۔ حیلہ پیدا کر اور اسم
یا غنیؑ ۱۰۶۰ یا غنیؑ پڑھنا شروع کر دے۔ دس دن نہ گزر دیں گے
کہ مال مال ہوگا۔ اور خوشحال ہو جائے گا۔ لیکن بھید کسی پر ظاہر نہ کر۔
خواب میں خبر دیجائے گی۔ خیرات اتنی کر کہ صبح کو ہر روز ہاتھ میں
نیارزق آسکے۔ فقط۔ والٹر اعلم بالصواب

پہلی قسط

حکیم عبدالرحمن
کشمیری

درختوں کے فائدے

خواصِ نیم

تعارف | مشہور درخت ہے۔ گرمی کے دنوں میں اس پر پھول آتے ہیں۔ جن کی بھینی بھینی خوشبو آس پاس پھیل جاتی ہے۔ اس کے بعد پھل آتا ہے جو دانہ انگور کے برابر ذرا گول شکل کا ہوتا ہے اسے نبولی یا نمکولی کہلاتا ہے۔

کچھ نبولیاں یا نمکولیاں سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ مزا ان کا کڑوا ہوتا ہے۔ بچے پران کی رنگت پھیل ہو جاتی ہے۔ اور مزا ذرا میٹھا ہو جاتا ہے۔ نمکولی کی گٹھلیوں سے میٹک نکلتی ہے اور اس کو کولہوں میں پل کر تیل نکالا جاتا ہے۔ جو نیم کہلاتا ہے۔ بعض نیم کے درختوں سے تاڑ اور کھجور کی طرح مٹھاس لئے پانی نکلتے لگتا ہے جس کو نیم کا مد کہا جاتا ہے۔

نیم کے تمام اجزاء کڑوے ہوتے ہیں لیکن نیم مرہ کے لحاظ سے جس قدر کڑوا ہے اسی قدر فائدے کے لحاظ سے میٹھا ہے اس کے تمام اجزاء۔ پتے، پھل، پھول، جھاڑ بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا سایہ بھی صحت بخش ہے۔ اس لئے اس کو مکانوں کے صحن میں لگاتے ہیں اور گرمیوں میں اس کے سائے کے نیچے آرام کرتے ہیں۔

نیم کی شاخوں سے مسواک کرنا، منہ کی گھندگی اور بدبو کو دور کرنا۔ دانتوں کو صاف کرنا۔ انکو کھڑا لگنے سے بچانا۔

مختلف نام

شفیق النباتات
نب - نیم
نم

عربی
فارسی
پنجابی

سنکرت

اردو

انگریزی

مارگوسا

مزاج - پہلے درجے میں گرم خشک

ماہیت | یہ بکاسن یعنی دھریک کے کنبے کا ایک پٹری ہے۔

گھنا اور سایہ دار اس کے پتے آری کی طرح

کنگرے دار اور نصف انگلی کے قریب لمبے ہوتے ہیں۔ جن کا

رنگ سبز ہوتا ہے۔

نیم کی جڑیں بڑے درخت کی طرح چاروں طرف پھلتی ہیں

اس کا درخت خاصا اونچا تنہا خاصا ہوتا ہے۔ یہ درخت

بھی بڑا اور پھل کے درخت کی طرح بڑی لمبی عمر پاتا ہے۔

جب اس کی عمر سو سال کے قریب ہو جاتی ہے تو اس میں سے

ایک شیریں رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جو بطور خوراک استعمال

کی جاتی ہے۔ اور نیم کی ٹہنیوں سے تیل نکلتا ہے جسے دواؤں

میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ تیل صابن سازی کے کام بھی

آتا ہے اور جراثیم کش ہوتا ہے۔

افعال و منافع | نیم کے پتے بڑے اچھے مصفی خون ہیں۔

تقریباً سات باٹھے لے کر سات کالی مرچ

کے ساتھ پیس چھان کر پیسے سے خارش، داء اور پھوٹے پھنسیا

حتی کہ جذام یعنی کڑھ کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

نیم کی کونپلیں پیس کر لگانے سے گرمی دمانے اچھے ہوتے ہیں۔

نیم کے پتے پھوٹے پھنسیوں کو دور کرتے ہیں۔ درد کو تسکین

دیتے ہیں۔ اور ان کو پکا کر پھیرتے ہیں اور زخموں سے مواد نکال

کر صاف کرتے ہیں۔

ان فوائد کے لئے نیم کے پتوں کو پھل کر گولا سا بنائیں اور اوپر

سے شکوٹ باندھ دیں۔

درد اور جلن رک جائے گی۔

● نیم کاتیل جو نبولیوں کی میٹنگ سے دوسرے روغنی بیجوں کی طرح نکالا جاتا ہے۔ بہت اچھا دافع سٹرانڈ ہے اس کو سٹے ہوئے زخموں پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

● اگر زخم میں کیرپے پڑ گئے ہوں تو وہ اس کے لگنے سے مر جاتے ہیں۔ اس سے مریم بنا کر سٹے ہوئے زخموں پر استعمال کرتے ہیں اور جوڑوں کو مارنے کے لئے سر کے بالوں میں لگاتے ہیں۔

● نیم کاتیل بھی خون صاف کرتا ہے۔ مقوی ہے۔ خارش بھوڑے، پھنسی اور آتشک کے لئے اور جذام کے مریض کے لئے بھی اس کے پلانے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ روزانہ پانچ تو لے تک پینا چاہئے۔

معجزات نیم

بالچھڑا اگر کسی وجہ سے سر کے بال بھڑتے ہوں یا بھڑنے تو نہ لگے ہوں مگر بڑھتے بھی نہ ہوں تو نیم اور سری کے پتوں کو پانی میں جوش دے کر بالوں کو دھونا چاہئے اس سے بالوں کا بھڑنا رک جاتا ہے۔ ان کی سیاہی قائم رہتی ہے اور چند دنوں میں بال خوب لمبے ہونے لگتے ہیں۔

اس سے جوش بھی مرجاتی ہیں۔

آنکھوں کی خارش نیم کے پتے لے کر سایہ میں سکھالیں پھر آنکھوں کی برتن میں ڈال کر جلاتیں۔ جوئی سب پتے جل جائیں برتن کا منہ ڈھانپ دیں جب برتن ٹھنڈا ہو جائے تب پتوں کو نکال کر سرمہ کی طرح پیس ڈالیں۔ اب اس راکھ میں نیموں کا تازہ رس ڈال کر چھ گھنٹہ تک کھول کریں۔ جب خشک سرمہ کی شکل اختیار کرنے تب چشمی میں ڈال لیں۔

روزانہ صبح و شام سلائی سے بطور سرمہ استعمال کریں۔

آنکھوں کا انجن نیم کے پھولوں کو سایہ میں خشک کریں اور پھر ہم وزن قلمی شورہ ملا کر باریک پیس کر ملا لیں اور دونوں چیزوں کو باریک پیس کر کرٹھیاں کریں۔ بطور انجن رات کو سوتے وقت سلائی کے ساتھ

کپڑا پیٹ کر گیلی مٹی لگائیں اور آگ میں دبائیں۔ جب اوپر کے مٹی پک جائے تو اندر سے پتوں کا بھرہ نکال کر پھوڑے پھنسیوں اور زخموں پر باندھ دیں۔

کھجلی اور خارش میں نیم کے پتوں کے جوشاندے سے نہاتے ہیں۔ تمام زخموں کو نیم کے جوشاندہ سے دھوتے ہیں۔

نیم سٹرانڈ کو دور کرنے والی بڑی اچھی جراثیم کش دوا ہے۔ نیم کے پتوں کو جلا کر سرسوں کے تیل میں ملا کر گھوٹیں۔ جب وہ مریم سا ہو جائے تو زخموں پر لگائیں۔ ان کو گندے مواد سے پاک صاف کرنے کے بہت جلد اچھا کر دیتا ہے۔

● نیم کی چھال بھی خون صاف کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو مناسب دواؤں کے ساتھ جوش دے کر پرانے موسمی بخاروں میں پلاتے ہیں۔

● نیم کو پیٹ کے کیرپے مارنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

● نیم کے پھولوں کا کاجل آنکھوں کی خارش کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

● کاجل بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

طریقہ نیم کے پھول لے کر روٹی میں پیٹ کر بتی بنائیں اور چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلائی اور اس کا کاجل حاصل کریں۔ اس کے بعد یہ کاجل چھ ماشے، پھلکڑی بھنی ہوئی ایک ماشہ کو مکھن ۲، تو لے میں ملا کر کالسی کے کٹورے میں نیم کے ڈنڈے سے رگڑیں اور آنکھوں میں لگائیں۔

تواند اس سرمے کو لگانے سے خارش دور ہوگی۔ بلکیں موٹے ہوں گی۔ اور ان کے بال گر گئے ہوں گے تو وہ بھی آئیں گے۔

● نیم کی نبولی (نیم کے پھل) بھی خون صاف کرتے ہیں۔ پکتے بولیاں چوسنے سے خون صاف ہونے کے علاوہ بعض بھی دور ہو جاتا ہے۔ اگر پیٹ میں کیرپے ہوں تو وہ بھی اس کے استعمال سے مر جاتے ہیں۔

● نبولیوں کی میٹنگ بوا سیر کے لئے مفید ہے۔ اسے دوسری با سب دواؤں کے ساتھ خونی و بادی بوا سیر میں کھلاتے ہیں۔ پس تو لے یہ میٹنگ کالی مرچ اور گوگل ہر ایک ایک ماشہ ملا کر گولیاں جھگی بیر کے برابر بنائیں اور ایک گولے جیچ ایک شام کو کھلائیں اور نبولی کی میٹنگ کو پتھر پر پانے کے ساتھ گھس کر روٹی تھپڑ کر بوا سیر میں مسوں پر لگائیں اور

استعمال کریں۔

آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا ہے۔

کان بہنا | نیم کے تیل کو گرم کر کے اس میں سولہواں حصہ موم ڈالیں۔ جب پھل جائے تو آگ پر سے ہٹا کر اس میں آٹھواں حصہ سفوف پٹکڑی بریاں ملا کر محفوظ رکھیں۔ جب کان بہنا کسی دوا سے بند نہ ہوتا ہو تو اس مبارک دوا کا کرشمہ دیکھیں۔

نیم کا تیل نیم کے پھل کے مغز سے نکالا جاتا ہے۔ بذریعہ مشین جس سے کہ روغن بادام نکالا جاتا ہے، نکال لیں۔ اگر نیم کے مغز وقت پر نہ مل سکیں تو نیم کے بتوں کو کوٹ کر اس کا رس نکال کر مجھے بتوں کے تیل میں جلا لیں۔ جب پانی جل جائے تو تیل کو اچھی طرح صاف کر کے رکھ لیں۔

زخم کان | اگر کان میں زخم ہو جائے تو بڑی مشکل سے دور ہوا کرتا ہے۔ ایسے زخم کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

نیم کے بتوں کا پانی ۳ ماشہ۔ شہد خالص ۳ ماشہ دونوں کو ملا کر اور نیم گرم کر کے کان میں چند قطرے ڈالیں۔ چند روز کے استعمال سے زخم ٹھیک ہو کر شفا ہو جائیگی۔

نزہ و زکام | نیم کے پتے ایک تولہ، مرج سیاہ ۶ ماشہ دونوں کو نیم کے ڈنڈے سے باریک پیس کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کر کے رکھ لیں۔ تین چار گولی صبح و شام نیم گرم پانی سے نگل لیا کریں۔ نزہ و زکام کے لئے یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

منجن عجیب | نیمولی نیم ایک تولہ۔ نمک لاہوری ایک تولہ۔ پٹکڑی بریاں شگفتہ ایک تولہ۔ مینوں کو خوب باریک پیس لیں اور بطور منجن دانتوں پر ملے رہا کریں۔

فوائد | دانتوں کے درد کو خاص طور پر مفید ہے۔ دانتوں کے کپڑے کو ہلاک کرتا ہے۔ بادی کے درد کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کو موتیوں جیسا بنا دیتا ہے۔

نسخہ قے بند | نیم کے پتے دو تولہ کو آدھ یا دو پانی میں سردائی کی طرح گھوٹ کر چھان لیں اور مرین کو پلائیں اس طرح کئی قسم کے تے کو آرام ہوتا ہے۔

پہلے دست | اگر دستوں کی شکایت پرانی ہو جائے تو مغز نیم ایک ماشہ میں قدرے چینی ملا کر کھانے

سب پرانے دست بند ہو جاتے ہیں۔

اپنی خوراک صرف دہی اور چاول ہی رکھیں۔

باری کا بخار | نیم کے اندر کی نرم چھال لے کر سایہ میں خشک کریں۔ خشک ہونے پر باریک پیس لیں اور ایک ایک ماشہ ہمراہ پانی دن میں تین مرتبہ دیں۔ تین روز میں ہی دوا جادو کا کام کرتی ہے۔ باری سے چڑھنے والا بخار پھر نہیں آتا۔

طیریا | نیم کے پنچانگ۔ (جڑ، چھال، پتے، پھل، پھول) کو جلا کر رکھ لیں اور اس میں ۳۲ گنا پانی ڈال کر ایک گھڑے میں رکھ دیں روزانہ ہلاتے رہیں۔ پھر تین روز کے بعد نمتھار کر کپڑ چھان کر لیں اور ایک لوسے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب تمام پانی جل کر اڑ جائے اور نمک جیسی ایک چیز باقی رہ جائے یعنی نیم کا کھار باقی رہ جائے۔ تو اس کو نکال کر اچھی طرح محفوظ کر لیں۔

خوراک | آدمی رتی سے ایک رتی تک ہے۔ یہ سب قسم کے بخاروں خاص کر طیریا بخار کی ایک بحرب دوا ہے۔ جادو اثر ہے۔ جادو کی طرح کام کرتی ہے۔ تینے چار بار دن میں پانی کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

چٹکھ بخار تور | نیم کے سبز پتے آدمی چھٹانگ اور ۲ عدد مرج سیاہ۔ ان دونوں کو آدھ یا دو پانی میں پیس کر چھان لیں اور مرین کو پلا دیں۔ باری سے آنے والے خصوصاً تیا بخار کو روکنے کے لئے ایک قابل اعتماد دوا ہے۔

● نیم کے تازہ پتے ایک تولہ۔ پٹکڑی شگفتہ چھ ماشہ دونوں کو خوب باریک پیس کر پانی کے ذریعے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ باری آنے سے دو گھنٹہ پہلے دو گولی، پھر ایک گھنٹہ بعد دو گولی پانی سے دیں۔

فوائد | تب لرزہ، تیا، روزانہ اور باری سے آنے والے سب بخاروں کو دور کرنے میں لا جواب ہے۔

پیرانا بخار | نیم کے ۲۱ پتے اور ۲۱ کالی مرج دونوں کو ایک ملل کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب چوتھائی رہ جائے۔ اتار کر ٹھنڈا ہونے دیں۔ صبح اور شام پلایا کریں۔ یقیناً فائدہ ہوگا۔

ہو جائے گا۔

● نیم کا مغز ایک چھانک اچھی طرح کوٹ کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ ایک مہینہ تک لگاتار کھلائیں۔ بوا سیر کو آرام دہ پتھری

دو ماشہ ٹھنڈے پانی سے تین مرتبہ دن میں کھانا۔ گردہ مثانہ کی پتھری کو دور کر سکتا ہے۔

کھجلی و خارش نیم کی نرم نرم کونیل ڈھائی تولہ روزانہ کی کھجلی دور ہو جاتی ہے۔

نیم کا گھی مغز نیم آدھ پاؤ۔ نیم کے بھول ایک پاؤ نیم کے بے ایک سیر۔ ان سب کو آٹھ گھنٹہ میں کاڑھا بنا کر چوتھائی سہنے پر اتار لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر کائے کا چوتھائی کائے کا گھی ملا دیں۔ اور آگ پر بیکائیں جب تمام پانی میں جل کر گھی باقی رہ جائے اتار کر رکھیں۔ ایک تولہ گھی کائے کے دودھ میں ملا کر روزانہ استعمال کریں۔ اس سے خارش بھوڑا، پھنسی اور خونی بوا سیر تمام کی تمام بیماریاں رفع ہو کر بدن کندن کی مانند ہو جاتا ہے۔

عمرہ مرہم اخوابی خون کے باعث اکثر بھوڑے و بھنسیاں نکلتے رہتے ہیں اور وہ اکثر اوقات نہایت گندے ہو جاتے ہیں اور عرصہ تک رفع ہونے کا نام نہیں لیتے۔ ایسے گندے مکروہ زخموں کو صاف کرنے کے لئے نیم کے پتوں سے ایک مرہم بنائی جاتی ہے جو کبھی خطا نہیں کرتی۔ ترکیب حسب ذیل ہے۔

ترکیب تیاری نیم کے ۱۵ تولہ پتوں کو باریک میں کر لیاں بنا لیں اور اس کو پندرہ تولہ سرسوں کا

تیل میں جو ایک تانبہ کے برتن میں خوب گرم کیا ہوا ہو۔ یہاں تک کہ تیل کا دھواں اٹھنے لگے۔ تب اس میں وہ ٹکڑے ڈال دیں اور جب تک ٹکڑے تیل میں جل کر سیاہ نہ ہو جائے جلنے دیں۔ بعد میں تیل کو آگ سے اتار کر اسے ٹھنڈا ہونے دیں پھر ٹھنڈا ہونے پر تیل اور جلی ہوئی ٹکڑے خوب گھوٹ لیں۔ اس طرح مرہم بن جائے گا۔ پھر ۶ ماشہ کا فور جو پتھر ہی باریک پسایا ہوا ہو ملا کر شیشی میں رکھ لیں۔ بوقت ضرورت ہر قسم کے زخموں پر استعمال کریں۔

تب دق چھلکا نیم دو سیر۔ پختہ آملہ کی جڑ دو سیر۔ پلانا گڑ ۴ سیر۔ ہرڑ آملہ۔ بیڑہ۔ سوئے آدھ سیر۔ سوئے آدھ سیر۔ سب کو مضبوط برتن میں بند کر کے موسم گرما میں ۵ دن اور موسم سرما میں ۱۲ دن گرم جگہ گندم یا بھوسہ میں رکھیں۔ بعد ازاں دو دو بوتل عرق نکال لیں۔

پہلے دن خوراک ار تولہ۔ دوسرے ڈیڑھ تولہ بعد ازاں دو تولہ تک ہمراہ عرق گلاب پلائیں۔ یہ نسخہ ایک سیناسی باوا کا ہے۔

گرمی کے بخار میں اکثر بخاروں میں خاص کر گرمی کے بخار میں پیاس بند نہیں ہوتی۔ بار بار پینے سے بھی تسکین نہیں ہوتی۔

ایسی حالت میں نیم کی باریک شاخیں لے کر پتے توڑ کر پانی میں ڈال دیں۔ تھوڑی دیر بعد یہ پانی مریض کو پلائیں تو پیاس کو آرام ہو جائے گا۔ گھبراہٹ دور ہوگی۔ اور بخار کو بھی فائدہ ہوگا۔

پیرٹ کے کپڑے دو تولہ نیم کی چھال کو ایک سیر پانی میں بیکائیں جب چوتھائی رہ جائے تول چھان لیں اور صبح و شام پی لیا کریں۔

اس سے پیرٹ کے کپڑے مر جاتے ہیں اور آئندہ پیدا نہیں ہوتے ● اگر پیرٹ میں ٹیڑے یا کدو دانے پڑ جائیں تو ۶ ماشہ نیم کے پتوں کا رس دو تین یوم پلائیں۔ تمام کپڑے مرکب بارنگل جاتے۔ بعد ازاں دو تین دن قلعی کا بچھا ہوا پانی پلائیں۔ دوبارہ پیرٹ میں کپڑے نہیں پڑیں گے۔

دوائے بوا سیر مغز نیم ایک تولہ۔ مغز تخم بکائن ایک تولہ رسونت ایک تولہ۔ ہرڑ گھٹلی دور کردہ ۳ تولہ۔ کوٹ کر کپڑ چھان کر لیں چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام کو ٹھنڈے دودھ یا پانی کے ساتھ دیں ضرور فائدہ ہوگا۔

جوب بوا سیر مغز نیم ۵ تولہ۔ رسونت مصفی ۵ تولہ۔ مرج سیاہ دو تولہ سب ادویہ کو باریک پیس کر نیم کے پتوں کے پانی سے ہی گھوٹ لیں۔ خوب باریک ہو جانے پر کالی چھنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال ایک گولی بوقت صبح تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں اور ایک گولی پانی میں گھس کر بعد از فراغت مسوں پر لگائیں۔ چند روز میں بوا سیر سے آرام

عورتوں کا دودھ بند کرنے کیلئے | جب کسی کا بچہ مر جائے
سے بچنے لگتا ہے۔ بعض دفعہ بہت ہی کمزوری ہوتی ہے۔ پستانوں
میں بھی درم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مغز نیم کو پانی میں
گھوٹ کر عورتوں کے پستانوں پر لپیٹ کر لے سے پستانوں کا
دودھ خشک ہو جاتا ہے۔ درم بھی نہیں رہتا۔
پستانوں کے زخم | دودھ پلانے والی عورت کے پستانوں
پر کبھی کبھی درم ہو کر زخم ہو جاتا ہے جو
کہ مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔ عورت کو اس سے سخت تکلیف
ہوتی ہے۔

اس کا آسان علاج یہ ہے کہ نیم کے پتے سایہ میں سکھا کر
کسی برتن میں ڈال دیجئے۔ اب ان پتوں کو آگ لگا دیجئے
جب پتے جل جائیں تو فوراً برتن کا منہ بند کر دیجئے۔ جب
برتن ٹھنڈا ہو جائے تو نکال کر پیس لیجئے۔ اب سرسوں کا
تیل ایک چھٹانک لے کر آگ پر خوب گرم کریں۔ پھر نیم کے
پتوں کی وہ راکھ نصف چھٹانک اس میں ڈال کر نیچے اتار
لیجئے اور نیم کے ڈنٹے سے ایک گھنٹہ تک خوب گھوٹیں۔
اس مرہم سے پستانوں کے زخم کو یا کسی بھی دوسرے زخم
کو چپ کر اور نیم کے پتوں کی تھوڑی سی راکھ ڈال دیا کریں
تین دن میں گہرے سے گہرا زخم بھی بھرنے لگتا ہے۔

درد حیض | اکثر عورتوں کو حیض درد کے ساتھ اور رک رک
ان کو اکثر یہ عارضہ ہوتا ہے۔ اگر درد حیض کے وقت پانوں
میں بھی درد ہو تو اکثر ایسی عورتوں کے حل بھی نہیں ٹھہرتا
اگر حل ٹھہر جائے تو حل گر جاتا ہے۔ ایسی بیماریوں کے لئے
یہ نسخہ بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

نسخہ | نیم کے پتوں کا رس قرینا ۶ ماشہ، اور رک کا رس قرینا
ایک تولہ دونوں کو ملا کر مریضہ کو پلا دیں۔ درد کو فوراً
آرام آجائے گا۔ ایام حیض میں روزانہ پلٹے رہیں۔ ترش
ٹھنڈی اشیاء سے حیض کے دنوں میں پرہیز کرنا چاہئے۔
دودھ بھی ایام میں نہیں دینا چاہئے۔ زیادہ محنت کرنے
اور بھینکنے سے ایام حیض میں بچنا چاہئے۔ اگر عورت فریبہ ہو
تو اسے روزانہ کوئی جسمانی ورزش کرنا چاہئے۔
درد سر | نیم کے تازہ پتوں کا رس چوڑ کر ان سے نصف شہد

شامل کریں اور ناک میں ٹپکائیں۔

فوائد | دن میں ۳۴ بار یہ عمل کرنے سے درد سر رفع
ہو جاتا ہے۔

نزلہ وزکام | برگ نیم ایک تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، دونوں
کو نیم کے ڈنٹے سے باریک پیس کر رتے
رتی کی گولیاں بنالیں۔ سایہ میں خشک کر کے شیشی میں رکھ
لیں۔ نزلہ وزکام کے لئے مفید ہے مصفی خون ہے۔

بالوں کو گھنا اور سیاہ کرنا | نیم اور ناریل کا تیل ہم وزن
بالوں میں ملائیں۔ ہر روز صبح سر پر لگاتے
رہیں۔ چند ہی روز میں بال بے گھنے اور سیاہ ہو جائیں گے۔
جوتیں | اگر روغن نیم ایک تولہ میں ڈیڑھ ماشہ پارہ حل کیے
لگا یا جائے تو پھر مدت تک جوتیں نہیں پڑتیں۔ جو
سر میں ہوں وہ مر جاتی ہیں۔

شکوری | نیم کے پتوں کو کھل میں ڈال کر کوٹیں اور اس میں
قدرے پانی کا چھٹا دے کر پیس اور لغدہ کو
کپڑے میں سے دبا کر پانی نکالیں۔ رات کے وقت ایک
سلائی دونوں آنکھوں میں ڈالیں۔
شکوری کے لئے اکسیر بے نظیر ہے۔

دیگر | نیم کے پتوں کا رس نکال کر چائے والا ایک چمچ صبح ایک
شام کو پیائیں شکوری کے مرض میں بہت مفید دوا کہلاتی ہے۔
پھولا دھند جالا | نیم کے پھول، قلمی شورہ اور سرسہ ہونڈ لیکر باریک پیس
لیں۔ کپڑے سے چھان لیں۔ آنکھوں میں بطور مرہم لگائیں۔

خارش چشم | نیم کے تازہ پتے آدھ سیر لیکر انہیں مٹی کے کوزہ میں بند
کر کے گل حکمت کریں اور خشک ہو جانے پر آگ سے
دیں پھر آگ سے نیم کے پتوں کی راکھ نکال کر کاغذی ٹیوں کے رس
میں ملا کر آنکھوں میں رات کے وقت لگائیں۔ خارش کیلئے مفید ہے۔

پیر بال | نیم کے پتوں کو کھل کر پانی نکال لیں اور اس میں روٹی
کی ایک موٹی سی تہی ترکہ کے خشک کر لیں اور چراغ میں
میٹھا تیل یا دھند ڈال کر اس میں وہ تہی ڈال کر جلائیں اور اسکی
لوہری یا چینی کی رکابی اندھی لٹکا دیں۔ اور کاجل حاصل کر لیں اور
اس میں مکھن ملا کر کانسی کی تھالی میں ڈال کر کانسی کے کپڑے سے
کھل کریں۔ جب خوب کھل ہو جائے تو اس کو جست کی ڈبہ میں رکھیں
پڑ بالوں کو موچنے سے اکھاڑ کر جست کی سلائی سے لگایا کریں جب
دوبارہ پیدا ہوں تو پھر اسی طرح لگائیں۔ پڑ بال دور ہو جائیں گے۔
(جاری)

شعبہ اور طلسمات

- آم کی گٹھلی کو تھوہر کے دودھ میں ۲۱ بار تر کریں۔ اسے بعد پھین بیٹھی ہوئی مٹی میں اس گٹھلی کو دبا دیں اور کپڑا اس پر ڈھانپ دیں۔ کچھ دیر کے بعد درخت نکل آئے گا۔
- سال کی نگرانی اور تلسی کی شاخ لیکر جلا کر کوئلہ بنائیں پھر اس کو تلے کو گدھی کے پیشاب میں بھگو کر سکھالیں۔ اس کو تلے کو جس چوہے میں ڈال دیں گے وہاں آگ نہیں جلے گی۔
- کسی بھی بچے کا جب پہلا دانت ٹوٹے اس کو زمین پر چڑھنے سے پہلے ہاتھ میں لے لیں۔ یہ جس حاملہ عورت کے باندھ دیا جائے گا اس کے فرزند پیدا ہوگا۔ اگر اس دانت کو غیر حاملہ کے باندھ دیا جائے تو تمبھو وہ حاملہ نہیں ہو سکی گی یہی دانت اگر مرد اپنے بازو پر باندھ لے تو اس کے تمام کام درست ہو جائیں اور ہر طرح کی رکاوٹوں سے نجات پے۔
- چاقو پر عرق گڑھل لگا کر اس کو سکھالیں۔ اس چاقو سے لیون نکالیں گے تو اس سے عرق کے بجائے خون نکلے گا۔
- سیاہ بلی کی دائیں آنکھ اور کوٹے کی بائیں آنکھ اتوار کے دن جبکہ اماوس بھی ہو خشک کر کے الگ الگ دونوں کو باریک پس کر شہد میں ملائیں۔ پھر روٹی میں رکھ دیں روغن یاہن میں اس روٹی کی بچی بنا کر الگ الگ دو چراغوں میں اس کا کاجل تیار کریں بلی کی آنکھ کا کاجل دائیں آنکھ میں اور کوٹے کی آنکھ کا کاجل بائیں آنکھ میں لگائیں گے تو جہاں بھی دھینہ ہو گا کھلے طور پر نظر آئے گا۔
- رانی اور چھوڑے کو پانی میں گھس کر حل کر لو۔ پھر اس سے سفید کاغذ پر لکھ کر سکھا لو۔ جب اس کاغذ کو دھوپ میں رکھو گے۔ حروف سرخ ہو کر ابھر آئیں گے۔

- سمندر جھاگ کسی بھی چیز پر مل کر اس کو چراغ کے سامنے رکھ دیں چراغ کی روشنی کم ہو جائے گی۔
- مرغی کے انڈے میں سوراخ کر کے ایک تولہ سیلاب اس میں ڈال دیں اور روئی مصلیٰ سے سوراخ بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں۔ تھوڑی دیر بعد انڈا کو دے لگے گا۔
- لیون میں سوراخ کر کے ہر لمبے پارہ بھر دیں اور روئی مصلیٰ سے سوراخ بند کر کے لیون کو آگ میں ڈال دیں۔ لیون جلنے لگا۔
- ایک درہم کے برابر رنگ مرغ کے گلے میں لٹکا دیں مرغ اذان نہیں دے سکے گا۔
- گھر کے چاروں گوشوں میں پیاز دبا دیں۔ اگر گھر میں سانپ ہوں گے تو بھاگ جائیں گے۔
- شیشے کو آگ میں تپا دیں۔ پھر ادراک کے عرق میں ڈبو کر اس کو چبالیں۔ منہ میں بالکل تکلیف نہیں ہوگی۔ دیکھنے والے سمجھیں گے کہ آپ شیشہ چبا کر کھا رہے ہیں۔ چبا کر اسکو تھوک دیں۔
- گائے کے اسقاط شدہ بچے کا کلیجہ نکال کر سکھالیں اس کے بعد اس کو سونمٹھ اور پیل کے پانی میں ملا کر پس لیں اور گولیاں بنالیں۔ اس کے بعد جب تماشہ دکھانا ہو تو ایک گولی کو پانی میں گھس کر کسی چھوٹے سے درخت کی جڑ میں دبا دیں۔ فوراً ہی اس پر پھل نمودار ہوگا۔
- بھجوا اگر پیدا کرنے ہوں تو گدھی کے پیشاب کو بھینس کے گوبر میں ملا کر کسی ہانڈی میں بند کر کے رکھ دیں۔ ۷ دن میں بھجوا پیدا ہو جائیں گے۔
- عرق گھنی گوار میں چھلنی کو غوطہ دیکر سکھالیں۔ جب سوکھ جائے تو پھر غوطہ دیں۔ اسی طرح ۳۰ بار غوطہ دیکر سکھالیں۔ پھر چھلنی کو اٹھا کر رکھ دیں۔ اس چھلنی میں سے پانی نہیں گرے گا۔



فرشتوں کے عجیب و غریب حالات

(عبدالرحمن، ابن سابط (تابعی) فرماتے ہیں کہ معاملات دنیا کا انتظام کرنے والے چار فرشتے ہیں (۱) حضرت جبرائیل (۲) حضرت میکائیل (۳) حضرت ملک الموت (۴) حضرت اسرافیل ہیں، پس جبرائیل ہواؤں اور لشکروں کے سرکردہ ہیں۔ اور میکائیل بارش اور نباتات کے سرکردہ ہیں۔ اور ملک الموت ارواح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ اور اسرافیل مذکورہ (تینوں فرشتوں) کو ان کے امور اور انتظامات کی اطلاع فرماتے ہیں۔ (ابن ابی حاتم کتاب العظمت ابو الشیخ شعب الایمان امام بیہقی (منہ) ابو الشیخ ۸۸۳، شعب الایمان ۴۸۶، درمنثور ۱۱/۳۸۶) جہنم حیدر ابن منذر ابی حاتم

حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب "اُم الکتاب" میں موجود ہے۔ تین فرشتوں کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اس کی نگرانی کریں۔ پس حضرت جبرائیل کو کتاب سیر کی گئی ہے کہ وہ اسے رسولوں تک لے جائیں اور ان کو خدا کے عذاب کے معاملات بھی سیر دے گئے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل کو (اپنے دشمنوں کے خلاف) جنگ میں مدد پر مقرر کر دیتے ہیں اور حفاظت، بارش اور زمین کے نباتات حضرت میکائیل کے سپرد ہیں۔ ملک الموت کے سپرد ارواح قبض کرتا ہے، پس جب دنیا ختم ہوگی تو لوگوں کے اعمال ناموں کو جمع کیا جائے گا اور "اُم الکتاب" کے ساتھ "تقابل" کیا جائے گا تو یہ مدیرین دنیا ان اعمال ناموں کو ام الکتاب کے موافق پائیں گے۔ (ابو الشیخ کتاب العظمت (حدیث نمبر ۴۶۶) ابن ابی شیبہ (منہ) درمنثور ۱۳/۶ بحوالہ جہنم حیدر ابن منذر زاد المسیر ۱۷۹) (حدیث) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت جبرائیل سرگوشی فرما رہے تھے کہ اچانک آسمان کا آفت چھٹا تو جبرائیل سگڑ گئے اور ان کا بعض (جسم) بعض میں داخل ہونے لگ گیا اور وہ زمین کے ساتھ مل گیا۔ پس اچانک ایک فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نمودار ہوا اور عرض کیا اے محمد آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور اختیار دیتا ہے کہ آپ صاحب حکومت بنیں یا عبادت گزار بندہ بنیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرائیل نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا کہ پستی اختیار کی جائے پس میں نے یہاں تک کہ یہ نصیحت مجھے کر رہے ہیں پس میں نے کہا "عبادت گزار بننا چاہتا ہوں، پس وہ فرشتہ آسمان کی طرف چڑھ گیا پھر میں نے کہا کہ اے جبرائیل میں تم سے اس کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے تیرا حال دیکھا تو سوال سے رک گیا۔ اے جبرائیل! یہ کون سے تھا؟ عرض کیا یہ اسرافیل تھے جس دن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرمایا تب سے یہ خدا کے حضور صف بستہ کھڑے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے کبھی نظر نہیں اٹھاتی۔ (اس کے) اور رب تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں کوئی نور بھی ایسا نہیں مگر جب (یہ) اس کے قریب جائے تو جل جائے لوح محفوظ اس کے سامنے ہے جب اللہ تعالیٰ آسمان میں یا زمین میں کسی شے کا حکم دیتے ہیں تو لوح محفوظ بلند ہو جاتی ہے پس یہ اپنی پیشانی کو حرکت دیتا اور اس میں نظر کرتا ہے اگر وہ حکم میرے متعلق ہو تو یہ مجھے حکم دیتا ہے اور میکائیل کے متعلق ہو تو اسے حکم دیتا ہے اور اگر ملک الموت کے متعلق ہو تو اسے حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا اے جبرائیل تو کس

کام پر مقرر ہے؟ عرض کیا ہواؤں اور شکروں پر۔ میں نے
کہا میکائیل کس کام پر مقرر ہے؟ عرض کیا نباتات اور بارش
پر۔ میں نے کہا ملک الموت کس کام پر مقرر ہے؟ عرض کیا
روحوں کے قبض کرنے پر۔ اور نہیں گمان کیا میں نے اس
(اسرافیل) کے اترنے کے متعلق مگر قیامت کے قائم ہونے کا۔
اور آپ نے جو میرا حال دیکھا ہے یہ قیامت کے قائم ہونے
کے خوف سے تھا کہ شاید حضرت اسرافیل آپ کے پاس
قیامت قائم ہونے کی اطلاع دینے کیلئے نازل ہوتے ہیں۔
یہ بھی طبرانی، ابوالشیخ (منہ شعب الایمان ۱۷۷، کتاب العرش والعرش
ابن ابی شیبہ (ق ۱۱۶-۱۱۷)، طبرانی کبیر ۱۱۳۷۹، ابوالشیخ حدیث نمبر ۱۳
(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنَ اللّٰهِ
جِبْرِئِلُ وَمِيكَائِلُ وَاسْرَافِلُ وَآلَهُمْ مِنَ اللّٰهِ بِسَبْعَةِ
مِائَاتِ اَلْفِ سَنَةٍ جِبْرِئِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِلُ عَنْ
الْاُخْرَى وَاسْرَافِلُ بَيْنَهُمَا۔

(ابو الشيخ في العظمة (منه) در مشور، ۹۴، ابو الشيخ ۲۵، اللالی المصنوعه
۱۱۰، العلو للعلی الغفار امام ذی ۲۵)

(ترجمہ) مخلوق میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کے فاصلہ پر ہیں جبرائیل اللہ کی دائیں طرف میکائیل بائیں طرف اور اسرافیل ان دونوں کے درمیان ہیں۔

(فائدہ) یہ سچا س ہزار سال اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ہونگے نہ کہ دنیا کے سچا س ہزار سال مراد ہوں گے۔ (واللہ اعلم)
حضرت وہب (بن منبہ) فرماتے ہیں کہ چار فرشتے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور ملک الموت وہ ہیں جن کو اللہ نے ساری مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا اور ساری مخلوقات کے بعد موت دے گا اور ان کو سب سے پہلے زندہ فرمائے گا۔ یہ وہ فرشتے ہیں جو معاملات کے مدبر اور ان کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ (ابو اسحاق رحمہ)

خالد بن عمرانؓ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل خدا کے رسولوں کی طرف خدا کے امین ہیں حضرت میکائیل ان اعمال ناموں کو وصول کرتے ہیں جو لوگوں کے اعمال سے (آسمان کی طرف) بلند ہوتے ہیں اور حضرت اسرافیل (اللہ تعالیٰ کے سامنے) بطور دربان کے ہیں۔ (ابو اسحاق رحمہ) (حدیث ۲۹۲-۳۷۹) درمنثور

۱۹۴، ۱، حاوی للفتاویٰ ۲/ ۱۶۴

(حدیث) حضرت حکمر بن خالدؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون سے فرشتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مجھے علم نہیں ہے۔ پس آپؐ کے پاس حضرت جبرائیلؑ حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے جبرائیل! کون سی مخلوق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہے؟ انہوں نے عرض کیا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ پھر حضرت جبرائیلؑ آسمان کی طرف چڑھ گئے پھر اتر آئے اور کہا جبرائیل میکائیلؑ اسرافیلؑ اور ملک الموتؑ (زیادہ عظمت والے) ہیں۔ پس جبرائیلؑ جنگوں اور رسولوں کے وزیر ہیں، میکائیلؑ ہر گزرنے والے بارش کے قطرہ اور لگنے اور گرنے والے پتے کے نگران ہیں، ملک الموتؑ دریاؤں اور خشکی میں رہنے والے ہر بندے کی روح کو قبض کرنے کے نگران ہیں اور اسرافیلؑ خدا اور ان (تینوں مذکورہ فرشتوں) کے مابین اللہ کے 'امین' ہیں۔ (ابوالشیخ رحمہ) (حدیث نمبر ۳۸۰) درمشورہ ۹۳، حاوی ۲/۱۹۳

(حدیث) حضرت ابوالملیحؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی دو رکعت نماز پڑھی، اور نماز بھی حضورؐ کے قریب پڑھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھیں۔ میں نے آپؐ کو تین مرتبہ یہ کہتے ہوتے سنا۔

﴿اللَّهُمَّ رَبَّ جَبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمُعَمَّمِدٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ﴾ -

(ترجمہ) اے اللہ جبرائیل "میکائیل" اسرافیل" اور محمد کے پروردگار! میں آپ کے ساتھ روزِ خ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپ نے یہ دعائیں مرتبہ فرمائی۔

(مستدرک حاکم، طبرانی (منہ)، مجمع الزوائد ۲، ۱۹-۱۰۳، ۱۰۴-۱۱۰، ابو یعلیٰ،
کنز العمال ۳، ۵۷۳، ۳۶۲۱، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۲۹۵۳، ۶۲۹۵۵، مسلم صلوٰۃ
المسافرین ۲۰، نسائی ۳، ۲۱۳، ۸، ۲۷، ترمذی ۲، ۳۳۲، ۶۳۲، ابوداؤد
استقباح الصلوٰۃ ب ۶، ابن ماجہ ۱۳۵۷، مستدرک احمد ۶، ۱۵۶، حاکم
۶۲۲، بیہقی ۳، ۵، کشف الخفا ۱، ۲۹، مطالب العالیہ ۲، ۳۴۰-
اخلاق النبوة ۸۰، ابن کثیر ۱، ۳۶۶، ۱۴، اتحاف ۵، ۱۶۶، الکامل الطیب
۱۸۳، ابن خزیمہ ۱۱۵۳، مشکوٰۃ ۱۲، الاسماء والصفات ۸۳، در مشوار ۱، ۹۳،
۲۶۵، ۳۰، ۵، بدایہ النہایہ ۱، ۴۶، ابن سنی ۱۰، طبرانی کبیر ۱، ۱۶۳،
الانکار ۴، جمع الجوامع ۹۶۷، شرح السنۃ ۴، ۷

(فائدہ) چونکہ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب

مذہب اصلاحی

آپ دنیا سے بہت مانگ چکے

اب اپنے رب سے مانگنے کا تجربہ کیجئے

میاں صاحبزادے! یہاں کہیں بیٹے کے لئے پانی بھی مل جائیگا۔ شاہجہاں کا شاہانہ لباس اور شاندار گھوڑا دیکھ کر چرواہا ذرا چونکا مگر جلد ہی منبھلا اور بولا۔ ”یہاں پانی کہاں، پانی تو بستی میں ملے گا۔“ غوڑی ہی دور بستی ہے۔ ہاتھ کے اشارے سے چرواہے نے رہنمائی کی اور پھر بے نیازی کے ساتھ بانسری بجانے لگا۔ چانور چر رہے تھے اور وہ بانسری بجانے میں مست تھا شاہجہاں گھوڑے پر سوار ہو کر جانے کی سوچ ہی رہا تھا، کہ نوجوان نے پوچھا، کیا تمہیں پیاس لگی ہے؟

ہاں بھئی پیاس سے برا حال ہے، شاہجہاں نے اس سے عاجزی سے کہا کہ گویا آج چرواہا ہی بادشاہ ہو۔

چرواہا اٹھا، اور درخت کی جڑ میں رکھا ہوا مٹی کا میلا کچھلا برتن اٹھا لیا، لوی بی لوی۔ اس میں مٹھا ہے۔

شاہجہاں نے بڑی بے قراری کے ساتھ مٹھا اپنے حلق میں اندیل لیا۔ پیاس کی شدت سے شاہجہاں بوکھلا گیا تھا، مٹھا تو اس نے پہلے بھی پیا تھا۔ لیکن آج تو اسے ایسا محسوس ہوا کہ شاید ایسی نعمت اسے کبھی نہ ملی تھی۔ وہ احسان مندی اور پیار کی نظروں سے چرواہے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

میاں صاحبزادے تم رہتے کہاں ہو؟
اسی بستی میں رہتا ہوں، چند میل دور اسی بستی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گڈاریئے نے بتایا۔

تم کبھی شہر بھی گئے ہو؟ شاہجہاں نے پوچھا۔
کیا تم شہر میں رہتے ہو؟ — دہلی میں لال قلعہ ہے نا، وہاں پر ایک بہت بڑی مسجد ہے، وہ ہمارے بادشاہ نے بنوائی ہے، کیا تم وہیں رہتے ہو؟ میں ایک بار باپ کے ساتھ وہاں گیا تھا، چرواہے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

دہلی کا بادشاہ جنگل میں تنہا گھوڑا دوڑا رہا تھا، تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہرن کے تعاقب میں اپنے ساتھیوں سے بہت دور نکل گیا تھا، کئی میل تک گھوڑے نے برق رفتار ہرن کا تعاقب کیا لیکن آخر کار وہ گھنی جھاڑیوں میں غائب ہو گیا، سخت گرمی کا زمانہ تھا، دوپہر کا وقت تھا، گرم ہوا سے جسم مجلس رہا تھا، پیاس کی شدت سے ہونٹ خشک تھے اور حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے، شاہجہاں نے گھوڑا روک کر جسم سے پسینہ پونچھا اور سوچنے لگا کہ اب پانی کی تلاش میں کدھر جائے۔ گھوڑا ابھی گرمی کی شدت سے ہانپ رہا تھا۔ آخر شاہجہاں نے پیاس سے بیتاب ہو کر ایک طرف کو گھوڑا ڈال دیا۔

کئی میل چلنے کے بعد بھی کسی بستی کے آثار نظر نہ آئے۔ البتہ بہت دور گھر سائے چمٹے ہوئے نظر پڑے، اور بانسری کی مدھرا آواز بھی تیز جھونکوں کے ساتھ محسوس ہوئی۔ بادشاہ نے اسی سمت اپنے گھوڑے کی باگ موڑ دی۔ چند میل چلنے کے بعد وہ جانوروں کے قریب پہنچے۔ بانسری کی مدھرا آواز اب صاف سنائی دے رہی تھی۔ کوئی مچھلا بڑی دردناک آواز میں بانسری بجا رہا تھا۔ بادشاہ نے گھوڑا روکا۔ کچھ فاصلے پر دیکھا کہ ایک نوجوان شکستہ اور میلے کپڑے پہنے ایک درخت کے نیچے بڑی بے نیازی کے ساتھ ریت پر نیم دراز ہے، اور دنیا کی ہر فکے آزاد بڑی مستی کے ساتھ بانسری بجا رہا ہے۔ بادشاہ دیر تک اُسے دیکھتا رہا۔ کیا اس جنگل کا بادشاہ یہی ہے شکستہ حال نوجوان ہے، شاہجہاں نے سوچا۔ نوجوان بانسری بجانے میں مگن تھا۔ اس نے سر اٹھا کر ایک نظر دیکھا۔ ہونہہ کوئی شکاری ہوگا۔ دل ہی میں سوچا اور بانسری بجانے میں لگ گیا۔ بادشاہ اس کے قریب پہنچا اور پوچھا۔

تم کل وہاں آجاتا۔ لال قلعہ میں۔ اور دیکھو کوئی چیز لاؤ تو میں تمہیں کچھ لکھ کر دے دوں۔ بادشاہ نے انعام سے نوازنا چاہا۔

کیا تم لال قلعہ میں رہتے ہو، تب تو تم نے شاہجہاں بادشاہ کو ضرور دیکھا ہو گا۔ چرواہے نے حیرت سے شاہجہاں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میں شاہجہاں ہوں، بادشاہ نے جواب دیا۔

تم بادشاہ ہو، ہمارے بادشاہ۔ حیرت سے چرواہا بادشاہ کو دیکھتا رہ گیا۔ اُسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ واقعی شاہجہاں کو دیکھ رہا ہے۔ آج چرواہا اپنے بادشاہ سے باتیں کر رہا تھا۔ اُسے اپنی قسمت پر رشک آ رہا تھا، آج بادشاہ اس کا مہمان تھا، مگر وہ ڈر رہا تھا، کہ اُسے نے بادشاہ کو بڑی بے رخی سے جواب دیا تھا۔ وہ کچھ سوچ میں پڑ گیا۔

بادشاہ نے اس کا سکوت توڑتے ہوئے کہا، تم ہمارے پاس آنا، ہم تمہیں انعام دیں گے۔ دیکھو پٹر کی چھال اٹھا لاؤ اور بادشاہ نے پٹر کی چھال پر کونٹے سے کچھ لکھ کر اس کو دیا۔ تم یہ لے کر لال قلعہ میں آنا، میں تمہارا انتظار کروں گا۔ اور شاہجہاں وہاں سے لوٹ آیا۔

کئی دن گزر گئے، شاہجہاں اپنے میزبان کا بے چینی سے انتظار کرتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا میں اپنے میزبان کو انعام دے کر مالامال کر دوں گا۔

جمعہ کا دن تھا۔ بادشاہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جامع مسجد جا چکا تھا۔ لال قلعہ میں کئی روز سے چرواہے کا انتظار تھا۔ آج دوپہر کے وقت چرواہا قلعہ کے پھاٹک پر پٹر کی چھال لئے ہوئے پہنچا تو قلعہ کے محافظوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا، اور اسی وقت دو سپاہیوں کے ساتھ اُسے شاہجہاں کے خدمت میں جامع مسجد بھیجوا دیا۔

چرواہا ڈرتا، سہتا جامع مسجد کے اندر داخل ہوا۔ جمعہ کی نماز ہو چکی تھی، لوگ جا چکے تھے، کچھ جا رہے تھے، بادشاہ کے درباری جامع مسجد میں موجود تھے۔ سپاہی چرواہے کو کچھ درباریوں کے حوالے کر کے واپس ہو گئے۔ چرواہے نے پوچھا بادشاہ کہاں ہے؟

دیکھو وہ جو عراب کے قریب بیٹھے ہیں، وہی بادشاہ ہیں۔ درباریوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

شاہجہاں اس وقت بڑی عاجزی اور بجاہت سے دُعا مانگ رہا تھا۔ نہیں میں تو شاہجہاں بادشاہ کو پوچھ رہا ہوں، جنہوں نے لال قلعہ بنوایا ہے، اور جو لال قلعہ میں رہتے ہیں، چرواہے نے نہایت سادگی سے اپنی انجمن صاف کرنا چاہی۔

ہاں بھائی یہی شاہجہاں بادشاہ ہیں۔ درباریوں نے اسے اطمینان دلانے کی کوشش کی۔

وہ کچھ دیر بادشاہ کو دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا کہ یہ شخص دونوں ہاتھ پھیلائے، گردن گردا کر فقیروں کی طرح کیا مانگ رہا ہے۔ اور کیوں مانگ رہا ہے اس سے پتا نہ گیا۔ اس نے پوچھا یہ بادشاہ کیا مانگ رہے ہیں اور کس سے مانگ رہے ہیں؟ یہ تو بادشاہ ہیں۔ لال قلعہ والے بادشاہ۔

ہاں یہ خدا سے مانگ رہے ہیں، خدا سے ہر ایک مانگتا ہے چاہے وہ بادشاہ ہو یا فقیر۔ چرواہا ایک دم خاموش ہو گیا اور پھر یکایک وہ ایک طرف کو چل دیا۔ درباریوں نے اُسے جاتے دیکھ کر روکنا چاہا لیکن وہ کسی طرح نہ رکا۔ لوگوں نے اُسے بہت روکا، جانے کی وجہ پوچھی لیکن اس نے کچھ نہ بتایا اور اپنی راہ کو ہو لیا۔

شاہجہاں دُعا سے فارغ ہوئے۔ خادم بادشاہ کو اپنے درباری خادموں نے شاہجہاں کو بتایا کہ چرواہا آیا تھا۔ بادشاہ نے بڑی بے چینی سے پوچھا۔ کہاں ہے وہ؟ شاہجہاں تو کئی دن سے اپنے میزبان کا بڑی بے قراری سے انتظار کر رہا تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ واپس چلا گیا۔ ہم نے اُسے بہت روکا لیکن وہ رکا نہیں۔

بادشاہ نے اُسی وقت کچھ لوگوں کو گھوڑوں پر دوڑا دیا۔ گھوڑی ہی دیر کے بعد وہ لوگ اس نوجوان کو لے کر واپس آ گئے۔ بادشاہ نے انتہائی عزت کے ساتھ اس نوجوان سے چرواہے کو اپنے پاس بٹھایا۔ دیر تک اُس کی خاطر تواضع کرتے رہے۔ لیکن چرواہا جیسے ہر عزت و اکرام سے بے نیاز تھا۔ شاہجہاں نے اُس سے پوچھا۔

میاں تم مجھ سے ملنے آئے تھے اور پھر ملے بغیر ہی واپس ہو گئے۔ آخر کیوں؟ وہ خاموش رہا۔

شاہجہاں نے دوبارہ اُسے متوجہ کیا۔ میاں میں تو تمہارا بڑی شدت سے انتظار کر رہا تھا اور تم ملے بغیر ہی واپس جا رہے تھے۔ بتاؤ تو سہی آخر بات کیا ہوئی؟

میں آپ سے انعام لینے آیا تھا مگر میں نے دیکھا کہ آپ تو خود ہاتھ پھیلا پھیلا کر مانگ رہے تھے، جب آپ خود مانگ رہے تھے تو پھر مجھے کیا دیتے۔ میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ میں بھی کیوں نہ اُسی سے مانگوں جس سے آپ مانگ رہے تھے۔ چرواہے نے بڑی سادگی اور جرأت سے کہا۔

اس کہانی کی تاریخی حیثیت کیا ہے، اور کہاں تک یہ صحیح ہے ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں۔ ہمیں تو مطلب اس ایمان افزہ سبق سے ہے جو اس واقعہ سے ملتا ہے۔ اگر یہ واقعہ سچ ہے تو بھی یہ حقیقت ہے کہ چرواہے کی زبانی ایسی تعلیم دی گئی ہے جس پر جتنا غور کریں گے، ایمان و یقین میں اضافہ ہی محسوس کریں گے۔

اس دنیا میں کون ایسا ہے جس کی کوئی نہ کوئی ضرورت نہ ہو اور قدرتی بات ہے کہ جب آدمی کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں تو وہ پریشان ہوتا ہے، پریشانی دور کرنے کی تدبیریں سوچتا ہے اور ہر طرف نظر دوڑاتا ہے کہ کس سے اپنی پریشانی بیان کرے، کس کے سامنے اپنی ضرورت رکھے۔ ضرورت اور حاجت ایک نادار فقیر کو بھی پیش آتی ہے اور ایک خوش حال کروڑپتی کو بھی۔ کسی کو رہنے بسنے کے لئے مکان کی ضرورت ہے، کسی کو بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے، کسی کو اپنے بچوں کی شادی کرنا ہے اور واجبی خرچ کے لئے بھی کچھ نہیں ہے، کسی کا کاروبار نہیں چل رہا ہے، کسی کے پاس اتنا نہیں ہے کہ بچوں کو تعلیم دلا سکے، کوئی بیمار ہے اور صحت کے لئے ترس رہا ہے۔ کسی کو ملازمت کی ضرورت ہے، اور کسی کو ملازم درکار ہے، غرض دنیا میں خدا کے بندوں کی ضرورتیں گوناگوں ہیں۔ دوسروں کو چھوڑ دیتے خود اپنی زندگی ہی پر غور کیجئے۔ آپ کی کتنی ضرورتیں ہیں جن کے لئے آپ پریشان رہتے ہیں۔

آپ بہت بڑے غنی ہیں، اور آپ کا مقام بہت ہی بلند ہے اگر آپ کو یہ یقین فی الواقع حاصل ہو جائے کہ آپ کی ضرورتیں صرف خدا ہی پوری کر سکتا ہے اور آپ اس کے سوا کبھی کسی کے سامنے دامن نہ پھیلائیں گے۔

یہ واقعہ ہے کہ دینے والا صرف خدا ہے، وہ نہ دینا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی آپ کو ایک ذرہ نہیں دے سکتی۔ اور وہ دینا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اس کی نوازش کو روک نہیں سکتی۔

بندے کے پاس آپ کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہے، ہر بندہ محتاج ہے اور جو جتنا بڑا ہے اتنا ہی زیادہ محتاج ہے۔ لالہ لعل کا بادشاہ بھی اسی کی درگاہ کا فقیر ہے اور جنگل کا چرواہا بھی اسی کا محتاج ہے۔ پھر یہ کہاں کی دانائی ہے کہ آپ فقیر اور محتاج بندوں کے سامنے اپنی ضرورتیں رکھیں، اور ان ہی کے دستوں سے مانگیں جو خود اپنی ضرورتوں کے لئے خدا کے حضور ہاتھ پھیلاتے ہیں، اور گڑا گڑا کر گڑا کر اس سے بھیک مانگتے ہیں۔ آپ یہ فیصلہ فرمائیں اور اس پر جم جائیں کہ کبھی اپنی کوئی ضرورت کسی بندے کے سامنے نہیں رکھیں گے۔ ضرورت چھوٹی ہو یا بڑی، دینی ہو یا دنیوی، صرف اپنے رب کے سامنے رکھیں گے، اور صرف اسی سے مانگیں گے۔ اپنے رب سے مانگنے کا تجربہ تو کیجئے، جتنی بار تجربہ کریں گے اپنے ایمان و یقین میں اور زیادہ پختگی پائیں گے۔ خدا کبھی آپ کو اپنے دربار سے مایوس نہیں کرے گا۔ جس کو جو کچھ ملتا ہے اُسی کے دربار سے ملتا ہے۔ اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے۔ آپ کو جو ضرورت ہو اس سے کہئے، جو پریشانی ہو اس سے فریاد کیجئے، جو تکلیف اور مصیبت ہو اس کے حضور گڑا گڑا کیجئے۔ جو کچھ درکار ہو اس سے مانگئے۔ جو کچھ مل سکتا ہے اسی کے رب سے مل سکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہارون الرشید کو زبردست سلطنت سے نوازے اور شاہ ہلول کو شام کی روٹی بھی نہ دے۔ یہ تو وہی جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا لکھا ہے، اور کس کو کیا ملتا ہے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ بھی ملے گا۔ اسی کے دربار سے ملے گا۔ اس کے حکم کے بغیر کسی کو ایک گھونٹ پانی میں نہیں مل سکتا۔ اسی سے مانگئے کا تجربہ کیجئے۔ اس کے خزانوں میں نہ کمی کے آنے کا خطرہ ہے اور نہ یہ اندیشہ ہے کہ اس کے خزانے کبھی ختم ہوں گے۔

آپ جب بھی کسی پریشانی میں مبتلا ہوں، جب بھی کوئی حاجت اور ضرورت ہو، ضرورت چھوٹی ہو یا بڑی، دینی ہو یا دنیوی۔ اپنے رب کی طرف رجوع کیجئے اس کے سامنے اپنی حاجت رکھئے۔ اور اس یقین کے ساتھ کہ وہ آپ کو مایوس اور نامراد نہ ٹوٹائے گا۔ اس انداز فکر و عمل سے آپ کو وہ استغفار اطمینان اور بے نیازی حاصل ہوگی کہ اس دولت کا مقابلہ دنیا کی کوئی دوسری دولت نہیں کر سکتی۔ خدا سے مانگنے کا طریقہ اور اس کے آداب سکھاتے ہوئے

بقیہ ماہ: ایک ہیشال روحانی تحفہ

کی شکل میں کر لیں۔ اب شب اتوار اور شب بدھ بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز ادا کریں۔ اول رکعت میں سورۃ فاتحہ اور بیس مرتبہ آیت تسخیر پڑھیں دوسری رکعت میں بھی الحمد کے بعد بیس مرتبہ آیت تذکرہ پڑھیں۔ بعد از سلام بیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ بعد ازاں سجدہ میں رکھ کر بیس مرتبہ اپنے مقصد کا اظہار کریں فرح دیبا کیلئے یہ عبارت ہوگی۔ یا رحیم کرنا ہر رضا کو میرا سحر و سحر ہوگا واضح رہے کہ جب نماز نفل شروع کریں پہلے لوح تسخیر کو سجدہ کی جگہ مصلحہ کے نیچے رکھیں۔ اور بعد میں اسے اٹھا کر پاس رکھیں۔ جب تک مقصد پورا نہ ہو۔ ہفتہ میں ہر دو دنوں میں عمل کرتے رہیں۔ یعنی شب اتوار اور شب بدھ انشاء اللہ تعالیٰ جذبہ ہفتہ نہ گزریں گے کہ مطلوب مطیع و مسخر اور مہربان ہو کر اطاعت کا دم بھرے گا۔ اور جب تک لوح پاس رہے گا۔ مطیع و مسخر رہے گا۔ ہر سجدہ میں رکھ کر جب اپنے مقصد کا اظہار کریں تو انتہائی عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اگر آپ کے دل میں سوز، آنکھوں میں حقیقی طلب کے آنسو ہوں گے تو قدرت کاملہ آپ کا مقصد چند ہفتوں میں پورا کر دے گی۔

میں نے ہر بات تفصیل سے تحریر کر دی ہے۔ اگر پھر بھی کسی بہن بھائی کو سمجھ نہ آئے تو جوابی لغافہ بھیج کر اپنائی حاصل کر سکتے ہیں۔

خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو صلوٰۃ الحاجۃ پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یعنی وہ دو رکعت نفل نماز جس کے بعد بندہ خدا کے حضور اپنی حاجت رکھے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيقُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَائِبَاتِ مَغْضَتِكَ وَالْغَنِيَةَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آتَمٍ لَا تُدْخِلُنِي ذَنْبًا إِلَّا أَغْفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنِّي إِلَيْكَ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ انتہائی بڑبار اور بہت ہی کرم فرمانے والا ہے۔ پاک و برتر ہے۔ خدا وحش عظیم کا مالک۔ شکر و تعریف خدا کے لئے ہی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے (خدا یا) میں تجھ سے ان چیزوں کی بھیجک مانگتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی، اور تیری مغفرت کو لازم کرنے والی ہیں۔ ہر بھلائی میں حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، (خدا یا) تو میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی دکھ اور غم دور کئے بغیر نہ چھوڑ اور میری کوئی حاجت جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پوری کئے بغیر نہ رہنے دے۔ اسے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!۔

ماہنامہ الہامی دنیا (ہندی)

سوی زمین دیوبند سے ایک روحانی آواز

● ماہنامہ الہامی دنیا یا ہندی وقت کے ساتھ ہر ماہ شائع ہو رہا ہے۔

● اس رسالے میں آپ ہر ماہ پڑھیں گے۔ غنی علوم، روحانی نکتے، پراسرار تحریک، روحانی ڈاک کے ذریعہ بے شمار اچھے ہوتے مسائل کا روحانی حل، سوال و جواب کے ذریعہ عوام کی دینی اور شرعی رہنمائی، جادو اور جنات کے خوفناک واقعات، علم جفر، علم نجوم اور علم ہندسہ پر قیمتی مضامین، فرقہ وارانہ ذہنیت کے خلاف صدائے حق۔ خوابوں کی تعبیر، علم یا مٹری اور علم طالع وغیرہ سچ پسندوں کے لئے یہ رسالہ ایک قیمتی سوغات ہے۔ اپنے ایجنٹ یا ہار سے اس رسالے کا مطالعہ کریں ورنہ پھر بھی نہیں۔

ہمارا پتہ: دفتر الہامی دنیا روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

ایک شمارے کی قیمت پندرہ روپے سالانہ زیر تعاون ایک سو پچاس روپے

اذانِ برشکہ

الواجبات
فرضی

چمچاتی ہوئی گاڑیاں جب سڑکوں پر دوڑتی ہوئی
گذر جاتی ہیں۔ سمندر میں تیرتی ہوئی کشتیاں نظر
آتی ہیں فضا میں اُڑتے ہوئے جہاز نظر آتے ہیں۔
شہروں میں بلند و بالا عمارتیں نظر آتی ہیں تو ایسا
محسوس ہوتا ہے کہ واقعی یہ دنیا اکیسویں صدی میں
داخل ہو رہی ہے ۱۱

مراسلہ نگار ہیں تو ان ن ہی لیکن حد سے زیادہ ناقد سے
معلوم ہوتے ہیں۔ الشہ نے اس دور کے انسانوں کو کسی کسی
نعمتوں سے سرفراز کیا ہے۔ جو کل تک گدھوں پر سوار ہونے
میں فخر محسوس کرتا تھا آج وہی انسان گاڑیوں میں سفر
کر رہا ہے۔ سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے ایک ملک سے دوسرے
ملک جا رہا ہے۔ جہازوں اور راکٹوں میں سوار ہو کر آسمان
کی خبریں لارہا ہے۔ ایسی ایسی عمارتیں بنا رہا ہے کہ جنہ الفردکی
کو بھی پسینے چھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس پر مراسلہ نگار
کو شبہ ہے انسان کی ترقی پر۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ ان سب
چیزوں کا تعلق ترقی سے نہیں ہے۔ بلکہ ترقی تو جب ہوئی
جب انسان انسانیت سے ہٹنا رہتا۔

جبکہ تجربات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ انسان
ان سب چیزوں کا مالک ہی جب بنتا ہے جب وہ انسانیت
سے اپنا پیچھا چھڑا لے۔ سرکاری دفاتروں میں دو طرح کے
لوگ کام کرتے ہیں۔ ایک وہ جن میں انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری
ہوئی ہوتی ہے۔ یہ مشرقی زبان میں لکیر کے فقیر کہلاتے ہیں۔
اور مغربی زبان میں انہیں لال بھکڑ کیا جاتا ہے۔ یہ شیخ چلیوں
کی سی زندگی گزارتے ہیں۔ یہ اپنا عالی شان مکان تعمیر کرانے
کے لئے کسی معجزے کے منتظر رہتے ہیں کیونکہ یہ بے چارے رشوت

۲۶ نومبر کے راشٹر پریہ سہارا میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے
یہ مراسلہ اخبار کو عزیز احمد صاحب نے بھیجی سے روانہ کیا ہے۔
اس مراسلے میں وہ لکھتے ہیں کہ بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے
کہ معاشرہ ترقی کر رہا ہے۔

مراسلہ نگار نے بظاہر کا لفظ استعمال کر کے ترقی معاشرہ کے
زبردست توہین کی ہے اور تہذیب نو کے منہ پر زور دار تحقیر
رسید کیا ہے۔ اس لفظ کے استعمال سے ایسا محسوس ہوتا ہے
کہ جیسے ترقی صرف دکھاوے کی ہے۔ اور عروج صرف نام کا ہے۔
جبکہ معاشرے میں جو کچھ بھی ترقی اور عروج ہو رہا ہے وہ ظاہر
و باطن دونوں پر محیط ہے اور اس ترقی سے جسم و روح دونوں
بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ یہ ترقی ہی تو ہے کہ وہ لوگ جو کل تک
غمر و کلاس سمجھے جاتے تھے آج انہیں سماج میں نمایاں مقام
مائل ہے۔ جن کے پیروں میں کل تک جوتے نہ تھے آج وہ ادنیٰ
ادنیٰ بلڈنگ کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور جن لوگوں کو ناگ
پونچھنے کی تیز نہیں ہے وہ بھی سوٹ بوٹ میں دکھائی دیتے ہیں
جو اپنے ہاتھوں سے آج تک اپنے دستخط نہیں کر سکتے وہ بھی
بڑی بڑی فرموں کے مالک بنے ہوئے ہیں جنہیں اپنا گھر سنبھالنے
کا سلیقہ نہیں ہے وہ قوم کے باضابطہ رہبر بنے پھرتے ہیں۔
جنہیں تنکوتے اڑانے کا شعور بھی نہیں ہے وہ ملت کا پتوار
اٹھائے کھڑے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ بغیر ترقی کے ہو رہا ہے؟
عزیز یہ تو ایسی ترقی ہے کہ جس پر آسمان کے فرشتے بھی عیش
عیش کرتے ہوں گے اور جنت کی حوریں بھی۔ اس ترقی کا تو ہم
انسان کو کبیرہ ہے۔ الشہ مراسلہ نگار کو معاف کرے اور آئندہ
کے لئے عقل و شعور عطا کرے۔
مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

نہیں لیتے۔ یہ جھوٹ کو پاپ سمجھتے ہیں۔ دھوکے بازی ان کے نزدیک جرم عظیم ہے کسی کو چتر اپنے کا یہ تصور بھی نہیں کیسکتے یہ غریبوں کے کام خدا کو خوش کرنے کیلئے کرتے ہیں اور امیروں کے کام اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لئے کچھ لئے بغیر ہی کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دفتر میں، رجبے آکر اپنی ڈیوٹی پر جم جاتے ہیں۔ اور آخر تک سر کھائے بغیر اپنی ڈیوٹی انجام دیتے رہتے ہیں۔ ان کی تنخواہ ان کے لئے ہرگز ہرگز کافی نہیں ہوتی۔ اپنے بیوی بچوں کا کپڑا لٹا بنانے کے لئے یہ ہر سال قرضوں پہ قرضے لیتے پڑتے ہیں۔ اور بار بار اپنا فنڈ نکھلوانا پڑتا ہے۔ ان کے چہرے کی رونق ۲۰ سال کی عمر میں گدھے کے سرے سینک کی طرح خائب ہو جاتی ہے۔ اچھا لباس نہ ہونے کی وجہ سے اور قابل قدر میک اپ نصیب نہ ہونے کی وجہ سے ان کی بیویاں ان کی ماں محسوس ہوتی ہیں اور یہ اپنی بیویوں کے قادر نظر آتے ہیں کیونکہ چہرے پر ہر وقت ۱۲ رجبے رہتے ہیں اس لئے کوئی بھی شخص ان کو دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔ اگر کبھی یہ جھوٹے سے آئینہ دیکھ لیں تو خود بھی اپنے کو دیکھ کر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ خود کو پہچان بھی نہیں پاتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاید آئینہ میں کوئی اور کھڑا درہا ہے۔ یہ ہیں وہ لوگ انسانیت جن کے ضمیر میں رچی بسی ہے۔ ان کی آدمی زندگی بسوں کے انتظار میں اور آدمی زندگی بے بسی میں گزر جاتی ہے۔ بھلا ایسے لوگ اکیسویں صدی کو کیا دے سکتے ہیں؟

یاس اور سنایس کے سوا؟ جو انسانیت جن کو صحرانابا ہے۔ جوانی کو بڑھاپے میں تبدیل کر دے، خوشگوار یوں کو ناگوار یوں کا لباس پہنا دے اس انسانیت سے کیا حاصل اور کیا فائدہ؟ ان کی زندگی تو زندگی ان کی موت بھی کسی کو کچھ نہیں دے پاتی ان کے پسماندگان کو ان کی جدائی کے سوا اور کچھ نہیں ملتا۔ ہمارے خاندان میں ایک بزرگ ایسے بھی گزرے ہیں جو تمام زندگی سچ بولتے رہے، جھوٹ اور لاف و گراف سے پوری طرح محفوظ رہے۔ دھوکے اور فریب کے کبھی قریب نہیں گئے۔ لغت حلال کی فکر میں ڈبلے ہوتے رہے غیبتوں تہمتوں سے گوسوں دور رہے آج ان کی اولاد چنے بھوننے کا کاروبار کر رہی ہے اور ان کی قبر پر کوئی میٹھا ڈالنے والا بھی نہیں ہے ہرجوم کی اولاد کا یہ حشر دیکھ کر نادان اور احمق ہی ہو گا وہ شخص جو انسانیت سے معاشقہ لڑنے کی کوشش کرے۔

اور سچائی سے اپنا ناظر جوڑنے کی غلطی کرے۔ سرکاری دفاتر میں دوسری قسم ان انسانوں کی ہوتی ہے جو تکلف کو برطرف رکھ کر اور ایمان اور اخلاق کو شرف جزدانوں میں پیگ کر کے اپنی کرسیوں پر براجمان ہوتے ہیں اور اللہ کے غیر مستحق بندوں کا کام معمولی سے لین دین پر کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دفتر رجبے آتے ہیں اور اپنے دستخط صبح، بجے ہی کرتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں حکمت عملی۔ اور اسی حکمت عملی کو مولوی محمد تقی کے لوگ جھوٹا دھوکے سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہے نہ دھوکہ بلکہ یہ تو خدا کی عطا کردہ عقل کا بہت معمولی سا استعمال ہے بزرگوں سے سنا ہے کہ نیت کے بدل جانے سے عمل کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ جب یہ درست ہے تو رشوت کو اگر نیت صالح کے ساتھ وصول کیا جائے اور اس کو دست خائب سمجھ کر بکڑا جائے تو اس کی نوعیت کیوں نہیں بدلے گی۔ اگر اپنی ملازمت برقرار رکھنے کے لئے غیر حاضر ہو کر بھی خود کو دفتر میں حاضر دکھایا جائے اس نیت کے ساتھ تاکہ ملازمت برقرار رہے اور بیوی بچے خوش رہیں تو اس میں کیا گناہ ہے؟ اگر ہمارے سماج سے رشوت کو ختم کر دیا جائے تو بے شمار لوگوں کے کام پینڈنگ میں پڑ جائیں گے اور بہت سے لوگوں کو ہر دفتر میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ خدا بھلا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے رشوت کو ایجاد کر کے ان تمام انسانوں کے لئے صراطِ مستقیم کی راہیں کھولیں جو انکی ٹیڑھی کر کے بھی چلنے کے حقدار نہیں تھے۔ رہا جھوٹ اور دھوکہ تو ان دونوں کے بغیر زندگی گزارنا بھلا کیسے ممکن ہے۔ ذرا سوچئے تو یہی ہم میں اور آپ میں سے کونسا ایسا انسان ہے جو صبح سے شام تک جھوٹ نہیں بولتا۔ شوہر اگر صبح سے شام تک سچ ہی بولے گا تو کتنے دن تک مجازی خدا بنا رہے گا؟ آخر کو وہ شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ بشر بھی ہے اور بشر تو کہتے ہیں اس کو میں جو شر سے بنا ہوں۔ بشر خود کو شر سے کیسے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ وہ اگر دوستوں کی محفلوں سے آنے کے بعد سچ ہی بولے اور یہ نہ کہے کہ وہ آورٹا تم کر کے آرہا ہے تو گھر میں غدر سن سناؤں برپا ہو جائے۔ اس غدر کے نقصانات سے کون واقف نہیں ہے۔ اس لئے ہر صاحب عقل شوہر دیر سے گھر آنے پر سچ بولنے کی حماقت نہیں کرتا۔

اسے معلوم ہے کہ سچ بولا کردہ مطمئن زندگی نہیں گزار سکتا۔ شوہر کی تنخواہ دو ہزار روپے ہوتی ہے۔ لیکن شرافت اور عقل دونوں سے کام لیتے ہوئے شوہر اپنی بیوی کو بتاتا ہے کہ اس کی تنخواہ اٹھارہ سو روپے ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی بیوی سے جیب خرچ طلب کرتا ہے۔ دو سو روپے اس کے پہلے ہی سے محفوظ ہیں۔ جس ماہ بیوی جیب خرچ نہیں دیتی اس ماہ بھی اچھی گزر جاتی ہے۔ اور بیوی سمجھتی ہے کہ کس قدر ہونہار اور نجیب الطرفین قسم کا شوہر ہے۔ پیسے دیتی ہوں تو بھی خوش اور نہیں دیتی ہوں تو بھی ناخوش نہیں۔ نادان قسم کے مذہبی لوگ اس طور طریقے کو دھوکے سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن یہ دھوکہ نہیں ہے یہ حکمت عملی ہے اور اس طرح کی حکمت عملی کے بغیر کوئی نکاح ایک جینے سے زیادہ باقی نہیں رہ سکتا۔

ہمارے شہر میں ایک صاحب ایسے بھی رہتے ہیں جنہیں سچ بولنے کی بیماری لاحق تھی۔ موقع ہونے پر ہر حال میں سچ بولا کرتے تھے۔ ماہرین زمانہ نے انہیں لاکھ سمجھایا کہ ہر جگہ اور ہر موقع پر سچ بولنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن وہ مان کر نہیں دیتے تھے اسی عالم میں ان کی شادی ہو گئی۔ وہ شادی کے بعد بھی سچ بولنے سے باز نہیں آئے۔ سب سے پہلے انہوں نے اپنے سسر کے بارے میں سچائی سے کام لیا تو ان سے تعلقات خراب ہوئے پھر سارے سالیوں کے بارے میں صدق بیانی کی تو انہوں نے انقطاع کر لیا اس کے بعد وہ بیوی کی صحیح صورت حال پر گفتگو فرمانے لگے۔ تو بیوی سے ہاتھ دھوئے پڑے۔ ظاہر ہے کہ جب دہلے کو دبلا موٹے کو موٹا اور کالے کو کالا کہو گے تو وہ بُرا ماننے ہی گا۔ اور ردِ مٹ جائے گا۔ اور اب جا کر انہیں یہ اندازہ ہوا ہے کہ موجودہ سماج میں جھوٹ بولنا ہی ناگزیر ہے سچ سے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ اور انسان نکو بن جاتا ہے اور جھوٹ بول کر ہی انسان اپنی شرافت کا بھرم باقی رکھ سکتا ہے۔ جب گھروں کا حال یہ ہے تو ان سرکاری دفتروں کا حال کیا ہو گا۔ جہاں کہنے جانے والے سبھی لوگ جھوٹے ہوتے ہیں انہیں سچ بول کر کیسے مطمئن کیا جاسکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جھوٹ ہمارے معاشرے کا ایک اٹوٹ حصہ ہے اس کو نظر انداز کر کے ہم عاقبت کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتے۔ مثلاً ایک خاتون جو غیر اتفاقی طور پر نیک ہوں۔ لیکن عمر

ان کی ۴۵ سال ہو نہ کوئی بد بخت ان سے یہ پوچھ بیٹھے کہ آپ کی عمر کیا ہے؟ تو تمام تر نیکی اور تقویٰ کے باوجود وہ اپنی عمر ۳۵ سال کی بتائیں گی۔ ظاہر ہے کہ یہاں جھوٹ ہے۔ لیکن اس طرح کے جھوٹ قانونی طور پر جھوٹ کہلانے کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ اگر عمر وغیرہ کے بارے میں بھی انسان سچ بولنے کی غلطی کرنے لگا تو بے شمار مردوں کو ملازمت نہیں ملے گی اور بے شمار خواتین کی شادی نہیں ہو سکے گی۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ عمر چھیلنے کے اور بھی نئے نئے طریقے ایجاد ہو گئے ہیں۔ پہلے زمانے میں عورتیں جب تانی بن جاتی تھیں تو خود کو تانی اماں کہلانے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ اب اگر انہیں تانی اماں کہہ دو تو ان کا چہرہ رنگ بدلنے لگتا ہے۔ آج پچاس سال کی عورت بھی خود کو تانی کہلانا پسند نہیں کرتی۔ اب بچے امی تانی بڑی امی جیسے الفاظ سے اپنی نانیوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کے الفاظ سے عمر کا اندازہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو جھوٹ تو یہ بھی ہے۔ لیکن اس جھوٹ میں وہ مصلحت اور حکمت عملی پوشیدہ ہے۔ جو شریفوں کا ورثہ رہی ہے اگر ہم پوری ایمانداری سے غور و فکر کریں تو ہمیں یہ بات مان لینے میں دیر نہیں لگے گی۔ کہ دنیا کی ترقی جھوٹ اور دھوکہ و فریب کی مرہون منت ہے۔ جو بے چارے سچ بول رہے ہیں ان کا تن آج بھی معیاری لباس سے محروم ہے۔ اور ان کے چہرے پر آج بھی رات کے ۱۲ بج رہے ہیں ان کے گھر کی چھتیں آج بھی سجدہ سہو کرنے کی تیاری میں ہیں۔ اور رہے وہ لوگ جو دین کے نام پر، دنیا کے نام پر، شرافت و دیانت کے نام پر جھوٹ اور فریب کے کاروبار کر رہے ہیں وہ بغیر پروں کے اڑ رہے ہیں اور آئے دن نئی نئی جاندادیں خرید رہے ہیں۔ ان کے سن پر فاخرانہ لباس ہے۔ یہ لوگ قیمتی کاروں میں گھومتے ہیں۔ ساری دنیا میں ان کی جیسے کار ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ جھوٹ اور فریب ہی کی بدولت ہے ان ہی شریفوں اور بھمداروں کی وجہ سے یہ دنیا کسویٰ صدی میں قدم رکھ رہی ہے خدا نخواستہ اگر یہ لوگ بھی انسانیت کے چکروں میں پھنس گئے تو ایک سو صدی تو پیدا ہونے سے پہلے کی۔ تیم ہو جائے گی۔

تو اسے ہمارے محترم مراسلہ نگار صاحب! اس دور کے انسان بالکل صحیح سمت میں چل رہے ہیں آپ انہیں انسانیت اور شرافت کا اُپدیش دیکر اکیسویں صدی کا مزا کو کرانہ کریں۔ ہمیں تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگر انسان سچ رخ کا انسان بن گیا۔ وہ جھوٹ، فریب، دغا بازی، رشوت خوری سے باز آگیا تو اس دنیا سے بہاریں رخصت ہو جائیں گی پھر اس دنیا میں انسانیت کے پھیکے پکوان کے سوا کیا بچے گا۔ انسانیت اگر خود حیوانیت سے ہٹنا نہ ہو تو اس دنیا کو سناٹوں کے سوا کیا دے سکتی ہے؟ آخر ان نیکیوں سے کیا فائدہ جو انسان کے سامنے نہنے خراب کر دیں۔ یہ دنیا ہم سب کا اخلاقی فرض ہے۔

مراسلہ نگار نے آگے چل کر فرمایا ہے کہ اچھی زندگی گزارنے کے لئے اور انسانیت پر برقرار رہنے کی لئے تعلیم بہت ضروری ہے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ مراسلہ نگار نے اسکولوں اور کالجوں کا جائزہ لئے بغیر قوم کو یہ مشورہ دیا ہے مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ معاشرے میں جو بھی خرابیاں پھیل رہی ہیں وہ ان دنوں تعلیم گاہوں سے ہی پھیل رہی ہیں۔ عشقِ محبت کے سلسلے میں اسکولوں میں پورے شباب میں ماں باپ کو فضول سی چیز سمجھنے والے بالعموم وہی لوگ ہیں جو اتفاقاً زیادہ پڑھ لیتے ہیں تعصب و عناد میں بھی وہی لوگ زیادہ مبتلا ہیں جنہیں محسی کالج کی ہوا لگ گئی ہے۔ ریلوں اور بسوں میں غنڈہ گردی کرنے والے نوجوان کسی نہ کسی تعلیم گاہ سے وابستہ ہوتے ہیں اندازہ تو یہ ہوتا ہے کہ خرابیاں جہالت سے زیادہ تعلیم سے پھیل رہی ہیں۔ جاہل لوگ جیب کاٹ سکتے ہیں کسی مالدار کے بیٹے کو اغوا نہیں کر سکتے۔ جہالت انسان کو چھوٹا گناہ نگار بناتی ہے اور تعلیم انسان کو بڑے بڑے فیشن ایل مٹا ہون پر مجبور کرتی ہے۔ پڑھا لکھا انسان اگر بگڑ جائے تو زیادہ بے شری کے ساتھ گناہ کرتا ہے اور یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ ہمارے معاشرے میں لوگ تعلیم سے غافل ہیں۔ وہ لوگ جن کی سات نسلوں میں کسی نے الف بے بھی نہیں پڑھی تھی انہوں نے اسکول کھول لئے ہیں۔ جو لوگ الف کے نام

بے نہیں جانتے وہ اسکولوں کے منجربے ہوئے ہیں اور تعلیم و تدریس کے فائدوں پر گھنٹوں لیکچر دے رہے ہیں۔ مگر مگر میں اسکول کھل گئے ہیں۔ اسکولوں کی تعداد اس قدر ہو گئی ہے کہ ایک بچہ دو دو اسکولوں میں پڑھ رہا ہے۔ اور اسکول کی تنخواہ کا عالم یہ ہے کہ وہ پڑھ سوڑے میں دو دو اسکولوں میں پڑھا لیتی ہیں۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ قوم تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہے۔ قوم پر الزام تراشی ہے۔ سچ تو یہ ہے تعلیم کے یہ سلسلے دیکھ کر جو غلیوں اور چوراہوں پر کھلے عام نظر آ رہے جہالت پر رحم آنے لگا ہے۔ اور تعلیم کی ناقدری کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

مراسلہ نگار نے اپنے سلسلے کے آخر میں اصلاحِ معاشرہ کی بات بھی چھیڑی ہے۔ مراسلہ نگار کا خیال ہے کہ معاشرہ کی اصلاح کا کام زور و شور کے ساتھ ہوتا چاہئے۔ اور علماء کو اس سلسلے میں آگے آنا چاہئے۔

مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ علماء و محقق اور علماء تاحی۔ دونوں ہی قسم کے علماء کئی سالوں سے اصلاحِ معاشرہ میں کچھے ہوئے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ علماء کو یہ خبر نہیں ہے کہ اصلاح کے کتے ہیں اور معاشرہ کے۔ انہوں نے اب تک صرف یہ سمجھا ہے کہ مسلمانوں میں لے دیکے صرف خرابی یہ ہے کہ مسلمان شادیوں میں خوب پیسہ خرچ کرتے ہیں اور جہیز اور تلک کے رسومات میں پھسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہر جلعے میں ہمارے علماء کا زور صرف اس بات پر ہوتا ہے کہ جہیز سے بچو اور شادیوں میں غل چنارہ کرنے سے باز رہو۔ الشرائع خیر صلاً۔ بس ہو گئی اصلاحِ معاشرہ۔ اگر علماء برائے عمل ہیں تو ہم یہ عرض کرنے کی گستاخی کریں گے کہ علماء اصلاحِ معاشرہ کی تحریک میں نہ مستعد ہیں نہ مخلص۔ کبھی کبھی ازراہ فیشن اگر اصلاحی جلعے ہوتے بھی ہیں تو صرف دنیا دکھانے کے لئے یا عوام کے اعتراضات سے بچنے کے لئے۔ اگر علماء اصلاحِ معاشرہ کے باب میں مخلص ہوتے تو پہلے خود ہی جھوٹ دکھاؤ اور غیبت و تہمت سے بچتے۔ تب ہی ان کی زبان و عطا نصیحت کی باتیں بھلی معلوم ہوتیں۔ علماء کا حال یہ ہے کہ مسلک کی لڑائی میں وہ آنکھیں بند کر کے نفس کی پیروی کر رہے ہیں۔ انہیں دین اسلام سے زیادہ اپنا طریقہ کار مرعوب ہے۔ مولوی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں مگن نظر آتا ہے۔ انہیں نبی کی

جھوٹ بول رہے ہیں۔ امیر لوگ غریبوں سے جان بچانے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔ شوہر بیوی سے جھوٹ بول رہا ہے۔ بیوی شوہر سے جھوٹ بول رہی ہے۔ دکاندار گاہک سے اور گاہک دکاندار سے جھوٹ بول رہا ہے۔ جدمہر دیکھنے جھوٹ کا بول بالا ہے۔ اور اسی جھوٹ کے طفیل کچھ تھوڑا کلاس لوگ فرسٹ کلاس نظر آ رہے ہیں اور کچھ جو کڑ رہنائے ملت بن گئے ہیں۔

اصلاح معاشرہ تو چلے ضروری تھی لیکن سوال تو یہ ہے کہ اگر فی الواقعہ اصلاح ہو گئی تو کتنے کاروبار بند ہو جائیں گے اور کتنی دکانوں میں تلے پڑ جائیں گے۔ اور کتنے عزت داروں کی طلعی کھل جائے گی۔!

معاشرہ تو وہی قابل قدر ہے جو جھوٹ، دغا، فریب، غیبت الزام تراشی، بے ایمانی سے پاک صاف ہو۔ لیکن شاید ایسے صاف تھوڑے معاشرے کے لئے شیرمیاں کو کوئی دوسری قوم پیدا کر رہی ہوگی۔ موجودہ لوگ تو اصلاح معاشرہ میں اپنا نقصان محسوس کرتے ہیں اور نقصان کے ساتھ زندہ رہنے کا تصور اکیسویں صدی میں داخل ہونے والے بھلائیے کہتے ہیں؟۔ اکیسویں صدی میں داخل ہونے کا مزا تو جب ہی ہے جب معاشرے پر اصلاحی چھاپ نہ ہو۔ اکیسویں صدی میں کون عقلمند چھٹی صدی کے خیالات کو اپنائے گا۔

مراسلہ نگار نے مراسلے کے آخر میں یہ بھی نصیحت فرمائی ہے کہ اکیسویں صدی کا استقبال مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کیساتھ کرنا چاہئے۔ خدا ہی جانتے ہمارے مراسلہ نگار کس دنیا کی پیداوار ہیں مسلمان بھلا کیسے متحد ہو سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں اتحاد ہو گیا تو سزاوارتہ کاروبار بند ہو جائیں گے۔ دیوبندی، بریلوی، جھگڑا، شیعوں، سنی، جھگڑا، حنفی، غیر حنفی جھگڑا کتنے جھگڑے ایسے ہیں جن کی وجہ سے ہمارے ”مولویوں“ کی پانچوں انگلیاں تر ہیں۔ اور معاشرے میں ایسے جھگڑوں کی وجہ سے خاصی رونق بھی ہے۔ اگر یہ جھگڑے نہیں رہیں تو پھر مولویوں کو کون پوچھے گا۔ کم سے کم کسی مراسلہ نگار کو علماء کے خلاف اتنی بڑی سازش کھلم کھلا نہیں کرنی چاہئے۔ علماء کو اگر اس سازش کی گہرائیوں کا سراغ مل گیا تو اختلافات کا ایک دروازہ اور کھل جائے گا۔ خدا کرے علماء کو اس سازش کی خبر نہ ہو تو ورنہ مراسلہ نگار کو کفر کے فتوے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

سنت سے زیادہ اپنے پیر کا طریقہ مرغوب ہے ان کی تقریر کا حاصل صرف اپنا مسلک و مشرب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم عصری لڑائیوں میں علماء ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی فکر میں اپنی صلاحیتیں کھیلنے رکھتے ہیں۔ ہر عالم خود کو خدائی ٹھیکیدار سمجھتا ہے۔ اور اس کا گمان یہ ہوتا ہے کہ بس وہ خدا تعالیٰ کا جہتیبہ اور صرف وہ خدا کا سگابند ہے باقی سب سوتیلے ہیں۔ معاشرے کی تمام خرابیوں میں علماء خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اس لئے ان کی تقریروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور خدا کرے ان کی تقریروں کا کوئی اثر نہ ہو۔ خدا کرے علماء کبھی مخلص نہ ہوں۔ اور ان کے وعظ اسی طرح بے اثر رہیں۔ صحیح بات تو یہ ہے اصلاح معاشرہ کے تصور ہی سے اونٹن کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دغا کرنے کو دل چاہتا ہے کہ کاش علماء کی آواز میں کبھی اثر پیدا نہ ہو کیونکہ اگر سچ کی اصلاح معاشرہ ہو گئی تو جیسے کامزا خاک میں مل جائے گا۔ آج کل سب سے سستی تفریح غیبت ہے۔ مگر اصلاح ہو جانے کی صورت میں غیبت سے ہم لوگ محفوظ ہو گئے تو وقت کیسے گزرے گا اور مسلم مخلوق میں جان کیسے پڑے گی۔ تفریحات میں الزام تراشی بھی اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ اس سے بھی دلوں کو سرور اور رنجوں کو قرار ملتا ہے جھوٹ تو وہ تو ہر برائی کا امام ہے۔ اور جھوٹ کے بغیر تو زندہ رہنے کا تصور بھی محال ہے جھوٹ کے بغیر نہ عوام زندہ رہ سکتے ہیں نہ علماء۔

زبان سے عمل سے اشاروں سے ہر طرح سے ہم مسلمانوں لوگ جھوٹ کی گنگا میں پوری طرح ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور اس میں علماء اور عوام سب برابر کے شریک ہیں۔ اگر معاشرے کی اصلاح ہو گئی جھوٹ سے بھی بچنا پڑے گا۔ اور جھوٹ سے بچ کر اپنا اپنا بھرم ہم کیسے باقی رکھ سکیں گے؟ ایک مدرسہ چلانے والا عالم زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کرنے کے لئے عوام کو یہ بتاتا ہے کہ ان کے مدرسے میں پانچ سو طالب علموں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ کھانا لینے والے طالب علموں کی تعداد تسوے زیادہ نہیں ہوتی۔ ایک مالدار آدمی مولانا کو چندہ دیتے وقت یہ بتاتا ہے کہ اب تک دو سو مدرسوں کی رسیدیں گنوا چکا ہے۔ جبکہ بہت مشکل سے اس دس مدرسوں کی مدد کی ہوتی ہے۔ غریب لوگ اپنی غربت ثابت کرنے کیلئے

ان کان اول

شیطان کی کشمکش

قسط ۲۲

اسلوراجی



”کون ہو تم؟“ اُن میں سے ایک نے اُسے لٹکارا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔

”میں نہیں جانتا تم لوگ کون ہو؟“ یونان اُن کے قریب پہنچ کر نرم دوستانہ لہجے میں بولا۔ لیکن میرا تعلق مصر سے ہے۔ میں اپنے ایک دشمن کے تعاقب میں اس طرف آگیا۔ لیکن وہ مجھے چمکے دے کر کسی طرف بھٹکنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں کشتیاں کھڑی دیکھ کر میں نے سوچا کہ دیکھوں کون لوگ ہیں؟ یونان نے انہیں اُن ہی کی زبان میں جواب دیا تھا۔

”لیکن تم ہو کون؟ اور ہماری زبان کیسے بول رہے ہو؟“ اُن میں سے ایک اس کے قریب ہوتا ہوا بولا۔

”میرا نام یونان ہے۔“ یونان نے پھر اُن ہی کی زبان میں کہا۔ ”میں ہر زبان جانتا ہوں۔“

اتنی دیر میں دوسرے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے تھے۔ اور وہاں اچھا خاصا جھگڑا لگ گیا تھا۔ پھر ایک شخص جو عمر میں چالیس کے قریب ہو گا۔ ایک قریبی کشتی سے برآمد ہوا۔

”یہ شور کیسا ہے اور تم لوگ کس سے باز پرس کر رہے ہو۔۔۔؟“ اُس نے دہریں سے چلا کر پوچھا۔

ایک اور جوان یونان کے قریب آیا اور اس نے یونان سے کہا: ”ہم لوگ کنعانی ہیں اور تجارت کی غرض سے اس طرف آئے ہیں۔ یہ شخص جو کشتی سے نکل کر اس طرف آ رہا ہے ہمارے اس تجارتی کارواں کا سالار اور ہمارے اس بحری بیڑے کا پہاڑی کا سلسلہ ہے۔“

سنہ وہ علاقہ جو مراکش کی موجودہ بندرگاہ سیدی افنی کے جنوب میں ہے جہاں کوہستان اطلس بحیرہ رملات تک پہنچا گیا ہے۔

یونان کافی دیر تک بحیرہ رملات کی تہ میں ادھر ادھر چکر کاٹتا ہوا ابلیکا اور عزرا زیل کو تلاش کرتا رہا۔ لیکن اُسے مایوسی ہوئی۔ لہذا اس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ جزائر کناری اور جزائر مدیڈا کے درمیانی حصے میں سمندر کی سطح پر نمودار ہوا اور اپنی ستری قوتوں کے سہارے برق رفتاری سے جزائر کناری کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جزائر کے اس سلسلے کے سب سے بڑے جزیرے میں تھا جو بظاہر غیر آباد لگتا تھا۔ یونان نے جزیرے میں تھوڑی دیر تک ادھر ادھر گھوم پھر کر جائزہ لیا۔ اندھیکر میں ڈوبا ہوا جزیرہ ایران دیران ہی لگتا تھا اور کہیں بھی روشنی کے آثار نہ تھے۔ چنانچہ وہ افریقہ کے مغربی ساحل کی طرف بڑھا۔ جہاں پر کوہستان اطلس مغرب کی طرف بڑھتا ہوا بحیرہ رملات تک چلا گیا ہے۔

یونان نے دیکھا وہاں ساحل پر دور دور تک بڑی بڑی جہاز نما کشتیاں لنگر انداز تھیں۔ اور ساحل کے ساتھ ساتھ الاڈ روشن تھے اور کچھ لوگ آگ کے گرد بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اس وقت تیز سمندری ہوائیں چل رہی تھیں۔ سمندر کی بڑی بڑی لہریں ساحل سے ٹکرا کر شور پیدا کر رہی تھیں۔ جب وہ ایک الاڈ کے قریب پہنچا تو اُن لوگوں نے اُسے دیکھ لیا۔

سنہ بحیرہ ادقیانوس کا دوسرا نام۔

سنہ افریقہ کے مغربی ساحل کے قریب ہی چند جزیروں کا ایک سلسلہ۔ اس میں زیادہ مشہور سانتا کروز، لاس پلاس، اریسٹو، فریو، نچرا، تیرانف، گویرا اور حیار ہیں۔ یہ جزائر آج کل اسپین کے قبضے میں ہیں۔

سنہ جزیرہ رمل کے اس سلسلے میں فخال اور پورٹو سانتو مشہور ہیں۔ یہ آج کل پرتگال کے قبضے میں ہیں۔ سنہ یہ جزیرہ سانتا کروز تھا کہ مراکش کا یہ طویل

امیر البحر ہے۔ اتنی دیر میں کشتی سے نکلنے والا وہ امیر البحر نزدیک آگیا۔
میرہ جوان کون ہے اور کیا چاہتا ہے۔؟ امیر البحر

نے پوچھا۔
”یہ اجنبی جوان اپنا نام یوناف بتاتا ہے۔ ایک جوان نے
آگے بڑھ کر اپنے سردار سے کہا۔ اور کہتا ہے کہ اس کا تعلق
عصر سے ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ یہ اپنے ایک دشمن کا تعاقب
کرتے ہوئے اس طرف آ نکلا ہے۔“

سردار نے آگے بڑھ کر اپنے آدیوں سے سرگوشی میں کچھ
کہا جس کے جواب میں وہ لوگ حرکت میں آ گئے۔ اُن میں
سے دو بھاگتے ہوئے گئے اور ایک کشتی میں سے تین اٹھائے
پھر انہوں نے یوناف کو گھیر لیا اور اس کے ہاتھ پاؤں رستیوں
میں جکڑ کر اُسے اٹھایا اور آگ کے پاس بٹھا دیا۔ پھر اُن کا
سردار یوناف کے قریب آیا اور سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔
”سچ سچ بتاؤ تم کون ہو؟ ہماری کشتیوں کی طرف کیوں
آئے ہو؟ ایسا لگتا ہے تم ہمارے تعاقب میں آئے ہو۔ لیکن
سُن رکھو۔ اس سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے اس غرض کے
تحت ہمارا تعاقب کیا کہ جان سکیں کہ ہم کہاں کہاں اور کس
کس قوم سے تجارت کرتے ہیں اور یہ کہ ہم مین، لوبا اور
دوسری قیمتی دھاتیں کہاں سے نکال کر لاتے ہیں۔ پر یاد رکھو
کہ ہم نے ہر تعاقب کرنے والے کا خاتمہ کر دیا اور اپنے
رازوں کو راز ہی رکھا ہے۔ اب اگر تم نے بھی ہمارے سامنے
غلط بیانی سے کام لیا اور سب کچھ سچ نہ اُٹھا تو سن رکھو۔ ہم نہیں
اسی حالت میں آگ میں ڈال دیں گے۔ اور تم جل کر
راکھ ہو جاؤ گے۔“

”بہت خوب۔“ یوناف مسخرا نہ لہجے میں بولا۔ تو تم یہ سمجھ رہے
ہو کہ تم لوگوں نے مجھے بے بس کر دیا ہے تو جان رکھو، یہ تمہاری
بھول ہے۔ میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں۔ تمہاری تعداد اور
یہ معمولی رستیاں میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ میں نے
اگر مزاحمت نہیں کی تو صرف اس لئے کہ میں تم لوگوں سے کوئی
جھگڑا مول لینا یا تمہیں نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تھا۔ کیوں کہ
میری لڑائی صرف ابلیس کے ساتھ ہے جس کے تعاقب میں
میں یہاں پہنچا ہوں۔

ملاحوں کے سردار نے قہر بانیت سے یوناف کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔ جس بات کا تم دعویٰ کر رہے ہو اُسے کر کے دکھاؤ۔

درہ میں ابھی اور اسی وقت تمہیں آگ میں پھنکا دوں گا۔
یوناف فوراً اپنی سڑی قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اس نے
اپنی آنکھ کا اشارہ کیا تو رستیاں کھل کر زمین پر گر گئیں۔ پھر یوناف
ایک جست کے ساتھ آٹھ کھڑا ہوا اور ملاحوں کے سردار کی طرف
اپنی انگلی کا اشارہ کیا جس کے جواب میں ملاحوں کا سردار
انتہائی بے بسی کے عالم میں بلند ہو کر الاؤ کے اوپر معلق ہو گیا۔
سارے ملاح خوفزدہ ہو گئے تھے۔ ملاحوں کے سردار کو جیسا کہ
کی تپش محسوس ہوئی تو وہ چلانے لگا۔ یوناف نے پھلکی آنکلی
کا اشارہ کیا تو ملاحوں کا سردار واپس اپنی جگہ پر آ کھڑا ہوا۔
جب اس کے حواس بحال ہوئے تو اس نے یوناف سے پوچھا۔
”تم ہمارے ساتھ عربی میں گفتگو کرتے ہو۔ کیا تم بھی کنعانی
ہو۔؟“

”اول تو میں ساری راتِ وقت زبانوں پر مکمل عبور رکھتا
ہوں۔ اور پھر عربی تو میری بنیادی زبان ہے۔ اس کے علاوہ
عربی صرف تم کنعانیوں ہی کی زبان نہیں ہے۔ بلکہ یہ آشوریوں،
عیلامیوں، اموریوں، آرامیوں اور اکادیوں کی بھی زبان ہے۔
اس کے علاوہ قوم عباد اور قوم شہود کی بھی زبان رہی ہے۔
ملاحوں کے سردار نے کہا۔ پہلے مجھے یقین نہیں آیا تھا
لیکن اب تمہاری فوقی البشریت اور خرقی عادت کے کمال کو دیکھ
یقین آ گیا ہے۔ پر اے محترم! تمہاری ابلیس کے ساتھ کیسی اور
کس قسم کی دشمنی ہے جس کی بنا پر تم نے یہاں تک اس کا
تعاقب کیا۔ تمہارے اس تعاقب کا ہم یہ مطلب بھی لے سکتے
ہیں کہ تم ابلیس پر غلبہ رکھتے ہو اور یہ کہ وہ تم سے خوفزدہ ہو کر
بھاگتا تھا۔“

یہ عربی ایک قدیم ترین زبان ہے۔ آسان کی دفتری زبان عربی، فرشتوں کے
زبان عربی، لوح محفوظ کی زبان عربی، اہل جنت کی زبان عربی۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تین بنا پر عربی محبت کرو۔ ایک یہ کہ میں عربی ہوں دوم
یہ کہ قرآن عربی میں ہے۔ سوم یہ کہ اہل جنت کی زبان عربی ہے۔ (معارف القرآن)
بقول علامہ سیوطی سب آسانی کتب کی زبان عربی تھی۔ دوسری آسانی کتب کا میں
کا دیگر قوی زبان میں ترجمہ جبرائیل نے کر کے پیغمبروں کو پہنچایا۔ لہذا قرآن کے
سوا دوسری کتب کے معانی تو اللہ کی طرف سے مگر الفاظ اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔
جب کہ قرآن کی یہ صفت ہے کہ اس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی طرف سے
ہیں۔ اس کے علاوہ قدیم پیغمبروں کے نام بھی بتاتے ہیں کہ سب پرانی زبان عربی
ہے۔ آدم کا نام آدم سے ہے۔ ارم عربی میں سلح زمین کو کہتے ہیں۔ آدم کی پیدائش
سلح زمین کی مٹی سے ہوئی تھی۔ لہذا آپ آدم کی نسبت سے آدم کہلائے حضرت

”نہیں۔“ یونان بولا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ابلیس بھی اپنی جگہ ایک بہت بڑی قوت ہے۔ لیکن یہ اس کا احساس جرم ہے۔ جس نے اُسے بھاگنے پر مجبور کیا تھا۔ کیا تم اپنی روزمرہ کی زندگی میں نہیں دیکھتے کہ کوئی ہر لحاظ سے فاختہ کی نسبت زور آور اور زبردست ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ فاختہ کے انڈے پیتا ہے اور فاختہ اس کے تعاقب میں لگتی ہے تو وہ آگے آگے بھاگتا ہے۔ یہ صرف اس کا احساس جرم ہوتا ہے جو اُسے فاختہ کے آگے آگے بھاگنے پر مجبور کرتا ہے۔ ورنہ وہ ہر لحاظ سے فاختہ پر فوقیت رکھتا ہے۔“

”پھر اسے عزیز املاحوں کے سردار نے کہا۔ تم نے یہ بتایا ہی نہیں کہ تمہاری ابلیس کے ساتھ کیسی ذاتی عداوت اور دشمنی ہے جو تم اس کے تعاقب میں تھے۔“

”میری اور ابلیس کی عداوت کو تم ایسا ہی جانو جیسے انسان کے اپنے اندر نیکی اور بدی کے درمیان ہوتی ہے۔ جو کچھ تم نے پوچھا میں نے بتا دیا۔ اب تم لوگ اپنے بارے میں بتاؤ کہ تمہارے آئے ہو اور کس سرزمین سے تمہارا تعلق ہے اور اس دور افتادہ ساحل پر تم لوگ اپنی کشتیاں کھڑی کر کے کس کا انتظار کر رہے ہو۔“

”ہم لوگ کنعانی ہیں۔ سردار بولا۔ ہمارا تعلق طائر دثائیں افاریت اور سیدون سے ہے۔ اس طرف ہم لوگ تجارت اور مال کے تبادلے کی غرض سے آئے ہیں۔ اس ساحل پر تھوڑے ہی فاصلے پر وحشی لوگ آباد ہیں جو پہاڑوں سے سونا نکالتے ہیں کیوں کہ یہاں سونا بہت ہوتا ہے۔ ہمارا اور ان کا تجارتی معاملہ یوں ہوتا ہے کہ ہم دن کے وقت ساحل پر بہت بڑا لاد روشن کرتے ہیں۔ جس کا دھواں آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے۔ اس دھوئیں کو دیکھ کر وحشی لوگ سونا لے کر ساحل پر آجاتے ہیں۔ ان کے آنے سے پہلے پہلے ہم لوگ اپنا تجارتی سامان اُن کو دکھانے کیلئے ساحل پر رکھ دیتے ہیں اور اپنی کشتیوں میں آجاتے ہیں۔ وحشی لوگ ہمارے مال کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر اس کے مطابق وہاں سونا رکھ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔“

ابلیس کا نام عربی کے لفظ دوس سے ہے۔ چون کہ آپ بہت زیادہ درس سنے والے تھے۔ لہذا ابلیس کہلائے۔ ورنہ آپ کا نام اخنوخ تھا۔ حضرت نوحؑ کا نام عربی کے لفظ نوح سے ہے۔ کیوں کہ آپ خدا کے حضور بڑی آہ و زاری کرنے والے تھے۔

ایک دفعہ ہم لوگ کشتیوں سے اتر کر ساحل پر آتے ہیں اور سونے کا جائزہ لیتے ہیں۔ اگر سونے کی مقدار مناسب ہو تو ہم اُسے اٹھا کر اپنی کشتیوں میں لے آتے ہیں اور وحشی ہمارا سامان اٹھا کر بیچتے ہیں۔ اور اگر سونے کی مقدار ہمارے مال کے نسبت کم ہو تو ہم اپنا سامان اور سونا وہیں چھوڑ کر اپنی کشتیوں میں آجاتے ہیں جس سے وہ وحشی کچھ جلتے ہیں کہ سونا کم ہے۔ لہذا وہ اور سونا لاکر اس میں شامل کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہم دوبارہ سامان کے پاس جاتے ہیں اور سونے کی مقدار مناسب ہو تو اُسے اٹھالائے ہیں۔ اور وحشی اپنا خریدنا ہوا مال اٹھا لے جاتے ہیں۔ اگر سونا پھر بھی کم ہو تو ہم پھر بھی عمل کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہمارا معاملہ اسی طرح طے ہوتا ہے۔ ویسے عام طور پر وحشی پہلی بار ہی اتنا سونا لانے میں بخل نہیں کرتے اور ہمیں بار بار کے چکروں سے بچا لیتے ہیں۔“

”یہ تو تجارت اور مال کے تبادلے کا ایک عمدہ اوصاف شہر طریقہ ہے۔“ یونان نے سردار کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ ”پر تم لوگ کس قسم کا سامان اس طرف لاتے ہو؟“ ”ہم لوگ اس طرف ہر طرح کا اناج، کھجور، انجیر، مرہ، آلو، بادام، زیتون اور مسالاجات لاتے ہیں۔ ہم اپنے وطن سے نکل کر سیدھا ادھر کا رخ نہیں کرتے۔ بلکہ راستے میں مختلف جزائر میں پہنچنے والوں کے ساتھ تجارت کرتے ہوئے اس طرف آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم شمال میں دور افتادہ سرزمینوں کی طرف بھی جاتے ہیں۔ ہم نے آئی پیریا کی سرزمین پر بھی اپنے کچھ ٹھکانے بنائے ہیں۔“ ”سردار اٹھتے ہوئے بولا۔“ خیر آپ میسر ساتھ چلکر میری کشتی میں آرام کیجئے۔ آپ کی حیثیت اب ہمارے ہاں ایک معزز مہمان کی سی ہے۔ اس کے بعد اگر آپ ہمارے ساتھ رہنا

شہ تجارت کے اس طریقے کا ذکر مشہور یونانی مورخ ہیروڈوٹس نے اپنی ایک کہانی میں، ہیروڈوٹس نے تاریخ لبنان میں اور الفروڈیجس چرچ نے اپنی مشہور معروف کتاب ”دی ایپائز آف افریقہ“ (کارٹیج) میں کیا ہے۔
۱۔ لوہان کی مانند ایک خوشبودار گوند سلہ ان کنعانیوں کا جزائر بیلارک، جزیرہ منورقہ، سارڈینیا، سسلی اور مالٹا سے بھی تجارتی لین دین تھا۔ اور یہاں اب بھی کنعانیوں کے آثار ملتے ہیں۔ ان میں سے اکثر جزیروں پر کنعانیوں کا قبضہ رہا۔ جزیرہ منورقہ کا دارالحکومت ماہن، ایک کنعانی جرنیل کے نام پر ہے۔ سسلی کا دارالحکومت پلنڈاس مقام پر آباد ہوا، جہاں کنعانیوں نے سسلی میں اپنی پہلی آبادی قائم کی۔ مالٹا کا پڑنا نام ملاط ہے جس کے معنی پناہ گاہ اور نیک جھلنے کے ہیں۔ کیوں کہ کنعانی سمندر کے طوفان سے یہاں پناہ

جا کر بیٹھ گئے اور افریقہ کے وحشی لوگوں کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔

تھوڑی ہی دیر بعد مقامی لوگ کنعانیوں کے سامان کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اُن کی آمد کا سلسلہ دوپہر تک جاری رہا۔ اُن آنے والوں میں مرد و عورتیں، بچے بھی شامل تھے۔ دوپہر کے وقت جب وہاں وحشیوں کا خوب جھگڑا ہو گیا تو وہ سامان کا جائزہ لینے لگے۔ اس کے بعد وہ سب ایک ساتھ پیچھے ہٹ گئے۔ جس کا مطلب تھا کہ انہوں نے کنعانیوں کے مال کی قیمت کے طور پر وہاں سونا رکھ دیا ہے۔ اُن کے سٹھنے کے بعد کنعانی آگے بڑھے۔ اپنے سامان کے پاس جا کر انہوں نے سونے کا جائزہ لیا اور مطمئن ہو گئے۔

کچھ ہی دیر بعد سارا سونا کشتیوں میں منتقل کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کنعانی تاجر بھی سوار ہو گئے۔

یونان نے کنعانی سردار کے اصرار کے باوجود اُن کے ہمراہ چلنے سے انکار کر دیا۔ بادل ناخواستہ وہ یونان کو وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ یونان سامان کے پاس کھڑا کنعانیوں کی کشتیوں کو دور ہوتا دیکھتا رہا۔ یونان نے محسوس کیا کہ مقامی لوگ اُس کی وجہ سے سامان کے پاس آنے سے گریز کر رہے ہیں اور اُسے عجیب سی نگاہوں سے گھور رہے ہیں۔ پھر جب کنعانیوں کی کشتیاں نگاہوں سے اوجھل ہو گئیں تو یونانی نے ہونٹوں پر ایک دوستانہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے انہیں مقامی زبان میں پکارا۔

یونان کو اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر انہیں خوشگوار تہذیبی پیدا ہوئی۔ کچھ دیر قبل کے اُن کے چہروں پر چھائے ہوئے ناپسندیدگی کے تاثرات یک لخت دور ہو گئے۔ اور وہ بواہر نعرے لگاتے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سامان کی طرف لپکے اور اپنا اپنا سامان سمیٹنے لگے۔ یونان حیرت اور حیرت سے اُن کی کارروائی دیکھ رہا تھا۔ جونہی وہ اپنے کام سے فارغ ہوئے اُن میں سے دو جوان جو بھالوں اور تیرکمان سے مسلح تھے یونان کی طرف بڑھے لیکن اُن کے انداز میں جارحیت کی جگہ دوستی کا رنگ تھا۔ قریب پہنچ کر انہوں نے یونان کو

اللہ افریقہ کا نام اس وقت افریقہ نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک گنام سرزمین تھی۔ بعد میں یمن کے بادشاہ افریقہ بن ابرہہ نے اس سرزمین پر حملہ کیا تو اس کا نام افریقہ کی نسبت سے افریقہ پڑ گیا۔ رآنندہ صفحات میں یہ حالات تفصیل سے آئیں گے۔

اپنے ہمراہ بستی میں چلنے کو کہا اور پھر اُسے لے کر بستی کی طرف چلا۔ وہ ہمارا بادشاہ ایطال ہے۔ بستی میں پہنچ کر مسلح جوانوں میں سے ایک نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا: اس کے قریب جو حسین لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ اُس کی بیٹی کیتم ہے۔ اور سردار نے ذرا فاصلے پر بڑا ایجاری بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا نام لطین ہے۔ دیکھو ہمارا بادشاہ ایطال تم سے ملے گا۔ تم اس کے جیٹم کو ہرگز ہاتھ نہ لگانا۔ نہ اس کے سامنے تھوکتا اور اگر تھوکتو اس کو دباؤنا یا اس پر اپنا پاؤں مار دینا اور اگر تم میرے ان مشوروں پر عمل نہ کرو گے تو یاد رکھو تم یقیناً یہاں نقصان اٹھاؤ گے۔ اور جب تم ایطال کے سامنے جاؤ گے تو تمہیں اس کے ہاتھ میں سونے کا ایک چھوٹا سا عصا نظر آئے گا۔ تم سے ملنے وقت وہ اپنا عصا تمہاری طرف بڑھائے گا۔ اس طرح اس عصا کا ایک ہر ایطال کے ہاتھ میں ہو گا اور دوسرا تم تمام لینا۔ یہی ایطال کا عصا ہے۔ اور سنا اس کے ساتھ گفتگو کرتے وقت محتاط رہنا۔ کوئی ایسی بات مٹھ سے نہ نکال دینا جو تم نہ کر سکو۔ کیوں کہ اس کے سامنے تم اپنی صفات کا جو بھی دعویٰ کرو گے۔ ایطال اس کا عملی طور پر امتحان لے گا۔ وہ مسلح جوان کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ وہ اس جگہ کے قریب پہنچ گئے تھے۔ جہاں ان کا بادشاہ ایطال بیٹھا ہوا تھا۔

یونان جب ایطال کے سامنے آیا تو ایطال نے اپنا منہ ہرا عصا اس کی طرف بڑھا دیا۔ اور یونان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عصا کا ایک ہر اٹھام لیا۔ پھر ایطال نے اپنا عصا بھیج لیا۔ اور یونان کو اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

یونان ریت پر بیٹھ گیا اور ایطال کے کہنے پر اپنا تعارف کراتے ہوئے بولا: میرے پاس کچھ ستری علوم ہیں۔ جن کی بنا پر

غلط بہت سی اقوام میں بادشاہوں اور سرداروں کو اُن کے تقدس کی وجہ سے نہ جھو جاتا تھا۔ چنانچہ اسپارٹا کے بادشاہوں پر ہاتھ رکھنا خلاف قانون تھا۔ سیام کے بادشاہوں کو چھوٹنے کی سخت ممانعت تھی اور اس جرم کا ارتکاب کرنا بڑی کی سزا موت تھی۔ کیونکہ بادشاہ کو کوئی اس کے حکم کے منہ نہیں جھوس سکتا تھا۔

ایک بار جولائی ۴۴۷ء میں کبوتی کا بادشاہ اپنی گاڑی سے گر کر جیوش ہو گیا اور زمین پر اڑا۔ لیکن اس کے خدام میں سے کسی کو اسے ہاتھ دھکنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اتفاق سے ایک غیر ملکی اُدھر آگیا اور بادشاہ کو اٹھا کر اس کے محل میں لے گیا۔ کسی زمانے میں کو ریائے بادشاہ کو بھی کوئی نہ جھوس سکتا تھا۔ اگر بادشاہ کسی کو چھوٹنے کا اعزاز بخشا تو وہ شخص معزز خیال کیا جاتا تھا۔ اور امتیازی نشان کے طور پر وہ ریشم کا ایک ڈورا باندھے رکھتا تھا۔ رجارج فرینز

دوبارہ ریت پر پھینک دیا۔

یوناف ابھی تک پُرسکون انداز میں اپنی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ ایطال، لطین اور ایطال کی بیٹی کیتھ کے علاوہ وہ دونوں مسلح جوان جو یوناف کو لے کر آئے تھے۔ پریشان اور وحشت زدہ تھے یوناف نے اس بار خود آگے بڑھ کر عصا کو اٹھالیا۔ اس بار وہ عصا، عصا ہی رہا سانپ نہ بنا۔ اس نے عصا، ایطال کی طرف بڑھایا۔ لیکن اب ایطال اس کو ہاتھ میں لیتے ہوئے ہچکچا رہا تھا۔

”اے ایطال! یوناف بولا۔ اسے تھام لو۔ اب یہ تمہارے عصا کے سوا کچھ نہیں ہے۔“ ایطال نے یوناف کے کہنے پر ہاتھ آگے بڑھا کر عصا تھام لیا۔

یوناف پھر حرکت میں آیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اپنی تلوار نکال کر اس پر اپنا ستری عمل کیا۔ اور پھر جو بھی اس نے تلوار کا ٹیخ بڑے پجاری کی طرف کر کے تلوار کا اگلا حصہ بلند کیا۔ اسی نسبت سے وہ پجاری بھی ہوا میں معلق ہو گیا۔ یوناف تلوار کو حرکت دیتا ہوا پجاری کو اپنے ستری کی بلندی تک لے گیا۔ پھر اس نے اپنی تلوار کو نیچا کر کے پجاری کو اس کی جگہ پر بٹھا دیا۔ ایطال فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور یوناف کو اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے بولا۔ ”میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ آج سے تم میرے بیٹے اور کیتھ کے بھائی ہو۔ اب چوں کہ میں نے تمہیں چھو لیا ہے۔ لہذا تم میرے بیٹے ہونے کے علاوہ میرے لوگوں کے لئے محترم اور مقدس بھی ہو گئے ہو۔ پجاری لطین واپس جا کر ساری بستیوں میں اعلان کر دے گا کہ تم میرے چھوئے ہوئے ہو۔ اس طرح سب لوگ تمہیں مقدس جان کر تمہارا احترام کریں گے۔ تم بستیوں میں جدمر بھی جاؤ گے۔ ہر کوئی تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے گا۔“

”اے بادشاہ! یہ ایک معمولی سا مظاہرہ ہے جو میں نے اپنی قوت کا کیا ہے۔ میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن اے بادشاہ! یہ تم نے اپنے پجاریوں کے لئے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ انسانی جسم سے روح نکال بھی لیتے ہیں اور اس میں ڈال بھی دیتے ہیں تو اُسے میرا دل نہیں ماننا۔ کسی کے جسم میں جب کہ وہ مردہ ہو چکا ہو۔ روح ڈال دینا ناممکن ہے۔

کھا کر تھکی ماندہ روح پھر تازہ دم ہو جائے۔

میں تم لوگوں کے لئے سودمند ثابت ہوں گا۔ میں تمہارے پیادوں کو اچھا کروں گا۔ تمہیں تمہارے دشمنوں کے ارادوں سے آگاہ کر کے تمہاری حفاظت کا سامان کروں گا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے امور میں تم لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہوں گا۔

ایطال چند ثانیوں تک غور سے یوناف کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔ ”یہ کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں۔ پیادوں کو اچھا ہمارے پجاری بھی کرتے ہیں۔ یہ جس کے جسم سے چاہیں روح بھی نکال لیتے ہیں۔ اور جس جسم میں چاہیں روح ڈال بھی دیتے ہیں۔ ان کے پاس بھی بہت سے ستری علوم ہوتے ہیں۔ جن کا تم دعویٰ کر رہے ہو۔ ایسی صورت میں اُن پجاریوں اور تم میں کوئی فرق ہی نہ ہوا۔ پھر میں کیوں تمہیں اپنے لوگوں کے درمیان رہنے کے اجازت دوں۔؟ کوئی ایسا کام دکھاؤ جس سے میں متاثر ہو جاؤں اور مجھے یقین ہو جائے کہ تم واقعی غیر معمولی قوتوں کے مالک ہو۔“

اس موقع پر یوناف نے چلا کر کہا۔ ”اے ایطال! اپنے عصا کی طرف دیکھ۔“

ایطال نے جب عصا کی طرف دیکھا تو وہ عصا نہ تھا، سانپ تھا۔ اس نے فوراً اسے ریت پر پھینک دیا اور بدک کراٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن وہ سانپ جب ریت پر گرنا تو پھر عصا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ اس موقع پر بڑے پجاری لطین نے چاہا کہ وہ عصا کو اٹھا کر اپنے بادشاہ ایطال کو دے دے۔ لیکن جو بھی لطین نے اُسے ہاتھ لگایا وہ سہرا عصا پھر سانپ بن گیا اور حرکت کرنے اور پھٹکارنے لگا۔ لطین وحشت زدہ ہو گیا۔ اور اُسے

شلہ منقطع بالوں اور ناخنوں کی طرح قدم تو میں اپنے تھوک کو بھی چھپا دیتی تھیں۔ تاکہ کوئی اُن پر سحر مشارک نہ کر دے۔ (جارج فریزر)

اللہ افریقہ میں بعض قبیلوں کا عقیدہ تھا کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی روح جسم کو چھوڑ کر ادھر ادھر گھومنے نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں یہ لوگ اپنے پجاری اور جادوگر سے رجوع کرتے تھے۔ تاکہ وہ آوارہ روح کو گرفتار کر کے بیمار کے جسم میں واپس لائے۔ (شاخ زریں) سائرا کے ہاتھ قبائل کا خیال تھا کہ جسم سے روح کی غیر فاضل کی وجہ سے آدمی بیمار اور ناقواں ہو کر مر جاتا ہے۔ وہ چاول کے دانے ڈال کر روح کو واپس لانے کی کوشش کرتے تھے۔ شمال مغربی چین کے لولوؤں کا عقیدہ تھا کہ روح مرض میں چھوڑ جاتی ہے۔ اس صورت میں ان کے جادوگر، روجوں کو واپس بلاتے تھے۔ جو شخص بیمار ہوتا اس کے گھر کی دلیز پر پانی بھرا اور چاول رکھ کر اور پھر منتر پڑھ کر روح کو واپس بلایا جاتا۔ تاکہ وہ چیزیں

اسی طرح کسی کے جسم سے روح نکالی بھی نہیں جاسکتی۔ ہاں اگر اُسے جان سے مار کر مردہ کر دیا جائے تو یہ علیحدہ بات ہے۔ اس موقع پر بڑے پجاری لطین نے اپنے سردار ایطال کی تائید میں بولتے ہوئے کہا: ”جو کچھ سردار ایطال نے کہا، درست ہے۔ میں اور مجھ جیسے کئی اور لوگ بھی روجوں کو نکالنے اور ڈالنے پر قادر ہیں۔ اگر تم کہو تو میں نہیں یہیں بیٹھ بیٹھ اس کا عمل نمونہ دکھاؤں۔“

”ہاں۔۔۔ یوناف بولا۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں۔“
بڑا پجاری لطین سنبھل کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنا عمل شروع کیا۔ تھوڑی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھا رہا۔ لیکن اس کے ہونٹ ہلتے رہے۔ پھر اس نے بلند آواز میں کہنا شروع کیا۔

”اوم، میرا تیرا کارت جانتا ہے۔۔۔ میرا تیرا کارت جانتا ہے کہ چاند پر اُداسی چھائی ہے۔۔۔ میرا تیرا کارت جانتا ہے سورج گل ہو گیا ہے۔۔۔ میرا تیرا کارت جانتا ہے۔۔۔ تارے مذہم ہوئے جاتے ہیں۔۔۔ میرا تیرا کارت جانتا ہے۔۔۔ لیکن میرا نشانہ چاند نہیں، سورج نہیں، تارے نہیں، میرا نشانہ کریون ہے۔ کٹ۔ کٹ۔ کٹ۔۔۔ کریون کی روح! آ۔۔۔ میرے ساتھ چل اور میرے پاس بیٹھ اور میرے ساتھ ایک تکیے پر سو۔۔۔ کٹ۔ کٹ۔۔۔ روح۔۔۔“

بڑے پجاری نے اس عمل کو تین بار دہرایا اور اس کے جواب میں دونوں مسلح محافظوں میں سے ایک محافظ حواس باختہ سا ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بڑے پجاری نے خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے کہا: ”دیکھا؟ میں نے اس محافظ کے کہ جس کا نام کریون ہے۔ جسم سے اس کی روح نکال لی ہے اور اس کا جسم بے کار ہو کر زمین پر گر گیا ہے۔“

یوناف نے ایک بار غور سے گہرے ہوئے محافظ کی طرف دیکھا پھر اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کے قریب گیا اور اس کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کی نبض چل رہی تھی۔ اس دورانے

سارے روجوں کا یہ اغوا صرف تاریک بڑا عظم افریقہ ہی میں رواج نہ تھا۔ بلکہ مزید نمائے ملایا سے زیادہ شاید ہی کسی ملک میں روجوں کو اغوا کرنے کے فن کو فروغ اور کمال حاصل ہوا ہو ملایا میں اس مقصد کیلئے مختلف ٹولے بھیجے گئے اور مختلف مقامات پر روجوں کو اغوا کیا جاتا ہے کبھی کسی دشمن کی تباہی کیلئے اور بعض اوقات کسی سنگدل یا شرمیل نازین کا دل جیتنے کیلئے ایسا کیا جاتا

میں بڑے پجاری لطین کی آواز پھر بلند ہوئی۔
”گو یہ عمل اس وقت کیا جاتا ہے جب چاند آفاق مشرق سے اُبھر رہا ہو اور چاندنی رات میں دائیں پاؤں کا انگوٹھا، بائیں پاؤں کے انگوٹھے پر رکھا جائے اور دائیں ہاتھ کی مٹھی ترم کی طرح منہ کو لگائی جائے۔۔۔ میں نے انگوٹھوں کو بھی ایک دوسرے پر رکھا اور مٹھی کو بھی ترم کی طرح منہ سے لگایا۔ پھر دیکھو چاندنی رات نہ ہونے کے باوجود میں نے اس عمل کو کیا کامیاب کر دکھایا ہے۔“

یوناف غور سے پجاری کی طرف دیکھتا ہوا بولا: ”اے لطین! یہ حافظ جس کا نام کریون لے کر تم نے اس پر عمل کیا ہے زندہ ہے اور اس کی سانس چل رہی ہے۔ اس کی روح اس کے جسم کے اندر ہے۔ ہاں تم نے اس پر اپنا سحر کر کے اسے صرف بے ہوش کر دیا ہے۔ ورنہ یہ بھلا چنگا ہے۔“

”نہیں اس کی روح اس کے جسم میں نہیں ہے۔ بلکہ لطین نے چلا کر کہا۔ وہ اس وقت میری گرفت میں ہے اور اس کا جسم اس وقت مردہ ہے۔ جس کے اندر اگر میری نکالی ہوئی روح نہ ڈالی جائے تو بھلے اس کو دفن کر دیا جائے۔“
یوناف نے اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے اُس بیہوش حافظ پر اپنا کوئی سہری عمل کیا۔ جس کے جواب میں وہ فوراً پہلے کی طرح اُٹھ بیٹھا۔ یوناف نے لطین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”دیکھا میں نے تم سے کہا تھا نا کہ یہ حافظ زندہ ہے۔ اس کی سانس چل رہی ہے اور اس کی روح اس کے جسم میں ہے لیکن تم نہ مانے۔ اب تم اس روح کو سنبھال کر لے کر جس سے متعلق تمہارا دعویٰ ہے کہ تم نے اس کے جسم سے نکال لی ہے جب کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ حافظ بھلا چنگا ہے۔“
”نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ لطین نے چلا کر کہا۔ میں نے اس کے جسم سے یقیناً روح نکال لی تھی۔ لیکن تم نے وہ روح مجھ سے چھین کر دوبارہ اس کے جسم میں ڈال دی ہے۔“
”تم نے روح کو نکال کر کہاں رکھا تھا۔؟“

”وہ میری مٹھی میں تھی۔“
”لیکن مٹھی تو تمہاری اب بھی بند ہے پھر وہ روح کیسے نکل بھاگی۔؟ یوناف نے طنز اُپوچھا۔

ہے اور یہ کام عموماً اس وقت کیا جاتا ہے جب چاند آفاق پُر اُبھر جائے (بجارج فریڈ)

”آہ۔“ لطین نے تائیف سے کہا۔ ”وہ روح تم نے مجھ سے چھین لی۔ یقیناً تمہارا عمل میرے عمل سے بلند اور برتر ہے کاش وہ علوم جو اس وقت تمہارے پاس ہیں۔ میرے پاس بھی ہوتے۔“
لوں سارا سامان سمیٹ کر مرکزی بستی کی طرف لے گئے تھے لہذا سردار ایتال اٹھ کھڑا ہوا اور بولا۔ ”چلو اب چلیں۔ باقی ملنگو پھر کسی موقع پر ہوگی۔“

یوناف، کیتھ اور مجاری لطین بھی کھڑے ہو گئے اور ایتال کے ساتھ ہو گئے۔ جب وہ اپنی مرکزی بستی کے پاس پہنچے تو وہاں سامان کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ یوناف نے دیکھا کہ ان وحشیوں کے گھر پتھر سے بنے ہوئے تھے اور ان کی بستیاں کوہستان اطلس کے دامن میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ بستی سے باہر کوہستانی سلسلے کے پاس ایک بہت بڑی عمارت تھی جو ان کا معبد تھا۔

سردار ایتال نے وہ سارا سامان اپنی مختلف بستیوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے اپنے حصے کا سامان اس کے محافظ لیکر چلے گئے۔ جب تقسیم کا کام تمام ہوا تو ایتال، کیتھ اور یوناف کے ساتھ ایک بہت بڑی وسیع حویلی میں داخل ہوا اور اس نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اے یوناف! کہ اب تم میرے بیٹے ہو۔ یہ میری حویلی ہے پہلے ہم گھر کے صرف دو ہی فرد تھے۔ ایک میں اور دوسری کیتھ۔ تمہارے آنے سے اب ہم گھر کے تین افراد ہو گئے ہیں۔“ پھر وہ دونوں باپ بیٹی کھانے پینے کی اشیاء سے یوناف کی تواضع کرنے لگے تھے۔

عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ مفسس شہر کے اس مکان میں داخل ہوا جس میں یافان، عارب، بیوسا اور نیبطہ مقیم تھے۔ اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا اور دھوپ چڑھ آئی تھی۔ اُسے دیکھتے ہی عارب نے پوچھا۔

”اے آقا! آپ تو صرف یوناف اور ابلیکا کو دیکھنے گئے تھے۔ کیا وجہ ہوئی کہ آپ رات بھر باہر رہے اور یوناف اور ابلیکا میں سے بھی کوئی اس طرف نہیں آیا۔“

”اُن دونوں نے مجھے دیکھ لیا تھا۔“ عزازیل نے کہا۔ لہذا وہ میرے تعاقب میں لگ گئے۔ میں اُن سے بچنے کے لئے دریائے نیل میں کود گیا۔ پھر وہاں سے سمندر میں داخل ہوا۔

پر وہ دونوں میرے تعاقب میں رہے۔ یہ تعاقب مغرب میں دو کے سمندروں تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ میرے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ اُن کی مدد سے میں ابلیکا اور یوناف کو چمکے دینے میں کامیاب ہو گیا۔ میں پورے حالات کا جائزہ لے کر آ رہا ہوں۔ یوناف وہاں سمندر کے کنارے ایک وحشی قوم کے درمیان رہ رہا ہے۔ لیکن اُسے ہم کسی صورت میں بھی معاف نہیں کریں گے۔

”سنو عزیز و! جس قوم میں یوناف جا کر آباد ہوا ہے۔ اس کی دشمن قوم کا سردار میرا خوب جاننے والا ہے کہ ایک بار میں نے انسانی روپ میں اس پر ایک احسان کیا تھا۔ ہم سب وہاں اُس سردار کے پاس جا کر رہیں گے اور وہاں قیام کے دوران یوناف اور ابلیکا کو ایک عذاب میں مبتلا کر کے رکھ دیں گے۔ حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم ابھی اور اسی وقت اُن کی طرف روانہ ہو جائیں۔ لیکن مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ابھی چند اہم امور کو نمٹانا ہے۔ اس لئے میں چند روز بعد تمہاری طرف لوٹوں گا۔ پھر ہم اُن گناہ سرزمینوں کا رخ کریں گے جہاں یوناف آباد ہو گیا ہے۔ اب میں جاتا ہوں۔“ اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے غائب ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا

میں اگلے شمارے سے کچھ نئے دلچسپ اور حیرناک سلسلے شروع ہو رہے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ پڑھئے۔ اگلے شمارے سے انعامی اسکیم کا آغاز بھی کیا جائے گا۔ جو ہندوستان میں پہلی بار ہو گا۔ اگلے شمارے سے طلسماتی دنیا انشاء اللہ دنیا بھر میں دھوم مچا دے گا۔ اگلے شمارے سے طلسماتی دنیا کے ایک شمارے کی قیمت اٹھارہ روپے ہوگی۔ سالانہ چندہ دو سو روپے اور صفحات ۸۲ کے بجائے ۹۰ ہوں گے۔

اعلان کنندہ منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند کوڈ ۱۲۲۵۵

۲۲۲۵۵

نظرات کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صبح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے۔ عالمین اگر روحانی عملیات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیش نظر رکھیں گے۔ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔
طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے مسئلہ کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ (اگلے صفحے پر)

کاموں کیلئے اگر تعویذات کئے جائیں تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دودلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمال شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

ترجیح

(ع)۔ فاصلہ ۹۰ درجہ
یہ نظر خمس اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاخیر کم ہے تاہم بُرے کاموں کے لئے یہ وقت موثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت و نفرت اور نفاق و ہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیے۔

قرآن

(د)۔ فاصلہ صفر
سعد ستاروں کا قرآن سعد ہوتا ہے۔ اور خمس ستاروں کا قرآن خمس ہوتا ہے۔ قرعطار، زہرہ، مشتری، سعد کچھ جاتے ہیں۔ اور زحل، مریخ خمس کچھ جاتے ہیں۔ خمس کو بعض ماہرین نے خمس شمار کیلئے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور ترجیح کے اوقات خمس ہوتے ہیں۔ قرانات بطور کے ہوتے ہیں۔ عالمین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر مکمل بھروسہ کر رہے ہوتے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے محمود وقت کو درجہ کاموں کیلئے مذکور وقت کو ترجیح دیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے ناچھے اور عملیات میں ان ہی کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث)۔ فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ
یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض و عداوت مٹاتی ہے۔ اگر اس وقت دوستی اور ترقی کیلئے تعویذ کئے جائیں تو جلد ہی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س)۔ فاصلہ ۶۰ درجہ
یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک اور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(ل)۔ فاصلہ ۱۸۰ درجہ
یہ نظر خمس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت بُرے

فہرست نظرات (برائے علمین)

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کیلئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

تاریخ	ستیاے	وقت نظر	نظر	تاریخ	ستیاے	وقت نظر	نظر	تاریخ	ستیاے	وقت نظر	نظر
اپریل				مارچ				فروری			
۲ اپریل	قروشتری	۲۵ ۷	تدیس	یکم مارچ	شمس و قمر	۵۲ ۳	تدیس	یکم فروری	قروشتری	۲۹ ۵	ترنج
۳ اپریل	قروشتری	۱۵ ۱۳	قرآن	۲ مارچ	قروشتری	۴۲ ۲۰	قرآن	۲ فروری	قروشتری	۵۲ ۷	تدیس
۴ اپریل	شمس و قمر	۲۳ ۲۳	قرآن	۳ مارچ	قروشتری	۲۹ ۱	تدیس	۳ فروری	قروشتری	۳۹ ۱۸	تخلیث
۵ اپریل	قروشتری	۳۰ ۱۸	قرآن	۴ مارچ	قروشتری	۵۲ ۱۸	قرآن	۴ فروری	زہرہ و زحل	۳۸ ۱۸	تخلیث
۶ اپریل	قروشتری	۵۵ ۱۳	تدیس	۵ مارچ	قروشتری	۳ ۵	تدیس	۵ فروری	قروشتری	۳۵ ۲۰	قرآن
۷ اپریل	قروشتری	۳ ۴	تدیس	۶ مارچ	قروشتری	۵۶ ۲۲	قرآن	۶ فروری	قروشتری	۱۹ ۲۰	تدیس
۸ اپریل	قروشتری	۳۱ ۱۲	تدیس	۷ مارچ	عطار و شتری	۳۶ ۱۶	تدیس	۷ فروری	قروشتری	۴۷ ۷	ترنج
۹ اپریل	قروشتری	۱۰ ۱۳	ترنج	۸ مارچ	قروشتری	۳۰ ۱۴	قرآن	۸ فروری	عطار و شتری	۳ ۱۵	تدیس
۱۰ اپریل	قروشتری	۴ ۵	تدیس	۹ مارچ	قروشتری	۲ ۱۴	ترنج	۹ فروری	قروشتری	۲۳ ۸	ترنج
۱۱ اپریل	قروشتری	۲۰ ۵	ترنج	۱۰ مارچ	قروشتری	۳۰ ۱۲	ترنج	۱۰ فروری	شمس و قمر	۳۳ ۱۸	قرآن
۱۲ اپریل	قروشتری	۳ ۱۳	ترنج	۱۱ مارچ	قروشتری	۳۲ ۲۲	تدیس	۱۱ فروری	قروشتری	۵ ۱۹	تدیس
۱۳ اپریل	قروشتری	۲۵ ۲	تخلیث	۱۲ مارچ	عطار و زہرہ	۵۳ ۲۳	قرآن	۱۲ فروری	قروشتری	۲۳ ۲	قرآن
۱۴ اپریل	قروشتری	۱۵ ۱۹	تخلیث	۱۳ مارچ	قروشتری	۰۰ ۱۲	ترنج	۱۳ فروری	قروشتری	۳۷ ۶	تدیس
۱۵ اپریل	قروشتری	۵۸ ۱	قرآن	۱۴ مارچ	قروشتری	۴۷ ۲	ترنج	۱۴ فروری	قروشتری	۸ ۱۹	ترنج
۱۶ اپریل	قروشتری	۱۰ ۱۸	مقابلہ	۱۵ مارچ	قروشتری	۴ ۱۲	مقابلہ	۱۵ فروری	قروشتری	۵۰ ۱۰	قرآن
۱۷ اپریل	قروشتری	۲۳ ۲	مقابلہ	۱۶ مارچ	قروشتری	۳۷ ۶	تخلیث	۱۶ فروری	قروشتری	۲۹ ۵	تدیس
۱۸ اپریل	قروشتری	۳۰ ۲	مقابلہ	۱۷ مارچ	قروشتری	۲۰ ۱۰	مقابلہ	۱۷ فروری	قروشتری	۵۲ ۳	ترنج
۱۹ اپریل	قروشتری	۳۱ ۱۰	مقابلہ	۱۸ مارچ	قروشتری	۵۷ ۱۵	مقابلہ	۱۸ فروری	قروشتری	۳۸ ۱۷	تدیس
۲۰ اپریل	قروشتری	۱۶ ۱۶	تخلیث	۱۹ مارچ	قروشتری	۵۷ ۱۵	مقابلہ	۱۹ فروری	قروشتری	۵۹ ۱۲	ترنج
۲۱ اپریل	قروشتری	۲۵ ۶	تخلیث	۲۰ مارچ	قروشتری	۵۵ ۱۱	تخلیث	۲۰ فروری	قروشتری	۵۵ ۲۲	ترنج
۲۲ اپریل	قروشتری	۵۷ ۱۴	تدیس	۲۱ مارچ	قروشتری	۲۵ ۹	ترنج	۲۱ فروری	قروشتری	۸ ۱۳	تدیس
۲۳ اپریل	قروشتری	۳۳ ۲۳	تخلیث	۲۲ مارچ	قروشتری	۱۲ ۲۱	تخلیث	۲۲ فروری	قروشتری	۲۲ ۱۸	مقابلہ
۲۴ اپریل	قروشتری	۱ ۲۳	ترنج	۲۳ مارچ	قروشتری	۴۷ ۱۰	تدیس	۲۳ فروری	قروشتری	۳۳ ۱۳	ترنج
۲۵ اپریل	قروشتری	۵۷ ۱۷	ترنج	۲۴ مارچ	قروشتری	۴ ۵	تخلیث	۲۴ فروری	قروشتری	۵۸ ۲۱	مقابلہ
۲۶ اپریل	قروشتری	۱۴ ۱۳	ترنج	۲۵ مارچ	قروشتری	۳۳ ۱۲	ترنج	۲۵ فروری	قروشتری	۲۰ ۱۱	تخلیث
۲۷ اپریل	قروشتری	۱۵ ۱۶	تدیس	۲۶ مارچ	قروشتری	۳۳ ۲۰	ترنج	۲۶ فروری	قروشتری	۳۳ ۹	تخلیث
۲۸ اپریل	قروشتری	۵۸ ۱۸	قرآن	۲۷ مارچ	قروشتری	۳۸ ۲۳	تدیس	۲۷ فروری	قروشتری	۴۶ ۲۲	ترنج
۲۹ اپریل	قروشتری	۳۶ ۱۶	تدیس	۲۸ مارچ	قروشتری	۳۶ ۹	ترنج	۲۸ فروری	قروشتری	۳ ۱۳	تخلیث
۳۰ اپریل	قروشتری	۲۵ ۲	تدیس	۲۹ مارچ	قروشتری	۳۹ ۱۷	ترنج	۲۹ فروری	قروشتری	۳۸ ۱۶	تدیس

شرف قمر

۱۱ فروری ۱۵ بج کر ۲۶ منٹ سے
۱۶ بج کر ۱۳ منٹ تک۔
۹ مارچ ۲۱ بج کر ۴ منٹ سے ۲۲ بج کر
۵۰ منٹ تک۔ ۶ اپریل ۴ بج کر ۲۵ منٹ
۶ بج کر ۵ منٹ تک۔
ان اوقات میں حصول علم حصول اولاد
تقدیر کثائی، زراعت، باغات کی ترقی۔
حصول دولت، مقدمہ میں کامیابی کے
علاوہ تمام مثبت کاموں کے لئے غلیات
کئے جاتیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برآمد
ہوں گے۔

بہبوط قمر

۲۴ فروری ۱۱ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۳
بج کر ۲ منٹ تک۔
۲۲ مارچ ۲۰ بج کر ۲۷ منٹ سے
۲۲ بج کر ۶ منٹ تک۔ ۱۹ اپریل ۳ بج کر
۴۸ منٹ سے ۶ بج کر ۳۰ منٹ تک۔
یہ اوقات تفریق وجدائی، تنزلی،
ہلاکت و بربادی کے علاوہ تمام منفی کاموں
کے لئے موزوں اوقات ہیں۔ مذکورہ
کاموں کو ان اوقات میں انجام دینے
تو نتائج جلد برآمد ہوں گے۔ لیکن کسی
کے خلاف کام کرتے وقت شرعی تقاضوں
کو ہرگز ہرگز نظر انداز نہ کریں۔ بہت
ہی مجبوری میں منفی کاموں کے لئے قدم
اٹھائیں۔ ورنہ آخرت میں جواب دہ
ہوں گے۔

تحویل آفتاب

۱۹ فروری۔ آفتاب ۱۲ بج کر ۱ منٹ
پر برج حوت میں داخل ہوگا۔

۲۰ مارچ، آفتاب ۱۳ بج کر
۵ منٹ پر برج حمل میں داخل ہوگا۔
۱۹ اپریل، آفتاب ۲۲ بج کر ۱۰ منٹ پر
برج ثور میں داخل ہوگا۔
یہ اوقات دعا کی مقبولیت کے لئے
بہتر اوقات ہیں اپنی ضروریات و خواہشات
اپنے رب کے حضور رکھیں۔

قمر در منزل شریطین

بہتر وقت، ۹ فروری بروز بدھ ۱۸
بج کر ۳۵ منٹ سے ۲۱ بج کر ۵۵ منٹ تک۔
بہتر وقت، ۷ مارچ بروز منگل ۱۲ بج
سے ۲۲ منٹ تک۔

بہتر وقت، ۳ اپریل بروز پیر ۳ بج کر
۵۲ منٹ سے ۴ اپریل بروز منگل ۱۰ بج کر
۳۰ منٹ تک۔ حروف پنجی کی زکوٰۃ کی
شروعات کا قابل قدر وقت۔

شرف شمس

۷ اپریل بروز جمعہ ۱ بج کر ۱۸ منٹ
سے ۸ اپریل بروز ہفتہ ۸ بج کر ۳۷ منٹ
تک۔ جاہ و خست، عروج و ترقی، بلندی
مرتبہ، حصول اقتدار، سماجی اور سیاسی
کاموں میں دشمنوں اور بدخواہوں پر
غلبہ پانے کیلئے اور تمام شرور و فتن سے
محفوظ رہنے کے لئے تعویذات تیار کرنیکا
بہترین وقت۔

شرف زہرہ

۳ اپریل بروز پیر ۱۸ بج کر ۲ منٹ
سے ۴ اپریل بروز منگل ۱۳ بج کر ۲ منٹ
تک۔ تسخیر خلافت، تسخیر محبوب، تسخیر شریک و حیا
کا دوبارہ۔ میں عروج و ترقی، حلقہ احباب
میں وسعت، عزت و مقبولیت میں اضافہ

کے لئے تعویذات تیار کرنے کا بہترین وقت
عالمین خدا نے تعالیٰ کے عطا کردہ ان
قیمتی اوقات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔
اور اللہ کے بندوں کی خدمت کر کے
انہیں خصوصی روحانی امداد پہنچائیں۔

ماہ فروری

اس ماہ میں دھوپ میں بیٹھ کر اپنے
بدن کی تیل سے مالش کرنا، گرم پانی سے
نہانا، نمکین چائے پینا۔ اور دودھ میں
شہد ملا کر پینا مفید ہے۔ دن میں سونا
حد سے زیادہ سونا مقرر ہے۔

ماہ مارچ

علی الصباح ہلکی ورزش کرنی چاہئے
شہد اور ترکاریوں کا استعمال خوب کرنا
چاہئے۔ کھانا کھا کر فوراً انہیں سونا چاہئے
کچھ دیر ٹھہرنا ضروری ہے۔

قمر در عقرب

۲۵ فروری رات کو ۵ بج کر ۳۲ منٹ
پر شروع ہو کر ۲۸ فروری دن ۷ بج کر
۵ منٹ پر ختم۔

۲۴ مارچ دوپہر ۱۲ بج کر ۸ منٹ پر
شروع ہو کر ۲۶ مارچ رات کو ۲ بج کر ایک
منٹ پر ختم۔

ان اوقات میں منفی کام کریں انشاء اللہ
فوزا اثر ہوگا۔

امادس

۵ فروری بروز پیر کو امادس ہوگی
اور ۷ فروری بروز پیر کو ذی قعدہ کا چاند
نظر آئے گا۔ انشاء اللہ



طلسماتی دوا خانہ دیوبند کی چند اہم اور بے مثال دوائیں

حب شبابی (مانع جریان)

آج کل کے نوجوانوں میں جریان (دھات کا گرنا) عام ہو کر رہ گیا ہے۔ جریان کی بیماری انسان کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتی ہے، مگر کمزور ہو جاتی ہے، چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور مردانگی کا جو ہر دن بدن کم ہوتا رہتا ہے۔ اس مرض کو دفع کرنے کے لئے طلسماتی دوا خانہ نے قدیمی نسخوں سے بہتر و قدیم ہی ایک گولی تیار کی ہے، جو اس مرض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

مکمل کورس کی قیمت 120 روپیہ۔ 250 روپے

شبابی عجوبہ طلاء

بچپن کی غلط کاریوں کی وجہ سے عضو تناسل میں کمزوری، کچی اور ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے اور اس بنا پر اکثر نوجوان احساس کمتری کا شکار ہو کر موت کے منہ میں جا کھینچے ہیں۔ عضو تناسل کی کمزوریاں رفع کرنے کے لئے ایک طلاء بطور خاص تیار کیا گیا ہے، اس کے استعمال سے عضو میں قوت، فریبی اور ایستادگی پیدا ہو جاتی ہے اور عضو تناسل کی مردہ رگیں پھر سے زندہ ہو جاتی ہیں یہ طلاء اپنی بے مثال تاثیر کی وجہ سے محبوب کی حیثیت رکھتا ہے۔ قیمت ایک ماہ 75 روپے علاوہ محصول ڈاک

طلسماتی گولیاں

بنگال کے جادو سے زیادہ موثر جو لوگ کسی وجہ سے مردانگی کو بیٹھے ہوں اور ان میں تحریک پیدا نہ ہوتی ہو وہ طلسماتی گولیاں استعمال کریں اور دیکھیں کہ جادو کس طرح سرچڑھ کر بولتا ہے۔

قیمت مکمل کورس

60 گولی۔ 250 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ النساء (مانع سیلان)

غذاؤں میں ملاوٹ اور دیگر کمزوریوں کی وجہ سے عورتوں میں لیکور یا کامرض عام ہو گیا ہے۔ لیکور یا عورت کے جسم کو دیمک کی طرح جافا رہتا ہے، یہاں تک کہ عورت اپنا حسن و جمال کھو بیٹھتی ہے اور بدن میں جستی اور کالہ پیدا ہو جاتی ہے، چہرہ کی رنگت متاثر ہوتی ہے آنکھوں کے حلقے کالے پڑ جاتے ہیں، پنڈلیوں میں درد رہنے لگتا ہے، اس مرض کو دفع کرنے کے لئے ہماری تیار کردہ تحفۃ النساء استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے سیلان الرحم کی بیماری انشاء اللہ ختم ہو جائے گی اور بدن میں جستی اور بیداری پیدا ہوگی، چہرہ گلاب کے پھول کی طرح مکمل اٹھے گا۔

مکمل کورس 120 گولی 250 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنے ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔

حکیم صاحب کے یہاں فون رات نو بجے کے بعد کیا کریں۔ فون: 224022

ہمارا مکمل پتہ:- طلسماتی دوا خانہ محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)
پن ۲۲۷۵۵۴

گولی . فولادِ اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

عیش و عشرت ہے وہاں

فولادِ اعظم ہے جہاں

سرعتِ انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی "فولادِ اعظم" استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی معمولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے وقت بچھین لیتا ہے۔

تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے — اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعتِ انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پراثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی گولی۔ ۱۲ روپے — ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت۔ 400 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آرڈر کے ہمراہ۔ 50 روپے پائیدار انس آنے ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

ہمارا مکمل پتہ: طلسمبائی دواخانہ محلہ ابوالکالی دیوبند (پوپی)

دیوبند سے ایک عظیم الشان اور دلچسپ رسالے کا اجراء

ماہنامہ ایک حیات

دیوبند

ادارہ طلسماتی دنیا کا عظیم تحفہ ہر گھر کیلئے ہر گھر بھر کیلئے

شریک حیات
ہماری شادی اور زندگی میں کیا بات
ہماری شادی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری زندگی میں کیا بات
ہماری زندگی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری زندگی میں کیا بات
ہماری زندگی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری شادی اور زندگی میں کیا بات
ہماری شادی اور زندگی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری زندگی میں کیا بات
ہماری زندگی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری زندگی میں کیا بات
ہماری زندگی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری شادی اور زندگی میں کیا بات
ہماری شادی اور زندگی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری زندگی میں کیا بات
ہماری زندگی میں کیا بات

شریک حیات
ہماری زندگی میں کیا بات
ہماری زندگی میں کیا بات

☆ ہر ماہ سے تازہ ترین غریب، افسانے، کہانیاں ☆

☆ ہر ماہ ازاد و دلچسپ زندگی سے متعلق اپنے سوالوں کے جوابات اور اپنی زندگی کی دوسری اچھوتوں کا حل پڑھے ☆

☆ ادب، فلسفہ، اذہاجیت، ہنر، زندگی، دستکاری، علم، اعداء، علم، نجوم، علم، قیافہ، اور دوسرے پر اسرار علوم کا مطالعہ کرنے کیلئے شریک حیات دیکھئے ☆

..... شریک حیات اپنی نوعیت کا منفرد اور عجیب و غریب رسالہ ہے

..... آج ہی اپنے بک اسٹال سے رابطہ قائم کریں یا براہ راست ہمیں لکھیں

سالانہ زر تعاون 100.00 روپے

نی کاپی 10.00 روپے

ہمارا پتہ: ماہنامہ شریک حیات محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی۔ فون 01336-24455

طلسمانی عجیا

جنوری، فروری ۱۹۷۷ء

ہمزاد کون گئے قیامت کے

جہالت کو دیکھتے کائنات

ہمزاد نمبر

طلسمی انگوٹھی

بنانے

کا

گر



ہمزاد نمبر

کیا اور کہیاں

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ۵

آہ! مولانا شمیم احمد عثمانی ۷

مختلف باغوں کے پھول ۸

اسما حسنی ۱۵

علاج بالقُرآن ۱۷

صنم خانہ غلیات ۱۹

روحانی ڈاک ۲۳

خوابوں کی تعبیر ۲۱

تسخیرات ہمزاد ۲۵

ہمزاد کو قابو کرنے کا فن ۳۷

ہمزاد سے کام لینا ۸۱

رموز ہمزاد ۸۷

تسخیر ہمزاد (غیر مسلمین کے لئے) ۹۳

ہمزاد کا عمل ۹۸

ہمزاد کو مسخر کرنے کے طریقے ۱۲۳

غلیات ہمزاد برائے خواتین ۱۳۵

جلالی ہمزاد ۱۳۷

عمل ہمزاد (سفلی) ۱۳۹

عمل ہمزاد ۱۴۰

جنات کو دیکھنے کا عمل ۱۴۱

طلسماتی انگوٹھی ۱۴۳

برجوں کی دنیا ۱۴۵

درختوں کے خواص ۱۵۹

خوفناک قبرستان ۱۶۹

قبرستان کی وہ رات ۱۷۵

بھیانک حویلی ۱۷۹

اذانِ بُت کدہ ۱۸۵

اذا ریتا

یہ سب تمہارا کرم ہے آفا

بقلم خواص

ناظرین کی خدمت میں "ہمزاد نمبر" پیش کرتے ہوئے ہم اس بات پر غوشی اور فخر محسوس کر رہے ہیں کہ ہم نے ایک بار پھر طلسمانی دنیا پڑھنے والوں کو ایک انمول خزانہ عطا کر دیا ہے۔ یہ بخشش اور یہ عطا درحقیقت برہنہ توفیق خداوندی ہے۔ انسان اس دنیا میں کتنی بھی محنت کر لے۔ اور کسی بھی معاملے میں اس کو کتنی بھی صلاحیت اور مہارت میسر ہو اس کو کامیابی اور مقبولیت کا نشان امتیاز اسی وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب فضل خداوندی اور رحمت یزداں اس پر اور اس کے ارادوں پر سایہ فگن ہو۔ چنانچہ ہر صاحبِ تہن اور ہر صاحبِ علم و ہنر نے عظمت و برتری کی فلک بوس چٹانوں پر کند ڈالتے ہوئے ہر صد غلوں دل پہی کہا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانا بخشد خدائے بخشنده۔

طلسمانی دنیا ایک چھوٹا سا دیباہ ہے۔ یہ رسالہ ایک ایسے چراغ کی مانند ہے جس کا اپنا وجود بہت ہی مختصر سا ہے۔ جسے بہت زیادہ وساتل بھی میسر نہیں ہیں۔ لیکن جس نے سخت ترین آندھیوں میں خود کو روشن رکھنے کی جرأت کی ہے۔ رب العزت کا فضل عکرا ہے کہ تیز تند ہواؤں، خوفناک اندھیروں، حاسدوں اور بُرا چاہنے والوں کے بُرے ارادوں اور ناپاک سازشوں کے باوجود طلسمانی دنیا جہالت کی آندھیوں سے بھی برسرِ پیکار ہے اور اسلام مخالف ظلمتوں کے خلاف بھی سینہ تانے کھڑا ہے۔ طلسمانی دنیا کی ٹھٹھائی ہوئی روشنی آج روحانی عملیات کی ایک کسوٹی بن چکی ہے۔ خلق خدا اس روشنی سے پوری طرح فیضیاب ہو کر فیض رساں بن رہی ہے۔ طلسمانی دنیا نے جہانِ علم و عمل کو جناتِ نمبر، شیطانِ نمبر، جادو ٹونا نمبر اور روحانی ڈاک نمبر کی صورتوں میں علم و معرفت کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ ان نمبروں کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اور ان نمبروں نے اربابِ ذوق اور قدردانِ علم سے زبردست خراجِ عقیدت وصول کیا ہے۔ اب پورے اعتماد اور مکمل یقین کے ساتھ فضل خداوندی کا امیدوار ہوتے ہوئے ادارہ طلسمانی دنیا چاہنے والوں کی خدمت میں "ہمزاد نمبر" پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔ اس ذوق کے ساتھ کہ اس کو بھی زبردست پذیرائی نصیب ہوگی۔ اور اس کو بھی محبت و عقیدت کے پھولوں اور گجروں سے نوازا جائے گا۔

ناظرین دیکھیں گے کہ اس ہمزاد نمبر میں ہمزاد تابع کرنے کے بعض فارمولے ایسے بھی ہیں کہ جنہیں لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ بعض فارمولے ایسے ہیں کہ جو عملیات کا سرِ بستر راز تھے لیکن جنہیں فراخ دلی کے ساتھ ادارہ طلسمانی دنیا نے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ تاکہ وہ ان فارمولوں سے مستفیض ہو کر اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانے کے اہل بنیں۔ اور اس طرح چراغ سے چراغ جلتا رہے۔ اور وہ کائنات جو دن بدن جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبتی جا رہی ہے، علم و عمل کے اجالوں سے متور ہو جائے۔ اللہ کا فضل و کرم جب کسی پر اپنا نور برساتا ہے تو اس کی حیثیت ہی بدل جاتی ہے۔ اس کے راستوں کی مشکلات آسانیوں میں اور سفر کی کٹھناتیاں راحتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ وہ دل آزار حالات میں اپنا سفر شروع کرتے ہوئے بھی مطمئن ہوتا ہے۔ فضل الہی کی موسلا دھار بارش کی وجہ سے باہموم بھی اس کو نسیمِ سحر محسوس ہوتی ہے اور رحمت یزداں کی وجہ سے پُر خارا وادیاں بھی اس کے لئے گلزار بن جاتی ہیں۔ وہ تنہا اپنا سفر شروع کرتا ہے لیکن اللہ کے فضل کی وجہ سے ہزاروں لوگ اس کے نقشِ قدم پر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ اور منزلیں خود سر جھکا کر ایسے مسافروں کو سلام کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔

طلسماتی دنیا نے جب اپنا روحانی سفر شروع کیا تھا۔ اس وقت قطعاً اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کو اس درجہ مقبولیت اور قدر و منزلت عطا ہوگی۔ کہ سارے عالم سے محبت و عقیدت کے پیغام وصول ہونے لگیں گے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہزاروں لوگ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اور ذات و اہل ایک قافلے کی صورت اختیار کر لے گی۔ زیر دسے شرقی و جنوبی الا یہ رسالہ آج ہزاروں دہائیوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور یہ چھوٹا سا چراغ اب آفتاب کی طرح جگمگا رہا ہے۔ اور صرف کچے کانوں ہی نہیں مالیشان حویلیوں میں بھی اس کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اور صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلمین بھی اس کی روشنی سے اپنا رخ موصول کر رہے ہیں۔ اس کی کریم کسی ایک شہر ایک خطے اور کسی ایک ملک کو نہیں بلکہ پورے عالم کو متور کر رہی ہیں۔ اور اس کے نور سے دنیا تے جہالت میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اور ابلیس لعین پریشان ہے۔ کیوں کہ طلسماتی دنیا خدا کے بندوں کو خدا سے ملائے گا خدمت انجام دے رہا ہے۔

• ہم مالک کون و مکان کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں خدمت خلق کی توفیق دی۔ اور ہمارے کاموں کو کارناموں میں تبدیل کرنے کا شرف عطا کیا۔ ہم اپنے رب کے حضور یہ دعا کرتے ہیں۔

اے اکرم الاکرمین! تم ادارہ طلسماتی دنیا کو دین و اسلام کی تبلیغ کرنے کی مزید توفیق اور صلاحیت عطا کرو۔ اور طلسماتی دنیا کے ہمزاد نمبر کو اسی مقبولیت اور قدر دانی سے نوازو جس طرح تم نے طلسماتی دنیا کے دیگر نمبرات کو اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہماری بساط ہی کیا ہے۔ ادنیٰ درجے کا علم معمولی درجے کی صلاحیت اور نہ ہونے کے درجے میں وسائل۔ لیکن۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے



آپ کا محبوب سالہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا

- اگلے شمارے سے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے • اگلے شمارے سے کئی دلچسپ، انوکھے اور عجیب و غریب مضامین • آپ کی ذہانت کو پرکھنے کے لئے ایک حیرتناک سلسلہ۔
- آپ کی شخصیت آپ کے رنخط میں پوشیدہ ہے۔ جی ہاں۔ کس طرح یہ جاننے کے لئے اگلا شمارہ دیکھیں • علم الاعداد اگلے شمارے سے ایک نئے انداز کے ساتھ۔
- ایک خوفناک کہانی کا سلسلہ بھی اگلے ماہ سے آپ پڑھیں گے۔
- خوفناک حویلی کے بعد دوسری دلچسپ اور روایتی کھڑے کر دینے والی حیرتناک، جسم میں لرزہ پیدا کر دینے والی داستان۔ جسے پڑھ کر آپ تا عمر متاثر رہیں گے۔
- اگلا شمارہ۔ نت نئی دلچسپیوں کے ساتھ جلوہ گر ہو رہا ہے

منیجر، ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

آہ! مولانا شمیم احمد عثمانی

از سکبرہ پرویز پیر کو دارالعلوم دیوبند کے قدیم استاد مولانا شمیم احمد عثمانی طویل علالت کے بعد اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

مولانا شمیم عثمانی تقریباً نصف صدی تک دارالعلوم دیوبند میں خدمت تدریس میں مصروف رہے۔ راقم الحروف کو بھی مولانا مرحوم سے رشتہ تلمذ کا شرف حاصل ہے۔ بیشمار صاحب صلاحیت حضرات نے ان کے سامنے زانوائے ادب طے کیا ہے۔ دنیا بھر میں ان کے شاگردوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔

مولانا شمیم عثمانی شاعر انقلاب علامہ انور صابری کے داماد تھے۔ مولانا عرصہ دراز تک مغربی یوپی میں جمعیتہ العلماء کے صدر رہے۔ اور انہوں نے عرصہ دراز تک جامع مسجد سہارنپور کے تولیت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ آج ان کے رخصت ہونے پر ہم نہ صرف ان کے اہل خانہ نہ صرف ان کے اقارب بلکہ ان کے تمام شاگردوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ جو ان کے دصال پر دنیا بھر میں سو گوار ہوں گے۔

مولانا شمیم عثمانی مولانا سید اسعد مدنی کے رفیق خاص تھے۔ ان دونوں کی دوستی ضرب المثل تھی۔ دوستی اور عقیدت دونوں الگ الگ نوعیت کی چیزیں ہیں۔ لیکن مولانا شمیم عثمانی نے دوستی کو باقی رکھتے ہوئے مولانا سید اسعد مدنی سے عقیدت کے رشتے کو بھی پوری طرح نبھایا ہے۔ دیکھنے والے یہ اندازہ نہیں کر پاتے تھے کہ مولانا شمیم دوست زیادہ تھے یا معتقد۔ ان کی وفات سے مولانا اسعد مدنی کو بھی شدید صدمہ ہوا ہے۔ ادارہ فلسفاتی دنیا مولانا سید اسعد مدنی سے بھی اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ (دآمین)

مختلف ساغون

فصل ربی

اللہ کا ارشاد ہے جس باغ کا شقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اسکے پھل ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں اور اس کے سائے بھی یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔

(پارہ ۱۳- سورہ رعد)

حضرت عیسیٰ کے اقوال

● سفر و قسم کا ہے۔ دنیا اور آخرت کا۔ دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے۔ دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیے۔ اور سفر آخرت میں روانگی سے پہلے بیع دنیا چاہیے۔ دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں۔ محن دل پذیر اور دل سخن پذیر۔

● عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثنا کی امید نہ رکھی جائے۔

● میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ لیکن احق کی اصلاح سے عاجز آگیا۔

● منافق سے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے۔ ایک توبہ کر نیوالے گنہ گار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔

● آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کا ایک نقطہ کے منطبلے سے زیادہ آسان ہے۔

دُعائے طلب

● مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو بہار کا سلسلہ کھولا جائے گا۔

● جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو۔ کیونکہ سب نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔ اور خوشنودی خدا تعالیٰ کے حصول کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

● جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے خدا تعالیٰ سے جو پوشیدگی ہے۔ دعا مانگ اس صورت میں تیری دعا ضرور قبول ہوگی۔

● خبردار اپنے راست بازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کیلئے نہ کرو۔ ورنہ درگاہ ایزدی میں تیرے لئے کچھ اجر نہیں۔

حضرت لقمان کے اقوال

● بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ بٹھرا نا۔ جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔

● جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہئے۔ ہود و دست سے بھی پوشیدہ رکھو۔ مبادا وہ بھی کسی دن دشمن ہو جائے۔

● جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہوتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو خفیف

اور مروت کو زائل کرتی ہے۔

● مصائب سے مت گھبرائیے کیونکہ سارا اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

● حکمت و دانائی مفلس کو ہادشاہ بنا دیتی ہے۔

● کوئی چیز تیرے نزدیک نعمت آخرت سے محبوب تر نہ ہو۔

● دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہو۔ نیک

مقدر پر قناعت کرو اور دوسروں کی روزی

پر آنکھ مت ڈال۔ تاکہ رنج نفس سلا رہے۔

کسوٹی

● اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے توشہ نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

● شریک کا مقابلہ نہ کرو۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے اور جو کوئی تجھے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔

● کسی کی عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے جس پہلے سے تم ناپتے ہو۔ اس سے تمہارا واسطے ناپا جائیگا۔

● مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیوں کہ وہ بہشت کے حقدار ہوں گے۔

● مبارک ہیں وہ جو دل کے غمگین ہیں۔ کیوں کہ وہ تسلی پائیں گے۔

● مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں۔ کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔



حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال

- مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا سزا نہیں۔
- خیر یہی ہے کہ شر سے باز آ۔
- حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔
- چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے باطل کا پرودہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔
- سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھا۔ یہ نہ دیکھ کہ مشعل بڑا کون ہے۔
- بہترین خصلت زبان کی حفاظت ہے۔
- جب وعدہ بھر جاتا ہے تو قوت فکر کمزور پڑ جاتی ہے۔ اور حکمت و دانش کی صلاحیتیں گونگی ہو جاتی ہیں۔
- شکم سیری بیماری کی جڑ اور پرہیز ساری بیماری کا علاج ہے۔
- عظمت صرف ایک فیصد ودیعت کجیاتی ہے اور ۹۹ فی صد محنت و ریاضت ملتی ہے۔

آئینہ عمل

- اگر تم کمزور کو کچھ دے نہیں سکتے تو اس کے ساتھ ہربانی سے پیش آؤ۔
- (حضرت علیؓ)
- انتقام کی طاقت ہوتے ہوئے انتقام نہ لینا اور غصہ پی جانا جہاد افضل ہے۔
- (امام جعفر صادقؑ)

- اپنا انداز گفتگو نرم رکھو۔ کیوں کہ لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔

(امام غزالیؒ)

- مجلس میں زبان پر غصے کی حالت میں ہاتھ پر اور دسترخوان پر بیٹھے بھوک پر قابو رکھو۔ (امام رازیؒ)
- کسی عالم دین سے ایک گھنٹے کی گفتگو دس برس کے مطالعہ سے افضل ہے۔

(بوعلی سینا)

- دل ایک شفاف آئینہ ہے۔ اگر بدی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی نظر آسکتا ہے۔
- (مولانا رومؒ)

حضرت امام حسنؓ کے اقوال

- اچھے اخلاق دس ہیں۔ زبان کی سچائی، باطل سے جنگ کے وقت حملہ میں شدت، مسائل کو دینا، احسان کا بدلہ، صلہ رحم، پڑوسی کی حفاظت، حقوق العباد، مہمان نوازی، حسن خلق اور سب سے بڑھ کر شرم و حیا۔
- دانائیوں میں اعلیٰ درجے کی دانائی تقویٰ ہے اور کمزوریوں میں سب سے بڑی کمزوری بد اخلاقی اور بد اعمالی۔
- جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔
- تمہاری عمر برابر گھٹتی جا رہی ہے بس جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کر جاؤ۔

- مومن وہ جو زاد آخرت مہیا کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول رہے۔

فکر و نظر

- خاموشی کو اپنا شعار بنا۔ تاکہ شہر زبان سے محفوظ رہے۔
- کسی ذکر میں بجز ذکر خدا اور کسی خوشی میں بجز فکر و جزا کوئی خیر و خوبی نہیں۔
- مصائب دنیا کو سہل خیال اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔
- فرمایا عقل و حکمت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ نظر نیچی رکھنا، زبان کو بے محل نہ کھولنا، حلال غذا کھانا، شرمگاہ کو قابو میں رکھنا، سچ بولنا، عہد کو پورا کرنا، مہمان کی عزت کرنا، پڑوسی کی حمایت کرنا اور جس بات سے کوئی فائدہ نہ ہو اسے ترک کر دینا۔
- مژدہ کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بناسکے اگر بوجہ خاص یہ تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت خاصیت فروغ غضب سے مدد کر کہ تیرا غضب تیرے لئے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔

علم بے عمل اور عمل بے علم سے پرہیز کر۔

علم بہتر ہے یا مال

- ایک دفعہ کسی نے حضرت علیؓ سے درخواست کی کہ ہم دس آدمی ہیں۔ اور سوال ایک ہی ہے،

مگر جواب جدا گانہ چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ: اس نے سوال پیش کیا۔

● علم بہتر ہے یا مال؟ آپ نے اس طرح جواب دینا شروع کیا۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال کی حفاظت تجھے کرنی پڑتی ہے اور علم تیری حفاظت کرتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم ترقی کرتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال دیر تک رکھنے سے فرسودہ ہو جاتا ہے مگر علم کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔

● علم بہتر ہے۔ اس لئے کہ مال فرعون و ہامان کا ترکہ ہے۔ اور علم انبیاء کی میراث ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے مال کو ہر وقت چوری کا خطرہ رہتا ہے علم کو نہیں۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ صاحب مال کبھی بخیل بھی کہلاتا ہے مگر صاحب علم کریم ہی کہلاتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ اس سے دل کو روشنی ملتی ہے اور مال سے دل تیرہ و تار ہو جاتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال سے بشار دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ مگر علم سے ہر دشمنی حاصل ہوتی ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ یوم قیامت مال کا حساب ہو گا۔ مگر علم پر کوئی حساب نہیں ہو گا۔

روشنی

● انفعال گناہ غرور عبادات سے بدتر ہے۔

● دنیا کے مال و اسباب پر غرور مت ہو۔ کیا خبر کہ اس رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔

● اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خداوند تعالیٰ

سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور منکار ہے کیونکہ جب وہ آنکھوں سے نظر آنے والے انسان

بڑا سلوک کرتا ہے تو نادیدہ خدا کی محبت کس طرح کر سکتا ہے؟ اصل میں مخلوق کی محبت بھی خدا کی محبت ہے۔

● جو شخص اپنے لئے خزانہ جمع کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ غریب ہے۔ اور ایک بے سروسامان مظلوم خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ دولت مند ہے۔

اعمالِ مومن

● نعمت کا نامناسب جگہ پر خرچ کیا جانا ناشکری ہے۔

● سخاوت پھل ہے مال کا، اعمال پھل ہیں علم کا، خوشنودی خدا تعالیٰ کا پھل ہے اخلاص۔

● اس نے خدا تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں جانا۔

● جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے۔ پس وہ جان لے کہ مجھ سے میرا رب ناراض ہے۔

● جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کر۔

کردار

● جس کسی نے بڑی خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔

● خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ اور انسانوں سے اپنے برابر محبت رکھ۔

● ان سے نہ ڈر و جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اس کے کچھ نہیں کر سکتے، بلکہ اس سے

ڈر و جس کو قتل کرنے کے بعد افسوس ہے کہ جہنم میں ڈالے۔

● اگر تیرا بھائی گناہ کرے تو ملائمت سے اور نرمی سے اسے ملامت کر۔ اور قوائے علانیہ کر۔ اگر وہ ایک دن میں سات دفعہ گناہ کرے۔ اور ساتوں دفعہ تیرے پاس آکر کہے تو یہ کرتا ہوں تو اسے معاف کر۔

● اپنے بھائی سے بلا وجہ خفا نہ ہو۔

● اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو خداوند تعالیٰ تمہارے قصور معاف نہ کریگا۔

● حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے اپنی بیویوں کو حتی المقدور ہرگز طلاق مت دو۔

● اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے سنے والوں کے لئے دعا مانگو۔ کیونکہ خداوند کریم اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا اور راست باز اور بدکار دونوں پر مینہ برساتا ہے۔

چسراغِ راہ

● اپنی بہتری کا خیال نہ کرو۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کو افضل سمجھو۔

● اس دنیا میں نیک چلنی کا راستہ دوسری دنیا میں نجات کی سڑک ہے۔

● دین کے اصول دنیا کا ذریعہ گرداؤ یہ انتہائے ذہانت ہے۔

● تجھے کیا ضروری ہے۔ اگر دنیا تجھے نہ جائے جب کہ تو اللہ کے نزدیک مقبول مخلوق اور مظہر و منصور ہے۔

● دنیا کو عشرت کہہ قرار دینے والا بہت جلد تم ماتم کہہ کی حقیقت کو از خود تسلیم کر لو گے۔

اچھی باتیں

● ان لوگوں کو کبھی وفادار نہ مانو جو تمہارے ہر قول و فعل کی تعریف کریں۔

منتخب اشعار

جسے باسی کچھ کر لوگ اکثر پھینک دیتے ہیں
دیہاریوں کو بڑی مشکل سے ملتی ہے

آسمانوں کے دور میں ہم آگئے کہاں
رکھ دی زمین ہم نے بزرگوں کی آبرو

بلبلاتے رہے رہ رہ کے جو بھوکے بچے
سوچتے کیسے انہیں ماں نے سلایا ہوگا

میں آ نہیں سکتا ہوں بلاؤں کے اثر میں
بچوں کی دعائیں ہیں مرے ساتھ سفر میں

دیکھئے کوان گنت چہرے ہیں دنیا میں مگر
اس نے کیا دیکھا جس نے آئینہ دیکھا نہیں

بچوں کی بھوک، بیٹی جواں، مغلّی کا غم۔
پہاں ہیں کتنے راز مری خود کشی کے ساتھ

جن کا بچہ

ایک بار ایک جن کا بچہ انسان کے بچے
کے پاس آگیا۔ اور ڈرانے لگا۔ انسان کے
بچے نے معصومیت سے پوچھا۔ تم کون ہو؟
جن کے بچے نے کہا کہ میں جن کا بچہ
ہوں۔

انسان کا بچہ بولا۔ اچھا تو کل مسجد
میں تمہارا ہی اعلان ہو رہا تھا۔ ایک بچہ
مسجد میں ملا ہے۔ جن کا بچہ ہے اگر نیو جاتیں

تو بچہ

ڈاکٹر نے مریض کو غذا کی افادیت بتا
ہوئے کہا۔ دیکھو پھلی سے بہتر کوئی غذا نہیں
اس سے جسم سڈول دلکش اور موٹا ہوتا ہے

● جب تم روزہ رکھو تو ربا کاروں کی طرح
اپنی صورت نہ بناؤ۔ تاکہ لوگ تمہیں روزہ دار
جائیں جو ایسا کرتے ہیں وہ اپنا اجر پا چکے
ہیں۔

● جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے
پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں۔ مگر
باطن میں بھیڑیے ہیں۔ ان کے اعمال سے
تم انہیں پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے
اگلورا اور اونٹ کٹاروں سے انجیر حاصل
کر سکتے ہیں۔

میزان عمل

● جو اپنے آپ کو بڑا بنائے گا۔ وہ چھوٹا
کیا جائے گا۔ اور جو کوئی چھوٹا بنائے گا
بڑا کیا جائے گا۔

● جب تم مغرب کی طرف سے بادل اٹھتے
دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ خدا میدان برساتے اور
یہی ہوتا ہے۔ پھر جب تم دکن کی طرف سے ہوا
چلتی دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ لو چلے گی اور یہی
ہوتا ہے۔ اے ربا کارو تمہیں زمین و آسمان
کی صورت میں فرق کرنا تو آتا ہے۔ لیکن
اس زمانے کے متعلق امتیاز کرنا تمہیں
کیوں نہیں آتا۔ اور تم خود ہی یہ فیصلہ نہیں
کر لیتے کہ واجب کیا ہے۔

سنہری باتیں

● زندگی کی کامیابی کا فیصلہ زندگی کے
اختتام پر ہی ہو سکتا ہے۔

● آسمان پر نگاہ ضرور رکھو۔ لیکن نہ بھولو
کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔

● موت سے زیادہ خوفناک شے موت
کا ڈر ہے۔

● جو زندگی خوفِ خداوندی سے محروم ہو
وہ محض ایک بوجھ ہے۔

● دنیا یہیں دیکھتی کہ تم کیا تھے۔ بلکہ یہ
دیکھتی ہے کہ تم اب کیا ہو۔

● دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان
میں غل نہیں ڈالتی۔

● چاند کے بغیر رات بیکار ہے اور دینی
علم کے بغیر ذہن بیکار ہے۔

● جن لوگوں کے ساتھ اچھے خیالات اور
اچھی کتابیں ہوتی ہیں وہ لوگ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

نعمتِ رب

● جو کی روٹی کھانا، صاف پانی پینا اور
کلمے میدان میں سو رہنا مرنے والے کیلئے
بہت ہے۔

● اپنی جان کی فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھا سکیں
یا کیا پہنیں گے، نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے
کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے
بڑھ کر جس۔؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ
نہ پوتے ہیں۔ اور نہ کھاتے ہیں اور نہ
کوٹھیلوں میں جمع کرتے ہیں۔

● یہی تمہارا خدا تعالیٰ ان کو رزق
پہنچاتا ہے۔ پہلے تم راست بازی کی تلاش
کر دو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔
پس کل کے لئے فکر نہ کیا کرو، کیوں کہ کل
کا دن اپنے لئے خود فکر کریگا۔ آج کے لئے
آج ہی کا ڈک کافی ہے۔ غور کرو کہ تمہیں
ان پرندوں کی نسبت بہت زیادہ قدرت
حاصل ہے۔

دین اور دنیا

● قسم بالکل نہ کھاؤ۔ بلکہ تمہارا کلام ہاں
ہاں یا نہیں نہیں ہو۔ لیکن اس سے زیادہ جو
ہے وہ بدی ہے۔

● جب تو خیرات کرے تو تیرا دایاں ہاتھ
کیا کرتا ہے۔ اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔

قسط ۲۰

علاج بالقُرْآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

اس سورۃ کی آیت ۲۵ اور ۲۶ سے
 یہ سلسلہ سورۃ مریم | زرد سرخ سبز کپڑے میں لکھ کر درخت
 کی تین شاخوں میں باندھیں۔ انشاء اللہ اس قدر پھل آئے گا کہ
 قفل حیران رہ جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ فَهَرَىٰ إِلَيْكَ بِجُنْحٍ فَلَنَلْقَاهُ فِي نَفْحٍ عَظِيمٍ
 وَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنَ رَّجُلَيْهَا وَهُمَا صَالِحَانِ فَكَلَّمَ اللَّهُ الْمَرْءَ الْمَذْمُومَ
 لَمَّا هُوَ سَاقٍ مُّوَدَّعٍ فَذَكَرَ اللَّهُ مَنَاسِكَتَ الْيَوْمِ
 بَيِّنَاتٍ

رجب کی نوچندی جمعرات کو اس سورۃ کی پہلی آیت کھلیتھق
 کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کر کے پہننے سے ہر قسم کا خوف دور
 ہو جائے گا۔ اور شادی کے پخصامات موصول ہونے لگتے ہیں اگر
 اس انگوٹھی کو پانی میں ڈال کر پانی صبح دشام پئیں تو حافظے میں
 زبردست اضافہ ہو۔

مرگ کے مریض پر اگر اسی آیت کو ۱۹۵ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں
 اور چند دنوں تک اس عمل کو جاری رکھیں تو مرض رفع ہو جائے گا۔
 ڈاڑھ کے درد میں اگر اسی پہلی آیت کو ۴۹ مرتبہ پڑھ کر
 دم کر دیں تو درد موقوف ہو جائے گا۔

اگر اسی پہلی آیت کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیا جائے تو گھر تمام
 آفات و بلیات سے محفوظ ہو جائے گا۔

اگر عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو میاں بیوی جمعہ کے دن روزہ
 رکھیں۔ اور شکر، بادام اور روٹی سے افطار کریں۔ اور پانی بالکل
 نہ پیں۔ اور اس سورۃ کی آیت ۲۵ تا ۱۵، آیت یہ ہے۔

وَأَنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ ذُرِّيَّتِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ
 مِنِّي ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً فَإِنِّي نَذِيرٌ لِّلْكَافِرِينَ أَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ
 رَحْمَةً يَّزِيدُكَ فِي الْبَشَرِ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا إِنَّمَا يَعْجِبُ لَمْ يَجْعَلْ لَّكَ
 مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّي نَكَحْتُ بَنَاتِ عَالَمٍ وَكَانَتِ امْرَأَتِي
 عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا قَالَ رَبِّ إِنَّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّئْ

وَقَدْ خَلَقْتَنِي مِنْ قَبْلُ وَلَعَلَّكَ سَمِيًّا قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّي آيَةً
 قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ
 مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا يٰ يٰ يٰ
 حُنَّ الْكِتَابِ يُقْوَىٰ قَالَتِيْنَا الْحُكْمُ صِيًّا وَحَنَّا فَا مِّنْ لَّدُنَّا وَكَلَمًا
 وَكَانَ تَقِيًّا وَبَرَّكَ الْوَالِدِ بِي وَلَوْ تَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا وَسَلَامٌ
 عَلَيْهِ يَوْمَ دُؤْلَدٍ وَنَوْمٍ مُّوْتٍ وَهُوَ يُعْجِبُ حَيًّا

چینی کی پلیٹ پر لکھ کر شہد اور آب زمزم سے اس کو دھو لیں۔
 اور اس پانی کو کسی مٹی کی بانڈی میں ڈال دیں۔ اس کے بعد چنے
 کی دال کے ۲۴ دانے لیں۔ ہر ایک دانے پر ان آیات کو ایک
 ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ اور بانڈی میں ڈالتے رہیں اس
 کے بعد اس بانڈی کو چولہے پر رکھ کر پکالیں۔ جب دال گل جائے
 تو اس بانڈی کو چولہے سے اتار لیں۔ اس کے بعد انگور کا رس
 نکال کر اس دال میں ملا لیں اور دونوں میاں بیوی اس کو
 آدھی آدھی کر کے پی لیں۔ اس کے بعد مباشرت کریں۔ انشاء اللہ
 اسی رات حمل قرار پائے گا۔ اس عمل کو احتیاطاً ۳ ماہ تک لگاتار
 کر لیں تو یقیناً اولاد پیدا ہوگی انشاء اللہ۔ بارہا کا آزمودہ عمل
 ہے۔ جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ وہ اس عمل کو مفسر و
 آزمائش۔ اور کامیابی پر اپنے رب کا شکر ادا کریں۔
 اس سورۃ کے نقش مثلث کو اگر غاکی چال سے لکھ کر کسی
 لڑکی کے گلے میں ڈال دیں تو اللہ کے فضل و کرم سے اس کے
 اچھے رشتے موصول ہونے لگیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۶۵۴۷	۹۶۵۵۲	۹۶۵۴۵
۹۶۵۴۶	۹۶۵۴۸	۹۶۵۵۰
۹۶۵۵۱	۹۶۵۴۳	۹۶۵۴۹





حسن الحاشی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد ۹

نام ستارہ	برج	عرصہ	مبارک دن	مبارک پتھر	مبارک رنگ
ترنج	حل عقرب	۲۲ مارچ تا ۲۰ اپریل ۲۲ اکتوبر تا ۲ نومبر	منگل جمعرات جمعہ	مالک پتلا	مکابی کالا سرخ

۹ کا عدد جو لائی طبع کا حامل ہے۔ اس عدد کے لوگ حد سے زیادہ بکھری ہوئی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ ملی، ادبی ذوق بھی ان کے اندر عدد سے زیادہ ہوتا ہے۔ عشق و محبت کے دلدل ڈھنچے ہیں۔ ان میں وفا نبھانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن ۹ عدد کے لوگ بالعموم کئی کئی بار عشق و محبت کے جال میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور بار بار جوٹ کھانے میں انہیں مزہ آتا ہے۔ ۹ عدد کے لوگ صنف نازک میں آسانی سے مقبول ہو جاتے ہیں۔ انہیں اچھی پسند کرتی ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کو اپنا قائد خود چنے کی عادت ہوتی ہے۔ اور یہ عادت انہیں نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ ۹ عدد کے لوگ فہم و فراست سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ایسی حماقتیں بھی کر گزرتے ہیں جو ان کے فوچر کیلئے زبردست ضرر رساں ہوتی ہیں۔ اور ان کے وقار کو زبردست ٹھیس پہنچاتی ہیں۔

۹ عدد کے لوگ آزاد خیال ہوتے ہیں۔ یہ کسی کی پابندی گوارہ نہیں کرتے انہیں جانور پالنے کا شوق جنون کی حد تک ہوتا ہے اپنی دنیا خود بنانے کی صلاحیت مالا مال ہوتے ہیں۔ لوگوں کو انہیں ہمدردی ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے۔ ۹ عدد کے لوگوں کو اکثر اپنے احباب اقارب کے مصدقات اٹھانے پڑتے ہیں۔ انکے چاہنے والے بہت ہوتے ہیں لیکن ان کے حاسدین کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہوتی۔ ۹ عدد کے تعمیری خصوصیات یہ ہیں۔ عالی ہمتی، استقلال، استحکام

انہیں دینی چاہیے کیوں کہ اختلافات کو بر لاتی میں مستحکم رکھا گیا ہے۔

جوش و غروش، اوالا العزیز، خوش اخلاقی، کردار کی مضبوطی، غریب پروری ہنرمندی وغیرہ۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے ۹ عدد کے لوگ اپنے ہمعصروں میں ممتاز رہتے ہیں۔ اور ان کے ملنے والے ان سے خوش ہوتے ہیں اور ان کی عزت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ۹ عدد والے افراد میں تحریری خصوصیات یہ ہوا کرتی ہیں۔ جھلکاٹ، اپنا روبرو اپنے کا مرض طبع و تشبیح کی عادت، غلط اقدامات، ہر کسٹ نامکس پر بھروسہ کرنا، خرابی، کاموں کو ادھورا چھوڑ دینے کا مرض، ملاف و گراف، آواز مزاج وغیرہ۔ ان خرابیوں کی وجہ ۹ عدد کے افراد نقصان بھی اٹھاتے ہیں۔ بدنام بھی ہوتے ہیں اور اکثر دہشتناک زندگی کو اجیرن بھی بناتے ہیں۔ مجموعی اعتبار سے ۹ عدد کے افراد کامیاب اور قابل رشک زندگی گزارتے ہیں۔ اگر ۹ عدد والے افراد کی شادی ایک نامور و فاضل قانون سے ہو جائے تو ان کی زندگی کامیابیوں سے اور خوشیوں سے ہلکنار ہو جاتی ہے۔ اگر ۹ عدد والے فرد کی شادی ۹ عدد والی عورت سے ہو جائے تو دن اچھے گزرتے ہیں مگر میں محبت بھی ہوتی ہے اور اعتماد بھی۔ خوشیاں بھی ہوتی ہیں اور راحتیں بھی۔ لیکن اگر ۹ عدد والے افراد کی شادی ۹ یا ۶ عدد والی عورتوں سے ہو جائے تو ازدواجی زندگی رستہ کی کاٹھار ہو جاتی ہے۔ بعض ماہرین امداد کی رستے پر سبک ۹ عدد والے افراد کو ۹ اور ۶ عدد والے فرد اس نہیں آتے البتہ ۹ اور ۶ عدد والی خواتین ماس آجاتی ہیں اور زندگی خوشگوار کی ہلکنار رہتی ہے۔ یہ حال ۹ عدد والے عورت کو ۱۴ اور ۶ عدد والی خواتین کو ترجیح دینی چاہیے اور اتفاقات کو اہمیت

قسط ۴۸

حسب الہامی ناموں کے ساتھ



مسجد میں بیٹھ کر پڑھے۔ نماز عصر کے بعد پڑھنے میں زیادہ فائدہ ہے۔ ۱۱ روز تک اس عمل کو جاری رکھئے۔ انشاء اللہ بہت سے بری ہوگا۔

اگر کوئی شخص روزانہ اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ فحش گناہوں اور دیگر برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص اس اسم کا عامل بننا چاہے وہ روزانہ ۲۵۰ مرتبہ ۴۰ دن تک لگاتار پڑھے انشاء اللہ زکوٰۃ چالیس دن میں ادا ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد اس اسم الہی کا جو بھی عمل کرے گا انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

اس اسم الہی کا نقش علم و معرفت کی زیادتی کے لئے تیر بہون ہے۔ اگر حافظہ کمزور ہو یا یادداشت خراب ہو تو پینے کے نقش بھی کارگر ثابت ہوتے ہیں۔

جن حضرات دعواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ز، م، ش یا ز ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بارود پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر کھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹	۸۲	۸۶	۷۲
۸۵	۷۳	۷۸	۸۳
۷۴	۸۸	۸۰	۷۷
۸۱	۷۶	۷۵	۸۷

ان ہی حضرات دعواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دینے جائز ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

الشہید حق تعالیٰ کا ۵۵ واں صفاتی نام الشہید ہے۔ شہید کے معنی یہ ہیں کہ وہ ذات بابرکت جو پوشیدہ اور اعلانیہ سبھی طرح کی باتوں، خبروں اور رازوں سے باخبر ہے۔

یہ اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۳۱۹ ہیں۔ اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ اپنے علم اور معرفت میں دن رات اضافہ کرنے کی سعی کرتا رہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم الہی کی کثرت رکھے گا اس کا دل باطل کی طرف سے متصف ہو جائے گا۔ اور اس کی طبیعت حق کی طرف مائل ہو جائے گی۔

جو شخص اپنی بیوی اور اپنے بچوں کے سر کے بال پکڑ کر ایک ہزار مرتبہ "یا شہید" پڑھے گا تو اس کے بیوی بچے اس کے زبردست مطیع اور فرمانبردار ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الہی کو ۳۱۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اسکے بیوی بچے ہر طرح کی بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے مقدمہ میں حق بجانب ہو۔ لیکن مخالف گروہ جھوٹے گواہوں سے غالب ہونے کی کوشش کر رہا ہو تو مقدمہ کی تاریخ سے دس تاریخ سے جس میں جھوٹے گواہ جھوٹی گواہی کے لئے پیش ہونے والے ہوں، سات دن پہلے اس اسم کو روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور جس وقت گواہ عدالت میں پیش ہو۔ دل ہی دل میں لائق ادا مرتبہ پڑھتا رہے انشاء اللہ وہ گواہی دینے پر قادر نہ ہو سکے گا۔

مقدمہ کی کامیابی کے لئے روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ "یا شہید" یا اللہ چالیس روز تک پڑھے۔

اگر کسی شخص پر کسی نے جھوٹی تہمت لگا رکھی ہو تو اس سے بڑی ہونے کیلئے "یا شہید" روزانہ گیارہ سو مرتبہ کسی قبرستان یا

جن حضرات دعواتین کے نام کا پہلا حرف ح، ز، ک، ہ، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کر لے اور ایک ٹانگ بچا کر اور ایک ٹانگ اٹھا کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۶	۷۲	۷۹	۸۲
۷۸	۸۳	۸۵	۷۳
۸۰	۷۷	۷۴	۸۸
۷۵	۸۷	۸۱	۷۶

ان ہی حضرات دعواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دینے جائیں ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۷	۱۰۹	۱۰۳
۱۰۲	۱۰۶	۱۱۱
۱۱۰	۱۰۴	۱۰۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۱۹ مرتبہ یا شہید پڑھ کر ان پر دم کر دیا جائے تو ان کی تاثیر میں زبردست اضافہ ہو جائے۔ ان نقوش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں باندھ کر استعمال کرنے کی تاکید کی جائے۔ مردوں کے دائیں بازو پر نقش باندھنا چاہیے اور عورتوں کے بائیں بازو پر۔ ورنہ پھر دونوں حضرات اپنے اپنے گلے میں ڈالیں۔ (باقی آئندہ)

سورۃ ہود کی آیت ۴۴ کا ورد

ذیابیطس کا علاج

نماز پنجگانہ کا اہتمام کریں اور روزانہ نماز فجر کے بعد سورۃ ہود کی آیت ۴۴ کا ۴۴ مرتبہ ورد کر کے پانی پر دم کریں اور یہ پانی سارے دن میں پی کر ختم کر دیں۔ یہ عمل ان تک جاری رکھیں اور اس میں کوئی تعطل نہ آنے دیں سورۃ ہود قرآن شریف کے بارہویں پارے میں موجود ہے۔

۷۸۶

۱۰۷	۱۰۲	۱۱۰
۱۰۹	۱۰۶	۱۰۴
۱۰۳	۱۱۱	۱۰۵

جن حضرات دعواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ہ، یاض ہو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی طرف کر لے اور دونوں بازو کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۵	۸۰	۷۸	۸۶
۸۷	۷۷	۸۳	۷۲
۸۱	۷۴	۸۵	۷۹
۷۶	۸۸	۷۳	۸۲

ان ہی حضرات دعواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دینے جائیں۔ ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۳	۱۰۹	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۲
۱۰۵	۱۰۴	۱۱۰

جن حضرات دعواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ج، ل، ز، ح، ی، یاض ہو۔ تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۱	۷۶	۷۵	۸۷
۷۲	۸۸	۸۰	۷۷
۸۵	۷۴	۷۸	۸۳
۷۹	۸۲	۸۶	۷۳

۷۸۶

۱۰۵	۱۱۱	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۶	۱۰۹
۱۱۰	۱۰۲	۱۰۷

ان ہی حضرات دعواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دینے جائیں اور انکو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

علم الاعداد

معلوماتِ اعداد پر ایک مشترک کتاب

اس کتاب کا مطالعہ بتائے گا کہ اعداد شخصیات کی کس طرح چٹخوری کرتے ہیں اور کس طرح پوشیدہ اور مخفی حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

تالیف

مولانا حسن الہاشمی (فاضل دارالعلوم دیوبند)
مدیر اعلیٰ، ماہنامہ طلسمانی دنیا دیوبند

قیمت ————— ۶۰ روپے (محولہ اک ۱۵ روپے)

صفحات ————— ۲۲۲ سائز ۱۸x۲۲

نوٹ: دیوبند سے طلب کرنے والے حضرات ۲۰ روپے ایڈوانس بھیجیں۔

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند

اگر آپ تقدیر و قدر تدبیر پر یقین رکھتے ہیں

پھر اپنا روحانی زراچہ بنوائے

پڑائے رنگ کے روڑ پر آپ کے انکار اللہ نے ہمارا شکر

اسکی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے۔ اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کونسا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کونسے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کونسی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کونسا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ پر کونسی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں حیوانات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب بے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟

ہدیہ نامہ ۵۰۰ روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۲۷۵۵۲

اعلان کنندہ

فون —

۲۲۷۸۲ —

ہمزاد تابع کرنے کے طریقے

باب ۱۔

بنیادی باتیں | ”منہ خانہ عملیات“ کے اس باب میں ہمزاد تابع کرنے سے متعلق اکابرینِ عملیات کے اہم تجربات پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ روحانی عملیات کی لائن اختیار کرنے والے حضرات کی اہم خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی مؤکل یا ہمزاد کو اپنا غلام بنالیں اور پھر اس کی مدد سے حیر العقول خدمات انجام دیں۔ ہمزاد یا مؤکل تابع کرنا اگرچہ بہت آسان نہیں ہے۔ لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہ جتنا مشکل باور کرایا جاتا ہے۔ حق جل مجدہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس انسان کو وہ صلاحیتیں عطا کی ہیں جو فرشتوں کو بھی عطا نہیں کی گئیں۔ اگر انسان خدا کی بخشی ہوئی صلاحیتوں اور طاقتوں کا صحیح استعمال کرنے کی ٹھان لے تو دنیا کی ہر مخلوق اس کی غلام بن کر رہ جائے۔ لیکن انسان فطرتاً ہی صبرا اور عجلت پسند واقع ہوا ہے۔ عجلت پسندی اور بے صبری کی وجہ سے وہ اکثر معاملات میں ناکام ہو جاتا ہے اور پھر مایوس ہو کر راہِ اُمید سے ادھر ادھر بھٹک جاتا ہے۔

ہم اس باب میں اہم تجربات اور دقیق فارمولے پیش کرنے سے پہلے ان بنیادی باتوں کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ جنہیں نظر انداز کر کے ہمزاد تابع کرنے کی آرزو پوری نہیں ہو سکتی۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمزاد کا عمل کرنے والا انسان دولتِ یقین سے بہرہ ور ہوا اگر عاملِ دولتِ یقین ہے خود ہی محروم ہو گا تو اسے عملِ ہمزاد ہی میں نہیں بلکہ کسی بھی عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔ عامل کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ بزرگوں کے تجربات کھرے تجربات ہیں۔ اور ان تجربات کو اختیار کرنے میں ناکامی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ الایہ کہ اگر الشریٰ کی مرضی نہ ہو۔ کیوں کہ اللہ کی مرضی آسان سے آسان کام میں بھی ضروری ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی سہل ترین کام میں بھی کامیابی ممکن نہیں ہوتی۔ یہ یقین کہ میں جس کام میں ہاتھ ڈال رہا ہوں۔ اس میں مجھے اللہ کے فضل و کرم سے سو فیصد کامیابی ملے گی۔ عامل کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ یقین اور فضلِ خداوندی ہی تمام ہمت کی کنجی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عامل میں خود اعتمادی بھی ہونی چاہیے۔ اسے یہ یقین ہونا چاہیے کہ جو عمل میں کرنا چاہوں گا اسے کر گزروں گا اور اللہ کے فضل سے اس میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ تذبذب، تردد، شکالات، احساسِ کمتری جیسے معائب عامل کو کامیابی سے محروم رکھتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس کی محنت رائیگاں ہو جاتی ہے۔ عامل کو چاہیے کہ وہ صبح کے وقت کسی وسیع میدان میں جا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے اور اپنا رخ مشرق کی طرف کر لے۔ جس وقت سورج طلوع ہو اس وقت یہ عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اس وقت عامل کو چاہیے کہ لاتعداد مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور اس یقین کے ساتھ پڑھے کہ خدائے وحدہ لا شریک

کی ذات بے نیاز ہے اور اس کی مدد کے بغیر کسی بھی کام میں کامیابی ممکن نہیں ہے اور یہ یقین بھی دل میں جمائے رکھئے کہ خدائے پاک نے اسے بے شمار قوتیں اور صلاحیتیں دے کر اس دنیا میں بھیجا ہے اور اس روئے زمین پر ہر انسان کو اپنا خلیفہ نامزد کیا ہے۔ اس لئے میں جس کام کے لئے بھی اپنا قدم اٹھاؤں گا اس میں لامحالہ مجھے کامیابی عطا ہوگی۔

اس عمل کے ساتھ ساتھ عامل کو کسی الگ تھلگ کمرے میں آئینے کے رو برو دکھڑے ہو کر ”یا سلام یا قوی“ لاتعداد مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ دورانِ پڑھائی اس کو آئینے کی طرف دیکھ کر یہ تصور کرنا چاہیے کہ وہ کسی اور سے مخاطب ہے۔

یہ دونوں عمل عامل کے اندر یقین اور خود اعتمادی پیدا کریں گے اور اس کو کامیابی عمل کی طرف لے جائیں گے۔ اُن تمام حضرات کے لئے جو عمل ہمزاد کے خواہش مند ہیں۔ یہ چند باتیں جو مختلف عنوانات کے تحت درج کی جا رہی ہیں بے حد ضروری ہیں۔ کسی بھی عمل کی شروعات کرنے سے پہلے ان عنوانات پر ضرور نظر ڈالیں۔

عامل کی خصوصیات | یوں تو ہر شخص ہمزاد کا عمل کر سکتا ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ لیکن عمل ہمزاد کرنے والا انسان صحت مند اور مضبوط ارادے والا ہونا چاہیے۔ جن لوگوں کی صحت متاثر ہو یا جو مستقل مزاج نہ ہوں یا جنکے فیصلے تذبذب اور تردد کا شکار رہتے ہوں ان کو ہمزاد کا عمل نہیں کرنا چاہیے۔

پرہیز | دورانِ عمل عامل کو ان چیزوں سے بچنا چاہیے۔ کھانے پینے کی اشیاء میں عامل کو خاص طور سے بدبودار چیزوں سے دور رہنا چاہیے۔ گوشت، انڈا، مچھلی سے بھی پرہیز رکھنا چاہیے اور شراب و چیزوں سے بھی دور رہنا چاہیے۔ افضل تو یہ ہے کہ عامل دورانِ عمل اپنی خوراک نصف کر دے۔ اور پیٹ بھر کر کھانے سے اجتناب کرے۔ کھانے پینے میں پرہیز کرنے کے ساتھ ساتھ عامل کو چاہیے کہ وہ زبان سے متعلق جو گناہ ہیں ان سے باز رہے۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، فحش کلامی، بہتان زنی اور لایعنی باتوں سے عامل خود کو محفوظ رکھے۔ ان کے علاوہ حرص، لالچ، غصہ، شہوت، تکبر، تعصب وغیرہ سے بھی کوسوں دور رہے۔

عامل کو چاہیے کہ دورانِ عمل ہمیشہ صاف ستھرا رہے۔ اور خوشبو سے خود کو معطر رکھے۔ اور ہر وقت ذکرِ خداوندی میں مصروف رہے۔ اور یہ یقین دل میں جمائے رکھے کہ وہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کا ہمزاد اس کے ساتھ ساتھ ہے۔

صفات عامل | ذیل میں کچھ صفات دی جا رہی ہیں۔ جو عاملین ہمزاد تابع کرنے کے شائق ہیں۔ اُن میں اُن صفات کا ہونا ضروری ہے۔ اگر اتفاقاً یہ صفات عامل میں موجود نہ ہوں تو عامل کو چاہیے کہ وہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

صفت ۱۔ ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ صادق القول ہو۔ اور جھوٹ اور لایعنی باتوں سے کلی طور

پر محترز رہتا ہو۔ سچائی کی دولت عامل کو کامیابی سے ہمکنار کراتی ہے۔ اور اس کے اعمال میں تاثیر کا حسن پیدا کرتی ہے۔

صفت ۲ عامل کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام معاہدہ کو پورا کرے۔ اور حتی الامکان وعدہ خلافیوں کو دور رہے۔
 صفت ۳ عامل نماز کی پابندی رکھے۔ اور روزانہ کم سے کم پچاس رکعات ضرور پڑھا کرے۔
 صفت ۴ عامل کو چاہیے کہ وہ کم بولنے، کم سونے، کم کھانے اور لوگوں سے کم ملنے کی عادت ڈالے۔
 صفت ۵ عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بے ہودہ خیالات سے خود کو محفوظ رکھے۔ کسی کے بارے میں برا سوچنا بھی اس کی غیبت کرنے کے برابر ہے۔

صفت ۶ عامل کو چاہیے کہ وہ اپنی شہوت کو کنٹرول میں رکھے۔ اور جائز طریقے سے بھی ایک حد میں اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرے۔

صفت ۷ عامل کے قوی مضبوط ہونے چاہئیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ خاص طور پر اپنی تندستی کی طرف دھیان دے اور حفظانِ صحت کے اصولوں سے غفلت نہ برتے۔

صفت ۸ عامل کو چاہیے کہ وہ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے انجام دے۔ اپنے کاموں کے سلسلے میں دوسروں کی مدد سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرے۔

صفت ۹ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیٹ کا پتکا ہو اور اپنے رازوں کی حفاظت کرنے کی اس میں اہلیت ہو۔ مثلاً ہمزاد تابع کرتے وقت وہ ہرگز ہرگز کسی کو اس بارے میں کچھ بتانے کی غلطی نہ کرے اور ہمزاد تابع کر لینے کے بعد بھی اس کا پردہ پیگنڈ نہ کرے

عمل ہمزاد کی شرائط | جب ہمزاد کا عمل کرنے کیلئے عامل بیٹھے تو اس کو ان باتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔
 ۱۔ اپنے مزاج کے اعتبار سے عمل ہمزاد کا انتخاب کرنا چاہیے۔

ہمزاد چار قسم کے ہوتے ہیں۔ آتش، بادی، آبی، خاکی۔

آتش ہمزاد | اس ہمزاد کا عمل یا تو چراغ جلا کر پشت کی طرف رکھ کر کیا جاتا ہے۔ یا پھر سورج کی طرف دیکھ کر اس کا عمل کیا جاتا ہے۔ یا پھر آگ روشن کر کے عامل اس آگ کی طرف دیکھ کر عمل کرتا ہے۔

غرضیکہ آتش ہمزاد کے عمل میں آگ یا پھر سورج کی گرمی کو نمایاں خصوصیت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس ہمزاد کو خاص طور پر وہ لوگ تابع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام میں آتش حروف غالب ہوں وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کا عنصر آتش ہو۔ اور وہ لوگ بھی کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نام نام کا پہلا حرف آتش ہو۔

بادی ہمزاد | اس ہمزاد کا عمل ہو ا میں نظر میں جما کر کیا جاتا ہے۔ یا دھوپ میں سائے پر نظر میں جما کر کیا جاتا ہے بہت سے لوگ اس ہمزاد کا عمل درخت پر اٹے لٹک کر بھی کرتے ہیں۔ جب کہ بہت سے لوگ سیدھے کھڑے ہو کر آسمان کی طرف یا خلاؤں میں نظر میں جما کر یہ عمل کرتے ہیں۔ اس ہمزاد کو

خاص طور پر وہ لوگ تابع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

جن کے نام کے حروف میں بادی حروف غالب ہوں۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام کا پہلا حرف بادی ہو۔ اور وہ لوگ بھی جلد کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں جن کا عنصر بادی ہو۔

اس ہمزاد کا عمل کسی دریا کے کنارے کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے یا پھر طشت یا بوتل میں پانی

میں آبی ہمزاد رکھ کر پڑھا جاتا ہے۔ اس عمل میں خاص طور پر وہ لوگ جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نام میں آبی حروف غالب ہوں۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام کا پہلا حرف آبی ہو۔ اور وہ لوگ بھی جلد کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں جن کا عنصر آبی ہو۔

اس ہمزاد کا عمل زمین پر بیٹھ کر کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو اندھیکے میں بھی کیا جاتا ہے اس عمل میں کامیابی کے لئے مٹی کے دانے بنا کر اس کی تسبیح بنائی جاتی ہے۔ پھر عامل اس پر

عمل کا شمار کرتا ہے۔ اس عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مٹی کے غولے بھی بنا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس عمل میں خاص طور پر وہ لوگ جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نام کے حروف میں خاکی حروف کا

غلبہ ہو۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام کا پہلا حرف خاکی ہو۔ وہ لوگ بھی بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں جن کا عنصر خاکی ہو۔

مزاج کے اعتبار سے ۲۸ حروف کی تقسیم یہ ہے۔

آتش	ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ
بادی	ب، و، ی، ن، اس، ات، ض
خاکی	د، ح، ل، ع، ر، خ، ر، غ
آبی	ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اصولی طور پر عنصر دیکھنے کے لئے صرف نام کے اعداد لئے جاتے ہیں اور حروف کا غلبہ دیکھنے کے لئے پورا نام جس میں ذات کی پہچان والے حروف بھی ہوں لئے جاتے ہیں۔ مثلاً، خان، صدیقی، انصاری، بیگ، مرزا، قریشی وغیرہ۔ اب اس بات کو ایک مثال سے سمجھیں۔

مثال کے طور پر مرزا اعجاز الدین بیگ ہمزاد کا عمل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں عمل کا انتخاب کرنے کے لئے اپنے نام کے حروف کی فہرست اس طرح بنانی چاہئے۔

آتش۔ ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ۔

بادی۔ ب، و، ی، ن، اس، ات، ض۔

آبی۔ ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ۔

خاکی۔ د، ح، ل، ع، ر، خ، ر، غ۔

اس تفصیل سے یہ اندازہ ہوا کہ مرزا علاؤ الدین کے نام میں بادی اور خاکی حروف کی تعداد برابر ہے۔ غلبہ کسی بھی طرح کے حروف کو نہیں ہے۔ اس لئے انہیں بادی اور خاکی دونوں طرح کے عمل راس آسکتے ہیں۔ افضل یہ ہے کہ ہمزاد کے عمل میں اسی طریقے کو ترجیح دینی چاہیئے۔ دوسرے نمبر پر اُس طریقے کو ترجیح دینی چاہیئے۔ جس میں اصولی طور پر عنصر نکالا جاتا ہے۔ مثلاً علاؤ الدین کے نام کے اعداد نکال کر ۴ سے تقسیم کریں۔ علاؤ الدین کے کل اعداد ۲۰۳ ہیں اُن کو ۴ سے تقسیم کیا۔

$$\begin{array}{r} ۲۰۳(۵۰) \\ ۲۰ \\ \times ۳ \\ \hline \end{array}$$

تقسیم کے بعد ۳ باقی رہا۔ ثابت یہ ہوا کہ مرزا علاؤ الدین کا عنصر آبی ہے۔ اگر ایک بچتا تو آتشی ہوتا۔ اگر ۲ باقی رہتے تو بادی ہوتا۔ اگر صفر بچتا تو خاکی ہوتا۔ اس حساب سے مرزا علاؤ الدین کو آبی عمل کرنا چاہیئے۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ نام کے پہلے حرف کو مرکزی حیثیت دیں۔ علاؤ الدین میں پہلا حرف آ ہے جو خاکی ہے۔ اس لئے انہیں خاکی عمل کو ترجیح دینی چاہیئے۔ ان تینوں صورتوں میں افضل ترین طریقہ غلبہ حروف کا ہے۔ دوسرا طریقہ اصولی طور پر عنصر دریافت کرنے کا ہے۔ اور تیسرا طریقہ جسے کم ہی عاملین نے قبول کبلا ہے نام کے پہلے حرف کو بنیاد بنا کر عمل کرنے کا ہے۔

عامل کو چاہیئے کہ عمل کرنے کیلئے ان تاریخوں کو ترجیح دے۔ سب سے پہلے ان تاریخوں کو ترجیح دے جو نام کے اعتبار سے اس کے لئے مبارک تاریخیں ہیں۔ مثلاً علاؤ الدین کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے تو علاؤ الدین کے لئے انگریزی ماہ کی ۵، ۱۴، ۲۳ تاریخیں مبارک ثابت ہوں گی۔ علاؤ الدین کو عمل عروج ماہ میں کرنا چاہیئے۔ عروج ماہ چاند کی یکم تاریخ سے ۴ تاریخ کے زمرے کو کہتے ہیں۔

عامل کو چاہیئے کہ وہ عمل شروع کیلئے وقت ان تاریخوں سے پرہیز کرے۔ ماہ قمر کی کونسی تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ انکی تفصیل دی جا رہی ہے۔ اُسکو فہم میں رکھیں۔ اور ان تاریخوں میں ہرگز ہرگز عمل ہزا کی شروعات نہ کریں۔

ماہ	غیر مبارک تاریخ	ماہ	غیر مبارک تاریخ
محرم	۱۴، ۱۱۰	رجب	۱۵، ۱۱۳
صفر	۳، ۱	شعبان	۴، ۲
ربیع الاول	۲۰، ۱۰	رمضان	۲۰، ۹
ربیع الثانی	۱۸، ۱	شوال	۷، ۶
جمادی الاول	۱۱، ۲	ذی قعدہ	۵، ۲
جمادی الثانی	۴، ۲	ذی الحجہ	۷، ۲

جن دنوں میں عمل کرنا ہو ان دونوں میں چاند عقرب میں نہیں ہونا چاہیے۔

۴۔ عامل کو چاہیے کہ وہ دورانِ عمل رجال الغیب کا خیال رکھے۔ عمل کے دوران رجال الغیب عامل کی پشت کی طرف ہونے چاہئیں۔ رجال الغیب کس تاریخ میں کس سمت میں ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے فن کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ یا راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العالمین کا مطالعہ کریں۔ اور رجال الغیب کو متوجہ کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو عمل سے پہلے تین مرتبہ پڑھیں۔

عزیمت یہ ہے۔ السلام علیکم یا رجال الغیب ویا ارواح المقدسة اغیثونی بقعة انظر فی بنظر
یا نقباء یا نجباء یا ابدال یا اوتاد یا اقطاب یا غوث اغیثونی بحمۃ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ
واہل بیتہ اجمعین طوبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

اس عزیمت کو پڑھ کر عامل کو چاہیے کہ اپنے اوپر دم کر لے۔ انشاء اللہ رجال الغیب کی طرف سے مدد حاصل ہوگی۔

۵۔ عامل کو یہ بھی چاہیے کہ وہ اپنے برج کے اعتبار سے اُن تاریخوں میں عمل کرنے سے پرہیز کریں۔ جو اصولی طور پر غیر مبارک ہیں۔ ذیل میں ۱۲ برجوں کی غیر مبارک تاریخوں کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔ اس کو ذہن نشین کر لیں۔

برج	غیر مبارک تاریخیں
حمل	۲۹، ۲۰، ۱۱، ۶، ۲
ثور	۲۸، ۲۵، ۲۴، ۹، ۴
جوزا	۳۰، ۲۸، ۱۷، ۱۳، ۴
سرطان	۱۷، ۱۲، ۶
اسد	۲۵، ۲۱، ۱۶، ۱۲، ۶
سنبلہ	۱۷، ۱۲، ۶
میزان	۲۸، ۲۳، ۲۲
عقرب	۲۴، ۱۵، ۱۲، ۹، ۴
قوس	۹، ۴، ۳
جدی	۲۵، ۲۴، ۲۲، ۱۷
دلو	۲۳، ۱۷، ۱۲، ۶
حوت	۲۹، ۱۴، ۱۳

۶۔ جس ستارے کی ساعت میں عمل شروع کریں اس کی بخورات روشن کریں۔ اور اس کی تفصیل

فنِ عملیات کی کتابوں میں دیکھیں۔ اس سلسلے میں راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العالمین بھی انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

۱۔ عمل ہمزاد سے پہلے مختلف قسم کے حصار بھی ضروری ہیں۔ حصار دراصل ایک قلعہ کی مانند ہوتا ہے۔ جس کے دائروں میں بیٹھ کر عامل بے خوف و خطر اپنا عمل پورا کرتا ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیے کہ عمل سے پہلے اپنے بدن کا حصار ضرور کر لے۔ اس کے دس طریقے دیئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی ایک طریقے کو یا زیادہ سے زیادہ ۳ طریقوں کو اختیار کرے۔

حصار ۱، یا رقیب ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے بدن پر بالخصوص سر اور سینے پر پھیر لے۔

حصار ۲، سورۃ مزمل کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۳، سورۃ جن ۳ بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۴، گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۵، سورۃ یسین ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۶، سورۃ یسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَبَاطًا فَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ تک ۲۱ مرتبہ پڑھ کر

اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۷، لا الہ الا اللہ کی کھائی شاہ مرواں کی چوکی بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائی سیار

پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے اور اپنے سر کے چاروں طرف اس انگلی کو پھیریں۔

حصار ۸، اسم یا حنیف یا تمہین سو بار پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ پھر اس پانی سے کچی زمین میں وضو کریں۔

اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیں۔ (پانی نالی میں نہ جائے)

حصار ۹، یا حافظ یا حنیف یا رقیب یا وکیل دو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۱۰، چاروں قل تین تین مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔

مکان کے حصار کے لئے چار کیلوں پر سورۃ مزمل پانچ پانچ مرتبہ پڑھ کر مکان کے چاروں کونوں میں یا

اُس کمرے کے چاروں کونوں میں گاڑیں جہاں بیٹھ کر عمل کا ارادہ ہو۔ ایک اور حصار فن کی کتابوں میں

درج ہے جسے ”منہ خانہ عملیات“ کے قارئین کے لئے اور ہمزاد کے شائقین کے لئے بطور خاص پیش کیا جا رہا

ہے۔ اس حصار کی تیاری اس طرح کریں کہ آٹھ چھریاں جن میں لکڑی یا پلاسٹک کا دستہ نہ ہو لے لیں اور

ہر چھری پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے عامل اپنے چاروں طرف گاڑ لے۔ اور چھری سے پہلے

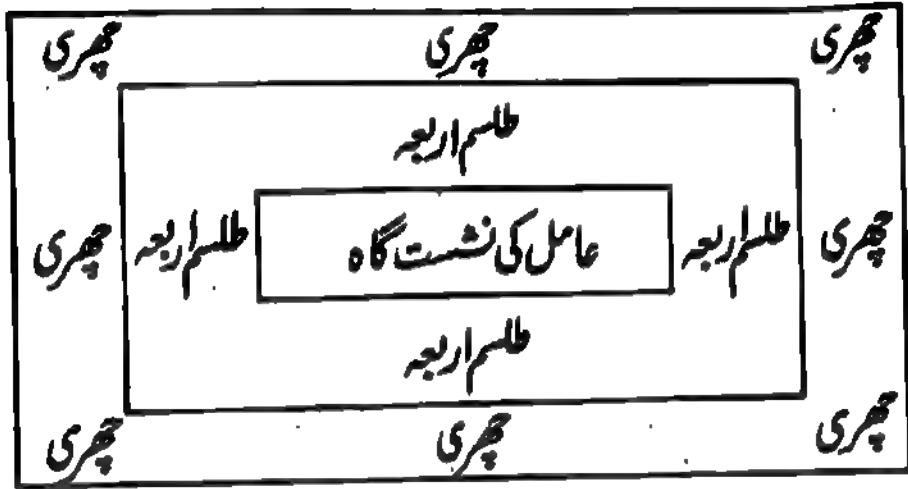
عامل اپنے چاروں طرف ”طلسماتِ اربعہ“ کسی لکڑی میں لٹکالیں اور لکڑی کو زمین میں گاڑ دیں۔ عامل جو

چھری اپنے سامنے گاڑے اس چھری میں ”طلسمِ فتاح“ باندھے۔ اور جب بھی عامل کو دورانِ عمل حصار کے

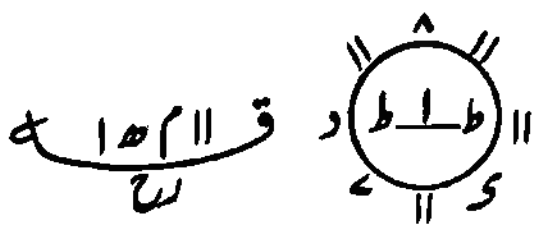
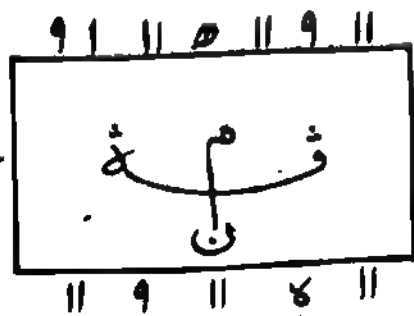
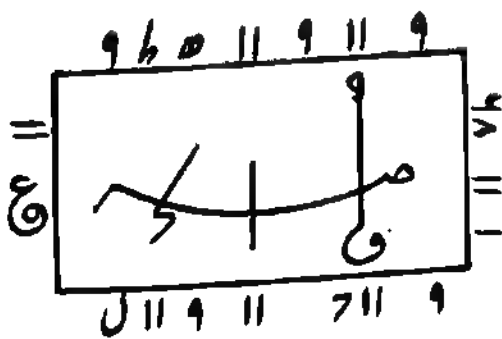
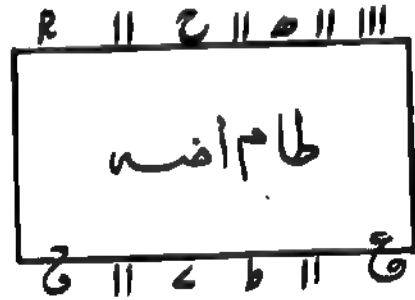
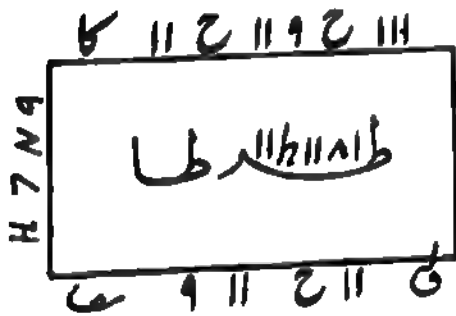
باہر آنا ہو تو آیت الکرسی پڑھ کر طلسمِ فتاح والی چھری کو زمین سے نکال کر اور اپنے سامنے والے طلسماتِ اربعہ

کی لکڑی کو زمین سے نکال کر سامنے کی لکیریں چھری سے کاٹ دیں اور وہاں سے باہر آجائیں۔ جب واپس
جائے عمل پر عامل آئے تو اسی راستے سے واپس آئے اور آنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ کر چھری سے کٹی ہوئی
لکیریں درست کرے پھر چھری گاڑ دے۔ اور اس لکڑی کو بھی گاڑ دے جس پر طلسمات اربعہ بندھا ہوا ہے۔
انشاء اللہ یہ وہ حصار ہے جو ہر طرح سے عامل کی حفاظت کرے گا۔ اور نظر نہ آنے والی مخلوقات کی شرارتوں اور
نکوشہ دوانیوں سے عامل محفوظ رہے گا۔

عامل کس طرح عمل کے لئے بیٹھے گا اس کا نقشہ ذیل میں دیا جا رہا ہے تاکہ بات سمجھ میں آجائے گا۔



طلسمات اربعہ یہ ہیں۔



طلسم مفتاح یہ ہے۔

اس حصار کو ہر شے گناہ بارہ ہزار کا نام دیا جاتا ہے۔ اور یہ حصار خصوصاً ہمزاد کے عمل کے لئے قابل ترجیح ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیے اگر احتیاط کے ساتھ اس کی تیاری کر سکے تو اس کو ترجیح دے ورنہ جس حصار کو اپنے لئے آسان سمجھے اسی حصار کو اختیار کر لے۔ اپنی اپنی جگہ ہر حصار ایک محفوظ قلعے کی مانند ہے۔ اور عامل کی حصار کے اندر پوری طرح حفاظت ہوتی ہے۔ ہمزاد جیسے عمل بغیر حصار کے شروع کرنے کی عامل غلطی نہ کرے۔ ہمزاد تابع کرنا بہت زیادہ آسان نہیں ہے۔ لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہ انسان کی آخری بات دسترس سے باہر کی چیز ہو۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ اپنے روحانی عملیات کی شروعات ہمزاد و مؤکل ہی کے عمل سے کرتے ہیں جو ایک بچکانہ طرز عمل ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی ڈاکٹر بننے کی خواہش رکھنے والا بچہ پہلے ہی دن قینچی اور چھری ہاتھ میں لے کر آپریشن کرانے کی مشق شروع کر دے۔ حالانکہ اس نے طب کی پہلی کلاس کا بھی ابھی منہ نہ دیکھا۔ ایسا بچہ ایک دم سرجن کیسے بن سکتا ہے۔ اسی طرح روحانی عملیات میں ہمزاد اور مؤکل تابع کرنے کا مرحلہ بہت بعد کا مرحلہ ہے۔ جسے سب سے پہلے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہمزاد اگر تابع ہو جائے اور عامل کو روحانی عملیات کی بنیادی باتوں کا علم نہ ہو تو وہ ہمزاد سے خاطر خواہ فائدے حاصل نہیں کر سکتا۔ ورنہ ہی خلق خدا کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اگر کوئی بھی انسان محنت کر کے ہمزاد تابع کر لے لیکن اسے عملیات کے فن کی خوب میسر نہ ہو تو وہ ہمزاد تابع کر کے مداری تو بن سکتا ہے عامل نہیں بن سکتا۔ کیوں کہ وہ عامل سرے سے ہے نہیں۔ اور ہماری روحانی تحریک کا مقصد لوگوں کو مداری نہیں عامل بنانا ہے۔ اس لئے ہم اپنے تمام قارئین سے دستہ بستہ یہ التجا کریں گے کہ وہ مداری نہیں عامل بننے کی کوشش کریں۔ اور لوگوں کو تماشے دکھانے کے بجائے ان کی حاجتوں کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ صرف حاضرات کر لینا کسی مرض کی دوا نہیں جیتک لوگ مصائب سے نجات نہ پاسکیں۔ اور لوگ مصائب سے تب ہی نجات پائیں گے جب عامل فن عملیات پوری طرح واقف ہو گا۔ مثلاً ہمزاد حاضر ہو کر کسی مریض کی تشخیص کر کے عامل کو بتائے کہ اس مریض کو آیت کا نقش مرتجع آبی چال سے لکھ کر دو اور اس کو پنجاہ قاف کے وظیفے کی تاکید کر دو تو عامل کو یہ معلوم ہو جائے کہ آیت قطب قرآن حکیم کی کس آیت کو کہتے ہیں اور پنجاہ قاف سے کیا چیز مراد ہے۔؟ اور نقش مرتجع آبی چال کونسی ہے۔

ہمزاد عامل کی زیادہ تر رہنمائی کرے گا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے تعویذ بنا کر عامل کو نہیں دے گا۔ اس لئے ہمزاد تابع کرنے سے پہلے فن عملیات سے پوری طرح واقفیت ضروری ہے۔ آیت اب ان فارمولوں پر نظر ڈالیں جو بطور خاص آپ ہی کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ ان فارمولوں سے آپ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور خلق خدا کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

طریقہ ۱

عامل اپنا نام روزانہ "یا" لگا کر ۳۱۲ مرتبہ پڑھے۔ مثلاً نام انور حسین ہے تو یا انور حسین پڑھیں۔ عمل بالکل تنہائی میں کریں۔ ہلکی روشنی چراغ کی رکھیں۔ اور چراغ اپنی پشت پر رکھنا چاہیے۔ تاکہ سایہ سامنے پڑے۔ اور عامل کو چاہیے کہ عمل کے دوران اپنے سائے پر نظر رکھے۔ اور کھانا ہمیشہ تنہائی میں کھائے۔ اور کھانے کے دوران ایک ادھر روٹی یا لقمہ سامنے ڈال کر زبان سے عامل یہ کہے کہ انور حسین یہ حصہ تمہارا ہے تم اس کو کھا لو۔ چند گھنٹوں کے بعد یہ لقمہ یا روٹی اٹھا کر کسی جگہ احتیاط سے کھدیا کریں۔ پھر اس کو پانی وغیرہ میں بہا دیا کریں جس دن روٹی یا کوئی کھانے یا پینے کی چیز زمین پر ڈالنے کے بعد غائب ہوگئی۔ سمجھ لو ہمزاد تاج ہو گیا۔

اس کے بعد عامل اپنے نام کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر جو کچھ بھی حکم دے گا اس کی تعمیل ہوگی۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ لیکن اس میں کامیابی تین چلوں سے پہلے مشکل ہی سے ملتی ہے۔

طریقہ ۲

سب سے پہلے کسی تنہائی کی جگہ کا انتخاب کریں۔ اور چالیس دن تک روزانہ روزہ رکھیں۔ ترک حیوانات جلالی اور جمالی کا اہتمام کریں۔ دوران عمل لوبان کی دھونی لیتے رہیں۔ عمل ہمیشہ نصف رات کو شروع کریں۔ روزانہ عزیمت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھیں۔ درمیٹی کا چراغ اپنی پشت پر روشن کریں۔ دوران عمل اپنے سائے پر نظر رکھیں۔ چراغ میں زیتون کا تیل ڈالیں۔ عمل کے آخری دن عامل کو اپنی شکل میں ایک شخص کھڑا ہوا نظر آئے گا۔ اس سے علیک سلیک کے بعد تاج ہو جانے کے بعد بات کریں۔ وہ جو شرائط رکھے گا ان پر غور کریں۔ اگر مان لینے کی ہوں تو مان لیں۔ اور اس سے حاضر کرنے کا طریقہ دریافت کریں۔ انشاء اللہ ہمزاد تاج ہو گا۔ اور ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔

حَمَّاسٌ أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا يَا قَوْمِ هَمَزَادٌ حَاضِرٌ شَوْبٌ بِحَقِّ يَاحَيِّیْ یَا قَبِيْزُورُ۔

طریقہ ۳

یہ عمل روحانی عملیات کا ایک راز ہے۔ دعا ہے کہ کسی نا اہل کو اللہ کامیابی سے ہمکنار نہ کرے۔ اہل کے لئے بطور تحفہ یہ عمل پیش ہے۔

کسی ماہ کی چاند کی ۲۸ تاریخ کو ۴۱۴ نقش زعفران سے عامل لکھ لے۔ آخری نقش عامل ہرے کپڑے لپیٹ کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور باقی ۴۱۴ نقش احتیاط سے اپنے پاس رکھ لے۔ جب نیا نیا طلوع ہو تو پہلی تاریخ کو ہرے کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دے اور دفن کرتے وقت زبان سے کہے اے ہمزاد یہ نقش پہن کر حاضر ہو جا۔

اسی طرح چالیس دن تک ہر صبح کو یہ عمل کرتے رہیں۔ ۲۸ تاریخ کی صبح کو ۴۱۴ نقش عامل لکھے گا اور ان دن کے گزر جانے کے بعد رات سے "یا بدوخ" کا وظیفہ عامل کو حسب ذیل تعداد میں پڑھنا ہو گا۔

دورات تک ————— ۲۲۲۲ مرتبہ روزانہ۔

چار رات تک ————— ۴۴۴۴ مرتبہ روزانہ۔

چھ راتوں تک ————— ۶۶۶۶ مرتبہ روزانہ۔

آٹھ راتوں تک ————— ۸۸۸۸ مرتبہ روزانہ۔

یہ کل ۲۰ دن ہونے۔ ۲۰ دن کے بعد پھر اسی طرح شروع سے آخر تک پڑھیں۔ کل ۴۰ راتوں تک یہ عمل پڑھا جائے گا۔ دوران عمل ہر قسم کے گوشت، انڈے اور پھلی کا پرہیز رہے گا۔ پرہیز جمالی ضروری ہے۔ اور پرہیز جلالی اس عمل میں افضل ہے۔ انشاء اللہ پہلے چلے میں ورنہ تیسرے چلے میں کامیابی صد فیصد ہوگی۔ اس عمل کے ذریعہ جو ہزار تاج ہوتا ہے وہ عامل کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور زمین کے خزانے بھی لا کر دے سکتا ہے۔ پہلے دن جو نقش ۴۱ کی تعداد میں لکھے جائیں گے وہ یہ ہیں۔ چال آتشی ہے۔

۷۸۶

بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

بحق جبرائیل و میکائیل و اسرافیل

و بحق عزرائیل

و بحق بلذخ و ہذا صر شہو

طریقہ ۴

جب ہزار تاج کرنے کا ارادہ ہو تو ایک ہفتہ پہلے پھلی اور ہر طرح کا گوشت چھوڑ دیں۔ روزانہ غسل کریں۔ پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھیں۔ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ کوشش کریں کہ ۸ دن تک جو کی روٹی کھائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو سادی غذائیں اور اُبلی ہوئی ترکاریاں استعمال کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد سورۃ اخلاص روزانہ تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد نو چندی جمعرات یا اتوار یا پیر کو رُزہ رکھیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے پر بیٹھ کر سات ہزار مرتبہ "اللہ الصمد" اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد یہ نقش لکھیں۔ اور تالاب یا حوض کے کنارے اسے کھلا چھوڑ دیں۔ یہ نقش آتشی چال سے پُر کریں۔ لگاتار پانچ دن تک یہ عمل کریں یعنی روزہ رکھیں۔ روزے کی حالت میں تالاب یا حوض کے کنارے جائیں۔ سات ہزار مرتبہ اللہ الصمد پڑھیں اور نقش لکھ کر اس کو کھلا تالاب کے یا حوض کے کنارے چھوڑ آئیں۔ پانچویں روز شام تک کہیں بھی کسی شخص سے بالکل تنہائی میں ملاقات ہوگی۔ یہ ملاقات بند کرے میں بھی ممکن ہے اور سیر راہ چلتے وقت بھی جب کہ عامل تنہا چل رہا ہو۔ یہ شخص عامل کے ہم شکل ہوگا اور عامل سے یہ سوال کرے گا کہ تم ہزار کیوں تاج کرنا چاہتے ہو۔ عامل کو جواب دینا چاہیے کہ میں ہزار اچھے کاموں میں تعاون اور خدمتِ خلق کے لئے تاج کرنا چاہتا ہوں۔ ہزار یہ سن کر کچھ شرطیں پیش کرے گا۔ عامل جن شرطوں کو پوری کر سکتا ہے وہ اس کو مان لینی چاہئیں۔ اگر شرطیں مشکل ہوں تو ان کا انکار کر دیں۔

چاہیے۔ جب وہ تابع ہو جانے کا عہد کر لے تو عامل کو چاہیے کہ اس سے حاضر ہونے کا طریقہ پوچھ لے۔ ہمزاد عامل عامل کو پوری رازداری کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ورنہ ہمزاد حاضر نہیں ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

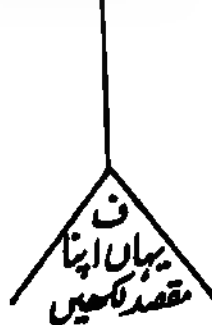
۴	۲۱۲	یامد قائل احضرو	۱۰	۵
۹	۶	احضرو احضرو	۳	۲۱۳
۷	۱۲	بحق یا جبرائیل	۲۱۰	۲
۲۱۱	۱		۸	۱۱

طریقہ ۵ کاغذ کے چار ٹکڑوں پر یہ عبارت لکھو۔ قارون، فرعون، شداد، خرد، ہامان، ابوہم شیطان۔ رات کو پلنگ پر سوؤ اور پلنگ کے ہر پائے کے نیچے ایک ٹکڑا کاغذ کا رکھ لو صبح کو اٹھ کر ان تمام ٹکڑوں کو جلا دو۔ اگلی رات پھر اسی طرح لکھو اور صبح کو جلا دو۔ کچھ دنوں کے بعد لگاتار یہ عمل کرنے سے خواب میں ہمزاد سے باتیں شروع ہو جائیں گی۔ جو عامل کے ہر سوال کا جواب دے گا۔ اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس میں کچھ پڑھنا نہیں ہے۔ اور کسی طرح کا کوئی پرہیز بھی نہیں کرنا ہے۔

طریقہ ۶ قل تبت اعوذ بک من ہزات الشیطان واعوذ بک رب ان تبخسروں۔ اس آیت کو ۳ مرتبہ روزانہ رات کو پڑھیں۔ اور پڑھتے وقت اپنے سائے پر نظر رکھیں اور چراغ جلا کر عمل سے پہلے اپنی پشت پر رکھ لیں۔ ۳۱ دن اس عمل کو جاری رکھیں اور ترک حیوانات کریں انشاء اللہ پہلے ہی چلے میں ورنہ دوسرے چلے میں ہمزاد رو برو حاضر ہوگا۔ اور تابع ہو جائے گا۔ بہت ہی قیمتی عمل ہے۔ اور آزمودہ بھی ہے۔

طریقہ ۷ یہ عمل خواب میں حقیقت حال معلوم کرنے کا ہے۔ اس میں کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بہت ہی آسان عمل ہے۔ مندرجہ ذیل نقش ۴ عدد لکھ کر چار پائی کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔
در ۳۱ مرتبہ یہ پڑھیں۔ "کالی چڑی بس بھری آنت فی امری" آخر میں ایک بار یہ کہیں کہ اے میرے ہمزاد مگر تو نے فلاں مسئلے میں مجھے آگاہ نہیں کیا تو قیامت کے دن میں تیرا گریبان پکڑ دوں گا۔
نقش یہ ہے۔

ک ○ نام اپنا نام والٹھ



طریقہ ۷

طریقہ ۵ یہ عمل ۲۱ دن کا ہے اور اس میں پر ہیز جلالی شرط ہے۔ کسی ایسے آدمی کی قبر تلاش کریں جس کے نام اور اس کی ماں کے نام سے آپ اچھی طرح واقف ہوں۔ بعد نماز عشاء روزانہ تازہ غسل کے بعد پاک صاف کپڑے پہن کر قبر کے برابر بیٹھ جائیں۔ دوزانو ہو کر بیٹھیں۔ اور اپنا رخ مغرب کی طرف کریں۔ سب سے پہلے ۲۱ مرتبہ درودِ تاج پڑھیں۔ اس کے بعد دو مرتبہ یہ پڑھیں یَا حَتَّانَ یَا مَنَّانَ إِنَّ اللہَ عَلَیْکُمْ شَهِیدٌ قَدِیرٌ سَخَّرَ لَہُمَا ذُلًّا ابْنِ فُلَانٍ یَا حَبِیبُ یَا قَیُّوْمُ رَحِمَکَ لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِینَ

فلاں ابن فلاں کی جگہ صاحبِ قبر کا نام اور اس کی ماں کا نام لیں۔ ایک ہفتے کے بعد کچھ ڈراؤ نے چہرے نظر آئیں گے۔ آپ بالکل نہ ڈریں۔ اپنے دل کو مضبوط رکھیں۔ ۲۱ دے روز انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۹

طریقہ ۹ کسی بھی ہرے بھرے درخت پر بیٹھ کر ۶ دن تک یا ۱۲ دن تک ۳۱۰۳۲ مرتبہ عمل پڑھیں۔ اگر ۱۲ دن تک پڑھنے کی نیت ہو تو روزانہ ۲۵۸۶ مرتبہ پڑھیں۔ اگر ۶ دن کی نیت ہو تو ۵۱۷ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دوران درخت ہی پر ہزارا ظاہر ہو کر تابع ہو جائے گا۔

عمل یہ ہے۔ اَجِبْ يَا وَيَا ذُرِّيَّ عَقْدِ الْبَا۔

موٹے کاغذ پر پاگتے پر سفید کاغذ جیسا کہ یہ نقش لکھو۔

طریقہ ۱۰

اِنَّمَا سَمِعْنَا	قُلْ اَوْحَى	عَجَبًا يَهْدِي
قُرْآنًا	فَقَالُوا	اسْمَعْ
اِلَى آتِهِ	اِلَى الرُّشْدِ	نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

فَأَمِّنْ بِهِ يَا _____ أَمِنْ

نقش کے نیچے سطروں کی جگہ عامل اپنا نام لکھ دے۔ اس نقش کو عامل اپنی پُرانی ٹوپی میں اندر کی طرف سی دے۔ اور تھومرتبہ یہ پڑھے۔

فَاسْمُكَ _____ یا _____ اَسْمِ سَطْرِكَ

جگہ اپنا نام لے اور پڑھنے کے بعد ٹوپی پر دم کر کے ٹوپی کو بکس میں رکھ دے اور بکس میں تالا لگا دے چالیس دن عمل کو جاری رکھیں۔ اس دوران جب بھی ہمزاد حاضر ہو جائے ٹوپی اس کو پہنا دے۔ ٹوپی سر پر رکھتے ہی وہ تاج ہو جائے گا۔ اس عمل میں اسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بس عمل پڑھنے کا وقت ایک ہونا چاہیئے۔

طریقہ ۱۱

ہونا چاہیے۔
 کسی بھی قمری مہینے کی ۳۱ تاریخ کو یہ عمل شروع کریں۔ عمل پڑھتے وقت اپنی ٹانگیں پھیلا کر
 چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ۳۰ مرتبہ اقْتَرَبَ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھیں دوسرے
 دن اسی طرح چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ۳۰ مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ ایک مرتبہ بڑھاتے چلے جائیں۔ جب

چاند کی آخری اور شروع کی تاریخیں چلیں گی اس وقت مغرب کی طرف رخ کر کے عمل پڑھیں۔ اسی طرح اگر اتفاقاً چاند گھٹا وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے تب بھی مغرب کی طرف رخ کر کے پڑھیں۔ البتہ جب چاند نظر آ رہا ہو تو چاند ہی کی طرف دیکھتے ہوئے عمل پڑھنا چاہیے۔ عمل ٹانگیں پھیلا کر یا لیٹ کر زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ ورنہ پھر آلتی پالتی مار کر بیٹھ کر پڑھیں۔

اس دوران یا آخری دن ایک شخص عامل سے ملاقات کرے گا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہوں گی اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے تابع اور مطیع ہونے کی بات کریں جب وہ وعدہ کر لے تو اس کا ہاتھ چھوڑ دیں۔ اس سے خوف زدہ نہ ہوں۔ وہ آپ کے عمل کی طاقت پر حاضر ہو گا۔ اس لئے وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد آپ جب بھی ۳۳۰ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں گے ہزار حاضر ہو کر خدمت بجالائے گا۔ اس عمل میں بھی کوئی پرہیز نہیں ہے۔

طریقہ ۱۲ دن کے وقت جب سورج نصف النہار پر ہو غسل کر کے کسی میدان میں جلا جائے اور کپڑے اتار دے صرف لنگوٹ کس لے اور سورج کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے۔ سایہ زمین پر پڑے گا۔ سائے کی گردن پر عامل نظر رکھے۔ پندرہ منٹ تک سائے کی طرف دیکھتا رہے اور کوشش کرے کہ پلک جھپکنے نہ پائے اور ۵ منٹ میں بہت کم پلک جھپکنے کی نوبت آئے۔ ۵ منٹ کے بعد ایک دم عامل کو چاہیے کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے۔ وہاں بھی دھندلا سا ایک سایہ نظر آئے گا۔ دو منٹ کے بعد پھر زمین پر نظر جمالے۔ اور پندرہ منٹ تک نظر جملے دیکھتا رہے اور یہ یقین رکھے کہ ہزاراد کو مسخ کر رہا ہے پھر دو منٹ تک آسمان کی طرف دیکھ کر پھر ۵ منٹ تک زمین کی طرف دیکھے۔ اس طرح تقریباً ایک گھنٹے تک کرتا رہے۔ اس عمل کو ۶ ماہ تک جاری رکھنا ہے۔ اس میں نہ کچھ پڑھنا ہے نہ ہی کوئی پرہیز ہے انشاء اللہ ۶ ماہ کے اندر اندر ہزاراد تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۱۳ عامل کو چاہیے کہ اپنے قد کے برابر ایک آئینہ تیار کرائے اور بالکل الگ تھلگ کمرے میں اس آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بالکل برہنہ صرف نیکر پہن لے، اور اس طرح کھڑا ہو کہ اصل کا چہرہ شمال کی طرف ہو۔ عامل شیشے سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اپنے سائے کو دیکھتا رہے لگاتار ایک گھنٹے تک دیکھے۔ اس کے بعد پانچ منٹ چھت کی طرف دیکھے۔ عامل کو اپنا سایہ چھت پر نظر آئے گا۔ اس عمل میں ساڑھے ۳ ماہ میں ہزاراد ہم کلام ہو کر تابع ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بس وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔

طریقہ ۱۴ اس عمل میں عامل کو چاہیے کہ احرام باندھ لے۔ عامل مٹی کا کورا چراغ لیکر اس کو جنوب کی طرف رکھے اور عامل اپنا منہ شمال کی طرف رکھے۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھے۔ چراغ اس طرح تھا جائے کہ عامل کا سایہ زمین پر رہے۔ دیوار پر نہ جائے۔ فرش پر سفید چادر بچھالینی چاہیے۔ عمل کو ۳ ماہ تک جاری رکھنا اور ۳ ماہ تک کوئی ایک طرح کا آٹا اور کوئی طرح کی دال پکا کر کھائے

دودھ اور گھی بھی استعمال کر سکتا ہے۔

عمل ہمیشہ رات کو بجے کے بعد شروع کرے۔ اور مندرجہ ذیل آیت قرآنی ۳ سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد چھت کی طرف ۲ منٹ تک دیکھ کر پھر اپنے سائے کی طرف دیکھ کر ۳ سو مرتبہ آیت مذکورہ پڑھے۔ اس طرح ایک رات میں ۹ سو مرتبہ آیت پڑھنی ہے اور پھر ۳ سو مرتبہ کے بعد دو منٹ تک چھت کی طرف دیکھے۔ انشاء اللہ مدت مقررہ کے اندر ہزارہا کر محو کلام ہوگا۔ اور عامل کامیاب ہو جائے گا۔

آیت یہ ہے۔ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

یہ عمل دن میں ۹ بجے کرے۔ اور عامل احرام باندھ کر عمل کرے۔ ڈھائی ماہ تک لگاتا رہے۔

طریقہ ۱۵

طریقہ یہ ہے کہ ایک قد آدم آئینہ لیکر اس کو شمالی دیوار پر لگا دے اور خود آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر آئینے میں دیکھتے ہوئے سات سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیت قرآنی کی تلاوت کرے۔ اس کے بعد ۳ منٹ تک آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کا دھیان کرے۔ پھر ۳ منٹ کے بعد آیت قرآنی کو سات سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد پھر ۳ منٹ تک آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کا تصور کرے۔ چند یوم کے بعد آنکھیں بند کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوگا کہ آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور عامل خود سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ ڈھائی ماہ کے اندر اندر کمرے میں عامل اپنی جیسی شکل و صورت کا دوسرا انسان موجود پائے گا جو درحقیقت ہزارہا ہوگا۔ اس بات چیت کریں اور اس کو خدمت کے لئے تابع کر لیں۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے البتہ وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ هَذَا هُوَ الْحَقُّ الْيَقِيْنُ فَاسْتَبِحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ

یہ عمل رات کو گیارہ بجے کرنا ہے۔ کسی الگ تھلگ کمرے میں جہاں روشنی بالکل نہ ہو۔ احرام باندھ کر عامل کھڑے ہو کر شمال کی طرف اپنا رخ کر کے مندرجہ ذیل آیت کو۔

طریقہ ۱۶

مرتبہ پڑھنا ہے۔ عامل آنکھیں بند کر کے عمل پڑھے۔ اور تصور رکھے کہ میرا ہزارہا بہت جلد حاضر ہوگا۔ دن کے بعد عامل کو ایسا محسوس ہوگا کہ کمرے میں روشنی ہو رہی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد عامل کو ایسا محسوس ہوگا کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہے۔ عامل عمل ختم کرنے کے بعد ملکی روشنی میں اسی کمرے میں جا کر انشاء اللہ ڈھائی ماہ کے اندر اندر ہزارہا حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا اور عامل کی اطاعت کرے گا۔

آیت یہ ہے۔ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِرَبِّيْ اَحَدًا۔

ایک آسان اور عجیب و غریب عمل تحریر کیا جاتا ہے۔ روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کرے۔ عامل لوٹا لیکر جھگ جاتے اور آڑ میں بیٹھ کر قضائے حاجت کرے اور ابدست کرے۔

طریقہ ۱۷

وقت کچھ پانی لوٹے میں چھوڑ دے۔ پھر اس پانی کو کیکر کے درخت کی جڑ میں ڈال دے۔ اور پانی ڈالے۔ وقت اس طرح سلام کرے جیسے ہزارہا نظر آ رہا ہے اور سلام کے بعد یہ کہے اے ہزارہا کبھی ہمارے کام آئے

ایک ماہ کے بعد اسی درخت سے ایک شخص اتر کر عامل کی اطاعت کا وعدہ کرے گا۔

طریقہ ۱۸ ایک کمرہ عمل کے لئے منتخب کرو۔ اس کے فرش پر نیلی چادر بچھا دو اور اس کی دیواروں پر نیلا رنگ کرادو۔ اور چھت پر نیلے رنگ کا کاغذ یا کپڑا لگا دو۔ کھڑکیوں اور دروازے پر بھی ہلکے نیلے رنگ کے جسے آسمانی کہتے ہیں پردے لگا دو۔ مٹی کے کورے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈال کر چراغ روشن کرو۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر رکھ لو۔ اور اپنی نظریں اپنے سائے کی گردن پر جمائے رکھو۔ اور خیال رکھو کہ بس ہمزاد بہت جلد حاضر ہونے والا ہے۔ لگاتار ایک گھنٹے تک اپنے سائے پر نظر میں جملنے کے بعد دو منٹ تک چھت کی طرف دیکھو۔ اس کے بعد پھر دس منٹ تک اپنے سائے کی طرف دیکھو پھر دس منٹ کے بعد دو منٹ تک پھر چھت کی طرف دیکھو۔ ایک ہفتے کے بعد دوران عمل کمرے سے باہر آ کر ایک منٹ تک آسمان کی طرف دیکھو۔ پھر اپنے کمرے میں آجایا کرو۔ اگر دودھ بھی اور دہی پر قناعت پر کرو گے تو ایک ماہ کے اندر اندر ہمزاد کمرے میں حاضر ہو کر تمہارے تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۱۹ عشاء کی نماز کے بعد ۴۴ مرتبہ مندرجہ ذیل آیات کو ۲۱ یوم تک پڑھو۔ انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہوگا۔ اور عامل کی تابع داری کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی ہیز نہیں ہے۔ البتہ جگہ اور وقت کی پابندی ضروری ہے۔

آیات قرآنی مع عزیمت یہ ہیں۔ اَلَّذِي يُوشِشُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ مَا يَأْتُوهُمُ مَنَزَادٌ حَاضِرٌ شَوْحًا حَاضِرٌ شَوْحًا۔

طریقہ ۲۰ مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے اپنے سامنے رکھو۔ اور مندرجہ ذیل عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھو۔ انشاء اللہ ساتوے دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کرنے پر مجبور ہوگا۔ ہیز کچھ نہیں۔ وقت اور جگہ کی پابندی کرنا شرط ہے۔ اور عمل مکمل تنہائی میں ہونا چاہیے۔ عزیمت یہ ہے۔ يَا لَطِيفُ تَلَطَّفْ وَاللَّطَفُ فِي لَطُوفِكَ يَا لَطِيفُ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۹	۴۴۲	۴۴۶	۴۴۲
۴۴۵	۴۴۳	۴۴۸	۴۴۳
۴۴۳		۴۴۰	۴۴۷
۴۴۱	۴۴۶	۴۴۵	۴۴۷

طریقہ ۲۱ نصف رات کے بعد مکمل تنہائی والے کمرے میں غسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر دو نقلیں پڑھ کر بیٹھ جاؤ۔ رجال الغیب کا خیال رکھو چراغ جلا کر اپنی پشت پر رکھو۔ بعد از مندرجہ ذیل آیت کو ایک گھنٹے تک پڑھتے رہو۔ کمرے میں اگر بیتی جلاؤ۔ اور مصلیٰ پر اور اپنے کپڑے بطر لگاؤ۔ لگاتار سات دن تک عمل کو جاری رکھو۔ انشاء اللہ ساتوے دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری

کرے گا۔ اس عمل میں پرہیز جلالی کو نا ضروری ہے۔

آیت یہ ہے۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الرَّحِیْمِ

طریقہ ۲۲ حَلَب شَا فِي حَلَب كَافِي حَلَب مَا مِی مِیْدَا سَا یَ كُود دَا سِی۔ نصف رات کو اس مرتبہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھو۔ اور اپنی پشت پر سرسوں کے تیل کا چراغ جلاؤ۔ لگاتار ۴۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھو۔ انشاء اللہ ۴۱ دے روز ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کرے گا۔ اس عمل میں بھی پریز جلالی شرط ہے۔

طریقہ ۲۳ بعد نمازِ عشاء ۳۵۰ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھیں۔ پرہیزگمالی اور جلالی ضروری ہے۔
لگاتار سات دن تک عمل کریں۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تاج داری کا وعدہ کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَزْوَاجِ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا يَا هَمْزَادُ حَاضِرْ شَوْ بِحَقِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

طریقہ ۲۴ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ صرف بدبودار اشیاء سے پرہیز کرنا ہے۔ البتہ دورانِ چلہ ایک ہی طرح کا غلہ عامل کو استعمال کرنا چاہیے۔ عزیمت روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد عمل کی شروعات کریں۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تاج داری کا عہد کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔ يَا هَمْزَادُ يَا مَسْخَرَاتُ بِطُغْيَاكَ يَا لَطِيفُ۔

طریقہ ۲۵ ۲۱ راتوں تک روزانہ سورۃ قریش چار سو مرتبہ پڑھو۔ دورانِ عمل صرف پر ہیز جمالی کا خیال رکھو۔ جگہ اور وقت کی پابندی بے حد ضروری ہے۔ چالیس دے دن ہمزاد حاضر ہو کر تاج داری کا عہد کرے گا۔

طریقہ ۲۶ قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک عمل ہمیشہ عشرہ کے بعد کریں مکمل تنہائی میں کریں۔ بدبودار اشیاء سے پرہیز کریں۔ عمل کی تعداد کم یا زیادہ بالکل نہ کریں۔ ورنہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ ۴۰ ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تاج ہو جائیگا۔ آیت یہ ہے۔ اَلْعُرِّيَّٰلِیْ لَیْسَ لَکَ کَیْفَ مَدِیْنٌ طَلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلْنٰہُ سَاکِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَیْہِ دَلِیْلًا ثُمَّ قَبَضْنٰہُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ط

طریقہ ۲ نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں۔ عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ کمرے کو خوشبوؤں سے معطر رکھیں۔ چنبیلی کے تیل کا چراغ جلا لیں۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر رکھیں۔ اور اس طرح کہ رے ہوں کہ سایہ عامل کے قد کے برابر ہو۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو دو ہزار ایک سو مرتبہ پڑھیں۔ دوران عمل پلک نہ جھپکائیں۔ اور جب بھی پلک بھٹکنے لگے تو کمرے کی چھت کی طرف دیکھیں۔ دوران عمل تو ہمزاد کا تصور رکھیں ہی چوبیس گھنٹے بھی ہمزاد کا تصور رکھیں۔ اور دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں ۶ گھنٹے سے زیادہ ہرگز نہ سوئیں۔ اور کوئی پرہیز نہیں ہے۔ ۲۱ دے دن ہمزاد حاضر ہو کر تالچ ہو جائے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ یا قَوْمِ هَٰذَا دِیْنُ اللّٰهِ تَعَالٰی اُحْضَرُوْا اُحْضَرُوْا۔

طریقہ ۲۸ قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت کو گیارہ دن تک بعد نمازِ عشاء مکمل تنہائی میں پڑھنا ہے۔ عامل کو چاہیے کہ اپنے نام کے اعداد و نکالے اور اس میں ۸۶ کا اضافہ کر کے جو تعداد آئے اس تعداد کے مطابق آیت شریفہ کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ گیارہ دن ہمزاد حاضر ہو کر تاجِ ہمزاد ہو جائیگا۔ آیت یہ ہے۔ قَسْبُحْنَ الَّذِیْ بَیْدَ مَمْلُکُوْتٍ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

طریقہ ۲۹ مندرجہ ذیل عمل سات ہفتوں کا عمل ہے۔ آخری ہفتے میں ۸ دن عمل کرنا ہے۔ اس طرح کل پچاس دن عمل کرنا ہوگا۔ اس عمل میں پرہیزِ جلالی شرط ہے۔ جگہ اور وقت کی پابندی بھی ضروری ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر کسی تنہائی والی جگہ میں جا کر بیٹھ جائیں۔ اور رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔ عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ تَعْلِیٰتِ اَسْمَاءِ الْحُسْنٰی بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی کھائی پائٹ محمدؐ کی دھائی، جابرؓ یلا جبرؓ میکائیلؓ اثارؓ اسرافیلؓ مہرؓ کو عزراؓ یلا پکڑھمزاد حاضر کر بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ۔

پڑھائی آہستہ آہستہ کریں۔ اگر پہلے ہی ہفتے میں کامیابی مل جائے تو عمل چھوڑ دیں۔ جس ہفتے میں بھی کامیابی مل جائے۔ اسی ہفتے میں عمل چھوڑ دیں۔ اگر آخری ہفتے میں بھی خدا نخواستہ کامیابی نہ ملے تو پھر ایک دن کا اضافہ کریں پچاسوے دن میں عمل میں لازماً کامیابی مل جاتی ہے۔

طریقہ ۳۰ ایک عجیب و غریب عمل نقل کر رہے ہیں۔ اس عمل کا پڑھنا بھی آسان ہے اور اس میں کسی طرح کا کوئی پرہیز بھی نہیں ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ ۳ فٹ لمبا صاف پانی کا آئینہ لیں۔ اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی شہ رگ پر نظریں جماتے ہوئے ”یا ہمسایہ“ آدھے گھنٹے تک پڑھیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی عشرے میں اثرات ظاہر ہونگے۔ ۳۰ دن کا عمل ہے۔ آخری عشرے میں عجیب و غریب قسم کی بشارتیں ہوں گی۔ اور عمل کے آخری دن ہمزاد حاضر ہو کر تاجِ داری کا عہد کرے گا۔

طریقہ ۳۱ ایک بہت ہی نادر اور موثر قسم کا عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ جو نہ صرف ہمزاد کو مسخر کرنے کیلئے تیر بہدف ہے، بلکہ تسخیرِ خلائق کے لئے بہت کامیاب عمل ہے۔ یہ عمل مشکل بھی نہیں ہے۔ اور

جسے ہمزاد اور خلائق کو مسخر کرنے کی آرزو ہو تو اس کے لئے تو یہ عمل ایک گویا نیا باب ہے۔ عمل کی شرط یہ ہے کہ جس کمرے میں عمل کرنے کا ارادہ ہو اس کمرے میں چونا کرائیں۔ اور کمرہ ہر اعتبار سے صاف ستھرا ہو اور اس میں ساز و سامان موجود نہ ہو۔ نہ ہی اس پاس کسی طرح کا شور و غل ہو۔ کمرے کی چاروں دیواروں پر خد آدم آئینہ لگالیں۔ اور ایک لالٹین جلا کر اسے کمرے کی چھت میں بالکل درمیان میں لٹکا دیں عمل

سے پہلے لائین لٹکا دیں اور اپنا حصار کر لیں۔ اس عمل کا مخصوص حصار ہے اسی طرح کریں۔ اور اس آیتنے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (سورہ انفاس) جب اس آیت کو پڑھ چکیں تو پھر بِالْطَّيْفِ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رخ شمال کی طرف کریں اور آیتنے میں دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ جب پڑھ چکیں تو ۱۲۹ مرتبہ "يَا لَطِيفُ" پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رخ مغرب کی طرف کریں۔ اور آیتنے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ بِعِبَادِهٖۙ يُوْزِقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ (سورہ شوریٰ) پڑھیں۔ اور جب ۱۲۹ مرتبہ آیت پڑھ چکیں تو يَا لَطِيفُ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رخ جنوب کی طرف کریں۔ اور آیتنے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ اَلَا يَخْلُقُ مَنْ يَّخْلُقُ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (سورہ ملک) پڑھیں۔ اور اس کے بعد ۱۲۹ مرتبہ "يَا لَطِيفُ" پڑھیں۔

چند روز کے بعد آیتنے میں اپنی صورت کے بجائے عجیب و غریب صورتیں نظر آئیں گی۔ اور درمیان عمل آیتنے میں اپنی صورت بھی کئی بار غائب ہو جائے گی۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوران عمل کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے۔ اور جسم حرکت نہ کرے۔ عمل لگاتار ۲۱ روز تک کرنا ہے۔

عمل سے پہلے ۴ نقش لکھ کر چاروں آیتنوں پر چسپاں کر دیں۔ اور حصار کیلئے گیر و تیار کریں۔ گیر و ایک دن میں ایک کلو سے کم نہ ہو۔ عامل ایک چوکور دائرہ کھینچ کر اس کے چاروں طرف گیر و ڈال دیں۔ اور اس گیر و پر سورہ یسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ حُسْداً وَخَلْفَهُمْ حُسْداً اَفَاَعْشَيْنَاهُمْ فَهْمًا لَا يَبْصُرُوْنَ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر گیر و پر دم کر دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ الْاِرَاحَ	
ابو ولید شہور ش	ابو الحسین زو ابیض
ابو ج شمس سیاف السحابی	یہاں عامل اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھے
احضروا احضروا احضروا یا قوم ہر ادا	

اُتِیْنِہ	اُتِیْنِہ
گھبرو	گھبرو
گھبرو	گھبرو
اُتِیْنِہ	اُتِیْنِہ

یہ عمل احتیاط سے کریں۔ بہت عجیب و غریب عمل ہے۔ ہمزاد تو تابع ہو ہی جاتا ہے۔ مخلوقات خداوندی بھی مسخر ہو جاتی ہے اور عامل جہاں بھی جاتا ہے بھیڑ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسے عمل بتانے کے نہیں ہوتے لیکن ہم نے ”منہ خانہ عملیات“ پڑھنے والوں کے لئے تمام سربستہ راز کھول دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے اور بھی بے شمار عملیات ہم ظاہر کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل کو کامیاب کرے اور نا اہل کو ایسے قیمتی اعمال سے دور رکھے۔

طریقہ ۳۲ مندرجہ ذیل عمل سے قرآنی قوت حرکت میں آکر ہمزاد کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ عمل خود ہمزاد کی صورت میں مشکل ہو کر عامل کی مدد کرتا ہے۔ طریقہ عمل بے حد آسان اور سادہ ہے۔ یہ عمل بسم اللہ الرحمن الرحیم سے متعلق ہے۔ بسم اللہ کے اعداد ۸۶ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو روزانہ ۸۶ مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ اور بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو حروف کی تعداد کے مطابق ۱۹ دن تک پڑھنا چاہیے۔

طریقہ یہ ہے کہ نوچندی پیر کو اس عمل کی شروعات کرے۔ اور ایک ہفتے پہلے ہی سے ترک حیوانات کرے۔ چراغ حصار کے دن اپنی پشت پر رکھے۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھے اور نظر اپنے سائے پر جمائے رکھے۔ عمل کی شروعات رات کو ۱۲ بجے کرے۔ تقریباً ۳ گھنٹے میں عمل مکمل ہو گا۔

اس عمل کو وہی لوگ کر سکتے ہیں کہ جو حد سے زیادہ بہادر ہوں۔ اور ان کی فطرت میں استحکام ہو۔ کسی طرح کا کوئی خوف اور ڈر ان کی طبیعت میں نہ ہو۔ اگر طبیعت میں استحکام نہیں ہو گا۔ تو روزانہ تین ساڑھے تین گھنٹے کھڑے ہو کر عمل پڑھنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس لئے عمل سے پہلے عامل کو اپنی طبیعت کا بھرپور جائزہ لے لینا چاہیے۔

دورانِ عمل عامل کسی طرح کا ڈر محسوس نہ کرے۔ دورانِ عمل مختلف قسم کی بشارتیں بھی ممکن ہیں۔ اور خوف دلانے والی چیزوں کا ظاہر ہونا بھی متوقع ہے۔ آخری روز ایک روشنی نمودار ہوگی۔ پھر یہ روشنی ایک آئینے کی صورت اختیار کر لے گی اور اس میں عامل کو اپنا سراپا نظر آئے گا۔ بس یہی دراصل ہمزاد ہے۔ اس سے قول و قرار کر لیں۔ انشاء اللہ ہمزاد تابع ہو گا۔ اور حکم کی تعمیل کا وعدہ کر لے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ وَالْإِنْسِ يَا أَصْحَابَ الْخُودِ وَالسِّيَاحِ أَهْدِ مَسَامَاهُ أَبْرَهُمُ أَهْبَاءُ اشْرَاهِبًا احْضَرُوا يَا قَوْمَ هَمَزَادِ الرُّوحِ بِحَقِّ رَبِّنَا وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ بِوَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

طریقہ ۳۳ یہ عمل جواب پیش کیا جا رہا ہے مجرب عمل ہے۔ کتب قدیم میں اس عمل کا طریقہ سات سات روز کے سات چلے کر نا تحریر ہے۔ ہر نوچندی جمعرات کو شروع کر کے سات روز تک عمل کو جاری رکھیں۔ اس طرح لگاتار ۷ ماہ تک کریں۔ اگر کسی ماہ نوچندی جمعرات کو چاند عقرب میں ہو تو اس ماہ نوچندی اتوار یا نوچندی پیر سے عمل شروع کریں۔ دورانِ عمل ہر ماہ ۷ روز تک جمالی اور جلالی پر ہمزاد

حاضر ہوتا ہے اور ایک ہزار عامل کو عطا کر کے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ باقی دوسری شرائط جو عمل ہزارہ کے لئے ضروری ہیں ان کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اس کے ساتھ اس بخورات وغیرہ کا بھی لحاظ رکھیں۔ اس عمل کے دوران عود اور مصطکی کا بخور روشن کریں۔ پہلے دن اور آخری دن سورۃ فاتحہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور اس کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت ۱۲۳ مرتبہ پڑھیں۔ باقی دنوں میں صرف ۱۲۳ مرتبہ عزیمت پڑھیں اور کوشش کریں کہ دوران عمل آنکھ کم سے کم جھپکنے پائے۔ عمل اندھیرے میں کریں اور کھلی آنکھوں کے ساتھ عمل کو جاری رکھیں۔ آخری دن ایک نورانی مخلوق حاضر ہوگی اور ایک ہزار عامل کی خدمت میں پیش کر کے رخصت ہو جائے گی انتہائی قیمتی عمل ہے۔ جو لوگ قدردان ہیں ان کے لئے یہ لاکھوں روپے سے زیادہ کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اور جو لوگ ناقدرے ہوتے ہیں ان کے لئے اس سے بھی بڑی دولت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اور ناقدروں کو کچھ فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ ہم ان لوگوں سے بطور خاص عرض کریں گے کہ جو لوگ فن کے قدردان ہیں کہ وہ بزرگوں کی اس امانت سے فائدہ اٹھائیں۔ جو سلسلہ در سلسلہ ہم تک پہنچی ہے اور جسے اب ہم آپ کے حوالے بصد خلوص کر رہے ہیں۔ اس عمل کی عزیمت یہ ہے۔

اَيُّهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوحَانِيَّةُ ذَوَاتُ الذَّرَاتِ النُّورَانِيَّةِ الْمُسْتَعِيَّةِ بِالْمَنْ
الرُّوحَانِيَّةِ وَالنُّوَامِيْسِ الرَّبَانِيَّةِ الدَّائِمَةِ فِي الطَّائِفِ تَعْرِيفِ الْحُرُوفِ وَدَقَائِقِ مَعَارِفِهَا الْمَكْنُونَةِ
الْمَوْكَلَةِ الْمُخْتَرَفَةِ اَجِيْبُوْا اَيُّهَا الْاَرْوَاحُ الْعَظَامُ وَالْمَلَائِكَةُ الْكِرَامُ وَجِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاسْرَافِيلُ وَرَفَائِيلُ
تَوَكَّلُوا بِخِدْمَةِ مَنْ دَعَاكُمْ وَكُونُوا عَوْنًا وَاتِّصَالًا لِاَجَابَةِ اللَّهِ وَرِسُولِهِ اِهْيَا اَسْرَاحِيَا اِذْنَانِي اَمَّا وَثِ
اِلِ شِدَائِي اَفْهَمُوا مِرَادِي وَاَقْضُوا حَاجَتِي وَتَوَلَّوْا خِدْمَتِي بِحَقِّ اللَّهِ الْفَتْاحِ السَّرِّاقِ الْحَلِيْمِ الْوَهَّابِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ اِلَّا اِلَّا الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ كَيْفَ يَحْسَقُ اَجِبْ اَيْتَهَا الْمَلِكُ الْاَحْضَرُ بَارِكْ اللَّهُ فِيكَ وَعَلَيْكَ۔

اس عزیمت کے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہیے۔ اور پانچوں وقت کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پابندی سے پڑھیں۔

اس باب میں ہم نے اکابرین کی قابل قدر تصنیفات سے چالیس طریقے ”منم خانہ عملیات کے قارئین کے لئے بطور ہدیہ پیش کئے ہیں۔ اس امید اور یقین کے ساتھ کہ قارئین ان فارمولوں اور طریقوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ اپنے علم و عمل سے خلق خدا کو بھی فیض پہنچائیں گے۔ اور روحانی عملیات کے لئے نیک نامی کا ذریعہ بنیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کو زیادہ سے زیادہ ریاضت و مشقت کی توفیق عطا کرے۔ اور ان کی محنت ہمارا ثواب ثابت ہو۔ (آمین)



میں یہ خط آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ آپ کو میری طرف سے تکلیف ہوتی تو معاف کیجئے۔

میری شروعات ہے میری کمزوریاں۔ میں اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کرتی ہوں۔ یہ سال میرے لئے بڑا بد نصیب نکلا اس میں سارے ارادے ٹوٹ گئے۔ فضول اپنے بارے میں سوچنا جیسے میری عادت پڑ گئی ہے۔ میں نے بہت سی باتیں دل کو لگائی ہیں۔ تو مجھ سے بھولے سے نہیں بھولتی۔ مجھے بار بار اچھے کام کے وقت یاد آکر اُداس کر دیتی ہیں۔ دماغ ہر وقت الجھن میں رہتا ہے۔ کتنا سکون پانے کے بعد بھی کچھ کر نہیں سکتی۔ کبھی کبھی جینے کی تمنا اڑ جاتی ہے۔ پہلے میں نماز گزار لڑکی تھی اب سستی جیسے مجھ پر طاری ہو گئی ہے۔ ہمیشہ اپنے آپ سے سوال آتے ہیں جواب بھی اندر سے ہوتا ہے جیسے نفسیات کے سوال و جواب۔

آپ میری بات سمجھتے اور مجھے ہمت کی کچھ باتیں بتائیے۔ جو زندگی گزر رہی ہے اس کا ہر لمحہ یاد رہتا ہے۔ دماغ کو پریشان کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کوئی مجھے اندر سے روک رہا ہے۔ اچھا کام میں کچھ نہیں پاتی الجھن میں پڑ جاتی ہوں۔ اب جلد نیند بھی نہیں آتی۔ بہت سی گردنیں بدلنے کے بعد نیند آتی ہے۔

میرا خط پڑھ کر ناراض مت ہوتیے۔ میں اپنے آپ کو سدا رہنا چاہتی ہوں۔ آپ میری بات پر غور سے روشنی ڈالئے۔ شاید دوسری بہت سی لڑکیوں کو فائدہ ہو۔ میں دین میں اچھی طرح کچھ کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔ مگر باتیں سنتی ہوں بھول جاتی ہوں۔ ان پر عمل نہیں کر پاتی۔ آپ کے اچھے جواب سے میری ساری زندگی شاید سنبھل جائے اور پھر سے اچھی بن جاؤں۔ سب بھول کر اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے۔ ایسی مشکلوں میں سے ہمیں نکلے۔ میرے خط کو غور سے اور جلد ہی اگلے مہینے کے شمارے میں دیکھنے دیں۔

میں بڑی بے صبری سے انتظار کروں گی۔

اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دیکھئے۔

آپ خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہیں۔ رب العالمین **جواب** جس مرد یا عورت کو صحیح اعضاء عطل کئے ہوں۔ اور سوچنے سمجھنے کے لئے عقل بھی بخشی ہو وہ اگر احساس کمتری کا شکار ہو تو افسوس کی بات ہے۔

آپ غور کریں گی تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ آپ کے اندر تمام خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھی لڑکی میں ہونی چاہئیں۔ پھر آپ کیوں اپنے دل میں گھٹن محسوس کرتی ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے

کہ اس دنیا کی رنگینی موسموں کی تبدیلی سے باقی ہے۔ اگر پورا سال ایک ہی موسم رہے تو انسان موسم کی یکسانیت سے خود ہی پریشان پڑے اس لئے اللہ تعالیٰ نے خاص حکمت کے پیش نظر ایک سال میں تین موسموں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ چارے آتے ہیں۔ پھر گرمی آتی ہے۔ پھر برسات آ جاتی ہے۔ کسی سال اگر چارے ذرا طویل ہو جائیں یا گرمی کے ایام میں اگر چند دن بھی بڑھوتری ہو جائے تو انسان پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور حرف شکایت ان کی زبانوں پر آ جاتا ہے۔ اس لئے رب العالمین نے خصوصی حکمتوں کے پیش نظر ایک سال کو تین موسموں میں پیدا کئے ہیں۔ تاکہ وہ انسان جو طویل ترین یکسانیت کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ موسموں کی آمد و رفت سے محفوظ رہتا رہے۔ اسی طرح انسان کی تقدیر کا موسم بھی بدلتا رہتا ہے۔ کبھی غم کا موسم در زندگی پر دستک دیتا ہے اور کبھی خوشی کا موسم دائمی زندگی میں خوشبو پیش بکھرتا ہے۔ جس طرح ایک سال میں کوئی موسم ایسا نہیں آتا جسے دوام نصیب ہو۔ سردی بھی جانے کے لئے آتی ہے۔ اور گرمی بھی رخصت ہونے ہی کے لئے اپنی شدت دکھاتی ہے۔ اسی طرح تقدیر کا کوئی موسم بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہیں آ جاتا۔ وہ بھی آتا جاتا رہتا ہے۔ نہ خوشیوں کو دوام میسر ہے نہ خوشی کو۔ اس لئے ایک شاعر نے کہا تھا۔

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں

جہاں جتنی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

جن گھروں میں سے جانے نکلتے ہیں۔ ان ہی گھروں میں پھر بار بار تیں بھی آتی ہیں۔ جن آنکھوں سے آنسو برستے ہیں۔ ان ہی آنکھوں میں غم و غشی اور مسرت چمک دمک بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسی بات کو قرآن حکیم میں ذرا انداز بدل کر یوں فرمایا ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ ہر غم کے بعد پھر موسم بہار کی آمد ہوتی ہے۔ ہر رات کے بعد پھر صبح ہوتی ہے۔ ہر مصیبت کے بعد پھر راحت رسانی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور انسان غموں کی دھوپ کے بعد پھر خوشیوں کے سائے سے سرفراز ہوتا ہے۔ اس لئے انسان کو کسی بھی دور میں مایوس محض نہیں ہونا چاہئے۔

یہ سال اگر آپ کا اچھا نہیں گزرا تو یقین کر لیں کہ آئندہ تمام سال آپ کے لئے خوشیوں کے پیغام لے کر آئے گا۔

آپ روزانہ ”یا سلام“ ۱۳۱ مرتبہ صبح و شام پڑھا کریں۔ اللہ آپ کو سکون و عافیت کی دولت میسر رہے گی۔ اور آپ کو نیند بھی

خوب آئے گی۔ شرط یہ ہے کہ آپ جینے کا حوصلہ پیدا کریں اور اللہ کی بخشی ہوئی عظیم نعمت جسے زندگی کہا جاتا ہے اس کی آپ قدر کریں۔ اور یہ یقین رکھیں کہ رب العالمین کو اپنے ایک ایک بندے اور ایک ایک بندی سے بے پناہ محبت ہے۔ وہ اپنے بندوں کی پریشانیوں کو رفع کرنے کی خود فکر کرتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ بندے رب سے ملنے کا سلسلہ سیکھ لیں۔ اور انہیں زندگی اور بندگی کا شعور آجائے۔

میں تو آپ کا خط پڑھ کر ناراض نہیں ہوا۔ کیوں کہ اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرنا میرا فرض منصبی ہے۔ البتہ آپ میری نصیحتیں سن کر چراغ پانا ہو جائیں۔ میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے آپ کی بھلائی کے لئے لکھا ہے۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ آپ یوسیوں کے بھروسے ہا ہر آئیں گی۔ اور آئندہ ایک نئی امنگ اور نئے دلوں کے ساتھ زندگی گزاریں گی۔ اللہ آپ کی مدد کرے۔ اور آپ کو زندہ دلی کا حوصلہ بخشنے۔

مختلف باتیں

سوال ۱: فرزانہ صدیقی — کرا۔ می۔

میں آپ کی طلسماتی دنیا کا مطالعہ نہایت ہی ذوق و شوق سے کرتی ہوں۔ اور اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ کے طلسماتی دنیا کو دن رات ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

میں آپ کے سوال کو کرنا چاہتی ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے سوال کا جواب واضح طور پر دیں گے۔

اور میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جس کے اوپر سفل عمل کیا جاتا ہے تو اس کا چہرہ مرنے کے وقت کالا ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ خوشی کرتے ہیں تو کیا وہ اپنی مقررہ مدت سے پہلے مرتے ہیں؟ اور جو بد روح ہوتی ہیں وہ تحقیق میں یا ان کی روحیں جاتی ہیں یا وہ دنیا میں رہ کر لوگوں کو ڈراتی ہیں۔

فقط والسلام

دعاؤں میں یاد رکھیے

ہر وقت چومتی رہیں خوشیاں آپ کے قدم

بھولے سے نہ آئے آپ کی زندگی میں غم

(نوٹ، اور میری عرض گزارش یہ ہے کہ اگر آپ میرے اس سوال کے جواب کو طلسماتی دنیا میں شائع کریں گے تو عوام کے اشکال جن کو اس سوال و جواب کی بھی ضرورت ہوگی)۔ دور

ہو جائے گی۔ اگر آپ رسالے میں شائع نہیں کریں گے تو پھر میں جوابی لفاظی بھی بھیج رہی ہوں۔ اور مہربانی کر کے میرے سوال کو کچرے کے ڈبے کی زینت نہ بنائیے۔ اس لئے کہ یہ میرے بہت اہم سوال ہیں۔

جواب یہ ضروری نہیں ہے کہ سفل جادو کا شکار انسان کا چہرہ بوقت مرگ کالا ہو جائے کیوں کہ محرزہ انسان تو مظلوم اور شہید ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر کالس پھرنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی ایک آدمی انسان کے ساتھ ایسا ہو جائے تو وہ مستحق ہے۔ ہمارے خیال میں جو لوگ دوسروں پر سفل جادو کرتے ہیں ان لوگوں سے جینے کا حق چھینتے ہیں۔ ان کا چہرہ مرتے وقت ضرور کالا ہو جاتا ہوگا۔ کیوں کہ سحر کرنا اور کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور سحر کے ذریعہ کسی انسان کو قتل کرنا ابدی دوزخی ہونے کی علامت ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے چہرے مرتے وقت یقیناً سیاہ ہو جاتے ہوں گے۔ اور چہرے سیاہ ہوں یا نہ ہوں لیکن ایسے لوگوں کے دل یقیناً کالے ہوتے ہیں۔

خود کشی کرنا بھی حرام ہے اور خود کشی کرنا بولے کی بخشش بھی اصولاً نہیں ہوتی۔ انسان کسی کو مارے یا خود کو ختم کرے دونوں برابر ہیں۔ اور دونوں کی سزا ایک ہی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ انسان کسی کے مارنے سے مرے یا خود کشی کر کے مرے وہ وقت مقررہ پر ہی مرتا ہے۔ البتہ ایسی موت کو غیر طبعی موت کہا جاتا ہے اور غیر طبعی موت مرنے کی صورت انسان کی روح اس وقت تک دنیا میں بھٹک سکتی ہے جب تک اس کی طبعی موت کا وقت نہیں آ جاتا۔

اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح موت کا وقت معین اسی طرح موت کی جگہ اور موت کا ذریعہ بھی معین ہے! اگر کسی کی تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ کنوئیں میں ڈوب کر مرے گا تو کتنی بھی حفاظت کرے کنوئیں میں گر کر ہی مرے گا۔ اسی طرح اگر کسی کی موت سحر یا زہر کھانے سے لکھی ہوئی ہے تو لامحالہ اسی طرح آئے گی۔

کچھ گناہگاروں کی روحیں جنہیں آسان قبول نہیں کرتا اور دنیا میں ادھر ادھر بھٹکتی ہیں۔ اور لوگوں کو پریشان کرتی ہیں تجربات زمانہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مرنے کے بعد بعض لوگوں کی روحوں نے اپنے جسموں کے ساتھ آکر لوگوں کو پریشان کیا اور لوگوں نے ان کی آمد و رفت کو محسوس کیا۔ یہ باتیں شریعت

کے ہالوں میں کنگھا کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پانچویں کے ساتھ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ چند ماہ بعد قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا ہوگی۔

آسیبی اثرات کی وسیعہ کاریاں

سوال از: (نام مخفی) — مکہ مکرمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خط اس امید سے لکھ رہا ہوں کہ ساتھ والے جوابی خط سے مجھے تفصیلی جواب آپ ارسال کر دیں گے۔ اور ہماری اس پریشانی کا صحیح حل مل جلتے گا۔ (انشاء اللہ)

عرض یہ ہے، بہت ہی امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہے ہیں۔ آپ کا رسالہ طسمانی دنیا پڑھ کر دل میں ایک امید کی کرن نظر آرہی ہے۔ ہم طسمانی دنیا بہت ہی جستجو کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اس رسالے کے ممبر بھی ہیں۔

پاکستان میں میرے بھائی تیش برسوں سے مقیم ہیں۔ پہلے ہم سب کا بچپن انڈیا میں گزرا۔ ہمارے چچا بھائی سلیم کو میٹرک کے بعد کراچی اپنے ساتھ لے گئے۔ جانے کے چند دنوں بعد انڈیا اور پاکستان الگ الگ ہو گئے تو وہ (بھائی سلیم) ہمارے جن کر پاکستان میں رہنے لگے۔ پھر چچا نے اپنی بیٹی سے سلیم بھائی کی شادی کرادی۔ ویسے بھی ہمارے ابا اور امی بھی دونوں مجازاد بھائی بہن ہیں۔ (بھائی سلیم اور بھائی شاہینہ دونوں رشتے میں چچا زاد بھائی بہن ہوتے ہیں)۔

بھائی شاہینہ کے دو بھائی چھوٹی عمر سے ہی چلتے چلتے ہی گرتے تھے۔ اور پندرہ بیس سال کی عمر تک بالکل معذور ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے دوسرے بھائی بہن اللہ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں۔

بھائی سلیم کا پہلا لڑکا اپنے ماموں کی طرح پانچویں کلاس پڑھنے کے بعد وہ بھی معذور ہو گیا اور بیس سال کی عمر کے بعد اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اور ایک لڑکی دماغی کمزوری سے بیس سال کی عمر کے بعد اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اس کے بعد کی ایک لڑکی جس کا نام آمنہ ہے۔ اس وقت بارہویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ اور بفضل تعالیٰ صحت مند ہے۔ اور چھوٹا بیٹا احمد جو پانچویں جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ اپنے بڑے بھائی کی طرح چلتے چلتے گرتا تھا اور اس کا علاج ڈاکٹری اور عجمی کردار ہے۔

سے ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو صد فی صد درست نہیں سمجھنا چاہیے۔ البتہ ان کا انکار کرنا بھی کوئی مذہب کا جزو نہیں ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں خاموشی بہتر ہے۔

تم نے جو شعر لکھا ہے اس کی میں قدر کرتا ہوں۔ لیکن تم نے اس شعر کے ذریعہ جو پر خلوص دعا دی ہے اس دعا پر مجھے تردد ہے جو زندگی غموں سے عاری ہو وہ زندگی صرف ایک بوجھ ہوتی ہے۔ غم عقل کی زکوۃ ہے۔ انسان پر جتنے غم پڑتے ہیں۔ اتنے ہی اس کی عقل میں نکھار آتا ہے۔

تم میرے لئے یہ دعا کیا کرو کہ زندگی میں جو بھی غم نصیب ہوں اللہ ان پر صبر کرنے کی توفیق دے۔ غم تو زندگی میں آتے ہی رہتے ہیں۔ غموں سے مفر ممکن نہیں ہے۔ لیکن غم کسی کے لئے ذریعہ ترقی بنے ہیں اور کسی کے لئے ذریعہ تنزلی۔ بندہ اگر صبر و ثبات سے کام لے تو خدا کے بخشے ہوئے غم انسان کو انسانیت کی معراج عطا کرتے ہیں۔ یہ باتیں تو اصولی تھیں جو برجستہ نوک قلم پر آگئیں۔ لیکن تم نے جس محبت و عقیدت کا اظہار کرنے کیلئے شعر لکھا ہے اس کا میں قدردان ہوں۔ اور اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے لوگوں کے دلوں میں میری محبت پیدا کی ہے اس کی ہر باتیں گناہگاروں کو بھی کیا سے کیا بنادیتی ہیں۔

اللہ تمہیں بھی خوش رکھے۔ اور تمہارے مستقبل کو چاند ستاروں کی طرح تابناک کرے (آمین)

قرض کی زیادتی سے کڑاھن

سوال از: محبوب احمد ٹیکر — کویت۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں یہاں پر بہت پریشان ہوں۔ تنخواہ بھی کم ہے۔ اور ایک پریشانی ختم ہوتی ہے۔ دوسری شروع ہوتی ہے۔ اور میرے اوپر بہت قرض ہے اور میری ماں اور میں اور بھائی بہنیں ہم قرضے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ لہذا آپ اس مسئلے کا حل بتائیے کہ میں کیا کروں۔ اللہ آپ کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا۔

خط جلدی میں تحریر کیا ہے غلطی کی معذرت چاہتا ہوں، معافی اہتا ہوں۔ جواب ضرور دینا

قرض کی ادائیگی کے لئے مغرب کی نماز کے بعد **اللهم** **اٰتِنِي بِعَلَاكَ عَنْ حَتْلِكَ وَاعْنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ** **وَاِنَّكَ** ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اور پڑھتے ہوئے داڑھی اور سر

ہیں اتفاق نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں احمد آسیبی اثرات کا شکار ہے۔ اور اس کا علاج تعویذوں اور دعاؤں ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ صرف دواؤں سے بات بننے والی نہیں ہے۔ احمد کے لئے اگر اس کو صحت مند بنانے کی خواہش ہو۔ پانچ باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے چار نقش اس کے لئے تیار کر لیں نقش ۱ کو اس کے گلے میں ڈالیں۔ نقش ۲ کو اس کے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور نقش ۳ کو اس کے تکیے میں سلواریں۔ چاروں نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کریں۔

نقش ۴ معوذتین کا نقش ہے جو یہ ہے۔ یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

نقش ۵ سَلَامٌ قَوْلًا قَدْ رُبَّ الرَّحِيمِ کا نقش ہے جو یہ ہے

یہ نقش سیدے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۲۰۳	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

نقش ۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا نقش ہے جو یہ ہے اس

نقش کو اٹے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۳	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۳	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۴
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

نقش ۷ لَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کا نقش ہے جو یہ ہے اس

نقش کو تکیے میں سلواریں۔

اب وہ اس سال چلنے سے معذور ہو گیا ہے۔ پہلے لڑکے کی جانچ سے پتہ چلا تھا۔ کوئی امریکن ڈاکٹر سے معلوم ہوا تھا وہ یہ کہ خاندانی شادی کی وجہ سے خون میں کمزوری آتی ہے۔ اسی طرح دو تین پشت خاندانی شادیوں کی وجہ سے بچوں میں اس طرح کی کمزوری آرہی ہے۔ اور اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

بھائی سلیم اپنے پہلے بچے کے علاج میں بہت ہی پریشان ہوئے ہیں۔ اخراجات بھی کافی ہو گئے ہیں اور ان کے کاروبار پر بھی زیادہ اثر ہوا ہے۔ اب ان کی مدد کے لئے ان کے ساس سر بھی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان کے انے سب انڈیا میں ہیں۔ اور وہ اس وقت کراچی میں اکیلے رہ گئے ہیں۔ پانچ دس سال میں ایک مرتبہ وہ اپنے لوگوں سے ملنے کے لئے انڈیا آتے رہتے ہیں۔

(۲) چند سالوں سے احمد کی صحت کے لئے اور کاروبار یا کوئی مناسب نوکری کے لئے بھائی سلیم کے خطوط آرہے تھے اور کعبہ شریف میں دعاؤں کے لئے بھی گزارش کرتے رہے ہیں اور ہم ہر وقت حرم شریف میں ان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (اللہ قبول کرے آمین)

گزارش ہے کہ بچے کی صحت کے لئے اور کاروبار کے لئے آپ اپنی معلومہ رائے اور موزوں رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ بچہ اس وقت چلنے پھرنے سے معذور ہے اور بھائی سلیم اور بھائی شامینہ بھی کافی پریشان ہیں۔ بڑے بچے کی حالت ان کی نگاہوں میں اب تک ہے۔ اور یہ کافی پریشان اور گھبرائے ہوئے ہیں۔ اس کا کیا حل ہوگا۔ بچہ کس طرح صحت مند ہوگا وغیرہ ہر وقت سوچتے رہتے ہیں۔

دوسری بات بیٹی آمنہ کی شادی انڈیا میں اپنے لوگوں میں کرنا چاہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آگے وہ پاکستان میں اکیلی ہو جائے گی اور انڈیا میں ان کی بیٹی سے کوئی شادی کرنے کے لئے راضی نہیں ہے۔ کیوں کہ ہونے والی اولاد اگر اسی طرح کی ہوگی تو مشکل ہے۔ اس طرح بیٹی کی شادی کا مسئلہ پیچیدہ ہو گیا ہے۔

آپ کو اس امید سے خط لکھ رہے ہیں کہ آپ اسکے موزوں حل سے آگاہ کریں۔ دوا اور دعا جو بھی مناسب ہو ضرور بہ ضرور معلوم کرادیں۔ ہم ہمیشہ آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

جواب احمد کے سلسلے میں ڈاکٹروں کی جو رائے ہے اس سے

لیکن اگر کسی مخصوص نوجوان سے رشتہ کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے آتش چال سے اس نقش کو لکھ کر کسی پتھر کے نیچے گھر میں یا گھر سے باہر بادیں۔ اس تہذیب کو بھی ہرے کپڑے ہی میں پیک کر دیں۔ نقش یہ ہے۔

02	40	42	00
42	01	04	41
02	44	02	00
04	02	02	40

برائے شادی شبانہ بنت حکیلہ مع السلطان

پاؤں کا زخم۔

سوال از ریاضیات هانو ————— می

آپنے آگست کے شمارے میں ص ۱۲ پر آپ نے میرے شوہر کے
پیر کے زخم کے متعلق جو عمل بتایا تھا جو کہ اکیسٹ روز کا تھا میں نے
برابر اکیس روز بلا ناغہ وہ عمل کیا۔ دورانِ عمل ان کو جو تکلیف
تھی وہ ختم ہو گئی تھی۔ نہ سوجن چڑھتی تھی اور نہ ہی زخم میں تکلیف
ہوئی۔ لیکن عمل کے پورا ہونے کے ایک دن بعد سے وہی
تکلیف دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ وہی پیر میں زخم بننا اور سوجن
چڑھنا۔ لیکن اب تو ان کے دونوں پیروں میں سوجن چڑھنے
لگی ہے۔ اس عمل سے میرے شوہر کو صرف اتنا فائدہ ہوا ہے کہ
زخم میں ان کے مواد نہیں پڑا ہے۔ لیکن وہی تکلیف دوبارہ
شروع ہو گئی ہے صرف مواد کو چھوڑ کر۔

آپ نے شمارے میں لکھا تھا کہ ہم سے دوبارہ رابطہ قائم کرنا۔ اگر عمل سے فائدہ نہ ہو تو محترم میں آپ سے بڑی منت کرتی ہوں کہ آپ کوئی دوسرا عمل بتائیں جو کہ مجھے کرنے میں آسانی پڑے۔ (جو کہ آپ جانتے ہیں)، اور فائدہ مند بھی رہے۔ مجھے آپ کے جواب کا بڑی بے صبری سے انتظار رہے گا۔
امید ہے کہ میرے اس خط کا جواب کسی قریبی آنے والے شمارے میں دیں گے تو عین نوازش ہوگی۔

جواب آپ روزانہ "یا سلام" ۳۱ مرتبہ صبح و شام پانی پر دم کر کے اپنے شوہر کو پلائیں۔ اور ان کے پیروں پر روزانہ یہی عمل کر کے دم بھی کریں۔ اس مرتبہ یہ عمل آپ کا تار ۲۵ دن تک کریں۔ انشاء اللہ آپ کے شوہر کا زخم مندمل ہو جائے گا۔

بہن نے وہ وظیفہ پڑھا۔ اس کے کچھ دن بعد ہمارے یہاں ایک رشتہ آیا تھا۔ ہمیں بجنور سے۔ لڑکے کی بہنوں نے میری بہن کو پسند کر لیا اور بہن کا فوٹو مانگا۔ ہم نے فوٹو دے دیا۔ اس لڑکے کی امی لڑکے کو فوٹو دکھانے کے لئے گئی۔ لیکن اُن لوگوں نے بھی آج تک کوئی جواب نہیں دیا۔

بہن کا نام شہادہ رحمن ہے اور والدہ کا نام شکیلا رحمن ہے۔ اس کی شادی جلد سے جلد ہو جائے اس کے لئے کوئی نقش طسمانی دنیا کے قریبی شمارے میں شائع کرنے کی ہربانی کریں۔
آب کا بڑا احسان ہو گا۔

وہ تعویذ جو ان صاحب نے دیئے ہیں وہ پہنے رکھیں یا اتار دیتا۔ جن لوگوں نے ہمارے یہاں رشتہ دیا ہے اور جواب ابھی تک نہیں دیا۔ اُس لڑکے کا نام گوہر سلطان ہے۔ کوئی ایسا وظیفہ بنا دیں کہ وہی لوگ رشتے کے لئے راضی ہو جائیں۔ یا پھر کہیں اور جلد سے جلد جن کی شادی ہو جائے۔ آپچی بڑی مہربانی ہوگی۔ اپنی بہن کو تاکید کر دیں کہ وہ ہر بدھ کو سورۃ یوسف **جواب** اور ہر جمعہ کو سورۃ احزاب کی تلاوت کریں۔ اور یا غنی والے وظیفے کو بھی جاری رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نقش وہ خود اپنے ہاتھ سے بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گھر میں ڈال لیں۔ اور دوسرے تمام تعویذ جو پہلے سے ہاتھ وغیرہ پر بندھے ہوئے ہیں انہیں اتار دیں۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر کوئی مناسب پیغام موصول ہوگا۔

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

اس نقش کو آتشی چال سے پڑ کریں۔ آتشی چال یہ ہے۔

Case			
1	11	12	1
12	2	1	12
2	14	4	4
10	5	2	10

بہتر تو یہی ہے کہ اچھے رشتے کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں

میں اسوجہ سے نا اُمید ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ پھر پریشانی اور اُمیدوں کے ساتھ لکھ رہی ہوں۔ خدا تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ یہ تحریر آپ تک پہنچائے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میری باہمی اور پریشانی دور کریں گے۔

میرا مسئلہ اور پریشانی یہ ہے کہ میں نزلہ زکام کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ میری عمر سولہ سال کی ہے۔ مجھے پانچ چھ سال سے نزلے کی بیماری ہے۔ ہمیشہ نزلہ رہتا ہے۔ میں بس ہفتے میں ایک دن ٹھیک رہتی ہوں۔ چھ دن نزلہ زکام رہتا ہے۔ بہت بُری حالت ہو جاتی ہے۔ میں بیان نہیں کر سکتی۔ چھپکے آنی پکائی ہیں اور ناک سے پانی جاتا رہتا ہے۔ چہرے پر بھی ہلکی سی سوجن آ جاتی ہے۔ صحت بھی خراب ہو گئی ہے۔ نزلے میں میری آواز بھی خراب گھٹی ہوتی بیماری ہو گئی ہے۔ جس سے میں بہت پریشان ہوں۔ میری بہت خواہش تھی کہ میں اچھی طرح بخولوں۔ صاف صاف لیکن یہ میری آرزو ہی بن کر رہ گئی۔ اس لئے میں دنیا سے بیزار کا ہو گئی ہوں کسی محفل یا فکشن میں جانے سے کتراتے ہوں۔ بہت علاج کرائے۔ ڈاکٹروں کا، حکیم کے، ہو میو پیتھک کے پر ہیز بھی بہت کیا۔ مگر عارضی طور پر تو ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مسئلہ نہیں ہوتا۔ میں کیا کروں بہت پریشان ہوں۔

براہ کرم آپ ہی میری مدد کریتے۔ آپ دنیا بھر کی اللہ کی توفیق سے مدد کرتے ہیں۔ ان سے دعائیں لیتے ہیں میری بھی پریشانی دور کر دیجئے۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہوں۔ چاہے نزلے زکام میں کتنی بھی بُری حالت ہو اور اپنے خدا سے دعائیں کرتی ہوں۔ لیکن کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ آپ ہربانی کر کے کوئی علاج عمل بتائیے اور آواز صاف اچھی ہونے کا بھی۔ میں زندگی بھر آپ کا احسان نہیں بھولوں گی۔ اس تحریر میں جو غلطی ہو جانی چاہتی ہوں۔

روزانہ ۳۶۰ مرتبہ ”یا قاضی“ پڑھ کر بانی پر دم کر کے **جواب** پیا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کریں۔ اس کے بعد روزانہ یا قاضی کی ایک تسبیح صبح و شام پڑھ لیا کریں۔ اس کے علاوہ بسم اللہ کا نقش حریف اپنے ہاتھوں سے بنائیں اور اس کے پیچھے بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں۔ پھر اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ آپ تمام جسمانی امراض سے نجات مل جائے گی۔

اور مواد وغیرہ سے بھی نجات مل جائے گی۔
اس عمل کو آپ اُس زمانہ میں بھی کر سکتی ہیں جب عورتیں نماز نہیں پڑھتیں۔ اور اس عمل کے لئے وضو کی بھی شرط نہیں ہے۔

عمل اور ترک نماز

سوال از: (ایضاً)

محترم میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پانچوں وقت کا نماز نہ ہو۔ لیکن اگر وہ کوئی عمل کرنا چاہے جس کی ذکوۃ ادا کر دے تو کیا وہ عمل کارگر ثابت ہوگا۔ اس کے لئے، اور اگر وہ عمل کے کامیاب ہو جانے کے بعد نماز کی پابندی نہ کرے تو عمل کا اثر اس کے پاس رہے گا یا نہیں۔

برائے مہربانی اس سوال کے متعلق اپنا مفید مشورہ دیں۔

جواب عمل اپنی جگہ اور نماز اپنی جگہ۔ عمل کی کامیابی کا تعلق نماز سے جڑا ہوا نہیں ہے۔ لیکن ایک مسلمان کو خواہ وہ عامل ہو یا نہ ہو نماز کی پابندی کرنی چاہیے۔ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتے وہ سرحد کفر کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ عاملین کو دوسرے لوگوں کے مقابلے میں نماز کا زیادہ پابند ہونا چاہیے۔ تب تو ان کی زبان و قلم میں تاثیر پیدا ہوگی۔ جو عاملین شفا دینے والی اور حاجات پوری کرنے والی ذات کی یاد سے غافل ہوں ان عاملین کا اعتبار ہی کیا ہوگا۔ اس لئے نماز فح گناہ کی عادت بہر صورت ضروری ہے۔ نماز سے جان چرانا اچھے مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

جسمانی امراض

سوال از: شبانہ پروین۔ احمد آباد۔

جناب عامل صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ آپ کے طلسمانی دنیا رسالے کی جتنی بھی لفظوں میں تعریف کی جائے وہ بھی کم ہے۔ ہم خداوند قدوس کی اس نوازش و عنایات پر سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے یہ دعائیں کرتے ہیں کہ وہ اس رسالے کو از حد ترقیات سے نوازے۔ آمین،

میں اپنے حالات کے بارے میں پہلے بھی کئی تحریریں پیش کر چکی ہوں۔ لیکن خدا بہتر جانے وہ آپ کے پاس پہنچی یا نہیں

بسم اللہ کا نقش حسرتی یہ ہے۔

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۳	۱۹۷	۲۰۳	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

ان نقوش کی اجازت آپ کو آپ کی ذات کے لئے دیجاری ہے۔ کسی اور کیلئے آپ یہ نقش تیار نہ کریں۔ اور اگر آپ کے علاقے میں کوئی عامل ہو تو بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے لئے یہ نقش اس عامل سے تیار کرائیں۔ اور اسے کچھ ہدیہ دے دیں۔ انشاء اللہ اس نقش کے گلے میں پڑے رہنے سے آپ بیمار فوائد محسوس کریں گی۔

قرض کا بوجھ اور آمدنی کی کمی کا مسئلہ

سوال از: ڈاکٹر فہیم الدین سیفی۔

میں روزگار کی طرف سے کافی پریشانی میں ہوں۔ میں پیشے سے ڈاکٹر ہوں اور میں نے قریب تین سال پہلے میڈیکل اسٹور کھولا تھا جس میں تقریباً میں نے سبھی پیسہ ادھار کا ہی لگایا تھا۔ اور جسے میں تقریباً ادا بھی کر چکا ہوں۔ بس تھوڑے سے ہی روپے باقی مجھ پر ادھار رہ گئے ہیں۔ لیکن اب تھوڑے سے بھی پیسے اترنے میں نہیں آ رہے۔ اور قرض بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اب قریب ۱۰ سال پہلے میں پاکستان چھا تھا۔ وہاں میں نے ایک رسلے میں پڑھا تھا کہ سورۃ واقعہ کو فجر کے بعد پڑھنے سے رزق کی تنگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کام خوب ملتا ہے سو وہ واقعہ کو تب سے ہی فجر کے بعد سے پڑھتا آ رہا ہوں۔

اب قریب تین مہینے پہلے میں باغیت کے پاس ایک شہزادی میں گیا تھا۔ وہاں مجھے آپ کے یہ دور رسالے طلسماتی دنیا کے اکتوبر اور نومبر کے ملے۔ مجھے یہ رسالہ دینے والے نے

حضرت تیم انصاریؒ کا قصہ پڑھنے کے لئے دیا تھا۔ اور جب میں نے یہ رسالہ پڑھا تو مجھے یہ بہت ہی پسند آیا۔ اور میں یہ دونوں رسالے اُن سے ادھار لے آیا۔ اور اس کے نومبر کے رسالہ میں ص ۷ پر عجیب و غریب فارمولے جو لکھے ہیں۔ براہ کرم بتائیں انہیں کرنے سے شرک تو نہیں ہوگا۔

نومبر کے رسالے میں ص ۱۲ پر الزنا کا نقش لکھ کر بازو میں باندھنے کے لئے لکھا ہے اور عشاء کی نماز کے بعد ۳۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کے لئے لکھا ہے۔

میں نے ۲۲ ستمبر کو یار زانی کے دو چلے پورے کر لئے اور تمیز بھی باندھ رکھا ہے اور اسی دن سورۃ یسین کے بھی دو چلے پورے کئے ہیں۔ سورۃ یسین میں نے صبح فجر کی نماز کے بعد پہلے اور بعد میں ۴ بار درود شریف اور سورۃ یسین کی ۱۲ آیت کے پہلی مبین تک پڑھ کر سات بار مبین پڑھ کر پھر شروع سے پڑھ کر ۱۴ آیت ۲۴ آیت ۴۴ آیت ۶۰ آیت ۶۹ آیت ۷۷ آیت سے سات بار مبین پڑھ کر پھر بار شروع سے پڑھ کر پورا کیا۔ لیکن دو چلے کے بعد میں نے اب بند کر دیا ہے اب صرف سورۃ یسین ایک بار سورۃ رحمن ایک بار سورۃ واقعہ ایک بار سورۃ ملک ایک بار اور دعائے جلیلہ ایک بار روزانہ پڑھتا ہوں۔

اب میری آپ کے مودبانہ گزارش ہے۔ آپ مجھے کوئی وظیفہ ایسا بتائیں جسے میں روزانہ پڑھتا رہوں۔ اور میرا روزگار اچھا چلنے لگے اور قرضہ بھی اتر جائے اور گھر میں خوشحالی بھی آئے۔ نومبر کے رسالے میں مسئلہ پر اپنے نام کے اسم اعظم کے بارے میں بھی آپ نے جو ترکیب دی ہے اس کے حسابے میرے فہم الذہن کے میری سمجھ سے (۲۳) عدد ہوتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہیں اور اپنے حروف مستوی۔ دلیلی اور ستری معلوم کرنے سے میرے حسابے ۹۴ عدد آیا۔ جس کا اسم اعظم یا عزیز آیا ہے کیا یہ بھی ٹھیک ہے۔ اگر ٹھیک ہیں تو برائے کرم مجھے کوئی بھی عمل قرآنی دعا مانگنے کا طریقہ بتائیں جس سے میرے روزگار کی پریشانی ختم ہو جائے۔ اور میرے قرض سے بھی خلاصی ہو جائے۔ عین نوازش ہوگی۔ میں نے اب سے پہلے ایسا کوئی خط کسی کے لئے بھی نہیں لکھا ہے۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔

طلسماتی دنیا کے یہ دور رسالے میں نے اور میرے گھر کے افراد اور دوستوں میں سے جس نے پڑھے ہیں۔ ہمیں بہت پسند آئے ہیں۔ آپ سے التجا ہے کہ غازی آباد میں یا دلی میں

آپ کا رسالہ ملتا ہو تو ہمیں وہاں کا پتہ ضرور دیں۔
عین فوازش ہوگی۔

نماز فجر کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورہ مزمل اور ایک مرتبہ
جواب سورہ یٰسین پڑھا لیجئے۔ آگے مجھے گیارہ گیارہ مرتبہ دُرُود شریف
پڑھا کریں۔ سورہ واقعہ کو مغرب کے بعد پڑھا کریں۔ اور عشاء کی
نماز کے بعد اپنے۔ اسم اعظم کی تکرار ۹۲ مرتبہ کریں۔

آپ نے حرفِ مستوی اور حرفِ دیلی اور ستری کا سہارا لے کر
”یا عزیز“ اسم اعظم نکالا ہے جو درست نہیں ہے۔ آپ کا حرفِ مستوی
فسد ہے۔ اور آپ کا حرفِ دیلی اور ستری وہ ہے۔ اس حساب سے
آپ کے اعداد ۹۲ برآمد ہوتے ہیں۔ اور چون کہ ۹۲ عدد کا کوئی
اسم الہی نہیں ہے۔ اس لئے دو اسم الہی ملا کر وظیفہ پڑھنا ہوگا۔
گویا کہ آپ کا اسم اعظم دو اسم الہی پر مشتمل ہے۔

”یا باسط یا دُودُودُ“ ان دونوں ناموں کے مجموعی اعداد ۹۲
ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۹۲ مرتبہ
یا باسط یا دُودُودُ پڑھا کریں۔

آپ نے طہاسانی دنیا میں چھپے ہوئے عجیب و غریب فارمولہ
کا ذکر کرتے ہوئے پوچھا ہے کہ ان کے کرنے میں کوئی شرک تو
نہیں ہے تو ہمیشہ کے لئے آپ یہ بات نوٹ کر لیں کہ طہاسانی دنیا
میں کوئی بھی عمل ایسا شائع نہیں کیا جاتا۔ جو اللہ کے بندوں کے
لئے گمراہ کن ثابت ہو۔ ہم جو اعمال دیتے ہیں ان اعمال کے ذریعہ
بندوں کا تعلق اللہ سے قائم ہوتا ہے اور اگر تعلق پہلے سے
قائم ہو تو ان اعمال کے ذریعہ بندوں کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوتا
ہے۔ جب کہ شرک میں بندوں کا تعلق اللہ سے ٹوٹ جاتا ہے۔
آپ طہاسانی دنیا کے فارمولوں پر بے خوف و جھجک عمل کریں۔
انشاء اللہ آپ کا ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ اور آپ کی روحانیت
میں روح پڑ جائے گی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے عصر کی نماز کے بعد اس دعا کو ایک
مرتبہ روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَالْبَخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک
صحابی حاضر ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم! میں بہت غمزدہ انسان ہوں اور بہت زیادہ مقروض
بھی ہوں۔ آپ مجھے ایسی کوئی دعا بتادیں کہ جس کی پابندی سے

مجھے درد و غم سے نجات مل جائے۔ اور میرا قرض بھی ادا ہو جائے
صحابی کی بات سن کر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ
دعا انہیں یاد کرا دی۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے۔

اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری۔ معذوری اور کمزوری
سے۔ اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری بخل اور تنگ دلی سے۔ اور
میں پناہ چاہتا ہوں تیری قرض کے طلب سے اور لوگوں کی بے مروتی سے
اُن صحابی نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ فرمایا تھا کہ
میں نے چند دن اس دعا کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے درد و
غم اور تکالیف و مشکلات سے نجات عطا کی۔ اور قرض کی لعنت
سے بھی مجھے چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ آپ بھی اس دعا کو پابندی
کے ساتھ بعد نماز عصر ایک مرتبہ اور بعد نماز جمعہ تین مرتبہ پڑھ لیا
کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی وقت متعین کر کے آپ روزانہ
۱۳۱ مرتبہ ”یا سلام“ بھی پڑھا کریں۔ اور چلتے پھرتے بلا تعداد
درود ابراہیم کی کثرت رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو مشکلات سے
سے نجات ملے گی۔ اور قرض کی ادائیگی کے بھی راستے کھلیں گے۔
طہاسانی دنیا ایک رسالہ نہیں بلکہ یہ ایک روحانی تحریک
ہے۔ اس میں دلچسپی لیں۔ اور اس کا مطالعہ پابندی کے ساتھ
کریں۔ اس کے مطالعے سے آپ کی معلومات میں بھی اضافہ
ہوگا۔ اور آپ کے وجدان میں نکھار پیدا ہوگا۔ اور وادی
روح میں اخلاص و مروت کی کلیاں کھل اٹھیں گی۔

کچھ فنی معلومات

سوال از: احمد ابراہیم ————— پٹنہ

مکرمی! سلام مسنون۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ میں ”طہاسانی دنیا“ کا قاری ہوں۔ گرامن میں
بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو میرے دائرہ فہم سے باہر ہوتی ہیں۔
مثلاً نقوش کی چالیں۔ نقوش کی اقسام۔ آبی، آتش، ہادی وغیرہ
نقوش بنانے کی ترکیب۔ مثلاً ”مصور“ کا نقش عددی بنانا ہو تو
کس طرح بنایا جائے گا۔ حالانکہ اس کا کل عدد ۳۳۶ ہوتا
ہے۔ اب اس کل میزان ۳۳۶ کو کل سولہ خانوں میں پُر کرنے کا
طریقہ کیسا ہے۔ ۹ اور ساعت کا تعین کس طرح پہچان سکتے ہیں۔
دیگر ایٹک طہاسانی دنیا میں چھپنے والے علیات و تعویذات سے
ہم دوسرے حضرات کا علاج کر سکتے ہیں یا نہیں؟ کیا ہر نقش

لکھنے یا استعمال کرتے وقت باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑے گی؟
یا اذن عام ہے۔ نیز نقش بناتے وقت چال کی رعایت ملحوظ رکھنی
پڑے گی۔ یا کیف ما اتفق لکھ سکتے ہیں۔ مزید برآں عامل بننے
کے لئے اگر آپ کے اجازت لی جائے تو آپ کی اجازت کا دائرہ
کہاں تک محدود ہوگا۔ اور اس کے لئے کون کونسی کتب مستند
معتبر ہیں۔ براہ کرم نشان دہی فرمائیں۔ نیز منہ خانہ عملیات معرض
اشاعت میں آئی ہے یا نہیں؟ اگر شائع ہو چکی ہے تو اس کی کیا
قیمت ہے؟ تحریر فرمائیں۔ بصورت دیگر کس وقت شائع ہوگی؟
تمام مسئلہ تفصیلات کے جواب کا انتظار رہے گا۔

امید ہے کہ آپ تمام سوالات کا تشفی بخش جواب مرحمت
فرمائیں گے۔

جواب انسان کو قدرت خداوندی نے ۴ عناصر سے مرکب کر کے
بنایا ہے۔ مٹی، آگ، پانی، ہوا۔ ان چاروں عناصر سے
انسان کا خمیر تیار کیا گیا۔ انسان کے اندر مٹی بھی ہے اور انسان
کے جسم پر وقتاً فوقتاً جو میل جم جاتا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے
کہ اس خمیر میں مٹی کی آمیزش ہے۔ بلکہ اصلاً یہ مٹی ہی سے بنایا
گیلا ہے۔ اس لئے انجام کار اس کے جسم کو مٹی ہی کے حوالے کر دیا
جاتا ہے۔ اس کے جسم میں پانی کی آمیزش بھی ہے۔ روتے وقت
اس کی آنکھوں آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈ پڑتا ہے جو اس کے
اندر سے آنکھوں کے راستے باہر آتا ہے اور یہ اس بات کی
نشاندہی کرتا ہے کہ انسان میں پانی کی بھی آمیزش ہے۔
علاوہ ازیں مختلف بیماریوں کی صورتوں میں کان، ناک اور جسم
کے دوسرے حصوں سے پانی نکلتا ہے جو انسان کی آبی فطرت کا ظاہر
کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ انسان کے جسم میں پانی موجود ہے۔
انسان جب سانس لیتا ہے تو اس کے منہ سے ہوا خارج ہوتی ہے
جو یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان کے خمیر میں ہوا بھی شامل ہے۔
انسان بخار کی حالت میں خاص طور سے گرم ہو جاتا ہے۔ اور
بھی بعض امراض کی صورت میں اس کا بدن تپنے لگتا ہے جو یہ
ثابت کرتا ہے کہ انسان کے جسم میں آگ کی آمیزش بھی ہے۔
اس کی فطرت سے بھی ان چاروں عناصر کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً
کبھی انسان حد سے زیادہ عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اس
وقت ہوتا ہے جب اسکی خاکی فطرت دوسرے عناصر پر غلبہ پالیتی ہے
مٹی کی فطرت میں سرنگونی ہے۔ مٹی کو اگر آسمان پر بھی اچھالو گے
تو وہ زمین پر آگرے گی۔ کیوں کہ ستر اُبھارنا مٹی کو پسند نہیں

ہے اس لئے جب خاکی عنصر کا غلبہ ہوتا ہے تو انسان میں حد سے زیادہ
جھکاؤ اور دبنے کی ادا پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کی فطرت میں
جب آتش عنصر غالب ہوتا ہے تو انسان فیض و غضب کا مظاہرہ
کرتا ہے اور اس وقت وہ آگ کی طرح ستر اُبھارتا ہے۔ آگ کی
فطرت یہ ہے کہ اگر اس کو زمین پر روشن کر دو تو یہ آسمان کی طرف
لیپکتی ہے۔ اور اس کی چٹکاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں انسان
کی فطرت میں چوں کہ آگ کی آمیزش بھی ہے۔ اس لئے اس میں
تکبر اور غرور بھی کبھی کبھی ستر اُبھارتے ہیں۔ اور اکثر یہ انسان ہنر کی
اور تیز کی راہ اس طرح اختیار کر لیتا ہے جس طرح ابلیس نے اختیار
کی تھی جو خالص آگ سے بنایا گیا تھا۔

انسان کی فطرت میں پانی کا عنصر بھی موجود ہے۔ اس لئے
بسا اوقات وہ پانی پانی بھی ہو جاتا ہے۔ اور جب آبی عنصر اس
کی فطرت میں غالب ہو جاتے ہیں تو انسان شرمساری کا اظہار
بار بار کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کی فطرت میں جب ہوا کا
غلبہ ہوتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ کرتا ہے
اور ہوا کی طرح ساری دنیا کے لئے فیض رساں بننے کی کوشش
کرتا ہے۔

عالمین نے گہرے تجربات کے بعد انسانی فطرت کو پیش نظر
رکھتے ہوئے تعویذوں کی تقسیم چار عناصر کے مطابق کی ہے
آتش، بادی، آبی، خاکی۔ جن لوگوں کی فطرت آتش ہوتی ہے۔
ان کو آتش تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جن کی فطرت بادی ہو
ہے ان کو بادی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان تعویذوں کے
زکوۃ کے طریقے بھی خاص اصول کے تحت بنائے گئے ہیں۔ یہی
زکوۃ آتش چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو آگ میں
جلایا جاتا ہے۔ آبی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو پا
میں بہایا جاتا ہے۔ خاکی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں
ان کو زمین میں دبایا جاتا ہے۔ بادی چال سے جو نقش بنا
جاتے ہیں ان کو درختوں پر لٹکا یا جاتا ہے۔

مرج کے نقوش کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ نقوش چار
چالوں سے لکھ کر مذکورہ تفصیل کے مطابق عمل میں لائے جا
ئیں گے۔ ان میں ۳۶ نقوش ۱۳۶ روزانہ بنائے جائیں گے۔ ان میں ۳۴
نقوش آتش چال سے ہوں گے اور ان کو آگ میں جلایا جا
۳۴ نقوش آبی چال سے ہوں گے۔ ان کو پانی میں ڈالا جائے
۳۴ نقوش خاکی ہوں گے ان کو زمین میں دفن کیا جائے

ایک کا اضافہ کریں۔ مثلاً مصور کے کل اعداد ۲۳۶ ہوتے ہیں اس میں سے ۳۰ وضع کئے تو ۲۰۶ باقی رہے۔ ان کو ۴ سے تقسیم کیا۔

$$206 \div 4 = 51.5$$

$$206$$

$$206$$

$$206$$

۴ سے تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے اور خارج قسمت ۵۱ آیا۔ تو نقش ۵۱ سے شروع ہوگا۔ اور نوے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر کے نقش مکمل کیا جائے گا۔ اس طرح یہ نقش آتش چال سے پڑ کیا جا رہا ہے،

$$206$$

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

ساعت کی تعیین کے لئے آپ کو علم نجوم کا مطالعہ کرنا ہوگا اور اس کے لئے روزِ مَرہ کی ساعتوں کو سمجھنا پڑے گا کہ کون سے دن کو نسی ساعت کے دن شروع ہو کر کون سی ساعت پر ختم ہوتا ہے۔ ستارے کل ۷ ہیں۔ اور دن میں ساعتیں ۱۲۔ اور دن رات میں کل ساعتیں ۲۴ ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے نجوم کی کتاب کا مطالعہ کریں۔ اگر ہم اس کی تفصیل آپ کو سمجھائیں گے تو جو بہت لمبا ہو جائے گا۔

اب رہی اجازت کی بات تو دنیا کا کوئی بھی علم ہو وہ بغیر استاد کے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اگر آپ جوئے پر پالش کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیں گے تو اس کے لئے بھی آپ کو کسی کی رہنمائی حاصل کرنی ہوگی۔ تب آپ کو جوئے پر پالش کرنے کی مہارت حاصل ہوگی۔ جوئے پر صرف بَرش پھیر دینے کا نام پالش کا نہیں ہے۔

روحانی عملیات کا فن تو ایک عظیم الشان فن ہے۔ اس فن کو بغیر کسی رہنما اور بغیر کسی استاد کے کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ پہلے کسی کی رہنمائی میں اس فن کا مطالعہ کریں۔ اور باقاعدہ الف بے سے مطالعہ شروع کریں۔ اور استاد کی رہنمائی میں مختلف ریاضتوں اور مشقتوں سے گزرنے کے بعد پھر استاد سے اس فن عملیات کی

۳۴ نقش بادی چال ہے ہوں گے ان کو درخت پر لٹکایا جائے گا۔ اور اس سلسلے کو ۳۴ تار ۳۴ دن تک کیا جائے گا۔ اس طرح ان چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد عامل جب کسی بھی چال سے نقش لکھے گا باذن اللہ اس میں خاص اثر ہوگا۔ آتش چال یہ ہے۔

$$206$$

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

خاک چال یہ ہے۔

$$206$$

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۳	۱

آبی چال یہ ہے۔

$$206$$

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بادی چال یہ ہے۔

$$206$$

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۰ وضع کے ۴ سے تقسیم کر دیں۔ خارج قسمت سے نقش شروع کریں۔ تقسیم برابر ہو جائے تو ایک سے ۱۶ تک نقش بھرتے چلے جائیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچے تو ۳ اویے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔ اور اگر تقسیم کے بعد ۲ بچیں تو پانچویں خانے میں ایک اضافہ کریں۔ اور اگر تقسیم کے بعد ۲ بچیں تو نوے خانے میں

اجازت طلب کریں۔

اب رہے اپنی ذات کیلئے یا اپنے گھروالوں کیلئے تعویذ کی نیکی بات تو اس کو آپ بغیر اجازت اور بغیر سیکھے بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنے کی ٹھانیں تو پہلے باقاعدہ اس فن کا علم حاصل کریں۔ اور کسی معتبر عامل سے اجازت نہیں تب اس میدان میں قدم رکھیں۔

اکثر لوگ اپنے گھر میں ہنگامی اور وقتی طور پر کام آنے والی دوائیں رکھتے ہیں اور انہیں بوقت ضرورت خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے گھروالوں کو بھی استعمال کراتے ہیں اور ان سے فائدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس فائدے سے لوگ خود کو ڈاکٹر نہیں سمجھتے لگتے اور باقاعدہ مطب اور کلینک کھول کر نہیں بیٹھ جاتے لیکن عملیات کی لائن بے چاری ایسی لائن ہے کہ اس میں اگر کوئی شخص کسی پر کچھ بڑھ کر دم کر دے اور وہ مریض اتفاقاً دم کرنے سے ٹھیک ہو جائے تو دم کرنے والا خود کو عامل سمجھنے لگتا ہے۔ اور تعویذ گنت دے اور جھاڑ پھونک شروع کر دیتا ہے جو سراسر ظلم اور جہل کی علامت ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہ سمجھیں کہ اگر آپ طلسماتی دنیا کے نقوش سے ذاتی طور پر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دی جاسکتی جب تک آپ کو مختلف ریاضتوں سے نہ گزارا جائے۔ مختلف ریاضتیں کرانے کے بعد ہی آپ کو اہم عملیات کی مشق کرائی جائے گی اور اس کے بعد آپ کو عمل کی اجازت دی جائے گی۔ تب ہی آپ باقاعدہ عامل بن سکیں گے۔

آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ اس فن کی دیگر کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہیں۔ لیکن مشق آہستہ آہستہ کریں اور بتدریج اس راستے پر قدم اٹھائیں عجلت ہرگز ہرگز نہ کریں۔ اور تفصیلی پرسروں جانے کی بھی آرزو نہ کریں۔ ورنہ رجعت اور نقصان کا خطرہ رہے گا۔

”صنم خانہ عملیات“ کی طباعت میں کچھ وقت لگے گا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر انشاء اللہ مکمل کتاب ثابت ہوگی۔ اور اس کو عاملین کی طرف سے خراج عقیدت موصول ہوگا۔ اس کی طباعت کا انتظار کریں اور دعا کریں کہ اس کتاب کو ہم اپنی آرزو کے مطابق بہتر سے بہتر اور مفید سے

مفید تر بنا کر پیش کر سکیں۔

جنات کی ایذا رسانی

سوال از (نام مخفی)۔ ٹونک (راجستھان)،

آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ اس سے ہم کو کافی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ دنیاوی پریشانیوں کا قرآنی آیات و ظائف کے ذریعے ان کا حل دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے۔ طلسماتی دنیا کو انشراسی طرح قائم رکھے اور اس کو زیادہ ترقی ملے۔ (آمین)

میری بھی کچھ پریشانی اور مسائل ہیں جو کہ میں لکھ رہی ہوں۔ اس کا حل کسی قریبی شمارے میں دیں تو بڑی ہربانی ہوگی میرے ساتھ جو واقعات گزرتے ہیں۔ اس کو میں صاف تحریر کر رہی ہوں دن ہو یا رات جب میں سوئی ہوں تو ہلکی نیند اور کچھ ہوش میں میرے پاؤں میں کرنٹ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور سینہ دبتا ہے۔ کوئی ایسا جام کر دیتا ہے کہ نہ ہلکا جاتا ہے اور نہ ہی گلے میں سے آواز نکلتی ہے اور گلا گھٹا ہے۔ سینے میں سوجن آجاتی ہے اور بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ پورے چہرے پر سوجن آجاتی ہے آنکھوں پر سخت سوجن آجاتی ہے۔ کانوں میں سانپ کے بولنے جیسی آواز آتی ہے۔ ایک ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کرنٹ لگتا رہتا ہے۔ بیت الخلا میں جاتے ہی بائیں ہاتھ کی انگلیاں چپک جاتی ہے۔ خواب میں ایک بالشت جتنے کالے سانپ دیکھتے ہیں جو اوپر سے خوب چمکتے ہوئے ہوتے ہیں۔ سارے ایک ہی رنگ وہ سائز میں ہوتے ہیں۔ اس پریشانی کو دیکھتے ہوئے میں نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔ سورۃ بقرہ کی تلاوت کرتے وقت آنکھیں بند ہونے لگیں۔ اور پڑھی نہیں جاتی۔ ہر حالت میں بلاناغہ تین مہینے تلاوت کی۔ اور بول میں پانی پھونک کر پیتی رہی۔

ایک دن خواب میں دیکھا کہ میسر پیٹ میں سے منہ کی را سے اچھلتے ہوئے سانپ نکلے ہیں۔ اسی دن سے میرا سینہ و بنا بنا ہو گیا۔ اور گلا گھٹنا بند ہو گیا۔ سینے کی سوجن اور منہ کی سوجن مٹ گئی۔ لیکن آنکھوں کے آس پاس ہلکی سوجن رہتی ہے۔ اور سیدھی آنکھ پر زیادہ سوجن ہے اور اب حالت یہ ہے کہ کبھی سیدھے پاؤں میں کرنٹ لگ رہا ہے تو کبھی بائیں پاؤں میں کرنٹ لگ رہا ہے۔ اب ایسا لگتا ہے پورے شریر میں

عَاشِقًا مَوْلِعًا أَوْ فَاجِرًا مُفْتَعِمًا فَهَذَا كِتَابُ اللَّهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا
وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَرُسُلَنَا بُكَّرُوا
مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ بِغَافِلِينَ
عبدۃ الاصنام والی من یذہم أن مع اللہ العاخر لا الہ الا هو کل شیء عا للک الا وجہہ طاب الملق والیہ توجعون
حرف حق تفرق اعداء اللہ وبلغت الحجة اللہ ولا حول ولا
قوة الا باللہ العلی العظیم فسیکفیکم اللہ وهو السميع العليم
اس نامہ مبارک کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی رات کو
غسل کر کے ۱۲ رکعات نفل بہ نیت تہجد پڑھیں۔ اس کے بعد
ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اللَّهُمَّ مِلْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْمُبْعُوْثِ اِلَى الْاٰخِرِ وَالْاٰخِرِ
وَالْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ وَالْاَضْفَرِ وَالْاَبْيَضِ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ وَمُبَارِكِ
وَسَلَامًا۔

اس کے بعد ۱۳۱ مرتبہ نامہ مبارک کی تلاوت کریں انشاء اللہ
زکوۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد اس کو اپنے قلم سے لکھ کر اپنے گھر
کے اندر آویزاں کر دیں۔ انشاء اللہ جنات فوراً آپ کے مکان
سے چلے جائیں گے اور آپ کو انکی کارستانیوں سے بچائے گی۔
اس کے ساتھ ساتھ آپ اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے گلے میں
ڈال لیں۔ اور گھر کے دوسرے افراد کے گلے میں بھی ڈال دیں اس
سے بھی آپ کی اور آپ کے اہل خانہ کی حفاظت ہوگی۔
اس طرح لکھ کر تعویذ بنائیں۔

العی بجمعة یملغا۔ مکسلینا کشفوط اذ رفطو نس
کشافطو نس۔ تیونس یونس یونس وکلبہو قطیر
وعلی اللہ فقص السبیل ومنها جاتہ لوشاء
لقد کحوا جعین برحتک یا ارحم الراحمین
اس نقش کے علاوہ آپ ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر پانی پر
دم کر کے روزانہ خود بھی پیا کریں اور اپنے تمام افراد خانہ کو
بھی پلایا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو ان تمام تکالیف اور کیفیات سے نجات
مل جائے گی جن کا ذکر آپ نے اپنے خط میں کیا ہے۔
دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو جنات کی ریشہ دوانیوں
سے نجات عطا کرے اور ہر طرح سے آپ کی اور آپ کے گھر
کی حفاظت فرمائے۔

اپنے گھر کو پاک صاف رکھنے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اور
روزانہ اگر بتی بھی ضرور جلا لیں۔

کیڑے چل رہے ہیں جیسے چوٹا چل رہا ہو۔ جب دیکھتی ہوں تو
کوئی بھی کیڑا نہیں ہوتا۔ میں کیڑے چھڑاتی پریشان ہو جاتی ہوں۔
کبھی ٹانگ میں چلتا ہے کبھی ہاتھ میں کبھی ناک میں، کبھی کان
میں، کبھی گالوں پر سناٹا لگتا ہے۔ جب غیر مسلم تہوار آتے ہیں۔
تو زیادہ زور ہو جاتا ہے۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں
ہماری حق حلال کی روزی ہے۔ حرام روزی سے پرہیز کرتی ہوں
صبح فجر میں سنت اور فرضوں کے درمیان اس کی تعداد میں سورۃ
فاتحہ پڑھتی ہوں۔ نماز کے بعد ایک بار سورۃ یسین اور المرتبہ
سورۃ رحمن پڑھتی ہوں۔ عصر کی نماز کے بعد ۱۲۸ مرتبہ اِنَّ اللہ
مَعَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ هُوَ مُخِیْبُوْنَ مَا یُفْرِصُوْنَ ہوں۔ عشاء
میں ۱۳۱ مرتبہ یا سلام اور ۳۶۰ مرتبہ یا تحیۃ اور درود مقدس
پڑھتی ہوں۔ تہجد میں ۲۰۰ مرتبہ آیت کریمہ پڑھتی ہوں۔ پہلے
نماز اور بعد کو عمل پڑھتی ہوں۔ سورۃ بقرہ پڑھنے میں پاؤں
میں کرنٹ لگتا ہے۔

شادی کے لئے میں بدھ کو سورۃ یوسف عصر کی نماز کے
بعد اور جمعہ کو سورۃ احزاب پڑھتی ہوں۔ فجر کی نماز کے بعد
"یا لطیف" ۱۲۹۰ مرتبہ ۲۱ دن پڑھ چکی ہوں۔ اب ۲۱ دن اور
پڑھتا ہے۔ عصر کی نماز کے بعد "یا فتاح" ۱۱۵۶ مرتبہ اور عشاء میں
"یا مطلق" ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھتی ہوں۔ جب سورۃ یوسف پڑھتی ہوں
تو سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور "یا فتاح" پڑھتی ہوں تو
کرنٹ لگتا ہے اور سر بھی بھاری ہو جاتا ہے۔

دیوبند سے جولا کٹ منگوا یا تھا وہ بھی بہن رکھا ہے امید
ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں گے اور اس کا حل رسالے میں رسال
کریں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

آپ اور آپ کا گھر جنات کے اثرات کا شکار ہے۔ سورۃ
جہا بقرہ کے عمل سے آپ کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوا ہو گا اب
آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نامہ مبارک اپنے گھر میں آویزاں
کر لیں۔ اس نامہ مبارک کے آویزاں ہونے کے بعد انشاء اللہ
جنات آپ کے گھر سے رفقہ ہو جائیں گے اور ان کی ایذا رسانی
سے آپ کو نجات مل جائے گی۔
نامہ مبارک یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ایجابہ عن متعبد رسول
رب العالمین الی من یطرق من العتار والرقا والاعطار و
الطریق بخیر آمنا بغور فان لنا ذلکم فی الحق یسعا فان کنت

موذی مرض کا علاج

سوال از: محمد اقبال — مدعو پور

جولائی کے شمارے میں علاج بالقرآن کے تحت آپ نے لکھا ہے کہ موزی مرض سے بچاؤ کے لئے سورۃ نحل کی ۶۸ ویں اور ۶۹ ویں آیت ۱۲۶ مرتبہ خالص شہد پر پڑھ کر دم کر کے چائٹا ہے۔ یہ عمل کتنے دنوں تک کرنا ہے۔

جواب ۳۰ دن تک چائیں۔ بہتر ہوگا کہ اس شہد کو مریض دن میں دو مرتبہ چلے۔ اور چائٹے کا وقت تقریباً مقرر ہو۔ مثلاً روزانہ صبح کو اور رات کو سوتے وقت یا کسی اور وقت بھی لیکن ایسا نہ کریں کہ کبھی صبح کو چاٹ لیا کبھی دوپہر کو۔ اگر وقت متعین نہیں ہوگا تو افادیت میں کمی آجائے گی۔

آسیبی اثرات کا علاج

سوال از: داغشا

اگست کے شمارے میں روحانی ڈاک کے تحت آپ نے لکھا ہے 'آسیبی اثرات کے ہر پیر میں نقش اور دیگر عمل کے علاوہ سورۃ بقرہ کی تلاوت کر کے ایک بوتل پانی پر دم کرنا ہے۔ سیدہ توکانی لپی ہے۔ پوری سورۃ کو پڑھنا لازمی ہے یا اس کا کچھ حصہ۔ اگر کچھ حصہ ہی پڑھنے سے کام چلے گا تب وہ کونسا حصہ ہے؟ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سورۃ بقرہ قرآن حکیم کی دوسری

جواب سورتوں کے مقابلے میں سب سے طویل سورۃ ہے۔ اور اگر غیر حافظ اس کی تلاوت کرے گا تو تقریباً ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ جب کہ حافظ اس کو نصف گھنٹے میں پڑھ لے گا۔ لیکن کسی بھی بڑی مصیبت سے نجات پانے کیلئے ایک گھنٹے کا وقت نکالنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آسیبی اثرات بہت بڑی آفت ہوتے ہیں۔ ان سے نجات پانے کے لئے اگر روزانہ بھی ایک گھنٹہ نکال لیا جائے تو بھی کوئی زحمت کی بات نہیں ہے۔

انسان اپنے بڑے امراض سے نمٹنے کے لئے ہفتوں اور مہینوں ہسپتال میں بھی تو داخل ہوتا ہے۔ پھر بھی بعض اوقات اسے صحت نصیب نہیں ہوتی۔ صرف ایک گھنٹہ سورۃ بقرہ پڑھنے میں کیا پریشانی ہے۔ جبکہ یہ بھی مسلم ہے کہ آسیبی اثرات سے چھٹکارا پانے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں۔

براہ ہر بانی اس میں مزید آسانی کی فکر نہ کریں۔ بلکہ پوری سورۃ بقرہ ہی کی تلاوت کر کے شہد پر دم کریں۔ اور مریض کو چائیں تک چٹائیں۔

آیت قرآن کی زکوٰۃ اور عملیات کا ذوق

سوال از: ایوب خان پٹھان — بیجا پور۔

آپ کا ماہنامہ رسالہ طلسماتی دنیا جولائی کے مہینے میں پہلی مرتبہ اچانک ہاتھ لگا جب اس کا مطالعہ کیا تو بہت ہی اچھا لگا کوئی بھی مسلک کی تنقید نہ کرتے ہوئے جو آپ نے خلق خدا کی خدمت میں خالص اللہ کے واسطے جو آپ رسالہ شائع کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جب تک چاند سورج رہے گا تب تک اس کو قائم رکھے اور اس کو دن دو دن رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور آپ کے علم میں مزید اضافہ ہو۔ آمین ثم آمین۔

اس میں جو روحانی ڈاک کا سلسلہ ہے۔ جن حضرات کیلئے آپ نے جو عمل بتائے ہیں۔ کیا انہیں لوگوں کے واسطے اجازت ہوتی ہے یا عام لوگوں کو بھی۔

اب رہا دوسرا سوال۔ برائے عداوت جو نقش ہیں یا دلیف ہیں شائع کیجئے۔ اور جو برائے عداوت والی آیت قرآنی جو اَلْعَفَا بِمَنْعُوا الْعَدَاۃَ اَفَاۃً اَلْبَغْضَاءِ اِلٰی یَوْمِ الْعِقٰتِ ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرتے ہیں۔

برائے کرم ہر بانی فرما کر جلدی سے بتائیں۔ ڈاک کے ذریعے اور اپنے رسالے میں شائع کیجئے۔ ایسے تو میں ایک لایب ٹیکنیشن (Lab Technician) جو خون، پیشاب وغیرہ چیک کرتے ہیں۔ لیکن عملیات میں شوق رکھتا ہوں۔ یہ محض میرے لئے بھی اور جو کوئی بھی اللہ کا بندہ پریشان حال ہو تو محض اللہ کے واسطے میں بھی خدمت کروں۔ ویسے تو میرے والد صاحب اکثر ہیں اللہ کا فضل ہے سب کچھ ٹھیک ہے۔

آخر میں آپ کے گزارش کرتا ہوں میرے پیشے میں اور میرے والد صاحب کے پیشے میں ترقی کی دعا چاہتا ہوں۔ اگر اسیں غلطی ہو تو معافی کا طلب گار ہوں۔ کیوں کہ یہ پہلا خط ہے انشاء اللہ آپ سے ضرور رد و بر ملاقات کروں گا۔ جلدی سے اس سوالات کے جوابات اگلے مہینے میں ہی شائع کر دیجئے گا۔

جواب قرآن حکیم کی ہر آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو جس کی زکوٰۃ ادا کرنا مطلوب ہے ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ

کر رہے ہیں کہ وہ جب لوگوں کے مسائل حل کر رہے ہیں تو سب خدمت ہی خدمت ہے۔

ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ خدمتِ خلق کی آرزو کو بہتر بنانے کے لئے آپ علیات کی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ اپنے اور منزلِ علم و عمل کی طرف قدم بہ قدم چلتے۔ اس کے بعد پھر خدمتِ خلق کے لئے اقدامات کیجئے۔

آپ نے علیات کی شروعات کے لئے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو عداوت کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اگر آپ عداوت کے بجائے محبت کے اس لائن کی شروعات کرتے تو بہتر ہوتا۔ آپ کی فرمائش کے مطابق دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے والد کو معاشی طور پر ترقیاں عطا کرے اور دین و دنیا کے معاملات میں خیر و برکت سے سرفراز کرے۔ (آمین)

اعتراف اور الجھن

سوال: ان شفیق الرحمن قاسمی — دودھارا سنت کبیر نگر۔
عرض یہ ہے کہ میں تقریباً دو سال سے طلسمانی دنیا کا قاری ہوں۔ مصیبتیں تو بہت آتی ہیں۔ اور آتی رہتی ہیں۔ لیکن طلسمانی دنیا سے کچھ باتوں پر عمل پیرا ہونے سے اللہ رب العزت نے نقصان سے بچا یا ہے اور مجھے امید ہے کہ ایک دن یہ تمام تکلیفیں دور ہو جائیں گی انشاء اللہ آمین ثم آمین۔

دیے میرے اپنے خیال سے تو وہ تمام باتیں طلسمانی دنیا میں ہوتی ہیں جو ہر وقت چلے پیاری ہو، نظر بد ہو، قرض دار یا قرض وصولیابی ہو، نوکری نہ ملنے سے پریشان ہو، اولاد نہ ہونی ہو وغیرہ وغیرہ۔ آسان قرآن کی آیات اور اسماء حسنیٰ سے علاج بتلائے گئے ہیں۔ اگر ہم لوگ عمل کریں تو کیا نہیں ہوتا۔

یقین محکم عمل بہیم محبت فراخ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ خرد کی کشمیریں

لیکن آج کا مسلمان اتنا سست، کاہل ہو گیا ہے کہ ٹی وی اور کیبل دیکھ کر اور گندے فحش رسالے پڑھ کر جب مصیبت آتی ہے تو خدا آباد آتکے۔ پھر نسخہ کسی بادا کے یہاں یا غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کر دالیا جب کہ۔ میرے خیال سے تو غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کر دانا مطلقاً ناجائز ہے اور آئے دن پروں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان یہاں تک گر گیا ہے کہ مندروں میں

چالیس دن تک بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ اگر روزانہ اتنی تعداد میں پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر تعداد گھٹا کر دنوں کی تعداد بڑھالیں۔ یعنی ۱۰۴۵ مرتبہ روزانہ ۲۰ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد اس آیت کو علیات کے لئے استعمال میں لائیں۔ تو انشا اللہ بابر باذن اللہ خاص تاثیر پیدا ہوگی۔

آپ کو جو علیات کا ذوق ہے وہ کوئی بُرا ذوق نہیں۔ اور آپ جو خدمتِ خلق کا جذبہ رکھتے ہیں وہ بھی اچھا قابلِ آفرین جذبہ ہے۔ لیکن کسی بھی چیز کا ذوق ایک الگ مسئلہ ہے اور اس کے لئے ممکنہ جدوجہد کرنا دوسری بات ہے۔ اور یہ دوسری بات بے حد ضروری ہے۔ اور ممکنہ جدوجہد ہی انسان کے خلوص اور اس کی لگن کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ یہ چاہتے ہیں اللہ کے پریشان بندوں کی خدمت علیات کی لائن سے کریں تو یہ چاہت اور یہ آرزو قابلِ قدر بھی ہے۔ اور قابلِ احترام بھی۔ لیکن اس چاہت اور آرزو کو پورا کرنے کے لئے اگر آپ ممکنہ جدوجہد نہیں کریں گے تو صرف چاہت اور آرزو سے کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ آپ علیات کی لائن میں باقاعدہ قدم رکھیں۔ اور روحانی علیات کی کتابوں کا سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کریں۔ طلسمانی دنیا کو کبھی پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ اس کے مطالعے سے بھی آپ کو علیات کی اہم معلومات کا علم حاصل ہوتا رہے گا۔

بعض لوگوں کو یہ خوش گمانی ہوتی ہے کہ جب ہم کچھ فیس وغیرہ وصول نہیں کرتے تو پھر ہم غلط سلط جو کچھ بھی کریں گے وہ سب ثواب ہی کا کام ہے۔ یہ سوچ اور خوش گمانی قطعاً غلط اور گمراہ کن ہے۔ آپ باقاعدہ لوگوں سے ہدیہ لے کر کام کر سکتے ہیں۔ ہدیہ لینا گناہ نہیں ہے۔ البتہ نہ جانتے ہوئے کچھ کرنا خواہ خلوص کے ساتھ کیا جا رہا ہو غلط بات ہے۔ اور آخرت میں بھی یہ بات قابلِ گرفت ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ کچھ وصول نہ کرنے کی صورت میں علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے تو اس نقطہ نظر سے تو ڈاکٹری اور طب کی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری نہیں رہتا۔ اگر مفت علاج کرنے کی نیت سے کوئی ہسپتال کھول کر بیٹھ جائے اور اس کو کارِ ثواب سمجھنے لگے تو ظاہر ہے اسے خدمت کا نہیں حماقت ہی کا نام دیا جائے گا۔ لیکن علیات کی لائن میں ایسے بہت سارے لوگ ہماری دنیا میں موجود ہیں جو کچھ نہ سیکھ کر اور کچھ نہ جانتے ہوئے تعویذ گنڈے الٹ ٹپ صرف یہ سوچ کر

بھی جانے سے نہیں ڈرتے۔ خدا یا ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اور خاص کر طلسماتی دنیا کو مقبولیت کے ساتھ ساتھ افادیت بھی عطا کرے۔ اور ساری دنیا میں تبلیغِ دین عام کرنے کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

بہر حال میری پریشانی یہ ہے کہ تمبر سلاطین سے آج تک یونانی میڈلسین کا کاروبار کرتا ہوں۔ لیکن ابھی تک سوائے نقصان کے فائدہ نظر نہیں آیا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تنگیِ معاش میرا مقدر ہے۔ یہ کسی بھی حالِ ٹلنے والا نہیں ہے۔ اور اسی بنا پر طرح طرح کے مشکوک دواہام و دماغ میں گونجتے رہتے ہیں۔ اتنے میں ڈاک منشی نے طلسماتی دنیا شمارہ اگست ۱۳۸۵ء کا دیا اور لغافذ کھولتے ہی ص ۵۶ پر نظر پڑی تو آنجناب نے کرشمہ اعداد کے ذریعہ غلاں چیز خریدوں کہ نہیں کا قاعدہ بتا دیا ہے۔ حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ کپڑے کی تجارت میرے لئے سود مند ثابت ہوگی تبھی سے کپڑے کی تجارت پر دل لگا ہوا ہے۔ اب مجبور ہو کر آنجناب کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے لئے یہ دیکھ لیں کہ کہیں کسی نے بندش تو نہیں کر دیا ہے۔ اور کوئی ادبیری اثرات کا چکر تو نہیں ہے۔ اور میں کپڑے کی تجارت کروں یا نہیں۔ ویسے بعد اللہ اور ادد و وظائف و خیر وقتہ نماز میں کوئی کمی نہیں ہے۔

امید ہے کہ کسی اگلے شمارے میں شائع فرما دیں گے۔

آپ کے لئے دواؤں کا کاروبار بھی ٹھیک ہی ہے۔

جواب اور کپڑے کی تجارت بھی سود مند ثابت ہو سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ اپنے کل احوال کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہیں آپ بھول چوک تو نہیں ہو رہی۔ تعویذ، وظائف اور عملیات اپنی جگہ۔ لیکن کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے کچھ مسلمہ اصول بھی ہوتے ہیں۔ ان اصولوں کو نظر انداز کر کے سب باتیں بیکار ہو جاتی ہیں اور دعائیں بھی اپنا اثر نہیں دکھاتیں کسی بھی کاروبار کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جن شرائط کی ضرورت پڑتی ہے ان قواعد و شرائط کو پس پشت ڈال کر اگر کوئی کامیاب ہو جائے تو وہ محض اتفاق ہے اور یقین کر لیں کہ یہ دنیا صرف اتفاقات پر نہیں چل رہی ہے۔ بلکہ یہ دنیا اصولوں اور نظریوں پر چل رہی ہے۔ اور مزاجِ خداوندی بھی یہی ہے کہ وہ اپنے اسی بندے کی مدد کرتے ہیں جو اسباب اور وسائل اختیار کرنے کے بعد خدا کے حضور اپنے دامن کو پھیلاتے۔

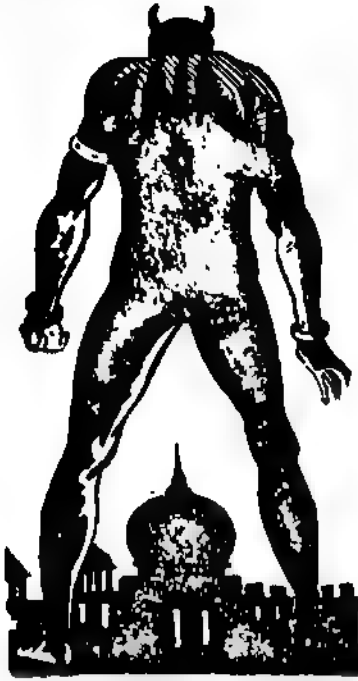
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں اور غزوات میں یہ نفسِ نفیس خود حقہ لیکر اور جنگ کرنے کیلئے ممکنہ جدوجہد کر کے اور ممکنہ وسائل اختیار کر کے ہی اپنے زبے دعائیں مانگی تھیں۔ آج کے مسلمان کا حال یہ ہے کہ وہ یا تو صرف وسائل کی پرگھنڈ گر کے بیٹھ جاتا ہے یا پھر صرف دعاؤں اور تعویذوں کے چکر میں لگا رہتا ہے۔ دورانِ اندیش اور محتاط مسلمان وہ ہے کہ جو تمام اسباب اختیار کرنے کے بعد اور تمام اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے بعد پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے رب کے سامنے پھیلاتے تاکہ اس کی محنت راہنمائی نہ ہو۔ اس دنیا میں محنت کے بغیر کچھ نہیں ملتا۔ اور محنت اسی وقت بار آور ثابت ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اس لئے محنت بھی ضروری ہے اور دعائیں بھی۔ اور تعویذ درحقیقت دعاؤں ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے آپ اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے تعویذوں اور وظیفوں کا سہارا ضرور لیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ کہیں آپ سے کوئی کاروباری غلطی تو نہیں ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نقصان پہ نقصان اٹھاتے چلے جا رہے ہیں۔

ہمارے خیال سے آپ نے کاروبار کے لئے جولائن پکڑی ہے وہ اگر چہ غلط نہیں۔ لیکن اس لائن میں آپ کو تجربہ نہیں ہے۔ ورنہ اس لائن میں نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہے کھانے پینے کی اشیاء کے بعد دوائیں ایسی چیز ہیں جو سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ اور جو انسانی زندگی کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کی طرح ناگزیر ہیں۔

اگر آپ کو نظر نہ آنے والی رکاوٹوں یا بندشوں کا شبہ ہے تو اس کیلئے یہ کر لیں کہ دکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں۔ رات کو سوتے وقت غور سے "یا مُسَبِّحُ الْأَسْمَاءِ" پڑھا کریں۔ اور اس وقت اپنی بھاری اور اللہ کی بے پایاں رحمت کا تصور کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھنے کو بھی مستقل معمول بنالیں۔ ان چند اور آسان عمل کے بعد آپ کی تمام رکاوٹیں اٹھ جائیں گی۔ لیکن ان سب وظیفوں کا فائدہ اسی وقت سامنے آئے گا جب اسبابی طور پر آپ کسی بھاری غلطی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔



آپنے آج تک جتنا کہ بارہیں اتنا مواد ایک جگہ نہیں دیکھا ہوگا



یا تو الیہ ملین
شائع ہو گیا ہے
شائقین طلب
فرمائیں

عقل کو چونکا دینے والے اور دل کو لرزائے
والے واقعات کی ایک تاریخی دستاویز

غوثانک عویلی کا ہوشربا مود

مرد دل کے حضرات اس نمبر کو خرید سکیں
ہرگز ہرگز زحمت نہ فرمائیں۔

ایک نیا حضرات اپنے آرڈروں سے
پیشگی مطلع کریں۔

خواہش مندوں کے بے پناہ ضرر
پر ہر نمبر سیری بار پھر چھپایا گیا ہے۔
خواہش مند فوراً رابطہ کریں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنات کی ملاقات۔

تحدیث دجاہ "امت مسلمہ کیلئے ایک گرانقدر تحفہ۔

جنات کی حقیقت۔

جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔

جنات کے بارے میں ایک مفصل مضمون۔

ایک جن سے انٹرویو۔

جنات سے ملاقات کے طریقے۔

جنات کس طرح تابع ہوتے ہیں۔

جنات کو کس طرح حاضر کیا جاتا ہے۔

جنات اور آسیبی اثرات کے خاتمہ میں

جنات کو تابع کرنے والے حصار کیے۔

جنات کی ستم ظرفیاں۔

سورۃ جن کے اہم نکات۔

سورۃ جن کا شان نزول۔

جنات کے ہوشربا واقعات

باب الجنات "مضمون غانہ عملیات کا اہم موضوع۔

ما قابل فراموش آسیبی کہانیاں۔

جنات زیادہ تر عورتوں پر کیوں چڑھتے ہیں۔

جنات کو بوتل میں کیسے بند کیا جاتا ہے۔

جنات نمبر یک
قیمت بیس روپے
ہے۔

ایک کاپی منگوانے والے حضرات دس روپے بھی آرڈر
سے بجاوئیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ
لکھیں۔ آپ کے خواب کے تمام
اجزاء سامنے رکھ کر جس تعبیر
دے دیے جائیں گے۔ (منہج)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

انتباہ: خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہ کذب کی بیشی کریں گے تو اس کی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ ہی جواب دہ ہونگے (حسن الہاشمی)

برداشت کرنا پڑے گا۔ کوئی ایسی پریشانی اُن پر آئے گی جو تنہا ان کی ذات سے متعلق ہوگی۔ اور آپ قطعاً اس سے محفوظ ہوں گے۔ لیکن آپ کو اُن کی پریشانی دیکھ کر دکھ بہت ہوگا۔ (واللہ اعلم، محترم القام جناب عالی حسن الہاشمی صاحب۔ زید مجدہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)

خواب: الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ الشریک آپ کو صحت و سلامتی و عمر درازی عطا فرمائے۔

دیگر احوال یہ کہ احقر فجر کی نماز کے بعد اشراق پڑھ کر مسجد سے اپنے مقام کو واپس آجاتا ہے۔ کبھی کبھی مسجد میں صبح کے آٹھ بجے تک قیام بھی کر لیتا ہے۔ ستمبر ۱۳۰۲ء بتاریخ ۱۳ بروز بدھ اشراق کی نماز پڑھ کر مسجد میں قیام کیا تھا اور سو گیا ہوں اس وقت ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر مع تفصیل اپنے کسی قریبی شمارے میں دے کر ممنون فرمائیں۔ یہ آپ کی بہت بڑی ہربانی ہوگی۔

خواب: ایک راستے سے میں جا رہا ہوں جس کے اطراف محلات بھی ہیں اور گنجان علاقہ بھی ہے۔ اس وقت میرے پاس سے ایک صاحب گزرتے ہیں مجھے دیکھ کر دعائیں دیتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ معلوم ہوتا ہے وہ کچھ پریشان ہیں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ صاحب موصوف کی جگہ دوسرے صاحب ہیں جن کا حلیہ بھی بدلا ہوا ہے۔ سر پر مک کے سرخ رنگ کی دستی باندھے ہوئے ہیں۔ چہرے میں ایک مٹھی داڑھی بھی ہے۔ سفید لباس ہے۔ لیکن پیشانی میں غیر قوم حضرات کی طرح تین لکیریں ہیں۔ میں ان کو آواز دے کر بلاتا ہوں۔ تو وہ آتے ہیں اس طرح پر کہ دونوں ہاتھوں میں دو لکڑیاں ہیں۔ دونوں لکڑیوں کے بیچ کپڑا باندھا ہوا ہے۔ میں ان سے پوچھتا

مالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض تحریر یہ ہے کہ میں ایک شادی شدہ عورت ہوں ہماری شادی ہوئے تقریباً چھ برس ہوئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے آج میں دو عدد بچوں کی ماں بھی بن چکی ہوں۔ دونوں لڑکے ہیں۔ میرے شوہر مجھے حد درجہ چاہتے ہیں۔ اور میں بھی ان سے بے انتہا پیار کرتی ہوں۔ مگر ایک ماہ قبل میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو کچھ اس طرح کہ ہے۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے شوہر نے دوسری شادی کر لی ہے۔ وہ بھی میرے گاؤں کی ایک ایسی عورت کے ساتھ جس کی شکل و صورت بھی اچھی نہیں ہے اور اس عورت کے پاس اس کا پہلے والا شوہر بھی موجود ہے۔ اور ساتھ ساتھ ہے۔ میرے شوہر نے اس عورت سے اپنے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے اپنے وعدے پر نہیں آ سکے۔ تو وہ عورت روتے روتے پریشان تھی جس کی وجہ سے بہت سارے آدمی وہاں جمع تھے۔ وہ عورت تو بالکل پاگلوں کی طرح رد رہی تھی اور میں دل ہی دل میں۔ اتنے میں میرے شوہر آگئے اور اس عورت کے ساتھ چلے گئے۔ جب کہ ہمیں پوری امید تھی کہ وہ پہلے میرے پاس آئیں گے۔ لیکن انہوں نے تو مجھ پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی۔ اور اس عورت کے ساتھ چلے گئے۔

ہاشمی صاحب! برائے کرم اس خواب کی تعبیر بتائیے۔ میں فحاش ہوں گی۔ میرا دل بہت زیادہ گھبراتا ہے۔

آپ کی احسان مند نزہت خواب۔ بردا ہا۔
آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے شوہر کو کوئی مشکل پیش آئے گی۔ اور آپ کے شوہر کو زبردست صدمہ

میں اپنے آبائی وطن یعنی سسہولی جو کہ بہار کے مظفر پور میں ہے۔

خواب دیکھا ہوں کہ میرے گھر کے پورب (مشرق) جانب تھوڑی جگہ خالی ہے۔ جو دوسرے کا ہے۔ اس میں فصل بونے کے لئے اٹل کی جتنائی کر دار ہا ہوں۔ جب کدال چلا تو زمین کے نیچے بہت جگہ خالی ہے۔ پھر جیسے آگے بڑھا تو اندر بہت بڑا ہال ہے جو بہت خوبصورت ہے اور بہت بڑا بھی ہے۔ اندر بہت سارے فانوس جل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اندر کا منظر بہت روشن اور خوبصورت ہے۔ لیکن اس کے بیچ میں دو لاش پڑی ہے۔ جو کہ لگ بھگ سڑ چکی ہے۔ ایک لاش جانور کی ہے اور ایک انسان کی ہے۔ جانور کی لاش غور سے دیکھنے سے پتہ چلا کہ یہ گائے کی لاش ہے۔ اور انسان والی لاش کو پہچاننے کے لئے میں اپنی ماں کو بلایا تو پتہ چلا کہ یہ لاش میرے دادا کی ہے۔ بہت پہلے محل گرنے سے وہ (یعنی دادا جی) دب کر مر گئے تھے۔ اور اس جگہ چھوٹا چھوٹا سانپ بھی ہے۔

میرے دادا کو انتقال ہوئے لگ بھگ بیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے پانچ بج رہے تھے۔ اور وہ منگل کی صبح تھی۔ تاریخ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۸۱ء۔ برائے ہر بانی خواب کی تعبیر پرچے میں شائع کر دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ خدا حافظ

محمد علی۔ ممبئی

تعبیر آپ کے خواب سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے گھر میں دھینہ ہے۔ جس پر کسی جن کا پہرہ ہے یہ دھینہ آپ کے آباء اجداد ہی میں سے کسی نے دہایا تھا۔ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر آپ نے صحیح راستہ اختیار کیا تو آپ کو اس دھینہ تک رسائی ہو سکتی ہے کسی عامل کو اپنے مکان کا مشرقی حصہ دکھائیں۔ اگر موجودہ مکان آپ کا نہیں ہے کرائے کا ہے تو اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو اپنے باپ دادا کی کسی نیکی یا دعل کے طفیل میں کچھ دولت کہیں سے بھی ملنے والی ہے۔ (واللہ اعلم)

خواب محترم المقام قابل احترام عالی جناب حسن الہاشمی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت دنوں سے پڑھ رہی ہوں کافی دلچسپ ہے یہ رسالہ۔ اور یہ ہمارے گھر میں بھی کافی مقبول

ہوں کہ تمہاری کیا پریشانی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو میری بیٹی کی شادی ہے۔ میں اسی محلے میں پریشان ہوں لاٹھار ہزار روپیوں کی ضرورت ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں جتنا ہو سکے انشاء اللہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ مگر دو شرائط پر وہ کہتے ہیں کیا شرائط ہیں بتاؤ؟ میں ان سے کہتا ہوں کہ دیکھو پہلی شرط یہ ہے کہ تمہیں حق و باطل میں فرق کرنا ہوگا۔ یہ کہتے ہی ان کا چہرہ متغیر ہوتا ہے جس کے سبب ایک قسم کی روشنی آکر ختم ہو جاتی ہے۔ پھر روشنی آ جاتی ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ دوسری شرط کیا ہے؟ میں کہتا ہوں میرے مدد کرنے پر آپ مجھے کچھ تعلیم دینی ہوگی۔ کچھ سکھانا ہوگا۔ یہ سنتے ہی وہ جھک کر میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر کچھ منتر پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام پر درود پڑھو تو میرے منہ سے اللہم صل علی محمد یہ درود شریف نکلے گا۔ اللہم صل علی داؤد بن سلیمان یہ درود پڑھتے ہوئے سانس زور زور سے لیتا ہوں۔ اور وہ اپنے ہاتھ کو میرے سینے میں رکھ کر اپنا چہرہ آسمان کی طرف کرتے ہوئے وہی منتر دہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا اٹھو جب اٹھتا ہوں تو میری فینڈ ختم ہو جاتی ہے اور بیدار ہو جاتا ہوں۔ براہ کرم اس خواب کی تعبیر عطا کر کے کسی قریبی شمارے میں شائع فرمائیں۔

تقریباً ڈیڑھ سال سے رسالہ طلسماتی دنیا کا قائل ہو چکا ہوں۔ اللہ پاک آپ کو اور مبارک رسالے کو دونوں جہان کی ترقی سے مالا مال فرما کر کامیابی و کامرانی کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد سکندر

پولی بھیت
فون ۴۲۱۵۸

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ چند سالوں کے اندر اندر آپ کسی آسیبی اثرات کا شکار ہو جائیں گے۔ اور یہ آسیبی طاقتیں آپ کو کافی دنوں تک حیران و پریشان رکھیں گی۔ اثرات آپ پر سفلی جادو کی کارروائی بھی کریں گے۔ لیکن آپ جلد ہی اس پریشانی سے نجات پائیں گے۔ ممکن ہے کہ آپ کو اثرات سے نجات درود ابراہیم کی وجہ سے حاصل ہوئے (واللہ اعلم) جناب ایڈیٹر صاحب۔

خواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور اس رسلے کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ میں ایک مسئلہ لے کر آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور جس کی وجہ سے میں کئی دنوں سے بے چین ہوں۔ برائے ہر بانی آپ اس خواب کی تعبیر اپنے رسالے میں اشاعت فرمائیے۔ در نہیں تو میں اس خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں۔ آپ اس کے ذریعے مجھے مطلع کریں۔ آپ کو اللہ اور اس کے رسول کا داسطرح مجھے مایوس نہ کریں۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایک لڑکی مجھے پسند آئی تھی۔ اور میں نے اپنے دل میں اس سے شادی کا ارادہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے حصول کے لئے دعا میں بھیجی تھی۔ اللہ گواہ ہے کہ میرے دل میں اس کے لئے ذرا سی بھیجائی نہیں تھی اور نہ اب ہے۔ بلکہ میں نے اسے ہمیشہ اپنی شریک حیا کے روپ میں دیکھا ہے۔

ایک بار میں نے اس سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ تب وہ بہت ناراض اور مجھ پر بہت غصہ ہوئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ کسی اور لڑکے سے محبت کرتی ہے اور اس کیساتھ اس کی سنگینی بھی ہو چکی ہے۔ اور یہ بات سچ ہے جو کہ مجھے پتہ نہیں تھی۔ میں نے اس کے بارے میں خواب دیکھا ہے۔ ہر بانی فرما کر اس کی تعبیر بتائیں۔

خواب :- میں نے خواب میں دیکھا کہ حج کا موقع ہے اور بہت سارے لوگ خدمت گار کے طور پر کام کرنے کیلئے مکہ شریف جا رہے ہیں اور ان میں وہ لڑکی بھی بطور نرس خدمت گار کے جا رہی ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو ایک بڑے آہنی دروازے کے پیچھے رکھا گیا ہے۔ جیسے کہ جیلوں میں رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے رشتے دار ان سے ملنے کے لئے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں اور تمام لوگ قطار بنا کر باری باری اپنے رشتہ داروں سے مل رہے ہیں۔ میں بھی اس لڑکی سے ملنے کے لئے کھڑا ہوں۔ جب وہ دروازے کے پاس آئی تو میں نے اس سے کہا کہ واہ تمہارے تو مزے ہیں کہ تم حج کے لئے جا رہی ہو۔ تب اس لڑکی نے جواب دیا کہ ”مزہ کیسا مزہ دہاں پر تو رکھل جھپٹا پڑے گا۔ تب جا کر پیٹ بھر کر کھانا ملے گا۔“ اور اس کے فوراً بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت فجر کی اذان ہو رہی تھی اور جمعہ کا دن تھا۔ نیند سے جاگنے کے بعد میں نے اس کے کہے ہوئے الفاظ پر (باقی صفحہ پر)

عرض خدمت یہ ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ میں اپنے پھوپھی کے گھر میں ہوں۔ اس وقت ہمارے پھوپھی زاد بہن اور بھائی اور میں تینوں گھر میں تھے کہ ہمارے پھوپھی زاد نے کچھ بات کا تقاضہ کیا۔ میں نے اس سے انکار کر دیا تو وہ چاقو لے کر کہنے لگے کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ میں خوف زدہ ہو کر جا تو لیکر باہر نکلنے لگی تھی کہ ہماری پھوپھی زاد بہن نے کہا کہ تبستم تم جہاں بھی جاؤ گی راستہ نہیں ملے گا۔ لیکن میں پھر بھی باہر بھاگی بھاگتے کا راستہ مجھے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسی وقت مجھے ایک مٹھی میں میسر استاد مولانا غیاث احمد شادی نظر آئے۔ میں دوڑ کر مولانا کو یہ سارا قصہ سنائی تو مولانا کہنے لگے کہ میں ساتھ چلوں گا۔ اور اس کو سمجھاؤں گا میں اور مولانا جیسے ہی گھر میں قدم رکھتے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ پھوپھی زاد بھائی نے خود اپنے کو قتل کر لیا ہے۔ خون کے پھینٹے چوڑھیاں تھیں۔ اس کے بعد ہماری پھوپھی اور دو تین عورتیں رونے لگا چلا نا شروع کر دیتے۔ اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گئی۔

اس خواب نے مجھے بے چین کر دیا ہے۔ ہمارے پھوپھی زاد بھائی کا نام ابراہیم، پھوپھی کا نام سلطانہ ہے اور میرے والد کا نام جناب قاری محمد عمر علی صاحب اور میرا نام تبستم سلطانہ ہے۔ پھوپھی زاد بہن کا نام حمیدہ ہے۔

میں خواب دیکھ کر ایک ہینہ ہوا ہے اس کی تعبیر کسی قریبی شمارے میں چھپوا دیجئے۔ خط کے طویل ہو جانے سے معافی کے طلب گار ہوں۔ امید کہ مایوس نہیں ہونے دیں گے۔

فقط

دعاؤں کی طالب تبستم سلطانہ
آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کا کوئی رشتہ دار جو **تعبیر**
آپ کے دھیال میں سے ہو گا۔ وہ آپ کو پریشان کرے گا۔ لیکن اللہ کے فضل سے وہ خود کسی مصیبت کا شکار ہو کر آپ کے راستے سے ہٹ جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں آپ کو کسی دکھ یا رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (واللہ اعلم)

محترم عالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ابھی گزشتہ تین ہفتوں سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ پڑھ کر دل و دماغ کو سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے۔ آپ نے جو خدمت خلق شروع کی ہے۔ اس کے لئے

شہید کربلا کا دفاع اور ماشقانِ یزید کی خانہ تلاشی

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں
گستاخیوں کا مدلل جواب

مولانا منظور نعمانی کے صاحبزادے

عتیق الرحمن سنبھلی کی

واقعہ کربلا کے پس منظر کا کڑی

از قلم
مولانا حسن احمد صدیقی رفاض دارالعلوم دیوبند

یہ کتاب علماء دیوبند کی خاموشی کا کفار سے

اگر آپ کو فی الحقیقت خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت ہے تو اس
کتاب کا مطالعہ ضرور کریں

اس کتابت و طباعت کے ساتھ قیمت مجلد ————— ٹھور پے (علاوہ محصول ڈاک)
ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند، یوپی

تسخیرات ہمزاد

از قلم امین شاہ زبجانی

ان عملیات سے ہر مذہب کا عامل استفادہ کر سکتا ہے

اپنے نام کا ورد کرے۔ دوران عمل نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جمی رہے۔

عمل دن کو بارہ بجے شروع کرے۔ جب نظر تھک جایا کرے چند منٹ کے لئے بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگے اس کے بعد پھر نگاہ واپس اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔

یہ عمل کامل توجہ، مکمل انہماک اور تصور آخرت کے ساتھ ہونا شرط ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک یا دو چلے میں ہزار دستہ ہو کر سامنے آجائے گا۔ اب آپ اس سے تمام جائز کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً بیمار کے بارے میں مفصل معلومات اور ادویہ کی تجویز بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ مریض موت سے بچ سکتا ہے یا نہیں مشکل مسائل میں مشورہ بھی لے سکتے ہیں۔ بے موسم پھل یا کوئی اور دوسری ضروری اور بھاری سے بھاری چیزیں منگا سکتے ہیں۔ ہفت اقلیم کی خبریں آن واحد میں معلوم کر سکتے ہیں۔ پختامات کی تریل کر سکتے ہیں۔ غرض کہ ہر وہ کام جو عامل کے لئے مشکل ہو گا ہزار آن واحد میں کر دے گا۔

عامل کو بھی لازم ہے کہ اس نعمت خداوندی سے استفادہ کرنے میں عام فلاح و بہبود اور بنی نوع انسان کی خدمت کا خیال رکھے۔ تاکہ اسے دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی بھلائی بھی حاصل ہو سکے۔ وہی لوگ اچھے خیال کئے جاتے ہیں جو اپنی راحتوں میں دوسروں کا خیال رکھتے ہوں۔ ورنہ خود غرضی تو انسان کی عزت و وقار اور تمام غفلتوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) عامل بحساب ابجد قمری اپنے نام کے اعداد نکالے اور ان اعداد میں قانون کے گیارہ اعداد مزید شامل کرے۔ اب جو عدد حاصل ہو۔ اتنی ہی بار اپنے نام کے ساتھ لفظ ”یا“ کا اضافہ کر کے

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) تقریباً ۲۸۳ = ۶ مربع فٹ کا آئینہ لاکر اپنے مخصوص کرے کی شمالی دیوار پر

اس طرح آویزاں کیا جائے کہ عامل کھڑا ہو کر اپنا اوپر کا نصف جسم اس میں دیکھ سکے۔ اب عامل دونوں ابروؤں کے درمیان نظر جا کر اس یقین محکم کے ساتھ دیکھے اور خیال کرے کہ اب عقرب ہی ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔ عامل پلک جھپکنے دے، آنکھیں تھک جائیں تو بغیر پلک جھپکائے اوپر چھت کئے جانب دیکھنے لگے اور دو تین منٹ بعد ہی دوبارہ نگاہ واپس لے آئے۔ یہ مشق پندرہ روز تک ایک گھنٹہ روز جاری رہنے کے بعد سفید دھوئیں کی مانند ہزار کا بیولی سا نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

اب مزید انہماک کے ساتھ مشق بڑھاتے رہنا چاہیے حتیٰ کہ ایک دن ہزار کا بیولی باقاعدہ مشکل اور مجسم صورت میں سامنے آجائے گا۔

ہزار کی حاضری کے بعد اس سے باقاعدہ معاہدہ اور قول و قرار لینا عامل کی ہوشیاری پر موقوف ہے۔ ہم اس سلسلے میں آغاز ہی میں بڑی تفصیلات دے چکے ہیں۔

اس ہزار سے اخلاق کے ساتھ پیش آنا عامل کی ذمہ داری ہے۔ وہ اس سے تمام جائز کام لے سکتا ہے مختلف خبریں اور دوسرے اسرار سربستہ مثلاً چوری، بیماری، مفرد کا پتہ لگانا وغیرہ سب ایسی دیر میں معلوم ہو جاتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) عامل ایک سنسان مقام مخصوص کر لے جہاں کسی کا گزر نہ ہو اور پاک صاف ہو کر اپنے گرد ایک حصار کسی لوہے کی چیز سے کھینچ لے۔ اور نہایت خلوص و انہماک کے ساتھ بحالت پاکیزگی

ورد کرے۔ اور نظر اپنے سائے کی گردن پر رکھے۔

یہ عمل رات کو بارہ بجے شروع کیا جاتا ہے۔ پشت پر جنبیل کے تیل کا چراغ روشن کر کے تقریباً دو فٹ بلندی پر رکھنا چاہیے۔ اندازاً گیارہ ماہ میں ہزار دسترخوار ہو کر سامنے آجائے گا۔ باقی عمل حسب ہدایات گزشتہ ہونا چاہیے۔

دوران عمل ناغہ ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ ورنہ عمل ضائع ہو جائیگا۔ اور تمام محنت پر پانی پھر جائے گا۔ اگر ایسی غلطی ہو جائے تو عمل از سر نو شروع کر دینا چاہیے۔ ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس ہزار سے بھی حسب معاہدہ پیش آنا چاہیے۔ اور ہرگز معاہدے کی خلاف ورزی کر کے خود کو مصیبت میں نہ ڈالنا چاہیے۔ بہتر یہی ہے کہ ہر قسم کے ہزار سے کام لیتے وقت اس سے مشورہ لے لیا جائے کہ فلاں کام کرنا کیسا رہے گا۔

عمل تسخیر ہزار عدد ۴ (عمومی) ایک کورا گھڑاؤ چندی جعرات کا شب کو چھٹی ساعت۔ (تقریباً

نصف شب) میں لے کر عامل کسی دریا پر چلا جائے اور پانی بھر کر فوراً خاموشی کے ساتھ واپس چلا آئے۔ آتے یا جاتے کسی سے ہم کلام نہ ہو۔

مکان میں کسی مناسب جگہ اس پانی سے غسل کرے۔ یہ مکان بالکل خالی ہو۔ یعنی دوسرا کوئی شخص وہاں موجود نہ ہو۔ البتہ صاف اور پاکیزہ ضرور ہو۔ خود بھی باطہارت اور خوشبو لگائے ہوئے ہو کرے میں خوبصورت جلائی ہوئی ہو۔ اس کے بعد اپنے نام کے اعداد کے مساوی تعداد میں اپنا نام ورد کرے۔ یہ عمل ۳۹ دن تک اسی طرح کرتا رہے۔ چالیسویں روز اپنے نام کا ورد تین گنا کرے اسی اثنا میں عالم پر غودگی طاری ہو جائے گی۔ اور قبل از طلوع آفتاب ایک شخص غصے میں بھرا ہوا سامنے آئے گا۔ جو ہزار ہو گا عامل کو اس سے ہرگز نہ ڈرنا چاہیے۔ بلکہ اپنی تسبیح اٹھا کر ورد پھر شروع کر دینا چاہیے۔

ورد پڑھتے پڑھتے ہزار کی حالت میں کئی تغیرات ہوں گے۔ کبھی ہنسے گا اور کبھی روتے گا۔ آخر کار ایک نہایت ہی حسین شخص کی صورت اختیار کرے گا۔ اس وقت عامل کو اپنا عمل ختم کر کے کچھ شیرینی بچوں میں تقسیم کر دینی چاہیے۔ کیوں کہ عمل تمام ہو گیا۔ یہ ہزار ہمہ اوقات عامل کی نظر میں رہے گا۔ اور کوئی نہ کوئی کام طلب کرتا رہے گا۔ عامل کے سوا کسی اور کو نظر نہیں آئے گا۔ اس کے کام طلب کرنے کے سلسلے میں جو تراکیب ہم پہلے بیان کئے

ہیں۔ آزما کر اپنے آرام کرنے کا وقت نکال لینا چاہیے ورنہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی کام طلب کر کے عامل کو آرام نہیں کرنے دے گا۔ اور اس طرح اس کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ جان بھی چلی جائے۔

اس ہزار سے کسی غیر کی دولت نہ منگانی جائے۔ اگر منگوا کر اپنے کام میں لائی گئی تو عامل مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ دولت حاصل کرنا جائز نہیں تھا۔

عمل تسخیر ہزار عدد ۵ (عمومی) عامل کسی چاند رات سے اپنا بیابان یا دیران جگہ چلا جائے اور نظر آنے والے نئے چاند پر نظر جملے ہوئے اپنے نام کا ورد کرے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھے۔ جب تک چاند غروب نہ ہو جائے۔

اگلے روز پھر یہی عمل کرے لیکن اس دن جتنی دیر چاند کی طرف نظر جائے کبھی اس وقت میں کمی نہ کرے۔ گویا ایک گھنٹے سے تین گھنٹے روزانہ تک چاند پر نظر جملے رکھے۔ چاند کی آخری تاریخوں میں جب چاند نظر نہ آئے۔ روشن ترین ستارے پر نظر جملے اور جب نیا چاند نظر آئے پھر اس پر ٹٹکی باندھ کر نگاہ ڈالے۔ ایک ماہ سے تین ماہ تک کامیابی یقینی ہے۔ جب عمل اپنی تاثیر دکھائے گا تو ابتدا میں آسمان پر ایک ٹٹکا نظر آئے گا۔ جو بتدریج مجسم اور قریب قریب تر ہوتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ ایک دن مقابل آکر کھڑا ہو جائے گا۔ اس سلسلے سے گھٹنگو ہونے لگے تو گھٹنا چلیجے کہ عمل مکمل ہو گیا۔ اور اگر بات کا جواب نہیں دے تو کچھ عرصہ اور یہی عمل کرنا چاہیے۔ حتیٰ کہ ہزار پوری طور پر سرخ ہو کر سامنے آئے۔

دوران عمل بار بار اور جلدی ہلک جھپکانا ممنوع ہے اس طرح کامیابی کا امکان نہیں ہے۔ نیز جتنی مدت چاند پر نگاہ کرے آنکھوں کی قوت پورے طور پر صرف کرے۔

عمل تسخیر ہزار عدد ۶ (عمومی) کسی غیر آباد یا دیران آباد میں پہلے سے ایک جگہ صاف اور ہموار کر کے عامل کو پہلے سے تیار رکھنا چاہیے۔

جب ماہ قمری کی سات تاریخ آئے پاک صاف ہو کر شب کی چوتھی ساعت میں وہاں پہنچ جائے۔ اور مغرب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے یا الٹی پالٹی مار کر بیٹھ جائے۔ اور کچھ دیر اپنی نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جملے۔ جب کچھ مکان محسوس

کرے۔ فوراً بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ یہی عمل گھنٹہ سوا گھنٹہ جاری رکھے۔ اور روزانہ وقت مقررہ پر اس جگہ چلا جائے اور اپنے عمل کا اعادہ کرے۔

چند روز بعد دورانِ مشق یا وظیفہ جب آسمان پر نگاہ اٹھا کر دیکھے گا اور پر بھی دیساری سایہ نظر آئے گا۔

رفتہ رفتہ یہ سایہ متشکل ہوتا چلا جائے گا۔ اور ایک دن عامل کی شکل اختیار کر لے گا۔ جب ہمزاد گفتگو کرے اور اپنے آپ کو عامل کی سپردگی میں دے دے۔ تو اس وقت عامل اس سے معاہدہ کرنے کیلئے ان ہدایات پر عمل کرے جو بیشتر مقامات پر لکھی جا چکی ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) | عاملین تسخیر ہمزاد کے لئے ہمارا یہ عمل انتہائی سودمند ہے اور اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آسان بہت ہے۔

عامل ایک سرخ رنگ کا لنگوٹ باندھ کر قد آدم آئینے کے سامنے سیدھا کھڑا ہو جائے اور اپنے عکس پر اس طرح نظر گاڑے کہ پلک نہ جھپکنے پائے۔ اور تصور کسی بزرگ یا پیروغیرہ کا کرتا رہے۔ نیز یہ نیت بھی مستحکم رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔

جب نظر کو قوت برداشت ام منٹ کی حاصل ہو جائے تو بیٹھ جائے اور اپنا تصور برقرار رکھے۔ ۴۱ دن میں کامیابی یقینی ہے ہمزاد ظاہر ہو کر سامنے آجائے گا۔ اس وقت بتائے ہوئے طریقوں کو کام میں لاتے ہوئے اس سے معاہدہ کر لے اور اس معاہدے میں پوری طرح احتیاط سے کام لے اور ہر بات صاف طور پر اس سے طے کر لے۔ مبہم جملہ و پیمان میں نقصان بہر صورت عامل کو ہوا کرتا ہے۔

یہ موکل بڑا زبردست ہے۔ بالخصوص ہر قسم کے مقابلوں کو کامیاب کرانے میں لاجواب صلاحیتیں رکھتا ہے۔ عموماً پہلوان اس عمل سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بڑے بڑے کھیلوں کے پرو فیسر اس ہمزاد سے ہی کام لے کر لوگوں کو درمطہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) | عاملین ہمزاد سے ہماری راستہ ہیں وہ صرف ایسے حضرات کیلئے ہے جو اپنے اعمال کا محاسبہ رکھنے پر قادر ہوں۔ اور کسی حالت میں بھی ناجائز خواہشات کے مطیع نہ ہوں۔

عامل کو چاہیے کہ صبح سورج نکلنے سے قبل مشکل کو ایک گھنٹہ پہلے کسی صحرائے نق و دق میں پہنچ جائے اور لوہان سلاکادے پھر سورج نکلنے وقت بحالت برہنگی مشرق کی طرف نظر جا کر کھڑا ہو جائے۔ آفتاب نکلے تو اسے ٹکسی باندھ کر دیکھے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ سورج میں کافی تیزی نہ آجائے اور نظر نہ ٹپھر سکے جب نظر سورج پر سے ہٹے تو فوراً اپنا رخ پھیر لے اور اپنے سارے کی گردن کو گھنٹہ سوا گھنٹہ دیکھتا رہے۔

تقریباً چالیس روز بعد روزانہ کوئی نہ کوئی گھوڑا سوارا کر طرح طرح کے سوالات کرے گا عامل کو اس پر ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اور نہ اپنا عمل ترک کرنا چاہیے۔ سوار خود بخود چلا جائے گا۔ آخر کار ایک شخص عامل کی اپنی ہی شکل کا نمودار ہوگا۔ اور پوچھے گا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اس وقت عامل کو چاہیے اس سے کہے کہ میں جب تجھے اپنے نام سے بلاؤں حاضر ہوا کر۔ اور میرے کاموں میں میری مدد کیا کر۔ وہ اقرار کر کے چلا جائے گا۔ اس طرح یہ عمل پایہ تکمیل کو پہنچ کر دین و دنیا کی منفعت پہنچا سکتا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) | عامل ایک نہایت پاک صاف مکان میں سوائے عامل کے کسی اور شخص کا گزر نہ ہونا چاہیے۔ باقاعدہ قلعی کر کے اسے عمل کے قابل بنا لینا چاہیے۔ خوشبو یا ت بھی ملگالے اور بالکل برہنہ ہو کر مغربی دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اپنے پیچھے چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کرے اتنا اونچا کہ عامل کا سایہ اس کے مقابل ہو۔

اب عامل کو اپنے سارے کی گردن پر مکمل توجہ کے ساتھ نظر گاڑ دینی چاہیے اور ہمہ اوقات یہ خیال دلنشیں رکھنا چاہیے کہ میں ہمزاد سے ملاقات کر رہا ہوں اور منظر ٹھکنے لگے تو فوراً چھت کی طرف دیکھنا چاہیے۔ لیکن پلک نہ جھپکنے پائے۔ دورانِ عمل عامل کو روشن دائرے یا مختلف رنگوں کی چیزیں نظر آنے لگیں گی۔ عامل کو چاہیے کہ اس پر التفات کئے بغیر اپنا عمل جاری رکھے۔ اور بلا خوف و خطر کامیابی کی طرف رواں دواں رہے۔

عمل قری ماہ کی یکم تاریخ سے شروع کرنا چاہیے اور اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ ہمزاد ظاہر ہو کر عامل کا مدعا نہ معلوم کرے۔

جب ہمزاد ظاہر ہو گفتگو کا آغاز اپنی طرف سے ہرگز نہ کرے بلکہ عمل جاری رکھے۔ جب ہمزاد ہی اپنے حاضر کئے جانے کا سبب

کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنی گردن کے سائے پر نظر جمالے۔

بغیر پلک جھپکائے پندرہ منٹ تک نظر جمائے اور آسمان کی طرف دو تین منٹ کے لئے دیکھے۔ اس عمل کے دوران اپنا نام ورد کرتا رہے۔ اور تصور میں یہ رہے کہ اب ہمزاد حاضر ہو کر خود کو میری سپردگی میں دینے ہی والا ہے۔

اس عمل میں اگر ہو سکے تو روزانہ چند منٹوں کا اضافہ کرنا رہے۔ مشق جتنی بڑھے گی عمل اتنی ہی جلدی تکمیل کو پہنچے گا۔ یہ سنی ایک گھنٹے سے دو گھنٹے تک جاری رکھیں۔

علاوہ ازیں شام کو بھی سورج کی طرف پشت کر کے یہی عمل دہرایا جاسکتا ہے۔ بلکہ دن میں کئی بار بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح عمل کی تکمیل جلد سے جلد ممکن ہے۔!

دورانِ عمل نظروں کے سامنے ایک پتلا سا آئے گا۔ یہ پتلا پہلے تو آسمان پر دو دو ساکت نظر آئے گا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ قریب ہوتا جائے گا۔ حتیٰ کے مقابل آجائے گا۔ جب گفتگو کرنے لگے تو عامل کو بھی چاہیے کہ اس سے ہم کلام ہو۔ اور وہی عمل کرے۔ جس کا ذکر بار بار آچکا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنا کہ میں تجھے تسخیر کرنا چاہتا ہوں۔ تجھ سے کام لینا چاہتا ہوں وغیرہ۔ مگر معاہدہ کرنے میں غفلت کا شکار ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ تکمیل معاہدہ کے سلسلے میں مفصل ہدایات پہلے بار بار بیان کی جا چکی ہیں۔ ہمزاد جسم لطیف ہے اس سے غول غلطی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ اور وہی کام لینا چاہیے۔ جو انسانیت کے شایانِ شان ہیں۔ نامناسب احکام دینا اور اس سے ناجائز کام لینا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۲ (عمومی) | نئے چاند کا پہلا پنجشنبہ ہو یا مال

روٹی کی بتی ڈالے اور اس کمرے میں بیٹھ کر عمل شروع کرے۔ جو اس مطلب کے لئے پہلے سے تیار کیا گیا تھا۔

کمرے میں اچھی طرح سفیدی کرا کے خوشبو یا جلانی لگنی ہو۔ شب کی چوتھی ساعت سے عمل شروع کیا جائے۔

منی کا چراغ جس میں سرسوں کا تیل ہو۔ اپنی پشت پر ملا کر دو فٹ اونچا رکھا جائے۔

اب اپنے سائے کی گردن میں عامل نظر جمادے۔ اور بغیر پلک جھپکائے بیس پچیس منٹ دیکھتا رہے۔ جب نظر تھک جائے

پوچھے تو بتائے کہ میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد معاہدہ کرے اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۱ (عمومی) | عامل عمل شروع کرنے سے قبل اچھی طرح غور کر لے کہ آئندہ

چھ ماہ تک ہوندا باندی یا مطلع کے ابر آلود ہونے کا امکان تو نہیں ہے؟ کیوں کہ یہ عمل دن میں کرنے کا ہے اور کامیابی کی توقع چھ ماہ بعد کی ہے۔ یہ عمل بوقت صبح چوتھی ساعت میں شروع

کرنے کا ہے۔ عامل کو چاہیے کہ اپنے عمل کے لئے کسی صحرائے لئ و دق میں ایک ایسا مقام منتخب کرے جو بالکل صاف اور ہموار ہو۔ وہاں آفتاب کی طرف پشت کر کے اپنے سائے کی رگ گلو پر

نظر جا کر کھڑا ہو جائے۔ بدن پر سوائے ایک لنگوٹے کے کوئی کپڑا نہ ہونا چاہیے۔ عامل اس عمل کیساتھ ساتھ خیال یہ کرتا جائے کہ میں ہمزاد سے ملاقات کر رہا ہوں۔ پندرہ منٹ پر اپنے سائے کی

گردن پر بغیر پلک جھپکائے دیکھتا رہے۔ پھر دو تین منٹ کے لئے اپنی نظر اسی عالم میں بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف بولے

دلی توجہ اور کامل انہماک کے ساتھ تین چار بار اسی طرح پلک جھپکائے بغیر زمین پر اپنے سائے پر پندرہ منٹ اور آسمان پر دو تین منٹ

نظر جا کر دیکھتا رہے اور یہی خیال کرتا رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔

عمل کے آخری وقت میں ہر روز پانچ منٹ آسمان پر دیکھے اور گھر چلا آئے۔ دورانِ عمل جب عامل کو آسمان پر اپنا سایہ نظر آنے لگے تو کوشش کرے کہ زور تحمیل سے کام لے کر

سائے کو آسمان سے زمین پر لائے اور اپنے پاس بلا لے جب ہمزاد متشکل ہو کر سامنے آجائے اس سے خود کلام کا آغاز نہ کیے

بلکہ جب ہمزاد ہی دریافت کرے کہ مجھے کیوں بلایا گیا ہے تو عامل کو چاہیے اسے بتا دے کہ وہ اسے قابو میں کرنا چاہتا ہے

اس کے بعد وہ تمام حالات پیش آنے چاہئیں جو ہمزاد کی حاضری اور معاہدے کے سلسلے میں ہم پہلے اسباق میں لکھ چکے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۱ (عمومی) | ایک وسیع صحن کا کشادہ مکان

لیا جائے یا انسان مقام برکونی میدان حاصل کیا جائے اور ایک ایسے اتوار سے عمل شروع کیا

جائے جو قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو ہو۔ یعنی نوچندی اتوار کو۔!

عامل ایک چست لباس پہنے لیکن سر نہ پہنہ ہو۔ آفتاب چوتھی ساعت میں ہو۔ اس وقت عامل کو چاہیے کہ وہ مجوزہ مقام پر مغرب

ساعت میں ہو۔ اس وقت عامل کو چاہیے کہ وہ مجوزہ مقام پر مغرب

چھت کی طرف دیکھنے لگے۔ لیکن پلک نہ جھکنے پائے۔ دو تین منٹ چھت پر دیکھنے کے بعد نظر پھرا اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔ اس طرح ڈیڑھ گھنٹے تک مشق کرتا رہے۔

اس مشق کو چھ ماہ تک کرنے کے بعد عامل میں غضب کی مقناطیسیت پیدا ہو جانے لگی۔ اور اب اپنے اس ہمزاد سے کام لے سکے گا جو بعد اختتام عمل اس کے سامنے حاضر ہو کر خود کو اسکی پردگی میں دے دے گا۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۳ (عمومی) | یہ عمل بھی ملاء کی طرح کا ہے۔ اس میں ایک کو مٹھری کام آتی ہے جس کی مغربی دیوار پر قلعی کرائی گئی ہو اس میں کسی دوسرے شخص کے داخلے کا امکان نہ ہو۔

ماہ قمری کی چودھویں شب کو عامل چوتھی ساعت میں عمل شروع کرے۔ مٹی کا ایک بڑا چراغ غیر استعمال شدہ ڈیوٹ پڑوٹن کیا جائے جس میں بجی ہوئی اور تیل چنبیلی کا ہو۔ عامل اپنے سائے کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر رکھے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔

زبان سے عامل کچھ نہ کہے دل میں ہمزاد کا خیال اچھی طرح رکھا جائے۔ پندرہ منٹ کی کامل توجہ تک گردن پر نظریں جملنے کے بعد دو تین منٹ چھت پر بھی دیکھے۔ چند روز میں سایہ چھت پر نظر آئے گا۔ یہ عمل روزانہ ڈیڑھ گھنٹے کرنے کا ہے۔ وہ سایہ جو پہلے چھت پر ساکت نظر آتا تھا۔ کثرت عمل کے ساتھ متحرک و متشکل ہوتا نظر آنے لگے گا۔

اب عامل کو چاہیے کہ اپنی قوت متخیلہ کو پوری طرح کام میں لائے اور اس سائے کو چھت سے زمین پر اتارے۔

ایک دن یہ سایہ بالکل حقیقت کا روپ دھار کر سامنے آجائے گا اور عامل کے آگے ہاتھ بڑھائے گا۔ گویا کچھ طلب کر رہا ہے۔ عامل کو چاہیے کہ چراغ کا باقی ماندہ تیل اسے پینے کے لئے دیدے۔ اور ان عجائب و غرائب سے متاثر نہ ہو جو پیش آئیں۔

تیل پی کر ہمزاد مسخر ہو جائے گا۔ عامل بتائے ہوئے طریقوں پر اس سے معاہدہ کرے۔

اس عمل کی کامیابی کا دار و مدار عامل کی قوت متخیلہ پر موقوف ہے۔ عمل میں ترقی روز بروز اور خود بخود ہی محسوس ہوتی رہے گی۔ ہو سکتا ہے کہ عامل دس پندرہ روز میں ہی ہمزاد کو اپنے قریب لانے میں کامیاب ہو جائے۔ عام طور پر اکیس سے چالیس ایام تک

کامیابی حاصل ہونے کیلئے کافی ہوتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۴ (عمومی) | وہ کہ جس میں نیلا رنگ کرا پا جائے ہمارے اس عمل کے لئے موزوں

ہو گا۔ دروازوں اور کھڑکیوں تک پر نیلے پردے یا نیلے شیشے موجود ہوں۔ اس کمرے کی چھت اور فرش پر بھی نیلا رنگ ہونا چاہیے۔

یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کیا جائے۔ زمین پر آرام سے بیٹھ کر پشت پر اندازاً دو ڈھائی فٹ بلندی پر چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کیا جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر رکھا کر تصور کیا جائے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔

یہ عمل ہمہ اوقات کیا جاسکتا ہے۔ دو دو تین تین گھنٹوں تک یہ عمل جاری رکھتے ہوئے آرام بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس عمل کی کامیابی میں وقت کم لگنے کا دار و مدار قوت متخیلہ پر ہے۔ عامل جتنی کم زور قوت متخیلہ سے کام لے گا اتنی ہی جلدی کامیابی و کامرانی کی منازل طے کر کے ثمرات حاصل کرے گا۔

یہ عمل شب و روز خلوت میں رہتے ہوئے جاری رکھا جائے گا۔ خوراک میں صرف ہلکی غذا یا کھی دودھ وغیرہ ہونا چاہیے۔ خوراک بہم پہنچانے والے کو ہدایت کر دی جائے کہ وہ خاموشی کے ساتھ خوراک رکھ کر واپس ہو جایا کرے۔

ہمزاد کی تسخیر ایک سہرا خواب ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک بڑا ہی ذمہ دارانہ کام ہے۔ اس کے حصول کے لئے آدمی اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ لیکن کامیابی حاصل ہو جانے پر اس کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ کیوں کہ ہمزاد سے کام لینا اور دنیا کے ساتھ ساتھ عقیقی بھی کما لینا ایک مشکل کام ہے۔

جو لوگ خود پر قابو نہیں رکھتے اور وہ حرص و ہوا میں قطعی گھر چکے ہیں۔ انہیں بھول کر بھی ہمزاد ایسی خوفناک شے کو منہ نہ لگانا چاہیے۔ ورنہ اکثر و بیشتر لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۵ (عمومی) | عامل تنہا اپنے کمرے میں بالکل

ننگا ہو کر جسم سیدھا کر کے بیٹھ جائے اور اپنی ناک کی نشست باندھ لے اور خیال کرے کہ نورانی قندیل روشن ہونے ہی والی ہے۔ اس وقت کمرے میں بالکل اندھیرا

ہونا چاہیے۔ اسی حالت اور خیال میں غرق کوئی ایک گھنٹے تک عمل کرتا رہے۔ تقریباً ایک ہفتے میں کچھ روشنی نظر آنے لگے گی۔

اس میں عامل کا اپنا عکس نظر آنے لگے گا اس عمل کو کرتے کرتے ایک دن ایسا آئے گا۔ جب اندھیرا

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) | ایک ایسے کرے کا انتظام کریں جہاں آپ کے سوا کسی دوسرے شخص کا گزر نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی شے آپ کے عمل میں خارج ہو سکے۔ حلقہ کرے کو صاف اور پاکیزہ کر کے قلعی کریں۔ پھر شب کو چوتھی ساعت میں خوشبو سلگادیں اور لنگوٹ کس کر باقی لمبوتر کا بدن سے اتار کر بجاقت رکھ دیں۔

اب فرش پر ایک نہایت پاک و صاف کپڑا بچھا دیں۔ اور قبلہ ہو بیٹھیں۔ پشت پر کچھ فاصلے سے دو ڈھائی فٹ کی بلندی پر سرسوں یا چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کریں۔ اور دو زانو ہو کر اپنے سائے کی رگ نگوں پر نظر جمالیں۔ پندرہ منٹ تک اس احساس کے ساتھ اسی جگہ قائم رہیں کہ بس اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔ اور اسی عالم میں بغیر پلک جھپکاتے نظر چھت پر مرکوز کر دیں۔ اور اسی اہٹاک کے ساتھ دو منٹ تک چھت پر دیکھتے رہیں۔ پھر آہستہ سے بغیر پلک جھپکاتے ہی دوبارہ سائے کی گردن پر نظر حسب ساقی پہنچا دیں۔

مذکورہ عمل گھنٹہ سوا گھنٹہ جاری رکھیں۔ یہ عمل پہلے روز کا ہوا۔ آخر میں صرف پانچ منٹ اپنی گردن کے سائے پر نظر جمائیں۔ یہ عمل بلا خوف و تردد اس دن تک جاری رکھیں کہ جب ہمزاد قفل ہو کر آپے گفتگو کرنے پر مجبور نہ ہو جائے۔

جب عمل پورا ہو جائے اور ہمزاد دریافت کرے کہ اے کیوں حاضر کیا گیا ہے۔ تو عامل کو چاہیے کہ کہے کہ میں تمہیں اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا چاہتا ہوں۔ وہ سبب پوچھے گا۔ عامل کو بتانا چاہیے کہ میں تجھ سے اپنے مشکل اور دقت طلب، امور میں مدد لینا چاہتا ہوں۔ دنیا بھر کی خبریں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مریض کا احوال اور علاج دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے دشمنوں پر فتوحات چاہتا ہوں۔ دینیوں کا سراغ لگانا چاہتا ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرانی چاہتا ہوں۔ صلح و جنگ کرانے میں مدد چاہتا ہوں۔ وغیرہ۔

ہمزاد اظہار رضا مندی کر دے گا۔ اور معاہدے کے لئے اپنی طرف سے شرائط پیش کرے گا۔ اس مرحلے پر عامل کو ہوشیاری کی سخت ضرورت ہے۔ اسے کوئی ایسی شرط تسلیم نہیں کرنی چاہیے جسے پورا کرنا عامل کے بس کی بات نہ ہو۔ یہ عمل گیلانچاظ ملک و قوم ہر شخص کر سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چھ ماہ میں کامیابی یقینی ہے۔

کمرہ بالکل روشن و منور محسوس ہونے لگے گا اور اس میں عامل کا اپنا ہمزاد موجود ہو گا۔ عامل کو خوشی میں دیوانہ نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ خود پر قابو پانے کی کوشش کرے اور ہمزاد کی طرف قطعی التفات نہ کرے۔ نہ اس سے بولے اور نہ عمل ترک کر کے اس کی طرف متوجہ ہو۔ بلکہ قوت ارادی کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ کامیابی کی منزل کو رواں دواں رہے۔

جب ہمزاد بولے اس وقت عمل ترک کر کے اس کی بات کا جواب دے۔
عالمین تسخیر ہمزاد کو یہ امر بار بار یاد دلانے کے قابل ہے کہ ہمزاد کے ساتھ معاہدہ کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہرگز اس کی چال بازیوں میں نہ آنا چاہیے۔ اور معاہدہ میں کوئی ایسی شرط شامل نہ ہونے دے جو ناممکن العمل ہو۔ یا عامل کے لئے پریشانی کا سبب بنے۔ کیوں کہ معاہدے کی ذرا سی بھی خلاف ورزی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔

ہمزاد جب غضب ناک ہو جاتے ہیں، دنیا میں آئے دن ایسی مثالیں پیش آتی رہتی ہیں کہ جنہیں دیکھنے سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ خدا کسی پر بُرا وقت نہ لائے اور بخیر و خوبی نیک اعمال کا ثمر حاصل ہو۔

عمل تسخیر ہمزاد (عمومی) | عامل بخشنہ کی صبح تقریباً تیسری یا چوتھی ساعت میں ایک کنوٹی میں پاؤں لٹکا کر آرام سے بیٹھ جائے۔ اور جھک کہانی میں اپنا عکس دیکھے۔ یہ عمل بغیر پلک جھپکاتے روزانہ ایک گھنٹہ کرے۔ اکیسویں روز اس عمل کے کرنے کے بعد آئینہ سلنے رکھے۔ اور اپنے عکس کے گلے پر نظر جائے۔

شروع میں تھوڑی دیر نظر چلائے اور بعد میں وقت میں اضافہ کرتا رہے۔ حتیٰ کہ مشق ڈیڑھ گھنٹہ یا سوا گھنٹہ ہو جائے تو یہ ہے کہ عمل کی تکمیل جلد ہی ہو جائے گی۔

ہمزاد کے سامنے آنے پر باقاعدہ وہ معاہدہ مکمل کیا جائے۔ جس کا پہلے ذکر آچکا ہے۔

یہ ہمزاد نہ خطر ناک ہے نہ گناہ پسند ہے۔ صرف نیک کاموں میں عاملین کی مدد کرتا ہے۔ عاملین اس سے ہر قسم کی خفیہ اور ظاہر خبریں دنیا کے ہر حصے سے منگوا سکتے ہیں۔

خبروں کے علاوہ دیگر کام بھی سرانجام دیدیتے ہیں۔ مثلاً تشفیہ مراض و اطباء وغیرہ موسیٰ اور غیر موسیٰ پھل وغیرہ لانا۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۸ (عمومی)

اس عمل کے لئے بھی ویسا ہی مکان درکار ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں ایک قدام آیتنے کی ضرورت ہے۔ یہ آیتنے کمرے کی شمالی دیوار پر بالکل سیدھا زاویہ قائمہ پر اڈیزاں کیا جائے۔ اس اہتمام کے بعد خوشویات ملگادی جائیں اور عامل برہنہ ہو کر آیتنے کے مقابل کھڑا ہو جائے اور آیتنے میں نظر آنے والے اپنے عکس پر اس طرح نظر میں جملے کہ ”رگ گلو“ مرکوز ہوا اور پہلے عمل میں بتائی گئی۔ مکمل توجہ کے ساتھ ایک گھنٹے تک نظر بالکل ساکت رکھے۔ اور عمل کے خاتمے پر پانچ منٹ کے لئے اپنی نظریں بغیر ہلکے جھپکاتے چھت پر لے جائے۔ کچھ ہی دنوں میں ہمزاد پہلے سائے کی شکل میں نمودار ہوگا۔ اور پھر رفتہ رفتہ یہی سایہ ایک دن شکل ہو کر گفتگو کی طرف رجوع ہوگا۔

یہ عمل اندھیرے مکان میں دن میں کئی بار بھی کیا جاسکتا ہے۔ کامیابی انشاء اللہ تعالیٰ چار ماہ میں ہو جائے گی۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۹ (عمومی)

یہ عمل حسب ذیل ساعات میں شروع کیا جائے۔ پھر روزانہ ایک مقررہ وقت پر پابندی مقام کے ساتھ اس کی مشق کی جائے۔

یوم	ساعت موسم گرما	ساعت موسم سرما
پیر	شمس	مربع
منگل	قمر	عطارد
بدھ	مربع	مشتري
جمعرات	عطارد	زہرہ
جمعہ	مشتري	زحل
ہفتہ	زہرہ	شمس
اتوار	زحل	قمر

آبادی سے در کسی سنان میدان کو اپنے عمل کے لئے منتخب کر کے تھوڑی سی جگہ ہموار اور صاف کر لی جائے اور یہ دیکھ لیا جائے کہ کہیں آس پاس ایسا درخت یا عمارت وغیرہ تو نہیں ہے۔ جس کا سایہ اس صاف جگہ پر پڑتا ہو۔

جس دن عمل کرنا ہو۔ اوپر دی گئی ساعات کا خیال کرتے ہوئے عمل شروع کرے۔ اس عمل یا مشق میں کچھ نہ کچھ اضافہ روزانہ کرتا رہے۔ مشق شروع کرنے کا طریقہ یہ ہے۔

عامل صرف لنگوٹ کس کر مغرب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جملے۔

جب نظر کو کچھ تھکان یا الجھن محسوس ہو، آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اور دو منٹ نظر جملے کے بعد واپس پھر کر اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔ چند روز مشق کے بعد آسمان پر ہمزاد بصورت سایہ نظر آنے لگے گا۔ یہی سایہ رفتہ رفتہ تشکل ہوتا چلا جائے گا۔ دوران عمل یا مشق ہمہ اوقات خیال یہ رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔ باقی عمل اسی طرح کیا جائے گا جس طرح گزشتہ دو اعمال میں بیان کر چکا ہوں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲۰ (عمومی)

آپ آیتنے تو ہمیشہ ہی دیکھتے ہیں لیکن اب کچھ روز اس طرح بھی دیکھئے کہ ایک قدام آدم آیتنے مطابق عمل کرنا تو ہے درجے کے زاویہ پر اڈیزاں کر کے اس کے مقابل بحالت برہنہ کھڑے ہو جائیں۔ اور بڑے شوق اور اشتیاق کے ساتھ غور سے اپنے جسم کا ہر حصہ دیکھیں۔ اور اس قدر توجہ اور اہتمام رکھیں کہ آپ کا ایک ایک عضو آپ کی نظروں اور دل و دماغ میں اچھی طرح بیچ بس جلتے۔

یہ مشق روزانہ پچیس بیس منٹ جاری رکھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ اپنے بستر پر لیٹ جائیں اور بدن ڈھیلا کر کے آیتنے میں دیکھتے ہوئے عکس کے تصور میں کھوجائیں۔ یقین تسخیر ہمزاد کا ہر وقت رہے۔ اس وقت بھی سوائے تسخیر ہمزاد کے کوئی خیال دل میں نہ لائیں۔ جب آپ سونے لگے ہوں۔

جب کچھ دن ہو جائیں گے تو آپ کا خیال پختہ ہو جائے گا اب اس مشق میں اضافہ کر کے ایک گھنٹہ کریں۔ عنقریب ہی وقت آجائے گا جب ہمزاد دست بستہ حاضر ہوگا۔ آیتنے پاس ہو یا نہ ہو آپ کا ہمزاد خود آپ کے سراپا کے مطابق نظر آئے گا۔

یہ عمل حکیم میرک روئے کلمہ جو بالکل بے ضرر ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲۱ (عمومی)

اپنے اس مضمون میں صرف دو اعمال تسخیر ہمزاد پیش کرنے کا التزام رکھا ہے جن میں کوئی لفظ منتر یا سوت وغیرہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ تسخیر ہمزاد کے لئے تصور آفرینی کی شدید طور پر

ضرورت ہے اور یہی کلیہ سمر بزم وغیرہ کا بھی ہے۔ آپ کوئی عمل کیجئے اس میں خاطر خواہ کامیابی اس وقت تک نہیں ہوگی۔ جب تک آپ کا زور تصور سطحی ہو۔ غیر معمولی نہ ہو۔ صوفیا بھی جادہ تصور میں اس وقت تک ناکام رہتے ہیں جب تک ان کا تصور بے جان ہو۔

آئیے آج کی محبت میں میں ایک اور عمل اسی نوعیت کا پیش

کے سلسلے میں آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ انسانی اجسام سے جو کام ناممکن ہیں انہیں یہ دم مارنے میں سرانجام دے سکتا ہے۔ لطیف ترین شخصیت آپ کا اپنا روحانی چولا ہے۔ جو عظیم ترغیوں کا رنارے پیش کرتا ہے۔ اس کے ذریعے دین اور دنیا دونوں کمانے جاسکتے ہیں۔ نیک نفسی شرط اول ہے۔



بقیہ: خوابوں کی تعبیر

غور کیا تو پتہ چلا کہ وہ تین میں سے کوئی ایک لفظ ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ (۱) رمل (۲) ریحل (۳) ریحل اس روز انگریزی تاریخ ۲۰۰۹-۲۲۔ اور اسلامی تاریخ ۲۲ جمادی الآخر تھی۔

اس خواب میں یہ بات پتہ چلی کہ ان لوگوں کو اسی طرح قید میں پابندی کے ساتھ کیوں رکھا گیا ہے تو کسی نے کہا کہ وہاں پر آج کل نازی حکمرانوں کے قتل میں یہاں کے ڈاکٹروں کا ہاتھ ہے۔ اسی لئے ان لوگوں کو دوسروں سے ملنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ بلوہر بانی اس خواب کی تعبیر بتائیں۔ کیوں کہ میں بہتے نشان ہوں۔ اور میں اس لڑکی کا بھلا چاہتا ہوں۔ اسے زندگی میں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔

فقط والسلام
آپ کا ممنون و مشکور
سید اسماعیل ————— مبین

خواب میں اُس لڑکی نے جو کچھ کہا تھا وہ الفاظ آپ کو کچھ تعبیر طور پر یاد نہیں رہے۔ اس لئے پورے اعتماد کے ساتھ کوئی تعبیر اخذ کرنا ممکن نہیں ہے۔ مجموعی اعتبار سے یہ خواب کہے کم اُس لڑکی کے حق میں اچھا نہیں ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اس خواب سے لڑکی کی جدائی اور جدائی کے بعد کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کی نشاندہی ہے۔ اگر آپ کو الفاظ صحیح یاد رہتے تو یہ اخذ کرنا آسان ہو جاتا کہ یہ جدائی کس قسم کی جلتی ہے۔ اس طرح کے خوابوں کے بعد خواہ ان کی تعبیر اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے استغفار کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)



کرتا ہوں۔ آپ اپنی گلی میں یا کوچہ دیوار میں گھنٹہ سوا گھنٹہ روز بیٹھنے کا انتظام کر لیں۔ اور ایک شخص کو جو روزانہ آپ کی نظروں کے سامنے بیٹھتا ہو، اپنی خصوصی توجہ کا مرکز بنالیں اس پر ہمہ اوقات نظر جانا یا کسی سے گفتگو کرنا منع نہیں ہے۔ محض توجہ درکار ہے جو خصوصی ہو اس مشق میں اعتماد اور تصور میں استحکام بے حد ہونا چاہیے اور صرف یہی یقین پختہ رہنا چاہیے کہ فقریب ہی یہ شخص میرے پاس آکر ہر کلام ہوگا۔

شدید تصور آفرینی، خیال کی پختگی اور ناقابل شکست اعتماد کا اثر، ایک دن یہ ہوگا کہ وہ شخص خود بخود آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ اس مرحلے پر آپ کو کچھ لینا چاہیے کہ اب آپ کو مقناطیسی کش حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیابی ہوگئی ہے۔ یہی مشق مستقبل میں آپ کو حیرت انگیز فوائد پہنچائے گی۔

اگر آپ چاہیں تو اسے تسخیر ہزار کا نام دے لیں۔ ویسے یہ ایک قسم ہے۔ مسمریزم یا ہپناٹزم کی۔

عمل تسخیر ہزار (عمومی) آپ صبح سویرے باطہارت کسی ایسے تالاب پر جاتیں جو آبادی سے دور ہو۔ نیز اس پر عام طور پر لوگ نہ جاتے ہوں۔ وہاں پہنچ کر کپڑے اتار کر حفاظت رکھ دیں اور صرف لنگوٹ رہنے دیں۔ اس کے بعد کمر تک پانی میں اتر جائیں۔ اور اپنے چہرے کے عکس پر نگاہ ڈالیں جب خاصی دیر ہو جائے اور آنکھیں تھک جائیں تو دو منٹ کے لئے بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگیں۔

چند روز بعد آپ کو ایک سایہ سا متحرک نظر آئے گا۔ اب اسے اپنی قوت متحکمہ کی مدد سے ٹھہرانے کی سعی کیجئے۔ یہ کام بھی کچھ ہی عرصہ میں کامیابی کے ساتھ ہو جائے گا اور ایک دن آئے گا۔ جب آپ کا ہزار سامنے آکر آپ سے ہر کلام ہوگا۔ اس وقت بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں۔ اور ہزار سے معاہدہ کرنے میں اس کی کوئی ایسی بات نہ مان لیں جو پوری نہ ہو سکے۔ البتہ آپ اسے اپنی شرائط کا پابند کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

معاہدے کی تکمیل کے بعد آپ رفاه عام کی خاطر نیک جذبات کے تحت اس سے بڑے بڑے کام لے سکتے ہیں۔

ہزار دروئے زمین کا چکر پلک جھپکانے میں کاٹ سکتا ہے۔ درختوں، پہاڑوں اور مضبوط ترین دھاتوں میں سے بلا تکلف گزر جاتا ہے۔ ہر جہت کی خبریں لانا اور دوسری پیش گوئیاں کرنا اس کے لئے آسان ہے۔ علاج معالجہ اور اطباء ادویہ کے انتخاب

ہمزاد کو قابو کرنے کا فن

حضرت کاش الہربنیؒ

صرف ایک لنگوٹ رکھے اور سورج کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے کہ اپنا سایہ زمین پر صاف نظر آتا رہے۔ زمین بھی ہوا رہتا کہ تمام سایہ میج طور پر نظر آتا رہے۔ نزدیک کوئی درخت نہ ہو تاکہ اس کا سایہ عامل کے سایہ کو خراب نہ کر دے۔ اب اپنے سایہ کے گردن کے مقام پر خوب توجہ سے دلی شوق سے دیکھنا شروع کرے۔ اس دیکھنے کی مشق بتدریج بڑھتی جاتے۔ چند منٹ دیکھنے کے بعد جب نظر ٹھکنے لگے تو سایہ سے نظر ہٹا کر آسمان پر نظر کرے۔ بلکہ بلاگرے ہلکوں کے آسمان کی طرف دیکھے۔ ویسی ہی شکل آسمان پر نظر آئے گی۔ لیکن دھندلی سی اسے کوئی دو منٹ غور سے دیکھتا رہے۔ پھر سایہ کو دیکھنا شروع کر دے۔ دل ہی دل میں خیال رکھے کہ میں اپنے ہمزاد کی تغیر کر رہا ہوں۔ سایہ پندرہ منٹ تک دیکھتا رہے۔ پھر نظر ہٹا کر آسمان کی طرف دو منٹ دیکھے۔ اس طرح ایک گھنٹہ میں چند بار ایسا کرے کہ پندرہ منٹ سایہ پر نظر رکھے اور دو منٹ آسمان کا سایہ دیکھے۔ اسی طرح ہر روز عمل جاری رکھے اور ہر روز یہی خیال رکھے کہ ہمزاد روز بروز یہ اترتا آتا ہے اور واقعی ایسا معلوم ہوگا۔ کہ ہمزاد نزدیک آئے گا اور اس کی غباری شکل بھی روز بروز صاف اور روشن ہو جا رہی ہے۔ چھ ماہ کے اندر ہی اندر بالکل روشن شکل عامل سامنے آکر کھڑی ہو جائے گی۔ ہر روز وقت مقررہ پر عمل کیا کرے اور بالکل منتشر نہ ہونے دے۔ کوئی اس کا کچھ خیال نہ بگاڑ سکتا۔ یکسوئی قلب سے سایہ کو خوب اچھی طرح دیکھے۔ جب سر بخوبی نظر آنے لگے۔ اور یہاں تک مشق بڑھ جائے کہ جس وقت عامل نظر اٹھائے۔ اور سر کی طرف تبھی سایہ محیط نظر آئے۔ اس پر پہنچ کر اپنے سایہ کو قوت خیال اور آزادی سے اوپر سے لے کر اتار دے اور اپنے نزدیک اور مقابلہ میں لانے کی زبردستی کو شش کرے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ سایہ ایک صورت میں

عمل نمبر ۱ شمعی ایک مکان طبعہ معین کر کے خوب صاف کر لیں اور دیواروں پر صاف مٹی یا قلعی کر دینی چاہیے اگر چاروں دیواریں صاف نہ کرا سکیں تو مغرب رخ کی دیوار کو ضرور صاف کر لینا چاہیے۔

(۲) عمل سے پیشتر دھوپ وغیرہ دے کر کمرے کو معطر کرنا چاہیے۔ اور عامل کے سوائے اور کسی بھی شخص کو اس مکان میں نہ جانا چاہیے۔ اول تو عامل کو چاہیے کہ مادر زاد دنیا کا ہو کر ورنہ ایک لنگوٹ کے سوا اور کوئی کپڑا جسم پر نہ رکھے۔ اور ہر روز بلا ناغہ مشق کرے۔ ناغہ کرنا موجب نقصان ثابت ہوتا ہے اور عامل جو چیز بھی کھائے اول نام ہمزاد زمین پر تھوڑی سی ضرور ڈال دے۔

(۳) چاند کی پہلی تاریخ کو اس عمل کا آغاز کرنا جائز ہے۔

عمل یہ ہے مکان میں ایک چراغ روشن کر کے اپنی پشت سے ادبیا رکھ دے اور مغرب رخ کی دیوار کی طرف منہ کر کے چوڑی مار کر بیٹھ جائے اور دیوار پر اپنی تصویر یا سایہ کو خوب غور سے کامل ایک گھنٹہ تک دیکھے۔ اپنی نظر کو سایہ کی پیشانی پر رکھے جو نہی نظر کو تھکان معلوم ہو اور ہلکے گرنے لگے تو فوراً اپنی نظر کو اوپر اٹھائے۔ اس وقت عامل کو اپنے تمام دوران عمل روشنی کا محیط یعنی دائرہ سا نظر آئے گا۔ ابتدائی مشق میں سایہ کبھی ظاہر کبھی غائب نظر آئے گا اور اکثر مختلف رنگ اور عجیب غریب چیزیں بھی نظر آئیں گی۔ مگر عامل کو مستقل مزاجی سے بلا خوف و خطر اپنی مشق کو دن بدن زیادہ کرتا جائے اور ہر وقت عامل اپنے خیالات کو پاک و صاف رکھے۔

عمل نمبر ۲ آفتابی اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر غسل کر کے عمل کی نیستے باہر کھلے میدان میں چلا آئے۔ نو یا دس بجے کے قریب وقت ہو۔ آبادی سے دور باہر جنگل میں پہنچے۔ تمام بدن کے کپڑے اتار دے۔ ستر پوشی کے لئے

نہیں کرتا۔ قدرت ہر مشکل سے مشکل میں اس کی معاون ہوتی اور اس کے سر پر نازل ہونے والی ہر آفت کا دفعیہ خود بخود کر دیتی ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ ہزار ایک خوفناک ہستی ہے اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیے۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ جھک مارتے ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہزار کوئی جن یا بھوت نہیں۔ بلکہ انسان کا اپنا ہی جسم لطیف ہے۔ اس کی شکل بعینہ عامل کی شکل کے مطابق ہوتی ہے۔ سر و فرق نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ عامل کے لباس کے مطابق اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسی حماقت اور کم بھی کی بات ہے کہ انسان اپنے ہی جسم سے خوف کھائے۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر جب کوئی شخص ہراساں نہیں ہوتا تو اپنے جسم سے کیوں خائف ہونا چاہیے۔ ہزار کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عامل کے درمیان عموماً حسب ذیل بات چیت ہوا کرتی ہے۔

ہزار، آپ نے مجھے کیوں بلایا۔

عامل، میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہزار، مجھے سخر کر کے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

عامل، میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لینا چاہتا ہوں۔

ہزار، ہزار آج سے آپ کا غلام ہوتا ہوں۔ لیکن فلاں شرط ہے۔

عامل، اپنی عقل اور ذہن رسا سے مشورہ لے کر بشرطیکہ ہزار

کی شرط بالکل بے ضرر اور نہایت آسان ہو۔ کہے مجھے منظور ہے۔

بعض وقت ہزار کوئی ایسی شرط بتا سکے جس کا بجا لانا دشوار

ہوتا ہے۔ مثلاً مجھے روزانہ پیٹ بھر کھانا کھلادیا کرنا وغیرہ۔ ایسی

صورت میں عامل کو حکمت عملی سے کام لے کر فوراً انکار کرتے ہوئے

کڑی شرط کو آسان میں تبدیل کر لینا چاہیے۔ اس وقت حسب

کچھ عامل کے اختیار میں ہوتا ہے۔ مگر جب ایک مرتبہ عہد و پیمان

ہو گیا تو پھر زندگی بھر اس میں کسی قسم کا رد و بدل کرنا عامل کے

اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

بعض ہزار نیز طبیعت ہوتے ہیں اور تسخیر ہونے کے وقت

عامل کو دھمکاتے اور گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت میں

عامل کو واجب ہے کہ اپنا رعب و وقار قائم رکھے۔ اور اینٹ کا

جواب پتھر سے دے، ہزار سخت جواب پائے گا تو خود بخود نرم ہو جائے گا

اور عاجزی کرے گا۔ مناسب یہ ہوگا کہ اس وقت ہزار سے کوئی

نشانی لے لی جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ ہمارا حلقہ

بگوش ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ عہد و پیمان کے وقت اس بات کا اہتمام

نہ کیا جائے۔ تسخیر ہو جانے پر ہزار ہر وقت سایہ کی طرح عامل کے

منتقل ہو کر عامل کے گفتگو کرے گا۔ یہی ہزار ہے جو پوچھنے پر مخفی بھیدوں کو بتا دے گا۔ اور عامل کی سب جائز ضروریات پورا کرے گا۔

عملیات کو ناجائز ضرورت پر استعمال کرنے والے جتنی مذاہب کی سختیوں سے بچ نہیں سکتے۔

عمل نمبر شمع ایک کرہ عمل کے لئے علیحدہ تجویز کرو۔ اس کے فرش درو دیوار اور چھت پر آسانی رنگ

کے رنگین کاغذ چکا دو۔ روشنی کے لئے دو تین کھڑکیاں ہوں مگر

سب پر نیلے رنگ کے پردے پڑے ہیں۔ اب تم میٹھے تیل کا ایک دیا

جلاؤ اور پس پشت رکھ کر عکس کی گردن پر نظر جما کر دیکھنا شروع

کرو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جملے رکھو کہ یہی عکس ابھی ابھی

انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد نظردہاں

سے ہٹا کر چھت کی طرف دیکھنا شروع کرو۔ اندازاً ۱۰ منٹ تک

اسی سمت دیکھتے رہو۔ عجب نظارہ دیکھو گے۔ پھر تم اسی خیال میں

مگن ہو جاؤ کہ ہزار ابھی ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ متواتر ایک گھنٹہ

تک اسی تصور میں محو رہو اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں

تین بار اس عمل کو کیا کرو۔

دن رات غفلت میں رہو بعد گزرنے ایک ہفتے کے کرہ سے

باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے کرہ میں واپس آجایا کرو۔

جب سخت بھوک لگے دودھ یا کوئی ہلکی غذا کھالیا کرو۔ کسی سے بولو

نہ چالو۔ جو آدمی تہاری خوراک لے کر آئے اس سے بھی آنکھیں

نہ ملانا۔ ضرورت پڑنے پر صرف اشارہ سے یا لکھ کر بات چیت کر لینا

چالیس روز تک لبوں پر ہر خاموشی لگائے رکھنے سے بدن میں

گرمی بہت بڑھ جائے گی۔ اس لئے دوران عمل میں خالص دودھ

مکھن، گھی کا استعمال بکثرت کرو۔

ہزار کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیے

ہزار کو سامنے دیکھ کر اور باتیں

کرتے سن کر عامل کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لانا چاہیے۔ درحقیقت

بلکہ خوف جان ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات اور خدا کے پاک کا

جزو لطیف ہے۔ دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی

گزندہ نہیں پہنچا سکتی۔ بشرطیکہ وہ خدا کی بنائی ہوئی قدرت سے

بیرسریکار نہ ہو۔ قدرت کہتی ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دھوکا

دو۔ حرام کاری نہ کرو۔ ہمیشہ عبادت الہی میں مشغول رہو۔ اور

خدا کا عذاب خدا سے ڈرو۔ جو شخص قادر قدرت کے احکام کا خلاف دوی

ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا۔ دور دراز کے تحفہ تحائف اور میوہ جات وغیرہ چشم زدن میں لا حاضر کرتا ہے۔ سانسدر پار گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لادیتا۔ نیز ہر گھڑی عامل کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ کئی کمزور دل عامل ہمزاد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہوتا ہے اس لئے اس بات کا اقرار ہمزاد سے پہلے روز ہی لے لینا چاہیے کہ بلا بلائے ہرگز تمہارے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک اعتراض اپنا عیب کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ پھر ملا کے جسم (ہمزاد) نے اپنا عیب کیسے دیکھ لیا۔ ہر جان پر شخص کو پیاری ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ملا کے جسم لطیف (ہمزاد) نے اپنے ہی جسم کثیف (ملا) کو مار ڈالا۔ اور خود فنا ہو گیا۔

جواب ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ہر انسان کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک لطیف اور دوسرا کثیف۔ جب کسی انسان کی موت واقع ہوتی ہے تو حقیقت میں اس کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ صرف اس کے جسم کا خاک جامہ اتر جاتا ہے۔ اور وہ عریاں ہو جاتا ہے۔ روح جو اصل حقیقت ہے اور جس کے پر قوسے ہر دو اجسام کثیف و لطیف زندہ کھلتے ہیں۔ اپنی نورانی شاعوں کو سمیٹ کر جسم لطیف تک محدود کرتی ہے۔ اور جسم کثیف بے نور ہو کر مردہ ہو جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک انسان کا خاک جامہ فنا ہو جانے پر فی الاصل اس کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ عریانی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی ہستی جوں کی توں قائم رہتی ہے۔ اگرچہ اپنی آنکھوں سے مرئیوالے کو نہیں دیکھ سکتے اور یہ سمجھ کر کہ وہ فنا ہو گیا ہے جھنجھٹے جلاتے ہیں۔

کوئی شخص اپنے اچھے یا بُرے اعمال کی سزا و جزا سے نہیں بچ سکتا۔ ملا کی آنکھوں پر لہذا اند دنیوی کے حصول نے جہالت اور گمراہی کی پٹی باندھ دی تھی اور اسے فیک و بد کی تمیز نہیں رہی تھی۔ مگر سزا جانتا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی۔ اس لئے جسم کثیف (ملا) کے نیست و نابود کرنے میں ہی اس نے اپنی بہتری سمجھی۔

لے مسلمانوں کے پاس ایسے عمل ہیں کہ روحوں سے بات چیت کی جاسکتی ہے۔ یورپ والوں نے ایک نئی ایجاد سپرس کیوں کیٹر نکالی ہے جس کی بدولت ہمیں اس کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے مرحوم عزیزوں بہت چیت کی اور بات کا اطمینان کیا کہ اگرچہ وہ دنیا والوں کی مادی آنکھوں سے ادھمل ہو گئے ہیں۔ مگر ان کا وجود جوں کا توں قائم ہے۔

عمل نمبر بلوری ایک بڑا سا آئینہ جس میں سر سے لیکر چھاتی تک کا تمام جسم بخوبی دکھائی دے سکے خرید لو دن میں کسی وقت علیحدہ کرے میں شمال کی جانب منہ کر کے آئینہ میں اپنے عکس کی ناک کی جڑ میں نظر کی ٹکٹکی جما کر دیکھنا شروع کرو حتی الامکان آنکھ نہ جھپکوا اور دل میں مضبوط ارادہ جملاتے رکھو کہ ہمزاد بھی ابھی مجسم شکل میں تمہارے روبرو ظاہر ہوا چاہتا ہے اس خیال میں یہاں تک محو ہو جاؤ کہ دنیا و مافیہا کا کچھ بھی ہوش باقی نہ رہے کامل ایک گھنٹہ تک اس عمل کو کرو۔ ہر روز عمل کرنے کے بعد آسمان کی سمت دیکھ لیا کرو۔ پندرہ روز میں دھندلی شکل میں سفید رنگ کا ہمزاد آسمان پر دکھائی دینے لگتا ہے۔ مگر اس عمل کو متواتر تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیے۔ تین مہینوں میں تمہیں اتنی قدرت حاصل ہو جائے گی کہ لوگ تمہیں ہاتھ پائی اولیٰ الشہ کھنے لگیں گے۔

سر سے لیکر ہر تک کسی شخص کو ایک نظر دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے تم اس کے اچھے یا بُرے حالات سے فوراً باخبر ہو جاؤ یا کرو گے۔ قدرتی قانون کے مطابق کسی اچھی یا بُری علامت کے وقوع میں آنے کا اثر پہلے جسم لطیف پر ہوتا ہے۔ کسی بیماری کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد تمہیں سر قلم دکھائی دے تو کچھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے اور کسی علاج سے شفا یاب نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صبح و ساءم دکھائی دے تو بے دھڑک ہو کر اس کا علاج کرو وہ ضرور بچ جائے گا۔

چند ضروری ہدایات کا اعادہ (۱) عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیے کہ تم اسے سرانجام دے سکو گے یا نہ بچ میں ہی چھوڑ دو گے۔ اگرچہ چند روز کے عمل کو چھوڑ دینا ہو تو اس سے نہ گمراہی بہتر ہے۔ (۲) رازداری شرط ہے تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہیے کہ تم تسخیر ہمزاد کرنے لگے ہو۔ (۳) نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی شکل یا اشکال دیکھنے نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

(۴) تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کر لو گے۔ کیوں کہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔ (۵) عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کر کے جہاں کسی قسم کا شور

نہ ہو۔ اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کیلئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔
(۶) دوران عمل میں پرہیز گار اور صاف سقے رہو۔ خوشبودار
عطر کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی بوقت عمل مکان میں دو۔
(۷) ایام عمل میں گوشت اور منشی اشیاء سے پرہیز ملکی اور زود ہضم
غذا کھاؤ۔ مگر میٹ بھر کر نہیں۔

(۸) صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بسا اوقات علیات کا
ظہور دیر میں ہوتا ہے۔ اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل
نہ ہوگا۔ بعض حامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے
لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات
معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم ہر اعتقادی کدول میں جگہ نہ دینا۔
(۹) پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز بلاناغہ اسی جگہ
اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا چاہئے۔

(۱۰) جب ہزار کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اسکو مخاطب
نہ کرو۔ بلکہ اس بات کا یقین کر لو کہ ہزار خود بخود تم سے ہمکلام ہوگا۔
ہزار سے کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہئے۔

عمل نمبر ۲ | اس قسم کے علیات میں سے ایک نہایت معتبر عمل پیش
کرتا ہوں۔ یہ عمل رات کے ۱۲ بجے صبح کی نماز
تک کیا جاسکتا ہے۔ اور کوئی وقت نہیں۔ دریا کا کنارہ ہو، کوئی
دوسرا آدمی سلینے نہ ہو، پرہیز جلائی کیا جائے اور اس کے تین چلہ
کئے جائیں۔ ہر چلہ چالیس چالیس یوم کا ہے۔ پہلے چلہ میں یہ احساس
ہوتا ہے کہ کوئی دوسری پوشیدہ صورت میرے ساتھ ہے۔ کبھی کبھی
سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی سوال
لکھ کر رکھ دیا اور اس کا جواب مل گیا۔ دوسرے چلے میں صاف
طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی دوسری ذات ہمارے ساتھ ہے۔
مگر وہ نظر نہیں آئے گی۔ ہر سوال کا جواب ملتا رہے گا۔ اور غائبانہ طور
پر کوئی شخص باتیں کرتا معلوم ہوگا۔

تیسرے چلے میں شروع سے ہی عامل کو خوف دلایا جاتا ہے
پوشیدہ مختلف صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ بالمشافہ گفتگو شروع
ہو جاتی ہے۔ اگر عامل نے یہ چلہ پورا کر لیا تو چالیسویں دن ہزار
تابع فرمان ہو کر سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے غلام
بن جاتا ہے۔ یہ عمل قبلہ رخ ہو کر پڑھیں۔ اور ۴۰ دن میں مکمل لاکھ
پورا کریں۔ اس کے لئے دو باتیں یاد رکھیں۔ ایک تو اگر ایک دن
بھی ناغہ ہو گیا تو عمل فضا ہو جائے گا۔ دوسرے اس کے عامل کو
حقہ بہت آتا ہے۔ بعض اوقات نیکے بدن میں تیز نہیں کرتا۔ وقت

جگہ اور مقام کی پابندی ضروری ہے۔ دریا سے مراد نہر تالاب نہیں
عمل یہ ہے۔

الشریادشاہ ہے محمد ہے وزیر علی کاروان۔ دیوان وزیر۔
عمل نمبر ۳ سفلی | میرا تجربہ نہیں اکثر سنا گیا ہے کہ سفلی عمل بہت
جلد اثر کرتے ہیں۔ اور یہ صبح ہو تو عجب نہیں
اس لئے کہ نیک بننا مشکل ہے اور بد بننا آسان ہے۔ غیر ہزار کا ایک
طریق سفلی تحریر کرتا ہوں۔ مگر نہ میرا معمول ہے نہ میں کسی کے محتاہ کا
ذمہ دار ہوں جو صاحب کریں عذاب و گناہ کے خود ذمہ دار ہوں گے۔
یہ عمل سات دن کا ہے اور سات دن تک نفس یعنی حالت جنب میں رہنا
پڑتا ہے۔ دوران عمل میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ منہ سے نہ نکالے ورنہ
عمل فاش ہوگا۔ غرضیکہ سراپا شیطان بننا پڑے گا۔ جس قدر نجاست
کے قریب رہو گے اسی قدر زیادہ اثر ہوگا۔

ترکیب یہ ہے کہ نوچندی اتوار یا منگل کے دن اس عمل کو شروع
کرو۔ پہلے چوراسے کی مٹی لاکر بہت سی جمع کر لو اور اتوار یا منگل
کے دن صبح کے وقت ۴۰ غلولہ دگول گول جیسے سوڈا وارٹر کی بوتلوں میں
انٹے ہوتے ہیں۔ بناؤ رات کو کھانے پینے اور تمام ضروریات سے
فارغ ہو کر کوٹھڑی میں داخل ہو جاؤ۔ جو پہلے سے منتخب کر لیا ہو۔
اور سوائے تمہارے دوسرا کوئی وہاں نہ ہو۔ نہ کوئی سامان ہو۔
بالکل خالی ہو۔ سروں کے قیل کا چراغ جلا کر جس میں خوب موٹی مٹی
پڑی ہو اپنے پیچھے رکھو۔ تمہارا سایہ سلنے پڑے گا۔ اب سایہ پر
گردن کی رنگ پر نظر جما کر ہر غلولہ پر یا آؤ چلنا ۴۰ مرتبہ پڑھو اور
غلہ ہر غلہ پر ۴۰ بار یہ نام پڑھو۔ جب غلہ ختم ہو جائے تو اسی جگہ ٹوہید
(زمین پر) صبح کو اٹھ کر ان غلوں کو کنوئیں میں ڈال دیں۔ مگر شرط یہ
کہ تم سے قبل اس وقت تک کسی نے اس کنوئیں سے پانی نہ بھرا ہو۔
اگر پانی بھر لیا ہوگا تو عمل بیکار ہوگا۔ اس کے لئے ایسا کنواں نکالنا
کر دو جس پر سے پانی کم بھرا جاتا ہو۔ جس کنوئیں میں پانی نہ ہو اس
پر عمل نہیں ہو سکتا۔ غلہ ڈالنے کے بعد پھر اپنی جگہ پر واپس آ جاؤ
جہاں عمل پڑھا تھا۔ اور شام کے لئے پھر ۴۰ غلہ بناؤ۔ بس ایک دن
کا عمل ختم ہوا۔

رات کو عمل پڑھنے کیلئے کوٹھڑی میں داخل ہونے کے وقت
صبح تک جب تک شام کے لئے غلہ بنالو۔ کسی سے بات نہ کرو۔ نہ کوئی
چیز کھاؤ نہ اس کوٹھڑی سے باہر نکلو۔ سوائے صبح کے غلہ ڈالنے کیلئے
اسی طرح سات یوم برابر کرو۔ ساتویں روز ہزار حاضر ہوگا۔ اور
فرمانبرداری کا اقرار کرے گا۔ عمل ختم ہونے کے بعد غسل کر سکتے ہو۔

اس سے ہزار پر اثر نہ پڑے گا۔ مگر وہ نیک باتوں سے ناخوش اور بُری باتوں سے خوش رہے گا۔

عمل نمبر بدری | تسخیر ہزار میں زیادہ کام تصور کیا ہے پڑھنے کے لئے کوئی عبارت یا الفاظ محض عقائد کی بنا پر ہیں۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ حروف میں اثر ہے مگر تسخیر ہزار میں حروف سے زیادہ اثر تصور کیا یعنی تسخیر ہزار نام ہی تصور کیا ہے۔

ہندو مہاتما (عالمین) تسخیر ہزار کے لئے کوئی منتر تجویز نہیں کرتے۔ بلکہ صرف خیال سے ہی تسخیر ہزار کی تعلیم دیتے ہیں۔ جیسا کہ شروع کے دو عمل میں نے لکھے ہیں۔ اب ایک انسان ترکیب تسخیر ہزار کی پیش کرتا ہوں۔ پہلے مکان میں ایک کوٹھڑی تجویز کریں۔ جو بالکل علیحدہ اور اس میں مغرب کی طرف دیوار ہو۔ اس مغربی دیوار کو خوب گہری قلعی سے صاف و شفاف کر لیں۔ کسی پینے کی ۱۲ تار رخ گزر کر جو بات آئے (چودھویں شب پورن ماسی) تو آپ اس عمل کو شروع کریں۔

ایک چراغ میں تل کا تیل دروغن بجنہ بھر کر اس میں خوب مونی بتی ڈال کر روشن کریں۔ آپ اپنا منہ مغرب کی طرف کریں۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر اس طریق سے رکھیں کہ آپ کا سایہ بالکل آنکھوں کے محازی ہو نہ جھلکنا پڑے نہ سڑاٹھانا پڑے۔ اب تم چوڑی مار کر بیٹھو یہ عمل رات کے گیارہ بجے شروع کریں، اور اپنی رگ گردن پر نظر جما کر غور سے دیکھیں۔ اور یہ تصور کریں کہ یہ سایہ اب مجھ پر ہو کر سامنے آتا ہے۔ جس وقت آنکھ ٹھک جائے تو پلک نہ ماریں۔ بلکہ اوپر چھت کو دیکھنے لگیں۔ اوپر کو دیکھتے ہوئے پلک مار کر پھر نگاہ کو قوی کر کے رگ گردن پر چالیں اسی طرح جب نظر ٹھک جایا کرے تو اوپر کو دیکھتے ہوئے پلک مار کر نگاہ کو قوی کر لیا کریں۔ ایک گھنٹہ تک اس عمل کو کریں۔ روزانہ اس طرح ایک گھنٹہ مشق کیا کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک ہفتے کی مشق میں وہ سایہ متحرک ہونا شروع ہو گا۔ اور روزانہ اس میں حرکت زیادہ ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ اکیس دن میں وہ سایہ مجھ ہو کر آپ کے سامنے آجائے گا۔ جس وقت ہزار آپ کے سامنے آئے تو وہی چراغ جس میں تیل بھرا ہے اس وقت جس قدر بھی باقی ہو اس کے سامنے کر دیں۔ ہزار تیل پی جائے گا۔ اور آپ کے تابع فرمان رہے گا۔ اپنے دل کو مضبوط رکھو۔ اگر بعض مجاہدات یا حرکات سامنے آئیں تو اس سے مطلق خوف نہ کرو کیونکہ

حقیقت میں وہ کوئی شے نہیں۔ نہ اس سے کسی نقصان کا خطرہ ہے۔ اگر تمہارا خیال پختہ ہے تو ایک ہی ہفتے میں تم کو حرکت سایہ کی معلوم ہوگی۔ ورنہ پندرہ یوم تک ضرور حرکت کرے گا۔ جس جگہ تم عمل کرتے ہو اس جگہ صرف عمل پڑھنے کے وقت کوئی دوسرا نہ ہو۔ عمل کے خلاف وقت میں کسی کو آنے جانے یا رہنے سے کوئی نقصان نہیں۔ چراغ خوب بڑا ہو۔ جس میں بہت سا تیل آئے اور روزانہ اسے بھرنایا کرو۔ جب عمل ختم ہو تو اس چراغ کو بجھا کر رکھ دو ایک ہی چراغ آخر عمل تک کافی ہے۔ کسی قسم کا ہر ہزار اس میں نہیں۔ بس اپنے تصور کو تیز کرتے جاؤ کہ یہ سایہ مجھ پر ہو کر میرے سامنے ٹھکے۔

عمل نمبر ۲ دوسرے کا ہزار | جو شخص اتوار یا منگل کو روئی جو کانوں میں لگاتے ہیں۔ وہ روئی کسی طرح سے حاصل کرے اور اس روئی کو بکس میں بند کر دے۔ اس وقت سے کسی سے بات چیت نہ کرے۔ جب مردے کو قبرستان لے جانے لگیں۔ تو عامل اگر مسلمان ہو تو یا بُعْثُ اور اگر عامل ہندو ہے تو ہر انگ سوانگ پڑھتا ہوا ساتھ جا دے۔ اگر ممکن ہو تو مردے کے کان میں کہے کہ میں رات کے ۱۲ بجے آؤں گا۔ واپسی پر سب لوگوں سے الگ آدے گھر آنے تک کسی سے بات چیت نہ کرے۔ رات کو ایک سیر آٹالے کر اس کی مونی مونی دو روٹیاں پکوائے اور اس میں آٹے کا ایک چراغ بھی بنائے۔ چراغ میں بھی بھی ڈالے اور بتی اس روئی کی ڈالے جس کو دن میں حاصل کیا تھا۔ گھی روٹیوں کو لگا کر اوپر تھوڑا سا گڑا رکھ کر قبرستان یا مرگھٹ کو جاوے۔ اگر قبر پر جائے تو چراغ کو قبر کے درمیان جگہ پر رکھے۔ چراغ رخ مغرب کی جانب اور اپنا رخ چراغ کی طرف یعنی مغرب کی پشت کر کے یا بُعْثُ بلا تعداد پڑھتا شروع کر دے اگر عامل ہندو ہے تو بھی اسی جگہ عمل کرے جہاں پر مردہ جلایا گیا تھا۔ ہندو کو پڑھنا ہو گا ہر انگ سوانگ تصور ہر دم مردے کا رکھے۔ بعد دو گھنٹے کے ایسا معلوم ہو گا کہ قبر شق ہو گئی اور مردہ سامنے نظر آئے گا۔ خوف ہرگز نہ کھائے کوئی نقصان نہیں کر سکتا۔ مردہ کو دو روٹیاں دکھاؤ وہ روٹیاں ملنے لگے گا تب اس سے حکام ہو کر کہو ہم تم کو روٹیاں تب دیں گے جب تم ہمارے کام آسکو گے۔ اگر وہ کام کرنے سے انکار کرے تو تم بھی روٹیاں دینے سے انکار کر دو۔ اگر وہ کام کرنے میں ہاں کہے تو کانوں کی تفصیل پوچھو۔ وہ یہ کام کرتا ہے اگر اس کی کچھ کمی رہے تو اس کی بھی ہاں اس سے کرا یعنی چاہیے

میں کوئی نقصان نہیں۔

عمل نمبر ۱۲۔ ماہستانی جب چاند کی سات تاریخ ہو تو کھلے میدان میں کھڑا ہو جائے اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جما کر رکھے پھر فوراً نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھے تو دیکھے ہی سایہ آسمان پر نظر آئے گا۔ اس طرح آدھ گھنٹے تک یا ایک گھنٹے تک برابر کرے اور روزمرہ بلاناغہ وقت مقررہ پر عمل کیا کرے۔ چند روز کے بعد وہ سایہ آسمان پر اچھی طرح نظر آنے لگے گا۔ پھر آنکھیں بند کر کے بھی خیال کرے گا تو یہ ہوا اپنی شکل نظر آیا کرے گی۔ چند ماہ کے تصور سے وہ غباری شکل روشن ہوتی جائے گی۔ پھر صاف اور واضح ہو کر حاضر ہوگی۔ اور تابع داری کے لئے گفتگو کرنے کیلئے بے قرار ہوگی۔

عمل نمبر ۱۳۔ محبوب عزیمت عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَرْوَاحِ بِحَقِّ حَقِّكَ سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ مَا

ایک شخص کا تجربہ یہ ہے کہ جلالی و جمالی پر ہرگز سے بند مکان میں ۳۱۲ مرتبہ روز پڑھ کر ایک چلہ میں سوا لاکھ پورا کرے۔ ہمزاد حاضر ہوگا۔

دوسرے شخص کا تجربہ یہ ہے کہ ۳۸۲ مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھے۔ پس پشت چراغ جلائی جس میں خوشبودار تیل ہو۔ ایک خالی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھے۔ جب وہ حاضر ہو تو اس کو حکم دیں کہ وہ اس بوتل میں اترے۔ جب اس میں اتر جائے تو ڈاٹ لگا کر اس سے بلانے کی ترکیب دریافت کریں۔ اور ہمد قسم کے طریقوں کو پورا کر لیں۔ اس عمل کی میعاد مقرر نہیں۔ جب ہمزاد تابع ہو عمل ترک کر دے۔

عمل نمبر ۱۴۔ سفلی اگر دو فرعون، قارون، شداد، ہامان، ابومر شیطاں لکھ کر سوتے وقت ایک ایک پرزہ اپنی چار پائی کے پائے تلے رکھ لیا کر دے۔ اور صبح ان پرچوں کو جلایا کر دے۔ پرزے لکھتے اور جلاتے وقت تک کسی سے بات نہ کیا کر دے۔ چند روز میں سوتے میں ہمزاد سے باتیں ہونا شروع ہو جائیں گی۔ یہ ہمزاد ہر قسم کی خبریں دے گا۔ جب کسی بات کی خبر لینی ہو تو ان ناموں کے ساتھ اپنا مطلب بھی لکھ کر چار پائی تلے رکھ دو۔ رات کو جو اکمل ملے گا۔

عمل نمبر ۱۵۔ ذاتی اپنے نام کے اعداد نکال کر اتنی ہی مرتبہ بڑا ہو کر پڑھیں۔

۲۱ دن کا ہے۔ بعد نماز عشاء غسل کر کے ۲۱ تسبیح کھڑے ہو کر اپنے پیچھے ایک چراغ جلا کر پڑھیں۔ یا قیوم ہمزادی باذن اللہ تعالیٰ أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا۔ اور دن کو تین چار بجے باہر جنگل میں جا کر سایہ کی طرف نگاہ کر کے کھڑے ہو کر پھر بلاناغہ اور بغیر پلک جھپکائے پڑھیں پلک جھپکنے پر آئے تو نظر اٹھا کر آسمان کی طرف نظر کریں۔ ہمزاد کا تصور رکھیں۔ اسی طرح آدھ گھنٹے تک مشق کیا کریں۔ دن کو تعداد پڑھائی مقرر نہیں۔ ۲۱ دن میں حاضری ہو جائے گی۔

عمل نمبر ۱۶۔ ذاتی اپنے نام کے اعداد نکال کر اتنی ہی مرتبہ بڑا ہو کر پڑھیں۔

اے فلاں را پنا نام ہمزادی أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا أَحْضَرُوا بِحَقِّكَ یا قیوم آنکہ نہ جھپکیں۔ یا بہت کم جھپکیں۔ لہجہ ایسا ہو جیسے ایک ملازم کو حکم دے رہے ہیں۔ تصور یہ ہو کہ یہ شیشے سے باہر آ کر میری اطاعت کرے گا۔ کرہ بالکل طبعہ ہو۔ صرف عامل کے استعمال میں آئے۔ پڑھتے وقت ایک روٹی پر ذرا سا گھی اور شکر رکھ لیں اور بعد عمل اس پر دم کر کے ایک ایسے چورستہ میں رکھ کر آیا کریں۔ جو عام گزر گاہ نہ ہو۔ جہاں سے بہت کم لوگ گزرتے ہوں یا نہ گزرتے ہوں۔ روٹی رکھ کر آہستہ سے کہہ دیا کریں۔ اے ہمزاد یہ تم کھالو! اب واپس چلے آؤ۔ اور مڑ کر نہ دیکھو۔ ہر روز عمل رات کو مقررہ وقت پر کرنا ہوگا۔ اور روٹی صبح کاذب کے وقت رکھ آئی ہوگی۔ راستے میں کوئی بات کرے تو جواب نہ دیں۔ روٹی مانگے تو نہ دیں۔ ۲۲ دن پابندی سے عمل کریں۔ ۲۳ ویں دن روٹی نہ پہنچائیں اگر کوئی خواب میں یا تحریر سے یا زبانی کہے کہ آج روٹی کیوں نہیں بھیجی تو سمجھ لیں عمل کار آمد ہو گیا۔ یہ ہمزاد ہے ۲۴ ویں دن پھر روٹی پہنچانا شروع کر دیں۔ اگر ہمزاد زبانی کہے تو کوئی بات نہ کریں۔ صرف اتنا کہہ دیں کہ اب روٹی برابر پہنچائی جائے گی۔ اگر خواب یا تحریر سے کہے تو پھر جواب کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس پشت پر چراغ جلا کر رکھو۔ منہ قبلہ کی طرف ہو۔ ۴۰ دن کے اندر ہمزاد خود حاضر ہو جائے گا۔ اس وقت عمل ختم کریں اور اس سے شرائط ملے کریں۔ بلا شرط ملے کئے حصار سے باہر نہ نکلیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے عمل کیا۔ چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوا اور کہا کہ میں اتنی دور سے آیا ہوں اور تو حصار سے باہر نہیں آتا۔ باہر آ کر مجھے روٹی دے ادب بتا کہ میرے متعلق کیا کام ہے۔

سے رکھ چھوڑیں۔ نیز ۳۱ قیلے پہلے ہی دن ہر وقت قمر میں لکھ کر رکھ لیں۔ اور شرائط سے عمل کریں۔

عمل نمبر ۱۷ | سورہ یسین میں وَنُفِخَ فِي الصُّورِ سے مختصر ہو کر تک یاد کر لے۔ روزانہ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پانی میں کھڑا ہو کر پڑھے۔ دن کا وقت ہوا پنا سایہ پانی میں نظر آتا ہو۔ سایہ پر حضور کر کے ۳۱ دن تک پڑھے۔ ہر سو بار پڑھنے کے بعد اللَّهُمَّ إِنَّا أَعْظَمُ فَإِنَّهُ يَذِلُّ يَغَايِرُ وَالْآيَاتُ أَكْثَرُ يَا قُوهْ هَمَزًا۔ پڑھے۔

عمل نمبر ۱۸ | قُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ مَا اس عمل کو تین سو اکہتر مرتبہ (۳۱۷) روزانہ رات کو اپنے سر پر نظر جا کر پڑھنا ہے۔ خواہ بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہو کر اپنی پشت پر سرسوں کے تیل کا چراغ جلا لیں۔ ۳۱ دن تک کریں اور ہزار کی تمام شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ ہزار کی حاضری ہو تو شرائط طے کر لیں۔



بقیہ: — عملیات ہزار برائے خواتین

چاہیے کہ کوئی شخص اس کے اس عمل میں دخل انداز نہ ہو۔ نیز کسی قسم کا شور وغل یا کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ جس سے اس کی تصویر آفرینی اور انہماک عمل میں خلل واقع ہو۔ دوران عمل یقین و اعتماد سے کام لیتے ہوئے یہی تصور کرے کہ اب ہزارویں ملاقات ہو رہی جا رہی ہے۔ تذکرہ دہتے انسانی شکل میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور ایک دن تقریباً ایک ماہ میں خوفناک آوازوں کا یہ رشتہ داروں کے مخاطب کا اضافہ ہوگا۔ عاملہ کو بغیر انتہات اپنا عمل جاری رکھنا چاہیے۔ جب ہزار اظہار ہو کر ہنگام ہو اس سے معاہدہ کرے اور اپنی اس کامیابی سے بنی نوع انسان کو بھی فیض پہنچائے۔

ہزار سے بدسلوکی سرعاً مل اور عاملہ کو نقصان پہنچانی ہے اس لئے ہزار سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ گوشت اور مباشرت سے دوران عمل خاص طور سے پرہیز کریں۔

عامل اس کے پریقین الفاظ سے حصار سے باہر آ گیا تو ہزار دنے اسے بیدار مارا۔ اور کہا تو مجھے تکلیف دیتا رہا ہے اب میں تجھے دیتا ہوں تاکہ لگانہ رہے یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

یہ عمل دیہات میں اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ عمل کے دوران جو کچھ بھی ظاہر ہو یا کچھ نہ ہو تو کسی سے ذکر مت کرو۔ البتہ جس کسی عامل کی زیر ہدایت عمل کرنا چاہیں اس سے ذکر کر سکتے ہیں۔

عملیات ہزار قرآنی | قرآن حکیم میں ایسے مقامات ہیں جن کی دعوتوں سے ہزار سحر ہو کر سامنے آ جاتا ہے اس سلسلے میں چند عمل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان عملیات میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ تصور اور کلام پاک کی دو طاقتیں مل کر ایک حتمی نتیجہ کامیابی کا لاتی ہیں۔ یہ دونوں عمل میرے راز ہیں۔ اور بہت کم لوگ ہیں جن کو اس حقیقت کا علم ہے۔

عمل نمبر ۱۹ | سورہ فرقان س پارہ ۱۷ آیت ۱۷۷ کو پڑھیں اَلَمْ تَرَ اِلٰی نَارٍ تَنْفَخُ فِيْهَا نَارًا وَتَلَوْنَهَا وَلِخَلْقِ لَهَا فَتَاكِهًا كُنُوزًا فَتَحْنَهَا عَلَیْهَا وَتَلَوْنَهَا وَلِخَلْقِ لَهَا فَتَاكِهًا كُنُوزًا اس آیت پاک کے معانی پر غور کریں گے تو عمل کی تاثیر کا خود بخود علم ہو جائے گا۔

ترجمہ یہ ہے: کیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب اپنے کی کیوں کر سایہ کو پھیلا یا ہے اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اس کو تنہا ہوا اور پھر کیا ہم نے سورج کو ادھر اس کے نشانی پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو اپنی طرف کھینچنا آہستہ آہستہ۔

اس عمل کو روزانہ ۳۱۲۵ بار پڑھئے۔ فردر عقرب میں شروع کر دے اور ایک وقت مقرر کر کے روزانہ پڑھتا رہے مدت اس عمل کی ۳۱ روز ہے۔ اس عمل میں پاک دامن زمین سے روئی لائیں۔ اور مندرجہ ذیل فقیلہ کے اوپر روئی پلٹیں۔ اور چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر پس پشت جلا لیں۔ اور سایہ کی گردن پر نظر رکھ کر عمل پڑھنا شروع کریں۔ ۳۱ روز بعد ہزار حاضر ہوگا۔ فقیلہ یہ ہے۔

جھرت جھارت یا ابلیس الانماء والارض والناد والمسق الى يوم القیمة احضر احضر احضر یا ہمنز ادب جھرت اریا گریا عدی خوش جوگی الوحا الوحا الوحا طوط طوط طوط پاک دامن روئی سے مراد یہ ہے کہ جس کھیت میں کھجاس ہو تو سب سے پہلے پھول توڑ کر لائے۔ اس سے پہلے اس کھیت میں سے کسی نے پھول نہ توڑے ہوں۔ وقت سے پہلے روئی لا کر حفاظت



ہزارہ سے کام لینا

ہزارہ مسخر ہونیکے بعد کی ضروری باتیں اور ہزارہ سے کام لینا
ہزارہ کا حاضر ہونا!

جب ہزارہ مسخر ہو کر سامنے آجاتا ہے تو اس وقت عامل کے لئے خاص احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ یہی حصہ قابل توجہ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ جب ہزارہ سامنے آجائے تو اسے خود ہرگز نہ بلانے بلکہ دل میں یہ خواہش ضرور رکھے کہ ہزارہ مجھے خود ہی بلانے گا۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ ہزارہ کئی دن تک سامنے آتا رہتا ہے لیکن بلاتا نہیں۔ اس صورت میں عامل کو چاہئے کہ اپنے عمل کو جاری رکھے اور عمل ختم کرنے کے بعد سیدھا اپنے گھر کو چلا آئے۔ جب ہزارہ خود بلانے تو بڑی سوچ اور سمجھ اور ہوشیاری سے جواب دینا چاہئے۔ عام طور پر عامل اور ہزارہ کے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہوا کرتی ہے۔

ہزارہ:- آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے؟

عامل:- اس واسطے کہ تم میرے مطیع رہو۔

ہزارہ:- مجھے مطیع کر کے آپ کو کیا حاصل ہوگا یا مجھے مطیع کرنے سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

عامل:- میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لیا کروں گا۔

ہزارہ:- بہت اچھا! میں آپ کا مطیع ہوں اور آپ مجھ سے اپنے کاروبار میں ہر قسم کی مدد لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک شرط آپ کو منظور کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد ہزارہ ایک شرط پیش کرتا ہے یا تو کہتا ہے کہ مجھے ہر روز پیٹ بھر کر کھانا کھلادیا کرنا۔ لیکن عامل کو یہ شرط ہرگز قبول نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہزارہ کو کوئی شخص بھی

پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھلا سکتا۔ اور عامل کو کہنا چاہئے کہ یہ شرط میرے لئے مشکل ہے کوئی اور بتائیے۔ ہزارہ پہلی شرطیں ایسی ہی بتلاتا ہے جو عامل کے لئے مشکل ہوں۔ لیکن عامل کو چاہئے کہ انہیں منظور نہ کرے۔ کیونکہ اس وقت تو ہزارہ عامل کے اختیار میں ہوتا ہے لیکن جب ایک شرط مقرر ہو جائے، تو پھر تمام عمر اس کا پابند رہنا پڑتا ہے اور کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

پھر ہزارہ عموماً کہا کرتا ہے کہ تمہیں ساری عمر پاک و صاف رہنا پڑے گا۔ اگر پاخانہ یا پیشاب یا جماع کی نوبت آئے تو تمہیں دائرہ کھینچنا پڑے گا۔ اور جب اس سے باہر آؤ گے تو پاک و صاف ہو کر آنا پڑے گا۔ یہ شرط بھی مشکل ہے لیکن بعض عامل اس کو مان لیتے ہیں۔ لیکن تمام عمر انہیں پاک و صاف رہنا پڑے گا کیونکہ اگر ذرا بھی ناپاکی ہو گئی تو جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر عامل یہ بھی شرط منظور کر دے۔ تو عام طور پر کہا کرتا ہے کہ اچھا تمہیں تمام عمر ناپاک رہنا پڑے گا۔ اور اگر تم کسی وقت بھی پاک و صاف پائے گئے۔ تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ اور اگر نہانا ہو۔ تو ایک دائرہ میں نہا لیا کرو۔ لیکن دائرہ سے باہر آنے کے وقت ضرور اپنے جسم یا کپڑوں پر پیشاب کر کے ناپاک ہونا پڑے گا۔ یہ شرط پہلے سے بھی مشکل ہے کیونکہ آدمی پھر تمام عمر ناپاک ہی رہتا ہے۔ اگر یہ منظور ہو تو یہ کرے۔ ورنہ اس کو ٹال دے اور کہے کہ مجھے کوئی اور آسان سی شرط بتا دو۔ پھر وہ کوئی اور شرط پیش کرے گا۔ یا تو یہ کہنا کہ مجھے ہر روز ایک جانور دینا۔ جانور سے مراد ایک گنہشک یعنی چڑیا سے اونٹ تک ہے اور پھر روزانہ عامل

۲۔ اگر اپنے ہمزاد کا دایاں بازو نظر نہ آئے تو بڑے بھائی کی موت واقع ہوگی۔

۳۔ اگر اپنے ہمزاد کا بائیاں بازو نظر نہ آئے تو چھوٹے بھائی کی ۴۔ اگر اپنے ہمزاد کی چھاتی نظر نہ آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حامل کے فرزند کی موت واقع ہوگی۔

۵۔ اگر اپنے ہمزاد کی ران نظر نہ آئے تو زوجہ کا انتقال ہوگا۔

۶۔ اگر ہمزاد کی شکل دہلی اور لمبی نظر آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ تنگی رنج و مصیبت کا وقت آنے والا ہے۔

۷۔ اگر ہمزاد کی شکل خوشنما، صبح و سالم نظر آئے تو سمجھنا چاہئے کہ دن اچھے ہیں۔

ہمزاد کو چھوڑنا

جب حامل کو چاہئے کہ میں ہمزاد کو چھوڑ دوں یعنی آئندہ کے لئے تمام عمر اسے علیحدہ کر دوں تو اسے چاہئے کہ اگر مسلمان ہو تو "اللہ العبد" اور اگر ہندو یا کسی اور مذہب کا ہو تو "اوم نمو ہریشائے" کو روزانہ بوقت شب قریناً اور بیکے علیحدہ جگہ میں بیٹھ کر ایک سو ایک دفعہ پڑھا کرے اور گیارہ دن تک یہ عمل جاری رکھے۔ بارہویں دن صبح کے وقت تھوڑے سے چاول پکا کر پاک و صاف پیالہ میں ڈال کر اپنے علیحدگی کے کمرے میں رکھے اور اس پر ایک سو ایک دفعہ وہی عمل جو روزانہ پڑھتا ہے پڑھ کر بیٹھ کر لگائے اور ہمزاد کو بلا کر نہایت عاجزی سے التجا کرے کہ آپ میری آخری دعوت قبول کریں اور کہ آئندہ میں تمام عمر کے لئے آپ کو چھوڑتا ہوں۔ اس لئے براہ کرم آئندہ کسی بھی میرے پاس نہ آنا۔

ہمزاد اس دن سے غائب ہو جائے گا۔ پھر تمام عمر خواہ حامل کتنے بھی عمل کرے ہمزاد قابو میں نہیں آئے گا۔

ہمزاد سے ہم کیا کام لے سکتے ہیں

ہمزاد کے ذریعہ ہم عجیب و غریب کام لے سکتے ہیں۔ ہر قسم کی غیب کی باتیں متعلقہ زمانہ حال، ماضی مستقبل باطل ٹھیک ٹھیک معلوم کی جاسکتی ہیں۔ دور دراز جگہوں سے جو چیز مرضی چاہے منگو سکتے ہیں۔ اور بڑے سے بڑا کام ایک لمحہ میں کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں بے موسم پھل منگانا،

کو ایک جانور ذبح کر کے باہر ڈالنا پڑے گا۔ جانور سے مراد بیڑ۔ کبوتر۔ مرغ۔ بکرا۔ گائے۔ اونٹ سب شامل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی قربانی دینی ہوگی۔ اگر یہ بھی نامنظور ہو۔ تو کوئی اور پیش کرے گا۔ چنانچہ حامل کو چاہئے کہ جو شرط آسان اور حامل تمام عمر کر سکے، وہی مانے۔

جب ہمزاد کی شرط پوری ہو جائے تو حامل کو ضروری کہنا چاہئے۔ کہ ایک شرط میری بھی آپ کو ماننی پڑے گی، وہ یہ کہ جب تک میں آپ کو نہ بلاؤں میرے پاس ہرگز نہ آنا۔ اور نہ ہی میرے آرام کے وقت مجھے تنگ کرنا۔ صرف اس وقت آؤ۔ جب میں آپ کو آواز "ہمزاد" دوں۔ یہ شرط ضرور ہی حامل کو پیش کرنی چاہئے۔ اگر نہ کرے گا تو ہمزاد ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہا کرے گا اور رات کو سوتے بھی نہ دیا کرے گا۔ لیکن اس شرط کے پیش کرنے سے ہمزاد صرف بلانے پر ہی حاضر ہوا کرے گا۔ اور باقی اوقات نظروں سے دور رہا کرے گا۔

بعض اوقات جب ہمزاد سامنے آتا ہے تو بڑی سختی سے پیش آتا ہے۔ اور طرح طرح کی دھمکیوں سے ڈراتا ہے۔ اس وقت حامل کو ہرگز کسی قسم کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ خود بھی سختی سے پیش آئے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔ اس طرح جب ہمزاد سخت جواب دے گا تو خود بخود ہی نرم ہو جائے گا۔

یہ سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ ہمزاد کوئی اور چیز نہیں۔ صرف اپنا ہی جسم لطیف ہوا کرتا ہے اس سے ڈرنا یا گھبراتا بالکل نہیں چاہئے۔ اسے ہم جس طرح مرضی چاہے مطیع کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی کا مختار نہیں ہوتا۔ بلکہ حامل کے قابو میں ہوتا ہے اس لئے حامل کے لئے ضروری ہے کہ حکمت عملی سے نہایت آسان شرائط طے کرے۔

ہمزاد کے ذریعہ پیشین گوئی جو بغیر دریافت کے ہمزاد کی جاسکتی ہے

ہمزاد سے دریافت کرنے پر ہر قسم کی غیب کی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل باتیں بغیر دریافت کے بھی معلوم ہو سکتی ہیں۔ یہ حاملان نے نہایت کوشش سے معلوم کی ہیں۔

۱۔ اگر اپنے ہمزاد کا سر کٹا ہوا نظر آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے بعد حامل کی موت واقع ہوگی۔

سنگدل سے سنگدل معشوق کو فوراً مسخ کرتا۔ گمشدہ عزیزوں کا پتہ لگانا۔ چوری کا سراغ نکالنا، دشمن سے بدلہ لینا۔ دینہ تلاش کرنا۔ دوسروں کے دلوں کا بھید معلوم کرنا حصولِ دولت کی تدبیریں معلوم کرنا وغیرہ کہاں تک لکھا جاوے۔ ہر ایک کام میں مدد دے سکتا ہے، جس طرح بھی اسے لگا دو گے کامیابی دیکھ لو گے۔

ایک عامل صاحب کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو ہر قسم کی غیب کی باتیں من و عن محم بتا دیتے ہیں۔ ان کے پاس لوگ ہر مشکل کے دن جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن میں خود بھی گیا اور وہاں جا کر دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک بڑے کمرے میں جمع ہیں اور ان کے درمیان ایک بہت بڑا برتن رکھا ہوا ہے۔ جس شخص کی جو مرضی آئے اس میں ڈال دے کوئی پیسہ ڈال دیتا ہے کوئی گندم کے دانے کی ٹمٹھی ڈال دیتا ہے کوئی تھوڑی سی مٹھائی، غرضیکہ یہ سائل کی مرضی پر تھا کہ جو چیز اس میں ڈالے ڈال سکتا تھا۔

بارہ بج گئے تو عامل صاحب بھی اس کمرے میں آگئے جو آنکھوں سے اندھے تھے لیکن اس طور پر چلتے تھے کہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور اپنی جگہ پر جلیٹھے۔

پھر وہ برتن جس میں سالکان نے کچھ نہ کچھ ڈال دیا تھا۔ اپنے سامنے رکھ لیا اور اس میں ہاتھ مار کر بولے۔ کیا کوئی صاحب نکل دے آئے ہیں۔ ایک آواز سالکان میں سے آئی۔ جی ہاں! میں آیا ہوں۔ پھر عامل صاحب نے بہت سے واقعات بتلائے اور یہ بھی کہہ دیا۔ کہ تو اس مطلب کے واسطے آیا ہے تیرا یہ نام ہے، جب اس نے کہا۔ یہ سب درست ہے۔ تو اس طرح سے وہ تمام آدمیوں کے جواب بتلاتا رہا۔

ایک اور عامل صاحب لکھتے ہیں۔ جو سوالات کے جوابات ہی تحریری دیتے تھے سائل کو یہ کہہ دیتے تھے۔ کہ اپنا سوال لکھ کر اپنی جیب میں ڈال لو۔ عامل سائل سے بہت دور پرے بیٹھا تھا۔ دو تین لمحوں کے بعد عامل نے کہا کہ جیب میں سے وہی کاغذ نکال کر سوال کرو اور اپنے سوال کا جواب پڑھ لو۔ واقعی جب سائل نے کاغذ نکالا۔ تو سوال کے نیچے ہی خوشخط حروف میں اپنا جواب بالکل صحیح پایا۔

ایک اور عامل صاحب دیکھتے ہیں۔ جو دروازوں سے خبر منگاتے تھے جس کسی کا عزیز دروازہ شہر میں گیا ہوا ہوتا تھا۔

وہ اس کے نام چٹھی لکھ کر لغافہ میں اس خط کا جواب چاہتا ہوں۔ ایک دو لمحہ میں ہی جب وہ چٹھی کو کھولتا تو اس پر اپنا جواب ہی پاتا۔ چنانچہ جب میں خود وہاں پہنچا۔ تو ایک اور عورت خط لکھوا کر آئی اور جواب کی طالب ہوئی خط میں لکھا تھا کہ آج دس سال ہونے کو آئے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک گھر کا رخ نہیں کیا۔ اب جواب دیجئے کہ آپ کب گھر آویں گے؟

تھوڑی دیر کے بعد خط کھولا۔ تو جواب تھا کہ میں امریکہ سے چل پڑا ہوں۔ اور جس وقت میں جہاز پر سوار ہونے کو تھا۔ کہ آپ کا خط مجھے ایک اجنبی نے دیا۔ اب میں جلدی ہی گھر آ جاؤں گا۔ چنانچہ وہ تھوڑے عرصہ بعد گھر آ گیا۔ میں خود اس سے ملا اور تمام ماجرا پوچھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک عامل صاحب کی شکل کا آدمی انہیں وہاں ملا۔ اور اس خط کو دیکھتے ہی میں نے اس کا جواب اس کے طلب کرنے پر دے دیا۔

اس قسم کے اور سینکڑوں واقعات ہیں۔ جو کہ میرے چشم دید ہیں۔ تمام واقعات کا بیان کرنا گویا مضمون کو خواہ خواہ طوالت دینا ہے۔ اب ہم اصلی مقصد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

غیبی خبروں کا پتہ کس طرح کیا جاسکتا ہے

جب کوئی شخص عامل سے جا کر کوئی بات دریافت کرتا ہے۔ تو عامل اپنے ہمزاد سے مخاطب ہو جاتا ہے۔ ہمزاد اس کا جواب دے دیتا ہے۔ جو کہ عامل سائل کو بتا دیتا ہے لیکن اس عمل سے اور کوئی واقف نہیں ہوتا۔ اور اس طرح درست و صحیح جواب پا کر لوگ حیران و ششدر رہ جاتے ہیں لیکن ایک بات ضروری دیکھی گئی ہے۔ زمانہ ماضی اور حال کی خبریں تو ہمزاد بالکل ٹھیک ٹھیک اور صحیح بتا دیتا ہے اور ذرا بھی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں زمانہ مستقبل کی خبریں پچیس فیصدی جھوٹی ہی ہوتی ہیں۔ یا ان کے وقوع پذیر ہونے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آدمی کی تقدیر بدلتی رہتی ہے۔ ایک شخص جو آج گناہوں کا مرتکب ہے۔ اگر کل کو ہی توبہ کر لے اور آئندہ کے لئے نیک بنے جائے۔ تو اس پر بہت سی مصیبتیں جو آنے والی تھیں، نہیں آنے پاتیں یا ان میں تاخیر ہو جاتی ہے یا وہ سخت مصیبتیں

دو ماہ گزر گئے اور اُسے کوئی جگہ نہ ملی۔ اس پر وہ حامل صاحب کے پاس گیا۔ اور ان کی پیشین گوئی کو غلط قرار دیا۔ حامل صاحب نے اُسے کہا کہ جس روز سے آپ نے میرا جواب پایا۔ آپ بالکل لاپرواہ ہو گئے۔ آپ نے بالکل کوشش نہیں کی۔ اس لئے آپ نوکری سے محروم رہ گئے۔ یعنی آپ کے روزگار ملنے کے تقدیر بدل گئی۔

مفسرین کا بیان ہے کہ تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک مطلق دوسری مبرم۔ مطلق وہ ہے جو توبہ تا تب کرنے سے دما مانگنے سے، صدقہ خیرات دینے سے مل جاتی ہے۔ لیکن تقدیر مبرم ہرگز نہیں مل سکتی۔

چونکہ بہت سے تقدیریں مطلق ہوتی ہیں۔ تو جب سائل اُنکے متعلق پیشین گوئی پالتا ہے۔ تو وہ اگر اپنے افعال و اطوار میں تبدیلی کر لیتا ہے تو وہ بدل جاتی ہے۔ لیکن ان حالات کے لحاظ سے وہ ٹھیک ہوتی ہیں۔ پس ایسی حالت میں ہمزاد کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ غلط بتاتا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ تقدیر مطلق بدلتی رہتی ہے۔

ہمزاد کے ذریعے دیگر کام کس طرح کئے جاسکتے ہیں؟

اگر کسی دور دراز مقام سے کوئی چیز منگوانی ہو۔ تو جس قدر منگوانی ہو۔ اتنے ہی پیسے پردہ کی جگہ میں رکھ دو۔ حامل اپنے ہمزاد کو اشارہ کریگا۔ وہ فوراً ایک لمحہ میں وہ پیسے دیگر وہ چیز لاکر وہیں رکھ دے گا اس عمل کے واقع میں سینکڑوں کی دیر لگتی ہے۔ کیونکہ ہمزاد ایک لمحہ میں ہی دنیا کے کونے کونے سے ہر کردوسرے کوئے تک پہنچ جاتے گا اور ہر قسم کی چیز جو بھی دنیا میں موجود ہے لادیتا ہے حتیٰ کہ بے موسم پھل جہاں بھی موجود ہوں۔ وہاں سے قیمتاً لادیتا ہے۔

ہمزاد کے ذریعے سنگدل سے سنگدل، معشوق کو صرف ایک لمحے میں ہی سوخا کیا جاسکتا ہے حامل اپنے ہمزاد کو حکم دیتا ہے۔ کہ فلاں معشوق کے پاس جا کر اس کے دل میں ہمساری محبت بٹھلا دو۔ پس اس وقت سے وہ معشوق عمر بھر کا غلام بن جاتا ہے اور بے قرار ہو کر چلا آتا ہے۔ لیکن حرام کے لئے اجازت نہیں ہاں حلال کے لئے بخوشی کیا جاتا ہے۔

اگر گمشدہ عزیزوں کا پتہ لگانا ہو۔ تو اپنے ہمزاد کو بھیج کر معلوم کر سکتے ہو کہ گمشدہ کس جگہ ہے اور کس حال میں ہے،

معمولی باتوں میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سخت گنہگار چور خاں شخصے ایک حامل کے پاس گیا اور اپنے مستقبل کی بابت دریافت کیا۔ تو حامل نے اُسے یہ جواب دیا۔ کہ فلاں روز تجھے بھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ لیکن وہ شخص اسی روز سے متقی اور سزاگارا اور خدا پرست بن گیا۔ اور آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے توبہ کر لی۔ خداوند عالم کو رحم آیا اور اُس نے اس کی تقدیر بدل دی۔ جس روز اسے بھانسی دی جانی تھی اس روز اس کو ایک کانٹا چبھ گیا۔ اسی طرح بھانسی کی سزا کانٹے میں منتقل ہو گئی۔ اسی طرح ایک اور شخص کو حامل نے بتایا تھا۔ کہ تو فلاں روز خزانہ غیبی پائے گا۔ لیکن اس پیشین گوئی کے ساتھ ہی کچھ دن بعد اس کی حالت بدل گئی۔ وہ بجائے نیک رہنے کے بد ہو گیا اور طرح طرح کی بد اعمالیوں میں پڑ گیا۔ اس لئے اسے بروز وعدہ صرف ایک پیسہ ملا گیا وہ خزانہ غیبی پیسہ کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔

اسی طرح ایک واقعہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرض طاعون پھوٹ نکلا۔ خلیفہ عمر صاحب نے فوج کو حکم دیا۔ کہ پہاڑ کے اوپر چلے چلو۔ تاکہ اس مرض سے بچے رہیں۔ اس پر ایک اصحابی نے دریافت کیا۔ کہ یا حضرت! کہ موت تو ہر جگہ یکساں ہے۔ اگر ہم میں سے کسی شخص کی موت واقع ہوتی ہے۔ تو وہ ہر جگہ ہو سکتا ہے گی۔ خواہ ہم یہاں رہیں، خواہ پہاڑ کے اوپر چلے جائیں اس صورت میں تبدیل جگہ کی کیا ضرورت ہے؟

اس کے جواب میں خلیفہ صاحب نے فرمایا۔ کہ میں نے تقدیر کو بدل دیا ہے۔ اس تبدیلی جگہ سے تقدیر بدل گئی ہے۔ ایک اور واقعہ ہے کہ ایک نوکری کے متلاشی صاحب ایک حامل کے پاس گئے اور پوچھا۔ کہ میرے مقصد میں کب تک کامیابی ہوگی۔ حامل نے اُسے جواب دیا کہ آپ کا مقصد نوکری حاصل کرنے کا ہی ہے۔ آپ کو دو ماہ کے اندر ہی اندر کامیابی حاصل ہوگی پس اس کا جواب پانے کے بعد سائل نے کوشش بالکل ترک کر دی اور تسلی سے گھر میں بیٹھ گیا۔ کہ نوکری تو اب مل ہی جائے گی۔ کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ فلاں فلاں جگہ ہیں آسامیاں خالی ہیں۔ لیکن اس نے کوشش نہ کی۔ آخر

ہزار ایک لمحہ میں واپس آکر تمام باتوں سے خبر کر دیکھا، اور اگر ہزار کو حکم دیا جائے کہ گمشدہ کو یہاں لے آؤ۔ تو وہ ایک دم میں اُسے حاضر کر دیکھا۔

اسی طرح چوری کا سراغ بھی باسانی لگایا جاسکتا ہے ہزار سب کچھ بتا دے گا۔ اور علاوہ ازیں تمام قسم کی غیبی باتیں ایک لمحہ میں بتا دیکھا۔

ہزار کے ذریعہ سفر کرنا

حاصل اپنے ہزار کو حکم دے سکتا ہے۔ کبھی فلاں جگہ لے چلو۔ ہزار فوراً وہاں پہنچا دے گا۔ ہمارے ضلع میں ایک حامل اس وقت بھی موجود ہے۔ جو ایک لمحہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ زبان زد خلاق ہے کہ آپ ایک دفعہ اپنے گاؤں میں بیٹھے تھے اور ارد گرد لوگوں کا بھی انجم تھا۔ آپ ایک تخت اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے بھاؤ، بھاؤ اور پھر اوپر ہاتھ کر دیئے لوگوں نے اس کا اجرا دریافت کیا۔ وہ درویش صاحب بہت کم گفتگو رکھتے تھے۔ لیکن اس وقت انہوں نے صاف بتا دیا کہ قصبہ نور محل میں بائیکر تماشا کر رہے تھے۔ ایک بازنگر اوپر سے گریڑا۔ اس کو بچانے گیا تھا۔ گاؤں والے پہلے بھی اس کے معتقد تھے بلکہ دور دراز تک ان کی مشہوری ہو چکی تھی۔ لیکن انہوں نے اس واقعہ کی مزید تحقیقات کے لئے ایک آدمی کو گھوڑے پر سوار کر کے فوراً نور محل کو روانہ کر دیا۔ اس نے وہاں جا کر دریافت کیا۔ تو لوگوں نے بتایا کہ واقعی آج دس بجے یہاں بازنگر تماشا کر رہے تھے۔ ایک بازنگر گریڑا۔ تو جو نہی وہ گڑا۔ تو ایک درویش مجمع کو چیرتا ہوا آگے چلا گیا اور اس کو بچایا۔ پھر درویش اسی وقت غائب ہو گیا۔

ایک انگریزی کتاب میں ایک واقعہ درج ہے کہ امریکہ کے مشہور شہر نیویارک میں ایک فقیر پاگوں کی طرح رہا کرتا تھا۔ اس کی ظاہری صورت ایسی گھنی تھی کہ کوئی بھی اس کے پاس نہ جاتا کرتا تھا۔ اس شہر میں ایک میم صاحبہ تھیں۔ جن کا شوہر چھ ماہ سے انگلستان گیا ہوا تھا۔ وہ صرف دو چار ماہ کا وعدہ کر کے گیا تھا۔ لیکن چھ ماہ تک واپس نہ پھرا۔ اس عورت نے بہت سے خطوط لکھے۔ لیکن جواب کسی کا بھی نہ آیا۔ آخر کار وہ عورت غم و فکر میں مبتلا رہنے لگی۔ اور اس بے بسی کی

حالت میں اس فقیر کے پاس جا کر تمام واقعہ بیان کیا۔ فقیر نے کہا۔ اچھا ٹھہر! میں ابھی نہیں اس کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ وہ فقیر گودڑی میں بالکل چھب گیا۔ جب دس منٹ گئے ہوئے کو گزر گئے۔ تو عورت نے تنگ آکر گودڑی کو ہلایا۔ تھیں وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ وہ اور بھی متعجب ہو کر بے جا کر کھڑی ہو گئی۔ اس وقت درویش گودڑی سے نکل کر بولا۔

آپ کا خاوند بیمار تھا۔ اس لئے نہ ہی خط لکھ سکا اور نہ ہی خود آ سکا۔ اب بالکل تندرست ہے۔ آج ہی اس نے ایک خط بھی آپ کو لکھا ہے اور وہ دس دن کے بعد وہاں سے روانہ ہو جائے گا۔

عورت یہ ماجرا سن کر اور بھی متعجب ہوئی۔ خیر تھوڑے ہی دنوں بعد اسے خط مل گیا۔ کہ میں بوجہ بیماری جلد نہ آ سکا اور نہ ہی خط لکھ سکا۔ اب تندرست ہوں اور دس یوم تک یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا چنانچہ وہ تھوڑے ہی دنوں بعد وہ واپس آ گیا اور بیان کیا کہ میرے پاس ایک گھنی شکل کا فقیر پہنچا تھا۔ جب میں ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ابھی امریکہ سے آ رہا ہوں اور پیغام دیا کہ آپ کی میم صاحبہ آپ کے خیال میں بہت تکلیف ہے۔ آج ہی انہیں تسلی بخش خط لکھنے اور واپس لوٹنے کی فکر کیجئے۔ چنانچہ وہ یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔ اور میں اسی وقت سے تیار ہو گیا اور دس دن کے بعد جہاز آنے والا تھا۔ اس میں سوار ہو گیا۔ یہ خبر بجلی کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی۔ لوگ فقیر کے تلاش میں نکل پڑے۔ لیکن فقیر صاحب اسی دم وہاں سے غائب ہو گئے۔

اطاعت و محبت کے لئے

اگر کسی مرد کے بوی بچے نافرمان ہوں۔ یا کسی عورت کا شوہر اور اس کے بچے کہنا نہ مانتے ہوں تو اس کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل آیت قرآنی کو عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۲۱ دن تک ۵۰۵ مرتبہ پڑھے۔ آگے پیچھے پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيَّتًا قَوَّاتًا حَسْبُكَ اللَّهُ

گولی

فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت وہاں

سرعت انزال سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ گولی "فولاد اعظم" استعمال میں لائیں۔ یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے۔ اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی بھولی میں آگرتی ہیں۔ جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے وقت اس سے چھین لیتا ہے۔

تجربے کیلئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ وقتی لذت اٹھانے کیلئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی استعمال کیجئے اور از دوامی زندگی کے خوشیاں دونوں ہاؤس سے سمیٹ لیجئے۔ اتنی پڑاثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی گولی ۱۲ روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت ۳۵ روپے (ملاوہ محمولہ ڈاک)۔ آرڈر کے ہمراہ ۴ روپے ایڈوانس آئے ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کے تعمیل نہ ہو سکتے۔

ہمارا مکمل پتہ

طلسمانی دوا خانہ سرسٹ بازار دیوبند

رموزِ ہزاراد

اصلیت و حقیقت ہزاراد

ہزاراد کسے کہتے ہیں؟ ہزاراد کے لغوی معنی کیا ہیں؟ ہزاراد کے لغوی معنی ہیں ساتھ پیدا شدہ ہر ذی روح کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک مرنی دوسرا غیر مرنی ایک کثیف دوسرا لطیف۔ ایک مادی دوسرا روحانی مادی وہ جسم ہے جسے ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ مگر روحانی جسم کو روحانی یا اندرونی آنکھوں کے سوا نہیں دیکھا جاسکتا۔ اگرچہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ مگر مادی جسم کے فنا ہو جانے پر بھی روحانی جسم زندہ رہتا ہے۔ تصویر لینے والے کیمرا کا شیشہ اگر اتنا لطیف ہو کہ مادی اور روحانی ہر دو اجسام کی تصویریں ایک ساتھ لے سکے۔ تو مشاہدہ کرنے والا چاہے لاکھ باریک بین ہو نہ بتا سکے گا۔ کہ جسم لطیف کی کون سی تصویر ہے اور جسم کثیف کی کون سی۔ اسے یہ معلوم ہو گا کہ ایک شخص کی دو تصویریں ایک ہی وقت میں لی گئی ہیں۔ المختصر جو اپنا ہم شکل ہو گا۔ وہی ہزاراد ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جسم لطیف کا دوسرا نام ہزاراد ہے۔

ہزاراد یا روحانی جسم کیا کیا کام کر سکتا ہے

جتنی دیر آنکھ جھپکنے میں لگتی ہے۔ اتنی ہی دیر میں جسم لطیف یا ہزاراد۔

(۱) پرواز کر کے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔

(۲) سر بفلک پہاڑوں کی بلندیوں اور پاتال تک پہنچے ہوئے سمندروں کی گہرائیوں کی خبر لے آتا ہے۔

(۳) بڑی بڑی وزنی چیزیں جنہیں سو پچاس آدمی بھی ہشکل تمام اٹھا سکتے ہیں۔ ہزاروں میل کے فاصلہ سے اٹھا لاتا ہے۔

(۴) ان دقیق مسائل کو جنہیں انسانی عقل حل کرنے سے قاصر ہے۔ بڑی آسانی سے عامل کے ذہن نشین کر دیتا ہے۔

(۵) سخت لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے نسخے تجویز کر دیتا ہے۔

(۶) آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی خبریں دے سکتا ہے۔

(۷) زمین میں مدفون پرانے خزانوں کا پتہ دے سکتا ہے۔

(۸) گم شدہ کی تلاش کر سکتا ہے۔

(۹) لہجے اور پتھر کی دیوار میں سے گزر سکتا ہے۔

(۱۰) جنگلی شیر۔ خوفناک اژدہا۔ خونخوار سگرچہ یا کسی دیو ہیکل انسان کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے وغیرہ وغیرہ

ہزاراد کو اگر خلق خدا کی خدمت اور نیک کاموں کی تکمیل کے لئے کسب کیا جاتے تو عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا

بلکہ نہایت حقوق اور تندہی سے اس کی خدمت گزاری کرتا ہے۔ اس کے برعکس بدی کا راستہ اختیار کرنے پر عامل کی جان کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بچ کئی کر کے جسے دم لیتا ہے۔

شاہجہاں بادشاہ کے عہد کا ایک واقعہ ہے کہ دہلی کے کسی حسن پرست ملا نے نفس کی سیری کی خاطر کمال سخت و مشقت جھیل کر کسی نہ کسی طریق سے ہزاراد کو تابع کر لیا۔

اور حکم دیا کہ روئے زمین میں گھوم پھر کر کسی ایسی دوشیزہ

رط کی کو میرے واسطے اٹھا لاؤ۔ جو حسن و جمال میں اپنا

ثانی نہ رکھتی ہو۔ ہزاراد چلا گیا۔ اور ملک روم کی بادشاہزادی

تسخیر ہمزاد نمبر ۱

قدیم ہندو یوگی کس طرح تسخیر ہمزاد کرتے تھے۔

ایک کمرہ عمل کے لئے علیحدہ تجویز کرو اس کے فرش درود دیوار اور چھت کو آسمانی رنگ کے رنگین کاغذ چکادو روشنی کے لئے دو تین کھڑکیاں ہوں۔ مگر سب پر نیلے رنگ کے پردے پڑے رہیں۔ اب تم میٹھے تیل کا ایک دریا جلاؤ اور پس پشت رکھ کر عکس کی گردن پر نظر جما کر دیکھنا شروع کرو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جملتے رکھو۔ کبھی عکس ابھی ابھی انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد نظر وہاں سے ہٹا کر چھت کی طرف دیکھنا شروع کرو۔ اندازاً ۱۰ منٹ تک اسی سمت دیکھتے رہو۔ جب نظارہ دیکھو گے۔ پھر تم اسی خیال میں مگن ہو جاؤ کہ ہمزاد ابھی ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ متواتر ایک گھنٹہ تک اس تصور میں غور ہو اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں یمن بار اس عمل کو کیا کرو۔

دن رات خلوت میں رہو۔ بعد گزرنے ایک ہفت کے کمرہ سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے کمرہ میں واپس آ جا یا کرو۔ جب سخت بھوک لگے دودھ یا کوئی ہلکی غذا کھا لیا کرو۔ کسی سے بولو نہ چالو۔ جو آدمی تمہاری خوراک لے کر آئے اس سے بھی آنکھیں نہ ملانا۔ ضرورت پڑنے پر صرف اشارہ سے یا کھکرات جیت کر لینا چالیس روز تک بیوں پر مہر خاموشی لگائے رکھنے سے بدن میں گرمی بہت بڑھ جائیگی۔ اس لئے دوران عمل میں خالص دودھ مکھن اور گھی کا استعمال بکثرت کرو۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہئے۔

ہمزاد کو سامنے دیکھ کر اور باتیں کرتے سن کر عامل کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لاتا چاہئے۔ ورنہ نقصان بلکہ خون جان ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات اور خدا کے پاک کا جز و لطیف ہے دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی گزند نہیں پہنچا سکتی بشرطیکہ وہ خدا کے بنائی ہوئی قدرت سے برسرِ پیکار نہ ہو۔ قدرت کہتی ہے

کو جب کہ وہ خلب نوشیں سے ہکتا رہتی۔ پلنگ سمیت اٹھا لایا۔ شیطان سیرت ملاں نے جو کرنا تھا کیا۔ اور پھر ہمزاد کو حکم دیا کہ اسے جہاں سے لائے ہو وہیں پہنچا دو۔ چنانچہ ہمزاد حکم بجا لایا۔ اس کے بعد روزمرہ کا یہی معمول ہو گیا۔ کہ ہمزاد ملاں کی خواہش کے مطابق ہر رات شاہزادی کا پلنگ اٹھا لاتا۔ اور صبح دن نکلنے سے قبل ہی واپس پہنچا آتا تھا۔ شاہزادی اس فعل سے دن بدن کمزور ہوتی جاتی۔ اور ہر گھڑی متفکر و ملول رہا کرتی۔ ہوتے ہوتے اس کی حالت نہایت قابلِ رحم ہو گئی۔ ہمزاد شاہزادی کی ایسی حالت دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتا تھا۔ اور بے بس تھا۔ ایک دن ہمزاد نے شاہزادی کی رہائی کی صورت سوچ لی۔ اور اس سے کہا پیاری بچی تو کچھ غم نہ کر میں بہت جلد اس ابلیس صفت ملاں کا کام تمام کر کے تجھے آزاد کر دوں گا۔ تو آج رات ملاں کو غافل پاکر پانی کے اس برتن کو جو پلنگ کے نیچے پڑا رہتا ہے۔ زمین پر اندیل کر پھر جوں کا توں رکھ دینا شاہزادی نے ایسا ہی کیا۔ ہمزاد اور ملاں کے درمیان یہ عہد تھا کہ وہ کبھی ناپاک حالت میں نہ رہے گا۔ اس لئے ملاں کا یہ قاعدہ تھا کہ سونے سے قبل اسے پلنگ کے گرد حصار کھینچ لیتا۔ اور ہمزاد بموجب اپنے عہد کے اس حصار کے اندر نہیں آ سکتا تھا۔ اور نہ ہی ملاں کو سوتے میں کوئی ضرر پہنچا سکتا تھا۔

اگلے دن جب ملاں نیند سے بیدار ہوا۔ تو حسبِ معمول غسل کرنے کی نیت سے اس نے پانی کی طرف دیکھا۔ مگر پانی اس میں نہ تھا۔ ناچار اس نے سامنے رکھے ہوئے گھڑے میں سے پانی لینے کے لئے جو ہنی قدم باہر رکھا ہمزاد نے اس کا گلا پکڑ لیا اور کہا کہ آج میرا عہد پورا ہوا۔ تو نے ایک محصوم لڑکی کے دامن عصمت کو تار تار کیا۔ خلقِ خدا کو ناحق متایا۔ اس لئے تیری سزا ہے کہ تجھے زندہ نہ چھوڑا جائے اتنا کہا۔ اور ملاں کو اٹھا کر چھت کے شہتر کے ساتھ دے مارا۔ ملاں کا سر پھٹ گیا۔ اور لہو لہان ہو گیا اور کچھ دیر تڑپ تڑپ کر جہنم داخل ہوا۔ یہ ہے ان عاملوں کا حال جو ہمزاد سے ناجائز کام لیتے ہیں۔ اور جن کے دل میں خدا کا خوف نہیں رہتا۔

کہ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دھوکا مت دو۔ حرام کاری نہ کرو۔ ہمیشہ عبادت الہی میں مشغول رہو۔ اور عذاب خدا سے ڈرو جو شخص قادر قدرت کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ قدرت ہر مشکل سے مشکل کام میں اس کی معاون ہوتی اور اس کے سر پر نازل ہونے والی ہر آفت کا دفعیہ خود بخود کر دیتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ ہمزاد ایک خوفناک ہستی ہے۔ اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہئے۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ جھک مارتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا۔ ہمزاد کوئی جن یا جھوت نہیں۔ بلکہ انسان کا اپنا ہی جسم لطیف ہے اس کی شکل عینہ عامل کی شکل کے مطابق ہوتی ہے سر مو فرق نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ مال کے لباس کے مطابق اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر یہ کسی حماقت اور کم بھی کی بات ہے کہ انسان اپنے ہی جسم سے خوف کھاتے۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر جب کوئی شخص ہراساں نہیں ہوتا تو اپنے جسم سے کیوں خائف ہونا چاہئے۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عامل کے درمیان سے عموماً حسب ذیل بات حجت ہوا کرتی ہے۔

ہمزاد :- آپ نے مجھے کیوں بلایا ؟

عامل :- میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہمزاد :- مجھے سفر کر کے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

عامل :- میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لینا چاہتا ہوں۔

ہمزاد :- میں آج سے آپ کا قلام ہوتا ہوں۔ لیکن فلاں شرط ہے۔

عامل :- دبی عقل اور عیاں ذہن رسا سے مشورہ لیکر بشرطیکہ

ہمزاد کی شرط بالکل بے ضرر اور نہایت آسان ہو۔ مجھے

منقول ہے۔

بعض وقت ہمزاد کوئی ایسی شرط بتاتا ہے جس کا بجالانا

دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً مجھے روزانہ پیٹ بھر کھانا کھلا دیا کرنا

وغیرہ۔ ایسی صورت میں عامل کو حکمت عملی سے کام لے کر

فورا انکار کرتے ہوئے کڑی شرط کو آسان شرط میں تبدیل

کر لینا چاہئے۔ اس وقت تو سب کچھ عامل کے اختیار میں

ہوتا ہے۔ مگر جب ایک مرتبہ عہد و پیمان ہو گیا تو پھر زندگی

بھر اس میں کسی قسم کا رد و بدل کرنا عامل کے اختیار سے

باہر ہو جائے گا۔

بعض ہمزاد تیز طبیعت ہوتے ہیں اور تسخیر ہونے کے وقت

عامل کو دھمکاتے اور گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت

میں عامل کو واجب ہے کہ اپنا رعب و وقار قائم رکھے۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔ ہمزاد سخت جواب پائے گا۔ تو خود بخود نرم ہو جائیگا۔ اور عاجزی کرے گا۔ مناسب یہ ہوگا۔ کہ اس وقت ہمزاد سے کوئی نشانی لے جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ ہمارا حلقہ بگوش ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ عہد و پیمان کے وقت اس بات کا انسداد نہ کیا جائے۔ تسخیر ہو جانے پر ہمزاد ہر وقت سایہ کی طرح عامل کے ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا۔ دور دراز کے تحفہ تحائف اور میوہ جات وغیرہ چشم زدن میں لا حاضر کرتا ہے۔ سات سمندر پار گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لا دیتا۔ نیز ہر گھڑی عامل کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ کئی کمزور دل عامل ہمزاد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس بات کا اقرار ہمزاد سے پہلے روز ہی لے لینا چاہئے۔ کہ بلا بلکہ ہرگز تمہارے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک اعتراض

اپنا عیب کسی کو دکھاتی نہیں دیتا۔ پھر ملا کے جسم

(ہمزاد) نے اپنا عیب کیسے دیکھ لیا؟ جان ہر شخص کو باری

ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ نہیں

ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ملا کے جسم لطیف (ہمزاد)

نے اپنے ہی جسم کثیف (ملا) کو مار ڈالا اور خود فنا ہو گیا۔

جواب :- ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ کہ ہر انسان کے دو

جسم ہوتے ہیں۔ ایک لطیف اور دوسرا کثیف۔ جب کسی

انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔ تو حقیقت میں اس کا کچھ

بھی نہیں بچتا۔ صرف اس کے جسم کا خاکی جامہ اتر جاتا ہے

اور وہ عریان ہو جاتا ہے۔ روح جو دراصل حقیقت ہے

اور جس کے پر تو سے ہر دو اجسام کثیف و لطیف زندہ

کہلاتے ہیں اپنی نورانی شعاعوں کو سمیٹ کر جسم لطیف

تک محدود کر لیتی ہے۔ اور جسم کثیف بے نور ہو کر مردہ

ہو جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک انسان کا خاکی جسم فنا

ہو جانے پر فی الاصل اس کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ

عریانی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی ہستی جوں کی توں قائم

رہتی ہے۔ اگرچہ اپنی آنکھوں سے مرنے والے کو نہیں دیکھ

ہوتا ہے۔ کسی بیماری کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد نہیں سرگرم دکھائی دے تو سمجھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے۔ اور وہ کسی علاج سے شفا یاب نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صحت و سلام دکھائی دے تو بے دھڑک ہو کر اس کا علاج کرو و غرض نیک جائے گا۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۳

یہ طریقہ جو ہمیں ایک مسلمان فقیر سے ہاتھ لگا تھا۔ نہایت ہی بے ضرر بے خطر اور سہل الحصول ہے۔ ایک قد آدم آئینہ لے کر اس کو دیوار کے ساتھ لگاؤ۔ خود سنانے کھڑے ہو کر اس میں سے اپنی شکل کو بخور دیکھنا شروع کرو۔ پندرہ منٹ تک اپنے جسم کے ایک ایک عضو اور چہرہ کے خط و خال کو خوب غور سے دیکھتے رہو پھر انہیں بند کر لو۔ اور سنانے بھی ہوتی چار پانی پر حیت لیٹ کر اپنے جسم کے تمام اعضاء کو اس طرح دھویلا چھوڑ دو کہ گویا ساری جان تمہارے جسم سے نکل کر دماغ میں جمع ہو گئی ہے۔ اس حالت میں کوئی دوسرا خیال دل میں نہ آنے پائے۔ بذریعہ تصور آنکھوں کے سامنے آئینے میں دیکھے ہوئے اپنے عکس کو قائم کرنے کی مشق کرو۔ سوچو کہ گویا پنج بج تمہارا ہمزاد جسم شکل میں ہاتھ باندھے تمہارے روبرو کھڑا ہے۔ اور حلقہ غلامی میں رہنے کی التجا کر رہا ہے۔ وہی آنکھیں ہیں۔ وہی پیشانی۔ و منہ قطع لباس سب کچھ ویسے کا ویسا۔ برابر ایک گھنٹہ تک اس تصور میں محو رہو۔ اور یہی عمل شام کو بھی کرو۔ چند روز کے عمل سے تمہارے خیال و تصور میں اس قدر پختگی آجائے گی کہ بغیر آئینہ کے جب جاہو گے ہمزاد کی شکل سامنے آئے گی۔ رفتہ رفتہ اپنے اپنے چہرے چہرے ہر وقت ہمزاد کی تصویر تمہاری آنکھوں کے سامنے رہنے لگے گی۔ اس عمل سے ہمزاد اکیس روز کے بعد انسانی جامہ پہن کر سامنے آئیگا۔ اور ہم کلام ہوگا۔

تسخیر ہمزاد کے لئے چند ضروری ہدایات

۱۔ عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہئے۔ کہ تم اسے سرا انجام دے سکو گے۔ یا بیچ میں ہی چھوڑ

سکتے اور یہ سمجھ کر کہ وہ فنا ہو گیا جتنے جلاتے ہیں۔ یہ کوئی شخص اپنے اچھے یا بُرے اعمال کی سزا و جزا سے نہیں بچ سکتا۔ ملا کی آنکھوں پر لٹاؤ دنیوی کے حصول نے جہالت اور گمراہی کی پٹی باندھ دی تھی اور اسے نیک و بد کی تمیز نہ رہی تھی۔ مگر ہمزاد جانتا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی اس لئے جسم کثیف (ملا) کے نیست و نابود کرنے میں ہی اس نے اپنی بہتری سمجھی۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۲

ہندو یوگیوں کا دوسرا طریقہ

ایک بڑا سا آئینہ جس میں سر سے لے کر جھاتی تک کا تمام جسم بخوبی دکھائی دے سکے خرید لو۔ دن میں کسی وقت علیحدہ کمرہ میں شمال کی جانب منہ کر کے آئینہ میں سے اپنے عکس کی ناک کی جڑ میں نظر کی ٹھٹھکی جگا کر دیکھنا شروع کرو۔ حتی الامکان آنکھ نہ جھپکو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جملائے رکھو کہ ہمزاد ابھی ابھی جسم شکل میں تمہارے روبرو ظاہر ہوا جا رہا ہے۔ اس خیال میں یہاں تک محو ہو جاؤ کہ دنیا و مافیہا کا کچھ بھی ہوش باقی نہ رہے۔ کامل ایک گھنٹہ تک روزانہ اس عمل کو کرو۔ ہر روز عمل کرنے کے بعد آسمان کی سمت دیکھ لیا کرو۔ پندرہ روز میں دھندلی شکل میں سفید رنگ کا ہمزاد آسمان پر دکھائی دینے لگتا ہے مگر اس عمل کو متواتر تین ماہ تک جاری رکھنا چاہئے۔ تین مہینوں میں تمہیں اتنی قدرت حاصل ہو جائے گی کہ لوگ تمہیں مہاتما یا ولی اللہ سمجھنے لگیں گے۔ سر سے نیکو پیر تک کسی شخص کو ایک نظر دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے تم اس کے اچھے یا بُرے حالات سے آگاہ باخبر ہو جاؤ گے۔ قدرتی قانون کے مطابق کسی اچھی بُری علامت کے وقوع میں آنے کا اثر پہلے جسم لطیف پر

لے یورپ والوں نے ایک نئی ایجاد اسپرٹس کیونٹریٹر نکالی ہے۔ جسکی بولت ہمیں اس امر کی صداقت کا پتہ چلتی ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے حوم عزیزوں سے بات چیت کی اور اس بات کا اطمینان کیا کہ اگرچہ دنیا والوں کی مادی آنکھوں سے ادھل ہو گئے ہیں۔ مگر ان کا دوجوں کا توں قائم ہے۔

روگے۔ اگر چند روز کے عمل کو چھوڑ دینا ہو۔ تو اس سے نہ کرنا
ہی بہتر ہے۔

۲۔ رازداری شرط ہے۔ تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہیے کہ تم تسخیر مہمزا د کرنے لگے ہو۔

۳۔ نہایت استقلال اور حوصلے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ غلات توقع کوئی شکل یا اشکال دیکھئے۔ نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

۴۔ تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیے کہ ضرور ہمراہ کو تسخیر کر لو گے۔ کیونکہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے۔ جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔

۵۔ عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کر کے جہاں کسی قسم کا شور وغل نہ ہو۔ اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کے لئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔

۶۔ دوران عمل میں پریسنگ کار اور صاف ستھرے رہو
خوشبودار تیل کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی
بوقت عمل مکان میں دو۔

۷۔ ایام عمل میں گوشت اور فشی اشیاء سے پرہیز
ہلکی اور زود ہضم غذا کھاؤ۔ مگر پیٹ بھر کر نہیں۔

۸۔ صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بل اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے۔ اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔ بعض عامل دوسرے قیصرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم بد اعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا۔

۹۔ پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز پلا
نافہ اسی جگہ اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا چاہئے

۱۰۔ جب ہزار کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اس کو مخاطب نہ کرو۔ بلکہ اس بات کا یقین کر لو کہ ہزار خود بخود تم سے ہم کلام ہو گا۔ ہزار سے کبھی کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہئے۔

ایک فقیری نسخے سے تیار کیا ہوا تیل

رُوحَانِي أَمَلَتِيل

- یہ تیل آپ کے دماغ کو سکون عطا کرے گا۔
 خشکی کو دور کرے گا۔ دماغ میں تروتازگی پیدا کرے گا۔
 اس کا مستقل استعمال بالوں کو مضبوط کرے گا انہیں
 نکھارا اور نرمی پیدا کرے گا۔
 اور بال جھڑنے اور سفید ہونے سے آخری ترک محفوظ رہیں گے۔
 یہ تیل جڑی بوٹیوں اور تقریباً ۳۰ مرکبات سے بنایا جاتا ہے۔
 ایک بار ہمارے کہنے سے استعمال کریں۔ پھر بار بار
 آپ اپنی مرضی سے استعمال کرنے پر مجبور ہوں گے۔
 قیمت فی شیشی (وزن سوگرام) ۳/۰ روپے
 — محصول ڈپلنگ ۵/۰ روپے بذمہ خریدار —
 — تین شیشی منگل کے بڑا ک خرچ ہووے روپے —
 — آرڈر کے ہمراہ ۵۰ روپے ایڈوانس لے
 ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔
 (ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔)



باركردہ

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

بہتی میں مٹھاس کی دیا میں صفرا ایک ہی نام



تیوہار کے موقع پر پکنگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے



سوفیا
طہور

ادھر کی تکیہ
ایک اعلیٰ ذوق اور معیار کے مطابق

انواع واقسام کی خوش ذائقہ
ود لپڈیر مٹھائیاں، دیسی مٹی،
زعفران اور میوے سے بھرپور

اسپیشل افلاطون، مینگو برنی، ڈرائی فروٹ برنی، انجیر برنی،
دنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور نانا خطائی وغیرہ

ناگپارہ چنکشن بلا سس روڈ بہتی ۸
ٹیمبر فون: ۳۰۸۲۷۷۳
۳۰۹۱۳۱۸

تسخیر ہمزاد غیر مسلمین کے لئے

عمل ہمزاد نمبر ۲۔ بوقت رات۔ کامیابی تین ماہ

یہ عمل رات کے وقت علیحدہ مکان میں کیا جاتا ہے اس کا تمام طریقہ وہی ہے جو عمل نمبرا میں بیان ہو چکا ہے۔ صرف منتر کا فرق ہے ایک اناج کھائے اور ہمیشہ پاک وصاف رہے اور نویسجے کے وقت عمل شروع کر دیا جائے۔ ایک سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کر کمرے میں مشرق کی طرف رکھے۔ اور اپنا منہ مغرب کو کر کے کھڑا ہو کر اپنے سایہ کے مقام کھنڈ (گردن) پر نظر رکھے۔ اور منتر کا جاپ کرتا جائے۔ جب ایک سو اکیس بار پڑھ چکے تو فوراً چھت کی طرف دیکھے۔ سایہ ہاں نظر آئے گا۔ تین منٹ کے بعد پھر اصلی سایہ کی طرف دیکھنا شروع کرے گیارہ دفعہ روزانہ کرے۔ یعنی کل ایک ہزار تین سو اکتیس دفعہ پڑھے۔ اخیر میں پانچ منٹ تک سایہ کی طرف دیکھتا رہے۔ تین ماہ کے عرصہ میں ہمزاد مجسم سنانے آ حاضر ہو گا۔ منتر یہ ہے۔

اوم نموا گنش سرمندری سوا با

عمل ہزار و نمبر ۳۔ آئینہ کا۔ کامیابی اڑھائی ماہ

یہ عمل دن کے وقت مطابق عمل نمبر ۴ کیا جاتا ہے۔ ان دنوں میں فرق صرف یہی ہے کہ عمل نمبر ۴ میں کچھ پڑھنا نہیں پڑتا۔ اور اس عمل میں پڑھنا بھی پڑھتا ہے۔ جس طرح پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آئینہ قدام کے برابر بیٹھا کہے اور تنہائی کے کمرے میں لگا کر سامنے آئینہ لگا کر اہو کر عمل شروع کرے۔ اپنا دھیان عکس کے مقام کنٹھ پر رکھے اور منتر کو پڑھتا جائے دوران عمل میں صرف ایک ہی اناج اور ایک

عمل ہمزاد نمبر ۱۔ بوقت دن کامیابی چار ماہ غیر ملین کیلئے

یہ عمل چڑھتے چاند کو سب سے پہلے اتوار کو شروع کرتا چاہئے
عمل شروع کرنے سے پیشتر ایک ایسی دعوتی مہیا کریں۔ جس میں
سلائی ہرگز نہ کی گئی ہو۔ عمل کے دوران میں صرف روٹی گندم
اور دال مونگ کھایا کرے۔ باقی کسی بھی چیز کی اجازت نہیں
ہاں دودھ گھی کی بھی اجازت ہے۔ بہتر ہو گا کہ روٹی دال سے
خود ہی اپنے ہاتھوں سے تیار کر لیا کرے۔ یا کوئی پاک صاف
عورت یا مرد سے تیار کروا کر کھایا کرے۔

پس اتوار کے دن تقریباً ۹ بجے صبح تمام حاجات سے فارغ ہو کر اور نہادھو کر خوشبو لگائے اور جنگل اور مکان کے صحن میں جس جگہ پر دورانِ عمل میں کسی کا گزرنہ ہو سکے عمل شروع کر دے۔ پہلے تمام کپڑے اتار کر رکھ دے اور صرف ایک دھوئی آدمی باندھ اور آدمی اوڑھے۔ دھوپ میں کھڑا ہو کر اپنے سایہ مقام کنفہ کی جگہ ٹٹکی باندھ کر دیکھتا ہے اور منتر کا جاپ کرتا ہے تو فوراً بلا جھپکنے آنکھ آسمان کی طرف دیکھے۔ ویسی ہی شکل وہاں نظر آئے گی۔ اس کو بغور دیکھے اور دل میں خیال کرے کہ اے ہزار تو میرے مطیع ہو جا۔ پھر دو منٹ کے بعد اسی طرح مقام کنفہ پر دیکھنا شروع کر دے۔ اسی طرح کل سات بار کرے یعنی منتر کا جاپ سات سو سات بار کرے۔ جب اخیر دفعہ اوپر کو دیکھے۔ تو پانچ منٹ تک سایہ کی طرف دیکھتا ہے۔ اور پھر عمل کو ختم کر دے۔ اسی طرح روزانہ عمل کو جاری رکھے۔ عموماً بہت جلد کامیابی ہو جاتی ہے۔ منتر یہ ہے۔

ادم ہرینگ کلینگ شرینگ سایہ ہرش سواہا۔

ہی روٹی کھائیے۔ اور ہر قسم کا پرہیز کرتا رہے جب تین سو مرتبہ عمل پڑھ چکے تو اپنی آنکھوں کو بند کرے اور اپنا عکس بند آنکھوں میں دیکھنے ہی کی کوشش کرے۔ دو منٹ تک آنکھیں بند رکھے اور دلیں ہو جو نقشہ جملے۔ کہ میرا ہزار میرے سامنے کھڑا ہے۔ اور مجھے ابھی ابھی بلاتے گا۔ دو منٹ کے بعد بدستور آئینہ میں دیکھنا شروع کر دے۔ پھر جب تین سو مرتبہ پڑھ چکے تو اسی طرح دو منٹ تک آنکھیں بند کر کے ہزار کا دھیان جملے۔ اسی طرح تین بار کر کے اور تیسری بار پانچ منٹ تک دھیان جملے۔ اس طرح کل ۹۰۰ بار منتر کا جاپ کر لے۔ اور پھر ختم کر دے۔ ہر روز وقت مقررہ کے اندر اندر حاضر ہوگا۔ منتر یہ ہے۔

ادم ہرینگ پر موداے سواہ۔

عمل ہزار نمبر ۴۔ اندھیرے کا کامیابی اڑھائی ماہ

یہ عمل رات کے گیارہ بجے شروع کیا جاتا ہے۔ مکان بالکل علیحدہ آبادی سے باہر اور دروازہ قلعہ ہونا چاہئے۔ اور مکان ایسا ہو کہ بند کر دیا جائے۔ تو کسی بھی طرف سے اندر روشنی نہ آسکے۔

دوران عمل میں دودھ اور گھی ہی چاول کے ساتھ کھانے چاہئیں۔ اور کوئی چیز ہرگز نہ کھائے۔ عمل بالکل ننگے ہو کر کرنا چاہئے۔ مکان کے دروازے بند کر کے منہ شمال کی طرف کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور اپنا دھیان اپنی ناک کی نوک پر رکھے۔ گو اندھیرے میں ناک نظر نہیں آتی۔ لیکن نظر نیچے ناک کی نوک کی طرف ہونی چاہئے۔ منتر کو پڑھتا جائے۔ تمام دنیاوی خیالات کو دل سے دور کر دے۔ چند یوم کے بعد ناک سے چند شعلے نکلنے نظر آئیں گے۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور باہر سے آوازیں بھی آئیں گی۔ بالکل نہ بولے عمل کو برابر جاری رکھے۔ اور روزانہ منتر کا جاپ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ کرے۔ عمل ختم کرنے کے بعد اسی جگہ سو رہے یہ بھی خیال رہے کہ کمرہ میں زیادہ سامان نہ ہو۔ صرف ایک چار پائی اور چند ایک برتن اور کچھ ضروری سامان ہونا چاہئے۔ صبح چھ کر سورج نکلنے سے پہلے آسمان کی طرف دیکھے۔ چند روز بعد وہاں اپنی شکل نظر آئے گی۔ جو پہلے پہل بہت دھندلی ہی ہوگی۔ لیکن روزانہ مشق سے صاف اور روشن ہوتے

جائے گی۔ تھوڑے عرصہ کی مشق کے بعد کمرہ بعض بعض دفعہ بالکل روشن ہو جائیگا۔ اسی طرح یہ روشنی روزانہ صاف اور زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ آخر کار اس تیز روشنی میں ہزار نظر آئے گا۔ جو مدت مقررہ کے اندر ہی اندر ہم کلام ہوگا۔ منتر یہ ہے۔ ادم سایہ سادھن ہرینگ اینگ بھٹ سواہ۔

عمل ہزار نمبر ۵۔ دھوئیں میں سے ہزار نمودار ہونا !

الفاظ کے عملیات میں سے یہاں ایک عمل اور نکھاجا تلے جو کہ بہت ہی سہل اور آزمودہ ہے۔ مگر اس عمل میں سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لاجول پڑھنے سے پرہیز کرے ورنہ کامیابی نہ ہوگی۔ اور گویا ساری محنت بیکار ثابت ہو جائے گی۔

ماہ ثابت یا ذوالحجہ کی پہلی سنیچر کو سیر شام تھوڑی سی زمین ایک محفوظ جگہ جہاں پر کسی کا سایہ نہ پڑے لیپ دیکھ اور پھر ننگے برہنہ ہو کر دوڑا نو بیٹھے۔ اپنے پاس سوائے تھوڑی سی آگ اور گول کے کوئی چیز نہ رکھے جو آگ بھی نہ ہو آگ کو بالکل سامنے رکھے۔ اور گول اس طرح اس پر ڈالنا چاہئے کہ دھوئیں کا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ اور اس دھوئیں کو بغور دیکھتا ہوا یہ کلمات پڑھے۔

اید یو سمد یو۔

ان دونوں لفظوں کے پڑھنے کی کوئی تعداد نہیں۔ مگر وقت البتہ معین ہے۔ اور وقت یہ ہے کہ جس وقت سے شروع کرے اس وقت سے دھوئیں کو دیکھتا رہے اور انتظار کرے کہ دھوئیں میں سے آواز نکلتی ہے یا نہیں۔ جس وقت آواز نکلے ایک دم بہت سا گول آگ میں تھونک دے اور فوراً اُٹھ کھڑا ہو۔ یہ آواز ایسی ہوتی ہے جیسی آتش بازی کی چرخی کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور گو کہ پہلے ہی سے زور کی آواز پیدا ہوئی ہے پھر رفتہ رفتہ بڑھ جاتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک قیام ہوتا جاتا ہے۔ آخر کو آواز کے ساتھ ایک بات یہ بھی ہوتی ہے کہ دھواں آہستہ آہستہ ایک صورت پکڑ جاتا ہے۔ اور آخر ایک روز وہ مجسم ہو کر سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ آواز جو پہلے عمل ہوتی ہے اور تھوڑی ہی دیر رہتی ہے۔ معنی دار ہو جاتی ہے۔ یعنی اس قسم کی آواز میں ایک مطلب پیدا ہو جاتا ہے۔ جو کہ بخوبی مامل کی سمجھ میں آتا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں بلایا ہے ساتویں روز مختلف قسم کی صورتیں نظر آئیں گی۔ اور باتیں بھی

کریں گی۔ مگر حامل کو چاہئے کہ دھوکہ نہ کھائے۔ کیونکہ یہ سب صورتیں دھوکہ دینے والی اور مصنوعی ہوتی ہیں۔ اگر ان سے بات کر کے عمل توڑ دیکھا تو نقصان پہنچے گا اصلی صورت کسے پہچان سیکے۔ کہ وہ اس دھوئیں کی بنے گی۔ اور کم و بیش نہ ہوگی۔ اور نہ مختلف صورتیں بدلیں گی۔ بلکہ اس کی صورت ایک ہی قسم کی بڑھتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اور باقی صورتیں جو علاوہ اس کے ہیں۔ وہ خارج ہیں۔ ان پر اعتبار اور اتفات نہ کیے۔ یہ اصلی صورت جو نظر آتی ہے ہر شخص سے علیحدہ ہوتی ہے اگر کوئی معین صورت ہوتی جیسی کہ اکثر اعمال میں ہے تو اس کا تہ نہ بھی کیجئے دیا جاتا۔

عمل ہزار نمبر ۷۔ ایک بہنہ شخص کی شکل میں ہزار حاضر ہوگا

نوجندی شکل یا اتوار اور سب سے بہتر اتوار ادا ہے اس روز سے عمل کی ابتداء شروع کرنی چاہئے۔ ترکیب ہے کہ پہلے تمام جسم میں جو کہ عریاں ہو سینہ صوف کے جابجائے ڈالے۔ پھر اپنے ارد گرد بارہ چراغ جلانے اور بیچ میں آپ کھڑا ہو۔ چراغوں کے سامنے کی ترکیب مثل دائرے کے ہو اور دائرہ کا محیط اس قدر ہو کہ اس کے اندر حامل چکر لگاسکے۔ چکر لگاتے وقت چند باتوں کا خیال رہے۔

ایک تو یہ کہ اپنی پرچھائیں کو پا مال کرتا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہاتھ میں کا نور کا بڑا دھڑا ہو جو بار بار چراغوں کی لو پر ڈالتا جائے۔ اور زبان سے یہ کلمات کہتا جائے۔

دیا انگ میسکو انگ سہائے انگ ڈھنگ من

پائے! چھا نو چلت پھرت سنگ آئے جیت

مھلتے مرت جلتے میری شکست گورو کی

جھگت۔

ان کلمات کو باواز بلند پڑھتا جائے۔ اور چراغ میں تیل تلی کا ہو۔ یا سرسوں کا نہ مگر خالص ہو۔ اور چھٹا تک بھرے کم نہ ہو۔ اور تہی اوسط درجہ کی ہو۔ نہ موٹی نہ پتلی۔ مگر روٹی کی ہو۔ اسے پڑھنے کا وقت معین یہ ہے کہ جب بارہ چراغوں میں سے ایک بھی بجھ جائے تو عمل کو ختم کرے خواہ وہ چراغ ہوا سے بجھے یا تیل ختم ہو جائے۔ مگر جسم چراغ سے مس نہ ہونے پائے۔ پھر دوسرے روز چراغوں کا خلی خالی کر کے ایک برتن میں علیحدہ جمع کرتا جائے۔ مگر تہی اور پیالہ

نہ بدلے۔ اسی طرح سات روز تک سب کاموں کو بدستور جاری رکھے۔ آٹھویں روز ایک بہنہ شخص حاضر ہوگا جس کی حالت اور وضع سے کسی قدر مسخر ظاہر ہوگا۔ اس کے آگے وہ جمع کیا ہوا تیل رکھ دے۔ لیکن اس وقت تک اس سے بات نہ کرے جب تک وہ پی نہ جائے۔ پھر ہر قسم کا قول و اقرار کرے۔

عمل ہزار نمبر ۸۔ بندر کی کھوپڑی میں ہزار کے درشن ہوں

ایک بندر کی کھوپڑی کہیں سے لائے۔ مگر ٹوٹی اور پھوٹی یا سوراخ والی نہ ہو۔ اس میں ہر روز پیشاب کرے۔ جب وہ بھر جائے۔ تو علی الصباح یا طلوع آفتاب کے وقت اس میں چوراہے کی مٹی اور اپنے جسم کا میل ڈال دیا کرے جب وہ مٹی گوندھنے کے قابل ہو جائے۔ تو اس کا ایک پتلا بنائے۔ جس کے تمام اعضا حسب دستور ہوں اور اس پتلے کی جسامت اتنی بڑی ہو کہ اس کھوپڑی میں بخوبی لیٹ سکے۔ جب اس میں اسے ٹٹا دے تو اس میں پھر پیشاب کرے اور ایک قطرہ اپنے کسی عضو کے خون کا بھی ڈال دے۔ پھر صبح کے وقت سے اس پتلے کو دیکھنا شروع کر دے نظر اس کی پیشانی پر ایک جگہ قائم رکھے۔ اور یہ منتر تیری سو آٹھ مرتبہ پڑھے۔

ہنومان کیشو جنگل چرت دھرتی دیہوں دہار کے دہار سیریا سو بھرت چیت مرت چیتے آٹھ گورو تیری دوہائی۔ پھر چالیس روز تک اس عمل کو پڑھے اور ہر روز گڑا اور گھی کا پھوڑ ڈالے۔

چالیس ویں روز کا سہ سے ایک صورت پیدا ہوگی وہی ہزار ہے اس عمل کی ایک دفعہ آزمائش ہو چکی ہے۔ اور اس میں کوئی خوف و خطرہ بھی نہیں ہے۔

عمل ہزار نمبر ۹۔ اپنا جسم شیشہ کی مانند نظر آنا!

علی الصباح جب سورج نکلے۔ یا چاندنی رات میں جب ابھرنے ہو آسمان صاف ہو۔ میدان میں جا کر سورج یا چاند کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو۔ اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جما کر دیکھے پھر فوراً نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھے تو ویسا ہی سایہ نظر آئے گا۔

رکھ لیا کرے۔ جب اس عمل کو پڑھ کر فارغ ہو جائے۔ تو روز
مرہ اس پان کو تالاب۔ دریا منو میں ڈال دیا کرے۔ جب
اکسواں دن ہو گا۔ اس وقت صرف سر کا سایہ جو زمین پر
نظر آتا تھا۔ وہ سایہ آسمان پر نظر آئے گا۔ اور اگر ادھر
ادھر سے آواز آئے یعنی آوازیں اس قسم کی ہونگی۔ جیسے اپنے
گھر کا آدمی یا کوئی دوست احباب بھاڑتے۔ نہ تو نگاہ بٹا دے
اور نہ بولے۔ اسی طرح روز مرہ سایہ زمین سے کم ہوتا جائے گا۔
اور آسمان پر پڑتا جائے گا۔ یہاں تک کہ آکٹالیسویں روز کل
سایہ جو کہ زمین پر نظر آتا تھا۔ وہی سایہ آسمان پر بالکل مٹا
نظر آئے گا۔ اور اسی روز کوئی شخص تم سے لگا ہوا پان ملے گا۔
آپ پان کو ہاتھ میں لے کر اس سے کہو کہ تم بھی مجھ کو نشانی دو۔
اگر اس نے ایک جھٹلا خواہ لوہے کا خواہ چاندی کا یا چھالی کا
ہو گا۔ لیکن یاد رہے کہ پہلے تم جھٹلا لو اس وقت پان دو۔
پہلے پان مت دو۔ اگر جھٹلا نہ دے اور بے کہے میرے پاس
جھٹلا نہیں ہے تو اس سے کہو کہ تو تین دفعہ اقرار کرو کہ تو میرے
قبضہ میں رہے گا۔ اور جو کام تجھ سے کروں گا تو کر دیا کرے گا۔
اگر وہ تین مرتبہ عہد کرے تو پان دے دینا۔ گویا وہ تمہارے
قبضہ میں ہو گیا۔ اور تم اس کے حامل ہو گئے۔ جب بلانا ہو اس
وقت چٹکی بجا دی اور دل میں کہہ لیا حاضر ہو۔ فوراً تمہارے
کان میں آواز آئے گی کہ میں حاضر ہوں۔

پھر جو کام لینا چاہو لے لو۔ مگر تم تین گھنٹے سے زیادہ وق
نہ کرو۔ اور ہر وقت پاک رہو۔ اگر جماع کی نوبت پہنچے تو پانی
تیار رکھو فوراً نہا کر پاک ہو جاؤ۔ لیکن جب تک عمل پڑھو
تک جماع کی نوبت نہ پہنچے۔

اگر بحالت خواب نہانے کی ضرورت پڑ جائے اس وقت
فوراً بستر سے اٹھ کر نہا لینا چاہئے۔ مگر جو چیز طلب کرو۔ بجا
ہرگز مت منگاؤ۔ اور جو چیز کھانے کی یا اور کسی قسم کی منگاؤ۔
تو اس کی قیمت اس جگہ پر رکھ دو۔ جہاں سے منگاؤ۔ اگر کسی
کے دل کا حال پوچھو تو بتا دے گا یہ ۴۱ دن کا ہے اور ۴۱
مرتبہ روز پڑھا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے کھانا
پکا دے۔ اور پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کرے اور
انچادھیان دوسری طرف نہ لگائے۔ عمل یہ ہے۔

ہر نی پارسے ایلول اتما

اگر رات کو عمل کرے تو چراغ کے رو برو بیٹے۔ اگر چراغ کے

رو برو سایہ نہ پڑے تو چراغ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹے۔
اگر ہزار کو تابع کرنے۔ تو ہر قسم کے تانہ پھل بلا فصل جو
چیز منگاؤ۔ ایک لمحہ میں لا دیتا ہے۔ اور کان میں ہر ایک سوال
کا جواب دیتا ہے۔ بلکہ خود اس قدر خبریں پہنچاتا ہے کہ حامل
کو سونے بھی نہیں دیتا۔ جس کام کا حکم کرو ایک لمحہ میں کر کے
کہتا ہے کہ اور حکم کرو۔ کہ کیا کروں مگر یہ بات ایک شخص ہے
اور پہلے وقتوں کی ہے۔ اب اگر ہزار اسی سوالوں سے وق
کرے تو سہل علاج اس کا یہ ہے کہ حکم دید یا رہا ہے لئے
ایسا مکان بناؤ۔ پھر اس میں باغیچہ لگاؤ۔ پھر ہماری فلاں
کتاب کی کاپیاں چھپتے رہو یا ہمارے دیہات میں کپاشی
کے کنوئیں بناؤ یا نہریں کھودو یا بنا ہوا رکھیتوں کو ہوار
کردو۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک استاد نے یہ طریقہ بھی بتایا ہے کہ حامل جب صبح پانچ
کے لئے جاوے تو پانی کا ٹوٹا سا تھلے کر چاؤے۔ جب آجیت
کرے تو جو پانی باقی رہ گیا ہو۔ اس پانی کو کسی درخت کے
جڑ میں ڈال دیا کرے۔ یہ کام چالیس یوم کرنے سے چالیس
دن کے بعد ایک بھوت ظاہر ہو گا۔ اور کلام کرے گا۔

اطلاع عام

آپ ہندوستان میں ہوں یا دنیا کے کسی ملک میں۔ آپ ڈاک سے
اردو ہندی عربی اور فارسی کی ہر کتاب گھر بیٹھے منگائیں۔ آپ نے اپنی
پسندیدہ کتاب چاہے کسی فہرست میں دیجی ہو۔ آج ہی ہمارے پاس
آرڈر بھیجیں اور گھر بیٹھے اپنی پسندیدہ کتابیں حاصل کریں۔ ہمارے
یہاں جس علوم فنون کی کتابیں دستیاب ہیں۔ دو سوڑے پاس زیادہ کی کتابیں
نقدہ پیش کی آرڈر بھیج کر منگائیں۔ ہر دو فیصد کی چھوٹ ملے گی۔ ہر چھوٹے آرڈر
کی بھی فوراً تعمیل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ مولیٰ فرمائش روانہ کر کے ہمارے قول کی تصدیق
فرمائیں۔ کتابیں ہندوستان میں منگائیں۔ حضرات کتابوں کی ادنیٰ رقم منی آرڈر سے
بھیجیں اور غیر ملکی حضرات کتابوں کی پوری قیمت مع ٹیکس فرج بھیجیں۔ ہر کتابیں
نہیں بھیجیں گے۔ پسندیدہ کتابوں کا آج ہی آرڈر بھیج کر اپنی پسندیدہ کتابیں
منگائیں۔ روضہ ہندوستان میں اردو ہندی عربی فارسی کی چھپنے والی ہر کتاب
ڈاک دنیا کے ہر شہر میں پہنچائی کرتے ہیں۔ کتب فروشوں کو مفت پیشکش ہوا جائے گا۔

نہل زور خاں کتب خانہ کا پتہ
میں رہا۔ پتہ: کتب خانہ ہندوستان (۲۴۴۳۰۲) (۲۴۴۳۰۲)
NAFIS AHMAD BOOK SELER RINCHUDDH SARAI
BANGHAL - 244302 (INDIA)

عمل ہمزاد

یہ عمل مجھے میرے بزرگ استاد نے عطا فرمایا تھا۔ عمل شروع کرنے سے قبل اجازت ضرور حاصل کر لیں ورنہ ناکامی ہوگی۔ عمل نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء غسل کر کے شروع کریں جس کمرہ میں یہ عمل کیا جائے اس میں دیگر کوئی سامان وغیرہ نہ ہو بہتر ہے وہ کمرہ آبادی سے الگ تھلک ہو۔ ایسا دیہاتی زندگی میں ممکن ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو شہری علاقہ میں بھی کسی پرسکون علاقہ میں جا کر بھی یہ عمل کیا جاسکتا ہے جہاں زیادہ شور نہ ہو۔ دوران عمل پان سگریٹ، مولی، کچا پیاز، گوشت، ہر قسم، نفل حیوانی سے قطعی طور پر پرہیز کرنا ہوگا۔ اپنی پشت پر خاص سرسوں کے تیل کا چراغ جلائیں۔

عمل باحصار کریں۔ پاکیزہ اور معطر لباس پہنیں۔ با وضو ہو کر محلے پر بیٹھ کر عمل کریں۔ اپنا رخ شمال کی طرف رکھیں۔ یاد رہے کہ کمرہ کی شمالی دیوار میں دروازہ، کھڑکی یا روشنی دان نہ ہو ورنہ ناکام رہیں گے۔ روزانہ جگہ اور وقت کی پابندی کریں۔ وہ کمرہ جہاں عمل کریں وہ ہر وقت معطر رہے۔ مدت عمل چالیس یوم ہے۔

روزانہ ستر مرتبہ دل میں یہ عمل پڑھا کریں۔

بحق یا حی یا قیوم لا الہ الا انت

سبحانک انی کنت من الظالمین

اس کے بعد ایک سو مرتبہ ناد علی پڑھیں اول و آخر چودہ چودہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ ایک ہفتہ کے بعد آپ کا سایہ حرکت میں آجائے گا بشرطیکہ یکسوئی قائم ہو۔ دو ہفتہ کے بعد جسم ہونا شروع ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ تیس یوم میں مکمل جسم ہو جائے گا۔ اب وہ اپنی حرکات سے آپ کو متوجہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ چالیس یوم تک بہتر ہو گا کہ اپنے آپ کو دیگر لوگوں سے الگ تھلک رکھیں تاکہ یکسوئی میں خلل نہ ہو۔

آخری دن اپنی پڑھائی مکمل کر کے بعد جب وہ خود گھٹو کرے تو اس سے گھٹو کریں۔ وہ کچھ شرائط پیش کرے گا۔ آپ بھی اپنی شرائط پیش کریں کوئی ایسی شرط منظور نہ کریں جو بعد میں پریشانی کا باعث بنے۔ غیر کی مدت، حاضری کا طریق، کام کرنے کی نوعیت، ان سب باتوں کا اسی وقت فیصلہ کریں بعد میں کچھ نہیں کر سکیں گے جو لوگ ہمزاد یا کسی روحانی حاضری کو معمولی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر مرتب تک کامل یکسوئی اور مستعمل عمل کی شرائط پر پوری پابندی نہ ہوگی آپ اپنے مقصد سے دور رہیں گے۔ اپنی ہمت، حوصلہ اور دعا دیکھ کر عمل کریں۔ عمل درمیان میں ادھورا چھوڑ دینا کوئی مردانگی نہیں ہے۔ اس سے تو بہتر ہے عمل شروع ہی نہ کیا جائے۔ ایک خاص بات یاد رکھیں کہ عمل ہمزاد میں کوئی دنیاوی مقصد نہیں میں نہ ہو ورنہ عمل میں ناکامی کے بعد آپ اس مقصد کو بھی حاصل نہ کر سکیں گے۔ مثلاً آپ دولت کے حصول کے خواہشمند ہیں تو عمل میں ناکامی کے بعد مالی طور پر مشکلات میں گھر جائیں گے کہیں رشتہ کے حصول کا منشا ہے تو شادی میں رکاوٹ ہوتی چلی جائے گی۔ دوران عمل اپنی غذا سادہ اور زود ہضم رکھیں۔ بہتر ہو گا کہ کھانا خود تیار کریں بصورت دیگر کوئی ایسا نیک اور پرہیزگار مرد یا عورت کھانا تیار کرے جو سارا کام با وضو ہو کر کرے۔ دن و رات ہمزاد کی تسخیر کا تصور رکھیں۔

ہر کام کرنے سے قبل کہیں کہ آؤ ہمزاد ہم یہ کریں مثلاً پانی پینا ہے تو کہیں کہ آؤ ہمزاد ہم پانی پینے۔ آؤ ہمزاد ہم کھا نا کھائیں۔ وغیرہ وغیرہ مایا کرنے سے وہ جلد سے جلد تر حرکت میں آکر ٹھکس ہو جائیگا تسخیر کے بعد کھانا کام نہ کریں جو خلاف شرع یا خلاف تہذیب ہو۔ غلط کام کے نتیجے میں آپ بھی نقصان اٹھائیں گے تسخیر کے بعد جب بھی اس سے کام لیں تنہائی میں حاضر کر کے اس کہیں کہ آپ کام سر انجام دیں ہمزاد کی تسخیر یا تسخیر کا خیال نہیں ہے تسخیر کے بارگاہ رب العزت میں ملنے کے نفل داکر میں کہ اس ہی نے آپ کو تسخیر سے نوازا

بیداری حواس

ہمارے پانچ حواس ظاہری ہیں اور اسی قدر باطنی حواس ہیں ہمزاد دراصل انہی باطنی حواس کی صورتی شکل کا نام ہے۔ اور ہمزاد کی قوت انہی حواس کی معنوی قوت ہوتی ہے۔ علاوہ دیگر شرائط ہمزاد کے خاص طور پر بذریعہ ریاضت تسخیر ہمزاد کرتے ہوئے آپ کو حواس کی بیداری کی مشقیں کرنا چاہئیں۔ اگر اعمال و طلسماتی ہمزاد میں بھی یہ مشقیں جاری رکھیں اور ان کو کرنے سے قبل ان مشقوں پر توجہ مرکوز کریں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اور ویسے بھی یہ مشقیں اگر آپ جاری رکھیں تو ہمزاد جیسی قوتیں آپ کے اندر پیدا ہو جائیں گی۔ اور ہمزاد سے بہت کم کام لینے پڑا کریں گے اور اس کی ضرورت محدود ہو جائے گی ہمارے حواس ظاہر میں حس سامعہ، باصرہ، شامہ، ناطقہ اور لامہ ہیں۔

انہی حواس ظاہری کے حواس باطنی بھی ہیں اور ان کے علاوہ باطنی حواس الگ بھی ہیں اور وہ ہیں: حس مشترک، حس متخیلہ، متصورہ، واہمہ حواس ظاہری کی پہلی حرکت سماعت ہے جو سننے سے متعلق ہے جب اس کی بیداری ہو جاتی ہے اور یہ اپنی کارکردگی زیادہ کرتی ہے تو اسے سماعت باطنی کہتے ہیں یعنی اگر ہمارے کان ریاضات باطنی کے ذریعے اپنی کارکردگی زیادہ کر دیں تو ہم محدود آوازوں کی بجائے لامحدود آوازیں سنیں گے۔ حتیٰ کہ انسان جنات ملائکہ اور باطنی مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے اور ایک پتہ بھی اگر حرکت کرتا ہے تو اس کی آواز سن سکتا ہے اور اگر زمین کے دوسرے کنارے پر چھوٹی رنگتی ہے تو اس کے چلنے کی آواز سنتا ہے۔

یہ تو سماعت کی انتہائی وسعتوں کی بات ہے اور اولیاء اللہ ہی کو

نصیب ہوتی ہے۔ بعض اولیاء کرام عرش پر قلم الہی کی آواز سنتے ہیں اور سدرة المنتہی سے آگے کے مفہوم بذریعہ سماعت ان پر واضح ہو جاتے ہیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ترجمہ:- یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ چنانکہ اللہ بہت فضل والا ہے۔ ہاں تو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اسی طرح ہر اگر حس باصرہ کو بیدار کیا جائے تو انسان اس حس کے ذریعے حسب بیداری زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے اور مشرق سے مغرب تک دیکھ سکتا ہے اور اپنی نگاہ کو کائنات کی تمام وسعتوں میں دوڑا سکتا ہے۔ آجکل ایک یورپی علم ہے سپرچولم اس کے حامل دیواروں سے پار دیکھ لیتے ہیں یہ ابتدائی منزل ہے ہمارے صوفیا کرام عرش عظیم اور سدرة المنتہی سے آگے کی وسعتوں کو احاطہ لاء تک اپنی نگاہ کو پہنچا دیتے تھے جو کہ ان یورپ والوں سے کبھی ممکن نہیں ہے اسی طرح دیگر حسیات ظاہری کو آپ قیاس کر لیں اگر یہی حسیات اپنی کارکردگی تیز تر کر دیں تو ہم ان سے بہت سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان حواس کو بیدار و فعال کرنے کے چند اصول ایسے درج کریں گے جو آسان اور قابل عمل ہوں۔ تاکہ طالب اسے با آسانی کر سکے۔ آپ یقین کریں کہ اگر ان پر پابندی سے عمل کیا گیا تو حیرت انگیز قوتیں ظاہر ہوں گی اور ہمزاد کی احتیاج بھی ختم ہو جائے گی۔ اور اگر ان کی بیداری کے بعد ہمزاد کا کوئی عمل کیا جائے گا تو فوراً اثرات ظاہر ہوں گے اور ہمزاد مطیع ہو جائے گا۔

ہم ذیل میں اسلامی اصولوں کے مطابق اور جسمانی ریاضات

اولیاء اللہ کی تو خیر بات ہی کچھ اور ہے لیکن طالب اگر سماعت کو اس درجہ بڑھالے کہ وہ باطن میں دو تین میل دور تک کی آوازیں سن سکے کافی ہے۔

اس ریاضت کو کرنے کے دوران دماغی کمزوری ہو سکتی ہے اس لئے کانوں میں گرمیوں کے موسم میں روغن کدو اور سردیوں میں روغن بادام ڈالا کریں اور سر میں بھی مالش کرتے رہا کریں۔ تاکہ آپ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔ ریاضت کے دوران بعض دفعہ ایسا وقت آ جاتا ہے کہ طالب کو کوفت ہوتی ہے اور جی چاہتا ہے مشقیں چھوڑ دے مگر توجہ سے لگا رہے کامیاب ہوگا۔

طریقہ اسلامی:

اس طریقے پر عمل پیرا ہونے کے لئے وضو یا غسل کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیں اور الحمد شریف اور چادوں قل آیت الکرسی اور پہلے چار کلمے پڑھ لیں تین تین بار اول و آخر درود شریف بھی۔ ان سب سورتوں اور کلموں کو بھی تین تین بار پڑھیں۔ پھر اپنے سینے پر دم کریں۔ اور آنکھیں بند کر کے ایسے طریقہ سے بیٹھیں کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی ہو اور جسم پر سکون ہو۔ کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوتی ہو سانس کو متوازن اور نارمل کرنے کے لئے چند لمبے لمبے سانس لیں۔ پھر آنکھیں بند کئے ہوئے خیال کریں کہ آپ کا جسم ایک خول ہے اور آپ اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور خیال کریں کہ آپ کی روح آپ کے جسمانی خول کے اندر ہے پھر دماغ کی طرف روح کی آنکھوں سے متوجہ ہو جائیں اور دائیں کان کے پاس تصور میں اندر کی طرف آ کر بیٹھ جائیں دائیں کان کی طرف منہ کریں (تصوراتی منہ) اور اندر کی طرف اپنی انگشت شہادت سے لکھیں ”سمیع“ تصوراتی انگشت کا قلم ہو اور تصوراتی سیاہی ایسی ہو جیسی چاند کی چمک ہوتی ہے۔ تصور میں اسم ”سمیع“ کو چمکتا ہوا دیکھیں اور بار بار انگشت تصور سے لکھتے رہیں۔ اگر لکھتے ہوئے سانس بند رکھیں تو بہتر ہے اور اگر دقت ہو تو کوئی بات نہیں بند نہ کریں لیکن بہتر ہے سانس بند رکھیں اور بند سانس کے دوران بار بار اسم سمیع کو دائیں کان پر اندر کی جانب سے لکھیں۔ اور خیال کر لیں کہ کان اندر کی طرف سے ایک گول شیشہ

کے ذریعے ان حیات کو بیدار کرنے کا ایک ایک طریقہ لکھ رہے ہیں یعنی اگر حس سامعہ کو بیدار کرنے کا طریقہ ہے تو اس میں ایک طریقہ تو اسلامی ہوگا اور ایک جسمانی اور ذہنی ریاضت کے ذریعے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرات مسلمان ہوں اور اسلامی طریق سے ہمزاد تابع کرنا چاہیں وہ اسلامی طریقہ سے حس بیدار کریں۔ اور جو غیر مسلم ہوں اور طلسمات و منتر وغیرہ سے ہمزاد تسخیر کرنا چاہیں وہ جسمانی ریاضت کے ذریعے اپنی حیات فعال کریں۔

لیکن اسلامی طریق بہتر ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں خود مسلمان ہوں اس لیے یہ بات لکھ رہا ہوں بلکہ یہ انصاف کی بات ہے اور میں لکھنے میں تامل محسوس نہیں کرتا اگر ایک مسلمان انہی اسلامی ریاضات پر عمل پیرا رہے گا تو انشاء اللہ عرش تک کی آوازیں سن لے گا اور ملائکہ سے ہمکلام ہوگا۔ انہیں دیکھے گا چھوئے گا اور روحانی غذا کھے گا اور یہ سب کچھ تمام حواس کی بیداری کے بعد ہی ممکن ہے۔ لیکن جسمانی اور ذہنی مجاہدہ کے ذریعے کرنے والا محدود طور پر اس کائنات میں انسانوں کی پھیلی ہوئی آوازیں سنے گا اور جنات وغیرہ ارواح وغیرہ کو دیکھے سکے گا کلام کر سکے گا اور وہ سب سفلی عالم ہوگا۔

بیداری سماعت

پہلی حس جو بذریعہ ریاضات و مجاہدات اول حرکت کرتی ہے اس کا نام سماعت ہے جس کا مظہر ہمارے جسم میں کان ہیں اور کانوں کے ذریعے ایک محدود علاقہ کی آواز ہم تک پہنچتی ہے ایک محدود فاصلہ سے ہم محدود آوازیں سن سکتے ہیں بعض جانور اس حس میں انسانوں سے چند قدم آگے ہیں اور افریقہ میں ایسے جانور بھی ہیں جو انسانوں کے قدموں کی آواز جنگل کے دوسرے کنارے تک یعنی کئی سو میل دور سے سن لیتے ہیں۔ بلی، شیر وغیرہ کی سماعت بھی بہت تیز ہوتی ہے ہم میں سے بھی بعض اشخاص میں یہ حس کم ہوتی ہے، اور بعض میں زیادہ۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ حس متعین نہیں ہے بلکہ کم اور زیادہ ہو سکتی ہے اور جس قدر ہمارے اندر ودیعت ہے اگر اسے بروئے کار لایا جائے اور فعال کیا جائے تو عام سماعت سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے اور

لیں اس کے بعد دیکھیں کہ آپ کے دونوں ہتھوں سے سانس برابر جاری ہے اگر کسی ایک سے زیادہ اور دوسرے سے کم جاری ہو تو جس سے زیادہ جاری ہے اسے بند کر کے جس سے کم جاری ہے اس سے تیز تیز سانس لیں اور خارج کریں جب یہ نقصان بھی متوازی ہو جائے تو اب غور کر کے دیکھ لیں کہ دونوں ہتھ متوازن چل رہے ہیں اگر کسی بیشی ہو تو پوری کر لیں۔

جب دونوں ہتھ برابر جاری ہو جائیں تو اسے نفس متساویہ کہتے ہیں۔ اس نفس کو جاری کر کے آپ پھر تیز سانس لیکر اپنے اندر سینے میں بند کر لیں اور جب تک قابل برداشت ہو رو کے رکھیں جب سانس روکنا دشوار ہو جائے تو ہتھوں ہی کے راستے خارج کر دیں اور پھر چند سانس لیکر سانس کو اعتدال پر لے آئیں اور اسی طرح دوسری بار سانس کو پیچھڑوں میں بھریں اور جب تک قابل برداشت ہو رو کے رکھیں۔ اسی طرح بیس چکر سرانجام دیں اور بیس چکروں کے بعد دیکھیں کہ ابھی تک نفس متساویہ جاری ہے اگر کوئی کسر ہو تو طریقہ مذکورہ سے دوبارہ نفس متساویہ جاری کر لیں۔ اور شمال کی طرف رخ کئے ہوئے اندھیرے اور پرسکون پر فضا مکان یا جگہ پر بیٹھ کر ریڑھ کی ہڈی بکر گردن اور سر برابر ہوں اپنی پوری توجہ کو آکھیں بند کر کے اپنے کانوں پر مرکوز کر دیں اور تصور کریں کہ فضا میں بکھری ہوئی آوازیں سن رہا ہوں۔ پوری یکسوئی سے کانوں کی طرف متوجہ رہیں، روزانہ اس مشق کو آدھ گھنٹے صبح شام کریں بعد میں ایک گھنٹہ پھر دو گھنٹے اور پھر چار گھنٹے تک پہنچا دیں دوران عمل حیرت انگیز واردات ہوں گی جن کی تفصیل سے ہم خوف طوالت پر ہیضہ کر رہے ہیں۔

جب آپ ایک ایسی آواز میں گم ہو جائیں جو سردی کی انتہا ہوگی تو اس میں آپ کی سماعت حرکت میں آجائے گی اور آپ غبی اور غیر مرئی مخلوق کی آوازیں سن سکا کریں گے۔ ہم نے ان دونوں ریاضتوں کے دوران پیش آنے والے واقعات کو عمدہ حذف کیا ہے تاکہ کتاب طویل نہ ہو جو کرے گا سودیکھ لے گا ہم کو بیان کی حاجت نہیں۔

بیداری بصارت

حرکت اول سماعت ہے اور حرکت دوم بصارت ہے اول جو سر

ہے جس پر آپ لکھ رہے ہیں یا پھر تختہ سیاہ ہے۔ سانس بند کر کے بار بار لکھیں کم از کم ایک سوستر (۱۷۰) دانے کی تسبیح رکھیں۔ پڑھنا نہیں ہے صرف تصور میں لکھنا ہے اور ہر بار لکھنے کے بعد ایک دانہ تسبیح کا شمار کرنا ہے جب ایک سوستر بار لکھ چکیں تو پھر اسی طرح ہائیں کان کی طرف تصوراتی منہ کر کے انگشت تصور سے ہائیں کان کے تختے پر اسم ”سمیح“ ایک سوستر (۱۷۰) بار لکھیں۔ آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب دیکھیں کہ تصور کم ہو رہا ہے دوبارہ لکھ دیا کریں حتیٰ کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ آپ گم سم ہو جائیں گے اپنی ذات کا کچھ ہوش نہیں ہوگا اور عجیب و غریب روشنیاں اور انوار و تجلیات کانوں پر ظاہر ہوں گے۔ کان فعال ہو جائیں گے اسم ”سمیح“ ان پر بجکگانے لگے گا۔ پھر لوگوں کے باطنی خیالات کی آوازیں آپ کو سنائی دیا کریں گی اور ان کے دلوں کی آوازوں سے مطلع ہو جایا کریں گے دور دور کی آوازیں اور گزرے ہوئے انسانوں اور ارواح کی آوازیں سنائی دیں گی۔

آپ اس ریاضت کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ آپ کو اسم سمیح دونوں کانوں پر جلوہ گر نظر نہیں آ جاتا ہے یقیناً ”سمی“ کا اسم کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور سمی کی سماعت کی تجلی طلب کی سماعت پر پڑیگی اور وہ سمیح کا عکس ہو جائے گا۔

طریقہ ریاضت جسمانی:

اسلامی طریقہ کار تو ہم نے تحریر کر دیا۔ اب ایسا طریقہ لکھ رہے ہیں جس میں مذہب کی قید نہیں ہے اور یہ ایک ریاضت ہے جسے کسی بھی مذہب والا کر سکتا ہے اکثر ہندو لوگ اس پر کار بند رہے ہیں اور ان کے پنڈت اور رشی منی اس پر باقاعدہ عمل پیرا رہے ہیں کئی صوفیائے کرام نے بھی مسلسل اس ریاضت کو سرانجام دیا ہے اس شغل کو اصطلاح صوفیاء کرام میں شغل صوت سردی کہتے ہیں طریقہ اس کا یہ ہے کہ آپ شمال رخ منہ کر کے کسی پرسکون اور شور و غل سے پاک جگہ پر بیٹھیں جہاں کسی بھی قسم کی آوازیں نہ آتی ہوں۔ پھر اگر آپ یوگ سے واقف ہیں تو جوندھر عمل تنفس کے بیس چکر سرانجام دیں ورنہ متبادل عمل تنفس کے اسی قدر چکر پورے کریں اگر یہ دونوں نہیں آتے تو بے بے ہیں تا سانس لیں یعنی تیزی سے ہتھوں کے راستے اندر کھینچیں اور تیزی سے باہر نکال دیں اسی طرح تیز تیز سو تک سانس

حرکت میں آتی ہے وہ سننے کی ہے اور اس چیز کو دیکھنا دوسری حس ہے ہماری نظر ایک محدود دائرہ کے اندر دیکھنے کی عادی ہے ہم میں سے بعض کے اندر نظر تیز ہے جو فطرتی ہے اور بعض کے اندر کمزور ہے۔ بعض جانور اس حس میں ہم سے کئی گنا زیادہ قوت رکھتے ہیں۔ مثلاً بلی اندر میرے میں دیکھنے کی خاصیت رکھتی ہے اور کتے غیر مرئی مخلوق کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو قدیم حکماء کی کتب سے سند کے طور پر ثابت ہے۔ آنکھ صرف دیکھنے کا کام ہی نہیں کرتی بلکہ اپنے جذبات و احساسات دوسروں تک منتقل کرنے کا کام بھی کرتی ہے اور دوسروں پر ایک مخصوص مقناطیسی تاثر بھی ڈالتی ہے جس سے دوسرے متاثر ہوتے ہیں یہ مقناطیسی قوت جس کی آنکھوں میں جس قدر زائد ہوگی وہ لوگوں میں اسی قدر مقبول ہوگا اور جس میں اس قوت کا فقدان ہوگا وہ اتنا ہی کم اہمیت کا مالک ہوگا اور لوگوں کی توجہ کا کم مرکز بنے گا۔ یہی قوت کشش مقناطیسی بعض جانوروں میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سانپ کی آنکھوں میں یہ قوت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے بلکہ افریقہ کے علاقوں میں بعض ایسے سانپ پائے جاتے ہیں جو درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں پر نگاہ جماتے ہیں تو پرندہ گر کر ان کا لقمہ بن جاتا ہے۔

شیر کی آنکھوں میں بھی یہ قوت اس قدر موجود ہوتی ہے کہ جس جانور یا انسان کی آنکھوں میں جنگل کا آزاد شیر آنکھیں ڈال لے اس کی جرات نہیں ہوتی کہ آنکھیں ہٹا سکے۔

طریقہ اسلامی:

یہی قوت اسلامی طریقے سے آنکھوں میں نسبتاً تیز پیدا کی جاسکتی ہے بلکہ صوفیاء کرام نے تو نظر کو کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے کا اہل بنایا ہوا تھا۔ پردہ ہزار عالم ہمہ وقت ان کے پیش نگاہ رہے تھے۔ لیکن صوفیاء کرام کی تو بات ہی اور ہے لیکن ہم اس جگہ ایک ایسا اصول اور قانون ترتیب دے رہے ہیں کہ اگر آپ اس پر عمل پیرا رہے تو آپ کو مخفی مخلوقات مثلاً جنات، ملائکہ ارواح وغیرہ نظر آنے لگیں گی۔ اور عرش و کرسی لوح و قلم کے مشاہدات ہوں گے۔ سب سے کم درجہ یہ ہے کہ آپ دیوار کے پار دیکھ سکیں اور ایک اسفل بافلین کے اعلیٰ عامل کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ زمین کی ایک سمت سے

دوسری سمت تک بلا رکاوٹ ہر شے دیکھ سکے۔ بیداری سماعت کے اسلامی طریقے کے مطابق بیٹھ جائیں اور وہی پڑھائی کریں جو ہم بیان کر چکے ہیں اور ماحول بھی ویسا ہی ہو۔ پھر دونوں آنکھیں بند کر لیں اور تصور کریں کہ آنکھوں پر جھٹے کی طرح کے گول گول شے ہیں یعنی آنکھوں کی بجائے وہی شے موجود ہیں اور یہ سیاہ رنگ کے ہیں پھر تصور کے قلم سے اپنی انگشت کو قلم خیال کرتے ہوئے جو انگلی جتنا موٹا ہو اور تصور نور کی سیاہی سے انگشت شہادت کے ساتھ اپنی دائیں آنکھ پر اسم "بصیر" لکھیں۔ پھر دوسری آنکھ پر ایسے ہی لکھیں یہ ہوا ایک ہار اس طرح تین سودو (۳۰۲) ہار لکھیں۔ جب ایک ہار لکھ لیا کریں تو کچھ دیر توقف کر لیا کریں اور لکھے ہوئے کو تصور میں نورانی جگہ گاتا ہوا دیکھنے کی کوشش کریں جب تصور نہ جے تو پھر دوبارہ لکھیں اور تسبیح کا ایک دانہ گرا دیا کریں۔ تین سودو دانوں کی تسبیح بنالیں اگر جس دم کر کے اس کو کیا کریں تو اچھا ہے ورنہ ویسے بھی ہو سکتا ہے۔

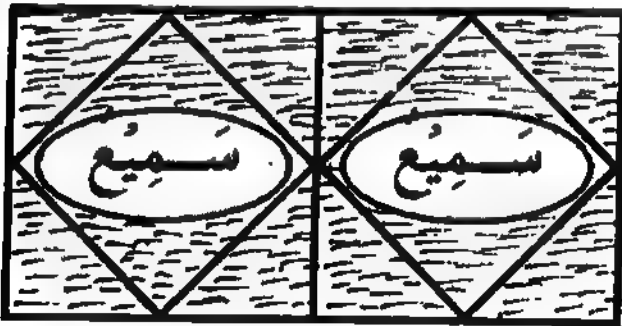
کم از کم ایک سال اس ریاضت کو کرنے سے عجیب و غریب مشاہدات ہونے لگیں گے۔ جن میں جنات وغیرہ ارواح سے ملاقات ایک عام حیثیت رکھتے ہیں۔ جب تمام مخفی مخلوقات اس ریاضت سے نظر آنی شروع ہو جائیں اور اسم بصیر دونوں آنکھوں پر جگہ گانے لگ جائے تو سمجھ لیں کہ کام مکمل ہو گیا یہ ریاضتیں ایسی اعلیٰ اور مخفی ہیں کہ صرف ان میں سے کسی ایک ریاضت کو پورا کرنا ہی عمل ہزارہ سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ نے پہلے سماعت کی مشق کی ہو اس کے بعد ہی اس ریاضت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بلکہ آپ کسی بھی ریاضت کو پہلے شروع کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اسی ترتیب سے کریں تو آسانی رہے گی اور کامیابی بہت جلد نصیب ہوگی۔ اسم بصیر کی ریاضت سے آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفت بصیر کی تجلی نازل ہوگی جو آپ کی حادث بصارت کو قدیم بنادے گی۔ اور محدود بصارت کو لامحدود بنادے گی اور مسلسل ریاضت سے آپ کے اندر یہ صفت اس قدر پراثر ہو جائے گی کہ آپ ایک نگاہ انسانوں پر اور دوسری لوح محفوظ پر ڈال سکیں گے یہ اللہ کی صفت بصیر کی ضروری خاصیت ہوگی ورنہ بحیثیت اطلاق تو اسم بصیر کا مالک خود اللہ ہی ہے۔ لیکن بحیثیت ابداء انسانوں کو یہ خصوصیت خصوصی ہے اور

بحیثیت خلق تو یہ بہت عام ہے کہ ہر جامعہ ارشے بغیر کسی وجہ کے دیکھتی ہے اور نظر رکھتی ہے ہماری مراد یہاں یہ نہیں کہ بحیثیت اطلاق آپ اسم بصیر کے سنی بن جائیں گے بلکہ ہماری مراد یہاں آپ کی حیثیت ابداء سے ہے جو خلق سے ایک درجہ بلند ہے اور خلق کی بصیری حیثیت سے کمربوں گنا قوت رکھتی ہے اور یہ قوت خلق کی بصارت سے زیادہ ہے عالم مثال یا عالم واقع یا عالم تمثال لطیف عالم، غیبی عالم روحانی عالم آپ جو بھی اس باطنی عالم کو نام دیں آپ کو نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ اس عالم میں ہر ایک شے مخصوص شکل رکھتی ہے۔ جموت، حسد، بغض، حرص، لالچ، غضب، غصہ، شہوت۔ ان خصائل کی بھی اشکال ہیں اور تصور وہم حافظہ، خیال، محبت، سرور، وجدان جیسی چیزیں بھی اس عالم میں ایک مخصوص شکل رکھتی ہیں۔ جو صاحب نظر ہیں ہماری اس بات کو سمجھتے ہوں گے۔ چنانچہ جب بندہ کی بصارت بیدار ہوتی ہے تو وہ ان فضائل کو ان کی اپنی شکل میں دیکھتا ہے۔ مثلاً میں اپنا ایک چھوٹا سا واقعہ لکھتا ہوں جس سے آپ کو اس بات کا اندازہ ہو جائے گا۔ میں نے اپنے ذاتی مشاہدات صرف اس لئے تحریر نہیں کئے کہ کسی صاحب کو کذب کا شائبہ نہ ہو کیونکہ یہ ایک ایسی دنیا ہے کہ جہاں ہر شے ممکن ہے اور نفسانی مادی ذہنوں سے پوشیدہ ہے۔ پھر یہ ہماری واردات اور اس عالم کے واقعات کو کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں جب تک کہ خود نہ دیکھ لیں۔

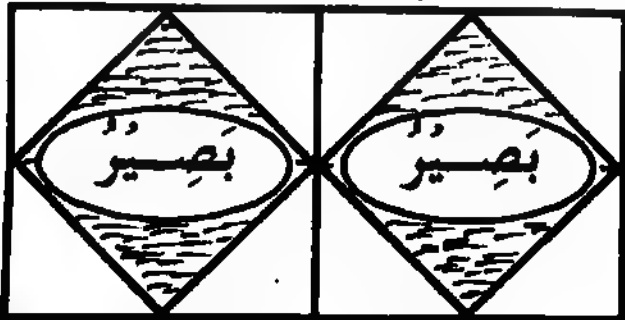
شنیدہ کے بود مانند دیدہ:

دوران ریاضت ایک بار چھوٹا سا واقعہ بصارت کا پیش آیا۔ ہوا یوں کہ جب میں بصارت کی مشق کر چکا تو میرا ایک دوست آیا۔ ریاضت کے وقت یہ دوست ساتھ تھا مگر کوئی ریاضت وغیرہ نہیں کر رہا تھا۔ مجھ پر ابھی ریاضت کا خمار طاری تھا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ دوست کے سانس کے ساتھ ہی ایک کواڑتا ہوا آیا اور سانس کے ساتھ اس کے اندر چلا گیا اور پھر اس کے پیچھے ایک عقاب اندر داخل ہوا میں حیران رہ گیا اور تعجب ہوا کہ پرندے ناک کے راستے اندر چلے گئے پھر مجھے خیال آیا کہ یہ تو روحانی بصارت کا کمال ہے اور مجھے علم ہو گیا کہ چونکہ کوہ حرص کی علامت ہے تو میرے دوست میں کوئی حرص پیدا ہوئی ہے۔ اور عقاب روحانی پرواز اور ریاضت روحانی وغیرہ سے

سماعت کا نقشہ



بصارت کا نقشہ



نظر کے دیگر واقعات پر ہم روشنی ڈالیں تو بڑے بڑے لوگ حیران ہو جائیں۔ مثلاً ایسے واقعات مختلف نوعیت کے ہم درج کر رہے ہیں اجمالاً فقط سمجھانے کے لئے تفصیل درج نہیں کر رہے۔

ہمارا ایک دوست محمد عزیز کراچی کشم میں ہے ایک روز اس کا خیال پیدا ہوا کیونکہ اس کا خط آیا تھا میں کافی دیر اس کے متعلق سوچتا رہا یہ حضرت بھی روحانیت کے دلدادہ ہیں۔ خاص طور پر ٹیلی پیٹھی کے۔ پھر بے خیالی میں میری نظر جو مغرب کی سمت گئی تو میں نے دیکھا کہ عزیز ایک موٹر بوٹ میں دو آدمیوں کے ساتھ جا رہا ہے۔ درمیان کے سارے فاصلے سمٹ گئے ہر رکاوٹ دور ہو گئی پھر چونکہ ساعت کی مشق تھی میں نے ان کی آوازیں بھی سنیں اور بڑی دیر تک دیکھتا رہا۔ تمام واقعات دیکھے اور سنے جب وہ آیا تو ان کی تصدیق ہو گئی اور وہ حیران رہ گیا۔

دوسرا واقعہ کشش مقناطیسی کا ہے ہمارے ایک عزیز کے ہاں شادی تھی۔ وہاں ایک دوست نے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ لڑکی بڑی نک چڑھی ہے اور کسی کو گھاس نہیں ڈالتی میں نے تھوڑی سی دلچسپی لی پھر بات آئی گئی ہو گئی۔ کچھ دو گھنٹے بعد وہ لڑکی میرے سامنے سے گزری میری نظر تھوڑی سی دلچسپی سے اس کی طرف اٹھ گئی۔ مجھے اپنی آنکھوں سے چمکدار دو دھیا روشنی کی باریک دو لکیریں خارج ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں اور لڑکی کی آنکھوں میں جذب ہو گئی لڑکی ایک نمک دیکھے جارہی تھی میں نے جلدی جلدی نظریں ہٹالیں کہ لوگ کیا کہیں گے مگر لڑکی رشتہ کا سہارا لیکر میرے سامنے بیٹھ گئی اور کہنے لگی سنا ہے کہ آپ پامسٹ ہیں اور علوم عقلی سے واقف ہیں غرضیکہ بات چل نکلی اور لڑکی نے مطلب کی بات بھی کہہ دی ہم وہ دن جا اس کے بعد اس کے گھر نہ گئے بہت خطوط آئے مگر پھر اس کی شادی ہو گئی۔

شغل ہوائی:

صوفیاء کرام کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بالخصوص ہندومت و بدھ مت والوں نے بھی نگاہ کو کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے پر مجبور کیا ہے۔ ان کے مجاہدے ایسے ہیں جو کسی خاص مذہب سے متعلق نہیں ہیں بلکہ ان مجاہدوں کو ہر مذہب و ملت کے لوگ کر سکتے ہیں لیکن جو بات تصور اسم بصیر سے بصارت کی بیداری میں ہے وہ ان

بصارت ہی سے متعلق ایک چھوٹا سا واقعہ اور یاد آ گیا جو آپ کی دلچسپی کے لیے زیر تحریر لا رہا ہوں۔

ایک روز میں اپنی بیٹھک میں لیٹا ہوا تھا گھر میں اکیلا تھا اندر سے چٹنی لگی ہوئی تھی۔ تھوڑی سی نیند آ گئی فوراً ہی بیدار ہو گیا۔ لیکن آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا تھا کہ مجھے اپنے منہ پر کسی کی گرم سانسوں کی مہک معلوم ہوئی گھبرا کر آنکھیں کھول دیں دراصل اس نیند کے خمار نے مجھ پر شہوت سوار کر دی تھی۔ جب آنکھیں کھولیں تو اپنے نیم اندھیرے کمرے میں ایک سراپا ناز سولہ سترہ برس کا سن ہوگا چمکتے ہوئے پانی کی مانند رنگ ایک عجیب سی ڈھلک اور سرمستی ہو رہا تھی۔ ہونٹ شہابی رنگ گلابی آنکھ عقیقی سرخ زورے خمار آلود آنکھیں، جسم سراپا شعلہ مجھ پر جھکی ہوئی ہے اور اپنے ہونٹ میرے ہونٹوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ میں باہوش و حواس اس کے سراپا کا جائزہ لے رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ یہ کون ہے اور بند کمرے میں کیسے آ گئی ہے۔ حتیٰ کہ میں اتنا بے ہوش اور کم ہوا کہ شراب کا نشہ اس نشے کے سامنے نشہ ہی کیا؟ میں اس کو دیکھ کر ایک عجیب نشہ میں مبتلا ہو گیا پھر مجھے ہوش نہ رہا جب بے خودی میں میں نے اس کا نام پوچھا اور جس نے مجبور کیا تو اس نے بتایا کہ میرا نام شہوت ہے۔ اس وقت تو مجھے ان الفاظ کی حقیقت کا علم نہ ہوا میں معمول کے مطابق ہی اسے کوئی نام سمجھا۔ پھر اسی کے ساتھ مست ہو کر میں سو گیا جب آنکھ کھلی تو نہ نازنین ہے نہ وہ مہک نہ خمار البتہ ایک سرور کی لہر بدن میں دوڑ رہی تھی اور ایک تھکاوٹ سی تھی بہت حیران ہوا کہ یا الہی یہ ماجرا کیا ہے یہ حقیقت تھی کہ افسانہ یا پھر کوئی خواب سہانا۔ وہم خیال تصور کہہ رہے تھے کہ یہ ایک خواب تھا عقل و ہوش اور حقیقت کہہ رہی تھی کہ یہ ایک حقیقت تھی۔ میں بہت حیران ہوا پھر اٹھ کر دروازہ دیکھا تو بند تھا پھر مجھے عالم بے خودی کے الفاظ یاد آئے اور اس ماہ جبیں کا نام یاد آیا تو معلوم ہوا کہ ادھر ابھلا ہو یہ تو اس نے اپنا نام خود ہی بتا دیا کہ وہ شہوت ہے پھر حیرت کی بات یہ کہ اس خواب کے بعد مجھے غسل کی حاجت پیش نہیں آئی اور نہ ہی کپڑے پلیدے تھے لیکن میں نے احتیاطاً نہالیا تاکہ شریعت کا تقاضا پورا ہو جائے تو برادر من! ایسی ایسی کیفیات بھی پیش آتی ہیں۔ یہ تو ہم نے ایک ہی رخ کے دو واقعات بیان کر دیے ورنہ اگر

اعمال میں نہیں ہے اس شغل کو یوگ میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے اسے خواص کی زبان میں شغل ہوائی، مشغل لاء برزخ اکبر وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ذہنی اور نظری ریاضت ہے جس سے ہر قوی الدماغ شخص مستفید ہو سکتا ہے ان ریاضتوں میں دماغ میں روغن بادام کدو چنبیلی وغیرہ کی مالش کر لیا کریں اور کانوں میں بھی روغن بادام ڈالا کریں۔ مقوی اشیاء کا استعمال رکھیں۔ محرک باہ اشیاء کو استعمال نہ کریں مریح مصالحہ وغیرہ کم سے کم استعمال کریں۔ فضول گوئی سے پرہیز کریں کم سونا، کم بولنا اور کم کھانا اپنا معمول بنالیں۔ اس مشغل کو سرانجام دینے کے لئے کسی پرسکون تنہا مقام کا انتخاب کریں جہاں شور وغل نہ ہو۔ اس ریاضت کے لئے سونے کے دو وقت مقرر ہیں۔ ان دونوں میں سے جو دل چاہے منتخب کر لیں یا تو عصر تا مغرب سو جایا کریں باقی وقت جاگ کر گزارا کریں یا مغرب تا عشاء سو جایا کریں مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے نیند کرنی ہے۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں صرف دو گھنٹے سونا ہے۔ پہلے پہل تو دماغ بوجھل ہوگا اور طبیعت میں گھٹن اور قبض سی معلوم ہوگی مگر مسلسل بیداری سے دماغ کھل جائے گا اور لطف و سرور محسوس ہوگا مسلسل بیدار رہنے کے لئے کم کھانا ضروری ہے اور لطیف غذا کھائے۔ شغل کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو اندھیرے کمرے میں بیٹھ کر شغل ساعت کی ریاضت کی طرح سانس لیں اور نفس متساویہ جاری کریں۔ اگر یہ نفس جاری نہ ہو تو ایسی فکر کی بات نہیں ہے البتہ کوشش سے جاری کریں۔ جب سانس وغیرہ لے چکیں اور سانس کی مشق ہو جائے تو پھر شغل ساعت یعنی صوت سردی کی طرح بنیٹیں۔ جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں منہ شمال کی طرف ہو۔ اس کمرے میں گھپ اندھیرا ہو۔ پھر آپ ہوا میں کسی موہوم نقطہ پر توجہ مرکوز کر دیں اور ذہن کے تمام خیالات کو مٹا دیں۔ تصور یہ ہو کہ میں اور کائنات کی ہر شے فنا ہو چکی ہے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر چکی ہے۔ اب ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا ہے میں خود بھی نہیں ہوں۔ کائنات بھی نہیں ہے اس دوران پلک بالکل نہ جھپکائیں اور نہ ہی ان الفاظ کو دہرانا ہے بلکہ یہ تو ایک خیال ہے۔ آپ اپنی طرف سے سوچ میں جو مرضی تصور کریں لیکن اس کا مفہوم یہی ہو کہ ہر شے بمعہ میرے فنا ہو چکی ہے نظر کو فضا میں مرکوز رکھیں۔ پلک ہرگز نہ

چمکیں شروع شروع میں تکلیف ہوگی پھر عادت پڑ جائے گی۔ حتیٰ کہ آپ پوری پوری رات اسی حالت میں گزار دیا کریں گے۔ بہر حال پہلے پہل تو آپ ایک گھنٹہ روزانہ کریں اور روزانہ عمل کرنے سے قبل کانوں میں روئی دے لیا کریں یا پھر ہیڈ فون وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں جس سے کوئی آواز کانوں میں نہ داخل ہو۔ پھر آپ وقت بڑھاتے رہیں۔ حتیٰ کہ آپ پوری رات کامل استغراق سے اس شغل میں منہمک رہیں۔ اس دوران عجیب و غریب واردات اور مشاہدات ہوں گے سب کو میضہ راز میں رکھیں۔ اور کسی پر اپنا راز آشکار نہ کریں۔ اس شغل پر ہمارے صوفیاء کرام نے بھی مواظبت کی ہے اور حضرت علی احمد صابری کلیر شریف والے تو اس شغل میں مسلسل بارہ برس تک مستغرق رہے۔ انکی ہمسری تو ہم لوگ کر ہی نہیں سکتے البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہماری انتہاء ایک پوری رات یعنی بارہ گھنٹے اس شغل میں استغراق رہنے کی ہے۔ جب آپ کے اندر یہ استغراق پیدا ہو جائے کہ بارہ گھنٹے تک اپنی ہوش نہ رہے اور نہ پلک جھپکے اور نہ کوئی خبر ہو تو پھر اندرونی بصارت بیدار ہو جاتی ہے اور انسان کی نظروہ کچھ دیکھتی ہے جو ناقابل تحریر ہے جس کا سب سے چھوٹا کمال یہ ہے کہ انسان دیوار کے پار دیکھ لیتا ہے اور بند صندوق کے اندر جھانک سکتا ہے اس شغل کے دوران بڑی بڑی عجیب و غریب واردات ہوتی ہیں فضا میں دائرے بنتے ہیں روشنیاں نظر آتی ہیں اور بندہ ان روشنیوں کو دیکھتا ہے جن سے دنیا بنتی ہے اور جو اس مخلوق کی اصل ہے اور ریڈنگ یعنی برقی حلقہ یا ہالہ نور کا پڑھنا اور دیکھنا تو اس کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

قوت ناطقہ

تیسری قوت قوت ناطقہ ہے اب ہم ان سب باقی قوتوں کو اجمالاً اور اختصاراً بیان کرتے رہیں گے۔ اور طول طویل بحث نہیں کریں گے۔ ناطقہ بولنے کی قوت کو کہتے ہیں۔ جسم میں اس کا مظہر زبان ہے عرف عام میں اسے کلام کہتے ہیں۔ کلام دو قسم پر مبنی ہے ایک کلام نفسی دوئم کلام لسانی لفظی و صوتی، خداوند تعالیٰ کے کلام کی بھی دو ہی اقسام ہیں اول کلام نفسی اس میں لفظ اور صوت کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ ایک

اندرونی ہیئت و تصور یا خیال ہے جو کوئی لفظ اور آواز نہیں رکھتا اور یہی تصور یا خیال یا اندرونی ہیئت جب لفظ اور آواز کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے تو یہ کلام لفظی کہلاتا ہے۔ کلام نفسی یا کلام الہی قدیم ہے۔ کلام لفظی حادث ہے۔ ہم یہاں پر کلام کی ان دونوں حالتوں کی بیداری پر بحث کرتے ہیں انسان کے اندر بھی ان دونوں اقسام کلام کی کار فرمائی ہے اسماء الہیہ میں اس کا مظہر اسم ”کلیم“ ہے اور لفظ ”کن“ بھی اسی شے کا مظہر اتم ہے لفظ ”کلیم“ بھی اسی شے کی باطنی حقیقت ہے ایک بزرگ کی دعا ہے کہ یا اللہ مجھے کاف اور نون کے درمیان کا بیدیتا۔ اس پر ہم ذرا روشنی ڈالتے ہیں ابجد ہو یا ابعث ان دونوں میں چار حروف اپنے اپنے مقام پر برقرار ہیں اور وہ ایک لفظ بنتا ہے۔ وہ چار حروف یہ ہیں ”ک ل م ن“ اب کاف و نون کے درمیان ”لم“ ہے اور عددی لحاظ سے ۴۰ اعداد اور کہتا ہے۔ ”یس“ کے بھی عدد ۷۰ ہیں۔ اور یہ سورۃ قرآن حکیم کا دل ہے۔ اور تمام قسم کی علویات و سفلیات اسی من میں مندرج ہیں۔

إِنَّمَا آمُرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

صفت کن کی کار فرمائی سورۃ یس میں ہے۔ اب ہم صفات شوبتیہ کو مندرج کرتے ہیں ”کن“ کلام نفسی ہے اور ”کلیم“ کلام لفظی ہے اور اسم اللہ ان سب کا جامع ہے۔

کلام نفسی:

اس کلام کا منبع پیشانی کی وہ دونوں اطراف ہیں جن کے تحت دونوں آنکھیں ہیں بالفاظ دیگر لطف مخفی کی دائیں اور بائیں سمت ہے۔ مذکورہ شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے دائیں طرف دائیں چشم کے اوپر پیشانی پر حرف ”ک“ کو تصور سے ۵۰ بار لکھے اور بائیں طرف اس کے مقابل حرف ”ن“ کو ۵۰ بار لکھے۔ اور اس عمل کو روزانہ ستر (۷۰) بار دہرائیں۔ آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب ایک بار دونوں لکھ چکیں تو پھر ایک بار دونوں برابر لکھا کریں۔ یعنی ایک بار ”ک“ لکھ کر دوسری بار ”ن“ لکھ دیا کریں۔ اور ان دونوں حروف کے اندر گم ہو جایا کریں۔ لطف کی بات ہے کہ یہ دونوں حروف حروف مقطعات میں شامل ہیں اور حروف نورانی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جبریل روح

الامین آپ پر نازل ہوئے اور کہا ”ک“ آپ نے فرمایا علمت یعنی میں نے جان لیا اگرچہ بعد میں ”حی ر ع ص“ بھی فرمایا مگر ”ک اف“ کی انفرادی خصوصیت کو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ صرف ایک ہی حرف کے بولتے ہی آپ نے فرمایا علمت معلوم ہوا یہ انفرادی حیثیت میں بھی منفرد ہے اور مکمل ہے کہ جسے جانا جاسکتا ہے پھر جبریل امین نے فرمایا علمت یا رسول اللہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے اور میرے اللہ کے درمیان ایک راز ہے جسے میں اور میرا رب ہی جانتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ.

ترجمہ:۔ نون قسم ہے قلم کی سیاہی کی۔

ن کی شکل دوات جیسی ہے اور قلم سرکنڈے وغیرہ سے بنتا ہے سیاہی بھی گوند اور کونکوں سے بنتی ہے معلوم ہوا یہ سب درختوں سے متعلق ہے اور شجر کن کی طرف اشارہ ہے ان دونوں حروف کا اسرار ہونا نصوص قطعی سے ثابت ہے جب دونوں حروف ”ک“ اور ”ن“ چپکے لگیں تو اس وقت کلام نفس حرکت میں آجائے گا۔ اب آپ جس طرف توجہ کریں گے وہ چیز نطق اختیار کرے گی اور موجود ہو جائے گی۔ ہر شے کا ایک وقت مقرر ہے۔

کل امر مہون باوقاہہ.

اور کلام نفسی سے آپ ہر شے کے نفس سے کلام کر سکیں گے۔ باقی آپ کے عمل پر چھوڑتے ہیں جو کرے گا دیکھے گا۔

کلام لفظی:

یہاں کلام کا مظہر زبان ہے۔ اور اسی کے لئے رسول و پیغمبر مبعوث ہوئے ورنہ نفسی حیثیت سے تو خدا موجود تھا۔ مگر لفظی اور لسانی حیثیت میں نہیں آسکتا کیونکہ یہ صفت حدوث ہے اور اللہ قدیم ہے حدث قدیم کی ضد ہے۔ ہم طویل بحث سے پرہیز کرتے ہیں اور کلام لفظی کو بیان کرتے ہیں۔

حروف ”ک ل م ن“ حروف کو اسرار اربعہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہی جفر کی روح رواں ہیں۔ ان میں ایک عجیب رمز ہے میں زیادہ وضاحت تو نہیں کروں گا مگر مختصر تحریر نہ کرنا بھی ناانسانی ہے۔

محتوں میں مستعمل ہے اور لفظ نفس بمعنی ہوا اور پھونک سانس سے عبارت ہے ان سب کو ملا کر ایک مطلب نکلا کہ روح کا اور سانس یا ہوا کا گہرا ربط ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر ہوا بھی روح ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

ترجمہ: میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی معلوم ہوا روح کوئی پھونکنے والی چیز ہے اور پھونک ہوا ہوتی ہے ان سب باتوں کو ملایا جائے تو معلوم ہوتا ہے لفظ کلمن میں یہ سب عناصر موجود ہیں۔ اور ایک خاص ترتیب سے موجود ہیں کہ اول الذکر دو عناصر ”ک ل“ سے مراد تخلیق انسان ظاہری ہے اور موخر الذکر ”م ن“ تخلیق جنات ظاہری اور تخلیق انسان باطنی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةٌ الْمَوْتِ

اور تَحٰنَ مِنَ الْجَنِّ سے یہی مراد ہے یہ تاویل یا استعاری معنی ہیں نہ کہ تفسیری۔

اب ثابت ہو گیا کہ لفظ کلمن میں سب عناصر موجود ہیں اور تخلیق کی تمام اقدار کی ترتیب و تدوین اور خلق کی تمام اقدار کی وضاحت موجود ہے۔ اب ہم اس لفظ متبرک کے عمل کا طریقہ لکھتے ہیں۔ آپ مذکورہ شرائط کو ملحوظ رکھیں جو کہ سماعت اور بصارت کے ضمن میں تحریر ہو چکی ہیں پھر تصور سے ”ک ل م ن“ کو زبان پر تصور سے یوں لکھیں کہ نوک زبان پر ک ہو اس کے بعد نیچے کی طرف ل ہو پھر وسط زبان پر م ہو اور زبان کے آخری سرے پر خلق کے قریب ن ہو۔ جب یہ تصور جم جائے تو پھر یوں کریں کہ ایک تلواری کو اپنی زبان کو فرض کریں اور اس کی شکل چمکدار زرد رنگ کی سونے کی تلواری کی فرض کریں اور اس پر ک ل م ن تحریر کریں۔



اس تلواری کو ذوالفقار کہتے ہیں یہ خنجر کی مانند ہے تصور و فکر کے قلم سے ایک سو چالیس (۱۴۰) بار لکھیں۔ اور ہر بار لکھنے کے بعد کچھ دیر فکر سے تصوراتی آنکھوں سے ان حروف کو لکھا ہوا دیکھیں۔ کچھ عرصہ کے بعد زبان میں ایک خاص تاثیر معلوم ہوگی۔ اور

کاف حرف آبی ہے اور قرآن حکیم میں ہے۔

وَلَا رَکْبَ وَ لَا یَابِسُ الْاَیُّ بِکِتَابِ مُبِیْنٍ

نہیں کوئی تریا خشک چیز مگر وہ کتاب مبین میں موجود ہے۔

اور دوسری جگہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سَبْعَةِ اَیَّامٍ وَ

تَحٰنَ غَوْضُهُ عَلٰی الْمَآءِ

اللہ کی وہ ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس وقت اس کا تخت پانی پر تھا معلوم ہوا پانی اول ہے اور اسی لئے کلمن میں ک اول ہے کیونکہ ہر شے اسی سے بنی ہے اور یہی ابتداء ہے دوسرا حرف ل ہے اور یہ خاکی ہے۔ پانی خاک پر ہوتا ہے بہ الفاظ دیگر آب عالم از لطیف ہے اور خاک عالم کثیف مادہ یا عالم خلق ہے۔ یہ دونوں حروف تخلیق کی ابتدائی اقدار ہوئیں یعنی ”امر“ و ”خلق“ ”ماء“ اور ”تراب“ اس کا تعلق عالم ظاہر سے ہے کیونکہ آب اور خاک دونوں ظاہری کثیف اشیاء ہیں۔ مگر استعاری معنوں میں آب لطیف اور خاک کثیف ہے اور یہ درست ہے آب روح اور خاک جسم ہے آب نقطہ اور خاک دائرہ ہے اب دیگر عالم رہ گئے۔

تیسرا حرف م ہے۔ یہ آتش ہے اور محرک ہے روشن اور گرم ہے۔ دوسروں کی طرح ظاہر تو ہے مگر لطیف ہے۔ اس کو قید نہیں ہے مگر آب و خاک میں حرکت اول کا موجب ہے۔ کیونکہ آب اور خاک کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں جب تک ان میں حرکت نہ ہو۔ حرارت فریضی بھی اسی سے متعلق ہے جو تمام جانداروں میں پائی جاتی ہے اور سورج اس کا مظہر ہے۔ بہ اتفاق علماء نجوم ”م“ مظہر شمس ہے اور آتش روحانیت کی ابتدائی منزل ہے اور یہ بھی ہے کہ اول الذکر دونوں مراتب انسانی ظاہری ہیں یعنی ”آب و خاک“ اور آتش و ہاد انسان کے مراتب مخفی ہیں۔ اور موخر الذکر آتش و ہاد ہے جو تخلیق جنات ہیں۔ اور ان میں خاک و آب باطن ہے بلکہ بعض معنوں میں نہیں ہے۔

چوتھا حرف ”ن“ ہے۔ جو ہوا ہے ہاد ہوا اور روح کو کہتے ہیں یہ لفظ ریح عربی ہے اور روح سے مشتق ہے۔ لفظ ریح کا مطلب ”ہوا“ ہے۔ اور روح بھی ریح سے مشتق ہے جیسے لفظ نفس روح اور جان کے

عجیب و غریب اسرار ظاہر ہونگے اس حالت میں غصہ، شہوت، حسد، کبر، بغض وغیرہ کو دل سے مطلقاً نکال دیں۔ جب تمام حروف چپکنے شروع ہو جائیں تو پھر ایک سو چالیس دن یعنی قریباً پانچ ماہ یہ عمل جاری رکھ کر ختم کر دیں پھر آپ کی زبان سیف الرحمن ہو جائے گی۔ اور بہت سی ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جو احاطہ تحریر میں لانا محال ہیں اس عمل میں عجیب و غریب اسرار ہیں ہم جان بوجھ کر سب باتوں کے فوائد ظاہر نہیں کر رہے جو صاحب کریں گے ان کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ کلام نفسی اور کلام لفظی کی دونوں ریاضتوں کو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جو اعمال پڑھنے سے متعلق ہیں ان میں یہی عمل اثرات ظاہر کرنے کا موجب ہوگا۔ جب آپ اس ریاضت کو کر لیں گے تو ہمزاد وغیرہ کی حاجت مطلقاً ختم ہو جائے گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان ریاضتوں پر عمل کرنے والا روحانیت کی اس منزل پر پہنچ جائے گا جہاں یہ ہمزاد کو تو ایک اضافی حیثیت اور خدمتگار کے طور پر ہی رکھ سکتا ہے ورنہ اس کو اس کی مطلقاً پروا نہ رہے گی۔

ریاضت فکری:

اب زبان کو پراثر کرنے کا ایک فکری اور ذہنی ریاضت کا طریقہ تحریر کرتے ہیں۔ اس میں کلام نفسی نہیں بلکہ صرف کلام لفظی کو دخل ہے۔ البتہ کلام نفسی کی حد تک فعال ہو جاتا ہے۔ طریقہ یوں ہے کہ اول ماہ قمری کی چار تا چودہ تاریخ کو چاند کی طرف منہ کر کے ذہن کو حسب طریقہ مذکور ذہنی ریاضت سماعت والے کے مطابق پرسکون کریں اور چاند کی سمت منہ کر کے آنکھیں بند کر لیں اور تصور میں چاند کو گول اور چمکدار سنہری زردی مائل تصور کریں اور پھر خیال کریں کہ اس سے ایک نوری شعاع نکل کر ایک نوری ڈوری کی مانند میری نوک زبان سے سینے میں داخل ہو رہی ہے اور میری پوری زبان نورانی ہو رہی ہے اور یہ بذاتہ نور ہے چاند کا کلکڑا ہے یہ مشق اس وقت کریں جب شور و غل نہ ہو ذہن یکسو ہو امید ہے دس روز کی مشق میں زبان نورانی معلوم ہوگی اور تصور پختہ ہو جائے گا۔ چند ہویں دن سے غروب آفتاب کے وقت شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور تصور میں ویسے ہی چاند کو محسوس کریں اور نوری رابطہ کا تصور کریں یہ دونوں شقیں قریباً آدھا گھنٹہ روزانہ کیا کرے یا اگر چاہے تو رات کو چاند

والی مشق گھنٹہ بھر بھی کر سکتا ہے جب چاند کی دوبارہ چار تاریخ آجائے تو پھر چاند والی مشق شروع کر دیں اس طرح دو تین ماہ میں ہی زبردست لسانی قوت حاصل ہو جائے گی۔ اگر اسے مزید ترقی دینی ہو تو جس دم کی مشق اس کے ساتھ جاری رکھیں۔ اگر معلوم نہ ہو تو ضرور ی نہیں۔ اگر جس دم کا طریقہ معلوم ہے تو ضرور کریں کچھ تھوڑا بہت ہم ابتداء میں درج کر چکے ہیں۔

اس مشق کے دوران غصہ سے مطلقاً پرہیز کریں ہر کسی سے ملشی زبان میں بات کریں تلخ کلامی نہ کریں زیادہ مزاج نمک اور تلخ تیر ذائقہ دار اشیاء سے پرہیز کریں اس مشق کی تکمیل کی پہچان یہ ہے کہ آپ کو اپنی زبان میں ایک لذت ایک سرور محسوس ہوگا اور ٹھنڈک بے انتہا محسوس ہوگی بعض دفعہ بات کرتے ہوئے اندھیرے میں نور چمکتا ہوا محسوس ہوگا لوگ خواہ مخواہ آپ کی زبان کی تاثیر سے متاثر ہو جایا کریں گے۔ آپ کی بات میں ایک اثر خاص اور تاثیر خاص پیدا ہو جائے گی دوران مشق زبان ایک نور کا ٹکڑا محسوس ہوا کرنگی فضول گوئی، جھوٹ وغیرہ سے نفرت ہو جائے گی ایسی زبان پھانٹ کر کرنے کی خاص تاثیر رکھتی ہے چند بار تکثیف دینے سے معمول پر نیند طاری ہو جاتی ہے یہ محبت کے لئے بھی ایک خاص تاثیر رکھتی ہے حتیٰ کہ اگر جانوروں کو بھی کچھ کہا جائے تو وہ حکم مانتے ہیں اور ایسے آدمی سے جانور مانوس ہو جاتے ہیں جب اس مشق کا عامل کوئی طلسم حتمی یا آیت قرآنی یا کوئی عمل پڑھتا ہے تو اس میں بہت جلد تاثیر ظاہر ہو جاتی ہے۔

حس ذائقہ

ناطقہ کے بعد زبان ہی سے ایک اور حس بھی متعلق ہے جسے ذائقہ کہتے ہیں۔ اس حس کی بیداری کے بعد بندہ کسی بھی موسم کا پھل کسی بھی موسم میں کھا سکتا ہے۔ اور ہر وہ چیز حاصل کر سکتا ہے جو وہ چاہے یہاں میری مراد کھانے پینے کی چیزوں سے ہے۔ ایسا شخص عالم روحانی کی غذائیں کھاتا ہے اور مہینوں بغیر کھائے مادی غذا کے گزار دیتا ہے۔ جلالی جمالی پرہیز میں یہ مشق اور عمل بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ اس عمل کی بدولت پورا عمل بغیر کھائے پئے ہاطنی غذا کے بل

پر کر سکتا ہے۔

پیٹ جسے لوگ دوزخ کہتے ہیں۔ اس پر ایسے عامل کا تصرف ہو جاتا ہے اور وہ اس پیٹ کے دوزخ کو ختم کر لیتا ہے اسے کسی قسم کے کھانے کی احتیاج نہیں رہتی اس کی اسلامی ریاضت ہم بیان کر رہے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ اول آپ چالیس دن کے روزے رکھیں اور اس میں افطاری اور سحری کے وقت بہت کم کھائیں جن میں ایسی غذائیں استعمال کریں جو خاص ذائقہ نہ رکھتی ہو بلکہ پھینکی ہو۔ نمک میٹھا مرچ وغیرہ کو حتی الامکان ترک کر دیں اگرچہ یہ عمل بہت مشکل ہے مگر عادت سے کچھ مشکل معلوم نہ ہوگا آخر کئی اقسام کے مرضوں میں بھی تو ان چیزوں کو ترک کر ہی دیا جاتا ہے۔ نماز کی پابندی رکھیں تو نوافل کی کثرت کریں۔ ہر قسم کی ترک لذات کریں اس دوران روزانہ ہمہ وقت ”اللہ الصمد“ کا ورد رکھیں یہ دس دن میں ایک لاکھ بار ہونا چاہئے۔ چالیس روز میں چار لاکھ بار ہوگا۔ پھر اکالیسویں روز اور بیالیسویں روز ان دونوں میں پچیس ہزار بار پڑھیں۔ اور جب افطاری کا وقت ہو بیالیسویں روز تو آپ ایک ہزار بار ”اللہ الصمد“ پڑھیں اور چند چیزوں کے کھانے کی خواہش کر کے آنکھیں بند کر لیں اور تصور کریں کہ ملائکہ آپ کے مطلوبہ کھانے سونے کے برتنوں میں لئے آسمان سے اتر رہے ہیں۔ تصور کرنے کی تھوڑی دیر بعد واقعی ملائکہ نظر آنے شروع ہو جائیں گے اور ان کے ہاتھوں میں طباق ہوں گے، جن میں آپ کے مطلوبہ کھانے ہونگے۔ آپ بننا کھوں سے بھی وٹوری غذائیں کھائیں۔ پھر آنکھیں کھول دیں انشاء اللہ زبان پر ذائقہ ہوگا اور پیٹ بھرا ہوگا کھانے کی احتیاج محسوس نہ ہوگی۔ یہ عمل آپ جب بھی کیا کریں گے آپ کو مطلوبہ اشیاء مل جایا کریں گی ہزار بار صرف ”اللہ الصمد“ پڑھ کر آنکھیں بند کریں کھانا مل جایا کرے گا۔ اگر کسی ساتھی کو بھی ایک ہزار بار پڑھا کر آنکھیں بند کرائیں گے تو اسے بھی ملے گا۔ لیکن ساتھی کے لئے ضروری ہے کہ نیک اور پرہیزگار ہو فاسق فی العقیدہ اور فاسق فی العمل نہ ہو بھی نوری غذا ملے گی ورنہ محروم رہے گا۔ اور بہتر یہ ہے کہ عمل کو قائم رکھنے کے لئے روزانہ ایک ہزار بار اللہ الصمد پڑھ لیا کریں۔ یہ ایک ایسا ملکوتی کرشمہ ہے کہ اس پر دنیا جہان کی نعمتیں قربان ہیں۔

عقیدہ کی پختگی اور تصور یقین کی مضبوطی شرط ہے کوئی صاحب عمل کو آزمانے کے لئے نہ کریں بلکہ عمل کو عمل سمجھ کر کریں اور یقین رکھیں کہ ضرور قبول ہوگا دوران عمل بھی عجیب و غریب واقعات پیش آئیں گے۔ بعض دفعہ جب آپ بھوک اور ترک لذات سے بیزار ہو محسوس کریں گے تو شیطان کئی قسم کے کھانے لائے گا اور دیگا۔ کئی لوگوں کی زبانوں سے عجیب عجیب باتیں کہلوائے گا اس عمل کے دوران بھی رات کو ملائکہ نوری غذا کھلایا کریں گے اور صبح کو منہ میں اس کا ذائقہ ہوا کرے گا اور پیٹ بھر جایا کرے گا۔ بعض لوگ ایک قسم کے ٹوکے اور سفلی اعمال سے بھی ایسی تاثیر کا دعویٰ کرتے ہیں تجربے پر وہ بات درست نہیں ہے اور ایسی نعمت ان سفلی اعمال میں نہیں ہے۔

حس شامہ

حس شامہ یعنی سو گھنے کی حس ظاہری طور اس کے بہت فوائد ہیں اور ظاہری طور پر اس کا منہج ناک ہے۔ جس کے دو ٹخنے ہوتے ہیں۔ علم یوگ میں ان دونوں ٹخنوں کو ایڈ اور پنگلہ کہا جاتا ہے ناک سانس لینے کا آلہ ہے اور قدرت نے اس کو سب سے اہم بنایا ہے کیونکہ یہ آلہ حیات کا مظہر ہے ہوا اسی آلہ کے ذریعے انسان کے پیچھے پردوں میں داخل ہوتی ہے اور زندگی کا رشتہ اسی سانس کی ڈوری سے وابستہ ہے۔ ہوا قدرت کا ایک زبردست عطیہ ہے۔ اس میں سائنسی نقطہ نظر سے تو مختلف گیسیں ہوتی ہیں مگر بڑی بڑی گیسیں یہ ہیں آکسیجن، ہائیڈروجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ مگر ہمارا موضوع گیسوں کا تذکرہ نہیں ہے۔ ہم تو اسے مختصر اسادہ سے انداز میں بیان کریں گے اور اس حس کو فعال کرنے کا اسلامی اور غیر اسلامی سادہ طریقہ بیان کریں گے۔

ان طریقوں پر عمل پیرا ہونے سے قوت حیات مضبوط ہو جاتی ہے اور آکسیجن کا ایک کثیر ذخیرہ میڈولا اور بلاٹکلا میں جمع ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے استغراق میں بہت مدد ملتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں جو مثبت اور منفی بجلی کا ذخیرہ ہے وہ اپنی کارکردگی جاری کر دیتا ہے۔ دوسرا سانس پر کنٹرول ہو جاتا ہے اور اعمال کے دوران آہستہ آہستہ سانس کا آنا جسم کو ریٹکس ہونے میں اور بے حس و حرکت ہونے میں

مدد دیتا ہے۔ اور جسم کو حرکت نہ دینے سے ہی روح صعود کرتی ہے اور آفاق قوتیں حرکت میں آتی ہیں۔

طریقہ اسلامی:

صوفیاء کرام نے ”حیات“ کی لافانی قوت کو بیدار کیا بلکہ یوں کہا چاہئے کہ خود بخود ان کی یہ آفاقی قوت بیدار ہو گئی جس سے انہوں نے انوار روشنیوں اور نیرنگیوں کا ایک ہجوم اپنے ارد گرد محسوس کیا اور اسی ”حیات“ کا مظہر چشمہ حیواں یا آب حیات ہے یہ چشمہ اسی قوت کا مظہر ہے ریاضت درج کر رہا ہوں اس پر عمل کریں انشاء اللہ بہت جلد آپ اپنے اندر ایک حیرت انگیز تبدیلی محسوس کریں گے۔ رات کو آنکھیں بند کر کے کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں۔ اور تصور کریں کہ آسمان یا عرش سے ایک نور سنہری خانہ کعبہ میں داخل ہو رہا ہے جس طرح روشنی چھن چھن کر اجالے سے اندھیرے میں پڑتی ہے بالکل اسی طرح ہے اور خانہ کعبہ اس سنہری روشنی سے جگمگ رہا ہے اور پوری دنیا میں چمک اور روشنی اسی کعبہ معظّمہ سے پھیل رہی ہے۔ پوری دنیا انہی سنہری روشنیوں کی لپیٹ میں ہے اور یہ روشنیاں ہوا کی صورت میں اڑتی ہوئی لہروں کی طرح ہر سمت میں رواں دواں ہیں آپ اس تصور کے ساتھ ساتھ اپنی پوری توجہ ناک پر مرکوز رکھیں اور سانس کی آمد و شد پر توجہ جمائے رکھیں خیال کریں کہ جن طرح ظاہر آپ کے چاروں طرف یہ روشنیاں ہیں اسی طرح سانس کے ذریعے یہ روشنیاں میرے اندر داخل ہو رہی ہیں اور میرا اندر منور ہو رہا ہے۔ توجہ سانس پر مرکوز ہو سانس ہوا مت سمجھیں بلکہ نور سمجھیں جب ہوا انتھوں سے مس ہو تو سمجھیں کہ یہی نور مس ہو رہا ہے چند دن کے اندر اندر بند آنکھوں کے سامنے نور ہی نور پھیل جائے گا اور طبیعت میں ہلکا پن پیدا ہو جائے گا، نامعلوم خوشی کا احساس ہر وقت رہے گا۔ طبیعت میں بسط پیدا ہو جائے گا اور دماغ میں ایک غیر معمولی قوت محسوس ہوگی یہ مشق روزانہ کھانا کھانے کے تین گھنٹے بعد رات کو تنہا مکان میں اندھیرے کمرہ میں کرنی ہے اور شور و غل بالکل نہ ہو، روزانہ قریباً ایک گھنٹہ تک عمل کیا کریں اگر صبح شام ایک ایک گھنٹہ کر لیا کریں تو اور بھی بہتر ہے چند یوم میں ابتداء ہلکا ہلکا نور یا روشنی نظر آیا کرے گی پھر کبھی خوشبو کبھی بدبو آیا

کرے گی۔ آخر میں ہمیشہ خوشبو ہی آیا کرے گی۔ پھر انواع و اقسام کی خوشبوئیں آیا کریں گی پھر ہر خوشبو اور ہر قسم کی بو میں آپ تیز کر لیں گے اندازاً تین ماہ میں یہ ملکہ حاصل ہو جائے گا کہ اگر آپ اپنے کسی عزیز کو ملیں گے تو اس کے جسم کی مخصوص بو کو آپ کا ذہن خود بخود ریکارڈ کر لیا کرے گا اور بعض دفعہ آنکھیں بند کر کے آپ اپنے عزیز کو محض اس کی مخصوص بو سے ہی پہچان جایا کریں گے اس مشق کے بہت سے فوائد ہیں۔

جب یہ مشق جاری رکھی جاتی ہے تو آپ کو جنات کی دنیا کی خوشبو اور بدبو کا علم ہونا شروع ہو جایا کرے گا۔ اور پھر جیسے ہی کسی آسیب زدہ کو دیکھا کریں گے اسی بدبو اور تشخص بو سے یہ معلوم کر لیا کریں گے کہ اس کو مرض ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس قسم کا آسیب ہے یہ بات تجربہ سے خود بخود آ جاتی ہے یا مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

جب انسان اس سے ترقی کرتا ہے تو اس کو ملائکہ کی طرف سے خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے اور وہ ہر فرشتہ کی خوشبو کو الگ الگ تیز کر سکتا ہے اس طرح اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسا فرشتہ میرے پاس ہے۔

نماز میں مختلف قسم کی خوشبوئیں ملائکہ کی طرف سے آتی ہیں جن کی وجہ سے نمازی کے خشوع و خضوع میں اضافہ ہو جاتا ہے اور طبیعت میں آہستہ آہستہ لطافت پیدا ہو جاتی ہے اور اس حالت میں جب انسان تلاوت قرآن کرتا ہے تو عجیب عجیب خوشبوئیں آتی ہیں اور اس کثرت سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں کہ جس کا کوئی حساب نہیں ہے اور ہر خوشبو دوسری خوشبو سے مختلف ہوتی ہے اس جہان میں آ کر آپ کو علم ہوگا کہ خوشبو میں کتنا تنوع ہے اور اللہ تعالیٰ کی منائی کس قدر حیرت انگیز ہے اس نے ہر شے کو دوسری سے جدا بنایا ہے۔ آپ جس آیت کو پڑھیں گے اس کے ملائکہ کی الگ خوشبو آئے گی اس طرح آپ ہر آیت کے ملائکہ کی مخصوص خوشبو سے واقف ہو جائیں گے اور جب اس نوعیت کی خوشبو آیا کرے گی تو آپ جان لیا کریں گے کہ یہ فلاں فرشتہ کی خوشبو ہے۔ اسی طرح مختلف ارواح کی الگ الگ خوشبوئیں ہیں۔ پھر جب انسان کسی روح کی طرف خواہ ان بزرگ کی کتاب پڑھ کر یا دربار پر جا کر یا تصور میں اس بزرگ کی طرف توجہ کرتا ہے تو روحانی بزرگ اپنی مخصوص خوشبو کے ذریعے بندہ

کے پاس حاضر ہو جاتا ہے۔ جس سے بندہ یہ معلوم کر لیتا ہے کہ اب بزرگ آگئے ہیں ہمارے کئی دوستوں کو یہ مقام حاصل ہے الحمد للہ، اسی طرح جب بندہ کچھ اور ترقی کرتا ہے تو وہ عالم کثرت سے عالم وحدت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس مقام پر وہ ایک ایسی یکجائی خوشبو محسوس کرنا ہے جس کا جواب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے الفاظ وضع ہوئے ہیں۔ یہ وہ خوشبو ہے جو روح الارواح کی طرف سے آتی ہے اور اسی خوشبو سے ملائکہ جنات ارواح اور عوالم کو خوشبو پہنچتی ہے۔ یہ یکجائی خوشبو جسے بوئے وحدت بھی کہہ سکتے ہیں انسان کو اس قدر بے خود کر دیتی ہے کہ انسان اسی بوئے وحدت کا دیوانہ ہو جاتا ہے اور اس سرمست کر دینے والی بو میں غرق ہو جاتا ہے۔ اب یہ تو بات کہاں سے کہاں نکل گئی بہر حال طالب میں کچھ نہ کچھ یہ ملا حیت ہونی چاہیے تاکہ وہ حاضرات کو بوقت حاضری ان کی مخصوص بو سے شناخت کر سکے۔

بیداری شامہ

بذریعہ یوگ:

قوت حیات اور قوت شامہ کو بذریعہ یوگ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے اس قدر کثیر فوائد نہیں ہیں۔ جتنے اسلامی طریقہ کے ہیں۔ بعض لوگ میرے ان الفاظ سے حیران ہوں گے کہ میں نے قوت حیات اور قوت شامہ کو یکجا کر دیا ہے۔ لیکن اگر وہ ذرا تدبیر کریں تو میری بات سمجھ لیں گے۔

اب ہم بذریعہ یوگ بعض مخفی قوتیں سانس کے ذریعے مجتمع کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں امید ہے احباب اس سے مفید نتائج اخذ کریں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ صبح سویرے اٹھ جائیں اور مختلف جسمانی ورزشیں کریں اس کے بعد رات ہی کو ایک طشت میں لبالب پانی بھر کر رکھ دیں اور طشت کسی کھلی جگہ رکھ دیں تاکہ شب بھر اس پر پڑتی رہے پھر جب آپ ورزشیں وغیرہ کر چکیں تو کھٹنوں کو زمین پر نکالیں

اور دونوں ہاتھوں کو طشت کی دونوں اطراف رکھ کر گھوڑے کی طرح کھڑے ہو جائیں۔ پھر منہ کو طشت کے پانی کے بالکل قریب لے جائیں جب ناک سے ایک انچ کے فاصلے پر پانی رہ جائے تو زور زور سے سانس لیں اور تیز تیز ہی خارج کرتے جائیں یعنی تیزی سے سانس اوپر چڑھائیں اور تیزی سے باہر نکالیں اس دوران پوری توجہ سانس پر رکھیں اور کچھ بدبو خوشبو یا کسی قسم کی بو کو سونگھنے کی کوشش کریں۔ جب تھک جائیں تو سیدھے بیٹھ کر سانس لے لیں وقفہ وقفہ سے پھر وہی عمل شروع کر دیں اس طرح قریباً پندرہ منٹ تک روزانہ مشق کریں۔ اور اس مشق کے بعد ایک دوسری مشق ہے وہ اس طرح کہ آپ کنول انداز یا نیم کنول یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں اور سانس کو آہستہ آہستہ کھینچتے جائیں آنکھیں بند ہوں۔ ریڑھ کی ہڈی اور گردن متوازی ہو جتنا ہو سکتا ہے سانس کھینچیں پھر سینے میں بند کر لیں اور جتنی دیر تک ممکن ہے بند رکھیں اور جب مزید روکنا ممکن نہ ہو تو آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکال دیں۔ اس عمل کو بھی پندرہ منٹ تک کریں اس طرح آدھا گھنٹہ صبح کے وقت کی مشق ہوگی۔

اب رات کا پروگرام بھی سن لیں رات کو شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اپنے دائیں نتھنے کو اور اپنی سب سے چھوٹی انگلی یعنی چھنگلی یا خنصر سے اپنے بائیں نتھنے کو بند کریں۔ پھر انگوٹھا ہٹا کر آہستہ آہستہ سانس کو اندر کھینچیں جب سانس لے چکیں تو انگوٹھے سے نتھنا بند کر لیں اور سانس کو اندر روکے رکھیں۔ جب روکنا ممکن نہ ہو تو بائیں نتھنا سے انگلیاں ہٹا کر سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔ یاد رہے کہ سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالنا ہے اور کوشش کریں کہ نکالنے میں اتنا وقت لگے کہ روکٹے کھڑے ہو جائیں اور بے چینی پیدا ہو۔ کوشش کر کے پیچھے دے ہوا سے بالکل خالی کر دیں۔ پھر جب بائیں طرف سے سانس کو مکمل نکال لیں تو پھر اسی طرف سے آہستہ آہستہ سانس لیتے جائیں اور جب لے چکیں تو سانس کو پیچھے رووں میں بند کر دیں اور جب روکنا دشوار ہو رہا ہو تو دائیں طرف سے نکال دیں اور پوزی طرح سے ہوا خارج کر دیں۔ اس طرح کرنے سے ایک چکر یا دورہ تنفس پورا ہو جاتا ہے اس طرح پندرہ چکر سرانجام دیں اس کے بعد پرسکون ہو کر اس انداز سے بیٹھیں

قبضے میں ہوتے ہیں وہ قوت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں ہمزاد ہمارے نسہ مفرد کی ہیئت ہے۔

دراصل ہمارا جسم اور ہماری مادی دنیا مرکب روشنیوں کا مجموعہ ہیں یہ روشنیاں ایک دوسرے میں اس قدر پیوست ہیں کہ مادی صورت بن گئی ہے اور اگر انہی روشنیوں کی یہ پیوستگی کم ہو تو وہ ہیولی یا نسہ کی لطیف شکل ہوگی اور اگر یہی ہیولی کچھ اور لطیف ہو تو جتنی نسہ مفرد بن جائے گا اور اگر انسان کے نسہ مرکب کو مفرد بنایا جائے جس کے لئے ریاضات وغیرہ ہیں تو یہ نسہ انسانی جسے نسہ مرکب کہتے ہیں جب مفرد بنتا ہے تو جتنی قوتوں کا حامل ہوتا ہے بلکہ ان سے بھی کچھ زیادہ طاقتور ہوتا ہے اس نسہ مفرد انسانی کو ہم ہمزاد کہتے ہیں۔

اگرچہ اس مسئلہ میں بھی کسی قدر اختلاف ہے لیکن مجھے بزرگوں سے یہی شرح پہنچی ہے۔

اپنے انسانی نسہ مرکب یعنی عقل روشنیوں کو لطیف روشنیوں میں یعنی نسہ مفرد میں بدلنے کے لئے ہر مسلک نے مختلف ریاضات ترتیب دی ہیں۔ تاکہ یہ نسہ مرکب مفرد میں بدل جائے۔

اب خواہ یہ نسہ مرکب قوت ارادی سے مفرد بنائیں یا بھوک پیاس اور نہ سونے جیسی سخت ریاضات کر کے یا پھر مسلسل ارکا ز اور آیات پڑھ کر یا طلسمات پڑھ کر یا اسی طرح کے دوسرے عوامل کر کے اس مخفی قوت کو اپنے تصرف میں لائیں انہی مختلف طریقوں کو اعمال ہمزاد کہتے ہیں۔

ہمزاد اور مسالک اربعہ:

ہمزاد میں چار مسالک ہیں جنہیں ہم بڑے بڑے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱- مسلمانوں کا مسلک ”عوام“

۲- صوفیاء کرام کا مسلک ”خواص“

۳- یونانیوں اور طلسمات والوں کا مسلک

۴- ہندوؤں کا مسلک ان میں بھی دو گروہ ہیں۔ پٹت اور سادھوؤں کا۔

بہر حال ذیل میں ہم ان مسالک اربعہ کو مختصر بیان کرتے ہیں امید

کہ ہوا با آسانی آسکے پھر آنکھیں بند کر کے ہی آپ تصور کریں کہ ایک سرسبز باغ میں بیٹھے ہیں۔ اس گلستان میں ہر طرح کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور خوشبوئیں کثیر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آپ ہر خوشبو کو سونگھ رہے ہیں۔ ہر طرح کی خوشبو آپ کو آ رہی ہے۔ یہ تصور کر کے ذرا گہرے گہرے سانس لیں اور محسوس کریں خوشبوئیں آ رہی ہیں ہر طرف سے چار جانب سے خوشبوؤں کی لہریں اور بھنی بھنی خوشبو ہوا کے دوش پر سفر کر کے آپ کی ناک کو چھو کر نعتوں میں داخل ہو رہی ہے صبح کو بھی صبح کی مشق کرنے کے بعد یہ مشق کیا کریں اور رات کو بھی۔

امید ہے دس بیس روز میں خوشبوئیں آنا شروع ہو جائیں گی۔ پھر ان خوشبوؤں میں ایک اور تشخیص کریں کہ آپ کے سامنے گلاب کے پھولوں کے پودے ہیں اور کثیر تعداد میں گلاب کھلے ہوئے ہیں اور گلاب کی خوشبو آپ کو آ رہی ہے۔

امید ہے چند روز کے بعد ہلکی ہلکی گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی آپ مشق جاری رکھیں چند یوم میں تیز گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔

اب اسی طرح کلیوں کا تصور کریں اور تصور سے ان کی خوشبو سونگھیں۔ جب ان دونوں طرح کی خوشبوؤں میں تشخیص ہو جائے تو آپ کامیاب ہیں۔

اب آپ کو اس کے کثیر فوائد حاصل ہوں گے جن کو میں تو بیان نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ بعض لوگ اسے عجیب خیال کریں گے ہاں جو شخص اسے کرے گا اس پر اس عمل کے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہو جائیں گے۔

شرح ہمزاد

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمزاد کی تحفیر کے چار معروف طریقے ہیں اور چار مسلک کے لوگ اپنے قدیمی مروجہ طریقوں سے ہمزاد کو مخر کرتے ہیں۔

لیکن ان چاروں طریقوں اور مسالک کا جو نچوڑ ہے وہ صوفیاء کرام کے ہاں پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو ہمزاد اولیاء کرام کے

ہے ہمزاد کے موضوع پر روشنی پڑے گی اور مزید سمجھنے میں مدد ملے گی۔

مسلم مسلمانان:

عام مسلمانوں کا نظریہ ہمزاد کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں ہے یہ لوگ مانتے تو ہیں کہ ہمزاد کا وجود ہے لیکن یہ اس پر غور فکر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب ایسے اعمال کی اجازت نہیں دیتا اور جو آیات کنایات کی صورت میں ہمزاد پر دال ہیں ان کنایات کو دوسرے اشارات پر محمول کرتے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمزاد انسان کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان کو دفن کرو تو ایک ٹھٹی مٹی پر یہ دعا پڑھ کر مٹی پھینک دیا کرو اس سے اس کا ہمزاد بھی ساتھ ہی دفن ہو جائے گا اور دوسرے اس حدیث کو لیتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ ایک ساتھی شیطان پیدا ہوتا ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا حضور آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ تو یہ لوگ قرآن حکیم سے استدلال لیتے ہیں اور مِنْ هَمْزَاتِ الشَّيْطَانِ اور اس آیت سے کہ جس میں ”قرین“ کو برا ساتھی کہا گیا ہے۔

لیکن انہی میں وہ مسلمان بھی ہیں جو اس سے بڑھ کر ہمزاد کی ماہیت کو سمجھتے ہیں اور کی اس ودیعت کردہ طاقت سے بھرپور فائدہ اٹھانا جانتے ہیں۔

اس گروہ نے بھی بہت سی آیات سے استدلال لے کر اسے جائز قرار دیا ہے اور ہمزاد کو تسخیر کرنے کے طریقے وضع کئے ہیں اس گروہ کو صوفیاء کرام کا گروہ کہا جاتا ہے۔

مسلم صوفیاء کرام:

صوفیاء کرام وہ پاکیزہ نفوس ہیں جنہوں نے ریاضت و مجاہدہ سے اپنے نفوس کو مطہج بنایا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان اپنے نفس کے عرفان سے حاصل کر لیا۔

ان پاکیزہ نفوس نے جب اپنے نفس کو آلائش دنیا سے اور قلب کو ہوم و غوم سے پاک اور اپنی روح کو ذات کی تجلیات سے منور اور سر کو غیر اللہ سے خالی کر دیا تو بہت سی نادیدہ پراسرار قوتیں خود بخود ان کی

تسخیر میں آگئیں اگرچہ ان نفوس قدسیہ کا مقصد قوتوں کو مطہج و منقاد کرنا نہیں تھا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے اصولوں کو ان متذکرہ لطائف کے ساتھ ان قوتوں کو تخلیق کیا ہے اور ان لطائف کے تابع ان سب کو کر دیا ہے۔

پھر صوفیاء کرام نے اپنی روح کی پرواز سے ان باریک اسرار کو پالیا اور اس راز تخلیق اور انسان کے ساتھ ان باطنی قوتوں کے باریک ربط کا سراغ لگا لیا اس طرح انہوں نے قوانین وضع کئے اور ان باطنی قوتوں کو تسخیر کرنے کا طریقہ اپنے تربیت یافتہ گروہ کو بتایا۔

یہ ان حضرات کا امت مسلمہ پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس قدر باطنی قوتیں انسان میں پیدا کر دیں کہ جن کا پورا زمانہ مقابلہ نہیں کر سکتا انہی قوتوں میں سے ایک قوت ہمزاد ہے۔

مسلم قدیم طلسمات:

زمانہ قدیم میں انسانی نسل ارتقاء کی منازل طے کر رہا تھا اس میں ظاہری طور پر پختگی آگئی تھی مگر یہ نسل باطنی طور پر اپنی زمانہ کی گرد سے محفوظ تھا اور اس نسل میں ایک سادگی پائی جاتی تھی۔ اس میں عقل روشنیاں نہ تھیں بلکہ یہ لطیف روشنیوں کا مجموعہ تھا۔ اس دور میں بہت سی پراسرار قوتیں خود بخود انسان کی تسخیر میں تھیں جنہیں انسان اپنی فطری صلاحیت کہتا تھا۔

مثلاً اس دور کا انسان کئی سو میل دور سے اپنے ساتھیوں کی مخصوص بو سے انہیں پہچان لیتا تھا اس دور کا انسان بہت دور تک دیکھ سکتا تھا ان حضرات کے کان بہت حساس تھے اور کئی سو میل دور سے آواز کو سن لیتے تھے۔

یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ ان کا دماغ بچ در بچ مختلف خیالات کو جنم دیتا رہا تھا اس طرح دماغ قدرت کی تخلیق کردہ غبی غبی روشنیوں سے متعارف ہوتا رہا اور ان کا ذہن ان روشنیوں کے ساتھ مرکب ہوتا گیا اور اس طرح انسان کا ذہنی نسل مفرد سے مرکب بن گیا اور ارتقاء کا یہ عمل مسلسل جاری رہا۔ اور اب تک جاری ہے یہی وجہ ہے کہ زمانہ جس قدر اپنی ابتداء سے دور ہوتا جا رہا ہے اسی قدر اسے اپنے باطنی قوتیں بیدار کرنے کے لئے زیادہ ریاضت کرنا پڑتی

ہندو مسلک:

ہندو کا مذہب بھی ہزاروں سال پرانا ہے اور ان حضرات کی نسل بہت ہی قدیم ہے تاریخ سے تو ہماری بحث نہیں ہے اس لئے اختصار سے کام لیتے ہیں۔

سنسکرت میں ”ہندو“ کے معنی ”بندہ“ کے ہیں جسے عربی میں ہم ”عبد“ کہتے ہیں۔

بہر حال یہ لوگ بھی کسی دور میں عبودیت کا اعلیٰ شاہکار رہ چکے ہیں لیکن انسانی ارتقاء کے ساتھ ساتھ ان کی اقدار بھی بدلتی گئیں۔ ہندوؤں میں بھی دو گروہ پائے جاتے ہیں۔

پہلا گروہ چنڈت حضرات کا ہے یہ لوگ گویا مذہبی راہنما ہوتے ہیں اور ویدوں کا درس دیتے ہیں وعظ وغیرہ کہتے ہیں مندروں میں مقیم ہوتے ہیں بالفاظ دیگر ہمارے مذہب کے مطابق یہ ہندوؤں کے ”مولوی“ ہیں اور دوسرا گروہ سادھوؤں اور رشی مینوں کا ہے ان حضرات نے دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں کو اپنا مسکن بنالیا اور ریاضات شاقہ کے ذریعے نفوس کی بعض صلاحیتوں سے کام لینے کا طریقہ سیکھ لیا یہ لوگ ان کے صاحب تصوف ہیں جسے وہ جوگ حاصل کرنا یا نرودان حاصل کرنا کہتے ہیں۔

ان دونوں گروہوں کا بھی آپس میں تضاد ہے اول چنڈتوں کا گروہ بھی ہمزاد کا قائل ہے۔ وہ اسے گندی روحوں میں شمار کرتا ہے اور اس کے لئے جھاڑ پھونک اور جتر بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمزاد کو خبیث روح بھی کہتے ہیں اور محض حضروں وغیرہ سے اس کا تدارک کرتے ہیں اس کے مطیع کرنے اور اس پر اعمال وغیرہ کرنے کو وضع اوقات سمجھتے ہیں۔ دوسرا گروہ سادھو لوگوں کا ہے ان میں بہت بڑے بڑے صاحب فہم لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نفس کی بعض خصوصیات کو بروئے کار لا کر اس کے اندر ریاضت کے ذریعے ایسی خصوصیات پیدا کر لیں جو خوارق کے ضمن میں آتی ہیں انہی خوارق کو مذہب کی زبان میں استدراج کہتے ہیں ان لوگوں نے ایسے الفاظ تریب دئے جن کے کرنے اور زبان کی مخصوص حرکت سے اور الفاظ کے زیر و بم سے دماغ میں ایک تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو آفاقی آثار یعنی فضا میں

ہے۔ دور کیوں جاتے ہیں اپنے اسلامی ابتدائی دور پر نظر دوڑائیں صوفیاء کرام کے گروہ اور ہندو یوگیوں پر نظر ڈالیں ہزاروں ایسی مثالیں ملیں گی جن کو آج ہم خرافات کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں دراصل ان حضرات کو باطنی صلاحیتوں کو جلادینے کے لئے بہت زیادہ ریاضت نہ کرنا پڑتی تھی۔

اب ہم دوبارہ ابتدائی دور کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم بیان کر رہے تھے کہ ان لوگوں کا ذہنی نسیم مفرد تھا اور ابھی ثقل روشنیوں سے متعارف نہ ہوا تھا ان کے ظاہری حواس خمسہ کے ساتھ ساتھ باطنی حواس بھی فعال تھے ان لوگوں کو فطری طور پر روحانیت و دلیت تھی ان لوگوں کے ساتھ قدرت کی ایسی قوت تھی جو زمانہ کو بتدریج ترتیب دیتی رہی ہے اور اس کو مدون کر رہی ہے۔

قدرت کی اس صفت کے تحت ان لوگوں میں سے چند کے ذہن میں ان پراسرار قوتوں کو حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی جنہیں وہ نہیں جانتے تھے۔ یہاں بھی قدرت کی اس صفت نے ان کی مدد کی اور انہیں چند الفاظ اور مخصوص ترتیب الہام کر دی یا ان کی فطرت میں القاء کر دی گئی۔

چونکہ ان حضرات کا نسیم تو پہلے ہی مفرد تھا اس لئے ان مخصوص الفاظ اور مخصوص ترکیب نے ایک خاص عمل کیا اور ان ابتدائی انسانوں کے اندر مختلف پوشیدہ صلاحیتیں نمایاں ہو گئیں اس طرح یہ لوگ نئی قوتوں سے متعارف ہوئے پھر ان لوگوں میں سے مخصوص لوگوں کی یہ عادت بن گئی کہ وہ ناقابل فہم الفاظ کا تانا بانا جوڑتے اور ایک طلسم بناتے اس بنانے میں قدرت کی وہ تخلیقی صفت شامل ہوتی تھی جو انسان کو اس کے ارتقاء میں اس کی مناسب حال باتیں القاء کرتی ہے اس طرح الفاظ بنا کر وہ ایک ترکیب اپنی ہی قوت سے وصول کرتے اور اس پر عمل کرتے۔ یاد رہے یہ بات ان کی فطرت میں القاء ہو چکی تھی۔

جسے آپ مذہب کی زبان میں الہام فطری بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان حضرات کو ان مخصوص الفاظ بنانے اور ترکیب ایجاد کرنے سے جن قوتوں کا سراغ ملا ان میں سے ایک زبردست قوت ہمزاد کی بھی ہے جسے ان حضرات نے اپنے حواریوں کے لئے رقم کر دیا۔ چونکہ اختصار و طے ہے اس لئے اسی پر بس۔

سراب نظر آتا ہے۔

کیونکہ یہی وہ باطنی حیات ہیں جنہیں مدارک باطنی کہا جاسکتا ہے دراصل یہ اصل انسان ہے ظاہری آنکھ ختم ہو جائے گی مگر باطنی علم کی آنکھ ادراک کی قوت باقی رہنے والی ہے۔ اسی طرح تمام حواس ظاہری مادہ سے بنے ہیں اور ایک نہ ایک روز سب ختم ہو جائیں گے۔ پھر فقط باطنی حواس انسان کو ملیں گے جن کے ذریعے وہ اپنی باطنی زندگی کا آغاز کرے گا۔ چنانچہ میرا ہر بھائی کو مشورہ ہے کہ ان باطنی حواس کو سمجھنے کی پوری کوشش کرے پھر ان کی روشنی میں عمل ہمزاد کرے۔

ادراک کی حقیقت:

ادراک بنی نوع انسان میں خدا کی صفت علیہ السلام ہے یہ ایک خاص صفت ہے جو اللہ جل شانہ نے بندہ میں ودیعت فرمائی ہے ادراک کسی چیز کے جاننے کے عمل ذہنی کا نام ہے۔ جاننے کی حدود میں انہی حدود پر انسانوں کے مراتب ہیں کسی شخص کی پوری زندگی کا دار و مدار اس کے ادراک کی خاصیت پر ہے۔ اس میں ادراک کی قوت جس قدر تیز ہوگی اسی قدر یہ شخص دوسروں پر فوقیت لے جائے گا۔ یوں تو ادراک کے بہت سے شعبے ہیں مگر ہم اپنے متعلقہ شعبہ کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ طوالت نہ ہو۔ ادراک کے تین حصے ہیں۔

اول:- ہلکا ادراک جسے ادراک سطحی کہتے ہیں یہ وہ ادراک ہے کہ بندہ کو کچھ دیر تک کسی بات کا خیال رہا اور وہ اسے جانتا رہا مگر کچھ دیر کے بعد وہ اسے بھول گیا اور اس کا ایک سوہوم سا خیال باقی رہا جسے کسی واضح خیال میں نہیں ڈھالا جاسکتا اور اسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتے۔

دوئم:- اس درجہ کا ادراک جسے ہم ادراک غیر مستقل کہہ سکتے ہیں اس کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ ہم ایک چیز کے متعلق کچھ جانتے ہیں اور یہ جانتا ہمارے لئے کچھ دیر تک ذہن میں موجود رہا ذہن سے میری مراد شعور ہے۔ پھر چند لمحوں کے بعد بھول گئے اور کاروبار کرتے رہے پھر جب یاد کرنا چاہیں تو فوراً موجود فی الذہن ہو جائے اور اس طرح یہ خیال کبھی بھی نہ بھولے اور ہر وقت تحت الشعور کا رابطہ شعور

اثرات مرتب کرتی ہے اور نفس کے اندر بھی اثرات پیدا کرتی ہے یہ روشنی کی لہر ہے جو الفاظ کے زیر و بم کے ساتھ مربوط ہے جب یہ نفس کے اندر تاثیر کرتی ہے۔ تو قوت متخیلہ کو تحریک دیتی ہے اس طرح عامل جو خیال دھار کر بیٹھا ہوتا ہے وہ تصور میں ہو بہو نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔

جب یہ خیال ہو بہو مسلسل نظر آتا ہے تو چونکہ عامل اپنے طور پر ادراک کئے بیٹھا ہے کہ یہ مسخر ہو جائے گا اور ہر کام کرے گا بس یہ ادراک آہستہ آہستہ فعال ہوتا جاتا ہے اور قوت ارادی کو حرکت دیتا ہے پھر قوت ارادی اس خیالی جسم کو متحرک کر کے مسخر کر دیتی ہے اور غلبہ کام وغیرہ کرتی ہے۔

ان سادھوؤں نے اور ریشمنیوں نے بعض طریقے تو ایسے وضع کیے ہیں جن میں الفاظ جنہیں منتر کہا جاتا ہے استعمال ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ مخصوص طریقہ بھی ہوتا ہے جو ہمزاد مطیع کر دیتا ہے اور انہی لوگوں نے بعض صرف مشقیں وضع کی ہیں جن میں پڑھا تو کچھ نہیں جانتا البتہ مخصوص طور سے ریاضت کی جاتی ہے جس سے یہ قوت ظاہر ہو جاتی ہے۔

مدارک باطنی

حواس ظاہری سمجھ بصر کلام ناطقہ شامہ لامہ کا تو ہم سابقہ اوراق میں تفصیلاً ذکر کر چکے ہیں اور ان کی ظاہری حیات سے باطنی حیات کی بیداری کو اچھی طرح سمجھا چکے ہیں۔

اگر کوئی شخص ان ظاہری حواس کی بیداری میں مشغول ہو جائے تو اس کے باطنی حواس خود بخود فعال ہو جائیں گے ان حواس باطنی کا تذکرہ کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان ریاضات پر کاربند ہونے سے یہی حواس کام کرنا شروع کرتے ہیں۔

چنانچہ ان حواس کا بیان کرنا از حد ضروری ہے اور پھر یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمزاد کے اعمال کا ان کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور جب تک ان باطنی حیات کو ایک شخص مکمل طور پر سمجھ نہیں لیتا اور ان کو فعال نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کا عمل ہمزاد میں کامیاب ہونا ایک

کے ساتھ اس خیال سے وابستہ رہے یعنی زندگی کے کسی بھی موڑ پر جب اس (خیال) معلومات ادراک کی ضرورت محسوس ہو وہ ادراک یعنی جسے ہم نے خیال کی صورت میں لاشعور کے سپرد کیا ہے موجود فی لاشعور ہو جائے۔

سوئم:- یہ ادراک کی سب سے اعلیٰ قسم ہے اس قسم کے ادراک کو ادراک مستقل کہتے ہیں۔ یہ ایسا ادراک ہے کہ مثلاً ایک چیز پر آپ نے توجہ صرف کی اور اس کے خیال کو ذہن میں نقش کر لیا پھر یہی خیال لاشعور میں داخل ہو جائے اور تحت لاشعور اس خیال کے لئے مستعد رہے اور شعور اس کو ہر وقت حاضر سمجھے۔ یاد رہے ادراک جب تک ہلکا ہوتا ہے اور بندہ کا جاننا سطحی ہوتا ہے اسے بندہ بھول جاتا ہے اور جب یہی جاننا ذرا گہرے مشاہدہ سے ہوتا ہے وہ بندہ اسے جب چاہے یاد کر سکتا ہے لیکن اگر یہی جاننا شعور اور لاشعور کی گہرائیوں سے واقع ہو تو یہ خیال یا معلومات جسے ہم نے ذہن کی گہرائیوں سے سمجھا ہے ہمارے ذہن کا مستقل ملکہ بن جائے گا اور وہ خیال ہر وقت ذہن میں موجود رہے گا خواہ انسان کوئی کام کرتا ہو خواہ قاری ہو یہ خیال ذہن میں حاضر رہے گا۔ اعمال کے لئے اسی قسم کے ادراک کی ضرورت ہے جو بہت گہرا ہو اور جسے کوئی دوسرا کام ذہن سے بھلا نہ سکے اس قسم کا ادراک پیچھے بیان کردہ ریاضتوں سے حاصل ہوتا ہے اور مستقل کسی چیز کو گہرے مشاہدہ سے دیکھنا اور مسلسل اسی چیز کے خیال میں منہمک رہنے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے اسی لئے اعمال ہمزاد میں ہر وقت ہمزاد کا خیال رکھنے کو کہا جاتا ہے۔

احساس کیا ہے؟

ادراک جب اپنی حدود کے آخری سرے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ انسان میں احساس کو بیدار کرتا ہے ایسے میں ایک فرد اپنے متعلق مکمل لاعلمی کو جان لیتا ہے اور وہ اپنی جستجو کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر ادراک کو کسی غیر منظر یعنی اپنی ذات سے غیر ذات کو سمجھنے میں صرف کیا ہے تو بندہ اس شے کے لئے تجسس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اور اس کے ذہن میں خاص قسم کی بے چینی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بے چینی فکر کی بنیاد قائم کرتی ہے (فکر کی حقیقت آگے ہے) انسان

اس احساس کے درجہ میں اگر ہمزاد وغیرہ جیسی قوتوں کی طرف تجسس کرے تو بہت سے حقائق اور بہت سی چیزیں اس پر آشوب ہو جاتی ہیں لیکن اس کے اس مرتبہ پر جب انسان پہنچ جاتا ہے تو اپنے محسوسات کو وہ اپنی مرضی سے کسی سمت میں نہیں لگا سکتا کیونکہ اس کا احساس آزاد ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس احساس کو صحیح طور پر کس طرح بروئے کار لایا جائے تو اس کے لئے مختلف ریاضیں ہیں اسی درجہ احساس میں آ کر انسان کو عمل ہمزاد شروع کرنا چاہئے اگر اس سے پہلے ہمزاد کا عمل کیا گیا تو ناکامی ہوگی۔

کیونکہ عمل ہمزاد کرنے سے اس کا احساس آہستہ آہستہ پتارخ ہمزاد کی طرف موڑ لے گا اور احساس ہمزاد کے عمل کی جزئیات اور پڑھائی وغیرہ میں اس درجہ منہمک ہو جائے گا کہ فکر کو حرکت میں لے آئے گا اب ہم فکر کو بیان کرتے ہیں۔

فکر کی رنگینیاں:

فکر جب احساس کی شدت کی وجہ سے ہمزاد کے عمل یا سایہ یا عکس اور الفاظ عمل پر ان جزئیات کی حقیقت کلیہ یعنی ہمزاد پر مرکوز ہو جاتی ہے تو فکر کی اس مرکزیت سے ذہن میں ایک بے خیالی کی کیفیت ہو جاتی ہے اسی بے خیالی میں جب فکر کچھ عرصہ اور اسی نقطہ یعنی ہمزاد پر مرکوز رہتی ہے تو اکثر اوقات ہمزاد سے ملاقات ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اسی دور میں ذرا کوئی اشکال رونما آتی ہیں انہی اشکال بھی آ سکتی ہیں۔

یعنی مشاہدات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس میں ہمزاد سے معلومات لینا اور خوابوں میں نظر آنا اور ظاہری طور پر الم فشرح کلی آنکھوں سے ہمزاد کا اور مشاہدات کا نظر آنا وقوع میں آتا ہے۔

حتیٰ کہ ہمزاد مکمل صورت میں سامنے آ موجود ہوتا ہے جب آپ کی توجہ یعنی فکر کچھ دن تک اور اسی ہمزاد پر مرکوز رہی تو پھر ایک سکوت طاری ہوگا جس میں چند لمحوں کے لئے تو ہمزاد جو وجود میں کر نظر آ رہا ہوتا ہے غائب ہو جاتا ہے پھر جب ظاہر ہوتا ہے تو آپ سے ہمکلام ہوگا اور اس میں صفت گویائی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن بہتر ہے کہ آپ خود اس سے کلام نہ کریں اسے کلام کرنے دیں آپ اس پر اور فکر کو یکسو کریں اور اس کی گویائی کے علاوہ آپ اپنی فکر کو اور ہر ایک

کو بٹھا ہے۔ اسی بے خیالی کو بعض لوگ فنا سے تعبیر کرتے ہیں مگر فنا کوئی اور چیز ہے۔

جب بندہ اسی بے خیالی میں کچھ عرصہ رہتا ہے تو پھر وہ تصور اس کے ذہن کے لاشعوری حصے سے آہستہ آہستہ سرا بھارتا ہے جس کے لئے بندہ بے خیال ہو گیا تھا جب وہ تصور ذہن میں حاضر ہو جاتا ہے تو اس کو یک خیالی کہتے ہیں۔

اسی یک خیالی میں بندہ جب حاضر ہوتا ہے تو بعض لوگ اسے بھابھ کہتے ہیں۔ مگر یہی بے خیالی اور یک خیالی خدا کی عبادت اور سلوک کی ریاضت کے دوران ہوتا ہے تو واقعی ہم ذاتی اللہ اور بھابھ کہیں گے۔ اور یہ ذاتی الہی اور بھائے الہی کا عکس ہے۔

لیکن اگر یہی بے خیالی اور یک خیالی ہمزاد کے اعمال کے دوران پیش آئے تو اسے فنا بھائے تشبیہ نہیں دے سکتے اسے ہم عمل کی کیفیات کہتے ہیں اس بے خیالی اور یک خیالی کو ذہن میں رکھ کر عمل ہمزاد کرنا چاہئے۔

تصور کی حقیقت:

بعض لوگ تصور کا مفہوم غلط سمجھ لیتے ہیں۔ جب ہم ہمزاد کے ضمن میں بار بار لکھیں کہ تصور ہمزاد کا مضبوط رکھیں تو اس سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ آپ ہمزاد کے آنکھ کان ناک کو ذہن میں محسوس کریں اور دیکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ کسی چیز کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھنا تو خیال کا خاصہ ہے تصور یہ ہے کہ آپ اس چیز کے خیال کو کلی حیثیت سے محسوس کریں۔ اس کی جزئیات پر توجہ لگانے کی ضرورت نہیں اسے کلی طور پر ذہن میں رکھیں اور اسی چیز کو ذہن میں رکھ کر آپ اس قدر مستغرق ہو جائیں کہ ذہن میں بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے اور جب بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی تو رنگ روپ آنکھ کان ناک چہرہ وغیرہ سب کچھ خود بخود ظاہر ہو جائے گا کیونکہ وہ تو ادراک میں خود بخود پہلے سے موجود ہے۔ جب ادراک آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جائے گا تو یہ شکل و شباہت جو آپ کے ذہن میں موجود ہے نگاہ کے رو برو آ جائے گی اور فکر کی مرکزیت سے یہ نگاہ سے ترقی کر کے گفتگو کرنے لگے گی۔ گویا تصور کرنے سے مراد محض یہ ہے کہ اس چیز کو جس کا تصور کرنے کو

کریں توجہ میں ہار یک ہو جائیں حتیٰ کہ ایک دن روشنیوں اور نور کا ایک جھوم آپ محسوس کریں گے۔ یہ ہمزاد کی تغیر ہے اور اگر آپ مخصوص قسم کی ریاضات جاری رکھیں گے تو آپ میں ہمزاد کو چھو لینے کا لمس پیدا ہو جائے گا۔

قوت متخیلہ:

خیال کیا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور ٹیلی پیتھی سے متعلق ہے اس کا جواب مختصر یہ ہے کہ خیال ذہن میں خود بخود پیدا نہیں ہوتا اس کا کوئی محرک بیرونی ضرور ہے اور کہیں نہ کہیں کائنات میں ضرور ایسا نظام ہے جس سے ہمارے لاشعور کا گہرا رابطہ ہے اور یہی لاشعور خیالات کو شعور بنا کر ذہن انسانی میں ڈال دیتا ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر ایک الگ تصنیف لکھی جاسکتی ہے مگر ہم اس قدر بیان کریں گے جس قدر ہمیں اپنے موضوع کے لئے ضرورت ہے۔ خیال کی چار اقسام ہیں۔

- ۱- خیال غیر ارادی
- ۲- خیال ارادی
- ۳- بے خیالی
- ۴- یک خیالی

خیال غیر ارادی تو ہر شخص کو آتے ہیں یعنی اکثر اوقات اس پر غیر ارادی خیالات کا غلبہ رہتا ہے اور کبھی کبھی جب وہ توجہ ہو کر سوچتا ہے تو مخصوص قسم کے خیالات ارادہ اس کے ذہن میں وارد ہوتے ہیں۔ لیکن حالت اور رائج قسم کے انسان میں خیالات کا کمال ہے اول بے خیالی دوم یک خیالی۔

دراصل بے خیالی یک خیالی کی بنیاد ہے۔ بے خیالی سے مراد ہے کہ انسان مختلف ریاضات کے ذریعے اپنے ذہن کے ہر گوشے کو ہر طرح کے خیالات سے صاف کر دے اور کوئی خیال غیر ارادی اس میں داخل نہ ہو اور اگر ارادہ سے بھی کسی خیال کو لانا چاہے تو وہ بھی شعور کے عالم میں تو آئے مگر استغراق کے عالم میں نہ آنے پائے۔ جب ذہن کا ہر گوشہ ہم قسم کے خیالات سے صاف ہوتا ہے تو اسے انخلائے ذہنی کہتے ہیں یہ ایک خاص وصف ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندہ

پتھری — کچھ گھریلو نسخے

- لیموں کے رس میں سندھونک (Rock Salt) ملا کر کھڑے کھڑے پینے سے پتھری پھل جاتی ہے۔
- گائے کے دودھ کی چھانچہ میں سندھونک ڈال کر کھڑے کھڑے روزانہ صبح ایکس دن تک پینے سے پتھری پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے اور آرام آ جاتا ہے۔
- گونکر دکا چورن شہد کے ساتھ چائے سے پتھری پھل جاتی ہے۔
- بوریکس (سہاگہ) کو باریک پیس کر اس کا پاؤڈر پانی کے ساتھ پھاٹک لینے سے پتھری چوراہو کر پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔
- ناریل کے پانی میں لیموں کا رس ملا کر روزانہ صبح شام پینے سے پتھری ختم ہو جاتی ہے۔
- کرلیے کا رس چھانچہ کے ساتھ پینے سے پتھری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- مولی کے چوں کا رس نکال کر اور اس میں بوریکس ملا کر روزانہ صبح شام پینے سے پتھری پھل جاتی ہے۔
- پالک کی بھانجی کا رس پینے سے پتھری پھل جاتی ہے۔
- پرانا کڑا اور ہلدی چھانچہ میں ملا کر پینے سے پتھری پھل جاتی ہے۔
- سیاہ کشمش کو جوش دے کر پینے سے پتھری پھل جاتی ہے۔
- کڑھی پچاس گرام کے قریب رات کو بھگو دیں۔ صبح کو غسل کر اور چھان کر اس کا پانی روزانہ صبح پینے سے پتھری میں اتفاق ہوتا ہے۔
- کڑھی (Coarse Pulse) کا سوپ بنا کر اور اس میں چنگی بھر Borax ملا کر پینے سے پتھری پھل جاتی ہے اور پتھری کی وجہ سے ہونے والی نہایت شدید تکلیف میں اتفاق ہوتا ہے۔
- مولی کے تاج چار تولے لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا پانی باقی رہ جائے تو اتار کر پانی پی لیں۔ اس سے پتھری پھل جاتی ہے۔
- گیہوں اور چنے کو ملا کر جوش دیں اور پھر اس جوشاندے میں چنگی بھر بوریکس ملا کر پیئیں۔ اس سے پتھری ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے۔
- مہندی کے پان کا جوشاندہ پینے سے پتھری میں اتفاق ہوتا ہے۔
- مکئی کے دانے نکال لینے کے بعد خالی ڈوڑے کو جلا کر راکھ بنالیں اور پھر اس کو چھان لیں۔ یہ راکھ ایک گرام پانی کے ساتھ صبح و شام لینے سے پتھری کے درد میں اتفاق ہوتا ہے اور پیشاب انک کر نہیں آتا۔
- پیاز کے بیس گرام رس میں پچاس گرام کھاٹی ہوئی مصری شکر ملا کر کھانے سے پتھری ٹوٹ کر پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے۔

کہا جائے ہو۔ یہ دیکھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اس کی کلی حیثیت کو ذہن میں رکھ کر استغراق میں چلے جائیں۔ جب استغراق گہرا ہوگا تو یہ حیثیت ذہن سے محو ہو جائے گی اسے محو ہونے دیں پھر بے خیالی پیدا ہوگی اور بے خیالی کے بعد خود بخود صورت ظاہر ہو جائے گی۔

استغراق کی حقیقت:

استغراق کا لفظ بار بار استعمال ہو رہا ہے اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں استغراق ذہن انسانی کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ اسے ہم زندگی کے مختلف اوقات میں نیند کے وقفوں کے دوران تلاش کر سکتے ہیں۔ جب انسان سونے کے لئے لیٹا ہے تو اس پر نیند کا غمار طاری ہوتا ہے یہ غمار ترقی کرتا ہے تو ارد گرد کے ماحول سے بندہ بے نیاز ہو جاتا مگر ہلکی ہلکی آوازیں سن رہا ہوتا ہے پھر اس منزل سے ترقی کر کے ذرا اور آگے جاتا ہے تو اسے کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سنائی دیتی لیکن اسے اپنا کچھ کچھ شعور ہوتا ہے یہی درجہ استغراق کا ہے۔

اسی قسم کی کیفیت کو بیداری میں کسی ریاضت کو کرنے کے دوران ذہن پر طاری کر لینا استغراق کہلاتا ہے۔ استغراق حاصل کرنے کے لئے بندہ کو کم سونا چاہئے اور کم کھانا چاہئے۔ اور نظر یعنی آنکھ کو اس پوزیشن میں رکھیں کہ پلک نہ جھپکے یا پتلی حرکت نہ کرے کیونکہ اس طرح حرکت کرنے سے استغراق طاری نہیں ہوتا۔ استغراق کے لئے معتدل موسم چاہئے جہاں نہ گرمی ہو نہ سردی یا ایسا ماحول پیدا کر لیں۔ استغراق کے لئے گردن اور ریڑھ کی ہڈی متوزی رکھیں کسی تصور کو ذہن میں رکھ کر جس سمت قدم اٹھائے جاتے ہیں وہ راستہ استغراق کا راستہ ہے آپ آہستہ آہستہ ذہن کو خیالات و باطل تصورات سے پاک کرتے جائیں اور استغراق کی شاہراہ پر چلتے چلتے بے خیالی کے مقام تک پہنچ جائیں پر بے خیالی سے آگے یک خیالی کو اپنی قیام گاہ بنالیں یہی آخری منزل ہے۔

(ملک محمد عبد اللطیف قادری جہانگیری)

فالنامہ حافظ

جب سے دیوان حافظ منصف شہود پر آیا ہے۔ اسے ہر طبقہ میں بطور فالنامہ کے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اور اسی سے مختلف جدولیں تیار کی گئی ہیں۔ جن میں چیدہ اشعار کے حروف سے کام نکالا ہے۔ ایسی ہی ایک جدول درج ذیل ہے جو میرے پڑانا مرحوم نے ۱۸۹۶ء میں بنائی تھی۔ فال نکالنے کی ترکیب یوں ہے کہ آنکھیں بند کر کے جدول پر

اس کے بعد پھر دسواں حتیٰ کہ جدول کی آخری سطر آجائے۔ وہاں سے گنا شروع کریں اور پہلی سطر میں الف سے کتنی پوری کریں۔ جس حرف پر پہلے انگلی آئی تھی وہ آخری حرف ہوگا۔ اس طرح شعر کا پہلا مصرع پورا ہو جائے گا۔ اس جدول میں دس اشعار کے پہلے مصرع جات ملیں گے۔ دوسرا مصرع اور شعر کے معنی بھی ساتھ دئے ہیں۔ یہ

جدول اول

ب	م	ن	ر	ب	ر	م	ر	ب	ا	ح	ر	ح	ر	اللہ	ب
ن	ی	ا	ی	ا	ر	و	ژ	ف	د	ر	س	و	س	ی	ب
ہ	ذ	ا	ہ	ب	م	ی	د	خ	د	ک	ا	ش	و	س	ز
ا	ج	م	ژ	ج	ق	ا	ز	ا	ر	ہ	ا	ا	م	ت	م
ن	ہ	ر	ی	ن	و	د	ا	و	ا	و	د	ص	ر	ج	ی
ب	ک	د	ی	ز	ک	ک	ا	ب	ا	ل	م	ر	ا	ا	ہ
م	م	و	ی	ل	ا	ا	و	و	ت	ا	ش	ا	م	م	ر
خ	و	ص	ر	ا	ب	ن	و	ا	س	م	ا	م	ک	ش	ش
ا	ر	ہ	ہ	ا	ف	ت	ب	ف	م	ف	ا	ب	ک	م	م
و	ن	س	د	ی	ز	ق	ل	ا	ر	ن	س	ا	پ	ا	ا
ب	ب	و	ی	ت	و	ل	خ	ن	ک	ص	ت	ت	ب	ر	ر
ا	ب	ا	ا	ن	ر	ش	ا	ب	ک	س	ت	و	ب	و	و
ا	ز	ر	ا	ن	ا	م	ز	ا	ی	و	ا	ب	ر	ر	ر
ی	خ	ہ	د	و	م	و	و	ت	م	ا	م	و	م	ا	د
ش	ن	س	ی	ا	ا	ا	ر	ن	م	ن	ا	ا	ز	ا	ا
و	و	و	د	ز	و	و	و	ت	م	م	ی	ش	و	ی	ی

بھی بتایا ہے کہ فال اچھی ہے (ن) یا بری (ب)

انگلی رکھیں۔ جس حرف پر انگلی آئے اس کو چھوڑ کر دسواں حرف لکھ لیں۔

(ن) چنان نماز چیس نیز ہم خواہد ماند
جیسہ عیش کی صورت باقی نہیں رہی تھی تو یہ غم بھی باقی نہیں رہے گا
۴- گداخت جاں کہ شود کار دل تمام و شد
میری جان اس غم میں کھل گئی کہ میرا مقصد حاصل ہو لیکن حاصل
نہیں ہوا۔

(ب) بسوختیم دریں آرزوئے خام دل شد
افسوس کہ اس خام خیالی نے مجھ کو جلاذالا اور حاصل کچھ بھی نہ ہوا
۵- رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ و امید
مجھے یہ خوشخبری ملی ہے کہ بہار آگئی اور سبزہ دانگنے لگا
(ن) وظیفہ گر برسد تفرش کست و بنید
اگر وظیفہ مل جائے تو اس کا مصرف گلاب اور نیند ہے
۶- بر نیامد از تمنائے بست کام ہنوز

تیرے لبوں کی تمنائے بھی میرا کام پورا نہیں ہوا ہے
(ب) بر امید جا ملعلت دردی آشام ہنوز
اور میں تیرے لبوں کے جام کی آرزو میں ابھی تک تلحٹ پی رہا ہوں
۷- روز مجھوری و شب فرقت یار آفرشد
بھر کا دن ختم ہوا اور شب فرقت تمام ہوئی
(ن) زدم ای فال و گذشت اختر و کار آفرشد
میں نے فال نکالی، ستارہ چھپ گیا، اور کام ختم ہو گیا
۸- نفس بر آمد دکام از تو برگی آید

میری سانس نکل رہی ہے اور میرا مقصد تجھ سے پورا نہ ہوا
(ب) نفاں کہ بخت من از خواب در نمی آید
فریاد! کہ میرا نصیبہ نیند سے بیدار نہیں ہوا
۹- مژدہ اے دل کہ درگاہ صبا باز آمد
اے دل تجھے مژدہ ہو کہ پھر باد صبا آئی ہے
(ن) ہد بد خوش خبر از طرف سبا باز آمد
گو یا شہر سہا سے ہد بد ایک خوشخبری آیا ہے
۱۰- دوش از جناب آصف پیک بشارت آمد
کل رات حضرت آصف کی بارگاہ سے خوشخبری آنے والا قاصد آیا
(ن) کہ حضرت سلیمان عشرت اشارت آمد
(اور بتایا) کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ سے عیش کی
اجازت مل گئی

• • •

مثال: فرض کیا انگلی دسویں کالم اور آٹھویں سطر میں واقع
حرف ن پر آئی۔ نون کو چھوڑ کر دسواں حرف الف ہے۔ اس سے
دسواں ہمزہ ہے۔ پھر دسواں ل ہے۔ ان کو لکھتے گئے سطر اس طرح چلی
(۱) ن اء ل ب ت ک ام م ہ ن و ذ آخری سطر میں آخری حرف ز آیا۔
دال سے گنتنا شروع کیا۔ آخری دو چوتھا حرف تھا۔ پہلی سطر کا الف
پانچواں بنا اور اسی لائن میں ب پر دس حرف پورے ہو گئے۔ یہ مصرع
کا پہلا حرف ہوگا۔ اور یہاں سے چلے تو یہ حروف شمار میں آئے۔

(ب) ب درنی ام دازت من
یہ نون وہی ہے۔ جس پر انگلی رکھی گئی تھی۔ سطر (۱) کے اول میں
بھی یہی ن ہے ایک کو حذف کیا تو سطر (ب) سے ابتدا کر کے مصرع
یوں بنا

بر نیامد از تمنائے بست کام ہنوز
یہ چھٹا شعر ہے۔ جس کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ
صاحب قال کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے ابھی اور انتظار کرنا
پڑے گا۔

اگر فال نکالنے والا ہاضو ہو۔ اور انگلی رکھنے سے پہلے ایک بار
درود شریف، ایک بار الحمد شریف اور تین بار قل شریف پڑھ کر اس کا
ثواب حافظ علیہ الرحمہ کی روح کو بخشے تو یقیناً فال صحیح نکلے گی۔
یہ تنبیہ ضروری ہے کہ ایک مقصد کے لئے ایک بار ہی فال
لیں۔ اسے کھیل نہ بنالیں۔

۱- ابر آزاری بر آمد باد نوروزی وزید
ابر آذری چھا گیا اور باد نوروزی چلنے لگی
(ن) وجہی میخوانم و مطرب کہ میگوید رسید
ایسے موقع پر مجھے وظیفہ درکار ہے اور مطرب جو بتائے کہ ہاں
بہار آگئی

۲- میا کہ قصر امل سخت بنیاد است
اے دوست آ! کہ امیدوں کا یہ محل بہت ہی کمزور بنیادوں پر
قائم ہے

(ب) مباد بادہ کہ بنیاد عمر بر باد است
اور اے ساقی! شراب! کہ عمر کی بنیاد ہوا پر ہے
۳- رسید مژدہ کہ آیا غم خواہد ماند
مجھے ابھی ابھی یہ خوشخبری ملی ہے کہ غم کے دن باقی نہیں رہیں گے

دوا ہم ترین نقش

بازو پر باندھیں یا اپنی دکان میں لٹکائیں انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد کاروبار میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ کاروبار میں قابل رشک ترقی ہوگی۔

نقش یہ ہے اور اس کے مجموعی اعداد ۱۳۳۳ ہیں۔

۷۸۶

اَنَا	قَتَحْنَا	لَكَ	قَتَحْنَا	مِثْنًا
۵۲	۵۳۹	۵۰	۲۸۹	۱۰۳
۴۹۰	۱۰۴	۵۳	۵۳۵	۵۱
۵۳۶	۴۷	۴۹۱	۱۰۵	۵۳
۱۰۶	۵۵	۵۳۷	۴۸	۴۸۷
۴۹	۴۸۸	۱۰۲	۵۶	۵۴۸

ان دونوں نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

نصرت و فتح کے لئے:

اگر آپ کو یہ محسوس ہوتا ہو کہ کسی نے آپ کی بندش کرا دی ہے یا آپ کی تقدیر گردش میں ہے یا آپ حسد یا نظربد کا شکار ہیں۔ اور آپ کے کام بنتے بنتے بگڑ رہے ہیں۔ تو آپ ساعصہ سعید میں اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کو از خود یہ محسوس ہوگا کہ آپ کے راستے صاف ہو رہے ہیں اور آپ کی بندشیں اور رکاوٹیں ختم ہو رہی ہیں۔ یہ نقش دشمنوں پر فتح اور غلبہ پانے کے لئے بھی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔ اور اس کے مجموعی اعداد ۱۳۰۲ ہیں۔

۷۸۶

نَصْرٌ	مَنْ	اللَّهُ	وَقَتَحْ	قَرِيبٌ
۳۳۰	۹۰	۶۶	۴۹۴	۳۱۴
۴۹۵	۳۱۳	۳۳۱	۸۶	۶۷
۸۷	۶۳	۴۹۶	۳۱۴	۳۳۲
۳۱۵	۳۳۳	۸۸	۶۳	۴۹۲
۶۵	۴۹۳	۳۱۱	۳۳۳	۸۹

کاروبار میں ترقی کے لئے:

اگر کاروبار کسی بھی وجہ سے متاثر ہو یا کسی بھی وجہ سے کاروبار کی ترقی رک گئی ہو تو ساعصہ سعید میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے دائیں

مفید باتیں

● اگر آپ کی جلد چکنی ہے تو دن میں کئی بار آپ کو صابن سے منہ دھونا چاہئے۔

● اگر آپ کی جلد چکنی ہے تو آپ کو چکنائی، گرم اور کھسی اور میٹھی اشیاء سے اجتناب برتنا چاہئے۔

● اگر آپ کے چہرے کی جلد خراب ہے تو صبح کرنے کے لئے اٹھنے کی زبردستی میں سنگترے کا رس ملا کر چہرے پر لگائیں۔

● اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو صابن کم استعمال کریں۔

● اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو رات کو سونے سے پہلے اپنے چہرے پر بالائی لگا کر سوائیں۔

● اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو عرقِ گلاب اور لیموں کے رس میں سفید گلیسرین ملا کر لگانے سے چہرے کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔

● اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو چند دن تک صبح کو دہی لگانے سے چہرے کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔

● اگر چہرے کی رنگت نکھری ہوئی نہ ہو تو مین میں دودھ، لیموں کا رس اور چکنی بھر ہلدی چہرے پر لگائیں۔ جب خشک ہو جائے تو پانی سے دھو لیں۔

● اگر چہرے کی رنگت نکھارنی ہو تو گاجر کا رس رُوئی کی مدد سے چہرے پر لگائیں لگا تار ایک ماہ تک۔

● اگر چہرے کو ملائم کرنا ہو تو دودھ کی بالائی میں خالص شہد ملا کر چند ہفتوں تک اپنے چہرے پر لیں۔

● اگر چہرے پر سیاہیاں چھانے لگیں تو چند روز چہرے پر ٹماٹر کا رس ملنے سے چہرہ شاداب ہو جاتا ہے۔

● اگر چہرہ کالا پڑنے لگے تو چند روز دودھ سے دھونے سے چہرے کی کالس دور ہو جاتی ہے۔

● اگر چہرے کی رنگت اڑی اڑی ہو تو پودینے کے پتے لہال کر ٹھنڈے کر لیں اور اس کا پانی روزانہ چوتھائی کپ کے برابر پیئیں۔

● اگر چہرے کا رنگ صاف کرنا ہو تو سرسوں اور تلوں کو ہار یک پیس کر دودھ میں پھیٹ لیں اور رات کو چہرے پر لگانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔

● اگر چہرے کو تروتازہ کرنا ہو تو اٹھنے کی سفیدی چہرے پر ملیں۔

● اگر چہرے پر دانے نکل آئے ہوں تو مندل کا پاؤڈر، پس ہوئی سیاہ مرچ یا پس ہوئی کھجور کی گٹھلی کو چہرے پر دودھ میں پھیٹ کر لگائیں۔ لگا تار ۱۵ دن یہ عمل کرنے سے دانے ختم ہو جائیں گے۔

● اگر اپنے چہرے کو صاف اور نکھرا ہوا رکھنا ہو تو روزانہ صبح کو نمک ملے پانی سے چہرہ دھوئیں۔

● اگر چہرے پر مہاسے پیدا ہو جائیں تو ان مہاسوں پر مولی کا رس ملیں۔

● اگر چہرے کو خوبصورت بنانا ہو تو رات کو آنا گوندھ کر رکھ دیں تاکہ خیر ہو جائے اب اس آٹے کو چند دن تک اپنے چہرے پر لگائیں تو چہرہ خوبصورت ہو جائے گا۔

● اگر چہرے کو پرکشش بنانا ہو تو آٹے کی بھوسی کو دودھ میں ملا کر پھیٹ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت اس کو اپنے چہرے پر لگائیں۔

● اگر چہرے کی جلد مرجھائی ہوئی سی ہو جائے تو موسی یا نارنگی کے چند چھلکوں کو سکھا کر دودھ میں بھگو دیں دو یا تین گھنٹوں کے بعد جب چھلکے نرم ہو جائیں تو ان کو پیس لیں اور چند روز متواتر اپنے چہرے پر لگائیں۔ اور چہرے پر لگانے کے ایک گھنٹے کے بعد چہرہ نیم گرم پانی سے دھو لیں آپ کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھے گا۔

ہمزاد کو مسخر کرنے کے طریقے

پہلا طریقہ تسخیر ہمزاد کا یہ ہے ^(غور مسلمانوں کیلئے) جو عمل ہم اس جگہ درج کرنے لگے ہیں۔ یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک کرنا پڑتا ہے اور اس تھوڑی مدت کی محنت میں ہمزاد جیسی ناممکن چیز انسان کے قبضے میں آجاتی ہے۔ جو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر سکتا ہے وہی ہمزاد کا آقا کر سکتا ہے۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ شنبہ کے روز کسی وقت چکنی میٹھی جس کو کافی میٹھی کہتے ہیں۔ لاکر اس کی چالیس گولیاں بناؤ۔ اور گولیوں کو گول نہ رکھو۔ بلکہ بیضوی رکھو۔ جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کر دو کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک نہ ہجائیں اگر خشک نہ ہو سکیں تو آگ پر خشک کر لو۔ پس جبات کا نام حقہ گزر چکے اور تمام کاموں سے فراغت پا چکو۔ اس وقت اپنی پشت پر میٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور تھلیہ میں بیٹھو۔ جہاں دوسرا آدمی تمہارے خیال کو اور طرف متوجہ نہ کر سکے۔ اور تم رات کو آرام بھی اسی جگہ کر دو۔ پس جب تم فارغ ہو کر اور تھلیہ کا اطمینان کر کے بیٹھو۔ اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو یا آؤ جہاں اس اسم کو ستر ستر مرتبہ ایک ایک گولی پر پڑھو۔ اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کو اپنے سایہ کی گردن پر جمائے رکھو۔ وہاں سے جدا نہ کرو اور یہ بھی خیال رکھو کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرہ میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو کہ نہ تو کوئی شخص اس عرصہ میں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو تو ان تمام گولیوں کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے کہ کنوئیں پر جانے والے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص وہاں نہ پہنچا ہو۔ نہ کنوئیں سے کسی نے پانی نکالا ہو۔ اس عرصہ میں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضروری

کام نہ ہو۔ مگر اس کی پرواہ نہ کرو۔

عمل پڑھنے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئیں گی تمہیں لازم ہے کہ ذرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیوں کہ عمل کا موکل تم کو ڈرائے گا۔ خوف دلائے گا کہ کسی طرح تم عمل کو چھوڑ دو۔ مگر تمہیں لازم ہے کہ اس کی مطلق پرواہ نہ کرو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ عامل کو ایک ہفتہ تک بلا غسل کے ناپاک رہنا ہو گا۔ تب عمل کام آئے گا۔

یہ عمل تسخیر ہمزاد واقعی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطان پرستی سے قابو میں آتا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ کیوں کہ یہ کام مسلمانوں کے مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے۔ اور بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثمین دوسرا طریقہ ہمزاد کے تسخیر کا | اس عمل میں ابجد کے حساب سے نام کے اعداد نکالے جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں بیسٹ اور جمع کئے جاتے ہیں۔ اعداد حاصل جمع کے صرف ندائیہ دیا، اپنے نام کے ساتھ ملا کر مثل یا آلہ کے چھ چلوں تک پڑھے۔ اس میں ایک دن ناغہ نہ ہو۔ تعین مقام کی ضرورت لاجی نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل نوچندی جمعرات سے شروع ہو گا۔ جس وقت چھ چلے خوشی سے گزار لو گے۔ ہمزاد تمہارا مطلع و فرمانبردار ہو جائے گا۔ تمہارے حکم سے گردن نہ پھرایے گا۔ تمہارے فرمان کو علم و قضا و قدر سمجھ کر بجالائے گا۔

تیسرا طریقہ تسخیر ہمزاد کا | سیاہ کاغذ پر سفید داغ دیکھنے کی مشق کو خوب بڑھا لو۔ جب کوئی نیا کام شروع کرو۔ بیشتر اپنا نام لو۔ جب تمہیں ان دونوں باتوں کی خوب مشق ہو جاتے تو فریاد مینے کی عروج ماہ میں یعنی یکم تاریخ سے پندرہ تک میں اس طرح کہ کمرہ خالی مکان کے صحن میں تنہا آفتاب

کی جانب پشت کر کے کھڑے ہو۔ اپنے سایہ کی گردن کو توجہ دے دیکھتے رہو۔ اور نگاہ گڑا کر یہ اسم پڑھتے رہو۔ یا ہمزاد قبضاتہ الاذن۔ مگر پلک نہ پھٹکے پائے جس وقت اسم پڑھو تو کافور کی ڈلی تین ماشہ کی اپنے دائیں ہاتھ میں رکھو۔ اور بار بار مٹھی کو کھول کر اس ڈلی کو دیکھتے جاؤ۔ جب اکٹالیس دفعہ پڑھ چکو تو اس ڈلی کو زور سے اپنے سایہ کی گردن پر پھینک مار دو۔ اور اس عرصہ میں برابر تین منٹ تک آسمان کی طرف دیکھتے رہو۔ یہ عمل روزانہ چالیس روز تک صبح دس بجے کے بعد کرنا چاہیے۔ کافور کی ڈلی روزانہ نئی نئی چاہیے۔ اس ڈلی کو اسی جگہ جمع ہونے دو۔ بعد چالیس روز کے جب اسم ختم کر چکو تو اس جمع شدہ کافور کو زمین میں اسی جگہ دفن کر دو۔ چالیس روز گزرنے پر تمہیں آسمان میں ایک سیاہ چیز نظر آئے گی۔ اور رفتہ رفتہ وہ انسانی شکل اختیار کرے گی اور روزانہ بڑھتی جاتی جائے گی۔ حتیٰ کہ چالیس روز گزرنے پر تمہاری صورت میں تمہارے پاس آئے گی۔ اور تم سے جواب سوال کرے گی۔ مکان بالکل الگ تنہا ہو۔ کوئی دوسرا آدمی تمہارے اسم پڑھنے میں خلل نہ ہو۔ کیسا ہی کام کیوں نہ ہو۔ مگر تمہیں نہ بلایا جائے۔ دس بجے کے بعد مکان میں دھوپ آجائے کوئی درخت وغیرہ کا سایہ نہ ہو۔ عمل اس وقت ہرگز نہ پڑھو۔ جس وقت مطلع آبر آلود ہو اگر کسی روز ایسا موقع آجائے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ عمل کو نافذ کرو۔ بلکہ آئینہ سامنے رکھ کر عمل پڑھنا چاہیے۔

چوتھا طریقہ تسخیر ہمزاد روحانی پاک سہارا ہی خاص نولے

ایک سیاہ کاغذ لے کر اس پر زرد نشان پیسے کے برابر بنالو۔ اور اس کاغذ کو ایک چوکی پر لگا لو اور صبح دس بجے کے بعد بیچ کر اس کو تین گھنٹے کا مل دیکھا کرو۔ تین روز کے بعد تنہا مکان میں اس نشان کو منتقل کر دو جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آ سکے۔ ایک چراغ میں روغن ریحہ کی چربی بھر کر خوبصورت عورت کے بالوں کی بتی بنا کر اس میں روشن کر دو۔ اور اپنے مقابل لکھ کر یہ پڑھنا شروع کر دو۔ "یا ہمزاد تسخیر یا ہمزاد تسخیر"

چودہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی نو سے ایک سایہ پیدا ہوتا معلوم ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ سایہ چالیس روز کے اندر انسانی شکل اختیار کرنی شروع کر دے گا۔ اور ٹھیک اختتام عمل کے روز وہ سایہ تمہاری شکل بن کر تمہارے سامنے آئے گا جس روز عمل شروع کر دو اس روز ایک بڑا قزاقہ شیشہ کا اپنے برابر رکھو۔ اور اس کے

ساتھ تھوڑا موم بھی رکھو جس وقت وہ سایہ تمہاری شکل میں تہاڑ پاس آئے گا۔ تو آتے ہی تم سے سوال کرے گا کہ میرے ہم شکل خاکی پتلے تو نے مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ بیان کر اس وقت نہیں لازم ہے کہ تم اسے کہو کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اور نہیں چاہتا کہ میرا معشوق مجھ سے جدا رہے۔ چوں کہ توبہ وفاق ہے۔ مجھ سے جدا ہے۔ اس لئے اس پاک اسم کے ذریعے میں نے تجھے بلا پایا ہے کہ ہمیشہ پاس رکھوں۔ یہ سوال سن کر وہ جواب دے گا کہ اگر تجھے عشق کرنا ہے تو کسی اپنے مجھس حسین عورت سے کر۔ مجھ سے عشق کر کے کیا پائے گا۔ تو خاکی میں آتش تیرا میرا نباہ مشکل ہے۔ ہاں تو کہے تو میں ایسی صورت پیدا کر دوں جس کو دیکھ کر تو میرے عشق سے ہاتھ اٹھالے اور اس کی محبت میں بہوت ہو جائے۔ اس کا جواب نہیں یہ دینا چاہیے کہ میں تیرے سوا کسی کا عاشق نہیں۔ اگر تو مجھے اپنے عوض میں حور بھی دے تو مجھے منظور نہیں۔ میرا عشق صادق ہے اس لئے ناممکن ہے کہ دوسرے کی طرف میرا خیال بدل سکے۔ تو تکرار نہ کر میری آغوش میں آ۔ مجھے اپنی دوری سے نہ ستا۔ وہ جواب دے گا اے خاکی تصویر اپنے ارادے سے باز آ۔ اگر میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا تو سب کچھ پائے گا اور نہ پھٹائے گا۔ تم جواب دو۔ میں ہرگز باز نہ آؤں گا۔ تیرے عشق سے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ اگر تمام جہان کی بادشاہی ملے تب بھی تیرے عشق کے مقابلہ میں میں اس پر بھی خیال نہ کروں گا۔ اس کے بعد پھر اسم پڑھو۔ سایہ کہے گا۔ دیکھ ظالم مجھے نہ ستا۔ باز آ۔ تم کہو۔ یہ میرا آغوش داہے جلدی آ۔ سایہ کہے گا۔ اچھا لے میر چلنے والے تو نہیں جانتا۔ تو میں تیرے آغوش میں آنے کو تیار ہوں۔ یہ کہہ کر سایہ تمہاری طرف جھکے گا۔ تم اس کی گردن اپنے دلہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس شیشے میں داخل کر دو۔ ہر چہ شور مچا بیگا کہ اے ظالم کیا کرتا ہے۔ معشوق کی جان لیتا ہے اسے میں مرجاتا ہوں۔ مگر تم ایک خیال نہ کرنا۔ فوراً اسکو شیشے میں بند کر دینا۔ وہ ذرا ہاتھ پاؤں نہ مار بیگا۔ شیشے میں اتر جائیگا البتہ منہ بہت شور مچائیگا۔ جب دھواں بن کر اس شیشے میں داخل ہو جائے اس وقت اس شیشے کا منہ موم سے بند کر دو۔ مگر یہ خیال رکھ کہ منہ اس طریقے سے بند کیا جائے کہ مطلق ہوا نہ نکل سکے۔ ورنہ وہ تمہارے قبضے سے نکل کر محکوم بہت ستائیگا۔ پھر قابو میں نہ آئیگا۔ تعجب نہیں اگر جان کا نقصان ہو۔ ہوشیاری لازم ہے اسکے بعد اس شیشے کو کسی محفوظ مقام پر دفن کر دو۔ تاکہ کوئی شخص اسکو نکال نہ سکے یا کسی مدبر سے ٹوٹ نہ جائے۔ پس پھر وہ ہر وقت تمہارے قبضے اور تمہارا تابعدار

سفلی عملیات برا غیر مسلم حضرات

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱ (سفلی)

غیر شکستہ و ناسفستہ بندر کی کھوپڑی حاصل کر کے عامل اس میں پیشاب کیا کرے۔ جب یہ پڑ ہو جائے تو اس میں طلوع آفتاب سے قبل چوراہے کی مٹی اور اپنے بدن کا میل شامل کرے۔ اور اچھی طرح گوندھے اور اسے پتلے کی شکل دے۔ جس کے باقاعدہ تمام اعضا نمایاں ہوں۔ یہ پتلا اتنا بڑا ہو کہ کھوپڑی میں لیٹ سکے۔ پتلے کو کھوپڑی میں لٹا کر اس میں اور پیشاب کرے، پھر اپنے کسی بھی حصہ جسم کا ایک قطرہ خون نکال کر اس میں ڈال دے۔ اور چالیس روز تک بوقت صبح پتلے کی پیشانی پر نظر جملے ہوئے حسب ذیل منتر پڑھے۔ اور روزانہ گنا اور گھی کا چھوڑ ڈالتا ہے۔ عمل بے ضرر ہے چالیسویں روز ہمزاد ظاہر ہو جائے گا۔ منتر یہ ہے۔

”ہنومان کیشو جنگل چرت دھرتی دیہوں دھار کے دھار بیر باسو بھرت چمت مرت چیتے اٹھ گورو تیری دہائی۔“

مسلمان عاملین اس قسم کے عملیات اپنی ذمہ داری پر کریں۔ ہم نے یہ عمل صرف غیر مسلم عاملین کے استفادہ کے لئے پیش کیا ہے جو ہمیں سفلی عملیات کے ماہرین سے دستیاب ہوا ہے۔ اس کے اور بھی سفلی عملیات پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان سب کے لئے ہماری معروضات یہی ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲ (سفلی)

ذیل کا سفلی عمل تسخیر ہمزاد بالکل عام ہے۔ یہاں ہم بطور استفادہ اُسے عام زبان اور سہل طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ اس کے عامل کو ایک ایسے شخص کی تلاش میں رہنا چاہئے جو یک شنبہ (اتوار) یا مہ شنبہ (منگل) کو مرے۔

اگر ممکن ہو تو حالت نزع میں یہ جملہ اس کے گوش گزار کر دے کہ۔

”تمہارا توشہ حاضر ہے۔“

جب وہ مر جائے تو اس کے پاس سے ذرا بھی نہ لے۔ جب قتل دے دیا جائے تو وہ روئی حاصل کرے جو بوقت قتل اس کے کانوں ناک اور منہ میں اس غرض سے لگا دیتے ہیں کہ قتل کا پانی اندر نہ جانے پائے۔ سب کی نظر بچا کر مردے کے کان میں کچھ کر میں رات کو آؤں گا۔ روئی کو محفوظ کر لے۔ پھر جنازے کے ساتھ قبرستان جائے تمام راستے ”یا بعث“ پڑھتا رہے۔

والہی میں کسی سے کلام کئے بغیر اپنے گھر آ جائے اور دو موٹی موٹی روٹیاں اور ایک آٹے کا چراغ تیار کر لے۔ اس میں گھی اور اس روئی کی بتیاں ڈالے جو مردے سے حاصل کی گئی تھیں۔ روٹیوں پر گھی اور گڑ رکھ لے۔ اور رات کو بارہ بجے قبرستان میں پہنچ کر اس قبر پر چراغ روشن کرے۔ چراغ کا رخ مغرب کی طرف ہونا چاہئے۔ اور عامل کو اس کی طرف منہ کرنا چاہئے اور پشت جانب مغرب۔

اب عامل کو بغیر شمار کئے ”یا بعث“ پڑھنا چاہئے تصور میں اس مردے کی شکل دکھنی ضروری ہے۔ دو ہی گھنٹے بعد قبر شق ہوتی ہوئی محسوس ہوگی اور صاحب مزار سامنے آ جائے گا۔ اس سے خوف و اندیشہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ دونوں روٹیاں اسے دکھا دینی چاہئیں۔

مردے کے روئی طلب کرنے پر عامل کو چاہئے کہ اس سے وعدہ لے کہ وہ اس کے کام آئے گا۔ اور روٹیاں اس وقت تک نہیں دے جب تک کہ وہ وعدہ نہ کر لے۔ اگر مردہ کاموں کی تفصیل معلوم کرے۔ تو اپنے کاموں کی ایک فہرست اس کے سامنے بیان کرے اور اس سے معاہدے کرتے وقت کوئی ایسی شرط نہ مان لے کہ جسے پورا کرنا دشوار ہو۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۳ (سفلی)

حامل قری پہننے کی ۱۰ تا ۱۲ تاریخ کو کسی ہندو مرنے والے کا خیال رکھے جو اچانک مر گیا ہو۔ کسی طویل علالت سے نہیں۔ متوفی کو کھانے سے قبل گہری نظر سے دیکھنا اور اس کا تصور مستحکم کر لینا حامل کا سب سے پہلا کام ہوگا۔

اس کے بعد حامل اس کی ارتقی کے ساتھ ساتھ شمشان بھوی تک جائے اس کی آخری رسومات میں شرکت کرے۔ اور ہواؤں کا متوفی کا تصور دل و دماغ میں لاتا ہے۔

جلے ہوئے مردے سے آہستہ کے ساتھ کہے کہ میں آج رات تیرے پاس آؤں گا۔

واپس آکر ایک کٹورہ دودھ یا کوئی پھل ہتیا کرے۔ اولے لے کر رات کے وقت کافی چاندنی میں جلے ہوئے مردے کی چتا کے پاؤں کی طرف کھڑا ہو جائے اور بغور مردے کی گردن پر نظر جمائے۔ تصور اب بھی صاحب چتا کا ہو۔

یہ کام شروع کرنے سے قبل اپنے گرد چاقو یا لہے کی چھری سے ایک حصار ضرور کھینچ لے۔ اور مردے کی گردن پر اس وقت تک نظر جمائے رکھے جب تک آنکھیں تھک نہ جائیں۔ منہ سے کہتا رہے "پیارے ہزارا! پیارے ہزارا"

آنکھیں تھک جانے پر مہ دودھ یا پھل واپس آجائے اور صبح کو وہ دودھ یا پھل بچوں کو تقسیم کر دے۔

دوسرے روز بھی وہی عمل کرے اور وہی چیز ساتھ لے جائے جو روز اول لے گیا تھا۔ چیز کو دائیں ہاتھ پر رکھے، اور عمل کے وقت میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہے۔ تاکہ مشق بڑھ جائے۔

نظر تھکنے لگے تو آسمان کی طرف تین منٹ بغیر بلیک جھپکائے دیکھنے لگے ایک گھنٹے میں چار مرتبہ آسمان کی دیکھنے میں کوئی خرچ نہیں۔

چالیس دن ہونے پر ہزارا سامنے آجائے گا۔ وہ دودھ یا پھل طلب کرے گا۔ لیکن حامل کو یہ چیز اس وقت تک نہ دینی چاہئے جب تک کہ وہ اپنی غلامی قبول کرے کہ حامل کی شرائط کے مطابق معاہدہ نہ کر لے۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۴ (سفلی)

صرف برے، ناپسندیدہ اور ظلم و ستم کے کام لینے والے عاملین کو چاہئے کہ روئی کی بتی اور سرسوں کا تیل، کالی کے

مند میں لے جا کر مورتی کے پاس رکھیں اور اُسے روشن کریں۔ شراب کی ایک بوتل اور بکری کا ایک سر بھی ساتھ ہونا چاہئے جو حامل کالی کی نظر کر دے گا۔ حامل کا گوشت کھانے اور شراب پینے کا عادی ہونا ضروری ہے، پھر حامل "کالی" کے ماتھے پر سندور کا ٹیکہ لگا دے اور اس کے گلے میں پھولوں کا ہار بھی ڈالے اور سامنے کھڑا ہو کر "کالی" کا عجمہ اپنے دل و دماغ میں اچھی طرح سے جھلے اور یہ منتر پڑھے۔

"اونگ ہرینگ کلینگ شری کالنگائے نمہ"

اس کے بعد روزانہ بغیر شراب اور گوشت کالی کے مندر میں آتا رہے اور مورتی کے سامنے کھڑا ہو کر پورے انہماک کے ساتھ منتر پڑھے۔ منتر پڑھنے کی تعداد ایک ہزار مرتبہ۔ ایک ہفتہ بعد جب دل و دماغ پر "کالی" کے عجمے کا تصور اچھی طرح چھا جائے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ کام حسب منشاء اور تسلی بخش ہے۔

دوران عمل ناغہ بالکل نہ کرے، اکتالیس روز میں کامیابی ہو سکتی ہے اس وقت مندر میں سے ایک سلتے کی شکل میں "کالی" کا ہزارا سامنے آکر خود کو حامل کی سپردگی میں پیش کر دے گا۔

"کالی" کا یہ ہزارا حامل کے کسی نیک کام میں مددگار ثابت نہیں ہوگا۔ اس سے تو صرف ناپاک، شرمناک اور بے رحمی کے کام لے جا سکیں گے۔

اس عمل کے کرنے کے بعد کوئی شخص مسلمان باقی نہیں رہ سکتا۔ لہذا مسلمان کو یہ عمل کرنے سے پہلے اپنی عاقبت پر نظر ضرور کر لینی چاہئے۔ یہ اسی کی ذمہ داری ہے۔

یہ عمل بھی ہندو عاملین تسخیر ہزار سے حاصل کر رہے ہیں۔ اور وہی اس کی صحت و عدم صحت کے ذمہ دار ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں کوئی تجربہ۔ یا مشاہدہ نہیں ہوا۔ تاہم قیاس ہے کہ اتنی محنت کرنے کے بعد حامل خالی ہاتھ نہیں رہے گا۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۵ (سفلی)

یہ عمل بھی عمل تسخیر ہزار نمبر ۳ کی طرح اُن عاملین کے استفادہ کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ جو طبعاً بے رحم، خدا شناس اور شرمناک کر تو توں کے حامل ہوتے ہیں۔ اور جن کی خواہش ہمہ اوقات مخلوق خدا کو گزند پہنچانے کی ہو ا کرتی ہے۔

عامل کو ہمہ اوقات ناپاک و نجس رہتے ہوئے اپنا عمل جاری رکھنا ہوگا۔ یہ عمل مختصر سے وقت میں کامیابی کی منزل کو پہنچا دیتا ہے۔

عامل کافی تعداد میں ایک چوراہے کی مٹی لا کر جمع کرے۔ اور اپنا عمل یک شنبہ (اتوار) یا سہ شنبہ (منگل) سے شروع کرے۔ پہلے روز صبح کو ۴۴ مخروط اس مٹی کے تیار کرے۔ جو چوراہے سے لا کر اکٹھی کی گئی تھی۔ مخروطی شکل یہ ہے۔



ہر مخروط آدھا یا پون آدھ اونچا ہو۔ پھر شب کو ہر ضرورت سے فارغ ہو کر اپنے اس دیران اور خالی کمرے میں چلا جائے جو اپنے اس عمل کے لئے پہلے سے مخصوص کیا گیا ہو۔ کمرے میں پہنچ کر ایک چراغ سرسوں کے تیل کا روشن کرے جس کی بجی بہت موٹی ہو۔

عامل چراغ کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جما کر ایک ایک مخروط پر اکٹائیلیں اکتائیلیں بار "اوجلھا" پڑھے۔

عمل ختم کر کے وہیں سو جائے اور صبح ہوتے ہی کسی دیران کنوئیں میں جس میں پانی موجود ہو اور کسی نے اس میں سے پہلے پانی نہ نکالا ہو تمام مخروط ڈال دے۔ اور واپس آجائے۔ اور رات کو عمل پڑھنے کے لئے پھر اکٹائیلیں مخروط بنائے اور رات کو بتائے ہوئے عمل کو دہرائے اور صبح پھر اس کنوئیں میں مخروط ڈال آئے۔

اسی طرح سے سات دن تک عمل کرتا رہے۔ عمل کے خاتمے پر ہمزاد حاضر ہو جائے گا۔ اس وقت اس سے سوچ کر بتائے ہوئے طریقے پر قول و قرار یعنی معاہدہ کرے۔ اس کے بعد غسل کر سکتا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۶ (سفلی)

حکیم میرک روفص کا بہترین عمل
حکیم میرک روفص کا قول ہے کہ اپنے خون کا ایک قطرہ لیکر

اپنے ماتھے پر قشعہ لگائے اور جھرات کو زہرہ کی ساعت میں الف شگاہو کر "یا شیطاں یا ہمزاد" کا ورد کرے اور نظر اپنے سائے کی گردن پر جلتے ہوئے، یہ خیال کرے کہ بس اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔ دوران عمل کسی سے غفلت نہ ہونی چاہئے ورنہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ عمل قبرستان یا شمشان بھومی میں کرنا ہوگا۔ خون کا ٹیکا پیشانی پر صرف پہلے ہی روز لگانا ہے مکمل تین چلے ہونے پر جب ایک مکروہ صورت سے ملاقات ہو اس سے معاہدے کی تکمیل کرے وہی ہمزاد ہوگا۔ دوران عمل جب چراغ کسی وجہ سے گل ہو جائے جو پشت پر تقریباً دو فٹ بلند ہوگا۔ عمل ترک کر دے۔ اور خاموشی سے اپنے گھر واپس چلا آئے۔ واپسی میں چراغ ساتھ لے آئے۔ چراغ کی بجی کافی موٹی ہونی چاہئے۔ چراغ میں تیل سرسوں کا ہو، عمل تین گھنٹے روز بلا ناغہ پڑھنا ہے۔ یہ ہمزاد بھی نیک کاموں سے گریز کرے گا۔ اور بُرے کاموں سے خوش ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۷ (سفلی)

چوراہے کی مٹی کافی تعداد میں جمع کر لی جائے اور اس سے "۱۱۷۷۷" غلے بنائے جو بقدر نصف اونچ قطر کے ہوں یہ تعداد عمل کے دوران بھی پوری کی جاسکتی ہے۔ ایک ہفتہ کا عمل ہے روزانہ "۱۶۸۱" غلوں پر ایک ایک بار "اوجلھا" پڑھے اور انہیں صبح ہوتے ہی کسی تاریک کنوئیں میں جس میں پانی تو ہو لیکن صبح ہی صبح کوئی نہ نکالتا ہو۔ ڈال دے۔ راتے میں آتے اور جلتے وقت کسی سے گفتگو نہ کرے۔ اپنا یہ عمل نوچنڈی منگل سے شروع کرے۔

دوران عمل عامل نجس و ناپاک رہے۔ عمل ختم کر کے غسل کر سکتا ہے۔ عمل شروع کرنے سے ختم کرنے تک ہمہ اوقات ہمزاد کے تصور میں غرق رہے۔ ہمزاد کے ظاہر ہونے پر بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرے۔ اور اس ہمزاد سے بھی تمام ایسے کام لے جو نیکی سے دور کر دیں اور بُرائی کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل کریں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۸

(برائے ہندو و عاملین)

سب سے پہلے عامل کو اپنا بدن کسرتی بنانا چاہئے اور ہمہ

تین دن تک یہی عمل کرے۔ اور روزانہ وہی شکر اور تلبیہ
اور دایس ساتھ بچھاؤ لے جائے۔ دوران عمل اپنی اصل
کا تصور کرتا رہے۔

عمل میں چوتھے دن سے اسی عالم میں اوم پرانگ پرہنگ
اینگ بھٹ سواہا۔ پڑھنے کا اضافہ کرے۔

روزانہ ایک ہزار مرتبہ مندرجہ بالا منتر چالیس دن تک
پڑھا جائے گا۔ آخری دن ہمزاد ایک دھوئیں کی شکل میں
نظر آئے گا۔ اور کچھ طلب کرے گا۔ عامل کو چاہئے کہ کچھ تل
اور شکر جو اس کے ساتھ ہوں گے اس کی طرف پھینک دے
اور اگر وہ مزید مانگے تو اس شرط پر آئندہ یہ خوراک دینے کا
 وعدہ کرے کہ وہ عامل کے ساتھ رہا کرے ہمزاد فرماند
ہو جائے گا اس وقت اس سے اسے حاضر کرنے کا قاعدہ
طے کر لینا چاہئے اور ہمہ اوقات آدھا چھٹانگ سیاہ تل
اور گڑ کی شکر ساتھ رہنا چاہئے مباشرت، منشیات اور ہر
قسم کے گوشت وغیرہ کا پرہیز رکھے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۱ (برائے ہندو عاملین)

"اوم نو چڑھو شور، بیر دھرتی چڑھو جانا۔ پتال
چڑھو۔ مکھ پال چڑھو ہاگ ویر ہنوت پر چڑھو
دھون سے پسلی چڑھو نسلی ہو یا چڑھو رہا ہون
چھاتی چڑھو چھاتی ہے۔ کھیا کنٹھ چڑھو کنٹھ سے
نکھ نکھ چڑھو، مکھ سے چھائے چڑھو، کان سے
آنکھ چڑھو آنکھ سے لاٹ چڑھو۔ لاٹ سے نین
چڑھو۔ سیس سے کہاں سے چوٹی چڑھو، ہنومان
تر سنگہ بیر جل۔ بیر سدھ بیر میکھ کر بیر آگیا بیر پوتا
سو بیر یہ پر چڑھو۔!!"

مندرجہ بالا منتر ۱۰۸ مرتبہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر پڑھا
ہے۔ جب سورج یا چاند گرہن کا موقع ہو۔ اس وقت گہی کا
چراغ جلاتا ضروری ہے چراغ میں تیل وغیرہ ہرگز
نہ ڈالیں۔

اس عمل سے دیوی یا دیوی کا ہمزاد حاضر ہوگا۔ اس
سے عامل کو ہرگز نہ ڈرنا چاہئے۔ اور جو کچھ مانگنا ہو اس
سے مانگ لینا چاہئے۔

اوقات خیالات نیک رکھنے چاہئیں اس کے بعد کم از کم دس منٹ
نظر بغیر پلک چھپکائے جمانے کی مہارت کرنی چاہئے۔
جب دس منٹ نظر جمانے کی مہارت ہو جائے تسخیر ہمزاد کی
نیت سے بارہ بجے رات کسی مرگھٹ میں جا کر جلتے ہوئے مردے
کی تلاش کرنا چاہئے۔

جب مردہ جلتا ہوا نظر آئے اس کے پیروں کی طرف کچھ قاصلے
سے کھڑا ہو جائے اور کسی چاقو یا لوہے کی کیل وغیرہ سے اپنے
گردھار بنائے اور جلتے ہوئے مردے کے چہرے پر نظر ڈالتے
ہوئے پڑھے۔ "ہری اوم تہ ست"

مردے کا چہرہ صاف نظر نہ آتا ہو یا جل گیا ہو۔ یا جل چکا
ہو تو اس کا فرضی تصور اپنے ذہن میں ضرور جلائے۔

تقریباً دس منٹ تک مردے کے تصور کا بغیر پلک چھپکائے نظر
جلانے اور منتر پڑھنے کے بعد ہمزاد دھوئیں کی شکل میں ظاہر ہوگا
اگر دس منٹ میں ہمزاد نظر نہ آئے تو مزید دو گھنٹے عمل کرتا رہے۔
ہمزاد یقیناً حاضر ہو کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دے گا۔
اگر ہمزاد ہاتھ نہ بڑھائے تو خود عامل منت سماجت کر کے ہاتھ
طلب کرے۔

ہمزاد اسے اپنا ہاتھ دے دے تو اس سے کہے کہ اب تم جاؤ
اور جب طلب کروں تو آنا۔ وہ چلا جائے گا۔

جب ہمزاد سے کام لینا ہو عامل اتنی پالتی مار کر بیٹھ جائے
اور ہمزاد کا تصور کرے۔ اس کے سامنے آنے پر رسمی طلیک
سلیک کرے۔ پھر اس سے مشورہ طلب کرے۔ کہ میں فلاں کام
کرنا چاہتا ہوں۔ کیسا ہے گا۔؟

اگر ہمزاد کام کرنے سے روکے تو رک جائے۔ ورنہ نقصان
عظیم ہوگا۔ اگر اجازت دے تو وہ کام کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۹ (ہندو عاملین کیلئے)

ایک نیک نفس عامل پاک دھوئی پہنے اور طلوع آفتاب
سے دو گھنٹے قبل کچھ گڑ کی شکر اور سیاہ تل جدا جدا ہاتھوں
میں رکھے اور ایک ایسے سنان مقام پر کھڑا ہو جائے۔ جہاں
زندہ بھی یرنہ مار سکے۔ منہ مشرق کی طرف ہو آنکھیں دس
منٹ بند رکھے۔ اور دل میں خیال تسخیر ہمزاد کے علاوہ اور
کچھ نہ ہو۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۱۲ (ہندو عاملین کیلئے)

عامل پاک صاف ہو کر طلوع آفتاب سے قبل کسی مرگھٹ میں جائے۔ اور مشرق کی طرف منہ کر کے نکلے ہوئے سورج سے آنکھیں چار کرے۔ یہ مشق بغیر پلک جھپکائے روزانہ بڑھاتا ہے۔ پلک جھپکنے پر عمل ترک کر دے۔

جس دن عامل چھ ساعات تک پلک جھپکائے بغیر سورج سے آنکھیں ملانے کے قابل ہو جائے گا سورج اسے سفید طبع کی طرح نظر آنے لگے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو غروب آفتاب سے قبل بھی گھنٹہ پون گھنٹہ سورج کی طرف نظر جما کر دیکھنا چاہئے۔

سورج لازمی طور پر ایک سفید بت کی شکل میں نمودار ہوگا۔ کچھ ہی عرصہ بعد اس میں تحریک پیدا ہو جائے گی۔ اور عامل کے پاس چلا آئے گا۔ اس وقت اس سے بتائے ہوئے طریقوں پر معاہدہ کرے۔

اس ہزار سے بھی نیک کام لینے چاہئیں۔ بُرے کاموں سے الٹا نقصان ہوگا۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۱۲ (برائے ہندو عاملین)

عامل آٹھویں ساعت (دن میں) کسی کھلے میدان میں جا کر مغرب کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جما کر پانچ منٹ تک یہ سوچ کر دیکھتا رہے کہ وہ ہزار کو تسخیر کر رہا ہے۔ اور زبان سے یہ منتر پڑھتا رہے۔

”اوم جھیا یا شا نو سواہا“

پانچ منٹ بعد عامل یکا یک آسمان کی طرف دیکھے۔ اکیسویں روز ہزار عامل کو دھویں کی شکل میں آسمان پر نظر آجائے گا۔ اس وقت مناسب ہے کہ ہزار کے ہم کلام ہونے پر اس سے بات چیت کا آغاز کرے۔ اور وہ معاہدہ کرے جس کا ہر جگہ ذکر آتا رہا ہے۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۱۳ (برائے ہندو عاملین)

عامل پانچ چھ گز کپڑے کر بغیر سلاہی دھوئی کی طرح پیٹے

یہ عمل نوچندی اتوار سے شروع کیا جائے۔ پاک صاف ہو کر۔ خوشبو لگا کر کسی سنسان مقام پر جائے۔ اور دھوپ میں کھڑا ہو کر اپنے سائے کی گردن پر گہری نظر جلائے۔ اور بغیر پلک جھپکائے۔

”اوم ہرینگ کلینگ شرنینگ سایہ پرش سواہا“

کا ورد کرے۔

یہ ورد ۱۰ بار کرنے کے بعد اوپر آسمان کی طرف دو منٹ تک دیکھے اور ہزار کا خیال ہمہ اوقات بچتے رکھے۔ پھر آسمان سے نظر ہٹا کر دوبارہ اپنی گردن کے سائے پر نظر جلائے۔ اور منتر کا ۱۰ مرتبہ دوبارہ ورد کرے۔ اس کے بعد نظر پھر آسمان پر لے جائے۔ اس طرح ۷ مرتبہ کرے۔ اور پھر عمل ختم کرنے سے پہلے پانچ منٹ مزید آسمان کی طرف دیکھے۔

ہزار تقریباً چار ماہ میں تسخیر ہو جاتا ہے۔ گندم کی روٹیاں اور مونگ کی دال کے علاوہ کوئی اور اناج کھانا نہیں ہوگا۔ البتہ گھی اور دودھ کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۱۴ (برائے ہندو عاملین)

وہ ہندو عاملین تسخیر ہزار جو صرف تین ماہ میں ہزار قابو میں کرنا چاہتے ہیں عمل سے قبل اپنا یہ دستور بنالیں کہ وہ صرف ایک غذا استعمال کریں۔ ہمیشہ پاک صاف رہیں۔

عمل نوچندی اتوار کی شب کو شروع کریں۔ علیحدہ مکان ہو جسے قلعی وغیرہ کرائی گئی ہو۔ رات کی تیسری ساعت میں ایک چراغ سرسوں کے تیل کا روشن کریں اور خود مشرق کی طرف منہ کر کے اس طرح بیٹھ جائیں کہ چراغ جو دو فٹ بلندی پر رکھا ہو۔ پشت پر ہو۔ اور سایہ سائے۔! نظر اپنے سائے کی گردن پر ہو۔ اور پورے شوق و انتہاک سے ایک سو اکیس مرتبہ۔ ”اوم نموا گوش سر مند ری سواہا“ پڑھا جائے۔

اس کے بعد نظر چھت پر لے جاتی جائے۔ وہاں ایک سایہ سا نظر آئے گا۔ اور اگر نہیں بھی آئے تو کوئی حرج نہیں۔ وہاں تین منٹ تک نظر جلائے رہنی چاہئے۔ اس کے بعد نظر واپس اپنے سائے کی گردن پر لا کر جمائینی چاہئے۔ اور

دوران عمل صرف چند ہی روز میں عامل کو صبح آسمان پر نظر ڈالنے وقت ایک شکل نظر آئے گی۔ جو پہلے دھندلی ہوگی۔ بعد میں بتدریج صاف ہوتی چلی جائے گی۔ اور ایک دن عامل کو وہ شکل خود اپنی نظر آئے گی۔ جو حقیقت میں خود اس کا ہمزاد ہوگا۔ کثرت عمل سے کمرہ روشن و منور نظر آنے لگتا ہے اس پر عامل متحیر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمزاد کے کلام کرنے سے قبل بات کرنے میں خود عامل سبقت نہ کرے جب ہمزاد بات کرے۔ تو جواب دے اور متذکرہ معاہدہ کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۶
(بڑائے ہندو و عاملین)

عامل اس چاند رات کا استعارہ کرے۔ جو یک شبہ کو واقع ہو۔ اپنے عمل کے لئے ایک سنان مقام پہلے سے منتخب کر رکھے۔ وہاں گوبر سے لیپ دے۔ اور شب کو تیسری ساعت میں اپنے کپڑے اتار کر بالکل برہنہ ہو جائے۔ اور سینہ و سر کے ٹیکے بھی بدن پر لگالے۔ اور اپنے چاروں طرف کڑوے تیل کے چراغ روشن کر کے بیٹھ جائے۔

عامل تھوڑی دیر بعد اٹھے اور مندرجہ ذیل منتر پڑھتے ہوئے ہر چراغ کی جلی کے منہ میں کافور کا سفوف ڈالے۔
"دیا انگ ٹیگو انگ سہلئے۔ انگ ڈھنگ بن پلئے
بھانو چلت بھرت سنگ آئے۔ جیت چلئے مرت
جائے۔ میری شکست گرد کے بھگت۔"

کافور ڈالتے وقت کوئی چراغ جسم کے کسی حصے سے مس نہ ہونا چاہئے دل میں ہمزاد کی تسخیر کا یقین کامل ہونا چاہئے۔ ذہن میں خود اپنی ہی شکل ہونی چاہئے۔ سب سے پہلی ہی بتی گل ہو جانے پر عمل ترک کر دے۔ اس طرح آٹھ رات تک یہ عمل کرتا رہے جس شب کو ہمزاد سامنے آئے روزانہ کا جمع شدہ تیل اسے پینے کے لئے دے دے پھر جب وہ ہمکلام ہو اس سے معاہدہ کرے۔!

عامل روزانہ چھراغوں کا تیل بدلتا رہے اور استعمال شدہ تیل ایک جگہ جمع کرتا رہے۔

وہی منتر جو اوپر دیا گیا ہے۔ پھر اسی تعداد میں پڑھا جانا چاہئے یہ بھی منتر روزانہ گیارہ مرتبہ کی جائے جب یہ عمل ختم ہو جائے تو آخر میں پانچ سات منٹ آسمان پر نظر جاکر عمل ختم کر دیا جائے۔ یہ عمل تین ماہ میں عامل کو اس کی منزل مقصود کو پہنچا دے گا۔ جب ہمزاد سے ملاقات ہو، تو وہی طریقہ اختیار کرے۔ جو بار بار بتایا جا چکا ہے اس عمل میں بھی حسب ہدایت یکسوئی، طہارت نفس، قوت ارادی کا استحکام، مکمل اعتماد اور پر امید طریقے پر یہ خیال کرتے ہوئے عمل جاری رکھنا ضروری ہے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔۔۔ اور عنقریب ہی میں اسے اپنا مطیع و فرمانبردار بنالوں گا۔

کامیابی کے بعد ہمزاد سے اخلاق برتنا اور نیک کام لینا عامل کی پوری ذمہ داری میں شامل ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۵
(بڑائے ہندو و عاملین)

ایک مکان ایسی حالت میں ہو کہ کوئی شے وہاں عمل میں مداخلت کے لئے نہ پہنچ سکے۔ یہ عمل صرف دو ماہ پندرہ دن میں کامیابی کو پہنچا دیتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ دوران عمل صرف چاول گھی اور دودھ کا استعمال کرے۔ اور رات کو تیسری ساعت میں اندھیرا کر کے بالکل برہنہ ہو جائے۔ اور جانب شمال رخ کر کے بالکل ساکت کھڑا ہو جائے اس طرف دروازہ ہو۔ تو بہت اچھا ہے۔ اس اندھیرے میں اپنی نگاہوں کا مرکز ناک کا سرا ہونا چاہئے۔ برائے نام روشنی بھی کمرے میں داخل نہ ہو۔

بیان کئے ہوئے عمل کے ساتھ ساتھ یہ خیال کرتے ہوئے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔ اور تسخیرات ہوا ہی چاہتی ہے۔ عامل یہ عمل ۱۱۱ مرتبہ پڑھے کانوں میں خواہ کیسی ہی آوازیں کیوں نہ آئیں ان پر ذہیان ذرا بھی نہ دیں۔ بلکہ کامل توجہ تسخیر ہمزاد کی طرف ہو۔

چند روز بعد ناک سے شعلے نکلنے نظر آئیں گے۔ عامل کو نہ بے عملوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور نہ شور و غل پر۔ عمل تمام کرنے کے بعد عامل وہیں سو جائے۔ اور صبح طلوع آفتاب سے قبل بیدار ہو کر چند منٹ آسمان پر دیکھ لیا کرے۔ ڈھائی ماہ تک اسی طرح عمل کرنے پر عامل کو کامیابی ہوگی!

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱ (برائے ہندو عاملین)

عامل اتوار کو ایک شراب کی دسی ہو یا دلاستی بوتل بگل میں اس طرح دباتے کہ منہ آگے کی طرف ہو صبح کی چوتھی ساعت ہو۔ آبادی سے دور کسی سنان مقام پر جو پہلے سے نظر میں ہو پہنچ جاتے اور مغرب کی طرف منہ کر کے پڑھنا شروع کرے (ساتھ سے) تیس گز کے قریب ایک پیل کا درخت ہونا پہلی شرط ہے) نظر اپنے سائے کی گردن پر ہو توجہ کے ساتھ جملائے۔
”ضممتا ذات الشیاطین“

مندرجہ بالا ایک گھنٹہ تک ورد ہو۔ پھر پیل پر نظر ڈالے اس طرح چالیس یوم روزانہ عمل کرے۔ دل کتنا ہی چاہے مگر عامل یہ شراب خود ہرگز نہ پیئے بس یونہی بند کی بند واپس لے جاتے اگر عامل نے یہ شراب پی لی تو اپنی تباہی و بربادی کا خود ذمہ دار ہے۔

ایک دن پیل پر اسے ہمزاد نظر آئے گا رفتہ رفتہ قریب آتا جائیگا۔ بالآخر عمل کے تمام ہونے پر سامنے آجائے گا۔ اس وقت عامل سیدھے ہاتھ سے بوتل کا کاگ کھولے اور اسی ہاتھ سے بوتل ہمزاد کے منہ سے لگا دے۔ اس عمل کا عامل کسی اعتبار سے عبادت کا عادی نہ ہونا چاہئے۔ اور نہ ہی اس عمل کے عامل کو ہمزاد سے کوئی نیک کام لینے کی ضرورت ہے بس یہ تو گناہوں سے خوش ہونے والا ہمزاد ہوتا ہے اسے نیکی سے کیا تعلق؟

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۸ (ہندو عاملین کیلئے)

عامل ایک بغیر سلا کپڑا بدن پر لپیٹے۔ اور قبلہ رو ہو کر دھوپ میں کھڑا ہے اور ۴۴ مرتبہ ”ہرئی یار آئے ایمول آتما“ پڑھے۔ نظر اپنے سائے پر جملتے رکھے۔ اور دل میں یہ خیال ہے کہ میرا ہمزاد بس ابھی آکر خود کو میری سپردگی میں دینے والا ہے۔

نظر تھک جانے پر چند منٹ اوپر آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کے بعد پھر نگاہ اپنے سائے کی گردن پر واپس لے آئے۔ اور وہی عمل پھر ۴۴ مرتبہ پڑھے۔ اس طرح ۷ مرتبہ کرے۔

اکتالیس دن میں کامیابی ہوتی ہے ہمزاد اس سے قبل ایک سائے کی شکل میں نظر آئے گا۔ جو بتدریج عمل کے ساتھ ساتھ مشکل ہوتا چلا جائے گا۔

جب ہمزاد ہم کلام ہو اس کا عامل جواب دے۔ اور عمل بھی ترک کر دے۔ توجہ ہٹانے والی دوسری باتوں پر ہرگز دھیان نہ دے۔ ہمزاد سے پہلی ہی گفتگو میں معاہدے کی تکمیل کرے۔ اور اس حاضر ہونے کی ترکیب معلوم کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۹ (برائے ہندو عاملین)

عامل ایک قد آدم آئینہ کسی دیران مکان میں عموداً کھڑا کرے۔ اور خود بالکل برہنہ ہو کر اس کے سائے آجائے اور اپنے عکس میں گردن پر نظر جالے اور تین سو مرتبہ۔

”اوم ہرینک پر مودائے سواہا“
پڑھے۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر لے۔ اور اپنے عکس کا تصور کرے۔ اور دھیان پوری طرح تسخیر ہمزاد پر لگا دے۔ دو منٹ بعد آنکھیں کھول دے۔ اور پھر حسب سابق تین سو مرتبہ منتر پڑھتے ہوئے نظر اپنے عکس کی گردن پر جملتے رکھے۔ لیکن اس مرتبہ آنکھیں ذرا زیادہ دیر تک بند رکھے۔ اور اپنے عکس کے تصور کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم کرے۔ تیسری مرتبہ بھی آنکھیں کھول کر منتر تین سو مرتبہ ہی پڑھے لیکن آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کے تصور میں کھوجانے کا وقت زیادہ کر دے۔

روزانہ اسی طرح عمل کرتا رہے کامیابی انشاء اللہ ۵ دن میں ہو جائے گی۔

اس عمل سے بھی تمام جائز کام لینا حتیٰ انسانیت ادا کرنے کے مساوی ہو گا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲ (برائے ہندو عاملین)

ماہ ثابت کے پہلے شنبہ کو طلوع آفتاب کے فوراً بعد ہی گوبر سے نیسی ہوئی ایک محفوظ جگہ پہنچ جائے۔ اور اپنے ساتھ آگ اور گوبر کے سوا اور کچھ نہ لے جائے۔ غسل سے پاک

عمل تسخیر ہزار نمبر ۱

(برائے غیر مسلم خواستین)

غیر مسلم حاملہ ایک ایسے کمرے کا انتخاب کرے جہاں کسی اور کے آنے کا امکان نہ ہو۔ رات کی تیسری ساعت میں کمرے میں داخل ہو کر ایک چراغ تقریباً دو فٹ کی بلندی پر جلانے اور بالکل مادر زاد برہنہ ہو کر چراغ کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائے۔ چراغ میں گھی یا تیل کافی مقدار میں ہو۔ اور اس کی بجلی کافی ٹوٹی ہو۔ اس انتظام کے بعد اپنی نظر اپنے پورے سامنے پر جمائے ہوئے ۲۰ مرتبہ پڑھے "جگہ مبلے نمہ، گوڑیے نمہ پیر نظر چیت کی طرف لے جا کر سات مرتبہ ہی منتر پڑھے۔ اس کے بعد نظر پھر اپنے سامنے کی گردن پر جما کر اپنے منتر کا املاہ کرے، اس طرح چار مرتبہ کرے اور پورے عمل میں ۱۰۸ مرتبہ متذکرہ بالا منتر پورا کرے۔

یہ عمل روزانہ اسی طرح اور ایک وقت شروع کیا جائیگا۔ عمل ختم کر کے اسی جگہ سو رہے کسی قسم کی آواز یا خوفناک شکلوں کا خوف دل میں نہ لائے۔ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اپنے ہزار کا تصور کرتی رہے حتیٰ کہ تقریباً ایک ماہ بعد ہزار مسخر ہو کر ظاہر ہو جائے اور معاہدے پر آمادہ ہو۔

اس عمل میں حاملہ کو پوری طرح باطہارت اور پاک صاف رہنا چاہئے۔ بہت زیادہ ملاقاتیں بھی نہیں کرنی چاہئیں نہ کسی کو دھوکا یا فریب دینا چاہئے نہ فحش کلامی روارکھنی چاہئے۔ غرضیکہ نہایت نیک نیتی اور یارسائی سے وقت گزارنا چاہئے۔ اتفاقاً اگر کسی عامل یا حاملہ سے معاہدے میں غلطی ہو جائے اور وہ ہزار سے یہ وعدہ لینے میں ناکام رہ جائے کہ ہزار صرف بلانے پر ہی آئے۔ اور ہر وقت کام طلب نہ کرے تو۔ ایسے موقع پر ہزار کو مذہبی کتاب میں پڑھنے یا سننے پر مقرر کر دیا جائے۔ یا ہمیں اجناس کا کافی ذخیرہ دے دیا جائے کہ ہر قسم کا اناج علیحدہ کرے۔ یا کوئی ایسا کام دے دیا جائے جس میں تسلسل و تواتر قائم رہے۔

ہونا ضروری ہے۔ اب آگ کے سامنے دوڑا تو ہو بیٹھے اور تھوڑی تھوڑی گول ڈالتا رہے اور نظر اس کے اٹھتے ہوئے دھوئیں پر جمائے رکھے۔ زبان سے بے تعداد مرتبہ۔

"لید یوے سم یوے"

ادا کرتا رہے۔ تصور ہزار کا ہو۔

دوران عمل جب کوئی آواز دوسرے پیدا ہو تو تمام گول آگ میں ڈال کر کھڑا ہو جائے۔ اور دھوئیں پر نظر رکھے۔ دھواں اگر مبہم سی ایک شکل اختیار کرے اور ہزار کی صورت میں آکر کلام بھی کرے۔ تو بھی حامل اس کے دھوکے میں آکر جواب نہ دے۔ اور عمل پڑھتا رہے۔ اور اس دن کا انتظار کرے۔ کہ جب وہ بالکل انسانی شکل میں آکر خود کو حامل کے سپردگی میں نہ دے دے۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۲

(برائے ہندو عاملین)

کسی نوچندی اتوار سے عمل شروع کیا جائے۔ حامل روزانہ صونے سے قبل۔

"اوم نمونا رائن آیتنہ ہزار۔ سوہا گرو بھگت کی"

۲۱ مرتبہ پڑھے۔ اور پھر کسی سے بات خیت کئے بغیر سو رہے اور اپنی چار پائی کو جھوڑ کر کہیں چلانا جائے۔ البتہ چند منٹ کے لئے اگر پیشاب یا پاخانے کی حاجت ہو۔ تو جاسکتا ہے لیکن فوراً بغیر کسی سے بات کئے ہی واپس لوٹ آئے اور سو جائے۔ صبح ہوتے ہی طلوع آفتاب کے وقت یہی منتر پھر اسی مرتبہ پڑھے اور اسی طرح غروب آفتاب کے وقت یہی عمل پڑھے۔ اور ہمہ اوقات یہی تصور رہے کہ میں ہزار کو پس میں کر رہا ہوں۔

۲۱ روز عمل کرنے کے بعد صبح کو جس شخص سے جو بھی گفتگو یا کام کو کہے گا وہ شخص فوراً مان لے گا۔ اٹھائے گفتگو میں اپنے ہزار کا خیال رکھیں۔ یہ معمولی سا اثر ہو گا۔ اس کے بعد جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کی بات میں اثر ہو گا۔ اس عمل کے عاملین کو کام لینے وقت کچھ جائز و ناجائز کا خیال بھی رکھنا ہو گا۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ۲ (برائے غیر مسلم خواتین)

عاملہ ایک قد آدم آئینے کے سامنے بر سنہ کھڑی ہو۔ جو کہ کی شمالی دیوار پر زادیہ قاعدہ پر آویزاں ہو۔ اور اپنے ہزار کا تصور کرتے ہوئے اپنی گردن کے عکس پر نظر جملنے اس کے ساتھ ہی تین سو مرتبہ پڑھے۔
”اوم ہر سنگ پر مودائے سوا ہا“

پھر دو منٹ کے لئے اپنی نظر چھت پر لے جائے اس کے بعد واپس اپنے عکس کی گردن پر نظر جملے۔ اور پھر تین سو مرتبہ یہی مंत्र پڑھے۔ اور اس کے بعد پھر چھت پر دو منٹ تک نظریں جملے، تیسری مرتبہ بھی اس عمل کا اعادہ کرے، اور عمل ختم کر دے اس طرح ڈھائی ماہ تک کرتی رہے۔ اور ہر اوقات یہی سوچتی رہے کہ اب ہزار سے ملاقات ہونے والی ہے۔ عمل کی مدت پوری ہونے پر ہزار اظہار ہو جائے گا۔ اور عاملہ کے معاملے کے بعد اس کے تمام کاموں میں مدد دیگا۔ عاملہ کو بھی لازم ہے کہ وہ رفاہ عام کی روش اختیار کرے خلاف مذہب اور معاشرے اور انسانیت کے خلاف کوئی کام نہ کرنے نیک نیتی سے کام لیتی رہے خدا اور اس کے بندوں کا خیال اس کے دل میں ہمیشہ جاگزیں رہے۔ ورنہ دنیا میں لوگوں کو بڑی بڑی قوتیں حاصل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بعض نے نیکی میں نام پیدا کیا ہے اور بعض نے بدی میں اس دنیا میں راہوں جیسا طاقتور راجہ ہو گزرا ہے جس کے غرور نے اس کی دنیا اور ماقبت دونوں حراب کر دیں۔ اور اسی دنیا میں رام چندر اور کرشن جیسے نیک لوگ بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ جن کا نام عزت و تکریم کے ساتھ ہمیشہ یاد جاتا رہے گا۔ ان عملیات تسخیر ہزار کے نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ بلا امتیاز مذہب و ملت جو عاملین ان سے جساتر فائدہ اٹھائیں انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔



اسم الہی یا وہاب کا عمل

یہ عمل ہر آفت، پریشانی اور غربت سے نجات دلا سکتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ ۳۱۲ مرتبہ روزانہ ”یا وہاب“ ۳۱۲ دن تک پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ۲۶ مرتبہ تمام عمر پڑھتے رہیں۔ جب بھی کسی مصیبت یا کسی پریشانی کا شکار ہوں تو آدمی رات کو اٹھ کر غسل کر کے دو نفلیں پڑھنے کے بعد بیٹھ کر تین سو مرتبہ ”یا وہاب“ پڑھیں۔ اس کے بعد بیٹھ کر سات سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر ۲۶ مرتبہ ”یا وہاب“ پڑھ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ ایک ہی رات میں دعا قبول ہوگی۔

رزق میں اضافے کیلئے

جو شخص اپنے روزگار میں اضافہ کرنا چاہتا ہو۔ وہ مندرجہ ذیل نقش ۱۱ عدد لکھ کر ۱۱ آٹے کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ اور گاتار ۱۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھنا چاہیے۔ نقش لکھنے اور دریا میں ڈالنے کا وقت روزانہ ایک ہونا چاہیے۔

اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کریں۔
نقش یہ ہے۔

۶	۲۸	۱۸
۳۶	۲۳	۱۲
۳۰	یا باسط	۲۲

ناف کو اپنی جگہ پر لانے کا عمل | اگر کسی شخص کی ناف مل جائے تو ناف کو اپنی صحیح جگہ پر لانے کیلئے قرآن حکیم کی یہ آیت کالی روشنائی سے لکھ کر ناف کی جگہ باندھ لیں۔ انشاء اللہ ناف اپنی جگہ پر آجائے گی۔ آیت کو
اس طرح تحریر کریں۔
ذٰلِكَ خَفِیْفٌ مِّنْ رِّبِّكَ وَرَحْمَةٌ

ہماری آیتیں تمہاری کتابیں

تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

پتھروں کی تاثیر حقائق، روایات اور تجربات سے ثابت ہے۔ رب العالمین نے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے بیشمار نعمتیں اس کائنات میں پیدا کی ہیں۔ ان ہی نعمتوں میں نگینے اور پتھر بھی شامل ہیں۔ آج دنیا بھر میں نگینوں اور پتھروں کی مسلمہ تاثیرات کی بناء پر ہیروں، نگینوں اور پتھروں کا کاروبار پوری شہرت کے ساتھ چل رہا ہے اور خدا کے ہوشمند بندے اپنے رب کی نہ جھٹلاتی جائے والی اس "نعمت عظمیٰ" سے بھی مستفیض ہو رہے ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے — کَاْتَمِعُ الْمَآْذِیْنَ وَالْمَرْجَاْیْنَ —

اور ایک جگہ فرمایا گیا ہے — وَهَٰذَا الَّذِیْ لَوْ لَا الْمَرْجَاْیْنَ —

مرف یہ دوا آیتیں ہی پتھروں کی قدر و قیمت کو واضح کرنے کیلئے بہت کافی ہیں۔

الماس، پتھر، موتی، کھراج، فیروزہ، زرد، سبک سلیمانی، عقیق، لاجورد، نیلم، گارنٹ، موتی وغیرہ جیسے کم قیمت اور بیش قیمت نگینے اور پتھروں کا ہم نے ضرورت عام کی وجہ سے بندوبست کر لیا ہے۔ رب العالمین کی شانِ کریمی کا مشاہدہ کرنے کیلئے اور ان کی نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے ہم سے رجوع کریں۔ جو حضرات اپنے نام کی مناسبت سے پتھر اور نگینے یا بنائی انگوٹھی ہم سے منگنا چاہیں تو وہ درج ذیل شرائط غور سے پڑھ لیں۔

- ① فرمائش کرتے وقت پچاس روپے کا سنی آرڈر روانہ کریں۔ اور جوابی لفافہ بھی روانہ کریں۔
 - ② اپنا نام مع عرفیت اپنی والدہ کا نام، تاریخ پیدائش راگر یاد نہ ہو تو خط لکھنے کا دن اور وقت اور تاریخ نوٹ کر دیں، اپنا پسندیدہ رنگ اور اپنا پسندیدہ پھول لکھ کر بھیجیں۔
- انگوٹھی اور نگینہ و پتھر کے ہدیے سے مطلع کر دیا جائے گا۔ اور ہدیہ وصول ہو جانے پر حسب فرمائش منتخب نگینہ اور پتھر یا منتخب نگینے اور پتھر کی بنائی انگوٹھی روانہ کر دی جائے گی۔ اور طے شدہ ہدیے میں سے ۲۵ روپے دفع کر دیئے جائیں گے۔

فون نمبر: ۲۲۶۸۲

اس پتہ پر رابطہ قائم کریں

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی اسٹریٹ دیوبند

عملیات ہزارہاں کے خواتین

عمل تسخیر ہزارہاں | عاملہ ہر نجاست سے پاک ہو کر آبادی سے دور کسی سنان مقام پر اپنے عمل

کرنے جگہ متعین کرے۔ اسے پاک صاف اور ہوار کر نیچے بعد خوشبویات جلا دے۔ اس وقت پہلی ساعت (مغرب کے فوراً بعد) ہو، احرام (بغیر سلا ہو اکپڑا، اپنے جسم پر باندھ لے اور مغرب کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جائے اس وقت اس کی نگاہ اپنے سائے کے گردن پر جمی ہونی چاہیے۔ پلک قطعی نہ جھپکائے جس وقت نظر ٹھکنے لگے آسمان کی طرف دیکھے اور چند منٹ آسمان پر دیکھنے کے بعد نظر دوبارہ اپنے سائے کی گردن پر لا کر جملے۔ اسی طرح ایک گھنٹہ یا سو سو منٹ روزانہ کرے۔ تمام عمل کے دوران اس کا یہ عقیدہ راسخ ہو، کہ عنقریب ہی اس کا ہزارہاں حاضر ہو کر خود کو اس کی سپردگی میں دیدے گا۔

دوران عمل اگر ایام حیض کا آغاز ہو جائے تو عمل ترک نہ کرے جاری رکھے۔ البتہ آغاز ایسے زمانے میں نہ کرے جبکہ عاملہ اس حالت میں مبتلا ہو۔

کچھ عرصہ عمل کر نیچے بعد سایہ دھندلا ہو جائے گا۔ اور اس کی جگہ رفتہ رفتہ روشنی محسوس ہونے لگے گی اور ایک دن وہ پورے طور پر متشکل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہمہ اوقات انھوں کے سامنے کچھ ستارے یا گول دائرے سے متحرک نظر آنے لگیں گے۔ آوازیں بھی آتی ہوئی محسوس ہونے لگیں گی۔ عاملہ کو ان تمام صورتوں کو یکسر نظر انداز کر کے اپنا عمل جاری رکھنا چاہیے۔ ذرا سی غلطی ہلاکت یا دیگر آفات میں دھکیل دینے کا موجب ہو سکتی ہے۔

ساتھ سے جو خود عاملہ کا ہزارہاں ہو گا۔ گفتگو منع ہے عمل کی مدت پوری ہونے کے بعد جب وہ مخاطب ہو کر پوچھے کہ اسے کس لئے بلایا گیا ہے۔ تو عاملہ کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بتانا چاہیے

کہ وہ اسے تسخیر کرنا چاہتا ہے۔ وہ تسخیر کا سبب دریافت کرے گا۔ تو عاملہ بتائے کہ میں تجھ سے اپنے بہت سے جائز کاموں میں مدد لوں گی۔ مثلاً لڑکیوں کے امراض، ان کی تشخصی ادویہ کی فراہمی اور ضروری معالجہ میں مدد۔ گریختہ کی خبر منگواؤں گی۔ جہاں چاہوں گی بھیج کر وہاں کے حالات معلوم کراؤں گی، بارش کراؤں گی۔ بغیر موسم بھل بھول اور میوہ جات منگواؤں گی۔ تیری مدد سے کندھ بن اور شی لوگوں کو سبق یاد کراؤں گی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاڑے بھاری شے منتقل کراؤں گی۔ پیش گوئیوں میں تجھ سے مدد لوں گی۔ دینیوں کا پتہ چلاؤں گی غرضیکہ اور بھی بہت سے کام کراؤں گی۔ ہزارہاں رضامندی ظاہر کرے گا اور پوچھے گا کہ کیا تو مجھے پیٹ بھر کر کھانا دے گی۔ عاملہ کو اس موقع پر فوراً منع کر دینا چاہیے اس لئے کہ ہزارہاں کا پیٹ کوئی انسان نہیں بھر سکتا۔ صرف ڈوڑھیوں کا اس حالت میں وعدہ کرے کہ جب خود عاملہ کو میسر آسکیں اسی طرح ہمہ اوقات پاک رہنے کا وعدہ ہرگز نہ کرے۔ اسلئے کہ ہمہ اوقات کوئی شخص پاک حالت میں نہیں رہ سکتا۔

عامل خواتین ہزارہاں سے جو معاہدہ کریں اس میں یہ بات ضرور اپنی طرف منوالیں کہ ہزارہاں ہمہ اوقات عاملہ کے سامنے نہ رہے اور نہ ہر وقت کام طلب کرے۔ نیز معاہدہ تمام عمر کا نہ کرے چھوٹا سا کرے اور اس عرصہ کے لئے بھی یہ طے کرے کہ اگر عاملہ کی موت واقع ہو جائے تو اس کی لاش مسخ نہ کرے اور نہ کوئی رخصتہ صدر پہنچائے۔

غرضیکہ معاہدے میں پوری طرح محتاط رہے۔ اس سلسلے کی مزید ہدایات ہم رسالہ کی ابتدا میں بڑی تفصیل سے پیش کر چکے ہیں۔ خواتین انہیں بھی پڑھ لیں اور ایسا کوئی کام نہ کریں جس کی وجہ سے بعد میں پھپھانا پڑے۔

یہ عمل ایک ماہ کا ہے۔ عمل سے فارغ ہو کر اپنے کپڑے

پہن لیا کرے۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ستر | عالمہ کو اس عمل کا آغاز کرنے سے قبل نظر جانے کی کافی مشق کر لینی چاہیے۔

کیوں کہ اس عمل میں نظر کا انتہائی طاقت ور ہونا ضروری ہے۔ عالمہ عمل شروع کرتے وقت پاک صاف ہو جائے اور ایک گھنٹہ قبل اس سنان مقام پر پہنچ جائے جو پہلے ہی سے عمل کے لئے متعین کیا ہوا ہو۔ اب عالمہ غروب ہوتے ہوئے آفتاب سے آنکھیں چا کر کرتے ہوئے یہ خیال کرے کہ وہ ہزاراد کو تسخیر کر رہی ہے۔ اور غنیمت یہی ہزارد تاج ہو جائے گلہ پلک ہرگز نہ جھپکائے اور قوت ارادی کے ذریعے خود پر زیادہ سے زیادہ قابو پاتی رہے۔ نیز ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد پانچ منٹ کیلئے آسمان پر نظر جائے کچھ دن بعد آفتاب کی سرخی سفیدی میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور یہی سفیدی رفتہ رفتہ سیاہی اختیار کر لے گی۔ یہی سیاہی کبھی گھٹی بڑھتی رہے گی۔ کبھی انسانی سر یا دھڑکی شکل اختیار کر لے گی اور کبھی ظاہر اور کبھی غائب ہوتی رہے گی۔ تقریباً ایک ماہ بعد یہی حالات پرسکون ہو جائیں گے اور انسانی ڈھانچہ سلنے آنا شروع ہو جائے گا۔ اس وقت تک عالمہ کو کسی بھی حالت سے متاثر نہ ہونا چاہیے اور یہی بھیانک آوازوں سے ڈرنا چاہیے۔

عمل چالیس روز تک ضرور ہی جاری رکھنا چاہیے۔ ویسے ہزاراد سے ہم کلام اس وقت ہونا چاہیے جب وہ گفتگو کا آغاز اپنی طرف سے کرے۔

جب ہزاراد ہم کلام ہو اس کے سوالات کے جوابات بھی اسی کے مطابق دے۔ لیکن جواب دینے میں کوئی خلاف اصول بات منہ سے ہرگز نہ نکالے بہتر یہی ہے کہ ہماری ان ہدایات کے مطابق سوال و جواب کرے جو ہم نے احتیاطاً بے شمار جگہوں پر لکھ دی ہیں۔ عالمہ کیلئے مناسب ہے کہ ہمارے اس رسالے کو تمام وکمال پڑھے پھر تسخیر ہزاراد کی طرف رجوع کرے ورنہ نقصان اٹھائے گی۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ستر | عالمہ سب سے پہلے کسی ایسی شے کا انتخاب کرے جو وہ روزانہ ہتھیا کر سکے۔

یاد رہی شے کم از کم اس وقت تک خراب نہ ہو۔ جب تک کہ عمل کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ مثلاً بتاشے، مہری یا کوئی اور کھلنے کی چیز اور اپنا عمل شروع کرنے کیلئے اس مقام پر چلی جائے جو اس مقصد کے لئے پہلے سے متعین کیا ہوا ہو۔ یہ مقام بالکل سنان ہو۔ رات کا وقت ہو چاندنی کھلی ہوئی ہو۔ اس وقت عالمہ اپنے دائیں ہاتھ میں

وہ شے رکھے اور ہاتھ پھیلا دے۔ اور اپنے سائے کی گردن پر گاہ جاتے ہوئے اپنے ہزاراد اور اس کی تسخیر کا خیال پیدا کرے۔ آنکھیں بوجھل ہو جائیں یا تھک جائیں تو نظر پلک جھپکائے جو ہی آسمان پر گاڑ دے۔ اور چند منٹ بعد پھر اپنے سائے کی گردن پر دیکھنے لگے۔

کچھ عرصہ بعد آسمان پر سیاہ سا نظر آئے گا نیز اس کے اپنے سائے میں بھی حرکت محسوس ہوگی عالمہ اس کی طرف التفات کرے بغیر اپنا عمل جاری رکھے۔

تصور آفرینی، جوشِ عمل، انہماک اور کامل توجہ کے نتیجے میں جب ہزاراد سلنے آکر کھلنے کی چیز طلب کرے تو اس سے اس بات کا اقرار لے کہ جب اسے بلایا جائے تو حاضر ہو۔ اور جو کام آئے بتایا جائے اسے سرانجام دے۔ وہ اسی طرح معاہدہ کرے گا جس طرح ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ معاہدے میں کسی قسم کا بہام، شک یا یا جھگڑا ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ جو بات ہو بالکل صاف صاف ہو۔ جب معاہدہ ہو جائے تو وہ شے ہزاراد کو دیدے اور معاہدے کے مطابق اسے حاضر کر کے اپنے ضروری اور نیک کام کراتے۔

معاہدے کی پابندی بڑی ضروری ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی لغزش ہو گئی تو ہزاراد تباہ کر دے گا۔

ہزاراد سے یہ اقرار بڑا ضروری ہے کہ وہ ہمہ اوقات سلنے نہ رہے۔ صرف بلانے پر حاضر ہو۔ ورنہ وہ ہمہ اوقات سلنے رہے گا۔ ہمہ اوقات کام کا تقاضا کرے گا۔ اور عالمہ کے لئے جینا مشکل ہو جائے گا۔

عمل تسخیر ہزار نمبر ستر | عام طور پر عالمین تسخیر ہزاراد کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ کسی سنان مقام پر

جا کر اپنا عمل شروع کیا کریں۔ لیکن ہمارے اس عمل میں عالمہ کو کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عالمہ اپنے لئے عید کرے کا انتظام کرے یا نہ کرے صبح سویرے چار پانی سے اٹھتے وقت آفتاب اس کی نظروں کے سلنے ہو اور وہ لیٹے ہی لیٹے سورج سے آنکھیں چا کر سکے۔ پندرہ منٹ تک سورج کی طرف دیکھنے کے بعد اپنے پیروں پر نگاہ ڈالے۔ پانچ منٹ بعد نظر پھر سورج پر جمالے۔ اس طرح ایک گھنٹہ تک کرتی رہے۔ کچھ عرصہ بعد عالمہ آسمان پر پہلے سیاہ اور پھر سفید دھبہ سا نظر آئے گا۔ جو روز بروز پھیلتا چلا جائے گا۔ یہ دھبہ اسے اپنے پیروں پر بھی نظر آنے لگے گا۔

اس عمل کے سلسلے میں اپنے متعلقین کو یہ ہدایت ضرور کر دینی (باقی منٹ میں)

تھا۔ وفق اس روز کا یہ ہے۔ وفق المبارک۔ حرف ثا

ث ج ز ظ ش ف خ
ش ف خ ث ج ز ظ
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ
ظ ش ز ف خ ث ج

عزیمت پڑھ کر نام کے اعداد کے مطابق مندرجہ ذیل طلسم
جمعرات پڑھیں۔ (والحمد)

اور اس سے پہلے مندرجہ ذیل وفق ستائیس بار لکھیں۔ پھر
نقش ہزار سو بار لکھیں۔ اس دوران اہلتا ہوا پانی پاس رکھیں۔
خواہ ہنڈی سے گرم کریں یا لکڑیاں جلا کر اور پھر دوسرے دن ان
تعویذات کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ اور جب کافی دیر
گزر جائے سیاہی اتر جائے تو پانی دریا میں ڈال دیں۔
وفق یہ ہے۔

ظ ش خ ف ج ث ز
ث ز ظ ش خ ف ج
ف ج ث ز ظ ش خ
ش ج ف ج ث ز ظ
ز ظ ش خ ف ج ث
ج ث ز ظ ش خ ف
خ ف ج ث ز ظ ش

آج رات عزیمت پڑھ کر اور مندرجہ ذیل وفق
جمعة المبارک لکھ کر پھر یہ طلساتی حروف پڑھیں جو کہ اپنے
نام کے اعداد کے موافق پڑھنے ہیں۔ (دھجج دھجج دھجج)
اور بعد میں سو بار نقش ہزار لکھیں۔ ٹھنڈی مٹی پر بیٹھ کر
لکھیں۔ جیسا کہ حرف شین میں کیا تھا۔ اور صبح نقوش کو ٹھنڈی
مٹی میں دریا وغیرہ کے کنارے دفن کر دیں۔

وفق المبارک حرف خا
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج
ت ج ز ظ ش ف خ

کلمات ادا کریں۔ مہلیج سلاک بھالو۔

آنکھیں بند کر کے تقویر ہزار کے ساتھ پڑھیں اور ایک
طشت میں پانی بھر کر رو برو رکھیں۔ اور چند لمحوں کے بعد آنکھیں
کھول کر پانی میں اپنا چہرہ دیکھ لیا کریں اور اس عمل کے بعد
سو بار پھر نقش ہزار دیجئے۔

وہ وفق مبارک جو تین بار آج کے روز لکھا جائے گا۔ یہ ہے
ان کو پانی میں بہا دیں۔

ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ
ف خ ث ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ث ج ز

تیسرے روز بھی رات والی عزیمت پڑھیں۔ اور
مسئلہ مندرجہ ذیل وفق کو اکیس بار لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل
الفاظ طلسم کو نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔

سلطین مہفعال مہعط۔

اور نقش ہزار سو بار لکھیں۔ دو سکر دن ان سب حروف
کو زمین میں دفن کر دیں۔

وفق المبارک حرف رش، شین
ش ث خ ف ج ز ظ
ز ظ ش ث خ ف ج
ف ج ز ظ ش ث خ
ث خ ف ج ز ظ ش
ظ ش ث خ ف ج ز
ج ز ظ ش ث خ ف
خ ف ج ز ظ ش ث

عزیمت مذکورہ تعداد حروف اسم خود کے مطابق اور
بدھ پھر وفق مندرجہ ذیل صرف ثا کو تیس بار پڑھیں۔
اور مندرجہ ذیل طلسم کو اپنے نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔
(مہعط) اور ایک سو بار نقش ہزار لکھیں۔ پانی کا طشت پاس
رکھیں اور شکل دیکھتے رہیں۔ بعد میں دوسری صبح نقوش آٹے
میں گویاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ جیسا کہ حرف جیم کا کیا

ف خ ث ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث

آج بھی عزیمت پڑھ کر مندرجہ ذیل وفق لکھیں۔ اور
ہفتہ پھر مندرجہ ذیل طبعی کلمات نام کے اعداد کے موافق
پڑھیں۔ معد ہواک طلوع و مہبط۔

اور پانی کا طشت رو برو رکھے۔ وقتاً فوقتاً اپنا چہرہ دیکھتے رہیں۔
پھر نقش ہمزاد سو بار لکھیں اور ان سب نقوش کو صبح دریا میں
پھینک آئیں۔ وفق المبارک سات بار لکھنا ہے۔

وفق المبارک حرف ز
ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ
ف خ ث ج ز ظ ش

ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ

جب آخری روز نقوش دریا میں ڈالنے جائیں گے تو سخت
آندھی اور طوفان آجائے گا در دھماکیں مار رہا ہوگا۔

آپ ریت کی مٹیاں بھر لیں اور عزیمت اقل کو مسلسل
پڑھتے رہیں۔ جب طوفان بہت تیز ہو جائے تو اس ریت کو
فضا میں پھینک دیں۔ اس سے ریت کا طوفان کھڑا ہو جائے گا۔
عامل عمل پڑھتا رہے اور ہرگز نہ گھبرائے آخر یکدم سکوت ہو جائے گا۔
اور ایسے میں عامل کو اپنی پشت سے کواک دار آواز آئے گی ہرگز
نڈرے بس یہی ہمزاد ہے اس کے رو برو قول و اقرار کر لیں۔
اگر روزانہ مشاہدات ہوں اور خوف محسوس ہو تو گھبرائیں نہیں۔

آپ کی آنکھوں کا محبوب

آپ کا پچاس سالہ خادم



نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست

سونے چاندی کے ورق سچے موتی اور ۲۶ دواؤں کا مرکب

طبیق قدیم کا ایک نادر شاہکار
دُستِ نجف کے فوائد
۱۔ رُود ہے ہر غمی، دھند جالا، بھولا، سفید موتیا، آنکھوں کے آگے ترسے اُلٹنا، آنکھوں سے پانی بہنا، غرض کاہ موتیا
کے سوا آنکھوں کے جملہ امراض میں مفید، بغیر کسی مرض کے بھی اسے استعمال کرتے رہیں، نگاہ نہ گرے گی نہ جھکے گی، جھکتی
ہوئی آنکھوں کے پپوٹوں پر سوتے وقت اس کا لپ کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ اچھی ہی جگہ کشا نمایاں فائدہ نکلتا ہے۔

۲۔ انتہائی خوبی یہ ہے کہ اپنے جوش بہا فوائد کے باوجود یہ آنکھوں میں لگتا اور کرتا نہیں بلکہ سکون اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ ۳۔ اس کا استعمال آخر عمر تک بینائی کا تحفظ اور
امراض کی نہایت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تردنازیگی اور نکھار محسوس کریں گے۔

قیمت فی شیشی دین گرام — پانچ گرام — ڈھائی گرام

ناجر حضرت آغا، خط ایجنسی طلب کسی بھی

خط و کتابت کا پتہ۔

دائرہ فیض رحمانی دیوبند (یو پی)

عمل ہمزاد

خواجہ حسن نظامی کا
ذاتی تجربہ
مفرد عباس خاں

طریقہ عمل درج ذیل ہے ایک تنہا جگہ میں جہاں آس پاس کے شور روشن کرو اور جسم کے تمام کپڑے اتار لو صرف ایک ہانگیا پہن لیں لیپ کے آگے اس طرح بکھڑے ہو جاؤ کہ تمہارا سایہ تمہارے سونے پڑے اور درج ذیل جملہ ایسے ہزارا میں بار بار پڑھ لے۔

میجر نہما جزا ہلا میسب۔

جب آٹھ دن متواتر پڑھتے ہوئے ہو جائیں گے تو آگے کا سایہ متحرک ہو کر کھڑا ہو جائے گا اور پھر نویں دن قلابازیاں کھانا نظر آئیں گا اور اس کے بعد ہمیں انواع و اقسام سے ڈرنے کا مگر تم بالکل خوف نہ کھاؤ۔ کیونکہ وہ تمہیں کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچائے گا۔ انیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔ انیسویں دن تمہاری شکل کا انسان مابوگا و انکساری سے سونے آجائے گا اور ہمیشہ کے لئے تمہاری غلامی کرے گا۔ اگر تمہیں ڈر جائے گا بہت سی خوف ہو تو کوئی اور پڑھ لیں۔

اس عمل کے دوران خواجہ صاحب کو جو نصاب دیکھائی دیتے وہ بھی قارئین کی نذر کرنا چاہتا ہوں تاکہ قارئین کو زیادہ سے زیادہ اس عمل کے بارے میں معلومات پہنچ سکیں۔

خواجہ صاحب نے لکھا تھا کہ میں نے ایک کوٹھڑی میں حصار کھینچ کر عمل تسخیر ہمزاد شروع کیا۔ دوسرے یا تیسرے روز کوٹھڑی کے روشندان میں ایک ننھا مٹا انسانی وجود نظر آیا۔ وہ چھلانگ لگا کر کوٹھڑی کے فرش پر اتر آیا۔ پھر اسی طرح کی ایک دوسری مخلوق آن کو دی۔ وہ دونوں آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہا کہ کیا ہی چھا ہو کہ پوریاں پکائی جائیں۔ اچھا تو پھر پوریوں کا سامان لے آئیں۔ پھر وہ دونوں اچھلے اور فضا میں بلند ہو کر روشندان کے راتے باہر نکل گئے۔ کچھ دیر بعد روشندان ہی کے ذریعے اندر داخل ہوئے اس مرتبہ وہ پوریاں تلنے والی کڑاہی لے کر آئے تھے۔ کڑاہی چولہے پر چڑھا دی۔ اس میں خود بخود تیل نمودار ہو گیا۔ باقی مٹا پر

ہمزاد کا حامل اپنے وقت کا بادشاہ ہوتا ہے۔ جو ملے کر سکتا ہے مگر ہمزاد بہت ہی چالاک اور شاطر قسم کی مخلوق ہے۔ اس کو تابع کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ ہمزاد دوران عمل ہی حامل کو چکر دے کر عمل کو ناکام بنا دیتا ہے کیونکہ وہ حامل کی ہر کمزوری سے واقف ہوتا ہے اس لئے وہ اسے کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ وہ دنیا کا خوش قسمت انسان ہے جو ہمزاد کو تابع کر لیتا ہے۔ خواجہ حسن نظامی کو بھی تسخیر ہمزاد کا بہت شوق تھا۔ یہی عمل جو میں لکھ رہا ہوں خواجہ نے کیا تھا۔ ہمزاد حاضر ہو گیا اور بہت خوفناک قسم کے مناظر دکھائے مگر خواجہ صاحب عمل میں کامیاب ہو گئے۔ یہ عمل بالکل صحیح ہے۔ اگر کوئی مضبوط دل کا آدمی ہو اور ہمزاد کی شاطرانہ چالوں میں نہ آیا تو ہمزاد کو یقیناً تسخیر کر لے گا۔

یہ عمل مجھے ایک بزرگ سے ملے۔ یہ عمل آج سے تقریباً سو سال پہلے خواجہ حسن نظامی کے اپنے ہی اخبار میں شائع ہوا تھا۔ میں قارئین طہستانی دنیا کی نذر کر رہا ہوں تاکہ یہ رسالہ پڑھنے والوں کی دیرینہ خواہش پوری ہو جائے۔ خواجہ صاحب کی تحریر کو لفظ بہ لفظ ان کے اپنے الفاظ میں نقل کر رہا ہوں۔

اگر وجود ہمزاد پر ان لوگوں کو شک ہو جو جنات کی ہستی کے قائل نہیں ہیں تو ہم قوت خیالی کے جسمی ظہور کا نام ہمزاد رکھتے ہیں۔ اور جو خود غرض حامل بتانا گوارا نہیں کرتے طشت از بام کرتے ہیں تاکہ لوگ حاملوں کے فریب سے محروم رہیں اور خود ہمزاد کو مطیع کر لیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس عمل کو وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جس کا دل کمزور نہ ہو اور نڈر و دلیر ہو۔ یہ جھوٹی بات ہے کہ ہمزاد کا حامل بے دین ہو جاتا ہے اور ہمزاد اس کو اعمال علوی و مناز و غیرہ سے روکتا ہے۔ اس لئے ہر ہمزاد دہب و ملت کے آدمی کو اس کے حصول میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔

محرر: ملازم حسین اسلام آباد پاکستان

جنات کو دیکھنے کا عمل

لوگوں کو جنات دیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اور ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش کوئی ایسی ترکیب ہمارے ہاتھ آجائے جس کی بدولت ہم جنات کو دیکھ سکیں۔ اور ان کو اپنا دوست بنا کر ان سے کام لیں۔ لہذا اس فن کے شائقین کے لئے وہ ترکیب لکھی جاتی ہے جس سے جنات نظر آتے ہیں اور دوست بنتے ہیں۔ لیکن میں یہ امر واضح کر دوں کہ ایسے شوق کو پورا کرنے کے لئے بہت خطروں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ڈر خوف بہت زیادہ آتا ہے۔ اور ڈرنے کی صورت میں رجعت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اس کا اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ اور بعض لوگ پاگل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو دہی لوگ کریں جو کہ بہت بڑے دل کے مالک ہوں۔ اس عمل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ تو عمل پڑھنے کی ضرورت ہے نہ ہی کسی طرح کا پرہیز ہے۔ جس شخص کا جی چاہے وہ اپنا شوق پورا کر سکتا ہے۔

اس طرح محسوس ہو گا جیسے آپ کے قدم کوئی ذی روح روک رہا ہے جس جگہ پر جا کر ایسی کیفیت ہو جائے تو کھلیں کہ جنات یہ ارد گرد موجود ہیں۔ گوشت کھول کر نیچے زمین پر رکھ دیں۔ اور کھانسی یا فاصلے پر آپ جا کر بیٹھ جائیں۔ ڈر خوف کو قریب نہ آنے دیں کیونکہ انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کو کوئی چسپ نہ نقصان نہیں دے سکتی۔ ہاں اگر خود ہی ڈر گیا تو پھر خیر نہیں۔ کچھ دیر بیٹھ کر انتظار کریں اور گوشت والی جگہ پر نظر رکھیں۔ کچھ دیر کے بعد بلکہ اس لمحے جنات آجائیں گے اور گوشت کھانا شروع کر دیں گے۔ اگر بالکل خاموشی سے بیٹھے رہیں۔ اگر وہ خود بلا میں یا کوئی بات کرنا تو بہتر درنہ خاموشی سے واپس آجاؤ اور کچھ مڑا کر ہرگز نہ دیکھیں۔ ورنہ غلط ہوگی۔ بس آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اگر جب بھی آپ اُس جگہ کا شعور کریں گے وہ جگہ اور جنات کو نظر آئیں گے۔ یاد رہے کہ جب بھی کوئی ذی روح ایک دفعہ سامنے آئے

ترکیب | سب سے پہلے ایسی جگہ تلاش کریں جہاں پر جنات رہتے ہوں۔ جو مثلاً ایسی جگہ جھلاتی د قبرستان، کھنڈرات و مرنٹ اور دیرانوں میں پائی جاتی ہیں۔ کچھ جگہ دیسے بھی مشہور ہوتی ہیں کہ اس ایریے میں جنات رہتے ہیں یا فلاں آبسی علاقہ ہے جب ایسی جگہ کا علم ہو جائے تو پھر ہر دز جمعرات (کوئی بھی جمعرات ہو) کو دن کے وقت کسی دکان سے گوشت لے آئیں۔ گوشت کی مقدار مقررہ نہیں۔ جتنی توفیق ہے لے لیں۔ اور گھرا کر گوشت کو ایسی جگہ چھپا کر رکھ دیں۔ جس پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ یعنی کوئی دوسرا شخص نہ دیکھے۔ نہ ہی کسی دوسرے شخص کو اس بات کا علم ہو کہ آپ یہ گوشت اس مقصد کے لئے لیکر آئیں ہیں۔

بعد از نماز عشاء گوشت لیکر اس مقام پر چلے جائیں۔ جو جگہ آپ نے اس عمل کے لئے منتخب کی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آئے جانے وقت کسی شخص کی آپ پر نظر نہ پڑے۔ جو بھی آپ اس علاقے میں داخل ہوں گے۔ آپ کا سراور کندھے دزنی ہو جائیں گے۔ اور

آزماتے ہیں۔ اس کے بعد سامنے آتے ہیں۔ اس لئے ہر راز کو سینے میں رکھیں۔

نکتہ ۴ | اپنے عمل شروع کیا۔ دو تین مرتبہ جانے سے کامیاب نہیں ملی تو اگر کوئی ذی روح عالم خواب میں آکر ٹوٹے کہ گوشت کیوں نہیں لائے تو سمجھ لیں کہ عمل کامیاب ہو چکا ہے۔ عامل کو خاص کر ایسی باتیں ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

نکتہ ۵ | جب جنات سامنے آتے ہیں تو پہلے آنکھوں کے آگے اس طرح چمک محسوس ہوتی ہے جس طرح آسمانی بجلی چمکتی ہے۔ اس کے بعد سر اور کندھے وزنی ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر ہلکا ہلکا سا جھونکا محسوس ہوتا ہے۔ جھونکے کے ساتھ ہی سامنے کسی بھی شکل میں جنات نظر آتے ہیں۔

یاد رہے کہ جنات کسی بھی شکل میں سامنے آسکتے ہیں۔ مثلاً بزرگی کی شکل میں بوڑھا انسان یا بوڑھی عورت، خوبصورت لڑکا یا مرد خوبصورت عورت۔ کتا، بلی، اونٹ، بھڑ بھڑی وغیرہ وغیرہ۔ عامل کے لئے خصوصی ہدایات خواہ وہ کتنا ہی قریبی دوست

کیوں نہ ہو۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(۲) اس عمل کو کرتے وقت کوئی شخص آتے جاتے آپ کو نہ دیکھے۔
(۳) اس عمل کو بہتر ہوگا کہ اندھیری راتوں میں شروع کر دیں۔ یعنی روال ماہ تا کہ روشنی نہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔

(۴) جب گوشت اس عمل کے لئے لائیں تو اس کو ہر ایک سے پوشیدہ رکھیں۔ تاکہ کسی شخص کی اس پر نظر نہ پڑے۔ نہ ہی کسی کو معلوم ہونے دیں۔ کہ میں نے گوشت اس مقصد کے لئے خریدا ہے۔ (۵) دکان سے گوشت لیکر آتے وقت یا گھر میں آکر جسم میں تبدیلی آجاتی ہے۔ سر اور کندھوں پر وزن محسوس ہوتا ہے۔

اس کی پرداہ نہ کریں۔ بلکہ یہ سمجھ لیں کہ اب کامیابی یقینی ہے۔
انتباہ | ایسے لوگ جو کہ کسی آسپی مرض کا شکار ہوں یا کوئی ذی روح مسلط ہو۔ یا وہ ڈرپوک ہوں۔ اس عمل کو ہرگز نہ کریں۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

نہو ہٹا۔ اس عمل کو دریافت کرنے کے لئے سینکڑوں جنات کی مدد لی گئی ہے۔

تو پھر باطنی آنکھ کھل جاتی ہے۔ انسان جس چیز یا جگہ کا تصور کرے گا وہ سامنے نظر آجائے گی۔ اگر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو دوبارہ گوشت لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جنات آپ کے پاس خود ہی آجایا کریں گے اور گوشت اگر لجا یا کریں گے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آپ نے گوشت رکھ کر انتظار کیا جنات حاضر نہیں ہوتے۔ تو آپ گھر واپس آجائیں۔ اور اگلی جمعرات کو پھر اسی طرح گوشت لے جائیں۔ لیکن اس دفعہ جگہ تبدیل کر دیں۔ اگر یہاں پر بھی کامیابی نہ ہو تو پھر اس سے اگلی جمعرات کو کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کامیابی نہ ملے۔ انشاء اللہ جنات آپ کو ضرور نظر آئیں گے اور دوست بنیں گے۔

دوبارہ میں یہ بات لکھ دوں کہ ان کو دیکھ کر ڈریں نہیں۔ میں ان کی صورتیں بھی لکھ دوں۔ تقریباً ۵ سال کا بچہ دیکھ لیں۔ بالکل اتنا ہی جنات کا قد ہوتا ہے۔ اگر دور سے ان کو آنا دیکھا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ بچہ چل کر آرہا ہے۔ جس نے ابھی ابھی چلنا سیکھا ہے۔ جسم و اعضاء بالکل انسانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ورنہ وہ بڑا ہوتا ہے۔ ناک اور منہ قدرے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

یسا محسوس ہوتا ہے جیسے ناک منہ ایک ہی ہوں۔ یہ ان کی اصل صورت ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدرت حاصل ہے کہ جب چاہیں کسی ذی روح کی شکل میں سامنے آجائیں۔ اور جب چاہیں غائب ہو جائیں۔ ان کو یہ بھی قدرت ہے کہ چند دیووں میں سے بعض کو یا صرف کسی کو جسے وہ چاہیں نظر آئیں۔

نکتہ ۶ | اگر کوئی شخص اکیلے اس عمل کو نہ کر سکے تو اس کی ایک آسان ترکیب بھی بتا دوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو اپنے ہمراہ لے جاسکتے ہیں۔ لیکن جنات کی حاضری کے دوران اس شخص کو مت بتائیں کہ جنات آئے ہیں۔ کسی طرح کا اسکو نہ ہونے دیں۔ نہ ہی بعد میں ذکر کریں۔

(۲) بعض اوقات کئی کئی دنوں تک جنات نظر نہیں آتے۔ لیکن عاملین کو مختلف قسم کے اشارات ملتے رہتے۔
عالم خواب میں اور عالم بیداری میں بھی بعض اوقات گھر میں مختلف جگہوں سے پیسے بھی ملتے ہیں۔ تیکٹے کے نیچے یا کسی سے جب اس طرح کی صورت ہو تو کسی کو یہ راز مت دیں۔ وہ بے خود خرچ کر لیں کچھ خیرات کر دیں۔

جنات ہر حال میں رازداری کو پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے پہلے کچھ عرصہ تک انسان کو مختلف طریقوں سے



طسمانی انگوتھی

حصول عزت و توقیر ترقی عمدہ کاروبار فراوانی مال و دولت

کشائش رزق، خیر و برکت اور ترقی کاروبار فراوانی مال و دولت کے لئے یہ انگشتی اکسیر اعظم ہے۔ ایسے تمام افراد کے لئے یہ طلسمی انگوتھی بے نظیر اور مانند اکسیر الاحمر ہے جن کا تعلق خلقت سے رہتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر عکرم، تاجر، دکاندار، وکلاء، انشورنس کمپنی کے ملازمین اور ایسے دیگر افراد۔

تیاری کا طریقہ انگشتی مذکورہ کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد آدم سے استخراج کریں۔ پھر ان کو قوی عشرہ کریں۔ اور مجموعہ کو یاد رکھیں اب سورۃ القدر کے اعداد میں اُلْف شہرتک ابجد آدم سے استخراج کر کے قوی عشرہ کریں۔ اور اس مجموعہ میں اپنے نام مع والدہ کے اعداد کا مجموعہ ملا کر تمام اعداد سے ایک مثلث خالی البطن پُر کریں۔ اور مثلث کے بطن میں یا مَعِزَّۃً اَحْمَدَیْ فِیْ یَوْمِ یَعِزُّکَ یا عَزَّوَجَلَّ تحریر کریں۔

مثال۔ ایک مثال سے طلسم کی تیاری کا طریقہ تفصیلاً تحریر کرتے ہوں۔ تاکہ ہر قاری بوقت ضرورت فیض یاب ہو سکے۔

مثلاً احسن علی بن نسیم کوثر کیلئے طلسم تیار کیا جاتا ہے۔ احسن علی بن نسیم کوثر کے اعداد ابجد آدم سے استخراج کر کے قوی عشرہ کیا تو یہ اعداد حاصل ہوئے۔ ۵۸۷۱۰ اور سورۃ القدر کا پہلی تین آیات مقدسہ یعنی مِنْ اُلْف شہرتک کے اعداد ابجد مذکور سے استخراج کر کے قوی عشرہ کیا تو یہ اعداد حاصل ہوئے۔ ۸۰۔ ۱۹۳۰۔ دونوں اعداد کا مجموعہ۔ ۵۸۷۱۰ + ۱۹۳۰ = ۲۵۱۷۰۔ اب ہمیں ۲۵۱۷۰ کا مثلث خالی البطن پُر کرنا ہے۔

خالی البطن کا طریقہ مثلث خالی البطن پُر کرنے کا قانون ہے کہ کل اعداد کو عدد ۱۲ پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھیں اور ہر خانہ میں رقم فارسی عدد سے خانہ اول کے اعداد سے ضرب دے کر لکھتے جائیں۔

اگر آپ چاہیں کہ خاندان کے افراد اور ہر خاص و عام آپ سے عزت و توقیر سے پیش آئیں۔ اجنبی لوگ بھی آپ کے گردیدہ ہوں۔ جہاں جائیں لوگ احترام سے پیش آئیں۔ کاروبار میں ترقی اور خیر و برکت ہو۔ ملازمت میں اعلیٰ عمدہ پر ترقی ملے۔ مال و دولت میں فراوانی نصیب ہو سکے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کیلئے مندرجہ ذیل طسمانی انگوتھی بے نظیر ہے۔ اور اپنے اثرات میں اکسیر اعظم ہے۔ طسمانی انگشتی کا نقش معظم قوی عشرہ کے قاعدہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ عاملین جفر اس قاعدہ سے عجیب و غریب کام لیتے ہیں۔ یہ قانون مستعملہ میں بھی بڑے کام آتا ہے۔ اور علم آثار میں بھی نہایت سرچ لاثر ہے۔ آج کی نشست میں علم آثار الجفر کا ایک بے نظیر قاعدہ تحریر کر رہا ہوں۔

اس طسمانی انگشتی کا حامل لوگوں میں معزز رہتا ہے۔ اور شاہانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ ایسی بہو بیٹی جس کی سسرال میں عزت نہ ہوتی ہو۔ سسرالی لوگ بلا وجہ نفرت کرتے ہوں۔ اور ایسے بات بات پر بے عزتی کا نشانہ بناتے ہوں۔ خاوند بھی پرواہ نہ کرتا ہو۔ ایسی بہو بیٹی اگر طسمانی انگشتی تیار کر کے پاس رکھے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام گھر والے اس کی عزت کرنے لگیں گے۔ اگر اسی گھر میں دوسری بہو بیٹی بھی ہوں تب بھی ان میں معزز رہے گی۔ بلکہ سسرالی لوگوں اور خاوند کی آنکھوں کا تارابی رہے گی۔ ایسا کوئی فرد جو اپنی کسی بڑی حرکت کی وجہ سے دوسروں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو گیا ہو۔ تو اسے اپنی عزت بحال کرنے کے لئے طسمانی انگشتی تیار کر کے پاس رکھنی چاہیئے۔ اگر کوئی ملازما اپنے عمدہ یا منصب سے معطل ہو جائے یا اسے نکال دیا جائے یا اس کی ترقی روک دی جائے تو عمدہ اور منصب کی بحالی کے لئے طسمانی انگشتی مذکورہ تیار کر کے پاس رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے منصب پر بحال ہو جائے گا۔ اگر ترقی رکے ہو تو وہ بھی مل جائے۔

تقسیم کے محل سے کچھ باقی بچے تو اسے خانہ ششم میں ڈالیں اور باقی خانوں میں بھی اس کا اضافہ کریں۔ نقش پڑھ جائے گا۔ ہر ضلع کا میزان برابر ہوگا۔ وتر کے میزان کے چکر میں نہ پڑیں۔ رفتار مثلث خالی البطن یہ ہے۔

$$\begin{matrix} & ۷۸۶ & \\ ۱ & ۸ & ۳ \\ ۵ & & ۷ \\ ۶ & ۴ & ۲ \end{matrix}$$

مثلاً ۹۰-۲۵۱ کا نقش مثلث خالی البطن پڑ کر ناپے۔ تو قانون کے مطابق $۹۰-۲۵۱ \div ۱۲ = ۲۰۹۸۲$ حاصل تقسیم ہوئے اور باقی ۱۱ بچے اور اصل نقش یہ تیار ہوا۔

$$\begin{matrix} & ۷۸۶ & \\ ۲۰۹۸۲ & ۱۶۷۸۹۲ & ۶۲۹۴۶ \\ ۱۰۴۹۱۰ & ۱۲۵۸۹۸ & ۸۳۹۲۸ \\ ۴۱۹۶۴ & & \end{matrix}$$

اسے شرف شمس۔ شرف قمر۔ شرف زہرہ۔ شرف مشتری یا ان سیاروں کے اوج کے اوقات یا ان کے منسوب ایام میں ساعت متعلقہ میں سرخ کاغذ پر زعفران و ماء اللورد کی روشنائی سے تحریر کریں۔ ۹۰-۲۵۱ بھوج پتر یا برن کی جھلی پر بھی تحریر کیا جاسکتا ہے۔ تحریر شدہ نقش کو تہہ کر کے توہید بنا کر اس کے اوپر سونے کا ورق لپیٹ دیں۔ جو لوگ سونے کے ورق کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ گولڈن کاغذ لپیٹ لیں۔ اب اس نقش کو چاندی کی انگشتی میں رکھ کر اوپر سرخ رنگ کا نگینہ جڑوا دیں۔ غور میں اسے اپنے گٹ میں رکھ کر سرخ نگینہ جڑوا سکتی ہیں۔ یہاں تک طلسم تیاری آدھا کام مکمل ہوا۔ باقی عمل کی تفصیل یہ ہے کہ جس دن نیا مذ طلوع ہو۔ اس رات انگشتی اونچی جگہ آسمان کے نیچے رکھیں۔ آگے کے مکان کی جو سب سے اونچی چھت ہے۔ یاد دیا رہے۔ پھر رکھیں۔ واضح رہے کہ وہ جگہ بند نہ ہو۔ کشادہ ہو اور اس صرف آسمان کا سایہ ہو۔ اب اس کے سامنے بیٹھ کر ایک تسبیح ردة القدر من ألف شہر تک پڑھیں۔ اور انگشتی پر دم کریں۔ سورج طلوع ہونے سے قبل اس کو اٹھا کر اپنی تیسری یا سب سے اونچی انگلی میں پھن لیں۔ اگلی رات سورج غروب ہونے کے بعد مشتری کو اونچی جگہ پر رکھ کر ایک تسبیح سورۃ القدر حسب سابق کر دم کریں۔ اور اگلی صبح سورج طلوع ہونے سے قبل پھن لیں۔

چاند کی چودھویں شب تک یہ عمل بلا ناغہ کریں۔ اب چودھویں شب کی صبح کو نماز فجر کے بعد انگشتی سامنے رکھ کر اس پر یا میرزا عزیز بیگز تک یا عزیز بیگز ایک تسبیح پڑھ کر دم کریں۔

نیا چاند طلوع ہونے پر پھر حسب سابق رات کو چودھویں رات تک روزانہ سورۃ القدر طریقہ مذکورہ کے مطابق پڑھ کر دم کریں اور چودھویں رات کی صبح سے نماز فجر کے بعد مذکورہ عمل پڑھ کر دم کریں۔ اب تیسرے ماہ نیا چاند طلوع ہونے پر رات کا عمل حسب سابق کریں۔ چودھویں رات تک پھر صبح کا عمل شروع کر دیں۔ ہر ماہ پہلے چودہ دن رات کو عمل کرنا ہے۔ اور آخری چودہ دن فجر کے بعد عمل کرنا ہے۔ اس کے بعد ہر دو عمل پڑھنا ترک کر دیں۔ اور انگشتی کی حفاظت کریں۔ اور اسے پہنے رکھیں۔ انشاء اللہ ان ایام کے اندر اندر اپنے مقصد کو پالیں گے۔ ناپاک بدن سے اسے الگ کر دیں۔ پھر غسل کر کے پہن سکتے ہیں۔ دوران عمل ہی حامل انگشتی کے مقاصد پورا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ مگر فوری ہے کہ عمل مکمل ہو۔ تاکہ یہ فلسفاتی انگشتی آپ کو عمر بھر کام دے۔ میں نے اس عمل کی تمام تر تفصیل تحریر کر دی ہے۔ اگر پھر بھی کسی قاری کو کچھ میں نہ آئے تو جوابی لغافہ بھیج کر پوچھ سکتے ہیں ہر گز راہنمائی کی جلتے گی۔

میری دعا ہے کہ ہر ضرورت مند اس عمل سے فیضیاب ہو۔ جائز مقاصد کے حصول کیلئے ہر قاری کو اجازت ہے فائدہ اٹھائیں۔ اور راقم الحروف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔



دوران سفر تھکن نہیں ہوگی

مندرجہ ذیل نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ دوران سفر کسی طرح کی تھکن نہیں ہوگی اور دوران سفر طبیعت ہشاش بشاش رہے گی اور مقاصد سفر میں بھی زبردست کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔ چال آئشی۔

$$\begin{matrix} & ۷۸۶ & \\ قَادِرٌ & قَائِمٌ & قَوَّیٌ & مُقْتَدِرٌ \\ قَوَّیٌ & مُقْتَدِرٌ & قَادِرٌ & قَائِمٌ \\ مُقْتَدِرٌ & قَوَّیٌ & قَائِمٌ & قَادِرٌ \\ قَائِمٌ & قَادِرٌ & مُقْتَدِرٌ & قَوَّیٌ \end{matrix}$$

علم فلکیات

برجوں کی دنیا

۲۲ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان پیدا ہونے والے حضرات کا برج جدی اور سیارہ زحل ہوتا ہے

جدی افراد کی علامت بکرا ہے۔ بعض اوقات پہاڑی بکرا، اور بعض اوقات بحری بکرا۔ پہاڑی بکرا عموماً ایک چٹان پر دکھایا جاتا ہے۔ جو کہ بلندی پر تنہا اپنا توازن برقرار رکھے ہوئے ہوتا ہے۔ بحری بکرا نصف بکرا اور نصف مچھلی ہوتی ہے اور آگے بڑھنے اور گہرائی سے محسوس کرنے کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان کی قدیم علامت گینڈا تھی۔ گینڈے کا اکلوتا سیٹنگ جدی افراد کی اپنے ہدف تک پہنچنے کیلئے واحد سوچ کی علامت ہے۔ وہ ارتکاز و توجہ کی شدید قوت رکھتے ہیں۔ اور وہ کسی ایسی ریس کو نہیں چھوڑتے جو ان کے لئے اہمیت رکھتی ہو۔ دنیا کی دوڑ میں وہ خرگوش کی بجائے کھوے کی چال چلتے ہیں اور سب سے بہتر جانتے ہیں کہ آخر کار مقابلہ کس نے جیتا تھا۔

وہ اپنے مقاصد کے بارے میں مستقل مزاجی سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے طریقوں کو حالات کے مطابق بروئے کار لاتے ہیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں اور موقع ملنے پر اس سے فائدہ اٹھانا بھی جانتے ہیں۔ اگرچہ وہ جلد فیصلہ کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ ان کی تہہ در تہہ نفسیات کے اندر بڑے بڑے منصوبے چھپے ہوتے ہیں۔ وہ اسٹیبلشمنٹ میں داخل ہیں۔ کروڑوں روپے کمانے کے تعورات رکھتے ہیں۔ وہ اکثر تصور کرتے ہیں کہ پیس (Pace) میں ان کے نام کا بھی ساٹن بورڈ لگا ہو۔ وہ جن لوگوں کا احترام کرتے ہیں وہی لوگ ان کے مقاصد کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی خواہش رکھتے ہیں کہ تاریخ کی کتابوں میں ان کا ذکر ایک بڑی سیاسی شخصیت کے طور پر درج کیا جائے یا وہ بادشاہ گرجنے کے خواہ مخواہ رہیں۔ گھریلو زندگی میں بھی وہ اپنے جیون ساتھی کو کچھ نہ کچھ کرنے پر ابھارتے رہتے ہیں۔

بحران پر قابو پانے کی صلاحیت، وفادار، جدی افراد

میں بحرانوں پر قابو پانے کی صلاحیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ ان کے کسی دوست کو کسی ایمر جنسی کا سامنا ہو تو وہ فوراً حرکت میں آ جاتے ہیں۔ انہیں مرد بحران کہا جاسکتا ہے۔ بحران کے وقت ان کا دماغ بڑی تیزی سے کام کرتا ہے اور وہ بحران پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بحران پر قابو پانے میں ان سے بہتر اور کوئی شخص محسوس ہی ملے گا۔ وہ صورت حال کو کنٹرول میں لے آتے ہیں۔ اچھے مشوروں سے فوازتے ہیں۔ اعصابی تناؤ کو کم کرنے کے نسخے بتاتے ہیں۔ اور بہترین فیصلے کرتے ہیں اور یہ سب کچھ لطف اندوز ہوتے ہیں۔

دوسرے لوگ ان کی اس عقل سل کی سی کیفیت کو ناپسند بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ بہتر جانتے ہیں کہ کیا لاچار اختیار کیا جانا چاہیے۔ بالخصوص کسی بحران میں وہ اس وقت خوش محسوس کرتے ہیں جب ہر شخص ان کی ضرورت محسوس کر رہا ہو تاکہ وہ کوئی بھی ان کے لئے ناپسندیدگی کے جذبات نہیں رکھتا۔ وہ مشکل حالات کا چیلنج قبول کرنا پسند کرتے ہیں اور غم مٹونک کر میدان عمل میں کود پڑتے ہیں اور اپنی خوش اسلوبی سے ریت میں پھول کھلانے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر اس صورتحال میں لطف اندوز ہوتے ہیں جس میں ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو تسلیم کیا جائے۔

احساس ذمہ داری، وقف برائے دوستاں | جدی افراد سرتاپا وفادار ہوتے

ہیں۔ وہ خود کو دوسروں بالخصوص دوستوں کیلئے وقف کر کے رکھ دیتے ہیں۔ وہ ایک فرض شناس ماتحت ملازم اور ایک ذمہ دار انسان ہوتے ہیں۔ وہ ایک واضح نصب العین رکھتے ہیں اور اس کے لئے دن رات تگ و دو کرتے ہیں۔ وہ دل کے بہت اچھے ہوتے ہیں اور کسی کے خلاف میل نہیں رکھتے۔ وہ اپنی ذات سے بھی اس قدر

اپنے محبوب کو سونپ دیتے ہیں۔ ایک بار ان کے جذبات کا پتلا دورا
باکس کھل جائے تو وہ کسی قسم کی حدود و قیود کو ماننے سے انکار کر دیتے
ہیں۔ بد قسمتی سے ان کی محبت کے ساتھ ساتھ ان کی تنقیدی عادتیں
بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

وہ عہد و پیمان سے بچکھا ہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ کیوں کہ وہ
عہد و پیمان سے چلنے سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ تاہم وہ تمام جوابات
تلاش کرنے اور تمام خطروں کا حساب لگانے کے بعد ہی تعلق جوڑتے
ہیں۔ وہ اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آیا ان کی محبت سماجی وقار
حسی تسکین اور خاندانی منظوری کے حوالوں سے کیا اہمیت رکھتی ہے
نیز یہ کہ ان کے سر تسلیم خم کرنے کی کیا قیمت ادا کرنی پڑے گی یا کیا
فائدہ حاصل ہوگا۔ بعض اوقات وہ اسی شش و پنج میں اتنا وقت
ضائع کر دیتے ہیں کہ آیا ہوا موقع ہاتھ سے چل جاتا ہے یہ دوسروں
میں بے اعتباری پیدا کرنے کا باعث بھی بنتے ہیں، بالخصوص ان
لوگوں میں جن میں صبر و تحمل کی کمی ہوتی ہے۔ انہیں یہ بات سمجھنے
کی ضرورت ہوتی ہے کہ زندگی میں کسی چیز کی مکمل ضمانت نہیں
دی جاسکتی، حتیٰ کہ بڑے مختصر عرصہ کیلئے بھی نہیں!

جنسی امنگیں، کمزوریاں | جدی افراد کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ

مستقل خوف لاحق رہتا ہے۔ اس سے اس بات کی وضاحت ہوتی
ہے کہ وہ اپنے محبوب میں کتنی کثرت سے غلطیاں نکالتے رہتے ہیں ان
کی یہ دلیل بھی ہو سکتی ہے کہ جیتنگ ان کا محبوب ان کے ساتھ تمام
معاملات میں ہم آہنگی اختیار نہیں کرتا اس وقت تک وہ اپنی محبت
کے بھرپور اظہار سے گریز کر دیتے ہیں جب وہ اپنی قسم توڑتے ہیں اور
محبت کے شعلے بھڑکنے لگتے ہیں تو وہ خود کو کمزور محسوس کرتے ہیں۔
اور ان کا آرام و سکون ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس وقت ان کی دنیا
کا دوسرا پہلو ابھر کر سامنے آتا ہے۔ بادشاہوں جیسے باضابطہ انداز
کے اندر سے ایک کمزور سا بچہ سامنے آتا ہے جس کے لئے اپنی غمناکی
پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔

جدی افراد خود کو کمزور محسوس کرتے ہیں کیوں کہ وہ جذباتی
لین دین میں نا تجربہ کار ہوتے ہیں۔ اگر وہ محبت کرنے پر آمین ہو
پھر کوئی ادنیٰ نیچ نہیں دیکھتے۔ چنانچہ وہ اپنے آپ کو محفوظ کرنے
کیلئے تھوڑا تو قف کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ دوسرے شخص کے بارے میں
تقریباً یقین دہانی حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر ان کے جوش و جذبات
انہیں بہا کر بہت دور لے جاتے ہیں۔

مخلص ہوتے ہیں۔ جس قدر دوسروں کے ساتھ، اور بہت کم ہار رہیں۔
شاید فور سے زیادہ کتابی کھاتے سنبھالنے، حساب کتاب رکھنے
نیز دولت اور جائیداد کی حفاظت کرنے والا سوائے جدی کے پورے
دائرۃ البروج میں اور کوئی نہ ملے۔ وہ ہر قسم کے انہامی کو بن سنبھال
کر رکھتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیسے کو
نہایت احتیاط سے ضرورت کی اشیاء پر لگاتے ہیں اور خریداری
کے وقت بول تول کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ وہ اپنی کوششوں
کی تعریف سنا بھی پسند کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی شناخت قائم
کرتے ہیں۔

مجموعہ تضادات | کون سوچ سکتا ہے کہ جدی افراد اپنی
خود انحصاری کے جامع انداز کے باوجود مجموعہ
تضادات ہوں گے۔

دراصل وہ اتنے ہی جذباتی ہوتے ہیں جتنے کہ تنقیدی اور محتاط
ہوتے ہیں۔ وہ جنسی تعذرات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ لیکن جب
محبت ماند پڑ جائے تو وہ جنس کو ایک نئے بندے سے محول کی طرح
سراجام دیتے ہیں اور ان کے جنسی جذبات بھی سرد پڑ جاتے ہیں۔ وہ
جذباتی ہونے کے ساتھ ساتھ دبے ہوئے بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے
مواقع کے بارے میں امید پرست ہوتے ہیں لیکن سوائے اس حالت کے
جب وہ باؤ کا شکار ہوں۔ توجہ انسانی فطرت کے باریں یا سہرستی کا شکار
ہوتے ہیں۔ وہ ایک ازدواجیت کے قائل ہوتے ہیں۔ اور جنسی
آسوں کے بارے میں بھی منتخب ذہن رکھتے ہیں۔ لیکن ان پر ایسا
دوبھی آتا ہے جب وہ شریک حیات کے ساتھ بے وفائی کے مرتکب
بھی ہونے لگتے ہیں وہ بہت بلند خیالات کے مالک ہوتے ہیں لیکن اس
کے ساتھ ہی اپنی ذات کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار بھی
ہوتے ہیں۔ وہ بیک وقت فیاض اور بخوس ہوتے ہیں۔ اس طرح
خوار نے اور وفاداری کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ زود رنج
اور حسد بھی ہوتے ہیں۔ وہ کفالت کا رجحان رکھتے ہیں۔ لیکن
اس کے ساتھ ساتھ آڑے وقت میں اپنے جیون ساتھی سے بھی
معاون کی توقع کرتے ہیں۔ وہ محبت میں اپنا سب کچھ قربان کر دالتے
ہیں۔ لیکن انہیں سچی محبت کی تلاش میں پوری عمر بھی لگ سکتی ہے۔

جذباتی، تنقیدی | جدی افراد نئے علاقوں میں بڑے آہستہ آہستہ
سے چلتے ہیں۔ اور ریسرسل کے بغیر کبھی نئے
جستوں کے ساتھ لیے چوڑے وعدے نہیں کرتے۔ لیکن وہ جب بھی
محبت کرنے پر آتے ہیں تو ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور اپنا سب کچھ

بعض اوقات وہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑتے ہیں۔ بیل میں وہ اس بلو ٹکڑے کی طرح حرکت کرتے ہیں جسے گھومنے پھرنے کے لئے خاص جگہ مل گئی ہو۔ وہ کسی بھی حساس سائنسی کے جذبات کا شدید عمل ظاہر کرتے ہیں۔ ایک ایسا سائنسی جو کہ جذباتی طور پر مضبوط بھی ہو۔ اور جسی طور پر تجربہ کار بھی ہو۔

جدی افراد دولت کی کشش اور اس کی چٹکا چوند کے مادہ پرست | جال کے خلاف ہمہ وقت اپنی ذات کے ساتھ برسرِ پیکر رہتے ہیں۔ وہ دولت اور مقام کے متمنی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے چاہنے اور جمع کرنے کے مذہبی نقطہ نگاہ کو مد نظر رکھتے ہوئے احساسِ جرم کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً اعلیٰ لباس، ہرے جواہرات، نگاڑی، بنگلہ اور کسی پُر فضا پہاڑی مقام پر گھر بنانے کی خواہش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے ارد گرد مادہ پرستی کے تحفظ کا جال بچھائے رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح دنیا کے گرم مرد سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ دراصل انہیں قبولِ ذات اور محبت کی کڑواہٹ کی حرارت دور کار ہوتی ہے۔

جدی افراد کے مادہ پرستانہ رجحانات کا خطرہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی نوک و داؤ پر لگا کر اپنی صلاحیتیں سونے اور چمک دمک کے حصول میں صرف کر ڈالیں۔ وہ تحفظ کو واحد حقیقت کے طور پر تسلیم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ اپنا بطور فنکار کیریئر محض اسلئے ختم کر سکتے ہیں کہ اس کی جگہ صرف مادی فوائد کا حامل کوئی اور کیریئر انہیں نظر آ رہا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ صرف دولت کی خاطر شادی بھی بچھا سکتے ہیں۔ خواہ بعد میں انہیں اپنی اس حرکت پر پچھتانا پڑے۔ دنیا اور زندگی، تہذیبی اور لچک کا ایک پراسیس ہے جدی افراد اس دور میں بھی اس قدیم خیال کے حامل ہو سکتے ہیں کہ کائنات اور دنیا اپنے اندر محض جامد مادہ رکھتی ہیں۔

جدی افراد کو یاد رکھنا چاہیے کہ آئن سٹائن نے اس بارے میں ایک بالکل جدید نظریہ پیش کیا ہے۔ جدی افراد کو چاہیے کہ زندگی اور اپنی ذات کی روانی کے بارے میں آئن سٹائن کے نظریہ انہماک کی طرح تعلق ڈھونڈیں۔ مادہ پرستی کی دنیا میں اس قدر نہ کھوجائیں کہ ہر وقت دوا اور دوا چار کرنے کے چکر میں رہیں اور اسی چکر میں اپنا آپ بھی فراموش کر ڈالیں۔

اخلاقیات، سخت اصول | جدی افراد اخلاقیات کے مضبوط احساس کے ساتھ جنم لیتے ہیں۔ ان کے اخلاقی اصول بڑے سخت قسم کے ہوتے ہیں۔ جن میں ذرہ برابر لچک نہیں ہوتی۔

وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ غلط اور درست کا امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور برائی میں سے اچھائی کی چھان بین کرنا ان کا خاصہ ہے اور اس میں انہیں ناکامی نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ بچپن میں بھی وہ اپنے کھلونوں کو مختلف درجات میں تقسیم کرتے ہیں۔ ناپ تول کر بات کرتے ہیں اور ایک بے ترتیب انداز زندگی پر ایک واضح شفا اور تکرار آمیز گھریلو معمول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وہ عموماً ایک متناسب نوجوان کی شکل میں پردان چڑھتے ہیں۔ وہ دیگر نوجوانوں میں نمایاں نظر آنے کے لئے جدید ترین فیشن کے لوازمات استعمال کرتے ہیں جو کہ دوسرے نہیں کرتے۔ ان کی شخصیت سے مقناطیسی کشش کا انوکھا سہ ہوتا ہے۔ وہ ابتدائے زندگی سے ہی جنسی تعلقات میں اچھے اور بُرے کی تمیز کے بارے میں مکمل نظریات قائم کر چکے ہوتے ہیں۔ ان کی بیخمنٹ بڑی سخت ہوتی ہے۔

وہ اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو کہ کم از کم ایک ہفتہ پہلے اپنا روزمرہ کا شیڈول ترتیب دیتے ہیں۔ وہ اپنی غیر معمولی عادتوں میں تبدیلی لانا اور انہیں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا بہت کم عمل میں لاتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر وہ چیز غیر معمولی ہے جسے وہ قبول نہ کریں خوش قسمتی سے وہ چنداں فیزکس کے بعد وہ اپنے سماجی اور جنسی معیارات کو ڈھیل دیدیتے ہیں۔ بعض کیسوں میں ناکام شادی اور طلاق ہی انہیں لچک اور برداشت کا رویہ اپنانے کا سبق سکھاتی ہے۔

ماضی اور روایات میں کھونا | جدی افراد کسی کا اتنا احترام نہیں کرتے جتنا کہ ماضی کا یہ ماضی کو شان و شوکت سے بھرپور اور حال و مستقبل کی نسبت زیادہ چٹکا و کٹکا محسوس کرتے ہیں۔

وہ اکثر پائیداری، ابدیت، تحفظ اور اصل کو پسند کرتے ہیں۔ زندگی کی ہر شے کو اپنے نظریات کے ساتھ لگا رکھنے کیلئے وہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ اس قسم کی اشیاء کے گھرے میں لے لیں گے جن میں ہمیشگی کا عنصر پایا جاتا ہو وہ نوادرات کو ترجیح دیتے ہیں وہ مضبوط قسم کا فرنیچر پسند کرتے ہیں۔ وہ کسی شے کے برانڈ نام کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وہ صرف اور صرف بہترین کی خواہش رکھتے ہیں۔ کیوں کہ اس سے پائیداری اور سماجی وقار کی نشاندہی ہوتی ہے۔ وہ خاندانی اقدار کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے والدین کی نسبت اپنے شجرہ نسب کو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں، بھائیوں اور بہنوں کو پُرانے زمانے کے آداب اور اخلاقیات ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ہر جگہ اپنا با

حاجت مندوں، بھولے بھٹکوں اور ضعیف افراد کی مدد کرنے میں اپنی توانائی صرف کر ڈالتے ہیں۔ بعض اوقات وہ جسمانی لمس کی بھوک میں مضطرب ہوتے ہیں۔

وہ قریبی تعلقات کو خطرناک بھی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کا پیدائشی اعتماد انہیں بار بار ہر شاہراہ پر چلنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ وہ معیار کی بجائے مقدار کو ترجیح دینے کا رجحان رکھتے ہیں۔ بعض اوقات جب وہ باوقار یا نفرت کا شکار ہوں تو وہ اپنا شاہی رک رکھاؤ فراموش کر ڈالتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی نیا واقعہ انہیں راستہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور وہ ایک بار پھر سر اٹھا کر شاہانہ انداز کے ساتھ چلتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اپنے گھر کی آرامش و زیبائش کے بارے میں اپنے دوستوں سے مشورہ مانگتے نظر آئیں گے۔ اسی طرح بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں وہ خود کوئی فیصلہ کرنے سے بچکے ہیں۔ محتاط، خطرات سے گریز، لیکن محتاط بھی ہوتا ہے۔

جدی افراد بخوبی جانتے ہیں کہ بلا سوچے بچھے اٹھایا جانے والا ایک قدم انہیں بہت نیچے لا کر پھینک سکتا ہے۔ جدی افراد اکثر فزیت اور تاخیر کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اس پر غور و فکر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بڑی احتیاط سے قدم جلاتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ وہ تیراکی میں مہارت رکھنے کے باوجود بہت کم پانی میں کودتے ہیں۔

جدی افراد میں اپنی زندگی کی سمت متعین کرنے کیلئے عملی شعور اور مہارت ہوتی ہے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے باوجود وہ مستقبل پر قابو نہیں پاسکتے۔ لہذا اپنی محتاط پسندی کا فروغ سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ انہیں چاہیے کہ بالخصوص انسانی تعلقات کے حوالے سے کچھ نئے تلے خطرات مول لیں اور سکور گننے کی کوشش مت کریں۔ ان کے حاکم سیاست سے زحل کا قانون آفاقی انصاف ہے اور جدی افراد اس سے محروم نہ رہیں گے۔

عملی حقیقت پسند جدی افراد عملی افراد ہوتے ہیں جو کہا اپنے قلیل العیاد یا طویل العیاد اہداف کو بہت کم نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ صورت حال کے نفع و نقصان کا تخمینہ لگانے میں ماہر ہوتے ہیں۔ کیا نیا کوٹ خریدنے سے ان کی تمام بچت ختم ہو جائے گی؟ کیا دیر گئے تک کام کرنا ان کی آمدنی میں اضافے کا موجب ہوگا؟ جدی افراد اپنے ذہن میں اس قسم کے حقیقت پسندانہ تجزیات کرتے رہتے ہیں۔

ادھر رکھنا چاہتے ہیں اور اپنے حق کی آواز بلند کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں جس پر ان کا کامل یقین بھی ہوتا ہے۔

وہ بچپن میں لوگوں کو سڑک پار کرانے میں مدد کرتے رہتے ہیں۔ بیمار اور بوڑھے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور پڑھنے سے کبھی نہیں تھکتے۔ انہیں مدہم روشنی میں پڑھنے کی بڑی عادت ہوتی ہے اور اس طرح وہ لاشعوری طور پر اپنے ماضی کا تصور کرتے ہیں۔ جب بچلی کا وجود تک نہ تھا۔ وہ دور دراز مقامات، کامیابی کی کہانیوں اور قدیم شخصیات کو تصوراتی انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک زندگی کا ناز یہ ہے کہ رسوم کا دامن ہاتھ سے نہ جائے اور بندہ اسی طرح بڑھاپے تک پہنچ جائے۔ کئی طرح اپنے متضاد برج سرطان سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جو کہ ان کی طرح مادہ پرست، تصوراتی اور رسوم کا پابند ہوتا ہے۔ وہ گارنٹی شدہ مستقل تعلقات قائم کرنا پسند کرتے ہیں۔ تاہم وہ نیکی اور بدی کی سخت اور خود ساختہ تعریفوں کے قائل ہوتے ہیں اور ان کا ہر تعلق ان کے اخلاقی آرڈر اور آراء سے جلد یا بدیر تکلیف محسوس کرتا ہے۔

عدم تحفظ، خود اعتماد، شاہانہ جدی افراد ایک مسحور کن معرہ ہوتے ہیں۔ وہ اس بارے میں قابل اعتماد ہوتے ہیں کہ وقت ان کے ساتھ ہے اور وہ ایسا سوچنے میں حق بجانب بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مقاصد تک پہنچنے کے لئے اپنی قوت برداشت کا امتحان لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ مضبوط اور کپٹینٹ (Competent) ہوتے ہیں۔ وہ اپنی منزل کا شعور رکھتے ہیں۔ اور اپنی منزل کو پانے کیلئے دن رات محنت کرتے ہیں۔

جب محنت کی بات ہوتی ہے تو محنت کے معاملے میں وہ عدم تحفظ کا شکار ہوتے ہیں وہ تعلقات قائم کرنے میں شریلوں پر کار حیاں رکھتے ہیں۔ انہیں اپنی گرفت میں لینے کا طریقہ یہ ہے کہ انتہائی محنت اور شفقت کا اظہار کیا جائے پھر بھی وہ مکمل طور پر اسیر نہیں ہوتے۔ ان کی مثال سیب میں بند مونی کی سی ہوتی ہے جسے کوئی ماہر خاص ہی دریافت کر سکتا ہے۔

انتخاب پسند منتشر جدی افراد کے عدم تحفظ پر مبنی اعتماد کی راموں کو جنم دیتی ہے۔ وہ بھراؤں، نقصان اور عروج و زوال سے بے آشنا ہوتے ہیں۔ وہ انتہائی انتخاب پسند ہوتے ہیں۔ لیکن دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے ضمن میں وہ حقیقت پسندی کا کام نہیں لیتے ہیں اور اکثر غلط افراد کا انتخاب کر ڈالتے ہیں۔ وہ

وہ اپنے محبوب کے ساتھ تعلقات میں اس قدر حقیقت پسندی کا اظہار کرتے ہیں جس قدر اپنی کمپنی کے ساتھ یا اپنے طلاق کے پس کے ساتھ وہ بھرپور تیاری کے ساتھ آتے ہیں اور کوئی چانس نہیں لیتے۔ وہ کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ لینے کے عادی ہوتے ہیں حتیٰ کہ اگر وہ جوئے کی میز پر پائے جائیں تو یہ بات یقینی ہے کہ انہوں نے حساب لگایا ہوگا کہ آج کا دن ان کی فتح کا دن ہے۔ اور اس حساب کے لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کمپوز، نجوم، پامسٹری اور تعبیر خواب جیسے علم سے استفادہ کیا ہو۔

وہ اپنی حمایت میں جس ثبوت کو ٹھوس اور مبنی بر حقیقت سمجھتے ہیں اسے اپنے وجدان کے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنی تمام تر سرگرمیوں کو عملی حقیقت کا روپ دھارتے ہوئے دیکھنے کی خواہش مند ہوتے ہیں۔ اگر وہ زیورات کی فروخت کا کام کرتے ہوں تو وہ ہر پتھر اور دھات کی تاریخ اور جائے پیدائش کے بارے میں جانتے ہوں گے۔ اگر وہ پودے اگاتے ہوں تو وہ بخوبی جانتے ہوں گے کہ ہر پودے کو زیادہ سے زیادہ نشوونما کے لئے سورج کی روشنی اور دیگر تغذیہ کی کتنی مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ بالآخر منافع اور لطف و سرت کا دار و مدار پودے کی صحت پر ہے۔ اگر وہ بخوبی ہوں تو وہ زندگی کے کسی بھی پہلو کے بارے میں مفید معلومات کا انسائیکلو پیڈیا ہوتے ہیں اگر وہ ایئر مشینر ہوں تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ ایسے پراجیکٹ پر کام کریں جو زمینی وسائل کو عملی استعمال میں لائیں۔ وہ بنیادی ضروریات مثلاً پڑھوں کے لئے مکان کپڑے اور خوراک کے بارے میں متفکر ہو گئے۔

نظمی صلاحیت، طویل یادداشت | جدی افراد اپنی نئی زندگی کی نسبت اپنی کاروباری زندگی میں زیادہ منظم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اکاؤنٹ میں اضافہ پر نظر رکھتے ہیں۔ لیکن ان کا بیڈروم نوادرات کی کسی دکان کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ وہ چیزوں کو اپنے دماغ میں محفوظ رکھتے ہیں۔ یعنی ان کی یادداشت قابل رشک ہوتی ہے۔ ان سے پوچھا جائے کہ پچھلے سال فلاں پودے کی قلمیں کہاں لگائی تھیں تو وہ دماغ میں اسی مربع فٹ کی نشاندہی کر دیں گے جہاں وہ قلمیں لگائی تھیں۔ ان کے اگر ہفتوں پہلے آپ کی سوئی ٹیم ہو گئی ہو یا آپ کسی مخصوص رنگ کے دھانے کی ٹنگی کہیں رکھ کر بھول گئے ہوں یا آپ کو برسوں پرانی کوئی کتاب مطلوب ہو تو آپ جدی افراد سے کہیں وہ آپ کا مسئلہ

حل کر دیں گے۔

وہ معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور جزئیات کے معاملے میں بھی ہاتھی جیسی یادداشت کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ سوئی دھانے جیسی معمولی بے کار اشیاء بھی سنبھال کر رکھتے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت فوری دستیاب ہو سکیں۔ وہ کسی حد تک ایک ذخیرہ اندوز ہوتے ہیں۔ جن کے پاس بھانت بھانت کی اشیاء جمع ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ اشیاء جمع کرنے والے اور ذخیرہ اندوز میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی گھریلو چیز کو پرانی ہونے پر کباڑیے کو بیچ دیں تو وہ آپ پر ثابت کر دیں گے کہ اسی قبیل کی ان کی چیز ٹوٹی ہونے کے باوجود نسبتاً ہنگی فروخت ہوئی ہے۔

استعداد کار اور وفاداری کے لحاظ سے وہ بہترین والدین یا نرسی اسکول ٹیچر ثابت ہوتے ہیں۔ بچے ان کی باتیں تو جھمکنے ہیں اور وہ فوراً سے پیشتر انہیں کھیلوں اور دیگر سرگرمیوں کے لئے تیار کر لیتے ہیں۔ وہ ہر چیز اور ہر شخص کی تنظیم یا کم از کم جس کی وجہ ہیں کر سکتے ہیں۔ اگر لوگ ان کے لئے بندے مولات کو پسند نہیں کرتے تو وہ ان کی ہمارت کے ضرور قائل ہوتے ہیں۔

ان کی قوی یادداشت جو کہ اگرچہ ان کیلئے رحمت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ان کے لئے دکھ اور پریشانی کا باعث بھی بن سکتی ہے کیوں کہ وہ چھوٹی سی بد مزگی کو بھی بہت کم بھولتے ہیں اور تنقید کو تو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ تکلیف دہ یادداشتوں کو رد کرنے کی فوری میں پھینکنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ شاید انہی لوگوں کے لئے شاعر نے کہا تھا۔

یاد ماضی عذاب ہے یا رب

بھین لے مجھ سے حافظہ میرا

طنز و مزاح کے شائق | جدی افراد لطیفوں کو اس وقت تک پسند کرتے ہیں۔ جب تک ان کا اطلاق کسی دوسرے شخص پر کیا جا رہا ہو۔ مثلاً وہ چھوٹے بھائی کی جرابوں کو گلیوں کا کر جوڑ دیں گے۔ دادی اماں کی کرسی پر مراچہ بارکھین گئے۔ پٹلے خدالا سگریٹ دوسرے کو پینے کے لئے دیں گے وغیرہ۔

مزاح ان کی زندگی میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ وہ اسے اپنی جارحیت پسندی کے اظہار کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ اپنے غصے کو بہت کم تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ کسی لطیفے کے ذریعہ اپنی نفرت اور غصے کے اخراج کا پیغام دیتے ہیں۔ بے شک بعض لطائف دوسروں کی ذات کو مجروح کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن یہ ان کا مسئلہ ہوتا ہے۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض دار ہو جائے تو اس نقش کو ہر
پڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔
اور ۳ نقش روزانہ بنا کر آٹے کی گولیاں بنا کر ان
کو کسی دریا میں ڈالے۔ انشاء اللہ قرض ادا ہو جائیگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۳	۱۳۶۷	۱۳۷۰	۱۳۷۷
۱۳۶۹	۱۳۷۸	۱۳۷۳	۱۳۷۸
۱۳۷۹	۱۳۷۲	۱۳۷۵	۱۳۷۲
۱۳۷۶	۱۳۷۱	۱۳۷۰	۱۳۷۱

مایوس کیوں ہیں؟

جنت طار الفیض حسنہ کی حد تک ہے

نادانی کے سبب اور بدخواہی سے ضعف باہ یا جنسی کمزوری ہو جاتی ہے تو
مریض کو کابلی، سہستی، ہیشاب، بار بار آتا ہے سر اور کمر میں درد، گھٹے ٹوٹے
ہوئے، ہڈیوں میں دھن، کسی کام میں دل نہ لگنا، ذہن کند، کم خواہی، مزاج
چڑچڑا، چہرہ پرمردہ، ہاتھ پاؤں سرد، ہونا قبض کی شکایت، بھوک نہ لگنا،
الغرض یہ کہ زندگی سے مایوسی۔ خدا خواستہ آپ کو اپنی صحت کے بارے
میں کوئی الجھن ہو تو فوراً ۱۱۔ اپنے تفصیلی حالات لکھ کر ہم سے مشورہ کیجئے۔ ہمارے
یہاں مردوں کی خاص بیماریوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض کا علاج بہت
غور و فکر سے ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

(نوٹ: مشورہ دینے والے غلام ضرور ارسال فرمائیں! اسکے بغیر جواب ممکن نہیں۔)

ملنے کے اوقات: صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک، شام ۵ بجے سے ۱۰ بجے تک، رات ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک

پتہ: ۳۶۱۰ کٹرہ بابا بیک لال کنواں، ہریہ، دہلی

فون: ۲۵۲۸۱۸۶

جدی افراد میں ایک شاندار کامیڈین کی روح بھی ہوتی ہے۔
وہ ٹائٹنگ کے بارے میں ایک جامع اور بھرپور شعور رکھتے ہیں۔ وہ
اسٹیج پر بھی اسی طرح چمکتے ہیں۔ جس طرح کبھی گھبراہٹ پر ناظرین کے۔
وہ سیاسی طنز کو پسند کرتے ہیں اور اس کا اظہار کارٹونز کی شکل
میں کرتے ہیں۔

موڈی، منتشر مزاج کے باوجود جدی افراد موڈی ہوتے ہیں۔
وہ اس قدر اچانک موڈ بنالیتے ہیں جس طرح
ہیں کوئی زہریلی مکھی ڈنگ مار جائے یا ہم پر کھانسی کا دھڑکا جائے
وہ بڑے سکون سے پی وی دیکھتے دیکھتے اچانک گولے کی مانند گھرے
سے باہر نکل جاتے ہیں۔ غم کے دورے اور چیخ و پکار ان کے لئے
کوئی بات نہیں ہوتی۔ اکثر ان کے موڈ کی تبدیلی کی کوئی وضاحت پیش
نہیں کی جاسکتی۔ لیکن وہ زندگی میں زیادہ تر حقیقی اور دو ٹوک
انداز اختیار کرتے ہیں۔

ان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ خوش
کیوں کر رہا جائے۔ انہیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غم انکی
روح کی گہرائیوں میں پنہاں ہوتا ہے۔ وہ طویل دورانیہ کی ڈپریشن
اور تشکیک ذات میں مبتلا ہونے کا رجحان رکھتے ہیں۔ والدین کے
سخت سرزنش، استاد کی تنقید، کسی دوست کا کھوجانا یا ناکامی کا خوف
ڈپریشن میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

ان کی اعلیٰ توقعات مایوسی پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں بہر حال
کوئی بھی شخص اعلیٰ آدمیوں کے سہارے زندگی نہیں گزار سکتا۔
ماضی کے مسائل کا رونا دھونا بھی ایک اور مسئلہ کھڑا کر دیتا ہے۔
لیکن اکثر انہیں اپنے موڈ کی اچانک تبدیلیوں کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ
یہ ان کی شخصیت کے ڈھانچے کا ایک اہم عنصر ہے اور ان تبدیلیوں کا
دفاع کرنے کی بجائے انہیں مثبت انداز میں بردہ کرنے کا رولایا جانا
چاہیئے۔ چودھویں کی رات کو رونا اور گھڑی دو گھڑی بعد دراز سے
کو کھٹکے سے بند کرنا قابل برداشت ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں چاہیئے
کہ طویل دورانیہ کے ڈپریشن سے مقابلہ کر کے طریقے تلاش کریں۔



جواب طلب امور کے لئے ہمیشہ خطوط صاف صاف اور مختصر
لکھیں تاکہ بروقت آپ کو اپنے سوالوں کا جواب مل سکے۔
(منیجر)

جدید سائنس

سنت نبوی

عظیم شہد طارق محمود چغتائی

چھینک میں ایچ ایم ایف کے لئے اوجہ سائنس

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند اور جانی ناپسند ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان سنے اس کے ذمہ حق ہے۔ کہ وہ اس چھینکے والے مسلمان کو بڑھک اللہ کہے اور جانی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جانی آئے تو جہاں تک ہو سکے جانی کو دفع کرے۔ کیوں کہ جب انسان جانی لیتا ہے تو شیطان ہنسنا ہے یعنی خوش ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ کسل مندی اور غفلت کی دلیل ہے اور ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

پروفیسر نصر اللہ خاں صدر شعبہ اسلامیات اسلامیہ کالج لاہور فرماتے ہیں کہ ایک انگریز ڈاکٹر نے جب یہ حدیث پڑھی کہ مسلمانوں کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان چھینکے وہ الحمد للہ کہے جو مسلمان پاس بیٹھا ہو وہ بڑھک اللہ کہے اور پھر چھینکے والا جواب میں بڑھک اللہ کہے تو اس نے سوچا کہ ایک معمولی سے کام پر اتنی دعائیں پڑھنا کیا وجہ ہے۔ تو اس نے تحقیق کی اور پتہ چلا کہ اتنی دعائیں پڑھنا فضول نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کیوں کہ تحقیق سے بات سامنے آئی کہ دماغ کی رگوں میں ہوا رک جاتی ہے اور قدرت نے اس کو نکالنے کے لئے ایک پریشر کا انتظام کیا ہے۔ اس طرح چھینک کے پریشر کے ذریعہ ہوا ناک کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔ اگر یہ ہوا رک رہے تو فالج کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے چھینکے والے کیلئے الحمد للہ پڑھنا اللہ رب العزت کی اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

تمام دن کی مصروف زندگی میں انسان مختلف امور سرانجام دیکر بعض حضرات کا پیشہ ایسا ہے۔ انہیں گرد و غبار میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح یہ گرد و غبار ناک تک پہنچتا رہتا ہے۔

قدرت نے ناک کے بالوں کو دراصل انہی ذرات اور گرد و غبار جس میں موجودہ جراثیموں کے روکنے کا اہم کام عطا فرمایا ہے۔ چھینکے سے یہ غبار اور جراثیم (Germs) باہر نکل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ چھینک کی ہوا اتنی زوردار ہوتی ہے کہ کسی جراثیم کو دہاں رکنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔ اگر یہی جراثیم گرد و غبار اندر چلے جاتے تو بے شمار امراض کا باعث بن سکتے تھے۔ کتنی ہی ایسی بیماریاں ہیں جو صرف سائنس کے ذریعے پھیلتی ہیں اور پھر خطرناک موثر اختیار کر لیتی ہیں۔

اللہ رب العزت نے چھینک کے نظام کو ان تمام امراض کے دفعیہ کے لئے تریاق بنا دیا ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک کو پسند فرمایا ہے۔

اچھا نام اور جدید سائنس

Best Name And Modern Science

لوگو تم قیامت میں اپنے اور باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ پس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔ (ابوداؤد) جس نام میں عبودیت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو دہبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے اور سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

نام اور سائنسی افکاشا

Name And Scientific Disclosure

جدید سائنس نے اچھے ناموں کو پسند کیا ہے۔ ان کی پسند

کیا اس کی مثال ویسی تو نہیں کہ زہر کو زہر مارنا ہے؟
کیا آپ کو معلوم ہے کہ کینسر، ناسور، جھلے سڑے زخموں کے
لئے زہریلی ادویات، اسپرے یا مرہم استعمال کرنے سے یہ بیماریاں
ختم ہو جاتی ہیں۔ تو پھر اس تعویذ سے کیا نتیجہ اخذ کریں گے؟
صلائے عام ہے یا راں نکتہ داں کے لئے
الفاظ کی طاقت کے ضمن میں مغربی ماہرین نے بہت تحقیق کی
ہے۔ ان کی تحقیق کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

مغربی ماہرین کی روحانی تحقیقات

اور!۔ مغربی صوفیوں کا خیال ہے کہ انسان کے جسم سے مختلف رنگ
کی شعائیں نکلتی ہیں جو جسم کے ارد گرد ایک ہالہ سا بناتی ہیں۔
یہ شعائیں ہر آدمی خارج کرتا ہے۔ خواہ وہ نیک ہو یا بد، فرق یہ ہے
کہ نیک و بد کی شعائیں کا رنگ حسب کردار مختلف ہوتا ہے۔ موت
سے عین پہلے یہ اور اینٹلوں مائل بہ سیاری ہو جاتا ہے۔
ایک نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کے مطابق ایک ماحول
Atmosphere اپنے ارد گرد بنا لیتا ہے۔ بدکار کا ماحول دیوار کی
طرح سخت ہوتا ہے جس سے نہ کوئی فریاد یا دعا باہر جاسکتی ہے
اور نہ کا سمک و دلڈ کے عمدہ اثرات اندر آسکتے ہیں۔ ایسا آدمی
خفیہ طاقتوں کی امداد سے محروم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ قرآن حکیم
کے ”حجاب، غشاوہ (پردہ)، ستر (دیوار)، اور خلف (خلاف) سے مراد
یہی ماحول ہو، ڈاکٹر گرنگٹن کا خیال یہ ہے۔

Aura is an invisible magnetic radiation from the
human body which either attracts or repels.

ترجمہ: اورادہ غیر مرئی مقناطیسی روشنی ہے۔ جو انسانی جسم سے
خارج ہوتی ہے۔ یہ یا تو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یا پکڑے
دھکیل دیتی ہے۔

اس قسم کی شعاعوں سے انکار ناممکن ہے۔ کیوں کہ بعض افراد
کی طرف کھینچا اور بعض سے دور بھاگنا ہمارا دروازہ کا تجربہ ہے۔ یہ
شعاعیں جسم خاکی اور جسم لطیف دونوں سے خارج ہوتی ہیں نیک کڑا
لوگ پرسنیلٹی یعنی جسم لطیف کی شعاعوں سے دنیا کو کھینچتے ہیں۔ اور
دنیا عقیدت، ایمان اور تعظیم کے تحائف لیکر ان کے ہاں جاتی ہے۔
دوسری طرف جسمانی شعاعیں بعض سفلی جذبات میں تو بوجان پیدا
کر سکتی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتیں۔
کاسمک ورلڈ:- کاسک ورلڈ ایک ایسی دنیا ہے جہاں

در اصل ناموں کے الفاظ اور پھر ان کے اثرات کی وجہ سے ہے۔
ہر اسائن کا لوجی کے ماہر پر و فیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ
تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
حتیٰ کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا
ہے۔ پروفیسر کے مطابق ”میں نے رحیم اور پرویز کا موازنہ کیا تو
رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوتی نظر آتی۔ اور پرویز سے سیاہ
اور سواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی۔“

یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اور اس کے الفاظ کی ہے طاقت
در اصل الفاظ میں ہے چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا دہی نام تو یہ
کی شکل میں ہو۔

اور اعمال ناموں کو مبارک یا بد بنا دیتے ہیں۔ فرعون یا نرؤ
کچھ الفاظ کا مجموعہ ہے۔ لیکن ان کی تاریک لہریں سننے والے کے
اندر نفرت اور ظلمت پیدا کر دیتے ہیں اور عجیب و غریب اثرات
پھوڑتے ہیں۔

الفاظ کی طاقت کا ایک حیرت انگیز واقعہ

بندہ کے پاس ایک صاحب علاج کی غرض سے آئے۔ گفتگو
کے دوران انہوں نے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا کہ میرے گدھے
کے پیٹ کے قریب گہرا زخم ہو گیا۔ بہت علاج کرائے۔ لیکن افادہ نہ
ہوا۔ حتیٰ کہ اس میں کیڑے پڑ گئے۔ ایک صاحب نے اپنا تجربہ بیان
کرتے ہوئے بتایا کہ اگر تم چلبستے ہو کہ تمہارا گدھا تندرست
ہو جائے، کیڑے ختم ہو جائیں اور زخم مندمل ہو جائے تو تین پکے
سود خوروں کے نام کاغذ پر لکھ کر تعویذ کی طرح گدھے کے گلے میں
باندھ دو۔

پہلے تو مجھے حیرانگی ہوئی کہ اس سے کیا ہو گا لیکن اس کے اصرار
پر میں نے اپنے علاقے کے تین سود خوروں کے نام کاغذ پر لکھ کر
گدھے کے گلے میں لٹکا دیئے۔

آپ حیران ہوں گے کہ صرف تین دن کے اندر اندر میرا گدھا
ہر لحاظ سے تندرست ہو گیا، کیڑے مر گئے اور زخم بھر گئے۔

کیا بد اعمالی انسان کو زہریلا بنا دیتی ہے۔؟
کیا بد اعمالی سے بقول قرآن پاک کے انسان جانوروں سے
بدتر ہو جاتا ہے۔؟

کیا سود خوری نے ان کو اتنا مکروہ بنا دیا ہے کہ ان کا
نام بھی زہرا لود ہے۔؟

Each word as it is uttered makes a little form in etheric matter. The word hate for instance produces a horrible form so much so that having shape I never use the word. When I saw the form it gave me a feeling of acute discomfort.

(P-130)

ترجمہ: ہر لفظ اسمے میں ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیانک صورت میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد مجھے یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی۔ اس منظر سے مجھے انتہائی ذہنی کوفت ہوئی تھی۔ اسی قسم کے دو اور واقعات بھی درج ہیں۔

(۱) ایک محفل میں چند احباب گفتگو میں مصروف تھے۔ اور میں خدا دور بیٹھ کر ان کے اجسام لطیفہ کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ ایک نے کسی بات پر زور سے قہقہہ لگایا۔ ساتھ ہی کوئی پھبتی کس دی۔ اور معاً اس کے جسم لطیف پر گہرے نسواری رنگ کا ایک ایسا جالان گیا جسے دیکھ کر انتہائی کراہت پیدا ہوئی۔

(۲) پادری لیڈ بیٹر نے ایک آدمی کے جسم لطیف پر بے شمار پھوٹے اور ناسور دیکھے جن سے پیپ کے چٹے رواں تھے۔ پادری اس آدمی کو اپنے ہاں لے گیا۔ زبور کی چند آیات اسے پڑھنے کو دیں۔ اور تقریباً دو ماہ کے بعد اس کا جسم لطیف بالکل صاف ہو گیا۔

الہامی الفاظ اور اسمائے الہی میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے ورد سے ہماری پریشانیاں اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ سلطان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے ننانوے صفاتی نام، مثلاً رحیم، کریم، غفور، جبار وغیرہ موجود ہیں۔ جنہیں حسب حاجت پکارا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ سہولت دیگر مذاہب میں موجود نہیں۔ عیسائیوں کے پاس صرف گاڈ ہے اور ہندوؤں کے پاس صرف ”اوم یارام“ الفاظ کی یہ طاقت اصل حروف میں ہوتی ہے۔ اگر کسی لفظ کا ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بات نہیں رہتی اور اثر بدل جاتا ہے۔ جو طاقت ”یارحیم“ میں ہے وہ ”یا مہربان“ میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں ذاتی طور پر نماز کو اردو میں پڑھنے کے خلاف ہوں۔ کیوں کہ قوت کا جو خزانہ الہامی الفاظ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز کردہ دعاؤں میں ہے۔ وہ ہمارے الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔

ہر لفظ ایک یونٹ یا آئیٹم ہے جسے اندرونی جذبات کی بجلیاں برقانی ہیں۔ اور اس کے اثرات اس عالم خاکی اور عالم لطیف تک یا آسٹریل درلڈ دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ اس کی ہلکی سی

رو میں آتی اور واپس جاتی ہیں۔ جن اور فرشتے یہیں رہتے ہیں۔ اس کے تین طبقے بتائے جاتے ہیں۔ نچلے طبقے میں گنہگار اپنے اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں۔ دوسرے طبقے میں بلند مرتبہ انبیاء اور اولیاء رہتے ہیں۔

فلسفہ دعا و عبادت

دعا و عبادت کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے دو چیزوں کی تشریح ضروری ہے۔

اول الفاظ: ماہرین روحانیات کے ہاں ہر حرف کا ایک خاص رنگ اور اس میں ایک خاص طاقت ہوتی ہے۔ فیب بینوں (Clairvoyants) نے حروف کو لکھ کر تیسری آنکھ سے دیکھا تو انہیں ”الف“ کا رنگ سرخ، ”ب“ کا نیلا، ”و“ کا سبز اور ”س“ کا رنگ زرد نظر آیا۔ پھر ان کے اثرات کا جائزہ لیا تو بعض الفاظ کے پڑھنے سے بیماریاں جاتی رہیں۔ بعض سے پھوٹے ڈنک کی تکلیف غائب ہو گئی۔ اور بعض سے سانپ تک پکڑ لئے گئے۔

انبیاء اور اولیاء کی روحانی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے ان کے کلمات میں حیرت انگیز طاقت پائی جاتی ہے۔ اتنی طاقت کہ ایک صاحبِ دل ان سے خطرناک امراض و آلام تک دور کر سکتا ہے۔ آسمانوں میں خدا کے بعد سب سے بڑی طاقت حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ جی جبرئیل کے ذریعہ کلام الہی ہے اور اسی لئے صحائف الہامی کا ہر لفظ قوت کا ایک خزانہ ہوتا ہے، یوں کہہ لیجئے کہ الہامی الفاظ Highly Energised ہیں۔

تعوذ کی طاقت کا راز بھی یہی ہے۔

A talisman or an amulet strongly charged with magnetism for a particular purpose by some one who possesses strong magnetic power may be of invaluable help.

ترجمہ: ایک تعویذ یا ٹولکے جس میں کوئی زبردست مقناطیسی شخصیت کسی خاص مقصد کے لئے مقناطیسی طاقت بھر دے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

پادری لیڈ بیٹر یورپ کے مشہور صوفیاء میں سے تھے۔ ان کی وفات غالباً ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ یہ جسم لطیف میں دور دور تک کواز کرتے اور مخفی اشیاء کو دیکھ سکتے تھے۔ وہ اپنی کتاب The Masters and the path لکھتے ہیں۔

۲۷ لاکھ ۸ ہزار ایک سو بیالیس میل ہے۔ ایک سیکنڈ میں ۱۹ میل اپنی سابق جگہ سے سرکتا ہے۔ اس کی روشنی ۸ سیکنڈ میں زمین پر پہنچتی ہے۔

عطارد (دبشت)

سورج کا منشی فاصلہ زمین سے دس کروڑ میل سورج سے تین کروڑ ۵۹ لاکھ میل ہے قطر ۲ ہزار ۹ سو ۹۲ میل ہے۔ محیط ۴۰۲۴۴ میل زمین سے ۵۸ گنا وزنی۔ رفتار فی سیکنڈ ۲ میل ۷ دن میں سورج کے گرد دورہ پورا کر کے اس پر ایک سال پورا ہو جاتا ہے۔ سب سے زیادہ سورج کے قریب دوسرے آسمان کا مالک ہے۔ سورج کے قریب کی وجہ سے بعض وقت صبح اور بعض وقت شام کو منگل کے نظر آتا ہے۔ زمین سے بہت چھوٹا ہے۔ ۲۳ گھنٹے ۵ منٹ میں اس پر رات اور دن کی پٹی ہوتی ہے۔

زہرہ (مشکر)

اس کا فاصلہ سورج سے ۶ کروڑ ۷ لاکھ میل ہے۔ زمین سے ۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ میل۔ بعض وقت دورہ کرتا ہوا ۴ کروڑ میل کے فاصلے پر قریب آ جاتا ہے۔ قطر ۲ ہزار ۶ سو ۶۰ میل اور محیط ۲۴ ہزار ۷۰ میل زمین سے قدرے چھوٹا ہے۔ بعض موسم میں صبح اور بعض میں شام کو سب سے زیادہ چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ۲۲۴ دن میں سورج کے گرد گھوم کر اس کا سال پورا ہو جاتا ہے۔ زمین دھاکے رہنے کی جگہ سورج سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ قطر ۷۰ ہزار ۹ سو ۱۸ میل ہے۔ محیط ۲۵ ہزار ایک سو ۳۰ میل ہے۔ ۲۶۵ دن میں اس پر سال پورا ہوتا ہے۔ زہرہ، عطارد اور مریخ سے بڑی ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں اس پر رات اور دن پورے ہوتے ہیں۔

مریخ (منگل)

”جلا دفلک“ سرخ رنگ چمک دار، پانچویں آسمان کا مالک سورج سے ۴ کروڑ دس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ زمین ۲ کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور بعض وقت گرنا ہوا زمین کے قریب ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ میل کے فاصلے پر آ جاتا ہے۔ اور تب امریکہ اور یورپ کے لوگ جنہوں نے سیاروں کے فاصلے دریافت کر لیے ہیں اس پر رہنے والوں سے بات چیت کی کوشش کرتے ہیں قطر ۴ ہزار ۳۰ میل اور محیط ۱۳ ہزار دو سو میل ۲۵۶ دن میں اس پر سال پورا ہوتا ہے (باقی صفحہ ۱۵۳)

ایک مثال گالی ہے۔ گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں۔ بلکہ یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے۔ لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے۔ یہ آگ کہاں سے آتی ہے؟ الفاظ کے اس مجموعے۔ اس کی ایک اور مثال وہ کراہ یا چیخ ہے۔ جو کسی دکھیا کے منہ سے نکل کر تمام ماحول کو بے چین کر دیتی ہے۔ یادہ تقریر ہے۔ جو کوئی آتش بیان جرنیل، بے ہمت فوج کے سامنے جھاڑتا ہے اور ہر سپاہی میں اس قدر آگ بھردیتا ہے کہ وہ موت کے سیلابوں اور طوفانوں سے بھی نہیں بچھ سکتی۔

By the word of the Lord were the heavens made.

بائبل میں درج ہے

ترجمہ: خدا کے ایک لفظ سے آسمان پیدا ہوئے۔

بائبل میں آغاز آفرینش کا بیان یوں درج ہے۔

”شروع میں اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے اس وقت زمین دیران اور سنسان تھی۔ سمندروں پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور اللہ کا تخت پانیوں پر تیر رہا تھا۔

God said let there be light and there was light.

ترجمہ: خدا نے کہا کہ اجالا ہو جائے اور فوراً اجالا ہو گیا۔

(پیدائش ۱: ۳)

تو یہ تھے اللہ کے وہ الفاظ جن سے کروڑوں آفتاب ماہتاب وجود میں آئے اور کائنات کے درو دیوار جلیوں سے چمک اٹھے۔

(اسلام اور عصر رواں۔ من کی دنیا)

(باقی آئندہ)



سورج

سورج کی روشنی ذاتی ہے۔ باقی مندرجہ ذیل سیارے اس سے روشن ہیں۔ یعنی اس کے بال بچے ہیں۔ سورج کے علاوہ جو آسمان پر لاکھوں تارے دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بجائے خود سورج ہے جو بے انتہا فاصلے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کے اوپر سیکیڑوں دنیا میں آباد ہیں۔

آفتاب جس سے دوسرے سیارے اور ان کے اپنے والے روشنی اور پردہ پرورش پاتے ہیں۔ جو تھے آسمان کا مالک۔ زمین سے نو کروڑ ستائیس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ بارہ لاکھ زمینوں کے برابر ہے۔ اس کا قطر ۲۵ لاکھ ۲۵ ہزار میل ہے۔ مندرجہ ذیل تمام سیاروں سے ساڑھے سات گنا زیادہ وزنی ہے۔ اس کا محیط

واصف برنی



ہزار کے لفظی معنی ہیں ساتھ پیدا ہوا۔ انگریزی میں اُسے (twin angel) کہتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی خواہش ہے کہ وہ یہ معلوم کریں کہ ہزار ہے کیا۔؟

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔
وَمِنْ مَّحَلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۵۱)
اور ہم نے دنیا کی ساری چیزوں کو زوجین بنایا ہے۔ تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو۔

زوجین کا مطلب صرف "جوڑا جوڑا" ہی نہیں یعنی نر و مادہ ہی نہیں بلکہ "دود" بھی ہے۔ زوج سے مراد "برابر کے ساتھی" کے ہیں۔ جب ہم ایک جوڑا جوتا کہتے ہیں تو اس کا مطلب نر و مادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ دود ہوتا ہے۔ "زوج" وہ عدد بھی کہلاتا ہے کہ جب اس کو نصف کریں تو دونوں ٹکڑے ٹوٹے بغیر برابر رہیں۔ جیسے ۲-۶-۸ ہیں۔ قرآن نے زوجین کہہ کر "نر و مادہ" بھی مراد لیا ہے اور دود بھی۔ اس کا اندازہ یوں کیجئے کہ اس مفہوم کو واضح طور پر سمجھانے کے لئے قرآن نے بعض مقامات پر زوج کا لفظ اس کے آگے ذکر والا لٹائی اور بعض جگہ اثنین کا لفظ بھی بڑھایا ہے تاکہ زوجین کا مطلب جوڑا جوڑا اور دود واضح ہو جائے۔ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ (۴۵)

اور وہی پیدا کرتا ہے۔ "زوجین" نر و مادہ "جَعَلَ" فیما زَوْجَيْنِ اثنین (۴۵) بنایا اس نے ان میں "زوجین" "دود"۔ اگر زوجین سے مراد صرف نر و مادہ ہوتے تو دود میں کسی جگہ ذکر والا لٹائی اور اثنین کے اضافہ کی ضرورت نہ تھی۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ یہ واضح ہو جائے کہ "جوڑا جوڑا" کا مطلب صرف نر و مادہ ہی نہیں بلکہ دود بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ان مقامات پر بھی جہاں نر و مادہ کا کوئی سوال نہیں "زوج"

کا لفظ استعمال کیا ہے اور اسی سبب سے میں نے ترجمہ میں جوڑا جوڑا دود لکھا ہے۔ مثلاً باغ کے پھلوں کے بارے میں ہے۔
فَمِنْ مَّحَلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ بَيْنَ الْوَحْيَيْنِ اثنین (۴۳)
اور ان میں کے پھلوں کو جوڑا جوڑا دود بنایا۔
میوؤں کے بارے میں ہے کہ۔

فِيهِمَا مِنْ مَّحَلِّ قَائِمَةٍ زَوْجَيْنِ (۵۲)

ان دونوں باغوں میں کے سارے میوے جوڑا جوڑا دود ہیں۔ غرض اس طرح ساری چیزیں جوڑا جوڑا دود ہیں۔

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا (۴۴) اور ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا دود بنایا ہے۔ ہم انسان بھی مَحَلِّ شَيْءٍ میں داخل ہیں۔ اور ہم بھی جوڑا جوڑا دود بنائے گئے ہیں۔ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا (۴۴) تم لوگوں کو بھی بنایا ہے جوڑا جوڑا "دود"۔ اللہ تعالیٰ نے "انسان" کی زمین سے تخلیق کو نباتات کی پیدائش کے مائل بتایا ہے۔

وَاللَّهُ اَنْتَبِتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا (۴۶) اور اللہ نے تمہیں زمین سے اُگایا ہے ایک طرح کا "اُگنا"

نہ صرف "انسان" اور "نباتات" ہی جوڑا جوڑا دود بنائے گئے ہیں۔ بلکہ سب جوڑا جوڑا دود ہیں۔ جن کی ہم کو ابھی خبر بھی نہیں۔ سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يُعْلَمُونَ (۴۷)

پاک ہے وہ خدا جس نے زمین سے تمام اُگنے والوں کو اور خود ان کو اور جن کی لوگوں کو خبر نہیں۔ سب کو جوڑا جوڑا دود بنایا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ذات انسانی" جوڑا جوڑا دود ہے۔ یعنی ہمارا جسم "دود" ہے۔ "ایک ظاہری خاکی" جو مادہ سے بنا ہے۔ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور مرنے کے بعد فنا اور بیکار

سے باخبر ہو گیا تھا۔ اور اس نے ہماری رہنمائی کی تھی۔ علمِ مسریم کے ذریعہ ”معمول“ سے بہت حقیقتیں دریافت کر لی جاتی ہیں اور وہ بتا دیتا ہے وہ بھی اسی نوری جسم کا کارنامہ ہے۔ علامہ طغلا دی مصری نے اپنی کتاب ”تفسیر جواہر جلد ۱ میں مسریم کے سلسلے میں شادل کتاب ”مغناطیہ حیوان“ سے کئی قفے نقل کئے ہیں۔ ان میں سے دو آپ بھی سنیے۔

۱) علامہ شادل اپنی کتاب ”مغناطیہ حیوان“ میں لکھتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی پر مسریم کا عمل کیا وہ سو رہی تھی اور مجھے مختلف امراض اور ان کے متعلق بتلا رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کیا تم سنے نہیں مجھے کس طرح ان کے متعلق حکم دے رہا ہے؟ میں نے کہا میں تو کسی کی آواز نہیں سنا۔ لڑکی نے کہا خوب اتم سو رہے ہو اور میں آزاد و بیدار ہوں۔ میں ایسی آواز چیزیں ادراک کر رہی ہوں۔ جن کے ادراک پر تم کو قدرت نہیں ہے اور میں تمہاری انگلیوں کے کناروں سے ردِ نکلی ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ دور دراز کی آوازیں میرے کانوں میں آرہی ہیں۔ میں اس شخص کی باتیں جو کسی دوسرے ملک میں کر رہا ہے اچھی طرح سن رہی ہوں میں ایسی چیزوں تک پہنچ جاتی ہوں جو مجھ تک نہیں پہنچ سکتیں۔

اس وقت میری حالت بیداری کی سی ہے۔ جیسا کہ مرنے کے بعد انسان کو بیداری ہوتی ہے۔ (مصلحہ)

۲) علامہ مذکور ہمیشہ ایک لڑکی پر عمل توہیم کرتے تھے ایک شب اس لڑکی کو انہوں نے معمول بنایا تو اس نے کہا مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میرا جسم آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس جسم سے بالکل علیحدہ ہو گئی ہوں اور اس کو دور پڑا ہوا بالکل ٹھنڈا دیکھ رہی ہوں جیسے کسی مردہ کا جسم ہوتا ہے۔ میرا نفس بچا کی طرح ہے۔ میں ایسی چیزیں ادراک کر سکتی ہوں جو حالت بیداری یا دوسری حالت میں ادراک نہیں کر سکتی۔ میری حالت پندرہ منٹ سے زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔ اور اس کے بعد وہ بھاپ والا جسم آہستہ آہستہ میرے محسوس اعضاء میں تحلیل ہو جاتا ہے اور پھر یہ شعور اور یہ حالت بالکل معدوم ہو جاتی ہے۔

مرنے کے وقت جو لوگوں کے سامنے بہت سے حقائق آجاتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس وقت خاکی جسم کی توانائی ختم ہوتی ہوئی یا ماند پڑ گئی ہوتی ہے اور ہمارے نوری جسم کا غلبہ و اقتدار بڑھ گیا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے حقائق

ہو جاتا ہے اور دوسرا نہایت لطیف جو ہمارے فانی مادہ جسم کے فنا اور ختم ہونے کے بعد بھی بدستور باقی رہتا ہے۔ وہم اس دوسرے جسم کے لئے اصطلاحاً ”آئندہ نوری جسم“ کا لفظ استعمال کریں گے، اسی نوری جسم کو آپ ”ذاتِ انسانی“ کہہ سکتے ہیں اور یہی اپنے کو ”انا“ کہتا ہے۔ اس طور پر ذاتِ انسانی کے بارہ میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہ فنا نہیں ہوتی۔ نیند کی حالت میں جو ہم اپنے آپ کو ادھر ادھر رواں دواں دیکھتے ہیں۔ وہ دراصل ہمارا یہی نوری جسم ہوتا ہے جو نیند کی حالت میں ہمارے محفلِ خاکی جسم سے غیر مادی ہونے کے سبب جدا اور الگ ہو جاتا ہے۔ انسان بارے میں آیا ہے کہ۔

۱) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا لیکن اس کے پاس ایک نگہبان موجود ہے۔

۲) لَمْ تَعْقُبَتْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَخْفُلُونَ ۝ وہ ہر شخص کیلئے چوکیدار ہیں کہ جو آگے اور پیچھے سے خدا کے حکم سے اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

۳) إِنْ مَحَلَّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ کوئی ذات ایسی نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔

غور فرمائیے یہ رقیب عتید، حاضرِ پاسبان، موجود نگہبان، مستعد چوکیدار اور ہمدرد حافظ ہی ہمارا نوری جسم ہے۔ جو ہمارے خاکی جسم سے وابستہ رہ کر ہر وقت ہماری نگرانی کرتا رہتا ہے۔ وہ ایک الگ ذات ہوتے ہوئے بھی ہم سے الگ نہیں ہے۔ یہ ہمارا شریک ہوتے ہوئے بھی ہمارے افعال کا جواب دہ نہیں ہے۔ مگر وہ ہمارا خبر رساں، نیک مشیر اور بہترین دوست ضرور ہے۔ آپ کے گھر پر کوئی نئی بات ہو جاتی ہے۔ آپ گھر سے دور ہوتے ہیں مگر یکا یک آپ کو اندیشہ سا ہو جاتا ہے۔ طبیعت گھبرانے لگتی ہے اور آپ گھر کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں خاص بات ہوئی ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ آپ کا نوری جسم کسی طرح موقع پا کر آپ کے خاکی جسم سے الگ ہوا تھا۔ اور اس حقیقت کو وہ جان گیا تھا۔ بہت سے واقع پر دیکھا گیا ہے کہ حادثات سے لوگ یکا یک بچ گئے یا خود کسی وجہ سے کسی مقام پر جانے یا سفر کرنے سے رک گئے ہیں اور اس کے بعد گھر پر کوئی خاص بات ہوئی ہے یا اس مقام پر یا سفر میں لوگوں کو کوئی حادثہ پیش آگیا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ کسی طرح ہمارا نوری جسم یا ہمارا نادیدہ محافظ و مشیر اس حقیقت

مجھے لگتے ہیں۔ ہمارا یہ نوری جسم بس موت ہی کے وقت ہمارا
ساتھی رہتا ہے۔

دراصل میرا موضوع یہ تھا کہ خدا نے ہر چیز کو زوج پیدا کیا
ہے۔ پھر جس طرح جسم دو ہیں۔ دنیا بھی دو ہیں۔ حیات بھی دو ہیں۔
حیات الدنیا و حیات الآخرة۔ موت بھی دو ہیں ایک عارضی جسے
نیند کہتے ہیں۔ دوسری دائمی جسے موت کہتے ہیں۔ قرآن نے دونوں
نیند اور موت کو دفا کہا ہے۔ اسی طرح بعثت دو ہیں۔ نیند سے
بیداری اور مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ قرآن ان دونوں صورتوں
کو بعثت قرار دیتا ہے۔ یعنی از روئے قرآن ہر چیز جوڑا جوڑا دو
دو ہے۔

اس نوری جسم کو جو ہمارا اپنا ہوتا ہے۔ آپ ہزار کہہ لیں۔
ٹوین انجیل کہہ لیں یا جو چاہیں نام دیے لیں۔ یہ حقیقت ہے کہ
اس کی نوری دنیا میں ماضی، حال، مستقبل وقت اور فاصلہ کی کوئی
تبدیل نہیں۔ وہ چیزیں جو ہمارے لئے آڑ اور اوٹ ہیں اس
کے لئے نہیں۔ وہی نوری جسم بحالت خواب آپ کو لئے لئے پھر رہا ہے
وہی اطلاعات دیتا ہے وہی مسکریزم کے عمل سے اپنی آگہی کا ثبوت
دیتا ہے اور وہی ریاضت سے حاضر ہو کر آپ کے کاموں میں مدد
دیتا ہے۔

زمانہ قدیم میں بزرگوں نے ریاضت سے ایسے طریقے معلوم
کئے جن سے دونوں اجسام کے درمیان جواوٹ ہے وہ ختم
ہو جاتی ہے۔ مقصد ان کا یہ تھا کہ بجائے ہمارا نوری جسم یا ہزار
ہم کو بند رہے خواب دنیا کی سیر کرائے ہم جس وقت چاہیں سیر کر سکیں۔
اور بجائے اس کے کہ کسی دوسرے پر عمل مسکریزم کر کے اس کے
ہزارے مشورہ لیں۔ اپنے ہزار کو بلا کر رائے لیا کریں! درجہ تک
زمان و مکان اور فاصلہ اس کے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس لئے
جو چاہیں منگوا سکیں۔

ظاہر ہے کہ ہماری خاکی دنیا اور نوری دنیا کے درمیان
جواوٹ ہے یا خاکی جسم اور نوری جسم کے درمیان جواوٹ ہے اس
کو دور کرنا معمولی بات نہیں۔ اس لئے کہ یہ فطرت ہے اور قوانین
فطرت کو توڑنا معجزہ۔ کرامت جیسی قوتوں سے ہی ممکن ہے۔ آدمی
کا صاحب نظر ہونا بھی معنی رکھتا ہے کہ اسے نوری نظر حاصل ہو جائے
اور یہ تمام قوتیں محنت محنت اور ریاضت چاہتی ہیں۔

بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ میرے پاس دو دن کا عمل ہے۔
جس سے ہزار نتائج ہو جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر دو سال

محنت کر کے بھی آپ نے اس قوت کو حاصل کر لیا تو کچھ لیں مفت
ہاتھ آگئی۔ حیرت یہ ہے کہ آدمی دس سال اسکول میں لگاتا ہے
دس سال روپیہ صرف کراتا ہے پھر کہتے ہیں کہ میٹرک پاس ہو گیا۔
معاوضہ کیا ملتا ہے پچاس ساٹھ روپے۔ لیکن دوسری دنیا سے یا
دوسری انجانی قوتوں کو حاصل کرنے کے لئے ہر انسان بھی چاہتا
ہے دو دن میں ہو جائے۔ یعنی ایک ادنیٰ قوت کے لئے دس سال
اور اعلیٰ قوت کے لئے دو دن۔ بس عقل پر ہی رونا چاہیے۔ یہی
انسان کی بے وقوفی ہے جو اسے محروم رکھتی ہے اور نظریہ رکھتا ہے
کہ عمل کوئی ٹھیک نہیں ملتا۔

بقیہ: سورج

۲۴ گھنٹے ۲ منٹ ۳ سیکنڈ میں اس پر رات دن کی پلٹی ہوتی ہے۔
محنتی رہنمائی
چھٹے آسمان کا مالک اس کا فاصلہ سورج سے
۲۸ کروڑ ۳۰ لاکھ میل ہے۔ قطر ۸۵ ہزار میل
محیط ۲ لاکھ اور ۶ ہزار ۳۱۰۰ میل سورج کے سوا سب سیاروں
سے بڑا ہے۔ زمین سے ۳۵ کروڑ ۵ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔
۹ گھنٹے ۵۵ منٹ میں اس پر رات اور دن کی پلٹی ہوتی ہے۔
رفتار فی گھنٹہ ایک لاکھ میل یعنی ۳ ہزار ۲ سو ۳۲ دن میں سورج
کے گرد گھوم کر ایک سال پورا کر لیتا ہے۔ یعنی زمین کے ۳۶ سال
ایک سال کے برابر ہوتے ہیں۔

ساتویں آسمان کا مالک فاصلہ سورج سے
زحل (سیچر)
۸۸ کروڑ ۳ لاکھ میل زمین سے ۹۸ کروڑ میل
قطر ۹ ہزار میل ہے۔ محیط ۲ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۴ میل ۳۰ سال
میں سورج کے گرد گھوم کر اپنا سال پورا کرتا ہے۔ یعنی زمین کے
۳۰ سال اس کے ایک سال کے برابر ہوتے ہیں۔ ۱۰ گھنٹے ۹ منٹ
میں اس پر رات دن کی پلٹی ہوتی ہے۔

چاند
اس کا فاصلہ زمین سے ۳۸ ہزار میل ہے۔ قطر ۲ ہزار ایک
میل۔ محیط ۶ ہزار ۶ سو میل۔ ایک مہینے میں زمین کے
گرد دورہ پورا کر لیتا ہے۔ زمین کی طرف ہر وقت اس کا
رخ رہتا ہے۔

اب جو حال میں دوستیارے دریافت ہوئے ہیں یورپ
کا فاصلہ سورج سے ایک ارب ۱ کروڑ ۵ میل۔ پتھون کا فاصلہ
۱۲ ارب ۱ کروڑ ۵ میل ہے۔



سونف

سونف کا استعمال طب اسلامی اور آیور ویدک میں صدیوں سے کیا جا رہا ہے۔ یہ مختلف طریقوں سے ہمارے ماں بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔

کورکھیں اور صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ آنکھوں کی کمزوری کے لئے یہ سرمہ بہت مفید ہے۔ سونف کے علاوہ اس کی جڑ بھی بہت مفید ہوتی ہے۔ اطباء سونف اور اس کی جڑ کو معدے، جگر اور گردوں کے عوارض کے علاوہ دیگر کئی تکالیف کے لئے مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔

سونف کو اصلی گھی میں بھون کر پس کر اس میں شکر شامل کر لیں۔ صبح و شام ۹-۹ گرام اسے کھانے سے دست بند ہو جائیں گے۔ اگر اس میں ساکھ بیل گری بھی ہون ملالی جائے تو یہ دست روکنے کی ایک بڑی قوی اور زود اثر دوا بن جاتی ہے۔

سونف بینائی کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ مغرب کے قدیم ماہر عقاقر پلاستی نے یوں تو سونف کی بیس خوبیاں بیان کی ہیں، لیکن اس کے مطابق سونف خاص طور پر نظر کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے مطابق اپنی کھلی بدلنے کے بعد سانپ اس پودے سے اپنی آنکھیں رگڑ کر نظر تیز کر لیتا ہے۔ پلاستی کے اس خیال کی تائید یورپ کے کئی دوسرے ماہرین بھی کرتے ہیں۔ آیور ویدک اور طب کے ماہرین بھی اسے ایک مؤثر معوی بھارت قرار دیتے ہیں۔

ویداصلی گھی ایک کلو میں تازہ سونف کوٹ کر اس کا رس شامل کر کے ہلکی آغ پر پکاتے ہیں اور رس جلنے کے بعد یہ گھی روزانہ صبح و دھ میں شامل کر کے کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ سونف کا یہ گھی دماغ اور نظر کو طاقت بخشتا ہے۔ ۱۰-۱۰ گرام اس گھی میں چینی ملا کر بھی کھا سکتے ہیں۔ تازہ سونف نہ ملنے کی صورت میں خشک سونف آدھا کلو کو پانی کے ساکھ پیس کر گھی میں شامل کر کے پکائیں اور نہریا بنالیں۔

سونف ہاضم اور ریاح کو زور کرتی ہے۔ پیٹ بھاری ہو تو اسے چبا کر نکلنے سے کھانا آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے اور پیٹ کی گرانی دور ہو جاتی ہے۔ اسے ہاضم سونف یا چورنوں میں اسی لئے شامل کرتے ہیں۔

چھ گرام سونف کو پانی میں جوش دے کر پلا دینے سے بچوں کے پیٹ کا ریاح اور بد ہضمی دور ہو جاتی ہے، اسی لئے اسے بھی سویا کی طرح گرائپ وائر کی تیاری میں شامل کرتے ہیں۔

نیکساں وزن سونف اور دھنے کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ پھر دونوں کے برابر چینی ملا لیں۔ کھانا کھانے کے بعد ۹-۹ گرام یہ سفوف کھانے سے طبیعت کا بھاری پن دور ہو جاتا ہے۔ ہاتھ یا پیر جلنے پر، اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ صبح صرف سونف کا سفوف روزانہ کھانے سے معدہ قوی ہو جاتا ہے۔

۲۵۰ گرام نئی سونف صاف کر کے اس میں میٹھے تازہ ہانک ۲۵۰ گرام، کالی مرچ ۵۰ گرام اور برابر کی چینی شامل کر کے گرائپڈر میں پیس کر محفوظ رکھیں۔ روزانہ صبح ۲ چائے کے چمچے یہ سفوف کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ اسی طرح سوتے وقت استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نظر کا یہ ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ اس سے آنکھ کی کئی تکالیف بھی دور ہو جاتی ہیں۔ گاجروں کے موسم میں ان کا تازہ رس نکال کر سونف اس میں بھگو کر سائے میں خشک کر لیں۔ یہ عمل سات مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ دہرائیں۔ گاجر کے رس میں خشک کردہ سونف روزانہ ۱۰-۲۰ گرام کی مقدار میں اچھی طرح چبا کر کھائیں اور جی چاہے تو اوپر سے دودھ پی لیں۔ نظر میں اضافے کے لئے یہ بھی ایک لاجواب نسخہ ہے۔

خالص سرمہ ۵۰ گرام لے کر اسے ایک ہفتے تک ہری نف کے تیلوں وغیرہ کے رس میں کھل کر کریں خشک ہونے پر چھان

قسط نمبر

درختوں کے فائدے

حکیم عبدالرحمن
کشمیری

رسل و دق

ریش برگد ایک سیر سایہ میں خشک کر کے باریک کپڑ چھان کر کے چھ ماشہ صبح تازہ پانی سے استعمال کرائیں۔ چالیس روز بلا تاخیر استعمال کرانے سے رسل و دق دور ہو جاتی ہے۔
دیگر ریش برگد چھ ماشہ رو بہ سفید چھ ماشہ پیرا کر آدھ پاؤ پانی میں ڈال کر چھان لیں۔ اور ایک ماشہ کتہ سفید چھڑک کر پلائیں۔ یہ نسخہ رسل و دق کے لئے مفید ہے۔

اختلاج قلب

برگد کے وہ پتے جو بہت سخت نہ ہو چکے ہوں۔ لکے لکے سبز اور نرم ہوں، ایک تولہ لے کر بندرہ تولہ پانی میں خوب گھوٹ چھانکر اس میں قدرے مصری ملا کر صبح شام پلائیں۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ اس سے دل نہیں دھڑکے گا۔

مقوی قلب

برگد کے کھار کی ایک ایک رقی کی گولیاں بنالیں۔ ان کے اوپر چاندی کے ورق چڑھا لیں۔
ترکیب استعمال :- ایک گولی تازہ پانی کے ساتھ دیا کریں۔
پیش

برگد کی جڑ کا چھلکا سایہ میں خشک کر کے باریک پس لیں اور اس میں سے تین تین ماشہ کی مقدار صبح، دوپہر، شام کو یعنی دن میں تین بار چادلوں کے پانی یا سادہ پانی سے روز ۲-۱ اس سے چھین دور ہو جائے گی۔

متلی اور قے

برگد کے پتے ۲ تولہ لے کر پانی میں گھوٹ کر چھان لیں۔ اس میں قدرے مصری ملا لیں۔ اس پانی سے مریض کو گھونٹ گھونٹ ۱۵-۱۵ منٹ کے وقفے دیتے رہیں۔ متلی اور قے کے لئے مفید ہے۔

قے

ریش برگد ۶ ماشہ پانی میں گھوٹ چھان کر پلا دیا کریں۔ اس سے قے رک جاتی ہے۔ خاص الخاص نسخہ ہے۔

دست

برگد کا دودھ جس کو دست آتے ہوں اس کی ناف میں سمردیں اور کچھ ارد گرد لگا دیں۔ دست فوراً بند ہو جائیں گے۔
دیگر :- برگد کی کونپلیں ۶ ماشہ پانی میں گھوٹ کر آدھ اس میں قدرے مصری ملا کر پلانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

کاسخ نکلنا

برگد کا چھلکا بہت سے پانی میں جوش دے کر اس سے مریض کو آب دست کرایا کریں۔ کاسخ نکلنے یعنی خروج مقعد کے لئے مفید ہے۔

خونی بواسیر

برگد کی لکڑی سایہ میں خشک کر کے جلا لیں۔ اس کے کوئلے کو باریک پس لیں۔ ۳-۳ ماشہ کی پڑیہ باندھ لیں۔ صبح و شام

ایک ایک پڑیہ تازہ پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔ خونی بوا سیر دور ہو جانے گی۔

دیگر اڑھائی تو لے برگد کی کوئلیں ایک پاؤ پانی میں گھوٹ کر پلایا کریں۔ خونی بوا سیر رفع ہو جائے گی۔

دیگر بڑکی کوئلیں چھ ماشہ رگڑا کر شیرہ نکال کر ڈیڑھ تو دھری ملا کر پلائیں۔ خونی بوا سیر کے لئے اکسیر ہے۔

بادی بوا سیر

۲ تولہ پوست برگد کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب پانی پاؤ بھر باقی رہ جلتے تو جھان کر اس میں ۲ تولہ گائے کا گھی اور ۲ تولہ دیسی چینی ملا کر نیم گرم پلائیں۔ بادی بوا سیر کے لئے اکسیر۔ دیگر صبح کے وقت تین ماشہ دیسی چینی میں پہلے دن دس قطرے برگد کے دودھ کے اس کھانڈ میں فیکائیں۔ اور دوسرے روز گیارہ قطرے اسی طرح ایک قطرہ ہر روز بڑھاتے جائیں جب پچیس قطروں تک پہنچ جائیں تو پھر ہر روز ایک قطرہ کم کرنے لگیں اور دس قطروں پر لا کر چھوڑ دیں۔ نسخہ ہر قسم کی بوا سیر کے لئے اکسیر ہے۔

دیگر۔ برگد کی لکڑی جلا کر کوئلہ کر لیں۔ اور اس کو خوب باریک پس کر گائے کا مکھن دو گنا ملا کر کھل کر کے مرہم بنالیں۔ مکھن ایک سو بار پانی میں دھلا ہوا ہو۔ اس مرہم کو بوا سیری مسوں پر لگائیں۔ جھڑ جائیں گے۔

سوزاک

برگد کی کوئلیں ۲ تولہ کچل کر رات کو آدھ سیر پانی میں ملا کر رکھ دیں۔ صبح جھان کر اس میں قدرے مہری ملا کر پکائیں۔ اسی طرح صبح کو بھج کر شام کے وقت پلایا کریں۔ سوزاک جلد از جلد رفع ہو جائے گا۔

دیگر۔ برگد کی چھال ۲ تولہ کو آدھ سیر پانی میں پس کر اس میں مہری ملا کر پلا دیں۔ اس سے بھی سوزاک رفع ہو جاتا ہے۔ دیگر۔ سوزاک کے مریض کی جلن بند ہو جائے مگر پیپ بند نہ ہو تو پوست پنج برگد کو سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں اور اس میں سے تین تین ماشہ صبح شام شربت بزوری کے ساتھ کھائیں۔ اس نسخے سے پیپ اور جلن بند ہو جائے گی۔ دیگر۔ برگد کی داڑھی کو نیم کوب کر لیں اور اس کا خیساندہ

بن کر ایک ہفتہ پتیں۔ پرانے سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے پرانا سوزاک اور آلات بول کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

پیشاب میں خون آنا

برگد کے تازہ پتے ۲ تولہ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ لیں۔ اور صبح شام پلایا کریں۔ پیشاب میں خون آنا بند ہو جائے گا۔

سلسل بول

تخم برگد یعنی جو اس کے بھیل کے اندر خشکاش کے مانند دلتے ہوتے ہیں، باریک پس کر رکھیں اور صبح شام گائے کے دودھ کے ساتھ دیا کریں۔

فجائید۔ سلسل بول، کثرت بول اور زیابیطس کیلئے مفید ہے۔ دیگر۔ برگد کے کھار کی گولیاں بھی اس مقصد کے لئے مفید ہیں۔ سوزاک اور بول الدم میں شربت بزوری کے ساتھ اور کثرت بول اور سلسل بول میں آدھ پاؤ گرم دودھ کے ساتھ دیا کریں۔

بند پیشاب

چار چاول برگد کھار تین ماشہ چینی کے ساتھ ملا کر استعمال کریں۔ بند پیشاب جاری ہو جائے گا۔

زیابیطس

برگد کی جڑ کا چھلکا ایک تولہ حسب ضرورت پانی میں جوش دیں اور مریض کو پلا دیں۔ سلسل استعمال سے زیابیطس کو فائدہ ہوتا ہے۔

اٹھراہ

برگد کی داڑھی کو سایہ میں خشک کر کے باریک پس کر کپٹ جھان کریں۔ چار ماشہ صبح چار ماشہ شام کو گرم دودھ کیساتھ دیں۔ بانجھ عورت کو حیض سے فارغ ہونے کے بعد سات دن کھلائے۔

بچوں کے پیلے دست

ایک قطرہ برگد کا دودھ ایک تولہ چینی میں ڈال کر بچے کو دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔ اگر بچے کو پیلے دست آسم ہوں

تو بند ہو جائیں گے۔
دیگر:- برگد کا دودھ بچہ کی ناف میں بھر دیں اور اس کے
ارد گرد مالش بھی کر دیں۔ دست بند ہو جائیں گے۔

کمر درد

برگد کی ناشگفتہ کلیاں دس عدد چوری میں ملا کر کھلایا کریں۔
اس سے کمر درد کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔
دیگر:- کمر پر برگد کے دودھ کا لپ کر دیں یا برگد کا دودھ
بتاشہ میں ڈال کر دیں۔ کمر درد کے لئے مفید ہے۔

پستانوں کا ڈھیلا پن

ریش برگد کے باریک ریشے جن کے سبے سرخی مائل ہوں
پیس لیں اور پستانوں پر رات کو سوتے وقت لپ کر لیا
کر دیں۔ چند بار کے استعمال سے پستان سخت ہو جائیں گے۔
استقرار حمل

ماہواری کے بعد عورت نہا کر چار بجے شام سفوف ریش
برگد ایک تولہ شیر برگد چھ ماشہ ملا کر ہمراہ دودھ استعمال
کے اور رات کو ہم بستر ہو۔ حمل نرینہ قرار پائے گا۔
اگر خدا نخواستہ پہلے ماہ کامیابی نہ ہو تو دوسرے ماہ
استعمال کرائیں۔

احتباس حیض

برگد کے نرم پتے ۲ تولہ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ چھان کر صبح
شام پلائیں۔ دو تین خوراک میں آرام ہوگا۔

سیلان الرحم

برگد کے نرم پتے ۲ تولہ لے کر پاؤ بھر پانی میں گھوٹ چھان
کر صبح شام پلائیں۔ سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

ورم رحم

برگد کا تازہ چھلکا سایہ میں خشک کر کے باریک پیس لیں۔
اور اس سے نصف دیسی چینی اس میں ملا لیں۔ ہر روز صبح و شام
چھ ماشہ ہمراہ گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- ورم رحم کی شرط یہ دوا ہے۔ رحم میں ورم ہو جانے سے سنا
کو بڑی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ ورم رحم کے لئے یہ نسخہ اکسیر ہے۔

ضعف باہ

شکر سرخ حسب ضرورت لے کر اس کو شیر برگد سے ترکیب کریں اس
کو محفوظ کر لیں۔

خوراک:- تین ماشہ سے چھ ماشہ تک
فوائد:- داغ جریان اور مسک طبعی ہے۔ اسکے علاوہ مقوی باہ ہے۔

اکسیر احتلام

برگد کی داڑھی کا سفوف صبح شام چار چار ماشہ پانی سے کھلائیں
فوائد:- مرض احتلام و جریان کے لئے مفید ہے۔

سرعت انزال

برگد کا تازہ چھلکا لے کر سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں۔
صبح و شام چار چار ماشہ گرم دودھ سے استعمال کرائیں۔
فوائد:- قدرتی امساک پیدا کرتی ہے۔

معجون مقوی باہ

اجزاء:- تالمکھانہ ۲ تولہ تخم انگن ۲ تولہ مغز نارجل حسب
ضرورت۔ شیر برگد حسب ضرورت۔
ترکیب تیاری:- تالمکھانہ اور تخم انگن کوٹ کر مغز نارجل
میں داخل کریں۔ اور اس کو شیر برگد سے ترکیب کے نکالا ہوا نمک
رکھ کر بند کر دیں۔ پھر اس پر موم کا بان اس قدر لپٹیں کہ ناچ
نظر نہ آئے۔ اس کو پورے انیس دن گہیوں کے اندر دبا دیں۔
۲۱ دن کے بعد نکال کر بان کو جدا کر کے اس پر آدھ پاؤ گند
کا آٹا گندھا ہوا لپ دیں۔ بعد ازاں گلے کے آدھ سیر
میں بریاں کریں۔ جب آٹا سرخ ہو جائے تو آٹے کو بھی
نکال کر دوائی بر سے ہٹا دیں۔ نارجل مع دوا کے پیس کر کے
اتنا ملائیں کہ گولا سا بن جائے۔ اس گولے کے چالیس حصے کر کے
ترکیب استعمال:- ایک حصہ بوقت دوپہر بکری کے دودھ
کے ساتھ کھلائیں۔ دودھ ڈیڑھ پاؤ ہو۔
فوائد:- امساک کی بدرجہ کمال دوا ہے۔ دوران استم
دوا ترشی اور جماع سے پرہیز کریں۔

سوال کے الفاظ سے ہر بات کا جواب

سائل کے الفاظ ایک کاغذ پر لکھ لئے جائیں۔ مثلاً ایک شخص نے سوال کیا۔
 کیا میں یہ مقدمہ جیت جاؤں گا
 سب سے پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ سائل کے منہ یا قلم سے جو جملہ نکلا ہے اس میں کل کلمات کتنے ہیں۔
 دیکھتے گا اور پر دالے جملے میں کل کلمات ہیں۔ اس لئے اعداد کی سطر بناتے وقت پہلے ہم یہ لکھ دیں گے۔
 اس کے بعد اس سطر میں ہر کلمے میں جتنے حروف ہیں وہ لکھتے چلے جائیں گے۔
 مثلاً "کیا" میں ۳ حروف ہیں۔ "میں" میں ۳ حروف ہیں۔ "یہ" میں ۲ حروف ہیں۔ "مقدمہ" میں ۵ حروف
 ہیں۔ "جیت" میں ۳ حروف ہیں۔ "جاؤں" میں ۴ حروف ہیں۔ اور "گا" میں ۲ حروف ہیں۔
 پوری سطر اس طرح بنے گی

۲۲۳۵۲۳۳۳

اس کے بعد اس طرح کے ہر ہندسے کو برابر دالے کے ساتھ جوڑ کر دوسری سطر برآمد کریں گے
 مثلاً ۳ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ایک برآمد ہوا۔ ۳ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ۶ برآمد ہوا۔ ۳ کو ۲ کے
 ساتھ جوڑا ہوا۔ ۵ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ۸ ہوا۔ ۳ کو ۴ کے ساتھ جوڑا تو ۷ ہوا۔ ۴ کو ۲ کے ساتھ جوڑا
 تو ۶ ہوا۔ دوسری سطر یہ بنی۔ ۶۴۸۷۵۶۱۔ اس دوسری سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر عدد
 مفرد برآمد کرنا ہے۔ مرکب عدد ۷ سے ۱۰ بنا۔ اور مفرد عدد ایک برآمد ہوا۔
 اس حساب سے اگر سائل کے جملہ میں سے بالآخر ایک یا ۹ عدد بنے تو سمجھ لیں کہ سائل مقدمہ جیت
 جائے گا۔ اگر ۲ یا ۶ عدد برآمد ہوں تو سمجھ لیں کہ سائل کی مقدمہ میں صلح ہو جائے گی۔ اگر ۳
 یا ۸ عدد نکلے تو سمجھ لیں کہ سائل کو مقدمہ میں شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر ۲ یا ۷ بنے تو سمجھ لیں
 کہ کافی اتار چڑھاؤ کے بعد مقدمہ کا فیصلہ سائل کے حق میں ہو جائے گا۔
 مذکورہ مثال میں چوں کہ ایک بن رہا ہے اس لئے یہ فیصلہ دیا جاسکتا ہے کہ سائل کو مقدمہ
 میں بھرپور کامیابی بہت زیادہ جدوجہد کے بغیر بھی مل جائے گی۔



بچے بستر پر پیشاب کیوں کرتے ہیں؟

وجوہات علاج

ڈاکٹر آر بی گڑای

یہ ایک نازک اور کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ یہاں ماں اور بچے دونوں کے صبر و تحمل کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعض مائیں پیار و محبت کو شش بیکم اور ضبط و تحمل سے کام لیتی ہیں۔ بچے کو ضبط نفس کی تربیت دینے میں کامیاب و کامران ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس بعض مائیں بے جالاڈ پیار، سستی، کاہلی یا غفلت کی بنا پر بچوں کی مناسب تربیت نہیں کر سکتیں۔ نتیجتاً بچوں میں حوائج فطری پر کنٹرول کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے اور وہ خلصے بڑے ہونے کے باوجود بستر کو رفع حاجت کے لئے استعمال کرنے سے باز نہیں رہتے۔

ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ ہو سکتا ہے آپ کے بچے کی موجودہ الجھن کے پس پشت کوئی ایسی خامی ہو جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اگر ایسا ہے تو اب بھی وقت ہے پیار و محبت اور ضبط و تحمل سے بچے کی تربیت پر توجہ دیجئے۔ مار پٹائی، تشدد اور شرمندہ و ذلیل کرنے کی عادت سے اجتناب لازم ہے۔ سخت گیری سے بچے کی نفسیاتی الجھنوں میں مزید اضافہ ہو گا۔

آئیے ہم اس مسئلے کے نفسیاتی محرکات کا جائزہ لیں۔ یاہرین نفسیات کے نزدیک بچوں میں کثرت بولی یا بستر اور کپڑوں میں پیشاب کی عادت چند گہری نفسیاتی اور جذباتی وجوہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ وجوہ حسب ذیل ہوتی ہیں۔

(۱) خوف اور دہشت کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوتی ہے دہشت کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر والد یا کسی اور بزرگ کا غصیلان، بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ، دھمکیاں، بدسلوکی یا ظلم و تشدد وغیرہ خود والدین کا ہر وقت آپس میں جھگڑتے رہنا۔ استاد یا ہم عمر بچوں کی طرف سے ڈر خوف یا تردد، کسی عزیز کی جدائی کا صدمہ، سنسنی خیز اور ڈرامائی کہانیوں کا مطالعہ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) بعض اوقات بچہ والدین کی بدسلوکی یا محبت کی کمی کی وجہ سے اپنے اندر انتقامی جذبات پیدا کر لیتا ہے اور جان بوجھ کر ایسی

میرا ایک بچہ ہے جس کی عمر تقریباً بارہ تیرہ برس ہے۔ ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اتنی عمر ہونے کو آئی۔ مگر اس کی گندی عادت نہیں چھوٹی کہ بستر میں پیشاب کر دیتا ہے۔ بہت سمجھایا۔ شرم دلائی۔ مار پیٹ سے کام لیا۔ مگر یہ عادت نہ گئی۔ سوچا شاید کوئی بیماری ہو۔ دو ایک ڈاکٹروں سے کہا۔ انہوں نے باقاعدہ طبی معائنہ کیا تو ایسے دیں۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ بتائیے اس کا کیا علاج کریں۔ ہم تنگ آچکے ہیں۔

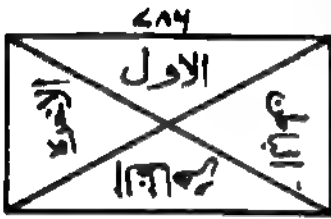
(A) عام طور پر تین برس کی عمر تک بچہ بستر میں پیشاب خطا ہونے پر خود بخود قابو پا لیتا ہے۔ بارہویں یا تیرہویں برس تک پہنچنے کے باوجود آپ کے بچے کا بستر گیلان کرنا واقعی تشویشناک ہے۔ آپ نے اچھا کیا جو اس کا طبی معائنہ کرایا۔ یہ ایک اہم اور موزوں قدم تھا۔ عام طور پر گردے یا مثانے کی کمزوری۔ ذیابیطس، معدے یا انٹریوں یا پیشاب کی نالی میں جراثیم کی موجودگی اور دماغی یا عصبی ضعف کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ امر باعث اطمینان سرت ہے کہ آپ کے بچے میں ایسا کوئی جسمانی یا دماغی نقص نہیں۔ میرے نزدیک اس تکلیف کے دو اسباب ہو سکتے ہیں۔

(۱) بچپن میں بچے کو بول و براز کی تربیت صحیح طریقے سے نہیں کی گئی یا اس تربیت میں کچھ خامی رہ گئی۔

(۲) بچہ کسی جذباتی یا نفسیاتی الجھن کا شکار ہے۔ اس مسئلے کا معاشرتی پہلو یہ ہے کہ بول و براز کی صحیح تربیت نہیں ہوتی۔ بچے کی عمر کا دوسرا اور تیسرا سال اس تربیت کے لئے موزوں ہے۔ شروع میں وہ صفائی اور پاکیزگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ جہاں چاہتا ہے رفع حاجت کر لیتا ہے۔ اس مرحلے پر ماں اس کی تربیت اور رہنمائی کرتی ہے۔ اور رفع حاجت کے معاشرتی اور تہذیبی اصولوں سے روشناس کراتی ہے۔ چنانچہ بچے کو مناسب مقام اور مقررہ وقت پر اس فطری ضرورت کو تکمیل کا علم ہو جاتا ہے۔

مچھلیاں پکڑنے کا عمل

جمعہ کے دن سورج نکلنے کے دس منٹ کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس چھڑ میں باندھ لیں جس میں ڈوری باندھ کر مچھلی پکڑنے کا کاٹا باندھا جاتا ہے۔ اس کے بعد مچھلی کا شکار کھیلیں۔ انشاء اللہ بہت سی مچھلیاں کاٹنے میں بھنسیں گی۔
نقش یہ ہے۔



قید رہائی کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا گیا ہو۔ اس کو گلاب زعفران سے لکھ کر یہ نقش اس کے سیدھے بازو پر باندھ دیں۔ اور اس کو تاکید کر دیں کہ لا تعداد مرتبہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف پڑھتا رہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۲	۳	۴
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

بقیہ: ہمزاد کا عمل۔ خواجہ حسن نظامیؒ

بھونک ماری تو خود بخود آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ تیل ابلنے لگا ابلتے ہوئے تیل میں زندہ جو ہا نظر آیا۔ ایک ہمزاد نے دوسرے سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس شخص (خواجہ حسن نظامی) کا سر کاٹ کر تیل میں پکایا جائے۔ مگر خواجہ حسن نظامی نہیں ڈرے اور ہمزاد کو تابع کر لیا۔

حرکات کرتا ہے جن سے والدین پریشان اور آزرده خاطر ہوں۔ اور انہیں بدسلوکی کا بدلہ مل سکے۔

(۳) نئے بچے کی پیدائش پر دشمنی اور حسد کے فطری جذبات بھی اس مرض کو جنم دیتے ہیں۔ بستر پر پیشاب کر کے بچہ دراصل الدین کی توجہ اپنی طرف کر دانا چاہتا ہے۔ اس بچکانہ کوشش کے صلے میں اسے مار پیٹ یا دھکیاں ملتی ہیں۔ بچہ اس تشدد سے ایک گونہ لذت حاصل کرتا ہے۔ کیوں کہ والدین کی توجہ بہر حال اسے مل جاتی ہے۔

ان وجوہ کو سامنے رکھتے ہوئے بچے کی اصلاح پر توجہ دیجئے گھر اور باہر ایسے حالات پیدا کیجئے کہ اس کے تفکرات میں کمی ہو اور وہ آسودگی حاصل کر سکے اور اس کے اعصاب پر سکون ہو علاج کے لئے درج ذیل مشورے بھی کار آمد ثابت ہو سکتے ہیں۔
(۱) بچے کو زیادہ نمک مرچ دالی، تیز مصالحہ اور پیشاب آور غذائیں نہ دی جائیں۔

(۲) سونے سے پہلے زیادہ پانی نہ پینے دیا جائے۔

(۳) بستر پر لیٹنے سے قبل بچہ پیشاب کر لے۔ تاکہ رات کو پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

(۴) رات کو جگا کر پوچھ لیجئے کہ اسے پیشاب تو نہیں کرنا۔

(۵) بعض اوقات بچہ رات کے وقت پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے کمرے سے باہر نہیں نکلتا یا تاریکی سے خوف کھاتا ہے۔ اس کے بستر کے قریب بلب کا سوچ لگا دیا جائے۔ تاکہ جب چاہے تاریکی دور کر سکے۔ سخت سردی میں چار پانی کے نزدیک کو ڈو وغیرہ رکھ دیجئے۔ تاکہ اسے کمرے سے باہر نہ جانا پڑے۔

(۶) رات کو جنوں، بھوتوں اور چڑیلوں کی کہانیاں نہ سنائیے ڈراؤنے خواب دیکھ کر بھی بچے کا پیشاب خطا ہو سکتا ہے۔ کہانیاں اور خوف دور کرنے کیلئے قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنائیے۔ اسے سمجھائیے کہ کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھا کرے۔ اس طرح سوتے میں ڈر محسوس نہیں ہوگا۔

(۷) والدین کے ساتھ ایک ہی کمرے یا بعض اوقات ایک بستر میں سونے سے بچے کی انجمنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچہ جب تین برس کی عمر سے اوپر ہو جائے تو اسے دوسرے بستر یا کمرے میں سلانا بھی اس ضمن میں مفید رہے گا۔



کشمش رمل

اس علم کے مؤجد حضرت دانیال علیہ السلام ہیں۔ تفصیل کتاب میں لکھی گئی ہے۔ اس جگہ پر دائرہ ابدح اور اس کی تفصیل لکھ جاتی ہے۔ علم الرمل کا دار و مدار صرف اسی دائرے پر ہے۔ دائرہ ابدح شکل (۱) طریق سے بنائے۔ دیکھو اس شکل میں چارہ عناصر کے نقطے موجود ہیں۔ بظاہر تو یہ شکل صرف چار عناصر کا مجموعہ لگتی ہے۔ لیکن اس کے باطن میں کچھ اور ہی راز پوشیدہ ہے۔ رمل کی اصطلاح میں نقطہ کو (۵) فرد کہتے ہیں۔ اور نکیر (-) کو زوج کہتے ہیں۔ فرد زندہ ہے اور زوج مردہ ہے۔ جس پر فرد زوج ہو جاتے (۵x۵=) تو نقطہ کی روحانیت ختم ہو جاتی ہے شکل طریق (۱) میں چاروں عناصر کے نقطے موجود اس لحاظ سے یہ شکل بہت طاقتور ہے۔ اور ساری کی ساری روحانیت اس کے اندر موجود ہے۔ زائچہ میں اس کا آئناہی ہی مبارک ہے۔ اس کے برعکس سو لہوئی شکل کو دیکھیں۔ جو کہ طریق کی باہم ضرب سے بنی ہے۔ (۱x۱) اس میں ایک ہی عنصر کا نقطہ موجود نہیں ہے لہذا یہ شکل مردہ ہے۔ اور اس کی روحانیت زائل ہو گئی ہے۔ یہ شکل بندش و جادو و سحر رجعت اور آپسی اثرات وغیرہ سے منسوب ہے۔ زائچہ میں اس کا آئنا محسوس ہے۔ تاجیز کی تحقیق اور تجربہ ہے۔ کہ جب یہ شکل (۱x۱) کسی سائل کے خانہ میزان (۱۵) میں آتی ہے۔ تو سائل آپسی اثرات یا جادو و سحر کی وجہ سے بندش کا شکار ہوتا ہے۔ یا اگر ایسے لوگوں کے زائچے میں یہ شکل آتی ہے۔ جو کہ رجعت کا شکار ہوتے ہیں؛ اب دائرہ ابدح لکھا جاتا ہے۔

دائرہ ابدح

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
...
طریق	عنقہ الدائری	نقہ	نقہ الدائری	نقہ	نقہ الدائری	نقہ	نقہ الدائری	نقہ	نقہ الدائری	نقہ	نقہ الدائری	نقہ	نقہ الدائری	نقہ

اشکال یاد کرنیکا آسان طریقہ

مثلاً شکل اول کس طرح بنی ہے۔ دیکھو (۱) کا عدد ایک ہے۔ اس کے مقابل فرد (۵) ہے۔ یہ پہلی شکل ہے۔ یاد رہے۔ کہ ان چار عناصر میں جس جگہ فرد ہوگا۔ اس کا عدد ہوگا۔ باقی جس جگہ پر زوج ہوگی۔ اس کا کوئی عدد نہ ہوگا۔

ابدح	عدد	عنصر
ا	۱	آتش
ب	۲	ہار
د	۴	آب
ج	۸	خاک

دوسری شکل دیکھیں۔ ب کے مقام پر فرد ہے۔ ب کے عدد دو ہیں۔ اس لئے یہ دوسری شکل ہوگی۔ مثلاً شکل اجتماع (۵) کو یاد کرنا ہے۔ اور دیکھنا ہے کہ یہ کونسی شکل ہے۔ دیکھو ۱ کے مقابل زوج ہے۔ اسکو چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس کا عدد فرد ہے۔ ب کے مقام پر فرد (۵) ہے۔ عدد اس کے دو ہیں اسی طرح آگے دال کے مقام پر فرد ہے۔ عدد اس کے چار ہیں۔ لہذا عدد ب کے ۲ اور دال کے چار جمع کئے۔ تو مجموعہ چھ ہوا۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوا کہ یہ چھٹی شکل ہے۔ باقی شکلوں کو بھی اسی طرح یاد کریں۔ امید ہے کہ قارئین کو اب دائرہ ابدح یاد کرنے کیلئے کوئی مشکل پیش نہ آئیگی۔

ابدح	عدد	عنصر
۱	۱	آتش
ب	۲	باد
د	۴	آب
ح	۸	خاک

دائرہ ابدح میں سولہ اشکال ہیں۔ چار چار اشکال پر عنصر ہر سمت جنس وغیرہ سے منسوب ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں

اشکال آتشی جنس سمت

۱ ۲ ۳ ۴
 ۱ ۲ ۳ ۴

مشرق مذکر

جنس سمت

اشکال بادی

۱ ۲ ۳ ۴
 ۱ ۲ ۳ ۴

مغرب مذکر

جنس سمت

اشکال آبی

۱ ۲ ۳ ۴
 ۱ ۲ ۳ ۴

شمال مؤنث

جنس سمت

اشکال خاکی

۱ ۲ ۳ ۴
 ۱ ۲ ۳ ۴

مؤنث جنوب

دائرہ ابدح کی سولہ اشکال میں سے چار اشکال خارج و چار اشکال منقلب چار اشکال داخل اور چار اشکال ثابہ ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں۔

۱ ۲ ۳ ۴
 ۱ ۲ ۳ ۴

اشکال خارج

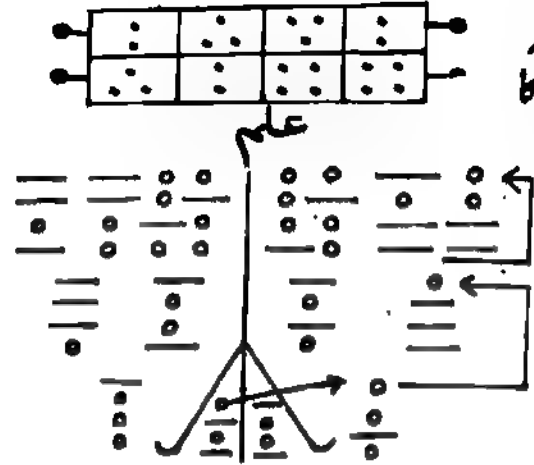
انکو شناخت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ شکل جس کے مقام (۵) پر فرد (۵) ہو اور مقام ح پر زوج ہو۔ رج اشکال کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر پہلی شکل لیجان (۱) دیکھیں۔ اس میں (۱) کے مقام پر فرد ہے۔ اور ح

کے مقام پر زوج ہے۔ اگر سائل کا سوال خروج کے بارے میں ہو۔ تو خانہ مقصد میں یہ اشکال آجائیں۔ تو حکم یہ ہوگا۔ کہ سائل کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

← ۱ - ۱
← ۲ - ۲
← ۳ - ۳
← ۸ - ۸

دیکھو ایک سائل کا زائچہ کشید کیا گیا۔

خانہ میزان میں شکل قبض الخارج آئی ہے۔ نقطہ ضمیر کو حرکت دی جو کہ سیر کرتا ہوا خانہ اول پر پہنچتا ہوا۔ سائل کا طالع اچھا ہے۔ اور ارادہ سفر کا رکھتا ہے۔ یہ ان دلائل سے کیا گیا۔ کہ ضمیر کا نقطہ سیر کرتا ہوا خانہ اول میں گیا ہے۔ یہاں پر شکل نصرة الخارج ہے۔ جسکا تعلق نقل و حرکت اور خروج سے ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ شکل لیجان (♌) خانہ نیم میں ہے۔ جو کہ بیرونی سفر سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک قاعدہ یہ بھی ہے۔ کہ موجودہ زائچہ میں لیجان (♌) شکل کو دیکھو۔ کہ کس خانہ میں ہے۔ وہ جس خانے میں ہو وہ خانہ ضمیر کا ہوگا۔ موجودہ زائچہ میں شکل لیجان (♌) خانہ نیم



میں ہے۔ شکل لیجان کا تعلق خروج سے ہے۔ اور خانہ نیم کا تعلق بیرونی سفر سے ہے۔ اس لئے سائل کو کہا گیا۔ کہ آپ کا سوال سفر کے بارے میں ہے۔ اشکال خانہ ۹ میں سعد خارج ہیں۔ سفر ضرور ہوگا۔ شکل خانہ سوم میں نفس منقلب ہے۔ اور خانہ چہارم جو کہ سائل کا گھر ہے۔ شکل نفس خارج ہے۔ سائل کو بتایا گیا۔ کہ آپ بیرونی ملک ضرور جائیں گے۔ لیکن تھوڑی سی رکاوٹ ہوگی۔ جو کہ آپ کے بہن بھائیوں نزدیکی سفر اور گھر سے ہوگی۔ آپ جس ملک میں جا رہے ہیں۔ وہاں پر آپ کو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اشکال داخل:

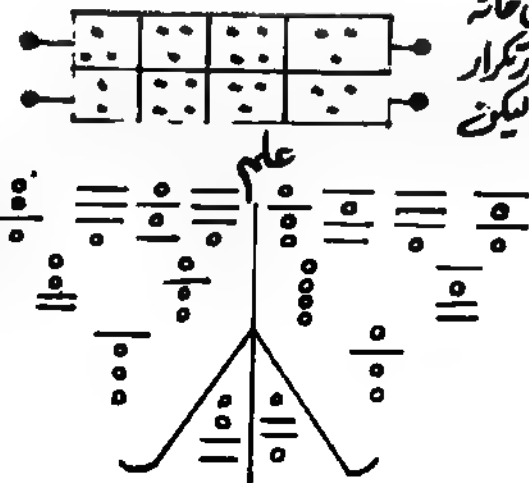
اشکال داخل:

انکو شناخت کرنیکا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسے مقام (پر زوج ہو اور مقام ح پر فرد ہو۔ داخل اشکال کہلاتی ہیں۔ اگر سائل کا سوال حصول یا وصول سے ہو۔ تو خانہ مقصد میں اگر یہ اشکال آجائیں تو سائل کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

← ۱ - ۱
← ۲ - ۲
← ۳ - ۳
← ۸ - ۸

مثلاً ایک سائل نے سوال کیا کہ میری فلاں لڑکی سے شادی ہو جائیگی ؟

قرعہ سائل کے ہاتھ سے ڈلوایا گیا۔ شکل خانہ اول سعد داخل اور شکل خانہ ہفتم نفس داخل ہے۔ سائل کے خانہ سوئم میں شکل حمزہ (♌) آئی ہے۔ اور تکرار اس کا خانہ نہم میں ہے۔ حکم اس کا یہ ہے۔ کہ سائل کی شادی تو ہو جائیگی۔ لیکن سائل کے بہن بھائی اس شادی میں خوش نہیں ہیں۔ اور وہ مخالفت کریں گے۔ اور دوران نکاح صورت لڑائی جھگڑے کی پیش آسکتی ہے۔ سنا تو اں خانہ جو کہ لڑکی کا طالع ہے۔ شکل اکیس آئی ہے۔ اور خانہ سوئم میں حمزہ (♌) اور خانہ چہارم میں طریق (♍) شکل ہے حکم اس کا یہ ہے کہ لڑکی کے گھر میں جادو سحر کے اثرات کی وجہ سے بندش ہے۔ جسکی وجہ سے اس کے رشتے آکر واپس واپس چلے ہیں۔ اور اس کا اپنے بہن بھائیوں



سے ہر وقت لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اشکال منقلب:

انکو شناخت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ شکل جسکے مقام ۱ اور ح دونوں
 (۵) فرد (۵) ہوں۔ منقلب اشکال کہلاتی ہیں۔

ب - ۲

د - ۴

(۵) ح - ۸ ←

اشکال ثابت:

(۱) ۱ - ۱

ب - ۲

د - ۴

(۱) ح - ۸

انکو شناخت کرنیکا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ شکل جسکے مقام ۱ اور ح دونوں
 (۱) زوج (۱) ہو۔ ثابت اشکال کہلاتی ہیں۔

اصول و قواعد احکامات شکیہ

اول = ارادہ خروج۔ اوپر خرچ کے و خارج ہونا

دوم = و خول۔ قبضہ و دخل کے ہیں۔ جن کا تعلق حصول یا وصول سے ہو۔

سوم = انقلاب۔ تغیر و تبدیلی

چہارم = ثبوت۔ ثبوت کار و توقف

خروج :- سے مراد سفر کرنا۔ بیماری سے صحت پانا۔ قید و محالات سے رہا ہونا۔ حمل سے بچہ کا باہر آنا۔
 اگر سوال خروج کا ہو۔ شکل خارج خانہ سوال میں ہو۔ حکم برآئے اس کام کا ہوتا ہے۔

و خول :- سے مراد حصول مال وصال دوستیاں نکاح اور نامہ و پیغام کا ملنا۔ یا کسی شے پر قبضہ کرنا آمد و غائب
 و شادی و نکاح۔ اگر سوال و خول کا ہو۔ اور شکل داخل خانہ سوال میں ہو۔ تو حکم اوپر میسر آنیکا اس کام کے ہوتا ہے۔

انقلاب :- سے مراد مکان بدلنا۔ لباس بدلنا۔ غسل کرنا۔ کسی دوسری جگہ جانا۔ منقلب سے ہونے
 نہ ہونے میں اندیشہ۔

ثبوت :- سے مراد مکان بنانا۔ باغ لگانا۔ عہد و پیمیاں کرنا۔ و بیاباں جسکا تعلق اس مقام و قیام سے ہو۔
 ثبوت :- ثبوت میں توقف کا حکم ہوا کرتا ہے۔

محمد ارشد

خونناک قبرستان

میدان نام محمد ارشد ہے اور میرا تعلق ایک درمیانے طبقے سے ہے اور ہماری کالونی لاہور سے شیخوپورہ روڈ پر اٹھیکو کالونی ہے میں اس وقت ایک پرائیویٹ کمپنی میں بطور ویڈیو کام کرتا ہوں۔ اور کمپنی کی طرف سے ہمیں مختلف شہروں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے یہ جو واقعہ میں سنانے والا ہوں یہ خود میرے ساتھ پیش آیا اور اب بھی جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک دم میرے جسم میں لہر سی دوڑتی ہے جو ریڑھ کی ہڈی تک چلی جاتی ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ ایسے کام کر کے لوگوں کو کیا ملتا ہے جو کچھ میں نے اپنے آنکھوں سے دیکھا وہ میرے رونگٹے کھڑے کر دینے والا واقعہ تھا ہوا کچھ اس طرح کہ میں کمپنی کی طرف سے جھنگ شہر سے ۳۵ کلومیٹر سرگودھا روڈ پر ایک سٹاپ ہے جہاں وہاں پر ہماری کمپنی کی رہائش گاہ تھی اور ہم وہاں پر رہتے تھے اس کمپنی میں میری دوستی ایک میری ہی برادری کے لڑکے محمد اقبال سے ہو گئی دوستی کیا تھی ہم دونوں بھائیوں کی طرح رہتے تھے اور اب بھی رہتے ہیں محمد اقبال کا دوست غلام حسین جو کہ ضلع شیخوپورہ کا رہنے والا تھا دوست بھی تھا اور شاگرد بھی مجھے اقبال کی معرفت اس سے دوستی کرنا پڑی اور جو کہ ایک مثالی دوستی قائم کر گئی اور ایک دفعہ ہمارے تینوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا جس کی وجہ غلام حسین تھا اس کی وجہ سے مجھے بہت غصہ آیا زیادہ تر محمد اقبال پر غصہ میں ہی میں وہاں سے نزدیک ایک بہت پرانا قبرستان تھا میں وہاں پر چلا گیا ہم پہلے بھی جمعرات چلے جایا کرتے تھے کیوں کہ ہر جمعرات وہاں حتم ہوا کرتا تھا۔ اور ہم وہاں جا کر وہاں کے ملنگ سے باتیں کیا کرتے تھے جس

کی وجہ سے میری ملنگ سے واقفیت بن گئی وہاں پر ایک دربار تھا وہاں کے ملنگ کا نام بابا کالے شاہ تھا اور لوگ اس کو کالے شاہ کے نام سے پکارتے تھے اور جب میں اقبال اور غلام حسین ہم تینوں میں جھگڑا پیدا ہوا تو میں اس وقت غصے کے عالم میں میں نے قبرستان کی طرف منہ کر لیا جس کا کسی کو علم نہ تھا اس وقت رات کے سات بجے کا وقت تھا ان دنوں بہت گرمی ہوتی تھی قبرستان پہنچ کر میں نے مغرب کی نماز پڑھی یہ جمعہ المبارک کی رات تھی یہ واقعہ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے میں نے نماز سے فارغ ہو کر ملنگ سے بات چیت شروع کر دی یہاں ہم دونوں کے علاوہ ایک لڑکی بھی تھا جو کہ میرے لئے اجنبی تھا اسے دیکھ کر لیے لگتا تھا کہ جیسے یہ زندگی میں کبھی مسکرایا ہی نہ ہو ہم نے بھی اس سے مزید باتیں کرنا مناسب نہ سمجھا ملنگ نے مجھے کھانے کے لئے پوچھا لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ میں پہلے ہی بڑا پریشان تھا کھانا کیا کھانا تھا۔ پھر مجھے وہاں کمپنی کے دو آدمی ملے جو کہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے کہنے لگے یا رحم ابھی تک یہاں بیٹھے ہو چلو چلتے ہیں لیکن میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ادھر کیا کر رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ویسے چلتے چلے ادھر کو آگئے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ چلیں میں ابھی کچھ دیر بعد آجاتا ہوں اور ان سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر میرے بارے میں کوئی پوچھے تو اس کو کچھ نہ بتانا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اقبال اور غلام حسین مجھ کو ڈھونڈ رہے ہوں گے اور آپ دونوں نے ان کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ ان کے چلے جانے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک میرا دوسرا شاگرد اور ایک میرا دوسرا دوست آتے ہوئے دکھائی دیے جب انہوں نے

مجھے اور اس جگہ جو دیکھا تو ان کے چہرے پر خوشی کے ابھار نمایاں ہو گئے اور وہ جب میرے پاس آئے تو کافی پریشان لگ رہے تھے میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ کمپنی میں یہ خبر عام ہو گئی ہے کہ ارشد کہیں چلا گیا ہے۔ اور اب ہم دونوں کو اقبال نے بھیجا ہے۔ کہ قبرستان بھی دیکھ کر آؤ اور اقبال بہت پریشان ہے اس لئے آپ کو میرے ساتھ چلنا ہو گا جب میں جانے سے انکار کرنے لگا تو وہ بھی ہند کرنے لگے لیکن میرے بار بار اصرار کرنے پر وہ جانے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اور میں ان دونوں سے وعدہ بھی لیا کہ اگر کسی کو پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں تو تمہاری خیر نہیں اور وہ اس بات پر رضا مند ہو گئے جب ہم تینوں لوگ باتیں کر رہے تھے تو اس وقت ہمارے پاس کوئی بھی نہ تھا اس لئے ملنگ اور دوسرے آدمی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں ان کے جانے کے بعد ملنگ مجھے آتا ہوا نظر آیا۔ اور ملنگ کے ہاتھوں میں کچھ برتن تھے جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ ملنگ کے ہاتھوں میں کھانے کے برتن تھے تین روٹیاں تھیں اور ایک پلیٹ میں سالن تھا اور جگ میں سی تھی ملنگ قبرستان سے کچھ دور ایک پہاڑی نما ٹیلہ تھا اس پر رہائش پذیر تھے ملنگ نے کھانا میرے پاس رکھا اور مجھے کھانے کے لئے کہا لیکن نے انکار کر دیا لیکن ملنگ کے بار بار اصرار سے میں نے تین چار نوالے کھائے اور پھر ملنگ مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا تم کمپنی کے کیمپ پر نہیں جاؤ گے۔ تو میں نے کہا کہ بابا جی میں نے یہاں پر ایک منت مانگی تھی جو کہ میری پوری ہو گئی ہے اور میں نے کہا تھا کہ اگر میری مراد پوری ہو گئی تو ایک رات یہاں گزار دینا اس لئے آج کی رات یہاں گزارنا چاہتا ہوں جس کی اجازت ملنگ نے باآسانی دے دی بعد میں میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور عشاء کی اذان بھی میں نے ہی دی ملنگ اور دوسرے آدمی اور میں نے عشاء کی نماز ادا کی اور پھر ملنگ مسجد میں سے اپنے جھونپڑے نما مکان میں چلا گیا اب مسجد میں اجنبی آدمی اور میں موجود تھے پھر وہ آدمی مجھ سے پوچھنے لگا میں نے اپنے بارے میں سب کچھ بتایا اسے بعد اس نے بتایا کہ اس کو کچھ روحانی تکلیف ہے جو کہ پہل سے دور کرنے آیا ہے میرے ذہن میں آیا کہ اس کو ایسی کوئی تکلیف ہے کہ صرف یہاں ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اور پھر میں نے زیادہ گہرائی میں جانے کی کوشش نہیں کی ہم دونوں کو باتیں کرتے کرتے تقریباً رات کے بارہ بج چکے تھے اب تو مجھے اس

قبرستان سے خوف آنے لگا تھا اور خوف کی وجہ سے میری آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی اور وہ آدمی جو میرے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ بھی اٹھ کر دربار کی طرف چلا گیا اور مجھے تاکید کر کے گیا تھا۔ کہ آرام سے سوئے رہو اور کچھ جاننے کی کوشش نہ کرنا اس وقت میں نے کہا کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں نے اس کو اپنی طرف سے مطمئن بھی کر دیا ان الفاظ کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا میں نے اب اپنے آپ کو حوصلہ دیا کہ گھر آؤ نہیں رات ہے گزری جائے گی لیکن رات تھی کہ گزرتے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اب اور اس وقت مجھے احساس ہو رہا تھا کہ میں نے اقبال کے ساتھ ناراض ہو کر یہاں آنے کی بہت بڑی غلطی کی ہے ان باتوں کے بعد چانک میرا خیال اس آدمی کی باتوں کی طرف چلا گیا جو کہ مجھ سے کہہ کر گیا تھا کہ کچھ دیکھنا نہیں اس کی باتوں نے مجھے اور پریشان کر دیا کہ نہ جانے اب یہ کیا کہے ابھی میں ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے ہلکی ہلکی رونے کی آواز آئی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کہ جیسے ابھی حلق میں سے باہر آجائے گا میں نے جلدی سے اپنے چاروں طرف دیکھا مگر وہاں پر میرے سوا اور کوئی نہیں تھا اب تو مجھے اور زیادہ اس آدمی پر شک ہونے لگا میں سوچنے لگا کہ ضرور مال میں کچھ کالا ہے اس آدمی کی شکل میرے ذہن میں آنے لگی۔ میں مسجد میں ہی سویا ہوا تھا اور مسجد کی دیوار بھی اتنی بڑی نہیں تھی باہر سے ہر چیز آسانی سے نظر آ جاتی تھی اور دربار بھی مسجد کے ساتھ ہی تھا مسجد کی دیوار کچھ اس طرح بنی ہوئی تھی کہ اس میں بہت سارے سوراخ تھے۔ میں نے سوراخ میں دیکھا کہ وہی آدمی دربار کے دروازے کے سامنے برہنہ حالت میں لیٹا ہوا تھا اور سر کو دونوں طرف زور زور سے ہلاتے جا رہا تھا پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں جو کہ اس نے کی تھی لیکن میں پریشان اس بات پر تھا کہ رونے کی آواز کہاں سے آرہی ہے پھر میری نظر آگے گئی اور میں نے دیکھا کہ ایک قبر جو کہ آج سے بہت پرانی تقریباً ۱۲۵ سال پرانی تھی اس میں سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی یہ دیکھتے ہی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور اب میں اور بھی زیادہ پریشان ہو گیا یہ قبرستان صدیوں پرانا تھا اور اس میں اکیلا تھا اور دوسرا وہ آدمی جس سے مجھے بہت خوف آ رہا تھا اس

نے مجھے اور پریشان کر دیا پھر سنانے والی قبر میں روشنی آہستہ آہستہ تیز ہونا شروع ہو گئی اس سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ رونے کی آواز بھی اس قبر سے ہی آ رہی تھی اب اس قبر میں روشنی میں اور بھی مزید اضافہ ہو چکا تھا اور پھر دیکھتے دیکھتے قبر میں سے ایک دھمکے کے ساتھ قبر بھٹ گئی اس میں سے ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ نمودار ہوا جس کو دیکھتے ہی میں نے کی حالت میں آگیا۔ اور اس سے پہلے میں یہ ہی سوچ رہا تھا کہ ارشداً آج تمہاری آخری رات ہے اور صبح کو اقبال تمہاری لاش ہونے کے بجائے گایے سوچتے ہی میرا جسم زور زور سے کانپنے لگا۔ اور جسم پسینے سے شرابور تھا جسم ایسے تھا کہ اگر اس کو کاٹو خون کا نام و نشان نہ تھا بس پھر وہ لاش ہڈیوں کا ڈھانچہ آہستہ آہستہ چلتے چلتے دربار کی طرف بڑھنے لگا مجھ پر تو جیسے عزرائیل نازل ہو گیا ہو میری حالت اس طرح کی تھی مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میرے ساتھ بھی کبھی زندگی میں اس طرح ہو گا میں بار بار اپنی آنکھوں کو ہاتھوں سے ملتا لیکن وہ تو ایک حقیقت تھی جو کہ میں نہ ماننے کے باوجود بھی ماننے پر مجبور تھا میں آج تک یہ سنتا تھا کہ اس دنیا میں ایسے واقعے ہوتے رہتے ہیں لیکن میں ایسی باتوں پر یقین نہیں کرتا تھا لیکن آج میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا اور یقین کر لیا اور میں نیچے پڑے ہوئے آدمی کو بھول گیا اور زندہ لاش کی طرف دیکھنے لگا جو ہڈیوں کی صورت میں زندہ تھی صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں تھی جو کہ اندھیرے میں بہت زیادہ خوفناک لگ رہی تھی اور یہ سب کارروائی میں مسجد کی دیوار کے سوراخ سے دیکھ رہا تھا اگر میں کھڑا ہو جاتا یقیناً وہ میرا آخری وقت ہوتا لاش آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس آدمی کے پاس آئی اس وقت میرے اور اس لاش کے درمیان صرف دیوار کا فاصلہ تھا میں نے غور سے دیکھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ آدمی جو کہ چند منٹ پہلے صبح سلامت لیٹا ہوا تھا اب وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکا تھا اس کا سر جسم سے تقریباً ۳۰ انچ کے فاصلے پر تھا دونوں بازو علیحدہ اور دونوں ٹانگیں بھی علیحدہ تھیں میں دیکھ کر بہت خوفزدہ تھا اور مجھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ میں چند منٹ کے لیے ہوش ہو گیا چند منٹ بعد جب مجھ کو ہوش آیا تو میں نے اپنے دل میں حوصلہ پیدا کیا اور ان کی تمام کارروائی

دیکھنے کا ارادہ کیا مجھے پسینہ اتنا آیا تھا کہ میرے کپڑے گیلے ہو گئے تھے اور مجھے سردی سی محسوس ہو رہی تھی پھر میں نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ یہاں در بنوا اور سب کچھ دیکھو لیکن حوصلے کے باوجود بھی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا پھر بھی اس طرح دل کو تسلی دینے سے تھوڑا سا خوف کم ہو گیا تھا میں نے جب لاش کو دیکھا تو وہ اس آدمی کے پاس بیٹھ گئی اور جب وہ لاش بیٹھی تو ایسی آواز آئی جس طرح سوکھی لکڑی کو کوئی زبردستی توڑ رہا ہو اس آدمی کا سر ابھی تک کبھی دائیں اور کبھی بائیں حرکت کر رہا تھا اور جو اس آدمی کے دھڑے کچھ فاصلے پر تھا لاش جب اس کے قریب بیٹھ گئی تو پھر اس نے اپنے ہڈی بنا ہاتھوں سے اس آدمی کے سر کو تھا مایہ نے غور سے دیکھا تو اس کی آنکھوں کی جگہ دو بڑے بڑے سوراخ تھے اور ان سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی جو کہ آدمی کے جسم کے ٹکڑوں پر پڑ رہی تھی پھر اس لاش نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سر کو پکڑ کر دھڑکے ساتھ جوڑ دیا اور پھر دونوں بازو پکڑ کر جوڑ دیئے میرے لئے یہ منظر بالکل ایسے تھا جیسے کوئی خواب ہو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں یہ سب کبھی دیکھوں گا اور وہ لاش جب اپنا کام کر چکی تو وہ آدمی چند لمحوں بعد اٹھ کر بیٹھ گیا جب میں نے اسے دیکھا تو ایک دم لرز اٹھا کیونکہ اب وہ لاش آدمی کے آگے ہاتھ کر رہی تھی لیکن وہ آدمی بغیر کچھ کئے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا وہ جیسے جیسے پڑھتا جاتا لاش کو تکلیف ہوتی جاتی اور اس سے ایسی آوازیں آئیں کہ ابھی پورا قبرستان اٹھ جائیگا آدمی مسلسل منہ میں پڑھتا رہا چند منٹ بعد وہ لاش وہاں سے اٹھی اور اپنی قبر کی جانب بڑھنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ قبر میں اتر گئی اور قبر ایسے بند ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو پھر وہ آدمی وہاں سے اٹھا اور ہاتھ اٹھا کر کچھ دعا وغیرہ پڑھی اور وہاں سے اٹھ کر قبرستان کے درمیان میں چلا گیا میرا پسینے سے برا حال تھا اب تو کوئی ہلکی سی بھی آہٹ ہوتی تو دل ٹپ جاتا کہ ابھی پھر کوئی قبر بھٹے گی اور مردہ قبر سے باہر آ جائے گا اور چاروں طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ آدمی قبرستان کے درمیان میں اونچی سی جگہ پر چار پائے پر لیٹا ہوا تھا اس وقت میری گھڑی پر ۳:۲۸ منٹ تھے اب مجھے قبرستان میں اتنا خوف آنے لگا کہ یہاں میرا حال

بہت خراب تھا جس سے ایک منٹ بھی بڑی مشکل سے گزر رہا تھا پھر میں مصلیٰ بڑی ہمت سے مصلیٰ اور چادر ہاتھ میں لئے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اور میری آنکھوں میں آدمی کے جسم کے ٹکڑے آسے تھے اور لاش کا خیال میرے ذہن سے جا ہی نہیں رہا تھا مصلیٰ اور چادر میرے ہاتھ میں تھی جس پر میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا جو مجھے تنگ ہالنے دیتے تھے اور میں اس آدمی کی طرف نہ چلتے ہوئے بڑھنے لگا اور مجھے اس طرح معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی سب قبریں دھماکے سے پھٹ جائیں گے۔ اور تمام لاشیں باہر اچھائیں گی اور جیسے یہ میری آخری رات ہوگی میں نے اس آدمی کے تھوڑا قریب ہو کر اسے ڈرتے ہوئے اور کانٹے ہوئے آواز دی اور میری آواز سننے ہی وہ ایک دم چونک پڑا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم ابھی سوئے نہیں ابھی تک جاگ رہے ہو لیکن میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ادھر مسجد میں بہت زیادہ پھر ہیں جس سے میں بہت تنگ آ گیا ہوں اور ادھر میں اکیلا بھی ہوں جس کی وجہ سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ کو یہاں دیکھا اور ڈر کے مارے آپ کے پاس آ گیا ہوں اور اس آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ تم سوئے کہاں تھے میں نے جھوٹ بولا کہ میں مسجد کی دوسری سائیڈ پر سویا تھا میں یہ جانتا تھا کہ اگر میں نے اس کو سب کچھ بتا دیا تو یہ آدمی یقیناً مجھے کوئی نقصان پہنچائے گا۔ اس طرح میں نے اس کو بڑی آسانی سے ٹال دیا پہلے تو اس آدمی کو مجھ پر کچھ شک ہونے لگا لیکن اس کے بارے میں اس نے میرے ساتھ کوئی بات نہ کی اور مجھے کہا کہ اچھا اب تم نیچے مصلیٰ بچھا دو اور لیٹ جاؤ ابھی تھوڑی دیر بعد اذان ہونے والی ہے اس لئے اب تم یہاں ہی لیٹ جاؤ جب میں وہاں لیٹ گیا تو میرے ذہن میں لاش کا خیال بار بار آ رہا تھا اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ میرے چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں ہیں جس کی وجہ سے میں بہت گھبرا گیا۔ مجھے ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ ہڈیوں والی لاش میرے چاروں طرف ناچ رہی ہے اور ڈر کے مارے میں اپنی آنکھیں قہر بند کر لیتا لیکن وہ لاش والا سین تو کسی فلم کی مانند میری آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔ بار بار اس آدمی کی طرف دیکھتا تو وہ ایسے سویا ہوا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور میں بار بار یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس آدمی نے ایسا کیوں کیا ہے لیکن اس کا

یہ کام میری سوچ سے باہر تھا یہ ہی خیال ذہن میں آتے آتے نہ جانے کب نیند کی لہر مجھ پر مہربان ہو گئی ابھی مجھے سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ وہی ہڈیوں والی لاش کھڑی ہو کر مجھ کو آوازیں دے رہی ہے اس وقت میری ڈر کے مارے زوردار چیخ نکلی تھی وہ آدمی چیخ کی آواز سن کر بڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ کیا ہوا ہے میرا دل تو کرتا تھا کہ اس آدمی کا نگہ دبا دوں جس کی وجہ سے میرے ساتھ یہ سب مشکلیں پیش آرہی تھیں اور پھر میں نے اس آدمی کو لاش کے بارے میں بتایا کہ مجھے ہڈیوں کی لاش آوازیں دے رہی ہے تو اس نے چاروں طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ یہاں تو کوئی لاش وغیرہ نہیں ہے لیکن میں نے کہا کہ میں نے اس لاش کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ لاش مجھ کو بلارہی تھی اس وقت خوف کے مارے میرا برا حال تھا اور میرا جسم پھر پھر کانپ رہا تھا۔ اس آدمی نے میری یہ حالت دیکھ کر اپنے منہ سے کچھ پڑھ کر مجھ پر بھونک ماری جس کی وجہ سے مجھ میں کچھ حوصلہ ہوا اور پھر اس آدمی نے کہا کہ اب لیٹ جاؤ اب تمہیں کچھ نہیں ہو گا ابھی تھوڑی دیر بعد اذان ہوگی تو فجر کی اذان کے بعد سب خوف ختم ہو جائے گا۔ پھر اس آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ تم پہلے بھی کبھی ایسی جگہ پر سوئے ہو میں نے جواب دیا کہ زندگی کا پہلا موقع ہے اور آئندہ کے لئے میری تو کانوں سے بھی زیادہ تو یہ اور میرے باپ کی بھی تو یہ اب کبھی بھی میں ایسی کسی قسم کی جگہ پر رات گزاروں اور وہ آدمی ہلکا سا مسکرایا اور کہنے لگا کہ گھرانے کی کوئی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے میرے حوصلے میں تھوڑا اور اضافہ ہوا اور پھر میں اس کی چار پائی کے ساتھ نیچے مصلیٰ پر لیٹ گیا۔ اور پھر دل میں قرآنی آیات پڑھنے لگا کبھی کوئی سورت پڑھتا اور کبھی کوئی آیات پڑھتا جو مجھے قرآن میں سے یاد تھا اس قرآن کے حصے تو میں بار بار پڑھتا رہا کہ اسی دوران مجھے دورے بابا ملنگ آتا ہوا دکھائی دیا۔ جس کو دیکھ کر میرا باقی کا خوف بھی ختم ہوتا ہوا دکھائی دیا میں نے دل میں سوچا کہ بابا ملنگ کو سب کچھ بتا دوں لیکن پھر یہ سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ میں بابا ملنگ کو سب کچھ بتاؤں تو وہ مجھے کوئی نقصان پہنچا دے پس

گزارا تو ایک دفعہ وہ بھی حیران ہو گیا لیکن میری طبیعت اس وقت بہت خراب ہو رہی تھی کیونکہ جو میں نے رات کو دیکھا تھا وہ میرے ذہن سے نہیں نکل رہا تھا پھر کچھ نہ پوچھے بخار نے ایسا کھیرا جیسے بخار صرت میرے لئے ہی تھا پھر اقبال اور غلام حسین نے مجھ سے معافی مانگی جو کہ میں نے معاف کر دیا لیکن رات جو میرے ساتھ ہوا تھا یہ میں نے کسی کو نہیں بتایا اور جب میں نے شہزادہ صاحب کا اعلان پڑھا تو دل یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ اس سے دل کا بوجھ ہلکا ہو گا اور پھر میں نے اس کے بعد اس قبرستان کی طرف کبھی رخ نہیں کیا اب بھی جب کبھی مجھے وہ رات یاد آتی ہے تو میرے رونے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ لاش مجھے دیکھ لیتی یا میں اس آدمی کو رات کا واقعہ بتا دیتا کہ میں سب کچھ دیکھ لیا ہے تو میرا کیا ہوتا لیکن کہتے ہیں کہ خدا جو بھی کرے بہتر ہی کرے میرے تمام قارئین سے گزارش ہے کہ کبھی بھی کسی بھی قبرستان میں رات گزارنے کا مت سوچیں کیونکہ یہ نہ ہو کہ کوئی دہائے پر ایسا آدمی ہو جو آپ کو پریشان کرے۔

الرحمی دور کرنے کیلئے

اگر کسی کو الرحمی کا مرض ہو تو مندرجہ ذیل نقش جمع کرے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھ کر بعض کے گلے میں نیلے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔ انشاء اللہ الرحمی سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ر	ح	ی	م
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ			
ر	ح	ی	م

اگر بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو اگر بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو تو یہ عزیمت لکھ کر ایک بچے کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک پلنگ کے پلے میں باندھ دیں۔ انشاء اللہ پیشاب کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔

عزیمت یہ ہے۔ معصوم ۱۸ھ ی ۷۷۷۷۷۷
ہیا ہیا ہیا ہیا ہیا ہیا ہیا ہیا

اس خیال کے آتے ہی دل سے یہ نکال دیا کہ میں بابا ملنگ کو اس حقیقت سے آشنا کروں پھر ملنگ بابا آہستہ آہستہ چلتے چلتے ہمارے پاس آگیا وہ اس وقت ہاتھوں میں تسبیح لئے کچھ پڑھ رہا تھا۔ بابا جی نے مجھے اٹھاتے ہوئے کہا بیٹا اٹھو اور کوئی نفل وغیرہ پڑھو اور اس کے بعد اذان بھی دو بس پھر میرا باقی کا خوف نہیں جو تھوڑا رہ گیا تھا وہ بھی دور ہو گیا اذان اور نعت پڑھنے پر سب کا سب خوف دور ہوتا گیا دل میں جو تھا وہ مجھے پریشان بھی کر رہا تھا کہ ملنگ بابا کو بتایا جائے کہ نہیں ایک طرف میرا دل ہاں کو تھاتا تھا اور دوسری طرف میرا دل نہ کرتا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا بس ایک انجانا سا خوف تھا جو یہ سب کچھ بابا ملنگ کو بتانے سے منع کر رہا تھا پھر میں دہائے سے اٹھا اور وضو کر کے جب میں دربار کے سامنے گزارا تو مجھے اس جگہ سے خوف آنے لگا لیکن میں نے وہاں سے ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا مسجد کے اندر آ کر سپیکر چا لویا اور نعت نبی اکرم شروع کر دی اور پھر تین چار نعتیں پڑھنے کے بعد اذان کا وقت ہو گیا میں نے پھر فجر کی اذان دی اور پھر نماز ادا کر کے میں دہائے بیٹھ گیا اور وہ آدمی بیٹھا نہیں ادا کر رہا تھا۔ اور ملنگ بابا بھی نفل پڑھ رہا تھا تقویری در بعد دونوں فارغ ہوئے تو میں نے ان سے اجازت مانگی اور میں اس آدمی کا چہرہ دیکھا تو وہ میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا اور مجھے اس طرح لگ رہا تھا کہ یہ مجھ سے اب یہ پوچھے گا کہ واقعی تم نے رات کو کچھ نہیں دیکھا میں ابھی مسجد میں ہی تھا کہ وہی دو لڑکے جو کہ شام کو میرے پاس آئے تھے وہی صبح کو آگئے اور مجھے کہنے لگے کہ اب تو تم آپ کو لے کر ہی جائیں گے میں نے ان سے کہا کہ آپ اس رستے سے چلیں۔ میں اس دوسرے راستے سے آتا ہوں اور میں ان دونوں کو اس فیصلے پر راضی کر لیا اور میں مسجد سے سیدھا ایک درخت سے مسواک لینے کے بعد جب قبرستان سے باہر نکلا تو مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میں نے جو رات اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ حقیقت ہے پھر میں جب مینٹی کی رائس پر گیا ہر کوئی پوچھ رہا تھا کہ ارشد بھائی آپ رات کہاں تھے کیونکہ میرے جانے کے بعد اقبال اور غلام حسین مجھے بہت تلاش کر رہے تھے اور انہوں نے رات کو کہہ دیا تھا کہ ارشد واپس گھر چلا گیا ہے لیکن صبح جب میں اقبال کے قریب سے

راز کی باتیں

- اگر بُرے خواب آتے ہوں تو انگلی میں زرد کانگینہ لگا کر پہنیں۔
- اگر دہانہ فرہنگ کو انگلی میں لگا کر پہنیں تو دردِ گردہ نہیں ہوگا۔ اور پتھری ہوگی تو خارج ہو جائے گی۔ انگلی لوہے کی ہونی چاہیے۔
- شادی کے تحائف میں سے کسی کو تحفہ دینا بد قسمتی کا باعث بنتا ہے۔
- جھاڑو کبھی کھڑی کر کے نہ رکھیں۔ اس سے گھر میں نحوست آتی ہے۔
- زمین پر سفر کے لئے چاند کے پہلے چودہ دن اور سمندری سفر کیلئے آخری پندرہ دنوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔
- بچے کی تعلیمی رسم الشرح کا آغاز اس دن کرنا چاہیے جو اس کی پیدائش کا دن ہو۔
- طاق دنوں، طاق مہینوں، اور طاق سالوں میں شادی، نکاح اور معاہدے اچھا اثر ڈالتے ہیں۔
- اگر بچہ شکری لکھنے کے بچے رکھ کر سو جائیں تو بُرے خواب نظر نہیں آئیں گے۔
- جب بھی نئے گھر میں منتقل ہوں تو سب سے پہلے پانچ چیزیں وہاں لیجا کر رکھ دیں۔ پھر چوبیس گھنٹے کے بعد دوسرا سامان منتقل کریں۔
- وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔ قرآن مجید، روٹی، شہد، چاندی کا کوئی بھی زیور، نمک۔
- عورت کی شادی اُس تاریخ میں کرنی چاہیے جس تاریخ میں وہ پیدا ہوئی ہو۔ البتہ مرد کیلئے سالگرہ کے دن شادی کرنا ہلکا سا
- مقناطیس کو اگر چوٹیوں کے سوراخ پر رکھ دیں تو چوٹیاں بھاگ جاتی ہیں۔
- سیل کا بیڑا اگر ٹوٹ جلتے تو اس کو گھر میں نہیں رکھنا چاہیے۔ باہر پھینک دینا چاہیے۔ ورنہ نحوست پیدا ہوگی۔
- کنگھا بار بار کرنے سے بلفم ختم ہو جاتا ہے۔
- موسم سرما میں سرسوں کے تیل کی مالش سے گھیس کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔
- کھانا کھانے کے بعد پیشاب کرنے سے پتھری کے امکانات پیدا نہیں ہوتے۔
- پیشاب بے وجہ روکنے سے مٹانے کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
- ہڑکا مرتبہ کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔
- آلو بخارا کھانے سے لکنت ختم ہو جاتی ہے۔
- برص اور بواسیر سورہ یسین کو برتن میں لکھ کر شہد سے دھو کر پینے سے یہ دفع ہو جاتی ہے۔
- دہی کھانے سے دل قوی اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔
- پانی میں نمک ملا کر فرش دھونے سے دیک، چوٹیاں اور دوسرے کیڑے پیدائیں نہیں ہوتے۔
- نیم کے پتے کرے میں جلانے سے پتھر بھاگ جلتے ہیں۔
- جس گھر میں بد بد دفن ہو تلبے وہاں جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔
- دماغی کام لیٹ کر نہیں کرنا چاہیے۔



قبرستان کی وہ رات

یہاں دنوں کی بات ہے جب میری شادی کو پورے پانچ سال بیت گئے تھے۔ میرے شوہر نامدار بڑے وجہیہ اور دلکش خدو خال کے مالک تھے۔ ہمارے عزیز واقارب ہماری جھڑی کو بے مثال قرار دیا کرتے تھے لیکن ان میں سے کچھ حسد اور بری نظروں سے بھی دیکھتے تھے۔ ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ تھا اس وقت جب پیسہ بہت کم لوگوں کے پاس تھا۔ ہمارے تصرف میں شیور لائٹ کار۔ کوٹھی کے علاوہ کئی ایک زرمے ارا مٹی بھی تھی۔ لیکن ایک چیز جس کی شدت سے کمی تھی وہ میں اولاد جیسی نعمت سے ابھی تک محروم تھی۔ میری شادی کو ایک طویل عرصہ گزر چکا تھا لیکن نخل امید بھر تھی۔ میں نے اپنی دانست میں بہترے علاج کرائے روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہا ہوا ٹوٹے ٹوٹے بھی گئے مگر ہمارے دلوں کی امید بڑھ نہیں آئی۔ طعیر ساری جائیداد کا کون وارث ہو گا۔ بہو جو آنے والی نسلوں کی وارث ہوا کرتی ہے۔؟ میرا خاوند آخر کب تک صبر کرے گا پھر زندگی کے آخری دن کیسے گزریں گے انہی سوچیں اکثر مجھے افسردہ کرتیں اور میں گھنٹوں سوچتی رہا کرتی تھی میرا خاوند مجھے سوچوں کے حصار میں گھرا دیکھ کر اکثر و بیشتر مجھے تسلیاں دے کر مطمئن کرتا رہتا تھا لیکن اولاد نہ ہونے کا دکھ جو مجھے اندر ہی اندر کھلنے چلا جا رہا تھا میری دن بدن صحت بگڑتی چلی گئی جب میں محلہ کے بچوں کو کھیلنے ہوئی دیکھتی تو دل مسوس کر رہ جاتی آنکھوں کے گوشے آپ ہی آپ بھگک جاتے تھے خوبصورت سا بچہ کسی عورت کے گود میں دیکھتی تو دل بے قرار ہو جاتا دل سے ہوک اٹھتی۔ کاش یہ بچہ میرا ہوتا۔ میری ان ہی محرومیوں اور اداسیوں کو دیکھ کر کچھ دنوں کیلئے میرے خاوند نے مجھے اماں کے پاس

بھیج دیا تھا۔ میراں باپ ایک دور افتادہ گاؤں میں رہتے تھے۔ گاؤں میں میری ایک بہترین سہیلی رہتی تھی اس کی شادی میری بعد ہوئی تھی مگر اس کے آنکھ میں کئی پھول کھلے ہوئے تھے۔ مگر میں سوختہ جاں ابھی تک ان پھولوں سے محروم تھی۔ خدیجہ کے بچے دیکھ کر میرے دل میں بچوں کی محرومی کا احساس اور شدید ہو گیا خدیجہ نے میری کیفیت محسوس کر کے مجھے تسلی دی۔ وہ کہنے لگی یہاں سے چند میل دور ایک بڑے بزرگ رہتے ہیں وہاں سے اکثر بے اولاد عورتوں کو فیض حاصل ہوتا ہے میرا پہلا بچہ بھی ان ہی کی کرامت کا نتیجہ ہے۔ میں مجھے اپنے ساتھ لے چلوں گی فکر کرنے کی کوئی بات نہیں میں خوش ہو گئی دوسری صبح وہ خوب بن ٹھن کر آگئی جیسے ہم کسی پیر سے ملنے کی بجائے کسی شادی پر جا رہے ہوں۔ میں سادہ سا لباس پہن کر اپنی سہیلی کے ساتھ چل پڑی۔ پیر صاحب کے آستانہ پر پہنچیں تو وہاں پر کافی عورتیں موجود تھیں ہر ایک عورت نے ذرق برق لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ پیر صاحب کا آستانہ ایک بڑی حویلی پر مشتمل تھا بڑے سے آنکھ میں رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے۔ پیر صاحب کی دو خوبصورت عورتیں تھیں۔ بڑی بڑی مخمور آنکھوں والی عورتیں رنگین پلنگوں پر استراحت تھیں کئی ایک نوکرانیاں پیر صاحب کی بیگمات کی خدمت پر مامور تھیں۔ ان نوکرانیوں میں سے ایک نوکرانی نے ہم سے حال احوال پوچھا اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ میں نے اپنی سوختہ نصیبوں کی کہانی اسے سنائی۔ وہ نوکرانی اپنی محبت میں مجھے پیر صاحب کے کمرے میں لے گئی کمرہ کیا تھا دنیاوی زندگی کا ایک خوبصورت ڈرائینگ روم تھا جس کے

درو دیوار سے خوشبوؤں کی بھینی بھینی مہک دل کی دنیا میں
ایک مظلوم برپا کر رہی تھی۔ تو کرانی نے میرے آنے کا مقصد
بیان کیا۔ میں نے لمبا سا گھونگھٹ نکالا ہوا تھا جی جی کیا نام
ہے تمہارا۔ براہ راست۔ پیر صاحب نے پوچھا۔ تو میں نے
ہکلاتے ہوئے کہا۔ بندری کو کیز فاطمہ کہتے ہیں دیکھیں کیز فاطمہ
ہم فقیروں سے کیا پردہ گھونگھٹ اٹھائیں۔ بارعب لہجہ میں
پیر صاحب نے حکم دیا تو میں نے ڈرتے ڈرتے گھونگھٹ
اٹھا دیا۔ ماشاء اللہ قربان جاؤں۔ اس بھگوان پر جس نے
اسی خوبصورت عورت بنائی ہے۔ پیر صاحب نے میرا خوبصورت
چہرہ دیکھ کر کہا اور میں شرم کے مارے پانی پانی ہو گئی۔ بی بی
نہیں آج کی رات یہاں پر رہنا ہو گا ہم رات کے کسی سے
اٹھ کر تمہارے لئے تعویذ نکھیں گے۔ پیر صاحب کے حکم سے
سر تابی نامکھن تھی اس لئے میں خاموش رہی باقی عورتیں
چلی گئیں لیکن میں اور خدیجہ پیر صاحب کی حویلی میں رہ گئیں۔
رات کا کھانا کھانے کے بعد حویلی میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔
پیر صاحب کے کمرے میں ایک لائٹن جلا دی گئی۔ لائٹن کے
مدھم روشنی میں پیر صاحب کا چہرہ بڑا بھیاں تک نظر آ رہا تھا۔
وہ ایک چار پائی پر بیٹھے کچھ بڑا بڑا ہے تھے۔ ان کی ہوساک
نظریں اور ان کے دل میں چھپی ہوئی خباثت اندھیرے میں
بھی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ میں پیر صاحب کی یہ حالت
دیکھ کر اس لمحہ کو یاد کر کے تڑپ رہی تھی جب میں نے گھر سے
باہر قدم رکھا تھا۔ پیر صاحب کی حریفانہ نظریں باقاعدہ
طور پر میرے جسم کے خدو خال میں ابھی ہوئی تھیں۔ رات آہستہ
آہستہ بھیکسی سہلی جا رہی تھی اور میں دل میں ہی دل میں خدا
کو یاد کر رہی تھی۔ میری جو حالت اس وقت تھی وہ خدا
کی ذات ہی بہتر جانتی تھی۔ میں پیشاب کے بہانے باہر نکل
آئی اس وقت گاؤں میں شہروں کی طرح بیت الخلا نہیں
ہوتے تھے۔ باہر نکلی تو ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا
پچھلی راتوں کا بے نور چاند اپنی بے کسی پر نوحہ کناں تھا۔
میں نے ہمت نہ ہاری دل مضبوط کر کے کھیتوں کے درمیان
میں چلتی رہی چلتے وقت اس شیطان نما پیر کی آنکھیں ابھی
تک میرے ذہن پر مسلط تھیں رات کی یہ اسراریت اور خوف
کی وجہ سے بچہ کی خواہش خود خود دم توڑ گئی تھی۔ کھیت اور
مسیانوں کے اکاد کا درخت جن اور بھوتوں کی طرح نظر

آ رہے تھے۔ میرا پورا جسم پسینے میں بھینکا ہوا تھا خوف کے مارے
دل کی دھڑکنیں بے قابو ہوتی جا رہی تھیں۔ چاروں طرف
ہو کا عالم تھا۔ راستے ہی میں ایک بہت بڑا قبرستان آگیا
شہر خوشاں کو اچانک سانسے پا کر میرے دل کی دھڑکنیں
جامد ہو گئیں لیکن دوسرے لمحہ میری نظر قبرستان میں موجود ایک
کمرے پر پڑی۔ اس کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی نظر آ رہی تھی۔
روشنی کو دیکھ کر میری جان میں جان آئی دل کو کچھ حوصلہ
ملا اور میں کمرے میں چلی گئی۔ مگر وہاں کا دل خراش منظر
دیکھ کر میری چیخ نکل گئی۔ ایک بد صورت عورت ہال کھولے
کفن میں لیٹے ہوئے بچے کو لوریاں سنارہی تھی۔ میں اٹھ
پاؤں پیچھے کو بھاگی تو وہ بد صورت عورت کسی مسکانی
عمل کے تحت میرے سانسے آن کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں
میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور بچے کو اب اس نے
بالوں سے پکڑ رکھا تھا۔ اٹ میرے خدا یا۔ موت کو اپنے
اتنا قریب دیکھ کر میرے جسم کی ساری توانائیاں ختم ہو گئیں
میں غش کھا کر گڑھی میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوب گیا۔
اس بد صورت عورت نے جب بالوں سے مجھے اوپر اٹھایا
تو مجھے محسوس ہوا۔ میں ابھی زندہ ہوں۔ اس نے ایک
بھر پور طمانچہ میرے گالوں پر رسید کرتے ہوئے وہ مردہ بچہ
میری طرف پھینک دیا۔ جوں ہی وہ مردہ بچہ میرے جسم سے
ٹکرایا۔ میرے تمام جسم میں آگ سی لگ گئی آگ کے غو غوار
شعلے مجھے اپنی لمبیٹ میں لیتے لگے میں نے جسم کی ساری توانائیاں
جمع کر کے وہاں سے بھاگنا چاہا۔ تو میرے چاروں طرف چھوٹے
چھوٹے بچے کفن میں لیٹے ہوئے مجھ کو پکڑنے کی کوشش کرنے
لگے۔ میں پاٹلوں کی طرح بچاؤ بچاؤ کہتی ہوئی ان بچوں سے
اپنے آپ کو بچانے کی خاطر قبرستان میں دوڑنے لگی۔ مجھے
قبرستان سے باہر نکلنے کا کوئی بھی راستہ نہیں مل رہا تھا۔
خوف اور پریشانی کے عالم میں جسم کے تمام حصہ میں منساہٹ
پھیلی ہوئی تھی جھگٹے جھگٹے اچانک میں ایک قبر پر
ٹھکرائی تو قبر کا دہانہ کھل گیا اور میں دھڑام سے اندر چلی گئی
میں نے چیخا اور چلاتا چاہا لیکن میری قوت گویائی سلب
ہو گئی۔ میں ہڑ بڑا کر قبر سے اٹھی تو ایک سیاہ ناگ پھن پھن
میرے سانسے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھوں کے شعلوں سے آگ
برس رہی تھی جوں ہی میں نے بھاگنا چاہا وہ پھن سمیٹ کر

مجھے کھانے کو دوڑا میں جیختی چلائی موت کو اپنے تعاقب میں دیکھ کر بے تحاشہ بھاگ پڑی نہ جانے اس وقت میرے جسم میں اتنی ساری توانائیاں کیسے آگئی تھیں۔ میں منہ سے کف بہاتے ہوئے بھاگی چلی جا رہی تھی میرے قدم من من کے ہو رہے تھے بدن ٹوٹ رہا تھا خوف اور دہشت کے مارے میری عقل میں کوئی بات بھی سمجھ نہیں آرہی تھی بس ایک ہی فکر تھی کہ میں کسی طرح اس پُر اسرار قبرستان سے نکل جاؤں۔ میں نے ایک سمت کا تعین کر کے بھاگنا شروع کر دیا ذرا آگے بڑھی تو سامنے ایک درختوں کا جھنڈ نظر آیا اور ساتھ ہی ایک بوڑھا آدمی لائٹین تھاٹے جھنڈ سے باہر نکل رہا تھا۔ بوڑھے آدمی کو مشیت ایزدی سمجھ کر میں نے اس کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ رات کے پُر ہول سناٹے میں وہ بوڑھا آدمی مجھے اپنی طرف یوں آنا ہوا دیکھ کر سم گیا۔ پھر ادبھی اونچی آواز میں پوچھنے لگا۔ تم۔ ت۔ تم۔ کون ہو۔ بھوت ہو۔ جن ہو یا چراغیل۔ م۔ میں۔ ایک مصیبت کی ماری لڑکی ہوں۔ میں بھاگ کر بوڑھے آدمی سے چٹ گئی اس کے بعد مجھے کوئی ہوش نہ رہا میرا ذہن مکمل طور پر تاریکی میں ڈوب گیا۔ ہوش و خرد کی دنیا میں واپس آئی تو صبح۔ کاذب کی سُرخ سیٹھ سامنے نظر آرہی تھی چٹائیوں کی چپکار نے دل کو بہت حوصلہ دیا۔ میں نے دوسری طرف دیکھا تو ایک بوڑھا آدمی آنکھیں بند کئے خدا کی یاد میں ڈوبا ہوا تھا یہ غالباً وہی رات والے بابا جی تھے۔ بابا جی جب میں نے انہیں مخاطب کیا تو وہ یکدم چونک گئے۔ بیٹی تم ہوش میں آگئی ہو بابا جی نے پورا رات شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مجھے پوچھا۔ ہاں بابا جی۔ میں نے بمشکل اتنا ہی کہا تھا کہ میری آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو بہہ نکلے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ پڑے تھے اور میں رہا میں مار مار کر رونے لگی۔ بابا جی مجھے چپ کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے لیکن میں متواتر روتے چلی جا رہی تھی مجھے روتا دیکھ کر بابا جی بھی پریشان ہو گئے۔ پھر جب روتے روتے میری آنکھیں خشک ہو گئیں تو میں نے بابا جی سے پوچھا۔ میں کہاں ہوں۔ بابا جی کہنے لگے۔ بیٹی تم اس وقت میرے کمرے میں ہو اور میں حضرت کوڑے شاہ کا متوی ہوں۔ رات کا نہ جانے وہ کون سا پہر تھا جب میری اچانک آنکھ کھل گئی جب میری آنکھ کھل تو

کسی ماورائی عمل کے تحت مجھے محسوس ہوا کہ قبرستان میں مجھے کوئی چھچھچھ کر ملارہا ہے۔ میں نے اسے داہمہ سمجھا لیکن جب آواز میں تیزی آگئی تو میں لائٹین اٹھا کر باہر آگیا باہر اس پُر ہول ماحول میں تم میری طرف بھاگی چلی آرہی تھیں۔ تمہیں یوں بھاگتا دیکھ کر میں گھبرا گیا لیکن پھر میں نے آیت اکرسی پڑھنا شروع کر دی۔ میں نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پا لیا بلکہ میں ہر خوف سے بے نیاز ہو کر تمہاری طرف بڑھ گیا۔ تم کسی خوف زدہ بچے کی طرح مجھ سے جھپٹ گئیں اور پھر تم پر غنودگی چھا گئی میں تمہیں اٹھا کر اپنی کٹھن میں لے آیا اور خدا کے حضور غرور کرنا کر تھا رہے ہوش میں آنے کی دعائیں مانگنے لگا۔ کئی گھنٹوں کی ریاضت کے عوض خدا نے میرے جذباتوں کی لاج رکھ لی ہے اور اب تم میرے سامنے بیٹھی مجھ سے باتیں کر رہی ہو۔ اتنا کہہ کر بابا جی اس خدا کے آگے سجدہ ریز ہو گئے جس نے مجھے ایک نئی زندگی عطا کی تھی۔ میں نے گھر سے نکل کر بابا جی سے ملاقات تک کے تمام واقعات انہیں سنائے میری مجبوریاں اور معاشرہ کی بے حسی جان کر وہ کافی دل گرفتہ ہوئے وہ مجھے گھر کے دروازے پر چھوڑ کر چلے گئے میرے کافی اصرار پر وہ اندر نہ آئے۔ میں گھر پہنچی تو اماں میری ابتر حالت دیکھ کر پریشان ہو گئیں وہ سوال پر سوال پوچھ رہی تھیں لیکن میں خاموش ان کا منہ دیکھ رہی تھی کئی گھنٹے مجھ پر ہذیانی کیفیت طاری رہی کچھ دیر بعد مجھے قدرے سکون ملا تو میں نے تمام کہانی اماں کو سنادی اماں میری آپ بیٹی سن کر حیران و پریشان ہو گئیں اماں نے اسی وقت میرے سر کا صدقہ دیا۔ میری سہیلی اس روز کے بعد مجھے نہیں ملی چند دن گاؤں میں آکر مجھے جس بریادی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں آج تک اس غم کو نہیں بھول پاتی ہوں۔ میرا خاوند چند سال بعد فوت ہو گیا تھا خاوند کی فرقت میں کئی ماہ تک میرا ذہنی توازن بکھوٹ ہو کر رہ گیا تھا لیکن پھر یہ سوچ کر میں مطمئن ہو گئی کہ ہر کام خدا کی ذات کی طرف سے ہوتا ہے۔ میرے نصیب میں جو کچھ تھا مجھے مل گیا۔ میں نے کبھی بھی کسی سے کوئی شکوہ نہ کیا بلکہ خاوند کی وفات کے بعد میں نے اپنا دھیان اللہ کی طرف کر لیا۔ میں ہر وقت خدا کو یاد کرتی رہتی تھی خدا کی یاد میں مجھے کافی سکون ملتا تھا گلے گاہے میرا دل دنیا کے جھیلوں سے اچاٹ ہوتا چلا گیا۔ میں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ میرے

نماز نہ پڑھنے والے کے لئے پندرہ عذاب

دنیا کے چھ عذاب

- (۱) عمر میں برکت کم ہو جائے گی۔
- (۲) چہرے سے ایمان کا نور رخصت ہو جائے گا۔
- (۳) کسی بھی عمل کا ثواب نہیں ملے گا۔
- (۴) دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔
- (۵) ذلت مسلط کر دی جائے گی۔
- (۶) نیکہ بندوں کی دعائیں اس کے حق میں قبول نہیں ہوں گی۔

موت کے وقت کے تین عذاب

- (۱) موت سختی اور ذلت کے ساتھ آئے گی۔
- (۲) بھوک کی حالت میں آئے گی۔
- (۳) شدید پیاس کی حالت میں آئے گی۔

قبر کے تین عذاب

- (۱) قبر شدت کے ساتھ دہائے گی۔ جس سے پیلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔
- (۲) قبر میں آگ ہوگی۔
- (۳) ایک بہت ہی زبردست خوفناک سانپ قیامت تک روزانہ دن میں پانچ مرتبہ ڈسے گا۔

قیامت کے تین عذاب

- (۱) جہنم کی طرف ہٹا دیا جائے گا۔
- (۲) بوقت حساب اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جائے گا۔
- (۳) اس کے حق میں دوزخی ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

افلاس اور غنیمت کو دفع کرنے کیلئے | اکابرین کا فرمان

پڑھ کر اپنے گھر سے نکلے۔ اور جب گھر میں داخل ہو۔ اس وقت بھی وہ آیت الکرسی پڑھے تو حق تعالیٰ اس شخص کو افلاس اور غربت سے نجات عطا کرے گا۔ اور اس کے گھر میں غم و برکت شروع ہو جائے گی۔

خاوند کی وراثت میں چونکہ کافی جائیداد تھی اس لئے خاوند کے کئی رشتہ دار اپنی ہمدردی جتانے کے لئے آئے مگر میں نے کسی کو گھاس نہ ڈالی بلکہ جائیداد کا کچھ حصہ ایک دینی مدرسہ کے نام منتقل کر دیا کئی سال بعد جب میں دوبارہ گاؤں گئی تو میں اپنے اس بوڑھے عمن کو ملنے کیلئے قبرستان کے طرف چلی گئی قبرستان میں پہنچ کر میرا دل بری طرح خوف کی وجہ سے دھڑکنے لگا اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی قبرستان کی وہ رات میری آنکھوں کے سامنے آگئی لیکن اب میرا دل خدا کی یاد میں معمور تھا۔ میں نے قرآنی آیتوں کی تلاوت شروع کر دی خدا کا نام میرے لبوں پر آتے ہی میسر دہن پر عیانی تمام گھبراہٹ ختم ہو گئی میں نے باباجی کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ پچھلے سال فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے قبر کا معلوم کیا تو ایک لڑکے نے میرے ساتھ چل کر قبر کی نشاندہی کر دی۔ باباجی! کی قبر پر میں نے فاتحہ پڑھی تو میری آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا وہ میرے عمن تھے انہوں نے اس مشکل وقت میں مجھے موت کے منہ سے بچایا تھا میں جو آج زندگی کی سانس لے رہی تھی ان ہی کی مرمون منت تھیں۔ میں نے چند دنوں کے بعد مولوی صاحب کو بلا کر باباجی کی قبر پر قرآن خوانی کروائی گورکن اور قبرستان کے دوسرے لوگ تجس اور پریشان ہو کر مجھ سے باباجی کے متعلق پوچھنے لگے کہ وہ آپ کے کیا لگتے تھے میں نے کہا وہ میرے عمن تھے میرے دکھ کے شریک تھے۔ میری مطلق ان کی سمجھ میں نہ آتی وہ کھسکھس کر کہتے ہوئے چلے گئے۔ آج اس لرزہ خیز واقعہ کو کافی عرصہ بیت چکا ہے لیکن میں روزانہ ہی اخبارات میں ان بے راہرو اور پیروں کے ہاتھوں نجانے کتنی معصوم اور بے گناہ عورتوں کے لٹنے کی خبریں پڑھتی ہوں میں نے اس کو ڈے شاہ سے سچ گئی تھی خوش قسمت تھی لیکن ہر عورت تو میری طرح خوش قسمت نہیں ہوتی روزانہ نجانے کتنی معصوم بچیاں ان ظالموں کی درندگی کے جھینٹ چڑھ کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں کاش ان کالی بھیسڑوں کو کفر کو دار تک پہنچایا جائے۔

اے کاش ایسا ہو جائے۔؟

حافظ محمد مابد نوری

بھیانک حویلی

دسمبر کی سرد رات تھی حویلی سے خوفناک چیخ کر تونے صاف سنی تھی جس طرح کوئی بکوسے کی گردن پر پھری چلا رہا ہو کر تو اپنی بیٹی کی شادی کے لئے کچھ سامان خریدنے شہر گیا ہوا تھا۔ واپس پر اس کو بہت دیر ہو گئی جب وہ گاؤں واپس آ رہا تھا تو رات کے ساڑھے دس بجے تھے جب حویلی کے قریب سے گزرا تو اسے ایک بھیانک چیخ سنائی دی کہ موکا دل اچھل کر حلق میں آگیا تو کرمو آیت الکرسی پڑھتے ہوئے بھاگا اس کا یقین ہو گیا کہ آج رات بھر کوئی بد نصیب بھیانک حویلی میں بد روحوں کا شکار ہو گیا ہے صبح صبح کرمو باہر آیا تو معلوم ہوا کہ بابا رونی نکلے والے کے لڑکے کو بد روحوں نے رات بری طرح ہلاک کیا وہ رات حامد خان کے کھیتوں میں پانی لگاتے بھاگا تھا تو صبح نہ آنے پر بابا رونی پریشان ہو گیا تو بابا رونی اور گاؤں کے کچھ لوگ اس کی یعنی ساجد کی تلاش میں نکلے تو اس کی لاش حویلی کے قریب پڑی ہوئی ملی جس کی آنکھوں کی جگہ گڑھے تھے اور پیٹ بھاڑ کر دل گڑھے نکال لئے گئے تھے اس کی لاش دیکھ کر گاؤں کے دو لڑکے بے ہوش ہو گئے لاش چار پائی پر ڈال کر گھر لئے تو سب گاؤں والے بابا رونی کے گھر چیخ و پکار کر رہے تھے اس کی ماں بار بار بے ہوش ہو رہی تھی ساجد کی لاش کو عصر کے وقت دفن کیا گیا بابا رونی کی کمر ٹوٹ جاتی تھی کیونکہ اس کا ایک ہی بیٹا تھا اور آج وہ بھی حویلی کی بد روحوں نے اس سے دور کر دیا تھا ماں صدمے سے بیمار ہو گئی تھی حامد خان شہر سے واپس آیا تو وہ اس وقت افسوس کرنے بابا رونی کے گھر گیا اس کو بہت دکھ تھا کہ اس کا بیٹا بد روحوں کے ہاتھوں مارا گیا حامد خان بابا رونی اور اس کی بیوی کو اپنی حویلی میں لے آیا اور ان سے وعدہ کیا کہ وہ تمہارے بیٹے ساجد کا بدلہ

مزدور لے گا کیونکہ یہ گاؤں کا ساتواں آدمی تھا جو بھیانک حویلی میں بے دردی سے قتل کیا گیا ایک دن حامد خان کو معلوم ہوا کہ اس کے گاؤں کے لوگ دوسرے گاؤں جا رہے ہیں۔ تو حامد خان نے سب گاؤں والوں کو اپنی حویلی میں بلایا۔ جب سب لوگ آگئے تو حامد خان نے کہا کہ میرے بزرگوں اور بھائیوں میں نے تم سب کو اس لئے زحمت دی ہے کہ اس مسئلے کا کیا حل ہونا چاہئے سب نے کہا کہ کسی بڑے عامل سے بات کی جائے کہ مرنے کو مرنے کو کہہ کر پہلے بھی عامل آئے مگر سب ناکام گئے کہ مرنے کو کہہ کر بھیانک حویلی کو آگ لگا دے حامد خان نے کہا نہیں اس طرح وہ سب گاؤں والوں کی دشمن ہو جائیں گی۔ سب اپنی اپنی باتیں کر چلے گئے رات کو حامد خان کی آنکھ اچانک کھل گئی اس کو نیند نہیں آ رہی تھی پھر وہ لیٹے لیٹے بھیانک حویلی کے بارے میں سوچتا رہا کہ اس کو کس طرح ختم کرے وہ صبح ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی جب اس نے گھڑی دیکھی تو رات کا سوا ایک بجھا تھا اس نے سوچا کون ہو سکتا ہے اس وقت حامد خان نے دروازہ کھلا تو سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی وہ کچھ پریشان تھی حامد خان نے لڑکی کو پہلی بار اپنے گاؤں میں دیکھا تھا وہ اس گاؤں کی نہیں تھی حامد خان ایک بہادر آدمی تھا اس نے لڑکی سے پوچھا تو کون ہے لڑکی نے کہا کہ میں ساتھ والے گاؤں کی لڑکی ہوں اگلے گاؤں جا رہے تھے میرے بابا کہ ہم پر کسی نے حملہ کر دیا ہے بچ کر اس حویلی میں آگئی آپ ہر بانی کر کے ہماری مدد کریں میں زندگی بھر آپ کا یہ احسان نہیں بھولوں گی حامد خان نے اسکو اٹھایا اور چل پڑا حویلی کا مین گیٹ خود حامد خان نے

کھولا اس نے یہ نہیں سوچا کہ لڑکی اندر کس طرح آئی ہے اور چل پڑا حویلی سے باہر آنے کے بعد لڑکی آگے آگے چل رہی تھی کافی دور آنے کے بعد حامد خان نے محسوس کیا کہ لڑکی بھیا نک حویلی کی طرف جا رہی ہے خان صاحب نے پوچھا کتنی دور ہے لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا بس چل رہی تھی خان نے دوبارہ پوچھا تو لڑکی نے کہا بس آنے والی ہے وہ جگہ حامد خان نے محسوس کیا کہ لڑکی کی آواز بدل چکی ہے حامد خان کو کچھ خوف محسوس ہوا حامد خان نے ہمت کی اور لڑکی سے کہا رک جاؤ۔ ورنہ گولی مار دوں گا لڑکی رک گئی اس نے مڑ کر دیکھا تو حامد کی چیخ نکلتے نکلتے بھی کہ لڑکی کی آنکھوں کی جگہ دو گڑھے تھے پاؤں مڑے ہوئے ہاتھوں کے ناخن بڑے بڑے منہ میں دانت لیے لیے خون منہ سے نکل رہا تھا بہت ہی بھیا نک شکل جسم کے لیے بال کالی شکل جس طرح چلے ہوئے آو حامد خان کو سامنے اپنی موت نظر آئی حامد خان نے ہمت کی اور بھاگ کھڑا ہوا چڑیل بھی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی خان نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی جو کچھ یاد تھا پڑھتا گیا تو اس کو کچھ حوصلہ ہوا اس نے رک کر آیت الکرسی پڑھ کر چھوٹک ماری چڑیل کو چھڑکا لگا تو وہ رک گئی اور آواز دینے لگی حامد خان آیت الکرسی پڑھتا بھاگا جا رہا تھا تو حامد خان کو آواز آئی حامد خان ہم کو ختم کرنے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دے اگر تم حویلی کے اندر آجالتے تو واپس کبھی نہ جلتے اگر آیت الکرسی نہ پڑھتے تو زندہ بچ نہیں سکتے تھے۔ خوش قسمت ہو تم مگر تم کو زندہ اب نہیں چھوڑیں گے حامد خان جب اپنی حویلی میں آیا تو سلمے روئی بابا کو گھڑے پایا جو بہت پریشان تھے خان صاحب سے پوچھا بٹیا خیریت تو ہے اتنی سردی میں تم کو بہت پسینہ آ رہا ہے حامد خان نے ساری حقیقت بابا کو بتادی انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے بٹیا کہ تم بچ گئے ہو بہر حال صبح ان کا حل بھی کرتے ہیں صبح سچ ہم دریائے کنابہ ایک درویش رہتے ہیں ان سے بات کرتے ہیں کچھ دیر بعد فجر کی اذان ہو گئی دونوں ہی مسجد کی طرف چل دیئے نماز سے فارغ ہو کر دونوں نے ناشتہ کیا دو گھوڑے منگوائے دونوں نے تیار ہو کر سفر شروع کیا راز زیادہ دور نہیں تھا اس لئے یہ دو بہر تک دونوں درویش گھر تھے درویش کو ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا بٹیا

میں حساب لگاتا ہوں درویش اپنے حساب میں لگا رہا جب فاصہ ہوا تو کہا بٹیا حویلی بہت بھیا نک اور پرانی ہے اور یہ کسی ہندو کے حویلی تھی کسی وجہ سے ہندو کی حویلی پر قبضہ کیا بدروحوں نے اور بدروحوں نے اس کے خاندان کو ختم کیا اب تمہارے کسی آدمی کی غلطی کی وجہ سے وہ تم سب کی دشمن ہو گئی ہے بہر حال تم یہ پانی لے جاؤ اور یہ تعویذ لے جاؤ تعویذ اپنے اپنے گلے میں ڈال لینا پانی حویلی کے گرد چھڑک دینا پانی سے یہ ہو گا کہ بدروحوں قید ہو جائیں گی اس کے بعد تیل ڈال کر حویلی میں آگ لگا دینا اور تعویذ نہیں اتارنا جو کچھ بھی ہو جائے وہ کو شمش کریں گے کہ تم تعویذ اتار دو تعویذ اتارتے ہی تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گی اب یہ کام ٹکورات بارہ بج کر نلے ایک کالا بکرالے کر حویلی میں ذبح کر دو اس کے بعد پانی چھڑک دو پھر حویلی کو آگ لگا کر بھاگتا ہے کہ پیچھے نہیں دیکھنا اور آیت الکرسی پڑھتے ہی جان لے شاید ٹکڑے وہ آوازیں بھی دیں تم نے نہیں رکنا اور ڈنٹنے کی ضرورت نہیں دونوں نے درویش بابا کا شکر یہ ادا کیا اور واپس چل پڑے شام تک دونوں ہی گھر آچکے تھے رات خیریت سے گزر گئی اب حامد خان رات کلبے چلنی سے انتظار کر رہا تھا اس نے صبح ہی بکرا منگوا لیا تھا شام کو بابا روئی اور حامد خان نے کھانا کھایا اور رات ساڑھے گیارہ بجے اپنی حویلی سے نکل کر بھیا نک حویلی کی طرف چل پڑے یہ دونوں حویلی کے قریب جیسے ہی آئے تو ایک دم اتنی تیز آندھی آئی کہ اپنے آپ کو بہت مشکل سے بچا یا جب حویلی میں داخل ہوئے تو سب کچھ رک چکا تھا۔ آندھی بھی نہیں تھی ہاں چیخوں کی آوازیں جیسے مل کر بہت ساری بدروحوں رو رہی ہوں ساتھ ساتھ گیدڑوں کی رونے کی آواز بھی خوفناک منظر پیش کر رہی تھی۔ ماحول بہت خوفناک بھیا نک حویلی میں خوشست بڑھ رہی تھی حامد خان بکرا حویلی میں لے آیا مگر چھرا باہر گر گیا خان صاحب چھرا تلاش کرنے لگے تو بابا روئی حویلی میں تھا تو بابا کو اپنا ساجد سلنے سے آتا ہوا نظر آیا بابا اپنے جذبات کو قابو نہ کر سکا اور اس کی طرف چل دیا تو لڑکے نے کہا بابا آپ یہ تعویذ اتار کر مجھے دے دیں یہ بدروحوں مجھے بہت تنگ کرتی ہیں یہ تعویذ مجھ کو دے دیں روئی نے یہ نہ سوچا کہ اگر تعویذ اتار دیا تو اس کا کچھ نہیں بچ سکتا وہ اتار ہی رہا تھا کہ پیچھے سے حامد خان کی آواز آئی بابا جی یہ کیا کر رہے ہیں تعویذ مت دینا بابا کے ہاتھ رک گئے

خطا ہوگی

- آسیبی مرض کے مریض کو کسی نقاب کی دکان پر نہیں جانا چاہیے۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسا گھر یا مقام جہاں پر جنات قابض ہوں۔ وہاں پر کسی معمول پر حاضرات ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسی جگہ یا گھر جہاں پر کسی کی موت غیر طبعی ہوئی ہو۔ وہاں پر حاضرات کے اعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- آسیبی مرض کے مریض پر اگر جنات حاضر ہوتے ہوں تو گھر والے اُن جنات سے کسی طرح کی بھی بات چیت نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر گھر میں کوئی آسیبی مرض کا مریض ہو تو اس جگہ پر حاضرات وغیرہ کے اعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- بروز جمعرات گوشت لے کر کسی دیرانے یا قبرستان کے قریب سے ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر جنات کسی کے پاس آتے ہوں۔ پیسے دینے ہوں کام کرتے ہوں تو یہ راز کسی کو مت دیں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر کوئی شخص آسیبی مرض کا شکار ہے تو اس کو کسی مرنے والے کے گھر یا قبرستان میں نہیں جانا چاہیے۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر دورانِ چلہ کوئی ذی روح حاضر ہو تو اس سے بات چیت مت کریں۔ جب تک چلے کا اختتام نہ ہو۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر گھر میں کوئی آسیبی مرض کا مریض ہو تو اپنے بچوں کو اس سے دور رکھیں (دیکھیں کہ بچے میڈیم ہوتے ہیں، فوری اثرات ہوتے ہیں) ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسے لوگ جو کہ آسیبی مرض ہوں یا ماضی میں بھی رہے ہوں۔ ان کو حاضرات یا دوسرے اعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ورنہ خطا ہوگی۔

ملازم حسین رپاکستان،



سید عفت علی

اس شہر میں ہر شخص کی یہ نشان سہ کیوں ہے؟

ہے یا ذہنی سبب اگر جسمانی ہے تو اپنی خوراک پر توجہ دیجئے۔ کھلی ہوا میں ورزش اور سیر کیجئے پوری نیند سونے اور آرام کرنے سے اپنی صحت بہتر بنائے یہی ایک آسان اور بہتر راستہ ہے۔ اگر اس کا سبب ذہنی ہے۔ تو معاملہ سہل نہ ہوگا آپ کو اپنی زندگی اور مادت کا تجزیہ کرنا ہوگا۔ جو افراد کسی چیز کی طرف پوری توجہ نہیں دے پاتے وہ آسانی سے

بیرونی ناموافق حالات سے متاثر ہو جاتے ہیں سب سے پہلے ذہنی کمزوری کا سبب معلوم کر کے اصلاح کا نقشہ تیار کرنا ہوگا اور اپنی قوت مدافعت میں بتدریج اضافہ کرنا ہوگا۔ اکثر اوقات ہم وہم و گم کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کی موجودگی میں کام نہیں ہو سکے گا اس وہم سے نجات حاصل کر کے یہ تجربہ کیجئے کہ ایک کمرے میں بہت سے لوگ باتیں کر رہے ہوں اور آپ کا دل توجہ سے اپنا کام کرے جا رہے ہوں شاید شروع میں ناکامی ہو مگر چند بار مشق سے آپ کے اندر توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کو جن چیزوں سے قدرتی دھچپی ہوتی ہے ان پر آپ خوب توجہ دیتے ہیں لیکن ان اشیاء پر بھی توجہ دینی چاہئے جن میں آپ کے لئے کوئی دھچپی نہ ہو۔ اس طرح آپ کی قوت مشاہدہ میں اضافہ ہوگا اور زندگی میں دھچپی لینے کی حادث پڑ جائے گی اور مشکل کام سرانجام دینے آسان ہو جائیں گے۔ ہمیں اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح سمجھنا اور ان کے ساتھ عمل سے پیش آنا ضروری ہے ہمارا اگر اخلاقی پیاناہ اوچھا ہے تو دوسروں سے اس معیار کی توقع نہیں کرنی چاہئے ورنہ سخت الجھن مایوسی اور مزاج میں برہمی پیدا ہوگی ممکن ہے کہ دوسرے لوگوں کی حرکات اور

پریشانی آشوب اور ڈپریشن صحتی رد کی منفی پیداوار ہیں۔ اگر آپ پریشانیوں کی بنیادی وجوہات معلوم کر کے ان کا سدباب کرنا چاہتے ہیں تو یہ مضمون آپ کیلئے بڑا اہم ثابت ہوگا۔ کردار سازی پر مبنی یہ تحریر ان لوگوں کے لئے بطور خاص ہے جو ذہنی اور روحانی سکون کے خواہاں ہیں۔

آج کے مشکل زمانے میں اکثر لوگ تشویش انگیز زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ انہیں کہہ دیں ان کی پریشانیوں پر توجہ دے سکتے ہیں تشویش ایک اندرونی جذبہ ہے جو بے حد نقصان پہنچاتا ہے تشویش میں مبتلا انسان کو زندگی بے رنگ اور بوجھ لگتی ہے اور وہ اعصابی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ پریشانیوں کا علاج یہ ہے کہ ان کا سامنا کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ ہمیں جس چیز کا اندیشہ ہے اس کے وقوع پر ہمیں کیا نقصان ہوگا اور کتنا ہوگا اور اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں پریشان حال آدمی کو چاہئے کہ وہ ہر دن اور ہر لمحہ اچھی طرح گزارنے کی عادت ڈالے۔ کل اپنی فکر آپ کرے گا آنے والا کل اس وقت ہمارا نہیں تو خواہ خواہ کیوں پریشان رہا جائے وہ خطرات جو غیر واضح ہیں ان کے بارے میں ہمارا طرز عمل منفی کے بجائے مثبت ہونا چاہئے جبکہ ہوتا ہے کہ جب کوئی چیز ہمارے سامنے آتی ہے تو ہم بلاوجہ کسی ناخوشگوار تجربے یا واقعے کو اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں اور یہ سوچنے لگتے ہیں کہ آئندہ وہی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے اس طرح ہمارے اعصاب پر ایک ایسا ناخوش طاری ہو جاتا ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اپنے آپ کو پریشان خیالی سے محفوظ رکھیں۔ اخبارات کے ہولناک واقعات پڑھنا اور خوفناک خبریں سننا ہرگز ضروری نہیں۔ آپ خود سکون حاصل کرنے کے راستے دریافت کر سکتے ہیں۔ وہ کام کیجئے جن سے دل شاد ہوتا ہے۔ ان الجھنوں میں پڑنے سے کیا حاصل جو آپ نے مزاج میں برہمی اور اکٹا ہٹ پیدا کرتی ہیں۔ آپ اگر رنجیدہ رہتے ہیں تو اس کا سبب معلوم کرنا چاہئے کہ وہ جسمانی

اندھے چینی اور مالوسی پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ اپنے مقصد کی طرف مضبوطی مگر آہستگی سے بڑھنا چاہئے۔ اسے اسباب کا جائزہ لینے سے ہم اپنے آپ کو اعصابی دباؤ۔ زور زنجی اور چڑچڑے پن سے نجات دلا سکتے ہیں۔



طلسماتی دواخانہ کی ایک اور نغمہ پیشکش

فیس پیک لکائیے چھڑکی خوبصورتی بڑھائیے

جڑی بوٹیوں سے تیار کیا ہوا

ونس ہر بل فیس پیک

عورت ہر دور بچوں کے لئے یکساں مفید۔ صرف دور دور کے استعمال سے آپ اپنے چہرے پر تازگی اور نکھار محسوس کریں گے

آپ کی پانچ پریشانیوں کا حل

- ① رنگ کا سالنلا ہونا۔
 - ② چہرے پر کالے داغ رہتے ہونا۔
 - ③ آنکھوں کے نیچے کالا پن ہونا۔
 - ④ چہرے پر کیل پہلے ہو جانا۔
 - ⑤ جسم کے کسی بھی حصے جیسے گردن، کہنی دھاتھ پاؤں وغیرہ پر میل جم گیا ہو۔ جسے صاف کرنے میں آپ کی تمام تر کوششیں نامیاب ہو گئیں ہوں۔ اس کے استعمال سے گارنٹی کے ساتھ صاف ہو جاتا ہے۔ اور جلد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔
- قیمت ٹلوگرام کا پیکٹ — 30/- روپے، ڈاک خرچ 35/-
تین پیک منگنے پر خرچ — 20/- روپے۔
(نوٹ: آرڈر کے ہمراہ — 50/- روپے آنے ضروری ہیں۔)

طلسماتی دواخانہ دیوبند

عادات کا انحصار ایسے اسباب پر ہو جو ان کے اختیار سے باہر ہوں مثلاً وراثت، ماحول اور پرورش، عادات اور خصائل پرکرم ہونے کے بجائے ہمارے اندر خود اپنے آپ پر قابو پانے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ کسی دوست کے مزاج میں کوئی خرابی ہے تو اسے نظر انداز کر دینا ہی بہتر ہوگا۔ آپ کو بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو معاشرتی زندگی سے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ ملنا جلنا نہیں چاہتے بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتے اگر آپ ایسے لوگوں میں سے ہیں تو سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کے پاس معاشرے کو دینے کے لئے کیا ہے آپ اگر ہر وقت نہیں سوچتے رہتے ہیں کہ معاشرے سے آپ کیا کچھ حاصل کر سکتے ہیں تو نا امدی کے سوا معاشرہ کچھ اور نہ دے سکے گا۔ اگر آپ ہر وقت تھکے ماندے رہتے ہیں تو کوئی آپ کی ذات میں انادیت محسوس نہیں کرے گا اور آپ سے دور دور ہی رہے گا۔ لوگ ان افراد کی تلاش میں رہتے ہیں جن کی باتوں میں شگفتگی اور دلکشی ہوتی ہے۔ اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ دوسروں میں دلچسپی لینا شروع کریں اور اپنے آپ کو بھی خوشگو اور بنائیں آپ کی معلومات مختلف چیزوں کے بارے میں وسیع ہونی چاہئیں۔ فنون لطیفہ بھی انسان کی شخصیت میں شش پیدا کرتے ہیں۔ معاشرے سے دور رہنے کا سبب بالعموم ڈرا اور خوف ہوتا ہے یعنی اپنی محدود قابلیت کے باعث دوسروں کی نظروں میں بے وقوف بننے کا خوف۔ سوال یہ ہے کہ اس خوف سے نجات پانے کا راستہ کیا ہے؟ اس کا علاج اپنے ڈرا اور خوف کو بالکل نظر انداز کرنے میں ہے آپ کی جو خواہش ہے اس کے مطابق کر گزریئے الگ تھلگ رہنے سے انسان میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہوتی وہ خدشا اور دوسروں میں گھرا رہتا ہے اور ہر کام کرنے سے ڈرتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسروں سے میل جول رکھیں تو یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ کیا کرتے اور کیا سوچتے ہیں۔ دوسروں کے نظریات اور خیالات میں دلچسپی لیجئے اس طرح آپ اپنے خول سے باہر آجائیں گے۔ زیادہ باتیں نہ کہتے بلکہ دوسروں کی باتیں خوش دلی اور خوش مزاجی سے سنتے رہتے۔ دوسروں پر انحصار کرنے اور ماضی میں کھوئے رہنے کے بجائے اپنی سمجھ بوجھ پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت اونچے خیالات بھی طبیعت کے

اذانِ برشکدہ

طنز و مضمون

ابوالخیال
فضلی

کرنے کے سوا اور کر ہی کیا سکتا ہے۔ وہ بے چارہ حکم دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو صرف اپیل کرنے پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ وہ اس بات سے بہت اچھی طرح باخبر ہوتا ہے کہ اس کی اپیل کرنے سے اتنا بھی اثر ہونے والا نہیں جتنا اثر کسی قبرستان میں اذان دینے سے ہوتا ہے۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ برائے رسم اپیل کر کے وہ اپنے سامعین سے اپنا بچھا چھڑا لیتا ہے۔

احمد بخاری اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمانوں سے بڑی سے بڑی بھلائی کی امید کی جاسکتی ہے اور بڑی سے بڑی بھلی خواہ بطور حادثہ ہی سہی ان سے سرزد ہو سکتی ہے لیکن اتحاد فکر کا صدوران سے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ بلاشبہ ان مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے کلمہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے اور ان کا رسول ایک ہے لیکن یہ سب آپس میں جدا جدا ہیں۔ اور یہ بچارے کس طرح متحد الخیال ہو سکتے ہیں جنہیں ازراہ اپنی طرح طرح کے اختلافات میں الجھایا گیا ہے ان مسلمانوں کے باہم دست و گریباں ہونے سے لیڈروں کا۔ قوم کے ٹھیکیداروں کا۔ اور علماء کا بھی کاروبار فائدہ ہے۔ اگر مسلمانوں کے مختلف فرقے آپس میں برسرِ پیکار نہیں ہوں گے تو دین و دنیا کے بہت سے کاروبار بند ہو جائیں گے۔ اور علماء دین سے بھی عوام کو دلچسپی نہیں رہے گی۔ مثلاً اگر دیوبندیوں اور بریلویوں میں سرچھٹوں نہیں ہوگی تو پھر اپنے اپنے حلقوں میں جلسے کیسے منعقد ہوں گے۔ مناظروں اور مباحثوں کی مجلسیں کیسے رنگ پکڑیں گی۔ مقررین کو دھوکے دار تقاریر کرنے کے بعد نذرانوں کے تحفے یا باادب با ملاحظہ وصول کرنے کی نوبتیں کیسے آئیں گی۔

دہلی سے نکلنے والا ماہنامہ دین دنیا اپنے وقت کا مقبول ترین رسالہ ہے۔ اور یہ رسالہ آج بھی اپنے اندر مخصوص قسم کی کشش رکھتا ہے۔ اس رسالے میں دین و دنیا جائز طریقے سے ایک دوسرے کے گلے ملتے نظر آتے ہیں۔ اس رسالے کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان دین و دنیا کی ذمہ داریاں نبھا کر ہی اچھا انسان اور مومن کامل بن سکتا ہے اس رسالے میں ہر ماہ سیاسی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں جن میں جاذبیت بھی ہوتی ہے اور علمیت بھی۔ لیکن گاہ بگاہ ایسی تحریریں بھی اس رسالے میں چھپ جاتی ہیں جنہیں پڑھ کر چورہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔ طبیعت پھر ٹوک اٹھتی ہے لیکن بات کسی اہل سر کے پلے نہیں پڑتی۔

مثلاً نومبر ۱۹۷۶ء کے شمارے میں ایک عجیب و غریب مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ”جامع مسجد دہلی سے اتحاد کا نعرہ“ اس مضمون میں رسالے کے ایڈیٹر آصف نہیں صاحب نے جو آپڈیش دیلے وہ ایڑی چوٹی کا زور ٹکار بھی پوری طرح سمجھ میں نہ آ سکا۔ انہوں نے بسم اللہ کی گنبد میں بیٹھ کر شاید با وضو یہ ارشاد فرمایا ہے۔

”نئے شاہی امام سید احمد بخاری اس اہم منصب پر نامزد ہونے کے بعد پہلے خطبہ جمعہ میں مسلمانوں سے اتحاد کی اپیل کی ہے انہوں نے خصوصی طور سے علماء کو مخاطب کرتے ہوئے اتحاد و ملت کے لئے ان کی خدمات کو وقت کی اہم ضرورت

بتایا ہے۔“
اپیل تو اس دنیا میں کسی بھی چیز کے لئے کی جاسکتی ہے کیونکہ مہانت مہانت کے لوگوں کے سامنے تقریر کرنے والا اپیل

میں دونوں قسم کے مولویوں کی پوچھ ہوگی۔ اور دونوں ہی مکتب فکر کے استیجوں پر مولویوں کو مداروں کی طرح پیش کیا جائیگا۔ جہاں وہاں وہ مذہبی قسم کی اُچھل کود کے اپنا اپنا لوہا منہی گئے اور منہ ملتے دام وصول کریں گے۔ ان نقد فرائد کے پورے ہوئے علماء حضرات اتحاد فکر کی آرزو بھی کیوں کریں گے؟

آصف صاحب مزید فرماتے ہیں۔

”نئے شاہی امام نے اتحاد ملت کے لئے علماء کرام کو جو آواز دی ہے وہ صدابہ صحرانہ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ علماء کرام کا یہ فرض بنتلہ ہے کہ وہ میدان عمل میں آئیں اور ملت کے مختلف دھاروں کو ایک لڑی میں پرو دیں۔“

مجھ صاحب ہوش کی رائے یہ ہے کہ اگر شاہی امام کی آواز صدابہ صحرانہ بن کر صدابہ شہر بن گئی۔ اور مسلمانوں اور علماء کے کانوں پر جوں بیگوں گئی اور مسلمانوں اور علماء نے سوہ اتفاق سے ان کی آواز پر لبیک کہنے کی غلطی کر لی۔ تو کھیلے کہ مسلمانوں کی محفلوں اور مجلسوں سے رونق اور چہل پہل کا کام تمام ہوا۔ کیونکہ ساری رونقیں اور ساری لذتیں تو ایک دوسرے کے ساتھ منہ زوری کرنے ہی میں ہیں۔ اگر لوگوں نے اختلافات سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ تو پھر گلی کوچوں میں موت کی سسی خاموشی کے سوا کیا بچے گا! آج جب کوئی مسلمان نماز پڑھنے کے لئے کسی مسجد میں جاتلے۔ تو پچاس قسم کے اعتراضات اس کے دماغ میں کل بلاتے ہیں اور وہ مسجد ہی میں جا کر سچا رہ اپنی زبان کھولتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ مناسب جگہ اسے پوری دنیا میں دستیاب نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہر مسجد میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد جو چائیں چائیں ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی پر اعتراض ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر اعتراض کے لئے کسی کے خلاف کوئی مسالہ دستیاب نہیں ہوتا تو بے چارے امام ہی کے پیچھے بڑھ جاتے ہیں اور امام پر انگلی اٹھانے کا نمازیوں کو قانونی حق حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر بیوی کا ایک ہی خصم ہوتا ہے لیکن لے دیکر ایک امام ہی ایسی جو رہے جس کے بیک وقت سو خصم ہوتے ہیں۔ اور مولوی شمس الرحمن رکھتا ہے۔ لہذا اس پر اعتراض کرنا از بسکہ آسان ہے۔ ذرا سوچئے اگر لوگ مسجدوں میں چپ چاپ آکر چپ چاپ نکل جائیں گے تو یہ پانچوں وقت کی

اگر خدا خواستہ مسلک کی لڑائیاں بند ہو گئیں اور سب مسلمان اختلافات سے بچھا چھڑ کر آپس میں شیر و شکر ہو گئے تو معاملہ ہی چوپٹ ہو جائے گا۔ دینی مدارس بند ہو جائیں گے۔ کتب خانوں میں تالے پڑ جائیں گے جو پالوں، چوتروں مسجدوں اور منبروں کی رونقیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اس دنیا میں ہوش رُبا سناٹوں کے سوا کیا بچے گا۔ دیکھا جائے تو ساری رونق اور سارا مزہ ان اختلافات ہی سے ہے۔ کوئی کسی کو لڑ و بتا رہا ہے۔ کوئی کسی کو ۲۴ نمبری۔ کسی کو دشمن رسول ثابت کیا جا رہا ہے اور کسی کو دشمن صحابہ۔ کوئی حسین کا دلدادہ ہے اور کوئی یزید کی بے گناہی ثابت کر کے اپنی بلبلیت ثابت کر رہا ہے کسی کے دل پہ تالے پڑے ہوئے ہیں کسی کی عقل پہ۔ حیرت کی بات ہے کہ احمد بخاری صاحب نے علماء سے خاص طور سے اتحاد کی اپیل کی ہے۔ شاید انہیں یہ نہیں معلوم کہ مسلمانوں کے ستر فی صد اختلافات کی وجہ یہی علماء ہیں۔ مسلمانوں میں اختلافات علماء کی تعداد کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ آج کا عالم خواہ دین اسلام کے حق میں غلصہ نہ ہو لیکن وہ اپنے مسلک کے حق میں ضرور غلصہ ہو گا۔ اور جو اپنے مسلک کے حق میں غلصہ ہو گا وہ چپ نہیں بیٹھے گا۔ وہ دوسرے مسالک پر اٹھلی بھی اٹھائے گا اور زبان سے ان کے لئے بھی لے گا۔ کیونکہ بزرگوں نے صدیوں پہلے یہ فرما دیا تھا کہ مُلّا آں باشد چُپ نہ شود۔ مولوی اسی کو کہتے ہیں جو کسی بھی حال میں چپ نہ رہے۔ یعنی جہاں بولنے کی ضرورت نہ ہو وہاں بھی بولے۔ اور اچھے مولوی کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ صرف اپنی کہے اور دوسرے کی بالکل نہ سنے۔ کیونکہ دوسرے کی سننے میں اپنے عقائد کی تباہی کا خطرہ ہے۔

مسلمانوں میں ۲۵ فی صد اختلافات کی وجہ ہمارے نیتا ہیں۔ جو مسلمانوں کو نسلی، علاقائی اور ذات بات کے اختلافات میں اُلجھا کر ان سے دوٹو پراپت کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں پانچ فی صد اختلافات کی وجہ مسلمانوں کی جہالت اور بد عقلی ہے۔ لیکن زیادہ تر اختلافات مذہبی نوعیت کے ہیں اور ان اختلافات کو علماء بڑھاوا دیتے ہیں۔ پھر ان ہی علماء سے اتحاد کی اپیل کرتا ہے سودھے کیونکہ مسلمانوں کے اختلافات سے سب سے زیادہ فائدہ علماء ہی کو ہوتا ہے جب دیوبندی بریلوی تنازع پیدا ہو گا۔ تو اپنے اپنے پالوں

نماز تو اچھی خاصی جنازے کی نماز ہو جائے گی۔ بھلا پھر مسجدوں میں دل کیسے لگے گا۔ آج تو صورت حال یہ ہے کہ بے شمار مسلمانوں کی حسرتیں مسجد ہی میں نکلتی ہیں جب باہمی رشتہ کشی باقی نہیں رہے گی۔ اور لوگ ازراہ بد نصیبی اگر متحد ہو گئے تو پھر مساجد کی چار دیواریوں میں ہا ہو کا عالم ہو جائیگا اور پھر لوگ گھروں ہی میں نماز پڑھنے لگیں گے۔

میں لنگڑے پیر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایک مسجد میں دو ایسے مسلمانوں کو دارِ علم کے سائز پر بحث کرتے ہوئے دیکھا ہے جو دونوں دارِ علم کھنے کی غلطی سے محفوظ تھے دراصل بحث کئے لئے نہ علم کی ضرورت ہوتی ہے نہ علم کی۔ بس تھوڑا بہت بے حیائی تیسر ہونی چاہئے۔ اگر بے حیائی تھوڑی سی بھی ہاتھ لگ جائے تو پھر کہیں بھی الجھ جائیے اور کسی سے بھی بھڑ جائیے۔ بے حیائی پھیلے بڑے کی تفریق کو مٹا دیتی ہے۔ علم اور جہل کے امتیاز کو ختم کر دیتی ہے۔ انسان اس بے حیائی سے اپنا رشتہ قائم کر کے لوگوں کے سروں پر چڑھ جاتا ہے۔ اور عبادت گاہوں میں بھی پہنچنے سے باز نہیں آتا۔ سوچئے اگر اخلاقیات امت کا بیڑہ غرق ہو گیا اور محسوس فقر کی بددعا سے مسلمانوں کو متحد اور متفق ہونے کی توفیق ہو گئی تو مساجد اور عبادت گاہوں کا کیف بھی ختم ہو جائے گا کیونکہ کچھ الشرا لے ایسے بھی ہیں جو عبادت گاہوں میں آتے ہی اس لئے ہیں کہ ان سے اچھی جگہ بحث و مباحثہ کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔ بحث کا فائدہ ایک یہ بھی ہے کہ اسمیں کسی طرح کے عمل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ کا عمل کچھ بھی ہو۔ لیکن آپ کو بحث اپنے ہی عمل کے خلاف کرنیکا بھی پورا پورا حق حاصل ہے۔ ہم ایسے بہت سے لوگوں سے واقف ہیں جو شبِ برأت کے موقع پر حلو کھلم کھلا کھاتے ہیں لیکن اس حلوئے کو وہ بزبان خود بدعت قرار دینے سے بھی باز نہیں آتے۔ آپ اکثر احادیث وغیرہ پر ایسے لوگوں کو بحث کرتے دیکھیں گے کہ جن کے باپ دادا کو یہ خبر نہیں ہوگی کہ صحیح حدیث کسے کہتے ہیں۔ یہی تو بحث کی کرامت ہے کہ اس کو اپنانے کے لئے نہ کسی علم کی ضرورت ہے نہ کسی فہم کی۔ آدمی چرب زبان ہو اور کسی قدر بے شرم ہو تو سمجھ لیجئے کہ اس سے زیادہ اچھی بحث کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور اس طرح کے بحث کرنے والے اس مرحوم ملت میں ایک ڈھونڈنے

تو ہزاروں ملتیں گے اور یہ سب کے سب الٹا اشارہ الٹا ایسے ہوں گے جنہیں پارسائی کی خوب بھی تیسر نہیں ہوگی لیکن جو پارسائی پردن میں کئی ٹیکر دیتے نظر آئیں گے۔ اور یقین کر لیں اس طرح کے جیلے ان اخلاقیات کی دین میں جو مسلم سماج میں خود رو گھاس کی طرح پیدا ہو رہے ہیں۔

اور یہ بھی اختلاف ہی کی کرامت ہے کہ زبان زور سے اور پگڑی اُچھال قسم کی طبیعت کی وجہ سے بعض پہل قسم کے لوگوں کو اس دنیا میں مقامِ اعلیٰ نصیب ہو جاتا ہے اور کچھ اپنی دم پر تاؤ دیکر گھوڑوں کے اگل بغل میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ سوچئے کی بات ہے کہ اگر مسلمانوں نے ان اخلاقیات سے جو وجہ ترقی بھی بنے ہوئے ہیں اور جن سے مختلف امتوں پر مقررین کو لائق لائق بھی مل رہی ہے اپنا بچھا چھڑا لیا تو یہ پہاڑ جیسی زندگی کیسے کئے گی۔ کیونکہ اس امت کے اکثر اوقات ایک دوسرے کی غیبت، ایک دوسرے پر لعن طعن، ایک دوسرے پر الزام تراشی، ایک دوسرے کے خلاف زہر افشانی کرنے میں گذر رہی ہے جب اخلاقیات ہی ختم ہو جائیں گے تو یہ سارے اوصاف جن کا ابھی تذکرہ کیا گیا ہے یہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ اور جب یہ اوصاف نہیں رہیں گے تو دامنِ مسلم میں خزاؤں اور اُداسیوں کے سوا کیا بچے گا۔ جو مسلمان مذہب کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ صرف مذہب کی خاطر ایک دوسرے سے رٹ بھڑکتے ہیں وہ اخلاقیات سے محروم ہو کر کتنے دن زندہ رہ سکیں گے۔ خدا ان مذہبی اخلاقیات کا تذکرہ کرتے دینِ مسلمان کی ساری رونق ان ہی کے دم سے نظر آتی ہے۔ اور جہاں اخلاقیات نہیں ہیں وہاں کا ماحول سونا سونا دکھائی دیتا ہے۔ اور ہر شکلِ مڑجھائی نظر آتی ہے۔ ملہار کا بھرم بھی مذہبی اخلاقیات کی وجہ سے قائم ہے۔ امت میں پھیلے ہوئے اخلاقیات ہی کی وجہ سے جگہ جگہ دارالافتاء کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور قسم قسم کے مفتی دنیا کے ہر ہر خطے میں ابھر رہے ہیں۔ اور اب ایسی جھگڑوں کی وجہ سے دارالافتاء بھی دن دوئی رات جو غنی تر قیاں کر رہے ہیں۔ اگر اخلاقیات کا ملیا میٹ ہو جائیگا تو مدرسوں میں اور افتاء کے مرکوزوں میں تالے پڑ جائیں گے اس لئے امت سے اتحاد کی اپیل کرنا ایک طرح کی سازش ہے۔

اور اسمیں کسی غیر ملکی ہاتھ کا بھی اندیشہ ہے۔

آصف صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔

”اس لئے اب ضروری ہے کہ مسلمان سیاسی طور پر

بیدار ہوں اور علماء کرام کی باتوں کو غور سے سنیں

اور فوراً اتحادِ ملت کے لئے کوشاں ہو جائیں۔“

عجیب بات ہے۔ شاہی امام صاحب تو علامہ سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ گو پاکہ علماء اپنے فرض منصبی سے غفلت برت رہے ہیں۔ تب ہی تو اپیل کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن ہمارے آصف صاحب جنھوں نے شاہی امام کے پیغام کو ہم تک پہنچانے کی غلطی کی ہے وہ حوام سے اس بات کی اپیل کر رہے ہیں کہ وہ علماء کی بات کو غور سے سنیں۔ اگر علماء اتحاد کی بات کر رہے تھے تو ان سے اتحاد کی اپیل کیوں کی جا رہی ہے۔ اور اگر وہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو پھر ان کی باتوں کو غور سے سننے کی تاکید کیوں کی جا رہی ہے؟

کیا آصف صاحب بھی یہ چاہتے ہیں کہ حوام علماء کی لئے ترانیاں غور سے سننے کے بعد مزید اختلافات کا شکار ہوں۔ اس بات کا انکار کیسے کیا جاسکتا ہے کہ علماء بلاشبہ مسلکی اختلافات کو ہوا دینے کے ذمہ دار ہیں۔ دین اسلام میں کہنے سننے کو بہت کچھ ہے۔ پھر اختلافی مسائل ہی پر زباں کیوں کھولی جاتی ہے محض اس لئے ناکہ یہ طرزِ تقریر آسان ہوتا ہے۔ اور اسمیں پیسے بھی اچھے ملتے ہیں اور سستی قسم کی شہرت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے خیال سے علماء اختلافات سے اپنا دامن نہیں بچا سکتے۔ اسمیں ان کا نقصان ہے۔ اور جب تک علماء اختلافات سے دامن نہ بچائیں ان کی بات کو غور سے سننے کی نصیحت کرنا۔ درخت پر بیٹھ کر آرا جلانے کے برابر ہے۔ لیکن علماء کی بات سننے سے یہ فائدہ ضرور ملے گا کہ اختلافات کا زور اور بڑھ جائے گا۔ اور مسلم محلوں کی رونق میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ تمام چھٹ بھیتوں کو علماء کی تقریر ہی سے تو مواد ملتے ہیں۔

آصف صاحب فرماتے ہیں۔

”دو در کیوں جائیں کچھ سال قبل ہریجنوں اور دلتوں کے نام پر ایک پارٹی ہو جن سماج قائم کی گئی تھی۔

شروع میں اس پارٹی کے کاشی رام سے کم ہی لوگ

واقع تھے کاشی رام نے اپنے ساتھ ہریجنوں کو

دلتوں کو لیا اور اتحاد کا نعرہ بلند کیا۔ دیکھتے

ہی دیکھتے یہ پارٹی ملک کی قومی پارٹیوں میں

شامل ہو گئی۔ اور ہوجن سماج پارٹی نے اپنا

وجود منوالیا۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس ہریجنوں

اور دلتوں سے زیادہ وسائل ہیں مسلمان الخ۔

سے زیادہ مالدار اور ان سے زیادہ تعلیم یافتہ

ہیں۔ سماجی اعتبار سے بھی ان سے زیادہ بلند

ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ناکام و نامراد ہیں۔

اور اس کی خاص وجہ آپسی بکھراؤ اور سیاسی اشتعال ہے

آصف صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہوجن سماج پارٹی قائم کرنے والا اپنی قوم کی حد تک مخلص تھا۔ اور اس کی قوم بھی آپسی افتراق و انتشار کا شکار نہیں تھی۔ ان میں کوئی شیعہ سنی نہیں تھا۔ کوئی حسینی زیدی نہیں تھا۔ کوئی دیوبند بریلوی نہیں تھا کوئی قاسمی مدنی نہیں تھا کوئی شاضی اور حق نہیں تھا۔ وہ سب کے سب ہریجن تھے اس لئے ان میں ادنیٰ کج کامیابی کوئی اختلاف نہیں تھا اس لئے سماجیام کو زبردست کامیابی ملی۔ مسلمانوں میں معاملہ دگرگوں ہے ہمارے یہاں جو لیڈر قوم کی بھیر جمع کر کے ایوان حکومت تک رسائی حاصل کرتا ہے وہ ایوان حکومت میں گھستے ہی قوم کو فراموش کر دیتا ہے۔ اور اپنی انگلیوں کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ وہ ترکس طرح ہوں گی۔ اور پھر بہت جلد وہ کسی گوشہ وزارت میں جا چھپتا ہے۔ بے چاری قوم اس کی تلاش میں سرگرداں۔ سڑکوں پر ماری ماری پھرتی ہے۔ پھر یہ قوم کسی طرح اپنے لیڈر کا سراغ نکلنے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور سر راہ چلتے چلتے اسے قیمتی کار میں جاتے دیکھ کر شور مچا کر اس کی گاڑی کو روک لیتی ہے۔ لیڈر صاحب حیران و ریشانے ہو کر پوچھتے ہیں۔ بھئی آپ لوگ کون ہو؟

آپ نے ہمیں نہیں پہچانا۔

ارے بھئی۔ اگر نہیں پہچانا تو کیا کوئی جرم کر دیا میں نے۔ تم خود بتاؤ۔ تم ہو کون۔ اور اس طرح تم نے میری گاڑی کو کیوں روکا۔ آگے بڑھ کر۔

درد بھری آواز میں ایک بوڑھا آدمی کہتا ہے۔ عالی جناب ہم آپ کے دوڑ میں۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنے گھروں میں آگ لگائی تھی۔ ہم نے آپ کی خاطر گھر گھر جا کر آپ کا پرچار کیا تھا۔ آپ کی ریلی کی شان بڑھانے کے لئے ہم نے اپنی ٹرولیاں واؤپر لگا دی تھیں۔ آپ کا وعدہ تھا کہ آپ ایم پی کا الیکشن جیت کر ہمارے واسے کے پیارے کریں گے۔

اے ہاں۔ یاد آیا۔ تم لوگ گھبراؤ نہیں۔ میں آج بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ اور یہ میرا فون نمبر کل صبح ۸ بجے میرے فون پر بات کرنا۔ پھر میں تمہیں اپنے آفس میں بلا کر تمہاری فریادیں سنوں گا۔ لیڈر اپنی جان بچانے کے لئے اپنی قوم کے افراد کو جھانڈ کر جیتا بنتا ہے۔ دکھوں کی ماری یہ اُمید پرست قوم اپنے لیڈر کی بے وفائیوں کی تادیلیں شروع کر دیتی ہے۔ کہ دیکھا کتنا بھلا آدمی ہے کتنے پیارے بآئیں کر رہا تھا۔ اور ہزار مصروفیات کے باوجود ہمیں پہچان بھی لیا تھا۔ ہماری بھی تو غلطی تھی کہ ہم نے اس کی صحیح معنوں میں تلاش نہیں کی۔ اگر دعا باز ہوتا تو اپنا فون نمبر کیوں دیتا۔ ۹

ہزار تادیلیں کر کے بے چاری قوم۔ پھر راضی برضا ہو کر اگلے دن اپنے لیڈر کو فون کرتی ہے۔ ادھر سے جواب ملتا ہے ایم۔ پی صاحب ہاتھ روم میں ہیں۔ ۲۰ منٹ کے بعد پھر فون کیا جاتا ہے۔ تو ادھر سے جواب ملتا ہے کہ ابھی ہاتھ روم ہی میں ہیں۔ جی ہاں جتنی دیر میں ہم عورتیں جھپٹی نہایتی ہیں اتنی دیر میں ہمارے ملک کے ایک نیتا کا غسل نہیں ہو جاتا۔

آدھے گھنٹے کے بعد پھر کال کی جاتی ہے تو جواب ملتا ہے۔ ایم۔ پی صاحب میٹنگ میں ہیں۔ دس منٹ کے بعد پھر کال کی جاتی ہے تو اطلاع ملتی ہے کہ ایم۔ پی صاحب اچانک اس ملک سے باہر چلے گئے۔ اور دس دن کے بعد آئیں گے۔

پانچ سال کے بعد یہی لیڈر کوئی تیا فارمولہ لیکر۔ جو قوم کو ہراساں کرنے والا ہو۔ نیکر پھر حاضر خدمت ہو جاتا ہے اور قوم اپنی جہالت اپنی نا سمجھی اور اپنی عاقبت نا اندیشی کے کارن اس لیڈر کو اپنا دوڑتے ہی اُمیدوں کے ساتھ مے دیتی ہے۔ ان لیڈروں کو زندگی کے گل جھیرے اڑاتے ہوئے ایک بار بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ان کی قوم فقر و فاقے میں مبتلا ہے۔

اور پر یاد ہی اور ذلت کے آخری مرحلوں سے گزر رہی ہے۔ لیڈر کو اپنا اقتدار باقی رکھنے کے لئے جو بھی فارمولہ دستیاب

ہوتا ہے اس کو وہ استعمال کر کے بار بار اپنی قوم کا اُتو بنا لیتا ہے اور اپنا اُتو سیدھا کر کے اتراتا پھرتا ہے۔ اور جہالت قوم کا پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

کاشی رام۔ اپنی قوم کے لئے ہمارے مسلم لیڈروں سے زیادہ معتبر ہے۔ اسی لئے وہ ایک پارٹی بنانے میں کامیاب رہا۔ پھر اس کی قوم بھی مذہبی اور سماجی انتشار کا شکار نہیں ہے اس لئے بھی اس کو اپنا راستہ بنانے میں کسی بڑی دشواری کا سامنا کرنا نہیں پڑا۔ ہمارے یہاں اگر کسی لیڈر کو ذرا سی بھی مقبولیت ملتی ہے تو قوم کے مختلف ذہنوں کے لوگ اس کا حساب کتاب شروع کر دیتے ہیں اس بات کی تحقیقات شروع ہو جاتی ہیں کہ یہ لیڈر دیوبندی ہے یا بریلوی۔ ضیعہ ہے یا سنی انصاری ہے یا پٹھان۔ اور پھر وہ جو کچھ بھی ثابت ہو اس کی مخالفت کا کوئی نہ کوئی سراڈھونڈ نکالتے ہیں۔ اور اسے ذلیل کرنے کی اسکیمیں مرتب کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں کسی بھی لیڈر کی مخالفت جس قدر آسان ہے اس قدر آسان کسی قوم میں نہیں ہے۔ آصف صاحب کی یہ بات شاید درست ہے کہ مسلمان ہر بچوں کے مقابلے میں زیادہ تعلیم یافتہ ہے۔ اور زیادہ مالدار ہے۔ یہ مالدار ہی کی علامت ہے کہ ہر مسلم گھر میں ٹی وی رکھا ہوا ہے۔ اور گھر گھر میں ڈش اینٹیلنگ لگے ہوئے ہیں۔ ہوٹلوں اور قہر خانوں میں پوری چل پل دکھائی دیتی ہے۔ جس مسلمان کو دیکھو کچھ نہ کچھ کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہے کوئی حلیم کھا رہا ہے۔ کوئی تھری کو بیٹا ہوا ہے۔ کوئی کھڑا گئے کا رس پی رہا ہے۔ کوئی سینک کے کباب تناول کر رہا ہے۔ غرضیکہ پوری قوم کھانے میں مصروف نظر آتی ہے اور ظاہر ہے کہ مالدار کے بغیر یہ کھانا باٹ ممکن نہیں ہیں سبے چارے ہر چھ اور دلت اس قوم کے مقابلے میں کیا کھائیں گے۔ اور کیا سیر سیٹ کریں گے۔ رہا تعلیم کا معاملہ تو وہ بھی اب مسلمانوں میں ریل پیل کے ساتھ جاری ہے۔ ترقی تعلیم کا حال یہ ہے کہ جو لوگ خود لکھا پڑھتا نہیں جانتے انہوں نے بھی اسکول کھول لئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے باقاعدہ کسی اسکول سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ وہ بچوں کو پڑھانے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور انہیں ملازمت اس لئے مل جاتی ہے کہ یہ پڑھے لکھے بچوں کے مقابلے میں بہت کم تنخواہ پر راضی ہو جاتے ہیں۔ یقین جلتے کہ مسلمانوں میں اب تعلیم کا زور پورے شباب پر ہے۔ لیکن

فہم کا عالم یہ ہے کہ ایک دن ایک عورت مجھے کہہ رہی تھی کہ میری ایک لڑکی نے عربی اور انگریزی خوب پڑھی ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ کہاں تک پڑھا ہے تو اس نے کہا کہ گزائے سرفیہ کے ۲۰ سارے پڑھے ہیں۔ اور انگریزی میں وہ دسٹل بمک کی گنتی پھر پھر سنا رہی ہے۔

کاش ہم نے حقائق کی گہرائیوں میں جھانک کر دیکھا ہوتا تو ہمیں اندازہ ہو جاتا کہ ہماری قوم تعلیم کے میدان میں اور عقل و فہم کے میدان میں بہت پیچھے ہے کس قدر افسوس کی بات ہے کہ کل تک جس قوم کو برہمنوں اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے تشبیہ دی جاتی تھی۔ آج آصف صاحب اسی قوم کے لوگوں کو ہریجنوں اور دلتوں کے مقابلے میں پیش کر رہے ہیں، اس میں قصور آصف صاحب کا نہیں اس قوم کا ہے جو عروج سے پستی کی طرف جا رہی ہے۔

آصف صاحب فرماتے ہیں۔

”امام احمد سید بخاری نے مسلمانوں کو متحد ہونے کی جو کمال دی ہے اس پر سنجیدگی سے سوچیں خصوصاً علماء کرام اس پر غور فرمائیں اور مسلمانوں کے درمیان آئیں ان کو سمجھائیں اور بتلائیں کہ ان کے حقوق سے مفاد سے ملت کو کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے؟“

یہاں آصف صاحب نے علماء کی کھلی توہین کر ڈالی ہے۔ ان کا انداز بیان کچھ ایسا ہے جیسے علماء اور عوام کے درمیان کوئی ربط نہ رہا ہو۔ حالانکہ علماء ہر سال اپنی قوم کے لوگوں سے بار بار ملاقات کرتے ہیں۔ ماہ مبارک میں وہ چنہ لینے کے لئے اپنی قوم کے دروازوں پر انتہائی پابندی کے ساتھ دستک دیتے ہیں۔ مال قوم کا میل کچل خود لیکر قوم کے مال کی تطہیر کرتے ہیں۔ اس کے بعد عید قرباں کے موقع پر جانوروں کی کھالیں وصول کرنے کے لئے انہیں پھر قوم کے گھروں تک پہنچنا پڑتا ہے۔ اور قوم کو سمجھانا پڑتا ہے کہ کھانوں کا صحیح مصرف کیا ہے اور علماء کو عوام سے ہمدردی نہ ہوتی تو اس طرح گھر گھر بھٹکنے کی کیا ضرورت تھی۔ قوم کی ہمدردی علماء سے کیسے کیسے کام نہ کر دیتی ہے۔ پھر اور بھی کئی موقع آتے ہیں جن میں علماء بہ نفس نفیس قوم کے افراد سے ملتے ہیں۔ بیاہ شادی کے تقاریب میں بھی علماء اپنی قوم کے شانہ بشانہ کھڑے رہتے ہیں۔ اور قوم کو خوش رکھنے کے لئے اپنے فوطی بھی ہنسی خوشی کھینچ لیتے

ہیں۔ ان سب حقائق کے ہوتے ہوئے علماء کو یہ یقین کرنا کہ قوم کے درمیان آئیں اور انہیں سمجھائیں کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا یہ علماء کی توہین نہیں ہے؟

رہی بات اتحاد کی ہے تو علماء یہ کام کیسے کر سکتے ہیں مسلمانوں کے اتحاد سے علماء کا نقصان ہے۔ اگر مسلمان کسی ایک پلیٹ فارم پر آگئے تو اتنے بہت سارے علماء کا جو ہندوستان کے کونے کونے میں بکھرے پڑے ہیں کیا ہو گا۔ یوں بھی اختلافات عوام میں نہیں ہے اختلاف تو علماء کے درمیان ہی ہے۔ اور یہ اختلافات غیر دانستہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ اختلافات اسلئے شروع کئے گئے ہیں کیونکہ ان ہی کے دم سے اپنے اپنے حلقوں میں روٹی روزی اور عزت و مقبولیت موصول ہوتی ہے۔ اگر یہ اختلافات نہیں ہوں گے تو نہ جلسے ہوں گے اور نہ کتابیں چھپیں گی۔ اس لئے علماء کو اس کام پر مجبور نہ کریں جو ناممکن ہے۔ اور جس سے سراسر علماء کا نقصان ہے۔ یعنی علماء کی آؤ بھگت اسی وقت تک ہے جب تک قوم میں سب ٹول ہو رہا ہے جس دن مسلمان ایک رنگ میں رنگ گئے اس دن علماء کے ہاتھوں کے طوطے اڑ جائیں گے۔ شب برات کا طوطہ عرم کا شربت ربیع الاول کی کھیر، رجب کے کونڈے، بسم اللہ کی تعریف، تیجہ گیاروی، تیروی، چہلم اور بھی بہت سے ایسے موضوعات ہیں جو کھانے پینے کی باتیں ہیں بریلوی حضرات کو اس طرح کے موافقات پر خوب کھانے کو ملتا ہے اور دیوبندی حضرات جب ان موضوعات کے خلاف لپٹے دار تقریریں کرتے ہیں تو بریلوی مکتب فکر کے مخالفین علماء دیوبند کو اپنے سروں پر بٹھاتے ہیں اور ان کی خوب خاطر مدارات کرتے ہیں اس طرح دونوں طرف کے علماء کی پانچوں تر رہتی ہیں۔ اگر یہ امت اپنی جہالتوں سے باز اگر کسی فکر صحیح سے وابستہ ہو جائے اور اختلافات سے خلاصی حاصل کر لے تو اس کا سب سے زیادہ نقصان ان مولوی حضرات کو پہنچے گا جن کے گھروں میں چوہے ان ہی اختلافات کی بدولت جل رہے ہیں۔

آصف صاحب نے اپنے مضمون کے اختتام پر فرمایا ہے۔

”ان مسلم درکروں سے درخواست ہے جو اپنے اپنے علاقے کے مختلف سیاسی لیڈروں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں کہ ملت کے مسائل کو حل کرائیں اور اپنی وفاداریاں کسی جگہ گروی نہ رکھ کر ایک مرکز پر جمع ہوں۔“

آصف صاحب! پہلے مسلمانوں نے پاس بہت کچھ تھا۔ تھی۔ وقار، علم و عقلی کی کھنٹ تھی۔ یہ لوگ اقتدار، اعلیٰ سے مزین تھے۔ ان کے پاس دولت و نیلے ساتھ ساتھ تقویٰ اور ہنر کا۔ ان کے لئے جہاد تھے۔ شرافت اور سخاوت کی پاکیزہ ہوا میں ان کے گھر وں میں چاکری تھیں۔ ساری دنیا کی جو کھٹ پر سجدہ ریز ہو کر زمین میں جاتی تھی۔ سنجیدگی اور منانیت کا سرمایہ بھی انہیں فیسر تھا۔ یہ لوگ بہ اعتبار مالدار اور نر خرو تھے۔ اب ان کے چاروں طرف کے پاس محدود و بشکوک قسم کی وقاداریوں کے سوا اور بچا ہی کیلئے ہے۔ اگر کسی دوسری قوم سے خوشیاں اور راحتیں انہیں قرض یعنی ہوں تو اگر یہ وقاداریوں کو گردی نہ رکھو انہیں تو پھر کیا چیز گردی۔ کھو انہیں۔ اب ان کے پاس ہے ہی کیا۔

ہمارے بڑوں نے اللہ ان کی قبروں کو نور سے جہدے ملک کی آزادی کے موقع پر مسلمانوں کا وقار کا انگریس کے جو کھٹ پر رہن رکھو اور یا تھا۔ چاس برس گزرتے جلتے کے بعد جبکہ کانگریس مسلمانوں سے اپنے قرض کا سود و سود وصول کر چکی ہے لیکن اس نے مسلمانوں کا وقار واپس نہیں کیا۔ وہ آج بھی کانگریس کے ہاتھوں کے پاس پڑا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کے پاس اب کسی اور پارٹی کے پاس انہیں رکھوانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اس لئے کوئی دوسری پارٹی انہیں خوشیاں اور راحتیں قرض دیتے ہوئے بھی ڈرتی ہے۔

بے چارے ہمارے معصوم منظر علماء اس لئے کانگریس ہما کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ قوم کا وقار چاس سال سے گردی پڑا ہے۔ اس لئے قوم کو ادھر ادھر بھٹکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے علماء مسلمانوں کو یہ سمجھانے پر مجبور ہیں کہ دین و دنیا میں اپنی بھلائی چاہئے تو تو کانگریس پر سر جھکاؤ۔ اور سونیا گاندھی سے بغل گیر ہو کر لائف لائن اختیار کر لو۔ ورنہ موت یقینی ہے۔ علماء اس بات سے واقف ہیں کہ مسلمانوں کی اصل قاتل کانگریس ہے اور کانگریس کے قتل کا انداز فرقہ پرست پارٹیوں سے مختلف ہے یہ قتل کر کے بھی ثواب دارین حاصل کر لیتی ہے۔ جبکہ فرقہ پرست پارٹیاں مسلمانوں کا قتل کر کے ثواب دنیا بھی حاصل نہیں کر پاتے۔ اس لئے ہمارے علماء کانگریس ہی کے گیسو سنوارنے کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کانگریس

بہ قسم کے قتل کا جو یہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کا وقار کانگریس کے وقار میں گردی بھی پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اگر مسلمان نے ادھر ادھر بھٹکنے کی بھی کوشش کی تو یہ کانگریس انہیں جنو کی طعن بھنوائے گی۔ اس لئے علماء مسلمانوں کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ کچھ بھی ہو عشق کانگریس ہی سے جاری رکھو۔ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ علماء دیوبند اور علماء بریلی جو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔ یہ دونوں ہی کانگریس کے متوالے رہے ہیں۔ جنہیں دین اسلام ایک نہ کر سکا یہ بھی کانگریس کی جو کھٹ پر جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ خدا تو معاف بھی کر دیتا ہے لیکن کانگریس معاف نہیں کرے گی اس لئے دونوں ایک ساتھ آواز اٹھا کر کانگریس کی ہنوائی کرتے ہیں اور اپنے اپنے حلقوں میں کانگریس کے لئے اتنا کچھ کرتے ہیں کہ اگر اتحاد دین اسلام کے لئے کر لیں تو اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے۔

آصف صاحب! ہماری رائے میں آپ مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دینے کے بجائے کسی دوسری بات کی ترغیب دیں۔ کیونکہ آپ کی یہ خواہش کہ مسلمان متحد ہو جائیں پوری ہونے والی نہیں ہے۔ اول تو اس تجویز کو مسلمان ہی ٹھکرادینگے۔ اور اگر مسلمانوں کی کھوپڑی میں آپ کی بات اتر گئی تو علماء اس تجویز کا قتل عام کر دیں گے کیونکہ انہیں مسلمانوں کے اتحاد سے کاروباری نقصان ہے اور اگر بالاتفاق مسلمان متحد بھی ہو جائیں تو بھی کہاں جائیں۔ یہ متحد ہو کر بھی اس ملک میں ۱۵ فیصد ہی رہیں گے متحد ہو کر بھی ۸۵ فیصد کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہو گا۔

مسلمانوں کو تو اس بات کی تلقین کریں کہ یہ جہالت گردی سے باہر نکلیں اپنے علماء کی اندھی تقلید نہ کریں۔ کسی ایک پارٹی کے غلام محض بنکر نہ رہیں۔ ہر پارٹی کے اچھے کنڈی ڈیٹ کو آگے بڑھائیں اس طرح ہندوستان کی تمام پارٹیاں مسلمانوں کی ضرورت محسوس کریں گی۔ مسلمانوں کا ووٹ کانگریس کا بینک ووٹ بنا دیا۔ بس یہی بات آج مسلمانوں کی موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اور اب مسلمانوں کو جب کانگریس کی طرف ہٹا دیا جائے تو دوسری پارٹیاں یہ سمجھنے پر مجبور ہوتی ہیں کہ شاید مسلمانوں کا صلاح کانگریس کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اور نکاح کے بعد کسی اور پارٹی سے

صحت کے نادراصول

صبح اٹھ کر چل قدمی کریں اور رفتہ رفتہ حسب برداشت خمرچہ ذیل میں سے کوئی ورزش کیا کریں۔ کبڈی، کرکٹ، فٹ بال کھیلنا، ہاکی، گھوڑے کی سواری اور جتنا شک کھیلنا، کودنا، ڈنڈ پلٹنا، پیدل سیر کرنا، ٹینس کھیلنا، دوڑ لگانا اور کشتی رطنا وغیرہ یہ ورزشیں عمدہ قسم کی بھی جاتی ہیں۔

بسا اوقات نیکھنے میں آئیے کہ کمی نیند کی وجہ سے انسان کئی ایک مہلک امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر نیند اور نوجوان آدمی کو کم از کم آٹھ گھنٹے اور بوڑھوں کو اور ناگاہاں اور کمزور افراد کو دس گھنٹے سونا کافی ہے۔

طلوع آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر نیند سے بیدار ہونا صحت کے لئے مفید ہے۔ اس کا حامل تمام دن صحت ممالاک اور خوش دل رہتا ہے بلکہ کئی خبیث امراض اس کے نزدیک تک نہیں آتے اور اس طرح دم دباؤ بھگتے ہیں جسے شیطان لا حول سے، آفتاب نکلنے پر بھی استراحت میں پڑا رہنا گئیے امراض کا سبب ہے۔ مثلاً خیالی اور شہوانی خیالات کا غلبہ قلب اور اخلاص کی بدعادات وغیرہ وغیرہ۔

بستر خواب سے بیدار ہونے ہی میل دو میل کے فاصلے پر کھلے میدانوں اور باغوں میں حاجات ضروریہ سے فارغ ہونے کے لئے جانا چاہئے۔ ایک تو صبح کی سیر دوران خون کو درست کرتی ہے۔ دوسرا باد نسیم کے جھونکے کئی ایک امراض کو بدن سے دور کرنے میں طبیب حاذق کا کام دیتے ہیں۔

حاجات ضروریہ سے فارغ ہو کر مسواک کرنا دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔ ہمیشہ اس پر عمل پیرا ہونے سے دانتوں کو کئی امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ دوسرا رات کی کھائی ہوئی خوراک کے وہ ذرات جو دانتوں میں بوجہ خلل یا غرغری نہ کرنے کے رہ کر متعفن اور گندے مواد پیدا کرتے ہیں انہیں مسواک مسوڑھوں سے نکال کر دانتوں کی جڑوں کو کڑھنے سے بچا رہے۔ عموماً سرد پانی سے روزانہ غسل کرنا صحت کے لئے بہت مفید ہے جبکہ غسل کے بعد صاف تولیے سے تمام جسم کو اچھی طرح خشک کیا جائے لیکن کمزور آدمیوں کو حسب برداشت لمبا طوموم نیم گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ بہ نسبت اس پانی کے سر پر ڈالنے والا پانی ٹھنڈا ہونا چاہئے جس سے سر پر عمل کیا جائے۔

تعلق رکھنا چونکہ شرعاً ناجائز ہے اس لئے کانگریس جیسی کمیٹی ہے اسے نبھاؤ۔ اور اس کے پلے پر نماز عجت ادا کرتے رہو۔ مجھ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی ایک پلیٹ فارم پر لانے کے بجائے ان میں شعور پیدا کیا جائے۔ تاکہ یہ لوگ اپنے نیتاؤں کی سازشوں اور خود غرضیوں کو سمجھیں اور جماعتوں سے نجات حاصل کر کے یہ عقل کے ناخن لیں۔ اگر مسلمان خواہ مخواہ کسی ایک سیاسی پارٹی کا غلام بنادیا۔ یا مفاد پرست لیڈروں کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا تو اس کا حشر اس سے بھی زیادہ خراب ہو سکتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہر لیڈر اتحاد کی بات کرتا ہے لیکن ہر لیڈر اتحاد کے خود ہی پرچے بھی اڑاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر مسلمانوں میں اتحاد ہو گیا تو ان جیسے بے صلاحیت اور رنگ قوم لیڈروں کو کہاں گھاس پڑے گی آج مسلمانوں کے افراق و انتشار کی وجہ سے کچھ گدھے گھوڑے بن گئے ہیں۔ اور ان کا گدھا پن اسی وقت تک پوشیدہ ہے جب تک قوم کی آنکھیں نہیں کھل جاتیں اس لئے آج کے لیڈروں کی اصل خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کی قوم جہالت کے بستر پر پڑی خزانے لیتی رہے۔ اور وہ خود اقتدار پر قابض ہو کر مالِ ملیہ اڑاتا رہے۔

احمد بخاری کی یہ اپیل کہ علماء اتحاد و اتفاق کی ترغیب دیں۔ ایک ایسی اپیل ہے جس کا حشر بھری دوپہر میں بڑا ہوتا ہے۔ خود احمد بخاری بھی مسلمانوں کے اتحاد سے کچھ وصول نہیں کر سکیں گے ان کا بھرم بھی اسی وقت تک باقی ہے جب تک مسلمان ایک دوسرے سے بھڑے ہیں اور خواب غفلت کا شکار ہیں جس دن مسلمانوں نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اور اپنی عقل کے دروازوں پر چڑھے ہوئے تالوں کو توڑ دیا۔ اس وقت وہ متحد ہو یا نہ ہوا تنا ضرور سمجھ لے گا کہ نیتاؤں نے انہیں قربانی کا بکرہ بنوا کر بار بار ذبح کر دیا ہے۔ قوم تو بے چاری اس طرح اپنی جان گنوا بیٹھی ہے اور تو اب سیاست سارا کا سارا نیتاؤں کے حصے میں آئی ہے۔ جس دن قوم آنکھیں کھول دی گی اُس دن سب سے پہلے وہ نیتاؤں کے گلے گھوٹے گی جنہوں نے تقریروں میں انہیں متحد کر کے کسی بھی سیاسی پارٹی سے ان کا سودا کر لیا ہے۔ قوم کب آنکھیں کھولے گی یہ تو خود ہی جانے۔ آج تو اس قدم کی میرلے بازگشت یہ ہے۔ ان کا جو مرض ہے وہ اہل مدد جانیں۔ میرا پیغام جانتے ہیں

ان کان اول

شیطان کی کشمکش

قسط ۲۹

اسلوراجی



کے باوجود میں ایک شرط پر تجھے آزاد اور معاف کرنے کو تیار ہوں۔
”میری معافی اور آزادی کی شرط کیا ہے۔“ اسیلہ نے بے یقینی
اور بے یقینی سے پوچھا۔

”یہ جوان....“ اٹور نے یوناف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہا۔ ”جو تیرے ساتھ یہاں زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے، یوناف ہے۔
اگر تو اس کے ساتھ مقابلہ کر کے اُسے زیر کر لے تو میں تجھے معاف
کر کے تیری آزادی کو بحال کر دوں گا۔“

”تجھے یہ شرط منظور ہے؟“ اسیلہ نے خوشی اور اطمینان کا اظہار
کرتے ہوئے کہا۔ ”میں اس جوان سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔
جس کا نام یوناف ہے؟“

”ان دونوں کو زنجیروں سے آزاد کر دو؟“ سردار اٹور نے
اپنے محافظوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ تاکہ اس مقابلے کی ابتدا ہو۔
اٹور کے محافظ فوراً آگے بڑھے اور انہوں نے یوناف اور
اسیلہ کو زنجیروں سے آزاد کر دیا۔ جب اسیلہ کی زنجیریں کھل گئیں تو
وہ بڑی خوشخواری سے حملہ کرنے کیلئے یوناف کی طرف بڑھا۔

”اے اجنبی جوان! یوناف نے اسیلہ کو مخاطب کرتے ہوئے
سمجھانے کے انداز میں کہا۔ ”میں نہیں جانتا تو کون ہے اور کس جرم
کی پاداش میں تجھے یہاں لایا گیا ہے۔ پریشان رکھ میرے ساتھ مقابلے
میں تجھے تباہی، بربادی اور اپنی ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ ملے گا۔
اس مقابلے سے باز رہ اور اپنے اس حال پر قانع رہ ورنہ اس مقابلے
کے بعد تجھے پھٹا دے کے سوا کچھ نہ ملے گا۔“

لیکن اسیلہ نے یوناف کی اس نصیحت پر کوئی دھیان نہیں دیا۔
اور آگے بڑھ کر ایک زوردار مٹک، یوناف کی گردن پر جڑ دیا۔ یوناف
اس اچانک حملے سے لڑکھڑکا کر انتہائی بے بسی کے عالم میں فرش پر

جواب میں مار بھاڑا موش ہی رہا۔ کیوں کہ اب وہ تہہ خانے
میں داخل ہو گئے تھے۔ عزازیل ان سب کو لے کر ایک ایسے تہہ خانے
میں داخل ہوا جہاں سردار اٹور اور اس کا بیٹا سوریان اپنے
محافظوں کے ساتھ کھڑے تھے اور ان کے سامنے دو جوان موٹی
موٹی زنجیروں میں تہہ خانے کے ستونوں کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے
ان دونوں جوانوں میں ایک یوناف تھا۔ وہ سب اٹور اور سوریان
کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔

”دیکھو یوناف اس وقت کیسی عبرت خیز حالت میں ہے۔ یہ وہی
یوناف ہے۔ جو کبھی اُن گنت قوتوں کا مالک ہوا کرتا تھا۔ اور تم سب
کیلئے ناقابلِ تسخیر بنا ہوا تھا۔“ عزازیل تفاخر سے پُرجے میں بولا۔
”مچروہ دو سنگ ستون کے ساتھ جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے بولا۔“ اس کا نام اسیلہ ہے۔ یہ سردار اٹور کے قبیلے کا
سب سے طاقتور جوان ہے۔ اس نے ایک بار چوں کہ اٹور کے
غلاف بغاوت کی تھی۔ اس لئے اسے ان تہہ خانوں کا اسیر بنا دیا گیا
ہے۔ میرا اور اٹور کا ارادہ ہے کہ یوناف اور اسیلہ کو آپس میں
ٹکرا کر تماشا دیکھا جائے اور یہ مقابلہ یقیناً تم چاروں کے لئے بھی
دلچسپی کا باعث ہو گا۔“

”یقیناً یہ مقابلہ دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔“ یافان نے مطمئن اور
مسکراتی آواز میں کہا۔ ”مجھے یہ کیسا عجیب اور اجنبی سالک رہا ہے
کہ یوناف اپنی ساری قوتوں سے محروم، ہمارے سامنے زنجیروں سے
جکڑا ہوا ہے۔“

اس دوران میں سردار اٹور آہستہ آہستہ اپنے قبیلے کے جوان
اسیلہ کی طرف بڑھا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ”اے اسیلہ
میں جانتا ہوں کہ تیرا گناہ بڑا بھیانک اور تیرا جرم بڑا کریہہ ہے اس

کو مخاطب کر کے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا: ”کیا میں نے اس سے قبل تجھے ایک بار کوہستان نور میں اور دوسری بار جبل قاسیوں میں شکست سے دوچار نہیں کیا تھا؟“ پر اس میں تیرا کیا قصور۔ تو آدم کے جس بیٹے کی نسل سے ہے۔ وہ بھی ایسا ہی تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اپنے بھائی ہابیل کو کیوں قتل کرتا؟

پھر یوناف آہستہ آہستہ عارب کی طرف بڑھا۔ عزراہیل یا فان، یوسا، نبیطہ بڑے انہماک اور دلچسپی سے اُن دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ قریب آکر یوناف نے عارب پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ اچھلتا ہوا دریا جیسا گرا۔

پھر یوناف اس پر پل پڑا اور اُسے دم نہ لینے دیا۔ عارب نے سنبھلنے کی بڑی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ کیوں کہ یوناف نے اس پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کر دی تھی۔ عارب کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے کوئی نادان اور کمسن بچہ اپنے غضب ناک باپ کے ہاتھوں پٹ رہا ہو۔ عزراہیل، یا فان، یوسا اور نبیطہ اب پریشان اور فکر مند دکھائی دے رہے تھے۔ عارب کے جسم کے کئی حصوں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور اس کا جسم یوناف کی ضربوں سے زخم زخم ہو رہا تھا۔ اچانک عارب اپنی ستری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اور یوناف کے نیچے لیٹے لیٹے اس نے ایسا حربہ استعمال کیا کہ یوناف بھی طرح اچھل کر تہہ خانے کے سنگی ستون سے جا ٹکرایا۔ اس کے بعد جو عارب نے یوناف کو مارنا شروع کیا تو الامان۔

عارب نے اپنی ستری قوتوں سے یوناف کو مار مار کر آدھ ہوا کر دیا۔ پھر یوناف کے سر کے بال پکڑ کر اس کے منہ پر زوردار طمانچہ مارنے ہوئے عارب نے پوچھا: ”کیا تم میرے ہاتھوں اپنی شکست تسلیم کرتے ہو؟“ ”ہاں میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں“ یوناف نے مُردہ سی آواز میں کہا۔ تب عارب نے یوناف کو چھوڑ دیا۔ ابلیلے کاٹنے احتیاط کے طور پر یوناف کے گلے میں جو چڑے کا ٹکڑا ڈالا تھا جس پر وہ تحریر گندہ تھی جسے پڑھ کر یوناف اپنی ساری کھوٹی ہوئی قوتیں حاصل کر سکتا تھا۔ یوناف اس تحریر سے کام لینا بھی بھول چکا تھا۔ کیوں کہ عزراہیل نے اس پر ایسا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی ساری ستری، لاہوتی اور وہ قوتیں بھول گیا تھا جو ابلیلے سے وابستہ تھیں۔ اس موقع پر سردار اٹور نے گرج کر اپنے چار محافظوں سے کہا کہ اُن دونوں کو جکڑ کر سونے کی کانوں میں کام کرنے کیلئے لے جائیں۔ وہ چاروں محافظ حرکت میں آئے۔ انہوں نے یوناف اور اسیلہ کو زنجیروں میں جکڑا اور سونے کی کانوں میں کام لینے

کر گیا۔ اس موقع پر یوناف کی اس بے بسی پر عارب، یا فان، یوسا اور نبیطہ کے علاوہ عزراہیل نے بھی خوشی کے قہقہے بلند کیے۔ زمین پر گرے ہوئے یوناف پر اسیلہ نے لگاتار اپنے پاؤں سے کئی ضربیں لگائیں جس کے نتیجے میں یوناف کی پیشانی سے خون بہہ نکلا۔

پھر دفعتاً یوناف برق کے کوندے کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ انتہائی غضب ناک دکھائی دے رہا تھا۔ اسیلہ نے پھر آگے بڑھ کر جب یوناف پر ضرب لگانا چاہی تو یوناف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر چلیج دیتی نگاہوں سے اس نے اسیلہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اگر تجھے میں ہمت ہے تو اپنا بازو مجھ سے چھڑا کر دکھا“ اس کے ساتھ ہی یوناف نے اس کے جسم کے مختلف حصوں پر دو چار ضربیں لگا کر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور سر سے بلند کر کے تہہ خانے کے فرش پر پٹنچ دیا۔ اسیلہ تکلیف کی شدت سے کراہنے لگا۔ اور جب اس نے دیکھا کہ یوناف انتہائی قہرمانیت کے ساتھ پھر اس کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس نے کراہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر یوناف سے منت کرنے کے انداز میں کہا۔

”مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے خطا ہوئی جو میں تمہارے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے رضامند ہو گیا“

اسیلہ کی یہ حالت دیکھ کر یوناف رُک گیا۔ عین اسی وقت عزراہیل نے عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اے عارب! کیا تم یوناف سے اپنے انتقام کی ابتدا اس تہہ خانے میں نہ کر دو گے۔ آگے بڑھ کر اس سے ٹکرا جاؤ۔ پہلے اپنی طبعی حالت میں اس سے مقابلہ کر دو۔ اگر تم غالب رہے تو بہتر۔۔۔ لیکن اگر تم یہ دیکھو کہ تم یوناف کو زیر نہیں کر سکتے تو پھر اپنی ستری قوتوں کو عمل میں لاؤ اور یوناف کو مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دو۔“ عارب فوراً آگے بڑھا اور یوناف کی پشت کی طرف سے ہر ایک ایک زوردار گھونسا اس کی گردن پر رسید کر دیا۔ یوناف اس حملے کے لئے تیار نہ تھا۔ لہذا وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور تہہ خانے کے فرش پر گر گیا۔ لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پلٹ کر دیکھا۔ عارب پر نگاہ پڑتے ہی اس کی حالت بدل گئی۔ اس کی کیفیت ایسی ہو گئی تھی جیسے اس نے کوئی تلخ مشروب پی لیا ہو۔ اس کے چہرے پر قہر کی بارش ہونے لگی تھی۔ سینے سے چٹکاریاں پھوٹنے لگی تھیں اور اس سے اس کی آنکھیں آگ برسانے لگی تھیں۔

”اے عارب! کیا تو بھی مجھ سے ٹکرانے لگا؟“ اس نے عارب

بٹھایا اور دونوں ماں بیٹے کو آرام کرنے کی تلقین کر کے جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہاجرہ نے پوچھا۔

”اس لقمہ دوق صحرا اور چٹیل میدان میں ہمیں بیکہ دہن چھوڑ کر آپ کہاں جا رہے ہیں۔ جب کہ یہاں نہ کوئی ہمارا مونس و مددگار ہے اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے جس سے حیات کا سلسلہ جالاؤ سکے۔“ ابراہیم نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور وہاں سے وہ روانہ ہو گئے۔ ہاجرہ آپ کے پیچھے بھاگیں اور آپ کا دامن تھام کر پوچھا۔

”کیا یہ مشیت ایزدی ہے اور کیا خداوند ہر باں نے آپ کو ہمیں یہاں چھوڑ جانے کا حکم دیا ہے۔“

”ہاں یہ مشیت ایزدی ہے۔“ ابراہیم نے کہا۔ ”اور میرے رب نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔“

ابراہیم سے یہ جواب سننے کے بعد ہاجرہ نے بڑی طمانیت اور سکون سے کہا۔ ”اگر یہ اس کا حکم ہے جو ہم سب کا رب ہے تو پھر آپ ضرور تشریف لے جائیے۔ اب میں فکر مند نہیں ہوں۔ اب وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ اس رب پر ہمیں کامل بھروسہ ہے۔“ پھر ہاجرہ وہیں لوٹیں اور اسمعیل کو گود میں لے کر اس سنان صحرا اور سنان میں بے یار و مددگار بیٹھ گئیں۔

ابراہیم رخصت ہونے کے بعد جب ثنیہ نامی ٹیلے کے پاس پہنچے تو یہاں آپ کو یقین ہو گیا کہ ہاجرہ اب ان کا پیچھا نہیں کر رہی ہیں۔ آپ اس ٹیلے کے پاس بیٹھ گئے اور مڑ کر پیچھے دیکھا۔ آپ نے اپنا رخ اس سرخ ٹیلے کی طرف کیا جس پر بعد میں کعبۃ الشریعہ تعمیر ہونے والی تھی اور اس موقع پر آپ نے انتہائی عاجزی اور نکساری سے اپنے رب سے دعا کی۔

”اے ہمارے رب! میں اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے قریب ایک چٹیل میدان میں جو ناقابل زراعت ہے آباد کرتا ہوں۔ تاکہ وہ نماز کا اہتمام کریں تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرما دے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما۔ تاکہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔“

یوں ابراہیم رخصت ہو کر ارض فلسطین کی طرف چلے گئے جہرہ ہاجرہ کے پاس پانی کا جو ذخیرہ تھا۔ وہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس پینے کو پانی کا ایک قطرہ نہ رہا۔ اور اسمعیل کو

کیلے انہیں باہر لے گئے۔ عارب، عزرائیل، یافان، یوسا اور غبطہ بھی سردار اور اس کے بیٹے سوریہ کے ساتھ تہہ خانوں سے نکل کر بستی کی طرف بڑھ گئے۔

حضرت ابراہیم نے اپنا قیام ارض فلسطین میں ہی رکھا ہوا تھا یہاں آپ نے قطور انام کی ایک اور عورت سے بھی شادی کر لی تھی۔ جس کے بطن سے آپ کے بیٹے زمران، یقشان، مدان، مدین، اشبن اور شوع پیدا ہوئے تھے جن دونوں ابراہیم کے بڑے فرزند اسمعیل ابھی شیر خوار ہی تھے تو خدا نے واحد نے ابراہیم کو وحی کی۔ ہم تمہیں کعبۃ الشریعہ کی دوبارہ تعمیر کے عظیم الشان کام پر مامور کرتے ہیں۔ ہم تمہیں اس جگہ کی نشان دہی کر دیں گے جہاں کعبہ کی تعمیر کرنا ہوگی۔ تاکہ اس تعمیر ہونے والے گھر کو پاک مان کر کے طواف اور نماز آباد کرو۔ لیکن اس گھر کی تعمیر سے پہلے اپنے چیتے جگر اسمعیل اور اپنی رفیقہ حیات ہاجرہ کو اس سنان و بیان جگہ چھوڑ آؤ۔ جہاں کعبہ کی تعمیر ہونے لے۔ تاکہ تمہارے اس بیٹے کی وجہ سے یہ زمین آباد ہو جائے۔“

الشر کے اس حکم کی تعمیل کے لئے جبرائیل برائے کر ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تاکہ تعمیل ارشاد ربانی میں تاخیر نہ ہو۔ ابراہیم اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسمعیل کے ساتھ اس براق پراش حجاز کی طرف روانہ ہوئے۔ دوران سفر میں جب آپ کا گزر کسی بستی کے اوپر سے ہوتا تو آپ جبرائیل سے پوچھتے: ”کیا یہی ہمارا مقصود سفر ہے۔“ اس کے جواب میں جبرائیل فرماتے کہ نہیں ابھی آپ کا سفر جاری ہے۔ سفر کرتے ہوئے آپ ایک ایسی سرزمین میں داخل ہوتے جس کی زمین صرف خاردار جھاڑیاں اور بول کے درخت تھے اور ہر طرف خشک اور بے آب و گیاہ گھاٹیاں تک جھانک کر رہی تھیں۔ پھر ایب ناہوار اور خشک ٹیلے کے پاس سفر تمام ہوا۔ اور جبرائیل نے اس سرخ ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

”یہ وہ جگہ ہے جہاں آنے والے دور میں آپ کو بیت الشریعہ تعمیر کرنا ہوگی۔“ چنانچہ جبرائیل آپ کو وہاں چھوڑ کر چلے گئے۔ ابراہیم کو بھی وہاں رکنے کی بجائے کوچ کر جانے کا حکم تھا۔ لہذا اپنے ہاجرہ اور بیٹے اسمعیل کو زمران والی جگہ پر ایک درخت سے نیچے

عز بناری شریف، کتاب الانبیاء، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۱۵۵ (ابن کثیر) برائیتہ نام کا یہ ٹیلہ آجکل موجود مکہ الکرمہ کے محلہ شبیکہ کی جانب واقع ہے۔

عز بناری شریف، کتاب الانبیاء، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۱۵۵ تاریخ مکہ الکرمہ۔

ہوئے کہا۔

”پھر تو وہ کافی دشانی ہے“ جبرائیلؑ نے کہا۔

”کیا میری داد رسی بھی ہوگی۔“ حضرت ہاجرہ نے پھر جبرائیلؑ سے پوچھا۔

اس سوال کے جواب میں جبرائیلؑ نے اپنی ایڑی زمین پر گر دی

تو خدائے بزرگ دبر تر نے وہاں پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا۔

جبرائیلؑ وہاں سے روپوش ہو گئے۔

حضرت ہاجرہ نے اپنا مشکیزہ پانی سے بھرنا شروع کر دیا جب

مشکیزہ بھر گیا تو انہیں خیال گزر آ کہ یہ پانی ادھر ادھر نہ ضائع ہو جائے

اس لئے انہوں نے اس کے ارد گرد مٹی کی باڑ باندھنی شروع کر دی

اور ساتھ ہی یہ بھی کہنے لگیں۔ ”زم زم۔ زم زم۔ یعنی رک جائے زم زم“

اس طرح اللہ نے چشمہ جاری کر کے حضرت ہاجرہ اور اسمعیلؑ کے بہنے

کیلئے وہاں ایک سبب بنا دیا اور دونوں ماں بیٹا وہاں انسان

بیابان میں زندگی گزارنے لگے۔ تاہم ابراہیمؑ اپنی بیوی اور بیٹے

سے ملنے ہر سال وہاں آتے تھے۔

تھوڑے ہی عرصے بعد عربوں کے قبیلے بنو جرہم کا ایک تجارتی

کارواں صحرائیں بھٹک کر اس جگہ کے قریب پہنچ گیا۔ جہاں حضرت

ہاجرہ اور اسمعیلؑ نے قیام کیا ہوا تھا۔ یہ تجارتی کارواں جو بہت

بڑا تھا، من سے شام کی طرف بغرض تجارت جا رہا تھا جب یہ لوگ

صحرائیں بھٹک گئے تو انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ اس تجارتی

کارواں کے تین بڑے سردار تھے۔ ایک سعید بن اسامہ بن اکیل

دوسرا مفاض بن عمر اور تیسرا ہلیل بن سعد بن عوف تھا۔

پڑاؤ کرنے کے بعد یہ تینوں سردار ایک خیمے کے باہر ایک

سلے میں بیٹھے تھے کہ ایک جوان بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا اور

اپنے اُن تینوں سرداروں کو مخاطب کر کے کہا۔

”اے سرداران جرہم! ذرا ادھر فضاؤں میں تو دیکھو“ ساتھ ہی

اس جوان نے اپنے ہاتھ سے فضا میں ایک طرف اشارہ کیا۔ انہوں

نے دیکھا، ایک پرندہ پرواز کرتا ہوا جا رہا تھا۔

سعید بن اسامہ نے کہا۔ ”یہ پرندہ اس صحرا میں کیسے؟“

”اے سردار! یہ صرف پرندہ ہی نہیں بلکہ آبی پرندہ ہے۔“

یہ تاریخ مکہ المکرمہ میں بعض روایات میں یہ ہے کہ جبرائیلؑ نے اس

اشارہ کیا اور چشمہ جاری ہو گیا۔ مولانا محمد عبد العزیز نے اپنی کتاب تاریخ مکہ المکرمہ

جلد اولیٰ میں اس پرندے کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

کی شدت سے تھلانے لگے حضرت ہاجرہ کبھی تو اپنی تنہائی اور کسی

کا خیال کرتیں اور کبھی پیاس سے بے حال ہونے اسمعیلؑ کی طرف

دیکھتیں۔ اس بھیانک جنگل میں نہ تو کسی انسان کا گزر تھا۔ نہ ہی

کوسوں دور کسی بستی کا نشان۔ اور اس پر مژدہ یہ کہ۔۔۔ اس

بے آب و گیاہ دادی میں پانی ملنے کی کوئی امید بھی نہ تھی۔

اسمعیلؑ کا اضطراب اور بے چینی دیکھ کر حضرت ہاجرہ دل برداشتہ

سی ہو کر اٹھیں اور قریب ہی جبل صفا کی طرف بھاگیں۔ جبل صفا

پر چڑھنے کے بعد اپنے اپنی تختستان اور مضطر بانہ سنگا میں سرسبز

دوڑائیں کہ شاید کوئی بھولا بھٹکا انسان دکھائی دے یا کہیں

پانی کی نشان دہی ہو جائے لیکن وہاں تو مایوسی اور محرومی کے

سوا کچھ نہ تھا۔ آپ کی نگاہ قریبی پہاڑ۔۔۔ پر پڑی جو جبل مردہ تھا۔

لہذا آپ صفا سے اتریں۔ درمیان دادی کو انہوں نے بڑی تیزی

سے طے کیا۔ پھر وہ جبل مردہ پر چڑھ گئیں۔ پوری توجہ اور یک جہتی

کے ساتھ گرد و پیش کا جائزہ لیا۔ لیکن وہاں بھی کچھ نہ تھا مایوسی

ہو کر اپنے دوبارہ جبل صفا کا رخ کیا۔ اس طرح حضرت ہاجرہ نے

صفا اور مردہ کے درمیان سات چکر لگائے اور اس سعی و مشقت

کے دوران آپ بھاگ کر اپنے بچے کو بھی دیکھ آئیں۔ اسمعیلؑ کی بگڑتی

حالت دیکھ کر آپ کے غم و اندوہ اور کربِ ملال میں ہر لمحہ اضافہ

ہوتا جا رہا تھا۔

ساتویں مرتبہ حضرت ہاجرہ جب جبل مردہ پر آئیں تو انہیں

کو ہستانوں اور دادیوں کے اندر گونجتی ہوئی ایک پرکشش اور

ولغریب آواز سنائی دی۔ جبل مردہ کے اوپر آپ ہمہ تن گوش ہو کر

کھڑی ہو گئیں۔ اور دوبارہ اس آواز کو سننے کی کوشش کرنے

لیں۔ وہ خوش گوار آواز پھر آپ کو سنائی دی۔ اپنے اپنے آپ کو

مخاطب کرتے ہوئے حیرت و پریشانی سے کہا۔

”ہا ہا الہ! یہ کیسی آواز ہے۔؟“ آپ کے کان جب پھر اس

روح پرور آواز سے لطف اندوز ہوئے تو اپنے اندازہ لگا لیا

کہ یہ آواز اس طرف سے آرہی ہے۔ جدھر آپ کے بیٹے اسمعیلؑ

ہیں۔ لہذا وہ دیوانہ وار اس طرف بھاگیں۔ جب قریب گئیں تو بگ

ہ گئیں۔ وہاں ان کے بیٹے اسمعیلؑ کے قریب اللہ کے مقرب فرشتے

جبرائیلؑ کھڑے تھے۔

ہاجرہ جب قریب پہنچیں تو جبرائیلؑ نے پوچھا۔ ”ابراہیمؑ آپ کو

سنسان اور بیابان جنگل میں کس کے سپرد کر گئے ہیں۔؟“

”اللہ کے سپرد حضرت ہاجرہ نے بڑی متانت سے جواب دیتے

یہ سوار یقیناً بہت اچھی خبر لائے ہیں۔ اگر یہاں پانی دافر ہے تو تو پھر ان صحراؤں میں آباد ہو کر ہم اپنے لئے خوب غلہ اور اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس تجارت سے خاما کما سکتے ہیں۔ یہ زمین برسوں سے پانی کی منظر ہے۔ اے کسی نے جو تباہی نہیں اور جب ہم اسے جوت کر پانی دیں گے تو یہ ہمارے لئے بے شمار غلہ اور پھل پیدا کرے گی۔ چشے کی نوید سن کر بنو جرہم کے چہروں پر ایک نوع کی مسرت کی چمک دوڑ گئی تھی۔ انہیں ایک نئی زندگی کی نوید مل گئی تھی۔ چنانچہ وہ خوش خوشی اٹھ کھڑے ہوئے اور آنکھوں میں ہزار ہا خواب سجائے چشے کی جانب روانہ ہو گئے۔

جس وقت بنو جرہم وہاں پہنچے تو سب سے پہلے وہ پانی کے ذخیرے کے پاس خیمہ زن ہوئے۔ پھر بنو جرہم کے تینوں سردار حضرت ہاجرہ کے پاس آئے۔ پھر سعید بن اسامہ نے حضرت ہاجرہ کو مخاطب کر کے پوچھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم یہاں مستقل طور پر قیام کر لیں۔ اس طرح آپ کے پاس رہتی بھی ہو جائے گی۔ اور ہم اس پانی سے فائدہ اٹھا کر یہاں غلہ اور پھل پیدا کر لیں گے۔ اور اس علاقے کو آباد کرنی بنادیں گے۔

مجھے خوشی ہوگی۔ اگر تم لوگ یہاں آباد ہو جاؤ۔ حضرت ہاجرہ نے کہا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی کے مالکانہ حقوق میرے پاس رہیں گے۔ بنو جرہم کے سرداروں نے اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور وہاں آباد ہو گئے۔

آریاؤں کے دونوں سرداروں کا دافش اور سانخبر نے ہندوستان کے قدیم باشندوں دراوڑوں کے خلاف جو لائحہ عمل تیار کیا تھا اسے انہوں نے عملی صورت دینے کیلئے اپنا کام شروع کر دیا۔ سانخبر نے اپنے جوانوں کے دو گروہ تیار کئے۔ ایک گروہ اس نے ہڑپہ کی طرف روانہ کیا۔ اس گروہ نے ہڑپہ شہر کی سب سے مقدس و محترم دیوی کوشت کا بت توڑ دیا۔ اور اس ٹوٹے ہوئے بت کے مندر میں دیوار پر انہوں نے کوئلے سے نمایاں کر کے لکھ دیا کہ یہ کام انہوں نے بھارت شہر کے بڑے پجاری بھرپک کے ایما پر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیا ہے۔

جوانوں کا دوسرا گروہ بھارت شہر میں داخل ہوا۔ وہاں انہوں نے شہر کی سب سے ہر و عزمہ نزدیکی ادشا کا بت توڑ دیا۔ اس بت کے مندر کے اندر یہ تحریر لکھ دی کہ یہ بت انہوں نے ہڑپہ شہر کے بڑے پجاری دوسا ستر کی خواہش اور خوشی کی خاطر توڑا ہے۔

میں اسے پہچان چکا ہوں۔ سعید بن اسامہ بولا۔ اسی لئے تو میں نے پوچھا تھا کہ یہ پرندہ اس صحرا میں کیسے آگیا۔ اس پرندے کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ اس صحرا میں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے۔ جہاں سے یہ پرندہ آیا ہے یاد ہاں ہمارا ہے۔ بنو جرہم کا دوسرا سردار مضا بن عمرو پرندے کو گھورتے ہوئے بولا۔ پھر سعید بن اسامہ نے تین جوانوں کو ارد گرد کا جائزہ لینے کا حکم دیا۔ اور اگلے ہی لمحے تین اونٹ سرپٹ اس جانب روانہ ہو گئے۔ جہاں سے پرندہ آیا تھا۔

حضرت ہاجرہ اسٹیل کے ساتھ دشت بیابان میں پھوٹے والے اس چشے کے کنارے بیٹھی تھیں کہ بنو جرہم کے وہ تین اونٹ سوار ان کے پاس آئے۔ اس صحرا میں پہلی بار کسی انسان کو دیکھ کر آپ بے حد خوش ہوئیں۔ ان تین سواروں میں سے ایک نے پوچھا۔ اے خاتون! تم اور تمہارا یہ بیٹا کہاں سے آئے ہو؟ او! اس چشے کا کیا راز ہے؟ جبکہ پہلے یہاں پانی کا کوئی چشمہ نہ تھا۔ ہمارا تعلق بین کے قبیلے بنو جرہم سے ہے۔ ہمارا تجارتی کاررواں راہ بھٹک گیا تھا۔ اس دوران میں فضا میں ہیں ایک آبی پرندہ اڑتا نظر آیا جو اس طرف سے گیا تھا۔ لہذا ہمیں شک ہوا کہ اگر ضرور پانی کا ذخیرہ ہے۔ اس لئے ہمارے سردار نے ہمیں اس طرف روانہ کر دیا۔ اور اب اس چشے اور اس کے ارد گرد جمع ہوئے والے پانی کو دیکھ کر ہمارا اندازہ درست ثابت ہو گیا ہے۔

جواب میں حضرت ہاجرہ نے اپنے پورے حالات ابراہیم کے وہاں اس دشت میں پھوٹنے اور چشمہ جاری ہونے تک کے سارے واقعات تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے۔ یہ حالات سن کر وہ تینوں سوار وہاں سے چلے گئے تھے۔

بنو جرہم کے تینوں سردار اسی طرح ایک خیمے کے پاس سائے میں بیٹھے تھے کہ وہ تینوں سوار ان کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے خوشی سے چلائے ہوئے کہا۔

”اے سردارانِ جرہم! ہم ایک معجزہ دیکھ کر آ رہے ہیں۔ اس صحرا میں پانی کا ایک چشمہ جاری ہے اور اس چشے کے کنارے ایک خاتون اور اس کا بیٹا بیٹھے رہتے ہیں۔ عورت کا نام ہاجرہ اور اس کے بیٹے کا نام اسٹیل ہے۔ اس کے بعد اس نے حضرت ہاجرہ اور اسٹیل کے پورے حالات اپنے سرداروں کو سنا ڈالے۔ جب وہ خاموش ہوا تو نائب سردار مضا بن عمرو نے کہا۔

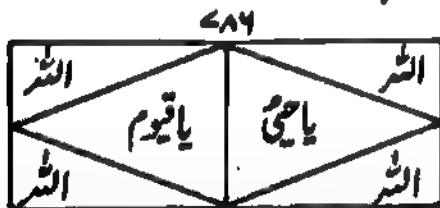
کاروبار میں برکت کے لئے

کاروبار میں برکت کیلئے مندرجہ ذیل نقش روزانہ ایک لکھ کر پانی میں بہادیں۔ ساتویں دن دو نقش بنائیں۔ ایک پانی میں بہادیں۔ اور دوسرا دکان میں لٹکادیں۔ انشاء اللہ دکان خوب چلنے لگے گی۔ نقش ہمیشہ با وضو لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶
۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶
۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶
۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶

پیغام نکاح کیلئے

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کو یہ نقش لکھ کر دیں اس نقش کو کنگے میں باندھ کر لڑکی کو شام کنگھا کرے۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر پیغام موصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔



نقش کے نیچے لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں

تسخیر خلافت کے لئے

لوگوں کی نظروں میں محبوب ہونے کیلئے چاندی کی انگوٹھی پر "یا عزیزہ شرف قرمیں کسندہ کر کے اسکو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لیں۔ اور ہر روز نماز فجر کے بعد ۱۰ مرتبہ "یا عزیزہ" پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ انشاء اللہ لوگوں کی نظروں میں محبوب ہو جائیں اور جو بھی دیکھے گا وہ محبت اور عقیدت کی نظروں سے دیکھے گا۔

ان کی اس حرکت کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ جب بھارت اور پڑتہ شہروں میں وہاں کے بڑے پجاریوں بھریک اور دسوا متر کے نام استعمال کرتے ہوئے دشتا اور اداشا دیوی کے بت توڑے گئے تو دونوں بڑے پجاریوں نے ایک دوسرے کے خلاف محاذ کھڑا کر لیا۔ اور انہوں نے اپنے ماتحت مندروں کو بھی حکم دے دیا کہ وہ ایک دوسرے خلاف آوازیں بلند کریں۔

پڑتہ اور بھارت دونوں حکومتوں کے حالات دن بہ دن بدتر ہونے لگے۔ درادڑوں کی اس دقت شمالی ہندوستان میں تقریباً دس کے قریب حکومتیں تھیں۔ گویا دس بادشاہ وہاں حکومت کر رہے تھے۔ پڑتہ کے بادشاہ انوس اور بھارت کے بادشاہ سوداس نے دوسرے بادشاہوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ ان کوششوں کے نتیجے میں چار بادشاہ انوس کے ساتھ اور چار ہی سوداس کے ساتھ مل گئے۔ پھر ان دس بادشاہوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی جس میں بھارت کے بادشاہ سوداس اور اس کے حامیوں کو شکست ہوئی اور پڑتہ کا بادشاہ انوس کامیاب رہا۔ گو لڑائی کے بعد ان سب نے آپس میں صلح کر لی لیکن اس جنگ نے انہیں کمزور کر دیا تھا۔ اور آئین پر ضرب لگانے کے لئے پرتولے رہے تھے۔

سردار اریطال اور بڑا پجاری لطین بیٹے آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اریطال کی بیٹی نکیم بھی وہاں آگئی۔

"اے میرے باپ! آپ جانتے ہیں کہ یونان مجھے بھائیو جیسا عزیز ہے۔ آج کئی روز سے اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ہے۔ میں اس کے لئے بے حد پریشان ہوں۔"

"میں نے اور لطین نے قبیلے کے کچھ لوگ یونان کی تلاش پر مامور کئے تھے۔ لیکن وہ سب ناکام لوٹ آئے ہیں۔ انہیں یونا کا کہیں سراغ نہیں ملا۔ میں تو خود یونان کے متعلق پریشان ہوں۔ میں بھی اسے بیٹوں کی طرح چاہنے لگا تھا۔ اور پھر میرے پاس وہ ایک طرح سے میری تقویت کا باعث بھی تھا۔" کیتم نے کوئی جواب نہ دیا اور مایوس مایوس سی اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

(باقی آئندہ)



لے تاریخ میں یہ جنگ دس بادشاہوں کی جنگ کہلاتی ہے۔

موقع کی بات

آپ ملازمت پیشہ ہوں یا تجارت پیشہ، کامیابی کے مواقع آپ کے ارد گرد منڈلا رہے ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان مواقعوں سے کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ایک چل بنلے کی بہت بڑی کمپنی نے ایک افسر کو کسی جزیرے پر جائزہ لینے کے لئے بھیجا کہ وہاں کمپنی کی پروڈکٹ کے لئے کیا امکانات ہیں۔ وہ افسر جزیرے پر پہنچا تو اسے بے انتہا حیرت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس جزیرے پر انسانوں کی بہت بڑی تعداد آباد تھی لیکن ان کے پیر جوتے یا چلے سے

صرف اور صرف ناکامی کے اندھیرے دکھائی دیئے۔ دوسرے فرد نے اسی ناکامی کے اندھیروں سے کامیابی کی کرن دریافت کر لی۔

بہترین امکانات اور اچھے مواقع مختلف نوعیتوں اور شکلوں میں آپ کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ لیکن وہ آپ کے سروں پر بھی سایہ نکل نہیں جاتے۔ اگر آپ کا مشاہدہ اچھا ہے تو آپ اس طرح کے ہر امکان کو بخوبی پہچان سکتے ہیں اور اس کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ بلکہ کامیابی کو بھی پالیتے ہیں۔

عربی کی ایک مشہور کہادت ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ چار چیزیں کبھی جا کر واپس نہیں پلٹیں۔ ایک تو آپ کے منہ سے نکلا ہوا لفظ، دوسرے کمان سے نکلا ہوا تیر، تیسری گزری ہوئی زندگی اور چوتھا ایک موقع جو ہاتھ سے نکل گیا ہو۔

جس طرح فٹ بال کا ایک اچھا کھلاڑی گیند پا کر فوراً تیز رفتاری کے ساتھ گول کی جانب لپکتا ہے اسی طرح جب آپ کو ایسا موقع ہاتھ آئے جس سے کامیابی کے درپے کھل سکتے ہوں تو فوراً اسے دو فوٹوں کے ساتھ پکڑ لیجئے اور حاضر دماغی کے ساتھ اپنے گول کی جانب بڑھئے۔ کامیابی آپ کی منتظر ہوگی۔ ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک تحقیقی رپورٹ شائع ہوئی ہے

دنیا میں ایسے امکانات ہر لمحہ ہمارے ارد گرد موجود رہتے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر ہم زندگی میں کامیابی کی شاہراہ پر آگے بڑھ سکتے ہیں یہ مواقع یا امکانات اس شخص کے پاس نہیں آتے جو ہاتھ پر ہاتھ دھرے ان کا منتظر ہے۔ ہاں البتہ جو کامیابی کے امکانات کے لئے ہمہ وقت جدوجہد اور کوشش میں مصروف رہتا ہے اسے وہ ضرور مل جاتے ہیں۔ اچھے مواقع ہمیشہ ان لوگوں کی جانب کھینچتے ہیں جو محنت اور جانفشانی سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں یہی کامیابی کا بہترین نسخہ ہے۔

عاری تھے۔ مذکورہ کمپنی کے اس افسر نے اپنی کمپنی کے ہیڈ آفس خط لکھا کہ ”یہاں ہماری پروڈکٹ کے لئے کوئی گنجائش موجود نہیں ہے کیونکہ یہاں کے باشندے اپنے پیروں میں جوتا یا چل پہنتے ہیں بالکل لاعلم ہیں۔“ کمپنی نے اس افسر کو فوراً واپس بلوایا اور ایک دوسرے افسر کو مذکورہ جزیرے پر روانہ کر دیا۔ دوسرا افسر جب وہاں پہنچا تو اسے بھی اتنی ہی حیرت کا سامنا کرنا پڑا جتنی حیرت اس سے پہلے آنے والے افسر کو ہوئی تھی۔ اس نے کمپنی کو فوراً تارا سال

کیا کہ: ”یہاں ہماری پروڈکٹ کی کھیت کے نہایت روشن امکانات موجود ہیں کیونکہ یہاں کے تمام باشندوں کے پیروں میں جوتا یا چل نہیں ہے۔“

مذکورہ واقعہ سے انسانی سوچ کی دو اقسام واضح ہو کر ہمارے سامنے آگئی ہیں۔ ایک سوچ کے حامل فرد نے اپنے ارد گرد موجود کامیابی کے روشن امکانات پر بالکل توجہ نہیں دی بلکہ اسے

یہی وہ حصہ ہے جہاں انسان محنت کر کے زیادہ سے زیادہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ایسی ملازمت یا کاروبار کو اختیار کریں جہاں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے زیادہ امکانات موجود ہوں۔

امریکہ کے سابق صدر آئزن ہاور نے ایک مرتبہ نوجوان امیدواروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کیا خوب کہا تھا کہ اگر آپ تحفظ پسند انسانوں کی کوئی بہترین مثال دیکھنے کے خواہشمند ہیں تو کسی جیل یا قید خانے میں جا کر اس شخص کو دیکھ لیجئے جو کسی سنگین جرم کی بنا پر تاحیات قید کی سزا بھگت رہا ہے۔

اگر آپ نوجوانی کے دور سے کئی قدم آگے بڑھ چکے ہیں تب بھی آپ کو کسی قسم کے تحفظات کی زیادہ پروا نہ نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ تحفظات کا وزنی ٹکراؤ آپ کو ترقی کے سمندر میں آگے بڑھنے سے روک دے گا۔

امریکہ کے ایک نفسیات دان کا کہنا ہے کہ آدمی سب سے زیادہ جس بات میں اپنا وقت برباد کرتا ہے وہ اس کا ہر وقت ماضی کی تلخیوں کو یاد کر کے غمزدہ رہنا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سوچ سوچ کر کھڑے ہیں کہ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو میرا جو کام بگڑ گیا وہ نہ بگڑتا۔ اگر میں نے یہ تدبیر کر لی تو میں نقصان سے بچ جاتا وغیرہ وغیرہ۔ ایسا کرنا درحقیقت اپنے وقت اور اپنی قوتوں کو ضائع کرنا ہے۔

یاد رکھیے! جو وقت گزر گیا وہ پلٹ کر واپس نہیں آجائے گا تاکہ آپ اپنی غلطی کو درست کر لیں۔ یہ صحیح رویہ ہرگز نہیں ہے۔ ماضی کی غلطی کو درست کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حال میں ایسی تدبیر کریں کہ مستقبل میں کبھی بھی آپ سے وہ غلطی دہرائی نہ جائے۔

یوں آپ افسوس اور کھٹے میں اپنے قیمتی وقت کو برباد کرنے اور اپنی قوتوں کو ضائع کرنے سے بچ جائیں گے بلکہ جو چیز آپ کے لئے صرف تلخ یاد کی حیثیت رکھتی تھی وہ اب آپ کے لئے ایک قیمتی تجربے کی حامل بن جائے گی۔ ایسا تجربہ جس میں مستقبل کے لئے بہترین سبق ہے اور آئندہ کے لئے نئی روشنی۔

آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کامیابیوں سے فائدہ اٹھانا عقل مندی نہیں ہے بلکہ اصل اور اہم بات یہ ہے کہ

جس میں امریکہ کے ان کامیاب بزنس مینوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جو ترقی کے انتہائی بلند ترین مقام تک پہنچے۔ اس تحقیق میں ان بزنس مینوں کی غیر معمولی ترقی کا راز دریافت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں مثلاً ان لوگوں کی حد سے زیادہ محنت کام کی اس قدر دھن سوار کر لینا کہ پھر بیوی بچے اچھی، تفریح غرض عام آدمی کے لئے جو چیزیں لازماً حیات شمار کی جاتی ہیں وہ ان کے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں۔ لیکن ہمارے خیال میں ان سب باتوں میں جو بات فیصلہ کن اور اہم ترین ہے وہ مذکورہ تحقیقی رپورٹ کے الفاظ میں یہ ہے کہ یہ لوگ کامیابی کے مواقع کو پہچاننے کے ماہر ہوتے ہیں اپنی ترقی اور کامیابی کے کسی بھی موقع کو فوراً استعمال کرنے سے وہ کبھی نہیں چوکتے۔

کامیابی کے مواقع بالکل پوشیدہ ہرگز نہیں ہوتے بلکہ ان کا اندازہ اکثر لوگ کر ہی لیتے ہیں لیکن ایک قدم آگے بڑھ کر جرات و ہمت کے ساتھ ان کو استعمال کرنے والے ان اکثر افراد میں بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ کامیابی کے مواقع کو عین اس وقت پر استعمال کرنے کا ہی دو سہرا کامیابی ہے خواہ یہ ارادنا ہو یا اتفاقی طور پر۔ آپ کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو، آپ کو چاہئے کہ آپ ہمیشہ چوکنار میں اور جیسے ہی کوئی موقع حالت سامنے آئے فوراً ہی اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے پیش کر دیں۔ یاد رکھیے کہ موقع صرف ایک بار آتا ہے دوسری بار کی امید میں بیٹھ رہنے والے افراد اگلے مواقع کو کھو بیٹھتے ہیں۔

کامیابی کے مواقع کو کھو دینے والے افراد دراصل چلنجر کا سامنا کرنے سے کتراتے ہیں۔ انہیں موافق حالات میں بھی خطرات کے پہلو نمایاں نظر آتے ہیں یوں مستقبل کی کامیابی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور جو لوگ تحفظات کے جکڑ میں پڑ جاتے ہیں وہ اپنی زندگی میں کبھی خاص کامیابی اور ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً اگر آپ نوجوان ہیں اور اپنی ملازمت میں حال کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو مستقبل کی کامیابی آپ کے ہاتھ کبھی نہ آسکے گی۔ ہمارے خیال میں نوجوانوں کو محفوظ ملازمت یا کاروبار میں مالی تحفظ کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے کیونکہ انسانی زندگی کا

سے فائدہ اٹھایا جائے۔ کامیابوں سے تو ہر ایک فائدہ اٹھا لیتا ہے لیکن نقصانات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ذہانت درکار ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ایک سمجھدار اور ایک بے وقوف کے درمیان فرق پیدا کرتی ہے۔

یہ دنیا تغیرات کی دنیا ہے یہاں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمیشہ موافق حالات کے درمیان موجود رہیں اور کامیابیوں سے بے روک ٹوک فائدہ اٹھاتے رہیں۔ آپ کو ناموافق حالات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، آپ خود کو مشکلات اور نقصانات کے درمیان موجود پائیں گے۔

ایک صاحب کا بڑا جزل اسٹور تھا جسے وہ نہایت کامیابی کے ساتھ چلا رہے تھے۔ ایک بجلی کے شارٹ سرکٹ سے ان کے اسٹور میں آگ لگ گئی۔ آگ نے ان کے اسٹور کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ اب تک تو وہ موافق حالات میں کامیابی کے ساتھ بزنس کر رہے تھے لیکن اب ان کا سرمایہ برباد ہو چکا تھا۔ انہوں نے کریڈٹ پر سامان حاصل کیا اور اپنی دکان پر ایک بڑا سا بیزنس لگا دیا جس پر تحریر تھا۔ "ہماری دکان۔ مارکیٹ کی واحد دکان ہے جہاں صرف نیا سامان موجود ہے۔"

دکان کے آگ لگ جانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ پرانا سامان ختم ہو چکا ہے۔ اب دکان میں نیا سامان موجود ہے۔ خریدار کی نفسیات ہی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ نیا سامان پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ صاحب نے جب یہ بیزنس باندھ دیا تو لوگوں کی تعداد خریداری کے لئے ٹوٹ پڑی۔ یوں ان صاحب نے اپنے نقصان کو بہت زیادہ سیل کے ذریعے پورا کر لیا۔ آپ کو چاہئے کہ کسی بھی حالت میں مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ نقصانات سے دوچار ہونے کے بعد فوراً ہی نئے اور روشن امکانات کی تلاش میں لگ جائیں۔ آپ یقیناً کامیابی کے ایک زیادہ بہتر امکان کو اپنا منتظر پائیں گے۔ یہاں آپ کا رویہ ایسا ہی ہو گا کہ جیسے کسی جگہ سڑک کے زخم ہو رہے ہیں اور درمیان میں ایک عارضی بورڈ پر تحریر ہو "سڑک بند ہے" اب آپ ظاہر ہے دائیں یا بائیں گھوم کر دوسرا راستہ اختیار کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ سڑک بند ہے "کا مطلب کبھی بھی یہ نہیں ہے کہ راستہ ہی بند ہو گیا ہے اور آپ واپس پلٹ جائیں

بلکہ منزل تک پہنچنے کا یہ راستہ بند ہے لہذا دوسرا راستہ اختیار کر لیا جائے۔

آپ زندگی کے کسی بھی شعبے سے وابستہ ہوں، کسی بھی میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا رہے ہوں کامیابی کے کسی ایک امکان کو اپنے لئے بند پا کر جدوجہد نہ چھوڑیں بلکہ دوسرے امکان کو تلاش کریں۔ دوسرے مواقع کے لئے منصوبہ بندی کریں۔ اگلی صف میں جگہ نہ مل رہی ہو تو پچھلی صف میں اپنے لئے جگہ حاصل کریں۔ دوسرے آپ کا ساتھ نہ دے رہے ہوں تو تنہا کام کا آغاز کریں۔ چھت کی تعمیر کا سامان نہ ہو تو کم از کم بنیاد ضرور ڈال دیجئے بندے ساتھ چھوڑ دیں تو خدا کا ساتھ پکڑ لیجئے ہر بند سڑک کے پاس ایک گھلی سڑک ضرور ہوتی ہے لیکن مرنے آنکھوں والے اسے پالیتے ہیں۔

دودھ پڑھانے کے لئے

اگر گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا دودھ پڑھانا ہو تو یہ نقش روٹی پر لکھ کر کھلائیں۔ اور اگر عورت کا دودھ پڑھانا ہو تو زعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دھو کر پلائیں۔ اور اس عمل کو دن تک روزانہ کریں۔ انشاء اللہ دودھ بڑھ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ
بھق	اھیٹا
یا جلال	یا دافع
یا ستار	برکتک یا رحم

ولادت کی آسانی کے لئے | دروزہ کے وقت یہ حمد پڑھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھ جائیں۔ سرخ کپڑے میں، انشاء اللہ بچہ آسانی پیدا ہو گا۔

ح ح ط ظ ع غ ق ی ک ل م
اشعر ۱۵۵۵ سوک ل م

خوشخبری

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ مولانا حسن الہاشمی
 کے قیام گاہ کے آخری ہفتے میں بھوپال تشریف لجائیں گے۔ اُن
 ذی قعدہ کے آخر میں مولانا حسن الہاشمی مدراس اور
 بنگلور کے دورے پر جائیں گے۔ بنگلور سے نکلنے والے
 روزنامہ سالار میں ان کی قیام گاہ کے بارے میں تفصیلات
 شائع ہوں گی۔ شائقین اور ضرورت مند حضرات مولانا ہاشمی
 سے رابطہ کریں۔ اور ان کے سلسلے اپنے مسائل رکھ کر فائدہ
 اٹھائیں۔ مولانا کے یہ سفر روحانیت اور محبت انسانیت
 کو فروغ دینے کیلئے ہو رہے ہیں۔

منیر طلسماتی دنیا دیوبند
 فون نمبر: ۲۲۲۵۵

Monthly

SHAREEK-E-HAYAT (URDU)

Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 Ph:01336-24455, 24748

سوئے چاندی کے ورق چپے موتی اور ۲۶ دواؤں کا مرکب

نگاہ کے کام کرنے والوں کیلئے بہترین دوست



طب قدیم کا ایک نادر شاہکار



درخشف کے فوائد

- ۱۔ روہے، سرخی دھند، جالا، پھولا، سفید موتیا، آنکھوں کے آگے ترمرے اڑنا، آنکھوں سے پانی بہنا، غرض کالا موتیا کے سوا آنکھوں کے جملہ امراض میں مفید، بغیر کسی مرض کے بھی اسے استعمال کرتے رہئے، نگاہ نہ گرے گی نہ جھکے گی، دکھتی ہوئی آنکھوں کے پہلوؤں پر سوتے وقت اس کا لیپ کیجئے، آپ دیکھیں گے کہ اگلی ہی صبح کتنا نمایاں فائدہ نکلتا ہے۔
- ۲۔ انتہائی خوبی یہ ہے کہ اپنے بیش بہا فوائد کے باوجود یہ آنکھوں میں لگتا اور کرتا نہیں بلکہ سکون اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔
- ۳۔ اس کا استعمال آخر عمر تک بینائی کا تحفظ اور امراض کی مدافعت کرتا ہے۔ رات کو استعمال کیجئے تو دن بھر اپنی آنکھوں میں تروتازگی اور نکھار محسوس کریں گے۔

قیمت فی شیشی دس گرام - ۱۴ پانچ گرام - ۸ ڈھائی گرام - ۵

تاجر حضرات شرائط ایجنسی طلب کریں

دارالقیس رضائی محلہ ابوالیہ دہلی (یو پی)

DR. FAIZ REHMANI

ABUL MALI, DEOBAND-247554 PH: 01336-24455, 24748

طَلسمانی دوا

جنوری فروری ۲۰۰۲ء

ماہنامہ طلسمانی دوا

مہلک ترین امراض کا روحانی علاج

اللہ

آیات قرآنی اسماء حسنیٰ رنگ پانی اور جواہرات
کے ذریعہ جسمانی اور روحانی مشکلات کو دفع
کرنے کے حیرت انگیز فارمولے

اس دنیا میں قدم قدم پر ہزار نعمتیں ہیں
ہم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلا رہے ہیں



ھو الشافی

Rs. 50/-

قیمت: پچاس روپے

پیشانی

پاکستان سالانہ زیر تعاون ۶۰۰ روپے انڈین
غیر مالک سالانہ زیر تعاون ۱۳۳ روپے انڈین
لائف ممبری پاکستان میں ۱۵۰ ہزار روپے
لائف ممبری غیر مالک میں ۲۵۰ ہزار روپے انڈین
خصوصی شیران :- سلیم عری، ابوالخیر ال فرعی

طسماقی دنیا

جلد نمبر ۹ — شماره ۲۱ —
جنوری، فروری، مئی، اگست، ستمبر، دسمبر کی
فی شماره — میں روپے
سالانہ زیر تعاون ۲۴۰ روپے سا دی ڈاک سے
چار سو روپے — (روسترو ڈاک سے)
معاونین سے سالانہ زیر تعاون ۵۰ ہزار روپے

نسیم فاطمہ شیخ صدیقی
خصوصی مشیر :-

حضرت الحاج مولانا سید جلیل میاں مدظلہ
مست :-

عالمیناب ظہور قریشی
خصوصی معاون :-

یہ رسالہ دین حق
کا ترجمان ہے۔

عمر فاروق عاصم عثمانی

سرکولیشن مینیجر ڈاکٹر زائمنہ وانش عامری

یہ کسی ایک مسلک
کی وکالت نہیں
کرتا

ایڈیٹر :- حسن الہاشمی (فاضل العلوم دیوبند)

ایڈوٹائمنٹ مینیجر :- خالد مظہر

معاون ایڈیٹر :- مریم صدیقی

پوسٹنگ مینیجر :- ابوسفیان عثمانی

رہنما :- زینب ناہید عثمانی

پوسٹنگ مینیجر کا فون نمبر :- ۲۲۴۵۵

ایڈیٹر کا فون نمبر :- ۲۲۶۸۲

اطلاع عام

سالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے روحانی مرکز
کا دریافت ہونے کی بجائے روحانی مرکز سے
اجازت لینا ضروری ہے (مینیجر)

طسماقی دنیا روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں
کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحبِ اختیار کے اجر و ثواب کے لئے کوئی
پیشکش کرنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

انتباہ

طسماقی دنیا سے متعلق متنازع امور
میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف
دیوبند کی عدالت کو حاصل ہوگا
(مینیجر)

ROHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شیبہ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

اس شاخ کی قیمت ۵۰

کیا اور کہاں

محمد اجمال انصاری

۱۱ علاج القرآن	۶ مختلف باغوں کے پھول	۵ ادارہ
۱۸ علم الحروف	۱۷ اعمال حزب البحر	۱۳ اسماء حسنی
۱۰۷ خوابوں کی تعبیر	۹۹ روحانی ڈاک	۱۹ صنم خانہ عملیات
۱۱۱ ذخیرہ عملیات	۱۱۰ برہوں کی دنیا	۳۹ اعداد کا جادو
۱۵۲ باتیں رہنمائی کی	۱۵۱ علم الاعداد	۱۳۳ کسکول عملیات
۱۶۳ نقش سورہ فاتحہ	۱۶۱ وظائف آیات سورہ بقرہ	۱۵۳ علاج شمس
۱۷۳ اعمال شفا	۱۷۱ حروف کے ذریعہ جسمانی علاج	۱۶۵ مریض کو کیا مرض لاحق ہے
۱۷۳ مریض کتنے دنوں میں ٹھیک ہوگا	۱۷۹ اعمال مجرب	۱۷۹ روحانی علاج کے مجرب طریقے
۱۹۳ اذان بت کدہ	تمام مشکلات کا حل بذریعہ نقوش	۱۸۶ پھلوں اور شہد کے فوائد

بقلم خواص

جب بیمار ہوتے ہیں تو ہی شفا دیتا ہے

ادارہ

اس میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ اس دنیا میں جب بھی کوئی انسان کسی بھی چھوٹے بڑے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کو شفا دواؤں سے نہیں، بلکہ اللہ کے فضل و کرم سے حاصل ہوتی ہے۔ دوائیں اور غذائیں تدبیر کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن دنیا کی کوئی بھی دوا اور غذائی نسخہ تو شر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اثر اللہ کے فضل سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوا فائدہ بھی کرتی ہے اور دوا بعض اوقات فائدہ نہیں بھی کرتی۔ بلکہ دوا بعض مرتبہ مریض کو نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ اسی لئے دنیا کے تمام عقل مند لوگ اور صاحب عقیدہ لوگ دوا کھاتے وقت اللہ شافی ضرور کہتے ہیں۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس دوا سے جو ہم اپنے مریض کو کھلا رہے ہیں اسی وقت فائدہ ممکن ہے۔ جب اللہ کا فضل و کرم شامل حال ہو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ جب آپ بیمار ہو جاتے تو دوا بھی کرتے اور دعا بھی۔ نہ صرف دعا پر اکتفا کرتے اور نہ صرف دوا پر۔ ایک اچھے مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ بیماری کی حالت میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز نہ کرے۔ اگر وہ بیمار ہو جاتے تو دوا کی طرف سے بھی غفلت نہ برتے۔ اور دعا کی طرف سے بھی غافل نہ رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں علاج کرنے اور کرانے کو اپنی سنت قرار دیا ہے۔ لیکن علاج کے کسی مخصوص طریقے کو سنت قرار نہیں دیا۔ قیامت تک علاج و معالجے کے جتنے بھی طریقے ارباب تجربہ پیش کریں گے وہ سب کے سب دائرہ سنت سے خارج نہیں ہوں گے۔ بشرطیکہ علاج کا کوئی طریقہ توحید باری تعالیٰ سے متصادم نہ ہو۔

ہزاروں لاکھوں تجربات نے یہ بات پایہ یقین کو پہنچا دی ہے کہ جس طرح دواؤں سے باذن اللہ شفاء نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح تعویذ اور جھاڑ پھونکے بھی باذن اللہ شفاء اور صحت نصیب ہوتی ہے۔ اس لئے بیمار ہو جانے کی صورت میں بزرگوں کے ان تجربات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔

بزرگوں کے ہزاروں تجربات کو ہم نے "امراض جسمانی خفاہ" میں نقل کیا ہے اس امید و یقین کے ساتھ کہ اللہ کے بندے ان تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور ہمیں بھی دعا دیں گے۔ اور ان تمام ارباب فن کو ایصالِ ثواب کریں گے جن کی دن رات کی جدوجہد کے نتیجے میں یہ روحانی فارمولے وجود پذیر ہوئے۔

ہم اپنے پروردگار کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ گزشتہ نمبروں کی طرح طلسماتی ذخیرہ "امراض جسمانی خفاہ" کو بھی توقع اور حثیت سے زیادہ مقبولیت عطا کرے آمین۔ اور اپنے بندوں کو اس نمبر کے مضامین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق اور صلاحیت بخشے۔ (آمین)

آخر میں قارئین سے یہ درخواست ہے کہ اس نمبر کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے ہمیں مطلع کریں۔ قارئین کے خطوط ہی سے ہمارے حوصلوں اور دلوں میں تازگی اور تابندگی پیدا ہوتی ہے۔

محمد اجمل انصاری



مختلف کاغذوں

قرآن رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ آدمیوں کی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

- (۱) مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے۔
- (۲) بیمار کی دعا جب تک وہ شفا یاب نہ ہو جائے۔
- (۳) حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کر گھر نہ آجائے۔
- (۴) ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے فاتحانہ دعا۔
- (۵) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک وہ شہید ہو سکے دنیا سے لاپستہ نہ ہو جائے۔

یہ سب بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کے لئے فاتحانہ دعا ہے۔

خاص باتیں

- زندگی میں کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔
- ہر نیا قدم سوچ کچھ کر ہی اٹھانا چاہیے۔
- کامیاب زندگی کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔
- اخلاق سے ہر کسی کا دل جیتا جاسکتا ہے
- دولت صرف آرام دیتی ہے دکھ سے نجات ہمیشہ کے لئے نہیں دلاتی۔

● کتاب انسان کی ایسی دوست ہے۔ جو اس کے راز افشاں نہیں کرتی۔

عظیم الشوریں کی خوب باتیں

● دوستوں سے محفوظ رہو۔ ایک پڑمرد کی دوسری کاہلی۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● جس چیز کا علم نہیں اسے مت کہو جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو نہ کرو، جو راستہ معلوم نہ ہو اس پر مہر کر دو (سقراط)

● تمہیں خزانہ ضرور ملے گا اگر یقین کے ساتھ کھودو۔ (خلیل جبران)

● شیر کا بچہ یقیناً شیر ہی بنے گا خواہ اس کی تربیت ہمیں بھی ہو۔ (فردوسی)

● برے کام اس لئے مضر نہیں کہ وہ ممنوع ہیں بلکہ ممنوع اس لئے ہیں کہ وہ مضر ہیں۔ (فریٹکلن)

● لوہے کا کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا تک نہیں اتار سکتا۔ جنگ اس کے ساتھ خود لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔ (لقمان)

● بھڑ اور بھڑپا اسی حالت میں اکٹھے رہ سکتے ہیں جب بھڑ، بھڑپے کے پیٹ میں سما جائے۔ (الکرسول)

● جب محبت کامل ہو جاتی ہے تو ادب کی شرافت قائم ہو جاتی ہے۔

خلیل جبران نے کہا جب تم اپنے دوست سے جدا ہونے لگو تو

تمہیں رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ اس کے وجود میں جو چیز تمہیں عزیز تر ہے ممکن ہے اس کی جدائی میں زیادہ روشن ہو جائے۔

● جوا نکلیاں کانٹوں کی نوک سے ڈنڈ ہیں وہ پھولوں کی نرئی سے کبھی لطف اندوز نہیں ہو سکتیں۔

● مت بھولو کہ وہ رقم جو تم کسی ایسے مستحق ہاتھ پر رکھتے ہو جو تمہاری جانب پھیلا گیا ہے۔ وہ ایک ایسی ہیری زنجیر ہے جو تمہارا دل کو مہرباں خدا سے ملاتی ہے۔

اچھی باتیں

● بے جا محبت کا پتہ نہیں چلتا کب تک بن کر اپنے ہی وجود کو چاٹنے لگے۔

● آرزو اور توقع دریا جیسے ہوتے ہیں کناروں کے بیچ میں بہیں تو اچھا ہے جب جب ناکار ہوتے ہیں بہت کچھ بہا کر ساتھ لے جاتے ہیں۔

● دوستوں کو خوشی بھی دو تو یوں لگے حق دیا ہے، احسان نہیں کیا۔

● کچھ باتیں اور یادیں کبھی بوڑھی نہیں ہوتیں۔ چاہے وہ کتنی ہی پرانی کیوں ہو جائیں۔ جیسے پرانے حلق باسی ہونے پر چھان بورے والے کو دان نہیں کئے جاسکتے اسی طرح ان باتوں کا کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ساتھ ساتھ جیتی ہیں اور سانس لیتی ہیں۔

● لڑکیاں رزق کی طرح ہوتی ہیں۔ اپنی



ہے۔ جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے

چھ مہکتی کلیاں

- مایوسی موت کا دوسرا نام ہے۔
- جو کم کھاتے گا اس کا دماغ زیادہ روشن ہوگا۔
- پہلی ناکامی پر مت گھبراؤ کیوں کہ یہی تمہارے عروج کی پہلی سیڑھی ہے۔
- دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھیں بھی کچھ نہیں کر سکتیں۔
- لوگوں کی توقع پوری کرو مگر کسی سے کوئی توقع مت کرو۔
- شہرت ایک دولت ہے اور دولت کامیابی کی دلیل نہیں ہے۔
- بہترین یادداشت وہ ہے جس میں انسان اپنی نیکیاں بھول جائے۔
- اسے اپنا زخم مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔
- حیرت ہے اس پر جو تقدیر کو حق ماننا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

شیخ فرزان

- نفرت سے بڑا دشمن کوئی نہیں۔ محبت سے اچھا کوئی دوست نہیں۔
- اخلاق سے بڑی کوئی طاقت نہیں۔
- دوستی ایک ایسا دریائے جس میں خلوص کا پانی بہتا ہے۔

- دوسروں کی برائیوں پر نظر ڈالنے سے پہلے اپنی خامیوں اور برائیوں پر نظر ڈالو۔
- انسان کو ہر روز اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہیے۔ اور یہ سوچنا چاہیے کہ میرا عمل انسان کی مانند ہو۔
- اہلوں کی حق تلفی کر کے نااہلوں کی عطا کرنا بہت بڑی نا انصافی ہے۔
- بڑی مصیبت دور کرنے کے لئے کوشش کرنا ہی پڑتی ہے۔
- آئندہ نسلوں کے لئے اس سے بڑا غضب کیا ہوگا کہ انہیں کمزور کام چور اور آوارہ مجرموں کی آبادی دی جائے۔
- جب کام زیادہ ہو تو سب سے پہلے اہم کام کرنا شروع کرو۔
- جو نقص ہم دور نہیں کر سکتے، اس کے لئے فکر کرنا عیث ہے۔
- سچائی ظالموں کی دشمن اور مظلوموں کی دوست ہے۔
- خود غرض ناصح سے ہوشیار رہو۔
- سب سے بڑی غفلت یہ ہے کہ آج کو بے کار کل کو کار آمد تصور کیا جائے۔
- والدین رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں سے نیک سلوک کرو۔
- خدا ظالم کو ڈھیل دیتا ہے اور جب پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔
- بوڑھے کا گناہ جو ان سے بدتر ہوتا ہے
- رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا

ہوں تو ہمیشہ خوشی اور شکر کی نگاہ ڈالو۔
لفظوں سے مت کہو نگاہوں اور دل سے ان کی سلامتی چاہو۔ دوسروں کی ہوں تو نگاہیں جھکا لو۔ بات کرو تو کوئی گدلا خیال دل اور نگاہوں کو آلودہ نہ کرے تمہارا ہونا تحفظ کا احساس دلائے تاکہ سامنے والے کو اپنی عزت کی فکر نہ پڑ جائے۔
● اچھی ماؤں کے بیٹے دوسرے کی بیٹیوں کی بھی اتنی ہی خیر اور سلامتی چاہتے ہیں۔
● جتنی کوئی اپنی اور اپنوں کی چاہے۔

اہمیت

- زبان کی اہمیت کسی بے زبان پوچھو۔
- والدین کی اہمیت کسی یتیم سے پوچھو۔
- باغ کی اہمیت کسی مالی سے پوچھو۔
- کامیابی کی اہمیت کسی ناکام سے پوچھو۔
- وطن کی اہمیت کسی مجاہد سے پوچھو۔
- جہاد کی اہمیت کسی شہید سے پوچھو۔
- محنت کی اہمیت کسی مزدور سے پوچھو۔
- بھائی کی اہمیت کسی بہن سے پوچھو۔
- پانی کی اہمیت کسی پیاسے سے پوچھو۔
- آزادی کی اہمیت کسی بادشاہ سے پوچھو۔
- ادب سہائے کی اہمیت کسی سہارے سے پوچھو۔

رہنما اشارت

- سارے معاملات میں افراد و تقریب سے بچنا سہرا اصول ہے۔

● وفا کرنے والے کسی کی بیوفائی کا گلہ نہیں کرتے۔

● دنیا میں سب سے نازک اور اصول چیز عزت ہے۔

● یاد ایک ایسا لفظ ہے جو کبھی بھی ذہن سے مٹ نہیں سکتا۔

● دنیا ایک بازار ہے جو مغرب بند ہو جاتے گا۔

● کسی کے چہرے پر مت جاؤ کیوں کہ یہ ایک بند کتاب کی مانند ہے۔

● مصیبت ایک ایسا آئینہ ہے جس میں اپنے پرانے پہچانے جلتے ہیں۔

● کانٹوں سے بھری ہوئی ٹہنی کو ایک پھول پر کشش بنا دیتا ہے۔

● جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اس کے سامنے زبان کو شرمندہ مت کرو۔

● اپنے دل پر بھروسہ کر دہ کسی سے محبت کرو۔ نہ کسی سے نفرت کرو۔

قسمت

● قسمت وہ مارکیٹ ہے جہاں جدوجہد چیزوں کی قیمت بڑھا دیتی ہے اور گامی انہیں گھٹا دیتی ہے۔

● قسمت ہم سے وہی کچھ چھینتی ہے جو ہم کو دیتی ہے۔

● ہماری قسمت کا اکثر فیصلہ ہماری زبان کی نوک پر ہی ہوتا ہے۔

ایک بات

عورت کو خدا نے ایک جس خصوصی طور پر عطا کی ہے کہ وہ سامنے والے مرد کی آنکھوں میں ابھرنے والے ہر جذبہ کو محسوس کر لیتی ہے۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ جذبہ کیا ہے یا ہوس کا۔

توقعات

کبھی کسی سے بہت زیادہ توقعات وابستہ نہ کرو کیوں کہ بعض اوقات لوگ خود کو بھی اپنے رویے سے حیران کر دیتے ہیں۔ اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے۔ پہلے میں سوچتا تھا کہ فلاں کام نہیں کر سکتا۔ فلاں یہ بات نہیں کر سکتا۔ لیکن میں نے جب اپنی ذات کا احتساب کیا تو پتہ چلا کہ میں تو کبھی کبھی ایسی حرکات کر جاتا ہوں جس کی مجھے خود سے توقع نہیں ہوتی۔ میں کبھی کبھی ایسی غلطی کر بیٹھا ہوں کہ خود ہی حیران رہ جاتا ہوں۔ اور کچھ باتوں کا تو انسان کو پہلے سے علم ہوتا ہے کہ یہ کام کر کے ہم پھٹائیں گے۔ لیکن ہم وہ کام کر دیتے ہیں تو دوسروں کو غلط کیوں کہیں۔

دنیا میں ہر کوئی اپنی اپنی جگہ جو کرتا ہے ٹھیک کرتا ہے۔ بس کچھ لمحے ہماری گرفت سے نکل جاتے ہیں اگر ہم خود دوسروں کو دھوکہ دینے کا چانس دیں تو یہ ہماری غلطی ہے دھوکہ دینے والے کی نہیں اور دھوکہ تو ہمیشہ توقعات وابستہ کرنے اور اعتماد کی غلطی سے ہوتا ہے۔ اس لئے سوائے اپنے خدا کے کہ یہ لوگ تو خود کو بھی دھوکہ دیتے ہیں تو پھر ہم کیلشے میں؟

اے ابن آدم!

میں تیری بہادری کے گیت گھاؤں کہ تیری شرافت کی آرزائی کا ماتم کروں۔ کل تک تو مرد مجاہد تھا۔ آج تو بے بال رکھ کر اور اٹلے مسیدے کپڑے پہن کر کر بے ہنگم کانوں پر اچھلتا رہتا ہے۔ کل تک ساری دنیا پر تیرے علم و دانائی کی وجہ سے تیرا راج تھا۔ تو دنیا کو چلاتا تھا۔ آج دنیا تجھے چلا رہی ہے۔

مجھے مشورہ دے کہ میں کیا کروں۔؟ سوچ کی انتہا گہرائیوں میں ڈوبا سیرا داغ مجھے یاد دلاتا ہے کہ ایک زلزلے میں ہزاروں میل دوسے عرب کے صحراؤں کو عبور کر کے محض میری عزت و عصمت کی خاطر تو سندھ آیا تھا۔ مجھے ظلم سے نجات دلائی تھی، تحفظ دیا تھا مگر آج اس ظالم کا روپ تو نے خود حار لیا ہے اور مجھے کچھ نہیں آرہی کہ اب میں کس کو اپنی حفاظت کے لئے پکاروں۔؟

وجودِ زن سے ہے

دنیا میں دو طاقتیں ہیں۔ ایک قلم اور دوسرا خنجر۔ لیکن عورت ان دونوں سے زیادہ طاقت ور ہے۔ (قائد اعظم)

ہری مچھلی

● اپنی بیوی پر توجہ دیجئے ورنہ... دوسرے توجہ دینا شروع کر دیں گے۔

● جینٹل کا لفظ صرف مرد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے جینٹل مین..... خواتین پر یہ لفظ چھٹا ہی نہیں۔

● دنیا کے سب سے میٹھے لوگ "مصری" ہیں۔ اس کے بعد "چینی" پھر "سوئیڈش" (سوئٹ ڈش) اور آخر میں ہم ہندوستانی۔

● بادشاہ اور حکمران ہمارے کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ جب کہ ہم لوگ اسے خوشی کے موقع پر پہنتے ہیں۔

● جھوٹا شادی ایک ایسا جوا ہے جس میں دونوں ہی فزوق ہار جاتے ہیں۔

ماں... بچے اور باپ

ایک دانشور نے کیا خوب کہا ہے اگر دو افراد پاس پاس بیٹھے ہوں لیکن ایک دوسرے سے کہنے کے لئے ان کے پاس کوئی بات نہ ہو تو

جان لیجئے کہ وہ باپ بیٹا ہیں۔ رشتے کے لحاظ سے اتنے قریب، برتاؤ کے حوالے سے بہت دور۔

ماں نہیں جانتی کہ بچے باپ کے قریب ہوں، اس لئے کہ اگر باپ کے قریب ہو گئے تو ماں سے دور ہو جائیں گے اس لئے وہ ایسا طریق کار اپناتی ہے کہ بچے باپ سے ڈریں، اس کے قریب نہ جائیں۔ چاہے معاشرہ میں ماں بچوں کو باپ سے ڈراتی رہتی ہے۔ ”نہ نہ نہ..... ایسا نہ کرو بیٹا۔ اگر تمہارے ابا کو پتہ چل گیا تو پٹ جاؤ گے۔“

”میں تیرے ابا کو بتا دوں گی کہ تو نے اس روز جھوٹ بولا تھا۔“

”خاموش! اب تو آرہے ہیں۔“ ہمارے گھروں میں ایسے جملے عام سنائی دیتے ہیں۔ بچے سمجھتے ہیں کہ جھوٹ بولنا بُرا نہیں۔ بس ابا کو پتہ نہ چلے۔ ماں کے سامنے چاہے دھوکا دے۔ لیکن ابا کے سامنے نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے یہ سمجھتے ہیں کہ باقی سب ٹھیک ہے۔ لیکن ابا بڑی رکاوٹ ہیں۔ ماں بچوں کو خبردار کرتی رہتی ہے کہ ابا کا احترام لازم ہے۔ وہ یہ کبھی نہیں کہتی کہ میرا احترام کرو، مجھ سے ڈرو۔ وہ بچوں کے دلوں میں اپنے لئے محبت کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور باپ کے لئے خوف کا۔

ایک مغربی مزاج نگار نے ایک کتاب لکھی، نام تھا ”They and Me“ مطلب یہ کہ ایک جانب ماں اور بچے اور دوسری جانب باپ اکیلا۔ ماں بچوں کو باپ سے ڈراتی رہتی ہے۔ باپ سمجھتا ہے کہ میرا احترام ہو رہا ہے۔ ”مجھے ماسٹر آف دی ہاؤس“ کا منصب مل رہا ہے۔ لیکن اسے شعور نہیں ہوتا کہ جذبہ احترام نیچے ہی نیچے محبت کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔ بے شک ماں محبت کا سرچشمہ ہے اور وہ اپنے

بیٹے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دے سکتی ہے لیکن وہ سمجھتی ہے کہ یہ صرف میرا ہے اور صرف میرا۔

اچھا گانا

آج کل اچھا گلوکار اس کو سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ منہ پھاڑے اور شور مچانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

خواہشات

- اُن خوبصورت پرندوں کی طرح ہیں۔ جو بہت بلندیوں پر پرواز کرتے ہیں جن کو پکڑنا مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں۔
- رنگین تکیوں کی طرح ہوتی ہیں جن کے رنگ سب کی آنکھوں کو بھلے گتے ہیں مگر ان رنگوں کو اپنی زندگی کے کینوس پر منتقل کرنا اتنا آسان نہیں۔
- سمندر کی عقیق گہرائیوں میں پنہاں ہوتی ہیں جو بظاہر نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں مگر ہوتی ضرور ہیں۔
- انسان کو زندہ اور سرگرم عمل رکھتی ہیں کیوں کہ زندگی نام ہے عمل اور مسلسل حرکت کا

- محدود، پاک و صاف اور انسان کی عظمت کے مطابق ہونا چاہئیں۔
- خواہشات کے بغیر زندگی بیکار اور بے مقصد ہوتی ہے جیسے پھول خوشبو کے بغیر۔ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پُر نہ کئے بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے۔

منتخب اشعار

کوئی رشتہ تو نہیں آپ سے میرا لیکن جلنے کیوں آپ پریشاں نہیں دیکھے جاتے

ہاتھوں میں خواہشات کے کاسے لئے بیٹھے مجھ کو سکون دل سے تھی ہر بشر ملا۔

شام ہوتے ہی تری یاد کی پاگل خوشبو نیند آنکھوں سے سکون لے لے مٹا دیتی ہے

مزا برسات کچا ہو تو ان آنکھوں میں آبِ طغی وہ برسوں میں نہیں برسے برسوں میں برسی ہے

غیرہ... وغیرہ

- محبت کا سبق بارش سے سیکھو، جو چھوٹا کے ساتھ کانٹوں پر بھی برسی ہے۔
- تنہائی میں آنسو بہا کر انسان اپنے غم کا بوجھ ہلکا کر لیتا ہے۔
- اچھے دوست کی دوستی، ایک چھت کی مانند ہے جو آپ کو دھوپ اور بارش سے بچاتی ہے۔
- اپنے غم کو سینے میں دفن کر دو، اگر تم چہرے پر غم بجالو گے تو بہت جلد کمزور ہو جاؤ گے
- محبت ایک ایسی کہانی ہے جو شروع سے لے کر آخر تک دکھوں سے بھری ہوتی ہے۔

اندازِ بیاں اور!

- ایک جگہ نے دوسرے جگہ سے کہا: آج مجھ سے بڑی حماقت سرزد ہوئی۔ میں سگریٹ کے ایک بجھے ہوئے ٹوٹے کو اپنی مادہ کچھ کر چار منٹ تک اس سے باتیں کرتا رہا۔
- سب سے زیادہ آسانی سے جو چیز بول لے سکتے ہیں وہ پریشانی ہے۔
- سنا ہے زمانہ قدیم میں پتھر کرئی کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ میرا خیال ہے اس وقت مالک مکان گرایہ لینے ڈرتے ڈرتے ہی آتے ہوں گے۔
- ایک کارگو کمپنی کا اشتہار: ہماری کمپنی

کے ذریعہ فرگوٹوں کا ایک جوڑا کراچی سے
پشاور بھیجے، پشاور پہنچنے پر بھی وہ صرف
ایک ہی جوڑا ہوگا۔

بے نیازی

کسی نے حاتم طائی سے پوچھا: کیا دنیا
میں آپ بڑھ کر بھی کوئی شخص دل کا غنی
ہوگا؟

حاتم نے کہا: ہاں! ایک دن میرے
ہاں ۴۰ اونٹ ذبح کئے گئے اور ہر خاص و
عام امیر و غریب کو اجازت تھی کہ وہ دسترخوان
پر آئے اور کھانا کھائے چنانچہ شہر کا شہر اس
دعوت پر آمد آیا تھا اسی دن اتفاق سے
کسی ضرورت سے میرا جنگل میں جانا ہوا تو
میں نے ایک بوڑھے کو بیٹھ کر لکڑیوں کا گٹھا
اٹھاتے ہوئے دیکھ کر کہا: بڑے میاں! تم
حاتم طائی کی دعوت میں کیوں نہیں جاتے
آج اس کے دسترخوان پر ایک مخلوق جمع ہے
بوڑھے نے جواب میں بے نیازی سے کہا
بیٹا! جو خود کما سکتا ہو، وہ حاتم کا محتاج
کیوں ہو؟

ستاروں کی روشنی میں

● شادی اپنوں میں ہوگی یا غیروں میں؟
اپنوں میں ہوگی مگر شادی کے بعد وہ
غیر بن جائیں گے۔

● میرے شوہر کا رویہ کب ٹھیک ہوگا اور
ان کے رشتے داروں سے کب بچھا چھوٹے گا۔

● محترمہ! آپ کے شوہر نے بھی ہم سے یہی
سوال کیا تھا۔۔۔!

● کیا میں ایف ایس سی کے امتحان میں
پاس ہو جاؤں گا؟

● جی ہاں! اگر کار توں سلا شتکوف وغیرہ
استعمال کریں گے تو ضرور پاس ہو جائیں گے۔

● کیا میری شادی پسند کی ہوگی؟

● جی ہاں! والدین کی پسند کی۔

● میں پاکستانی فلموں میں بطور ہیروئن

آنا چاہتی ہوں۔ کیا میں کامیاب ہو جاؤں گی؟

● اگر آپ کا قد چھوٹا اور وزن بہت زیادہ

ہے تو یقیناً کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

● میں شادی شدہ اور دس بچوں کا باپ

ہوں۔ میرا ستارہ مبارک رنگ اور پتھر کونسا ہے۔

نیز پہننے کا طریقہ بھی بتا دیں؟

● جناب! اب تو آپ کا گزارہ صرف

”سبز ستارہ“ ہی سے ہو سکتا ہے۔ نیز ڈارک

اورنج رنگ کا گینے بائیں پاؤں کے انگلیوں

میں پہن لیں۔

بھکاری

ایک بھکاری نے بس اسٹاپ کھڑے

ایک صاحب سے بھیک مانگی کہ صاحب! روپے

دے دو، میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے۔

وہ صاحب بولے: ٹاٹا کھاؤ۔

بھکاری نے ساتھ کھڑے مسافر سے

پوچھا: صاحب! میں اُن سے دو روپے خیرات

مانگ رہا ہوں اور یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ

ٹاٹا کھاؤ۔ میں چالیس روپے کل دو اے ٹاٹا

خرید کر کیسے کھاؤں؟

وہ صاحب بولے: یہ صاحب تو تلے ہیں

اور تمہیں کہہ رہے ہیں کہ کما کر کھاؤ۔

مشورہ

● اگر آپ کی ساس روایتی ساسوں سے

مختلف اور نہایت شریف خاتون ہیں اور

آپ کی شدید خواہش ہے کہ آپ کو اُن

سے کھری کھری سننے کو ملیں تو درج ذیل

ہدایات پر عمل کریں۔

● اگر آپ کی ساس آپ سے ایک مجلس ٹھنڈا

پانی ملنے تو آپ اسے گیزر کا کھولتا ہوا پانی
عنایت کریں۔

● ساس کی چلتے کی پرانی میں چینی کی
بجائے دو چمچ نمک ڈال دیں۔

● کھانے میں بچا کھایا یا باسی ترین کھانا
دیں۔

● گھر کے تمام میلے کچیلے کپڑے ڈھونڈنا
کے ساس کے آگے ڈھیر لگا دیں۔

● جب کوئی سسرالی رشتے دار گھر لے جائے
تو سر پریشانی باندھ کر لیٹ جائیں۔ تاکہ کچن

کا سارا انتظام ساسو جی کو سنبھالنا پڑے۔

دلیل

ایک عورت چوری کے جرم میں گرفتار

ہوئی۔ اس پر مقدمہ چلا۔ عورت کے وکیل

نے اس سے کہا: یہ بات ذہن نشین رکھیے

میں جرح بحث کے دوران جیسے ہی میز پر

ہاتھ ماروں آپ رونا شروع کر دیجئے گا۔

اتفاق کی بات کہ بحث کے دوران کپڑے

کا ہاتھ غلطی سے میز پر لگ گیا۔ اور عورت

نے رونا شروع کر دیا۔ جج نے پریشان ہو کر

سوال کیا: خاتون! تم رونے کیوں لگیں؟

خاتون نے سسکیاں بھرتے ہوئے اپنے

وکیل کی طرف اشارہ کیا اور کہا: جناب! لا

مجھے میرے وکیل نے یہ ہدایت کی تھی کہ میں

جیسے ہی اپنا ہاتھ میز پر ماروں تم رونا شروع

کر دینا۔

اس پر حاضرین عدالت ہنسنے لگے لیکن

وکیل ذرا نہ گھبرایا اور جج سے مخاطب ہوتے

ہوئے کہا: جناب والا! دیکھئے میری موکلہ کتنی

نادان اور معصوم ہے۔ بھلا ایسی بھولی بھالی خاتون

چوری جیسے شاطرانہ جرم کی مرتکب ہو سکتی ہے؟

عدالت نے اس دلیل پر خاتون کو رہا

کر دیا۔

آپنے پانی میں ہیں؟

آپ کی ذہانت کا امتحان لینے کے لئے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ایک عجیب و غریب اور انوکھا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلے میں دش سؤالات کئے جائیں گے۔ بالکل صحیح جوابات دینے والے حضرات کو روحانی مرکز کی طرف سے سند امتیاز دی جائے گی۔

ایک غلطی کرنے والے حضرات کو سند خصوصیت عطا کی جائے گی۔ اور ان کے نام بھی طلسماتی دنیا میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ یہ انوکھا سلسلہ مارچ ۲۰۰۷ء سے انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔

جو خوش نصیب قاری تین مرتبہ سند امتیاز حاصل کر لے گا اس کو ایک ”روحانی ایوارڈ“ دیا جائے گا جو بیش قیمت پرستل ہوگا۔

اعلان کنندہ

ادارہ طلسماتی دنیا دیوبند

یو پی ۲۲۷۵۵۲

قسط ۵۵



حسن الہامی فاضل دارالعلوم دیوبند

حاملہ کے پیٹ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر ۹۹ مرتبہ یا معیہ پڑھ کر دم کر دے تو حمل ساقط ہونے سے محفوظ رہے۔ یہ عمل عورت کو اپنے محرم سے کرنا چاہیئے۔ یا کسی عورت سے کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی اس اسم الہی کو بہ کثرت پڑھے گا تو اس کی یادداشت میں زبردست اضافہ ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص اپنی کوئی چیز کہیں رکھ کر بھول گیا ہو تو اس اسم الہی کو لاتعداد مرتبہ پڑھنا شروع کر دے، انشاء اللہ اس کو بھولی ہوئی چیز یا بات یاد آجائے گی۔

جس عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو۔ اس کا شوہر ایک سیب چیل کر سات مرتبہ یا معیہ سیب پر لکھ کر لگاتا رہے ۳ رات تک اپنی بیوی کو کھلائے۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ یہی عمل مرغی کے انڈے پر بھی کارگر ثابت ہوتا ہے۔ بعینہ اسی طرح مرغی کے انڈے پر بھی اسے ابال کر کیا جاسکتا ہے۔

اگر کوئی شخص مال دار ہو اور پھر کسی وجہ سے غفل ہو گیا ہو یا اگر کوئی شخص عابد و زاہد ہو اور پھر اس کی حالت نکلی ہو، عبادت و ریاضت میں جی نہ لگتا ہو تو یا معیہ گیارہ ہزار مرتبہ ۲۱ دن تک لگاتا رہے۔ تو اس کی

مالت پہلے جیسی ہو جائے گی۔ تنگ دستی دور ہوگی اور سستی کاہلی سے بھی انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ جو شخص اس مرتبہ کو کسی ماہ منقلب میں لکھ کر اور نقش کے

۲	ع	ی	د
۱۱	۳	۴۱	۶۹
۲	۸	۷۲	۴۲
۷۱	۴۳	۱	۹

فلاں ابن فلاں

نقش یہ ہے۔

المعید حق تعالیٰ کا ۶۰ واں صفاتی نام المعید ہے۔ المعید کہتے ہیں اُس ذات کو جو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہو۔ اور دوبارہ بلکہ بار بار پیدا کرنے کی قدرت چوں کہ صرف حق تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اس لئے ان کو المعید کہا جاتا ہے۔

یہ اسم، اسم جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۲۴ ہیں۔ اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ اُن انسانوں کو نئی زندگی دینے کی جدوجہد کرے جو روحانی طور پر مردہ ہو چکے ہوں۔ اور ضلالت و گمراہی کی کیمڑ میں دھنسے ہوئے ہوں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کرنا ان کو نئی زندگی دینے کے برابر ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے اندر اوصاف حمیدہ پیدا ہو جائیں۔

اگر کوئی شخص نصف شب کے بعد ۷ مرتبہ ننگے پیر اور ننگے سر کھڑے ہو کر پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے تو علوم الہی حاصل ہوں۔ اور علمی ارادوں کی تکمیل ہو جائے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص غائب ہو جائے تو اس کے گھر کے چاروں گوشوں میں سات سات مرتبہ یا معیہ پڑھ کر لگاتا رہے دن تک دم کر دے تو غائب بہت جلد واپس آجائے یا اس کی اطلاع مل جائے۔

اگر مفرد یا غائب شدہ کو واپس بلانا ہو تو گھر کے چاروں کونوں میں ۷۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس عمل کے بعد ۳ مرتبہ یہ کہے یا معیہ رَبِّ عَلَیْ فَلَانِ ابْنِ فَلَانِ۔ انشاء اللہ سات روز کے عمل سے سات روز کے اندر اندر مفرد واپس آجائے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بوقت صبح ۹۹ مرتبہ

ان ہی حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیتے جائیں
اگر ان کو لکھتے وقت حامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲	۳۷	۲۵
۲۳	۴۱	۳۹
۳۸	۴۶	۴۰

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن میں
ت یا ض ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے
مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر حامل اپنا
رخ جانب مغرب کر لے اور نقش روزانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶	۳۲	۲۹	۳۷
۳۸	۲۸	۳۵	۲۳
۳۳	۲۵	۴۶	۳۰
۲۷	۳۹	۲۴	۳۴

ان ہی حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیتے جائیں
اگر ان کو لکھتے وقت حامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو
بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۸	۲۳	۲۲
۲۶	۴۱	۳۷
۴۰	۳۹	۲۵

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق،
ث یا ظ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے
لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت حامل
اپنا رخ جانب شمال کر لے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷	۲۳	۳۰	۳۴
۲۹	۳۵	۳۶	۲۳
۳۲	۲۸	۲۵	۲۹
۲۶	۳۸	۳۳	۲۷

ان ہی حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیتے جائیں۔

اگر کوئی شخص روزانہ تین سو مرتبہ نماز فجر کے بعد اسم الہی
کا ورد کرے تو مستجاب الدعوات ہو جائے۔

اگر کسی کا کام چلتے چلتے رک جائے تو بعد نماز جمعہ چند افراد
مل کر ۱۸ ہزار مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۷۷ جمعوں تک اس عمل
کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کام تیزی کے ساتھ چل پڑے گا۔ یہ
عمل تعمیر، کاروبار، مکان، دکان، ٹھیکیداری وغیرہ جیسے مسائل
میں بہت کارگر اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

دوسری شادی کے لئے عورت ہو یا مرد، شوہر یا بیوی کے
مرنے کے بعد اس اسم الہی کو ۱۲۴۰۰ مرتبہ ۴۱ دن تک پڑھیں۔
انشاء اللہ دوسری شادی کا بندوبست ہو جائے گا۔

اگر کسی کا بچہ سوکھتا جا رہا ہو تو ۱۳ سو مرتبہ "یا معینہ" پڑھ کر
سرسوں کے تیل پر دم کر کے بچے کے بدن پر اس تیل سے مالش
کرے۔ انشاء اللہ اذن کی مالش سے بچہ فربہ ہو جائے گا۔

اگر کسی عورت کو پیدائش کے وقت تکلیف زیادہ ہو اور
بچے کی ولادت میں مشکل پیش آ رہی ہو تو "یا معینہ" گیارہ سو مرتبہ
پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو پلا دیں۔ انشاء اللہ فوراً ولادت
ہوگی۔ یا معینہ کا نقش اگر عورت کی بائیں ران پر باندھ دیا جائے
تب بھی ولادت سہولت کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

اس اسم الہی کا حامل بننے کے لئے اس اسم کا ورد ۴۴۶۴
مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھنا چاہیے۔ انشاء اللہ شکر کوۃ ادا ہوگی۔
اور پھر حامل جس کو بھی "یا معینہ" کا نقش لکھ کر دے گا فوراً اثر
ہوگا۔ اور حیرت انگیز نتائج سامنے آئیں گے۔

"یا معینہ" کا نقش یادداشت میں اضافے کے لئے کھویا ہوا
مقام دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ولادت میں آسانی کے لئے
حمل کی حفاظت کے لئے اور تمام مشکلات میں آسانی کے لئے
دیا جاسکتا ہے۔ جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف،
ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر
باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو
لکھتے وقت حامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر
نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۳	۳۷	۲۳
۲۶	۲۳	۲۹	۳۵
۲۵	۳۹	۳۲	۲۸
۳۳	۲۷	۲۶	۳۸

ان کو لکھتے وقت اگر حامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۳	۳۸
۳۷	۳۱	۳۶
۳۵	۳۹	۳۰

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ر، ع، خ، رہ یا غ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے پایا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت اگر حامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچا کر اگر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳	۲۷	۲۶	۳۸
۲۵	۳۹	۳۲	۲۸
۳۶	۲۲	۲۹	۳۵
۳۰	۳۴	۳۷	۲۳

ان ہی حضرات و خواتین کو مینے کے لئے یہ نقش دیتے جائیں۔ اس کو لکھتے وقت اگر حامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰	۲۶	۳۸
۳۹	۳۱	۳۲
۲۵	۳۷	۳۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر حامل ان پر ۱۲ مرتبہ "یا معید" پڑھ کر دم کر دے تو ان کی تاثیر و قوت میں زبردست اضافہ ہو جائے۔ حامل کو چاہیے کہ وہ گلے میں باندھنے والے یا بازو پر باندھنے والے نقوش کو نیلے یا فیروزہ کی پٹے میں باندھنے کی تاکید کریں۔ اور مینے کے نقوش ایک مریض کو سات سات دینے جائیں اور ایک نقش کا پانی دو دن مینے کی تاکید کی جائے۔
(باقی آئندہ)

ایک فقیری نسخے سے تیار کیا ہوا تیل

روحانی آملہ تیل

● یہ تیل آپ کے دماغ کو سکون عطا کرے گا۔

● خشکی کو دور کرے گا۔ دماغ میں تروتازگی پیدا کرے گا۔

● اس کا مستقل استعمال بالوں کو مضبوط کرے گا انہیں

تکھارا اور نرمی پیدا کرے گا۔

● اور بال جھڑنے اور سفید ہونے سے آخر عمر تک محفوظ رہیں گے۔

● یہ تیل جڑی بوٹیوں اور تقریباً ۳۰ مرکبات سے بنایا جاتا ہے۔

● ایک بار ہمارے کہنے سے استعمال کریں۔ پھر بار بار

آپ اپنی مرضی سے استعمال کرتے پر مجبور ہوں گے۔

قیمت فی شیشی (وزن سو گرام) = 3 روپے

— محصول و پکنگ = 35 روپے بذمہ خریدار —

— تین شیشی منگلانے پر ڈاک خرچ = 2 روپے —

— آرڈر کے ہمراہ 5 روپے ایڈوانس لے

ضروری ہیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔

(ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔)



ارکودہ

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند



شہید کربلا کا دفاع

اور
عاشقانِ یزید کی خانہ تلاشی

مولانا منظور نعمانی کے صاحبزادے

عتیق الرحمن سنبھلی کی

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں
گستاخیوں کا مدلل جواب

واقعہ کربلا کے پس منظر کا

از قلم

مولانا حسن احمد صدیقی رفاض دارالعلوم دیوبند

یہ کتاب علمائے دیوبند کی خاموشی کا کفار ہے

اگر آپ کو فی الحقیقت خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت ہے تو اس
کتاب کا مطالعہ ضرور کریں

اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ قیمت مجلد ————— ٹھور پے (علاوہ محصول ڈاک)
ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند، یوپی



۷۸۶

۱۷	۱۲	۱۹
۱۸	۱۶	۱۴
۱۳	۲۰	۱۵

بعض بزرگوں سے یہ طریقہ بھی منقول ہے کہ طم ۴۸ مرتبہ پڑھ کر نیم کی ایک تازہ ٹہنی پر دم کر کے مریض کو چت لٹادیں اور سر سے پیر کی طرف کو ۷ مرتبہ پھیریں۔ پھر اس ٹہنی کو کسی دریا میں پھینک دیں۔ اس عمل کو بھی لگاتار ۷ روز تک کریں۔ انشاء اللہ سحر اثر جائے گا۔ گلے میں ڈالنے کے لئے اور پینے کے لئے مذکورہ نقش ہی مریض کو دیتے جاتیں۔

عام طور پر یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ سفلی جادو کا توڑ سفلی عمل ہی سے ممکن ہے علوی سے نہیں۔ لیکن راقم الحروف کا تجربہ یہ ہے کہ عمل کتنا بھی گند اور سفلی کیوں نہ ہو قرآن حکیم کی آیات سے وہ رفع ہو جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ علاج کرنے والا باقاعدہ آیات قرآنی کا عامل ہو۔ اور اس نے حسب قاعدہ زکوٰۃ عمل ادا کر رکھی ہو۔ جادو بذریعہ جنات ہو یا بذریعہ ارواح خبیثہ، جادو علوی یا سفلی حزب البحر کے مذکورہ عمل سے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ شرط یہی ہے کہ علاج کرنے والا باقاعدہ حزب البحر کا عامل ہو۔ اور حسن نیت اور جذبہ خدمت کے ساتھ مریض کا علاج کر رہا ہو۔ انشاء اللہ ۷ روز میں سحر سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔ دوران علاج مریض کو گوشت، انڈا اور پھلی سے دور رکھیں۔ اور کالا لباس پہننے کو منع کریں۔ اگر مریض شادی شدہ ہو عورت ہو یا مرد تو وظیفہ زوجیت سے بھی پرہیز کی تاکید کر دیں اور اس بات کی بھی تاکید کر دیں کہ مریض زیادہ سے زیادہ پاک صاف اور باوجود رہے۔ اگر عورت کو ایام آ رہے ہوں تو اس علاج سے پرہیز کریں۔ (باقی آئندہ)

ستر ہواں عمل اگر کسی سحر زدہ انسان کا سحر اتارنا ہو تو اس کے لئے حزب البحر کا حصار کرنا چاہئے۔ لیکن یہ حصار وہی شخص کر سکتا ہے جو حزب البحر کی حسب قاعدہ زکوٰۃ ادا کر چکا ہو۔ حصار کا طریقہ یہ ہے کہ سحر زدہ کو زمین پر چت لٹا دیا جائے اس طرح لٹائیں کہ مریض کے پاؤں مشرق کی طرف ہوں۔ اور اس کا سر مغرب کی طرف۔ اور عامل اپنی پشت شمال کی طرف کر کے مریض کی طرف اپنا رخ کر کے بیٹھ جائے اور ایک مرتبہ ختم کہہ کر مریض کے سر کی طرف اشارہ کرے۔ پھر ایک مرتبہ ختم کہہ کر مریض کے پیروں کی طرف اشارہ کرے۔ پھر ایک مرتبہ ختم کہہ کر مریض کے دائیں طرف اشارہ کرے اور پھر ایک مرتبہ ختم کہہ کر مریض کے بائیں طرف اشارہ کرے۔ پھر ایک مرتبہ ختم کہہ کر مریض کے جسم پر اشارہ کرتے ہوئے آسمان کی طرف اشارہ کرے۔ پھر ایک مرتبہ ختم کہہ کر مریض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زمین کی طرف اشارہ کرے۔ پھر آخری بار یعنی ساتویں بار ختم کہہ کر عامل تالی بچائے یہ عمل لگاتار ۷ روز تک کیا جائے اور عامل اشارہ اپنی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے کرے۔ انشاء اللہ ۷ روز میں جادو کتنا بھی شدید ہو گا اتر جائے گا۔ لیکن اگر اس حصار کے ساتھ ساتھ عامل مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل تعویذ بھی ڈالے۔ اور اس کے ساتھ روزانہ ایک نقش پلاتا بھی رہے تو بہت بہتر ہے گلے میں ڈالنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔

۷۸۶

۲	ح	۲	ح
ح	۲	ح	۲
ح	۲	ح	۲
ح	ح	۲	ح

اور پینے کے لئے یہ نقش دیئے جاتیں۔

علم الحرف

مولانا، حسن الهاشمی
فاضل العلوم دیوبند

قسط 4

مریض کو درد سے نجات مل جائے گی۔
اگر کوئی شخص عملِ قومِ لوط، طاعون یا سرطان میں مبتلا ہو تو اس شخص پر روزانہ ۷ مرتبہ ۴۰ دن تک دم کریں۔ اور ۷ مرتبہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک انشاء اللہ مریض کو مذکورہ امراض سے نجات مل جائے گی۔
محبتِ تالیفِ قلب اور فقہ کرنے کے معاملے میں اس کے خواص پڑا اثر ہیں۔ اگر کوئی شخص مشتری کی ساعت میں ح ح ح ح ح کسی شے میں ملا لیں تو انشاء اللہ مؤکل وغیرہ نظر آنے لگیں گے۔ سرمد لکاتے وقت یہ عزیمت لا تعداد مرتبہ پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا حَيُّ يَا حَلِيمُ يَا حَمِيدُ يَا حَسِبُ حَقًّا
يَا حَافِظُ يَا حَفِظُ بِمَا أَوْدَعْتَهُ حَوْفُ الْحَجَاءِ مِنَ الْأَسْرَارِ الْكَوْنِيَّةِ
وَالْأَنْوَارِ لَنَا تَسَجَّرُ لِي مَلِكَتِكَ خَدَّاهُ الْخُصْرُ فِي قِيَمَا
أَمْرُهُمْ بِهَا مَمَالِكٍ فِيهِ رِضَاءُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

اگر بروز شنبہ یا بروز جمعہ کو پہلی یا آٹھویں ساعت میں جبکہ
قرنِ خواست سے محفوظ ہو انگشتِ ہر کے نیچے پر مرتبہ جاکھے اور اس
ساعت میں اگلے شنبہ یا جمعہ کو پہن لے تو بے اندازہ۔ قوتِ باہ
پیدا ہو۔

اگر اسی انگوٹھی کو پانی میں ڈال کر وہ پانی کسی بخار کے مریض کو پلائیں تو بخار فوراً اتر جائے گا۔

اگر اس حرف کو ۹۷۳۲ مرتبہ کسی چینی کے طباق پر لکھ کر اس کو نیش یا دریائے پانی سے جو نصف رات کو لایا گیا ہو دھو کر پینا کو پلائیٹ تو مرض کتنا بھی شدید ہو انشاء اللہ رفع ہو جائے گا اور مریض اللہ کے فضل و کرم سے صحت مند ہو جائے گا۔

رہائی آئندہ

ح [مزاج کے اعتبار سے حرفِ حآخا کی ہے اور اس کے عدد ۸۰ ہیں۔
اگر کسی شخص کو پیاس کی بیماری ہوگئی ہو تو اس حرف کو استی
مرتبه زعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دھو کر مریض کو پلا دیں تو انشاء اللہ
صحت حاصل ہوگی۔

اگر کوئی شخص تنگ دست ہو تو وہ اس حرف کو اس طرح شرف مشتری میں لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو بفضل رب العالمین اس کی تنگ دستی دور ہو جائے۔
نقش اس طرح بنائے۔

اگر کوئی عورت بانجھ ہو تو اس نقش کو لکھ کر سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں غسل سے فارغ ہونے کے بعد ڈال لے تو انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

نقص یہ ہے۔

بِالْف

بِالْفِلاحِ وَالْحَوْلِ وَالْأَقْوَةِ الْآ

بِإِذْنِ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اگر کوئی شخص کسی دشمن کو مسخر کرنا چاہے تو جمعہ کے دن دوسرے
حرف کا کوئی شہید یا ولی کی قبر کی مٹی پر پڑھ کر دم کر کے دشمن
کے گھر میں پھینک دے، انشاء اللہ دشمن مسخر ہو جائے گا۔
اگر کوئی شخص کسی بھی طرح کے دریا نشخ میں مبتلا ہو تو
دوسرے شب جمعہ کو پڑھ کر مریض پر دم کر دیا جائے تو انشاء اللہ

باب ۱۔ امراض جسمانی کا روحانی علاج

حق تعالیٰ نے اس کائنات میں جتنے بھی امراض پیدا کئے ہیں ان سب کا کوئی نہ کوئی علاج بھی پیدا کیا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو حق ہو گا کہ رب العالمین نے پہلے علاج پیدا کیا ہے بعد میں مرض۔ کیوں کہ یہ بات قرآن کی شان کریمہ کے خلاف ہے کہ وہ مرض تو پیدا کر دیں اور اس کا علاج پیدا نہ کریں۔ یہ بات دنیا میں ایک غلط پروپیگنڈے کی طرح پھیلی ہوئی ہے کہ فلاں مرض کا کوئی علاج ہی نہیں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی مرض کا کوئی علاج ہی نہ ہو۔ ہاں یہ بات ممکن ہے کہ بعض امراض کا علاج دریافت کرنے میں معالجین اور ارباب تجربہ ناکام ہوں۔ کیوں کہ انسانی علم بہر حال محدود ہے۔ اور بے شمار چیزیں اور لاتعداد حقائق انسانی علوم کی دسترس سے آج بھی باہر ہیں۔ اس لئے بے شمار امراض کا علاج بھی آہستہ آہستہ دریافت ہو رہا ہے تو غلطی کا رخانہ قدرت کی نہیں ہے۔ اس نے تو ہر مسئلے کا حل اور ہر بیماری کا مدد ا پیدا کر دیا ہے۔ یہ غلطی تو انسان کی محدود واقفیت کی ہے۔ کہ آج کے اس دور ترقی میں بھی وہ بے شمار چیزوں سے ناواقف ہے۔

ہر انسان کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور بیمار ہونے کے بعد اس کا علاج کرنا نبی کی سنت ہے۔ جو لوگ اللہ کے عطا کردہ جسم کے شکر گزار اور قدردان ہوتے ہیں وہ اپنے جسم کی درستگی اور اپنی صحت و تندرستی کا پورا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ کیوں کہ زندگی کی طرح انسان کا بدن بھی اللہ کی امانت ہے۔ اپنے بدن کی طرف دھیان نہ دینا اور اس کے سکھ دکھ اور اچھے بُرے کی پرواہ نہ کرنا کسی صاحب ایمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہونے کی صورت میں نبی کی سنت پر شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے اور بیماریوں سے نجات پانے کے لئے معالجین سے رابطہ کیا کرتے تھے۔ پھر دوا اور پرہیز کا خیال کر کے اللہ کے فضل سے بیماریوں سے نجات حاصل کر لیا کرتے تھے۔ علاج کو نبی کی سنت مانا گیا ہے۔ لیکن کسی مخصوص علاج کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ بس یہی نبی کی سنت ہے درست نہیں ہے۔ قیامت تک علاج کے جو بھی سلسلے شروع ہوں گے بشرطیکہ وہ توحید الہی سے متصادم نہ ہوں وہ سنت کے دائروں میں آئیں گے۔ اور انہیں اختیار کرنا نبی کی سنت پر چلنے کے برابر ہو گا۔

تعویذات اور جھاڑ پھونک کی حقیقت آثار و قرائن سے ثابت ہے اور ہر دور کے اکابرین نے اس سلسلہ علاج کو اہمیت بھی دی ہے اور اس کی حقیقت کو تسلیم بھی کیا ہے۔ عقلاً بھی اعداد و حروف سے علاج کرنا درست ہے۔ جو لوگ اس سلسلہ علاج کو خلاف عقل یا خلاف روایت بتاتے ہیں وہ خود عقل و شعور کے

محروم ہیں۔ ورنہ دنیا بھر کے تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ جس طرح دواؤں سے استفادہ کیا جاتا ہے اسی طرح نقوش اور جھاڑ پھونک سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ بعض امراض میں دوائیں بالکل ہی بے اثر ہوتی ہیں اور ان امراض میں مریض کو نجات صرف تعویذات ہی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہ مؤثر ہوتا ہے۔ تو یہ بات از قبیلہ شرک ہے۔ اس دنیا میں کوئی بھی چیز خواہ وہ تعویذ ہو یا کوئی دوائی نفسہ مؤثر نہیں ہے۔ بلکہ ہر چیز اپنا اثر دکھانے میں رضائے باری تعالیٰ کی محتاج ہے۔ تعویذ بھی جب ہی اثر کرتا ہے جب اللہ چاہے اور دوا بھی تب ہی مؤثر ہوتی ہے۔ جب بارگاہ خداوندی سے اس کو اثر انداز کرنے کی سند مل گئی ہو۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دوا کو تو فی ذاتہ مؤثر مانتے ہیں۔ اور اس طرح کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ فلاں دوا مجھے راس ہے یا فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے میں ٹھیک ہوتا ہوں۔ تو اس طرح کی باتیں بھی کفر و شرک سے تعلق رکھتی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ کوئی دوا کوئی غذا کوئی تعویذ اس وقت تک اپنا اثر نہیں دکھا سکتا۔ جب تک رب العالمین کی مرضی نہ ہو۔

اس باب میں ہم نے خلف و سلف کے ہزاروں تجربات کا پنچوڑ پیش کیا ہے۔ اکابرین کے ان تجربات کے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہمارا مشورہ یہ نہیں ہے کہ دواؤں اور غذاؤں سے ہم بالکل بے نیاز ہو جائیں۔ بلکہ مشورہ یہ ہے کہ اسباب و علل کی اس دنیا میں دوسرے علاجوں کی طرح اس روحانی علاج کو بھی اہمیت دیں۔ اور بزرگوں کے تجربات سے استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس باب میں ہم نے حروف تہجی کے اعتبار سے امراض کا علاج درج کیا ہے۔ تاکہ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔

جو عملیات ازراہ ہو چھٹ جائیں گے وہ متفرقات میں نقل کر دیئے جائیں گے۔



محمد اجمل انصاری

آنکھوں کے امراض

طریقہ ۱

صبح و شام سات سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں پر دم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر انگلیاں لگائے۔ انشاء اللہ آنکھوں کی کیسی بھی بیماری ہوگی۔ فوراً رفع ہو جائے گی۔ دعایہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ اَرْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ حَاسِبًا وَهُوَ حَصِیْرٌ وَاِنْ یَسْكَدُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَلِیْدُ لَقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمْ یَسْمِعُوْا الَّذِیْ كُفَرُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّهُمْ لَمَجْنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ط

طریقہ ۲

مندرجہ ذیل نقش زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھیں۔ پھر اس کو گلاب کے پانی سے دھو لیں۔ اور اس پانی کو اپنی آنکھوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ کوئی بھی مرض ہوگا رفع ہو جائے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا بصیر	یا بصیر	یا بصیر	یا بصیر
یا سمیع	یا سمیع	یا سمیع	یا سمیع
یا خیر	یا خیر	یا خیر	یا خیر

طریقہ ۳

کھانے والی لونگ مع پھول کے لیں۔ اور اس پر ۲۱ مرتبہ درود شفاء پڑھ کر دم کر کے اس لونگ کو سرمہ دانی میں ڈال دیں۔ ایک ہفتے کے بعد اس لونگ کو نکال لیں۔ اور دوسری لونگ پر درود شفاء پڑھ کر سرمہ دانی میں ڈال دیں۔ اس طرح چار ہفتوں تک نئی لونگ کے ساتھ یہ عمل کریں۔ چوتھی لونگ نکلنے کے بعد اس سرمہ کو استعمال کریں۔ اور اپنی آنکھوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ عمر بھر آنکھوں کے امراض اور بینائی کی کمزوری سے محفوظ رہیں گے۔ اور اگر بینائی کمزور ہو گئی ہوگی تو پھر بحال ہو جائے گی۔ اور رفتہ رفتہ چشمے کی عادت چھٹ جائے گی۔

درود شفاء یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَوَلَدِنَا مُحَمَّدٍ طِبُّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِیَةُ الْاَبْدَانِ وَشَفَاءُهَا وَنُورُ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئُهَا وَالْهَوَیْطُ دَآئِمًا اَبَدًا۔

طریقہ ۴

اسم الہی "یا بصیر" روزانہ سو مرتبہ نماز فجر کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آخر عمر تک بینائی بدستور ٹھیک رہے گی۔ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوں گے۔

طریقہ ۵: ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ "یا نور" اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھنے سے

آنکھوں کی بینائی بدستور قائم رہتی ہے۔ بلکہ دن بدن بینائی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

طریقہ ۶ بینائی کی کمزوری دور کرنے کے لئے نماز فجر کے بعد یہ آیات پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنی آنکھوں پر دم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر پھیرنے سے بینائی بدستور قائم رہتی ہے۔ اور اگر بینائی کمزور ہو گئی ہو تو کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔

آیات قرآنی یہ ہیں۔ اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِثْلُ نُوْرٍ مِّثْلُ نُوْرٍ ۙ كَمَشْكُوٰةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ۚ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجٍ ۚ اَلنُّوْرُ جَاجَةٌ ۚ كَاَنّٰهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَا شَرْقِیَّةٍ وَلَا غَرْبِیَّةٍ ۚ یَكَادُ زَیْتُهَا یُضِیُّ ۚ وَلَوْ لَوُغَتْ مُمَسَّنَةٌ ۚ نَارٌ مِّنْ نُّوْرِ عَلٰی نُوْرٍ ۚ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِیْ ۚ مَنْ یَّشَآءْ ۚ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ اَلْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

طریقہ ۷ بینائی کی سلامتی کے لئے اس دعا کو صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھنا انتہائی مفید ہے دعا یہ ہے۔ یَا سَمِیْعُ یَا مُجِیْبُ الدَّعَآءِ یَا لَطِیْفُ لِمَا یَشَآءُ اِحْفَظْ عَلٰی بَصَرِیْ۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل نقش کو نیلے یا فیروزے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنے سے بینائی کی حفاظت ہوتی ہے اور بینائی میں اگر ضعف پیدا ہو گیا ہو تو وہ دور ہو جاتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۵	۷۸	۸۱	۶۸
۸۰	۶۹	۷۴	۷۹
۷۰	۸۳	۷۶	۷۳
۷۷	۷۲	۷۱	۸۲

طریقہ ۹ صبح کو سورج کے طلوع ہونے سے پہلے مَعِیْنُ السَّلَامِ مَا تُتِ الْجِبْنَ الصَّابِ الْغَلَامُ لَرِّیْ تین مرتبہ پڑھ کر ایک پیالے پانی پر دم کریں۔ پھر اس پیالے سے تین گھونٹ پانی الگ کر کے نہار منہ پی لیں۔ باقی پانی کو سیدھے ہاتھ کے چلو میں لے کر اس پانی میں آنکھیں کھولیں۔ اور بند کریں۔ پانی جب گرم ہو جائے تو پانی کو کسی گیلے یا کیاری میں ڈال دیں۔ اس پانی میں دونوں آنکھوں کو پہلے دائیں آنکھ کو پھر بائیں آنکھ اسی طرح کھولیں بند کریں۔ جب پانی گرم سا ہو جائے تو اس کو کسی گیلے یا کیاری میں ڈالیں۔ لگاتار نوے دن اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ ضعف بصارت سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۱۰ جس شخص کی آنکھوں میں تاریکی یا کمزوری ہو۔ ۴۱ مرتبہ ”یا شکور“ پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر وہ پانی آنکھوں میں لگائے اور باقی پانی پیئے۔ انشاء اللہ سات روز میں شفا ہوگی۔

طریقہ ۱۱: مندرجہ ذیل دعا کو بکثرت پڑھنے سے بھی کمزوری بینائی بھی واپس آ جاتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

يَا قَرِيبُ يَا مَجِيبُ يَا سَمِيعُ الدَّعَاءِ يَا لَطِيفَ لَطِيفًا لِمَا يَشَاءُ أُرِيدُ عَلَى بَصَرِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

طریقہ ۱۲ ہر فرض نماز کے بعد فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ تا تین مرتبہ پڑھ کر اپنی آنکھوں پر دم کر کے اپنی آنکھوں سے لگائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بصارت اور بینائی میں کبھی کمی واقع نہیں ہوگی۔

طریقہ ۱۳ اگر کوئی شخص آنکھوں کی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کی آنکھوں پر یہ آیات ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اِذْ هَبُوا بَقِيصَتِي هَذَا اَفَا لَقُوهُ عَلَى وَجْهِ ابْنِي يَا بَصِيرًا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ کیسی بھی بیماری ہو۔ انشاء اللہ اس سے نجات ملے گی۔

امراض چشم

طریقہ ۱ نماز فجر کی سنت و فرض کے درمیان سورۃ ملک پڑھ کر دم کرنا۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں میں مفید ہے۔

طریقہ ۲ آشوب چشم پر پندرہ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر روزانہ صبح و شام دم کریں۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ رَبَّنَا أَنْتُمُ لَنَا نُورٌ نَاوَاغْفِرُ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

طریقہ ۳ سورۃ خم سجدہ لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی سے آنکھوں کا دھونا آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔

طریقہ ۴ گیارہ مرتبہ سورۃ کوثر پڑھ کر اول و آخر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے سے انشاء اللہ آشوب چشم سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۵ اگر آنکھوں میں زخم ہو جائیں تو سورۃ ہمزہ پڑھ کر آنکھوں کے زخموں پر دم کیا جائے انشاء اللہ شفا ہوگی۔

طریقہ ۶ جس کی آنکھوں میں زخم یا چوٹ ہو۔ اس کو گیارہ مرتبہ "النَّافِعُ الْبَارِي" پڑھ کر دم کیا جائے دن میں ۲ بار دم کریں۔ انشاء اللہ روز میں زخم ٹھیک ہو جائے گا۔

طریقہ ۷ اگر کسی کو اپنی آنکھوں کے سامنے خون تیرتا نظر آتا ہو تو دکنی مرج ایک چھٹانک، اور چینی ایک چھٹانک دونوں کو صاف آہن دستہ میں باریک سفوف بنا لیا جائے۔ پھر ۶ ماہ شیخ

روزانہ سوتے وقت تازہ پانی کے ساتھ کم سے کم بیس روز استعمال کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ الرضیٰ عانویل سفید چینی کی پلیٹ پر لکھ کر صبح و شام ایک پلیٹ پانی سے دھو کر پئیں۔

پلیٹ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تین پلیٹوں پر گیارہ مرتبہ "یا حَفِیظُ" پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر یا کافی ۱۱ مرتبہ

پڑھ کر پلیٹوں پر دم کر دیں۔ پھر یا شافی ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ اس کے بعد زعفران و گلاب سے اوپر والی عبارت پلیٹ پر لکھیں۔ انشاء اللہ ۳ روز یہ پلیٹ پینے سے آنکھوں کی بیماری دور ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر ایک مرتبہ سورہ قدر اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ پڑھ لیا کرے، اس کی بینائی کبھی کم نہیں ہوگی۔

طریقہ ۸

سورہ کورت (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ سپارہ ۳) صبح شام پڑھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور آنکھوں کی گندگی صاف ہو جاتی ہے۔ نیز ہر طرح کے امراض چشم سے حفاظت رہتی ہے۔

طریقہ ۹

آنتوں کے امراض

اگر آنتوں میں زخم ہو گئے ہوں تو مندرجہ ذیل عبارت تین پلیٹوں پر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر صبح، دوپہر، شام پئیں۔ لگاتار ۲۱ روز پینے سے آنتوں کے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔

طریقہ ۱

اگر آنتوں کی ٹی بی ہو جائے تو مندرجہ ذیل آیات قرآنی سورج طلوع ہونے سے پہلے۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے لگاتار ۴۰ دن تک پئیں۔ انشاء اللہ آنتوں کی ٹی بی ٹھیک ہو جائے گی۔

طریقہ ۲

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الزَّيْلُكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ط الرَّحِیْمِ ط الرَّحِیْمِ ط اگر آنتوں پر دم ہو جائے تو سورہ عصر ۴ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے روزانہ ۴۰ دن تک پینے سے آنتوں کا درم تحلیل ہو جاتا ہے۔

طریقہ ۳

اگر آنتوں میں خشکی ہو جائے تو سورہ تبت پانی پر ۴۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے عشاء کی نماز کے بعد لگاتار ۲۱ روز تک پئیں۔

طریقہ ۴

اگر آنت اتر جائے تو رات کو سونے سے پہلے ۲۱ مرتبہ دَرَجَاتُہُمْ پڑھ کر پیٹ پر دم کریں۔ انشاء اللہ ۴ دن میں آنت کا اترنا موقوف ہو جائے گا۔

طریقہ ۵

اگر آنتوں میں سوزش یا گرمی پیدا ہو گئی ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر پیٹ پر دم کریں۔ انشاء اللہ سوزش اور گرمی سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۶

نقش اس طرح لکھیں۔

یا حفیظ	یا حفیظ
یا حافیظ	
یا حفیظ	یا حفیظ

مندرجہ ذیل نقش آنتوں کی تمام بیماریوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہوتا ہے۔
کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر اگر مریض کے گلے میں ڈلوائیں۔

طریقہ ۷

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۳	۲۷۶	۲۷۹	۲۶۶
۲۷۸	۲۶۷	۲۷۲	۲۷۷
۲۶۸	۲۸۱	۲۷۴	۲۷۱
۲۷۵	۲۷۰	۲۶۹	۲۸۰

احساس کمتری

جو شخص احساس کمتری کا شکار ہو۔ اس کے لئے بہت ہی آسان علاج یہ ہے کہ وہ ہر وقت وضو رہے۔ وضو اگر ٹوٹ جائے تو پھر وضو کر لے۔ چند دنوں کے بعد اس کو احساس کمتری کے مرض سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۱

جو شخص احساس کمتری کا شکار ہو اس کو چاہیے کہ نماز فجر، نماز ظہر اور نماز عشاء کے بعد ۴۰ مرتبہ "یا سلام" پڑھنے کی عادت ڈالے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن میں احساس کمتری سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

طریقہ ۲

جو شخص احساس کمتری میں مبتلا ہو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈالا جائے۔ انشاء اللہ احساس کمتری ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۳

نقش یہ ہے۔

یا سحی	یا سحی
یا قیوم	
یا سحی	یا سحی

اداسی

اگر کوئی شخص اداسی میں مبتلا رہتا ہو تو اس کے لئے روحانی علاج یہ ہے کہ جمعہ کی شب میں عشاء کی نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ سورہ کوثر پڑھیں۔ تلاوت کے وقت ایک کپڑے یا

طریقہ ۱

طشت میں پانی اپنے سامنے رکھ لیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عمل ختم ہو جانے پر دونوں ہاتھ کی انگلیاں پانی میں ڈبو لیں۔ پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مل لیں۔ اس کے بعد اس پانی کو پی لیں۔ لگاتار ۶ جمعراتوں تک یہ عمل کریں۔ خواتین ایام کے دوران عمل کو موقوف کر دیں۔ بعد میں جمعراتوں کی تعداد پوری کریں۔ انشاء اللہ اسی اور افسردگی سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔ اور طبیعت میں شفقت پیدا ہو جائے گی۔

اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ اسی سے نجات ملے گی۔ نقش طریقہ ۲ یہ ہے۔

۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵

احتمال کی بیماری

طریقہ ۱۔ احتمال سے نجات کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ رات کو سوتے وقت اپنی شہادت کی انگلی سے اپنے پیٹ "عمر" لکھ لے۔ اگر آنکھ لگنے کے بعد کسی وجہ سے آنکھ کھل جائے تو پھر اس عمل کو دہرا۔ انشاء اللہ احتمال نہیں ہوگا۔

طریقہ ۲۔ احتمال سے بچنے کے لئے رات کو سونے سے پہلے ایک لوٹا پانی اپنی پیشاب کی جگہ ڈالے اور ۲۱ مرتبہ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ لے۔ انشاء اللہ احتمال نہیں ہوگا۔

طریقہ ۳۔ اگر سورہ نوح لکھ کر تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائے تو _____ انشاء اللہ احتمال سے حفاظت رہے گی۔

طریقہ ۴۔ سورہ طارق پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے اور بدن پر ہاتھ پھیر لے تو انشاء اللہ احتمال نہیں ہوگا۔

طریقہ ۵۔ مندرجہ ذیل نقش سیسے کے پترے پر کندہ کر لے اور رات کو سوتے وقت اس نقش کو اپنی کمر میں باندھ لے۔ نقش پشت پر رہے۔ انشاء اللہ احتمال سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۴۲۴۲	۴۲۴۶	۴۲۴۹	۴۲۳۵
۴۲۴۸	۴۲۳۶	۴۲۴۱	۴۲۴۷
۴۲۳۷	۴۲۵۱	۴۲۴۴	۴۲۴۰
۴۲۴۵	۴۲۳۹	۴۲۳۸	۴۲۵۰

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۶۔ احتمال سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر تکیے کے نیچے رکھیں۔ اگر اپنے لئے لکھنا ہو تو چوتھے خانے میں پیش من لکھیں۔ اگر دوسرے کے لئے لکھنا ہو تو اس کا نام مع اسم والدہ

کو پلائیں۔ اس عمل کو لگاتار اداں تک کریں۔ انشاء اللہ اختلاج سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۴ ۳۳ مرتبہ سورۃ طارق (سپارہ ۳۳) پڑھ کر اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اپنے قلب پر دم کریں۔ اور اس عمل کو ۷ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ اختلاج سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش اختلاج قلب کو رفع کرنے میں بہت مؤثر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

لا حول	ولا قوۃ	الآبا اللہ	العلی العظیم
العلی العظیم	الآبا اللہ	ولا قوۃ	لا حول
ولا قوۃ	لا حول	العلی العظیم	الآبا اللہ
الآبا اللہ	العلی العظیم	لا حول	ولا قوۃ

طریقہ ۶ اختلاج قلب کو رفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل لکھ کر گلے میں ڈالے۔ **اللہ الرحمن الرحیم**
یا اللہ یا الرحمن یا رحیم دل مارا کن مستقیم بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

اس عبارت کو لکھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

اس آیت کریمہ کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۷ لِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۸۰	۱۰	۶۰
۳۰	۵۰	۷۰
۴۰	۹۰	۲۰
بحق	یا اللہ	یا اللہ
یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
ہوئی دل دفع شود		

طریقہ ۹ اختلاج قلب کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر لگاتار ۷ دن تک پلائیں۔

آیت یہ ہے۔ اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسُ اَمْنًا مِّنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمُ رِجْسَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرْبِطْ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتْ بِهِ الْأَقْدَامَ۔

طریقہ ۱۰ مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اختلاج قلب اور گھبراہٹ سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

نمبر ۱۔ عمل انصاری

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۳	۱۹۷	۱۹۳
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳



جس شخص کو بخار پریشان کرتا ہو۔ وہ قرآن حکیم کی اس آیت کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔

طریقہ ۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَبِرُوا وَاسْبِرُوا وَابْتَغُوا فَاغْتَنُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ط۔

شدید بخار ہو تو مندرجہ ذیل ۳ نقش مریض کو لکھ کر دیں۔ ایک گلے میں ڈالنے کے لئے اور ۳ نقش پینے کے لئے ایک نقش کا پانی دن میں ۳ بار پلائیں۔ اسی طرح لگاتار ۳ دن تک پلائیں

طریقہ ۲

رہیں۔ انشاء اللہ بخار کی شدت ٹوٹ جائے گی۔ اور مریض کو آرام ملے گا۔
نقش یہ ہے

۷۸۶

قُلْنَا إِنَّا كُوفِيْهُنَّ بِذُرِّاٰ	وَسَلَامًا عَلٰٓى اٰبِهٖم	وَاٰرَادُوْهُنَّ كَيْدًا	فَجَعَلْنَاهُمْ اِلٰخٰسٰتٍ
۷۳۶	۷۰۷	۲۶۰	۱۲۳۱
۲۲۱۶	۱۲۳۰	۷۳۷	۷۰۶
۱۲۲۹	۲۷۸	۷۰۹	۷۳۸
۷۰۸	۷۳۹	۱۲۲۸	۲۷۹

اگر سردی سے بخار چڑھا ہو تو پیپل کے سات پتوں پر مندرجہ ذیل طلسم لکھ کر روزانہ ایک پتہ شہد بے دھوکہ مریض کو چٹائے۔ انشاء اللہ سات روز میں سردی اور بخار سے نجات

طریقہ ۳

مل جائے گی۔

طلسم یہ ہے۔



اگر بخار سردی کے ساتھ چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ چند روز میں آرام ملے گا۔

طریقہ ۴

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۷	۸۶۰	۸۶۳	۸۵۰
۸۶۲	۸۵۱	۸۵۶	۸۶۱
۸۵۲	۸۶۵	۸۵۸	۸۵۵
۸۵۹	۸۵۴	۸۵۳	۸۶۴

طریقہ ۵ بخار کسی بھی طرح کا ہو۔ لگاتار ۳ روز تک مندرجہ ذیل آیت زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر نہار منہ مریض کو پلائیں۔

آیت یہ ہے۔ قُلْنَا يٰنَاذِرْ كُوْنِيْ بُرْدًا اَوْ سَلَامًا عَلٰى اَبْرٰهِيْمَ

طریقہ ۶ جب کسی کو بخار آجائے تو مندرجہ ذیل طلسموں کو الگ الگ تین کاغذوں پر لکھ کر ان کے دھونی الگ الگ دینے سے بخار رفع ہو جاتا ہے۔

طلسم یہ ہیں۔

ک ا ط ط و ک ا ط ط و ک ا ط ط و

طریقہ ۷ بخار تیز ہو تو مندرجہ ذیل عبارت تین کاغذوں پر لکھ کر پھر ان کی گولی بنا کر تین دن تک کھائیں۔ کسی موم میں رکھ کر سٹک لیں۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ نَارِتْ وَاسْتَارِتْ۔

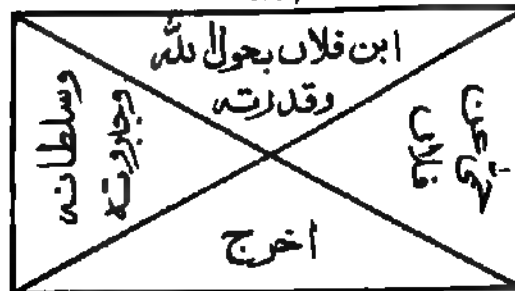
۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ عِلْمِ الْغِیْبِ غَارِتْ۔

۳۔ بِسْمِ اللّٰهِ حَوْلَ الْعَرْشِ دَارِتْ۔

طریقہ ۸ اگر بخار ٹوٹنے میں نہ آتا ہو تو کپڑے پر مندرجہ ذیل نقش بنائیں۔ پھر اس میں ایک انڈا رکھ کر انڈے کو اس کپڑے میں لپیٹ لیں اور اس کو آب الیں۔ جب انڈا ابل جائے تو انڈا مریض کو کھلا دیں اور انڈے کے چھلکے اسی کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ بنا کر مریض کے دائیں بازو پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ بخار بالکل اتر جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶



طریقہ ۹ اگر بخار گرمی سے چڑھا ہو تو مندرجہ ذیل آیت طشتی پر لکھ کر دھو کر مریض کو ۳ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ بخار سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ اَتَّقَوْاْ اِذَا مَسَّهُمْ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُبْصِرُوْنَ۔

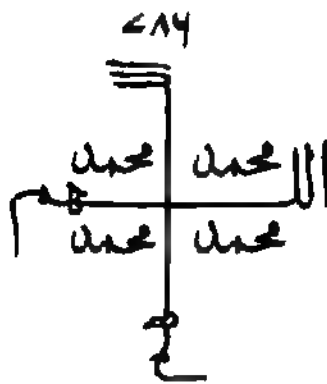
طریقہ ۱۱ حضرت حسن بھریؒ بخار کے مریض کو یہ آیت لکھ کر دیتے تھے۔ اور سیدھے بازو پر باندھنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکَ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ مَعْیِفًا اَلَا یَنْ خَفِّفَ اللّٰہُ عَنْکَ وَ عَلَیْکَ اَنْ یُّنْکِثَ مَوْعِدًا رَبَّنَا اَکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اِنَّ یَمْسُکَ اللّٰہُ بِضَیْفٍ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ہُوَ اِنْ یُّرِیدْ لَکَ بِخَیْرِ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ وَہُوَ عَلٰی شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

طریقہ ۱۱ اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو تھوڑی سی نئی روئی لے کر اس پر گیارہ مرتبہ دود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دے اور مریض کے داہنے کان میں رکھ دے پھر روئی کا ایک اور ٹکڑا لے کر اس پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ دود شریف پڑھ کر دم کر کے بائیں کان میں رکھ دے۔ پھر اگلے روز ٹھیک اسی وقت دائیں کان کی روئی نکال کر بائیں کان میں اور بائیں کان کی روئی نکال کر دائیں کان میں رکھ دے۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۱۲ جو شخص بخار میں مبتلا ہو اس کی کمر پر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اذان اقامت لکھ دے۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۱۳ ہر قسم کے بخار کو رفع کرنے کے لئے حسب ذیل اسماء لکھ کر جوتے میں رکھ لے اور پانچ منٹ کے بعد نکال کر ان اسماء پر تین جوتے مار کر زمین میں دبا دے۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔ شَدَّ اَدْنٰکَ، نَمَّشَدْنٰکَ، فَرَّهَوْنٰکَ۔

طریقہ ۱۴ مندرجہ ذیل نقش کو مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ اگلے دن بائیں بازو پر باندھیں۔ اس سے اگلے دن پھر دائیں بازو پر باندھیں۔ اسی طرح ہر روز بازو بدلتے رہیں۔ انشاء اللہ سات آٹھ دن میں بخار سے نجات مل جائے گی۔ نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر لیں۔ نقش یہ ہے۔



طریقہ ۱۵ مندرجہ ذیل تین اشعار الگ الگ کاغذ پر لکھیں۔ پہلے دن پہلے شعر کو جلا کر مریض کو دھونی دیں۔ دوسرے دن دوسرے شعر سے دھونی دیں۔ تیسرے دن تیسرے شعر سے دھونی دیں۔ انشاء اللہ

۳ روز میں بخار اتر جائے گا۔ اگر ۳ دن میں نہ اترے تو اگلے تین دن پھر ایسا ہی کریں۔
اشعار یہ ہیں۔ (اعراب لگنے کی ضرورت نہیں)

پہلا شعر۔ زادت محضۃ الذنوب وودعت

تبالها من زائر ومسودع۔

دو سرا شعر۔ دباقت مضاجعتی وبت ضجیعہا

وزفیرہا ولہیبہا فی اضلعی۔

تیسرا شعر۔ قالت وقد عنزمت علیٰ ترحالہا

ماذا اتوید فقلت ان لا توجعی۔

۹ کالے دھاگے مریض کے قد کے برابر لے کر ۹ گرہ لگائیں۔ اور ہر گرہ پر مندرجہ ذیل

کلمات پڑھ کر نو نو مرتبہ دم کر کے یہ گنڈا مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ کیسا

بھی بخار ہو گا اتر جائے گا۔ ذلک تخفیف من ربک ورحمۃ یا غفور۔

اگر بخار گرمی سے پڑھا ہو تو ایک کٹورا پانی پر چالیس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے

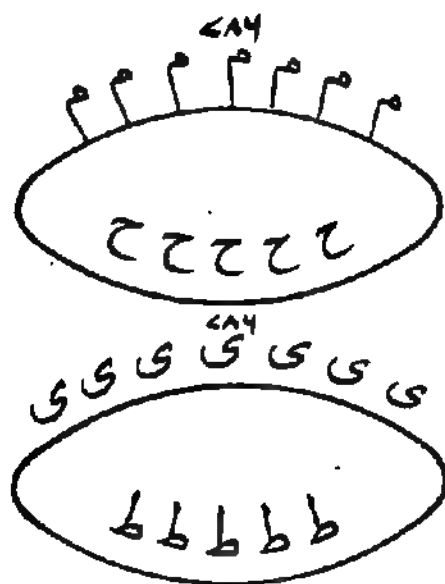
مریض کے چہرے پر چھینٹیں ماریں۔ انشاء اللہ دن میں تین بار کرنے سے بخار اتر جائیگا۔

مندرجہ ذیل دونوں نقش چینی کی ایک پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ اور اس

عمل کو لگاتار ۱۱ روز تک جاری رکھیں۔ کتنا بھی پڑانا بخار ہو گا انشاء اللہ ۱۱ روز میں

ٹھیک ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔



اگر مریض کو صفر کی زیادتی کی وجہ سے بخار ہو تو مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں

ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۹ طریقہ۔

۷۸۶

ط	ی	ح	م
ی	ط	ی	ح
ح	ی	ط	ی
م	ح	ی	ط

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اگر کسی کو جاڑا چڑھ کر بخار چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش زعفران سے کالے رنگ کے کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۲۰

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۰	۸	۴۰
۹	۱۰	۸	۴۰
۹	۱۰	۸	۴۰
۹	۱۰	۸	۴۰

ل ل ل ل ل ح ح ح ح ح

اگر کسی کو چوتھے دن کا بخار پریشان کرتا ہو تو عامل کو چاہیے کہ اُس مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر مریض کے سامنے مندرجہ ذیل چار دائرے بنا کر مندرجہ ذیل حروف ان دائروں

طریقہ ۲۱

میں لکھے پھر ان دائروں کو مٹا دے۔ ایک نشست میں چار مرتبہ یہ عمل کر کے ان ہی دائروں کو کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے۔ انشاء اللہ پھر بخار نہیں چڑھے گا۔

وائر سلیٹ پر بنا کر مٹائے، ورنہ کچی زمین پر بنا کر مٹائے۔ یا پھر بالوریت ڈال کر اس پر دائرے بنا کر مٹائے۔ دائرے اس طرح بنیں گے۔

(م) (ح) (ی) (ط)

اگر کسی کو چوتھے دن کا بخار چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل دو نقش لکھ کر مریض کے دونوں بازو پر باندھیں۔ اور روزانہ ان نقوش کو بدلتے رہیں۔ یعنی دائیں بازو والے

طریقہ ۲۲

کو بائیں بازو پر اور بائیں بازو والے نقش کو دائیں بازو پر باندھیں۔ جب تک بخار نہ اتر جائے نقش اسی طرح بدلتے رہیں۔ انشاء اللہ روز ہی میں مکمل آرام ملے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط	ی	ح	م
یا محیط			
ط	ی	ح	م

طریقہ ۲۳ چوتھے دن کے بخار میں جس دن بخار چڑھتا ہو۔ اس دن مندرجہ ذیل چار نقش بنا کر ایک نقش صبح کو بچے گلے میں ڈالیں۔ اور اگلے اس نقش کو اتار کر جلادیں۔ پھر دوسرا نقش اگلے میں ڈالیں اور اس نقش کو ۳ بجے اتار کر جلادیں۔ اور ۳ بجے تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ پھر ۷ بجے شام کو اس نقش کو اتار کر جلادیں۔ اور چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں۔ اور اس نقش کو مستقل گلے میں پڑا رہنے دیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد بخار نہیں چڑھے گا۔

نقش یہ ہے۔

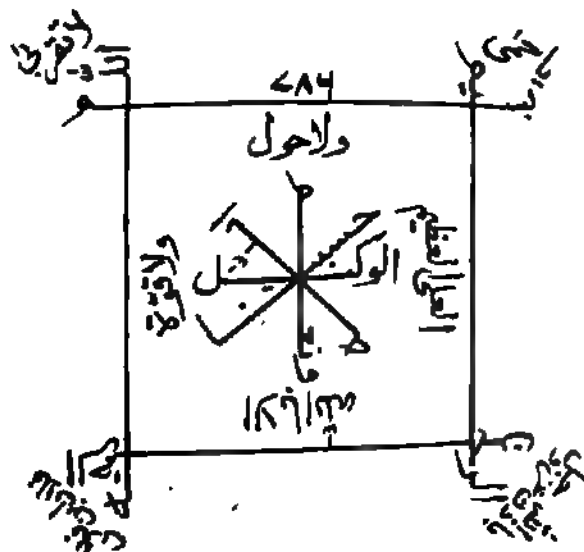
۷۸۶

☆	عہ	مہ	۲۲
عہ	☆	عہ	مہ
مہ	عہ	☆	عہ
۲۲	مہ	عہ	☆

طریقہ ۲۴ ہر قسم کے بخار کے لئے تین عدد کالے دھماگے لے کر اس پر پانچ گرہ لگائیں۔ پہلی گرہ پر پانچ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ باقی ۴ گرہوں پر چار چار مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کریں۔ اور اس گنڈے کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بخار نہیں چڑھے گا۔

طریقہ ۲۵ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے تکیے میں سلوادیں۔ انشاء اللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

نقش یہ ہے۔



طریقہ ۲۶

اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔
بخار کسی بھی طرح کا ہو گا انشاء اللہ
اتر جائے گا۔

۷۸۶

۷۸۸۲۳	۷۸۸۲۴	۷۸۸۳۰	۷۸۸۱۶
۷۸۸۲۹	۷۸۸۱۷	۷۸۸۲۳	۷۸۸۲۸
۷۸۸۱۸	۷۸۸۳۲	۷۸۸۲۵	۷۸۸۲۲
۷۸۸۲۶	۷۸۸۲۱	۷۸۸۱۹	۷۸۸۳۱

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۲۷

مندرجہ ذیل آیات کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ بخار کیساری ہو گا۔ انشاء اللہ
اتر جائے گا۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِوَأَعْلَى مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ فَلَا ابْنَ فَلَانَ مِنْ كُلِّ مَا يَعُوذُ بِمَا ذُنَّ
اللَّهُ تَعَالَى أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا
فَأَمَاتَ اللَّهُ مَائَتَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَوَلِّبْتُهَا قَالَ لَيْسَتْ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَيْسَتْ مَائَتَ عَامٍ
فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَوْ بَقِيتَ بِهِ وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ
كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهُهَا الْحَمَامَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَلَمَّا نَادَا رُكُونِي بَوْدَا
وَسَلَمَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ

اگر بخار سردی سے چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۲۸

۷۸۶

۵۶۷	۵۶۲	۵۶۹
۵۶۸	۵۶۶	۵۶۳
۵۶۳	۵۷۰	۵۶۵

مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بخار سے حفاظت ہو جائے گی۔

طریقہ ۲۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ ارْجِعْ جِلْدِي الرَّقِيقِ وَعَظْمِي الدَّقِيقِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ
يَا أُمِّ مَلَكٍ إِنْ كُنْتَ أَمْنَتْ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فَلَا تَصْدَعْ رَأْسِي وَلَا تُتَبِّحْنِي فِي وَلَا تَأْكُلِي لَحْمِي وَلَا تُشْرِقِي دِمِّي وَفُحْرِي
بِئْسَ عَنِ الْإِمْنِ الْفُحْدُ إِلَهُ أَخْرَجَ اللَّهُ

جس شخص کو جاڑا چڑھ کر بخار چڑھتا ہو۔ اس کو مندرجہ ذیل آیت سات مرتبہ پڑھ کر

طریقہ ۳۰

پانی پر دم کر کے پلائیں۔ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَبِقًا

جس شخص کا بخار اترنے کا نام نہ لیتا ہو اس کے لئے کاغذ کے تین ٹکڑوں پر مندرجہ ذیل

طریقہ ۳۱

طلم لکھیں۔ اور ہر طلم کے پیچھے ترتیب نمبر ڈال لیں۔ پہلے دن کے طلم کو مریض کے گلے میں

۲۲ گھنٹے ڈال رکھیں۔ اس کے بعد اس کو اتار کر پچھلے سمت کسی کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔ اور دوسرا

نقش باندھ دیں۔ پھر ۲۴ گھنٹے کے بعد اس کو اتار کر کسی کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔ اور تیسرا نقش باندھ دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد اگر بخار اتر جائے تو اس کو بھی کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔ ورنہ اُس وقت تک گلے میں ڈالے رکھیں جب تک بخار نہ اتر جائے۔ بخار اترنے کے بعد اس کو کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔

نمبر ۱۸۹ ← یا محیط نمبر ۱۸۹ یا محیط نمبر ۱۸۹

طریقہ ۳۲ تیسرے یا چوتھے دن کے بخار کے لئے یہ عمل بھی لا جواب ہے۔ پُرانے گڑ کی ۳ گولیاں چنے کے برابر بنالیں۔ اور ہر گولی میں سرخ مرچ کا ایک بیج بھی رکھ دیں۔ اور ہر گولی پر تین تین مرتبہ درود شریف اور سات سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور جس دن بخار چڑھنا ہو اس دن صبح ہی کو ایک گولی کھلا دیں۔ پھر اس کے بعد اگلے دن، اور تیسری گولی اس کے اگلے دن مریض کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ بخار رخصت ہو جائے گا۔

طریقہ ۳۳ مندرجہ ذیل ۳ نقش لکھ کر پانی میں گھول کر روزانہ ۳ دن تک ہمار منہ پلائیں۔ انشاء اللہ تین دن ہی میں بخار سے نجات مل جائے گی۔

پہلے دن۔ بسواللہ الرحمن الرحیم اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ۔

دوسرے دن۔ بسواللہ الرحمن الرحیم فَصِّلْ لِرَبِّكَ وَالْحَمْدُ ذٰلِكَ فَخَفِّفْ مِنْ رَبِّكَ وَرَحْمَةً۔

تیسرے دن۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْدَرُ الْاَن خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكَ۔

طریقہ ۳۴ ہر قسم کے بخار کے لئے مندرجہ ذیل کلمات طشتری پر لکھ کر شہد سے دھو کر یہ شہد مریض کو ہمار ۳ دن تک چٹائیں۔

کلمات یہ ہیں۔ بسواللہ الرحمن الرحیم فَسَيَكْفِيكَهُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ اذْهَبِ الْحُمَّى بِاِذْنِ اللّٰهِ الْعَلِيمِ سَلِّمْ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

طریقہ ۳۵ ایک بڑے کورے برتن میں صاف پانی بھر لیں۔ پھر با وضو ہم مرتبہ مع تسبیح سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پانی پر دم کر لیں۔ پھر اس پانی کو نہانے کے پانی میں ملا کر اس پانی سے مریض کو غسل کرائیں۔ اور دورانِ غسل یہ دعا پڑھتے رہیں۔ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ تَصَدِّيقًا بِرِسْوَلِكَ وَاسْتِثْنَاءً لِّشِفَائِكَ بِسْمِ اللّٰهِ اذْهَبِيْ يَا اَقْرَسَ لَافٍ۔

غسل دیتے وقت مریض کو بالکل برہنہ نہ کریں۔ بلکہ اس کو نیکر وغیرہ پہنا دیں۔ مرد کو مرد غسل کرائے اور عورت عورت کو۔

طریقہ ۳۶ جس دن بخار چڑھتا ہو۔ وقتِ بخار سے اندازاً کچھ دیر پہلے مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر مریض پر دم کریں۔

کلمات یہ ہیں۔ بسواللہ الرحمن الرحیم يَا مَسِيْبُ مَسِيْبُ يَا شَافِي اَشْفِ يَا كَافِي اَكْفِ يَا مُغْلِم اُغْلِم

يَا مُقَرِّجُ قَرِّجْ يَا مُسْقِلُ سَقِّلْ يَا مُبَسِّرُ بَسِّرْ يَا رَحْمَنُ اُنْزِلْ جَنَّتِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

طریقہ ۳۷ پان پر یہ آیت لکھیں۔ لَا يَجْلِيهَا لَوْ قُبِلَ الْاُھُو۔ اور اس شخص کو دکھائیں جس کو بخار ہو۔ اگر اس کو دیکھ کر بھی بخار نہ اترے تو یہ پان ایسے ہی بغیر چونے کچھ کے مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۳۸ بخار کو اتارنے کے لئے آسان ترین عمل یہ ہے کہ اللہ کافی اللہ کافی "تھو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۳۹ تیسرے چوتھے دن کے بخار کو رفع کرنے کے لئے ۱۴ دن تک یہ نقش پلایا جائے۔ ۱۴ نقش بنائیں اور روزانہ ایک نقش مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ع ع ع
حی حی حی
یا سلام یا بدح

طریقہ ۴۰ تپ لرزہ یا چوتھیا بخار کے لئے یہ عمل نوٹ کر لیں۔ مریض کو اپنے سامنے کھڑا کریں۔ اور اس سے کہہ دیں کہ اپنے سر پر رومال سے گرہ لگالے اور عامل زمین پر مندرجہ ذیل ہندسے لکھے۔ اور بائیں پیر کا جوتا نکال کر تین مرتبہ ان ہندسوں پر مارے۔ پھر بائیں بازو پر رومال بندھوا اور جوتے والے عمل کو دہرائے۔ پھر دائیں بازو پر رومال بندھوائے اور جوتے والے عمل کو دہرائے پھر دائیں بائیں گھٹنوں پر گرہ لگائے اور جوتے والے عمل کو دہرائے۔ پھر مریض کے دائیں بائیں پیروں پر رومال بندھوائے اور جوتے والے عمل کو دہرائے۔ انشاء اللہ بخار اسی وقت اتر جائے گا۔ ہند سے اس طرح لکھے۔ ۱۵۸۱، اگر اس عمل سے بخار نہ اترے تو پھر اسی عمل کو ہند سے بدل کر دہرائے۔ اور بعینہ اسی طرح عمل کرتا رہے جس طرح اوپر بتایا ہے۔

دوسری بار زمین پر ہند سے اس طرح لکھے۔ ۱۱۸۵۱ اگر لکڑی موجود نہ ہو تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے لکھیں۔ کچی زمین پر یہ عمل کرے۔ ورنہ ریت بچھا کر اس پر یہ عمل کرے۔

طریقہ ۴۱ یہ عبارت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ فِلاں ابن فِلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ عبارت یہ ہے۔ هَذَا الْكِتَابُ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔ مُحَمَّدٌ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد المناف حَرَّوْهَ وَهَآوُ بَدُّ هَآمِنْ زَمَہْرٍ بِرَاحِیْ

طریقہ ۴۲ گڑ کی تین ڈلیوں پر تین تین مرتبہ درج ذیل عمل پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور روز ایک ڈلی مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ ۳ روز ہی میں بخار سے نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ يَا اللَّهُ يَا رَحِيمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَلَا إِلَهَ

أَنْتَ الشَّافِي وَأَنْتَ الْكَافِي وَأَنْتَ الْحَجَّافِي قُلْنَا يَا رُكُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَسَلَامًا عَلَى قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا الرَّحِيمُ

طریقہ ۳۳ جس شخص کو تپ لرزہ کی شکایت ہو تو اس کے ناپ کے ۹ دھاگے لے کر سورہ ضحیٰ پڑھیں۔ اس سورہ میں ۹ کاف آتے ہیں ہر کاف پر ایک گرہ لگائیں۔ اور گرہ کے دائرے میں گرہ لگانے سے پہلے دم کریں۔ اس کے بعد ۹ مرتبہ سورہ ضحیٰ پڑھ کر تمام دھاگوں پر دم کریں۔ اور یہ دھاگہ مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور ۹ روپے کی شیرنی منگا کر کسین بچوں میں تقسیم کریں۔ انشاء اللہ مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

طریقہ ۳۴ مندرجہ ذیل نقش ہر قسم کے بخار کو ٹھیک کرنے کے لئے مفید اور موثر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱۴۰	۱۱۴۳	۱
۱۱۴۲	۲	۷	۱۱۴۱
۳	۱۱۴۵	۱۱۴۸	۶
۱۱۳۹	۵	۴	۱۱۴۴

طریقہ ۳۵ اگر کسی کو ٹی بی کی وجہ سے بخار رہتا ہو تو مٹی کے کورے برتن میں پانی بھر کر کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد اس پانی پر سات مرتبہ بسم اللہ سمیت سورہ فاتحہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کا میم الحمد میں ملا کر ایک سانس میں سورہ فاتحہ پڑھیں۔ اس طرح سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ پھر آیت الکرسی، پھر چاروں قل تین تین مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ پھر اس پانی کی مریض کے چہرے پر اور بدن پر چھینٹیں دیں۔ اور مریض کو یہ پانی پلائیں بھی۔ چھینٹیں ایک وقت میں تین بار دیں۔ اور ہر بار ایک مرتبہ یہ کلمات زبان ادا کریں۔ اللّٰهُمَّ اَشْفِ عَبْدَكَ وَصِدِّقَ رَسُوْلِكَ صَلِّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ۔ اگر مریضہ عورت ہو تو عبدک کے بجائے اَمَّتِکَ پڑھیں۔ انشاء اللہ ٹی بی کے بخار سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۳۶ بخار کی شدت کو ختم کرنے کے لئے ان اسماء کو پانی میں گھول کر لگاتار ۳ روز تک پلائیں۔

پہلے دن ————— بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرے دن ————— الرحمن طسوما۔

تیسرے دن ————— الیٰرحیم لایسوما

طریقہ ۳۷ پپل کے تین پتوں پر ایک پر خیز دوسرے پر کبوتر تیسرے پر خیز لکھیں۔ روزانہ ایک پتے کو جلا کر مریض کو دھونی دیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

قولہ	جبرائیل	الحق
ب	ط	د
ز	ھ	ع
و	ا	د
۱۱۱۱۰	۱۱۱۱۱	۱۱۱

ط ۱ جبرائیل انصاری

طریقہ ۴۸ سات تار کچے سوت کے لے کر سورۃ الم نشرح پڑھیں۔ اور ہر کاف پر ایک گرہ لگا دیں۔ کاف اس سورۃ میں ہیں۔ اس لئے ۸ گرہ لگیں گی۔ اس کے بعد یہ سوت مریض کے ذرائع بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ بخار سے چھٹکارا مل جائے گا۔

طریقہ ۴۹ کسی بھی طرح کا بخار ہو۔ یہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِیْقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَسْبُ

طریقہ ۵۰ اگر کسی شخص کو ٹائیفائیڈ ہو جائے یا چھک یا خسرہ سے پہلے کا بخار ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش چینی کی طشتری پر لکھ کر اس کا پانی دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ
یا شافی یا شافی یا شافی
مُریدُ الصُّبْحِ قَدْ وُثِنَ

طریقہ ۵۱ اس نقش کو لکھ کر کسی بوتل میں ڈال کر اس کا پانی صبح شام تین دن تک مریض کو پلائیں۔ اور ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۸۵۷	۸۶۰	۸۶۳	۸۵۰
۸۶۲	۸۵۱	۸۵۶	۸۶۱
۸۵۲	۸۶۵	۸۵۸	۸۵۵
۸۵۹	۸۵۴	۸۵۳	۸۶۴

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۵۲ سورۃ مزمل تین مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر لیں۔ اور اس کا پانی دن میں تین مرتبہ صبح، دوپہر، شام مریض کو پلائیں۔ لگاتار ۷ دن تک انشاء اللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۵۳ سورۃ لقمان پانچ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو سات دن تک پلائیں تو بخار ختم ہو جائے گا۔

اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۵۴

۷۸۶

۵۳۹۹۹	۵۳۰۰۳	۵۳۹۹۷
۵۳۹۹۸	۵۳۰۰۰	۵۳۰۰۲
۵۳۰۰۳	۵۳۹۹۶	۵۳۰۰۱

”یا رحمن یا اللہ“ ۳۳ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے سات دن تک صبح و شام مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۵۵

مندرجہ ذیل تعویذ بخار کو رفع کرنے کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مریض کے گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۵۶

۷۸۶

ل	گس	ماروت	ماروت
ف	مع	ماروت	ماروت
یا کافی	پاشافی	۷۸۶	۲۵۸

نقش یہ ہے۔

یا شافی الامراض شفاء عطا فرما

بلڈ پریشر

جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو۔ اس کو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور ہم نقش

طریقہ ۱

فقیہ بنا کر دیں۔ اور روزانہ ایک نقش سرسوں کے تیل میں روئی کی بتی میں رکھ کر لگاتار ۴۰ دن تک جلائیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔ چراغ ایک ہی رہے۔ روزانہ نقش اور بتی کی روئی بدلتے رہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹

ہائی بلڈ پریشر والوں کے لئے یہ نقش ہرے رنگ سے لکھیں۔ تو بلڈ پریشر والوں کے لئے یہ نقش سرخ رنگ سے لکھیں۔

طریقہ ۲: بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب ”یا مالک یا قدوس“ ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے بلڈ پریشر کنٹرول

میں رہتا ہے۔

مندرجہ ذیل نقش کالے پٹے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ اور ۴۰ نقش ۴۰ دن تک زانہ ایک نقش پلائیں۔ انشاء اللہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔

طریقہ ۳

نقش یہ ہے۔

ش	۱	ف	ی
۸۱	۹	۳۰۱	۴
۸	۷۸	۳	۳۰۲
۲	۳۰۳	۷	۷۵

۷۸۶

مندرجہ ذیل آیت کو چینی کی طشتری پر لکھ کر لگاتار ۴۰ دن تک مریض کو پلائیں انشاء اللہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔ اِنَّمَا نَحْنُ نَحْيُ الْمَوْتِی وَنُکْتِبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ط

طریقہ ۴

بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۵

نقش یہ ہے۔

۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶
۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶
۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶

۷۸۶

بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھنا چاہیے۔

طریقہ ۶

بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۷

نقش یہ ہے۔

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۴
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۳	۱۹۷	۲۰۳	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

۷۸۶

مریض کے ایک بازو کے بقدر گیارہ ڈورے لیں۔ پھر ان ڈوروں میں سے ہر ایک ڈورے پر ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں اور دم کر دیں۔ اگر لگانے کی ضرورت نہیں۔ پھر ان ڈوروں کو آپس میں بانٹ کر سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔

طریقہ ۸

طریقہ ۹۔ بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 سَلَامٌ عَلَى نَبِيِّهِ فِي الْعَالَمِينَ
 سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ
 وَتَسْلِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِهِ

مجلد اول جمل انصاری

بواسیر

طریقہ ۱

جس شخص کو بواسیر کی بیماری لاحق ہو۔ وہ مغرب کی نماز کے بعد دو نفل ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قیل پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑے سے استغفر اللہ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَیْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ پڑھے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں بواسیر کیسی بھی ہوگی خونی یا باہر ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۲

بادی بواسیر سے نجات حاصل کرنے کیلئے طہارت کرتے وقت فَعَلَنْ فَعَلَنْ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۳

خونی بواسیر سے نجات حاصل کرنے کے لئے طہارت کرتے وقت مَا بِنِي قَدِيرًا پڑھا کرے۔ انشاء اللہ کچھ دنوں میں خونی بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۴

مندرجہ ذیل آیات کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ لیں۔ پھر کالے انگوڑے پانی سے اس تحریر کو دھولیں۔ اور اس میں قدرے گلاب ملا لیں۔ اور تھوڑا سا سا فور بھی ملا لیں۔ پھر اس پانی کو دن میں دو بار صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت مریض کو پلائیں یا چٹائیں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں میں بواسیر سے نجات مل جائے گی۔ لکھتے وقت زیر زبر لکھنے کی ضرورت نہیں،

آیات یہ ہیں۔ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَقِرْ لَنَا مِنَّا مَسْكَناً وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

طریقہ ۵

بواسیر کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کلمات جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر کریم بنادیں۔ بسو اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمُ يَا رَحِيمُ كُلِّ مَرِيضٍ وَمَكْرُوبٍ يَا رَحِيمُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

طریقہ ۶ بواسیر کو دفع کرنے کے لئے یہ آیت لکھ کر کمر میں باندھیں۔ لَا يَذُوقَنَّ فِيهَا شَمْسًا وَلَا قَمَرًا۔ ۵

طریقہ ۷ فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ضحیٰ، سورۃ الم نشرح اور سورۃ فیل اور دوسری رکعت میں سورۃ قمریش، سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنے سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔

طریقہ ۸ جس شخص کو بواسیر ہو اس کے لئے ۳ ڈھیلے مٹی کے لے کر ہر ایک ڈھیلے پر "یا قاضی مقتدر" گیارہ مرتبہ دم کر کے اُن ڈھیلوں کو مریض کے سر سے پیر تک تین مرتبہ اتار کر کسی کنوئیں یا تالاب میں پھینک دیں۔ اور اس عمل کو لگاتار ۵ دن تک کہیں۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۹ مندرجہ ذیل عمل کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیت کو۔ روزانہ وقت مقررہ پر پڑھیں۔ آگے پیچھے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد اسی آیت کو ۲۱ مرتبہ اجواتن پر پڑھ کر کسی بھی مریض کو دیں۔ اور یہ اجواتن ۲۱ روز تک نہار منہ کھانے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يُخْرِجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا فِيهَا شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۵

طریقہ ۱۰ کسی بھی دن نماز فجر کے بعد مندرجہ ذیل آیت ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر لیں اور اس پانی کو نہار منہ مریض کو ۲۱ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہو جائے گی۔ یہ عمل خاص طور سے بواسیر کے لئے ہے، آیت یہ ہے۔

طریقہ ۱۱ اگر کسی کو خونی یا بادی بواسیر ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔



طریقہ ۱۲ اس نقش کو چاندی کی تختی پر کندہ کر اگر پانی میں ڈال لیں۔ اور مریض کو روزانہ دن میں ۳ بار یہ پانی پلائیں۔

۷۸۶

۱۹۸	۱۹۱	۱۹۶
۱۹۳	۱۹۵	۱۹۷
۱۹۴	۱۹۹	۱۹۲

مندرجہ ذیل نقش بھی بوا سیر کو ختم کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

طریقہ ۱۹

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

طریقہ ۲۰ جس شخص کو بوا سیر کی شکایت ہو اور کسی طرح یہ مرض ختم ہونے کا نام نہ لیتا ہو اس کو چاہئے کہ صفر کے پہلے میں آخری بدھ کو ایک چھلہ چاندی کا بنوا کر تھوڑا سا کنوئیں یا پھر برے کا پانی لے کر یا پھر دریا کا پانی لے کر اس پر سات مرتبہ سورۃ یسین پڑھ کر دم کر دے۔ پھر چاندی کے چھلے کو آگ میں تپا کر اس پانی میں ڈال دے پھر اس چھلے کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہن لے۔ بدھ کے دس سوچ بھلنے کے ۳ گھنٹے کے بعد یہ عمل کرے تو افضل ہے۔ کیسی بھی بوا سیر ہوگی انشاء اللہ رفع ہو جائے گی۔

طریقہ ۲۱

بوا سیر کو ختم کرنے کے لئے ڈیڑھ گز لمبے سرخ رنگ کے سا سوئی دھاگے لیں۔ اس پر اکیس گرہ لگائیں۔ ہر گرہ پر ایک بار سورۃ تبت یا اپنی پڑھ کر دم کرتے جائیں۔ جب ۲۱ گرہ لگ جائیں تو پورے ڈورے پر ۲۱ مرتبہ یہ آیات پڑھ کر دم کر دیں۔ اور کمر میں باندھ لیں۔

طریقہ ۲۲

لا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اِنِّیْ مَسْئِیْ الْقَسْرِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ
عَلَى قَوْلِیْ بِاَرْضِ اَبْلَحِیْ مَاءٍ لِّیْ وَیَا سَمَاءُ اَفْلَحِیْ وَغِیْضِ الْمَاءِ وَفُضِّیْ الْاُمْرَ وَاسْتَوْتُ عَلَى الْجُودِیْ وَقِیْلَ
بَعْدَ الْقَوْلِ الظَّالِمِیْنَ ط۔

طریقہ ۲۳ خونی بوا سیر کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں کلمات یہ ہیں۔ بسوا لله سمیری ساموی سمرونا اندونا۔

طریقہ ۲۴

بوا سیر کو ختم کرنے کے لئے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل کلمات لکھ لیں۔ پھر اس پر مٹی کا کچا ڈھیلا پھیر لیں۔ پھر اس ڈھیلا کو پاخانہ کی جگہ آہستہ آہستہ دو تین مرتبہ پس کر کے پھینک دیں۔ اور کاغذ کو جلا دیں۔ چند دن ایسا ہی کریں انشاء اللہ بوا سیر ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۲۵

کلمات یہ ہیں۔ اور ادا انا نھا ما سمت سمیری سواھا بواھا سامری سمرونا اندونا۔
طریقہ ۲۶ مندرجہ ذیل کلمات کو باریک کاغذ پر لکھ کر چاندی کے توہید میں ڈال کر مریض کے گلے

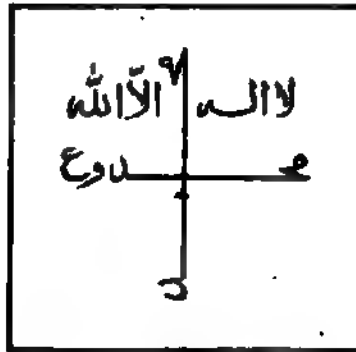
طریقہ ۳۱ مندرجہ ذیل نقش ہرن کی جھلی پر لکھ کر مریض کو دیں۔ اور یہ تاکید کر دیں کہ مریض اس نقش کو جمعرات کے دن اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ دوسری جمعرات کو اسی نقش کو بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔ تیسری جمعرات پر نقش کو دائیں بازو پر باندھے۔ چوتھی جمعرات کو بائیں بازو پر۔ پانچویں جمعرات کو نقش دائیں بازو پر آجائے گا۔ چھٹی جمعرات کو کچھ نہ کریں۔ اور ساتویں جمعرات کو اسی نقش کو مریض سے کہہ دیں کہ اپنے گلے میں ڈال لے۔ پھر گلے ہی میں پڑا رہنے دیں۔ انشاء اللہ بوسیر خونی ہو یا بادی ختم ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

تحفظہ و تشفیہ من الاسقام

طریقہ ۳۲ خونی اور بادی بوسیر کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش گہیوں کی روٹی پر لکھ کر ۷ روز تک کھلائیں۔ روزانہ ایک روٹی پر لکھ کر کھلائیں۔
نقش یہ ہے۔



بد مضمی

طریقہ ۳۱ جس شخص کو بد مضمی کی شکایت ہو اس کو کھانے کی کسی چیز پر مندرجہ ذیل آیت کو تھوڑے سے پڑھ کر دم کر کے مریض کو صرف ایک بار کھلا دے۔ انشاء اللہ بد مضمی کی شکایت دور ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ مَلُوا وَاَشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كَسَبْتُمْ تَعْمَلُونَ طَا نَا كَذٰلِكَ يُعْزِي الْحَسَنَيْنِ ط
طریقہ ۳۲۔ مندرجہ ذیل نقش مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۶۶۶۶۶ × ۵۵۵۵۵۵

۵۵۵۵۵۵

نقش یہ ہے۔

اگر کسی کے پیٹ میں درد ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۳ مرتبہ پڑھ کر پیٹ پر دم کریں۔ آیت یہ ہے۔ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝

طریقہ ۳

اگر پیٹ میں درد ہو تو مندرجہ ذیل نقش گرم پانی میں گھول کر پلائیں۔ بشرطیکہ دست نہ آرہے ہوں۔ دست آرہے ہوں تو ٹھنڈے پانی میں گھول کر پلائیں۔

طریقہ ۴

۷۸۶

یا ابدوح	یا حی	یا قادیو
یا کبیر	یا قیوم	یا لطیف
یا صمد	یا خلیل	یا قسمت

اگر کسی شخص کو بد ہضمی ہو جائے تو اپنے پیٹ کو ہلاتے ہوئے مندرجہ ذیل دعائیں مرتبہ پڑھے۔ دعا یہ ہے۔

طریقہ ۵

اَللّٰهُمَّ لِلَّيْلَةِ عَيْدِيْ يَّا كَرِيْمُ شَيْءٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْ سَيِّدِيْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْقَرَشِيْ۔

شک کی ڈلی پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر مریض کو دیں۔ اور چوسنے کی تاکید کریں۔ آیت یہ ہے۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

طریقہ ۶

جسے بد ہضمی ہوگئی ہو۔ اسے سورہ قدر گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔ دن میں تین مرتبہ یہ پانی پلائیں۔ انشاء اللہ بد ہضمی سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۷

اگر کوئی شخص بد ہضمی کا شکار ہو تو ۷ مرتبہ "يَا سَلَامُ يَا سَلَامُ" پڑھ کر پانی پر دم کر کے صبح و شام مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۳ ہی دن میں آرام آجائے گا۔

طریقہ ۸

برص

ایام بیض کے روزے رکھیں۔ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھیں۔ اور افطار کے بعد سات سو مرتبہ "یا مجید" پڑھیں۔ انشاء اللہ لگاتار ۳ ماہ یہ عمل کرنے سے برص کے نشانات مٹنے شروع ہو جائیں گے۔

طریقہ ۱

لگاتار ۴ روز تک مندرجہ ذیل عبارت چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر دھو کر پھینک دیں۔ اس دوران پھلی انڈے اور دہی کا پرمیز رکھیں۔

طریقہ ۲

عبارت یہ ہے۔ قُلْ هُوَ الْمَعِينُ يَاعَرُوفُ الثَّانِ وَالْحَلَمُ۔
طریقہ ۳ مندرجہ ذیل آیت ۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے صبح و شام مریض کو لگاتار ۳۰ دن تک پلائیں۔
 انشاء اللہ برص کے نشانات سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اِنِّیْ قَدْ جُعِلْتُ بِاَیَةِ مِنْ رَبِّیْکُمْ اَوْ اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنَ الطَّیْنِ کَهَیْثَہِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخْ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا
 بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ کَوْبَمَا تَاجُلُوْنَ وَاَمَّا تَذَخَّرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ
طریقہ ۴ کلونجی کے تیل میں زیرتون ملا کر اس پر مندرجہ ذیل آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔
 اور ۳۰ راتوں تک سوتے وقت اس تیل کی مالش برص کے نشانوں پر کریں۔ انشاء اللہ
 برص کے نشانات سے نجات مل جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ تَوَّکَّلْ عَلَیْہَا لَعَلَّہَا تَنْبِیْۡنُ لَہٗ قَالَ اَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
طریقہ ۵ اگر کسی شخص کو برص کی بیماری ہو تو روزانہ ۱۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر برص کے جہاں جہاں
 نشانات ہوں وہاں دم کرنا مفید ہے۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ؕ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

بھوک نہ لگنا

طریقہ ۱ تین روز تک روزانہ ۱۲ مرتبہ مع بسم اللہ "یارحیم" پڑھ کر کسی بھی کھانے کی چیز پر دم کر کے
 مریض کو کھلائیں۔ اور یارحیم کا نقش گلے میں ڈالیں۔
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴	۶۷	۷۰	۷۷
۶۹	۷۸	۶۳	۶۸
۵۹	۷۲	۶۵	۶۲
۶۶	۶۱	۶۰	۷۱

طریقہ ۲ اگر بھوک کم لگتی ہو تو کھانے پر مندرجہ ذیل آیت ۳۱ مرتبہ لگاتار ۷ دن تک پڑھ کر دم کر کے
 کھلائیں۔ آیت یہ ہے۔ هُوَ یَطْعَمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ۔

طریقہ ۳ بھوک کی کمی کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت ۳۱ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم
 کر کے رکھ لیں۔ پھر اس پانی کو نہار منہ ۷ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ بھوک کھل جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ قُلْ مَنْ حَزَنَ فِرْيَنَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الْمَرْزُوقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط۔

طریقہ ۴ جس شخص کو بھوک کم لگتی ہو وہ اس آیت کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گیارہ دن تک یہ پانی صبح و شام پئے۔ آیت یہ ہے۔ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُيْنَ الْأَنْفُسُ وَقِلْدَانُ الْأَعْيُنِ۔

طریقہ ۵ اگر بھوک نہ لگتی ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے ۷ روز تک پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ط۔

طریقہ ۶ اسم الہی "یا قوی" تین سو مرتبہ کسی بھی کھانے کی چیز پر دم کر کے ۳ دن تک کھلائیں۔ انشاء اللہ بھوک لگنے لگے گی۔

بھوک کی زیادتی

طریقہ ۱ اگر کسی کو بھوک زیادہ لگتی ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے سات دن تک پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ مَا يَفْعَلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَرَمِيمِكَ

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا مِنْ بَعْدِهَا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ط۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآئِي تَوْفُكُونَ ط۔

طریقہ ۲ بھوک کی زیادتی کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ط۔

طریقہ ۳ اسم الہی "یا صمد" تین سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے لگاتار ۹ دن پلانے سے بھوک کی زیادتی ہر کایا پن ختم ہو جاتا ہے۔

بچوں کے امراض

رونے والے بچے کے لئے

طریقہ ۱ جو بچہ زیادہ رونے۔ اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں۔

۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶
۷۸۶	اللہ	یا بدوح
۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶

جو بچہ بہت روتا ہو اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں۔

طریقہ ۲

۷۸۶

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
می	می	می	می	می	می	می

مجموعہ اہل انصاری

رونے والے بچوں کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

طریقہ ۳

۷۸۶

۴۷۲۵	۴۷۲۸	۴۷۳۲	۴۷۱۸
۴۷۳۱	۴۷۱۹	۴۷۲۴	۴۷۲۹
۴۷۲۰	۴۷۳۴	۴۷۲۶	۴۷۲۳
۴۷۲۷	۴۷۲۲	۴۷۲۱	۴۷۳۳

رونے والے بچوں کے گلے میں اگر ان کی عمر دو سال سے کم ہو۔ یہ تعویذ ڈالیں۔

طریقہ ۴

۷۸۶

می	می	می	می	می
می	می	می	می	می

جو بچے بالخصوص رات کو روتے ہوں۔ ان کے گلے میں مندرجہ ذیل دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر لکھ کر ڈالیں۔

طریقہ ۵

۷۸۶

۴	۱۴	۱۵	۱
۹	۷	۶	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۸
۱۶	۲	۳	۱۳

۷۸۶

ط	ی	ح	م
م	ح	ی	ط
ی	ط	م	ح
ح	م	ط	ی

چیچک

دفع چیچک کے لئے یہ نقش بہت مفید ہے۔

طریقہ ۱

۷۸۶

۱۱	۱۲	۱	۸
۵	۴	۱۵	۱۰
۱۶	۹	۶	۳
۲	۷	۱۲	۱۳

طریقہ ۲ اگر کسی بچے کو چچک نکلی ہو تو اس کو مندرجہ ذیل پانچ اسماء پڑھ کر دم کریں اور یہ عمل دن میں تین بار صبح دوپہر شام کو کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بابا فرید خواجہ فرید فرید شیخ فرید شکر گنج۔

طریقہ ۳ نیلے دھاگے کے ۲۱ تار لے کر اس میں ۹ گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں۔ انشاء اللہ چچک ٹھیک ہو جائے گی۔

طریقہ ۴ اگر کسی جگہ چچک پھیل رہی ہو تو نیلے رنگ کے ۷ ڈورے لیں۔ اور سورۃ رحمن کی تلاوت کریں۔ اور ہر قیامتی آلاء و نیکمات تک زبان پر پھونک مار کر گرہ لگادیں۔ کل ۲۹ گرہ لگیں گی۔ انشاء اللہ اس گنڈے کو گلے میں ڈالنے سے بچہ یا بڑا چچک سے محفوظ رہے گا۔

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش چچک کو دفع کرنے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۷۸۶

لو	ج	۵۴	ب
ط	د	ت	ورق
و	یہ	۱	۱۲۰
ھ	ی	ملو	ملے

طریقہ ۶ چچک اگر نکل بھی آئی تب بھی۔ اور اگر نہ نکلی ہو تب بھی یہ عمل بہت مؤثر ہے۔ اگر نہیں نکلی تو اس عمل کی برکت سے نکلنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ اور اگر نکل گئی ہو تو جس قدر دانے نکل گئے ہوں گے اس کے بعد نہیں نکلیں گے۔

عمل یہ ہے کہ سات دانے سالم چاولوں کے لے کر ہر ایک دانے پر ایک مرتبہ سورۃ کوثر پڑھ کر دم کر دیں۔ اور یہ سات دانے مریض کو بغیر چبانے سٹکوا دیں۔ انشاء اللہ بے حد فائدہ محسوس کریں گے۔

طریقہ ۷ ۲۱ نیلے ڈورے لے کر نو گرہ دیں۔ اور ہر گرہ پر ۹ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر لیں۔ با وضو یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ یہ گنڈا گلے میں ڈالنے سے چچک سے حفاظت ہے گی۔

طریقہ ۸ کم سن بچوں کی چچک سے حفاظت کے لئے یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

بچے کی پسلی کے لئے

طریقہ ۱۔ جس بچے کی پسلیاں چلتی ہوں تو چاہئے ایک چاقویا چھری لیں۔ لیکن چاقویا چھری ایسی ہو کہ اس کا دستہ بھی لوہے کا ہو۔ اس چاقویا چھری کو بچے کے سینے سے ناف تک بار بار لائیں۔ اور ہر مرتبہ یہ آیت پڑھتے رہیں۔ اور ہر مرتبہ چھری پر دم کرتے رہیں۔ صبح شام دونوں وقت یہ عمل لگاتار تین دن تک کریں۔ انشاء اللہ بچے کو مرض سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَاِذْ رُمْتُمْ فِيْهَا وَاَللّٰهُ مُخْرِجُ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ
طریقہ ۲۔ جس بچے کی پسلیاں چلتی ہوں اس کے لئے پانچ کنکریاں نمک کی لے کر ہر ایک کنکر پر سورہ ناس ایک مرتبہ پڑھیں۔ اور ہر ناس کو تین تین بار پڑھیں۔ اور نمک کی ڈلی پر دم کرتے رہیں۔ پھر ان کنکریوں کو ایک ایک کر کے بچے کے سینے سے ناف تک لائیں۔ اس عمل کو سورج نکلنے کے بعد زوال سے پہلے پہلے روزانہ کریں اور لگاتار ۳ روز تک کریں۔ اس کے بعد ان کنکریوں کو کسی کنوئیں یا تالاب میں پھینک دیں۔ انشاء اللہ بچے کو صحت نصیب ہوگی۔

طریقہ ۳۔ جس بچے کی پسلیاں چلتی ہوں۔ اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈالیں۔ اور ڈورا نقش کا اتنا لبا کریں کہ پیٹ تک لٹکا رہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶
 بِسْمِ اللّٰهِ يَشْفِيْكَ
 وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَاِذْ رُمْتُمْ

بِسْمِ اللّٰهِ كُلُّ دَاۤءٍ
 بِسْمِ اللّٰهِ يُوْذِيْكَ

بحق این نقش عارضہ پسلی دفع شود

بچے کی پسلی کے لئے یہ نقش بھی مفید ہے۔

طریقہ ۴۔

۷۸۶

یا اللہ	یا اللہ
یا اللہ	یا اللہ
یا فلاح	یا فلاح
یا فلاح	یا فلاح

طریقہ ۵۔ جس بچے کی پسلی چلتی ہو۔ اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔

الحفیظ	الحفیظ	الحفیظ
۱۱۱	۱۵۵	۹۸۹
۱۱۳	۳۹۸	۳۷

مجلد اول جملہ انصاری

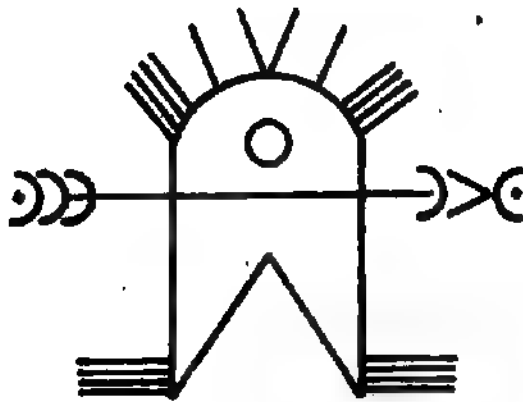
دبہ اطفال

جن بچوں کا سانس چلتا ہو۔ اس کے لئے ایک اہم ترین عمل یہ ہے کہ ایک سرکنڈہ مع جڑ کے لے کر جڑ کی طرف سے ایک بالشت (سات انگلی) کاٹ لیں۔ اس سرکنڈے سے بچے کو اس طرح جھاڑیں کہ سرکنڈے کو بچے کے پیٹ سے چھو کر ایک بار منتر پڑھ کر زمین پر جھاڑ دیں۔ اسی طرح پندرہ مرتبہ جھاڑیں۔ سرکنڈا اصل پیمائش سے جتنا بڑھ جائے اس کو کاٹ دیں۔ ۳ بار متواتر اسی طرح عمل کریں، ۳ دن تک صبح شام اسی عمل کو دہرائیں۔ انشاء اللہ بچہ صحت مند ہو جائے گا۔

عمل یہ ہے۔ پر بت پہ اترے سورہ گاؤ سورہ گاؤ کے پیٹ میں مجھ اور مجھ کے پیٹ میں کچھ اور کچھ میں کلیجا کلیجا گھٹنے اور سر پر پڑے دہائی ابراہیم خلیل اللہ کی پتھروں منتر ایسرو با چھا آویس گرد آویس گرد۔ ہر سال دیوالی کی رات اس منتر کو پانچ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس طرح عمل قابو میں رہے گا۔

ضدی بچوں کیلئے

جو بچے خواہ مخواہ کی ضد کرتے ہیں ان کی چار پائی کے نیچے یہ نقش بنا کر دبا دیں انشاء اللہ **طریقہ ۱** ضد کرنے سے باز آجائیں گے۔
نقش اس طرح بنائیں۔



جو بچہ ضد کرتا ہو۔ روتا ہو اور ماں کا دودھ نہ پیتا ہو اس کو مندرجہ ذیل نقش چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ماں کے دودھ سے دھو کر پلائیں۔ انشاء اللہ بچہ ضد بھی چھوڑ دے گا۔ **طریقہ ۲**

اور ماں کا دودھ بھی پینے لگے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

قیوم قیوم قیوم قیوم
قیوم قیوم قیوم قیوم

طریقہ ۳ جو بچہ دودھ نہ پیتا ہو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۱	۵	ی
۵	۱	۵	ی
۱	۵	ی	۵
ی	۵	۱	۵

طریقہ ۴ اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس کو یہ تعویذ پلائیں۔

۷۸۶
اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی

جو بچہ سوکھے یا میٹھے میں مبتلا ہو یا بد خوابی کا شکار ہو

طریقہ ۱ جو بچہ میٹھے کا شکار ہو۔ اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

۷۸۶

سلام	مومن	حفیظ	شافی
۱۳۷	۲۹۰	۱۳۲	۹۹۷
۳۸۹	۱۳۲	۲۰۰	۱۳۳
۹۹۹	۱۳۲	۳۸۸	۱۳۵
یا اللہ	میٹھے	سے	نجات دے

طریقہ ۲ جو بچہ سوکھے میں مبتلا ہو جائے
اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

مدد	طا	و	کا
الا	لاع	ع	وہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			

طریقہ ۳ اتوار کی پہلی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھے کسی بیگن پر۔ اور بیگن کو وہاں لٹکا دیا جہاں بچہ سوتا ہو۔ جوں جوں بیگن سوکھے گا بچہ فریبہ ہوتا رہے گا۔ دوسرا نقش بچے کے گلے میں ڈالیں۔ بیگن والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۳	۴۲۶	۴۳۰	۴۱۶
۴۲۹	۴۱۷	۴۲۲	۴۲۷
۴۱۸	۴۳۲	۴۲۳	۴۲۱
۴۲۵	۴۲۰	۴۱۹	۴۳۱

دوسرا نقش یہ ہے ←

۷۸۶

ط	ولا	دی
لا	۷	و
مس	ق	ای

طریقہ ۴ جو بچہ بدخواہی کا شکار ہو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈالیں۔

۷۸۶

۴۷۲۵	۴۷۲۸	۴۷۳۲	۴۷۱۸
۴۷۳۱	۴۷۱۹	۴۷۲۳	۴۷۲۹
۴۷۲۰	۴۷۳۴	۴۷۲۶	۴۷۲۳
۴۷۲۷	۴۷۲۲	۴۷۲۱	۴۷۳۳

طریقہ ۵ جو بچہ سوکھے میں مبتلا ہو اس کے لئے ستر مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ اس تیل سے بچے کی مالش کیا کریں۔

طریقہ ۶ اگر کوئی بچہ سوکھے کی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو "یارحیم" گیارہ مرتبہ لکھ کر گھول کر بچے کو پلائیں۔ اور ایک کاغذ پر "نرود، فرعون، ہامان، شداد، قارون، ابلیس" لکھ کر زمین پر رکھ دیں اس پر چھلنی رکھ کر بچے کو اس چھلنی پر بٹھا کر نہلا دیں۔

یہ عمل اتوار کے دن زوال سے پہلے پہلے کریں۔ غسل کے بعد کاغذ کو زمین میں دفن کر دیں انشاء اللہ بچہ سوکھے سے نجات پالے گا۔

طریقہ ۷ جو بچہ سوکھے میں مبتلا ہو اس کے پلنگ کے نیچے مرغی کے انڈے پر یہ نقش لکھ کر دبا دیں۔

۷۸۶

وای	عرو
حومر	دو

نظر بند

نظر بند دور کرنے کے لئے یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۱

۷۸۶

کے	کے	کے
کے	کے	کے
کے	کے	کے

یہ نقش بھی نظر بند دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

طریقہ ۲

۷۸۶

یاممیت	یاممیت
یاممیت	یاممیت
یاممیت	یاممیت

جس بچے کو نظر لگی ہو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کریں۔

طریقہ ۳

وَاِنْ يَنْكَرُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيَذَاقُنَّكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ط

جس بچے یا بڑے کو نظر لگ گئی ہو اس کو پانی پر یہ آیت پڑھ کر دم کر کے پلائیں آیت

طریقہ ۴

۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ آیت یہ ہے۔ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ط

جس بچے کو نظر لگ گئی ہو اس کے گلے میں نقش ڈالیں۔ دونوں نقش ایک ساتھ ایک کاغذ

طریقہ ۵

۷۸۶

۳	۱۱	۶
۹	۷	۳
۸	۲	۱۰

یا غفور	۱	۸
۶	۵	۳
۲	۹	۴

جس بچے کو نظر لگ گئی ہو۔ اس پر ۷ مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر دم کریں۔ اور سات مرچوں پر

طریقہ ۶

ایک ایک مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر بچے پر سے اتار کر آگ میں ڈالیں۔

عمل نمبر ۸ | بچوں کی حفاظت کے لئے یہ دونوں نقش چاندی کی لوح پر کندہ کرا کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔ آگے پیچھے ایک ہی لوح پر دونوں نقش کندہ کرائیں۔

سامنے اس کو کندہ کرائیں۔
پیچھے یعنی پشت پر اس کو کندہ کرائیں۔

۷۸۶

۵۷۹	۵۷۸	۵۰۲
۵۰۴	۵۸۰	۵۷۶
۵۷۷	۵۰۲	۵۸۱

۷۸۶

۳۳۲	۳۲۷	۳۳۳
۳۳۳	۳۳۱	۳۲۹
۳۲۸	۳۳۵	۳۳۰

عمل نمبر ۹ | جو بچے بستر پر پیشاب کرتے ہوں۔ ان کے لئے عمل یہ ہے کہ جب وہ سو جائیں تو ان کے قریب بیٹھ کر سورۃ بقرہ کی یہ آیت۔ اَلْعَمَلُ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ مرتبہ پڑھیں۔ اور بچے کے دونوں کانوں میں دم کر دیں۔ ۷ روز تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ بستر پر پیشاب کرنے کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔

عمل نمبر ۱۰ | جن بچوں کو مٹی کھانے کی عادت ہو جاتی ہے ان کو مندرجہ ذیل کلمات دودھ پر پڑھ کر دم کر کے پلائیں۔ لگاتار ۱۱ دنوں تک، انشاء اللہ مٹی کھانے کی عادت چھٹ جائے گی۔

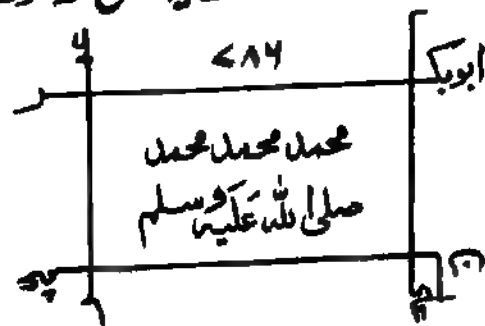
کلمات یہ ہیں۔ قُوْذِهِمْ مَّرْوَرٌ ج۔
اگر بچے کو دانت نکلنے سے تکلیف ہو رہی ہو یا دانت نکلنے کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو یہ آیت لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

عمل نمبر ۱۱ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لَكَ اَيُّهَا الْكِتٰبُ الْمُبِيْنُ۔ ط

عمل نمبر ۱۲ | اگر کسی بچے کے کانوں سے مواد یا پیپ آتا ہو تو نئی روئی کے پھوٹے پر یہ آیت پڑھ کر دم کر کے بچے کے کان میں رکھ دیں۔ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو سونے کے بعد یعنی ۲۴ گھنٹوں میں دو مرتبہ یہ عمل کریں۔ جب بچہ سوتے، جب کان میں رکھ دیں۔ صبح کو اس پھوٹے کو نکال دیں۔ اور دوسرا پھویا رکھ دیں۔ اگر دونوں کانوں سے مواد آتا ہو تو دونوں میں یہ عمل کریں۔

آیت یہ ہے۔ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوَّىٰ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدَىٰ۔ ط

عمل نمبر ۱۳ | بچوں کے آسانی سے دانت نکلنے کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔



عمل نمبر ۱۳

اگر چاہیں کہ بچہ بہت جلد چلنا سیکھ جائے۔ تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۲	ت	ی	ن
۴۰	۴۰۰	۱۰	۵۰
۴۰۰	۱۰	۵۰	۴۰
۱۰	۵۰	۴۰	۴۰۰
۵۰	۴۰	۴۰۰	۱۰

عمل نمبر ۱۴ | جو بچہ بہت روتا ہو۔ اور خواب میں ڈرتا ہو۔ نیند میں چونکتا ہو اس کے گلے میں چاندی یا تانبے کی لوح پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کر کے ڈال دیں۔

۷۸۶

ح	ی	ط	م
ط	م	ح	ی
م	ط	ی	ح
ی	ح	م	ط

عمل نمبر ۱۵ | اگر بچے کو کسی آسیب یا کسی نظر نہ آنے والی مخلوق کی نظر لگ گئی ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۱	ع	ع ح	مت
ط	د	بھفت بھفت	د
۷	ع	و	لہ
۴	ی	ح	ط

عمل نمبر ۱۶ | جو بچے دن رات روتے ہوں۔ ان کو یہ دو نقش لکھ کر دیں۔

پینے کے لئے

۷۸۶

ص	لا	ع	ع
۴	ع	۱۷	۹
۳	۶	۷	ع
۱	۲	۲۲	۱۵

یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱	۲۲	۱۹	۸
۲۰	۷	۲	۲۱
۶	۱۷	۲۲	۳
۲۳	۴	۵	۱۸

عمل نمبر ۱۸ | بچے کو کالی کھانسی، چیخ، خسرو، ام القیام، نظیر بد مرگی، بخار یا کوئی بھی مرض ہو یا ایسا مرض ہو جو سمجھنے میں نہ آ رہا ہو تو کالے رنگ کا سوتی دھاگہ لیں اور اس کے وتار لے کر سورۃ الم نشرح کی تلاوت کریں۔ اور ہر کت پر ایک گرہ لگائیں۔ اس کے بعد پورے گنڈے پر سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر دم کر دیں۔ اور یہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بچہ تمام امراض سے نجات پالے گا۔ اور صحت مند ہو جائے گا۔

عمل نمبر ۱۸ | جن بچوں کو غائب مخلوق نظر آتی ہو اور وہ ڈرتے ہوں۔ اُن کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور لگاتار ۷ دن تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ پوشیدہ مخلوق اس کے بعد نظر نہیں آئے گی۔ اور نہ بچہ ڈرے گا۔

آیت یہ ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَعْشَيْنَاهُمْ فَهُؤُلَاءِ نَصْرَفُكَ ط
عمل نمبر ۱۹ | اگر بچہ جو گہ کا شکار ہو۔ یعنی بچے کے ہاتھ پیرا کڑتے ہوں اور بچہ رنگ بدلتا ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

سلام	علی	موسیٰ	وہابون
۱۱۷	۲۶۷	۱۳۲	۱۰۹
۲۶۶	۱۱۴	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۳	۲۶۵	۱۱۵

عمل نمبر ۲۰ | بچوں کے جملہ امراض کو دفع کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

لا	لا	لا	لا	لا
لا	لا	لا	لا	لا
لا	لا	لا	لا	لا
لا	لا	لا	لا	لا
لا	لا	لا	لا	لا

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عمل نمبر ۲۱ | جس بچے کو رات کو اٹھ کر سوتے ہوئے چلنے کی عادت ہو اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ل ک ہ ے ع ص

+ — + — + — +

عمل نمبر ۲۲ اگر بچے کو پھلایا ہو جائے تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

ک	ش	ر	س
ت	ل	ع	قی
ت	ن	م	خ
ص	د	ص	ن

عمل نمبر ۲۳ جموگہ اور اتم القبیان سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش بچے کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۸	۱۹	۲۲	۱
۲۱	۲	۷	۲۰
۳	۲۴	۱۷	۶
۱۸	۵	۴	۲۳

عمل نمبر ۲۴ مذکورہ امراض میں یہ نقش بھی مفید ہے۔

۷۸۶

۲۲۳۰	۳۳۲۲	۳۳۳۶	۳۳۲۳
۳۳۳۵	۳۳۲۴	۳۳۲۹	۳۳۳۳
۳۳۲۵	۳۳۳۸	۳۳۳۱	۳۳۲۸
۳۳۳۲	۳۳۲۷	۳۳۲۶	۳۳۳۷

عمل نمبر ۲۵ مذکورہ امراض کو دفع کرنے کے لئے یہ اسمار لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حلبوس ملبوس مرلوش رلوش حبوش معلوش مرطوش ملبوماش ایسا اوما دلفریا حیو حیو حیو
مذکورہ امراض میں یہ نقش بھی مفید ہے۔

۷۸۶

و	۷	۷	۷
د	د	د	د
۳	۳	۳	۳
۷	۷	۷	۷

عمل نمبر ۲۶ اگر بچہ کمزور ہو، روتا ہو، قے کرتا ہو یا اس کو دست آرہے ہوں تو مندرجہ ذیل نقش

بنائیں۔ ایک اس کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک اس کی ماں کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

نمبر ۱۔ جمل انصاری

۷۸۶

۴۴۶	۴۵۰	۴۵۲	۴۳۹
۴۵۲	۴۴۰	۴۴۵	۴۵۱
۴۴۱	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۴
۴۴۹	۴۴۳	۴۴۲	۴۵۴

عمل نمبر ۲۸۔ جو گہ کو دفع کرنے میں یہ نقش بھی مفید ہے۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

ولی	وہاب	واحد	حی
حی	واحد	وہاب	ولی
وہاب	ولی	حی	واحد
واحد	حی	ولی	وہاب

اسرائیل

عزرائیل

عمل نمبر ۲۹۔ جو بچے سوتے ہوئے دانت کٹکٹاتے ہوں ان کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈالیں۔

۷۸۶

۱۰۰۱	۱۶۳	۱۵۶	۱۳۱
۱۵۵	۱۳۲	۱۰۰۰	۱۶۴
۱۳۳	۱۵۸	۱۶۱	۹۹۹
۱۶۲	۹۹۸	۱۳۳	۱۵۷

نمونہ۔ چھوٹے بچوں کو اکثر نمونہ کی شکایت رہتی ہے۔ مندرجہ ذیل کلمات چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھولیں۔ اور وہ پانی کسی شیشی میں رکھ لیں۔ اور بچے کو دن میں ۳ بار یہ پانی پلائیں۔ انشاء اللہ نمونہ سے نجات مل جائے گی۔

کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ یا فتاح الہیمن العزیز یا شافی یا شافی الہی القیوم۔

۷۸۶
سلام علیٰ ابراہیم
سلام علیٰ ابراہیم
سلام علیٰ ابراہیم

ضدی بچے کے لئے۔ جو بچہ بہت فسد کرتا ہو۔ اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈال دیں۔

بدن میں درد اگر بدن میں درد ہو، سستی یا کاہلی ہو، یا جوڑوں میں درد ہو تو مندرجہ ذیل عمل نیم گرم پانی پر دم کر کے سوتے وقت لگاتار ۳ دن تک پئیں۔ اگر پھر بھی ٹھیک نہ ہوں۔ تو لگاتار ۱۲ دن تک جاری رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حفیظ۔ یا حفیظ۔ یا شافی یا شافی یا شافی یا شافی یا کافی یا کافی۔ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع العجائب بالخیر یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ۔

بیماری کے بعد کمزوری اگر بیماری کے بعد مریض کو کمزوری کا احساس ہو تو دن میں ۳ مرتبہ صبح ناشتہ چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت قرآنی لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پلائیں۔ اگر تازہ پانی نہ ہو تو نیم گرم پانی سے دھو کر پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ اِنَّہٗٓ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ۝

بالوں کو بڑھانے کے لئے اگر بال تیزی کے ساتھ گر رہے ہوں یا جھڑ رہے ہوں یا وقت سے پہلے پک رہے ہوں تو اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم مرتبہ سورۃ وَاللَّیْلِ پڑھ کر کسی بھی تیل پر دم کر دیں اور اس تیل کو سر پر لگائیں۔ انشاء اللہ بالوں کی جملہ بیماریوں اور شکایتوں سے نجات ملے گی۔ اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔ مندرجہ ذیل عمل ۱۲ مرتبہ پڑھ کر اتنے پانی پر دم کریں جس سے سر ڈھل جائے۔ اس عمل کو ایک ہفتے میں ۳ مرتبہ کریں۔ انشاء اللہ سر بردست فائدہ محسوس کریں گے عمل یہ ہے۔ الْکَرِیْمُ الْعَاصِ وَالْمَفَاتِ الْفَاہُ۔

بڑھاپے میں کم سنائی دینا اگر بڑھاپے کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ۱۲ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیا کریں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَضٰی سَبْعَ سَمُوٰتٍ وَالْاَرْضِ بِمَا اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ ۝

بے ہوشی سے ہوش میں لانے کے لئے ایک پیالی پر ایک مرتبہ لَا تَاْخُذُکَ سِنًا وَّلَا نَوْمٌ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اور یہ پانی مریض کے حلق میں ڈال دیں۔ اور اسی پانی کا چھنٹا مریض کے منہ پر ماریں۔ انشاء اللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔

طریقہ ۲: مریض کے ہاتھ میں نمک رکھیں۔ اور مٹھی بند کر کے ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض کی مٹھی پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ ہوش آجائے گا۔

پسلی میں درد اگر کسی کی پسلی میں درد ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر۔ "یا اللہ" ۱۱ مرتبہ پڑھ کر درد کی جگہ دم کریں۔

پیٹ بڑھنے اور موٹاپا کم کرنے کے لئے کسی گتے پر مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ۱۲ دن تک رات کو سونے سے پہلے اپنے پیٹ پر نقش کو ملیں۔ انشاء اللہ

۱۲ دن میں پیٹ کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر پیٹ کو مزید کم کرنا ہو تو مزید ۱۲ روز تک عمل کو جاری رکھیں۔

نقش یہ ہے۔
چال آتش۔

۷۸۶

۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲

اس کے بعد گتے کو جلا دیں۔

پت اُچھلنا اگر کسی کے پت اُچھلتے ہوں تو ایک پٹرالے کر اس کو پانی میں گھول لیں اور گیارہ مرتبہ کُنْ فیکُون پڑھ کر دم کر دیں۔ اور دن میں تین مرتبہ اس پانی کو مریض کو پلائیں۔ لگاتار گیارہ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ پت سے نجات مل جائے گی۔

پھنسی پھوڑے، خارش چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل نقش زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ اور دوسری پلیٹ پر اسی نقش کو ۷۸۶ کے بغیر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو اس پانی سے نہلائیں۔ اس عمل کو ۷ دن تک کریں۔ انشاء اللہ پھنسی پھوڑے اور خارش سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل

چال یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۴	۳	۲	۱
۶	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۷	۱۴	۱۹	۱۸	۱۷
۸	۱۵	۲۰	۲۳	۲۲
۹	۱۶	۲۱	۲۴	۲۵

پیشاب کے امراض

پیشاب میں خون آنا اگر پیشاب میں خون آ رہا ہو۔ یا پیشاب میں جلن ہو رہی ہو۔ تو اس کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔ گردے میں پتھری کی وجہ سے بھی پیشاب میں خون آ سکتا ہے۔

اور جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ بہت زیادہ گرم اور تیز سالوں کی چیزیں کھانے سے بھی مذکورہ شکایات ہو سکتی ہیں۔ اگر ایسا ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور مندرجہ ذیل آیت ہی کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ۸ مرتبہ یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۳ دن میں آرام محسوس ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَھْوٰ اللّٰہُ الْغَالِیْقُ الْبَارِئُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۛ

پیشاب رک رک کر آنا | مندرجہ ذیل آیت کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور اسی آیت کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن میں ۳ بار مریض کو پلائیں۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَھْوٰ اللّٰہُ الْغَالِیْقُ الْبَارِئُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۛ

طریقہ ۲: اگر پیشاب رک رک کر آتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اسی آیت کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو ۳ دن تک پلائیں۔ دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْہَمِیْمٍ ۚ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُیُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۚ

طریقہ ۳: پانی میں عرق گلاب ملا دیں۔ اور ۱۰ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر دم کر دیں۔ اور یہ پانی مریض کو دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ پیشاب رک رک کر آنا بند ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ۚ فَلَا یُؤْمِنُونَ ۚ

طریقہ ۴: اگر پیشاب میں کمی ہو یا رک رک کر آتا ہو تو سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔

اگر پیشاب بالکل بند ہو جائے | اگر پیشاب بالکل بند ہو جائے تو ۷ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ لگاتار ۳ دن تک۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَ اِذَا اسْتَسْقٰی مُوسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اَصْرِبْ یَعْمٰلِکَ الْحَجَرُ ۚ فَاَنْفَجَرَتْ مِنْہٗ اثْنَتَا عَشْرَ عِیْنًا ۚ قَدْ عَلِمَ کُلُّ اَنْاسٍ مَّشْرَبَہُمْ کُلُّوْا وَاَشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰہِ ۚ وَلَا تَعْتَوْا فِی الْاَرْضِ مُمْسِدِیْنَ ۚ

طریقہ ۵: اگر پیشاب بند ہو گیا ہو تو مندرجہ ذیل نقش مریض کی بائیں ران پر باندھیں۔ انشاء اللہ پیشاب جاری ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱۱	۸
ز	۵	ج
۷	۵	۳
ب	ط	د
۲	۹	۴

طریقہ ۶: اگر کسی کا پیشاب بند ہو جائے تو اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر عطست اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی

پر لکھیں۔ عطبت دایت پر کے نیچے کی جانب عطبوٹا اور بایت پر پر لکھیں۔ عطس۔ انشاء اللہ نصف گھنٹہ کے بعد پیشاب جاری ہو جائے گا۔

ٹی بی کا علاج

طریقہ ۱۔ روزانہ تین چینی کی پلیٹوں پر مندرجہ ذیل عبارت لکھیں۔ اور صبح دو پہر شام دھو کر پلائیں۔ لگاتار نوے دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ ٹی بی کو آرام آئے گا۔ عبارت یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْوَهْ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

الرَّحِيمِ الرَّحِيمِ الرَّحِيمِ

طریقہ ۲۔ اگر کسی کو ٹی بی ہو گئی ہو تو "السلام المؤمن" تین سو بار پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے مریض کو دن میں ۳ مرتبہ کھلائیں۔ اور اس عمل کو ۴ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

طریقہ ۳۔ سورہ یسین پہلے مبین تک پڑھ کر پانی پر دم کر کے کسی بوتل میں رکھ لیں۔ اور دن میں ۳ مرتبہ اس پانی کو پلائیں۔ ایک بوتل ایک دن میں ختم کر لیں۔ اس طرح اس عمل کو ۳ ماہ تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ٹی بی سے نجات مل جائے گی۔

تلی کے بڑھ جانے کا علاج

طریقہ ۱۔ جس شخص کی تلی بڑھ گئی ہو اس کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل آیت لکھ کر تعویذ بن کر اس طرح باندھے کہ تلی کے مقام پر تعویذ رہے۔ انشاء اللہ تلی اصلی حالت پر آجائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ذَلِكْ فَخَفِيفٌ مِّنْ ذَرِّكَوْ وَرَحْمَةً۔

طریقہ ۲۔ جس شخص کی تلی بڑھ گئی ہو۔ اس کے لئے یہ عمل بہت مؤثر ہے۔ مندرجہ ذیل نقش مریض کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ اور ایک مٹی کا ڈھیلا بھی مریض کے اسی ہاتھ میں دے دیں۔ اور سورہ

اخلاص ۱۱ مرتبہ پڑھ کر مریض کی مٹی پر دم کرتے رہیں۔ اور دوران عمل لوبان جلاتے رہیں۔ چند دن اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مرض

سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	
یا اللہ	طری
یا اللہ	طری

طریقہ ۳ جس شخص کی تلی بڑھ گئی ہو۔ اس کو چاہئے کہ بکری کی ایک عدد تلی لیں اور غسل کریں۔ اور سات کانٹے بول کے لیے کرسورۃ یسین پڑھنا شروع کریں۔ اور ہر شبین پر ایک عدد سنانا تلی میں چھوتے رہیں۔ اس طرح ساتوں شبین پر ساتوں کانٹے تلی میں چھو دیں۔ اور آخر میں سورۃ یسین پوری پڑھ کر تلی پر دم کر کے اس تلی کو اُس جگہ لٹکا دیں جہاں مریض کی چار پائی بچھی ہوئی ہو۔ انشاء اللہ تین چار دن میں مریض کو آرام مل جائے گا۔

جریان

طریقہ ۱ جریان کے مریض کو سورۃ حجرات ۳ بار پانی پر دم کر کے لگاتار ۴۱ دن تک پلائیں۔ دن میں ۳ مرتبہ یہ پانی پلائیں۔ انشاء اللہ جریان سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۲ جریان کے مریض کو سورۃ فاطر پست پر پڑھ کر دم کر کے ۲۱ روز تک کھلائیں۔ انشاء اللہ جریان سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۳ عصر کی نماز کے بعد اول و آخر سات سات مرتبہ درود اور درمیان میں تھو مرتبہ رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نَوْزَنَا وَافِغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھنا جریان کے لئے مفید ہے۔ اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔

طریقہ ۴ مندرجہ ذیل کلمات ایک پیالی پانی پر دم کر کے نہار منہ سورج نکلنے سے پہلے شمال کی طرف رخ کر کے ۳ سانسوں میں ۳ گھونٹ پئیں۔ قابض اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا شافی یا شافی یا شافی
یا کافی یا کافی یا کافی
یا ودود یا ودود یا ودود
یا رحیم یا رحیم یا رحیم

امراض حکر کیلئے

طریقہ ۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ كَانَ الْبَحْرُ مِلًّا اِذْ تَكَلَّمَاتِ رَبِّیْ لَکُمْ کر گلے میں ڈالیں۔ اور ان ہی کلمات کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر روزانہ نہار منہ پئیں۔ انشاء اللہ جگر کی کوئی بھی بیماری ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۲ اگر جگر میں درد ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر دائیں بازو پر باندھیں۔ اور بارش کے پانی پر اسی آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے سات دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ درد جگر سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ رَبَّکُمْ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ ۝

طریقہ ۳ جگر میں درد یا زخم ہو یا کسی بھی طرح کی خرابی ہو تو اس دعا کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ رَبَّکُمْ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ ۝

طریقہ ۴ جگر کی تمام بیماریوں کے لئے ۲۱ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۷ دن تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ جگر کی کسی بھی بیماری یا خرابی ہوگی دور ہو جائے گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْبَارِ ۝

طریقہ ۵ سورۃ فاتحہ کا نقش جگر کی تمام بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ نقش کو فیروزہ رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۷۷
۲۳۷۰	۲۳۷۸	۲۳۷۳	۲۳۷۹
۲۳۷۹	۲۳۷۳	۲۳۷۶	۲۳۷۳
۲۳۷۷	۲۳۷۲	۲۳۷۰	۲۳۷۲

جذام

طریقہ ۱ مندرجہ ذیل آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اسی آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ اور اسی آیت کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ پھر اس پانی کو آگ پر رکھ دیں۔ جب پانی خوب گرم ہو جائے تو اس کو آگ پر سے اتار لیں۔ پھر ۳۰۰ مرتبہ دوبارہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر لیں۔ اور اس پانی کو کسی بوتل یا برتن میں محفوظ کر لیں۔ اور جذام کے جسم پر جہاں جہاں اثرات ہوں وہاں اس پانی کو دن میں ۲ مرتبہ صبح شام چھینٹیں دیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں مریض ٹھیک ہونا شروع ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ وَاقْبُوْٓتِ اِذْ نَادٰی رَبُّہٗ اٰتٰی مَسِّیْنَ الْعٰسَ وَ اَنْتَ اَنْحٰوْا لِرَّاسِخِیْنِ ۝

طریقہ ۲ آیت کریمہ لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور آیت کریمہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر گیارہ ہزار چھنے کے دانے لیں اور ہر ایک دانے پر ایک مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کر لیں۔ اس کے بعد ۴۰ دانے اُبال کر روزانہ نہار منہ کھائیں۔ انشاء اللہ جذام سے نجات

ملے گی۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبْتَلَاً بِمَا كُنْتَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

جنون

طریقہ ۱۔ جو شخص جنون میں مبتلا ہو۔ اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ جنون سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۰۱	۳۵۰۲	۳۵۰۷	۳۴۹۳
۳۵۰۷	۳۴۹۳	۳۵۹۰	۳۵۰۶
۳۴۹۵	۳۵۰۹	۳۵۰۲	۳۴۹۹
۳۵۰۳	۳۴۹۸	۳۴۹۶	۳۵۰۸

طریقہ ۲۔ سورہ جن کی ابتدائی آیات ”رَشِدًا“ تک گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گیارہ دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ جنون سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۳۔ معوذتین قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں ۱۴ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۱۴ روز تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ جنون سے نجات ملے گی۔

خارش

طریقہ ۱۔ خارش سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے صبح و شام پلائیں۔ انشاء اللہ خارش سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ فَكَسَوْنَا الْجُفَاءَ لِحَمَاتِكَ أَنْشَأْنَا لَهُ خَلْقًا آخَرَ ۝ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ اس عمل کو ۷ دن تک جاری رکھیں۔

طریقہ ۲۔ سورہ قدر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانے سے خارش ختم ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو بھی سات دن تک جاری رکھیں۔

طریقہ ۳۔ سورہ تبت ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور دن میں تین مرتبہ یہ پانی مریض کو پلائیں۔ اور لگاتار ۷ روز تک نیم کے پتے پانی میں ڈال کر پانی کو گرم کریں۔

پھر اس پانی سے مریض کو نہلائیں۔ اور صاف ستھرے تولیے سے بدن خشک کرنے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ خارش سے نجات ملے گی۔ خارش کے مرض میں اگر روزانہ غسل کرنے کے بعد روزانہ لباس تبدیل کرنے کی تاکید بھی کر دیں تو بہتر ہے۔

خواتین کے امراض

ایام کی بے ترتیبی

طریقہ ۱۔ ایام کی بے ترتیبی اور بے قاعدگی سے خواتین کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ایام کی ترتیبی دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کی کمر پر باندھیں۔ اور کسی بھی حال میں نقش نہ کھولنے کی تاکید کریں۔ جب تک ایام کی بے قاعدگی دور نہ ہو جائے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	ک	م	ط
ح	ط	ک	م
ح	م	ط	ک

۱۲۳۴۵۶۷۸۹

طریقہ ۲۔ مندرجہ ذیل درود شریف روزانہ ۷۲ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریضہ کو پلائیں۔ دن میں دو مرتبہ صبح و شام، لگاتار ۳ ماہ تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ایام کی بے قاعدگی سے نجات ملے گی۔

درود شریف یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّی عَلَیْہِ۔

طریقہ ۳۔ ایام کی بے ترتیبی دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۲	۳۶	۳۳	۹
۳۴	۸	۳۰	۳۵
۷	۳۱	۳۸	۴
۳۷	۵	۶	۳۲

۷۸۶

۳۴۰	۳۵۴	۳۵۱	۳۴۷
۳۵۲	۳۴۶	۳۴۱	۳۵۳
۳۴۵	۳۴۹	۳۵۶	۳۴۲
۳۵۵	۳۴۳	۳۴۴	۳۵۰

طریقہ ۴۔ ایام کی بے ترتیبی اور بے قاعدگی کو رفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریضہ کے گلے میں ڈالیں۔

اور کسی بھی حالت میں نقش کو نہ اتاریں۔
نقش یہ ہے۔

ایام کی زیادتی

اگر کوئی عورت حیض کی زیادتی کا شکار ہو۔ اور حیض کی زیادتی کی وجہ سے وہ ہلکا ہوجاتی ہو تو مندرجہ ذیل نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ کثرت حیض کے مرض سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۱۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۱	۲۱۸
۲۳۰	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۳	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۲

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ يَا قَابُضُ الَّذِي
يَقْبُضُ بِحَقِّ يَا قَابُضُ يَا دَقُّ حَيْضُ بَسْمُ بَسْمُ
فَلَا بِنْتَ فَلَا يَا قَابُضُ — يَا قَابُضُ يَا قَابُضُ

فلاں بنت فلاں کی جگہ مریضہ اور اس کی ماں کا نام لکھنا چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ أَفَلَنْ تَتَذَكَّرُونَ قُلْ أَنْتُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هِجْ
لُجْ هِجْ لُجْ هِجْ لُجْ هِجْ لُجْ هِجْ لُجْ هِجْ

اگر کسی عورت کو بہ کثرت حیض آتا ہو۔ اور زیادہ دنوں تک آتا ہو تو مندرجہ ذیل تعویذ ۳ عدد لکھیں۔

طریقہ ۲۔

ایک تعویذ دامن کے آگے حصے میں باندھیں۔ ایک تعویذ دامن کے پچھلے حصے میں باندھیں۔ اور ایک تعویذ زیر ناف باندھیں انشاء اللہ حیض کی زیادتی سے فی الفور نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

مندرجہ ذیل نقش سیسے پر لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ زیادتی حیض سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۳۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	م	ا	ح	ل	ی	ق	ی
ح	ا	ل	م	ح	ی	ح	م
ح	ل	ی	ق	ی	ح	ا	ل
ی	ی	ح	م	ا	ل	ح	ل
ی	ح	ا	ل	ق	م	ح	ق
ی	و	ب	ح	م	س		

طریقہ ۴

اگر کسی عورت کو حیض کی زیادتی پریشان کرتی ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۳۳	۳۶	۲
۳۵	۳	۸	۳۴
۴	۳۸	۳۱	۷
۳۲	۶	۵	۳۷

طریقہ ۵

اگر کوئی عورت حیض کی زیادتی سے پریشان ہو اور اس مرض سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہو تو ایک نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ اور سات نقش حیض کی شروعات سے ایک ہفتے قبل پلانا شروع کریں۔ روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر دن میں ۳ مرتبہ اس کا پانی مریضہ کو پلائیں۔ صبح دوپہر شام تینوں وقت کھانے سے پہلے پانی پلائیں۔ لگاتار ۳ ماہ تک اس عمل کو اسی طرح کریں۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔

پینے والا نقش یہ ہے۔

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۳
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

طریقہ ۶

اگر کسی عورت کو خون زیادہ مقدار میں آتا ہو تو یہ آیت لکھ کر مریضہ کے پیٹ پر باندھیں۔ انشاء اللہ خون کی مقدار کم ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ طُصُّوا بِكُمْ عُنَى فَهُمْ لَا يَنْجَعُونَ ط

طریقہ ۷

اگر کسی عورت کو خون بہت زیادہ آتا ہو تو دوران حیض پانی پر سورہ دھر (سپارہ ۷۹) پڑھ کر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ خون کی زیادتی ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۸

اگر کوئی عورت حیض کی زیادتی میں مبتلا ہو تو ۳۱ مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے مریضہ کو دوران حیض پلائیں۔ انشاء اللہ خون کی زیادتی میں کمی ہو جائے گی۔

طریقہ ۹

خون کی زیادتی سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش ہرن کی جھلی پر لکھ کر مریضہ کے گلے میں ڈالیں۔ یہ نقش اصولی طور پر درست نہیں ہے۔ لیکن اسی طرح اسکی افادیت

ثابت ہے۔

محل انصاری

۲۲۶	۶۰۲	۷۵
۱۵۰	۳۰۱	۳۵۲
۵۲۷	یا قابض	۳۷۶

طریقہ ۱۱ اگر کسی عورت کو خون بہ کثرت آتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت قرآنی لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ خون کی زیادتی سے حفاظت ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ قِيلَ يٰ اَرْضُ اَبْلَعِ مَآءَیْ فِیْ سَمَآءٍ اَقْلَبِیْ وَ غِیْضِ الْمَآءِ وَ قَفِیْ الْأَمْرَ وَ اسْتَوِیْ عَلَی الْجُودِیْ وَ قِيلَ بَعْدَ لِقَآءِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

طریقہ ۱۲ جس عورت کو خون حیض کثرت کے ساتھ آتا ہو۔ اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں۔

یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض

یا قابض فقبضت بالقض فی قبض قبضك یا قابض

طریقہ ۱۳ مرض استحاضہ اور کثرت حیض میں یہ نقش باذن اللہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے

۷۳۲	۷۳۶	۷۳۹	۷۲۵
۷۳۸	۷۲۶	۷۳۱	۷۳۷
۷۲۷	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۰
۷۳۵	۷۲۹	۷۲۸	۷۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقہ ۱۴ مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر اس عورت کے گلے میں ڈال دیں جو زیادتی حیض سے پریشان ہو۔ اور ۳ دن تک اسی عبارت کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازے پانی سے دھو کر پلائیں۔

عبارت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا عجائب الخفایا و اراء الخلق

استحاضے اور خون کی زیادتی کو روکنے کے لئے یہ نقش عورت کی کمر میں باندھیں۔

طریقہ ۱۴

یا قابض	۷۸۶	یا قابض
ی	ی	ی
۱۹	۱۹	۱۹
۹	۹	۹
ی	ی	ی

یا قابض

یا قابض

مندرجہ ذیل نقش اُس عورت کے گلے میں ڈال دیں جو زیادتی حیض کا شکار ہو اس نقش سے وہ خون بھی بند ہو جاتا ہے جس سے اسقاط حمل کا خطرہ ہو۔

نقش یہ ہے۔

۲۷۰	۲۶۵	۲۷۲
۲۷۱	۲۶۹	۲۶۷
۲۶۶	۲۷۳	۲۶۸

اگر کسی عورت کا خون حمل کے بعد چھوٹ جاتے یا خون مسلسل آتا رہے۔ تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

طریقہ ۱۵

۷۸۶

الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان

اور پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ نقش روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حیدر
یا حیدر
یا حیدر

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۳	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۳	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۱۶

اور یہ دعا پینے کے لئے پانی پر دم کر کے دیں۔ صرف ایک بار پڑھنا کافی ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ بِمَا قَابَضَ الَّذِي يَقْبِضُ بِحَقِّ مَا قَابَضَ بَسْتَوْخُونِ رِوَاں فَلَاحِ بِنْتِ فَلَاحِ يٰ قَابِضُ۔
فَلَاحِ بِنْتِ فَلَاحِ کی جگہ عورت اور اس کی ماں کا نام لیں۔

ایام کی کمی ایام کا نہ ہونا

طریقہ ۱۔ اگر ایام پوری طرح نہ آتے ہوں۔ اور خون حیض کی مقدار بہت کم ہو تو مندرجہ ذیل آیت سات سو مرتبہ پڑھ کر آب زمزم پر دم کر کے دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔

آیت یہ ہے۔ وَمَنْزِلٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ لِّكَ

طریقہ ۲۔ اگر حیض میں کمی ہو تو آیت کریمہ ۳۴ مرتبہ پڑھ کر آب زمزم پر دم کر کے ۱۱ روز تک مریضہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ خون حیض کی مقدار بڑھ جائے گی۔

طریقہ ۳۔ جس عورت کا حیض بند ہو گیا ہو اس کی بایں ران پر یہ تعویذ باندھ دیں۔ انشاء اللہ حیض جاری ہو جائے گا۔

۷۸۶

لا	و	س	ح	ی	ن	ر	ح
----	---	---	---	---	---	---	---

طریقہ ۴۔ جس عورت کے مخصوص ایام میں کمی ہو تو وہ مندرجہ ذیل آیات لکھ کر اپنی کمر میں باندھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا جَعَلْنَا فِیْهَا جَنَّتٍ مِّنْ نَّجِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُونِ لَیَاْکُلُوْا مِنْ ثَمَرِهَا وَّمَا عَلِمَتْ اَیْدِیْہُمْ اَفْلاَ یَشْكُرُوْنَ ؕ اَوَلَوْ یَدْرِی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ؕ

طریقہ ۵۔ جس عورت کا حیض رک گیا ہو اس کو جاری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کی ناف کے نیچے باندھیں۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اس
نقش
کی
چال

۷۸۶

۱۸	۲۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۲۲	۷۲	۳۰

نقش یہ ہے

طریقہ ۶۔ اگر حیض رک گیا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر عورت کی بایں ران پر باندھیں۔

۷۸۶

ح	۵	۲	ی
۱۱۵	ع	د	۵
دو	۱۵	۱۱	مرغ
۱۱	۳	۲	۱۹

طریقہ ۷ اگر کسی عورت کا حیض بند ہو گیا ہو یا بالغ ہونے کے بعد بھی جاری نہ ہوا ہو تو مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ اور یہ نقش زعفران سے لکھیں۔ روزانہ ایک نقش رات کو عرق باریان میں بھگو دیں۔ اگلے دن یہ عرق تین چار مرتبہ عورت کو پلائیں۔ لگاتار ۷ روز تک ساتوں نقش اسی طرح پلا دیں۔ انشاء اللہ حیض جاری ہو جائے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ہوالباسط			
یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح

۱۲۹۴

۷۸۶

۱			
۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

نقش کی چال یہ ہے۔

اگر خون نہ آتا ہو تو خون جاری کرنے کے لئے یہ نقش عورت کی بائیں ران

طریقہ ۸

پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۱	۲۳	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۲
۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۲۰	۱۴	۱۳	۲۵

سیلان الرحم لیکوریا

طریقہ ۱ عمدہ قسم کی چھالیاں لے کر ان کو بہت باریک کوٹ لیں۔ رات کو تازہ پانی لیں۔ اس میں یہ چھالیاں اور مندرجہ ذیل نقش ڈال دیں۔ صبح کو چھالیاں سوکھنے کے لئے رکھ دیں۔ پانی ایک ہی دن میں سارا پی لیں۔ اور چھالیاں سوکھنے کے بعد پانی میں استعمال کریں۔ اور یہی نقش دوسرا لکھ کر گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ لیکوریا سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هو الشافي هو الكافي هو المعافي
بحق لا اله الا الله محمد رسول الله

صلى الله عليه وسلم

طریقہ ۲ چھالیاں لے کر بہت باریک پیس لیں اور ان پر پانچ سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور نہار منہ چھالیوں کے اس برادے کو مریضہ کو استعمال کرائیں۔ لگاتار ۲۱ دن انشاء اللہ لیکوریا سے نجات مل جائے گی۔

کلمات عالیہ یہ ہیں۔ اللھم واشف عبدک بصدق رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طریقہ ۳ تین سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۴۱ دن تک یہ پانی مریضہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ لیکوریا کے مرض سے نجات ملے گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ يُشْفِ صَدُّوْهُ مُؤْمِنِيْنَ مَا وَنَزَّلُ مِنْ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا وَبِحَقِّ آيَاتِكَ نَعْبُدُكَ يَا كُنْ تَسْتَعِيْظُ۔

بانجھ پن

طریقہ ۱ مندرجہ ذیل نقش روزانہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں ہم روز تک۔ اگر درمیان میں ایام کا وقفہ ہو جائے تو پلانا ترک کر دیں۔ اور وقفے کے بعد ہم دن کی مدت پوری کریں۔ اور ایک نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بانجھ پن دور ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

هو الشافي هو الكافي هو المعافي

اقرا يا ملك بل الذي خلق خلق الانسان
من علق جيم۔ تلك ايت الكتاب المبين۔

هو الشافي هو الكافي هو المعافي

طریقہ ۲ آیام سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل کلمات روٹی پر لکھ کر لگاتار ۳ دن تک عورت کو کھلائیں۔ اور میاں بیوی تین راتوں تک لگاتار مباشرت کریں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا ذُو الْعَرْشِ وَالْمَلِکُ الْقَدِیْمُ۔ یَا رَحْمٰنُ۔ یَا سَتَّارُ۔ یَا غَفَّارُ۔ یَا اَحَدُ۔ یَا صَدَدُ۔ وَصَلِّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَجْمَعِیْنِ۔

طریقہ ۳ مندرجہ ذیل نقش ۶ عدد لکھیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں۔ اور ۵ نقش روزانہ ایک نقش پلائیں لگاتار ۵ دنوں تک۔ اور ایک نقش یا مصوّر کا لکھ کر عورت کے زیرِ ناف باندھیں۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۴۱	۴۴	۱
۴۳	۲	۷	۴۲
۳	۴۶	۳۹	۶
۴۰	۵	۴	۴۵

زیر ناف والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا مصوّر	یا مصوّر	یا مصوّر
یا مصوّر	یا مصوّر	یا مصوّر
یا مصوّر	یا مصوّر	یا مصوّر

طریقہ ۴ مندرجہ ذیل نقش بانجھ عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بانجھ پن دور ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا کافی	یا علی	۱۱۵
یا قوی	۱۱۲	یا حق
یا حنان	یا جامع	یا باقی

یا حق یا مصوّر

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل آیت ہرن کی جھلی پر لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَوْ اَنَّ قَوْمًا سَأَلَتْ بِہِ الْجِبَالَ اَوْ قَطِیْعَتٌ بِہِ الْاَرْضِ اَوْ مَخْلُوْبٌ بِہِ الْمَوْقِیْ بَلْ یَلٰہِ الْاُمُوْجِیْعُ اَلَمْ یَمِیْزِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لّٰوْیْشَآءُ اللّٰهُ لَهْدٰی النَّاسِ جَمِیْعًا ۝

مندرجہ ذیل نقش بھی حفاظتِ حمل کے لئے بہت موثر ہے۔ حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔

طریقہ ۶

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۱۸	۳۵۲۱	۳۵۲۲	۳۵۱۱
۳۵۲۳	۳۵۱۲	۳۵۱۷	۳۵۲۲
۳۵۱۳	۳۵۲۶	۳۵۱۹	۳۵۱۶
۳۵۲۰	۳۵۱۵	۳۵۱۴	۳۵۲۵

مندرجہ ذیل نقش حفاظتِ حمل کی نیت سے حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

طریقہ ۷

۷۸۶

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا حکیم	یا حکیم	یا حکیم	یا حکیم	یا حکیم
یا مطیع	یا مطیع	یا مطیع	یا مطیع	یا مطیع
یا رحیم	یا رحیم	یا رحیم	یا رحیم	یا رحیم
یا رحمن	یا رحمن	یا رحمن	یا رحمن	یا رحمن

حمل کی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل نقش حمل ٹھہرنے کے بعد لگاتار ۴۰ دن تک حاملہ کو پلائے جائیں۔ ۴۰ دن کے بعد ہر ماہ چوتھے دن ایک نقش پلایا جائے۔ اس طرح ہر ماہ

طریقہ ۸

نقش پلائے جائیں۔
نقش یہ ہے۔

ع

۳ ط
ص ط

اولادِ نرینہ

جن عورتوں کے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے گلے میں حل قرار پانے کے ایک ماہ کے بعد یہ کلمات لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

طریقہ ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا یَغِیْضُ الْاَرْحَامَ وَمَا تَزِدُّ اَدْوٰی شَیْءٍ عِنْدَ لَا یَبْقَدُ اَرْطَعَالِ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ النَّعَالِ یَا نَزَّکَرِ تَا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اَسْمٰہُ یُحْیٰی لَوْ نَجْعَلُ لَہٗ مِنْ قَبْلِ سَمِیَآءَ بِحَقِّ مَرْیَمَ
وَعِیْسٰی وَیَحٰقُ عَمْدُ اللّٰهِ عَلَیْہَا وَسَلٰمٌ

سے محفوظ رہے گا۔

مجلہ انصاری

۷۸۶

الہی بحرۃ یتلیخا۔ مکسملینا۔ کشفوط۔
اذرفطیونس۔ کشافطیونس۔ تیونس۔
یوانس بوس۔ وکلبہم قطمیر۔

طریقہ ۲ بوقت ولادت در شروع ہوتے ہی یہ کلمات لکھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں۔ اور ولادت ہوتے ہی تعویذ کھول دیں۔

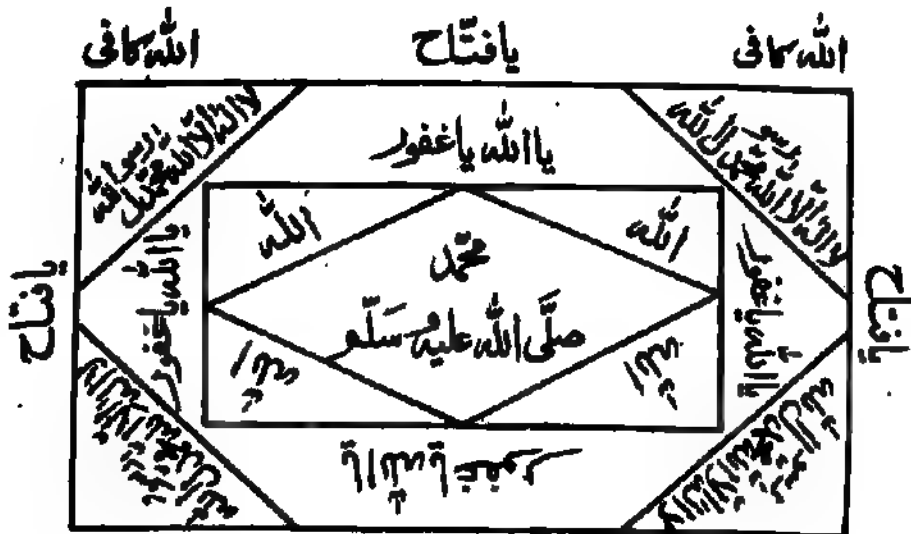
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاللّٰهُمَّ مَا فِیْہَا وَتَحْلُکَ وَأَذِنتُ لِرَبِّہَا وَحَقَّتْ مَا اٰہِیَا اِشْرَہِیَا۔
طریقہ ۳ بوقت ولادت گڑھ پر مندرجہ ذیل آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے عورت کو کھلا دیں۔ آیت یہ ہے۔ اِذَا السَّمَاءُ اُنْشَقَّتْ وَأَذِنتُ لِرَبِّہَا وَحَقَّتْ فَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ
وَاللّٰهُمَّ مَا فِیْہَا وَتَحْلُکَ۔

طریقہ ۴ اگر بچہ کی پیدائش میں پریشان ہو تو یہ کلمات لکھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھیں۔ اور بچہ پیدا ہوتے ہی تعویذ کھول دیں۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر پانی میں گھول کر عورت کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسانی پیدائش ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔



۷۸۶

اگر ولادت میں مشکل پیش آرہی ہو تو یہ کلمات حاملہ کی پیشانی پر لکھ دیں۔ الشکور القصور
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

طریقہ ۶

اگر ولادت میں تکلیف اور الجھن پیش آرہی ہو تو گڑ کی ۳ گولیاں چنے کے برابر بنائیں اور
ہر گولی پر ۳ مرتبہ یہ آیات پڑھیں۔ آگے دیکھے ایک ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ پھر یہ تینوں
گولیاں ۵۔ ۵ منٹ کے فرق سے بوقت درود عورت کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ بچہ پیدا ہو جائے گا۔

طریقہ ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مَخْلُقًا مِّنْ مَّاءٍ حَافِقٍ یَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ الدَّائِبِ۔
مندرجہ ذیل نقش ٹھیکری پر لکھ کر عورت کے بائیں پاؤں کے نیچے رکھ دے۔ انشاء اللہ
فوراً ولادت ہوگی۔

طریقہ ۸

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اگر خدا نخواستہ پیٹ میں بچہ مرجائے تو مندرجہ ذیل آیت کوری طشتری پر لکھ کر پانی سے
دھو کر حاملہ کو پلا دیں۔ انشاء اللہ بچہ باہر آجائے گا۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طریقہ ۹

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اٰدَمُ مُسِيًّا فَادِغًا اِنْ كَانَتْ لَتُبْدِي بِهٖ لَوْلَا اَنْ تَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔
اگر پیٹ میں بچہ مرجائے تو یہ نقش پانی میں گھول کر پلا دیں۔ انشاء اللہ بچہ باہر آجائے گا۔

طریقہ ۱۰

۷۸۶

ح ح ح غ ع د د ک ر د ط
۵۱ کہ ۲ کہ ۵ کہ ۱ کہ ۲ د

دوران حمل مختلف امراض

حاملہ کا درد سر | حاملہ کو درد سر کی بیماری قبض کی وجہ سے ہوتی ہے۔ لہذا قبض کو
رفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عمل کریں۔ قبض رفع ہو جائے گا تو
سر کا درد بھی ختم ہو جائے گا۔

مندرجہ ذیل نقش دو تیار کریں، ایک تو حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ دوسرا نقش عرق بادیان میں
ڈال کر حاملہ کو دن میں ۳ مرتبہ یہ عرق پلائیں۔ انشاء اللہ قبض کی بیماری دور ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ		
یا فتاح	یا فتاح	یا فتاح
یا فتاح	یا فتاح	یا فتاح
یا فتاح	یا فتاح	یا فتاح
هو الشافی		

حاملہ کو تھوک کی زیادتی بعض عورتوں کو دورانِ حمل تھوک کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس مرض کو دور کرنے کے لئے سفید زیرہ لے کر ہار یک پیس لیں۔ پھر اس پر ۲۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کو شہد میں ملا لیں۔ روزانہ نہار منہ اس کو چائیں۔ لگاتار ۲۱ دن تک۔ اور مندرجہ ذیل نقش دو عدد تیار کریں۔ ایک عدد نقش کو کسی بوتل میں گھول کر لگاتار ۷ روز تک صبح شام پلائیں۔ اور ایک نقش حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تھوک کی زیادتی میں کمی پیدا ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۷
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

یا شافی سافی یا قابض

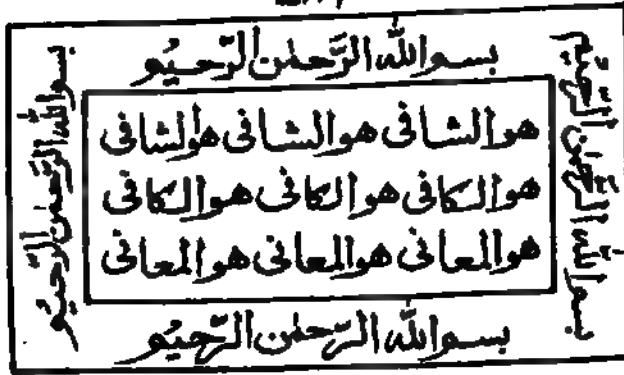
حاملہ کے پستانوں میں درد دورانِ حمل اگر عورت کے پستانوں میں دکھن یا درد ہو تو ۴۰ مرتبہ سورۃ پانی کو حاملہ کو صبح شام پلائیں۔ ایک نقش حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ پستانوں کا درد موقوف ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

هو الشافی هو الکافی هو المعافی		
اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ
هو الشافی هو الکافی هو المعافی		

حاملہ کی کھانسی اگر دورانِ حمل کسی عورت کو کھانسی ہو تو ۴۰ مرتبہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر شہد پر دم کر دیں۔ اور نہار منہ یہ شہد لگاتار ۲۱ دن عورت کو چائیں اور مندرجہ ذیل

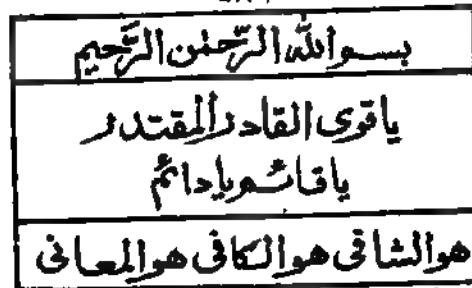
نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶



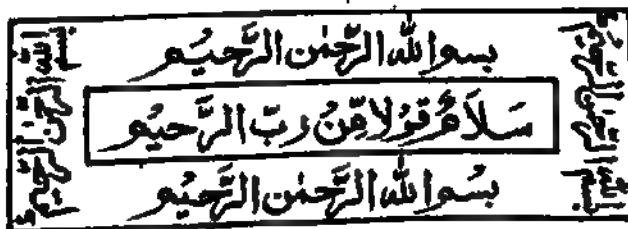
حاملہ کے دل کی دھڑکن | بعض عورتوں کو دورانِ حمل دل کی دھڑکن تیز ہونے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں سیب کامریہ لے کر اس پر ۲۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس کو حاملہ کو کھلا دیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش پانی میں گھول کر ۷ روز تک اس کا پانی حاملہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ دل کی دھڑکن صحیح ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶



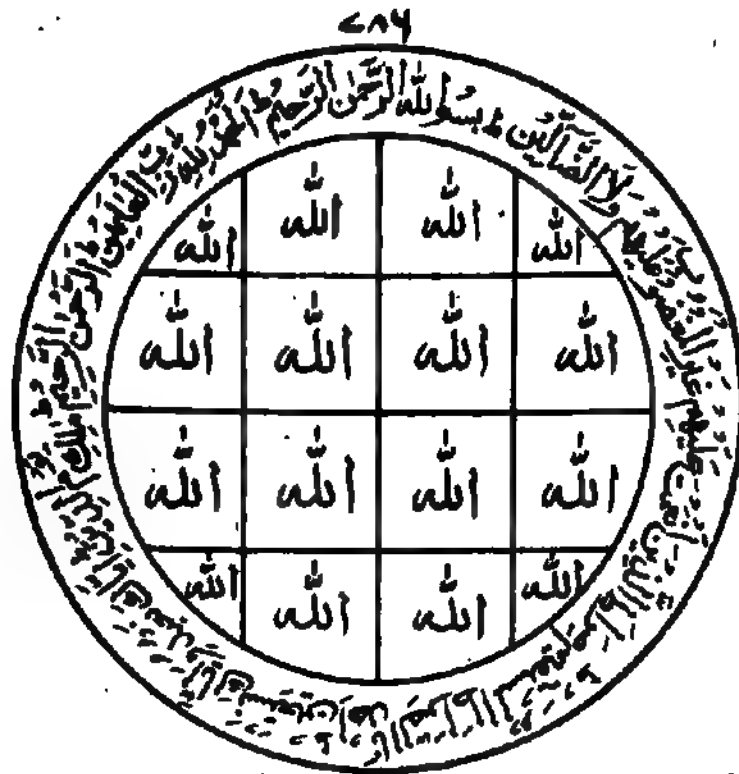
حاملہ کے پیٹ کا درد | دورانِ حمل اگر حاملہ کے پیٹ میں درد ہو تو مندرجہ ذیل نقش دو لکھیں ایک حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ اور ایک بوتل میں گھول کر اس کا پانی ساتھ لے کر صبح شام حاملہ کو پلائیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶



حاملہ کی متلی | بعض عورتوں کو دورانِ حمل جی متلانے اور قے ہو جانے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ایک گرام سونف، ایک گرام بڑی الائچی، ایک گرام پودینہ لے کر اس کو کپڑے میں پوٹلی بنا کر رکھ لیں۔ پھر ایک بوتل پانی لے کر اس پر ۲۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اس کے بعد اس پانی کو گرم کریں۔ اور گرم کرتے وقت مذکورہ پوٹلی اس میں چھوڑ دیں۔ پھر پانی کو آگ سے اتار کر اس کو چھان کر رکھ لیں۔ اور صبح شام حاملہ عورت کو یہ پانی ۴ دن تک پلائیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش حاملہ

عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ جی متلانی اور قے ہونے کی شکایت دور ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔



(نوٹ) یہی نقش اس وقت بھی مفید ثابت ہوتا ہے جب حاملہ کے پیٹ پر نشانات پڑ جائیں۔
حاملہ کو دست آنا اگر حاملہ کو دستوں کی شکایت ہو جائے تو خشک آملے لیکر اس پر ۴۰ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر انہیں پیس لیں۔ اور اس سفوف کو نہار منہ ۷ روز تک کھلائیں۔ اور
مندرجہ ذیل نقش حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۲۹	۲۲۲	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲

بحق یا قابض
و بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۷۸۶

۹۰۸	۹۱۱	۹۱۳	۹۰۱
۹۱۳	۹۰۲	۹۰۷	۹۱۲
۹۰۳	۹۱۴	۹۰۹	۹۰۶
۹۱۰	۹۰۵	۹۰۴	۹۱۵

حاملہ کو بوا سیر اگر حاملہ کو بوا سیر ہو جائے
تو مندرجہ ذیل نقش حاملہ
کے گلے میں ڈالیں۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب اؤوب الیہ
سمعان اللہ العظیم

(نوٹ) یہی نقش اس وقت بھی مفید ثابت ہوتا ہے جب حاملہ کی اندام نہانی میں غارش ہو جائے۔
 اگر حاملہ کا پیٹ لٹک جائے | اگر حاملہ کا پیٹ لٹک جائے تو مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ		
یا رافع	یا رافع	یا رافع
یا رافع	یا رافع	یا رافع
یا رافع	یا رافع	یا رافع
هو الشافی		

حاملہ کو بار بار پیشاب آتا ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش
 ڈالیں۔ انشاء اللہ پیشاب کی زیادتی رک جائے گی۔
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض	یا قابض

بچہ پیدا ہونے کے بعد کی شکایات

زچہ کا بخار | اگر زچہ کو بخار رہتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش زچہ کے گلے میں ڈالیں۔

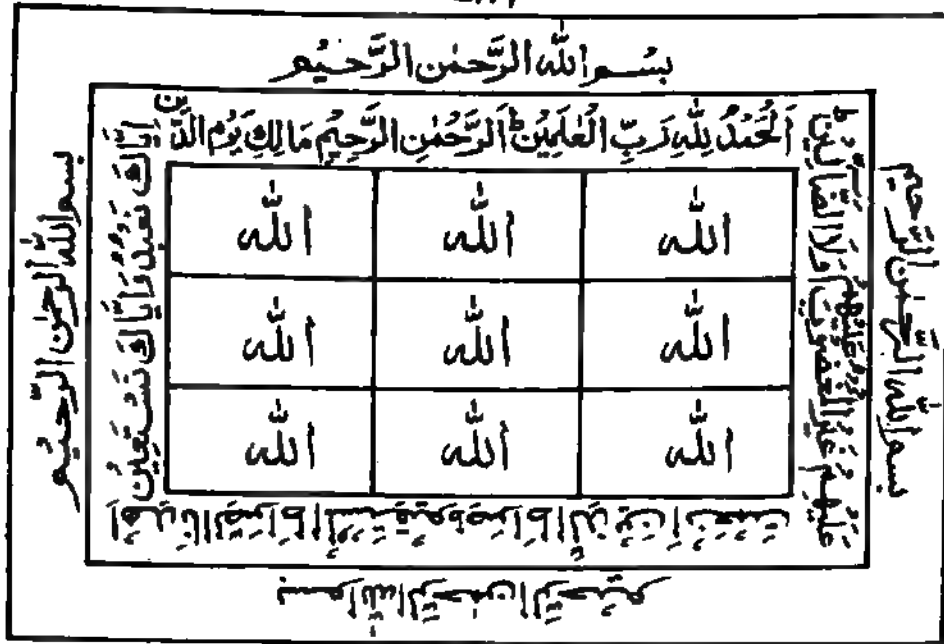
۷۸۶

۲۳	۲۳	۲	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳	۲۳۶۳
۲۳	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

زچگی کے بعد اندام نہانی کا ورم | اکثر عورتوں کو بچہ پیدا ہونے کے بعد اندام نہانی پر ورم کی شکایت
 ہو جاتی ہے۔ اگر وقت سے پہلے پیدائش ہو جائے تو تو یہ شکایت
 لازمی ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ نیم کے پتے اور پانچ تولہ خشخاش لے کر دو کلو پانی میں جوش دیں۔

پھر صاف کپڑے کو لے کر جوش دیتے ہوئے پانی میں بھگو کر اندام نہانی کی سکاٹی کرائیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش زرقہ کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

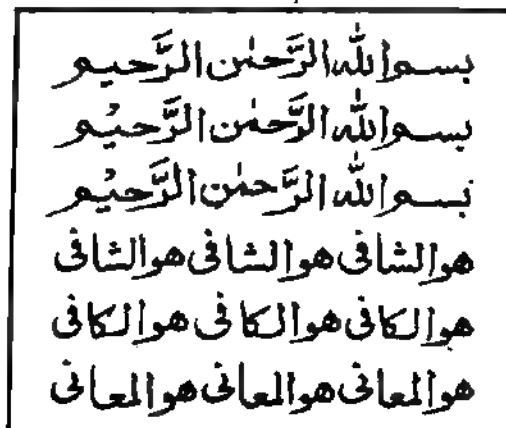
۷۸۶



گولہ کا درد بعض عورتوں کو پیدائش کے بعد گولے کا درد ہوتا ہے۔ اس درد کی شدت کو کم کرنے کے لئے ذیل کے نقش کو جاری پانی میں گھول کر وقفہ وقفہ سے پلائیں۔ انشاء اللہ شریعت گھنٹوں ہی میں آرام ملے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶



دودھ کی کمی اگر کسی عورت کی چھاتیوں میں دودھ کم پیدا ہوتا ہو تو بارش کے پانی پر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم گھر کے لگاتار ۴۱ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہوگی۔ اور دودھ خوب پیدا ہوگا۔

آیت یہ ہے۔ بسم الله الرحمن الرحيم وهي تجري بهو في موج كالجبال طوفوها عينا بفتح العين ط
طريقة: دودھ کی کمی ہو تو ۲۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر ۲۱ دن تک پلائیں۔ اور ان ہی آیات کو لکھ کر

عورت کے گلے میں ڈالیں۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ اَوْحٰیْنَا اِلٰی اٰدَمُ سَمٰی اَنْ اَنْصَبِیْہِ فَاِذَا اَخْفَتِ عَلَیْہِہٖ فَالْقُبٰی
فِی الْیَمِیْنِ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِ فِیْ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ الْوَحْیَ الْبَیِّنَ وَ جَاعِلُوْہُ مِنَ الْمَرْسَلِیْنَ ط۔

طریقہ ۳: اگر دودھ کی کمی ہو تو یہ آیت روٹی پر لکھ کر سات دن تک کھلائیں۔ انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ فَبَآئِیْ الْاٰیٰتِ نَسْتَعِیْذُ بِہَا۔ ط۔
طریقہ ۴: اگر عورت خود اپنے سینے پر روزانہ تین سو مرتبہ ہوا الحی القیوم پڑھ کر دم کر لیا کرے تو دودھ خوب پیدا ہوگا۔

طریقہ ۵: سفید زیرے کو باریک ٹیس کر اس میں ہم وزن شکر ملا کر اس پر شومرتبہ سورۃ قدر پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور دن میں ۳ بار عورت کو کھلائیں۔ انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائے گی۔
طریقہ ۶: جس عورت کے دودھ بالکل نہ اُترتا ہو اس کو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دیں۔ عورت کو گلے میں ڈالنے کی تاکید کریں۔ اور اسی نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی ۷ دن تک رکھتا رہا میں انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۷۰۲۷	۷۰۳۰	۱
۷۰۲۹	۲	۷	۷۰۲۸
۳	۷۰۳۲	۷۰۲۵	۶
۷۰۲۶	۵	۴	۷۰۳۱

طریقہ ۷: دودھ کی کمی کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۸	۱۱	۱۶
۱۳	۱۵	۱۷
۱۴	۱۹	۱۲

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۸: اگر عورت کے پستانوں میں دودھ کی کمی ہو تو عورت کو یہ نقش ۳ عدد لکھ کر دیں۔ اور ایک دن کی ناغہ کے ساتھ با وضو پینے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ دودھ میں اضافہ ہو جائے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۶۷	۱۴۷۱	۱۴۷۲	۱۴۶۰
۱۴۷۳	۱۴۶۱	۱۴۶۶	۱۴۷۲
۱۴۶۲	۱۴۷۶	۱۴۶۹	۱۴۶۵
۱۴۷۰	۱۴۶۴	۱۴۶۳	۱۴۷۵

طریقہ ۱: جس عورت کا دودھ کم ہو اور بچے کا پیٹ نہ بھرتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔ اور یہی آیت ۱۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے کے لئے دیں۔ اور یہ پانی ۱۱ دن تک عورت کو پلائیں۔ انشاء اللہ دودھ میں اضافہ ہو جائے گا۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَذَلَّلْنٰهَا لَهَا فَمِنْهُمَا نَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُوْنَ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا تَأْكُلُوْنَ

طریقہ ۲: سفید زیرے پر ۳۰۸ مرتبہ "یا رزاقی" پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور صبح شام وہی میں پھینٹ کر یہ زیرہ عورت کو کھلائیں۔ ورنہ دودھ میں ڈال کر پلائیں۔ لگاتار ۱۱ دن تک انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائے گی۔

دل کی بیماریاں

طریقہ ۱ دل کی کوئی بھی بیماری ہو ۳ گرام چاندی اور ۳ گرام سونا ملا کر ایک لوح تیار کرائیں۔ اور اس پر یہ کلمات کندہ کر کے رکھ لیں اور اس لوح کو کسی مٹی یا تانبے کے کٹورے میں ڈال کر اس کا پانی صبح شام پئیں۔ انشاء اللہ دل کی تمام بیماریوں سے نجات ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَهِ د س س س س س س س

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَهِ د س س س س س س س

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَهِ د س س س س س س س

طریقہ ۲ یہ اسماء مریض کے ہاتھ پر لکھ کر دن میں ۳ مرتبہ چٹائیں۔ انشاء اللہ امراض دل سے نجات ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہلیا یہلیا ہیا اللہ یہلیا ہا اللہ

طریقہ ۳ مندرجہ ذیل نقش ہولان دل کے لئے تیر بہدف ہے۔ اگر کسی کا دل دھڑکتا ہو یا اس کو اختلاج ہوتا ہو یا کسی طرح کی گھبراہٹ ہوتی ہو تو یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۹۴	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۳	۱۹۷	۱۹۳
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

- یہ آیت لکھ کر اس طرح گلے میں ڈالیں کہ قلب تک رہے۔ انشاء اللہ اختلاج اور گھبراہٹ سے نجات ملے گی۔ **طریقہ ۴**
- اگر کسی کو دل کا دورہ پڑ جائے تو اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ ۳۳ مرتبہ سورۃ طارق پڑھ کر مریض کے سینے پر دم کریں۔ اور یہ عمل دن میں ۳ مرتبہ کریں۔ انشاء اللہ ۳ ہی روز میں عارضۂ قلب سے نجات مل جائے گی۔ صرف کمزوری باقی رہے گی۔ جو رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گی۔ **طریقہ ۵**
- اختلاج قلب کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ **طریقہ ۶**

۷۸۶

لاحول	ولا قوۃ	الابا للہ	العلی العظیم
العلی العظیم	الابا للہ	ولا قوۃ	لاحول
ولا قوۃ	لاحول	العلی العظیم	الابا للہ
الابا للہ	العلی العظیم	لاحول	ولا قوۃ

- در دل کے لئے اس آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ **طریقہ ۷**
- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
يُخْرِجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔
- چینی کی پلیٹ پر زعفران سے سورۃ الم نشرح لکھ کر آب زم زم سے دھو کر مریض کو پلائیں لگاتار ۷ دن عمل کرنے سے دل کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔ **طریقہ ۸**
- اگر دل زور زور دھڑکتا ہو تو سورۃ قریش چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازے پانی سے دھو کر پلائیں۔ اور اس عمل کو ۷ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ۷ دن میں دھڑکن نارمل ہو جائے گی۔ **طریقہ ۹**
- اگر کسی شخص کو اختلاج قلب کی بیماری ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۷ دن تک مریض کو صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ اختلاج قلب سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے۔ **طریقہ ۱۰**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ ط
- سورۃ یسین پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے مریض کو صبح شام پلانا دل کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں۔ **طریقہ ۱۱**
- دل کی تمام بیماریوں کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازے پانی سے دھو کر پلانا مفید ہے۔ اور اس عمل کو ۷ روز تک جاری رکھنا چاہیے۔ **طریقہ ۱۲**
- آیت یہ ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

طریقہ ۳۱ یہ آیت ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلانے سے امراض دل سے نجات مل جاتی ہے روز تک یہ پانی مریض کو دن میں ۴ مرتبہ پلائیں۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلُهُ الرُّوْیَا بِالْحَقِّ سے ختم سورۃ تک (سورۃ) جس شخص کو اختلاج قلب یا دل کی کوئی دوسری بیماری ہو تو مندرجہ ذیل نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ کوئی بھی بیماری ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

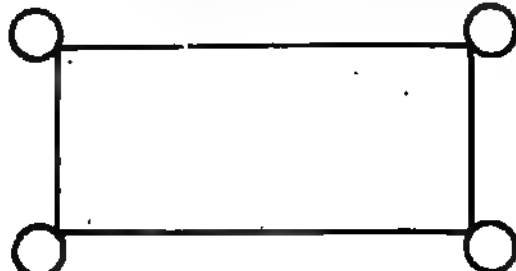
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَتَطْمِئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا بَدَّ كُوْلُھِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوْبُ

۸۰ ۱۰ ۶۰
۳۰ ۵۰ ۷۰

بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ
ھول دل دفع شود

دانتوں کے امراض

طریقہ ۱ اگر دانت میں تکلیف ہو تو زمین پر ریت بچھا کر یہ تصویر بنائیں۔



پھر سب سے پہلے دائرے میں چاقو کی نوک رکھ کر اس پر دباؤ ڈال کر کہیں الہی بھرمت حضرت عثمان ابن عفانؓ، اور مریض سے کہیں کہ درد والے دانت کو پکڑ لے۔ پھر دوسرے خانے کے دائرے میں چاقو کی نوک رکھ کر اسی طرح کہیں۔ اس طرح چاروں دائروں میں یہی عمل کریں۔ انشاء اللہ جو تھے دائرے تک درد موقوف ہو جائے گا۔

طریقہ ۲ اگر کسی کے دانت یا ڈاڑھ میں درد ہو تو ز میں پر ریت بچا کر یہ حروف چاقو سے لکھیں۔ اب ج دھ و ز ح ط ی۔ اس کے بعد چاقو پہلے حشر پر رکھ کر مریض سے پوچھیں کہ درد ہے یا نہیں؟ اگر وہ درد بتائے تو دوسرے حرف پر چاقو رکھ کر یہی سوال کریں۔ اس طرح آخری حرف تک اسی طرح سوال کریں۔ انشاء اللہ آخری حرف تک درد موقوف ہوگا۔

طریقہ ۳ جس دانت میں درد ہو اسی رخسار پر مندرجہ ذیل آیت کاغذ پر لکھ کر رکھ لیں۔ انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ لَيْكَلَّا نَبَا مُسْتَقَرًّا وَنَسُوفٍ تَقْلَقُونَ ط

طریقہ ۴ جدھر دانت میں درد ہو اُدھر یہ حروف لکھ لیں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔

ف ر ع و ن خ س ق ش د

طریقہ ۵ امام غزالیؒ نے خواص القرآن میں لکھا ہے کہ بھرے میں ایک شخص دانت کے درد کا منتر جانتا تھا۔ لیکن بخل کی وجہ سے کسی کو نہ بتاتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے دوستوں سے کہا۔ اب تم اس منتر کو لکھ لو تا کہ میں مرنے سے پہلے علم کو چھپانے کے گناہ سے بچ جاؤ اور خلق خدا کو میرے مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچے۔ اس کے بعد اس نے بتایا کہ یہ حروف لکھ کر مریض پر دم بھی کر دو اور مریض کے گلے میں لکھ کر بھی ڈال دو

وہ کلمات یہ ہیں۔ کَلْهَيْصَ - حَوْعَسَق - لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ - وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

طریقہ ۶ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی ڈاڑھ کے درد کی مشکا نے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہاد کی انگلی بی بی فاطمہؓ کے دانت پر رکھ کر یہ دعا کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِنَّ مَرْيَمَ بِنْتُ عِيسَى مِنْ رُوحِكَ وَكَلِمَتِكَ أَنْ تَشْفِيَ مَا بِفَاطِمَةَ بِنْتِ خَدِيجَةَ مِنَ الضَّرِّ كُلِّهَا۔ ان کلمات کے پڑھتے ہی بی بی فاطمہؓ کے ڈاڑھ کا درد موقوف ہو گیا۔

طریقہ ۷ اول و آخر سات سات مرتبہ درد شریف پڑھ کر تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر دانت پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ درد ختم ہوگا۔

کلمات یہ ہیں۔ اَلْقُوْنَ يَلْقُوْنَ تَلْقُوْنَ۔

طریقہ ۸ اگر کسی کے دانت یا ڈاڑھ میں درد ہو تو یہ آیت ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ چند منٹ کے بعد انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَتَنْزِيلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ

نقش یہ ہے۔

۸	۵۷۹	۵۸۲	۱
۵۸۱	۲	۷	۵۸۰
۳	۵۸۴	۵۷۷	۶
۵۷۸	۵	۴	۵۸۳

طریقہ ۲۔ سورۃ بقرہ کا آخری رکوع لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرض ٹھیک ہو جائے گا۔

طریقہ ۳۔ دس گرام اسی لے کر اس پر نماز فجر کی سنت و فرض کے درمیان ۴۱ مرتبہ سورہ فاتحہ بسم اللہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے میم کو الحمد میں ملا کر پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ چند دانے لے کر ایک پیالی میں ڈال کر پانی کو ابالیں۔ پھر پانی کو چھان کر پی لیں۔ انشاء اللہ چند دن میں دمہ ٹھیک ہو جائے گا۔

طریقہ ۴۔ آیت الکرسی "قال دون" تک لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ دمہ ٹھیک ہو جائے گا۔

طریقہ ۵۔ سورۃ فاتحہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر لگاتار سات روز تک مریض کو پلائیں۔ اور سورۃ فاتحہ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

طریقہ ۶۔ الف سے لے کر ی تک ۲۸ حروف لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

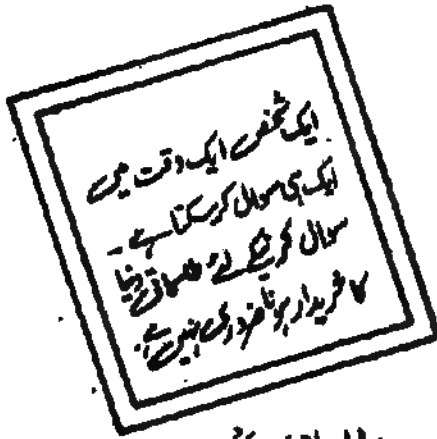
رعشہ کار روحانی علاج

طریقہ ۱۔ مندرجہ ذیل آیات لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور روزانہ اسی آیت شریفہ کو طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر نہار منہ مریض کو لگاتار ۴۰ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ مرض رفع ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلٰو الْقُرْاٰنِ ۛ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۛ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحَسْبَابٍ ۛ

مستقل عنوان: ————— انسانی مسائل کا روحانی حل۔

روحانی ڈاک

حَسَنُ الْهَاشِمِيِّ فَاضِلُ اسرارِ العلَمِ دیوبند



محبت کے نام پر کھلو اڑ

سوال از نام مخفی

ہم نے آپ کو پہلے بھی خط لکھا تھا جس کا جواب ہم نے رسالہ کے ذریعہ مانگا تھا لیکن افسوس کہ ہمیں اپنے خط کا کوئی جواب نہیں مل پایا امید کرتی ہوں کہ اس خط کا جواب آپ ضرور دیں گے۔

مولانا حسن ہاشمی صاحب ہم نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ہم آپ کی چکروں کے شکار ہیں، اب بھی لکھ رہے ہیں خدایا ہماری مدد کیجئے اور کچھ لوگوں نے ہماری زندگی کو پیار و محبت اور شادی کے نام پر تباہ و برباد کیا ہے ہم نے ان کو اپنا مجازی خدامانا تھا لیکن انہوں نے ہماری عزت سے کھیل کھیل کر اپنا مطلب پورا کیا اور اب بھی یہی کر رہے ہیں اور ہم اب ان ساری باتوں کو ناگوار سمجھتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ شخص ہم سے شادی کر لے اور عزت سے اپنے گھر میں رکھے وہ شادی کرنے کے لیے تو کہتے ہیں لیکن کہ نہیں رہے ہیں پتہ نہیں یہ ہمارے نصیب کی بات ہے یا یہ کہ آپ کی چکر کی وجہ سے یہ سب باتیں ہو رہی ہیں اور اب تو ہماری ان کی بات بات پر تو تو میں نہیں ہوتی رہتی ہے، ویسے وہ بہت سمجھ دار ہیں اور اب آپ سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی میں اب اس طرح کی کوئی بھی بات نہیں ہونے پائے، ایسا کچھ

کر دیجئے کہ اب وہ ہم سے نکاح کر لے شادی نہیں ہوئی اس وجہ سے بھی ہمارا دماغ خراب اور چڑچڑاہٹا ہیں اور اکثر بیمار بھی رہتے ہیں اور ہم کو ان سے ملے ہوئے پورے دو سال گزر چکے ہیں اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایک لڑکی کے ساتھ میں اتنا سب کچھ ہو تو اس کی کیا حالت ہوگی، آپ مجھ غریب پر اللہ و رسول کے واسطے رحم کیجئے اور ان سب خراب حالات سے مجھ کو بچائیے کبھی کبھی انسان کا نصیب پر بس نہیں چلتا کہ وہ اپنا نصیب خود سنوار سکے انسان انسان کے ہاتھوں کا کھلونا بن جایا کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ آپ جیسے بزرگ ہستیوں کا سہارا عنایت کرتا ہے، اللہ کرے آپ سوئی ہوئی رسول اللہ کی امت کو بیدار کر سکیں کہ وہ اس طرح کے کھیل نہ کھیلے اور زنانہ کرے حرام کاری بند کرے اور ایک دوسرے کا ساتھ مرتے دم تک نبھائے۔

جواب

آج کل محبت کے نام پر اس طرح کے کھلو اڑ کا سلسلہ پورے زوروں پر ہے اور لڑکیاں ازراہ نادانی لڑکوں کی چکنی چڑی باتوں میں آکر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتی ہیں۔ آئے دن اس طرح کے خطوط ہمیں موصول ہوتے ہیں جن میں اسی طرح کی باتوں کا رونا روایا جاتا ہے۔ ہم ایک سے زائد بار طلسمانی دنیا میں اس موضوع پر جم کر گفتگو کر چکے ہیں اور بار بار لڑکیوں کو اس

ہات پر متنبہ کر چکے ہیں کہ وہ جھوٹی محبت کے چکر میں آکر اپنے ناموس کو برباد نہ کریں۔ لیکن اس کے باوجود لڑکیاں عقلی کے ناخن نہیں پکڑتیں اور آنکھیں کھول کر فیصلے نہیں کرتیں۔ اور لڑکے لڑکیوں کو الجھا کر انھیں اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں کہ جہاں سے واپسی بھی ممکن نظر نہیں آتی اور اگر کسی طرح واپس آ بھی جائے تو واپس آکر بھی ہاتھ ملنے کے سوا کچھ حاصل ہی نہیں ہوتا۔ جب چڑیاں کھیت چک جاتی ہیں تو پھر پچھتاوے سے حاصل کیا ہوتا ہے۔

تم نے بھی کسی غیر ذمہ دار اور بے وفا انسان کے ہاتھوں اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا ہے اور ایک ایسے شخص پر بھروسہ کیا ہے جسے نہ تمہاری آبرو کی پروا ہے نہ تمہارے جذبات کا احساس۔ اگر اسے تمہارے جذبات و احساسات کی قدر ہوتی تو وہ پہلی فرصت میں تم سے شادی کرنے کی فکر کرتا۔ اور شادی کرنے تک تمہارے بدن کی طرف اپنا ہاتھ نہ بڑھاتا۔ لیکن اس نے تو وہی کیا جو اس زمانے میں لوگ کیا کرتے ہیں اور پھر اپنا مطلب پورا ہو جانے پر لڑکیوں سے اپنا دامن سمیٹ لیتے ہیں۔ اس محبت اور ہزاری عشق کے چکر میں آکر ہزاروں لڑکیوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں ملایا ہے۔ لڑکوں کا کیا ہے ان کا تو کچھ بگڑتا ہی نہیں۔ آخرت کی مار تو جب پڑے گی جب پڑے گی، دنیا میں تو لڑکوں کا عالم یہ ہے کہ وہ سوچو ہے کھا کر جب کسی بلی کی طرح جج کو چلے جاتے ہیں تو ان کے گلوں میں گجرے ڈل جاتے ہیں اور انھیں سلامیاں ملنے لگتی ہیں۔ ان کے دامن کا کوئی نشان کسی کو نظر نہیں آتا اور لڑکی کے دامن پر لگا ہوا ہلکا سا ایک داغ بھی پھر کبھی عمر بھی نہیں مٹ پاتا۔

تم صبر سے کام لو۔ اور کم سے کم اب اس سے دوری اختیار کرو۔ اور روزانہ گیارہ سو مرتبہ ”یَا لَٰحِلِیْفَ یَا وَدُوْدُ“ پڑھ کر اس کی محبت کی دعا کرو۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیا کرو۔ اور دورانِ عمل اس کا تصور رکھا کرو۔

انشاء اللہ اس کا دل نرم ہوگا اور اس کے دل میں تمہاری قدر و منزلت کے احساسات جاگ اٹھیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ تمہاری محبت اور قربانیوں کی قدر کرے اور جلد از جلد تم سے شادی کر کے تمہیں اس غلجان سے نجات دے جس میں تم مبتلا ہو۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: شفیع اللہ بچہ واڑہ
وحدہ لائبریری لہ کی ذاتِ عالی سے قوی امید ہے کہ آنجناب والا بخیر و عافیت ہوں گے۔

۱۹۸۳ء سے میں اور میرے بھائی دونوں نوار کا کاروبار شروع کیں اور ہم دونوں بھائی الحمد للہ ۱۹۸۳ء تا ۱۹۹۰ء تک مل کر کاروبار کرتے رہے اور اس درمیان الحمد للہ ہر ماہ دو لاکھ تک کاروبار ہوا کرتا تھا ۱۹۹۰ء کے آخر میں ہم دونوں بھائی کاروبار سے الگ ہو گئے۔ میرا بھائی نے یہی کاروبار الگ دوکان میں شروع کیا۔ اور میرا کاروبار اب اور بھی بڑھنے لگا قریب ہر ماہ تین لاکھ کا کاروبار ہوا کرتا تھا ۱۹۹۲ء تک بھی کاروبار اچھا رہا۔ ۱۹۹۲ء کے بعد کاروبار دھیرے دھیرے کم ہوتے آیا۔ اور ۱۹۹۸ء میں کاروبار نہیں کے برابر ہوا۔ ہر ماہ ۳ لاکھ کی جگہ ۳۰۰ روپیہ کا کاروبار چلنے لگا جس سے اور بھی مصائب اور پریشانی بڑھنے لگی۔ اور دکان کے اخراجات بھی نہیں نکل رہے تھے آخر کار ۱۹۹۹ء میں کاروبار ختم کر دیا۔ فی الوقت میں بہت پریشان ہوں۔ میری چار لڑکیاں ہیں لڑکے نہیں ہیں چاروں لڑکیوں میں صرف ایک لڑکی کی شادی ہوئی باقی تین لڑکیاں شادی کے قابل ہیں۔ اور آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اور میں بہت کمزور ہو چکا ہوں۔ ۲۰ لاکھ کا مکان ۱۵ لاکھ میں فروخت کرنا چاہتا ہوں تو بھی کوئی لینے کیلئے تیار

۳۰ روں تک سورۃ بقرہ کی تلاوت خود کریں یا کسی سے کرائیں۔ اور روزانہ تلاوت کے بعد ایک بالٹی پانی پر دم کر کے اس پانی کو گھر کی سب دیواروں پر اور گھر کے سب گوشوں پر چھڑکیں۔ اگر گھر فروخت کرنا ہو تو روزانہ ایک مرتبہ سورۃ فتح پڑھیں۔ اور روزانہ گھر کی فروختگی کی دعا کریں۔

اور لڑکیوں کے لیے اچھے رشتوں کے لیے سورۃ احزاب کی ہر بدھ کو تلاوت کریں اور تینوں لڑکیوں کے نام مع والدہ کے نام کے لکھ کر قرآن کے اس صفحہ پر رکھ دیں جہاں سے سورۃ احزاب شروع ہو رہی ہے جس کاغذ پر لڑکیوں کے نام لکھیں اس پر خوشبو بھی لگا دیں۔

ان تینوں سورتوں کی تلاوت مذکورہ طریقے سے پابندی کے ساتھ کریں یا کسی سے کرائیں اور اگر ممکن ہو تو کسی اچھے عامل سے بھی رجوع کر لیں۔ انشاء اللہ بہت جلد متوقع فوائد سامنے آئیں گے۔

دینے وغیرہ کے چکر میں نہ پڑیں۔ دینے کی خواہش بہت کم پوری ہو پاتی ہے اور اس میں مال و جان کے ضیاع کا خطرہ درپیش رہتا ہے۔ دینہ اگر تقدیر میں ہوتا ہے تو خود بخود مل جاتا ہے۔ لیکن اس کے پیچھے بھانگنا عقل مندی نہیں ہے۔

مختلف پریشانیوں سے پریشانی

سوال از غلام حسن کشمیر

ہوں تو کئی بار اتفاقاً ”طلسائی دنیا“ پڑھنے کا موقع ملا مگر ہر بار سطحی مطالعہ کیا۔ مگر آج ماہ نومبر و دسمبر کا شمارہ خود خرید کر پہلی بار سنجیدگی سے مطالعہ کیا۔ تو معلوم ہوا میرے مسائل کا بھی کوئی نہ کوئی حل موجود ہوگا۔ کیوں نہ آپ سے رجوع کیا جائے۔ کوائف تحریر کرنے سے پہلے عرض کرتا چلوں کہ میں مطالعہ کا

نہیں ہر کوئی آتا اور مکان دیکھتا اور مکان لینے کا وعدہ کر کے چلے جاتا پھر آتا ہی نہیں۔ بہت سارے عاطلوں کو بتایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ البتہ آپ ہی کے دو شاگردوں کو بتلایا جن میں آپ کے ایک شاگرد نے جنات کا اڈہ بتلائے اور آپ کے دوسرے شاگرد نے اپنے عمل کی قوت سے میری چوتھی بیٹی کے جسم پر حاضر کر کے ۳ جناتوں کو بلا کر ہم سب کے سامنے بات کر کے ان سے وعدہ لے کر ان کو مکان چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کیا اور وہ تین جنات ایک ہفتہ وقت لے کر میری بیٹی کے خواب میں آ کر میرا گھر چھوڑ کر چلے گئے۔ اس عمل کے درمیان آپ کے شاگرد حضرات میں محو تھے اسی عمل میں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مجھ پر میرا دوست (جو کہ اب میرا سخت دشمن ہے) جادو کروایا ہے اور اس کا چہرہ میری لڑکی دیکھ کر پہچان گئی اور وہ تینوں جنات بھی یہی بتا رہے تھے کہ میرے گھر کے پیچھے حصہ میں دفن ہے جب یہ بات معلوم ہو گئی اور قریب دو فٹ سے تین فٹ تک کھدائی ہوئی تو کچھ بھی نہیں ملا۔ اور آپ کے دونوں شاگرد بھی خاموشی اختیار کر لیں۔ اور آپ کے دونوں شاگردوں کے مشورے پر میں آپ کو یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔ میرے حالات صحیح پتہ لگا کر میرا علاج کیجئے جو بھی خرچ ہے وہ میں دینے کے لیے تیار ہوں۔ یا کم از کم میرا گھر فروخت ہونے کے لیے کچھ تعویذ وغیرہ تو عطا فرمائیے، تاکہ کم از کم میرا گھر تو فروخت ہو جائے اور میری تین لڑکیوں کی شادی ہو جائے۔ میں تاحیات آپ کا مشکور و ممنون رہوں گا۔

جواب

آپ اور آپ کے افراد خانہ آئینی اثرات کا شکار ہیں۔ اور ان آئینی اثرات کی وجہ سے آپ کو مختلف پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ کسی اور وہم میں مبتلا نہ ہوں اور کسی عامل سے آئینی اثرات کا علاج کرائیں۔ اور اپنے گھر میں لگا تار

شوقین ہوں۔ دینی، جاسوسی، معلوماتی اور ادبی کتب کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں بالخصوص جماعت اسلامی کا لٹریچر زیر مطالعہ رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے ذہن کی خاص نشوونما ہو چکی ہے۔ تعصب کا شکار نہیں ہوں۔ بظاہر ایک سلجھا ہوا مذہبی شخص ہوں مگر باطن بہت ہی گناہ گار ہوں۔ ذاتی کوائف بذیل ہیں:

نام: غلام حسن راتھر والدہ کا نام: زبیرہ اسکولی ریکارڈ کے مطابق تاریخ پیدائش: اکیس مارچ ۱۹۶۲ء۔ والدہ کے کہنے کے مطابق شب قدر کے اختتام پر بوقت سحر۔ کام: پبلک اسکول میں بحیثیت صدر مدرس (ہیڈ ماسٹر) مسائل: اعلیٰ تعلیم پانے کے باوجود سرکاری ملازمت نہ ملی۔ اگرچہ بچپن انتہائی عسرت میں گزرا آج کل مالی حالات قدرے بہتر ہیں مگر اپنے ہم جماعتوں اور مسایوں سے کچھڑا ہوا۔ شادی جہاں مرضی تھی نہ ہو پائی۔

بیوی کا نام: رفعت جان اختر اس کی والدہ (ساس) کا نام: ہاجرہ بچہ ایک اس کا نام: تنوید لحر اس کا وقت پیدائش اول جنوری ۱۹۹۵ء صبح صادق۔

بیوی کے ساتھ نوک جھونک رہتی ہے۔ دل اداس رہتا ہے کوئی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا۔ کاروبار میں خاص فائدہ نہیں ملتا۔ جو کہ میں فاضل وقت میں کرتا۔ اسی طرح شاعری اور کہانیاں لکھنے کا شوق بھی ہے بہت مواد جمع ہے لیکن چھپوانے اور شائع کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ عدالت میں نوکری کا کیس چل رہا ہے لیکن اس کی پیشی ایک سال سے لگتی نہیں ہے۔ بیوی کا بچہ دانی بذریعہ آپریشن باہر نکال لی گئی ہے بچہ ایک ہے۔ دوسری شادی کرنے کا بھی خیال آتا ہے۔ اجتماعی خاندان ہے والدین کے علاوہ ہمارے خاندان میں میری تین بھابھیاں اور تین بھائی ہیں۔ ایسا لگتا ہے والدین میرے ساتھ دہرا معیار اپناتے ہیں۔ چاہتا ہوں میرے والدین ایسا رول کریں کہ مشترکہ گھر مزید ترقی کرے۔ جھگڑے فساد کم رہیں۔ خط طویل ہو گیا۔ اگر خط کے

ذریعہ مشورے، علاج بھیج دیں گے تو بہتر ہے۔ نہیں تو نزدیکی شمارے میں جواب لکھیں۔

جواب

آپ یقیناً قابل تعریف ہیں کہ آپ نے اپنی کل حقیقت کھول کر رکھ دی ہے۔ اور جو انسان اپنی کمزوریوں سے واقف ہو اور برملا اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کر لے اس کے سنبھلنے اور سدھرنے میں دیر نہیں لگتی۔

آپ نے جماعت اسلامی کی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت اسلامی کا لٹریچر ٹھوس لٹریچر ہے اور اس میں کافی مواد جمع کر دیا گیا ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ جماعت اسلامی کا لٹریچر پڑھنے کے بعد انسان کا ذہن ایک مخصوص سانچے میں ڈھل جاتا ہے اور اکابرین سے عقیدت میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جماعت اسلامی کا لٹریچر یہ تاثر قلب و دماغ پر چھوڑتا ہے کہ قرآن وحدیث ہی دین اسلام کا اصل معیار ہیں اور شخصیات خواہ وہ کتنی ہی مقدس کیوں نہ ہوں معیار حق نہیں ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کسوٹی اور معیار حق تو اللہ اور اس کے رسول ہی ہیں لیکن جن حضرات نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ سمجھا ہے وہ حضرات صحابہ حضرات تابعین اور حضرات اولیاء ہیں ان حضرات کے قول و عمل اور ان حضرات کے اطوار و افعال کو بالکل ہی بے حیثیت سمجھنا کہاں کی دانش مندی ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے جماعت اسلامی کا لٹریچر پڑھنے کے بعد بھی روحانی عملیات کی طرف توجہ دی ہے جبکہ جماعت اسلامی کے بیشتر عقل کل لوگ روحانی عملیات کے خلاف واویلا کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ آپ کو مزید استحکام عطا کرے اور آپ کی سلامت روی قائم رکھے۔

اپنی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے روزانہ ۳ مرتبہ سورہ یسین اور تین مرتبہ سورہ مزمل کی تلاوت کیا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ سورہ الم نشرح بھی پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھنے کے معمول بنائیں۔ اور ہر جمعرات کو ایک آدمی کا کھانا خیرات کریں۔

صرف ان چند اعمال کی پابندی کرنے سے انشاء اللہ پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور آپ کو سکون و عافیت کا احساس ہوگا۔

والدین کے بارے آپ نے جو کچھ لکھا ہے اسے پڑھ کر عقل حیران ہے۔ کیونکہ دنیا میں ماں باپ ہی ایسی چیز ہیں جو اولاد کے لئے یکساں مونس ہوتے ہیں اور اولاد کی ہزار نافرمانیوں کے باوجود بھی اولاد سے معذور نہیں ہوتے۔ اگر آپ کا اندازہ مبالغہ آمیزی پر مبنی نہیں ہے تو افسوسناک بات ہے اس پر آپ صبر کریں۔ اور اپنی طرف سے ان کے احترام میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔ انشاء اللہ ایک دن وہ آپ کی قربانیوں کی قدر کرنے پر مجبور ہوں گے۔

وہی محبت کا غم

سوال از محمد خلیل بیدر (کرناٹک)

میرا نام محمد خلیل ہے میری عمر ۲۷ سال ہے میں ایک لڑکی سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور وہ بھی مجھے بہت چاہتی ہے۔ ہم دونوں کو ملے ۹ سال گزر چکے ہیں۔ ہم دونوں کے بیچ بہت قریبی رشتہ ہو چکا ہے اب ہم دونوں کے بیچ تھوڑی سی دوریاں ہو چکی ہیں اور اس کی وجہ ہے لڑکی کے ماں باپ۔ میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے کچھ ایسا حل بتائیے جس سے لڑکی کے ماں باپ بھی راضی ہو جائیں اور ہماری شادی بھی ہو جائے ایک بات تو کہنا بھول گئے اس بات کا پتہ اس کے ماں

باپ کو بھی ہے۔ یا کچھ علاج بتائیے جس سے میں ان کے والدین کو سمجھا سکوں۔

سوال کے جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔ آپ جلد سے جلد اس کا جواب قریبی شمارہ طلساتی دنیا میں شائع کر سکتے ہیں یا نہیں تو خط کے ذریعہ بھی بتا سکتے ہیں۔ میں بہت امید کے ساتھ آپ کے پاس یہ خط لکھ رہا ہوں جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔ اللہ آپ کو صحت عطا کرے۔ اور آپ کے رسالہ کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچائے۔ آمین۔

جواب

میں نے ازراہ مصلحت اس لڑکی کا نام حذف کر دیا ہے جس سے آپ محبت کرتے ہیں کیونکہ کسی کی بیٹی کے نام کی اشاعت مناسب نہیں ہے۔ آپ اس لڑکی سے محبت کرتے ہیں اور اسی لیے اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں بہت قابل قدر بات ہے اس لیے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لڑکی کے ماں باپ کا دل نرم کر دے اور وہ اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کرنے پر راضی ہو جائیں۔ آپ بھی پانچوں وقت کی نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کرتے رہیں اس معاملے میں تعویذوں کا سہارا لینے کے بجائے دعاؤں کا سہارا پکڑیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہاں الفاظ مانگیں کہ اگر یہ شادی دونوں کے حق میں بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ طرفین کے گھر والوں کو راضی کر دے اور وسائل مہیا کرے۔ لیکن، خدا نخواستہ اگر دعا قبول نہ ہو اور یہ بمل منڈھے نہ چڑھا سکے۔ تب بھی سچی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ اس لڑکی کے اچھے مستقبل کی دعا کریں اور صبر و ضبط سے کام لیں ہرگز ہرگز کوئی ایسا راستہ اختیار نہ کریں جس کی وجہ سے اس لڑکی کی رسوائی ہو اور اس کے ماں باپ کو کسی شرمساری کا سامنا کرنا پڑے۔

دعاؤں کی مقبولیت کے اوقات یہ ہیں۔

ہر فرض نماز کے بعد، روزانہ تہجد کے وقت، روزانہ عصر

اور مغرب کے درمیان اور جمعہ کے دن جب امام دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ ان اوقات میں دل کی گہرائی سے دعا کریں۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور اگر خدا نخواستہ کسی مصلحت کی وجہ سے اللہ نے آپ کی دعا قبول نہ کی تو صبر و ضبط سے کام لیں کسی بھی طرح کی کوئی چھچھوری اور اخلاق سے گری ہوئی حرکت نہ کریں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے اور اسی میں اس لڑکی کی بھلائی ہے جس سے آپ پیار کرتے ہیں۔

عملیات ہمزاد سے متعلق

سوال از خورشید احمد جوالا پورہ

طلسماتی دنیا ہمزاد نمبر آپ جناب نے ہمزاد کے بہت سے طریقے لکھے ہیں کچھ کا حصار لکھا ہے اور کچھ پرہیز جمالی اور کچھ کوئی پرہیز نہیں ہیں اور جناب نے لکھا ہے خاکی بادی آتش کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ جو عمل زمین پر بیٹھ کر کرتا ہے وہ خاکی ہے ہمزاد نمبر ۱۹ عشا کی نماز کے بعد ۳۳۳ مندرجہ ذیل ۲۱ یوم پڑھنا ہے کیا اس کا حصار نہیں کرتا ہے۔ ہمزاد نمبر ۲۵، ۲۱ راتوں تک روزانہ سورہ قریش چار سو مرتبہ پڑھو کیا اس عمل کا حصار کرنا ہے ہاشمی صاحب مہربانی کر کے اس معاملے میں رہنمائی فرمائیں اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو اسے مخاف فرمائیں خدا کرے آپ کی عمر دراز ہو میری عمر بھی آپ جناب کو لگ جائے عرض ہے کہ آپ کے بعد ہم روحانی رہنمائی یا رہبری یا اجازت کس سے حاصل کریں بے ادبی کے لیے معافی چاہتا ہوں مہربانی کر کے میری مکمل رہنمائی فرمائیں میرے پاس آپ کے بھی رسالے موجود ہیں۔

جواب

جن عملیات کے ساتھ پرہیز کی وضاحت نہیں ہوتی ہے ان عملیات میں پرہیز کرنا اگرچہ ضروری نہیں ہے تاہم احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ پرہیز جمالی ہر اس عمل میں کر لینا چاہئے جو موکل یا ہمزاد سے متعلق ہو۔

حصار تقریباً ہر عمل کے لیے ضروری ہے۔ رجعت اور انقلاب عمل سے حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے اگر عمل کے ساتھ حصار کی وضاحت نہ ہو تب بھی حصار کو ضرور سمجھنا چاہیے۔

عمل کے خاکی، بادی، آبی اور آتش ہونے کی تفصیلات کے اور ان کو پرکھنے کے طریقے فین کی کتابوں میں دیکھنے چاہئیں۔ یہ سمجھنا کہ خاکی اس عمل کو کہتے ہیں جو زمین پر بیٹھ کر کیا جائے کم علمی اور نادانی کی بات ہے، اگر خاکی عمل اس کو کہتے ہیں جو زمین پر بیٹھ کر کیا جاتا ہے تو پھر آتش عمل اس عمل کو کہتے ہیں جو آگ پر بیٹھ کر کیا جائے۔ اور آگ پر بیٹھ کر کون عمل کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عناصر اربعہ کی تشریحات فین کے اعتبار سے ہیں اور ان کی صحیح جانکاری کے لیے آپ کو فین عملیات کی بنیادی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

آپ کا سوال پڑھنے کے بعد اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ میدان عملیات میں کم سنی کی عمر سے گزر رہے ہیں اس لیے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ موکل اور ہمزاد کی باتیں ابھی نہ کریں۔ یہ باتیں تو آخری مراحل کی ہیں سب سے پہلے آپ بنیادی ریاضتوں پر دھیان دیں اور اپنی ضروری معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے درس عملیات وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ جب بنیادی قواعد و شرائط سے واقفیت ہو جائے اور آپ ان تمام ریاضتوں کو کر لیں جو اس فن میں ریڑھ کی ہڈی کا مقام رکھتی ہیں تب آپ ہمزاد نمبر سے استفادہ کی آرزو کریں۔ ورنہ ہمزاد تابع کرنے کی آرزو آپ کو کسی الجھن میں مبتلا کر سکتی ہے۔

دبلے پن کا غم

سوال از مشتاق احمد آسام

ضروری تحریر خدمت اقدس میں یہ ہے کہ کیا تصور ہے ہمزاد قابو کرنے میں حصار کی ضرورت ہے؟ یہ عمل ہندو عالمین

معمول بنائیں۔ چنے کھانے سے جسم میں فربہ بھی آتی ہے۔ اور
اعضاء رئیسہ کو تقویت ملتی ہے۔

دعا اور غذا کے ساتھ صحت کے رہنما اصولوں پر کاربند
رہیں۔ وقت پر کھائیں وقت پر سوئیں اور وقت پر ورزش کی
طرف توجہ دیں۔ اوقات کی پابندی سے بھی تندرستی پر اچھے
اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان باتوں کی طرف دھیان نہ
دیتے ہوں وہ خواہ دیکھنے میں موٹے تازے محسوس ہوتے ہوں
حقیقتاً صحت مند نہیں ہوتے۔ امید ہے کہ آپ صحت کے رہنما
اصولوں کو اپنا کر اپنے دبلے پن کو ختم کرنے کی باقاعدہ کوشش
کریں گے۔

لڑکے کی واپسی کے لیے

سوال از امام الدین۔ لدھیانہ

میرا لڑکا جس کا نام فیاض الدین ماں کا نام شفیقا باپ
کا نام امام الدین عمر ۱۶ سال، سولہ رمضان سے گھر سے لاپتہ ہے
جس کی وجہ سے ہم سب گھروالے بہت پریشان ہیں اس لیے
آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ وہ گھر واپس
آجائے۔ آپ کا کرم ہوگا۔

جواب

۳ روز لگا تار سورۃ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں
کہ ہر مہینہ پر سورۃ صبحی ۳ مرتبہ پڑھیں۔ اور جب وَ وَجَدَكَ
خَسَاً لَا فَهْدَىٰ پر پہنچیں تو اپنے صاحبزادے کی واپسی کا تصور
کریں۔ سورۃ یٰسین میں ۷ مہینے ہیں ساتوں مہینے پر ایسا ہی کریں
اور سورۃ یٰسین کے شروع و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف
پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کا لڑکا واپس آجائے گا۔

بچے کی شرارتیں اور ضدیں

سوال از روبینہ کوثر۔ چاند پور

عرض یہ ہے کہ میرا بچہ جس کا نام محمد فیصل ہے بہت ہی

بھی کرتے ہیں جیسے ”طلساتی دنیا ہمزاد نمبر کے صفحے ۷ میں
حضرت کاشی البرنی کی عمل نمبر ۷ بدری میں حصار کی باتیں تحریر
نہیں کی۔

کیا ایک شخص چار پانچ تعویذ بہن سکتا ہے؟ الگ الگ
کام کے لیے۔

آخری سوال کا مسئلہ: آج سے سولہ (۱۶) سال پہلے
میں بد نظری کا شکار ہو چکا ہوں۔ تب سے اب تک میں نہایت دبلا
پتلا ہو گیا ہوں۔ میرے اس دبلا پن کی وجہ سے میں بہت پریشان
ہوں۔ کیونکہ آس پڑوس والے (خاندان والے) بھائی بہن
یہاں تک کہ اپنے ماں باپ بھی میرے دبلا پن کی مذاق اڑاتے
ہیں۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی لیکن موٹا تازہ نہیں ہو سکا۔ جھاڑ
پھونک کئے، تعویذ پئے، ڈاکٹر طبیب دیکھائے، رنگ برنگی
گولیاں استعمال کیں، مختلف قسم کی سیال پئے لیکن فائدہ حاصل
نہیں ہوا۔ لہذا آپ سے التجا و التماس ہے کہ برائے مہربانی اپنے
علم کی روشنی میں کوئی تعویذ یا کوئی عمل تجویز فرمائیں عین کرم و
نوازش ہوگی۔

جواب

ہمزاد تابع کرنے کے لیے جو عمل کیا جاتا ہے اس میں
حصار کرنا ضروری ہے اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جن عملیات
میں حصار کی قید نہ ہو وہاں بھی حصار کر لینا چاہئے۔ غیر مسلم
حضرات کے لیے بزرگوں نے دوسری قسم کے حصار لکھے ہیں جن
میں آیات قرآنی پڑھنے کی قید نہیں ہے۔

نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے روزانہ ”یا سلام“ ۱۳۱
مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد روزانہ ”یا قوی“
۱۱۶ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ اس عمل سے دل کو بھی بڑی
تقویت ملے گی اور بدن کے دبلے پن کا بھی ازالہ ہوگا۔ اس عمل
کے ساتھ ساتھ روزانہ ناشتے میں انبلے ہوئے چنے کھانے کا

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔
آپ کے خواب کے تمام اجزاء سامنے رکھ کر
ہی تعبیر دی جائے گی۔ (منبر)

حسن العاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

انتباہ خواب پیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہ کذب کی بیٹی کریں گے تو اسکی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ ہی جوابدہ ہو گئے۔
حسن العاشمی

یہ خواب میں نے رمضان المبارک کی سات تاریخ شنبہ
خواب میں وقت سحر سے پہلے دیکھا۔ وہ ۲۳ نومبر ۱۳۹۷ء کی رات
تھی۔ خواب میں دیکھا کہ میں سویا ہوا ہوں، تو کسی بزرگ نے مجھے
یہ کہہ کر اٹھایا کہ اٹھو سو رہے ہو۔ میں اٹھ گیا۔ دیکھا تو ایک بزرگ
سفید لباس میں ہے۔ روشنی ہے لیکن زیادہ نہیں۔ نورانی چہرہ ہے
لیکن میں یہ جانتے سے قاصر رہا کہ وہ کون تھے مجھے اٹھایا اور کہا
کہ اُمّت پریشان ہے اس کی وجہ کہ جو بزرگ سو سال پہلے تھے
وہ پچاس سال پہلے نہیں رہے۔ جو پچاس سال پہلے تھے وہ آج نہیں
ہیں۔ اور جو آج ہیں وہ پچاس سال بعد نہیں رہیں گے۔ اسلئے
اسباب کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت پورے عالم کی نظر میں ہندوستان
پر ہیں۔ پھر کہا کہ دنیا میں دعائیں تو بہت ہو رہی ہیں لیکن اسباب
اور تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے کارگر نہیں ہو رہی ہیں۔ میں نے
پوچھا کہ حضرت کس طرح کی تدبیر کرنیکی ضرورت ہے۔ بزرگ نے
فرمایا کہ تم اس تحریک کو چلاؤ اور لوگوں کے دلوں میں دین اور
اسلام کی بقاء کو زندہ کرو۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ حضرت
ذرا مجھے تفصیل سے سمجھائیے۔ کیوں کہ میرے پاس تو اتنی تعلیم نہیں
ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تم دینی مدارس کے علماء کرام سے رابطہ
پیدا کرو۔ جیسے مظاہر علوم، دارالعلوم دیوبند اور دہلی کے شاہی
امام سے ملو۔ کیوں کہ آزادی کی تحریک بھی نہیں سے چلی تھی۔ اب
تم اسلامی آزادی کی تحریک چلاؤ۔ ہماری مدد اور دعائیں تمہارے
ساتھ ہیں انشاء اللہ۔ اس بات پر میں نے اُن بزرگ سے اپنی
مجبوری ظاہر کی کہ میں تو اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور میں
کرائے کے مکان پر رہتا ہوں۔ اس پر بزرگ نے پھر فرمایا کہ فکر
کرنے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ مسبب الاسباب ہے۔ تم دینی مدارس
سے رابطہ قائم کرو۔ اور اپنی کیفیت اُن پر ظاہر کرو۔ سب ٹھیک

ہو جائے گا انشاء اللہ۔ بزرگ نے فرمایا، وقت بہت کم ہے۔ اس کی
شروعات تم پیر کے روز کرو۔ اور اس تحریک کو بقرعید کے دن یا
محرم کی دس تاریخ کو انجام دو۔ کیوں کہ اس دن تمہارا ہتھیار
کھلے ہوئے ہیں۔ اور جذبہ قربانی زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تمہارے
ساتھ ہے۔

بزرگ نے فرمایا کہ پاکستانی صدر پر بزرگ مشرق ناراضگی
کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ایسی توقع نہیں تھی جیسا اس
نے غلط فیصلہ لے کر دکھایا۔ لیکن ہندوستان کے مسلمانوں کی وہ
مدد کرے گا، خواب پورا ہو گیا۔

فقط والسلام

اسرار احمد، سہارنپور

آپ کا خواب بہت اہم ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ
تعبیر بہت جلد ہندوستان میں اسلامی بیداری کی تحریک
چلے گی اور لوگ دین اسلام سے جڑنے کی شروعات کریں گے۔

آپ کو اس خواب میں اس بات کی طرف رہنمائی کی گئی ہے
کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند رہو۔ اور جذبہ قربانی
کے ساتھ دین داری کی راہیں اپناؤ۔

قربانی کا مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کو پامال کر کے
صبر و ضبط کی زندگی گزارو۔ اور پیار و محبت کی قندیلیں جگہ جگہ
روشن کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو محبت اور غصہ
سے پروان چڑھایا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے والوں
اور چاہنے والوں کا یہ فریضہ ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق سے محبت
کریں اور ساری مخلوق کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہو جائیں تاکہ
ان کے مذہب کی توقیر دنیا میں عام ہو جائے۔

(واللہ اعلم)

خواب

کمری مفتی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد عرض ایک خواب دیکھنا نصیب ہوا۔ یہ خواب میں نے دیکھا کہ میں کسی غیر مسلم تقریب میں ہوں اور وہاں سب غیر مسلم ہیں صرف ایک مسلمان ہوں۔ پھر کچھ لوگوں کو وہاں میری موجودگی کا اور میرے مسلم ہونے کا علم ہوا۔ وہ لوگ یہ جان کر مجھے پریشان کرنے لگے۔ اتنا پریشان کیا کہ میں اکتا گیا۔ لیکن پھر بھی میں برداشت کر رہا تھا کہ کسی طرح خود ہی مان جائیں۔ لیکن میری خاموشی کے سبب وہ مجھے زیادہ پریشان کرنے لگے۔ پھر میں نے سوچا کیوں نہ یہاں سے چلا جاؤں۔ کیوں کہ مجھے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔ پھر جب میں چلا تو میرے پیچھے کچھ لڑکے پریشان کرنے کی غرض سے چل دیئے اور مجھے پکڑ لیا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ ان سے چھوٹ جاؤں لیکن ناکام رہا۔ پھر کچھ لوگ کہیں سے آئے اور مجھے پکڑا کر کہنے لگے کہ یہ تو تمہیں پریشان کرتے رہیں گے تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہم نہیں ایسے لوگوں کے پاس لے چلتے ہیں جو بچا بھی لیں گے اور ان کو بڑا بھلا بھی کہیں گے۔ میں اسی میں اپنا اچھا سمجھ کر ان کے ساتھ چل دیتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ جا کر دیکھتا ہوں کہ مختلف مندروں کا علاقہ ہے اور بہت سے سادھو سنت، پنڈت وغیرہ مندروں کے باہر بیٹھے ہیں۔ ان تمام لوگوں کا حلیہ مختلف ہے۔ ان میں موٹے بھی ہیں اور بھانگ وغیرہ کوٹ رہے ہیں۔ پھر وہ آدمی جن کے ساتھ میں گیا تھا انہوں نے ان لڑکوں کے ہارے میں بتایا کہ یہ اس کو پریشان کر رہے ہیں اور ہم اس کو آپ کے پاس لائے ہیں تاکہ ان لڑکوں سے آپ ان کو بچا سکیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ جب ان لوگوں نے ان سے یعنی پنڈتوں سے شکایت کی تو وہ آدمی بھی اور وہ پنڈت بھی اور وہ لڑکے سب ہنسنے لگے۔ جیسے کہ میری ہمدردی میں ان سب نے مجھے بے وقوف بنایا ہو۔ پھر وہ لوگ مجھے دوبارہ پکڑ لیتے ہیں اور ہنسنے ہوئے میری مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ مجھے اس بات پر زیادہ غصہ آنے لگتا ہے اور میں اپنے آپ کو ان سے چھڑاتے ہوئے سوچنے لگتا ہوں کہ مجھے کچھ مل جائے کہ انہیں مار سکوں اور ان سے لڑا سکوں تو دفعاً میری نظر ایک ہاتھ لیے ڈنڈے پر پڑ جاتی ہے۔ میں اسے اٹھا لیتا ہوں۔ اور پھر سرگھما کر کچھ ڈھونڈنے لگتا ہوں تو مجھے ایک مندر کا فرنٹ دکھائی دیتا ہے تو میں نے سوچا اس سے مجھے کیا کام۔ پھر میں نے نظر ہٹائی اور دوسرا مندر نظر آیا۔ اس پر سے میں نے نظر ہٹائی یہی سوچ کر کہ یہ بھی ہی

ہے۔ پھر تیسری مرتبہ نظر گھمانے پر مجھے مسجد کا فرنٹ دکھائی دیتا ہے جس میں نیچے دروازہ ہے۔ محراب نیچے میں اور محراب کے اوپر ایک دیوار دکھائی دیتی ہے جس پر سفید چونا ہے اور چوڑے پر کہیں دکان لال ہری بٹیاں دکھائی دیتی ہیں۔ بس میں وہ ڈنڈا مسجد کے دروازے کے اوپر مار دیتا ہوں یہ سوچ کر کہ تیرے ملنے والے کا کیا حال ہوگا ڈنڈا اسیدھا دیوار پر لگتا ہے اور پھر ڈنڈے کے لگتے ہی میں اچانک انکی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہوں اور میرا لباس بالکل سفید ہو جاتا اور میرے ہاتھ میں ایک پانی کا کٹورا آ جاتا ہے اور زبان پر دفعاً لفظ شاہت الوجوہ مع طریقہ آ جاتا ہے۔ پھر اس پانی سے جو کٹورے میں ہے ان لڑکوں پر چھینٹ مارتا ہوں اور شہادت کی اچھلی انکی طرف اٹھا کر زبان لفظ شہادت الوجوہ ادا کرتا ہوں جیسے ہی پانی انکے اوپر گرے تو وہ اپنی گردنوں کو جھکا کر شرمندہ ہوتے۔ ان سادھو اور پنڈتوں پر بھی میں نے یہی عمل کیا وہ بھی شرمندہ ہو گئے۔ میں وہاں سے چل پڑا کہ لوگ انہیں سے بریدی انداز میں میرے پیچھے چلتے گئے۔ چلتے چلتے میری طرف جو بھی غلط ارادے سے بڑھتا۔ میں اس پر وہی عمل کرتا۔ سرگھما کر دونوں طرف میں نے دیکھا کہ جس پر بھی یہ عمل ہوتا وہ شرمسار ہو کر سر جھکا دیتے یہاں تک کہ غلوں سے لگی وغیرہ سے قافلہ کے قافلے تک کر میری طرف بڑھتے۔ لیکن میرے اس عمل سے یا تو وہ رک جاتے یا پھر میرے پیچھے پیچھے چلتے گئے۔ اسی طرح چلتے چلتے میں پھر اسی تقریب میں پہنچ گیا جہاں سے لوگوں نے مجھے پریشان کرنا شروع کیا تھا وہاں جا کر بھی میں نے تقریب میں موجود لوگوں کو وہی عمل کیا یعنی کٹورے کے پانی سے چھینٹا مارا اور اچھلی کا اشارہ کیا۔ اور زبان سے لفظ شہادت الوجوہ ادا کیا وہاں پر بھی سبھی لوگ اپنی غلطی کا احساس کر کے شرمندہ ہو گئے۔ پھر میرا دل مطمئن ہوا، میری آنکھ کھلی تو کانوں سے اذان کی آواز گھرائی۔

اسرار احمد، سہارنپور

آپ کا یہ خواب بھی اہم ہے۔ اور تعبیر یہ ہے کہ حالات کچھ بھی ہوں ایک دن دنیا میں اور بالخصوص ہمارے ملک میں حق کا غلبہ ہو گا۔ یہ ایک ہم فرقہ پرستی سے اپنے دامن کو بچائیں اور صبر و ضبط سے کام لیں اور اپنے رعبے کو نگاہیں۔ کسی بھی ہم کو فتح کرنے کیلئے تدابیر اور دعاؤں کا سہارا لینا نبی کی سنت ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم تدابیر بھی اختیار کریں۔ اور دعاؤں کا سہارا لیں۔ شہادت الوجوہ حزب الہی کا ایک فقرہ ہے۔ آپ کے خواب میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دشمنوں کی شرارت سے محفوظ رہنے کیلئے دعاؤں کا سہارا لیں اور صبر و ضبط کا مظاہرہ کریں۔ آپ کے خواب کی نوعیت کے نہیں ہیں۔ تاہم آپ کو خود بھی ان خوابوں سے استفادہ کرنا چاہیے



آئیے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۱ ۲ ۶ ۹ ۵ ۶ ۹ ۹ ۲ ۳ ۳ ۶ ۵ ۲
 ۳ ۸ ۶ ۵ ۲ ۶ ۹ ۲ ۵ ۶ ۹ ۲ ۹
 ۲ ۵ ۲ ۷ ۸ ۶ ۲ ۷ ۲ ۶ ۲ ۲
 ۷ ۷ ۹ ۶ ۵ ۸ ۹ ۹ ۸ ۸ ۴
 ۵ ۷ ۶ ۲ ۳ ۸ ۹ ۸ ۷ ۳
 ۳ ۳ ۸ ۶ ۳ ۸ ۸ ۶ ۱
 ۷ ۳ ۵ ۹ ۲ ۷ ۵ ۷
 ۲ ۸ ۵ ۲ ۹ ۳ ۳
 ۱ ۳ ۷ ۲ ۳ ۶
 ۷ ۲ ۹ ۵ ۹
 ۹ ۲ ۵ ۵
 ۳ ۷ ۱
 ۲ ۸

ان تمام تفصیلات کے بعد اگر مستحصلہ ایک، ۴، ۷، ۹ برآمد ہو تو شفا جلد نصیب ہوگی۔
 اگر ۵، ۲، ۸، ۳ مستحصلہ برآمد ہو تو مریض کا صحت یاب ہو نامشکل ہے۔ اور اگر مستحصلہ ۹، ۶، ۳، ۹ برآمد ہو تو طویل علالت کے بعد مریض صحت یاب ہوگا۔
 مذکورہ مثال میں انور ابن عالیہ کا بیماری سے صحت یاب ہو جانا مشکل ہے۔
 یہ ایک علمی اندازہ ہے۔ اس اندازے پر سو فی صد یقین کرتا شرعاً درست ہے۔ (باقی آئندہ)

کیا مریض کو شفا ہوگی؟

اس مثال میں مریض کی جگہ مریض کا نام مع نام والدہ لکھا جائے گا۔ یوں سمجھئے کہ مریض انور ابن عالیہ ہے۔ معلومات حاصل کرنے کی تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۳۵۷ء ہے۔ بوقت شام یون جمعات منزل قریشا ہے۔ جو ۲۸ ویں منزل ہے۔ اور مریض کو بخار ہے۔ تاریخوں میں اس بات کا لحاظ رکھیں کہ دونوں طرح کی تاریخیں اور ہجری و عیسوی نقل کریں۔ اور قمری اور عیسوی مہینوں کے نمبر بھی نقل کریں۔ اور دونوں ہی کے سن بھی شامل کر لیں۔ اس کے ساتھ ہندی مہینے کے نمبر بھی لکھ لیں۔ اور برج اور ستارہ بھی نقل کریں۔ ذیل میں اس کی تفصیل دی جا رہی ہے! اسکو مثال بنا کر آپ کسی اور کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

مفرد عدد	مجموعی اعداد	(۱) نام سائل مع والدہ۔
۳	۳۷۳	(۲) حروف سوال کے اعداد۔
۵	۹۰۵	(۳) تاریخ عیسوی۔
۶	۱۵	(۴) ماہ عیسوی نمبر۔
۳	۱۲	(۵) سن عیسوی۔
۳	۲۰۰۱	(۶) تاریخ قمر۔
۲	۲۹	(۷) قمری مہینہ نمبر۔
۹	۹	(۸) سن ہجری۔
۹	۱۴۲۲	(۹) ماہ ہندی نمبر۔
۶	۶	(۱۰) دن جمعرات۔
۵	۵	(۱۱) برج قوس مقررہ نمبر۔
۹	۹	(۱۲) ستارہ مشتری کا منفی نمبر۔
۶	۶	(۱۳) بخار۔
۳	۸۰۳	(۱۴) منزل قمر۔
۱	۲۸	

علم فلکیات

برجوں کی دنیا

۲۳ اگست ۲۳ ستمبر کے درمیان پیدا ہونے والی خواتین کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہوتا ہے

سنبلہ عورت

سنبلہ عورت اکثر ایک لیڈر، استاد یا سربراہ ہوتی ہے۔ زمین اسے زندگی کے مادی پہلوؤں محنت، رجعت پسندی، حساب کتاب اور تیزی کی طرف مائل کرتی ہے۔ تمام خاکِ بروج بشمول ثور اور جدی جسم کے معاملات سے تعلق رکھتے ہیں۔ آتش بروج روح کی حکومت سے اور بادی بروج ذہن کی حکومت سے۔ جب کہ آبی بروج روح سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنبلہ عورت ساحرانہ قوتوں کی مالک ہو سکتی ہے۔ وہ متقابل کی صلاحیتوں سے بھرپور ایک منجھی ہوئی اداکارہ ہوتی ہے۔ اپنی اس خوبی کی بنا پر وہ اپنے ایک اشارہ ابرو سے بڑے بڑے کام لے سکتی ہے۔

سنبلہ عورت اپنی ذات میں انجمن ہوتی ہے۔ وہ ذرائع کو مجتمع کرنا اور ان کا استعمال کرنا بخوبی جانتی ہے اور ان ذرائع کو منظم انداز سے اپنے عزیز و اقارب کی بہبود کے لئے استعمال کرتی ہے۔ وہ بے شمار دوست بنانے کا رجحان رکھتی ہے۔ لیکن بعض دوست اس کی ذات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں۔ جس کا اسے خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

سنبلہ عورت تنقید کرنا بھی پسند کرتی ہے۔ لیکن اس کی تنقید لوگوں میں تبدیلی لانے کی خواہش کی بجائے اضطرابی بہاد کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس کے باوجود سخت قسم کی نقاد سنبلہ عورت اترۃ البرج کی تمام عورتوں سے زیادہ تسلیم و رضا کی پیکر نظر آتی ہے۔ وہ ہمیشہ وفاداری کا رجحان رکھتی ہے اور اپنے متعلقین کی خوبیوں کی تعریف کرنے ان کی غلطیوں کو قبول کرنے اور ان کی پشت پناہی کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے۔

سنبلہ رومانی عورت اور ساحرانہ چال ڈھال کی مالک ہوتی ہے۔ وہ سرد دماغ کے ساتھ حرارت سے بھرپور بدن رکھتی

ہے اور محبت کے فن کو ایک عظیم ہنر میں تبدیل کر دیتی ہے۔ وہ چھپاتی ہے حاصل کرنے کا رجحان رکھتی ہے۔ وہ خصوصاً ایک جانثار اور سنجیدہ قسم کی محبوبہ ہوتی ہے۔ وہ کیوں کے انداز میں بات نہیں کرتی بلکہ اس کی دلچسپی کا لفظ ہے۔ ”کیسے“ مثلاً اس کا محبوب کیسے اس کی زلفوں کا اسیر بن سکتا ہے وغیرہ۔ وہ اکثر اپنے آپ کے اس قسم کے سوال کرتی ہے۔ وہ محبت کی کیز ہوتی ہے۔ اور اپنے محبوب خواہشات کے آگے سر جھکا دیتی ہے۔ وہ وقت کی پابندی کرتی ہے اپنی پسند کے کیسٹ خریدتی ہے۔ ہاتھ روم کو چمکا ڈالتی ہے اور اس میں اپنا پسندیدہ پرفیوم بھی چھڑکتی ہے۔

وہ دلی طور پر اپنے محبوب کے بارے میں تجسس ہوتی ہے۔ وہ اپنے محبوب کی پسندیدہ خوراک سے لیکر پسندیدہ کھلاڑی تک سب کچھ جاننے کی خواہش مند ہوتی ہے۔ بالخصوص اس کی پسندیدہ ڈش کو دسترخوان پر سجانے کے لئے وہ اس کے پسندیدہ پرفیومز، ٹی وی پروگرامز، فلموں، سگریٹ اور مشروبات کے برانڈز کے بارے میں دریافت کرتی ہے۔ وہ غالباً اپنے محبوب کے سونے کے اوقات اور انداز کے بارے میں بھی جانتا چاہے گی۔ وہ معلومات کو اپنے دماغ کے کمپیوٹر میں محفوظ کر لیتی ہے۔ اس کا تجسس اس میں رمانش کی خواہش کو بڑھا دیتا ہے۔ اور وہ محبوب کے لاڈ اٹھاتی ہے۔ سنبلہ عورت تکمیل پسند ہے۔ چنانچہ وہ ایسے مرد کو پسند کرتی ہے جو مکمل شخصیت ہو۔ اس کے علاوہ اس کے محبوب کو دلکش، حساس، محنتی اور ایماندار ہونا چاہیے۔

سنبلہ عورت ایسے مرد کو پسند کرتی ہے۔ جو کہ حلیم الطبع، ہنسٹا اور مال ہنڈھاتی لحاظ سے مضبوط ہو۔ اس کے محبوب کو منصوبہ ساز دھوکہ باز یا ہم جو نہیں ہونا چاہیے۔ وہ گھریلو قسم کے مرد کی ساتھ زیادہ سکون و اطمینان محسوس کرتی ہے جس پر وہ اعتماد بھی کرتی ہو۔ (بقیہ صفحہ ۱۱۱ پر)

۱۰۱ جمل انصاری

ذخیرہ حلیہ

ایمانی نورانیت میں اضافہ

جو شخص اسم مبارک "یا عدل" کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے ایمان کی نورانیت میں اضافہ ہوگا اور اس کی خامیاں اور کوتاہیاں دور ہوں گی۔

بارعب، قوی اور پرہیزگاری شخصیت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا مقسط" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس کی شخصیت کو بارعب، قوی اور پرہیزگاری بنائے گا۔ لوگ اس کی طرف دیکھیں گے تو خوف بھری نظروں سے دیکھیں گے اور بڑے سے بڑے جابر و مفسد کو اس سے آنکھ ملانے کا حوصلہ نہ ہوگا۔ اس اسم مبارک کا ورد کرنے والے شخص میں یہ صفات اس وقت تک رہتی ہیں جب تک وہ کسی کے ساتھ زیادتی یا غیر منصفانہ سلوک نہ کرے۔

باعزت ملاقات کے لئے

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا احد" نوے مرتبہ پڑھ کر کسی کی ملاقات کے لئے جائے تو انشاء اللہ نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور ملاقات کا مقصد بھی پورا ہوگا۔

باطن کی اصلاح اور پاکیزگی

(۱) جو شخص اسم مبارک "یا ظاہر" کا ورد کثرت سے کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے باطن کی اصلاح کرے گا اس میں نورانیت پیدا کرے گا۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت

سے اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کی بلکہ اس کے دوست احباب کی بھی اصلاح فرما دیتا ہے اور دوست احباب، اپنے بیگانے، چھوٹے بڑے سب اس کے ساتھ اسی طرح پیش آتے ہیں جیسے کہ اس کے اپنے دل کی خواہش ہوتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک میں سورہ القدر (سورہ نمبر ۹۷) کو کثرت سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے باطن کو صفائی اور پاکیزگی بخشے گا اور آخرت میں اس کو بے پناہ ثواب ملے گا۔

(۳) جو شخص اسم مبارک "یا حکم" کو ٹھیک رات کے بارہ بجے باوجود رو بہ قبلہ بیٹھ کر پڑھنا شروع کرے اور اس قدر پڑھے کہ پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہو جائے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے باطن کو روشن کرے گا اور اسے صاحبِ باطن بنائے گا۔

(۴) اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں سورہ القدر (سورہ نمبر: ۹۷) کی ایک سو تیرہ دفعہ روزانہ تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے پاک باطن بنائے گا۔

بارانِ رحمت کی طلب خشک سالی سے نجات

(۱) خشک سالی سے نجات اور بارانِ رحمت طلب کرنے کے لئے سورہ یسین (سورہ نمبر: ۳۶) کو اکتالیس مرتبہ یا پچھتر مرتبہ پڑھا جائے۔ انشاء اللہ عزیز خوب بارش ہوگی اور کھیت خوب سیراب ہوں گے۔

(۲) اگر کسی جگہ بارش نہ ہوتی ہو اور بارش نہ ہونے کے باعث قحط اور خشک سالی کی کیفیت ہو تو گیارہ آدمی مل کر اسم مبارک "یا وہاب" اکہتر ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر انیس انیس مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جس شے پر ختم پڑھا جائے وہ شے سائے

باغ کی تباہی کا خدشہ

اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے اپنے باغ کی تباہی کا خدشہ ہو تو وہ اسم مبارک "انشہ باقی" تین تین مرتبہ چار عدد کوری ٹھیکریوں پر لکھ کر ایک ایک ٹھیکری باغ کے چادروں کو نوں میں دفن کر دے۔ انشاء اللہ العزیز وہ باغ تباہی اور دیرانی سے محفوظ رہے گا۔

باغ کے درختوں کی حفاظت

اگر کوئی شخص سورۃ النحل (سورۃ نمبر ۱۶) کو لکھ کر اپنے باغ کی باڑ پر آویزاں کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے باغ کے سارے درخت ہر طرح کی آفت اور خرابی سے محفوظ رہیں گے۔

باغ کی سرسبزی

اگر کسی شخص کا باغ دیران ہو گیا ہو یا درخت سوکھ گئے ہوں یا درختوں نے پھل دینا بند کر دیا ہو تو ایک پاک صاف کاغذ پر سورۃ مریم (سورۃ نمبر ۱۹) لکھ کر اس کو پانچ دس کلو پانی سے دھوئے اور وہ پانی باغ کے درختوں کو دے۔ انشاء اللہ العزیز باغ پھر سے سرسبز اور تروتازہ ہو جائے گا اور خوب پھل لگے گا۔

باغ میں برکت

اگر کوئی شخص رات کے وقت سورۃ المؤمن (سورۃ نمبر ۴۰) کو لکھ کر اپنے باغ میں رکھے گا تو انشاء اللہ العزیز باغ سے بہت زیادہ پھل حاصل کرے گا۔

بانجھ پن سے نجات

اگر کوئی عورت بانجھ ہو اور اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ بوقت تہجد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۹۷) کی تلاوت کرے اور اکتالیس روز تک یہی عمل جاری رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے ہاں اولاد ہوگی۔

بانجھ عورت کے ہاں اولاد

۱۔ جو عورت بانجھ ہو اور اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو اس کا شوہر جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن کے روزے رکھے اور نظر کے

رکھیں۔ یہ عمل تین دن تک برابر کیا جائے اور روزانہ اکہتر ہزار بار یہ اسم مبارک پڑھا جائے۔ ہر مرتبہ آخر میں انیس مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد بارانِ رحمت کے لئے دعا کی جائے۔ انشاء اللہ جو تھے روز ہی بارانِ رحمت کا نزول ہوگا اور بخیریت تمام بارش برس کر خشک سالی ختم ہوگی۔

باری کا بخار کے لئے

اگر کسی شخص کو باری کا بخار آتا ہو تو یہ آیت کسی موی کاغذ پر لکھی جائے۔
قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ۔
پھر اسے تہہ کر کے سفید دھجی میں باندھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

نوٹ:- باری ایک دن کی ہو یا دو دن کی ہو یا تین دن کی جب اس سے نجات مل جائے تو تعویذ اور کپڑا دونوں کو مریض کے گلے سے اتار کر جلا دیا جائے۔

باری کا بخار اور درد

اگر کسی شخص کو باری کے بخار اور دردوں کی شکایت ہو تو وہ سورۃ العنکبوت (سورۃ نمبر ۲۹) کو لکھ کر پانی سے دھو کر اپنے انشاء اللہ العزیز وہ باری کے بخار اور دردوں سے نجات پائے گا۔

بازو میں تکلیف

اگر کسی شخص کے بازو میں تکلیف ہو تو سورۃ الطارق (سورۃ نمبر ۸۶) پڑھ کر تلوں کے تیل پر دم کر کے اس تیل سے مالش کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز تکلیف رفع ہو جائے گی۔

باغ کے پھل گر جانے کا خوف

جس شخص کو آندھی یا کسی اور وجہ سے اپنے باغ کے پھل گر جانے کا اندیشہ ہو، وہ اسم مبارک "یا منعم" کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے باغ کا پھل ٹگرنے یا کسی اور طرح ضائع ہو جانے سے محفوظ رہے گا۔

فرمائے گا۔
(۲) اگر کسی شخص کے بچھونے ڈنک مارا ہو تو تھوڑا سا پانی ادرنگ لیکر ٹنک کو پانی میں حل کر کے زخم پر لگا یا جائے اور اس کے ساتھ سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) سورۃ الفلق (سورۃ نمبر ۱۱۳) اور سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۴) پڑھ کر تکلیف کی جگہ دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز تھوڑی دیر میں آرام آکر ساری تکلیف جاتی رہے گی۔

(۳) اگر کسی شخص کے بچھونے ڈنک مار دیا ہو تو تھوڑا سا شورہ یا ٹنک لے کر پانی میں گھول کر بستر مرتبہ اسم مبارک "یا داسع" پڑھ کر دم کیا جائے اور اس ٹنکین پانی کو بچھو کے کاٹے کی جگہ پر بار بار لگا یا جائے۔ انشاء اللہ العزیز فوراً تکلیف رفع ہوگی۔
۴۔ اگر کسی شخص کو بچھونے ڈنک مار دیا ہو تو ڈنک مارنے کے مقام پر تین بار "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے انگلی پھیری جائے۔ انشاء اللہ العزیز ڈنک کا اثر زائل ہو جائے گا۔

بچے پر نظر ہو جانے کا اندیشہ

اگر کسی شخص کو اپنے بچے پر نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اسم مبارک "یا مانع" کسی تلبسے کے پتے پر سات مرتبہ کھدوا کر اسے بطور تعویذ بچے کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ العزیز ہمیشہ نظر لگ جانے سے محفوظ رہے گا۔

بچے کا بہت زیادہ رونا

اگر کوئی بچہ بہت زیادہ روتا ہو تو سورۃ النجم (سورۃ نمبر ۵۳) کی آیت نمبر ۵۹، آیت نمبر ۶۰ اور آیت نمبر ۶۱ لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں باندھے۔ انشاء اللہ العزیز بچہ کم روئے گا۔

بچے کا دودھ چھڑانے کی تکلیف

اگر کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی تکلیف سے روتا ہو اور کسی طرح خاموش نہ ہوتا ہو تو اسم مبارک "یا متین" سات مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچے کو صبر آجائے گا اور وہ رونا موٹو ف کر کے خاموش ہو جائے گا۔

بچے کا ڈرنا

اگر کسی بچے کو ڈر لگتا ہو تو سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) کو سات

بعد تینوں دن روزانہ تین ہزار دفعہ "یا خالق" پڑھے اور اس کے اول اور آخر میں سو دفعہ درود شریف پڑھے اور وظیفہ ختم کر کے تین روز تک برابر پانی پر دم کر کے یہ دعا کرے کہ اے خالق! مجھے فرزند عطا کر دے۔ اس کے بعد دم کیا ہوا پانی آدھا بیوی کو پلائے اور آدھا خود پیئے تو انشاء اللہ العزیز بانجھ عورت کو حمل رہ جائے گا اور صحیح سلامت فرزند پیدا ہوگا۔

(۲) اگر بانجھ عورت سات روزے رکھے اور افطاری کے وقت اسم مبارک "یا مصور" اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے، پھر اسی پانی سے روزہ افطار کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے فرزند صالح عطا فرمائے گا۔

(۳) اگر کسی شخص کی عورت بانجھ ہو اور اسے حمل قرار نہ پاتا ہو تو وہ ایک سیب کو پھیل کر اس پر سات مرتبہ اسم مبارک "یا مبدی" لکھ کر تین روز تک نہار منہ فجر کے وقت اپنی بیوی کو کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز اسی مہینے میں حمل قرار پائے گا۔ اگر پہلے مہینے حمل قرار نہ پائے تو یہی عمل دوسرے مہینے کرے اگر دوسرے مہینے بھی حمل قرار نہ پائے تو تیسرے مہینے بھی ایسا ہی کرے۔ تیسرے مہینے یقینی طور پر حمل قرار پائے گا۔ اگر اس عمل کے لئے سیب دستیاب نہ ہوں تو مرغی کا انڈا لے کر اسے پانی میں ابال کر اور پھلکا اور جھلی اتار کر اس پر اسم مبارک "یا مبدی" لکھا جائے۔

باؤ گولہ

اگر کسی کو باؤ گولہ کی شکایت ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) اکتالیس مرتبہ پڑھ کر عرق گلاب پر دم کر کے وہ عرق گلاب اسے پلا یا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

باؤ لے کتے کا کاٹ لینا

اگر کسی شخص کو باؤ لاکتا کاٹ لے تو وہ سورۃ الطارق (سورۃ نمبر ۸۶) تین بار با وضو پڑھ کر کاٹی ہوئی جگہ پر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز باؤ لے کتے کا زہر اثر نہ کرے گا اور صحت حاصل ہوگی۔

بچھو کے کاٹے کا علاج

۱۔ اگر کسی شخص کو بچھونے کاٹ لیا ہو تو سورۃ الانشعاق (سورۃ نمبر ۸۴) پڑھ کر بچھو کے کاٹنے کے مقام پر دم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بچھو کے زہر کے اثر کو زائل کر کے شفا عطا

دن تک روزانہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی بچے کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ بچے کو ڈر لگنا ختم ہو جائے گا۔

بچے کا ضد کرنا

اگر کوئی بچہ ضد کرتا اور روتا ہو تو اس کے لئے اسم مبارک "یا مقیت" سات مرتبہ پڑھ کر خالی گلاس یا پیلے میں پانی بھر کر بچے کو پلایا جائے اور یہ عمل سات روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز سات روز کے عمل میں بچہ ضد اور رونا دھونا چھوڑ دے گا۔

بچے کا سوکھ وغیرہ سے محفوظ رہنا

اگر کوئی عورت ایک ماہواری میں وضو کر کے اسم مبارک "یا متعالی" تین ہزار مرتبہ روز پڑھے گی تو انشاء اللہ العزیز اس کا بچہ ام الصبیان یعنی سوکھے اور اسی نوعیت کی دیگر بچوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

بچے کا صاحب علم ہونا

جو شخص چالیس روز تک نہار منہ اپنے بچے کو اکیس مرتبہ اسم مبارک "یا علیم" پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلانے گا وہ بچہ صاحب علم ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کا ذہن اور حافظہ روشن ہو جائے گا۔

بچے کا نماز میں کوتاہی

اگر کوئی بچہ نماز میں کوتاہی کرتا ہو اور اسے نماز کی عادت ڈالنا مقصود ہو تو گھر کا کوئی فرد سورۃ الکافرون (سورۃ نمبر ۱۰۹) اکیس روز تک روزانہ اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی بچے کو پلانے انشاء اللہ العزیز بچے کی کوتاہی دور ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسے نماز پڑھنے میں استقامت کی توفیق عطا ہوگی۔

بچے کو نظر لگ جانا

۱۔ اگر کسی بچے کو نظر لگ جاتی ہو تو سورۃ العادیات (سورۃ نمبر ۱۰۰) تین روز تک اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس بچے کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز نظر بد کا اثر زائل ہو جائے گا اور بچے کو پھر دوبارہ نظر نہیں لگے گی۔

۲۔ اگر کسی بچے کو نظر لگ جاتی ہو تو اسم مبارک "یا بروہ" مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچہ نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ جس بچے کو نظر لگ جاتی ہو اسے نظر بد سے بچانے کے لئے ایک کاغذ پر اسم مبارک "یا میت" اس طرح لکھا جائے۔

یا میت

یا میت

یا میت

پھر اس کاغذ کا تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں ڈالا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پھر کبھی بچے کو نظر نہ لگے گی۔

بچے کے دانت نکلنے میں سہولت

اگر سورۃ قی (سورۃ نمبر ۵۰) کو لکھ کر اور بارش کے پانی میں گھول کر اس پانی سے ایسے بچے کا منہ دھو یا جائے جس کے دانت نکلنے والے ہوں تو انشاء اللہ العزیز اس کے دانت آسانی سے اور بغیر کسی درد یا تکلیف کے نکلیں گے۔

بچے کی ام الصبیان سے حفاظت

اگر کوئی بچہ ام الصبیان یعنی سوکھے کے مرض میں مبتلا ہو تو سورۃ العلق (سورۃ نمبر ۹۶) تانبے کی تختی پر کندہ کر اگر تعویذ کے طور پر بچے کے گلے میں ڈالی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچہ کو مرض سے شفا ہوگی اور پھر وہ اس مرض سے قطعی طور پر محفوظ رہے گا۔

بچے کی جملہ آفات سے حفاظت

۱۔ اگر سورۃ ابراہیم (سورۃ نمبر ۱۴) سفید ریشمی کپڑے پر لکھ کر چھوٹے بچے کے بازو پر بطور تعویذ باندھ دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بچہ ڈر، خوف، رونے، جن بھوت اور آسیب کے سائے کے علاوہ دیگر تمام آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

۲۔ اگر سورۃ العلق (سورۃ نمبر ۱۱۳) اور سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۴) (جنہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے) پڑھ کر بچے پر دم کیا جائے تو انشاء اللہ العزیز بچہ نظر بد، جادو، جن، آسیب، غرض کہ ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا۔

بچے کی بیماری اور لاغری

۱۔ جو بچہ بیمار ہو اور بیماری کے باعث بے حد لاغری اور دُوبلا

انگلی شہد کی کھاتی رہے۔ اگر اشیا ختم ہو جائیں تو دوبارہ پڑھ کر پھر تیار کر لی جائیں۔ انشاء اللہ العزیز زندہ رہنے اور عمر طبعی کو پہنچنے والی اولاد عطا ہوگی۔

بحری سفر میں حفاظت

اگر کوئی شخص کسی جہاز یا کشتی میں سوار ہو اور اسے یہ خدشہ لاحق ہو کہ جہاز یا کشتی ڈوب جائے گی تو وہ اسم مبارک "یا حنیف" سات مرتبہ لکھ کر اپنے داہنے بازو پر تعویذ کے طور پر باندھے انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کی برکت سے وہ کبھی غرق نہ ہوگا۔ اگر اتفاق سے کسی حادثے کے باعث جہاز بھٹ کر تباہ ہو جائے یا کسی وجہ سے کشتی ڈوب جائے تب بھی وہ شخص محفوظ رہے گا اور زندہ سلامت کنارے پر پہنچے گا۔

بخار میں مبتلا بڑے چھوٹے

۱۔ اگر کسی شخص کو بخار ہو تو پاک صاف کاغذ پر یہ آیت لکھی جائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
هو الله الخالق الجبار المصور له الاسماء
الحسنى

پھر بغیر موم جامہ کے تہہ کر کے سفید کپڑے کی دھجی میں باندھ کر مریض کے گلے میں ڈال دی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بخار جاتا رہے گا۔

نوٹ:- بخار اترنے پر تعویذ اور کپڑا دونوں کو جلا دیا جائے۔

۲۔ اگر کسی شخص کو بخار آتا ہو تو تھوڑی سی روٹی لے کر اس پر گیارہ بار درود شریف اور سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے اور وہ روٹی مریض کے داہنے کان میں رکھ دی جائے۔ پھر روٹی کا دوسرا ٹکڑا لے کر اس پر پانچ مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے وہ روٹی مریض کے بائیں کان میں رکھ دی جائے۔ پھر دوسرے روز ٹھیک اسی وقت جب پہلے روز روٹی رکھی تھی، وائیں کان کی روٹی بائیں کان میں اور بائیں کان کی داہنے کان میں رکھ دیا جائے۔ انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو اس کی پشت پر اذان اور اقامت انگلی سے لکھ دی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بخار سے شفا ہوگی۔

ہو گیا ہو، اس کی والدہ، والد یا کوئی اور قریبی عزیز رشتے دار تھوڑا سا سرسوں کا تیل لے کر ایک ہزار ایک سو نو (۱۱۰۹) مرتبہ یا جبارہ پڑھ کر اس تیل پر دم کرے اور پھر سات دن تک روزانہ بچے کو بدن پر اس تیل سے مالش کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچے کے بیماری اور لاغری دور ہو کر جلد طاقت اور توانائی واپس آئے گی۔

۲۔ اگر کوئی بچہ دودھ پیتا نہایت دبلا ہو یا سوکھ گیا ہو جیسے کہ ام الصبیان کی وجہ سے بچوں کو سوکھا لگ جاتا ہے تو آدھا کلو سرسوں کا تیل سلنے رکھ کر وضو کرنے کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ "یا قہار" پڑھ کر اس تیل پر دم کیا جائے اور وہ تیل صبح و شام اکیس روز بچے کے جسم پر مالش کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچے کی لاغری جلد دور ہو کر بچہ تندرست اور توانا ہو جائے گا۔

بچے کی ولادت میں آسانی

۱۔ اگر کوئی عورت دروزہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو سورۃ طہین (سورۃ نمبر ۳۶) سات بار پڑھ کر شکر یا مصری پر دم کر کے اس عورت کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز فوراً بچہ بہ سہولت پیدا ہوگا۔ اور عورت کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کوئی حاملہ عورت اسم مبارک "یا معید" کا بکثرت درود رکھے تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے درود کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس کے وضع حمل کے جملہ مراحل کو بخیر و خوبی طے فرمائے گا۔ بچہ انشاء اللہ صبح سالم پیدا ہوگا اور بچے کی پیدائش کے وقت عورت کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

۳۔ اگر کسی عورت کے ہاں بچہ ہونے والا ہو تو سورۃ الواقعہ (سورۃ نمبر ۵۶) سات مرتبہ پڑھ کر تھوڑے سے پانی پر دم کیسا جائے اور وہ پانی عورت کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچے کی ولادت میں آسانی ہوگی۔

بچے ہو کر مر جانا

جس عورت کے بچے ہو کر مرنے ہوں، وہ حمل کے پہلے مہینے میں ۲۵۰ گرام اجوائن دسی، ۱۰۰ گرام مرچ سیاہ اور ۴۰۰ گرام شہد خالص پر چاند کے شروع میں پیر کے دن اشراق کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۃ اشمس (سورۃ نمبر ۹۱) پڑھ کر دم کرے۔ پھر روزانہ ایام حمل میں ایک چٹکی اجوائن، تین دانہ سیاہ مرچ اور ایک

شب یا جمعہ کو ادا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے دلی مراد ملے گی۔

بے اولادی کا غم

اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو اور وہ بے اولادی کے باعث سخت غمگین ہو تو وہ اسم مبارک "یا غفار" کا کثرت سے ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کا بے اولادی کا غم دور ہو گا اور بفضلہ تعالیٰ اسے نیک اور صالح اولاد عطا ہوگی۔

بے خوابی کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو بے خوابی یعنی نیند نہ آنے کی شکایت ہو تو وہ اسم مبارک "یا حی یا قیوم" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز بے خوابی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔
۲۔ اگر کسی کو نیند نہ آتی ہو تو سورۃ الاحقیم (سورۃ نمبر ۶۶) پڑھ کر اس پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بے خوابی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

بے خونی اور اطمینان قلب

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا واحد" کا کثرت سے ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو اطمینان اور بے خونی کے اوصاف عطا فرمائے گا۔ اور اس اسم مبارک کے ورد کی بدولت اس کا دل ایسا مطمئن اور بے خوف ہو جائے گا کہ بڑے سے بڑے خطرے اور لرزائیں والے واقعے یا ہراساں کر دیتے والے ماحول میں بھی فکر اور پریشانی اس کے قریب تک نہ پہنچے گی۔

بے سہاروں کا سہارا

اگر کوئی شخص بے یار و مددگار ہو اور بے سہارا ہونے کی وجہ سے طرح طرح سے ذلت و خواری اٹھاتا اس کا مقصود بن گیا ہو تو وہ اسم مبارک "یا مقیت" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کا ورد اس کے لئے بہت بڑا سہارا ثابت ہو گا اور اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے غیب سے اس کی اعانت امداد اور دستگیری فرمائے گا۔ کیونکہ یہ اسم مبارک اپنی تاثیر کے لحاظ سے مسلمہ طور پر بے سہاروں کا سہارا ہے۔

بخارا اور درد شقیقہ سے تحفظ

اگر کوئی شخص سورۃ المسجدہ (سورۃ نمبر ۲۲) ہر دن کی کھال پر لکھ کر اپنے گھر میں رکھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کے تمام اہل خانہ سال بھر بخارا اور درد شقیقہ سے محفوظ رہیں گے۔

بخارا اور درد سر

اگر کسی شخص کو بخارا آتا ہو اور سر میں درد ہو تو وہ اسم مبارک "یا غفور" تین مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اس کی گیلی سیاہی پر روٹی کا ٹکڑا لگا کر وہ نقش روٹی میں جذب کر لے اور روٹی کے اس ٹکڑے کو کھائے۔ انشاء اللہ العزیز تین روز میں بخارا جاتا رہے گا اور سر کا درد فوراً دور ہو جائے گا۔

بخار کی کپکپی

اگر کسی شخص کو بخار کی وجہ سے کپکپی لگی ہوئی ہو تو سورۃ الاحقیم (سورۃ نمبر ۶۶) پڑھ کر اس شخص پر دم کریں۔ انشاء اللہ العزیز کپکپی رفع ہو کر بخار سے آرام آجائے گا۔

بخار کی شدت

اگر کوئی شخص بخار کی شدت کے باعث بے چین رہے قرار ہو تو سورۃ الانشراح، الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) زعفران اور عرق کلاب سے لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی بے چینی و بے قراری ختم کر کے اسے آرام و سکون بخئے گا۔

بخار یا دیگر بیماریوں سے شفا

جو شخص سورۃ الفاتحہ (الحمد شریف) پڑھ کر بخار یا کسی دیگر بیماری کے مریض پر دم کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے شفا عطا فرمائے گا۔

بخت و دولت کی کشادگی

اگر کوئی شخص بخت و دولت کی کشادگی چاہتا ہو تو وہ دو رکعت نماز اس نیت سے ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ یسین ایک بار پڑھے اور یہ عمل پنج شنبہ (جمعرات) کی

بے کاری، بیماری اور مفلسی سے نجات

جو شخص مفلس، بیمار یا بے کار ہو وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور پھر اسم مبارک، بالطف، تین سو مرتبہ اکیس دن تک پڑھے، انشاء اللہ العزیز اکیس روز میں اسکی مراد پوری ہوگی اور وہ بے کاری، بیماری اور مفلسی سے نجات پائے گا۔

بے نمازیوں اور گنہگاروں سے نفرت

جو شخص اسم مبارک، یا نزل، کا کثرت سے ورد کرے گا وہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کو نہایت برا جلنے کا۔ وہ صانع لوگوں کی صحبت کو پسند کرے گا وہ نماز ترک کرنے والوں اور گناہوں پر دلیری ظاہر کرنے والوں سے دور رہے گا۔

بے ہوش مریض کو ہوش میں لانا

۱۔ اگر کوئی مریض شدت مرض کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہو اور اس کو ہوش میں لانے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوتی ہو تو مریض کے سر پر اسم مبارک، یا شہید، ایک سو اکیس مرتبہ اس تصور کے ساتھ پڑھا جائے کہ مریض کو شفا عطا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود یہاں موجود ہے۔ انشاء اللہ العزیز مریض فوراً ہوش میں آجائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص بے ہوش ہو تو ایک مرتبہ، لا تاخذہ سنتہ ولا ینم پڑھ کر ایک پیالی پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی کچھ مریض کے حلق میں ڈال دیا جائے اور کچھ پانی کا پھینٹا اس کے منہ پر مارا جائے انشاء اللہ العزیز وہ ہوش میں آجائے گا۔

بیمار کی صحت یابی

اگر کوئی شخص بیمار ہو تو سورۃ المجادلہ (سورۃ نمبر ۵۸) پڑھ کر اس پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز وہ صحت یاب ہو جائیگا۔

بیماری سے شفا

۱۔ جو بیمار اسم مبارک، یا حاجی، کا درد کثرت سے کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد شفا عطا فرمائے گا۔

۲۔ جو شخص بیمار ہو اور کسی دوائے صحت نہ ہوتی ہو وہ اسم

مبارک، یا کبیر، کو روزانہ نوے مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ وہ جلد ہی بیماری سے شفا پا کر تندرست ہو جائے گا۔

۳۔ جو شخص تین ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم، یا سلام، تین دن تک کسی بیمار کی شفا کے واسطے پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس بیمار کو جلد شفا عطا فرمائے گا اور اگر بیمار کی موت کا وقت آچکا ہو تو اس کا خاتمہ بالغیر اور نہایت آسانی سے ہوگا اور وہ جان کنی کی اذیت میں مبتلا نہ ہوگا۔

۴۔ اگر سورۃ المسجدہ (سورۃ نمبر ۳۲) کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلایا جائے تو اللہ تعالیٰ مریض کو اپنے فضل و کرم سے بیماری سے شفا عطا فرمائے گا۔

۵۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو اور کسی علاج سے اس کی بیماری رفع نہ ہوتی ہو تو اسم مبارک، یا ماجد، شربت یا دوا پر دس مرتبہ پڑھ کر اسے پلایا جائے اور یہ عمل مسلسل سات روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے بیماری سے کلی صحت ہوگی۔

بیماری کی وجہ سے کمزوری

۱۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو وہ اسم مبارک، یا قادر، کو ہر روز سو دفعہ پڑھا کرے انشاء اللہ العزیز کمزوری اور نقاہت دور ہو کر بدن میں صحت اور قوت پیدا ہوتی جائیگی۔

۲۔ چینی کی تین رکابیوں پر زعفران اور عرق گلاب سے یہ آیت لکھی جائے۔

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنِ

پھر ایک رکابی صبح، ایک دوسرے پہر اور ایک رات کو سوتے وقت پانی سے دھو کر وہ پانی چند روز تک پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز کمزوری رفع ہو جائے گی۔

بیماریوں سے تحفظ

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ الانشراح، الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) کو روزانہ اکیس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اور اس کے خاندان کو بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک، یا باقی، کا بکثرت ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ اور تندرست رکھے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص سورۃ النور (سورۃ نمبر ۲۴) کو تانہ کے طشت پر لکھ کر اور پاک و صاف پانی سے دھو کر اس پانی کا اپنے گھر میں

پاگل پن سے نجات

اگر کوئی شخص پاگل، سودائی یا مجنون ہو تو سورۃ الحاقہ (سورۃ نمبر ۱۱۲) پڑھ کر دم کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز اس کا پاگل پن ختم ہو کر اس کی عقل و ذکاوت واپس آجائے گی اور پھر وہ ہمیشہ اپنے ہوش حواس میں رہے گا۔

پاؤں کی ایڑیاں پھٹ جانا

اگر کسی شخص کے پاؤں کی ایڑیاں پھٹ گئی ہوں تو وہ سورۃ الطارق (سورۃ نمبر ۸۶) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اسے پانی میں گھولے اور اس پانی کو اپنی پھٹی ہوئی ایڑیوں پر لگائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی ایڑیاں صحیح ہو جائیں گی۔

پتے میں پتھری یا زہر

اگر کسی شخص کے پتے میں پتھری ہو یا زہر پیدا ہو گیا ہو تو اس کے لئے۔ اللہ لا الہ الا هو العلی القیوم صبح، شام اور رات کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلایا جائے اور چالیس روز یہ عمل جاری رکھا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پتے کی بیماریاں

۱۔ اگر کسی شخص کو پتے کی کوئی بیماری لاحق ہو تو سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۲) گیارہ مرتبہ پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پتے کی ہر بیماری سے شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پتے میں تکلیف ہو تو گیارہ بار یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔

الرحمن علی العرش استوی

انشاء اللہ العزیز پتے کی ہر تکلیف سے افاقہ ہوگا۔

پتی اچھلنا

اگر کسی شخص کو پتی اچھلنے کی شکایت ہو تو پانی میں کھوئے کلپڑا یا جینی گھول کر گیارہ مرتبہ کن فیکون پڑھ کر اس پانی پر دم کیا جائے اور مریض کو وہ پانی تین بار پلایا جائے۔ اگر مرض میں شدت

پھر کاؤ کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کا گھر بیماریوں اور دباؤں سے محفوظ رہے گا۔

بینائی کی بحالی

جس شخص کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی ہو وہ اسم مبارک یا شکوہ اکالیس دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کرے، پھر تھوڑا سا پانی آنکھوں پر لگائے اور باقی پانی پیئے۔ انشاء اللہ العزیز سات ہی روز میں شفا پائے گا اور بینائی بحال ہو جائے گی۔

بیوی کی شوہر کے ساتھ زیادتیاں

اگر کسی شخص کی بیوی اپنے غصہ اور طبیعت کے باعث یا کسی اور وجہ سے شوہر کے ساتھ زیادتیاں کرے اور اس کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دے تو وہ سب کاموں سے فراغت کے بعد رات کو سونے سے پہلے ہا وضو منہ پر بیٹھ کر اکالیس بار پوری سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) پڑھ کر بات کہے بغیر اپنے بستر میں چلا جائے اور لیٹ کر آنکھیں بند کر کے اپنی بیوی کا تصور کرتے کرتے سو جائے انشاء اللہ العزیز بیوی کی زیادتیاں ختم ہو جائیں گی۔ اس عمل کی مدت نوے دن ہے۔ اس عرصے میں اگر بیوی کا رویہ درست ہو جائے تب بھی نوے دن کی مدت پوری کی جائے۔

بیویوں کے درمیان نا انصافی

اگر کوئی شخص اپنی بیویوں کے درمیان انصاف نہ کرتا ہو تو اسم مبارک یا مقسط سات ہزار مرتبہ پڑھ کر کھانے کی کسی چیز پر دم کیا جائے اور وہ چیز اس نا انصاف شخص کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز وہ منصف مزاج ہو جائے گا اور نا انصافی چھوڑ کر اپنی بیویوں کے درمیان انصاف کرنے لگے گا۔

پاکیزگی، نفس اور نیک نیتی

اگر کوئی شخص اسم مبارک یا جبار کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے پاکیزگی، نفس، نیک نیتی اور انکسار طبیعت کے اوصاف سے متصف فرمائے گا اور اس اسم مبارک کے ذکر کی برکت سے وہ خلائق کی نظروں میں جلیل المرتبہ گردانا جائے گا۔

جو تو گیارہ روز اور زیادہ سے زیادہ اکیس روز یہ عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پختگی ایمان

اگر کسی شخص کا ایمان کمزور ہو اور شیطان مختلف دوسو سوں سے اس کے دل و دماغ میں ایمان کے حوالے سے طرح طرح کے شبہات پیدا کرتا ہو تو وہ سورۃ نوح (سورۃ نمبر ۷۴) کی تلاوت بکثرت کیا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے دل و دماغ سے ہر قسم کے شیطانی دوسوں اور شبہات دفع ہو جائیں گے اور اسے ایمان کی پختگی نصیب ہوگی۔

پرسکون زندگی

اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے سورۃ النجم (سورۃ نمبر ۷۲) ایک مرتبہ پڑھے گا اور اس معمول پر مداومت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ ایک پرسکون زندگی گزارے گا اور کبھی کسی غم یا فکر میں مبتلا نہ ہوگا۔

پرہیزگار اور سعادت مند فرزند

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے دس دفعہ یا تکبیر پڑھے، حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے پرہیزگار فرماں بردار اور سعادت مند فرزند عطا فرمائے گا۔

پریشان کن خواب

اگر کسی شخص کو برے برے یا پریشان کرنے والے خواب آتے ہوں تو وہ سوتے وقت سورۃ المعارج (سورۃ نمبر ۷۹) پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ العزیز ہر قسم کے برے اور پریشان کن خوابوں سے محفوظ رہے گا۔

پریشانیوں اور غموں سے نجات

جو شخص اسم مبارک "یا بدیع" روزانہ ایک ہزار مرتبہ پابندی کے ساتھ ہمیشہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے ہر قسم کی پریشانیوں اور غموں سے نجات دے گا اور اسے اپنی امان میں رکھے گا۔

پسلی کے درد سے نجات

اگر کسی شخص کی پسلی میں درد ہو تو وہ اسم مبارک "یا مجید" ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر روٹی پر دم کرے اور پھر اس روٹی کو درد کی جگہ باندھے۔ انشاء اللہ العزیز درد فوراً جاتا رہے گا۔

پسلی، کمر یا سینے کا درد

اگر کسی شخص کے پسلی، کمر یا سینے میں درد ہو تو کوئی دوسرا شخص ہادوضو ہو کر درد کے مقام پر انگشت شہادت سے سات مرتبہ "یا اللہ" لکھ دے اور اس عمل کو دن میں سات مرتبہ دہرائے انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

پنڈلیوں اور پہلو کا درد

اگر شخص کو پنڈلیوں اور پہلو کے درد کی شکایت ہو تو وہ سورۃ یونس (سورۃ نمبر ۱۰) کی آیت نمبر ۱۲ ایک تازہ اور کوری ٹھیکری پر لکھے پھر اس ٹھیکری کو خالص و پاک تیل سے بھرے اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کی مدد سے تیل اور آیت مذکورہ کے تحریر کو باہم ملا دے۔ بعد ازاں مذکورہ درد کی جگہ پر آہستہ آہستہ مالش کرے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پودوں کا کمزور ہونا

اگر کسی شخص کے کھیت یا باغ کے پودے کمزور ہوں تو وہ سورۃ النبا (سورۃ نمبر ۷۷) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اسے پانی سے دھوئے اور پھر یہ پانی اپنے کھیت یا باغ کے پودوں کو دے۔ انشاء اللہ العزیز کھیت یا باغ کے پودے قوی اور تندرست و توانا ہو جائیں گے۔

پوشیدہ حالات و واقعات سے آگاہی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا خیر" کا بکثرت ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے خواب اور بیداری کی حالت میں پوشیدہ حالات و واقعات سے مطلع فرمائے گا اور غیبی مشاہدات اس پر بکثرت ظاہر ہوتے رہیں گے۔

پوشیدہ راز کا معلوم کرنا

جو شخص پوشیدہ راز یا اسرار تخفیہ سے واقف ہونا چاہتا ہو،

وہ اسم مبارک "یا باطن" ہر روز ایک تہائی رات گز جانے کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے اور پھر خاموش ہو کر سو جائے۔ انشاء اللہ العزیز سلامت روز کے اندر اندر غیب سے بشارت ہوگی اور جو بات پردہ راز میں ہے وہ ظاہر ہو جائے گی۔

پھل دار درخت کا پھل نہ لانا

اگر کوئی پھل دار درخت پھل نہ دیتا ہو تو سورۃ آل عمران (سورۃ بقرہ) زہران اور عرق گلاب سے لکھ کر اس تحریر کو پانی سے دھو کر اس درخت پر چھڑکا جائے تو وہ انشاء اللہ العزیز وہ درخت پھل دینے لگے گا۔

پہلو اور ہاتھ میں درد

اگر کسی کے پہلو یا ہاتھوں میں درد ہو تو وہ سورۃ الانعام (سورۃ بقرہ) کی آیت نمبر ۷ رات کو سحری کے وقت بسم اللہ شریف سمیت لکھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ۔
اور پھر اسے تعویذ کے طور پر درد کی جگہ پر باندھے انشاء اللہ العزیز وہ درد سے شفا یاب ہوگا۔

چھوڑے پھنسی سے شفا

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ المرسلات (سورۃ نمبر ۷۷) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر پھنسی چھوڑے کی جگہ باندھے گا تو انشاء اللہ العزیز اسے پھنسی چھوڑے سے نجات ملے گی۔

۲۔ اگر سورۃ المجادلہ (سورۃ نمبر ۵۸) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور پانی سے دھو کر وہ پانی چھوڑے پھنسی پر ڈالا جائے تو کبھی نہ پھیلے گا اور انشاء اللہ العزیز مریض کو جلد شفا ہوگی۔

۳۔ اگر کسی شخص کے جسم پر کسی جگہ چھوڑا، پھنسی یا ناسور ہو گیا ہو اور وہ کسی طرح اچھا نہ ہوتا ہو تو سات دن تک تین سو دفعہ اسم مبارک "یا رقیب" پڑھ کر اس چھوڑے پھنسی، ناسور یا زخم پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس عرصہ میں زخم اچھا ہو کر چھوڑے پھنسی اور ناسور سے مکمل شفا ہوگی۔

چھپیٹے کا درد

۱۔ اگر کسی شخص کے چھپیٹے میں درد ہو یا چھپیٹے میں پانی بھر گیا ہو تو اسے مبارک "السلام المؤمن" تین سو بارہ مرتبہ پڑھ کر

مٹھائی پر دم کر کے وہ مٹھائی اس شخص کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے چھپیٹے میں درد ہو یا اس میں پانی بھر گیا ہو یا کوئی اور تکلیف ہو سورۃ الرحمن (سورۃ نمبر ۵۵) کی پہلی آیتیں آیات کو گیارہ مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور یہ عمل مسلسل اکتالیس روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

چھپیٹے میں پانی

۱۔ اگر کسی شخص کے چھپیٹے میں پانی بھر گیا ہو یا درد وغیرہ کی تکلیف ہو تو سورۃ یٰسین (سورۃ نمبر ۳۶) کی پہلی بارہ آیات پر مشتمل پہلا رکوع سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس شخص کو پلایا جائے اور اسی رکوع کی بارہ آیات کو صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں ڈالا جائے انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے چھپیٹے میں پانی بھر گیا ہو تو اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ سورۃ الرحمن (سورۃ نمبر ۵۵) کی آیات ۱ تا ۱۹ کو گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی مریض کو پلایا جائے۔ یہ عمل اکتالیس روز مسلسل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

چھپیٹے کی خرابی

اگر کسی شخص کے چھپیٹے میں خرابی ہو تو اسے مبارک "السلام المؤمن" تین سو مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے وہ میٹھی چیز اس مریض کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا نصیب ہوگی۔

پیساس کی زیادتی

اگر کسی شخص کو بہت زیادہ پیاس لگتی ہو تو یہ آیت سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنْنَاهُ فِی الْاَرْضِ۔
انشاء اللہ العزیز پیاس کم ہو جائے گی۔

پیساس کی شدت سے تحفظ

اگر کوئی شخص سورۃ سبا (سورۃ نمبر ۳۴) کو سفید کاغذ پر لکھ کر اور سفید کپڑے میں باندھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اپنے

۲۔ اگر کسی شخص کو پیشاب کی شکایت ہو تو سورۃ الشمس (سورۃ نمبر ۹۱) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اس کو پانی میں گھول یا جائے اور یہ پانی اسے پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی پیشاب دور ہو جائے گی۔

پیشاب رک رک کر آنا

اگر کسی شخص کو پیشاب رک رک کر آتا ہو تو وہ صبح سویرے نکلنے سے پہلے اور شام سویرے غروب ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ آیت مبارکہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعِزَّ وَالْجَبَرُوتَ

پڑھ کر اپنے پیٹ پر پھونک مارے اور جب تک مرض سے پوری طرح نجات حاصل نہ ہو یہ عمل جاری رکھے۔

پیشاب کی بندش

اگر کسی شخص کا پیشاب آنا بند ہو گیا ہو یا پیشاب میں رکاوٹ ہو تو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پیشاب کی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

پیشاب کی زیادتی

اگر کسی شخص کو بار بار پیشاب آتا ہو یا بستر پر پیشاب نکل جاتا ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) کو اکیس مرتبہ پڑھ کر تلوں پر دم کر کے وہ تل گیارہ روز تک اس شخص کو کھلانے جائیں۔ انشاء اللہ العزیز پیشاب کی زیادتی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

پیشاب میں خون آنا

اگر کسی شخص کو پیشاب میں خون آتا ہو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِیْقُ الْبَارِئُ الْهَیْوُومُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی۔ ایک بار پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے انشاء اللہ العزیز پیشاب میں خون آنے کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

تاثیر زبان و بیان

اگر کوئی مقرر یا مبلغ اسم مبارک "یا قحاح" کا ورد کم از کم اعداد کے مطابق یعنی ۴۸۹ مرتبہ روزانہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک

فضل و کرم سے اسے سفر و حضر میں پیاس کی شدت کی تکلیف سے اپنی امان میں رکھے گا۔

پیٹ اور منہ کی تکالیف

اگر کسی شخص کا پیٹ بڑھ رہا ہو یا منہ پھول رہا ہو تو وہ سورۃ کی (سورۃ نمبر ۵) کو لکھ کر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر پئے۔ انشاء اللہ العزیز وہ پیٹ اور منہ کی تکالیف سے امان میں رہے گا۔

پیٹ کا درد

۱۔ اگر کسی شخص کے پیٹ میں درد ہو تو آیت مبارکہ:

اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

گیارہ بار پڑھ کر پانی پر یا کسی پینے کی چیز پر دم کر کے وہ پانی یا پینے کی چیز اس شخص کو پلانی جائے انشاء اللہ العزیز پیٹ کا درد جاتا رہے گا۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پیٹ میں درد ہو تو سات مرتبہ اسم مبارک "یا عظیم" کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر پلایا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فوراً آرام ہو گا۔

پیٹ کے کپڑے

اگر کسی شخص (بچہ ہو یا بڑا) کے پیٹ میں کدو دالنے کی بجائے یا چونے وغیرہ قسم کے کپڑے ہوں تو سورۃ الکوتر (سورۃ نمبر ۱۰۸) تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی نہار منہ مریض کو پلایا جائے۔ مریض یہ عمل خود بھی کر سکتا ہے۔ ساتھ ساتھ دن میں کسی وقت وقفہ وقفہ سے تین مرتبہ ایک ایک دفعہ یہی سورۃ پڑھ کر پیٹ پر پھونک ماردی جائے۔ گیارہ روز یہ عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پیٹ کے ہر قسم کے کپڑے ختم ہو جائیں گے۔

پیشاب کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو پیشاب کی شکایت ہو تو سورج نکلنے سے پہلے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ صبح نہار منہ ایک پیالی پانی پر دم کر کے وہ پانی پیا جائے ایک ماہ تک یہ عمل کیا جائے اور پانی پینے کے بعد آدھ گھنٹہ تک کوئی چیز کھانا یا پینا منع ہے۔ یہ التزام کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ پیشاب دور ہو جائے گی۔

تجارت و کاروبار میں ترقی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا نافع" کا بکثرت ورد کرے گا تو پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے اس کی تجارت میں ترقی عطا کرے گا اور اسے دولت و برکت اور خیر کثیر بخشے گا۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے دولت و غنا اور رزق حلال میں وسعت عطا کرے گا۔

تجارت میں برکت

۱۔ جو شخص کوئی نئی چیز یا نیا مال خریدتے وقت اسم مبارک "یا نافع" کو اکتالیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے لئے اس چیز یا مال میں اور اس کی تجارت میں برکت عطا فرمائے گا۔

۲۔ اگر کوئی تاجر سورۃ فاطر (سورۃ نمبر ۳۵) کی آیت نمبر ۱۹ اور آیت نمبر ۳۰ کو خالص سوئی کپڑے کے چار ٹکڑوں پر الگ الگ لکھ کر انہیں اپنے سامان تجارت میں رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی تجارت میں برکت دے گا اور اسے کثیر منافع عطا فرمائے گا۔

تجارت میں نقصان کا خوف

جس شخص کو مال تجارت میں نقصان کا اندیشہ ہو وہ اسم مبارک "یا منعم" کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز وہ مال تجارت میں نقصان یا خسار سے محفوظ رہے گا۔

تحمل اور تفکر کی عادت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا حکیم" کا بکثرت ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے تحمل و تفکر کے اوصاف سے متصف فرمائے گا اور وہ شخص ہر کام نہایت تحمل، تفکر، غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد کرے گا۔ وہ جلد بازی سے کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالے گا۔ اور کسی کام کو اس وقت تک ہاتھ میں نہیں لے گا۔ جب تک اسے اس کام میں دین کی کوئی حکمت یا بھلائی کا پہلو نظر نہ آئے۔ وہ کوئی غیر شرعی کام انجام نہیں دیتا اور نہ کسی ایسے کام کی قول یا فعلی تائید کرتا ہے جو اس کے نزدیک کسی نہ کسی رنگ میں دنیا

کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس کے زبان و بیان میں قبولیت اور اثر اندازی کی تاثیر عطا فرمائے گا۔ اس کی زبان سے جو کچھ نکلے گا وہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو متاثر کرے گا اور اس طرح بطور مقرر یا مبلغ اس پر کامیابی اور قبولیت کے دروازے کھلتے جائیں گے۔

تأجیات اکرام و احترام

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا کریم" کا ورد بکثرت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس پر ایسا لطف و کرم فرمائے گا کہ وہ دنیا والوں کی نظروں میں تأجیات مکرم و محترم رہے گا۔

تبادلہ رکوانا

اگر ملازمت کے سلسلے میں کسی شخص کا تبادلہ ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں ہو گیا ہو اور اسے رکوانا منسوخ کرنا مقصود ہو تو عشاء کی نماز کے بعد انیس روز تک روزانہ انیس مرتبہ سورۃ اللہب (سورۃ نمبر ۱۱) پڑھ کر دعا کی جائے۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

تبادلہ کرانا

اگر ملازمت کے سلسلے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں تبادلہ کرنا مقصود ہو تو نماز عشاء کے بعد چالیس روز تک روزانہ اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی (سورۃ البقرہ سورۃ نمبر ۲ کی آیت نمبر ۲۵۵) پڑھ کر دعا کی جائے کسی مجبوری سے ناغہ ہو جائے تو دن شمار کر کے بعد میں پورے کر لے جائیں۔ انشاء اللہ العزیز مقصد پورا ہوگا۔

تپ دق (ٹی پی)

اگر کوئی شخص تپ دق میں مبتلا ہو تو چینی کی تین رکابیوں پر:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ يُلْقِ آيَاتِ الْكِتَابِ الْكَافِرِينَ
الرَّحِيمِ الرَّحِيمِ الرَّحِيمِ

لکھ کر ایک رکابی صبح، ایک شام اور ایک رات کو پانی سے دھو کر وہ پانی اس شخص کو نوے روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

تسخیر خلائی

۱۔ اگر کوئی شخص تسخیر خلائی کی نیت سے سورۃ القیامہ (سورۃ نمبر ۵۵) کو روزانہ سات بار با وضو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خلائی کو اس کے لئے مسخر فرمائے گا۔ انشاء اللہ العزیز لوگ اس کے مطیع ہوں گے اور خوب عزت و خدمت کریں گے۔
۲۔ جو شخص دوسرے لوگوں کو اپنا مطیع کرنا چاہے، اسے چاہئے کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد غسل کرے، پھر مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ اسم مبارک "یا باری" پڑھے اور اس کے اول و آخر اکتالیس اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو ہمیشہ کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کے دلوں کو اس کے لئے مسخر فرمائے گا اور وہ اس کی ہر بات کو دل سے تسلیم کریں گے۔ اسی طرح اگر کوئی حاکم یہ عمل کرے گا تو حکام بالا اور ماتحتوں میں اس کی وجاہت بہت ہوگی اور اس کے فیصلوں کے خلاف اپیل بہت کم منظور ہوگی اور اسے بہت قابل اور لائق فائق مانا جائے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص سورۃ یسین (سورۃ نمبر ۳۶) کو پاک صاف کاغذ پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر معطر و موم جامہ تک کے بازو پر یا گلے میں تعویذ کے طور پر باندھ لے تو وہ دوست دشمن سب کی نظر میں عزیز و محترم ہو جائے گا اور انشاء اللہ العزیز خلق خدا اس کے لئے مسخر ہو جائے گی۔

تسخیر قلوب

۱۔ اگر کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پاک صاف کاغذ پر چھ سو مرتبہ لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا، انشاء اللہ العزیز لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت و عظمت ہوگی اور کوئی اس سے بدسلوکی نہ کر سکے گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا قیوم" صبح صادق سے طلوع آفتاب تک بغیر شمار یا گنتی کے بغیر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے دلوں کی تسخیر کی طاقت عطا فرمائے گا۔

تسخیر و محبت

اگر کوئی شخص کسی محبوب کی تسخیر یا محبت میں کامیابی کے حصول کی آرزو رکھتا ہو تو وہ اسم مبارک "یا حامد" کا کثرت سے ورد کرے۔

حکمت یا شرعی مصلحت کے خلاف ہو۔

تحصیل علم

اگر کوئی شخص علم حاصل کرنے کی نیت سے سورۃ الانشراح (سورۃ نمبر ۹۴) کی روزانہ تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کا سینہ علم کے لئے کھول دے گا اور اسے علم کی دولت سے مالا مال فرمائے گا۔

ترقی رزق

اگر کوئی شخص رزق میں ترقی کی نیت سے سورۃ الجمعہ (سورۃ نمبر ۱۱۱) کو تہجد کی نماز کے بعد تین مرتبہ اکتالیس روز تک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس پر ترقی کے دروازے کھول دیگا۔

ترقی روزگار و تجارت

اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء ایسی جگہ پر نہ سڑھے ہو کہ جہاں کسی چیز کا سایہ سر پر نہ ہو، پانچ سو مرتبہ اسم مبارک "یا مسبب" الاسباب کا ورد کرنے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے تو اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے غیب سے رزق عطا فرمائے گا۔ اور اس کے روزگار و تجارت میں ترقی دے گا۔ اگر اس پر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہو گا تو انشاء اللہ ادا ہو جائے گا۔

ترقی منصب

اگر کوئی شخص اپنے منصب کی ترقی چاہتا ہو تو وہ رات کے بارہ بجے روزانہ غسل کر کے تہجد کی بارہ رکعت نماز نفل پڑھے اس کے بعد شیرہ مرتبہ سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۴۲) پڑھے۔ یہ عمل اکتالیس روز تک کرتا رہے۔ انشاء اللہ العزیز منصب میں ترقی اور رزق میں فراخی ہوگی۔

تسخیر حکام

اگر کوئی شخص ایک کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ کر اس پر ڈیڑھ سو مرتبہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے اور پھر اسے بطور تعویذ اپنے پاس رکھے تو انشاء اللہ العزیز حکام اس پر مہربان ہوں گے۔

تقویت حافظہ

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا ہو" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے حافظہ کو قوی کرے گا۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ العزیز وہ جو کچھ بھی یاد کرے گا کبھی نہ بھولے گا۔

۲۔ اگر کسی شخص کا حافظہ کمزور ہو تو وہ نفل نماز کے آخری حصہ میں التعمیات اور وشریف اور دھلکے بعد "سفر تک فلا تسی" جتنی مرتبہ بھی ہو سکے پڑھے اور اسی طرح فرض نماز کے بعد ایسا پڑھ کر یا رکہ کر گیارہ مرتبہ اسم مبارک "یا قوی" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے حافظہ کو تقویت عطا فرمائے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص سورۃ یسین کو سات روز تک زعفران اور گلاب سے لکھے اور دھو کر پیتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حافظہ اور زبان کو تقویت بخشنے گا اور وہ جو کچھ سنے گا اسے ہرگز نہ بھولے گا اور جس سے گفتگو کرے گا اس پر غالب رہے گا۔

تقویت دل

اگر کسی شخص کا دل کسی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو تو وہ سورۃ الذہر (سورۃ نمبر ۷۴) کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس تلاوت کی مداومت سے اس کا دل قوی مضبوط اور توانا ہو جائے گا۔

تقویت قلب و جگر

اگر کوئی شخص سورۃ الانشراح (سورۃ نمبر ۹۴) کی تلاوت مداومت کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے سینے اور قلب و جگر کو تقویت بخشنے گا۔

تکريم و تعظيم خلالتی

اگر کوئی شخص سورۃ محمد (سورۃ نمبر ۴۷) نماز تہجد کے بعد روزانہ ایک مرتبہ اور تین سال تک بلا ناغہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے خلالتی میں بے حد عزت اور بے پناہ تعظیم و تکریم عطا فرمائے گا۔ وہ جہاں بھی جائے گا اس کی عزت کی جائے گی اور اسے دنیا میں ہر لحاظ سے ایک بلند مقام اور ادنیٰ مرتبہ حاصل ہوگا۔ لوگ اسے سیر آنکھوں پر جگہ دیں گے اور اس کی ہر خواہش کو بمنزلہ حکم سمجھ کر تعمیل کریں گے۔

انشاء اللہ العزیز جلد ہی اسے اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی۔
تنبیہ: ناجائز تعلقات یا خلاف شرع امور کی غرض سے اس اسم مبارک یا کسی اور اسم مبارک کا عمل سخت منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو جذام اور کوڑھ جیسے موزی مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

تسہیل مشکلات

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سورۃ العصر (سورۃ نمبر ۱۱۰) سات مرتبہ پڑھتا رہے اور اسے اپنا معمول بنائے تو انشاء اللہ العزیز اس کی ہر مشکل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آسان ہوتی چلی جائیگی۔

تعظيم و تکریم

اگر کوئی شخص سورۃ بنی اسرائیل / سورۃ الاسراء (سورۃ نمبر ۱۷) کو لکھ کر اور اس کا تعویذ بنا کر سبز ریشمی کپڑے میں باندھ کر اپنے پاس رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے خلالتی میں معظم و مکرم بنا کر بلند مرتبہ عطا کرے گا اور ہر جگہ اس کی تعظیم و تکریم ہوگی۔

تمفکرات و پریشانیوں کی نجات

اگر کوئی شخص تمفکرات اور پریشانیوں میں گھرا رہا ہو تو وہ روزانہ سورۃ النجم (سورۃ نمبر ۸۹) بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے دنیا کے تمفکرات اور پریشانیوں سے نجات دے گا اور اسے دنیا کی طرف سے بے غم بنا دے گا۔

تقویت ایمان

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا مومن" کا کثرت سے ورد کرے گا تو اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کا ایمان قوی ہوگا اور اس کے دل میں ایمان کی لہریں موجزن ہوں گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورانیت اور باطن کو صفائی عطا فرمائے گا۔ اور اس کی ذات کو خلالتی کے فیض کا ذریعہ بنائے گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا مصورہ" کا کثرت سے ورد کرے گا ہر چیز کو دیکھ کر انسان اور حیوان کا مشاہدہ کرنے کے بعد خدا کی عظمت اور قدرت پر اس کا ایمان زیادہ ہوتا جائے گا اور ہر تصویر سے اسے خدائے مصور کا تعلق محسوس ہونے لگے گا جو اس کے ایمان کی تقویت کا باعث ہوگا۔

شکیر اور غرور سے نفرت

جو شخص اسم مبارک "یا خافض" کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو شکیر اور غرور سے نفرت کرنے والا بنائے گا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو اور مخالفت کرنے والے کو نہایت برا جانے گا۔ بڑے سے بڑے شکیر اور غرور آدمی اس کی نظروں میں حقیر اور ذلیل نظر آئیں گے۔

تلی کی تکلیف

اگر کسی شخص کو تلی کی تکلیف ہو تو اسے سورۃ الممتحنہ (سورۃ نمبر ۱۰۹) تین مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور پانی سے دھو کر پلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

تلی کے مرض سے شفاء

اگر کوئی شخص طحال یعنی تلی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ الرحمن (سورۃ نمبر ۵۵) کسی پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اسے پانی سے دھوئے اور پھر وہ پانی پیئے۔ انشاء اللہ العزیز وہ شفا پائے گا۔

تمام اندیشوں سے نجات

اگر کوئی شخص سوتے وقت اسم مبارک "یا مقدم" کا ورد کم از کم ۱۸۴ مرتبہ کرے گا اور اس کے بعد ورد کرتے کرتے سو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے دشمنوں کے حملے، چوری کے خوف، مکان کے گرنے، جہاز کے ڈوبنے اور اسی طرح کے تمام ناگہانی قسم کے اندیشوں سے محفوظ رکھے گا۔

تمام گستاہوں سے معافی

اگر کوئی شخص سورۃ الفجر (سورۃ نمبر ۸۹) کو ماہ ذی الحجہ (مقرب) سال کا آخری مہینہ کے پہلے دس دنوں میں پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تنہائی میں دل کی گھبراہٹ

اگر کسی شخص کا تنہائی میں دل گھبراتا ہو یا تنہائی کی حالت میں اسے خوف محسوس ہوتا ہو تو وہ اسم مبارک "یا واحد" ایک ہزار

مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز دل کا گھبراتا اور خوف کی کیفیت موقوف ہو کر اطمینان قلب پیدا ہوگا۔

تنگ جگہوں کا خوف

اگر کسی شخص کو تنگ جگہوں، بند کمروں یا تنگ گلیوں یا زینوں سے خوف آتا ہو تو وہ اسم مبارک "یا واحد" ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا تنگ جگہوں، بند کمروں یا تنگ گلیوں یا تنگ زینوں سے خوف ختم ہو جائے گا۔

تنگ دستی اور مفلسی سے نجات

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا صمد" ہر روز ایک ہزار تین مرتبہ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تنگ دستی اور محتاجی سے امان بخشنے گا۔ وہ کبھی بھوکا، تنگ دست اور محتاج نہ ہوگا اور ساری زندگی تمام مخلوق سے بے نیاز اور بے پرواہ رہے گا۔
۲۔ اگر کوئی شخص تنگ دستی اور مفلسی و بے روزگاری کے باعث قلق کرنے پر مجبور ہو اور اس کی غیرت و خود داری کے دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی اجازت نہ دیتی ہو تو وہ اسم مبارک "یا کریم" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے جلد ہی غیب سے رزق کے سامان ہوتا ہو کر تنگ دستی اور مفلسی سے نجات مل جائے گی۔
۳۔ اگر کوئی شخص رزق کی تنگی کے باعث فقر و فاقہ کی تکلیف سے دوچار ہو تو وہ اسم مبارک "یا غفار" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس پر رزق کی فراخی کے دروازے کھلیں گے اور اس کی پریشانیوں کا خاتمہ ہوگا۔

تنگ کرنے والے سے نجات

اگر کسی شخص کو کوئی اور شخص حسد یا کسی اور وجہ سے طرح طرح سے تنگ کرتا اور ستاتا ہو تو وہ اس شخص سے چھٹکارا حاصل کرنے کی نیت سے سورۃ الدھر کی آیت نمبر ۲۲ اور آیت نمبر ۱۲ کو روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ تیرہ دن تک پڑھے۔
اَنَا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِیْلًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِيعْ مَنْ مِثْلَ آبِیْہَا أَوْ كُفُوْرَہَا انشاء اللہ العزیز اسے اس تنگ کرنے اور ستانے والے شخص سے نجات مل جائے گی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس حاکم کے ظلم و جبر سے امان میں رکھے گا اور جو مقصد لے کر جلے گا وہ انشاء اللہ پورا ہوگا۔

جابر ظالم کا خوف

جو شخص اللہ کا اسم مبارک "اللہ" خوش خط لکھ کر یا لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور دن رات میں کم از کم تین مرتبہ دھونکے ادب کے ساتھ قبلہ رو بیٹھ کر انتہائی محبت، عقیدت اور خلوص کے ساتھ بکثرت اس اسم مبارک کا ورد کرے تو اسے انشاء اللہ عزیز دنیا کے کسی جابر ظالم سے خوف نہ ہوگا اور اس کے دل کو اطمینان کی دولت میسر ہوگی۔

جادو، بددعا، جن بھوت سے حفاظت

جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد اکیس اکیس دفعہ اسم مبارک "یا تاویس" پڑھے گا اور ہمیشہ پڑھتا رہے گا، اس پر کوئی جادو اثر نہ کرے گا، کسی شخص کی بددعا اس کے حق میں کارگر نہ ہوگی۔ کسی جن بھوت یا آسیب کا اس پر اثر نہ ہوگا اور ہر قسم کی بلا سے محفوظ رہے گا۔ جن بھوت اور دیگر بالائی بلاؤں کو رفع کرنے کے لئے یہ اسم مبارک اسم اعظم کی سی تاثیر رکھتا ہے اور نہایت عجیب الاثر اور سریع التأثير ہے۔

جادو، سحر یا ٹوٹنے کا خوف

جس شخص کو اپنے حریفوں اور حاسدوں کی طرف سے جادو، سحر یا ٹوٹنے کا خوف ہو وہ اسم مبارک "یا ممیت" سات مرتبہ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرے۔ انشاء اللہ عزیز کوئی جادو سحر یا ٹوٹنا کبھی اثر نہ کرے گا اور ہر قسم کا جادو ٹوٹنا اس شخص کے قریب آکر مر جائے گا یا بے کار ہو جائے گا۔

جادو ٹوٹنے سے نجات

اگر کسی شخص پر جادو ٹوٹنا کر دیا گیا ہو تو روز ہفتہ سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۴۳) کسی روٹی وغیرہ پر لکھ کر یا لکھوا کر خود کھلے یا کھلا دی جائے۔ انشاء اللہ عزیز جادو ٹوٹنے کا اثر ختم ہو جائیگا۔

جان و مال کی حفاظت

جو شخص اسم مبارک "یا ہیمن" کا بکثرت ورد کرے گا، انشاء اللہ

توقیر و عزت کا حصول

اگر کوئی شخص روز جمعرات بعد نماز عشاء سے شروع کر کے چالیس روز متواتر بلا ناغہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" روزانہ چودہ سو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسے بے پناہ توقیر و عزت ملے گی اور وہ جس سے آنکھ ملائے گا وہی اس کا مطیع ہو جائے گا۔

توکل علی اللہ

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا قیوم" کا ورد کثرت سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ توکل علی اللہ کے وصف سے متصف ہوگا۔ وہ توکل کرے گا تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کرے گا اور اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ کرنے کا خیال تک دل میں نہ لائے گا۔ وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ نیک گمان رکھے گا اور اللہ کے سوا کسی بڑے سے بڑے حاکم، جابر یا سلطان کو خاطر میں نہ لائے گا۔

تونگری اور غنا

اگر کوئی شخص مال و دولت دنیا اور تونگری و غنا کی خواہش رکھتا ہو تو وہ دوسرے قمری مہینے کے ماہ صفر کے آخری بدھ کے دن سورۃ الانشراح (سورۃ نمبر ۹۴) سورۃ التین (سورۃ نمبر ۹۵) سورۃ النصر (سورۃ نمبر ۱۱۰) اور سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) سات سات بار پڑھے۔ انشاء اللہ عزیز وہ مال و دولت دنیا سے غنی اور تونگر ہو جائے گا۔

ٹڈیوں کی یلغار سے تحفظ

اگر کسی جگہ ٹڈیوں نے یلغار کر دی ہو اور ایسے میں کوئی شخص اسم مبارک "یا مانع" چار کوری ٹھیکریوں پر سات سات مرتبہ لکھ کر چاروں ٹھیکریاں اپنے کھیت یا باغ کے چاروں کونوں میں دبا دے تو انشاء اللہ عزیز وہ کھیت یا باغ ٹڈیوں کے ہاتھوں تباہ ہونے سے محفوظ رہے گا۔

جابر حاکم کے جبر سے امان

اگر کسی شخص کو کسی ظالم و جابر حاکم کی طرف سے ظلم اور زیادتی کا اندیشہ ہو تو وہ شب جمعہ میں رات کے بارے بچے کے بعد سورۃ العصر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے۔ جب وہ حاکم کے پاس جائے گا تو

کو پلایا جائے اور یہ عمل اکتالیس روز تک مسلسل کیا جائے۔ انشاء اللہ
العزیز جریان کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

جسم پر پھوڑے پھنسیاں

اگر کسی شخص کے جسم پر پھوڑے پھنسیاں ہوں یا اس کی جلد
جگہ جگہ سے پھٹ گئی ہو یا دیگر جلدی امراض میں مبتلا ہو تو سورۃ
التحریم (سورۃ نمبر ۶۶) پڑھ کر اس شخص پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ
العزیز اسے پھوڑے پھنسیوں اور دیگر جلدی امراض سے شفا
نصیب ہوگی۔

جسم میں تنگی اور در ماندگی

اگر کوئی شخص روزانہ رات کو بستر پر جاتے وقت سبحان اللہ
۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار پڑھ کر اپنے جسم
پر دم کر لیا کرے گا تو انشاء اللہ العزیز کبھی اپنے جسم میں تنگی
درد اور در ماندگی محسوس نہ کرے گا۔

جسم میں درد

اگر کسی شخص کے بدن میں کسی جگہ درد ہو تو سورۃ المزمل (سورۃ
نمبر ۷۳) پڑھ کر روغن بادام تلخ پر دم کر کے اس شخص کے بدن میں
درد کی جگہ پر مالش کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز درد سے آرام
آجائے گا۔

جسمانی ضرر سے سلامتی

اگر کوئی شخص سورۃ البینہ (سورۃ نمبر ۹۸) کو لکھ کر بطور تعویذ اپنے
پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اسے ہر قسم
کے جسمانی ضرر سے محفوظ اور صحیح سلامت رکھے گا۔

جسمانی عضو ضائع ہونے کا اندیشہ

اگر کسی شخص کو بیماری کی وجہ سے اپنے جسم کے کسی عضو
کے ضائع یا بے کار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اسم مبارک
"یا محیی" کو ہر روز صبح شام سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے
اد پر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے جسم کا کوئی عضو
ضائع یا بے کار نہ ہوگا۔ اور اس کے تمام جسمانی اعضاء سلامت
اور محفوظ رہیں گے۔

العزیز اس کا جان و مال ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

جانور کی نظر بد

اگر کسی جانور کو نظر بد لگ گئی ہو اور وہ دودھ نہ دیتا ہو یا
دانہ گھاس نہ کھاتا ہو تو اول ایک بار درود شریف پڑھے پھر
تین بار با وضو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) اور سورۃ الناس
(سورۃ نمبر ۱۱۴) پڑھے اور آخر میں ایک بار درود شریف پڑھ کر
جانور پر دم کر کے اسے کھلاتا رہے انشاء اللہ العزیز جانور کی نظر
بد دور ہو جائے گی۔

جانی و مالی نقصان سے حفاظت

جو شخص اسم مبارک "یا حی" کا ورد بکثرت کرے گا اللہ تعالیٰ
اپنے فضل و کرم کے ساتھ اسے جانی و مالی نقصان سے محفوظ رکھے
گا۔ وہ موت کے خطرے والے کام پر بھی جائے گا تو خطرے سے
محفوظ رہے گا اور زلزلہ، سیلاب، وبا و دیگر آفات ارضی و
سمادی میں انشاء اللہ العزیز اسے کوئی نقصان یا گزند نہ
پہنچے گا۔

جریان کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو جریان کی شکایت ہو تو وہ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا شافی	یا شافی	یا شافی
یا کافی	یا کافی	یا کافی
یا ودود	یا ودود	یا ودود

پڑھ کر ایک پیالی پر دم کرے اور صبح نہار منہ سورج نکلنے سے
پہلے شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر وہ پانی ایک ایک گھونٹ
کر کے تین گھونٹ میں پی لے۔ انشاء اللہ العزیز چند روز کے
عمل سے شفا ہوگی۔ عمل کے دوران گرم اور قابض اشیاء سے
پرہیز ضروری ہے۔

۲۔ اگر کسی شخص کو جریان ہو گیا ہو تو وہ سورۃ الفاطر (سورۃ بقرہ)
بعد نماز مغرب پڑھ کر سفوف اسبغول پر دم کر کے اسے اکیس روز
تک استعمال کرایا جائے انشاء اللہ مرض دور ہو جائے گا۔

۳۔ اگر کسی شخص کو جریان کی شکایت ہو تو سورۃ الحجرات
(سورۃ نمبر ۴۹) تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص

جسمانی لاچارگی سے تحفظ

جو شخص ہر روز صبح کی نماز کے بعد ہر روز یا سلام، ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا، انشاء اللہ مرتے دم تک اندھا، پاہج، عاجز، لاچار یا معذور نہ ہوگا اور اس اسم مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا سے چلتے ہاتھ پیروں اٹھائے گا۔

جگر کے درد سے شفا

اگر کوئی شخص جگر کے درد میں مبتلا ہو تو سورۃ القدر (سورہ نمبر ۹) مٹی کے ایک نئے اور کورے ٹھیکرے پر لکھ کر اسے بارش کے پانی سے دھویا جائے اور اس میں حسب ضرورت شکر یا مصری ملا کر یہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔

جلدی امراض سے شفا

اگر کوئی شخص بھوڑے پھنسی یا دیگر جلدی امراض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ المنافون (سورہ نمبر ۲۴) پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے جلد شفا ملے گی۔

جملہ اعضاء جسمانی کی معصیت سے تحفظ

اگر کوئی شخص اسم مبارک، یا مانع، کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اپنی خاص پناہ میں رکھے گا اور اس کی زبان، اس کے ہاتھ، اس کے پاؤں، اس کی آنکھیں غرض کہ اس کے جملہ اعضاء جسمانی ہر قسم کے گناہوں اور برائیوں سے بچے رہیں گے۔ اس کی طہارت اور پاکیزگی بہت زیادہ اور اس کی عصمت نہایت سچی ہوگی۔

جملہ امراض کے لئے

اگر کوئی شخص سورۃ التازعات کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی کسی مریض کو پلائے گا تو خواہ اسے کوئی سامرض لاحق ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مریض کو مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔

جملہ امور کی بحسن و خوبی انجام پذیری

اگر کوئی شخص اسم مبارک، یا ہادی، کا بکثرت ورد کرے گا تو

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس اہلیت سے بہرہ ور فرمائے گا کہ اس کے جملہ امور بحسن و خوبی انجام پذیر ہوں گے۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ العزیز وہ جس کام کی ابتداء کرے گا وہ بحسن و خوبی انجام کو پہنچے گا۔ وہ جس کام میں ہاتھ ڈالے گا اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور اس کی تکمیل کے راستے کی ہر کاوٹ بفضلہ تعالیٰ خود بخود دور ہوتی جائے گی۔

جملہ مقاصد میں سبقت

اگر کوئی شخص اسم مبارک، یا اادل، کا ورد کثرت سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے جملہ مقاصد میں سبقت اور اولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔

جنات اور آسیب کا اثر

اگر کسی شخص پر جنات اور آسیب وغیرہ کا اثر ہو تو گیارہ روز تک سورۃ النجم (سورہ نمبر ۵۲) روزانہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے پانی اس شخص کو پلایا جائے اور آخری دن اس سورۃ کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر یا عکسی نقل بنو کر بطور تعویذ اس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز جنات اور آسیب وغیرہ کا اثر ختم ہو جائے گا۔

کایا پلٹ

اگر اسم مبارک، یا علی، تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا جائے تو اس اسم مبارک کی برکت سے ذلیل شخص عزت و آبرو والا بنے، فقیر اور محتاج کو تونگری حاصل ہو اور مسافر اپنے وطن میں خیریت سے پہنچے۔ اور جو شخص روزانہ اس اسم مبارک کا ورد تین ہزار مرتبہ کرے گا وہ کبھی بے آبرو نہ ہوگا اور ہر طرح کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رہے گا۔

کبڑا پین

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے کبڑا ہو گیا ہو یا اس کی پشت پر کوب نکل آیا ہو تو وہ آیت مبارکہ: اِلٰی الْاَوَّلٰی کَيْفَ خُلِقْتَ کا بار بار ورد کرے اور جب بھی پانی یا کوئی اور مشروب پئے اس پر یہی آیت مبارکہ دم کر کے پئے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا کبڑا پین ختم ہو جائے گا۔

مال و دولت اور طیب و طاہر رزق اس قدر فراخی کے ساتھ عطا فرمادے گا کہ انتہائی فیاضی، دریا دلی اور فراخ دستی کے ساتھ خرچ کرنے سے بھی ختم نہ ہوگا۔

کردار کی حفاظت

جو شخص اسم مبارک، یا معزز کا بکثرت ورد کرے گا وہ اپنی اور دوسرے ہر ایک مسلمان کی عزت و آبرو کی حفاظت کا خاص خیال رکھے گا، اپنے لئے کبھی کوئی ذلت یا حقارت کی بات گوارا نہ کرے گا، ہر وقت اپنے کردار اور اپنے چال چلن کی حفاظت کرے گا اور حتی المقدور کسی ایسے کام کے قریب بھی نہ پہنچے گا جس میں کوئی ذلت کی بات ہو۔

کریم النفسی اور خوش اخلاقی

جو شخص اسم مبارک، یا کریم کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بزرگ صفت، نیک اخلاق، نرم مزاج، کریم النفس، سادگی پسند، خوش اطوار، سخی، فیاض اور مخلوق الہی پر احسان کرنے والا بنائے گا اور لوگوں کی نظروں میں اس کا وقار و مرتبہ اور قدر و منزلت بڑھ جائے گا۔

کریم النفسی اور ہمدردی

جو شخص اسم مبارک، یا معنی کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے کریم النفس اور ہمدرد ہونے کے اوصاف سے متصف فرمائے گا۔ وہ خلائی کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی کا سلوک کرے گا کسی پر ظلم نہیں کرے گا، کسی کو مصیبت یا پریشانی میں مبتلا نہیں کرے گا بلکہ بہت مہربانی اور رحم دلی سے پیش آئے گا اور خود تمام دنیا سے لے کر رواہ رہیگا۔

کشادگی رزق

۱۔ اگر کسی شخص کو اپنے رزق میں فراخی اور کشائش مطلوب ہو تو وہ سورۃ النصر (سورۃ نمبر ۱۱) صبح کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ اور اکیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر نماز ظہر کے بعد یہی سورۃ بائیس مرتبہ اور بائیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر نماز عصر کے بعد یہی سورۃ تینتیس مرتبہ اور تینتیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر نماز مغرب کے بعد یہی سورۃ چوبیس مرتبہ اور چوبیس مرتبہ درود شریف پڑھے

کپکپی والے بخار کی شکایت

اگر کوئی شخص کپکپی والے بخار میں مبتلا ہو تو سورۃ الشمس (نمبر: ۹۱) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی اسے پلایا جائے تو انشاء اللہ العزیز اسے شفا نصیب ہوگی۔

کتے کا کاٹ لینا

اگر کسی شخص کو کتے نے کاٹ لیا ہو تو اسم مبارک، العلیم، العلیم، لکھ کر روغن زیتون میں ملا کر اسے کھلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز فائدہ ہوگا۔

کٹھن مشکلات کی مشکل کشائی

اگر کوئی شخص اسم مبارک، یا قدیر کا بکثرت ورد کرے گا تو اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ العزیز اس کے اہم سے اہم، بڑے سے بڑے کٹے، کٹھن سے کٹھن اور مشکل سے مشکل کاموں میں مشکل کشائی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی مشکلات آسان کرنے کے لئے غیب سے سامان مہیا فرمائے گا۔

کثرت احتلام

اگر کسی شخص کو کثرت احتلام کی شکایت ہو تو وہ سوتے وقت سورۃ نوح (سورۃ نمبر: ۷۱) یا سورۃ الطارق (سورۃ نمبر: ۸۶) پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ العزیز احتلام سے محفوظ رہے گا اور اگر پہلے سے یہ مرض ہو گا تو بالکل ختم ہو جائے گا۔

کثرت باراں

اگر بارش کی کثرت سے سیلاب آگیا ہو اور بارش نہ رکتی ہو تو سورۃ الواقعہ (سورۃ نمبر: ۵۶) روزانہ با وضو پانچ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز بارش رک جائے گی اور آسمان کھل جائے گا۔

کثیر مال و دولت

اگر کوئی شخص اسم مبارک، یا واحد کا کثرت سے ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے غیب سے کثیر

کشف اور روشن ضمیری

جو شخص نماز روزہ کا پابند ہو کہ حلال کا نوالہ کھا کر، با وضو ہو کر اور رو بہ قبلہ بیٹھ کر انشاء اللہ کا ورد ہر روز پانچ ہزار مرتبہ کرے گا۔ وہ انشاء اللہ العزیز تھوڑے ہی عرصے میں صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔

کفایت مہمات

۱۔ اگر کوئی شخص سورہ عبس (سورہ نمبر ۸۶) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کی جملہ حاجات پوری ہوں گی اور اس کی تمام مہمات کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوں گی۔

۲۔ اگر کوئی شخص کفایت مہمات یا قضاے حاجات کی نیت کر کے سورۃ القارعہ (سورۃ نمبر ۱۰۱) ایک ہی نشست میں ایک سو اسی بار پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کی سب مہمات آسان اور سب حاجتیں اور مرادیں پوری ہوں گی۔

کمزوروں اور ضعیفوں کی امداد

جو شخص اسم مبارک "یا مقیت" کا بکثرت ورد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے کمزوروں، ضعیفوں، ناچاروں اور ناتواں لوگوں کی امداد کرنے والا بنائے گا۔ وہ کمزوروں، مسکینوں اور حاجت مندوں کی مدد کرے گا اور کسی ظالم کو کسی عاجز یا کمزور پر ظلم نہ کرنے دے گا۔

کمزوروں کی اعانت

جو شخص اسم مبارک "یا مقدر" کا بکثرت ورد کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس وصف سے متصف فرمائے گا کہ وہ کمزوروں، بے یار و مددگار اور بے سہارا لوگوں کی امداد و اعانت میں بہت کوشش کرے گا۔ اس کی طبیعت میں دوسروں کے کام آنے کا ایک خاص جذبہ ہوگا اور وہ اس جذبے کی تاثیر کے ساتھ زندگی بھر کمزور لوگوں کی امداد اور اعانت میں سرگرم رہے گا۔

کم عقلی کی شکایت

اگر کوئی شخص کم عقل ہو یا حق اور بے وقوف سمجھا جاتا ہو تو وہ

اور پھر عشاء کی نماز کے بعد یہی سورۃ پچیس مرتبہ اور پچیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور روزانہ یہی معمول رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے رزق میں بے اندازہ فراخی اور کشائش ہوگی۔

۲۔ جو شخص فاقوں سے ناچار ہو اور کوئی صورت کشائش رزق کی نظر نہ آتی ہو، وہ اسم مبارک "یا دہاب" فجر کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے تو انشاء اللہ العزیز تھوڑے ہی عرصے میں اس کی مصیبت رفع ہوگی اور اس پر رزق کے دروازے اس طرح کھلیں گے کہ ہر شخص حیران ہوگا۔

۳۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اسم مبارک "یا حی یا قیوم" اور ایک ہزار مرتبہ اسم مبارک "یا دہاب" پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے رزق میں کشائش اور وسعت کرے گا۔

کشائش مشکلات

اگر کسی شخص کو کوئی ایسا سخت اور مشکل کام درپیش ہو جو بظاہر ہوتا ہوا نظر نہ آتا ہو تو وہ ہر جمعہ کو چند افراد اکٹھے کرے اور وہ سب مل کر سورۃ محمد (سورۃ نمبر ۴۸) ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں اور پھر حسب توفیق شیرینی وغیرہ جو کچھ میسر آئے ان پڑھنے والوں میں تبرک کے طور پر تقسیم کر دیا جائے۔ سات جموں تک ایسا ہی کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جائے گا۔

کشتی کی حفاظت

اگر کسی شخص کی کشتی پھل پھلنے سمندر یا دریا میں جاتی ہے۔ یا مسافر کو لے کر سفر کرتی ہے تو وہ سفر سے قبل با وضو ہو کر سات مرتبہ سورۃ الحج (سورۃ نمبر ۲۲) پڑھے۔ انشاء اللہ کشتی بخیریت منزل مقصود پر پہنچے گی اور ہر قسم کے نقصان یا ڈوبنے وغیرہ سے محفوظ رہے گی۔

کشتی یا جہاز میں طوفان کا اندیشہ

اگر کسی شخص کو کشتی یا جہاز کے سفر میں طوفان کا اندیشہ ہو تو وہ اسم مبارک "یا دکیل" روزانہ ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز ہر طرح کے طوفان سے محفوظ رہے گا اور بخیر و عافیت سفر طے کر کے سلامتی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچے گا۔

کنواں یا چشمہ خشک ہو جانا

اگر کوئی کنواں یا چشمہ خشک ہو گیا ہو اور اس میں پانی نہ آتا ہو تو اس پر سورۃ عبس کی بکثرت تلاوت کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز تین دن نہ گزرنے پائیں گے کہ پانی نکل آئے گا اور کنواں یا چشمہ پھر سے بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ رواں ہو جائے گا۔

کھانسی کی شکایت

اگر کسی شخص کو کھانسی کی شکایت ہو تو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) یا آیت: سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ۔ اکتالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز کھانسی یا تو ختم ہو جائے گی یا کم ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو کھانسی کی شکایت ہو تو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی میں دم کر کے اسے پلایا جائے۔ انشاء اللہ کھانسی رفع ہوگی۔

کھانے کے مضر اثرات سے امان

اگر کوئی شخص کھانے پر سورۃ القدریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) پڑھ کر دم کرے گا اور پھر کھانا کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے کھانے کے تمام مضر اثرات سے بچائے گا۔

کھلی جگہوں کا خوف

اگر کسی شخص کو کھلی جگہوں، وسیع میدانوں، کھیتوں یا جنگلوں سے خوف آتا ہو تو وہ اسم مبارک "یا واحد" ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز اس کا کھلی جگہوں، وسیع میدانوں، کھیتوں یا جنگلوں سے خوف ختم ہو جائے گا۔

کھوئی ہوئی چیز کی واپسی

اگر کسی شخص کی کوئی چیز چوری ہو گئی ہو یا کھوئی گئی ہو تو وہ شخص یا جامع المتفرقین اجمع فی ضالّتی یا جامع پڑھ کر پھر تین ہزار مرتبہ صرف اسم مبارک "یا جامع" پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی چوری شدہ یا کھوئی ہوئی چیز واپس اسے مل جائے گی۔

سورۃ النبا (سورۃ نمبر ۷۷) ہر فی کی باریک کھال پر عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی کم عقلی کی کیفیت ختم ہو جائے گی اور وہ نہ صرف عقل و فہم کا مالک ہو جائے گا بلکہ دانش مندی کی باتیں کر کے دوسروں پر اپنی دانش مندی کا سک بھی بٹھانے لگے گا۔

کند ذہنی سے نجات

۱۔ جو شخص صبح نہار منہ تازہ روٹی پکا کر اس پر سات مرتبہ "یا اللہ" لکھ کر کند ذہن بچے کو کھلائے گا اور سات دن، گیارہ دن یا اکیس دن (جیسی ضرورت ہو) اس پر عمل کرے گا، انشاء اللہ العزیز کند ذہن بچے کا ذہن کھل جائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص کند ذہن ہو اور دوسروں کی باتیں اسے مشکل سے یا دیر سے سمجھ میں آتی ہوں تو وہ سورۃ النبا (سورۃ نمبر ۷۷) ہر فی کی باریک کھال پر زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی کند ذہنی ختم ہو جائے گی اور وہ زود فہم اور روشن دماغ ہو جائے گا۔

کنواری لڑکی کے لئے رشتہ

۱۔ اگر کسی شخص کی کنواری لڑکی کے لئے کہیں سے رشتہ نہ آتا ہو یا سامان جہیز کی کمی کے باعث اس کے لئے پیغام نہ آتا ہو تو وہ شخص عشاء کی نماز کے بعد اسم مبارک "یا معلى" گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک اس طرح پڑھے کہ جمعرات کے دن سے شروع کر کے اگلے اتوار کو ختم کرے۔ انشاء اللہ العزیز مقصد پورا ہوگا۔

۲۔ اگر کسی شخص کی لڑکی کنواری ہو اور اس کے رشتے کے لئے کہیں سے پیغام نہ آتا ہو تو وہ تازہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھتے ہوئے سو مرتبہ اسم مبارک "یا لطیف" کم از کم ایک ماہ تک روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز ایک ماہ میں مقصد پورا ہو جائے گا۔

۳۔ اگر کسی شخص کی لڑکی کنواری ہو اور اس کے لئے کہیں سے رشتے کا پیغام نہ آتا ہو تو وہ شخص اسم مبارک "یا معلى" عشاء کی نماز کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن تک اس طرح پڑھے کہ جمعرات سے شروع کر کے اگلے اتوار کو ختم کرے۔

انشاء اللہ العزیز اس کی مشکل غیب سے آسان ہوگی۔

کھوئی ہوئی دولت و عزت کا حصول

اگر کوئی شخص برے دوستوں یا فتنے کے فریب میں آکر اپنی دولت اور عزت برباد کر چکا ہو اور اپنی کھوئی ہوئی دولت و عزت پھر سے حاصل کرنا چاہتا ہو تو وہ صدق دل سے اپنے افعالِ شنیعہ سے تائب ہو کر اسم مبارک "یا منعم" کا بکثرت ورد کرے۔ پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے اور اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے جلد اس کے دن پھرے گا اور اس کی کھوئی ہوئی دولت و عزت پھر سے حاصل ہونے کے سامان پیدا کرے گا۔

کھیت اور باغ کا آفات سے تحفظ

جو شخص اسم مبارک "یا حلیم" کو ایک ہزار مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں دھو کر اس پانی کو اپنے کھیتوں یا باغوں وغیرہ پر چھڑکے گا انشاء اللہ العزیز اس کے کھیت اور باغ ہر قسم کی آسمانی اور زمینی آفتوں سے محفوظ رہیں گے، سرسبز و شاداب رہیں گے اور ان کی پیداوار میں بڑی برکت ہوگی۔

کھیت اور باغ میں برکت

اگر کوئی شخص اپنے کھیت یا باغ پر سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۷) پڑھ کر اور دم کر کے پھونکے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کھیت یا باغ کی پیداوار میں برکت ڈالے گا۔

کھیت کے برباد ہونے کا خدشہ

اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے اپنے کھیت کے برباد ہونے کا خدشہ ہو تو وہ اسم مبارک "یا اللہ بانی" تین تین مرتبہ چار عدد کوری ٹھیکریوں پر لکھ کر ایک ایک ٹھیکری کھیت کے چاروں کونوں میں دبا دے۔ انشاء اللہ العزیز وہ کھیت برباد ہونے سے محفوظ رہے گا۔

کھیت کی پیداوار میں نقصان

اگر کسی شخص کے کھیت کی پیداوار میں نقصان ہو جاتا ہو یا فصل خراب ہو جاتی ہو تو وہ سورۃ الواقعہ (سورۃ نمبر ۵۶) تین مرتبہ پڑھ کر بیج بونے سے پہلے بیجوں پر دم کرے اور پھر ان بیجوں کو کاشت کرے۔ انشاء اللہ العزیز فصل ہر آفت سے محفوظ رہے گی۔

اور کھیت کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

کھیت میں غلہ خراب ہو جانے کا خوف

جس شخص کو کسی بھی وجہ سے اپنے کھیت میں غلہ اور انداز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، وہ اسم مبارک "یا منعم" کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے کھیت کا غلہ اور انداز کسی بھی وجہ سے خراب یا ضائع ہو جانے سے محفوظ رہے گا۔

کھیتی باڑی میں برکت

اگر کوئی شخص اپنے کھیتوں کی پیداوار میں برکت اور اضافے کا طلب گار ہو تو وہ ایک پاک صاف بڑے کاغذ پر:

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ رَاغِبٌ دَسْ

کلو پانی میں دھولے اور پھر اس پانی کو کھیت میں چھڑک دے۔ صرف ایک بار یہ عمل کر لینے سے انشاء اللہ العزیز کھیت کی پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔

کھیتی کی حفاظت

اگر کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک ستور مرتبہ پاک صاف کاغذ پر لکھ کر کھیت میں دبا دے تو انشاء اللہ العزیز کھیتی تمام آفات سے محفوظ رہے گی اور اس میں بڑی برکت ہوگی۔

کینہ، حسد اور بغض سے نجات

جو شخص اسم مبارک "یا قدوس" کو زوال کے وقت ہر روز ستور مرتبہ پڑھے گا، وہ انشاء اللہ العزیز ہر طرح کی برائی، کینہ، حسد، عداوت اور بغض سے پاک ہو جائے گا اور کچھ عرصے کے بعد اس کے دل میں نور پیدا ہو جائے گا۔

گراں خوابی کی شکایت

اگر کسی شخص کو گراں خوابی یا نیند زیادہ آنے کی شکایت ہو اور اس کی آنکھیں ہمہ وقت نیند سے بوجھل رہتی ہوں تو وہ سورۃ النساء (سورۃ نمبر ۴) ہر فی کی بار ایک کھال پر عربی گلاب اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی نیند کم ہو جائے گی۔

گردن کا درد

اگر کسی شخص کی گردن میں درد ہو تو یہ آیت مبارکہ کسی کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کی گردن میں لٹکانی جائے۔
 اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْتَحُونَ۔ انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

گردہ کے درد سے آرام

اگر کوئی شخص دردِ گردہ کا مریض ہو تو وہ روزانہ با وضو سورۃ البلد (سورۃ نمبر ۹۰) گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ العزیز دردِ گردہ سے آرام پائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اگر یہی سورۃ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی دردِ گردہ کے مریض کو پلایا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فائدہ ہوگا۔

گلے کے امراض

اگر کسی شخص کو گلے کی سوزش، ورم یا کسی اور مرض کی شکایت ہو تو وہ کسی پاک صاف کاغذ پر یہ آیت مبارکہ لکھ کر بطور تعویذ گلے میں پہنے۔
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 يَا مُغِیْثًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
 انشاء اللہ العزیز اسے شفا نصیب ہوگی۔

گمشدہ بچے کی بازیافت

اگر کسی شخص کا بچہ کھو گیا ہو تو وہ ایک کاغذ پر ایک نقش اس طرح تحریر کرے کہ اس کے چاروں کونوں پر اسم مبارک "یا محیی" لکھا جائے اور درمیان میں دائیں طرف بچے کا نام اور بائیں طرف ماں کا نام تحریر کیا جائے، جیسے کہ ذیل میں ہے۔

یا مُحِیْیَ یا مُحِیْیَ
 بچہ کا نام ماں کا نام

یا مُحِیْیَ یا مُحِیْیَ
 اس نقش کو کسی درخت پر لٹکا دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اگر بچہ زندہ ہے تو بہت جلد مل جائے گا۔

گمشدہ جانور کی بازیابی

اگر کسی شخص کی کوئی چیز یا جانور گم ہو گیا ہو تو وہ سورۃ التھانی

(سورۃ نمبر ۶۴) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اس کا تعویذ بنا کر کسی درخت کی شاخ سے لٹکادے۔ انشاء اللہ العزیز گم شدہ چیز یا جانور کا پتہ چل جائے گا۔

گمشدہ چیز کی بازیابی

۱۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو وہ اسم مبارک "یا حق" کا کثرت سے ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے یا تو وہی گم شدہ چیز مل جائے گی یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔
 ۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا مالک الملک" کو دس ہزار مرتبہ پڑھے گا، اس کی کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی یا پھر دل کو صبر آجائے گا اور جو بے چینی چیز یا مال کے گم ہوجانے سے پیدا ہوئی تھی وہ جاتی رہے گی اور طبیعت کو صبر اور سکون کی کیفیت مل جائے گی۔

۳۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۴۲) کی دس روز تک مسلسل روزانہ ایک مرتبہ تلاوت کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی گمشدہ چیز اسے واپس صحیح سلامت مل جائے گی۔

گمشدہ شخص کی واپسی

۱۔ اگر کوئی شخص گم یا لاپتہ ہو گیا ہو تو وہ سورۃ اللیل کو ہر ن کی کھال پر لکھ کر وہ کھال کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد گمشدہ یا لاپتہ شخص بخیریت واپس آجائے گا یا اس کی خیریت کی اطلاع مل جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کا لڑکا یا عزیز رفیق گم ہو گیا ہو اور اس کا زندہ واپس آنا مطلوب ہو تو وہ شخص برابر تین روزے رکھے اور ہر ظہر کی نماز کے بعد پانچ ہزار مرتبہ اسم مبارک "یا باعث" پڑھے۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر اکیس مرتبہ یہ دعا پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَرْضَ اَرْضُكَ وَالسَّمَاءُ سَمَاءُكَ وَمَا بَيْنَهُمَا فَهِيَ لَكَ اَبْتُ بَعْلَانِ الْبِنَا۔

رعائیں لفظ نلال کی جگہ اس گمشدہ شخص کا نام لیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز تین روز کے اندر مطلوب بخیر و عافیت واپس آجائے گا۔

انبارِ طبقاتی

گمشدہ لڑکے یا لڑکی کی بازیابی

اگر کسی شخص کا لڑکا یا لڑکی یا کوئی اور شے گم ہو گئی ہو تو وہ اَمْسَيْتُ فِي اَمَانِ اللّٰهِ وَ اَصْبَحْتُ فِي جَوَارِ اللّٰهِ سوا لاکھ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز گمشدہ لڑکا یا لڑکی یا شے واپس مل جائے گی۔

گمشدہ مال اسباب کی واپسی

۱۔ اگر کسی شخص کا کوئی مال گم ہو گیا ہو تو وہ تعویذ اور تسمیہ کے ساتھ پانچ بار سورۃ یٰسین پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا گمشدہ مال دستیاب ہو جائے گا اور اس کی کھوئی ہوئی چیز دوبارہ اسے حاصل ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کا کوئی مال اسباب گم یا چوری ہو گیا ہو تو وہ ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر اسم مبارک "یا حق" لکھے اور نیچے میں اس مال اسباب کا نام تحریر کرے جو گم یا چوری ہو گیا ہے، پھر آدھی رات کے وقت وہ کاغذ پھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرے کہ اے الہی! حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میرا مال اسباب مل جائے۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد سارا مال اسباب یا کچھ مال ضرور مل جائے گا۔

گنج پان

اگر کوئی شخص سر کے بال جھڑتے رہنے کی وجہ سے گنجا ہو گیا ہو تو وہ سورۃ البقرہ (سورۃ نمبر ۲) کو تعویذ بنا کر باندھے یا لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر وہ پانی پئے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا گنج دور ہو جائے گا۔

گناہوں سے بچاؤ

جو شخص اسم مبارک "یا قاضی" کا بکثرت ورد کرے گا وہ ہر ایک طرح کے گناہ سے رک جائے گا گو یا اس شخص میں وہ گناہ کرنے کی طاقت ہی نہ رہیگی اور اس طرح وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔

گناہوں کا کفارہ

جو شخص اسم مبارک "یا معید" کا ورد بکثرت کرتا رہے گا اللہ

تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس وصف سے بہرہ ور فرمائے گا کہ وہ اپنے گزشتہ گناہوں کا کفارہ دینا ہی میں ادا کرے گی کوشش کرے گا اور آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ نیکیاں جمع کرنے کی فکر کرتا رہے گا۔

گناہوں کی بخشش

اگر کوئی شخص سجدے میں جا کر تین مرتبہ رب اغفر لی کہے تو انشاء اللہ العزیز اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے

گناہوں کی معافی

جو شخص اسم مبارک "یا غفر" کو روزانہ سو مرتبہ پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور رحمت سے پایاں سے اس کے گناہ معاف فرمائے گا، اگرچہ وہ پہاڑوں کے برابر ہی کوشش کرے گھٹنوں کا درم

اگر کسی شخص کے گھٹنوں پر درم ہو تو سورۃ الاعلیٰ (سورۃ نمبر ۱۱) کی کثرت سے تلاوت کرے اور سورۃ پڑھ کر متورم گھٹنوں پر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے گھٹنوں کا درم رفع ہو گا۔

گھر بار اور جائیداد وغیرہ کی حفاظت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا رقیب" کا ورد بکثرت کرتا رہے اور وہ اپنے گھر بار، کھیت، باغ، جائیداد وغیرہ کو تنہا چھوڑے وقت اسم مبارک کو سات بار پڑھ کر اس کے گرد دم کر دے تو انشاء اللہ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کی واپسی تک کوئی دشمن اس کے گھر بار، کھیت، باغ، جائیداد وغیرہ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

گھر یا مکان کی چوروں سے حفاظت

اگر کوئی شخص رات کو سوتے وقت سات مرتبہ اسم مبارک "یا رقیب" پڑھ کر اپنے گھر یا مکان پر دم کرے گا تو انشاء اللہ العزیز رات کو اس گھر یا مکان میں چور داخل نہ ہو گا اور اگر داخل ہوا بھی تو وہاں سے کچھ نہ لے سکا۔

گھوڑے کی شوخی اور بد مستی

اگر کسی شخص کا گھوڑا شوخ اور بد مست ہو اور کسی طرح قابو میں

کے اس لڑاکا پن کی وجہ سے اس کی گھریلو زندگی سخت ناسازگار ہو وہ شخص تھوڑی سی شیرینی پر ایک ہزار ایک مرتبہ اسم مبارک "یاودود" پڑھ کر دم کر کے رکھ لے، پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیابی کے لئے دعا کرے، پھر مونیق سے وہ شیرینی لڑاکا بیوی کو کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد عورت اپنا لڑاکا پن چھوڑ کر شوہر کی مطیع و فرماں بردار ہو جائے گی۔

لڑائی جھگڑے کا خاتمہ

اگر دو فریق لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہوں اور انہیں اس سے باز رکھنا مقصود ہو تو کسی چوراہے سے مٹی بھر مٹی لے کر سورۃ البینہ (سورۃ نمبر ۹۸) پڑھ کر اس پر دم کر کے وہ مٹی دونوں فریقوں کی طرف پھینک دی جائے۔ انشاء اللہ العزیز وہ علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے اور لڑائی جھگڑے سے باز رہیں گے۔

لڑکی کی شادی میں رکاوٹ

اگر کسی لڑکی کی شادی میں کوئی رکاوٹ ہو یا کسی معلوم یا نامعلوم وجہ سے کہیں شادی نہ ہوتی ہو تو وہ سورۃ الممتحنہ (سورۃ نمبر ۶۶) روزانہ پانچ بار با وضو پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی شادی کسی نیک بخت نوجوان سے ہو جائے گی۔

لڑکی کے لئے رشتہ

۱۔ اگر کسی شخص کی قابل شادی بیٹے کے لئے رشتہ نہ آ رہا ہو یا شادی میں کوئی رکاوٹ ہو تو وہ سورۃ الاحزاب (سورۃ نمبر ۳۳) کو کسی بھی حلال جانور کی باریک کھال پر لکھ کر اپنے گھر کی کسی مخفی جگہ میں چھپا دے۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد لڑکی کے شادی ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کی کنواری لڑکی ہو لیکن کسی نہ کسی وجہ سے اس کے لئے کہیں سے رشتہ یا رشتے کا پیغام نہ آتا ہو تو وہ شخص اسم مبارک "یا معطی" عشاء کی نماز کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن تک اس طرح پڑھے کہ جمعرات سے شروع کر کے اگلے اتوار کو ختم کرے انشاء اللہ العزیز اس کی مشکل آسان ہوگی۔

نہ آتا ہو تو وہ شخص چنے کے آٹے پر تین سو دفعہ اسم مبارک "یاودود" پڑھ کر دم کرے اور وہ آٹا گھوڑے کو کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز تین دن میں گھوڑا ساری شوخی اور بدستی بھول کر ٹھیک ہو جائیگا اور ایک اصل گھوڑا بن جائے گا۔

لاعلاج مریضوں کیلئے شفا

اگر کوئی شخص کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جس کے علاج سے عاجز اگر طبیب اور ڈاکٹر اسے لاعلاج قرار دے چکے ہوں تو وہ عشاء کی نماز کے بعد سرسجدے میں رکھ کر حالت سجدہ میں سوم مرتبہ اسم مبارک "یا ارحم الراحمین" پڑھے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے شفا کا ملہ عطا فرمائے گا۔

لا لچی پن سے مخلصی

جو شخص لالچ، طمع اور حرص کی نفسانی آفات میں مبتلا ہو اور اس کا لالچی پن اس کے لئے ایک مصیبت بن گیا ہو اور وہ اس بلا سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو وہ صبح کی نماز کے بعد سرسجدے میں رکھ کر سوم مرتبہ اسم مبارک "یا غنی" پڑھے، پھر دل پر لکھ کر سوم مرتبہ اسم مبارک پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز گیارہ روز کے عمل میں اس کی فطرت کا لالچی پن زائل ہو جائے گا اور وہ طمع نفسانی سے آزاد ہو کر بے طمع بن جائے گا۔

لاولدی کا دکھ

۱۔ اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو اور اسے یہ دکھ لگا ہو ہو کہ کہیں وہ اس دنیا سے لاولدی رخصت نہ ہو جائے تو وہ اسم مبارک "یا غفور" کا تبحر ت در دکرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے درود کی برکت سے اس کا غم دور ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص لاولد ہو اور اولاد کی شدید آرزو رکھتا ہو تو وہ سورۃ الکوثر (سورۃ نمبر ۱۰۸) کو پانچ سوم مرتبہ روزانہ تین ماہ تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے صاحب اولاد فرمائے گا۔

لڑاکا عورت

جس شخص کی عورت دن رات اس سے لڑتی رہی ہو اور بیوی

لوگوں کی نظروں میں عزت

- ۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ محمد (سورۃ نمبر ۴۷) کو پاک صاف ہاتھوں پر لکھ کر اسے آب زمزم سے دھو کر پئے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے لوگوں میں معزز و مکرم بنائے گا اور اس کی ہر غلطی پر عزت اور تعظیم و تکریم ہوگی۔
- ۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا ماجدہ" کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھے ہزار مرتبہ ہمیشہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی نظروں میں اس کی عزت اور قدر و منزلت بڑھائے گا اور خلایق میں اس کا مقام و مرتبہ اور وقار بلند کرے گا۔
- ۳۔ جو شخص اسم مبارک "یا جبارہ" کو انگوٹھی کے نیچے منہ کر کے پڑھے گا، لوگوں کی نظروں میں اس کی بہت عزت، شوکت اور ہیبت ہوگی۔ لوگوں کے نزدیک اس کے وقار میں اضافہ ہوگا اور لوگ نہ دل سے اس کی عزت کریں گے۔

لوہے کی مار سے امان

- ۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ الحديد (سورۃ نمبر ۵۷) کو پاک صاف ہاتھوں پر لکھ کر بطور تحویذ اپنے پاس رکھے گا تو میدان جنگ میں وہ انشاء اللہ العزیز لوہے کے واسطے محفوظ رہے گا یعنی لوہے کا بنا ہوا کوئی ہتھیار یا اسلحہ اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔
- ۲۔ ہمارے گزیدہ کا علاج

- ۱۔ اگر کسی شخص کو سانپ نے کاٹ لیا ہو تو اسے مبارک "یا احد، یا واحد، یا احد" ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز سانپ کے زہر کا اثر زائل ہو کر وہ شخص تندرست ہو جائے گا۔
- ۲۔ اگر کسی شخص کو سانپ نے ڈس لیا ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر گڑا پر دم کر کے وہ گڑا مار گزیدہ کو کھلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز سانپ کے زہر کا اثر زائل ہو کر مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ البتہ دم کرنے والا سانپ کو کبھی نہ مارے۔

مال اسباب کا چوروں سے محفوظ رہنا

- ۱۔ اگر کوئی شخص مسافر اپنے سامان اور مال اسباب پر دس مرتبہ

لقوہ سے شفا یابی

- ۱۔ اگر کسی شخص کا چہرہ لقوہ کی وجہ سے ٹیڑھا ہو گیا ہو تو اس کے لئے سورۃ الزلزال (سورۃ نمبر ۹۹) کو با وضو لوہے کے تھال یا پرات میں لکھا جائے اور لقوہ کا مریض اس تھال یا پرات کو نگاہ جفا کر یکھ کر دیر تک دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے اس طرح دیکھنے سے اس کا چہرہ درست ہو جائے گا۔
- ۲۔ اگر کوئی شخص لقوہ یا خال جیسے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۶) رات کو سونے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اسے شفا نصیب ہوگی۔

لکنت

- ۱۔ اگر کسی شخص کی زبان میں لکنت ہو یعنی وہ بولنے میں ہکلاتا اور بار بار اٹکتا ہو تو وہ شب جمعہ میں چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ یسین (سورۃ نمبر ۳۶) دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الدخان (سورۃ نمبر ۲۴) تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الباقیہ (سورۃ نمبر ۲۵) یا سورۃ الاحقاف (سورۃ نمبر ۴۶) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۹۷) پڑھے اور پھر سلام پھیر کر اپنی لکنت دور ہونے کی دعا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی لکنت دور ہو کر زبان جاری ہو جائے گی۔

- ۲۔ اگر کسی کی زبان میں لکنت یعنی ہکلاہٹ ہو تو وہ مغز بادام پر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر کے کھائے یا کوئی دوسرا شخص پڑھ کر دم کر کے کھائے۔
- رَبِّ اقْنُتْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاخْلُقْ لِي عَقْدَةً
مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ انشاء اللہ اس کی زبان کی لکنت رفع ہو جائے گی۔

لوگوں پر غلبہ و تفوق

- ۱۔ جو شخص اسم مبارک "یا عزیز" کا ورد بکثرت کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے لوگوں پر برتری، غلبہ اور تفوق عطا فرمائے گا۔ حکام کی نظر میں اس کی عزت ہوگی اور خلایق عالم میں اس کے ساتھ تعظیم و تکریم کا سلوک ہوگا۔

رہا ہو اور وہ مفلس و تنگ دست ہو گیا ہو تو وہ اسم مبارک یا معینہ گیارہ ہزار مرتبہ اکیس روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی مفلسی اور تنگ دستی پھر سے مالداری اور خوشحالی میں تبدیل ہو جائے گی۔

مال میں برکت

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے مال میں برکت چاہتا ہو تو وہ سورۃ الزم (سورۃ نمبر ۳۹) کو با وضو سات بار پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے مال میں خوب برکت و اضافہ ہو گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص سورۃ التغابن (سورۃ نمبر ۶۴) کی روزانہ تین بار تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے مال اموال، سامان تجارت اور کاروبار میں خوب برکت دے گا۔

مال و اموال اور تجارت میں ترقی

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و اموال اور تجارت میں ترقی چاہتا ہو تو وہ سورۃ الفی (سورۃ نمبر ۹۳) اکیس روز تک روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ پڑھے اور تین غریبوں کو کھانا کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے اسی عرصہ میں دلی تمنا پوری ہوگی۔

۲۔ اگر کوئی شخص دنیا کے مال و دولت کی طلب رکھتا ہو تو وہ بعد از نماز عشاء سات بار سورۃ الشمس (سورۃ نمبر ۹۱) سات بار سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) کو سات بار سورۃ الفلق (سورۃ نمبر ۱۱۳) اور سات بار سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۴) کی تلاوت کرے اور اس کے بعد سات مرتبہ یہ کہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِ يَنْفَعُنِي فَرْجًا مَخْرُجًا

انشاء اللہ العزیز پہلی ہی رات یا دوسری یا تیسری رات یا چوتھی یا پانچویں رات حتیٰ کہ چھٹی رات ضرور اس کی مراد پوری ہوگی اور اسے مال و زر کثرت سے ملے گا۔ دعا قبول نہ ہو تو اسے اپنی کوتاہی پر محمول کرے اور یہ سب کمال کی شرائط میں کوئی خلل یا نقصان واقع ہوا ہے۔ چنانچہ عمل کو پھر دوبارہ شروع کرے۔

۳۔ اگر کسی شخص کو اپنے مال و منال میں اضافہ کی تمنا ہو تو وہ اسم مبارک یا معینہ کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کے مال و منال میں تیزی سے اضافہ ہو گا۔

یا حبیب پڑھ کر دم کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کا سامان اور مال اسباب چوروں سے محفوظ رہے گا اور چور اس کو ہاتھ تک نہ لگائیں گے۔

مال و اسباب کی حفاظت

اگر کسی کو حالت سفر میں اپنے سامان یا مال اسباب کے گم ہوجانے یا لٹ جلنے کا اندیشہ ہو تو وہ سامان یا مال اسباب پر تین جگہ اسم مبارک یا حنیفہ کے حروف الگ الگ اس طرح لکھ دے۔

ح ی ف ی ظ

انشاء اللہ العزیز اس کا سامان یا مال اسباب کبھی گم یا ضائع نہ ہوگا اور صحیح سلامت منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔

مال اور اہل و عیال کی جدائی

اگر کسی شخص کا مال اور اہل و عیال کسی وجہ سے اس سے جدا ہو گئے ہوں اور وہ ان کو جمع کرنا چاہتا ہو تو وہ چاشت کے وقت غسل کرے، پھر احرام باندھے اور کھڑے ہو کر منہ آسمان کی جانب کر کے اسم مبارک یا جامع کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور پھر دعا مانگے۔ انشاء اللہ العزیز سات روز کے عمل میں سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے یا اس شخص کو ان کے بارے میں خیریت کی اطلاع پاکر سب کی طرف سے اطمینان قلبی نصیب ہوگا۔

مال اور کاروبار میں برکت

اگر کوئی شخص سورۃ یسین (سورۃ نمبر ۳۶) کو بعد نماز فجر روزانہ ایک مرتبہ پڑھے گا اور اس پر مداومت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے مال، تجارت اور کاروبار میں برکت فرمائے گا۔

مال تجارت کا نقصان سے تحفظ

اگر کوئی سورۃ التوبہ (سورۃ نمبر ۹) کو لکھ کر اپنے مال تجارت میں یا اپنی ٹوپی میں رکھے گا تو اس کا مال تجارت ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔ تاجر میں نقصان ہوگا اور نہ اس میں چوری ہوگی اور انشاء اللہ العزیز وہ آگ سے بھی محفوظ رہے گا۔

مال دار کا مفلس ہوجانا

اگر کوئی شخص پہلے مال دار اور خوشحال ہو پھر اس کا مال جاتا

مالی معاملات میں نقصان حفاظت

اگر کوئی شخص اسم مبارک، یا قابض، یا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اپنے فضل و کرم کے ساتھ اسے مالی معاملات میں نقصان سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ اس اسم مبارک کے ورد کے ساتھ وہ شخص روپے پیسے کا جو بھی لین دین کرے گا اس میں اسے کبھی نقصان نہ ہوگا۔

مالی خلیا کا مرض

۱۔ اگر کسی شخص کو مالی خلیا کا مرض ہو اور اس مرض کی وجہ سے زیادہ سوچتا رہتا ہو، اپنی سوچوں میں گم رہتا ہو یا زیادہ جاگتا رہتا ہو تو سورۃ الانبیار (سورۃ نمبر ۲۱) ہر نی کی باریک کھال پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں یا بازو پر باندھی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے مالی خلیا کے مرض سے شفا ملے گی۔

۲۔ اگر کوئی شخص مراق یا مالی خلیا کے مرض میں مبتلا ہو تو سورۃ ق (سورۃ نمبر ۵۰) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور وہ پانی گھول کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

مشانہ کی پتھری اور درد سے نجات

اگر کسی شخص کے مشانہ میں پتھری ہو اور اس کی وجہ سے شانہ میں درد رہتا ہو تو وہ سورۃ الانشراح (سورۃ نمبر ۹۴) باد صواعق گلاب اور زعفران سے لکھ کر اور پانی میں گھول کر تین مرتبہ یہی سورۃ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور وہ پانی پئے تو انشاء اللہ العزیز اسے مشانہ کی پتھری اور درد سے نجات حاصل ہوگی۔

مجبوری و ناداری سے نجات

جو شخص اسم مبارک، یا حکم، یا بکثرت ورد کرے گا انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے قید و مجبوری، قرض و غریب، ناداری و مفلسی اور تنگی معیشت سے نجات پائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے غیب سے اس پر رزق اور فراخی کے دروازے کشادہ کرے گا۔

محاذ جنگ سے بخیریت واپسی

اگر کوئی فوجی محاذ جنگ پر ہو اور وہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ

اسم مبارک، یا ھمین، کا ورد کرتا رہے تو اس اسم مبارک کی برکت سے انشاء اللہ العزیز بندو قوں کی بارگاہ اور گولے دگولیوں کے بوجھاڑ میں بھی زندہ سلامت رہے گا اور محاذ جنگ سے بخیریت واپس آئے گا۔

محاذ جنگ میں فتح و نصرت

اگر کوئی شخص محاذ جنگ یا لڑائی کے میدان میں سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے دشمن پر فتح و نصرت عطا فرمائے گا۔

محبت کا حصول

جو شخص اسم مبارک، یا واجد، ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے کسی کو وہ پانی پلائے گا تو وہ اس شخص سے بے حد محبت رکھنے لگے گا۔

محبت میں کامیابی

اگر کوئی شخص محبت میں کامیابی یا محبوب کے حصول کی آرزو رکھتا ہو تو وہ اسم مبارک، یا محمود، کا ورد کثرت سے کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے جلد ہی اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی۔

تنبیہ:- ناجائز تعلقات یا خلاف شرع امور کی غرض سے اس اسم مبارک یا دیگر اسمائے مبارکہ کا عمل سخت منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو جدام اور کوڑھ جیسے موزی مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

محبوب خلائی

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) ایک معمول کے طور پر روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے محبوب خلائی بنائے گا۔ لوگوں کی نظروں میں اس کی بڑی عزت ہوگی۔ وہ جہاں جائے گا اس کی تعظیم و تکریم ہوگی اور حاضر و غائب سبھی اس کی تعریف و توصیف کریں گے۔

۲۔ اگر کوئی شخص سورۃ الزمر (سورۃ نمبر ۳۹) کو لکھ کر بطور تعویذ اپنے بازو کے ساتھ باندھ کر رکھے گا، انشاء اللہ العزیز وہ خلائی کی نظروں میں محبوب ہوگا۔ لوگ حاضر و غائب اس کی تعریف کریں گے۔

اور اس کا ذکر اچھے الفاظ میں کریں گے۔

محتاجوں تک حاجت روائی

جو شخص اسم مبارک، یا وکیل، کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے محتاجوں کی حاجت روائی کا ذریعہ بنائے گا اور وہ بے کمسوں، محتاجوں اور غریبوں، ناداروں کے ساتھ ہمدردی کرنے، ان کی حاجات کو پورا کرنے اور اس کی شکایات کو آسان کرنے کی حتی الامکان کوشش کرے گا۔

محتاجی سے نجات

جو شخص پانچوں نمازیں اپنے صبح اوقات پر ادا کر کے ہر نماز کے بعد اسم مبارک، یا حکم، کو انہی مرتبہ پڑھے گا کبھی محتاج نہ ہوگا۔

مخالقوں کی طرف سے پریشانی

اگر کسی شخص کو اس کے مخالقوں نے مکان، زمین یا جائیداد کے سلسلے میں مقدمہ بازی کی کہ یا کسی اور طرح سے پریشان کر رکھا ہو تو وہ اکیس روز تک روزانہ بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ سورۃ السجدہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اسے مخالقوں کی طرف سے ہر طرح کی پریشانی سے نجات مل جائے گی۔

مخلوقات کی برائی اور نقصان سے حفاظت

جو شخص اسم مبارک، یا مہین، کا ورد کثرت سے کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اور اس اسم مبارک کے ورد کے برکت سے مخلوقات کی برائی اور نقصان سے اس کی حفاظت فرمائے گا اور یہ حفاظت دو طرفہ ہوگی کیونکہ نہ تو دنیا کا کوئی فرد اس کے ساتھ کوئی برائی کر سکے گا اور نہ وہ دنیا کے کسی فرد کے ساتھ کوئی برائی کرے گا، نہ دنیا کا کوئی فرد اسے کوئی نقصان پہونچا سکے گا اور نہ وہ دنیا کے کسی فرد کو کوئی نقصان پہونچا سکے گا۔

مخلوق پر رعب و دبدبہ

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ مخلوق پر اس کا رعب و دبدبہ بڑھے وہ اسم مبارک، یا کبیر، کو روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا رعب و دبدبہ مخلوق کی نظروں میں زیادہ ہوگا اور لوگوں کے دلوں پر اس کی دھاک بیٹھ جائے گی۔

مخلوق سے بے نیازی

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک، یا ملیک، کا ورد کثرت سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اسے ساری مخلوق سے بے نیاز کر دے گا اور اس بے نیازی میں ایسی شان پیدا کر دے گا کہ خود دنیا کی مخلوق اور دنیا کی دولت اس کی طرف رجوع کریں گے۔

۲۔ اگر کوئی شخص دن کے گیارہ بجے وضو کر کے قبلہ رو کھڑے ہو کر سورۃ قلم کی آخری آیت سجدہ (یا سجدہ اقرب) پڑھے، پھر سجدہ میں جائے اور سات مرتبہ اسم مبارک یاد باب پڑھے تو وہ ساری مخلوق سے بے نیاز اور بے پرواہ ہو جائے گا۔ جتنے روز یہ عمل کرتا رہے گا عمل کا اثر موجود رہے گا جب چھوڑ دے گا تو سات دن کے بعد اثر جاتا رہے گا۔

۳۔ جو شخص صبح کی نماز سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دس بار اسم مبارک، یا باسط، پڑھے اور ہاتھوں پر پھونک کر ہاتھ منہ پر پھیرے گا اور ہمیشہ یہ عمل کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے خلق کی محتاجی سے بے نیاز فرمائے گا اور اسے کبھی مخلوق سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یعنی وہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔

مدارج دین اور مراتب دنیا کی ترقی

جو شخص دین اور دنیا میں اپنے مراتب و مدارج کی ترقی چاہتا ہو وہ سورۃ الانشراح (سورۃ نمبر ۱۰۴) کا ختم اس ترکیب کے مطابق پڑھے کہ ہر روز غسل کرے اور پھر دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد دو زانو بیٹھ کر سورۃ الانشراح کو سات سو سترہ مرتبہ پڑھے۔ جب پڑھ چکے تو آخر میں سات مرتبہ بلند آواز سے یا ذوالجلال والاکرام کہہ کر وظیفہ ختم کر دے۔ پھر چالیس دن اسی طرح کرتا رہے۔ جب چالیس دن کا چلہ پورا ہو جائے تب روزانہ بعد از نماز عشاء سورۃ الانشراح اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ العزیز عمل قبضہ میں رہے گا اور اس کی برکت سے مدارج دین اور مراتب دنیا میں ترقی ہونے کے علاوہ مال بکثرت ہوگا، اولاد نیک بخت ہوگی، ہر قسم کی عزت و آبرو اور نیک نامی حاصل ہوگی۔ خاندان بیمار ملی ہیضہ، طاعون و دیگر ہر دبا سے محفوظ اور بے حد منافع دارین حاصل ہوں گے۔

مراتب کی بلندی

اگر کوئی شخص نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ اسم مبارک "یا متعالیٰ" کا بکثرت ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اسم مبارک کے ورد کی برکت اور اپنے فضل و کرم سے اس کے مراتب بلند فرمائے گا اور وہ کسی بڑے سے بڑے حاکم کے پاس بھی جائے گا تو وہ اس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئے گا اور اس کی ہر حاجت خوشی خوشی پوری کرے گا۔

مراتب و مناصب کی ترقی

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے منصب و مرتبہ میں ترقی کا آرزو مند ہو تو وہ سورۃ بنی اسرائیل (سورۃ نمبر ۱۷) کو روزانہ با وضو تین مرتبہ پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز دلی مقصد حاصل ہو گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا مذل" کا ورد کثرت سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس کے مناصب و مراتب میں ترقی بخشنے گا اور اس کا مقام و مرتبہ دنیا والوں کی نظروں میں اس طرح بڑھائے گا کہ وہ ذیل ہو تو ذلت کی پستیوں سے نکل کر عزت کی بلندیوں پر پہنچ جائے اور اعلیٰ بن جائے۔ فقیر و نادار ہو تو مالدار ہو جائے اور غریب الوطن ہو تو اسے عزت کے ساتھ وطن واپسی کا سامان ہیا ہو جائے۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کے مراتب کی ترقی ایسے عجیب و غریب آثار اور ایسے انداز سے ہو گی کہ وہ خود بھی حیران رہ جائے گا۔

مراحل آخرت کی آسانی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا رحیم" کا ورد بکثرت کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے وہ اس دنیا سے ایمان کے ساتھ رخصت ہو گا، اس کا انجام بخیر ہو گا۔ مہکرات، قبر اور پل صراط کی منزلیں اس کے لئے آسان ہوں گی۔ اور آخرت کے ہر مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے شامل حال رہے گی۔

مرادوں میں کامیابی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا قیوم" کا کثرت سے ورد کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل

و کرم سے اس کی تمام مرادوں کو پورا کرے گا اور اس کی کوئی مراد اٹھنے تکمیل نہ رہے گی۔

تنبیہ:۔ نا جائز خواہشات کی تکمیل کے لئے اس اسم مبارک و دیگر اسمائے مبارکہ کا عمل کرنا سخت منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ جذام اور کوڑھ میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

مرادوں کا فوری حصول

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی مرادیں جلد پوری ہوں تو وہ صحرا میں ایسی جگہ چلا جائے جہاں کوئی اور آدمی نہ ہو۔ وہ اپنے ارد گرد ایک حصار یا لکیر کھینچ لے اور اس کے اندر رہ کر قبلہ بیٹھ کر ستر مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی مراد اسی روز پوری ہو گی۔

بلا و مصیبت سے نجات

اگر کوئی شخص کسی بلا یا مصیبت میں گرفتار ہو تو وہ سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۱۱) ستر مرتبہ اور اسم مبارک "یا سلام" ستر مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ العزیز بلا و مصیبت سے نجات ملے گی۔

بلڈ پریشر کی شکایت

اگر کسی شخص کو بلڈ پریشر (فشار الدم) یعنی خون کا کم یا زیادہ دباؤ کی شکایت ہو تو وہ سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) کو چالیس روز تک تین سو تیرہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اسے اس مرض سے نجات حاصل ہو گی۔

بلغم سے شفا

اگر کسی شخص کو بلغم کی شکایت ہو تو عرق گلاب میں دودھ ملا کر اس پر سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۷) کو دم کر کے اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے بلغم سے شفا ہو گی۔

بلیات سے حفاظت

۱۔ اگر کوئی شخص روزانہ رات کو سوتے وقت سورۃ القدر ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے جملہ بلیات و آفات سے اپنی امان میں رکھے گا اور انشاء اللہ العزیز اس کا حق

جان و مال، اہل و عیال سب بحفاظت رہیں گے۔
۲۔ اگر کوئی شخص سورۃ الشکویر (سورۃ نمبر ۸۱) کی روزانہ
اکیس بار تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سب آفات سے اپنی
امان میں رکھے گا۔

بھاگے ہوئے کی واپسی

اگر کوئی شخص گھر سے یا اپنے کام سے بھاگ گیا ہو تو سورۃ الفتحی
(سورۃ نمبر ۹۲) گیارہ روز تک روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھی جائے
انشاء اللہ العزیز بھاگا ہوا شخص واپس آجائے گا۔

بھڑکاؤ نکال دینا

اگر کسی شخص کو بھڑنے کا دنگ مار دیا ہو تو سورۃ الشقاق (سورۃ
نمبر ۸۲) پڑھ کر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام آجائے گا۔

بہرے پن سے محفوظ رہنا

جو شخص ہر نماز فرض کے بعد گیارہ مرتبہ اسم مبارک "یا سمیع"
ہمیشہ پڑھتا رہے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساری عمر
بہرے پن سے محفوظ رہے گا۔

بھگندرا اور ناسور وغیرہ سے نجات

اگر کسی کو بھگندریا ناسور وغیرہ کا زخم ہو گیا ہو تو وہ سورۃ الاعلیٰ
(سورۃ نمبر ۸۷) با وضو روزانہ ایک مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
اسے بھگندرا اور ناسور وغیرہ کی تکلیف سے آرام ہوگا۔

بھوک سے حفاظت

جو شخص چالیس روز تک دوپٹی کے چار ٹکڑوں پر یا قابض
لکھ کر کھائے گا، وہ بھوک کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔

بھوک کی کمی

اگر کسی شخص کو بھوک کم لگتی ہو تو اسم مبارک "یا قوی" تین سو بار پڑھ کر
کھانے پر دم کر کے وہ کھانا کھائے انشاء اللہ العزیز بھوک میں اضافہ ہوگا۔

بھوک کی کمی یا زیادتی

اگر کسی شخص کو بھوک بہت زیادہ لگتی ہو اور کھانا کھانے سے

اس کی طبیعت سیر نہ ہوتی ہو تو وہ اسم مبارک "یا حمید" تین سو بار پڑھ کر
کھانے پر دم کر کے وہ کھانا کھائے۔ انشاء اللہ العزیز بھوک کی
زیادتی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

بھوک نہ لگنا

اگر کسی بچے یا بڑے کو بھوک نہ لگتی ہو تو تین روز تک بسم اللہ شریف
کے ساتھ بارہ مرتبہ اسم مبارک "یا رحیم" پڑھ کر جو چیز بھی اسے کھانے کو
دی جائے اس پر دم کر دیا جائے، انشاء اللہ العزیز اسے بھوک لگنے لگے گی۔

بواسیر خونی و بادی

۱۔ اگر کسی کو بواسیر خونی یا بادی کی شکایت ہو تو وہ سورۃ الاعلیٰ
(سورۃ نمبر ۸۷) روزانہ با وضو ایک مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ العزیز
مرض سے شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو بواسیر خونی یا بواسیر بادی کا مرض ہو تو وہ روزانہ
سات سو مرتبہ اسم مبارک "یا مالک" کا ورد آٹالیس روز تک کرے
انشاء اللہ العزیز مرض سے شفا نصیب ہوگی۔

۳۔ اگر کسی شخص کو بواسیر (خونی یا بادی) ہو گئی ہو تو وہ بعد مغرب
دو رکعت نماز اس طرح سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے
بعد سورۃ الانشراح / الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) اور دوسری رکعت میں
سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) پڑھے پھر سلام پھیر کر سو

مرتبہ پانچواں کلمہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز مرض میں اضافہ ہوگا۔
۴۔ اگر کوئی شخص بواسیر خونی یا بواسیر بادی کے مرض میں گرفتار ہو
تو وہ سورۃ الدھر (سورۃ نمبر ۷۶) کی آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱ (آخری تین آیات)

کو روزانہ سترہ بار پڑھ کر چالیس روز تک پانی پر دم کرے اور پھر وہ
پانی نوش کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے اس تکلیف دہ مرض سے
شفا نصیب ہوگی۔

۵۔ اگر کوئی شخص بواسیر خونی یا بواسیر بادی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ
سورۃ الاعلیٰ (سورۃ نمبر ۸۷) کی کثرت سے تلاوت کرے اور سورۃ کو پڑھ کر خود
مطلوبہ جگہ پر دم کرے یا کسی اور شخص سے سورۃ پڑھوا کر دم کرائے۔

انشاء اللہ العزیز اس کی شکایت رفع ہوگی۔

۶۔ اگر کسی شخص کو خونی یا بادی بواسیر کی شکایت ہو تو وہ
سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) کو بعد نماز عشاء روزانہ ایک سو
گیارہ مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے بواسیر کے مرض سے
مرض سے شفا نصیب ہوگی۔

علم الاعداد

معلوماتِ اعداد پر ایک مؤثر کتاب

اس کتاب کا مطالعہ بتائے گا کہ اعداد شخصیات کی کس طرح چٹخوری کرتے ہیں۔ اور کس طرح پوشیدہ اور مخفی حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

تالیف

مولانا حسن الہاشمی، فاضل دارالعلوم دیوبند

مدیر اعلیٰ: ماہنامہ طلسمانی دنیا دیوبند

قیمت ————— ۶۰ روپے، مھولہ اک/۱۵ روپے

صفحات ————— ۲۲۴ سائز ۱۸x۲۲

نوٹ: دیوبند سے طلب کرنے والے حضرات ۲۰ روپے ایڈوانس بھیجیں

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند

شکول عملیات

پلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی بدبھنی کی شکایت رفع فرمائے گا۔

خون کی کمی

اگر کسی شخص کے جسم میں خون کی کمی ہو تو وہ بسم اللہ شریف کیساتھ یا حیح قبل کل شئی و یا حیح بعد کل شئی۔ تین مرتبہ پڑھ کر پانی چائے، شربت، دودھ وغیرہ جو مشروب بھی پئے اس پر دم کر کے پیئے۔ انشاء اللہ العزیز خون کی کمی دور ہو جائے گی۔ خون کی کمی دور ہو جائے تو یہ عمل ترک کر دیا جائے۔

خونی دست

اگر کسی شخص کو خونی دست آتے ہوں تو اسم مبارک، یا حفیظہ، تین سو بار پڑھ کر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

خونی بواسیر

جس شخص کو خونی بواسیر کی شکایت ہو وہ اسم مبارک، یا علی، ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی نوش کرے انشاء اللہ العزیز سات روز میں خون بند ہو جائے گا، سسے جاتے رہینگے اور بواسیر کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

حیض کی کمی

اگر کسی عورت کو حیض کا خون بہت کم مقدار میں آتا ہو تو روزانہ تین سو اکالیس مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھ کر آب زمزم پر دم کر کے وہ آب زمزم اس عورت کو گیارہ روز تک پلایا جائے۔

عقل اور فہم و ادراک کی تیزی

اگر کوئی شخص جو تحصیل علم میں مشغول ہو، اسم مبارک، یا مہیت، کا بکثرت ورد کرے گا تو پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے اور اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے عقل و ذہن اور فہم و ادراک کی تیزی سے بہرہ ور فرمائے گا اور وہ تحصیل علم کے مراحل نہایت تیزی کے ساتھ طے کرے گا اور پھر اپنے ذہن اور فہم و ادراک سے بڑی بڑی عقلی گتھیاں سلجھائے گا۔

علامت سے شفا

اگر کوئی شخص علیل ہو اور کسی علاج سے اس کی علامت یا بیماری دور نہ ہوتی ہو تو اس پر سات دن تک برابر اسم مبارک، یا حفیظہ، ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے، انشاء اللہ العزیز وہ مریض بہت جلد شفا یاب ہو جائیگا۔

علم اور قوت حافظہ میں اضافہ

جو شخص اسم مبارک، یا سلام، کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے علم اور اس کی قوت حافظہ میں اضافہ فرمائیگا۔

بدبھنی کی شکایت

- اگر کسی شخص کو بدبھنی کی شکایت ہو تو سورۃ القدر (سورہ نمبر ۹۶) گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بدبھنی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔
- اگر کسی شخص کو بدبھنی کی شکایت ہو تو سورۃ الانشعاق (سورہ نمبر ۸۴) عرق گلاب پر دم کر کے وہ عرق گلاب اس شخص کو

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبِخَنِّفٌ إِلَى كُنُتٍ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ انشاء اللہ
العزیز حیض کی کمی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

آنکھ کے زخم کا علاج

اگر کسی شخص کی آنکھ میں سفیدی ہو تو سورۃ فصلت (سورۃ نمبر ۴۱) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھویا جائے اور اس پانی سے سرمہ پس کر آنکھوں میں لگایا جائے انشاء اللہ العزیز سفیدی ختم ہو جائے گی۔

آنکھوں کا دکھنا اور ان کی تکلیف

جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں وہ اسم مبارک "یا مقیت" سات دفعہ پڑھ کر سرمہ یا دوا پر دم کرے اور پھر وہ سرمہ یا دوا آنکھوں میں لگائے۔ انشاء اللہ العزیز تین روز میں آنکھیں اچھی ہو جائیں گی۔

آنکھوں کو روشن ہونا اور اس کا علاج

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی آنکھوں کی روشنی کم نہ ہو یا کم ہو گئی ہو تو زیادہ ہو جائے تو وہ اسم مبارک "یا طاہر" اشراق کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ ہر روز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی آنکھیں روشن کر دے گا۔

آنکھوں کی بینائی کی حفاظت کیلئے

۱۔ اگر کوئی شخص سوتے وقت سات مرتبہ سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۶) پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی بینائی کی حفاظت فرمائے گا اور انشاء اللہ العزیز اس کی بصارت مرتے دم تک کمزور نہ ہوگی۔

۲۔ اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سورۃ النبا (سورۃ نمبر ۸۰) ایک بار ہمیشہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل و کرم سے اس کی آنکھوں کی بینائی کی حفاظت فرمائے گا اور انشاء اللہ العزیز اس کی بصارت مرتے دم تک کمزور نہ ہوگی۔

آنکھوں کی بینائی کا تیز اور نور پیدا ہونا

جو شخص سورۃ القیامہ (سورۃ نمبر ۵۵) عشرہ کے وقت پڑھ کر پانی پر دم کرے اور پھر اس پانی میں سرمہ کی سلائی تر کر کے سرمہ

آنکھوں میں لگائے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی آنکھوں کی بینائی تیز کرے گا اور اس کی آنکھوں میں نور پیدا کرے گا۔

آشوب چشم یعنی آنکھ دکھنے کی تکلیف

۱۔ اگر کسی شخص کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو سورۃ الشکویر (سورۃ نمبر ۸۱) پڑھ کر اس کی آنکھوں پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز آشوب چشم کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو وہ سورۃ البقرہ (سورۃ نمبر ۲) کو تویذ بنا کر باندھے یا لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر پئے۔ انشاء اللہ العزیز اسے آشوب چشم سے شفا ہوگی۔

۳۔ اگر کوئی شخص آشوب چشم یعنی آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو تو سورۃ الکوثر (سورۃ نمبر ۱۰۸) گیارہ مرتبہ مع اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کی آنکھوں پر دم کیا جائے تو انشاء اللہ العزیز آشوب چشم سے نجات ملے گی۔

۴۔ اگر کوئی شخص آشوب چشم میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ حم السجدة فصلت (سورۃ نمبر ۴۱) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی سے آنکھیں دھوئے انشاء اللہ العزیز شکایت رفع ہو جائے گی۔

۵۔ جو شخص ٹھیک دوپہر یعنی زوال کے وقت با وضو بیٹھ کر اکتالیس "مرتبہ" یا رحمن "پڑھے اور پانی پر دم کرے۔

پھر اپنی یا کسی دوسرے کی دکھتی ہوئی آنکھ میں دم کئے ہوئے پانی میں سلائی تر کر کے سات سلائیاں لگائے تو انشاء اللہ العزیز تین دن میں آنکھیں اچھی ہوں گی اور پھر ایک سال تک دکھنے نہ آئیں گی۔

۶۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد دو سو اٹھانوے (۲۹۸) مرتبہ "یا رحمن" پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر اپنی یا کسی دوسرے کی دکھتی ہوئی آنکھوں میں سلائی دم کئے ہوئے پانی میں تر کر کے لگائے تو انشاء اللہ العزیز اسے آشوب چشم سے شفا نصیب ہوگی۔

۷۔ اگر کسی شخص کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو وہ سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ العزیز شکایت رفع ہو کر شفا عطا ہوگی۔

۸۔ اگر کسی شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں تو وہ نماز فجر کی سنتوں

کے بعد اور فرضوں سے پہلے سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۶۹) ایک بار پڑھ کر آنکھوں کے پوروں پر دم کرے اور انہیں آنکھوں سے لگائے انشاء اللہ العزیز آنکھوں کا دکھنا موقوف ہو گا اور شفا حاصل ہوگی۔

برص یا پھلہری کا مرض

اگر کسی شخص کو برص یا پھلہری کا مرض ہو تو وہ ایام بیض۔ (ہر قمری مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ) میں روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اسم مبارک الحمد کا بکثرت ورد کرے انشاء اللہ العزیز اسے مرض سے شفا ہوگی۔

برص اور دیگر جلدی بیماریوں سے نجات

اگر کوئی شخص برص یا کسی دیگر مرض میں مبتلا ہو تو سورۃ الانعام (سورۃ نمبر ۸۲) پاک صاف کاغذ پر عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر اور پانی سے دھو کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور اس میں اور پانی ڈال کر اس سے غسل کرایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

امراض جگر میں مبتلا کیلئے

۱۔ اگر کسی مرد یا عورت کو جگر کا کوئی مرض ہو تو ایک کاغذ پر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کَلَامَ النَّحْرِ مِذَا اَدَا الْکَلِمَاتِ رَبِّیْ۔

لکھ کر تعویذ بنایا جائے۔ اس تعویذ کو مرد با زور پر باندھے اور عورت گالے میں پہنے۔ علاوہ ازیں یہی کلمات کاغذ یا چینی کی رکابیوں پر لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی نہار منہ پیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز جلد ہی جگر کے ہر مرض سے شفا نصیب ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے جگر میں درد، زخم، پتھری وغیرہ ہو یا وہ جگر کے کسی اور مرض میں مبتلا ہو تو یہ آیت مبارکہ اکیس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔

تَبَارَكَ اَسْمُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ انشاء اللہ العزیز جگر کے ہر مرض سے شفا ہوگی۔

خارش خشک وتر سے نجات

۱۔ اگر کسی شخص کو خشک وتر خارش ہو گئی ہو تو سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۶) با وضو سات بار پڑھ کر اس پر دم کیا جائے اور اسی طرح پانی پر دم کر کے وہ پانی خارش کے مریض کو پلایا جائے

انشاء اللہ العزیز خارش سے نجات ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو خارش (خشک یا تر) ہو گئی ہو تو وہ صبح و شام روزانہ اکیس مرتبہ سورۃ المؤمن (سورۃ نمبر ۲۳) کی یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی پئے۔

لَکَسُوْنَا الْعِظَامَ لَعْنًا فَاِثْمَ الْاِنْسَانِ خَلَقًا اٰخِرًا فَبَارِکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ یہ عمل اکیس روز تک کرے انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

آتشک سے نجات اور شفا

اگر کسی شخص کو آتشک کا مرض ہو تو سورۃ التکویر (سورۃ نمبر ۱۰۶) پڑھ کر آب زمزم پر دم کر کے وہ آب زمزم اس شخص کو پلایا جائے انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

ضعف نفس کی شکایت

اگر کسی شخص کو ضعف نفس کی شکایت ہو اور کام کرنے میں اس کا سانس بہت پھولتا ہو تو وہ روزانہ با وضو سورۃ المرسلات (سورۃ نمبر ۷۷) پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز سانس پھولنے کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

ضیق النفس کا مرض

اگر کسی شخص کو ضیق النفس کی شکایت ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) چینی کی رکابی پر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی دے کے مریض کو پلایا جائے اور یہ عمل سات روز تک مسلسل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

درد گردہ

۱۔ اگر کوئی شخص درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو سورۃ الانشراح / الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے انشاء اللہ العزیز گردے کے درد کا باعث بننے والی پتھری ٹھیل ہو جائے گی اور مشانہ کھل جائے گا۔

۲۔ اگر کسی شخص کے گردہ میں درد ہو تو سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) پڑھ کر کھانے پر دم کر کے وہ کھانا اس شخص کو کھلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز درد رفع ہو جائے گا۔

۳۔ اگر کسی شخص کو درد گردہ کی شکایت ہو تو وہ سورۃ البلقہ (سورۃ نمبر ۹۰) روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے درد گردہ سے شفا عطا فرمائے گا۔

جنون اور پاگل پن

اگر کسی شخص کو جنون اور پاگل پن کا عارضہ ہو تو سورۃ الفلق (سورۃ نمبر ۱۱۲) اور سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۴) کو گیارہ گیارہ بار با وضو پڑھ کر سات مختلف کنوؤں (یا نلوں) کے پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز جنون اور پاگل پن دور ہوگا۔

آدھے سر کا درد

۱۔ اگر کسی شخص کو درد شقیقہ یعنی آدھے سر کے درد کی شکایت ہو تو وہ یہ آیت زعفران سے کپڑے پر لکھ کر کپڑا سر پر باندھے۔
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا انشاء اللہ العزیز شکایت رفع ہو جائے گی۔

۲۔ جس شخص کو آدھے سر کا درد (درد شقیقہ) کی شکایت ہو، کوئی دوسرا شخص سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ "یا جبار" خالی انگلی سے (بغیر روشنائی کے) اس کے ماتھے پر لکھے اور پھر تین مرتبہ اس کے سر کو پکڑ کر "یا جبار یا سلام" سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ جیسا بھی درد ہو اس اسم مبارک کی برکت سے ختم ہو جائے گا۔

۳۔ اگر کسی کو آدھے سر کے درد کی شکایت ہو تو سورۃ اخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) تین سات یا گیارہ بار پڑھ کر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز گیارہ بار کی تعداد پوری ہونے سے قبل ہی شکایت رفع ہو جائے گی۔

۴۔ اگر کسی شخص کو آدھے سر کے درد کی شکایت ہو تو سورۃ الشکاث (سورۃ نمبر ۱۰۲) با وضو پڑھتے ہوئے اس کی پیشانی پر انگلی پھیر کر دم کیا جائے انشاء اللہ العزیز چند بار ایسا کرنے سے درد دور ہو جائے گا۔

جوڑوں کا درد

اگر کوئی وضع المفاصل، نقرس، گھٹیا، یا جوڑوں کے درد کی

تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ العلق (سورۃ نمبر ۹۶) صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے پھر سجدہ تلاوت کرے اور سجدہ میں۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ التَّوَكِّلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ
سات مرتبہ کہے تو انشاء اللہ العزیز اسے جوڑوں کے درد سے شفا ہوگی۔

زہریلے کھانے کے اثر سے حفاظت

اگر کوئی شخص سورۃ البینۃ (سورۃ نمبر ۹۸) پڑھ کر کھانے پر دم کر کے کھائے تو انشاء اللہ العزیز اس زہر کا اثر ختم ہو جائے گا۔ جو اس شخص کی لاعلمی میں اس کھانے میں ملا یا گیا ہو۔

زیادہ نیند آنا

اگر کسی شخص کو بہت زیادہ نیند آتی ہو اور اس کی آنکھیں ہر وقت نیند سے بوجھل رہتی ہوں تو سورۃ الرحمن پاک صاف کافہ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں یا بازو سے باندھی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی نیند کم ہو جائے گی۔

حفاظت حمل

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ المعارج (سورۃ نمبر ۷۰) با وضو لکھ کر موم جامہ کر کے بطور تعویذ حاملہ عورت کے گلے میں باندھے گا تو انشاء اللہ العزیز حمل جملہ آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

۲۔ اگر کوئی حاملہ عورت چالیس روز تک سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۶۷) پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی پیے تو انشاء اللہ العزیز اس کا حمل محفوظ رہے گا۔

۳۔ اگر کوئی عورت حمل سے ہو تو وہ چالیس روز تک بلا ناخن بعد نماز فجر سورۃ الکہف (سورۃ نمبر ۱۸) کی تلاوت کرے انشاء اللہ العزیز اس کا حمل محفوظ رہے گا۔

رنج و غم سے نجات

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے حالات یا دیگر وجوہ کی بنا پر مبتلائے رنج و الم رہتا ہو تو وہ سورۃ نوح (سورۃ نمبر ۷۱) کی تلاوت کرے۔ اس تلاوت کی مداومت سے انشاء اللہ العزیز اسے رنج و الم سے بھی نجات ملے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان حالات

ختم ہو جائے گی۔

کان کا درد

- ۱۔ اگر کسی شخص کے کان میں درد ہو تو اسم مبارک "یا سمیع" اکیس مرتبہ پڑھ کر اس کے کان پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔
- ۲۔ اگر کسی شخص کے کان میں درد ہو تو بقدر ضرورت خالص سرسوں کا تیل ہلکا گرم کر کے اس پر سورۃ الفلق (سورۃ نمبر ۱۱۳) پڑھ کر دم کرنے کے بعد متاثرہ کان میں چند قطرے تیل نیم گرم ڈال دیئے جائیں۔ انشاء اللہ العزیز درد در رفع ہو گا۔

نسوانی امراض سے نجات

- ۱۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے سے قبل اسم مبارک "یا معلیٰ" (ستر۴) مرتبہ پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کی بیوی جملہ نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی۔ وہ کبھی کسی نسوانی مرض میں مبتلا نہ ہوگی اور ساری زندگی حکیموں، ڈاکٹروں، نرسوں اور دوائی کی محتاجی سے بچی رہے گی۔

نرینہ اولاد کا حصول

- ۱۔ اگر کسی شخص کے ہاں بیٹیاں ہوں تو وہ اسم مبارک "یا اول" اکتالیس دن تک ہر روز چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی یا شربت پر دم کرے، پھر آدھا خود پئے اور آدھا اپنی بیوی کو پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی اور اس کے ہاں فرزند صالح پیدا ہوگا۔
- ۲۔ اگر کسی میاں بیوی کے ہاں نرینہ اولاد نہ ہوتی ہو تو انہیں چاہئے کہ وہ دو روزے رکھیں اور افطار کے وقت غسل کریں اور ایک بار سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۷۳) کو تلاوت کر کے پانی پر دم کریں اور پھر دونوں اسی پانی سے روزہ افطار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں فرزند صالح عطا ہوگا۔

- ۳۔ اگر کوئی شخص اولاد نرینہ سے محروم ہو تو وہ چالیس روز تک تہجد کی نماز دو رکعتوں میں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) کے بعد سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۹۷) پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اسے ذلی مراد حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے نیک صالح اور فرمانبردار فرزند عطا فرمائے گا۔

- ۴۔ اگر کوئی شخص اولاد نرینہ کے حصول کی نیت سے سورۃ الفاتحہ

کو بھی درست فرمائے گا جو اس کے لئے رنج و الم کا باعث بنتے رہے ہیں۔

- ۲۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا باقی" کو شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اس اسم مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے ہر رنج و غم سے نجات بخشنے گا۔

- ۳۔ اگر کوئی شخص کسی دکھ، تکلیف یا صدمے کے باعث رنج و غم میں مبتلا ہو تو وہ اسم مبارک "یا مقسط" ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز زیادہ سے زیادہ چالیس دن کے عمل میں اس کا رنج و غم دور ہو کر غم کی بجائے خوشی نصیب ہوگی۔

غصہ وری اور بد مزاجی سے نجات

- ۱۔ اگر کسی کی طبیعت میں غصہ بہت زیادہ ہو یا جو سخت بد مزاج ہو تو اسم مبارک "یا عفو" ایک سو مرتبہ پڑھ کر کھانے کی چیز پر دم کیا جائے اور وہ چیز غصہ وراور بد مزاج شخص کو کھلائی جائے انشاء اللہ العزیز اس کی غصہ وری غائب اور بد مزاجی خفا ہو جائے گی اور وہ نرم دل اور خوش مزاج ہو جائے گا۔

- ۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا خالق" کا ورد کثرت سے کرے گا اس کے اندر غصے کو قابو میں رکھنے کی اہلیت پیدا ہوگی اور وہ بڑے سے بڑے عیب دار انسان کو دیکھ کر بھی بد مزاج نہ ہوگا بلکہ اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھے گا کہ اسے بھی اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کے عیبوں کو بھی اسی نے بنایا ہے۔ ضرور ایسے عیب دار شخص کے پیدا کرنے میں کوئی حکمت ہے جس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

کالی کھانسی

- ۱۔ اگر کسی شخص کو کالی کھانسی ہو گئی ہو تو سات دن تک اکتالیس مرتبہ سورۃ الانشراح / الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور اسی سورۃ کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تحوید اس کے گلے میں لٹکایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

- ۲۔ اگر کسی شخص کو کالی کھانسی کی شکایت ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۸۸) تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور اسی سورۃ کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تحوید اسی کے گلے میں پہنایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز کالی کھانسی

(سورۃ نمبر ۶۴) کو روزانہ تین مرتبہ گیارہ روز تک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے نیک، صالح، فرزند عطا فرمائے گا۔

عارضہ بلغم

جو شخص عارضہ بلغم میں مبتلا ہو وہ نمک کی سات چھوٹی چھوٹی ڈلیاں بے اوران میں سے ہر ڈلی پر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرے اور سات روز نہار منہ ایک ایک ڈلی استعمال کرے۔ انشاء اللہ العزیز وہ سات روز میں اس عارضے سے نجات پالے گا۔

وظیفہ زوجیت ادا نہ کر سکتا ہو

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے وظیفہ زوجیت ادا نہ کر سکتا ہو تو وہ اسلئے مبارک "یا قومی یا معین" صبح و شام ایک ہزار بار اول و آخر تین تین بار درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ اس کی نامری دور ہو جائے گی۔

وظیفہ زوجیت پر قادر نہ ہونا

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے وظیفہ زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ رہا ہو تو وہ روزانہ بعد نماز فجر "ایاک نعبد و ایاک نستعین" تین سو بار تین چلہ (یعنی ایک سو بیس روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ اس کی نامردی رفع ہو جائے گی اور وہ دوبارہ وظیفہ زوجیت پر قادر ہو جائے گا۔

ذیابیطس (شوگر) کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو ذیابیطس (شوگر) کی شکایت ہو تو وہ سورۃ القدریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) روزانہ بعد از نماز عشاء ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے ذیابیطس جیسے موزی مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) بعد از نماز عشاء چالیس روز تک روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے شفا بخشے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ بنی اسرائیل (سورۃ نمبر ۱۱) کی آیت نمبر ۸۰: وَقُلْ کَلِّبْ

اَدْخُلْنِیْ مَدْخَلَ صِدْقِیْ وَاَخْرِجْنِیْ مَخْرَجَ صِدْقِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔

ڈھائی ماہ تک بلا ناغہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی پئے۔ تلاوت کے ساتھ اول و آخر درود شریف پڑھیں سات، نو یا گیارہ مرتبہ ضرور پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز ذیابیطس (شوگر) کی شکایت جاتی رہے گی۔

یرقان کی شکایت

اگر کوئی شخص یرقان (پیلیہ) کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ بادھ سورۃ البینہ (سورۃ نمبر ۹۸) پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے اور اس سورۃ کو بادھ لکھ کر موم جامہ کر کے بطور تحوید گلے میں ڈالے یا بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ العزیز اسے یرقان کے مرض سے صحت حاصل ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو یرقان کی شکایت ہو تو اسے مبارک جیمہ تین سو بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اسے پلایا جائے اور یہ عمل اکیس روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز یرقان کی شکایت ختم ہو جائے گی۔

۳۔ اگر کسی شخص کو یرقان کا عارضہ ہو تو یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اسے پلایا جائے۔

سَبِّحْ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

نسیان اور غفلت

۱۔ اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی شکایت ہو اور اسے اپنے ضروری کام بھی یاد نہ رہتے ہوں تو وہ ہر فرض نماز کے بعد ام مبارک "الرحمن" سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز نسیان کی شکایت دور ہو جائے گی۔

۲۔ جو شخص ہر نماز کے بعد یا رحمن یا رحیم دونوں نام ملا کر اکیس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نسیان، غفلت اور بھول چوک اسکے مزاج سے دور کر دے گا۔

عارضہ قلب سے شفا

اگر کوئی شخص دل کی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ الرحمن (سورۃ نمبر ۵۵) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی پئے۔ انشاء اللہ العزیز اسے عارضہ قلب سے شفا ہوگی۔ ●●

ماہنامہ
طلسماتی
دنیا

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں، اور خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں

جنات نمبر: جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز۔ اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۱ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے۔

جادو ٹونا نمبر: جادو، ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرفہ آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۱ء میں چوتھی بار شائع کیا جا رہا ہے۔

شیطان نمبر: شیطان نمبر کو عوام و خواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا۔ اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں۔ یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۱ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔

ہمزاد نمبر: ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہو چکا اور محدود ہیں اب بھی موجود ہے یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے۔ اور عالمین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت: پچاس روپے (علاقہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر: حاضرات نمبر میں تین سو سے زائد حاضرات کے نمایاں طریقے دیئے گئے ہیں۔ عالمین کے لئے ایک گرانقدر تحفہ۔ قیمت: پچاس روپے (علاقہ محصول ڈاک)

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر دیں۔ کیونکہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے۔

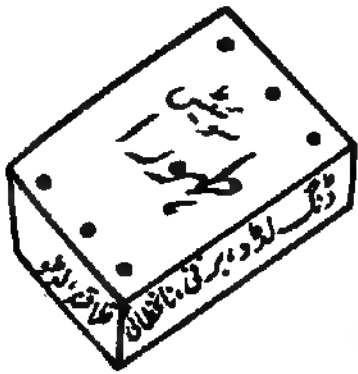
اعلان کنندہ: منیر ماہنامہ طلسماتی دنیا۔ دیوبند۔ ۲۳۷۵۵۴

مکمل
۱۔ صفت ایک ہی نام
۲۔ صفت ایک ہی نام



سوٹیس

طہورا



بہتی میں مٹھاس کی نیلیں

تیوہار کے موقع پر پکینگ کے
خوشنما ڈبوں میں دستیاب ہے

اڈور کی تکمیل
اپنے اعلیٰ ذوق اور معیار کے مطابق

انواع واقسام کی خوش ذائقہ
ود لپزیر مٹھائیاں، دیسی گھی،
زعفران اور میوے سے بھرپور

اسپیشل افلاطون، مینگو برنی، ڈرائی فروٹ برنی، انجیر برنی،
دنگ لڈو، بتیسہ لڈو، قلاقند اور نان خطائی وغیرہ

طہور فون: ۳۰۸۲۷۷۳

۳۰۹۱۳۱۸

ناگپارہ سنکشن بلا سس روڈ بہتی ۸

حَسَنُ الْهَاشِمِی

فاضل دارالعلوم دیوبند



۴ عدد والے افراد کے لئے غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی شرکت اور مقاربت ۴ عدد والے افراد کے لئے کسی عظیم نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

غیر جاندار اشیاء میں ۴ عدد والے افراد کو وہ چیزیں اس آتی ہیں اور سکون و ترقی کا باعث بن سکتی ہیں جن کا عدد ۲، ۳، ۹ ہو۔ مثلاً ٹیلی فون، کار، مکان، فیکس، مبادل وغیرہ کا عدد اگر ۳، ۹ یا ۹ ہو تو مفید ثابت ہوتا ہے۔ کار و باری انداز کی چیزوں میں مثلاً دکان، فیکٹری یا آفس وغیرہ کا نمبر اگر ۲، ۳، ۹ یا ۹ ہو تو۔ کار و بار میں فائدہ ہوتا ہے اور تجارت بفضل خداوندی خوب پروان چڑھتی ہے۔ غیر جاندار اشیاء میں بھی ۴ عدد والے افراد کو ان چیزوں سے احتراز کرنا چاہیے جن کا عدد ۳ یا پانچ ہو۔ کیوں کہ تین اور پانچ عدد والی اشیاء ۴ عدد والے افراد کے لئے وجہ مصیبت بن سکتی ہیں۔

کار و باری نوعیت کے کاموں کا آغاز ۴ عدد والے افراد کو ۲، ۳، ۹ یا ۹ تاریخوں میں کرنا چاہیے۔ کیوں کہ یہ تاریخیں خوش بختی کا باعث بن سکتی ہیں۔

۴ عدد والے افراد کو اپنے کاموں کا آغاز جمعرات، اتوار پر کرنا چاہیے۔ اور اپنی رقومات کی وصولیابی کیلئے بھی ان دنوں کو ترجیح دینی چاہیے۔ کیوں کہ یہ دن ان کیلئے مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں کئے جانے والے کاموں میں ۴ عدد والے افراد کو خاص طور سے کامیابی مل سکتی ہے۔

۴ عدد والے افراد اگر اپنے دفتر یا مکان میں نیلے رنگ کے پردے آویزاں کر لیں تو یہ بھی ان کے لئے خوش بختی کا باعث بن سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

جن حضرات کا مفرد عدد ۴ ہوتا ہے۔ ان کے لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ وہ ایک اور ۸ عدد والے حضرات سے اچھی امیدیں وابستہ نہیں اس بات کا قوی امکان ہے کہ ایک اور ۸ عدد والے لوگ ان کے لئے افراد کے ساتھ اپنا تعاون پیش کریں۔ کیوں کہ یہ سب اعداد آپس میں ایک طرح کی مناسبت اور یگانگت رکھتے ہیں۔ اور یہ فطری مناسبت انہیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے ۴ عدد کے افراد ان لوگوں سے خوش گوار امیدیں وابستہ کر سکتے ہیں۔ جن کا مفرد عدد ایک یا ۸ ہو۔

۴ عدد والے افراد کو چاہیے کہ وہ زندگی کے اہم ترین امور ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۳۱ تاریخوں کو بطور خاص اہمیت دیں۔ کیوں کہ یہ تاریخیں ان افراد کے لئے مبارک ثابت ہوتی ہیں جن کا مفرد عدد ۴ ہو۔

۴ عدد والے فرد کے لئے شریک حیات وہ موزوں ہوتی ہے جس کا عدد ۱، ۲، ۳، ۹ یا ۹ ہو۔ یا وہ خواتین موزوں ترین ثابت ہوتی ہیں جن کی پیدائش ۲۱ جولائی سے ۲۰ اگست کے درمیان ہوئی ہو۔ اگر ۴ عدد والے شخص کی شادی ۶ عدد والی عورت سے ہو جائے تو زبردست مالی فائدہ ہوتا ہے۔ جب کہ ۲، ۳ اور ۹ عدد کی عورتوں کے ساتھ ۴ عدد کے فرد کو قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ ۴ عدد والے افراد کو اگر شرکاتی کار و بار کرنا ہو تو خاص طور سے ان لوگوں کو ترجیح دینی چاہیے جن کا مفرد عدد ۱، ۲، ۳، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴ ہو۔ یا پھر ان لوگوں کو ترجیح دینی چاہیے جو ۲۱ اکتوبر سے ۲۲ نومبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ایسے لوگ جن کا مفرد عدد ایک یا ۸ ہو، خاص طور سے ۴ عدد کے لوگوں کے ساتھ اچھے شریک کار ثابت ہو سکتے ہیں۔

۴ عدد کے افراد کو خاص طور سے ان لوگوں سے بچنا چاہیے جن کا مفرد عدد ۳ یا پانچ ہو۔ کیوں کہ ۳ اور پانچ عدد والے لوگ

رہنمائی کی باتیں

یہ چار چیزیں زوال حکومت کا باعث ہوتی ہیں۔

غیر ضروری کاموں میں دلچسپی۔

اصول اور قانون سے بے پرواہی

اہلوں کی ناقدری، نااہلوں کا اقتدار۔

یہ چار چیزیں بد بختی کی علامت ہیں۔

آنکھوں کا خشک ہونا۔ (اللہ کے خوف سے کسی وقت بھی آنسو

نہ ٹپکے۔)

دل کا سخت ہونا۔ (کہ اپنی آخرت کے لئے یا کسی دوسرے

کے لئے کسی وقت بھی نرم نہ پڑے)

آرزوؤں کا لمبا ہونا۔ دنیا کی حرص۔

پانچ آدمیوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیئے۔

جھوٹے سے جو تمہیں ہمیشہ دھوکے میں رکھے گا۔

احق سے جو تمہیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ مگر ضرر

پہنچائے گا۔

بزدل سے جو آڑے وقت پر تمہیں ہلاکت میں چھوڑ جائے گا۔

بد عمل سے جو تمہیں ایک نوالے پر بیچ ڈالے گا اور اس سے

کتر کی طمع رکھے گا۔

بخیل سے جو تھوڑے نفع کی خاطر تمہارا بہت نقصان کر دے گا۔

یہ پانچ باتیں بہت ہی بُری ہیں۔

(۱) علماء میں بدکاری۔ (۲) حکماء میں حرص۔

(۳) دولت مند میں بخیل۔ (۴) بوڑھوں میں زنا کی عادت۔

(۵) عورتوں میں بے شرمی۔ ان چھ چیزوں کا دل بگڑتا ہے۔

(۱) توبہ کے بھروسہ گناہ کرنا۔ (۲) علم سیکھ کر عمل نہ کرنا۔

(۳) خلوص سے عبادت نہ کرنا۔ (۴) اللہ کا دیا کھا کر شکر نہ کرنا۔

(۵) خدائے جس حال میں رکھا اس پر غور نہ ہونا۔

(۶) موت کو یاد کر کے عمرت کا حاصل نہ کرنا۔ □□□□□

تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ سلام کرنا، دوسروں

کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔ مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

تین قسم کے نشے بہت تیز ہیں۔ نشہ عورت، نشہ حسن، نشہ علم

ان میں سے دوزوال پذیر ہیں۔ اور نشہ علم ترقی پذیر ہے۔

تین کام سب سے مشکل ہیں۔

(۱) اپنے نفس سے حق دلانا۔

(۲) ہر حال میں اللہ کو یاد کرنا۔

(۳) اپنے مال سے بھائی کی غم خواری کرنا۔

تین چیزوں سے بے آرام ہوتی ہے۔

(۱) کم ظرف سے جب اسے مرتبہ مل جائے۔

(۲) عالم سے جب وہ زبردست ہو جائے۔

(۳) حاکم سے جب وہ ظالم ہو جائے۔

تین چیزوں کے ہاتھوں آدمی خوار ہوتا ہے۔

(۱) عورت کے ہاتھوں جب وہ وفادار نہ ہو۔

(۲) بھائی کے ہاتھوں جب وہ حق سے زیادہ مانگے۔

(۳) علم کے ہاتھوں جب وہ ریاضت کے بغیر حاصل ہو جائے۔

تین چیزیں تقویٰ کی پہچان ہیں۔ فرستادن، منع کردن۔

سخن گفتن۔

فرستادن کا مطلب ہے کہ تم اللہ کے فرستادے ہو۔ اس لئے

وہی کام انجام دو جو اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

منع کردن کا مطلب ہے کہ کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔

سخن گفتن کا مطلب ہے کہ ایسی باتیں کہو جو دین اور دنیا

میں یکساں مفید ہوں۔ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے وہ یہ کہ تم نے

جس قدر نیک کام انجام دیتے وہ دین کی بھلائی کے لئے ہوں اور

جن کاموں سے کنارہ کشی اختیار کی وہ دنیا کی بھلائی کے لئے ہوں۔

ایک انسان اپنی زبان سے دین اور دنیا دونوں کی باتیں کہہ سکتا ہے۔



اورنگین پانی کے ذریعہ علاج

علاج شمس

سورج گرہن کی کرن انسانی آنکھ کی بینائی کے لئے نقصان دہ ہے۔ یہاں تک کہ گرہن کے اثرات انسانی زندگی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ حاملہ عورت سورج گرہن کے وقت چاقو یا چھری سے کوئی چیز تراش کرے تو بچہ کے جسم کا کوئی اعضاء ضرور کٹ جاتا ہے۔ وہ بچہ جو پیدائشی طور پر سورج گرہن سے متاثر ہو کر گہٹا یا ہوا پیدا ہو۔ اس بچہ کا صرف وہ اعضاء جو متاثر ہو کر گرہن کے پورے وقت کسی نرم زمین میں معمولی طور پر صبح طرز میں دبا دیئے سے بحکم خدا اعضاء اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ موجودہ زمانے کے سائنس دان بھی اس سے منکر نہیں کہ سورج کی کرنوں سے غسل کرنا صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔ انسان کی طرح حیوانات اور بہت سے چھوٹے بڑے پودے بھی اپنی زندگی کی بقا کے لئے سورج کی کرنوں کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ جن پودوں کو سورج یا چاند کی کرنوں سے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ وہ پودے اپنی زندگی کی رونقیں ختم کر لیتے ہیں۔ یہی سورج کی کرنیں انسان کے جسم کے کئی مہلک امراض کے جراثیم قتل کر دیتی ہیں۔ اس علاج کا طریقہ بہت قدیم ہے۔ اہل ہنود کی مذہبی کتب میں اس کے اکثر تذکرے درج ہیں۔ زمانہ قدیم کے لوگ اس علاج پر عبور رکھتے تھے۔ موجودہ دور میں بھی بعض جسمانی امراض کا واحد علاج صرف سورج کی شعاعیں ہیں۔ اس کی کرنوں سے حیوانات میں جستی اور قوت آتی ہے۔ جب تک اس کی کرنوں میں زور اور تیزی رہتی ہے۔ تمام حیوانات میں قوت اور نشاط رہتا ہے۔ غروب وقت ہونے پر اس کی شعاع کمزور ہونے لگتی ہے اس وقت حیوانات میں بھی ضعف اور اضمحلال پیدا ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے تمام حیوانات اپنی اپنی رہائش گاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر رنگ نظر آتے ہیں یہ تمام سورج ہی کی

پانی کے ذریعہ علاج "انگریزی میں اس کو (HYDROPATHY) کہتے ہیں۔ سورج کو قدرت نے وہ سرچشمہ فائدہ خلق فرمایا ہے جس کا اندازہ انسانی قوت سے باہر ہے۔ اس کی روشنی مخلوقات کے زندگی، توانائی و صحت و نشوونما کا واحد سرچشمہ ہے۔ اس کی شعاعیں قدرت کی بے بہا دولت ہیں۔ سورج کی روشنی کی شعاع زمین تک آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے۔

سورج ایک عظیم کثرہ ہے۔ اس کی روشنی سات رنگوں کا مجموعہ ہے۔ بنفشی، اودا، نیلا، سبز، زرد، نارنجی اور سرخ اس کی سفید کرن۔ جب پانی یا شفاف شیشہ میں سے گزرتی ہے تو ان ہی سات رنگوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر سورج کا پورا رخ زمین کی طرف ہو جاتا تو شدت گرمی سے اہل زمین اور دنیا کی ہر چیز جل جاتی۔ اس کی شعاع کے فوائد میں پھر ارشاد فرمایا کہ آفتاب کی طرف پشت کر کے بیٹھنے سے جسم کی اندرونی بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ خداوند عالم کے دیدار کے مشتاق ہیں تو پہلے قدرت کے خلق کئے سورج سے آنکھ ملا کر تو دیکھ لیں۔

نظام شمسی سے موسمی تبدیلی دن رات کا سلسلہ اور اس کی کرن دھروں سے مقناطیسی قوت کے ذریعہ مہلک جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سورج کی شعاع نباتاتی کیمیائی عمل کرتی ہے۔ اور زمین میں ہڈی و دھت کو پاک کرتی ہے۔ پانی سے بھر اور کھلا برتن جو مستقل دھوپ میں رہے اس پانی سے غسل کرنا سفید داغ (برص) کا مرض ہوتا ہے۔ سورج کی شعاعوں میں بہت بڑی طاقت ہے۔ موجودہ زمانہ میں سخت سے سخت کام ان شعاعوں سے لیا جا رہا ہے۔

درکار ہیں۔ سرخ، سفید، زرد، سبز، بنفشی، یعنی ہرکانی رنگوں۔
مختلف رنگ کی نئی بوتلیں جن کو خوب صاف کر کے ان میں مغل
کیا ہوا تین چوتھائی حصہ کنوئیں یا بارش، یا کسی چشمے اور دریا
کا پانی بھر کر کسی کھل اور بلند جگہ پر جہاں سورج کی کرنیں صاف اور
تیز پڑ رہی ہوں۔ کم از کم چار گھنٹے دھوپ میں رکھیں اور بوتل کا منہ
سارے بند کر دیں۔ بوتلوں کو ترچھا رکھیں تاکہ سورج کی کرنیں بوتل
پر سیدھی پڑے اور آفتاب کی شعاعیں شیشے کی بوتل سے جھن جھن
کر پانی میں جذب ہوتی رہیں۔ غروب آفتاب کے وقت ان بوتلوں
کو اندھیرے میں رکھ دیں۔ تاکہ مصنوعی روشنی ان بوتلوں پر نہ
پڑ سکے۔

اس طریقے سے نئی بوتلوں کے پانی میں بہ لحاظ رنگ شیشے کے
اثرات پیدا ہو جائیں گے۔ جو کہ مختلف امراض میں فائدہ رساں
ہیں۔ یہ تیار پانی زیادہ سے زیادہ دو یوم تک شاعر کے اثرات
محفوظ رکھتا ہے۔ یہ علاج انوکھا اور بہت قدیم ہے۔

سفید بوتل کا پانی | زخم کے دھونے میں فائدہ رساں ہیں۔ یہ
پانی ہر قسم کے زہریلے دُہل اور آتشک
کے زخموں کو چند یوم میں درست کر دیتا ہے۔ بواسیر کے متے ایک
ہفتے میں اسی پانی سے دھونے سے مر جھا جاتے ہیں۔ درد میں کی
اور سکون ملتا ہے۔ پاگل کتے کا زخم ایک دن میں کئی بار دھونے سے
درست ہو جاتا ہے۔ پیدل چلنے سے پیروں پر درم آجانے سے مرض
ایک مرتبہ پانی سے دھونے سے درم دفع ہو جاتا ہے۔

دریہ قویج اور پیٹ کے درد میں سفید پانی کی بوتل سے سینکے
سے آرام ہو جاتا ہے۔ گرمی کے دست، دردی گردہ، پیشاب کی جلن
اس پانی سے دور ہو جاتی ہے۔

نیلی بوتل کا پانی | ایک نئی نیلے رنگ کی بوتل میں پانی بھر کر اس
پانی پر سورۂ رحمن صبح نماز کے وقت دم کرنا
یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ اس کا یہ پانی سحر، جادو ٹونا اور نظر
کے لئے اکسیر ہے۔ جسم کی کمزوری، چہرہ کا زرد رہنا اور بد ہضمی میں
مفید ہے۔ بلکہ نیلے رنگ کی بوتل کے پانی سے بواسیر کے نئے
دھوئیں۔ اس مرض میں یہ پانی اکسیر ہے۔ جنون کے لئے بھی یہی پانی
صبح و شام پلائیں۔

زرد بوتل کا پانی | تپ دق و بخار اور ہر قسم کے درد، سر بھوک
ساکم لگنا، نیند نہ آنا اور پیٹ کے دیگر
امراض و قبض میں صبح و شام ایک ادس زرد بوتل کا پانی مفید

بدولت اور اسی کے اثرات کا نتیجہ ہیں۔ صاف اور شفاف چیز پر
سورج کا عمدہ عکس پڑتا ہے۔ مثلاً پانی اور شیشہ دونوں شفاف
چیزیں ہیں۔ اس لئے علاج شمس میں صرف انہیں دونوں کی ضرورت
پڑتی ہے۔ شیشہ پر آفتاب کی ترچھی کرنیں بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔
کسی شخص کی پیشانی پر ایک سیاہ رنگ کے شیشے کا ٹکڑا اور
دوسرا زرد یا سفید رنگ کے شیشے کا ٹکڑا رکھیں۔ کچھ وقت اس کو
دھوپ میں بٹھائیں تو سفید اور زرد رنگ کی جگہ کا حصہ جلنے لگے گا۔
بلکہ زیادہ دیر ایسا کرنے سے چمڑے کی رنگت میں بھی تبدیلی آجائیگی۔
مگر سیاہ رنگ کے شیشے والی جگہ ویسی ہی رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ
اس علاج میں سیاہ رنگ معاون نہیں ہے۔ تمام امراض کے لئے
پانچ رنگ کی بوتلیں (شیشہ کی) درکار ہوتی ہیں۔ سرخ، سفید، زرد،
سبز، بنفشی سب سے زیادہ کرفوں کا اثر زرد، سرخ اور سفید رنگ کی
بوتلوں پر رہتا ہے۔ بہتر ہے کہ ہر روز تازہ پانی تیار کیا جائے اس طرح
پانی صاف اور اچھا رہتا ہے۔ سرخ اور سفید رنگ کی بوتل کا پانی
دوسرے روز ضائع کر دینا ضروری ہے۔

پانی تیار کرنے کا طریقہ | شیشے کی بوتل کو خوب اچھی طرح صاف
خشک کر لیں۔ اُس کے اوپر اگر کوئی کاغذ کا لیل دغیر ہو تو
اس کو بھی علیحدہ کر دیں۔ پھر اُن میں مقطر کیا ہوا صاف اور تازہ
پانی بھر دیں۔ بوتل تین حصہ پانی سے بھری ہوئی چاہیے۔ اس علاج
میں بارش یا کنوئیں کا پانی افضل ہے۔ اگر پھر پیلے چشمے کا پانی نہ
ملے تو دوسرے نمبر پر دریا کا پانی سمجھا جاتا ہے۔ پانی بھر کر بوتل کا
منہ سارے بند کر دیں۔ کھل جگہ پر دو اونچے بانس کا ٹکڑا کر
اُن پر ایک تختہ کیلوں سے جڑ دیں۔ اس تختہ پر بوتلوں کو ترچھا
رکھ دیں۔ تین چار گھنٹے کے وقفے میں یہ پانی سورج کی شعاعوں کے
اثرات اپنے میں سمولے گا۔ وقت اور جگہ کے انتخاب میں خاص
خیال رکھیں۔ جہاں سورج کی شعاع سیدھی آرہی ہو۔ پانی تیار
ہونے پر بوتل کے خالی حصے پر بھاپ کی وجہ سے بوندیں محسوس
ہونے لگیں گی۔ واضح رہے کہ جہاں بوتل رکھی جائے وہ حصہ گرد و
غبار اور دھوئیں سے پاک ہو۔ یہ تختہ زمین سے چار فٹ اونچا ہونا
چاہیے اور ایک بوتل سے دوسری بوتل میں فاصلہ رہے۔

تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ زرد، سفید، سرخ رنگ کے شیشے
پر سورج کے اثرات تیز ہوتے ہیں۔ ان سے مختلف قسم کے فوائد
مرتب ہوتے ہیں۔ تمام امراض کے لئے صرف پانچ رنگ کی بوتلیں۔

سمندر میں بعض مقامات کا پانی اوپر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ یہ پانی چاند کی کمرؤں کی سمت اٹھتا ہے۔ یہ طریقہ پوری شدت سے تقریباً ۱۲ گھنٹے کے وقفے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اگلی رات چاند کے ظاہر ہونے پر پہلی رات کے مقابلے میں تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ بعض سمندری مقامات پر یہ وقفہ کم و بیش اس لئے رہتا ہے کہ کہیں سمندر گہرا اور کہیں چاند کی شعاع تر بھی پڑتی ہے۔ اب بعض ممالک اس کوشش میں ہیں کہ اس مدد جز سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ چاند کی کمرؤں اور چاندنی ہی کے اثر سے سمندروں میں ہیجان برپا رہتا ہے۔ سمندر کے مدوجزر اسی کمرؤں کی بدولت ہیں۔ اہل ہنود نے چاند کے پورے ہونے کو پورن ماشی قرار دے کر مذہبی حیثیت دے دی۔ تاکہ لوگ اس تاریخ کو چاند کی ان کمرؤں میں غسل کریں۔ اس طریقے سے ایک ہزار سال قبل کے یونانی فلاسفر اور حکما متفق تھے کہ ان چاند کی تاریخوں پر انسان کے خون کا دباؤ بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ سابقین اطباء نقد اور آپریشن وغیرہ روشن تاریخوں میں نہیں کراتے تھے۔

امریکی سرجن ایڈسن جے ایندیریوس سرجری کے بعد خون بہنے کی بحث میں کہتے ہیں کہ سرجری میں پورے چاند کے دنوں میں مریض کے زیادہ خون بہنے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس نظریے کے تحت موصوف چاند کے آخری یا ابتدائی تاریخوں میں آپریشن کرنا بہتر خیال کرتے ہیں کیوں کہ خون میں ہیجان کے باعث جسم سے زیادہ خون نکل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نباتات اور دودھ دینے والے حیوانات سب چاند کی کمرؤں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں دودھ زیادہ ہوتا ہے۔

زمانہ قدیم کے بزرگ دنیاوی امور میں جہاں آیام کا لحاظ رکھتے تھے وہاں تاریخوں کا خاص طور پر دھیان دیتے تھے اس طریقے سے تاریخوں کا لحاظ رکھنا انسان کے لئے انتہائی مفید اور فائدہ مند ہے۔

نارتھ کیلی فورنیا کی ڈیوک یونیورسٹی کے ڈاکٹر لیونارڈ پوٹز نے ثابت کیا ہے کہ چاند کی تاریخی تبدیلیوں سے انسان کے جسم پر بڑا اثر رہتا ہے۔ اس محقق ڈاکٹر نے تحریر کیا ہے کہ پورے چاند کی تاریخوں میں چاند کی برقی مقدار انسان کے جسم میں سب سے زیادہ رہتی ہے۔ چاند اپنے اتار چڑھاؤ روپے جب سامنے آتا ہے تو انسانی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

چاند گرہن کے وقت پینے والے پانی کو چاند کی کمرؤں سے

ہے۔ یزدق وسل کے مریضوں کو ابتدائی حالت میں روزانہ تازہ پانی صبح وشام بنا کر بروقت پیاس دیا جائے مفید ہے۔

سرخ بوتل کا پانی | سرسام، جنون، مایوٹیا اور امراض ضعیف دماغ میں مفید ہے۔ اس بوتل کا پانی بروقت ضرورت ڈھائی تولہ صبح اور ڈھائی تولہ شام پینا چاہیے۔ مذکورہ بالا امراض میں فلائین کپڑے کا ٹکڑا اس پانی میں تر کر کے سر پر رکھیں۔ فائدہ رساں ہے۔ مریض کو زیادہ گرم و سرد ہوا سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

دردِ شقیقہ کے مریض کو اس پانی میں کھانا پکا کر کھلائیں اور اسی کو پلائیں۔ شدید درد میں اس پانی سے کپڑے کو تر کر کے مقام درد پر رکھیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ کمزوری میں بھی سرخ بوتل کا پانی مفید ہے۔

سرخ وزرد رنگ کی بوتلوں کا پانی ملا کر خونی امراض مثلاً جذام آتشک، سرخ بادہ، خارش تر و خشک اور سفید داغ کے مریضوں کو ہم وزن پلانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔

جلدی امراض خون کی خرابی اور خشکی دماغ میں فائدہ رساں ہے۔ دونوں رنگ کے ملے ہوئے یہ ہم وزن پانی نہایت مصفی خون ہے۔

سبز بوتل کا پانی | اس میں خالص سرسوں کا تیل بھر کر چالیس دن تک سورج کی کرن (دھوپ) میں رکھیں

بعد چالیس دن یہ تیل مرض عرق النساء میں مالش کریں۔ یہ تیل اس مرض میں آکسیر ہے۔ اسی سبز رنگ کی بوتل کا پانی خارش اور جلدی امراض میں بھی مفید ہے۔ آشوب چشم کے لئے اس پانی کے چھینٹے آنکھ پر ڈالنے سے آرام آجاتا ہے۔ خونی بواسیر کیلئے یہ پانی فائدہ مند ہے۔

فوائد چاندنی ماہیتا

نظام الہی ہے کہ چاند زمین کے اطراف ۲۷ دن اور ۳۴ منٹ میں اپنا ایک دور مکمل کر لیتا ہے۔ اور ہمیشہ اس کے سامنے والا رخ زمین کی طرف رہتا ہے۔ چاند کی روشنی زمین تک پہنچنے میں صرف ڈیڑھ سکیونڈ لیتی ہے جس طرح آفتاب کی کرنیں تمام عالم کے لئے مفید ہیں۔ اسی طرح ماہیتاب کی چاندنی فائدہ رساں ہے۔ اس کی کرنیں ہماری زندگی پر کیمیائی اور مقناطیسی اثرات ڈالتی ہیں۔ ان کا نظام عالم پر بڑا اثر رہتا ہے۔

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا چاند کی چودھویں تاریخ کی راست کو

اشوب چشم و ضعف بھارت کے لئے سبز رنگ کے شیشے کی عینک لگا کر شب میں چاند پر نظر کرنا سودمند ہے۔

گرم و خشک امراض کے مریضوں کو چاندنی رات میں غسل کرنا فائدہ رساں ہے۔ تب دق و سل، ورم جگر کے مریضوں کو روزانہ موسم گرمادریا کے پانی میں چاندنی رات کو متواتر غسل کرنے سے صحت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ چاندنی میں زیادہ دیر بیٹھنے سے بدن میں سستی، کالہلی اور زکام پیدا ہوتا ہے۔

مرض یرقان میں مریض کو سبز پوشاک پہنا کر چاند کی چاندنی میں، موسم گرمی میں شلٹے اور سبز شیشے کے برتن میں پانی پلانے سے جو رات بھر چاندنی میں رکھا گیا ہو نفع کرتا ہے۔

دریدر کہنے کے لئے شیر مادہ گاؤ جو رات بھر چاندنی میں رکھا گیا ہو، صبح نہار منہ پینا فائدہ رساں ہے۔ مرض سوزاک کے لئے ہندی کے پتے باریک، نیب خشک، گیر وچہ ماشہ پانی میں بھگو کر رات بھر چاندنی میں رکھ دیں۔ صبح اس کا پانی نتھار کر نہار منہ پینا مرض سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔ چاندیا سورج کی طرف پیشاب کرنا مناسب نہیں۔

پانی

انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے

انگریزی میں واٹر، عربی میں ماء، فارسی میں آب اور اردو میں پانی کہتے ہیں۔ دراصل پانی بے رنگ اور بے مزہ ہے۔ اگر زیادہ مقدار میں ہو تو اس کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے۔ پانی حیات انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری کائنات کے لئے اہم ترین نعمت ہے۔ پروردگار عالم نے پانی کو نجاست پاک کرنے کا شرف بخشا ہے۔ بشرطیکہ پانی خود بھی پاک اور خالص ہو۔ اس میں کسی بھی ریت ہے۔ پانی میں روشنی ایک حد تک جاسکتی ہے۔ جو بیس گھنٹے میں ایک انسان کو چھ سے آٹھ گلاس تک پانی پینا چاہئے۔ پانی کی کمی سے خون میں گار حلاہل پیدا ہونے لگتا ہے۔ پانی فضلات کے اخراج میں مدد دیتا ہے۔ اور گردوں کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ جن مقامات پر پانی صاف دستیاب نہیں ہوتا وہاں کے افراد مختلف وباؤں اور امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ صاف پانی انسان کی تہذیب، ترقی اور تندرستی میں بڑا معاون ہے۔ زمانہ قدیم میں جتنے بادشاہوں نے شہر آباد کئے سب کے

شاہ کرسی سایہ دار جگہ پر رکھ دیں۔ گرہن کی کرنوں والا پانی پینے سے جسم کے اندر مختلف قسم کے امراض اور خون کی خرابی کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہاں تک احتیاط ضروری ہے کہ گرہن کو اگر شروع ہوتے دیکھیں تو چھوٹے ہونے دیکھنا بھی لازم ہے۔ ورنہ سال پریشانی میں گزرتا ہے۔ گرہن کے وقت حاملہ عورت کو کوئی چیز چاقو یا پھری سے تراشنا اور کھانا بھی منع ہے۔ غلط طریقے سے بیٹھنے پر بھی بچہ متاثر ہو جاتا ہے۔ چاند گرہن کی شعاع سے گھنٹائے ہوئے بچے کا صرف وہ عضو جس پر گرہن کا اثر ہو۔ گرہن کے پورے وقت نکیٹ کی نرم مٹی میں صحیح طرز میں دبا دیں۔ اس سے عضو اپنی اصلی حالت میں آجائے گی امید رہتی ہے۔ گرہن کی کرنیں زمین کو بھی متاثر کرتی ہیں۔ جس خطے میں گرہن ہوتا ہے وہاں کی فضا اور آفات تک متاثر رہتی ہے۔

تجربے سے ثابت ہو چکا ہے کہ عروج ماہ کے آپریشن ذرا دیر سے اچھے ہوتے ہیں۔ بہ نسبت اندھیری راتوں کے، جو شخص اوائل نصف ماہ میں بیمار ہو اس کی طبیعت بیماری میں زیادہ قادر رہتی ہے۔ ہر ماہ کی شروع تاریخوں میں یعنی نصف ماہ اوّل بوجہ ماہتاب اس کا نور انسان کی طبیعت اور مزاج میں زیادہ قوت دیتا ہے۔ شروع ماہ میں پیدا ہونے والے حیوانات کے بچوں کے بال بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہیں۔ جو جانور ان دنوں میں انڈے دیتے ہیں ان میں سفیدی بہ نسبت زردی زیادہ ہوتی ہے۔

پورے چاند کی چاندنی (پورنماشی) میں دریائے گنگا کا پانی کسی برتن میں بھر دیں تو بہت عرصے تک یہ پانی خراب نہیں ہوتا۔ چڑھتے چاند کے دنوں میں انسانی جذبات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ بعض نقش و قویدات عروج ماہ میں لکھے جاتے ہیں۔

جس درخت کی شاخیں یا لکڑی چاندنی رات میں۔ کائی جائیں گی اس میں شاخیں بار آور ہوں گی۔

چاندنی رات میں جو تخم بویا جائے گا۔ اس کے درخت میں جلد ثمر و برگ آتے ہیں اور پھل شیریں ہوتے ہیں۔ تخم ہونے سے پہلے چند یوم چاندنی رات میں کسی شیشے کے برتن میں ہر روز نیچا رہنے تک چاند کی کرنوں میں تخم کو سیراب کیا جائے تو میوہ جات بہت لذیذ و خوش ذائقہ اور درخت زیادہ پھل دار ہوں گے۔

ماہتاب کی صاف اور تیز کرنوں میں گوشت کو رکھنے سے اس کا مزہ بدل جاتا ہے۔ اسی زمانے میں جانور اپنے سوراخوں اور گھروں سے زیادہ نکلتے ہیں۔ ان کے زہر کی تاثیر قوی رہتی ہے۔

کے ریشوں میں خرمیاں پیدا ہو کر نظام ہاضمہ پر اثر پڑتا ہے۔ بہتر ہے کہ جس گھڑے میں پیئے کا پانی رکھیں اس میں ایک گندھک کا ٹکڑا ڈال دیں۔

پانی سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا سنت ہے مگر صفر المظفر ربیع الاول، شوال، ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر پانی پر نظر ڈالنا مسنون ہے۔ اس سے ہینہ خیر و برکت میں گزرتا ہے۔ علاوہ ندی، نہریں، کنوئیں، چھل آبشار، تالابوں کے پروردگار عالم نے بڑے بڑے دریا جاری کئے۔ جو حیوانات، نباتات و جمادات کے نشوونما سرسبزی و شادابی کا سبب ہیں۔ آپ شیریں قوت پیدا کرتا ہے اور عقل بڑھاتا ہے۔ گلے کے درم اور سوزش کے لئے نیم گرم پانی کا غرارہ مفید ہے۔ نکسیر یعنی ناک سے خون آنے میں ٹھنڈا پانی سر پر ڈالنے سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔

بارش کا پانی | یہ کشید کیا ہوا پانی ہے اور تمام پانیوں میں سب سے زیادہ خالص اور ہلکا ہوتا ہے۔ زمین کی زرخیزی، درخت، کھیت اور فصلوں کی سرسبزی و شادابی کا باعث ہے۔ یہ پانی ہوا کو دھوتا اور صاف و شفاف کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بارش کا پانی جسم کی بیماریوں سے نجات دیتا ہے۔ اور بدن کو پاک و صاف کرتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ بارش کا پانی زمین پر گرتے وقت اتنا پاک و صاف ہوتا ہے جتنا کسی سائنٹفک وائرڈرکس کا پانی ہو۔

۲۱ مارچ سے چالیس روز قبل اور چالیس روز بعد آسمانی پانی آپ نیساں کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بارش کا پانی سمت در میں سیپ کے پیٹ میں سچا موتی پیدا کرتا ہے۔ اگر اس بارش کے پانی کی بوند درخت ہانس میں جذب ہو تو بسلوچن اور گلے کے کان میں پڑ جائے تو گوٹو سلوچن پیدا کرتا ہے۔ اور یہ پانی اگر آنکھ میں پڑ جائے تو موتیا بند پیدا کرتا ہے۔ اس پانی کو محفوظ کر لینے سے جسمانی امراض مثلاً جلی ہوئی جگہ پر لگانا فائدہ رسا ہے۔

مکارم الاخلاق میں تحریر ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آپ باران کو زمین پر گرنے سے قبل کسی طاہر برتن میں رکھ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد اور قل ہوا اللہ پڑھیں۔ یہ پانی ہر بیماری کے لئے شفا یاب ہے۔ مختلف زمانوں میں بارش کا پانی اپنے اندر مخصوص خصوصیات رکھتا ہے جس طرح موسم سرما میں اولے۔ اولوں کا پانی اگر محفوظ کر لیا جائے تو یہ پانی جلی ہوئی جگہ پر فوراً لگانے سے چھالا نہیں پڑنے دیتا۔ پیئے کا پانی ان تمام

سب دریاؤں کے کنارے ہیں۔ بعض مقامات پر عظیم تہذیب کے نشانات اب بھی ملتے ہیں جس زمین کے نیچے پیئے پانی کا ذخیرہ ہوتا ہے وہاں کے درخت سرسبز اور شاداب رہتے ہیں۔ پانی کو قدرت نے مخصوص مختلف صورتوں میں با افراط پیدا کیا ہے۔ مثلاً دریا، چشمے، کنوئیں، چھلیں، سمندر اور تالابوں کا پانی وغیرہ۔ کڑا ارض کا تمام حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ فضا میں بھی پانی بخارات کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔

ڈاکٹر چارج میکڈونلڈ نے انکشاف کیا ہے کہ ایک مربع میل زمین کی ہوا میں تقریباً پچاس ہزار ٹن پانی ہوتا ہے۔ زمین کی سخت چٹانوں میں بھی مختلف شکل میں پانی موجود رہتا ہے جس نے معدنیات اور نمکیات کی تیاری میں قدرتی طور پر مدد ملتی ہے۔

میٹھا پانی | دافع سوزش معدہ ہے۔ تہوشی اور صفراء کو دفع کرتا ہے۔ معدہ و جگر کی گرمی کو فائدہ رسا ہے۔ ہاضم غذا ہے۔ قبض کے لئے بہترین علاج ہے۔ پانی زندگی کے لئے لازمی جزو اور ضروری چیز ہے۔ اکثر حضرات کم مقدار میں پانی پیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے صحت کے لئے مضر اثرات نمودار ہوتے ہیں۔ کھانا

کھانے کے بعد بجائے چلے یا قہوہ استعمال کرنے کے پانی پینا مفید ہے۔ گرم شہروں کے باشندوں کو زیادہ پانی پینا صحت کے لئے مفید رہتا ہے۔

پانی پیئے یا پلانے میں بخل نہ کرنا چاہیے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ٹھنڈا پانی صفرے کو ساکن کرتا ہے لیکن کھانے کو ہضم کرتا ہے اور جوش کتے ہوئے پانی سے بخار دفع ہوتا ہے۔ پنڈلیوں میں طاقت آتی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ پانی میں پھونک مارنے سے پانی مکروہ ہو جاتا ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ کھڑے ہو کر اور ایک سانس میں پانی نہیں پینا چاہیے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ، مسلم، ابوداؤد)

پانی کو قدرت نے مختلف طریقوں سے بہت ارزاں کر دیا ہے۔ انسانی جسم میں تقریباً ستر فیصد وزن پانی کا ہوتا ہے۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ پانی کا زہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "زندگی کا" پانی پیئے میں تین مرتبہ سانس لینا سنت ہے۔ اور پیتے وقت برتن سے منہ ہٹا کر سانس لی جائے۔ ایک سانس میں پانی پیئے سے دل پر بار پڑتا ہے بہت زیادہ گرم اور بہت زیادہ ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے معدہ

سے ہی پھلیاں بطور غذا اور ان کا ردقطن بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔ اگر باہر سے سمندروں سے مٹی کے حصول کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے۔ سمندر قیمتی اور بیش بہا معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے اس کا پانی دریا کے پانی سے زیادہ کثیف ہوتا ہے۔ پروردگار عالم نے ہر مرحلہ کا حل اسی طاقہ یا جگہ میں رکھا ہے۔ مثلاً کسی شخص کو سمندر سفر میں ملے یا چکر زیادہ آتے ہوں تو تھوڑا سا اسی سمندر کا پانی پی لینے سے یہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔

موجودہ دور کے سائنس دان ثابت کر رہے ہیں کہ کھاری پانی صحت کے لئے مفید ہے۔ یورپ میں کھاری پانی کو میٹا جانا کی کوشش جاری ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ بڑا اور گہرا سمندر بحر الکاہل ہے۔

چشمے اور گہرے کنوؤں کا پانی | یہ پانی ٹھوس ذرات سے تندرستی کے لئے ان کا پانی عمدہ اور اچھا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ ہارلش کے پانی کا تقریباً ایک تہائی حصہ زمین میں جذب ہوتے وقت اپنے ساتھ مختلف قسم کی کثافتیں حل کرتا جاتا ہے۔ اور ایک ایسی جگہ جمع ہوتا جاتا ہے جس کے نیچے سخت چٹان ہو پانی کا دباؤ اس مقام پر اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ اپنے شدید دباؤ کے باوجود چشمے کی صورت میں کسی نرم جگہ سے پھوٹ نکلتا ہے جس معدنی چٹان سے ہو کر نکلتا ہے اس کا حل شدہ مادہ اس پانی میں رہتا ہے جس کی موجودگی کے باعث اس کا مخصوص ذائقہ اچھی صحت کا حامل ہے یہ پانی زندہ رہنے میں ہماری بڑی مدد کرتا ہے۔ جس پانی میں گندھک کی ملاوٹ ہوگی۔ وہ جلدی امراض کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ پانی دیگر کثافتوں سے پاک و صاف ہوتا ہے۔ اور تھلے کنوؤں کا پانی صحت کے لئے بہتر نہیں ہوتا۔ کیوں کہ اس پانی میں زمین کی سطح کی نجاستیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ ذرات اور جراثیم کے ہونے کا بھی امکان ہے۔ بعض معدنی چشمے ہوتے ہیں۔ ان کا پانی عمدہ اور جلدی امراض میں مفید ہوتا ہے۔ ایسے صحت بخش چشمے پاکستان اور دنیا کے کئی مقامات میں اہمیت کے حامل ہیں۔

حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس چشمے کا رخ مشرق کی سمت ہو گا اس کا پانی نہایت صاف اور صحت کے لئے شہک رفتار ہے۔

آب زم زم | اس پانی کو قدرت نے شفا کی اثرات بخشے ہیں۔ یہ وہ چشمہ ہے جسے اب کنوئیں کی شکل دے دی گئی

کثافتوں سے جو مغیر صحت ہوں پاک ہونا چاہیے۔ بعض مقامات پر دیہاتوں میں جہاں نہروں کا پانی پینے کے لئے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ وہاں گدے مادہ کو تہہ نشیں کرنے کے لئے گھڑوں میں تھوڑی سی پھٹکری ڈال دیتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں اس گھڑے کے پانی کی تمام کثافت اور ذرات نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ صحت اور ہاضمہ کے لئے کھانے کے بعد پانی پی کر دس منٹ دواہنی کر دس منٹ، بائیں کر دس اور دس منٹ چت دسیدھا لیٹنے سے غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ کبھی قبض نہیں ہوتا۔ اور معدہ اصلاح پر رہتا ہے۔ پانی ہمیشہ اپنے دہنے ہاتھ سے نیز رک رک کر تین سانس میں گلاس کے پانی کو ختم کرنا ہاضمہ کو درست رکھتا ہے۔ اور دل پر بارڈ گرانی نہیں ہونے پاتی۔ موسم سرما میں گرم پانی سے جو قابل برداشت ہو نہانا جسم کی چربی کو کم کرتا ہے اور مسامات کھولتا ہے۔ گلے کے درم، سوزش، زکام و نزلہ میں صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی جس میں معمولی نمک بھی ڈالا جائے غرارہ کرنے سے فوری مرض دفع ہوتا ہے۔

دریاؤں کا پانی | زمین پر بہتا ہے۔ یہ بہ نسبت بارش کے پانی پانی میں مٹری گلی، نہاتات اور مختلف اجزاء شامل رہتے ہیں لیکن جوں جوں یہ پانی آبادی سے دور ہوتا ہے اتنا ہی کثافت سے پاک ہوتا ہے۔ دریا کے پانی سے بہت سے علاج اور فوائد ہیں۔ شیرخوار بچہ جس کو سوکھے کا عارضہ ہو، علی الصبح دریا کے بہتے پانی میں جہاں دھوبی کپڑے دھوتے ہیں۔ (دھوبیوں کے آنے سے پہلے) اسی جگہ دریا کے پانی سے اس بیمار کو بہت معمولی طریقہ سے نہلا دیں۔ اور اس بچے کے کپڑے اسی جگہ چھوڑ دیں۔ بچے کو دوسرے کپڑے پہنا کر لے آئیں۔ بشرطیکہ بچے کو بخار نہ ہو۔ یہ طریقہ مرض سوکھے حیات کے لئے زمانہ قدیم سے بہت کارآمد ہے۔ مجرب ہے۔ بچہ کو نہلانے کے لئے دن مشکل یا ہفتہ ہونا ضروری ہے اور صرف ایک ہی مرتبہ کافی ہے۔

سمندر کا پانی | اس پانی پر جہاز رانی ہوتی اور کشتیاں ڈوڑتی ہوتی ہیں۔ تجارت کا بڑا ذریعہ ہے۔ سمندر سے پھلیاں، کیکڑے، جھینگے جو انسانی غذا کا بہترین طاقت دار مصروف ہیں۔ سبزی اور مٹی بھی حاصل کئے جاتے ہیں۔ قدرت نے سمندر کے پانی کو نمکین بنایا۔ اس میں جو لاکھوں جاندار رہتے ہیں وہ اس نمکین پانی کی وجہ سے جلد فنا ہو کر گھل جاتے ہیں یہ قدیم

ہے کہ اگر کوئی انسان یا جانور گر جائے تو اس کا پانی اُبلنے لگتا ہے۔
لکھنؤ سے قریب نگرال میں ایک اور مشہور کنواں ہے جس کا
پانی یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اگر پاؤں لے کر اس کا پانی پیا
سے نہالے تو پاگل کتے کا زہر جسم سے زائل ہو جاتا ہے۔

=====

طلسمانی دواخانہ کی ایک اور مغزی پیشکش

فیس پیکنگ لگا بیٹے چھڑکی خوبصورتی
بڑھائیے

جڑی بوٹیوں سے تیار کیا ہوا

ونس برل فیس پیک

عورت، مرد اور بچوں کے لئے یکساں مفید۔ صرف دو تریہ
کے استعمال سے آپ اپنے چہرے پر تازگی اور نکھار محسوس
کریں گے۔

آپ کی پانچ پریشانیوں کا حل

- ① رنگ کا سا نولا ہونا۔
 - ② چہرے پر کالے داغ دھتے ہونا۔
 - ③ آنکھوں کے نیچے کالا پن ہونا۔
 - ④ چہرے پر کیل پہلے سے ہو جانا۔
 - ⑤ جسم کے کسی بھی حصے جیسے گردن، کہنی، دھاتھ یاؤں وغیرہ پر
میل جم گیا ہو۔ جسے صاف کرنے میں آپکی تمام تر کوششیں ناکام
ہو گئیں ہوں۔ اس کے استعمال سے گارنٹی کے ساتھ صاف
ہو جاتا ہے۔ اور جلد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔
- قیمت ٹنو گرام کا پکیٹ — 30/ روپے، ڈاک خرچ 35/
- تین پیک منگنے پر خرچ — 20/ روپے۔
- نوٹ: آرڈر کے ہمراہ — 50/ روپے آنے ضروری ہیں۔

طلسمانی دواخانہ دیوبند

ہے۔ پروردگار عالم نے اسے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت ہاجرہؑ
اور ان کے شیرخوار فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پیدا کیا۔
اس کا پانی آج تک ہامٹ شفا ہے۔

موجودہ سائنسی دور میں آپ زم زم کے تجربے سے اس میں
ان معدنی اجزاء کے شامل ہونے کا پتہ چلا ہے۔

(۱) میگنیشیم سلفیٹ: جسمانی حرارت اور گرمی دور کرتا ہے۔

(۲) سوڈیم سلفیٹ: جوڑوں کے درد، ذیابیطس، پتھری میں مفید
اور قبض کشا ہے۔

(۳) سوڈیم کلورائیڈ: خون کی اصلاح میں معاون، آنتوں اور پیٹ
کے درد میں مفید ہے۔

(۴) کیلشیم کاربونیٹ: غذا کے ہضم میں مددگار جسمانی حدت
برقرار رکھتا ہے اور سخت گرمی کے اثر کو دور کرتا ہے۔

(۵) پوٹاشیم نائٹریٹ: تھکن کو دور کرنا، پیشاب کے مرض میں
مفید اور پسینہ کثرت سے لاتا ہے۔

(۶) ہائیڈروجن سلفائیڈ: تمام جلدی امراض و زکام کی شدت
کو روکتا اور حافظہ بڑھاتا، جراثیم کش ہے۔ ہزارہا حضرات صحت
حاصل کرنے کی غرض سے اس کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا آب دہن جس کو نبی میں لایا
تھے اس کو تین میں پانی کی برکت پیدا ہو جاتی اور پانی بھر جاتا تھا۔
جس کے درد پر لگا دیتے شفا ہو جاتی تھی۔

یوگوسلاویہ کی حکومت میں شہر کلاواچ میں ایک مشہور چشمہ
ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ جو شخص اولاد سے محروم ہو تو اس
کے استعمال سے صاحب اولاد ہو جاتا ہے۔ اس چشمہ کو مسئلہ
میں دریافت کیا گیا تھا۔

پاکستان میں منگھو پیر (کراچی) اور گراٹ (جہلم) کے چشمے بھی
بھی مختلف جلدی امراض کے لئے مشہور ہیں۔

بیت المقدس میں ایک ایسا مشہور چشمہ ہے جس کا پانی پینے
سے غمزدہ آدمی کا غم اور دہم دور ہو جاتا ہے۔

ترکستان میں ”کوہ بجنہ“ کی چوٹی پر ایک چشمہ ہے۔ اس
چشمہ کا پانی ہر وقت جوش مارتا رہتا ہے۔ پہاڑ سے جو پانی گرتا ہے
اس میں مشک کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

بھارت کے شہر لکھنؤ میں محلہ محبوب گنج کے قریب وزیر باغ
واقع ہے۔ اس باغ میں ہر قسم کی جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں شاہی
زمانہ کے اس باغ میں ایک کنواں ہے جس کے پانی میں یہ صفت

اگر آپ تقدیر و قدر بدیر یقین رکھتے ہیں ہیں اپنا روحانی زراچہ بنوائے

پراچہ رنگ کے ہر روز آپ کے لئے انشاء اللہ رہا مشیرِ نجات

اسکی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات
نے محفوظ رہیں گے۔ اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کونسا عدد لگی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کونسے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کونسی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کونسا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ پر کونسی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تیجیات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی
ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ ۳۰ روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم

اٹھائیے۔ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح نکلے ملتی ہیں۔ ہدیہ ۵۰ روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوئی تو بیوی کا نام تاریخ پیدائش، یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

خواہشمند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

— فون —
— ۲۲۶۸۲ —

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۲۶۵۵۲

اعلان کنندہ

و طَائِفَاتٍ لِّقُلُوبِ

اگر کسی شخص کے مال یا زمین یا اسباب پر یا برو کا ناحق کوئی شخص دعویٰ دار بلا وجہ حق دار بن گیا ہو اور مظلوم اس ظالم کا خیال پھیرنا چاہے تو اسے سات دن تک نظر کی نماز کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَنْ يَنْتَفِعَ مِنْكَ اَبَدًا اِيْمًا قَدْ مَتَّ اَيْدِيَهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِاَنْظِلِّيْمٍ گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر بہت دیر تک دشمن کے دفع ہونے کی دعا کرے انشاء اللہ بظہر کامیاب ہو گا۔

اگر کوئی حاجی یا مسافر اپنا سامان سفر آگے روانہ کرے اور اپنے سامان کے اندر تین مرتبہ یہ آیت شریف لکھ کر رکھ دے تو وہ اسباب سامان گم نہ ہو گا محفوظ ملے گا۔ آیت یہ ہے۔
وَمَا تَعْدُوْا مَوَالَا فَنُكْسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

خاصیت اگر کوئی مسلمان اس آیت کریمہ کو کاغذ پر لکھ کر مکان میں چسپاں کرے تو کوئی موزی یا شیطان روح خبیث اس مکان میں داخل نہ ہو گا۔ آیت یہ ہے۔ اُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا اَخَافِعِيْنَ۔ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

ہر ایک قسم کی وبائی مرض، بخار، ہیضہ، طاعون وغیرہ کیلئے اس آیت کریمہ کا باہر کے دروازے اور مکان کے اندرونی دیوار پر لکھ کر لگانا بالخاصیت اس مکان کو وبا کے اثر سے بفضلہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاللّٰهُ الْمَشْرِقِيُّ وَالْمَغْرِبِيُّ مَا يُنْمِتُوْا نَوْا فَنُفِثَ وَجْهَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

خاصیت اگر کوئی شخص کسی کام کا جلد ہونا چاہتا ہو اور بظاہر اس کام کے جلد ہونے کا کوئی سبب نہ ہو

جو کوئی جہاز میں سوار ہو اور جہاز خطرہ میں آیا ہو یا کسی شخص کو رات کو رستہ بھولنے یا الٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ شخص اس آیت کریمہ کو اُولَئِكَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ برابر پڑھتا ہے انشاء اللہ العزیز کبھی راستہ نہ بھولے گا اور صحیح سلامت منزل مقصود تک پہنچے گا۔

اگر کسی بچہ یا اسباب یا مکان وغیرہ پر حاسد کی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو سات مرتبہ پڑھ کر گلے میں باندھنا یا مکان میں چسپاں کرنا یا سامان کے اندر باندھنا یا پڑھ کر دم کرنا اس آیت کریمہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کا نہایت مجرب اور مفید ہے۔ درحقیقت یہ آیت ایک قلعہ ہے نظر بد سے بچنے کے لئے۔

حاسد دشمن بدگو چغل خور کی زبان بند کرنے کے لئے سات دن تک ایک ہزار ایک مرتبہ اس آیت شریفہ کو رات کے اندھیرے میں بیٹھ کر پڑھنا نہایت مفید ہے۔ فَلَمَّا اَصْبَحَتْ مَا خُوْلَهَا ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمَاتٍ لَاْ يُبْصِرُوْنَ، صُمُّ بَنُكُمُ عُنًى فَهُمْ لَا يَنْجِعُوْنَ۔ مگر ہر مرتبہ آیت کے ختم کے بعد اس دشمن کا جس کی زبان بند کرنی مقصود ہو نام لیا جائے۔ یہ آیت جلالی ہے اس عمل کے درمیان جھوٹ بولنا حرام کا لقمہ کھانا، حرام فعل کرنا نہایت مضر ہے۔ پس احتیاط لازم ہے۔ بر رسولان بلاغ باشد و پس۔

خاصیت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُسَلَّمَةٌ لَا شَيْءَ فِتْنًا جَوَّحْنِيْ يٰ نَسُوْرًا اور تک زبانی اچھی نہ ہوتی ہو اور طبیب اس کے علاج سے عاجز آگئے ہوں اس آیت شریف کو ایک ہزار گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس دوا یا مرہم پر دم کیا جائے جو زخم پر لگائی جائے انشاء اللہ دس روز کے عرصے میں داغ تک باقی نہ رہے گا۔

تین جمعراتوں کو دن کو روزہ رکھے رات کو عشاء کی نماز کے بعد
 نو ہزار مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ **بَدِئُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 وَإِذَا قُلْتِي أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ**۔ اول و آخر
 گیارہ مرتبہ جو درود شریف یاد ہو پڑھے انشاء اللہ اول ختم یا
 دوسرے ختم کے بعد کام سرا انجام ہو جائے گا۔ انتہا تیسرے ختم
 کے بعد مقصود پورا ہو جائے گا۔

خاصیت اگر کوئی شخص کہیں باہر سفر میں جائے اور مکان کے باہر کے دروازہ کی پیشانی پر یہ آیت لکھی جائے انشاء اللہ وہ گھر والے زندہ و سلامت نہایت آرام سے رہیں گے اور یہ مسافر سب سے مع الخیر آن لے گا۔ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَيْتًا اٰمِنًا
وَارْزُقْ اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَاِذَا جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاٰمِنًا۔

خاصیت اگر کسی شخص کی برائی لوگ اس کے حاکم یا اقل کے سامنے کرتے ہوں یا عورت کی برائی اس کی ماں اور مندریں اس کے خاوند کے سامنے بیان کرتی ہوں تو وہ نوکر یا عورت اس آیت کو ایک سو دفعہ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور دعائیں صرف یہ جملے منہ سے نکالے، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ سات دن تک برابر اس عمل کو کرنے سے تمام شکایتیں دور ہوں گی۔ آیت یہ ہے۔ فَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ۔

خاصیت | اگر کسی شخص کا لڑکا یا لڑکی نوکر غلام بیوی خاوند
یا کوئی اپنا عزیز و قریب کہیں بھل جائے اور اس
کا نشان معلوم نہ ہو۔ اس آیت کریمہ کا ختم پڑھنے سے وہ گم
گشتہ شخص انشاء اللہ العزیز واپس آئے گا یا اس کا نشان
معلوم ہو جائے گا آیت کریمہ یہ ہے۔ **وَبِكُلِّ وَجْهَةٍ مُّسَوِّ**
مَوْلَاهَا فَاسْتَبِقُوا الْغَيْرَاتِ، اِنَّ مَا تَكُونُوا يَأْتِ
بِكُمْ اللّٰهُ جَمِيعًا، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترکیبِ حتم کی یہ ہے کہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھا جائے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ فَاتِحِ الْاَسْرَارِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ**۔ پھر سات ہزار ایک سو اکیس مرتبہ آیت مذکورہ تلاوت کریں حتم کے بعد فوراً سوا میر شیرینی نابالغ بچوں میں تقسیم کی جائے اور ختم پڑھنے والے دو دو رکعت نفل پڑھ کر غائب شخص کے آجانے کی دعا کریں

انشار الشریعتین روز میں مقصود حاصل ہوگا۔
تنبیہ: اگر ایک شخص ختم پڑھے تو بہتر ہے در نہ تین آدمی پڑھیں
اس سے زیادہ نہ ہوں۔

خاصیت | اِنَّكُمْ اِلٰهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ - یہ آیت کریمہ اسم اعظم ہے ایک لاکھ اکیس ہزار مرتبہ اس کا پڑھنا ہر ایک قسم کی مہم کئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس آیت کا شروع جلالی آخر کا جلالی ہے۔ آیت شریفہ کے پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ گیارہ دن کا اعتکاف کیا جائے۔ پڑھنے والا گیارہ روزے رکھے۔ اکل حلال کا خیال رہے۔ روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ آیت کریمہ مذکورہ پڑھی جائے۔ ہر روز ختم پڑھنے کے بعد سجدے میں جا کر مراد حاصل ہونے کی دعا کی جائے انشاء اللہ تعالیٰ اگر پہاڑ کے برابر سخت مصیبت ہوگی مع الخیر رفع ہوگی جو مراد ہوگی وہ پوری ہوگی۔ اگر ختم اس پابندی سے نہ ہو سکے تو گیارہ ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھنا بھی بہت مؤثر ہے۔ باری کے بخار کئے دو عدد پان پر ہم اللہ

خاصیت |

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ، فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ لکھ کر وہ پان باری والے کو آرام کے دن ایک صبح ایک شام کھلا دیں پھر جس دن بخار کی باری ہو میں اللہ العزیز الرحیم یا حفیظ یا سلام یُرِیدُ اللہُ بِکُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ایک پان پر لکھ کر کھلا نا خدا کے فضل سے باری کے بخار کو دفع کرتا ہے۔ سوائے بخار کے ہر ایک قسم کے وہ مرض جو دورہ کے ساتھ آتے ہیں انہیں بھی یہ عمل نہایت مفید اور مجرب ہے۔

خاصیت | **وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ۔**
أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَاكَ فَلَسْتَبْصِرَ
لِي وَالْيُؤْمِنُوا لِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔ اس آیت کا عشاء
 کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھنا پھر دعا کرنا ضرور دعا کو درجہ
 قبولیت تک پہنچاتا ہے۔ تین روزے رکھ کر احرام باندھ کر
 حلال کے پیسے سے جو کی روٹی کھا کر اس آیت کو پچیس ہزار مرتبہ
 پڑھنا اسم اعظم کی تاثیر رکھتا ہے۔

خاصیت جس عورت کے دودھ کم ہو اس کے لئے ایک روز نئی مٹی کی پستری پر بیٹھ کر **اللہم ارحم الراحمین**

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ
أَبَادَ أَنْ يَنْتَمِ الرُّضَاعَةَ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَعَلَى اللَّهِ كَلِيلُهَا كُلِّ الْأَشْيَاءِ
سَاتِ رُزْقُهَا كُلِّهَا بِحَسْبِ حُسْنِ الْحِسَابِ۔

خاصیت

آیت الکرسی کے فائدے اور خواص بے حساب
ہیں مگر مختصر یہ ہیں کہ رات کو سوتے ہوئے تین مرتبہ
پڑھ کر سونا رات بھر شیطان جنات کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔
جس مکان میں رات کو آیت الکرسی پڑھی جائے وہاں انشاء اللہ
کبھی چور نہ آئے گا اور اگر آیا تھا تو اندھا ہو کر جائے گا۔ بچہ
پر ایک مرتبہ آیت الکرسی دم کر دی جائے اس بچہ کو سارے دن
نظر نہ لگے گی۔ جس کھیت میں جس باغ میں روزانہ آیت الکرسی
پڑھی جائے وہ تمام آفتوں سے محفوظ رہیگا۔ اس آیت میں
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ کی آیت اسم اعظم ہے جو شخص
آیت الکرسی ایک مرتبہ صبح ایک مرتبہ شام کو پڑھے گا کوئی جادو
اس پر اثر نہ کرے گا۔ اگر کسی شخص پر جادو کیا گیا ہو سات عدد
مدینہ منورہ کی کھجوروں پر سات دن تک سات سات مرتبہ
آیت الکرسی پڑھ کر ایک کھجور روزانہ کھلاتا زبردست سے
زبردست سحر کو زائل اور باطل کرتا ہے اگر کسی شخص پر زائن
سحر کا اثر ہو اور وہ فراموش شخص اس اثر کو زائل کرنا چاہے تو
صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے غسل کرے پھر احرام باندھ کر
قبلہ کی طرف رخ کر کے ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی مع بسم اللہ
الرحمن الرحیم کے پڑھے۔ اکیس روز تک اسی طرح عمل کرے
بائیسویں روز بفضلہ تعالیٰ وہ اثر باطل ہو جائے گا۔ آیت الکرسی
کا ختم ہر ایک مصیبت اور غم کے دفعہ کرنے، مقدمہ کے فتح ہونے
ہر ایک جائز مراد پوری ہونے کے لئے بدرجہ غایت مجرب اور
مفید ہے۔ اکیس یا سات دن یا پانچ یا تین دن میں ایک شخص
باضو قبلہ روا اکیس ہزار دفعہ اس آیت شریفہ کو پڑھے جس مراد
کے لئے پڑھے گا خدا کے حکم سے پوری ہوگی۔ شریعت کے دائرے
میں رہ کر جو چاہو کام لو انشاء اللہ یہ آیت شریفہ حصول مراد کی
بہترین ہے۔

کراٹھائے انشاء اللہ تعالیٰ کھانا مٹانے سے محفوظ رہے گا۔

خاصیت

حضرت عمرؓ نے تفسیر درمنثور میں منقول ہے کہ میت
کو دفن کرتے ہی سر پہ سورہ بقرہ کا پہلا رکوع
پیروں کی طرف آمن الرسول آخر تک انگلی رکھ کر پڑھنا میت
کی مغفرت کا ذریعہ ہوتا ہے جو شخص رات کو ایک دفعہ آمن
الرسول آخر تک پڑھ کر سوتے گا ہر ایک بوزی شے جن، چور
سانپ، بکھوسے محفوظ رہے گا۔ ترمذی شریف میں نعمان بن بشیرؓ
سے روایت ہے کہ جناب صادق المصدق صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے دو ہزار
برس پہلا ایک کتاب میں سے دو آیتیں سورہ بقرہ میں سے نازل
کی گئی ہیں۔ جس گھر میں تین دن تک آیتیں یعنی آمن الرسول سے
آخر تک برابر پڑھی جائیں گی اس گھر میں شیطان بھی نہ آئے گا۔
(تجربات از واصل برنی)

جنون سوا کے لئے

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے منقول ہے کہ جس کو محمد غوث
گوالیاریؒ نے تشریح اسمائے چل ویکم میں تحریر فرمایا ہے۔
لکھا ہے کہ دعائے ادریسؒ سے متعلق ہے۔ اور اس مبارک
رحیم کو یا کے ساتھ اتوار سوموار جمعرات کو آفتاب نکلنے کے
بعد متواتر چاند کی حکم سے چودہ تک ہر ماہ پڑھتا رہے تو محبت
حق دل میں پیدا ہو اور وہ یہ ہے۔ یا رحیم کل صریخ و مکر وب
عبائتہ ومعاذہ یا رحیم اس اسم کو جو اوپر لکھا ہے پارہ دار چینی
(مہری) پر لکھ کر کوزہ میں ڈالے اور پانی سے پُر کر کے ایسے شخص کو
پلائے جس کو جنون و سودا ہو تو شفا پائے۔

بقیہ: روحانی علاج کے مجرب طریقے

ترکیب نمبر ۱۵ اس نقش کو لکھ کر فلیت بن کر روغن زیتون میں
جلاتیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کے
طرف دیکھے۔ انشاء اللہ اس سبب جل کر راکھ ہو جائے۔ نقش یہ ہے۔

ہامان نمبر ۱۵

شفا دہن

بعق سلیمان ابن داؤد
یادافع یادافع یادافع

شفا دہن

۸۸۸۳۶۶۶۳

جس شخص کو اندیشہ ہو کہ میرا کھانا وغیرہ رات کو
خاکی ہو جائے گا۔ وہ تین مرتبہ آیت فانظر الی
طعامی وشرابی لم یتسنف پڑھ کر دم کرے پھر احتیاط
سے رکھ دے۔ صبح اس کھانے کے اٹھاتے وقت اس آیت کو پڑھ

نقش سو رجاء

نقش سورۃ فاتحہ ہر ایک بیماری میں حیرت انگیز طور پر فائدہ کرتا ہے۔ اور اس نقش کے اثرات بفضل خداوندی تین دن میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔
اس نقش کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل دونوں نقش روزانہ تین تین عدد لکھ کر ہر ایک نقش کو آٹے کی گولی میں بند کر کے دریا میں ڈالیں۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ لیکن اس عمل کی اجازت ان ہی حضرات کے لئے ہے جو مرتبہ کی زکوٰۃ چاروں عناصر سے دے چکے ہوں۔ وہ دونوں نقش یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین	الرحمن	الرحیم	مالک	ایاک نعبد	وایاک نستعین
رب العالمین	الرحمن	الرحیم	مالک	ایاک نعبد	وایاک نستعین
الرحمن	الرحیم	مالک	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهد الصراط
الرحیم	مالک	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهد الصراط	الذین علیہم انعمت
مالک	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهد الصراط	الذین علیہم انعمت	غیر المغضوب
ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهد الصراط	الذین علیہم انعمت	غیر المغضوب	علیہم
وایاک نستعین	اهد الصراط	الذین علیہم انعمت	غیر المغضوب	علیہم	الضالین ولا

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۷۴
۲۳۷۰	۲۳۷۳	۲۳۷۶	۲۳۷۹
۲۳۸۴	۲۳۸۷	۲۳۹۰	۲۳۹۳
۲۳۹۶	۲۳۹۹	۲۴۰۲	۲۴۰۵

مریض کو کیا مرض لاحق ہے؟

اور اس مرض میں کیا صدقہ دینا چاہیے؟

یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ دیکھیں کہ مریض کس دن بیماری میں مبتلا ہوا ہے۔ پھر یہ دیکھیں کہ جس دن بیماری لاحق ہوئی ہو اس دن کے ستارے کا عدد کیا ہے۔ اگر مریض طلوع آفتاب سے غروب آفتاب کے درمیان بیمار ہوا ہے تو اس ستارے کا مثبت عدد لیا جائیگا۔ اور اگر مریض غروب آفتاب سے طلوع آفتاب کے درمیان بیمار ہوا ہے تو پھر اس ستارے کا منفی عدد لیں۔ اور نتیجہ ذیل کی تفصیل میں دیکھیں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالات مریض اور علاج	صدقات
شمس	۱	۰	مریض ۴ روز تک بیمار رہے گا۔ پھر انشاء اللہ صحت ہو جائیگی کسی سفید چیز کے کھانے سے مرض لاحق ہوا ہے۔ مریض کے تمام بدن میں درد رہتا ہوگا۔ اور جسم میں ایک طرح کی حرارت سی رہتی ہوگی۔ رات کو بالخصوص بے چینی رہتی ہوگی۔ آنکھوں میں سرنی ہوگی۔ چہرہ کا رنگ زرد ہوگا۔ خواب اکثر ڈراؤنے آتے ہوں گے۔ اندازہ یہ ہے کہ مریض کو کسی آسیب کی نظر لگی ہے۔ مریض پر شستی غالب رہتی ہوگی۔ دل کی دھڑکن عام رفتار سے تیز ہوگی۔ گردن میں ایک طرح کی دکھن ہوگی۔ خون کا دوران تیز ہوگا۔ اور طبیعت پر کسلان غالب ہوگا۔ اس مریض کو ہم مرتبہ سورۃ فاتحہ اور چالیس مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر پانی پر دم کر کے سات روز تک دن میں دو مرتبہ صبح و شام پلائیں۔	ایک پاؤد ہی، سوا کلو چاول حسب استطاعت اور مریض کا پہنا ہوا کپڑا۔ سات روٹیاں اور ایک سفید مرغ خیرات کریں۔ یا ایک سفید بکرا، ایک کالا مرغ پانچ گلاب کے پھول، ایک کلو دودھ، گائے کا۔ یا بکری کا، ہلدی کے ۳ ٹکڑے اور ایک کلو چاول کسی فقیر کو دیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی
شمس	۰	۴	مریض پر کسی بڑی یا کسی دیو کا سایہ ہے۔ اس کی علامت ہے کہ مریض پر شستی سوار ہوگی۔ اعضاء دکھن محسوس کرتے ہوئے مریض اکثر خاموش رہتا ہوگا۔ نیند میں بار بار چونکتا ہوگا۔ بڑے خوابوں سے پریشان ہوگا۔ مریض کا وزن بڑھ چکا ہوگا۔ سر میں اکثر درد رہتا ہوگا۔ کمر میں بھی تکلیف ہوتی ہوگی۔ سورۃ قریش	سوا گز زرد کپڑا، ایک پاؤ ہلدی، سوا کلو چاولوں کا زردا، ایک کلو گھی مریض کی طرف سے خیرات کریں

			۳۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو سات روز تک دن میں ۳ مرتبہ صبح دوپہر شام پلائیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔ اور مرض کی مدت ۳۰ روز رہے گی۔		
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالات مریض اور علاج	صدقات	
قر	۷	۰	مریض کا مرض بڑھ سکتا ہے لیکن شروع کے ۵ دن زیادہ شدید نہیں گئے۔ مریض نظر بد کا شکار ہے۔ مریض کے سر اور گردن میں درد ہوگا۔ جگر متاثر ہوگا۔ مریض پر کسی درجہ ام العیاض کا بھی اثر ہے۔ مریض کو یہ مرض گھر سے باہر لگائے۔ مریض کی خوراک بڑھ گئی ہوگی۔ مریض کو بات بات پر غصہ آتا ہوگا۔ "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے سات روز تک صبح شام مریض کو پلائیں۔ اور دواؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔	مریض کے تکیہ کے نیچے ہلدی کے ۲ ٹکڑے رکھیں۔ اور اگلے دن کسی دریا میں ڈال دیں۔ سفید رنگ کا مرغ، ایک کلو شکر ایک پاؤں سرسوں کا تیل اور سوا ماشہ چاندی مریض کی طرف سے خیرات کریں۔	
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالات مریض اور علاج	صدقات	
قر	۰	۲	مریض پر آسیبی اثرات ہیں۔ مریض کا سر چکرانا ہوگا۔ پنڈلیوں میں درد رہتا ہوگا۔ دل میں درد رہتا ہوگا۔ اور کھانسی بھی ہوگی۔ بدن میں عجیب طرح کی سوزش ہوتی ہوگی۔ "یا کفیل" ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گیارہ دن تک لگاتار مریض بعد نماز عصر پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	ایک بکری کا بچہ، ایک کلو دودھ، ایک کلو مکھن مریض کی طرف سے خیرات کریں۔	
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالات مریض اور علاج	صدقات	
مزج	۹	۰	مریض پر دس دن بہت سخت گزریں گے۔ اس کے بعد اس کو شفا نصیب ہو جائے گی۔ مریض کے پیٹ میں درد رہتا ہوگا۔ بدن میں کپکپی ہوگی۔ نیند اس کی اچاٹ ہوگی۔ اگر مریض مرد ہے تو اس پر کسی آسیب کا اثر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر مریض عورت ہے تو اس پر کسی ڈائن کی نظر ہے۔ اگر مریضہ حاملہ ہے تو اس پر مسان کے اثرات ہیں اور حمل ساقط ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر مریضہ حاملہ نہیں ہے تو اس پر ۳۴ دن شدید ہوں گے بعد میں مرض میں افاقہ ہو جائے گا۔ سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو دس دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	سوا میٹر سرخ کپڑا ۲، ۱ کلو چاول، ایک کلو شکر خیرات کریں۔ اگر مریض عورت ہو تو ۷ کلو گھی، اور ایک مرغ خیرات کرے۔ اور جنگلی کبوتر ذبح کر کے اس کا خون مریض کے ناخنوں پر لگا کر پانی سے دھو کر اس پانی کو کسی چوراہے پر ڈالیں یا پانچ روٹیاں ایک پاؤں ہلدی ایک مرغ خیرات کریں۔ اور ایک کلو گھی جنگلی میں دفن کریں۔	

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالات مریض اور علاج	صدقات
ترج	۰	۵	مریض کو سردی چڑھنے کا مرض ہے یا بدن میں ٹھنڈک ہے اور کسی خوف کی وجہ سے لرزہ ہے۔ مریض ۷ روز تک مرض میں مبتلا رہے گا۔ پاشانی یا کافی... مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۹ دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔	۳ میٹر سفید کپڑا، ایک کالا مرغ، ایک تولہ چاندی اور سوا کلو اصلی گھی مریض کی طرف سے خیرات کریں۔
عطار	۵	۰	(۱) مریض پر ۱۵ دن سخت گزریں گے۔ مریض نے کوئی منت پوری نہیں کی یا کوئی عہد توڑا ہے جس کی وجہ سے وہ اس وبال میں مبتلا ہوا ہے یا پھر کسی بد دعا کا نتیجہ ہے۔ مریض کے سینے میں درد ہو گا۔ کمزوری کا احساس ہو گا۔ (۲) اگر مریض کم عمر بچہ ہے تو وہ نظر بد کا شکار ہے۔ (۳) اگر مریض عورت ہے تو اس پر ۱۳ دن بہت سخت گزریں گے مریض کے پیٹ میں بہت درد رہتا ہو گا۔ جسم میں کمزوری بے پناہ ہوگی۔ اعضاء دھن محسوس کرتے ہوں گے۔ ادبیری اثرات ہیں اور کسی درخت سے یہ اثرات پیدا ہوئے ہیں۔ سورۃ یسین ۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن میں دو بار صبح شام ۷ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔	(۱) ۳ گز زرد رنگ کا کپڑا، ایک تولہ چاندی، ۳ مرغی کے انڈے، سوا کلو بکرے کا گوشت مریض کی طرف سے خیرات کریں۔ (۲) ۳ کلو جو ار کسی غریب آدمی کو دیں (۳) ایک بکرا کالے رنگ کا خیرا کریں
عطار	۰	۹	مریض کو کوئی غم لاحق ہے اور کسی دل شکنی کی وجہ سے وہ افسردہ ہے۔ اور بستر پر دراز ہو گیا ہے۔ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دودھ پر دم کر کے ۳ روز تک رات کو سونے سے پہلے پلائیں۔ انشاء اللہ غم رفع ہو گا۔	آدھی کلو شکر، ایک پاؤ تیلوں کا تیل خیرات کریں۔
مشری	۳	۰	(۱) مریض پر دس دن گراں گزریں گے۔ مریض نظر بد کا شکار ہو کر بیمار ہوا ہے۔ مریض کی ہڈیوں میں درد ہو گا۔ (۲) اگر عورت مریض ہے تو اس کو کسی کھانے کی چیز سے اثر ہوا ہے۔ اور اب وہ دن بہ دن کمزور ہو رہی ہے۔ (۳) اگر مریض نوجوان ہے تو کسی درخت کے نیچے پیشاب کرنے کی وجہ سے بیمار ہوا ہے۔ اور پھر پورے بدن میں درد ہوتا ہو گا۔	(۱) ۷ کلو گھیوں، سوا کلو بکرے کا گوشت، ۷ گز لٹھا خیرات کریں۔ (۲) ایک پاؤ ہلدی، ایک پاؤ گوتے، ایک پاؤ دھنیا، سوا میٹر کالے کپڑے میں باندھ کر جھنڈل میں دبا دیں۔ (۳) ایک کلو آٹا، ایک کالا مرغ سات

اور ہر وقت جی ملاتا ہوگا۔ مَسْلَامَةُ قَوْلِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ ۱۳ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن میں دوبارہ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔				مکیندے کے پھول کسی فقیر کو دیں۔
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
مشری	۰	۶	مریض یا مریضہ سخت قسم کے اثرات کا شکار ہے۔ ۱۳ دن میں شفا نصیب ہوگی۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۱۳ روز تک دن میں دوبارہ پلائیں۔	بکری کا بچہ خیرات کر دیں۔
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
زہرہ	۶	۰	مرض ۳ روز تک شدید رہے گا۔ اس کے بعد آرام آجائے گا۔ مرض صرف جسمانی ہے اور کسی کھانے کی چیز سے پیدا ہوا ہے۔ اگر مریض عورت ہے تو یہ مرض کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاطی ہے پیدا ہوا ہے۔ اور تمام بدن میں عجیب طرح کی کمزوری پیدا ہوگئی ہے۔ ”یا قوتی“ ۱۱۶ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔ لگاتار ۷ روز تک دن میں دو مرتبہ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	مریض کی طرف سے ۳۰ روپے نقد اور ۳ آدمیوں کا کھانا خیرات کریں۔
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
زہرہ	۰	۳	مریض ۷ روز میں بیماری سے نکلے گا۔ یہ مرض کسی سوچ و فکر کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ ”یا لطیف“ ۱۲۹ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۱۵ روز تک دن میں ایک بار پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	ایک کلو چاول پکا کر خیرات کریں۔
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
زحل	۸	۰	مریض کسی صدمہ کی وجہ سے بیمار ہوا ہے۔ مریض پر ۸ دن سخت گزریں گے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ صحت پکڑے گا۔ مریض کو پیاس لگتی ہوگی۔ بدن ٹوٹتا ہوگا۔ آنکھوں میں جھین ہوئی ہوگی۔ دماغ میں درد ہوگا۔ نیند کم ہوگئی ہوگی۔ دل پریشان رہتا ہوگا۔ بھوک اڑ گئی ہوگی۔ روزانہ ”یا جلیل“ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۱۱ دن تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ صحت نصیب ہوگی۔	کالے رنگ کا مرغ، ۷ گز کا لکڑا ۷ طرح کا اناج ایک ایک کلو مریض کی طرف سے خیرات کریں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
زحل	۰	۱	مریض پر آسیبی اثرات ہیں۔ اور مریض ۲۲ دن میں پوری طرح صحت یاب ہو سکے گا۔ سورہ مزمل ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۲۱ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ اثرات سے نجات ملے گی۔	ایک بکرا خیرات کریں اور سوا میٹر کالے کپڑے کے ایک کونہ میں ادھی پاؤ ہلدی، ایک کونہ میں آدھا پاؤ دھنیا، ایک کونہ میں آدھا پاؤ لوہا، اور ایک کونہ میں ادھی کلو کوئلہ باندھ کر جھگل میں دبا دیں۔

ستاروں کی تفصیل اس نقشے سے سمجھیں

نمبر ترتیب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نام دن	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر
نام ستارہ	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
مثبت عدد	۱	۷	۹	۵	۳	۶	۸
منفی عدد	۴	۲	۵	۹	۶	۳	۱

بقیہ: ————— مخفی توانائی کی تسخیر کیجئے

کی ذہنی سطح بلند ہوتی ہے۔ اس کی اصل وجہ اپنے اندر کی توانائی کو تسخیر کرنا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ توانائی کا ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا۔ توانائی کی تعمیر اسی صورت میں ممکن ہے کہ اسے تصرف میں لایا جاتا رہے۔ آرام و سکون کسی بھی منصوبے یا عمل کا حصہ ہے۔ لیکن راست اور مثبت سعی عمل کے بغیر آرام بھی آپ کو پست ہمت بنا سکتا ہے۔

بہت زیادہ دباؤ اور بے صبری بھی ہماری بے مصرف توانائی کو غیر موثر بنا سکتی ہے۔

ہم میں سے ہر شخص کے پاس تعمیری و تخلیقی کام کے لئے توانائے موجود ہے۔ ہر شخص اپنی سعی و کوشش سے توانائی میں اضافہ کر سکتا ہے۔



بقیہ: ————— اعمالِ مجرب

مکان سے جٹاٹ دور ہوں اگر معلوم ہو کہ کسی مکان میں جٹاٹ کا داخل ہے تو اسے اس طرح

صاف کریں کہ ایک پانی کٹورہ یا کوزہ درود شریف پھر سورہ فاتحہ ۳ بار پھر آیت الکرسی ۳ بار پھر سورہ جن کی پہلی پانچ آیات یعنی قلْ اَوْحٰی الٰہی سے علی اللہ کن جاتک پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ پانی اس مکان کے اندر چھڑکیں، انشاء اللہ جن اس مکان سے دور ہو جائیں گے۔ اور پھر نہ آئیں گے اور یہ ہی پانی آسیب زدہ کو چھڑکیں۔ بے ہوش کو ہوش آجائے گا۔ پھر آیت الکرسی کی سب تلاوت کرتے رہیں۔



اپنے موضوع پر ایک حیرتناک اور معرکہ خیز کتاب

کشتہ مار اور

یہ کتاب آپ کے اپنے ہم عصروں میں آپ کا مقابلہ کرے گی

اس کتاب میں کیا ہے؟

- یہ خواب کیسا ہے۔؟
- علم الاعداد کے ذریعہ خواب کی تعبیر۔
- اولاد کیوں نہیں ہوتی۔؟
- حمل کیوں نہیں ٹھہرتا۔؟
- کئی عورت میں ہے یا مرد میں۔؟
- بچوں کی شادی کس دن کرنی چاہیے۔؟
- علم الاعداد کے ذریعہ مرض کی تشخیص۔
- کن کاموں میں فائدہ ہوگا۔؟
- ملازمت کے لئے غیر ملک جانا چاہیے یا نہیں۔؟
- یہ دینیہ ملے گا یا نہیں۔؟
- پیسہ کیسے ملے گا۔؟
- یہ شرکت فائدہ مند رہے گی یا نقصان دہ۔؟
- دوست اور دشمن معلوم کرنے کا طریقہ۔
- سوال کے الفاظ سے ہر بات کا جواب

اسی طرح کے اور بہت سے جوابات حاصل کرنے کا طریقہ بذریعہ علم الاعداد

یہ کتاب بعض پوشیدہ رازوں سے پردہ ہٹا دے گی

مرتب: مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

صفحات ۱۲۰ قیمت تیس روپے محمول ڈاک علاوہ

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند فون نمبر: ۲۲۳۵۵
۰۱۳۳۶

حُرُوف کے ذریعہ جسمانی علاج

حَسَنُ الْهَاشِمِي
(فاضل دارالعلوم دیوبند)

ابجد یہ نقش خصوصاً پاگل پن، سر کے بالوں سے گردن تک سب امراض کے لئے مثلاً بالوں کا گرنا، ضعف دماغ، حافظے اور یادداشت کی کمزوری، درد دانت، درد کان، امراض چشم، آواز کا بند ہو جانا، زبان کے چھالے، امراض حلق وغیرہ غرضیکہ جو امراض گردن سے سر کے درمیان کے ہوں۔ ان سب میں یہ نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو زحل کی ساعت میں لکھنا چاہیے۔ جن حضرات کو ساعتوں کا علم نہیں ہے وہ شیجر کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ نقش تیار کریں۔ گھلے میں ڈالنے کی تاکید کریں۔

نقش یہ ہے۔

اجب یا اسرافیل بحق الف

ا	ب	ج	د
د	ج	ب	ا
ب	ا	د	ج
ج	د	ا	ب

لغزہ جیمہ، ہتھوڑا، ہتھوڑا

وزح یہ نقش دائیں ہاتھ کے ناخن سے لے کر نصف سینے تک کسی بھی مرض اور درد میں باذن اللہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ فاج اور لقوے میں بھی یہ نقش موثر ہے۔ اس نقش کو سات مشتری میں لکھیں۔

جن حضرات کو ساعتوں کا علم نہیں ہے وہ جمعرات کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر نقش لکھ لیں۔ اور دائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔

نقش یہ ہے۔

یہ حروف قمری جن کی تعداد ۲۸ ہے۔ امراض جسمانی کو دور کرنے میں اللہ کے فضل و کرم سے تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔ جسمانی بیماری خواہ کسی بھی نوعیت کی ہو اور کتنی بھی شدید ہو اس کو روحانی علاج کے ذریعہ دفع کیا جاسکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ معالج اور مریض دونوں اللہ پر اور ان کی قدرت کا ملہ پر بھروسہ رکھتے ہوں اور عقیدہ ہو کہ ہر کام میں تاثیر رکھنے والے باری تعالیٰ ہیں۔ اور ان کی رضا کے بغیر اس دنیا میں جو اگرچہ اسباب کی دنیا ہے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ صحیح اسباب اختیار کرنے کے بعد بھی مقاصد میں کامیابی اسی وقت ملتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل حال ہو۔ ورنہ انسان کو صحیح تدبیر اختیار کرنے کے بعد بھی محرومی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ جسمانی امراض کا روحانی علاج کم سے کم اس یقین کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جس یقین کے ساتھ حکیم اور ڈاکٹر کی دوا لی جاتی ہے۔ جسم انسانی چار عنصر سے مرکب ہے۔ مٹی، پانی، ہوا اور آگ اور ۲۸ حروف باذن اللہ ان چاروں عناصر پر حکمراں ہیں۔ گویا کہ انسان کے اعضاء اور جسمانی حصے ان ۲۸ حروف کے پابند ہیں۔

حُرُوف کا نقشہ مع تفصیل

سیارگان آتش	بادی	آبی	خاک	تفصیل
زحل	ا	ب	ج	د
مشتری	ہ	و	ز	ح
زریخ	ط	ی	ک	ل
شمس	م	ن	س	ع
زہرہ	ف	ص	ق	ر
عطارد	ش	ت	ث	خ
قمر	ذ	ض	ظ	غ
مظہر	خون ہوا	پانی	بلغم	سودا مٹی

نقش کو ساعت زبرہ میں لکھنا چاہیے۔
جن حضرات کو ساعتوں کا علم نہیں ہے وہ اس نقش کو جوہر
دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا سحر حاکمیل بحق فا

ف	ص	ق	ر
ر	ق	ص	ن
ص	ن	ر	ق
ق	ر	ف	ص

۷۸۶

ش ت ش خ | دائیں پاؤں کی اُنھلی سے دائیں ران تک۔
عرق النساء وغیرہ اور تمام امراض کے لئے پیش
انشاء اللہ فائدہ کرے گا۔ ساعت عطار دیں لکھیں۔ اگر ساعتوں
علم نہ ہو تو بدھ کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر
لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا سحر حاکمیل بحق شین

ش	ت	ث	خ
خ	ث	ت	ش
ت	ش	خ	ث
ث	خ	ش	ت

۷۸۶

ذ ض ظ غ | بائیں ران سے بائیں پاؤں کی اُنھلی تک ہر قسم کی
تکلیف میں مثلاً عرق النساء، جوڑوں کا درد پٹھانیوں
کی تکلیف وغیرہ میں یہ نقش باذن اللہ مفید ثابت ہوتا ہے ساعت
قمر میں اس نقش کو لکھنا چاہیے۔ جو حضرات ساعتوں کے علم سے واقف
نہ ہوں وہ اس نقش کو ہر کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے
اندر اندر لکھیں۔

۷۸۶

اجب یا سحر حاکمیل بحق ذال

ذ	ض	ظ	غ
غ	ظ	ض	ذ
ض	ذ	غ	ظ
ظ	غ	ذ	ض

۷۸۶

نقش یہ ہے۔
اگر مرض شدید ہو تو
ہر طرح کے ریاض کو
تعوذ پینے کے لئے
دیتے جائیں انشاء اللہ

۷۸۶

اجب یا سحر حاکمیل بحق ہا

ہ	و	ز	ح
ح	ز	و	ہ
و	ہ	ح	ز
ز	ح	و	ہ

۷۸۶

ط ی ک ل | یہ نقش بائیں ہاتھ کی اُنھلی سے لے کر نصف شانے
تک ہر قسم کے درد اور تکلیف میں باذن اللہ مؤثر
ثابت ہوتا ہے۔ اور دل کے تمام امراض میں بھی مؤثر ہے۔ اس
نقش کو مزید کی ساعت میں لکھیں۔ اگر ساعتوں کا علم نہ ہو تو منگل
کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ نقش لکھیں۔
اور بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا سحر حاکمیل بحق طا

ط	ی	ک	ل
ل	ک	ی	ط
ی	ط	ل	ک
ک	ل	ط	ی

۷۸۶

م ن س ع | درد کمر، پیچھے پٹوں کی تکلیف، دق، سل، جریان،
احلام وغیرہ میں یہ نقش باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا
ہے۔ اس نقش کو ساعت شمس میں لکھنا چاہیے۔
جو حضرات ساعتوں کے علم سے واقف نہیں ہیں۔ وہ اس نقش
کو اتوار کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا سحر حاکمیل بحق میم

م	ن	س	ع
ع	س	ن	م
ن	م	ع	س
س	ع	م	ن

۷۸۶

ف ص ق ر | درد شکم، ناف کا ٹلنا، آنٹوں کے زخم، جملہ امراض
پیٹ، یہ نقش باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے اس

اعمال شفا

غلام کور شہاب
اسلام آباد پاکستان

عارضہ جاتا رہے گا۔ اور آنکھیں دکھنی ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ آنکھوں کے درد کی صورت میں حامل با وضو ہو کر انکشت شہادت سے ملتے پر سات مرتبہ اسم مبارک رحمن کو قلمے انشا اللہ تعالیٰ اس سے آنکھوں میں ہونے والا درد جلد رفع ہو جائے گا۔ اگر کسی کو ریشہ کا عارضہ ہو تو با وضو ہو کر ایک ریشہ کا علاج کپ پانی لیں۔ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اسی جگہ پر بیٹھ کر ایک سو ایک مرتبہ یا رحمن پڑھ کر دم کریں اور ریشہ کے مریض کو صبح نہار منہ ہر روز پلائیں۔ مسلسل عمل سے جلد ہی مرض میں افادہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور انشاء اللہ شفا حاصل ہو جائیگی۔

گر یہ اطفال اگر اسم رحیم کا نقش ذوالکتابت لکھ کر بچے کے گلے میں باندھیں جو زیادہ روتا ہو تو اس کا رونا کم ہو جائے گا۔ اگر چاندی کی تختی پر کندہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں تو بچہ ڈر خوف سے مامون رہے گا۔ اور روتا دھونا چھوڑ دے گا۔

قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ لَا تَطْلُبْ وَلَا يَأْبِسُ إِلَّا فِي كِتَابِ مُبِينٍ مگر کوئی تر اور کوئی خشک چیز ایسی نہیں جس کا ذکر اس کتاب میں موجود نہ ہو۔

اگر کسی مسئلہ کا حل نہ ملے تو اس میں تصور ہماری دانست کا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چوتھے اور آخری صفحے قرآن مجید فرقان حمید میں ہر چیز کا ذکر اور ہر مسئلہ کا حل موجود ہے قرآن پاک کا فیضان ہے بہا ہے۔ قرآن کریم جسمانی و روحانی امراض کے لئے پیام شفا ہے۔ اور جملہ مسائل کے حل کے لئے کامل راہنما ہے۔

راقم الحروف نے اپنی کتاب ”فیضان القرآن“ میں امراض و زندگی کے جملہ مسائل کے حل کے لئے کافی اعمال دیئے ہیں۔ جبکہ روحانی و جسمانی امراض کے شافی علاج کے لئے ایک الگ تصنیف اعمال شفا زیر طبع ہے۔ طہاساتی دنیا کے لئے اپنی انہی دو کتب سے ماخوذ یہ تحریر حاضر خدمت ہے۔

مرض نسیان حافظ کی کمزوری دور کرنے اور مرض نسیان کی صورت میں ہر نماز کے بعد یا رحمن ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ اس سے یادداشت میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی سخت دل ہو تو اس کے لئے ایک گلاس پانی لے کر ایک سو ایک مرتبہ اسم مبارک کو پڑھ کر دم کر کے اسے یہ پانی پلا دیا جائے تو اس سے اس کے دل کی سختی نری میں بدل جائے گی۔

آشوب چشم اگر کسی کو آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہو۔ اور آنکھیں بہت سخت دکھتی ہوں تو ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے با وضو ہو کر ایک گلاس پانی لیں۔ اور قبلہ ڈیڑھ گز اکتالیس مرتبہ اسم یا رحمن پڑھیں۔ اور پانی پر دم کریں۔ اس کے بعد اس پانی میں سلائی ڈبو کر ہر آنکھ میں تین سات مرتبہ سلائی پھیریں۔ یوم تک اس عمل کے کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ آشوب چشم کا

دفع جنون و سودا شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ دفع جنون و سودا منقول ہے جسے قدوة الکاملین حضرت شیخ محمد غوث گوالیاریؒ نے تشریح اسمائے چل و یک میں تحریر فرمایا ہے۔ گوالیاری موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ دعائے ادريس عليه السلام سے متعلق اگر اس اسم مبارک رحیم کو بالکے ساتھ اقوار، پیر، جعرات کو طلوع غمس کے فوراً بعد متواتر چاند کی یکم سے چودہ تاریخ تک ہر راہ پڑھتا رہے تو اس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ یعنی اس کا حامل عشق الہی سے مرشار ہو جائے اور ہر شے میں حق سبحانہ تعالیٰ کے جلوے دیکھے اگر غیاث ثا زہر کے ساتھ رحیم میم زہر کے ساتھ پڑھے تو دنیا و مافیہ میں کوئی ایسی بات پیش نہ آئے جو رنج و غم تکلیف و مصیبت کا سبب بنے بلکہ جب یہ گمان ہو کہ فلاں مصیبت آنے والی ہے یا تجارت میں نقصان

ہونے والا ہے۔ اسے پڑھے روزانہ ۲۵۸ مرتبہ انشاء اللہ نقصان معفو فارہے گا۔ بلکہ دہم و گمان سے زیادہ نفع حاصل ہو گا اگر کوئی چینی کی پلیٹ پر اس اسم کو مشک و زعفران سے تحریر کرے اور پھر پانی سے دھو کر جنون و سودا کے مریض کو پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے گا۔

اسم یہ ہے۔ **يَا حَيُّ كُلُّ صَبِيحٍ وَ مَكْرُوبٍ غِيَاثُهُ وَمُعَاوَاةٌ يَا حَيُّ**

لاعلاج امراض سے شفا سخت سے سخت مرض ناسور، گٹھیا، فاج وغیرہ کے لئے فجر کی ستوں کے بعد فرضوں سے پہلے اکتالیس مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آخری میم الحمد شریف کے لام سے ملا کر پڑھنا پھر کسی شے پر دم کر کے وہ پانی یا عرق مریض کو پلانا نہایت مفید ہے۔

شفا الامراض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اَلْفَاتِحَةُ بِشَفَاءٍ قَوْلُ مَنْ حَلَّ ذَاہِ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ** سے شفا الامراض کا ایک خاص عمل جو بزرگوں سے منقول ہے اور کئی مرتبہ کا مجرب ہے۔ ایسے تمام امراض جن کے علاج سے ڈاکٹر اور اطباء حضرات عاجز آگئے ہوں ان امراض کے لئے یہ عمل قوی الاثر ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آخری میم الحمد شریف کے لام سے وصل کر کے لکھیں۔ پھر ان الفاظ کا اضافہ کریں **يَا حَيُّ لَا تَخْشَى فِي دِيْمُومَةٍ مُلْكًا وَ بَقَاةً يَا حَيُّ** یہ عمل کسی شے کی صاف پلیٹ یا الوہے چینی کی صاف پلیٹ پر لکھیں۔ روشنائی مالہورد میں زعفران ملا کر تیار کریں۔ اور سر کندھے کے نئے قلم سے تحریر کریں۔ ایک پلیٹ روزانہ ہمارے عرق گلاب سے دھو کر مریض کو پلا دیں۔ بلاناغہ چالیس یوم تک ایسا کریں۔ انشاء اللہ چالیس یوم کے عمل سے مرض لاعلاج سے شفا ملے گی۔

اعمال بسم اللہ شریف حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس کوئی شخص زہر لایا۔ اور کہا کہ اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت رہیں تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچا ہے۔ آپ نے بسم اللہ پڑھ کر وہ زہر پی لیا اور اللہ کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔

سرور کا علاج بادشاہ روم ہرقل نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے سردرد کی بہت شکایت ہے کچھ علاج کیجئے۔ آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی۔ جب بادشاہ وہ ٹوپی اوڑھتا تھا درد جاتا رہتا تھا۔ اور جب اتار دیتا

درد شروع ہو جاتا تھا۔ اس کو تعجب ہوا۔ اس نے ٹوپی کو کھلوایا۔ دیکھا تو اس میں ایک پرچہ لکھا تھا جس پر بسم اللہ شریف لکھی ہوئی تھی۔

دوا کھانے سے شفا ہو جو بیمار بسم اللہ الشافی بسم اللہ

الشافی بسم اللہ المعافی پڑھ کر

دوا کھائے۔ انشاء اللہ دوا فائدہ دے گی۔ اور شفا جلد ہوگی

در د شقیقہ کا مجرب عمل راقم الحروف نے یہ عمل اپنی کتاب

حصہ اول کے آخری باب میں تحریر کیا

ہے اور اپنی دوسری تصنیف ”فیضان القرآن“ میں بسم اللہ کے

باب میں تحریر کیا ہے۔ مریض خواہ مرد ہو یا عورت، خواہ قریب ہو یا

زمینی فاصلہ چاہے جتنا بھی ہو۔ صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد کچھ

ٹکٹے سے پہلے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے نفاہ میں مشرق کی

طرف منہ کر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر کریں۔ تصور یہ کریں کہ

فلاں مریض کا علاج کر رہا ہوں۔ صرف ایک مرتبہ ہی عمل کرنے سے

دامنی افادہ ہوگا۔ اور مستقل فائدہ ہوگا۔ اگر مریض کا نام معلوم ہو

مثلاً عبدالرزاق وغیرہ تو نام کے ساتھ تصور کریں۔

جسمانی دردوں کا علاج سانس اندر کھینچ کر سات مرتبہ دل

در د شقیقہ اور تمام جسمانی دردوں، ہر سانس باہر نکالتے ہوئے

دم کریں۔ درد رک جائے گا۔ اگر کسر ہو تو ایسا تین مرتبہ کریں۔

بخار کے لئے دائیں ہاتھ پر گنتے ہوئے بائیں ہاتھ کی پانچوں

انگلیاں بند کر کے کھولتے جائیں اور بخار والے

مریض کی پیشانی پر دم کرتے جائیں۔ انشاء اللہ پانچ مرتبہ اس عمل

کے کرنے سے بخار اتر جائے گا۔ یہ عمل کرامت سے کم نہیں ہے۔

پڑھنا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی ہے۔

نظر بند ختم کرنا نظر بند کے اثر کو ختم کرنے کے لئے انتہائی آسان

اور کامیاب عمل ہے جس مردوزن کو نظر بند کا

اثر ہو۔ ایک مٹی کا پیالہ لے کر مریض کے پاؤں کی ایڑی کے نیچے

رکھو ایش۔ اور خود یہ عمل اکتالیس مرتبہ پڑھ کر مریض کے سینے پر

دم کریں۔ اور مریض کو پہلے ہی تاکید کر دیں کہ جو بھی میں دم کروں

زور سے پاؤں مار کر پیالہ توڑ دے۔ انشاء اللہ اس عمل کے کرنے

ہی نظر بند ٹوٹ جائے گی۔

عمل یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا شافی شفا دے۔ نظربند

کو ہٹا دے۔ بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بقیہ: — برہوں کی دنیا

اس کے محبوب کا جسم اور لباس صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ لیکن اسے حد سے زیادہ خوش شکل یا خوش لباس ہونے کی بھی ضرورت نہیں تاہم وہ عقابی نظروں کی مالک ہوتی ہے۔ اور اپنے محبوب کے لباس کے ہر دھبے، پھرے کی ہر سلوٹ اور سنگریٹ کی راکھ کا باقاعدہ نوٹس لے گی۔

ایسا مرد جو باقاعدگی سے غسل نہ کرتا ہو۔ جو ازدواجی تعلقات سے پہلے شیونہ بنائے اور جس کا فلیٹ بوچرٹ خانے کا منظر پیش کرے۔ اس سے تعلقات استوار نہیں کر سکتا۔ وہ خوشبوئیات کے ضمن میں بھی بڑی حساس ہوتی ہے۔ اور اپنے محبوب کی خوشبو کو دیگر خوشبو یا آسانی کے ساتھ علیحدہ سوئگہ لیتی ہے۔ اسے ایسے فرد کی خواہش ہوتی ہے۔ جو اس کے شریلے پن پر قابو پالنے میں اس کے ساتھ تعاون کرے۔ آغاز میں سنبہ عورت ایک نسوانیت سے بھرپور تکمیل پسند لڑکی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اکثر اپنی ماں اور زلمنے کی طرف سے دی گئی دوہری تربیت سے فیض یاب ہوتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا مقصد موزوں ترین مرد سے شادی کا مضبوط بندھن باندھنا ہوتا ہے۔ تاہم یہ حقیقت کہ اگر سنبہ عورت ایک بار اپنے ممانعات (TABOOS) سے آزاد ہو جائے تو وہ حسی، پرکشش اور دل فریب ہو جاتی ہے۔

سنبہ عورت خوشگوار اور پر جوش ازدواجی تعلقات کی تمنی ہوتی ہے۔ وہ آزاد دل دماغ کے حامل مرد کی خواہش مند ہوتی ہے۔ جو اس کے شریلے پن کو دور کر کے اسے اپنی ذات کی اندر ڈنی نہیں بے نقاب کرنے میں مدد کرے۔

سنبہ اپنے شوہر کے ناز اٹھانا اور اس کی ملکیت بننا پسند کرتی ہے۔ وہ ایسا جیون ساتھی چاہتی ہے جو علم جنسیات پر عبور رکھتا ہو۔ اگر وہ حساس استاد ہے تو وہ سنبہ کو شاندار شاگرد پائیگا۔ وہ اپنے شوہر کی پسند و ناپسند کا خیال رکھے گی۔ وہ ایسا فرد پسند کرتی ہے جو تسکین کے معاملے میں اس کے جوش و جذبات کا احترام کرے۔



کند ذہنی دور کرنے کے لئے اسے زہم یا آب باراں پر ایک مچھڑیلا یا جالنے تو اس کا ذہن تیز ہو جائے گا۔ ایسے لڑکے یا لڑکیاں جو شکایت کرتی ہیں ہمارا پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ یا دماغ کام نہیں کرتا۔ ان کو بھی ایک دو بوتل پانی کی تیار کر کے دینی چاہیے۔

علاج بیمار اں کا عجیب عمل اگر کسی گھر میں جنات کا بسیرا ہو۔ یا کسی گھر میں حشرات الارض بہت زیادہ ہوں یا کسی کو علاج بیماری ہو اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا ہو۔ یا کسی نیک عورت کا خون حیض بہت زیادہ بہتا ہو۔ سب کیلئے یہ عجیب عمل کرنے سے فائدہ کلی ہوگا۔

طریقہ یہ ہے کہ ایک ایسی فولادی چھری جس کا دستہ بھی فولادی ہو۔ اور اس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کندہ کیا جائے۔ پھر اس چھری پر تین سو اکتیس مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دم کریں۔ پھر ایک مرغ لے کر اس چھری سے ذبح کریں۔ اور سر کاٹ کر مرغ چھوڑ دیں۔ جب مرغ بے سراستہ چلے اس وقت سر کو اٹھا کر اس مکان کے دروازے میں دفن کر دیں جہاں جنات کا بسیرا ہو یا حشرات الارض ہوں جنات و حشرات وہاں سے بھاگ جائیں گے۔

بچے زندہ رہیں جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اکٹھ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ اس کی اولاد زندہ رہے گی۔

=====

بقیہ: مریض کتنے دنوں میں ہوگا۔؟

بکرا، ایک مرغ خیرات کریں۔ اگر تقسیم کے بعد ۲۵ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ سات قسم کا غلہ، سات سات کلو خیرات کریں۔ اگر تقسیم کے بعد ۲۶ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ سات کلو نمک، ایک کلو ہلدی، ایک کلو دہی خیرات کریں۔ اگر تقسیم کے بعد ۲۷ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ایک تولہ سونا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد صفر باقی بچے تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۵ کلو نمک، ۵ کلو شکر، ایک مرغ خیرات کریں۔

=====

روحانی علاج کے مجرب طریقے

بعض مریض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی بیماری کی تشخیص تو فوری ہو جاتی ہے کہ ان پر کوئی ذی روح مسلط ہے یا ان پر اثرات ہیں لیکن ان کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ مسلط شدہ چیزیں جانے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ جو بھی عمل مریض پر کیا جائے وہ کارگر نہیں ہوتا۔

بعض مریضوں پر جنات کا سایہ ہوتا ہے۔ اور سائے کی حاضری بہت مشکل سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے قارئین کے لئے چند مجرب اور تجربہ شدہ اعمال لکھے جا رہے ہیں۔

ترکیب نمبر ایک | نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء پہلے چاروں اقل شریف ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ اول داؤد

سات سات مرتبہ درود شریف اور اس کے بعد ایک تسبیح آیت کریمہ کی پڑھیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ یا قَدِیْر پڑھیں۔ سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔

پہلی جمعرات کو پانی پر دم کرنا ہے۔ جو کہ بوتل میں رکھ لیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ اس پانی کو سوتے وقت سینے اور دماغ پر مل لیا کرے۔ اس طرح اس عمل کو لگاتار تین جمعرات تک کریں اور آخری جمعرات کو پانی کے ساتھ چینی بھی رکھ لے۔ اور چینی پر دم کر کے مریض کو دے دیں۔ پانی اسی طرح سینے اور دماغ پر ملنا ہے۔ اور چینی مریض کو کھانے کے لئے دیں۔

یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانی سے منسوب ہے۔
اور نہایت ہی مجرب عمل ہے۔ اس اہم عمل کو کریں۔ اور فائدہ
اٹھائیں۔ انشاء اللہ ناکامی نہ ہوگی۔ تجربہ کے طور پر ایسے مریضوں
پر اس عمل کو آزمائیں۔ جو زندگی سے تنگ آچکے ہوں اور کسی
بھی طرح ٹھیک نہ ہوتے ہوں۔ دعا گو ہوں کہ رب العزت اس
عمل کی بدولت ان لوگوں کو شفا تے کاملہ عطا کرے جو کسی بھی
روحانی مرض کا شکار ہیں۔

مریض کو تاکید کریں کہ وہ علاج کے دوران کسی قسم کا گوشت

نہ کھائے نہ پی کسی مرنے والے کے گھر چالیس روز تک جاتے ہیں
یہ روحانی تکلیف بڑھ جاتی ہے اور علاج کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ترکیب نمبر دو | اس نقش کو لکھ کر بتی بنالیں اور اس کو جلا کر
مریض کی ناک میں دھواں دس۔ دھواں نہ بنے کہ یہ

تین مرتبہ ذیل کا عمل پڑھ کر مریض پر دم کوس - انشاء اللہ شریض کو کلی
شفاء ہوگی۔ عمل یہ ہے۔ فرعون، ہامان، شیطان، لعین، العجل، العجل، العجل
بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حَافِظُ یا حَافِظُ یا حَافِظُ یا حَافِظُ یا حَافِظُ یا حَافِظُ یا حَافِظُ
یا اللہ اَبْرَہَہَ صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا صَادِقًا
وَالْأَرْضِ مَا لِلَّهِ خَلْقًا حَافِظًا وَمَا لِلرَّحْمَةِ الرَّاحِمِينَ۔

ترکیب نمبر تین اگر مرض کا شدید حملہ ہو۔ کسی دوا سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو پیسل کے گیارہ عدد پتے اکر مریض کے سر پر رکھ دیں اور چاروں قل شریف ایک ایک دفعہ پٹھ کر پتوں پر چھونک دیں۔ اور سر سے پتے ہٹا کر جلا دیں۔ یہ ترکیب مسلسل گیارہ دنوں تک کریں۔

ترکیب نمبر چار۔ ایسا سحر زدہ جس کے علاج سے حاملہ کو دل چھوٹ
 عاجز آجائیں تو ایسے لا علاج مریض کے لئے
 منزل بقعہ میں گرہ دشتی کے پتے کے پانی پر ذیل کے کلمات کو ۱۰۰۰
 بار پڑھ کر دم کریں۔ اور اس پانی کو کنوئیں کے سادہ پانی میں ملا کر
 اس پانی سے سحر زدہ کو غسل کروائیں اور اس میں سے تھوڑا پانی
 اس مریض کو پلا دیں تو جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ اور مریض فوراً
 شفا یاب ہو جائے گا۔
 کلمات یوں ہیں۔

الغَاخُ الْجَاخُ دَاخٌ يَدُوحٌ يَا خَاخِرَ الْخَفَاخِ لَو
خَيَّاطُهَا خَاوِيلٌ مَرَجَ أَحَاوِيلٌ وَلَا خَيْرُ إِخْفَا خَاخِيبَا
حَافِظَا وَهَازِي شَائِسٌ عَمَاءُ ٢ وَكَأَدُ ٢ بِسُحْبِي وَلَا خَاوِشْتُ
مَشُوعَا فُكُنْ لَنَا سَدَافِعَا أَنْفَا يَا خَعَا خَوْدَا بِحَقِّ الْغَاءِ

وَالْوَحَاۗءِ ۖ وَالْخَاۗءِ خَاۡءَا۟ ۖ

ترکیب نمبر پانچ | بروز جمعرات بعد از نماز مغرب میٹھی کا چراغ
لے کر اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں
اور آسیب زدہ مریض کو چراغ کے سامنے بیٹھائیں اور اس کو تاکید
کریں کہ وہ چراغ کی نو پر نظر رکھے۔ عامل سورۃ التغابن پارہ ۲۸
کو تین مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔
اسی طرح لگاتار اس عمل کو تین جمعرات تک کریں۔ آخری روز
یعنی آخری جمعرات کو عمل کرنے سے پہلے کوئی میٹھی چیز رکھ لیں اور
مریض کو تاکید کریں کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اس چیز کو بچوں یا
تقسیم کر دے۔ یہ حضرات کا عمل صرف مریضوں کے لئے ہے۔ اور
یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانیؒ سے منسوب ہے۔ اس عمل
کا تجربہ سینکڑوں مریضوں پر کیا گیا ہے جو کہ بفضل خدا صحت یاب
ہوئے ہیں۔

ترکیب نمبر ۷۱ | بروز جمعہ سورہ یسین شریف کو سات بار پڑھیں۔
اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔
اور اپنے پاس چینی اور الائچی رکھ لیں۔ اور اس پر دم کر کے
مریض کو چینی چائے میں ملا کر دیں۔ جب طبیعت خراب ہو تو الائچی
منہ میں رکھ لیا کرے۔ اسی طرح لگاتار اس عمل کو تین جمعہ تک
کریں۔ (یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانیؒ سے منسوب ہے)
ترکیب نمبر ۷۲ | جادو سحر کے لئے نہایت ہی مجرب نقش ہے۔
تین عدد نقش لکھیں۔ ایک نقش مریض کے
گلے میں پہنا دیں۔ دوسرا اپنے کے لئے اور تیسرا نہانے کیلئے نہاتے
وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ تعویذ کا پانی کسی گندی نالی
یا ناپاک جگہ پر نہ جلے۔ یعنی اس پانی کی بے ادبی نہ ہو۔ بہتر ہوگا
کہ مریض کسی ٹب میں نہائے اور اس کے بعد یہ پانی پھٹ وغیرہ پر
ڈال دیں یا ایسی جگہ ڈالیں جہاں پر بے ادبی نہ ہو۔
نقش درج ذیل ہیں۔

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۳	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۳۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۲

انشاء اللہ کسی بھی طرح کا جادو خواہ وہ ملوی ہو یا سفلی آپ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ چھوٹے بچوں پر آپ اس اسم کو ۳۲ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اس طرح بچے بھی سحر کے بُرے اثرات سے انشائیہ محفوظ رہیں گے۔

ترکیب نمبر گیارہ اشغائے امراض کا نایاب نقش، یہ نقش لکھ کر محلے میں ڈالیں اور گھول کر پلائیں، ہر قسم کے سحری و آسمانی امراض میں تعویذ تیر بہدف ہے۔ سحر جادو میں بے انتہا مجرب ہے۔ اگر کسی گھر میں ہر وقت بیماری و پریشانی رہتی ہو تو یہی نقش لکھ کر دروازے کی چوکھٹ میں لگائیں جس کے نیچے سے سب آتے جاتے ہیں۔ اور کچھ پلاتے رہیں۔ ایک دو دن میں سب الشکر کے حکم سے ٹھیک ہو جائے گا۔

یا شافی بسو اللہ الرحمن الرحیمو یا کافی

ط یا بدوح	ط یا بدوح	ط یا بدوح
ط یا بدوح	ط یا بدوح	ط یا بدوح
ط یا بدوح	ط یا بدوح	ط یا بدوح



یا ناز کوئی بزدل و سلام یا شافی یا کافی یا معافی یا حافظ یا حفیظ یا سلام یا دافع البلیات یا دافع المصائب یا دافع الامراض یا بدوح و تنزل من القرآن ما ہو شفای و رحمۃ اللہ منین

ترکیب نمبر بارہ سات سچے موتی لیں۔ ہر ایک موتی پر سات مرتبہ اور اس میں پانی بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح و شام سات دن تک پلائیں۔ آٹھویں دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنوا کر مریض کو پہنا دیں اور ۶ موتی الگ الگ کنوؤں میں ڈال دیں۔ کنواں مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اور آئندہ جب تک یہ انگوٹھی انگلی میں رہے گی جادو نہیں ہو سکے گا۔

ترکیب نمبر ستر اس نقش کو فلیتہ بنا کر کورچہ چراغ لے کر جس میں پانی نہ لگا ہو، یسویں کا خالص تیل لے کر اس فلیتہ کو بغیر کپڑے اور روئی کے تیل میں بھگو کر روشن کریں۔ یہ چراغ جس فلیتہ سے روشن ہوگا اس کو مریض کے سر پہنے رکھیں۔ چراغ کو اس

طرح کسی چیز پر رکھیں۔ تاکہ اس کی اونچائی اس پلنگ کے برابر رہے جس پر مریض لیٹا ہو۔ کوشش کرے کہ مریض تمام حاجات سے فارغ ہو کر بستر پر دراز ہو اس لئے کہ پھر بہتر یہ ہو کہ مریض اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ عامل کو چاہیے کہ اس بات کو غور کرے کہ چراغ کی روشنی کس رنگ کی ہے۔ اگر دورانِ عمل فلیتہ بجائے تو فوراً ہی اس کو روشن کر دیا جائے۔ فلیتہ کا سیراج بجل جائے تو دیا سلاتی ہے اس کو اوپر کی طرف کرتا رہے۔ جب فلیتہ پورے جلتے تو اس چراغ کو اٹھا کر بحفاظت کہیں رکھ دیں اور پھر اگلے دن اسی وقت پھر روشن کریں۔ اس طرح لگاتار تین دن ایسا کر لیں جس وقت فلیتہ جلا یا جائے تو گھر کے سب لوگ سو گئے ہوں۔ اسے کمرے میں مریض ایک تیماردار اور عامل موجود ہوں۔ اسے زائد افراد نہ ہوں۔ فلیتہ کو ۶ کی طرف سے موڑنا شروع کریں اور ۸ کا ہندسہ اوپر کی طرف آئے۔

اس نقش کو منقل کے دن مشتری یا زہرہ کی ساعت میں لکھیں اور دیکھتا رہے کہ پہلے دن چراغ کتنی دیر اور دوسرے دن اور تیسرے دن کتنی دیر تک روشن رہا۔ اگلے دن فلیتہ کا جلد جل جانا من کی علامت ہوگی۔ اگر مریض چت لیٹا رہے تو بہتر ہے ورنہ اس کے کردار سے بھی لٹا سکتے ہیں۔

اس فلیتہ کو روشن ہوتے وقت مریض کو اس کا دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ یہ عمل بے حد مجرب البحر ہے اور بار بار کا آؤ موڈ ہے۔ نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون قارون ہامان شداد و مردابیس علیہم اللعنة و اتباع ایشان اگر گنہگار نہ سوختہ شود

ترکیب نمبر چودہ ایسا مریض جس پر کوئی ذی روح مسلط ہو یا کسی چیز کے اثرات ہوں تو اس نقش کو

لکھ کر فلیتہ بنا کر یسویں کے تیل میں غڑ کر کے چراغ میں جلائیں نقش جلتے ہی انشاء اللہ اثرات زائل ہو جائیں گے۔ نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

فرعون	قارون	ہامان	سحیان
مرد	بے ایمان	ابیس	بیداد
مرد	بیداد	ہامان	بیس ایمان
ترکین	قارون	فرعون	ابیس

مجلد ۱۰۱
جلد انصاری

اعمالِ محرب

پھونک ماریں، پھر دوسری اذان کہہ کر سامنے قبلہ کی طرف پھونک ماریں۔ پھر اذان کہیں اور دائیں طرف شمال کی جانب پھونک لیں۔ پھر چوتھی بار اذان کہہ کر جنوب کی طرف۔ پھر پانچویں بار مشرق کی طرف، پھر چھٹی بار نیچے زمین کی طرف پھونک ماریں۔ پھر دعا دے اور پڑھ کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غیبی ارواح کے ضرر سے بچائے اور انہیں کسی دوسری جگہ مشغل فرمائے۔ انشاء اللہ ضرر رفع تکلیف ہوگی۔

برائے دفع خیالاتِ فاسدہ | ان آیات کو پڑھ کر متخیل کو دم کریں یا پانی دم کر کے پلائیں یا کاغذ پر لکھ کر گھلے میں ڈالیں۔

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَبِالْحَمْدِ لِلَّهِ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فَيَا مَسْئُورًا ۖ قُلْ فَإِنْ تَوَلَّوْا أَفَعَلَ
خَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ غَفُورٌ
الْعَظِيمُ فَسَيَكْفِيكَهُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

زہر تمام حشرات الارض دور | سانپ، بکھو، بھڑ، زہر موڑیہ
جا فور کے زہر کو کافی ہے۔ باذن اللہ جہاں کا ٹا ہو وہاں پر
پڑھ کر دم کریں ضرورت ہو تو پانی دم کر کے بھی پلائیں۔ فوراً آرام
ہوتا ہے۔ اول بسم اللہ پھر درود شریف پھر یہ کلمات۔

مکتب ذنب عقرب بقولہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
زہر یک مدد دہشده گروہ کژدم فرود آید زہر ہفتاد گروہ ہم
فرود آید زہر یک مدد دہشده گروہ غنڈل ہم فرود آید۔ زہر خزندہ
و پرندہ ہم فرود آید۔

بہ ہذا احبیب سیچن خیل فقیر یا بابا یا نوح نبی اللہ
یا نوح نبی اللہ یا نوح نبی اللہ پڑھ کر دم کر دیں۔ دھوکا شرب
نہیں۔ انشاء اللہ فوراً آرام ہوگا۔ (باقی ص ۱۸۰ پر)

چہرے یا پشت وغیرہ کے متے | بدن کے اکثر حصے پر بعض
ہوجاتے ہیں۔ اور بد نما معلوم ہوتے ہیں۔ بعض لوگ گھوڑے کا
بال باندھ کر یا جراحی سے کاٹتے ہیں۔ جس سے سخت تکلیف
ہوتی ہے۔ خون بکثرت نکل جاتا ہے۔ اور خطرہ ضعف وغیرہ ہوتا ہے
اس عمل سے بلا تکلیف سے جھڑ جاتے ہیں۔ اعمال کے منکرانے آنا کر
دیکھ لیں۔

ترکیب یہ ہے کہ نئے مونچھ کی غیر مستعمل رسی صاف لیں۔ جس
سے چار پانی بنی جاتی ہے۔ بان فروش سے مل جائے گی، اس پر
عمل اس طرح کریں کہ جتنی تعداد میں متے ہوں (جن کو دور کرنا ہے)
اتنی ہی گانتھیں اس پر دینی ہیں۔ گرہ دیتے وقت مریض متے پر
انگلی شہادت رکھے اور عمل کرنے والا یہ آیت پڑھے۔

فَقَطِّعْ ذَاہِرَ الْقَوْمِ الَّذِینَ ظَلَمُوا۔
صرف اتنا کلمہ اور اوپر دم کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر دوسرے
متے پر انگلی رکھے اور عامل آیت کا حصہ پڑھے۔ اسی طرح جتنی
ضرورت ہو عمل کر کے رسی کو لپیٹ لیں اور کسی آرڈری یعنی
گندے ملے کے ذخیرہ کے اندر دبا دیں جہاں کم سے کم دہشتہ
دبی رہے۔ اس سے پہلے ہرگز نہ نکالیں۔ تین چار روز کے بعد متے
از خود گرنے شروع ہو جائیں گے۔ اور چند دنوں میں جلد صاف
ہوجائے گی۔ ہذا شیخ عجبیب۔

دیگر مکان تکلیف دہ کے لئے | بعض مکان یا کوئی ایک کمرہ
ایسا ہوتا ہے جس میں کسی بزرگ
کی روح کا سکنا ہوتا ہے یا کوئی سخت روح یا جن کا گزر ہوتا ہے۔
جس سے اہل مکان کو تکالیف بیماریاں اور موتیں ہوتی ہیں ایسی
تکالیف کی جگہ یا وضوح و شام کر کے درمیان کھڑے ہو کر توسط
آواز سے اذان دیں اور اذان کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے

محنتی توانائی کی تسخیر

اگر ہم اپنے اندر چھپے ہوئے توانائی کے دس فیصد مقدار پر دسترس حاصل کر لیں۔ تو ہماری زندگی تبدیلی کا مظہر بن جائے۔

اور درستی کے سلسلے میں ہماری توانائی اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ گہرے گہرے سانس لینے کی مشق بھی ہماری تھکن کا بہترین علاج ثابت ہوتی ہے۔

کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ کاہل الوجود رہ کر غیر صحت مند زندگی گزارنے والوں کے مقابلے میں وہ لوگ اپنی جسمانی حالت کو بہتر محسوس کرتے ہیں۔ جو اپنی توانائی کو دوسروں کی بہتری کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

غصہ بھی توانائی ہے۔ اس توانائی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اس سے تعمیری مقاصد حاصل کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ بس اس کے رخ کو تخریب سے تعمیر کی طرف تبدیل کرنے کی ضرورت ہے غصے کو اگر رد کیا جائے اس پر قابو پایا جائے تو یہ توانائی ضائع نہیں ہوتی۔

ایسے لمحات بھی آتے ہیں کہ غصہ، پاگل پن کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایسا اُسی وقت ہوتا ہے جب ہم غصے پر قابو پانے کی شعوری کوشش نہ کریں۔ غصے کی شدت میں آپ زیادہ سے زیادہ مصروف عمل ہو جاتے ہیں اور پُر جوش انداز میں مقصد حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ مقصد کا تعین ہی دراصل تخریب یا تعمیر کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ ہم اپنی اس توانائی کی درست سمت مقرر کر دیں۔

اب تک کے تجربات اور تحقیقات کا حاصل یہ ہے کہ زندگی کے ہمارے میں مثبت انداز نظر رکھنے والے اُن لوگوں کے مقابلے میں جو منفی فکر رکھتے ہیں بہت کم عوارض اور مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں یہ لوگ زیادہ توانا ہوتے ہیں۔ ماہرین مثبت رویوں پر زور دیتے ہیں۔ غیر فعال منفی رویے رکھنے والوں کے لئے اُن کا کہنا ہے کہ انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ جو لوگ زندگی میں کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں، انہیں ہی سے مثبت رویوں پر یقین رکھتے ہیں اُن (بقیہ صفحہ ۱۸۱)

ہم سب اکثر ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جو غیر معمولی اوصاف کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسے منفرد لوگوں میں جوش، دلولہ اور سرگرمی عمل کا جنون خیز انداز ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں اپنے حق سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ جب ایسے افراد کی کامیابیوں پر غور و فکر کا سلسلہ ختم ہوتا ہے تو خود ہمارے دل میں بھی اُن کامیابیوں کے لمحات کو گرفت میں لانے کا جذبہ ابھرتا ہے۔ جن میں ہمارے اندر پوشیدہ توانائیاں رُوبہ کار آنے کے لئے بے قرار ہوتی ہیں۔ ایسے میں کام اور کھیل کے درمیان کی سرحدیں ٹوٹ پھوٹ کے عمل کے تحت معدوم ہوتی ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے میں وقت خرچ کرنے کے بعد کھیلوں میں مقابلے کے لئے یا کسی بڑے کام کا چیلنج قبول کرنے کی خاطر توانائی کو مناسب انداز میں زیر عمل لانے کا نازک اور توجہ طلب مرحلہ آتا ہے۔ ایسے ہی نازک وقت پر اکثر ہمارے اوپر تھکن کا احساس غالب آ جاتا ہے۔ جو ہمیں سہل اور سادہ کام سے بھی روک دیتا ہے۔ یہ احساس توانائی کے مناسب اور صحیح سمت میں اخراج کو مسدود کر دیتا ہے۔

انسان ایک ایسی مشین ہے جسے مصروف عمل نہ رکھا جائے تو وہ خراب اور بے کار ہو جاتی ہے۔ ہم ہائی اسکول کی سطح پر علم طبیعیات کا یہ اصول پڑھتے ہیں۔ ”حرکت توانائی حرکت کا ترازو ہوتی ہے۔“ انسان توانائی بھی اسی اصول کے تحت کار فرما رہتی ہے۔ آپ اس کی ذخیرہ اندوزی نہیں کر سکتے۔ اعضاء کے طریق علاج کے بائیں میں سے ایک ”فریڈرک ایسی پرلز“ اکثر کہتا ہے کہ میں محفوظ رہنا نہیں چاہتا۔ میں اپنے وجود کو صرف کڑی بنا چاہتا ہوں۔ اگر ہم اپنے اندر چھپی ہوئی توانائی کی دس فیصد مقدار ہی پر دسترس حاصل کر لیں۔ تو ہماری زندگی تبدیلی کا مظہر بن جائیگی۔ اس کے لئے آغاز کار کا طریقہ یہ ہوگا۔

اپنے جسمانی اعضاء میں توازن پیدا کیجئے۔ جسمانی توازن

مریض کتنے دنوں میں ٹھیک ہوگا؟

اور صدقہ مریض کی طرف سے کیا دینا چاہیے

سات طرح کا اناج، سات سات کلو خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۲ باقی رہیں تو مریض بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔
 ایک مرغ، ایک کلو گھی خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۳ باقی رہیں تو مریض کو اندیشہ موت ہے۔
 دس کلو جاول ۳ کلو آڑ خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۴ باقی رہیں تو مریض دیر سے تندرست ہوگا۔
 دو کلو گھی، دس کلو گیہوں خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۵ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا۔
 دس کلو جینا، ایک کلو گھی، ایک مرغ خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۶ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۱۰
 کلو شکر، ایک کلو گھی خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۷ باقی رہیں تو مریض کو خطرہ ہے۔ اگلو
 اصلی گھی خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۸ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۹ تولہ
 چاندی خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۹ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۷ تولہ
 چاندی، ۵ کلو لولہ خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۲۰ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ دس
 میٹر کپڑا، ایک سفید مرغ خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۲۱ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۵ کلو
 اصلی گھی خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۲۲ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۶ تولہ
 چاندی، دس کلو گیہوں خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۲۳ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۶ ماشہ
 سونا، ۶ تولہ چاندی خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۲۴ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ایک
 رجبہ ۱۵۰۰

مریض کا نام، مریض کی والدہ کے نام کے اعداد نکالیں۔ جس
 دن وہ بیمار ہوا ہے اُس دن کے اعداد، اور جس دن معلومات
 کرنی ہوں اس دن کے اعداد، دونوں دنوں کی تاریخیں اور ماہ
 سن کے اعداد شامل کر کے ۲۸ سے تقسیم کر دیں۔ اور ذیل کے
 تفصیلات سے نتیجہ برآمد کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو مریض بہت دیر میں اچھا ہوگا۔
 ایک مرغ سفید پانچ کلو جاول ایک کلو مکھن صدقہ کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہیں تو مریض کی جان کو خطرہ ہے دو کلو
 کھانڈا ایک کلو اصلی گھی، ایک مرغ صدقہ کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا۔
 ایک کلو سرسوں کا تیل، ایک بکری کا بچہ، ۵ کلو لولہ خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۴ باقی رہیں تو مریض دیر میں اچھا ہوگا۔
 دس کلو گیہوں، دس گز سفید رنگ کا کپڑا صدقہ کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۵ باقی رہیں تو مریض کو خطرہ ہے۔ اصلی گھی
 گلے کا ۵ کلو، اور ۵ گز لٹھا خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۶ باقی رہیں تو مریض بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔
 ۵ کلو جاول، ۵ کلو دودھ صدقہ کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۷ باقی رہیں تو مریض خطرے میں ہے۔ بکرا
 ایک عدد، دو کلو اصلی گھی صدقہ کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۸ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا۔
 سات طرح کا غلہ چھ چھ کلو خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۹ باقی رہیں تو زندگی ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔
 ایک بکرا، ۱۰ گرام چاندی خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۰ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ایک
 بکرا، پانچ کلو سرسوں کا تیل خیرات کریں۔
 اگر تقسیم کے بعد ۱۱ باقی رہیں تو مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

وٹامن کی کمی انسانی صحت پر برا اثر چھوڑتی ہے

حسن الهاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

وٹامن انسانی جسم کے لئے بہت ضروری ہیں۔ خوراک میں اگر وٹامنز کی مخصوص مقدار موجود نہ ہوں تو طرح طرح کی بیماریاں اور کمزوریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ عقل مند لوگ اپنی تندرستی کو بحال رکھنے کے لئے وٹامنز پیدا کرنے والی غذائیں لیتے رہتے ہیں۔ اور آنے والے خطرات کا مقابلہ ضروری غذاؤں سے کرتے ہیں۔

معاون ثابت ہوتا ہے سردیوں میں نزلہ زکام سے بچاؤ کے لئے وٹامن سی کا استعمال بہت مفید رہتا ہے۔ وٹامن سی کی کمی سے مسوڑھوں سے خون آنے لگتا ہے۔ اور جلد کی تازگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔

نماز عصر کے بعد سورہ کوثر ۴۰ مرتبہ پڑھنے سے وٹامن سی کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ اور اس عمل سے حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن ڈی وٹامن ڈی کا استعمال ہڈیوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ وٹامن ڈی انسانی

جسم میں کیلشیم کو جذب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور بدن کے مختلف جوڑوں میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ بچوں میں اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے ہڈیاں ٹوٹنے لگتی ہیں۔ وٹامن ڈی پھل اور پھل کے تیل میں ملتا ہے اس کے علاوہ انسانی جسم کے اندر یہ سورج کی روشنی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ سورہ عصر پڑھنے سے وٹامن ڈی کی کمی دور ہوتی ہے۔ اور حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن ای یہ وٹامن ہرے پتوں والی سبزیوں میں ہوتا ہے مثلاً ساگ، سلاد وغیرہ وٹامن ای کی کمی کی وجہ سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جسم کے مختلف حصوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ (بقیہ مکتبہ پر)

وٹامن اے وٹامن اے قدرتی طور پر دودھ، پھل، کاجو، آلو، پالک، آدو، کیلے اور مختلف ہرے پتوں والی ترکاریوں

میں پایا جاتا ہے۔ ان چیزوں کا استعمال اگر روزمرہ کی خوراک میں شامل رہے تو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ وٹامن اے کے نہ ہونے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں رات کا اندھا پن اور جلد کی خشکی بہت عام ہے۔

نماز فجر کے بعد چالیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے وٹامن اے کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ اور اس عمل سے حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن بی وٹامن بی قدرتی طور پر گندم، دودھ، انڈے، بکرے کا گوشت اور تازہ سبزیوں سے پیدا ہوتا ہے۔

وٹامن بی کی کمی انسانی ماس کو کمزور کر دیتی ہے۔ اور ہونٹوں اور زبان کی خشکی بھی اس کی سے پیدا ہو جاتی ہے۔

نماز ظہر کے بعد ۴۰ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے سے وٹامن بی کی کمی دور ہو جاتی ہے اور اس عمل سے حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن سی کھٹے اور رس دار پھلوں میں وٹامن سی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ تازہ پھل اور سبزیوں بھی

وٹامن سی حاصل کرنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان کا استعمال جلد کو صاف اور صحت مند رکھتا ہے۔ زخم کو جلد ٹھیک ہونے میں وٹامن سی

راز کی باتیں

- سفید زیرہ پھانک کر دودھ پینے سے عورت کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔
- باریک لپسی ہوتی ہلدی معمولی گرم سرسوں کے تیل میں ملا کر دانت میں لگانے سے تکلیف میں فوراً آرام ہوتا ہے۔
- نمک اور سوکھ — ہم وزن پیس کر مسوڑھوں میں ملنے سے ورم اور بادی دفع ہوتا ہے۔
- برگ تھوڑا کو نیم گرم کرے اور اس کا پانی پھوڑ کر کان میں قطرے ڈالنے سے شدید درد کم ہو جاتا ہے۔
- ادراک کے رس میں مصری ملا کر دن میں تین بار کھانے سے پیشاب کا بار بار آنا کم ہو جاتا ہے۔
- پتھر کی ریل جس پر مصالحہ یا مرچ پیسا نہ گیا ہو پانی کے چند قطروں کے ساتھ ریٹھے کا چھلکا اس پر اس قدر گھسیں کہ پانی خود گاڑھا ہو جائے یہ آدھے سر کے درد والے مریض کی ناک میں اس طرف معمولی چند قطرے ٹپکائیں جس حصے میں درد ہو آرام آجائے گا۔
- گھر کے کھانے اور پکانے کے برتنوں کو دھونے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ دھوپ میں رکھنے سے جراثیم فنا ہو کر برتنوں میں شمس طاعت سرایت کر جاتی ہے۔ یہ صحت کے لئے مفید اور دیگر امراض سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
- سبز دھینے کا پانی تین ماشہ قدرے مصری کے ساتھ روزانہ استعمال کرنے سے چند دن میں سر کا چکر اور درد سر کو دفع کرتا ہے۔
- آم کے رس کے ساتھ شہد ملا کر کھانے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔
- سفید پیاز جیب میں رکھنے سے ٹوکا اثر نہیں ہوتا۔
- شب میں درخت کے نیچے سونے سے صحت شراب ہو جاتی ہے۔
- پاؤں کے تلوے اور ایڑی صاف رکھنے سے حافظہ صحیح اور دماغ روشن رہتا ہے۔

- نیچے چھت والے یا بغیر ہوادار مکان میں رہنے سے اعجاز رئیسہ پر ہوا کا دباؤ بڑھتا ہے جس کی وجہ سے قلبی اور دماغی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔
- شیر کا ناخن بچہ کے گلے میں بطور لاکٹ ڈالنے سے بچہ کا خواہ میں ڈرنا، رونا اور خوف جاتا رہتا ہے۔
- چمچک کے زمانہ میں بچے کے گلے میں ہینگ اور کا فور کپڑے میں رکھ کر باندھنے سے بچہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔
- دلی مسور کی دال پتلی اور نیم گرم کھانے سے گلے کی خرابی اور پیچھے پڑوں کے امراض میں مفید ہے۔
- روزانہ پیدل چلنے سے مرض ذیابیطس نہیں ہوتا۔
- مرض ذیابیطس میں گہیوں اور جو شامل کر کے رُٹی کھانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔
- دفع زہر بچھو و بھڑ درخت ڈھاک کے بیج پیس کر لگانے سے آرام آ جاتا ہے۔
- تین پیل کے پتے لے کر ان کو صاف پانی سے دھو لیں۔ اور سیدی طرف مولی کالی سیاہی سے ان پر لکھیں۔



- جب سیاہی خشک ہو جائے تو بادی کے مریض کو یہ پتے برائے نام چٹا دیں۔ اس سے بادی کا بخار دفع ہو جائے گا۔
- شہد کھانے سے شانہ میں قوت پیدا ہوتی ہے اور دودھ میں شہد استعمال کرنے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔

کھانا چھانگایا جاتا ہے، صرف کھانا لگا کر صاف سل یا کھل میں کوٹ
لیں جب یہ یک جان ہو جائے تو بیمار بچہ کو اٹا لٹا کر۔ بچہ کی
ریڑھ والی ہڈی پر اس کے ہونے پان کالیپ کر دیں۔ انشاء اللہ
چند دن میں اس بچہ کی پیٹھ پر سوکھے کی بیماری کے کیڑے نمودار
ہوں گے۔ ان کو چٹکی سے فوج کر ضائع کر دیں۔ انشاء اللہ
فائدہ ہوگا۔

● ریاخ روکنے سے مرض گیس و گندہ دہنی اور مسوڑھوں میں
خرابی پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں میں اندھیرا آنے لگتا ہے۔
● پیاز میں فولاد اور گندھک کے اجزاء ہیں جس کی وجہ سے
موت کے لئے بہت مفید ہے۔
● عرق پیاز شہد کے ساتھ کھانے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔
● خشک دھنیا کوٹ کر چھان کر ہوزن شکر کے ساتھ روزانہ
سہا شدہ استعمال کرنے سے درد ستر جاتا رہتا ہے۔
● چار عدد لونگ کالیپ پیشانی پر کرنے سے درد سردی ہوتا ہے
● فالج و لقوہ میں جائے پھل کو آگ میں ہلکا قدرے گرم کر کے
منہ میں رکھنے سے آرام آجاتا ہے۔

● حافظہ کے لئے بہت معمولی مقدار میں پان کے ساتھ زعفران
استعمال کریں۔

● سبز سیب کا سونگھنا نزلہ و زکام میں مفید ہے۔
● بھنے ہوئے گرم جینے سونگھنا زکام کے لئے مفید ہے۔
● بازار کے کباب سونگھنے سے بھوک زیادہ لگتی ہے۔
● رات کو نیند سے بیدار ہونے پر یادوں میں ٹھنڈے مشروبات
و پانی پیتے وقت نزلہ سے محفوظ رہنے کے لئے ناک کے دونوں نچھوں
کو اچھی سے دبا کر منہ سے سانس لینے سے زکام نہیں ہوتا۔
● جو شخص شب میں جس وقت بیدار ہونا چاہتا ہے، سو وقت
پناب نام لے کر تین مرتبہ کہے کہ فلاں وقت ہو شیار کر دینا۔ میں اسی
وقت اٹھ کھل جائے گی۔

● نمک کی ڈلی پانی سے پھر پر گھس کر دن میں دو تین بار داد کی
جگہ پر لٹکانے سے چرٹانے سے پُرانا داد جاتا رہتا ہے۔

● پتھر پر باریک پسار ہوا نمک پانی کے ساتھ بچھو یا بھڑا اور
زہریلی مکھی کے کاٹے ہوئے مقام پر لٹکانے سے بالکل آرام ہوتا ہے۔
● انجیر کے دودھ کو بچھو کے کاٹے پر ملنے سے زہر دفع ہوتا ہے۔
● درخت آگ کا دودھ قدرے زہریلی مکھی کے کاٹے ہوئے
مقام پر لٹکانے سے زہر دفع ہوتا ہے۔

● انڈے اُبالنے والے پانی میں قدرے نمک ڈالنے سے اس
کا پھلکا آسانی سے اتر جاتا ہے۔

● بچھو کے ڈنک مارے ہوئے مقام پر دار چینی کا تیل لٹکانے
سے درد نہیں رہتا۔

● آٹے کی بھوسی پانی میں گھول کر اس کے پانی کو بخار کر پلنے
سے بھگی رک جاتی ہے۔

● عورت کے درد زہ میں اکیس مرتبہ "یا اللہ" پانی پر دم کر کے
پلانے سے ولادت میں آسانی رہتی ہے۔

● چقدر کا سالن بوا سیر و ہمیش کے مریض کے لئے فائدہ مند ہے۔
● بخاروں کی فصل میں کھانے کے ساتھ پیاز بطور سلا استعمال
کرنے سے جسم میں بخار کے جراثیم کو فنا کرتی ہے۔ پیاز کو کاشنے
کے بعد پانی سے دھونا ضروری ہے ورنہ غصہ بڑھاتی ہے،

● بوا سیر کے لئے لوہے کا تو ا جس پر ردی پختی ہے اس کو
کے نیچے کی سیاہی (جس طرف آگ جلتی ہے) اصل دودھ کی بالائی
کے ساتھ ہمار منہ کھانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ
توے کی سیاہی لکڑی کی آج کی ہو۔

● رُوسا کا درخت (یہ جنگلی خود روز زیادہ سے زیادہ ۴ فٹ
ادنی پتی مثل نیم کے ہوتی ہے) اس کی پتیوں کو پانی میں اُبال کر
نیم گرم پانی کے ذریعہ اس سے پاؤں کو دھاریں، جس میں عرق انشاء
کا درد ہو، درد سے آرام آجاتا ہے۔ (دھارنے کے بعد پاؤں کو
توانے بالکل محفوظ رکھنا ضروری ہے)

● بلڈ پریشر کے لئے دن میں جب بھی پانی پئیں۔ سورۃ فاتحہ
پڑھ کر پانی پر دم کرنے سے بلڈ پریشر اور موٹاپے کو کم کرنے میں
مفید ہے۔ آزمودہ ہے۔

● ولادت کے وقت بچہ کے نال کا ایک چھوٹا ٹکڑا زبرد نگینہ
کے نیچے رکھ کر انگوٹھی بنوا کر استعمال کرنے سے درد قویخ میں
مفید ہے۔

● گردے کی پتھری کے لئے انگور کے تازہ پتے صاف کر کے
رات کو پانی میں رکھیں۔ صبح بطریق جو شانہ اُبال لیں۔ نہار منہ
آدھا گلاس، پھر رات کو سونے سے قبل کھانے کے دو گندہ بعد استعمال
کریں۔ گردے کی پتھری پیشاب کے ذریعہ خارج ہو جائے گی۔
انشاء اللہ (بشرطیکہ پتھری چھوٹی ہو)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

● پیاز، لہسن، لیون، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر
دودھ استعمال نہ کیا جاتے۔ (بقیہ ص ۱۸۶ پر)

پھلوں اور شہد کے فوائد

قبض رات کو سوتے وقت ایک چمچ شہد، ایک گلاس پانی میں ملا کر پینے سے قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

بیماری کے بعد کی کمزوری کسی بھی قسم کی بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے ڈیپر کے کھانے کے بعد ایک چمچ شہد چاٹنے سے کمزوری دور ہو جاتی ہے۔

خون کی کمی صبح دوپہر اور شام کو شہد کا شربت بنا کر پینے سے خون کی کمی دور ہوتی ہے۔

نیند نہ آنا اگر رات کو نیند نہ آتی ہو تو سونے سے پہلے ایک چمچ شہد ایک گلاس پانی میں ملا کر پی لیجئے۔ اچھی نیند آئے گی۔

پیٹ کے کیڑے دو حصہ دہی ایک حصہ شہد ملا کر چاٹنے سے پیٹ کے کیڑے پاخانہ کے ذریعہ نکل جاتے ہیں۔

سر دی وز کام ایک کپ پانی میں ایک چھوٹا چمچ چلنے کی پتے ڈال کر ابالیں۔ اور اس میں نصف لیون کا رس اور ایک چمچ شہد ڈال کر پینے سے سردی وز کام میں راحت ملتی ہے۔

یرقان کی کمزوری یرقان کی کمزوری میں دو تین بار دن میں ایک چمچ شہد پانی میں ملا کر پینے سے قوت ملتی ہے۔

پھلوں کے ذریعہ علاج

آم (۱) جسم کے جلے ہوئے حصے میں آم کی گٹھلی کی مینگ پانی میں بھگو کر پیس لیں۔ اور لگائیں فوراً ٹھنڈک ہوگی۔

(۲) مقوی دماغ کے لئے آم کا تازہ اور میٹھا رس اور پاؤ بھر تازہ دودھ ایک چھٹانک، ادراک کا تازہ رس چلنے کا ایک چمچ شکر کے ساتھ ملا کر روزانہ ایک مرتبہ کھائیں۔ دماغ مقوی ہوگا۔

(۳) آنکھیں کمزور ہوں یا بوا سیر کی شکایت ہو تو آم کا پستلا اور میٹھا رس، ایک چھٹانک دہی میٹھا ایک چھٹانک ادراک کا رس چلنے کے دو چمچ ملا کر اچھی طرح ملا لیں۔ یہ ایک خوراک ہوگی۔ پندرہ بیس

دلوں تک اسی طرح بنا بنا کر استعمال کریں۔ بہت افادہ ہوگا۔

لیمون (۱) اچلنے کی پتی کو خوب پکا کر لیون کا رس نچوڑیں۔ اور پی لیں۔ درد سر میں آرام ہوگا۔

(۲) لیون کو نچوڑ کر گرم پانی میں ملا لیں۔ اور سر میں ڈال کر اچھی طرح ملیں۔ اس سے بال نرم ہوں گے۔ اور خشکی بھی دور ہوگی۔

(۳) صبح کو ایک لیون پانی میں نچوڑ کر اس میں معری ملا کر پیائیں۔ چند یوم میں چکر آنا بند ہو جائے گا۔

(۴) منہ میں چھلے ہوں تو تازہ لیون کا رس دو تولہ گرم پانی دس تولہ میں ملا کر غراہ کریں۔ چند بار ایسا کرنے سے آرام ہو جائے گا۔

(۵) تازہ لیون کا رس ایک حصہ عرق گلاب دو حصہ دونوں ملا کر روزانہ صبح و شام کھائیں کریں۔ منہ کی بد بو اور مسوڑھوں کے زخم سب ٹھیک ہو جائیں گے۔

انگور دل کے درد اور دھڑکن میں مریض کو انگور کا رس دیا جائے۔ فائدہ ہوگا۔

(شہد) شہد کو انگور کے رس میں ملا کر استعمال کرنے سے پرانی کھانسی میں آرام ملے گا۔

(۲) بچوں کو کیسا بھی قبض ہو۔ انگور کے رس کا ایک چمچ دینے کے بعد دیر بعد آرام ملے گا۔

(۳) مویر منقی گرم کر کے گرم کھلائیں۔ کیسی بھی کھانسی براؤ کام سنگترہ حسب ضرورت نارنگی سنگترہ ہکی قاشیں لے کر اس پر سوٹھ کا سفوف چھڑک کر کھایا کریں۔ ہفتہ بھر کھانے سے بھوک پہلے کے مقابلہ میں کافی بڑھ جائے گی۔

(۴) سالم سنگترہ لے کر بغیر چھلے کسی جگہ پر بھفاظت رکھ دیں۔ جب نکل سڑ کر سوکھ جائے تو اس کو پانی میں خوب اچھی طرح پیس کر کے برابر گولیاں بنالیں اور وقت ضرورت باغی سے دس گولیاں کھلائیں۔ مثلی اور قے کی شکایت دور ہو جائے گی۔ (بقیہ مسئلہ)

تمام مشکلات کا حل بذریعہ نقوش

کھیت محفوظ رہے گا۔ اس قسم کے تمام آفات و بلیات کے لئے۔ یہ آیت شریف اسم اعظم ہے۔ اگر کوئی شخص اس کی زکوٰۃ ادا کرے تو عامل بن جائے۔ وہ ہر مرض کا صرف پڑھ کر بھونکنے سے علاج کر سکتا ہے۔ اس کا عامل سوائے موت کے ہر مرض کو اچھا کر سکے گا۔ جہاں حکیم اور ڈاکٹر حیران ہوں۔ زکوٰۃ دینے کے بعد اس عمل کی طاقت سونگنا ہو جاتی ہے۔ ورنہ بغیر زکوٰۃ کے بھی اس عمل کا اثر آپ زوشن کی طرح پائیں گے۔ درد سر کے لئے صرف تین مرتبہ پڑھ کر بھونکنا اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ درد شکم والے پانی پر دم کر کے پانی دیں فوراً صحتیا ہوگا۔ یاد رہے کہ ہر عمل میں اول دائرہ درود شریف پڑھیں اور پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا ضروری ہے۔ اور اگر عامل ہر روز دو شریف پڑھیں تو ہر بار اور بھی اثر زیادہ ہوگا۔ اللہ کے واسطے عمل کی اجازت دے دی۔ فائدہ اٹھائیں۔

۲۔ اسرار غیبی

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

اس عمل میں صرف روٹی اور دال کھاتے۔ اور کوئی چیز کھانے کی اجازت نہیں۔ پان اور میوہ ہر قسم کا کھا سکتے ہیں۔ حقہ سگریٹ نہیں پی سکتے۔ احرام کے طور پر ایک آدھا کپڑا باندھے اور آدھا اوڑھ لے۔ رات کے بارہ بجے کے بعد تنہائی کی جگہ یہ عمل کرے سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کر پس پشت رکھے۔ اپنی رگ گردن پر نظر جما کر روزانہ (دے) مرتبہ مذکورہ بالا آیت شریف پڑھا کرے۔ اول دائرہ سات مرتبہ درود شریف دوران عمل میں پڑھے اور شرع کا پابند رہے۔ خدا چاہے تو بائیس سو دن سے حیرت انگیز صورتیں سامنے آئیں گی۔ خوف مطلق نہ کرے۔ چالیسویں دن ہزاراد حاضر ہوگا۔ وہ آپ کا تاج دار ہو کر آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا۔

(۱)

ا۔ برائے امراض مرگی، دیوانگی، جنون وغیرہ کیلئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاْظِقْنِ تَابَهُ لَا دُعَاءُ فَلَا تَنْصَرِبَانِ ۝
ترجمہ۔ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔

مرگی کسی آسیب کا غلغل اور دیوانگی، جنون ہو یا کسی کو جن ستا ہو یا کسی مکان میں آسیب کا غلغل ہو یا کہیں دبا ہو یا چچک۔ کا زور ہو غرض کہ کوئی بھی شکایتی خطرہ ہو تو یہ عمل ہر امر میں تیرہ ہدف ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ تیل کا تیل (دو عن کچھ) حسب ضرورت لے کر اُس پر آیت شریف کو ایک ٹکڑا کمرتبہ اور آگے چھپے درود شریف پڑھو تیل باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں مرض کا علاج ہے۔ اگر چچک کی دباؤ پتوں میں پھیلی ہوئی ہے تو پتوں کے بدن پر روزانہ مالش کروانشاء اللہ چچک سے محفوظ رہیں گے۔

جس عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اُن پتوں کو پیدا ہونے کے وقت سے خطرہ تک ہفتے میں دو ایک بار مالش کر دیا کریں۔ آسیب سے محفوظ رہیں گے۔ مرگی والے آسیب زدہ اور جنون کے سر پر مالش کیا کریں۔ بحکم خدا شفاء ہوگی۔ اس قسم کے تمام امراض کے لئے یہ تیل کام دے گا ایک دفعہ دم کر کے رکھ دو۔ ہمیشہ کام دے گا۔ جس مکان میں آسیب یا جنوں کا خطرہ ہو۔ اُس مکان میں اس آیت پاک کو کاغذ پر لکھ کر اونچی جگہ دیوار پر چسپاں کر دو۔ وہ مکان نہ صرف آسیب اور جنوں سے محفوظ رہے گا۔ بلکہ چوری، آگ سے محفوظ رہے گا۔ اور دشمنوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

اگر اس آیت پاک کو لکھ کر کھیت کے بیج میں دفن کر دیں تو خدا کے حکم سے غلہ بکثرت پیدا ہوگا۔ اور ہر قسم کے موزی جاتوں سے

۳۔ واسطے ادا کے قرض

ہر فرض نماز کے بعد تین تین مرتبہ اول و آخر و در شریف اور آیت مذکورہ گیارہ گیارہ مرتبہ دعائے ذیل پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ غیب سے سامان سکد وشی پیدا کرے گا۔

دعا یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ يَا قَابِضَ الْهَوَىٰ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَرَحِيمَ الْآخِرَةِ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ جَنْدِكَ وَتَغْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

۴۔ دشمن زیر ہوں

اگر کوئی چاہے کہ زبان تمام دشمنوں اور بدخواہوں کی بند ہو دے۔ اس دعا کو اپنے پاس لکھ کر رکھے۔ کوئی دشمن اس پر فتح نہ پاوے۔ اور تمام وقت امن خدائے تعالیٰ میں رہے۔

دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ صُوِّبْ لِّکُمْ عَنِّي فُتْمٌ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ صُوِّبْ لِّکُمْ عَنِّي فُتْمٌ لَا یَسْطِقُوْنَ ؕ صُوِّبْ لِّکُمْ عَنِّي فُتْمٌ لَا یَجِیْعُوْنَ ؕ صُوِّبْ لِّکُمْ عَنِّي فُتْمٌ لَا یَبْصِرُوْنَ ؕ صُوِّبْ لِّکُمْ عَنِّي فُتْمٌ لَا یَسْمَعُوْنَ۔

۵۔ برائے حُب

جو کوئی کسی پر مائل ہو اور چاہے کہ یہ مجھ پر فریضہ ہو اول ماہ میں روزہ شنبہ یا بروز یکشنبہ کو اس عمل کو شروع کرے اور اول آخر و در شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ اور اسم شریف گوگیا و ستوا مرتبہ بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء پڑھے۔ ہرگز نافع نہ کرے۔ اکیس بار پڑھے۔ پر ہیز ترک حیوانات ضروری ہے۔

اسم شریف یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ يَا اَخْلَاصَ بِحَقِّ يَا قُدُّوْذ۔

۶۔ ایک چٹکلہ

جب کسی جاہر حاکم یا غصے والے شخص کے رو برو جانا ہو تو باوجود ذیل کی آیت شریف مع بسم اللہ شریف ایک مرتبہ پڑھو اور سیدھے ہاتھ کی پھٹکی (سب سے چھوٹی انگلی) پر بھونک کر آنکلی بند کر لو۔ ہاؤ مع بسم اللہ پڑھ کر اس کی برابر والی آنکلی اسی طرح پانچوں انگلیاں بند کرو۔ یعنی ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھتے جاؤ۔ اور آنکلی بند کرتے جاؤ۔ یہ معنی بند ہی رہے۔ جب اس شخص یا حاکم کے سامنے جاؤ تو کسی ہاتھ

سے سلام کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص موم ہو جائے گا۔ معنی بند کرنے کے بعد راستے میں نہ کھولو۔ اگر دوسری جگہ یا غیر کے سامنے کھل گئی تو عمل جاتا رہے گا۔ دوبارہ عمل کرو۔ اسی شخص کے سامنے کھولو جس کو مطیع کرنے کے لئے یہ عمل کیا گیا ہے۔ یہ عمل ہمیشہ کیلئے نہیں بلکہ وقتی چٹکلہ ہے۔ جس وقت تک تم سامنے رہو اس عمل کا اثر ہے۔ جب سامنے سے ہٹ گئے تو عمل کا اثر بھی ختم ہوا۔ کوئی تاریخ وقت اس کے واسطے مقرر نہیں۔ نہ کوئی پرہیز ہے صرف اپنا ہونا چاہیئے۔ آیت شریف یہ ہے۔

فَسَيَكْفِيكَهُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

۷۔ ملوک الکلام

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے کہ آسمان سے ایک آواز آئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ ایک خاص فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے کہ اس سے قبل وہ کبھی زمین پر نہیں آیا۔ پھر وہ فرشتہ حاضر ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا کہ میں خدا کی طرف سے دو نور لایا ہوں کہ اس سے قبل کسی نبی کو وہ نور نہیں ملے۔ جان کو پڑھے گا وہ دین اور دنیا میں عظمت اور نور پائے گا۔ پھر الحمد شریف اور سورۃ بقرہ کی آخری آیت دُرِّبْنَا لَنُؤْخِذَ نَا اٰخِرَہ سورۃ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی۔

ہمارے شیوخ نے اس عمل کو کیا بیان فرمایا ہے۔ اس کا پڑھنے والا جس قدر خرچ کرتا ہے اُس کو اس سے دس گنا زائد ملتا ہے، چاہے روزانہ قارون کے خزانے کی برابر خرچ کرے۔ اس کے عامل کے لئے ہر پتھر سونے کا ہو اور ہر ریت کا ذرہ موتی بن جاتا ہے۔

ترکیب اس کی یہ ہے کہ نماز فجر کی سنتوں کے اور فرض کے درمیان اس کو پڑھا کرے۔ اس طرح کہ بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شروع کریں جب ولا الضالین پر پہنچیں تو آمین کہہ کر قُرْبَانَ لَنُؤْخِذَ نَا شروع کر دیں۔ آخر سورۃ بقرہ تک یہ ایک مرتبہ ہوا۔ اس طرح چالیس مرتبہ پڑھیں۔ یہ عمل کسی خاص مقصد کے لئے مخصوص نہیں۔ ادائیگی قرض، نوکری، ترقی، تنخواہ عام و خاص، غرض دشمنان جس مقصد کے لئے شروع کریں یقیناً کامیابی ہوگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس مقصد کے واسطے شروع کوں پہلے دن اُسی کی نیت

سریں۔ اور بعد ختم عمل اسی مقصد کے لئے دعا کیا کریں۔ دل میں غلطوہ و وسوسہ پیدا نہ کریں۔ خدا پر اور خدا کے مقدس کلام پر کامل اعتماد و اعتقاد رکھیں۔ کوئی چیز اس عمل کے اثر کو رد نہ کر سکتی۔ اور بحکم خدا چالیس یوم کے اندر مطلب پورا ہوتا ہے۔

۸۔ آیت قطب

خاصیت آیت قطب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے جو کچھ چاہے حق تعالیٰ اس کی راہ کو پہنچائے۔

(۲) اگر کوئی چاہے کہ اس آیت کو کسی حاجت کے واسطے شفیع لادے چاہیے کہ تین بار اوپر سر مصلیٰ کے دو گناہ ادا کرے۔ اور پڑھے اور غنہ کے اوپر ملے مراد اس کی حاصل ہو جائے۔

(۳) اگر کسی کو دیوبندی نے پکڑ لیا ہو اس آیت کو اس کے گوش راست میں پڑھے اور دم کر دیوے، دیوبندی دفع ہو دے۔

(۴) اگر کسی کو سانپ اور بچھو نے کاٹا ہو۔ اس کے گوش راست میں اس آیت کو پڑھے اور دم کر دیوے۔ زہر سانپ اور بچھو کا دفع ہو دے۔ بعد اس کے پیالہ میں پانی لاکر اوپر پڑھ کر دم کر دیوے اور اس کو پلا دے، صحت پاوے۔

(۵) اگر کسی کا کوئی دشمن ہو دے تو چاہیے کہ اس آیت کو ایک بار خاک کے اوپر پڑھے اور اس خاک کو دشمن کے گھر کی طرف پھینکے غانہ دشمن کا خراب ہو جاوے۔

(۶) اگر کسی کا دشمن غالب ہو دے تو چاہیے کہ اس آیت کو بارہ مرتبہ پڑھے اور اوپر منہ دشمن کے دم کر دیوے۔

(۷) اگر کوئی شخص بیچ مجلس کے واسطے محبت کے اس آیت کو ستر بار پڑھے اور مجلس کے اوپر بھونک دیوے، تمام لوگ تعظیم و تکریم کریں۔

(۸) اگر کسی کو تنگ دستی واقع ہو، ہر روز ہزار بار پڑھے۔ دست فراخ ہو دے اور غیبی رزق پہنچے۔

(۹) اگر کوئی شخص اس آیت کو با وضو پڑھے (گیارہ گیارہ مرتبہ) غریب پہنچے۔

(۱۰) اگر کوئی شخص اس آیت کو ننانوے بار پڑھے اور حیوانات دکھاوے اور آٹھ دعوتیں کرے اور گوشہ میں بیٹھے اور ڈرے۔ دیوبندی حاضر ہو دیں۔

طریقہ آیت قطب :- ہر ہم اور ہر مشکل کے لئے آیت شریف

پڑھے کہ بیچ شب بخشنہ کے جو اول ماہ میں واقع ہو دے۔ ایک وضو کے ساتھ تھوڑا بار اول آخر درود شریف پڑھے اور سات سو مرتبہ آیت مذکور پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد کہے کہ ثواب اس آیت کا بروح پاک توکلاں اس آیت کے میں نے بخشا۔ اس کے بعد ستر سجدہ میں لے جا کر جو کچھ مطلب رکھتا ہو دے کہے۔ اس کے بعد جانب شمال کھڑا ہو دے اور باسم عبدالرشید عرف حضرت آدم علیہ السلام کے فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد جانب مغرب کھڑا ہو کر باسم عبدالکریم عرف حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے فاتحہ پڑھے۔ پھر اس کے بعد جانب جنوب کے باسم عبدالجلیل عرف حضرت نوح علیہ السلام کے فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد جانب مشرق کے کھڑا ہو کر باسم عبدالرحیم عرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد دست راست سر کے نیچے دیکھ کر سو جاوے۔ جو کچھ مطلب رکھتا ہو دے خواب میں ظاہر ہو دے۔ بعد اس کے ہر روز بعد نماز فجر کے اکتالیس مرتبہ پڑھا کرے۔ جب تک مطلب ہوے انشاء اللہ تعالیٰ مطلب ضرور پورا ہو گا۔ مجرب ہے۔

مجھے آیت مذکورہ حضرت صاحب غاں صاحب قادری نقشبندی چشتی صابری، ہروردی مجددی دہلے مزار سیلانی میاں پیل کا قل بر اس عطا ہوئی ہے۔

آیت شریف۔ تَوَافَّقُوا عَلٰی كُفْرٍ بَعْدَ الْغَوَاةِ اَمَةً نَّعَاسًا يَغْشٰى طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ اُتَمَّتْهُمْ اَفْسُهُمْ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَنَ الْجَاهِلِيَّتِ مَا يَقُولُونَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاُمُورِ شَيْءٌ مَا قُلْنَا اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ مَا يُخْفُونَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ مَا يَقُولُونَ لَوْ كَانَتْ لَّنَا مِنَ الْاُمْرِ شَيْءٌ مَا قُلْنَا هٰذَا قُلْ لَوْ كُنْتُ فِيْ يَدَيْكُمْ لَكُلِّتُ لَّذِيْنَ كُنتُمْ عَلَيْهِ الْقَتْلُ اِلَّا مَنَاجِيَهُمْ فَلْيَبْتَئِلِ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلَيَمْلِكَنَّ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

۹۔ دافع چپک، آشوب چشم، ورم، بخار

یہ سورۃ رحمن ۷۷ کا نقش ہے۔ دافع وہاں چپک وغیرہ کے لئے

باندھیں۔ آشوب چشم، ورم،

بخار وغیرہ کے لئے پینے اور

باندھنے کو دیں۔

۳۰۲۹۶	۳۰۳۰۹	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۲
۳۰۳۰۷	۳۰۳۰۲	۳۰۲۹۷	۳۰۳۰۸
۳۰۳۰۱	۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۱	۳۰۲۹۸
۳۰۳۱۰	۳۰۲۹۹	۳۰۳۰۰	۳۰۳۰۵

ادافہ بخار و اخراج پتھری کے لئے

یہ نقش سورۃ الشمس کا ہے۔ بخار دفع کرنے اور مرض بخار و مثانہ کو ٹھکا کر خارج کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔ باندھیں اور پلائیں۔

۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۳۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

۱۱۔ ہر کام کے لئے تعویذ

تعویذ لکھنے کے بعد فاتحہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شیرینی فاتحہ دلوں کر یہ تعویذ لکھ کر دیں۔ فائدہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸ج	۶و	۴د	۲ب
۲ب	۴د	۶و	۸ج
۴د	۸ج	۲ب	۶و
۶و	۲ب	۸ج	۴د

۱۲۔ مریض کو نیند آنے اور حفاظت غلہ کے لئے

یہ نقش سورۃ مجادلہ پارہ ۲۸ کا ہے۔ مریض کو نیند آنے کیلئے لکھ کر سر پہنے رکھئے۔ اور حفاظت غلہ کے لئے غلہ کے گودام میں نقش رکھئے۔

۷۸۶

۸۵۵۹	۸۵۶۲	۸۵۶۵	۸۵۵۱
۸۵۶۲	۸۵۵۲	۸۵۵۸	۸۵۶۳
۸۵۵۳	۸۵۶۷	۸۵۶۰	۸۵۵۷
۸۵۶۱	۸۵۵۶	۸۵۵۴	۸۵۶۶

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام

اکثر حضرات یہ دریافت فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام کیا تھا۔ ہم نے بڑی تحقیق کے ساتھ عربی کتب سے تلاش کر کے اُن کا نام لکھا ہے۔ کہتے ہیں اُن کے نام مبارک میں یہ اثر ہے کہ ایسی کسی کاغذ پر لکھ کر اور کپڑے میں لپیٹ کے جس گھر کی چھت پر

باندھ دیا جائے تو اُس گھر میں امن رہے گا اور بھگوان ہوگا اور برکت زیادہ رہے گی۔ اور جو اس کا عامل ہوگا تو قفلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھل جائے گا۔

اکثر بزرگوں نے بھی یہی نام بتلائے ہیں۔ وہ نام ہے یس۔ یوحنا بن بنت لیوی۔ اور تورات کی چوتھی کتاب میں لادی کی بیٹی یوکیدہ ہے۔ یہ عمران کی بیٹی تھیں۔ اور بعض نے ساحرِ لہذا بھی بیان کیا ہے۔ اور تاریخ طبری میں یوحنا لکھا ہے۔ اور تفسیر جلالین میں یوحنا لکھا ہے۔ ہارون موسیٰ اور ان کی بہن مریم ان کے بطن سے ہیں۔

(۲)

(۱) جس کو گری سے بخار آتا ہو تو زیل کی آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ العزیز بخار جاتا رہے گا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

(۲) آیت اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کا خاصیت ۱۔ بلا و مصیبت کے وقت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نجات ہوگی۔ ہر بخار میں ۲۱ مرتبہ اقل و آخر درود شریف تین تین مرتبہ

(۳) آیت اِنَّ اللّٰهَ اشَدُّ رِیَاضًا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسُهُمْ وَنَفْسُکُمْ بِاَنَّ لَہُمْ الْجَنَّةَ طِیْقًا یَّکُونُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیَقْتُلُوْنَ وَعَلٰی اَعْلٰیہِ حَقًّا فِی النَّوْرَةِ وَالْاِیْمِلِ وَالْقُرْآنِ مَا وَفَّی اَوْ فِی بَعْدِہِ مِنْ اللّٰهِ فَاَسْتَبِیْہِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَا یَعْتُوبُ مَا وَدَّ اِلَکَ هُوَ الْقُوْدُ الْعَظِیْمُ

خاصیت ۱۔ مندرجہ بالا آیت کو لکھ کر مال تجارت میں رکھئے تو موجب بہتری اور ترقی کا ہوگا۔

(۴) آیت اِنَّ اللّٰهَ خَدِیْعٌ خَافِظٌ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کا خاصیت ۱۔ جس کو عدد دس خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو۔ وہ اس کو کثرت سے پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشواری رفع ہو جائے گی۔ یہ مجرب عمل ہے۔

(۵) آیت لَیْزِیْطٌ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتُ بِہَا الْاَقْدَامُ خاصیت ۱۔ یہ آیت ہولِ دل کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں۔ اور اس طرح لٹکائیں کہ وہ تعویذ عینِ قلب پر رہے۔ بلکہ اس کو کپڑے میں یا ڈوری میں باندھ کر قلب کے ہٹنے نہ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہولِ دل اچھا ہوگا۔ یہ آیت مجرب ہے۔

(۶) آیت اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَجْلِسُ عَلٰی اُتَشِیْ وَمَا تَعْرِضُ لَیْلًا

خاصیت ۱۔ مندرجہ بالا آیت کو لکھ کر مال تجارت میں رکھئے تو موجب بہتری اور ترقی کا ہوگا۔

(۴) آیت اِنَّ اللّٰهَ خَدِیْعٌ خَافِظٌ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کا خاصیت ۱۔ جس کو عدد دس خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو۔ وہ اس کو کثرت سے پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشواری رفع ہو جائے گی۔ یہ مجرب عمل ہے۔

(۵) آیت لَیْزِیْطٌ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتُ بِہَا الْاَقْدَامُ خاصیت ۱۔ یہ آیت ہولِ دل کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں۔ اور اس طرح لٹکائیں کہ وہ تعویذ عینِ قلب پر رہے۔ بلکہ اس کو کپڑے میں یا ڈوری میں باندھ کر قلب کے ہٹنے نہ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہولِ دل اچھا ہوگا۔ یہ آیت مجرب ہے۔

(۶) آیت اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَجْلِسُ عَلٰی اُتَشِیْ وَمَا تَعْرِضُ لَیْلًا

خاصیت ۱۔ مندرجہ بالا آیت کو لکھ کر مال تجارت میں رکھئے تو موجب بہتری اور ترقی کا ہوگا۔

(۴) آیت اِنَّ اللّٰهَ خَدِیْعٌ خَافِظٌ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کا خاصیت ۱۔ جس کو عدد دس خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو۔ وہ اس کو کثرت سے پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشواری رفع ہو جائے گی۔ یہ مجرب عمل ہے۔

(۵) آیت لَیْزِیْطٌ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتُ بِہَا الْاَقْدَامُ خاصیت ۱۔ یہ آیت ہولِ دل کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں۔ اور اس طرح لٹکائیں کہ وہ تعویذ عینِ قلب پر رہے۔ بلکہ اس کو کپڑے میں یا ڈوری میں باندھ کر قلب کے ہٹنے نہ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہولِ دل اچھا ہوگا۔ یہ آیت مجرب ہے۔

(۶) آیت اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَجْلِسُ عَلٰی اُتَشِیْ وَمَا تَعْرِضُ لَیْلًا

پاس یہ تعویذ ہو گا اس کو کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ اور خدا عز و جل
کسی رنج میں مبتلا ہو گا تو بہت جلد چھٹکارا پائے گا۔ دوسرے
یہ کہ عزیز خلائق ہو گا۔ اور اگر کوئی بیمار ہو۔ جسمانی آزار ہو۔ اس
کے غلے میں باندھے۔ بیماری دفع ہو۔ اور جس کسی کو آسیب غلغل
ہو، سات روز تک لکھ کے گھول کر بلائیں۔ آسیب دور ہو گا۔ اور
جس کو نظر بد، سحر کا گماں ہو، اس کے غلے میں ڈالے دفع ہو۔
نقش یہ ہے۔

C44			
14041A	140411	14041D	14041I
14041F	14041J	14041L	14041P
14041R	14041Z	140419	140414
14041-	140410	14041*	14041Y

بقیہ: _____ راز کی باتیں

- تربوز کھا کر پانی استعمال کرنا مفید صحت ہے۔
● خربوزہ کھا کر دودھ پینا نقصان دہ ہے۔
● کیلا کے بعد وہی مت کھاؤ۔
● کبوتر کے گوشت کے ساتھ چکورو پرندہ کا گوشت مت کھاؤ۔
● مرغ کے گوشت کے ساتھ مولی مت کھاؤ۔
● پرند جانوروں کے گوشت کے ساتھ مٹھائی کھانے سے پرہیز کرو۔
● بکرے کے گوشت کے ساتھ کبوتر کا گوشت مت کھاؤ۔
● زیادہ مت تھو کو چہرہ بھیسا پڑ جائے گا۔
● گدھ (پرندہ) کا ایک خاص پتر ہے۔ عورت کے پیر کے نیچے رکھا جائے تو حمل اسقاط ہو جائے۔
● بارہ سنگھ کے سینگ کا ٹکڑا عورت کی ران میں باندھنے سے حمل قرار نہیں پاتا۔
● دواشخص کے درمیان لیمو کا ٹٹنے سے آپس میں رنجش اور حسد کی بنیاد پڑتی ہے۔
● بھکی روکنے کے لئے گنے کی گنڈیری چبانا اکیسر ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اشتهار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
طلسماتی دنیا ملک بھر میں پھیلنے کے علاوہ
تمام دیگر ممالک میں بھی جاتا ہے۔ اور مقبول عوام و خواص ہے۔
تفصیلات کے لئے خط و کتابت کریں
ممبر شعبہ اشتهارات ماہنامہ طلسماتی دنیا، دو بند

وَمَا تَزِدْهُ اِذْ فَعَلَ ذَٰلِكَ شَيْئًا يُّغْنِي عَنْهُ مِقْدَارُهَا
 خاصیت :- اگر حمل گر جانے کا خوف ہو تو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو
 اس آیت کو لکھ کر عورت کے حمل پر باندھے۔ انشاء اللہ حمل محفوظ
 رہے گا۔ اور اگر نہ ٹھہرتا ہو تو قرار پائے گا۔
 (۲) نقش جگر و در و دل نیز سینے کی جملہ بیماریوں کے لئے ذیل کے
 نقش کو کسی چینی کے برتن میں زعفران سے لکھ کر دھو کر پیتے یا اس
 کا تھوید بنا کر نعلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

24			
22	11	12	1
12	2	21	12
2	14	9	22
10	249	2	10

(۸) نقش: جس کو یرقان کی شکایت ہو جائے یعنی یرقان ہو جائے تو ذیل کے نقش کو زعفران سے کاغذ پاکیزہ پر لکھے اور پانی سے دھو کر بیض کو پلائے اور منہ دھوئے تو مریض بہت جلد صحتیاب ہو۔
نقش یہ ہے۔

24			
0	14	7	11
1	7	17	8
10	4	17	1
7	9	2	17

(۹) نقش: حسب ذیل تعویذ خرید و فروخت اور دکان چلانے کے لئے بروز قمر خواہ وہ شمس ہو۔ مشتری ہو یا زہرہ۔ طلوع آفتاب کے قبل نقش لکھ کر دکان میں رکھے۔ اگر خدا نے چاہا تو بہت خرید و فروخت ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

CAY			
122	130	133	140
133	141	144	151
142	149	158	165
149	157	166	175

(۱۰) نقش ۱۔ جو کوئی شخص یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خداوند تعالیٰ اس کی حاجتیں دنیا و دین کی برائے گا۔ اس کی خاصیت بہت ہیں۔ لیکن چند خاصیتیں لکھتا ہوں۔ اول جس کے

اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے

بیاض حسن

اکثر والدین اپنے بچوں کی تربیت میں ایک بنیادی غلطی کرتے ہیں۔ اپنے بچے کو تمام ممکنہ خطرات سے بچانے کے لئے (کہ کہیں کسی چاقو سے ہاتھ نہ کاٹ لے، اپنے کپڑوں میں آگ نہ لگ لے، ہر وقت اسے اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہیے اور ہر وقت یہ نہ کروڑے بچے کی حرکات و سکنات کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جہاں بچے نے کسی خطرناک چیز کو چھوا اور فوراً ماں نے گھور کر دیکھا، اور وہ چیز ہاتھ سے چھین لی۔ یا جہاں اس نے باورچی خانہ کا رخ کیا۔ یا باہر سڑک کی طرف روانہ ہوا اور ماں نے اسے اٹھا کر زبردستی بٹھا دیا۔ میں اس طریقہ، تربیت کی مخالفت کرتی ہوں۔ اول تو یہ ناممکن ہے، اگر ماں بچے کے پیچھے پیچھے گھومتی رہے اور بچہ ہر وقت اسی کے ساتھ رہے تو گھر کا سارا انتظام درہم برہم ہو جائے گا۔ نہ تو گھر میں سلیقہ رہ سکے گا اور پھر اس سے فائدہ بھی نہیں ہے۔ بچے کی خواہشات اتنی تیزی سے بدلتی رہتی ہیں کہ اگر اسے اپنے کوزخی کرنا ہی مقصود ہے تو ماں کی موجودگی میں بھی اپنا ہاتھ کاٹ سکتا ہے۔ فائدہ تو درکنار اس سے بچے پر بہت بڑے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہ (اور باپ) جو اپنے بچے کو چاقو سے کھیلنے نہیں دیتے۔ جو بچے کو درخت پر چڑھنے نہیں دیتی۔ جو حوض یا چشمہ میں نہلنے نہیں دیتی۔ وہ خود اپنے بچے میں ہزاروں کمزوریاں پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ بچہ مفوضاً فوضو رہے۔ لیکن وہ شرمیلا بے بس رہ جائے گا۔ اسے اپنے میں بھی کبھی خود اعتمادی محسوس نہیں ہوگی۔ وہ زندگی کے نئے نئے مسائل کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

بچے کو حادثات سے بچانے کے لئے بہتر طریقہ بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ انہیں مناسب طریقہ سے کھیلنا سکھایا جاسکتا ہے، انہیں خطرات سے آشنا کرایا جاسکتا ہے۔ اور ان خطرات سے بچنے کی ترکیبیں بتائی جاسکتی ہیں۔ اسی طریقہ سے بچہ صحت مند

طریقہ سے اپنی عمر کی منازل طے کرے گا۔ اس کے دل میں والدین کے خلاف بغاوت اور نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور اس کی زندگی میں رنج بھی پیدا نہ ہوں گے۔

عام طور سے بچوں کے دل میں قانون و ضوابط کی بہت قوت ہوتی ہے۔ وہ اصول کی زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں لیکن ضرور یہ ہے کہ ان اصولوں میں والدین اور دوسرے بڑے لوگوں کا خوف شامل نہ ہو۔ اس لئے اگر انہیں محفوظ رہنے کے طریقے سکھائے جائیں تو وہ ان پر بخوشی عمل کرنے کو تیار ہو جائے گا۔ یہی نہیں اگر انہیں یہ اصول پسند آئے تو وہ دوسرے بچوں کو ان ہی اصولوں سے آگاہ کرے گا۔ اس طرح صرف آپ ہی کے بچے نہیں دوسرے بچے بھی خطرات سے بچنا سیکھ جاتے ہیں۔ مثلاً آپ اپنے بچے کو سڑک پار کرنے کے اصول سکھائیں گے، یہ بھی بتائیے کہ ان اصولوں کی پابندی نہ کر کے کیا کچھ ممکن نہیں۔ بچے کو بتائیے سڑکوں اور گلیوں میں کھیلنے کی کوئی معمول وجہ نہیں ہے۔ کھیلوں کے مخصوص میدان موجود ہیں۔ پارک ہیں۔ سڑک پر کھیلنا بہت بری بات ہے۔

اپنے بچوں کو یہ عادت ڈلائیے کہ جب بھی شیشہ یا کاغذ کا ٹکڑا پڑا دیکھیں یا لکڑیاں یا پتھر تو انہیں اٹھا کر کسی اور جگہ رکھ دیں۔ اپنے چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں کبھی دیاسلانی یا ماس جس سے دیں۔ بڑے بچوں کو دیاسلانی استعمال کرنا سکھائیں۔ مثلاً جب دیاسلانی جلائیے تو اپنے سے مختلف سمت میں رگڑیں یا جب کھلی ہوئی ہو اس میں آگ جلائیے تو ہوا کی مخالف سمت خود بخود پھیلے گی۔ بچہ کو یہ بھی سکھائیے کہ دیاسلانی جلاتے وقت اگر اندازاً آگ کپڑوں میں آگ لگ جائے تو کبھی بھانگنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ زمین پر لوٹنا چاہیے۔ یا کسی کبل یا کوٹ میں اپنے کو لپیٹ لینا چاہیے۔

دفعہ کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ذکر خداوندی کو بھی جزو زندگی بنالیا جاتے تو اس کے حیرتناک فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اور تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ مختلف انداز میں کیا گیا ذکر خداوندی روحانی اور جسمانی صحت پر بھلی کی طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کے بارے میں فرمایا گیا ہے: **هَذِي دُشِفَاءُ وَدُرُحْمَا** **لَا تُؤْمِنُونَ**، قرآن مسلمانوں کی ہدایت کا سرچشمہ بھی ہے۔ یہ رحمت برکت کا ذریعہ بھی۔ اور یہ انسانی تندرستی پر اثر انداز ہونے والی دولت بھی ہے۔ دور اندیش مسلمان غذاؤں اور دواؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ذکر خداوندی کو بھی حریز جان بنا کر دونوں جہان کی سترتیں اپنے دامن میں سیٹھ لیتے ہیں۔

بقیہ: — شہد کے فوائد

(۳) حسب ضرورت نارنگیاں لے کر جو شانہ تیار کر لیں پھر منہ اور کالائیک چھڑک کر پلائیں۔ چند روز پلانے سے ہاضمہ کی کمزوری ٹھیک ہو جائے گی۔

(۴) نارنگی کی قاش کا چھلکا اتار کر پیس لیں۔ اور چھان کر مریض کو پلائیں۔ ایک یا دو بار پلانے سے درد ریح دور ہو جائے گی۔

مایوس کیوں ہیں؟

جب طبیب فیض حسرت آپ کی خدمت کے لئے ہے

نادانی کے سبب اور بدخواہی سے ضعف یاہ یا جنسی کمزوری ہو جاتی ہے تو مریض کو کالی، سستی، پیشاب بار بار آتا ہے ستر اور کمر میں درد، گھٹنے ٹوٹے ہوئے، ہڈیوں میں دھن دھن کی گنگنا، ذہن کند، کم خواہی، مزاج چوڑھا، چہرہ پشیمرد، ہاتھ پاؤں سرد ہونا، قبض کی شکایت، بھوک نہ لگنا، الغرض یہ کہ زندگی سے مایوسی۔ خدا خواستہ آپ کو اپنی صحت کے بارے میں کوئی الجھن ہو تو فوراً اپنے تفصیلی حالات لکھ کر ہم سے مشورہ کیجئے۔ ہمارے یہاں مردوں کی خاص بیماریوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض کا علاج بہت سے خود فکر سے ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

(نوٹ) مشورہ کیلئے جوابی لفظ ضرور ارسال فرمائیں! اسکے بغیر جواب ممکن نہیں۔

لئے کے اوقات: صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک شام ۵ بجے سے ۱۰ بجے تک نامیہ تک

پتہ: ۳۶۱۰ کٹھیا بابو بیگ لال کنواں چھوڑا گئے دہلی

فون: ۲۵۲۸۱۸۶

بچہ کو سکھائیے کہ اسے بھلی کی اشیاء سے کھیلنے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ بھلی جلانے یا بھلانے میں لطف اندوز ہوتا ہے تو اسے سکھائیے کہ اس کے علاوہ دوسرے تاروں سے نہ کھیلے اور کوشش کیجئے کہ جس بتی کو جلانے یا بھلانے وہ اچھی طرح لگی ہو۔ جب بچے ذرا بڑے ہوں تو انہیں پہلی طبی امداد کے طریقے سکھائیے، انہیں بتائیے کہ اگر آنکھ میں کچھ پڑ جائے تو آنکھ کو مٹا نہیں چاہیے۔

اپنے بچہ کو تیز ضرور سکھائیے۔ بچہ نہ صرف اپنے کو بچا سکتا ہے بلکہ دوسرے بچوں کو بھی بچا سکتا ہے۔ لیکن تیزنا سکھانے کے بعد اسے اکیلے دریا و حوض وغیرہ میں تیرنے نہ دیجئے۔ اسے ڈوبنے بچہ کو بچانا بھی سکھائیے۔ کہ اگر وہ ڈوبنے بچہ کو کنارے پر نہیں لاسکتا ساتھ ہی ساتھ پانی بہت گہرا ہے اور تیز ہے۔ تو اس قسم کی کوشش نہیں کرنا چاہیے۔

اس طرح آپ بچے کو احتیاط سکھا سکتی ہیں یاد رکھیے کہ جب بھی کوئی حادثہ ہوتا ہے کسی نہ کسی شخص کی غلطی یا لاپرواہی سے ہوتا ہے۔ اگر اپنے بچے کو تمام خطروں سے بچانا چاہتی ہیں تو اسے احتیاط کرنا سکھائیے۔ خواہ وہ کچھ کر رہا ہو اسے چوکتا رہنا چاہیے۔ اور یہ سب کچھ سکھانے میں ڈرانے یا دھمکانے کی ضرورت نہیں۔ جہاں بچے نے ایک مرتبہ ان اصولوں کو سمجھ لیا وہ ان پر عمل کرنے لگے۔ اس طرح وہ بچپن کے تمام کھیلوں میں بے خوف حصہ لے سکا اور بڑھ کر زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے قابل بھی ہو سکے گا۔

بقیہ: دامن کی کمی انسانی صحت پر بڑے اثرات چھوڑتی ہے

عشاء کی نماز کے بعد سورۃ الم نشرح ۴۰ مرتبہ پڑھنے سے دامن ای کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ اور حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ دامن کے دامن کے مکی اصل اہمیت خون کے لئے ہے۔ اس کی کمی کی وجہ سے خون کے غلیوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ دامن کے تازہ گوشت تازہ مکھن اور قدرتی ہواؤں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سونے سے پہلے ۱۱۶ مرتبہ "یا قوی" پڑھنے سے دامن کے کی کمی کالی حد تک دور ہو جاتی ہے۔ اور حیرت انگیز فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

(نوٹ) انسانی صحت کے لئے جس طرح دواؤں، غذاؤں اور یوگا

اذانِ برشکدہ

طنز و مضمون

البوالخیال
فرضی

میں بھی کبھی جوان تھا!

میں بھی کبھی جوان تھا۔ نہ کوئی خبر ہے نہ ہی کوئی اعلانِ عام بلکہ یہ جوانی اپنی ذات پر گزری ہوئی ایسی درگھٹنا تھی کہ جسے حادثہ فاجعہ کہے بغیر چارہ کار نہیں۔ جوانی عمر کے لحاظ سے مجھ پر بھی آئی تھی لیکن جسم کے اعتبار سے میں ایک دن کے لئے بھی جوان نہیں ہوا۔ عہدِ شباب کا استقبال میرے ناتواں کاندھوں نے دھسی ہوئی آنکھوں اور پیچکے ہوئے گالوں کے ساتھ کیا تھا۔ سر کا درد اور کمر کی ٹیس میری زندگی کے جزوِ لاینفک تھے اور بدھنسی میری شریکِ حیات تھی۔ کوئی سحر ایسی طلوع نہیں ہوتی تھی کہ جو کسی بیماری کا پیغام لیکر طلوع نہ ہوئی ہو۔ آپ یقین کریں کہ میں بھری جوانی میں نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ کھانسا تھا۔ اور ہاضمہ کی خرابی کا یہ عالم تھا کہ دورانِ طعام مخصوص مقام کا ایک آدھ چکر لگا لینا روزمرہ کا معمول تھا۔ لیکن اس عالم میں بھی میرے کمزور ترین سینے میں دھڑکنے والا دل بہر صورت جوان تھا۔ میرے نحیف بدن کو جوانی سے دور پہ کی کوئی نسبت نہیں تھی۔ دیکھنے والے علیک سلیک کے بعد ہمیشہ ایک ہی بات پوچھا کرتے تھے۔ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ لہجہ میں ہمدردی ہو ا کرتی تھی اور آنکھوں میں یہ یقین کہ میں نادر زاد مریم ہوں۔ اور جیسے میری خیریت پوچھنا فرض منصبی ہو۔ الشکر کا کرم یہ تھا کہ میرے تمام احباب حد سے زیادہ غلصہ اور روایت دار تھے انہوں نے کبھی میری کسی بھی طرح کی مدد نہیں کی۔ ان سب کا خیال تھا کہ لفظِ مدد سے تپتی اور یسیری کی بو آتی ہے اور مرد انسان کے اندر احساسِ کمتری کے مادے کو پیدا کرتی ہے اور نیچے والا ہاتھ اوپر دالے ہاتھ

سے بدتر ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ کسی دوست کی مدد سے پہلو تپتی کرتی چاہئے۔ چنانچہ میں اپنے سبھی دوستوں سے محفوظ رہا۔ اور دوستوں کی اس ذرہ نوازی کا میں اب تک قائل ہوں اور ماننا ہوں کہ اچھا دوست دستگیر کا کر کے کسی کو اپنے سے چھوٹا نہ لگتا گناہ نہیں کرتا۔ لیکن سبھی غلصہ دوستوں نے جس وقت عشق کے معاملے میں ہمیشہ میری مدد کی اور ہر موقع ہمیشہ قیمتی مشوروں سے مجھے نوازا۔ میرے ایک دوست جو کسی بھی اعتبار سے بالغ نہ تھے اور ان کے خاندان میں ازراہ سہو بھی کسی نے کسی سے عشق کرنے کی غلطی نہیں کی تھی انہوں نے بھی کئی بار برملا مجھے اچھے مشوروں سے نوازا۔ اور میرے سفیدہ عشق کو دریائے حسن میں ہچکولے کھلنے سے بچایا۔ ہاں تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ بدن کی صورت حال حد سے زیادہ تشویشناک ہونے کے باوجود دل میرا ہر لمحہ جوان اور ہر اہمراہ رہا۔ دل کی جوانی کا حال یہ تھا کہ جہاں کسی خوبصورت مخلوق کو دیکھا اور یہ سینے سے نکلنے کے لئے بے تاب۔ ایک عشق کے دوران دوسرا عشق کو ناشتر لہجوں کا شیوہ نہیں ہوتا۔ لیکن میرے دل کا حال یہ تھا کہ عین شرافت کے عالم میں ایک ساتھ کئی کئی عشق کر گذرتا تھا۔ اور صحت مند رہتا تھا۔ لڑکیاں میرا دبلا بدن دیکھ کر خوف کھاتی تھیں کہ میں عشق کی مار کیسے سہہ سکوں گا لیکن جب ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر میرے دل کی دھڑکنے کی صدائی سنتی تھیں تو انھیں اطمینان ہو جاتا تھا کہ زندگی پورے آب و تاب کے ساتھ میرے سینے میں موجود ہے۔ اور میں بالکل ہی گیا گذرا نہیں ہوں۔ اس دل کی حرکت بے جا کی خاطر میں بدنام بہت ہوا۔ اور کئی گھروں میں ایسی عورتوں سے بھی میرا پردہ کر دیا گیا کہ جس سے عشق کرنے کی غلطی گدھے بھی نہیں کر سکتے۔ کئی بار سوچا کہ خود کو

کسی کام میں مشغول کر لوں تاکہ خرافاتِ حسنِ عشق سے نجات مل جائے لیکن کوشش کے باوجود کوئی کام ہاتھ نہیں لگتا تھا۔ کسی دینی مدرسے میں جاتا تو وہ میری داڑھی سے مطمئن نہیں ہوتے تھے کیونکہ میری داڑھی بھی ہمیشہ شباب سے محروم رہی۔ یہ ہری بھری کبھی نہ ہو سکی۔ میرے رشتے داروں میں کئی لوگوں کی داڑھیاں اس قدر عمدہ تھیں کہ مذہب کا مفہوم انھیں دیکھ کر ایک منٹ میں سمجھ میں آ جاتا تھا ایسے حضرات کے بارے میں مجھ جیسے کم علم اور کم عقل والوں کا گمان یہ تھا کہ قبر میں پہنچتے ہی یہ لوگ جتن دینے جائیں گے ان کی داڑھیاں دیکھ کر ہی منکر نکیر انہیں داخل جنت کر دیں گے اور ان سے کسی طرح کی کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ لیکن ہزار بتناؤں کے باوجود میری داڑھی پر کبھی نکھار نہیں آیا۔ یہ ہمیشہ کسی مادرِ زاد یتیم کی طرح بے کیف رہی۔ اس بے کیف داڑھی کی وجہ سے کسی دینی مدرسے میں ملازمت نہ مل سکی۔ اس کے بعد دوسرے اداروں میں ملازمت کی کوشش کی تو وہاں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیونکہ جہاں بھی درخواست دینا وہاں میری درخواست پر غور کرنے کے بجائے میرے جسم پر غور و فکر شروع ہو جاتا۔ اور ہر ادارے میں یہ چہ میگوئیاں شروع ہو جاتیں کہ اتنا کمزور انسان کیا کام کر سکتا ہے۔ یقین کریں کہ اس جسم ناتواں نے بھری جوانی میں بہت رسوا کیا۔ کتنی بار سوچا کہ خودکشی کر لوں۔ لیکن خودکشی کے لئے بھی وسائل میسر نہ تھے۔ ایک کرم فرمانے ایک بار مشورہ دیا تھا کہ کسی عورت سے عشق کر لو۔ عشق اور خودکشی میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ خودکشی میں انسان ایک ہی قسط میں مرتا ہے اور عشق میں انسان آہستہ آہستہ کئی قسطوں میں قبر کے کنارے سے لگ جاتا ہے۔ لیکن عشق کیا تو یہ عشق ایسا اس آیا کہ پھر خواہ مخواہ بھی کئی عشق کرنے پڑ گئے اور جب بدنامی اچھی خاصی ہو گئی تو پھر خودکشی کے اس طریقے سے نامن بچانا پڑا۔ لیکن اسی زمانہ میں ہوا یہ کہ ماں کی دعاؤں کی وجہ سے ایک دفتر میں نوکری لگ گئی۔ یہ دفتر کیا ایک گودام نما دکان تھی اور اس دکان میں بڑی چیزیں فروخت ہوا کرتی تھیں۔ مجھے اس دکان کے آفس میں چیزوں کے اٹھانے اور لکھنے پر نوکری مل گئی تھی۔ یہاں بھی کئی طرح کے صدقات برداشت کرنے پڑے۔ سب سے بڑا صدمہ تو یہی تھا کہ جب بھی کوئی دقیا نوس قسم کی چیز خریدنے آتا تو وہ غور سے مجھے ہی دیکھنا لگتا تھا جیسا کہ میں ہی کوئی آثارِ قدیمہ ہوں۔ پھر مجھے

خود ہی بے شرم ہو کر یہ کہنا پڑتا کہ آپ مجھے نہیں اُن اشیاء کی طرف دیکھیں۔ پھر بڑا کر اگر ایک پرانی اشیاء کی طرف نگاہیں اٹھاتا تھا اس طرح کی حالت دیکھ کر مالک نے مجھے یہ کہہ کر نوکری سے الگ کر دیا۔ یار تمہاری صورت کس طرح کی ہے کہ جو بھی آتا ہے وہ سامان کو دیکھنے کے بجائے تمہیں ہی دیکھنے لگتا ہے۔ تم نے تو میرے کاروبار کا کباڑا ہی کر دیا ہے۔ تم جاؤ اور کسی قبرستان میں ملازمت کرو۔ کم سے کم وہاں تمہارا چہرہ انور کی طرف تو نظریں نہیں اٹھیں گی کیونکہ جنازے کی موجودگی میں تو سب کے سب چہرے ایسے ہی ہو جاتے ہیں جیسا تمہارا۔ اس طرح کی بات سن کر نوکری سے ہاتھ دھوئے پڑے۔ اور بقول چچا غالب بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے۔ کے مصداق ہم اپنے چہرے بدن کو لیکر اپنے گھر واپس آ گئے۔ اس وقت ہماری والدہ جوں کی توں تھیں۔ اور والد بھی بقیہ حیات تھے۔ والدہ بولیں۔ خیر تو ہے فرضی میاں۔ آج تمہارا منہ کیوں ٹٹکا ہوا ہے۔ کیا مالک نے پھر ڈانٹ پلا دی ہے۔ اچی چھوڑ دیتی جی۔ میں نے جھٹلاتے ہوئے کہا تھا۔ مجھے جیسے آزاد انسانوں کا ملازمت کرنا کس طرح جائز نہیں ہے۔ آپ لوگوں کے اصرار پر میں نے نوکری کر لی تھی چند روز غلامی کرنی تھی کر لی۔ اب تو ساری زندگی آزادی کے سانس لوں گا۔ بھوکوں مر جاؤں گا لیکن ملازمت نہیں کروں گا۔ تو پھر کیا کرے گا۔؟ کوئی ہنر تیرے پاس نہیں۔ تجارت کے لئے پیسے نہیں۔ کھیتی کے لئے زمین نہیں۔ برخوردار اگر تم نوکری نہیں کر دگے تو پھر کیا کرو گے اس زندگی میں! آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ لب و لہجہ تو اباجی ہی کا ہو سکتا تھا۔ ہر زمانے کے اباجی ایسے ہی ہوتے تھے۔ یہ اپنے بیٹوں سے اسی طرح خطاب کیا کرتے تھے۔ جیسے باپ بن کر انہوں نے بہت بڑا کارنامہ انجام دے دیا ہو۔ میں بھی ان ہی کا بیٹا تھا بے ساختہ بولا۔ اباحضور! آپ نے وہ مصرعہ نہیں سنا۔

مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ہمارے پاس اگر پیسے نہیں تو کیا ایمان کی دولت تو ہے۔ ہم تو اس ایمان کی دولت کے ذریعے بہت کچھ کمالیں گے۔ کیا سمجھے؟ کچھ نہیں سمجھے؟ اللہ قسم میں بھی بس بولے ہی چلے جا رہا ہوں سمجھ تو میں بھی نہیں رہا ہوں۔ صرف بیان کر رہا ہوں۔ اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ صرف بیان کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے۔ حرج اگر ہے تو بات کو سمجھنے اور سمجھانے ہی میں ہے
 الحمد للہ اس سمجھنے اور سمجھانے سے ہم پہلے ہی کو رہے ہیں۔ اور یہ
 بھی اللہ کا فضل ہی ہے کہ میرا مضمون پڑھنے والے بھی افہام و
 تفہیم کے چکر میں نہیں پڑے۔ مختصر یہ ہے کہ اس کے بعد کہیں سے
 ملازمت نہیں کی۔ بس سڑکوں کی خاک چھانتا تھا۔ اور عیش
 کرتا تھا۔ کھانے کے وقت کسی کے بھی گھر پہنچ جاتا تھا۔
 اور خود ہی کہہ دیا کرتا تھا کہ کچھ کھلاؤ بلاؤ گے نہیں کیا؟ اس
 طرح دوسرے دوسرے دن روکھی سوکھی میسر آ جاتی تھی۔ کچھ عرصے
 کے بعد والدین دنیا سے رخصت ہو گئے اس کے بعد مجھے اس
 بھری دنیا میں جو انسانوں سے کچھ بھری ہوئی تھی تنہائی کا
 احساس ہوا۔ والدین کے بعد سر پر کچھ ذمہ داریاں پڑیں تو عشق
 و شوق سب دماغ سے رُو چکر ہو گئے۔ اب کچھ دوستوں نے یہ
 سازش کی کہ مجھے بہلا بھسلا کر شادی پر آمادہ کر لیا۔ مرناسیا
 نہ کرتا شادی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ تیاریاں کیا تھیں۔
 مشورے میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ بارات میں چند دوست
 جائیں گے جن کا کرایہ وہ خود ہی اپنی جیب خاص سے خرچ کریں
 گے البتہ دلچسپ کے لئے مجھے ہی کچھ اُدھار سدھار کرنا پڑے گا۔
 چند جوڑے آنے والی کے لئے جوڑ توڑ کر کے بنوائے تھے۔ زیور
 وغیرہ کے لئے لڑکی والوں سے میرے چند غلصہ دوستوں نے
 پہلے ہی معذرت کر لی تھی کہ لڑکا۔ یم ہے اس کے سر پر نہ باپ
 کا سایہ ہے نہ ماں کا اس لئے اس پر زیادہ بوجھ نہ لادو۔
 لڑکی کو سبھلنے دھجھانے کے لئے جن جن اشیاء کی ضرورت درکار
 ہوتی ہے۔ دن کا بس خود ہی اہتمام کر لینا۔ ہمارے پاس تو لے
 دیکے بس ایک لڑکا ہے۔ اور اگر لڑکا بھی ایسا ہے کہ اگر اس
 کے وجود پر دھیان دیا جائے تو اس میں کوئی کمی نہیں۔ لاکھوں
 اور ہزاروں میں نہیں لیکن دو چار میں اپنی مثال آپ ہے۔
 اور چونکہ اس وقت اس کا اپنا کوئی نہیں ہے اور جو اپنے تھے
 وہ بھی اس لڑکے کی بے چارگی غربت اور اکیلے پن سے وحشت
 کھا کر پرانے ہو گئے اور اس سے ہر طرح کے نامطوڑ لئے کہ
 کہیں کچھ لینا دینا نہ پڑ جاتے۔ چونکہ اب یہ بالکل اکیلا ہے اس
 لئے یہ اپنی بیوی سے بہت محبت کرے گا اور اپنی صرف بیوی
 ہی کے دامن میں ہی اپنا سر جھپانے کی کوشش کرے گا۔
 اس طرح کی تقاریر سے لڑکی والے بہت متاثر ہوئے تھے اور
 انہوں نے مجھ سے بے جا فرمائشیں نہیں کیں۔ شادی ہوئی تو

لڑکی والوں نے کافی جہیز دیا۔ میرے کچے مکان میں ساز و سامان
 سے روٹی ہو گئی۔ اور میرے مکان کے دن پھر گئے۔ دوستوں
 نے میرا کمرہ جس کی چھت پر کچھریل پڑی ہوئی تھی۔ اور جس کی
 دیواریں کب کھا چکی تھیں اس کمرے کو دلہن کی آمد کے لئے
 سجانے کی کوشش کر لی گئی تھی۔ خدا خدا کر کے جب دلہن کے
 دیدار ہوئے تو مجھے احساس کمتری کے سمندر میں غوطہ کھانے
 پڑے۔ وہ یوں کہ میری بیوی بہت خوبصورت تھی۔ اور ہم
 بھی اس کا بھاری تھا۔ دیکھتے ہی مجھے ایسا لگا کہ اب انہوں
 کے مسائل کیسے تہہ ہوں گے کیونکہ میں تو بالکل ہی دھان
 پان تھا۔ لیکن پیر صاف من کے دیئے ہوئے تعویذ سے کچھ بہت
 بندھی۔ اور دل میں بات چیت کا حوصلہ پیدا ہوا۔ زندگی میں
 کئی عشق کر چکا تھا اور خود کو تیس مارخاں بھی سمجھنے لگا تھا۔
 لیکن بیوی کے سامنے جا کر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ابھی بالغ
 ہونے میں کئی صدیاں لگیں گی۔

واقعی بیوی بھی اللہ میاں نے کیا چیز بنائی ہے۔ اس کے
 سامنے انسان جا کر اس درجے دست دیا ہو جاتا ہے کہ بس
 پوچھو مت بڑے بڑے سوراؤں کے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں
 اور ٹانگوں میں سے پاؤں ہی کھسکتے لگتے ہیں۔ میری بیوی
 ماشاء اللہ پڑھی لکھی بھی بہت تھی۔ پورا قرآن پڑھ رکھا تھا
 اور لنگا تار پانچ کلاسیں بھی پڑھی تھیں۔ اردو ہندی انگریزی
 سب زبانوں میں اپنے دستخط خود کر لیا کرتی تھی۔ اطمینان ہوگا
 تھا کہ اگر میں دوران سفر کوئی خط چلنا کروں تو وہ کسی سے
 پڑھواتی نہیں پھرے گی۔ اس میں سلیقہ بھی تھا۔ شادی کی پہلی
 ہی رات میں اس نے مجھے متاثر کر لیا تھا۔ شادی کو میں
 حادثہ سمجھتا تھا۔ اور شادی شدہ لوگوں کا بہت مذاق بھی
 اڑاتا تھا اور انہیں قابلِ رحم بھی سمجھتا تھا لیکن شادی کے
 بعد مجھے اندازہ ہوا کہ اگر بیوی نیک محصلت ہو تو اللہ کے
 بنائی ہوئی اس دنیا میں اس سے زیادہ اچھی نعمت کوئی دوسری
 نہیں ہے۔ بیوی کے اچھے پن سے بے اختیار یہ بھی دل چاہتا
 تھا کہ ایسی اچھی اور من لگتی بیویاں اگر گھر میں تین چار ہوں
 تو کیا ہی کہنے۔ لیکن ولے قسمت یہاں تو ایک عدد بیوی ہی
 نہ جانے کتنے جتن کئے تھے جب ہاتھ لگی تھی۔

شادی کے بعد بچوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے بچے
 کی خوشی میں یار دوستوں میں برنی تقسیم کی۔ دوسرا بچہ پیدا ہوا

تو دوستوں کو بالوشائیاں کھلائیں۔ تیسرے بچے کی آمد پر لڑوں۔
 بٹوائے۔ اس کے بعد جو بچے پیدا ہوئے تو گھر کا ماحول کچھ ایسا رہا
 جیسے گھر میں کوئی حادثہ ہو گیا ہو۔ یار دوستوں نے بھی اس کے
 بعد مبارکباد دینے کے بجائے بس اتنا ہی فرمایا۔ کہ سنا ہے پھر
 کوئی بچہ ہو گیا ہے۔ بھی اللہ اس کی عمر لگائے۔ اس طرح گھر
 میں اتنے بچے ہو گئے تھے کہ کرکٹ کھیلنے کے لئے محلے کے کسی بچے
 کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ پوری ٹیم گھر ہی میں موجود تھی۔
 میں عرض کر چکا ہوں کہ جوانی تو کبھی جوانی میں آئی نہیں تھی
 لیکن شادی کے بعد جب مسائل کا انبار لگا اور فکرات کے نئے
 نئے چکر چلے تو فرط غم میں جسم کچھ موٹا ہو گیا۔ اور لگنے لگا کہ اللہ
 تعالیٰ نے ایک عدد بدن ہمیں بھی عطا کیا ہے اور ہماری روح
 بھی کسی جسم پر سوار ہے اور خواہ مخواہ ادھر ادھر بھٹکتی نہیں
 پھر رہی ہے۔

مجھے ابھی طرح یاد ہے کہ شادی کے شروع دنوں میں بیوی نے
 بھی میرے جسم کی کمزوری کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے ایک
 دوبار کہا تھا کہ اللہ میاں کی قدرت پر حیرت ہوتی ہے کہ اس
 نے آپ کو انسانی سلیجے میں ڈھالتے ہوئے کس قدر احتیاط
 برتی ہے، آپ کے جسم میں ہڈیاں اور گوشت بس برائے ضرورت
 ہی رکھا گیا ہے اور اس میں آپ کی اپنی بھی کوتاہیاں ہیں۔
 آپ نے اگر اپنے جسم کی ٹہل کی ہوتی کچھ کسرت وغیرہ کا اہتمام
 کیا ہوتا تو آپ اتنے ڈبلے تو نہ ہوتے۔

بیگم کی یہ بات سنکر میں نے عرض کیا تھا۔ محترمہ! میں نے
 اپنے بدن کو موٹا کرنے کے لئے اپنے گھر کے آئین میں اٹھک
 بیٹھک بھی کی ہے۔ اپنے اندر جوش پیدا کرنے کے لئے ماٹ
 دھاڑ والی فلمیں بھی دیکھی ہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی میرے
 بدن کا سدھار نہ ہو سکا۔ میں نے سب کچھ کر کے جب بھی کسی
 مشین پر اپنا وزن کیا تو میں بے وزن ہی رہا۔ یعنی اتنا وزن
 ہوتا تھا کہ کسی کو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی تھی۔ بیگم! ایک
 مرتبہ میرے ایک دوست نے کہا کہ میں تمہارا بیمہ کرانا چاہتا
 ہوں۔ رقم میں دوں گا اور پرائفٹ آدھا آدھا ہو گا۔ چونکہ
 میں دنیا کے قوانین سے پوری طرح واقف نہ تھا اور بیمہ کمپنی
 کے افسدوں اور ضابطوں کی بھی مجھے خبر نہ تھی۔ اس لئے میں
 نے اپنے دوست سے ہاں کر دی۔ اور اس کے ساتھ بیمہ کمپنی
 کے دفتر میں چلا گیا۔ میرے دوست نے فیجر سے کہا کہ یہ میرے

دوست ہیں میں ان کی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہوں۔ فیجر نے
 اچھٹی ہوئی نظر مجھ پر ڈالتے ہوئے کہا کہ کمپنی ان کا بیمہ کر کے
 رزک نہیں لے سکتی۔ کیونکہ ان کا جسم تو یہ بتا رہا ہے کہ یہ کسی
 بھی وقت دنیا سے روانہ ہو سکتے ہیں۔ کمپنی پہلے ہی خسارے
 میں چل رہی ہے۔ کئی شادی شدہ لوگوں کا بیمہ ہوا تھا ان
 کی دورانہ پیش بیویوں نے اپنے شوہروں کو مار کر بیمہ کی رقم
 وصول کر لی ہے اس لئے اب ہمیں چھاپہ بھی پھونک مار کر
 بیوی پڑ رہی ہے اور مائی ڈیر آپ کے یہ دوست تو جسمانی
 طور پر بہت ہی ناقابل اعتبار ہیں۔ اس لئے ہم معذرت
 چاہتے ہیں۔ بیگم مت پوچھو اس وقت مجھے کتنی شرمندگی۔
 اٹھانی پڑی تھی۔ دوستوں کے مشورے پر ایک دو عشق
 بھی کرتے تھے۔ لیکن۔۔۔

بیگم نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا تھا کہ تو آپ نے عشق
 بھی کئے ہیں۔ لیکن آپ تو شادی کی رات یہ کہہ رہے تھے
 کہ آج تک آپ نے کسی عورت کا منہ نہیں دیکھا۔
 میں نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔ اچی بیگم صاحب ہمارے لڑکپن
 میں عشق صرف برے بازی تک محدود رہتا تھا منہ کون کس کا
 دیکھتا تھا۔ بہت ہی پاکیزہ قسم کے عشق ہوا کرتے تھے۔ خوابوں
 میں بھی چھڑ چھاڑ سے بچتے تھے وغیرہ۔ بیگم نے میری طرف شک کے
 نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا میری ہیلیاں سچ کہا کرتی تھیں
 کہ مردوں کا کوئی بھر دسہ نہیں۔ اس کے بعد میری بہت ہی
 اچھی بیوی نے جس کی ابھی بڑی عادات پر میں ایمان لایا تھا
 کئی دن تک مجھ سے بات نہیں کی اور اپنے خوبصورت جسم کو
 مجھے ہاتھ لگانے نہیں دیا۔ جب بیوی ناراض ہو گئی تو مجھے
 اس وقت پوری طرح اندازہ ہو گیا کہ میں شادی شدہ انسان
 ہو۔ یقین کیجئے بیوی بھی اچھے ضمیر اور نئے جوتے کے مانند ہے
 جس کی موجودگی کا احساس اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب
 تک وہ تکلیف نہ دینے لگے۔

میرے محترم قارئین اس سے بھی زیادہ تکلیف مجھے اُس دن
 ہوئی تھی جب ایک معتبر کتاب میں میں نے یہ جملہ پڑھا۔ ڈبلے
 آدمی سازشی کینہ پرور اور دعا باز ہوتے ہیں۔ یہ جملہ پڑھکر
 میں احساس کسری کی دلدل میں دھس گیا۔ اور پہلے صرف
 کمزور تھا اور اب بیمار بھی ہو گیا۔ کیونکہ ڈبلے پن کے بارے
 میں مصنفین کی غلط رائے جان کر ٹی بی سی ہو گئی۔ ہر وقت بخار

میں نے رونے کے سہ انداز میں کہا۔ آپ کو میری ذات سے ایسی کونسی تکلیف پہنچی ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ میں جب بھی مونگ کی دال کھاؤں ہوں دل پریشان ہو جاتا ہے اور طبیعت خود کشی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔

بولے۔ ہماری بات مانو گے تو رفتہ رفتہ بیماری سے نہایت دل جلنے لگی اور رفتہ رفتہ بھر میں چاق و چوبند ہو جاؤ گے۔ حاصل یہ ہے کہ لوگوں کی مزاج پر سیوں اور خیر اندیش قسم کے حضرات کے لئے نئے فارمولوں سے بچنے کے لئے ایک دن تندرست ہونے کا ارادہ کر ہی لیا۔ جب قوت ارادی کو مضبوط کیا تو صحت بھی بننے لگی۔ پھر بیوی کی محبت اور چاہت اور توجہ نے ایسا کرم کیا۔ کہ جسم پر ہریالی آنے لگی۔ اور جو جسم جوانی میں بے وزن تھا اور بڑھاپے کی پہلی منزل میں داخل ہوتے وقت با وزن ہو گیا۔

آج کی تازہ ترین صورت یہ ہے کہ بیوی اب الف ہے اور میں دگدگی ہوں۔ کیا سمجھے؟ میری دعا ہے کہ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

لیکن ہاں ایک بات سنتے اور اس بات کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش بھی کیجئے۔ کیونکہ اس بات کا نہ سمجھنا آپ کے حق میں غیر مفید ثابت ہو گا۔ وہ بات یہ ہے کہ میرے مضامین جنہیں اللہ قسم میں بقلم خود لکھتا ہوں اپنی بیویوں سے بہت دور رکھیں۔ ورنہ کسی بھی وقت گھر میں غلام سناؤں برپا ہو جائے گا اور بیویاں خلع لینے کے تیاریاں شروع کر دیں گی۔

کیونکہ میرے مضامین سے عورتوں کے خلاف سازش کی بواٹی ہے اور کم سمجھ قسم کے مرد بھی میرے مضامین کو اپنے لئے تازیانہ سمجھتے ہیں اس لئے کوشش کریں کہ سمجھاؤ عورتوں سے اور نا سمجھ مردوں سے میرے مضامین کو بہت دور رکھیں اسی میں عافیت ہے اور اسی میں شرافت کی بقا ہے۔

کیا سمجھے؟ کچھ نہیں سمجھے!
تو پھر انکی کسی صحبت میں۔

(یا زندہ صحبت باقی)

رہنے لگا۔ اور ہر وقت کی کھڑکوں پر بھی شروع ہو گئی۔ میری کھانسی سے لوگ پریشان ہو گئے۔ بیمار ہو جانے سے ایک مصیبت یہ آئی کہ جو بھی راستے میں ملتا پہلے طبیعت پوچھتا پھر رحم کھاتا اور پھر کوئی نسخہ بتانے لگتا۔ کچھ دنوں کے بعد تو یہ ہوا کہ جب بھی کوئی پوچھتا کہ اب طبیعت کیسی ہے؟ تو مجھے کوفت ہونے لگتی۔ یہ جملہ سنتے سنتے مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ پورا شہر میرے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور میری بیماری کو بڑھانے کے لئے مجھ پر ذاتی حملے ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد میں نے بہت سوچ سمجھ کر اپنے تمام جاننے والوں کو ایک خط لکھ کر روانہ کیا۔ جس میں یہ عبارت لکھی۔ میرے خواہ مخواہ کے دوستو! میں آئے دن کی مزاج پرسی سے حد سے زیادہ بیزار ہو چکا ہوں۔ اب جب تک میں بقلم خود اپنے اچھا ہونے کی اطلاع نہ دوں مجھے حسبِ معمول بیمار سمجھیں اور میری طبیعت پوچھکر مجھے شرمندہ نہ کریں۔

اس کے باوجود ایک دوست جو نیم حکیم خطرہ جان میں لیکن خود کو پورا حکیم سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہیں میرے گھر آدھلے اور فرمانے لگے آپ کا محبت نامہ مل گیا تھا۔ لیکن طبیعت نے گوارہ نہیں کیا کہ آپ کی مزاج پرسی نہ کی جائے۔ میں نے پریشان ہو کر کہا کہ محترم! جو بھی ملتا ہے میری شکل دیکھکر پہلے طبیعت پوچھتا ہے پھر اپنے تجربات بتانے لگتا ہے۔

یار دوستوں اور ملنے والوں نے اسے نسخے اور فارمولے بتا دیئے ہیں کہ طب کی ایک کتاب تیار ہو جائے گی۔ اور اب تو مولوی لوگ تندرستی کے لئے تعویذ اور ٹوٹکے بتانے لگے ہیں کل ہی ایک مسجد کے مؤذن ملے تھے وہ فرمانے لگے کہ مسلسل کمزوری اس بات کی علامت ہے کہ تم پر کسی کرنی کا اثر ہے۔

مہلا بتاؤ مجھ مادر زاد غریب پر۔ اور خاندانی بے حیثیت پر کون جادو کرائے گا لیکن کیا کریں کہ بیمار انسان کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اسے سب کی سستی پڑتی ہے اور اُلٹے سیدھے مشورے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہ سنکر وہ حکیم صاحب بولے۔ ایسے لوگوں کی بات چھوڑئے آپ کو تو معلوم ہے کہ میرے خاندان میں سات پشتوں سے حکمت چلی آرہی ہے اور میں بھی ماں کے پیٹ سے حکیم بنکر پیدا ہوا ہوں۔ اس نے میری سنتے۔

آپ کے پورے مدد پر درم ہے۔ اور کچھ صغرا۔ کا بھی اثر ہے آپ کو چاہئے ایسی دوا لیں جو درم کو تحلیل کر سکے۔ اور دافعِ بلیغم بھی ہوں۔ بہتر ہے کہ مونگ کی دال دونوں وقت کھائیں۔

نظر کے اثرات

محمد اسماعیل انصاری

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے۔ مالمین اگر روحانی عنایات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیش نظر رکھیں گے۔ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔
طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے طلسمات کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچے اور عنایات میں ان ہی کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

تشلیٹ

(د)۔ فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ
یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض و عداوت مٹاتی ہے۔ اگر اس وقت دوستی اور ترقی کیلئے ٹھوکید کیے جائیں تو جلد ہی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسریس

(س)۔ فاصلہ ۶۰ درجہ
یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک امور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(ل)۔ فاصلہ ۱۸۰ درجہ
یہ نظر غم اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت بُرے

کاموں کیلئے اگر تعویذات کئے جائیں تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دونوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمال شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

ترنج

(ع)۔ فاصلہ ۹۰ درجہ
یہ نظر غم اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاخیر کم ہے تاہم بُرے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت و نفرت اور نفاق و ہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیے۔

قران

(ق)۔ فاصلہ صفر
سعد ستاروں کا قران سعد ہوتا ہے۔ اور غم ستاروں کا قران غم ہوتا ہے۔ قرعطار، زہرہ، مشتری، سعد کبھے جاتے ہیں۔ اور زحل، ترنج غم کبھے جاتے ہیں۔ غم کو بعض ماہرین نے غم شمار کیلئے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تشلیٹ اور تسریس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور ترنج کے اوقات غم ہوتے ہیں۔ قرانات و طرح کے ہوتے ہیں۔ مالمین روحانی عنایات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے خود وقت کو اور بُرے کاموں کیلئے مذکور وقت کو ترجیح دیں۔

فہرست نظرات (برائے علمین)

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب
کرنے کیلئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

تاریخ	ستارے	نظر	وقت	تاریخ	ستارے	نظر	وقت	تاریخ	ستارے	نظر	وقت
ماہ مئی				اپریل				ماہ جون			
۱۹	۳۸	تیس	۱۹	۲۲	۳۳	ثلث	۲۲	۹	۸	ترج	۹
۲۲	۴۷	ثلث	۲۲	۱۳	۴۸	ترج	۱۳	۱۳	۳۸	ثلث	۱۳
۵	۲۰	ثلث	۵	۲۳	۵	ثلث	۲۳	۱	۱۰	ثلث	۱
۱۳	۲۰	ثلث	۱۳	۲۰	۵۹	ترج	۲۰	۱	۴۷	مقابلہ	۱
۹	۳۳	ترج	۹	۱۵	۳۰	ثلث	۱۵	۹	۲۰	ثلث	۹
۱	۵۳	ترج	۱	۱۵	۲	ترج	۱۵	۲۱	۵۳	ثلث	۲۱
۷	۲۰	قرآن	۷	۱۲	۵۵	تیس	۱۲	۷	۲۳	ترج	۷
۱	۵۸	تیس	۱	۶	۳۶	ترج	۶	۱۸	۴۹	مقابلہ	۱۸
۱۰	۳۹	ترج	۱۰	۱۳	۳	ترج	۱۳	۶	۵۳	ترج	۶
۲۲	۱۶	تیس	۲۲	۲۳	۱	تیس	۲۳	۲۱	۶	مقابلہ	۲۱
۲۳	۵	تیس	۲۳	۲۰	۱۱	ترج	۲۰	۲۰	۳۶	تیس	۲۰
۱۶	۱۴	قرآن	۱۶	۱۵	۲۱	قرآن	۱۵	۲۳	۲۶	تیس	۲۳
۲۴	۱۰	قرآن	۲۴	۵	۲۵	قرآن	۵	۸	۲۰	ترج	۸
۱۷	۵۶	قرآن	۱۷	۷	۳۲	تیس	۷	۸	۵۶	قرآن	۸
۱۶	۵۶	تیس	۱۶	۷	۵۷	تیس	۷	۲۳	۲۵	ترج	۲۳
۲	۵۲	تیس	۲	۱۸	۸	ترج	۱۸	۲	۳۹	ترج	۲
۲	۳	تیس	۲	۲۲	۲۲	ترج	۲۲	۷	۳۲	قرآن	۷
۱۸	۵۸	ترج	۱۸	۱۴	۱۰	ترج	۱۴	۱۵	۲۱	قرآن	۱۵
۲۱	۵۱	تیس	۲۱	۷	۳۳	ترج	۷	۱	۳۲	ثلث	۱
۸	۵۶	ترج	۸	۶	۵۲	ثلث	۶	۲۱	۳۵	تیس	۲۱
۸	۲۰	ثلث	۸	۱۳	۵۵	ترج	۱۳	۲	۵۸	ترج	۲
۱۳	۳۸	ثلث	۱۳	۸	۳۰	مقابلہ	۸	۷	۴۱	تیس	۷
۱۹	۲۱	مقابلہ	۱۹	۱۴	۲۷	ثلث	۱۴	۱۵	۹	قرآن	۱۵
۲۲	۳۹	قرآن	۲۲	۱۸	۴۹	مقابلہ	۱۸	۳	۱۴	تیس	۳
۱۳	۲۰	مقابلہ	۱۳	۱۶	۴۵	مقابلہ	۱۶	۷	۵۷	ترج	۷
۱۴	۱۰	مقابلہ	۱۴	۲۱	۲۰	مقابلہ	۲۱	۱۵	۴۷	ترج	۱۵
۶	۳۰	مقابلہ	۶	۱	۵۶	ثلث	۱	۲۳	۱۰	ثلث	۲۳
۱۷	۱۶	مقابلہ	۱۷	۳	۰۰	قرآن	۳	۱۸	۵۳	ترج	۱۸
۱۲	۳۱	ثلث	۱۲	۲۳	۳۱	تیس	۲۳	۷	۰۰	مقابلہ	۷

۱۱ اپریل بروز جمعرات رات ۲ بج کر ۱۲ منٹ سے ۵ بج کر ۵ منٹ تک۔

۸ مئی بروز بدھ دن ۹ بج کر ۵۳ منٹ سے ۱۱ بج کر ۴ منٹ تک۔
چاند منزل شرطین میں رہے گا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات کا
بہترین وقت۔

تحویل آفتاب

۲۰ اپریل بروز سنیچر کو دن میں ۱۱ بج کر ۵۰ منٹ پر آفتاب
بُرج ثور میں داخل ہوگا۔

۲۱ مئی بروز منگل کو ۱۰ بج کر ۵ منٹ پر آفتاب بُرج جوزا میں داخل
ہوگا۔ یہ وقت دعاؤں کی مقبولیت کے لئے اہم وقت ہے۔ اپنے
رب کے حضور اپنی خواہشات اور اپنی اہم ضروریات کے لئے اپنا
دامن پھیلائیں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔



مال و دولت میں زبردست اضافے کیلئے

شرفِ مشتری

کے نقشے کیلئے ۱۵ مئی سے پہلے پہلے
— ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے —
رابطہ قائم کریں۔

یہ آخری مرحلہ ہے اس کے بعد
ایسا سنہری موقعہ ۱۲ سال کے بعد ہی
ہاتھ آئے گا۔

شرفِ قمر

۱۳ اپریل بروز سنیچر شام ۷ بج کر ۲۳ منٹ سے رات ۹ بج کر
۲۳ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ اس کے بعد رات ۱۱ مئی ۲ بج کر
۲ منٹ سے ۳ بج کر ۵ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ ان
اوقات میں مثبت کاموں کو فوقیت دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد متوقع
نتائج ظاہر ہوں گے۔

بہبوطِ قمر

۲۷ اپریل رات ۱۲ بج کر ۵۹ منٹ سے ۲۸ اپریل رات ۱
بج کر ۳ منٹ تک قمر بہوط میں رہے گا۔ اس کے بعد ۲۴ مئی
بروز جمعہ دن ۱۰ بج کر ۲ منٹ سے دن ۱۲ بج کر ۳ منٹ تک
قمر بہوط میں رہے گا۔
ان اوقات میں منفی کاموں کو ترجیح دیں۔ انشاء اللہ متوقع
نتائج بہت جلد ظاہر ہوں گے۔

شرفِ زہرہ

۵ مارچ شب ۲ بج کر سات منٹ سے شب ۹ بج کر دو منٹ
تک زہرہ کو شرف حاصل ہوگا۔ تسخیرِ خلق، تسخیرِ محبوب، تسخیرِ شریکِ حیا،
کاروباری ترقی، حلقہٴ احباب میں قدرو منزلت، عزت و شہرت میں
اضافے کے لئے بہت ہی قیمتی وقت ہے۔ عاملین اس وقت کا فائدہ
اٹھائیں۔ شرفِ زہرہ کی لوح سونے یا چاندی کی دھات پر زیادہ
موثر ثابت ہوتی ہے۔

شرفِ شمس

۸ اپریل رات ۶ بج کر ۳۱ منٹ سے ۹ اپریل رات ۶ بج کر
۳۳ منٹ تک شمس کو شرف حاصل ہوگا۔ جاہ و حشمت، مرتبہ کی
بلندی، عزت و مقبولیت، سملگی اور فلاحی کاموں میں، مد مقابل
لوگوں پر غلبہ، دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے قیمتی وقت، عاملین
اس وقت کا فائدہ اٹھائیں۔
شرفِ شمس کی لوح بھی سونے یا چاندی کی دھات پر زیادہ موثر
ہوتی ہے۔

۱۴ مارچ بروز جمعرات رات ۹ بج کر ۵ منٹ
سے ۱۱ بج کر ایک منٹ تک۔

منزل شرطین

طسمانی دنیا

حکومت

گنگاندی کی صفائی کیلئے ۸۳ کروڑ روپے مختص

کوہا پور میونسپل کمشنر ایس وی آر سرینواس نے بتایا کہ مرکز پانچ گنگاندی کو صاف کرنے کیلئے ۸۳ کروڑ روپے منظور کرنے پر راضی ہو گیا ہے۔ مسٹر سرینواس نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے کوہا پور میونسپل کارپوریشن سے اس سلسلے میں تفصیلی اطلاعات فراہم کرنے کو کہا ہے تاکہ اس پروجیکٹ پر آگے کی کارروائی کی جاسکے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم جلد ہی نئی رپورٹ مرکز کو بھیجنے والے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پروجیکٹ کا ۷۰ فیصد خرچ مرکز اٹھائے گا جبکہ بقیہ اخراجات کوہا پور میونسپل کارپوریشن برداشت کرے گی۔

زہر خورانی سے ۸ افراد بیمار

منظر نگار، جھنھانہ تھانے کے تحت خان پور گاؤں میں زہریلے کھانا کھانے سے ایک خاتون سمیت ۸ افراد کی حالت بگڑنے پر انہیں اسپتال میں داخل کرنا پڑا جہاں ان کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ پولس کے مطابق کل گووندکار کے گھر زہریلے آٹے کی روٹی کھانے سے زہر ملا اور اس کے بچوں کو آٹھ دست ہونے سے ان کی حالت ایک دم بگڑ گئی۔ متاثرہ خاتون ہی بازار سے آٹا خرید کر لائی تھی۔ اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی زہریلی چیز ملی ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

خواجہ ماڈل اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد

اجیر۔ آج یہاں سول لائنز میں واقع درگاہ پبلکس میں خواجہ ماڈل اسکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے درگاہ کمیٹی کے صدر عبدالمجید خان نے کہا کہ اس اسکول کو سینئر سیکنڈری کی سطح تک بے جلنے کی کوشش کی جائے گی۔

ملائم سنگھ ہر طبقہ کے مسائل پر توجہ دیتے ہیں

سماج وادی پارٹی کے سرکردہ لیڈر عمران صدیقی کا اظہار خیال

کھتولی۔ سماج وادی پارٹی کے سرکردہ لیڈر عمران صدیقی (بیرنگلہاں) نے بتایا کہ پارٹی سربراہ ملائم سنگھ یادو ہی واحد ایک ایسے لیڈر ہیں جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ معاشرہ کے ہر طبقہ کے مسائل کو ذہن میں رکھتے ہیں۔ عمران صدیقی نے کہا کہ جب ملائم سنگھ یادو یو۔ پی کے وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے گنے کے داموں میں ۱۳ روپے کو منسلک اضافہ کیا اور بہرہ کو سبسٹینس سے نجات دلائی۔ جنگی ٹیکس کا خاتمہ کیا اور دو ٹیچروں اور دو مترجم کا تقرر کیا اس لئے عوام کو چاہئے کہ وہ سماج وادی پارٹی کو آئندہ اسمبلی الیکشن میں کامیاب بنائیں۔ دریں اثناء کیونستبلٹی آف انڈیا (مارکسواڈی) کھتولی کے سرگرمی کارمرٹھ ظفر سعود نے ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ پارٹی کھتولی سے سماج وادی امیدوار پرورد تیاگی کی حمایت کرے گی۔ ایسی ہدایت پارٹی کے ذریعہ سبھی اراکین و عہدیداران کو دے دی گئی ہے۔

کنویں سے چار سالہ بچے کی لاش برآمد

رام پور۔ تھانہ کھیری کے گاؤں سمریا کے پریم پال سنگھ کا چار سالہ لڑکا ۱۲ جنوری سے لاپتہ تھا اس کی لاش ایک کنویں سے برآمد ہوئی ہے۔ گھر والے رویندر کو ہر جگہ تلاش کر رہے تھے مگر اس کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ اچانک کنویں میں ایک بچے کی پھولی ہوئی لاش دکھائی دی۔ گاؤں والوں نے جب لاش کنویں سے باہر نکالی تو وہ رویندر کی تھی۔ تھانہ بلاسپور کے گاؤں حرمت نگر کے رئیس احمد کے چار سالہ لڑکے راشد کی موت واقع ہو گئی۔ راشد گھر میں کھیلے ہوئے باورچی خانہ میں چلا گیا جہاں کھوتے پانی کا جھگونا اس پر گریگا جس سے دوری طرح جھلس گیا۔

مدرسہ اسلامی انصاری متون

مکتبہ پوری انڈیا

طلسماتی دنیا کے

خصوصی نمبرات

جلد اول

جنات نمبر 1995 شیطان نمبر 1996

جادو ٹوٹا نمبر 1997 روحانی ڈاک نمبر 1998

حاضرات نمبر 1999 خاص نمبر 2000

ہزار نمبر 2001 امراض جسمانی نمبر 2002

مزید کتابت کی کتب پکڑنے والے آئیں

<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

محمد اہل مقامی عنانہ محمد علی علیا